قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد اوّل

۱، ۲، ۳

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

سرکاری طور پر طبع شدہ کارروائی کی انٹرنیٹ سے کاپی لے کر فقیر نے اس پر عنوان قائم کئے، حواشی لکھے، حوالہ جات کی تحقیق وتخریج کی اس کتاب پر اپنی اس محنت کا

انتساب!

قائد جمعیت علماء اسلام، مفکر اسلام، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

- جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے ایوان میں قدرت حق نے اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست سے دوچار کیا۔
- جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ ’’مؤقف ملت اسلامیہ‘‘ کو پڑھا (جو قادیانی گروہ کے محضر نامہ کا مدلل ومکمل جواب تھا)
- جن کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر غفور احمد رحمۃ اللہ علیہ، چوہدری ظہور الٰہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ، جناب اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار رحمۃ اللہ علیہ، جناب سپیکر فاروق علی خان، جناب ذوالفقار علی بھٹو رحمۃ اللہ علیہ، وزیراعظم پاکستان اور ان کے دیگر گرامی قدر رفقاء نے حقانیت اسلام کی جنگ لڑی اور قادیانیت جیسے کفر بواہ کو چاروں شانوں چت کیا۔

قائد تیری عظمت کو سلام

کہ آج آپ کے جانشین قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

اس محاذ پر بھی آپ کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ!

دیباچہ!

۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے قادیانی دھرم کے نام نہاد چوتھے گرو مرزا طاہر احمد کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے ردعمل میں پاکستان میں تحریک چلی۔ اس وقت پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کے لئے پیش کریں گے۔ جو قومی اسمبلی کے اراکین، آزادانہ، منصفانہ اور جمہوری فیصلہ کریں گے۔ وہ سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ یہ اعلان ہونے کی دیر تھی کہ قادیانی جماعت نے وزیراعظم پاکستان اور قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری کو درخواست بھجوائی کہ اسمبلی میں ہمارے عقائد پر بحث ہونا ہے تو ہمیں بھی قومی اسمبلی میں پیش ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ وزیراعظم پاکستان نے قائد حزب اختلاف، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ سے مشاورت کے بعد قادیانی ولاہوری دونوں گروہوں کے سربراہوں کو ان کی درخواست پر قومی اسمبلی میں آکر موقف پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔ وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے بھی چیئرمین قرار پائے۔ ان کی زیرصدارت مہینہ بھر کمیٹی کے اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتے رہے۔

قادیانی جماعت کے تیسرے چیف گرو مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے لاٹ پادری صدرالدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری، عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے۔ جبکہ اس وقت پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار تھے۔ چنانچہ طے ہوا کہ تمام قومی اسمبلی کے اراکین جو خصوصی کمیٹی کے بھی اراکین قرار پائے تھے۔ وہ قادیانی، لاہوری گروپ کے قائدین سے قادیانی دھرم کے بارے میں سوالات کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ تمام سوالات اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعہ ہوں گے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو قومی رہنما تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قادیانی مسئلہ ایسے طور پر حل ہو کہ باہر کی دنیا کا کوئی شخص اس پر حرف گیری نہ کر سکے۔ اس لئے آپ نے قادیانی مسئلہ کو قومی

اسمبلی کے سپرد کیا کہ وہ آزادانہ فیصلہ کریں۔اب مشکل یہ پیش آئی کہ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہان اوران پر سوال کرنے والے جناب اٹارنی جنرل قومی اسمبلی کے ارکان نہ تھے۔ انہیں قومی اسمبلی کی کاروائی میں حصہ لینے کا کیسے اہل قرار دیا جائے؟۔اس مشکل کوحل کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو''خصوصی کمیٹی برائے بحث قادیانی ایشو''میں بدل دیا گیا۔قومی اسمبلی کے تمام ممبران کواس خصوصی کمیٹی کا ممبر قرار دیا گیا۔یوں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں غیرممبران قومی اسمبلی کوبھی بلانے کا راستہ نکالا گیا۔ان دنوں قومی اسمبلی کے اجلاس پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوتے تھے۔چنانچہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست ۱۹۷۴ء بروز پیرصبح دس بجے قومی اسمبلی کے ہال واقع پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد میں مرزا ناصر پر جرح کا آغاز ہوا۔

۵راگست سے لے کر ۱۰راگست تک ۶ردن اور پھر۔۲۰راگست سے لے کر ۲۴راگست تک ۵ردن۔کل گیارہ دن مرزا ناصراحمد چیف قادیانی گروہ پر جرح ہوئی۔۲۷راگست ۲۸راگست ۲ردن......صدرالدین،عبدالمنان عمراورمرزا مسعود بیگ،لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوئی۔کل تیرہ دن قادیانی ولاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح مکمل ہوئی۔

قادیانی گروپ کے مرزا ناصراحمد نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست سے پہلے اپنا بیان پڑھا تھا۔قادیانی گروپ لیڈر نے قومی اسمبلی کے ہررکن کواس کی ایک ایک مطبوعہ کاپی دے دی تھی۔اس لئے تمام اراکین نے اس کا مطالعہ کرلیا۔اسے اپنے طور پر قادیانیوں نے شائع بھی کیا۔حکومت نے جوسرکاری رپورٹ شائع کی ہے۔اس کا آغاز ۵راگست کی کاروائی یعنی مرزا ناصراحمد پر پہلے دن کی جرح سے کیا ہے۔

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ملت اسلامیہ کا قادیانی فتنہ کے خلاف موقف پیش کرنا تھا۔ چنانچہ مرکزی مجلس عمل کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے راولپنڈی میں ڈیرہ جمالیا۔ پارک ہوٹل میں آپ کا قیام طے ہوا۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی لائبریری سے قادیانیت کی کتب اوراخبارات کا ایک ذخیرہ راولپنڈی منتقل کیا گیا۔قادیانی فتنہ سے متعلق مذہبی بحث کولکھنے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کواورسیاسی بحث لکھنے کے لئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کوراولپنڈی بلالیا گیا۔حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کی مدد کے لئے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ اورحضرت

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے ذمہ حوالجات مہیا کرنے کا کام لگایا گیا۔ قادیانی فتنہ سے متعلق سیاسی بحث لکھنے کے لئے حوالجات مہیا کرنے کا کام حضرت مولانا تاج محمودؒ اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے ذمہ لگایا گیا۔ دن بھر خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، فخر قوم چوہدری ظہور الٰہی مرحوم، جناب عزت مآب پروفیسر غفور احمدؒ شریک ہوتے۔ رات کو حضرت شیخ بنوریؒ کے ہاں یہ سب حضرات یا جو فارغ ہوتے تشریف لاتے۔ البتہ حضرت مفتی صاحبؒ بہرحال ہر روز تشریف لاتے۔ دن بھر میں محضر نامہ کا جتنا حصہ تیار ہوجاتا وہ سنتے۔ حضرت شیخ بنوریؒ کے حکم پر حضرت پیر طریقت سید نفیس الحسینیؒ اپنے کاتب شاگردوں کی ٹیم کے ہمراہ راولپنڈی تشریف لائے جو حصہ محضر نامہ کا تیار ہوجاتا۔ وہ حضرت سید نفیس الحسینیؒ کے سپرد کردیا جاتا۔ وہ اس کی کتابت کراتے۔ غرض اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ دن رات مشین کی طرح تمام حضرات اپنا اپنا کام کرتے رہے۔ ادھر ۲۸ راگست کو لاہوری گروپ پر جرح مکمل ہوئی۔

اگلے دن ۲۹ راگست (ملت اسلامیہ کا موقف جو پہلے سے لکھا جاچکا تھا) کو حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں پڑھنا شروع کیا۔ ۲۹، ۳۰ راگست کو حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے اپنا بیان مکمل فرمایا جو ملت اسلامیہ کا موقف اور چار ضمیمہ جات پر مشتمل تھا۔ ضمیمہ نمبر۱، فیصلہ مقدمہ بہاول پور۔ ضمیمہ نمبر۲، فیصلہ مقدمہ راولپنڈی، ضمیمہ نمبر۳، فیصلہ مقدمہ جمیس آباد، ضمیمہ نمبر۴، فیصلہ مقدمہ جی ڈی کھوسلہ گرداسپور۔ یہ تمام مسودہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے دو دن میں مکمل فرمایا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ ایم این اے نے اپنی طرف سے علیحدہ محضر نامہ تیار کیا تھا۔ جسے حضرت مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے ۳۰ راگست کے اجلاس کے آخری حصہ میں پڑھنے کا عمل شروع فرمایا۔ جو ۳۱ راگست کے اجلاس کے اختتام تک مکمل ہوگیا۔ ۲ رستمبر کے اجلاس میں سردار مولابخش سومرو، شہزادہ سعید الرشید عباسی، صاحبزادہ صفی اللہ، ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری، سردار عنایت الرحمٰن عباسی، چوہدری جہانگیر علی، کرنل حبیب احمد، مولانا غلام غوث ہزاروی، مغل اورنگزیب، راؤ خورشید علی خان، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، میاں عطاء اللہ، بیگم نسیم جہان، پروفیسر غفور احمد، خواجہ غلام سلیمان تونسوی، سید عباس حسین گردیزی، جناب عبدالعزیز بھٹی، حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، چوہدری غلام رسول تارڑ، جناب محمد افضل

رندھاوا، چوہدری ممتاز احمد، غلام نبی چوہدری، ملک کرم بخش اعوان، جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ، مخدوم نور محمد ہاشمی اور دیگر ممبران نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی بحث میں حصہ لیا اور قادیانی مسئلہ پر اظہار خیال کیا۔ قادیانی ولاہوری گروپ پر جرح کے بعد قادیانی مسئلہ پر جوان کی رائے تھی اپنے اپنے خطابات میں اس کا کھل کر اظہار کیا۔

۳؍ستمبر کو جناب غلام رسول تارڑ، جناب کرم بخش اعوان، مولانا غلام غوث ہزاروی، پروفیسر غفور احمد، ڈاکٹر محمد شفیع، چوہدری جہانگیر علی، مولانا ظفر احمد انصاری، جناب حنیف خان، خواجہ جمال کوریجہ، حضرت مولانا عبدالحق، ممبران قومی اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا۔

(۴؍ستمبر کو سری لنکا کے وزیراعظم تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ اس لئے آج کی کاروائی خصوصی کمیٹی کا حصہ نہ تھی۔)

۵؍ستمبر کو پھر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جناب چوہدری محمد حنیف خان، ارشاد احمد خان، ملک محمد سلیمان، جناب عبدالحمید جتوئی، ملک محمد جعفر، ڈاکٹر غلام حسین، چوہدری غلام رسول تارڑ، احمد رضا خان قصوری کے قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں بیانات ہوئے۔ آج کے اجلاس کے آخری حصہ میں جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل نے بحث کو سمیٹنا شروع کیا۔

۶؍ستمبر کو ممبران قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار کے بیانات و بحث اختتام کو پہنچی۔

۷؍ستمبر کو بھی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں ممبران نے بحث میں حصہ لیا۔ ۵؍اگست سے ۷؍ستمبر تک مہینہ بھر سے زائد کے عرصہ میں اسمبلی کی اس مسئلہ پر کارکردگی کے کل ۲۱؍دن ہیں۔ جس کا خلاصہ یوں ہے:

مرزا ناصر احمد	پر جرح	۱۱؍دن	ہوئی۔
لاہوری گروپ	پر جرح	۲؍دن	ہوئی۔
حضرت مولانا مفتی محمودؒ	کا بیان	۲؍دن	ہوا۔
حضرت مولانا عبدالحکیم	کا بیان	۱؍دن	ہوا۔
ممبران قومی اسمبلی	کے بیانات	۳؍دن	ہوئے۔
ممبران و یحییٰ بختیار	کے بیانات	۲؍دن	ہوئے۔
	کل	۲۱؍دن کی کاروائی تھی	

۷ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری مرزا قادیانی کے ماننے والے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس زمانہ میں قومی اسمبلی کی یہ تمام تر کاروائی آڈیوریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔ خصوصی کمیٹی کی اس تمام کاروائی کو ٹاپ سیکرٹ (انتہائی خفیہ) قرار دے کر سربمہر کر دیا گیا۔ البتہ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام آڈیو کیسٹوں سے اسے کاغذ پر اسمبلی کے عملہ نے منتقل کیا۔ اس خصوصی کمیٹی کی کاروائی کو انتہائی خفیہ کاروائی قرار دے کر اس کی اشاعت کو ممنوع اس لئے قرار دیا گیا کہ قادیانی گروہ نہیں چاہتا تھا کہ ہمارا کچا چٹھا قادیانی عوام کے سامنے آئے کہ کس طرح دن رات ہر اجلاس میں کئی بار قادیانی قیادت نے اپنے عقائد ونظریات سے انحراف کیا۔ سیاہ دلی کے ساتھ سفید جھوٹ بولے۔ قادیانی شاطر قیادت نے دن رات جھوٹ بول کر اپنے عوام کے سامنے میاں مٹھو بنے کہ اگر اسمبلی کی وہ کاروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا یہ بیان تاریخ کا حصہ ہے۔

ان دنوں جس ٹیم نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے محنت کی۔ فقیر راقم کو بھی ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی دن بھر کی کاروائی سنانے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے پاس راولپنڈی پارک ہوٹل تشریف لاتے۔ ان کی تمام گفتگو، قادیانیوں سے سوالات وجوابات کو تفصیل کے ساتھ فقیر نے کاپی پر نوٹ کیا۔ اسمبلی میں بھی رپورٹنگ کے لئے ساتھی موجود ہوتے تھے۔ جو ہنڈس لیتے رہتے تھے۔ وہ تمام کاروائی بھی فقیر نے قلمبند کی۔ کچھ مواد ممبران سے بھی مل گیا۔ اس طرح ''تاریخی قومی دستاویز'' کتاب تیار ہوگئی۔ اس دوران میں اللہ رب العزت کے کرم کا معاملہ ہوا کہ جوہانسبرگ میں لاہوری گروپ کی طرف سے ایک کیس دائر ہوا۔ جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے اس کیس کی پیروی کے لئے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کیس کی پیروی کے لئے درخواست کی۔ پاکستان سے بھاری بھرکم سرکاری وفد افریقہ کے لئے گیا۔ اس میں پاکستان کے لاء سیکرٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے۔ چنانچہ چیمہ صاحب کے ذریعہ وفد کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ کاروائی جو آڈیو سے رجسٹروں پر منتقل کی گئی تھی۔ اس کی کاپی صدر مملکت کے حکم پر فراہم کی گئی۔ اس وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، جناب عبدالرحمٰن باوا، مولانا منظور

احمد الحسینیؒ اور بہت سارے حضرات شریک تھے۔ چنانچہ اس خصوصی کمیٹی کی انتہائی خفیہ کاروائی کی کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان رہنماؤں کو بھی میسر آ گئی۔ اس تمام مواد سے ملخص کتاب فقیر نے مرتب کی تھی۔ وہ بلامبالغہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب چھپ کر دنیا میں تقسیم ہوئی۔ انگلش، بنگلہ وغیرہ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے۔

قادیانی جب اسمبلی کی کاروائی کا تذکرہ کرتے تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں ان کے سامنے کیا جاتا تو وہ دم بخود ہو جاتے۔ قادیانی قیادت اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئی۔ ''قومی تاریخ دستاویز'' پونے چار سو صفحات کی کتاب کی اہمیت کم کرنے کے لئے قادیانی قیادت نے مستقل جھوٹ گڑھنے والی پارٹی کا اجلاس کیا اور ایک مضمون تیار کر کے انٹرنیٹ پر رکھ دیا کہ یہ کتاب غلط بیانی پر مشتمل ہے۔ ہم ان سے کہتے رہے کہ یہ غلط ہے تو جو صحیح ہے وہ آپ لائیں۔ لیکن جھوٹ بولنا اور جھوٹ کی پردہ داری پر سانپ سونگھ جانا۔ یہ قادیانی قیادت کے حصہ میں لکھا ہے۔ غرض اس پر سالہا سال بیت گئے۔

ایک بار محترمہ بینظیر بھٹو کے عہد حکومت میں قومی اسمبلی کے ریکارڈ روم میں آگ بھڑک اٹھی۔ جو ریکارڈ جل گیا ان میں وہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا آڈیو ریکارڈ بھی تھا۔ اس سے تشویش ہوئی کہ قادیانی اس ریکارڈ کو ضائع کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اطمینان تھا کہ وڈیو سے وہ کاغذوں پر منتقل شدہ حصہ ریکارڈ محفوظ تھا۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل ایک دن خبر آئی کہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان نے اس کاروائی کو اوپن کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہ کاروائی قومی اسمبلی سیکرٹریٹ شائع کر رہا ہے۔ اس اقدام کا ملک بھر میں خیرمقدم کیا گیا۔ اس پر خوشی کے جذبات پر مشتمل مضامین ہم نے شائع کئے۔

لیکن زخمی سانپ کی طرح قادیانی قیادت بلوں میں تڑپتی رہی۔ انہوں نے چپ کا روزہ نہ توڑا۔ محترمہ فہمیدہ مرزا کے بیان پر بھی چھ ماہ بیت گئے۔ اسمبلی کی کاروائی نہ چھپی تو پھر قادیانیوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ کیوں نہیں چھاپتے۔ وہ اعلان کا کیا بنا؟۔ ہمیں اس پر شبہ ہوا کہ شاید پھر قادیانیوں نے اس پر پابندی نہ لگوادی ہو۔ آج سے چند ماہ قبل بزنس ریکارڈز اسلام آباد میں بٹ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ وہ کاروائی چھپ گئی ہے۔ اس کی بابت تسلی تو ضرور ہوئی۔ لیکن ابھی واہمہ کا شکار تھے کہ اب ۲۰؍جنوری ۲۰۱۲ء کے روزنامہ جنگ میں خبر شائع ہوئی ہے جسے پڑھ کر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ خوشی سے وجد کرنے لگا۔ آپ بھی خبر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ لیجئے باقی باتیں پھر۔ ابھی تو آپ خبر پڑھیں جو یہ ہے:

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کردیا گیا

’’اسلام آباد (طاہر خلیل) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کردیا گیا۔ اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے ۳۸ سال بعد قادیانی آئینی ترمیم کا خفیہ ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو بھٹو دور میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کی منظوری دی تھی۔ اس مقصد کے لئے پورے ایوان کو قائمہ کمیٹی قرار دے کر اس کے خفیہ اجلاس منعقد کئے گئے۔ چار خفیہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے دلائل دیئے تھے جس پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے تفصیلی جرح کی۔ چونکہ ساری کاروائی خفیہ تھی۔ اس لئے تحریری ریکارڈ پارلیمنٹ ہاؤس میں سربمہر رکھا گیا۔ ذرائع نے کہا کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت کوئی بھی دستاویز ۳۰ سال تک خفیہ رہ سکتی ہے۔ تیس سال کے بعد اسے اوپن کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۳۸ سال کے بعد موجودہ اسپیکر نے خفیہ قادیانی ترمیمی بل کا سارا ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی۔

ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا کہ قادیانی آئینی بل کا خفیہ آڈیو ریکارڈ بینظیر دور ۱۹۹۳ء میں جل گیا تھا۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے خفیہ ریکارڈ کی تیاری اور طباعت پر قومی اسمبلی کو ۴۶ لاکھ روپے خرچ کرنا پڑے ہیں اور سارا ریکارڈ اوپن کر کے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کی لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے۔ جہاں اراکان اس سے استفادہ کرسکیں گے۔ علاوہ ازیں سینٹ کے اپوزیشن لیڈر مولانا عبدالغفور حیدری نے بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا پارلیمانی ریکارڈ حاصل کرنے کے لئے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے باضابطہ رابطہ کرلیا ہے۔‘‘

اس خبر اور بٹ صاحب کے مضمون کے بعد سے ہم مسکین اس کی تلاش میں فکرمند ہوئے۔ حضرت مولانا محمد خان شیرانی صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان سے دفتر ختم نبوت ملتان میں مستقل ایک میٹنگ کی۔ گزشتہ سال ۱۴۳۲ھ کے حج سے پہلے سکھر میں حضرت مولانا عبدالغفور حیدری سے میٹنگ ہوئی۔ حج کے بعد دوبارہ رابطہ ہوا۔ کئی سفر کئے۔ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، قاری نذیر احمد لاہور سے اسلام آباد اتنی بار آئے، گئے کہ شاید ڈائیو والے بھی پریشان ہوگئے ہوں گے۔ لیکن کام نہ ہوا۔ مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری احسان اللہ، مولانا مفتی محمد اویس عزیز، پیرطریقت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد اکرم طوفانی، پتہ نہیں جنون کی حالت میں کس کس کی منتیں کیں۔

بخدا!اس آفیشل اور مکمل کاروائی کو حاصل کرنے کے لئے اتنا جنون تھا کہ بس نہ پوچھئے کہ غم عاشقی میں کہاں کہاں سے گزر گیا۔

روبرو، کوبکو، دربدر اور سربسر۔ کہاں کہاں پر کوشش کی؟۔ یہ بے قراری کی حالت میں مخلصانہ محنت کی کیفیات تو اللہ رب العزت جانتے ہیں۔ جب بیل منڈھے چڑھتی نظر نہ آئی تو حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے گھر لاہور میں مخدوم گرامی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم سے میٹنگ کرنے کے لئے ملتان سے سفر کر کے لاہور گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، صاحبزادہ سعید احمد، ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ہمراہ پون گھنٹہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے میٹنگ ہوئی۔ قائد جمعیت نے فرمایا کہ رکاوٹ کیا ہے؟۔ عرض کیا کہ حضرت حیدری صاحب مدظلہ کئی ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ سپیکر فہمیدہ صاحبہ نہیں مان رہی۔ کاروائی چھپ گئی ہے۔ کئی اس کے سیٹ تیار ہو کر اسمبلی، ڈپٹی سپیکر کے دفتر کے ساتھ والے کمرہ میں محفوظ ہیں۔ لیکن تقسیم کے لئے محترمہ آمادہ نہیں۔ اس پر چھیالیس لاکھ ہماری غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق گورنمنٹ کا طباعت پر خرچہ آیا ہے۔ لیکن محترمہ تقسیم پر راضی نہیں۔ مخدوم محترم قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ آپ کے خیال میں اس کے نہ دینے کا باعث کیا ہے؟۔ فقیر نے عرض کیا کہ حکومت کی دون ہمتی یا قادیانی لابی نے باہر سے زور ڈلوایا ہے کہ تقسیم نہ ہو یا حکومت کا واہمہ کہ کوئی قضیہ نہ کھڑا ہو جائے۔ لیکن ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چاہے خود قادیانی رکاوٹ ہوں۔ لیکن وہ میاں مٹھو بن جائیں گے کہ باہر کیوں نہیں لاتے؟۔ تو اس کا تقاضہ ہے کہ یہ ملنی چاہئے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ......!اس پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے روک دیا۔ فرمایا چھوڑ دیجئے۔ میں سمجھ گیا۔ کوشش کرتے ہیں۔ وقت لگے گا نکلوانے میں۔ لیکن مل جائے گی۔ اس پر بھی کافی عرصہ بیت گیا۔ تو مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے ذریعہ بارہا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کو یاددہانی کرائی۔ لیکن حضرت مولانا کا خیال مبارک تھا کہ ایک دفعہ کہوں گا اور ایسے طور پر کہ وہ انکار نہ کر سکیں۔ حضرت مولانا کا موقف سو فیصد صحیح تھا۔ لیکن ہماری بے قراری کو کاروائی حاصل کئے بغیر کیسے قرار آئے گا؟ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم کے اس مسئلہ پر اتنے کان کھائے کہ ان کو اس کا نام سنتے ہی الرجی ہو جاتی۔

قارئین جانے دیں۔ ہر کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ برادر زادہ مولانا سہیل باوا کا لندن سے فون آیا کہ لندن کی ایک ویب سائیڈ پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی

برائے قادیانی مسئلہ کی سرکاری آفیشل مکمل کاروائی آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ان سے عرض کیا کہ اس کی سی ڈی بنوائیں۔ ابھی فقیر یہ خبر چھپائے ہوئے تھا کہ برادر جناب محمد متین خالد صاحب نے فرمایا کہ ویب سائیڈ پر کاروائی بندہ نے مکمل دیکھ لی ہے۔ مبارک ہو۔ اب سوچوں کہ یا اللہ یہ کیسے ملے گی؟۔ کچھ دیر کے بعد جناب مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا کراچی سے فون آیا کہ قومی اسمبلی کی کاروائی ویب سائیڈ پر آ گئی ہے۔ آپ کے علم میں ہے؟۔ فقیر نے عرض کیا سنا تو ہے۔ لیکن جب تک دیکھ نہ پائیں آنکھیں کیسے ٹھنڈی ہوں؟۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ برادر نبیل صاحب اور جناب سید انوارالحسن صاحب نے اس کا پرنٹ نکالنا شروع کر دیا ہے۔ فقیر اب ان دونوں سے ڈائریکٹ ہو گیا۔ کاغذ اچھا لگائیں۔ کوئی صفحہ رہ نہ جائے۔

لیجئے! خلاصہ یہ کہ مکمل کاروائی انٹرنیٹ لندن کی ویب سائیڈ سے مل گئی۔ کل ۲۱ر دنوں کی کاروائی کے ۲۱ حصص اور ۳۰۸۳ صفحات تھے۔

مطبوعہ کاروائی کی کاپی ۲۰۱۲ء عید قربان سے چند دن قبل فقیر کو انٹرنیٹ سے ملی۔ پہلے مرحلہ میں مکمل کاروائی کو علیحدہ علیحدہ جلد کرایا۔ اکیس دنوں کی کاروائی اکیس جلدوں میں جلد ہوئی۔ پھر دوبارہ ہر جلد کا دوسرا فوٹو کرایا اور اس پر کام کا آغاز کیا۔

جدید ایڈیشن

ابتداء میں یہی خیال تھا کہ اس کا مکمل عکس لے کر شائع کر دیا جائے۔ چونکہ انٹرنیٹ پر ایک چیز پہلے سے موجود ہے۔ حکومت نے شائع کی، مگر تقسیم نہیں کر رہی۔ قادیانیوں نے اسے شائع نہیں کرنا، اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسے شائع کریں۔ لیکن اس کو چونکہ انٹرنیٹ سے لیا تھا جس نے انٹرنیٹ پر اس کو لوڈ کیا۔ اس نے بھی سکین کر کے چڑھایا اور ہم نے اس کا پرنٹ لیا۔ پرنٹ میں تمامتر احتیاط کے باوجود نقل درنقل سے یہ محصّلہ کاپی ایسے نہ تھی جو شائع ہو سکے۔ اب شائع بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کمپوزنگ موجود نہیں جو شائع شدہ ہے۔ دوبارہ شائع کرنے سے زرلٹ صحیح نہ آئے گا۔ مجبوراً فیصلہ کیا کہ اس کو دوبارہ کمپوز کرایا جائے۔

۲...... خیال ہوا کہ جب کمپوزنگ دوبارہ کرانا ہے تو جتنا انگریزی کا حصہ ہے اس کا ترجمہ بھی ہو جائے تاکہ اردو پڑھا لکھا تمام طبقہ اس کے ایک ایک حرف سے فائدہ حاصل کر سکے۔ جو کارروائی کی قلمی کاپی جوہانسبرگ کیس کے سلسلہ میں ملی تھی اس کاپی میں انگلش کا اردو ترجمہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے راولپنڈی کے جناب کے. ایم سلیم سے اس زمانہ

میں کرایا تھا۔اب جو مطبوعہ سرکاری پرنٹ شدہ کاپی کا عکس انٹرنیٹ سے ملا۔اس قلمی نسخہ کا ترجمہ اس پرنٹ شدہ نسخہ پر نقل کیا گیا۔لائبریری میں فقیر کے معاون مولانا محمد صفدر نے بہت مدد کی۔آج اس موقعہ پر مجھے حضرت مولانا اجمل شہید جو کراچی میں مجلس کے مبلغ تھے اور شہادت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے وہ بہت یاد آ رہے ہیں اور ان کی جدائی کے صدمہ نے پھر زخم کو ہرا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں کہ قلمی نسخہ کے کے.ایم سلیم کے ترجمہ کو مطبوعہ سرکاری رپورٹ کے صفحات پر منتقل کیا اور اس کے لئے مرحوم نے بلامبالغہ دن رات ایک کر دیئے۔ بہت ہی کام کے آدمی تھی۔آج ان کے کام کو دیکھتا ہوں تو وجدان میں یادوں کی ٹیس بے قرار کر دیتی ہے۔جب تک یہ کتاب دنیا میں رہے گی مرحوم کو ثواب ملتا رہے گا۔مرحوم کے لئے یہ کتاب صدقہ جاریہ ہے۔مولانا محمد صفدر، مولانا محمد اجمل دونوں انگریزی سے بقدر ضرورت شناسائی رکھتے تھے۔جہاں ضرورت پیش آتی مزید رہنمائی عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس سے لیتے تھے۔اب جونہی ترجمہ کی نقل کا کام مکمل ہو جاتا وہ حصہ فقیر کے سپرد کر دیتے۔فقیر ان کے حوالہ جات پر کام کرنا شروع کر دیتا۔جن جلدوں پر کام مکمل ہو جاتا وہ کمپوزنگ کے لئے دے دی جاتیں۔ کچھ جلدیں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کو بھجوائی گئیں کہ وہ انگلش کی پروف ریڈنگ، ترجمہ کی چیکنگ اور سرخیاں لگادیں۔آپ نے یہ کام جناب مکرم اطہر عظیم صاحب کو دیا۔انہوں نے شروع کیا۔جتنا کیا خوب کیا۔لیکن ان کی دفتری اپنی مصروفیات کراچی کے حالات کا مدوجزر، پھر اچانک ان کی صحت بگڑ گئی۔ادھر فقیر کی بے قراری جو کام جتنا جس حالت میں تھا منگوالیا۔اردو کے پروف خود پڑھے۔انگریزی کے پروف پڑھنے کے لئے عزیز مکرم مولانا محمد انس نے سرتوڑ کوشش کی۔مولانا محمد صفدر ان کے ساتھ رہے وہ مرحلہ مکمل ہوا۔

۳...... ملتان میں کمپوزنگ جناب برادر عدنان سنپال نے کی ان کی معاونت مخدوم زادہ حافظ یوسف ہارون نے کی۔کچھ کام حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ نے کراچی سے کرایا۔بہت سی فائلیں ملتان و کراچی کی کمپوز شدہ ان کی پروف ریڈنگ اور سرخیاں قائم کرنے کا کام مولانا محمد اعجاز مصطفےٰ نے سرانجام دیا اور بہت محنت فرمائی۔اس کراچی کے کام کے انگلش حصہ کی پروف ریڈنگ عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس نے کی۔غلطیاں جناب برادر عدنان سنپال نے لگائیں۔

۴...... پورے اکیس حصص میں بعض مکمل، بعض ناقص حصے ایسے تھے جن کا انگلش سے اردو میں ترجمہ کا کام باقی تھا۔وہ جناب برادر عبدالرؤف صاحب کے ذریعہ جناب راؤ ارشد سراج

الدین لاہور نے کیا اور دن رات ایک کر کے کیا۔ وہ حصہ اتنا جامع ترجمہ ہے کہ بہت ہی خوشیوں کا سماں باندھے ہوئے ہے۔ محنت ان دوستوں کی۔ دعا حضرت صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی، کہ کام ہوا اور خوب ہوا۔ کچھ حصص کا ترجمہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی توجہ سے مولانا غضنفر عزیز جولمز یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کر کے یا کرا کے دیا۔

غرض جناب کے۔ایم سلیم راولپنڈی، جناب راؤ ارشد سراج الدین لاہور، جناب مولانا غضنفر عزیز کی محنتوں سے ترجمہ کا کام ہوگیا۔ حکومت کے شائع شدہ نسخہ میں انگلش کا حصہ بغیر ترجمہ کے ہے۔ ہمارے اس مطبوعہ جدید ایڈیشن میں انگلش متن کے ساتھ، اس کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ گویا یہ اس جدید ایڈیشن کی وہ خوبی ہے جس نے اس کتاب سے استفادہ کو ہر اردو پڑھے لکھے دوست کے مطالعہ کے قابل بنادیا ہے۔ البتہ ترجمہ کو ہم نے بین القوسین (ان بریکٹ) کر دیا ہے تاکہ حکومتی ایڈیشن کا امتیاز واضح رہے۔

۵...... اپریل ۲۰۱۳ء کے اوائل میں قریباً کمپوزنگ کا کام اور ترجمہ مکمل ہوگئے تھے۔ فقیر نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری دامت برکاتہم سے اجازت لے کر ڈیرہ غازیخان کے مبلغ حضرت مولانا محمد اقبال صاحب کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ دن رات، سفر و حضر میں پروف ریڈنگ کا کام ہم کرتے رہے۔ بس ان دنوں مسودہ تصحیح کرتے کرتے نیند آتی تھی اور جاگتے ہی پھر کام پر جت جاتے تھے۔ اوّل سے آخر تک تمام پروف پڑھے۔ سرخیاں جہاں ضرورت تھی قائم کیں۔ پھر پورے مسودہ کے انگلش حصہ کی دوبارہ عزیز مکرم حافظ محمد انس حفظہ اللہ تعالیٰ نے پروف ریڈنگ کی۔ اب برادر جناب عبدالرؤف صاحب کا اصرار تھا کہ تمام مسودہ کا انگریزی حصہ اور ترجمہ جناب راؤ ارشد سراج الدین کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ یہ فقیر کے دل کی آواز تھی۔ ۲۸/اپریل ۲۰۱۳ء کی صبح مسودہ راؤ ارشد سراج الدین صاحب کے سپرد کیا کہ وہ نظر ثانی کریں اور فقیر حجاز مقدس اور ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے سفر پر روانہ ہوگیا۔ روانہ ہوتے وقت فقیر کے اندر کی حالت یہ تھی کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ مجھے حجاز مقدس کے سفر کی خوشی زیادہ تھی یا اس کتاب کے کام رکنے کا غم زیادہ تھا۔ کام رکنے کا معنی یہ ہے کہ اگر فقیر پاکستان ہوتا تو محترم راؤ ارشد سراج الدین صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے فقیر اس کی غلطیوں کی تصحیح کے بعد فائل کرتا جاتا۔ مہینہ بھر تو یوں گذر گیا۔ پھر چناب نگر کورس کی مصروفیت یوں دو ماہ گذر گئے۔

محترم راؤ صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے وہ برادر عدنان سنپال غلطیاں لگا کر مکمل

کرتے جاتے۔ دن رات سفر جاری رہا۔ ۱۰ ررمضان المبارک کو کراچی کے سفر سے ملتان حاضر ہوا تو تمام جلدوں کی پروف ریڈنگ، غلطیوں کی تصحیح وغیرہ کا کام ایک دو دن میں مکمل ہوگیا۔

۶...... حکومت کے شائع کردہ نسخہ میں پہلی سطر سے سوال وجواب شروع ہوا۔ پھر تقاریر وتجاویز، چل سو چل ہزار ہا صفحات پر پھیلا ہوا۔ مسودہ ۲۱ حصوں پر مشتمل۔ اوّل سے آخر تک کہیں نہیں معلوم تھا کہ کون سی بات کہاں ہے، ضرورت تھی کہ اس مسودہ کی سرخیاں لگائی جائیں۔ عنوانات قائم کئے جائیں تاکہ استفادہ مزید آسان ہوجائے۔

۷...... قومی اسمبلی کے ممبر حضرات کو قادیانیت کے مباحثہ سے پہلی بار پالا پڑا۔ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہ قادیانیت کی چالبازیوں کے امام اورفن چکر بازی میں مرزاغلام احمد قادیانی کامکمل پرتو لئے ہوئے تھے۔ بہت سارے مقامات پر حوالہ جات میں ایسا چکر ڈال دیتے کہ سامنے والا جومکمل آگاہی نہیں رکھتا وہ ایک بار چونک اٹھے کہ کیا ہوگیا۔ مثلاً سیرۃ الابدال کا حوالہ پیش ہوا کہ ص۱۹۳ پر عبارت ہے۔ مرزا ناصر نے سر پر آسمان اٹھالیا کہ ۱۶صفحہ کی کتاب ہے۔ص۱۹۳ کہاں سے آ گیا۔ اتنی بڑی غلط بیانی، یوں غلط بیانی سے قادیانیت کو بدنام کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ! اب حوالہ نہ اٹارنی جنرل کو پڑھنے ہی دیا گیا نہ وہ کاروائی میں پیش ہوا۔ نہ مرزا ناصر نے حوالہ کا ذکر کیا کہ کیا حوالہ ہے۔ اتنا شور کیا کہ بات ۱۶اور۱۹۳صفحہ کے شور میں دب گئی۔ اب حوالہ پیش ہی نہیں ہوا۔ کون سا حوالہ تھا۔ کیا فرق لگا۔ کچھ اشارہ بھی ہوتا تو فقیر حوالہ تلاش کر کے لاتا اورمعاملہ قارئین پر صاف ہوتا۔ وہ تو نہ ہوا۔ لیکن فقیر عرض کرتا ہے کہ مثلاً تجلیات کے ص۴ پر عبارت ہے: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اورخود کو سورج قرار دیا۔'' اب قادیانیوں نے کئی کتابوں کو یکجا کر کے شائع کرنا شروع کیا اوراس سلسلہ اشاعت کا نام روحانی خزائن رکھا۔ اس کی جلد۲۰ کے صفحہ۳۹۷ پر یہ عبارت ہے۔ اسی صفحہ کی پیشانی پر تجلیات الٰہیہ بھی لکھا ہے۔ صفحہ۳۹۷ بھی لکھا ہے۔ صفحہ کے بغل میں سائیڈ پر۴ لکھا ہے۔ اب ایک صاحب صفحہ کی پیشانی کا صفحہ۳۹۷ دیکھ کر کہہ دے کہ تجلیات الٰہیہ ص۳۹۷۔ تو مرزائی عیار کہیں گے کہ کتاب ۲۰صفحات کی ہے۔ ۳۹۷ کدھر سے آ گئے، ناواقف تو ایک دم پریشان ہوجائے گا اوریہی کاریگری مرزا ناصر کرتا رہا۔

دوسری مثال ایک غلطی کا ازالہ مرزا قادیانی کا رسالہ ۶ ورقی ہے۔ لیکن خزائن جلد۱۸ کے ص۲۰۸ سے ۲۱۶ پر یہ شامل اشاعت کیا ہے۔ ہر صفحہ کی پیشانی پر ایک غلطی کا ازالہ بھی درج ہے۔ صفحات ۲۰۸ سے ۲۱۶ تک بھی درج ہیں۔ اب پہلی بار جو مرزا کی کتب کو دیکھے وہ ایک غلطی

کاازالہ ص ۲۰۸ کہہ دے تو قادیانی عیار قیادت کودھوکہ دہی کے لئے موقعہ مل جائے گا کہ چھ ورقی رسالہ کے صفحات ۲۰۸ کیسے؟ یہ جھوٹ ہے۔ یہ الزام ہے۔ ایک رٹی رٹائی گردان دہرا دیں گے۔ سننے والے، پڑھنے والے حیران ہو جائیں گے۔ حالانکہ جس نے حوالہ دیا وہ بھی صحیح ہے کہ جو لکھا دیکھا، وہی کہہ دیا۔ یہ تو قادیانی دجل ہے کہ ص ۲ کو ص ۲۰۸ پر پہنچا دیا۔ تو حوالہ جات میں جگہ جگہ قادیانی قیادت نے یہی عیاری کی۔ اب قادیانیوں نے اس دھوکہ دہی کا شاہکار کتاب ''خصوصی کمیٹی میں کیا گزری'' شائع کی جو مرزا سلطان احمد کی مرتب کردہ ہے۔ فقیر کے سامنے ہے۔ کچھ حصہ دیکھا بھی مگر فقیر اس کو قابل جواب نہیں سمجھتا کہ قادیانی ہمیں الجھانا چاہتے ہیں۔ یہ ہوا تھا، یہ ہوا تھا۔ اب اس بحث کی ضرورت نہیں۔ جب مکمل کارروائی چھپ کر آ گئی ہے اسے عام کرو ہر آدمی خود پڑھ کر فیصلہ کرے کہ کون جیتا کون ہارا؟ چنانچہ قادیانی الجھنوں میں پڑنے کی بجائے ہم نے یہی راستہ اختیار کیا کہ مکمل کارروائی کو شائع کر دیا جائے۔ جو پیش خدمت ہے۔ انہی امور کے لئے بعض بعض مقامات پر مختصر حواشی (فٹ نوٹ) لکھنے پڑے جو اس ایڈیشن کا امتیازی وصف ہے۔

۸...... تین دن برادر عزیز جناب حافظ محمد یوسف ہارون صاحب اور فقیر نے حواشی اور سرخیاں کمپیوٹر پر پڑھیں۔ یوں آج ۲۵؍جولائی ۲۰۱۳ء ۱۵؍رمضان ۱۴۳۳ھ کو اس کام سے فارغ ہو گئے۔ اب برادر عدنان و برادر ہارون اس کتاب کی سیٹنگ کر رہے ہیں اور فقیر یہ سطریں لکھ رہا ہے۔ فالحمد للّٰہ تعالیٰ اوّلاً و آخراً! یہاں پر اس اعتراف کے بغیر چارہ نہیں کہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے صدر مدرس مولانا غلام رسول دین پوری نے اس کتاب کے لئے فقیر راقم سے بھی زیادہ محنت کی۔ حق تعالیٰ سب کو جزائے خیر دیں۔

جدید ایڈیشن کا امتیاز

۱...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن میں انگلش کا ترجمہ نہیں۔ لیکن اس ایڈیشن میں انگلش کا جگہ جگہ ترجمہ بین القوسین موجود پائیں گے۔

۲...... اس ایڈیشن میں قادیانی، لاہوری جرح پر بعض ناگزیر حواشی موجود پائیں گے۔

۳...... حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے دو دن حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے ''مؤقف ملت اسلامیہ'' نامی کتاب پڑھی اس کا ضمیمہ نمبر۳ فیصلہ مقدمہ جیمس آباد مطبوعہ

حکومتی کارروائی میں اشاعت کے دوران خلط ہوگیا۔ فیصلہ کا ص۲۲ پہلے کمپوز کر دیا۔ پھر ص۲۱۔ اس سے مفہوم ہی بدل گیا۔ ہم نے اسے صحیح کمپوز کر دیا۔ اس سے حکومتی ایڈیشن کی کمپوزنگ کی غلطی دور ہوگئی۔

۴...... حکومتی شائع شدہ کارروائی میں جہاں عربی تھی وہ...... عربی...... کمپوز کر کے چھوڑ دی۔ اگر کتاب کا حوالہ تھا تو ہم نے وہ مکمل عربی عبارت نقل کر دی جس سے پہلے ایڈیشن کی نسبت یہ ایڈیشن جامع ہوگیا۔ اگر حوالہ ہی نہ تھا تو وہ جگہ مجبوراً ایسے گزارنا پڑی۔

۵...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن اور ہمارے اس ایڈیشن کے کمپوزنگ میں صفحات کا فرق آ گیا۔ چنانچہ اصل حکومتی ایڈیشن کے صفحات کو اس جدید ایڈیشن کے صفحات کے درمیان (بین السطور) میں باریک کر کے ہم نے لکھ دیا۔ اس ایڈیشن کے صفحات کو سامنے رکھ کر حکومتی ایڈیشن سے اس ایڈیشن کا آسانی سے تقابل کیا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ کوئی فرق نہ پائیں گے۔ گویا اس جدید ایڈیشن کے صفحات پہلے ایڈیشن کے صفحات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ فلحمد لله! ہاں البتہ یاد رہے کہ حکومتی ایڈیشن کی جلد۱۶، ص۲۶۱۷ پر ختم ہوئی۔ جلد۱۷، چار صفحے ٹائٹل کے بعد ص۲۶۲۲ سے شروع ہونی چاہئے تھی مگر وہ ص۲۶۹۹ سے شروع ہوئی۔ گویا ستتر صفحات چھوڑ کر اگلا نمبر لگا دیا۔ یہ حکومتی ایڈیشن میں صفحات لگانے میں سرکاری اہلکاروں سے غلطی ہوئی۔ درمیان میں مسودہ غائب نہیں ہے۔ ہر لحاظ سے حکومتی ایڈیشن مکمل ہے۔ ہم نے بھی ہر صفحہ پر بین السطور حکومتی ایڈیشن کے جو صفحات لگائے ان میں اسی غلطی کو رہنے دیا۔ تاکہ حکومتی ایڈیشن اور اس ایڈیشن کا تقابل کیا جائے تو ابہام پیدا نہ ہو۔

۶...... حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا مرتب کردہ محضرنامہ میں مرزا قادیانی نے اپنی مقدس نبوت کے قلم سے مخالفین کو جو گالیاں دیں وہ درج تھیں۔ مولانا نے قادیانیوں کی جن جن کتابوں سے جمع کردہ قادیانی مغلظات کی فہرست دی ہم نے ہر ایک گالی کے آگے قادیانی کتابوں کے حوالے لگا دیئے۔ آپ پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ الف سے یاء تک کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں مرزا قادیانی نے گالی نہ دی ہو۔ یہ سبّاب اعظم کا ''سب نامہ'' باحوالہ اس ایڈیشن میں موجود ہے۔ پڑھیں پھر سوچیں کہ مرزا قادیانی لکھنؤ کی بھٹیارنیوں سے بھی گالیوں میں نمبر لے گئے یا نہیں یہ فیصلہ قارئین فرمائیں گے۔

۷...... حکومتی ایڈیشن کو سامنے رکھ کر جہاں کہیں ترجمہ سرخیوں، حواشی اور حوالہ جات پر ہم نے

کام کیا ہے۔ان سب کو بین القوسین کردیا ہے۔تاکہ اصل ایڈیشن سے یہ چیزیں ممتاز رہیں۔متن میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں کی۔یوں، یہ ایک ایسا ایڈیشن ہے۔جو پہلے سے بالکل جدا بھی ہے اور ایک حرف کا بھی فرق نہیں۔

بایں ہمہ انسان خطاء کا پتلا ہے۔کہیں غیرارادی طور پر کوئی سہو ہوا تو اعتراف قصور کے ساتھ گزارش ہے کہ اس کی اطلاع کر کے قارئین ممنون فرمائیں گے تاکہ تصحیح کی جاسکے۔

۸...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن کے ۲۱ حصے تھے جو ہم نے اس ایڈیشن کی پانچ جلدوں میں سمودیئے۔تفصیل یہ ہے۔

حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱،۲،۳ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۱ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۴،۵،۶،۷،۸ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۲ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۹،۱۰،۱۱،۱۲ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۳ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱۳،۱۴،۱۵ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۴ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱۶،۱۷،۱۸،۱۹،۲۰،۲۱ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۵ میں ہے۔

ہر جلد کے اوّل میں اس جلد میں شامل حصوں کی فہرست دے دی ہے۔
آخری جلد کے آخر میں مکمل پانچ جلدوں یعنی ۲۱ حصوں کی فہرست یکجا دے دی ہے۔

قادیانی حضرات کی کرم فرمائی کے نمونے

۱...... حکومتی سطح پر اس کاروائی کے اوپن ہوتے ہی قادیانیوں نے ایک کتاب شائع کی۔ ’’خصوصی کمیٹی میں کیا گزری‘‘ کتاب کیا ہے۔تمسخر، بدکلامی، پھبتیوں کا مجموعہ مثلاً (۱)’’عقل سلیم سے عاری‘‘ (۲)’’پرلے درجہ کی بے عقلی‘‘ (۳)’’پوری اسمبلی اس معاملہ میں ناکام ہوئی‘‘ (۴)’’ان......کی قوت فیصلہ کو مفلوج کردیا تھا‘‘(۵)’’مگر عقل وشعور اس کمیٹی میں (جملہ ممبران قومی اسمبلی) ایک جنس نایاب کی حیثیت رکھتی تھی‘‘(۶)’’جو کچھ کاروائی کے نام پر ہوا۔وہ محض ایک ڈھونگ تھا‘‘ یہ کلمات ممبران قومی اسمبلی کے لئے استعمال کئے گئے۔یہ چھ جملے صرف نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔اس کتاب کو پڑھ کر لگتا ہے کہ حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی کی کمیٹی کاروائی کیا شائع ہوئی گویا قادیانیت کے قدموں کے نیچے آگ کا تندور دہکا دیا گیا کہ وہ اب ننگی گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آئے ہیں۔اس سے اندازہ ہوسکتا کہ اس وقت ان کے دل ودماغ کی کیا حالت بد ہے جو انہیں کسی کروٹ چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔

قادیانیوں نے زیادہ تر حوالہ جات پر دھوکہ دہی کی ہے۔ راقم نے جگہ جگہ بین القوسین (ان بریکٹ) اصل قادیانی کتب کے موجودہ ایڈیشن کے حوالہ جات لگا دیئے ہیں۔ قادیانیوں نے اس کتاب میں کیا کہا۔ اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ حوالہ جات صحیح درج ہونے سے مختلف ایڈیشنوں کے صفحات سے وہ جو دجل کی بولی بولتے تھے وہ ازخود بند ہوگئی۔ البتہ حواشی میں جو آب آں غزل میں اس قادیانی کتاب کے مصنف مرزا سلطان کو منہ لگائے بغیر فقیر نے مرزا ناصر کو کھری کھری سنانے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا۔ قادیانی مصنف پوری اسمبلی کو عقل سے عاری، مفلوج، پرلے درجے کے بے عقل کہے اور ہم جواب میں مرزا ناصر کو کچھ سنا دیں تو قادیانیوں کو ہے یہ گنبد کی صداء جیسے کہو ویسے سنو، کا مراقبہ کر لینا چاہئے۔

۲...... پاکستان پیپلز پارٹی کا ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت نے ساتھ دیا۔ سپورٹ کی، الیکشن مہم چلائی، مالی، جانی امداد کی۔ اس کتاب ''خصوصی کمیٹی کیا گزری'' مرزا ناصر احمد کا یہ قول نقل کیا۔ ''ہمیں خداتعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایک پارٹی کو مستحکم بنایا جائے۔ چنانچہ ہم نے اپنی عقل سے...... پاکستان پیپلز پارٹی...... ووٹ دینا ملکی مفاد کے عین مطابق سمجھا۔''

قادیانی جماعت نے خدائی اشارہ کو جو اپنی عقل سے سمجھا وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حمایت کی شکل میں ظہور میں آیا۔ اب قادیانی عوام غور فرمائیں۔ خدائی اشارہ میں گڑبڑ ہوگئی یا مرزا ناصر کی عقل نے مار کھائی کہ جس جماعت کے متعلق خدائی اشارہ سمجھا تھا کہ اس کا ساتھ دو اسی جماعت نے ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یہ خدائی اشارہ تھا کہ جس کا نتیجہ غیرمسلم ہونے کی شکل میں بھگتنا پڑا؟

۳...... اس قادیانی کتاب میں اس پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ کسی اسمبلی کو کسی کے مذہب کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمارا صرف اتنا سوال ہے کہ آپ درخواست دے کر کیوں اسمبلی کی کاروائی کا حصہ بنے۔ اگر یہ بات بنیادی طور پر غلط تھی۔ تو تمہیں درخواست کر کے اس غلط کاروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے تھا۔ درخواست دے کر کاروائی کا حصہ بنے جب دیکھا کہ بات نہیں بنتی نظر آتی تو واویلا شروع کر دیا کہ اسمبلی کو اس فیصلہ کا حق نہیں۔ پھر جرح کے دوران مان بھی لیا کہ کون مسلمان ہے کون نہیں۔ اس پر متعلقہ اتھارٹی کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

قارئین کرام!

۱...... اسمبلی کی کاروائی کے دوران میں ایک ممبر اسمبلی ایسا نہیں تھا جس نے ایک دفعہ بھی یہ کہا ہو کہ قادیانی مسلم ہیں ان کو غیر مسلم قرار نہ دیں۔ بلکہ تمام ممبران اسمبلی کا اس امر پر اتفاق تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ آزاد خیال، آزادانہ ماحول میں بحث سننے کے بعد تمام ممبران قومی اسمبلی متفق اللسان تھے کہ قادیانی کافر ہیں۔ ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزا ناصر پر جو سوالات ہوئے مرزا ناصر نے جوابات میں جو جو گوہر فشانی کی اس کا نتیجہ پوری قادیانیت کے سامنے ہے۔

آپ کتاب پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح مرزا ناصر لاجواب ہوا، مبہوت ہوا، ششدر رہ گیا، جواب نہ دے سکا۔ چیئرمین نے رولنگ دی کہ گواہ جواب دینے سے کترا رہا ہے۔ انہیں کہنا پڑا کہ سوال کا جواب نہیں آیا۔ مرزا ناصر کو کئی مقامات پر کہنا پڑا کہ میں غلط سمجھا تھا۔ وہ میری غلطی تھی۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ یہ منظر دیکھ کر کتاب پڑھتے پڑھتے کئی مقامات پر میری طبیعت میں وجد کی کیفیت پیدا ہوئی۔ قارئین بھی ایسے ہی محسوس کریں گے۔ میں نے یہ چیزیں ارتجالاً عرض تو کر دیں مگر عمداً حوالہ نہیں دیا کہ آپ خود پڑھیں اور فقیر کی طرح حق کی فتح اور باطل کی ذلت آمیز شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں کہ کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا!

۲...... قادیانی فرماتے تھے کہ اسمبلی کی کاروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی بن جائے۔ ہمارے ایک وفد نے اب حال ہی میں قومی اسمبلی کے اس زمانہ کے سپیکر جناب فاروق علی خان سے انٹرویو لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اب قادیانیوں سے کہیں ناں کہ وہ کاروائی چھپ گئی ہے آدھے ملک کو کیوں قادیانی نہیں بناتے۔ بناؤ ناں! اب کیا روکاوٹ ہے؟ لیکن اس موقعہ پر فقیر درخواست گزار ہے کہ جو انصاف پسند قادیانی اسے محبت وبغض سے خالی ہو کر پڑھے وہ ضرور قادیانیت پر چار حرف ڈال کر حق کو قبول کرلے گا۔ پڑھیئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

۳...... اس کاروائی میں آپ پڑھیں گے کہ جب ایک ممبر نے مرزا قادیانی کے متعلق کہا کہ مرزا صاحب نے فلاں جگہ یوں لکھا ہے تو دوسرا ممبر کھڑا ہو گیا اسمبلی کی کاروائی کے دوران، اسمبلی ہال میں کہ ''مرزا قادیانی......الحرام تھا'' یہ قومی اسمبلی کے ممبر جناب خواجہ محمد جمال کوریجہ کے الفاظ تھے۔ اتنی بڑی گالی لڑھکائی جو دوران مطالعہ آپ پڑھیں گے۔ اس کاروائی کا یہ حصہ ہے۔ ریکارڈ

پر ہے میرے نزدیک مرزا ناصر کی جرح کے جوابات کا یہ اثر اسمبلی کے ممبران پر پڑا تھا جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس کاروائی کو پڑھ کر آدھا ملک قادیانی ہو جائے گا۔ میرا موٴقف یہ ہے کہ اس کاروائی کو پڑھنے کے بعد خود قادیانی قیادت اپنے عوام کے سامنے سے منہ چھپائے گی۔

۴...... قادیانی قیادت اب بحث بند کرے۔ قیاس کے گھوڑے نہ دوڑائے۔ فریب کے چکر نہ دے۔ کتاب کو ہم نے شائع کر دیا ہے۔ وہ صرف اپنے عوام سے کہے کہ اس کتاب کا مکمل مطالعہ کریں۔ اپنے نصاب کا حصہ سمجھیں۔ یہی اپیل میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کرتا ہوں۔ انشاء اللہ! جو بھی مطالعہ کرے گا اس کے سامنے پانی کا پانی اور دودھ کا دودھ ہو جائے گا۔ مطالعہ شرط ہے۔

قارئین کرام! اتنے عرصہ کے بعد یہ کاروائی سامنے آئی ہے۔ جو سرکاری رپورٹ ہے۔ آفیشل ایک سرکاری ادارہ کی رپورٹ ہے۔ اس کو پڑھیں کہ میں اب آپ کے اور اس کتاب کے مطالعہ کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا۔ پڑھیں اور اپنے بزرگوں کی محنت کی داد دیں کہ کس طرح منبر ومحراب کی صداء کو حق تعالیٰ نے قومی اسمبلی میں بلند کرنے کا سامان پیدا کیا۔ فقیر کے خیال میں یہ سب ورفعنالك ذكرك کا مشاہدہ ہے۔ تاکہ حق الیقین کا درجہ حاصل ہو۔ حق کو اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا۔ وتعز من تشاء! قادیانیت پسپا ہوئی۔ وتذل من تشاء! اور اسی منظر کو آپ اس کتاب میں دیکھیں گے۔

حرف آخر

اس کتاب کی تیاری کے لئے جس جس دوست نے جتنا جتنا حصہ لیا وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ انہیں اجر عظیم نصیب فرمائیں۔ فقیر نے مرحلہ بمرحلہ سب کا تذکرہ کر دیا ہے۔ اگر کسی دوست کا تذکرہ ہونا رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرمانے والے ہیں۔ مجھے شکریہ ادا کرنا ہے اپنے مخدوم ومطاع حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کراچی، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی کا کہ وہ گاہے بگاہے اس کتاب کی بابت پوچھتے رہے اور یوں فقیر کی ڈھارس بندھواتے رہے۔

محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا!

مورخہ ۲۷؍جولائی ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۷؍رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

بروز ہفتہ، بوقت ۵؍بجے شام، دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر1

فہرست......حصہ نمبر 2

فہرست......حصہ نمبر 3

No. 1

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

(Contains Nos. 1-21)

CONTENTS

(Continued)

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 1

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 5th August, 1974

Contains No. 1—21

[1]*THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*
(پاکستان کی قومی اسمبلی)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

(قادیانی مسئلہ پرغور کرنے کے لئے منعقدہ قومی اسمبلی کے مکمل ہاؤس کی خصوصی کمیٹی کے بند کمرہ کے اجلاس کی کارروائی)

OFFICIAL REPORT
(سرکاری رپورٹ)

Monday, August 5. 1974.
(بروز پیر، ۵/اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا بند کمرہ کا اجلاس اسمبلی کے چیمبر (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اسپیکر نیشنل اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیئرمین تھے)

(Recitation from the Holy Quran)
(تلاوت قرآن شریف)

----

[2]*PROCEDURE OF CROSS EXAMINATION*
(جرح کا طریقۂ کار)

***Mr. Chairman:** I think we will start just with in 5 minutes. The Attorney General is busy in my chamber discussing the question with Maulana Zafar Ahmad Ansari and he will be here with in two or three minutes.*

(جناب چیئرمین: میرے خیال میں ہم کارروائی بس پانچ منٹ کے اندر شروع کریں۔(کیونکہ) اٹارنی جنرل میرے چیمبر میں مولانا ظفر احمد انصاری کے ساتھ سوالات کے بارے میں مصروف گفتگو ہیں اور وہ دو یا تین منٹ میں یہاں پہنچ جائیں گے)
ہاں! بلوالیں ان کو۔ وہ ہاؤس میں ہی آ جائیں۔ یہاں ڈسکس کر لیں۔ نہیں، ابھی نہیں۔ ڈیلی گیشن کو نیچے بلوالیں۔

And again I will request the honourable members that in the presence of the delegation and in the presence of the witnesses, no controversial issues should be raised. The Attorney General may be allowed to put the questions, and if any honourable member is not satisfied with the question or he thinks that the answer is evasive, he can send a chit to me or to the Attorney General and if something of a very important nature comes to the notice of any honourable member, he can make a request and we can adjourn the House for five or ten minutes. We can ask the witness to wait outside and we can discuss the matter among ourselve.

(میں ممبران گرامی سے ایک مرتبہ پھر درخواست کروں گا کہ وفد اور گواہان کی موجودگی میں کوئی متنازعہ فیہ معاملہ نہ اٹھایا جائے۔ (بس) اٹارنی جنرل کو سوالات کرنے کی اجازت ہوگی اور اگر کوئی ممبر اس سوال سے (جو کیا جائے گا) مطمئن نہ ہو یا وہ سمجھے کہ جواب میں ٹالنے والی بات

کی گئی ہے تو وہ (ممبر صاحب) مجھے یا اٹارنی جنرل کو رقعہ بھیجیں اور اگر کسی معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسی بات آتی ہے جو بہت اہم نوعیت کی ہے تو (پھر) وہ (ممبر) درخواست پیش کر سکتا ہے اور ہم پانچ یا دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی روک سکتے ہیں اور (پھر) ہم گواہان سے کہیں گے کہ وہ باہر انتظار کریں اور (اس دوران) ہم آپس میں اس معاملہ پر غور و خوض کریں گے)

(قادیانی گواہ پر جرح کا طریقۂ کار)

جناب محمد حنیف خان: موقع پر کسی کے ذہن میں کوئی نیا سوال آئے، تو اس کے متعلق کیا پروسیجر (طریقہ کار) ہے؟

جناب چیئرمین: اس کے متعلق............

جناب محمد حنیف خان: اٹارنی جنرل صاحب کو لکھوا دیں؟

جناب چیئرمین: آپ نوٹ کر کے اٹارنی جنرل صاحب کو دے دیں اور اس کے بعد اٹارنی جنرل صاحب نے یہ کہا تھا پرسوں اسٹیرنگ کمیٹی میں بھی کہ ***As a Lawyer*** (بحیثیت ایک وکیل کے) جو ***Difficulties*** (مشکلات) ہوتی ہیں، جو ***Method*** (طریقۂ کار) ہوتا ہے، ہر ***Lawyer*** (وکیل) کا اپنا ***Method*** (طریقۂ کار) ہوتا ہے ***of putting the questions and getting the answers*** تو وہ کہتے ہیں کہ: ***for two hours or for one day, let him be allowed to have a free hand in cross-examination, and if the honourable members feel that something is missing or lacking, they can guide him and instruct him. Mr. Attorney General, have you anything to say?*** [3] ***Have you anything to add?*** اچھا ***Should we call the witness? One thing also. I will request that during the cross-examination the quorum may be kept 10 from this side and 30 from that side. The honourable members can come and go but the quorum may be kept intact.***

(دو گھنٹے یا ایک دن کے لئے تو ان کو (اٹارنی جنرل) اجازت دیں کہ وہ جرح کرنے

میں آزاد ہوں۔ لیکن اگر معزز ممبران محسوس کریں کہ کوئی بات رہ گئی ہے تو وہ اٹارنی جنرل کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ کہنا ہے؟ اچھا۔ کیا اب ہم گواہ کو بلا لیں۔ ایک بات اور، میں گزارش کروں گا کہ جرح کے دوران کورم پورا رکھا جائے، اس طرف سے دس ممبران ہوں اور اس طرف سے تیں۔ بے شک ممبران گرامی آتے جاتے رہیں۔ لیکن کورم برقرار رہے) ہاں جی بلا لیں۔

I will request the honourable members to be in their seats. Can come nearer, to the unoccupied seats according to their choice. If they want to sit where they are, it is up to them.

(میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں۔ وہ اپنی پسند کے مطابق قریبی خالی نشستوں پر آ کر بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی نشست پر بیٹھنا چاہتے ہوں تو یہ ان کی مرضی ہے)

(The delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

OATH TAKING BY WITNESS OF THE QADIANI GROUP

(قادیانی گروپ کے گواہ کا حلف لینا)

Mr. Chairman: *Now we will start the proceedings. I will request the witness to take the oath.*

(جناب چیئرمین: اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ گواہ سے گزارش ہے کہ وہ حلف اٹھائیں)

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ ربوہ): میں خداتعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر جو کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا۔

METHOD OF RECORDING THE CROSS-EXAMINATION

(جرح کو ریکارڈ کرنے کا طریقۂ کار)

Mr. Chairman: ***Yes, the Attorney General. For the reporters، for every question and answer there should be a separate sheet. Yes.***

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل۔ سرکاری رپورٹروں کے لئے یہ ہے کہ ہر سوال اور جواب کے لئے وہ علیحدہ صفحہ استعمال کریں۔ جی!)

Rana Muhammad Hanif Khan: ***The proceedings are going to be lengthy. I think if the Attorney General can keep on sitting, that will be much better.***

(رانا محمد حنیف خان: کارروائی بہت لمبی ہوگی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اٹارنی جنرل اگر (دوران کارروائی) بیٹھے رہیں تو اچھا ہوگا)

Mr. Chairman: ***It is up to him.***

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے)

Rana Muhammad Hanif Khan: ***He might face some difficulty.*** (رانا محمد حنیف خان: انہیں کچھ مشکل کا سامنا ہوسکتا ہے)

[4]***Mr. Chairman:*** ***It is up to him. It is up to the Attorney General, because we allowed the witness even to make a statement while sitting.***

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے۔ یہ اٹارنی جنرل پر منحصر ہے کیونکہ ہم نے تو گواہ کو اجازت دے دی ہے کہ وہ بیٹھ کر اپنا بیان دے سکتا ہے)

Rana Muhammad Hanif Khan: ***That is why. It is up to him.*** (رانا محمد حنیف خان: یہی وجہ ہے کہ یہ ان پر منحصر ہے)

Mr. Chairman: ***It is up to him***

(جناب چیئرمین: یہ ان پر منحصر ہے)

----

ebooks.i360.pk

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی جماعت کے وفد سے جرح)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney General of Pakistan): ***Mirza Sahib, I would be asking you certain questions, but if you find that you don't want to answer any question or you cannot answer any question......***

(جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب! میں آپ سے چند سوال کروں گا۔ اگر آپ دیکھیں کہ (میرے) کسی سوال کا آپ جواب دینا نہیں چاہتے یا دے نہیں سکتے......)

Mr. Chairman: ***The Mike .....***

(جناب چیئرمین: مائیک......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I repeat .....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں دہراتا ہوں......)

Mr. Chairman: ***The mike is all right, but the ....***

(جناب چیئرمین: مائیک ٹھیک ہے، لیکن......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Will you .....***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ......)

جناب چیئرمین: نہیں، آنریبل اٹارنی جنرل صاحب کا قد لمبا ہے۔

ایک رکن: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, it's all right.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ٹھیک ہے)

Mr. Chairman: ***The member can use the earphone.***

(جناب چیئرمین: ممبران ***Earphone*** (ایئرفون) استعمال کر سکتے ہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will be asking you certain questions. If you find that you cannot answer these questions or any one of them or you do not want to answer that question, you are not bound to do so. But you will appreciate that the Special Committee will draw such inference as it considers [5] appropriate from your refusal to answer any particular question. That inference may be favourable to your cause or may be adverse. If you are not in a position to answer any question straightaway, You may ask the Committee for time; and if it so considers, it will give you time to answer the question.*

Now, Sir, will you tell us who was the founder of the Ahmedia Movement?

(جناب یحییٰ بختیار: (میں کہہ رہا تھا کہ) میں آپ سے کچھ سوالات پوچھوں گا۔ اگر آپ دیکھیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے یا کسی ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتے یا نہیں دینا چاہتے تو (آپ کی خوشی ہے) آپ پر (جواب دینے کی) پابندی نہیں ہے۔ لیکن آپ یہ ضرور سمجھ لیں کہ خصوصی کمیٹی آپ کے جواب نہ دینے سے وہ نتائج اخذ کرنے کی مجاز ہوگی جو وہ مناسب سمجھے گی۔ وہ اخذ شدہ نتائج آپ کے کاز کے لئے سودمند بھی ہو سکتے ہیں یا اس کے برخلاف بھی۔ (ہاں) اگر آپ اس پوزیشن میں نہ ہوں کہ فوری طور پر جواب دے سکیں تو آپ کمیٹی سے وقت مانگ سکتے ہیں، اور اگر وہ مناسب سمجھے تو وہ آپ کو سوال کا جواب دینے کے لیے وقت دے گی۔

جناب! کیا اب آپ ہمیں بتائیں گے کہ احمدیہ تحریک کا بانی کون تھا؟)

مرزا ناصر احمد: حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Will you please give us the brief account of his life? When I say brief account of his life, I mean when was he born? Where he was born? What*

was his education, the family background and the date of his death and place of his death?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ براہ کرم ان کی زندگی کا مختصر خاکہ ہمارے سامنے پیش کریں گے؟ جب میں کہتا ہوں کہ مختصر خاکہ تو اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ کب وہ پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ تعلیم کیا ہے؟ خاندان وغیرہ، کب اور کہاں انتقال ہوا؟)

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق میں یہ درخواست کروں گا کہ مجھے وقت دیا جائے، میں کل لکھا ہوا آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ)

Mr. Yahya Bakhtiar: You are Mirza Ghulam Ahmad's grandson?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: His son's son?

(جناب یحییٰ بختیار: اس (مرزا قادیانی) کے بیٹے کا بیٹا؟)

Mirza Nasir Ahmad: His son's son.

(مرزا ناصر احمد: جی، بیٹے کا بیٹا)

Mr. Yahya Bakhtiar: Will you please give us some brief account of your life, your education, your date of birth? Because the whole record is being prepared, that's why I am asking?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ اپنی مختصر سوانح حیات بتائیں گے؟ اپنی تعلیم؟ تاریخ پیدائش؟ چونکہ پورا ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے، اس لئے میں پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: میں نے سنا ہے کہ میں سولہ نومبر ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوا تھا اور......

[6]میاں گل اورنگزیب: جناب! آواز نہیں آ رہی۔

جناب چیئرمین: تھوڑی سی ***Volume*** (آواز) آپ ***Increase*** کر (بڑھا) دیں۔ ***Not too much*** (بہت زیادہ نہیں) کہ شور ہو۔ ***Is it all right?*** (کیا اتنی صحیح ہے؟)

(مرزا ناصر احمد کا تعارف)

مرزا ناصر احمد: ۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کی میری پیدائش ہے۔ میرا خیال ہے میٹرک کے ریکارڈ میں چند دنوں کا فرق ہے۔ یعنی اصل میری پیدائش ۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کی ہے۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد میری دادی نے مجھے لے لیا تھا اور ان کی گود میں ہی میری پرورش ہوئی ہے۔ اپنی والدہ کے پاس میں نہیں رہا، اور دادی سے میری مراد بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی بیگم صاحبہ ہیں۔ بچپن میں، میں نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا۔ پھر میں نے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۲۹ء میں۔ اور پھر میں نے ۱۹۳۰ء میں سارے مضامین کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر میں نے گورنمنٹ کالج میں چار سال گزارنے کے بعد ۱۹۳۴ء میں بی.اے کا امتحان پاس کیا فلاسفی اور سائیکالوجی کے ساتھ۔ اور ۱۹۳۴ء میں، میں آکسفورڈ میں بیلیل کالج میں داخل ہوا۔ اکتوبر سے وہاں کی ٹرم پہلی شروع ہوتی ہے۔ اور ۱۹۳۸ء میں، میں نے جس کو وہاں کی زبان میں پی. پی.ای کہتے ہیں یعنی فلاسفی، پالیٹکس اینڈ اکنامکس، ان مضامین میں، میں نے وہاں بی اے کیا اور ان کے قاعدے کے مطابق چند سال گزارنے کے بعد اگر انسان آن رول رہے، داخل رہے یونیورسٹی میں تو وہ آنریری ڈگری ایم.اے کی دے دیتے ہیں۔ جو مجھے اس لئے لینی پڑی کہ مجھے جماعت نے...... اس کام کے لئے میری زندگی وقف تھی۔ ۱۹۴۴ء میں ہمارا جو کالج تھا، تعلیم الاسلام کالج، اس کا پرنسپل مقرر کر دیا اور ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء، نومبر ۱۹۶۵ء تک میں تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل رہا۔ پہلے ***Undivided*** (غیر منقسم) انڈیا میں، پھر ڈویژن ہوگئی، تقسیم ہوگئی اور پاکستان بنا اور ہمارا کالج یہاں آ گیا اور چونکہ وہاں ہمارا سارا کتب خانہ، لائبریری کالج کی جیسا کہ جماعت کی لائبریری کا اکثر حصہ وہاں رہ گیا تھا۔ اپریٹس سائنس کالج کا تھا، یہ نئے سرے سے سارا یہاں ہمیں انتظام کرنا پڑا۔ اور ۱۹۶۵ء تک میں پرنسپل [7] کی حیثیت سے قوم کی خدمت کرتا رہا اور ۱۹۶۵ء میں، نومبر ۱۹۶۵ء میں مجھے جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعہ اپنا امام منتخب کیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, you hold the office of Imam of Jamaat-e-Ahmadia?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! آپ امام جماعت احمدیہ ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you are also the third Caliph of Mirza Ghulam Ahmad?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا غلام احمد کے تیسرے خلیفہ بھی ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And you are also called Amir-ul-Momineen by your Jamat people?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کو آپ کی جماعت کے لوگ امیر المؤمنین بھی کہتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, will you tell us the different duties that you discharge or functions that you perform or powers that you exercise in these various capacities as Imam, as Khalifa and Amir? Or is it the same function?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اب آپ ہمیں وہ کام بتائیں گے کہ جو آپ مختلف حیثیتوں سے مثلاً امام، خلیفہ اور امیر کی حیثیت سے انجام دیتے ہیں؟ یا یہ سب ایک ہی کام ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Same function.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In all the offices?*

(جناب یحییٰ بختیار: تمام عہدوں میں؟)

مرزا ناصر احمد: مختلف لوگ مختلف باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اصل ہے خلیفۃ المسیح ثالث، یعنی مہدی موعود کے تیسرے خلیفہ۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Can different persons hold*

these three different offices?

(جناب یحییٰ بختیار: کیامختلف افرادان تینوں عہدوں پر فائز ہوسکتے ہیں؟)

مرزاناصراحمد: ہاں،نہیں۔

[8]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***It has to be the same person. And now, Sir, this Jamaat-e-Ahmadia, is it a body different and distinct from Ahmadia Movement or is it some controlling organisation within the Movement?***

(جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ اوراحمدیہ تحریک میں کیا فرق ہے؟ اور کیا یہ جماعت اس تحریک کوکنٹرول کرنے والی باڈی ہے، یااحمدیہ تحریک سے علیحدہ جماعت ہے؟)

(قادیانی، لاہوری گروہ)

مرزاناصراحمد: جماعت احمدیہ جس معنی میں ہم استعمال کرتے ہیں، احمدیہ جماعت کے ان افراد کی جماعت ہے جوخلافت ثالثہ کی بیعت کرتے ہیں۔ ایسے احمدی بھی ہیں جوخلافت کی بیعت نہیں کرتے۔ وہ ہم جس معنی میں جماعت احمدیہ استعمال کرتے ہیں، وہ اس میں شامل نہیں۔ لیکن احمدی ہیں وہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You mean the people who belong to Lahore Group?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کامطلب ہے وہ لوگ جولاہوری فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***people who belong to the Lahore Group or scattered individuals sometimes, who don't take 'baiat' but they call themselves Ahmedi?***

(مرزاناصراحمد: ہاں! وہ لوگ جو لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہیں یا بعض اوقات منتشر افراد جو بیعت نہیں کرتے مگر اپنے آپ کواحمدی کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Every person who takes 'baiat' is a member of Jamaat-e-Ahmedia?***

(جناب یحییٰ بختیار: ہر شخص جو بیعت کرتا ہے وہ جماعت احمدیہ کاممبر ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جماعت احمدیہ، جس کو جماعت مبایعین بھی بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you said, Sir, that you are elected to this office. Who elects you, who elects the Imam?*

(جناب یحییٰ بختیار: اورآپ نے کہا تھا کہ آپ اس عہدے پر منتخب ہوئے ہیں، آپ کو کس نے منتخب کیا ہے؟ امام کو کون منتخب کرتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *By an electoral college.*

(مرزا ناصر احمد: انتخاب کنندگان کا ایک گروپ ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is an electoral college. Will you please kindly tell us the composition or the number of that electoral college?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ انتخاب کنندگان کا ایک گروپ ہے۔ کیا آپ برائے مہربانی ہمیں انتخاب کنندگان کے اس گروپ کی ہیئت ترکیبی یا ممبران کی تعداد بتائیں گے؟)

(خلیفہ کو کون منتخب کرتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: آں! صحیح تو مجھے تعداد نہیں معلوم میرا خیال ہے کوئی پانچ سو کے قریب، قریباً پانچ سو ہیں اور اس میں مختلف گروپس کی نمائندگی ہے۔ ایک تو جماعت کی جو تنظیم ہے اس[9] کے ممبر ہیں، مثلاً ضلع کا امیر ہے۔ ایک یہ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو باہر جاکر تبلیغ اسلام پر ایک معیّن اور مقررہ وقت لگا چکے ہیں، وہ۔ تو وہ اپنے اس کام کی وجہ سے جو انہوں نے تبلیغ اسلام کا کیا ہے وہ *Electoral College* (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے ایک خاص وقت یہاں تربیت اور اصلاح پر خرچ کیا ہے اپنی زندگی کا، وہ اس کے ممبر ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ ہے، یہ ہماری انتظامیہ کی تنظیم ہے، *Registered Body* (رجسٹرڈ جماعت)، تو اس کے جو ذمہ دار عہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔ ایک ہے ہماری انتظامیہ جس کا تعلق بیرون پاکستان کے اکثر حصے سے تبلیغ اسلام کا ہے۔ اکثر حصہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض حصے اس کے اندر نہیں شامل۔ تو وہ ان کے جو ہیں عہدیدار مرکزی، وہ اس *Electoral*

College (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں۔ایک اور تنظیم ہے ہماری بڑی محدودسی، اس کے جوعہدیدار ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔اور صحابہ، ہاں! حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کے وقت میں جو جماعت احمدیہ میں اور سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ان میں سے جو زندہ ہیں اس وقت وہ Electoral College (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر ہیں، اپنی وہ پرانی Association (وابستگی) کی وجہ سے،اس کے نتیجے میں۔اور ویسے اس کے متعلق میرا خیال ہے اخبار''الفضل''میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔اگر آپ ضرورت سمجھیں تو میں بھجوادوں گا آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: شکریہ! آپ بھجوادیجئے۔

And Mirza Sahib, most of these members are nominated by somebody else or they are elected by different groups in districts or different areas?

(اور مرزا صاحب! کیا ان میں سے اکثر حضرات کو کوئی علیحدہ شخص نامزد کرتا ہے یا ضلعوں یا مختلف علاقوں میں مختلف گروپ ان کو چنتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: These who come from the districts are elected by an organization in the district.

(مرزا ناصر احمد: جو اضلاع سے آتے ہیں ان کو اس ضلع کی تنظیم منتخب کرتی ہے)

مثلاً لائل پور (فیصل آباد) میں سو سے اوپر ہماری جماعتیں ہیں، اتنی تعداد میں کہ ان کے اپنے پریذیڈنٹ ہیں اور وہ پریذیڈنٹ امیر ضلع کا انتخاب کرتے ہیں۔تو اس طرح وہ Elected (منتخب شدہ) ہیں۔وہ جماعت کی نمائندگی کررہے ہیں ضلع کی اور باقی وہ اپنی ایسوسی ایشن کے، جیسے میں نے کہا ایک حصہ وہ ہے جنہوں نے بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے وقت میں بیعت کی تھی، وہ پرانے جماعت کی [10] Traditions (روایات) سے واقف اور بڑی قربانیاں دیں انہوں نے ساری عمر، بزرگ ہیں، ثقہ ہیں، وزن ہے ان کی رائے میں، وہ ہیں اور وہ Elected (منتخب شدہ) نہیں۔وہ تو اپنے پرانے آرہے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And is it correct that all the members of Mirza Ghulam Ahmad's family are ex-officio members of this electoral college?

(جناب یحییٰ بختیار: اور کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد کی فیملی کے تمام افراد اپنے

مرتبے کے لحاظ سے انتخاب کنندگان کے اس گروپ کے ممبر ہیں؟)

(مرزا کی فیملی سے مراد صرف بیٹے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سوال سمجھ گیا ہوں۔ فیملی کے معنی عام طور پر نہیں لوگ سمجھتے۔ یہ فقرہ تو درست نہیں۔ میں اسی واسطے بیان کرنے لگا ہوں۔ امید کرتا ہوں میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ آپ کو سمجھا دوں۔ بڑا کمزور انسان ہوں۔ فیملی سے مراد آپ کے تین بیٹے، ان کے بیٹے......

جناب یحییٰ بختیار: ان کے بیٹے نہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ نہیں اس میں شامل اور وہ تینوں وفات پا چکے ہیں۔ اس واسطے وہ جو حصہ ہے کہ فیملی کے اس میں ہیں، وہ اس میں نہیں رہا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Nearer excludes the farther away.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** قریبی عزیز دور والے کو علیحدہ کرتا ہے) یہ اصول اچھا ہوا۔ اگر ان کے بیٹے زندہ نہ ہوں تو پھر ان کے بیٹے آسکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ! کوئی نہ۔ ان کے بیٹے زندہ ہوں تب بھی وہ نہیں آسکتے۔ صرف وہ تین۔ فیملی سے مراد صرف وہ تین ہیں۔ چوتھا کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! *This office, is it for lifetime?*

(کیا یہ عہدہ (امام، خلیفہ، امیر قادیانی جماعت کا) تاحیات ہوتا ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** It is for life.*

(**مرزا ناصر احمد:** یہ تاحیات ہوتا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And where you were elected, was there any other candidate who contested against you? Or normally the election is unanimous?*

(**جناب یحییٰ بختیار:** جب آپ منتخب ہوئے تو آپ کے خلاف الیکشن میں کوئی کھڑا ہوا تھا؟ یا عام طور پر انتخاب متفقہ طور پر ہوتا ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** The election is unanimous..... One, two..... normally contests the election.*

(مرزا ناصر احمد: الیکشن متفقہ طور پر ہوتا ہے۔ایک، دو عام طور پر الیکشن لڑتے ہیں) [11]میں نے بھی نہیں Contest (مقابلہ) کیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Somebody contested against you?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ کے مقابلہ میں کوئی کھڑا ہوا تھا؟)

مرزا ناصر احمد: نہ میں نے Contest (مقابلہ) کیا، نہ کسی اور نے کیا۔ ہمارے یہاں یہ طریقہ نہیں ہے۔نہ کسی کا نام.....کوئی نام اپنا پیش نہیں کرسکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اور بھی نام نہیں پیش کرسکتا؟

مرزا ناصر احمد: کوئی اور وہیں پیش کرسکتے ہیں، پہلے نہیں۔ وہاں پیش ہوئے دو نام اور وہ دونوں ہمارے خاندان کے تھے اور مجھے جب منتخب کیا تو دوسرے نے اسی وقت بیعت کرلی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *These are the rules or conventions under which the selection is held in this manner?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ اصول یا عمومی روایات ہیں جن کے تحت اس طرز پر انتخاب ہوتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ قاعدہ ہے ہمارا بنیادی کہ کوئی شخص اپنا نام تجویز نہیں کرے گا۔کوئی شخص کسی دوسرے کا وقت سے پہلے نام تجویز نہیں کرے گا۔ کرے گا ہی نہیں۔ کوئی Canvassing (ووٹ حاصل کرنے کی کوشش) نہیں ہوگی۔

Canvassing is not allowed!

(ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی اجازت نہیں ہے)

(خلیفہ برطرف نہیں ہوسکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And, Sir, is there any provision in these rules or conventions for the removal of the Imam or Khalifa from his office?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب! کیا خلیفہ یا امام کو برطرف کرنے کا کوئی قاعدہ ان اصول یا عمومی روایات میں ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! اس کا ایک Basic (بنیادی) تصور ہے ہم جس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں وہ ہمارا ایمان ہے: یستخلفنّھم کہ ہمارا جو خلیفہ منتخب ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کام کر رہی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مادی دنیا تدبیر کی دنیا ہے۔ اس واسطے ظاہر میں جو ہے Electoral College (انتخاب کنندگان کے گروپ) کے ممبر یہ ووٹ دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ذہنوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے اور جس کو وہ چاہتا ہے وہی ہو سکتا[12] ہے اور چونکہ یہ انتخاب ہمارے نزدیک...... میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ دوسرے اس سے متفق ہوں گے یا نہیں ہوں گے...... تو چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ، مخفی ارادہ اس میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے Removal (برطرفی) کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جس نے منتخب کروایا وہ Remove (برطرف) کر سکتا ہے۔ وہ اس کی مرضی ہے۔ جس وقت مرضی موت دیدے اور انسان جو ہے وہ اس دنیا کو چھوڑ کر چلا جائے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, but the Khalifa is after all a human being, according to you even if he is elected by divine intervention?**

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! خلیفہ بھی بہر حال انسان ہے۔ بقول آپ کے، اگر وہ خدائی مداخلت کے باعث منتخب ہو گیا۔ {اب اگر وہ جسمانی یا ذہنی طور پر ناکارہ ہو جائے تو کیا آپ کے یہاں کوئی ضابطہ ہے کہ موت سے قبل اس کو خلافت سے ہٹا دیا جائے})

***Mirza Nasir Ahmad:* He is a human being who leaves this world any moment if God so wills.**

(مرزا ناصر احمد: وہ ایک انسان ہے جو اس دنیا کو چھوڑتا ہے کسی وقت جب اللہ تعالیٰ چاہے)

(خلیفہ معذور نہیں ہو سکتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, that is true. But supposing he gots mentally or physically incapacitated, he can fall ill, is there any rule?**

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ صحیح ہے، مگر فرض کیجئے وہ ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہو جائے، وہ بیمار ہو سکتا ہے، کیا (ایسی صورتحال کے لئے) کوئی قانون ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! کوئی رُول (قانون) نہیں ہے اور ہمیں ضرورت بھی نہیں، کیونکہ ہمارے نزدیک ایسا واقعہ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** He cannot fall ill?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ بیمار نہیں پڑ سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: قانون تو جب بنتا ہے جب اس کے بنانے کی ضرورت ہو۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am asking you for clarification. The Khalifa cannot fall ill physically?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں وضاحت کے لئے آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں۔ کیا خلیفہ جسمانی طور پر بیمار نہیں پڑ سکتا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** ہاں To that extent.*

(مرزا ناصر احمد: ہاں، اس حد تک) یہ کہ اس کو ملیریا ہو جائے یا اس کو برانکائٹس ہو جائے یا اس کے معدے میں درد شروع ہو جائے یا سر میں درد ہو، وہ تو اور چیز ہے۔

Incapacitation of........ (معذوری)

[13]***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but supposing he gets pasalysed bodily or physically or mentally?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر فرض کیجئے کہ اگر دماغ یا جسم پر فالج گر جائے (تب کیا وہ ناکارہ نہیں ہو سکتا؟)

(جسمانی بیمار، دماغی نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Bodily yes, but mentally no.*

(مرزا ناصر احمد: جسمانی طور پر ہاں، مگر دماغی طور پر نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** He can never suffer from any mental illness?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ کبھی کسی دماغی بیماری کا شکار نہیں ہو سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہم سمجھتے ہیں کہ نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: *Mental Illness* (دماغی بیماری) ان کو نہیں ہو سکتی۔

(خلیفہ کے حکم کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا)

Sir, is there any other body or organization within the Jamat which can revise or modify or alter any order or decision of the Khalifa or Imam?

(جناب! کیا ایسی کوئی تنظیم جماعت کے اندر ہے جو خلیفہ یا امام کے کسی حکم یا فیصلہ کو تبدیل کردے یا اس پر نظر ثانی کرے یا اس میں ترمیم کردے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مجلس شوریٰ اور......

مرزا ناصر احمد: خلافت، ہمارے عقیدے کے مطابق خلافت کے لئے مشورہ ضروری ہے۔ اس لئے تمام بنیادی اصول جو طے کئے جاتے ہیں وہ خلیفہ وقت جس زمانہ میں بھی ہو وہ شوریٰ کے اندر کرتا ہے اور مشورے کر کے سارے اور جائزہ لے کر، سوچ بچار کے، دعاؤں کے ساتھ وہ مشورے کر کے، تب وہ فیصلہ کرتا ہے۔ اس واسطے خلیفہ Dictator (ڈکٹیٹر) نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I know that. But Khalifa مشاورت میں, after consultation, his order is final or...?

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ جانتا ہوں۔ مگر مشاورت کے بعد خلیفہ کا حکم حتمی ہوتا ہے یا؟)

مرزا ناصر احمد: اور ۹۹۹ اس کے آرڈرز یہ ہیں کہ کثرت رائے جو فیصلہ کرتی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but I am just asking you. (جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر میں آپ سے صرف پوچھ رہا ہوں)

[14] **مرزا ناصر احمد:** ہاں! نہیں، میں بتاتا ہوں۔ یعنی ایک ہے قانون، ایک ہے اس کی......جس طرح وہ ظاہر ہوتا ہے قانون......

Mr. Yahya Bakhtiar: Legal position. If you pass an order after consultation or without consultation with your colleagues or with...?

(جناب یحییٰ بختیار: قانونی حیثیت! اگر آپ اپنے رفقائے کار سے مشورہ کے بعد یا بلا مشورہ کئے ایک حکم جاری کرتے ہیں یا......؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! اگر میں مشاورت کے...... مثلاً انہوں نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے تو خلیفہ وقت کا یہ حق ہے کہ ان کو یہ کہے کہ ان ان وجوہات کی بنا پر میرے خیال میں تمہاری رائے درست نہیں ہے۔ عملاً یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے، ہم سمجھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات...... *No* ......

مرزا ناصر احمد: وہ *Unanimous* (متفقہ) فیصلہ ہوگیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *My question is a very simple one. Can they overrule you or can you overrule them, legally speaking? In fact whatever may be the position, we are not concerned.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال بالکل سادہ ہے۔ کیا وہ آپ کے فیصلہ کو مسترد کر سکتے ہیں یا آپ ان کی رائے کو۔ قانونی پوزیشن کیا ہے؟ درحقیقت پوزیشن خواہ کچھ بھی ہو، اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They can't overrule me.*

(مرزا ناصر احمد: وہ میرے فیصلہ کو مسترد نہیں کر سکتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But you can overrule them?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ ان کی رائے کو مسترد کر سکتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *And the question of my overruling them does not arise in the context I have just told you.*

(مرزا ناصر احمد: اور جس پیرایہ میں، میں نے آپ کو ابھی بتایا ہے، اس میں میرے ان کی رائے کو مسترد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) کیونکہ جب وہ میرے ساتھ متفق ہوگئے اور وہ *Unanimous* (متفقہ) فیصلہ دیتے ہیں تو میرے *Overrule* (مسترد) کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *But you can overrule them?*

(جناب یحیٰی بختیار: مگر آپ ان کی رائے کو مسترد کر سکتے ہیں؟)
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میرے Overrule (مسترد) کرنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ ***And they don't overrule me.***
(اور وہ میرے فیصلہ کو مسترد نہیں کرتے)

[15]***Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you.***

Sir, what is the significance of these three different titles "Imam", "Khalifa" and "Amirul Momineen"? How you or your Jamaat interpret them?

(جناب یحیٰی بختیار: شکریہ۔ جناب! ان تین القاب ''امام، خلیفہ اور امیر المؤمنین'' کی کیا اہمیت ہے؟ آپ اور آپ کی جماعت ان کی کیسے تشریح کرتی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جو ہے ***Official designation*** (باضابطہ عہدہ) وہ خلیفۃ المسیح ہے۔ امیر المؤمنین جو ہے وہ لوگ ویسے لکھ دیتے ہیں۔ امام جماعت احمد یہ لکھ دیتے ہیں۔ خصوصاً یہ جو بیرون پاکستان کی جماعتیں ہیں ان کے لئے بعض ''خلیفۃ المسیح'' ان کی زبان پر بھی نہیں چڑھتا، اس واسطے وہ کہہ دیتے ہیں ***Head of the Worldwide Ahmadia Community*** لیکن جو آفیشل (باضابطہ) ہے وہ صرف ''خلیفۃ المسیح'' ہے۔ دوسری دو ***Term in use*** (اصطلاحات مستعمل) ہیں بعض دفعہ، لیکن وہ آفیشل نہیں ہے، آفیشل ''خلیفۃ المسیح'' ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but you said that you are Imam of the Jamaat.

(جناب یحیٰی بختیار: نہیں، مگر آپ نے کہا تھا کہ آپ امام جماعت ہیں)
مرزا ناصر احمد: لوگ مجھے امام کہہ دیتے ہیں۔ ''خلیفۃ المسیح'' کا مطلب ہی امام ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: And you have not yourself chosen the title of Imam? They call you?

(جناب یحیٰی بختیار: اور آپ نے خود امام کا لقب منتخب نہیں کیا۔ لوگ آپ کو کہتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: Oh! No, no, they call me....

(مرزا ناصر احمد: اوہ نہیں! نہیں! لوگ مجھے کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... out of respect?*

(جناب یحییٰ بختیار: ......عزت سے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں نے تو اپنے لئے خلیفۃ المسیح کا بھی منتخب نہیں کیا، انہوں نے مجھے منتخب کرلیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And when they call you Amir-ul-Momineen, what is the meaning of Amir-ul-Momineen, that you are the Amir of all the momins?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جب وہ آپ کو امیر المؤمنین کہتے ہیں تو امیر المؤمنین کا کیا مطلب ہے کہ آپ تمام مؤمنین کے امیر ہیں؟)

(امیر المؤمنین کا معنی؟)

[16] مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سمجھ گیا۔ ان لوگوں کا امیر جو اس شخص کے دعویٰ کو قبول کرتے ہیں۔ جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ مؤمن ہیں۔ ''آل'' جو ہے عربی زبان میں وہ اہل کے لئے بھی آتا ہے، یعنی خاص گروپ کی طرف اشارہ ہے۔ تو ''امیر المؤمنین'' کا اس کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Amir-e-Ahmadis?*

(جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں کے امیر؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! امیر مبائع احمدی، سارے احمدی بھی نہیں، یعنی اس سے بھی *Narrow* (محدود) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! ہاں! *But belonging to your school of thought. So, according to you, momins are .... if I put it this way .... only these who belong to your school of thought, those Ahmadis?*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں! مگر وہ لوگ جو آپ کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا اگر میں اس طرح کہوں کہ آپ کے مطابق مؤمن صرف وہ ہیں جو آپ کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، وہ احمدی؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Only those of the momins who belong to our thought ....***

(مؤمنین سے مراد صرف قادیانی؟)

(مرزا ناصر احمد: مؤمنین میں سے صرف وہی جو ہمارے مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***"of the momins".... not all?***

(جناب یحییٰ بختیار: ''مؤمنین میں سے''، نہ کہ تمام)

مرزا ناصر احمد: ہاں! **"Of the momins"** (مؤمنین میں سے)۔ میں نے اسی واسطے وضاحت کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is what I want you to clarify.***

(جناب یحییٰ بختیار: یہی وہ بات ہے، جس کی میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں! بالکل!! اس سے زیادہ اس کا مطلب کوئی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You don't pretend to be the Amir of all the Muslims?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ تمام مسلمانوں کے امیر ہونے کے مدعی نہیں ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Oh! No, no, no. Not all the momins.*** (مرزا ناصر احمد: اوہ نہیں! نہیں! نہیں! تمام مؤمنین کا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***"Momins" means muslims, isn't it?***

(جناب یحییٰ بختیار: مؤمنین کا مطلب ہے مسلمان، کیا ایسا نہیں ہے؟)

[17] مرزا ناصر احمد: ہاں! تھوڑا سا فرق یہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی، ایک بدو کو بتاتے ہوئے کہ اسلام یہ ہے اور ایمان یہ ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی وہ فرق یہ ہے...... وہ تو ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

(قادیانی، خالص مذہبی جماعت)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, is Jamaat-e-Ahmadia a***

purely religious organisation?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی تنظیم ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: Purely a religious organisation.

(مرزا ناصر احمد: خالص مذہبی تنظیم ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: Purely a religious organisation. What are the functions that this organisation performs, I mean, for propagation of Islam, according to your concept of Islam?

(جناب یحییٰ بختیار: خالص مذہبی تنظیم! اس تنظیم کے کیا کام ہیں جو یہ انجام دیتی ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے، اسلام کے آپ کے تصور کے مطابق؟)

مرزا ناصر احمد: اصل یہ ہے کہ حقیقی اسلام کو قائم کرنے کی کوشش کرنا۔ تو اسی لئے ہم اس کو ساری دنیا میں لے کر جاتے ہیں اور ہمارا وہاں مقابلہ ہے عیسائیوں سے زیادہ تر، کیونکہ باہر کی دنیا میں، سوائے بعض خاص علاقوں کے خصوصاً ویسٹ میں قریباً وہ سارا عیسائی مذہب یا ماننے والے یا لیبل رکھنے والے ہیں۔ تو ویسے تو مثلاً انگلستان ہے، اس میں گرجاؤں کے سامنے For Sale (برائے فروخت) کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ لیکن کہتے وہ اپنے آپ کو عیسائی ہیں۔ گرجے بیچ بھی رہے ہیں۔ اس میں جو بھی آگے سے انہیں خریدتا ہے تو فائدہ حاصل کرتا ہے۔ دہریہ ہیں بہت سارے، لیکن دنیا ان کو عیسائی کہتی ہے۔ یعنی انگلستان، ساری قوم کا مذہب عیسائی ہے۔ ہمارا وہاں دہریت کے ساتھ بھی مقابلہ ہے۔ یہ میں نے اس لئے تمہید باندھی ہے۔ اور جو عیسائیت کو سچا سمجھتے ہیں آج بھی، نبی اکرم ﷺ کی حقانیت ان پر پوری طرح واضح نہیں ہوئی اور آہستہ آہستہ کچھ کھلا ہے۔ اس واسطے میں نے پوری طرح کہہ دیا۔ ان کو ہم یہ بتاتے ہیں کہ اتنا حسین مذہب اسلام، اتنا احسان رکھنے کی طاقت، یہ تعلیم رکھتی ہے۔ تو یہ ہمارا کام ہے۔ اور اس سے دو اس وقت نتیجے نکل رہے ہیں۔ ایک وہ کہ ایک وقت میں بالکل سمجھتے نہیں تھے اور اتنی گندہ [18] ذہنی سے کام لے رہے تھے، اسلام کے خلاف بھی اور نبی اکرم ﷺ کے خلاف بھی۔ اس میں بڑی کمی آ گئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ان میں بہت سارے اسلام لے آئے۔ اور ڈنمارک میں ایک نومسلم ہے، اس نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں اسلام لانے کے بعد عربی سیکھی اور ترجمہ

بھی کیا۔ تو صحیح اسلام، اور صحیح اسلام سے میری اس سے زیادہ کوئی مراد نہیں جس کو میں صحیح اسلام سمجھتا ہوں۔ .Naturally (فطری طور پر)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is the main function?***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بنیادی کام ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***that is the main function***

(یہ بنیادی کام ہے) اور اس کے مطابق یہاں دوسری **Corollary** (منطقی نتیجہ) آ جاتی ہے۔ اس کے مطابق احباب جماعت احمدیہ کی تربیت کرنا، کیونکہ اسلام کے جتنے احکام ہیں، سینکڑوں، ہمیں بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے کہا کہ قیامت کے دن قرآن کریم تمہارے اوپر قاضی ہوگا۔ قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے کسی حکم کی بھی خلاف ورزی نہ کرنا تاکہ خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوسکو۔ تربیت اور تبلیغ دو چیزیں ہوگئی ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, when you convert these people, you establish missions for this purpose all over the world?***

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان لوگوں کو نئے مذہب میں لاتے ہیں تو آپ دنیا بھر میں اس مقصد کے لئے مشن قائم کرتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Practically.***

(مرزا ناصر احمد: عملی طور پر)

(اوسطاً کتنے قادیانی آپ بناتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now can you give us an idea as to how many, on the average, every year or every week, every month, you convert to your faith?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اب آپ ہمیں ایک اندازہ بتائیں گے کہ آپ اوسطاً ہر سال، یا ہر ہفتہ، ہر مہینہ کتنے لوگوں کو اپنے مذہب کا پیروکار بنا لیتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: کوئی ہم نے وہ نہیں رکھے، اعداد و شمار تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ریکارڈ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض ریکارڈ جو بعض حکومتوں نے کسی وقت لئے، اس سے ہمیں تعداد[19] کا پتہ لگتا ہے۔ مثلاً گھانا میں غالباً ۱۹۶۲ء میں ایک مردم شماری ہوئی اور اس مردم شماری میں صرف بالغ مرد وزن کو شمار کیا گیا، نابالغ بچوں کو شمار نہیں کیا گیا۔ ۲۲،۲۱ لاکھ Adult (بالغ) پاپولیشن میں *A hundred and sixty eight thousand were Ahmadis, according to their Census Report.* (مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار احمدی تھے) تو اس طرح ہمیں پتہ چلتا ہے، ورنہ ہم مردم شماری نہیں کرتے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Too busy?***

(انتہائی مصروف!) یہ تبلیغ کا کام آپ کا زیادہ پاکستان میں ہے یا انڈیا میں ہے یا باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہم آواز تو ہر جگہ دیتے ہیں، بڑے پیار اور محبت کے ساتھ، اور پچھلے کوئی بیس سال سے پاکستان سے باہر اسلام کی طرف زیادہ توجہ ہو رہی ہے، اور اسلام کی مقبولیت پھیل رہی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Could you please tell us, how many have been converted in Pakistan in the past 20 years or so?***

(پاکستان میں بیس برس میں کتنے قادیانی بنائے)

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ گزشتہ تقریباً بیس برس میں آپ نے پاکستان میں کتنے لوگوں کو اپنے مذہب کا پیروکار بنایا؟)

مرزا ناصر احمد: وہ میں نے بتایا ہے ناں کہ ہم نے Census (مردم شماری) تو نہیں لی۔ لیکن میرا ذاتی......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In Pakistan?***

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان میں؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں بھی ہم نے کبھی مردم شماری نہیں کی تو جو لوگ بیعت میں شامل ہو گئے اور اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، میرے رف اندازے کے مطابق ان کی تعداد......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, Sir, I am not asking the population. I may come to that the converts?***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آبادی کے بارے میں نہیں پوچھ رہا، میں اس پر آسکتا ہوں، وہ لوگ جو آپ کے مذہب کے پیروکار بنے؟)

(قادیانی بننے والوں کا ریکارڈ نہیں رکھتے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا نہیں کچھ پتہ۔

[20] جناب یحییٰ بختیار: **Converts** (جو لوگ آپ کے مذہب کے پیروکار بنے، ان) کا میں کہہ رہا ہوں۔ آپ نے بیس سال میں کتنے **Convert** (لوگ اپنے مذہب کے پیروکار) کئے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس کوئی حساب نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی حساب نہیں۔ کوئی ریکارڈ بھی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر احمدی آپ کی جماعت کا ممبر بنتا ہے تو ممبر شپ کا بھی کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یعنی اس کو ہم کوئی کارڈ دیں۔ ***Identity*** یا...... یہ اس طرح نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: رجسٹر بھی نہیں رکھتے اس کا؟

(احمدیوں کا کوئی ریکارڈ نہیں)

مرزا ناصر احمد: اس کا رجسٹر میرے علم میں نہیں ہے۔ لیکن وہ بیعتیں کرتا ہے۔ جو شخص بیعت کر لیتے ہیں۔ اس طرح بعض لوگ تو دستی بیعت کر لیتے ہیں۔ اکثر جو ہیں وہ ویسے بیعت فارم پر لکھ کر کرتے ہیں۔ لیکن اس کی کاؤنٹنگ کبھی کی گئی ہو، یہ میرے علم میں نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, do you take interest or your party, I mean, in politics also or you keep away from politics?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا آپ یا آپ کی جماعت سیاست میں بھی دلچسپی لیتے ہیں یا سیاست سے دور رہتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: Thanks God, no.

(مرزا ناصر احمد: نہیں! خدا کا شکر ہے!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You don't take any interest?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کوئی دلچسپی نہیں لیتے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***We don't take any interest.***

(مرزا ناصر احمد: ہم کوئی دلچسپی نہیں لیتے) لیکن یہاں کنفیوژن نہ ہونا چاہئے۔ یعنی جو احمدی ہے وہ اپنے حلقہ انتخاب میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***As a Jamaat I am asking.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ بحیثیت جماعت کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***As a Jamaat*** ......ہمارا کوئی

(مرزا ناصر احمد: ہاں! بحیثیت جماعت ہمارا کوئی......)

[21]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Everybody is a voter, they can contest election. I know that. But as a Jamaat?***

(جناب یحییٰ بختیار: ہر شخص ووٹر ہے۔ وہ الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں۔ مگر بحیثیت جماعت کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***As a Jamaat ....***

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جماعت......)

(بحیثیت جماعت سیاست میں حصہ نہیں لیتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***As a Jamaat, you don't participate in politics?***

(جناب یحییٰ بختیار: بحیثیت جماعت آپ سیاست میں حصہ نہیں لیتے؟)

مرزا ناصر احمد: بالکل قطعاً نہیں۔ یعنی ہم نے کبھی آج تک سوچا بھی نہیں کوئی سیاسی منشور کا یا کسی آدمی کو کھڑا کرنے کا، جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے، نہ یہاں، نہ دنیا کے کسی ملک میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, can politics be separated from religion in Islam?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا اسلام میں سیاست کو مذہب سے جدا کیا جاسکتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***In an individual's life, no.***

(مرزا ناصر احمد: انفرادی زندگی میں نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But as a collective body, muslim body, it can be?***

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ایک اجتماعی حیثیت سے، مسلم جماعت کی حیثیت سے، ایسا ہوسکتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Collective?*** میں تو وہ......

It depends on what type of that organisation is.

(مرزا ناصر احمد: اجتماعی...... میں تو وہ......(یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کی تنظیم ہے) اگر یہ کوئی ایسی آرگنائزیشن ہے جو کہتی ہے کہ ہم نے، میں نے صرف یتامے کا خیال رکھنا ہے تو نہ اس کو پالیٹکس سے کوئی تعلق ہے نہ اس کو اسکول کھولنے سے کوئی تعلق ہے۔ نہ طبی مراکز کھولنے سے تعلق ہے۔ ***It depends on the nature of the organisation.***

(یہ اس پر منحصر ہے کہ یہ تنظیم کس قسم کی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, I will put it more bluntly, Sir. Is Khalifa in Islam not also head of the State, Head of the Government, in Islam?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب میں اس کو مزید وضاحت سے پیش کرتا ہوں۔ کیا اسلام میں خلیفہ سربراہ مملکت، سربراہ حکومت بھی نہیں ہوتا؟)

مرزا ناصر احمد: یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میں خوش ہوں آپ نے مجھ سے کرلیا۔ میں اپنا عقیدہ ***Of Course*** (بے شک) بتاؤں گا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اور آپ[22] کے بعد کا جو زمانہ تھا اس میں حالات اس قسم کے تھے کہ روحانی امامت اور دنیاوی بادشاہت ایک وجود میں اکٹھی ہونا ضروری تھیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بادشاہت دے دی اور بعد میں خلفائے راشدین کو بھی علاوہ روحانی امامت کے بادشاہت اور ملوکیت بھی ان کو ملی اور انہوں نے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، بڑی ہمت اور فراست سے کام انجام دیا۔ اب جو ہمارے نزدیک مہدی موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) آگئے اور ان کے آگے خلفاء کا جو سلسلہ جاری ہوا۔ ہمارا ***Basic, Fundamental Concept*** (بنیادی

نظریہ) یہ ہے کہ اس سلسلہ میں خلیفۂ وقت کبھی بھی بادشاہ نہیں ہوگا۔ ہوگا ہی نہیں۔ اور اس کے لئے بڑے مضبوط دلائل بھی ہیں۔ اور یہ ہمارا بنیادی ہے عقیدہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی خلیفۂ وقت بادشاہ تو نہیں ہوگا، کوئی پریذیڈنٹ بننے کی......

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, no. No President, no Prime Minister, nothing whatsoever.*** کوئی دلچسپی نہیں ہے سیاست میں

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! نہیں! نہ صدر، نہ وزیر اعظم، کچھ بھی نہیں، کوئی دلچسپی نہیں ہے سیاست میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***As an organisation you don't aspire to capture political power?***

(جناب یحییٰ بختیار: بحیثیت جماعت آپ سیاسی طاقت حاصل کرنے کی تمنا نہیں رکھتے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no.*** ہم تو...... یہ تو آپ کو مبارک ہو۔

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! ہم تو...... یہ تو آپ کو مبارک ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, I am just asking for the record.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف ریکارڈ کے لئے پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں۔ میں کہتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, according to you, religion is a matter of heart and conscience?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ کے مطابق مذہب قلب وضمیر کا معاملہ ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And it's a relationship of a spiritual nature between Imam and his Creater?***

(جناب یحییٰ بختیار: اور یہ امام اور اس کے خالق کے درمیان ایک روحانی نوعیت کا رشتہ ہے؟)

[23]*Mirza Nasir Ahmad:* *Yes, Sir.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں جناب!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am referring ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں حوالہ دے رہا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ بالکل صحیح درست فرمایا آپ نے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *But will you agree, Sir, that religion, in the sense that it is a matter of heart and conscience, that is, what your feel, what you think, what you believe, what your faith as, something nobody can interfere with?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر جناب! کیا آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ اس پہلو سے کہ مذہب قلب وضمیر کا معاملہ ہے، یعنی آپ جو محسوس کرتے ہیں، آپ جو سوچتے ہیں، آپ جو عقیدہ رکھتے ہیں، آپ جو اعتقاد رکھتے ہیں، یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں کوئی فرد مداخلت نہیں کر سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: درست ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Nobody can interfere?*

(یحییٰ بختیار: کوئی فرد مداخلت نہیں کر سکتا؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! درست ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *In your thinking, you are free; you can have any faith, you are free; you can believe anything you want, you are free; but this faith, this belief, this thinking has some outward expression also?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کی سوچ کے مطابق آپ آزاد ہیں، آپ کوئی بھی عقیدہ رکھ سکتے ہیں، آپ جو چاہیں اعتقاد رکھ سکتے ہیں، مگر اس عقیدہ، اعتقاد، سوچ کی کچھ ظاہری شکل بھی ہوتی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *When you express your*

faith, when you say it, when you announce it or when you proclaim it, it is likely to affect others also, it is likely to have repurcussions also. But when it is only confined to thinking believing, feeling, it doesn't. It is so or not?

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں، جب آپ زبان سے اس کا اظہار کرتے ہیں، جب آپ اس کا اعلان کرتے ہیں تو یہ دوسروں پر اثر انداز ہوسکتا ہے، اس کے نتائج بھی ہوسکتے ہیں، مگر جب یہ محض سوچ، اعتقاد، جذبات تک محدود ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔ ایسا ہے یا نہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: Very vague question. I am afraid.

(مرزا ناصر احمد: میں معذرت خواہ ہوں کہ یہ سوال انتہائی مبہم ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: I will elaborate my question further.

(جناب یحییٰ بختیار: میں مزید تشریح کروں گا)

[24] مرزا ناصر احمد: اگر تو...... میں اپنی مشکل بتادوں...... اگر تو مثلاً عبادت ہے۔ اگر ایک شخص جو عیسائیت چھوڑ کر اسلام لاتا ہے۔ ڈنمارک کا رہنے والا ہے اور وہ اسلامی طریقے پر کسی پبلک جگہ میں نماز باقاعدہ اللہ اکبر کر کے اور رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ۲۸۸۸ جعلت لی الارض مسجدا

ساری زمین ہی میرے لئے اللہ تعالیٰ نے مسجد بنادی۔ دو استثنا ہیں، اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں یہاں۔ اور وہاں کے عیسائی کہیں کہ جی یہ تو ہمیں Offend (ناراض) کرتا ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, this is not just that. I will put it very simply now. Every religion has got ceremonies, every religion has got rituals ....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب بات صرف یہی نہیں۔ میں اب اس کو بہت سادہ انداز سے پیش کرتا ہوں۔ ہر مذہب کے کچھ شعائر اور رسم و رواج ہوتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: Rituals, yes and no, both.

(مرزا ناصر احمد: رواج ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہو سکتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *A religion has a ritual that you can sacrifice a lamb?*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک مذہب میں یہ رسم ہے کہ آپ دنبہ کی قربانی کر سکتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! آں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Religion is affected also by you expressing your faith, isn't it?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جانب سے اپنے عقیدہ کے اظہار سے بھی مذہب کا تاثر ابھرتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، کچھ عبادات جو ظاہر میں کی جاتی ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I want to know that religion has also an outward expression which can affect other things, people, situations. It is not just a matter of heart and conscience. It remains a matter of heart and conscience only if you think, if you believe, if you have a faith; but the moment you give an expression to that faith, that belief, you are likely to hurt somebody, you are likely to affect somebody, you are likely to favour somebody?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مذہب کی ایسی ظاہری شکل بھی ہو سکتی ہے جو اشیاء، لوگوں اور صورتحال پر اثر انداز ہو؟ یہ محض قلب وضمیر کا معاملہ نہیں، یہ قلب وضمیر کا معاملہ صرف اس صورت میں ہوگا اگر آپ کوئی سوچ، اعتقاد، عقیدہ رکھیں، مگر جس وقت آپ اس کا اظہار کریں تو بہت ممکن ہے کہ آپ دوسروں کو ٹھیس پہنچائیں، بہت ممکن ہے کہ آپ دوسروں پر اثر انداز ہوں، کسی کی طرف داری کریں)

[25]***Mirza Nasir Ahmad:*** *Why you say this?*

(مرزا ناصر احمد: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *'Likely to hurt somebody' why likely to hurt somebody?*

(مرزاناصراحمد: ''بہت ممکن ہے کہ دوسروں کوٹھیس پہنچائیں'' دوسروں کو کیوں ٹھیس پہنچائیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am coming. You know, Sir, I am not referring anything to you, to what you said.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اسی طرف آرہا ہوں۔ جناب! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کوکسی بات کا حوالہ نہیں دے رہا ہوں، جیسا کہ آپ نے کہا)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no.*

(مرزاناصراحمد: نہیں!نہیں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am just discussing religion because ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں مذہب سے بحث صرف اس لئے کررہا ہوں کیونکہ......)

مرزاناصراحمد: میں صرف ہاں، میں صرف، میں خود سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں تو یہاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am trying to eleborate.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں وضاحت کرنے کی کوشش کررہا ہوں)

مرزاناصراحمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because you said that religion is something in which nobody should interfere. You asked this Assembly that it should not involve itself in this, it is a matter of heart and conscience. You said that this a human right, a fundamental right.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ نے کہا کہ مذہب ایسی چیز ہے جس میں کسی کومداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ آپ نے اس اسمبلی کو کہا کہ اسے مذہب کے بارے میں اپنے آپ کونہیں الجھانا چاہئے کہ مذہب قلب وضمیر کا معاملہ ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک انسانی حق ہے، ایک بنیادی حق)

Mirza Nasir Ahmad: *Did I say that?*

(مرزا ناصر احمد: کیا میں نے یہ کہا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will come to that. I am just ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس پر آؤں گا۔ میں صرف......)

Mirza Nasir Ahmad: *No, I think I said that our constitution says it.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! میرا خیال ہے کہ میں نے کہا تھا کہ ہمارا آئین یہ کہتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. I am relying on human rights. I said declaration of human rights.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں انسانی حقوق پر انحصار کر رہا ہوں۔ میں نے کہا انسانی حقوق کی دستاویز)

مرزا ناصر احمد[26]: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *When you said you rely on that ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جب آپ نے یہ کہا کہ آپ اس پر انحصار کرتے ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *Declaration of human rights in the Constitution of Pakistan.*

(مرزا ناصر احمد: آئین پاکستان میں انسانی حقوق کی دستاویز)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.......... That everybody has a right to have his religion, to profess, to practice and to propagate ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا ایک مذہب رکھے، جس کو وہ پروفیس کرے، اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی تبلیغ کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I was going to ask you if you profess, that again is a vague word. To profess means that you think and believe and have faith and have feelings about your religion, about Allah Almighty, about who is a Prophet and who is not. So long as it is confined to thinking, nobody can interfere, it is impossible. Thinking, thank God, nobody can interfere with. But action, when those feelings and thinkings and beliefs are put into action or translated into action by words of mouth or other action, then is it still free? Do you still have the freedom to do whatever you want?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر آپ پرفیس کریں تو یہ ایک مبہم لفظ ہے۔ پروفیس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے مذہب، اللہ تعالیٰ، کون رسول ہے اور کون نہیں؟ اس بارے میں سوچ، عقیدہ واعتقاد اور جذبات رکھیں۔ جب تک یہ سوچ تک محدود ہے، کوئی اس میں مداخلت نہیں کرسکتا، یہ ناممکن ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی سوچ میں مداخلت نہیں کرسکتا۔ مگر جب وہ جذبات، سوچ اور عقائد منہ سے ادا شدہ الفاظ یا دیگر اعمال کی صورت میں عملی شکل اختیار کرلیں، کیا پھر بھی اس کی آزادی ہوگی؟ کیا پھر بھی آپ کو آزادی ہوگی کہ جو چاہے کریں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *To express our faith.*

(مرزاناصراحمد: اپنے عقیدے کے اظہار کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *To express, to propagate?*

(جناب یحییٰ بختیار: اظہار کے لئے، تبلیغ کے لئے)

Mirza Nasir Ahmad: *To express our faith.*

(مرزاناصراحمد: اپنے عقیدے کے اظہار کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, practice, I will say, use the word practice.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! عمل کرنے کے لئے، میں کہوں گا کہ عمل کرنے کا لفظ استعمال کریں)

مرزا ناصر احمد: ۲۸۶۷ جادلھم بالتی ھی احسن

اس قرآنی ہدایت کے مطابق جو ہوگا اس سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی۔ یہ سارا کچھ اصل میں یہ ہے...... اگر مجھے اجازت دیں...... کہ جو قرآن کریم نے وہ راہیں متعین کی ہیں جن راہوں پر اگر[27] ہم چلیں تو کوئی فتنہ فساد پیدا نہیں ہوگا اور قرآن کریم ایسا عظیم مذہب ہے اور فتنہ وفساد کے اتنا سخت خلاف ہے کہ ہم نے کسی اور مذہب میں اس قسم کی باتیں نہیں دیکھیں۔

۲۸۷۰ ان اللّٰہ لایحب المفسدین

بہت سی آیات میں یہ ہے۔قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار دوسرے کی محبت کے جذبے میں کرو۔اس کو دکھ دینے کے لئے یا اس کے اوپر ضرب لگانے کے لئے یا اس کو حقیر قرار دینے کے لئے اپنے دل میں بھی نہ سمجھو کسی کو حقیر۔اور ایک پیار کے جذبے سے جو بات کہی جائے گی اسی سے فتنہ نہیں پیدا ہوگا یا کم از کم اس فتنے کی ذمہ داری اس شخص پر نہیں ڈالی جا سکے گی جو پیار اور محبت کے ساتھ اور بے لوث خدمت کے جذبے میں اپنے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, if I follow the Holy Quran strictly, in any part of the world, you think, I will not commit any offence?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں قرآن مجید پر سختی سے عمل پیرا ہوں تو میں دنیا میں کہیں بھی کسی جرم کا ارتکاب نہیں کروں گا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *I should not.*

(مرزا ناصر احمد: میں نہیں کروں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing I want to marry two/three wives in America ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں اگر میں امریکہ میں دو،تین شادیاں کرنا چاہتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, I ....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am just asking you. Will*

they arrest me or not?

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ کیا وہ مجھے گرفتار کریں گے یا نہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** It is not compulsory.*

(مرزا ناصر احمد: یہ لازمی نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** To have many wives?*

(جناب یحییٰ بختیار: کئی بیویاں رکھنا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** It is not compulsory.*

(مرزا ناصر احمد: یہ لازمی نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But I will give you another instance, Sir. You are a highly educated person. You know there is a Church call Mormon Church?*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر جناب! میں آپ کو ایک اور مثال دوں گا۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایک چرچ ہے جس کا نام مارمن چرچ ہے)

[28]***Mirza Nasir Ahmad:** Yes, I know ....*

(مرزا ناصر احمد: ہاں! میں جانتا ہوں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And under their religion, their Chrisianity or their sect, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان کے مذہب میں، ان کی عیسائیت میں یا ان کے فرقہ میں)

***Mirza Nasir Ahmad:** They can have not ....*

(مرزا ناصر احمد: وہ نہیں کر سکتے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... it is not only permissible....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......یہ نہ صرف جائز ہے......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... but obilgatory for a*

person, if the circumstances permit, to practice polygamy.

(جناب یحییٰ بختیار: ...... بلکہ اگر حالات اجازت دیں تو ایک شخص پر تعدد ازواج لازمی ہے)

مرزا ناصر احمد: لیکن ہمارے یہاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, that is the freedom of religion. Will they allow him in America to marry?***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے مذہبی آزادی! کیا امریکہ میں وہ اس کو شادی کی اجازت دیں گے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***If they don't allow it, they shouldn't do it or leave America.***

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ اس کی اجازت نہیں دیتے تو وہ شادی نہ کریں یا پھر امریکہ چھوڑ دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but that is part of my faith; I am a Mormon Christian, it is a part of my faith; I want to practise my religion. Why should the American State, which bows for freedom of religion, interfere and put me in jail?***

(جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ میرے مذہب کا حصہ ہے، میں ایک مارمن عیسائی ہوں، یہ میرے مذہب کا حصہ ہے، میں اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ تو امریکی ریاست، جو کہ مذہبی آزادی کو تسلیم کرتی ہے، کیوں میرے مذہب میں مداخلت کرے اور مجھے جیل میں ڈالے؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں ایک نیا سوال یہ پیدا ہو گیا کہ جس وقت انسان کا مذہبی عقیدہ قانون وقت ہی کے ساتھ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ ایک نیا سوال آ گیا نا اب۔

(پوری دنیا میں کتنے قادیانی ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ویسے ***I will come to this again. Now I come to the Preliminary stage.***

Now Sir, will you tell the Special Committee as to how many members belong to Jamaat-e-Ahmadia or your school of [29] thought of the Ahmadia Movement throughout the world?

(جناب یحییٰ بختیار: ویسے اس سوال پر میں دوبارہ آؤں گا۔ اب میں ابتدائی درجہ پر آتا ہوں۔ جناب! کیا اب آپ خصوصی کمیٹی کو یہ بتائیں گے کہ جماعت احمدیہ یا احمدیہ تحریک کے آپ کے مکتبہ فکر سے پوری دنیا میں کتنے افراد منسلک ہیں؟)

(پوری دنیا میں ایک کروڑ قادیانی)

Mirza Nasir Ahmad: ***Throughout the world?***

میرے اندازے کے مطابق کم وبیش ایک کروڑ ہیں۔

(مرزا ناصر احمد: پوری دنیا میں؟ میرے اندازے کے مطابق کم وبیش ایک کروڑ ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And how many of them are in Pakistan?***

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان میں سے کتنے پاکستان میں ہیں؟)

(مرزا کی وفات کے وقت قادیانی چار لاکھ تھے)

مرزا ناصر احمد: میرے اندازے کے مطابق ۳۵ سے ۴۰ لاکھ تک۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***At the time of the death of Mirza Ghulam Ahmad, what was the number of Ahmadis? Have you any idea?***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد کے انتقال کے وقت احمدیوں کی کیا تعداد تھی؟ آپ کو کچھ اندازہ ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Very rough idea.***

چند ہزار ہوں گے۔ ہاں چار لاکھ۔ چار لاکھ کے قریب تھے اس وقت۔ میرے یہ سب Rough اندازے ہیں۔

(مرزا ناصر احمد: بہت سرسری اندازہ ہے۔ چند ہزار ہوں گے۔ (اپنے ساتھیوں

سے پوچھنے کے بعد) ہاں چار لاکھ۔ چار لاکھ کے قریب تھے اُس وقت۔ میرے یہ سب سرسری اندازے ہیں)

(۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں اٹھارہ سو قادیانی تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *According to 1901 Census Report, there were about 1800. Is it correct?*

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۱ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق وہ ۱۸۰۰ تھے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟)

مرزا ناصر احمد: مجھے علم نہیں۔

(مرزا کی وفات کے وقت انیس ہزار)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, this is very confusing because I have been looking through various figures. It seems that in 1908, at the time of Mirza Sahib's death, the number given was 19000.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! یہ بہت گڑبڑ معلوم ہوتی ہے، کیونکہ میں مختلف اعداد و شمار دیکھ رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد کے انتقال کے وقت تعداد ۱۹۰۰۰ تھی)

Mirza Nasir Ahmad: *Census report?*

(مرزا ناصر احمد: مردم شماری کی رپورٹ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, this is a document, a book published by the Foreign Office of the British Government in 1920 in their Registry Office. They have given that at the death of the founder.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہ ایک دستاویز ہے، ایک کتاب ہے جو برطانیہ کے فارن آفس نے اپنے رجسٹری دفتر میں ۱۹۲۰ء میں چھاپی۔ ان کا کہنا ہے کہ بانی (قادیانی جماعت) کی وفات کے وقت)

[30] مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ان کی *Version* (روایت) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں ***I am just saying because it may be wrong; I am not ....***

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں تو صرف کہہ رہا ہوں، کیونکہ ہوسکتا ہے یہ غلط ہو، میں یہ نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے میں نے بھی کہا ناں اندازے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In 1908, the sect, which at that time did not exceed 19000, has split up into two rival parties and appear to be declining in number.... whether your faction or the other faction, I do not know.... but this is what the British Government's certificate is. Then, Sir, in.....***

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۸ء میں یہ فرقہ، جو اُس وقت ۱۹۰۰۰ سے زائد نہیں تھا، دو متحارب دھڑوں میں بٹ گیا اور اس کی تعداد کم ہونے لگی...... آیا آپ کے دھڑے کی یا دوسرا دھڑے کی، میں نہیں جانتا...... مگر یہ حکومت برطانیہ کا سرٹیفکیٹ ہے۔ پھر جناب......)

Mirza Nasir Ahmad: ***But this is not for the first time that the British Government is misinformed.***

(مرزا ناصر احمد: مگر یہ پہلی بار نہیں کہ حکومت برطانیہ کو غلط معلومات فراہم کی گئی ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no; that is possible; I am not saying, I am just asking. You know better figure. But there is a statement by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad in "Ahmadiyyat or the True Islam", published in 1959, wherein it is stated that at the time of his death, which occurred in 1908, his followers could be counted by hundreds or thousands.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! نہیں! یہ ممکن ہے۔ میں کہہ نہیں رہا ہوں، بلکہ صرف پوچھ رہا ہوں۔ آپ کو تعداد بہتر معلوم ہوگی۔ لیکن مرزا بشیرالدین محمود احمد کا ایک بیان ''احمدیت

یعنی حقیقی اسلام' میں ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا، جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں ان (مرزا غلام احمد) کی وفات کے وقت ان کے پیروکار سینکڑوں یا ہزاروں میں گنے جا سکتے تھے[1])

مرزا ناصر احمد: ہاں! چار لاکھ کے قریب، میں نے بتایا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ایک اندازہ ہے۔ *In 1908* (۱۹۰۸ء میں)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! وفات کے وقت۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The census figure, however, of 1908 shows that there were only 18000.*

(جناب یحییٰ بختیار: بہرحال ۱۹۰۸ء کی مردم شماری کی رپورٹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ صرف ۱۸۰۰۰ تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And then the census figure of 1921 shows that there were only 30,000. 1931 figure shows that they were 56000.*

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رو سے صرف ۳۰۰۰۰ تھے۔ ۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ۵۶۰۰۰ تھے)

[31]***Mirza Nasir Ahmad:** Fifty-six?*

(مرزا ناصر احمد: چھپن؟)

---

[1] قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود کا لندن کی مذاہب عالم کانفرنس ستمبر ۱۹۲۴ء میں بیان ہوا جو بعد میں قادیان سے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے ص۴ پر عبارت ہے: "آپ (مرزا قادیانی) کی وفات کے وقت جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ احمدیہ جماعت کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔" اب یحییٰ بختیار کا سوال یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء میں برٹش گورنمنٹ رپورٹ کے مطابق قادیانیوں کی تعداد ۱۹۰۰۰ ہے۔ لیکن مرزا محمود اس ۱۹۰۰۰ کو کئی لاکھ بتاتے ہیں اور مرزا ناصر چار لاکھ بتاتے ہیں۔ اس تضاد کا بیچارا مرزا ناصر کوئی جواب نہ دے پایا۔ قادیانی غور فرمائیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی رپورٹ اور مرزا محمود کے بیان میں تضاد کیوں ہے؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ قادیانی اپنی تعداد بتانے میں کذب بیانی کرتے ہیں۔ صحیح تعداد بتائیں تو بھانڈا پھوٹ جائے۔

(قادیانی ۱۹۳۶ء میں چھپن ہزار تھے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And this is confirmed by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud in an address which appeared in "Al-Fazal" of 5th August, 1934, which says that:*

(جناب یحییٰ بختیار: اوراس کی تصدیق مرزابشیرالدین محمود نے اپنے ایک خطاب میں کی، جواخبار ''الفضل'' مورخہ ۵/اگست ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی، جس کے مطابق:) ''اس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے ۱۸۰۰ تھی۔اس وقت اخبار ''البدر'' کے خریداروں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔اس وقت سرکاری مردم شماری ۵۶۰۰۰ ہے۔اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں ۴۰۰۰ سے زیادہ خریدار ہونے چاہئیں۔''

مرزاناصراحمد: ہاں! یہ تووہ......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I mean he referred to it. He doesn't say here that this is a wrong figure. I am just saying.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اس کا حوالہ دیا۔انہوں نے یہاں یہ نہیں کہا کہ یہ اعدادوشمار غلط ہیں۔میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں)

مرزاناصراحمد: نہیں۔وہ یہ جماعت کو کہہ رہے ہیں کہ اخبار ''البدر'' کی خریداری زیادہ ہونی چاہئے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but he mentioned ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! مگرانہوں نے تذکرہ کیا......)

مرزاناصراحمد: ہاں! ہاں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... it by the way that it was 56000.*

(جناب یحییٰ بختیار: ......اس کا، بائی دی وے، کہ وہ چھپن ہزار تھے)

مرزاناصراحمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے۔ *By the way.* (بائی دی وے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, then after that we come*

to Munir. I say "Munir Enquiry Court Report" because you know what I am referring to.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب اس کے بعد ہم منیر کی طرف آتے ہیں۔ میرا مطلب ہے ''منیر انکوائری کورٹ رپورٹ'' کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں کس کا حوالہ دے رہا ہوں[1])

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! جی، جی!![32]

Mr. Yahya Bakhtiar: There was a disturbance in the Punjab in 1953.

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۵۳ء میں پنجاب میں ایک شورش برپا ہوئی تھی)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے۔

(۱۹۵۳ء میں قادیانی دو لاکھ تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: And a court of enquiry was set up. There the figure given by your Jamaat, it seems, it is stated, was two lacs or two hundred thousand?

(جناب یحییٰ بختیار: اور ایک انکوائری کورٹ تشکیل دی گئی تھی۔ وہاں آپ کی جماعت نے بظاہر یہ کہا تھا کہ وہ دو لاکھ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: Two hundred thousand in Pakistan?

(مرزا ناصر احمد: پاکستان میں تعداد دو لاکھ؟)

(اب تیس لاکھ کیسے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: Pakistan. And now, I think you have either ignored the population planning scheme or something like that you have suddenly jumped to 30 lacs ...

---

[1] منیر انکوائری عدالتی رپورٹ اردو ص۹ پر ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کی موجودہ تعداد دو لاکھ لکھی ہے۔ اب قادیانی غور فرمائیں کہ تعداد کا مسئلہ پر قادیانی قیادت جگہ جگہ کیوں تضاد بیانیاں اور ابہام پیدا کرتی ہے۔

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان۔ اور اب میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یا تو پاپولیشن پلاننگ اسکیم کو یکسر نظر انداز کر دیا یا اس سے ملتا جلتا کوئی ایسا کام کیا جس سے آپ یکا یک بڑھ کر تیس لاکھ تک پہنچ گئے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں! یہ بات......

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... or 40 lacs; or have there been so many converts?*

(جناب یحییٰ بختیار: ......یا چالیس لاکھ، یا پھر اتنے سارے لوگ تبدیل (ہو کر قادیانی) ہو گئے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! بات یہ ہے کہ جہاں تک سرکاری اعداد و شمار کا تعلق ہے، اُس وقت اعداد و شمار لینے والے ہی نہیں تھے کہ کس فرقہ کی طرف کس کو کریں منسوب، کیونکہ عام طور پر وہ غیر مسلم ہوتے تھے اور عام طور پر اُن کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مسلمان......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I am not referring to the Census Report.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں مردم شماری رپورٹ کا حوالہ نہیں دے رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *The figure given by you to Mr. Justice Munir, your Jamaat ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جو اعداد و شمار آپ نے جسٹس منیر کو فراہم کئے کہ آپ کی جماعت......)

[33] مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... was 2 lacs in 1954. Then Encyclopaedia of Islam, 1960 Edition ....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......۱۹۵۴ء میں دو لاکھ تھی۔ پھر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ۱۹۶۰ء میں شائع شدہ ایڈیشن......)

مرزا ناصر احمد: ہوں، یہ لاہور والی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! جی!!

I think no, not Lahore wali. I think it is published in Holland.

(نہیں! میرا خیال ہے کہ لاہور والی نہیں، میرے خیال میں یہ ہالینڈ میں چھپی ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ انکوائری رپورٹ کے کس صفحے پر ہے، یہ منیر کی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I think page 10.***

(جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں صفحہ ۱۰ پر)

Mirza Nasir Ahmad: ***Page 10.***

(مرزا ناصر احمد: صفحہ ۱۰)

(۱۹۶۰ء میں پوری دنیا میں پانچ لاکھ، پاکستان میں دو لاکھ)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The Encyclopaedia of Islam says that the figure of Ahmadis as given by them...... this is 1960 Edition; may be a year or two before the figure was given.... is half a million throughout the world, out of whom half are in Pakistan, that is, about two lacs.***

(جناب یحییٰ بختیار: انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں درج ہے کہ احمدیوں کی تعداد ان کے اپنے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق...... یہ ۱۹۶۰ء کا ایڈیشن ہے، اعداد و شمار اس سے شاید ایک یا دو سال پہلے فراہم کئے گئے ہوں...... پوری دنیا میں پانچ لاکھ ہے، جس میں سے نصف پاکستان میں ہیں، یعنی کہ تقریباً دو لاکھ)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میرے علم میں نہیں کہ کس نے ان کو یہ اعداد شمار دیئے ہیں۔

(اعداد و شمار میں ابہام ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, I am just saying because there is some confusion about the figures and members.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! نہیں! میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ اعداد و شمار اور تعداد میں کچھ کنفیوژن ہے)

مرزا ناصر احمد: یہاں لکھا ہے:

"It is stated to me" not by whom. *2903*

("مجھے یہ بتایا گیا" کس نے یہ پتا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, it is not clear. So, we presume that perhaps the party concerned may have stated. I would not accept Ahraris word for it.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کی وضاحت نہیں۔ لہٰذا ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ شاید متعلقہ پارٹی نے بتایا ہو۔ میں اس بارے میں احراریوں والی بات نہیں مانوں گا)

[34]***Mirza Nasir Ahmad:*** *No, no. Perhaps somebody else.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! نہیں! شاید کسی اور نے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but the Encyclopaedia clearly says that it was stated there by Ahmadis. That may be wrong but ....*

(جناب یحییٰ بختیار: انسائیکلوپیڈیا میں صاف درج ہے کہ احمدیوں نے یہ (تعداد) بتائی۔ یہ بات غلط ہو سکتی ہے یہ جدا بات ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! انسائیکلوپیڈیا کے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ کس نے ان کو اعداد وشمار دیئے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *They say half a million throughout the world ....*

(جناب یحییٰ بختیار: پوری دنیا میں پانچ لاکھ پاکستان میں اس کے آدھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو میں سمجھ گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... And at least half of them are in Pakistan.*

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے علم میں یہ نہیں کہ کس ایجنسی نے ان کو اعداد وشمار دیئے۔

(پاکستان میں قادیانی دو لاکھ ہیں آپ تردید نہیں کر سکتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, Sir, to cut it short, if I say that the number of Ahmadis in Pakistan is not more than two hundred thousand, you cannot contradict me through any document?***

(جناب یحییٰ بختیار: قصہ مختصر۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں آپ کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ نہیں آپ کسی دستاویز سے میری تردید نہیں کر سکتے)

(میرا اندازہ ہے ۳۵ سے ۴۰ لاکھ، آپ کا دو لاکھ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***I don't like to ....***

(مرزا ناصر احمد: میں ایسا کرنا نہیں چاہتا[1])

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I am asking you ....***

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میں اس میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But can you suggest, can you [35] contradict me through documentary evidence, record, your own Jamaat's record?***

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا آپ میری تردید دستاویزی ثبوت سے کر سکتے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ تعداد دو لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ کوئی دستاویزی ثبوت کے کوئی ریکارڈ)

مرزا ناصر احمد: اگر آپ دو لاکھ کو ***Documentary Proof*** (تحریری ثبوت) دے کر ***Prove*** (ثابت) کر دیں تو میں ***Contradict*** (تردید) نہیں کروں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Thank you. I rely on Munir Enquiry Report, that is the document. So you are not contradicting it?***

---

[1] اس کو کہتے ہیں اعتراف شکست؟

(جناب یحییٰ بختیار: بہت شکریہ۔منیر انکوائری رپورٹ میرا ثبوت ہے۔میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔تو کیا آپ اس کی تردید کرتے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں!اس میں تو انہوں نے تو لکھا ہی کچھ نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Encylopaedia of Islam?*

(جناب یحییٰ بختیار: (اگر آپ اس منیر رپورٹ کو نہیں مانتے) تو کیا انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کو)

مرزا ناصر احمد: وہ تو Official ہے ہی نہیں۔(غیر سرکاری ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Nothing is official. Mirza Sahib. If you bring your register, I am going to accept that. There is no question of official. We are not going to distribute property of members of any particular seat.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!آفیشل ہو یا آفیشل نہ ہو(کوئی فرق نہیں) آپ اپنا رجسٹر لے آئیں۔میں اس کو تسلیم کرلوں گا۔چاہے وہ رجسٹر آپ کا سرکاری نہ ہو۔ہم کوئی پارٹی کے ممبران کو جائیداد تقسیم کررہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: معاف کیجئے،میں کوئی اعتراض نہیں کررہا۔میں تو ایک جو خود سمجھ رہا ہوں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I just wanted to come at a right number. I said if you could come to a right number of the Ahmadis?*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مدعا صرف یہ تھا کہ قادیانی جماعت کے ممبران کی صحیح تعداد معلوم ہوجائے)

مرزا ناصر احمد: جب تک صحیح Census نہ ہو......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because you yourself are not sure. If you had been sure ....*

(جناب یحییٰ بختیار: دراصل آپ خود تذبذب میں ہیں[1])

[1] تذبذب یا فریب دہی؟

***Mirza Nasir Ahmad:** I am not sure. No, I am not sure.*

[36]***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... I would have accepted your word that they are three million.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But you yourself are not sure.*

Now, Sir, I come to your address which you delivered on the 21st of June, Friday 21st June which is Annexture 2 ...... (ضمیر نمبر۲)

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کے خطاب جمعہ ۲۱ رجون (۱۹۷۴ء) کا حوالہ دیتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ خطبہ جمعہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! خطبہ جمعہ۔ *Where you have ....*

مرزا ناصر احمد: ہاں!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... interpreted freedom of religion.*

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ خطبۂ جمعہ اردو میں تھا اور یہاں غالباً اس کی......

جناب یحییٰ بختیار: خیر! آپ **Correct** کرلیں۔ یہ ٹرانسلیشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹرانسلیشن ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is very well written and I think, there is no mistake as far as language is concerned. You can correct it now. I am not going into detail of any word, but generally you have said that everyone has a right to say what his religion is. That is the first*

observation you made.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بہت عمدہ ترجمہ ہے۔کوئی غلطی نہیں ہے۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے آپ غلطی کو صحیح کر سکتے ہیں۔ میں کسی الفاظ کی تفصیل میں نہیں جارہا۔آپ نے جنرل طور پر یہ کہا ہے کہ ہر شخص کو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لئے بتائے کہ وہ کیا ہے۔آپ نے یہ تاثر دیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی ٹھیک۔

(آزادی مذہب؟)

[37]***Mr. Yahya Bakhtiar:** It is this. Then, Sir, you say, I quote: "Religious freeedom therefore means that everyone is free to specify his religion and no power, no Government can interfere with the exercise of that right".*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں نہ، میں بعینہ آپ کے الفاظ دہراتا ہوں کہ: ''مذہبی آزادی کے معنی ہیں کہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی صراحت کرنے میں آزاد ہے اور کوئی طاقت کوئی حکومت اس حق کے استعمال میں دخل نہیں دے سکتی۔'')

مرزا ناصر احمد: جی!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is on page:14. Then, Sir, you further go and say "I proclaim that I am a muslim ....."*

(جناب یحییٰ بختیار: پھر صفحہ نمبر۱۴ پر آپ نے کہا کہ میں مسلمان ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** ".... who can have the right to say that I am not a Muslim? This would be utterly foolish". This is on page:14. Have I quoted you correctly, Sir?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ جہالت کی بات ہوگی کہ کوئی مجھے غیر مسلم کہے۔ یہ صفحہ نمبر۱۴ پر ہے۔کیا میں نے آپ کے الفاظ صحیح دہرائے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں!اسی مفہوم کی میں نے بات کی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because I have written it down from here. Then, Sir, having asserted your right of freedom of religion in terms mentioned just now. You have raised a preliminary objection with regard to the competence of the National Assembly or Parliament to declare as to who is a Muslim and who is not a Muslim. You raised this object in your Mahzar Namah.*

(جناب یحیٰی بختیار: کیونکہ اسے میں نے یہاں سے نقل کیا ہے۔ پھر آپ نے ابھی اپنے انداز میں مذہبی آزادی پر زور دیتے ہوئے ایک بنیادی اعتراض اٹھایا کہ قومی اسمبلی یا پارلیمنٹ مجاز نہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کون مسلمان ہے کون نہیں۔ یہ آپ نے محضر نامہ میں سوال اٹھایا)

مرزا ناصر احمد: ہاں! محضر نامہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, what is the Law, the rule the provision of Constitution, on the basis of which you objected to the jurisdiction of the National Assembly of Parliament ....*

(جناب یحیٰی بختیار: آپ نے کس قانون کے تحت، کس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ قومی اسمبلی کے دائرہ کار پر اعتراض کیا ہے)

[38] مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں! نہیں ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... You rely on?*

Mirza Nasir Ahmad: *I rely on clauses:8 and 20.*

(مرزا ناصر احمد: دفعہ ۸ اور ۲۰ پر بھروسہ کرتا ہوں)

ہماری جو Consititution ہے اس کی غالباً دفعہ ۸ ہے جو یہ کہتی ہے کہ اس ہاؤس کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ جو اس نے حقوق دیئے ہیں ان میں کوئی کم کرے یا اس کو منسوخ کرے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Article 8 and Article 20.*

مرزا ناصر احمد: غالباً ۸ ہے، نکالیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you have also referred*

to the Declaration of Human Rights of the United Nations?

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی دستاویز کا حوالہ دیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Universal Declaration of Human Rights .... that dates from 1948 ....* اور جتنی اقوام اس کی ممبر نہیں *they became party to that Universal Declaration of Human Rights.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I will not go into greater detail.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں۔[1]

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will ask a very simple question. Is the Parliament competent to amend Article:8 and Article:20?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک بہت ہی سادہ سوال کرتا ہوں۔ کیا پارلیمنٹ دفعہ ۸ اور دفعہ ۲۰ میں تبدیلی کی مجاز ہے؟)

مرزا ناصر احمد: Constitution (آئین) کیا کہتا ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, by two-thirds majority they can amend; through a particular procedure they can amend. I am not saying .... I am coming to that .... but I am just suggesting a simple proposition.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! دو تہائی اکثریت کے ذریعہ ایک خاص طریقہ کار سے وہ اس کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں اس پر ایک سادہ سا سوال سامنے رکھتا ہوں)

39

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *They should not do it, that is different, but I am just saying, is the Parliament not competent to repeal Article:8 altogether and Article:20 altogethter?*

[1] ہاں، نہیں۔ کیا مطلب؟ حواس باختگی؟

(جناب یحییٰ بختیار: میں جانتا ہوں کہ ان کو اب نہیں کرنا چاہئے۔ ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ یہ دوسری بات ہے۔ مگر قانونی طور پر وہ دفعہ:۸اور دفعہ:۲۰ کو منسوخ کرنے کے مجاز ہیں)

مرزا ناصر احمد: میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اگر اجازت دیں تو۔ یہ پارلیمنٹ ہماری جو ہے، یہ نیشنل اسمبلی، یہ سپریم لیجسلیٹو باڈی ہے اور اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں سوائے ان پابندیوں کے جو یہ خود اپنے پر عائد کرے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I wanted to know.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *They could do it.*

مرزا ناصر احمد: نہیں! اور انہوں نے اپنے اوپر یہ پابندی عائد کی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I appreciate that they should not do it, they ought not to do it; that is different. But they are legally competent to do it, to repeal Article:20 and to repeal Article:8. or any other provision?*

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! ٹھیک ہے۔ وہ تو میں نے بھی یہی کہا ہے ناں کہ اس کی سپریم لیجسلیٹو باڈی کی حیثیت ہے۔ ان کے اور کوئی اور ایجنسی نہیں ہے جو پابندی لگا سکے۔ لیکن کچھ پابندیاں اس سپریم لیجسلیٹو باڈی نے خود اپنے پے لگائی ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *With that I agree.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس سے اتفاق کرتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ان کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں۔

[40]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Those are of political nature, religious nature, but not of consitutional nature.*

(جناب یحییٰ بختیار: سیاسی طرز کے ہونے میں اور مذہبی طرز کے نہ کہ آئینی طرز کے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! نہیں، میرا اسی طرف اشارہ ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, now I come back to your address. I am not going to quote a lot from it because*

this is very important from my point of view to clarify the position. In your address, the same address, Sir, on page:12, you say:

"The Constitution of Pakistan in which our Prime Minister takes great pride and which according to his declaration, establishes for Pakistan a high position in the eyes of the world and augments its respect and honour provided in Article:20 as follows:

"(a) Every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion, and

(b) Every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions."

(Page:12)

After that you referred to the pages of the Constitution from where you have quoted. Now, here I may respectfully ask you, Sir, have you reproduced the whole of the Article or have you forgotten part of this Article?

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں دوبارہ آپ کے خطبے کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں قانون کے الفاظ نہیں نقل کرتا۔ لیکن میری نظر میں صورتحال کا واضح کرنا بہت ضروری ہے۔ اپنے خطبہ میں وہی خطبہ صفحہ ۱۲ پر آپ کہتے ہیں کہ بروئے دستور پاکستان جس پر ہمارے وزیراعظم صاحب بہت فخر کرتے ہیں اور بقول ان کے اس کی وجہ سے پاکستان کو دنیا کی نظر میں اعلیٰ پوزیشن حاصل ہے اور اس کی عزت ووقار زیادہ ہوا ہے۔ اس کی دفعہ ۲۰ درج ذیلمیں موجود ہے: ''ہر شہری کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مذہب پر اعتقاد رکھے۔ اس پر عمل کرے اور تبلیغ کرے اور ہر مذہبی فرقہ یا مسلک کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مذہبی ادارے قائم کرے یا برقرار رکھے یا ان کو چلائے۔ صفحہ نمبر ۱۲'' اس کے بعد آپ نے دستور کے صفحات سے چند قول نقل کئے ہیں۔ میں یہاں پر

مؤدبانہ طریقہ سے آپ سے پوچھتا ہوں جناب کہ کیا آپ نے پوری اس دفعہ کو دوبارہ بیان کیا ہے یا اس دفعہ کا کچھ حصہ آپ بھول گئے؟[1])

مرزا ناصر احمد: میں نے اس کا وہ ابتدائی حصہ چھوڑ دیا ہے جو ہر ذہن میں Understood (مستحضر) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am grateful. That part ....*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ! وہ حصہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *"Subject to Law and morality."*

(مرزا ناصر احمد: قانون اور اصول اخلاق کی شرط پر)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. That means that freedom of religion is subject to law, public order and morality. That part is conceded then?*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! مطلب یہ ہے کہ مذہب کی آزادی مشروط ہے۔ قانون اخلاقیات اور امن عامہ پر۔ یہ بات تسلیم ہے نا؟)

[41]***Mirza Nasir Ahmad:*** *Of course, it is there.*

(مرزا ناصر احمد: یہ تو ظاہر ہے کہ ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Therefore, you take it for granted. That is why you did not mention it. But then, Sir, you proceed further and you say in your address immediately after what I have quoted just now:*

"In other words this constitution which is a source of pride for us, guarantees to every citizen of Pakistan his religion, that is to say the religion which he and not. Mr. Bhutto or Mufti Mahmood or Mr. Moudoodi .... chooses for himself. Whatever religion a citizen chooses, that is his

[1] گویا مرزا ناصر حوالہ دینے میں اپنے فن خیانت وکتر بیونت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

religion, and he can announce it, this constitution gives him the right to announce whether he is Muslim or not, and if he announces that he is a Muslim then this Constitution, of which the People's Party is proud and of which we are also proud because of this Article, gurantees to every citizen to announce that being a Muslim, he is a Wahabi or Ahl-e-Hadis, or Ahl-e-Quran or Bralvi or Ahmadi. This is the meaning of religious freedom".

I unquote, Sir.

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ اس کو تسلیم شدہ سمجھتے ہیں۔اس لئے آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ پھر اس کے بعد جناب آگے بڑھے اور ساتھ ہی اپنے خطاب میں جو الفاظ فرمائے وہ دہراتا ہوں: ''یہ دستور بہ الفاظ دیگر ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ وہ پاکستان کے ہر شہری کے لئے اس کے مذہب کی ضمانت دیتا ہے۔ یعنی ہر شہری جو مذہب چاہے اپنے لئے خود منتخب کرے نہ کہ مسٹر بھٹو یا مفتی محمود یا مسٹر مودودی۔ شہری جو مذہب بھی چاہے اپنے لئے پسند کرے۔ وہی اس کا مذہب ہے اور وہ اپنے مذہب کا اعلان کر سکتا ہے۔ یہ دستور ہر شہری کو حق دیتا ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مسلمان ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے تو پھر یہ دستور جس پر پیپلز پارٹی کو فخر ہے اور جس دستوری دفعہ پر مجھے بھی فخر ہے۔ جس میں ہر شہری کو ضمانت دی گئی ہے کہ وہ اعلان کر سکتا ہے کہ بحیثیت مسلمان وہ وہابی ہے یا اہل حدیث یا اہل قرآن یا بریلوی یا احمدی۔ یہ معنی ہوتے ہیں مذہبی آزادی کے۔'')

Mirza Nasir Ahmad: *To my mind ....*

(مرزا ناصر احمد: میرے خیال کی رو سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. I am just asking whether I am quoting you correctly?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھتا ہوں کیا میں نے آپ کے الفاظ صحیح نقل کئے ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not going to ask you*

questions because first we finish with quotations and then I will ask you questions.

(جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں سوال شروع نہیں کرتا۔ پہلے تمام حوالہ جات ختم کرلیں۔ پھر میں آپ سے سوالات کروں گا)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، ٹھیک ہے[1]۔

[42] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Then, Sir, you further say: "Today, the meaning of religious freedom is that every man has a right to decide for himself whether he is a Muslim or not, whether he is a Christian or not, whether he is a Jew or not, or whether he is a Hindu or not, whether he is a Budhist or not, whether he is an a-theist or not. It is for each individual to say which religion he belongs to and no power on earth and not all the powers of the world combined can deprive him of this right."*

So, Sir, according to you this right, the way you have put it ....

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب آپ آگے فرماتے ہیں: ''آج مذہبی آزادی کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے لئے فیصلہ کرے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ عیسائی ہے یا نہیں۔ یہودی ہے یا نہیں۔ بدھ مت ہے یا نہیں۔ ملحد ہے یا نہیں۔ دہریہ ہے یا نہیں۔ اس لئے ہر فرد کو حق حاصل ہے کہ وہ اظہار کرے کہ میں کس مذہب سے متعلق ہوں۔ کوئی زمینی طاقت بلکہ جہاں بھر کی مجتمع قوتیں اس کو اپنے حق سے محروم نہیں کرسکتیں۔ تو آپ کی نظر میں یہ حق جس طور پر آپ نے پیش کیا ہے اس کے معنی ہوتے ہیں کہ یہ حق مطلقاً قطعی غیر پابند بلامحدود غیر مشروط مستند ہے اور دھرتی پر کوئی طاقت اس میں مداخلت نہیں کرسکتی۔'')

Mirza Nasir Ahmad: *.... is inalienable.*

[1] کیا ہوگیا؟ حواس باختگی یا سیٹی گم ہوگئی، قادیانی کرم فرما فیصلہ فرمائیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... is absolute, unrestricted, unqualified, unconditional; no power on earth can interfere.*

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ **Confusion** پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ دماغ میں یہاں پریکٹس کی بات نہیں ہے، اعلان کی بات ہے اور یہ **Absolute Right** ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں ہوں۔ **Law, morality, Public order** اس وقت آتے ہیں جس وقت وہ اپنے عقائد کے مطابق کچھ مظاہرے کرتا ہے۔ **Mainfestation of his creed** کرتا ہے۔ لیکن جہاں تک پروفیشن کا سوال، یہ کہے گا کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں ہوں، یہ **Absolute Right** ہے ہر انسان کا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, you have used the words in the speach and I pointedly draw your attention to them; they are:*

"He has the right to say, to specify, to proclaim, to decide, to announce ...."

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آپ نے اپنی تقریر میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں جن پر میں خصوصی طور پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ الفاظ یہ ہیں۔ متعلقہ شخص کو حق ہے اظہار کا، صراحت سے بیان کرنے کا، باضابطہ اعلان کرنے فیصلہ کرنے کا، اعلان کرنے کا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہی وہی ہے، **Profess** کے معنی کئے ہیں میں نے اپنی طرف سے[43]۔ ***One might agree with or not.***

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, as I said before ....*

مرزا ناصر احمد: اس کا تعلق پریکٹس سے آجاتا ہے ناں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... that he ....*

مرزا ناصر احمد: اس میں پریکٹس میں نے نہیں کہا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But you profess something; if you think you are a Muslim, if you believe you are a Muslim. Nobody can .....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن یہ بات آپ کی ماننے کے قابل ہے۔ مگر آپ سمجھتے ہیں

کہ آپ مسلمان ہیں۔ اگر آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو پھر کسی کو......)

مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am submitting that if you announce, then that means either a speech is called for as you write ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اس کا اعلان کر دیتے ہیں تو اس کے معنی ہیں کہ یا تو کسی تقریر کی ضرورت ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ اعلان کرتا ہے آدمی کہ میں مسلمان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اعلان کرتا ہے یا لکھتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یا لکھتا ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I means some action ....*

(جناب یحییٰ بختیار: مطلب ہے کوئی عمل......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... to express ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اظہار کرنے کے لئے......)

***Mirza Nasir Ahmad:** Expression of one's belief.*

(مرزا ناصر احمد: اپنے عقیدہ کے اظہار کے لئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... one's belief so that ....*

[44]***Mirza Nasir Ahmad:** Not practice on it.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** When belief is expressed, even there you claim, to this extent, I mean ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جب کسی اعتقاد کا اظہار کیا جائے تو بقول آپ کے دعوے کے اس اظہار کی حد تک کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہئے نہ حکومت کی طرف سے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں!! *To that extent.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... that there should be no interference by the State ....*

Mirza Nasir Ahmad: *To my mind.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... or any body?*

(جناب یحییٰ بختیار: اورنہ کسی شخص کی طرف سے)

مرزاناصراحمد: میں اس پر......میرا یہی ایمان ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, Sir, if anybody declares that he is a Muslim, a Christian, a Budhist, no one should question his announcement or declaration?*

(جناب یحییٰ بختیار: توجناب اگرکوئی اعلان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، عیسائی ہے، بدھ مت ہے تو کیا اس کے اس اعلان پر کوئی شخص اعتراض نہ کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *No wordly authority.*

(مرزاناصراحمد: کسی دنیاوی اتھارٹی کو مداخلت کا حق نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... is authorised or empowered to question that. His word should be accepted for this.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کو ہمیں مسلمان کہنا پڑے گا)

مرزاناصراحمد: ہاں! وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کو مسلمان ہمیں کہنا پڑے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but Sir, there are some further complications in my mind.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرے ذہن میں ابھی کچھ پیچیدگیاں ہیں)

When we reach that. مرزاناصراحمد: ہاں! جب وہ آئیں گے، ہم وہاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing a person knowingly, with ulterior motive, for some material gain, falsely declares that he is a Christian when in fact he is not, or he is a Muslim when in fact he is not ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کہ ایک شخص عمداً کسی مخفی مقصد کے لئے کسی مادی

فائدہ کے لئے جھوٹا اعلان کر دیتا ہے کہ وہ عیسائی ہے۔ جب کہ وہ حقیقتاً نہیں ہے یا کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں جب کہ واقعتہً وہ مسلمان نہیں تو کیا ایسی صورت میں بھی آپ یہی خیال کریں گے؟)

[45]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***He is not?***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... do you still think that ....***

Mirza Nasir Ahmad: ***How we are going to find out that he is a hypocrite?***

(مرزا ناصر احمد: لیکن آپ کیسے پتہ چلائیں گے کہ وہ دغابازی کر رہا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But if we can find out, then we can interfere. If he falsely does it?***

(جناب یحییٰ بختیار: (اگر اس کی منافقت) ہم معلوم کر لیں۔ تب تو ہم مداخلت کر سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: اگر وہ ***Hypocrite*** اور اسلام، قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ تم نے پھر بھی اس کو مسلمان کہنا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I am just asking you that if I personally know a person that he is a Muslim, but for some worldly gain ....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میرا سوال یہ ہے کہ آپ فرض کیجئے کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے لیکن دنیا کے کسی مفاد کے لئے......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Aaa, aaa.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... for some advantage ....***

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... he falsely declares himself to be a Christian ....***

(جناب یحییٰ بختیار: کسی مطلب کے لئے وہ اپنے کو عیسائی کہے......)

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... do you think, we still***

should not interfere because he has announced it? That is his freedom?

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ محض اس بناء پر کہ اس نے عیسائی ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور ایسا اعلان کرنے سے وہ آزاد ہے)

مرزا ناصر احمد: آپ نے کہا: ''میں جس کو جانتا ہوں۔'' اگر تو مثلاً میں جانتا ہوں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, I mean*** میں اور آپ ***anybody.***

[46] مرزا ناصر احمد: نہیں! میں نے اسی واسطے میں کو اپنے اوپر لے لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ میں نہیں کہہ رہا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I know him personally.***

مرزا ناصر احمد: اگر میں Personally نہیں جانتا ہوں تو میرا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو کوئی حق نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں حق میرا۔ یہ تو بڑا فساد پیدا ہو جائے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, I am not giving the example. Sir, of a man who is about to be killed and to save his life, he says, "I am a Muslim" or "I am a Christian" or supposing a religions fanatic is going to kill some one because he does not belong to his faith ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک ایسے شخص کی مثال دیتا ہوں جو عنقریب مارا جانے والا ہے اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے کہہ اٹھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں یا میں عیسائی ہوں یا فرض کریں کوئی مذہبی متعصب شخص کسی کو جان سے مارنے والا ہے۔ کیونکہ وہ اس کا ہم عقیدہ نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔ یا؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I know that is permissible. I am not taking that example.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ مثال اس لئے پیش کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: یا ان کی In question ہے جو کہ Clerical Court نے کی۔ ایک وقت میں اور اس وقت جو انہوں نے فیصلہ کیا، عیسائی Clergy نے، وہ یہ تھا کہ اس کو تم Stake پر Burn کر دو، Rather roast him on the fire اور اللہ تعالیٰ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, I am not taking the case of even that person who, in order to save his life, makes a false declaration. Suppose he is a Christian ....***

(جناب یحییٰ بختیار: (لیکن) میں اس شخص کی مثال لے رہا ہوں جو اپنی جان بچانے کے لئے ایک جھوٹا بیان دیتا ہے اور فرض کریں......)

[47]مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یہاں بھی وہی...... میں بھی یہی مثال دے رہا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ اپنی زندگی محفوظ کرنے کے لئے Protestant ہونے کے باوجود Roman Catholic ہونے کا اعلان کرے، اس اعلان کے بعد بھی اسے Burn کر دو اور اس فیصلے کو خدا پر چھوڑ و کہ اس کو جنت میں جانا چاہئے یا دوزخ میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, yes I am not giving that example. But I am just ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف مثال دے رہا ہوں......)

Mirza Nasir Ahmad: ***That is one of the very extreme examples in this case.***

(مرزا ناصر احمد: آپ کی مثال اس معاملہ میں ایک انتہائی نوعیت کی مثال ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but there, Sir, if a person has to save his life, it is permissible to tell a lie to save his life, I think?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! اگر شخص کو اپنی جان بچانی ہے تو کیا اپنی جان بچانے کے لئے اس کو جھوٹ بولنا روا نہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***I don't think.***

(مرزا ناصر احمد: میں نہیں سمجھتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I mean, i don't know, Some time you sacrifice the truth in the very interest of truth. If a man is innocent and somebody is going to kill him just because he does not belong to his faith, and I say no he is not that belongs to that caste or to that religion. It happened near Khuzdar. There was a policeman, near about 1965 or that time, there was a policeman travelling in a bus and some of those people, travelling people, got hold of that bus along with others. The policeman was not in uniform but they found the uniform packed up in the bus. The policeman and other people were taken away with the intention to kill them. One of the Maulvis there who khew that this man was a policeman, took oath on Quran and said, "I know that he is not a policeman" to save his life. Do you think that man committed a crime by telling a lie?***

(جناب یحییٰ بختیار: بعض وقت سچ کی خاطر سچ کو قربان کرنا پڑتا ہے۔فرض کریں ایک آدمی ہے جو بیگناہ ہے۔مگر ایک شخص اس کے قتل کے در پے ہے کہ وہ دوسرے مذہب کا ہے اور اس جیسا اعتقاد نہیں رکھتا۔اسی نوعیت کا ایک واقعہ خضدار کے علاقہ میں پیش آیا۔وہاں پولیس کا ایک سپاہی تھا۔ یہ واقعہ شاید ۱۹۶۵ء کا ہوگا یا اس کے لگ بھگ۔ وہ شخص بس میں سفر کر رہا تھا۔ لوگوں نے بس کو مع سواریوں کے اغوا کرلیا۔ پولیس والا یونیفارم میں نہیں تھا۔تو دیگر سواریوں کے ساتھ اس کو بھی جان سے مارنے کے لئے لے گئے۔ وہاں ایک مولوی موجود تھا جو اس شخص کو پہچانتا تھا کہ یہ پولیس والا ہے۔اس نے قرآن شریف پر قسم کھا کر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ پولیس والا نہیں ہے۔ یہ بات اس نے اس کی جان بچانے کے لئے کہی۔اب آپ بتائیں آپ کے خیال میں اس شخص نے جھوٹ بول کر کوئی جرم کیا)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔

[48]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *I am just saying this that some time one may do it. But I am not taking these examples. Sir, I am going to come to earth and take very simple example.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں ایک دوسری سادہ سی مثال لیتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی! ہاں جی وہ لے لیں پھر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, supposing, as we have a lot of difficulties in getting admission in college these days. You khow that, so we take a medical College for instance Dow Medical College, Karachi, has got 200 seats. Now there are about a thousand Muslim boys, all first divisions, contesting for these 200 seats. But out of them, 10 are reserved for Minorities, Christians, Hindus, Parsis. Out of 10, say 6 are reserved for Hindus, 3 are also one First Divisioners, so they contest among themselves; 3 are reserved for Christians, one for parsi. There is also First Divisioners Parsi and he will go and take that seat. Now, among the Christians, there are 6/7 candidates and there are 3 seats but there is only one Second Divisioner Christian and the rest are Third Divisioners. Now I want to get into that college. I have got a First Division, but not a very high First Division. If I put it in my admission from: "Yahya Bakhtiar ---- Christian", now you think the Principal of the college, knowing very well, should not interfere.*

(جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں! جناب آج کل کالجوں میں داخلے کے لئے بڑی بڑی دشواریاں آتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں ایک میڈیکل کالج کی مثال لیجئے۔ سمجھئے ڈاؤ میڈیکل کالج

ہے جس میں ۲۰۰ سیٹیں ہیں اور فرض کریں امیدوار ہزار مسلمان لڑکے ہیں جو کہ سب فرسٹ ڈویژن پاس ہیں۔ ان ۲۰۰ میں سے ۱۰ سیٹیں اقلیتوں کے لئے ریزرو ہیں جیسے ہندو، عیسائی، پارسی۔ ان ۱۰ اسیٹوں میں سے ۶ ہندوؤں کے لئے ہیں اور یہ بھی فرسٹ ڈویژن ہیں۔ آپس میں ان میں مقابلہ ہے اور ۳ سیٹیں عیسائیوں کے لئے ریزرو ہیں اور ایک پارسی کے لئے اور یہ سب فرسٹ ڈویژن ہیں اور امیدوار ۷/۶ ہیں اور سیٹ ۳ ہیں۔ مگر صرف ایک سیکنڈ ڈویژن عیسائی ہے۔ باقی سب تھرڈ ڈویژن پاس ہیں اور کالج میں داخلہ چاہتے ہیں۔ فرض کریں کہ میرا فرسٹ ڈویژن ہے مگر اونچے نمبر سے فرسٹ ڈویژن نہیں ہے تو اگر میں اپنے داخلہ فارم میں لکھتا ہوں کہ یحییٰ بختیار مذہب عیسائی۔ تو کیا سمجھتے ہیں پرنسپل یہ سب جانتے ہوئے مداخلت نہ کرے گا)

Mirza Nasir Ahmad: ***You have got no right to declare your Christianity.***

(مرزا ناصر احمد: آپ کو ایسے کہنے کا حق نہیں پہنچتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I have no right but I am deceiving, I am cheating, I am falsely declaring that what I say, because I know that this is a fundamental right and nobody on earth can interfere and why should I not take advantage? Do you think the world is not full of thieves?***

(جناب یحییٰ بختیار: حق تو نہیں پہنچتا مگر میں دھوکہ دے رہا ہوں۔ جھوٹ، دغابازی یہ سوچ کر کر رہا ہوں کہ یہ میرا بنیادی حق ہے کہ جو چاہوں کہوں۔ کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ تو کیوں نہ اس بات سے فائدہ اٹھاؤں۔ کیا دنیا دغابازوں سے نہیں بھری ہوئی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: آپ دوسرے end پر بات کر رہے ہیں۔ میں اس end پر بات کر رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, Sir, I am ....***

[49] مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am asking ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں......)

(گواہ (مرزاناصر) جواب دے)

Mr. Chairman: *No, no the proposition has been put by the lawyer and the witness has to reply to that proposition. He may agree or he may not agree.*

(چیئرمین: وکیل صاحب نے ایک مسئلہ پیش کیا ہے اور گواہ کو چاہئے کہ اس بات کا جواب دے۔ خواہ وہ اس سے متفق ہو یا نہ ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *There is no question of agreeeing; but I say you know that there are cheats in this world and you know that people cheat and you know that people deceive.*

(جناب یحییٰ بختیار: متفق نہ ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کو معلوم ہے جناب دنیا میں دغاباز بھرے پڑے ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ لوگ دھوکہ دیا کرتے ہیں۔ دغابازی کرتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Everyone of us should condemn them.*

(مرزاناصر احمد: ہر شخص کو دغابازی کی ملامت کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, 'condemn' is one thing, Sir, but if you are invested with some authority, you are the Principal of a college, and you have been the Principal of a College and when the form comes to you, and you know that Yahya Bakhtiar, First Division, cannot get in because his marks are low among the First Divisioners, but he says that he is a Christian, now I can't question his faith, this is his fundamental right, Article 20 guarantees it, so, therefore, he has to be admitted, Sir?*

(جناب یحییٰ بختیار: ملامت ایک علیحدہ بات ہے۔ جناب فرض کریں آپ کو کوئی اختیار سونپا جاتا ہے۔ سمجھیں آپ کسی کالج کے پرنسپل ہیں اور داخلہ فارم آپ کے سامنے آتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یحییٰ بختیار فرسٹ ڈویژنر تو ہے مگر فرسٹ ڈویژنروں میں اس کے نمبر کم ہیں۔ مگر یحییٰ بختیار کہتا ہے کہ میں تو عیسائی ہوں اور یہ بنیادی حق ہے۔ دفعہ ۲۰ اس حق کی مجھے ضمانت بھی دیتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am asking you this.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں)

Sir, Shall we have a break? In the meanwhile ....

(ہم کچھ دیر کے لئے وقفہ نہ کر لیں؟)

Mr. Chairman: ***Yes, after about five minutes we will have a break.***

(چیئرمین: ہاں! مگر پانچ منٹ کے بعد پہلے اس سوال کا جواب آنے دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, I .....***

Mr. Chairman: ***Let the answer to this question come. It is a question of opinion. The witness has to give his opinion, Yes or no.***

(چیئرمین: گواہ کو اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ ہاں یا نہ۔ سوال رائے کا ہے)

[50]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Just some expression. A man deliberately, falsely makes a declaration for material gains.***

(جناب یحییٰ بختیار: بات اظہار کی ہے کہ ایک شخص عمداً جھوٹا بیان دیتا ہے۔ مادی نفع کے لئے)

Mr. Chairman: ***What would be the opinion of the witness regarding this proposition?***

(جناب چیئرمین: اب جناب گواہ بتائیں کہ اس بارے میں ان کی کیا رائے ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You need not answer this***

question at all.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب اگر آپ جواب نہ دینا چاہیں نہ دیں)

Mr. Chairman: *It is up to you; it's up to you.*

(جناب چیئرمین: آپ کی مرضی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو...... میں نے جواب دیا ہے اس کا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *You don't approve of that man?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ ایسے شخص کو کیسے پسندیدہ سمجھتے ہیں؟)

Mr. Chairman: *No.*

Mirza Nasir Ahmad: *I don't approve of that man.*

(مرزا ناصر احمد: میں ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But you still think that the state ......*

(جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے آپ پھر بھی سمجھتے ہیں کہ حکومت......)

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ میں نے کوئی جواب ہی نہیں دیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, but I am just asking you.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف سوال کرنا چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: اس واسطے میں نے جواب دیا ہے کہ ریکارڈ ہو جائے۔

Mr. Chairman: ہاں *It may be repeated.*

(چیئرمین: آپ اسے دہرا دیں)

مرزا ناصر احمد: میں نے یہی جواب دیا ہے کہ *I condemn that young man who falsifies the documents.* (میں مذمت کرتا ہوں اس نوجوان کی جو دستاویزات میں جعلسازی کرتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But if you are the Principal*

of the college, what expression you will give to your condemnation on the paper?

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کالج کے پرنسپل ہیں تو اس مذمت کو کاغذ کے اوپر کس طرح اظہار کریں گے)

[51] مرزا ناصر احمد: میں ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک پرنسپل رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق ہر بچہ جو میرے پاس آیا اتنا شریف النفس تھا کہ اس نے میرے سامنے کوئی غلط بات نہیں کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, you are very fortunate, But I am asking you, supposing I am the Principal and someone comes like me, then what shall I do?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ بہت قسمت والے رہے۔ بہرحال میں یہ پوچھتا ہوں کہ فرض کریں میں ایک پرنسپل ہوں اور کوئی مجھ جیسا آتا ہے تو میں کیا کروں)

مرزا ناصر احمد: مجھے تو Experience (تجربہ) نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: But I am asking you that I am the Principal of Dow Medical College and I know a particular boy is Muslim, and wants to get into the College and deprive a Christian of his legitimate right, a reserved seat. On the one hand he is telling a lie, on the other hand he is depriving a Christian of his seat. But you say that this is his fundamental right, because he is ....

(جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں میں پرنسپل ہوں۔ ایک میڈیکل کالج کا اور میں ایک لڑکے کو خاص طور پر جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے۔ کالج میں داخلہ چاہتا ہے اور ایک عیسائی لڑکے کو ناحق کررہا ہے اس ریزروسیٹ پر۔ دوسری طرف وہ جھوٹ بھی بول رہا ہے اور جھوٹ بول کر ایک عیسائی لڑکے کو اس کی سیٹ سے محروم کررہا ہے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ یہ اس کا بنیادی حق ہے۔ کیونکہ وہ......)

(کوئی غلط طور پر مذہب کا اظہار کرے تو کاروائی ہوسکتی ہے)

مرزا ناصر احمد: اگر اس کے اس فعل کے نتیجے میں آپ کے پختہ یقین کے بعد وہ کسی

اور کا حق مار رہا ہے تو آپ کو جس کا حق مارا جا رہا ہے اس کے حق کی حفاظت کرنی چاہئے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you.*

***Mr. Chairman:** The delegation is permitted to leave for 15 minutes. We will again meet ....*

(چیئرمین: وفد کو ۱۵ منٹ کے لئے جانے کی اجازت ہے)

***A Member:** 15 minutes?*

(ایک ممبر: صرف پندرہ منٹ؟)

***Mr. Chairman:** But the honourable members may keep sitting. At 12-15, the Delegation is expected to come back in the Assembly. The honourable member may keep sitting.*

(جناب چیئرمین: اب سوا بارہ بجے ملاقات ہوگی۔ معزز اراکین تشریف رکھیں۔ توقع ہے کہ وفد سوا بارہ بجے واپس آ جائے گا)

(The delegation left the chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

***Mr. Chairman:** I would request the honourable members .... Mian Attaullah, just only for two minutes, just for one minute. Give me time then I am going to take recess.[52] Saiyid Abbas Husain Shah Gardezi and Sardar Aleem, just I wanted to say one thing. I wanted to thank the honourable members. And this is my personal observation .... Mr. Attorney- General, Maulana Zafar Ahmad, just one minute. I think we are .... I am at least quite satisfied with the method of Attorney- General. And we are grateful. Let it be placed on record. And I think most of our problems are over; and supplementary problems and everything will, of*

course, be taken up the way it is being conducted. I am, as a lawyer, more than satisfied and I think this is the opinion of the House. Thank you very much. We meet at 12:15. Thank you very much.

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے چند منٹ کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وقفہ کریں گے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ میں معزز ممبران کا شکریہ کے ساتھ میرا ذاتی تأثر یہ ہے کہ کم از کم میں ذاتی طور پر اٹارنی جنرل کے طریقہ کار سے مطمئن ہوں۔ ہم ممنون ہیں یہ بات ریکارڈ پر آنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اکثر باتیں اور مسائل ختم ہیں اور دیگر ضمنی باتیں بھی اس طرح طے ہو جائیں گی۔ جس طرح سے چل رہے ہیں۔ میں بحیثیت وکیل کے بے انتہاء مطمئن ہوں اور سمجھتا ہوں کہ آپ سب کی بھی یہی رائے ہوگی۔ (ممبران جی ہاں) چیئرمین شکریہ بہت تو اب سوا بارہ بجے ملاقات ہوگی)

(The Special Committee adjourned for 15 minutes to re-assemble at 12:15pm)

(سپیشل کمیٹی سوا بارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوئی)

{The Special Committee re-assembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.}

(کمیٹی چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ جمع ہوگئی۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

Mr. Chairman: ***I will request the honourable members to be in their seats and we will proceed just when the quorum is complete.***

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے درخواست کروں گا اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ کارروائی کورم پورا ہونے پر شروع ہوگی)

Prof. Ghafoor Ahmad: has pointed out that there

should not be appreciation by the Chair; so it may be amended accordingly. The House is satisfied with the conduct of the Attorney- General. Only this much should be written, the rest should be deleted.

(پروفیسر غفور نے فرمایا ہے کہ چیئر کی طرف سے تعریفی اعتراف نہیں ہونا چاہئے۔ ریکارڈ کو اس لئے درست کرلیا جائے۔ ہاؤس مطمئن ہے کہ جناب یحییٰ بختیار کا طریقہ کار صحیح ہے۔ بس ریکارڈ میں بھی کچھ لکھنا چاہئے باقی حذف کردیں)

پروفیسر صاحب نے *Point out* کیا ہے کہ *Chair* کی طرف سے *Appreciation* نہ ہو۔ ہاؤس کی *Satisfication* ہو۔ *With he conduct of the Attorney- General* تشریف لا رہے ہیں۔ جی؟ نہیں۔ *I think that is .... Yes?*

----

[53]SUPPLY OF COPIES OF THE CROSS- SUPPLY OF COPIES OF THE CROSS- EXAMINATION

Malik Mohammad Jafar: *Sir, can I make a submission?*

Mr. Chairman: *Yes, yes.*

Malik Mohammad Jafar: *Sir, after this cross-examination ....*

Mr. Chairman: *Yes.*

Malik Mohammad Jafar: *.... I assume that there will be a debate and naturally that debate will be conducted on the basis of the examination in chief or the cross-examination.*

(**ملک محمد جعفر:** جناب! ایک عرض ہے کہ اس جرح کے اختتام پر میں سمجھتا ہوں کہ ایک مباحثہ ہوگا جو جرح کی بنیاد اور عدالتی بیان پر منحصر ہوگا۔ تو اس بیان کی نقول تیار ہونی چاہئے

تا کہ ان کا ہم مطالعہ کر سکیں)

Mr. Chairman: *Yes, correct.*

Malik Mohammad Jafar: *So, I think that the copies of this statement ....*

Mr. Chairman: *Yes.*

Malik Mohammad Jafar: *.... should, as the statement goes, ...*

Mr. Chairman: *Yes, I am looking ....*

Malik Mohammad Jafar: *.... should be prepared so that they can study and ....*

Mr. Chairman: *I am looking in to the matter. So far as the examination-in-chief is concerned, every member has got the copy.*

Malik Mohammad Jafar: *Yes. I am mentioning the Cross- examination.*

Mr. Chairman: *Yes. For the Cross- examination. I will have to make double arrangements. I will discuss this matter with my Secretariat. Today, I will discuss it and I will see that* [54] *the entire record is available before the debate opens. I think the debate will be after 20th.*

(جناب چیئرمین: میں انتظام کر رہا ہوں اپنے سیکرٹریٹ سے مشورہ کروں گا کہ اس کارروائی کی کاپیاں تیار ہو جائیں)

Malik Mohammad Jafar: *Yes.*

Mr. Chairman: *By that time we will prepare the record.*

Malik Mohammad Jafar: *Yes; and copies*

should be supplied.

Mr. Chairman: *Copies of the Cross- examination.*

(Interruption)

No, no, that has been decided by the Steering Committee; the questions shall remain with the Attorney-General.

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *We should be given a copy ....*

(سردار مولابخش: جب کاپیاں تیار ہوجائیں تو ہمیں بھی دی جائیں)

(Interruption)

(ان کو اندر بلوالیں)

No, Sir, after writing, Sir, we should be given a copy after you have finished.

جناب چیئرمین: ان کو باہر بلوالیں۔

ایک رکن: جناب والا!......(مداخلت)

SUPPLEMENTARY QUESTION FOR CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: اچھا، ایک سیکنڈ *One thing I may also point out.* ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ کہ جتنے *Questions* سپلمینٹری ہیں *these may be handed over to Mr.Aziz Bhatti and to Moulana Zafar Ahmad Ansari, so that the Attorney- General is not disturbed by the Chits. So during the break, the Attorney-General will receive these questions and will examine them and whatever possible course is adopted Attorney- General will adopt.*

Yes. Sahibzada Safiullah.

(جناب چیئرمین: تمام ضمنی اور اضافی سوالات عزیز بھٹی صاحب کو اور ظفر احمد انصاری صاحب کو دے دیئے جائیں کہ وقفہ کے دوران رقعہ جات جناب یحییٰ بختیار کے لئے مخل نہ ثابت ہوں۔ پھر جناب یحییٰ بختیار وہ طریقہ بروئے کار لائیں گے کہ ان سوالات پر بحث ہو سکے)

جی! صاحبزادہ صفی اللہ۔

CORRECTION OF RECORD OF THE CROSS-EXAMINATION

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں......

جناب چیئرمین: جی!

صاحبزادہ صفی اللہ: ......کہ عام طریقہ تو پہلے سے یہ ہے کہ جب یہاں اسمبلی میں تقاریر ہوتی ہیں تو رپورٹر صاحبان وہ تقاریر جو ہمیں وہ بھیجتے ہیں تاکہ اس کی تصحیح کریں۔ تو اب کیا طریقہ ہے؟ یعنی یہ رپورٹ جو ہے اب بھی ان کو بھیجے جائیں گے تصحیح کے لئے؟

جناب چیئرمین: کن کو؟ کن کو؟

صاحبزادہ صفی اللہ: یہ جو ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ان کو نہیں دی جائیں گی۔ آپ کو دی جائیں گی۔

صاحبزادہ صفی اللہ: اچھا۔

جناب چیئرمین: آپ سب کو، ***Cross- examination*** کی۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ تصحیح کے لئے یہ رپورٹر جو رپورٹ کرتے ہیں تقریروں کو، تو ان کو بھی دی جائیں گی تاکہ وہ تصحیح کریں اپنے اپنے؟

جناب چیئرمین: نہ، نہ۔ ***No, no. This is the privilege of the members.***

صاحبزادہ صفی اللہ: ہاں! یہ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ہاں! ***Members only.***

صاحبزادہ صفی اللہ: میں بھی......

[56] جناب چیئرمین: ممبرز کا یہ پرویلج ہے، صرف ممبرز کا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی کریں گے؟

جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔ اس میں یہ کریں گے کہ ہم خود اس کو *Correct* کر لیں گے۔ ریکارڈ کو ٹیپ کے ذریعے۔ اس کے بعد ممبرز میں تقسیم کر دیں گے۔

Should I call the delegation.

Moulana Syed Mohammad Ali.

مولانا سید محمد علی رضوی: سوالوں سے پہلے ایسا موقع دے دیا جاتا کہ وہ اپنے سوال کی پوری طرح تشریح سنا دیتے، اس کے بعد ان سے اسی انداز سے پوچھا جاتا تو تکلیف نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman: *I think the method is being properly practised.* چونکہ کئی *Questions* ایسے ہوتے ہیں جن میں آدھا سوال کیا جاتا ہے۔ آدھا جواب لیا جاتا ہے۔ *and then skip over to another question.*

مولانا سید محمد علی رضوی: ان کے سامنے نہیں۔

Mr. Chairman: *They may be called.* اچھا ان کو بلا لیں۔

TIMINGS OF SITTINGS FOR THE CROSS-EXAMINATION

Mr. Chairman: *We will sit upto 1:30... (Interruption)....* جی! کس کا جی؟ *10:30 to 11:30 in the morning and then 12:30 to 1:30 and then from 6:00 to 7:15 and then from 8:00 to 9:30.*

(**جناب چیئرمین:** ہم دوپہر ڈیڑھ بجے تک بیٹھیں گے۔ صبح ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک۔ پھر ساڑھے بارہ سے ڈیڑھ بجے تک۔ پھر شام کو چھ سے سوا سات بجے تک اور پھر آٹھ سے رات نو یا ساڑھے نو تک۔

ایک رکن: *9:30*؟

جناب چیئرمین: ہاں! ایک ایک گھنٹے کا یا سوا سوا گھنٹے کا۔ پھر بریک ہوتا رہے گا۔

(The Delegation entered the Chamber)

----

[57]CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, Sir, you agree that a Christian boy or girl, who has applied for admission to a Medical College, should not be deprived of his right of admission because of false declaration of a Muslim boy?*

(جناب یحیٰی بختیار: تو کیا جناب! آپ کو اتفاق ہے کہ ایک عیسائی لڑکا یا لڑکی جس نے میڈیکل کالج میں داخلے کے لئے درخواست دی ہے۔ اس کو داخلے کا حق حاصل ہے اور اس کو محروم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس نے مسلمان ہونے کا جھوٹا ڈکلریشن دیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *That is an exceptional case and exception can only prove the rules. They are not converted into a general rules.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ایک غیر معمولی نوعیت کا کیس ہے۔ استثنیات سے تو صرف اصول ثابت ہوئے ہیں جو کہ عام ضوابط میں تبدیل نہیں ہوسکتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I request you, Sir, that if, in such a case, the Principal finds that the declaration is false, he should or should not interfere, he should or should not question that?*

(جناب یحیٰی بختیار: جناب! عرض یہ ہے کہ کیا ایسے کیس میں جب کہ پرنسپل کو علم ہو جائے کہ ڈکلریشن جھوٹا ہے تو کیا وہ مداخلت کرے یا نہ کرے۔ کیا وہ سوال جواب کرے یا نہ کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *If one is sure. And one seldom is.*

(مرزا ناصر احمد: ہاں اگر اس کو بالکل یقین ہو جو کہ شاذ نادر ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Just I presume that the*

Principal is sure. Of course, if he is false, then the question does not arise. If the Principal knows that the declaration is false ....

(جناب یحییٰ بختیار: میں فرض کرتا ہوں کہ پرنسپل کو یقین ہے۔اگر اس کو یقین نہیں ہے تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔اگر اسے علم ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If he is sure, then justice must be done.*

(مرزاناصر احمد: اگر اس کو یقین ہے تو انصاف کیا جانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So you agree?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ اس بات سے متفق ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *But I am .... I agree with it. but I want to add that such exceptions can only prove the rule.*

(مرزاناصر احمد: میں متفق ہوں۔مگر یہ اضافہ کرتا ہوں کہ ایسے غیر معمولی کیس صرف ضابطہ کو ثابت کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then, Sir, whether you call it an exception or something which has happened quite often, but you will kindly agree that this freedom to announce ....*

(جناب یحییٰ بختیار: خواہ آپ اس کو غیر معمولی طور پر پیدا ہونے والا وقوعہ کہیں یا ایسا اکثر وقوع پذیر ہوتا رہتا ہو۔کچھ بھی ہو۔آپ مانتے ہیں کہ اس نوعیت کی آزادی......)

Mirza Nasir Ahmad: *In certain exceptional cases, Yes.*

(کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے)

(مرزاناصر احمد: ہاں! خاص خاص چند کیس ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... this freedom to*

announce what one's religion is, is not absolute; there are some qualification.

(جناب یحییٰ بختیار: اس نوعیت کی آزادی کہ ایک شخص اپنے مذہب کے اعلان میں آزاد ہے۔ایسی آزادی کو مطلق تصور نہیں کیا جائے گا)

[58]***Mirza Nasir Ahmad:*** *It is absolute; and this exception proves that it is absolute.*

(مرزاناصراحمد: بالکل مطلق اور قطعی تصور کیا جائے گا۔ یہ استثناء ثابت کرتا ہے کہ ایسا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *There could be circumstances when a declaration could be false.*

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ ڈکلریشن جھوٹا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *There could be circumstances which could be considered as exceptional.*

(مرزاناصراحمد: اور ایسے حالات بھی ہوسکتے ہیں جن کو غیر معمولی طور پر ہونے والا وقوعہ کہا جاسکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But even if exceptional, what will be your ordered action? The court should interfere when the court finds out? Supposing the Christian boy goes and files a writ petition.*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر غیر معمولی طور پر ہونے والا وقوعہ بھی ہے۔ پھر بھی آپ اس پر کیا حکم لگائیں گے۔کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ کورٹ کو مداخلت کرنی چاہئے۔(رکاوٹ) فرض کریں وہ عیسائی لڑکا جا کر رٹ پٹیشن دائر کردیتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *It depends on the discretion....*

(مرزاناصراحمد: یہ مرضی پر منحصر ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No question of discretion, if*

the evidence comes on the record that the boy, who applied and pretends to be a Christian, is in fact a Muslim ....

(جناب یحییٰ بختیار: مرضی کا کوئی سوال نہیں۔اگر یہ شہادت آتی ہے کہ جس لڑکے نے درخواست دی ہے وہ جھوٹ موٹ عیسائی بن بیٹھا ہے۔مگر دراصل ہے مسلمان اگر اس نے کورٹ میں تسلیم کر لیا کہ میں مسلمان ہوں۔لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ کوئی میرے اسلام پر اعتراض نہیں کر سکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *But if he ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *And if he admits in the court that I am a Muslim but nobody can question my right to declare?*

Mirza Nasir Ahmad: *If we come to that extent, my reply is in the negative.*

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ اس انتہاء تک جاتا ہے تو میرا جواب نفی میں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Even then we should not interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو پھر بھی ہم مداخلت نہ کریں؟)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *Should not interfere.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Christian boy should be deprived of his right?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور عیسائی لڑکا اپنے حق سے محروم ہو جائے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *I don't know. We should not question his profession.*

(مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں ہمیں اس کے اعتراف پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Anybody can declare?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کیا ایک شخص صرف ڈکلیئر کر دے اور وہ اس کے لئے کافی ہے)

[59]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Anybody can declare; and that is enough in the ordinary circumstances of the case.***

(مرزا ناصر احمد: کوئی شخص بھی ڈکلیئر کردے اور کیس کے معمولی حالات میں وہ کافی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***A court should not interfere, the Government should not interfere, the Principal sohould not interfere?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا کورٹ کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔کیا حکومت کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔کیا پرنسپل کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***The example that is before us is that he does not go to the court but goes to the Principal.***

(مرزا ناصر احمد: جو مثال ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ وہ کورٹ کو نہیں جاتا بلکہ پرنسپل کو جاتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but supposing, as I said, the boy files a writ petition in the High Court. The Principal does not question, as you say it is his ritght.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ وہ ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کرتا ہے۔پرنسپل اعتراض نہیں کرتا بقول آپ کے اس کا حق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***If the petition goes to the High Court, then the judge will decide on the evidence he receives.***

(مرزا ناصر احمد: اگر پٹیشن کورٹ کو جاتی ہے تو جج اس شہادت پر فیصلہ کرے گا جو اس کو دستیاب ہوتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes, will the judge be in a***

position to decide on evidence or should the declaration be sufficient? He says, 'no'. He declares that is enough, that is the fundamental right.

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! تو کیا جج شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا یا اس شخص کا ڈکلیریشن کافی ہے جو اس نے پیش کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ڈکلیریشن کافی ہے اس بناء پر کہ یہ اس کا بنیادی حق ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** If the evidence shows that he does not really declare himself to be of such a religion, then the judge would decide according to the evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: میں جانتا ہوں کہ اگر شہادت یہ ظاہر کرتی ہے کہ واقعی وہ اس مذہب سے نہیں ہے۔ جس کا اس نے ڈکلیئر کیا ہے تو اس صورت میں جج شہادت کی بنیاد پر فیصلہ دے گا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Then it means that if it is false, the judge will interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی ہوئے کہ اگر ڈکلیریشن جھوٹا ہے تو جج مداخلت کرے گا)

***Mirza Nasir Ahmad:** It means that the judge will decide according to evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: اس کے معنی یہ ہوئے کہ جج فیصلہ کرے گا شہادت کی مناسبت سے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes. Then it means that the judge has the right to interfere then. I am asking that in settling the question of Principal---- can anybody interfere in such a right?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی یہ ہوئے کہ جج کو مداخلت کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ کیونکہ سوال اصول کا آ جاتا ہے تو کیا ایسے حق سے کوئی متصادم ہو سکتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Well. I am afraid, what I*

comprehend and I might be wrong, that you are giving an exceptional example, not the law.

(مرزا ناصر احمد: مجھے افسوس ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک غیر معمولی نوعیت کی مثال لے رہے ہیں اور قانون کی نہیں)

[60]**Mr. Yahya Bakhtiar:** *Sir, I will give you more examples, but I am just clarifying the position as ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اچھا جناب! میں مزید آپ کو مثالیں پیش کرتا ہوں۔ پوزیشن کی مزید تصریح کرتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *If the case goes to the judge, he must decide according to the evidence he receives.*

(مرزا ناصر احمد: جج کی جہاں تک بات ہے تو اس کو تو فیصلہ شہادت کے مطابق کرنا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, if he comes ....*

Mirza Nasir Ahmad: *That's the law.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, if he comes to the conclusion that this declaration is false ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر جج اس نتیجہ پر آتا ہے کہ ڈیکلریشن جھوٹا......)

Mirza Nasir Ahmad: *If he comes to the conclusion, then he decides according to his discretion; then God will deal with him.*

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ نتیجہ پر آتا ہے اور پھر اپنی مرضی پر فیصلہ کرتا ہے تو پھر خدا اس کو سمجھے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You think there should he no law on the subject?*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ سمجھتے ہیں کہ قانون کی پاسداری نہ ہو)

Mirza Nasir Ahmad: *This is not a question of law. This is a question of exception in a law.*

(مرزاناصراحمد: یہاں قانون کا سوال نہیں ہے۔ یہاں سوال ہے قانون میں استثناء کا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, in all these forms they say that: "I hereby declare that these facts given in the form are correct and true to the best of my knowlege." There is a sort of affidavit; complete declaration is given.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان داخلہ فارم میں وہ ڈکلیئر کرتا ہے: ''میں ڈکلیئر کرتا ہوں کہ جوامور واقعہ اس میں درج ہیں وہ درست ہیں اور میری معلومات کے مطابق سچے ہیں۔'' یہ ڈکلیئریشن ایک نوعیت کا حلف نامہ ہوتا ہے۔ مکمل ڈکلیئریشن دیا جاتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Let us take another example. If a person declares that he is a Muslim and believes in five fundamentals of Islam, the "Arkan-i-Islam" but he doesn't perform Haj even when he can possibly do that, and he doesn't pay any Zakat, would you believe in the profession?*

(مرزاناصراحمد: یہ مثال لیں کہ اگر ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں۔ ایمان رکھتا ہے۔ لیکن نہ وہ نماز پڑھتا ہے نہ رمضان کے روزے رکھتا ہے، نہ حج کرتا ہے۔ جب کہ وہ شاید ایسا کر سکتا ہے اور نہ زکوٰۃ دیتا ہے تو کیا وہ اپنے دعوے میں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I will draw your attention to a chapter in Muslim history. Those Muslims who refused to pay Zakat- I mean Ansars and Muhajereen both- and refused to pay, they were Munkrain of Zakat, were they not deprived of their right to be called Muslims and Jehad was ordered against them?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں آپ کی توجہ اسلامی تاریخ کے ایک باب کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ ان مسلمانوں کی جنھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ انصار اور مہاجر

دونوں......اور ادائیگی سے انکار کر دیا۔ زکوٰۃ کے منکرین۔ کیا ان کو اس حق سے کہ ان کو مسلمان کہا جائے، محروم نہیں کر دیا گیا تھا اور ان کے خلاف جہاد کا حکم نہیں دیا گیا تھا)

[61]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***No. There are two things, let me clarify this; one thing is not to pay zakat, the other is to declare that ....***

(مرزا ناصر احمد: نہیں! یہاں دو باتیں ہیں۔ میں واضح کرتا ہوں۔ دونوں ایک نہیں ہیں۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا اور دوسری طرف اعلان......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Munkareen, I said.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں منکرین)

Mirza Nasir Ahmad: ***Munkareen?***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

Mirza Nasir Ahmad: ***Two things: one is zakat, the other one is just the act, you know, doesn't pay.***

جو شخص زکوٰۃ کا انکار کرتا ہے وہ اسلام کے پانچ ارکین میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اس واسطے وہ مسلمان نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but ....***

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ شخص انکار نہیں کرتا، میں نے یہ مثال دی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ کہتا ہے کہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ نماز پڑھنی ضروری ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ رمضان میں روزے رکھنے ضروری ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ اگر طاقت ہو اور حالات ہوں اجازت دیتے تو حج کرنا ضروری ہے، اس کے باوجود وہ نماز نہیں پڑھتا یا اور روزے نہیں رکھتا یا اور زکوٰۃ نہیں دیتا یا اور حج نہیں کرتا تو باوجود اس عملاً پانچوں چیزوں سے انکار کے ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: مگر اگر وہ کہے میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں، یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں......

مرزا ناصر احمد: اگر وہ شخص جو ***Profess*** کرتا ہے......

[62]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** نہیں ***but ....***

مرزا ناصر احمد: اسلام میں اور ***Believe*** کرتا ہے، ***He declares that he believes in five fundamentals ....***

Mr. Yahya Bakhtiar: No, Sir, I said ''منکر ہو'' ***who refuses, who doesn't accept the concept of zakat or who denies it.***

مرزا ناصر احمد: یہ پانچ ارکان ہیں ناں: کلمہ شہادت کا پڑھنا، نماز پڑھنا، رمضان میں روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو، ان پانچ میں سے کسی ایک کو منسوخ قرار دیتا ہے وہ انکار کر رہا ہے اپنے اسلام سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر اس کو......

مرزا ناصر احمد: اسلام سے انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان نہیں رہا؟

مرزا ناصر احمد: مسلمان نہیں رہا۔ اس نے اعلان کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کون ***Decide*** (اعلان) کرے گا؟

مرزا ناصر احمد: اس نے خود ***Decide*** (اعلان) کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ کہتا ہے ''میں مسلمان ہوں'' اس کے باوجود؟

مرزا ناصر احمد: وہ کہہ ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر وہ کہے؟

مرزا ناصر احمد: ان لوگوں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: It is not a rare case. It has happened in the history.

[63]***Mirza Nasir Ahmad: And if he says it, he must be sent to a mental hospital.***

وہ پاگل آدمی ہے جو یہ کہے گا کہ میں **Believe** تو نہیں کرتا روزوں میں، میں نماز میں **Believe** نہیں کرتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ کہے مرزا صاحب! کہ میری **Interpretation** کے مطابق زکوٰۃ بالکل غلط ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ **Particular Circumstance** میں تھا اس لئے میں اس سے منکر ہوں، وہ بھی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخص عملاً کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کی ان تمام آیات کو منسوخ سمجھتا ہوں جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں قرآن کریم میں۔ ایسے شخص کو آپ کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں جو خود اپنے کافر ہونے کا اعلان کر رہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں کہتا۔ وہ خود یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اور قرآن کو نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا۔

I am giving you an extreme example. Supposing an man says that: "I am a Muslim but I don't believe in the Holy Prophet" ....

مرزا ناصر احمد: میرے دل میں آپ کا اور اس سارے ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ آپ اتنی **Extreme** کی مثالیں نہ دیں۔ کیونکہ ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب!

I am not being disrespectful. I hope you will not consider that I am being disrespectful. I have got all the regard for you. I know you are defending a cause, and you know I am performing a duty. But please see these are not extreme examples. Sometimes we have to go to the extreme to clarify the position.

---

[1] غصہ ہو گئے، برا منا گئے۔ مگر اپنے طرز عمل پر غور نہیں فرمایا۔

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی بے احترامی کا مظاہرہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ خیال نہیں کر رہے ہوں گے کہ میں بے احترامی کر رہا ہوں۔ میں آپ کا ہر ممکن احترام کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ آپ بھی ایک نصب العین کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور آپ کو علم ہے کہ میں بھی ایک فرض بجالا رہا ہوں۔ لیکن آپ دیکھیں کہ یہ مثالیں انتہائی نوعیت کی نہیں ہیں اور بعض وقت صورتحال کی توضیح کے لئے انتہاء تک جانا پڑتا ہے)

(ارکان اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے)

[64] مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ پھر میرا جواب یہ ہے کہ جو شخص پانچ جو ارکان اسلام کے ہیں، ارکان اسلام جو ہیں، ایک تو کلمہ شہادت ہے، وہ تو پڑھے گا ہی وہ، وہ تو **Fundamental** بنیادی ہے، اصل ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم نے، جس شکل میں اسلام نے نبی کریم میں، نبی اکرم ﷺ کی سنت نے نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور رمضان میں روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور زکوٰۃ دینے کا ارشاد فرمایا اور حج کرنے کا ارشاد فرمایا، ان پر ایمان کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن عملاً وہ کسی ایک کا بھی پابند نہیں۔ جس طرح ہم اس کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......نہیں، نہیں، میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جس طرح ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں، اسی طرح وہ شخص جو ان میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے ہمیں اس کو غیر مسلم کہنا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی کو غیر مسلم کہیں باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ خود اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان نہیں، جو کہتا ہے نماز جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ اعلان نہ کرے؟ مرزا صاحب! اگر وہ اعلان نہ کرے؟

مرزا ناصر احمد: وہ اپنے عمل سے انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ نے اس دن اعلان فرمایا کہ بہتر (۷۲) فرقے ہیں، تہتر (۷۳)، چوہتر (۷۴) پچھتر (۷۵) فرقے آ جاتے ہیں۔ ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ جی ہم روزے کو ضروری نہیں سمجھتے ان ارکان میں سے۔

مرزا ناصر احمد: ہوسکتا ہے کہ آ جائے۔ مگر نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر نہیں دی ہمیں۔

[65] جناب یحییٰ بختیار: تو اگر بہتر (۷۲) فرقے مل کے کہہ دیں کہ نہیں، یہ ایک جز ہم نہیں مانتے۔ یہ ایک شرط جو ہے ضروری نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ جن پر اسلام کی بنیاد ہے اور جو شخص...

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......نہیں جی، میرا مطلب صرف یہ ہے۔

I am just asking you. If anybody denies one of the essentials of Islam....

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو آپ سے صرف یہ کہہ رہا ہوں۔ اگر شخص ضروریات اسلام میں سے منکر ہے)

مرزا ناصر احمد: میں، میں نے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... can you declare him as a non- Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا (ضروریات دین میں سے ایک کے انکار کرنے والے کو) آپ مسلمان کہہ سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: جو شخص ان پانچ ارکان میں......میرا جواب یہ ہے......جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک یا زائد کا اعلان کرتا ہے کہ اس کو صحیح مانتا ہی نہیں اور یہ اسلام کا حصہ نہیں، میرے نزدیک اس نے خود کو عملاً کافر قرار دے دیا۔ کسی اور کو ضرورت ہی نہیں کچھ کہنے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی!

ابھی میں پھر وہ سٹوڈنٹ کے معاملے پر جا رہا ہوں۔

I would not take that example because you call it an extreme example.

Now, Sir, you know that, in Saudi Arabia non-Muslims are not allowed to visit the holy places .... Mecca and Madina. Supposing a Jew in Holand or Belgium is engaged by the Israeilies as their spy and then he makes a declaration and obtains a passport that he is a Muslim. I

don't think it will be an extreme example because people have ....

(میں وہ مثال نہیں دہراتا کیونکہ آپ اس کو ایک انتہائی مثال کہتے ہیں۔اب جناب آپ کو علم ہے کہ سعودی عرب میں غیر مسلموں کو مقامات مقدسہ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔مکہ اور مدینہ۔فرض کریں ہالینڈ یا بلجیئم کے ایک یہودی کو اسرائیلی اپنا جاسوس مقرر کرتے ہیں اور وہ ایک ڈکلیئریشن کرتا ہے جس کی بناء پر اس کو مسلمان ہونے کا پاسپورٹ مل جاتا ہے۔یہ مثال تو میں سمجھتا ہوں۔آپ اس کو انتہائی مثال نہ سمجھیں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, it is not.*

(مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Can his authority be questioned?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اس کی اتھارٹی (اعلان) پر سوال جواب ہوسکتا ہے؟)

[66]***Mirza Nasir Ahmad:*** *He would be arrested as a spy.*

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جاسوس کے وہ گرفتار کیا جائے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *After enquiry?*

(جناب یحییٰ بختیار: تفتیش کے بعد)

Mirza Nasir Ahmad: *He would be arrested as a spy.*

(مرزا ناصر احمد: بحیثیت جاسوس کے وہ گرفتار کیا جائے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *But the question does not arise. Whether he is Muslim or not.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ مسلمان ہے یا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am asking you a*

simple question, how will he be arrested? Somebody has to enquire into the declaration whether it is ture or false.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے ایک سیدھا سا سوال کر رہا ہوں۔ کیونکہ وہ گرفتار ہوگا تا کہ وقتیکہ کوئی اس کے اعلان میں تفتیش نہ کرے کہ جھوٹا ہے یا سچا ہے اس کا اعلان)

Mirza Nasir Ahmad: *When it is proved that he entered the holy place, or that Government area, that Saudi country, with the intention of spying on that country, when it is proved, he would be arrested as a spy, not as a non-Muslim.*

(مرزا ناصر احمد: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ شخص مقامات مقدسہ میں داخل ہو گیا ہے یا سعودی حکومت کے اس حصہ میں اس ملک کے خلاف جاسوسی کرے۔ جب اس کی جاسوسی ثابت ہو جائے گی تو وہ بوجہ جاسوسی پکڑا جائے گا نہ کہ بوجہ غیر مسلم ہونے کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I will give you another example. Supposing a Journalist out of curiosity, a Christian out of curiosity to see what these Muslims are doing there, he obtains a passport in which he makes a false declaration that he is a Muslim, and wants to see Mecca and Madina ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسری مثال دیتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک صحافی تجسس میں یا ایک عیسائی اس اشتیاق میں یہ دیکھنے کے لئے کہ وہاں مسلمان کیا کرتے ہیں۔ پاسپورٹ حاصل کرتا ہے۔ جس میں وہ غلط ڈکلیئر کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مکہ اور مدینہ کی زیارت......)

Mirza Nasir Ahmad: *He would be arrested for submitting a false declaration not as a non-Muslim.*

(مرزا ناصر احمد: وہ بوجہ غلط ڈکلیئریشن کے گرفتار ہوگا نہ کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Who is going to question that the declaration is false or not?*

(جناب یحییٰ بختیار: کون پوچھے گا کہ ڈکلیئریشن جھوٹ ہے یا سچ)

***Mirza Nasir Ahmad:** False declaration.... not his profession.... he would be arrested for submitting a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: غلط ڈکلیئریشن اس کا بیان ہے۔ غلط جھوٹ ڈکلیئریشن کی بناء پر وہ گرفتار ہوگا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, Sir, the point is that somebody can question his declaration if he says, "I am a Muslim?"*

(متعلقہ اتھارٹی کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کی تفتیش کر سکتی ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: سوال یہ ہے کہ کوئی شخص پوچھ تو سکتا ہے۔ اس کے ڈکلیئریشن کو اگر وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority concerned, of course.* (مرزا ناصر احمد: متعلقہ اتھارٹی ہی پوچھے گی، ظاہر ہے)

[67]***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, then you agree that some authority, is there who can question a declaration about religion?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ مانتے ہیں نہ کہ ایک اتھارٹی ہے جو ڈکلیئریشن کے بارے میں پوچھنے کی مجاز ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** The authority which is concerned with a man who submits a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: جو اس سے متعلق ہے جس نے جھوٹا ڈکلیئریشن دیا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, ...*

***Mirza Nasir Ahmad:** Yes, of course.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is exactly what I say,*

Sir, that you agree that this right to announce what one's religion is, or the declaration what one's religion is, is subject to restriction?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں بھی تو یہی کر رہا ہوں۔ آپ کو تسلیم ہے کہ صحیح ہے۔ اب رہا سوال اس کا کہ اس کا مذہب کیا ہے یا مذہب کے بارے میں اس کا کیا ڈکلیئریشن ہے اس پر پابندی کا اطلاق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *That is something else.... false declaration. To submit a false declaration, which is proved by investigation by the authority competent to do that, this is someting else.*

(مرزا ناصر احمد: وہ دوسری بات ہے۔ غلط ڈکلیئریشن کرنا۔ ایک غلط ڈکلیئریشن کرنا۔ جس کو مجاز اتھارٹی تفتیش سے جھوٹ ثابت کر دے۔ یہ دوسری بات ہوئی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no. I will ask you again. Sir, I think I have not made myself clear. Do you agree that if a person makes a false declaration or any kind of declaration, somebody else has an authority to examine it, enquire into it, question it, about his religion? If I fill in a form....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں پھر اپنا سوال دہراتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں میں نے شاید اپنے مدعا کو صاف بیان نہیں کیا۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ ایک شخص جھوٹا ڈکلیئریشن کرتا ہے یا کسی قسم کا ڈکلیئریشن تو کوئی کوئی شخص یا اتھارٹی اس کی مجاز ہے کہ اس میں انکوائری کرے۔ سوال جواب کرے۔ اس کے مذہب کے بارے میں اگر فارم میں اس کا تذکرہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, not about his religion, but about his declaration.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں مذہب کی نہیں۔ صرف اس کے ڈکلیئریشن کے بارے میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, in the declaration a falsehood lies in the fact that he is not a Muslim and he says that he is a Muslim.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں۔ ڈکلیئریشن میں ایک جھوٹ موجود ہے کہ وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں اور وہ مسلمان نہیں ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *The authority is concerned with the declaration, not with his faith.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی کا تعلق اس کے ڈکلیئریشن سے ہے نہ کہ اس کے مذہب سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, the authority is concerned that no non-Muslim should get in there.*

(جناب یحییٰ بختیار: اتھارٹی کا تعلق یہ ہے کہ اس کو فکر ہے کہ کوئی غیر مسلم وہاں داخل نہ ہو جائے)

Mirza Nasir Ahmad: *The authority is concerned with the man who submits a false declaration.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی کا مقصد اس شخص سے ہے جس نے غلط ڈکلیئریشن دیا ہے)

[68]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes, because he is not a Muslim and he is entering.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہے اور داخل ہو رہا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Whatever the case might be.*

(مرزا ناصر احمد: جو بھی صورت ہو......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So ....*

Mirza Nasir Ahmad: *.... we are least concerned. He declares himself a Muslim, he declares that he represents one of the very big firms who are doing some construction work in Saudi Arabia; he can do this; he can do that.*

(مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس ایک فہرست ہے۔ وہ شخص اپنے آپ کو مسلمان ڈکلیئر کرتا۔ وہ ڈکلیئر کرتا ہے کہ میں ایک بڑی تعمیراتی فرم جو سعودی عرب میں کنسٹرکشن کا کام کر رہی ہے نمائندہ ہوں۔ یہ بھی کر سکتا ہے وہ بھی کر سکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but ....*

Mirza Nasir Ahmad: *He has to be questioned about the declaration which he makes ....*

(مرزا ناصر احمد: اس سے سوال جواب ہوگا۔ اس ڈکلیئریشن کے بارے میں نہ کہ اس کے مذہب کے بارے میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, ...*

Mirza Nasir Ahmad: *.... which he makes to the authority, not about the faith which he has got.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I put it in a different language. If a person goes to Saudi Arabia, who in fact, is a Christian or a Jew ....*

(جناب یحیٰی بختیار: میں دوسرے الفاظ میں کہتا ہوں۔ ایک شخص سعودی عرب جاتا ہے اور وہ دراصل ہے عیسائی یا یہودی)

Mirza Nasir Ahmad: *But how do you know?*

(مرزا ناصر احمد: آپ کو کیسے معلوم؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *In fact, I said.*

(جناب یحیٰی بختیار: میں نے دراصل کہا۔ یہ مفروضہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, ...*

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is presumed. So, when ....*

Mirza Nasir Ahmad: *First you persume it. Then you put that gentleman before a court.*

(مرزا ناصر احمد: اوّل آپ فرض کرتے ہیں پھر آپ اس شخص کو کورٹ میں لے جاتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes, that is what I say that it is presumed. It is a fact .... I am not talking personally of doubtful cases .... It is a fact that a person is a Christian or a Jew. But he says that since I have declared in my form that I***
69
am a Muslim, nobody should question my declaration; this is my human right.

(جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مفروضہ ہے۔ یہ امر واقعہ ہے۔ میں کسی شبہ والے کیس کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ واقعہ ہے کہ ایک شخص عیسائی ہے یا یہودی لیکن وہ کہتا ہے کہ چونکہ میں نے اپنے فارم میں مسلمان ہونا ڈکلیئر کیا ہے۔ کوئی شخص میرے ڈکلیئریشن کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ یہ میرا انسانی حق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***What is the intention of goings there? Spying?***

(مرزا ناصر احمد: وہاں جانے کی نیت کیا ہے۔ جاسوسی؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, not spying.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جاسوسی نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Curiosity?***

(مرزا ناصر احمد: تجسس، شوق؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Out of curiosity, sight seeing. He knows that this is a very old and ancient religious centre and he would like to see it. But he knows that except Muslim nobody else is allowed ....***

(جناب یحییٰ بختیار: شوق کی بناء پر۔ سیر تفریح۔ اسے معلوم ہے کہ یہ ایک قدیم مذہبی سنٹر ہے اور وہ اس کو دیکھنے کا مشتاق ہے۔ لیکن یہ بھی وہ جانتا ہے کہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو اجازت نہیں ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *In that case a conducted tour should be arranged to take him arround to see the old places and satisfy his curiosity.*

(مرزا ناصر احمد: ایسی صورت میں سیاحوں کی جماعت کا کسی رہبر کی معیت میں انتظام ہونا چاہیئے جو اس کو تمام پرانی جگہ دکھائے اور اس کا شوق پورا کرے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, if he is not that all important that is should be arranged, supposing he makes a declaration of this sort, can U.N. Charter help him? Can he say that the Charter gives him the right to declare himself as a Muslim and nobody ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہ اتنا اہم نہیں ہے کہ باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ فرض کریں وہ اس نوعیت کا ڈکلیئریشن کرتا ہے اور اقوام متحدہ کا قانون اس کی مدد کرتا ہے۔ کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ قانون اس کو اپنے کو مسلمان کہنے کا حق دیتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Every Law, constitutional of otherwise pre-supposes good intentions.*

(مرزا ناصر احمد: ہر قانون دستوری، غیر دستوری، نیک نیتی پر شروع ہی سے مبنی ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Exactly. That is what I was going to say. So you say that I announce I am a Muslim, I decide I am a Muslim, I declare I am a Muslim? That means that the declaration must be honest, must be bonafide, must be made in good faith.*

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل! یہی بات میں کہنا چاہ رہا تھا۔ جب آپ کہتے ہیں کہ میں اعلان کرتا ہوں میں مسلمان ہوں میں طے کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ میں ڈکلیئر کرتا ہوں میں مسلمان ہوں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ میرا ڈکلیئریشن ایماندرانہ ہونا چاہیئے۔ سچ مچ اصلی ہونا چاہیئے۔ نیک نیتی پر مبنی ہونا چاہیئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, I declare that I dont't submit any false declaration .....*

(مرزاناصراحمد: جی ہاں! میں نے ڈکلیئر کیا ہے۔ میں جھوٹے ڈکلیئریشن نہیں دیا کرتا......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no. So, anybody who makes the declaration ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ تو کسی کو جو اعلان کرتا ہے......)

[70]***Mirza Nasir Ahmad:*** *.... I am not telling lies, so many declaration ....*

(مرزاناصراحمد: میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ اس لئے میرے ڈکلیئریشن......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I am not talking about any particular person but anybody.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں سر۔ میں کسی مخصوص شخص کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ کوئی بھی ہوسکتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, anybody.*

(مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں۔ کوئی بھی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *If he makes a declaration honestly, in good faith, only then a fundamental right is given to him, not if he makes if falsely, with ulterior motive, in bad faith, then the fundamental right is not for him. You agree with this proposition?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں کسی مخصوص شخص کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ اگر وہ ایماندرانہ ڈکلیئریشن کرتا ہے۔ نیک نیتی کے ساتھ تو صرف اتنی صورت میں اس کو بنیادی حق کی مدد حاصل ہے اور اگر وہ جھوٹ بول رہا ہے در پردہ مقاصد کے لئے بدنیتی کے ساتھ تو اس کو بنیادی حق کا سہارا حاصل نہیں ہے۔ میری اس تجویز سے آپ متفق ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I agree that exception can only prove the rule.*

(مرزا ناصر احمد: میں اس سے متفق کہ استثناء سے صرف اصول ثابت ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, not exception. It is the general proposition.***

(جناب یحییٰ بختیار: استثناء کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ عمومی اصول ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***This is my answer.***

(مرزا ناصر احمد: یہی میرا جواب ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***A declaration that "I am a Muslim", I say, if I make it in good faith, if should be accepted?***

Mirza Nasir Ahmad: ***If I make ....***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If I make it in good faith?***

Mirza Nasir Ahmad: ***That means that I am honest to God. That is what I mean by this that if I make this in good faith, I am honest to God.***

(مرزا ناصر احمد: کہ ایک ڈکلیئریشن ہے۔ جس میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ اگر میں نیک نیتی سے کہتا ہوں تو اس کو قابل قبول سمجھنا چاہئے اور اگر میں بدنیتی میں کہتا ہوں تو اس کے معنی ہوئے کہ میں نے خدا کے ساتھ بے ایمانی کری۔ یہ معنی ہیں اس کے کہ اگر میں یہ ڈکلیئریشن نیک نیتی سے دیتا ہوں تو میں خدا کا ایماندار ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but if I give an extreme example that the man was not honest to God or to the man?***

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو انتہائی بات یہ کہتا ہوں کہ وہ شخص نہ خدا نہ آدمی کا کسی کا بھی سچا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***The extreme examples are exceptions and the exceptions can only prove the rule, that is the point.***

(مرزا ناصر احمد: یہ انتہائی باتیں سب مستثنیات ہیں اور استثناء صرف قاعدے کو

ثابت کرتا ہے۔نکتہ یہ ہے)

[71]***Mr. Yahya Bakhtiar:** They may or may not. But here a Christian boy is deprived of his seat if we accept your first proposition. But if we accept your second proposition, wherein you say that it should be made honestly, then the boy will not be deprived of his seat, but then the Principal will interfere.*

(جناب یحییٰ بختیار: نکتہ کی بات ہو یا نہ ہو۔مختصر یہ کہ اگر ہم آپ کی بات قبول کر لیں تو ایک عیسائی لڑکا اپنی سیٹ سے محروم رہ جائے گا۔ہاں اگر آپ کی دوسری بات مان لی جائے جو کہ آپ کہتے ہیں کہ ایماندرانہ ہونی چاہئے۔تب وہ عیسائی لڑکا اپنی سیٹ سے محروم نہ ہوگا اور پرنسپل مداخلت کرے گا)

***Mirza Nasir Ahmad:** Is he?*

وہ جو ہیں پرنسپل صاحب،ان سے غلطی نہیں ہوسکتی؟

جناب یحییٰ بختیار: غلطی تو ہر ایک سے ہوسکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ان سے بھی ہوسکتی ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am talking on the basis of evidence.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں شہادت کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: *Evidence* (شہادت) جو ہے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If proved?*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر ثابت ہوجائے)

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں! *Evidence* جو ہے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If a person himself says? Sir, I am taking this example.*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص خود کہتا ہے کہ میں بات کر رہا ہوں یہ اک مثال ہے جناب)

Mirza Nasir Ahmad: *This is a common fact you know in our courts; quite a few people are sent to the gallows without any murder committed by them,* اور *nobody to blame.*

(مرزا ناصر احمد: ہماری کچہریوں میں یہ ایک عام حقیقت ہے۔ اکثر لوگ سولی پر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ جب کہ انہوں نے قتل ہی نہیں کیا ہوتا۔ کیا کسی کو مورد الزام نہ بنائیں۔ کسی کو ذمہ دارانہ ٹھہرائیں؟ کیونکہ جج جو ہے اس نے شہادت کی رو سے کیا اور کرنا ہے۔ دیکھیں نہ جی!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I ....*

مرزا ناصر احمد: کیونکہ جو *Nobody is to blame* اس واسطے جج ہے اس نے *Evidence* کے اوپر کرنا ہے۔

[72] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی!

This is a daily thing. When boys get admission, they get domicile certificates or a certificate of permanent residence. I belong to Quetta. Now if I want ....

(یہ روز کا مشاہدہ ہے۔ جب لڑکے داخلہ لیتے ہیں وہ ڈومیسائل یا مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ میں کوئٹہ کا رہنے والا ہوں۔ لیکن اگر میں چاہوں تو......)

Mirza Nasir Ahmad: *Now I tell you this thing that this thing can never happen in America.... false declaration to secure a seat in one of the educational institutions.*

(مرزا ناصر احمد: میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ امریکہ میں کبھی ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جھوٹے ڈکلیئریشن سے کسی تعلیمی ادارے میں سیٹ مل جائے) تو ہم اپنے آپ کو اتنا ایک *Extreme example* بنانے کے لئے اتنا *Degrade* کیوں کریں اپنی قوم کے نوجوان کو کہ وہ ایسا کرے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی!

I am giving you an example. I tell you another

example. Now, if you think that degrading. For various destricts, in these colleges, some quotas are fixed for backward areas. Now Baluchistan has got about thirty seats in the Dow Medical College. And if people belonging to those areas get from the Deputy Commissioner the certificate of permanent residence and they file a declaration with it that. "I was born there and I am permanently settled in that destrict." On the basis of that they apply for admission. Now, supposing that he makes a false declaration.... and I can assure you Mirza Sahib there are many of them....

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو ایک مثال دی تھی۔ دوسری مثال دیتا ہوں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ذلیل کرتی ہے۔ یہاں کے کالجوں میں مختلف اضلاع کے لئے کوٹے مقرر ہوئے ہیں۔ کم ترقی یافتہ طبقے کے لئے۔ کوٹے مقرر ہیں۔ اب بلوچستان کی تین سیٹ ہیں ڈاؤ میڈیکل کالج میں لیکن جو لوگ اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر وہ ڈپٹی کمشنر سے مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں اور یہ ڈکلیئریشن کریں کہ میں فلاں جگہ پیدا ہوا تھا اور فلاں ضلع کا مستقل رہائشی ہوں تو اس بناء پر وہ داخلے کے لئے درخواست دے گا۔ فرض کریں وہ جھوٹا ڈکلیئریشن داخل کرتا ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں۔ مرزا صاحب کہ ان میں سے بہت کو......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and a false certificate is issued to him....* (مرزا ناصر احمد: جھوٹا سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....for a few rupees....*

(جناب یحییٰ بختیار: چند روپیوں کے عوض)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and false certificate has been issued to him ....*

(مرزا ناصر احمد: اور وہ جھوٹا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... by the District Magistrate ....* (مرزا ناصر احمد: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....on the basis of his declaration and oath he gets the certificate and he gets the admission.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس لڑکے کے جھوٹے ڈکلیئریشن کی بنیاد پر حلف کے بعد اس کو سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے اور داخلہ مل جاتا ہے)

[73]***Mirza Nasir Ahmad:*** *We should condemn his acts ....* (مرزا ناصر احمد: اس کے ان افعال کی مذمت کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know, but will the Principal of court interfere or not? Or they should enter .....*

(جناب یحییٰ بختیار: جانتا ہوں۔لیکن کیا کورٹ یا پرنسپل اس معاملہ میں مداخلت کریں گے یا وہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... because the first depends on the evidence before the court ....*

(مرزا ناصر احمد: یہ منحصر ہے شہادت پر کورٹ کے روبرو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. So it means that on evidence, if it is found false, the court can interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو معنی ہوئے کہ شہادت اگر جھوٹی پائی جاتی ہے تو کورٹ مداخلت کرسکتی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If the evidence is there, they should decide accordingly.*

(مرزا ناصر احمد: بشرطیکہ شہادت ہے۔ان کو شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کرنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That means ....*

Mirza Nasir Ahmad: *That is obvious.*

(مرزا ناصر احمد: یہ بات ظاہر ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, someone has to enquire? You give this right to somebody to enquire into the fact whether this person has made a false declaration or a true declaration?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی کو حق دے گا تحقیق کرنے کا۔ اس بات میں کہ اس شخص نے جھوٹا ڈکلیئریشن دیا ہے یا سچا)

Mirza Nasir Ahmad: *In some cases, yes.*

(مرزا ناصر احمد: چند صورتوں میں ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes?*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *In some cases, yes.*

(مرزا ناصر احمد: چند صورتوں میں ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. I do not say in every case. Normally it is not needed.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی نہیں کہتا کہ ہر صورت میں۔ بالعموم اس کی ضرورت نہیں پڑتی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I am sorry to bother you because you raised a question of fundamental right no.20 and the Constitution has got other fundamental rights also.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب میں آپ کو تکلیف دوں گا۔ کیونکہ آپ نے ایک سوال بنیادی حق نمبر ۲۰ کے بارے میں اٹھایا تھا اور دستور میں دیگر بنیادی حقوق بھی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی، جی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now. Article 18 deals with*

freedom of trade, profession end it reads:

[74] *"Subject to such qualification, if any, as may be prescribed by law, every citizen shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation and to conduct any lawful trade or business."*

Now, this is also one of the rights just like freedom or religion, freedom of trade, profession and business.

(جناب یحییٰ بختیار: دفعہ نمبر۱۸ آزادی تجارت و پیشہ سے متعلق ہے۔ الفاظ یہ ہیں:
''ان قیود کی شرط کے ساتھ اگر کوئی ہوں جو قانون مقرر کرے ہر شہری کو حق حاصل ہوگا کہ وہ کوئی جائز پیشہ یا کام اختیار کرے یا کوئی مجاز تجارت یا بزنس کرے۔''
اب یہ حق بھی ایسا ہی حق ہے جیسے کہ مذہب اختیار کرنے کا حق ہے یا تجارت کاروبار، بزنس کرنے کی آزادی کا حق ہے)

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹری کا **Profession** اختیار کرنا چاہئے اور ڈاکٹری کا اس کے پاس ڈپلومہ نہ ہو تو **Law** اسے منع کردے۔

جناب یحییٰ بختیار: منع کردے، ***Because this is subject to such qulification.*** (کیونکہ وہ ان قیود کے ساتھ مشروط ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, ...***

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب!......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Such very rational, very fundamental ....*** (مرزا ناصر احمد: اس قسم کی کوئی معقول یا بنیادی......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***.... qualification we expect from ....*** (مرزا ناصر احمد: قسم کی شرائط ہم مانتے ہیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am just trying ....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف بتانا چاہ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... to show that fundamental rights are subject to certain ....*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ بنیادی حقوق چند پابندیوں سے مشروط ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *The fundamental?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... restrictions, some qualification. They are not absolute. Now, Sir....*

(جناب یحییٰ بختیار: کچھ حدود ہیں۔ وہ مطلق العنان نہیں ہیں۔ اب جناب!)

[75]***Mirza Nasir Ahmad:*** *No, no. That means they are absolute ....*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں! وہ قطعاً مطلق ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But, Sir, ...*

Mirza Nasir Ahmad: *.... because these exceptions only prove that the rule, these exceptions you mentioned here only, prove that the rule is absolute.*

(مرزا ناصر احمد: کیونکہ یہ مستثنیات صرف ضابطہ کو ثابت کرتی ہیں۔ لیکن جو مستثنیات یہاں مذکور ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ ضابطہ مطلق کی حیثیت رکھتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, thousands of persons are not qualified; a few hundred are qualified. Only qualified can practise. So this is no exception to prove the rule. This a very strict qualification ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! ہزاروں لوگ مستند نہیں ہوتے۔ چند سو مستند ہوتے ہیں صرف مستند شخص ہی پریکٹس کر سکتا ہے تو ضابطہ کو ثابت کرنے کے لئے یہ کوئی استثناء نہ ہوا۔ یہ قطعاً سخت شرط ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *All right, let us ....*

(مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے چلئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... on medicine.***

Mirza Nasir Ahmad: ***.... not quarrel over these trifles.***

(مرزا ناصر احمد: ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ الجھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, now the next point is that the trade, it says, or business or profession is a any lawful proession, occupation or to conduct any lawful trade or business. Now, the trade and business is lawful to begin with.***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اب اگلا پوائنٹ ہے تجارت، بزنس، پیشہ۔ کیا ناجائز طریق ایک جائز کاروبار کے چلانے کے لئے صحیح ہے۔ تجارت، بزنس شروع کرنا بالکل قانونی بات ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, if I start smuggling, I cannot say that this is my fundamental right?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اگر میں سمگلنگ شروع کر دوں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا بنیادی حق ہے)

مرزا ناصر احمد: اس سے زیادہ اچھی مثال ہے جو انڈسٹری نیشنلائز ہوگئی ہے۔ اگر وہ کوئی چالاکی سے انڈسٹری ***Establish*** کرنا چاہیں تو وہ ***Illegal*** (غیر قانونی) ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But, apart from that.... Sir, I am going into a different field now.... even those trades which are lawful are subject ....***

(جناب یحییٰ بختیار: علاوہ ازیں جناب! میں دوسری اور مختلف تجارتوں کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ تمام کاروبار جو قانون میں مجاز ہیں اور مشروط......)

[76]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***They have their own moral code.***

(مرزا ناصر احمد: ہر کاروبار کے اپنے چھوٹے چھوٹے مورال کوڈ ہوتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No under the law because the law can make any trade legal or illegal. Now, selling of soap or selling of cars or selling sweats, these are lawful trades in our country at the moment. Now, Sir, you know there is a well known company.... Lever Brothers. They sell soap under the label of Lux, one of them sunlight.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں قانون کی زد سے کوئی باہر نہیں چھوٹا یا بڑا۔ اگر قانون کسی کاروبار کو غیر قانونی قرار دیتا ہے یا قانونی قرار دیتا ہے مثلاً صابن کا بیچنا، کاروں کا بیچنا، مٹھائیوں کا بیچنا۔ یہ سب ہمارے ملک میں آجکل قانونی کاروبار ہیں۔ مثلاً لیور برادرز ایک کمپنی ہے اور یہ صابن بیچتے ہیں۔ مختلف برانڈ نام میں مثلاً لکس، سن لائٹ وغیرہ)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now Sir, supposing I start business and call myself.... because everybody is free to call his business with any name, there is no restriction....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب بالفرض میں ایک کاروبار شروع کرتا ہوں اور چونکہ ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اپنے بزنس کا کوئی نام رکھے تو کیا پابندی ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *There is restriction.*

(مرزا ناصر احمد: ہے نہ پابندی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is another law. Under the fundamental rights ....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اس کے ساتھ ایک اور قانون ہے اور وہ ہے بنیادی حقوق کا ضابطہ)

Mirza Nasir Ahmad: *In the fundamental rights there is a restriction because this law.... the Constitution.... was framed for the honest people of Pakistan.*

(مرزا ناصر احمد: بنیادی حقوق کے ضابطہ میں ایک پابندی ہے نہ۔ کیونکہ یہ قانون یہ دستور ایماندار پاکستانیوں کے لئے بنایا گیا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Honest people?***

(جناب یحییٰ بختیار: ایماندار آدمی؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes, that is understood, you know.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! ظاہر ہے ایمانداروں کے لئے بنایا گیا آپ جانتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no. Supposing I say, Sir, I start business and I call myself Lever Brothers and I also produce soap and call it Lux soap, similar label, similar wraping ....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ فرض کریں میں ایک کاروبار شروع کرتا ہوں جس کا نام لیور برادرز رکھتا ہوں اور صابن کا کارخانہ لگا کر صابن کا نام لکس وغیرہ رکھتا ہوں اور ویسا ہی لیبل اور ویسا ہی اوپر کا کاغذ......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Has there been an example of this?*** (مرزا ناصر احمد: کہیں اس کی کوئی مثال ہے کہ ایسا ہوا ہو؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***There is?***

(مرزا ناصر احمد: یہاں ہے؟)

[77] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Yes, yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***So, I am asking this that we should be very careful.***

(مرزا ناصر احمد: اس لئے تو ہم کو (نقالوں) سے ہوشیار رہنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is why I am giving***

you a concrete example.

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو آپ کو ایک محسوس نوعیت کی مثال دی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, if I start selling soap in the name of Lever Brothers under their label....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر میں لیور برادرز کے نام پر صابن بیچنا شروع کر دوں ان کا لیبل لگا کر)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... can the Lever Brothers go to court or not?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا لیور برادرز میرے خلاف کورٹ میں جائیں گے یا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They should.*

(مرزا ناصر احمد: ان کو جانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And what will the court say? Change the label, change the label, change your name?*

(جناب یحییٰ بختیار: پھر کورٹ کیا کہے گا۔ لیبل تبدیل کرے گا، نام تبدیل کرے گا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *The court would decide on the evidence.* (مرزا ناصر احمد: کورٹ شہادت پر فیصلہ دے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. Let us say Lever Brothers are already there.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! چلئے لیور برادرز والے موجود ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *if, the evidence proves it, yes.* (مرزا ناصر احمد: اگر شہادت سے ثابت ہو جائے تو ٹھیک ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They are a firm or reputation for years. They have built up a reputation. That is*

their soap. You are trading in their name and, therefore, you must change the label, you must change the name of your firm, that they are registered. So, freedom or trade is limited by many considerations that you can't usurp someone else's right. You can't usurp someone else's trade.

(جناب یحییٰ بختیار: اگر شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مشہور فرم ہے اور تجارت میں یہ نام استعمال کرتے ہیں تو اس صورت میں آپ مجبور ہو جائیں گے کہ اپنی فرم کا نام تبدیل کریں۔ لیبل دوسرا کریں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ تجارت و کاروباری آزادی کچھ باتوں کے پیش نظر مشروط ہے۔ کسی دوسرے کا حق آپ نہیں مار سکتے۔ کسی دوسرے کی تجارت کو ہڑپ نہیں کر سکتے)

[78] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *Yes, if religion, say christionity, is the monopoly of a certain group then no other group ....*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں! مذاہب میں لیجئے! اگر عیسائی مذہب کسی ایک خاص گروپ کی بلاشرکت غیر سے اجارہ داری ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... can have the label of christianity.*

(مرزا ناصر احمد: تو کیا کوئی اور گروپ عیسائی کا لیبل نہیں لگا سکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am not insinuating anything, please I am just dealing with the restrictions on fundamental rights that, in principle, these rights are restricted by Law.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں جناب کسی بات کی پیش بندی نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو سردست پابندیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ بنیادی حقوق پر کہ اصول یہ ہے کہ بنیادی حقوق پر قانونی پابندیاں ہوا کرتی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *By rational law.*

(مرزا ناصر احمد: لیور برادرز کو اجارہ داری حاصل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Naturally. Law is suppose to be rational. Till it is declared void by the Constitution or the court .... it is suppose to be rational.*

(جناب یحییٰ بختیار: قدرتی طور پر قانون معقول رہتا ہے تاوقتیکہ دستور یا کورٹ اس کو کالعدم قرار نہ دے دے۔ اس لئے قانون معقول ہی ہوا کرتا ہے۔ عقل پر اترنے والا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... it is supposed to be rational.*

Now, law can impose restrictions on the right of tade, on the rights given in Article:20, that if a person .... now I will take ....

(جناب یحییٰ بختیار: قانون معقول رہتا ہے تو جناب قانون کو اختیار ہے کہ تجارت کے حقوق پر پابندیاں عائد کرے اور جو حقوق کہ دفعہ نمبر:۲۰ کے تحت دیئے ہیں ان پر پابندیاں لگائے)

Mirza Nasir Ahmad: *Lever Brothers has got the monopoly to use that label.*

(مرزا ناصر احمد: لیور برادرز کو اجارہ داری حاصل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but that is their patent. On that I say....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ لیکن اس کا بنانا گارنٹی شدہ اور مضبوط ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I say but who made it patent? The law?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا اس کا بنانا گارنٹی ہے قانونی طور پر)

Mirza Nasir Ahmad: *The law, yes.*

(مرزاناصراحمد: جی ہاں! قانونی طور پر)

[79]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *We are supposing the law....*

Mirza Nasir Ahmad: *As far as one's faith is concerned, there is no group which has got monopoly of any faith.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I have not come to that. Yet I am just on the principle of restriction.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! ابھی میں اس بات پر نہیں آیا۔ ابھی تو میں پابندیوں کے اصولی ضابطہ کی بات کر رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *You are moving towards that direction on a very narrow and muddy road.*

(مرزاناصراحمد: آپ اسی طرف جارہے ہیں۔ ایک نہایت تنگ اور کیچڑ بھرے راستے سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. I am not. I have not gone that I may come to it; but it will not be in this form or this shape.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! میں اسی پر آؤں گا مگر اس شکل اور صورت میں نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *All right.*

(مرزاناصراحمد: اچھا ٹھیک ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am just asking that, on principle, if a person takes advantage of somebody ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف پوچھتا ہوں کیا اصول ہے اگر ایک شخص فائدہ اٹھاتا ہے کچھ لوگوں سے)

Mirza Nasir Ahmad: *You are right, you are perfectly right, but these examples, to my mind.... I am very*

humble; don't claim that I am on right.... but, to my mind, they are irrelevant.

(مرزاناصراحمد: آپ صحیح ہیں۔ بالکل صحیح ہیں۔لیکن یہ مثال، میں تو سیدھا آدمی ہوں۔میں نہیں دعویٰ کرتا کہ میں صحیح ہوں۔لیکن میری نظر میں یہ مثالیں غیر متعلق ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They are not irrelevant.*

(جناب یحییٰ بختیار: غیر متعلق نہیں ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They are not relevant to the question we are discussing here.*

(مرزاناصراحمد: جوسوال زیر بحث ہے۔اس سے غیر متعلق ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, this is for the Committee. I can't say anything, but ......*

(جناب یحییٰ بختیار: اب یہ کمیٹی پر ہے۔میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔لیکن......)

Mr. Chairman: *It is for the Chair to decide whether a question is relevant or irrelevant.*

(جناب چیئر مین: یہ بات چیئر مین کے فیصلہ کرنے کی ہے کہ سوال غیر متعلق ہے یا نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, it is for the Committee. It is not for me or for you to say which is relevant and which is not.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس پر کمیٹی کو فیصلہ کرنا ہے۔میں نہیں کہہ سکتا کہ کون متعلق ہے کون غیر متعلق)

Mirza Nasir Ahmad: *Which is certainly not for me.* (مرزاناصراحمد: یقیناً چیئر مین کو فیصلہ کرنا ہے)

[80]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes, not for ....*

Mirza Nasir Ahmad: *I am a witness here.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *But this is for the*

Committee to decide whether this is relevant or not. But all I wanted to know is whether the legislature can put restrictions on the fundamental rights like this. If a person falsely trades in someone's name.

Now, Sir, reverting back to freedom of religion under Article:20, It says:

"Every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion."

Now, will you please tell us the forms of practice .... no, not only of Islam; I am not talking of it .... generally religions, what does it mean and how you profess and how you practise in your mind?

(جناب یحییٰ بختیار: یہ کمیٹی کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا یہ متعلق ہے یا غیر متعلق۔ لیکن میں تو صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا مجلس قانون ساز اس نوعیت کی پابندیاں بنیادی حقوق پر لاگو کر سکتی ہے یا نہیں۔ وہ یہ کہ ایک شخص دوسرے کے نام پر جھوٹا کاروبار کرتا ہے۔ اگر...... جناب ضابطہ نمبر۲۰ آزادی مذہب کے بارے میں رقمطراز ہے: ''ہر شہری کو حق حاصل ہوگا۔ اپنے مذہب کے ماننے کا اس پر عمل کرنے کا اور اس کی اشاعت کرنے کا۔''

کیا آپ فرمائیں گے اور بتائیں گے عمل کی مختلف اشکال کے بارے میں نہ صرف اسلام کی بلکہ دوسرے مذاہب کی بالعموم۔ اس کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ کیسے کسی مذہب پر اعتقاد رکھا جاتا ہے اور اپنے ذہن میں آپ کس طرح اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ہر مذہب کے عقائد جو ہیں اس کے نتیجہ میں کچھ عبادات ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ عبادت کرو۔ مثلاً عیسائی جو ہیں وہ چرچ میں جاتے ہیں۔ یہ عبادت ہے ان کی اور ایک خاص طریقے پر کرتے ہیں۔ ساتھ باجا بھی بجتا ہے۔ گانا بھی ہو رہا ہے تو وہ ان کا طریقہ ہے اور چونکہ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے، اسلام نے یہ اعلان کر دیا نبی کریم ﷺ کی زبان سے: جعلت لی الارض مسجدا کہ اگر کوئی شخص مسجد سے اتنا دور ہے کہ عصر کی نماز کا وقت قضا ہو جائے اگر کسی مسجد کی طرف وہ جائے، اس کو حکم ہے جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔

عیسائیوں کے لئے یہ سہولت نہیں۔ وہ اپنے طریق پر کرتے ہیں۔ ایک مسلمان اپنے طریق پر نماز پڑھتا ہے۔ مختلف مسلمانوں کے فرقے جو ہیں وہ بالکل ذیلی فرق کے ساتھ......

[81]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***His practice is only confined to prayers or it is more than that, some rituals are also involved?***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کا عمل صرف نماز تک محدود ہے یا اس سے زیادہ بھی ہے۔ کچھ عبادت کی رسوم بھی ہوں گی)

مرزا ناصر احمد: اسلام میں تو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور کلمہ شہادت کا اعلان جو ہے اس کے علاوہ عید ہے۔ عید جو ہے وہ ہماری اس کا اپنا ایک بڑا عظیم، بڑا گہرا، بڑا عمیق اور بڑا فلسفہ ہے۔ اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ عیدین ہیں دو، قربانیوں کے بعد وہ آتی ہیں، بڑے سبق ہیں ہمارے لئے۔ اس کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ میں نے تو نہیں گنے۔ لیکن کہنے والے کہتے ہیں کہ سات سو احکام قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں اور اگر ان کی شرائط پوری ہوں تو سات سو کے سات سو احکام کی پابندی کرنا انسان کے لئے لازمی ہے۔ اس کا عام جو ہمارا استعمال ہے ''*Ritual*'' کے لفظ کا یعنی میں سیکھ رہا ہوں آپ سے، میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: میں سیکھ رہا ہوں۔ ***I ask you.***

مرزا ناصر احمد: میں نے نہیں پڑھا کہ وہ ''*Ritual*'' کا لفظ ان کے اوپر استعمال ہو رہا ہو۔ جو مسلمان ہو......عیدین کے اوپر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ میں کہتا ہوں، میرے دماغ میں انڈین اتھارٹیز ہیں کچھ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہاں جو عید پر، بقرعید پر گائے کی قربانی کرتے تھے، ***And you may have seen those cases.*** (آپ نے دیکھی ہوں یہ باتیں)

مرزا ناصر احمد: میں ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: اور وہاں انہوں نے ***Prevention of Cows Slaughter Act*** (وہاں پر گاؤکشی امتناع کا ایکٹ ہے) بنایا ہوا ہے کہ گائے کو ذبح نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا مذہب کی......

[82] مرزاناصراحمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ...... پریکٹس میں دخل ہے یانہیں؟
مرزاناصراحمد: ہاں جی! ٹھیک ہے۔ جو یہ ہماری ہیں عیدین، ہمارے احکام دوقسم کے ہیں۔ایک جن کا کرنا ضروری ہے،ایک وہ جن کا کرنا جائز ہے۔ جو جائز ہیں اورضروری نہیں، اگران کے خلاف کوئی قانون بن جاتا ہے کسی ملک میں دنیا کے،تو آدمی گنہگار نہیں ہوتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***Fundamental, from the point of view of Fundamental Right? It is guaranteed in the Indian Constitution in similar terms more or less.***

(بنیادی حقوق کی رو سے ہندوستانی دستور میں کم وبیش انہیں الفاظ میں یہ حقوق گارنٹی شدہ ہیں)

مرزاناصر احمد: جب مذہب نے اجازت دے دی تو یہ جو ہیں ہمارے ***Fundamental Rights***(بنیادی حقوق)وہ اس کی مخالفت کیسے کریں گے؟
جناب یحییٰ بختیار: وہ توانہوں نے کی۔
مرزاناصر احمد: نہیں نہیں۔ ***Fundamental Right*** (بنیادی حقوق)جو ہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: Fundamental Right says you can practise your religion in all the world.

(جناب یحییٰ بختیار: بنیادی حق کہتا ہے کہ تم اپنے مذہب پرعمل پیراہو سکتے ہو)
مرزاناصراحمد: ریلجن کہتا ہے کہ تمہارے لئے ضروری نہیں ہے گائے کوذبح کرنا۔

There is no clash in this case, in the example you give here.

(اس معاملہ میں جو آپ یہاں مثال دیتے ہیں کوئی مزاحمت نہیں ہے)
ہمارامذہب اسلام یہ نہیں کہتا کہ گائے کوضرور ذبح کرنا۔
جناب یحییٰ بختیار: ابھی اگرایک آدمی کے پاس صرف گائے ہے بقرعید پہ اور وہ بیچارہ اس کوقربان کرنا چاہتا ہے......
مرزاناصراحمد: اور ہمارامذہب یہ بھی نہیں کہتا کہ ہرآدمی قربانی دے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتا ہے کہ میرے پاس پیسے ویسے ہیں اور گائے بھی میرے پاس ہے اور میں......

مرزا ناصر احمد:[83] اگر اس کے پاس پیسے ویسے ہیں تو پھر وہ جا کر دنبہ خریدے موٹا سا، چکی والا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور، اور یہ بتایئے کہ ***Is this not the freedom of religion?*** (کیا یہ مذہبی آزادی نہیں ہے؟) کوئی ***Interference*** نہیں ہوگا آپ کے ساتھ اگر......

مرزا ناصر احمد: جہاں جواز ہے وجوب نہیں وہاں نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر قصائی کہیں جی کہ ہمارا ***Freedom of trade*** (آزادی تجارت) پر بھی ***Effect*** (اثر) پڑا ہے، وہ بھی نہیں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: اگر قصائی یہ کہے کہ میں سوائے گائے......

جناب یحییٰ بختیار: میں گائے کا گوشت بیچتا ہوں۔ میری......

مرزا ناصر احمد: ......میں صرف گائے کا گوشت بیچتا ہوں اور بکری کا گوشت میں بیچ ہی نہیں سکتا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں بیچتا ہوں، میرا باپ دادا سے یہی پروفیشن رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ پروفیشن جو ہے وہ کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: توہمات کی دنیا میں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ اجازت دیتے ہیں کہ ***The state should interfere in these matters?*** (حکومت ان معاملات میں مداخلت کر سکتی ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is not interference in the freedom of trade.* (یہ آزادی تجارت میں مداخلت نہیں ہے)

اس واسطے کہ وہ بغیر کسی نقصان کے گوشت بیچ سکتا ہے۔ آپ لیتے ہیں کہ پروفیشن ہے۔ جو ٹریڈ ہے گوشت بیچنے کی، آپ نے اس کی تعریف یہ کی......گائے کا گوشت بیچنا......

جناب یحییٰ بختیار:[84] یہ......

مرزا ناصر احمد: ......اور میں تعریف یہ کرتا ہوں......گوشت بیچنا......چاہے وہ گائے

کا ہو چاہے بکری کا ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Constitution says:*

"Any lawful profession or trade."

Now, this was lawful when the fundamental rights came into existence. Then the law was promulgated after that ....

(جناب یحییٰ بختیار: دستور کہتا ہے کوئی مجاز پیشہ یا تجارت ہو۔ یہ اس وقت تک مجاز تھا۔ جب تک بنیادی حق معرض وجود میں آیا۔ قانون اس کے بعد نافذ ہوا)

Mirza Nasir Ahmad: *Then it was not lawful after the promulgation of the law.*(مرزا ناصر احمد: تب یہ قانونی نہ رہا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The law, as Article:8 our Article:8 says similar the Indian parallel Article says Corresponding Article.*

(جناب یحییٰ بختیار: قانون کی دفعہ نمبر ۸ اور اسی طرح ہندوستان کی متوازی دفعہ کہتی ہے کہ کوئی قانون......)

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Any law which is in conflict with ....*

مرزا ناصر احمد: میں بڑا جاہل آدمی ہوں۔ مجھے آپ کی یہ دلیل......

جناب یحییٰ بختیار: بہرحال! آپ......

مرزا ناصر احمد: ......سمجھ نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......سمجھتے ہیں کہ یہ لاء ٹھیک ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: جہاں جواز ہے وہاں ٹھیک ہے۔ جہاں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

[85] مرزا ناصر احمد: ......وجوب ہے وہاں نہیں۔ مثلاً اگر کوئی قانون یہ بنادے کہ پانچ شادیاں ضرور کرو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اسی پر میں آ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ تو بالکل نہیں، وہ تو پھر Clash ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ اگر قانون نہیں، ان کا مذہب یہ کہے۔ جیسے Mormons کا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کو عرض کیا......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ امریکہ میں Mormans میں This is not only allowed but....

Mirza Nasir Ahmad: ***Let them solve their problems, let us solve ours.***

(مرزا ناصر احمد: وہ اپنے سوال حل کریں۔ ہم اپنے کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, we are concerned with the freedom of religion all over the world. You have got Ahmadis there also, you have to worry about their welfare.***

(جناب یحییٰ بختیار: ہم کو مطلب ہے آزادی مذہب کا تمام دنیا میں۔ وہاں بھی تو آخر احمدی ہیں۔ آپ کو ان کی بھی تو فکر چاہئے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ہمارے احمدی جو ہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......)

مرزا ناصر احمد: ......اور جو عیسائی ہیں ان کا وہاں کوئی Clash نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں Generally (عام طور پر) کہتا ہوں۔ We are...

مرزا ناصر احمد: ......اور نہ دوسرے مسلمانوں کا۔

[86]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***You have relief on declaration of human rights because.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے حقوق انسانی کے منشور کا سہارا لیا ہے۔ کیونکہ......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Universal Declaration of Human Rights does not clash with the Mormans, to my mind.***

(مرزاناصراحمد: حقوق انسانی کا ہمہ گیر منشور میرے خیال میں مارمن کے ساتھ تصادم نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, a Morman says that it is obligatory on me, my religion enjoins, it that if circumstances permit ....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں مارمن کہتا ہے کہ یہ اس پرفرض ہے۔اس کا مذہب حکم دیتا ہے کہ اگر حالات اجازت دیں......)

مرزاناصراحمد: اور وہ ساتھ یہ بھی کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: پریکٹس کو لیجئے۔

مرزاناصراحمد: ......کہ میرا فرض پورا ہوجاتا ہے۔اگر میں چھپ کے کوئی عورت رکھ لوں شادی کر کے، چھپا کے قانون سے، ساتھ وہ یہ بھی کہتا ہے۔میں نے پڑھی ہیں ان کی کتابیں، اور یہی ان کی پریکٹس ہے۔یعنی ***Mormans*** جو ہیں اگر وہ یہ کہتے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزاناصراحمد: ......دوسری شادی کا اعلان کرنا ضروری ہے تو ***Clash*** ہوجاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں پوچھتا ہوں جب ***States*** میں ایک آدمی ***Railer*** تھا، اس نے دو شادیاں کرلیں بدبختی سے۔ ***And he said that I*** (اور یہ کہتا ہے کہ ***belong to mormon Church and it is obligatory....*** میں مارمن چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور مجھ پر یہ فرض ہے) اس نے بات چھپائی نہیں۔ ***It is obligatory and this is part of my religion and be produced the authority ....*** مجھ پر یہ فرض ہے اور میرے مذہب کا حصہ ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: ***I have read their books.***

(مرزاناصراحمد: میں ان کی کتابیں پڑھ چکا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... and the court said: "We***

send you to jail for five years of 7 years for bigamy, for disrupting our society. We do not accept this much freedom of religion." So, the state could interfere?

(جناب یحییٰ بختیار: ......اور کورٹ کے سامنے سند پیش کرتا ہے اور کورٹ کہتی ہے ہم تم کو پانچ سال یا سات سال کے لئے جیل میں بہ جرم کثیرالازدواجی بھیجتے ہیں کہ تم نے سوسائٹی کو خراب کیا۔ ہم اس قدر مذہبی آزادی کو نہیں تسلیم کرتے تو پھر حکومت کو مداخلت کرنی چاہئے)

[87] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *The state commits one type of blunder that gentelman commits another type of blunder.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now I take another extreme example, Sir. Supposing a Hindu lady at Noshki or Tharparkar, in Pakistan, says that she want to observe their old Hindu law .... satti .... and wants to burn herself with her dead husband.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں دوسری مثال لیتا ہوں۔ فرض کریں نوشکی یا تھرپارکر کی ایک ہندو خاتون کہتی ہے کہ میں ہندو کا قانون ''ستی'' پر عمل کرنا چاہتی ہوں۔ پاکستان میں اور اپنے مرے ہوئے خاوند کے ساتھ جل جانا چاہتی ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *I do not know of any such law of satti in Hindu Mazhab.* (مذہب)

(مرزا ناصر احمد: مجھے کسی ایسے ستی کے قانون کا علم نہیں ہندو مذہب میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but supposing that we....*

Mirza Nasir Ahmad: *But there is no such law.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *They used to parctise this.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اس پر عمل پیرا تھے)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ آپ مثال کیسے دے سکتے ہیں؟ جو چیز ابھی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ مذہب کے مطابق نہیں ہوتا رہا۔ روایات کے مطابق ہوتا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہندومت تو سارا روایات ہے۔ ان کا مذہب ہے کیا؟ *But they call it religion.* (لیکن وہ اس کو اپنا مذہب کہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Why don't we ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *But, no, you cannot deny that?*

Mirza Nasir Ahmad: *Right.* آپ اسلام کی مثال دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am just saying, supposing....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بالفرض طور پر کہا کہ فرض کریں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! ہم...... یہ تو **Supposition** (فرض کرنے میں) ہماری بہت دور چلی گئی۔

[88] جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں تو جب پھر آپ سے اور سوال پوچھوں گا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! پوچھئے میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تاکہ پوزیشن **Clarify** ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، صاحب! میں تو جواب دیتا رہوں گا جو میری عقل اور سمجھ کے مطابق ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ *Anybody has the right to choose his religion.* (کوئی بھی جو چاہے مذہب اختیار کر لے)

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now by choose, you mean to select one of the religions already existing' or you can found and start a new religion also? Freedom of religion.*

(جناب یحییٰ بختیار: پسند سے مطلب یہ ہے کہ جو مذہب وجود میں ہیں ان میں سے ایک یا کوئی نیا مذہب بھی شروع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مذہب بنانے کی آزادی ہے؟

مرزاناصراحمد: جی، یہ جو Universal diclaration Human Rights. (انسانی حقوق کا ہمہ گیر منشور) ہے۔اس میں Religion (مذہب) کے اندر انہوں نے Atheism بھی رکھا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *So he can start a new religion also.... a person.*

مرزاناصراحمد: Atheism میں نے بتایا ہے نا۔ انہوں نے خود اسے اس Universal Declaration ...... یہ چائنا نے جو Freedom ...... مجھے صحیح یاد نہیں۔ لیکن Universal Declaration of Human Right (انسانی حقوق کے ہمہ گیر منشور) میں Atheism بطور ریلیجن کے انہوں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, but I say that a new religion could be started by a person?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی شخص نیا مذہب بھی شروع کرسکتا ہے)

[89] **Mirza Nasir Ahmad:** *A sect of Atheism, yes.*

(مرزاناصراحمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but they may not say Atheism, they may say a new sect of Christians, for instance they say. There are a hundred, two hundred and three sects, Christian Sects, in America only.*

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ صرف امریکہ میں ۲۰۳ فرقے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I thought we were talking religion....* (مرزاناصراحمد: ابھی تک تو ہم مذہب کی بات کررہے تھے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... Now I find that we are talking of sects in religion.*

(مرزا ناصر احمد: اب مذہب کے اندر فرقوں کی بات بھی ہونے لگی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sects?***

(جناب یحییٰ بختیار: فرقے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ***Sects*** جو ہیں وہ ہر ایک میں ***There are hundreds, thousand onece schools of ....*** (فرقے تو ایک ہزار ایک ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Supposing somebody starts a new sect in a religion ....***

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کہ کچھ لوگ مذہب میں نیا فرقہ شروع کر لیتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... he also has the freedom?*** (جناب یحییٰ بختیار: تو کیا اس کو اس کی آزادی ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل۔ مثلاً میں آپ کو مثال دے دوں تاکہ میری بات واضح ہو جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے کھڑے ہو کے کہ میں مثلاً...... میں کسی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا...... کہ دیوبندی مذہب جو ہے اس میں یہ یہ چیزیں، انہوں نے رکھا ہوا ہے۔ [90] میں اس عقیدے کو چھوڑ کے اور باقی باتوں میں دیوبندی ہوں، تو نیا ***Sect*** بن گیا۔ اگر وہ ایک بات بھی چھوڑ دیں تو نیا ***Sect*** بن گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I am talking ....***

مرزا ناصر احمد: اس کی میرے خیال میں اجازت ہونی چاہئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now, Sir, I have taken the extreme example, that supposing, a group of Hippies in Pakistan.... we have got a lost of Hippies these days .....***

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں ایک انتہائی نوعیت کی مثال لیتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک گروپ ''ہپی'' کا پاکستان میں ہے۔ آج کل تو بہت ''ہپی'' نظر آتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Are they humans?***

(مرزا ناصر احمد: کیا وہ انسان ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Of course, I hope you will not deny them that right?*

(جناب یحییٰ بختیار: بلاشک! میں امید کرتا ہوں آپ ان سے یہ حق تو نہ لیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I did, in England and ....*

(مرزا ناصر احمد: میں نے تو انگلینڈ میں یہ کیا اور......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *These Hippies?*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ''ہپی''؟)

Mirza Nasir Ahmad: *.... they accepted my version.*

(مرزا ناصر احمد: انہوں نے میری بات کو تسلیم کیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *These Hippies declare, announce, proclaim, that they are Christians of Hippy sect, and then they further announce ....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ''ہپی'' اعلان کر دیں خبر کر دیں، باقاعدہ مطلع کر دیں کہ ہم عیسائی ہپی فرقے کے ہیں اور باضابطہ یہ مزید یہ کہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Have they been punished for this?*

(مرزا ناصر احمد: کیا ان کو اس کی سزا ملی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Nobody can punish them.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Then that question is quite clear.*

(مرزا ناصر احمد: تو پھر سوال صاف ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but I am asking further question when I come to their rituals. Supposing they further say that marriage is not an institution, with divine sanction. Christ never married. Therefore, all sex relation are.... [91] promissible, all sorts of them. One declaration. Then*

they further declare that man was born naked and he has the right to go about naked everywhere. That is the second declaration. Now this is the religion. Thirdly, they say that human sacrifice, ritual, feelings is good for human......

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں ایک اور سوال کر رہا ہوں جب میں رسومات کی بات کرتا ہوں کہ فرض کریں وہ یہ کہیں کہ شادی کوئی روایت نہیں ہے۔ جس کا نفوذ ہونا اس میں خدائی منظوری ہے۔ عیسیٰ مسیح نے کبھی شادی نہیں کری۔ اس واسطے تمام قسم کے جنسی تعلقات کی اجازت ہے۔ یہ تو ایک اعلان ہوا۔ مزید اعلان کرتے ہیں کہ انسان دنیا میں ننگا پیدا ہوا تھا اور اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ہر جگہ ننگا جا سکتا ہے۔ یہ ان کا دوسرا اعلان ہے۔ یہ ہے ان کا مذہب۔ پھر تیسرا یہ کہ انسان کی قربانی یعنی انسان کو مارنا انسانیت کے لئے ٹھیک ہے جائز ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Is that a problem for Pakistan?*

(مرزا ناصر احمد: کیا پاکستان میں ایسی کوئی صورتحال پیدا ہوگئی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No Sir. I am just asking a proposition, that if they declare this is our religion and we call ourselves Christians, and they practise is then we have come to practise, they start going naked in the streets. Do you think that the state should interfere?*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں تو فرض کر رہا ہوں کہ اگر وہ اپنے عیسائی ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارا مذہب ہے اور یہ ہمارے مذہبی اعمال اور رسوم ہیں تو کیا آپ کے خیال میں حکومت کو دخل اندازی کرنی چاہئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Subject to morality.*

(مرزا ناصر احمد: اخلاقیات کے تحت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So you agree that ....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تسلیم کر لیا......)

Mirza Nasir Ahmad: *Subject to morality yes, I*

agree. (مرزا ناصر احمد: اخلاقیات کے تحت ہاں۔ میں تسلیم کرتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And they cannot kill either, subject to morality, or subject to public order?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو بشرط اخلاقیات اور بشرط امن عامہ وہ انسانی بھینٹ کا ارتکاب نہیں کر سکتے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

(مذہبی آزادی مشروط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So you agree that there are restrictions on freedom of religion?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تسلیم کر لیا کہ آزادئ مذہب پر پابندیاں عائد ہوسکتی ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *There are restrictions, and they should be very wisely complied with.*

(مرزا ناصر احمد: بیشک پابندیاں ہیں۔ مگران پر مدبرانہ طور پر عمل پیرا ہونا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And those restrictions have to be judged by?*

(جناب یحییٰ بختیار: اوران پابندیوں کے جانچنے کا معیار؟)

Mirza Nasir Ahmad: *By the competent authority.*

(مرزا ناصر احمد: مجاز اتھارٹی کے پاس)

(مجاز اتھارٹی قانون بنا سکتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Competent authority. That is, they will make law and the court will carry out public morality?*

(جناب یحییٰ بختیار: مجاز اتھارٹی کے پاس یعنی کہ وہ اس سے متعلق قانون بنائے

گی اور کچھریاں بروئے اخلاقیات عامہ عمل کروائیں گی؟)

Mirza Nasir Ahmad: *By the competent authority.*

(مرزا ناصر احمد: اتھارٹی مجاز رکھنے والی ہو)

[92]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes, by the competnet authority. I do not want to ask you further questions because you mean legislature and courts. One will make the law and the other will interpret.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں جناب! مجاز اتھارٹی ہی کرے گی۔ میں اب آپ سے اور زیادہ سوال نہیں کرتا۔ کیونکہ آپ نے قانون ساز ادارے کو ذہن میں رکھ رکھا ہے اور کچھریوں کو کہ ایک ادارہ قانون سازی کرے اور دوسرا اس کے مفہوم کی توضیح کرے)

Mirza Nasir Ahmad: *By competent authority I do mean competent authority.*

(مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں مجاز اتھارٹی۔ میرا بالکل مطلب مجاز اتھارٹی سے ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you do not want to define it any further?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ اس لفظ کی مزید تشریح نہیں کرنا چاہتے مجاز اتھارٹی کی)

Mirza Nasir Ahmad: *I need not.*

(مرزا ناصر احمد: مجھے مزید تشریح کی ضرورت نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you don't mean ....*

Mirza Nasir Ahmad: *It is quite clear.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. So, this freedom of religion is subject to law; the law cannot say that inspite of the fact that a particular group of people ....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی یہ ہوئے کہ آزادی مذہب قانون کے نیچے ہے اور قانون یہ نہیں کہہ سکتا کہ باوجود اس کے کہ لوگوں کا ایک خاص طبقہ......)

مرزا ناصر احمد: اچھا، یہاں میں وضاحت کردوں۔ اخلاق جو ہے ناں ***Public***

Morality اس کو دو معنوں میں ہم استعمال کرتے ہیں۔ ایک مذہبی معنی میں مثلاً اسلام نے بڑا تفصیلی *Code of Morality* (ضابطہ اخلاق) ہمیں دیا ہے اور ایک وہ *Morality* (اخلاق) ہے جو انسان کی فطرت کے اندر ہے۔ *In the very nature of man.* (افتادِ طبع میں ہے) وہ خدا تعالیٰ نے اس کو دی ہے جس کے اوپر مثلاً وہ قومیں بھی عمل کر رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں لائیں۔ لیکن ان کی فطرت کے اندر یہ ہے کہ یہ *Morality* (اخلاق) ہے۔ یہ اخلاق نہیں۔ ہمیں ان کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس کی موٹی مثال چین کی ہے۔ چیئرمین ماؤزے تنگ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ طلباء جو ہمارے تعلیمی اداروں میں پڑھ کر باہر نکلیں، پوری طرح بااخلاق ہوں۔ تو ''وہ بااخلاق ہوں'' کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ جو اسلام نے اخلاق پیش کئے ہیں۔ اس کے مطابق[93] بااخلاق انسان کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ان کے سامنے بااخلاق ہوں تو یہ جو اس سے بھی نیچے گرتا ہے وہ تو پھر مذاق ہے *Subject to Morality* (حسن اخلاق وعمل کی شرط) کا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Subject to morality, but the concept of morality changes from time to time, from area to area, and from place to place.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ حسن عمل واخلاق سے مشروط ہے۔ مگر اخلاق کا ذہن تصور بدلتا رہتا ہے۔ جگہ جگہ وقت وقت خطے خطے سے)

Mirza Nasir Ahmad: *As for as a non-religious type of morality is concerned, you are right. As far as Islam is concerned, the fundamental truths and realities of morality do not change ever.*

(مرزا ناصر احمد: جہاں تک غیر مذہبی قسم کے اخلاق کا تعلق ہے آپ کی بات صحیح ہے۔ مگر جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ بنیادی اصول صدق اور اخلاقیات کے حقائق واقعی کبھی نہیں تبدیل ہوتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. But if a person does not observe "Purdah" or goes about semi-naked, do you call it immoral? In some cases, it will not be considered immoral.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! اگر کوئی پردہ نہیں اختیار کرتا اور بے پردہ ہے یا نیم برہنہ پھرتا ہے تو کیا آپ اس کو غیر اخلاقی کہیں گے کچھ صورتوں میں یہ بداخلاقی نہیں سمجھی جائے گی)

Mirza Nasir Ahmad: *Why call it immoral? Call it against the laws of Quran.*

(مرزا ناصر احمد: بداخلاقی کیوں کہتے ہیں۔ یہ کہیئے کہ قرآنی قانون کے خلاف ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You call everthing against the law of Quran? Not ....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو ہر چیز کو آپ کیا قرآنی قانون کے خلاف کہیں گے؟ نہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *I call everything against the law of Quran when we find a law in Quran about it.*

(مرزا ناصر احمد: میں ہر اس چیز کو قرآنی قانون کے خلاف کہوں گا جہاں ہم قرآن میں اس کے لئے قانون پائیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but if ....*

Mirza Nasir Ahmad: *.... not otherwise.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... a person is a Christian and he says that it is my right, I am not a Muslim ....*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص عیسائی ہے وہ کہتا ہے یہ میرا حق ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *He has got every right. You cannot interfere.*

(مرزا ناصر احمد: بیشک ایسا کہنا اس عیسائی کا حق ہے۔ آپ مداخلت نہیں کر سکتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He can go about naked?*

(جناب یحییٰ بختیار: چاہے وہ ننگا پھرے)

[94]***Mirza Nasir Ahmad:*** *Not naked, without "purdah".*

(مرزا ناصر احمد: ننگا نہیں۔ بغیر پردے کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Why not?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

(آزادی مشروط ہے کہ دوسرے کی آزادی میں خلل نہ پڑے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Why not? If you say the man is born free, man is born naked, why wear clothes?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہ پھرے ننگا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے۔ ننگا پیدا ہوا ہے تو کیوں کپڑے پہنے وہ)

Mirza Nasir Ahmad: ***Because it is against the right of other people.***

(مرزا ناصر احمد: اس لئے کہ دوسروں کے حقوق کی تلفی ہوتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Exactly. That means that you can exercise your freedom of religion so long as you do not affect others or deprive others of their rights?***

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل ٹھیک! اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ اپنی مذہبی آزادی کا حق استعمال کر سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ آپ دوسروں پر اثر انداز نہ ہوں یا دوسروں کو ان کے حق سے محروم نہ کریں)

Mirza Nasir Ahmad: ***Quite, quite.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Thank you.***

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ)

Mirza Nasir Ahmad: ***Quite.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Now Sir, if this sect of Hippies who call themselves Christians ....***

(جناب یحییٰ بختیار: اچھا جناب!! اب یہ جو ''ہپی'' فرقہ ہے جو اپنے آپ کو عیسائی

کہتا ہے۔میں نے اس بارے میں ایک مضحکہ خیز مثال دی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Is it a fact?*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just giving you a ridiculous example.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے اس بارے میں ایک مضحکہ خیز مثال دی ہے)

مرزا ناصر احمد: میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ۱۹۷۰ء میں ویسٹ افریقہ اور یورپ کا بھی دورہ کیا۔وہاں مجھ سے یہ سوال انہوں نے کیا کہ Hippies (ہپی) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔میں نے انہیں کہا کہ میرے نزدیک تو انسانوں کی سی زندگی وہ نہیں گزارتے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔یا حقارت کے نگاہ سے دیکھتا ہوں۔مجھے ان پر رحم آتا ہے[95]۔میں دعا کرتا ہوں کہ وہ انسانی اقدار کو سمجھنے لگیں۔ہماری بنیادی چیز جو اسلام نے ہمیں دکھائی ہے۔وہ یہ ہے کہ انسان کو پہلے انسانی اقدار سیکھنی چاہی اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔تب روحانی ترقیات کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, all these examples were simply meant to show that freedom of religion, as given, is subject to restrictions, and it may be by law. All I was submitting was that this freedom of religion is subject to restrictions which could be made by law, imposed by law. That was all I was saying.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب جس قدر یہ مثالیں دی گئی ہیں۔اس مدعا سے دی گئی ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ مذہبی آزادی جو میسر ہے وہ پابندیوں سے مشروط ہے۔چاہے وہ پابندیاں قانون کی طرف سے ہوں۔میرا مفروضہ یہ تھا کہ مذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی پر قدغن ہے۔ چاہے قانون ضابطہ بنا کر پیش کرے یا قانون ضابطہ پر عمل کرائے۔میں یہی کچھ کہنا چاہتا تھا)

***Mirza Nasir Ahmad:** Very carefully and extremely rationally applied.*

(مرزا ناصر احمد: ہاں مگر بہت احتیاط سے عمل کروائے انتہائی معقول طور پر عقلیت کے ساتھ)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Rationally.*

(جناب یحییٰ بختیار: معقول طور پر)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Naturally, because we persume the law is rational, we presume the courts are working honestly and properly. That presumtion is there.*

(جناب یحییٰ بختیار: ظاہر ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں ہی کہ قانون معقول ہوا کرتے ہیں اور ہم نے یہ بھی مان رکھا ہے۔ پہلے سے یہ کچہریاں ایماندارانہ صحیح طور پر اپنا کام کرتی ہیں۔ یہ مفروضہ تو ہم نے تسلیم کر ہی رکھا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *And we hope that those who execute these laws are also very honest and rational.*

(مرزا ناصر احمد: اور ساتھ ہم امید کرتے ہیں کہ جو قانون پر عمل کرواتے ہیں۔ وہ بھی ایماندار اور معقول ہوں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, rational and honest, that is presumed.*

(جناب یحییٰ بختیار: بیشک! معقول اور ایماندار۔ یہ مانی ہوئی بات ہے)

Now. Sir, you have seen the Constitution of Pakistan, In the preamble of the Constitution, the title is called: "The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan". That shows what sort of character is aimed at or it has, that will be for anybody to judge. Then in the Preamble, it is stated, among other things, that

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in
96
accordance with the teachings and requirements of Islam as

said out in the Holy Quran and Sunnah."

(اب جناب! آپ نے پاکستان کا دستور دیکھا ہے۔ دستور کی افتتاحیہ تمہید بھی دیکھی ہے۔ دستور کا نام ہے ''اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور'' اس سے پتہ لگتا ہے کہ دستور کی نوعیت کی قسم کیا ہے۔ ہر شخص اپنا فیصلہ کرسکتا ہے تو دستور کی افتتاحیہ تمہید میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں۔'' تاکہ مسلمان انفرادی اور اجتماعی دائرہ کار میں اپنی زندگیوں کو تعلیمات وضروریات اسلام کے بموجب گذار سکیں جو کہ قرآن پاک اور سنت نبوی)

Mirza Nasir Ahmad: *And as they believe.*

(مرزاناصراحمد: اور بموجب مسلمانوں کے اعتقاد کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Naturally every sect is free.*

(جناب یحییٰ بختیار: قدرتی طور پر ہر فرقہ آزاد ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *Every sect is free.*

(مرزاناصراحمد: کہ ہر فرقہ آزاد ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Every sect as they believe. Now, but that shows, you known, that religion is part of the duty imposed on the legislature to see that the Muslims ....*

(جناب یحییٰ بختیار: ظاہر ہے قدرتی بات ہے۔ ہر فرقہ آزاد ہے۔ بہرحال اس تمہید سے یہ اخذ ہوا کہ مقنّنہ نے مقنّنہ پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ اس پر نظر رکھے کہ مسلمان......)

Mirza Nasir Ahmad: *That all sects of Muslims.*

(مرزاناصراحمد: مسلمانوں کے سارے فرقے)

(میری بات پوری ہونے دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *All sects, I am not excluding anybody, I am not excluding, you need not jump to conclusions that I am excluding you.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں سارے فرقے مسلمانوں کے ہیں۔ میں کسی کو خارج نہیں کررہا۔ آپ کو میری بات کے اختتام سے پہلے کودنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں آپ کو خارج والوں میں شامل کروں گا)

(مرزاناصر کی معافی)

Mirza Nasir Ahmad: ***I am sorry.***

(مرزاناصراحمد: معاف کیجئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The point is simple....***

"Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam..."

So, that means that the Legislature Will see to it that it frames laws which require the Muslim to live their lives in accordance with the requirements of Quran and Sunnah as interpretted by different sects?

(جناب یحییٰ بختیار: میرا پوائنٹ سادہ ہے۔تمہید کے الفاظ ''تاکہ مسلمان انفرادی اوراجتماعی دائرہ کار میں اپنی زندگیوں کو تعلیمات وضروریات اسلام کے بموجب گزار سکیں۔جوکہ قرآن پاک اورسنت نبوی کے موافق جیسے کہ مختلف فرقوں نے ان کا مفہوم لیا ہو۔'')

Mirza Nasir Ahmad: ہاں ***as interpretted.***

(مرزاناصراحمد: جیسا انہوں نے سمجھا ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That means there is a duty imposed on the Legislature to make laws in religious matters? That is my first question.***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے معنی ہوئے کہ مجلس قانون ساز پر فرض عائد کردیا گیا ہے کہ مذہبی امور میں قانون سازی کرے۔کیا ایسا نہیں ہے۔یہ میرا پہلا سوال ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***We should not generalise.***

(مرزاناصراحمد: ہمیں قاعدہ کلیہ نہیں بنانا چاہیے)

[97]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***No, I am just asking that because they have to make laws to see to it that they live***

their lives in accordance with the injunctions of Islam.

(جناب یحییٰ بختیار: ایسا نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ چونکہ مقننہ کو قانون سازی کرنی ہے۔اس مقصد سے مسلمان اپنی زندگیوں کو احکام اسلامی کے مطابق بنا کر رہ سکیں......)

مرزاناصراحمد: اس کا مطلب یہ ہے کہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I won't say that because a law is made by a Sunni .....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہتا کہ چونکہ ایک سنی نے قانون بنایا......)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, ...*

(مرزاناصراحمد: نہیں،نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... it should be enforced on a Shia.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو شیعہ پر اس کو لاگو کرنا چاہیے)

مرزاناصراحمد: اس میں کوئی جھگڑا ہی نہیں آپس میں۔ وہ جھگڑا نہیں میرے ذہن میں اس وقت اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اگر جماعت احمدیہ یہ سمجھتی ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق قبروں پر چڑھاوے نہیں چڑھانے چاہئیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not suggesting this.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس طرف اشارہ نہیں کر رہا ہوں)

مرزاناصراحمد: نہیں نہیں......تو ان کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ جماعت احمدیہ قبروں پر چڑھاوے نہیں چڑھاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزاناصراحمد: ٹھیک ہے، یہ ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I say but they can make laws? I am only concerned with the principle that Legislature and the Parliament can make laws on this subject. Second thing is, Sir .....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ٹھیک ہے، یہی میں کررہا ہوں کہ وہ قانون بنا سکتے ہیں۔ میرا مطلب تو اصولوں سے ہے کہ مقننہ اور پارلیمنٹ اس بارے میں قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ دوسری بات یہ جناب......)

(قانون سازی بنیادی عقائد کے مطابق)

Mirza Nasir Ahmad: *In the liht of the fundamental belief....*

(مرزا ناصر احمد: قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں بنیادی اعتقاد کے موافق......)

[98]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... of every sect.*

(مرزا ناصر احمد: ہر فرقے کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You are going, Sir, in deatils. But, Sir, I am saying in principle you give this power to the Legislature?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آپ تو تفصیل میں جارہے ہیں۔ میں اصول کی بات کررہا ہوں کہ ان کو آپ نے یہ قانون سازی کا حق دیا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں اس لئے Detail (تفصیل) میں جارہا ہوں کہ یہ نہ ہو کہ کل کو ہم Detail (تفصیل) بھول جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی نہیں۔ *You can explain and add to anything which you say in answer to my question. I am not ....* (آپ میرے سوال کے جواب میں وضاحت کرسکتے ہیں۔ اپنا جواب دیتے وقت گھٹا بڑھا سکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔ نہیں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... suggesting that. But I am just saying that in principle this is a duty imposed by the Constitution?*

(جناب یحییٰ بختیار: اس وقت میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اصولی طور پر دستور نے مجلس قانون ساز پر یہ فرض عائد کیا ہے)

(Interruption)

مرزا ناصر احمد: یہ (مائیک) کام نہیں کر رہا شاید۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The other one?***

مرزا ناصر احمد: ...... یا مرضی نہیں کام کر رہی، یہاں نقصان نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am just submitting that, in principle, the Constitution has imposed a duty on the National Assembly or the Parliament, that they should see to it, by making laws, that the Musalamans live their lives in accordance with the injunctions of Quran and Sunnah?***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اصولی طور پر دستور نے قومی اسمبلی پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ یعنی پارلیمنٹ پر کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ ایسے قوانین بنائے جس کے باعث مسلمان اپنی زندگیاں احکام قرآن وسنت کے موافق گزار سکیں)

[99]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***That Ahmadis live their lives in accordance with their interpretation?***

(مرزا ناصر احمد: احمدی لوگ اپنی زندگیاں اپنے مفہوم احکام کے مطابق گزار رہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***And Wahabis live their lives in accordance with their interpretation?***

(مرزا ناصر احمد: وہابی حضرات اپنی توضیح اور ترجمانی کے مطابق)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: ***And Barelvi, ... yes.***

(مرزا ناصر احمد: اور بریلوی حضرات اپنی توضیح اور ترجمانی کے مطابق)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am only asking ....*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مدعا کہنے کا یہ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that the Legislature can do it?*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ مقننہ ایسا کر سکتی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *With that detail ....*

(مرزا ناصر احمد: بشرطِ اس تفصیل کے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *.... I quite agree with it.*

(مرزا ناصر احمد: جو میں نے بتائی ہے اس کے مطابق صحیح ہے۔ میں بالکل مانتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, the next provision of Constitution to which I respectfully draw you attention is Article:2 of the Constitution.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! دستور کی اگلی دفعہ یہ ہے کہ میں بصد احترام آپ کی توجہ منعطف کراتا ہوں۔ دستور کی دفعہ نمبر۲ یہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It says: "Islam shall be the state religion of Pakistan."*

(جناب یحییٰ بختیار: اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: *This is Preamble.*

(مرزا ناصر احمد: یہ تمہید ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, this is Article:2, this is not Preamble.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ یہ دفعہ نمبر۲ ہے تمہید یہ نہیں ہے)

[100] مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے رکن سے) دکھاؤ کانسٹی ٹیوشن ہے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: کانسٹی ٹیوشن دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) آرٹیکل نمبر:۲ نکالنا۔

This is Introduction. Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is Article:2.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ دفعہ نمبر:۲ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! *In the Introduction. Very wise.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *And if you could kindly tell us what are the implications of this; what does it mean?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ براہ کرم یہ بتا سکیں گے کہ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اس سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is quite clear. Islam is the religion of the State.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ایک صاف بات ہے۔ حکومت کا مذہب اسلام ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It means that, in our Constitution, politics and religion are not kept separately. We are not a secular state and that....*

(جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ سیاست اور مذہب علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ ہم غیر مذہبی حکومت نہیں ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I don't know. To my mind, it means that the politics takes on itself the responsibility to guard the interests of the religion.*

(مرزا ناصر احمد: میں کہہ نہیں سکتا۔ میرے خیال میں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حکومت

کی سیاست مذہب کے مفاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, exactly, because of the difference....*
(جناب یحییٰ بختیار: بالکل صحیح۔قطعاً)

***Mirza Nasir Ahmad:** Because something different. And it is not the mixture of the two.*
(مرزا ناصر احمد: کیونکہ کچھ چیزیں مختلف ہیں اور یہ کہ ان دونوں کا یہ کوئی مرکب نہیں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... that, under the American Constitution, it is provided that the State shall not establish any religion or another, it will not side with one sect or another; it will be absolutely neutral in religious matters. But ....*
(جناب یحییٰ بختیار: امریکہ کے دستور میں یہ ہے کہ حکومت مذہب کے اندر قائم نہیں ہوگی۔یعنی کہ اس مذہب کی یا اس مذہب کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی۔ایک فرقہ کی یا دوسرے فرقہ کی حمایت نہیں کرے گی اور مذہبی معاملات میں قطعاً غیر جانبدار رہے گی)

[101]***Mirza Nasir Ahmad:** They also mean that State will not side with one religion or the other.*
(مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔حکومت کسی ایک خاص مذہب کا ساتھ نہیں دے گی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but here ....*

***Mirza Nasir Ahmad:** It only says on the opposite side, you know, that the politics of this country takes upon itself the responsibility to safeguard the interests of Islam.*
(مرزا ناصر احمد: لیکن ادھر یہ بات ہے کہ جیسے آپ جانتے ہیں کہ اس ملک کی حکومت نے اسلام کے مفاد کی حفاظت کے لئے ذمہ داری اٹھالی ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Yes, that is what I say.*
(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! یہی تو میں کہہ رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *It does not say that we would not be partial to these who do not believe in Islam.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو لوگ اسلام کے معتقد نہیں ہیں ان کے ساتھ ہم جانبدار رہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I am not saying that. No that is their fundamental rights.... No, not in the least, not as far the non-Muslims are concerned....*

Mirza Nasir Ahmad: *That clears the matter now.*

(مرزا ناصر احمد: اس سے اب یہ بات صاف ہوگئی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *As far as the Muslims are concerned, it will encourage them to see that they live their lives in accordance with the injunctions of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: مسلمان اپنی زندگی احکام اسلام کے مطابق گذاریں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *They say their prayers, they don't drink, they pay their Zakat, things like that.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں گزار رہے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ شراب نہیں پیتے۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then, Sir, there is further provision in the Constitution, Article:41 and Article:91....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب دستور میں ایک دفعہ نمبر ۴۱ اور نمبر ۹۱ بھی ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: *That is ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... that requires that the President and the Prime Minister shall be Muslims.*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ صدر اور وزیر اعظم مسلمان ہوں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *That is not the fundamental....* (مرزا ناصر احمد: یہ بنیادی نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, this is part of the Constitution.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں۔یہ بات دستور کا حصہ ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Under the heading?*

[102]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *This is not a directly part but obligatory part.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ہدایت نہیں ہے بلکہ لازمی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Obligatory part?*

(مرزاناصراحمد: لازمی حصہ ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because Preamble is not enforceable.* (جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ تمہید نافذالعمل نہیں ہوتی)

مرزاناصراحمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *But this part ....*

Mirza Nasir Ahmad: *This is enforceable?*

(مرزاناصراحمد: یہ بات نافذالعمل ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Enforceable part.*

(جناب یحییٰ بختیار: نافذالعمل ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *This is after the Principles of Policy. Yes.* (مرزاناصراحمد: یہ اصول پالیسی کے تحت ہے۔جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I am going again to give that example. Supposing somebody, a very important man, a very popular man in our country, but not a Muslim, he files a declaration that "I am a Muslim and want to contest a election." Can anybody question that?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! فرض کریں کوئی شخص کوئی اہم شخص کوئی ہمارے ملک کا بڑا اہر دلعزیز آدمی جو مسلمان نہیں ہے۔یہ ڈکلیئریشن لگا دیتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور اس

عہدے کے لئے لڑنا چاہتا ہوں کیا کوئی شخص اس پر اعتراض کر سکتا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***He could neither be pious nor great.***

(مرزا ناصر احمد: ایسا آدمی نہ اہم ہوسکتا ہے نہ بڑا اور نہ خدا ترس پارسا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If he is not a Muslim?***

(جناب یحییٰ بختیار: اسی صورت میں کہ اگر وہ مسلمان نہیں ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, if he files this declaration, how could you call him a pious man and a great man?***

(مرزا ناصر احمد: نہیں اگر ایسا شخص ڈکلیئریشن لگاتا ہے تو آپ اس کو کیسے متقی اور بڑا کہہ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but he makes a false declaration. People say: "Well somehow we made a mistake; we want to ...."***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ لیکن وہ ایک جھوٹا اعلان کرتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ: ’’کسی نہ کسی طرح ہم نے ایک ایک غلطی کی ہے، ہم چاہتے ہیں......‘‘

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, if he files such on horrid declaration, then he is neither pious nor great.***

(مرزا ناصر احمد: اگر وہ ایسا سخت قابل اعتراض ڈکلیئریشن لگاتا ہے تو وہ نہ پارسا ہے اور نہ بڑا آدمی)

[103]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***No. I am just asking. Supposing a person....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ فرض کریں ایک شخص......)

Mirza Nasir Ahmad: ***It is not possible.***

(مرزا ناصر احمد: یہ ممکن نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No ....***

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *A pious man to file a false declaration?*

(مرزا ناصر احمد: ایک پارسا آدمی کے لئے کہ وہ جھوٹا ڈکلیئریشن کرے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, let's take an example neither a Christian nor a Hindu. Supposing a person who does not believe in one, or two of the essentials of Islam....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! چلیں ایک مثال لیتے ہیں۔ نہ وہ کسی عیسائی کی ہے نہ کسی ایک ہندو کی۔ فرض کریں ایک ایسا شخص ہے جو اسلام کی لازمی ضروریات میں سے کسی ایک یا دو کا انکار کر دیتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... like he denies Zakat, is Munkir of Zakat, and he files a declaration that 'I am a Muslim', and still he says he is a Muslim....*

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً زکوٰۃ ہے۔ وہ زکوٰۃ کو منع کرتا ہے۔ منکر زکوٰۃ ہے اور ساتھ ہی وہ ڈکلیئریشن لگاتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور بااصرار کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *And he ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... still says he is a Muslim....* (جناب یحییٰ بختیار: بااصرار کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں! *Can he say? A pious Muslim files a declaration and ....*

(مرزا ناصر احمد: ایک پارسا مسلمان جھوٹا ڈکلیئریشن دے۔ کیا وہ ایسا کہہ سکتا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not talking of a pious Muslim.* (جناب یحییٰ بختیار: میں کسی پارسا مسلمان کی بات نہیں کر رہا)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, I am; I am talking about him. And the authority declares that he is not. Just*

the opposite of what you say; and opposite is also possible.

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am just asking whether somebody has a right to declare him one way or the other?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھتا ہوں کہ کسی کو اختیار ہے نا۔ اعلان کرنے کا کہ متنازعہ شخص ادھر کا ہے یا ادھر کا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Nobody has got the right to say that he is a Muslim when he feels, he thinks ....*

(مرزا ناصر احمد: کسی کو حق نہیں پہنچتا کہنے کا کہ وہ مسلمان ہے۔ جب کہ وہ کہتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ نہیں ہے)

[104]**Mr. Yahya Bakhtiar:** *But supposing ....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن فرض کریں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and believes that he is not ....* (مرزا ناصر احمد: اور اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing he has done it, has filed a form ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں اس نے ایسا نہیں کیا اور فارم داخل کرتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *But he is a Muslim, but the authority concerned declares him as non-Muslim, then?*

(مرزا ناصر احمد: لیکن وہ ایک مسلمان ہے۔ لیکن اتھارٹی کہتی ہے کہ وہ غیرمسلم ہے۔ تب؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will just give the opposite example, you know. I agree with you, that is possible. He will go to the court tell the court.....*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ جانتے ہیں کہ میں نے صرف آپ کو مخالف مثال دی ہے۔ میں آپ کے ساتھ متفق ہوں۔ یہ ہوسکتا ہے وہ عدالت جائے گا اور عدالت میں کہے گا)

So, there is one way open to him. (مرزا ناصر احمد: ہاں! تو اس کے لئے ایک راستہ کھلا ہوا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, that is what I say. So, for a person who formally declares that he is a Muslim, when he denies one of the fundamentals of Islam or two fundamentals of Islam, openly denies, and still he says that he is a Muslim....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! یہی میں کہتا ہوں کہ ایک شخص جو باضابطہ طور پر مسلمان ہونے کا مدعی ہے۔ مگر ایک ضروری اسلام کی بنیادی شرط کو نہیں مانتا یا دو شرطوں کا کھلم کھلا انکاری ہے اور پھر بھی کہتا ہے میں مسلمان ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *Then the Government should go to the Court.*

(مرزا ناصر احمد: تو اس صورت میں حکومت کو کورٹ میں جانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The Government is interested that he should be elected, he is a popular, I say. Can anybody go to the Court and say "no"?*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں گورنمنٹ کو دلچسپی ہے اور چاہتی ہے کہ وہ الیکشن میں کامیاب ہو جائے۔ وہ ہر دلعزیز ہے تو کیا کسی شخص کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کورٹ کو رجوع کرے اور کہے۔ یہ غلط ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Well, I personally condemn that Government.*

(مرزا ناصر احمد: میں ایسی حکومت کی ذاتی طور پر مذمت کرتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Government I ....*

Mirza Nasir Ahmad: *I don't know about the others.* (مرزا ناصر احمد: اوروں کے لئے تو نہیں کہہ سکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Government is not the*

member of the Assembly we elect; Government is nobody in the Assembly. (جناب یحییٰ بختیار: اسمبلی میں حکومت کی کوئی شخصیت نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No?*

(مرزا ناصر احمد: نہیں؟)

[105]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *It is the members of the Assembly who elect; Government is nobody in the Assembly.*

Mirza Nasir Ahmad: *No, you used the word "Government", that is why I repeated that.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ حکومت کا لفظ آپ نے استعمال کیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, because ....*

Mirza Nasir Ahmad: *You change the word and I will change that word.*

(مرزا ناصر احمد: اگر آپ لفظ تبدیل کر دیں تو میں بھی تبدیل کر دوں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because you have been saying again and again, 'the Government'; I think you meant Legislature.*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ بار بار خود کہتے رہے ہیں کہ حکومت کو مقننہ سمجھا جائے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, whoever is the authority concerned.* (مرزا ناصر احمد: نہیں! جو بھی متعلقہ اتھارٹی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *Whichever is the proper authority.* (مرزا ناصر احمد: جو بھی صحیح اتھارٹی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supposing he thinks he is a popular man, he is a nice man, he is a man of character, his religious beliefs are somehow fair, but he does not believe in*

Zakat, Jehad or something, but we are not concerned. He says he is a Muslim, but he openly says "No, I don't accept Zakat as part of Islam and I don't think it is necessary"....

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں وہ سمجھتا ہے میں ہر دلعزیز ہوں۔ اچھا آدمی ہوں۔ با کردار ہوں۔ مذہبی لیکن زکوٰۃ میں یا جہاد میں اعتقاد نہیں رکھتا۔ وہ صاف کہتا ہے۔ نہیں! میں زکوٰۃ کو اسلام کا حصہ نہیں سمجھتا اور اس کو ضروری خیال نہیں کرتا)

Mirza Nasir Ahmad: *They should not support him.*

(مرزا ناصر احمد: ان کو اس کی تائید نہیں کرنی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but supposing they support him, can that be questioned ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ لیکن فرض کریں وہ اس کی تائید کرتے ہیں تو کیا قانوناً اس پر سوال جواب ہوسکتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں...... ہیں۔ *(Pause)*

[106]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *.... or his declaration is enough under the law? I am speaking of law.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اس کا ڈکلیئریشن قانون کے اعتبار سے کافی۔ میں قانون کی بات کررہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *Is there a provision in this constitution that when such a thing is suspected, it should be settled by a court or, if it is not there, then who is going to decide? Suppose there is one member of this august House who says that the declaration is false,....*

(مرزا ناصر احمد: کیا دستور میں یہ ہے کہ اگر اس طرح کی کوئی بات شبہ کی آجائے تو کورٹ اس کا فیصلہ کرے اور اگر کورٹ نہیں ہے تو کون فیصلہ کرے گا۔ فرض کریں ایک اسی جلیل القدر ہاؤس کے ممبر صاحب یہ کہتے ہیں کہ ڈکلیئریشن جھوٹا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, ...*

Mirza Nasir Ahmad: *.... a members from the Opposition, you know.*

(مرزا ناصر احمد: حزب اختلاف کے کوئی ممبر صاحب۔ آپ جانتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, member of the Opposition can tell the Chief Election Commissioner when form is filled.*

(جناب یحیٰی بختیار: حزب اختلاف کے ممبر صاحب چیف الیکشن کمشنر صاحب کو کہہ سکتے ہیں جب فارم داخل کیا جارہا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *And his word is final.*

(مرزا ناصر احمد: اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, his word is final as far as they are concerned. But, If the objection is raised by one person that this man is not Muslim,....*

(جناب یحیٰی بختیار: اگر ایک شخص اعتراض اٹھاتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... can, on the basis of your argument, the candidate say that it is none of your buiness?*

(جناب یحیٰی بختیار: تو کیا آپ کی بحث کی بنیاد پر امیدوار کہہ سکتا ہے۔ آپ کا اس سے کوئی سروکار نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *What is the basis?*

(مرزا ناصر احمد: بنیاد کیا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Why? Declaration is the final word.*

(جناب یحیٰی بختیار: کیوں! جو میں نے ڈکلیئریشن دیا ہے وہ قطعی ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *What is the basis of existing law? I must know that before I ....*

(مرزا ناصر احمد: موجودہ قانون اس پر کیا کہتا ہے۔ مجھے بتایا جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Chief Election Commissioner can see. But the conduct ....*

(جناب یحییٰ بختیار: چیف الیکشن کمشنر کہہ سکتا ہے کہ......)

Mirza Nasir Ahmad: *Is it the Chief Election Commissioner?* (مرزا ناصر احمد: اس صورت میں الیکشن کمشنر ہے؟)

[107]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *.... of the President cannot be questioned in the court of law.*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ صدر کے طور طریق پر کورٹ میں فیصلہ نہیں اٹھایا جا سکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Is it the Election Commissioner who decides....*

(مرزا ناصر احمد: تو ایسی صورتوں میں چیف الیکشن کمشنر ہے جو فیصلہ کرتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *.... in such cases ....*

(مرزا ناصر احمد: ان معاملات میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. He scrutinizes the form; he has to see to it ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! فارم کی وہی چھان بین کرتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *.... that whether he is qualified for Presidentship ....*

(مرزا ناصر احمد: کہ وہ صدارت کے لئے اہل ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. And he is to take oath before him.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! اور اس کو اس کے سامنے حلف لینا ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: *.... that he is qualified or*

not. (مرزا ناصر احمد: ......کہ وہ اہل ہے یا نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Oath is taken later, but he has to file the form before him that he is a Muslim, because....*

Mirza Nasir Ahmad: *Has he got the right to question that oath?*

(مرزا ناصر احمد: تو کیا وہ حلف پر شک کا اعتراض کرنے کا حق رکھتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *There scrutiny takes place.*

Mirza Nasir Ahmad: *No, no; he takes; has he got the right?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but I am asking you. Supposing somebody ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں بلکہ آپ بتائیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, I must know the law before I can....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ جواب دینے سے قبل مجھے قانون تو معلوم ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, yes.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *.... answer that question.*

[108]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Supposing some Christian files a form ....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں۔ چند عیسائی فارم پر کرتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *And ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... The Chief Election Commissioner can throw it out and say, no, only Muslims can do it ....*

(جناب یحییٰ بختیار: چیف الیکشن کمشنر کہتا ہے نہیں۔صرف مسلمان ڈکلیئر کر سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No .....*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... for the Presidentship or the Prime-Ministership.*

(جناب یحییٰ بختیار: صدارت کے عہدے کے لئے یا وزارت عظمیٰ کے لئے)

Mirza Nasir Ahmad: *Supposing a Christian is faithful to himself and does it ....?*

(مرزا ناصر احمد: فرض کریں ایک عیسائی حلف اٹھاتا ہے اس کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... then he takes the oath before the Election Commissioner....*

(مرزا ناصر احمد: اس نے الیکشن کمشنر کے سامنے حلف اٹھایا تب)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *.... the Election Commissioner has got the right to refuse to take his oath or not?* (مرزا ناصر احمد: الیکشن کمشنر کو حق نہیں پہنچتا کہ حلف کو نامنظور کردے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I am not talking of oath yet; that comes after the election. I am at the stage of filling nomination papers. When the nomination papers are filed, the Chief Election Commissioner will look at them. The first thing he is to see is that the papers carried a certificate that a person is 45 yesrs old. If the person is 30 years old, the Chief Election Commissioner say, "Well, I am*

sorry, you are not qualified."

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ میں حلف کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ وہ تو الیکشن کے بعد کی بات ہے۔ میں تو ابھی کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے مقام پر ہوں۔ جب کاغذات نامزدگی داخل ہوں گے چیف الیکشن کمشنران پر نظر ڈالے گا۔ پہلی چیز وہ یہ دیکھے گا کہ کاغذات میں سرٹیفکیٹ ہے کہ وہ شخص ۴۵ برس کی عمر کا ہے۔ اگر وہ تیس برس کا ہے تو چیف الیکشن کمشنر کہے گا جناب افسوس ہے آپ اہل نہیں ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because the Contitution says ....*

مرزا ناصر احمد[109]: ہاں! *Under age*

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, I say, he is the authority on the spot to say that your papers are rejected.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ اس موقعہ پر وہی اتھارٹی ہے جو مجاز ہے کہنے کا تمہارے کہنے کاغذات مسترد ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *But can he reject? Can he reject his papers on the assumption that his declaration as a Muslim is incorrect?*

(مرزا ناصر احمد: لیکن کیا وہ کاغذات کو مسترد کر سکتا ہے۔ اس مفروضہ کے تحت کہ اس کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا غلط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am saying on the assumption, he cannot do it; but supposing the objection is raised ....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! اپنے مفروضہ پر وہ نہیں کہہ سکتا۔ مگر فرض کریں کہ اعتراض اٹھتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Who is going to decide?*

(مرزا ناصر احمد: تو فیصلہ کون کرے گا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***He.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہی)

Mirza Nasir Ahmad: ***That Election Commissioner.... whether he is a Muslim or not?***

(مرزا ناصر احمد: چیف الیکشن کمشنر کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, Sir, I am asking you if somebody objects that....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اگر کوئی اس پر اعتراض کرے)

Mirza Nasir Ahmad: ***Well I am very sorry, I cannot.... I find myself just incapable of....***

(مرزا ناصر احمد: مجھے معاف کیجئے۔ میں اپنے آپ کو نا قابل پاتا ہوں کہ......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but if you kindly hear for a minute.***

Mirza Nasir Ahmad: ***.... making you understand what I want to know. My question is that I can form....***

(مرزا ناصر احمد: میں آپ کو سمجھا سکوں کہ میں کیا معلوم کرنا چاہتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If you kindly listen to my question.***

Mirza Nasir Ahmad: ***.... I can form my opinion when I know the law.***

(مرزا ناصر احمد: میرا مفروضہ یہ ہے کہ میں اپنی رائے اسی وقت پیش کر سکتا ہوں جب مجھے معلوم ہو کہ قانون کیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No. I am not talking about the law. The law is ....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں قانون کی بات نہیں کر رہا ہوں)

[110] ***Mirza Nasir Ahmad:*** *My opinion would be formed on the knowledge of the law....*

(مرزا ناصر احمد: میں تو اپنی رائے اسی وقت دے سکتا ہوں جب قانون کا مجھے علم ہو......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Will you please....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مہربانی کریں گے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *.... and not otherwise.*

(مرزا ناصر احمد: ورنہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... let me explain the case again?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں دوبارہ کیس کو سمجھاتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: ہاں *Yes, yes,* جزاک اللہ

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now you have said that if a person announces, declares, proclaims, that he is a Muslim, nobody has any right to question his declaration.*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ہے کہ اگر ایک شخص اعلان کرتا ہے۔ بیان دیتا ہے۔ باضابطہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کے اعلان کرنے پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں پہنچتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Quite.*

(مرزا ناصر احمد: بالکل!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, if a person files a false form....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب ایک شخص ہے جو جھوٹا فارم بھر دیتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *If such a person ......*

(مرزا ناصر احمد: اگر ایسا شخص......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No. No. Any person....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ کوئی بھی شخص......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، *Any person.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is the principle.*

(جناب یحیٰی بختیار: یہ اصول ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں، جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *A person can be a Christian or anybody. That declaration cannot be questioned. Now supposing a man files his nomination paper for the office of the President of Pakistan and he says he is a Muslim, he writes there and declares that 'I am a Muslim', but some members or voters of Senate or National Assembly know that he denies certain fundamentals of Islam .....*

(جناب یحیٰی بختیار: وہ شخص عیسائی ہو یا کوئی بھی ہو۔ اس پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ اب فرض کریں کہ ایک شخص صدارت کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، تحریر میں دیتا ہے۔ لیکن کچھ ممبران یا ووٹر قومی اسمبلی یا سینیٹ کے جانتے ہیں کہ یہ شخص اسلام کے کچھ بنیادی اصول سے انکار کرتا ہے......)

[111]***Mirza Nasir Ahmad:*** *And the knowledge....*

(مرزا ناصر احمد: اور ان کا یہ علم......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... and they raise ....*

Mirza Nasir Ahmad: *.... is based on facts which they got to know two days ago? There might be a change within these two days.*

(مرزا ناصر احمد: ان واقعات پر مبنی ہے جو انہیں دو دن پہلے معلوم ہوئے تو ممکن ہے کہ ان دو دن میں کچھ تبدیلی آ گئی ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am coming, I am coming to that. I have to explain the whole case.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس بات پر آرہا ہوں۔ پوری صورتحال واضح کروں گا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, after the nomination papers are filled, the date of scrutiny of papers is fixed.*

(جناب یحییٰ بختیار: کاغذات نامزدگی کے بعد جانچ پڑتال کی تاریخ مقرر ہوتی ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** They see he is 45 years old.*

(مرزا ناصر احمد: دیکھا جاتا ہے کہ وہ ۴۵ برس کا ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** They see he declares himself to by Muslim.*

(جناب یحییٰ بختیار: دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** He is otherwise qualified.*

(مرزا ناصر احمد: مگر ویسے وہ اہل ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Otherwise qualified on the face of it.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! ویسے وہ اہل ہے ظاہری طور پر)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ناں۔ Yes.

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But objection is raised....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اعتراض اٹھتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ناں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... objection is raised that he says he is a Muslim, but in fact he is not, because he denies certain essentials of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: اعتراض اٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں۔ جب کہ دراصل وہ مسلمان ہے نہیں۔ کیونکہ چند اسلام کی بنیادی باتوں سے انکار کرتا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** For instance?*

(مرزا ناصر احمد: مثلاً بتائیں؟)

[112]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Zakat for instance***

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً زکوٰۃ)

Mirza Nasir Ahmad: ***He says that?***

(مرزا ناصر احمد: وہ کیا کہتا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***"It is not necessary; I don't believe in it."***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ضروری نہیں ہے۔ میں اس پر یقین نہیں رکھتا)

Mirza Nasir Ahmad: ***This institution of Zakat should be abolished?***

(مرزا ناصر احمد: وہ کہتا ہے کہ ادارۂ زکوٰۃ کو منسوخ کردو)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Abolished or it never existed; "I do not believe in it."....***

(جناب یحییٰ بختیار: منسوخ کردو یا اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا میں اس میں اعتقاد نہیں رکھتا......)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... that is his view. The Chief Election Commissioner asks, "Is it so?" he says, "Yes, Sir, but you are not concerned. You are concerned only with my declaration. I have written I am a Muslim. It is none of your business whether I believe in one tenant or not, or I believe in others or not." What will the Chief Election Commissioner do? Has he the right to interfere or not?***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کے تأثرات ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اس سے پوچھتا ہے کیا ایسا ہے وہ کہتا ہے ہاں۔ لیکن آپ کا اس سے مطلب نہیں۔ آپ کو تو صرف میرے ڈکلیئریشن سے مطلب ہے جس میں نے لکھ دیا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ کو اس سے کیا مطلب۔ آپ کو اس سے کیا غرض کہ میں کسی عقیدہ پر اعتراض رکھتا ہوں یا نہیں اور

چیف الیکشن کمشنر کا اس سے کیا تعلق کہ میں کیا عقیدہ رکھتا ہوں اس کو دخل اندازی کا کیا حق ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *What will the members of this House do?*

(مرزا ناصر احمد: اس ہاؤس کے ممبران بتائیں کہ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Members of the House are not under oath to give evidence, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: ممبران نے حلف نہیں اٹھایا ہے کہ وہ گواہ ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You are asking ....*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کہہ رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *They are supposed to elect or reject.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, you will guide them. In such circumstances, you will tell us that in the light of your interpretation of Article:20, the Chief Election Commissioner says, 'Yes, I will have to accept the declaration on the face of it?"*

(جناب یحییٰ بختیار: ان حالات میں دفعہ نمبر ۲۰ کی اپنے مفہوم کے روسے اگر چیف الیکشن کمشنر کہتا ہے کہ اس ڈکلیئریشن کو ظاہری حالت میں قبول کرنا پڑے گا تو پھر؟)

[113]***Mirza Nasir Ahmad:*** *I have already humbly submitted so many times that these extreme examples, these imaginary examples, cannot solve the problem we are facing today. Let us face facts. You know .....*

(مرزا ناصر احمد: میں نے کئی بار گذارش کی ہے کہ اس طرح کی انتہائی سخت مثالیں

اس طرح کی خیالی مثالیں ان پرابلم کو حل نہیں کرسکتیں۔جن کا ہم کو آج کل سامنا ہے۔واقعاتی حالات کو سامنے رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I think we will continue after....*

(جناب یحییٰ بختیار: اب میرے خیال میں اس پر بعد میں بات ہونی چاہئے)

Mr. Chairman: *Yes, the Delegation is permittid to withdraw, to be in the House at 6:00 pm.*

(جناب چیئرمین: درست ہے۔وفد کو جانے کی اجازت ہے اور شام چھ بجے پھر آجائیں)

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: *The Special Committee is ....*

بات کرنی ہے جی؟

Maulana Shah Ahmad Noorani: *If you permit me.*

(مولانا شاہ احمد نورانی: آپ کی اجازت ہے)

جناب چیئرمین: ہاں جی! مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔

EVASIVE ANSWERS TO QUESTION IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ آنریبل اٹارنی جنرل جو ہیں، جو سوالات کرتے ہیں، تو اس کا ***Definite*** (قطعی صاف صاف) جواب جو ہے وہ نہیں دے پاتے۔آپ میرے خیال میں ان کو ***Bound*** (مجبور) کریں کہ وہ ***Definite*** (قطعی صاف صاف) جواب دیں۔

Mr. Chairman: *This matter can be taken up with the Attorney General.*

(جناب چیئرمین: اس بات کے لئے اٹارنی جنرل سے رجوع کریں)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: یہ آپ کی پریویلیج میں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں،نہیں۔میں نے ان کو......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی[114]: آپ کورائٹس ہیں یہ۔

جناب چیئرمین: ہاں؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ ادھرادھر ٹال جاتے ہیں اورالٹا اٹارنی جنرل صاحب سے سوال کر لیتے ہیں۔

ایک رکن: جناب ایسا لگتا ہے وہ جرح کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کا یہ طریقہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بات میں نے ان سے کی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: سر!میں ذراجارہاھوں۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل اس میں مطمئن رہیں۔ *He has got his own method.* (ان کا اپنا طریقہ ہے)

***A Member:* All right, Sir.**

(**ایک رکن:** بہت اچھا)

جناب چیئرمین: کہیں سے ایک **Portion** (حصہ) ہوتا ہے،کہیں سے دوسرا۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ***Object*** (اعتراض) کرسکتا ہے کہ آپ نہیں مانتے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نہیں جانا چاہتا اس میں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بیشک۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک نہیں ہے،تیز نہیں ہوسکتا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن سر!ایک بات ضرور ہے۔سر!میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا......

مولانا غلام غوث ہزاروی[115]: ایک بات واضح ہے۔یہ حقیقت ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب کا سوال تو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔لیکن ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا۔

***Mr. Chairman:* The Special Committee is adjourned to meet at 6:00 pm.**

In the meantime, the honourable members can discuss the questions, or methods of putting them, with the Attorney- General.

Thank you very much.

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی اب شام چھ بجے بیٹھے گی۔اس دوران ممبران صاحب ان سوالات پر بحث کر سکتے ہیں جو پوچھے جائیں گے یا کیسے ان سوالات کو پوچھا جائے۔ اس کے طریقہ کار کو اٹارنی جنرل سے مشورہ کرکے متعین کریں۔شکریہ!)

A Member: *In your Chamber, Sir?*

(ایک رکن: آپ کے چیمبر میں)

(The Special Committee adjourned to meet at 6:00 pm)

{The Special Committee re-assembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.}

(ہاؤس کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوا)

Mr. Chairman: *A suggestion, Mr. Attorney General, from certain members, that certain questions put by you, the witness avoids, to answer, and there is a suggestion that a second question may be put. When a definite answer is to be given by the witness, Yes or no, he say 'I don't want to give.'*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل سے مخاطب ہوکر، کچھ ممبران کی طرف سے یہ نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ چند ایک سوال جو آپ نے کیئے ہیں ان کا جواب گواہ ٹال دیتا ہے اور یہ تجویز ہے کہ اگلا دوسرا سوال تب ہی کیا جائے جب کہ پہلے سوال کا صاف صاف جواب گواہ دے دے۔ یعنی یا تو وہ کہے ہاں یا کہے ناں یا کہے مجھے نہیں معلوم)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I said in the beginning that we can't compel the witness. And the House can draw its own inference that he is avoiding the answer to the question and if he gives the answer, probabley that will be not favourable to him. So, this is for the Court, as they say, to decide.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے شروع ہی میں کہہ دیا تھا کہ ہم گواہ کو جواب پر مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لئے گواہ کے جواب سے جو بھی وہ دے ممبران مطلب خود اخذ کر لیں اور دیکھ لیں کہ وہ جواب کو ٹال رہا ہے۔ اگر وہ مجبوری جواب دے گا تو غالباً وہ اس کے خلاف ہوگا اور مناسب حال نہ ہوگا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کورٹ گواہ کا جواب دیکھ کر پھر فیصلہ کیا کرتی ہے)

جناب چیئرمین: نہیں، ابھی نہیں۔ اس کو یہاں بلوالیں، ادھر بٹھادیں۔

(Interruption)

[116]***Mr. Chairman:*** *Yes, they may be called.*

جناب چیئرمین: ہاں! اب ان کو بلالو۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوتا ہے)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIAN GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: *Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

(احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, before I proceed, my attention has been drawn by some members. For some members, some further clarification on the*

question of the number of Ahmadis in Pakistan.

In a Memorandum signed on behalf of the Ahmadiyya Community before the Boundary Commission in 1947, the figure given is about two Lakhs. This is an official document.

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! پیشتر اس کے کہ میں آگے بڑھوں۔ کچھ ممبران نے میری توجہ مزید وضاحت کے لئے مبذول کرائی ہے۔ اس سوال پر کہ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد کیا ہے۔ ۱۹۴۷ء کے باؤنڈری کمیشن کے سامنے احمدی فرقہ کی طرف سے جو یادداشت دستخط شدہ پیش کی گئی اس میں تعداد تقریباً دو لاکھ تھی۔ یہ سرکاری دستاویز ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ ڈاکومنٹ ہے آپ کے پاس؟ یہ دے دیں آپ۔ *Half a million* (پانچ لاکھ)

(ان دو میں سے ایک بات غلط ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Half a million in the whole of India, including Pakistan, at that time, because it was done before that.*

Now you said this morning that at the time of the death of Mirza Ghulam Ahmad, the number of Ahmadis in 1908, was about 4 lakhs. Now, in the course of these 30 years or so, has the number gone down to such extent, or was this an incorrect figure?

(جناب یحییٰ بختیار: پانچ لاکھ پورے ہندوستان میں مع پاکستان کے اس وقت کیونکہ رائے شماری اس سے پہلے ہوئی تھی۔ آج صبح آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد کی وفات کے وقت احمدیوں کی نفری ۱۹۰۸ء میں تقریباً چار لاکھ تھی۔ تو اس تیس سال کی یا کم وبیش مدت بعد تعداد اس قدر گر گئی یا جو تعداد اس وقت بتائی گئی ہے وہ غلط ہے یا پہلے والی غلط تھی)

مرزا ناصر احمد: میں نے کوئی عدد بھی......

Mr. Yahya Bakhtiar: Approximately?

(جناب یحییٰ بختیار: تقریباً......)

مرزا ناصر احمد: ......وثوق کے ساتھ نہیں کہا اور چونکہ مردم شماری نہیں ہوئی۔ جہاں تک[117] مجھے یاد ہے، میں نے تو ایک دفعہ اس بات کو واضح کہا تھا کہ سارے اندازے مختلف وقتوں میں کئے۔ آپ نے بھی ایک اندازہ دولاکھ کا بتایا نہیں؟ تو اسی طرح یہ کسی سیاسی پارٹی نے ۱۹۷۰ء میں لکھ دیا کہ فلاں پارٹی اس لئے جیت گئی ہے کہ ۲۱ لاکھ بالغ رضا کاران کی مدد کر رہے تھے تو ۲۱ لاکھ بالغ رضا کار احمدی اگر ہیں تو احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ ہونی چاہئے۔ تو یہ کوئی فگرز جو ہیں، اوّل تو یہ صرف غیر یقینی ہے۔ اعداد و شمار کے بغیر۔ دوسرے اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ اگر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......پانچ آدمیوں پر بھی ناجائز ظلم کیا جائے تو اتنا ہی برا ہے جو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ ایک آدمی پر بھی ظلم کیا ہے، وہ ناجائز ہے۔

I am not saying this. I only wanted that we are preparing a record and we could have....

(میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ چونکہ ہم ایک ریکارڈ تیار کر رہے ہیں تو ہمارے پاس......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، وہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... on exact and approximate idea of the number of Ahmadis in Pakistan. So, which figure you think is correct? The figure given by the Jamaat-i-Ahmadyia.....

(جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں کی پاکستان میں تعداد کی بالکل صحیح یا تقریباً صحیح تعداد ہو تو کون سا عدد آپ کے خیال میں درست ہے۔ یعنی احمدیہ جماعت نے......)

مرزا ناصر احمد: میں نے، میں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... in 1947 ....

(جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۴۷ء میں جو عدد فراہم کیا......)

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کی تو میرے نزدیک آج کل پاکستان میں ۳۵ سے

۴۰ لاکھ کے درمیان احمدی ہیں۔ بچوں، بڑوں، مردوں، عورتوں کو ملا کر۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ۱۹۴۷ء میں آپ کی جماعت کے مطابق دو لاکھ تھے، سارے [118] انڈیا میں اڑھائی لاکھ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ پانچ لاکھ ہندوستان میں تھے۔ لیکن اس میں سے میرا خیال ہے کہ وہاں جب ہم نے ہندوستان کو چھوڑا ہے سب نے ۱۹۴۷ء میں تو کوئی چالیس پچاس ہزار وہاں رہ گئے ہوں گے۔ کیونکہ یہ تعداد جو تھی یہ جمع تھی۔ گورداسپور کے ضلع میں جو اکیلے اس ضلع میں لاکھوں میں تھے اور ساتھ ہوشیار پور کا ضلع تھا اور ادھر فیروز پور کے علاقے اور پیچھے لدھیانہ کے علاقے میں، اور یہاں بہت بھاری تعداد ارباب جماعت احمدیہ کی تھی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, in 1900-1901....

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ۱۹۰۰ء، ۱۹۰۱ء میں)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ آپ تو جو فگرز کا مقابلہ کریں گے تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ***Different Question*** (مختلف سوال) ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***I am asking a different question now. In 1901, Mirza Ghulam Ahmad Sahib had requested the Government to mention the Ahmadis separately in the census. Then they have been mentioned in 1901, 1911, 1921 and 1931, I understand, up to that....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسری بات کہہ رہا ہوں۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ مردم شماری میں احمدیوں کو علیحدہ بتایا جائے۔ پھر احمدیوں کی تعداد ۱۹۰۱ء میں، ۱۹۱۱ء میں، ۱۹۲۱ء میں اور ۱۹۳۱ء میں بتائی گئی۔ یہاں تک میں سمجھتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: And in no census the figures were correct.

(مرزا ناصر احمد: مردم شماری کی تعداد کوئی صحیح نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, that may not be correct, Sir....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! نہ ہو صحیح......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but I want to know why this practice was given up after 1931? Why are not they separately mentioned? Have you requested them or the Government itself did that?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۱ء کے بعد کیوں مردم شماری منقطع کر دی گئی۔ کیوں علیحدہ سے ان کو نہیں بتایا گیا۔ کیا آپ نے حکومت سے کہا کہ علیحدہ نہ بتائے یا حکومت نے خود ایسا کیا)

[119]***Mirza Nasir Ahmad:*** *As far as I know, no, we have not requested anybody to alter it.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں! ہم نے کسی سے ایسی درخواست نہیں کی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Not to mention it separately?* (جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ کہ علیحدہ تعداد نہ بتائی جائے)

Mirza Nasir Ahmad: *No.* پہلے بھی اس پر عمل نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And, Sir, one more clarification. You had stated this morning that your followers call you Imam of the Jmaat, but actually your designation is that of Khalifa-tul......*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب ایک اور وضاحت درکار ہے۔ آپ نے آج صبح کہا کہ آپ کے پیرو آپ کو امام جماعت کہتے ہیں۔ لیکن آپ کا لقب دراصل خلیفۃ ......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... Masih-us-Salis.*

جناب یحییٰ بختیار: مسیح الثانی؟

مرزا ناصر احمد: ثالث۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Third?*

(جناب یحییٰ بختیار: تیسرا؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزاناصراحمد: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, this word "Imam" could you kindly explain its significance as to in which sense they call you Imam? What is idea significance? Because, you know....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ لفظ امام، براہ کرم اس کی اہمیت واضح کریں کہ کس معنی میں وہ لوگ آپ کو امام کہتے ہیں؟ اہمیت کیا ہے؟)

مرزاناصراحمد: جی! میں نے آج تک کسی کو نہیں کہا کہ مجھے امام کہو اور نہ یہ کہا ہے کسی کو کہ امیرالمؤمنین کہو اور یہ امام جماعت احمدیہ، یہ ہماری ہی جماعت میں عام طور پر نہیں استعمال ہوتا۔ پاکستان میں، باہر کے ممالک کر لیتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں کچھ جو استعمال ہوتا ہے وہ ''امیرالمؤمنین'' ہے اور اس کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ ''امیرالمؤمنین'' سے مراد وہ ہیں جو مبائع ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, may I remind you that the day you came to address this House, you corrected the Chairman and told him that you are Imam of the Jamaat?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ جس روز آپ اس ہاؤس میں تقریر کرنے آئے تھے تو آپ نے چیئرمین صاحب کو ٹوکا تھا اور درست کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ جماعت کے امام ہیں)

[120] مرزاناصراحمد: میں نے یہ کہا تھا، مجھے یاد ہے، میں نے یہ کہا تھا کہ مجھے صدر، صدرانجمن احمدیہ نہ کہیں۔ کیونکہ میں صدر، صدرانجمن احمدیہ نہیں۔ اس کی بجائے مجھے امام جماعت احمدیہ کہہ دیں۔ میرے ذہن میں اس وقت ***Head of the Community*** تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں نہیں *I just want to clarify what....* (جناب یحییٰ بختیار: میں صرف وضاحت چاہتا ہوں......)

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، ہاں! بالکل میں نے کہا تھا۔ مجھے یاد ہے خود اچھی طرح۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you know what the significance of the word "Imam" is among the Muslims*

generally and among Shia Muslims particularly?

(جناب یحییٰ بختیار: اورآپ جانتے ہیں کہ اس لفظ امام کی مسلمانوں میں عام طور پر اور شیعہ مسلمانوں میں خاص طور پر کیا اہمیت ہے)

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ علم ہے کہ جو ''امام'' کا مفہوم شیعہ Sect میں ہے۔ وہ دوسرے کسی Sect میں نہیں ہے۔ فرقے میں نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you don't use that in that sense?* (جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ نے وہ مطلب نہیں لیا وہ معنی)

Mirza Nasir Ahmad: *Oh, no, certainly not.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ یقیناً نہیں)

(قادیانی خلیفہ مستعفی نہیں ہوسکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, the next point which I wanted to know this morning which I didn't ask, can you, as Head or Khalifa or Imam of your Jamaat, resign your office or you are not allowed?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! اگلا نکتہ یہ ہے جو میں صبح معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر نہیں پوچھ سکا کہ کیا آپ بحیثیت ہیڈ یا خلیفہ یا جماعت کے امام کے اپنے عہدے سے مستعفی ہوسکتے ہیں یا آپ کو مستعفی ہونے کی اجازت نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، جب خداتعالیٰ نے، یعنی ہمارے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ملتی ہے چیز، تو یہ اجازت نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *You are not allowed to resign?* (جناب یحییٰ بختیار: آپ کو استعفیٰ دینے کی اجازت نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں!

(الیکشن کمشنر امیدوار کے کاغذات میں مسلم، غیرمسلم پر غور کرسکتا ہے)

[121]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Sir, before we adjourned this morning, I was asking you a certain question with*

regard to the office of the Persident and I asked you that supposing a person.... because Article:41 says that he shall be a Muslim.... then I ask you supposing a person applies or his name is proposed as a candidate for the office of Persident of Pakistan and therein his declaration is filed that 'I am a Muslim, of age over 45', whatever it may be 50 or 60 and somebody objects at the time of the scurtiny of nomination papers that he is not a Muslman because he does not believe in one of the essentials of Islam, he does not believe for instance, that Zakat is a compulsory or necessary part of Islam. Now I ask you whether the Election Commissioner has a right, will be justified to return, to refuse his nomination paper, reject it, or just because he has declared that he is a Muslim that should be sufficient?

(جناب یحییٰ بختیار: جناب آج صبح اجلاس کے ملتوی ہونے سے قبل آپ سے ایک سوال میں صدر کے عہدے کے بارے میں کر رہا تھا اور میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ بروئے دفعہ ۴۱ صدر کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ فرض کریں کہ ایک شخص صدارت کا امیدوار بنتا ہے اور ڈکلیئریشن داخل کرتا ہے کہ میں چالیس برس کا یا جو بھی عمر ہے پچاس ساٹھ برس کا ہوں اور میں مسلمان ہوں اور جب چھان بین ہوتی ہے کاغذات نامزدگی کی اس وقت کوئی اعتراض کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے ایک بنیادی اصول پر یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔ مثلاً وہ نہیں اعتقاد رکھتا کہ زکوٰۃ لازمی ہے اور دین اسلام کا ضروری حصہ ہے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا الیکشن کمشنر کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کے کاغذات رد کر دے انکار کر دے۔ واپس کر دے یا برعکس اس کے وہ قبول کر لے اور اس کا ڈکلیئریشن مسلمان ہونے کا مان لے؟)

مرزا ناصر احمد: الیکشن کمشنر جو ہیں ان کو ان قوانین کی پابندی کرنی چاہئے جو پاکستان نے ان کے لئے بنائے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Mirza Sahib.

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کا شکریہ)

مرزا ناصر احمد: میرا تو اس میں کوئی دخل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

Supposing that the man says himself, when he is asked:

"Is it true that you don't accept Zakat as necessary part of Islam and one of tha essentials?" He says: "Yes. I do not believe, I do not think it is a part of Islam, but I am still a Muslim." Now, at this stage. I only ask whether the Election Commissioner, Chief Election Commissioner can reject his nomination papers?

(فرض کریں اس شخص سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ تم زکوٰۃ کو اسلام کا ضروری حصہ نہیں سمجھتے اور یہ کہ زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے نہیں ہے۔ اگر وہ جواب میں کہتا ہے ٹھیک۔ میں یہی اعتقاد رکھتا ہوں میں نہیں سمجھتا کہ زکوٰۃ اسلام کا ضروری حصہ ہے۔ لیکن میں پھر بھی مسلمان ہوں۔ تو اس صورت میں آپ سے صرف سوال کرتا ہوں کہ کیا چیف الیکشن کمشنر اس کے کاغذات کو رد کر سکتا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں کوئی ایسا مشورہ دے دوں جو قانون اجازت نہ دیتا ہو تو بہت بری بات ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر اس مسئلے پر کوئی قانون بن جائے تو سب کو ٹھیک ہوگا۔ ناں جی[122]؟ قانون......

If the Law is made what is a Muslim?

(اگر قانون یہ بنایا جائے کہ مسلمان کیا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: اگر یہ قانون ہو کہ مسلمان وہ ہے جو پانچ ارکان جو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......ان پر کم از کم عقیدہ رکھتا ہے...... عمل کرتا ہے یا نہیں کرتا......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, you think that, in the country, the State has the right to make the law to lay down what is a Muslim because Consitution requires that President has to be a Muslim, a Prime Minister has to be a Muslim or other way.....***

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! آپ کہتے ہیں کہ حکومت کو قانون سازی کا حق ہے کہ بتائے کہ قانون کیا ہے۔ کیونکہ دستور مطالبہ کرتا ہے کہ صدر کو مسلمان ہونا ہے۔ وزیراعظم کو مسلمان ہونا ہے......)

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... or in other way I can put it that way.....***

(جناب یحییٰ بختیار: بالفاظ دیگر میں کہتا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: میری رائے یہ ہے کہ کسی اسلامی حکومت کو کوئی ایسا قانون نہیں بنانا چاہئے جو نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق نہ ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, if they make it in accordance with the Injunction of Islam.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر وہ قانون بناتے ہیں کورٹ کے اندر احکام اسلام کے حدود میں)

مرزا ناصر احمد: اگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہے تو ہر مسلمان جو ہے اس کو قبول کرتا ہے۔

(حکومت قانون سازی کر سکتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: تو ***That means that they can make a law laying down what a Muslim is or who is not a Muslim in a nagative form, or in a positive form, and then the Election Commissioner, in the light of that law, can reject the nomination paper.***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے یہ معنی نکلے کہ وہ قانون سازی کر سکتے ہیں۔ قطعی طور

پر یہ حکم دیتے ہوئے کہ کون مسلمان ہے۔ بالتصریح اور کون مسلمان نہیں ہے۔ یعنی منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں پر حکم دے سکتے ہیں تو اس کے بعد الیکشن کمشنر اس ساختہ قانون کی روشنی میں اس کے کاغذات کو رد کر سکتا ہے)

[123] **مرزا ناصر احمد:** ہاں! اگر آنحضرتﷺ کے ارشادات کے مطابق ہے اور قانون ہے۔ کیونکہ الیکشن کمشنر کو آنحضرتﷺ کے ارشادات اس طرح **Bind** نہیں کرتے۔ جس طرح قانون **Bind** کرتا ہے اور اگر قانون ہے تو اس کو قانون کی پابندی کرنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس قسم کا قانون بن سکتا ہے اور بننا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: ''بن سکتا ہے'' تو میں نہیں کہہ رہا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......میں کہتا ہوں کہ اگر قانون ہو تو اس کی پابندی کرنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا؟ پھر تو......

مرزا ناصر احمد: اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ٹھیک ہے۔

Sir, while referring to the Declaration of Human Rights, you have not relied on any Article of the Declaration of Human Rights, but only on the opinion of one of the draftsmen? Isn't it so?

(جناب! آپ نے جب انسانی حقوق کے ڈکلیئریشن کی بات کی تھی تو آپ نے اس کی کسی دفعہ پر بھروسہ نہیں کیا۔ بلکہ صرف ان آراء پر جو دستاویزوں کے مسودہ بنانے والوں کے ساتھ تھے۔ کیا ایسا نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: میں سمجھا نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Annexure-I is opinion of Dr. Charles Malik of Lebanon. Is it not any Article of.....

(**جناب یحییٰ بختیار:** ذیلی کاغذ نمبر:۱، یہ تو رائے ہے ڈاکٹر چارس ملک آف لبنان کی۔ کیا یہ تحریر میں نہیں ہے......)

مرزا ناصر احمد: یہ ہمارے محضر نامہ میں ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! *You have filed the Annexture.* (جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ذیلی کاغذ لگایا ہے نہ)

مرزا ناصر احمد: اس کی دفعہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Appendix.*

مرزا ناصر احمد: ......۱۸ ہے، وہ نوٹ کر لیں۔

[124] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! تو *Have you seen other provisions also?* (آپ نے دوسری دفعات بھی پڑھی ہیں یا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes, I have.*

(مرزا ناصر احمد: ہاں! پڑھی ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *What is Article 29?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو بتائیں دفعہ نمبر ۲۹ کیا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *No, I do not remember.*

(مرزا ناصر احمد: یوں مجھے یاد نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That....*

مرزا ناصر احمد: نہیں، تو میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتا رہا ہوں، آپ نے اگر دیکھا ہے یا نہیں اس کو......

مرزا ناصر احمد: میں نے بہت سے پمفلٹ دیکھے، ایک دو کتابیں دیکھیں۔ لیکن جس چیز میں مجھے دلچسپی نہیں ہوتی اس کو میرا حافظہ یاد نہیں رکھتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں *Probably. But Sir, just like our Constitution says that you have the freedom of religion subject to law, Public order and morality, Article:29 places similar restriction.... similar.... I don't say exactly the same.... on the Human Rights that they also have to be subject to some sort of restirction.*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن جناب جس طرح ہمارا دستور کہتا ہے کہ آپ کو قانون

کے اندر رہ کر اور امن عامہ اور اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے پابندیوں کے ساتھ مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے تو اسی نوعیت کی اس سے تقریباً ملتی جلتی انسانی حقوق پر بھی پابندیاں عائد ہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پھر جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں Universal Declaration of Human Rights (انسانی حقوق کا عالمگیر منشور) کی ابتداء ہوئی اور یہ محض اصولی چیز ہے۔ جس کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ ان تمام ممالک نے جو یو.این.او میں شامل ہوئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***I am not disputing that. I am just saying that the Right is also not absolute, but subject to restrictions.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس سے اختلاف نہیں کر رہا ہوں۔ حق قطعی نہیں ہے پابندیوں سے مشروط ہے)

[125] مرزا ناصر احمد: ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! *This is all?* (بس یہی بات ہے)

مرزا ناصر احمد: لیکن نہیں۔ میں اس سے بھی زیادہ کوئی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا شعبہ قائم ہوا اور بڑے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ بہت خرچ اس کے اوپر ہو رہا ہے اور انہوں نے ایک ایک ***Human Right*** (انسانی حق) کو لے کر اس کے ***Covenants draw*** کرنے شروع کئے ہیں اور چونکہ ان لوگوں کو مذہب سے اتنی دلچسپی نہیں۔ اس لئے ***Freedom of speech*** (آزادی گفتار) اور دوسرے جو تھے، کچھ ***Covenants*** بنالئے ہیں۔ کچھ پوائنٹس پر، اور کچھ ابھی نہیں بنے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پڑھ رہا ہوں جو آپ نے فائل کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The philosophy of the Bill of Rights was put into enduring word by the Arab scholar and Philosopher Dr. Charles Malik of Lebanon. Dr. Malik who was a member of the Commission on Human Rights of the United Nations, helped draft a Declaration of Human***

Rights for the United Nations. Dr. Malik stated that he deemed to be fundamental principles of civil rights:

1- That human person is more important than racial, national or other group to which he may belong.

2- The human person's most sacred and inviolable possessions are his mind and his conscience, enabling him to perceive the truth, to choose freely, and to exist."

Now, Sir, I would respectfully ask you that......

(جناب یحییٰ بختیار: انسان حقوق کے بل کے پیچھے جو فلاسفی کارفرما تھی اس کو فلسفے کے ایک عرب اسکالر ڈاکٹر چارلس ملک آف لبنان نے ابدی الفاظ میں قلمبند کیا ہے۔ ڈاکٹر ملک جو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے ممبر تھے۔ اقوام متحدہ کے لئے انسانی حقوق کا منشور بنانے میں مددگار تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اجتماعی معاشرتی حقوق کا بنیادی اصول یہ معلوم ہوتا ہے:

۱...... ایک انسان نسلی، قومی یا دوسرے گروہوں سے زیادہ اہم ہے جن کا وہ ایک رکن ہوسکتا ہے۔

۲...... ایک انسان کی مقدس ترین ملکیت اس کا ذہن اور ضمیر ہیں جو اسے سچ کو پہچاننے، آزادانہ انتخاب کرنے اور موجود ہونے کے قابل بناتے ہیں۔

اب میں بصد احترام عرض کروں گا)

مرزا ناصر احمد: وہ ***Universal Declaration of Human Rights.*** (انسانی حقوق کا عالمگیر منشور) جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اس کی جو دفعہ نمبر ۱۸ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:[126] ہاں جی! ٹھیک ہے۔ لیکن میں یہاں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس پر ***Rely*** کیا۔

Has any motion or resolution before the House suggested even in the most remotest way that anybody will not be allowed....

(مگر کیا کسی ریزولیوشن یا قرارداد نے ایوان کے سامنے دور دور بھی یہ تجویز رکھی ہے کہ کسی کو مداخلت کا حق نہیں ہوگا......)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وہ تو ایک شخص کی رائے، جس کی اہمیت ہے کچھ، صرف یہ کہنے کے لئے کہ انسان کے اندر اس کا جو دل و دماغ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کسی نے یہ تو نہیں Suggest (تجویز) کیا کہ آپ کو سوچنے کی آزادی نہیں ہے۔

That you have not the freedom of thought or mind or conscience or the way you seek the truth. Nobody has suggested it anywhere. On the contrary, the Resolution which has come before the House.....

(کہ آپ کو سوچ کی آزادی نہیں ہے یا فہم و عقل یا ضمیر کی آزادی نہیں ہے۔ حق کی تلاش میں کسی نے کہیں بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ بلکہ دوسری طرف جو ریزولیوشن کہ ایوان کے سامنے آیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! میں اب سمجھ گیا پوائنٹ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں *.... guarantees that you will have your human rights and fundamental right,....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کی گارنٹی دیتا ہے کہ آپ کا اپنا انسانی حق برقرار ہے اور ساتھ ہی بنیادی حق)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... right to practise and profess and....* (جناب یحییٰ بختیار: کہ اس پر اعتقاد رکھیں اور عمل پیرا ہوں)

(میں اب سمجھا)

مرزا ناصر احمد: اب میں پوائنٹ سمجھ گیا ہوں، پہلے نہیں میں سمجھا تھا۔ بات یہ ہے کہ دو یہاں ریزولیوشن پیش ہوئے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایک موشن ہے اور ایک ریزولیوشن۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ایک موشن ہے۔ ایک ریزولیوشن ہے۔ ریزولیوشن پیپلز پارٹی

کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے؟

[127] جناب یحییٰ بختیار: ریزولیوشن گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے، موشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: موشن ہے، **Motion** گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ یہ میں **Clarification** چاہتا تھا۔ جو موشن ہے اس میں جہاں تک اس کے الفاظ ہیں وہ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ لیکن حکومت کی پارٹی کے ذمہ دار آدمیوں نے جو اس کے بعد تقاریر کی ہیں وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے اور اس وجہ سے جو ایک بالکل سیدھی سادی بات تھی۔ اس کو...... دونوں کو اکٹھا کر کے...... تو اس کے متعلق ہم نے بات کی ہے اپنے محضر نامے میں۔ اگر وہ تقاریر حکومت کے ذمہ دار افراد کی طرف سے نہ ہوتیں۔ جو ہوئی ہیں تو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر ان کو، دونوں کو علیحدہ کرنا پڑتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ:

"The human person's most sacred and inviolable possessions are his mind and his conscience."

Are they going to be affected in any way, as far as your community is concerned, by any motion or resolution, in enabling you to perceive the truth, to choose freely, and to exist?

مرزا ناصر احمد: جب یہ اعلان کیا گیا کہ ہم جماعت احمدیہ کے متعلق وہ فیصلہ کریں گے جو یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ان اعلانات کے نتیجہ میں یہ چیز یہاں اس شکل میں پیش کرنی پڑی، ورنہ ضرورت کوئی نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! اعلان میں تو زیادہ سے زیادہ یہی تھا ناں جی کہ جماعت احمدیہ کو ایک ***Non-Muslim minority declare*** (غیر مسلم اقلیت ڈکلیئر) کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, if you are declared, to put it very bluntly....

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کو واشگاف الفاظ میں ڈکلیئر کر دیں......)

[128] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... a non- Muslim minority,....* (جناب یحییٰ بختیار: غیرمسلم اقلیت......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... will they stop you from considering Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet or as your hero or your leader, or stop you from prayers, or stop you even from thinking, believing, that you are a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ روک دیں گے آپ کو مرزا غلام احمد کو نبی ماننے سے یا پیرو ماننے سے یا نماز پڑھنے سے یا حتیٰ کہ آپ کو یہ سوچنے سے کہ آپ مسلمان ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Or propagating?*

(مرزا ناصر احمد: یا پھیلانے سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, nobody can stop you from propagating either. You can say whatever your faith is.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! آپ کو پھیلانے سے بھی نہیں روک سکتے؟ آپ کا جو عقیدہ ہے کہہ سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: تو *what purpose would it serve you?* (مرزا ناصر احمد: اس سے آپ کو فائدہ کیا ہوگا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, that is, I say, that why should you object to it?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کیوں اعتراض کرتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no, what purpose would it serve you to declare us as a non-Muslim minority?*

(مرزا ناصر احمد: ہم کو غیرمسلم اقلیت قرار دے کر کیا مقصد برآری ہوگی؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I want to know your point*

of view; and I will explain my point of view or the point of view of those who want me to explain their point of view. But I am just at the moment asking you. How is it going to affect you? Because as far as your fundamental rights of religion are concerned, they will be protected.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کا نکتہ نگاہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہے؟ میں اپنا نکتہ نگاہ واضح کرتا ہوں یا ان اشخاص کا جو چاہتے ہیں کہ ان کا زاویہ نگاہ واضح ہو تو میں سردست یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ پر یہ کیسے اثر انداز ہوگا۔ کیونکہ جہاں تک آپ کے بنیادی حق اور مذہب کا تعلق ہے تو ان کا پورا تحفظ ہوگا)

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! ہم پر اس کا یہی اثر ہے کہ وہ ہمارے پاکستانی شہری بھائی جو ہیں ان کے اوپر یہ بڑا سخت دھبہ لگے گا کہ اس ملک میں اس قسم کا بھی کوئی ریزولیوشن پاس ہوسکتا ہے۔ اگر ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, but there are Parsis, there are Christians and they are also patriotic Pakistanis.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہاں آخر پارسی بھی رہتے ہیں۔ عیسائی بھی رہتے ہیں اور یہ سب حضرات محبّ وطن پاکستانی ہیں)

[129]**Mirza Nasir Ahmad:** *They are also patriotic Pakistanis and they feel that they are not treated properly?*

(مرزاناصراحمد: ہم بھی محبّ وطن پاکستانی ہیں۔ مگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مناسب برتاؤ نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, That is a different thing. They should be treated properly. If some political party or Government or Legislature is not treating them properly, I am not justifying that. But I am just saying that how are their rights affected as far as the religion is concerned? Can they not pray according to their religion?*

Can they not preach their religion, profess their religion, propagate thier religion?

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ وہ ایک جدا بات ہے۔ ضرور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ ہونا ہے۔ اگر کوئی سیاسی پارٹی یا حکومت یا قانون ساز ادارہ احمدیوں کے ساتھ نامناسب برتاؤ رکھے ہوئے ہے تو میں اس کا جواز پیش نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ جہاں تک ان کے مذہب کا تعلق ہے کس طرح ان کے حقوق پر اثر پڑ رہا ہے۔ کیا وہ اس طرح عبادت نہیں کرتے۔ جیسے ان کا مذہب بتاتا ہے۔ کیا وہ اپنے مذہب کی ترویج پر پروپیگنڈا یا تبلیغ نہیں کر سکتے)

مرزا ناصر احمد: صرف یہ ہے کہ ان کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ***Then any citizen can come and say that it should not be done. That is a different right.*** (اگر کوئی شہری فرد ذاتی طور پر آ کر کہہ دے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے وہ جدا بات ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ آپ کے یہ......

جناب یحییٰ بختیار: کسی چیز سے پیار نہیں کرنا چاہئے؟

مرزا ناصر احمد: جو چیز آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ میں نہیں سمجھا۔ پھر اس وقت سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ آپ نے یہ ***Declaration Human Rights*** (انسانی حقوق کا ڈکلیریشن) کا کہا ہے اور باقی ***religious freedom*** (مذہبی آزادی) کے بارے میں کہا ہے۔ اس کا سوال اٹھتا ہی نہیں۔ ***How can the question arise? Nobody is going to violate your right to profess any religion, to practise any religion, to feel what you like, to have any faith you want, that is not.....***

(سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی مذہب کا اظہار کرے۔ کسی مذہب پر عمل، کسی چیز کو پسند کرنے کے لئے آپ کے حق کو پائمال نہیں کرے گا)

مرزا ناصر احمد: اب ***Material thinking*** (ٹھوس حقیقی سوچ) ہے یہ میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو حق نہیں کہ مجھے غیر مسلم کہے۔

[130]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** No, that is different. But

I am just saying that your religion will not be affected because nobody is going to stop you from....

(جناب یحییٰ بختیار: یہ علیحدہ بات ہے بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کا مذہب متأثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ آپ کو نہیں روکے گا)

Mirza Nasir Ahmad: But my religion is affected; and if my religious feelings and passions are affected, my religion is affected.

(مرزاناصر احمد: دیگر میرا مذہب متأثر ہوا ہے اور اگر میرے مذہبی جذبات اور احساسات متأثر ہورہے ہیں تو میرا مذہب متأثر ہوا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: You have not clarified as to how? Because you will be allowed to say your prayers, you will be allowed to call whatever name you want, by the name of Ahmadi or whatever you like.

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ کیسے، کیونکہ آپ کو نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے گی۔ آپ اپنے آپ کسی بھی نام جو چاہیں احمدی یا جو بھی پسند کریں اس سے اپنے کو متعارف کرنے کی اجازت ہوگی)

مرزاناصر احمد: ہم آنحضرتﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور یہ کلیم کیا گیا ہے کہ ان کی مسجدیں لے لو اور ان کی فلاں......

Mr. Yahya Bakhtiar: No, no, I am not....

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! میں نہیں......)

مرزاناصر احمد: ......لے لو اور فلاں لے لو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: No, once you are declared a minority, your rights are protected, Mirza Sahib.

(جناب یحییٰ بختیار: آپ اقلیت قرار ہوگئے تو آپ کے حقوق کا تحفظ ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: No. !ہاں، ہاں

Mr. Yahya Bakhtiar: If you are not declared a

minority, then I am not sure if your rights will be protected.

Mirza Nasir Ahmad: *Then we don't want our rights to be protected.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is up to you.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل!!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I go to your main point when you said that if you proclaim that you are a Muslim,* [131] *everybody should consider that you are a Muslim and treat you as a Muslim without questioning your proclamation. And then you further say in your address.... which I mentioned before.... of 21st June, that:*

"God Almighty will demonstrate through his designs who is a believer and who is a disbeliever."

Now, Sir, if inspite of the fact that you declare and proclaim that you are a Muslim, and still I announce or anybody announces that you are not a Muslim, will that be interfering with your fundamental rights.

(جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کے خاص نکتہ کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو ہر ایک شخص کو چاہئے کہ مجھے مسلمان سمجھے اور آپ کے اعلان پر بغیر اعتراض کیے آپ کو مسلمان سمجھنا چاہیئے۔ پھر آپ مزید یہ بھی کہتے ہیں اپنے ۲۱ر جون کے خطبے میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا کہ:

''اللہ تعالیٰ دکھا دے گا اپنی تجویز سے کہ کون مؤمن ہے اور کون کافر ہے۔''

اب جناب! باوجود اس کے کہ آپ اعلان کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں تو میں یا کوئی شخص باوجود آپ کے اعلان کے بزور اعلانیہ کہتا ہے کہ نہیں آپ مسلمان نہیں ہیں تو اس طرح کہنے سے کیا آپ کے بنیادی حقوق میں رخنہ اندازی ہوئی)

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ سوال نہیں ہے کہ زید بکر کو مسلمان کہتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ

ہے کہ کیا یہ حکومت کا حق ہے کہ کسی کو دنیاوی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے، غیر مسلم قرار دیدے اور اس کا اعلان کردے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر، اگر......

مرزا ناصر احمد: آپ مثال دے دیتے ہیں زید اور بکر کی۔ زید بکر کی جو ہے، جو معاملہ ہے وہ تو ہم اتنے پیار سے ان کو سمجھا دیتے ہیں کہ وہ، وہ ہمارا کوئی جھگڑا کوئی نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***, supposing somebody says that you are not a Muslim....***

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر کہیں تو ***You will not mind that?*** (آپ محسوس نہیں کرو گے؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! ہمیں بالکل غصہ نہیں آئے گا۔ ***Mind*** سے زیادہ میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: If the law says or the Legislature says that, then you consider it as interference with your rights?

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اگر قانون یا قانون ساز ادارہ ایسا آپ کو کہے تو کیا آپ کی نظر میں یہ آپ کے حقوق میں مداخلت ہوئی؟)

مرزا ناصر احمد[132]: ہاں! اگر حکومت اس بات میں دخل دے تو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو یہ حق نہیں ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the right which you claim for yourself, do you concede the same right to others also?

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! جس حق کے آپ خود دعویدار ہو رہے ہیں کہ کیا یہی حق آپ دوسروں کے لئے بھی تسلیم کرتے ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: To everybody else.

(مرزا ناصر احمد: ہر ایک کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes. They could also....***

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہاں میں وضاحت کر دوں کہ ایک یہ ہم نے بڑا سوچا۔ یعنی آخر یہ ہمارا کام ہے ناں...... ہمارے سے مراد ہم سب کا جو یہاں بیٹھے ہیں...... کہ بڑے لمبے عرصے سے علماء کی طرف سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے گئے، تو کوئی سوچا ہم نے بڑا کہ اس میں کوئی Sense (سوجھ بوجھ) ایسی چاہیئے جس کی تھوڑی بہت کوئی Justification (جواز) بھی ہو سکے۔ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ان فتاویٰ کا یہ مطلب ہے کہ ان کے نزدیک جن پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے ان کے اعتقادات یا اعمال اللہ کو پسند نہیں اور قیامت والے دن ان سے مواخذہ کیا جائے گا۔ ہمارے نزدیک ان فتاویٰ کا اس سے زیادہ اور مطلب نہیں اور سیاسی طور پر کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ ان تین احادیث کی روشنی میں جو محضر نامے میں ہیں۔ سیاسی طور پر کسی حکومت کو حق نہیں ہے کہ کسی فرقے کو کافر قرار دے۔ کیونکہ اگر کافر قرار دینے کی بنیاد رکھی جائے فرقوں کے فتاویٰ پر تو چھوٹا سا نمونہ ہمارے محضر نامے میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ فرقے کی اس میں نہیں کہہ رہا جی۔ اگر اسلام کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ جو اسلام کے Essentials (ضروری ارکان) سے منکر ہے؟

مرزا ناصر احمد: پانچ ارکان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، میں نے کہا۔

[133]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***And then you said that you extend the same right and concede the same right to others which you claim for yourself, and, of course, the same courtesy.....***

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ دوسروں کو بھی وہی حق دیتے ہیں اور ان کا بھی وہی حق تسلیم کرتے ہیں جس کے خود دعویدار ہیں اور وہی شائستگی ان کو جو اپنے لئے چاہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***The same courtesy.***

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔ وہی شائستگی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... courtesy which you expect from them. Sir, you said in your speech that when you say that you are a Muslim.... then Mr.Bhutto or Mufti Mahmood or Maulana Maudoodi......*

(جناب یحییٰ بختیار: اپنے لئے وہی شائستگی جوان سے توقع رکھتے ہیں۔ جناب اپنی تقریر میں آپ نے جب کہا کہ آپ مسلمان ہیں تو مسٹر بھٹو یا مفتی محمود یا مولانا مودودی......)

مرزا ناصر احمد: یہاں جب میں......ایک میں ***Clear*** (واضح) کردوں یہاں۔ جب میں نے ''مسٹر بھٹو'' کہا تو ***A member of People's Party*** (پیپلز پارٹی کے ایک رکن سے) مراد تھی۔ پرائم منسٹر نہیں مراد تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، فرق پڑتا ہے ناں۔ ***Explanation*** (وضاحت) اس کا چاہئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بھٹو صاحب کو چھوڑتا ہوں۔

I just say Mufti Mahmood, he has got no right to say that you are not a Muslim. Similarly, you have no....

(میں کہتا ہوں مفتی محمود۔ ان کو کوئی حق نہیں کہ وہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ کو کوئی حق نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** I have got no right to say that Mufti Mahmood is a non-Muslim.... in this sense, in this sense.*

(مرزا ناصر احمد: مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں کہوں کہ مفتی محمود ایک غیر مسلم شخص ہیں اس معنی میں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں! ***you have no right?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** No right.*

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ کوئی حق نہیں پہنچتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *In other sense?*

(جناب یحییٰ بختیار: کس معنی میں پہنچتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: وہ تو یہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارے بانی سلسلہ نے لکھا ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *And if they say that you are not a Muslim in same other sense?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی ایسے ہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس معنی میں نہیں بلکہ اس معنی میں مسلمان نہیں ہیں۔ پھر؟)

[134]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***In other sense, yes, they do say it. No, they do say it, and it makes no difference.***

(مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ تو کہتے ہی رہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but we should be clear about the sense. In which sense you say that they should call you a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ بات صاف ہونی چاہئے کہ معنی سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ کس معنی میں آپ بتائیں کہ وہ آپ کو مسلمان کہیں؟)

مرزا ناصر احمد: ہمارے خیال میں ان کے عقائد......جیسا کہ میں نے بعض عقائد کا ذکر کیا اپنے محضر نامے میں......یا بعض اعمال جو ہیں، وہ جو ہم اسلام سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کو پیارے نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی نہیں۔ باقی یہ کہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے سلوک کرنا ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ذات ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ چاہے تو سب کو بخش دے......

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ......

مرزا ناصر احمد: ......ایک انسان، عاجز انسان کو کوئی حق ہی نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ خدا تعالیٰ نے ضرور ان کو......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Something in emotions,*

جذبات میں، الیکشن کے جوش میں، کسی مولانا نے دوسرے کو کافر کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ناں، ناں، ناں، ناں! پچھلی صدیوں سے۔ الیکشن کا

جوش تو اب آیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, let us see on the basis of the principle.***

مرزا ناصر احمد: الیکشن کا تو یہ جب سے پاکستان بنا اس وقت سے بھی ہم نے شور مچایا کہ الیکشن ہو ہی نہیں رہے۔ تو الیکشن کا شور بھی دبا رہا۔ پہلی دفعہ ۱۹۷۰ء میں، کہتے ہیں، پہلی دفعہ جوش نکلا الیکشن کا۔ یہ تو سینکڑوں سال پرانے ہیں فتاویٰ جن کا ذکر کیا ہم نے۔

[135] جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کا خیال ہے کہ سوچے سمجھے ہیں؟ یہ جوش سے نہیں دیئے گئے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے معنی اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ نہیں کہتا فتوے آپ کے خلاف۔ وہ جو آپس میں دیتے رہے؟

مرزا ناصر احمد: آپس میں، انہی کی، میں بھی انہی سے بات کر رہا ہوں کہ ان کا یہ ہے کہ وہ انہوں نے کہا کہ یہ چیزیں ان کے نزدیک ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیاری نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, the Ahmadi Community believes that Mirza Ghulam Ahmad was a Prophet of God?***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا احمدیہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد خدا کا رسول تھا؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***No.***

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Was he a "Nabi"?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا وہ نبی تھا؟)

(مرزا امتی نبی تھا)

Mirza Nasir Ahmad: ***The Ahmadiyya Community does not believe that. The Ahmadiyya***

Community believes that he was "Ummati Nabi", and there is a lot of difference between the two.

(مرزاناصراحمد: احمدیہ فرقہ اس کا بھی اعتقاد نہیں رکھتا۔ احمدی فرقہ کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ ''امتی'' نبی تھا اوران دونوں میں زبردست فرق ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, that is fact that you will clarify. But....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس فرق کو آپ واضح کریں گے......)

مرزاناصراحمد: نہیں، خالی آپ نے فرمایا کہ مجھے خالی نبی کے نام سے نہ بلاؤ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *First I said Prophet, '........*

(جناب یحییٰ بختیار: پہلے میں نے کہا تھا رسول......)

مرزاناصراحمد: امتی نبی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... and then I said Nabi....*

(جناب یحییٰ بختیار: اور پھر کہا نبی......)

مرزاناصراحمد: امتی نبی۔

[136]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *.... and you qualified it as "Ummati Nabi"*

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ نے اس کو قید لگا کر امتی نبی کر دیا)

مرزاناصراحمد: امتی نبی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now Sir, will you clarify and define "Ummati Nabi?" How is he different from a real "Nabi" or "Nabi"?*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! آپ وضاحت کریں اور امتی نبی کے معنی کو معین کریں کہ امتی نبی کس طرح مختلف ہے اصلی نبی سے یا نبی سے؟)

مرزاناصراحمد: امتی نبی' کے یہ معانی ہیں کہ وہ شخص جو نبی اکرم ﷺ کے عشق اور محبت میں اپنی مذہبی زندگی گزار رہا ہے اس کو ہم امتی کہیں گے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے: ''ان

کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ''(میری اتباع کروگے تواللہ تعالیٰ کی محبت کو پاؤ گے۔

تو امتی کے معنی ہیں اتباع کرنے والا اور اتباع، اتباع میں فرق ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نبی اکرم ﷺ کے کامل متبع تھے اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی روحانی برکت اور فیض نبی اکرم ﷺ کی اتباع کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن محمد ﷺ سے قبل...... وہاں پھر تعداد میں بڑا فرق ہے...... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ اس جھگڑے میں پڑنے کی بات نہیں۔ بہرحال، ہزارہا، ہزارہا انبیاء آئے اور کہیں مذہبی لٹیریچر میں، بائبل اور انجیل اور دوسرے جو مذاہب کی کتب ہیں، کہیں یہ ہمیں نظر نہیں آتا کہ مثلاً بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور افادۂ روحانی کے نتیجہ میں نبوت کے مقام تک پہنچے۔ میرے علم میں کہیں نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہے ہی کوئی نہیں۔ اس واسطے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اور دوسرے کسی شرعی نبی کا یہ مقام نہیں تھا کہ ان کی کامل اتباع، اس قسم کی محبت جو ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی حاصل کرسکیں۔ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے بعد ایک تاریخی...... مذاہب انسانی کے اندر ایک عجیب انقلابی نئی چیز پیدا ہوئی کہ اب کوئی شخص کسی قسم کا بھی روحانی رتبہ حاصل نہیں کرسکتا۔ یعنی عام جو ہے اچھا نیک آدمی، وہ بھی نہیں بن سکتا جب[137] تک وہ آنحضرت ﷺ کی اتباع نہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی امت سے نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: اور امت...... امت میں سے نہ ہو، اور ''امتی'' کے معانی ہیں اپنا کچھ نہیں، جو کچھ ہے وہ محمد ﷺ سے حاصل کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''امت'' کی کیا ***Definition*** (اصطلاح) آپ دیں گے۔ اس ***Sense*** (معنی) میں؟

مرزا ناصر احمد: اس ***Sense*** (معنی) میں ''امتی'' کی ***Definition*** (اصطلاح) میں دے سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: محمدیہ، امت محمدیہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''امتی'' کے معنی ہیں آنحضرت ﷺ کی اتباع کرنے والا اور ''امت'' کے معانی ہوں گے وہ جماعت جس میں کروڑہا آدمی اس وقت تک پچھلے چودہ سو سال میں پیدا ہوئے جو نبی اکرم ﷺ کے متبع تھے اور ان میں لاکھوں ایسے تھے جنہوں نے انتہائی

جانفشانی اور جدوجہد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور آپ کے اسوہ کی پیروی کی کوشش کی اور اس کے نتیجہ میں وہ اولیاء اور ابدال اور قطب اور مجدددین بنے تو اب جو کچھ آنحضرت ﷺ کے بعد ملتا ہے روحانی طور پر، وہ صرف اس صورت میں ملتا ہے کہ انسان جو ہے وہ اپنی زندگی پر نبی اکرم ﷺ کا رنگ چڑھائے۔

(کیا امتی نبی بھی امت رکھ سکتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیا امتی نبی اپنی بھی امت رکھ سکتا ہے؟ یا اسی امت میں ہوگا وہ؟ ***Can he have his own Ummat?*** (کیا وہ اپنی امت علیحدہ رکھ سکتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! آنحضرت ﷺ کے بعد......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Separate?**

مرزا ناصر احمد: ......ایک ہی امت ہے، اور وہ امت محمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی کوئی علیحدہ امت نہیں بن سکتی؟

مرزا ناصر احمد: ہو ہی نہیں سکتے۔ یعنی اگر کسی نے لفظ استعمال کردیا، احمدی نے، تو وہ......

جناب یحییٰ بختیار:[138] ہاں، ہاں! ***I am just asking for clarification.*** (میں محض وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! میں نے اسی واسطے کیا ہے تو وہ اس **Sense** (معنی) میں نہیں ہوا استعمال۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ یہ فرمایئے کہ شرعی نبی اور غیر شرعی نبی میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: شرعی نبی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی شریعت نازل ہو، اور غیر شرعی نبی وہ ہے جو پہلے شرعی نبی کی شریعت پر عمل کرائے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے متعلق قرآن کہتا ہے: یحکم بہ نبیون الذین اسلمو للذین ھادو کہ بنی اسرائیل میں ایسے انبیاء آتے رہے...... اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے...... جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرواتے تھے لوگوں کو۔ اپنی ان کی کوئی شریعت نہیں تھی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But he can't give his own laws?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنے قانون نہیں دے سکتے تھے اپنے قانون ان کے نہیں ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے کوئی...... اپنی کوئی شریعت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی Interpret (ترجمانی) کرے گا جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ سارا وہ...... سوائے ایک چھوٹے سے فرق کے۔ وہ ذرا باریک فرق ہے۔ اس کے یہاں لانے کی ضرورت نہیں۔

[139]***Mr. Yahya Bakhtiar:** And, Sir, do you know that Muslims generally belonging to various schools of thought do not accept Miaza Ghulam Ahmad as Prophet, "Ummati" or of any other kind?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسلمان جو عام طور پر مختلف مکاتیب فکر سے متعلق ہیں وہ مرزا غلام احمد کو نہ رسول مانتے ہیں، امتی یا کسی قسم کا بھی)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And they believe that there could be no Prophet of Allah after Prophet Muhamamd (Peace be upon him)?*

(جناب یحییٰ بختیار: اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ رسول محمد ﷺ کے بعد اللہ کا نبی کوئی بھی نہیں ہوسکتا؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Who, who? What do you mean by "they"?*

(مرزا ناصر احمد: لفظ ''ان'' سے آپ کیا مطلب لیتے ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I mean not you, but the rest of the Muslims, or........*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا مطلب ہے کہ آپ نہیں مگر دیگر تمام مسلمان......)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* .... generally, may be somebody, generally.**

(جناب یحییٰ بختیار: عمومی طور پر شاید کوئی شخص......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑے بزرگ ہمارے، سلف صالحین میں سے، وہ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, I am asking you of generally the Muslims, generally.**

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے عمومی طور پر مسلمانوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:* Today? Today?**

(مرزا ناصر احمد: آج؟ آج؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Today, yes.**

(جناب یحییٰ بختیار: آج، جی ہاں!)

مرزا ناصر احمد: یعنی جو پہلے تھے سلف صالحین......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, I am not.....**

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ میں نہیں......)

[140] مرزا ناصر احمد: ہمارے بزرگ، ان کی باتیں نہیں ہم کرتے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت؟

جناب یحییٰ بختیار: آج جو مسئلہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ نہیں، میں صرف وضاحت چاہتا تھا۔

(جو مرزا کو نہ مانے وہ کافر)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Is it a fact, Sir, that your community.... the leader of your community or your followers.... refer to those, who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi of some sort, as not Muslims, or Kafirs?**

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! کیا یہ واقعہ ہے کہ آپ کی جماعت میں آپ کی

جماعت کے لیڈران یا آپ کے پیروان لوگوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی یا کسی قسم کا بھی نبی نہیں مانتے۔ غیر مسلم یا کافر کا حوالہ دیتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: کفر کے معنی کیا ہیں؟ یہ عربی کا لفظ ہے ناں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *I said 'not Muslims', that's why I put it simply.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا ''غیر مسلم'' یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کو بالکل سادہ طور پر پیش کیا)

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *First I put that way you can explain that the Kufr has....*

(جناب یحییٰ بختیار: پہلے میرے سوال کا جواب دیں پھر توضیح کریں کہ یہ کفر ہے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں۔ میں نے آپ کی بات سنی اور سمجھی اور اسی کا جواب دے رہا ہوں۔ کافر کے لغوی معنی ہیں انکار کرنے والا۔ جو بانی سلسلہ کے اوپر ایمان نہیں لاتا۔ اگر ہم اسے یہ کہیں کہ وہ انکار کرنے والا ہے۔ تب بھی ہم مورد الزام، اور اگر کہیں کہ وہ ایمان لاتا ہے تب بھی ہم مورد الزام۔ وہ منکر ہیں بانی سلسلہ کے، اس واسطے وہ منکر ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *So according to you, they are not Muslims?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کے مطابق وہ غیر مسلم ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: منکر ہیں۔

141

جناب یحییٰ بختیار: منکر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، حضرت ﷺ کے منکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر کوئی مسلمان جو اللہ کے سچے بھیجے ہوئے نبی، ان میں سے کسی کو نہیں مانتا، وہ منکر ہو جاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا تو یہ درست ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ لیکن ابھی میں بتا چکا ہوں کہ دنیاوی لحاظ سے، سیاسی جو تعریف ہے مسلمان کی اس کے لحاظ سے وہ کافر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سیاسی تعریف کی میں بات نہیں کر رہا۔ میں آپ کی

جماعت کی تعریف کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک جو سیاسی تعریف ہے مسلمان کی، وہ جماعت احمدیہ کے افراد پر اسی طرح لاگو ہے جس طرح دوسرے فرقوں کے افراد پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, now, you said that Mufti Mahmood has no right to say that you are not a Muslim.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب بھی آپ نے کہا ہے کہ مفتی محمود کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *And I have also said that I have got no right to call him a....*

(مرزا ناصر احمد: اور میں نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے حق نہیں پہنچتا کہ میں ان کو ایسا کہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but you have in your..... I mean when I say 'you', I do not mean particularly you,....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ نے تو کہہ دیا ہے اپنی......خصوصیت سے آپ نے تو میری مراد آپ نہیں ہوتے......)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... but leaders of Ahmadiyya Jamaat have called Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, as Kafir, as not Muslim, or pucca Kafir, I mean, to put it strongly....*

(جناب یحییٰ بختیار: بلکہ احمدی جماعت کے لیڈران نے ان مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے کافر کہا ہے۔ غیر مسلم کہا ہے۔ پکا کافر کہا ہے۔ میں عمداً درشت بن کر آپ سے کہہ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *no doubt, Isn't it so?*

(جناب یحییٰ بختیار: واقعی! کیا ایسا نہیں ہے؟)

[142] مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی بتایا تھا کہ ہم کفر کے لفظ کو دو معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں۔ ایک کفر کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ اور وہ اس دنیا کی بات نہیں، وہ دوسری دنیا کی بات ہے اور اس Sense میں ہر فرقہ دوسرے کو پکے کافر سے بھی زیادہ پکا کافر کہتا ہے۔ کچھ محضر نامے میں ہیں اور آپ کو دلچسپی ہو تو ہم آپ کو دوسری کتابیں دکھا دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دیکھ چکا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک معنی ہیں کفر کے، یا اسلام کے، سیاسی......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, ...*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں......)

مرزا ناصر احمد: جو اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... Sir, I am asking a simple question. If you claim a right for yourself that if you declare that you are a Muslim, Mufti Mahmood has no business to call you that you are not. Similarly, do you give this right to Mufti Mahmood that if you call him not Muslim or Kafir, he has also a right to call you Kafir and not Muslim? I am asking you this.... whatever may be the form*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں نے تو ایک سادہ سا سوال کیا ہے۔ اگر آپ اپنے لئے کسی حق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یعنی کہ آپ کو حق ہے اعلان کرنے کا کہ آپ مسلمان ہیں تو مفتی محمود کو کوئی سروکار نہیں۔ اس سے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی طرح کیا یہ حق مفتی محمود کو بھی دیتے ہیں کہ اگر آپ ان کو غیر مسلم یا کافر کہیں تو ان کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ آپ کو غیر مسلم کہیں جو شکل وصورت بھی ہو)

مرزا ناصر احمد: نہیں، فارم کو تو مجھے ظاہر کرنا پڑے گا ورنہ مطلب ہی غلط ہو جائے گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then we are going to....*

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح میرا یہ حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ فلاں فرقے کے لوگ نذر و نیاز، چڑھاوے چڑھاتے ہیں قبر پہ، وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اسی طرح اس فرقے کا بھی یہ حق ہے کہ کہے کہ جماعت احمدیہ یہ کرتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اس معنی میں وہ کافر ہے۔ یہ حق ہے ان کا۔

[143]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Sir, in your address.... now I am changing a little bit, going to a different subject so that I can come back to the same subject again and clarify the position.... In your Annexure XI, which is called "Azeem Roohani Tajjaliyat"(عظیم روحانی تجلیات), Zamima(ضمیمہ) No.XI, in that you stated, while praising Insaniyat(انسانیت) and the status of human- being in Islam, in that learned discourse you said.***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! آپ نے اپنے خطاب میں (اب میں ایک مختلف بات پر آتا ہوں۔ تاکہ پھر اسی مبحث کی طرف رجوع کروں۔ جو زیر غور ہے) آپ نے اپنے خطاب میں اپنی پوزیشن کی وضاحت ذیلی کاغذ نمبر گیارہ موسوم ''عظیم روحانی تجلیات''، ضمیمہ نمبر ۲ میں جہاں آپ نے انسانیت کی مدح فرمائی ہے اور انسان کے رتبہ کی اسلام کی رو سے تعریف کی ہے۔ ایک عالمانہ مقالہ میں ان الفاظ میں کی ہے)

''سب کو جذبات کے لحاظ سے ایک ہی مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور یہ بڑی چیز ہے اس واسطے بات کرتے وقت بڑی ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ہم بعض دفعہ لاپروائی کر جاتے ہیں۔ اپنے بھائی سے ایسا مذاق کرتے ہیں جو اس کو چبھنے والا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا منع ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ پس انسان کے اوپر اس کے جذبات کا اتنا خیال رکھنے کی وجہ سے کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے۔ ***Now what you stated just now, Sir, that.*** (لیکن اب آپ کہہ رہے ہیں کہ) ایک ***Sense*** (معنی) میں ہم ان کو کافر کہتے ہیں۔ ***Is that not hit by your own teachings; do you not hurt their feelings?*** (کیا آپ نے اپنی ہی تعلیمات کو زک نہیں پہنچائی۔ کیا آپ ان کے احساسات کو چوٹ نہیں پہنچا رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! اس لئے کہ جہاں انسانیت کے مقام کا سوال ہے وہاں مسلمان، ہندو، عیسائی اور بدھ ساروں کو: قل انما انا بشر مثلکم کہہ کے ایک مقام پر لا کھڑا کر دیا نبی اکرم ﷺ نے اور وہاں یہ مذہبی عقائد زیر بحث نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! بعض دفعہ چھوٹی بحث ہوتی ہے......

مرزا ناصر احمد: جی؟

[144] جناب یحییٰ بختیار: ......ابھی مثال کے طور پر آپ نے اس دن فرمایا کہ: ''میں امام جماعت احمدیہ ہوں۔'' پھر آپ کی طرف سے اسمبلی کو ایک لیٹر آیا کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ***Head of the Community address*** (سربراہ جماعت کہہ کر مخاطب) کیا ہے۔

Should be addressed as Imam of Jamat. But in your address, do you show same courtesy? You know Maulana, Maudoodi is respected by his own people as Maulana, by his own Admirers. May be I don't think he is a learned man, maybe you don't think....

(آپ کہتے ہیں کہ آپ کو امام جماعت کہہ کر آپ سے تخاطب ہونا چاہئے۔ لیکن کیا آپ اپنے خطاب میں خود کوئی شائستگی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کر رہے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ لوگ مولانا مودودی کی عزت کرتے ہیں۔ ان کے مداح ان کو مولانا کہتے ہیں۔ چلئے میں نہیں خیال کرتا کہ وہ کوئی عالم شخص ہیں اور آپ بھی شاید نہیں خیال کرتے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں......

(خود کو امام کہتے ہیں اور مولانا مودودی کو مسٹر مودودی، اس کی کیا وجہ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... But let's show courtesy to call him Mr. Maudoodi you except to be called Imam. Now, these are the things which require clarification.

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن کیا آپ ان کو مسٹر مودودی کہہ کر خوش اخلاقی دکھا رہے

ہیں؟اور ادھر خود اپنے لئے چاہتے ہیں کہ آپ کو امام کہا جائے۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جن کی وضاحت ہونی چاہیے)

مرزا ناصر احمد: ہوں، نہیں، یہ کہاں کہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ضمیمہ نمبر:۲

مرزا ناصر احمد: نہ۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے)ضمیمہ نمبر:۲ نکالو۔ یہ کون سا صفحہ ہے؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I think page 12.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا خیال ہے کہ صفحہ۱۲)

مرزا ناصر احمد: *Page 12* کے اوپر؟ ہاں، یہ ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I just who you the exact.... You say, Sir: "In other words....."*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ کو صحیح چیز دکھاتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: جی! میں نے یہ دیکھ لیا ہے۔ جو بات میں سمجھ نہیں سکا وہ یہ ہے کہ بھٹو صاحب کو تو ''مسٹر بھٹو'' کہیں تو ان کی بے عزتی نہیں ہوتی۔

145 جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوتی۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن مودودی صاحب کو ''مسٹر مودودی'' کہیں تو ان کی بے عزتی ہوجاتی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ آپ کو کہ

Members of Jamat-i-Islami or other admirers of Maulana Maudoodi, call him Maulana Maudoodi.

(جماعت اسلامی کے ارکان یا مولانا مودودی کے دیگر مداح ان کو مولانا مودودی کہہ کر پکارتے ہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Or Pir Maudoodi.*

(مرزا ناصر احمد: یا پیر مودودی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, nobody calls him 'Pir Maudoodi.'*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پیر مودودی کوئی نہیں کہتا)

مرزا ناصر احمد: وہ تو نعرے لگتے ہیں: ''پیر مودودی زندہ باد''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, normally on his writing now, Sir, in one of your annexures Nor. VI is written: 'Maulana Abul Ala'. Now I will call him 'Abul Ala' because that is the way he is addressed. He is a learned man. Similarly, Maulana's writings shows that he is a Maulana by his own Jamaat and by his admirers. Mufti Mahmood, he is qualified Mufti and he is addressed as such. But be little someone and say that, perhaps you don't think Maulana Maudoodi is a learned man, according to you, he is not Maulana,..........*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کا ایک ذیلی ملحقہ کاغذ سامنے ہے۔ جس میں مولانا ابوالاعلیٰ لکھا ہوا ہے۔ اب اگر میں ان کو ابوالاعلیٰ کہوں۔ کیونکہ یہی ان کا نام ہے تو وہ عالم شخص ہیں اور ان کی تصنیفات سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی جماعت کی نظر میں اور مداحوں کے لئے مولانا ہیں۔ اسی طرح مفتی محمود، وہ سند یافتہ مفتی ہیں اور یہی کہہ کر ان کو خطاب کیا جاتا ہے۔ لیکن کوئی عزت گھٹانے لگے۔ ہاں شاید آپ نہیں خیال کرتے کہ مولانا مودودی کوئی عالم آدمی ہیں۔ وہ مولانا نہیں ہیں......)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں! وہ یہ جو چیز......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... but, at the same time, you expect....*

(**جناب یحییٰ بختیار:** لیکن دوسری طرف آپ توقع کرتے ہیں کہ......)

[146] **مرزا ناصر احمد:** ......میں سمجھ نہیں سکا کہ اس جگہ پانچ لفظ پہلے ''مسٹر بھٹو'' سے تو تحقیر نہیں ظاہر ہوتی اور ''مسٹر مودودی'' سے تحقیر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس بات کو میں نہیں سمجھ سکا۔ یعنی یہ کہ ان کو مولانا بھی کہا جائے اور ہر دفعہ وہ کہہ دیتے ہیں 'مولانا'۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہی کہہ رہا تھا جی کہ......

مرزا ناصر احمد: تو......لیکن یہ تحقیر کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You don't mean any Tehqeer. But you see, if you say Mr.Bhutto, Mr.Mufti, Mr.Maudoodi, one can understand. You put them in the same category. You say: 'Mr. Bhutto, Mufti Mahmood, Mr. Maudoodi.'***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو تحقیر نہیں سمجھتے۔ دیکھیں! اگر آپ کہتے ہیں مسٹر بھٹو، مسٹر مفتی، مسٹر مودودی تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ اسی زمرہ میں آپ رکھیں مسٹر بھٹو، مسٹر مفتی، مسٹر مودودی)

مرزا ناصر احمد: یعنی میری غلطی......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I don't mind your saying....***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ جو چاہیں کہیں، میں نہیں محسوس کرتا)

مرزا ناصر احمد: نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You are entitled to say that, but....***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کو ایسا کہنے کا حق پہنچتا ہے......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ***Entitled*** نہیں۔ یہاں سوال...... وہ تو میں سمجھتا ہوں......تو پھر یہ ہوا کہ میں نے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... out of respect, his followers feelings are hurt. You say nobody's feeling should be hurt. That is your lesson, and I appreciate....***

(جناب یحییٰ بختیار: مگر ان کے پیرو کے احساسات پر چوٹ لگتی ہے۔ ادھر آپ یہ فرماتے ہیں کہ کسی کے احساسات پر چوٹ نہ لگاؤ۔ آپ کا یہ ناصحانہ سبق ہے اور میں تعریف کرتا ہوں اس کی)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ میرا ***Lesson*** (سبق) نہیں۔ بلکہ بڑی میری ***Firm Belief*** (قطعی یقین) یہ ہے۔ ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Your belief. But you....***

مرزاناصراحمد: نہیں۔ یہ ساری دنیا میں ہمیں بڑا زبردست ہتھیار ملا ہے۔[147]

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You have said this to your followers that you should not hurt anybody's feelings.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ نے اپنے پیروؤں سے بھی یہ کہہ رکھا ہے کہ کسی کے احساسات پر چوٹ نہ لگائیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** We have to win humanity; that is how we should win the hearts of humanity for Muhammad (Sal-Allah Alaihe Wasallam)* محمد ﷺ......

(مرزاناصراحمد: ہم انسانیت کو جیت چکے ہیں۔ اسی ذریعہ سے ہم کو انسانیت کے دلوں کو موہ لینا چاہئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, that's why I say....*

مرزاناصراحمد: تو ہمیں بڑا Courteous ہونا چاہئے۔

(جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند نہیں کرتے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That's why I say, Sir, that you demand courtesy for yourself and do not want to extend it to others?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا جناب اپنے واسطے تو شائستگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کو شائستگی نہیں پہنچاتے)

***Mirza Nasir Ahmad:** I do not demand any courtesy from you or anybody else.*

(مرزاناصراحمد: میں کسی شائستگی کا آپ سے مطالبہ نہیں کرتا۔ نہ آپ سے نہ کسی اور سے)

ورنہ تو مطلب یہ ہوگا کہ میں اس آیت پر ایمان نہیں رکھتا کہ: ان العزة للّٰہ جمیعا

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am not....*

مرزاناصراحمد: تو......نہ، میں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am not suggesting that*

Maulana Maudoodi.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ مولانا مودودی......)

I don't demand any ......مرزا ناصر احمد: لیکن میں......نہیں میں

(میں اپنی ذات کے لئے کسی شائستگی کا مطالبہ نہیں کرتا) *courtesy for myself....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, not you. But....*

[148]***Mirza Nasir Ahmad:*** *.... but I must pay courtesy to all others.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن پھر بھی میں شائستہ ہی رہوں گا اور شائستگی سے پیش آؤں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is very nice, Sir, but your jamaat, if you don't personally, Maulana Maudoodi has not suggested, you would....*

Mr. Chairman: *I would suggest to the Attorney-General and the witness that definite questions should be put instead of MUNAZARA.* (مناظرہ)

(جناب چیئرمین: میری درخواست اٹارنی جنرل اور گواہوں سے یہ ہے کہ مناظرہ کو بند کریں اور سوالات شروع کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am sorry. I put the next.*

I was, Sir, dealing with the question of rights. If you claim a right, you concede the same right to others; if you claim courtesy because....

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے افسوس ہے اب میں آگے شروع کرتا ہوں۔ میں صحیح سوال کے ساتھ ڈیل کر رہا تھا۔ اگر آپ ایک حق کے اپنے لئے دعویدار بنتے ہیں تو دوسروں کو بھی اس کے دعویدار بننے کا حق دیجئے۔ اگر آپ اپنے لئے شائستگی چاہتے ہیں......)

Mr. Chairman: *A definite question may be put....*

(جناب چیئرمین: کوئی واضح نوعیت کا سوال کیجئے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. The Witness demands that he should be called "Imam of...."*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! گواہ مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے امام کہو......)

Mirza Nasir Ahmad: *No, not out of.... I did not want any courtesy. I just corrected because there is another person who occupies the chair of Sadar..... Sadar Anjuman-e-Ahmadiyya.*

(مرزاناصراحمد: نہیں، میں نہیں چاہتا اس خوش خلقی کو۔ میں نے صرف تصحیح کی ہے۔صدرانجمن احمدیہ ایک دوسرا شخص ہے جواس عہدے پر ہےاس کو میں Correct (صحیح) کرنا چاہتا تھا) مجھے تو آپ 'مسٹر' بھی نہ کہیں تو میں اتنا خوش ہوں گا کہ کوئی حد نہیں۔'مرزاناصراحمد' میرانام ہے۔آپ مجھے خالی 'ناصر' کہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I was asking you some question whether you call those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet.... when I say 'Prophet', I mean in the sense of Ummati Nabi....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! میں آپ سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ ان مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جو مرزا غلام احمد کو رسول نہیں تسلیم کرتے۔رسول سے میرا مطلب امتی نبی نہیں ہے)

مرزاناصراحمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... as Kafir?*

(جناب یحییٰ بختیار: کافر کے طور پر؟)

Mirza Nasir Ahmad: *As one who doesn't accept him as Ummati Nabi.*

(مرزاناصراحمد: ایسا شخص جوان کوامتی نبی تسلیم نہیں کرتا)

[149]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Have you also referred to them as....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیاوہ مسلمان اسلام کے دائرے سے باہر ہے، خارج ہے)

(مرزا کے منکر دائرہ اسلام سے خارج)

مرزا ناصر احمد: ......اسلام کے دائرے سے باہر ہیں، خارج ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***What does that mean?***

مرزا ناصر احمد: میں نے پہلے سے وہ کیا ہے......افسوس ہے، مجھے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، لیکن......

مرزا ناصر احمد: میرا قصور ہے، میں سمجھا نہیں سکا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If anybody has said that....***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی یہ کہہ چکا ہو)

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے خارج بھی، وہ کفر کے معنوں میں، دو معنوں میں استعمال ہوگا۔ ایک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جس کا فیصلہ اس نے کرنا ہے، کسی انسان کا حق ہی نہیں فیصلہ کرنے کا اور ایک یہاں سیاسی معنوں کے لحاظ سے۔ کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں سیاسی معانی کے لحاظ سے۔ کوئی شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے، خواہ وہ دیوبندی ہوں، یا بریلوی ہوں یا دوسرے فرقے ہوں، ان میں سے کوئی بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اگر ہم یہ سیاسی تعریف نہیں کریں گے تو اتحاد مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں......سیاسی اور غیر سیاسی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ''سیاسی مسلمان'' کی کیا تعریف ہے؟

(سیاسی مسلمان کی تعریف)

مرزا ناصر احمد: ''سیاسی مسلمان'' کی یہ تعریف ہے جو ہم نے یہ دی ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو۔ جو آنحضرت ﷺ نے...... یہ تین احادیث ہیں۔ یہ سیاسی مسلمان جو ہے وہ اس کی تعریف بڑی اچھی طرح کر رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو وہ...... میں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ یا کہیں تو عربی اور ترجمہ دونوں پڑھوں؟ یہ ترجمہ ہے۔ وقت[150] محفوظ کرتے ہیں اپنا۔ حدیث میں آیا ہے:

''اے محمد ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں مطلع فرمائیں۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔نیز یہ کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر راستہ کی توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے کہا کہ حضور ﷺ نے بجا فرمایا۔راوی کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب آیا کہ سوال بھی کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے۔پھر اس شخص نے پوچھا کہ مجھے ایمان کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر ایمان لائیں، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔اس شخص نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ بعد میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تھے، تمہیں اسلام سکھانے آئے تھے۔''

دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اہل نجد میں سے ایک شخص، پراگندہ بالوں والا، حضور ﷺ کے پاس آیا۔ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے۔مگر اس کی باتوں کو نہیں سمجھتے تھے۔یہاں تک کہ وہ شخص زیادہ قریب ہو گیا تو معلوم ہوا کہ وہ حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں۔اس نے کہا کہ ان پانچ کے علاوہ اور بھی نمازیں ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، بجز اس کے کہ تم بطور نفل ادا کرنا چاہو۔حضور ﷺ نے پھر فرمایا کہ رمضان کے روزے رکھو۔اس نے پوچھا کہ رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے فرض ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں، سوائے اس کے کہ تم بطور نفل رکھنا چاہو۔پھر حضور ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔اس نے کہا اس کے[151] علاوہ بھی اور ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں سوائے اس کے کہ تم بطور نفل زیادہ دو۔''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is the definition of* ''سیاسی مسلم'' *or Muslims as such?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ تعریف سیاسی مسلمان کی ہے یا نرے مسلمان کی؟)

مرزا ناصر احمد: یہ اگلی تیسری حدیث بھی ہے۔اس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے، یہ سارا:

''وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چل پڑا اور یہ کہہ رہا تھا کہ بخدا میں ان احکام پر نہ زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس قول میں سچا ثابت ہوا تو ضرور کامیاب ہو جائے گا۔''

تیسری حدیث بخاری کی ہے۔وہ بھی یہ ہے کہ: من صلے صلوٰتنا و استقبلنا قبلتنا

واکل ذبحیتنا فذالك اللمسلم، الذی ذمة اللّٰہ وذمة رسوله فلا تفسد اللّٰہ فی ذمته

''جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں، اس قبلہ کی طرف رخ کیا۔ جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمے میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو۔''

یہ سیاسی تعریف ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mirza Sahib, recently, in England, when this Rabwa incident took place in Pakistan on the 2nd June, the Ahmadiyya Community in England at Blackburn, on the 2nd of June passed a Resolution. You may have seen it.***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! حال ہی میں بلیک برن انگلینڈ میں جب یہ ربوہ کا واقعہ ۲؍جون کو پاکستان میں وقوع پذیر ہوا تھا تو ایک ریزولیوشن پاس ہوا۔ آپ نے دیکھا ہوگا)

[152]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***No, I have not.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But I will give you a copy; you can get it varified:***

"That we are deeply disturbed and worried at the news of riots, breakdown of all law and order and the persecution of Ahmadis all over the length and breadth of Pakistan."

The next is:

"That we are distressed at the atrocities meted out to Ahmadiyya Muslims in Pakistan by non- Ahmadiyya Pakistanis."

Sir, will you explain who are these 'non- Ahmadiyya

Pakistanis'? They refer to themselves as 'Ahmediya Muslims' and those who allegedly committed these atrocities as 'non- Ahmediya pakistanis'.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کوایک کاپی دوں گا۔آپ اس کی تصدیق کرسکتے ہیں:
''چونکہ تمام طول وعرض پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر غیر احمدی پاکستانیوں نے ظلم وتعدی توڑ دی ہے۔ہم سخت اذیت میں مبتلا ہوگئے ہیں۔فسادات کی خبر سے بے انتہاء پریشان اور بے اطمینان ہوگئے ہیں۔نقص قانون اور امن اور احمدیوں پر ایذا رسانی اور ان کے خلاف استغاثہ سے۔''
اب آپ بتائیں یہ غیر احمدی پاکستانی کون ہیں۔اپنے کوتو وہ احمدیہ مسلم کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں جو زیادتیاں کررہے ہیں۔یہ غیر احمدی پاکستانی کون ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ مجھے تو علم نہیں۔میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا۔پہلی دفعہ سن رہا ہوں۔یہاں ''نان احمدیہ پاکستانی مسلم'' چاہئے تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں،میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ریفر کررہے ہیں مسلمانوں کو عام طور پر *as not Muslims.* (غیر مسلم)

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ *Your Community does not consider it. One of my questions which you will clarify kindly....* (آپ مہربانی سے وضاحت کریں)

مرزا ناصر احمد: ہاں!میں......اس کی نقل مجھے دے دیں۔

Mr. Chairman: *The copy may be handed over and may be replied to by tomorrow.*

(جناب چیئرمین: ایک نقل ان کو دے دیں اور کل یہ اس کا جواب دیں)

[153] جناب یحییٰ بختیار: یہ اخباروں میں آیا ہے۔آپ *Verify* (تصدیق) کرالیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔اخباروں میں تو اتنی غلط باتیں آئی ہیں کہ کس کس کی آپ تصحیح کریں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I shall verify....*** ہاں!

(جناب یحییٰ بختیار: میں تصدیق کروں گا)

Mr. Chairman: ***I think, I think....***

(جناب چیئرمین: میرا خیال بھی یہی ہے......)

Mr. Yahya Bakhtirar: ***We will meet after Prayers?*** (جناب یحییٰ بختیار: ہم نماز کے بعد ملیں گے)

Mr. Chairman: ***Yes. Before the Delegation leaves, the Chair needs one clarification. The question was put but the answer has not yet been clear. So, I will repeat the question and put it to the Witness:***

"Is it a fact that the word "Kafir", as understood by the Common Muslims.... not by Ulema.... means a man who is not a Muslim?

(جناب چیئرمین: جی ہاں! پیشتر اس کے کہ وفد باہر جائے۔ ایک نکتہ کی ہم وضاحت چاہتے ہیں۔ ایک سوال کیا گیا تھا۔ مگر جواب صاف نہیں ہوا۔ تو میں گواہ کے سامنے سوال کو پھر دہراتا ہوں: ''کیا یہ واقعہ ہے کہ لفظ کافر جس معنی میں ایک عام مسلمان سمجھتا ہے...... علماء نہیں......کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ کافر وہ ہے جو مسلمان نہیں ہے۔'')

مرزا ناصر احمد: کیا ہے؟ میں سمجھا نہیں۔

Mr. Chairman: ***Is it a fact that the word "Kafir" as understood by a common Muslim.... not Ulema.... means a man who is not a Muslim? Only the.... clarification on this point.***

(جناب چیئرمین: کیا یہ واقعہ ہے کہ لفظ کافر جس معنی میں کہ ایک عام مسلمان اس لفظ کو سمجھتا ہے۔ علماء نہیں......کیا اس کے معنی یہ ہیں ایک وہ شخص جو مسلمان نہیں ہے میں اس نکتہ پر وضاحت چاہتا ہوں)

***Mirza Nasir Ahmad:** Ahmadi Muslim?*

(مرزاناصراحمد: احمدی مسلمان؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No. Ordinarily, a common man, Sir, when you say so and so is Kafir,....*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک عام آدمی جب آپ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں کافر......)

مرزاناصراحمد: ہوں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... what is his understanding? He understands that he is not a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ کیا سمجھ رہا ہے؟ وہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

[154]***Mr. Chairman:** Is it a fact that he is not a Muslim it is understood as such?*

(جناب چیئرمین: کیا یہ ایک واقعہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔اس کو یہی سمجھا جاتا ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The Chairman wanted clarification.*

(جناب یحییٰ بختیار: چیئرمین صاحب وضاحت چاہتے ہیں)

***Mr. Chairman:** It needs clarification because this point has not been clarified.*

(جناب چیئرمین: یہ نکتہ وضاحت چاہتا ہے۔کیونکہ اس کی وضاحت نہیں ہوئی ہے)

مرزاناصراحمد: یہ *Clarification* (وضاحت) تو وہ *Common Man* (عام آدمی) بتا سکتا ہے جس کی طرف وہ اشارہ کررہے ہیں۔میں کیسے بتادوں؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will ask further questions.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بعد میں مزید سوالات پوچھوں گا)

***Mr. Chairman:** Yes, this question remains pending. The witness can reply any time.*

The Delegation is allowed to withdraw; and upto 8:00 pm.

(جناب چیئرمین: جی ہاں! یہ سوال بعد میں جواب کے لئے زیرغور رہے گا۔ وفد کو مغرب کی نماز کے لئے جانے کی اجازت ہے۔ ۸ بجے تک کے لئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *8:00 pm?*

Mr. Chairman: *8:00 pm, after Mughrib Prayers. Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: ۸ بجے مغرب کی نماز کے بعد۔ آپ کا بہت شکریہ!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *You want me, Sir, to....*

(Interruption)

8 o'clock. If you want me to clarify some position and some point, you know, because I don't want to....

Mr. Chairman: *Yes, the witness can take any time.* (جناب چیئرمین: جی ہاں! گواہ کوئی بھی وقت لے سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *We are here to clarify the position.* (جناب یحییٰ بختیار: ہم یہاں پوزیشن کو واضح کرتے ہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

[155]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Thank you.*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ!)

Mr. Chairman: *The honourable members may keep sitting.* (جناب چیئرمین: معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد چیمبر سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *The Special Committee is adjurned to meet at 8:00 pm. for Mughrib Prayers.*

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی ۸ بجے تک مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوتی ہے)

The Special Committee adjourned for Maghreb Prayers to

meet at 8:00 pm.

The Special Committee re-assembled after Maghreb Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

خصوصی کمیٹی مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ جمع ہوئی۔ مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کرسی صدارت پر بیٹھے۔

Mr. Chairman: ***Should we call them? .... They may be called.***

(جناب چیئرمین: کیا ہم ان کو بلالیں۔ ان کو بلالیا جائے)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: ***Yes. the Attorney General.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! اٹارنی جنرل)

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق ایک وضاحت چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے اوپر، جس اخبار میں چھپا ہے، اس کا نام نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مجھے ڈائریکٹ ملا ہے کہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ویسے یہ کسی اخبار میں نہیں چھپا؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے بتایا گیا ہے کہ اخبار میں چھپا ہے، But مجھے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یعنی یہ علم نہیں ہے۔ میں اس واسطے پوچھ رہا تھا کہ......

[156] **جناب یحییٰ بختیار:** میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کو میں بھجواؤں گا ناں! اس کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ اپنی جماعت سے پوچھ لیجئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ کیا ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔
مرزا ناصر احمد: جی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, before we adjourned, you were explaining the meaning of "Kafir" and you said that when you referred to Muslim and Kafir, you mean in political sense.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اجلاس ملتوی ہونے سے قبل آپ لفظ کافر کی وضاحت کرر ہے تھے اور آپ نے مسلمان اور کافر کے حوالے سے کہا کہ سیاسی معنی میں......)

***Mirza Nasir Ahmad:** Also, we also mean in poltical sense and in other sense also.*

(مرزا ناصر احمد: ہم سیاسی معنی میں بھی لیتے ہیں اور دیگر معنی میں بھی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In both the Sense. And one sense is political sense means that he says within the pale of Islam.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں! دونوں معنی میں ایک سیاسی معنی یعنی یہ کہ وہ دائرہ اسلام کے اندر ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا اپنا ایک دائرہ اسلام ہے۔ وہ اس کے اندر رہتا ہے آدمی سیاسی تعریف میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسری تعریف میں نہیں رہتا؟

مرزا ناصر احمد: اور دوسری تعریف میں اس کا اپنا ایک دائرہ ہے اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اس دنیا کے ساتھ نہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, I am asking you, Sir, because so much has been said in our society about the word "Kafir" and you being learned, have your own interpretation, so we want the position to be clarified, that*

when you say that so and so is "Kafir" or any member of your community says that so, what is the impression it given to the ordinary Muslims, ordinary [157] followers of yours or ordinary public? That he is outside the pale of Islam? Or he still remains in the folds of Islam?

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں جناب کہ چونکہ ہماری سوسائٹی میں یہ لفظ کافر اتنا کچھ کہا گیا ہے اور آپ عالم شخص ہیں۔ آپ کا اپنا بھی مفہوم ہوگا تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے وضاحت کریں کہ جب آپ کہتے ہیں یا آپ کی جماعت کا کوئی آدمی کہتا ہے کہ فلاں فلاں کافر ہے تو آپ کے کہنے کا ایک عام مسلمان پر کیا تاثر پیدا ہوگا یا آپ کے اپنے پیرو یا عام پبلک کیا تاثر قبول کرے گی کہ وہ شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے یا وہ اب بھی اسلام کی حد بندی میں ہے)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تک میرا حافظہ مجھے کام دیتا ہے۔ میں نے اپنے زمانہ خلافت میں کبھی یہ لفظ استعمال ہی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی مثال میں نہیں کہہ رہا جی۔

مرزا ناصر احمد: نو سال میں ہوا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے زمانہ میں میں نہیں کہہ رہا، آپ کی کمیونٹی کا میں نے کہا کہ اگر احمدیہ کمیونٹی کے کسی...... آپ کے والد صاحب نے اگر فرض کرو کیا ہو۔ ***He was also the Head of Ahmadiyya Community.*** (وہ بھی احمدیہ فرقے کے سربراہ تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ ۱۹۵۸ء سے پہلے اگر کسی وقت کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔ ***I am just asking, Sir.*** (میں جناب صرف پوچھ رہا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Your father was also the Imam before you.

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کے والد بھی تو امام تھے آپ سے پہلے)

Mirza Nasir Ahmad: He was Khalifa-ul-Masih Sani.

(مرزا ناصر احمد: وہ خلیفۃ المسیح الثانی تھے)

اب میں ''امام'' کا لفظ نہیں استعمال کروں گا، غلط فہمی ہوگی پیدا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں، نہیں *I am just Saying because it was just your.....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کیونکہ آپ......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، ٹھیک ہے، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: Now, supposing Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad as "Khalifa-e-Sani Ahmediyya.....

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی احمدیہ ہیں......)

مرزا ناصر احمد: جب ہم استعمال......

[158]*Mr. Yahya Bakhtiar: ....Or....*

(جناب یحییٰ بختیار: ......یا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: .... even Mirza Ghulam Ahmad as the founder.....

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد بحیثیت بانی......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: .... of Ahmadiyya Movement....

(جناب یحییٰ بختیار: ......احمدیہ تحریک کے......)

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ ان کے بعض کام ہمارے نزدیک ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیارے نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ مسلمان پھر بھی رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ قابل مواخذہ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر بھی وہ مسلمان رہتے ہیں یا نہیں؟
مرزا ناصر احمد: اگر پانچ ارکان اسلام کے علاوہ باقی جو تعلیم ہے اور احکام قرآنی ہیں، ان کو چھوڑ کے یا خود ان پانچ پر عمل نہ کر کے بھی مسلمان رہتا ہے۔ جیسا کہ عام محاورہ ہے ہمارا...... یہ میں اعتراض نہیں کسی پر کر رہا، بات بتا رہا ہوں...... پھر وہ ایک Sense میں مسلمان رہتے ہیں، ایک میں نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am sorry, I have not explained my position. Now I could be a "Gunahgar" (گنہگار) Muslim:*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت نہیں کی۔ میں ایک گنہگار مسلم ہوسکتا ہوں)
''آخر گنہگار ہوں کافر نہیں ہوں میں۔''

Ghalib says this: it has got a particular meaning. I am a Muslim, I may commit a hundred and one sins, but when do I [159] *become a Kafir? If I refuse to accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, will I be a Kafir according to you or a "Gunahgar"?*

(جو غالب نے کہا اس کے ایک خاص معنی ہیں۔ میں ایک مسلمان ہوں ایک سو ایک گناہ کرلوں۔ لیکن میں کافر نہ بنوں گا۔ تو اگر میں مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانوں تو کیا میں آپ کی نظر سے گنہگار رہوں یا کافر)

(مرزا قادیانی کا منکر؟)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے بتایا تھا کہ جو مرزا غلام احمد (قادیانی) کا منکر ہے۔ وہ منکر ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں......
مرزا ناصر احمد: اور 'کفر' کا لفظ جو ہے ناں، ایک اس کے لغوی معنی ہیں جس کے معنی

ہیں انکار کرنا تو جونہیں مانتا اس کو آپ کیسے کہہ دیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......کہ مانتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں! مرزا صاحب! مرزا غلام احمد (قادیانی) گزرے ہیں۔ لوگوں نے ان کو دیکھا ہے۔ ان کی Existence (وجود) سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر میں کہوں کہ اس وقت شام نہیں ہے۔ میں منکر ہو گیا اس بات سے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں ہوگا۔ آپ کی نبوت سے منکر۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مطلب یہ ہے کہ ان کی نبوت سے؟ جو ان کو نہیں مانتا؟

مرزا ناصر احمد: جو ان کو نہیں مانتا، نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تو اس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ وہ مانتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس کو، Ordinary (عام) مسلمان کو اگر آپ کہیں کہ جو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ کیا مطلب ہے، Impression دیتے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: میں نے تو کبھی کہا نہیں۔ مجھے نہیں پتہ کیا Impression لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''آپ'' سے *I do not mean particularly you. Ahmediyah community members.... If they dub a person who* [160] *does not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet and a Nabi, do you .....* (میرا مطلب خاص طور پر آپ سے نہیں ہے۔ مثلاً احمدیہ جماعت ہے۔ اگر ایک شخص مرزا غلام احمد کو رسول یا نبی نہیں تسلیم کرتا تو کیا آپ......)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ یہ جو ہے ناں کفر کا مسئلہ، اس طرح حل نہیں ہوگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں مسئلہ حل نہیں کر رہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مسئلہ ہی حل کرنا ہے ناں ہم نے یہاں بیٹھ کے، مشورے سے، آپس میں تبادلہ خیال کر کے۔ تمام فرقوں نے جو فتاویٰ کفر دیئے ہیں وہ سامنے رکھیں، پھر ہم سر جوڑیں سارے، *Not Necessarily here on this forum....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I agree with you, but I am asking you a simple question, that when you call*

someone Kafir. 'آپ کہتے ہیں کہ وہ سیاسی کافر ہے' you don't mean in this sense that he is outside the pale of Islam? Or do you say that he is outside the pale of Islam? I am asking a simple question.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں آپ کے ساتھ متفق ہوں۔ میں تو ایک سیدھا سادھا سوال کر رہا ہوں کہ جب آپ کسی کو کافر کہتے ہیں۔ جب آپ اس کو سیاسی کافر کہتے ہیں تو آپ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے یا آپ کہتے ہیں کہ باہر ہے۔ یہ سیدھا سوال ہے)

مرزا ناصر احمد: ایک معنی میں وہ ہے، ایک معنی میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک آدمی کو آپ کہتے ہیں کہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ اس لئے وہ کافر ہے اور سیاسی کافر ہے۔ تو سیاسی کافر کے پیچھے نماز پڑھنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے؟ اگر مذہبی، اسلامی کافر ہو تب نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! نماز کا مسئلہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نماز کا جو ہے ناں پڑھنے کا یا نہ پڑھنے کا سوال، وہ یہ ہے کہ ایک فرقہ اعلان کرتا ہے کہ ہمارے پیچھے تو نماز پڑھ ہی نہیں سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہ کافر ہے؟

[161] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں۔ ہمارے پیچھے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کے متعلق کہے اگر، اگر مثلاً دیوبندی حضرات یہ فرمائیں کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا تو جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو ان کے پیچھے فتنہ سے بچنے کی خاطر اور علاقے کو فتنہ سے بچانے کی خاطر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، آپ درست فرما رہے ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق۔ اگر ایک شخص کو آپ کافر کہیں کہ چونکہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک وہ قابل مواخذہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا وہ قابل مواخذہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ کافر اس Sense (معنی) میں ہے کہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر اس Sense (معنی) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا اور وہ انکار کرتا ہے، کفر کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ انکار کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر ایک مسلمان......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا نبی تھا وہ، وہ سچا نبی تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ منکر ہو جائے گا خدا تعالیٰ کے حکم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ کافر ہوتا ہے کہ نہیں، Ordinary Sense (عام معنی) میں، جو مسلمان سمجھتے ہیں، جو میرے جیسے لوگ، جو سادہ لوگ سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں! اس سے بڑھ کے۔ اگر قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے شرط ہے...... جیسا کہ فرمایا ہے بہت جگہ تمام انبیاء پر ایمان لانا تو جو تمام[162] انبیاء پر ایمان نہیں لاتا وہ قرآنی محاورہ کے مطابق کافر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کے دائرہ سے خارج ہو گیا پھر؟

مرزا ناصر احمد: ''اسلام کے دائرہ سے خارج'' میں نے قرآن کریم میں کہیں نہیں پڑھا محاورہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ جب استعمال کرتے ہیں اس محاورے کو تو کس Sense (معنی) میں استعمال کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یعنی، میں ذاتی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت؟

مرزا ناصر احمد: ......طور پر تو کرتا ہی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: ......جماعت کو، جو اگر کسی نے پیچھے کیا......

Mr. Yahya Bakhtiar: *Not necessarily even*

مسلمان علماء کہتے ہیں جی (ضروری نہیں بلکہ احمدیہ جماعت) *Ahmadiyah Jamaat.*
کہ ''دائرہ اسلام سے خارج ہے'' *When we normally....*

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ دائرہ اسلام سے خارج۔ میرے نزدیک...... وہ پتہ نہیں مجھ سے تو *Agree* (اتفاق) کریں یا نہ...... میرے نزدیک صرف یہ ہے کہ قیامت والے دن مرنے کے بعد قابل مواخذہ ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: قابل مواخذہ تو کافر بھی ہوں گے اور گنہگار بھی ہوں گے......

مرزا ناصر احمد: اب یہ قابل مواخذہ کی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کس کیٹگری میں ان کو رکھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: قابل مواخذہ کی کیٹگری میں۔

[163] **جناب یحییٰ بختیار:** یعنی دو کیٹگریز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، دونوں قابل مواخذہ کی کیٹگری میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کو ہم کس کیٹگری میں رکھیں؟ گنہگار کی یا کافر کی؟ دونوں قابل......

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو کافر ہے ہی گنہگار، جو خدا تعالیٰ کا حکم نہیں مانتا اور کسی نبی کا انکار کرتا ہے، آپ کے خیال میں وہ گنہگار تو نہیں ہے مگر کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا صاحب! ہر ایک گنہگار کافر نہیں، *But* (لیکن) ہر ایک کافر گنہگار ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہر ایک کافر گنہگار ہے۔ اس واسطے بہتر یہ ہے کہ لفظ ہم ''گنہگار'' استعمال کرتے۔ ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I say that in which category will you put a person who does not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi? As a Gunahgar or as a Kafir?*

(جناب یحییٰ بختیار: تو یہی میں پوچھتا ہوں کہ کس درجے میں رکھو گے اس شخص کو جو مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ گنہگار ہے یا کافر)

مرزا ناصر احمد: اگر سارے کافر گنہگار ہیں تو وہ گنہگار کی کیٹگری میں آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہر حالت میں ہو گیا۔ پھر گنہگار کی دوسری کیٹگری یہ ہے کہ ایک کو کم سزا، ایک کو زیادہ سزا......

مرزا ناصر احمد: وہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: سزا دینا میرا اور کسی انسان کا کام نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! بات یہ ہوتی ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔

[164] جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں کہ جو گنہگار ہے وہ تھوڑی دیر جہنم کے بعد پھر بہشت میں جاسکتا ہے۔ لیکن کافر نہیں جاسکتا۔ ***He is condemned for ever; that is what they say.***

مرزا ناصر احمد: نہیں، اسی لئے یہ اختلافی مسئلہ ہو گیا۔ ہمارے نزدیک ***Forever*** ہے ہی نہیں جہنم۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Even for Kafir?

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Even for Kafir it is not?

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ہمارے نزدیک جہنم ہمیشہ کی ہے ہی نہیں۔ بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جہنم پر جب اس کے اندر کوئی بھی نہیں ہوگا......وہ تمثیلی زبان میں......کہ دروازے اس کے یوں ہل رہے ہوں گے، کھلے نہ کوئی پہرے دار، نہ کنڈیاں، نہ کچھ۔

جناب یحییٰ بختیار: قرآن شریف کے مطابق کافر دائرہ اسلام سے خارج شمار ہوتا ہے یا......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے ''دائرہ اسلام سے خارج'' کا محاورہ استعمال ہی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امت سے؟ امت میں شمار ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا وہ؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی رو سے ''دائرہ اسلام سے خارج'' کا محاورہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امت میں وہ رہتا ہے؟ مسلمان رہتا ہے کہ نہیں، جو کفر کرے؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے تین کیٹگریز بیان کی ہیں، شروع میں ہی سورۂ بقرہ کے...... ایک مؤمن، ایک کافر، ایک منافق اور منافق کو کافر سے زیادہ گنہگار بتایا ہے۔ حدیث نے: ان[165] المنٰفقین فی الدرك الاسفل من النار قرآن کریم نے، قرآن کریم نے اور باوجود اس کے کہ کافر سے بڑا گنہگار ہے۔ اس کو مسلمان کے دائرہ کے اندر شامل کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: ''کفر'' کے متعلق حدیث میں، احادیث میں آتا ہے: کفر دون کفر تو کفر کفر میں بڑا فرق ہے۔ تو جس کو ہم ''کفر'' کہتے ہیں وہ ایک قسم کا کفر نہیں ہے سارا اور ہم یہ فرق کریں گے۔ جو ''دائرہ اسلام'' آپ نے لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ملت سے خارج ہوتا ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ملت سے۔

مرزا ناصر احمد: ملت سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہی میں پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہؐ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: کلمہ طیبہ کا انکار کرے کوئی شخص، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، امت مسلمہ میں نہیں رہتا۔ لیکن جو بدعقیدگیاں ہیں دوسری، کمزوریاں ہیں، گنہگار ہے، انسان بڑا کمزور ہے، میں بھی، آپ بھی، اللہ محفوظ رکھے ہمیں، تو اس کو ابن تیمیہ یہ کہتے ہیں: الکفر کفران احدھما ینقل عن الملة والاخر لا عن الملة ایک کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، اور دوسرا کفر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ جو کلمہ طیبہ[166] کا ہے انکار، وہ ملت سے خارج کر دیتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ خارج ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ملت سے خارج نہیں کرتا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کلمہ طیبہ سے انکار نہیں ہے ناں اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! یہ ٹھیک ہے، وہ ملت سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی جو **Writings** (تحریریں) ہیں، یہ ساری، یا بہت سی جو منیر انکوائری کورٹ تھی اس کے سامنے بھی پیش کی گئیں اور آپ کا **Interpretation** بھی پیش کیا گیا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(ہائیکورٹ رپورٹ کے مطابق آپ مسلمانوں کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ان کی یہ **Finding** تھی کہ آپ کی **Writing** سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ **You consider other Muslims outside the pale of Islam.** (کہ آپ دیگر مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: کس کی **Opinion** تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: منیر کی یہ **Finding** ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! منیر صاحب کی یہ **Findings** (نتائج) ہے۔ ان کی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی **Findings** (نتائج) ہیں۔ اگر ان کی **Findings** کے اوپر اعتبار کرنا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......تو ساروں کو لینا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے جی کہ ایک عدالت کے سامنے جو شہادت جاتی ہے، ریکارڈ جاتا ہے، آرگومنٹس ہوتی ہیں، پھر وہ کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے......

[167] جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہتا کہ ***This is binding on the Assembly, on me or on you; but this has got its own value.***
(یہ پابندی ہے اسمبلی پر میرے اوپر یا آپ کے اوپر مگر اس کی بھی اپنی ایک قدر و قیمت ہے)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے وہ منیر کی رپورٹ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Page 199.***

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۱۹۹)

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب صرف یہ ہے کہ منیر کی انکوائری میں یہ بھی ہے کہ اگر علماء کے فتاویٰ کو دیکھا جائے اور ان بیانوں کو سامنے رکھا جائے جو وہاں دیئے گئے ہیں تو کوئی شخص بھی مسلمان نہیں رہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس پوائنٹ پر ان کی، *Finding* آپ......

مرزا ناصر احمد: کون سا صفحہ ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Page 199. The Report says Sir, that:***

"On the question whether the Ahmadis consider the other Muslamans to be Kafirs in the sense of their being outside the pale of Islam, the position taken before us is that such persons are not Kafirs and that the word "Kufr" when used in the literature of the Ahmadis in respect of such persons, is used in the sense of Minor hereby and that it was never intended to convey that such persons were outside the pale of Islam. We have seen the previous pronouncement of Ahmadis on this subject, which are numerous and to us they do not seem to be capable of any other interpretation than this that people who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad are outside the pale of Islam. It is now stated that Musalamans, who do not accept the claim of Mamoor-min-Allah, after the Holy Prophet, are not deniers of Allah and the Prophet are, therefore, still within Ummat. This is in no way inconsistent with the previous announcement that the other Musalmans are Kafirs. In fact,

these words indirectly reaffirm the previous conviction that such persons are Musalmans only in the sense that they belong to the Prophet's Ummat and as such are entitled to be treated as members of Muslim society (Muashira). This is very different from saying taht they are Musalmans and not Kafirs."

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ نمبر:۱۹۹، رپورٹ کہتی ہے۔ جناب: ’’اس سوال پر کہ کیا احمدی لوگ دوسرے مسلمانوں کو کافر اس معنی میں خیال کرتے ہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے یہ پوزیشن اختیار کی گئی کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں اور یہ کہ لفظ کفر، جب احمدیوں کے لٹریچر میں ایسے لوگوں کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب کبھی نہیں لیا گیا کہ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس موضوع پر ہم نے احمدیوں کے پہلے والے باضابطہ اعلان دیکھے ہیں جو بہت سے ہیں اور ہماری نظر میں ان کا کوئی اور مفہوم نہیں نکلتا سوائے اس کے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد میں اعتقاد نہیں رکھتے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن اب یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان جو نبی پاک ﷺ کے بعد کسی شخص کا دعویٰ مامور من اللہ کو نہیں تسلیم کرتے۔ وہ منکر خدا اور نبی ﷺ نہیں ہیں اور وہ امت کے اندر ہیں۔ یہ بات کسی طور پر بھی متضاد نہیں ہے۔ پہلے والے اعلانات سے کہ دیگر مسلمان کافر نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ الفاظ بالواسطہ اس اعتقاد کو یقین بخشتے ہیں کہ ایسے لوگ اس معنی میں مسلمان ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی امت سے متعلق ہیں اور اس لئے مسلم سوسائٹی معاشرہ کے رکن ٹھہرائے جانے کے مستحق ہیں۔ یہ بات بالکل مختلف ہے۔ اس کہنے سے کہ وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔‘‘)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is exactly the same; you have explained the same position as explained they....*

(جناب یحییٰ بختیار: اسی صورتحال کو بعینہ آپ نے واضح کیا ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ جسٹس منیر صاحب کی یہ رائے ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......ہم نہیں اس سے Agree (اتفاق) کرتے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** And Sir, while we are on this subject, will you kindly make a distinction between a political Muslim and a non-political Muslim, I mean very briefly.*

(جناب یحییٰ بختیار: اور جناب اب جب کہ اس موضوع پر بات چل رہی ہے۔ براہ کرم! آپ فرق واضح کریں۔ مختصر طور پر ایک سیاسی مسلمان میں اور ایک غیرسیاسی مسلمان میں)

مرزا ناصر احمد: پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے ذہن میں پولیٹیکل، جب انگریزی میں ہم بولیں......

جناب یحییٰ بختیار: سر! ''سیاسی'' آپ نے فرمایا تھا، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! یعنی سیاسی تعریف مسلمان کی جو ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو، کلمہ شہادت...... لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ......اور دیگر چار ارکان اسلام پر ایمان لاتا ہو، اور نبی اکرم ﷺ کی بخاری کی حدیث ہے کہ جس نے ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ سیاسی طور پر...... فی ذمۃ اللّٰہ وذمۃ الرسولہ[169] ...... ہے۔ یہ ہے سیاسی Protection کہ وہ سیاسی معانی میں مسلمان شمار ہوگا۔ یہ ہے سیاسی مسلمان...... فی ذمۃ اللّٰہ وذمۃ الرسولہ کا قریباً لفظی ترجمہ بنتا ہے...... سیاسی مسلمان۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اور ایک وہ مسلمان ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک، بعض بندوں کا جو علم ہے۔ اس کے مطابق قابل مواخذہ بن جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بعض اعمال کو پسند نہیں کرتا اور عام حالات میں ویسے تو یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ **Definition** (تعریف) دوسرے مسلمانوں پر بھی **Apply** (لاگو) ہوتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک **Ordinary** مسلمان آپ **Define** کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ احمدی پر بھی **Apply** ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں نے کہا کسی مسلمان پر بھی **Apply** ہوگی جو سیاسی **Definition** آپ نے دی ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو سیاسی **Definition** ہے وہ ہر مسلمان پر......

جناب یحییٰ بختیار: ......**Apply** ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا **Distinction** دونوں میں کیا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ ہر پر ہوگی اور یہ جو ہے اس میں ہمارا اختلاف ہے...... بہتّر (۷۲) فرقوں کا اور جماعت کا اور یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے، فرقہ کہتا ہے کہ یہ عقائد خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ دوسرا کہتا ہے...... یہ دوسرا گروپ جو ہے عقائد کا...... یہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے گا یا نہیں، وہ نہیں سوال یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں بھی کوئی سیاسی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد[170]: ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدیہ جماعت میں سیاسی مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی مسلمان۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ جس طرح **Define** کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: سارے احمدی، سارے دیوبندی، سارے بریلوی، سیاسی تعریف کے لحاظ سے مسلمان بنتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو سیاسی مسلمان کے علاوہ **What is** اس کی کیا **Over and above that, more to be added to be something more than** سیاسی مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: وہ یہ ہے کہ سارے قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہو، اپنی زندگی کا اسوۂ نبی اکرم ﷺ کے مطابق ڈھالنے والا ہو، اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں جو یہ کہا ہے کہ ''ایاك نعبد '' عبد بننے کی سعی کرنے والا ہو اپنی زندگی میں...... جس کے معانی ہمارے بزرگوں نے بھی اور ہماری عقل نے بھی یہ کئے ہیں اور لغت بھی یہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کرنے والا ہو، خصوصاً یہ بنیادی صفات یہاں بیان جو کی گئی ہیں وہ بھی ساری صفات کے مطابق، ساری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والا ہو جو ان چیزوں میں سستی کرتا ہے اور ایک آئیڈیل انسان نہیں بنتا وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور اس میں ہم پھر احمدی اور دوسروں میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں پوچھ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہم احمدی اور وہابی میں فرق نہیں کرتے۔ ہم اپنے احمدیوں کو بھی کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں **General definition** (عام تعریف) پوچھ رہا تھا۔

[171] مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: **I am still not clear** آپ کا جو جواب تھا......

مرزا ناصر احمد: یہ محضر نامے میں بھی، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! وہ کہ اگر ایک مسلمان حضرت عیسیٰ کو نبی نہیں مانتا تو کیا وہ سیاسی کافر ہے یا کافر، **Outside the pale of Islam** (دائرہ اسلام سے خارج) ہوگا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص قرآن کریم کے بعض احکام پر عمل نہیں کرتا وہ جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں اس کا **Particularly** (خصوصیت سے) پوچھ رہا ہوں جی کہ یہ جو اللہ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ جو قرآن کریم کے بعض حصوں پر عمل نہیں کرتا۔ اس کو ہم سیاسی تعریف میں تو مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ حقیقی تعریف میں نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس شخص کے بارے میں پوچھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کہ سب نبیوں پر ایمان لاؤ...... حضرت عیسیٰ بھی ان میں سے ایک ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کہتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ پر ایمان نہیں لاتا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: تو باغی ہے قرآن کریم کا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ تو کافر ہوا؟

مرزا ناصر احمد: وہ کافر...... اصل میں بات یہ ہے کہ آپ نے ''کافر'' کے معنی نہیں بتائے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: آپ کے نزدیک ''کافر'' کسے کہتے ہیں؟

[172] جناب یحییٰ بختیار: جو اسلام میں جسے مسلمان نہ شمار کیا جائے، جسے مسلمان نہ

تصور کیا جائے، اس Sense میں۔

مرزا ناصر احمد: جو نماز کبھی نہ پڑھے اس کو مسلمان تصور کیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ You are to Clarify the Position before the Special Committee (آپ خصوصی کمیٹی کے سامنے پوزیشن واضح کر رہے ہیں) کہ ایک آدمی کو جب آپ کافر کہتے ہیں...... ایک Sense (معنی) میں تو آپ نے کہا کہ سیاسی ہے، کہ اس کا مواخذہ ہوگا......

مرزا ناصر احمد: سب، وہ سب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......دوسرا یہ کہ وہ کافر ہے جو کہ......

مرزا ناصر احمد: ......جو کہ امت......ملت اسلامیہ سے نکل جاتا ہے، تو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......نکل جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا......

(حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر ملت اسلامیہ سے خارج ہے)

مرزا ناصر احمد: جو قرآن کریم کی اس آیت کو، جس میں حضرت عیسیٰ کا ماننا ضروری ہے، وہ نہیں مانتا، وہ ملت اسلامیہ میں سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت اسلامیہ میں سے نکل جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ رہے گا یا نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: جو نہیں مانتا وہ خدا تعالیٰ کے حکم کا انکار کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی نکل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: وہ قابل مواخذہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ......یعنی......You have......

مرزا ناصر احمد: آپ بھی Confuse کرتے ہیں......اس واسطے کہ......

[173] جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں پوزیشن Clear (واضح) کرنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ...... ہمارے نزدیک وہ، سیاسی معانی میں وہ نہیں نکلتا۔ ملت اسلامیہ سے۔

(حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر سیاسی معنوں میں مسلمان ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: جو حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا وہ بھی سیاسی معنوں میں نہیں نکلتا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں وہ بھی نہیں نکلتا۔

جناب یحییٰ بختیار: But (لیکن) کن معنوں میں نکلتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: وہ نکلتا ہے اس معانی میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کے اندر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ پھر بھی مسلمان ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں پھر بھی مسلمان رہے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کس معنے میں کافر بھی ہو جاتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! کفر دون کفر ہے ناں۔ ایک معانی میں وہ کافر ہے۔ دوسرے معانی میں وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو شخص یہ کہے کہ میں سوائے آنحضرت ﷺ کے کسی کو بھی نہیں مانتا نبی؟

مرزا ناصر احمد: اس نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سمجھا ہوگا جی! جاہل آدمی ہی سہی۔

مرزا ناصر احمد: وہ میرا جواب وہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ، وہ کافر ہوگیا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت اسلامیہ سے نکل گیا۔ سیاسی معنوں میں......

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی معنوں میں؟

[174] مرزا ناصر احمد: سیاسی معنوں میں نہیں نکلا۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرے معنوں میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، سیاسی معنوں میں وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر بھی مسلمان رہتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ یہ سمجھے جی کہ......

مرزا ناصر احمد: 90 فیصدی یہاں ہیں ایسے مسلمان ہمارے ملک میں جن کو کلمہ طیبہ بھی مشکل سے آتا ہے۔ معنے کم از کم نہیں آتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک......

مرزا ناصر احمد: کس جھگڑے میں آپ پڑ رہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں جھگڑے میں نہیں پڑ رہا جی! ایک چیز وہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی نہیں سمجھتا اور وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھتا ہوں مگر ایک *Deliberately,* *Maliciously denies*...... (عمداً بغض کے باعث انکاری ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ تو باغی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو باغی ہے جو *Deliberately* (عمداً) کرتا ہے۔ *Deliberately* (عمداً) کا مطلب یہ ہوا ناں پھر......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ سمجھ کر......

(عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا منکر ہر طرح ملت اسلامیہ سے خارج ہے)

مرزا ناصر احمد: ......کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

[175]**مرزا ناصر احمد:** ......اور میں خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کا انکار کرتا ہوں۔ وہ ملت اسلامیہ سے نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سیاسی طور پر صرف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ سیاسی طور پر بھی نکل گیا، یہ کہیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ بالکل ہی نکل گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ بالکل نکل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ بھی بالکل نکل گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں! میرا پہلے جو ہے، میرا وہ جو...... آپ اس میں ذہن میں رکھیں۔ میں نے کہا ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں، مجھے علم ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ کو نبی مانوں، لیکن میں خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو

کے اس سے انکار کررہا ہوں، وہ نکل گیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ خداتعالیٰ یہ کہتا ہے کہ بانی سلسلہ کو امتی نبی مانو اور میں نہیں مانوں گا۔ وہ بھی نکل گیا۔ ایک جگہ ایک تعریف کریں، دوسری جگہ اور تعریف کریں تو غلط ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ اگر آپ کے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی ہیں۔ ان کو مانو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اس کے باوجود......

(عیسیٰؑ اور مرزا کے منکر دونوں ایک جیسے، وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں! میں نے اپنے کہنے کے مطابق نہیں کہا کہ وہ حضرت مسیح سے انکار کررہا ہے۔ میں نے اس کے کہنے کے مطابق کہا ہے جو شخص کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ خداتعالیٰ نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن عظیم میں، اور یہ جانتے ہوئے کہ خداتعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے اپنی شریعت کاملہ میں اور قرآن شریف کی ہدایت[176] پر ایمان لاؤ اور پھر بھی میں بغاوت کرتا ہوں اور ماننے سے انکار کرتا ہوں وہ ہر معانی میں ملت اسلامیہ سے نکل گیا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ مہدی موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور امتی نبی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں نہیں مانوں گا۔ وہ اسی طرح نکل گیا جیسے پہلا نکلا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی شخص جانتا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر کوئی شخص...... میں ***Explain*** کر دیتا ہوں...... اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ خدا کہتا ہے مجھے کہ عیسیٰ کو مانو، عیسیٰ علیہ السلام......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! اگر اس نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اگر اس نے حضرت عیسیٰ کا نام ہی نہیں سنا......

مرزا ناصر احمد: اگر اس نے نام ہی نہیں سنا تو پھر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نہیں مانتا، اس وجہ سے کہتا ہے کہ میں نے نام ہی نہیں سنا، میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: وہ سیاسی طور پر تو قطعاً ہی نہیں نکلا۔ بالکل مسلمان ہے وہ ہمارے اس سیاسی معنی کے لحاظ سے، اس کو وہی *Protection* (محافظت) حاصل ہے جو فی ذمة اللّٰہ و ذمة رسولہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور جو دوسرا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے...... وہ اس کا ہے، وہ ہم یہاں بیٹھ کے کیا اس کے اوپر حکم لگائیں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا ہے، میں پڑھتا ہوں، پھر وہ حوالہ دیتا ہوں۔ آپ اس پر پھر اپنے جو *Comments* (تبصرہ) ہیں:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب[177] ہے، آپؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔'' (انوار خلافت ص ٦٥)

یہ *Verify* (وضاحت) فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد: جی! یہ جو، یہ جو ہے ناں حوالے والا قصہ، یہ جب تک سیاق وسباق میں کسی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! *I agree with you* (میں آپ کے ساتھ متفق ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اور بات کرنے لگا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ٹھیک ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، اس کے بعد جو میرا نتیجہ ہے وہ سن لیں ناں! اس واسطے آپ یہ سوال مجھے دے دیں تو میں اس کا جواب کتابیں *Consult* (مشورہ) کر کے اور پھر دے سکتا ہوں، ویسے یہاں میرے لئے دینا مشکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سر! میں نے صرف یہ کہا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ یہ میں نے پڑھا ہے۔ یہاں تک کہ ''اور نبی آسکتے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ جس *Context* (سیاق وسباق) میں کہا ہے۔ جو مضمون ہے، اس کو پڑھے بغیر میں جواب نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی!

***Mirza Nasir Ahmad:** I would not be fair to this*

august House.

(مرزا ناصر احمد: اس باوقار ایوان کے لئے میں زیادتی نہیں کروں گا)

(مرزا کے منکر دائرہ اسلام سے خارج)

جناب یحییٰ بختیار: پھر انہوں نے جی یہ کہا ہے کہ:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ تو کتاب دیکھنے کے بعد بتاؤں گا۔

178 جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی ہے جی! ''آئینہ صداقت صفحہ نمبر ۳۵''

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے کہا ناں......

Mr. Chairman: ***If the books are available here....***

(جناب چیئرمین: کتابیں یہاں موجود ہیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Books are available.***

(جناب یحییٰ بختیار: کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: ***.... these may be shown to the witness.***

(جناب چیئرمین: گواہ کو دکھائی جاسکتی ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Page 35.***

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۳۵)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ جو:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

Here the meaning is that پولیٹیکل ***Sense*** (معنی) میں خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی! یہاں یہ جو ہے، یہ سوال بالکل ان الفاظ میں منیر کی انکوائری کے وقت بھی کیا گیا تھا۔ تو خود حضرت خلیفہ ثانی نے جو جواب دیا وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ***Yes.***

مرزا ناصر احمد: یہ بات، سوال، یہ، یہاں یہ سوال لکھا ہوا ہے کہ: ''کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو آپ نے اپنی کتاب ''آئینہ صداقت'' کے پہلے باب میں صفحہ ۳۵ پر ظاہر کیا تھا۔ یعنی یہ کہ ''تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہیں کی، خواہ انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

جواب: ''یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو، جو میرے ذہن میں ہیں، مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں ''کافر'' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں [179] دوسری قسم کے کافر ہوتے ہیں جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں، یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب ''مفردات راغب'' کے صفحہ نمبر ۲۴۰ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں...... ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان ...... دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان میں ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو فوق الایمان کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔ مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا اور اس کی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔'' یہ اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ جواب دیا گیا تو اس کے بعد جسٹس منیر نے یہ ***Finding*** (نتیجہ) دی کہ وہ ***Convince*** (قائل) نہیں ہوئے اور ***He still thought that the only impression one could get is that, according to you, these people are Kafir and outside the pale of Islam.*** (انہوں نے (یعنی جج منیر نے) پھر بھی یہی سوچا کہ آپ کے کہنے کے باوجود یہی تأثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں) آپ مرزا صاحب! یہ فرمایئے اگر ایک پڑھا لکھا جج اور بڑا قابل جج، باوجود ***Authoritative explanation*** (مسلم الثبوت تشریح) کے جو کہ مرزا صاحب نے پیش کی وہاں، اس کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ ***You mean Kafir, outside the pale of Islam.*** (کہ آپ لوگ کافر سے یہ

مطلب لیتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج) تو ***Ordinary*** (عام) مسلمان پر کیا ***Impression*** (تأثر) پڑتا ہے؟

[180] مرزا ناصر احمد: ***Ordinary*** (عام) مسلمان نے تو جسٹس منیر صاحب کی رپورٹ ہی نہیں پڑھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں عام طور سے پوچھتا ہوں جی کہ جو فلاں کافر ہے، جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا، تو اس کا کیا ***Impression*** (تاثر) پڑتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اگر ہم بات کریں تو ***Impression*** (تاثر) کی بات ہے یہ تو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! کیونکہ بات یہ ہے کہ اسمبلی کے ممبر جو ہیں انہوں نے......

Mirza Nasir Ahmad: ***They are not ordinary people.***

(مرزا ناصر احمد: وہ عام لوگ نہیں ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but they are just like Justice Munir; he was not convinced by this reply.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن وہ صرف جج منیر کو پسند کرتے ہیں۔ یہ جواب ان کے لئے یقین بخش نہ ہوا)

مرزا ناصر احمد: کہیں جسٹس منیر جس واسطے ***Convinve*** (قائل) نہ ہوں گے ساری دنیا ان کے ساتھ چلی جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں اس کی نہیں کہہ رہا جی! ***I don't say this, but I say that you produced material before him, you gave interpretation before him in a very authoritative, lucid manner, inspite of that he gave a finding....***

(میں آپ سے اور بہتر ثبوت کا مطالبہ نہیں کرتا۔ آپ لوگوں نے تشریحات وتوجیہات بہت مستند اور سہل صاف انداز میں ان کے سامنے پیش کیں۔ مگر ان کے باوجود انہوں نے یہ بیان دیا)

Mirza Nasir Ahmad: ***He was not in a mood to accept those statements.***

(مرزا ناصر احمد: وہ موڈ میں نہیں تھے کہ ان بیانات کو قبول کرتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So the average person,***

intelligent person, educated person, and you call me Kafir, I am not going to bother and going into the details and say:

"What do you mean by Kafir?"

(جناب یحییٰ بختیار: یہ حضرات تعلیم یافتہ اور ذہین ہوتے ہیں۔ میں اب اس تفصیل میں آگے نہیں پڑتا کہ آپ کا کافر سے کیا مطلب ہوا کرتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: یہاں تو وہ کھڑے ہی نہیں ہوئے۔ وہ تو باقی سارے فرقوں کے متعلق اپنی یہ ***Finding*** (نتیجہ) دی کہ میں کسی کی بات نہیں مانتا۔ سب ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور میرے لئے مصیبت یہ ہے کہ اپنی تعریف کروں تب بھی میں کافر، اور کسی دوسرے فرقے کی تعریف[181] کو صحیح قرار دوں۔ تب باقی بقیہ سارے فرقوں کی نگاہ میں میں کافر۔ تو وہ ساری ***Findings*** (نتائج) اکٹھی سامنے رکھ کے جسٹس منیر کی رائے جو ہے وہ قابل غور ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن انہوں نے ***Finding*** (نتیجہ) یہ دی ہے۔ میں تو...... اس سے تعلق ہے اس وقت......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ***Apastasy*** پر ان کی ***Finding*** ہے۔ ۲۱۸، ۲۱۹ پر یہ چلی ہے۔ یہ پڑھ کر سنانے کی ضرورت نہیں، آپ اس پر غور کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں پوچھ رہا ہوں کہ اس وقت آپ کی جماعت کی طرف سے جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلانا کافر ہے۔ اس کا ***Impression*** (تاثر) عام آدمی پر......

مرزا ناصر احمد: کب کہا جاتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: جیسے انگلینڈ میں کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: آپ نے پچھلے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ....what the common man, as as reasonable man, thinks of it? جو کہ سٹینڈرڈ وہی رکھا ہوتا ہے، جوڈیشل فیصلے پر، جج اپنے آپ کو نہیں کہتا ***but what the common man thinks, the man in the street, the reasonable man; although he is an ideal, he never exists. So, according to you, when you say so and so is Kafir, what does a man in the street think?***

مرزا ناصر احمد: دیکھیں! میں ذمہ دار ہوں اپنی طرف سے اپنے عقیدے کے اظہار کا......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کی میرے اوپر ذمہ داری کیسے آتی ہے کہ جسٹس منیر یا اور کوئی شخص اس کو قبول کرتا ہے یا نہیں؟ میں سمجھتا ہوں اسے قبول کرنا چاہئے۔ کیونکہ میں دے رہا ہوں اپنے متعلق جو میری رائے ہے۔

[182] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے جی۔ میں ابھی آگے چلتا ہوں۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب (مرزا بشیر احمد) نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ''ہر ایک ایسا شخص جو کہ موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا، یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام کی تو ابھی آ گئی ہے۔ *Is it....*

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ یہ مطلب کہ صرف سیاسی لحاظ سے آپ کہتے ہیں کہ یہ خارج ہے اور کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! یہی، یہی جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی جواب ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: جو ایک ہے فوق الایمان، ایک تحت الایمان۔ یہ مفردات راغب، نے کی ہے۔ وہ لغت قرآنی کی کتاب ہے اور قرآن کریم میں جو عربی الفاظ استعمال......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! تو یہ مرزا صاحب! ***The next point is.....*** (اگلا یہ نکتہ ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ، یہ......اور اپنا ایک مسلک بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے، مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا، وہ بھی مسلمان ہو گیا سیاسی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! مسلمان کیسے ہو گیا؟ اگر آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا تو مسلمان ہونے کا سوال ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک نبی کو نہیں مانا جی اس نے، باقی سب مانے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ وہ مسلمان کیسے ہوگیا؟ وہی تو نبی ہے جس نے احاطہ کیا ہوا ہے، جس کے افادۂ روحانی نے تمام پچھلے انبیاء کا اس نے۔ جس نے محمد ﷺ کو نہیں مانا۔ ہمارے[183] عقیدے کے لحاظ سے اس نے دنیا کے کسی نبی کو نہیں مانا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بالکل ہی کافر؟

مرزا ناصر احمد: جو مرضی اسے کہہ لیں، وہ تو انسان کہلانے کے قابل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دائرہ اسلام میں مسلمان کسی حالت میں نہیں کہلایا جاسکتا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا وہ کیسے دائرہ اسلام میں آ گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ آ جاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو نہیں مانتا وہ ایک دائرہ...... دو دائرے آ گئے ناں...... تو ایک دائرے کے اندر وہ آ جاتا ہے، دوسرے دائرے کے اندر نہیں آتا۔

(غیر احمدی کافر ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

Sir, next quotation is: (جناب اگلا سوال یہ ہے)

''ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔''

This is from "Alfazal" June 1922, 26-29. I think it was by- weekly in those days.

(یہ الفضل ۲۶، ۲۹ر جون ۱۹۲۲ء کا ہے۔ میرا خیال ہے ان دنوں میں یہ ہفت روزہ تھا)

''ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی بھی کافر ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ چونکہ یہ...... اس پر جو ہیں ناں *All the members....* (تمام ممبران)

[184] مرزا ناصر احمد: اس کا وہ جو جواب ابھی میں نے پڑھ کے سنایا، ہمارے نزدیک وہ سارے ان کو Cover کرتا ہے جو آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہیں۔ آئندہ کا پتہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مختلف......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ......ممبروں نے مجھے بھیجے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: ***No, one thing may be clarified: whether the writings are admitted or not?***

(جناب چیئرمین: نہیں، ایک بات کی وضاحت ہونی چاہئے کہ کیا یہ تمام تحریریں تسلیم ہیں یا نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Beg your pardon?***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ سے معافی مانگتا ہوں؟)

Mr. Chairman: ***The writings are admitted or not?***

(جناب چیئرمین: تحریریں تسلیم ہیں یا نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, that si not denied.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! ان سے انکار نہیں کیا گیا)

Mr. Chairman: ***That is not denied. All right.***

(جناب چیئرمین: ان سے انکار نہیں کیا گیا۔ بہت اچھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But he can verify them.***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن وہ ان کی تصدیق کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

مرزا ناصر احمد: یہ تو آپ وہ دے دیں مجھے تو میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ساتھ پڑھ......میں نے ***Date*** سنائی ہے ناں جی آپ کو۔ اگر آپ کسی کو کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو اوریجنل پروڈیوس کریں یا آپ چاہتے ہیں کہ غلط ہے تو ***You***......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو......میرے حافظے میں تو نہیں محفوظ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں......

[185]مرزا ناصر احمد: ......لیکن میں یہ چاہوں گا کہ آپ مجھے یہ دے دیں تا کہ میں چیک کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے حوالہ دیا ہے آپ کو۔ میں تو حوالے دے رہا ہوں آپ کو۔ اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو پھر ہم آپ کو پروڈیوس کر دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: بھئی! آپ حوالے یہ ''الفضل'' والے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' کی تو ساری فائل آپ کے پاس ہے ناں جی!

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ حوالہ، یہ کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ۲۶،۲۹ رجون......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: 26,29 June, 1922.

(جناب یحییٰ بختیار: ۲۶،۲۹ رجون ۱۹۲۲ء)

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے، حوالہ نوٹ کر لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ اس وقت......

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک......

جناب یحییٰ بختیار: جو ڈاکومنٹ آپ کے پاس ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

(غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے جی آتا ہے یہ: ''حضرت مسیح موعود نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ص۸۹، از مرزا محمود)

[186]***This you have said that because for different reasons, not because he is a Kafir,*** (تو اس کے لئے آپ نے کہا ہے کہ اس کی مختلف وجوہات تھیں۔ نہیں کیونکہ وہ ایک کافر ہے)

جی! آپ نے کہا ہے ناں کہ یہ نماز نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! نماز نہ پڑھنے کی بہت ساری وجوہات ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

مرزا ناصر احمد: ......ایک تو یہ ہے کہ محضر نامہ جو ہے ہمارا، اس کے صفحہ ۱۵۴ پر بھی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو وجوہات بیان کی ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کے علاوہ اور وجوہات بھی ہیں جن کی بناء پر آپ نماز نہیں پڑھتے ان کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: احمدی مسلمان غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ جو وجوہات آپ نے یہاں دی ہیں۔ ان کے علاوہ وہ اور وجوہات بھی ہیں؟ صرف یہ وجوہات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہوں گی۔ بتائیں، میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں......یعنی ایک انہوں نے یہ...... میں آپ کو پڑھ کر سنائے دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: میں نماز کے مسئلے پر تو بعد میں آؤں گا......

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: آگے وہ کہتے ہیں جی ''انوار خلافت'' صفحہ ۹۰ پر: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، چونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

[187]*The same reply?*

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ یہ ہے کہ یہ جو ہے فتویٰ کہ نماز پیچھے پڑھنی ہے یا نہیں۔ یہ پہلے مختلف فرقوں نے احمدیوں پر لگایا۔ یہ جو یہ نماز کا اب ہو گیا ناں مسئلہ شروع......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے پہلے اس پر......نماز پر میں آرہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! ابھی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے اسی پوائنٹ پر پوچھا کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو بعد میں آجاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے محضر نامے میں اس کا یہ جواب دیا ہوا ہے کہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں جی، نماز کے مسئلے میں بعد میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ نماز کے لئے نہیں۔ یہ اسلامی نظریہ...... جو رپورٹ منیر کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی اس کے اندر یہ جواب دیا ہے۔ اوپر کچھ حوالے درج کر کے مختلف فرقوں کے، وہابیوں کے اور بریلویوں کے کہ ان حوالوں سے جو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ یہ تو مختلف فرقوں کے نہیں بلکہ یہ مختلف احادیث اور آئمہ کے حوالے ہیں اور یہ کتاب غالباً پہلے نہیں دی ہوئی۔ اگر آپ چاہیں تو ہم پیش کر دیتے ہیں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ آپ بے شک پیش کریں۔ میں نے صرف یہ پوچھا کہ یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں! ایک اسلام بمعنی کامل ایمان ہوتا ہے اور سب مسلمان ہرگز اس کامل ایمان میں شامل نہیں۔ دوسرا اسلام کلمہ پڑھ کر اسلام میں شمولیت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اس [188] مسلم کے لئے۔ ایک، کوئی شرط نہیں کہ اس کو پورا ایمان نصیب ہو، بلکہ بغیر کسی قسم کے ایمان کے بھی ایسا شخص مسلمان ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ سوائے نصیحت اور واعظ اور دعا کے، دوئم احمدیوں نے خارج از اسلام اور کافر ہونے کا فتویٰ غیر احمدیوں کے متعلق پہلے نہیں دیا۔ بلکہ پہلے انہوں نے، دوسرے فرقوں نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور میرا اندازہ یہ ہے کہ سالہا سال تک بانی سلسلہ اس وقت کے علماء کو یہ سمجھاتے رہے کہ اس کفر کے کھیل میں نہ پڑو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آتا ہے اور ایک موقع پر بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کیا۔ اس وقت کے علماء نے بانی سلسلہ احمدیہ سے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرو تو آپ نے ان کو کہا کہ میں تمہارے ساتھ مباہلہ کیسے کرسکتا ہوں۔ میں تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں تو آگے سے جواب یہ ملا کہ آپ سمجھتے ہوں گے ہمیں مسلمان، لیکن ہم آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور چونکہ انہوں نے کفر کے فتوے لگادیئے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ جو مسلمان مؤمن کو کافر کہے، کفر اس کے اوپر لوٹ آتا ہے۔ اس لئے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ کہنے والا کہہ گیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then the proposition is very simple now....* (جناب یحییٰ بختیار: مسئلہ تو اب بہت سادہ بن گیا)

مرزا ناصر احمد: بالکل!

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... if you claim that you are a Muslim, nobody can call you that you are not a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں تو کوئی آپ کو غیرمسلم نہیں کہہ سکتا)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Similarly, Mufti Muhamood can claim that he is a Muslim and nobody can call him that he is not a Muslim?*

(جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح مفتی محمود صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں تو کوئی ان کو غیرمسلم نہیں کہہ سکتا)

Mirza Nasir Ahmad: *Certainly.*

(مرزا ناصر احمد: یقیناً)

[189]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *But if he calls you not a Muslim. as you call him not Muslim, than both have a right to call each other Kafir?*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اگر وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں تو دونوں کو حق ہے کہ ایک دوسرے کو کافر کہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No.*

(مرزا ناصر احمد: نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because he called you. You have also a right to call him?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اس نے تم کو کافر کہا تو تم کو بھی حق ہے کہ اس کو کافر کہو)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں، ناں! آپ میری بات نہیں سمجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کافر کہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......میرا بھی حق ہے کہ کافر کہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل یہ نہیں کہا میں نے، بالکل نہیں کہا۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں سمجھا نہیں سکا اپنی بات۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ، یہ پوزیشن ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، یہ پوزیشن نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا کہ اگر زید، بکر کو کافر کہے، کہہ دے اور اس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اس پر لوٹ کے آ جاتا ہے تو یہ کفر کا فتویٰ کافر، پہلے کافر کہنے والے پر اس شخص نے نہیں لگایا۔ بکر نے جس کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اس شخص نے لگایا ہے۔ اس مقدس ذات نے کہ جو ہم سب کی ہدایت کے لئے آئی۔ حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے...... یہ کہہ کے کہ اگر کسی مسلمان کو کافر کہو گے تو کفر تم پر لوٹ کے آ جائے گا۔ تم پر پڑ جائے گا کفر، تو بکر نے فتویٰ نہیں لگایا۔ آنحضرت ﷺ نے فتویٰ لگایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! جب احمدیہ جماعت کے رہنما، قائدین یہ فتویٰ لگائیں کسی پہ کہ یہ کافر ہے؟

[190] **مرزا ناصر احمد:** اگر پہلے لگائیں فتویٰ تو کافر ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ پہلے نہ سہی۔ کیا بعد میں یہ حق پہنچتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: لگاتے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اللہ جانتا ہے، وہ تو لوٹ آئے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میری بات سنیں، میں پھر اپنی بات نہیں سمجھا سکا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In retaliation?*

مرزا ناصر احمد: اگر دیوبندی یا وہابی یا بریلوی یا اہل حدیث، قرآن، وغیرہ، وغیرہ، ان میں سے کوئی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے تب بھی جماعت احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو یا اہل قرآن وغیرہ، وغیرہ۔ ان میں سے کوئی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگائے۔ تب بھی جماعت احمدیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو کافر کہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ جس گروہ کو محمد ﷺ ''کفر اسی پہ لوٹ آئے گا'' کی حدیث کے مطابق کافر قرار دے دیں ان کو کافر نہ کہیں؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mirza Sahib, will you please explain if a particular Maulvi, Alim.... or so-called Alim you, can call him.... calls Mirza Ghulam Ahmad that he was Kafir, or Ahmadis are Kafir, now do you condemn the whole Muslim community for that, or that particular individual?*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! ذرااس کی وضاحت کریں کہ اگر ایک مولوی عالم یا جس کو آپ نام نہاد عالم کہیں اگر وہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد کافر تھے یا احمدی کافر ہیں تو کیا آپ پوری مسلمان آبادی کی مذمت کریں گے یا صرف اس خاص فرد واحد کی)

***Mirza Nasir Ahmad:** If they disassociate themselves....*

(مرزا ناصر احمد: اگر آبادی لوگ اپنے آپ کو علیحدہ کرلیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But how?*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن کیسے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... from that Fatwa....*

(مرزا ناصر احمد: اس کے فتویٰ سے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Is there....*

(جناب یحییٰ بختیار: وہاں ہے......)

***Mirza Nasir Ahmad:** .... we don't call them Kafir.*

(مرزا ناصر احمد: تو ہم ان کو کافر نہیں کہیں گے)

[191]***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, but is there going to be a referendum? Now....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب! لیکن کیا استصواب رائے عامہ منعقد ہو۔ اچھا!)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, no, no, no....*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I have no idea what Maulvi*

sanaullah said, but if you say all the Musalmans, the whole lot of them, are Kafirs....

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے کچھ علم نہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے کیا کہا تھا۔لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ تمام مسلمان سارے کے سارے کافر ہیں......)

مرزا ناصر احمد: اگر، اگر جو شخص...... یہ اعلان ہے...... کہ جو شخص یہ اعلان کر دے کہ میں مولویوں کے فتاویٰ کو درست نہیں سمجھتا تو ہم اسے کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر جنہوں نے سنا ہی نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہم ان کو سنا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے، اگر کسی نے سنا ہی نہیں ہے؟ آپ تو ***Generally*** (عام طور پر) کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہم سنا دیں گے کہ یہ حدیث میں آیا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Please, this... you kindly see....

(جناب یحییٰ بختیار: آپ خود سب مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: .... you don't say Maulvi so and so is Kafir, Mulla so and so Kafir. ''مسلمان جو نبی کو نہیں مانتے۔''

(جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ تو نہیں کہہ رہے ہیں خاص طور پر کہ مولوی فلاں فلاں کافر ہے۔یا ملا فلاں فلاں کافر ہے)

مرزا ناصر احمد: ہم ایک ہی الزام......ایک ہی سانس میں ان کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں۔یہ بھی تو سوچنے والی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ، بعض دفعہ...... یہ ***Contradictions*** (تضادات) ہیں۔اس میں...... کہ بعض دفعہ مسلمان کہتے ہیں۔بعض دفعہ نہیں کہتے۔مگر مسلمان کا لیبل ہو کہ آپ کہتے ہیں کہ کافر ہو گیا، باہر ہو گیا دائرہ اسلام سے، خارج ہوا۔

(مسلمان بھی کافر بھی)

[192] مرزا ناصر احمد: نہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔معلوم

ہوا کہ دو دائروں کی بات کر رہے ہیں ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بعض جگہ آپ نے ایسے کہا ہے، بعض جگہ آپ نہیں کہتے۔ بعض جگہ جب آپ...... مسلمان تو ایک ہوتا ہے، ایک آدمی مسلمان ہے۔ جب آپ نے کفر کا دعویٰ کر دیا تب خارج ہوا۔ اس وقت تک تو وہ مسلمان رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ایک حوالہ ان کے پاس تھا یہاں اتفاقاً، ''حقیقت الوحی'' (ص۱۶۴،۱۶۵، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸،۱۶۹) کا۔ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ:

''یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مؤمن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جب کہ تقریباً ۲۰۰ مولویوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور ان ہی کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مؤمن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا، تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔''

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I will ask you again. Please understand, try to understand my question. Now, I am a Muslim who has nothing to do with Barelvi, Deobandi or anybody else, I am just giving you an example there could be many. Now, if a Barelvi Maulvi or a Deobandi Maulvi declares Mirza Ghulam Ahmad as Kafir....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں پھر آپ سے پوچھتا ہوں۔ مہربانی سے سمجھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ میرا سوال یہ ہے میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ نہ مجھے بریلوی سے مطلب ہے نہ دیوبندی سے نہ کسی سے۔ یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ اگر ایک بریلوی یا دیوبندی مولوی، مرزا غلام احمد کو کافر کہتا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *And you don't?*

(مرزا ناصر احمد: اور آپ کہتے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***....and I have not even heard of his fatwa....***

(جناب یحییٰ بختیار: سمجھیں کہ میں نے یہ فتویٰ بالکل سنا ہی نہیں ہے......)

[193] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***And you don't declare him a Kafir?***

(مرزا ناصر احمد: آپ ان کو کافر نہیں کہتے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***....and.... there is no refrendum on the question.***

(جناب یحییٰ بختیار: اس مسئلہ پر اس وقت تک کوئی استصواب رائے نہیں ہوا ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, I am....***

(مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔ میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no,....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......)

مرزا ناصر احمد: آپ ایک بات کرتے ہیں، اسی سلسلے میں میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ ایک شخص اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس شخص کو آپ کافر کہیں گے؟ مگر آپ کہیں گے کہ نہیں؟ جتنے بھی باقی ہیں؟ دوسو مولویوں نے کہہ دیا ہے۔ اس لئے دو لاکھ مسلمان، دو کروڑ مسلمان، بیس کروڑ مسلمان، سب کو ہم کافر سمجھیں گے۔ اگر وہ یہ اعلان نہ کریں کہ مرزا غلام احمد نبی ہے؟

Isn't it putting it in the same shape that anybody who does not accept him as Nabi is Kafir?

(یہ وہی بات ہوئی کہ جو ان کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے بتایا ہے کہ وہ جو سیاسی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دوسو مولویوں کو **Condemn** (مذمت) کریں،......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کافر کہیں......

مرزا ناصر احمد: ......سیاسی **Definition** (تعریف) ہے۔ اس کے لحاظ سے تو ہم ان دوسو مولویوں کو بھی نہیں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! جو آپ نے......جس لحاظ سے بھی آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ......ان کو، یعنی دوسو مولویوں کو بھی کافر نہیں کہتے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو شخص......

[194] مرزا ناصر احمد: ......اور جس کو دوسرے معنی میں کافر کہتے ہیں وہ اس معنی میں کہتے ہیں کہ ایمان کے بہت سے اہم تقاضوں کو وہ پورا نہیں کر رہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......قابل مواخذہ ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That, that is all right. Sir,....*

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جناب......)

مرزا ناصر احمد: ......اور......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... that is all right,....*

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......)

مرزا ناصر احمد: ......اور ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but, Sir, if two hundred Maulvis....*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن جناب اگر دو سو مولوی......)

مرزا ناصر احمد: نہیں! باقیوں کو ہم ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ناں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! آپ کہتے ہیں کہ آپ نے تو صرف مسلمان کا ذکر کیا۔ میں نے جو آپ کے سامنے پڑھ کے سنایا ہے ابھی......

(ایک جہت سے کافر ایک جہت سے مسلمان)

مرزا ناصر احمد: ان کو مسلمان بھی کہا ساتھ ہی، یہی تو جواب دیا انہوں نے۔ جب میں کہتا ہوں کہ یہ ''مسلمان'' تو میں ان کو مسلمان بھی کہتا ہوں، کافر بھی کہتا ہوں۔ ایک جہت سے وہ مسلمان ہیں، دوسری جہت سے میرے نزدیک وہ کافر ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کل؟ کل مسلمان؟ *Not two hundred Maulvis?* (دو سو مسلمان نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: *No, no.* کل مسلمان......

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے......''

مرزا ناصر احمد: تو سارے مسلمان ہے ناں کل۔

[195]جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو **Explain** (واضح) کرتا ہوں...... ***As I understand; I may be wrong.*** (میں واضح کرتا ہوں شاید میں غلط ہوں)

’’......میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ بھی کافر اور دارہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘

Now, as far as I understand, is that all the Muslims, they are all Muslims because they believe in the Holy Prophet and all that. But Mirza Sahib says since I have come now, I am Nabi or Mirza Sahib's Khalifa said کہ ***those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as Prophet, as Nabi, they are outside, dismissed, expunged, whatever you may call it,.....***

(جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک میں سمجھا ہوں صورت یہ ہے کہ یہ سب مسلمان ہیں اور اس لئے مسلمان ہیں کہ وہ رسول پاک ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں اب آ گیا ہوں۔ میں نبی ہوں اور مرزا صاحب کے خلیفہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں تسلیں کریں گے وہ خارج ہو گئے، باہر ہو گئے، نکل گئے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: ....so, they were Muslims, but they have been removed from the pale of Islam....

(جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح پہلے تو یہ لوگ مسلمان تھے۔ مگر اب دائرہ اسلام سے ہٹا دیئے گئے)

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ، میں......اس کے یہ معنی نہیں......

Mr. Yahya Bakhtiar: .... it does not mean that, after he has given the verdict, they continue. They say: they were before, but are no longer....

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جب مرزا صاحب نے فیصلہ دے دیا تو وہ بحیثیت مسلمان پھر بھی برقرار رہیں گے۔ پہلے وہ مسلمان تھے لیکن اب نہیں رہے)

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں, ... that is how it is interpreted, as I say. If you think that it is not correct....

(جناب یحییٰ بختیار: اب یہی مراد نکلتی ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرا خیال غلط ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو ابھی......(اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کتاب کہاں ہے؟ پھر میں حوالہ پڑھتا ہوں۔ جو کہنے والا ہے۔''صاحب البیت ادریٰ بما فیہ'' جو کہنے والا ہے اس کی بات ہمیں ماننی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ ٹھیک ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوائے مسلمان کے کوئی اور تو حضرت محمد ﷺ کو مانتا نہیں۔ کہتے ہیں ان کے بعد جو......

196 مرزا ناصر احمد: آپ نے یہی کہا کہ میں ان کو مسلمان بھی کہتا ہوں اور ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے ان کو کافر بھی کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! جب ان کو کافر کہہ دیا تو وہ مسلمان کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کے باوجود بھی مسلمان کہتا ہوں۔ خود کہا......

جناب یحییٰ بختیار: اور کہتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ بھی کہا ہے کہ دائرہ اسلام سے کیوں خارج سمجھتا ہوں۔ یعنی ملت اسلامیہ میں شامل سمجھتا ہوں۔ لیکن دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

لکل ان یصطلح

ہمارے علوم نے یہ اجازت دی ہے کہ آدمی اپنی زبان میں اصطلاحیں جو ضروری سمجھتا ہو وہ خود بنالے اور ان کو Explain (واضح) کردے۔ آپ اس Explanation (وضاحت) کو علیحدہ کر کے نہیں۔

Mr. Chairman: *I think that will do for today. You want to continue or we should....*

(جناب چیئرمین: میں سمجھتا ہوں کہ اتنی کاروائی آج کے لئے کافی ہے۔ آپ چاہتے ہیں تو جاری رکھیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, we can continue tomorrow morning....*

(جناب یحییٰ بختیار: کل صبح جاری رکھ سکتے ہیں......)

***Mr. Chairman:** Tomorrow morning.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے کل صبح)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... because it will not conclude so soon.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ بحث اتنی جلدی ختم نہیں ہوگی)

***Mr. Chairman:** Yes, the members of the Delegation are permitted to go. Tomorrow at 10:00 am.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! وفد کے ممبران ایوان سے جاسکتے ہیں۔ کل صبح دس بجے تک کے لئے)

----

[197]*AVAILABILITY OF BOOKS ETC. FOR QUOTATIONS AND CROSS- REFERENCES*

مرزا ناصر احمد: اس میں اور رسالے تو نہیں ہیں جن کے متعلق میں نے تسلی کرنی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ اپنے ''الفضل'' وغیرہ کے ہیں۔ ایسی کوئی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو......

جناب یحییٰ بختیار: جو کتابیں آپ کے پاس ہیں یہاں، انہی میں سے ہوں گی میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ اگر ''الفضل'' کے ہیں، جو یہاں نہیں، تو پھر وہ تو مجھے دیکھنے پڑیں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''انوارالخلافت'' کے ہیں۔ فی الحال میرے سامنے جو ہیں۔ کلمہ......

مرزا ناصر احمد: یہ......اگر یہ سوال دے دیں تو ہم مقابلہ کر کے سارا، تو **Context** (متن) آپ کو وہ پورا بھجوا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہ تو **Quotations** (سوالات) ہیں، اسی بات پر ہیں کہ انہوں نے کافر کہا۔

مرزاناصراحمد: آگے پیچھے اور شاید کچھ لکھا ہوا ہو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

مرزاناصراحمد: ......جو اس کو Explain (واضح) کر رہا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر آپ بعد میں کر لیجئے۔

Mr. Chairman: *The quotations can be supplied to the witness. We have got the books. The books can be referred. And I think, for the purpose of convenience, tomorrow, the books will be lying here. At that time, they can be....*

(جناب چیئرمین: گواہوں کو اقوال کے حوالہ جات دے دیئے جائیں۔ ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں۔ دیگر کتابیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ لیکن سہولت کی خاطر کتابیں یہیں رہنی چاہیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The books are available. These [198] members who asked me to put these questions to the witness, I told them to bring the authority written therein here.*

(جناب یحییٰ بختیار: کتابیں موجود ہیں۔ جن ممبر صاحبان نے گواہوں سے سوالات کرنے کو کہا میں نے ان سے کہا تھا کہ حوالے ساتھ لائیں)

Mr. Chairman: *We have got them.*

(جناب چیئرمین: وہ ان کو حاصل کر چکے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But I said that....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں نے یہ کہا تھا......)

مرزاناصراحمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: *... they can find out.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اس میں سے نکال سکتے ہیں)

مرزاناصراحمد: مجھے صرف ریفرنس چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف Reference (حوالے) دے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mr. Chairman....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین......)

مرزا ناصر احمد: ہمیں ریفرنس چاہیئے ہیں۔ صفحوں کا پتہ لگ جائے تو......

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: *Mr. Chairman, the books are available.*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین! کتابیں یہاں دستیاب ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, they are available.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں دستیاب ہیں)

Maulana Shah Ahmad Noorani Sidiqui: *At any time we can supply the books.*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جب چاہیں ہم ان کو کتابیں دے سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Moulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: *The books are available.*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, they are available. So, any reference the witness can see, he will look up tomorrow and can reply.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! سب موجود ہیں۔ گواہ جو چاہیں اس میں سے دیکھ سکتے ہیں۔ کل وہ دیکھ لیں اور جواب دیں)

[199]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *The books, Sir, which I am referring to....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! جن کتابوں کے میں حوالے دے رہا ہوں)

Mr. Chairman: *Yes.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *... are written either by Mirza Ghulam Ahmad himself or by Mirza Bashir-ud-Din Mahmud.... his addresses. So, they are with the Ahmadiyya Jamaat. But in case they don't have them....*

(جناب یحییٰ بختیار: یا تو وہ خود مرزا غلام احمد کی لکھی ہوئی ہیں یا مرزا بشیرالدین محمود کی۔ان کا خطبہ بھی یہاں ہے۔ان کا پتہ بھی لکھا ہے۔یہ کتابیں جماعت کے پاس بھی ہیں۔اگر ان کے پاس نہ ہوں......)

مرزا ناصر احمد: No, وہ تو مل جائیں گی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: صرف صفحوں کے حوالے چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی ایسی کوئی اور کتاب ہے تو وہ تو میں نے Refer ہی نہیں کی۔ Munir's Report commonly available, (منیر کی رپورٹ تو عام دستیاب ہے) باقی......

مرزا ناصر احمد: وہ تو ہے یہاں یہ۔ٹھیک ہے۔السلام علیکم! ہم چلے۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ایوان سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: *I think before adjourning for tomorrow at 10:00 am. the books may be kept near the Attorney- General, and....*

(جناب چیئرمین: اجلاس کے ملتوی ہونے سے قبل کتابوں کو اٹارنی جنرل کے نزدیک رکھ دیا جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *With the witness, I will not produce them. He has got the books.*

(جناب یحییٰ بختیار: گواہوں کے سامنے میں یہ پیش نہیں کروں گا۔ان کے پاس کتابیں موجود ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Only those books....***

(جناب یحییٰ بختیار: صرف وہی کتابیں......)

Mr. Chairman: ***No, if the Attorney- General confronts them.... this page, this portion.... is it correct?***

(جناب چیئرمین: نہیں۔ اگر اٹارنی جنرل ان کے سامنے پیش کریں۔ یہ صفحہ، یہ حصہ تو کیا یہ صحیح نہیں ہوگا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No. But he says he wants to read the whole thing and....***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں! لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں تمام چیزیں پڑھنا چاہتا ہوں اور......)

[200]***Mr. Chairman:*** ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... he wants me to give him in advance. But I cannot....***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ چاہتے ہیں کہ مجھے پہلے سے سب کچھ دے دیں۔ لیکن میں کیسے کرسکتا ہوں)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... because I don't know which question I am going to put....***

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ مجھے کیا معلوم میں کون سا سوال کب کروں گا)

Mr. Chairman: ***Yes....***

(جناب چیئرمین: جی ہاں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... It depends upon his answer, Sir.*** (جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کے جواب پر منحصر ہے، جناب!)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

DISTURBANCE DURNIG THE CROSS-EXAMINATION

(جرح کے دوران شور شرابا)

Mr. Chairman: ***And the second thing I would like to say is that the honourable members sitting arround the Attorney- General should keep.... at least should not disturb him. They should not be impatient. This I would request because I.....***

(جناب چیئرمین: اور دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو معزز ممبران اٹارنی جنرل کے چاروں طرف بیٹھے ہیں وہ اٹارنی جنرل کو بالکل خلل نہ ڈالیں۔ صبر سے کام لیں)

Mian Mohammad Attaullah: ***Sir, I have another point that some of the witnesses who were here........***

(قادیانی وفد کی بے تہذیبی)

(میاں محمد عطاءاللہ: جناب! مجھے ایک بات کہنی ہے کہ چند ایک گواہ صاحبان......)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mian Mohammad Attaullah: ***... for instance, Mirza Tahir Ahmad, he unnecessarily....***

(میاں محمد عطاءاللہ: مثلاً مرزا طاہر وغیرہ وخوامخواہ......)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔

Mian Mohammad Attaullah: بھائی ***Just a minute please.*** (میاں محمد عطاءاللہ: صرف ایک منٹ مہربانی)

Mr. Chairman: ***Just a minute.*** ہاں!

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ ٹھہریں)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی[201]: ایک ادھران کے سیدھے ہاتھ پر......

جناب چیئرمین: ہاں!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......وہ لوگ ہنستے بھی ہیں۔ باتیں بھی کرتے ہیں اوراس طرف دیکھ کر مذاق بھی اڑاتے ہیں اور سر بھی ہلاتے ہیں۔

ایک رکن: جناب! میں تجویز پیش کروں گا کہ اٹارنی جنرل بھی بیٹھ کر سوال کریں۔

Mr. Chairman: ***That is a separate matter.*** میں صرف یہ عرض کررہا تھا کہ......

(جناب چیئرمین: یہ ایک علیحدہ معاملہ ہے)

METHOD OF CONDUCTING THE CROSS-EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارے محترم اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں، میرا خیال ہے کہ یا تو آپ ان کو بھی کہیں کہ وہ کھڑے ہوکر جواب دیں...... ***Witness Box*** (گواہی کے کٹہرے میں) میں قاعدہ بھی یہی ہے...... یا پھر اٹارنی جنرل صاحب بھی بیٹھ کر سوال کرلیا کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا کریں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! وہ پہلے دن ہم نے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اچھا!

جناب چیئرمین: ......ان کو اجازت دی۔ ***Anything else? Now the House stands.***

ایک رکن: سر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ! جی، جی!

[202]**مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی:** خلیفہ ناصر احمد سے کہیں کہ وہ کھڑے ہوکر جواب دیا کریں۔

Mr. Chairman: ***That is almost settled.***

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن آپ ہم کو تو حکم فرماتے ہیں۔

ایک رکن: پھر ***Disturb*** (تنگ) کررہے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......کہ ہم کھڑے ہو کر بولیں، اس کو بھی یہ حکم دیں۔

جناب چیئرمین: سر! یہ اسمبلی، یہ اسپیشل کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! عدالت میں گواہ کو بیٹھنے کا حق نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: *Except* (مانتا ہوں)......وہ اسپیشل کمیٹی......جی! مسٹر عزیز بھٹی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ......

***Mr. Chairman:** I call the House to order. Sardar Abdul Aleem.*

(جناب چیئرمین: میں ایوان کو خاموشی کا حکم دیتا ہوں۔ سردار عبدالعلیم)

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ گواہ پر جب سوال کئے جاتے ہیں......

جناب چیئرمین: جی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: ......جب گواہ پر اٹارنی جنرل صاحب سوال کرتے ہیں تو وہ ان کا جواب بجائے ڈائریکٹ دینے کے......جس طرح کہ ایک گواہ کا فرض ہے کہ جواب دے......وہ اس کو *Avoid* (گریز) کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تکرار کرتے ہیں اور پھر ساتھ ساتھ انہیں *Suggest* (تجویز پیش) کرتے ہیں کہ یہ سوال مجھ پر کریں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ چیئر کا فرض ہے کہ آپ اس مسئلے میں اس حد تک انہیں چیک کریں کہ بجائے بحث و مباحثہ میں پڑنے کے......

He should stick to the question put by the Attorney-General.

(وہ ان سوالات کے جوابات کے پابند نہیں جو جناب یحییٰ بختیار کر رہے ہیں)

[203]***A Member:** Sir, I request to the honourable members.* (ایک رکن: جناب! میں معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں)

***Mr. Chairman:** The Attorney- General can ask the Chair at any time when he feels that.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل اگر ضروری سمجھتے ہیں تو صدر کی توجہ مبذول کرا سکتے ہیں)

(مرزاناصر کی ہچکچاہٹ، کترانا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I request, he need not answer any question at all. But you, as judges, should note that. The demeanour of the witness, his hesitation, his effort to be evasive, all these are taken into consideration and you can draw your own inference, favourable or adverse. And your address....*

(جناب یحییٰ بختیار: میری درخواست ہے۔ان کو کسی سوال کے جواب کی ضرورت ہی نہیں ہے۔آپ حضرات بطور جج گواہ کے رویہ اور انداز کو نوٹ کرتے ہیں۔اس کی ہچکچاہٹ جواب دینے سے اس کا کترانا اوران سب باتوں سے آپ لوگ اپنے نتائج مرتب کرتے ہیں۔ استنباط مناسب حال یا نا موافق کرتے ہیں......)

Mr. Chairman: *One thing I may mention. The honourable members.....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... you can make a note of everything. You give a fair decision yourselves.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہر چیز کو نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ صحیح فیصلہ کرتے ہیں)

Mr. Chairman: *One thing I may remained the honourable members: we are getting the opinion of a witness....*

(جناب چیئرمین: ایک بات کی ممبران کو میں یاددہانی کرادوں۔ہم گواہوں کی رائے تو حاصل کررہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But....*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن......)

Mr. Chairman: *.... Opinion is, ... rare case, under the Evidence Act.*

(جناب چیئرمین: گواہوں کی رائے قانونی شہادت کی رو سے بہت اہم ہوتی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know. He is such a witness, you know, and such an issue before the House.*

CONDUCT OF THE WITNESS DURING THE CROSS- EXAMINATION

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *Sir, the conduct of the witness is not coming on the record, Sir, as to how he is behaving....*

(جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب! گواہ طور طریق کہ وہ کیسا طرز عمل اختیار کررہے ہیں......)

Mr. Chairman: *No....* (جناب چیئرمین: نہیں)

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *.... and how he is....*

[204] ***Mr. Chairman:*** *No, no, no, everybody is....*

Mr. Abdul Aziz Bhatti: *As far as the record is concerned. Only the words of the witness are coming on the record.*

(جناب عبدالعزیز بھٹی: ایوان کے سامنے نہیں آرہا۔ صرف ان کے الفاظ ریکارڈ پر آرہے ہیں)

Mr. Chairman: *Everything is being noted, you can refer. Sardar Maula Bakhsh Soomro.*

(جناب چیئرمین: ہر چیز نوٹ ہورہی ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں، سردار مولا بخش سومرو)

A Member: *Sir, Chairman, Sir, my submission, humble submission, Sir....*

(ایک رکن: جناب چیئرمین! میری گذارش ہے حقیری گذارش۔ جناب!)

Mr. Chairman: *Sardar Maula Bakhsh Soomro.*

پہلے میں نے ان کو فلور دیا ہے۔

A Member: ***Mr. Chairman, a submission, a humble submission to you, Sir, that I....***

(ایک رکن: جناب چیئرمین! ایک گذارش ایک حقیر سی گذارش آپ سے جناب!)
جناب چیئرمین: ایک منٹ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے؟ ہاں جی! سردار مولا بخش۔

(مرزا ناصر کا ٹال مٹول)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: ***My humble submission to you, Sir, is that I highly appreciate your patience but, Sir, I would request that kindly you do not allow them too much attitude. He is giving evasive replies. The same questions are being repeated in the same breath. It gets on our nerves. Rather than you give a patient....***

(سردار مولا بخش سومرو: میری حقیر گذارش ہے کہ جناب میں آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ آپ زیادہ ان کو کھلی چھٹی نہ دیں۔ وہ بہت ٹال مٹول والے جواب دے رہا ہے۔ کیونکہ ایک ہی سوال ایک ہی سانس میں بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ تنگ آ جانے والی بات ہو رہی ہے ہمارے......)

(Interruption)

(مداخلت)

Mr. Chairman: ***Yes, Sardar Maula Bakhsh.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! سردار مولا بخش)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***I highly appreciate your patience but there should be some check. Sir, some check from the Chair also should be applied.***

(سردار مولا بخش سومرو: میں آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں۔ لیکن اس پر کوئی روک ٹوک ہونی چاہئے۔ صدر کو انہیں اس سے باز رکھنا چاہئے)

Mr. Chairman: ***This I shall only do when the Attorney- General seeks the aid of the Chair. When he thinks....***

(Interruption)

[205] ***Just a minute. When he thinks so, only then, in that case I shall do it because this I have left entirely to the Attorney- General. Yes.***

(**جناب چیئرمین:** میں یہ اسی وقت کروں گا جب اٹارنی جنرل میری مدد چاہیں گے جب وہ سمجھیں گے جب ہی۔ کیونکہ یہ میں نے سب کچھ اٹارنی جنرل پر چھوڑ دیا ہے)

(مرزا ناصر کی ہیرا پھیری)

اتالیق جعفر علی شاہ: میں بڑے ادب سے یہ گذارش کروں گا کہ جب ایک **Definite Qeustion** (واضح سوال) کیا جاتا ہے تو اس کو اپنی طرف سے مت دہرائیں۔ جب تک وہاں سے **Definite** وہ سوال جو ہے یعنی اس کا جواب نہ مل جائے۔ اس لئے ہم خود اس بات کو یعنی یہ کہ ***lengthy*** (لمبا) کرنے کو ہم خود ***Encourage*** (ہمت افزائی) کرتے ہیں۔ جس حد تک میں سمجھ سکا ہوں۔ اگر جب ایک **Definite** (واضح) سوال کر دیا گیا ہے کہ: ''آپ ایسے آدمی کو مسلمان کہیں گے یا کافر کہیں گے۔'' تو جب تک وہ اس کے متعلق **Definite** (واضح) جواب نہ دے، دوسرے اس کے اوپر...... یعنی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے اور بحث کی وجہ سے وہ جو ہے وہ لمبا ہو جاتا ہے اور وہ ہیرا پھیری جو ہے وہ شروع ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں! بحث کا آج پہلا دن ہے۔ بحث ***Will be cut short*** (کیا مختصر ہوگی) ہاں وہ ***Cut short*** (مختصر) ہوگی بحث۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ......

جناب چیئرمین: میں نے ایک...... ***Yes***، ملانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ جو فرمایا جاتا ہے کہ ''کافر، کافر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' ان دونوں لفظوں کو دہرانا چاہئے باقاعدگی کے ساتھ، اور اس بات کو نوٹ کرا دینا

چاہئے باقاعدہ کہ ''ملت سے خارج نہیں ہے اور اسلام سے خارج ہے۔''

جناب چیئرمین: یہ نوٹ ہو چکا ہے، نوٹ ہو چکا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ہاں!

جناب چیئرمین: کئی دفعہ نوٹ ہوا ہے۔ ٹیپ میں بھی ہوا ہے۔ وہاں بھی ریکارڈ میں آ گیا ہے...... *So.*

[206] **مولانا غلام غوث ہزاروی:** اور میرا ایک خیال ہے جس طرح جناب نے فرمایا ہے......

جناب چیئرمین: جی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......کہ ان سے بھی تصدیق یہ کرا لینا چاہئے کہ مرزا محمود احمد کے ان حوالوں کو آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد مزید سوالات کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: ہاں!

So, the House stands adjourned to meet tomorrow....

(تو کل صبح تک کے لئے اجلاس ملتوی ہوتا ہے......)

(دو دائروں کا چکر؟)

ایک رکن: سر! یہ دو دائروں کے چکر میں ڈال دیا ہے ہم کو۔

Mr. Chairman: .... at 10:00 am. tomorrow.

(**جناب چیئرمین:** کل صبح دس بجے)

کل بات کر لیں باقی۔

The Special Committee of the Whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Tuesday, the 6th August, 1974.

خصوصی کمیٹی کا اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔

بروز منگل، ۶؍اگست ۱۹۷۴ء

No. 02

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 02

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

---

[209] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 6th August. 1974.

(بروز منگل، ۶؍اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کے چیرمین (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیئرمین تھے)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

***Mr. Chairman:** Should we start?*

(جناب چیئرمین: کیا اب ہم آغاز کریں؟)

***Members:** Yes.* (ممبران: جی ہاں!)

***Mr. Chairman:** They may be called.*

(جناب چیئرمین: ان کو اندر بلا لیں)

(Pause)

جناب چیئرمین: ابھی باہر بیٹھیں۔

BOOKS FOR REFERENCE DURING CROSS- EXAMINATION

***Mr. Chairman:** Mr. Attorney- General, would you agree with me if the books are placed near you for referance?*

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل! کیا آپ میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ کتابیں آپ کے نزدیک رکھ دی جائیں حوالہ جات کے لئے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** (Attorney- General of Pakistan): They are available.*

(جناب یحییٰ بختیار: (اٹارنی جنرل آف پاکستان) وہ سب دستیاب ہیں)

[210]***Mr. Chairman:** All are available?*

(جناب چیئرمین: تمام دستیاب ہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** They are available.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ تمام دستیاب ہیں)

***Mr. Chairman:** And the reference.... which you put to the witness... may be shown that this is it, and there should be least disturbance near the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: اور گواہ کو حوالہ کے وقت دیکھا دینی چاہئیں اور اٹارنی جنرل کے نزدیک کم سے کم خلل اندازی ہونی چاہئے)

METHOD OF CONTACTING THE ATTORNEY- GENERAL

Mr. Chairman: ***Two honourable members have been....*** (جناب چیئرمین: دو معزز ممبران سے درخواست ہے......)

Ch. Jahangir Ali: ***Mr. Chairman, Sir,....***

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! سر......)

Mr. Chairman: ***Just a minute.... requested to collect the chits. One is Maulana Zafar Ahmad Ansari and Mr. Aziz Bhatti. The chits should be delivered to these honourable members. And during the recesses, they can discuss with the Attorney- General. And any hounurable member can discuss any matter with the Attorney- General in the recess but, when cross- examination is going on, there should be no disturbance, and specially no whispering around this area. Although I would not like whispering from this end or from that end, but around this area whispering should not be.***

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ...... میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام رقعوں کو جمع کر لیا کریں۔ پھر یہ رقع مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اور عزیز بھٹی کو وقفہ کے دران دے دی جایا کریں۔ دوران وقفہ اٹارنی جنرل صاحب سے جو بات ہو بات کر لیا کریں۔ لیکن جب جرح ہو رہی ہو اس وقت کوئی خلل نہ ہونا چاہئے اور اٹارنی جنرل کی سیٹ کے قریب سرگوشی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں! ایوان کے دور دراز کونوں میں سرگوشی ہو سکتی ہے۔

Yes, Ch. Jahangir Ali. جی! چوہدری جہانگیر علی۔

INTERPRETATION OF DOCUMENTS OR WRITINGS

Ch. Jhangir Ali: ***Mr. Speaker, Sir.... oh! Mr. Chairman, Sir, interpretation of a document or a writing is not the job of a witness. I would therefore request. Sir, that the witness should not be allowed to interpret the writing. It is the job of the Presiding officer or the Judge, Sir, or this honourable committee, to give interpretation to the writings. He should be conformed only with this....***

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! دستاویزات کا ترجمہ یا تحریر کا مفہوم پیش کرنا گواہ کا کام نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے میری رائے میں گواہ کو مفہوم یا ترجمانی کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ یہ کام ایک جج کا یا صدر کا ہوا کرتا ہے)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

[211]***Ch. Jhangir Ali:*** ***....whether you admit the existence of this writing in your so and so....***

Mr. Chairman: ***This is what is settled. You are the judges. You can draw any inference out of this.....***

Ch. Jahangir Ali: ***Sir, he is wasting unnecessarily the time in giving interpretation.... what was the interpretation before the Munir Committee, what was the statement before the Munir Committee...***

(چوہدری جہانگر علی: یہ کمیٹی کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ منیر کمیٹی سے پہلے کیا تعبیر تھی؟ منیر کمیٹی کے بعد کیا وضاحت تھی......)

Mr. Chairman: ***Ch. Sahib whenever any such difficulty arises, the Attorney- General can ask the Chair that this is unnecessary.***

ے

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صدر اجلاس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ غیرضروری ہے۔صدر سے جس معاملہ میں چاہیں وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔ابھی ان کونہ آنے دیں)

Ch. Jahangir Ali: *All right. That is the better way.*

Mr. Chairman: *Begum Nasim Jahan.*

(جناب چیئرمین: جی!بیگم نسیم جہاں)

Begum Nasim Jahan: *A......*

Mr. Chairman: *I have entirely left the matter in the hands of the Attorney- General. He can seek the protection of the Chair. He can seek the clarifiation or anything. Whatever he needs. Yes.*

(جناب چیئرمین: میں نے معاملہ مکمل طور پر اٹارنی جنرل کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔وہ کرسی صدارت سے مدد لے سکتے ہیں۔وہ وضاحت طلب کر سکتے ہیں جب بھی انہیں ضرورت ہو)

WOMEN'S REPRESENTATION ON QUESTIONS COMMITTEE

Begum Naseem Jahan: *Mr.Chairman, Sir, I am on a matter of clarification. Have women been given any representation on the Questions Committee?*

(بیگم نسیم جہاں: چیئرمین صاحب!میں پوچھتی ہوں کہ کیا ایک عورت کوسوال پیش کرنے والی کمیٹی میں نمائندگی دی گئی ہے)

Mr. Chairman: *Pardon?*

(جناب چیئرمین: معاف کیجئے،کیا کہا؟)

Begum Nasim Jahan: *Have women been given any representation on the Questions Committee?*

(بیگم نسیم جہاں: کیا خواتین کو سوالات کمیٹی میں نمائندگی دی گئی ہے؟)

***Mr. Chairman:** The scope was so narrow: the scope was only five members to sit in the Question Committee.*

(جناب چیئرمین: سوال کمیٹی محدود ہے۔ صرف پانچ ممبر اس سوال کمیٹی میں ہیں)

[212]***Begum Nasim Jahan:** Sir, I....*

(بیگم نسیم جہاں: جناب! میں......)

***Mr. Chairman:** The Steering Committee has got representation of one....*

(جناب چیئرمین: البتہ سٹیرنگ کمیٹی میں ایک کی نمائندگی ہے)

***Begum Nasim Jahan:** Yes, Sir, I know.*

(بیگم نسیم جہاں: جی ہاں! جناب! مجھے معلوم ہے)

***Mr. Chairman:** .... Begum Shireen Wahab; and the Question Committee had to comprise out of the Steering Committee.*

(جناب چیئرمین: اور سوال کمیٹی کا انتخاب سٹیرنگ کمیٹی کے ممبران میں سے ہوا ہے)

***Begum Nasim Jahan:** Mr. Speaker... Mr. Chairman, Sir, may I make a humble submission?*

(بیگم نسیم جہاں: جناب چیئرمین صاحب! کیا میں ایک بات عرض کر سکتی ہوں؟)

***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

***Begum Nasim Jahan:** I consulted Begum Shireen Wahab about this thing and she said that the Committee. The Question Committee was not formed when she was present. Now, Sir, I am fully aware. I don't want to be irrelevant and I don't want to waste your time and the time of the House.*

Now the witness has made a very important statement in his examination in chief or in his dep...., you know, in what he deposed before the House. Now, his link in this chain is that because the Holy Prophet of Islam (May peace of God be upon him) did not have a male issue. Therefore, the female line cannot carry on the tradition. Therefore, we have to had a Roohani male issue carrying on his tradition.

Now, Sir, this is also an important issue in the case because it is an important link and also it hits the status of women. Now, a man who claims to represent one crore of Muslims all over the world, I just wnat to....

(بیگم نسیم جہاں: میں نے بیگم شیریں وہاب سے مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جب سوال کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو وہ موجود نہ تھیں۔ گواہ نے دوران جرح ایک خاص بات کہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اور اس لئے نسوانی سلسلہ نسب سے روایات نہیں کی جاسکتیں۔ سلسلہ نرینہ روایات کے حامل ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص کڑی ہے اور عورتوں کے رتبہ پر اس طرح ضرب پہنچتی ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں......)

Mr. Chairman: *I request the hon'able member to be patient.* ابھی ان کو نہ آنے دیں۔

Begum Nasim Jahan: *Sir,....*

[213] ***Mr. Chairman:*** *Please stop them. Yes.*

Begum Nasim Jahan: *Sir, I just wanted. I never want to be irrelevant and I hope you will correct me when I am irrelevant. But whatever comes in the examination in chief is subject to cross examination. That is what I was told. May be I am wrong. But, Sir, I feel that this is a very*

important link and an important chain. There should be a woman on the Questions Committee, who should vet the question.

(بیگم نسیم جہاں: میں کوئی بے محل غیر متعلق بات نہیں کر رہی ہوں اور اگر میں غلط ہوں تو میری غلطی واضح کی جائے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ ایک بہت اہم کڑی ہے اور بہت ضروری زنجیر ہے۔ اس لئے سوال کمیٹی کے اندر کوئی عورت بھی شامل ہونی چاہئے)

Mr. Chairman: *I will discuss the matter with the convener of the Question Committee, because the Question Committee came out of the Steering Committee.*

(جناب چیئر مین: میں اس معاملہ کو اسٹیرنگ کمیٹی کے سامنے پیش کروں گا۔ کیونکہ اسٹیرنگ کمیٹی ہی نے اپنے میں سے کچھ ممبران کو سوال کمیٹی میں نامزد کیا ہے)

Begum Nasim Jahan: *Well, thank you, Sir, I am very graceful.* (بیگم نسیم جہاں: میں شکر گزار ہوں)

Mr. Chairman: *Yes, I will just bring.... I will convey the feelings of the honourable member to the Chairman of the Committee.*

(جناب چیئر مین: تو جو آپ کے احساسات ہیں میں ان تک پہنچا دوں گا)

Begum Nasim Jahan: *Sir, they all are supporting me.*

(بیگم نسیم جہاں: یہ سب لوگ میرے حق میں بول رہے ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, the entire House supports you. No, no, it has to go from the Steering Committee.*

Now, I will request the members, if they are prepared, we may call the witnesses.

They may be called.

II

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ایوان میں داخل ہوتا ہے)

Mr. Chairman: ***I will request honourable Members to be attentive.***

(جناب چیئرمین: معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ پوری طرح متوجہ رہیں)

Mr. Attorney- General, you can proceed.

(جناب اٹارنی جنرل آپ شروع کر سکتے ہیں)

[214]*REPETITION OF OATH BY THE WITNESS*

Mr. Chairman: ***The Oath?***

(جناب چیئرمین: کیا حلف ہونا چاہئے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It may not be repeated, Sir, it is the same.*** (جناب یحیٰی بختیار: حلف دہرانے کی ضرورت نہیں)

Mr. Chairman: ***Yes, it is. All right, the witness may take the oath. otherwise, Rao Sahib, it is a continuing process; it is a continuing process.***

(جناب چیئرمین: میں بھی سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں۔ راؤ محمد ہاشم صاحب حلف اٹھانا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It is not necessary, Sir, at all.*** (جناب یحیٰی بختیار: سر بالکل ضرورت نہیں ہے)

Mr. Chairman: ***It is not necessary. Yes, it is a continuing process.***

(جناب چیئرمین: بالکل ضرورت نہیں ہے۔ جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It is a formality; that you have applied.***

(جناب یحیٰی بختیار: یہ ایک فارملٹی ہے۔ جس کو آپ اپنا رہے ہیں)

Mr. Chairman: ***It is a cross-examination. It may***

be carried to one day, two days, three days. It is a continuing process. And the oath is for the entire examination.

(جناب چیئرمین: یہ جرح ہے جو دو تین دن تک چل سکتی ہے۔ جو حلف اٹھایا گیا ہے وہ مکمل جرح کے لئے اٹھایا گیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is just a formality.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک صرف فارملٹی ہے)

Mr. Chairman: *No, then we have to go on for oath daily.*

(جناب چیئرمین: ہم روزانہ حلف اٹھانے کی طرف نہ جائیں گے)

Yes, Mr. Attorney- General to continue.

(جی ہاں! جناب اٹارنی جنرل جاری رکھیں)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney- General of Pakistan): *Mirza Sahib, I don't want to waste your time or the time of the House. It is valuable. But for the purpose of clarification, I will repeat one or two questions again because I am not sure what the reply was yesterday.*

You said, Sir, that there are two categories of Kafirs: One category is Kafirs who fall outside the pale of Islam. Rather does it? Am I correct in understanding you?

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن بطور وضاحت عرض کروں گا کہ میں نے دو ایک سوال جو پہلے کئے تھے دہراؤں گا۔ کیونکہ ان کے جو جواب کل دیئے گئے وہ کیا تھے۔ مجھے صحیح طور پر یاد نہیں۔ (مرزا ناصر احمد سے مخاطب ہوکر) جناب تو کافر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہے کیا میں نے صحیح سمجھا ہے؟)

[215]**مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ):** جی! میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ کل میں نے یہ عرض کی تھی...... جیسا کہ پہلے بھی سلف صالحین، بزرگوں نے یہ وضاحت کی ہے...... کہ ''ایمان دون ایمان'' ایمان کے بھی درجات ہیں اور ''کفر دون کفر'' کفر کے بھی درجات ہیں۔ ابن تیمیہ بڑے مشہور ہمارے عالم ہیں اور اہل حدیث کے نزدیک امام ہیں۔ وہ لکھتے ہیں اپنی کتاب ''کتاب الایمان'' ہیں: ''الکفر کفر ان احدھما ینقل عن الملة والاخر لا ینقل عن الملة'' کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور ایک وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ جو کفر ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا وہ کفر بھی ہے اور اس کو ہم...... یعنی ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے محاورہ میں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ ''دائرہ اسلام'' اور ہے اور ''ملت اسلامیہ'' اور ہے تو جو کفر دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ اس کے لئے ہمیں سیاسی تعریف آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر مبنی بنانی چاہئے اور وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے...... مثلاً کلمہ طیبہ کا انکار...... کلمہ طیبہ کے انکار کے بعد ملت اسلامیہ میں نہیں رہتا۔ دائرہ اسلام کا سوال نہیں، ملت اسلامیہ، میں ہی نہیں رہتا وہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, if.... shall I ask or you want to complete this?*

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ہیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Shall I ask you further question?* (جناب یحییٰ بختیار: اب میں جناب سے ایک سوال کرتا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *Yes.*

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں!)

[216]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Now, Sir, if a Muslim, as I submitted yesterday, accepts all the Prophets but does not accept Hazrat Isa as a Nabi, in which category he come of Kafir? Outside Daera-e-Islam* (دائرہ اسلام) *or outside Daera-e-Millat* (دائرہ ملت)*?*

(جناب یحییٰ بختیار: جیسے میں نے کل عرض کیا تھا اگر ایک مسلمان تمام رسولوں کو

مانتا ہے مگر حضرت عیسیٰ کو بحیثیت نبی نہیں مانتا تو وہ کون سی قسم میں کافروں کی آتا ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے یا دائرہ ملت سے خارج ہوتا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکاری ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم دو قسموں میں منقسم کریں گے۔ ایک وہ جن کو یہ علم نہیں۔ قرآن کریم یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی نبوت کا اقرار کیا جائے۔ عوام جو ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ بھی نہیں آتا۔ ان میں سے اگر کسی شخص کے دماغ میں یہ بات ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے تو وہ ایسا شخص عدم علم کی وجہ سے ان پڑھ ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتا ہے۔ وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو خدا کے حضور کھڑا ہو کے بغاوت کا ''ابیٰ و استکبر'' کی طرح اعلان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ قرآن عظیم ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پہلے تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور قرآن عظیم اس مطالبے کے ساتھ...... خود بتاتا ہے...... کہ انبیاء علیہم السلام میں سے وہ ہیں جن کا ذکر نام لے کر قرآن عظیم میں بیان ہوا ہے اور (ایک) وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا۔ تو ایک مجملاً جو بھی نبی آئے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ایک کو تفصیلاً یعنی وہ تمام انبیاء جن کا نام قرآن کریم میں آیا ہے ان پر ہم ایمان لاتے ہیں...... جو بغاوت کر کے، باغیانہ طریق اختیار کر کے ''ابیٰ و استکبر'' کے نتیجہ میں کہتا ہے کہ خدا حکم دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانو، میں نہیں مانتا، تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا۔ لیکن جو پہلی کیٹگری ہے وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوئی۔ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئی۔

[217] **جناب یحییٰ بختیار:** مرزا صاحب! جو مسلمان مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے، وہ بھی دو کیٹگریز ہیں ان کی؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی دو کیٹگریز ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی طرح؟

مرزا ناصر احمد: ...... ہاں، بالکل! یعنی ایک وہ لوگ ہیں جو...... بعض دفعہ ہمیں بھی شبہ پڑتا ہے۔ لیکن ہم تو انسان ہیں، عالم غیب نہیں کہ یہ سمجھ گئے ہیں۔ مگر انکار پر اصرار کر رہے ہیں...... اگر واقع میں وہ ایسے ہیں تو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ لیکن جن کو یہ علم نہیں اور وہ انکار کر رہے ہیں۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے بانی سلسلہ، آپ کے جو نائبین تھے...... اس وقت تیسرا نائب میں یہاں بیٹھا ہوں...... ہم

میں سے کسی نے بھی کسی جگہ ایک دفعہ بھی، جن کو عام محاورے میں لوگ کہہ دیتے ہیں غیر احمدی، ان کو غیر مسلم نہیں کہا، کہا ہی نہیں......لٹریچر میں ہمارے وہ ہے، ہی نہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: غیر مسلم، کا مطلب ملت سے باہر ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یعنی کہا ہی نہیں، ایک دفعہ بھی نہیں کہا گیا۔ وہ ملت اسلامیہ سے باہر نہیں، لیکن دائرہ اسلام سے خارج ہے...... یہ دو ہم کرتے ہیں۔ یہ دو فرق کر رہے ہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ان دو کیٹگریز سے آپ کے تعلقات میں کچھ فرق ہے کہ دونوں سے ایک جیسے تعلقات رکھتے ہیں آپ؟ دو کیٹگریز کے کافر ہیں۔ ایک ملت سے باہر ہیں ایک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! ہاں جی! ٹھیک ہے۔

[218] جناب یحییٰ بختیار: آپ کے تعلقات ان دونوں سے ایک جیسے ہیں یا مختلف ہیں؟

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا ہوں۔ سوال میں سمجھ گیا ہوں۔ مختلف ہیں۔ ایک سے ہمارا انسانیت کا تعلق ہے۔ جو انسان اور انسان کے درمیان ہونا چاہئے۔ کیونکہ انسان اور انسان کا رشتہ ملت کا رشتہ نہیں ہے۔ یہ وہ رشتہ ہے جو ملت کا تو نہیں لیکن قرآن کریم نے بڑا زور دے کے اس رشتہ کو قائم کیا: قل انما انا بشر مثلکم اس کے......اس میں مخاطب سارے بشر ہیں، اور اپنی انسانی اقدار میں ان کے آپس میں تعلقات ہیں۔ کچھ عقل نے قائم کئے اور حقیقتاً، بنیادی طور پر اسلام نے قائم کئے۔ وہ لوگ جو باغیانہ راہ اختیار کر کے انکار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارے تعلقات انسان اور انسان کے تعلقات ہیں۔ وہ بھی پیار اور محبت کے تعلقات ہیں۔ لیکن جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں، لیکن دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ تو ہمارے بہت گہرے تعلقات ہیں۔ ان سے تو اتنا پیار ہمارے دل میں نبی اکرم ﷺ کا پیدا کیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے، کہ ان کے لئے بھی ہمارے دل میں پیار، تڑپ ہے۔ آپ نے فرمایا۔

---

[1] مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریر کیا۔ ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷) مسلمان نہیں یعنی ملت اسلامیہ سے خارج؟ مرزا قادیانی کچھ کہتے ہیں۔ مرزا ناصر کچھ کہتے ہیں۔ قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

اے دل تو نیز خاطر ایں نہ نگہدار
کافر کند چو دعویٰ حب پیمبرم

تو یہ فرق ہے ہر دو میں۔

(مسلمان، عیسائی ایک جیسے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کی توجہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب[1] کی ایک تحریر یا تقریر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جی: ''حضرت[219] مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا، غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی اور دوسرے دنیاوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے تو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدی کو سلام کیوں کیا جاتا ہے اس کا جواب ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا۔''

(کتاب ریویو آف ریلیجنز ص ۱۶۹، ۱۷۰، ج ۱۴ نمبر ۳، ۴، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا ناصر احمد: جی سوال کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تعلق جو انہوں نے کہا ہے کہ ان سے بالکل کوئی تعلق نہیں رہتا۔ یہ دونوں کیٹگریز کے لئے ہے یا ایک کیٹگری کے لئے ہے جن کو وہ کافر سمجھتے ہیں...... غیر احمدی؟

The word is not even used. The word, Sir, is not used "Kafir" at all. Non Ahmadi, who does not accept Mirza Ghulam Ahmad.

غیر احمدی۔ (غیر احمدی یعنی جو شخص مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا)

[1] بشیر الدین محمود نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد مراد ہے اور یہ اسی بشیر احمد کی کتاب ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں، غیر احمدی میں نے بتایا کہ دو قسم کی کیٹگریز میں آ جاتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو پہلی کیٹگری میں ہیں، جو باغیانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جانتے...... یہ سمجھنے کے بعد کہ بانی سلسلہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں، پھر بھی انکار کرتے ہیں۔

[220]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***In other words, Sir....***

مرزا ناصر احمد: لیکن وہ غیر احمدی جو دوسری کیٹگری میں ہیں ان کے متعلق نہیں کہتے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In other words, you allow your Girls to marry the other categories of non-Ahmadies?***

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کی...... ***Allow*** جو ہے ناں لفظ

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I mean you have no objection. I could put it that way.***

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کی وضاحت ہونی چاہئے تھی۔ ہماری ***Objection*** جو ہے وہ اس بنیاد کے اوپر ہے کہ ہمارے خلاف یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ ان کی لڑکیاں نہیں لینی اور جو وہابی یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن اپنے فتویٰ کے خلاف احمدی بچی سے شادی کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ وہ دونوں کی زندگیاں تلخ ہو جاتی ہیں۔ اس وہابی خاوند کی بھی اس احمدی لڑکی کی بھی، اس لئے ہم ***Object*** کرتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Not as a matter of faith but as a matter of expediency you refuse?***

مرزا ناصر احمد: شرعی نہیں ہے۔ یہ فتویٰ ایک تو شریعت کا فتویٰ ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ علماء فتویٰ نہ دیتے......

مرزا ناصر احمد: یہ شرعی فتویٰ نہیں...... جیسے یہ ایک...... یہ جو ہے رشتہ ناطہ کا سوال:

''یہ شخص (یعنی بانی سلسلہ...... یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں اور ان کے نکاح باقی نہیں رہے۔ جو چاہے ان کی عورتوں سے نکاح کرے۔''

[221]تو ان فتوؤں کے بعد ازدواجی زندگی کا جو پیار اور حسن سلوک کا جو معاشرہ اور حالات پیدا ہوتے ہیں وہ نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے یہ شرعی فتویٰ نہیں۔ لیکن ***We object to it.***

(غیر احمدی عورت سے قادیانی مرد کا رشتہ؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***You object to it because relations will not be happy. But if an Ahmadi marries a non-Ahmadi girl, the relation will be all right? It will be happy? Further it is...***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کے اعتراض کی وجہ یہ ہے کہ تعلقات خوشگوار نہیں رہیں گے۔لیکن اگر احمدی لڑکا غیر احمدی لڑکی سے شادی کر لے تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, we don't like.....***

نہیں،نہیں،......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It is what Mirza Sahib says.***

کہ عیسائیوں کی طرح ان کی لڑکیوں سے بھی شادی کر سکتے ہیں۔

Mirza Nasir Ahmad: ***It would be Happier than that in the previous case.***

اس واسطے کہ ہمارا جو ہے احمدی نوجوان،اس سے ہم توقع رکھتے ہیں.....ضروری نہیں کہ وہ ہماری توقع پوری کر دے۔اس سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ تمام حقوق اپنی بیوی کے ادا کرے گا جو اسلام نے اس پر عائد کئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ غیر احمدی سے یہ توقع نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: اس فتویٰ کے بعد میں توقع نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا!مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: اور یہ فتویٰ جو ہے یہ اس کا حوالہ نوٹ کر لیں تا کہ...... یہ اشاعت السنۃ ج۱۳صفحہ۵ کے اوپر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دونوں کیٹگریز کے جو مسلمان ہیں۔ جہاں تک شادی کا تعلق ہے،یہ عیسائیوں کی طرح ٹریٹ ہوں گے؟

[222] مرزا ناصر احمد: جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو پہلی کیٹگری جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو Clear ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو عیسائیوں کی طرح ٹریٹ ہوں گے۔
جناب یحییٰ بختیار: دوسری کیٹگری جو ہے؟
مرزا ناصر احمد: جو دوسری کیٹگری ہے اس پر شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔
جناب یحییٰ بختیار: شرعی نہیں، But in fact آپ نہیں کرتے؟
مرزا ناصر احمد: شرعی کوئی نہیں فتویٰ۔
جناب یحییٰ بختیار: اور نماز کے بارے میں؟

(نماز جنازہ کی بحث)

مرزا ناصر احمد: نماز کے بارے میں انہوں نے یہ بھی فتویٰ دے دیا۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Supposing there is no fatwa at all, but what is your faith, what is your belief?*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کوئی فتویٰ نہیں ہے تو پھر آپ کے کیا اعتقاد اور یقین ہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, why supposing a thing which does not exist?*

(مرزا ناصر احمد: کیوں فرض کریں۔ایسی بات جو وجود میں نہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** But, Sir, supposing there had been no Fatwa at all...*

***Mirza Nasir Ahmad:** In that realm of unreality, you might issue any fatwa.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but supposing....*

(جناب یحییٰ بختیار: فرض کریں کوئی فتویٰ سرے سے نہیں ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Why suppose unreality?*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, but You think that the only reason is "Fatwa"?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ فتویٰ دینے کے لئے فتویٰ کی کوئی وجہ

ہوتی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: میرا دماغ بڑا کمزور ہے۔ میں جو غیر حقیقی چیزیں ہیں وہ تخیل میں ہی نہیں لا سکتا۔

[223] **جناب یحییٰ بختیار:** میں آپ سے پھر گذارش کرتا ہوں کہ پہلے تو یہ اگر فتویٰ نہ ہوتا......

مرزا ناصر احمد: اگر فتویٰ نہ ہوتا تو یہ حالات نہ ہوتے اور اگر فتویٰ نہ ہوتا تو یہ شادی، بیاہ، جنازہ، نماز پڑھنا، یہ حالات ہی نہ ہوتے۔ ان فتاویٰ نے پہل کر کے تو سارے حالات پیدا کر دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ویسے عقیدے کے لحاظ سے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو اس قسم کے فتوے دے ان کے ساتھ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر فتوے نہ دے؟

مرزا ناصر احمد: اگر فتوے نہ دے اور وہ......اس کا......سلوک ہی اس کے ساتھ اور ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ یہ فرمایئے کہ جو آدمی فتویٰ دے......

مرزا ناصر احمد: جو آدمی فتویٰ دے یا جو خاموشی سے اس کا ساتھ دے اور......

جناب یحییٰ بختیار: اور جو فتویٰ نہ دے اس کے ساتھ بھی وہی سلوک؟ یا مختلف ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ آپ کنفیوز (Confuse) کر دیتے ہیں ایشو (Issue)۔ ایک ہے فتویٰ۔ ایک شخص فتویٰ نہیں دیتا۔ لیکن اس کے پیچھے لگتا ہے، مفتی کے، اور آپ ان دو کو علیحدہ علیحدہ کر دیتے ہیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will put it in a different way. If a person is not aware of "Fatwa" but he believes it is his faith.....*

(**جناب یحییٰ بختیار:** میں اس بات کو دوسرے پیرائے میں کہتا ہوں۔ فرض کریں کہ ایک شخص کو فتویٰ کا علم نہیں ہے۔ مگر یقین رکھتا ہے کہ یہی اس کا اعتقاد ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** He has blind faith in his religious leader who has issued the Fatwa.*

[224] ***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, not in the*

Maulvi, Sir. What I was submitting is that a Muslim feels and he has his faith that after the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) on other Prophet of any category or kind can come. This is his.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک مسلمان یہ محسوس کرتا ہے اور اس کا اس میں اعتقاد بھی ہے کہ حضورﷺ کے بعد کوئی اور نبی کسی قسم کا کسی نوعیت کا نہیں آئے گا اور نہ آ سکتا ہے۔ اس کے بعد نہ اس نے غلام احمد کا نام سنا اور نہ کسی فتویٰ کا)

مرزا ناصر احمد: آں! یہ ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: After that, he has never even heard of Mirza Ghulam Ahmad, he never heard of any Fatwa....

مرزا ناصر احمد: یہ ان...... دو مہینے جو گذرے ہیں پیچھے، اس کے بعد تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نے کبھی سنا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ شاید سب نے......فرض کیجئے قائداعظم نے نہیں سنا

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

(قائداعظم کو قادیانیوں کے خلاف فتوے کا علم تھا)

جناب یحییٰ بختیار: ......قائداعظم نے ان فتوؤں کے بارے میں نہیں سنا۔

His faith was that one other Prophet would come....

مرزا ناصر احمد: ان کے اتنے گہرے تعلقات احمدیوں کے ساتھ تھے کہ آپ کی ***Supposition*** میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فتوؤں کا میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! فتوؤں کا میں بھی کہہ رہا ہوں۔ عبدالحمید بدایونی صاحب، حامد بدایونی صاحب نے اجلاس لاہور میں ان سے اس معاملہ پر بحث کی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ان کو علم نہیں تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے فتویٰ دیا ہے؟

[225] مرزا ناصر احمد: ہاں! انہوں نے قرارداد پیش کی تھی۔ انہوں نے قرارداد پیش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم نے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ حامد بدایونی صاحب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! انہوں نے تو فتویٰ دیا۔ قائداعظم نے بھی کوئی فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: قائداعظم کے سامنے انہوں نے یہ قرارداد پیش کی تھی۔ اس واسطے قائداعظم کو ان فتاویٰ کا علم تھا۔ اس وقت صرف یہ بات ہو رہی ہے کہ علم تھا یا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کو سپورٹ (**Support**) کیا؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے اس کفر کے فتوے کے خلاف کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! اگر کوئی آدمی سن نہیں سکتا، دیکھ نہیں سکتا،......

مرزا ناصر احمد: مرفوع القلم اس کو کہتے ہیں ہماری زبان میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بارے میں بھی آپ یہی کہتے ہیں کہ اس نے ***Repudiate*** نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس کو ہم مرفوع القلم کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی کافروں کی اس کیٹگری میں آ جاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ......

جناب یحییٰ بختیار: اس نے تو نہیں مانا۔

[226] مرزا ناصر احمد: وہ مرفوع القلم ہے۔ اس کے اوپر کوئی شرعی حکم لگتا ہی نہیں۔ جو پاگل ہے، جس کے حالات اس قسم کے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: جس شخص نے......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ ہی نہیں کرے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی بچہ ہو چھ سال کا، دو سال کا، چھ مہینے کا وہ تو کوئی ***Repudiate*** نہیں کر سکتا۔ جی فتوے کو؟ چھوٹا بچہ چھ مہینے کا......

***Mirza Nasir Ahmad:* On both sides....**

(مرزا ناصر احمد: دونوں طرف وہی بات ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....he cannot repudiate, he is not capable of repudiation.* جی!

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنانے سے انکار نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ انکار کی اہلیت نہیں رکھتا)

مرزا ناصر احمد: یہ تو موٹی بات ہے۔ اپنے والدین کے مذہب کے اوپر بچے ہیں۔ اگر جب وہ جوان ہو جائے تو پھر وہ Repudiate کردے تو وہ اپنے ماں باپ کے مذہب سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اگر نہ کرے تو ان کے ساتھ چلتا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, I will ask you another question. If you don't mind. In tribal society a brother is responsible for the sins and crime of his brother. But in Islam and in civilised society, I am responsible for my crime, for my sin, and but not for my brother's crime or my brother's sin. It is correct or not?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دوسرا سوال کرتا ہوں۔ قبائلی معاشرے میں ایک بھائی دوسرے بھائی کے جرائم وگناہوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ لیکن اسلام میں اور تمدنی مہذب معاشرے میں اپنے جرم کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے جرائم کا نہیں ہوں۔ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ہر شخص اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے، قرآن کریم کہتا ہے۔ ہاں!......

(مسلمان بچوں کا حکم عیسائیوں بچوں جیسا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, if the child's father has committed the sin of not accepting.... from your point of view.... Mirza Ghulam Ahmad as Nabi....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے آپ کے نقطۂ نظر سے سوال کرتا ہوں۔ ایک بچے کا والد ہے جس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اس نے غلام احمد کو نبی نہیں مانا۔ اس آدمی کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے تو کیا آپ اس بچے کو باپ کے گناہ کی وجہ سے سزا نہیں دیں گے؟)

[227] **مرزا ناصر احمد:** اور وہ اپنے گھر میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... his six month's old child, are you punishing him also for the sin of his father?*

Mirza Nasir Ahmad: *No, we won't punish the boy.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Has not Mirza Bashir-ud-din said:*

’’اس کا جنازہ بھی مت پڑھو۔ جیسے عیسائی بچوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔‘‘

Mirza Nasir Ahmad: جنازہ نہ پڑھنا *is not a punishment.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *But why?*

Mirza Nasir Ahmad: *It is not a punishment; I tell you why.*

نماز جنازہ متفقہ طور پر آئمہ فقہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔ یہ فرض نہیں ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ فقہ میں اس فرض کو کہتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ کے چند آدمی اس فرض کو ادا کر دیں تو کسی پر گناہ نہیں ہے۔ اگر اس بچے کا بیس آدمی یا دس آدمی جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو جو جنازہ نہیں پڑھتے وہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ یہ فتویٰ ہماری فقہ کا فتویٰ ہے اور متفقہ فتویٰ جو گناہ ہی نہیں وہ *Punishment* (سزا) کیسے بن گئی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *My question was, the way you treat muslims of different categories, who don't belong to Ahmadi's school of thought, any distinction do you make between the two categories?*

جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ ان دو کیٹگریز کی آپ نے وضاحت کی۔ میں پوچھتا ہوں کہ کس Sense میں ان دونوں میں آپ......

[228] **مرزا ناصر احمد:** یہ دو کیٹگریز کی جو وضاحت کی میں نے، وہ صرف دسواں حصہ کی باقی نو حصے باقی ہیں۔ وہ آپ اگر سن لیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی! ***.... we are here; because we want the issue to be clarified.***

مرزا ناصر احمد: یہ نماز پڑھنے کا تھا ناں سوال۔ اب یہ سن لیں باقی حصے نو جو ہیں، یا کم وبیش نو۔ یہ ایک فتویٰ ہے: ''یہ فتویٰ دینے والے صرف ہندوستان کے علماء ہی نہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان، جاوا، بخارا، ایران، مصر، روم، شام اور مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب وکوفہ بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا ہے۔''

فتویٰ یہ ہے: ''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء، انبیاء، حتیٰ کہ حضرت سیدالاولین وآخرین ﷺ کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد وکافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جوان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد وکفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی مرتد وکافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں [229] تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑانے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجتناب رکھیں......پس وہابیہ ودیوبندیہ......''

Mr. Chairman: ***It is already in the Mahzar Nama, it need not be read; it is part of Mahzar Nama at page....***

(جناب چیئرمین: یہ تمام حوالہ جات محضر نامہ میں موجود ہیں۔ اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***The question is repeated.***

Mr. Chairman: ***.... at page 154.***

Mirza Nasir Ahmad: ***I beg....***

Mr. Chairman: ***Yes?***

Mirza Nasir Ahmad: ***... to submit that I may be***

allowed to repeat....

(مرزا ناصر احمد: مجھے دہرانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, no, if he wants to emphasize that, I have no objection.*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ اصرار کرتے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں)

***Mirza Nasir Ahmad:** If you repeat the question. I will have to repeat the answer.*

(مرزا ناصر احمد: جب آپ سوال دہراتے ہیں تو میں بھی جواب دہراؤں گا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Certainly, certainly.*

مرزا ناصر احمد: ''پس وہابیہ، دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد وکافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔''

اس اشتہار میں جن علماء کے نام ہیں۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سید جماعت علی شاہ صاحب، حامد رضا صاحب قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین، محمد جمیل احمد بدایونی، وغیرہ بہت سے علماء کے نام ہیں۔

[230] ایک رخ یہ بھی ہے تصویر کا۔ ان کے بچوں کے متعلق بھی وہی فتویٰ ہے جس کے متعلق آپ مجھ سے وضاحت کروانا چاہتے ہیں اور یہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے اور یہ بہت سارے حوالے ہیں۔ میں ساروں کو چھوڑتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ یہاں آچکے ہیں۔

اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھیں تو اس کے متعلق بریلوی ائمہ ہمیں غیر مبہم الفاظ میں خبردار کرتے ہیں کہ: ''وہابیہ وغیر مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی مسلمان، کافر یا مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔''

یہ اہل حدیث کے متعلق نماز کا ذکر ہو رہا ہے پیچھے نماز پڑھنے کے۔ باقی اس کے حوالے میں چھوڑتا ہوں۔ بریلویوں کے متعلق جہاں تک نماز پڑھنے کا سوال ہے دیوبندی علماء یہ

شرعی حکم ہمیں سناتے ہیں: ''جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت و مودت سب حرام ہیں۔''

یہ فتاویٰ رشیدیہ[231]، حضرت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ہے۔ جو ان کے مرشد ہیں۔ ان کا ہے یہ فتویٰ اور میں صرف ایک ایک فتوے کو صرف بتا رہا ہوں تاکہ معاملہ جو ہے صاف کر سکوں۔ پرویزیوں اور چکڑالویوں کے متعلق نماز پڑھنے کے سلسلے میں یہ فتویٰ ہے: ''چکڑالویت حضور سرور کائنات علیہ التسلیمات کے منصب و مقام اور آپ کی تشریحی حیثیت کی منکر اور آپ کی احادیث مبارکہ کی جانی دشمن ہے۔ رسول کریم کے ان کھلے باغیوں نے رسول کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو باغی کی سزا کیا ہے؟ صرف گولی۔''

شیعہ حضرات کے متعلق کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں: ''بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی، قطعی، اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو، کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام و کلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان[232] کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی بنیں۔''

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان بحوالہ رسالہ ردالرافضہ)

یہ تو اس میں آ گئے ہیں۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ احمدی وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتا یا ان کی شادیاں جو ہیں ان کو کیوں مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ سخت فتویٰ موجود ہیں۔ تو ساروں کو اکٹھا رکھ کے کوئی فیصلہ کرنا چاہئے ہمیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I ask you that you don't***

say prayer because of the "Fatwah" or because of the matter of your own faith? Because if I don't accept Mirza Ghulam Ahmad as Nabi.....

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ فتویٰ کی وجہ سے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یا آپ کا اپنا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کیونکہ اگر میں مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا......)

مرزا ناصر احمد: یہ جو میں نے فتاویٰ پڑھے ہیں ان میں تو نبی ماننے یا نہ ماننے کا سوال ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کو کس کیٹگری میں فتوؤں میں شمار کرتے ہیں؟ جو بالکل دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ بتائیں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نظریہ سے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو فتوے میں نے پڑھے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں!

مرزا ناصر احمد: یہ تو جنہوں جنہوں نے فتوے دیئے ہیں، میں کیسے بتا دوں کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ جو Study (مطالعہ) کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نے جو Study (مطالعہ) کیا ہے وہ جو میرا استدلال ہے...... مجھے اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے...... میں اس یقین پر قائم ہوں کہ میرے استدلال کے وہ پابند نہیں ہیں۔

[233] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ پابند نہیں ہیں۔ مگر آپ کے نقطۂ نظر سے یہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں یا ملت اسلامیہ سے؟

مرزا ناصر احمد: میں تو......حسن ظن کی طرف مائل ہوتا ہے میرا دماغ، اس لئے میرا دماغ اس طرف جاتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوتے ہیں۔ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو فتوے آپ کے متعلق (احمدیہ جماعت کے متعلق) دیئے ہیں علماء نے وہ کس قسم کے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو علماء بیٹھے ہیں آپ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے *Point of view* (نقطۂ نظر) سے......

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں یا......

مرزا ناصر احمد: وہی بتائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ملت اسلامیہ سے؟

مرزا ناصر احمد: ان کے متعلق میں کیسے بتادوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: باقیوں کے متعلق تو میں نے کہا ہے۔ کیونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ جب میں اپنے متعلق بات کروں گا تو سمجھا جائے گا کہ ***I am prejudiced against.... in favour of myself.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No. Sir, you said yesterday that the Fatwa boomerangs. Now...***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب آپ نے کل کہا تھا کہ فتویٰ (کفر کا) واپس فتویٰ دینے والے پر پڑتا ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ میرا جنرل آئیڈیا یہ ہے کہ اس کو، ان فتاویٰ کو معقولیت دینے کے لئے، معقولیت کا رنگ پہنانے کے لئے اور اسلام کے شیرازہ کو متحد رکھنے کے لئے ہم اس طرف،[234] ہمیں اس کی طرف مائل ہونا چاہئے کہ یہ فتاویٰ دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں۔ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتے...... ہمارے متعلق بھی اور آپس کے متعلق بھی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I again want to ask.... because this reply was not clear to me.... as to why the Janaza prayer of a child of six months.....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں دوبارہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کا جواب مجھے صاف نہیں معلوم ہوا۔ کیا وجہ ہے کہ ایک چھ ماہ کے بچے کی نماز جنازہ......)

مرزا ناصر احمد: جو بچے کا جنازہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: ......وہ فرض ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! فرض نہ سہی احمدی، بچے کا پڑھ لیں گے؟ کہتے ہیں کہ اس کا مت پڑھو اس کو۔ ایسے ہی جیسے عیسائی کا (نہیں) پڑھتے ہیں۔ ہندو کا (نہیں) پڑھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ وہ تو جو آپ حوالہ دیتے ہیں ناں، نہ میں اس کی تردید کرتا ہوں نہ تصدیق کرتا ہوں۔ اس واسطے کہ جب تک میں اصل نہ دیکھوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ دیانت داری سے میرے ساتھ متفق ہوں گے کہ یہ مجھے تصدیق کرنی چاہئے نہ تردید کرنی چاہئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرتے ہیں تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ نہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں نہ تردید کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اس کو تصدیق کردیں اس کے بعد میں کہوں گا۔

مرزا ناصر احمد: میں تو نہ تصدیق کرتا ہوں نہ تردید کرتا ہوں۔ جب تک Original کو Refer (کہ اصل کا حوالہ نہ دیکھ لوں) نہ کروں۔

(مداخلت)

[235] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ آپ Verify تو کر سکتے ہیں۔ نہیں تو ہم آپ کے سامنے پیش بھی کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ پیش تو ضرور کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔ کون چھینتا ہے آپ سے؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, Sir, I draw your attention to the collection of speeches and addresses of Mirza Bashir-ud-din Mohammad Ahmad Sahib.*

(جناب یحییٰ بختیار: اب جناب! میں آپ کی توجہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریروں اور خطبات کے مجموعے کی طرف کراتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: کیا نام ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: انوار خلاف صفحہ نمبر ۹۳

***Mirza Nasir Ahmad:** Page?*

۱؎ فرار کا راستہ ڈھونڈا جا رہا ہے کہ اپنے چچا کا لکھا ہوا ہے معرکۃ الآراء، مرزا کے بیٹے کے حوالہ سے جان چھڑا رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ نمبر ۹۳

''اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔''

Now, Sir, here I will respectfully say that no question of Fatwa has come. Here is a clear injunction on them.

(اب جناب! یہاں میں گزارش کرتا ہوں کہ فتوے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ یہاں ان پر صراحتاً واجب قرار دیا گیا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔''

مرزا ناصر احمد: مکفر نہیں۔ ***Sorry, I don't know.***

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

''میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو اُن[236] کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ تو گنہگار نہیں ہوتا۔ اس کے جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچے کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے۔ اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں۔ بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہے۔ لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی۔ احمدیت کے متعلق غور کر رہا ہے اور اس حالت میں مر گیا تو مر گیا۔ اس کو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق بھی یہ کرنا چاہئے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں۔''

(انوار خلافت ص ۹۳، مطبوعہ اکتوبر ۱۹۱۶ء، سٹیم پریس امرتسر)

مرزا ناصر احمد: جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: So, this is a part of the reference.

(جناب یحییٰ بختیار: ایسا ہے، تو یہ حوالے کا ایک حصہ ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے۔ یہ سوال جسٹس منیر کی انکوائری میں کیا گیا تھا۔ خود حضرت خلیفہ ثانی اور انہوں نے اس کا جو جواب دیا وہ میں سنا دیتا ہوں: ''کیا آپ نے انوار خلافت صفحہ ۹۳ پر کہا ہے.....'' آگے وہی اقتباس ہے جو آپ نے پڑھا۔

''جواب: ہاں! لیکن یہ بات میں نے اس لئے کہی تھی کہ غیر احمدی علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ احمدیوں کے بچوں کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ احمدی عورتوں اور بچوں کی نعشیں قبروں سے اکھاڑ کر باہر پھینکی گئیں[237]۔ چونکہ ان کا فتویٰ اب قائم ہے۔ اس لئے میرا فتویٰ بھی قائم ہے۔ البتہ اب ہمیں بانی سلسلہ کا ایک فتویٰ ملا ہے۔ جس کے مطابق ممکن ہے غور و خوض کے بعد پہلے فتوے میں ترمیم کر دی جائے[۱]۔''

یہ جو ہے کہ احمدی بچوں کو دفن نہیں کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ ۲۰/اگست ۱۹۱۵ء کا واقعہ......الفضل ۱۹/اکتوبر ۱۹۱۵ء...... یہ واقعہ جو ہوا ہے بچے کے متعلق، وہ ہے: ''مالا بار کے ایک احمدی کے۔ ایس. حسن کا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ ریاست کے راجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ چونکہ قاضی صاحب نے احمدیوں کے متعلق کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ اس لئے ان کی نعش مسلمانوں کے کسی قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ بچہ اس دن دفن نہ ہوا۔ دوسرے دن شام کے قریب مسلمانوں کے قبرستان سے دو میل دور اس کی نعش کو دفن کر دیا گیا۔''

اور اب یہ ابھی ان پچھلے دنوں میں گوجرانوالہ میں ایک بچی فوت ہوئی، اس کو دفن نہیں ہونے دیا۔ قائد آباد میں ایک احمدی فوت ہوا۔ اس کو دفن نہیں ہونے دیا اور قبر اکھاڑ کر نعش کو باہر پھینک دیا۔ ان حالات میں آپ بتائیں کیا فتویٰ ہونا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں فتویٰ نہیں کہہ رہا۔ ایک آدمی غلطی کرتا ہے تو یہ جواب تو نہیں ہوتا کہ دوسرا بھی غلطی کرے؟

مرزا ناصر احمد: ایک آدمی غلطی کرتا ہے اور دوسرے آدمی پر فرض ہو جاتا ہے کہ فتنے میں نہ پڑے اور دوسرے کو بھی فتنے سے بچائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! بچے کا جنازہ پڑھنا فتنے میں شامل ہونے کے برابر ہوتا ہے؟

---

[۱] ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے بوکھلا کر مرزا محمود اپنے کئے پر پانی پھیر رہا ہے۔ لیجئے! پیغمبر زادہ چوکڑی بھول گیا۔ کہاں وہ رعونت کہ ''میرے دشمن میرے سامنے مجرموں کی طرح پیش ہوں گے۔'' کہاں اب یہ من، من شپ شپ۔

مرزاناصراحمد: جب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے ہمارا جنازہ نہ پڑھو ہمیں نہیں کہتے، شیعوں کو بھی یہی کہا ہے کہ کوئی شیعہ ہمارا جنازہ نہ پڑھے۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے[238] ایک دوسرے کے خلاف سارا سامنے رکھ کر پھر مسئلہ جو ہے وہ حل ہو جاتا ہے۔ یعنی شیعہ تک کو یہ کہا گیا کہ ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھیں، نماز نہ پڑھنے دو اپنے پیچھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ عیسائیوں اور ہندوؤں نے تو کوئی فتوے نہیں دیئے تو آپ کے خلاف؟ نہیں، سوال پیدا ہوتا ہے۔

مرزاناصراحمد: ٹھہرو جی! عیسائیوں نے اور ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف پچھلے چودہ سو سال میں کوئی فتویٰ نہیں دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے خلاف، ***Particularly***؟

مرزاناصراحمد: ہم مسلمان ہیں۔ اگر انہوں نے پچھلے چودہ سو سال میں فتویٰ کے بعد فتویٰ اسلام کے خلاف دیا ہے تو اس کو سب لوگ آپ بھول گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو اور باقی مسلمانوں کو آپ ایک ہی کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں؟

مرزاناصراحمد: ہم اپنے آپ کو اور باقی مسلمانوں کو ایک کیٹگری میں ٹریٹ کرتے ہیں جہاں تک ہندوؤں اور عیسائیوں کے فتاویٰ کا تعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ جہاں تک نماز، دفن کرنے اور جنازے کا تعلق ہے، آپ باقی مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو اور ہندوؤں کو ایک کیٹگری میں سمجھتے ہیں؟

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، وہ شرعی اور مذہبی طور پر نہیں شکل...... نماز نہ پڑھنے کی شکل میں وہ ایک ہیں۔ شرعی فتوے کے لحاظ سے نہیں ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میرا سوال یہ تھا کہ تعلقات جہاں تک ہیں غیر مسلموں سے اور مسلموں سے، ان میں کیا فرق ہے آپ کا؟

مرزاناصراحمد: ہاں! یہ فرق میں بتا دیتا ہوں......

[239]**جناب یحییٰ بختیار:** جہاں تک شادی رشتہ ہے۔ آپ نے کہا نہیں ہو سکتا......

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، جنازے کے متعلق فرق کو میں بتا دیتا ہوں، بڑا واضح......

جناب یحییٰ بختیار: ...... عبادت نہیں ہو سکتی......

مرزاناصراحمد: جنازے کے متعلق میرا، جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کا یہ فتویٰ

ہے کہ جنازہ فرض کفایہ ہے اور چونکہ دوسرے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور دوسرے جو فرقے ہیں انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ یہ ہمارے پیچھے بھی نہ نماز پڑھیں، امامت بھی نہ کرائیں نماز کی۔ اس واسطے ہمیں فتنے سے بچنا چاہئے اور نہیں پڑھنی چاہیے۔ لیکن......''لیکن'' کے بعد کی جو بات ہے وہ سوچیں۔

ایک مسلمان ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ ڈنمارک میں جب جہاز نے لینڈ کیا تو وہ فوت ہو چکے تھے جہاز میں اور وہاں سوائے احمدیوں کے جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا اور انہوں نے وہاں غلطی کی اور جب میرے پاس معاملہ پہنچا تو میں بڑا سخت ناراض ہوا اور ہینس جو ڈنمارک کے رہنے والے ہیں، عیسائیوں سے مسلمان ہوئے۔ اب احمدی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں کہا یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی اکرم ﷺ کی اتنی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے کہ کوئی شخص جو حضرت محمد ﷺ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ لاوارث نہیں رہے گا اور اگر ایسا کوئی واقعہ ہو تو احمدیوں کا فرض ہے کہ نماز جنازہ پڑھائیں۔ لیکن عیسائیوں کے متعلق ہمارا یہ فتویٰ نہیں ہے اور یہ فرق ہے ان دو فتوؤں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے **Amend** (ترمیم) کیا اس کو؟

[240] مرزا ناصر احمد: نہیں، **Amend** (ترمیم) نہیں کیا، میں نے، پہلا ہی جب واقعہ ہوا، میں نے اس کو نمایاں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: **Clarify** کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نمایاں کرنا اور چیز ہے، **Amend** کرنا اور چیز ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, in which category do you put persons who belong to Lahori school of thought, what they call, who....**

مرزا ناصر احمد: جی! میرا خیال ہے پہلے ہم نے......میں نے وضاحت کی تھی۔ یاد نہیں مجھے۔ ہر وہ شخص جو خود کو احمدی کہتا ہے احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اگر مرزا غلام احمد کو نبی نہیں سمجھتا، محدث سمجھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جب وہ کہتا ہے کہ میں احمدی ہوں تو وہ احمدی ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ وہ بڑے دائرے کے اندر جو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر آپ ان کو......

مرزا ناصر احمد: احمدی کس طرح کہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کیٹگری اس میں نہیں لائیں گے؟ کفر کی کس کیٹگری میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کفر کی کیٹگری میں تو آ جائیں گے وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں ناجی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوں گے؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے ہمارے نزدیک وہ خارج ہیں۔ لیکن ملت اسلامیہ سے بالکل نہیں خارج۔

[241]***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is what I wanted to clarify.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس واسطے نہیں......ایک فرق ہے ناں......وہ احمدی بھی ہیں ہمارے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں اس واسطے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے تو کوئی فتویٰ نہیں دیا آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے ہمارے خلاف نہیں فتویٰ دیا۔ انہوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: انکار کیا ہے صرف؟

مرزا ناصر احمد: ان لوگوں میں سے ہیں جن کو مقام بانی سلسلہ کے سمجھنے کے زیادہ مواقع تھے دوسروں کی نسبت۔ یہ فرق ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! نہیں، مگر انہوں نے صرف انکار کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے انکار کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فتویٰ نہیں دیا کفر کا آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے، ہاں، کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ نہیں، وہ اور چیز ہے۔ ایک ہے کفر کا فتویٰ دینا۔ ایک ہے انکار کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہہ رہا تھا کہ کفر کی دو کیٹگریز ہیں۔ آپ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے فتوے دیئے اس لئے ہم انہیں کافر کہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، دو وجوہات ہیں، دو کیٹگریز نہیں۔ یعنی دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے باوجود ملت اسلامیہ میں شامل سمجھنے کے لئے دو مختلف وجوہات، دو سے زیادہ وجوہات......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وجوہات جو بھی سمجھئے، مگر یہ کہ......

[242] **مرزا ناصر احمد:** وجوہات دو ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''کیٹگریز'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ ایک دائرہ اسلام سے خارج، دوسرا ملت اسلامیہ سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو اس لحاظ سے غیر مبایعین، اور دوسرے وہ لوگ جو ناسمجھی کی وجہ سے...... ابیٰ واستکبر کے نتیجے میں نہیں...... انکار کرنے والے ہیں، وہ دائرہ...... وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ احمدی بھی ہیں۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہم ان کو یہ نہیں کہتے۔ صرف اس وجہ سے کہ مثلاً انہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی یا سارے دعاوی کو انہوں نے نہیں سمجھا۔ ہم ان کو یہ نہیں کہتے کہ تم احمدیت سے نکل گئے ہو۔ ہم ان کو احمدی کہتے ہیں۔ یہ *Help* کرنا ہے ناں سمجھنے میں۔ ہم دونوں کو مسلمان ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ کہہ رہا ہوں، پوزیشن *Clear* اس واسطے مجھے ہو رہی ہے کہ آپ نے ایک وجہ تو یہ بتائی کہ چونکہ مسلمانوں کے علماء نے......

مرزا ناصر احمد: فتاویٰ دیئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فتاویٰ دیئے تھے اس وجہ سے ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے اوپر لوٹ آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے یہ فتوے دیئے کہ ان سے نمازیں مت پڑھو، رشتے مت کرو،......

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ وہ دوسرا......

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ دوسری کیٹگری جو ہے وہ بھی ہے......

[243] **مرزا ناصر احمد:** لیکن یہ دوسری وجہ جو آپ نے شروع کی تھی کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا تو اس کا کیا ہے تو اس کا میں نے بتایا تھا کہ دو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ ان کی شکل

یہ بھی بنتی ہے ناں! ان کے حصے میں......

جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تو صرف اسی وجہ سے ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ صرف اسی وجہ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! صرف اسی وجہ سے؟ فتوؤں کی وجہ سے نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس سے معلوم ہوا کہ وہ کفر کی جو دوسری وجہ ہے وہ بھی اسی قسم کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر دونوں وجوہ جو ہیں، ابھی جو باقی مسلمان ہیں انہوں نے فتوے بھی دیئے اور انکاری بھی ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ملت سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: لیکن دونوں کا نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی نکلتا ہے؟ اور یہاں اگر صرف...... (مداخلت) میں نے وہی بات کہی ہے مرزا صاحب کہ اگر فتوے نہ بھی ہوتے تو ریزلٹ یہی ہوتا......

(کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ریزلٹ یہی ہوتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا، اس سے انکاری ہے۔ وہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اسے *Lesser* کیٹگری کہہ لیجئے۔ *Milder* کیٹگری کہہ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اگر وہ...... نہیں، نہیں، ...... ''جو کفر دون کفر'' ہم کہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں، مسلمان ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن ان کی جو پوزیشن بنتی ہے، ہمارے ان کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں، مختلف ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ باوجود اس اختلاف کے احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیئے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ دیوبندی کے پیچھے احمدی نماز نہ پڑھے، لیکن آنحضرت ﷺ نے جو امامت کے متعلق شرائط

244

---

[1] گویا فتاویٰ خلاف آنا، بہانہ تھا۔ رزلٹ ایک ہی ہے کہ جو بھی مسلمان ہے، یعنی قادیانی نہیں۔ چاہے اس نے فتویٰ دیا یا نہیں۔ کسی مسلمان کا قادیانیوں کے نزدیک جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔، ہائے قلابازیاں۔ ہائے زمین میں دھنسنا۔

بتائی ہیں وہ شرائط پوری ہونی چاہئیں۔ وہ تو نبی اکرمﷺ کی عائد کردہ ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ باوجود انکار کے، تو ہم کہتے ہیں کہ ان کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے، نماز جنازہ جائز ہے۔ یہ مزید تفصیلات ہیں۔ سارا حل کے ایک نتیجہ نہیں نکالتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ جہاں تک ان کا تعلق ہے، انہوں نے فتویٰ نہیں دیا۔ مگر یہ بھی اسی کیٹگری میں ہیں۔ جس میں باقی مسلمان ہیں، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس فرق کے ساتھ کہ ان کو ہم احمدی کہیں گے اور باقیوں کو ہم احمدی نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیبل سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑا پڑتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی وہ کہیں اپنے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: اگر ہم یہ کہیں مثلاً......فرق اس طرح پڑتا ہے......کہ مثلاً اگر ہم کہیں کہ تم احمدی نہیں تو ہماری یہ نامعقول **Agressiveness** ہوگی۔ یہ تو فرق پڑ گیا ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں جی! میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ***Treatment*** کا تعلق ہے......

[245] مرزا ناصر احمد: نہیں! جہاں تک ***Treatment*** کا تعلق ہے۔ یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! جنازہ بھی ہوتا ہے۔ یہ فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: باقی مسلمانوں کا...... وہ نماز جنازہ نہ پڑھنے کے ابھی میں نے فتوے آپ کو سنائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔ وہ تو آپ نے سنائے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ فرق ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص، اگر کوئی ایک ***Individual***...... بہت سارے

اس وقت ہمارے ملک میں بھی، دنیا میں بھی ایسے مسلمان ہیں، جب ان سے آپ پوچھیں کس Sect سے، فرقہ سے تعلق ہے۔ تو کہتے ہیں ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں سیدھے سادے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزاصاحب! پوزیشن یہ ہوگئی ناں جی کہ جو انکار کرتا ہے مرزاصاحب کی نبوت سے اس کے پیچھے آپ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

مرزاناصراحمد: جو انکار کرتا ہے اس کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزاناصراحمد: پڑھ رہے ہیں عملاً۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! اور جنہوں نے فتوے دیئے ہیں ان کے پیچھے نہیں پڑھتے؟

[246] مرزاناصراحمد: یہی شکل بن گئی ہاں تو یہ شکل بن گئی۔

(قائداعظم کا نماز جنازہ)

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم کے پیچھے بھی اسی لئے نماز نہیں پڑھی گئی؟ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی۔ کیونکہ کسی نے فتوے دیئے تھے۔ انہوں نے ان کو Repudiate نہیں کیا؟

مرزاناصراحمد: نہیں! قائداعظم ہمارے جو تھے بڑے...... بڑی انہوں نے خدمت کی ہے پاکستان کی اور اس خطے کے مسلمانوں کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزادے۔ وہ شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی! ہم تو ایک مسلمان سمجھتے تھے ان کو۔ آپ......

مرزاناصراحمد: آپ سمجھتے ہوں گے۔ لیکن یہ جو فرقوں کے اتنے بڑے بڑے فتوے، اتنی موٹی موٹی کتابیں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں! فرقوں کے...... مجھے اتنا علم ہے کہ لندن میں میں سٹوڈنٹ تھا۔ سارے مسلمان اسلامک کلچرل سنٹر میں اکٹھے ہوئے...... شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی، چکڑالوی......

Except Ahmadis. And I was shocked, and I could not understand. That explanation I want to know.

مرزاناصراحمد: اس کا *Explanation* تو......

جناب یحییٰ بختیار: غائبانہ ہوا جنازہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں! اس کا *Explanation* تو بالکل اور نوعیت کا ہے۔ احمدیوں میں اس وقت تک کوئی ایسا نہیں جو جماعت سے کٹ کے ہوا میں (*Inaudible*) میں *Drift* کر رہا ہو۔ جس طرح کنکوا کٹ جاتا ہے۔ لیکن وہابیوں میں، دیوبندیوں میں، بریلویوں میں، ہزاروں لاکھوں ایسے آدمی ہیں جو ان کی فقہ سے کٹ چکے ہیں اور فتویٰ سے کٹ چکے ہیں۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں ہمارے...... میں وہاں دوروں پر جاتا رہا ہوں۔ ہماری[247] مساجد میں ساری دنیا کے مختلف عربی بولنے والے ممالک کے لوگ آتے اور عیدوں میں شامل ہوتے ہیں اور نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ کوئی اختلاف ہی نہیں وہاں نظر آ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! نوابزادہ لیاقت علی خان کی وفات کے بعد، شہادت کے بعد *Again in Quetta, there was* غائبانہ نماز جنازہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ تو میں نے پہلے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... All the Muslims of Quetta town got together and said prayers, but Ahmadis kept aloof.*

مرزا ناصر احمد: قائداعظم شیعہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیاقت علی شیعہ نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں ویسے...... میں...... نہیں، وہ تو کسی اور فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں گے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو کسی فرقے کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے، ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ شیعہ کی طرف منسوب تو ہوتا ہے۔ لیکن ان کے عقائد سے ''الف'' باغی ہے۔ یہ میرا حق نہیں ہے اور نہ میں سمجھتا ہوں کسی اور کا حق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ......

مرزا ناصر احمد: تو جس وقت...... اب ہم حسن ظن ہی کر کے...... ان کو اپنے ہی فرقے کا باغی نہیں سمجھتے اور فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز نہیں پڑھنی۔ تو جنہوں نے پڑھی اگر تو، ان سے آپ پوچھیں کہ آپ نے فتوے یہ دیئے ہوئے ہیں شیعوں کے متعلق اور ان پر عمل نہیں کر رہے۔ اس کو *Explain* کرو۔ ہماری تو *Explanation* کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم، صحیح یا غلط، ایک عقیدہ پر قائم ہیں اور قیامت تک بھی......

[248] جناب یحییٰ بختیار: وہ تو یہ کہتے ہیں جی کہ کسی ایک نے فتویٰ دے دیا...... کسی

الیکشن کے جوش میں یا کسی بات میں......تو ***Who takes it seriously*** وہ یہ کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''فتاویٰ رشیدیہ'' الیکشن سے کہیں پہلے کے ہیں فتاویٰ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں بات کرتا ہوں، مثال کے طور پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو وہ مثال تو آپ کہیں اور سے لے آتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جہاں تک تعلقات کا تعلق ہے۔ ***Relationship*** ***treatment*** شیعہ سنی، آپس میں یہ انہوں نے فتوے نہیں دیئے کہ لڑکیوں سے شادی نہیں کر سکتے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے پیار کا ہے ہمارا ***Relationship*** میں میں......آپ نے مجھ سے پوچھا تھا اس ضمن میں میں نے بتایا تھا میں بڑا لمبا عرصہ پرنسپل رہا ہوں۔ قطع نظر اس کے کہ بچہ احمدی ہوتا تھا یا نہیں۔ میری اپنی پرنسپل کی ذمہ داریوں کے متعلق اپنی تھیوری تھی۔ میں رات کے دو دو بجے تک اس بچے کے سرہانے بورڈنگ میں رہا ہوں۔ جو زیادہ ***Serious*** بیمار ہو گیا اور جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ان جماعت اسلامی کے طلبہ کو ***1952-53*** میں وظائف دے کے اور ہر طرح کی سہولتیں مہیا کر کے ان کو بی۔اے کروایا اور فسادات میں وہ ان گروہوں میں شامل ہوتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب!

As a matter of kindness, you do it to a Hindu, a Christian, a Jew, who is an able boy and a deserving boy; somebody is ill, somebody needs your help, وہ تو ***humanity*** ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور وہ ***Humanity*** کہاں گئی۔ جنہوں نے سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا اور لوٹ لی اور آدمیوں کو مار دیا؟

[249] جناب یحییٰ بختیار: ان کو کوئی نہیں ***Defend*** کرتا۔

مرزا ناصر احمد: کس نے آواز اٹھائی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! کوئی نہیں......

مرزا ناصر احمد: ان کے خلاف آواز کس نے اٹھائی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, nobody is defending them.*

Mirza Nasir Ahmad: *But nobody condemned them.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Nobody condemned the Rabwah incident either... (Interruption) who was responsible for this daily condemnable incidents?*

Mirza Nasir Ahmad: *What was the Rabwah incident?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *All right, so we don't go to that.*

مرزا ناصر احمد: نہیں، تیرہ (۱۳) بچوں کو ضربات خفیفہ، کیا اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سینکڑوں مکانوں اور دکانوں کو جلا دیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! بالکل نہیں۔ *I agree with you, they should be punished.....* اس کا سوال نہیں ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: نہیں *they should or should not....*

Ch Jehangir Ali: *Mr. Chairman, Sir, may I draw your attention? No discussion should take place between question and their answers.*

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس مسئلے پر چاہتا ہوں کہ سوال اور جوابات کے درمیان کوئی بحث نہیں ہونی چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Shall we adjourn? And then we....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا ہم اجلاس ملتوی کر رہے ہیں؟)

Mr. Chairman: *Yes, we adjourn to meet again at*

12:00... twenty five minutes break. The delegation is permitted to withdraw. بارہ بجے پورے

(جناب چیئرمین: جی ہاں! ہم ۱۲ر بجے تک کے لئے وقفہ کر رہے ہیں۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے)

The honourable members may keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

[250]*(The Delegation withdrew from the Chamber)*

(وفد چیمبر سے رخصت ہوتا ہے)

Mr. Chairman: *The Special Committee of the House is adjournment for the break, upto 12:00.*

(جناب چیئرمین: ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۱۲ر بجے تک وقفے کے لئے ملتوی ہوتا ہے)

EVASIVE OR INCORRECT REPLIES BY THE WITNESS

پروفیسر غفور احمد: جس طرح چل رہا ہے......

جناب چیئرمین: ہاں؟

پروفیسر غفور احمد: یہ جس طرح ڈسکشن چل رہا ہے......

جناب چیئرمین: ہاں؟

پروفیسر غفور احمد: میری گذارش یہ ہے کہ ایک سوال کرنے کے بعد ان کا جواب لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

Mr. Chairman: *I will request the Attorney-General to be attentive. Muhammad Haneef Khan, just a minute. Attorney- General being... yes.*

(جناب چیئرمین: میں اٹارنی جنرل سے گزارش کروں گا کہ وہ متوجہ ہوں۔ محمد حنیف خان، ایک منٹ......)

پروفیسر غفور احمد: میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ایک سوال جب پوچھتے ہیں تو پھر وہ اس کو سائیڈ ٹریک کرتے ہیں۔ Evade کرتے ہیں۔ بہت سی دوسری باتیں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر ذرا غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک ہی سوال کو کتنا ہم آگے تک بڑھائیں اور کتنا ہم......

***Mr. Chairman:* The answer should be taken.**

(ڈنمارک کا واقعہ سرے سے غلط ہے)

پروفیسر غفور احمد: لیکن اس میں ایک اور چیز ہے کہ جس طرح انہوں نے بتایا ہے...... جعفر صاحب نے...... حالیہ واقعات کی یہ باتیں آئیں کہ بچوں کو ذبح کیا گیا۔ ڈنمارک کا واقعہ مجھے معلوم ہے کہ بالکل غلط ہے......

***Mr. Chairman:* These are not....**

[251] پروفیسر غفور احمد: کوئی واقعہ اس طرح کا نہیں ہے۔ ریکارڈ پر ایک چیز آ رہی ہے۔ اس کو Refute بھی نہیں کیا گیا ہے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اس میں کچھ تھوڑا سا دیکھا جائے۔ ڈنمارک کا پوچھا جائے کب کا واقعہ ہے۔ یہ کہاں کا واقعہ ہے۔ کون عورت تھی وہ اور کہاں وہ شائع ہوا ہے؟ اس لئے کہ مجھے یہ بات معلوم ہے...... خود وہاں کے لوگ ملے ہیں...... کہ وہاں مسلمان بے حساب تعداد میں ہیں اور احمدی تھوڑے ہیں۔ بعد میں جب معلوم ہوا ہے تو ان کے ساتھ انہوں نے قطع تعلق کیا ہے۔ لوگوں نے، اس وجہ سے، یہ واقعات آتے ہیں ریکارڈ پر تو سننے والا سمجھتا ہے کہ شاید یہ صحیح ہے۔

***Mr. Chairman:* Yes, Mr. Attorney- General.**

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب فرمائیے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Sir, I said everything would be on the record. The members are judges. They will see, they will form their own opinion, they can draw their own inferences, but if, at this stage when the witness is giving evidence, anybody tries to stop him, they will give an excuse that the National Assembly of Pakistan did not give him a**

proper hearing, he was stopped from answering questions. So it does not matter if it takes a little more time. We should bear with that, we should put up with that. This is my request.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب نے کہا ہے کہ ہر چیز ریکارڈ پر ہوگی۔ممبران صاحبان خود جج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ممبران سب کچھ دیکھیں گے۔اپنی رائے خود بنائیں گے اور اپنے نتائج خود اخذ کریں گے۔مگر اس اسٹیج پر جب کہ گواہ اپنی شہادت پیش کر رہا ہے۔اگر کوئی اس کو روکے گا تو وہ جھوٹ سے یہ بہانہ لے آئیں گے کہ قومی اسمبلی نے ان کی صحیح شنوائی نہیں کی اور سوالات کے جوابات دینے سے اس کو روک دیا گیا۔اس لئے کوئی بات نہیں۔اگر کچھ اور وقت صرف ہوجائے تو ہم کو برداشت کرنا چاہئے۔یہ میری گذارش ہے)

Professor Ghafoor Ahmad: *The incident of Denmark, he may be asked to give documentary evidence.*

(پروفیسر غفور احمد: مثلاً وہ ڈنمارک کا واقعہ بتائے تو ان سے تحریری ثبوت طلب کریں)

(مرزا ناصر جواب دینے سے کتراتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know sir, because he is avoiding and that the record will show, and you are the judges. I have asked the question again and again, and again and again he avoids replying, because he has got no reply, and you know that, but let the record speak for itself. But if you stop him or if the Chairman stops him, then he can have a legitimate excuse that the National Assembly did not give him a proper hearing. It is a very important issue. So it makes no difference. I get tired, you get tired, but we will stay for a day more. Let him talk, let him say whatever he wants to say. Already he has made a grievance that be*

wanted to submit a further statement, but sufficient time was not given. So my request is, let him put up, let him say whetever he wants.

(مرزا ناصر کے پاس جواب کے لئے کچھ نہیں ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے معلوم ہے جناب! وہ جواب سے کترا رہے ہیں اور ریکارڈ سے یہ سب ثابت ہو رہا ہے اور آپ حضرات بحیثیت جج کے ہیں۔ میں نے بار بار سوال کیا۔ بار بار سوال کیا ہے۔ مگر وہ جواب سے کتراتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس دینے کو کوئی جواب ہی نہیں ہے اور یہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے ریکارڈ خود ثابت کر رہا ہے۔ لیکن اگر ہم جواب سے اس کو روکیں یا صدر صاحب روکیں تو اس کو ایک جائز حق مل جاتا ہے۔ یہ کہنے کا کہ قومی اسمبلی نے اس کو صحیح شنوائی کے حق سے محروم رکھا۔ اس لئے یہ خاص بات ہے اور اس سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ آپ بھی تھک گئے ہیں، میں بھی تھک جاتا ہوں۔ تو کیا ہوا ہم ایک روز اور ٹھہر جائیں گے۔ کہنے دیں اسے جو وہ کہنا چاہتا ہے۔ ایسے ہی اس نے ایک شکایت کر دی ہے کہ وہ ایک مزید بیان دینا چاہتا تھا۔ لیکن اس کی اجازت اس کو نہیں ملی تو میری گذارش ہے کہ اس کو چھوڑ دیں۔ کہنے دو جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے)

[252]***Mr. Chairman:** Ch. Jahangir Ali's suggestion may also be kept in view.*

(جناب چیئرمین: چوہدری جہانگیر صاحب کی تجویز کو بھی نظر میں رکھیں)

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب!......

جناب چیئرمین: جی! میں آپ...... ابھی ایک سیکنڈ ***Ch. Jehangir Ali's suggestion may aslo be kept in view. He has also suggested certain things. The honourable member can talk to the Attorney General just in the recess.***

آپ ***Recess*** میں بات کر لیں ان سے۔ جی! مولانا نعمت اللہ!

مولوی نعمت اللہ: جی! عرض یہ ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے جوان کو کہا کہ قائداعظم کے اوپر نماز جنازہ آپ نے نہیں پڑھی تو جب تک اس کا صحیح جواب نہ دے اس وقت

تک...... *Inaudible*

جناب چیئرمین: اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہ شیعہ تھے۔ وہ کہتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق...... ہم اپنے عقیدے پر قائم ہیں اور شیعہ کے......

مولوی نعمت اللہ: اس نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کیں اور ہم نے نہیں سنا کہ جواب کیا دیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ جواب آ گیا ہے اس کا جواب آ گیا ہے۔

مولوی نعمت اللہ: جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ بات ہے، یہ بات ہے، یہ بات ہے۔ جب تک تفصیل کے ساتھ معلوم نہ ہو تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا!

جناب چیئرمین: مولانا مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود: جب یہ تکفیر کے فتوے کا ذکر ہو رہا تھا، جنازے کی نماز کا ذکر ہو رہا تھا تو دو کیٹگریز بنائے اس نے۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف عبارتیں پڑھیں اور مسلمانوں[253] کے فرقوں کے درمیان میں جو تکفیر کا مسئلہ تھا وہ ساری عبارتیں پڑھتا گیا۔ وہ بالکل سوال سے متعلق بات نہیں تھی۔ تو وہ جو سوال سے بالکل غیر متعلق کوئی بات کہتے ہیں تو اس کو کم از کم روکنا چاہئے کہ سوال کے......

جناب چیئرمین: وہ (اٹارنی جنرل) اگر *Objection* کریں گے تو میں اس کے خلاف اقدام کروں گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: صدر محترم!......

جناب چیئرمین: ابھی خان لیاقت علی والا سوال جو ہے وہ پینڈنگ ہے۔ قائداعظم کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہ کیونکہ شیعہ تھے۔ اس واسطے ہم نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔

مولوی نعمت اللہ: نہیں تفصیل کے ساتھ تو ہم کو معلوم نہیں ہوا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I asked about Quaid -i-Azam. He said he was Shia. Then I asked: what about Nawabzada Liaquat Ali Khan? His reply was same to that. I am coming to that.***

(**جناب یحییٰ بختیار:** جناب! میں نے قائداعظم کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس نے کہا وہ شیعہ تھے۔ پھر میں نے پوچھا نوابزادہ لیاقت علی خان کیا تھے۔ اس سوال کے لئے بھی وہی جواب تھا۔ میں اس طرف آ رہا ہوں)

Mr. Chairman: Yes, he is coming....

(جناب چیئرمین: جی ہاں! وہ اس طرف آ رہے ہیں......)

مولوی مفتی محمود: لیاقت علی تو سنی تھا۔ اس کا بھی نہیں پڑھتے۔ اس کا بھی۔ کوئی فرق تو آخر ہے۔ لیاقت علی خان تو سنی تھے۔ اس کی بھی نہیں پڑھتے۔

جناب چیئرمین: وہ ان کو ***Pin-Point*** کر رہے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: میں ان سے اور سوال بھی پوچھ رہا ہوں اس پر جی، نماز اور قائداعظم کے جنازے پر اور سوال پوچھ رہا ہوں میں۔

جناب چیئرمین: اچھا! مولانا غلام غوث ہزاروی۔

[254] **مولانا غلام غوث ہزاروی:** جناب! مجھے اس بات میں ذرا تامل ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے آیا یہ بالکل صحیح ہو رہا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ ان کو موقع دینا چاہئے اور یہ سوال نہ ہونا چاہئے کہ ہم کو موقع نہیں دیا۔ ہم کو وقت نہیں دیا۔ یا صفائی کا موقع نہیں ملا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب انہوں نے کہا کہ مسلمان بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ کیا تم عیسائی بچے کا جنازہ پڑھتے ہو؟ اب یہ ایک سوال تھا۔ میں نے لکھ کر دیا۔ وہ یہ تھا کہ آیا مسلمان بچے کا جنازہ جو نہ پڑھنے کا حکم دیا ہے عیسائی کے بچے کی طرح، کیا اس مسلمان کو تم دونوں کیٹگریوں کے لحاظ سے...... اسلام سے اور ملت سے......خارج کرتے ہو یا نہیں؟ سوال یہ ہے کہ عیسائیوں کو دونوں سے خارج کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: مسٹر عنایت الرحمٰن عباسی!

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب! ایک میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: عیسائیوں کو، میں عرض کرتا ہوں، وہ دونوں سے خارج کرتے ہیں۔ ملت سے بھی اور اسلام سے......

جناب چیئرمین: اس پر تو مولانا! آپ بحث کر سکتے ہیں۔ اس پر آپ بحث کر سکتے ہیں۔ جواب آ گیا ہے گواہ کا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: دوسری بات میں عرض کروں کہ جب اس نے یہ بیان کیا......

جناب چیئرمین: یہ تو بحث کی باتیں ہیں ناں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......کہ فلاں اور فلاں جگہ کے علماء نے علمائے دیوبند کے خلاف فتوے دیئے ہیں......

جناب چیئرمین: مولانا! یہ بحث کی باتیں ہیں۔ اس وقت جو باتیں ہم کرتے

ہیں۔ **Recess** میں وہ پروسیجر کی ضابطہ کی کرتے ہیں۔ یہ بحث کی باتیں جو ہیں یا اپنے دلائل کی باتیں[255] جو ہیں یا سوالوں کی باتیں ہیں، یہ تو آپ اپنے بیان میں کہیں گے یا ان (اٹارنی جنرل) کو کہہ دیں۔ ہاں یہ ہے کہ ضابطے میں اگر کسی قسم کا کسی کو اختلاف ہے......

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں جناب اس ضمن میں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: بہرحال، ان فتاویٰ کے بارے میں جوانہوں نے پیش کئے......

جناب چیئرمین: یہ......

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......علمائے دیوبند پر جھوٹے الزام لگے۔ اس کا جواب حضرت مولانا......

جناب چیئرمین: جی مولانا! یہ بحث کی بات ہے۔ یہاں ہم ابھی صرف ضابطے کی بات کریں گے۔ یہ آپ اپنی تقریر میں بحث کریں گے جی۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: میں کیا کروں جی؟

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں......یہی میں......

جناب چیئرمین: ان کو روکیں ناں جی۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہی میں گذارش کرنے والا تھا۔ جناب والا! کہ کیا اس ساری کاروائی کے بعد اس پر بحث و مباحثہ ہوگا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی!

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: تو جب بحث ہوگی تو ہر ایک ممبر کا یہ حق ہے۔ ڈنمارک کا واقعہ اگر انہوں نے غلط بیان کیا ہے......

جناب چیئرمین: یہی، یہ بات عباسی صاحب! میں خود کہہ رہا ہوں۔

[256]**سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی:** جنازے کا واقعہ اگر غلط بیان کیا ہے تو اپنی **Speeches** میں اس کی پوری طریقے سے تردید کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہی بات میں نے عرض کر دی ہے کہ یہاں صرف ضابطے کی ڈسکشن ہوا کرے گی، ضابطے کے متعلق۔

جی مسٹر عبدالحمید خاں جتوئی!

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین! میں ضابطے کے متعلق ہی ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب چیئرمین! ہمیں کل سے پتہ لگا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں جج بنے ہیں اور ہم فیصلہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں ہماری پوزیشن وہی ہے جیسے کہ کسی نان ایڈووکیٹ کو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جائے اور وہ فتویٰ دے اور اس جج کا جو فتویٰ ہے۔ جج کی حیثیت سے...... میری تو عرض یہ ہے کہ یا تو ہم اسلام کے ماہر ہوں، اسلامیات پڑھے ہوئے ہوں، یا پروفیسر ہوں اسلامیات کے تو پھر ہم سے فتوے کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسے حالات میں ہمارے لئے *As a lay- man* بڑا مشکل ہے کہ ہم جج بنیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے فتویٰ نہیں دینا، آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: فیصلہ کرنا ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنے کا اس آدمی کو کیسے حق آپ دیتے ہیں جس کو فیصلے کے قانون کا پتہ نہ ہو؟

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین!......

[257]**جناب عبدالحمید جتوئی:** انتہائی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔

جناب چیئرمین: یہ پھر بعد میں فیصلہ کریں گے۔

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین! ایک پروسیجرل بات میں یہ عرض کرتا ہوں، جناب والا! یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں جناب والا!......

***Mr. Chairman:** I adjourn the House to meet at 12:00. The rest will be discussed later on.*

(**جناب چیئرمین:** ایوان کا اجلاس ۱۲/ بجے تک ملتوی ہوتا ہے۔ بقیہ بحث بعد میں ہوگی)

{The Special Committee of the whole House adjourned to meet at 12:00 noon.}

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر ۱۲/ بجے تک کے لئے ملتوی)

[The Special Committee of the whole House reassembled after the break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

CITATION OF FATWAS AND THEIR REFUTATIONS

(مرزاناصر کے محوّلہ فتوؤں کی تردید موجود ہے)

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے جناب اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جوفتوے پڑھے گئے ہیں، مرزاصاحب نے یہاں پڑھے ہیں فتوے، ان کی تردید علمائے دین نے جو کی ہوئی ہے۔ وہ اگر کسی ان ممبران یا مولانا صاحب کے پاس ہوتو ان کی بابت چونکہ تسلی کرنی چاہئے۔ اگر تردید ہے تو یہاں جو بیان ہوا ہے اس کا اثر کچھ اچھا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں گذارش کروں گا۔ اگر عزیز بھٹی صاحب کے پاس ہوں تو ان کو دے دیں تا کہ وہ......

جناب چیئرمین: مولانا، عزیز بھٹی صاحب کو پہنچادیں ناں۔

[258] جناب عبدالعزیز بھٹی: سر! یہ مولانا مفتی محمود صاحب نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا جی کہ تردید ہوئی ہے اور وہ Citation بھی دے ہوئی ہے۔ سپلیمنٹری کے لئے دیا ہے۔ انہوں نے جب اٹارنی جنرل صاحب مناسب موقع سمجھیں گے تو پوچھ لیں گے۔

(At this stage the Deligation entered the Chamber)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی جناب اٹارنی جنرل صاحب!)

(قائداعظم کے جنازہ میں قادیانیوں کی عدم شرکت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I was asking you a*

question about Namaz -e- Janaza and explanation given on behalf of the Ahmadia Jamaat, about Ch. Zaffarullah not joining in the Janaza prayer of Quaid -e- Azam is....

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں آپ سے ایک سوال کر رہا تھا نماز جنازہ سے متعلق۔ احمدی جماعت کی جانب سے وضاحت چوہدری ظفر اللہ خان کا قائداعظم کے نماز جنازہ میں شرکت نہ کرنا)

مرزا ناصر احمد: یہ آفیشل ہے یا کسی نے دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو بتاتا ہوں جی۔ ٹریکٹ نمبر ۲۲ بعنوان ''احراری علماء کی راست گوئی کا ایک نمونہ'' الناشر مہتمم نشر و اشاعت، نظامت دعوت و تبلیغ، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ، ضلع جھنگ۔ *Whether you call it official or not*

مرزا ناصر احمد: آں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ''چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا نماز جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔''

This was the reason given officially or unofficially, as you may....

مرزا ناصر احمد: یعنی ''قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنا قابل اعتراض بات نہیں۔'' یہ اس کا *Explanation* یہ اعتراض ہے؟

[259]جناب یحییٰ بختیار: ''کیونکہ وہ غیر احمدی تھے۔''

مرزا ناصر احمد: نہیں! ''قابل اعتراض نہیں۔'' اس پر اعتراض ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں کہتا ہوں کہ *Is this explanation a correct explanation from your point of view?*

مرزا ناصر احمد: ''قابل اعتراض نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ''چونکہ وہ غیر احمدی تھے۔'' آپ نے ایک دفعہ کہا کہ وہ شیعہ تھے تو اس پر *Clarification* میں چاہتا ہوں کہ *That was the reason or the reason was that he was not Ahmadi?*

مرزا ناصر احمد: وہ شیعہ تھے اور شیعہ حضرات کا بھی فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا۔ یہ نافتویٰ اور جب ان کا یہ فتویٰ ہے تو یہ فتنہ اور فساد والی بات ہے۔ میں نے آپ کو یہ بتایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے وہ۔ پھر میں نے نوابزدہ لیاقت علی خان کا پوچھا تھا۔ وہ تو شیعہ نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! میں نے آپ سے یہ عرض کی تھی کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مختلف جو فرقے ہیں ان میں یہ فرق ہے کہ بہت سے دیوبندی...... مثلاً دیوبندی والدین کی اولاد *Drift Away* کر گئی ہے۔ اپنے مؤقف سے...... تو احمدیوں میں ایسے کم ہیں۔ ہیں، بالکل استثناء، مثلاً دس ہزار میں ایک ہوگا یا لاکھ میں ایک ہوگا۔ لیکن وہاں بہت ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان سے پوچھنا چاہئے۔ پڑھنے والوں سے، کہ تمہارے فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ تم نے نہیں پڑھنا، تو کیوں پڑھا تم نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کا فتویٰ جو ہے...... نہیں پڑھنا...... اسی وجہ سے ہے کہ وہ غیر احمدی ہیں؟

[260] مرزا ناصر احمد: اس وجہ سے ہے کہ وہ شیعہ مذہب سے۔ فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور شیعوں کا یہ فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا اور ہمارے فتوے سے پہلے کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نوابزادہ لیاقت علی خان، سنی تھے۔ ان کی بھی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے فتوے دیئے تھے؟

مرزا ناصر احمد: سنی جو ہے وہ اس کے مختلف فرقوں کے مجموعوں کو بعض دفعہ کہا جاتا ہے تو اگر پتہ لگ جائے کہ وہ وہابی تھے یا بریلوی تھے یا اہل حدیث تھے یا اہل قرآن تھے۔ تو پھر ان کا فتویٰ آپ کو بتا دیتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! میں مرزا صاحب! یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ایک تو یہ ہوا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یہ فلانے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس فرقے نے آپ کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اس لئے آپ ضروری نہیں سمجھتے۔ جائز نہیں سمجھتے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں......

مرزا ناصر احمد: مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ فتنے کی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسری بات یہ ہے کہ ''کیونکہ غیر احمدی ہیں'' فتویٰ ہو یا نہ ہو۔ یہاں جو *Explanation* دی گئی ہے۔ ''کیونکہ قائداعظم غیر احمدی تھے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ جو Explanation کا آپ استدلال کر رہے ہیں۔میرے نزدیک وہ استدلال غلط ہے۔اس واسطے کہ عام طور پر ہم کہہ دیتے ہیں کہ غیر احمدی ہے۔لیکن ہمارے دماغ میں یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی ایسے فرقے سے تعلق ہے جو ہم سے پہلے فتویٰ دے چکے ہیں نماز نہ پڑھنے کا اور چوہدری صاحب نے خود اس کا جواب دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! میں نے پڑھا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد:[261] چوہدری صاحب کا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! پڑھ کر سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۱۹۵۳ء میں تحقیقاتی عدالت کے سامنے اس سوال کا خود جواب دیا تھا کہ ''قائداعظم کا جنازہ پڑھانے والے شبیر احمد عثمانی صاحب مجھے مرتد سمجھتے تھے۔'' جو امام تھے، جنازہ پڑھانے والے، شبیر احمد عثمانی، وہ اس وقت جس وقت انہوں نے نماز جنازہ کی امامت کی، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مرتد سمجھتے تھے۔''اس واسطے ان کے پیچھے میں نے نہیں پڑھا۔'' اور وہ لوگ ہم میں پیدا ہوئے ہیں جو قائداعظم کو کافر اعظم کہتے ہیں......

(دنیا میں کہیں غائبانہ جنازہ احمدیوں نے پڑھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ تو خیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اس قسم کے حوالے ہیں۔ہاں ٹھیک ہے وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، وہ نہیں، میں آپ سے یہ گذارش کروں گا کہ یہ تو ٹھیک ہے۔چوہدری صاحب کے پوائنٹ آف ویو سے کہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ان کو کافر سمجھتے تھے۔اس لئے وہ نماز جنازہ پڑھا رہے تھے۔چوہدری صاحب اس میں شامل نہیں ہوئے۔کیا احمدیہ جماعت نے کسی جگہ، پاکستان میں، دنیا میں، غائبانہ جنازہ قائداعظم کا پڑھا اپنے کسی امام کے پیچھے؟

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Thank you.*

اب ایک اور Explanation یہ دی گئی تھی۔چوہدری صاحب کے جنازہ میں شامل نہ ہونے کے بارے میں...... (''الفضل'' ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۲ء ج ۶/۴۰ نمبر ۲۵۲ ص ۴)

[262] جب قادیانی امت پر مسلمانوں کی جانب سے اعتراض کیا گیا کہ قائداعظم مسلمانوں کے محسن تھے اور تمام ملت اسلامیہ نے ان کا جنازہ پڑھا ہے تو جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے؟ مگر نہ مسلمانوں نے ان کا جنازہ پڑھا، نہ رسولؐ خدا نے۔''

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۲ء۔

مرزا ناصر احمد: چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اپنے بیان کے بعد یہ قیاس آرئیاں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ کہتا ہوں......

Mr. Chairman: *No, no, just a minute....*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک منٹ......)

(قادیانی خلیفہ، اخبار الفضل کے حوالہ سے منکر ہو گئے)

مرزا ناصر احمد: یہ آفیشل نہیں ہے۔

Mr. Chairman: *.....the question is whether this writing is admitted or not? This is the question, first the witness has to say.*

(جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ یہ تحریر قبول ہے یا نہیں۔ گواہ پہلے اس سوال کا جواب دے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *(To Mr. Chairman) Sir, I have read it out and the witness has said that it has got no value after Ch. Zafarullah Khan's.....*

(جناب یحییٰ بختیار: (جناب چیئرمین سے) جناب! میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ مگر گواہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی وزن نہیں ہے ظفر اللہ خان کے کہنے کے بعد......)

Mr. Chairman: *That is an opinion of the witness. The witness can express his opinion......*

(جناب چیئرمین: ہاں! گواہ کی یہ رائے ہے۔ گواہ کو رائے کا اظہار کا حق ہے۔ لیکن گواہ یہ تو بتائے کہ یہ تحریر تسلیم ہے یا نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but that is for the....*

Mr. Chairman: *.... but the witness has to say whether the writing is admitted or not.*

[263]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *(To Mirza Nasir Ahmad) So, you don't agree with this?*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا ناصر احمد سے مخاطب ہوکر تو آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں سمجھتا ہوں کہ ظفر اللہ خان صاحب کے اپنے بیان کے بعد یہ ساری قیاس آرئیاں سمجھنی چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو......

(اخبار الفضل کی بات غلط ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ غلط تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جس نے یہ کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ درست نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......درست نہیں کہا کہ ابوطالب اور قائداعظم کو ایک کیٹگری میں رکھنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل، بالکل! درست نہیں کہا۔ مجھے اب بھی سن کے تکلیف ہوئی ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر ایک مسلمان ایک شرعی نبی کو نہیں مانتا، اور ایک غیر شرعی نبی کو نہیں مانتا، ان میں کچھ فرق پڑتا ہے؟ یا Same کیٹگری؟

مرزا ناصر احمد: قرآن عظیم نے فرمایا ہے: لا نفرق بین احد من رسلہ یہ تعلیم

---

[1] اخبار الفضل ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۲ء مرزا ناصر کے والد مرزا بشیر الدین محمود کے زمانہ میں شائع ہونے والا اس سے مرزا ناصر منکر ہوگیا۔ ذرہ زور پڑا تو گول ہوگئے۔ قادیانی کرم فرماء اپنی قیادت کی اداؤں پر غور فرمائیں۔

دی ہے کہ ہم رسول، رسول میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یہ قرآن کریم کی آیت کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خواہ وہ شرعی ہو یا غیر شرعی؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں! کوئی ذکر شرعی اور غیر شرعی کا نہیں۔ لا نفرق بین احد من رسلہ !

[264] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ شرعی نبیوں کے بارے میں نہیں کہا گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں بالکل نہیں! کوئی یہاں قیاس...... آگے پیچھے فرق کیا ہی نہیں گیا ہے۔ ''رسل'' صرف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا قرآن شریف میں ''دائرہ اسلام'' اور ''ملت اسلامیہ'' کا کوئی فرق بتایا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''دائرہ اسلام'' کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ ''ملت اسلامیہ'' کا ذکر ہے قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ملت اسلامیہ'' کا تو ہے۔ ''دائرہ اسلام'' کا تو کوئی ذکر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''دائرہ اسلام'' کا قرآن کریم میں میں نے کہیں نہیں پڑھا اور......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی مگر......

مرزا ناصر احمد: ملة ابراهيم هو سمّٰكم المسلمين ملت ابيكم ابراهيم

یہ ہے وہ: وجاهدو حق جهاده۔ هواجتبكم ما جعل عليكم فى الدين من حرج۔ ملت ابيكم ابراهيم هو سمكم المسلمين من قبل وفى هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس۔ واقيموالصلوٰة واتو الزكوٰة واعتصموا بالله هو مولٰكم فنعم المولىٰ ونعم النصير۔

تو یہ خدا تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مسلمان کا نام دیا اور ملت کا نام دیا۔ یہ ملت مسلمہ......

جناب یحییٰ بختیار: ''دائرہ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں؟

[265] **مرزا ناصر احمد:** میرے علم میں کوئی نہیں۔ یعنی کسی نے ممکن ہے کہ استدلال کیا ہو۔ لیکن یہ تو ہے ہی نہیں قرآن کریم میں لفظ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا فرق ہے۔ ''دائرہ اسلام'' اور ''ملت'' میں، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو میں نے صبح کے اس میں بیان کیا تھا فرق کہ:ایمان دون ایمان

(جودائرہ اسلام سے خارج، وہی ملت اسلام میں شامل؟)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دائرہ اسلام سے آپ جو آدمی خارج سمجھتے ہیں، اس کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں سمجھتے؟ ایسا ہو سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ شخص جو ملت اسلامیہ کا فرد ہے کسی کے اعتقاد کے مطابق وہ دائرہ اسلام میں بھی ہے۔ لیکن جو دائرہ اسلام میں ہے وہ ہر شخص ملت اسلامیہ میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے، وہ اس کے باوجود مسلمان ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ ملت اسلامیہ کا فرد ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کے باوجود مسلمان بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کے باوجود مسلمان ہے[1]۔

(مسلمان بھی، کافر بھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: مسلمان بھی ہے؟ وہ کافر بھی ہے اور مسلمان بھی؟

مرزا ناصر احمد: بعض جہت سے[2]۔

[266]***Mr. Yahya Bakhtiar: .... what is "Kafir"?***

(جناب یحییٰ بختیار: کافر کیا ہے؟)

مرزا ناصر احمد: بعض جہت سے کافر ہے اور بعض جہت سے مسلمان بھی ہے۔ بہت سے آیات ہیں اس کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ یہ میں عرض......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

---

[1] دائرہ اسلام سے خارج بھی، مسلمان بھی؟ مرزا ناصر یعنی قادیانی چیف گرو کا علم الکلام موجیں مار رہا ہے یا ٹا مک ٹوئیاں؟ یہ قادیانی دوست فیصلہ فرمائیں؟

[2] نہلے پے دہلا۔ خوب تر۔ وائے ناکامی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! مرزا بشیرالدین محمود صاحب (بشیر احمد) کا ایک حوالہ ہے۔ یہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے جی کہ: ’’اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیراحمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟‘‘

(کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج۱۴ش۳،۴، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء ص۱۴۹)

Now, how can you call them Muslims when here it is said that: ان کو کیوں مسلمان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے خود جواب دے دیا ہے۔ میں نے پڑھ کے سنایا تھا کہ آپ کی مراد ’’ملت‘‘ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں نے ابھی مسلمان کے لئے آپ سے پوچھا۔ آپ نے کہا وہ کافر ہونے کے باوجود مسلمان ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! وہ مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کو مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں[1]؟

مرزا ناصر احمد: دائرہ ملت اسلامیہ میں شامل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ یہ مراد لیتے ہیں ہم۔

[267] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہا کہ مسلمان بنانے کی کیوں کوشش کرتے ہیں۔ ***I want to explain the word "Musalman" here.***

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! ’’مسلمان بنانے‘‘ سے مراد یہ ہے کہ ان کو دائرہ ملت اسلامیہ میں کیوں شامل کر رہے ہو۔ دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو۔ دائرہ اسلام میں کیوں شامل کر رہے ہو[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی! میں نے صرف آپ کو...... توجہ میں نے دلا دی آپ کی[3]۔

۱؎ یحییٰ بختیار زندہ باد!

۲؎ سہ آتشہ ہٹ دھرمی۔

۳؎ توجہ دلادی یا جھوٹے کو اس کی والدہ کے دردولت پر پہنچادیا۔

مرزا ناصر احمد: اور ویسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ دعا سکھلائی ہے: رب اصل امت محمد (ﷺ) اور دوسرے سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو ’’علیٰ دین واحد ‘‘ تو جس کو ہم الہاماً، الہام کا فقرہ سمجھتے ہیں۔ اس میں امت وحدہ اور ملت کا ذکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! یہاں لفظ ’’مسلمان‘‘ تھا جو کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ اسلام جو ہے، ایمان جو ہے وہ ’’ایمان دون ایمان‘‘ ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ ٹھیک ہے۔ I have followed your explanation. نہیں، وہ تو آپ نے کہا ہے کہ کیٹگریز دو ہیں۔ ملت میں رہتے ہوئے بھی ایک آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: وہ کافر ہے مگر اس کیٹگری کا نہیں جو کہ منکر ہے۔

[268] مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

Mr. Yahya Bakhtiar: That is clear now. The word "Muslim", about that I wanted some clarification.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بات صاف ہوگئی......اب میں لفظ مسلم کی کچھ وضاحت چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں! وہ دائرہ اسلام جب ہم کہتے ہیں تو وہ مسلم اور وہی Explanation ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو اندازہ یہ تھا اور جو میری سمجھ تھی اس کے مطابق، جو آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہوا وہ مسلمان نہیں۔

That is how I understood perhaps that is how an ordinary man will understand: he is outside the pale of Islam, that means, he is not a Muslim.

(میں تو یہی سمجھتا ہوں اور اس طرح شاید ایک عام آدمی سمجھے گا کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کے معنی یہ ہوئے کہ وہ مسلمان نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، لیکن ہماری تعریف تو بن گئی ناں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* You have different interpretation?** تو اب میں ''مسلمان'' کی تعریف پوچھ رہا تھا؟

مرزا ناصر احمد: تو وہ تو ''دائرہ اسلام'' اور ''مسلمان'' دونوں جو ہیں وہ تو اسی کے مطابق چلے گا سارا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ جو دائرہ اسلام سے باہر رہا، کافر ہوا۔ پھر بھی مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو کافر ہوا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہوسکتا ہے ناں جی؟ میں نے......

(کافر ہونے کے باوجود مسلمان؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں! ایک چیز ظاہر کردیں، مسئلہ سمجھ آجائے گا۔ وہ کافر ہوا بعض پہلوؤں سے، پھر بھی وہ بعض پہلوؤں سے مسلمان ہے اور ملت اسلامیہ میں داخل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کافر ہونے کے باوجود وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں[1]!

[269] **جناب یحییٰ بختیار:** تو پھر یہاں میں نے مرزا بشیرالدین صاحب کا یہ جو حوالہ دیا اس میں وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس میں یہی مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ ''مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے! میں پھر پڑھتا ہوں: ''جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیراحمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں؟''

What I am respectfully submitting is that you are trying to prove that they are Muslims and Mirza Sahib says: don't try to prove they are Muslims.

---

[1] کافر ہونے کے باوجود مسلمان، کیا خوب؟

(بصد احترام میں عرض کر رہا ہوں کہ کوشش کر رہے ہیں یہ ثابت کرنے کی کہ وہ مسلمان ہیں اور مرزا بشیر فرما گئے کہ ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیا میں صحیح ہوں یا غلط ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: ***I beg to differ.***

(مرزا ناصر احمد: میں اختلاف کرتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If I am right or wrong....***

Mirza Nasir Ahmad: ***I beg to differ.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, that I think....***

Mirza Nasir Ahmad: ***Different interpretation.***

آپ ایک اس کا استدلال کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہی چیز ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسری بات یہ ہو جاتی ہے جی کہ جو مسلمان ہے، باوجود اس کے کفر کے، اس کیٹگری میں جو آپ نے رکھی ہے۔ اس کی نجات ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں نجات کا مسئلہ۔ یہ بہت گہرا بھی ہے۔ بہت وسیع بھی ہے تو میں کوشش کروں گا کہ چند فقروں میں اسے بیان کر دوں......

(مرزا ناصر احمد سوچ لو، کیا کہہ رہے ہو؟)

[270]**Mr. Yahya Bakhtiar:** نہیں جی! ***I mean a far as I am concerned, the Committee really wants to solve this issue in the amicable manner. You take your time. Please don't....***

(جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک میرا تعلق ہے کمیٹی واقعی یہ چاہتی ہے کہ یہ معاملہ پرامن طور پر حل ہو جائے۔ اس لئے آپ سوچنے پر وقت لگائیں اور جناب جلدی نہ کریں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں مختصراً یہ کہوں گا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نجات کا انحصار انسان کے اعمال صالح پر نہیں، اللہ تعالیٰ کی بخشش پر ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ آپ کی نجات کا بھی؟ آپ نے کہا میری نجات کا بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی بخشش جو ہے وہ مجھے نجات دے گی۔ میرے اپنے اعمال کا...... میرے اپنے اعمال کے نتیجے میں نجات مجھے نہیں ملے گی تو نجات کا فیصلہ کرنا، اگر نجات خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے تو انسان کا کام

ہی نہیں فیصلہ کرنا۔ انسان ظاہر پر حکم لگا دیتا ہے بعض دفعہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ یہ درست آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے مگر اللہ تعالیٰ کی بخشش کا مرزا صاحب کو پورا علم ہے کہ کس کو ملے گی، کس کو نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کسی کو نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں......نہیں، *I want a clarification.*

مرزا ناصر احمد: جب یہ بنیادی ہمارا ہے مسئلہ اور ایمان تو جب کوئی فقرہ ایسا کہا جائے جس میں کچھ اشتباہ ہو تو اس کو اصل کی طرف لوٹانا چاہیئے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I want the clarification.*

Here it is said:

’’اب جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے نہ ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی......‘‘ (کلمۃ الفصل ص ۱۲۹)

Impossible; in categorical terms it is stated.

[271] مرزا ناصر احمد: یہ میں نے بتایا ہے کہ ظاہر پر حکم کرتا ہے انسان۔ مثلاً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کی نجات کا انحصار اس پر ہے کہ وہ اوباشانہ زندگی نہ گزار رہا ہو۔ کنچنی عورت جو ہے وہ کنچنیوں والی زندگی نہ گزارے۔ یہ ایک عام ایک حکم لگا دیتا ہے آدمی اور حدیث میں یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کنچنی کو جنت میں اس لئے داخل کیا کہ اس نے اس کی مخلوق......بعض جگہ آتا ہے کتا، بعض جگہ بلی......کہ وہ پیاسی تھی اور پیاسی مر رہی تھی اور کنچنی نے اپنی جوتی میں اس کو پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور جنت میں اس کو بھیج دیا۔ لیکن ظاہر میں ہم یہی کریں گے حکم تو یہ میں نے *Extreme* کی مثال دی ہے۔ باقی یہ ہے کہ جو شخص......حدیث میں آتا ہے......کہ جو شخص یہ کرے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جو چوری کرتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ جو نماز چھوڑتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ نجات حاصل نہیں کر سکتا تو وہ ظاہر کے اوپر ایک حکم ہے کہ ترغیب ہے لوگوں کو اعمال صالحہ بجالانے کی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I will draw your attention also to 'Anwar-i-Khilafat,' page 90. Here it is stated:*

’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یعنی دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ کے ***Quotation***......

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے تسلیم کرلیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

[272] **مرزا ناصر احمد:** جی!

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں بھی وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں۔ اس ***Sense*** میں کہ جو آپ نے ***Explain*** کیا؟

مرزا ناصر احمد: وہ ملت اسلامیہ کا فرد ہونے کی حیثیت سے مسلمان ہیں اور...... ہاں! ملت کے لحاظ سے مسلمان ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ دو علیحدہ علیحدہ محاورے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں......''

مرزا ناصر احمد: دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام نہیں، یہاں تو وہ یہ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میرا مطلب ہے وہ اس کا مطلب یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ''مسلمان نہ سمجھیں'' ان کا مطلب ہے ''مسلمان سمجھیں۔ مگر دائرہ اسلام سے باہر سمجھیں[1]؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

(مرتد کیا ہوتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ اسلامی نقطۂ نظر سے ''مرتد'' کیا ہوتا ہے؟ جس کو کہتے ہیں کہ یہ مرتد ہے۔

مرزا ناصر احمد: اسلامی......

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا ملت اسلامیہ سے خارج ہوا؟

---

[1] مسلمان مگر دائرہ اسلام سے باہر؟ اس کا دوسرا معنی ہے کہ مرزا ناصر کی عقل جنگل چرنے گئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جب آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں اپنا مذہب بتاؤں گا ناں۔

[273] جناب یحییٰ بختیار: اپنے پوائنٹ آف ویو سے *Naturally.*

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک ''مرتد'' وہ ہے جو یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا: من یرتدد منکم عن دینه

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے نہیں بلکہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: اسلام سے، میں نے نہ دائرہ کہا ہے نہ کچھ۔ جو شخص یہ اعلان کرے کہ اسلام سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا اور آنحضرت ﷺ پر میرا ایمان نہیں اب......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ملت سے باہر ہو گیا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: بالکل باہر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہی ہونا چاہئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: He cannot be a Muslim?

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں......میرا......آپ نے میری بات دراصل نہیں سمجھی۔ یہ کبھی مجہول نہیں استعمال ہوا قرآن میں۔ یعنی یہ نہیں کہ زید بکر کو کہے کہ تم دائرہ اسلام سے نکل گئے یا تم نے اسلام چھوڑ دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ، وہ......

مرزا ناصر احمد: وہ خود کہے۔ جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں اور آنحضرت ﷺ سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ میرے نزدیک قرآنی اصطلاح میں صرف وہ مرتد ہے۔ وہ نہیں کہ جن کے اوپر دوسرے فتویٰ دیں۔

[274] جناب یحییٰ بختیار: یعنی اگر کوئی اور کہے؟

مرزا ناصر احمد: تو پھر قرآن کریم میں اس کا ذکر نظر نہیں مجھے آیا اس لفظ کے نیچے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی علماء......خواہ آپ کی جماعت کے ہیں یا کسی جماعت کے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: اگران کوعلم ہو......

مرزاناصراحمد: نہیں،علم......

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ ایک شخص......

مرزاناصراحمد: اس میں علم کاسوال ہی نہیں ہے۔ایک آدمی خود کھڑے ہوکر کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: **On the matter** نہیں اگر وہ خود نہ کہے......

مرزاناصراحمد: نہیں،خود نہیں۔قرآن کریم کہتا ہے کہ خود کہے۔یہی تو میں پوائنٹ لے رہا ہوں۔قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے، ہمیشہ مجہول کا لفظ صیغہ استعمال کئے بغیر کہ جو شخص خود ارتداد عن الاسلام کا اعلان کرے، یعنی یہ اعلان کرے کہ اسلام کے ساتھ اور حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مرتد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی......فرض کیجئے ایک شخص ہے۔مسلمان ہے اور وہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں اسلام میں ابھی نہیں **Believe** کرتا مرتد ہو گیا؟......

مرزاناصراحمد:[275] ہاں!

(مرزا قادیانی کا منکر مرتد)

جناب یحییٰ بختیار: ......اپنے اعلان کے مطابق۔ایک شخص ہے جو مرزا غلام احمد سے بیعت لے آیا۔احمدی ہو گیا۔پھر وہ اعلان کر دیتا ہے کہ میں ابھی ان کو نبی نہیں مانتا۔وہ مرتد ہوگا؟ کہ ملت اسلامیہ سے باہر ہوگا؟ یا دائرہ اسلام سے باہر؟

مرزاناصراحمد: لفظی معنی میں تو، جس نے اعلان کیا وہ لفظی معنی میں مرتد ہو گیا۔لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں وہ مرتد نہیں ہوا۔یعنی یہ دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں۔ایک لغوی معنی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مرتد کی بھی دو کیٹگریز ہیں؟

مرزاناصراحمد: ایک......(مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: Please.

مرزاناصراحمد: ہر لفظ جو ہے، ہر لفظ جو ہے اس کا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزاناصراحمد: میں بتاتا ہوں......وہ اس چیز کا امکان رکھتا ہے کہ اس کو لغوی معنی میں استعمال کیا جائے یا اصطلاحی معنی میں استعمال کیا جائے۔میں یہ بات کر رہا ہوں۔ایک ہیں

''ارتداد'' کے معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں۔ شروع سے آخر تک آپ پڑھیں اور ساری آیات سامنے رکھیں۔ جہاں ''ارتداد'' کا لفظ استعمال ہوا ہے تو وہ قرآن کریم کی اصطلاح ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم اگر کسی لفظ کو عربی کے اصطلاحی معنی میں استعمال کرے تو لغوی معنی میں وہ استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ کہیں ہوا اور نہ یہ عقل بھی اس کو نہیں مانتی۔ تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''اسلام سے ارتداد اختیار کیا'' تو قرآن[276] کریم کی اصطلاح کے مطابق۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''فرقہ وہابیہ سے ارتداد اختیار کیا۔'' تو وہ لغوی معنی کے لحاظ سے، قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق نہیں اور مثلاً یہ ایک حوالہ ہے حضرت مولانا مودودی صاحب کا[1]: ''کہ جماعت اسلامی سے پلٹ جانا...... وماوٰہ جھنم وبئس المصیر'' تو یہ انہوں نے اپنا کر دیا۔ یہ ان کی اپنی...... لیکن قرآن کریم کی......

جناب یحییٰ بختیار: مرتد، مرتد کہہ دیا اس کو؟

مرزا ناصر احمد: ارتداد کا لفظ استعمال کیا ہے انہوں نے، اپنے فرقہ سے ارتداد کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مرتد ہو گیا پھر تو وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! مرتد ہو گیا۔ لیکن میں یہ بتا رہا ہوں کہ...... ان کے حق میں بات کر رہا ہوں...... ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کی اصطلاح میں مرتد ہو گیا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چھوڑ دیا اس نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر...... میں آپ سے ڈائریکٹ سوال پوچھتا ہوں...... ایک شخص مرزا غلام احمد (قادیانی) کو نبی مانتا ہے، پھر اس کے بعد میں وہ ان کو......

مرزا ناصر احمد: ...... اعلان کرتا ہے کہ میں نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: تو لغوی معنی کے لحاظ سے وہ مرتد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: گردن زدنی اور سزا کے......

مرزا ناصر احمد: ...... لیکن اصطلاحی معنی کے لحاظ سے وہ مرتد نہیں۔

---

[1] پہلا گذر چلا ہے کہ مرزا ناصر، جناب سید مودودی صاحب کو مسٹر مودودی کہنے پر اصرار کر رہے تھے۔ یہاں رب ان کو ''حضرت مولانا'' کہہ رہے ہیں۔ اس کو دورنگی کی عمدہ مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔

[277] **جناب یحییٰ بختیار:** یعنی جو سزا مرتد کو دی ہے اسلام نے، وہ سزا اور نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کی اصطلاح میں جو مرتد ہے قرآن کریم کی سزا صرف اس کے لئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ اس کیٹگری میں نہیں آئے گا اور یہاں ایک اور وضاحت ہونی چاہئے کہ قرآن کریم نے کیا سزا دی ہے مرتد کی؟ جہنم! دوسری دنیا کی سزا دی ہے اس دنیا میں مرتد کی کوئی سزا نہیں قرآن کریم میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی سزا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کوئی سزا نہیں معیّن۔ دوسری دنیا کی سزا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو دوسری دنیا کی جو سزا ہے وہ اس شخص کے لئے ہے یا نہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے جو سزا بتائی ہے وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں ان کا پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: اسی کا میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ مجھے ایک سوال دیا گیا ہے......

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق جو مرتد ہے قرآن عظیم نے اس کی جو سزا...... جو بھی سزا قرآن کریم نے اس کے لئے بیان کی وہ وہ کسی ایسے مرتد کے لئے نہیں جو لغوی معنی کے لحاظ سے مرتد ہے۔ لیکن قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق مرتد نہیں ہے۔

[278] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، مجھے ایک سوال دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:

''کیا آپ کے علم میں ہے کہ مرزا غلام احمد نے عبدالحکیم کو جو پہلے مرزا غلام احمد کا مرید تھا اور پھر اس نے ان سے شدید اختلاف کیا یا ان کی نبوت کی حیثیت ماننے سے انکار کیا تو مرزا غلام احمد نے اسے مرتد قرار دیا؟'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

مرزا ناصر احمد: جس نے انکار کیا ہے اس نے وہ وہ...... وہ انکار کیا۔ وہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرتد اس Sense میں کہ یہ آدمی کافر نہیں ہوا؟ کافر یعنی وہ......

مرزا ناصر احمد: وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔لیکن ملت اسلامیہ میں شامل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انوار خلافت میں مرزا صاحب! ص۹۴، اس میں مرزا بشیر الدین صاحب کا یہ ایک حوالہ ہے۔

''مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام اور ناجائز ہے۔''

On the ground نہ کرنا، *This is a very different category.*

expediency. جیسا آپ نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلقات اچھے نہیں رہتے اور یہاں کہتے ہیں: ''ناجائز''[1]، ''حرام''[2]۔

مرزا ناصر احمد: جو چیز فساد پیدا کرتی ہے وہ ناجائز اور حرام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو پھر دوسری کیٹگری ہوگئی ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: *Expediency* نہیں،عقیدے کی بات ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''ناجائز اور حرام'' کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کہنا کہ جو خرابی پیدا ہونے والی ہے وہ اور چیز ہے اور ناجائز اور حرام کوئی اور[279] چیز ہے۔ وہ تو ناجائز اور حرام یہ نتیجہ ہے فساد کا، خرابی کا۔ یہاں کسی جگہ نتیجہ بیان ہوا ہے اور کسی جگہ وجہ بیان ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اتنے یعنی مسلمانوں سے آپ مختلف ہیں کہ رشتہ ناطہ ناجائز اور حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، باقی......

---

[1] انوار خلافت ص۹۴ پر مرزا بشیر الدین محمود کی عبارت یہ ہے۔ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے...... اپنی لڑکی بٹھائے رکھو، غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو خلیفہ اوّل (نورالدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا......اور توبہ قبول نہ کی......ابھی ایک شخص نے غیر احمدیوں میں لڑکی دی تھی۔ میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔''

[2] مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمتہ الفصل ص۱۶۹ پر لکھتا ہے کہ ''غیر احمدیوں سے رشتہ ناتہ حرام ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: آپ سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: شرعی اصطلاح میں نہیں، نمبرایک۔ دوسرے یہ ہے آپ یہ فقرہ کیسے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے سب سے مختلف ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یا وہ آپ سے مختلف ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مختلف سہی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں یہ بات نہیں کہہ رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی چیز آپ شیعوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ دیوبندیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ وہابیوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی چیز آپ اہل حدیث کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہر فرقہ کے متعلق یہی کہہ سکتے ہیں۔ کفر کا یعنی یہ فتویٰ، رشتہ ناطہ ناجائز ہے۔ یہ صرف سب نے مل کر احمدیوں کے خلاف نہیں دیا۔ بلکہ ہر سب نے مل کے ہر دوسرے فرقے کے متعلق دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا تھا کہ یہ مختلف فرقوں نے ایسے فتوے دیئے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف کہ ناجائز ہے، حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے۔

[280] جناب یحییٰ بختیار: کیا سب نے مل کر کسی ایسے فرقے کے خلاف ایسے فتوے دیئے ہیں جیسے آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر احمد: سب نے دیئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: سب مل کے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ بریلوی، دیوبندی سارے مل کے کسی ایک کو کہتے ہیں کہ یہ بالکل......؟ ایسے کوئی فتوے ہیں۔ ***Unanimous*** (متفقہ) جن کو کہیں ***More or less unanimous?*** (یا تقریباً اتفاق ہوگیا؟)

(مرزا ناصر کی صریح کذب بیانی)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جو ۱۹۵۳ء میں جسٹس منیر کی انکوائری رپورٹ ہے ناں، اس وقت تک کوئی اکٹھے فتوے دیئے ہی کسی نے نہیں تھے۔ ہمارے خلاف بھی نہیں دیئے

تھے[1]۔اس واسطے اس کے بعد کے فتوؤں کو اجماع کی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد کے زمانے میں بھی دو سو مولویوں نے فتوے دیئے تھے۔ ابھی تو کوئی......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس وقت سارے فرقوں کے صرف دو سو مولوی تھے دنیا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: سب نے نہیں تھے دیئے؟

مرزا ناصر احمد: تو جب میں کہتا ہوں کہ دو سو تھے تو سب نے بہرحال نہیں دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے تو کہا کہ سب مسلمان دائرے سے خارج ہیں۔ میں یہی تو پوچھ رہا تھا آپ سے کہ جنہوں نے فتوے بھی نہیں دیئے آپ ان کو کیوں کافر کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک ہے فتویٰ دینے والا، ایک ہے مفتی کی اتباع کرنے والا۔

[281]**جناب یحییٰ بختیار:** یعنی وہ سب Cover ہو گئے ناں جی؟ کہ کوئی کیٹگری رہ گئی مسلمانوں کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ شیعوں کے متعلق بھی کوئی کیٹگری نہیں رہ گئی مسلمان کی۔ سب نے فتویٰ دے دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جو کہا دو سو علماء نے فتوے دیئے تو آپ نے کہا وہ سب نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا یہ جواب دے رہا ہوں کہ جو مؤقف آپ جماعت احمدیہ کے متعلق لے رہے ہیں وہی مؤقف ہر دوسرے فرقے کے متعلق کیوں نہیں لے رہے جب فتاویٰ کی حالت ایک جیسی ہے؟

---

[1] علماء لدھیانہ کا فتاویٰ ۱۸۸۳ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری کا دسمبر ۱۸۸۳ء میں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کا فتویٰ ۱۸۹۰ء میں مولانا عبیداللہ قاضی مدراس کا فتویٰ، ۱۳۱۱ھ مولانا رسول خان مدرس دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، القول الصحیح فی مکائد المسیح فتویٰ تکفیر قادیان ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئے۔ یہ سب اجتماعی مشترکہ فتاویٰ جات تھے۔ مرزا ناصر کی بھی پیدائش سے پہلے یہ فتاویٰ شائع ہوئے۔ دھت تیری ہٹ دھرمی وکذب، ودجل وتدلیس کہ اس میں سراپا فناء ہوکر مرزا ناصر کہتا ہے کہ ہمارے خلاف ۱۹۵۳ء سے پہلے اجتماعی فتویٰ کسی نے نہیں دیا۔ چور کی سینہ زوری دیکھو کہ ہاتھ میں ٹارچ لے کر چوری کر رہا ہے۔ قادیانی! مرزا ناصر کی کذب بیانی پر ماتم کریں......

جناب یحییٰ بختیار: سب نے، میرا خیال ہے، مل کے اس طرح کا فتویٰ نہیں دیا۔ جیسے جماعت احمدیہ کے خلاف دیا ہے۔ ***Individually*** (انفرادی) فتوے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندی جمع اہل حدیث جمع وہابی جمع بریلوی، یہ متحدہ فتویٰ نہیں اور متحدہ فتویٰ یہ ہے کہ ایک عالم دیوبندیوں کا، ایک اہل حدیث کا، ایک بریلویوں کا، ایک وہابیوں کا، ایک ان کا اہل قرآن کا، دوسرے جو ہیں فرقے ان سب کا ایک ایک آدمی مل کے فتویٰ دیں تب وہ متفقہ فتویٰ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا مطلب یہ نہیں تھا جی۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اب یہ بریلوی ہیں، دیوبندی نے ان کے خلاف فتویٰ دیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ بریلوی......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، خالی دیوبندیوں نے نہیں، ہر دوسرے فرقے نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: سب کے سب نے ***unanimous*** فتویٰ دیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل! یہ ہمارے پاس حوالے ہیں ان کے۔

[282] جناب یحییٰ بختیار: سب نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: بریلویوں کو سب نے ***Condemn*** کیا؟

مرزا ناصر احمد: بریلویوں نے...... ہر اس فرقے نے بریلویوں کو ***Condemn*** کیا جو بریلوی نہیں کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو دیوبندی نہیں ہے۔ انہوں نے، سب نے......

مرزا ناصر احمد: سب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......***Condemn*** کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! سب نے کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اسی طرح سب نے آپ کو ***Condmn*** کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: سب نے کیا اور یہ ہمارے بزرگ...... ہمارے بھی بزرگ ہیں...... محمد بن عبدالوہابؒ جو مرشد ہیں وہابیوں کے، انہوں نے وہ کیا نام ہے، ''مختصر سیرت رسول'' میں یہ حدیث لکھنے کے بعد کہ میری امت...... ایک حدیث انہوں نے ***Quote*** کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور بہتر ان میں سے فی النار ہیں: کلّھم فی النار الا واحدۃ سارے کے سارے سوائے ایک کے جہنمی ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے شرح اس کی یہ کی ہے کہ: ھذہ من حمل المسائل من فھمھا وفھو الفقیہ و من عمل بھا فھو المسلم کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جو اس مسئلے کو سمجھے فقہیہ صرف وہ ہے اور جو عملاً ان کو غیر مسلم قرار دے، فی النار قرار دے، مسلمان وہی ہے۔

[283] جناب یحییٰ بختیار: جیسے ۱۹۵۳ء میں...... آپ ابھی فرما رہے تھے کہ اس سے پہلے اس قسم کا فتویٰ نہیں آیا۔ جیسے ۱۹۵۳ء میں انہوں نے دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں! میں نے یہ کہا کہ اس طرح جو آپ کہہ رہے تھے کہ سارے مل کے، سر جوڑ کے فتویٰ دیں۔ ۱۹۵۳ء تک نہیں دیا تھا ایسا کوئی فتویٰ میرے علم میں......

جناب یحییٰ بختیار: ***Individually*** (انفرادی) دیتے رہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ***Individually*** (انفرادی)۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۳ء......

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہی جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کے پہلے تک۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو باقی ہیں ان کے خلاف ایسا ***Collective*** (اجتماعی) جیسے ۱۹۵۳ء میں آپ کے خلاف دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہ! ۱۹۵۳ء میں بھی ہمارے خلاف ***Collective*** (اجتماعی) نہیں۔ یہ بعد کی چیز ہے۔ ۱۹۵۳ء میں وہی مختلف فرقے جو ہیں انہوں نے فتوے لگائے ہیں اپنی اپنی جگہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ نے کہا کہ ایسے ***Collective*** (اجتماعی) پہلے نہیں آئے۔ پہلے ***Individual*** (انفرادی) تھے۔ پھر ***Collective*** (اجتماعی)؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۵۳ء کے بعد کی بات ہے۔ ۱۹۵۳ء تک نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد یہ ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کے بعد، اب یہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ، واللّٰہ اعلم!

[284] جناب یحییٰ بختیار: اور جو...... یہ کیا وجہ ہے کہ آپس میں، آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ باوجود اس کے وہ سب فرقوں کے علماء اور ***Representative*** اکٹھے ہوئے۔ ۱۹۵۳ء جنوری میں اور متفقہ طور پہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ وہ کیوں اکٹھے ہوئے؟ وہ کیوں نہیں کہتے کہ بھئی تم بھی کافر، تم بھی کافر، کیوں ان کو کافر کہہ رہے ہو؟ آپ کے متعلق جو تھے وہ اکٹھے ہوئے اور متفقہ طور پر......

مرزا ناصر احمد: اس کا...... یہ سوال مجھ سے جو کر رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ

میں کوئی وجہ سوچوں اپنے دماغ سے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں۔میں نے آپ سے پوچھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں،ہاں! تب ہی تو میں جواب دے سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی **Distinction** کر رہے ہیں وہ؟ کہ آپس میں تو ایک دوسرے کو کافر کہہ دیا۔مگر اکٹھے ہو کے صرف آپ کو انہوں نے غیر مسلم قرار دیا۔

مرزا ناصر احمد: اس کی وجہ موجود ہے۔میں حوالہ نکالتا ہوں۔ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے...... یہ حوالہ ان کا ہے......انہوں نے لکھا ہے:''پاکستان کی ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مجھ سے حال ہی میں بیان کیا کہ ایک ملائے اعظم اور عالم مقتدر سے، جو کچھ عرصہ ہوا بہت تذبذب اور سوچ بچار کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ہیں۔میں نے ایک اسلامی فرقے کے متعلق دریافت کیا۔انہوں نے فتویٰ دیا کہ ان میں جو غالی ہیں وہ واجب القتل ہیں اور جو غالی نہیں وہ واجب التعزیر ہیں۔ایک اور فرقے کی نسبت پوچھا جس میں کروڑ پتی تاجر بہت ہیں۔فرمایا کہ وہ سب واجب القتل ہیں۔یہی عالم ان تینتیس بتیس[285] علماء میں پیش پیش اور کرتا دھرتا تھے جنہوں نے اپنے اسلامی مجوزہ دستور میں یہ لازمی قرار دیا کہ ہر اسلامی فرقے کو تسلیم کر لیا جائے۔سوائے ایک کے جس کو اسلام سے خارج سمجھا جائے۔ہیں تو وہ بھی واجب القتل (یعنی دوسرے فرقے) مگر اس وقت علی الاعلان کہنے کی بات نہیں،موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا۔انہی میں سے ایک دوسرے سربراہ عالم دین نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے۔(یہ آپ پڑھ لیں تو یہ فقرہ سننے والا ہے:''کہ ابھی تو ہم نے جہاد فی سبیل اللہ ایک فرقے کے خلاف شروع کیا ہے۔'')اس میں کامیابی کے بعد انشاءاللہ دوسروں کی بھی خبر لی جائے گی۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو مرزا صاحب **Individual Opinion** دی آپ نے ایک عالم صاحب کی، ***Or so- called*** (نام نہاد) عالم۔

مرزا ناصر احمد: یہ **Individual opinion** ایک ایسے معاملے کے متعلق ہے،جس میں ***Collective opinion possible*** ہی نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،آپ یہ دیکھیں......

مرزا ناصر احمد: ......کیونکہ معاملہ یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرے کو لینا ہے تو سارے مل کے یہ فتویٰ کیسے دے سکتے تھے کہ پہلے میری باری، پھر تمہاری باری، پھر تمہاری باری؟......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! دستوری......

مرزا ناصر احمد: ......یہ معاملہ اس قسم کا ہے۔ یہ موضوع ایسا ہے جس میں ایک ہی کی **Opinion** دی جاسکتی ہے اور دو کی **Opinion** آ گئی اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایسی **Collective Opinion** کہ سارے علماء......

[286] مرزا ناصر احمد: ایسی **Collective Opinion** یہ ہوسکتی ہے کہ پہلے شیعوں کو...... آپ ہی شیعہ عالم، دیوبندی عالم، وہابی عالم، اہل حدیث عالم، بریلوی عالم اکٹھے ہو کے سر جوڑیں اور کہیں کہ پہلے وہابیوں کو قتل کریں گے ہم، اور پھر ہم اہل حدیث کو ماریں گے اور پھر ہم اہل قران کے پیچھے پڑیں گے۔ پھر ہم دیوبندیوں کی خبر لیں گے۔ یہ **Collectively** ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ **Hara- Kiri** (خودکشی) ہو گئی ناں جی! اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو مار رہے ہیں وہ؟

مرزا ناصر احمد: میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مضمون ہی اس قسم کا ہے جس میں صرف **Individual Opinion** ہی دی جاسکتی ہے۔ **Collective Impossible** ہے **Unthinkable**۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ۱۹۵۱ء میں جو سفارشات دی تھی، دستوری سفارشات مل کے سب طبقوں نے، انہوں نے یہی کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو مسلمان سمجھیں گے۔ **Except Ahmadis**......

مرزا ناصر احمد: اسی کے متعلق یہ ہے کہ ابھی تو ایک کی باری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... **Except Ahmadis** ان سب کا ایک ہی **View** ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق یہ ہے کہ ایک سے پوچھا تو اس نے کہا ٹھیک ہے، ہم سارے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہم ایک فریق کی بات کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! **Collectively** تو وہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ **Hara- Kiri** (خودکشی) جیسا کہ آپ نے کہا ہے، وہ بن جائے گا اور ویسے سارے شامل بھی نہیں تھے۔ [287] شیعہ حضرات نے اعلان کر دیا تھا کہ ہم اس میں نہیں شامل۔ یہ ویسے جو ہے **Collective**

فتویٰ، شیعہ حضرات کے متعلق دے چکے علماء مل کے اور یہ (ہفت روزہ ''ترجمان الاسلام'' لاہور ۳۱/مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۵) میں آ گیا ہے۔ اگر کہیں تو یہ بھی سنا دیتے ہیں۔ مطالبہ اجتماعی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ کے اس (محضرنامہ) میں آ چکا ہے۔ پہلے پڑھ چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس میں آ چکا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی مرزا غلام احمد نے ''آئینہ صداقت'' میں...... یہ ان کی تصنیف ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں جی! یہ ان کی تصنیف نہیں جی۔ ''آئینہ صداقت'' حضرت مرزا غلام احمد کی تو نہیں، بانی سلسلہ کی نہیں۔ کوئی تصنیف نہیں۔ آئینہ صداقت۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پھر مرزا، ان کی ہوگی۔ بشیرالدین صاحب کی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہوگی تو آپ بتائیں ناں، کس کی؟ کون مصنف ہے[1]؟

جناب یحییٰ بختیار: ''آئینہ صداقت'' صفحہ ۳۵۔ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو کسی نے آپ کو غلط کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں Quote کیا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد کو۔ تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں وہ: ''کیا یہ درست ہے......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے ناں!

[288] جناب یحییٰ بختیار: ''......مرزا غلام احمد نے مندرجہ ذیل تحریرات کے ذریعے تمام مسلمانوں کی تکفیر اور ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے......''

Somebody asked this question.

---

[1] کیا تجاہل عارفانہ ہے؟ یا سوالات کی گرفت سے اتنے خوف زدہ ہوئے کہ اپنے باپ مرزا بشیر محمود کی کتاب کو بھول گئے۔ مرزا ناصر صاحب جناب آئینہ صداقت آپ کے ابو مرزا بشیر کی کتاب ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ لیکن جان کر دجل کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ابوّ سے ہی منکر ہو جاؤ۔ شاباش! گھبرایا نہیں کرتے۔ جواب دیں صاحب!

اس میں ہے جی: ’’کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں[۱]......‘‘

مرزا ناصر احمد: اہل اسلام بھی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج بھی ہیں، وہ تو پہلے صاف ہوگیا مسئلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ ***Paradoxical*** جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ***Paradoxical*** نہیں۔ یہ ہم نے دو اصطلاحیں لیں......ملت اسلامیہ اور دائرہ اسلام......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں یہ پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے باوجود ملت اسلامیہ میں رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ کہتے ہیں: ’’کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘ تو تمام اہل اسلام میں احمدی شمار ہیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو فرقہ بول رہا ہو وہ اپنے آپ کو شامل نہیں کیا کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا!

مرزا ناصر احمد: یہ تو اگر کوئی...... مثلاً ہمارے جس وقت بول رہے تھے محمد بن عبدالوہابؒ کہ تہتر (۷۳) فرقے، سوائے ایک کے، سارے فی النار ہیں تو اپنے آپ کو انہوں نے مستثنیٰ کیا تھا۔ یعنی یہ تو ہمارا روزمرہ کا طریق ہے۔

[289] **جناب یحییٰ بختیار:** یعنی سوائے احمدیوں کے سارے اہل اسلام کافر ہیں۔ اس کیٹگری کے جو ملت سے باہر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت سے باہر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

۱؎ مرزا ناصر احمد کے والد مرزا بشیرالدین محمود جو مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا نام نہاد چیف گرو تھا۔ اس کی کتاب آئینہ صداقت ص۳۵، مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے چھپ کر ۲۶؍دسمبر ۱۹۲۱ء کو قادیان سے تقسیم ہوئی۔ عبارت یہ ہے: ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: سارے کے سارے اہل اسلام؟

مرزا ناصر احمد: یہ اصل میں بات یہ ہے، میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے۔ دہراتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! آپ Verify نہ کریں......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی حوالہ، جو یہاں پڑھ کے مجھے سنایا جائے۔ اس کی نہ میں تصدیق کر سکتا ہوں، نہ تردید کر سکتا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے پہلے فرمایا۔ میں نے پھر آپ کو ''انوار صداقت'' سے پڑھ کے سنایا۔ پھر آپ نے تصدیق کی اس کی......

مرزا ناصر احمد: نہ، میں نے کسی کی تصدیق نہیں کی۔ میں نے جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر آپ کو پھر دے دیتا ہوں۔ میرا تو یہ Impression تھا کہ جب آپ کو پورا علم تھا......

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ کو پورا علم تھا۔ آپ نے کہا کہ آپ سے یہ سوال منیر انکوائری کے وقت بھی پوچھا گیا۔ ہم نے یہ جواب دیا۔ تو

You did not deny it. But if you take it that way that I have to put it to you pointedly every time, then I will do that.

(آپ نے اس بات سے انکار نہیں کیا۔ لیکن اگر چاہتے ہیں کہ میں ہر بار خصوصیت سے تصدیق اور تردید کراتا رہوں تو میں ایسا بھی کروں گا۔ حلفی شہادت)

[290] مرزا ناصر احمد: جو تو......

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ......نہیں جی! یہ تو چونکہ ریکارڈ ہے، Evidence کی بات ہے۔ *You are giving evidence on oath.*

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ......

جناب یحییٰ بختیار: اگر ''انوار صداقت'' کے Page 93 پر مرزا بشیر الدین کا Statement ہے، ہی نہیں، ''انوار خلافت''......

---

[1] اوہو! اپنے مرزا بشیر محمود سے غصہ ہو گئے۔ اپنے ابو کی کتاب کی نہ تائید نہ تردید۔ اتنی جلدی چھکے چھوٹ گئے صاحب! حوالہ سے مبہوت ہو گئے۔ فبھت الذی کفر ہو گئے کیا؟

مرزا ناصر احمد: 93 کو تو تسلیم کرلیا۔[1]
جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں، میں یہی کہہ رہا تھا۔ آپ نے کہا کہ میں تو......
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کو تسلیم کرلیا۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں! *Thank you.*
مرزا ناصر احمد: اور جواب بھی دے دیا۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو میں یہی سمجھا ہوں کہ جب آپ نے جواب دے دیا تو آپ......!
مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ......تو آپ کہہ سکتے تھے کہ بھئی......
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس کو تسلیم کیا۔ اس کو تسلیم کیا۔
جناب یحییٰ بختیار: تو یہ **Statement** ہے جی کہ: ''تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)
آپ نوٹ کرلیجئے، پھر بعد میں دیکھ لیجئے۔

(مرزا ناصر کی الٹی منطق)

مرزا ناصر احمد: ہاں! نہیں، اس کو میں اس طرح بھی پڑھ سکتا ہوں۔
''کہ تمام وہ لوگ جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اہل اسلام میں شامل ہیں۔''[291] یہی فقرہ اس کو الٹ کے پڑھیں تو یہ بنتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس میں یہ ہوگیا کہ آپ اہل اسلام میں احمدیوں کو نہیں شامل کرتے؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں جب کہ وہ اپنے آپ کو نہیں اس میں شمار کرتے......
مرزا ناصر احمد: جب اس فرقے کا اعلان ہو۔

---

[1] خیر سے......گھر کو لوٹ کے آئے......چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! جب،...... کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔اس کا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہر فرقہ یہ اعلان کرتا ہے۔ ہماری ان اصطلاحوں کے لحاظ سے ہر فرقے کا یہ اعلان ہے کہ ہم ملت اسلامیہ میں بھی ہیں اور دائرہ اسلام میں بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، تو اس واسطے یہ **Understood** ہے بات۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر جب یہاں یہ مرزا صاحب نے کہا کہ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میں نے آپ سے پوچھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔وہ تو **Understood** ہے

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ تمام دائرہ اسلام میں احمدی شامل ہیں؟ آپ نے کہا جو خود کہتا ہے وہ اپنے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں! محمد بن عبدالوہابؒ کی میں نے مثال دی۔

[292] جناب یحییٰ بختیار: اس کا **Conclusion** یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو دائرہ اسلام میں شامل نہیں سمجھتے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......یا اسے خارج نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی ڈبل (**Double**) سمجھتے ہیں۔ملت اسلامیہ میں بھی سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ دو جگہ استعمال ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ملت اسلامیہ میں بھی سمجھتے ہیں اور دائرہ اسلام میں بھی......

جناب یحییٰ بختیار: اور یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......اور ہر فرقہ یہی سمجھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں آپ اپنے کو اہل اسلام میں شامل کرتے ہیں۔مگر خارج والوں میں نہیں آتے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہوا۔

پھر مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ: ''غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔''

In all religious matters.

مرزا ناصر احمد: Now جو مختلف فرقے دینی امور سمجھتے ہیں......

(فتاویٰ احمدیہ یعنی نہج المصلیٰ غیر معتبر)

جناب یحییٰ بختیار: کہا گیا ہے۔ ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳۸۲، حاشیہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ نمبر ۲۷۔ وہ تو اوپر کا ہے۔ میرا خیال ہے دوسرے کا ہے۔ یہی ہے۔ ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳

[293] مرزا ناصر احمد: یہ کس کا حوالہ ہے؟ کس کتاب کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ''نہج المصلیٰ'' صفحہ نمبر ۳۸۲۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس کی لکھی ہوئی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں سوال کرنے والے کہ یہ مرزا صاحب، مرزا غلام احمد نے یہ کہا، اور انہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں! یہ کتاب جو ہے یہ اتھارٹی نہیں ہے ہمارے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نہج المصلیٰ''؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! جو بھی ہے۔ یہ کسی اتھارٹی کی لکھی ہوئی نہیں ہے ہماری جماعت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت......

مرزا ناصر احمد: ہاں! کسی بزرگ کی نہیں لکھی ہوئی[1]۔

---

[1] نہج المصلیٰ کا دوسرا نام مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ہے۔ اس کی جلد اوّل ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی دوسری جلد پر تاریخ اشاعت درج نہیں۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی تیسری جلد پر ۱۳۲۵ھ درج ہے۔ اس کے ٹائٹل پر مؤلف کتاب جو خود کو مرزا کا صحابی کہتا ہے، نورالدین، اور بشیرالدین کا خاکپاء بنتا ہے۔ کتاب کے ٹائٹل پر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ الہام درج کیا ہے۔ ''۲/اکتوبر ۱۹۰۶ء میں نے خواب دیکھا کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نہج المصلیٰ ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۷۶، طبع سوم) مؤلف نے نہج المصلیٰ کو مرزا قادیانی کی کتاب قرار دیا۔ اس میں اکثر مسائل مرزا کے بیان کردہ قادیانی جرائد سے جمع کر کے کتاب میں شامل کئے۔ اس کا دوسرا نام مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ہے۔ اس کے متعلق مرزا ناصر کہتا ہے کہ اتھارٹی نہیں۔ قادیانی، مرزا ناصر کی اداؤں پر غور کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی، آپ ***Accept*** نہیں کرتے۔ آپ کے کسی ***Opponent*** نے لکھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں! ہوسکتا ہے کوئی احمدی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: احمدی ہو، ***But not authoritative?***

مرزا ناصر احمد: ہاں! اتھارٹی نہیں ہے......

Mr. Yahya Bakhtiar: It is not an authoritative pronouncement?

مرزا ناصر احمد: ......کیونکہ بہت سارے اپنے ذاتی مسئلے بیچ میں لکھ جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ***Authoritative*** نہیں ہے۔

[294] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب!...... ***I accept your authoritative.***

مرزا ناصر احمد: یہ ***Authoritative*** نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ جو انہوں نے ***Quote*** کیا ہے مرزا صاحب کو یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ جب تک چیک نہ کرلیں نہیں کہہ سکتے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ***You cannot verify it?***

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب چیئرمین: کتاب ہے ہمارے پاس؟ ***The book may be shown the witness.***

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر جی ایک ہے کہ:

''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ اسی کتاب کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہ دوسری کتاب ہے۔ مجھے تو......حاشیہ میں لکھا ہے۔

''تحفہ گولڑویہ'' ص۲۷، خزائن ج۱۷ ص۶۴۔

۱؎ یا چکر بازی تیرا آسراء۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کر کے تو جواب دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ کی اپنی جماعت کی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! لیکن حوالہ چیک کرنا پڑے گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! حوالہ چیک کر لیں۔ اگر یہ درست ہے تو: ’’تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یعنی حوالہ جو ہے وہ چیک کرنے والا ہے۔ جو مضمون ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں نے یہ اس میں بھی لکھا ہے کہ اس قسم کے عقائد کا اظہار ان کی مسلمہ کتب کے اندر ہے جن کو ہم Subscribe نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ہمیں ان سے علیحدہ...... مثلاً قبروں پر سجدہ کرنا، مثلاً پیر کو اپنے سامنے حاضر ناظر جاننا، مثلاً......

[295] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ’’بہ کلی[2] ترک کرنا‘‘ جو ہوتا ہے اس کا مطلب آپ کیا لیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اس کا مطلب یہ لیں گے کہ جو ان کے کلی عقائد ہیں۔ ’کلی‘ ان کے اندر ایسی چیزیں ملی ہوئی ہیں کہ کلی طور پر ان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ’’جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔‘‘ مطلب ہے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ صرف دعویٰ کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو پھر وہی آ گئی۔ وہ تو بیس دفعہ حل ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! یہاں جو ہے ناں، چونکہ الفاظ ایسے آ گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ وہی ہے۔ وہ تو ایک بیان مستقل میں دے چکا ہوں کہ ملت اسلامیہ کے فرد ہیں اور اس حد تک وہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس میں بھی یہ بڑا...... یعنی یہ جو ہے ناں......

---

[1] مرزا غلام قادیانی کا اپنا حوالہ ہے۔ مرزا ناصر احمد اسے بھی اپنی چیک پوسٹ سے گذارنے کے چکر میں ہیں۔ اب موجودہ خزائن کے کمپیوٹر ایڈیشن میں ’’بکلی ترک کرنا پڑے گا‘‘ کی کو ’’بلکہ ترک کرنا پڑے گا‘‘ کر دیا ہے۔

[2] اس ’’بکلی ترک کرنا‘‘ کو ’’بلکہ ترک کرنا‘‘ کر دیا ہے۔ خزائن ج۷ اص۶۴، جدید کمپیوٹر ایڈیشن۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔'' *You count them outside....?*

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، دعویٰ اسلام کرتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس واسطے وہ مسلمان کی تعریف میں آجائیں گے ملت کی۔ ہر وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں اسلام پر ایمان لایا اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لایا وہ ملت اسلامیہ میں شامل ہوگیا۔ لیکن اس کے ساتھ بہت سارے وہ جو ایسے عقائد ہیں جن کو میں نے پڑھ کے بھی سنایا۔ ان کو نہ ہی دہراؤں تو زیادہ اچھا ہے۔ تکلیف ہوتی ہے۔

We cannot subcribe to those ideas.

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but, Sir, if you say that you have to give them up altogether, if you give them up altogether....*** بہ کلی ترک کرنا۔

[296] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے بتایا ''بہ کلی ترک کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ بہ کلی تسلیم نہیں کر سکتے ان کو[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی تسلیم نہ کرنا ایک اور بات ہے۔ یعنی

You have nothing to do with them, you have no relation with them, you have no connection with them....

(آپ کا ان سے کوئی مطلب نہیں۔ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''بکلی تسلیم نہیں......'' ان عقائد کو **Subscribe** نہیں کر سکتے۔ یہ عقائد کی بات ہے۔ کلی طور پر، بحیثیت مجموعی ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ باقی یہ ہے کہ ان میں سے جو توحید کا اعلان کرتے ہیں، یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم تردید کر دیں گے توحید کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک جگہ یہ کہا گیا ہے کہ:

---

[1] ''بکلی ترک کرنا پڑے گا'' کا معنی ومطلب کہ ان کو ''بکلی تسلیم نہیں کر سکتے۔'' قادیانی! توجہ فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر کوئی بددیانتی ہوسکتی ہے؟ جس کے مرتکب مرزا ناصر صاحب ہو رہے ہیں۔

’’کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنحضرت ﷺ سے انکار دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’حقیقت الوحی‘‘ صفحہ ۱۷۹، خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۵۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک دفعہ پھر پڑھ دیں۔ میں نے پوری طرح کیچ نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ کہا ہے کہ: ’’کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنحضرت ﷺ سے انکار اور دوسرے مسیح موعود سے انکار۔ دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

[297] **جناب یحییٰ بختیار:** تو یہاں انہوں نے کہا ہے: ’’حقیقت الوحی‘‘ صفحہ ۱۸۵۔

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ...... جو اصل بنیادی لفظ تھے وہ چھوڑ گئے۔ اس واسطے میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں لکھے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ***Verify*** کرالیں گے ***Because***...... کیا کہا ہے۔ تو اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ...... مگر یہ کہ میری ***Information*** کے لئے انہوں نے ***Mention*** کیا ہوا ہے کہ ’’حقیقت الوحی‘‘ تو میں نے آپ کو کہا کہ یہ ***Mention*** کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو میں پڑھ دوں کیا کہا گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! پڑھ دیجئے۔ پوزیشن ***Clarify*** کرنی ہے۔ خواہ یہ پڑھیں یا وہ پڑھیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ لکھا ہے: ’’کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ

مثلاً (یہ مثال دی ہے) وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا (اور اگلا فقرہ جو، یہاں چھٹا ہوا ہے وہ اصل تھی چیز اس میں) اور اس کو (مسیح موعود کو) باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔''

[298] یہ تو میں نے آپ کو پہلے صبح بتایا تھا کہ ایک شخص...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے والے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جو کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ سچے ہیں اور خدا کی طرف سے آئے ہیں، لیکن میں باغی ہونے کی حیثیت سے باوجود اس بات کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ آپ نے صبح......

مرزا ناصر احمد: نہیں...... دوسرے وہ جو...... یہاں ''حقیقت الوحی'' میں وہ پہلی کیٹگری، اتمام حجت کے بعد وہ انکار کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو ایک دفعہ کہے کہ آپ نبی ہیں اور......

(اتمام حجت کی تعریف میں دجّالانہ تحریف)

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں! ''اتمام حجت'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یہ بات سمجھ گیا ہوں کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ انکار کرتا ہے اور باغیانہ ترین راہوں کو اختیار کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اتمام حجت کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، باوجود اتمام حجت کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جھوٹا جانتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! باوجود اتمام حجت کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایسا شخص بھی کوئی ہے جو کہے کہ مرزا غلام احمد (قادیانی) سچے نبی ہیں اور میں نہیں مانتا مسلمان انہیں؟

مرزا ناصر احمد: میں نے بہتوں سے سنا یہ کہتے ہوئے کہ اگر اللہ آ کے ہمیں کہے گا تب بھی نہیں مانیں گے۔

[299] جناب یحییٰ بختیار: وہ اس بناء پر کہہ رہے ہیں ناں جب کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے...... ان کی **Interpretation** کے مطابق...... کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت، اس لئے وہ کہہ رہے ہیں اور اللہ میاں کا اور جو ہے اس کے بعد کوئی نہیں......

مرزا ناصر احمد: اور.....نہیں،نہیں۔وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اللہ خود آ کر قرآن مجید کی **Interpretation** کرے تو ہم یہ کہیں گے کہ ہماری **Interpretation** صحیح ہے اور اے خدا! تیری **Interpretation** صحیح نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ان کے مطابق اللہ میاں آ ہی نہیں سکتا اور پھر **Inerpretation** نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں،میرا مطلب یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ان کی **Understanding** یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: مطلب یہ ہے کہ اتمام حجت کے بعد اور آ گے اس کی وضاحت کی ہے۔آپ نے اسی کتاب میں آپ نے فرمایا:''اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔''

Mr. Chairman: ***That will do for the present, Yes.***

So the Delegation is permitted to leave, to report back at 6:00.

The honourable members may keep sitting.

(جناب چیئرمین: وفد جاسکتا ہے شام چھ بجے جمع ہوں گے۔معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

[300]*ARRANGEMENTS FOR PRODUCTION OF BOOKS AND REFERENCES*

جناب چیئرمین: میں ایک چیز آنرایبل ممبرز کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن ممبر صاحبان نے سولات دیئے ہیں، ساتھ حوالہ جات کا حوالہ دیا ہے۔تمام کتابیں ہم اس طرف لگوادیں گے۔آپ اہتمام سے کتابیں ادھر لگائیں۔آپ کراس کرتے ہیں اٹارنی جنرل اور **Witness** کے درمیان۔ایک سیکنڈ جی! ***For your convenience*** اور یہ ساتھ

والی جو **Row** ہے یہ ان لوگوں کے لئے مخصوص کریں۔ جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں۔ ان کو باقاعدہ فلیگ کریں۔ اگر **Witness** کسی چیز سے انکار کرے تو فوراً کتاب ان کے سامنے پیش کی جا سکے۔ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے کہ ایک حوالہ کو تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگتا ہے۔ میں کل کا بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ میز جو ہے اس پر کتابیں یہاں رکھیں۔ یہاں ہم چار پانچ کرسیاں لگا دیتے ہیں تاکہ جن ممبر صاحبان نے اپنے حوالہ جات تلاش کرنے ہیں ان کرسیوں پر بیٹھ کر کر سکیں اور ادھر بھی۔ اب صرف وہ حضرات جنہوں نے حوالہ جات دیئے ہیں وہ ادھر آ کے بیٹھیں۔ **Books** جو ہیں وہ ریڈی ہونی چاہئیں تاکہ اٹارنی جنرل کو **Difficulty** نہ ہو اور ٹائم **Waste** نہ ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سر! اجازت ہو تو ایک بات عرض کر دوں؟

مولوی مفتی محمود: جناب والا! ان کا یہ ہے کہ جلدیں مختلف ہوتی ہیں۔ ہم صفحہ اور لکھتے ہیں اور کتاب ہمارے پاس دوسری قسم کی آ جاتی ہے۔ ہمارے پاس تین حوالے تھے، اب وہ ٹٹول رہے ہیں......

جناب چیئرمین: اب ٹائم ہے آپ حوالہ جات شروع ہو گئے ہیں۔ اچھا! میں......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نہیں، وہ اصل میں......

جناب چیئرمین: اب حوالہ جات شروع ہو چکے ہیں۔

[301]مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں!

جناب چیئرمین: اب وہ جنرل جو تھی......ایک سیکنڈ۔ مجھے ختم کر لینے دیں۔ ایک سیکنڈ۔ مجھے بات تو کر لینے دیں۔ مجھے بات تو کر لینے دیں ناں! سر! تو ایک جنرل جو تھا ایگزامینیشن، وہ ختم ہو چکا ہے تقریباً وہ چلتا رہے گا لیکن زیادہ بات اب حوالہ جات کی شروع ہو چکی ہے اور دو تین حوالہ جات نہیں مل سکے۔ اس واسطے جب شام کی **Sitting** ہو گی تو ادھر چار پانچ کرسیاں اور لگ جائیں گی۔ تمام حضرات اپنے اپنے جتنے بھی حوالہ جات ہیں وہ فلیگ کر کے، اگر دو تین ایڈیشن ہیں تو جس ایڈیشن کا انہوں نے حوالہ دیا ہو وہ دیں تاکہ فوراً اٹارنی جنرل صاحب جو ہیں گواہ کو یہ کہیں کہ یہ آپ کی کتاب ہے۔ **And mmbers will not come.** اسمبلی کے سٹاف کا آدمی ہو گا جو کہ کتاب ان کو پیش کرے گا۔

جی! مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں عرض کروں کہ ہم حوالہ اس وقت تیار رکھیں جب ہم کو اٹارنی جنرل صاحب کی طرف سے علم ہو کہ اب وہ کون سے سوالات کریں گے۔ ایک تو یہ چیز ہے۔ دوسرے میں مفتی صاحب کے بارے میں کہتا ہوں کہ اگر تین مطبوعوں میں کتابیں چھپی ہیں تو ان کے پاس وہ کتاب ہونی چاہئے جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں۔ ان کے پاس اسی مطبع کی کتاب ہو اور وہ نکال کر پڑھ دیں۔ وہ انکار نہیں کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا شاہ احمد نورانی!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں! مولانا صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ صورتحال مفتی صاحب نے جو کہی ہے وہ صحیح ہے۔ اصل میں ہم لوگوں کے پاس جو کتاب تھی مثلاً ''حقیقت الوحی'' انہوں نے اس کا انکار کیا کہ نہیں ہے......

[302]**جناب چیئرمین:** اس کا......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ اسی وقت وہ کتاب ان کو پیش کر دی گئی۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کا حل میں بتاتا ہوں۔ مثلاً مولانا! آپ کے پاس پہلا ایڈیشن ہے یا دوسرا ایڈیشن ہے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی ہاں!

جناب چیئرمین: ......تو آپ کہیں ۱۹۰۵ء کا مطبوعہ، تیسرا ایڈیشن صفحہ فلاں۔ اس حوالہ کو اسی وقت پیش کر دیں نان جی!

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ ان کو کہا گیا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بعد میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حوالہ دے دیا گیا۔

جناب چیئرمین: اگر اصل کتاب ہے تو پھر تو ضرورت ہی نہیں، چاہے کون سا ایڈیشن ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کتاب کا ***Difference*** وہ پرنٹ کا ہے۔

جناب چیئرمین: مختلف پرنٹ ہو لیکن گواہ انکار نہیں کر سکے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: مناظرے کی...... جناب! میں عرض کروں اصول مناظرت ایک یہ ہے کہ جب تک فریقین کو ایک چیز مسلّم نہ ہو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

جب ہم مرزا کو مسیح موعود نہیں مانتے تو یہ کہتے ہیں کہ اتمام حجت کے بعد وہ کافر ہوگا تو ہم تو پہلے اس کو مسیح موعود نہیں مانتے۔ ہم تو...... اتمام حجت ہم پر نہیں ہے۔ یہی تو مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ جو متنازعہ فیہ مسئلہ ہو وہ فریقین کے لئے حجت نہیں ہوسکتا۔ جس چیز کو فریقین مانتے ہوں وہ دلیل ہوسکتی ہے۔

جناب چیئرمین: [303] یہ تو بحث کی بات ہے ناں! یہاں ضابطے کی بات ہو رہی ہے۔

The house is adjourned to meet again at 6:00 pm. Thank you very much.

[The Special Committee adjourned for Lunch Break to re-assenble at 6:00 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Lunch Break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

Mr. Chairman: Mian Attaullah must sit with the حوالہ جات *That would be better for Mian Attaullah and for others also.*

(Interruption)

جناب چیئرمین: ان کو لے آئیں۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney- General.

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Yahya Bakihtiar: *Mirza Sahib, you were explaining when I asked this question:*

کیا یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی کسی تحریر میں یہ لکھا ہے کہ:
''کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنحضور ﷺ سے انکار اور دوسرے مسیح موعود سے انکار اور دونوں کا نتیجہ اور ماحصل ایک ہے۔''

[304] ***And then after that 'Haqeequt-ul-Wahi' was quoted and you observed, you know that after a person has been told*** اتمام حجت ***that I am not clear how you interpreted it, but as far as I could follow- even if a man is convinced that there is a Prophet, and he denies his prophethood and his being a Nabi, then he becomes a Kafir?***

(جب میں نے اپ سے سوال کیا جو آپ سمجھا رہے تھے اور پھر حقیقت الوحی کے اقتباسات پڑھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو اتمام حجت سے آگاہ کر دیا جائے اور اگر نبی موجود ہے کوئی شخص اس کی نبوت سے انکار کرے تو پھر کافر ہو جاتا ہے)

مرزا ناصر احمد: اس کی یہ عبارت جو ہے یہ آگے چلتی ہے اور خود اپنے آپ کو واضح کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''دوسرے یہ کفر مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے......''

یعنی وہ سمجھتا ہے کہ اللہ نے اور رسول نے تو تاکید کی ہے کہ مانا جائے، اس کے باوجود انکار کرتا ہے۔'' ......اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔''

اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes, Sir, I will come to that part. I only wanted the meaning of*** اتمام حجت***?***

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''اتمام حجت'' کا یہ معنی ہے کہ اس پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ مدعی اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''واضح ہو گیا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ***Explain*** کر دیا گیا۔ ان کو پوری طرح ***Explain*** کر دیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ وجاھدوا بھا واستیقنت انفسھم
[305] قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں دنیا میں جو صداقت کا انکار کرتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کے دل اس یقین سے پر ہوتے ہیں کہ یہ سچا ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* No, that.... what I wanted to know is**

کہ ''اتمام حجت'' کا یہ مطلب ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جانتا ہو کہ یہ سچ کہہ رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں! واستیقنت انفسھم......پھر بھی انکار کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر اگر ایک مسلمان، اس کو یہ آپ یقین دلانے کی کوشش کریں، ہر بحث سے، پوری بحث کے بعد، حجت کے بعد، ***Argument*** کے بعد ***Reasoning*** کے بعد، کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے، اور وہ ***Convince*** نہیں ہوتا۔ ***Honestly Convince*** نہیں ہوتا......

مرزا ناصر احمد: ***Convince*** نہیں ہوتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں یہ یقین نہیں ہے کہ یہ سچا نبی تھا۔ اس کو بھی آپ کافر کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اس کو وہ دوسری قسم کا کافر۔ وہ تو واضح ہو گیا ہے ناں!

جناب یحییٰ بختیار: دوسری قسم کا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت اسلامیہ کے لحاظ سے وہ کافر نہیں، مسلمان کہلائے گا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ نے......

[306] مرزا ناصر احمد: ......ملت اسلامیہ کا فرد سمجھا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت کے باوجود؟ آپ نے......

[307] مرزا ناصر احمد: اگر وہ ***Convince*** نہیں، اگر تو اس کو پتہ لگ گیا۔ وستیقنت انفسھم تو وہ پھر ملت مسلمہ سے نکل گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جب، اگر پتہ لگ گیا......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر نہیں پتہ لگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی! دو **Reasons** ہیں، ایک آدمی کو پتہ لگ جائے **Honestly** اور پھر بھی کہے کہ نہیں، نبی نہیں، وہ تو بڑی **Rare** چیز ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! وہ تو **Exceptional** بات ہوتی ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کو یقین بھی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......جانتا بھی ہے اور وہ انکار کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تو **Rare** ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہی ملت اسلامیہ سے نکلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی جتنے مسلمان ہیں، جن کو آپ نے یہ اچھی طرح سمجھایا......

مرزا ناصر احمد: ......نہیں سمجھ سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ نہیں سمجھ سکے یا آپ نہیں سمجھا سکے یا ان کو یقین نہیں آیا......

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے، ہم نہیں سمجھا سکے یا......

جناب یحییٰ بختیار: ......بہرحال وہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹا نبی ہے، سچا نبی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......تو وہ ملت اسلامیہ سے نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

[307] جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملت میں رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! ملت میں رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! یہ آپ کے اور باقی مسلمانوں کے درمیان اختلافات جو ہیں، وہ اس بات پر ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ **Main** جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! **Main** یہ ہے ہمارے نزدیک کہ بہت ساری غلط عقائد ہمارے نزدیک۔ ان کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔ جن کی مثالیں محضر نامہ میں سب نے دی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ سب باتیں آپ کی طبیعت کے مطابق، آپ کے عقائد کے مطابق ہوں اور وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ یہ **Extreme** مثالیں لے آتے ہیں۔ میرے ذہن میں نہیں بات واضح ہوتی۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر میں دوسری مثال دیتا ہوں کہ آپ کے اور ان کے کلمہ میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نماز میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی فرق نہیں، سوائے اس فرق کے......ان، جب آپ کہتے ہیں ناں تو مختلف فرقے ہیں۔ مثلاً یہ پہلا ہی فرق ہے کہ کوئی ہاتھ چھوڑ کے پڑھتا ہے، کوئی باندھ کے پڑھتا ہے، کوئی آمین بالجہر کہتا ہے، کوئی نہیں کہتا بالجہر، تو یہ تو نماز میں جو فرق ہیں، مثلاً شیعہ حضرات ہیں، ان کے تھوڑے سے فرق ہیں۔

[308] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، وہ تو خیر **Formality** کی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو **Understood** ہے۔ باقی وہی پانچ وقت کی فرض نماز......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی کلمہ ہوتا ہے، وہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! خطبہ ہے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا۔ اس سے ایک **Quotation** ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف سطحی اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا ہے کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج۱۹ ش۱۳، مورخہ ۳۰؍جولائی ۱۹۳۱ء)

مرزا ناصر احمد: جی! اس کے دو جواب ہیں اور یہ پہلے منیر انکوائری کمیٹی میں یہ سوال پیش ہوا اور اس کا جواب دیا گیا۔ ایک یہ ہے کہ جس وقت یہ خطبے دیئے جاتے تھے اور چھپتے تھے۔ اس وقت ایسا کوئی انتظام نہیں تھا کہ صحیح الفاظ جو ہیں وہ محفوظ کئے جاسکیں تو ڈائری نویس نے بعض الفاظ دیئے ہیں۔ جن میں بعض غلطیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ دوسرے یہ تو ویسے لفظی جواب ہے۔ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ اور وہابی دوسرے حضرات، ہمارے دوست جو ہیں، یا اہل حدیث جتنے فرقے ہیں۔ ان کا کلمہ اور ہے تو ہم لفظی معنی میں نہیں کہتے۔ یعنی یہ نہیں کہ کلمہ کے الفاظ اور ہیں اس کے معنی میں کہتے ہیں کہ جو کلمہ کا مفہوم ہمارے دماغوں میں ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ان کے دماغوں میں ہے۔ یہ مثلاً میں نے محضر نامے میں، جو اسلام کا تصور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں،

ہمارے [309] نزدیک ہمیں دیا ہے۔ انسان کو۔ اس پر جو بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھا کہ اللہ جو ہے یہ ہے اس کے میں نے حوالے دیئے تھے۔ اگر آپ اس کے مقابلہ میں...... اگر مجھے اجازت دیں تو میں حوالہ دیئے بغیر کہہ دوں، کہ وہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! اپنا حوالہ نہیں، جب میں اس کے مقابلے میں کسی دوسرے کسی فرقے کا حوالہ دوں تو فرقے کا نام نہ لوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ٹھیک ہے۔

(کلمہ کے معنی میں مسلمانوں سے ہمیں اختلاف ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں! اگر وہ خدا جو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ! بھی اس کے متعلق آتا ہے اور الحمدللہ بھی اس کے متعلق آتا ہے...... اس کا تصور یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے عیوب اور نقائص اور کمزوریوں سے پاک اور مبرا ہے، منزّہ ہے اور تمام تعریفیں جو ہیں وہ اسی کی ہیں اسی کو جاتی ہیں۔ تمام صفات حسنہ سے وہ متصف ہے اور ہر قسم کی برائی اور عیب سے وہ پاک ہے۔ یہ اس سے یہ ابتداء ہے، عنوان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تصور کا۔ جس وقت ہم اس کی کوئی عیب...... ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ کوئی عیب جو انسانی دماغ میں کبھی آسکتا ہے۔ آ تا رہا ہے یا آئندہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں وہ عیب نہیں پایا جاتا اور ہر قسم کی خوبی اور بڑائی جو ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات بنتی ہے۔ کسی اور مخلوق کی وہ ذات ہی نہیں بنتی۔ اب یہ تصور، میں نے بڑا مختصر کیا ہے۔ کیونکہ اچھے لمبے حوالے میں نے اپنے محضر نامے میں یہاں پیش کر دیئے ہیں۔ اس تصور کے مقابلہ میں اگر ہمیں کسی ایسی کتاب میں، جس کا تعلق کسی دوسرے فرقے کے ساتھ ہے۔ یہ لکھا ہوا ملے کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ! چوری کر سکتا ہے تو جب یہ ملے، ہم کہیں گے کہ ہمارا ''لا اله الا اللّٰه'' لفظ وہی ہیں۔ لیکن ہمارا ''لا اله الا اللّٰه'' مختلف ہے اور جس [310] وقت...... یہ ایک حصہ میں نے لیا ہے۔ ایک مثال دی ہے صرف۔ دوسرا حصہ ہے محمد رسول اللہ۔ کلمہ کے اس حصے میں بھی ہمارا معنوی اختلاف بنتا ہے۔ جو شان اور جو عظمت اور جو جلال ہمیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تعلیم کے لحاظ سے، زور دے کر نبی اکرم ﷺ کے جلال اور عظمت اور شان کا ہمیں علم ہوا ہے۔ جس وقت ہم مقابلہ کرتے ہیں دوسروں کے ساتھ تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اگر اس کے مقابلہ میں ہمیں کوئی ایسا فرقہ نظر آئے جو یہ کہے کہ محمد ﷺ کی شان کو حاصل

کرنے کے لئے چار دفعہ متعہ کر لیں کافی ہے تو ہم کہیں گے کہ ہمارا محمد رسول اللہ اور ہے اور اس فرقے کا اور ہے۔ تو یہ جو ہے کہ ''ہمارا کلمہ اور ہے۔'' معنوی لحاظ سے ہے، لفظی لحاظ سے نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ ہم *We cannot subscribe to those notions.* ورنہ لفظی لحاظ سے تو ایک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا *Interpretation* جو ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ہر......

مرزا ناصر احمد: ارکان کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ارکان کے متعلق مختلف ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! مختلف ہے اور باقی فرقوں کا بھی باہمی اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کچھ غلط فہمی سی شاید ہے کہ نائیجیریا میں مسجد ہے۔ اس پر کلمہ جو لکھا ہوا ہے۔ اس کی فوٹو آئی تھی۔ اخباروں میں، اور *"Africa Speaks"* میں کہ ''لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ'' ایسا *Impression* پڑتا ہے۔ *May be it is* ''محمد رسول اللہ''...... *But the general impression is at first sight... I did see it.* ''احمد رسول اللہ''

[311] **مرزا ناصر احمد:** جی! جو ایک مسجد اسیجے بودے *(Ijebuode)* نائیجیریا میں، وہاں جامع مسجد کے اوپر کلمہ لکھا گیا۔ جو وہاں کے لوگوں نے لکھا۔ اس کے متعلق یہاں یہ شور مچایا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! *"Africa Speaks"* آپ کی پبلی کیشن ہے، اس میں *Quote* ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھہر جائیں جی! میں آ رہا ہوں۔ میں اسی میں ہوں......اس کے متعلق یہاں شور مچایا گیا کہ یہ دیکھو یہ کلمہ مختلف ہے۔ اوّل تو یہ ہے کہ ہم نے سینکڑوں مساجد بنائیں اور ان میں سے صرف ایک مسجد کو منتخب کر کے یہ شور مچانا کہ ان کا کلمہ مختلف ہے۔ یہ تو دل کو نہیں لگتی بات۔ لیکن ابھی میری بات نہیں ختم ہوئی۔ میں اس کو *Reinforce* کرتا چلا جاؤں گا۔ جب تک کہ آپ قائل نہیں ہو جاتے۔ اب یورپ میں ہماری مساجد ہیں، خود نائیجیریا میں بیسیوں ہماری مساجد ہیں، گھانا میں مساجد ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں میں، نائیجیریا میں، اس کے اس علاقے میں۔ ایک سٹیٹ کا اچھا بڑا ٹاؤن ہے یہ اسیجے بودے، وہاں یہ

مسجد ہے، وہاں کے کسی عالم نے یہ اعتراض نہیں کیا کہ کلمہ اور لکھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں احمدیوں کے علاوہ اور بھی مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہاں احمدی شاید پانچ، دس پرسنٹ ہوں گے اور بڑے بڑے علماء ہیں، ان کی تنظیمیں ہیں۔ شہر ہے وہاں! یہ چھوٹا سا گاؤں نہیں، شہر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے اس بات پہ اعتراض نہیں کیا کہ ''لا الــــہ الا اللّٰہ احمد رسول اللّٰہ'' کیوں لکھا ہے آپ نے؟

[312] مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ اعتراض ہی نہیں کیا کہ کوئی ذرا سا شوشہ بھی غلط ہو کلمہ کا۔ کیا ہی نہیں۔ جن کے...... ہر وقت وہ مینارہ ان کے سامنے ہے جس کے اوپر یہ لکھا ہوا ہے۔ میں وہاں گیا، میں نے اس کا افتتاح کیا، اسی وجہ سے وہ آئی اور اس میرے اس جلسے میں کم از کم دو، تین ہزار ایسے دوست تھے ہمارے جو احمدی نہیں تھے اور ان کے سامنے وہ کلمہ لکھا ہوا تھا اور انہوں نے وہاں اعتراض نہیں کیا اور سب سے آخر میں میں یہ کہتا ہوں کہ رابطہ عالم اسلامی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے...... یہ رابطہ عالم اسلامی کا یہ مجلّہ ہے مئی کا...... اور اس میں یہ مسجد کی تصویر شائع کر دی۔ یہ تصویر شائع کر دی اور ایک نوٹ لکھا اور اس نوٹ میں کوئی یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا کہ یہ کلمہ بدلا ہے۔ بلکہ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ ''مـحـمـد رسـول اللّٰہ'' ایک اور رسم الخط میں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم صرف اس رسم الخط میں نہیں لکھا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا مرزا صاحب! کہ یہ ''محمدرسول اللّٰہ'' ***Actually*** لکھا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہے ہی، بغیر شبہ کے یہ آپ دیکھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! مجھے تو کوئی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ رابطہ عالم اسلامی کا ہے مجلّہ، یہ ہمارا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ***"Africa Speaks"*** کا میں ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہی ہے تصویر۔ وہی تصویر رابطہ عالم اسلامی نے شائع کی ہے۔ اسی مسجد کی وہی تصویر۔ لکھا ہوا ہے کہ یہ احمدیوں نے یہ تصاویر شائع کی ہیں۔ وہیں سے ہم نے لی ہیں۔ یہ مکہ سے نکلتا ہے یہ رسالہ۔

[313] جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی! مجھے تو یہ ''لا الـہ الا اللّٰہ احـمـد رسول اللّٰہ'' معلوم ہوتا ہے ابھی۔

مرزا ناصر احمد: بات سنیں، میں نے تو یہ کہا ہے کہ اس میں جو نوٹ ہے اس میں بھی اعتراض نہیں کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ مگر......

مرزا ناصر احمد: رسم الخط ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ کہ وہ اگر محمد کو اس طریقے سے لکھیں کہ میم کو نیچے سے شروع کر کے......

مرزا ناصر احمد: نیچے سے اٹھاتے ہیں، نیچے وہ میم کا موٹا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر ہو سکتا ہے کہ وہ محمدؐ ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: مگر میرے خیال میں *Impression* جو پڑتا ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ ایک ہے خط کوفی۔ وہ میرے خیال میں اگر یہاں قرآن کریم آئے تو ایک شخص بھی اس کو صحیح نہ پڑھ سکے۔ ایک ہے خط مرا کو۔ ابھی چند ہفتے ہوئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میرا خیال یہ تھا کہ *Actually* یہ ''لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه'' لکھا ہوا ہے؟ یہ میں *Clarify* کرانا چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: *Acutally* یہی لکھا ہوا ہے۔ وہاں جو لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اختلاف رکھنے والے بھی، انہوں نے اعترض نہیں کیا۔ رابطہ عالم اسلامی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ ساتھ ایک نوٹ دیا ہے۔

[314] جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب! کہ جو وہاں ہیں وہ *Actually* دیکھ سکتے ہیں۔ ان کو میم نظر آتا ہوگا۔ مگر فوٹو سے صاف نظر نہیں آتا۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس فوٹو میں بھی یہ جو محمدؐ کی میم ہے دوسری۔ اس کے اوپر تشدید نظر آ رہی ہے تو احمد پر وہ تشدید کہاں ہوتی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر یہاں جو ہے وہ الف پر......

مرزا ناصر احمد: یہاں جو ہے اس کے اوپر تشدید......(مداخلت) نہیں نہیں، یہ وہ ہے رسم الخط، یوں اوپر لے جا کے......(مداخلت) ہاں مختلف ہے۔ ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو پھر میم......(مداخلت) ہاں! ایسے کر کے......

مرزا ناصر احمد: مختلف ہے، ہمارے سے رسم الخط مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ صرف پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ''احمد'' نہیں ہے۔ ''محمد'' ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہو ہی نہیں سکتا۔ ''احمد'' صرف ایک جگہ ہم نے یہ ''احمد'' بنا دینا تھا؟ جب کہ دنیا کی ہر مسجد ''محمد، محمد'' پکار رہی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ امپریشن تھا کہ *You are beginning now, slowly, you are....*

Mirza Nasir Ahmad: ہاں! *We are beginning form Ijebuode where we are only 5 to 10 percent!*

Mr. Yahya Bakhtiar: *That was the impression given to me; that is why I wanted a clarification.*

مرزا ناصر احمد: کوفی رسم الخط کا بھی میم نیچے سے اوپر اٹھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں جی! میں یہ پوچھ رہا تھا......

[315] **مرزا ناصر احمد:** یہ مراکو کا یہ ایک وہاں سے تحفہ آ گیا تھا مجھے۔ ساتھ یہ بھی آیا تھا کہ عام آدمی جو ہے وہ اس کو پڑھ کر دکھائے تو ہم جانیں ہمارا رسم الخط......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں صرف یہی کہنا چاہتا تھا کہ آپ *Clarify* کر دیں کہ یہ صرف ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' ہے، بس۔

مرزا ناصر احمد: ہے ہی یہ۔ جب سے ہم پیدا ہوئے، ہوش نہیں سنبھالی تھی تو ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' ہمیں سکھایا گیا اور اب یہ اعتراض ہو گیا، عجیب بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے یہ جو سوالات پوچھ رہا ہوں، صبح سے کہ احمدی اپنے آپ کو باقیوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ ان کے اختلافات ہیں اور آپ نے *Explain* کیا کہ کس حد تک اختلافات ہیں، تو اسی میں کیا جب آپ کہتے ہیں: ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔'' تو اس کا *Sense* کیا ہوتا ہے؟ مطلب؟ آپ کہتے ہیں جی کہ ''ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں! ہم مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! میں بتا رہا ہوں ہم علیحدہ بھی ہیں اور ذبیحہ دوسرے فرقوں کا کھانا جائز بھی سمجھتے ہیں اور ابھی میں نے پہلی **Sitting** میں بتایا تھا کہ وہ ذبیحہ بھی حرام۔ ہم علیحدہ قوم بھی ہیں اور دوسروں کا آپس میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر ایک دوسرے سے شادی ہو جائے، مختلف۔ احمدیوں سے باہر دو فرقوں کی۔ تو اولاد جو ہے وہ محروم الارث ہے، وراثت سے محروم ہو جائے گی۔ لیکن ہم، باوجود اس کے کہ یہ پسند نہیں کرتے کہ ہماری بیٹی دوسرے میں جائے یا دوسرے کی بیٹی یہاں آئے۔ لیکن وراثت سے ہم محروم نہیں کرتے۔ ہمارا جو ہے فتویٰ۔ وہ شرعی نہیں ہے۔ وہ تمام حقوق جو شرع نے [316] دیئے ہیں وہ اس کے باوجود کہ شادی جو ہے وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ وہ ان کو سارے حقوق ملتے ہیں۔ ذبیحہ ہم کہتے ہیں کہ جائز ہے بالکل، حالانکہ آپس میں دوسرے فرقوں کے فتاویٰ جو ہیں اس میں ذبیحہ حرام کر دیا ہے۔ محروم الارث کر دیا ہے تو ہمارے اختلاف باقیوں سے اس کی نسبت کم ہیں جو باقیوں کے باہمی اختلافات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے ان سے اختلافات **Interpretation** پر ہیں **Essentials of Islam** جتنے بھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: **Interpretation** میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہی آپ نے ابھی کہا۔

مرزا ناصر احمد: اور عملاً جو...... **Interpretation** کا اختلاف عملاً جو ظاہر ہوا وہ اس سے کم اختلاف ہے جو دوسرے فرقوں کا باہمی اختلاف ہے۔ یہ اس سے زائد میں نے کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ان کو کافر بھی سمجھتے ہیں کسی ایک **Sense** میں......

مرزا ناصر احمد: ایک **Sense** میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب سوال یہ آتا ہے کہ جب مسلمان......اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان کافر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے......

مرزا ناصر احمد: اور امت محمدیہ کے فرد ہیں اور مسلمان ہیں۔

[317] جناب یحیٰی بختیار: ہاں! وہ امت محمدیہ کے فرد رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! فرد رہتے ہیں۔ لیکن مسلمان نہیں ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: اگر مسلمان! جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے نبی اور وہ کہتے ہیں: ’’جو ان کو نبی مانتا ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ تو اس کا بھی وہی مطلب ہوا؟

مرزا ناصر احمد: اور...... نہیں، یہ مطلب تو اس کا وہ بتائیں گے۔ کسی اور کے لئے میں مطلب نہیں بتا سکتا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، اگر آپ کسی کو کافر کہیں وہ آپ کو کافر کہہ سکتا ہے۔ کوئی آپ کو کافر کہے آپ ان کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ آپ کہتے جی کہ فتوے لوٹتے رہتے ہیں ایک دوسرے کے خلاف۔ اگر آپ ان کو کہیں ’’کافر ہیں‘‘ اور وہ اسمبلی میں یہ ریزولیشن پاس کریں کہ آپ کافر ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہم نے کسی کو......

جناب یحیٰی بختیار: ...... *But* اس *Sense* میں کہ اسلام کے دائرے سے خارج لیکن ملت میں رہیں، تو آپ کو اعتراض نہیں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: مجھے یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ وہ کہتے کیوں ہیں۔ مجھے اعتراض یہ ہوگا کہ وہ غلط کیوں کہتے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی! غلط، تو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ تو ان کا بھی اعتراض ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! پھر *Interpretation* میں جانا پڑے گا ناں! میں نے جان کے یہ لفظ بولا ہے۔ *Interpretation* میں جانا پڑے گا ناں۔

[318] جناب یحیٰی بختیار: یہ تو وہ ہے:

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

بھئی! آپ مجھے کافر کہیں اور میں آپ کو کافر کہوں تو یہ تو سلسلہ چلتا رہتا ہے تو اس لئے

You cannot deny me the right if you claim this right?

مرزا ناصر احمد: پھر نتیجہ کیا نکلا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کو تو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیوشن پاس کر دے کہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں، مسلمان نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اگر یہ نہیں۔ اس واسطے کہ وہ *Mislead* کرے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو اس میں کیا اعتراض ہوگا کہ اگر یہ اسمبلی یہ ریزولیوشن پاس کر دے کہ سارے دوسرے فرقے غیر مسلم اکثریت ہیں؟ دوسری طرف بھی ساتھ ہی آپ غور کریں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اختلاف اتنے زیادہ ہیں کہ یا ہم نام بدلیں یا آپ نام بدلیں، اس پر تو آپ *Agree* کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آپ ایک طرف کی بات کرتے ہیں، اس کا جو دوسرا رخ ہے وہ سامنے نہیں لاتے۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کیا اعتراض ہے اگر یہ اسمبلی ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے، تو ساتھ آپ کو یہ بھی سوچنا چاہئے آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے، میں نے......(مداخلت)

مرزا ناصر احمد: دوسرا یہ ہے کہ دوسروں کو کیا اعتراض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... میں نے ''غیر مسلم اقلیت'' نہیں کہا، میں نے کہا

"Outside the pale of Islam."

[319] مرزا ناصر احمد: یعنی ملت اسلامیہ سے باہر؟

جناب یحییٰ بختیار: ***Outside the pale of Islam*** یعنی اسلامی دائرے سے خارج۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ملت اسلامیہ سے خارج بنتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ ٹرانسلیشن...... ***"Outside of pale of Islam"*** کا اردو میں ٹرانسلیشن کیا کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: ملت اسلامیہ سے خارج۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''دائرہ اسلام سے خارج'' کا انگریزی میں ترجمہ کیا کریں گے؟

Mirza Nasir Ahmad: ***Out of the circle.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Out of the circle of Islam?***

مرزا ناصر احمد: ہاں! دائرے کے معنی ہی سرکل ہیں۔ ***Pale*** کہاں سے آ گیا دائرہ اسلام کا معنی؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** All right. If the National Assembly passes a Resolution that Ahmadis are outside the circle of Islam, you have no objection?*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر قومی اسمبلی قرارداد پاس کردیتی ہے کہ احمدی اسلام کی سرکل سے باہر ہیں تو آپ کو پھر کوئی اعتراض نہ ہوگا)

***Mirza Nasir Ahmad:** No, with the addition of the phrase that they are within the pale of Islam.*

(مرزاناصر احمد: نہیں۔مگر اس فقرے کی زیادتی کے ساتھ کہ وہ اسلام کے دائرہ کے اندر رہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** With the pale of Islam but outside the circle of Islam?*

(جناب یحییٰ بختیار: اسلام کے دائرہ کے اندر مگر اسلام کی سرکل سے باہر؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Outside the circle of Islam and....*

[320] پھر اس کے ساتھ ساتھ ہر فرقے کے متعلق یہی کہیں۔نہیں، ہمارے فتوے کے لحاظ سے نہیں، آپس کے باہمی فتاویٰ کے لحاظ سے۔نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔آپ ایک فرقے کو چن کے۔جب سارے فرقہ ہائے اسلامیہ کے حالات ایک جیسے ہیں۔تو آپ کہتے ہیں کہ ایک فرقے کے متعلق ہم یہ پاس کردیتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں،مرزاصاحب!......

مرزاناصر احمد: ......اور دوسروں کے متعلق نہیں کریں گے۔ That is not fair.

جناب یحییٰ بختیار: ......میرا مطلب یہ ہے کہ اگر سارے فرقے مل جائیں اور یہ کہیں جی کہ بریلوی کریں تو ٹھیک ہے؟ اگر سارے فرقے نہیں ملیں تو میں تو نہیں کرسکتا ہوں ناں۔

مرزاناصر احمد: سارے فرقے مل گئے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو اسمبلی میں یہ Impression مجھے ملتا ہے کہ......

مرزاناصر احمد: اسمبلی، اسمبلی جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سر! ان کے لئے یہ سب پروگرام ہے۔اگر وہ کہیں تو مجھے

کوئی اعتراض نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! اور کوئی دو گاؤں مل کے اپنا فتویٰ دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ناممکن ہے......

مرزا ناصر احمد: ......اور، اور یہ جو ہیں افریقہ کے ممالک، وہ اپنے فتوے دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک مولوی صاحب کسی مسجد میں فتویٰ دے دیتے ہیں۔

I do not attach importance; but if it is National Assembly of Pakistan, I do. (میں تو اہمیت نہیں دیتا مگر اسمبلی)

مرزا ناصر احمد:[321] نہیں، نہیں، نائیجیریا والے کیا فتویٰ دیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا فتویٰ ضروری ہے *That will also be considered by the National Assembly* (اس کے لئے اسمبلی سوچ بچار کرے گی) اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ اسمبلی نہیں بلکہ دنیا کے مسلمان......

مرزا ناصر احمد: ہاں! سارے دنیا کے ممالک کا فتویٰ۔ نیشنل اسمبلی جو ہے وہ پاکستان کے مسلمانوں کی نمائندہ نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......یہ پاکستان کے عوام کی نمائندہ ہے۔ یہ عوامی نیشنل اسمبلی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ درست فرما رہے ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں ہے......

مرزا ناصر احمد: اگر دنیا کے سارے ممالک کی *Assemblies* اس بات پر اتفاق کر لیں یعنی یو.این.او میں ہو جائے تو پھر ہم سمجھیں گے کہ ہم اس معاملے کو خدا پر چھوڑتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی ایک دنیا کے مسلمانوں کی ایک *Representative* باڈی...... *If you consider it* موتمر عالم اسلامی نے تو یہ......

مرزا ناصر احمد: رابطہ عالم اسلامی، موتمر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: رابطہ عالم اسلامی، انہوں نے ایک فتویٰ دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فتویٰ جو دیا ہے، وہ......اس میں یہ کہا ہے کہ سارے مسلمانوں والے کام کرتے ہیں۔ یہ ابھی جو آپ کے پاس ہے وہ؟ آپ رکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے......میں نے......

مرزا ناصر احمد: اچھا! ہاں، پڑھ لیجئے۔

[322] جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا ہے کہ

They are outside the pale of Islam; that is what I understand. (وہ دائرے سے خارج ہیں۔ میں یہی سمجھا ہوں)

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ ان کا جو ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لبادہ اسلام کا ہی اوڑھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مساجد بنا رہے ہیں، ہسپتال کھول رہے ہیں۔ یتامیٰ کی خبر گیری کر رہے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سب ظاہر ہے۔ اندر سے تو کافر ہیں۔ یہ کوئی دلیل ہے؟ اندر سے تو کافر ہیں: هل شق عقد قلبه آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا آپ نے اس کا دل چیرا تھا؟ کون ہے دنیا کی طاقت جو دل چیر کر فتویٰ دے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں مرزا صاحب! **Reasoning** میں نہیں جارہا ہوں۔ ایک فتویٰ جب آجاتا ہے تو......

مرزا ناصر احمد: **Well**، اگر **Reasoning** میں نہیں جارہے تو میں تو بغیر **Reasoning** کے بات نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحال۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے۔ **Reasoning** پر میں نہیں کہتا کہ میں...... نا نہیں...... اس سٹیج پر۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے۔ اس کی **Reasoning** اس کے بعد میں آتی ہے۔ وہ **Short Order** ان کا یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: اور وہ جو بیس فتوے ان کے متعلق ہیں، شیعہ کے متعلق، اور جو حرمین شریف کے فتاویٰ محمد بن عبدالوہاب اور ان کے متبعین کے خلاف، بارہ سال انہوں نے حج نہیں کرنے دیا وہابیوں کو۔ ساری اپنی تاریخ بھول جائیں گے ہم؟ اب جلدی میں ایک فیصلہ کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق بھول جائیں گے ہم؟

[323] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، تو آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی اسلامک **Summit** وغیرہ کوئی فیصلہ کردے تو پھر آپ مانیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہتا ہوں۔ اصل جو میں کہتا ہوں۔ کوئی اسلامک **Summit** کا میں نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا ہے کہ دنیا کے ممالک کی اکثریت کی **Legislative Assemblies** اگر فیصلہ کردیں تو ہم اس معاملہ کو غلط سمجھتے ہوئے بھی اللہ پر چھوڑ دیں گے۔

(پوری دنیا کی اسمبلی کے فیصلہ کو بھی نہیں مانیں گے، مرزا ناصر کا اعلان)

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر ان کا تو یہ فیصلہ کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ Accept پھر بھی نہیں کریں گے آپ۔

مرزا ناصر احمد: وہ چیز جو میرا دل نہیں مانتا۔ وہ کیسے میں Accept کرلوں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر تو اس کا سوال نہیں پیدا ہوتا ناں جی!

مرزا ناصر احمد: ہاں! تو پھر نہ کریں کوشش۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اسی اسمبلی پر چھوڑا جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تو اس اسمبلی پر حاکم نہیں ہوں۔ میں تو ایک نہایت عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسمبلی نے ابھی فیصلہ کرنا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ کسی ایسے فیصلے پر پہنچیں کہ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے، کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ملک کو فائدہ پہنچے۔ ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ یہ ہر ایک کی کوشش ہے۔ ورنہ ہم آپ کو کیوں کوئی تکلیف دیتے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری بھی کوشش یہی ہے۔ ہماری دعائیں بھی یہی ہیں کہ ملک کو نقصان نہ پہنچے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *The question does not arise. We are making an effort to see if we can come to some solution.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی حل نکل آئے)

[324] مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ If کے بعد صرف اپنے نشانے کا ہدف جماعت احمدیہ کو کیوں بناتے ہیں۔ جب دوسرے فرقوں کے بالکل وہی حالات ہیں۔ فتاویٰ کے لحاظ سے اور زیادہ سخت ہیں؟

(قادیانی جماعت خود علیحدگی کی دعویدار ہے)

جناب یحییٰ بختیار: وہ علیحدگی کے بارے میں مرزا صاحب! میں آپ سے ذکر کر رہا تھا: ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟'' یہ بھی

مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ہے:

''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہود بے بہبود سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کی سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی ان جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کر دیا؟ ہر ایک شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے جو کہ نبی اور رسول ہیں، اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا ہے تو نئی اور انوکھی بات کون سی کی؟''

(اخبار الفضل قادیان ج۵ ش۶۹، ۷۰، مورخہ ۲۶ر فروری، ۲ر مارچ ۱۹۱۸ء)

یہاں جو ''علیحدہ کر دیا ہے۔'' *This is what I wanted to clarify.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''علیحدہ کر دیا'' کے صرف یہ معنی ہیں کہ دوسروں کے اثر قبول کرنے سے بچانے کی کوشش کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک ***Separate*** امت؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، امت کا یہاں تو نام ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس کا کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، قطعاً سوال ہی کوئی نہیں پیدا ہوتا۔

(احمدی قوم دوسری قوموں سے جدا؟)

[325] جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے آتا ہے جی: ''جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم تمہاری گوت تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟''

(ملائکۃ اللہ ص۴۶، ۴۷، تقریر مرزا محمود، مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء قادیان مطبوعہ قادیان)

''کیوں غیر احمدیوں میں قوم تلاش کرتے ہو؟''

مرزا ناصر احمد: ''غیر احمدی'' کی ***Phrase*** غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: آپ یہ کہا کریں وہابی، اہل حدیث وغیرہ وغیرہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی ***Quotation*** ہے جی۔ اس واسطے میں

کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ملائکۃ اللہ'' صفحہ ۴۶، ۴۷ مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود احمد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ تو جب تک میں اس کو دیکھ نہ لوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ چیک کر لیجئے۔ آپ Verify کر لیجئے یہاں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں تو نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ مرزا غلام احمد سے منسوب کیا گیا ہے۔ آپ Verify کر لیں:

''میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو......''

مرزا ناصر احمد: ''ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ؟''

جناب یحییٰ بختیار:[326] ''مسیحیت۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ''مسیحیت کا رنگ۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''......اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔'' یہ ''الفضل'' میں شائع ہوا ہے۔ ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء میں۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء کے ''الفضل'' میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی مضمون شائع ہوا ہے جس میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ جو Quotations ہوتی ہیں ناں مرزا صاحب! اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا!

(نئی امت)

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر آگے ان کی Quotation ہے جی کہ:

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سناوے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بناوے جو اس کو نبی

سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

This is reference to himself or to Holy Prophet تو *Muhammad (Peace be upon him)?* کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: جی؟

[327] **جناب یحییٰ بختیار:** ...... یہ جو ہے ناں مرزا صاحب کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی!

جناب یحییٰ بختیار: ’’......جو شخص......‘‘

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ کس کے......کس کی طرف ضمیر کرتی ہے اس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد کی یہ ہے جی۔ ’’آئینہ کمالات۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ان کی تحریر ہے؟ ان کی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: اور ضمیر کرتی ہے کس کی طرف؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۳۴۴ پر جی۔ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ *Page 344*۔

***Mirza Nasir Ahmad:** 344?*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! تو اس میں ہے جی کہ:

’’جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سناوے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بناوے جو اس کو نبی سمجھتی اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔‘‘ تو یہ ریفرنس آنحضرت ﷺ کی طرف ہے ان کا یا اپنے سے مراد ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو چیک کریں گے۔ یہ تو......نہیں، یہ تو *Context* میں، اصل میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف ان کا......

[328] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو Context سے پتہ لگے گا کہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! آپ نے کل فرمایا تھا کہ امتی نبی جو ہوتا ہے وہ شریعت اس کی نہیں ہوتی۔ وہ غیر شرعی ہوتا ہے۔ *He does not bring his own law?* (وہ اپنا قانون نہیں لاتا؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ایک اس کی صفت ہے اور بھی ہیں اس میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں! ***as far as law is concerned....***

Mirza Nasir Ahmad: ***As far as law is concerned,*** جہاں تک شریعت کا تعلق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ *Interpret* کرتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اپنی کوئی شریعت نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ شریعت والا ہو تو پھر وہ امتی نہیں ہوگا؟

He will have to start his own Ummat?

(اس کو اپنی شریعت کی شروعات کرنی پڑے گی)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! بالکل۔

(مرزا، صاحبِ شریعت نبی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک جی مرزا صاحب سے منسوب ہے کہ: ''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر۴ ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

[329] مرزا ناصر احمد: اس میں ''ہمارے مخالف منکر ہیں'' سے پتہ لگتا ہے کہ کسی اعتراض کا جواب دیا جارہا ہے اور اس اعتراض کو سامنے رکھ کر پھر وہ سارے صفحات پڑھے جائیں۔ تب صحیح مطلب مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پھر آپ کے سامنے: ''یہ بھی تو سمجھو......''

''اربعین''، نمبر۴ص ۶۔ آپ نے دیکھ لیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی دیکھ لیا۔ اس میں آپ نے حاشیے میں یہ لکھا ہے کہ: ''میں شریعت محمدیہ کے اوامر ونواہی کی تجدید کے لئے آیا ہوں۔''

آپ نے دوسری جگہ فرمایا کہ: ''قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی نہیں بدل سکتا۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہاں تو میں نے بتادیا ناں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ''اوامر ونواہی'' کے آگے نیچے حاشیے میں لکھا ہے کہ ان قرآن کریم کے جو اوامر ونواہی ہیں۔ متن میں بھی ہے اور اس میں بھی۔ قرآن کریم کی شریعت جو ہے اس کا ایک شوشہ بھی ہمارے نزدیک منسوخ نہیں ہوسکتا اور جو امر اور نہی حضرت بانی سلسلہ کے الہامات میں ہیں وہ یہ حکم دیتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت کے اوامر ونواہی پر عمل کرواؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ سکتا ہوں آپ سے کہ کیا مرزا غلام احمد نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا؟ یا آپ ان کو *Accept* کرتے ہیں کہ وہ اپنی شریعت لائے؟

[330] **مرزا ناصر احمد:** نہ آپ شریعت لائے، نہ آپ نے شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے برعکس بارہا، متعدد بار بہ آواز بلند یہ کہا کہ قرآن کریم کامل اور مکمل شریعت ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا: الخیر کله فی القرآن

ہر قسم کی بھلائی کا منبع اور سرچشمہ قرآن عظیم ہے اور جن اوامر ونواہی کا ذکر ہے آپ کی تحریر میں یا الہامات میں، وہ وہ اوامر ونواہی ہیں۔ جو قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ یہ حکم ہے کہ لوگوں کی توجہ ان اوامر ونواہی سے ہٹ گئی ہے، ان کی تجدید کرواور احیاء کرو۔ یہ ''ازالہ اوہام'' کا ہے یہ اقتباس:

''اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(مرزا، احمد نبی اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' ۲۶/جنوری ۱۹۱۵ء کی کوٹیشن ہے۔ یہ مرزابشیرالدین محمود صاحب کی ہے: ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ وسیدالمرسلین اور خاتم النّبیین ہیں، امتی قرار دینا امتوں میں داخل کرنا ہے، جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔''

مرزاناصراحمد: یہ تو فقرہ لگتا ہے بظاہر ویسے ہی ٹوٹا پھوٹا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹائپ میں ہے۔ میں پھر پڑھ دیتا ہوں۔

[331] مرزاناصراحمد: نہیں، اس کو ہم وہ چیک کریں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ ہے ناں جی۔ ''الفضل'' مورخہ ۲۹/جنوری ۱۹۱۵ء۔ ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا......''

مرزاناصراحمد: ہاں! یہ میں چیک کرلوں گا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......اور آپ کو امتی قرار دینا، امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت (مرزا قادیانی) کو جو سیدالمرسلین اور خاتم النّبیین ہیں، امتی قرار دینا، امتوں میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے۔''

مرزاناصراحمد: یہ تو جو آپ نے اقتباس پڑھا ہے، اپنے الفاظ میں، اس کو سہو کتابت بھی میں نہیں کہہ سکتا۔ یعنی یہ ویسے چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کو چیک کرلیجئے......

مرزاناصراحمد: ہاں! چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ اس میں......

مرزاناصراحمد: ہاں! اس میں تو بہت کچھ لکھ دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ بالکل ***Departure*** ہوجاتا ہے۔

مرزاناصراحمد: ہاں! بالکل! صحیح ہے۔ میں چیک کروں گا۔ انشاء اللہ! یہ جو آپ فرمارہے ہیں ناں چیک کرنے کا، تو چیک کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اسی لئے مرزا صاحب!......

مرزاناصراحمد: ہاں، صبح۔ صبح انشاء اللہ! اس کے اوپر کریں گے بات۔ چیک اس

واسطے بھی ضروری ہے کہ وہ جوانگریزی میں کل آپ نے کہا تھا ناں کہ ہم سے بے[332] احتیاطی سے تذلیل کا کوئی پہلو نکل آیا۔مودودی صاحب کی۔تو وہ جواردو میں۔اصل میری زبان۔جو میں نے خطبہ دیا تھا وہ چیک کیا تو اس میں ''مودودی صاحب'' بھٹو صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا؟ تو انہوں نے ''مسٹر'' کر دیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں!ان ترجمہ کرنے والوں نے ''مسٹر'' کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی لئے میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: اور یہ ہے یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ *Misunderstanding* دور ہو جائے تو اچھا ہے ناں جی!

مرزا ناصر احمد: ''......اور مفتی محمود صاحب'' ہمارے لئے تو سارے صاحب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! *Misunderstanding* دور ہو جائے تو اچھا ہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی میں نے معلوم کیا جو لندن میں بلیک برن کا تھا ریزولیوشن۔ وہ مجھے اطلاع ملی کہ وہاں سے شاید ہماری ایمبیسی نے بھیجا ہے کہ یہ ریزولیوشن ڈسٹری بیوٹ ہوا۔ *After being passed in the meeting, this was distributed.* (میٹنگ میں پاس ہونے کے بعد تقسیم کیا گیا تھا) میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اخبار میں آیا ہے یا نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں!وہ تو وہاں چلا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!تو وہ آپ کو ضرور کاپی آئی ہوگی۔آپ کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے کوئی کاپی نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں کیا آپ منگوا سکتے ہیں۔پوچھ سکتے ہیں ان سے؟

[333] مرزا ناصر احمد: مجھے کاپی کوئی نہیں آئی۔لیکن میں پوچھوں گا ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہاں بہت سے لوگ موجود تھے جن کو دیا گیا ہے۔ یہ اخباروں کو بھی دیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے جو الفاظ ہیں وہ بھی مشتبہ ہیں کہ سارے احمدی اس میں شامل ہوئے اور یہ جماعت ہماری اتنی چھوٹی ہے کہ میرے ذہن میں نام بھی نہیں آ رہا تھا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں جی! چھوٹی جماعت، پانچ چھ آدمی بھی ریزولیوشن پاس کرسکتے ہیں کہ "We Ahmadi Muslims...."

مرزاناصراحمد: نہیں، اس کے الفاظ جو ہیں اور دوسری جگہ احمدیوں کو بھی خالی پاکستانی لکھا ہوا ہے اور مسلم کا ساتھ نام نہیں اسی ریزولیوشن میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! وہ تو ٹھیک ہے۔ اگر ایسا کرتا تو کوئی اعتراض کی بات نہیں تھی۔

مرزاناصراحمد: نہیں، اسی ریزولیوشن میں دوسری جگہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس میں لکھا ہے اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ مگر آگے چل کر کہتے ہیں......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! وہ ٹھیک ہے۔ نہیں، بہرحال وہ چیک ہونے والی بات ہے۔ اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *"We Ahmadi Muslims.... non- Ahmadi Pakistanis."*

مرزاناصراحمد: وہ ٹھیک ہے، وہ چیک کریں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: This was pointed out to me.

(جناب یحییٰ بختیار: اس طرف میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے) اور پھر میں نے۔

[334] مرزاناصراحمد: یہ ٹھیک ہے۔ آپ نے یہ مجھے پوائنٹ آوٹ کردیا پہلی بار۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! آپ نے کل کہا تھا کہ مرزا صاحب کا بائیوڈیٹا ***(Bio- Data)*** آپ......

مرزاناصراحمد: جی! وہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ ہے، آپ سنا دیجئے تا کہ ریکارڈ پر آسکے۔

مرزاناصراحمد: بہت اچھا جی! میں سناتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ہے تیار ابھی۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! تیار ہے۔ ابھی سنانا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر مختصر ہے تو پڑھ دیں۔

مرزاناصراحمد: نہیں، اتنا مختصر تو نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو صرف وہ **Dates** وغیرہ چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: اگر کہیں تو اس کو بدل دیں گے۔ اس کو بدل دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! کیونکہ صرف ریکارڈ کے لئے، جیسے آپ نے اپنا بائیوڈیٹا دیا۔

مرزا ناصر احمد: میں نے تو مختصر دے دیا۔ آپ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مرزا صاحب کے بارے میں کتابیں ہیں۔ بڑا لٹریچر ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو بڑا عاجز انسان ہوں۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا مقام اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف ان کے جو *Bare Facts* ہیں...... باقی ان کی تعلیمات پر تو اس پر تو بہت لمبی چیز ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی! ہم نے ویسے اسی خیال سے...... ویسے تو بڑی بڑی کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ ایک کتاب میں آپ نے آٹو بائیوگرافی لکھی ہے اپنی تو اس کو ہم نے نقل کر دیا تھا اور ابتداء میں تاریخ پیدائش اور آخر میں تاریخ وفات......

[335] جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کا ریفرنس دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کو مختصر کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی قدر مختصر کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: کتنا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ پر *Depend* کرتا ہے

I am not objecting even to this. But I said brief record, کیونکہ ***sometime the whole thing may have to be published. So, it should.....***

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ تو کوئی وقت آئے گا۔ انشاءاللہ!

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز جو ہے ناں! ریکارڈ پر رہے تو پھر کل صبح سہی؟

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی ۱۵، ۲۰ صفحے ہوں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ زیادہ ہو گیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! زیادہ ہے۔ تو صبح سنا دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: صبح، یا اس کو کچھ مختصر کر کے آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں! دیکھ لوں گا۔ میں دیکھ لوں گا۔ جتنا ہو سکے۔

Mr. Chairman: *So, that will do for the present, Mr. Attorney- General, Maghreb prayer's time. You would take about five minutes more or....?*

(جناب چیئرمین: یہاں تک کافی ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب مغرب کی نماز کا وقت ہے۔ اگر آپ پانچ منٹ میں ختم کر سکتے ہیں تو ہم جاری رکھ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I just want to ask one or two question.* (جناب یحییٰ بختیار: صرف بس ایک دو سوال اور پوچھوں گا)

Mr. Chairman: *All right.*

(جناب چیئرمین: بہت اچھا!)

[336] جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

"My revelation contains does and does not.... laws...." (میری وحی امر اور نہی کے قانون رکھتی ہے)

مرزا ناصر احمد: امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! **Literal** مطلب تو یہی ہے۔ وہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ امر جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......آرڈر......

مرزا ناصر احمد: ......حکم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......حکم ہے۔

مرزا ناصر احمد: حکم یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ شریعت نئی نازل ہوگی اور حکم ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہتے ہیں: ''میری وحی میں ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جو آپ کو الہام یہ ہو کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ تو آپ کی وحی میں حکم ہو گیا ناں ایک۔ لیکن وہ شریعت نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر ان کی وحی میں یہ ہے کہ ''مسلمان کافر ہیں، ان کو

لڑکیاں مت دو۔'' یہ بھی تو قانون ہوگیا ناں؟

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کے ساتھ نماز مت پڑھو۔ یہ بھی نہیں ہے؟

[337] **مرزا ناصر احمد:** بالکل نہیں ہے۔ بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ایسا لاء (Law) نہیں ہے ان کا اپنا؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کے علاوہ، اس سے باہر، اس سے زائد، یا اس کو کم کرنے والا۔ سوال ہی کوئی نہیں ہے۔ ہے ہی کچھ نہیں۔ ہمارے لئے صرف قرآن کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ کہ وہ نبی ہیں، یہ ان کی وحی میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی میں یہ ہے...... ساری وحی تو...... نبی کے متعلق، کہ:

''وہ مہدی جس کی بشارتیں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے دی تھیں کہ وہ اس زمانہ میں، آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ اس کا مصداق میں ہوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ یعنی ان کی وحی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ان کی وحی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: قرآن شریف میں نہیں کہ مرزا غلام احمد جو ہیں وہ نبی ہیں یا ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر وہ بحث ناموں کی تو لمبی ہوجاتی ہے۔ کسی کتاب میں بھی کسی نبی کا نام اس طرح نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جب، پرانے جو نبی تھے۔ ان کے بارے میں تو کچھ کا ذکر آیا ہے۔ باقاعدہ اس میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ قرآن کریم سے پہلے جو گذرے ہیں، جو حالات تھے انبیاء کے، قرآن نے خود کہا ہے کہ ''بہتوں کا ہم نے ذکر نہیں کیا اور بعض کا ذکر کر دیا تمہارے علم کو بڑھانے کے لئے'' اور دوسرے روحانی فوائد ہیں۔

[338] **جناب یحییٰ بختیار:** اور مرزا صاحب! ایک اور لفظ استعمال ہوتا ہے کہ مجازی نبی، کہ حقیقی نبی، بروزی نبی......

مرزا ناصر احمد: ہاں! بروزی اور مجازی، یہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی کیا **Interpretation** ہے آپ کی؟

مرزا ناصر احمد: صوفیاء کا جو **Interpretation** (توضیح مراد) ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی آپ حقیقی کس کو کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہم حقیقی نبی اس کو کہتے ہیں جو شریعت لائے اور جس نے یہ جو نبوت کا مقام ہے وہ کسی کی کامل اتباع سے حاصل نہ کیا ہو۔ مستقل حیثیت میں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو اپنی شریعت لائے اور کسی اور نبی کی مہر اس پر نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بعض شرعی آئے ہیں۔ بعض غیر شرعی آئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''غیر شرعی'' بھی حقیقی ہو سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مستقل نبی۔ یہ ''حقیقی'' اور ''مستقل'' ان کی دو علیحدہ معانی ہیں۔ ''حقیقی'' وہ ہے جو ہمارے نزدیک۔ ہاں! ''حقیقی نبوت'' وہ ہے جو شریعت لے کے آ رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: شریعت لے کے آ رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: شریعت لے کے آ رہا ہے اور ''مستقل نبوت'' یہ ہے کہ دوسرے کے فیض سے نہیں۔ بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کسی اور کے افادہ کے نتیجے میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو مستقل کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کو مستقل کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب مستقل نبی ہیں آپ کے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، وہ نہیں، امتی نبی ہیں۔

[339] جناب یحییٰ بختیار: اور حقیقی؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔ حقیقی تو شریعت والا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا اور ''مستقل'' نہیں۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں جو شخص اتباع نبوی نہ کرے اسے نبوت کیا۔ صدیقیت اور صالحیت اور شہادت کا مقام بھی نہیں مل سکتا۔ عام نیکی کا مقام بھی نہیں مل سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجازی کیا ہوتا ہے؟ ***So many words have been used.*** (اتنے بہت سارے الفاظ استعمال ہوئے)

مرزا ناصر احمد: بروزی اور مجازی یہ ہے......صوفیاء کی ہیں......اور ظلی اس کے وہ

نوٹ اگر کہیں تو میں تیار کر کے دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی Generally یعنی Brief اس کا کہ......

مرزا ناصر احمد: ظلی نبوت کے معنی یہ ہیں...... بانی سلسلہ احمدیہ نے ظلی نبوت...... جس کے معنی ہیں محض فیض محمدی سے وحی پانا......

جناب یحییٰ بختیار: اور مجازی بھی اسی کو کہیں گے؟ یا وہ مختلف ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ اصل میں صوفیاء کی اصطلاحات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں یہاں ایک آپ کو کوٹیشن پڑھ کر سناتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ہماری کتابوں میں بھی آیا ہے۔

(مرزا، حقیقی نبی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ ہے جی کہ:

''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت غلام احمد صاحب ہرگز مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

That is, his Shariat, as you say....

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی ''حقیقت النبوت'' صفحہ ۱۷۲۔

[340] مرزا ناصر احمد: یہ سچ مچ اور بناوٹی وہ بھی آیا ہے۔ یعنی یہ لغوی طور پر لفظ استعمال ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر آپ دیکھ لیجئے۔

(To Mr. Chairman) We will continue tomorrow.

(جناب چیئرمین) ابھی کل جاری رکھیں گے۔

Mr. Chairman: Tomorrow.

The Delegation is permitted to go and to be here tomorrow at 10:00 a.m. (وفد جاسکتا ہے کل دس بجے صبح تشریف لائیں)

The honourable members may keep sitting.

مرزا ناصر احمد: یہ رسالہ آپ رکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ موتمر عالم اسلامی والا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! وہ آپ کو دے رہے ہیں۔ کل دے دیں گے جی وہ نوٹ کر کے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: *There is nothing to say. Only the House is adjourned after the Delegation has left.*

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: *Any honourable member has to say anything?*

Maulana Zafar Ahmad Ansari!

I will request the members to be in their seats.

[341]*PHOTOGRAPH OF THE MOSQUE IN IJEBUODE, NIGERIA AND ITS CAPTIONS*

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! یہ ایک رسالہ جو انہوں نے دیا ہے۔ اس سے ہاؤس کے لوگوں کو بھی کچھ غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ میں چونکہ خود اس میں موجود تھا۔ میرے سامنے یہ سارا قصہ ہوا۔ وہ تو الگ بات ہے۔ کسی وقت اس کو عرض کر دوں گا......

(Interruption)

جناب چیئرمین: ان کی بات تو سن لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیکن پہلی چیز یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے:

''اور مسجد کا یہ نقشہ دیا ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔''

آپ اس کی سرخی دیکھیں، عربی میں ہے۔ میں اس کا اردو ترجمہ سنا دوں؟

(Interruption)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا ٹھیک ہے۔ پہلا؟ (مداخلت) نہیں، نہیں۔ پہلا وہ ہے۔ یعنی *Top* کی جو پہلی سرخی ہے وہ یہ ہے:

''حتی لا ننسیٰ ما مراہ القادیانیت ضد عقیدتنا''

(Lest we ignore the conspiracies of Qadyanis against our belief.)

یہ پہلی سرخ ہے۔ دوسری سرخی اس میں یہ ہے:

''ھئولاء یحاربوننا فی افریقیته مختلف الوسائل والاخالید فیتغلغون فی اوساط الرسمیه به اسم الاسلام''

(It is these people who are fighting us in Africa by means of various methods and infiltrating the Muslim people in the name of Islam.)

تیسری سرخی یہ ہے، اسی صفحے پر: ''لقد ناکش موتمر المنظمات الاسلامیه فی العالم المنعقد به مکة المکرمه فی ربیع الاوّل موازی هم کان من ابراذها معالحته الطیارته الفکریه الموثره المعادیه [342] للاسلام و کنت القادیانیه فی مقدمته هذه الطیارته الحدامه التی نوح کشد ودرست ورقنه''

(This conference of Islamic Organisations held at Mecca on 14th to 18th Rabi-ul-Awal discussed very important subjects. Prominent among there was how to meet the contemporary anti- Islamic movements. Qadianism came at the top of these subversive movements which were fully discussed. Its dangers to the Islamic world were exposed as also the deceitful and disruptive methods employed by it.)

(اسلامی تنظیم کی یہ کانفرنس مکہ میں ۱۴ تا ۱۸ ربیع الاوّل کو وقوع پذیر ہوئی۔ جس میں ایک اہم معاملہ پر گفتگو ہوئی۔ خصوصیت سے اس بات پر کہ آج کل کی مسلمان دشمن تحاریک کا کس طرح پر مقابلہ کیا جائے۔ جو ان کی تخریبی تحاریک میں ان میں سرفہرست قادیانیت ہے۔ جس پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اسلامی دنیا کو جو اس سے خطرہ ہے۔ اس کو فاش کیا گیا اور ساتھ ہی اس کے پرفریب اور انتشار انگیز طریقہ کا جو وہ استعمال میں لاتے ہیں طشت از بام کئے گئے)

***Mr. Chairman:** You put it to the witness.*

مولانا ظفر احمد انصاری: ذرا میں اور واضح کر دوں۔

***Mr. Chairman:** No, no, you put it to the witness.*

(**جناب چیئرمین:** یہ آپ گواہ کے سامنے رکھیں) آپ گواہ کو یہ *Put* کریں۔

(مداخلت) نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ذرا اور واضح کر دوں اس کو۔

اب اس کے بعد صرف مسجد ہی نہیں جس پر اعتراض کیا ہے……

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ذرا سن لیں ناں جی! جی! ایک سیکنڈ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: صرف مسجد نہیں، بلکہ آگے افریقہ میں جو یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی تصویر بھی دی ہے۔ ان کی جماعت کے فوٹو گراف بھی دیئے ہیں۔ یہ دکھانے کے لئے اور سرخی یہ ہے کہ: ''ہم اس سے غافل نہ ہو جائیں کہ قادیانی کیا کر رہے ہیں۔''

اس کام کے لئے انہوں نے ان کی مسجد کو بھی دیکھایا ہے اور ان کی اپنی تصویر بھی دکھائی ہے اور نائیجیریا میں دوسری…… یہ اس میں نہیں لکھا۔ وہ تو ظاہر ہے۔

***Mr. Chairman:** Ansari Sahib, this.....*

[343] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** یہ آگے دیکھ لیں۔ تو ممکن ہے کہ……

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں ناں جی!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیکن جب یہ ڈسکشن میں آیا تھا تو یہ چیز آئی تھی……

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں۔ *Now this....*

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک سینکڈ میری بات سن لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ……تاکہ تصویر دیکھ کر کسی کو اعتراض نہ رہے۔

جناب چیئرمین: سنیں ناں جی! ایک سینکڈ۔ ایک سیکنڈ۔ میری بات سنیں ناں، انصاری صاحب!

The document has been produced by the witness himself to contradict the question of the Attorney- General.

The witness relies on this document. You can put any of this.... extracts of this document, yes. So, tomorrow it can be put. This you can discuss with the Attorney- General..

(گواہ نے تو خود اٹارنی جنرل کے سوال کی تردید میں اس دستاویز کو پیش کیا ہے۔ گواہ کا اس دستاویز پر انحصار ہے۔ آپ اس کے اقتباس کو جو بھی چاہیں کل پیش کر سکتے ہیں اور اٹارنی جنرل سے مشورہ کر سکتے ہیں)

جناب عبدالعزیز بھٹی: یہ رسالہ جو ہے، کیوں نہ ریکارڈ پر رکھا جائے؟

جناب چیئرمین: ریکارڈ پر آ جائے گا۔

It is on record that it has been produced by the witness as his own defence. So, this will remain on the record and the honourable members can see it, if any. I think it should not be passed on. It should not be passed on. It should remain, it shall remain in my Chamber till it is translated and everything. And from 9:00 to 10:00 tomorrow, the members can see it in my chamber. Yes.

(یہ تو ریکارڈ پر ہے کہ یہ دستاویز خود گواہ نے اپنی مدافعت میں پیش کی ہے تو یہ ریکارڈ پر رہے گی۔ اس کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ میں اپنے چیمبر میں اس وقت تک موجود رہوں گا جب تک اس کا ترجمہ ہو جائے اور ممبران صاحبان اس کے ترجمہ کو صبح نو دس بجے کے درمیان میرے چیمبر میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مولانا صاحب کو ترجمہ کے لئے دے دی جائے گی اور کل صبح نو بجے وہ مجھے دے دیں)

Yes. آپ ویسے بھی آتے رہتے ہیں، رسالہ دیکھنے کے بہانے آ جائیں گے۔

From 9:00 to 10:00 in my Chamber, all the members can see it 9:00 to 10:00 a.m.

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب والا! دوسری چیز......

[344]***Mr. Chairman:** It will be handed over to Maulana Sahib for translation and tomorrow Maulana*

Sahib will hand it over to me at 9:00.

SUPPLY OF COPIES OF THE PROCEEDINGS, RELATING TO CROSS- EXAMINATION TO MEMBERS/ATTORNEY- GENERAL

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دوسری یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تصویروں پر جو کچھ انہوں نے کہا ہے......

(Interruption)

جناب چیئرمین: اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جو کچھ انہوں نے کہا ہے ان کے جوابات کا ریکارڈ ہمیں مل جائے تا کہ ہم آگے کے لئے تیاری کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی! میں کر رہا ہوں۔ جتنی جلدی ہوسکتا ہے۔ ناں جی!

I am trying to get 250 copies of these proceedings so that these may be distributed among the members as soon as possible, within a few days.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی! چوہدری صاحب!......

چوہدری ظہور الٰہی: دیکھئے! میری عرض سن لیجئے......

(Interruption)

چوہدری ظہور الٰہی: دوسو پچاس بالکل نہ دیں۔ لیکن پانچ سات، یہ تو جب تک نہ ملیں شام تک تو......

Mr. Chairman: *You will... the Attorney- General will get it, and the rest within....*

[345] **جناب یحییٰ بختیار:** کیونکہ بعض پوائنٹ ایسے ہیں......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ہوجائے گا۔

چوہدری ظہور الٰہی: ان کے لئے تو فوری چاہئے۔

جناب چیئرمین: بالکل! *The Attorney- General needs it.*
جناب محمد ظفر احمد انصاری: جیسا لکھا ہے ویسے ہی دے دیں۔

Mr. Chairman: ***I will ask the Secretary to dilever the copies as....***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Whatever is prepared that will do, that will be sufficient.***

Mr. Chairman: ***Yes, copies of the proceedings to the Attorney- General at least*** جتنی بھی ٹرانسکرپشن ہو ***at least one copy should be given to the Attorney- General, because tomorrow brief cannot be prepared without today's proceedings. So, even if you have to put more time or over time, one copy has to be prepared.***

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کو ضرورت ہے۔ میں سیکرٹری کو ہدایت کروں گا کہ کارروائی کی نقل اٹارنی جنرل کو تو کم ازکم فراہم کر دیں۔ کیونکہ کل کے لئے آج کی کاروائی کا خلاصہ کے بغیر تیار نہیں ہوسکتا۔ اگر وقت زیادہ لگ جائے تو مضائقہ نہیں۔ ایک نقل تو تیار کرنی ہے ہی۔ کل صبح دس بجے تک کے لئے ہاؤس ملتوی ہوتا ہے)

So, the House is adjourned to meet tomorrow at 10:00 am.

Thank you very much.

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Wednesday, the 7th August, 1974.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کل صبح دس بجے بروز بدھ بتاریخ ۷/اگست ۱۹۷۴ء کے لئے ملتوی کیا گیا)

No. 03

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 03

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August, 1974

Contains Nos. 1—21

[349] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 7th August. 1974.

(بروز بدھ، ۷؍اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کے چیرمین (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے وقوع پذیر ہوا۔اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) بحیثیت چیئرمین تھے)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

----

[350]***Mr. Chairman:*** *Is Mr. Attorney- General prepared? Should we call them?*

(جناب چیئرمین: کیا اٹارنی جنرل صاحب تیار ہیں۔ کیا ان لوگوں کو بلایا جائے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *(Attorney- General of Pakistan) Yes, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار (پاکستانی اٹارنی جنرل): جی جناب!)

Mr. Chairman: *They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں اندر بلالیں)

(The delegation entered the Chamber)

(وفد اسمبلی ہال میں داخل ہوتا ہے)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib have you verified that quotation which I read out yesterday.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب، میں نے کل ایک قول پڑھ کر سنایا تھا۔ کیا آپ نے اس کی تصدیق کر لی ہے)

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): ایک حوالہ آپ نے......

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک ایک لے لیتے ہیں۔ ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء کا ایک حوالہ آپ نے پڑھا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں جی! وہ جو آخری تھا میں پڑھ کے وہ...... پھر بعد میں باقی جو ہیں، آپ نے جو حوالے نوٹ کئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ۲۹ر جنوری ۱۹۱۵ء کا آپ کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: وہ پڑھ کر سنا دیجئے۔ ہم *Verify* کر دیتے ہیں۔

(مرزا قادیانی حقیقی نبی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے جو آخری پڑھا تھا وہ سناتا ہوں۔ پھر میں ۲۹ پر آتا ہوں۔ مجھے وہ ابھی یاد نہیں ہے۔ ہاں! میں نے مارک کیا اپنی فائل میں یہ۔

The Last question which I asked you and you were... your information will be verified.

(میں نے اپنے آخری سوال کو نشان زد کیا تھا۔ جو میں نے آپ سے کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس کی تصدیق کروں گا)

[351] وہ یہ تھا جی کہ: ''پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت (غلام احمد قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

(حقیقت النبوۃ ص۱۷۴، مؤلفہ مرزا بشیر الدین محمود ایڈیشن مطبوعہ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہم نے وہاں دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

مرزا ناصر احمد: جو الفاظ وہاں ہیں، وہ یہ ہیں: ''میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی معنیٰ میں، اگر حقیقی کے معنیٰ یہ کئے جائیں گے کہ نئی شریعت لانے والا نبی، جو معنیٰ خود مسیح موعود نے کئے ہیں، تو میں بھی حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ لیکن اگر حقیقی کے مقابلہ میں بناوٹی یا رسمی رکھا جائے تو میں بناوٹی نبی نہیں مانتا۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ یہاں جو لکھا ہوا ہے۔ یہ ہے کہ یا رسمی رکھا جائے تو میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ یعنی بناوٹی نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی......

مرزا ناصر احمد: بناوٹ کرنے والا، دجل کرنے والا نہیں مانتا۔ لیکن اگر ''حقیقی'' کے معنیٰ شریعت لانے والے کے کئے جائیں تو میں حقیقی بھی نہیں مانتا۔

Mr.Yahya Bakhtiar: *Please clarify that......Thank you.*

تو جب وہ فرماتے ہیں کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''

مرزا ناصر احمد: یہ کونسا حوالہ ہے؟[1]...... ہاں، یہ ویسے کچھ کل بھی ہو گیا تھا۔

---

[1] تجاہل عارفانہ کی عمدہ مثال۔ جناب مرزا ناصر! یہ آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کا حوالہ ہے۔ جان کیوں چھڑاتے ہو۔ جی کیوں چراتے ہو؟

[352] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ***Eighty three - Eighty four*** جو ہیں ناں، ***last few lines of eight-three*** ’’اربعین‘‘ میں۔

مرزا ناصر احمد: ’’خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوائے اس کے۔ یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔‘‘

(مرزا، صاحب الشریعت نبی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی: ’’جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ یہ میں......

Before you proceed further to clarify......

(آگے بڑھنے سے پہلے اس کی وضاحت کریں۔ براہ کرم!)

مرزا ناصر احمد: جی!

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ ریفرنس جو ہے یہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ اپنے متعلق ہے یا آنحضرت ﷺ کے متعلق؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ آگے بیان آ گیا۔ خود اس کو کیا ہے بیان: ’’......باہر سے پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔‘‘ یہ مخالفوں نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کا الزامی جواب ہے اور الزامی جواب یہ ہے کہ: ہمیں اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ: ’’قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك اذکیٰ لھم‘‘ ’’تو قرآن کریم کی آیت وحی کی اور یہ امر اور نہی اس میں آ گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم کے احکام و اوامر کے قائم کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ یہ کہ اپنی شریعت۔‘‘ مثال آگے دی ہے، قرآن کریم کی آیت......

[353] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں جی، میں اس میں ایک ***Clarify*** کرانا چاہتا (ہوں) آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب آگے کہتے ہیں: ’’اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی......‘‘

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی قرآن کریم کی آیات جن میں امر اور نہی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آیات وحی ان پر بھی آتی رہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن مجید کی آیات تھیں اور مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم اوامر اور نواہی کو دنیا میں قائم کرو، اس کے مطابق لوگوں کو کہو کہ......

جناب یحییٰ بختیار: اپنا کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اپنی کوئی نہیں، اپنا کوئی امر اور......

جناب یحییٰ بختیار: ''اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں......''

مرزا ناصر احمد: ''......تو یہ باطل ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اس کی بڑی وضاحت ہوگئی......پہلے کی......کہ میرے اوپر کوئی نئے احکام نہیں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں......''

مرزا ناصر احمد: ''......نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔''

[354] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس کے بعد آگے چل کر: ''یعنی قرآنی تعلیم توریت میں موجود ہے۔ اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں بعض......امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں......احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہیں رہتی۔ غرض یہ کہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں......''

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور معمول کے ذریعے سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو۔ ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری......''

مرزا ناصر احمد: جی، یہ تو بڑی واضح ہوگئی پوری بات، بالکل واضح ہوگئی کہ قرآن کریم کے احکام ہی وحی کے ذریعے نازل ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ نئی شریعت ہے۔

Mr.Yahya Bakhtiar: He is repeating the same?

(تو وہ شخص اس بات کو دھرا رہا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تجدید کے طور پر۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر یہ آپ سے میں نے پوچھا تھا، اس کا ۲۶ اور ۲۹؍ جون کا ''الفضل۔''

مرزا ناصر احمد: ''الفضل''؟

(نبی کا انکار کفر، غیر احمدی کافر)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ''الفضل'' جس میں کہا تھا کہ: ''چونکہ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں، ہم چونکہ مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی بھی کافر ہیں۔''

[355] **مرزا ناصر احمد:** یہ ۲۹؍ جون ۱۹۲۲؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ۲۶ اور ۲۹؍ یہاں دو لکھے ہیں۔ شاید ***Bi-weekly*** تھا اس زمانے میں۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶، ۲۹ نہیں، یہ ۲۹؍ جون ۱۹۲۲ء ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اصل حوالہ میں سارا پڑھ دیتا ہوں۔ خود اپنے آپ کی وضاحت کر دے گا: ''ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے، غیر احمدی کافر ہیں۔'' اس تعریف کے مطابق یہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ ایک حدیث ہے کہ: ''من ترك الصلوٰة متعمد افقد کفر'' تو جو نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہو گیا۔'' تو یہ محدود معنی میں کفر کا لفظ

[1] قادیانیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ مرزا ناصر کی کذب بیانی پر توجہ کریں کہ: ''یہ ۲۶، ۲۹؍ جون نہیں۔'' کل سے یہ حوالہ زیر بحث ہے۔ مرزا ناصر کبھی چیک کروں گا، کبھی انکار، کبھی فرار، سنیں! حقیقت یہ ہے۔ الفضل قادیان اسی پرچہ کی پیشانی پر درج ہے۔ جلد ۹ شمارہ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲، مورخہ ۲۶، ۲۹؍ جون ۱۹۲۲ء۔ گویا یہ دو تاریخوں کے دو شمارے یکجا شائع کئے گئے۔ جس کو مرزا ناصر چکر پہ چکر دے کر پوری اسمبلی کے ارکان کو اپنے دجل و تلبیس کا شکار کر رہا ہے۔

استعمال ہوا ہے: ''اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی کافر ہیں۔ میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ ہماری جماعت کا بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ہمیں ایمان ہے۔ قرآن کریم کو میں اور ہماری جماعت خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں پر ہمیں ایمان ہے۔ تمام احکام اسلام کے پابند ہیں اور تمام احکام شریعت کو واجب العمل سمجھتے ہیں اور جماعت کو ان پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ فرشتوں پر ہمیں ایمان ہے۔ ہمیں مرنے کے بعد بھی اٹھنے پر ایمان ہے۔ قضاوقدر پر ایمان ہے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ بلکہ میں نے خود حج کیا ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان مسائل واحکام پر عمل ضروری سمجھتے ہیں اور ان سے ذرا جدائی کو تباہی اور ہلاکت سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کے بعد کسی نئی شریعت کو نہ مانتے ہیں، نہ جائز رکھتے ہیں کہ کوئی نئی شریعت قرآن کریم کے بعد آئے۔ حضرت مرزا نئی شریعت نہیں[356] لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی نیا حکم دوں تو میں کافر ہو جاؤں۔'' یہ سارا حوالہ ہے جو اپنی وضاحت آپ کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وضاحت......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس میں جو کافر کہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ کافر وہ *Limited sense* میں ہے کہ ملت اسلامیہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، محدود میں۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل میں وہ مجھے اس کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ کل مجھے احساس ہوا اور میں ساری رات بے چین رہا ہوں تھوڑا سا ہنسی کا۔ بیچ میں آ گیا تھا۔ تو اتنا عظیم مذہب ہے۔ اس کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، کیونکہ ہماری......

مرزا ناصر احمد: کم از کم میں اس کو وہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ابھی نئی چیز تھی کہ ملت میں رہتا ہے اور اسلام میں نہیں رہتا۔ یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ آپ کے لئے تو نئی تھی۔ لیکن حوالے میں نے پرانی کتابوں کے

پڑھ کر سنائے تھے۔ اپنوں کے نہیں، ابن تیمیہ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا حوالہ میں نے نوٹ نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ابن تیمیہ کا حوالہ؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟ نکالو (اٹارنی جنرل سے) میں ابھی نوٹ بھی کرا دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے رکن سے): کل جو پڑھا تھا۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ ابھی وہ نکالتے ہیں۔ (اپنے وفد کے رکن سے) جہاں سے میں نے پڑھا تھا۔

[357] یہ ایک آپ نے ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء کا حوالہ پڑھا تھا۔ یہ ''الفضل'' ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ذرا پڑھ دیں۔ میں اس کی پھر تصدیق کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا، امی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت جو سید المرسلین اور خاتم النّبیین ہیں، امتی قرار دینا ہے۔ امتی میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے[1]۔''

---

[1] قارئین! قریباً پچاس سال سے قادیانیت کے کتب ورسائل کی ورق گردانی کر رہا ہوں۔ بخدا جوں جوں قادیانیت کا مطالعہ کرتا ہوں توں توں قادیانی دجل مجھ پر اور واضح ہوتا جاتا ہے جس کا ثبوت ایک یہ حوالہ ہے۔ جس ممبر نے اٹارنی جنرل کو سوال لکھ کر دیا اس سے غلطی ہوئی۔ اس نے ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء لکھ دیا۔ حالانکہ یہ حوالہ الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۳ مورخہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کا ہے۔ جیسا کہ قادیانی مذہب ص ۲۵۴ سطر ۶ پر حوالہ موجود ہے۔ ۲۹؍جون کے اخبار کو ۲۹؍جنوری کہہ دیا تو مرزا ناصر نے شور کر دیا کہ ۲۹؍جنوری کو اخبار نہیں چھپا۔ (۱) یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ (۲) یہ بنایا گیا ہے۔ (۳) کہیں بھی نہیں ہے۔ (۴) کہیں اور بھی نہیں۔ (۵) کہیں نہیں یہ حوالہ۔ مرزا ناصر کے اقوال خمسہ پر میں نے نمبر لگا دیئے ہیں۔ اب جواباً عرض ہے۔ ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء نہیں۔ اس دن اخبار نہیں چھپا۔ لیکن یہ حوالہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کا ہے۔ (قادیانی مذہب ص ۲۵۴ طبع اگست ۱۹۹۵ء) پر ملاحظہ کریں۔ (۱) حوالہ ہے۔ (۲) اس سے انکار کرنا حقائق سے انکار یا جہالت پر مبنی ہے۔ (۳) یہ ۲۹؍جون ۱۹۱۵ء کے اخبار میں ہے۔ جیسا کہ قادیانی مذہب کے ص ۲۵۴ پر صراحت ہے۔ (۴) ''کہیں بھی نہیں۔'' یہ مرزا ناصر کی مہا بے ایمانی وسدا بہار کذب بیانی کا شہکار ہے۔ (۵) ''کہیں نہیں'' یہ حوالہ ہے۔ البتہ کہیں نہیں۔ ''ایمان'' مرزا ناصر کے قلب وجگر میں، حوالہ ہے۔ مرزا ناصر میں دیانت، صدق وایمان نہیں۔ نہ صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے نہ کھلتے۔ راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء کا حوالہ ہے؟
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔
مرزا ناصر احمد: میں آپ سب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء کو اخبار ''الفضل'' چھپا ہی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ۲۹؍جنوری ۱۹۱۵ء کو یہ حوالہ کسی اور ایشو **(Issue)** میں ہے؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کسی **(Issue)** میں نہیں ہے۔ یہ حوالہ ہی نہیں ہے۔ یہ بنایا گیا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: تو میں اسی واسطے ***Verify*** کرا رہا ہوں۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔ یا کسی اور جگہ ہو؟ یہ ***Misprint*** ہو۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ کسی جگہ بھی نہیں ہے۔ یہ تھوڑے سے وقت میں، جب سے اخبار چھپا ہے۔ اس وقت سے تو ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن جو ہمارا ذہن ہے۔ جو ہماری تربیت ہے۔ میں کہتا ہوں......
[358] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ اسی واسطے تو اخبار کا آپ کو......
مرزا ناصر احمد: اور اخبار کا حوالہ دیا ہے۔ اس اخبار کا جو چھپا ہی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھا......
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کہیں اور بھی نہیں ہے۔ کہیں اور بھی نہیں ہے۔ یہ فائل پڑا ہے۔ آپ اس میں سے ۲۹ کا نکال دیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۱۹۱۵ء میں ''الفضل'' چھپا ہی نہیں تھا؟
مرزا ناصر احمد: ۱۹۱۵ء میں ''الفضل'' تیسرے دن چھپتا تھا اور ۲۹ تاریخ نہ چھپنے کی تاریخ ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا......
مرزا ناصر احمد: ''الفضل'' چھپتا تھا۔ ۲۹ تاریخ کو نہیں چھپتا تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں......
مرزا ناصر احمد: روزانہ نہیں تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: میں نے عرض کیا کہ پہلے بھی جو تھا اس میں میں نے کہا ۲۶ اور ۲۹، ***Bi-weekly*** تو ان میں سے......

مرزا ناصر احمد: کہیں نہیں یہ حوالہ۔ اس کے آگے پیچھے کوئی حوالہ ہے ہی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے۔
مرزا ناصر احمد: یہ فائل پر آپ دیکھ لیں۔ یہیں کہ ۲۹ کا نہیں ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) دکھادو ناں۔ تم دکھادو ناں، ۲۹ کا نہیں ہے (اٹارنی جنرل سے) نہیں، نہیں، دکھا دیتے ہیں آپ کو۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکال دو، نکال دو۔ ان کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی ناں۔
جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ Verify کرلیں، انہوں نے Verify کرلیا ہوگا۔
[359] مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ۲۹ کا صفحہ نکال لیں ناں۔ (اٹارنی جنرل سے) یہ دیکھیں، یہ ۲۶ ہے جو ہم نے دیکھا ہے۔ وہ تو نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی دیکھ لیا، ہاں، ہاں دیکھ لیا۔
مرزا ناصر احمد: آگے پیچھے دیکھ لیں سارے۔ یہ جو ابن تیمیہ کا حوالہ، یہ ''کتاب الایمان'' صفحہ ۱۳۲، مطبوعہ مصر۔
جناب یحییٰ بختیار: کتاب الایمان؟
مرزا ناصر احمد: ''کتاب الایمان'' ۱۳۲، Page hundred and thirty-two مطبوعہ مصر۔ یہ مصر میں چھپی ہوئی ہے۔ یہ مختلف ممالک میں چھپی ہوئی ہے۔ اس واسطے کا......
جناب یحییٰ بختیار: یہ سال کا ایڈیشن معلوم نہیں ہے آپ کو؟
مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کتاب ہے یہ؟
جناب یحییٰ بختیار: یہ کس...... کئی ایڈیشن ہوں گے ناں۔
مرزا ناصر احمد: مصری ایڈیشن ہے ناں، مطبوعہ مصر۔
جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بعض مرزا قادیانی کی کتابوں کے مختلف ایڈیشن ہیں۔ اس سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔
مرزا ناصر احمد: مطبوعہ مصر، ص ۱۳۲، اور اگر اس سے زیادہ تفصیل چاہئے تو ہمارے کیمپ میں ہے وہاں سے......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کافی ہے۔ اگر آگے کوئی ضرورت پڑی تو دیکھ لیں گے۔ اب مرزا صاحب! اور تو کوئی حوالہ آپ کو میرے خیال میں میں نے نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: ۲۶ر جنوری ۱۹۱۶ء......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ Verify پھر کروں گا کہ کہاں سے میں نے پایا تھا۔

[360] مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔ اس میں یہ مضمون تھا کہ ''امت'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں Verify کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: ''ملت'' کا نہیں، نہیں ''امت'' کا جی۔ وہ تو بڑا واضح ہے، اس کا جواب تو۔ لیکن اصل مل جائے، ممکن ہے۔ وہاں کے الفاظ میں بھی غلطی ہو۔ اس واسطے میں نے عرض کی تھی بصد احترام کہ جو حوالہ یہاں پڑھ کر دیا جائے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جبھی تو ہم Verify کرا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ Misprint ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: Repeat ہوتا ہے بعض دفعہ کسی اخبار میں حوالہ دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ کسی میگزین میں۔ تو ہم Verify کرنے کے بعد آپ سے Clarification مانگتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک مرزا صاحب! ''خطبہ الہامیہ'' (صفحہ ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۹)، ایک Quotation ہے کہ:

''جو شخص مجھ میں اور نبی ﷺ میں فرق کرتا ہے۔ اس نے مجھے نہیں مانا اور نہ پہچانا۔''

یہ سوال میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے یا ایسے ہی Quotation ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''من فرق بینی و بین المصطفی''

اس کے معنی یہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ یہ Quotation ہے ان کی؟

مرزا ناصر احمد: یہ Quotation ہے۔ لیکن اس کے معنی صرف ہم بتا سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں اس کے متعلق پوچھ رہا ہوں......

[361] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، Quotation ہے یہ: ''من فرق بینی و بین المصطفی''

***Mr.Yahya Bakhtiar:** I am not volunteering to tell you what is meant......*

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے اس کے مفہوم کا معلوم ہونے میں دلچسپی نہیں ہے)

مرزا ناصر احمد: آپ نے فرمایا کہ: ''میرا وجود ہی فنا ہو چکا ہے اور جو مجھ میں اور آپ میں فرق کرتا ہے۔ یعنی محمد ﷺ کے علاوہ میرا بھی کوئی وجود سمجھتا ہے، تو وہ غلطی پر ہے۔ میں تو نثار ہو گیا ہوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''فنا فی الرسول؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی ***Concept*** ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ پس فیصلہ یہی ہے۔'' اس کے معنی ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ ***Impression*** (تاثر) یہ پڑتا ہے مرزا صاحب! کہ ایک امتی نبی، نبی سے ***Superior*** (برتر) ہے، ***Equal*** (برابر) نہیں ہو سکتا۔ یہ ***Impression***......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ***Equal*** تو نہیں، یہ تو سب کچھ ختم کر دینے کا دعویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''فنا فی الرسول؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ تو بھری پڑی ہے آپ کی کتابیں۔ میں نے بتایا، اردو میں یہ کہا: ''وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: وہ ***Superior*** اپنے آپ کو نہیں سمجھتے وہ؟

[362] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ***Equal*** نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: ''انااحقر الغلمان''

کہ غلام ہی نہیں اپنے آپ کو کہا، بلکہ حقیر ترین، غلاموں میں، محمد ﷺ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ تو آپ نے سنایا وہ۔ ***clarification*** کے لئے میں یہ......

(Interruption)

(قادیانیوں کی علیحدگی پسندگی)

***Mr.Yahya Bakhtiar:** Sir, I asked some question about the separatist tendency in ahmadis with regard to that there is a statement of Mirza Bashir-ud-din, Mahmud ahmad. Before I ask about this statement, there is an impresion that before the Independence, the stand of your jamaat was that you are a separate entity, you have nothing to do with Muslims, you are just like Christians or Parsees. but after independence, you have taken the stand that you are part of Muslims or Muslims Millat or Muslim nation. but befere that, I mean to say, if you know that and you can reply. With that background, I am reading out this......*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں آپ کے احمدیوں اندر علیحدگی پسند رجحانات کے بارے میں سوال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیرالدین محمود کا ایک بیان ہے۔ قبل اس کے کہ میں اس بیان پر آپ سے پوچھوں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آزادی سے قبل آپ کی جماعت کا یہ تاثر تھا کہ آپ لوگ ایک علیحدہ وجود کے حامل ہیں اور مسلمانوں سے آپ کو کوئی سروکار نہیں یعنی آپ ایسے ہی ہیں جیسے عیسائی، پارسی ہوں۔ یہ آزادی کے بعد ہوا کہ آپ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ آپ مسلمانوں کا یا مسلم ملت یا مسلم قوم کا ایک حصہ ہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ میں کیا سوال کرنے والا ہوں اور اس کو سامنے رکھ کر جواب دیں تو آپ کو میرے مفہوم کا پس منظر معلوم ہوگیا)

***Mirza Nasir Ahmed:** I do not know what you are referring to, because I have never......*

(مرزا ناصر احمد: مجھے کوئی علم نہیں کہ آپ کس بات پر اشارہ فرما رہے ہیں۔ میں نے یہ بات آپ سے کبھی نہیں سنی[1])

---

[1] کذب صریح اس کو کہتے ہیں۔

Mr Yahya Bakhtiar: *There is an impression that before independence......*

(یحییٰ بختیار: آزادی سے قبل آپ علیحدہ وجود رکھتے تھے)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔آپ پڑھئے۔

Mr Yahya Bakhtiar: *....you said that you were a separate entity like Christian and Parsees......*

(جناب یحییٰ بختیار: عیسائیوں، پارسیوں کی طرح علیحدہ)

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

[363]***Mr Yahya Bakhtiar:*** *......But after independence you asserted that you were part of Muslim Nation, Muslim Millat, not before......*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن آزادی کے بعد آپ نے پرزور طور پر کہنا شروع کیا کہ آپ مسلم قوم کا ایک حصہ ہیں اور مسلم ملت کا)

Mirza Nasir Ahmed: *Not before the declaration of Pakistan?......*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

Mirza Nasir Ahmad: *The creation of Pakistan?*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! *Independence.....*

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

Mr Yahya Bakhtiar: *About that time,47up to that time.*

(جناب یحییٰ بختیار: پاکستان کی آزادی کے اعلان سے قبل ۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء کے لگ بھگ)

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہاں کیا تھا، *Fight* کیا تھا مسلم لیگ اور پاکستان کا کیس......

Mr Yahya Bakhtiar: *That was......*

Mirza Nasir Ahmad: *......Shoulder to shoulder with the Muslim League......*

(مرزا ناصر احمد: مسلم لیگ اور پاکستان کی لڑائی لڑی کندھے سے کندھا ملا کر)

***Mr Yahya Bakhtiar:** That was after 3rd June,1947.*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن وہ ۳؍جون ۱۹۴۷ء سے بعد کا قصہ ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:** Before the creation of Pakistan.* (مرزا ناصر احمد: لیکن پاکستان بننے سے پہلے)

***Mr Yahya Bakhtiar:** Before the......*

(جناب یحییٰ بختیار: اعلان سے قبل)

***Mirza Nasir Ahmad:** Before the creation of Pakistan.* (مرزا ناصر احمد: لیکن پاکستان کی تخلیق سے قبل)

***Mr Yahya Bakhtiar:** Before the announcement. Before the announcement that Pakistan had to become a reality, was going to be established......put it that way......the 3rd June statement of 1947 I fully......*

(جناب یحییٰ بختیار: جبکہ پاکستان ایک حقیقت بن چکا تھا۔قائم ہونے جارہا تھا۔ یا یوں کہہ لیجئے ۳؍جون ۱۹۴۷ء)

***Mirza Nasir Ahmad:** I think the imagination is too far.* (مرزا ناصر احمد: یہ آپ کی قوت متخیلہ کی دور کی پرواز ہے)

[364]***Mr Yahya Bakhtiar:** No, but I think that this is an impression and therefore......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں یہی تاثر تھا)

***Mirza Nasir Ahmad:** It might be an impression in some minds. Let us clarify it.*

(مرزا ناصر احمد: ایسا ہوگا کچھ کے دماغوں میں۔اچھا وضاحت کریں)

***Mr Yahya Bakhtiar:** Yes. This is a statement of Mirza Bashir-ud-Din Ahmed-"Al-Fazal" 13th November,*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیرالدین کا ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء کا بیان) *1946*

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

(مرزا ناصر احمد: جی ہاں)

Mr Yahya Bakhtiar: This reads:

''میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں، عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہے، تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی عیسائی بھی تو مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح کہ ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کردو۔ اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔''

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس کی ایک ہسٹری ہے لمبی......

Mr Yahya Bakhtiar: Before I conclude this, Sir, ...Because I want you to be in picture......there is also a paper "Impact" published in England, and you might have seen it......

(جناب یحییٰ بختیار: اس قول کے نقل کرنے سے قبل میں چاہتا ہوں کہ آپ پر پوری تصویر واضح ہو۔ ایک اخبار ہے بنام ''امپیکٹ'' انگلستان میں چھپا ہوا اور آپ نے اس کو دیکھا ہوگا)

مرزا ناصر احمد: کب چھپا؟

Mr Yahya Bakhtiar: 27th June 1974.

(جناب یحییٰ بختیار: ۲۷ر جون ۱۹۷۴ء)

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میرے علم میں نہیں۔ کون سا ہے یہ؟

Mr Yahya Bakhtiar: "Impact"

[365] مرزا ناصر احمد: یہ ۱۹۷۳ء کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۱۹۷۴ء کا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۷۴ء۔ ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ربوہ ***Incident*** کے بعد کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اچھا۔

جناب یحیٰی بختیار: تو اس میں سے جو ہے ناں جی:

"Two into one would not go."

آپ دیکھ لیں۔ نیچے پاکستان پر جو انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *"Two into one would not go."*
(مرزا ناصر احمد: دو ایک میں داخل نہیں ہو سکتے)

Mr Yahya Bakhtiar: *Now I would like to read this, Sir, so that......*
(جناب یحیٰی بختیار: میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں)

I don't want to read part of it......
(مکمل طور پر)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے......

Mr Yahya Bakhtiar: *"Impact" International, fornightly, 14th to 27th June, 1974.*

(جناب یحیٰی بختیار: یہ اخبار امپیکٹ بین الاقوامی اخبار ہے۔ ۱۴ تا ۲۷ /جون ۱۹۷۴ء کا) یہ *Publish* ہوتا ہے......

Mirza Nasir Ahmad: *You would like...... whether I have a right to these views or not?*

(مرزا ناصر احمد: آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ میں ان کے خیالات سے متفق ہوں یا نہیں)

Mr Yahya Bakhtiar: *When I said that there is an impression, this is one of the impression, generally this impression, that before the Independence this was the stand of the Ahmadis. And here I would read......*

(جناب یحیٰی بختیار: میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ ایک عام تاثر ہے کہ احمدیوں کا آزادی سے قبل یہ مؤقف تھا)

Mirza Nasir Ahmad: *Who is the writer?*

(مرزا ناصر احمد: یہ کہنے والا کون ہے؟)

Mr Yahya Bakhtiar: *I really do not know. But*

this is a magzine published.

(جناب یحیٰی بختیار: مجھے نہیں معلوم لیکن یہ ایک میگزین میں شائع شدہ ہے)

[366]**Mirza Nasir Ahmad:** *What is the standing of this publication?*(مرزا ناصر احمد: اس شائع شدہ اخبار کی کیا حیثیت ہے)

Mr Yahya Bakhtiar: *May be nothing at all, sir.*

(جناب یحیٰی بختیار: ممکن ہے کچھ بھی نہ ہو)

Mirza Nasir Ahmad: *Have we got anything to do with this?* (مرزا ناصر احمد: ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے؟)

Mr Yahya Bakhtiar: *No, no, you have got nothing to do with it. I don't know. I do not say that you have anything to do or it is your publication or it is authoritative pronouncement of Ahmadiyya jammat. it is one of the magazines, published in England, which has reported that press conference of Ch.Zafarulla Khan and what happened in Pakistan. So I read that:*

"Pakisatan's Qadianis or Ahmadis problem and the recent trouble surrounding it revolves around the interesting question whether the Qadianis should he regarded as a non-Muslim minority in a Muslim society or a Muslim minority in a non-Muslim society, for such is the fundamental and mutually exclusive nature of the differences that by no stretch of argument can the two be forced together under one Muslim label. The matter involved no complicated theology as Sir Zafarulla, a prominent leader of the Ahmadiyya moment......"

(جناب یحیٰی بختیار: کچھ بھی نہیں آپ کو اس سے کیا لینا۔ ہمیں تو انہیں کہنا ہے کہ

آپ کا اس سے کچھ مطلب ہے نہ ہمیں یہ کہنا ہے کہ یہ آپ کا کوئی شائع کردہ ہے اور نہ یہ احمدیوں کا باضابطہ بااختیار کوئی اعلان ہے۔ یہ تو ایک رسالہ ہے۔ انگلستان میں چھپا ہوا۔ اس نے چودھری ظفراللہ خان کی ایک پریس کانفرنس پر رپورٹ دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ پاکستان میں کیا کچھ ہوا۔ اب میں پڑھتا ہوں: ''پاکستان کا قادیانی اور احمدی پر مسئلہ اور حالیہ اس سے متعلق گڑبڑ دراصل اس دلچسپ سوال کے محور پر گھومتی ہے کہ کیا قادیانیوں (کو) مسلم معاشرے میں ایک غیرمسلم اقلیت تصور کیا جائے یا ایک مسلم اقلیت کسی غیرمسلم معاشرے میں۔ کیونکہ اس نوعیت کے زبردست بنیادی اختلافات اور ایک دوسرے کے درمیان اس طرح کی مخصوص عدم مشابہت ہے کہ بحث وتمحیص کو چاہے کس قدر طول دیں۔ پھر بھی ایک مسلم شناختی نشان کے اندر دونوں کو جبراً داخل نہیں کیا جاسکتا۔ نفس معاملہ کوئی دینیاتی الجھاؤ کے باعث نہیں ہے۔ جیسا کہ سرظفراللہ خان جو احمدی تحریک کے سرکردہ لیڈر ہیں......

مرزا ناصر احمد: یہ جو حصہ ہے، یہ لکھنے والے کی اپنی رائے ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں یہ بتا رہا ہوں، اس لئے میں سارا پڑھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے......

***Mr Yahya Bakhtiar:** I do not want to read a portion of it......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف ایک حصہ پڑھ کر سنانا نہیں چاہتا)

مرزا ناصر احمد: چودھری ظفراللہ خان صاحب نے نہیں کہا۔

***Mr Yahya Bakhtiar:** I do not want to read a portion of it because that would create misunderstanding.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں صرف ایک حصہ پڑھ کر سنانا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے فہم میں غلطی پیدا ہوگی)

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

[367]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Only one part of it I am concerned with, but I am reading it so that there may be no misunderstanding:*

"......The matter involved no complicated theolegy as

Sir Zafarulla, a prominent Leader of the Amadiyya movement, explained last week to the press in London, they regarded Muhammad (peace be upon him) as only the last law bearing Prophet and held Mirza Ghulam Ahmed as a prophet raised in divine Command and in fulfilment of the prophecies in regard to the advent of Messiah. (This is Choudhry Sahib's quotation) But, as he admitted, Muslims believe that there is to be no kind of Prophet after Muhammad, the question boils down to this that Mirza Ghulam Ahmad was either of the two: a true Prophet or false Prophet. His prophethood being the basis of those who believe in Mirza Ghulam ahmad, the Qadianis, and those who deny the Muslims obviously do not belong to a single category of faith. Understandably, from the Qadianis viewpoint too, those who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad and his message are Kafirs. "It is obligatory on us to consider non-Ahmadi a non-Muslim and not to offer prayers behind them because we consider them repudiators of one of the Prophet of Allah", I containue the quotation, "The child of a non-Ahmadi is also a non-Ahmadi and we should not offer prayers even for him. Hazrat Massih-e-Maood Mirza Ghulam Ahmad has expressed strong resenment against an Ahmadi who would give his daughter in marriage to a non-Ahmadi."

"Anwer-e, Khilafat"Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad, Khalifa-i-Qadian, Pages 89-84). When the Pakistan

founder Quaid-e-Azam Muhammad Ali jinnah, died, Sir Zafarulla then Pakistan's Foreign Minister, stood aside and did not join the funeral prayers. A year before Pakistan's independence......"

Now, Mirza Sahib, here comes with quotation which I just read:

"A year before Pakistan's independence, (quotation starts) I sent word through a representative of mine to a highly responsible British Officer to the effect that our rights too should be recognized like parsees and Christians. The [368] officer thereupon said, "They are minorities while you are a religious sect." I said, "Our seperate rights should be recognized just as theirs have been recognized For every one Parsi... I would porduce two Ahmadis."

And this is... I shall give the date 13-11-1946.

"This was Mirza Bashir-ud-din Mahmud, the head of the Quadiani Community and the probable emissary was Sir Zafrullah. At the time of independence and demarcation of boundaries the Quadianis submitted a representation as a group separate from Muslims. This had the effect of decreasing the proportion of the Muslim's population in some marginal areas in the Punjab and on consequent award to India' Gurdaspur was given to India to India to enable her to link with Kashmir. The Qadianis insistence on being treated as a part of the main body of Islam was, therefore, oppossed to Pakistan's position. Very early on, the

Qadianis leadership exhorted its followers to convert the small population of Baluchistan and be in a position to call at least one province our own and to join the armed forces. The subsequent Qadiani's acquisition of very powerful position in business and in industry, civil and military has aroused fears of an eventual Qadiani take over of Pakistan. Many allege a Qadiani role in the break up of Pakistan. Suggestions to this effect were made even in the correspondence column of Bangladesh Observer. Given this background the recent eruption of widespread desturbance should come as no surprise, but it is deplorable too. The Muslims allege the Qadianis behave violently, arrogantly, provacatively. But the Muslim's own obligation to behave just is uniliteral one. In fact by their propensity to get provoked and hysterical they have permitted the unscrupulous to exploit the situation to their ends. Whether this is happening now is difficult to say 'yet'. However, the basic problem which remains unresolved is that of the Qadianis minority status. Everything may not be so Islamic in Pakistan but she definitely has an exemplary record of fair treatment of her minorities, Parsis, Christians, Hindus and Jews and the Qadianis once accorded a constitutional right and safeguard as a minority [369] should hope to line in peace and amity. The fact that they have come to occupy key positions in the country's econoimic, political and military life shows that there is no anti-Qadiani hostility or

discrimination as such. But complication is caused by the desire to over reach both economically and politically. While a high Court judge is already enquiring into the trouble, Sir Zafrullah Khan's attempt to involve the Human Rights Commission and other international agencies and desclosure that they have approached the American State Department and the British Foreign office was bound only to create more misgivings."

I just wanted that one portion, Sir, but that.....

(جناب یحییٰ بختیار: صرف ایک حصہ سے مجھے تعلق ہے۔ میں اس لئے پڑھ کر سنا رہا ہوں تا کہ فہم میں غلطی نہ پیدا ہو جائے۔

''نفس معاملہ کوئی دینیاتی الجھاؤ کے باعث نہیں ہے۔ جیسا کہ سر ظفر اللہ خان نے جو احمدی تحریک کے سرکردہ ہیں۔ گذشتہ ہفتہ لندن میں پریس کو واضح کیا۔ وہ (احمدی) محمد ﷺ کو آخری شریعت لانے والا نبی تصور کرتے ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد کو سمجھتے ہیں کہ وہ ایک نبی ہے۔ جو مامور من اللہ ہے اور نزول مسیح کے بارے میں ایک نبوت کی ایک پیشین گوئی کی تعمیل ہے۔ یہ چوہدری صاحب کا قول ہے۔ لیکن انہوں نے تسلیم کیا کہ مسلمان یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کے بعد کسی قسم کا بھی نبی نہیں ہے۔ تو تمام قضیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد دو شخصیتوں میں سے ایک تھا۔ یا تو ایک سچا نبی یا ایک جھوٹا نبی۔ تو مرزا غلام احمد کی نبوت بے بنیاد ہے۔ جو قادیانی عقیدہ رکھتے ہیں اور جو قادیانی انکار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا وہ ظاہر ہے کہ اسلامی اعتقاد کی واحد قسم سے تعلق نہیں رکھتے تو قادیانی نقطہ نظر سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد اور اس کے پیغام میں یقین نہیں رکھتا وہ ان کی نظر میں کافر ہیں۔ اس لئے غیر احمدیوں کو غیر مسلم سمجھنا فرض ہے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیونکہ ہم (احمدی) ان کو (مسلمان کو) اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کے منکر سمجھتے ہیں۔'' یہ ایک قول ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے۔ ''غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہے اور اس لئے بھی ہم کبھی جنازہ نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد نے سخت برا ماننے کا اظہار کیا ہے۔ اس احمدی کے لئے جو اپنی بیٹی غیر احمدی کو شادی میں دے دے۔''

انوار خلافت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان ص ۸۹ اور ۹۴۔ جب بانی پاکستان

قائداعظم محمد علی جناح نے انتقال کیا تو سرظفر اللہ خاں جو ان دنوں وزیر خارجہ تھے علیحدہ کھڑے رہے اور نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔

اب مرزا صاحب! یہ ہے وہ اقتباس جو میں ابھی پڑھتا ہوں: ''پاکستان کی آزادی سے ایک سال قبل (قول جاری ہو چکا ہے) ایک سال قبل میں نے اپنے ایک نمائندے کے ذریعہ ایک انتہائی ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسی اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو ایک مذہبی فرقہ ہیں۔ اس پر میں نے کہا پارسی، عیسائی مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق کو علیحدہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کرتے رہو میں اس کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔

اور اس میں تاریخ بھی دی ہوئی ہے۔ ۱۳/نومبر ۱۹۴۶ء۔

''یہ تھے مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی فرقے کے سربراہ اور غالباً سرظفر اللہ خاں نمائندے بوقت آزادی اور سرحدوں کی حد بندی کے وقت قادیانیوں نے ایک عرضداشت پیش کی کہ وہ مسلمانوں سے الگ ایک جماعت ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ پنجاب کے کنارے کے علاقوں میں مسلمان آبادی کا تناسب گھٹ گیا اور بالآخر ایوارڈ (فیصلے) میں گورداسپور ہندوستان کو دے دیا گیا۔ تا کہ وہ کشمیر سے تعلق رکھ سکے تو قادیانیوں کا اصرار کہ ان کو اسلام کی بڑی جمعیت کا حصہ تصور کیا جائے۔ پاکستان کی پوزیشن سے متخالف ہے۔ بہت شروع میں قادیانی قیادت نے اپنے پیروؤں کو تاکیداً نصیحت کی کہ صوبہ بلوچستان کی چھوٹی سی آبادی کو تبدیلی مذہب کے ذریعہ کم از کم ایک صوبہ کو اپنا کہہ سکیں اور مسلم افواج میں داخل ہو جائیں۔ بعدازیں قادیانیوں کا بزنس اور انڈسٹری میں زبردست طاقتور پوزیشن حاصل کرنا۔ سول انتظامیہ اور فوج میں قوت کے حصول سے خطرات پیدا کر دیئے کہ کہیں بالآخر پاکستان پر قبضہ نہ کر لیں (کچھ الفاظ یہاں ٹیپ پر صاف نہیں ہیں) بہت سے لوگ پاکستان کے ٹوٹنے میں قادیانی کردار کا ذکر کرتے ہیں۔ اس نوعیت کے اشارات اخبار بنگلہ دیش آبزور میں مراسلات کے کالم میں ملے ہیں۔ اس پس منظر میں دور دور حالیہ گڑبڑ کا پھوٹ پڑنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگرچہ بہت قابل مذمت ہے۔ مسلمان الزام دیتے ہیں کہ قادیانی لوگ بہت مغرور متشدد اور اشتعال انگریز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا اپنا یہ احساس ذمہ داری کہ وہ اپنی طرف سے منصفانہ طور اختیار کریں۔ یک طرفہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ بھی ہے کہ اشتعال میں آ کر ان کے مغلوب الغضب ہو جانے سے بددیانت اشخاص کو موقعہ فراہم ہو جاتا ہے کہ وہ صورتحال کو اپنے مفاد میں لا کر ناجائز کام کریں۔ کیا سردست یہ سب ہو رہا

ہے۔ ہاں میں جواب نہیں دے سکتا۔ بہرحال بنیادی مسئلہ جولانیحل ہے وہ قادیانیوں کی اقلیتی حیثیت کا ہے۔ پاکستان میں ان کے ساتھ سلوک اگرچہ اس قدر اسلامی نہیں ہے۔ لیکن یقیناً پاکستان کا اقلیتوں کے ساتھ سلوک مثالی ہے۔ یعنی پارسیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور یہودیوں کے ساتھ اور اگر قادیانیوں کو بحیثیت اقلیت دستوری تحفظ حاصل ہوگیا تو ان کو سکون اور باہمی ارتباط کی رہائش حاصل ہو جائے گی۔ یہ امرواقعہ کے ان کو ملک کی اقتصادی سیاسی اور عسکری شعبہ جات زندگی میں ایک مقام حاصل ہوگیا ہے۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف کوئی ناروا امتیاز یا معاندانہ جارحیت فی نفسہ نہیں ہے۔ پیچیدگی پیدا ہونے کی وجہ ان کی سیاسی اور اقتصادی امور میں حد سے زیادہ نکل جانے والی خواہش ہے۔ ہائی کورٹ کے ایک جج اس گڑبڑ کی تفتیش کر رہے ہیں۔ مگر سر ظفر اللہ خاں کی اس کوشش سے مزید بے اعتمادی پیدا ہو جائے گی کہ وہ انسانی حقوق کمیشن اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی وساطت سے امریکہ اور برطانیہ کی وزارت خارجہ تک رسائی کر رہے ہیں۔'' اقتباس ختم ہوا۔ میں اسی حصہ کو سنانا چاہتا تھا)

Mirza Nasir Ahmad: *The source of this article ....*

(مرزا ناصر احمد: اس مضمون کا ماخذ......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *These are the views of....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ خیالات ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *.... is the one who is well-versed in spreading the false allegation against Jamaat-i-Ahmadiyah.*

(مرزا ناصر احمد: جو بھی شخص ہو بہرحال وہ جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے الزامات پھیلانے میں خوب ماہر ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am not saying that he is a truthful person or false person. I have just said that these are the views. He has reported the press conference and he says that this is the stand of the Ahmadis.....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ شخص سچا ہے یا جھوٹا۔ میں نے تو یہ صرف کہا ہے کہ یہ اس کے خیالات ہیں۔ پریس کانفرنس میں وہ رپورٹر تھا اور اس نے بتایا کہ

احمدیوں کا یہ مؤقف ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, no. These are not the views expressed by Ch. Zafrullah Khan.***

(مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ چوہدری ظفر اللہ نے ان خیالات کا اظہار نہیں کیا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, I have said these are his views and comments on Ch. Zafar Sahib's press conference or whatever Chaudhry Sahib has said in the press conference.***

(جناب یحییٰ بختیار: ہرگز نہیں۔ یہ خیالات اور تبصرے چوہدری ظفر اللہ خان کی پریس کانفرنس کے ہیں یا جو کچھ بھی چوہدری ظفر اللہ خاں نے پریس کانفرنس میں کہا)

Mirza Nasir Ahmad: ***The views expressed in this article have no association, no correlation with the expressions of Ch. Zafrullah Khan.***

(مرزا ناصر احمد: جو نقطۂ نظر اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی جوڑ نہیں ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی تشریحات سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I do not say that these are his comments. Whether the....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں تو یہ نہیں کہتا کہ یہ ان کے خیالات ہیں......)

[370]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***These are not the comments on the....*** (مرزا ناصر احمد: یہ تبصرے ہیں بیان پر)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***....Statements or anything, whether it is a fair comment or unfair comment, that is different....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔ غلط ہے یا صحیح یہ دوسری بات ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, it is not a comment because what portion of the Press Conference the comment***

is connected with?

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ تبصرہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ پریس کانفرنس کے کس حصہ سے یہ تبصرہ متعلق ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Relating to the story what the trouble is about.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ شخص یہ بتا رہا ہے کہ یہ گڑبڑ ہے کیا)

Mirza Nasir Ahmad: ***He is talking of the Press Conference, he is talking of so many other things, and those are not inter related.***

(مرزا ناصر احمد: وہ پریس کانفرنس کی بات کر رہا ہے اور درمیان میں بہت سی غیر متعلق باتیں لا کر کہہ رہا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But the one thing which I wanted to ask you is that here is an impression that, at the time of Independence or immediately before that, the stand of the Ahmadiya Jamaat was that they are separate just like Parsees, and after that....***

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا تھا کہ یہاں ایک یہ تأثر ہے کہ بوقت آزادی یا آزادی سے کچھ عرصہ قبل احمدیہ جماعت کا یہ مؤقف تھا کہ وہ علیحدہ ہیں جیسے پارسی وغیرہ)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, absolutely wrong stand.***

(مرزا ناصر احمد: یہ قطعی غلط بات ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, will you please explain this statement of Mirza Sahib which I have just read out 13th January, 1946?***

(جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ مہربانی فرما کر مرزا صاحب کا ۱۳ر جنوری ۱۹۴۶ء کے اس بیان کی وضاحت کریں)

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں دیکھوں گا، چیک کروں گا۔ پتہ نہیں ہے بھی یا نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں دیکھ لیجئے۔
مرزا ناصر احمد: ہاں نوٹ ہے۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) کونسا نوٹ کیا اخبار؟
جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود......
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ اخبار دیکھ کے تو......
[371] جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے ۱۳ر جنوری ۱۹۴۶ء کا ہے۔
مرزا ناصر احمد: یہ ہمیں دے دیں فائل۔ شاید ضرورت پڑ جائے۔
جناب یحییٰ بختیار: کون سا؟
مرزا ناصر احمد: وہ رابطہ عالم اسلامی والا بھی آپ نے دینا تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے ہیں۔ دیں گے آپ کو۔

Sir, now I go to another subject.

What is the concept or meaning, according to you, of Massih-e- maood (مسیح موعود)? Because this is something which requires explanation, because I have some idea that it is عیسیٰ علیہ السلام reincrnate or some such thing; but we want to be very clear on this.

(اب جناب! میں دوسرے مضمون پر آتا ہوں۔ آپ کی نظر میں مسیح موعود کے کیا معنی ہیں اور اس کا ذہن میں کیا تصور ہے۔ کیونکہ یہ تشریح طلب ہے۔ مجھے کچھ یہ خیال ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا جنم ہے یا اسی قسم کی کوئی چیز اور ہم اس معاملہ میں بہت صاف معلوم کرنا چاہتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بعض حلقوں میں تاثر پیدا ہو گیا کہ شاید ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ مسیح ناصری کی روح اس وجود میں آ گئی غلط ہے۔ ہم ارواح کے جسم بدلنے کے...... جو ہندوؤں کا عقیدہ ہے...... نہ صرف یہ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اتنا سخت criticism اس پر، اتنی سخت تنقید بانی سلسلہ کی کتب میں پائی جاتی ہے کہ وہ...... اس مسئلے کو، ہندوؤں کے، بالکل نامعقول ثابت کر دیا ہے۔ یہ تو یہی چیز ہے۔

نمبر(۲) یہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔ اس امت کے اور جس طرح اس سے پہلے یہود میں یہ کہا گیا تھا کہ عیسیٰ کے آنے سے پہلے...... ایلیا نبی

آئے گا تو اس میں وہ جھگڑا پڑ گیا۔ وہ لمبی تفصیل ہے۔ وہ ڈسکشن ہوئی ہے تو حضرت مسیح نے کہا کہ خود نہیں آنا تھا۔ بلکہ اس کے......''اخلاق سے'' اس کی طبیعت سے، اس کی روح سے اس لئے (ملتے) جلتے خواص لے کر کسی اور نے آنا تھا اور یہ آ گئے۔ یہ چونکہ پہلے بھی دھوکہ ہوا تھا۔ اس واسطے امت مسلمہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ انہوں نے ہی آنا ہے۔ آسمان پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔ اب[372] حدیث نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ یہ دو مختلف وجود ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کو مسیح موسیٰ کی شکل بھی دکھائی گئی۔ کشف میں اور مسیح موعود کی شکل بھی دکھائی گئی اور آپ ﷺ نے ریکارڈ کیا ہے اسے ہماری احادیث نے اور اس میں ان کی رنگت مختلف، ان کے فیچرز مختلف، ان کے بال مختلف اور وہ دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ جو ہیں وہ ان کی بتائی گئی۔

اس کے متعلق بیسیوں اور ایسے حوالے اور قرائن ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ آنے والا پہلا نہیں ہے مسیح۔ مسیح موسیٰ نے دوبارہ نازل نہیں ہونا ہے۔ بلکہ اس کی خو بو رکھنے والا ایک شخص پیدا ہوگا۔ اس زمانے میں پیدا ہوگا جب دنیا اسلام پر بڑا زبردست حملہ کر رہی ہوگی اور اسلام کی اسلامی تعلیم، شریعت قرآنی کے حسن اور اس کی احسان کی طاقتیں جو ہیں۔ ان کے ذریعہ سے نوع انسانی کے دل محمد ﷺ کے لئے جیتے جائیں گے اور قرآن کریم......اس کے ذریعے سے لوگوں پر یہ واضح ہوگا کہ قرآن کریم اتنے زبردست دلائل اور اس قدر عظیم حجج قاطع اپنے اندر رکھتا ہے اور اس قدر حسن اور خوبی اور عظمت اور شان ہے۔ اس تعلیم کے اندر کہ اس کو کسی ظاہری مادی طاقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جب اس کی تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے تو اسے صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میں نے پچھلے سال اپنے دورہ میں ایک پریس کانفرنس میں ان کو یہ بتایا کہ دیکھو اسلام کی تعلیم انسان اور انسان کے درمیان اس قسم کا تعلق پیار اور محبت پیدا کرتی ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی اور ازم ایسا نہیں کرتا۔ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ ایک جگہ پر مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ جب اتنی عظیم تعلیم ہے اسلام کی تو ہماری عوام تک پہنچانے کا آپ نے کیا انتظام کیا؟ تو بتایا یہ گیا تھا کہ ایک مسیح کی خو بو میں، امن کے ساتھ، صلح کے ساتھ، آشتی کے ساتھ، پیار کے ساتھ، بے لوث خدمت کے ساتھ، ہمدردی کے ساتھ، ایک ایسی پاک فضا اسلام کی، اسلامی تعلیم کے مطابق، قرآن کریم کی شریعت کے مطابق وہ پیدا کرے گا اور اس وقت نوع انسانی......یہ پیشین گوئی ہے......کہ ایک امت بنا دی جائے گی۔ یعنی سارے[373] عیسائی جو ہیں۔ سارے دوسرے مذاہب والے جو آج کل ہو گئے۔ وہ سب اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال جو تھا مرزا صاحب! یہ تھا کہ **Reincarnation** کا......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، **Reincarnation** کا کوئی آئیڈیا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ نے یہ کہا کہ ان کی خو بو رکھنے والا......

مرزا ناصر احمد: خُو بُو رکھنے والا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Attributes....***

(جناب یحییٰ بختیار: اس کی صفات)

مرزا ناصر احمد: بعض نمایاں چیزیں ہیں مسیح ناصری میں۔ ان نمایاں خصوصیات کا حامل ہوگا مسیح محمدی بھی صلوٰۃ اللہ علیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوبیاں ہوں گی تو اس لئے تو مجھے کچھ تعجب ہوتا ہے کہ بعض جگہ ایسا لکھا ہوا ہے، مرزا قادیانی کی کتابوں میں کہ: ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خودبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

Is it there or not? Was this his view about Jesus Christ or Essa- ibn-e-Mariam?

(جناب یحییٰ بختیار: کیا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ان کا یہ خیال تھا یا نہ تھا؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***It is not his assertion about him.***

(مرزا ناصر احمد: ان کے بارے میں انہوں نے نہیں کہا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, it is, Sir, reported....***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کی طرف منسوب بیان ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: ***What he did assert was that.***

(مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو بیان کیا ہے وہ انجیل میں ہے)

انجیل جب ہم پڑھتے ہیں تو تم لوگوں نے ظالمانہ طور پر اپنے مسیح پر یہ الزام لگایا جن کا یہاں ذکر ہے۔ آپ نے نہیں الزام لگائے انجیل کے الزاموں کو دہرایا ہے۔

[374] جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تو آگے پیچھے دیکھیں گے تو پتہ لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی لئے تو **Clarification** ضروری ہے نا جی کہ مسیح علیہ السلام......

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت)

مرزا ناصر احمد: یہ آپ حوالہ دے دیجئے۔ اگر یہاں ہوئی کتاب تو ابھی دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: (مکتوبات احمدیہ حصہ سوم ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ کون سی کتاب؟

جناب یحییٰ بختیار: ''مکتوبات احمدیہ''

مرزا ناصر احمد: مکتوبات احمدیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ حصہ سوم ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آگے وہ کہتے ہیں: ''آپ کا (عیسیٰ علیہ السلام کا) خاندان نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ میں نے بتایا کہ میں یہ......

جناب یحییٰ بختیار: جی آپ Verify کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: Verify کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو حوالے دے رہا ہوں نا جی اس کے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ اس کا کون سا حوالہ ہے؟

[375] جناب یحییٰ بختیار: ''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔ انجیل کا حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ آپ، ساتھ ہی انجیل کے حوالے جو آپ کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے ان پر یہ الزامات لگائے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہم انجیل کے حوالے......

جناب یحییٰ بختیار: جی وہ بھی آپ...... یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، انجیل کے حوالے یہاں بتائیں گے۔ جو کہا اپنی طرف سے وہ بھی بتائیں گے مسیح کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: Yes پوزیشن Clarify کرنے کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ میرے ان کے Atributes جو ہیں اور پھر ساتھ یہ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس سے اگلا حوالہ ہے یہ: ''یسوع اس لئے اپنے تیئں نیک نہیں کہہ سکتا......'' (ست بچن ص۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

(یہ ایک مستند ہے) *Now, this is a very authentic....*

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

[376] جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: یسوع؟

جناب یحییٰ بختیار: یسوع۔

مرزا ناصر احمد: مسیح نہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Whether he is the same person or not, that is for you to tell.***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ انہی کے متعلق ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, no, no. I mean.***

میرا مطلب ہے کہ ''یسوع'' سے ہی پتہ لگ رہا ہے کہ جو انجیل کا محاورہ ہے۔ وہ انہوں نے استعمال نہیں کیا۔ پادریوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، Explain کریں گے۔ جو الفاظ ان کے ہیں: ''یسوع اس لئے اپنے تیئں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن ص۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

Now here it has nothing to do with Bible, in my....

(اس جملہ کا بائبل سے کوئی تعلق نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *Oh, yes, it is. Every word....*

(مرزا ناصر احمد: ہاں ہے، ہر لفظ اس کا......)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا......''

I mean he is concluding, he is coming to this conclusion. (وہ نتیجہ بیان کر رہے ہیں۔ وہ اس کا آخری فیصلہ دے رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *No, no.*

یہ انجیل سے ہم ثابت کریں گے۔ یہاں بتا دیں گے۔ ہر ایک کی خدمت میں عرض کر دیں گے۔ ہر ایک کو پتہ لگ جائے گا۔

[377] جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے جی مرزا صاحب فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہی حوالہ ہے؟ (ریفرنس)؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا ہے؟ ''انجام آتھم''؟

جناب یحییٰ بختیار: ''ست بچن۔''

مرزا ناصر احمد: نہ، پہلا تھا ''انجام آتھم'' کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''انجام آتھم'' کا تو میں نے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ابھی بتایا ہے آپ نے (انجام آتھم سے، حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

جناب یحییٰ بختیار: حاشیہ ص ۷۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو پہلے آ گیا۔ اب یہ تیسرا ''ست بچن'' کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی یہ تیسرا۔ کہتا ہے: ''آپ کو (یعنی حضرت عیسیٰ کو)......'' بریکٹ میں یہ ہے۔ ''یسوع'' نہیں ہے۔ یہاں لکھا ہوا ہے: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی......اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹، ۲۹۰)

Is it in Bible somewhere? (کیا یہ بائبل میں ہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** It is in there literature.*

(مرزا ناصر احمد: یہ ان کے لٹریچر میں ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In the Christian literature?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا عیسائی لٹریچر میں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** In the Christian literature.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Christ used to tell lies and stole the sermon of the Mount from Talmud?*

[378]***Mirza Nasir Ahmad:** We will prove every....*

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am just saying this.*

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بھئی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں تو اس لئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I want to put every thing to you so that there is no misunderstanding.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ہر بات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ تاکہ آئندہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو)

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: فرماتے ہیں جی کہ: ”آپ کے (حضرت عیسیٰ کے) ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔“

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے ”ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱“ وہی Page اس کا بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ”(حضرت عیسیٰ کا) میلان کنجریوں سے ان کی صحبت بھی شاید

اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

’’انجام آتھم‘‘، متی کی انجیل، یہاں پھر وہ refer کررہے ہیں، انجیل کو۔

مرزا ناصر احمد: ہر جگہ وہی ہے۔

[379] **جناب یحییٰ بختیار:** یعنی وہ تو آپ نے کہا نا۔ میں آپ کو آگے بھی کہتا ہوں، سناتا ہوں کہ: ’’متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔‘‘

پھر ہاں: ’’آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے۔ افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

مرزا ناصر احمد: یہ پہلے بھی آ گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں دوسری جگہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے Page بقیہ ضمیمہ رسالہ (انجام آتھم ص۵ بقیہ حاشیہ)

May be they requoted again.

تو یہ تو آپ Agree کریں گے کہ ایک نبی ان خوبیوں کا حامل نہیں ہوسکتا۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ Agree کرتا ہوں کہ جھوٹے......

ایک نبی ان خوبیوں کا حامل نہیں ہوسکتا اور محض افتراء اور بہتان سے انجیل نے حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ الزامات لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ تعجب یہ تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: کہ خوبو میں؟

[380] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں جی......ہم پیار سے بات کرتے ہیں، کسی کے جذبات کو تکلیف نہیں دیتے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل پیار سے بات۔ ان کے حوالے دے کے۔ کس Context میں؟ وہ جب میں بتاؤں گا اب نہیں بتاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔

That is for you to explain, either on the point of explanation so that the position is clarified.

(اس کی تشریح کرنی ہے تاکہ پوزیشن واضح ہو)

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ انشاءاللہ ایسی صاف ہوجائے گی کہ سب کو سمجھ میں آجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ چیزیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ وہ سب کے سامنے آرہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، بڑا اچھا ہے۔ ہر بات صاف ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

یہ تو انجیل میں نہیں ہے۔ یہ تو ان کا اپنا ہے۔

What is the meaning? (اس کا کیا معنی ہے؟)

مرزا ناصر احمد: یہ تو ان کی تقریر ہے ہی نہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے[1]

غلام احمد ہے نہیں ہے۔

[381] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی ''غلام احمد''

مرزا ناصر احمد: ''غلام احمد'' اضافت کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔ یہ یعنی یہ انہی کا شعر ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ احمد کا غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی احمد کا غلام، ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: احمد کا، نبی اکرم ﷺ سے فیوض حاصل کرنے والے کا مقام......

جناب یحییٰ بختیار: ایک امتی۔

مرزا ناصر احمد: ......موسیٰ علیہ السلام سے فیوض حاصل کرنے والے سے بالا ہے۔

---

[1] مرزا قادیانی کے اس شعر پر ہمارے استاذ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ یوں تظمین فرمایا کرتے تھے۔ ابن ملجم کے ذکر کو چھوڑو......اس سے بدتر غلام احمد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، ایک امتی ہوگیا نا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک امتی ہوا۔
مرزا ناصر احمد: آنحضرت ﷺ کے تو پتہ نہیں کتنے امتی انبیائے بنی اسرائیل سے آگے نکل گئے[1]۔
جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں تو ان کا ذکر، مرزا غلام احمد صاحب کا، اپنی طرف نہیں ہے؟ ''اس سے بہتر غلام احمد ہے'' یعنی *He means himself?* (کیا اپنے سے ان کی مراد ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: ***He means himself.***

(مرزا ناصر احمد: خود اپنے سے مراد ہے)
غلام احمد، احمد، محمد احمد۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I follow it.***

مرزا ناصر احمد: یعنی آنحضرت ﷺ کا غلام۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***He claims that he is superior to Isa Ibne....?***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) حضرت عیسیٰ سے عظیم تر......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Because of Muhammad Sal- Allah-e- Alehi-wa- Salam.***

(مرزا ناصر احمد: حضرت محمد ﷺ کی وجہ سے)
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔
[382] مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کے طفیل، آپ کے فیوض کے حصول کے نتیجہ میں جو آپ کے امتی ہیں۔ یہ وہ موسیٰ کی امت سے آگے ہیں۔
تیرے بڑھنے قدم آگے بڑھایا ہم نے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ مگر کیا ایک کوئی امتی کسی ایک پیغمبر سے، جو حقیقی پیغمبر ہو، کیا اس سے بڑھ سکتا ہے؟ یہ یعنی *Clarification* کیجئے۔
مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر دوسرا مسئلہ آگیا نا۔

---

[1] امتی، نبیوں سے افضل؟ ہے کوئی قادیانی کفر کا ٹھکانہ؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ جی نہ۔ اسی لئے میں کہتا ہوں: ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو''
مرزا ناصر احمد: میرا مطلب ہے کہ ایک مسئلہ ہے کہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود کی تحقیر یا تذلیل کی؟ وہ پہلے یہ چل رہا تھا۔ تو میں نے آپ کو بتایا کہ میں ثابت کروں گا کہ نہیں اور یہ دوسرا سوال ہے۔ تو اس کا میں بتا دیتا ہوں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی دیکھیں کہ میں نے ابھی یہ مرزا قادیانی کا شعر سنایا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کئی اور شعر بھی ہیں:

اینك منم كه حسب بشارات آمدم عیسیٰ كجا است تابنهد پامنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

مرزا ناصر احمد: بڑی شان تھی محمد ﷺ کی۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو یہ بھی آپ ***Explain*** کریں کہ وہاں تو ''غلام احمد'' نہیں کہہ رہے ہیں: ''تابه نهد پابمنبرم''
مرزا ناصر احمد: اس سے اگلے شعر کیا ہیں؟ شاید وہی ***Explain*** کر دیں اسے۔[383]
جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس تو یہی شعر نوٹ ہوا ہے۔ جی۔
مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر اگلا......
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

ایک آواز...... گردش مقام داد چوں برخلاف وعدہ بروں آیدازارم

قطعہ بند ہے۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ آپ ***Explain*** کر دیں کہ: ''عیسیٰ كجا است به نهد پابمنبرم''

It is the same idea that I am superior or to Isa Aleh-is- Salam? This is the impression. And you will clarify.

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، اس کے متعلق میں بتا دوں گا اس کا ***Context*** دیکھ کر۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) چلیں جی، نوٹ کریں جی۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ دیکھ لیجئے۔ اس کا ***Context*** دیکھ کر۔

ابھی آپ نے جی فرمایا.....کل بھی اور محضر نامے میں بھی......کہ کتنی آنحضرت ﷺ کے ساتھ عقیدت، پیار، محبت مرزا غلام احمد کا تھا:

And how much he is praise for him that is in Mahzar Nama in writing.

اور بعض لوگ جو ہیں جو ***Interpretation*** وہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔ آپ ان سے آپ ***Agree*** نہیں کرتے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہاں ایک جگہ یہ آیا ہوا ہے کہ: ’’آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ر فروری ۱۹۲۴ء ج ۱۱ نمبر ۶۶ ص ۹ کالم ۳)

[384] ***Is it an aspersion or it is justifying eating of Paneer which contains....***

(کیا یہ اتہام ہے یا پنیر کھانے کا جواز پیدا کیا ہے جس میں......)

Mirza Nasir Ahmad: This is nothing. It is translation of a Hadith. (Pause)

یہ زرقانی کے الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو کسی اور کے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت......میں جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اصل عبارت یہ ہے: ’’آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں (خط لکھ رہے ہیں) کہ اس طرح شک وشبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسے میں نہیں پڑنا چاہئے، گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہوسکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے اور میں انشاءاللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا (یہ نہیں کہ پڑتا تھا) مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔‘‘

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is to what I wanted an explanation.* (جناب یحییٰ بختیار: میں اسی کی وضاحت چاہتا تھا)

مرزا ناصر احمد: اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے شک کے متعلق۔ زرقانی میں حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا اس[385] کا ترجمہ یہ ہے: ''سنن ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر نے بتایا کہ تبوک کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ جسے عیسائی بناتے تھے۔ کسی نے اس وقت کہا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا۔ اس کو ابوداؤد اور مسدس وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد طیالیسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے پنیر دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ کھانے کی چیز ہے جو عجمیوں کے ہاں بنتی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھری سے کاٹو اور کھاؤ۔''

مسند احمد اور بیہقی کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کہاں بنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایران میں بنتا ہے اور ہمارے خیال میں اس میں مردار بھی شامل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''تم اسے کھا سکتے ہو۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''اسے چھری سے کاٹو، اللہ کا نام لو اور کھاؤ'' تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہم......

Mr. Chairman: *That's all that is all for the present.*

The delegation is permitted to leave and to report back at 12:15.

(جناب چیئرمین: اس نشست کے لئے اتنا کافی ہے۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے۔ سوا بارہ بجے تشریف لائیں)

The honourable members will keep sitting.

(معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The delegation left the chamber)

Mr. Chairman: *Before we adjourn for the tea break....* *(Interruption)*

Before we adjourn for the tea-break, there ایک سیکنڈ جی ***are certain points[386] for the cross-examination which we will discuss in our chamber with the Attorney- General. And if anything remains outstanding, then we can discuss it in the House.***

(جناب چیئرمین: چائے کا وقفہ کرنے سے قبل کچھ نکات جرح کے لئے ہیں۔ جس پر ہم اٹارنی جنرل سے اپنے چیمبر میں گفتگو کریں گے اور اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو ہاؤس میں اس پر گفتگو ہو جائے گی)

CORRECTION OF MISTAKES IN THE RECORD OF THE PROCEEDINGS

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir correction of mistakes in the record of the proceedings there are a lot of mistakes in the record and that is why....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! جو ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔ اس میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو......)

***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** The Secretary or the Joint Secretary should very carefully go through it, because this is important. I have asked at a number of places that: "I am not giving you the example, the exceptional example of a man who tells lies in order to save his life." and it has been written.*

"I am giving the example", The word not what is missing, May be I was away from the mike, but this can make all the difference. So, there are so many other things.

Some quotations have been left out, and punctuations is required. When I say that supposing I go and say that I am Christian. Now "I am Christian" comes within inverted commas. These things should be looked into....

(جناب یحییٰ بختیار: سیکرٹری صاحب خود یا جائنٹ سیکرٹری بڑے غور سے ریکارڈ کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ یہ ضروری امر ہے۔ میں نے کتنی ہی دفعہ ان سے کہا ہے کہ میں مثالیں نہیں دے رہا ہوں۔ انتہائی مثالیں ایک شخص کی جو اپنی جان بچانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے اور یہاں ریکارڈ میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں مثالیں دے رہا ہوں۔ لفظ ''نہیں'' غائب ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت میں مائک سے دور رہا ہوں گا۔ جو یہ لفظ ریکارڈ میں نہیں آیا۔ بہرحال ان سب باتوں سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ اسی طرح کی اور باتیں بھی ہیں۔ کہیں اقتباسات نہیں درج کئے ہیں کہیں رموز اوقاف کی ضرورت ہے۔ مثلاً میں نے یہ کہا تھا کہ فرض کریں میں جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں عیسائی ہوں۔ اب یہ الفاظ ''کہ میں عیسائی ہوں'' یہ الفاظ واوین میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھنا چاہئے)

Mr. Chairman: *Yes, that will be.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! ہم اس پر خیال رکھیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... before it is circulated to the members.*

(جناب یحییٰ بختیار: ریکارڈ کی تقسیم سے قبل)

Mr. Chairman: *That we will; we will look into that matter.*

(جناب چیئرمین: ہم اس کا خیال رکھیں گے اور ٹھیک کریں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Thank you.*

(جناب یحییٰ بختیار: شکریہ!)

Mr. Chairman: *And we adjourn the House to meet at 12:15.*

(جناب چیئرمین: اب سوا بارہ بجے تک اجلاس ملتوی ہوتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And you have noticed. Sir,*

that I was given some of the citations a different impression from the small quotation which I was given. I think it should be carefully studied before they ask me to put a question.

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ مجھے چند حوالہ جات دیئے گئے تھے۔ جو یا تو وجود ہی میں نہیں ہیں یا ان کا کوئی اور مطلب نکلتا ہے۔ ان چھوٹے اقتباسات سے جو میں پیش کر رہا تھا۔ میری نظر میں ان کو اچھی طرح بڑے خیال سے دیکھا جانا چاہئے۔ پیشتر اس کے لئے مجھے یہ حضرات سوال پیش کرنے کے لئے کہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* [387] *Thank you very much. The House is adjourned for 12:15.*

(جناب چیئر مین: جی ہاں! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اجلاس سوا بارہ بجے تک کے لئے ملتوی)

(The Committee adjourned to reassemble at 12:15 hours)

[The Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

جناب چیئر مین: وہ دروازے تو بند کروا دیں۔ کیونکہ پھر وہ ممبر صاحبان وہاں بیٹھ کے اتنے زور سے گپس ...... جاوید وہاں ایک آدمی کو کھڑا کر دیں۔

Those doors should be closed. Then the members are at liberty to discuss anything in the lobby whatever they like but not so much noise that attention of the House is attracted towards the lobby.

Mr. Chairman: *(to Mr. Yahya Bakhtiar)*

آپ کی مرضی ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ دیکھ لیں پہلے۔ ہاں وہ آپ لکھ دیں۔

میں لکھ دوں گا اپنی ذمہ داری پر۔نہیں مجھے لکھ دیں گے نا درخواست کہ ہمیں چھپوانا ہے۔ میں لکھ دوں گا کہ آپ نے اس کو **Leak** نہیں کرنا اپنے **Risk** پر کریں گے۔ہاں۔ہاں۔ہم نہیں کرا سکتے۔مفتی صاحب نے خود کرایا ہے۔سب اپنے **Risk** پر کرائیں گے۔......گیلری میں کوئی نہیں ہے۔گیلری کی طرف نہ دیکھیں۔ میں نے کہا پریس کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ ***Haider Sahib is very attentive very attentive... you have occupied this chair only to be in the*** یہ جو آپ کے ***Side Comments*** جو ہیں نا ***Midst*** وہ یہاں پہنچے نہیں ہیں......اس کا جواب آپ ہی دے سکتے ہیں۔

[388] ***Today after nine, after the evening session, we shall review everything. After the last session today we will review everything*** وعلیکم السلام ***as to how long we have....***

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: ***Yes, Mr. Attorney- General.***

CROSS- EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION

(مردہ علیؓ، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا مرزا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ: ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔اب نئی خلافت لو۔ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد) تم میں موجود ہے۔اس کو تم چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔‘‘ (ملفوظات احمد یہ ج۲ ص۱۴۲، ایڈیشن نومبر۱۹۸۴ء)

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنی وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزا ناصر احمد: ’’مردہ علی‘‘ کے معنی وفات یافتہ ہیں نا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ خیر آپ جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں......’’مردہ علی‘‘ کہنے میں توہین مراد نہیں بلکہ اس غالی شیعہ کو جو آپ کا مخاطب تھا۔اس غلط اور قوم کے نقصان دہ رجحان کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کو تو ان کے مقام سے بڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔لیکن جو خدا کے مصلحین ان میں زندہ

موجود ہوتے ہیں۔ان کی سخت ناقدری کی جاتی ہے۔پہلی امتوں کو بھی اس رجحان نے نقصان پہنچایا ہے اوراب بھی ایسے رجحانات امت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہورہے ہیں۔

[389] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ سیرت قابل اقتداء ہے۔جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان خوبیوں کو پہچان کر جن بزرگوں میں حضرت علی کی صفات پائی جاتی ہیں۔ان کی پیروی کرو۔ چنانچہ اپنے آپ کو بطور ایک زندہ مثال پیش کیا۔اس سے زیادہ اس کا کوئی مفہوم نہیں۔جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام کا تعلق ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دل میں آپ کی بڑی عظمت اور توقیر تھی۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بڑا مقام آپ نے ظاہر کیا اور ہر جگہ دوسرا کیا۔اس لئے ایک فقرے کو اپنے **Context** اور سیاق وسباق سے نکال کے اس کے غلط معنی درست نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے مرزا غلام احمد کی عبارت پڑھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ آپ نے اپنی **Explanation** دی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔یہ جو عبارت میں نے پڑھی ہے۔وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،باقی جو آپ نے پڑھ کر سنایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ باقی میری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی **Explanation** ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت ﷺ بھی وفات پاچکے ہیں۔اس لئے ابھی ہم ان کو بھی چھوڑ دیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔اس کا یہ مطلب ہوا جو ابھی میں نے پڑھا ہے کہ ان کی خوبیوں کی اقتداء کرو اور وہی برکت حاصل کرتے ہیں اس سے......

[390] **جناب یحییٰ بختیار:** ''ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔''

مرزا ناصر احمد: وفات یافتہ جو ہیں۔ان کو جو مقام دنیا اور ان کی جو سنت ہے اس کی اتباع نہ کرنا یہ درست نہیں ہے آپ کے نزدیک۔حضرت علیؓ کی اپنی ایک سنت ہے۔ایک زندگی کا نمونہ ہے۔بڑا حسین اور قابل تقلید ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تقلید کرو۔تقلید کا......اور ہر زمانہ تقلید کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ ***Impression*** ہے کہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ:

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

اسی ***Sense*** میں حضرت علیؓ کو چھوڑو، میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ کا ***Impression*** غلط ہے۔

(سیدہ فاطمہؓ کی اہانت، معاذاللہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ سکتے ہیں۔

اچھا جی، اب یہ بتائیے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ: ”حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھلایا کہ میں اس میں سے ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ص۲۱۳)

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی اصل دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔ میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں۔ اگر کتاب یہاں ہے تو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کتاب دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ”ایک غلطی کا ازالہ“ ہوگا یہاں؟

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔ ہے کتاب آپ کے پاس؟

[391] جناب یحییٰ بختیار: اور جی میں پھر اگلے سوال پر جاتا ہوں۔ اس وقت تک آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ ویسے نوٹ کر لیں کہ یہ پورا حوالہ نہیں دیا اس میں جو پہلے آپ نے پڑھا بلکہ وہ حصہ جو......

جناب یحییٰ بختیار: میں تو حصے ہی پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ حصہ درست ہے تو اس کے بعد آپ ***Explanation*** دیں گے کہ آگے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

(سیدنا حسینؓ کی اہانت، معاذاللہ)

جناب یحییٰ بختیار: پھرانہوں نے کہا ہے کہ:

''کربلا ئے ست سیرہر آنم صد حسین است درگریبانم''
(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہا ہے انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہا ہے آپ نے اور یہ شیعہ حضرات میں ایک محاورہ چل رہا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے کہا) یہ شیعہ لٹریچر میں یہ حوالہ ہے اور یہ جو ہے شعر، اس کو سمجھنے کے لئے بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے پہلے جو اشعار کہے ہیں، وہ جاننے ضروری ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

گشتہ اونہ یک نہ دونہ ہزار ۔۔۔ این قتیلان او بیرون زشمار
ہر زمانے قتیل تازہ بخواست ۔۔۔ غازۂ روئے اودم شہداء است
ایں سعادت چوں بود قسمت ما ۔۔۔ رفتہ رفتہ رسید نوبت ما
کربلائے ست سیرہر آنم ۔۔۔ صد حسین است در گریبانم

[392] یہ قبل اس کے کہ میں اس کا مطلب بتاؤں......

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا......

مرزا ناصر احمد: ......یہ علامہ نوعی جو شیعہ عالم ہیں۔ بڑے مشہور، پرانے زمانے کے عالم، علامہ نوعی، ان کی یہ فوٹوسٹیٹ کاپی انڈیا آفس ریکارڈ وہاں سے......اصل میں یہ جو سارے اعتراضات ہیں۔ وہ بڑے فرسودہ ہیں، پرانے۔ تو اس سلسلے میں یہ منگوائی گئی تھی۔ اب ان کا شعر بھی، شعر بھی سنئے:

کربلائے عشقم لب تشنہ سرتاپائے من ۔۔۔ صد حسین کشتہ درہرگوشہ صحرائے من

تو یہاں ''صد حسین نہیں بلکہ ہر گوشہ صحرائے من میں صد حسین'' ہے۔ تو یہ شیعہ حضرات کا ایک محاورہ ہے جو محبت کے اظہار کے لئے اور عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ یہ تحقیر اور تذلیل کا اظہار کرنے کے لئے نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: صحراء میں تو مرزا صاحب ایک اور چیز ہے اور یہ کہہ دینا کہ:

صد حسین است درگریبانم

مرزا ناصر احمد: اور یہ کہہ دینا کہ: ''صد حسین کشتہ در ہر گوشۂ صحرا من'' میں اور ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: خیر، پھر میں آپ سے آگے پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی میرا نہیں ختم ہوا جواب۔

جناب یحییٰ بختیار: پڑھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جہاں تک حضرت امام حسینؓ اور دوسرے اہل بیت کی ہتک کے الزام کا تعلق ہے۔ اس دکھ وہ امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلسل ناانصافی کا یہ طریق اختیار[393] کیا جارہا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباس کو ادھورا پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جس رنگ میں ان اقتباسات کو پیش کیا جاتا ہے۔ خود اس کی تردید میں حضرت بانی سلسلہ کی واضح عبارت موجود ہوتی ہے۔ زیر نظر الزام میں......

جناب چیئرمین: یہ آپ لکھا ہوا پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اپنا **Explanation** دے رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور آگے میں نے اقتباس پڑھنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

***Mr. Chairman:** It can not be. It is an answer to a question?* (جناب چیئرمین: یہ ہونا ممکن نہیں۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ جو...... جو میں آگے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** He is explaining; and let him reply. He is reading out the explanation.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھا رہے ہیں ان کو جواب دینے دیں۔ وہ اپنی وضاحت پڑھ کر سنا رہے ہیں)

مرزا ناصر احمد: ......حضرت امام حسینؓ کے بارے میں ''اعجاز احمدی'' کی جو عبارت پیش کی جاتی ہے۔ وہاں مضمون میں توحید وشرک کا موازنہ کیا جارہا ہے۔ حضرت امام حسینؓ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ یہ اقتباس ہے: ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے

اوراپنی محبت سے معمور کردیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا ان سے موجب سلب ایمان ہے......‘‘

----

[394]*POINT OF ORDER RE: READING OUT WRITTEN ANSWER TO QUESTION*

جناب عبدالعزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر سر! اگر مرزا صاحب یہ Writing جو اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ اگر کسی کتاب میں یا کسی میگزین میں پبلش ہوئی ہے تو پھر یہ پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر خالی بیٹھ کر سوال کے جواب میں وہ کچھ یہ پڑھنا چاہتے ہیں اور تحریری طور پر،

that probably is not permitted by the rule. This is my piont of order.

(ضابطے غالباً اس کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ ہے میرا پوائنٹ آف آرڈر)

Mr. Chairman: ***You can discuss with the Attorney- General if he raises this point.***

(جناب چیئرمین: آپ اس پر اٹارنی جنرل سے بات کر لیں۔ اگر یہ نکتہ وہ اٹھائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Normally the rule is that a witness giving oral evidence he cannot read out a proposed statement in reply to any question, but he can cite .....***

(جناب یحییٰ بختیار: عام طور پر قاعدہ یہ ہے کہ گواہ زبانی شہادت دیتا ہے۔ وہ پہلے سے تیار شدہ بیان کسی سوال کے جواب میں نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن وہ حوالے دے سکتا ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: ***I can read out the quotation.*** (مرزا ناصر احمد: میں اقتباسات کا قول پیش کر سکتا ہوں)

Mr. Chairman: ***The witness can ....***

(جناب چیئرمین: گواہ......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The objection is valid when he said that you are reading.....***

(جناب یحییٰ بختیار: ان کا اعتراض قانونی طور پر جائز ہے کہ آپ پڑھ رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *The objection was raised when I was reading a quotation.*

(مرزاناصراحمد: یہ اعتراض جب انہوں نے اٹھایا میں اس وقت ایک اقتباس پڑھ کر سنا رہا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then you can read a quotation.* (جناب یحییٰ بختیار: اقتباس آپ پڑھ سکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I was already reading a quotation.* (مرزاناصراحمد: میں اقتباس ہی تو پڑھ رہا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....Mirza Sahib's quotation or Mirza Bashir-ud-din Mahmud's quotation; but or if yourself made a statement which was somewhere else published.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزابشیرالدین احمد کا اقتباس پڑھ رہے ہیں یا آپ کا خودکا بیان ہے جو کہیں چھپا ہوگا)

[395]***Mirza Nasir Ahmad:*** *Yes, yes. I do understand.*

(مرزاناصراحمد: میں سمجھتا ہوں)

Mr. Chairman: *I may remind the witness that a witness can refresh his memory from his previous over writing or from the writing of anyone; but in reply to a question or to explanation one's own opinion cannot be .....*

(جناب چیئرمین: میں گواہ کو یاددہانی کراتا ہوں کہ گواہ کو اس کی اجازت ہے کہ وہ اپنی خودکی لکھی ہوئی کسی یادداشت کو پڑھ کر تازہ کرسکتا ہے یا کسی سوال کے جواب میں کسی سابقہ دستاویز کو پڑھ کر سنا سکتے ہیں یا وضاحت کرسکتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *I would request you.*

جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ جس وقت میں اپنی طرف سے بیان دوں مجھے کوئی *Written statement* نہیں دینی چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ **Refresh** کرسکتے ہیں۔

مرزاناصراحمد: ......نمبرایک یہ ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ اگر میں بیان دیتے ہوئے اپنی کسی تحریر کا ذکر کرنا چاہوں تو میں اس کو اس وقت دیکھ لوں اپنے سامنے اور پھر اپنا زبانی کہہ دوں۔ یہ دیکھ تو سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ ایسا کرسکتے ہیں۔

You can refresh your memory.

مرزاناصراحمد: **Refresh** کرسکتا ہوں۔

اور تیسرے یہ کہ جب میں اپنے جواب میں کوئی اقتباس دوں تو اس بارے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ **Quote** کرسکتے ہیں۔

مرزاناصراحمد: جس وقت یہ اعتراض اٹھایا گیا اس وقت میں اقتباس پڑھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے پہلے......

مرزاناصراحمد: اس وقت اعتراض نہیں کیا گیا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ دوبارہ پڑھتا ہوں۔

----

[396]*CROSS- EXAMINATION OF THE QUADIANI GROUP DELEGATION*

مرزاناصراحمد: یہ اقتباس ہے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ اقتباس پڑھنے کے بعد حوالہ دوں گا، انشاءاللہ: ''حسین رضی اللہ عنہ طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کردیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینے میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ

شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ، کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ، یا کسی اور بزرگ جو آئمہ مظاہرین میں سے ہیں، کی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔" (تبلیغ رسالت ج دہم ص ۱۰۳[ا])

[397] **جناب یحییٰ بختیار:** مرزا صاحب! مرزا غلام احمد کا یہ جو آپ نے حوالہ دیا، یہ اس شعر سے پہلے کا ہے یا بعد کا ہے؟ کچھ آئیڈیا ہے آپ کو ***Date*** کا؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعد کا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اغلباً بعد کا ہے اور آپ کی کتابوں میں کثرت سے یہ حوالے مل جائیں گے بعد کے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے کہ وہ ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں محدث ہوں" ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں مجدد ہوں" ایک اسٹیج پر کہتے ہیں "میں نبی ہوں"

He is changing his views according to my impression. (میرے اندازے میں وہ اپنے مؤقف تبدیل کرتے رہتے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views. (مرزا ناصر احمد: وہ اپنے خیالات تبدیل نہیں کر رہے)

ا چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد! بات اعجاز احمدی کے حوالہ کی تھی کہ مرزا ملعون نے سیدنا حسینؓ کے ذکر کو گندگی کا ڈھیر کہا ہے۔ اس کے جواب میں ناصر احمد تبلیغ رسالت کا یہ اقتباس پڑھتے ہیں۔ مرزا ناصر سے کوئی پوچھے کہ یہی دجل مرزا قادیانی نے کیا جو آپ کر رہے ہیں کہ پہلے سیدنا حسینؓ کی مرزا نے اہانت کی۔ جب اعتراض ہوا کہ اہانت کیوں کی؟ تو سیدنا حسینؓ کی تعریف کرنے لگ گئے۔ یہ دومنہ والا کالا ناگ، سیدنا حسینؓ کو گالی دے کر پھر تعریفوں کے پل باندھتا ہے۔ یہی مرزا ناصر کر رہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں سانپ کا بیٹا سانپ! واضح طور پر تسلیم نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی سیدنا حسینؓ کی جہاں اہانت کی ہے وہاں گندگی کھائی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, I think, he may have changed his opinion about Hazrat Imam Hussain.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امام حسین کے بارے میں انہوں نے (بعد میں) رائے بدل دی)

***Mirza Nasir Ahmad:** He is not changing his views.* (مرزا ناصر احمد: نہیں رائے نہیں بدلی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** So, I said, will you answer this further question:*

کیا انہوں نے کہا ہے کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' (اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کر لیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں چیک کروں گا[1]۔

[398] جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کریں۔ میں پھر پڑھتا ہوں: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' پھر آگے کہتے ہیں...... آپ چیک کر لیجئے اسے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں، تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ بس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (حوالہ بالا)

When you check it and if you find it correct, Sir, please keep in mind what I am going to ask. With all that he said about Imam Hussain. Which you read out just now, here is this: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں'' as if he feels his Hussain does not belong to him....

---

[1] قادیانی حضرات! توجہ فرمائیں کہ یہاں مرزا قادیانی ملعون اپنے آپ کو حضرت حسینؓ سے تقابل کر کے خود کو افضل بتا رہا ہے۔ مرزا ناصر کی ایسی بولتی بند ہوئی کہ کہتا ہے چیک کریں گے۔ اب سب کرّ وفر جاتا رہا۔ چرا کارے کند عاقل کہ بازآید پشیمانی!

(جب آپ اس اقتباس کو چیک کرلیں اور آپ دیکھیں کہ یہ درست ہے تو یہ ذہن میں رکھیں کہ میں آپ سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے لئے کیا کہا۔ یہاں وہ کہتے ہیں کہ ''مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں'' ایسا لگتا ہے کہ جیسے ان (حضرت حسینؓ) کا ان (مرزا قادیانی) سے کوئی تعلق نہیں۔

Mirza Nasir Ahmad: *No, no...*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... Then again I was just saying that I want to bring to your notice....*

(جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے اب جواب دینے کی ضرورت نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے تو ابھی تک *Verify* بھی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابھی تک *Verify* نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کریں جی ''تمہارے حسین'' کیوں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''میں خدا کا کشتہ ہوں۔ تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔''

In both the places and both the quotations, he refers to Hussain as if Hussain belongs to someone else and not to him....

(دونوں جگہ اور دونوں سوالوں میں وہ (مرزا قادیانی) حضرت حسینؓ کا اس طرح حوالہ دیتے ہیں۔ جیسے امام حسین کسی اور کے ہیں۔ ان کے نہیں۔ کیا آپ اس کو مانتے ہیں تو تصریح کریں)

Mirza Nasir Ahmad: *No,....*

[399] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *That is the.....*

Mirza Nasir Ahmad: *.... he refers to the concept of Hussain....*

میں نے تو ابھی تک *Verify* نہیں کیا۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: *Alright* آپ *Verify* کرلیں۔

If you admit, then you will explain.

مرزاناصراحمد: بغیر میرے **Admit** کرنے کے آپ پھر کمنٹری شروع کردیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے کہا کہ میرا جواب جو ہوگا اس پوائنٹ پر ہے۔ یہ جو ہے **Emphasis** اس پر آپ......

مرزاناصراحمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ ریکارڈ میں یہ نہ ہو جائے کہ آپ کی کمنٹری آجائے اور میری طرف سے آجائے کہ میں خاموش ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں ہوگا، کیونکہ میں نے آپ کو کہا، آپ نے کہا ہے۔ **you will verify everything is being taped** یہ تو نہیں کہ کوئی نہیں لکھے گا۔

مرزاناصراحمد: نہیں، میں ویسے وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزاصاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ دائرۂ اسلام سے باہر جو ہوتے ہیں۔اس پر کچھ اور **Explain** کریں گے۔کیونکہ اس **Subject** پر میں نے ایک دوسوال اور پوچھنے تھے۔

But I think, if you had explained, no need....

(دائرہ اسلام اور ملت اسلامیہ نہیں بلکہ مخلص ومنافق)

مرزاناصراحمد: میں پڑھوں گا وہی جو میں کسی کتاب سے یا......باقی میں زبانی کہوں گا۔جیسا کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے۔

[400] بات یہ ہے کہ کل ایک دو باتیں ایسی یہاں ہوئیں کہ مجھے شبہ پڑا کہ جو ہم نے معاملہ صاف کرنے کی غرض سے ''ملت اسلامیہ کا دائرہ'' اور ''اسلام کا دائرہ'' دو اصطلاحات بنا کے اس کے اوپر بنیاد رکھ کے بعض باتیں پوچھی بھی گئیں اور ان کا جواب بھی دیا گیا۔اس میں کچھ خلط اور **Confusion** میں نے محسوس کیا جو میرے لئے تکلیف دہ تھا اور میں بے چین رہا رات کو۔

بات یہ ہے کہ قرآن عظیم میں، جیسا کہ میں نے کل قرآن عظیم کی آیت پڑھی تھی۔ ''ملت اسلامیہ'' کا تو ذکر ہے لیکن ''دائرہ اسلام'' کا کوئی ذکر نہیں۔اس واسطے اصل جو چیز ہے وہ دوسرے لفظوں میں بیان کروں گا۔بغیر تمثیلی زبان کے۔جب ہم ''دائرہ'' میں آتے ہیں تو وہ تمثیلی زبان بن جاتی ہے۔کیونکہ یہ جو ''دائرہ'' ہے یہ تو اسلام کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔یہ تو بیرونی دنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اگر ہم تمثیلی زبان کو چھوڑ دیں۔بلکہ الفاظ کے اندر حقیقت اسلامیہ کو بیان کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔کہ مسلمانوں میں یعنی اسلام قبول کرنے والوں میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ

سے آج تک دو مختلف گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ایک وہ مخلصین جنھوں نے اسلام کو پوری طرح قبول کیا اور اسلام کے جو یہ معنی ہیں کہ کس طرح بکری مجبوراً قصائی کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔اس طرح ان لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی اور اختیار سے اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دیں۔تو ایک گروہ وہ ہے جو بڑے مخلص، اخلاص رکھنے والے، ایثار پیشہ، اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔یہ ایک گروہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گروہ بھی ہے۔جو اس رفعت اور پائے کا نہیں۔مقام کا نہیں ہے۔نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ کمزوری دکھانے والے بھی تھے۔ احادیث میں کثرت سے اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں اور قرآن کریم نے بار بار تاکید کی ذکر کی یاددہانی[401] کرتے رہو۔کیونکہ ایمان ہوتا ہے اس میں، اسلام ہوتا ہے، ان میں لیکن اس کے باوجود یاددہانی اور نصیحت کرنا ضروری ہوتا ہے۔اور قرآن کریم ہی سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی لوگ مسلمان کہلاتے تھے۔جن کو خود قرآن کریم نے منافق کہا۔تو جو مخلصین کا گروہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہیں جو نسبتاً کم اخلاص رکھنے والے اور گناہ گار ہیں۔اس گناہ کو حدیث نے کفر کا نام دے دیا، مثلاً: ”من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر جهادا“

یہ جامع الصغیر السیوطی ہے۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) (اور دوسرے حوالے کہاں ہیں) (اٹارنی جنرل سے) اسی طرح یہ ایک کتاب ہے ”مشکوٰۃ“ کا حوالہ ہے، باب ظلم کا: ”مـــن مشامع ظالما ليقوه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام“

ظلم نہیں کرتا، یہاں ظلم کرنے والے کا نہیں ذکر، یہاں یہ ذکر ہے کہ جو شخص ظلم کرنے والے کے ساتھ جاتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہاں میں ہاں ملاتا ہے، اس کو **Encourage** کرتا ہے اپنی دوستی کے ذریعے، وہ بھی اسلام سے خارج ہو گیا۔تو ایسے لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے ان خالص مقربان الٰہی کے گروہ میں شامل نہیں کئے جا سکتے۔ان کے متعلق آنحضرت ﷺ کے زمانے سے ”کفر“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ تم جو ہو وہ مسلمان ہو، ایک ہی وقت میں۔قرآن کریم فرماتا ہے: ”قالت الاعراب امنا۔ قل لن تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا و لـمـا يـدخـل الايـمـان فى قلوبكم“ کہ اعراب[402] دیہاتی، جن کو زیادہ تربیت کے حصول کا موقع نہیں ملا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔قرآن عظیم کہتا ہے: ”یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے، کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے۔کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا۔یہ وہ

آخری حد ہے جہاں سے ورے ورے ہم اس کو مسلمان کہیں گے۔ کمزوریوں کے باوجود، یعنی ایمان دل میں داخل بھی نہیں ہوا اور مسلمان بھی ہو۔

اور دوسری جگہ فرمایا: ''بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون ''ان میں ان مخلصین کا گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اوپر اپنی ہر چیز جو ہے قربان کرنے والے ہیں اور اس گروہ مسلمین، مومنین کے سردار حضرت نبی اکرم ﷺ ہیں۔ جن کی زبان سے قرآن عظیم نے یہ نکلوایا: ''انا اول المسلمین '' کہ میں مسلمانوں کا سردار ہوں، میرا مقام نمبر ایک پر ہے۔ سب سے بلند ہے۔ سب سے ارفع ہے۔ تو ایک گروہ مخلصین کا ہے اور دوسرا گروہ جو ہے وہ اس قسم کے مخلص نہیں اور جہاں مخلصین کے اس گروہ کی حد ختم ہوتی ہے، **Imagine** کریں، آپ اپنے تخیل میں لائیں۔ وہاں سے وہ آخری حد جس کے بعد اسلام سے انسان خارج ہو جاتا ہے۔ اس میں بڑا فاصلہ ہے اور مختلف قسم کے ایمانوں والے، مختلف ایمانی درجات رکھنے والے امت محمدیہ میں پہلے دن سے آج تک پائے جاتے ہیں اور یہ دو دوسری قسم کے ہیں۔ گناہ گار، جس نے نماز چھوڑ دی، کافر ہو گیا۔ ایک اور جگہ ہے: ''جس نے چوری کی، کوئی چوری نہیں کرتا مسلمان ہونے کی حالت میں۔'' تو اس[403] کے متعلق میرے کہنے کی بات یہ ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ کے زمانے سے اس وقت تک ''کفر'' کا لفظ استعمال ہو رہا ہے اور ساتھ یہ بھی ہو رہا ہے کہ: ''قولو اسلمنا ''تو یہ جو ہے نا ہمارا ''ملت اسلامیہ'' اور ''دائرہ اسلام'' دراصل یہ دو گروہ ہیں اور اس مشکل میں اگر ہمارے سامنے یہ مسئلہ آئے......

جناب یحییٰ بختیار: بات وہی ہوئی مرزا صاحب! جو کہ آپ کی تحریرات میں، آپ کی جماعت کی تحریرات میں، کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آنحضور ﷺ کے زمانے سے شروع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کی **Explanation** یہ دی ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ جو مخلص نہیں ہیں۔ یا اتنے مخلص نہیں جتنا وہ طبقہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ یہ بھی آپ بتائیے کہ احمدیوں میں بھی تو اسی قسم کے مسلمان ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ میں بالکل یہی کہنے لگا تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں میں؟
مرزا ناصر احمد: احمدیوں میں بھی ایک گروہ ایسا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: مخلص ہیں......
مرزا ناصر احمد: ایک گروہ مخلص ہے اور ایک وہ ہے جن کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد آ جاتا ہے: ''کفر۔''[404]

(قادیانیوں میں بھی کافر پائے جاتے ہیں، مرزا ناصر کا اعلان)

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی کافر ہوئے اس حد تک؟
مرزا ناصر احمد: اس حد تک وہ بھی کافر۔[1]
جناب یحییٰ بختیار: ان میں اور باقی مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں؟
مرزا ناصر احمد: نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ بتائیے کہ اگر ایک شخص آپ کہتے ہیں کہ نماز بھی نہ پڑھے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں......
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا۔ میں نے تو عربی کا حوالہ پڑھا ہے۔ میں نے حوالہ جو دیا اس کا۔
جناب یحییٰ بختیار: اگر ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا۔ بدنیتی سے نہیں۔ دیانت سے وہ سمجھتا ہے کہ یہ حضرت غلام احمد نبی نہیں تھے۔ کس کیٹگری میں آپ رکھیں گے اس کو؟
مرزا ناصر احمد: گناہ گار ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہوں گے وہ؟

(مرزا کے منکر کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یعنی وہ بالکل ان کا اسلام سے تعلق ہی نہیں۔ آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کر دیا۔ میں نے کل بتایا تھا کہ اگر تو اس پر اتمام حجت ہو گئی، یعنی......
جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت ہو گئی جی۔ آپ نے ***Explain*** کر دیا ہے اس کو۔

---

[1] قادیانیوں کو مبارک ہو۔ مرزا ناصر صاحب کا قادیانیوں کے متعلق نیا فتویٰ آ گیا کہ قادیانیوں میں بھی کسی حد تک کافر پائے جاتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس کو تو وہ ہو گیا......

جناب یحییٰ بختیار: پوری **Argument** آپ نے اس کو دے دی۔

مرزا ناصر احمد: اب آپ لیتے ہیں......تو پھر سوال کیا ہے اب؟

[405] جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ اس کو......جو ابھی آپ نے **Explanation** دی ہے۔ کہ ایک آدمی **Arguments** سنتا ہے اور **Sincerely** اور دیانت سے سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں تھے......

مرزا ناصر احمد: یہ دوسری کیٹگری ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور انکار کر رہا ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ گناہ گار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: کفر بمعنی گناہ گار۔ یہی میں نے بتایا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کافر پوچھ رہا ہوں کہ کافر کس کیٹگری میں ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: جس طرح نماز نہ پڑھنے والا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس اتنا ہی؟ یہ مسلمان رہتا ہے؟

(مرزا کا منکر مسلمان، مرزا ناصر کا اعلان)

مرزا ناصر احمد: مسلمان رہتا ہے۔ اسی واسطے میں نے اس کی وضاحت کی ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتایئے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ کے پہلوں میں کے......باقی مسلمان یہ سمجھتے ہیں یا اہل اسلام، اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ کل میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ تو جب آپ مسلمان کہتے ہیں ان کو، تو آپ کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ کیا مسلمان کا دعویٰ کرنے والے یا، **Actually** مسلمان گناہ گار مسلمان کافر؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، دیکھا ناں، پھر یہ آپ نے وضاحت نہیں کی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Explanation?

---

[1] قادیانی حضرات غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والا مسلمان ہے تو آج تک قادیانی لاہوریوں سے کیوں دست بگریبان رہے کہ مرزا کا منکر کافر ہے؟ اچھا چلو! اگر مرزا کا منکر مسلمان ہے تو پھر مرزا قادیانی کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ تمام قادیانی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمانوں میں شامل ہو جائیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے تین باتیں کہہ دیں ناں اب، محض مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے اور دو اور باتیں کہہ دیں آپ نے۔

[406] **جناب یحییٰ بختیار:** میں نے کہا جی یہ آپ کس کیٹگری میں شمار کریں گے ان کو؟

مرزا ناصر احمد: وہ کیٹگریز کون سی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جو ابھی وہ لوگ ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے اور اتمام حجت کے بعد نہیں مانتے......

(مرزا ناصر کا ایک اور اعلان)

مرزا ناصر احمد: جو شخص حضرت مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا لیکن وہ نبی اکرم ﷺ حضرت خاتم الانبیاء کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے۔ اس کو کوئی شخص غیر مسلم کہہ ہی نہیں سکتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں کہ آخری نبی ان کی *Interpretation* کے مطابق......

مرزا ناصر احمد: وہ تو *Interpretation* کا فرق ہوا نا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں *Categorically* ہر وہ شخص جو محمد ﷺ کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے وہ مسلمان ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان؟

مرزا ناصر احمد: اور کسی دوسرے کا حق نہیں ہے کہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ نہیں کہتے کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ جو منسوب ہوتا ہے۔ میں نے تو آپ کو بھی کئی دفعہ کہا ہے: ''هل شققت قلبه'' میں دعویٰ کیسے کر سکتا ہوں؟ میں نے دل چیر کے دیکھے ہیں؟

---

[1] مرزا قادیانی کہتا ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷، طبع سوم) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود نے آئینہ صداقت ص۳۵ پر لکھا ہے کہ ''کل مسلمان جو مرزا کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے چاہے انہوں نے مرزا کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ سے خارج ہیں۔'' اور اب مرزا قادیانی کا پوتا یعنی مرزا ناصر کہتا ہے کہ مرزا کے نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ ان تینوں میں سچا کون؟ جواب: تینوں دغا باز و چالباز۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک میں آپ سے پوچھوں گا کہ ایک حوالہ ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں مرزا البشیر احمد صاحب کا، صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا، وہ کہتے ہیں:

''معلوم[407] ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق ''مسلمان'' کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالے کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھے تھے کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔'' جہاں کہیں بھی ''مسلمان'' کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔ پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں کو (مسلمان) کہہ کر پکارا ہے۔ وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ حسب الحکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۲۶ مصنف صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزا ناصر احمد: کلمۃ الفصل؟

جناب یحییٰ بختیار: کلمۃ الفصل۔ ہاں جی اور رسالہ ''ریویو آف ریلیجن'' جلد۱۴ نمبر ۳،۴ آگے ص۱۲۶۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔ آج صبح آپ نے دیکھا کہ حوالہ بھی نہیں تھا اور اخبار بھی نہیں تھا اور یہاں آ گیا۔ چیک کریں گے۔ (وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب بھی آپ نے خود کہا ہے۔ میں اپنے پرانے سبجیکٹ پر آ رہا ہوں۔ (وقفہ)

(سیدنا مسیح بن مریم علیہ السلام سے مرزا افضل؟)

یہ جی۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کہا ہے کہ: ''اور[408] دیکھو کہ آج تم میں سے ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہتے تو عیسیٰ بن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسے کہ اس نے کیا...... (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے، یعنی احمد کا غلام:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو اس سے بہتر غلام احمد ہے‘‘
(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

مرزا ناصر احمد: پھر یہ بھی چیک کریں گے۔ یہ حوالہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آگے پڑھ دیتا ہوں: ’’یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربے کی رو سے خدا کی تائید ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں گا۔‘‘
(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء؟

جناب یحییٰ بختیار: دافع البلاء۔ اور آگے کہتے ہیں جی......

مرزا ناصر احمد: دافع البلاء کا صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۱۳ اور ۲۰۔ دو Quotations تھیں ان کی۔

اور پھر آگے کہتے ہیں: ’’اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبے سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے: ’’سبحا[409]ن الذی اسریٰ‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۹۳، خزائن ج۱۶ ص۲۸۸) یہ بھی آپ......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۔ جی، دیکھ لیں گے۔ یہ چیک کریں گے۔

Mr. Chairman: *if the books are here in the House, they may be shown to the witness just now yes in stead or referring.*

(جناب چیئرمین: اگر کتابیں ایوان میں موجود ہوں تو ان کو حوالہ دینے کی بجائے دیکھا دی جائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They were available. But I will read them. Then, after that, if they cannot verify, we will....*

مرزا ناصر احمد: اصل میں جب دیکھتے ہیں ہم تو اس کے آگے پیچھے اس کا جواب ہوتا ہے۔ اسی جگہ وضاحت ہو جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا انہوں نے کہا ہے کہ: ’’اس کے لئے چاند کے خسوف کا

نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟''

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۲)

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو نہیں اس کا علم؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے آگے پیچھے اس کے سیاق وسباق کا علم نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی میں یہ کہہ رہا ہوں یہ اگر ہو تو پھر......

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین صاحب! آپ آرڈر فرمادیں۔

We are prepared to produce the books.

(ہم کتابیں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں)

[410]***Mr. Chairman:*** ***The first question would be: whether these writings are admitted? Then the questions.***

(جناب چیئرمین: پہلا سوال یہ ہے کہ یہ تحریرات تسلیم بھی ہیں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is what I asked the witness, Sir. That is what I ask. But he will like to know what come before and after. But he has not denied it.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں یہی چاہ رہا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس تحریر کے آگے پیچھے کیا ہے۔ لیکن انہوں نے ان تحریرات سے انکار نہیں کیا)

Mr. Chairman: ***The explanation will come when the statement is admitted.***

(جناب چیئرمین: وضاحت بعد میں آئے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***So, he says that he will have to read it from the original.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں میں اصل کو پڑھوں گا)

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک ایسا حوالہ پیش کیا گیا جس کا وجود ہی نہیں تھا[1]......

[1] وجود تو تھا بلکہ اب بھی وجود ہے۔ ۲۹؍جون کو ۲۹؍جنوری کہہ دیا تو آپ (مرزا ناصر) کو اس دجل کا اور اب کذب بیانی کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ اس کو کہتے ہیں دجل وکذب کا گولڈن چانس۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Then why you are....*

مرزاناصراحمد: ایسے اخبار کا حوالہ تھا جو چھپا ہی نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں کہتے ہیں کہ اس کا وجود ہی نہیں۔

***Mr. Chairman:** There might be...*

مرزاناصراحمد: میرا مطلب ہے تو پھر ہمیں وقت دے دیں۔ہم درستی کردیں گے۔

***Mr. Chairman:** There might be some bonafide mistake of fact. But when the book is available, the book may be handed over and the other members of the delegation can verify those.*

(جناب چیئرمین: واقعات کی صدق دلانہ غلطیاں ہوسکتی ہیں۔لیکن جب کتاب دستیاب ہے (اور وہ مرزا قادیانی کی ہے) تو یہ دے دی جاسکتی ہے اور وفد کے دوسرے ارکان حوالہ کی تصدیق کرسکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں لیا صفحہ نمبر ۱۱۳ اور ۲۰ آپ نے؟

مرزاناصراحمد: صفحہ ۱۱۳ اور ۲۰؟ وہ تو لکھ لیا۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ...... *the members of the delegation*

جناب یحییٰ بختیار: حوالے موجود ہیں جی۔

[411] جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں جی کہ کتابیں دے دیں۔عزیز بھٹی صاحب۔آپ کتابیں ان کو دے دیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** If I give the quotation, then I forget the subject. I wanted it to be clarified.*

(جناب یحییٰ بختیار: جب میں اقتباس پیش کرتا ہوں تو مضمون ذہن سے اتر جاتا ہے۔میں تصریح کرنا چاہتا ہوں)

***Mr. Chairman:** By the time you read the quotation, the book may be handed over to members of the delegation: and by the time you finish, they can seply.*

(جناب چیئرمین: جب تک اقتباس پڑھیں گے کتابیں ان کو دے دی جائیں اور جب آپ پڑھ کر فارغ ہوں گے تو اس وقت تک وہ جواب دے سکیں گے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی اور خطبہ الہامیہ ص ۱۹۴

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نے حوالے دے دیئے ہیں۔ ادھر آ جائیں۔ ادھر کتابیں یہاں پڑی ہیں۔ یہاں سے بیٹھ کر وہ پڑھیں گے اور ہم ٹائم بچائیں گے۔ اٹارنی جنرل صاحب حوالہ جات پڑھیں گے۔ آپ لائبریرین سے کتاب لے کر فوراً ان کے حوالے کر دیں گے۔ *Instead of creating,a rush.*

مرزا ناصر احمد: آج صبح ایک حوالہ رہ گیا تھا۔ وہ پڑھ دیتا ہوں۔ آپ نے کل فرمایا تھا کہ ''بروزی نبی، ظلی نبی'' کے متعلق نوٹ دے دیں۔ وہ میں آپ کو دے دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: دے دیں۔ (وقفہ)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General, please continue.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب! براہ کرم جاری رکھیں)

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ بہت ہی لمبے بیان ہیں تو پھر آپ فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں فائل کر دیتا ہوں، ٹھیک ہے۔ یہ بروزی وغیرہ کی اصطلاحات جو سلف صالحین نے بیان کی ہیں اور پھر ہم نے ان کو لے کر استعمال کیا ہے۔ وہ دو عنوانوں کے ماتحت ہیں۔

[412] جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں تو......

You are filing them on the record because it is very lengthy. Then we will see if there is some question. We will ask.

(ہم ان کو ریکارڈ میں شامل کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ طویل ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کوئی سوال ہے یا نہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق جو سوال کرنا ہے کر لیں۔ اس کی نقل نہیں ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: جب تک وہ باقی حوالہ ملتے ہیں......

Mr. Chairman: ***May be handed over to the Attorney- General.***

جناب یحییٰ بختیار: ......میں پھر اور سوال پورے کر لوں جو پہلے امام حسینؓ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

Mr. Chairman: نہیں ***for the cross- examination, the Attorney- General may cross- examination on the basis.***

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے جی آپ سے پہلے پوچھا تھا: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔''

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۶۹، خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے، شام کو دے دیں گے۔ یہ اگر اجازت دیں تو ہم شام کو فائل کروا دیں گے اور اس کی نقل رکھ لیں اپنے پاس؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔ وہ جو آپ کے پاس میگزین ہے، اس کی کوئی کاپی ہے آپ کے پاس؟ تو یہ بھی چیئرمین صاحب کے ریکارڈ میں رکھنا چاہتے ہیں۔

[413] مرزا ناصر احمد: یہ جو میگزین ہے، اس وقت تو ہمارے بزرگ دوست بیٹھے ہیں، ان کے پاس ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ویسے بات کر رہا ہوں۔ یہ تو دے دیں ناں ہمیں واپس۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ دے رہے ہیں آپ کو واپس۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ سعودی عرب سے ہی ایک دوست نے بھجوائی تھی۔ صرف ایک کاپی ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن میں کوشش کر رہا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Because you have relied on it, so, if it is not on the record....***

(جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آپ نے اس پر انحصار کیا۔ اس لئے اگر یہ ریکارڈ میں

شامل نہیں ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: ***I rely on that most....***

(مرزا ناصر احمد: میں نے انحصار کیا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You relied on a document.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس دستاویز پر انحصار کیا ہے)

مرزا ناصر احمد: اور میری ایک درخواست ہے آپ سے کہ پاکستان کے جو ایمبسیڈر ہیں نائجریا میں، ان سے پوچھیں کہ وہ وہاں کے علماء سے دریافت کریں کہ یہاں لکھا کیا ہوا ہے۔ مسئلہ صاف ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے جی۔ میگزین کے بارے میں میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میگزین جو ہے وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں ریکارڈ پر ضرورت ہوگی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ رکھیں اپنے پاس تو بے شک لے جایئے ***But you have relied*** آپ کہتے ہیں کہ یہاں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مسجد پر کلمہ کے بارے۔

[414] مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ کوئی رسم الخط میں اور مراکو کے رسم الخط ہیں......وہ آپ کے پاس نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں اپنا دیکھ رہا ہوں اور ممبر بھی دیکھ لیں گے۔ ***I do not know what there impression is. But, to me, it seems Ahmad and not Mohammad.*** (مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں (ممبران) کا کیا فیصلہ ہے۔ کچھ کو یہ احمد معلوم ہوتا محمد نہیں) اور آپ نے کہا وہ ٹھیک ہے کہ 'میم' 'الف' معلوم دیتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ''الف'' کو ''ح'' کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور دوسری ''میم'' پر تشدید پڑی ہوئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ***Impression*** میں نے کہا جی۔ ***Impression*** یہ تاثر ہے اور اسی وجہ سے میرے خیال میں یہ میگزین میں پبلش کیا ہے۔

There was no reason. They do not have the plea for itself. (ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ ان کو کیا ضرورت تھی بولنے کی اس کی طرف)

مرزا ناصر احمد: اگر اس وجہ سے ہوتا تو اعتراض ہوتا اس پر۔

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی! *it speaks for itself. That is without comments?*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ شور ہی بول رہا ہے بغیر کسی تبصرے کے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *To the world, as a whole, it speaks and tells a different story.*

(مرزا ناصر احمد: دنیا کو یہ ایک دوسری کہانی سنا رہا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but I say that it speaks for itself; to see, but....*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ خود ہی بول رہا ہے بغیر کسی تبصرے کے۔ ممبران کے دیکھنے کی بات ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہماری مساجد کی تصاویر ہیں۔ دوسری، وہ

They speak for themselves. (وہ خود اپنے لئے بولتی ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

[415] میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' اور پھر میں نے کہا تھا کہ دوسرا ابھی تو آپ نے یہ ریفرنس تو نہیں دیکھ لیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ ریفرنس لکھ لئے ہیں۔ یہ تیار کر کے لے آئیں گے ابھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے۔'' تو اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھ لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے ابھی تک......

مرزا ناصر احمد: اس وقت نہیں دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس وقت نہیں آپ نے دیکھا؟

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Point of information Sir,*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب! ایک معلوماتی نکتہ ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو پھر بڑا مشکل ہے ناں جی!

You say that you....

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***After a question has been put before them, they should deny or refuse; and the explanation can be given later on whether the fact is denied or accepted.***

(سردار مولا بخش سومرو: جب ان کے سامنے ایک سوال رکھا جاتا ہے تو ان کو چاہئے کہ پہلے وہ اس کو تسلیم کریں یا انکار کریں اور وضاحت بعد میں دی جا سکتی ہے کہ کیوں انکار ہے یا تسلیم ہے)

Mr. Chiarman: ***That I have already remarked. (To Mr. Attorney- General) Yes, continue.***

(جناب چیئرمین: میں نے پہلے ہی یہ بات کہہ دی ہے۔ جی اٹارنی جنرل آپ جاری رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***That is what I have said that the witness should see, you know, if it is there or not.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا ہے کہ گواہ کو دیکھنا چاہئے کہ یہ بات ہے یا نہیں)

مرزا ناصر احمد: اب سن لیں اس کا جواب کیا ہے۔ نمبر(۲) یہ کہ آپ یہ مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ میں اس کو **Explain** کروں یا نہیں؟

[416] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے تو یہ **Admit** کیجئے کہ یہ ہے یا نہیں۔ ***You have a right to explain.***

Mr. Chairman: ***Mr. Attorney- General, just a minute. The witness is aided by few members of delegation. Their object is to assist the witness because it is a matter which needs quite at length certain discoveries or certain documents. That is why their are two aspects. When Attorney- General put the question, the witness has either to***

search it out and say "Yes" or "No", or to give explanation. Where the question of some document is concerned, the book shall be handed over to the members of delegation. They can verify and, the can say, they can tell the witness that it exists or it does not exist.

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل! ایک منٹ ٹھہریں۔ گواہ کی مددان کے چار اشخاص وفد کے کررہے ہیں۔ ان کا مقصد گواہ کی مدد کرنا ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں کافی بہت سی لمبی چوڑی دستاویزات اور کچھ انکشافات کی ضرورت ہے۔ اس لئے دو صورتیں ہیں۔ جب اٹارنی جنرل سوال پیش کرتے ہیں تو گواہ کو جواب تلاش کرنا پڑتا ہے اور کہے ہاں یا ناں۔ جہاں سوال دستاویز سے متعلق ہے تو متعلقہ کتاب وفد کے ممبران کو دے دینی چاہئے۔ وہ تصدیق کر کے گواہ کو بتادیں گے کہ حوالہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I was saying, Sir, I told the witness that you first verify it whether this statement exist in the book or not and, after that, if he wants time to explain, by all means he....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بھی یہی کہتا ہوں جناب! میں نے گواہ سے کہا ہے کہ پہلے تصدیق کرلو کہ موجود ہے یا نہیں اور اس کے بعد وضاحت کرو)

Mr. Chairman: *That is far the witness to reply there and then or, if he likes, he can give explanation afterwards. That is up to the witness.*

(جناب چیئرمین: اب یہ گواہ پر منحصر ہے کہ وہ اسی وقت یا بعد میں وضاحت کریں۔ یہ گواہ پر ہے۔ وہ چاہیں بعد میں وضاحت کرسکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I say.*

مرزا ناصر احمد: کیا ہے؟

Mr. Chairman: *If he like, he can explain; if he does not like, he may not explain.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *(To the witness) That is up to you. But, first, we will not proceed further if you say it does not exist- this statement.*

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ میں سمجھ گیا اور اس کے بعد مجھے اتنا وقت تو ملنا چاہئے، مناسب۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ سمجھتے ہیں اس کے جواب کے لئے آپ کو ٹائم کی ضرورت ہے تو۔

[417] *Naturally, you can ask for time.*

(قدرتی بات ہے آپ وقت مانگ سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *I may also remind honourable Members of the House that there are two types of references being asked. One for one refernece, there are available the reference books....*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران کو یاد دلا دوں کہ دو طرح کے حوالے پوچھے جا رہے ہیں گواہ کی تمام کتابوں سے حوالہ جات)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what I said.*

Mr. Chairman: *... For the witnesses themselves...*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, there are two ways of looking at it. There are questions that could be answered straightaway, there is no reason to ask for time....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس پر دیکھنے کے لئے دو زاویہ ہیں۔ کچھ سوالات ایسے ہیں کہ فی الفور جواب دیئے جا سکتے ہیں۔ ایسے سوالات کے لئے وقت مانگنے کا کوئی جواز نہیں۔ لیکن وہ سوالات جو کچھ علمی تحقیق یا مزید مکالمہ کی ضرورت رکھتے ہیں قدرتی بات ہے ان کے لئے وقت فراہم کیا جائے گا)

Mr. Chairman: *No reason.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *... as I have said. But if a question requires an answer which requires some research*

and further work or further authority, then naturally some time would be given.

Mr. Chairman: *The witness shall be given opportunity; and for those books and for those references for which books are not available or in the possession of the witness, then the witness can say, "I will check it up."*

(جناب چیئرمین: گواہ کو وقت دیا جائے گا حوالہ اخذ کرنے کے لئے۔ ان حوالہ جات کے لئے جس کی کتب دستیاب نہیں ہیں یا گواہ کے پاس سردست موجود نہیں ہیں۔ جس کے لئے وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں جانچ پڑتال کروں گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, all these books or in the possession of the witness. They are presumed to be because these are the writings of....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب یہ سب تصنیفات ہیں......)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mirza Nasir Ahmad: *In our possession but not at this place.*

(مرزا ناصر احمد: لیکن اس وقت تو اور اس جگہ پر تو میرے قبضہ میں نہیں ہیں)

Mr. Chairman: *So, we will make a distinction of those books, which are available in the house....*

(جناب چیئرمین: ہم ان کتابوں کے لئے (فرق) امتیاز کریں گے جو ایوان میں دستیاب نہیں ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That has been given.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ امتیاز ہمیشہ دیا گیا ہے)

And now, Mirza Sahib, please....

[418] مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو واپس لے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لے آیئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، لے آئیں۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین! جو جو بھی ریفرنس یہ مانگنا چاہیں، وہ ہم ایک ایک کر کے......

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں ناں جی! آپ میں سے ایک دو حضرات یہاں بیٹھیں۔ *As soon as the Attorney- General refers to a reference....*

(Interruptions)

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب میری بات سن لیں (مداخلت) نہیں میری بات سن لیں۔ بھٹی صاحب! میری بات سنیں۔ آپ میں سے دو حضرات یہاں بیٹھیں۔

As soon as the Attorney- General refers to a reference the book should be ready, It shoud be handed over to the witness....

جناب یحییٰ بختیار: ایک ''غلطی کا ازالہ، صفحہ ۱۱......

Mr. Chairman: *.... So that* اس وقت ہم یہ کر لیں۔

(Pause)

Mr. Chairman: ***So, we can proceed now.***

(جناب چیئرمین: تو ہم اب آگے بڑھیں)

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے حوالہ کشف میں حضرت فاطمہؓ کو دیکھنا۔ اس جگہ جہاں سے یہ لیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس ہے اپنے کشف کی طرف جو دوسری کتاب میں چھپا ہے ''براہین احمدیہ'' میں۔ ''براہین احمدیہ'' کو سامنے رکھ کر پتا چلے گا کہ کیا کہا۔ نمبر (ایک)......

جناب چیئرمین: وہ بھی دے دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ''براہین احمدیہ'' بھی دے دیجئے۔

پھر اس کے لئے جو جو ہمیں ریفرنسز چاہئیں وہ یہ ہیں کہ یہ کشف ہے اور ایک یہ کہ امت مسلمہ کا کشوف کے متعلق کیا فتویٰ ہے اور دوسرے یہ کہ اس قسم کے کشوف کیا امت محمدیہ ﷺ کے سلف [419] صالحین آج سے قبل دیکھتے رہے ہیں یا نہیں۔ یہ وہ دو چیزیں جب سامنے آئیں گی تو پھر

مسئلہ سامنے......

Mr. Yahya Bakhtiar: *You want more time?*

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کل صبح دے دیجئے، یا آج شام کو، جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Chairman: *But the writing is admitted?*

(جناب چیئرمین: لیکن تحریر تو تسلیم کر لی گئی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The writing is admitted?*

(جناب یحییٰ بختیار: تحریر تسلیم ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *The writing is admitted that it is.*

(مرزاناصراحمد: اس حد تک تسلیم ہے کہ یہ......)

کہ یہ خلاصہ ہے اس بیان کا جو ایک دوسری کتاب میں کشف تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ یہ درست ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہم۔

Mr. Chairman: *Next writing.*

(جناب چیئرمین: آگے دوسری تحریر لیجئے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *This is not admission or denial of the fact. Whether they should in to to accept....*

(سردار مولا بخش سومرو: لیکن پہلی کا فیصلہ نہیں ہوا کہ تسلیم ہے یا انکار۔ کیا مکمل طور پر تسلیم کر لیا ہے......)

Mr. Chairman: *No, Haji Sahib, it has been accepted. And the witness says that he will explain it.*

(جناب چیئرمین: تسلیم کر لیا گیا ہے اور گواہ کہتے ہیں کہ وہ وضاحت کریں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He says that he will see the books which have been brought in the summary of that....*

(جناب یحییٰ بختیار: گواہ کہتے ہیں کہ وہ کتابیں دیکھیں گے جولائی گئی ہیں)

Mr. Chairman: *Next writing. Because, for the*

present, we will confine only to these four or five references.

(جناب چیئرمین: اگلی تحریر لیجئے! سردست ہم چار پانچ حوالہ جات تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھیں گے)

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح صفحہ ۹۶''

مرزا ناصر احمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نزول مسیح''ص ۹۶ اور صفحہ ۸۱، دونوں۔

[420] مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح صفحہ ۹۶'' پر ہے کیا؟ یہاں مل نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید......''

مرزا ناصر احمد: یہ ضمیمہ ''نزول مسیح'' کا ہے۔

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! آپ نے یہ کتاب دی ہے؟ صفحہ ۹۶ پر مل نہیں رہا۔ آپ *Pin point* کریں، اس صفحہ کو *Underline* کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ صفحہ ۹۶ پر نہیں مل رہا۔

مرزا ناصر احمد: ''نزول مسیح'' والا۔ یہ کتاب بھی واپس لے آئیے۔ ہماری ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اس کے ازالے میں یہ روایت موجود ہے۔ مرزا غلام احمد نے خود لکھا ہے کہ میں نے یہ ''براہین احمدیہ'' میں بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ان ہی کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جب آپ نے اپنا ریفرنس پوچھا تو آپ اس ریفرنس پر *Rely* کریں گے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریفرنس ان ہی کی کتاب ہے۔ وہ کتاب موجود ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کتاب آپ نے دی ہے؟ وہاں ان کو ملا نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں نے دے دی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا دیکھیں۔

He has to refer to one or نے کہا *witness two other books also and then give explanation; and that has come on record. I am going further now.*

جناب چیئرمین: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کو مل گیا جی؟ ’’نزول مسیح‘‘ صفحہ ۹۶؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ دیکھ رہے ہیں۔
جناب چیئرمین: وہ دیکھ رہے ہیں جی۔ *Next* پوچھ لیں۔
[421] جناب یحییٰ بختیار: ’’اعجاز احمدیہ‘‘ صفحہ ۸۰۔
مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین! *Exactly* جو لفظ اٹارنی جنرل صاحب پڑھتے ہیں۔ وہی اس کتاب میں آپ *Underline* کر کے ان کے آگے رکھیں۔
مرزا ناصر احمد: ’’تمہارا حسین......‘‘ اس کا حوالہ نہیں مل رہا۔ یہ تو آ گیا پہلے۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا ہے؟
مرزا ناصر احمد: یہ تو ’’صد حسین است در گریبانم‘‘ والا حوالہ لے آئے ہیں اور اس میں ’’براہین احمدیہ‘‘ چاہئے۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ جی صفحہ ۹۶۔
مرزا ناصر احمد: ’’براہین احمدیہ‘‘ کا حوالہ ہے نا یہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: (جناب عبدالعزیز بھٹی سے) مجھے دکھائیں پہلے آپ۔
جناب چیئرمین: چوہدری ظہور الٰہی صاحب کو دے آئیں اور ’’براہین احمدیہ‘‘ جو ہے ناں، وہ اس کا حوالہ ہے۔

The reference in the book should be exactly the same what is in the question.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میرے خیال میں *Misunderstanding* تھوڑی سی ہے۔ آپ اس پر غور فرمائیں کہ انہوں نے جو یہاں کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ربوہ کی چھپی ہوئی ہیں اور اسی پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ جن حضرات نے سوالات کئے ہیں۔ انہوں نے ان کتابوں میں دیکھ کر جو ان کی اپنی ذاتی ہیں، پرسنل ہیں۔ انہوں نے ان میں سے ریفرنسز دیئے ہیں۔
جناب چیئرمین: آپ چیک کر سکتے ہیں۔

The books have been available for the last ten days.

[422] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیکن کتابیں موجود ہیں۔ حوالے سب پر لگے

ہوئے ہیں۔ سب موجود ہیں۔ وہ......

***Mr. Chairman:** You could check it up from Chapters, Chapter- wise.*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......صرف چھاپہ خانے کا فرق ہے۔

***Mr. Chairman:** So, Mr. Attorney- General,....*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......یہ کہ یہ ہے ناں وہ کتاب......

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہے تو۔ وہ میں نے دیکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہے، یہ ہے۔ یہ ہے کہ...... یہ عربی کا جو شعر ہے، یہ موجود ہے:

”واما حسین فاذکروا دشت کربلا

شتان ماینی و بین حسین کم

فانی اوایـد کلا آن وانصـرو“

تو اس کا وہ ریفرنس ہے، دوسری کتابوں کے حوالے سے اس کو Explain کریں گے۔ وہ آپ کو بتا دیں گے۔ یہ آپ سنبھال لیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ جو ہے ناں یہ Writing......

مرزا ناصر احمد: اس کا جو پہلا ہے Writing......

جناب یحییٰ بختیار: ......Writing admitted ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، Writting admitted ہے اور Explantion بعد میں دیا جائے گا۔

***Mr. Chairman:** So, for the time being, I think....*

*[423]**Mr. Yahya Bakhtiar:** That is.... (To Mr. Chairman) let me ask about the next sentences.*

***Mr. Chairman:** For the time being, no. The delegation is permitted to leave and to report at 6:00.*

(**جناب چیئرمین:** اس وقت بس یہاں کافی ہے۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے۔

شام۶ بجے تشریف لائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The edition Mirza Sahib has here....*

مرزا ناصر احمد: ہمیں تو اجازت مل گئی ہے۔

Mr. Chairman: *To report at 6:00 p.m. The honourable members will keep sitting.*

(جناب چیئرمین: وفد چلا جائے چھ بجے شام واپس آئے ممبران تشریف رکھیں)

(The delegation left the chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *Chaudhry Sahib, I am going to suggest....* (جناب چیئرمین: چوہدری صاحب صبر کریں)

(Interruption)

Just a minute; have patience for one minute.

(ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں) آپ تشریف رکھیں۔ آپ سب بیٹھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ آپ سب، ذرا آرام سے۔ ہاں، یہ لے جائیں۔

I would request those honourable members....

(میں درخواست کرتا ہوں معزز ممبران سے)

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ایک سیکنڈ جی۔ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔

PRODUCTION OF REFERENCES/QUOTATIONS BEFORE THE DELEGATION

Mr. Chairman: *I would not take more than two minutes everything would be clear.*

[424] *I would request at least those honourable members, those who associated themselves with the*

Questions committee, or members of the Steering Committee.

(جناب چیئرمین: ہر چیز صحیح ہو جائے گی میں درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم وہ ممبران صاحبان جو سوال کمیٹی یا اسٹیرنگ کمیٹی کے ممبران ہیں)

اگر ان کے حوالہ جات جو ممبر صاحبان نے دیئے ہیں وہ اور ہیں اور ان کی کتابیں جو ربوہ کی چھپی ہیں اور ہیں۔ تو کم سے کم ***Chapter-wise*** تو وہی ہوں گی تو اس میں اگر وہ جیسے جیسے...... ***Question Committees*** کے پاس ***Questions*** گئے ہیں۔ سٹیرنگ کمیٹی کے ممبرز بھی ***Questions*** مانگ سکتے ہیں اور اٹارنی جنرل صاحب کا آپ ***Questions*** یا حوالہ جات جو آپ پوچھ رہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایڈیشن وہاں جو پڑا ہے۔ اس میں اور ہے، یہاں صفحہ اور ہے......

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب جو ریفرنس میں نے دیا ہے اس میں ہے، اس میں نہیں ہے۔

Mr. Chairman: ***It will take about 10-15 minutes to search it out, but it can be search it out. But it can be searched out.***

(جناب چیئرمین: ایک حوالہ نکالنے کے لئے بہت سے بہت دس، پندرہ منٹ لگ جائیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***But these Questions Committee members have them.***

Mr. Chairman: ***So, I will....***

(Interruption)

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب! ایک سیکنڈ۔

اس میں میری عرض یہ ہے کہ...... ***Now, after adjournment these***

(Interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی، ڈھانڈلہ صاحب!

I will request those members.

اگر حوالہ جات کا آپ نے پوچھنا ہے تو

[425] *We should not cut a sorry figure before the members of the delegation. And these members should be here up to 6:00.*

اگر آپ نے اپنا Work دکھانا ہے تو یہ نہیں ہے کہ ایک حوالہ تلاش کرتے ہی آدھا گھنٹہ لگ جائے۔

The change of edition, or print at Rabwah or Qadian is no excuse; or you say.

کہ یہ ریفرنس نہیں ہے، غلط دیا، یا کتاب ہی نہیں، Exist نہیں کرتی۔

Mr. Mohammad Haneef Khan: *One point. Not all the members of the Steering Committee but only honourable members....*

(جناب محمد حنیف خان: اسٹیئرنگ کمیٹی کے تمام ممبران کے لئے ضروری نہیں صرف ان کے لئے جو واقف ہیں)

Mr. Chairman: *Those who are conversant; they may not be members of Steering Committee, because this is the responsibility of everybody, expecially.*

(جناب چیئرمین: یہ ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ ہر فرد ذمہ دار ہے)

جنہوں نے نوٹس دیا ہے۔ *(Interruption)*

جناب چیئرمین: مولانا! ایک سیکنڈ سن لیں۔

جنہوں نے اپنے سوالات کا نوٹس دیا ہے *or those are conversant* with this اور اس کے بعد جب اٹارنی جنرل صاحب Question put کریں۔ اب Questions ان کے پاس ہیں اور Questions جو ہیں آپ کو پتہ ہے۔ جو بھی اس حوالہ جات، جنہوں نے دیئے ہیں۔ وہ اپنے یہاں حوالہ جات تیار رکھیں۔

Mr. Attorney- General, the first question would be: "Whether Explanation will follow. Upto- date." You admit

or do not admit

جیسے کیس *Lawyer* کا کیس تیار کیا جاتا ہے۔ تا کہ *Facts* اور ڈاکومنٹس تیار ہوں۔

[426] *With there remarks....* (ان ریمارکس کے ساتھ......)

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کی وہی ہوگی کہ جج ہم نہیں ہیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب ایک عرض یہ ہے......

جناب چیئرمین: چھٹی؟

جناب عبدالحمید جتوئی: نہیں، نہیں، چھٹی کی بات میں نہیں کرتا۔

عرض یہ ہے کہ جب اٹارنی جنرل اس سے سوال پوچھتے ہیں اور اس میں حوالہ جات ہیں کتاب کے۔ تو مناسب یہی ہے کہ وہ کتاب کے ساتھ ان کو *Hand over* کی جائے۔

جناب چیئرمین: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، یہی تو میں نے کہا ہے۔

LEAKAGE OF QUESTIONS TO BE PUT TO THE DELEGATION

(سوال وفد کے پاس پہلے موجود ہوتے ہیں، یہ کیسے آؤٹ ہوتے ہیں؟)

جناب عبدالحمید جتوئی: دوسری عرض سنیں۔

سر! دوسری عرض یہ ہے کہ آج ہمیں دیکھ کے ایک چیز کا تعجب ہوا۔ وہ یہ ہے کہ جو سوال اٹارنی جنرل پوچھتے ہیں ان سے، وہ پہلے ہی لکھا ہوا ان کے پاس موجود ہے۔ تو میرا اندازہ ہے کہ سوالات *Leak out* ہوئے ہیں۔ کہاں سے ہوئے ہیں؟ وہ آپ لوگ اندازہ لگا لیں۔ لیکن یہ *Fair* نہیں۔ اگر وہ *Leak* ہوتے ہیں اور ان کو پہلے سے اطلاع ہے۔ جس کے لئے وہ لکھ کے جواب لے آئیں تو میں سمجھتا ہوں، مجھے تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کے ممبران میں سے یا کہیں سے ایسا ہوتا ہے کون کرتا ہے؟ وہ آپ بہتر جانتے ہیں۔

ایک رکن: ضرور ہوتا ہے۔

ایک اور رکن: بالکل صحیح ہے۔

[427] **Mr. Chairman:** *The rest should not be reported. The Reporters would leave the Hall.*

(جناب چیئرمین: اب باقی کارروائی کی رپورٹ تیار نہیں ہوگی۔ رپورٹر صاحبان ہال سے چلے جائیں) آپ بھی چلے جائیں۔ آپ بھی بند کردیں۔

The special Committee adjourned for lunch break to re-assembled.

The Special Committee re-assembled after the lunch break, Mr. Chaiman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr. Chairman: ***Still the quorum is not complete.***

ان کے آٹھ ہیں۔ ان کو میں نے گن لیا ہے۔ آپ کے بھی تیس پورے نہیں ہیں ناں آجائیں۔ ریکارڈ میں تو پورا ہونا چاہئے ناں۔ نو۔ نو۔

مولانا ظفر احمد: مولانا مفتی محمود صاحب! دو ٹھیک دس ہوگئے۔ آپ جلدی آئیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنے تیس پورے کیجئے۔ اپنے تیس پورے کیجئے۔ ہاں بلالیں۔ ہاں۔ آپ نے کیا کہنا ہے۔ میں نے کہا شاید کوئی تقریر کرنی ہے۔ تقریر کا موقع سیشن کے بعد ہوتا ہے۔

After every sitting....

مولانا عطاء اللہ صاحب کو کتب خانہ کا انچارج نہ بنادیں۔

It will save lot to trouble.

آپ کتب خانے کے انچارج ہوجائیں۔ (وقفہ)

(The Delegation entered the chamber)

Mr. Chairman: ***Yes, the Attorney- General.***

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

----

[428]*CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mirza Sahib, are you ready with some of the replies?***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا آپ کے جواب تیار ہیں؟)

مرزا ناصر احمد: یہ ''تذکرۃ الاولیاء'' ہے یہاں موجود؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تذکرۃ الاولیاء''

مرزا ناصر احمد: اور ارشاد رحمانی؟

جناب یحییٰ بختیار: ارشاد رحمانی؟

مرزا ناصر احمد: ''تذکرۃ اولیاء اور ارشاد رحمانی؟''

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ لائبریری سے لے آئیں۔ باقی جو ریفرنسز ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک یہ سوال تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فرمایا ہے:

شتان مابینی وبین حسینکم فانی اوایّد کلا آن وانصر

''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے۔'' یہاں حسینکم میں کم کی جو ضمیر ہے۔ وہ اس کے مطلب کو ظاہر کرتی ہے اور یہ جو نظم ہے۔ اسی کے اندر ان لوگوں کا ذکر ہے۔ بڑی وضاحت کے ساتھ کہ جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شرک کرتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اور ان کی قبر پر سجدہ کرتے تھے۔ تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ جو تصور تم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا پیش کرتے ہو وہ درست نہیں ہے۔ حضرت حسینؓ کے متعلق میں نے بانی سلسلہ کا ایک اقتباس پڑھا تھا۔ بڑا زبردست ہے۔ بتاتا ہے کتنا پیار، کتنی محبت......

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ نے...... یہ جو ریفرنس تھا کہ: ''مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔'' میں نے عرض کیا تھا کہ ''تمہارے حسین''......

[429] مرزا ناصر احمد: ''تمہارے کی ضمیر بتائے گی ناں کہ اس کا کیا مطلب ہے:

''تمہارے سے کن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے؟ وہ اسی نظم میں مختلف شعروں میں کرتا ہے اور میں بتلاتا ہوں، اسی نظم میں ہے۔ یعنی ''کم'' کی ضمیر کا ہمیں دیکھنا ہے کہ مرجع کیا ہے ضمیر کا:

(عربی اشعار) ...... (تم یہ گمان کرتے ہو کہ حسینؓ تمام مخلوق کا سردار ہے اور ہر ایک نبی اسی کی شفاعت سے نجات پائے گا اور بخشا جائے گا) تو یہ وہ لوگ ہیں جو اس نظم میں مخاطب ہیں۔ اس نظم میں وہ لوگ مخاطب نہیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرنے والے اور آپ کی زندگی کو اسوۂ سمجھنے والے ہیں اور آپ کی اقتداء کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا یہ ان کا مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آگے کہتے ہیں جی۔ کیونکہ میں یہ **Clarification** چاہتا ہوں کہ: ’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’کیونکہ مجھے......‘‘؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’......مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: جی۔ ’’کیونکہ مجھے‘‘ میں اس کا تشریح کر دیتا ہوں، ساری نظم کو سامنے رکھ کر۔ کیونکہ مجھے امام حسینؓ کی طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ہر وقت حاصل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کس طرح؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اصل حسین کی طرح۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ جو حسینؓ......

مرزا ناصر احمد: وہ جس حسینؓ کا شرک کیا ہے۔

Mr. Attorney General: ***We are Lawyers; we interpret words in their leteral, plain, simple meaning, and...***

(جناب اٹارنی جنرل: ہم وکیل لوگ ہیں۔ ہم الفاظ کو ان کے ظاہری معنی پہناتے ہی۔ سادہ سیدھے معنی اور......)

[430]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Then please read out the whole, all these verses.***

(مرزا ناصر احمد: تو پھر جناب یہ تمام اشعار پڑھئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... if those meanings are not clear, then, if some thing the author himself or the law itself says... Now here it is so clearly written:***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ معنی نہیں سمجھ میں آتے۔ اگر مصنف نے خود یا قانون خود کہتا ہے پھر اب یہاں یہ بالکل صاف لکھا ہوا ہے) ’’مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی تائید اور مدد مل رہی ہے۔‘‘ اس کا مطلب ہے کہ حسینؓ کو خدائی تائید اور امداد نہیں مل رہی۔ اس لئے مجھ میں اور اس میں بڑا فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کیا قانون جو ہے، وہ قانون دان کا دماغ اس طرح نہیں پھیرے گا کہ ’’حسینکم‘‘ میں ’’کم‘‘ کی ضمیر کس طرف جا رہی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ **Definition** کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ ''حسینکم'' وہی مخاطب ہے ناں۔ تو ہم نے دیکھنا ہے کہ کن کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ ''تمہارے حسین'' اور وہ اسی نظم میں ہے کہ وہ لوگ جو حسین کا شرک کرتے ہیں اور انہیں تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں اور ساری مخلوق کا سردار سمجھتے ہیں۔ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں، باقی نہیں اور ان کے تصور کے اوپر اصلاحی ایک تنقید ہے۔ آخر ''کم'' کا مرجع تو معلوم ہونا چاہئے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: بار بار جہاں بھی آیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے تین ریفرنسز آپ کو دیئے ہیں۔ تینوں میں ''تمہارا حسین''

مرزا ناصر احمد: ''جعلتم حسینا افضل الرسل کلھم''

''کم'' سے مراد...... وہ لوگ ہو تم جو حضرت حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل سمجھتے ہوں۔

''جعلتم''، ''کم'' یہ جو ضمیریں ہیں۔ یہ بتا رہی ہیں کہ مخاطب کون ہے۔

[431] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ جو ترجمہ ہوا ہے اس کا...... میں نے سنایا ہے...... یہ بھی آپ کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ لکھا ہے جو میں نے پڑھا ہے۔ اس کا ترجمہ بھی ہماری اسی کتاب سے ہے: ''تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا اور سچائی کی حدوں سے آگے گزر گئے'' یہ صرف وہ لوگ مخاطب ہیں۔ اب میں ترجمہ کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے ذہن میں حاضر ہو جائیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف اتنا مرزا صاحب! پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے، انہوں نے حسینؓ کے بارے میں یہ کہا ان لوگوں کو۔ اپنا جو بیچ میں ذکر لے آتے ہیں، وہ اپنا جو مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ آپ کیسے **Explain** کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مقابلہ حضرت حسینؓ سے نہیں کر رہے۔ مقابلہ حضرت حسینؓ کے اس تصور سے کر رہے ہیں۔ جو بعض لوگوں کے ذہن میں غلط طور پر پایا جاتا تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Even then low is it relevant?

(جناب یحییٰ بختیار: پھر بھی یہ غیر متعلق ہے۔ آپ سمجھائیں کس طرح)

مرزا ناصر احمد: جب ایک مصلح اپنی قوم سے خطاب کرتا ہے۔ جن کے عقائد میں اسے غلطی نظر آتی ہے اور وہ ان کو کہتا ہے کہ تم لوگوں کا یہ عقیدہ...... جو تمام کا نہیں...... شیعہ حضرات

کا یا اور لوگوں کا یہ عقیدہ جو ہے کہ حسینؓ تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ آپ کی قبر پر سجدہ کر کے انسان اپنی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے، یہ تصور جو ہے تمہارا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، درست آپ کہہ رہے ہیں۔

[432] مرزا ناصر احمد: میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔

...... یہ تصور جو ہے تمہارا یہ غلط ہے۔ کیونکہ دیکھو! وہ حسینؓ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانی دی۔ آج تک اللہ کی نصرت اور مدد حاصل ہے اور مجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد، مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مل رہی ہے۔ اس صحیح تصور سے ہٹ کر یہ بتا دیا کہ وہ گویا خدائی کی طاقتیں رکھتا ہے اور تمام مخلوقات کا سردار، سرور دو عالم جو ہے وہ تو خاتم الانبیاء ہے۔ تو جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تمہارا تصور حسین کا جو ہے۔ اس کے مقابلے میں اپنا تصور، جواب میری حقیقت ہے، وہ رکھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنی ***Personal observation*** کر رہا ہے؟

***Mirza Nasir Ahmad:* Personal, personal.**

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اپنا ***Comparison*** کر رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......اپنی کر رہے ہیں، بالواسطہ، حضرت حسینؓ...... جیسا کہ دوسری جگہ آیا ہے۔ ایک لکھنے والا ساری لکھے گا کہ وہ خدا کا پیارا، تقویٰ کا، متقیوں کا سردار، ان کے اعمال ہمارے لئے اسوۂ حسنہ۔ یہ تو نہیں کہ ہر چیز چھوڑ کے اور ایک لفظ کو تھوڑا سا لے کے اس کے اوپر یہ کر دیا جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد...... نہیں جی، میں یہ صرف اس لئے آپ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آگے انہوں نے کہا، آگے کہتے ہیں: ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' ***Comparison again*** کہ مجھے دیکھو انہیں دیکھو ***And the impression given is....***

[433] مرزا ناصر احمد: یہ آپ ذرا پھر پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔'' (اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول مسیح ص۸۱، خزائن ج۱۹ص۱۹۳)

مرزا ناصر احمد: وہ جو مشرک یعنی مشرکین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کا شرک کرتے اور آپ کو خدائی طاقتیں دے رہے تھے اور سرور مخلوقات اور تمام انبیاء سے افضل قرار

دے رہے تھے۔اسی تصور کے لئے یہ کہا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر Compare اپنے آپ سے کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اپنے آپ سے کیا ہے، یہ درست ہے۔لیکن حضرت حسینؓ سے موازنہ نہیں کیا۔بلکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ایک غلط تصور سے اپنا موازنہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں آپ سے اسی قسم کی، جو آپ کہہ رہے ہیں، ایک اور جگہ وہ کہہ رہے ہیں کہ:''اے شیعہ قوم!اس پر اسرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک (مرزا صاحب) ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

مرزا ناصر احمد: یہ اسی میں ہے؟ یہ نظم میں ہے یا کہیں اور کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہی ''تمہارا حسین''، ''حسین تمہارا......''

(مرزا قادیانی پوری امت میں سب سے افضل؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ جہاں تک ''تمہارا حسین'' کا تعلق ہے، اس نظم کے اندر وہ بالکل واضح ہے۔یہاں اگر کوئی عربی دان ہو، وہ ابھی ساری نظم پڑھ لے تو پھر معاملہ صاف ہو جائے گا اور[434] باقی رہا یہ مقام، آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ نبی اکرمﷺ کا ظل کامل ہوں۔کوئی اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔تو جو ظل کامل ہے نبی اکرمﷺ کا، وہ بہرحال امت میں سب سے افضل ہے[۱]۔یہ ہمارا عقیدہ ہے۔اس میں کوئی اشتباہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ یعنی نبیﷺ کا خود کیوں نہیں کہتے۔ان کا ڈائریکٹ ذکر کیوں نہیں کرتے؟ ظل کا ذکر کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟ میں سمجھا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ یہ کہہ دیں کہ نبی آپ کے سامنے موجود ہے۔ان کی مثل آپ کے سامنے ہے۔وہ افضل ہے سب سے۔ان کی ہدایت پر یہ ہے۔ان کا سبق یہ ہے۔ان میں اور حسینؓ میں فرق یہ ہے۔تو پھر سمجھ سکتے ہیں مسلمان کہ وہ ایسا تو نہیں کہ آپ مقابلہ کریں مجھ سے اور ان سے......

۱؎ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے کہ مرزا ناصر نے تسلیم کر لیا کہ مرزا قادیانی پوری امت سے سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا حسینؓ، سیدنا علیؓ، سیدہ فاطمہؓ سب سے افضل۔(معاذ اللہ)

مرزا ناصر احمد: مسلمان مخاطب ہی نہیں اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ......جو مسلمانوں کا طبقہ ہے، جن سے آپ......

مرزا ناصر احمد: ......صرف وہ چھوٹا سا گروہ جو یہ عقائد رکھتا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی گروہ ہو، جسے بھی آپ کہیں۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت یہ نظم لکھی گئی ایسا گروہ موجود تھا دنیا میں جو شرک کر رہا تھا اور جو ان کو تمام مخلوقات کا سردار قرار دے رہا تھا، ان کو مخاطب کر کے کہا اور جن کے وہ عقائد نہیں وہ ان سے مخاطب ہی نہیں ہیں اور یہاں جو تصور آپ کا ہے اپنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق، وہ میں نے پہلے ایک واقعہ سنایا تھا۔ ایک اور سنا دیتا ہوں کہ: ''ایک[435] دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے مبارکہ بیگم سلمہا اور مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے۔ اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ آ ؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''

ایک رکن: یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''تاریخ احمدیت، ج۳، ص۵۸۱''

اور چونکہ یہ سوال دہرایا گیا ہے۔ اس لئے وہ حوالہ بھی دہرانا مجھے پڑتا ہے، ورنہ معاملہ صاف نہیں ہوگا۔ یہ ہے، یہ ہے آپ کا عقیدہ حضرت امام حسینؓ کے متعلق کہ: ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلا شبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے اقتداء کرنے والے ہیں جو ان کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینے ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر؟ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا[436] کی آنکھ ان کو شناخت نہیں

کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کسی پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے میں محبت کی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجے کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ، کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ، یا کسی اور بزرگ جو آئمہ مطہرین میں سے ہے، کی تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ، اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۰۳)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: تو ایک شخص کی تحریریں اس کی مختلف کتب میں پائی جاتی ہیں۔ جب تک ان سب کو سامنے نہ رکھا جائے کوئی ایک حصہ لے کے اس کے معنی کا پتہ نہیں لگ سکتا میرے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تعریف بہت ہی زیادہ کرنے کے بعد کیا مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ: "میں ان سب سے افضل ہوں۔"

مرزا ناصر احمد: یہ تعریف تو کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہ کہتے ہیں کہ: "میں ان سب سے افضل ہوں"

مرزا ناصر احمد: یہ کہتے ہیں کہ: "میں نبی اکرم ﷺ کا ظل کامل ہوں۔"

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Is it a fact or not that he says that "I am superior to Imam Hussain" inspite of all praises that he showered on him?*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ واقعہ نہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں ان سے برتر ہوں۔ ان تمام تعریفوں کے باوجود انہوں نے کیں؟)

مرزا ناصر احمد: کہاں کہتے ہیں Superior؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ابھی کہا ہے: "میں[437] چونکہ ظل ہوں، میں سب نبیوں سے بہتر ہوں۔"

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، آپ نے میری طرف بات نہیں منسوب کی، بانی سلسلہ کی طرف بات منسوب کی ہے۔ اس کا میں نے پوچھا ہے کہ کہاں کہا آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ یہ نہیں کہتے: ’’میں ان سے Superior (برتر) ہوں۔‘‘ ان کی تعریف کرنے کے بعد؟

مرزاناصراحمد: ان کی تعریف کرنے کے بعد، یہ بتانے کے بعد کہ آپ بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں، آپ یہ فرماتے ہیں: ’’میں وہ مہدی ہوں جس کی بشارت نبی اکرم ﷺ نے دی تھی اور جس کے متعلق کہا تھا کہ اسے سلام کرنا، جس کے متعلق کہا تھا، اس کی اطاعت کرنا اور جس کے متعلق کہا تھا اس کے ذریعے سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: درست ہے......

مرزاناصراحمد: ’’......اور جس کو نبی کا نام دیا تھا آپؐ نے۔‘‘

وہ ’’صحیح مسلم‘‘ کے اندر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مطلب یہی ہوا ناں کہ جی Superior (برتر) ان سے؟

مرزاناصراحمد:[438] ......اور شیعہ کتب میں...... یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا...... شیعہ کتب میں اس مہدی کا، جس مقام کا دعویٰ بانی سلسلہ کر رہے ہیں...... یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، مرزا صاحب! بہت تفصیل میں جاتے تو بہت زیادہ سوال ہیں۔ میں تو ایک Simple answer پوچھ رہا ہوں۔

مرزاناصراحمد: میں شیعہ حضرات کا حوالہ دیتا ہوں، جو وہ سمجھتے ہیں وہی۔ آپ نے مہدی اپنے آپ کو جب کہا تو وہی سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مہدی مرزا صاحب کو نہیں سمجھتے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں، مرزا صاحب خواہ مہدی ہونے کی وجہ سے، مسیح موعود ہونے کی وجہ سے، بہر حال کسی وجہ سے یہاں اپنے آپ کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے Superior سمجھتے ہیں......

مرزاناصراحمد: میں یہ کہہ رہا ہوں اور ابھی حوالہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ حضرات شیعہ صاحبان مہدی علیہ السلام کو ان سے افضل سمجھتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ سمجھتے ہوں جی، میں یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد......

مرزاناصراحمد: اگر یہ میں اپنی دلیل اگر دے دوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ پہلے یہ Admit کریں کہ ’’ہاں، یہ پوزیشن ہے۔‘‘ پھر ’’اس کی وجہ یہ ہے‘‘ کہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

مرزاناصراحمد: میں یہ پڑھنے کے بعد بتاتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے: (عربی عبارت)

(''امام مہدی کہیں گے کہ اے لوگوں کے گروہ جو چاہتا ہو کہ وہ ابراہیم اور اسماعیل کو دیکھے۔ وہ مجھے دیکھ لے کہ میں ابراہیم اور اسماعیل ہوں اور جو شخص موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ موسیٰ اور یوشع میں ہوں اور جو چاہے عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے، میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں اور جو چاہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ[439] کو دیکھے تو سنو وہ محمد ﷺ اور امیر المومنین میں ہوں۔'') تو یہ ''بہارالانوار'' جو شیعہ حضرات کی کتاب ہے، ان کے نزدیک امام مہدی کا یہ مقام ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ اس مقام کا ہے۔

(مرزا قادیانی سب انبیاء، اولیاء، صحابہؓ واہل بیتؓ سے افضل ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہوا ناں جی، جیسے آپ نے ابھی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب، ظل کامل حضرت محمد ﷺ کے ہیں اور اس لئے وہ سب انبیاء سے، مرزا غلام احمد سب انبیاء سے اور سب اولیاء سے، حضرت امام حسین سے، سب سے افضل ہیں۔ یہ آپ کا دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ دعویٰ ہے؟ میرا یہ دعویٰ تو نہیں، میرا یہ عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی علیہ السلام...... جس کی بشارت دی گئی تھی...... مہدی ہونے کا بانی سلسلہ نے دعویٰ کیا اور یہ مہدی تمام ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے مہدی کے مقام کو امت محمدیہ میں پہچانا امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے قریب تر، آپ کے پاؤں کے نیچے بیٹھنے والا شخص ہے اور اس لئے تمام سے افضل ہے۔ یہ درست ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب افضل ہیں، وجہ مسیح موعود کی ہو......

مرزا ناصر احمد: آپ نتیجہ پکڑتے ہیں اور وجوہات سے انکار کر دیتے ہیں یا غمازی کرنا چاہتے ہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ دعویٰ ہے اور آپ کا عقیدہ ہے کہ سب انبیاء سے اور اولیاء سے بہتر ہیں، افضل ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب انبیاء نہیں۔ ہمارا...... ہم تو...... یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے طفیل، آپ کا احقر الغلمان بننے کے نتیجے میں، آپ کے پاؤں میں آپ نے جگہ پائی۔

---

[1] ہائے قادیانیت کی ستم ظریفی، دعویٰ کرتے ہیں۔ دعویٰ کے نتیجہ کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اسی روح کے سرطان میں پوری قادیانیت گھائل ہو رہی ہے۔

(مرزا قادیانی، محمد ﷺ قادیان میں، معاذاللہ)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، میں...... ہاں، آپ نے فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود تمام انبیاء پر افضلیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مکمل ظل ہیں۔ مرزا صاحب[440] کی موجودگی میں......ایک شاعر ہیں آپ کے اکمل صاحب...... انہوں نے ایک نظم پڑھی، اگر یہ درست ہے:

محمدؐ پھر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر ج۲ نمبر۴۳، مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء ص۱۴)

مرزا ناصر احمد: اس کی تو تردید شائع ہوچکی ہے اور کہا گیا کہ اگر اس کا کوئی انہوں نے یہ مطلب لیا تو وہ کفر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کی موجودگی میں کہا گیا اور انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہہ کر قبول کیا؟

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں لکھا ہے موجودگی میں پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس جو ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کے پاس تو سوال ہے ناں۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''اکمل، غلام احمد کو دیکھے......''

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۹ء میں......۱۹۲۹ء کا یہ واقعہ ہے اور ۱۹۰۸ء میں......

(مداخلت) ہیں؟ اچھا، اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی، ۱۹۰۶ء کا یہ اخبار ''البدر''......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ۱۹۳۴ء میں اس کے متعلق تردید بڑی واضح تحریر میں آ گئی تھی۔

[441] **جناب یحییٰ بختیار:** ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کا ''البدر'' کا حوالہ ہے۔ اس میں کہا ہے کہ: ''مرزا صاحب نے قصیدہ سن کر مندرجہ ذیل اشعار کو اپنی شان میں بہت پسند کیا اور اس پر جزاک اللہ کہہ کر قبول کیا۔'' (روزنامہ الفضل قادیان ج۳۲، نمبر۱۹۶، ص۴، مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۴۴ء)

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی اخبار ''البدر'' قادیان، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء۔

مرزا ناصر احمد: بہرحال اس کی تردید آ گئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، میں نے اس کا پوچھنا تھا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: تردید اس کی یہ ہے: ’’اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ درجے میں بڑے ہیں تو یقیناً کفر ہے۔ لیکن اگر مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ مطابق قرآن کریم کے ہے۔ مگر ایسے لفظ پھر بھی ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں[1]۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ تردید جو ہے یہ مرزا صاحب کی تو نہیں ہوسکتی۔ یہ تو مرزا بشیر الدین محمود کی ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کہ آپ کی موجودگی میں پڑھا گیا ہے۔ اس کا تو یہاں وہ نہیں ہے[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو *Deny* کیا گیا کہ ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا؟ یا انہوں نے اس کو *Approve* نہیں کیا؟

---

[1] پھر مرزا نے جزاک اللہ کیوں کہا۔ حضور علیہ السلام کی بے ادبی پر جزاک اللہ کیا کفر نہیں؟

[2]

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ان اشعار پر سالہا سال بعد محمد علی لاہوری نے اعتراض کیا کہ یہ مرزا محمود کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس کے جواب میں ان اشعار کے خالق قاضی اکمل قادیانی جو مرزا قادیانی کا صحابی اور مرزا محمود کا استاذ تھا۔ اس نے وضاحت کی جو اخبار الفضل قادیان ۲۲؍اگست ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی کہ محمد علی لاہوری کا یہ غلط الزام ہے کہ مرزا محمود کی تربیت کے نتیجہ میں میں نے نظم لکھی۔ بلکہ یہ نظم میں نے مرزا قادیانی کی موجودگی میں پڑھی۔ اسے خوشخط لکھوا کر خوبصورت قطعہ کی شکل میں مرزا قادیانی کو پیش کیا۔ مرزا قادیانی، اس فریم کو گھر کے اندر لے گئے اور پھر مرزا کی زندگی میں اخبار بدر میں چھپی۔ کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا۔ مرزا نے اس نظم کو سنا اور جزاک اللہ فرمایا۔ مؤلف نے یہ وضاحت ۱۹۴۴ء میں کی۔ اب مرزا ناصر احمد کہتا ہے کہ اس نظم کی تردید ہم نے کی ہے۔ مرزا قادیانی چیف گرو نظم کی تائید کرے، مرزا محمود مہنت، یا مرزا ناصر لاٹ پادری تردید کرے۔ ہم کیا سمجھیں؟ قادیانی غور کریں کہ دادا، باپ بیٹا میں کون بڑا جھوٹا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو بڑا سخت نوٹ اس کے اوپر ہے اور انہوں نے آپ بھی...... کسی نے مجھے بتایا تھا کہ...... بہر حال وہ تو کوئی ہمارے لئے اتھارٹی نہیں ہے...... قاضی اکمل۔

[442] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں قاضی اکمل کو اتھارٹی نہیں سمجھتا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر وہ مرزا صاحب کی موجودگی میں یہ نظم سناتے ہیں اور وہ پسند کر کے، قصیدے کو ''جزاک اللہ'' کہتے ہیں تو اس کے بعد......

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط بات ہے اور ایسی ہے ہی نہیں۔ بغیر ''البدر'' دیکھے کے میں کہتا ہوں کہ غلط ہے۔ یہ ہے ہی نہیں[1]...... ساری ہماری کتابیں، ساری ہماری تربیت، سارے ہمارے اعمال اور ہماری جدوجہد جو ہے، اس کا انکار کر رہی ہے اور تردید کر رہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے...... حضرت امام حسینؓ کے بارے میں ایک اور قول مرزا صاحب کا۔ پھر وہ ایک اور حوالہ ہے ان کا جی ''اعجاز احمدیہ ص۸۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۴'' پر......

مرزا ناصر احمد: ص۸۲؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے ساتھ گوہ کا ڈھیر ہے۔''

مرزا ناصر احمد: شرک۔ یہ شرک کے متعلق ہے ناں۔ شرک جو ہے اس کی مثال دی ہے۔ کستوری اور اس کا مقابلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کستوری اپنے آپ سے مطلب......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، توحید باری تعالیٰ...... یہاں توحید باری تعالیٰ اور شرک، اس کی مثال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے صبح کہا تھا کہ جو مسلمان اتمام حجت کے بعد غلام احمد صاحب پر بیعت نہیں لاتا یا ان کو نبی نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: ان کے دعوے کو نہیں مانتا......

[443] جناب یحییٰ بختیار: ...... تو وہ آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے۔ ایک **Limited sense** میں۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو......

۱؎ اس دجال قادیانی ناصر کو دیکھو۔ اخبار الفضل ۲۲؍اگست ۱۹۴۴ء ص۴ کی عبارت کو البدر کے نام ٹھونس کر لاف زنی کر رہا ہے۔ دجال قادیان کے دجال پوتے ایسے ہی معلم الملکوت القادیان ہونا چاہئے؟ جیسی روح ویسے فرشتے۔

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ عرض کیا تھا کہ کوئی شخص جو کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر ایمان لایا۔ اس کو ہم کلّی Sense جو ہے بڑی، اس معنی میں کافر نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: Limited sense میں آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: جس طرح سے حدیث میں آیا کہ جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا، جو ظالم کے ساتھ چند قدم چلا، وہ کافر ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیٹگریز پہ مجھے کچھ Confusion ہے کہ ایک شخص کو جو نبی کو نہیں مانتا۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کسی نبی کو نہیں مانتا...... جیسا کہ میں نے آپ سے اس دن پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا، حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا...... جن کا قرآن شریف میں ذکر آیا ہے کہ نبی ہیں...... ان کو بھی آپ مسلمان پھر بھی سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خاتم الانبیاء کے ان حکموں کو بطور بغاوت کے نہیں مانتا۔ ان کو نہیں میں مسلمان سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل ہی کافر ہو جاتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کافر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہیں کہ بغیر......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر اتمام حجت نہیں ہوئی نا سمجھ ہے۔ مثلاً ہمارے عوام ہیں جن کو پتہ ہی نہیں قرآن کریم کا، ناظرہ بھی نہیں آتا۔ اگر کسی کے ذہن میں ایسا خیال آئے تو وہ تو اس کو کافر نہیں بنا دیتا۔

[444] جناب یحییٰ بختیار: جو شخص مرزا غلام احمد کو اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا۔ وہ بھی اس کیٹگری میں ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اس کیٹگری میں ہوگا۔ اس وجہ سے کہ ''اتمام حجت'' کا جو لفظ ہے، Context میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا اور محمد ﷺ کا حکم ہے مہدی کو ماننا اور یہ وہی مہدی ہے جو مدعی ہے، اس کے باوجود میں نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایسے آپ نے کیسے Conclude کیا کہ ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ Convince ہو گیا؟ ہو گیا؟ آپ ابھی کہتے ہیں جی کہ ''اس وقت شام ہے'' اور آپ وجوہات اس کی دیتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں دو کیٹگریز کی بات کر رہا ہوں۔ اگر تو وہ اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر **After explanation** نہیں مانتا تو پھر؟

مرزا ناصر احمد: ''اتمام حجت'' کا مطلب ہی یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی میں کہہ رہا تھا کہ اس کو یہ یقین آ جائے یا وہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے......

مرزا ناصر احمد: تو پھر وہ آں ﷺ کا کافر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں **Clarification** کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ ''میں غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ مجھے یقین ہو گیا ہے۔'' اور پھر اس کے بعد کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''میں نہیں مانتا'' وہ تو آپ سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ ''آپ نے **Explain** مجھے کیا مگر میرا دل نہیں مانتا......''

[445] مرزا ناصر احمد: ''میرا دل نہیں مانتا؟''

جناب یحییٰ بختیار: ''میں **Convinced** نہیں ہوں۔'' تو پھر وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر واقع میں اتمام حجت نہیں تو پھر وہ اس کیٹگری میں......

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت تو ہو گیا۔ جہاں تک کہ آپ کے **Explain** کرنے کا تعلق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتمام حجت صرف میری دلیل نہیں کرتی۔ بلکہ میری دلیل کو اس کا قبول کر لینا یہ اتمام حجت کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ڈکشنری کا مطلب تو نہیں۔

مرزا ناصر احمد: واستیقنت انفسھم قرآن کریم کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کہ سارے دلائل **Complete** کرنے کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ''وجاھدوا بھا واستیقنت انفسھم'' (وہ انکار کرتے ہیں اور ان کے دل یقین سے پر ہیں) قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ اتمام حجت نہیں ہوتا؟ میں اس واسطے **Clarification** چاہتا ہوں۔

مرزاناصراحمد: میرے نزدیک یہی اتمام حجت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ڈکشنری کا مطلب تمام *Arguments*، تمام *Resoning* کو *Explain* کرنے کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص نہیں مانتا، *Convince* نہیں ہوتا......

مرزاناصراحمد: اگر وہ ''واستیقنت انفسھم'' والا معاملہ نہیں تو شبہ کا (فائدہ) اس کو دیا جائے گا۔ فائدہ پہنچے گا اور اس کے اوپر وہ حکم نہیں لگے گا جنرل۔

[446] جناب یحییٰ بختیار: کیا ابوجہل پر اتمام حجت ہوگیا تھا؟

مرزاناصراحمد: میں تو اس وقت نہیں تھا، بتا نہیں سکتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: جب مرزاغلام احمد زندہ تھے تو اس وقت آپ پیدا نہیں ہوئے تھے؟

مرزاناصراحمد: نہیں، لیکن میں خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے بڑی دیانتداری سے آپ کے دعاویٰ کا خود مطالعہ کیا اور جو کچھ میں نے سمجھا اور پایا اس کے نتیجہ پر میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! دیکھیں، آپ کی نیت کا سوال نہیں ہے اور نہ اس پر میں شک کر رہا ہوں......

مرزاناصراحمد: جو آپ کا سوال ہے وہ میری نیت کا ہے۔ آپ ابوجہل کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ آپ اوروں کی نیت پر شک کر رہے ہیں۔

مرزاناصراحمد: نہیں میں نہیں......دیکھیں، سوال آپ نے کیا ابوجہل کا......

جناب یحییٰ بختیار: سوال میں آجاتا ہے۔ آپ *Sincerely believe* کرتے ہیں۔ میں اس کو *Doubt* نہیں کرتا۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ میں مرزاغلام احمد کو نبی نہیں مانتا اس لئے میں اتمام حجت کے باوجود......مطلب یہ ہے کہ میں......

مرزاناصراحمد: میں نے کب کہا یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرے سے مطلب......

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، میں نے یہ کہا ہی نہیں۔ آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ ابھی جو میں نے کہا اس سے الٹ بات کی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں......

---

[1] ابوجہل کی صفائی اور وکالت مرزاناصر کی زبانی، پوری قادیانیت کو مبارک ہو کہ مرزاقادیانی کی صفائی کا وکیل، ابوجہل کی بھی صفائی کا وکیل ہے۔ طابق النعل بالنعل!

انسان کا تو کام ہی نہیں دل کو دیکھنا...... اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک ایسا شخص ہے جس کو یقین ہوگیا ہے کہ مدعی سچا ہے اور پھر وہ نہیں مانتا تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مسلمان نہیں......

[447] جناب یحییٰ بختیار: اس وقت......

مرزا ناصر احمد: لیکن...... ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ میری بات تو ختم ہونے دیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہے جو سب سننے کے بعد کہتا ہے ''مجھے سمجھ نہیں آئی'' تو اس کو شبہ کا ملے گا فائدہ اور اس کو ہم کافر نہیں کہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے مرزا غلام احمد کی *Arguments* سمجھ میں آ گئیں۔ *What does he mean*......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو فلاسفر بھی سمجھ لیتا ہے۔ ہم مذہبی بات کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بھی مذہبی بات کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ''خاتم الانبیاء کا کیا مطلب ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے اور اس کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔''

This is the first step. Secondly, he comes to the conclusion. "I am that Nabi" and gives reasons for that....

(یہ پہلا قدم ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ کوئی شخص، وہ اس کے لئے وجوہات تلاش کرتا ہے)

مرزا ناصر احمد: میں جو آپ کا فقرہ ہے ناں، اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ آپ میرے اور ہمارے جذبات کا خیال نہیں رکھ رہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I am sorry, I do not want to hurt your feelings.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کے احساسات کو گزند نہیں پہنچانا چاہتا) مگر میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ وہ پہلے یہ کہتے ہیں کہ ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔ نبی آ سکتے ہیں۔'' اس کے بعد کہتے ہیں کہ ''وہ نبی میں ہوں'' اگر ایک شخص یہ کہہ دے آپ سے......

مرزا ناصر احمد: یہ جی، دراصل عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ اس طرح نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے اپنا مقام مہدی اور مسیح کا بیان کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے آنے والے مسیح کو ''صحیح مسلم'' میں چار [448] دفعہ نبی کہہ کر پکارا۔ دوسری جگہ بھی مہدی اور مسیح ہونے کی وجہ سے آپ نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مطابق جو محمد ﷺ نے فرمایا تھا، نبی کہا گیا ہے۔ اس لئے میں نبی ہوں، امتی نبی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے سوال کا جواب **Clear** نہیں ہوا۔ مرزا صاحب میں نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص جو مرزا صاحب کا پیغام سنا اس نے، لیکن **Convince** نہیں ہوا، اس کو آپ کس کیٹگری میں رکھتے ہیں؟ کہ یہ کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: کس **Sense** میں؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ ایک نبی کو نہیں مانتا۔ مگر وہ محمد ﷺ کا امتی ہے اور کہتا ہے کہ میرا پورا ایمان ہے۔ اس کو آپ کہتے ہیں کہ یہ امت اسلامیہ سے باہر نہیں۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کافر ہے۔ ایک **Limited sense** میں دائرہ اسلام سے...... جو کل آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ آج میں نے اس کو کر دیا۔ جس میں میں نے حدیثوں کے حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: جنہوں نے کبھی مرزا غلام احمد کا نام ہی نہیں سنا اور نہیں مانتے اس وجہ سے کہ نام ہی نہیں سنا، وہ کس کیٹگری میں کافر ہیں؟ یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ نہیں مانتا۔ کس کیٹگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مانتا، نام ہی نہیں سنا......

(عیسیٰؑ، موسیٰؑ کے نہ ماننے والوں کی طرح، مرزا کے نہ ماننے والے بھی کافر)

مرزا ناصر احمد: نام ہی نہیں سنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا، وہ کس کیٹگری میں آئے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

[449] **مرزا ناصر احمد:** جو وہ جس کیٹگری میں آئے گا، وہ اسی کیٹگری میں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت والے کی اور اس کی کیٹگری ایک ہی ہو گئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں کب کہتا ہوں وہ ایک جیسی ہو گئی؟ ہم نے ظاہر کے اوپر ویسے حکم کرنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ مرزا بشیر الدین صاحب کا ایک......

مرزا ناصر احمد: عدالت میں ایک سوال ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پوچھا تھا۔ پھر یہاں بھی پوچھا تھا۔ کل پڑھا تھا۔ ''خواہ انہوں نے مرزا کا نام تک نہ سنا ہو، وہ بھی کافر؟'' (آئینہ صداقت ص۳۵ از مرزا بشیر محمود)

(مرزا کا منکر کافر)

مرزا ناصر احمد: ایک ظاہری ہے وہ بھی **Limited** کفر کا۔ تو وہ محدود معنی میں کافر ہی ہم اسے کہیں گے۔ جو شخص[1]......

جناب یحییٰ بختیار: نام تک نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے جو آج سے سات سال پہلے ماسکو میں پیدا ہوا۔ اس نے محمد ﷺ کا نام ہی نہیں سنا۔ اس نے موسیٰ علیہ السلام کا نام ہی نہیں سنا۔ اس نے بنی اسرائیل کے کسی نبی کا نام نہیں سنا۔ اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یا حضرت داؤد علیہ السلام کا یا حضرت نوح علیہ السلام کا نام نہ سننے کی وجہ سے وہ اس کا ایمان ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں کہہ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کے اوپر۔ باقی کے فرقہ ہائے مسلمہ کا فتویٰ دیتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کافر۔

مرزا ناصر احمد: ان کو وہ کافر کا فتویٰ دیتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: جو ایمان نہ لائے وہ کافر۔ کافر ہے جب تک کہ ایمان نہ لائے۔

[450] مرزا ناصر احمد: جب تک ایمان نہ لائے ان کے اوپر **Internationally** انکار کا فتویٰ لگایا۔

جناب یحییٰ بختیار: **Internationally** میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں کفر کا معنی ہی **Intention** ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ وہ کافر ہو گئے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں مسلمان نہ ہونا اور چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک **Conscious process** ہے۔ میں مسلمان ہوں۔ کلمہ پڑھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میں محمد ﷺ کی امت میں ہوں۔ ان پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ **Presumption** ہے، آپ کے مرزا بشیر الدین صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو باپ کا مذہب ہے، دین ہے، وہی اس کا سمجھا جائے گا۔

---

[1] پہلے کہا تھا، مرزا کا منکر کافر نہیں۔ آج کہا مرزا کا منکر کافر ہے۔ آسمان بدلتا ہے رنگ کیسے کیسے!

مرزا ناصر احمد: یہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے، مرزا بشیرالدین محمود احمد نے نہیں فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ان کا ایک حوالہ دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا جنازہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کیونکہ باپ کے مذہب سے تھا۔

مرزا ناصر احمد: وہ جواب آپ نے ابھی فقرے کہے ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں، حدیثوں میں۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ جو کیٹگریز جنہوں نے نام ہی نہیں سنا۔ وہ بھی کافر۔ جس نے اتمام حجت کیا وہ بھی کافر...... دونوں کس کیٹگری میں؟ آپ کہتے ہیں یہ دونوں اس کیٹگری میں آتے ہیں جو کہ ملت سے باہر نہیں۔

[451] **مرزا ناصر احمد:** دونوں کی ایک کیٹگری نہیں بنتی۔ ایک قابل مواخذہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک، ایک نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک کفر کا تعلق ہے، دونوں کافر؟

مرزا ناصر احمد: کبھی آپ خالی کفر لیتے ہیں اور کبھی کفر اور اسلام دونوں اکٹھے لے لیتے ہیں۔ اگر آپ اس طرح چلیں کہ وہ ایمان نہیں لایا باوجود عدم علم کے، تو جو ایمان نہیں لایا اس کو ایمان لانے والا آپ کیسے کہیں گے؟ جو عملاً ایمان نہیں لایا اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایمان لے آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو گنہگار *Definition* ہوگئی۔

مرزا ناصر احمد: میں گنہگار کی بات نہیں کر رہا۔ پہلے یہ بات صاف ہو جائے۔ جو ایمان نہیں لایا، اسے ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ نہیں کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: آگے فرق آ جاتا ہے گناہ کا۔ یہ دوسرا اسٹیج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے......

مرزا ناصر احمد: بچہ پانچ سال کا جو ایمان نہیں لائے اس کو ہمیں احمدی نہیں نا کہنا چاہئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کہیں گے آپ، یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تو وہ کافر ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: احمدی نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہوا۔ کیا ہوا وہ؟

مرزا ناصر احمد: جو اس کے ماں باپ کا مذہب ہے وہی اس کا ہے۔ اگر ماں باپ اس کے نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ مسلمان ہو گیا۔

[452] جناب یحییٰ بختیار: اور وہ اسی کیٹگری کے کفار میں شمار ہوں گے۔ جو اس کے ماں باپ ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ظاہر میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ آپ کے مطابق وہ ایک نبی کو نہیں مانتے، کافر ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، ماں باپ کے جو ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان ہیں۔ ملت اسلامیہ کے افراد ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مسلمان ہیں ان کے پوائنٹ آف ویو سے۔ میں آپ کے پوائنٹ آف ویو سے پوچھ رہا ہوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میں اپنا پوائنٹ آف ویو بتا رہا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف ویو ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: باوجود اس کے کہ نبی نہیں مانتے۔ لیکن گناہ گار ہیں وہ......

جناب یحییٰ بختیار: پھر جب آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اور **Limited** کفر جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ وہ آتا ہے، ان کو غیر مسلم نہیں کہا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ ان کو کافر کہتے ہیں تو گناہ گار کس **Sence** میں کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم نہیں وہ؟ یہ فیصلہ ہو گیا ناں کہ غیر مسلم نہیں؟ میرا مطلب فیصلے کا یہ ہے کہ میری بات واضح ہو گئی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی جو ہے نا جی میں نے اس پر......ابھی یہ کل میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ: ''کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔'' یہ یہاں تک **Sentence** ختم کرتے ہیں آپ۔ پھر اس کے بعد: ''خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

[453] ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔'' دو قسم کے

ہوسکتے ہیں...... جنہوں نے نام سنا اور جنہوں نے نام نہیں سنا اور شامل نہیں ہوئے...... خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب میں نے کل دے دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: کل آپ نے دیا۔ آج پھر آپ کیونکہ **Clarify** کر رہے تھے اس کو کہ ''دائرہ اسلام'' سے آپ کا مطلب......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو آج یہ بتایا تھا کہ اس ''دائرہ اسلام'' کا لفظ استعمال کر کے **Confusion** پیدا ہوا ہے۔ اس واسطے ہم ایک **Continuity** جو ہے، اصل حقیقت، وہ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ آپ کی **Writing** میں ''دائرہ اسلام سے خارج'' بار بار آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ، تو اس واسطے کہ سارے مسلمانوں میں تھا دائرہ اسلام۔ دائرہ اسلام وہ ہم نے بھی لے لیا۔ لیکن جو دائرہ اسلام کی حقیقت ہمارے ذہنوں میں ہے اس کو آپ قبول کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب! اگر آنحضرت محمد ﷺ......

مرزا ناصر احمد: یہ جواب جو ہے کل بھی غالباً میں نے پڑھ کے سنایا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آج صبح آپ نے ''دائرہ اسلام'' کو پھر **Re-define** کیا......

[454] **مرزا ناصر احمد:** **Re-define** نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: **Clarify** کیا؟

مرزا ناصر احمد: وضاحت کی اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ اس کی ذرا ضرورت پڑ گئی مجھے تاکہ پوزیشن **Clear** ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: یہ جواب بھی دوبارہ سن لیجئے۔ شاید ضرورت نہ پڑے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ جواب تو آچکا ہے جی ریکارڈ پر، وہ تو آچکا۔

مرزا ناصر احمد: ''یہ بات خود اسی بیان سے ظاہر ہے کہ میں ان لوگوں کو جو میرے ذہن میں ہیں مسلمان سمجھتا ہوں۔ پس جب میں ''کافر'' کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن

میں دوسرے قسم کے کافر ہوتے ہیں۔یعنی گناہ گار، جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔یعنی وہ جوملت سے خارج نہیں ہیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ ''دائرہ اسلام سے خارج'' تو میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار کتاب ''مفردات راغب'' کے صفحہ ۲۴ پر کیا گیا ہے۔ جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

یہ پہلے اس کی تفصیل میں ہم گئے ہیں: ''ایک دون الایمان اور دوسرے فوق الایمان اور دون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ ''فوق الایمان'' ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو ایمان میں اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں۔اس درجہ ممتاز ہوتے ہیں کہ وہ معمولی ایمان سے بلندتر ہوتے ہیں۔اس لئے جب میں نے یہ کہا تھا کہ ''بعض لوگ دائرہ[455] اسلام سے خارج ہیں'' تو میرے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو ''فوق الایمان'' کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں۔یعنی اس گروہ سے خارج ہیں۔ وہ نہیں شامل۔مشکوٰۃ میں بھی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے۔اس کی حمایت کرتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ صبح آپ نے یہ کیا......

مرزا ناصر احمد: ''......ہر گناہ گار جو ہے اس کے اوپر حدیث نے ''کفر'' کا لفظ استعمال کیا ہے......''

جناب یحییٰ بختیار: صبح آپ نے کہا تھا کہ یہ مخلص ہیں اور دوسرے اتنے مخلص نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں اور ان کا اور اسلام سے نکلنے کے درمیان بڑا لمبا فاصلہ ہے۔کوئی تھوڑا گناہ گار ہے،کوئی زیادہ گناہ گار ہے۔اللہ تعالیٰ سب کے گناہ معاف کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دائرہ اسلام کے اندر دونوں رہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، دونوں رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ جو آپ نے کہا ہے......مخلص کم ہو یا زیادہ ہو......یہ تو آپ ہی جو فیصلہ کریں گے آپ کا جو ذہن کہے گا وہی ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: نہ، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا ***Criterion*** ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: جو آپ کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ اللہ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا ہے اس کے مطابق؟

[456] مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کا علم۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ کے علم کو کون جج Judge کرے گا؟ دیکھئے ناں، میں آپ سے Clarification مانگ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں Clarification ہی دے رہا ہوں۔ صرف اللہ Judge کرے گا۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کو سزا دینا یا نہ دینا اس دنیا کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے فرمایا کہ:

"When I say I am a musalman, it is not for Mufti Mahmood or Maulana Moududi to say that I am not."

(جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ تو یہ مفتی محمود یا مولانا مودودی صاحب کے لئے نہیں ہے کہ وہ کہیں کہ میں نہیں ہوں)

مرزا ناصر احمد: یہی اب میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے تو پھر چھوڑ دیجئے آپ، اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ ہیں یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہی ہم نے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے یہ کیوں لے لیا کہ:

If I decide then nobody has to interfere?

(اگر میں طے کرتا ہوں تو کسی کو مداخلت کا حق......؟)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اپنے متعلق میں نے ہی Decide کرنا ہے۔ لیکن دوسرے کے متعلق میں نے Decide نہیں کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: پوائنٹ یہ ہے ناجی کہ آپ دوسرے کے متعلق تو Decide کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں دوسرے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اس کیٹگری کے کافر ہیں۔ اس کیٹگری کے کافر ہیں۔ کیا

آپ ان کو یہ **Right** نہیں دیتے کہ آپ کس کیٹگری کے کافر ہیں؟ یہ سوال آتا ہے۔

[457] **مرزا ناصر احمد:** بات یہ ہے کہ آپ میری طرف وہ بات منسوب کر رہے ہیں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک **Principle** کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو میں نے بات نہیں کی وہ میری طرف منسوب نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کل آپ سے عرض کیا تھا کہ:

If you claim a right, we concede the same right to someone else.

(اگر اپنے لئے ایک حق کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا یہی حق آپ دوسروں کو دینے کو تیار ہیں)

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ میں اپنے آپ کو...... میں کوئی **Superior race** نہیں ہوں۔ میں بڑا عاجز انسان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اگر آپ یہ **Right** اپنے آپ کو دیتے ہیں کہ ''اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے کہا یہی **Right** آپ دوسرے کو بھی دیتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مفتی محمود صاحب کہیں کہ میں مسلمان ہوں......

مرزا ناصر احمد: تو وہ مسلمان ہیں۔ میں بھی مسلمان کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ کہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا آپ کی **Writing** عقیدہ کے مطابق مفتی محمود کس کیٹگری میں ہیں؟ آپ کہتے ہیں اس کیٹگری کے کفار **teaching** میں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔......

[458] **جناب یحییٰ بختیار:** دیکھئے جی، میں بات کر رہا ہوں۔ **Let me explain**

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ اس **Context** میں میں نے یہ کہا کہ

یہ اس کیٹگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کیٹگری کے مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کو بھی یہ حق ہے کہ وہ کہیں کہ آپ کس کیٹگری کے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''نہیں ہیں'' کا نہیں ان کو حق۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا کہ یہاں......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن یہ کہ میں کس کیٹگری کا مسلمان ہوں یہ ان کو حق نہیں۔ جب میں یہ حق خود تسلیم نہیں کرتا کہ میں یہ فیصلہ کروں کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں، ان کا بھی حق نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں دیکھیں، آپ نے کیٹگریز تین بنائیں۔ ایک کیٹگری وہ جن کو آپ کہتے ہیں کہ بالکل دائرہ اسلام سے، امت سے باہر، خارج ہیں۔ اس میں کوئی آ سکتا ہے میں نہیں کہتا کہ کون ہے کہ کون نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ابوجہل آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابوجہل آ سکتا ہے، اور کئی آ سکتے ہیں۔ دوسری کیٹگری یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ دائرہ اسلام کے اندر ہے وہ، مگر وہ مخلص نہیں۔ اس لئے ان کو زیادہ سزا ملے گی، مگر وہ بھی کافر ہیں۔

[459] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو، اوہو میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔ میں نے یہ کہا ہی نہیں کہ ان کو زیادہ سزا ملے گی۔ میں تو کل سے یہ عاجزانہ عرض کر رہا ہوں کہ سزا دینا انسان کا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ تعالیٰ کا کام ہے، میرا بھی یہی مطلب ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو مرضی کرے۔ کم اور زیادہ کا فیصلہ کرنا میرا کام نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''گناہ گار ہیں''، ''جہنمی ہیں'' یہ جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جہنمی ہیں، محمد بن عبدالوہاب رحمت اللہ علیہ کے مطابق، اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث کے ہیں۔ میری طرف کیوں وہ بات منسوب کرتے ہیں جس کا

میں اہل ہی نہیں ہوں کہنے کا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ اگر کسی کو کسی کیٹگری کا مسلمان سمجھتے ہیں۔ کسی کیٹگری کا کافر سمجھتے ہیں۔ باقیوں کو بھی آپ یہ **Right** دیں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے جو کہا، میں نے......خدا کے لئے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

میں نے آپ کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ پہلی کتب میں، کتب سلف صالحین میں، ''مفردات راغب'' میں اور ابن تیمیہ کا حوالہ تھا۔ ان حوالوں سے یہ پتہ لگتا ہے کہ ایمان، ایمان میں بھی فرق ہے اور کفر، کفر میں بھی فرق ہے اور ایک اسلام فوق الایمان ہے اور دوسرا ایمان جو ہے وہ دون الایمان ہے۔ لیکن میں نے ان کے حوالے سے جوبات کی......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں **Clarification** کر رہا ہوں تا کہ پوزیشن واضح **Clear** ہو۔

مرزا ناصر احمد:[460] آپ میری طرف سے کیسے **Clarification** کرتے ہیں؟ مجھے تو وقت نہیں دیتے **Clarification** کرنے کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کو جتنے وقت کی ضرورت ہے، کوئی میں اس کی بات نہیں کرتا......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، آپ بات کرلیں۔ پھر مجھے بعد میں وقت دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ کا حوالہ پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: *I think It would be better the witness should reply when the question is finished.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I wanted to sum up the position. For two days, I have been citing authorities from your religious literature, Mirza Sahib....*

Mirza Nasir Ahmad: *And I have been trying to explain them.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *When you say, according to these writings, a particular person is Kafir,* مسلمان نہیں ہے، دائرے

پکا کافر ہے۔ *you have been trying to explain that* سے خارج ہے

مرزا ناصر احمد: آپ میرا پھر *Explanation* نوٹ کر لیں۔ ختم ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو نوٹ ہو رہا ہے۔ میں تو *Sum up* کے لئے کہہ رہا ہوں۔ یہ تو آپ کا آ گیا..... فتویٰ سمجھئے، *Belief* سمجھئے، *opinion* سمجھئے۔ یعنی کسی کے بارے میں تو آپ نے کہا کہ آپ کیا *Interpretation* کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مجھے جب وقت دیں گے۔ میں اس وقت بولوں گا۔ آپ بتائیں۔

[461] **جناب یحییٰ بختیار:** ابھی میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو یہ حق ہے کہ کسی پر *opinion express* کریں کہ کافر ہیں اور کافر کا یہ مطلب ہے آپ کا، تو ان کو بھی یہ حق ہے کہ کہیں کہ فلانا کافر ہے، کس حد تک کافر ہے، کس حد تک کافر نہیں، مسلمان ہے کہ مسلمان نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی، میں بالکل نہیں کہتا کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں *Explain* کر رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان کو یہ حق نہیں کہ کہیں کہ کافر ہیں، یا ہر حالت میں کہیں کہ مسلمان ہیں، مسلمان ہیں اس حد تک، مسلمان ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو میں نے کہا وہ یہ ہے کہ جیسا کہ احادیث کی کتب سے اور بڑے بزرگ جو ہمارے سلف صالحین تھے۔ ان کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا اور قرآن کریم کی آیات بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں، اور دو آیات میں نے یہاں پیش بھی کی ہیں۔ جب ایک جیسا مسلمان نہیں ہوتا اور ہوتا مسلمان ہے، تو ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ بعض بہت بلند پایہ مسلمان اور بعض درمیانے درجے کے مسلمان، بعض کمزور مسلمان اور جو کمزوریاں ہیں، مسلمانوں کی ان کو نبی اکرم ﷺ اور دوسرے بزرگوں اور سلف صالحین نے بعض کمزوریوں کے متعلق ''کفر'' کے الفاظ استعمال کر دیئے گناہ کے معنی میں یا ناشکری کے معنی میں۔ تو ظاہری جو ان کا حکم ہے گناہ کا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی پروانہ دے رہے ہیں۔ وارنٹ *Issue* کر رہے ہیں سزا کا، بلکہ ہر صاحب فراست، ہمارے بزرگ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے یہ کہا کہ سزا دینا انسان کا کام ہی نہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے، وہ جس کو چاہے......

جناب یحییٰ بختیار: ایک فٹ پر، آپ پھر *Explain* کر دیں، ایک معنی پھر بتا دیں۔ جب انہوں نے کہا کہ بعض جو گناہ گار ہیں ان کے بارے ''کافر'' کا لفظ آپ کہتے ہیں کہ

استعمال ہوا ہے۔ کیاان کے ساتھ یہ بھی استعمال ہوا ہے:''اوردائرہ اسلام سے خارج ہیں؟''

Road them together.

[462] **مرزاناصراحمد:** ''خرج من الاسلام'' یہ ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ہوا ہے، امن کے باوجود بھی آپ مسلمان سمجھتے ہیں ان کو؟

مرزاناصراحمد: وہ جو کہنے والے تھے، وہ بھی مسلمان کہتے ہیں ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہتا ہوں، آپ وہ حوالے دیں جو یہ کہتے ہیں کہ ''اسلام سے خارج ہیں، پھر بھی وہ مسلمان ہیں۔''

مرزاناصراحمد: ''خرج من الاسلام'' والا حوالہ ہے۔

ایک رکن: نماز کا وقت ہو گیا، جناب!

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ *Verify* کریں۔

مرزاناصراحمد: یہ مشکوٰۃ کی حدیث ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ: یعنی ظالم کے ساتھ مشایت کے متعلق یہ لفظ نبی اکرم ﷺ کے بقول مشکوٰۃ کے ''خرج من الاسلام'' استعمال کر لئے اور دوسرے جو آپ کے اقوال ہیں، ان سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ یہودی بن گیا یا......

جناب یحییٰ بختیار: اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان بھی ہے جبکہ خارج از اسلام بھی ہے؟

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں سے تو اس لئے پتہ نہیں لگتا کسی اور ریفرنس سے آپ کہیں گے؟

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، اس سے بھی پتہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہاں تو نہیں لکھا ہے کہ مسلمان بھی ہے اور خارج بھی وہ ہے۔

مرزاناصراحمد: بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا گہرا مطالعہ اور احادیث کا جب تک نہ ہو۔ اس وقت تک صحیح معنی پتہ نہیں لگ سکتے۔

[463] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں جی، میں یہاں سے کہہ رہا ہوں کہ مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ''دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے'' اس کے بعد......

مرزاناصراحمد: ......اور یہ دونوں......دیکھیں ناں آپ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب یہ کہتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے ''خرج من الاسلام'' اور کسی نے بھی اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی اس کے وہ معنی نہیں لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''کافر'' نہیں کہا یہاں۔ ''خارج از اسلام'' کہا اس کو۔

مرزا ناصر احمد: پھر وہی بات۔ جب میں نے کہا ''کفر''...... ''ز'' استعمال کیا تو آپ نے کہا نہیں، ''خرج من الاسلام'' کا لفظ دکھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں اکٹھے استعمال جو کرنے کا بھی کوئی مطلب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب بھی سوچ کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ **Superfluous** الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوچ کر کہہ رہے ہیں۔ وہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ''کافر'' ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

مرزا ناصر احمد: کون کہتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود صاحب۔

مرزا ناصر احمد: دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک **Superfluous** ہو گیا پھر۔

Mirza Nasir Ahmad: ***All right, take it as superfluous.***[1] (مرزا ناصر احمد: اچھا سمجھئے! چلئے کہ یہ لفظ زائد ہے)

[464]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***I would not take it because, I think, he is very carefully using these words; he would not use a superfluous word.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں ایسے نہیں مانوں گا میں خیال کرتا ہوں وہ یہ الفاظ سوچ بچار سے استعمال کر رہے ہیں۔ وہ زائد فالتو لفظ استعمال نہیں کریں گے)

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے دوسرے اظہار اعتقاد کے خلاف ہو یہ بات؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں اس پر جی الفاظ کی **Interpretation** سے آپ کی **Clarification** لے رہا ہوں۔ اعتقاد کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو اعتقاد کی بات کر رہا ہوں۔

---

[1] جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ لیجئے! مرزا محمود کے حوالہ سے منکر ہو گئے۔ اپنے ابا حضور کے بھی نہ رہے۔ گویا نہ گھر کے نا گھاٹ کے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو اعتقاد کی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے اعتقاد کے بارے میں Explanation لے رہا ہوں کہ جب غیر احمدیوں کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ ’’وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں‘‘ آپ کہتے ہیں کہ اس کے باوجود وہ مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میری Understanding یہ ہے کہ وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ کافر ہیں، مسلمان نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں کبھی بھی نہیں سمجھا۔ ہاں میں اس گھر کا پلا ہوا ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے کبھی یہ معنی نہیں لئے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، وہ Explanation آپ دے رہے ہیں۔ باقی Authorities آپ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں نے حدیث کے حوالے دیئے ہیں اور بیسیوں احادیث کے حوالے کہیں تو آپ کے حوالے کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کافر نہیں کہا؟

Mr. Chairman: *Now we are to break for Maghreb Prayers.*

[465]*The question of the Attorney- General remains unanswered. The witness may reply to that question. The question is: if the witness dubs anybody non- muslims, whether that person has a right to ask them or not?*

(جناب چیئرمین: اب نماز مغرب کے لئے وقفہ کرنا ہے۔ اٹارنی جنرل کے سوال کا ابھی جواب باقی ہے۔ گواہ انہیں سوال کا جواب دیں گے کہ کیا ایک شخص کو حق پہنچتا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. To that I am coming back because that has remained unanswered.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس پر آ رہا ہوں۔ یہ سوال جواب کے بغیر رہ گیا ہے)

Mr. Chairman: *Because that was main question and that remained unanswered.*

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: ***The honourable members may keep sitting. (Pause)***

(The Committee of the House is adjourned to meet at 8:00 p.m. after Maghreb Prayers)

(The Special Committee re- assembled after Maghreb prayers Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair)

Mr. Chairman: ***Should we call them? (Pause)***

جناب چیئرمین: سیدعباس حسین گردیزی صاحب نظر نہیں آ رہے۔وہ تو تیار کر رہے ہیں کیس۔

[466]***(The Delegation entered the Chamber)***

Mr. Chairman: ***Yes, the Attorney- General.***

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب!میں کچھ اور حوالوں کا ذکر کر دیتاہوں تا کہ ڈھونڈنے میں ٹائم نہ لگے۔

مرزاناصراحمد: کل کہا تو تھاناں،توہین عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ کے متعلق تھا،تو وہ ہماراجواب تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے،آپ نے ان کو **Admit** کرنے کے بعد **Explain** کرنا ہے۔پڑھ لیجئے۔اگر فائل کرنا چاہتے ہیں تو فائل کرنے میں۔

مرزاناصراحمد: پڑھ دینااچھاہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ***Brief*** ہوتو۔

مرزاناصراحمد: لکھے ہوئے حوالے ہیں۔یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو آپ نے حوالے پڑھے تھے۔اس سلسلے میں ہمیں اس زمانے کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔

۱۸۵۰،۶۰ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان حکومت برطانیہ اپنے ساتھ ایک زبردست فوج پادریوں کی بھی لے کر آئی تھی اور ۱۸۷۰ء کے قریب ایک پادری عمادالدین صاحب نے ایک مضمون لکھ کر امریکہ بھیجا جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سارا ہندوستان عیسائی ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان بھی عیسائی ہو جائیں گے اور اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی خواہش پوری نہیں ہوگی اور اس وقت اتنی جرأت پیدا ہوئی بعض پادریوں میں کہ انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ عنقریب نعوذ باللہ خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا مکہ معظمہ پر لہرایا جائے گا۔

[467] اس وقت دین متین کے دفاع کے لئے اور اسلام کے جوابی حملوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء کو پیدا کیا جن میں سے میں تین نام لوں گا۔ نواب صدیق حسن خان صاحب، مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب مہاجر مکی۔ ان کے علاوہ احمد رضا صاحب وغیرہ کے بھی حوالے ہیں اور بھی تھے اور حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ بھی تھے اور اتنی زبردست جنگ شروع ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا اس زمانے کے لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ اس وقت پادریوں نے حکومت برطانیہ کے بل بوتے پر اس قدر گندی گالیاں دیں ہمارے محبوب حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو کہ جن کو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سب نے جن کا میں نے نام لیا ہے...... اور کچھ اور جو ہیں انہوں نے پادریوں کی گندہ ذہنی کا جواب انہی کی کتاب انجیل سے نکال کر، جو انجیل نے ایک خاکہ کھینچا تھا، وہ الزامی جواب جیسے کہتے ہیں، وہ دیا اور اعلان کیا۔

بڑا ذہن رکھتے تھے یہ سب علماء اللہ تعالیٰ نے فراست دی تھی۔ اسلام کا پیار دیا تھا ان کو ایک طرف ان کے لئے یہ مشکل تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے نبی اور بزرگ بندے اور دوسری طرف یہ تھی کہ ان کے نام پر حضرت محمد ﷺ حضرت خاتم الانبیاء جو انبیاء کے اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں۔ ان کی طرف اور ان کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ فراست کے نتیجے میں ان بزرگوں نے دو مختلف شخصیتیں بنا دیں۔ ایک یسوع کی شخصیت ایک مسیح علیہ السلام کی شخصیت۔ ایک وہ شخصیت جسے انجیل پیش کر رہی ہے اور ایک وہ شخصیت جسے قرآن عظیم پیش کر رہا ہے اور انہوں نے یہ بات واضح کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور عزت و احترام ان کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن جو حملہ ہم کر رہے ہیں وہ مسیح علیہ السلام پر نہیں، وہ اس یسوع پر ہے جس نے تمہارے نزدیک خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ تو دو ***Personalities*** بالکل علیحدہ علیحدہ کر کے اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی فراست کے

نتیجے میں وہ اس قابل ہوئے کہ اس دجل کو پاش پاش کریں جو اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔
[468] اس میں پہلے دوسرے بزرگوں کے...... اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے...... ان کے کچھ حوالے پڑھتا ہوں، بعد میں بانی سلسلہ احمدیہ کے حوالے پڑھوں گا۔

جناب مولوی آل حسن صاحب اپنی کتاب ''استفسار'' میں لکھتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کونسا مرتبہ درشت گوئی کا اٹھا رکھا جو یہودیوں کے خطاب میں ان کی کفریات پر نہیں کیا۔'' (استفسار ۱۷۔۴۱) پھر وہ لکھتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ احیائے میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں کہ ایک آدمی کا سر کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد سب کے سامنے دھڑ سے ملا کر کہا: ''اٹھ کھڑا ہو'' وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اشیاع اور ارمیہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی سی غائب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر۔''

یہ بھی ''استفسار'' کا حوالہ ہے۔ دوسرا حوالہ ۳۳۶ کا، تیسرا بھی صفحہ ۳۳۶ ''کلیتہ'' یہ بات ہے کہ اگر پیش گوئیاں انبیاء بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بات۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۴ پر یسوع نے کہا تھا: ''لومڑیوں کے لئے گھر ہیں اور پرندوں کے لئے بسیرے ہیں پر میرے لئے کہیں سر رکھنے کی جگہ نہیں۔''

''دیکھو یہ شاعرانہ مبالغہ ہے اور صریح دنیا کی تنگی سے شکایت کرنا کہ اقبح ترین ہے۔'' (۳۴۹)

اسی کتاب کے صفحہ ۴۷۰ پر فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درخت پر صرف اس جہت سے کہ اس میں پھل نہ تھا، خفا ہوئے، پر جمادات پر خفاء ہونا عقلاً کمال جہالت کی بات ہے۔''

پھر صفحہ ۴۱۹ پر فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں تو ظلم کیا۔'' اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ پر فرماتے ہیں: ''تربیت[469] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ازروئے حکمت کے بہت ہی ناقص ٹھہری۔'' پھر صفحہ ۳۷۰ پر فرماتے ہیں: ''ان کے علاوہ ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی...... اچھا یہاں یہ دوسرا حوالہ شروع ہے۔''

ان کے علاوہ میں نے بتایا، مولوی رحمت ہیں۔ ان کی کتاب کا حوالہ صفحہ ۳۷۰ ''ازالتہ الاوہام'' ہے۔ ان کی کتاب کا نام مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی جن کی کتاب کا نام ازالتہ الاوہام ہے، وہ اپنی اس کتاب میں جو فارسی میں ہے، لکھتے ہیں: ''جناب مسیح کے ہمراہ بہت سی عورتیں چلتی تھیں اور اپنا مال انہیں کھلاتی تھیں اور فاحشہ عورتیں آنجناب کے پاؤں چومتی تھیں اور آنجناب مرتا مریم کو دوست رکھتے تھے اور خود دوسرے لوگوں کو پینے کے لئے شراب عطا کرتے تھے۔''

اسی طرح ''رودکوثر'' از شیخ محمد اکرم، ایم۔اے، لکھتے ہیں کہ...... حضرت شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ: ''ایک دفعہ ایک پادری شاہ صاحب کی خدمت میں آئے اور سوال کیا کہ کیا آپ کے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ (پادری نے یہ سوال کیا) آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: تو پھر انہوں نے بوقت قتل امام حسین فریاد نہ کی یا یہ فریاد سنی نہ گئی؟ شاہ صاحب نے کہا کہ نبی صاحب نے فریاد تو کی، لیکن انہیں جواب آیا کہ تمہارے نواسے کو قوم نے ظلم سے شہید کیا ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا یاد آ رہا ہے۔''

''العطایا النبیویہ فی الفتاویٰ''

یہ مولانا احمد رضا خان بڑے صاحب، بڑے مشہور ہمارے مذہبی لیڈر ہیں، بریلویوں کے امام ہیں، وہ کہتے ہیں: ''نصاریٰ[470] ایسے کو خدا کہتے ہیں (یسوع کو) جو یقیناً دغاباز ہے۔ پچھتاتا بھی ہے۔ تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جس کی دو جورو ئیں ہیں۔ دونوں پکی زناء کار، حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے۔ ایسے کو جس نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجہ کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی اور پھر خالی کام خدمت ہی کے لئے نہیں، بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ۔ ان سے ہم بستری کرو۔ ایسے کو جس کی شریعت محض باطل ہے۔ اسے راست بازی نہیں آتی۔ اسے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں۔ جو اس کی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے۔ بلکہ اسی کا اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے۔ پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا، بندوں سے اس کا التزام مانگنا، اس کے ترک پر عذاب کرتا ہے۔ ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سادا حساب نہ کر سکا۔ بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بنایا۔ ایسے کو جو اتنا بھلکڑ کہ اپنے اکلوتوں کے باپوں کی صحیح گنتی نہ کر سکا۔ کہیں داؤد تک اس کے ۲۷ باپ، کہیں ۱۵ بڑھا کر ۴۲ باپ......''

وغیرہ وغیرہ۔ خرافات ملعونہ۔ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا حوالہ ہے۔ ''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ'' پھر فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۲۴۰ موجود ہے یہ کتاب۔ پھر ''اہل حدیث'' امرتسر ۳۱ / مارچ ۱۹۳۹ء لکھتے ہیں: ''مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔''

پھر اہل حدیث میں آیا ہے کہ: ''جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بظاہر تاً ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔''

''اہل حدیث''[471] ۳۱ / مارچ ۱۹۳۹ء : ''ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اسی کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں۔''

اورحضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں ''تفہیم القرآن جلد۱صفحہ۴۹۱پر:
''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں۔(یسوع کا میں نے کہا تھا ناں۔فرق ہے یہ)''حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر تھے۔ بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم وگمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنالیا۔''

اس پس منظر میں اب میں لیتا ہوں ''تقویۃ الایمان'' نواب صدیق حسن.....نہیں یہ تو شاہ اسماعیل شہید صاحب تشریح فرماتے ہیں کہ:''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن وفرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔''

بانی سلسلہ احمدیہ کے......جو آپ نے بعض حوالے یہاں پڑھے تھے......اس سلسلے میں بتاتا ہوں، آپ لکھتے ہیں کہ:''اس زمانے میں جو کچھ دین اسلام اور رسول اکرم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا۔کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس ملک ہند[472] میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں[1]۔ بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے۔ یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے۔وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے......''

---

[1] مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ ملک ہند میں چھ کروڑ کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئیں۔زمین وآسمان کے درمیانی خلاء سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ہم قادیانی نوجوانوں سے استدعا کرتے ہیں کہ مرزا مسرور سے کہو کہ وہ چھ کروڑ نہیں، چھ لاکھ بھی نہیں صرف ایک لاکھ کتابیں جو اسلام کے خلاف تالیف ملک ہند میں ہوئیں ان کتب کی فہرست نام بمع مصنف ومطبع کے شائع کر کے مرزا قادیانی کے چہرہ سے کذب کے سیاہ داغ کو مٹا کر اس کے منحوس چہرہ کو بندروں اور سوروں کی طرح ہونے سے بچائیں۔(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص۳۳۷)مرزا قادیانی تو ہے نہیں ورنہ ہم اس سے یہ مطالبہ کرتے۔کیونکہ مرزا تو بقول خود''خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بول کر بھی آخر موت سے نہ بچ سکا۔''(انجام آتھم ص۱۴،خزائن ج۱۱ص۱۴)مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ بول کر جھوٹوں کے امام ابلیس سے بھی جھوٹ بولنے کا مقابلہ جیت لیا ہے۔پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ بعض جھوٹے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور بعض مہا جھوٹے جھوٹ کی...... ہیں۔لگتا ہے کہ اتنا بڑا جھوٹ بول کر مرزا قادیانی نے جھوٹ کے ساتھ''طاقت رجولیت کا اظہار کیا ہے''تفصیل قادیانی کتاب اسلامی قربانی کے ص۱۲پر ملاحظہ ہو۔ورنہ سمجھا جائے کہ انہوں نے''کتوں کی طرح جھوٹ کا مردا کھایا ہے۔''(فرمان مرزا قادیانی مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۹)
ہم نے تو''عطائے تو بلقائے تو''پر عمل کیا ہے۔

اس کا ذکر پادری عمادالدین صاحب کی کتاب میں پوری فہرست، نام، قومیت اور جگہ ہے جس کی طرف یہاں حوالہ ہے: ''......وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریمﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن لرز پڑتا اور دل رو رو کر گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی و دلی عزیزوں کو، جو دنیا کے عزیز ہیں، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں یہ رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسولﷺ کی گئی، دکھا۔''

یہ ''روحانی خزائن'' جلد پانچ، یا ''آئینہ کمالات اسلام ص۵۱، ۵۲، خزائن ج۵ ص ایضاً'' کا حوالہ ہے اور اس کی تاریخ اشاعت ۱۸۷۲ء، بڑی پرانی کتاب ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کی لکھی ہوئی ہے۔

''انجام آتھم ص۱۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً'' میں آپ تحریر کرتے ہیں: ''اور یاد رہے کہ یہ ہماری رائے (جو ہم لکھ رہے ہیں) اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹ مار کہا اور خاتم الانبیاءﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔''

[473] پھر آپ (انجام آتھم ص۱۳) پر فرماتے ہیں: ''اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہم نے اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے اور پہلے نبیوں کو راست باز جانتے تھے اور آنے والے نبی محمدﷺ پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے اور آنحضرتﷺ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ بلکہ ایک شخص یسوع نام کو مانتے تھے۔ جس کا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو بٹ مار کے ناموں سے یاد کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی کا سخت مکذب تھا اور اس نے یہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئیں گے۔ سو آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے ہمیں تعلیم نہیں دی......''

(آریہ دھرم آخری ٹائٹل)

پھر آپ لکھتے ہیں: ’’ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کرہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں...... چنانچہ اس پلید، نالائق، فتح مسیح (پادری ہے) اس نے اپنے خط جو میرے نام بھیجا آنحضرت ﷺ کو بہت گندی گالیاں دیں......(پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی گالیاں دیں) پس اس طرح اس[474] مردار اور خبیث فرقے نے، جو مردہ پرست ہے۔ہمیں اس بات کے لئے مجبور کردیا کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔‘‘

پھر آپ (ترغیب المؤمنین ص۱۹ حاشیہ) میں لکھتے ہیں: ’’ھذا ما کتبنا من الاناجیل علیٰ سبیل الزام وانا نکرم مسیحا وتعلم وانه کان تقیا ومن الانبیاء الکرام‘‘

(ہم نے یہ سب باتیں ازروئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں۔ ورنہ ہم تو مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھا) یعنی جو کچھ لکھا گیا وہ یسوع کے متعلق ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔

پھر ’’ست بچن‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’عجیب تر یہ کفارہ، یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچا سکا۔حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر فطرت پر داغ لگتا تھا اور یہ دادیاں اور نانیاں صرف ایک دو نہیں بلکہ تین ہیں۔چنانچہ یسوع کی ایک بزرگ نانی جو ایک طور سے دادی بھی تھی۔یعنی راحاب کسبی یعنی کنجری تھی۔(دیکھو یشوع:۲) (آگے حوالہ دیا ہے) اور دوسری نانی، جو ایک طور سے دادی بھی تھی، اس کا نام تمر ہے۔یہ خانگی، بدکار عورتوں کی طرح حرام کار تھی۔دیکھو پیدائش، ۳۸، ۱۶ سے ۳۰ اور ایک نانی یسوع صاحب کی، جو ایک رشتے سے دادی بھی تھی بنت سبع کے نام سے موسوم ہے۔یہ وہی پاک دامن تھی جس نے داؤد کے ساتھ زنا کیا تھا۔ (نعوذ باللہ) دیکھو ۲ سموئل، ۱۱:۲‘‘ اسی طرح یہ بیچ میں آ گیا ہے۔

یہ[475] نواب صدیق حسن کاں صاحب کا حوالہ: ’’ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا...... اس مجلس میں ایک عیسائی نے اسے مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا کہ تم کو کچھ خبر ہے۔تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔اس نے جواب دیا۔ہاں! مجھ کو یہ خبر ہے۔اسی طرح کی دو بیبیاں تھیں۔جن پر تہمت زناء کی لگائی گئی۔مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں۔وہ عیسائی مبہوت ہو کر رہ گیا۔یہ جواب بطور موازنہ کے دیا گیا تھا۔واسطے الزام خصم کے، نہ کہ مطابق نفس الامر کے۔چنانچہ حقیقت میں تو عائشہ و مریم دونوں اسی عیب سے پاک تھیں۔‘‘

توالزامی جواب جو ہے وہ اس کی فہرست میں ہی آ تا ہے۔

اسی طرح بانی سلسلہ احمدیہ نے ''ایام الصلح'' میں لکھا ہے: ''ہم اس بات کے لئے بھی خداتعالیٰ کی طرف سے معمور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں اوران کی نبوت پر ایمان لاویں۔سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔''

(کتاب البریہ ص۹۳) پر آپ لکھتے ہیں: ''ہم لوگ جن حالات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداتعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راست باز مانتے ہیں تو پھر کیوں کر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں؟''

پھر آپ فرماتے ہیں: ''حضرت مسیح علیہ السلام اپنے اقوال کے ذریعے اور اپنے افعال کے ذریعے سے اپنے تیئں عاجز ٹھہراتے ہیں اور خداتعالیٰ کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں ایک عاجز انسان[476] ہیں۔ نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا کے سچے رسول ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اگر یہ اعتراض ہے کہ کوئی نبی کی توہین کی ہے اور وہ کلمہ کفر ہے،اس کا جواب بھی یہی ہے کہ لعنت اللّٰہ علیٰ الکاذبین !اور ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور تعظیم سے دیکھتے ہیں۔بعض عبارات جو اپنے محل پر چسپاں ہیں وہ بہ نیت توہین نہیں بلکہ بہ تائید توحید ہیں۔انما الاعمال بالنیات!

اور تمہارے جیسے عقل والوں نے صاحب ''تقویۃ الایمان'' (جن کا میں نے ابھی حوالہ پڑھا ہے) کو بھی اسی خیال سے کافر کہا تھا۔بعض کلمات ان کے اس کتاب میں ایسے معلوم ہوئے کہ گویا وہ انبیاء کی توہین کرتا ہے اور چوہڑوں اور چماروں کو ان کے برابر جانتا ہے۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا۔''

پھر آپ ''تذکرۃ الشہادتین'' میں فرماتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تائیدات الٰہیہ بھی شامل تھیں اور فراست صحیحہ کے لئے کافی ذخیرہ تھا کہ یہود ان کو شناخت کر لیتے اور ان پر ایمان لاتے۔مگر وہ دن بدن شرارت میں بڑھتے گئے اور وہ نور جو صادق میں ہوتا ہے وہ ضرور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں مشاہدہ کر لیا تھا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں اعجاز احمدی میں: ''میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید

من عادلی ولیا......''

[477]''دست بدستن اس کو پکڑ لیتا ہے۔'' ان حوالوں سے ثابت ہے کہ جس وقت عیسائیت اپنے پورے غلبے کے ساتھ...... جوان کی دینوی طاقت کے ساتھ ملا تھا...... اسلام پر حملہ آور ہوئی اور جب یہ ان کی یلغار ہندوستان میں پہنچی تو ہندوستان میں اس یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ پاک مقدس انسان بھی پیدا ہوئے جن کا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ بھی کھڑے ہوئے اور ہر دو نے ایک ہی راستہ اختیار کیا۔ یعنی یسوع کو ایک علیحدہ شخصیت قرار دے کر اور بائبل کے اور انجیل کے حوالوں سے ان کے اوپر یہ لگایا الزام۔ تو یہ جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ریکارڈ پر آ چکا ہے جی! آپ نے سنا دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی! سنا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ دوسرا تھا حضرت فاطمہؓ......

جناب یحییٰ بختیار: میں...... اس سے پہلے ذرا *Verify* کر لینے دیجئے۔ پہلے مرزا صاحب! آپ نے کہا کہ دو شخصیتیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ ایک عیسائیوں کے مطابق یسوع کی، دوسری قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حقیقت میں کیا دو شخصیتیں گزری ہیں یا ایک؟

مرزا ناصر احمد: حقیقت میں یسوع ہے ہی نہیں۔ وہ یسوع جس کو خدا بنایا گیا۔ وہ *Exist* ہی نہیں کرتا، صرف اس کی تصویر ملتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کی نظر میں صرف ایک ہی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اصل تو......

[478]**جناب یحییٰ بختیار:** اسلام کی نظر میں یا آپ کی نظر میں؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کی نظر میں ہمارے نزدیک وہ شخصیت ہے جو قرآن کریم نے بیان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس قرآن کریم میں جو شخصیت ہے، ان کی دادیاں تھیں[1]......؟

مرزا ناصر احمد: وہ شخصیت......

---

[1] دادیاں اس کی ہوں گی جس کا دادا ہو، دادا اس کا ہوگا جس کا باپ ہو۔ مسیح بن مریم علیہ السلام تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ خوب سوال کیا، اٹارنی جنرل صاحب نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: دادیاں، نانیاں تھیں۔ لیکن یہ جو دادیوں، نانیوں پر الزام لگایا گیا ہے۔ یسوع کے ماننے والوں نے لگایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ سمجھ گیا۔ آپ نے جو تفصیل بتائی، یہ جو خیالی انہوں نے ان پر لگایا گیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس کو ***Condemn*** کیا یا ***Justify*** کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بڑا سخت مقابلہ کیا عیسائیوں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! پہلی بات تو یہ دیکھیں۔ جو دو شخصیتیں ہیں آپ نے کہا کہ ان کی جو شخصیت ہے وہ آپ کی نظر میں نہیں ***Exist*** کرتی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں! بات یہ ہے کہ اس وقت خداوند یسوع مسیح کا نعرہ لگا کے اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے۔ جو جوابی حملہ ہوا وہ خداوند یسوع مسیح پر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دراصل جب آپ کہتے ہیں: ''خداوند یسوع مسیح پر ہے۔'' آپ کے دماغ میں تو یہ ٹھیک ہے۔ عیسائیوں کا ایک ***Concept*** ہے ***Jesus Christ*** کا۔ مگر ریفرنس تو اسی ایک شخصیت اسی کی دادیوں کی طرف ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ وہ غلط اس کو سمجھے۔ انہوں نے ان کی تعلیمات کو غلط سمجھا۔ وہ اس کو غلط سمجھے۔

[479] **مرزا ناصر احمد:** اور ان کی دادیوں پر الزام لگایا ان کی نانیوں پر الزام لگایا۔ خداوند یسوع جو ہے ان کے تعلقات عورتوں کے......جیسا کہ میں نے تین چار مختلف علماء کی کتب سے میں نے یہاں حوالے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں آگے آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو کیا میں گالی دوں، تو یہ صحیح بات ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے اور میں گالی دوں تو یہ صحیح بات نہیں ہوگی۔ مگر ابھی میرا جواب نہیں ہوا پورا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کے متعلق وہ گالیاں کتاب میں لکھ دے جو ان کی اپنی کتابوں میں ہیں۔ تو وہ گالیاں اس نے نہیں دیں[1]؟

---

[1] خوب، مرزا ناصر احمد صاحب۔ تاریخ محمودیت، ربوہ کا پوپ، ربوہ کا مذہبی آمر، شہر سدوم وغیرہ کتابوں میں آپ کے والد کے متعلق جو کچھ لکھا گیا۔ اب ہم کو وہ دھرانے کی اجازت ہے؟ کیا فرماتے ہیں۔ موجودہ قادیانی حضرات! لیجئے! تو پھر یہ کتابیں آپ کے قادیانیوں کی لکھی ہوئیں۔ آئی ہی آئیں۔ انتظار فرمایئے اور یقین بھی، کہ چور کو اس کے گھر تک پہنچا کر دم لیں گے۔ چور نہیں چور کی نانی کی بھی......

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص آپ کے بزرگوں کو، انبیاء کو...... یعنی میرا مطلب مسلمانوں کے...... برا کہے، ہماری تو تعلیم یہ ہے کہ آپ ان کے جھوٹے بھی انبیاء کو، خداؤں کو، دیوتاؤں کو برا نہ کہیں۔ یہ ہماری تعلیم ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''ہم'' میں سے، میری یہاں مراد احمد رضا صاحب اور تمام علماء اور بانی سلسلہ ہیں۔ کسی کو گالی نہیں دی۔ ان کو یہ بتایا ہے کہ تمہاری کتابیں اس شخص کے متعلق، جس کو تم کہتے ہو کہ وہ خدا تھا، تمہاری کتابیں اس کے متعلق یہ لکھتی ہیں۔ اپنی طرف سے تو کچھ کہا ہی نہیں، گالی کیسے دی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں ناں کہ اپنی طرف سے بھی لکھا۔ ان کی کتابوں سے بھی، آپ کہہ رہے ہیں۔ میں ابھی پھر یہ حوالے پڑھ کر سنتا تا ہوں۔ ذرا پھر غور کریں......

مرزا ناصر احمد: یسوع اور مسیح دو مختلف شخصیتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی! آپ کا (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷)

[480]''آپ کا......'' اس کے بعد بریکٹ آتی ہے: ''......(عیسیٰ علیہ السلام کا)'' *Isa-aleh- is Salam is nobody existing in Anjeel or Bible; It is only in Quran Shareef.*

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہم نے چیک نہیں کیا حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اب چیک کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ بریکٹ میں کس نے لکھا (عیسیٰ علیہ السلام)؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ میرے پاس جو ہے نا: ''آپ کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جی! یہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بریکٹ میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل ہے ہی نہیں بریکٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صرف ''آپ'' لکھا ہوا ہے۔ بریکٹ ہے ہی نہیں۔ اسی وجہ سے تو یہ

کہتا ہوں کہ آپ دیکھ لیا کریں کہ اصل ہے کیا...... یسوع کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے پھر Next پوائنٹ پوچھا آپ سے۔ یہ دادیاں جو ہیں، کن کی دادیوں کی طرف ریفرنس ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: یسوع کی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نہیں تھیں؟ یہ کوئی اور دادیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں بدکار نہیں تھیں، نیکوکار تھیں۔

[481] جناب یحییٰ بختیار: مطلب دو شخصیتیں ہوگئیں Physically؟

مرزا ناصر احمد: بالکل دو شخصیتیں ہوگئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: Physically بھی مختلف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: خیالی شخص کی تو دادیاں نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو خیالی شخص ہے اس کی خیالی دادیاں بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی خیالی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اور کیا؟ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جو اصل تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان کی دادیاں پاک اور نیکوکار تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب وہ یسوع کہتے ہیں جی! وہ تو آپ کہتے ہیں وہ ایک اور شخصیت ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بعض جگہ، مثلاً جو میں نے دوسروں کے حوالے پڑھے، انہوں نے فرق کیا ہے اور اپنی تحریر میں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی لکھ گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا غلام احمد کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں میں...... دونوں کی باتیں میں نے اکٹھی......

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح علیہ السلام'' جب وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: مسیح علیہ السلام بعض جگہ اگر لکھ دیا تو مراد یسوع ہے وہاں بھی، کیونکہ اک فرق نمایاں کر کے جب کر دیا مؤنف نے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھو جی! ایک جگہ وہ کہتے ہیں۔ ''یسوع'' وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جب آپ نے یہ کہہ دیا......

[482] جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھ لیں جی کہ انہوں نے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایک جگہ آپ نے کہا کہ بریکٹ، میں نے کہا ٹھیک ہے، بریکٹ تو نہیں ہو سکے گی، **Author** نے لکھا ہے یا کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ الزام ہے ہمارے پر۔ ہے ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے نا۔ میں کہہ جو رہا ہوں۔ آپ نے کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: اس شخص نے لکھا جس نے یہ آپ کو دیا ہے سوال بنا کر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ **Clear** کرنے کے لئے یہ اشارہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔

تو پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ ''مسیح علیہ السلام'' تو مسیح علیہ السلام......

مرزا ناصر احمد: کون سا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کرنے والا ہے جی! یہاں نہیں ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ کر پہلے سنا چکا ہوں۔

''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد......''

آپ نے کل کہا تھا کہ چیک کریں گے۔

''......نہ حق کا پرستار۔ متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

(مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: جو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے، وہ متکبر بد دین تو ہو گیا خود بخود۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو آپ ریفرنس کر رہے ہیں مسیح علیہ السلام......

[483] مرزا ناصر احمد: ''مسیح علیہ السلام'' کہہ کے ہی ہمارے دوسرے بزرگوں نے بھی اسی طرح حملہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ یہ میں جی، ***That may explain, will not justify that is what I am trying to explain.***

Mirza Nasir Ahmad: ***That, that....***

***Mr. Yahya Bakhtiar:* You may say that....**

***Mirza Nasir Ahmad:* No, no, no....**

***Mr. Yahya Bakhtiar:* I will ask you a simple thing....**

مرزاناصراحمد: میراجواب سن لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے جواب کو میں......میرا سوال آپ سمجھ گئے نا؟

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں! سوال سمجھا دیں نا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھ پر ایک جرم عائد ہوتا ہے عدالت میں مجھے لے جاتے ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ ''تم نے یہ جرم کیا ہے۔'' میں کہتا ہوں ''آپ اوروں کو نہیں پکڑتے، انہوں نے بھی یہی جرم کیا ہے۔'' **Is this a defence?** (کیا صفائی پیش ہوسکتی ہے؟)

***Mirza Nasir Ahmad:* No, it is not. I am not a fool to say that it is a defence.**

(مرزاناصراحمد: نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ دیں کہ انہوں نے کوئی جرم کیا یا نہیں کیا۔ دیکھئے نا......

مرزاناصراحمد: میری بات نہیں سمجھے یا میں نہیں سمجھا سکا۔ **I am sorry** مجھے یہ کہنا ہی نہیں چاہئے کہ آپ نہیں سمجھے۔ میں آپ کو بات نہیں سمجھا سکا۔

[484] میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کھول کھول کے اپنی کتابوں میں یہ لکھ دیتا ہے۔ ایک دفعہ کہ جو بھی میرا حملہ ہے۔ وہ یسوع، خداوند، یسوع مسیح پر ہے اور میں یہ حملہ بھی الزام جواب کے طور پر کررہا ہوں۔ اتنی کھلی وضاحت کے بعد اگر کسی جگہ ''مسیح علیہ السلام'' لکھا گیا ہے تو اس کو قابل گرفت سمجھنا میرے نزدیک درست نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھئے نا جی! میں ایک ریفرنس پوچھتا ہوں۔ چونکہ یہ ریفرنسز جو ہیں اسے آپ یہ کہتے ہیں کہ انہی کی کتابوں سے نکالی گئیں۔ مگر ایک ریفرنس جو ہے اس کے بارے میں میں آپ سے پوچھوں گا......کہ یہ ریفرنس جو ہے یہ آتا ہے جی!

(انجام آتھم ص۴۷۲)

مرزاناصراحمد: (انجام آتھم ص۴۷۲)(اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں جی کہ انہوں نے جو کہا، ان کے پادریوں نے جو کتابوں میں لکھا وہ چھوڑ دیجئے۔ یہاں کہتے ہیں کہ: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

یہ مرزا صاحب! یہ اگر ایک منٹ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں وہ حوالہ ہی دیکھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے میں یہ پڑھ لوں۔ پھر آپ......

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی الفاظ تاکہ آپ دیکھ سکیں: ''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔'' (ایضاً)

یہ تو خیر آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود بھی کہا ہے کہ ان لوگوں نے لکھا ہے ان کے بارے میں کہ جھوٹ بولتے تھے: ''آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (ایضاً)

[485] *May be this is from their books.*

Mirza Nasir Ahmad: ***It is from their book.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I know, I just say.***

(جناب یحییٰ بختیار: ممکن یہ ان کی کتب سے ہو)

اب آگے اس کا میں پوچھتا ہوں کہ یہ کس کا خیال ہے: ''اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کے وعظ کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

مرزا ناصر احمد: اگر ''طالمود'' میں سے چرا کر لکھا ہے تو انہی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو ہے، یہ مرزا صاحب کا اپنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''اگر'' پر آ گیا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو مرزا صاحب کا اپنا **Conclusion** ہے ناں؟ کسی اور نے نہیں کہا؟ کسی انجیل میں نہیں لکھا ہوا؟ (وقفہ) پتہ نہیں، یہی ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی! ٹھیک، پھر آپ سارا سن لیں۔ جواب وہی......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ میرے پاس وہی ہے۔ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں: ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

یہ یسوع کے لئے ہے، مسیح کے لئے نہیں: ’’جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا، بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے......‘‘

[486] یہ جو آپ نے......‘‘ ......اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب ’’طالمود‘‘ سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔‘‘

لیکن آگے سنیں جواب: ’’جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کیونکہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔‘‘

’’جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔‘‘ یہ جواب ہے اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک **Simple** بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں، پہلے آپ نے کہا کہ انہی کی کتابوں میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یسوع جو تھے جھوٹ بولتے تھے۔ بدزبانی کرتے تھے، بداخلاق تھے۔ یہ انہی کی کتابوں سے۔ یہ جو ایک **Conclusion** ہے کہ وہ چور تھے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ **Conclusion** نہیں، ***This is the historical fact proved by their books.***

(یہ اخذ شدہ نتیجہ نہیں۔ بلکہ تاریخی حقیقت ہے جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: Historical fact proved from whose books? (جناب یحییٰ بختیار: کن کی کتابوں سے ثابت شدہ ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: Proved from Talmud.

جب ’’طالمود‘‘ میں وہ لفظ بہ لفظ پائی گئی......

جناب یحییٰ بختیار: کرسچن نے یہ کہا ہے کسی جگہ کہ انہوں نے یہ چرایا ہے؟

[487] مرزا ناصر احمد: انہوں نے یہ کہا، وہ یہ ماننے پر مجبور ہوئے ایک شخص کہتا ہے کہ

''یہ میرا مضمون ہے۔'' اور ایک دوسرا آتا ہے، وہ کہتا ہے ''تم نے تو یہ فلاں کتاب میں سے یہ سارا لیا اور لفظ بہ لفظ وہ ہے اور اس کے اندر کوئی فرق نہیں ہے۔'' تو وہ شرمندہ ہو جاتا ہے اور یہ ثبوت ہے اور یہ انہی کی کتاب میں سے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ نے یہ ثابت کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ وہ چور تھا؟ اور انہوں نے یہ مان لیا؟

مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا کہ وہ پہاڑی کا وعظ لفظ بہ لفظ ''طالمود'' سے لیا گیا اور جب یہ بات عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے اعتراض نہیں کئے بلکہ شرمندہ ہوگئے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ دیکھئے جی کہ ایک ***Allegation*** (الزام) ہے کہ ''طالمود'' سے ایک ***Sermon*** جو ہے، یا جو ***"Sermon of the Mount"*** ہے جو مشہور ہے۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام لیتے ہیں اور وہ سناتے ہیں اپنی قوم کو، اپنی امت کو۔ اس کا یہ تو نتیجہ ضروری نہیں ہے کہ چوری کیا ہو؟

مرزا ناصر احمد: اگر انہوں نے یہ کہا ''کہ میں نے ''طالمود'' سے یہ مضمون لیا'' تو یقیناً چوری نہیں کی۔ اگر انہوں نے یہ کہا کہ ''میں یہ اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں تمہارے سامنے'' اور ''طالمود'' میں سے وہ نکل آیا تو ''طالمود'' میں اس مضمون کا ہونا ان کی کتابوں میں سے ثابت کرنا ہے، اپنی طرف سے نہیں کہنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی! وہ کہتے ہیں کہ ''اللہ کا پیغام تھا، میں سناتا ہوں۔'' ان کے مطابق تو اللہ کے پیغام ہیں جتنے بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو انجیل بتائے گی نا ہمیں۔

[488] **جناب یحییٰ بختیار:** مگر یہ چوری کا جو ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھیں ناں! اسی کتاب میں، یہ اس ایڈیشن میں ۲۹۰ پر تھا: ''اور یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

مرزا ناصر احمد: اور اس کے بعد...... ہاں، ہاں! میں کچھ اور بتانے لگا ہوں۔ آخر میں لکھتے ہیں: ''بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض

نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبیﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔''

تو یہ ان پر ظاہر کیا اور وہ شرمندہ ہو گئے۔ اب پادری شرمندہ ہو گئے اور ہم اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ کس طرح پتہ لگا کہ یہ ''طالمود'' میں سے لیا تھا اور چوری کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پہلے یہ پوچھ رہا تھا جی کہ اگر پادریوں نے غلط کام کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ Justify کریں گے، ہم ان کے......

مرزا ناصر احمد: ان کے، ہمارے نہیں ہیں۔ ہمارے تو مسیح موعود......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہمارے بزرگوں کو برا کہیں گے ہم ان کے بزرگوں کو برا کہیں گے، وہ ہمارے انبیاء کو برا کہیں گے۔ ہم ان کے انبیاء کو برا کہیں گے۔ یہ آپ پہلے یہ Justify کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ Justify نہیں کر رہا۔ ہم یہ Justify کر رہے ہیں کہ اگر وہ ہم پر ظالمانہ طریقے سے نبی اکرمﷺ پر اتہام لگائیں گے تو ان کی زبانوں کو بند کرنے کے لئے ہم اپنی[489] طرف سے کچھ نہیں کہیں گے۔ حالانکہ وہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ ہم انہی کی کتابوں میں سے ایسی چیزیں نکال کر ان کے سامنے رکھیں گے کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو میں آپ کو چوری کے لئے...... یہ تو آپ کا اپنا Conclusion......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ بالکل اپنا نہیں ہے۔ یہ اپنا ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کہتے تھے کہ ہمارے یسوع نے یہ چوری کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ان کا الزام یہ تھا کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ اپنی تعلیم کے بعض حصے بائبل سے چرائے تھے اور ان کو ثابت کر کے دکھا دیا۔ یہ الزامی جواب ہے کہ ''طالمود'' سے لے کے اپنی طرف منسوب کر کے خداوند یسوع مسیح نے یہ تعلیم پیش کر دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ایک چیز آپ ثابت کریں۔ ایک چیز آپ Explain کریں۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ اگر غلط کام کریں، گالی دے گا تو ہم بھی گالی دیں گے؟ آپ......

مرزا ناصر احمد: یہ تو یہاں سوال نہیں تھا۔ جو تھا اس کا میں نے جواب دے دیا۔ جو میری سمجھ میں آیا بس ختم ہو گیا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ پادریوں نے گالیاں دیں۔ ہم نے جواباً ان کے یسوع کو گالیاں دیں؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو گالیاں دی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو، اگر میں یہاں سنانا شروع کردوں تو سارے رو پڑیں گے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اتنا ظلم جو ہے آپ اس کو سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ظلم......

جناب یحییٰ بختیار: رونا تو اس بات پر آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں......

[490] مرزا ناصر احمد: امت مسلمہ کے دلوں کو انہوں نے اپنی گالیوں سے چیر کر رکھ دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ یہاں تو ریفرنس وہ یہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے گالیاں دیں تو اس واسطے ہم مجبور ہوگئے کہ ان کو گالیاں دیں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل میں نے یہ نہیں کہا۔ خدا کے لئے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ***Explain*** کریں کہ پادریوں کے ذکر کی ضرورت کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے کہ جب انہوں نے گالیاں دیں محمد ﷺ کو، جب محمد ﷺ کو گالیاں دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) نے اور دوسرے بزرگوں نے، اس زمانے کے، ان کو خاموش کرنے کے لئے گالی نہیں دی۔ بلکہ ان کو یہ کہا کہ تم کس منہ سے ایسی باتیں کرتے ہو جب کہ تمہاری انجیل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ گالی تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دو شخصیتیں ہیں۔ مگر ***Physically*** ایک؟

مرزا ناصر احمد: میں کچھ نہیں کہتا میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک مسیح علیہ السلام ہے اور ایک یسوع ہے اور یسوع کی جو تصویر خود بائبل نے بیان کی ہے وہ ان کے سامنے رکھ دی۔ اپنی طرف سے ایک گالی نہیں دی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ سے شروع میں پوچھا کہ ایک شخصیت ہے؟ آپ کہتے ہیں دو ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ایک وہ ہے جو خداوند یسوع مسیح ہے، جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے اور ایک مسیح علیہ السلام جن کا بیان قرآن کریم میں آتا ہے۔

[491] جناب یحییٰ بختیار: اور وہ ایک ہی شخصیت ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کوئی ایک شخصیت کیسے رہ گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ایک چور اور ایک بزرگ...... دو ایک شخصیت کیسے بن گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے نا، مرزا صاحب! ایک شخص ہے جس کے بارے میں ایک شخص کی ایک رائے ہے۔ ایک کی دوسری رائے ہے۔ وہ دو شخصیتیں نہیں بن جاتے؟

مرزا ناصر احمد: ایک شخص ہے جو خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔ خدائی کا بھی دعویٰ کرے......

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں دعویٰ غلط ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: میں بالکل نہیں کہتا دعویٰ غلط ہے اس کا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ غلط دعویٰ اس بے چارے کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر شخص تو وہی ہے جس کے متعلق یہ منسوب کیا گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: پھر سوال کیا ہے؟ مجھے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ دو شخصیتیں ہیں...... ایک وہ یسوع جس کا عیسائی ذکر کرتے ہیں۔ جس کا بائبل میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے وہ عیسیٰ علیہ السلام جن کا قرآن میں ذکر ہے میں نے کہا یہ شخصیتیں جو ہیں۔ بالکل مختلف گزری ہیں یا ایک ہی شخصیت جس کے متعلق ہماری ایک رائے ہے۔ ہم ان کو نبی سمجھتے ہیں۔ سچا سمجھتے ہیں۔ پاک سمجھتے ہیں اور وہی شخص عیسائی اس کو خدا سمجھتے ہیں۔ یسوع سمجھتے ہیں۔ یہ الزامات جو لگائے گئے ہیں وہی شخص ہے یا مختلف جس کے بارے میں مختلف *Conceptions* ہیں دو؟

[492] مرزا ناصر احمد: اگر قرآن کریم کا بیان درست ہے...... اور یقیناً یہ درست ہے...... تو پھر یسوع جو ہے وہ ایک خیالی وجود ہے اور اس سے کوئی نہیں۔ جو شخصیت ہے کسی ایک فرد کی اس......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی! دادیاں تو خیالی نہیں ہوتیں کہ خیالی دادیاں ہیں، اور خیالی زنا کاری کر رہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں جی! پھر وہی بات اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جس

وقت عیسائیوں نے اپنے دجل کے ساتھ اتنی شدید، گندی، نا قابل برداشت گالیاں نبی اکرم ﷺ کو دیں تو جو الفاظ اور جو فقرے خود انجیل میں لکھے تھے، وہ ان کے سامنے پیش نہ کئے جاتے؟

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہے کہ انہوں نے برا کہا تو ہم بھی برا کہتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں، ہم نہیں برا کہتے، ہم ان کی انجیل ان کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر، مرزا صاحب! میں کہتا ہوں جو شخصیت سامنے ہے، جو دادیاں ہیں۔ یہی میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ یہ جو دادیاں ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں تھیں کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دادیاں بالکل نہیں تھیں۔ حرام کار کوئی دادی نہیں تھی ان کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نیک تھیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ نیک، پاکباز تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پاکباز تھیں۔ مگر تھیں، وہ بھی تین نانیاں اور تین دادیاں؟

(مرزا ناصر کا اقرار جہالت)

مرزا ناصر احمد: میں بالکل اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہوں، میں آپ کا سوال نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہاں جو ذکر آتا ہے کہ ''ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں تھیں۔'' میں کہتا ہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے یا کوئی اور ہے جس کے متعلق وہ یہ غلط بات کہتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ وہ پاکباز تھیں۔

[493]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Let you have your opinion and let me have my own.***

(مرزا ناصر احمد: آپ اپنی رائے رکھیں مجھے اپنی رائے رکھنے دیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, you are entitled to have your opinion; but here is a question of interpretation***

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل! آپ کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے لیکن یہاں سوال سمجھنے کا ہے) کہ یسوع یا عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور تین نانیاں۔ میں نے پوچھا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی شخصیت ہیں جن کے بارے میں عیسائی کہتے ہیں کہ وہ یسوع تھے؟

مرزا ناصر احمد: دو تصویریں آپ کے سامنے آئیں ایک نہایت وجیہہ، خوبصورت ...... دو تصویریں...... میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔ بیچ میں آپ ٹوک دیتے ہیں مجھے۔ پھر میں چپ کر جاتا ہوں۔ اگر آپ کا حکم ہے تو میں نہیں بولوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! مجھے تو دس پرسنٹ ٹائم نہیں ملا بولنے کا۔ جتنا آپ بول رہے ہیں۔ ٹیپ چیک کر کے دیکھ لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی بحث کی بات نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کہیں گے کہ ''نہ بولو'' میں نہیں بولوں گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ضرور بولیئے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف اتنا حق مانگتا ہوں کہ جب تک میری بات ابھی ختم نہ ہوئی ہو تو آپ بیچ میں نہ بات شروع کر دیں۔ بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہوں آپ کی خدمت میں۔

Mr. Chairman: ***So far as the discussion between the question is concerned. I may observe my precious observation again. I may repeat: Let Attorney- General complete the question. Let the answer from the witness come, and then the witness can add an explanations. If we adopt this procedure, we will cut short many of the discussion which take place between the Attorney- General and the witness and which are totally not relevant to the subject.***

(جناب چیئرمین: جہاں تک دوران سوالات بحث کا تعلق ہے میں اپنی اوّل بات کو دہراتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اٹارنی جنرل کو سوال مکمل کرنے دیں۔ پھر گواہ سے اس کا جواب آ جائے۔ اس کے بعد پھر گواہ اپنی مزید وضاحت پیش کریں۔ اگر ہم یہ طریقہ کار استعمال کریں تو

---

1 سیخ پاء ہو گئے مرزا ناصر صاحب کیوں جی؟

بحث کا بہت سا وقت کم ہوجائے گا۔ کیونکہ اٹارنی جنرل اور گواہ میں جو بات ہوتی ہے وہ نفس مضمون سے بے تعلق ہے)

جناب یحییٰ بختیار[494]: میں نے یہ عرض کیا ہے، میں یہ **Repeat** کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی گزرے ہیں۔ جن پہ ہمارا ایمان ہے، جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ عیسائیوں کے مطابق یسوع مسیح ان کے نبی ہیں۔ کیا یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں؟ جب عیسائی کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' اور ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' پھر میں آگے کہتا ہوں کہ اگر وہ ایک ہی شخصیت ہے ان کے متعلق عیسائیوں کا یہ **Conception** ہے کہ خدائی کا دعویٰ انہوں نے کیا، یا خدا کے بیٹے تھے اور ہم کہتے ہیں غلط کیا۔ یہ اسی شخص کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جب آپ کہتے ہیں کہ ''ان کی تین دادیاں، تین نانیاں'' یہ صرف یسوع کی طرف ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں؟ کیا یہ مختلف شخصیتیں ہو گئیں یا وہی شخص ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں سوال نہیں سمجھا۔

Mr. Chairman: *Again this question may be repeated, yes. The witness has not followed the question.*

(جناب چیئرمین: سوال کو پھر دہرایا جائے گواہ سوال کو سمجھے نہیں ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will repeat.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں دہراتا ہوں)

ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن پر ہمارا ایمان ہے۔ جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہوا ہے اور عیسائی یسوع مسیح کو......

مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یسوع مسیح۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کا محاورہ ہے۔ ''خداوند یسوع مسیح۔''

جناب یحییٰ بختیار: ایک پیغمبر ان کے ہیں......

Mr. Chairman: *Let the question be put.*

(جناب چیئرمین: سوال بولنے دیں)

جناب یحییٰ بختیار: یسوع مسیح ان کے پیغمبر ہیں جن کو وہ خدا سمجھتے ہیں یا انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ کیا مختلف شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت ہے؟

[495] مرزا ناصر احمد: خداوند یسوع مسیح کا کوئی وجود ہی نہیں اور مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود بھی ہے اور خدا تعالیٰ نے پیار اور محبت سے ان کا ذکر بھی قرآن عظیم میں کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے مرزا صاحب...... میں پھر ***Repeat*** کرتا ہوں۔ ہم کہتے ہیں ''عیسیٰ علیہ السلام'' اور وہ یہ کہتے ہیں ''یسوع مسیح'' کیا وہ ایک ہی شخصیت کی طرف اشارہ ہے۔ ایک ہی نبی، ان کا ***Concept*** اور ہے یا کہ مختلف شخصیت ہے۔ ***Physically not theoretically***؟

مرزا ناصر احمد: جب عیسائی ''خداوند یسوع مسیح'' کہتے ہیں تو ان کا اشارہ مسیح علیہ السلام کی طرف ہرگز نہیں ہوتا۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کوئی مختلف شخصیت ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ بتائیں گے میں نہیں بتا سکتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا! جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ''یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں'' تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں اور نانیاں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن دادیوں، نانیوں کا جس اخلاق کے ساتھ انجیل میں ذکر ہے وہ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں جو تھیں وہ مختلف عورتیں تھیں کہ وہی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: جن عورتوں کا ذکر تورات میں آیا ہے۔ وہ ان اخلاق کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ***Physically*** پوچھ رہا ہوں، اخلاق کی بات بعد میں آتی ہے۔ کیا وہ عورتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں نانیاں تھیں۔ وہی عورتیں یسوع مسیح کی دادیاں نانیاں تھیں یا کہ نہیں؟

[496] مرزا ناصر احمد: جو مسیح علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قرآن عظیم میں آیا ہے۔ ان کی دادیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی کوئی دادیاں وغیرہ ہمارے قرآن شریف میں نہیں؟

---

[1] دن دہاڑے مرزا ناصر کو تارے نظر آنے لگے۔

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی کوئی دادیوں نانیوں کا اگر ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے کہ دادیاں نانیاں تھیں مگر ذکر نہیں آیا یا تھیں ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: قرآن عظیم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں کیا اور میں تو صرف قرآن کریم نے جس مسیح علیہ السلام کو پیش کیا، صرف اسی کو......

جناب یحییٰ بختیار: یا تو ہم یہ کہیں گے کہ ان کی دادیوں، نانیوں کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے اور اگر علم ہے تو وہ انجیل سے ہے یا کسی اور کتاب سے ہے، قرآن شریف سے نہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو جس مسیح علیہ السلام کو قرآن عظیم نے پیش کیا، ان کی دادیوں، نانیوں کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں اور ہمیں اس جستجو میں پڑنے کی ضرورت بھی نہیں۔ بہر حال انسان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے ہمیشہ۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ: ''ان کی تین نانیاں اور دادیاں کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا......''

مرزا ناصر احمد: یہ اس مسیح علیہ السلام کے لئے نہیں کہا جاتا جن کی دادیاں نانیاں کا قرآن کریم میں ذکر ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ وہ شخصیت ہی نہیں ہے *Physically* میں یہ بات کر رہا ہوں......جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے *Physically*؟

مرزا ناصر احمد: مجھے نہیں پتہ[1]۔ میں نے تو صرف قرآن کریم......

[497] **جناب یحییٰ بختیار:** جسمانی طور پر؟

مرزا ناصر احمد: نہ، مجھے پتہ ہی نہیں وہ ایک ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

This is a good answer. (یہ اچھا جواب ہے کیا خوب)

Ch. Jahangir Ali: ***Mr. Chairman a point of explanation.*** (چوہدری جہانگیر علی: نکتہ وضاحت)

عیسائیوں کے نزدیک یسوع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔

---

[1] کیا ہو گیا صاحب اتنا غصہ اور ضد تو بچے بھی نہیں کرتے۔

Mr. Chairman: ***No, no, this is no point of explanation, Chaudhry Sahib, this you can talk to the Attorney- General privately.***

(جناب چیئرمین: یہ نکتہ وضاحت نہیں ہے۔اٹارنی جنرل سے علیحدہ بات کرلیں)

چوہدری جہانگیر علی: جی اچھا!

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! یہ آپ ابھی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں جو......

مرزا ناصر احمد: وقت ہے یا فارغ کردیں گے؟ میں کچھ تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے خیال میں تھوڑی دیر میں یہ ختم ہو جائے گا۔اگر آپ تھکے ہوئے ہی تو پھر ہمیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں تھکا ہوا ہوں۔میں تو صرف درخواست کرسکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں جی! *if you are tired.* ....

Mr. Chairman: ***The Delegation is permitted to leave: to report tomorrow at 10:00 a.m.***

(جناب چیئرمین: کل صبح دس بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی)

The honourable members may keep sitting.

(ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد چلا گیا)

[498]*REVIEW OF PROCEDURE AND PROGRESS OF CROSS- EXAMINATION*

Mr. Chairman: ***Now we can discuss for a few minutes.*** (جناب چیئرمین: چند منٹ کے لئے تشریف رکھیں)

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔ایک سیکنڈ ذرا بیٹھیں۔میرا،خیال ہے کہ اب تھوڑا سا ہم ڈسکشن کرسکتے ہیں،تین دن کی کارروائی کے بعد کہ اب ہمیں کسی طریقے سے ***Proceed*** کرنا ہے۔

[1] آج تو بولو رام ہوگئی۔

The Attorney- General, if he likes can continue with the same procedure of question answer and the explanation or, if he likes, the Steering Committee can meet, whatever he likes. I would like it as he says, because I had made a promise that, after three days, we will review the situation. I would like to hear the Attorney- General.

(اٹارنی جنرل اگر وہ چاہیں تو ہم اسی طریقہ کار سے چلتے رہیں یا سوال/ جواب اور توضیحات جاری رہیں یا اگر وہ چاہیں تو اسٹیئرنگ کمیٹی بیٹھ سکتی ہے جو بھی صورتحال ہو میں نے وعدہ کیا ہے کہ تین دن کے بعد صورتحال پہ نظر ثانی کی جائے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: I will try to explain because there is some difficulty. I cannot say in advance where I am proceeding because much depends on answers...

(جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کس طرف چل رہا ہوں۔ سوالات کے جوابات پر یہ منحصر ہے)

Mr. Chairman: You should not tell your strategy you need not disclose the strategy.

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ اپنی حکمت عملی نہ ظاہر کریں۔ اگر آپ نہیں بتانا چاہتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: .... but I am halfway through it; and I would need some more time before we can come to the conclusion.

(جناب یحییٰ بختیار: ...... میں تقریباً آدھا کر چکا ہوں۔ نتیجہ پر پہنچنے سے قبل مجھے کچھ اور وقت درکار ہے)

Mr. Chairman: Yes. Then, tomorrow evening, we shall again review the situation. There is no need of the Steering Committee meeting tomorrow.

(جناب چیئرمین: کل پھر ہم صورتحال کا جائزہ لیں گے اور ابھی اسٹیئرنگ کمیٹی کی نشست کی ضرورت نہیں)

نہیں، کوئی بات نہیں۔ ان کو کل کہہ دیں گے۔ ان کو ***Inform*** کردیں ***That Tomorrow you are not*** کہ کردیں ***Inform*** ان کو ***we will discuss needed.***

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب چیئرمین صاحب، اجازت ہے۔

میرے خیال میں اگر آنریبل اٹارنی جنرل مطمئن ہیں تو جیسے وہ مناسب سمجھیں اس طرح سے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، ***I only wanted just....***

[499] **جناب یحییٰ بختیار:** میں، میں کچھ عرض کروں گا اسپیشل کمیٹی سے کہ مجھے تھوڑا ***Latitude*** دے دیجئے۔ اگر ایک دن زیادہ لگتا ہے تو اس پر فکر آپ نہ کریں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب چیئرمین! ایک بات میں یہ عرض کروں گا......

جناب چیئرمین: آپ آجائیں نا! اس وقت آپ عرض ضرور کریں گے جی، فرمایئے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: میں یہ عرض کروں گا کہ کاروائی اس کو یہ لمبی کریں، دیر تک ہم بیٹھ سکتے ہیں، وہ سن سکیں ذرا اور کشتہ وشتہ کھا کر آئیں۔

Mr. Chairman: This is uncalled for; these remarks are uncalled for.

یہ آپ پرائیویٹ مشورہ دے لیں ان کو۔ آپ ان کو ***Privately*** مشورہ دے سکتے ہیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: آپ بارہ بجے تک بٹھائیں، نو بجے تک بہت سویرا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آج آئے ہیں ناں! میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ کارروائی ڈالنی ہے انہوں نے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: ان کو آپ کم از کم دس بجے تک......(مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: اگر مولانا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں......

جناب چیئرمین: یہ تو کورٹ میں بھی Entitled ہے Witness۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ ان کا دماغ جو ہے وہ کبھی ماؤف نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: یہ تو...... ایک سیکنڈ......

[500] مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب چیئرمین! وہ تو پہلے دن کہہ چکے ہیں کہ میرا دماغ جو ہے، کبھی نہیں تھکے گا، کبھی خراب نہیں ہوگا...... تو اس کے دماغ کو تو پختگی حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں جی، لاء کے تحت میاں صاحب گواہی دیں گے کہ

A witness is entitled to certain consideration if he says that he is not feeling well. One thing more I want to say. So far as the stretegy is concerned, the House has complete faith in the Attorney General.

(گواہ کو چند مراعات کا استحقاق حاصل ہے۔ مثلاً اگر وہ کہیں کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایک بات اور کہہ دوں کہ جہاں تک حکمت عملی کا تعلق ہے ہاؤس کو اٹارنی جنرل پر مکمل اعتماد ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am very grateful, Sir. The thing is this: there are two difficulties- One is that many honourable members have asked many questions. I am trying to fit in those in various subjects.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں بہت شکر گزار ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ دو دشواریاں درپیش ہیں اور میں ان میں مختلف مضامین لانا چاہتا ہوں)

***Mr. Chairman:** Yes.*

(جو تمہیں کہنے کا حق ہے وہ دوسرے کو کہنے کا کیوں حق حاصل نہیں؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Now, there is a subject of "Kufr" There is the subject of his claim and right that "If I*

am a Musalman, nobody has a right to call me that I am not a Musalman" and I am saying "Whether you conced the same right to others? If you call others that they are "Kafir", then they have a right to call you Kafir." That is very obvious. Now we are in the grip of that subject.

Apart from that, Now comes the question of "Jihad". That is a different subject because if somebody devices essentials of Islam then he is "Munkir". That will come in a different way.

(جناب یحییٰ بختیار: مثلاً اب ایک مضمون کفر کا ہے۔ پھر ان کے دعویٰ کا یہ حق کہ میں مسلمان ہوں اور کسی کو استحقاق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ میں اس پر ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی حق جو اپنے لئے آپ مانگ رہے ہیں دوسروں کو بھی دیں۔ اگر تم دوسروں کو کافر کہتے ہو تو ان کا بھی حق ہے کہ وہ تمہیں کافر کہیں۔ صاف بات ہے اور ہم اس بحث میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرا سوال ہے جہاد کا۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ارکان اسلام سے انکار کرتا ہے تو وہ منکر ہے۔ یہ بات دوسری طرح پر آئے گی)

Similaryly, what he did about the British....

Mr. Chairman: *No, no. You know better how to put questions. We want only one thing. What the desire of the House is that when a definite question is put. Now, we are confirming them: the witness they should first answer the Attorney General.*

(جناب چیئرمین: بہرحال آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ سوالات کس طرح پر کئے جائیں۔ صرف ایک بات ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ ہاؤس کیا چاہتا ہے۔ جب مستقل نوعیت کے سوالات کئے جارہے ہیں۔ اب ہم گواہ کو اس حد میں رکھ رہے ہیں کہ پہلے وہ اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب دے)

(بے خبری میں وہ پکڑا جائے گا)

[501]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *My own view- point is that if he does not answer at that. I will leave the subject; then come back.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی وقت جواب نہیں دیتا ہے تو وہ سوال چھوڑ کر میں دوسرا سوال شروع کر دیتا ہوں اور پھر پہلے پر واپس آ جاتا ہوں)

Mr. Chairman: *Yes, then again come back; and then to be taken unaweres. One thing I want to ask one more question that, tomorrow, we will not be able to finish it.*

(جناب چیئرمین: اس طرح پر وہ بے خبری میں پکڑا جائے گا۔ ایک بات اور دریافت کروں گا کیا کل سوالات ختم ہو جائیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I do not think so.*

(جناب یحییٰ بختیار: ایسا ممکن نہ ہوگا)

Mr. Chairman: *I do not think so; we do not think so. So, the Lahore Party, which we had called for tomorrow.....*

(جناب چیئرمین: ہمارا بھی یہی خیال ہے تو لاہوری پارٹی کو جو کل کے لئے بلایا تھا)

(Interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, not even Friday.*

(جناب یحییٰ بختیار: کل کیا جمعہ کو بھی ممکن نہیں ہوگا)

Mr. Chairman: *Not even Friday, so, they may be informed that....* (جناب چیئرمین: تو پھر ان کو مطلع کرنا چاہئے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Saturday or Monday.*

(جناب یحییٰ بختیار: ہفتہ کے دن یا پیر کے دن)

Mr. Chairman: ***Saturday or on 20th, according to... or not even on Saturday. So, it will not be tomorrow.***

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ......

Then we can formulate and study all the aspects.

(تب ہم رپورٹ بھی بنا سکیں گے اوران کو پڑھ بھی سکیں گے)

Mr. Chairman: ***Yes. We must have some break.***

(جناب چیئرمین: لیکن وقفہ ہونا ضروری ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, my own view is that.... I do not know if our witness is coming from Lahore.... Now a Lot of things that we have on record, we will have to get out of Lahori Party.***

(جناب یحییٰ بختیار: میرا اپنا خیال یہ ہے کہ لاہوری پارٹی سے ہم کو بہت کچھ حاصل ہوگا)

Mr. Chairman: ***Yes. So, tomorrow, I will announce....*** (جناب چیئرمین: جی ہاں! کل میں بیان کردوں گا)

Mr. Yahya Bakhtirar: ***So, we can fully prepare after we have read then evidence; then I will ask the questions. We should not do it in a hurry.***

(جناب یحییٰ بختیار: پھر ہمیں شہادت کے لئے پوری طور پر تیار رہنا ہوگا۔ شہادتیں پڑھنے کے بعد اورسوالات کرنے کے بعد۔ تو ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے)

[502]***Mr. Chairman:*** ***Yes, we are not in a hurry.***

(جناب چیئرمین: ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***We can have a break for ten days in between.***

Mr. Chairman: ***Yes.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***It makes no difference. We***

can examine them later; and that will take a day or so.

(جناب یحییٰ بختیار: ہم ان پر بعد میں غور کر سکتے ہیں۔اس میں ایک اور روز لگ جائے گا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا)

Mr. Chairman: ***Tomorrow I will be able to tell the honourable Members the tentative programme also; and then we will discuss it. In the meantime, the Lahori Party may be stopped form coming tomorrow, yes. Now I want to....***

(جناب چیئرمین: کل ہم معزز ممبران کو بتادیں گے کہ حتمی پروگرام کیا ہے اور پھر گفتگو کریں گے۔اسی دوران لاہوری پارٹی کو کل آنے سے روک دیا جائے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***Sir a minute.***

(سردار مولا بخش سومرو: سر! ایک منٹ)

(Mian Muhammad Attaullah stood up)

(میاں عطاءاللہ کھڑے ہوئے)

Mr. Chairman: ***Mian Attaullah.***

(جناب چیئرمین: جی! میاں محمد عطاءاللہ)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***My submission, Sir....***

Mr. Chairman: ***I have given the floor to Mian Attaulah. Then afterward....***

میاں عطاءاللہ: جناب والا! جو *Stratigy* (حکمت عملی) اب اختیار کی گئی ہے۔ جیسا کہ آپ نے پہلے فرمادیا ہے کہ سارے ہاؤس کو اس سے اتفاق ہے۔ میں اس میں صرف اتنا *Add* کرنا چاہتا تھا کہ آج *Afternoon* کے سیشن میں مرزا صاحب نے یہ کوشش کی ہے کہ...... پہلے وہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ جوابات کی تشریحات میں اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔مگر اب انہوں نے بڑی کامیابی اور بڑے اچھے طریقے سے ان کو ان

چیزوں سے *Bound* کر کے ان سے *Definite Answer* لئے۔ چونکہ چار پانچ *Main Subjects* ہیں جن پر وہ کارنر *(Corner)* بڑی آسانی سے ہوسکتے ہیں اور اگر جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے اور میں ان[503] سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ان چار پانچ *Subjects* کو وہ لے لیں اور انہی پر ان کو کارنر *(Corner)* کریں۔ اس کے تحت جتنے سوال آتے ہیں وہ *Add* کرتے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ نکل نہیں سکتے پھر۔

Mr. Chairman: *Haji Maula Bakhsh Soomro.*

(جناب چیئرمین: جی حاجی مولا بخش سومرو)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Sir... the expression that there is going to be ten days' break, from which date?*

It is lying in abeyance. My submission is that the continuity should not be broken. Only for two or three days you can.

(سردار مولا بخش سومرو: چونکہ دس دن کا وقفہ ہونے والا ہے۔ میری عرض ہے کہ تسلسل کو ٹوٹنا نہیں چاہیئے۔ تسلسل برقرار رکھنا چاہیئے)

Mr. Chairman: *No, We will finish one subject and then we will start the other subject. Continuity will not be broken, take it for granted, continuity shall not be broken. We cannot leave it in the middle; we cannot leave the witness....*

(جناب چیئرمین: پہلے ایک مضمون ختم کریں گے پھر دوسرا شروع کریں گے۔ تسلسل نہیں توڑنے دیں گے۔ یقین رکھیں کہ تسلسل نہیں توڑیں گے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Sir, ten days' break is a long period. My submission is....*

(سردار مولا بخش سومرو: دس دن کا وقفہ ایک لمبا عرصہ ہے......)

Mr. Chairman: *Haji Sahib, I may tell you that this witness will finish. It may take us ten days. And after that we will think, because you need time for preparation. You do not know how much hard labour the Questions Committee and the Attorney- General have put in: You can ask Mufti Mahmood.*

(جناب چیئرمین: حاجی صاحب! میں بتاتا ہوں کہ یہ گواہ اپنی گواہی ختم کر دے گا۔اس کے بعد اس کے بعد ہمیں تیار کرنے کا موقعہ ملے گا۔آپ کو نہیں کہ اٹارنی جنرل کس قدر محنت کررہے ہیں۔آپ مفتی محمود سے پوچھ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I want to explain to Haji Sahib that after this record is prepared... last night, we received the record at half past two.... Only the first day's proceedings... Now unless we read it all....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں حاجی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ رات پہلے دن کی کارروائی رات کے ڈھائی بجے مجھے ملی۔ یہ ہے سب سے بڑی مشکل۔ ہمارے پاس کوئی خودکار رپورٹنگ مشین نہیں ہے۔میں کیس برابر تیار کروں گا)

Mr. Chairman: *There lies a great difficulty: we have no automatic reporting machine.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... and prepare our case accordingly.*

Mr. Chairman: *Hakim Muhammad Sardar.*

(جناب چیئرمین: جی! حکیم سردار محمد)

[504]***Hakim Sardar Muhammad:*** *I want to bring it to the notice of this honourable House that the main question. I should say, before the Special Committee or the*

Assembly is as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophethood. The question or that point is still untouched.

(حکیم سردار محمد: میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ خصوصی کمیٹی کے سامنے اصلی سوال یہ ہے کہ ہمارے سامنے اصلی سوال یہ ہے کہ ایک ایسے شخص کی کیا حیثیت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ اس سوال کو اور اس نکتہ کو ابھی تک چھوا بھی نہیں گیا)

Mr. Chairman: *It will come; it will be taken up. It will come at its proper place. And Maulana Zafar Ahmad Ansari and you may not be knowing at what time the qeustion is put.*

(جناب چیئرمین: یہ آئے گا۔ مناسب وقت میں لیا جائے گا)

Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

(جی مولانا ظفر احمد انصاری صاحب)

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریری بیان دینے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے، اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے...... کافی طویل بیان وہ اپنے محضر نامے میں دے چکے ہیں اور جہاں تک ہو، یعنی بغیر اس کے کہ انہیں Annoy کریں، Offered کریں، ہم اس کو Discourage کریں کہ وہ چیزوں کے تحریری بیانات دیں۔ اس لئے کہ یہ لامتناہی سلسلہ ہو جائے گا اور اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات پوچھتے ہیں۔ ان کا وہ معین جواب دے دیتے ہیں۔ بالکل اگر کوئی ایسی ضروری بات آئے کہ وہ بغیر تحریر کے نہیں ہو سکتی تو پھر تو الگ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! انہوں نے ایک جواب دیا میں نے انہیں کہا کہ آپ فائل نہ کریں، آپ پڑھ کر سنائیں۔ مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں اتنا ہی زیادہ

Contradiction ہوتی ہے۔میرا اپنا Experience یہ ہے کہ ایک شخص جو Inconsistent ہے۔یہاں ہمارے Patience پر Strain ہے۔

The more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So, I would not stop him.

(جس قدر زیادہ وہ بولتے ہیں اسی قدر وہ بے جوڑ اور متضاد ہو جاتے ہیں۔تو میں ان کو بولنے سے نہیں روکتا)

Mr. Chairman: *Yes, we will try that the less he gives in writing, the better it is, and the less he reads is also better. Now, the stage has come when only oral answers and brief answers are needed. Any honourable member who would like to say anything?*

505

(جناب چیئرمین: ہاں۔ہماری کوشش ہوگی کہ جس قدر کم وہ تحریریں دیں گے وہ اچھا ہے اور جس قدر کم وہ پڑھیں گے وہ بہتر ہے۔اب یہ وقت آ گیا ہے کہ جب صرف زبانی جواب اور مختصر جواب کی ضرورت ہے۔کوئی اور معزز ممبر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں)

Some Members: *Nobody.*

(کچھ ممبران: کوئی نہیں)

Mr. Chairman: *No, no, most welcome. Thank you very much. We shell Tomorrow at 10:00 am.*

(جناب چیئرمین: شکریہ! بہت بہت۔ہم کل صبح دس بجے ملیں گے)

(The Special Committee of whole House adjourned to meet at ten of the Clock, in the morning, on Thursday, the 8th August, 1974.)

(سپیشل کمیٹی صبح دس بجے ۸/اگست ۱۹۷۴ء تک کے لئے ملتوی ہوگی)

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد دوم

۴، ۵، ۶، ۷، ۸

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر 4

فہرست ...... حصہ نمبر 5

فہرست ...... حصہ نمبر 6

فہرست ...... حصہ نمبر 7

فہرست ...... حصہ نمبر 8

No. 04

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 8th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

(Continued)

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 04

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 8th August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

[509]*THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

(سرکاری رپورٹ)

Thursday, the 8th August. 1974.

(بروز جمعرات، ۸/اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کے چیئرمین (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔ اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

----

[510]*PROGRAMME FOR SITTINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE*

(خصوصی کمیٹی کے بیٹھنے کا پروگرام)

Mr. Chairman: ***Before the Delegation is called, I just want to tell the honourable members that we have finalised the programme to some extent. The Assembly will sit up to 13th because, on the 14th we are laying the foundation stone of National Assembly Building. So, it would have been very inconvenient for the members if, after the break on the 10th, the members would have gone; and if they had not come to attend the ceremony, which is mostly for the Members of the National Assembly, it would have placed us in an awkward position. So upto 13th the Assembly will continue. We will finish......***

(جناب چیئر مین: وفد کو بلانے سے قبل میں معزز اراکین کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے کسی حد تک پروگرام طے کر لیا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس ۱۳/ اگست تک ہوگا۔ وہ اس لئے کہ چودہ اگست کو نیشنل اسمبلی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ ۱۰/ اگست کو اجلاس کے التوا کی صورت میں اراکین کو زحمت ہوگی۔ اس صورت میں اراکین (اسلام آباد سے) چلے جاتے اور اگر وہ اس تقریب کے لئے جو صرف ان ہی کے لئے ہو رہی ہے واپس نہ آسکے تو یہ ہم سب کے لئے ایک نامناسب بات ہوگی۔ چنانچہ اسمبلی کا اجلاس ۱۳/ اگست تک جاری رہے گا)

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: ***14th? The invitation will be issued by the Speaker of National Assembly?***

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا سپیکر صاحب کی طرف سے ۱۴/ اگست کے

لئے دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہیں؟)

Mr. Chairman: ***No, it will be, the invitation will be by the Minister-in-Charge of C.D.A. because they are piloting it. That was my proposal. They are building it, so the invitation should go from them. Indirectly, it is our function....***

(جناب چیئرمین: نہیں دعوت نامے وزیر انچارج سی.ڈی.اے نے جاری کردیئے ہیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ گو بالواسطہ یہ ہماری تقریب ہے۔ مگر دعوت نامے ان ہی کی طرف سے جائیں گے)

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: ***Indirectly, we are the hosts?***

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بالواسطہ ہم میزبان ہیں؟)

Mr. Chairman: ***.... and indirectly, we are the hosts. So, we will complete the examination of Mirza Nasir Ahmad and of Lahori Party. If we complete it by 10th, on the 11th is Sunday. On 12th or 13th, we can meet as National Assembly. So, we won't be missing those two days; we would utilize those two days and then the break of a week or ten days can be after 14th. Instead of 10th to 20th, it will be from 14th to 21st or 22nd or 23rd.***

(جناب چیئرمین: اور بالواسطہ ہم میزبان ہیں۔ ہم مرزا ناصر احمد اور لاہوری پارٹی کا بیان ۱۰/اگست تک مکمل کرلیں گے۔ ۱۱/اگست کو اتوار کا دن ہے۔ ۱۲اور ۱۳/اگست کو ہم بحیثیت قومی اسمبلی اجلاس کریں گے۔ اس طرح دو دن ضائع ہونے سے بچ جائیں گے اور ہم ان دنوں میں کام کرلیں گے۔ ۱۴/اگست کے بعد ہفتے/دس دن کا وقفہ ہوگا۔ جو کہ ۱۴/اگست تا ۲۱یا ۲۲یا ۲۳/اگست تک ہوگا)

Prof. Ghafoor Ahmad: ***The Assembly and Special Committee both?***

(پروفیسر غفور احمد: قومی اسمبلی اور خصوصی کمیٹی دونوں؟)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Prof. Ghafoor Ahmad: ***The Assembly and Special Committee both?***

(پروفیسر غفور احمد: قومی اسمبلی اور خصوصی کمیٹی دونوں؟)

[511]***Mr. Chairman:*** ***The Special Committee and Assembly both, because both are running side by side. The preference is given to this work... the Special Committee. And we will know from the Attorney- General as to how long, after today's sitting, we need to sit. After every day's work we survey the work and this might we will again survey the work as to how long we will take. Then we will call the Lahori party. And I think we will be able to finish by the end of this week. I think so. I think this programme is agreed to everyone?***

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی اور اسمبلی دونوں ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ خصوصی کمیٹی کے کام کو ترجیح دی جائے گی۔ آج کا اجلاس ختم ہونے کے بعد ہم اٹارنی جنرل سے معلوم کریں گے کہ اور کتنا وقت لگے گا۔ اس طرح ہم ہر روز کام کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ اس کے بعد ہم لاہوری پارٹی کو بلائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس ہفتے کے آخر تک کام مکمل کرلیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پروگرام سب حضرات کے لئے قابل قبول ہے)

Members: ***Yes.*** (اراکین: جی ہاں!)

Mr. Chairman: ***Thank you very much.***

(جناب چیئرمین: آپ کا بہت بہت شکریہ)

ے

MESSAGE OF THANKS FROM SENATE AND NATIONAL ASSEMBLY OF TURKEY FOR SUPPORT ON CYPRUS ISSUE

Mr. Chairman: *I have received messages of thanks from the Chairman, from the President of Senate and from the Speaker of National Assembly of Turkey, and thanks to all the members. They have desired that their thanks may be conveyed to all the Members of this National Assembly, for their support, for their good wishes and........*

(جناب چیئرمین: مجھے پیغامات مل چکے ہیں جو کہ ترکی کی سینٹ کے صدر اور قومی اسمبلی کے سپیکر کی طرف سے اراکین قومی اسمبلی (پاکستان) کے لئے ہیں۔انہوں نے ترکی کی حمایت اور یکجہتی کے لئے اراکین قومی اسمبلی کا شکریہ ادا کیا ہے۔انہوں نے باہمی خیرسگالی کے جذبات......)

Maulana Shah Ahmad Noorani: *Point of information, Sir.*

Mr. Chairman: *.... and they have also reciprocated the same.*

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: *Thanks for what?*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کس بات کا شکریہ؟)

Mr. Chairman: *For the resolution, for the message we sent on the Cyprus issue.*

(جناب چیئرمین: یہ (اظہار تشکر) اس ریزولیوشن اور پیغام کے سلسلہ میں ہے جو ہم نے قبرص کے مسئلہ پر بھجوائے ہیں)

STEERING COMMITTEE MEETINGS

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui: *What about the Steering Committee, Sir?*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سٹیرنگ کمیٹی کے متعلق کیا خیال ہے؟)
جناب چیئرمین: جی؟[512]

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui:

What about the steering Committee? Are you going to fix some date....

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا آپ سٹیرنگ کمیٹی کے لئے تاریخ مقرر کرنے والے ہیں؟)

Mr. Chairman: What? (جناب چیئرمین: کیا؟)

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui:

....for the Steering Committee?

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سٹیرنگ کمیٹی کے لئے؟)

چوہدری ظہور الٰہی: آپ نے کل فرمایا تھا کہ آج صبح ۹ بجے سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ کل پھر رات کو ۹ر بجے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کل صبح ۹ر بجے سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہوگی۔ کیونکہ رات کو ۹ر بجے کے بعد ***The entire House discussed all the matters.***

چوہدری ظہور الٰہی: اب سٹیئرنگ کمیٹی کی کوئی میٹنگ ہو رہی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: اب آج کر لیں گے نا جی! ڈیڑھ بجے کے بعد، جب دوپہر کا بریک ہوتا ہے۔ یا رات کو جب ایڈجرن ہوتی ہے۔

then we survey the entire situation. After that, if there is need, the Steering Committee can meet at any time. There is no restriction. If you like, after this break for lunch, you can meet in the evening at any time. That is up to the House.

Yes, Mian Mahmud Ali Kasuri.

(تب ہم اس پر غور کریں گے۔ اگر ضروری ہوا تو سٹیرنگ کمیٹی کا اجلاس کسی وقت بھی

ہوسکتا ہے۔کوئی پابندی نہیں۔اگر آپ چاہیں تو دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد شام کو اجلاس ہوسکتا ہے۔یہ سب ایوان پر منحصر ہے۔

جی میاں محمود علی قصوری صاحب!)

FOUNDATION STONE LAYING CEREMONY OF THE PARLIAMENT HOUSE

Mian Mahmud Ali Kasuri: *Mr. Speaker, Sir,.... oh!.... Mr. Chairman, Sir, I wanted to know if the President has been invited for the National Assembly stone- laying foundation laying ceremony; and if he is going to be present, is he going to lay the foundation stone?*

(میاں محمود علی قصوری: مسٹر سپیکر! جناب......اوہ!......مسٹر چیئر مین! جناب والا! میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ صدر پاکستان کو قومی اسمبلی (کی عمارت) کی سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔کیا وہ اس مقصد کے لئے تشریف لانے والے ہیں)

(Interruption)

(مداخلت)

[513] میاں محمود علی قصوری: بھئی! میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

Has he been invited? And if he has been invited, is he going to lay the foundtion stone?

(کیا انہیں دعوت دی جاچکی ہے۔اگر ایسا ہے تو کیا صدر پاکستان سنگ بنیاد رکھنے کے لئے آئیں گے)

Mr. Chairman: *I have already told that the invitation have been sent by the Minister-in-Charge.*

(جناب چیئر مین: میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وزیر متعلقہ نے دعوت نامہ بھجوادیا ہے)

Mian Mahmud Ali Kasuri: *No, no, Mr. Speaker, Sir. Sir, Mr. Chairman, Sir, that will have an important effect. If the Head of the State is in the town.... and I am told*

that he is issuing invitations for the reception.... then we would like to know: is he going to be present at this function? And if he is going to be insulted like this, then some of us may not come.

(میاں محمود علی قصوری: نہیں، نہیں۔ مسٹر سپیکر۔ جناب، جناب! مسٹر چیئرمین! جناب اس کا بہت اچھا تاثر ہوگا۔ اگر سربراہ مملکت اسلام آباد میں موجود ہیں اور اس تقریب کے لئے تشریف نہ لائیں۔ تو یہ ایک طرح سے ان کے لئے بے توقیری کی بات ہوگی۔ تو ہم (اراکین اسمبلی) میں سے بھی کئی اس تقریب پر نہیں آئیں گے)

Mr. Chairman: *No, no, these remarks should not be made.* (جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ایسے ریمارکس نہیں دینے چاہئیں)

Mian Mahmud Ali Kasuri: *No, no, but I want to convey the sentiments of some of the members at least to you. And I am sure the whole House will like the....*

(میاں محمود علی قصوری: نہیں، نہیں۔ میں کچھ اراکین کے جذبات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ پورا ایوان......)

Mr. Chairman: *No, I would....*

Mian Mahmud Ali Kasuri: *....Head of the State to be respected to the utmost.*

(میاں محمود علی قصوری: صدر پاکستان (سربراہ مملکت) کی انتہائی عزت کرنی چاہئے)

Mr. Chairman: *No. Now we may call them.*

(جناب چیئرمین: نہیں، اب ہم انہیں بلالیں)

پروفیسر غفور احمد: جناب عالیٰ میں ایک گذارش......

جناب چیئرمین: نہیں، میاں صاحب دو دن سے چپ بیٹھے ہوئے تھے یا انہوں نے کچھ نہ کچھ بات تو کرنی تھی نا جی! *Yes.*

میاں محمود علی قصوری: جناب! آپ سارا دن بولتے ہیں اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: یہاں تو میں آٹھ گھنٹے بول ہی نہیں سکتا۔

Here lies the difficulty.

جناب چیئرمین[514]: اور ایک نہ ایک انہوں نے ٹارگٹ بنانا ہے۔
جی، پروفیسر غفور احمد!

ADJOURNMENT OF THE SPECIAL COMMITTEE

پروفیسر غفور احمد: سر! یہ جو التواء ہوگا چودہ کے بعد، یہ دس دن کا ہوگا؟

***Mr. Chairman:** A week or ten days.*

(جناب چیئرمین: ایک ہفتہ یا دس دن)

پروفیسر غفور احمد: جی؟

***Mr. Chairman:** That we will see after this or we will....* (جناب چیئرمین: اس کو ہم بعد میں دیکھیں گے یا ہم......)

پروفیسر غفور احمد: نہیں، میرا مطلب یہ تھا کہ چونکہ ہم یہ کام کر رہے ہیں، اس لئے التواء کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔

میاں محمود علی قصوری: دہاڑی لگے گی آپ کی۔

***Mr. Chairman:** That we will discuss in Mirpur, Mangla.* وہ ڈسکس کر لیں گے *That is all at the convenience of the honourable members. If they like, we can discuss it in the chamber.*

Should we call them? Mr. Attorney- General are you prepared?

Yes, call them.

(جناب چیئرمین: اس پر میرپور منگلا میں بات کریں گے۔ یہ سب معزز اراکین کی صوابدید اور سہولت پر ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اس پر چیمبر میں بات ہو سکتی ہے۔
کیا انہیں بلالیں۔ مسٹر اٹارنی جنرل کیا آپ تیار ہیں۔ جی ہاں! ان کو بلالیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی، جناب اٹارنی جنرل!)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ ربوہ): کچھ سوالات جو آپ نے لکھوائے تھے، وہ رہ گئے ہوں گے۔

[515] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں! وہ آپ بیشک پڑھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہ پڑھ دیتا ہوں۔

فارسی کی ''درثمین'' چاہئے لائبریرین صاحب!

ایک سوال ایک کشف کے متعلق پوچھا گیا تھا جس کا تعلق حضرت فاطمہؓ سے ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امت محمدیہ میں تعبیر رؤیا کا ایک علم مدون ہوا بڑا زبردست، اور اس کے اماموں میں امام جعفر صادقؒ اور ابن سیرینؒ مشہور امام ہیں۔ اس علم کے اور علم کی حیثیت سے یہ مدون ہوا اور امت مسلمہ کی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کشوف ورؤیا کی تعبیر کی جاتی ہے۔ کشوف پہ اعتراض نہیں کیا جاتا۔ اس نکتہ کو سمجھانے کے لئے میں چند رؤیا جو پہلے آئی ہیں وہ بتانا چاہتا ہوں۔ اس کے بغیر جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس کی سمجھ نہیں آ سکتی۔

پہلی مثال ہے امام ابوحنیفہؒ کی ''تذکرہ الاولیاء'' فارسی میں ہے۔ جس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ: ''حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ پیغمبرؐ کی ہڈیاں لحد سے جمع کیں اور بعض کو چھوڑ کر بعض کو پسند کر لیا اور اس ہیبت سے آپ بیدار ہو گئے۔ ابن سیرینؒ کے اصحاب میں سے ایک نے پوچھا تو اس نے کہا کہ تو پیغمبرؐ کے علم میں اور ان کی سنت کی حفاظت میں ایسا درجہ پائے گا کہ اس میں متعارف ہو جائے گا۔ صحیح کو سقیم سے جدا کرے گا۔''

تو اتنا بھیانک خواب کے اپنے خواب، رؤیا میں یہ دیکھتے ہیں کہ روضہ مطہرہ میں سے آپ ﷺ کے جسم مطہر کی ہڈیاں لیں اور بعض کو پسند کیا۔ بعض کو ناپسند کیا۔ اس صالح انسان پر کپکپی

طاری ہوگئی۔ وہ کانپ اٹھے کہ یہ میں نے کیا دیکھ لیا اور اصحاب ابن سیرینؒ کے، جو ان کے شاگرد[516] وغیرہ تھے۔ ان کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے۔ گھبرائے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ آپ نے جو خواب دیکھی، جو رؤیا دیکھی، اس کی تعبیر ہے اور تعبیر یہ ہے کہ آپ سنت نبویؐ میں جو غلط باتیں شامل ہوچکی ہیں ان کو صحیح سے علیحدہ کر دیں گے اور خالص سنت نبویؐ کے قیام کا ذریعہ بنیں گے۔

دوسری رؤیا جو یہاں میں مثال کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ''گلدستہ کرامات'' سے ہے اور سوانح حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ ہے۔ ہمارے ایک مشہور بزرگ ہیں جن کا نام تعارف کا محتاج نہیں۔ سید شیخ عبدالقادرؒ...... میں شروع سے...... کتاب ''جواہر القلائد'' میں لکھا ہے کہ: ''فرمایا جناب محبوب سبحانی، قطب ربانی، سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہ ایک روز ہم نے یہ عالم طفولیت (یعنی عمر تو بڑی تھی لیکن اپنے آپ کو ایک بچے کی شکل میں دیکھا) ایک ہم یہ عالم طفولیت خواب راحت میں تھے۔ کیا دیکھا کہ فرشتگان آسمان بحکم ربانی ہم کو اٹھا کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے ہم کو گود میں اٹھایا۔ چھاتی سے لگایا اور اتنا پیار کیا تھا کہ پستان مبارک میں دودھ بھر آیا اور سر پستان ہمارے منہ میں رکھ کر (سر پستان ہمارے منہ میں رکھ کر) دودھ پلایا۔ اتنے میں جناب رسالت مآب ﷺ بھی وہاں رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ: یا عائشه هذا ولدنا حق قرة عينا و جيها والدنيا ولآخرة من المقربين۔''

اس کی بھی اس کشف، اس رؤیا کی بھی تعبیر کی گئی ہے۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ تیسری[517] مثال اس وقت جو میں دینا چاہتا ہوں، وہ حضرت مولانا سید احمد بریلویؒ کے ایک خواب کی ہے۔

''ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہؓ کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا۔ اس رات کو حضرت علیؓ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو نہلایا اور حضرت فاطمہؓ نے ایک لباس اپنے ہاتھ سے آپ کو پہنایا۔ بعدان وقوعات کے کمالات طریقہ نبوت کے نہایت آب وتاب کے ساتھ آپ پر جلوہ گر ہونے لگے۔ (یہ خواب کی تعبیر بتائی گئی ہے اس میں) اور وہ عنایات ازلی جو مکنون اور محجوب تھیں۔ ظاہر ہوگئیں اور تربیت یزدانی، بلاواسطہ کسی کے، متکفل حال آپ کے ہوگئی۔''

اور ایک چھوٹی سی مثال اور ہے۔ حضرت مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں:

''ہم نے خواب میں حضرت فاطمہؓ کو دیکھا۔ انہوں نے ہم کو اپنے سے چمٹا لیا۔ ہم اچھے ہو گئے۔''

(افادات الیومیہ جلد ۶، بحوالہ ''دیوبندی مذہب'' ص ۱۵۶)

اور بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک کشف دیکھا، رؤیا دیکھا، اسی طرح اور اس کی طرف ریفرنس کیا۔ اپنی کتاب ''نزول المسیح'' کے صفحہ ۴۲۶ کے حاشیہ میں۔ جس کی دوسطریں جو ہیں وہ سوال کے اندر لی گئی ہیں اور اس میں آپ نے یہ شروع میں لکھا ہے کہ یہ کشف جو ''براہین احمدیہ'' میں مندرج ہے۔ اس کی طرف ریفرنس ہے۔ اس واسطے ہم ''براہین احمدیہ'' لیتے ہیں کہ اس میں کشف کیا درج ہے۔ ''براہین احمدیہ'' کی یہ عبارت ہے: ''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پرنور کی مشکیں[518] اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد ﷺ کی طرف بھیجی تھیں۔''

''اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا: ھذا رجل یحب رسول اللّٰہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ﷺ ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ہے تو اس میں یہی سر ہے کہ افادہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے۔ وہ (انہیں اہل بیت) وہ انہیں طیبین، طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم ومعارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔

اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسے سرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور[519] موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ اور حضرت علیؓ اور حسنینؓ وفاطمۃ الزہرؓ (میں غلط پڑھ گیا ہوں) (پیغمبر خدا ﷺ وحضرت علیؓ وحسنینؓ وفاطمۃ الزہرؓ) رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ

کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔''

(براہین احمدیہ ص۵۰۳،۵۰۴، خزائن ج۱ص ۵۹۸،۵۹۹)

تو یہ وہ کشف ہے جس کی طرف ''نزول مسیح'' میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ کشف ہے۔ جس طرح دوسرے کشوف میں اولیائے امت نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے متعلق کشوف دیکھے یا جیسے حضرت امام ابوحنیفہؒ نے نہایت بظاہر بھیانک کشف دیکھا۔ لیکن اس کی تعبیر کی گئی تو جیسا کہ امت محمدیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ کشوف ورؤیا کی تعبیر کی جاتی ہے۔ ان پر اعتراض نہیں کیا جاتا۔ اس کشف کی بھی تعبیر ہونی چاہئے اور تعبیر اس کی اس کے اندر واضح ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے۔ اس کشف میں پانچ وجود آپ کے سامنے آئے اور ان کی موجودگی میں، جن میں نبی اکرم ﷺ اور سارے کھڑے ہوئے تھے۔ ''مادرمہربان کی طرح میرا سر اپنی ران کے ساتھ لگایا[1]'' کا مطلب ہے کہ کشف میں خود کو بہت چھوٹے بچے کی طرح دیکھا کہ آپ کا سر صرف ران تک پہنچتا تھا۔

اور اس قسم کے اس سے زیادہ واضح حوالے اور بھی ہیں جن کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ لیکن جو میں نے بیان کئے وہ بھی بڑے واضح ہیں تو یہ ایک کشف ہے جس کی تعبیر ہونی چاہئے۔ جو پہلوؤں نے کی اور یہاں بھی واضح ہے۔ آگے اور بھی میں کچھ......

[520]جناب یحییٰ بختیار: آپ نے، مرزاصاحب، خواب اور کشف کا ذکر کیا۔ دونوں میں فرق کیا ہے؟

مرزاناصراحمد: جو خواب ہے اس کے لئے حالت خواب ضروری ہے۔ یعنی نیند میں وہ نظارہ نظر آتا ہے اور کشف عام طور پر حالت بیداری یا حالت نیم بیداری میں نظر آتا ہے۔ مثلاً ہمارے شہنشاہ ایران کی بائیوگرافی میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جوانی کی حالت میں وہ اپنے باغ میں ٹہل رہے تھے۔ اپنے اتالیق کے ساتھ۔ تو وہاں ان کو کشفی نظارہ دکھایا گیا اور مہدی ان کے سامنے آگئے تو یہ ان کی کتاب میں ہے۔ یعنی اس لئے خواب کی نہیں...... کشف میں عام طور پر

---

[1] قارئین! بالخصوص قادیانی حضرات توجہ کریں اور خوب غور سے ملاحظہ کریں۔ مرزاناصراحمد کے دجل کو کہ اصل عبارت جو مرزاقادیانی کی پڑھی۔ اس میں ''اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔'' لیکن دومنٹ بعد مرزاناصر نے اس عبارت کو بدل کر ''سرران کے ساتھ لگالیا'' کردیا۔ یعنی ان کا سر ران تک آیا۔ گویا مرزاقادیانی بچہ تھا۔ پورے ہاؤس کے سامنے بات کو اپنے دجل سے کہاں تک لے گیا؟

حالت بیداری، حالت نیم بیداری......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو وحی آتی ہے کسی نبی پر......

مرزا ناصر احمد: یہ پھر نئے سوال شروع! ایک درخواست ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وحی کشف کی حالت میں آسکتی ہے۔ خواب کی حالت میں آسکتی ہے یا بالکل بیداری کی حالت میں آتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: جس حالت میں ہو وہ دیکھنے والا بیان کر دیتا ہے کہ میں نے یہ کس طرح دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہر حالت میں آسکتی ہے، وحی جو ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی کے متعلق میں......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وحی تو صرف نبیوں کو آتی ہے ناں جی! یہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں وحی شہد کی مکھی کو بھی آتی ہے: اوحیٰ ربك الیٰ النحل

جناب یحییٰ بختیار: اور جو وحی نبیوں کو آتی ہے......

[521] مرزا ناصر احمد: یہ میں قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! میں آپ سے اسی واسطے ***Clarification*** (وضاحت) پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اوحیٰ الیٰ ام موسیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر وحی نازل ہوئی۔ میرا مطلب ہے، میں نے ایک مثال دی ہے۔ بس! مثالیں زیادہ دینے کی ضرورت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو وحی نازل ہوتی ہے نبی پر، اس پر تو کسی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی؟ جیسے خواب کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو وحی ہے، ہمارے اسلامی محاورہ میں، اسلامی اصطلاح میں، اس کی تفسیر کی جاتی ہے۔ تعبیر نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں یہی کہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یعنی وہ فرق آ گیا ناں، تفسیر کی جاتی ہے تعبیر نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو خواب ہوتا ہے کشف ہوتا ہے، اس کی تعبیر کی جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کی تعبیر کی جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تفسیر کی ضرورت نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کی تفسیر کی ضرورت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو نبی ہوتے ہیں، ان کو کشف......

مرزا ناصر احمد: ان کو کشوف بھی ہیں، بڑی کثرت سے، احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ کشوف بھی ہیں۔ رؤیا بھی ہیں۔ وحی بھی ہے۔ وہ تو خزانہ رکھتے ہیں خدا کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو نبی کا کشف ہوتا ہے، اس کی بھی......

[522] مرزا ناصر احمد: اس کی بھی تعبیر ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تعبیر یا قیاس؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، تعبیر ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کشف اور خواب میں، جہاں تک تعبیر کا تعلق ہے، کوئی فرق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! کوئی فرق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ جو دوسرے سوال ہیں، مرزا صاحب! ان کا جواب دیں۔ پھر میں ان کی طرف آتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ایک یہ سوال کیا گیا تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے فارسی منظوم کلام میں یہ فرمایا: عیسیٰ کجاست تابنهد پابمنبرم

یہ دو باتیں پہلے تمہید کی ضروری ہیں تمہید میں ایک یہ کہ شعراء نے ایک محاورہ بنایا ہے۔ ''قطعہ بند'' جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ دو شعر مل کے صحیح مفہوم اور پورے مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ قطعہ بند کے یہ (معنی) ہیں۔ یہ قطعہ بند ہے۔ اس میں دو شعر ''اینك منم'' اور ''آن را'' جو اگلا شعر ہے۔ یہ دونوں مل کے مفہوم کو پورا ادا کر رہے ہیں۔ اس میں تو نہیں، ایک دوسرے ایڈیشن میں یہ لکھا بھی ہوا ہے۔ ''قطعہ بند'' اور اس سے پہلے جو ہیں اشعار، وہ اس کا معنی ادا کر رہے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

موعودم وبحلیه ماثور آمدم	حیف است گر بدیده نه بینند منظرم
رنگم چون گندم است برمفرق بین است	[523] برآساں که آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدمم نه جائے شکوك است والتباس	سید جدا کندز مسیحائے احمرم

اوراس میں آپ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ نبی اکرمﷺ نے مسیح ناصری کا اور حلیہ بیان کیا اور میرا حلیہ اور بیان کیا۔ آپ کو کشف میں دونوں شبیہ دکھائے گئے اور آپ کی بشارات ’’اینك منم کہ حسب بشارات آمدم ‘‘(میرا دعویٰ صرف یہ ہے کہ نبی اکرمﷺ کی بشارات نے جو مقام مجھے دیا، ان بشارات کے مطابق میں اس مقام کا دعویٰ کرتا ہوں اور جو آنحضرتﷺ کی بشارات کے نتیجہ میں میرا مقام ہے اس پر مسیح ناصری کا دعویٰ نہیں ہوسکتا)

یہ جو ہے ناں، ’’پابمنبرم‘‘ یہ پہلا یہ:’’اینك منم کہ حسب بشارات آمدم‘‘ (جس مقام کا میں دعویٰ کر رہا ہوں۔ وہ مقام نبی اکرمﷺ نے میرے لئے متعین کیا ہے)

جب آنحضرتﷺ نے وہ مقام مسیح ناصری کے لئے نہیں، بلکہ مسیح محمدی کے لئے مقرر کیا ہے تو مسیح ناصری اس پر دعویٰ ہی نہیں کر سکتا۔

اور آگے اس کی دوسری دلیل یہ دی:’’آں را کہ حق بہ جنت خلد مقام داد ‘‘ (وہ فرد، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں جگہ دے دی)

’’چوں برخلاف وعد بیروں آرد از ارم ‘‘(وہ جنت سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے برخلاف کیسے نکل کے باہر آجائے گا)

[524] تو یہ دعویٰ تھا کہ میرا مقام یہ ہے اور اس کے لئے دو دلیلیں دیں: ایک تو یہ کہ اس مقام کی تعیّن محمدﷺ نے مسیح محمدی کے لئے کی ہے۔ مسیح موسوی کے لئے نہیں کی اور دوسرے یہ کہ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تعلیم ہے اسلام کی کہ جو شخص ایک دفعہ جنت میں چلا جائے وہ پھر واپس نہیں آیا کرتا۔ تو دوسری دلیل یہ دی کہ وہ تو جنت میں چلا گیا۔ وہ کیسے واپس آ کے اس مقام کا دعویٰ کریں گے تو یہ اس کا مطلب ہے۔ یہ ایک اور تھا وہ تو صرف دینا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! نہیں، اس پر تا کہ میں ایک دو اور سوال پوچھ سکوں......

مرزا ناصر احمد: اچھا! ہاں، ہاں۔ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے جب یہاں یہ ذکر کیا کہ:’’عیسیٰ کجا است تابنھد پابمنبرم ‘‘ یہ یسوع کی طرف اشارہ ہے؟ یا عیسیٰ کی طرف۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے؟ دو شخصیتیں اس وقت ہیں ہمارے سامنے۔

(یسوع اور مسیح دو شخصیتیں نہیں ایک ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کوئی دو شخصیتیں نہیں[1]۔ وہ تو کل ہوگیا تھا فیصلہ۔ اس کا میں جواب دے دیتا ہوں۔ جو آپ کہہ رہے ہیں۔ وہ کل یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ مسیح ناصری کا علم ہمیں صرف قرآن کریم دیتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں! انہوں نے کچھ چیزیں یسوع کے بارے میں کہی ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یسوع کا علم ہمیں انجیل دیتی ہے، بائبل دیتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! نہیں، یعنی انہوں نے، میں یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں! میں وہی بتا رہا ہوں ناں! میں سوال سمجھ گیا ہوں۔

[525] اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ جن کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس امت کو جس مسیح کی بشارت دی گئی تھی۔ وہ مسیح موسوی ہیں۔ ان کا آپ جواب دے رہے ہیں۔ امت محمدیہ کو مسیح موسوی کی، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ امت میں سے ایک فرد کی بشارت دی گئی تھی اور اس کا نام، مسیح بھی رکھا گیا تھا اور ''مہدی'' بھی رکھا گیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا۔ لا مھدی الا عیسیٰ

یہ دونوں ***Designations*** یہ صفاتی ہیں۔ نام ''مسیح'' بھی اور ''مہدی'' بھی، یہ ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ وہ تو اس جھگڑے، اس بحث میں نہیں جانا چاہتے۔ لیکن یہاں یہ ہے کہ بعض لوگوں کے خیال میں مسیح علیہ السلام جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ وہ دوسرے انجیل والے نہیں۔ جن کا قرآن کریم میں ہے وہ آئیں گے دوبارہ، اس امت کے مسیح اور مہدی بن کر۔ تو بانی سلسلہ نے اس کے مقابلے میں یہ کہا کہ جس کشف میں نبی اکرم ﷺ کو دکھایا گیا۔ مسیح علیہ السلام کا حلیہ، وہ آپ نے بیان کیا اور ہماری حدیث نے اس کو ریکارڈ کیا۔ وہ اس حلیہ سے مختلف ہے۔ جس حلیہ میں آنے والے مہدی کو آپ نے کشف میں دیکھا اور اس وجہ سے یہ آگے پیچھے دلیل دے کے اور آگے نتیجہ یہ نکالا کہ جس مقام کو مسیح محمدی کے لئے خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے معین کر دیا ہے۔ اس مقام کا دعویٰ مسیح علیہ السلام، جو مسیح ناصری تھے، نہیں کر سکتے۔

---

[1] قادیانی کرم فرما! توجہ فرمائیں۔ مرزا ناصر احمد کیا کہہ رہے ہیں۔ اتنے رنگ تو گرگٹ بھی نہیں بدلتا جتنے پینترے موصوف بدل رہے ہیں۔ کئی دنوں سے دھائی تھی کہ مسیح اور یسوع دو شخصیتیں ہیں۔ آج اس مؤقف سے بدل گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ دعویٰ جو ہے مرزا صاحب! کہ مسیح علیہ السلام پھر آئیں گے اور......

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ عقیدہ بعض لوگوں کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وہ مسیح موعود ہے......

[526] مرزا ناصر احمد: وہ مسیح موعود ہے۔ وہ جو مسیح موسوی تھے۔ وہ فوت ہوگئے اور داخل جنت ہوگئے۔ دوبارہ نہیں آئیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہیں یہ مسیح موعود ہیں؟ آچکے ہیں؟ ان کے Attributes ان میں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ بعض خوبو میں، بعض خصوصیات اس مسیح کی بھی رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہے۔ اس لئے مہدویت بہرحال آپ پر غالب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں میں صرف یہ آپ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ جب یہ کہتے ہیں کہ: ''عیسیٰ کجا است ......'' یہ وہی مسیح موعود کا ذکر آجاتا ہے اس میں؟

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں، ناں! ''عیسیٰ کجا است......''

جناب یحییٰ بختیار: وہ جو فوت ہوگئے اس عیسیٰ کا ذکر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس کا ذکر ہے۔ وہ مسیح موسوی جو فوت ہوگئے، وہ اس مقام کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں جو مقام محمد ﷺ نے مسیح محمدی، اپنے ایک روحانی بیٹے کے لئے مقرر کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اور جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ فوت نہیں ہوئے اور آئیں گے تو اس کے جواب میں یہ بات کہی کہ وہ جب آئیں گے: ''عیسیٰ کجا است......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو...... میں اسی کا جواب دے رہا ہوں۔ وہ مسئلہ ہے۔ حیات مسیح اور وفات مسیح کا۔ تو اس کے اوپر بھی اگر کوئی سوال ہوں تو ان کے جواب دے دیں گے۔

[527] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اگر یہ جو مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں۔ مختصر الفاظ میں کہ مسیح، جن کا ذکر قرآن کریم میں موسوی امت کے مسیح کی حیثیت سے ہے۔ وہ فوت ہوچکے ہیں اور اس امت میں آنے والے مسیح ایک دوسرا شخص ہے اور اسی کے لئے بشارات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ یعنی یہ آپ کا عقیدہ ہے۔ تو جب بشارات نبوی ﷺ اس امت کے ایک فرد کے لئے ہیں۔ ان کے یعنی عقیدے کے مطابق تو پھر وہ مسیح جس کا تعلق موسیٰ سے ہے اور جس کے لئے محمد ﷺ نے بشارات

نہیں دیں۔ اس کے دعویدار نہیں ہو سکتے۔ بڑی سادہ سی بات ہے۔

(محدث ناقص نبی ہوتا ہے)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا غلام احمد کے بارے میں آپ نے کل یہ فرمایا تھا کہ وہ امتی نبی ہیں۔ پرسوں بھی یہ بات ہوئی ہے اور سوال یہ تھا کہ باقیوں سے افضل ہیں۔ باقی نبیوں سے کہ نہیں؟ آپ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ سے افضل ہیں۔ یہی بات چل رہی ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے یہ کہا کہ ان کی افضلیت ہے اور ان کی جو وجوہات آپ نے دیں، یہ جب ''حقیقت الوحی'' میں آتا ہے کہ: ''امتی نبی ناقص نبی ہوتا ہے۔''

اس کا کیا مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: امتی نبی......؟

جناب یحییٰ بختیار: ناقص۔

مرزا ناصر احمد: ......ناقص نبی؟ کون سا حوالہ ہے؟ ''یہ حقیقت الوحی'' ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی! ''ازالہ اوہام'' ہے۔ یہ حصہ دوم ہے جی! *Page 407* ایڈیشن، میرا خیال ہے، یہی ہوگا۔

[528] مرزا ناصر احمد: پڑھ دیں۔ آپ پڑھ دیں یا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ ذرا آپ کو پڑھے دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! آپ پڑھ دیں۔ یہاں ملی نہیں کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: ''یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے۔ امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔'' (ازالہ اوہام ص۵۶۹، خزائن ج۳ ص۴۰۷)

مرزا ناصر احمد: یہاں امتی نبی کی بحث نہیں ہے۔ یہاں تو محدث کے متعلق فرما رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آگے کہتا ہے: ''وہ محدث جو ناقص قسم کا......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہر محدث نبی نہیں ہوتا۔ ہر نبی محدث ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ یہ جو یہاں ہے......

مرزا ناصر احمد: یہاں محدث کی بات ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی! محدث کی بات ہے: ’’ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے......‘‘ غلام احمد صاحب بھی تو محدث تھے؟

مرزا ناصر احمد: امتی نبی تھے۔

جناب یحیٰی بختیار: امتی نبی تھے اور محدث بھی تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! حضرت محمد ﷺ بھی محدث تھے۔[1]

[529] جناب یحیٰی بختیار: ہاں، یہی میں کہہ رہا ہوں ناں جی کہ آپ اس Sense (معنی) میں کہ......

مرزا ناصر احمد: یعنی وہ دونوں دیئے، جو عام ہے کہ ہر نبی محدث ہے لیکن ہر محدث نبی نہیں ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ یہاں جو پھر وہ کہتے ہیں: ’’امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی امتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلی تابع شریعت، رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۶۹، خزائن ج۳ ص۴۰۷)

مرزا ناصر احمد: کانبیاء بنی اسرائیل۔

جناب یحیٰی بختیار: یہاں سے آپ دیکھ لیجئے گا: ’’لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے......‘‘ (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: یہاں نکلی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: میں بھیج دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) جاؤ لے آؤ...... کتاب لی؟ (اٹارنی جنرل سے) یہ جو اگر اس صفحہ کو شروع سے پڑھا جائے تو (مسئلہ) حل ہو جاتا ہے۔ یہ خود ہی اپنے اندر حل ہو جاتا ہے۔ ’’پھر صفحہ ۴۲۵ میں فرماتے ہیں......‘‘ (یہ اعتراض جو ہے، جس کتاب کے اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں یہ اس کا ہے صفحہ ۴۲۵) ’’اس بات پر تمام سلف

---

[1] دجل اور سفلہ پن کی حد ہوگئی۔ سوال مرزا قادیانی ملعون قادیان کے متعلق ہے۔ لیکن مرزا ناصر کمینگی پر اتر آیا۔ آنحضرت ﷺ کو اس میں لا کھڑا کیا۔ حالانکہ کروڑوں محدث خود آنحضرت ﷺ کے نقش پاء کا صدقہ ہیں۔

وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا اورفرماتے ہیں کہ قسطلانی نے بھی تو مذاہب[530] الدنیا میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ وہ امتی بھی ہوگا اور نبی بھی لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا۔''

یہاں ''صاحب نبوت تامہ'' سے مراد مستقل نبی ہے: ''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنخضرتﷺ سے قبل شارع انبیاء کی امتوں میں جو غیر شارع انبیاء پیدا ہوئے جیسا کہ نبی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے بعد ہزاروں کی تعداد میں غیر شارع انبیاء پیدا ہوئے۔ وہ بنی اسرائیل کے نبی تو تھے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامل اتباع کے نتیجے میں ان کو مہر نبوت کی نہیں ملی بلکہ اللہ تعالیٰ نے، قطع نظر اس کے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے ہیں، ان کو اپنی حکمت کاملہ سے نوع انسانی (نہیں بلکہ یہاں یہ ہوگا کہ بنی اسرائیل) کی اصلاح کے لئے بطو رنبی کے بھجوایا۔''

اس میں ایک فرق ہے، وہ ہے باریک اور لمبا ہے، میں صرف اشارہ کروں گا۔ وہ یہ کہ ہر نبی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں پیدا ہوا، بنی اسرائیل میں اس نے کسی نہ کسی چھوٹے یا بڑے معاملہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت کی اصلاح کر دی اور یہ چیز نمایاں طور پر حضرت مسیح کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں تھے۔ اسرائیلی نبی تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ نے انتقام پر زور دیا، یہ ان کی شریعت کا حصہ ہے، انتقام لینا۔ کیونکہ اس وقت کے حالات، کمزوری کے اور ایک بزدلی جو اس وقت بنی اسرائیل میں پیدا ہوگئی تھی۔ اس کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو یہ حصہ ایک دیا جائے الٰہی تعلیم کا انتقام لینا ہے تمہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں حضرت مسیح علیہ السلام جو موسوی امت میں سے تھے۔ انہوں نے جب وہ انتقام والا جذبہ جو تھا وہ غلط *Extreme*[531] تک پہنچ گیا۔ انہوں نے آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلاف، ان کی ہدایات کے خلاف یہ تعلیم دی کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر تھپڑ لگاتا ہے تو دوسری بھی آگے کر دو۔ میں وہ موسوی شریعت کے تابع اور یہ بنی اسرائیل کے نبی اور ان کی کوئی شریعت نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت کا ایک مکمل حصہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا، اس کو منسوخ نہیں کیا اور یہ جو باریک باریک فرق انہوں نے حالات کی تبدیلی سے اپنے وعدوں میں کئے وہ بتائے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کامل اتباع کے نتیجے میں ان کو نبوت نہیں ملی۔ کیونکہ کامل اتباع ہی ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن نبی اکرمﷺ کی بعثت کے بعد اور قرآن عظیم کے نزول کے بعد

ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ مل گیا۔اب اس قسم کا مستقل نبی نہیں پیدا ہوسکتا امت محمدیہ میں جو ایک شوشہ بھی قرآن کریم کی ہدایات میں تبدیلی پیدا کرے۔اس واسطے امت محمدیہ میں امتی نبی آ سکتا ہے، غیر شرعی، مستقل حیثیت کا نبی نہیں آ سکتا۔روز یہی یہ بحث ہے جو مسیح علیہ السلام کو نبوت ملی بنی اسرائیل کی امت، وہ امتی نبی کی حیثیت نہیں تھی، بلکہ مستقل حیثیت نبی کی تھی۔تو وہ اس امت میں نہیں آ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام امتی نبی نہیں تھے، کیونکہ ان کی شریعت آ گئی تھی اپنی۔

مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی شریعت نہیں۔کوئی بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور صاحب شریعت نبی ہیں؟

مرزا ناصر احمد[532]: ہاں، ان سے پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نبی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: امتی نبی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: شرعی بھی نہیں، تو امتی بھی نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر شرعی، غیر امتی نبی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: غیر شرعی غیر امتی نبی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیر امتی نبی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا **Status** (مقام) کیا ہوگا؟ امتی نبی سے بلند ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ان کا **Status** امتی نبی سے......

جناب یحییٰ بختیار: مختلف ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: علیحدہ ہوگا، مختلف ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک امتی نبی جو ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ امتی نبی کی نہیں بحث......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ جو ہیں ناں الفاظ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ ان کو ناقص کہا گیا۔

مرزا ناصر احمد: کن کو؟

جناب یحییٰ بختیار: امتی نبی جو ہے وہ ناقص ہوگا مقابلتاً اس نبی کے جو اپنی شرع لائے؟

[533] **مرزا ناصر احمد:** یہاں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ناقص کا لفظ نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کے متعلق نہیں۔ کیونکہ جو امتی ہے اس کے متعلق پوچھا ہے آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں......نہیں، میں اس کا جواب دیتا ہوں مختصراً۔ امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے توفیق دے گا آپ سمجھ جائیں گے۔

یہاں امتی نبی کا نہیں ذکر، اس بحث میں جو یہاں ہے ہمارے سامنے۔ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ ان محدثین کی بات کر رہے ہیں۔ جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کانبیاء بنی اسرائیل'' کہ وہ نبی تو نہیں تھے لیکن ان کا مقام بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند تھا۔ ذرا انتظار کریں۔ میں یہاں یہ بتا دیتا ہوں آپ کو: ''ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے (یہ امت محمدیہ کا ذکر آ گیا ناں) اور ناقص طور پر نبی بھی۔ امتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بہ کلی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ (یہ فقرہ بڑا اہم ہے اور نبی اس وجہ سے کہ) خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے۔''

خدا اس کو نبی نہیں کہتا، نہ نبی بناتا ہے۔ لیکن نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ''کانبیاء بنی اسرائیل'' یعنی وہ نبی نہیں ہوں گے لیکن کانبیاء ہوں گے، نبیوں کی طرح ہوں گے۔ نبیوں کا سا معاملہ ان سے کیا جائے گا اور یہاں بھی یہی فقرہ ہے۔ تو اس میں ان محدثین کا ذکر ہے۔ جن[534] کی طرف نبی اکرم ﷺ کی حدیث اشارہ کرتی ہے کہ میری امت میں ایسے ایسے مقربین میرے اور میرے متبعین پیدا ہوں گے جو علماء، امتی کانبیاء بنی اسرائیل، میری امت کے علماء کا ایک گروہ ایسا ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوگا۔ نبی نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ناقص نبی جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں ''کانبیاء بنی اسرائیل''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو ''ناقص نبی'' استعمال ہوا ہے۔ یہ ان کے بارے میں ہوا ہے۔ اپنے بارے میں نہیں کہہ رہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو محدثین کی بات ہورہی ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی ان کے بارے میں کہہ رہے ہیں وہ ناقص نبی ہوں گے؟
مرزا ناصر احمد: کانبیاء بنی اسرائیل ہوں گے۔ ان سے انبیاء کا سا معاملہ ہوگا۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کانبیاء کا سا معاملہ کرے گا۔ لیکن انبیاء نہیں ہوں گے وہ۔
جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ جو ہے ناں ''ناقص نبی'' مجھے یہ **Confusion** (پریشانی) ہوئی کہ......
مرزا ناصر احمد: نہیں وہ یہی نقص ہے ناں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا خیال تھا کہ شاید اسلام میں بھی اور نبی گزرے ہیں۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، نہیں، کانبیاء بنی اسرائیل۔
جناب یحییٰ بختیار: یعنی اور کوئی نبی نہیں؟
مرزا ناصر احمد: ہاں، اور کوئی نبی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ناقص قسم کے یا کسی کیٹگری کے؟
[535] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس کو کانبیاء بنی اسرائیل کو ''ناقص نبی'' کا فقرہ کہہ گئے......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ یعنی وہ لفظ ''ناقص'' استعمال ہوا ہے۔ اسی لئے میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے۔
مرزا ناصر احمد: لیکن آگے جاکر اس کو واضح کردیا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: وہ نبی نہیں ہیں؟

(اس امت میں مرزا قادیانی کے علاوہ کوئی نبی نہیں)

مرزا ناصر احمد: وہ نبی بالکل نہیں[1]۔
جناب یحییٰ بختیار: جو ناقص نبی ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہوتا۔ وہ نبیوں کی طرح **Treat** کیا جاتا ہے۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، نبی نہیں، ان سے معاملہ انبیاء کا سا معاملہ ہے۔

---

[1] کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے۔ اب تسلیم کیا کہ حضور علیہ السلام کی امت میں اور کوئی کسی قسم کا نبی نہیں، صرف مرزا قادیانی ہی نبی ہے۔ مرزا ناصر نے اس کا اعتراف کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزا صاحب! یہ جب آپ حضرت مریم کا ذکر کرتے ہیں تو کیا ان کی بھی دو شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت ہے؟

(مسیح و یسوع ایک ہیں)

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا تھا کہ دو شخصیتوں کا معاملہ کل صاف ہو گیا۔ تو میری غلط فہمی تھی[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بات یہ ہے، مرزا صاحب! کہ آپ نے **Clarification** (وضاحت) کی ہے کہ جہاں جہاں مرزا صاحب نے یسوع کا ذکر کیا ہے یا عیسیٰ کا ذکر کیا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہے یا عیسیٰ میں یہ نقائص تھے۔ جھوٹ بولتے تھے، نعوذ باللہ......

مرزا ناصر احمد: نہ صرف نقائص کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ یسوع کی طرف اشارہ ہے جو انجیل میں یا عیسائیوں کی نظر میں ہے۔

[536] مرزا ناصر احمد: جو...... جب آپ نے الزامی جواب دیتے ہوئے نصاریٰ کو یہ کہا کہ تم جس خداوند یسوع مسیح کو...... یہ فقرہ ہمیشہ ''خداوند یسوع مسیح'' کہنا چاہئے ورنہ پتہ نہیں لگتا انجیل کا ہے...... تم جس خداوند یسوع مسیح کو پیش کرتے ہو، تمہاری اپنی کتب اس کے یہ حالات بتاتی ہیں اور وہ پاک نبی خدا کا، جو بنی اسرائیل میں آیا اور عیسیٰ بن مریم اس کا نام تھا۔ قرآن کریم نے تو اس کی بڑی تعریف کی وہ تو مقربین الٰہی میں تھا۔ انبیاء میں سے ایک نبی تھا اور جب آپ نے دادیوں، نانیوں کا ذکر چھیڑا تو میں نے کہا دادیوں، نانیوں کا ذکر ہمیں قرآن میں نہیں ملتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ان کا تو عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں تو وہ اللہ کی مائیں ہو گئیں ناں جو دادیاں نانیاں ہوئیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ وہ تو قرآن میں نہیں آتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اسی لئے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ظاہر ہے، پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب ایک کتاب ''کتاب البریہ'' ص ۷۹،۸۰ پر مرزا صاحب سے فرمایا کہ: ''وہ یسوع جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا''

---

[1] مرزا ناصر احمد صاحب کا اعتراف شکست!! مسیح اور یسوع دو شخصیتیں نہیں، ایک ہی ہے۔

یہ لوگوں نے انہیں کہا کہ وہ خدا ہیں یا انہوں نے خود کہا؟

مرزا ناصر احمد: عیسائیوں میں بعض فرقے ' **Unitarian** (موحد) بھی ہیں خدائے واحد کو ماننے والے ہیں۔ لیکن عیسائیوں کی بڑی بھاری اکثریت خصوصاً **Catholicism** (کیتھولیزم) جو ایک زمانے میں سب پر حاوی تھی اور دوسرے فرقے سر اٹھانے کے قابل نہیں تھے کیونکہ **Inquisition clergy** کے **Courts** جو تھے ناں......وہ اتنی سخت سزائیں دیتے تھے کہ وہ[537] فرقہ کوئی بن نہیں سکتا تھا۔ بہر حال، تو **Catholicism** (کیتھولیزم) اور بعد جو مختلف فرقے بنے۔اس وقت بھی اکثر عیسائی فرقے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔لیکن انہی میں ایسے فرقے بھی ہیں۔تعداد میں تھوڑے ہیں۔جو **Unitarian** (موحد) کہلاتے ہیں۔یعنی ایک خدا کو ماننے والے۔تثلیث کو نہیں ماننے والے۔تو انہوں نے،یعنی اب آپ کے......یہ تمہید تھی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......جب انہوں نے یہ کہا کہ ''ہم خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں'' تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ''مسیح نے تو اس سے انکار کیا مگر ہم ایمان لاتے ہیں'' انہوں نے غلط دلائل خود انجیل اور بائبل سے نکال کے دنیا کے سامنے یہ اعلان کیا کہ تورات اور انجیل کے ان حوالوں کی رو سے،ہم خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،میں یہ **Clarification** (وضاحت) چاہتا تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں،وہ آ گیا ناں جواب۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود نہیں کہا۔یسوع نے خود نہیں کہا......

مرزا ناصر احمد: جو ان کو خداوند یسوع مسیح مانتے ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح نے خود کہا۔ورنہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا دعویٰ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں،ان کا یہی دعویٰ ہے کہ خود کہا ہے ورنہ تو وہ اعلان ہی نہ کر سکتے۔

(مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا غلام احمد صاحب نے تو کبھی یہ نہیں سمجھا کہ وہ خدا ہیں؟

کیونکہ یہاں ایک......

[538] مرزا ناصر احمد: نہیں کبھی نہیں سمجھا۔ اس کا جواب تو میں دے دیتا ہوں Categorical ۔ بالکل غلط اور افتراء ہے کہ کبھی ایسا سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ان کا ترجمہ ہے ''کتاب البریہ'' صفحہ ۷۸......

مرزا ناصر احمد: ''کتاب البریہ'' کونسا صفحہ؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Page No. 78.***

Mirza Nasir Ahmad: ***78.***

جناب یحییٰ بختیار: ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں خودخدا ہوں۔'' (کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ص۱۰۳)

مرزا ناصر احمد: یہ بات سن لیں جی۔ یہیں سے جواب مل جائے گا۔ میں نے کہا ہے کہ آپ نے کبھی نہیں دعویٰ کیا۔ نہ سمجھا اپنے کو خدا۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ: ''میں خدا اپنے آپ کو سمجھتا ہوں'' یہ کہا ہے: ''میں نے ایک کشف دیکھا'' اور جیسا کہ میں واضح کر چکا ہوں کہ کشف کی تعبیر ہوتی ہے اور بہتوں نے بھی کشف دیکھے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......خدا ہونے کے کشف امت مسلمہ میں اور بہتوں نے بھی دیکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں نا جی کہ: ''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خودخدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں......'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: کشف میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کشف میں ہی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

[539] جناب یحییٰ بختیار: ''......اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہوگیا ہوں۔ یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبالیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کرلیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ میں محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کرلیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس

کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا۔‘‘ (کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ ص۱۰۴،۱۰۳)

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے، یہ کشف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کشف جو انبیاء کا ہوتا ہے۔ وہ نبی کے برابر ہوتا ہے یا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے، اگر آپ فرمائیں، اجازت دیں تو میں پڑھ دوں یہ بانی سلسلہ احمدیہ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ مجھ سے اجازت کیوں چاہتے ہیں؟

(مرزا صاحب! آپ......) *Mirza Sahib, you....*

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی اس سے زیادہ ہے جو آپ نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو میں نے پڑھا ہے۔ اس کا میں کہہ رہا ہوں وہ تو آپ نے کہہ دیا۔ میں نے کہا کشف جو ہے ایک نبی کا جو کشف ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: نبی کا کشف جو ہے......

540 جناب یحییٰ بختیار: وہ وحی کے برابر نہیں ہوتا؟

مرزا ناصر احمد: نبی کا کشف سچا ہوتا ہے۔ لیکن ہوتا کشف ہے اس کی تعبیر کرنی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر کشف میں یہ دیکھیں کہ وہ خدا ہیں تو وہ سچے......

مرزا ناصر احمد: اس کی تعبیر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا آلہ کار بنے گا۔ یہ تعبیر ہے اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کی ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: خود کی ہے۔ تو پڑھ دوں؟ اس واسطے میں نے کہا تھا کہ پڑھ دیتا ہوں تو جواب آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے آگے وہ لکھتے ہیں کہ ’’انہوں نے‘‘ آپ پڑھ لیجئے...... کہ: ’’انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔‘‘ (کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۵)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ بالکل کشف میں دیکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ *Explain* (واضح) کر دیں اس کو۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک خواب ہے۔ رویاء اور کشف کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاتا۔ یہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ نے بانی سلسلہ احمدیہ نے ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ کے صفحہ ۵۶۴ پر یہ لکھا ہے: ’’لانحنی بھذہ الواقعة کما یؤنافی کتب اصحاب واحدة الوجود‘‘

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''ہمارے اس کشف سے وہ مراد نہیں جو وحدت الوجود والے یا حلول کے قائل مراد لیا کرتے ہیں۔'' بلکہ[541] یہ کشف تو بخاری کی ایک حدیث سے بالکل موافق ہے جس میں نفل پڑھنے والے بندوں کے قرب کا ذکر ہے۔ جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے تو وہ صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے: ''لایزال عبدی یتقرب علی من نوافل حتی احبه فاذاحبته، کنت سمع الذی یسمع به وبصره الذی بصر به ویده التی یبتش بها وزجراه التی یمشی بها (۳۲۵)'' یہ بخاری کی حدیث ہے اور اس کے معنی ہیں: نفل گزار بندہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔''

یہ خود آپ نے، بانی سلسلہ نے اپنے کشف کی آگے تعبیر کی ہے اور اپنی تعبیر کی بنیاد حدیث نبوی صلوٰۃ اللہ علیہ، اس کے اوپر کی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں: ''خدا نے کہا اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مرگئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہوگئے۔ گویا مرگئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہوگئے تو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنادے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کررہا ہے اور جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اور اسی کے اذن سے ظاہر ہورہی ہے۔''

تو[542] خود آپ نے اسی قابل تعبیر کشف قرار دیا۔ یعنی ایک ایسا کشف جس کی تعبیر کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں نے عالم کشف میں اپنے رب کو ایک نوجوان کی شکل پر دیکھا اور اس کے لمبے بال اور اس کے پاؤں میں سونے کے جوتے تھے۔''

اب ظاہر ہے کہ جس کا مادی وجود ہی نہیں اس کو اس شکل میں دیکھنے کا اس کے علاوہ کوئی مطلب ہی نہیں کہ اس کی تعبیر کی جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! حدیث کا حوالہ چاہتے ہیں۔ جواب ذکر کیا آپ نے؟

مرزاناصراحمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا اس کا حوالہ اگر آپ دیں۔

مرزاناصراحمد: جس حدیث کا ذکر کیا اس کا حوالہ یہ ہے: ’’الیواقیت والجواھر‘‘ جلد اوّل، ص ۷۱، بحوالہ طبرانی، نیز ’’موضوعات کبیر‘‘ صفحہ ۴۶۔ تین کتابوں کا ذکران حوالوں میں آ گیا ہے[1]۔ اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ دیکھا کہ کشف میں، رویاء میں خود کو خدا دیکھا اور بھی بہت ساری ہیں۔ بہرحال، یہ نکتہ یادرکھنے کے قابل کہ کشوف کی تعبیر کی جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ آپ سے اسی قسم کی ایک اور......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔ اچھا ہے سارے مسئلے آج حل ہو جائیں۔

[543] جناب یحییٰ بختیار: مسئلے تو کبھی نہیں حل ہوں گے مرزاصاحب! ہم تو صرف جو ایشو *Issue* سامنے ہے۔ اس کی کچھ وضاحت چاہتے ہیں۔

مرزاصاحب! کا یہ جی ایک حوالہ ہے ’’سیرت المہدی ص ۸۲، (ج ۱، روایت نمبر ۱۰۰)‘‘ ’’میں نے کچھ احکامات قضاوقدر کے متعلق لکھے اور ان پر دستخط کروانے کی غرض سے اللہ کے پاس گیا۔ انہوں نے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھایا۔ اس وقت میری حالت یہ ہوئی جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے سال ہا سال کے بعد ملتا ہے۔‘‘ یعنی وہ خدا کے بیٹے......

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، ایسے جیسے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی خواب میں انہوں نے سمجھا کہ وہ......

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں، بالکل نہیں سمجھا۔ ’’ایسے جیسے‘‘ کا اردو زبان میں تو یہ مطلب نہیں ہے کہ بیٹا بن گیا۔ اس کا مطلب ایک بالکل اجنبی کسی کے پاس جاتا ہے۔ آپ کے پاس آتا ہے اور آپ شفقت سے اس سے ملتے ہیں۔ بات کرتے ہیں اور وہ جا کر کہے گا کہ اٹارنی جنرل نے مجھ سے بالکل ایسا سلوک کیا جیسا باپ بیٹے سے کرتا ہے۔ بیٹا بن گیا آپ کا؟

---

[1] سرے سے یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہی نہیں ہے۔ اس وقت الیواقیت ج ۱ ص ۷۱ (طبع اوّل ۱۳۵۱ھ مصر) میرے سامنے ہے اس صفحہ پر اس کا نشان تک نہیں۔ موضوعات کبیر، کتاب کا نام ہی اس روایت کے ابطال کے لئے کافی ہے۔ اگر روایت ہو بھی تو موضوع ہے۔ وضع کردہ ہے۔ قطعاً حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں لیکن ابن، ابن دجال کو دیکھو۔ حق پدری کے لئے دجال کے جرم کو ہلکا کرنے کے لئے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات کو بھی نہ چھوڑا کہ آپ ﷺ کی طرف ایک غیر صحیح قول کی نسبت کر کے آپ ﷺ پر افتراء کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ تو جیسا ہوا۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ''ایسے جیسے'' نے مطلب بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ایک جگہ اور...... یہ اخبار ''الفضل'' سے لیا گیا ہے۔ پتہ نہیں کونسا ان کا حوالہ ہے۔ وہ میں آپ کو بتادوں گا......

مرزا ناصر احمد: جی، یہ کونسا؟

[544] **جناب یحییٰ بختیار:** ......اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ کہتے ہیں۔ ریفرنس ہے ایک کہ: ''وہ بہت خوبصورت عورت ہے......''

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، ہمارے علم میں تو ایسا نہیں۔ لیکن بڑا افسوس ہے۔ معذرت کرتا ہوں کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......اسی واسطے ***Explanation*** (وضاحت) ضروری ہے ناں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، چیک کریں گے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ اگر چیز ہے ہی نہیں تو میں آپ سے سوال ہی نہیں پوچھتا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہمارے علم میں نہیں۔ لیکن میں نے آپ کو بتایا تھا کہ نہ تصدیق کرنے کے قابل نہ تردید کرنے کے قابل۔ جب تک چیک نہ کرلوں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے ناں، مرزا صاحب! میں تو آپ کی ***Attention draw*** (توجہ مبذول) کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، وہ میں اعتراض نہیں کر رہا ہوں۔ میں ویسے بات کر رہا ہوں کہ ہم چیک کر کے اس کو بتائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے ابھی تک پڑھا ہی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔ اچھا، چھوڑ دیا؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پڑھا ہی نہیں ابھی تک۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ پھر آپ چیک کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے ''عورت'' کہا ناں، بس اتنا اشارہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''وہ خوبصورت عورت ہے......''

[545] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، ہاں، ''خوبصورت عورت ہے اللہ'' اور اس کو......

جناب یحییٰ بختیار: تو ایسی کوئی چیز آپ کے علم میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں کہیں نہیں۔ نہ ہمارے ان بزرگوں کے علم میں ہے کوئی۔ دیکھنا یہ ہے کہ کس نے یہ حوالہ بنایا۔ اس عرصے میں ہمیں اگر وہ مجلّہ مل جائے حضرت!

Mr. Yahya Bakhtiar: *I have, Sir, to look up one or two references. So, they will come out after the break.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** ایک یا دو حوالہ جات میں جناب دیکھ چکا ہوں وہ وقفہ کے بعد آجائیں گے)

Mr. Chairman: *Yes, after the break.*

(**جناب چیئرمین:** جی ہاں! وقفہ کے بعد)

The Delegation is permitted to withdraw; to report at 12:15.

(وفد کو سوا بارہ بجے تک وقفہ کرنے کی اجازت ہے)

The honourable Members may kindly keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: *The Special Committee is adjourned to meet at 12:15.*

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس سوا بارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

(The Special Committee adjourned for a short break to reassemble at 12:15 pm.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوتا ہے۔ چھوٹے سے وقفہ کے بعد سوا بارہ بجے دوبارہ ہوگا)

(The Special Committee re-assembled after short break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چھوٹے سے وقفہ کے بعد ہوا چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی)

کی صدارت میں)

جناب چیئرمین: ہاں، فرمایئے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: وہ کل غالباً......

جناب چیئرمین[546]: یہ دروازہ بند کر دیں۔

جی، مولانا شاہ احمد نورانی!

WRITTEN ANSWER TO ORAL QUESTION IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی، وہ کل غالباً آپ نے یہ طے فرمایا تھا کہ اس سے ابتداً **Definite** جواب لے لیا جائے اور اس کے بعد ان کو اگر تشریح وغیرہ کرنی ہے تو کر دیں۔ لیکن تحریری بیان کوئی نہیں ہوگا۔ وہ آج تحریر پڑھ رہے تھے۔

جناب چیئرمین: میں نے ابھی اٹارنی جنرل صاحب سے بات کی ہے اپنے چیمبر میں۔ اب وہ سلسلہ وہ دوسرا شروع کریں گے۔ وہ اسی طریقے سے جیسے کہ کل رات کو **Decide** ہوا تھا ناں، بالکل اسی طریقے سے۔

جی، مولانا مفتی محمود صاحب!

IRRELEVANT ANSWERS TO QUESTIONS IN THE CROSS- EXAMINATION

مولوی مفتی محمود: جی عرض یہ ہے کہ کل بھی یہ بات ہوئی تھی کہ وہ ایک جواب لکھ کر لاتے ہیں اور پڑھتے ہیں اور سوال ہوتا ہے ایک بات کے متعلق۔ وہ جواب دیتے ہیں دوسری بات کا۔ اب سوال آج تھا کشف کے متعلق۔ انہوں نے کشف کے مقابلے میں جب کہ کشف میں اور خواب میں فرق ہے، وہ خود تسلیم کرتے ہیں......خواب کی چار، پانچ، چھ مثالیں دیں کہ فلاں نے خواب دیکھا۔ فلاں نے خواب دیکھا۔ انہوں نے بھی دیکھا۔ تو گویا ان کے جرم سے ہمارا جرم کم ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے پانچ، چھ اور لوگوں کی مثالیں دی گئیں ان کے خوابوں کی کوئی مثال کشف کی نہیں تھی۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ جو چیز پوچھی جائے۔ اسی کا جواب دے۔ ایک چیز پوچھی جاتی ہے، جواب اور باتوں کا آ جاتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں......

(غیر متعلقہ جوابات، چیئرمین کی رولنگ)

[547] جناب چیئرمین: ہاں، ٹھیک ہے۔ میں نے کل بھی ریمارک کیا تھا۔ میں نے Observe کیا تھا۔ بہت سی Irrelevant (غیر متعلقہ) چیزیں آ رہی ہیں۔

مولوی مفتی محمود: ...... بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: یہی بات میں نے کل کہی تھی، یہی بات کہی تھی۔ بہت سی Irrelevant (غیر متعلقہ) چیزیں آ رہی ہیں۔ اس میں سوال ہو جائے۔ پھر اس کا جواب ہو جائے۔ پھر مختصر Explanation (وضاحت کریں) اگر ضرورت ہو۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: Explanation (وضاحت) قرآن اور حدیث کی روشنی میں، مختصر Explanation (وضاحت)

جناب چیئرمین: ہاں، یہ ٹھیک ہے، بالکل ٹھیک ہے۔

مولوی مفتی محمود: وہ اس طریقے سے جیسے آپ کہیں کسی کو کہ ''چور ہے وہ'' تو وہ کہتا ہے کہ ''فلاں بھی چور تھا، فلاں بھی چور تھا، فلاں بھی چور تھا۔''

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے اٹارنی جنرل صاحب سے ابھی ڈسکس کیا ہے چیمبر میں۔ *I think now the procedure will be all right* (میرا خیال ہے کہ اب ضابطہ کی کارروائی درست ہے) (مداخلت)

جناب چیئرمین: ہاں جی۔ ایک سیکنڈ۔ (مداخلت)

جناب محمد حنیف خان: وہ Question (سوال) کرنا شروع کر دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، ان کا اپنا Method (انداز) ہے Put کرنے کا۔ ایک بات یہ ہے کہ ان کو، گواہ کو روکا جائے گا کہ جب Question put (سوال) کیا جا رہا ہو تو پھر بیچ میں، جب تک Question complete (مکمل سوال) نہ ہو جائے، بیچ میں نہ بولیں۔

[548] SUPPLY OF QUOTATIONS FOR ASKING QUESTIONS

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I will respectfully submit that explanations are different; you may or may not accept, but I request the honourable members not to supply*

me loose balls to score boundaries.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں گذارش کروں گا کہ توجیہات مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔جنہیں قبول یا رد کیا جاسکتا ہے۔تاہم میں معزز اراکین سے عرض کروں گا کہ مجھے انٹ شنٹ قسم کی چیزیں نہ بھیجیں)

***Mr. Chairman:** Yes, that I have also felt.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! یہ بات میں بھی محسوس کر چکا ہوں) یعنی حوالہ جات۔ یہ حوالہ جات جو کتابچوں سے لکھے ہوئے ہیں یا پمفلٹ سے لکھے ہوئے ہیں۔اس کی بجائے ان کی اپنی کتاب ہو۔حوالہ جات پیش کرنے کا Best (سب سے) طریقہ یہ ہے کہ یہ کتابیں پڑی ہیں ان کی، وہیں سے کتاب اٹھائی، وہیں سے مارک کیا کہ یہ آپ کا لکھا ہوا ہے وہ جو Questions (سوالات) ہمارے Approve ہوئے ہیں۔ان میں کئی حوالہ جات نکلتے ہی نہیں ہیں۔

Yes, Haji Moula Bakhsh Soomro.

(جی! حاجی مولا بخش سومرو)

TIME FOR ANSWERING QUESTIONS

***Sardar Moula Bakhsh Soomro:** Sir, the explanation that he gives should not go beyond 5 or 10 minutes; and for the "Hawala", when the books are available, he should not be given time that. I will read my own book and come prepared tomorrow. "It should not be put off to the next day, think today. And explanation should not go beyond 5 or 10 minutes.*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب والا! جو وضاحتیں وہ دیتے ہیں پانچ یا دس منٹ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئیں۔ جب کتابیں اور حوالے موجود ہوتے ہیں تو پھر (گواہ) کو مزید وقت نہیں ملنا چاہئے کہ وہ کتابیں مطالعہ کر کے دوسرے روز تیاری کر کے آئیں گے۔ جواب اور وضاحت کے لئے پانچ یا دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں ہونا چاہئے)

Mr. Chairman: *Haji Sahib, it varies from question to question. There are certain questions which should be replied to there and then; certain explanation should be there and then. But there are certain things which have to be searched out.*

(جناب چیئرمین: حاجی صاحب! یہ سوال کی نوعیت پر منحصر ہے۔بعض سوالات کا جواب فوری ملنا چاہئے۔کچھ سوالات ایسے ہوتے ہیں۔جن کے جوابات کے لئے مزید وقت اور تحقیق ضروری ہوتی ہے)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *He reads it like a "Khutba" and takes half an hour; that should not be allowed.*

(سردار مولا بخش سومرو: وہ (گواہ) خطبہ کے انداز میں پڑھتا اور آدھ گھنٹہ لے لیتا ہے۔اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے)

Mr. Chairman: *No, no, that will not be. Should we call them?*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں! اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔کیا اب انہیں بلالیں؟)

[549]*Yes, Mr. Aziz Bhatti.* (جی ہاں! جناب عزیز بھٹی)

جناب عبدالعزیز بھٹی: عرض یہ ہے کہ جہاں ان کے ***Irrelevant*** (غیر متعلقہ) ہوں جی ***Answer*** (جواب) وہاں یہ پاور آپ خود استعمال کریں کہ انہیں پھر بند کردیں۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری!

WRITTEN ANSWERS TO ORAL QUESTIONS IN THE CROSS- EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہرحال، اس میں تو جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب فرمائیں گے۔میں سمجھتا ہوں وہی صورت ٹھیک رہے گی۔لیکن ایک چیز کل بھی میں نے عرض کی تھی

کہ انہیں لکھی ہوئی چیز زیادہ پڑھنے کا موقع نہ دیا جائے......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اس کو، جب تک بہت ہی ناگزیر نہ ہو جائے، اس لئے کہ پھر کراس ایگزامینیشن کا کوئی فائدہ نہیں رہتا کہ جب وہ آدمی کتاب اور رسالے لکھ کر کے لے آئے۔

QUESTIONS BASED ON DOCUMENTS NOT READILY AVAILABLE

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دوسری چیز ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں بہت سے سوالات ''الفضل'' یا دوسرے اخبارات کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہے لوگ چیک کر رہے ہیں۔ لیکن عام طور پر ''الفضل'' نہیں ہے۔ تو وہ سوالات کچھ اسی طرح بھی ہو سکتے ہیں کہ: ''آپ یہ بتائیں کہ یہ ''الفضل'' میں ہے یا نہیں ہے؟'' اگر وہ یہی کہہ دیں کہ: ''ہم اس کے بارے میں نہ تصدیق کر سکتے ہیں، نہ اس[550] کو جھٹلا سکتے ہیں'' تو یہ ہمارے ریکارڈ پر آ جائے۔ لیکن وہ سوال آ جائے۔ ممکن ہے کہ ہم دوسرے روز، تیسرے روز وہ پرچہ فراہم بھی کر سکیں۔ نہیں بھی فراہم کر سکیں تو وہ سوال ریکارڈ پر ہوگا کہ یہ پوچھا گیا ''الفضل'' کے حوالے سے۔

''الفضل''، ہم نے شروع سے برابر کوشش کی کہ وہ بھیج دیں ہمیں۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ معین کا پیاں بتایئے، کون کون سے نمبر، تو وہ بھی لکھ کے بھیجا۔ لیکن یہ انہوں نے نہیں بھیجا۔ اب ظاہر ہے کہ ''الفضل'' کی اتنی دیر کی فائلیں تو کسی کے پاس نہیں ہوتیں۔ لہٰذا جو اس پر مبنی سوالات ہیں، وہ ریکارڈ میں ضرور آ جائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی۔

ADMITTANCE OF VISITORS DURING SITTINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE

Mr. Chairman: *I would request only one thing to the Members. While coming to attend this secret session, they should not bring their friends, their relatives inside the*

Assembly buildings. It has caused us a lot of inconvenience. And the responsibility is of all of us collectively. There have been certain cases- reported- where people have even quarrelled with the security people while coming inside the gate. I think it should be discouraged and it should be stopped altogether for two or three days. Then we can have it. Yes Maulana Ghulam Ghaus Hazarvi.

(**جناب چیئر مین:** میں اراکین سے صرف ایک گزارش کروں گا۔ جب وہ اس خفیہ اجلاس کے لئے آئیں تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اسمبلی کی عمارت کے اندر نہ لائیں۔ یہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ کئی بار نوٹس میں آیا ہے کہ لوگ سیکورٹی والوں سے جھگڑا کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کی حوصلہ شکنی ہونا چاہئے اور یہ سلسلہ دو تین دن کے لئے بند کیا جانا چاہئے۔ تب ہی ہم اطمینان سے کام کر سکتے ہیں۔ جی مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب!)

----

[551]*METHOD OF ASKING QUESTIONS DURING CROSS- EXAMINATION*

مولانا غلام غوث ہزاروی: سوالات کے سلسلے میں یہ عرض ہے کہ جو سوال بڑا اہم ہو، جس کا ریکارڈ پر آنا ضروری ہے۔ اس میں اتنا ہی پوچھا جائے کہ ”یہ مرزا صاحب نے یا مرزا محمود نے کہا ہے یا نہیں؟“ اتنا ان کو تقریر کے لئے خواہ مخواہ موقع دینا اور تبلیغ کا، آدھ آدھ گھنٹے تک وہ سنائیں ہم کو، ہم ان کی تقریر سننے یہاں نہیں بیٹھے رہتے۔ اس لئے سوال کی طرز یہ ہونی چاہئے کہ ”یہ لکھا ہے یا نہیں، اور یہ آپ مانتے ہیں، درست ہے کہ نہیں؟“ بس اس کی ضرورت ابھی نہیں......

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے جی۔

PRODUCTION OF BOOKS/DOCUMENTS FOR QUESTIONS CITED IN THE QUESTIONS

مولانا غلام غوث ہزاروی: اور دوسری بات یہ ہے کہ جن حضرات نے سوالات

دیئے ہیں۔کوئی سوال نہ پوچھا جائے جب تک اس کا حوالہ پاس موجود نہ ہو۔ میں نے جتنے سوالات دیئے ہیں۔میرے پاس کتابیں ہیں،ان کے حوالے اور مجھے پوری طرح معلوم ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے جوسوال کل پوچھا تھا،قطعی میں نے خود لکھا ''البدر'' میں کہ:

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

میں نے خود دیکھا ''البدر'' میں۔میں،مرزا صاحب کے سامنے پیش ہوا۔انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہا تحسین کرتے ہوئے اندر لے گئے زنانہ میں۔یہ میں نے خود دیکھا۔میرے پاس پرچہ نہیں[552] تھا اس لئے میں نے اس کے لئے نوٹس نہیں دیا۔جب تک کہ موجود نہ ہو کوئی پرچہ یا کوئی پمفلٹ یا کوئی کتاب......

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے جی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ......اس وقت تک اس کا نوٹس سوال کا نہیں دینا چاہئے۔

جناب چیئر مین: بالکل ٹھیک ہے جی۔میں اب ان کو بلانے لگا ہوں۔

مسٹر احمد رضا خان قصوری!

REPETITION OF ARGUMENTS BY THE WITNESS

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *Mr. Chairman, for the last two, three days, what I am noticing is that the witness is repreating his statement again and again, and not only repeating his oral statement, but sometimes he quotes same books again and again. We are not have to be taught what Ahmadi faction is; and he is not have to preach to us. So I think, being the Chairman of this Committee, you should see to it that the repetition does not take place.*

(**صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری:** جناب چیئر مین! گذشتہ دو تین دنوں سے میں یہ مشاہدہ کر رہا ہوں کہ گواہ اپنے بیان کا تکرار بار بار کر رہا ہے۔گواہ نہ صرف اپنے زبانی جوابات کو

بار بار دہراتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات کتابوں کے حوالے بھی تکرار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ ہم یہاں کوئی سبق پڑھنے نہیں آئے اور نہ ہی گواہ کو یہاں کسی درس کے لئے بلایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحثیت چیئرمین خصوصی کمیٹی آپ کو دیکھنا چاہئے کہ بار بار کی تکرار نہ ہو)

(گواہ گول مول جواب اور حیلہ بازی کرتا ہے، وزیر قانون)

Abdul Hafeez Pirzada: ***Sir, it has disadvantages; it has also got some advantages because, from the point of view of the prosecutor also, you have to repeat the question sometimes; and the more they repeat an answer, the more contradictions are established. So, now that we have displayed so much paitence, for about a days and a half, I think we should bear with this, because you would appreciate that the witness is trying to be evasive and therefore the Attorney- General has had to ask a question time and again. So, let us bear with it for about a day or a day and a half. We are now coming to a close.***

(عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا! اس کے کچھ تو نقصانات ہیں۔ مگر چند ایک فوائد بھی ہیں۔ استغاثہ کے نقطہ نظر سے بعض اوقات سوال کو دہرایا جاتا ہے۔ اس طرح گواہ جس قدر اپنے جواب کو دہرائے گا۔ اس قدر تضادات سامنے آئیں گے۔ جہاں ہم نے اتنا بردباری سے کام لیا ہے۔ ایک آدھ دن اور سہی۔ آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ گواہ حیلہ بازی سے کام لیتا ہے۔ یا جواب کو گول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے اٹارنی جنرل کو سوال پھر سے سوال کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اب جب کہ کاروائی اختتام کے قریب ہے ہمیں ایک آدھ دن اور صبر سے کام لینا چاہئے)

[553] ***Mr. Chairman:*** ***Mr. Ahmad Raza Qasuri, as we usually do after everyday's proceedings, today after 1:30 and after 9:30, then again we will survey that day's position, and then we can have suggestions. I have discussed the matter***

with the Attorney- General and he says that now, for this hour, he will adopt his own method of putting the questions. Yes, they may be called.

(**جناب چیئرمین:** مسٹر احمد رضا قصوری! جیسا کہ ہمارا معمول ہے۔ آج کی کارروائی کے بعد ڈیڑھ بجے دن اور ساڑھے نو بجے رات کے بعد ہم تمام پوزیشن کا جائزہ لیں گے اور تجاویز پر غور کریں گے۔ میں نے اٹارنی جنرل سے بات کی ہے۔ وہ اپنے انداز اور طریقے کے مطابق سوالات کریں گے۔ ہاں! اب انہیں (یعنی وفد کو) بلالیں)

(The Delegation entered the chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney- General.

(**جناب چیئرمین:** جی ہاں! اٹارنی جنرل صاحب)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک سوال پوچھ رہا تھا کہ جب حضرت مریم کا ذکر کرتے ہیں مرزا صاحب، تو یہ ایک ہی شخصیت ہے یا دو شخصیتیں ہیں۔ آپ نے کہا کہ شخصیتوں کا تو کل فیصلہ ہوگیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کل ہوگیا تھا فیصلہ۔

(مرزا ناصر کی مشکل)

جناب یحییٰ بختیار: تو اس سلسلے میں میں ***Clarification*** (وضاحت) چاہتا ہوں کہ جب وہ ذکر کرتے ہیں تو وہ مریم ہیں۔ جن کا ذکر انجیلوں میں آیا ہے یا وہ مریم ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں؟

مرزا ناصر احمد: بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب اور تقریر و تحریر میں اس مقدس عورت کا بھی ذکر کیا جو قرآن کریم میں مریم کے نام سے یاد کی جاتی ہے اور بعض جگہ آپ نے اس مریم کا بھی ذکر کیا جس کو عیسائی لوگ خداوند یسوع سے نسبت دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دو شخصیتیں ہیں ان کی نظر میں پھر، جیسے......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو اپنا جواب دے دیا ہے......

[554] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، میں وہی جواب......

مرزا ناصر احمد: ......نتیجہ آپ نکال لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کا جواب ہے، وہ یہاں بھی وہی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! وہی یہاں ہے۔

(سیدۂ مریم علیہا السلام کی اہانت کے حوالہ جات، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو ایک جگہ ذکر آ جاتا ہے: ''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل...... بوجہ حمل...... کے نکاح کر لیا۔'' (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

مرزا ناصر احمد: یہ کیا؟ کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی (کشتی نوح ص۳۷) شروع کی تین چار لائنیں چھوڑ کر جی، میرے ایڈیشن میں۔

مرزا ناصر احمد: بانی سلسلہ احمدیہ نے یہاں یہ لکھا ہے: ''کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی، باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

[555] **جناب یحییٰ بختیار:** تو یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ ''کشتی نوح'' کا حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ اشارہ جو ہے۔ یہ اس حضرت مریم کی طرف ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے؟ یا ان کی طرف ہے جن کا عیسائی ذکر کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کی یہ پہلی سطر ہے۔اس کے صفحے کی پہلی سطر: ’’وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا، بلکہ مسیح تو مسیح، میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں ناں جی، یہ اشارہ جو ہے۔ یہ تحریر جو ہے......

مرزا ناصر احمد: اس تحریر میں ذکر ہے ان حضرت مریم کا جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔لیکن حوالے بعض اعتراضات کے جواب میں قرآن کریم سے دیئے گئے۔نہ قرآن کریم سے۔نہیں بائبل سے دیئے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو حضرت مریم کا ذکر ہے، یہ وہ حضرت مریم ہیں۔جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے اور ان کے متعلق جو کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جو اعتراضات ہیں۔ان کے جواب بائبل سے دیئے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: حمل سے مجبور ہو کے نکاح کیا بزرگوں کے کہنے پر؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ......

مرزا ناصر احمد: بائبل سے لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ انجیل سے لیا ہے اور اس کو ***Justify*** (جائز) کر رہے ہیں: [556]’’مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ ئیں۔اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’وہ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔‘‘ بائبل میں جو ہے ان کے بارے میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: He is justifying or explaining?

(**جناب یحییٰ بختیار:** وہ اس کو صحیح قرار دے رہیں یا وضاحت کر رہے ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: Explaining the situation, justifying the act.

(**مرزا ناصر احمد:** صورتحال کی وضاحت کر رہے ہیں۔معاملے کو جائز قرار دے رہے ہیں)

(پیرمہرعلی شاہ گولڑویؒ کی اہانت، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب میں کچھ اور سبجیکٹ کی طرف آتا ہوں۔ تھوڑی دیر کے لئے۔ کچھ حوالے نہیں مل رہے۔ مرزا صاحب کے زمانے میں کچھ اور علماء اور بزرگ تھے۔ خدا جانے ان سے بھی *Controversy* رہی یا مخالفت رہی یا کیا بات تھی۔ یہ تو *Context* آپ بتائیں گے۔ مگر یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف مرحوم کو ملعون کہا؟

مرزا ناصر احمد: کہاں؟ حوالہ کیا ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: اس میں شعر ہے عربی میں: ''میرے پاس ایک خط آیا۔ ایک جھوٹے آدمی کی طرف سے جو تزویر کر رہا تھا۔ تلبیس کر رہا تھا۔ وہ کتاب خبیث کی تھی اور جیسے بچھو ڈنگ مارتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ تیرے لئے ہلاکتیں ہوں اے گولڑے کی زمین! تو ملعون ہوگئی ہے ایک ملعون کے سبب سے، اس لئے تو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح ص۷۵، خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

[557]***Mr. Chairman:*** *The librarian may hand over the book to the witness.* (جناب چیئرمین: لائبریرین کتاب گواہ کو دیں)

جناب یحییٰ بختیار: میں دو چار اور بھی پڑھ لیتا ہوں تاکہ آپ اکٹھے دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

(مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی اہانت، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب نے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو ''اندھا شیطان، لعین، دیو، گمراہ، شقی، ملعون، من المفسدین'' لکھا ہے؟ یہ ہے (انجام آتھم ص۲۵۲، خزائن ج۱۱ص۲۵۲)

مرزا ناصر احمد: ہاں چیک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ چیک کر لیں۔

Mr. Chairman: *I think, Mr. Attorney- General let it be put to the witness one by one. The books.....*

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اٹارنی جنرل ایک ایک کر کے گواہ سے سوال پوچھیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, these three quotations are alike.* (جناب یحییٰ بختیار: جناب تینوں سوال ایک جیسے ہیں)

مولانا غلام غوث ہزاروی: وہ یہ جواب دیں کہ ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تینوں پر آرہا ہوں۔ یہ تینوں پڑھ کے پھر میں ان سے پوچھتا ہوں۔

Mr. Chairman: ***The books, all the three books may be handed over to the witness and he should say it is there or it is not there.***

(جناب چیئرمین: مہربانی کر کے تینوں کتابیں گواہوں کے سامنے پیش کر دیں اور وہ یہ کہیں کہ یہ یہاں ہے اور یہ یہاں نہیں ہے)

(مولانا سعداللہ کی اہانت، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب نے مولوی سعداللہ کا نام لے کر ''بدکار عورت کا بیٹا'' اور ''بدگو، خبیث، منحوس، لعین، شیطان، نطفہ سفیہاں'' لکھا ہے؟

یہ ہے جی (انجام آتھم ص۲۸۱، ۲۸۲) تو یہ تین آپ چیک کرلیں اور......

[558]***Mr. Chairman:*** ***The librarian may please hand over the books to the witness.***

(جناب چیئرمین: لائبریرین، مہربانی کر کے کتابیں گواہ کو پیش کریں)

ایک کتاب ابھی مفتی صاحب پڑھ رہے تھے وہ بھی نہیں؟ وہ ایک کتاب ابھی مفتی صاحب پڑھ رہے تھے۔ وہ تو دے دیں نا۔ نہیں دی؟ اب یہ پڑھ لیں۔ *And rest of the books may also be given.* (اور مہربانی کر کے باقی کتابیں بھی دے دیں)

مرزا ناصر احمد: یہ جو ضمیمہ ''نزول المسیح'' از قصیدہ ضمیمہ ''نزول المسیح'' کا ایک حوالہ تین میں سے ہے۔ یہ یہاں ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا جواب جو ہے بعد میں دیں گے۔ اور دوسرے ''انجام آتھم'' (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کونسا صفحہ ہے؟ یہ جو ہے ۲۵۲ صفحہ ''انجام آتھم'' کا حوالہ ہے، ہاں، یہ بھی درست ہے۔ حوالہ ہے۔

جناب چیئرمین: تھرڈ کا **Page** بتائیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ۲۸۲،۲۸۱ ہاں جی، ۲۸۲،۲۸۱ کا حوالہ بھی موجود ہے۔ لیکن کتابیں دیکھیں تو اس کا جواب دیا جاسکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ یہاں موجود ہیں کتابیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ہیں۔

***Mr. Chairman:** Next question.*

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کی کچھ وضاحت دینا چاہتے ہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں اس کی وضاحت دینا چاہتا ہوں۔ ان کتابوں کا حوالہ دیکھ کے۔ اس وقت نہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ **Briefly** بتاسکتے ہیں کہ وہ کیا وجہ تھی؟ پھر تو آپ **Detail** (تفصیل) میں بتادیں نا۔

مرزا ناصر احمد: اکٹھا دے دوں گا۔ وقت ضائع ہوگا خواہ مخواہ۔

[559] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی کیا انہوں نے ان کے خلاف کچھ کہا اس واسطے یا......؟

مرزا ناصر احمد: اس کے دو طرح کے جواب ہیں۔ دونوں دوں گا، انشاء اللہ۔ ایک یہ کہ ان کے جواب میں یا کن حالات میں ان کو کہا گیا اور دوسرے یہ ان کو اس سے زیادہ کسی اور نے تو نہیں کہا۔ کیونکہ اگلے آدمی کی پوزیشن بھی تو پتہ لگنی چاہئے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ انہوں نے ان کی شان میں کچھ کہا اور انہوں نے ان کے جواب میں کہا؟

مرزا ناصر احمد: یا ان کا مقام دوسرے فرقوں کے نزدیک کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جیسے بھی **Explanation** (وضاحت) ہے، یہی ہے نا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہی **Explanation** (وضاحت) ہے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** In reply or in retaliation?*

(جناب یحییٰ بختیار: جواب میں یا ردعمل میں؟)

---

[1] اس وقت مرزا کی کتابیں دیکھ کر گویا سانپ سونگھ گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بغیر اس کے کہ میں کوئی جواب دوں، میں نتیجہ نہیں نکال سکتا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی نے ان کے متعلق کچھ کہا اوراس کے جواب میں یہ آیا ہے؟
مرزا ناصر احمد: میں دیکھ کے...... یہ کہہ رہا ہوں۔ یہ چیزیں ہیں جو ذہن میں آتی ہیں۔ *Philosophically* (فلسفیانہ طور پر) *Theoretically* (نظری طور پر) لیکن جب تک کتابیں چیک نہ کی جائیں۔ دیکھا نہ جائے۔ اس وقت تک انسان کسی صحیح نتیجے تک نہیں پہنچ سکتا۔
جناب یحییٰ بختیار: جو ریفرنس آپ کے سامنے ہے۔ جو کتاب آپ کے سامنے ہے۔ جس سے یہ میں نے *Quote* کیا ہے۔ اس میں تو کوئی اس کی *Explanation* (وضاحت) نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کہیں اور آپ دیکھیں گے؟
[560] مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں بھی ساری کتاب اگر میں پڑھوں تو بڑی دیر لگ جائے گی۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ کتاب آپ کے سامنے موجود ہے جیسے آپ......
مرزا ناصر احمد: کتنے صفحات ہیں اس کے؟ ''انجام آتھم'' جو ہے اس کو دو دن لگ جائیں گے پڑھتے ہوئے مجھے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اسی *Passage* (پیراگراف) میں آگے یا پیچھے......
مرزا ناصر احمد: نہیں، آگے پیچھے کہیں اور ذکر آیا ہوا ان کا، جب تک پوری تسلی نہ کی جائے، جواب میں کیسے دے سکتا ہوں[1]؟
جناب یحییٰ بختیار: تو فی الحال آپ جواب نہیں دے سکتے اس کا؟
مرزا ناصر احمد: میں اس کا جواب بعد میں دے سکتا ہوں۔

(مرزا ناصر کی گراؤنڈ)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی مختصراً کہ کونسی گراؤنڈ ہوگی آپ کی؟
مرزا ناصر احمد: جی؟
جناب یحییٰ بختیار: کہ کس گراؤنڈ......

---

[1] تصنیف، مرزا کی آگے پیچھے سے مکمل معائنہ وچیکنگ وتسلی کے بعد جواب دیں گے۔ تف برتورے چرخ گردوں، تف! خلیفہ اپنے نبی کی تصنیف پر تحفظات کا شکار ہے۔ گویا نہ اگلے بنے نہ نگلے بنے۔

مرزا ناصر احمد: یعنی جب تک میں اس کو سٹڈی نہ کروں، کتب کو، جواب کی گراؤنڈ کیسے بتا سکتا ہوں[۱]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے کہا کہ انہوں نے ان کی شان میں کچھ کہا تو جواب دے رہے ہیں یہ؟ یا انہوں نے اپنی طرف سے...... وہ خاموش تھے۔ انہوں نے ان کے بارے میں کہا؟ دو چیزیں ہو سکتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کتابیں دیکھ کے پتہ لگے گا ناں کہ کونسی چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو ان کا پہلے علم نہیں تھا؟

[561] **مرزا ناصر احمد:** میں نے تو کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ مجھے پہلے علم تھا لیکن اس نقطہ نگاہ سے......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو کوئی نقطہ نگاہ نہیں کہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کہ اعتراض کے رنگ میں جو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے جماعت کے جو مناظر ہیں، مناظرہ کرنے والے، ان کو تو سارے دلائل کا پتہ ہوگا۔ لیکن میں اپنی جماعت کا مناظرہ کرنے والا نہیں۔

(گالی محبت کا رنگ ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! کیا گالیوں پر بھی کبھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا؟ آپ کہتے ہیں کہ ''اعتراض کے رنگ میں'' یہ کوئی محبت کا رنگ تو نہیں ہے[۲]۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی دیکھنا ہے۔ نہیں یہ دیکھنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ ''ہم ہمیشہ پیار سے باتیں کرتے ہیں، لوگوں کو Convince (قائل) کرتے ہیں پیار سے'' اور میں یہ دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے میں نے یہ سوال کیا۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں آپ کو یہ بتاتا ہوں۔ یہ بھی پتہ لگنا چاہئے کہ گالیاں ہیں بھی یا نہیں۔

(ہر بات کے دو معنی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ یہی کہتے ہیں کہ ''بدکار عورت

۱؎ کہاں وہ کروفر کہاں یہ رسوائی۔ اس کو کہتے ہیں ہائے وہ بلندی، ہائے یہ پستی۔
۲؎ جناب اٹارنی جنرل بس کریں۔ اس سے زیادہ اس مسکین کی اور کیا رسوائی ہوگی؟۔

کا بیٹا'' کے دو معنی ہیں ''بدگو'' کے دو معنی ہیں ''خبیث'' کے دو معنی ہیں ''منحوس'' کے دو معنی ہیں۔ ایک اچھے ہیں، ایک برے ہیں۔ تو وہ تو اور بات ہو جاتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں یہاں تو عربی ہے ناں۔ یہ عربی کا ترجمہ ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، عربی کا ترجمہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو عربی کے لفظ کے پتہ نہیں کتنے معنی ہیں۔ دو نہیں، پتہ نہیں دس معنی ہوں۔

[562] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہی کہہ رہا ہو کہ ''بدکار عورت کا بیٹا'' عربی میں کچھ اور معنی رکھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: عربی میں ''بدکار عورت کا بیٹا'' نہیں کہا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ترجمہ یہیں سے لیا گیا ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ترجمہ جو ہے، وہ ایک ترجمہ ہوتا ہے لفظی، وہ کر دیا یہاں۔ لیکن ہم نے جس وقت اپنی تحقیق کرنی ہے تو ہمیں اس لفظ کے وہ معنی جو عربی محاورہ میں مختلف استعمال ہوتے ہیں۔ ان ساروں کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اس *Context* میں کون سے معنی میں عربی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جیسے ''شیطان'' کا ہے۔ اس کا عربی میں، اردو میں، فارسی میں کچھ فرق ہوگا آپ کے خیال میں؟

مرزا ناصر احمد: جو ''شیطان'' کا لفظ ہے ناں، اس کے پانچ دس معنی تو ضرور ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر دونوں زبانوں میں کوئی فرق نہیں اس میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بالکل فرق ہے۔ عربی زبان میں اس کو اس معنی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کہ اس خاص معنی میں اس کو کسی اور زبان میں استعمال نہ کیا گیا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: جس میں تعریف کی شکل بھی ہوگی یا کہ......

مرزا ناصر احمد: تعریف اور اس کے میں نام نہیں لے رہا۔ وہ تو جب ہوگی۔ آپ بحث سے پہلے......اس بحث کے اوپر......کیسے بحث کی جا سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ اس کو *Explain* (واضح) کر دیجئے۔ ایک حوالہ ہے جی مرزا صاحب کا۔ ''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔'' آپ [563] کے علم میں کوئی ایسا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر میں دیکھوں تو بتا دیتا ہوں۔
جناب یحییٰ بختیار: آپ کے علم میں نہیں فی الحال ایسا کوئی......
مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے الفاظ صحیح تو دیکھنے سے ہی پتہ چل سکتے ہیں۔ حوالہ بتائیں، یہاں پر شاید کتاب ہو۔
جناب یحییٰ بختیار: حوالہ جی ''نزول المسیح'' ص۴ اور وہ ''تذکرہ'' بھی آگے لکھا ہوا ہے ''تذکرہ'' میں صفحہ ۲۲۷۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ دیکھ لیتے ہیں۔ شاید یہاں نکل آئے۔ ''نزول المسیح'' صفحہ۴ پر تو ایسی کوئی عبارت نہیں۔

***Mr.Chairman:** Mr. Attorney- General, the witness says it is not there on page4.*

(مسٹر چیئرمین: گواہ کہہ رہا ہے کہ یہ صفحہ۴ پر نہیں ہے)
مرزا ناصر احمد: صفحہ۴ کے اوپر جو میرے پاس......
جناب چیئرمین: نہیں، وہ ریفرنس ہے ''تذکرہ'' کا؟
جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ ''نزول المسیح''......
مرزا ناصر احمد: یہ ''نزول المسیح'' صفحہ۴ آپ نے فرمایا ہے ناں؟
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اور ''تذکرہ'' صفحہ ۲۲۷۔

(حوالہ نہیں، ہاں مل گیا، مرزا ناصر کا فرمان)

مرزا ناصر احمد: میرے پاس ''نزول المسیح'' ہے۔ اس کے صفحہ۴ پر تو ایسی عبارت کوئی نہیں۔ عبارت کا ایک آدھ فقرہ پڑھ دیں تو میں......
جناب یحییٰ بختیار: ''جو میرا مخالف ہے......''
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ مل گیا۔
جناب چیئرمین: مل گیا ٹھہر جائیں جی۔
[564] جناب یحییٰ بختیار: مل گیا جی؟
مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو الفاظ پڑھ دیں تو مقابلہ ہو جائے گا۔
جناب یحییٰ بختیار: آپ Compare کر لیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ''جو میرا مخالف ہے......''

(مرزا کے مخالف عیسائی، یہودی مشرک ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ''اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی، یہودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح حاشیہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۳۸۲)

مرزا ناصر احمد: یہ عبارت تو یہ نہیں کہہ رہی کہ ''میں نے ان کا نام رکھا''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی،......

مرزا ناصر احمد: ......کسی اور طرف اشارہ ہے۔ یہ عبارت ہے یہاں۔ یہ بتاتی ہے کہ کسی جگہ آپ کے خیال میں ان کا نام عیسائی اور مشرک رکھا گیا تھا۔ ٹھیک ہے، یہ یہاں ہے تو، لیکن اس کا وہ جواب دیں گے بعد میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہاں صرف یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا جو کہنا ہے کہ: ''جو میرا مخالف ہے......''

مرزا ناصر احمد: ''اور جو میرا مخالف ہے اس کا نام......''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، کس جگہ یہ رکھ......

جناب یحییٰ بختیار: ......''مخالف'' سے ان کی مراد صرف عیسائی، یہودی، نصاریٰ کی طرف ہے؟ کہ وہ مخالف جو ان پر ایمان نہیں لاتے، جو ان کو نبی نہیں مانتے وہ بھی آجاتے ہیں؟

[565] **مرزا ناصر احمد:** یہی میں نے کہا ناں کہ یہ فقرہ یہاں موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، نہیں، میں اس کے علاوہ پوچھتا ہوں کہ اور......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں وہی بات کہہ رہا ہوں اس پر جو اس کا جواب ہے۔ وہ میں دیکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ بھی پھر آپ اپنے جواب میں جو میرا یہ سوال ہے کہ جو ''مخالف''......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں سمجھ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......''مخالف'' سے آپ کا مطلب کیا ہے''

مرزا ناصر احمد: ''مخالف'' سے مراد صرف غیر مسلم ہیں یا مسلمان بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: غیراحمدی۔

مرزاناصراحمد: صرف غیرمسلم ہیں یا مسلمان بھی شامل ہیں اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مسلمانوں میں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ ہیں، ہم نہیں ہیں، اس قسم کے ہیں اور اس قسم کے ہیں۔ کیٹیگریز آجاتی ہیں۔

مرزاناصراحمد: میں بالکل نہیں کہتا جی۔ میں تو جو فقرہ اس وقت کہہ رہا ہوں وہ ریکارڈ پر آنا چاہئے……

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ریکارڈ پر تو……

مرزاناصراحمد: ……آیا اس میں غیرمسلم ہیں یا مسلم بھی شامل ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اور یہ بھی کہ جو مرزا صاحب کا مخالف ہے وہ ویسے ہی ہوجاتا ہے جیسے عیسائی، یہودی، مشرک۔

مرزاناصراحمد: آپ یعنی اس کا جواب چاہتے ہیں؟

[566] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں اس پر *Clarification* (وضاحت) چاہتا ہوں۔

مرزاناصراحمد: ہاں۔ اس کا جواب چاہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جواب چاہتا ہوں کیونکہ وہ ایک ہی کیٹگری میں آجاتے ہیں۔

مرزاناصراحمد: ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔ جواب اس کا……

(مخالفوں کو گالیاں)

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس طرح جی، جو مخالف ہیں ان کے بارے میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ: ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔'' (نجم الہدیٰ ص۵۳، خزائن ج۱۴ص ایضاً) یہاں بھی آپ یہ نوٹ کر لیجئے۔

مرزاناصراحمد: حوالہ کیا ہے اس کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نجم الہدیٰ'' صفحہ ۵۳۔

مرزاناصراحمد: اس کا تو میں مختصر جواب ابھی دے سکتا ہوں۔ لیکن تفصیلی بعد میں دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر آپ دے دیں مرزا صاحب! تو بہت سارے سوال ہیں۔ وقت بچ جائے گا۔ جس پر آپ دے سکتے ہیں ابھی۔

مرزا ناصر احمد: اس کے مخالف مسلمان نہیں۔ بلکہ وہ عیسائی ہیں جو اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ انہوں نے کس زمانے میں......

مرزا ناصر احمد: اس میں آگے پیچھے نصاریٰ کا ذکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کیا یہ آپ کو یاد ہے کہ کس زمانے میں انہوں نے کہا تھا؟......نبوت کے دعویٰ سے پہلے یا بعد میں؟

[567] **مرزا ناصر احمد:** یہ جو ہے ناں کتاب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کئی کتابیں آپ نے کل آپ نے **Citation** دی ۱۸۷۲ء کی کہ مرزا صاحب نے خود اس زمانے میں ۱۸۷۲ء میں لکھا تھا عیسائیوں کے خلاف......

مرزا ناصر احمد: اس ساری کتاب کا مضمون جو ہے وہ عیسائیوں کے خلاف ہے اور بڑا کھول کے ان کا ذکر آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ...... پہلے بھی اور آخر میں بھی قطع نظر اس کے کہ لکھی کب گئی۔ جب وہ مضمون بتاتا ہے کہ وہ نصاریٰ کے متعلق ہے تو تاریخ اس مضمون کے خلاف کیسے بتا دے گی؟

(ذرية البغايا میرے مخالف کنجریوں کی اولاد)

مولوی مفتی محمود: جناب والا! عربی کا حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں، اس میں ہے: ''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها يقبلني و يصدق دعوتي الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لايقبلون''

جناب چیئرمین: اس کا ترجمہ بھی کر دیں اور حوالہ بھی دیں۔

مولوی مفتی محمود: ترجمہ یہ ہے: ''یہ وہ کتابیں ہیں جن کی طرف دیکھتا ہے ہر مسلمان محبت اور مودت کی آنکھ سے، اور اس کے علوم سے نفع اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو کنجریوں کی اولاد ہیں، جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی، وہ قبول مجھے نہیں کرتے۔''

جناب چیئرمین: حوالہ؟ حوالہ بھی دیں۔

[568] **مولوی مفتی محمود:** یہ ''آئینہ کمالات'' صفحہ ۵۴۷، (خزائن ج۵ ص ایضاً)

***Mr. Chairman:** This book may also be given to the witness.* (جناب چیئرمین: یہ کتاب بھی گواہ کو دی جائے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is.... Sir, this is a question because Mirza Sahib said whatever was referred to in the previous question was with reference to Christians; he will give a detailed reply later. Now I ask about the Muslims; what Mirza Sahib said.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی کیا ہے کہ پچھلے سوال کا تعلق عیسائیوں سے تھا اور حوالہ بھی عیسائیوں کے بارے میں تھا اور یہ کہ وہ (گواہ) تفصیلی جواب بعد میں دے گا۔ اب میرا سوال مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ جن کے متعلق مرزا صاحب نے کہا:)

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی۔ مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟ ہاں، ابھی جو صفحہ ۵۴۷......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے وہ ریفرنس کے لئے نکالا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بس ٹھیک ہے۔ یہ جو جتنے ہیں ناں، یہ گالیاں دینے وغیرہ کا الزام، یہ سب پڑھ دیں تو اکٹھا ہم جواب دے دیں گے اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، مجھے جو ہے ناں، کچھ ریفرنسز مل رہی ہیں اس وقت، کچھ جو نہیں مل رہیں وہ میں ڈھونڈ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ ہم پر جتنے اعتراض ہے...... یہ تو فرسودہ ہے سوال، آٹھ دس سال سے ہو رہا ہے...... تو اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر ان کے جواب آپ ابھی دے سکتے ہیں، ابھی دیکھیں ناں یہاں: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی......''

مرزا ناصر احمد: یہ کتاب مجھے بھجوا دیجئے۔

جناب چیئرمین: کتاب آ گئی ہے۔ کتاب دیکھ کے آپ بتا دیں کہ یہ ہے یا نہیں ہے۔

[569] مرزا ناصر احمد: اس میں ''ذریۃ البغایا'' جو لفظ ہے۔ وہ جس معنی میں عربی میں استعمال کرتے ہیں......

Mr. Chairman: ***No. This is an explanation. Now, first, the witness has to say whether the writing exists in the book or not.***

(جناب چیئرمین: نہیں۔ یہ وضاحت ہے۔ گواہ کو پہلے یہ بتانا ہوگا کہ تحریر کتاب میں موجود ہے یا نہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ الفاظ یہاں ہیں۔

Mr. Chairman: ***Now the explanation can come.***

(جناب چیئرمین: اس کے بعد وضاحت آئے گی)

مرزا ناصر احمد: اور یہ ***Explanation*** (وضاحت) ہم دیں گے بعد میں۔ ٹھیک ہے، درست ہے۔ یہ ریکارڈ کرلیں۔

Mr. Chairman: ***The witness is....***

جناب یحییٰ بختیار: ابھی نہیں دے سکتے آپ؟ اس میں مرزا صاحب! کوئی ***Difficult*** (مشکل) مسئلہ آپ کے لئے تو نہیں ہونا چاہئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ''ذریۃ البغایا'' کی بحث کرنا ضروری، اس کے لئے عربی لغت کی کتب کا حوالہ ضروری ہے، محاورے کا بھی ضروری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کل سے فرما رہے ہیں کہ مسلمان کون ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کرلی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے......''

مرزا ناصر احمد: ''......ذریۃ البغایا نے......مگر ذریۃ البغایہ نے قبول نہیں کیا۔'' ذریۃ البغایا کا معنی کنچیاں نہیں ہیں۔ ''ذریۃ البغایا'' کا معنی کنچیوں کی اولاد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''بدکاروں کی اولاد اور کنجریوں کی اولاد'' کے کیا معنی ہیں جو آپ سمجھتے ہیں؟

[570] مرزا ناصر احمد: سارے حوالے دے کے میں آپ کو ***Convince*** (قائل) انشاء اللہ کراؤں گا کہ اس کے معنے غلط لئے جارہے ہیں اور دوسرے جو اعتراض ہیں کہ گالیاں دیں سخت الفاظ استعمال کئے۔ وہ سارا ایک وقت میں حل ہوجائے گا۔ مسئلہ یہی حل ہونا چاہئے ناں کہ گالیاں دی ہیں یا نہیں۔ اگر دی ہیں تو کیوں دی ہیں۔ ان کا جواب کیا ہے۔ ایک وقت میں حل ہوجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر ایک اور ریفرنس ہے جی، وہ بھی میں دیکھ لوں گا۔ مگر یہاں جو میرے پاس نوٹ کیا ہوا ہے، وہ آپ نوٹ کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نوٹ کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔'' (انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''انوارالاسلام ص۳۰''

مرزا ناصر احمد: یہ بھی دیکھ لیں گے۔

Mr.Yahya Bakhtiar: ***Page may be verified page 30.***

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ کی تصدیق کر لیں)

جناب چیئرمین: اگر کتاب ہے تو کتاب دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس پر میں آپ سے یہ **Request** (درخواست) کروں گا کہ یہ جو ہے: ''ہماری فتح'' سے کیا مراد تھی مرزا صاحب کی؟

مرزا ناصر احمد: غلبۂ اسلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ایک چیز جو ***Establish*** (ثابت) ہوگی یا ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: ہوگی۔

[571] جناب یحییٰ بختیار: تو قائل تو پھر ***Future*** (مستقبل) میں ہوگا۔ پہلے سے ''ولدالحرام بننے کا شوق'' اس کو کہہ دیا۔

مرزا ناصر احمد: جو مستقبل میں اسلام اتنا غالب آجائے گا......

آپ نے دوسری جگہ لکھا ہے: ''ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا اور نوع انسانی محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی اور یہ حالت ہوگی کہ جو لوگ نبی کریم ﷺ کو ماننے والے نہ ہوں گے ان کی حالت ہوگی چوڑھوں چماروں کی طرح۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''ولدالحرام بننے کا شوق'' دیکھئے، مرزا صاحب! میرے پاس شاید یہ عبارت غلط ہو۔ اس واسطے میں کہہ نہیں سکتا۔ مگر جو لکھا ہوا ہے اس کا میں یہ کہہ رہا ہوں، کہتے ہیں کہ: ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا......''

(انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

مرزا ناصر احمد: ابھی یہ تو اعلان ہی نہیں کیا گیا کہ ہماری فتح ہوگئی ہے۔ مستقبل کے متعلق[1]......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی پوچھنا چاہتا تھا، Clarification (وضاحت) چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں مستقبل کی بات ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی پوچھنا چاہتا تھا، Clarification (وضاحت) چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: مستقبل کے متعلق بات ہے۔ آج کے......

جناب یحییٰ بختیار: مستقبل کے متعلق بات۔ اور ساتھ یہ بھی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......اس نسل کے متعلق نہیں ہے۔

[572] جناب یحییٰ بختیار: کہ: ''اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے''

مرزا ناصر احمد: یہ سارے اکٹھے آ جائیں گے جواب۔ بڑے کھل کر آئیں گے۔ سارے لکھ دیں گے ہم کہ یہ کہا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ یہ ساری فہرست اگر ہمیں دے دیں تو ہم......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، جب تک ہمارے پاس جو حوالے ہیں ہم خود Verify (تصدیق) نہ کر لیں......

---

[1] یہاں پہنچ کر قادیانی حضرات کے مقدر پر میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ دجال قادیان کا دجال خلیفہ کس طرح سادہ قادیانیوں کے سامنے صرف جھوٹ نہیں بولتے۔ بلکہ جھوٹ سے بھی زیادتی کرتے ہیں۔ حوالہ مذکور میں مرزا قادیانی نے یہ عبارت عبداللہ آتھم سے مباحثہ سے متعلق لکھی۔ جب عبداللہ آتھم مرزا کی پیشین گوئی کے مطابق نہ مرا تو مرزا قادیانی نے اس کے نہ مرنے کے باوجود کہا کہ ہماری فتح ہوگئی۔ ''جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔'' مجھ مسکین کی درخواست پر قادیانی کرم فرما یہ حوالہ اپنے طور پر گھر میں دیکھ لیں کہ جو بات مرزا نے اپنے متعلق کہی، مرزا ناصر نے اسے آنحضرت ﷺ سے متعلق قرار دے کر دنیا کی آنکھوں میں اپنے دجل کی مٹی ڈالنی چاہی، اور جو بات ماضی کے متعلق ہے۔ اسے مستقبل سے متعلق کر دیا۔ قادیانی یہ حوالہ پڑھیں کہ ان کے خلیفہ کتنے بڑے کذاب ہیں۔ وہ پڑھیں اور فیصلہ کریں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکیں گے کہ ہمیں کسی نے نہیں سمجھایا تھا۔ مرزا کے حوالہ کی عبارت مرزا ناصر کے استدلال کو قبول کرتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

مرزاناصراحمد: نہیں، جو دینا چاہتے ہیں، وہ دے دیں۔ اس کا ایک جواب بڑا واضح اور بڑا روشن اور ٹھیک، وہ جو ہے وہ سارا آ جائے گا سامنے۔ جو لکھا گیا ہے وہ لکھا ہوا ہے۔ جس وجہ سے لکھا گیا وہ وجہ دنیا کے سامنے آنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اسی وجہ سے تو ہم *Clarification* (وضاحت) چاہتے ہیں......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ورنہ آپ کو تکلیف کیوں دیتے۔

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں وضاحت بڑی ضروری ہے۔

(مرزا کا مخالف جہنمی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ مرزا صاحب فرما رہے ہیں ''تبلیغ رسالت'' میں صفحہ ۲۷......

مرزاناصراحمد: کونسا؟ کتاب کون سی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تبلیغ رسالت'' جلد نہم صفحہ ۲۷۔

''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہوگا۔''

(تبلیغ رسالت ج۹ ص ۲۷، تذکرہ ص ۳۳۶ طبع ۳، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص ۲۷۵)

[573] **مرزاناصراحمد:** یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تبلیغ رسالت'' کا ہے، جلد نہم۔

مرزاناصراحمد: جی، یہ دیکھ کے تصدیق یا تردید کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ابھی آپ دیکھ لیجئے۔

***Mr. Chairman:** The book may be handed over to the witness. Yes,this writing is admitted as already produced?*

(جناب چیئرمین: کتاب گواہ کو دی جائے۔ ہاں یہ تحریر مانتے ہیں۔ یا پہلے سے پیش شدہ تحریر کو تسلیم کرتے ہیں) جو *Writing* (تحریر) دی گئی ہے گواہ اس کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو...... ہاں جی، اس میں وہ فقرہ ہے۔ آگے پیچھے اور بھی ہیں۔ تو جواب دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب کل، مرزا صاحب! جو آپ فرما رہے تھے۔ اس پر کچھ ممبران کو ابھی تک Further clarification (مزید وضاحت) کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں اسے بہرحال دہراتا ہوں: ''کہ جو شخص خدا اور رسول ﷺ کو نہ مانے...... کیا کوئی شخص جو خدا اور رسول ﷺ کو نہ مانے، وہ ملت اسلامیہ میں رہ سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص......؟

جناب یحییٰ بختیار: بڑا Clear (واضح) ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل Clear (واضح) ہے۔ جو شخص اللہ اور محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ جو شخص اللہ اور محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر یہ کہیں کہ اللہ اور رسول ﷺ کو مانتا ہے تو مسلمان ہے، اگر نہیں مانتا تو مسلمان نہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ الفاظ...... تو کیا فرق پڑتا ہے؟

[574] **جناب یحییٰ بختیار:** ...... تو یہ جو مسلمان نہیں رہتا، یہ دائرہ ملت سے خارج ہے...... جو آپ Define کر رہے ہیں...... نہ صرف ملت اسلام سے؟

مرزا ناصر احمد: تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ میں یہ...... بڑا واضح میرا فقرہ تھا، میرے خیال میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جو مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتا؟

مرزا ناصر احمد: جو شخص بھی...... یعنی پہلے سے آگے چلوں گا میں...... جو شخص بھی اللہ اور محمد ﷺ کو مانتا ہے، وہ مسلمان ہے۔ جو بعد میں...... اور جو احکام قرآن کریم میں ہیں، سات سو، نبی اکرم ﷺ کے ارشادات ہیں، یہ کرنا ہے، وہ نہیں کرنا، ان کو نہیں مانتا، وہ گناہ گار ہے۔ جس کے لئے حدیث میں ''کفر'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ نے Clarify (واضح) کر دیا، اس پر No confusion in there (کوئی ابہام نہیں ہے) سوال صرف یہ تھا کہ جو اللہ اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا......

مرزا ناصر احمد: جو اللہ اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے......

مرزا ناصر احمد: مسلمان نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔ پھر میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا کہ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، وہ......

مرزا ناصر احمد: ''جو نبی نہیں مانتا'' اگر......آپ نے صرف ایک فقرہ کہا نا۔...... اس کا تجزیہ کریں تو دو فقرے بنتے ہیں۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا اور اس کے ساتھ ہی اللہ اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا، وہ اسلام سے خارج ہے۔

[575] **جناب یحییٰ بختیار:** اس کے ساتھ ہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے ساتھ ہی اللہ اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا، وہ اسلام سے خارج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ تو نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اگلا فقرہ۔ میں نے ''دو'' کہا ہے ناں۔ اور دوسرے یہ کہ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، لیکن اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج نہیں ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ ہوا کہ جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے، ان کو مانتا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا۔ وہ پھر بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟ گناہ گار ہوگا وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم نہیں ہے۔ گناہ گار ہوگا، ہوگا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن یہ نہیں کہہ سکتے ہم کہ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، وہ اللہ اور رسول ﷺ کو بھی نبی نہیں مانتا۔ اللہ اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا؟

مرزا ناصر احمد: عام جب یہ ہم بولیں گے فقرہ، تو آپ درست کہہ رہے ہیں۔ عام طور پر یہی ہے۔ لیکن اس میں وہ آ گیا ناں، اتمام حجت والا آ گیا ناں۔ وہ آگے تفریق ہوگئی ناں۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا، باوجود اس کے کہ یہ سمجھتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کا

---

[1] مرزا قادیانی کہتا ہے ''خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں (تذکرہ ص۶۰۷ طبع سوم مطبوعہ چناب نگر) اب مرزا کہتا ہے جو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں، مرزا ناصر کہتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں، یعنی مسلمان ہے۔ اب ان دونوں میں سچا کون؟ یا دونوں جھوٹے۔ قادیانی غور فرمائیں۔

حکم ہے کہ نبی مانے، اس کا مقام اور ہے اور جو نبی نہیں مانتا اور اس کے اوپر اتمام حجت نہیں ہوئی، اس کا مقام اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو مرزا صاحب کہہ رہے ہیں: ''علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول ﷺ کی پیش گوئی موجود ہے۔''

[576] مرزا ناصر احمد: وہ شخص جو یہ جانتے ہوئے کہ آپ کی نسبت خدا اور رسول ﷺ کی پیشگوئی موجود ہے، وہ نہیں مانتا، وہ خدا اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا۔ یہی میں نے کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ دائرہ اسلام اور ملت اسلامیہ دونوں سے باہر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اتمام حجت کے بعد جو باغیانہ طریق اختیار کرے اور وہ تو یہ کہتا ہے ناں کہ ''میں جانتا ہوں، مجھ پر اتمام حجت ہوئی کہ خدا اور رسول ﷺ کا حکم تو یہی ہے کہ مانو۔ مگر میں نہیں مانتا'' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ''اتمام حجت'' کا تو ہم آپ سے کل بھی ذکر کر چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو ہو گیا کہ جو خدا کے نزدیک اتمام حجت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کا فیصلہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ قیامت کے دن ہوگا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ......قیامت کے دن ہوگا۔ اگر اس دنیا میں کوئی آدمی مجھے کہے کہ ''بھئی! یہ اتمام حجت ہو گیا......''

مرزا ناصر احمد: اور آپ کسی مواخذہ اور سزا کے اس دنیا میں حقدار نہیں بنتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک منٹ کے لئے۔ اگر اتمام حجت ہو جائے، اس کے بعد......

---

[1] مرزا ناصر کہتے ہیں کہ مرزا کا منکر کون ہے؟ اس کا فیصلہ قیامت کو ہوگا۔ لیکن مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میری بیعت نہ کرنے والا جہنمی ہے۔ آخرت کو فیصلہ ہونا تھا؟ تو مرزا نے جہنمی کا فیصلہ کیوں سنا دیا؟ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک مرزا کا نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور جہنمی ہے۔ لیکن مرزا ناصر کے لئے یہ کہنا گلے کا کانٹا بن گیا۔ نہ اگلے بنے نہ نگلے بنے۔ اس لئے ممبران کے سامنے اس کی درگت بن رہی ہے۔ یہ تو دنیا کا عذاب ہے۔ ''ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعملون(القرآن)''

مرزا ناصر احمد: اس کے بعد بھی آپ اس دنیا میں نہیں بنتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کافر اور ملت اسلامیہ سے باہر ہوجاتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اتمام حجت کے بعد جو شخص باغیانہ ذریعہ اختیار کر کے یہ اعلان کرتا ہے کہ ''خدا اور رسول ﷺ کا حکم تو ہے لیکن میں نہیں مانتا'' تو اس نے خدا اور رسول ﷺ کے حکم کا انکار کیا۔

[577] جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی یہ کہے کہ جی ''یہ خدا اور رسول ﷺ کا کوئی حکم نہیں ہے، یہ آپ کا خیال ہے''......

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں نے ابھی بتایا جی، وہ دوسری قسم ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا کہ پھر آگے دو قسمیں بن جاتی ہیں۔ ایک وہ جو کہتا ہے کہ ''خدا اور رسول ﷺ کا حکم ہے مگر میں نہیں مانتا'' وہ تو دائرہ اسلام، اسلام سے خارج ہوگیا۔ جو یہ کہتا ہے کہ ''میں سمجھتا ہی نہیں کہ خدا اور رسول ﷺ کا حکم ہے'' وہ اسلام سے خارج نہیں ہوا، وہ ملت اسلامیہ سے بالکل خارج نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ''اتمام حجت'' پر بھی کچھ Clarification (وضاحت) کی مزید ضرورت ہے۔ کیونکہ آپ کو میں نے تکلیف دی، دو دفعہ کہ اس کی وضاحت کریں اور پوزیشن Clear (واضح) نہیں ہوئی۔

مرزا ناصر احمد: کونسا پہلو تشنہ رہ گیا اور اسے Clear (واضح) ہونا چاہئے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ اسی لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ ''اتمام حجت کے باوجود اس کی دو قسمیں ہیں'' ایک تو وہ عبدالحکیم صاحب ہیں جو بیعت لے آئے، بعد میں وہ مرتد ہوئے۔ یہ آپ کا نقطۂ نظر ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ''میں نہیں مانتا۔'' ایک تو وہ کیٹگری ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ کیٹگری نہیں ہے......نہیں، ان دو کیٹیگریز میں وہ نہیں ہے۔ کیٹیگریز جو دو بنیں ہماری اس بحث میں، ایک وہ شخص ہے جو اعلان کرتا ہے: ''واستیقنت انفسھم ''میں نے کل قرآن کریم کی آیت: ''واستیقنت ھا انفسھم'' کہ قرآن [578] کریم کہتا ہے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ جن کے دل یقین کرتے ہیں، لیکن وہ انکار کرتے ہیں اس سے۔ یہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل درست ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......تو جو ایسے لوگ ہیں، وہ اس اتمام حجت میں آتے ہیں۔ جس کے بعد پھر خدا اور رسول ﷺ کے منکر، بغاوت کی وجہ سے، اور وہ اسلام سے خارج۔ یہ ایک قسم ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......دوسری قسم وہ ہے جو یہ نہیں کہتے کہ ''ہمیں سمجھ آ گئی ہے'' اور کہتے ہیں کہ ''ہم نہیں سمجھے صحیح یا غلط'' قطع نظر اس کے یعنی سمجھ آئی ہے یا نہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ ''ہمیں سمجھ نہیں آئی'' اور انکار کرتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں ہیں جن پر اتمام حجت ہو چکا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ چاہتا ہوں۔......

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر مخفی ہوا ہے تو یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ میرا اور آپ کا کام نہیں کہ اس پر حکم لگائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ''اتمام حجت'' کا جو مفہوم ہے۔ اسے میں واضح کرانا چاہتا ہوں کہ اگر اتمام حجت ہو جائے تو اس میں کیا ضروری ہے کہ **Convince** (قائل) بھی ہو جائے؟

مرزا ناصر احمد: ''اتمام حجت'' کے معنی ہی یہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں جی، یہ میں نے جو ڈکشنری......

مرزا ناصر احمد: ''وجحدوا بھاواستیقنت ھا انفسھم''

[579] **جناب یحییٰ بختیار:** ''اتمام حجت''......

مرزا ناصر احمد: یہ ڈکشنری کون سی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نوراللغات۔'' اور دوسری میں بھی ایسے ہی آ جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ کونسی لغت ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''نوراللغات'' جلد اول۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو کوئی سٹینڈرڈ ڈکشنری نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی سٹینڈرڈ ڈکشنری آپ لے آئیے۔ ہم اسی سے دیکھ لیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں ہونی چاہئے۔ سٹینڈرڈ ڈکشنری یا تو ''مفردات راغب'' ہے، قرآن کریم کے الفاظ کے بیان کے لئے، یا پھر ہماری بڑی بڑی ڈکشنریز۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اتمام حجت'' جو ہے ناں جی، میں آپ کو یہاں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ڈکشنری کی کوئی **Value** (قدر و قیمت) نہ ہی سہی، وہ آپ جج کر لیں: ''اتمام

حجت:صحت کاپورا کرنا۔کسی امر میں آخری مرتبہ سمجھانے اور معاملہ طے کرنے کی جگہ۔‘‘

مرزاناصر احمد: اس کی تو اردو بھی ٹھیک نہیں۔ڈکشنری کہاں سے ٹھیک ہوگی؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’حجت کاپورا کرنا‘‘اس میں کوئی غلطی ہے؟

مرزاناصر احمد: ہاں، یہ سارا فقرہ،اردو نہیں ٹھیک۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’حجت کاپورا کرنا‘‘......

مرزاناصر احمد: ’’حجت کاپورا کرنا‘‘ کیا مطلب؟

جناب یحییٰ بختیار: **Argument** (دلائل) کو **Complete** (مکمل) کرنا۔

مرزاناصر احمد:[580] پھر لفظی......کوئی انگریزی کا فقرہ لے کر اس کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے یہ۔یہی میں نے کہا تھا کہ اس کی اردو درست نہیں ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی کا فقرہ لے کر اس کا ترجمہ کردیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’کسی امر میں آخری مرتبہ سمجھانے اور معاملہ طے کرنے کی جگہ۔‘‘

مرزاناصر احمد: جو، جو......یہ فقرہ بتاتا ہے کہ یہ ڈکشنری معیاری نہیں۔’’منجد‘‘ ہے۔’’اقرب‘‘ ہے۔اصل’’مفردات راغب‘‘ ہے۔’’لسان العرب‘‘ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کوئی ڈکشنری لے آئیں۔جومفہوم آپ دے رہے ہیں......

مرزاناصر احمد: ہاں، میں ڈکشنری سے بتادوں گا۔یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ’’اتمام حجت‘‘ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ’’صرف سمجھا دینا، اچھی طرح،آخر تک‘‘ بلکہ یہ ہے کہ’’وہ **Convince** (قائل) ہوجائے۔‘‘

مرزاناصر احمد: میں......نہیں،نہیں، میں ذرا تجزیہ کروں اس فقرے کا۔’’اتمام حجت‘‘ کے معنی ہو ہی نہیں سکتے کہ’’سمجھانے والا مطمئن ہوگیا کہ میں نے سمجھا دیا۔‘‘ **This is ridiculous** (یہ مضحکہ خیز ہے)’’اتمام حجت کے معنی یہ ہیں کہ’’جسے سمجھایا گیا ہے وہ مطمئن ہوگیا کہ یہ بات صحیح ہے‘‘ یہ کہنا کہ’’اتمام حجت‘‘ کے یہ معنی ہیں کہ’’سمجھانے والا سمجھ جائے کہ جی میں نے تو سمجھا دیا‘‘ یہ مسخرا پن ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میرا یہ مطلب ہے کہ جو **Impression** ہوتا ہے......

Mirza Nasir Ahmad: **This is ridiculous.**

(**مرزاناصر احمد:** یہ مضحکہ خیز ہے)

جناب یحییٰ بختیار: میں اس لئے ،مرزا صاحب! آپ کی توجہ دلا رہا ہوں......

[581] مرزا ناصر احمد: جی ٹھیک ہے۔ بڑی مہربانی۔
جناب یحییٰ بختیار: ......ڈکشنری سے مطلب یہ نکلتا ہے۔
مرزا ناصر احمد: اصل، صحیح ڈکشنری جو ہے...... یہ ڈکشنری غلط ہے......
جناب یحییٰ بختیار: یہ ڈکشنری غلط ہوگی...... یہ تین چار ڈکشنریاں ہیں......
مرزا ناصر احمد: ......لیکن جو صحیح ہے وہ آپ کے سامنے پیش کردیں گے۔
جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ...... یہ ہے ان ڈکشنریوں کے مطابق کہ ''اتمام حجت'' کا مطلب یہ ڈکشنری سے نکلتا ہے کہ ''اپنی طرف سے انہوں نے پورا سمجھانے کی کوشش کی......''
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......Explain (واضح) کرنے کی کوشش کی......''
مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، یہی میں نے کہا کہ ''اپنی طرف سے تو مطلب ہے کہ جو سمجھانے والا ہے اس کی تسلی ہوئی ''اتمام حجت'' یہ ہے کہ ''جس کو سمجھایا گیا ہے اس کی تسلی ہوئی۔''
جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ کوشش جو ہے، سمجھانے والے کی ہوتی ہے یا سمجھنے والے کی؟
مرزا ناصر احمد: سمجھنے والے کی۔ سمجھنے والے کی ''اتمام حجت'' سمجھنے والے کی ذہنی کیفیت ہے۔ یہ سمجھانے والے کی نہیں۔ یعنی ایک شخص ہوتا ہے وہ ایک دلیل دے کے کہتا ہے کہ ''میں نے تو اتمام حجت کردیا......''
جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب! آپ مجھے سمجھاتے ہیں۔ تو اتمام حجت میں آپ کی بھی Effort (کوشش) ہے، میری بھی Effort (کوشش) ہے......
[582] مرزا ناصر احمد: اور نتیجہ آپ کی Effort (کوشش) پر منحصر ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نتیجہ میری Effort (کوشش) پر ہے کہ میں سمجھا ہوں یا نہیں سمجھا۔ آپ جج نہیں ہیں اس بات کے کہ میں سمجھا ہوں یا نہیں سمجھا......
مرزا ناصر احمد: نہیں میں نہیں جج۔
جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نہیں کہہ سکتے کہ ''کافر ہے''
مرزا ناصر احمد: یہی میں نے کہا پہلے، کہ وہ ایک شخص جو خود اعلان، انکار نہ کرے۔ بلکہ سمجھانے والا سمجھے میں نے سمجھا دیا، اتمام حجت کردیا۔ سمجھنے والا سمجھے کہ مجھ پر اتمام حجت نہیں ہوا۔ تو کسی کا حق نہیں کہ وہ اس کے اوپر حکم نازل کرے۔ کیونکہ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا: ''الشقت قلبه'' کہ تجھے کیسے معلوم ہوا، اس کے حالات اور ذہن کو دیکھ کر، کہ وہ حقیقتاً نہیں سمجھا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''اتمام حجت'' کا دوسرا مطلب جو آپ لے رہے ہیں، وہ صرف Convince (قائل) نہیں ہوتا۔ بلکہ کہہ رہے کہ کہ ''ہاں Convince (قائل) ہو گیا ہوں؟''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ''اتمام حجت'' جو ہے۔ میں نے پہلے کہا ہی یہ تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لئے تو میں Clarification (وضاحت) لے رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں نے یہی کہا تھا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ''مجھ پر اتمام حجت ہو گیا، میں جانتا ہوں کہ واقعہ یہی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، لیکن پھر بھی نہیں مانتا۔'' کل آپ نے پوچھا تھا ''دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں؟'' میں نے عرض کی تھی کہ ''میں خود گواہ ہوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا: Rare (خال خال) ہوتے ہوں گے۔

[583] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، Rare (خال خال)۔ اور پھر میں نے قرآن کریم کی آیت پیش کر دی۔ قرآن کریم کہتا ہے ایسے لوگ ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر اس Interpretation (توضیح) کے مطابق یہ جو الفاظ آئے ہوئے ہیں کیونکہ میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس Interpretation (توضیح) کے مطابق ''اتمام حجت'' جہاں آئے گا۔ ہمارے لٹریچر میں، اس سے مراد یہ ہوگی کہ وہ Convince (قائل) بھی ہو گیا ہے۔ اگر اس دنیا کا ہے۔ قائل بھی ہو گیا اور اعلان بھی کر دیا......

جناب یحییٰ بختیار: اعلان بھی کر دیا؟

مرزا ناصر احمد: ......اور اگر وہ Convince (قائل) ہو گیا ہے اور اعلان نہیں کرتا، تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ہمارا یہ نہیں ہے کوئی کام۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو ریفرنس آ رہے ہیں کہ: ''جو......''

مرزا ناصر احمد: یہ سارے ریفرنس کا یہ مطلب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس کے علاوہ جو باقی ریفرنسز ہیں، ان میں جو کہتے ہیں کہ ''جی کافر ہے'' اور ''دائرہ اسلام سے خارج ہے''......

مرزا ناصر احمد: سارے، اس کے سارے......

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کیٹیگری میں آتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کیٹیگری کے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: باقیوں پر نہیں *Apply* (لاگو) ہوتا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ لیکن دوسروں کے متعلق ہمارے احادیث میں اور اسلام کے محاورے میں کثرت کے ساتھ ''گناہ'' کو ''کفر'' کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

[584] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں، جو آپ کی تحریرات ہیں۔ تقاریر ہیں۔ ان میں جو ایسا ذکر آتا ہے۔ میں ان کی طرف......

Mr. Chairman: ***You want to continue, Mr. Attorney- General?***

(مسٹر چیئرمین: مسٹر اٹارنی جنرل! کیا آپ جاری رکھنا چاہتے ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Just five minutes more, Sir.***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! صرف پانچ منٹ کے لئے)

Mr. Chairman: ***I see.***

(مسٹر چیئرمین: ہاں ٹھیک ہے)

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ دیکھیں ناجی، کہ کل اسی پوائنٹ پر کل میں نے آپ کو پڑھ کر بھی سنایا تھا، پرسوں: ''ہر ایک شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا، محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۱۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

ان سے مراد صرف وہی ہیں جو اتمام حجت کے بعد......؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں اتمام حجت کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں *Clarify* (واضح) کرنا چاہتا تھا۔ پھر آگے ہے جی: ''ہم چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے، اس لئے قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی بھی کافر ہیں۔'' تو......

مرزا ناصر احمد: یہ بھی یہی ہے ''نہیں مانتے'' کا مطلب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''غیر احمدی'' کا یہ مطلب نہیں کہ سارے کے سارے......؟

[585] مرزا ناصر احمد: نہیں، سارے نہیں۔ وہ غیر احمدی جن پر اتمام حجت اس معنی میں ہو گیا ہے۔ وہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو آگے انہوں نے فرمایا ہے کہ:''حضرت مسیح موعود نے غیراحمدیوں کے متعلق صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ۔'' تو یہ بھی وہی کیٹیگری ہے؟

مرزا ناصراحمد: نہیں، یہ تو چیک کرنے والا حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کل، پرسوں سنا چکا ہوں۔

مرزا ناصراحمد: یہ سنا چکے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصراحمد: اس کا کیا ہے ریفرنس؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی''ریویو آف ریلیجن''صفحہ ۱۲۹۔ یہ میں نے تفصیل سے سنایا ہے۔ میں سارا پڑھ دیتا ہوں پھر آپ کو یاد آ جائے گا۔ یہ پہلی لائن میں نے پڑھی ہے۔ مرزا صاحب! میں تفصیل سے پڑھ دیتا ہوں......

(مرزا ناصر کا اعتراف شرمندگی)

مرزا ناصراحمد: میں بڑا شرمندہ ہوں۔ یہ لکھا ہوا تھا اور جا کے چیک نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ تفصیل سے سناتا ہوں۔ پھر آپ کو یاد آ جائے گا۔ کل میں نے سنایا تھا آپ کو کہ:''حضرت مسیح موعود نے غیراحمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیراحمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں......''

[586] مرزا ناصراحمد: یہ مجھے یاد آ گیا۔ میں تو اس بات پر معذرت کر رہا ہوں کہ انہوں نے نوٹ کیا لیکن چیک نہیں کیا۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ میں ابھی جا کے یہی کام کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ......

مرزا ناصراحمد: ہاں، چیک کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......چیک کر لیجئے۔ پھر آخری بات ......مرزا صاحب! آپ معاف کریں، *I am repeating myself* (میں اپنی بات دہرا رہا ہوں)

Mirza Nasir Ahmad: *I would have to repeat myself.* (مرزا ناصراحمد: مجھے اپنی بات دہرانی پڑے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, by all means, by all*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، بصد شوق) *means.*
میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو مرزا بشیرالدین محمود صاحب کہہ چکے ہیں۔ وہ اس میں کوئی **Confusion** (ابہام) ہوگیا جو آپ کہہ رہے ہیں۔ پوزیشن **Clear** (واضح) نہیں ہے میرے لئے، میں نہیں سمجھا، اور اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ: ''جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی......'' اب دیکھیں ایک اور کیٹگری ہے جو کہ......

مرزا ناصر احمد: نجات......

جناب یحییٰ بختیار: ایک منٹ مجھے عرض کرنی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اتمام حجت کے بعد ایک آدمی کافر ہوگیا اور کسی کیٹیگری میں چلا گیا اور وہ ختم۔ مگر ایک آدمی جب اس کیٹگری میں آیا ہی نہیں: ''جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کو ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیراحمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔''

[587] مرزا ناصر احمد: اس میں تو جو بات پہلے ہوچکی......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ میں کہہ رہا تھا کہ آپ ابھی ان کو غیراحمدی ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ''ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔'' اس پر آپ **Further explanation** (مزید وضاحت) دیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کہتے ہیں: ''اس کے باوجود غیراحمدی، جو ان کو نہیں مانتے، وہ مسلمان کی کیٹیگری میں آتے ہیں'' وہ کہتے ہیں: ''نہیں آتے، آپ کوشش نہ کریں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ مسلمان کی اس کیٹیگری میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں کہہ رہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو پورے ریفرنس سے دیکھیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ریفرنس دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ریفرنس سے آپ دیکھیں کہ وہ بالکل صاف کہہ رہے ہیں کہ ''کوشش ہی نہ کریں۔ غیراحمدی، جو ان کو نہیں مانتے،......''

مرزاناصراحمد: یہاں سوال یہ ہے...... میں کچھ وضاحت کردوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ......

مرزاناصراحمد: نہیں، ابھی ہو جائے گی۔ یہاں نجات یافتہ اور غیرنجات یافتہ مسلمان کی بحث ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا تھا کہ وہ بڑا مسئلہ ہے، اس دن آپ نے کہا۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں......

[588] مرزاناصراحمد: تو میں اس کے متعلق، دس پندرہ منٹ اور نجات کے متعلق کہہ دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ کل فرمادیجئے یا ابھی شام کو۔ سوال صرف یہ ہے، جو میں آپ کے لئے *Explain* (واضح) کرنا چاہتا ہوں......

مرزاناصراحمد: جی، میں سمجھ گیا۔ آپ کو *Confusion* (ابہام) یہ ہے کہ جو میں نے کہا اور جو مجھ سے پہلے حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا۔ ان میں جوڑ نہیں ملتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یہ *Contradication* (خلاف بیانی) نظر آتا ہے۔ اس سینس *sense* میں......

مرزاناصراحمد: میں یہ سمجھ گیا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ یہ کہتے ہیں کہ......

مرزاناصراحمد: ''تم کوشش کیوں کرتے ہو پھران کو......''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کہ ''جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے......''

مرزاناصراحمد: ''......ان کو مسلمان بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہو۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''......وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی نجات نہیں ہوسکتی۔ جو آئندہ بھی نہیں مانیں گے ان کی نجات نہیں ہوسکتی۔'' یہ اتمام حجت والی بات نہیں کہ ان پر اتمام حجت ہو گیا اور انکار کیا۔ نہیں۔ ''جو نہیں مانے گا *In future* (مستقبل) میں......''

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......***"who would not accept him there is no hope for him. Do not try to make him a Muslim. He is not.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اسے مستقبل میں قبول نہیں کرے گا۔ اس کے لئے امید کی

کوئی کرن نہیں۔اسے مسلمان بنانے کی کوشش نہ کرنا۔وہ نہیں ہے)

مرزاناصراحمد: ''نجات'' کے معنی "No hope for them" (اس کے لئے کوئی امید نہیں) نہیں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ''ان کی نجات نہیں ہوسکتی......''

[589] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ***This must be corrected.***

(مرزاناصراحمد: یہ درست کیا جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***''......Unless they accept him''***

(جناب یحییٰ بختیار: تاوقتیکہ وہ اسے مان نہ لیں)

مرزاناصراحمد: نہیں، ''نجات'' کا جب تک ہمیں مطلب نہ سمجھ آئے......

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ جو میں سمجھا ہوں......

مرزاناصراحمد: آپ اس کا ترجمہ نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو میں سمجھا ہوں اس کے مطابق میں نے......

مرزاناصراحمد: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: ***That is all?***

(جناب چیئرمین: بس یہ کافی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Yes.***

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں)

Mr.Chairman: ***The delegation is permitted to leave till 6:0'clock.***

(جناب چیئرمین: وفد کو ۶ بجے تک کیلئے جانے کی اجازت ہے)

(The delegation left the chamber)

(وفد چیمبر سے چلا گیا)

Mr. Chairman: ***Anything which the honourable members may want to bring to the notice.***

(جناب چیئرمین: کوئی ایسی بات جو معزز اراکین نوٹس میں لانا چاہتے ہوں)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب سپیکر صاحب!

جناب چیئرمین: ہاں جی، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری!

The rest of the members may please keep sitting.

(باقی ممبران تشریف رکھیں)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری نے تقریر کرنی ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: نہیں، تقریر نہیں کرنی ہے، حضرت!

جناب چیئرمین: نہیں آپ...... (مداخلت) آپ تشریف رکھیں ناں جی۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: یہ مولانا ہزاروی صاحب کے پاس......

(مداخلت)

[590] جناب چیئرمین: (اراکین سے) آپ تشریف رکھیں جی۔ تشریف رکھیں۔

QUOTATIONS UNSUPPORTED BY ORIGINAL DOCUMENTS

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: مولانا ہزاروی صاحب کے پاس ایک حوالہ ہے۔ بہت اہم، اورانہوں نے پیش بھی کیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حوالہ ان سے منگوایا جائے[1]۔

---

[1] مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نے جس حوالہ کا ذکر کیا ہے اور سپیکر صاحب وہ پیش کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، وہ حوالہ قادیانی حواس باختگی اور شوریدہ ذہنی کا شاہکار ہے۔ مرزا قادیانی کا مرید تھا جس کا نام سراج الحق تھا۔ اس نے جون ۱۹۱۵ء میں تذکرۃ المہدی نامی کتاب لکھی۔ اس کے ص ۱۵۷ پر سراج الحق قادیانی نے کسی شخص کا جو مرزا کا مخالف تھا اس کا واقعہ بدیں الفاظ نقل کیا۔ پڑھئے کہ قادیانی اخلاقیات کا مظہر ہے۔ ''اس بات پر وہ شخص سخت غضبناک ہوکر رہنے لگا۔ دیکھو جی! مرزا رات کولگائی (بیوی) سے بدکاری کرتا ہے اور صبح کو بے غسل...... بھرا ہوا ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا اور وہ الہام ہوا۔ میں مہدی ہوں، مسیح ہوں۔'' (تذکرۃ المہدی ص ۱۵۷) خالی جگہ عبارت جو میں نے نقل کرتے ہوئے چھوڑ دی یہاں قادیانی مصنف نے مرد کی شرم گاہ کا نام جلی حروف میں نمایاں کرکے پنجابی زبان میں لکھا ہے۔ یہ حوالہ قادیانی لٹریچر میں کمینگی کا شاہکار ہے۔ اب قادیانیوں نے اسی کتاب کا کمپیوٹر ایڈیشن شائع کیا یہ واقعہ کمپیوٹر ایڈیشن کے ص ۱۱۱ پر آیا ہے۔ لیکن عبارت منقولہ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اس لفظ کو بمع اصل کے قادیانی ڈکار گئے۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کی......

مولانا غلام غوث ہزاروی: حوالہ یہ ہے کہ مرزا جی نے ایک گندی جگہ کا نام لیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ لیکن حوالہ نہیں ہے ان کے پاس۔ میں ایک بات عرض کرتا ہوں......

جناب چیئرمین: کوئی ضرورت نہیں، میں نے رد کر دیا ہے۔ ان کا......

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں جواب دینے کی۔ میں نے ان کا اعتراض اور سوال رد کر دیا ہے۔ بالکل ***Ruled out***۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں آج کے مباحثے کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ آج مرزا صاحب بری طرح پھنسے ہیں۔ اس لئے کہ ''اتمام حجت'' جس کے معنی وہ کر رہے ہیں جس کو دنیا بالکل تسلیم نہیں کر سکتی۔ ''اتمام حجت'' یہی ہے کہ بولنے والا اتمام حجت پوری کر دے۔ قرآن کریم میں......

جناب چیئرمین: مولانا! یہ پھر بحث کی بات ہے۔ ضابطے کی بات ہوگی۔ یہ آپ کی جو تقریر ہوتی ہے ناں اس میں وقت کاٹا جا رہا ہے۔ (مداخلت)

[591] **جناب چیئرمین:** نہ، نہ، یہ بات جو ہے، یہ اٹارنی جنرل......

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں اپنے بھائیوں کی خاطر تھوڑا سا عرض کرتا ہوں......

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں، بعد میں کریں گے۔ بعد میں ساری چیز کریں گے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: میرا مطلب یہ ہے کہ ''اتمام حجت'' قرآن میں ہے:

''ومبشرین ومنذرین لئلّا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد رسل (النساء:١٦٥)''

***Mr. Chairman:** Sardar Moula Bakhsh soomro to please resume his seat; and Mr.Qusuri also.*

(**مسٹر چیئرمین:** سردار مولا بخش سومرو صاحب مہربانی کر کے اپنی نشست پر تشریف رکھیں اور مسٹر قصوری صاحب بھی)

مولانا غلام غوث ہزاروی: اتمام حجت ہوتا ہے، پیغمبر آتے ہی اتمام حجت کے لئے ہیں۔ اور ان کے نہ ماننے سے سارے لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں، اچھا ٹھیک ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: اور یہ جو ہے:''واستیقنت انفسھم''اس کا تعلق اتمام حجت سے کوئی نہیں۔ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کا دل گواہی دیتا ہے۔لیکن وہ نہیں مانتے۔ جیسا اہل کتاب کے بارے میں قرآن میں ہے:''یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم''

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔یہ تقریر بعد میں کریں گے ناں جی۔

Any honourable member who would like to say something? (کیا کوئی معزز رکن کوئی بات کہنا چاہتا ہے)

چوہدری ظہور الٰہی صاحب! آپ......

مولانا غلام غوث ہزاروی: بہر حال، میں ایک بات عرض کرتا ہوں۔اٹارنی جنرل صاحب کی خاطر، کہ یہ اس وقت کے ستر کروڑ مسلمانوں کے لئے اتمام حجت نہیں کہ وہ مرزا کو مانیں۔

جناب چیئرمین:[592] شہزادہ سعید الرشید عباسی! آپ کچھ......

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں،نہیں، آپ تقریر کریں ناں، جس نے کرنی ہے۔میاں محمود علی قصوری! آپ کچھ کہیں گے؟

میاں محمود علی قصوری: نہیں، جناب! آپ خود فرما رہے ہیں......

***Mr. Chairman:** The House is adjourned to meet at 6:00 P.m.* (مسٹر چیئرمین: ایوان شام ۶ بجے تک کیلئے ملتوی ہوتا ہے)

(The special committe adjourned for lunch break, re-assemble at 6:00 pm.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کھانے کے وقفے کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔شام چھ بجے دوبارہ ہوگا)

(The special committee re-assembled after lunch break, Mr. Chairman(Sahibzada Farooq Ali)in the Chair.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کھانے کے وقفہ کے بعد دوبارہ ہوا۔چیئرمین (صاحبزادہ فاروق) کی صدارت میں)

***Mr. Chairman:** Are we ready? They may be called*

(مسٹر چیئرمین: کیا ہم تیار ہیں؟ان کو بلایا جائے؟)

حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب! فرمائیں جی۔وہ ابھی ان کو بلایا ہے۔

They may enter at any time. (وہ کسی وقت بھی آجائیں)

مولوی مفتی محمود: بلالیا آپ نے؟

جناب چیئرمین: ہاں، بلالیا۔ آپ سے پوچھ کے۔ *Yes, now they are coming.*

Yes, the Attorney- General.

(وہ اب آرہے ہیں، جی اٹارنی جنرل)

----

[593]*CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! کچھ جوابات دے رہے ہیں جو حوالے نوٹ کئے آپ نے؟

مرزاناصراحمد: جی کچھ تو تیار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی ہیں وہ پہلے آپ فرمادیں۔ پھر میں آگے پوچھتا ہوں۔

مرزاناصراحمد: ایک تو ''ظل'' اور ''بروز'' کی اصطلاحات کے متعلق تھا ناں۔ تو یہ کہیں تو پڑھ دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ اصولاً جو ہے، اگر آپ اچھی طرح کہہ بھی سکتے ہیں تو اگر آپ پڑھ کے سنائیں گے تو *Objection* (اعتراض) ہوجاتا ہے کہ جواب آپ پڑھ کے سنا رہے ہیں۔

مرزاناصراحمد: اکثر ان میں سے اقتباسات ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اقتباسات بیشک پڑھ کر سنائیں آپ۔ باقی مضمون......

مرزاناصراحمد: جی، باقی تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگر اقتباسات جو ہیں وہ ساتھ فائل ہوجائیں۔

مرزاناصراحمد: نہیں، وہ سنادیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ حوالے ہم نوٹ کرلیں گے۔ پھر وہ فائل کردیں بیشک۔

Mr. Chaiman: *It would save us a lot of time.*

(**مسٹر چیئرمین:** اس سے ہمارا کافی وقت بچے گا) اگر جواب ہو کسی کا مختصر، تو پڑھ کر سنادیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب جو اقتباس پڑھیں گے وہ ***Explain*** (واضح) ہوگا ناں۔ اس لئے وہ پڑھنا ضروری ہے۔ حوالہ بھی سمجھنا ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: [594] اور سب دوست بھی سن لیں گے۔

یہ سوال تھا ''ظل'' اور ''بروز'' کا جو آپ نے فرمایا تھا ''ظلی'' اور ''بروزی''......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے کل فائل کر دیا تھا۔

جناب چیئرمین: نہیں ہوا تھا، واپس کر دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو فائل کر دیں۔

جناب چیئرمین: وہ فائل کر دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ***Definition*** (تعریف) ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ***Definition*** (تعریف) ہے۔

Defination may filed. And that will be read as part of the evidence. Part of the examination.

(تعریف کارروائی کے ساتھ لف کی جائے اور یہ شہادت (گواہی) کا حصہ تصور ہوگی)

مرزا ناصر احمد: ایک پرانا تھا، مجلس انتخاب خلافت کے اراکین کا فائل۔ یہ تو فائل ہی کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: اس کو بھی فائل کر دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *File as a document, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! بطور دستاویز شامل ہو؟)

Mr. Chairman: *Yes, File as a Document.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! بطور دستاویز شامل ہو)

اس کے ساتھ ***Date*** (تاریخ) لکھیں اور ***Annexure*** (کاغذات منسلک کرنا) شروع کر دیں۔ نئے، ***With date*** (تاریخ کے ساتھ)

مرزا ناصر احمد: یہ ایک اور ہے......

جناب چیئرمین: ***Annexure*** (کاغذات منسلک کریں) اس کی ***Continuation*** (تسلسل) میں، اے، بی، سی، ڈی، اور ساتھ ***Dated*** (تاریخ) ہو۔

(مرزا قادیانی کا کہنا کہ کچھ قادیانی تباہ ہوں گے، کچھ باقی رہیں گے)

[595] مرزا ناصر احمد: یہ ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء کے متعلق ایک وہ تھا سوال، جسے نوٹ کرلیا تھا۔ جو کل شام کورہ گیا تھا تو آج صبح بھی یہ سوال ہو چکا ہے کہ ۲۶؍جنوری کے ''الفضل'' میں لکھا ہے ''امت'' کا لفظ احمدیوں کے متعلق۔ یہ اس کا جواب ہے۔ یہ حوالہ میں پہلے پڑھ دیتا ہوں ''الفضل'' ۲۶؍جنوری ۱۹۱۶ء میں وہ پڑھا گیا یہاں ایک حوالہ۔ اس سلسلے میں جو حوالہ پورا ہے وہ یہ ہے، اور فرمایا: ''کہ پہلا مسیح صرف مسیح تھا اس لئے اس کی امت گمراہ ہوئی اور موسوی سلسلے کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا۔ لیکن میں مہدی اور محمد ﷺ کا بروز بھی ہوں...... اس لئے میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ قیامت تک رہیں گے۔''

یہ تو حضرت خلیفہ اول کی زبانی بات ہے۔ یہ لکھنے والے جو ہیں، خلفاء میں سے نہیں ہیں، ایک اور صاحب ہیں لکھ رہے۔ اسی کے آگے، اسی پیراگراف کے اگلے حصے میں لکھا ہے: ''ہماری جماعت کی دو پارٹیاں ہو جائیں گی......''

''ہماری جماعت کی'' امت کی نہیں۔ تو وہ ایک لکھنے والا وہاں ''امت'' لکھ گیا۔ اس کے علاوہ ''امت'' کے معنی عربی میں جماعت کے بھی ہیں۔ چنانچہ (عربی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے امت مسلمہ کو کہ: ''تم میں سے ایک امت ایسی ہونی چاہئے جو خیر کی طرف بلائے۔''

[596] اس کا ترجمہ حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے یہ کیا ہے...... ''امت'' کے معنی: ''تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں......''

''لوگ''۔ ''امت'' کے معنی یہاں ''لوگ'' کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ترجمہ یہ ہے: ''باید کہ باشد از شما گروہے'' انہوں نے ''گروہ'' ترجمہ اس کا کیا ہے ''امت'' کا۔

مولانا واحد العاشقی کا ترجمہ ہے: ''ہر آئینہ باید کہ باشد از شما گروہے''

انہوں نے بھی ''گروہ'' ترجمہ کیا ہے۔ تو اس ''الفضل'' کے اس مضمون میں جو لفظ ''امت'' لکھا گیا۔ اس کے ساتھ اسی پیرے کے آخر میں جماعت لکھا گیا اور قرآن کریم نے ''امت'' کو بمعنی ''گروہ'' کے بھی استعمال کیا ہے۔ لوگوں کا، لوگ جب اکٹھے ہو جائیں، تو اس کا

بھی استعمال کیا گیا ہے۔اس لئے وہ ''امت''اس معنی میں استعمال نہیں ہوا جس سے غلط فہمی کا کوئی امکان ہوسکے۔

یہ ''اتمام حجت'' کے متعلق صبح ڈکشنری بھی منگوائی گئی تھی۔ یہ ''اتمام حجت'' کے متعلق قرآن کریم اور لغت نے جو ''اتمام حجت'' کے معنی کئے ہیں:

لغت میں ...... ''مفردات راغب'' میں، جو قرآن کریم کے عربی الفاظ کی ایک مستند لغت ہے۔اس میں ''جحدوا بها واستیقنت ها انفسهم '' کے معنی اب میں بتا رہا ہوں۔ ''جحدوا'' کے معنی ''نفی ما فی القلب اثبات واثبات ما فی القلب نفسه'' کہ جو دل میں ہو اس کا...... جو دل میں ہو۔یعنی آدمی سمجھتا ہو کہ بات یوں ہے، اس کا انکار[597] کرنا اور جو دل میں بات نہ ہو اس کا اقرار کر لینا۔ یہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ''مفردات راغب'' میں ہے۔

اسی طرح سورۃ ''انعام'' میں ہے: (عربی) ''تلک......''

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے خلاف حجت عطاء کی تھی۔اس حجت کا دوسری جگہ یوں ذکر فرمایا کہ بتوں کے ٹوٹنے پر قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آ کے جب بحث کی تو آپ نے فرمایا کہ ان بتوں سے پوچھو۔جن کو تم خدا سمجھتے ہو۔انہی سے پوچھ لو۔اور اس طرح وہ شرمسار ہو گئے اور انہوں نے شکست کو تسلیم کر لیا۔

سورہ ''انبیاء'' میں ہے: (عربی) ''قالوا......'' یہ اسی کے ضمن میں ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی، جس معنی کو میں نے ***Explain*** (واضح) کرنے کی کوشش کی ہے۔وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، وہ معنی آپ لکھتے ہیں: ''میں یہ کہتا ہوں...... میں یہ کہتا ہوں...... کہ چونکہ مسیح موعود میں ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے، وہ قابل مواخذہ ہوگا''

اور اس کے بعد آپ لکھتے ہیں، یہی ***In continuation*** (تسلسل میں) بیچ میں دوسرا مضمون آ گیا۔اس کو میں چھوڑ رہا ہوں: ''اور[598] اتمام حجت کا علم محض اللہ تعالیٰ کو ہے۔ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ چونکہ لوگ مختلف استعداد اور مختلف فہم پر مجبول ہیں اس لئے اتمام حجت بھی صرف ایک ہی طرف سے نہیں ہوگا۔ پس جو لوگ بوجہ عملی استعداد کے خدا کی براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور شناخت کر سکتے ہیں وہ اگر خدا کے رسول سے انکار کریں تو وہ کفر کے اول درجہ پر ہوں گے اور جو لوگ اس قدر فہم اور علم نہیں

رکھتے، مگر خدا کے نزدیک ان پر بھی ان کے فہم کے مطابق حجت پوری ہوچکی ہے......خدا کے نزدیک......ان سے بھی رسول کے انکار کا مواخذہ ہوگا۔ مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔ بہرحال کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارے میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ اس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ ہم اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھہر چکا ہے وہ مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اور ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم اس کے اوپر......''

یہ ہے ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۱۸۵،۱۸۴۔

''اتمام حجت'' از روئے لغت: ''دلالت''۔ یہ از روئے لغت......''مفردات'' میں ہے کہ: ''حجت ایسی واضح دلالت کو کہتے ہیں جو راہ حق کو بالکل واضح کردے اور دو متضاد باتوں میں سے ایک کی صحت کی مقتضی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (عربی) کل......کہ'' کامل حجت اللہ ہی کے لئے ہے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کے لئے تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ہو بجز ظالموں کے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ظالموں کی حجت کو حجت شمار نہیں کیا۔''

[599]''حجت'' کے معنی ''لسان العرب'' میں......جو ایک اور عربی کی بڑی لغت ہے...... یوں ہیں: ''حجت'' کے معنی ''برہان'' کے ہیں یہ بھی کہا گیا حجت وہ ہوتی ہے جس سے دشمن کو مغلوب کرلیا جائے۔'' یعنی وہ مان لے کہ میں شکست کھا گیا ہوں۔ یعنی جو تم بات کر رہے ہو، وہ درست ہے۔

امام الازہری کہتے ہیں کہ: ''حجت وہ دلیل وطریق ہے جس سے خصومت کے وقت ظفر وغلبہ حاصل ہوجائے۔''

اور یہ ''محیط المحیط'' یہ ہے۔ ''لغات القرآن'' از پرویز: ''حجت: دلیل'' ''محیط'' میں ہے کہ: ''دلیل کو بیّنہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے بات واضح اور صاف ہوجاتی ہے اور حجت اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے فریق مقابل پر فتح حاصل ہوجاتی ہے۔''

وہی کہ وہ اعلان کردیتا ہے کہ جو بات تم کہہ رہے ہو وہ ٹھیک ہے اور وہ اپنی شکست کا اعلان کردیتا ہے۔ اور ''اتمام حجت''......''اتمام حجت'' بولتے ہیں ناں ہم عام طور پر......''اتمام'' کا معنی ''مفردات'' میں ہے: (عربی)

[600]''اتمہ'' وہاں ہے ''اتمام حجت'' میں، ایک دوسرا مصدر استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا فعل بنتا ہے ''اتمہ'' اور اس کے معنی ہیں کہ: ''دلیل کو اس انتہاء تک پہنچا دینا، ''اتمام'' کے معنی حجت کو

اس انتہا تک پہنچا دینا کہ اس کے بعد اس چیز کی حقانیت کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہ رہے۔‘‘

ہاں، ایک ہے ’’کلمۃ الفصل‘‘ وہ جوجس کی معذرت میں نے کی تھی۔ ایک بات تو یہ ہے کہ جو سوال تھا یہاں کیا گیا۔ اس میں مصنف کا نام غلط لکھا ہوا تھا۔ یہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، جو ہماری جماعت کے دوسرے خلیفہ ہیں، ان کی کتاب نہیں ہے۔ جو سوال کیا گیا تھا اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس کے لکھنے والے جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی **Compilation** ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان کی **compilation** نہیں ہے۔ یہی میں بتا رہا ہوں۔ انہوں نے نہیں لکھی۔

جناب یحییٰ بختیار: تقریباً ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، وہ بھی نہیں۔ اس کے لکھنے والے ہیں مرزا بشیر احمد۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد، جو جماعت کا خلیفہ ثانی ہیں۔ وہ نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں نے علیحدہ کہا۔ وہ تو مرزا صاحب! میں نے کہا ’’صاحبزادہ بشیر احمد‘‘ وہ تو میں نے کہا ان کا قول ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ’’کلمۃ الفصل‘‘ کی......

[601] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور حوالہ جو میں نے دیا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ اور حوالہ ہے۔ یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے کوئی **Confusion** (ابہام) نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو میں صرف بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ممکن ہے وہ......

مرزا ناصر احمد: میں صرف اتنا بتا رہا ہوں کہ یہ خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب نہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہے۔ یہ وضاحت میں کر رہا ہوں، بس۔

یہاں آپ یہ لکھتے ہیں، یہ سارا مضمون ہے اس کا۔ جہاں سے یہ پیرا شروع ہوا ہے۔ جہاں سے حوالہ لیا گیا تھا۔ اس پیرا سے جہاں سے وہ شروع ہوتا ہے۔ اس سے میں شروع کرتا ہوں: ’’اس جگہ یہ یاد رہے کہ کفر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ظاہری کفر ایک باطنی کفر......‘‘ یہ دراصل فلسفیانہ بحث ہے ایک اور تصنیف پر۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کیٹیگری آ گئی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک اور کیٹیگری ہے جو ہماری پہلی بحث میں نہیں آتی: ''......ایک ظاہری کفر اور ایک باطنی کفر۔ ظاہر کفر تو یہ ہے کہ انسان کسی نبی کا کھلے طور پر انکار کردے......'' یعنی کہہ دے کہ میں مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، نبی، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ یہ کھلے طور پر انکار جیسے ہوتے ہیں دنیا میں، تو وہ ظاہری کفر ہے: ''......اور اس کو مامور بہ ہدایت خلق اللہ نہ مانے، جس طرح پر کہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار کیا۔''

[602] اب یہاں بھی میں اپنی طرف سے یہ بات کہنے لگا ہوں کہ لکھتے ہوئے تو آدمی ان باریکیوں میں ہر جگہ نہیں جاتا...... ''جس طرح پر کہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار کیا'' حالانکہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار نہیں کیا تھا۔ یہود میں سے جو منکر تھے وہ ''یہود'' کے نام سے پکارے گئے اور جنہوں نے قبول کر لیا، یہود میں سے ایمان لے آئے، وہ کرسچین، انہوں نے ان کو مان لیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی باریکیوں پر جائیں تو کوئی ایک صفحہ بھی کسی کتاب کا اب ایسا نہیں رہتا جو قابل اعتراض نہ بن جائے: ''......جس طرح پر کہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار کیا یا جس طرح نصاریٰ نے نبی کریم ﷺ کو خدا کی طرف سے نہ مانا......''

حالانکہ ہزاروں اس وقت بھی ہو گئے اور بعد میں بھی ہوتے رہے: ''......اور باطنی کفر یہ ہے کہ ظاہری طور پر تو کسی نبی پر ایمان لانے کا اصرار کیا جائے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور سمجھا جائے۔ لیکن حقیقت میں انسان اس نبی کی تعلیم سے بہت دور......'' اب وہ گناہ والا کفر آ گیا ہے کہ کوئی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو منافق ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں گناہ......منافق بھی اور ہے۔ منافق وہ ہے جو دل سے تسلیم کرتا ہے کہ یہ نبی جو ہے سچا نہیں اور اعلان کرتا ہے کہ ''میں ایمان لاتا ہوں'' لیکن یہ وہ گناہ گار ہے جو مثلاً نماز میں کوئی سستی کر جاتا ہے یا کوئی روزوں میں سستی کر جاتا ہے۔ تو عملاً اپنی عملی زندگی میں تعلیم سے دور ہو جاتا ہے۔ تو اس بحث میں وہ حوالہ آیا ہے جو یہاں پیش کیا گیا تھا اور یہ جو پہلی اس کی ابتدائی اٹھان جو ہے، اس کا......وہ بتاتا ہے کہ یہاں وہ مراد نہیں لی گئی جو غلطی سے، غلط فہمی کی بناء پر، جس کی وجہ سے یہاں اعتراض کر دیا گیا تھا۔

[603] **جناب یحییٰ بختیار:** مرزا صاحب! ایک تو جو آپ نے فرمایا کہ ''امت'' کا مطلب جو ہے، گروہ کے بھی ہیں۔ پارٹی کے بھی ہیں۔ گروپ کے بھی ہیں۔ کسی طبقے کے بھی ہو سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: لوگ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں لوگ۔ تو اب ہماری جو مشکل ہے۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہوگیا ہے جب آپ کہتے ہیں کہ ''امت محمدیہ'' محمدیہ گروہ، گروپ، پارٹی۔ یہ تو وہی ہیں جو مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ملت اسلامیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ملت اسلامیہ۔

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بڑا سرکل جو آپ نے کہا ناں کہ جس میں......

مرزا ناصر احمد: جس میں گناہ گار بھی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کافر بھی ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور درمیانے درجے کا بھی، سارے ہی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کافر جو ہیں وہ نکال کر باقی جو تھوڑا بہت کفر کرتے ہیں۔ وہ بھی اور...... مگر مسلمان ہر حالت میں ہیں وہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، مسلمان ہر حالت میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسلمان ہیں۔ تو اب یہ جو ''دائرہ اسلام'' ہے۔ یہ بھی ایک گروپ ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: میں نے اسی واسطے دوسرے دن ایک اور تمثیل لی تھی۔ مجھے شبہ تھا کہ شاید......

[604] **جناب یحییٰ بختیار:** اب مجھے ''دائرہ اسلام'' بڑا گروپ معلوم ہوتا ہے اور ''ملت اسلامیہ''......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ''دائرہ اسلام'' چھوٹا گروپ ہے۔ اس کی وجہ میں بتاتا ہوں۔ یہ جب ہم نے...... یہ میں نے...... معاف کریں۔ جب میں نے یہ عرض کی تو بنیاد رکھی اس قول پر...... ''مفردات راغب'' جو قرآن کریم کی لغت ہے۔ انہوں نے ''اسلام'' کے معنی کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دو قسم کا ہے۔ ایک اسلام ہے ایمان...... بالا، فوق الایمان۔ اور ایک اسلام ہے ایمان سے نیچے یا دون الاسلام۔ دو قسم کا اسلام ہے۔ تو دائرہ اسلام جو ہماری...... جو یہاں آپ کے سوالات اور میرے جوابات ہیں آیا کیونکہ ہماری بحث تو...... میری طرف سے بہت زیادتی ہوگی کیونکہ میں تو یہاں بطور Witness (گواہ) کے ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں جی، یہ تو مسئلہ ایسا ہے......

مرزا ناصر احمد: بہر حال،سوال وجواب میں جو چیز آئی، وہ ''مافوق الایمان'' کے متعلق ہم نے کہا، میں نے کہا کہ ''دائرہ اسلام'' ہے......جو ایمان سے بالا چیز ہے......تو وہ درجہ اندر کا ہے۔چھوٹا سرکل دائرہ اسلام کا، وہ بڑا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس سے خارج ہو کے بھی مسلمان رہ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بڑا درجہ جو ہے وہ ''ملت اسلامیہ'' کا سرکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں سمجھ گیا، وہ میں سمجھ گیا۔اب میں ''اتمام حجت'' پر کچھ مزید وضاحت کی ضرورت سمجھتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہے۔دل میں ایک چیز ہو، مگر انسان انکار کرے......

[605] مرزا ناصر احمد: نہیں، اتمام حجت ہوا یا نہیں ہوا۔اس شخص کے متعلق جو خود تسلیم نہیں کرتا کہ مجھ پر اتمام حجت ہو گیا۔یہ دل سے تعلق رکھتا ہے اور انسان کا کام نہیں کہ اس کے اوپر حکم لگائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں ایک اور چیز کی طرف آ رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: اچھا! معاف کیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کل بھی فرمایا تھا اور آج صبح بھی فرمایا کہ ''اتمام حجت'' کا یہ مطلب ہے کہ اس کو ایک چیز سمجھ آ جائے، پوری دلیل اس کے سامنے ہو جائے اور وہ انکار کرے۔سمجھ جائے، **Convinced** (قائل) ہو اور انکار کرے۔

مرزا ناصر احمد: ایک، ایک کیٹیگری......

جناب یحییٰ بختیار: ایک **Accept** (قبول کرنا) ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک قسم یہ ہے کہ سمجھ گیا ہے اور کہتا ہے ''میں سمجھ تو گیا ہوں'' اعلان کرتا ہے: ''میں سمجھ گیا ہوں، مگر مانوں گا نہیں''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، ''میں انکار کرتا ہوں''

مرزا ناصر احمد: ''سمعنا وعصینا'' قرآن کریم کہتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہے، یہ اس کیٹیگری میں ہے جو مسلمان نہیں ہو سکتا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی رہ ہی نہیں سکتا۔آپ ہی انکار کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں تو اس پر آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اعلان کا ہونا ضروری ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کی طرف سے۔

[606] جناب یحییٰ بختیار: ہاں اس کی طرف سے۔ ابھی یہ اعلان مزید Definition (تعریف) ہوگی کہ فرض کرو کہ کسی عالم نے مرزا غلام احمد صاحب کی باتیں سنیں اور وہ Convince (قائل) ہوگیا...... میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ وہ Convince (قائل) ہوگیا ہے۔ مرزا صاحب کے نقطہ نظر سے، اور وہ اعلان کرتا ہے کہ ''نہیں، مرزا صاحب سچے نبی نہیں'' تو یہ اعلان......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہیں، پھر وہ رہ گیا ایک حصہ، ایک حصہ رہ گیا۔ وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ ''میں یہ تو سمجھ گیا ہوں کہ یہ سچے ہیں، مگر میں ایمان نہیں لاتا''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ایسے ہی، ایسے ہی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ایک حصہ رہ گیا تھا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو Simple (سادہ) ہے جی۔

Then there is no complication. پھر میں یہ پوچھوں گا کہ جو یہ کیٹگری ہے کہ اتمام حجت کے بعد جو مرزا صاحب کو نہ مانے اور خدا کا رسول نہ مانے، وہ خدا اور رسول ﷺ کو نہ ماننے کے برابر کافر ہے۔ اتمام حجت کے بعد۔ اس طرح آپ نے Define (تعریف) کیا؟

مرزا ناصر احمد: جس نے خود کہا کہ ''مجھ پر اتمام حجت ہو بھی گیا اور میں نہیں مانتا؟''

جناب یحییٰ بختیار: ''میں نہیں مانتا'' یہ اس کیٹیگری میں ہے، جو کہتا ہے، وہ بالکل ہی کافر، سو فیصدی کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دائرہ اسلام سے خارج ہے، کیونکہ وہ تو......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی وہ تو اسلام ہی سے خارج ہے۔ غیر مسلم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مسلمان ہی نہیں رہا جی؟

[607] مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس کا کہتا ہوں کہ وہ سو فیصدی کافر؟

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم کہہ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مسلمان نہیں رہا وہ؟
مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم۔
جناب یحییٰ بختیار: اب، آپ کے اندازے کے مطابق، کتنے لوگوں نے ایسا اعلان کیا؟
مرزا ناصر احمد: اس میں اندازے کا تو سوال ہی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: یعنی علم کیا ہوگا؟
مرزا ناصر احمد: ان کے اپنے علم کے مطابق کہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں! میں علم کا کہہ رہا ہوں۔ علم کے مطابق۔
مرزا ناصر احمد: میرے علم میں یہ تو ہے۔ نہیں، میرے علم میں یہ تو ہے، میں نے خود سنا ہے کہ ''اگر اللہ بھی آ جائے اور کہے کہ بانی سلسلہ سچے ہیں۔ تب بھی ہم نہیں مانیں گے۔''
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ایک اور چیز ہے۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، وہ ''اگر'' کے ساتھ۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ ''اگر'' کے ساتھ ہے اور ساتھ ہی وہ یہ نہیں کہتے کہ میں ***Convince*** (قائل) ہو گیا ہوں۔
مرزا ناصر احمد: میرے علم میں اس وقت...... میرے علم اور میرے حافظہ میں...... ***Combine*** (اکٹھا) بریکٹ کر دیں، علم اور حافظہ...... کوئی آدمی نہیں۔

(اس وقت کوئی کافر نہیں)

[608] جناب یحییٰ بختیار: کوئی آدمی نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فی الحال جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں۔ اس کے مطابق کوئی بھی کافر اس وقت نہیں ہے؟
مرزا ناصر احمد: اس سینس ***Sense*** میں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس لحاظ سے؟
مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: اس لحاظ سے ملت اسلامیہ سے باہر؟
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔
جناب یحییٰ بختیار: دیگر الفاظ میں، ایسا کوئی شخص نہیں جو مسلمان نہ ہو؟
مرزا ناصر احمد: ایسا کوئی شخص نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرے اور مسلمان نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہم یہ تو **Concede** کرتے ہیں ہم ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ میں عیسائیوں، یہودیوں کا ذکر نہیں کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایمان رکھتے ہیں...... ہاں، نہیں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہماری بحث یہ ہے کہ جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے بعد سوال آتا ہے مرزا غلام احمد صاحب پر کہ ان کو ہم نبی مانتے ہیں یا نہیں۔ سوال ان کا ہے اس وقت۔ اس وقت آپ کی نظر میں ان مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہیں کہ **Hundred percent**، سو فیصدی کافر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو غیر مسلم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو کہ علم کی بات ہے۔ اعلان نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، علم کی۔ غیر مسلم ہے۔ کوئی ایسا نہیں جسے میں غیر مسلم کہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہے ہی نہیں یا علم میں نہیں ہے؟

[609] مرزا ناصر احمد: میرے علم اور حافظے میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب دوسری کیٹیگری یہ آجاتی ہے جو اتمام حجت کے بغیر مرزا صاحب کو نہ مانے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، تین قسمیں ہیں یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آ رہا ہوں اس پر۔ جو ہماری بحث ہوئی ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس سے جو میں نتیجے پر پہنچ سکا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر جو...... جہاں آپ درست سمجھتے ہیں کہ میں نے غلطی کی ہے۔ وہ آپ پوائنٹ آؤٹ کر دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو اتمام حجت کے بغیر مرزا صاحب کو نہ مانے، مگر خدا اور رسول ﷺ کو مانے، وہ کافر کسی حد تک ہے مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، ملت اسلامیہ سے نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ملت اسلامیہ سے خارج بالکل نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: مگر دائرہ اسلام سے خارج ہے؟
مرزا ناصر احمد: وہ ''دائرہ اسلام'' کو چھوڑ دیں۔ اگر اس سے **Confusion** (ابہام) پیدا ہوتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں......
[610] مرزا ناصر احمد: یہ آپ کی مرضی ہے۔ وہ کافر گناہ گار ہے۔ اگر یہ فقرہ بنالیں تو زیادہ واضح ہو جائے گا۔ وہ کافر و گناہ گار ہے۔ لیکن......
جناب یحییٰ بختیار: میں ایسے کہہ دیتا ہوں......
مرزا ناصر احمد: ......لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: میں ایسے کہہ دیتا ہوں: پہلے وہ کیٹیگری جو کہ خدا اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں، مگر اتمام حجت کے باوجود......جس **Sense** (معنی) میں آپ نے **Interpret** (تصریح) کیا ہے اس کو......
مرزا ناصر احمد: نہیں، پھر اگر لکھ لیں کہ ''اتمام حجت'' کے باوجود یہ اعلان کرے کہ......''
جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا ہے ''جسے آپ نے **Interpret** (تصریح) کیا ہے۔''
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: وہ ریکارڈ ہو چکا ہے۔ ''جیسے **Interpret** (تصریح) کیا۔'' اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ وہ اعلان کرے تو وہ تو بالکل ہی کافر ہے، مسلمان نہیں، جو مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ پھر اس کے بعد ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں، مگر وہ مرزا صاحب کو اتمام حجت کے بغیر، یعنی ان پر نہیں ہوا......
مرزا ناصر احمد: یعنی وہ کہتے ہیں کہ ''ہم پر نہیں ہوا''
جناب یحییٰ بختیار: ''ہم پر نہیں ہوا۔''
مرزا ناصر احمد: خواہ ہو چکا ہو، لیکن وہ کہتے ہیں۔
[611] جناب یحییٰ بختیار: اعلان نہیں کیا انہوں نے، یہی مطلب ہوا ناں؟
مرزا ناصر احمد: ظاہر ہے، ظاہر ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: اعلان نہیں کیا۔ تو وہ کافر ہیں......

مرزا ناصر احمد: وہ کافر گناہ گار ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......مگر ملت اسلامیہ سے......
مرزا ناصر احمد: وہ کافر گناہ گار ہیں، مگر ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: دائرہ اسلام سے خارج، ملت......
مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ سمجھئے کہ سو فیصدی کافر نہیں، جسے میں نے پہلے کہا۔
مرزا ناصر احمد: کافر گناہ گار ہیں۔یعنی ''کفر'' بمعنی کافر کے۔
جناب یحییٰ بختیار: ایک اور کیٹیگری آتی ہے......میں اس کا علیحدہ ذکر نہیں لانا چاہتا۔ میں اس پر آ رہا ہوں......اب یہ جو ہے، تیسری کیٹیگری جو ہے......یہ دو کیٹیگر یز تو ہمارے سامنے آ گئیں اس وقت۔ ایک وہ جو بالکل ہی کافر، جو کہ اتمام حجت کے باوجود انکار کر رہے ہیں۔ اعلانیہ انکار کر رہے ہیں۔ کوئی ان کی پوزیشن میں شک کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پھر اس میں بھی کوئی شک پیدا نہیں ہوتا کہ یہ جو ہیں، ملت اسلامیہ میں ہیں، وہ مسلمان ہیں، گناہ گار کہیں ان کو......
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......ففٹی (*Fifty*) پرسنٹ (۵۰ فیصد) کہیں *Twenty-five* (۲۵ فیصد) کافر کہیں، مگر ہیں مسلمان......
مرزا ناصر احمد: ملت اسلامیہ میں ہیں، اور غیر مسلم ان کو نہیں کہا جا سکتا۔
[612] جناب یحییٰ بختیار: تو یہ دونوں جو پوزیشنیں ہیں، واضح ہو گئیں۔
مرزا ناصر احمد: جی۔
جناب یحییٰ بختیار: اور ایک تیسری کیٹگری وہ ہے جو اتمام حجت کے بعد یا اس کے بغیر خدا اور رسول ﷺ کو مانتے ہیں اور مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہیں، وہ سو فیصدی مسلمان اور سو فیصدی *Non-kafir* ......میں اس کیٹگری میں رکھتا ہوں ان کو......ان کو آپ احمدی سمجھیں یا......
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: یعنی ایک کیٹیگری جو ہے ناں یہ......یہ تین کیٹگریز جو ہیں، ان میں سے ہمیں کسی پر بھی کوئی *Doubt* نہیں رہا۔ یہ بحث چل رہی ہے اور ایک کیٹیگری ہے گناہ گاروں کی، جو سب میں ہیں۔
مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہیں، ہر ایک کیٹیگری میں ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہر کیٹیگری میں......

جناب یحییٰ بختیار: کافروں میں بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: احمدیوں میں بھی ہیں، دیوبندیوں میں بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو اتمام حجت کے بغیر...... یہ تو سب میں موجود ہیں۔ اس لئے ان کو چھوڑ دیا جائے بیچ میں۔

اب مرزا صاحب! سوال یہ ہے کہ ہر ایک کی پوزیشن کلیئر (Clear) (واضح) ہے۔ ایک وہ جو کہ کافر ہیں، سو فیصدی کافر ہیں اور ان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کو بھی نہیں مانتے۔ مرزا صاحب کو بھی نہیں مانتے اتمام حجت کے باوجود۔ ایک وہ ہیں جو اتمام[613] حجت کے بعد مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ بھی کافر۔ ان میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ پھر باقی جو ہیں وہ مسلمان ہیں۔ ان کی ہم نے کیٹیگریز بنالی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کفر!

جناب یحییٰ بختیار: تو جب مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

''کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۲۹) یہ کون سی کیٹیگری ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہی جو آپ نے بنائی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پوزیشن تو بالکل کلیئر Clear (واضح) ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: پوزیشن تو بالکل کلیئر Clear (واضح) ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ کفر و گناہ والی۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی کہ......

مرزا ناصر احمد: ''کافر و گناہ گار'' کہا تھا ناآپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے عرض کیا ناں...... میرا سوال سنیں...... ایک کیٹیگری ہے وہ ہیں ہی کافر، کوئی شک ہی نہیں اس پر۔ دوسری کیٹگری ہیں ہی مسلمان کوئی شک نہیں اس میں۔ گناہ کیا ہوگا اس نے تو وہ کہتے ہیں کہ ''کیوں ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: ''جو گناہ گار ہیں، ان کو بے گناہ کیسے کہتے ہو تم۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، گناہ گار پھر مسلمان ہیں، مسلمانی تو نہیں ختم ہو جاتی۔ یہ تو ہم Concede کر چکے ہیں مسلمان، ملت محمدی میں شامل ہیں۔ گناہ گار احمدیوں[614] میں بھی ہیں...... گناہ گار کافروں میں بھی ہیں۔ ان کی بات میں نہیں کر رہا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''کافر و گناہ گار جو ہیں ان کو بے گناہ ثابت کرنے کی کیسے کوشش کرتے ہو۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ میں نہیں......

مرزا ناصر احمد: میں تو......

جناب یحییٰ بختیار: میرا مطلب جو ہے میں وہ واضح نہیں کر سکا۔ اب میں نے عرض یہ کیا کہ جو کافر ہے۔ اس کے تو مسلمان ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ نہ کوئی اس کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کو چھوڑیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو چھوڑ دیا۔

اب وہ جو کیٹگری ہے کافروں کی، جو کہ اتمام حجت کے باوجود مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسے خدا اور رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کا بھی کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا، ان کو کون مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اب رہ گئی دو اور کیٹگریز جو ان کے مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''ملت اسلامیہ سے باہر'' ان کو کہا ہی نہیں جا سکتا ایک سیکنڈ کے لئے بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں کیا جا سکتا۔ تو یہ جب کہتے ہیں کہ ''ان کو کیوں خواہ مخواہ مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں'' مطلب یہ کہ ''وہ نہیں ہیں اور ثابت کر رہے ہیں'' یہ کس کا ذکر ہو رہا ہے؟

[615] مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک تو اس میں کوئی تضاد نہیں...... میں اپنی رائے بتا رہا ہوں ناں...... میرے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کیٹگری جس کے متعلق ہم نے کہا کہ ''ملت اسلامیہ سے باہر نہیں'' ان کو غیر مسلم نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن کافر و گناہ گار ہیں۔ تو یہ فرما رہے ہیں یہاں پر کہ ''جو گناہ گار ہے اس کو بے گناہ کیسے ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔''

جناب یحییٰ بختیار: یعنی گناہ گار تھے وہ......

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ جو ہے کون سا حوالہ ہے؟ ممکن ہے، **Context** اور ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''کلمۃ الفصل'' صفحہ ۱۲۹۔ کل میں نے آپ کو: ''اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔''

میں یہ کہتا ہوں، عرض کرتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی، جی، یہ نکل آیا ہے۔ میں پڑھ رہا ہوں۔

یہ صفحہ ۱۲۹ آپ نے فرمایا ''کلمۃ الفصل ص ۱۲۹''

جناب یحییٰ بختیار: میرا خیال ہے، یہاں تو میں نے......۱۲۹ یا ۱۲۸ ہے۔ وہ پرنٹ ایسا ہے۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ ۱۴۸ پر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کل آپ کو بتایا تھا جی یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ۱۴۸ پر نہیں ناں نکلا۔

جناب یحییٰ بختیار: کل آپ کو ایک ریفرنس دیا تھا۔ وہ کہا ہے بھٹی صاحب!

[616] مرزا ناصر احمد: دیکھتے ہیں، دیکھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کل میں نے آپ کو بتایا تھا۔ آپ نے اس پر **Comments** (تبصرے) بھی کئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے **Comments** (تبصرے) نہیں کئے وہاں۔ اس وقت تک تو ہمارے پاس یہ کتاب ہی نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ممکن ہے کہ **Verify** (تصدیق) نہ کیا ہو آپ نے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں **Verify** (تصدیق) نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہ کیا ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ سارا صفحہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ چیز میں کہتا ہوں جو یہاں ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ یہاں نہیں ہے۔ نظر نہیں آ رہی مجھے اور غور سے پڑھ لیتے ہیں۔

(غیراحمدیوں کومسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کی جائے)

جناب یحییٰ بختیار: ''اب جبکہ مسئلہ صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیراحمدیوں کومسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۲۹)

مرزاناصراحمد: ''......کوشش کی جاتی ہے'' یہاں تونہیں ہے یہ، صفحہ ۱۴۸ پر یہ فقرے نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نکال لیں جی ہم۔

مرزاناصراحمد: ہاں، اگر پتہ لگ جائے ابھی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I am sorry, Sir, it was page 128, 129.*

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے افسوس ہے، یہ صفحہ ۱۲۹، ۱۲۸ تھا) وہ جو ہے نا جی، پرنٹ ایسا ہے۔ یہ ۱۲۹ پرآئے گا۔ ۱۲۸ سے شاید شروع ہوا ہے۔

[617] کلمۃ الفصل......ریویو آف ریلیجن ......اس میں جی: اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات...... (کلمۃ الفصل ص۱۲۹)

مرزاناصراحمد: ہاں جی، یہ یہاں ہے، ۱۲۹

جناب یحییٰ بختیار: ''......نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیراحمدیوں کومسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۲۹)

میرا اب

مرزاناصراحمد: یہ، یہ، یہ ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہاں مسئلہ نجات کا، اور نجات کا تعلق گناہ سے بھی ہے۔ تو یہاں یہ سوال ہے ''جو گناہ گار ہے اس کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب!......

مرزاناصراحمد: نہیں، میں اس کے معنی کررہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں آپ کوسوال پورا **Explain** (واضح) نہیں کرسکا۔ معاف کیجئے، گناہ گار جو ہیں۔ احمدیوں میں بھی ہیں۔ یہاں غیراحمدیوں کی بات ہورہی

ہے۔’’کیوں غیر احمدیوں کومسلمان بنانے،ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔‘‘تو اس **Context** میں آپ ذراان کو **Explain** (واضح) کریں۔

مرزاناصراحمد: ہاں جی، میں اسی کا جواب دے رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ آپ یہ نہیں کہیں گے کہ احمدیوں میں گناہ گار نہیں ہیں۔اس لئے گناہ گار کا یہاں تعلق نہیں ہے۔

مرزاناصراحمد: میں بات سمجھ گیا۔میں ابھی واضح کر دیتا ہوں۔

[618] گنہگار احمدیوں میں بھی ہیں اور وہابیوں میں بھی ہیں، ساروں میں ہیں۔اللہ معاف کرے۔کوئی تھوڑا گناہ گار ہے،کوئی زیادہ گناہ گار۔اسی واسطے ہم کو ہر وقت استغفار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔لیکن گناہ گناہ میں فرق ہے۔ایک گناہ ہے چغلی کرنے کا،ایک گناہ ہے غیبت کرنے کا،ایک گناہ ہے چوری کرنے کا۔ یہاں نہ ماننا جو ہے، وہ ایک گناہ ہے اور ہزار گناہوں میں احمدیت میں داخل ہونے والا مبتلا ہوسکتا ہے۔مگر اس گناہ میں وہ مبتلا نہیں ہوا کہ اس نے انکار نہیں کیا۔اس واسطے جو یہاں زیر بحث مضمون ہے،اس میں احمدی شامل ہی نہیں ہوسکتا، کیونکہ بات یہ ہے کہ یہ گناہ......جو شخص یہ گناہ کرتا ہے کہ اس نے جس کو ماننا چاہئے تھا،اپنی ناسمجھی کی وجہ سے اس کو نہیں مانا اور اس طرح ایک حد تک گناہ گار ہو گیا۔اس کو بے گناہ ثابت کرنے کی کیوں کوشش کی جارہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مرزا صاحب!میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ’’مسلمان ثابت کرنے کی کوشش‘‘،یعنی کہ گنجائش ہی نہیں۔مسلمان تو وہ ہے، گناہ گار ہے۔وہ جو میں نے اس دن عرض کیا کہ: ’’آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں میں‘‘ یہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ کافر ہیں،آپ ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کیوں کوشش کر رہے ہیں۔

مرزاناصراحمد: یعنی اگر اس کی بجائے یہ ہوتا کہ’’اس کافر گناہ گار کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کیوں کی جارہی ہے‘‘......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،اگر وہ بات ہوتی تو پھر......

مرزاناصراحمد: ......اور زیادہ سخت ہوتی،موجودہ صورت سے زیادہ سخت ہوتی۔

[619] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں،اب تو بالکل صاف یہ لکھا ہے کہ:’’غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش مت کرو کیونکہ ان کی نجات کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ نبی جو ہیں......‘‘

مرزا ناصر احمد: پھر نجات کا مسئلہ آ گیا۔ اس کو چھوڑیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہاں جو ہے، وہ بالکل صاف الفاظ میں آ جاتا ہے اور میں یہی عرض کر رہا تھا کہ کیٹگری صاف ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ حصہ تو صاف ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ مطلب میں اسی واسطے کہہ رہا ہوں کہ ابھی اس کے بعد ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ کچھ اس میں یہ ہے کہ ایک کیٹگری کافر، *Undoubted, undiluted*......

مرزا ناصر احمد: وہ ہو گیا، ہاں وہ ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: **No doubt** ، کیونکہ یہ کوشش، ثابت کرنے کی ضرورت نہیں اور دوسری کیٹگری مسلمان، کوئی ان کی مسلمانی میں فرق نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......گناہ گار ضرور ہوں گے، پانچ فیصدی کافر ضرور ہوں گے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......پر ملت اسلامیہ میں وہ ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ہیں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور مسلمان ہیں ان کے مسلمان ہونے میں کوئی *Doubt* (شک) نہیں ہے۔ تو پھر کون کوشش کر رہا تھا ان کو ثابت کرنے کی؟ کیوں ثابت کر رہا تھا؟

[620] **مرزا ناصر احمد:** دیکھیں ناں، ملت اسلامیہ میں جو ہیں۔ ان میں سے گناہ گار کے لئے ''خارج از اسلام'' کا حدیث نے استعمال کیا ہے لفظ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر اس کو کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ......گناہ گار کے لئے، کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے:

(عربی) ''خرج من الاسلام......'' تو چونکہ ایسے الفاظ ہمارے لٹریچر کی اصطلاح میں تھے۔ اس لئے وہ استعمال کئے۔ اب گھر والا جو ہے...... میں...... مجھ سے آپ مطلب پوچھتے ہیں، میں مطلب بتا دیتا ہوں آپ کو: (عربی) اور یہ ہے یعنی بانی سلسلہ کی ایک کتاب نہیں، کسی خلیفہ وقت کی ایک کتاب نہیں ہے۔ اور......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کا قول نہیں ہے، تو پھر میں اس پر بات نہیں کروں گا۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ کہ یہ مسیح ثانی کا قول نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں جو آپ لے رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ معنی......دیکھیں، مرزا صاحب! میری ایک Difficulty (مشکل) ہے۔ میں Explain (واضح) کر دیتا ہوں کہ جو ایڈووکیٹ ہوتے ہیں اور جو پاکستان یا برٹش سسٹم سے واقف ہیں ......اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ان کی جو Jurisprudence ہے۔ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ جو الفاظ کے Simple (سادہ) معنی ہوں، ظاہر معنی ہوں، اگر وہ صاف ہوں تو پھر آپ کو کسی اور تعبیر کی اور تشریح کی ضرورت نہیں۔

Words must be taken in their literal, simple sense, and that is the intention of the author. the speaker and the writer. This is the first rule.

(الفاظ کو لغوی اور سادہ معنی میں لینا چاہئے اور یہی مصنف مقرر اور لکھنے والے کا مقصد ہوتا ہے۔ یہ سب سے پہلا اصول ہے)

[621] مرزا ناصر احمد: بشرطیکہ وہ اس پر اتھارٹی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: جو اس نے لکھا ہے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ تو اس کے بعد آپ یہ نہیں......

Mirza Nasir Ahmad: If he is an authority.

(مرزا ناصر احمد: بشرطیکہ وہ مسلم حیثیت کا مالک ہو)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, question. Anybody .This is the rule.

(جناب یحییٰ بختیار: اس کا قطعاً سوال نہیں۔ خواہ کوئی بھی ہو۔ یہی اصول ہے)

Mirza Nasir Ahmad: No, no. Then this would be considered as his views, not the views of the Jamaat.

(مرزا ناصر احمد: یہ اس کا نقطۂ نظر سمجھا جائے گا، نہ کہ جماعت کا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is diffrent.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ الگ بات ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہ یہ *Views* (نقطہ نظر)...... میں یہی بتانے لگا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں، اگر آپ کہتے ہیں کہ خلیفہ ثانی کا *View* (نقطہ نظر) ہے، تب تو ٹھیک ہے۔ میں اس سے آگے پڑھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ خلیفہ ثانی کی تو نہیں، یہ خلیفہ ثانی کی نہیں ہے عبارت۔ یہ تو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا البشیر احمد صاحب۔ *I am sorry.* (مجھے افسوس ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ خلیفہ ثانی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں مگر وہ جماعت کے ایسے بڑے رہنماء ہیں......

مرزا ناصر احمد: ایک جماعت کے بہت بزرگ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... بزرگ رہنماء ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ *And he is an authority who can interpret* (اوران کی حیثیت مسلمہ ہے جس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے) یہ میں نہیں کہتا کہ جو ان کی *Interpretation* (توضیح) ہوگی۔ *That will prevail over that of Khalifa.*

[622]***Mirza Nasir Ahmad:** He is not an authority against Khulifa.*

(مرزا ناصر احمد: وہ خلیفہ کے مقابلہ میں مسلمہ حیثیت نہیں رکھتا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Not against Khulifa. If there is a word of Khulifa,that will prevail, but if there is no word of Khulifa, then this authority will prevail.*

(جناب یحییٰ بختیار: خلیفہ کے مقابلے میں نہیں۔ اگر خلیفہ کا قول موجود ہو تو وہی قول مانا جائے گا۔ لیکن اگر خلیفہ کا قول موجود نہ ہو تو پھر یہ بات تسلیم کرنا ہوگی)

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اتھارٹی نہیں۔تو میں کہتا ہوں ان کا یہ جو قول ہے:''اب جبکہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو......''

آپ ذرا غور فرمائیں کہ ''غیر احمدی'' *is very important from my point of view* (یہ نقطہ نظر بہت اہم ہے) اور اس کے بعد:''......مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہو۔'' مطلب یہ ہے جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں تسلیم کیا، نبی نہیں مانا، ان کو ''غیر احمدی'' کہا گیا اور صاف کہا گیا کہ ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں، وہ مسلمان نہیں ہیں، نہیں ہیں، نہیں ہیں...... *This is how i understand* (میں اس کا مطلب سمجھتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *......Literal fact.*

(جناب یحییٰ بختیار: لغوی معنی میں)

(مرزا کے نہ ماننے والے مسلمان نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***And this is what I deny.*** ......

(مرزا ناصر احمد: اور میں اس سے انکار نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, that is for you.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ آپ پر منحصر ہے)

ابھی وہ آگے فرماتے ہیں اس کتاب میں:''......جو تمام رسولوں کا ماننا جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ پس اس آیت کے تحت ہر ایک شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا......'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

[623] مرزا ناصر احمد: یہ ہم پھر پیچھے چلے گئے۔ وہ جو ہم نے فیصلہ کرلیا تھا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......''اتمام حجت'' والا فیصلہ، جو ایک دفعہ کرچکے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ:''محمد ﷺ کو نہیں مانتا، اور محمد ﷺ کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

میں عرض اس لئے کر رہا ہوں کہ کیوں **Repeat** کر رہا ہوں۔ ایک **Writer** ،**author** **speaker** (مصنف مقرر) کی **Intention** (مدعا) جو ہے۔ وہ اس کی بار بار جو چیز کہتے ہیں اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور پھر غیراحمدی کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ہم نے جو کیٹیگریز متعین کی ہیں......

مرزا ناصر احمد: ''جو ہم نے کی ہیں''......اگر اس خاکسار کو بھی ''ہم'' میں شامل کر رہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے، جو آپ نے کی ہیں۔ میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، اوہو! میری بات سنئے۔ نہیں، نہیں، میں اعتراض نہیں کر رہا کوئی، میں بات کر رہا ہوں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر خاکسار کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے تو بطور خلیفہ وقت۔ اس اتھارٹی کو میرے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں مانتا ہوں۔ اس پر......اگر آپ کو **reject** (رد) کریں۔ تب تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

[624] **مرزا ناصر احمد:** میں اس کے اس مفہوم کو **Reject** (رد) کرتا ہوں اور میری ناقص رائے میں اس کا ایک ایسا مفہوم بھی ہے جو ہماری بنائی ہوئی کیٹیگریز کے اندر بالکل فٹ آ جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ جو کہہ رہے ہیں: ''آپ کیوں خواہ مخواہ ثابت کر رہے ہیں'' غلط بات ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ گناہ گار ہیں، یعنی میرے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ غیراحمدی کے بارے میں جو کہا، وہ غلط بات ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو آپ کی **Interpretation** (مفہوم) ہے، وہی لی جائے تو غلط بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ **Plain** لفظ جو کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جو آپ کی **Interpretation** (مفہوم) ہے اس لحاظ سے یہ بات غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میری کوئی **Interpretation** (مفہوم) نہیں ہے۔ مرزا صاحب میری کوئی ڈکشنری نہیں۔ میں تو وہ **Ordinary** (عام) ڈکشنری جو

ہے اسی پر چلتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں **Interpretation** (مفہوم)......

جناب یحییٰ بختیار: ......**Interpretation** (مفہوم) پر نہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں نے ''ڈکشنری'' نہیں کہا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں عرض کر رہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: میں نے **Interpretation** (مفہوم)......

جناب یحییٰ بختیار: ......اس میں کہتے ہیں ''غیر احمدی'' اب میرے نزدیک ''غیر احمدی'' وہ ہیں جنہوں نے نبی مرزا صاحب کو نہیں مانا......

[625] مرزا ناصر احمد: میں آپ کی بات سمجھ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......دوسرے وہ کہتے ہیں کہ ''مسلمان'' میں مسلمان کی وہی **Definition** (تعریف) جانتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: وہی ہوگی ہم نے ایک......**Agree** (اتفاق) کر گئے ہم......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ ''ان کو مسلمان......'' غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ یہاں پر **Confusion** (ابہام) کوئی نہیں۔ ایک کیٹگری کافروں کی ہے، ان پر شک نہیں۔ دوسری کیٹیگری ان کی ہے جو کہ کافر ہیں مگر ہیں مسلمان، ان میں بھی کوئی شک نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، کافر و گناہ گار۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کون ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟ اور کس کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ میرا **Question** (سوال) تھا۔

مرزا ناصر احمد: وہ ٹھیک ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اگر اس کی اس **Interpretation** (مفہوم) کے علاوہ، جو اس وقت آپ نے کی، اور کوئی **Interpretation** (مفہوم) ممکن نہ ہو تو اس کو رد کرتا ہوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ اور بات ہے کہ آپ اس کو **Reject** (رد) کرتے ہیں۔

مرزاناصراحمد: ہاں، Reject (رد) کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب اسی طرح ان کا یہ جودوسرا حوالہ میں نے آپ کو سنایا: ’’کافر اور پکا کافر ہے‘‘......(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

مرزاناصراحمد: سارے اسی کی روشنی میں چلے جائیں گے۔[626]

جناب یحییٰ بختیار: ......اسی کو Explain (واضح) کرتے ہیں؟

چوہدری ظہورالٰہی: نماز کا وقت ہوگیا۔ بلکہ زیادہ دیر ہورہی ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، بہت اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نماز کے بعد جی۔

Mr. Chairman: ***The delegation is permitted to withdraw, to report at 8:00 p.m.***

(جناب چیئرمین: وفد کو باہر جانے کی اجازت ہے۔ وفد آٹھ بجے رات واپس آئے گا)

(The deligation left the chamber.)

(وفد حال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: ***The House is adjourned to meet at 8:00 p.m for Maghrab prayers.***

(جناب چیئرمین: مغرب کی نماز کے لئے اجلاس آٹھ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

[The speacial Committee adjourned for Maghrab prayers to meet at 8:00 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ رات آٹھ بجے دوبارہ ہوگا)

[Thr special Committee re-assembled after Maghrab prayers, Mr. Chairman(Sahibzada Farooq Ali)in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ ہوا۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں)

INTERRUPTIONS BY THE WITNESS WHEN A QUESTION IS PUT

صاحبزادہ صفی اللہ: آپ نے کل فرمایا تھا کہ جب تک اٹارنی جنرل سوال کو ختم نہ کر لیں تو گواہ کو چاہئے کہ وہ مداخلت نہ کرے۔ لیکن کل سے اب تک اس نے اس پر بالکل عمل نہیں کیا اور اٹارنی جنرل کے سوال کے دوران وہ بحث شروع کرتا ہے یعنی اس سے قطع کلام کرتا ہے۔

[627] **جناب چیئرمین:** نہیں، میں بالکل روکوں گا بھی، ٹوکوں گا بھی، اٹارنی جنرل صاحب کہتے ہیں کہ یہ طریقہ کار وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بہتر ہے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، وہ مداخلت کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اٹارنی جنرل......

جناب محمد حنیف خان: انہوں نے، اٹارنی جنرل صاحب نے یہ نہیں کہا کہ ’’میں سوال ہی نہ کروں اور وہ کہے کہ میں سمجھ گیا ہوں‘‘ انہوں نے یہ کہا کہ اس کو Latitude (مہلت) دی جائے کہ جو کچھ بھی وہ کہے۔ لیکن ان کا سوال مکمل ضرور ہونا چاہئے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: چھوڑ دے اٹارنی جنرل صاحب کو سوال پورا کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ میں پوائنٹ آؤٹ کر دوں گا، ٹھیک ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: (صاحبزادہ صفی اللہ سے) آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں نے دو دفعہ آج ان کو کہا بھی کہ میں نے ابھی سوال پورا ہی نہیں کیا اور آپ......

صاحبزادہ صفی اللہ: لیکن وہ پھر بھی عمل نہیں کر رہے۔

***Mr. Chairman:** They may be called.*

(**مسٹر چیئرمین:** ان کو بلا لیا جائے)

(The Deligation entered the Chamber)

(وفد چیمبر میں داخل ہوا)

***Mr. Chairman:** Mr. Attorney General.*

(**مسٹر چیئرمین:** مسٹر اٹارنی جنرل)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

مرزا ناصر احمد: ایک سوال اور رہ گیا۔ وہ پارسیوں کا کوئی حوالہ دیا تھا آپ نے کہ پارسیوں کے ساتھ اپنے آپ کو ملایا۔

[628] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، وہ کسی کو جو بھیجا تھا ***Messenger*** کو اپنے، کہ بڑے افسر کو...... جو مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میں ایک بڑے افسر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ تو وہ جو ہے اخبار، اگر کوئی شروع سے پڑھے تو ساری بات خود واضح ہو جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ وہ پڑھ دیجئے یا آپ ***Explain*** (واضح) کر دیں کہ یہ چیز تھی، اور وہ فائل کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں پڑھ دیتا ہوں۔ اخبار ہی ہے، اس کا کچھ حصہ پڑھنے والا ہے۔ یہ اخبار ۱۳ رنومبر ۱۹۴۴ء کا ہے۔ اس میں حضرت خلیفہ ثانی کا خطبہ ہے۔ جو چھپا ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں: ''اس مسئلہ کے حل کو...... تب میں نے اس خیال سے کہ جب میرے ساتھ بھی اس کا کوئی تعلق ہے۔ ایک جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے، خلیفہ ثانی ہونے کے لحاظ سے، تو مجھے سوچنا چاہئے کہ میں کس رنگ میں کام کر سکتا ہوں۔ اس مسئلہ پر غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ممکن ہے کہ برطانوی حکومت اس غلطی میں مبتلا ہو کہ اگر مسلم لیگ کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو مسلمان قوم بحیثیت مجموعی ہمارے خلاف یعنی انگریزی حکومت کے خلاف نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسے مسلمان جو لیگ میں شامل نہیں اور ایسی جماعتیں جو لیگ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں، ان کو ملا کے وہ ایک منظم حکومت ہندوستان میں قائم کر سکے گی۔ (یہ انگریزوں کا خیال ہے) اس خیال کے آنے پر میں نے مزید سوچا اور فیصلہ کیا کہ ایسے لوگ جو لیگ میں شامل نہیں، ان کو اکٹھا کر کے اور گورنمنٹ کے اوپر زور دیا جائے کہ اپنی یہ غلط فہمی دور کر لو کہ ایسا نہیں[629] ہوگا۔ دونوں آپس میں مل جائیں۔ سارے دوسرے بھی، جو لیگ سے باہر ہیں، مل کر گورنمنٹ پر یہ واضح کر دیں کہ خواہ ہم لیگ میں نہیں، لیکن اگر لیگ کے ساتھ ٹکراؤ ہوا تو ہم اس کو مسلمان قوم کے ساتھ ٹکراؤ سمجھیں گے اور جو جنگ ہوگی اس میں ہم بھی لیگ کے ساتھ شامل ہوں گے۔''

تو یہ بڑی واضح ہیں ساری عبارتیں۔ اس کے بعد وہ صرف آخری حصے کو لے کے اور اس کا غلط مطلب لے لینا، یہ درست نہیں۔ باقی رہا یہ سوال...... ابھی بات ختم نہیں ہوئی میری......

جناب یحییٰ بختیار: اس سوال کے بارے میں؟ یا دوسرا سوال ہے؟

مرزا ناصر احمد: اسی، اسی کے متعلق۔

Mr. Chairman: *This is the explanation. The writing....*

(جناب چیئرمین: یہ وضاحت ہے۔ تحریر......)

مرزا ناصر احمد: ایک اور ہے......

Mr. Chairman: *Just a minute, just a minute. That writing is admitted which was put to the witness ..... that writing which was refused to by the Attorney- General that is appeared in "Al-Fazal"?*

(جناب چیئرمین: گواہ کو جو تحریر دکھائی گئی تھی وہ اسے تسلیم کرتا ہے۔ وہ تحریر جس کا حوالہ اٹارنی جنرل نے دیا تھا۔ وہ کیا ''الفضل'' میں شائع ہوئی تھی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That has not been denied by Mirza Sahib; but he is explaining.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب نے اس سے انکار نہیں کیا بلکہ اس نے وضاحت کی ہے)

Mr. Chairman: *It is the explanation. But that is admitted?*

(جناب چیئرمین: یہ وضاحت ہے۔ لیکن اس کو تسلیم کیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is admitted, Yes.*

Mr. Chairman: *Yes, the witness may explain.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! گواہ وضاحت کر سکتا ہے)

مرزا ناصر احمد: وہ تو *Admit* (تسلیم) کر لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو میں نے کہا کہ *Admit* (تسلیم) کر لیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن میں نے بتایا ہے کہ اس خطبہ کے جو اقتباسات ہیں......

[630] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر احمد: ......وہ واضح ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم لیگ کا ۱۹۴۰ء کا ایک ریزولیوشن ہے۔ وہ تو ۱۹۴۶، ۴۷ سے کہیں پہلے کا ہے ناں۔ وہ جو ریزولیوشن پاس ہوا تو ۲۵ یا

۲۳؍مارچ ۱۹۴۰ء کا علیحدہ ریزولیوشن ہے۔ یہ ہمارے ایک دوست نے اطلاع دی ہے کہ ...... میں نے آدمی بھجوا دیئے ہیں اخباروں کی تلاش میں...... ۲۵اور۲۶...... کہ سب سے پہلے مبارکباد جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے دی مسلم لیگ کو، پاکستان بنانے کے متعلق اور یہ اس وقت مارچ کے اخباروں میں اس تاریخ کو چھپ گئی ہے اور وہ تو خیر لکھتے ہیں کہ ''اگر ضرورت ہو تو میں اس بات کی گواہی دینے پر تیار ہوں۔'' لیکن امید ہے کہ اخبار مل جائیں گے اور گواہی دینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ اخبار لے آئیں۔ میرا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ جب تک ۳؍جون ۱۹۴۷ء کا اعلان نہیں ہوا، جماعت احمدیہ اکھنڈ بھارت کے حق میں تھی اور میں نے یہ سوال اس لئے پوچھا کہ ایک میں نے آپ کو حوالہ دیا تھا ایک ***Fact*** کا، اور یہ ایک سوال تھا، اور اس کے علاوہ منیر انکوائری کورٹ کی جو ***Findings*** ہیں۔ اس بارے میں، وہ میرے مدنظر ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن اس سے پہلے......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ کہتے ہیں، ان کی ***Writings*** (تحریر) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ***They were not in favour of Pakistan till the time of independence,that is not material*** (کہ وہ حصول آزادی تک پاکستان کے حق میں نہیں تھے۔) وہی جو میں نے کہا تھرڈ جون۔ باقی یہ کہ مسلم لیگ کے ساتھ یا ہم مسلم لیگ کے ساتھ لڑیں گے۔ سوال صرف پاکستان کے بننے کا ہے یا نہ بننے کا۔ تو اس میں آپ کہہ رہے ہیں کہ اور کتاب ہے اور اخبار ہے۔

[631] **مرزا ناصر احمد:** نہیں نہیں۔ اسی اخبار میں یہ ہے کہ جو مسلم لیگ نے پاکستان......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو اب آپ اخبار لائیں گے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں پاکستان کے...... وہ تو اس اخبار میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے، یہ اخبار، جس میں سے حوالہ لے کر یہ سوال بنایا گیا ہے، اس اخبار میں یہ ہے کہ مسلم لیگ پاکستان بنانے کے لئے جو کوشش کر رہی ہے اس کی جنگ میں ہم شامل ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ دیکھ لیں جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ اسی اخبار میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ہاں، کیونکہ منیر نے ایک **Finding** (رائے) دی ہے، اس لئے میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ اخبار ہے، یہ واضح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے ناں جی۔ وہ تو **Findings** (آراء) سے......

مرزا ناصر احمد: اور جو دوسرے اخبار ہیں مبارکبادی اس کے لئے ہم نے آدمی بھجوا دیئے ہیں، وہ آپ کو دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ بھیج دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ ۱۹۴۵ء میں ۱۹۴۵ء میں ایک اور معین ہے کہ...... یہ تراشا بھی ہمارے پاس موجود ہے......کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اس جماعت کی پالیسی کے اعلان سے قبل ایک خط میں بھی مسلم لیگ کی تائید میں ہدایت فرما چکے تھے۔ اس خط کی نقل قائداعظم محمد علی جناح کی خدمت میں بھجوائی گئی تو آپ نے امام جماعت احمدیہ کے اس فیصلے پر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا۔

[632] **جناب یحییٰ بختیار:** ٹھیک ہے۔ نہیں جی، میرا جو جس......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہی **Struggle** (کوشش) ہے پاکستان بننے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے جو آپ کو عرض کی کہ ایک **Impact** ایک منیر صاحب کی انکوائری رپورٹ، ان میں **Finding** (آراء) دی ہیں۔ ایک **Comment** (تبصرہ) ہے۔ ایک میں **Finding** (رائے) ہے۔ تو میں نے کہا کہ آپ **Explain** (واضح) کر رہے ہیں اور باقی جہاں تک میرا......جس **Context** میں میں نے سوال پوچھا تھا آپ سے، وہ یہ نہیں تھا کہ آپ پاکستان کے حق میں ہیں یا خلاف تھے یا ہیں۔ یہ نہیں تھا۔ وہ یہ تھا کہ آپ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ آپ باقی مسلمانوں سے اپنے آپ کو **Separate** (الگ تھلگ) رکھیں، علیحدہ رکھیں، اور اس میں یہ ہوا تھا کہ ''ایک پارسی کے مقابلے میں دو پارسی......دو احمدی پیش کروں گا۔''

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ ''اگر پارسی ایک پیش کیا جاتا ہے تو میں اس کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر دوں گا''......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ......یہ جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ جو ہے **Separatism** (علیحدگی)......

مرزا ناصر احمد: ......میرا قصور ہے، میرا قصور ہے۔ جو آپ...... یہ جو آپ کر رہے ہیں ناں سوال، یہ اس اخبار کے اوپر **Based** ہے اور اسی اخبار میں اسی خطبے کے اندر خلیفہ ثانی نے یہ بیان کیا ہے کہ ''میں نے ان حالات میں مسلم لیگ سے مشورے کے بعد اور ان کی مرضی کے ساتھ یہ **Stand** (اقدام) لیا تاکہ مسلم لیگ کی جو کوشش پاکستان بننے کے لئے ہے، اس میں اور زیادہ استحکام پیدا ہو اور طاقت پیدا ہو۔''

[633] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے **Explain** (واضح) کیا۔ جو میرا تھا ناں **Separatism** (علیحدگی) کا......

مرزا ناصر احمد: جی، وہ ٹھیک ہے۔ لیکن اسی میں جواب ہے۔ اسی اخبار کے اندر جواب موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر پھر میں بعد میں آ رہا ہوں جی، کیونکہ کچھ اور حوالے ہیں۔ مرزا صاحب! میں ابھی کوئی اور سوال پوچھ لوں آپ سے؟ **May I proceed?** (کیا میں آگے چلوں؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: خاتم النّبیین کے بارے میں جو مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے، مولانا مودودی صاحب کی کتاب کے جواب میں **Annexure No.6** ضمیمہ ۶، اس میں مولانا فرماتے ہیں، مولانا ابوالعطاء صاحب کہ: ''خاتمیت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ماننے والوں کے دو مختلف نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضانِ محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا......''

Mr. Chairman: Page? (مسٹر چیئرمین: کیا صفحہ؟)

جناب یحییٰ بختیار: **Page 8, Sir** (صفحہ نمبر ۸) ''......پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضانِ محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا۔ آپ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے ''منعم علیہم'' لوگوں کو ملتے رہے ہیں۔''

[634] یہ تو ایک نظریہ ہے جو کہ آپ کا نظریہ ہے۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آپ کے مولانا ابوالعطاء صاحب کے نقطہ نظر سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، عطاء صاحب کے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ یہ ہے...... ہاں جی، ہاں جی...... یہ ہے کہ:

''آنحضرت ﷺ کی خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے......''

مرزا ناصر احمد: کیا ہونے کے مترادف ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''......خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے......''

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......آپ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی جو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔'' اب اس سے جو میں یہ سمجھا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد، جیسے آپ کہتے ہیں، امتی نبی آئیں گے، اور یہ ایک فیض کا دروازہ ہے جو بند نہیں ہوا اور وہ دوسرے کہتے ہیں جی...... آپ کے نقطہ نظر سے...... یہ فیض کا دروازہ، رحمت کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آج کل یہ دروازہ بند ہے یا کھلا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ سوال جو ہے یہ اس......

(آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا قادیانی تک اس دوران کسی اور کو نبوت ملی؟)

جناب یحییٰ بختیار: یا...... میں ایک اور سوال پوچھ لیتا ہوں...... یہ چودہ سو سال میں، آنحضرت ﷺ کے بعد اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش سے پہلے کوئی اور نبی آیا یا اس دوران میں یہ دروازہ فیض کا کھلا کسی ایک منٹ کے لئے؟

[635] **مرزا ناصر احمد:** جس فیض محمدی کی طرف یہ اقتباس جو ابھی آپ نے سنایا ہے، اشارہ کرتا ہے، وہ صرف امتی نبی نہیں بلکہ ہر قسم کا فیض......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: ......مثلاً وحی کے نزول کا فیض۔ دوسرے یہ ایک خاص زمانے کے خیالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو اس بات پر کچھ وضاحت چاہتا ہوں آپ سے...... یہ سوال ہے ''خاتم النّبیین'' کا اور اس کی ***Further clarification*** (مزید وضاحت) بھی میرے خیال میں ہوگی کہ آیا اور نبی آسکتے ہیں...... امتی نبی میرا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ……یا نہیں آ سکتے۔ تو آپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ آ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے تو کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جہاں تک میں سمجھا ہوں، یہ مولانا لکھتے ہیں کہ: ''دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدیﷺ کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: اس میں نبوت کا کوئی ذکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ ''خاتم النّبیین'' پر بحث ہے اور نبوت کا کوئی ذکر نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی نہیں، صرف نبوت کا ذکر نہیں ہے……

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کہتا ہوں کہ صرف نبوت کا ذکر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے، یعنی اور نبی آ سکتے ہیں یا نہیں آ سکتے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو ویسے آپ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ مگر اس کو……

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے اس واسطے، کیونکہ آپ……

(مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں بن سکتا)

[636] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، ہاں بات یہ ہے کہ ایک ہے فلاسفی اور ایک ہے حقیقت۔ یہ فلسفیانہ سوال ہے کہ امکان ہے یا نہیں، اور جو حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں جتنے عظیم واقعات اصولی طور پر ہونے تھے، ان سب کا ذکر احادیث نبویﷺ ہیں جو تفسیر ہے قرآن عظیم کی……آنحضرتﷺ کے سارے ارشادات، ہمارے عقیدے کے مطابق، قرآن عظیم کی تفسیر ہے……تو قرآن کریم اور اس کے تفسیر کے اندر ہر اس اہم واقعہ کی خبر دی گئی ہے جو واقعہ امت محمدیہ سے تعلق رکھتا ہے، قیامت تک کے لئے اور ان …… یہ جو اطلاعات ہیں، یہ پیشین گوئیاں ہیں آئندہ کے متعلق۔ ان کے متعلق جو پیش خبریاں ہیں، ان کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک امتی نبی کی بشارت دی گئی ہے۔ تو حقیقت تو یہ ہے……باقی امکانی جو ہے……اور آ سکتے ہیں یا نہیں……یہ بھی امت محمدیہ کے ہمارے بزرگوں نے اس پر بحث کی ہے اور جو ہم نے ساتھ ضمیمے بھجوائے تھے، اس کے اندر یہ بحث موجود ہے۔ مثلاً برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز محدث شارح، مشکوٰۃ شریف، مشہور امام اہل سنت حضرت ملا علی قاری، جن کی وفات ۱۶۰۶ھ میں ہوئی۔ یعنی آج سے تقریباً چار پانچ سو سال پہلے، وہ ''موضوعات کبیر'، کے ص۶۹ پر……۱۶۰۶عیسوی ہے، ہجری نہیں، ۱۶۰۶عیسوی……وہ موضوعات کبیر'' میں لکھتے ہیں: (عربی)

تو اس میں انہوں نے امکان کا اظہار کیا ہے۔ یہ ہوسکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام امتی نبی بن جاتے، یہ ہوسکتا تھا کہ حضرت عمرؓ امتی نبی بن جاتے۔ اسی طرح سے یہاں بہت سارے اور دوسرے بھی ہیں۔ ایک ہے امکانی بات اور ایک ہے اس نقطہ نگاہ کے بعد کہ نبی اکرم ﷺ نے امت کے آئندہ انقلابات عظیمہ کے متعلق جو بشارتیں اور پیش خبریاں دی ہیں، ان میں کسی اور کا ذکر بھی ہے؟ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اور مہدی اور اپنے وقت کے امتی نبی کے اور کوئی بشارت[637] نہیں ملی، یعنی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ اگر کسی اور دوست کے علم میں ہو، اگر وہ بتا دیں[1]......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ سے یہ عرض کر رہا تھا، مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک دلیل دی ہے اور مولانا مودودی صاحب کے اس یا باقی مسلمانوں کے نقطہ نظر سے کہ ان کے بقول دروازہ بند ہوگیا ہے فیض کا، اللہ کی رحمت کا۔ جیسے رحمت اللعالمین آئے تھے اس طرح اور بھی نبی آئیں گے؟ یہ کہتے ہیں یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ میں یہ پوچھ رہا تھا کہ تیرہ سو سال میں یہ دروازہ تھوڑی دیر کے لئے بھی کھلا یا نہیں کھلا، فیض آیا یا نہیں آیا، رحمت آئی یا نہیں آئی؟ میں یہ پوچھ رہا تھا، نبی کے بارے میں، کہ کوئی اور نبی آیا یا نہیں آیا؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، آپ کبھی ''رحمت'' کا لفظ استعمال کر کے مجھ سے سوال کرتے ہیں کبھی ''نبی'' کا۔ تو ''رحمت'' والا لفظ استعمال کرنا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس **Context** (بارے) میں آپ سے...... اگر آپ مجھے موقع دیں۔......''خاتم النّبیین'' کی بحث ہے......

مرزا ناصر احمد: جی وہ تو میں سمجھ گیا۔

(تیرہ چودہ سو سال میں کوئی نبی آیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک منٹ کے لئے...... ایک طرف تو یہ نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور کوئی نبی نہیں آسکتا، کسی قسم کا، کسی قسم کی کیٹیگری کا، کسی **Kind** کا، کسی **Sort** کا نہیں، تو ان کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فیض کا

---

[1] اگر ایک کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں۔ تو گویا مرزا کے بعد نبوت بند ہے۔ تو پھر ''خاتم النّبیین'' مرزا قادیانی ہوئے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور ﷺ ''خاتم النّبیین'' نہ ہوئے اس لئے کہ آپ ﷺ کے بعد مرزا نبی ہے۔ یہ ہے قادیانی کفر کی اندرونی کیفیت؟

دروازہ بند ہوگیا۔ یہ دروازہ کھلا رہے گا، یہ جو میں سمجھتا ہوں ان کی لاجک ***logic, plain reading, simple reading*** جو ان کی ہے کہ یہ دروازہ بند نہیں ہوا، اور نبی آئیں گے۔ تو میں نے یہ عرض کیا کہ کیا مرزا صاحب کی پیدائش سے قبل یہ تیرہ چودہ[638] سو سال میں کوئی نبی آیا؟ آپ کہتے ہیں کہ آپ کے علم میں نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ان تیرہ چودہ سو سال میں امتی نبی تو کوئی نہیں آئے، مگر کا نبیاء بنی اسرائیل سینکڑوں، ہزاروں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو مرزا صاحب! سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ وہ باقی جتنے بھی پیغمبر ہیں، باقی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو آپ نے پڑھا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ دروازے تو آپ بھی کہتے ہیں کہ وہ بند ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جو آپ نے کوئی سوال پڑھا ہے، اس میں تو وہ بات نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھتا ہوں: ''پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے......''

تو جہاں تک باقی انبیاء کے فیوض ہیں، یہودیوں کے، عیسائیوں کے، وہ تو بند ہو چکے۔ اس میں تو کوئی ***Dispute*** نہیں ہے، نہ مولانا مودودی صاحب کا، نہ مولانا ابوالعطاء صاحب کا۔ اب سوال یہ ہے کہ امتی نبی کا جو دروازہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ بند ہے، یہ کہتے ہیں کہ کھلا ہے، اور کئی آئیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ مجھے تھوڑا سا اجازت دیں، میں اس کو واضح کروں، اپنے عقیدہ کے لحاظ سے۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ پہلے انبیاء کے فیوض کے نتیجہ میں کوئی نبی بن ہی نہیں سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بحث جو ہے وہ نبوت کا دروازہ کھولنے والی نہیں ہے۔ بلکہ بحث یہ[639] ہے کہ پہلے انبیاء کے فیوض کا دروازہ حضرت محمد ﷺ نے بند کر دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اور قرآن کریم کے نزول کے بعد اب صرف ایک دروازہ خدا تعالیٰ کے فیوض کے حاصل کرنے کا ہے تو وہ اتباع محمد ﷺ کا ہے۔ لیکن جب مقابلہ ہو پہلے انبیاء سے جن کے فیوض کے طفیل نبوت ملتی نہیں تھی، تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں جو بحث ہے، کتاب کے اس حصہ میں، یا کہیں اور ہوگی۔ مجھے نہیں پتہ، لیکن

اس حصہ میں ''امتی نبی'' کی بحث کوئی نہیں، بلکہ فیوض محمد یہ ﷺ کے جاری رہنے کی بحث ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں پھر غلطی پر ہوں جی۔ میں پھر پڑھ دیتا ہوں، کیونکہ یہ ساری کتاب جو ہے مودودی صاحب کے کتابچہ ''خاتم النّبیین'' کا تفصیلی جواب ہے۔ پھر یہاں فرماتے ہیں: ''خاتمیت محمد یہ آنحضرت ﷺ کو ''خاتم النّبیین'' ماننے والوں کے دو مختلف نظریے ہیں......'' یعنی ''خاتم النّبیین'' پر جو بحث ہے اس پر دو نظریے ہیں، دو School of thought ہیں۔ ایک......ابھی کسی اور فیض کا ذکر نہیں ہے، میں جو سمجھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جب پہلے انبیاء کا ذکر آ گیا تو وہ اس فیض کا ذکر ہی نہیں آ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں Explain (واضح) کروں آپ کو، پہلا نظریہ یہ ہے......

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: محترم چیئرمین صاحب! ذرا یہ گڑبڑ پڑ رہی ہے۔ سوال مکمل ہو جائے پھر وہ جواب دیں تو ٹھیک ہے۔ ہم لوگ کچھ سمجھ نہیں سکتے اس سلسلے سے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ عرض کیا جی کہ ساری بحث اس بات کی ہے کہ ''خاتم النّبیین'' کے کیا معنی ہیں۔ اس پر مولانا ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں کہ: ''خاتمیت[640] محمد یہ یا آنحضرت ﷺ کو ''خاتم النّبیین'' ماننے والوں کے دو مختلف نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی ﷺ کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی امت کے لئے آپ ﷺ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو ملتے رہے ہیں۔'' یعنی جو باقی امتیں ہیں ان کو جو انعامات ملتے رہے وہ تو ختم، وہ دروازہ تو بند، جیسے میں سمجھتا ہوں، مگر اس امت میں، امت محمدیہؐ میں یہ فیض جاری رہے گا۔ اور یہ فیض......جیسے آپ نے ''محضر نامہ'' میں کہا کہ ''یہ کھڑکی کھلی ہے جس سے کہ نبی آ سکتا ہے'' جو میں سمجھ سکا، اس کا بھی میں حوالہ دے دیتا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے: ''آپ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو ملتے رہے ہیں دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت فیضان محمدیؐ کی بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہو گئی جو بنی اسرائیل یا پہلے امتوں کو ملتے رہے ہیں۔''

اب میرا جی سوال یہ ہے کہ کیا اس میں اس بات کا ذکر ہے کہ اور نبی آئیں گے؟ اور یہ فیض اور نبی کے آنے کے متعلق ہے یا یہ کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں اس میں نہیں ذکر

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔ میں اس سے اور آگے نہیں چلتا۔
اب میں مرزا صاحب! آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد اور نبی آسکتے ہیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو آپ[641] امتی نبی سمجھتے ہیں۔ آسکتے ہیں؟ پھر دوسرا سوال یہ ہوتا ہے...... تاکہ آپ تشریح کریں...... اس عرصہ میں صرف وہی نبی آئے ہیں یا اور بھی آئے ہیں؟ اس کی آپ تشریح کریں۔

مرزا ناصر احمد: سوال ختم ہوگیا جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہوگیا۔

(صرف مرزا قادیانی ہی نبی ہے)

مرزا ناصر احمد: ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امت محمدیہ میں صرف وہی امتی نبی آسکتے ہیں جن کی بشارت محمد ﷺ نے دی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ختم کرلیا آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ختم میرا بیان۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کے نظریہ کے مطابق وہ بشارت صرف مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں ہے یا یہ مسیح موعود کے بارے میں ہے اور کسی نبی کے بارے میں نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بشارت ہمارے عقیدے کی رو سے صرف مہدی اور مسیح کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو آپ نے کہا، یہ جو ہے، کسی حدیث کے حوالے سے کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: یہ جی میں بہت سی احادیث کے حوالے سے کہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ صرف ایک آئیں گے، اس کے علاوہ اور نہیں آئیں گے، نہ ہی پہلے آئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دیکھیں ناں......

[642]**جناب یحییٰ بختیار:** میں ***Explain*** (وضاحت) کردوں گا جی، کہ حضرت

غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا امتی۔ کیونکہ اگر آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک کے بارے میں ہے، آپ کا عقیدہ، اور وہ مسیح موعود ہے تو ظاہر ہے کہ ان سے پہلے نہیں آیا کوئی۔ کیونکہ انہی کا دعویٰ ہے۔ انہی کو مانتے ہیں کہ یہی تھے مسیح موعود۔ اور میرا خیال ہے کہ ان کے بعد بھی نہیں آئیں گے۔ یعنی بالکل دروازہ جو ہے فیض کا، بند ہے۔ صرف تھوڑی دیر کے لئے کھلا اور ایک نبی کے لئے کھلا اور اس پر آپ کہتے ہیں کہ یہ آپ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ درست ہے جی؟

مرزا ناصر احمد: جب آپ کا سوال......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہوگیا۔

مرزا ناصر احمد: آپ اگر اس کتاب کا حوالہ دیں گے تو اس میں ایک فیض نہیں بلکہ وہ تمام فیوض......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں نے چھوڑ دیا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو چھوڑ دیا، لیکن وہ قید آپ نے لگادی ہے۔ اس لئے میں جواب دیتا ہوں۔ بہرحال، جو میں سمجھتا ہوں، جواب دوں گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے طفیل ان تمام فیوض سے زیادہ فیوض حاصل کئے جاسکتے ہیں جو تعداد میں ہزاروں لاکھوں ہیں۔ جو پہلے تمام انبیاء کے ذریعے سے حاصل کئے جاسکتے تھے اور ان فیوض میں سے صلحاء کا پیدا ہونا، ان فیوض میں سے ان لوگوں کا پیدا ہونا جن کو ہم معنوی لحاظ سے شہید کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا پیدا ہونا جو صالح وہ جو صدیق کہلاتے ہیں اور امتی نبوت کا بھی دروازہ کھلا ہے اور اس کے نیچے بے شمار اور اس کے انگنت فیوض میں جو محمد ﷺ کے طفیل حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

[643] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں جی، وہ تو اور بات ہے......

مرزا ناصر احمد: ......منعم علیهم کا جو گروہ ہے، جس کی طرف ہمیں سورۃ ''فاتحہ'' کا: ''اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم'' اس حدیث، اس آیت قرآنی سورہ فاتحہ کی جو ہے۔ اس سے ہم منعم علیہ گروہ کا محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرے انعام نازل ہوئے اور قرآن کریم میں اس *Context* میں سورہ ''فاتحہ'' میں جو منعم علیہ گروہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے: صراط الذين انعمت عليهم اس میں: ''من النّبيين والصديقين والشهداء والصالحين و حسنت اولئك رفيقا'' تو یہ چوٹی کے چار درجوں کا

قرآن کریم کی دوسری آیت میں ایک دوسرے مقام پر ذکر آیا ہے اور امت محمدیہ میں ان چودہ سو سال میں یہ جو مجموعہ منعم علیہ گروہ کا، وہ ایک ایک وقت میں مختلف درجات ہزاروں ہزار بھی پیدا ہوئے اور ایک وقت میں منعم علیہ کا وہ گروہ جس کو ''امتی نبی'' کہا جاتا ہے، وہ ایک پیدا ہوا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ فیوض محمدیؐ کا دروازہ کھلا نہیں، یا صرف ایک اس نے جھلک دکھلائی اور ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ وہ تو ہر وقت ہمارے اوپر اپنے جلوے ظاہر کر رہا ہے۔

Mr. Chairman: *The question of Attorney-General is un-answered.....*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب نہیں ملا......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will just, Sir, repeat the question in a different form if I am permitted.*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا سوال دوسرے طریقے میں دہراتا ہوں)

Mr. Chairman: *Yes, the question is un-answered the Attorney General may repeat the question.*

(جناب چیئرمین: اجازت ہے۔ سوال کا جواب نہیں آیا۔ اٹارنی جنرل سوال دوبارہ کریں)

[644]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *I will repeat it in a different form.* (جناب یحییٰ بختیار: میں اپنا سوال دوسرے طریقے سے کرتا ہوں)

کیا مولانا مودودی صاحب نے یا کسی اور مسلمان علماء میں سے کسی نے بھی یہ کہا کہ فیض محمدیؐ کا دروازہ بند ہوا......اس سینس (Sense) میں جو آپ کہہ رہے ہیں۔ کہ کوئی بزرگ اولیاء صادقین میں سے کوئی نہیں آئیں گے؟ یہ تو کسی نے نہیں کہا۔ وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو اب بھی کہتے ہیں کہ نیک بندے آئیں گے جو اللہ کا پیغام لوگوں کو دیں گے۔ اس پر تو...... یہ فیض تو ہر وقت جاری رہے گا۔ اس پر تو کوئی Dispute ہی نہیں ہے۔

سوال یہ میں آپ سے Simple (سادہ) پوچھ رہا ہوں کہ آپ کے نظریے کے مطابق کوئی اور نبی مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا؟

مرزا ناصر احمد: پہلے ''آ سکتا ہے'' کا جواب ہے: آ سکتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: آ سکتا ہے؟
مرزا ناصر احمد: آ سکتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ مگر حقیقت میں صرف ایک ہی آیا ہے؟
مرزا ناصر احمد: لیکن عملاً صرف وہی آ سکتا ہے جس کی بشارت محمد ﷺ نے دی ہو۔
جناب یحییٰ بختیار: اور انہوں نے بغیر مرزا صاحب کے کسی کی بشارت نہیں دی؟ یعنی آپ کو احادیث کا علم ہے۔
مرزا ناصر احمد: میرے علم کے مطابق نہیں دی۔ لیکن اگر کوئی اور یہ ثابت کرے کہ حضرت محمد ﷺ نے کسی اور کی بھی بشارت دی ہے تو میں Commit (پابند ہوں) یہ کہہ کے کہ وہی نبی آ سکتا ہے جس کی بشارت محمد ﷺ نے دی۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں یہ کہوں، مرزا صاحب! کہ اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ اللہ کا فیض جاری رہے گا۔ اللہ کے خزانے بند نہیں ہوئے۔ نبی کی Sense (معنی) میں...... [645] ''نبی کی سینس (Sense) میں'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں...... اور اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر کیونکہ ابھی دنیا شروع ہی ہوئی ہے۔ تیرہ سو سال کچھ بات ہی نہیں، تیرہ ہزار سال گزریں گے، ہزاروں نبی آ سکتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں: ''نہیں، صرف ایک ہی نبی آئے گا، امتی ایک ہی آیا ہے۔'' چونکہ آپ کے مطابق بشارت آنحضرت محمد ﷺ کی یہی ہے کہ ایک ہی ہوگا، اور نہیں آئیں گے۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں کیا؟
مرزا ناصر احمد: یہ پورا صاف نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: میں پھر عرض کر دیتا ہوں......
مرزا ناصر احمد: نہیں میں نے یہ کہا کہ میرے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے اور میں، میں...... میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی...... اور میں، میں، میں یہ، اس اصول کو، پر عقیدہ رکھتا ہوں کہ امت محمدیہ میں سوائے اس امتی نبی کے جس کی بشارت خود محمد ﷺ نے دی ہو، اور کوئی نہیں آ سکتا۔
جناب یحییٰ بختیار: اور نہیں، بس یہی میں کہنا چاہتا ہوں۔
مرزا ناصر احمد: یہ اصول ہے، میرے نزدیک۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ نہ آیا ہے، نہ آئیں گے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، صرف وہ آ سکتا ہے جس کی بشارت دی گئی ہو۔

(آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق صرف ایک امتی نبی)

جناب یحییٰ بختیار: تو انہوں نے بشارت صرف ایک کی دی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ میں عقیدے کی بات کر رہا ہوں ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہمارے عقیدے کے مطابق امتی نبی صرف ایک کی بشارت دی گئی ہے، مہدی اور مسیح کے نام سے اور...... لیکن نبی اکرم ﷺ کے بے شمار فیوض ہیں۔[646] وہ فیوض ہیں جو کانبیاء بنی اسرائیل۔

جناب یحییٰ بختیار: میں انبیاء کا ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: کانبیاء بنی اسرائیل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں انبیاء کا کہہ رہا ہوں کہ نبی جو ہیں وہ آپکے عقیدے کے مطابق سوائے ایک کے اور نہیں آ سکتے اور نہ آئے ہیں؟ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ آپ کا عقیدہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہمارے اس عقیدے کے مطابق کہ وہی امتی نبی آ سکتا ہے جس کی بشارت خود حضرت خاتم الانبیاء نے دی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے علاوہ نہیں آ سکتا۔

مرزا ناصر احمد: اس کے علاوہ نہیں آ سکتا۔ لیکن کانبیاء بنی اسرائیل ہزاروں آ سکتے ہیں۔ اس میں بھی ''نبی'' کا آ گیا ہے ناں: ''کانبیاء بنی اسرائیل۔''

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ابھی...... غیر امتی نبی اور ہو سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کانبیاء بنی اسرائیل ہو سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ، وہ فیض محمدیؐ ہو گا کیا؟

مرزا ناصر احمد: بالکل فیض محمدیؐ، اور تو کوئی فیض، ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نبی نہ ہوئے علماء ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: کانبیاء بنی اسرائیل۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی علماء ہو گئے۔ نبی کا تو *Status* (مقام) نہ ہوا جی ان کا۔

مرزا ناصر احمد: انبیاء کی طرح اللہ تعالیٰ ان سے سلوک کرے گا۔

[647] جناب یحییٰ بختیار: انبیاء کی طرح اللہ تعالیٰ ان سے سلوک کرے گا۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ''نبی'' جس کو ہم کہتے ہیں ناں، ایک تو یہ ہوا جو آپ نے صحیح *Explain* (واضح کیا) کہ یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کی طرح سلوک کریں گے......

مرزا ناصر احمد: وہ میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف کہتا ہوں ''نبی'' جو کہتے ہیں ناں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی۔ میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اور نہیں آ سکتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے عقیدہ یہ بتایا ہے کہ میرے نزدیک صرف وہی نبی، امتی نبی، امت محمدیہ میں آ سکتا ہے جس کی بشارت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے دے دی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ انہوں نے صرف ایک کے متعلق دی ہے...... آپ کا یہ عقیدہ ہے...... اور وہ آ چکا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس شرط کے ساتھ بیان کریں تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ صرف ایک ہی آ چکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور دوسرے کا انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اور نہیں، وہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اب نہیں آ سکتے ناں جی اور، کیونکہ ایک کی بشارت ہے اور وہ ختم ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے یہ بھی وضاحت کی تھی کہ ایک ہے ''آنا'' ایک ہے ''آ سکنا''، یعنی امکان۔ تو کئی دفعہ ہم......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ وہ تو میں نے اسی واسطے آپ سے *Clarify* (واضح) کیا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی بشارت ایک کے بارے میں ہے تو آ ہی نہیں سکتا۔ یہ عقیدے کی بات ہو گئی ناں جی۔

[648] مرزا ناصر احمد: یہ عقیدے کی بات ہے کہ صرف وہی آ سکتا ہے جس کی بشارت دی گئی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: بشارت صرف ایک کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: لیکن یہ امکان کہ اللہ تعالیٰ میں یہ طاقت ہے یا نہیں، اس قسم کی بھی بعض دفعہ باتیں چلتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں،وہ میں نہیں کہہ رہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ’’خاتم النّبیین‘‘ کی جو بحث ہے، اس میں آپ کے عقیدے اور ***Interpretation*** (مفہوم) کی میں وضاحت چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی وہ میں نے کر دی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک نبی جن کی بشارت، مسیح موعود ہیں، آنحضرت ﷺ نے کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی آئے ہیں، ان کے بعد اور کوئی نہیں آ سکتے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں عقیدے کے مطابق۔

اب مرزا صاحب! ایک یہ حوالہ ہے ’’انوار خلافت‘‘ سے، میں پڑھ کے آپ کو سناتا ہوں: ’’اور انہوں نے خداوند تعالیٰ کی قدر (عربی میں اس کے بعد آتا ہے. جی) خدا تعالیٰ کی قدر کو نہیں سمجھا اور یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ہیں[649]۔ اس لئے کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زہد اور اتقاء بڑھ جائے پرہیزگاری اور تقویٰ میں کئی نبیوں سے آگے گزر جائے، معرفت الٰہی کتنی ہی حاصل کر لے۔ لیکن خدا اس کو کبھی نبی نہیں بنائے گا اور کبھی نہیں بنائے گا۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی کیا، میں کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے۔‘‘ (انوار خلافت ص۶۲ مرزا بشیر الدین محمود)

’’ہوں گے‘‘

مرزا ناصر احمد: یہ کون ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا بشیر الدین محمود صاحب......(انوار خلافت)......

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھ سکتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ......ص۶۲۔

***Mr. Chairman:** The book may be handed over to the witness the librarian may hand over the book. The librarian may hand over the book to the witness.*

(جناب چیئرمین: کتاب گواہ کو دی جائے۔ لائبریرین کتاب کو گواہ کو دے دیں)

میاں مسعود احمد: جناب صدر! مجھے سوال Put کرنے کے طریق سے کچھ اختلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں......

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ تشریف رکھیں۔ بیٹھیں۔

This we discuss always afterwards.

(اس پر ہم بعد میں بات کریں گے)

میاں مسعود احمد: میں عرض کر رہا ہوں پروسیجر کے مطابق۔

جناب چیئرمین: یہ پروسیجر بھی ہم ڈسکس کرتے ہیں *After this* (اس کے بعد) ہمیشہ ہر روز *After wards discuss* کرتے ہیں۔

we have laid down certain rules of procedure.

(ہم نے کچھ قواعد اور اصول بنا رکھے ہیں)

[650] جناب یحییٰ بختیار: اور اسی کے ساتھ اب صفحہ ٦٥ بھی میں پڑھ لیتا ہوں، پھر آپ دونوں......: ''وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں۔ لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے، آپ ﷺ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔''
(انوار خلافت ص٦٥)

Mr. Chairman: *The book may be handed over to the witness.* (جناب چیئرمین: یہ کتاب گواہ کو دے دی جائے)

جناب یحییٰ بختیار: اب اس کے ساتھ جب، مرزا صاحب! میں سوال *Complete* (مکمل) کروں......

مرزا ناصر احمد: یہ ٦٥ صفحہ آپ نے پڑھا؟

جناب یحییٰ بختیار: ٦٢ اور ٦٥، دو۔

مرزا ناصر احمد: ٦٢ اور ٦٥؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔

Mr. Chairman: *The book may be handed over to the witness.* (جناب چیئرمین: یہ کتاب گواہ کو دے دی جائے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کو یہ دیتے ہیں۔ آپ اس سے دیکھ لیجئے۔

Mr. Chairman: *Let the witness verify it let the witness verify.* (جناب چیئرمین: تاکہ گواہ اس کی تصدیق کرسکیں)

(امکان اور ایمان میں فرق، مرزا ناصر کا نیا فلسفہ)

مرزا ناصر احمد: یہ...... اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہے امکان ''آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا'' ایک یہ ہے ایمان کہ ''ایک آ گیا۔'' جہاں تک ''آ سکتے ہیں'' کا سوال ہے، میں یہ بتا رہا ہوں کہ جو حوالے آپ نے پڑھے ہیں وہاں امکان کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالے درست تو ہیں ناں جی؟

[651] **مرزا ناصر احمد:** حوالے درست ہیں۔ لیکن اس میں امکان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ ''تقویت الایمان'' میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے یہ عرض کروں گا پھر جی کہ اس طرح آپ کہیں کہ کیا مرزا بشیرالدین محمود صاحب کو رسول اللہ ﷺ کی بشارت کا علم تھا یا نہیں تھا؟ ان کو اس بات کا علم تھا کہ انہوں نے کیا بشارت کی ہے کہ ایک ہی مسیح موعود آئیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ان کو...... انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا امکان خدا تعالیٰ کی......

جناب یحییٰ بختیار: اس کا امکان ہی نہیں ہو سکتا جب وہ بشارت کا علم ہو، میں عرض کر رہا ہوں، آپ یہ ***Explain*** (واضح) کریں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، امکانی بحث میں ہے وہ۔ اچھا، اب سمجھ گیا۔ اب میں سمجھ گیا۔ میرے نزدیک امکان کی بحث......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ ''امکان'' نہیں کہہ رہے...... ''آئیں گے''

مرزا ناصر احمد: وہ بھی امکانی آنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں کہتے ''آ سکتے ہیں''...... ''آئیں گے''...... آپ ذرا غور سے دیکھ لیں اس پر ''آئیں گے۔''

مرزا ناصر احمد: آپ نے، آپ نے، آپ نے...... انکوائری کمیٹی، جو منیر کمیٹی ہے۔ اس میں بھی یہ سوال کیا گیا تھا اور اس میں وہاں یہی کہا ہے کہ ''میری مراد امکان کی ہے'' ایک شخص خود......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ***Interpretation*** (مفہوم) ہے۔ یہاں میں جو آپ سے پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ***Interpretation*** (مفہوم) خود ***Author*** کی، تو دو، دو ***Interpretation*** (مفہوم) ہو گئیں۔ ایک لکھنے والے کی ***Interpretation*** (مفہوم) کہ ''میں امکان کے متعلق[652] بات کر رہا ہوں'' اور آج ایک میری ***Interpretation*** (وضاحت) کہ انہوں نے درست کہا تھا کہ ''امکان کے متعلق بات کر رہا ہوں''......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: اور ''امکان'' کے متعلق، اگر مجھے اجازت ہو؟......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ پورا کر لیں پھر میں......

مرزا ناصر احمد: اگر ''امکان'' کے متعلق جب بحث ہو تو یہ ''تقویت الایمان'' حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کی صفحہ ۳۷ کے اوپر لکھا ہے: ''اس شہنشاہ خدا تعالیٰ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔''

اب یہ بالکل ان کا، یہ ایمان رکھنے کے باوجود کہ آنحضرت ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور آپ جیسا اور کوئی نہیں آ سکتا۔ اس ایمان کے باوجود امکان کی بات کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: ***Yes, Attorney- General.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں! اٹارنی جنرل)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Shall I proceed?***

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے نزدیک سوال بالکل سادہ ہے۔ ''ختم نبوت'' کے معنی کیا ہیں؟ جو ہمارے سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ اس عقیدے میں جو قرآن کی روشنی میں ابھی تک اللہ تعالیٰ کا کوئی اور فرمان نہیں آیا کہ ''میں ابھی نیا آدمی بھیجتا ہوں'' میں نبی بھیجتا ہوں، میں نئی شرع بھیجتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ امکان کی بات میں نہیں کرتا۔ جو اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہمارے[653] سامنے ہے۔ ان کی کتاب ہمارے سامنے ہے۔ اس کی تفسیر کا سوال ہے۔ دو نقطہ

ہائے نظر پیش کئے گئے۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ اور نبی نہیں آ سکتے۔ ''خاتم النّبیین'' کا یہ مطلب ہے۔ دوسرا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ نہیں اور نبی آ سکتے ہیں۔ پھر اس کے بعد دوسرا سوال یہ میں نے پوچھا کہ اور نبی آ سکتے ہیں تو کتنے آئیں گے؟ آپ نے کہا کہ بشارت آنحضرتﷺ کی یہ ہے کہ مسیح موعود آئیں گے اور وہ آ چکے ہیں۔ اس پر آپ کا عقیدہ یہ کہ اور نہیں آئیں گے اسی Context (ضمن) میں میں نے یہ عرض کیا کہ بشارت کا مرزا بشیر الدین محمود صاحب کو بھی علم ہوگا۔ یہ یقیناً ایسی بات تو نہیں ہے کہ آپ کو علم ہو، ان کو نہ ہو۔ اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ''اور نبی آئیں گے'' اور میں الفاظ پھر پڑھ کے دیتا ہوں آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو واضح ہے، واضح ہے۔

(ہزاروں نبی آ سکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ قیاس کی بات نہیں، امکان کی بات نہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ *He is saying:''certainly, definitely.''* (پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔) ذرا پھر غور فرمایئے۔

''......اور یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہوگئے۔ اس لئے کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اس طرح یہ کہتے ہیں کہ خواہ کتنا ہی زہد وتقویٰ میں بڑھ جائے پرہیزگاری اور تقویٰ میں کئی نبیوں سے آگے گزر جائے، معرفت الٰہی کتنی ہی حاصل کرلے۔ لیکن خدا اس کو کبھی نبی نہیں بنائے گا۔'' یعنی یہ قرآن شریف کی جو *Present interpretation* (موجودہ تفسیر) ہے۔ اللہ کا جو *present* (موجودہ) حکم ہے۔ اس کی *Interpretation* (وضاحت) ہو رہی ہے۔ ''نہیں بنائے گا اور کبھی نہیں بنائے گا۔''

''ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدرت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

[654] ابھی اللہ تعالیٰ نے اور حکم نہیں دیا۔ جو حکم دیا ہے اسی کی *Interpretation* (وضاحت) پر کہہ رہے ہیں: ''اور میں کہتا ہوں کہ اور نبی ہوں گے'' امکان کی بات نہیں ہے اور پھر آگے یہاں فرماتے ہیں، مرزا صاحب: ''وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں۔ لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے، آپﷺ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور

آ سکتے ہیں۔'' دیکھیں، یہ یہاں امکان کی بات آ گئی، وہاں نہیں ہے امکان کی بات۔

مرزا ناصر احمد: جس وقت آپ کا سوال ختم ہو جائے گا اس وقت میں جواب دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میرا سوال یہی ہے جی کہ انہوں نے یہ کہا کہ ''اور نبی آئیں گے اور ضرور آئیں گے'' امکان کی بات نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل کرے کوئی اور وحی نازل کرے کسی اور نبی کو۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا آخری حکم آ چکا ہے۔ آخری کتاب آ چکی ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ یہ آپ کا عقیدہ ہے اور اس کی ***Interpretation*** (وضاحت) ہو رہی ہے کہ ''خاتم النّبیین'' کے کیا معنی ہیں اور اسی پر میں نے عرض کیا اور آپ نے کہا کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف ایک اور مسیح موعود آئیں گے، اور آ چکے ہیں۔ یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ ''ہزاروں نبی آ سکتے ہیں'' اور ''آئیں گے'' تو اس پر آپ فرمائیے۔

مرزا ناصر احمد: جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے فیصلہ نہیں فرمایا۔ بلکہ سوال کیا ہے، جس کا جواب مجھے دینا ہے۔

[655] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، میرا کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میری رائے میں سوائے امکان کے اور کوئی بات نہیں اور اس لئے کہ علم کے باوجود بھی بعض دفعہ امکان کی بحث کی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت اسماعیل صاحب شہید، جن کا میں نے حوالہ ابھی پڑھا۔ ان کا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آ سکتا۔ اس پختہ ایمان پر قائم ہوتے ہوئے، اور جہاں تک میں نے ان کو سمجھا ہے ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ خیال نہ رکھتے ہوئے کہ کوئی محمد ﷺ کے بعد صاحب شریعت نبی آ سکتا ہے، اس پختہ ایمان کے باوجود لکھتے یہ ہیں...... ایمان اپنی جگہ پختہ ہے۔ لکھتے یہ ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن وفرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔''

''کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے'' اس یقین کے باوجود کہ ہو ہی نہیں سکتا عملاً تو یہ کہنا کہ چونکہ یہ آپ کا عقیدہ ہے، اس لئے امکان کی بحث نہیں کسی جگہ ہو سکتی۔ خاکسار کے نزدیک وہ ***Interpratation*** (مفہوم) درست نہیں۔

(مرزا خاتم النّبیین؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین

ہے اور اس عالم کو، جس میں ہم انسان رہتے ہیں، بالکل ہی ختم کرسکتا ہے۔ یہ سوال ہی ختم کرسکتا ہے۔ کہ نبی آئیں نہ آئیں۔ انسان کو ہی ختم کرسکتا۔ مگر میں اس میں نہیں جاتا۔ ان کی طاقت سے، ان کی قدرت سے کسی کو انکار نہیں۔ سوال صرف یہ تھا کہ ختم الرسل والنّبوت کا۔ ''خاتم النّبیین'' کی جو تفسیر ہو رہی ہے۔ جو دو نقطہ ہائے نظر آرہے ہیں۔ ان کے مطابق میرا خیال ہے کہ انہوں نے **Interpretation** (وضاحت) کی ہے۔ یہ تفسیر دی ہے کہ اور نبی آسکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے کہا کہ ہمیں بشارت یہ ہے کہ صرف ایک ہی نبی آئیں گے۔ بات وہی رہ جاتی ہے۔ میں اس میں مزید نہیں جاتا۔ مگر اب [656] دوسرا سوال ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتے تو خاتم النّبیین پھر مرزا غلام احمد ہوگئے۔ جس **Sense** (معنی) میں آخری نبی، آپ یہ نہ سمجھیں......

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہوسکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آخری نبی وہی ہوگئے۔

مرزا ناصر احمد: وہ جس نے اپنے آپ کو ''غلام'' اور ''احقر الغلمان'' کہا ہے، وہ آخری کیسے ہوگیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ سمجھوں کہ امتی نبی ان کے بعد کوئی آسکتا ہے؟ کوئی اور امتی نبی آسکتا ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: اسماعیل صاحب شہید کہتے ہیں کہ ''کروڑوں محمدؐ آسکتے ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! پلیز **(Please)** میں......قدرت کی بات نہیں ہے۔ جو آپ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بشارت کی ہے کہ مسیح موعود آئیں گے اور کوئی نہیں آئے گا۔ آپ کی یہ **Interpretation** (وضاحت) تھی......

مرزا ناصر احمد: میرا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد، آپ کو چھوڑ کے، آپ کے مقابل پر کھڑے ہوکر، آپ کی اتباع کا دعویٰ نہ کرتے ہوئے، اپنے نفس کو آپ ﷺ کی راہ میں فدا کئے بغیر، کوئی امتی نبی بھی نہیں آسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جی کہ امتی نبی آگیا......

مرزا ناصر احمد: وہ بھی اپنی صفات کا حامل ہے اور آپ کی جوتیوں میں بیٹھنے کے قابل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس طرح سے اور جوتیوں میں بیٹھنے والا کوئی اور آ سکتا ہے؟

[657] مرزا ناصر احمد: اگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے، اور اگر خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا جلوہ دکھانا چاہے، تو وہ حضرت اسماعیل شہید کے بقول، کروڑوں محمد ﷺ پیدا کر سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فی الحال جو ہمارا عقیدہ ہے، ہم نے...... جو محمد ﷺ نے کہا ہے، جو انہوں نے کہا ہے۔ ان کی بشارت ہے۔ اس کے مطابق ہمارا عقیدہ ہے کہ اور کوئی نہیں آ سکتا۔ آپ کا عقیدہ؟

مرزا ناصر احمد: حضرت اسماعیل صاحب شہید کی مثال دی تھی میں نے کہ ''میں یقین رکھتا ہوں''...... ان کا عقیدہ تھا...... کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی خاتم النبیین نہیں آ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ بشارت صرف ایک کی ہے *Factually* (حقیقتاً)...... اس امکان کی بات میں نہیں کر رہا۔

مرزا ناصر احمد: سب کا یہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اور کوئی نبی (نہیں) آ سکتے تو پھر آخری نبی یہی ہو گئے ناں جی، خاتم الانبیاء کہیں، جو......

مرزا ناصر احمد: سب کا یہی ہے، ہر فرقے کا یہی عقیدہ ہے، امت کے ہر فرقے کا یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر فرقے کا تو آپ......

مرزا ناصر احمد: یہی عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آخری نبی......

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہ کے ہر فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ امت کو مسیح کی آمد کی بشارت دی گئی، اور اس نے بعد میں آنا ہے۔

[658] جناب یحییٰ بختیار: ...... نہیں، بعد میں آنا ہے۔ آخری نبی جو ہے وہ مسیح موعود ہیں؟

(مرزا ناصر کی قلابازیاں)

مرزا ناصر احمد: آخری نبی۔ موعود کو چھوڑیں۔ امت کے ہر فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح نازل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ ہو چکے ہیں آپ کے عقیدے کے مطابق؟

مرزا ناصر احمد: ابھی یہ جو ہے ناں مسئلہ، یہ تو سلجھتا نہیں، اور باقی حصہ چھوڑیں۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ مسیح نے نازل ہونا ہے۔ جب مسیح نازل ہوں گے تو وہ آخری بن جائیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ میں پھر آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ روز قیامت سارے انبیاء اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے۔ آخری نبی کون شمار ہوگا؟ حضرت محمد ﷺ، یسوع مسیح یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام؟

مرزا ناصر احمد: حضرت محمد ﷺ سب سے پہلے نبی بھی ہیں اور سب سے آخری نبی بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آخری نبی وہی سمجھے جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اب آپ نے یہ فرمایا کہ امتی نبی جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ''امتی نبی'' اس کو کہتے ہیں جس کا وجود ہی نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی آپ اس کو سمجھیں۔ آپ کہتے ہیں کہ جو حضرت غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا اور اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا، وہ کافر ہے، بالکل کافر ہے۔ تو ایک نبی ہیں...... کیونکہ اسلام میں یہ آیا ہے کہ جو کسی نبی کا انکار کرتا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے[659]...... تو وہ ہیں نبی، آپ کے نقطہ نظر سے، میں پوچھتا ہوں کہ یہی آخری نبی ہیں یا کوئی اور بھی آئیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اسلام میں یہ بھی آیا ہے کہ جو چار ارکان اسلام کا...... کلمہ کے باوجود...... انکار کرتا ہے، وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ نبی اور کوئی آئیں گے؟ اور آخری نبی یہی ہیں کہ نہیں، آپ کے نقطہ نظر سے؟

مرزا ناصر احمد: کسی بتانے والے سے پوچھیں۔ میں کیا جواب دے سکتا ہوں؟ محمد ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں ان کی بشارت یہ ہے......

(مرزا ناصر کے خلاف چیئرمین صاحب کی رولنگ)

***Mr. Chairman:** The question of the Attorney-*

General is unanswered and the opinion of the witness is sought.

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب نہیں ملا۔ گواہ اس بارے میں اپنا نقطۂ نظر بیان کرے)

جناب یحییٰ بختیار: حضرت محمد ﷺ کی جو بشارت ہے، ان کے جو احکام ہیں۔ میرے اپنے عقیدے کے مطابق، میں ان سے پوری طرح واقف ہوں کہ اور کوئی نبی نہیں آ سکتا ان کے بعد۔ نہ کوئی غلام احمد صاحب نبی ہیں ان کے بعد۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی *Interpretation* (مفہوم) کیا ہے؟

Mr. Chairman: *What is the interpretation of the witness: Because witness is in the witness box.*

(جناب چیئرمین: گواہ کا نقطۂ نظر کیا ہے۔ کیونکہ گواہ گواہی کے کٹہرے میں ہے)

مرزا ناصر احمد: جب آپ سوال ختم کریں گے تو میں بتا دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ کوئی اور آخری نبی، ان کے بعد امتی نبی کوئی اور آ سکتا ہے؟

Is he the last of the Ummati Prophets, the first and the last, and the only one?

(کیا وہ آخری امتی نبی ہیں۔ پہلا اور آخری امتی نبی صرف وہی)

مرزا ناصر احمد: جب سوال ختم ہو جائے گا تو پھر میں......

[660] **جناب یحییٰ بختیار:** ختم ہو گیا۔ ختم ہو گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس امتی نبی کی بشارت دی گئی تھی اس کا اپنا کوئی وجود ہی نہیں، اور اپنے نفس پر کامل موت وارد کرنے کے بعد اور محمد ﷺ کے *Cause* (مشن) کے لئے، اس مقصد کے لئے پوری *Dedication* (کوشش) کے ساتھ جو شخص آیا ہے، اس کو نہ آخری کہا جا سکتا ہے نہ پہلا۔ اور امت محمدیہ میں وہ بزرگ ہمارے جن کی بزرگی پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے امکان اس بات کا ظاہر کر دیا کہ اللہ کی قدرت سے یہ بعید نہیں کہ محمد ﷺ جیسے کروڑوں نبی پیدا کر دے تو وہ جو چیز ان کے لئے آپ خاموشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ ہمارے لئے بحث کا موضوع کیسے بن جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے اپنے عقیدے کا پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! آپ کے عقیدے کا میں پوچھ رہا تھا۔ *If you don't mind my repeating this* (اگر آپ میرے اس دہرانے کو محسوس نہ کریں۔) میں نے آپ کے عقیدے کا پوچھا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق...... امکان کی بات میں نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے...... فی الحال جو ہمارا عقیدہ ہے، جو آپ کا عقیدہ ہے کہ جو ''ختم نبوت'' کا مطلب ہے۔ اس کے مطابق آخری نبی، جن کو آپ امتی نبی کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے مطابق آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو شرعی نبی ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ شرعی نبی ہو گئے، میں امتی نبی کا ذکر کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں اپنا عقیدہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں امتی نبی کے بارے میں آپ کا عقیدہ پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

[661] مرزا ناصر احمد: جی، وہی میں بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: امتی نبی کے......

(مرزا ناصر احمد صاحب کی نئی شاہکار تلبیس)

مرزا ناصر احمد: آخری نبی محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو مرزا غلام احمد......

مرزا ناصر احمد: ......نہ آپ کے پہلے کوئی نبی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ مرزا غلام احمد جو تھے نبی نہیں تھے؟

مرزا ناصر احمد: بعد نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: وہ محمد ﷺ کے بعد نبی نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے تھے؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں:لانبی بعدی ''بعد'' جو عربی کا لفظ ہے۔اس کے معنی پہلے سمجھنا چاہئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ،وہ تو آپ کہتے ہیں ناں کہ شرعی نبی نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ امتی نبی جو آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں،میں یہ نہیں کہتا کہ شرعی نبی نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ محمد ﷺ کے نہ بعد کوئی نبی ہے،نہ پہلے کوئی نبی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں اور اگر حوالے چاہیں تو کل آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی،بڑی ***Plain*** (صاف) بات ہے،حوالے کی کیا ضرورت ہے؟ یہاں تو حوالے کی کوئی ضرورت ہی نہیں نہ کوئی پہلے آیا،نہ کوئی بعد میں آ گیا......

662

مرزا ناصر احمد: ہاں،ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مسئلہ ہی حل ہو گیا۔سارا جھگڑا ہی یہ ہے کہ ایک اور نبی آ گیا۔آپ کہتے ہیں کہ آئے ہی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ''انا اول والآخر''نہیں،یہ جھگڑا ختم کر دیا خود محمد ﷺ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی،یہ تو پھر ٹھیک ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: انا اول والآخر۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: سر!اس سوال کا ویسے جواب نہیں آیا جی۔

This should be kept pending.

(اس کو مؤخر کر دیا جائے) یا یہ ہے کہ......

***Mr. Chairman:** This is for the Attorney- General to ask the Chair whether the answer has come or not. If the Attorney- General feels satisfied....*

(**جناب چیئرمین:** یہ اٹارنی جنرل کا کام ہے۔چیئرمین کو بتائیں کہ سوال کا جواب مل گیا ہے یا نہیں۔کیا اٹارنی جنرل مطمئن ہیں......)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب نے کل بھی کہا تھا کہ تھک گئے ہیں۔

I can continue, but if Mirza Sahib wants....

(میں تو کام کرسکتا ہوں لیکن اگر مرزا صاحب چاہیں)

مرزا ناصر احمد: میں تھک گیا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تھک گئے ہیں۔ ٹھیک ہے کل سہی۔

مرزا ناصر احمد: کل جمعہ ہے، اس کے متعلق کوئی نہیں......

جناب چیئرمین: نہیں، کل میں آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: کل میں نے وہاں ایک ڈیفنس کالج میں لیکچر دینا ہے۔ تو کل مولانا......

Mr. Chairman: ***Tomorrow, I will tell the programme.*** (جناب چیئرمین: میں کل پروگرام کا اعلان کروں گا)

[663] مرزا ناصر احمد: نہیں کل جمعہ بھی ہے ناں۔

جناب چیئرمین: کل جمعہ ہے جی. ***I will tell the programme***

(میں پروگرام کا اعلان کروں گا۔)

جناب یحییٰ بختیار: ہم تو کام کرتے ہیں، اگر آپ جمعہ کے دن کام نہیں کرتے......

جناب چیئرمین: نہیں، میں آپ کو عرض کردوں۔

Tomorrow,we will sit up to 12:30 because of Jumma, and not up to 1:30 or up to 2:00

(کل ہم ۱۲:۳۰ تک بیٹھیں گے کیونکہ جمعہ ہے۔ ۱:۳۰ یا ۲:۰۰ بجے تک نہیں بیٹھیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***12:30 sir.***

(جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے بارہ بجے سر!)

جناب چیئرمین: 12:30 تک Meet کریں گے۔

There will be only one sitting. There won't be any break. We will start at 10:30..... (Interruption) All right 9:30 to 12:30; and in the evening, we will meet at 6:00.

(صرف ایک نشست ہوگی بغیر کسی وقفہ کے ساڑھے دس پر ہم اجلاس شروع کریں گے۔(مداخلت) ٹھیک ہے۔ ساڑھے نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک اور شام کو چھ بجے اجلاس ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *At 6 'O' Clock in the evening?*

(جناب یحییٰ بختیار: شام کو چھ بجے؟)

Mr. Chairman: *At 6 'O' Clock in the evening.*

(جناب چیئرمین: شام کو چھ بجے)

The Delegtion is permitted to leave.

(وفد کو جانے کی اجازت ہے) وہ کرلیں گے۔ تاریخ کے متعلق۔

9:30 to 12:30, all right?

(ساڑھے نو سے ساڑھے بارہ تک، ٹھیک ہے؟)

Nine- thirty is all right.

ساڑھے نو جی۔ پھر آپ نہیں آئیں گے۔(ساڑھے نو ٹھیک ہے)

The delegation is permitted to leave 9:30; tomorrow at 9:30 am.

(وفد کو صبح ساڑھے نو بجے تک جانے کی اجازت ہے)

ساڑھے نو جی۔

The Honourable Members may keep sitting.

(معزز ممبران تشریف رکھیں)

(Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *The honourable members may please keep sitting. (Interruption) Rao Mohammad Hashim Khan to return back to his seat, and Khawaja Mohammad Suleman also; Maulana Shah Ahmad Noorani also to be in his seat.*

(جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں۔ راؤ محمد ہاشم خان اپنی نشست پر واپس جائیں اور خواجہ محمد سلیمان بھی۔ مولانا شاہ احمد نورانی بھی اپنی نشست پر جائیں)

[664] ***Just a minute.***

ذرا ایک منٹ تو ٹھہر جائیں جی! (صرف ایک منٹ)

Yes, Hazarat Maulana Attaullah Sahib Lyallpuri.

(جی! حضرت مولانا عطاءاللہ صاحب لائل پوری)

PROCEDURE AND STRATEGY FOR FURTHER CROSS- EXAMINATION

Mian Mohammad Ataullah: ***Sir, I have my hat off for the Attorney- General today.***

(میاں محمد عطاءاللہ: جناب والا! میں آج اٹارنی جنرل صاحب کو سلام کرتا ہوں)

جناب چیئرمین: اس کو چھوڑیں پلیز۔ ***(Please)***

Mian Mohammad Ataullah: ***Just a minute, Sir. In my humble opinion, Sir, tomorrow when we start the cross- examination again my request is .....***

(میاں محمد عطاءاللہ: صرف ایک منٹ، جناب والا! میری ناقص رائے میں ہے جب ہم دوبارہ کل اجلاس کریں تو جرح اسی مقام سے شروع کی جائے)

جناب چیئرمین: ان کی کتابیں ساری آپ نے الٹوا دی ہیں......انصاری صاحب کی۔

Mian Mohammad Ataullah: ***.... The question which was being asked at this moment, I think we should start the cross- examination from this very question.***

(میاں محمد عطاءاللہ: میرا خیال ہے جرح اسی مقام سے شروع کی جائے جہاں پر آج کا سوال ختم ہوا تھا)

Mr. Chairman: ***Leave it to the Attorney- General; we have decided not to discuss the strategy, leave it, the***

strategy also. A lawyer knows his strategy best; and also, it also leads out. You decided yesterday that everything is being leaked out and then you want to discuss the strategy in the House!

Tomorrow, ... (Interruption) Just a minute. آپ کی بات سنتا ہوں ذرا ٹھہر کے ***Tomorrow, I have told them to be here at 9:30; Attorney- General will not be here; Maulana Zafar Ahmad Ansari will start the cross- examination on the subject entrusted to him by the Steering Committee. But I will request the Law Minister also to be present tomorrow. In case that topic finishes and the Attorney- General does not return, it will be the duty of the Law [665] Minister to resume cross- examination on behalf of the Steering Committee. Yes, this is the consonsus of the House. I can't do anything; you have to.***

(**جناب چیئرمین:** یہ آپ اٹارنی جنرل پر چھوڑ دیں۔ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس حکمت عملی پر ہم بحث نہیں کریں گے۔وکیل اپنی حکمت عملی کو بہتر سمجھتا ہے۔اس طرح حکمت عملی کا راز باہر جاسکتا ہے۔یہ کہا جاتا ہے کہ ہر بات کا راز افشاں ہورہا ہے۔اس کے باوجود آپ حکمت عملی کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔جیسا کہ میں نے کہا ہے۔کل اجلاس ساڑھے نو بجے شروع ہوگا۔ چونکہ اٹارنی جنرل موجود نہیں ہوں گے۔اس لئے سٹرینگ کمیٹی نے جو کام مولانا ظفر احمد انصاری کے سپرد کیا ہے۔اس کے مطابق وہ گواہ پر جرح کریں گے۔ہاں میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ کل اجلاس میں موجود رہیں۔اگر ضرورت پڑی تو وزیر قانون سٹرینگ کمیٹی کی جگہ گواہ پر جرح کریں گے۔اس بات پر سارا ایوان متفق ہے اور میں کچھ نہیں کرسکتا)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: ***I will most certainly try to be here, because I was not needed during the cross-examination...***

(عبدالحفیظ پیرزادہ: میں یقیناً موجود رہنے کی کوشش کروں گا۔ جرح کے دوران میری ضرورت نہیں تھی)

Mr. Chairman: *You are very much needed here.*

(جناب چیئرمین: آپ کی یہاں بہت ضرورت تھی)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *.... it was in competent hands, and I had a number of problems to look after. So, I have....*

(عبدالحفیظ پیرزادہ: اور بہت سے قابل لوگ موجود ہیں۔ مجھے اور بھی کئی امور کو دیکھنا ہوتا ہے......)

Mr. Chairman: *You will have looked after the Attorney- General if you had been here, yes.*

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *So, I have.*

(Interruption)

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: تین سال جو نہیں آتے ہیں ہاؤس میں آ کے بیٹھتے نہیں تو اب وہ کسر نکل گئی ہے۔

Mr. Chairman: *Yes, Maulana Maula Bakhsh Soomro.* (جناب چیئرمین: جی! مولانا مولا بخش سومرو)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Appreciation to the Attorney- General, Sir, our congratulations and appreciation to the Attorney- General for today's debate.*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب والا! اٹارنی جنرل صاحب آج کی کاروائی کے لئے ہم سب سے شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں)

Mr. Chairman: *Then, yesterday, what we decided was that the strategy should be left to him. For one point, he may have drive for four hours.*

(جناب چیئرمین: کل ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ حکمت عملی اٹارنی جنرل پر چھوڑ دی

جائے۔ایک نقطۂ کے لئے ان کو چار گھنٹے محنت کرنا پڑی)
جی مولانا برکت اللہ!

Yes Maulana Barkatullah.

چوہدری برکت اللہ: جناب والا! اس میں گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ جناب نے فرمایا ہے ابھی کہ کل اٹارنی جنرل صاحب نہیں ہوں گے...... یہ تو ٹھیک ہے کہ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب بڑی محنت کررہے ہیں۔ بڑی **Pains** لے رہے ہیں، **He is a competent man**[666]...... لیکن، جناب اگر کل دوسرے آدمی یعنی انصاری صاحب آجائیں یا پیرزادہ صاحب، تو میرے خیال میں سر! جو ساری بات چل رہی ہے ناں شروع سے، جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب کررہے ہیں، اس میں وہ بریک آجائے گا اور پوری طرح سے، سر! وہ نہیں ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، نہیں، انہوں نے تحریف قرآن، کلام پاک کے متعلق کہا ہے۔عربی میں وہ سارا کراس ایگزامینیشن **Cross-examinition** ہونا ہے اور کلام پاک کی آیتیں پڑھنی ہیں۔اس واسطے وہ مولانا ظفر احمد انصاری کے ذمے سٹیئرنگ کمیٹی نے وہ کام لگایا تھا۔باقی اٹارنی جنرل صاحب......

جناب محمد افضل رندھاوا: چوہدری برکت اللہ صاحب اپنے الفاظ واپس لے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ......باقی اٹارنی جنرل صاحب بہتر سمجھتے ہیں کہ کہاں سے چھوڑا ہے کہاں سے **Pick-up** کرنا ہے۔

چوہدری برکت اللہ: تو سر! اٹارنی جنرل صاحب کل جارہے ہیں کہیں؟

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *What the honourable member has said is correct. There is a considerable force in it. It is very difficult to break the trend of cross-examination. We all know the difficulty. Now there are a number of questions that the Attorney- General must have already formulated in his own mind....*

(**عبدالحفیظ پیرزادہ:** معزز اراکین نے ٹھیک فرمایا ہے۔ان کی بات میں بہت

وزن ہے۔ جرح کا انداز بدلنا مشکل کام ہوتا ہے۔ ہم اس مشکل کو جانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے کئی ایک سوالات اپنے ذہن میں تشکیل کئے ہوں گے)

(Interruption)

جناب چیئرمین: صاحبزادہ صفی اللہ صاحب! تشریف رکھیں۔

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *.... Therefore, what we should do is that the Attorney- General has to address the Defence College at 8:00 'O' clock in the morning....*

(Interruption)

[667]*Now, we know that it lasts about forty- five minutes of speech, and forty- five minutes of questions answers....* ***(Interruption)***

Yes, Attorney- General will be free by about.... between 9:30 and 10:00. Let us meet at 10:30---- from 10:30 to 12:30; that is much better. I think it is unfair because....

(**جناب عبدالحفیظ پیرزادہ:** اٹارنی جنرل صاحب نے ڈیفنس کالج میں صبح آٹھ بجے خطاب کرنا ہے جو کہ...... کا ہوگا۔ پھر سوال و جواب کے لئے پینتالیس منٹ درکار ہوں گے۔ اس طرح اٹارنی جنرل صاحب ساڑھے نو/ دس بجے تک فارغ ہو جائیں گے۔ اجلاس ساڑھے بارہ بجے تک چل سکتا ہے۔ اس پر میرا خیال ہے......)

Mr. Chairman: *Then I announce... (Interruption) Just a minute. Maulana I announce 10 'O' clock and 10:00 means 10:30, because you always--- this is the convention, established practice--- meet half an hour late.*

(**جناب چیئرمین:** اس صورت میں دس بجے۔ کیونکہ یہ روایت ہے کہ کورم پورا ہوتے ہوتے آدھ گھنٹہ لگ جاتا ہے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *So, Sir, in that case, let us try to meet here in time tomorrow and we will be here*

at 10:30.

(عبدالحفیظ پیرزادہ: ہمیں کل صبح دس بجے اجلاس کرنے کی کوشش کرنی چاہئے)

Mr. Chairman: *Then they may be informed to come at 10:00, because we told them 9:30; they may be told that they are needed at 10:00; We will inform them.*

(جناب چیئرمین: ان (وفد) کو مطلع کیا جائے کہ وہ دس بجے صبح آ جائیں)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *I think that is much better because let us not....*

(عبدالحفیظ پیرزادہ: میرا خیال یہ بہت مناسب ہے......)

(Interruption)

Mr. Chairman: *Sahibzada Safiullah has to say something about Maudoodi Sahib.*

آپ کھڑے ہوئے تھے جی! ہاں فرمائیں جی! ہاں، ہاں، فرمائیں۔

صاحبزادہ صفی اللہ: کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ کریں ناں جی۔ تقریروں کا وقت تو اب آیا ہے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: یہ قادیانیوں نے چھاپا ہے جو سب کا سب فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، کوئی نہیں۔ یہ گپ شپ ہے۔

اچھا، مولانا عبدالحق!

[668]**مولانا عبدالحق:** بسلسلہ......(مداخلت)

جناب چیئرمین: مسٹر عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب! تشریف رکھیں ناں جی۔ ہاں، رپورٹر صاحب جائیں جی بیشک۔ *This is not to be recorded*

[The special committe of the whole house subsequently adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Friday the 9th August,1974]

(سپیشل کمیٹی کا اجلاس اس وقت ملتوی ہوا۔ کل ۹/اگست جمعہ کو صبح دس بجے دوبارہ ہوگا)

No. 05

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 9th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 05

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 9th August, 1974

(Contains No. 1—21)

[671]*THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

(سرکاری رپورٹ)

Friday, the 9th August, 1974.

(بروز جمعہ،۹/اگست ۱۹۷۴ء)

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly of Pakistan met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair as Chairman.

(پاکستان کی قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی ہال (اسٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔اسپیکر قومی اسمبلی (صاحبزادہ فاروق علی) نے بحیثیت چیئرمین صدارت کی)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

***Mr. Chairman:** Maulana Zafar Ahmad Ansari, Attorney- General has come. He is in my Chamber; coming in two minutes one minute rather. Yes, Maulana Sahib.*

(جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری صاحب، اٹارنی جنرل صاحب آ گئے ہیں۔ وہ میرے کمرے میں موجود ہیں اور دو منٹ بلکہ ایک منٹ میں آ رہے ہیں۔ جی! مولانا صاحب)

PRODUCTION AND VERIFICATION OF QUOTATIONS

(ایک پارسی، دو قادیانی)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہم نے ایک اخبار کا حوالہ ہم میں سے کسی صاحب نے دیا تھا۔ ۱۳/نومبر ۱۹۴۶ء کا، اور وہ اخبار ہمارے پاس نہیں تھا۔ ''الفضل''۔ لیکن وہ لے آئے اور انہوں نے پڑھا اس کو......

جناب چیئرمین:[672] **Admit** (اقرار) کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......وہ حصہ پڑھا جس سے ان کا کام چلتا تھا۔ وہ اب **Evidence** (شہادت) میں شامل ہو گیا ہے۔ اسے ان سے لے کر آپ اپنے ریکارڈ میں رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: وہ رکھ لیں گے۔ ویسے انہوں نے **Portion** (حصہ) جو تھا ناں جی کہ ''میں ایک پارسی کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر سکتا ہوں'' وہ انہوں نے **Admit** (اقرار) کیا۔ انہوں نے کہا یہ ہے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: وہ **Evidence** (شہادت) میں آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا یہ **Portion** (حصہ) ہے، بعد میں ہے۔ پہلے اس میں یہ ہے۔ تو وہ جو **''Impact''** (اثرات) کا ریفرنس دیا تھا ناں اٹارنی جنرل صاحب نے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی۔

جناب چیئرمین: جس میں وہ **referred** (حوالہ) تھا۔ وہ انہوں نے **Admit** (اقرار) کیا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: وہ لے لیں گے ان سے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔

دوسرے یہ کہ کل انہوں نے ایک ایسی بات چھیڑ دی پاکستان کے سلسلے میں اپنا مؤقف اور یہ سب......تو اب یا تو اس کو **Explain** (واضح) کرنے کا موقع ملے۔ کیا صورت ہو؟

جناب چیئرمین: آپ **Question put** (سوال) کر سکتے ہیں کہ پاکستان کے متعلق ان کی کیا رہی، اور

Attorney- Generat has been putting question about the creation and about the......

(اٹارنی جنرل تخلیق پاکستان کے متعلق مخصوص سوالات کرتے رہے ہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: ......بلکہ ان کا ایک **Definite question** (واضح اور مخصوص سوال) ہے جو کہ ***I don't want to express, because I shouldn't express my views, my comments.***

(میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا نہ ہی مجھے ایسا کرنا چاہئے) انہوں نے ایک **Pin down** کیا ہے...... ***It was only on the 3rd of March*** (یہ صرف ۳/ مارچ کی بات تھی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں، بالکل ٹھیک ہے۔

[673] ***Mr. Chairman: .....3rd of June 1947, before that you were pleading for Akhand Bharat."***

(جناب چیئرمین: ۳/ جون ۱۹۴۷ء سے پہلے آپ اکھنڈ بھارت کے حامی تھے)

مولانا ظفر احمد انصاری: جی ہاں!

Mr. Chairman: So, a definite question has come, not one but twice or thrice.

(جناب چیئرمین: اس طرح یہ خصوصی سوال دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا جا چکا ہے)

مولانا ظفر احمد انصاری: ہاں! میرا مطلب یہ ہے کہ وہ بات پوری آ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف اس میں ہی ریکارڈ پر رہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ اس میں

The rest is for the House to know. As the Attorney-General remarked at the very outset that the answer can be evasive or you can't know, he may not answer. So, the House is perfectly justified in drawing any inference. Mr. Attorney- General, are you ready? Should we call them?

(باقی معلومات حاصل کرنا ایوان پر منحصر ہے۔ جیسا کہ اٹارنی جنرل صاحب شروع میں کہہ چکے ہیں۔ اگر جواب مبہم یا گول مول ہو یا (گواہ) جواب نہ دے تو ایوان ازخود نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب ہوگا۔ مسٹر اٹارنی جنرل کیا آپ تیار ہیں؟ کیا اب انہیں (وفد) کو بلا لیا جائے)

DELIBERATIONS OF THE SPECIAL COMMITTEE IN THE ABSENCE OF THE DELEGATION

(وفد کی عدم موجودگی میں خصوصی کمیٹی کی کارروائی)

***Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri:** I think, Sir, these suggestions which come from the members.....*

(صاحبزادہ احمد رضا قصوری: میرا خیال ہے جناب والا! جو تجاویز اراکین کی طرف سے پیش ہوں......)

***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

***Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri:** .... These should not stand part of the record, because if tomorrow this record was to go into the hands of somebody, they will say that they were also sittijng as the judges and*

prosecutors, they were suggesting certain things. So, if suppose this record comes into the hands of any....

(صاحبزادہ احمد رضا قصوری: انہیں کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے۔ کیونکہ کل اگر یہ کاروائی کسی کے ہاتھ لگ گئی تو یہ کہا جائے گا کہ اراکین جو کہ بحیثیت استغاثہ اور منصف کاروائی کررہے تھے۔خود ہی تجاویز بھی دیتے تھے۔فرض کریں اگر یہ کارروائی......)

Mr. Chairman: ***Just....***

ابھی نہ بلائیں ان کو، ابھی نہ بلائیں۔ جی!

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: ***If this record was to come into the hands of any judicions party or any people who are not concerned with the issue, they will say that when the witnesses used to be outside, the Chairman and the members, who were sitting as the judges, they used to discuss that this gap has remained here; we should plug in this gap; we should plugg in this gap.***

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: کسی منصفانہ ادارے میں جاتی ہے یا کسی غیر متعلقہ عنصر کے ہاتھ لگتی ہے تو کہا جائے گا کہ جب گواہ (ایوان سے) باہر ہوتا تھا۔اس وقت چیرمین اور اراکین جو کہ بطور منصف کاروائی کررہے تھے۔آپس میں بحث مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اس لئے جب آپس میں مشورہ کریں تو اسے کاروائی کا حصہ نہ بنائیں)

[674] ***Mr. Chairman:*** ***Mr. Ahmad Raza Qasuri, I may just only .....***

(جناب چیئرمین: جناب احمد رضا قصوری صاحب، میں صرف......)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: ***This is my suggestion, Sir.***

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب والا! یہ میری تجویز ہے)

ے

(ہماری عدالتی کارروائی نہیں ہے بلکہ ایک کمیٹی کی کارروائی ہے)

Mr. Chairman: *No, no.... only tell you this that strictly we are not a court; we are not acting as a court; we are acting as a Committee and Committee members can express themselves.*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ آپ کو صرف یہ بتاتا ہوں کہ ہم بطور عدالت نہیں بلکہ بحیثیت خصوصی کمیٹی اجلاس کر رہے ہیں اور کمیٹی کے اراکین اظہار رائے کر سکتے ہیں)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *I don't know; I would like to be educated on this point.*

(صاحبزادہ احمد رضا قصوری: میں نہیں جانتا لیکن میں اس بات سے آگاہ ہونا چاہوں گا)

Mr. Chairman: اچھا *So far as the procedure is concerned, every day we review, and that procedure is not part of the record.... is not part of the record. Record is their statement, their examination and cross- examination. That is the record.*

(جناب چیئرمین: جہاں تک ضابطے کا تعلق ہے۔ اس کو ہم ہر روز جانچتے ہیں اور یہ (جانچ پڑتال) کاروائی کا حصہ نہیں ہوتی۔ کارروائی گواہوں کے بیانات، جرح اور مکرر جرح پر مشتمل ہوتی ہے)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: اچھا!

SUPPLY OF COPIES OF RECORD OF CROSS-EXAMINATION TO MEMBERS AND ATTORNEY- GENERAL

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *And,*

number two, Sir, we would like that, before the Committee goes for recess, we would like that all the members of the Committee should be provided with complete record....

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب والا! دوسری میری تجویز یہ ہے کہ جب کمیٹی کے اجلاس میں تعطیل ہو۔ اس سے قبل تمام اراکین کو مکمل کاروائی کی نقل مہیا کی جائے)

Mr. Chairman: *I am working on these lines.*

(جناب چیئرمین: میں اسی کے مطابق کام کر رہا ہوں)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *.... So that when we go back home, we should have complete record with us.*

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: تاکہ جب ہم گھروں کو جائیں۔ ہمارے پاس کارروائی کی نقول موجود ہوں)

Mr. Chairman: *I am working on those lines. And the Attorney- General also, he needs this record more than anybody. And we will be having 200 copies of that record also, cyclostyled, so that, in the recess, you can prepare the case, so that you prepare your arguments.*

(جناب چیئرمین: میں انہیں خطوط پر کام کر رہا ہوں۔ سب سے زیادہ ریکارڈ کی ضرورت اٹارنی جنرل صاحب کو ہے۔ ہم کاروائی کی دوسو نقول تیار کروائیں گے تاکہ تعطیل کے دوران آپ بحث کے لئے تیاری کر سکیں)

[675]***Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri:***

That's right, Sir. (صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب! یہ ٹھیک ہے)

Mr. Chairman: *But the difficulty is, when we read in the newspapers, certain members say that there should be no recess. There lies the difficulty.*

(جناب چیئرمین: لیکن مشکل یہ ہے کہ اخبارات کے مطابق کچھ اراکین تعطیل کے حق میں نہیں۔ یہی بات مشکل پیدا کر رہی ہے)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: ***This is the difficulty. I am not for a recess. The choice is entirely that of the House and the Chairman.***

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: یہ بات مشکل ہے میں بھی تعطیل کے حق میں نہیں۔ اس کا انحصار چیئرمین اور ایوان پر ہے)

Mr. Chairman: ***No, no, the recess is needed for preparation of your case and arguments; and not only for Attorney- General but for the members also.***

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں! بحث کی تیاری کے لئے تعطیل ضروری ہے۔ نہ صرف اٹارنی جنرل بلکہ اراکین کو بھی اس کی ضرورت ہے)

(بغیر تعصب کے، باالکل کھلے ذہن سے کارروائی چل رہی ہے)

Mr. Muhammad Hanif Khan: ***Mr. Chairman, I want to put it on the record, because the point has been raised by the honourable member from Qasur, that the Committee, so far has been proceeding with this issue without any prejudice to the delegation or to one side or to the other side. We have left our minds open. If we are convinced by the arguments of the witness, who is just giving a statement, or we may not be convinced, but we have not formed opinion. And I think, when I speak I speak on behalf of the whole of the Committee, and they will agree with me that our mind is open to be convinced by the witness here or any other witnesses who will come later on.***

(جناب محمد حنیف خان: جناب چیئرمین! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ قصور سے معزز رکن نے یہ نقطۂ نظر پیش کیا ہے۔ اب تک کمیٹی بغیر کسی تعصب کے کام کر رہی ہے۔ ہمارے ذہن بالکل کھلے ہیں۔ گواہ (جس کا بیان جاری ہے) ہمیں اپنے دلائل سے قائل کر سکے یا نہ کر سکے۔ ہم نے ابھی کوئی رائے قائم نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ بات کرتے ہوئے میں تمام ایوان کی ترجمانی کر رہا ہوں اور سب کے سب مجھ سے متفق ہوں گے کہ اس گواہ کے بیان سے یا دوسرے گواہان جو بعد میں آئیں گے۔ ان (کے بیانات) سے قائل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ہمارے ذہن بالکل صاف ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, Thank you very much.*

Chaudhry Jahangir Ali.

(جناب چیئرمین: جی ہاں! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ چوہدری جہانگیر علی!)

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں یہ چاہتا ہوں کہ......

جناب چیئرمین: جی! میں آپ کی...... پہلے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔

SECRECY OF THE PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE

چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ **Delegation** (وفد) کے ممبر بڑے بریف کیسز لے کر اور بیگز لے کر اندر آتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو، جناب والا! کہ وہ اسمبلی کی، ہاؤس کی کارروائی کو ٹیپ ریکارڈ کر رہے ہوں۔ اس سے متعلق ذرا تسلی کر لیجئے۔

[676] جناب چیئرمین: میں اس سے متعلق عرض کر دوں......ایک سیکنڈ......اگر ٹیپ بھی کر رہے ہوں۔

This we have decided that we will hold these proceedings in camera and whenever we find it suitable, convenient, we will release it to the press. Whosever violates the secrecy is responsible for his own action. If the tape is

declared or played after we release all the proceedings, it makes no difference. If it is released erlier, then everybody is responsible for his own consequences. If there has been no tape, any of the members of the delegation may disclose it to anyone; he too violates the secrecy.

(ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ کارروائی بند کمرے میں (خفیہ) ہوگی اور جب ہم مناسب سمجھیں گے۔ پریس کو جاری کریں گے جو بھی راز فاش کرے گا یا خلاف ورزی کرے گا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ ہماری طرف سے کاروائی پریس کو دینے کے بعد کوئی ظاہر کرتا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر اس سے قبل ایسی بات ہوتی ہے تو جو بھی (خفیہ کاروائی کو) ظاہر کرے گا خود ذمہ دار ہوگا۔ اگر کاروائی ٹیپ نہ بھی ہو تو پھر بھی اگر وفد کا کوئی رکن کاروائی ظاہر کرے گا تو اخفاء راز کی خلاف ورزی کے نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا)

چوہدری جہانگیر علی: وہ تو ہے سرکلز میں ***Disclose*** کریں گے۔ جناب! وہاں سے ***Leak out*** ہونا بڑا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا غلام غوث ہزاروی!

مولانا غلام غوث ہزاروی: مجھے یہ عرض کرنا ہے، جناب! کہ......

جناب چیئرمین: ضابطے کی بات۔

CONTINUITY OF THE CROSS- EXAMINITION

مولانا غلام غوث ہزاروی: سب سے پہلے ہمیں آج کی جو گفتگو ہے یا جو سوالات ہیں، ان پر تھوڑی سی بحث کر لینی چاہئے۔ جہاں تک میں نے سنا ہے، تحریف کا مسئلہ......

جناب چیئرمین: نہیں، ابھی نہیں تحریف۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جہاں سے اٹارنی جنرل صاحب نے کل چھوڑا ہے......

مولانا غلام غوث ہزاروی: اچھا۔

جناب چیئرمین: ......کل رات کو جب سوا نو ہوئے تھے......

مولانا غلام غوث ہزاروی: اچھا۔

جناب چیئرمین: ......تو وہیں سے شروع کریں گے۔ اسی واسطے آج بجائے ساڑھے نو کے پھر ساڑھے دس رکھا گیا تھا تا کہ اٹارنی جنرل واپس آ جائیں اور وہیں سے شروع کریں گے۔ تحریف کلام پاک جو ہے ابھی نہیں شروع ہوگی۔

[677] **مولانا غلام غوث ہزاروی:** میرا مطلب یہ ہے کہ تحریف کا سوال اگر آ جائے تو ایسا سوال جچا تلا ہو کہ وہ مضبوط ہو۔ میرے خیال سے لفظی تحریف کا سوال ہے کمزور[1]۔

جناب چیئرمین: جی، وہ آپس میں فیصلہ کر لیں جی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: جی، وہ اسی لئے میں نے عرض کیا۔

جناب چیئرمین: آپس میں فیصلہ کر لیں۔ آپ اس کے لئے مولانا ظفر احمد......

مولانا غلام غوث ہزاروی: مجھے یہ بات عرض کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: ......ظفر احمد انصاری، آپ اور تمام حضرات جو اس چیز میں ماہر ہیں یا وہ زیادہ جانتے ہیں، وہ آپس میں بیٹھ کے فیصلہ کر لیں۔

Now we are ready. They may be called.

(اب ہم تیار ہیں۔ انہیں (وفد کو) بلا لیں)

REFERENCES FOR QUESTION IN THE CROSS-EXAMINATION

چوہدری جانگیر علی: مسٹر چیئرمین! میرے سوالوں کے لئے ایک کتاب ''انوار خلافت'' کے کچھ حوالہ جات دستیاب نہیں تھے۔ اٹارنی جنرل صاحب نے بھی اعتراض فرمایا تھا کہ وہ حوالہ جات دستیاب نہیں ہیں۔ وہ کتاب دستیاب ہوگئی ہے۔ میں نے وہ حوالہ جات فلیگ (نشان لگا) کر دیئے ہیں۔ اٹارنی جنرل صاحب اگر چاہیں تو ان کے اوپر سوال کریں۔

---

[1] اس لئے کہ مرزا قادیانی کے زمانے میں جو لفظی تحریف ہوئی تھی۔ بعد کے ایڈیشنوں میں قادیانیوں نے درست کر دی۔ اب جب ہم قادیانیوں پر تحریف کا جرم عائد کرتے ہیں تو اس سے دو چیزیں سامنے ہوتی ہیں۔ (۱) تحریف معنوی جس کے برابر وہ آج تک مرتکب ہو رہے ہیں مثلاً محمد رسول اللہ، کہ اس کے مفہوم میں مرزا بھی شامل ہے۔ (۲) آیات قرآنی کو اپنے اوپر نازل شدہ کہہ کر خود اس کا اپنے کو مصداق بنانا۔

***Mr. Chairman:** You can talk to the Attorney-General, you can talk to him. Yes, they may be called.*

(جناب چیئرمین: آپ اٹارنی جنرل صاحب سے بات کرلیں۔ جی ہاں! انہیں بلالیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

***Mr. Chairman:** Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! جناب اٹارنی جنرل)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب! جہاں تک سوالات اور ان کے جواب میں جو آپ فرماتے رہے ہیں......

[678] **مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ):** جی!

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): ......اس سے جو میں سمجھ سکا ہوں۔ وہ میں مختصراً بیان کرتا ہوں تاکہ اس کے بعد...... جہاں تک سوالات میں پوچھتا رہا ہوں آپ سے اور جو جوابات آپ دیتے رہے ہیں۔ اس سے جو میں سمجھ سکا ہوں وہ میں مختصراً عرض کروں گا۔

میں نے آپ سے ایک سٹیج پر پوچھا تھا کہ ''کیا مرزا غلام احمد صاحب آپ کے عقیدے کے مطابق نبی ہیں؟'' تو آپ نے فرمایا تھا ''ہاں'' ''امتی نبی ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس وقت میں نے کہا تھا: ''نہیں۔ لیکن امتی نبی ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ میں **Repeat** (دہرا) رہا ہوں۔ آپ جہاں تک بھی **Correction** ہو: ''نہیں، مگر وہ امتی نبی ہیں، شرعی نبی نہیں ہیں۔'' اس کے بعد میں کل آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا کہ ختم نبوت کے بارے میں دو نظریے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اور دوسرا کوئی نبی، کسی قسم کا شرعی، غیر شرعی، امتی یا غیر امتی نہیں آئے گا اور ایک نظریہ یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی امت میں سے نبی آسکتے ہیں اور آئیں گے اور اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ یہ اللہ کا فیض ہے،

یہ بندنہیں ہوگا، یہ جاری رہے گا۔ یہ اللہ کے خزانے ہیں، یہ ختم نہیں ہوں گے۔ایک نہیں ہزاروں نبی آئیں گے۔اس کے لئے بھی کچھ حوالے میں نے پڑھ کے سنائے۔پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ ’’کیامرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی امتی نبی آیا؟‘‘ پھر میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا کہ ’’کیامرزا غلام احمد صاحب کے بعد کوئی امتی نبی آئے گا؟ آ سکتا ہے؟‘‘ اس اسٹیج پر پھر کچھ سوالات جوابات ہوئے۔میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان دوسوالات کا اپنے عقیدے کے مطابق جواب فرمائیں کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی امت محمدیہ میں نبی آیا؟ اور دوسرا......تا کہ آپ اسے تفصیل سے کر سکیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: [679] ......دوسرا، کیا نبی کوئی آ سکتا ہے......عقیدے کے مطابق، امکانی بات میں نہیں کر رہا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر آپ کی ہے آپ ***Eleborate*** (وضاحت) کرتے ہیں۔وہ آپ کی مرضی۔مگر میں جہاں تک ہوں، جو عقیدہ ہے، جو قرآن ہے، جو حدیث ہے، اس کے مطابق کیا نبی آیا ہے؟ آ سکتا ہے؟ ان سے پہلے؟ ان کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: جی، یہ آخری حصہ میں آپ نے عقیدے کو محدود ایک حصہ میں کر دیا۔حالانکہ یہ بھی عقیدہ ہی ہے کہ امکان ہے یا نہیں ہے۔اس کا بھی تعلق......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا مطلب ہے عقیدہ سے......میں یہاں ***Elaborate*** (وضاحت) کر دیتا ہوں......جب میں کہہ رہا ہوں ’’عقیدہ‘‘ تو میرا مطلب ہے قرآن شریف اور حدیث کی روشنی میں جو ہمارا عقیدہ ہے۔جو آپ کا عقیدہ ہے۔اس میں کیا اور نبی آ سکتے ہیں؟ یہ امکانی بات کل آپ نے فرمائی تھی۔اللہ قادر مطلق ہے۔وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔وہ تو میں نے ***Concede*** (مان لیا) کیا ہے۔میں نے آپ کو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ یہ ہمارا ***Planet*** (سیارہ) ہے یا ستارہ ہے۔یہ تو، جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے۔کہتے ہیں ایک لاکھ سال اور تاریخ میں، ***Scientists*** (سائنس دانوں) کے مطابق بہت کم عرصہ ہے کہ اس دنیا پر انسان رہتا رہا ہے۔اس سے تیرہ چودہ

سوسال گزرے ہیں کہ ہمارے نبیؐ نے یہ پیغام دیا ہے کہ **Perfact** (مکمل) ہو چکا ہے۔اس سے پہلے جتنے بھی نبی آئے ہیں۔ان کے جو پیغامات تھے۔جو ان کو اللہ نے قانون بھیجا تھا۔جسے وہ لوگ وقتاً فوقتاً خراب کرتے رہے یا کرپٹ **Corrupt** (گندہ) کرتے رہے۔وہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے۔ **Perfect** (مکمل) ہوگیا ہے اور ہمارے نبی **Perfect** (مکمل، بے عیب) ہیں۔یہ بات تو ہو چکی ہے۔اب آئندہ بھی یہ زندگی جو ہے۔ہزاروں سال تک، لاکھوں سال تک چل سکتی ہے۔مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔وہ **Planet** (سیارے) کو بالکل ہی ختم کردے۔تو یہ سوال ہی نہیں رہتا۔وہ بات تو نہیں کہہ رہا کہ جب انسان ہی نہ رہیں تو پھر کیا نبی کا آنا اور کیا رہنا۔واقعات کی دنیا میں اور جو **Realities**[680] (حقائق) اور جو ان **Realities** (حقائق) کے لئے اللہ کا پیغام آیا ہوا ہے قرآن شریف میں، اور جو ہمارے نبی ﷺ کی حدیث ہے۔اس کے مطابق کیا اور نبی آسکتے ہیں؟ اور کیا اور نبی مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے، آپ کے عقیدے کے مطابق آئے یا آسکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ نے مسیح کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے اور مسلم کی حدیث میں چار دفعہ ''نبی اللہ'' کے لفظ سے ان کو یاد کیا ہے اور اسی طرح مہدی کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے اور امت محمدیہ آج تک نبی مسیح اللہ کے آنے پر عقیدہ رکھتی رہی ہے اور مہدی کے آنے پر عقیدہ رکھتی رہی ہے اور اس عقیدہ کی روشنی میں ہمارے جو شیعہ بھائی ہیں۔ان کا ایک حوالہ میں نے پڑھایا تھا کہ مہدی جو ہے وہ تمام انبیاء کے برابر اپنے آپ کو کہے گا۔اعلان کرے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ صحیح کہتے ہیں۔شیعہ حضرات جب یہ کہتے ہیں تو ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ صحیح کہتے ہیں۔تو مسیح کے آنے کا انتظار کرنے والے وہ نہیں جو ابھی پیدا ہی ہونے تھے۔یعنی جماعت احمدیہ، بلکہ شروع سے سارے ہمارے بزرگ جو ہیں وہ یا وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں یا ان کتب کے خلاف کچھ نہ لکھ کر خاموشی کے ساتھ اس عقیدے کو تسلیم کرتے رہے ہیں کہ ایک نبی آنے والا ہے۔اور ہم بھی، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تیرہ سو سال تک ہمارے سلف صالحین جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ درست ہے، اور ان کے اس عقیدے کے مطابق جس آنے والے کی خبر دی گئی تھی۔سارے فرقے اس سے اتفاق رکھتے ہیں، وہ آگیا۔تو یہ جماعت احمدیہ کا نیا عقیدہ نہیں۔پہلے دن سے اس عقیدہ پر امت محمدیہؐ اور اس کے سارے فرقے جو ہیں، وہ متفق ہیں کہ اس امت میں ایک نبی پیدا ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے جوفرمایا،مرزاصاحب!اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ:

الف...... مرزاغلام احمد صاحب وہ مسیح تھے اور آ چکے ہیں؟

مرزاناصراحمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس مہدی اور مسیح کا امت محمدیہ انتظار کرتی رہی ہے تیرہ سوسال، وہ آ چکے ہیں مرزاغلام احمد قادیانی کے وجود میں۔

[681] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ تو جہاں تک مسیح کے آنے کی پیش گوئی کا تعلق ہے۔آپ نے فرمایا کہ وہ مرزاغلام احمد صاحب تھے اور وہ آ چکے اور وہی مسیح موعود تھے۔آپ نے ابھی فرمایا کہ اللہ کا فیض جو ہے......آپ نے نہیں فرمایا، میرا مطلب ہے آپ کے لٹریچر میں ہے......

مرزاناصراحمد: جی، میں کہہ دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ پوائنٹ جو ہے ناں......

مرزاناصراحمد: نہیں، یعنی......میں اس کا اعلان کر دیتا ہوں کہ ہمارے نزدیک اب خداتعالیٰ کے انعامات کے سب دروازے اتباع محمدؐ کے بغیر...... بند ہیں۔تو اب میں نے چونکہ یہ اعلان کر دیا ہے اس واسطے براہِ راست آپ مجھ سے سوال کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس واسطے جو آپ کہتے ہیں کہ ''باقی دروازے بند ہیں سوائے......''

مرزاناصراحمد: ......سوائے اتباع محمدؐ کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اسی کے ***Bases*** (بنیاد) پر، اسی کی بنیاد پر کیا اور نبی آ سکتے ہیں؟ یا اسی ***Bases*** (بنیاد) پر حضرت غلام احمد نبی تھے؟

مرزاناصراحمد: نبوت......مرزاغلام احمد صاحب کے امتی نبی ہونے کے متعلق تو میں نے ابھی اپنا عقیدہ بیان کر دیا ہے۔اگر اس میں کوئی اشتباہ ہو تو میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ آپ حکم فرمائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ......چونکہ جو سوال یہ اٹھا تھا کل کہ ''کیا وہ نبی ہیں؟'' آپ نے آخر میں کہا کہ ''وہ نبی ہیں نہیں اس ***Sense*** (معنی) میں جو آپ کہہ رہے ہیں۔''

مرزاناصراحمد: میں نے اس کی وضاحت کر دی ناں آج صبح، آپ نے ارشاد فرمایا اور میں نے وضاحت کر دی کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ تیرہ سوسال تک مسیح نبی اللہ کا انتظار کر رہی تھی اور جس کا تیرہ سوسال امت محمدیہؐ نے انتظار کیا وہ مسیح ہمارے عقیدہ کے مطابق آ چکے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو آپ کا نقطہ نظر ہے کہ ''امتی نبی''...... میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ ''ختم نبوت'' کی جو **Interpretation** (وضاحت) جو تفسیر کی جارہی ہے۔ایک خاتم الانبیاء کی......

مرزا ناصر احمد:[682] جہاں تک فیوض کا تعلق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

مرزا ناصر احمد: ......وہ میں نے اعلان کردیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ اس کی جو **Interpretation** (تصریحات) ہیں۔فیوض کی کہ اس کا مطلب ''خاتم الانبیاء'' کا یہ ہے کہ نبیؐ محمدؐ آخری نبی تھے۔یہ تفسیر کی جاتی ہے کہ وہ آخری نبی تھے۔ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ دوسرے یہ کہتے ہیں کہ نہیں۔وہ آخری شرعی نبی تھے ان کی مہر،ان کی **Perfection** (کمال) کے بعد نبی آسکتا ہے۔جو ان کی امت کا ہوگا۔اس کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے۔کیا **View** (تاثر) ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرمؐ خاتم النّبیین ہیں۔اس معنی میں بھی کہ آپ سے قبل جس قدر انبیاء گزرے۔ان کی ساری روحانی تجلیات مجموعی طور پر محمدؐ کی روحانی تجلیات سے حصہ لینے والی اوران سے کم تھیں۔ پہلے بھی، آئندہ بھی، کوئی شخص بزرگی، روحانی بزرگی اور روحانی عزت کے چھوٹے سے چھوٹے مقام کو بھی حاصل نہیں کرسکتا سوائے نبی اکرمؐ کے فیض سے حصہ لینے کے، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے کل آپ کی توجہ......یہ تو جہاں تک مسیح کے آنے کی پیش گوئی ہے اور جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ پیش گوئی سب مسلمانوں کا یا اوروں کا بھی عقیدہ ہے کہ وہ آئیں گے۔کس فارم **(form)** میں آئیں گے؟اس پر کچھ اختلاف ہوسکتا ہے کہ آیا جسمانی طور پہ آئیں گے یا نہیں۔مگر یہ سب کہہ رہے ہیں کہ وہ آئیں گے اور آپ نے فرمایا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آچکے......

مرزا ناصر احمد: آچکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ تو **Clear** (واضح) ہے۔اب ایک اور جو پرابلم ہے، جس کے لئے میں آپ کو تکلیف دے رہاہوں اور جس طرف میں نے آپ کی توجہ دلوائی ہے

''انوار خلافت'' صفحہ ۶۲ میں کل، وہ یہ ہے کہ انہوں نے بریکٹ میں لکھا ہے ''(مسلمانوں نے)'' یہ Original (اصل) میں نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

[683] جناب یحییٰ بختیار: ''انہوں نے (مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہوگئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدائے تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کے باعث ہے۔ ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

میں نے آپ کی توجہ دلائی اس طرف اور ساتھ ہی ایک اور حوالہ تھا، وہ بھی ''انوار خلافت'' صفحہ ۶۵ پر کہ: ''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: اب سوال آسکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو میں نے پڑھے جی! پہلے کہ ''ہزاروں نبی ہوں گے'' ایک یہ۔ دوسرے کہ ''آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔'' اب میں جو آپ سے Clarification (وضاحت) کی درخواست کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ یہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے: ''آسکتے ہیں یا آئیں گے۔'' ان میں اگر صرف مسیح کی طرف اشارہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے کہ ''وہ نبی ایک ہی آسکتا ہے، آگئے ہیں۔'' مگر یہاں یہ کہا گیا ہے کہ: ''(مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا...... کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہوگئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کے باعث ہے ورنہ ایک نبی تو کیا، میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

تو اس لئے مہربانی کر کے آپ اس کو ذرا Elaborate (تفصیل کے ساتھ) کر کے Clarify (واضح) کریں پوزیشن کو کہ ان کا مطلب کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی، میں اس کا یہ مطلب سمجھتا ہوں کہ یہاں بھی امکان کے متعلق بات ہے، جیسا کہ کل میں نے یہ ایک حوالہ پہلا پڑھ کے بتایا تھا کہ ''تقویت الایمان'' میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید فرماتے ہیں: ''اس شہنشاہ، اللہ تعالیٰ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم ''کن'' سے چاہیں تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالیں۔''

[684] تو ایک ہے امکانی۔ آپ نے مجھ سے تشریح مانگی۔ میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ان دونوں حوالوں میں کوئی امکان کی بات ہے، حقیقت کی بحث نہیں ہے۔

(ہزاروں نبی ہوں گے، مرزا محمود!)

جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کی جو توجہ دلائی، اسی لئے کہ ایک حوالے میں ''امکان'' آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف اشارہ ہے، ''آپ ﷺ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔'' دوسرے میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں اور بڑے...... میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کوئی لفظ بدل دیں گے۔ اگر ان کا مطلب نہ ہو بدلنے کا، ***Meaning*** (مطلب) مختلف نہ ہوں، اور یہاں کہتے ہیں: ''میں کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔''

اور پھر......

مرزا ناصر احمد: اور اگر انہوں نے ہی اس کے کوئی معنی کئے ہوں تو وہ تو ہمیں قبول کر لینے چاہئیں ناں، خود لکھنے والے نے اگر معنی کئے ہوں کہ میری کیا مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ بتلا دیجئے۔ پھر ***Depend*** (انحصار) کرتا ہے کہ پہلے کون سی بات کہی۔ بعد میں کون سی بات کہی۔

مرزا ناصر احمد: بعد میں یہ بات کہی جو میں سنانے لگا ہوں۔ آپ نے...... سوال کیا گیا کہ: ''کیا مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی درجہ کا کوئی اور شخص آئندہ آ سکتا ہے؟''

جواب:۔ اس کا امکان ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا اللہ تعالیٰ آئندہ ایسے شخص مبعوث کرے گا یا نہیں۔ ایک شخص کے ایک حوالے، ایک کتاب کے ایک فقرے کو لے کے یہ زور دینا کہ ساری...... تعلیم میں چھوڑ کے ان کے متعلق کوئی غلط بات کہہ دوں، یہ تو نہیں میں کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اب دراصل وہ امکانی بات آپ فرما رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ......

مرزا ناصر احمد: جی، آپ نے مجھ سے پوچھا تھا، میں نے کہا کہ میرے نزدیک یہ ایک امکانی بات ہے۔ میں تو اپنے نزدیک ہی بتا سکتا ہوں اور میں آپ کو کیا بتا سکتا ہوں؟

[685] جناب یحییٰ بختیار: اچھا، مرزا صاحب! میں آپ کی توجہ آپ کے ایک بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں تا کہ آپ اس کی بھی وضاحت کر سکیں۔ یہ جو لاہور میں کورٹ آف انکوائری بیٹھی ہے، ان کے سامنے آپ کا بیان ہوا تھا؟

مرزا ناصر احمد: جی، ہوا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں آپ سے کچھ سوالات پوچھے گئے اور ان کے جوابات یہاں لکھے گئے ہیں۔ میں وہ Repeat (دوبارہ) کرتا ہوں۔ آپ جواب دیں کہ صحیح ہے یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Do you believe Mirza Ghulam Ahmad to be a NABI? ---- Question.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں؟......سوال)

Mirza Nasir Ahmad: *No my answer.*

(مرزا ناصر احمد: میرا جواب، نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I am repeating the answer.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں جواب کو دہراتا ہوں)

آپ بعد میں پھر اگر کہیں غلط ہے......

مرزا ناصر احمد: جی! ٹھیک ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *You said: "Yes...."*

(مرزا ناصر احمد: آپ نے کہا، جی!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, no, I said: No.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں نے کہا نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *"... But I believe him to be an UMMATI NABI."*

(مرزا ناصر احمد: لیکن میں اسے (مرزا غلام احمد) کو امتی نبی مانتا ہوں)

Then the question. (تب سوال ہوتا ہے)

How are you related to him?

(آپ کا اس (مرزا غلام احمد) سے کیا رشتہ ہے؟)

Answer: *I am his grandson, son's son.*

(جواب: میں اس کا پوتا ہوں، بیٹے کا بیٹا)

جج نے لکھا ہے یا Explain (واضح) کیا گیا ہے۔

(مرزا قادیانی! امت محمدیہ میں پہلا امتی نبی ہے)

Question: [686] *Was he the first UMMATI NABI after Hazrat Mohammad (Peace be upon him)?*

(سوال: کیا وہ حضرت محمد ﷺ کے بعد پہلا امتی نبی ہے؟)

Answer: *"To my belief, he was the first UMMATI NABI in Ummat -e- Mohammadih."*

(جواب: میرے اعتقاد کے مطابق وہ امت محمدیہ میں پہلا امتی نبی تھا)

یہ آپ نے کہا:

مرزا ناصر احمد: جی کہا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Can any more such Nabi follow? Question.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا اس طرح کے اور نبی بھی آسکتے ہیں؟ سوال)

(مرزا قادیانی کے بعد اور آسکتے، مگر شاید نہ آئیں، مرزا ناصر)

Answer: *They can but they may not.*

(جواب: آسکتے ہیں مگر شاید نہ آئیں) یہ میں آپ کو بتا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں! ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is properly reported?*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل صحیح لکھا گیا ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *It is properly reported.*

(مرزا ناصر احمد: یہ بالکل صحیح لکھا گیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *"Why not?" --- This is the question and your answer to that is: "Because, according to my faith, the Holy Mohammad of Islam did not predict. The coming of more than one UMMATI NABI, or any other UMMATI NABI theoretically there can be more than one*

UMMATI NABI in UMMAT of Holy Prophet of Islam. But, because of his prophecy, I believe that there will not by any more." Is it correctly recorded?

(جناب یحییٰ بختیار: سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں؟ اور آپ کا جواب یہ ہے کہ ''چونکہ میرے اعتقاد کے مطابق حضرت محمد ﷺ نے ایک سے زائد امتی نبی آنے کی پیش گوئی نہیں فرمائی یا کسی دوسرے امتی نبی کی پیش گوئی نہیں فرمائی۔ اس لئے میرا ایمان ہے کہ کوئی اور (امتی نبی) نہیں آئے گا۔ یہ صحیح طرح ریکارڈ ہے؟)

مرزا ناصر احمد: جی! یہ تو میں اب بھی یہی......

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ہم تو وہاں نہیں تھے نا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

[687]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *So, Mirza Sahib, then you are asked: "Can you cite the 'basharat' (بشارت) or prophesy, because you have referred to that?"*

And then you say: "I cannot give the reference of the relevent tradition (Hadith) of the Holy Prophet right now, but I will send it to the Tribunal later. One can find support for this belief even from the Qur'an. According to our faith, Mirza Ghulam Ahmad was also the promised Mashiah and promised Mehdi."

Now, Sir, I have read their statement, and you said: "This is correctly recorded."

(جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب تب آپ بتا سکتے ہیں۔ کیا آپ اس پیش گوئی یا بشارت کا حوالہ دے سکتے ہیں جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ پھر آپ نے کہا ہے کہ آپ اس/ وقت متعلقہ حدیث کا حوالہ دینے سے قاصر ہیں۔ تاہم بعد میں یہ حوالہ دے دیں گے۔ (آپ کے بیان کے مطابق) یہ عقیدہ قرآن میں بھی موجود ہے۔ ہمارے (یعنی مرزائیوں کے) عقیدے مطابق آپ کا (یعنی مسلمانوں کا) مہدی بھی مہدی موعود ہے۔ تو جناب (مرزا صاحب) میں نے

آپ کا بیان پڑھ کر سنایا ہے اور آپ یہ مانتے ہیں کہ یہ درست لکھا گیا ہے)

مرزا ناصر احمد: جی ہاں! .Yes

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, here you say first that he was Ummati Nabi; you say, Sir, that he was the only Ummati Nabi; you say, Sir, that according to your faith, no other Ummati Nabi can come because of the prophecy of the Holy Prophet of Islam; And you say: "According to our faith, he was also---- I want to emphasise the word 'also'---- the promised Mashiah and the promised Mehdi."*

So, there are two capacities which Mirza Ghulam Ahmad, according to you, had: One as an Ummati Nabi; the other as promised Mashiah and Mehdi: I was confirming myself yerterday, and again I respectfully repeat the question that: "Can there be another Ummati Prophet after him according to your faith?" You said: "No." So, does it not amount to sayng that he is the last of the Prophets?

(جناب یحییٰ بختیار: تو جناب! آپ یہاں کہتے کہ وہ امتی نبی تھا۔ آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہی صرف امتی نبی تھا اور آپ کے عقیدے کے مطابق کوئی اور امتی، نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے صرف ایک امتی نبی کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق وہ (مرزا غلام احمد) مہدی موعود بھی تھا۔ میں لفظ ''مسیح موعود'' بھی پر زور دینا چاہتا ہوں۔ اس طرح مرزا غلام احمد دو حیثیتوں کا مالک تھا۔ یعنی ایک امتی نبی کی حیثیت اور دوسرے مسیح موعود کی حیثیت۔ کل بھی میں نے اپنے (سوال کو) محدود رکھا تھا اور نہایت احترام کے ساتھ آج بھی میں اپنے سوال کو دہراتا ہوں۔ کیا کوئی اور بھی امتی نبی ہوسکتا ہے اور اگر نہیں ہوسکتا تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ (یعنی مرزا غلام احمد) آخری نبی ہے؟)

Mirza Nasir Ahmad: *He is not.*

(مرزا ناصر احمد: وہ (مرزا غلام احمد) آخری نبی نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Why not? if this your....*

(جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں؟)

***Mirza Nasir Ahmad:** Because Mohammad Salallah- ho- Alah- e- wa- Sallam is last of the Prophets in every sense of word. "Khatam- un- Nabbiyen (خاتم النّبیین)."*

(مرزاناصر احمد: وہ اس لئے کہ حضرت محمد مصطفیٰﷺ حقیقتاً آخری نبی ہیں۔سبھی ان کوآخری نبی مانتے ہیں)

[688]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Then what is your controversy with others who say that he is the last of the Prophets? Only on the question of Mehdi? Or you say that other Ummati Nabi can come?*

مرزاناصر احمد: میں نے ابھی عرض کی کہ امت محمدیہ شروع سے لے کر تیرہ سو سال تک حضرت نبی اکرمﷺ کو خاتم النّبیین مانتے ہوئے ایک ایسے مسیح کا انتظار کرتی رہی جسے مسلم کی حدیث میں خود آنحضرتﷺ نے چار بار نبی اللہ کہا اور وہ ''خاتم النّبیین'' پر بھی ایمان لاتے تھے۔ اس واسطے میرے نزدیک تو کوئی اس میں الجھن نہیں ہے۔ساری امت تیرہ سو سال تک ''خاتم النّبیین'' کے خلاف اس عقیدہ کو نہیں سمجھتی رہی کہ ایک مسیح آئے گا جو نبی اللہ ہوگا اور میں نے ابھی بتایا ہے کہ امت کے سلف صالحین کی سینکڑوں عبارتیں یہاں بتائی جاسکتی ہیں جو آنے والے کے مقام کو ظاہر کررہی ہیں۔ایک شیعہ حضرات، ہمارے بھائی جو ہیں۔ان کا حوالہ میں نے کل پڑھا۔ان کا ایک اور حوالہ ہے کہ وہ:''تمام انبیاء سے مہدی افضل ہوگا کیونکہ نبی اکرمؐ کا ظل کامل ہے۔''

اسی طرح سینکڑوں حوالے ہیں۔اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں آٹھ دس دن میں وہ سینکڑوں حوالے آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ امت محمدیہ.....یعنی اس وقت جو میں نے Clarification (وضاحت) کے لئے بات کی جو میرے ذہن میں پہلے تھی......کہ تیرہ سو سال تک امت محمدیہ ایک نبی کا انتظار بھی کرتی رہی اور تمام سلف صالحین اس بات پر متفق تھے کہ اس نبی کا انتظار ختم نبوت کو توڑنے والا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ معاف کریں گے۔اگر پھر میں اپنا وہ

دہراؤں کہ آپ کے بیان کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں اور آپ کے بیان کے مطابق امتی نبی ہیں اور آپ نے کہا ہے کہ:

"According to my belief, he is also Mashieh-e-Mauood or the promised Mashih, and Mehdi also, and he is Ummati..."

There are two capacities, and I want clarification on that point. And I would respectfully, again, before you give the answer, draw your attention to your document which you have filed in support of your contention. This is Annexture 6, which is a book written by Maulana abul Ata, from which I read yesterday and... I am sorry [689] here to repeat... which is written in reply to Maulana Maudoodi's book 'Khatma-e-Nabuwwat (ختم نبوت)'. This deals with that....

(''میرے اعتقاد کے مطابق وہ موعود نبی بھی ہے اور امتی نبی بھی۔'' یہ دو حیثیتیں ہیں۔ جن کی میں وضاحت چاہتا ہوں اور میں پورے احترام کے ساتھ آپ کی توجہ اس دستاویز کی جانب دلوانا چاہتا ہوں۔ جو آپ نے اپنے موقف کے بارے میں پیش کی ہے۔ یہ دستاویز نمبر چھ ہے۔ جو ایک کتاب ہے جسے مولانا ابوالعطاء نے مولانا مودودی کی کتاب ''ختم نبوت'' کے جواب میں لکھا ہے)

مرزا ناصر احمد: اس کا صفحہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ جی آٹھ۔ یہاں جی، یہ مولانا ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، یہ تو وہی جو کل والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں وہی میں کہہ رہا ہوں کہ *I am sorry I have to repeat.* (میں اس کے دہرانے پر معذرت خواہ ہوں۔)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''خاتمیت محمد یہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے والوں کے مختلف دو نظریے ہیں.....''

Now, Sir, we are not discussing the Mashiah or the promised Mehdi. This is the interpretation......Tafseer.

(تو جناب ہم مسیح کو بحیثیت مسیح موعود زیر بحث......نہیں لا رہے بلکہ یہ تو مفہوم کی بات ہو رہی ہے)

''......کہ خاتم النّبیین ماننے والوں کے دو مختلف نظریے ہیں'' کہ خاتم النّبیین کا کیا مطلب ہے اور وہ مولانا ابوالعطاء صاحب فرماتے ہیں کہ: ''پہلا نظریہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ ﷺ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیھم لوگوں کو ملتے رہے ہیں۔'' یہ ایک نظریہ ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں: ''دوسرا نظریہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی ہے جو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔''

تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں مولانا جو فرما رہے ہیں اور جو وہ تفسیر کر رہے ہیں۔ دو نظریے دے رہے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک نقطہ نظر سے کوئی نبی نہیں آئیں گے...... امتی ہو، شرعی ہو؟ دوسرے نقطہ نظر سے محمدؐ کی امت سے ایسے نبی آئیں گے جو بنی اسرائیل میں آتے رہے ہیں، یعنی غیر شرعی امتی ہیں؟ یہ نقطہ نظر۔ کیا یہ نہیں لکھا: ''میں نہیں کہتا کہ ایسے لوگ آئیں گے جن سے نبیوں جیسا سلوک کیا جائے۔''

[690] ان کا نہیں ذکر۔ صاف یہ مطلب تھا اور یہ مطلب میں اخذ کرتا ہوں اس سے کہ ایک نقطہ نظر کے مطابق کوئی نبی نہیں آسکتا کسی قسم کا۔ آپ خواہ اسے کہیں کہ ''دروازہ بند ہوگیا، فیض کی کھڑکی بند ہوگئی'' دوسرے میں کہتے ہیں ''نہیں، وہ فیض کی کھڑکی کھلی ہے یا فیض کا دروازہ کھلا ہے اور نبی آسکتے ہیں۔'' کیا اس ***Passage*** (پیرے) کا یہ مطلب نہیں؟ یا کچھ اور مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ مطلب نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر بتائیں اس کا کیا مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو عبارت ہے، اس میں نبوت کا نام ہی نہیں ہے۔ عبارت یہ کہتی ہے:
''خاتمیت محمدیہ یا آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے والوں کے......''

جناب یحییٰ بختیار: ''ماننے والوں کے۔''

مرزا ناصر احمد: ''......ماننے والوں کے دو نظریے ہیں'' جو آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین یقین کرتے ہیں۔ آگے دو نظریے ہیں ان کے: ''ایک نظریہ یہ ہے...... پہلا نظریہ کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات......''

ایک، دو، تین، چار نہیں ''وہ تمام انعامات'' جس میں صالحیت کا انعام ہے، شہید بننے کا انعام ہے، صدیق بننے کا انعام ہے، قطب اور ابدال بننے کا انعام ہے، جس میں آئمہ بننے کا انعام ہے، جس میں نیک بندے بننے کا انعام ہے، جس میں یہ دی گئی ہے بشارت کہ تمہیں میری امت کے جو عام انسان ہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ سچی خوابیں دکھائے گا، یہ انعام ہے، جس میں یہ انعام ہے کہ امت محمدیہ کے تمام افراد بحیثیت مجموعی ''انتم الاعلون ان کنتم مومنین''
اگر ایمان کی شرائط پر پورے اتر رہے ہوں گے تو غالب آئیں گے اور مغلوب نہیں ہوں گے۔ یہ ساری امت کے ہر قسم کے مسلمان کے لئے یہ انعامات ہیں۔ تو یہاں پر ایک وہ ہیں کہ وسیع دروازہ کھول دیا ہے آپ کی امت کے لئے، آپ کی پیروی کے طفیل، اور وہ تمام انعامات ممکن[691] الحصول ہیں۔ یہاں آ کے آگے کچھ قید لگائی ہے: ''جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو ملتے رہے ہیں'' اور منعم علیہم گروہ جو ہے، مختلف گروہ، ایک نہیں چار ہیں وہ۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ آیا ہے، جس کی طرف سورۃ فاتحہ میں یہ ارشاد ہے: صراط الذین انعمت علیھم
(ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا...... منعم علیہ)
اور دوسری جگہ چار کیٹیگریز اس کی بنائی ہیں۔ تو یہاں نہ نبوت کا نام، نہ صرف نبوت کے مفہوم کے متعلق کچھ کہا گیا ہے: ''دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہو گئی جو بنی اسرائیل یا پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔''
یہ میں مثال دے کے اس کو واضح کرتا ہوں۔ انجیل میں ہے کہ بچے بھی نبوتیں کریں گے...... لغوی Sense (معنی) میں۔ تو یہ بھی ایک انعام تھا کہ ان کو سچی خوابیں آئیں گی۔ ان کو

بشارتیں ملیں گی۔ یہ ایک زبردست فرمان یعنی جو امت محمدیہ کو آج دوسرے مذہبوں سے علیحدہ کرتا ہے۔ یہ فرقان بھی ہے۔تو یہاں تو یہ فیضان کے بند ہونے کا سوال ہے۔ نبوت کے بند ہونے کی بحث ہی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، وہ آپ نے......

مرزا ناصر احمد: جو میں سمجھتا تھا، میں نے بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ......چونکہ میرے لئے جو بات سمجھ میں نہیں آئی، وہ یہ تھی کہ میں نے یہ مولانا مودودی صاحب کا کتابچہ بھی پڑھا۔انہوں نے کسی جگہ بھی اس بات کو نہیں کہا کہ اللہ کا فیض بند ہوگیا ہے......جس Sense (معنی) میں آپ کہہ رہے ہیں۔انہوں نے صاف یہ کہا ہے کہ:''اور نبی نہیں آ سکتا۔''اور اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ ''نہیں آ سکتا ہے۔'' کہ ''نہیں'' ''آ سکتا ہے۔'' یہ فیض اس سے متعلق ہے۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ اگر جواب ہے تو......

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ٹھیک ہے، میں نے تو جو مجھے سمجھ آئی بتا دیا۔

[692] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں، آپ اس جواب کو پڑھیں گے، اس کتابچے کے ساتھ جس کے لئے اعتراض ہے، جس کے جواب میں لکھی گئی ہے یہ کتاب۔ وہاں صرف یہ ہی سوال اٹھایا گیا۔آپ پھر اس کو Verify کریں۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو کتاب اس وقت میرے سامنے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں؟ آپ پھر Verify کر لیجئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں Verify کرلوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ اس میں تو کوئی Dispute ہی نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، وہ Verify کرلیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اگر مولانا مودودی صاحب نے یہی کہا ہے کہ اللہ کا فیض اس شکل میں بند ہوگیا ہے جیسے آپ نے کہا، تب تو بات ٹھیک ہو جائے گی۔ انہوں نے کہیں نہیں کہا......میری سمجھ کے مطابق۔

مرزا ناصر احمد: جی، وہ ٹھیک ہے۔ وہ چیک کر کے پھر میں بتا دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے یہی کہا ہے کہ جہاں تک نبی کا تعلق ہے......(ایک رکن سے) ہے کتاب وہ؟ (مرزا ناصر احمد سے) میرے پاس اس وقت نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر مل گئی تو انشاء اللہ، شام کی **Sitting** میں اگر مل گئی تو میں بتادوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اب اس لئے آپ اسے دیکھ لیں۔ اس کے بعد یعنی مولانا مودودی نے یہ نہیں کہا کہ جس قسم کا فیض آپ کہہ رہے ہیں، بند ہوگیا۔ انہوں نے یہی کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ بات میں سمجھ گیا ہوں۔ ہاں، وہ بات میں سمجھ گیا ہوں۔ لیکن بغیر اس ریفرنس کے، جو اس کا مطلب میں سمجھتا تھا وہ میں نے بیان کردیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ پھر آپ کو دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، وہ دیکھ لوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، شام کی **Sitting** میں کرلیں گے۔

[693] مرزا ناصر احمد: آج میں کوشش کروں گا کہ وہ مل جائے کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کی توجہ مرزا صاحب! کچھ اور حوالے ہیں، ان کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ صحیح ہیں یا آپ **Admit** کرتے ہیں: ''دافع البلاء'' میں ص ۱۱ (خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) میں لکھا ہے کہ: ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھ لیں اور آپ فرمائیں کہ یہاں مطلب ان کا ایک نبی کو بھیجنا ہے، امتی نبی یا ایک رسول کو بھیجنا ہے کہ مہدی کی طرف اشارہ ہے یہ؟ جیسا بھی آپ سمجھتے ہیں وہ ریفرنس دیں آپ۔ یہ جی یہاں جو ہے ناں۔ اس سے میں نے وہ لکھا یہاں جو **Page10-11** ہے اس کتاب میں۔ اچھا۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳۱ صفحہ خزائن کا ہے۔ اس کتاب کا جس میں ان سے حوالے دیئے ہیں ''دافع البلاء'' صفحہ ۱۰، ۱۱۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی، ٹھیک ہے ص ۲۲۹؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ۲۳۱۔

مرزا ناصر احمد: ۲۳۱

جناب یحییٰ بختیار: اس میں جو **Page** گیارہ آجاتا ہے ناجی......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس میں جو پیرا ختم ہو رہا ہے۔ پہلا پیرا۔ اس میں لکھا ہے:

''اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خداوند وہی خدا جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ......سوال یہ ہے کہ یہاں ''رسول'' کا لفظ اپنے لئے استعمال کیا ہے؟ جی؟ آپ نے یہ سوال کیا؟

[694] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اب ایک دوسرا سوال میں عرض کروں گا۔ یہ ''حقیقت الوحی'' ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۷ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' یہ بھی آپ **Verify** کرلیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہوگا، غالباً۔ ابھی میں نے یہی بتایا ہے کہ امت محمدیہ تیرہ سو سال تک یہی سمجھتی رہی ہے۔

(امت نے کبھی نہیں سمجھا کہ قادیان میں غلام احمد......)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، امت محمدیہ کبھی یہ نہیں سمجھتی رہی کہ قادیان میں مرزا غلام احمد......

مرزا ناصر احمد: نہیں، امت محمدیہ یہ سمجھتی رہی ہے کہ ایک کی بشارت دی گئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ اور سوال ہے......میں یہاں پوچھتا ہوں، یہاں اس سے مطلب ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی بشارت کے جو مورد ہیں وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......''نبی کا نام پانے کے لئے''......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ نہیں کہہ رہا کہ ''مسیح مجھے......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ امتی نبی۔

جناب یحییٰ بختیار: امتی نبی ’’ہاں:‘‘نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘ یہ اپنی طرف انہوں نے، اپنے بارے میں کہا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اپنے بارے میں۔

(انبیاء سے میں کم نہیں ہوں، مرزا قادیانی کا اعلان)

[695] جناب یحییٰ بختیار: اب ایک اور حوالہ۔ ان کے ایک دو شعر ہیں، مرزا صاحب کے ’’درثمین‘‘ میں ***Page288*** پر:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے   من بہ عرفان نہ کمترم زکسے
آں چہ داد است ہر نبی راجام   داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

مرزا ناصر احمد: یہ شیعہ حضرات کی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب کے شعر ہیں ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ مرزا صاحب کے شعر ہیں اور شیعہ حضرات کے اس اقتباس کا ترجمہ ہے قریباً، جو میں نے کل پڑھ کر سنایا تھا کہ: ’’وہ کہیں گے کہ جس نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو، وہ مجھے دیکھ لے۔‘‘ وغیرہ وغیرہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو......

مرزا ناصر احمد: ’’جو روحانی جام انبیاء کو دیئے گئے تھے، وہ مجھے نبی اکرمؐ کے طفیل بہتر رنگ میں دیئے گئے ہیں۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: میں ترجمہ کرتا ہوں، اگر آپ سمجھیں کہ ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، بہت اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’اگرچہ اس دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، لیکن ان میں سے کسی سے بھی، عرفان میں کسی سے بھی کم نہیں ہوں......‘‘

مرزا ناصر احمد: کسی چیز میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’ان میں سے کسی بھی عرفان میں میں کم نہیں ہوں......‘‘

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’جس نے ہر نبی کو جام دیا، اس نے مجھے بھی بھر کر جام دیا۔‘‘

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا قادیانی، انبیاء میں کسی سے کم نہیں)

[696] جناب یحییٰ بختیار: یعنی اپنے متعلق وہ نبی کا کہہ رہے ہیں کہ ’’میں کسی سے کم نہیں ہوں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ اپنے متعلق کہا ہے۔

(حضور علیہ السلام کے بعد صرف ایک نبی ہونا لازم ہے)

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک حوالہ ہے ’’تشحیذ الاذہان‘‘ قادیان، اگست ۱۹۱۷ء[1]......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ایک رسالہ چھپا کرتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس رسالے کا ہے۔ وہ......

مرزا ناصر احمد: اس کے مضمون لکھنے والے کون ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ میں نہیں جانتا جی۔ اس واسطے میں آپ سے Verification (تصدیق) چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی اتھارٹی ہے نہیں۔ ان کا ایک مارچ ۱۹۱۴ء کا ہے اور حوالہ[2] اور ایک حوالہ ہے اگست ۱۹۱۷ء کا۔

---

[1] (تشحیذ الاذہان قادیان ج۱۲ ش۸ ص۱۱، بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء) پر مرزا کے حوالہ سے مضمون نگار نے لکھا ہے: ’’آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔‘‘

[2] (تشحیذ الاذہان قادیان ج۹ ش۳ ص۳۰ تا ۳۲، بابت مارچ ۱۹۱۴ء) میں ہے: ’’پس اس لئے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ ہر ایک کا کام نہیں کہ اتنی ترقی کر سکے۔ بے شک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے۔ لیکن ان میں سوائے مسیح موعود کے کسی نے بھی نبی کریم ﷺ کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم ﷺ کا کامل ظل کہلا سکے۔ اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔‘‘

مرزا ناصر احمد: دونوں ''تشحیذ الاذہان؟''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ تو اس میں لکھا ہے...... یہ وہ خود مرزا صاحب نہیں کہہ رہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ ۱۹۱۷ء اور ۱۹۱۴ء کی بات ہے: ''آنحضرت کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔'' یہ آپ Verify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ مضمون کے لحاظ سے میں تصدیق کرتا ہوں، الفاظ کے لحاظ سے میں تصدیق نہیں کرتا۔ یہ مضمون جو ہے وہ ہمارے عقیدے کے مطابق ہے۔

[697] جناب یحییٰ بختیار: ہاں: ''آنحضرت کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔''

اب، مرزا صاحب! یہاں جو ہے آپ کے اور باقی مسلمانوں کے نقطہ نظر میں کیا یہ فرق نہیں کہ وہ بھی اسی عقیدے کے ہیں، صرف یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء کا آنا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ اللہ کی مشیت یہی تھی کہ نہ آئے اور اگر آئے تو وہ حکومت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں، ایک اور نبی آ سکتا ہے۔ ایک تک رخنہ نہیں پیدا ہوتا۔ ایک سے زیادہ اگر آ گئے تو رخنہ پیدا ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر......سوال ختم ہو گیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ امت محمدیہ تیرہ سو سال تک یہ عقیدہ رکھتی رہی ہے کہ ایک نبی اس امت میں آئے گا اور اس کے بعد کا مضمون فلسفیانہ ہے کہ یہ کیوں صرف ایک کی بشارت دی گئی، اور تیرہ سو سال تک امت محمدیہ صرف ایک مسیح ''نبی اللہ'' جس کو چار دفعہ حدیث مسلم میں کہا گیا ہے۔ صرف اس کے آنے کی انتظار کیوں کی گئی۔ یہ کیوں کا جواب فلسفیانہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! سوال یہ ہے کہ ایک نبی آئے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ امتی نبی آئے گا، اور......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہمارا فرق جو ہے، اگر چاہیں تو میں بتاؤں۔ تیرہ سو سال تک جو عقیدہ تھا، وہ یہ تھا کہ مسیح نبی اللہ آئے گا۔ یہ امت کا عقیدہ ہے۔ لیکن معین کوئی شخص انہوں نے اس واسطے نہیں بتائی کہ وہ آیا نہیں تھا۔ ہمارا اور باقی ہمارے بزرگوں کا صرف یہاں فرق نظر آتا ہے اور یہ ہونا بھی چاہئے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کا انتظار تیرہ سو سال سے کیا جارہا تھا، وہ آ گیا اور وہ ہمارے سلف صالحین کہہ رہے تھے کہ جس کا انتظار تیرہ سو سال سے کیا جارہا تھا، وہ آنے والا ہے۔ ''آ گیا'' اور ''آنے والا'' کا فرق اور ہونا چاہئے۔ عقلاً کیوں کہ وہ پہلی صدیاں تھیں اور ہم اس صدی میں داخل ہو گئے۔

[698] جناب یحییٰ بختیار: دو باتیں ہیں، مرزا صاحب! ایک تو یہ کہ سب کا عقیدہ ہے کہ مسیح آئیں گے۔ اس پر تو Controversy نہیں تھی۔ ایک مہدی نے آنا، ان کو نبوت ملنی بھی نہیں، وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو پہلے سے نبی Appoint ہوئے تھے۔ پہلے سے نبی مقرر ہوئے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: پہلے سے وہ نبی تھے جو شریعت موسویہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نبوت ان کو ملی تھی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ شریعت موسویہ کو جاری کرنے کے لئے حکم خداوندی کے ساتھ اس دنیا میں آئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ان کی اتھارٹی Change ہو گئی۔ ان کو کہا کہ امت میں رہو گے تم۔ مگر نبی وہ پہلے تھے۔ ان کی اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: پھر اصل میں وہ ہی ٹھیک ہے۔ ایک نقطہ نگاہ سے ٹھیک ہے۔ بس صرف یہ اختلاف ہے ناں ہمارا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو یہ عرض کررہا تھا کہ یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ مسیح کا سوال نہیں ہے۔ یہاں تو صاف کہہ رہے ہیں کہ: ''آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک نبی کا ہونا لازم ہے......''

مرزا ناصر احمد: وہی مراد ہے۔ دوسری جگہ اس کا Explanation ہے۔

(مسیح بن مریم علیہ السلام دمشق میں آئیں گے نا کہ......)

جناب یحییٰ بختیار: ......بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔''

بہت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوال تو اگر مسیح کا ہوتا تب تو وہ یہاں پر آ گئے تھے اور باقی وہ جو حدیث میں تھا۔ وہ تو اور بات ہے کہ مریم کا بیٹا ہوگا اور دمشق میں آئے گا۔ اس کی تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ یہاں آپ نے جو فرمایا کہ ''ایک امتی نبی آئے گا، اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب وہ امتی نبی ہیں، اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ مسیح ......''

مرزا ناصر احمد: مسیح، وہی مسیح جس کا انتظار کیا جاتا رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے یہ نہیں کہا کہ ''ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ مسیح ہیں۔ امتی نبی بھی ہیں ***And also*** ......''

[699] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ اوہو! ایک آدمی جو ہے وہ امتی نبی بنا ہی مسیح ہونے کی حیثیت سے ہے۔ لیکن اگر خالی ''مسیح'' کہا جائے تو ہوسکتا تھا، یا سوال ...... یہ سمجھا جاتا کہ ہم امتی نبوت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس واسطے یہ اعلان کیا۔ اسی شخص کو کہنے والے محمدؐ نے مسیح بھی کہا اور ''مہدی'' بھی کہا اور ''مسیح ناصری'' آنے والے کے متعلق کہا کہ وہ نازل ہوگا اور پھر وہ جو بحث ہے ناں کہ وہ کون ہے، پرانا ہے یا نیا ہے۔ دراصل اسی نکتہ کے فیصلے کے اوپر یہ سارا مسئلہ اٹکتا ہے۔ اختلافات ......

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک حوالہ اور بھی، پڑھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر میں آپ سے مزید ***Clarification*** (وضاحت) کے لئے درخواست کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا قادیانی کا کلام، دیگر انبیاء کے کلام کی طرح کلام الٰہی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی ''ایک غلطی کا ازالہ'' اس سے: ''اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے، غالباً۔

جناب یحییٰ بختیار: اب، مرزا صاحب! آپ اس پر ذرا کچھ روشنی ڈالیں کہ جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: ''میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے......'' ایک نبی کی حیثیت سے بول رہے ہیں: ''مجھ پر وحی جو نازل ہوتی ہے۔''

’’......وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔‘‘ یہ ان تینوں سے ایک علیحدہ نبی ہو کے اپنے کلام کا ذکر کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد:[700] نہیں، نہیں، بالکل نہیں۔ قسم یہ کھائی ہے...... مجھے جواب دینے کی اجازت ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ......حضرت عیسیٰ کا ذکر کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: مجھے جواب دینے کی اجازت ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ......یہی کہہ رہے ہیں کہ ’’میں وہی مسیح ہوں‘‘......

مرزا ناصر احمد: ہاں، آپ سوال پورا کر لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ساتھ کہہ رہے ہیں کہ ’’وہ وحی جو محمدؐ پر آتی ہے۔ یہ میری وحی ویسی ہی پاک ہے۔ یہ میری وحی ویسی ہی پاک ہے جو عیسیٰ پر آئی، جو موسیٰ پر آئی۔‘‘

تو تین نبیوں کا ذکر کر کے ’’میں چوتھا نبی ہوں‘‘ میرا یہ اندازہ ہے کہ یہ مطلب تھا ان کا۔ آپ مزید تفصیل سے اس کو اگر کرنا چاہیں تو......

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہاں صرف منبع وحی کی بات کی ہے۔ کیفیت وحی کی بات نہیں کی۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ جس چشمہ سے قرآن عظیم جیسی عظیم ہدایت نکلی، جاری ہوئی، وہی مجھ سے بات کرنے والا ہے۔ یہ نہیں بتاتے کہ ’’قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق یہ اس کے برابر میری وحی ہے۔‘‘ کہتے ...... یہاں یہ بتا رہے ہیں دنیا کو کہ ’’میں ہر قسم کی قسم کھانے کے لئے تیار ہوں کہ میری وحی شیطانی وحی نہیں، بلکہ الٰہی وحی ہے۔‘‘ محمدؐ کی وحی کے مقابلے میں حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو کس طرح رکھا جا سکتا ہے؟ اگر جو آپ استدلال کر رہے ہیں وہ کریں تو ہم تو کافروں سے بھی بڑھ کر کافر بن جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! میرا یہ مطلب نہیں......

مرزا ناصر احمد: صرف چشمہ وحی......

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ’’میری وحی ان سے بہتر وحی ہے۔‘‘ نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ ’’یہ بھی اللہ کی طرف سے آئی ہوئی وحی ہے۔‘‘ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ’’ویسی ہی سچی ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ’’سچی وحی ہے اور ایسی پاک ہے جو اللہ نے محمدؐ پر بھیجی۔‘‘

[701] مرزا ناصر احمد: جو وحی اللہ کی طرف......

جناب یحییٰ بختیار: میرا ایک پوائنٹ تھا......

مرزا ناصر احمد: اچھا جی!

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ یہ تھا کہ یہ ایک مختلف وحی ہے۔ یہ ***Emphasise*** کر رہے ہیں کہ یہ ایک مختلف وحی ہے جو ایک مختلف نبی پر آتی ہے۔ یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وحی جو ہے اللہ تعالیٰ کی، ہمارے عقیدے کے مطابق ان انبیاء پر بھی نازل ہوئی جو کوئی شریعت نہیں لائے تھے۔ ہمارے نزدیک، ہمارے عقیدہ کے مطابق خدائے پاک کے پاک الفاظ میں وحی امت محمدیہ کے صلحاء پر بھی نازل ہوئی۔ جہاں تک ان کی پاکیزگی کا سوال ہے۔ اللہ کا تعلق ہے۔ چشمہ وحی سے یعنی **Source** اس کا کیا تھا۔ اگر وہ اللہ کا کلام ہے تو اللہ کے کلام کے متعلق یہ کہنا کہ خدا کے کلاموں میں یہ فرق کرنا پڑے گا کہ بعض زیادہ پاک اور بعض کم پاک ہیں۔ ہماری عقل میں تو نہیں آتی یہ بات۔ جو خدا کی طرف سے آئی بات، وہ خدا کی طرف سے آنے والی تمام باتوں کے مطابق اپنے پاک چشمہ کی وجہ سے ایک جیسی ہے۔ لیکن اپنی کیفیت میں بڑا اختلاف رکھتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! معاف کیجئے، میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ باقی وحی پاک نہیں ہے یا ان کی وحی، پاک نہیں ہے۔ اس میں تو کوئی ***Dispute*** نہیں ہے۔ جہاں تک...... مضمون بڑا صاف ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ’’میری وحی بھی ویسی ہی پاک ہے جیسی باقی انبیاء کو وحی ملی ہے‘‘ جن کا وہ ذکر کرتے ہیں۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ مضمون یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ان پر مختلف وحی آئی، ایک مختلف نبی کی حیثیت سے۔

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ظاہر کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی میں پھر پڑھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں[1]......

---

[1] مرزا ناصر احمد کی قادیانی حضرات بے قراری ملاحظہ کریں کہ وہ کس طرح مرزا کی عبارت سے جان چھڑانے کے درپے ہیں۔ لیکن ریچھ کا کمبل ان کو نہیں چھوڑتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......

مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیجئے۔ آپ نے اس جگہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا نام لیا ہے۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وحی، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرنے والی نہیں ہے[702] اور یہ خود مثال بتا رہی ہے کہ کیا مطلب ہے۔ وہ مطلب نہیں جو اس کا لیا جاسکتا ہے، کوئی اور لے اس کا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو وحی نازل ہوئی اس نے شریعت موسویہ کو منسوخ نہیں کیا۔ بلکہ شریعت موسویہ کی تائید کرنے والی اور شریعت موسویہ کو بنی اسرائیل کے اندر مستحکم کرنے کے لئے اور جاری کرنے کے لئے اور ان کو ان کی زندگیوں میں، بنی اسرائیل کی زندگیوں میں موسوی شریعت کو قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ کی ساری وحی تھی، کوئی شریعت نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی نئی شریعت نہیں تھی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نئی شریعت تھی۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ایک مختلف نبی تھے اور اپنی وحی ان پر مختلف آئی جو موسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی۔ سوال یہ ہے۔ مختلف۔ سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ یہ امت......

مرزا ناصر احمد: اختلاف معنوی......

جناب یحییٰ بختیار: ......محمدیہ کا نبی ہے۔ ’’اسی طرح جیسے موسیٰ اور عیسیٰ مختلف تھے، میں یہ کہتا ہوں کہ میں اور محمد ﷺ مختلف تھے۔‘‘ یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ نہیں؟ اور یہ کہہ رہا ہے کہ ’’جو مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے، وہ وحی نہیں ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح پاک ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: اختلاف معنوی اگر لیا جائے تو نہیں، لیکن اختلاف لفظی لیا جائے تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، لفظی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، لفظی اختلاف، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کو ہم امتی نبی سمجھتے ہیں، ان کو وحی کے ذریعہ یہ کہا گیا کہ: یقیم الدین...... ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ دین اسلام کو قائم کرنا اور مسیحی...... ’’یقیم الدین ویحی الدین ویقیم الشریعہ‘‘ اور شریعت محمدیہ کا احیاء کرنا۔ اس...... یہ اس کے سپرد کام ہے، اور اسی منصب کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوگی جو لوگوں پر شریعت محمدیہ کے، جو روشن اس کی تعلیمات ہیں۔ ان کو کھول کر بیان کرے گی، اور نئے زمانے کے نئے مسائل کو شریعت محمدیہ، قرآن عظیم کی روشنی میں، اس وحی سے روشنی پاکر وہ دنیا پر ثابت کرے گا کہ دین اسلام سچا ہے۔

(دین کو قائم کرنے کے لئے نبی کی ضرورت نہیں)

[703] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کیا یہ فرض نبی کا دعویٰ کئے بغیر کوئی شخص نہیں کر سکتا؟

مرزا ناصر احمد: کر سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کر سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کر سکتا ہے۔ یہ......

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ آپ نے کل فرمایا کہ وحی تو اور بزرگ ہو، ولی ہو......

مرزا ناصر احمد: یہ کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ نبی تھے۔ اس لئے آپ نے وہ مثالیں دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ویسے ہی......

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل کر سکتا ہے۔ ہر......

جناب یحییٰ بختیار: اگر تو پھر شریعت وہی ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور امت محمدیہؐ کے ہیں وہ، اور وہ کام کرنے کے لئے صرف آئے ہیں جو صرف ایک اور اولیاء کی حیثیت سے، محدث کی حیثیت سے، بزرگ کی حیثیت سے، اللہ کی وحی کے ذریعہ روشنی حاصل کرنے کے بعد کر سکتے تھے تو پھر اس نبوت کا فائدہ کیا ہے؟ اس کا اللہ کا مطلب کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں نا، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو ''نبی'' کہا اس لئے اس عقیدے کے بعد میں یہ جرأت کیسے کر سکتا ہوں کہ اللہ نے کیوں ایسا کیا۔ یہ تو اللہ ہی بتا سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مرزا صاحب! میں اس پر ذرا تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور سوال پوچھوں گا، کیونکہ کئی سوالات آتے ہیں اور اس سے ہم کسی اور ہی چیز میں چلے جاتے ہیں۔ میری کوشش ہے اور آپ کو بھی تکلیف دی، اتنے دنوں تک یہ چیز چل رہی ہے۔ پھر سوال اور آتے ہیں جن کی طرف میں بعد میں آؤں گا، کہ جو مہدی نے آنا تھا یا مسیح نے آنا تھا، اس کے بارے میں حدیث میں کیا ہے، حضرت مریم کے بیٹے ہوں گے، دمشق میں آئیں گے، یہ چیزیں جو ہیں۔ میں اس اسٹیج پر نہیں جاتا۔ کیونکہ اس میں مجھے معلوم ہے کہ آپ کے بھی اپنے جواب ہیں۔ مگر ہم

ریکارڈ[704] کے لئے یہ چیزیں...... تاکہ کوئی غلطی نہ ہو۔ **Clarification** (وضاحت) کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے بعد میں کچھ سوالات پوچھوں گا۔

(Interruption)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک اور مضمون تھا جس کے متعلق میں نے آپ سے کچھ سوالات پوچھے تھے اور میں نے عرض کیا تھا کہ میری سمجھ کے مطابق جو میں نے آپ کا لٹریچر تھوڑا بہت پڑھا ہے یا جو مجھے سوالات دیئے ہیں اسمبلی کے ممبران صاحبان نے پوچھنے کے لئے، ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ...... کہ آپ......

(Interruption)

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, I request that the members should pay attention because my question ...... I will wait till they have concluded the discussion, then I will proceed.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین صاحب! میں اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے سوال اور بحث کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ آپس میں بحث ومباحثہ کریں۔ اس وقت تک میں کارروائی روک لوں گا اور اس کے بعد مزید کارروائی ہوگی)

(pause)

(قادیانیوں کا علیحدگی کا رجحان)

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ آپ کی جماعت نے ہمیشہ ایک **Separatist tendency adopt** (علیحدگی کا رجحان اپنائے رکھا) کی، ایک علیحدگی کا رجحان رہا ہے۔ آپ اپنے آپ کو مسلمانوں سے مختلف سمجھتے رہے ہیں۔ علیحدہ امت خیال کرتے رہے ہیں۔ اس پر آپ کچھ وضاحت کر چکے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کو بات واضح رہے کہ کس بارے میں سوالات پوچھ رہا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کی یہ کوشش رہی ہے کہ آپ کو **Saparate treat** (الگ سمجھا جائے) کیا جائے۔ آپ **Saparate** (علیحدہ) ہیں اور اس ضمن میں ایک

دوحوالے ہیں جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک ہے جی ''الفضل'' ۱۶؍جولائی ۱۹۴۹ء، *16th July 1949*۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور میرے...... جو انفارمیشن مجھے دی گئی ہے...... وہ غلط ہوسکتی ہے...... اس کے مطابق یہ آپ کے خلیفۃ الثانی مرزا بشیر الدین محمود صاحب سے منسوب کی گئی ہے۔ وہ اپنے کسی خطبے میں فرماتے ہیں جو ''الفضل'' میں شائع ہوا ہے، جس کی تاریخ ہے ۱۶؍جولائی: ''لوگ[705]......'' اور یہاں بریکٹ میں ''(احمدی)'' لکھا ہوا ہے۔ وہاں بریکٹ میں ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا......

مرزا ناصر احمد: ہم دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

(دشمن کے مذہب کو ہم کھا جائیں گے، قادیانی خلیفہ کا اعلان)

مرزا ناصر احمد: ہم دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ ''لوگ گھبراتے ہیں کہ ان کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عداوت کیوں کی جاتی ہے کہ انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر دکھ دینے کی یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارا شکار ہیں تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہئے اور وہ کسی قسم کا فکر...... اور کسی قسم کا مکر کرنا...... اور نہ کسی قسم کا فکر کرنا چاہئے۔ بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ دشمن......'' یہاں بریکٹ میں ''(غیر احمدی مسلمان)'' لکھا ہوا ہے۔ جو میرے خیال میں وضاحت کے لئے لکھا ہے۔ ہوگا نہیں وہاں۔ یہ میں خود ہی کہہ رہا ہوں۔ وہاں ہوگا نہیں۔ یہ مجھے سمجھانے کے لئے ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''...... کہ دشمن......'' وہاں ''دشمن'' لکھا ہوا ہے: ''...... دشمن یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر ہم میں کوئی نئی حرکت پیدا ہوگی تو ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔''

تو مرزا صاحب! یہاں یہ ہے کہ ''دشمن'' سے ان کی کیا مراد تھی؟ میں نہیں کہتا کہ بریکٹ میں صحیح باتیں لکھی ہوئی تھیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اور یہ کس کا مذہب تھا؟......

مرزا ناصر احمد: مذہب سے کیا مراد ہے؟

[706] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، کیا مراد ہے؟ اور کیا کھا جائیں گے؟ اور پھر یہ ''میں اور وہ'' گھبراتے ہیں'' اور'' ڈراتے ہیں اور'' فکر کرتے ہیں'' اور'' دکھ دیتے ہیں۔'' دو سیکشن Separate (الگ) ظاہر کر رہا ہے'' دشمن'' دو Different camps (علیحدہ کیمپ) ظاہر کر رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: جی، یہ چیک کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، چیک کرنے کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ......Context میں دیکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......مجھے بھی پتہ لگے گا کہ اس طرح کیوں آ گئی شکل۔ جس طرح وہابیوں کا اہل حدیث کے ساتھ کبھی جھگڑا رہا ہے۔ یا بریلویوں کا رہا مختلف فرقوں کا، تو یہ اس قسم کا جھگڑا یہاں کیسے پیدا ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور میرے دماغ میں جو اس سے اثر پڑا ہے۔ اس کے لئے Clarification (وضاحت) چاہتا ہوں آپ سے......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے، میں دیکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ Tendency یہ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ مسلمانوں سے مختلف ہیں اور ان کو دشمن سمجھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، یہ عرض کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ان کو دشمن سمجھتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ آج چھ بجے انشاءاللہ meet (ملاقات) کریں جب تو اس وقت یہ اس کے اوپر روشنی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اور اسی کے ساتھ میں آپ کو ایک اور بھی......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

[707] جناب یحییٰ بختیار: ......اس پر توجہ دیں تاکہ وہ بھی دیکھ سکیں۔ یہ بھی مرزاصاحب سے منسوب کیا گیا ہے، اور یہ ہے ''الفضل'' ۳؍جولائی ۱۹۵۲ء۔

مرزاناصراحمد: ۳؍جولائی یا ۳۰؍جولائی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہاں میرے پاس ۳؍جولائی لکھا ہوا ہے جی۔

مرزاناصراحمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ممکن ہے غلط ہو، میں پھر چیک کرالیتا ہوں......

مرزاناصراحمد: نہیں، مجھے نہیں پتہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ ''الفضل'' کے کچھ ہمارے پاس پرچے ہیں اور کچھ آپ سے مانگے تھے وہ، مگر......

مرزاناصراحمد: پہنچے نہیں ابھی۔

جناب یحییٰ بختیار: پہنچے نہیں ہیں یا وہ ویسے بہت زیادہ ریکارڈ تھا، آپ نہیں پہنچا سکتے تھے۔

مرزاناصراحمد: نہیں، وہ میں سمجھ گیا۔ اگر اجازت دیں تو میں دو فقروں میں ویسے بتا دوں۔ بہت دوستوں کے ذہن میں بھی ہوسکتا ہے۔ ہماری لائبریری جو بڑی محنت سے اکٹھی کی گئی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں ہم اس کا شاید ۱۰ فیصد بھی یہاں نہیں لا سکے۔ نہیں لانے دیا وہاں کی حکومت نے ظلم کر کے اور پرانے ریکارڈ میں سے بڑے قیمتی مواد، جو ویسے عیسائیوں وغیرہ کے خلاف بھی تھے۔ وہ ساری لائبریری وہاں چھوڑنا پڑی اور یہاں کوئی ۱۰ فیصد حصہ آیا ہوگا۔ اس کے بعد ہم نے یہاں کوشش کی ہے۔ لیکن وہ پوری نہیں ہوسکی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایک اور نقطۂ نظر سے کہہ رہا تھا کہ مجھ سے جب یہاں کہا گیا کہ یہ ریکارڈ ہے، تو میں نے کہا دیکھیں! ایک اخبار ہے، اس کا تیس سال کا ریکارڈ جو ہے۔ جب تک کہ ہم کم از کم منہ سے نہ کہہ دیں، بڑا مشکل ہے لانا۔ پوری لاری لانی پڑتی ہے۔ تو یہ بھی Difficulty (مشکل) تھی۔ بعض چیزیں جو Definite تھیں......

مرزاناصراحمد: ٹھیک، یہ چیک کرلیں گے۔

[708] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ چیک کرلیں۔ میرے خیال میں آپ کے پاس ہے، اور......

مرزا ناصر احمد: ۳ر جولائی یا تیس جولائی؟

جناب یحییٰ بختیار: ۳ر جولائی۔

مرزا ناصر احمد: ۳ر جولائی۔۳ر جولائی؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۵۲ء

مرزا ناصر احمد: ۱۹۵۲ء

جناب یحییٰ بختیار: اس میں وہ میرا خیال تھا......

مرزا ناصر احمد: یہ بھی چیک کر کے تو اکٹھے ہی آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔وہ، وہ جو خاص حوالہ ہے۔جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ میں سنا دیتا ہوں آپ کو:

(ہمارے دشمن کا حال ابوجہل جیسا ہوگا، قادیانی خلیفہ کا اعلان)

''ہم فتح یاب ہوں گے۔ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے۔اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔''

یہاں مرزا صاحب! آپ سے یہ گزارش ہے کہ ''فتح'' کا کیا مطلب ہے؟ ''مجرموں'' سے کیا مراد ہے؟ اشارہ کس، کن لوگوں کی طرف ہے کہ ''تمہارا وہی حشر ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔'' اس پر آپ ذرا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ دیکھ لیں گے، چیک کر کے۔

(۱۹۵۲ء گذرنے نہ پائے کہ دشمن احمدیت کی آغوش میں آگرے)

جناب یحییٰ بختیار: پھر ایک اور اقتباس ہے جی ''الفضل'' لاہور ج۶/۴۰ نمبر۱۴، مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۵۲ء ص۳، جس میں وہ فرماتے ہیں: ''۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے۔جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں نہیں آگرے......'' [709] ممکن ہے کچھ نہ کچھ غلطی ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ جو ہے نا، اس پر کہ ''دشمن'' ......اس پر احمدیت کا رعب، دشمن پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں اس پر رعب......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اس کا احمدیت کی آغوش میں آ جانا......

مرزا ناصر احمد: آغوش میں آ جانا......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ ''دشمن'' کون ہے؟ یہ رعب کیسا رعب ڈالنا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ یہاں......وہ Context سے پتہ لگ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب پھر وہ فرماتے ہیں ایک اور اقتباس میں......وہی ہیں یا کسی اور کا، میں نہیں کہہ سکتا......مگر یہ جو ہے نا، میں حوالہ دے دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......''الفضل'' ۱۵؍جولائی ۱۹۵۲ء[1]......

مرزا ناصر احمد: ۱۵؍جولائی ۱۹۵۲ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہاں اب آخری وقت آ پہنچا ہے۔ اب تمام علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا جن کو شروع سے لے کر آج تک یہ خونی ملا......'' پھر ہے: ''(عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا مودودی، مولانا احتشام الحق)......'' یہ بریکٹ میں ہے۔ پتہ نہیں وہاں ہے کہ نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......لیکن یہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''(اور مفتی شفیع)......''

[710]اس کو بریکٹ میں لکھا ہوا ہے: ''......قتل کراتے آئے ہیں، ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔'' بہرحال، اس پر آپ بھی توجہ دیں کہ یہ ''خونی ملا'' کون تھے اور......

مرزا ناصر احمد: ......اور ''خون کا بدلہ'' کا کیا مطلب ہے؟

---

[1] (اخبار الفضل لاہور ج۶/۴۰ ش۱۶۶، مورخہ ۱۵؍جولائی ۱۹۵۲ء ص۳،۴) پورا حوالہ یہ ہے: الفضل نے اداریہ لکھا جو ص۳ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کی سرخی قائم کی ''خونی ملا کے آخری دن'' آگے ص۴ کالم دو پر لکھا ہے۔ ''ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ان تمام علمائے حق (قادیانی رہنماؤں) کے خون کا بدلہ لینے کا جن کو شروع سے لے کر آج تک یہ خونی ملا قتل کرواتے آئے ہیں۔ ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ (۱) عطاء اللہ شاہ بخاری سے، (۲) ملا بدایونی سے، (۳) ملا احتشام الحق سے، (۴) ملا شفیع سے، (۵) ملا مودودی پانچویں سوار سے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ......اور کیا انہوں نے کیا؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہتا ہوں کہ آپ توجہ دے دیں اور شام کو پھر آپ، یہ جو مسئلہ سامنے ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تین حوالے جو آپ نے بتائے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: چار حوالے میں نے دیئے۔

مرزا ناصر احمد: چار حوالے، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی وجہ سے اس دن بھی جو میں نے دیا اور اس کو میں پھر ذرا Repeat (دہرا) کر دیتا ہوں تا کہ آپ کی یاد میں رہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ لکھ لئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور تھا جی۔ اس دن میں نے......۱۳؍نومبر ۱۹۴۶ء کا۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) لکھو جی، ۱۳؍نومبر......

جناب یحییٰ بختیار: ......۱۹۴۶ء کا......

مرزا ناصر احمد: ......۱۹۴۶ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جس کا ذکر "Impact" میں بھی تھا۔ وہ جو میں نے آپ کو بتایا۔

مرزا ناصر احمد: وہ وہ حوالہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔

[711] **مرزا ناصر احمد:** ......الفضل کا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، ''الفضل'' ۱۳؍نومبر ۱۹۴۶ء میں مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ بھی شام کو ہو جائے گا۔

(عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح، قادیانی حقوق بھی)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ جو ہے نا کہ: ''میں نے اپنے نمائندے کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں......''

مرزاناصراحمد: جی۔
جناب یحییٰ بختیار: ’’......جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت میں ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی، عیسائی بھی تو مذہبی فرقے ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو۔ اس کے مقابلہ میں میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۱۔‘‘
مرزاناصراحمد: جی۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک ہی Context ہیں۔ تاکہ آپ کو میرے......
مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، یہ شام کو انشاءاللہ ہو جائے گا۔ ویسے مختصراً تو میں نے، اس کا جواب میں نے دیا تھا۔ لیکن تفصیل مانگتے ہیں۔

(انگریز کی اطاعت اسلام کا حصہ، مرزا قادیانی کا فرمان)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کے عقیدے یا نقطہ نظر کے مطابق کیا انگریز کی اطاعت بھی اسلام کا حصہ ہے؟ انگریز، برٹش گورنمنٹ اس سے میری مراد ہے۔ کیونکہ اس پر مجھ سے کئی سوالات کئے گئے ہیں کہ اس کے بارے میں آپ......
مرزاناصراحمد: جی، ہم سے پہلوں نے اور ہم نے اسلام کی جو تعلیم سمجھی، وہ یہ ہے کہ اگر غیر مسلم حکومت مذہب میں دخل نہ دے اور عبادات کرنے کی اجازت ہو، اور جو انسانی حقوق ہیں، وہ ادا کر رہی ہو، تو ہم سے پہلوں نے بھی، ہم نے بھی یہ عقیدہ رکھا کہ ان کے خلاف بغاوت جو ہے، وہ درست نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ جب کہتے ہیں کہ ’’وہ مذہب میں دخل یا دین میں دخل نہ دے‘‘ پہلے آپ نے یہ فرمایا......
[712] مرزاناصراحمد: جی۔
جناب یحییٰ بختیار: ......پھر آپ نے حقوق کی دوسری بات کی......
مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ......تو آپ یہ ذرا تفصیل سے فرمائیں کہ ’’دخل نہ دینے‘‘ سے آپ کا کیا مطلب ہے کہ نماز، روزہ پڑھنے کی اجازت آپ کو ہو، حج جانے کی اجازت

۱؎ پہلے گذشتہ صفحات میں یہ مکمل حوالہ ہم حاشیہ میں نقل کر چکے ہیں۔

آپ کو ہو، اذان کی اجازت ہو؟

مرزا ناصر احمد: تمام وہ فرائض، احکام جو ہیں وہ میں پہلے......ایک ضمناً آیا تھا۔ ایک ضمناً بعد میں میں نے بتایا تھا کہ بعض حکم اسلام کے ہیں کہ ایسا ضرور کرنا ہے۔ بعض احکام یہ ہیں کہ ایسا جائز ہے، یعنی جواز......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Not obligatory?***

Mirza Nasir Ahmad: ***Not obligatory.***

تو وہ حکومت، جو اسلامی حکم ہے کہ ایسا ضرور کرنا ہے۔ ان احکام میں دخل اندازی نہیں دیتی۔ اس حکومت میں، اس حکومت کے خلاف بغاوت ہمارے عقیدے کے مطابق جائز نہیں، نہ ہم سے پہلوں میں سے بہت سے......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، خیر، میں آپ کا عقیدہ پوچھتا ہوں، کیونکہ اس طرح سے لمبی بحث ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی، وہ اپنے تسلسل میں پتہ لگتا ہے نا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے عقیدہ کے مطابق ایک مسلمان کے غلام ہونے کا تصور موجود ہے کہ غلام بھی ہو اور مسلمان بھی ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک ''غلام'' مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ تو کس معنی کے متعلق آپ پوچھ رہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ حکومت، اقتدار، وہاں کسی غیر مسلم کا ہو۔ میں سیاسی پہلے بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ''غلام'' کے معنی ''شہریت کا اختیار کرنا۔''

(غیر ملکی غاصبین سے آزادی کیا بغاوت ہوگی؟)

[713] **جناب یحییٰ بختیار:** شہریت کا اختیار کرنا اور وہ......اختیار کرنا نہیں۔ اگر آپ جس ملک میں رہتے ہیں۔ جہاں آپ پیدا ہوئے ہیں۔ وہاں سے باہر سے کوئی فاتح آئے یا کسی طریقے سے آپ کے ملک پر قبضہ کرے اور وہ غیر اسلامی لوگ ہوں، اور حکومت کرے اس پر......

مرزا ناصر احمد: جب حکومت کریں اور کر رہے ہوں ڈیڑھ سو سال سے یا سو سال سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس حکومت کے خلاف آزادی حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی جدوجہد کرے، وہ بغاوت شمار ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: اگر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو اجازت ہے کہ نماز پڑھیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں سمجھ گیا بات جی۔ میں سمجھ گیا۔ سوال سمجھ گیا۔ اگر وہ قانون کے اندر رہ کے جدوجہد کرے تو بغاوت نہیں ہوگی۔ لیکن اگر وہ فتنہ پیدا کرے اور خون خرابہ جس کے نتیجے میں پیدا ہو اور بہت سی معصوم جانیں خطرے میں آجائیں اور بہت سے حقوق جو ہیں وہ ناجائز غصب ہونے کا امکان پیدا ہو جائے تو وہ کام نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ: ان اللّٰہ لایحب المفسدین

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک مشکل اس میں یہ آجاتی ہے کہ ایسے لوگ جو کہ قانون کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ بھی بعض موقع پر ایسے سٹیج پر پہنچ جاتے ہیں کہ حکومت ایسے قدم لیتی ہے کہ وہ مجبور ہو کر قانون کے دائرے سے کچھ تجاوز کرنا پڑتا ہے ان کو۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں تحریک پاکستان کے دنوں میں چھ سال تک مسلسل جدوجہد ہوتی رہی۔ بات چیت ہوتی رہی۔ **Negotiation** ہوتے رہے۔ **Demonstrations** لیگل فارم میں جو ہوتے ہیں وہ ہوتے رہے۔ مگر آخر میں انگریز نے یہ کہا اور یہ اشارہ دیا کہ وہ ساری کی ساری گورنمنٹ کانگرس کو یا ہندوؤں کے حوالے کرے گا۔ جو بھی ہمارے ساتھ یا مسلم لیگ کے ساتھ یا مسلمانوں کے ساتھ جو بھی انہوں نے وعدے کئے تھے۔ اس پر وہ مکر گئے۔ گورنمنٹ کیا **Interim** گورنمنٹ کے بارے میں، اس سے مکر گئے۔ اسکیم جو تھی اس سے مکر گئے۔ **Interim** سکیم جو تھی اسی سے مکر گئے۔ تو ایک ایسا سٹیج پہنچا کہ قائداعظم نے بھی کہا کہ ''ڈائریکٹ ایکشن۔''

[714] ***That means no longer the constitutional struggle.***

(اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے بعد مزید آئینی کوشش نہ کی جائے)

Mirza Nasir Ahmad: I don't know whether 'direct action' means what you say.

(مرزا ناصر احمد: مجھے معلوم نہیں۔ راست اقدام کا وہی مطلب ہے جو آپ کہہ رہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No. I mean that--- what I say may be subject to correction---- may be that direct action was also a form of constitutional struggle. I don't say this. But supposing this is; now we can't....***

(جناب یحییٰ بختیار: میں جو کہہ رہا ہوں وہی میرا مطلب ہے کہ راست سے مراد بھی آئینی کوشش ہی تھی۔ یہ میں نے نہیں کہا۔ لیکن فرض کریں وہ کہتے ہیں کہ......)

مرزا ناصر احمد: ڈائریکٹ ایکشن۔ انہوں نے اعلان کردیا۔ ڈائریکٹ ایکشن کا۔

جناب یحییٰ بختیار: جیسے مہاتما گاندھی نے کہا جی کہ آپ ***Quit India*** (ہندوستان چھوڑ دو) اور وہ حالانکہ......

مرزا ناصر احمد: ڈائریکٹ ایکشن ہوگیا نا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: مسلم لیگ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: مسلم لیگ کا۔ تو اسی طرح میں......

مرزا ناصر احمد: اور اس کا میں جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ذرا تھوڑا سا ***Explain*** (واضح) کردوں......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تا کہ بعد میں......اسی طرح کانگریس جو تھی۔ ہندو جو تھے۔ ان کے لیڈر مہاتما گاندھی جو تھے۔ انہوں نے بھی اس اسٹیج پر یہ حکم دیا۔ حالانکہ وہ ***Non violance*** (عدم تشدد) پر یقین کرتے تھے۔ ***Constitutional struggle*** (آئینی جدوجہد) پر بھی ***Believe*** (یقین) کرتے تھے اور ***Non violance*** (عدم تشدد) پر بھی۔ انہوں نے، جو رپورٹ آئی اور آپ نے دیکھی ہوگی۔ جو برٹش گورنمنٹ نے پبلش کی تھی۔ ان کی تصویریں، ان کی ***Instructions*** (ہدایات) ان میں یہ چیز آئی تھی ***Quit India Movement*** (ہند چھوڑ تحریک) میں، ***Cut down telephone wirles, cut down small bridges.*** (ٹیلی فون کی تاریں کاٹ دو پلوں کو تباہ کردو) اس قسم کی ہدایات کانگریس نے ایشو کی تھیں تو لوگوں نے مذاق کیا کہ ***If you cut down a bridge,***

however small it may be (اگر آپ پلوں کو تباہ کر دیں خواہ وہ کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں) جو جانیں ضائع ہو جائیں گی[715] وہ تو بہت بڑی ہو سکیں گی۔ جب ٹرین نے ہی گر جانا ہے۔ تو ایسی چیزیں جو تھیں کسی سٹیج پر لوگ جو آزادی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ کوئی اور مجھ پر حکومت نہ کرے۔ میں اس وقت صرف سیاسی بات کر رہا ہوں تا کہ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ وہ جو مسئلہ ہے اس پر بعد میں آؤں گا جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ''دین کی آزادی جو ہے'' اس پر علامہ کہتے ہیں:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

وہ ایک اور پہلو ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ کیا مطلب ہے علامہ کا اور کیا چیز بنتی ہے۔ یہاں صرف سیاسی جو **Struggle** (کوشش) ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، ہم یہاں پہنچے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: میری خودداری میں......دیکھیں ناں جی۔ میں پورا **Explain** (واضح کر دوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اپنے سمجھنے کے لئے ایک بات کر رہا ہوں۔ آپ کا سوال ہی سمجھنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم پہنچے تھے قائداعظم صاحب کے ڈائریکٹ ایکشن کے سلسلے میں۔ میں نے وہاں اپنی سوچ ختم کر دی تھی۔ کیونکہ وہیں ہم چلتے نا، ہمارا تعلق اسی سے ہے......قائداعظم کے ڈائریکٹ ایکشن کا حکم۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں نے اس کے بعد کہا کہ ایسا حکم کانگریس والوں نے بھی دیا، تین سال پہلے اس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن **We have nothing to do with that** (ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: میں مزید یہ عرض کر رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

[716] جناب یحییٰ بختیار: ......کہ کسی ملک کے لوگ، رہنے والے، جن کو حب الوطنی کا جذبہ ہو، پہلے وہ کوشش کرتے ہیں قانون کی حدود میں رہ کر، مہذب طریقے سے اپنی آزادی حاصل کریں۔ مگر وہ کہتے ہیں: تنگ آمد بہ جنگ آمد۔ ایک اسٹیج وہ بھی آجاتا ہے جب آزادی کے لئے ''تنگ آمد بہ جنگ آمد'' ہوتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ یہ میں چاہتا ہوں صرف سیاسی نقطہ نظر سے، مذہب کو چھوڑ دیجئے فی الحال......

مرزا ناصر احمد: قائداعظم نے ڈائریکٹ ایکشن کی تفصیلات کس حکم کے......کیا حکم دیا کیا کرو؟

جناب یحییٰ بختیار: میں، مرزا صاحب! میں نے عرض کیا کہ ممکن ہے انہوں نے کہا کہ Constitution (آئین) کے دائرے میں رہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے اسی واسطے کہا تھا کہ میں نے......جب آپ نے قائداعظم کا حوالہ دیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے، انہوں نے بڑی خدمت کی ہے قوم کی......تو میں نے بس وہاں اگلی جو باتیں ہیں وہ میں نے......Disconnected (غیر متعلقہ) ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر Repeat......

مرزا ناصر احمد: قائداعظم نے جب ڈائریکٹ ایکشن کا کہا......

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر Repeat (دوبارہ) کر دیتا ہوں کہ میں نے کیا عرض کیا۔

مرزا ناصر احمد: ......جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ ممکن ہے کہ قائداعظم نے جب یہ کہا کہ ''ڈائریکٹ ایکشن'' تو ان کا یہی نظریہ ہو۔ ممکن ہے یہی Instructions (ہدایات) ہوں کہ باوجود Constitutional (آئینی) کوشش ختم ہونے کے پھر بھی یہ بھی Constitutional (آئینی) ہی رہے۔ یہ میں کہتا ہوں ممکن ہے، کیونکہ ممکن ہے میں اسٹوڈنٹ تھا، مجھے یاد نہ ہو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

[717] جناب یحییٰ بختیار: ......مگر قائداعظم کا اپنا مطلب یہی تھا اور ہوگا کہ آپ جلسے

کریں۔ Demonstration (مظاہرہ) کریں۔ جلوس نکالیں۔ احتجاج کریں۔ مگر ان کا یہ مطلب نہیں تھا کہ لوگوں کو ماریں۔ گھروں کو جلائیں۔ آگ لگائیں۔ کسی کو نقصان پہنچائیں۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ وہ اس اصول کے آدمی نہیں تھے۔ مگر جب ڈائریکٹ ایکشن ہوا۔ جس طرح لوگوں نے اس کو سمجھا اور جو کلکتہ میں جو تاریخ مقرر تھی...... میرے خیال میں ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۶ء کی، ۱۶ر اگست ۱۹۴۶ء تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی دن میں میرے خیال میں کلکتے میں دس ہزار جانیں ضائع ہوگئیں۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کی ملا کے اور وہ ڈائریکٹ ایکشن کے بارے میں بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے پھر پاکستان بنا۔ ابھی آپ اس پر ذرا......

مرزا ناصر احمد: میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ قائداعظم کی ہر جدوجہد میں جماعت احمدیہ کے افراد کندھے سے کندھا ملا کے پاکستان کے لئے لڑتے رہے ہیں اور اس کی ایک...... (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے فوٹو اسٹیٹ کی کاپی؟ (اٹارنی جنرل سے) یہ ایک ریلیز ہے قائداعظم کی، اخبار ''ڈان'' ۸ر اکتوبر ۱۹۴۳ء اس کا عکس ہے یہ، قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے، جماعت احمدیہ قادیان کی مرکزی مراسلات پریس میں:

Ahmadiyya community to support Muslim League. Qadian leader's guidence. Mr. M.A Jinnah has released the following correspondence to the Press. Letter from Nazim-e-Umoor-e- Aama of the... (یہ ہوگا مس ٹائپ) *Umoor-e- Aama of the Ahmadiyya Movement, Qadian, addressed to Mr. Jinnah:*

"Dear Sir:

I beg to enclose herewith a copy of the letter from Mohammad Sarwar Dani of village Marghazar Kurda district Rae-pur, addressed to Hazrat Amir-ul- Momineen, Khalifat-ul- Mashih 2nd, Head of the Ahmediyya community, and the reply thereto, for your kind perusal.

yours faithfully."

(احمدیہ جماعت مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔ رہنمایان قادیان کی ہدایت، مسٹر محمد علی جناح مندرجہ ذیل خط وکتابت اخبارات کو جاری کی ہے۔ احمدیہ جماعت کے ناظم امور عامہ قادیان کی طرف سے مسٹر جناح کے نام خط:

جناب والا! ...... میں ایک خط منجانب محمد سرور دانی ساکن موضع مرگزار، ریاست رائے پور کی نقل جو کہ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی جماعت احمدیہ کے نام ہے۔ بھیج رہا ہوں اور اس خط کا جواب بھی آپ کے ملاحظہ کے لئے۔ آپ کا مخلص!)

"The text of the letter from Muhammad Sarwar referred to above: وہ متن آ گے ہے۔

(یہ محمد سرور کے اس خط کا متن ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)

[718] *"We have the honour to make a request and a query. We are a few Ahmadies here in this town and in the present election campaign we have been approached both by the League and the Congress for contributions and assistance to the respective parties and candidates. Kindly guide us whom we should support."*

Reply from the head of Ahmadia community:

"You ought to support Muslim League in the present elections and offer them whatever means of cooperation and assistance you can possibly afford. Muslims do require a united front in the present crisis. There differences, if allowed to exist, will affect them adversly for hundreds of years to come."

(''ہم ایک درخواست کر رہے ہیں۔ جس کے متعلق آپ سے رہبری کے طالب ہیں۔ اس قصبہ میں ہم چند احمدی ہیں۔ الیکشن کی مہم کے دوران ہم سے (مسلم) لیگ اور کانگریس دونوں نے رابطہ کیا ہے اور دونوں ہی اپنے اپنے امیدواروں کے لئے امداد کے خواستگار ہیں۔ از راہ کرم ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہم کس کی حمایت کریں۔''

جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب:''موجودہ الیکشن میں آپ کومسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہیئے اور ممکن حد تک جو بھی تعاون اور امداد آپ کر سکتے ہیں کریں۔موجودہ بحران میں مسلمانوں کو متحدہ محاذ کی ضرورت ہے۔اگر ان کے اختلافات کو رہنے دیا گیا تو اس کے اثرات سو سال تک رہیں گے۔'')

جناب یحیٰی بختیار: یہ تو آپ جو میں دوسرا عرض کر رہا تھا ناں...... *Seperatists* کے متعلق اس کے بارے میں یہ ہوسکتا ہے۔

(چیئرمین کی رولنگ،مرزا ناصر نے سوال کا جواب نہیں دیا)

Mr. Chairman: *The question of the Attorney-General is unanswered.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب نہیں دیا گیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Beg your pardon?*

Mr. Chairman: *Your question has not been answered.* (جناب چیئرمین: آپ کے سوال کا جواب نہیں دیا گیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That's why I said that relates to a different subject.*

(جناب یحیٰی بختیار: میں نے کہا اس (سوال) کا تعلق دوسرے موضوع سے ہے)

Mr. Chairman: *No, the question has not been answered as yet.*

(جناب چیئرمین: نہیں،سوال کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا[1])

Mr. Yahya Bakhtiar: *That's why I am repeating that.* کہ *constitutional struggle becomes impossible and Muslims particularly find that they cannot achieve their*

---

[1] سوال تھا کہ آزادی کی جدوجہد کے لئے کسی مرحلہ پر ڈائریکٹ ایکشن ہوسکتا ہے۔مرزا ناصر نے جواب دیا کہ قادیانی جماعت نے لیگ کے امیدوار کو ووٹ دیئے۔سوال گندم جواب چنا!

independence in thir own country and they adopt methods other than constitutional in order to obtain independence.

(جناب یحییٰ بختیار: میں اسے دوہرا رہا ہوں۔ اگر آئینی کوششیں ناممکن ہو جائیں اور مسلمان یہ سمجھیں کہ وہ آئینی ذرائع کے علاوہ دوسرے ذرائع اختیار کئے بغیر اپنے ملک میں آزادی حاصل نہیں کر سکتے)

مرزا ناصر احمد: یعنی قانون شکنی کرتے ہیں۔ جانیں لیتے ہیں۔ لوٹتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جانیں لینے کا میں نے نہیں کہا۔

[719] مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ویسے وضاحت چاہ رہا ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے ***Unconstitutional*** (غیر آئینی) کہا۔ اس کی مثال میں یہی دیتا ہوں، چھوٹی سی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ کہتے ہیں کہ ''دفعہ۱۴۴ لگ گئی ہے۔ آپ جلوس نہ نکالیں'' وہ کہتے ہیں ''ہم نکالیں گے......''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......ہم اس کو توڑیں گے۔'' چھوٹی سے مثال ہے۔ ***Struggle*** (کوشش) جو ہے کہ ***Constitutional*** (آئینی) انہوں نے توڑ دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے زیادتی کی کہ ''نہیں، آپ نہیں جائیں گے۔'' یا گورنمنٹ نے قانون کو ***Enforce*** (نافذ) کیا، جوان کی بھی ڈیوٹی سمجھی جاتی ہے۔ جب جلوس انہوں نے نکالا، لوگ زخمی ہو گئے۔ گولی چلی۔ لاٹھی چارج ہوا۔ اس طرح یہ چیز چلتے چلتے ایک ایسی پوزیشن پر پہنچ جاتی ہے جب گورنمنٹ کی مشینری بے حس ہو جاتی ہے......

مرزا ناصر احمد: گورنمنٹ مشینری......؟

جناب یحییٰ بختیار: بے حس۔

مرزا ناصر احمد: بے حس۔

جناب یحییٰ بختیار: بے حس، ***Paralysed*** (مفلوج) اور مجبور ہو کر جو فاتح ہے، حاکم ہے، اس کو ملک چھوڑنا پڑتا ہے۔ جیسے انگریز کو چھوڑنا پڑا ***Ultimately***......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ***Quit India Movement*** (ہندچھوڑتحریک) اور مسلم لیگ موومنٹ ساری ایسی ہی ہیں۔ تو اس بارے میں میں پوچھتا ہوں کہ یہ ان کو حق ہے کہ نہیں کہ اس قسم کی جدوجہد کریں تا کہ اپنی آزادی حاصل کرسکیں؟ میں جہاد کے مسئلہ کی طرف نہیں جا رہا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں سمجھ گیا۔ یہ جو ہے ***Constitutional struggle to regain one's independence constitutional struggle*** (آزادی حاصل کرنے کے لئے آئینی کوشش) مختلف معانی میں[720] استعمال ہوسکتی ہے۔ جس وقت ***When the Govt. is paralysed, there is no law to obey*** لاء ہی نہیں رہتا۔

When anarchy takes the place of Legal Government, then the question of breaking the law does not arise; one must struggle for one's survival.

(جب حکومت مفلوج ہو جائے۔ ملک میں کوئی قانون نہ رہے اور قانونی حکومت کی بجائے افراتفری اور عذر کا سا عالم ہو تو ایسے حالات میں قانون شکنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے بچاؤ کے لئے ہر کوئی خود کوشش کرتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: I said deliberately a situation is created when the Government machinery gets paralized. I said, "delibrately."

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ حکومتی مشینری جان بوجھ کر مفلوج کر دی جائے۔ میں نے کہا جان بوجھ کر)

مرزا ناصر احمد: نہیں، کون؟

Deliberation on whose part?

(جان بوجھ کر کس کی طرف سے)

Mr. Yahya Bakhtiar: On the part of those who struggle for independence; they deliberately create a situation that the Government machinery becomes paralized.

(جناب یحییٰ بختیار: ان کی طرف سے جوآزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں۔وہ جان بوجھ کرایسے حالات پیدا کردیتے ہیں کہ حکومت مفلوج ہوجائے)

مرزاناصراحمد: اگر وہ ان کی یہ پہلی ابتدائی جوکوشش ہے، وہ Under the constitutional right in any sense? (کسی بھی طورآئینی حقوق کے تحت)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، Constitution (آئینی)......

مرزاناصراحمد: یعنی ان کے اپنے خیال میں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزاناصراحمد: اگران کے اپنے ذہنوں میں،ان کی Struggle (کوشش)پھر بھی Constitutional (آئینی) ہے،اورنتیجہ وہ نکلتا ہے،تو I donot want to blame them (میں انہیں قصوروارنہیں ٹھہرانا چاہتا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہوں گا۔ میں یہی عرض کروں گا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات Clear (صاف) ہے کہ Constitutional (آئینی جدوجہد) نہیں ہوسکتی۔اب ہم کوقانون شکنی کرنی پڑے گی۔اپنے آپ کو......جیسا کہ وہ کہتے ہیں جی...... گرفتاریوں کے لئے پیش کریں گے......میں اس کی بات کررہاہوں......جو قانون Deliberately (جان بوجھ کر) توڑیں گے۔خواہ چھوٹا قانون ہو۔وہ کہتے ہیں ''جلسہ مت کرو'' وہ کہتے ہیں ''کریں گے۔'' دفعہ ۱۴۴ لگے گی تو اچھا۔اس کوتوڑیں گے۔میں ان کی کہہ رہا ہوں جو Deliberately (جان بوجھ کر)اس طریقے سے کوشش کر کے، لوگوں کی Attention draw (توجہ دلاکر) کرکے،لوگوں کی Unity (اتفاق) بڑھا کر،جسے کہتے ہیں قربانی کرنا،[721] بعض لوگ جیلوں میں گئے،بعض سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ جیلوں میں جائیں۔بہرحال جو یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو ہم پر......جو ہم پر حکومت ٹھونسی گئی ہے۔وہ ہماری حکومت نہیں ہے۔ہم نے آزادی حاصل کرنی ہے۔اگر قانونی جدوجہد سے ہوتو بہتر،اگر نہ ہوسکے تو ہم غیر قانونی جدوجہد کریں گے اوراس گورنمنٹ کو Paralyse (مفلوج) کرکے، فیل کرکے مجبور کریں گے کہ یا تو ہمیں ساراا قتدار دے یا چلی جائے، جیسا بھی ہو۔تو میں اس Situation (حالت) کا کہہ رہاہوں کہ کیا کوئی جس کوآپ مسلمان کہتے ہیں یا جو بھی انسان ہو جو اپنی غیرت سمجھتا ہے کہ ''بھئی!میں آزادہوں، I do not want anybody to rule me politically, do not want anybody to give me orders.''

(میں کسی کو سیاسی طور پر اپنے اوپر حکومت کرنے کی اجازت نہیں دیتا نہ ہی کسی کو میں اپنے اوپر حکم چلانے دوں گا)

اب آپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی بات تھی کہ مارشل ایوب خان آئے۔ ہم میں سے ایک تھے، مسلمان تھے، پاکستانی تھے۔ انہوں نے ایک آئین دیا جس میں انہوں نے کہا کہ:

"I, Field-Marshall Mohammad Ayub Khan do hereby give you this constitution."

(میں فیلڈ مارشل ایوب خان آپ (عوام) کو آئین دیتا ہوں۔) اور سارا ملک چیخ پڑا کہ "اس کا کوئی بزنس نہیں۔ ***We should give ourselves a Constitution***

(عوام نے کہا ہم اپنے آپ کو خود آئین دیں گے)

ایک فرد نہیں دے سکتا۔ اب یہ تو اپنا فرد تھا۔ اب باہر سے، وائٹ ہاؤس سے آرڈر آتے رہے کہ آئندہ کا یہ ***Constitution*** (آئین) ہوگا، یہ ہوگا۔ یہ غیرت نہیں گوارہ کرتی تھی غیرت مند لوگوں کی، میں ان کا ذکر کر رہا ہوں۔ میں ان کا ذکر کر رہا ہوں انہوں نے ***Struggle*** (کوشش) کی۔ انہوں نے قربانیاں دیں۔ اپنے نقطہ نظر سے، یہ سمجھ کر کہ اس گورنمنٹ کو ہم نے ***Paralyse*** (مفلوج) کرنا ہے۔ قانونی طریقے سے ہو گیا تو ٹھیک، قانونی طریقے سے نہ ہوا تو غیر قانونی طریقے سے بھی ہم کریں گے۔ کیا یہ ***Struggle*** (کوشش) جو اس طریقے سے ہو، جو غیر قانونی طریقے سے ہو۔ اس کو آپ جائز سمجھ سکتے ہیں یا اس کو بغاوت سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ کچھ انسان کی اپنی جو ***Thinking*** (سوچ) ہے ناں، وہ جواب میں تو بہر حال آئے گی۔ میں نے جو اسٹڈی انگریزوں کی یہاں کی حکومت کے متعلق کی ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جہاں بھی ہمیں، ان کی ***Vision*** (بیان) کے مطابق، قانون شکنی نظر آتی ہے۔ اس کی ابتداء خود قانون بنانے والے نے قانون توڑ کے کی تھی۔ تو جب حکومت خود اپنے قوانین توڑ دیتی ہے۔ تو جو[722] دوسرا جدوجہد کر رہا ہوتا ہے اپنی آزادی کے لئے۔ اس کے اوپر یہ الزام نہیں رکھا جا سکتا کہ قانون تھا اور اس نے توڑا مثلاً میں مثال دیتا ہوں دفعہ ۱۴۴۔ دفعہ ۱۴۴ ایک مستقل سپریم پریویلج ***Supreme privilege*** نہیں ہے ڈی۔سی کا۔ مثلاً ڈی۔سی۔ جو ہے، وہ دفعہ ۱۴۴ جائز بھی لگا سکتا ہے اور ناجائز طور پر بھی لگا سکتا ہے۔ وہ ناجائز طور پر، جانتے بوجھتے ہوئے کہ مجھے نہیں لگانی چاہئے، اوپر سے حکم آ گیا، وہ لگا سکتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا

حکم آ گیا ہے یا یہ کہ وہ غلط فہمی میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! یہ تو......

(انگریز خود قانون شکن تھا، مرزا ناصر کا اعلان)

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میں...... میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جس وقت...... یعنی میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ میری سمجھ کے مطابق اس ساری **Struggle** (کوشش) میں قانون شکنی کی پہلی ذمہ داری انگریز نے اپنے سر پر رکھی۔ اس واسطے ان کے مخالف جو جدوجہد ہو رہی تھی۔ خواہ وہ کانگریس کی تھی یا مسلم لیگ کی تھی یا مسلمانوں کے کسی اور گروہ کی تھی۔ میری یعنی جو میں نے سٹڈی کیا ہے۔ میں اپنی رائے بتا رہا ہوں آپ کو، میری رائے کے نزدیک انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرنے والوں پر قانون شکنی کا الزام لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ خواہ بظاہر یہ نظر آ رہا ہو۔ کیونکہ قانون شکنی کرنے والے وہ خود تھے۔ جنہوں نے قانون بنایا تھا مثلاً جلیانوالہ باغ ہے۔ انگریز کی حکومت نے وہاں **Slaughter** (خون ریزی) کی ان کو اجازت نہیں دی تھی۔ خود ان کا قانون اس کی اجازت نہیں دیتا اور اگر کوئی کہے کہ گولیاں چلیں اور تمہیں آرام سے بیٹھے رہنا چاہئے کیونکہ قانون شکنی نہیں جائز، تو یہ تو غلط ہے میرے نزدیک۔ جب انگریز نے قانون شکنی کر دی تو ان کے خلاف جدوجہد جائز ہے اور **Constitution** (آئینی) ہے میرے نزدیک۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے میرے لئے ایک دوسرا مشکل مسئلہ کھڑا کر دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ...... وہ اس واسطے میں عرض کرتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

[723] جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ ہم جو قانون پڑھتے ہیں، جو تھوڑا بہت سمجھتے ہیں۔ اس کے مطابق آپ کہتے ہیں انگریز نے قانون شکنی کی۔ انگریز کہتا ہے کہ اگر میں نے قانون شکنی کی تو اس کا فیصلہ آپ نہیں کریں گے۔ وہ عدالت کرے گی۔ اگر آپ نے کی، اس کا بھی فیصلہ عدالت کرے گی۔ تو آپ کی سمجھ کے مطابق درست ہوگا یہ کہ دفعہ ۱۴۴ غلط لگائی گئی۔ مگر اس کے لئے عدالت جانا پڑتا ہے۔ وہاں **Revision** (نگرانی) اور اپیل ہے اس کے لئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ طریقہ ہم نے نہیں اختیار کیا۔ ہم نے کہا "نہیں، ہم نہیں مانتے۔" تو یہ میں بات کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......کہ انہوں نے غلطی کی۔ یہ غیر قانونی جدوجہد تھی کہ ۱۴۴ کو Violate (توڑا) کیا۔ آرڈر غلط تھا۔ آپ کی بات سوفیصد درست ہے کہ ڈی سی نے ناجائز طور پر لگایا مگر ہائی کورٹ میں Revision (نگرانی) ہے اس کی۔
مرزا ناصر احمد: جی، تو یہ......آپ کا سوال ختم ہو جائے تو پھر مجھے بتا دیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں کہہ رہا ہوں وہ تو اور فیلڈ میں چلا جاتا ہے۔
مرزا ناصر احمد: انگریز کہتا ہے......
جناب یحییٰ بختیار: قانون کہتا ہے۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، انگریز، یعنی انگریزی حکومت۔ ہم نے وہ مثال لے لی ہے ناں ایک۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔
مرزا ناصر احمد: انگریزی حکومت کہتی ہے کہ ''ہم نے قانون شکنی نہیں کی''......
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔
مرزا ناصر احمد: ......اور جو اس کے خلاف جدوجہد کرنے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ: ''تم نے پہل کی قانون شکنی میں۔'' انگریزی حکومت کہتی ہے کہ ''تم ہمارا جو ہے کورٹ، عدلیہ جو ہے، اس کے پاس جاؤ۔'' اور وہ جو، جس پر وہ الزام لگاتے ہیں، غلط میرے نزدیک کہ تم قانون شکنی کر رہے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ ''تمہارا ڈی سی تو قانون شکنی کرنے والا ہے، اس کے پاس ہم کیسے جائیں گے؟''
[724] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہائی کورٹ میں Revision ہو سکتی ہے۔
مرزا ناصر احمد: ساری ان کا وہ تو، ساری حکومت کا تانا بانا خراب ہو چکا تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو سب ٹھیک ہے۔ میں یہی، مرزا صاحب! عرض کر رہا ہوں کہ ناجائز قانون......روز قانون بنتے ہیں، وہ بظاہر ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان کا استعمال غلط ہوتا ہے۔ ورنہ یہ اختیار جو ہے اس پر بھی کسی زمانے میں بڑے فائدے تھے اور بڑے لوگوں کو فائدہ بھی پہنچا۔ ابھی بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ بڑی جلدی ہمارے فیصلے ہو جاتے ہیں بشرطیکہ ڈی۔ سی۔ ایماندار ہو، بشرطیکہ جرگہ ممبر ایماندار ہو۔ جب یہ شرطیں آجاتی ہیں تو آپ کو پتہ ہے کہ معاملہ ذرا مشکل ہی ہو جاتا ہے۔

تو بہر حال انگریز نے ایک سسٹم رکھا تھا کہ اگر میرا قانون غلط استعمال ہوتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ غلط ہوا۔ کسی جگہ غلط آرڈر پاس کیا ہو۔ ناجائز آرڈر پاس کیا ہے۔ قانون کے مطابق نہیں پاس کیا۔ تو عدالت سے فیصلہ کراؤ گے۔ تو خود قانون کو اپنے ہاتھوں میں نہیں لو گے۔ میں کہتا ہوں کہ جب لوگ قانون اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انگریز نے تو بات ٹھیک کہی ہے۔ مگر آج دفعہ ۱۴۴ کا آرڈر ہوتا ہے کہ کل جلسہ نہیں ہوگا۔ میں کہاں ہائی کورٹ پہنچوں۔ کیسے آرڈر لوں؟ یہ مشکلات آتی رہتی ہیں تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہم قانون شکنی اس طرح سے کرتے ہیں کہ قانون اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ جلسہ ضرور کریں گے۔ جلوس ضرور نکالیں گے۔

Technically speaking, Sir, they do violate law.

Mirza Nasir Ahmad: *In the eyes of the foreign rulere.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, that is what I say any......*

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر ہماری بھی آنکھوں میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی میں کہہ رہا ہوں کہ *Foreign ruler* جو ہے اس کے خلاف جدوجہد ہے۔ اس نے قانون بنایا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ''میرا قانون یہ ہے کہ اگر میں ایک غلط فیصلہ لیتا ہوں۔ آپ عدالت میں جا کر اس کو درست کرا دیجئے۔ اگر غلط ہے *Set aside* کرا دیجئے۔ مگر آپ اس کے خلاف قدم نہیں لیں گے۔'' میں کہتا ہوں کہ ''صاحب! آپ[725] نے آرڈر دیا ہے کہ کل جو میرا جلسہ ہے وہ نہیں ہوگا کیونکہ دفعہ ۱۴۴ آپ نے لگا دی ہے۔ یہ ناجائز ہے۔'' کہتا ہے ''*Revision* کرو۔'' میں کہتا ہوں: ''*Revision* کروں گا، جناب! تو مجھے دو تین دن کی ضرورت ہے۔ یا اگر ۷۲ گھنٹے کی ضرورت ہو۔ ہائی کورٹ میں ایک دن میں پہنچ بھی جاؤں گا تو مجھے یہ سب انتظامات کینسل کرنے پڑیں گے۔'' تو وہ کہتا ہے ''جلسہ پھر دو دن کے بعد کر لو۔'' وہاں سے بھی *Reasonable* بات معلوم ہوتی ہے۔ یہاں سے بھی *Reasonable* بات معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ ''ہم تو ہائی کورٹ نہیں جا سکتے، اس پر کافی دیر لگے گی۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم جلسہ ضرور کریں گے۔'' میں اس *Situation* کا کہہ رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ انگریز نے قانون شکنی کی۔ انگریز کے نقطۂ نظر سے قانون کی نظر سے اس نے قانون شکنی نہیں کی۔ قانون شکنی وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ''جی ہم کر

رہے ہیں، ہم اپنے آپ کو جیل جانے کے لئے ***Volunteer*** کر رہے ہیں۔ ہم جلسہ کریں گے۔ قانون اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ جہاں تک جلسہ جلوس کا تعلق ہے۔ میں ان کے فعل کے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ ان کو آپ ***Justify*** کریں گے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہاں اب دو سوال میرے ذہن میں اٹھتے ہیں۔ ایک میں نے یہ سوچا کہ کیا میرا اپنا دماغ مجبور ہو جائے گا کسی وقت کہ قانون شکنی، بظاہر قانون شکنی کئے بغیر میں اپنے سیاسی حقوق کو حاصل کر سکوں؟ تو میرے دماغ نے جواب دیا، نہیں۔ میرے دماغ نے جواب دیا کہ تجھے اللہ تعالیٰ...... میں اپنی بات کر رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

(انگریزوں کو سمندر میں دھکیلا جا سکتا ہے، مرزا ناصر)

مرزا ناصر احمد: ...... یا اپنی جماعت کی...... وہ فراست دی ہے کہ ظاہری طور پر قانون شکنی کئے بغیر بھی، اس مثال میں، انگریزوں کو سمندر میں دھکیلا جا سکتا ہے۔ یہ ایک جواب ہے۔

دوسرا جواب ہے ان دوستوں کا جو یہ سمجھتے ہیں یقین، دیانت داری کے ساتھ، کہ انگریز نے قانون توڑ دیا اور وہ یقین رکھتے ہیں دیانت داری کے ساتھ کہ اس کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جہاں سے اپنے حقوق کی حفاظت ہم حاصل کر سکیں۔ کیونکہ ان کی جو عدالت ہے۔ کورٹس ہیں، وہ بھی انہی کی ہیں اور اوپر کے حاکموں کے اشارے پر وہ چل رہے ہیں۔ جو حصہ ہمارے ملک کا[726]...... اور اب ہم بات کر رہے ہیں مسلم لیگ کی...... یہ سمجھتا تھا اور دیانت داری کے ساتھ یہ سمجھتا تھا کہ انگریز قانون توڑ چکا ہے۔ ان کے اوپر میرے نزدیک دیانت داری سے یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ انہوں نے بغاوت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ اس کے بعد پھر میں دوسرے صفحے پر جاؤں گا......

مرزا ناصر احمد: یہ اگر پانچ منٹ رہ گئے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس لئے کہہ رہا ہوں کہ پانچ منٹ میں چونکہ ابھی میں نے جانا تھا۔ اس تمہید کے ساتھ، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی طرف، جس کو بعض لوگ انگریز کی طرح سے غدر کہہ دیتے ہیں۔ تو اس لئے اس پر میرے خیال میں کچھ ٹائم لگے گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹائم لگے گا۔

Mr. Chairman: *The Delegation is permitted to withdraw; to report at 6:00 p.m.* چھ بجے

(جناب چیئرمین: وفد کو شام چھ بجے تک جانے کی اجازت ہے)

The honourable members may keep sitting.

(معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد چیمبر سے باہر چلا گیا)

(جناب چیئرمین: یہ کتابیں ان کی پہنچادیں۔

Hazrat Maulana Attaullah, a lawyer definitely needs five minutes of recess after he has finished his cross-examination; this is my feeling as a lawyer. So, for five minutes, allow Mr. Attorney- General to have a rest.

(حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب جرح ختم کرنے کے بعد یقیناً وکیل کو پانچ منٹ کا وقفہ درکار ہوتا ہے۔ یہ میرا خیال بطور وکیل کے ہے۔اس لئے اٹارنی جنرل صاحب کو پانچ منٹ آرام کے لئے دیئے جاتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I had to go to the Defence College from 8 o'clock.*

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے ایک تقریر کے سلسلے میں آٹھ بجے ڈیفنس کالج جانا تھا)

Mr. Chairman: *Yes. So, this is my personal request to Hazrat Maulana Attaullah.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! تو یہ میری ذاتی گذارش ہے۔حضرت مولانا عطاءاللہ کو)

یہ کتابیں ان کو دے دیں ناں جی! یہ آپ کے لئے ہے۔ *This is food for thought. Any then honourable members want to say anything.* (یہ غور کرنے کا مقام ہے کیا کوئی معزز رکن کچھ کہنا چاہتے ہیں)

میاں محمد عطاء اللہ: ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں......

[727]جناب چیئرمین: ہاں جی،فرمائیے۔

(میں مولانا نہیں، میاں عطاء اللہ)

میاں محمد عطاء اللہ: ......چیئرمین صاحب! کہ میں مولانا نہیں ہوں۔ نہ ہی مولانا کہلانے کا حق دار ہوں اور آپ سے پہلے ہمارے سپیکر صاحب تھے، ہمارے موجودہ صدر، انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کی تھی کہ میں گناہ گار آدمی ہوں۔ میں اس قابل نہیں ہوں کہ مولانا کہلاؤں کیونکہ مولانا کا درجہ بہت اونچا ہوتا ہے اور میں اپنے آپ کو ایک حقیر انسان سمجھتا ہوں۔ اس واسطے یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ مہربانی سے مجھے مولانا نہ کہا کریں۔ ایک بات دوسری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اٹارنی جنرل صاحب کو ہم جا کے کچھ چیزیں وقتاً فوقتاً عرض کرتے رہتے ہیں......

Mr. Chairman: *Nothing wrong with it.*

میاں محمد عطاء اللہ: ......تو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو ہم نہیں بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، بالکل۔

میاں محمد عطاء اللہ: اور کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی فوری طور پر نشاندہی کرنی پڑتی ہے......

جناب چیئرمین: لازمی، لازمی۔

میاں محمد عطاء اللہ: ......کیونکہ وہ اس وقت کے سوالات کے متعلق ***Relevant*** ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے۔ میں آپ سے ***Agree*** (اتفاق) کرتا ہوں۔ صرف یہ ہے کہ پانچ منٹ کے لئے ان کو کبھی کبھی ***rest*** (آرام)......

میاں محمد عطاء اللہ: اس میں کوئی بات نہیں۔

Mr. Chairman: جی! ***Should I adjorn the House?***

(جناب چیئرمین: کیا ایوان کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے)

[728]***The House Committee is adjourned to meet at 6:00 p.m. Thank you very much.***

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چھ بجے شام تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Special Committee adjourned for lunch break to meet a 6:00 p.m]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کھانے کے وقفے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔شام چھ بجے تک)

[The Special Committee re-assembled after the lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کھانے کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں)

Mr. Chairman: *Mr. Attorney- General, should we call them? And what about the Maulana?*

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل! کیا انہیں بلالیں اور مولانا کے متعلق کیا کہتے ہیں)

پہلے ان کو تو فیصلہ کر لینے دیں ناں جی!

Yes, Mian Attaullah, can we disengage you and call them?

Mian Mohammad Attaullah: *Call them, Sir.*

(میاں محمد عطاءاللہ: جناب والا! انہیں بلالیں)

Mr. Chairman: *Call them.*

(جناب چیئرمین: انہیں بلالیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کل مرزا صاحب! میں نے آپ کی توجہ چند حوالوں کی طرف دلائی تھی۔ ایک تو چند بزرگ تھے جن کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

[729]جناب یحییٰ بختیار: ......تو آپ نے کہا *Verify* (تصدیق) کریں گے اور پھر یہ بتائیں گے کہ ان کا مطلب کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کیا آپ کچھ کہیں گے اب؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ وہ جو حوالے جس میں سخت زبان استعمال کی گئی تھی۔ جس کی طرف آپ نے میری توجہ دلائی تھی۔ وہ تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر قریباً ستر سال؟ ستر سال گزر چکے ہیں اور تاریخی واقعات کی صحت اور......صحت سمجھنے کے لئے وہ تاریخ کا ماحول سامنے لانا ضروری ہے، ورنہ اس کی سمجھ نہیں آ سکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ درست ہے۔ یہ جملے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ جملے ہیں، ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد آپ بیشک......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، یہ جملے ہیں۔ میں......وہ جملے ہیں......اس کے آگے *Explaination* (وضاحت) دے رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

(مرزا قادیانی کی گالیوں کی وضاحت)

مرزا ناصر احمد: تاریخی حالات سامنے جب ہم لاتے ہیں۔ اس زمانہ کے جب یہ الفاظ دو چار کئے گئے تو جو تاریخ کا ہے انتخاب۔ جو اہم باتیں ہیں، وہ سامنے لائی جاتی ہیں۔ میں نے اس لئے دو تین باتیں، جو میرے نزدیک اہم تھیں۔ ان کا انتخاب کیا۔ اس زمانہ میں ہماری تاریخ کے اس زمانہ میں علماء جو تھے ان میں باہمی سخت کلامی کا ایک طوفان تھا[1]۔ اور یہ باہمی سخت

---

[1] چونکہ علماء میں سخت کلامی کا طوفان تھا۔ چنانچہ نبی، مسیح موعود، نے بھی اس گنگا میں نہانے کے لئے کپڑے اتار دیئے۔ کیا عمدہ دلیل دی جارہی ہے؟ قادیانی حضرات اپنے رہنماؤں کی اداؤں پر توجہ فرمائیں۔

کلامی جو ہے یہ میرے نزدیک ویسے تو کوئی سوسال، دوسوسال پہلے سے شروع ہے لیکن اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اوراس میں سے میں نے دوایک مثالیں لی ہیں۔صرف اس اپنے نکتہ کوثابت کرنے کے لئے باہمی سخت کلامی سے کام لیا جا رہا تھا۔

(ایک دوسرے کے خلاف تین فتوؤں کا ذکر)

ایک حوالہ ہے''ردالرافضہ'' یہ۱۹۰۲ءمیں چھپا ہے اوراس میں:''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص[730] زنا ہے۔معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہوتو یہ سخت قہرالٰہی ہے۔اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔محض زنا ہوگا۔اولا دولدالزنا ہوگی۔باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگر چہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولدالزنا کا باپ کوئی نہیں۔عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی،کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے،ماں،بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔سنی تو سنی،کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد،عورت،عالم،جاہل کسی سے میل جول اسلام میں ایک کبیرہ اوراشد حرام گناہ ہے جوکہ ان کے ملعون عقیدوں پرآگاہ ہوکر بھی انہیں مسلمان جانیں یاان کے کافر ہونے میں شک کریں۔ بہ اجماع تمام ائمہ دین کل کافر بے دین ہیں اوراس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جوان کے لئے مذکور ہوئے۔مسلمانوں پرفرض ہے کہ اس کے فتویٰ کو بہ گوش ہوش سنیں اوراس پرعمل کرکے سچے پکے سنی بنیں۔''

دوسرا حوالہ...... یہ تین ہی حوالے ہیں...... یہ حوالہ ہے''ردالرافضہ'' اور یہ کتاب چھپی ہے۱۹۰۲ءمیں۔اس کو چھپے ہوئے کوئی اکہتر سال ہوگئے اور کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان......

جناب یحییٰ بختیار: مضمون کس کا ہے جی یہ؟

مرزا ناصر احمد: یہ وہاں کے علماء کا،یہ علماء کا فتویٰ شائع کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،ان میں نام ہیں کوئی؟ایک دو پڑھ لیجئے،علماء کے جونام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ بریلوی علماء کا ہے۔یہ کتاب ہے ناں۔اس میں سے یہ حوالہ لیا ہے۔یہ بریلوی علماء نے شیعوں کے اوپر یہ فتویٰ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ احمدیوں کے خلاف نہیں ہے یہ؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، شیعوں کے......

(مرزا کی بدزبانی اور فرقوں کے باہمی فتوؤں کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، میرا سوال، آپ معاف کیجئے۔ ایک بالکل **Simple** (سادہ) ہے کہ مرزا صاحب نے ......میں نے تین بزرگوں کے نام لئے......ان کے متعلق یہ الفاظ کہے اور آپ فتوؤں کا ذکر کر رہے ہیں کہ سنیوں نے شیعوں کے خلاف کیا دیئے۔ شیعوں نے سنیوں[731] کے خلاف کیا کیا۔ اس میں ان کا کیا جواز ہے کہ جو مرزا صاحب نے ان کے متعلق کہا ''خبیث، بدکار عورت کا لڑکا'' ان کے متعلق آپ کچھ فرمائیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں تو آپ یہ کہہ چکے ہیں کافی، یہ کافی فتوے ایک دوسرے خلاف دیتے رہے ہیں اور کئی عرصے سے دیتے رہے ہیں۔ محضرنامے میں آپ کے آچکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تاکہ مختصر ہو۔ میں نہیں آپ کو روکتا، نہ روک سکتا ہوں، نہ مجھے اختیار ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ **Proceedings** اتنی لمبی ہوگئی ہے۔ آپ یہ بھی **Strain** اسمبلی پر بھی **Strain** اور اس لئے میں مؤدبانہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اس کو اس چیز کے لئے **Confine** کریں۔ اس کا بیک گراؤنڈ ہمیں مل گیا ہے۔ آپ نے پوری تفصیل سے بتایا ہے کہ کیا فتوے ہوئے اور کس نے کس کے خلاف دیئے اور کس قسم کے فتوے ہوئے اور بڑی سخت کلامی ہوئی ہے اس میں۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے اور یہ میں کہتا ہوں کہ ان تین بزرگوں کے خلاف جو الفاظ مرزا صاحب نے استعمال کئے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ اس زمانے میں سخت کلامی فیشن تھی، اس لئے یہ زبان......

مرزا ناصر احمد: میں، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ لیکن اس سے آگے میں یہ کہوں گا کہ اس فیشن میں بانی سلسلہ ملوث نہیں ہوئے۔ اگر ساری میری باتیں سن لیں؟

(ڈائریکٹ اس پوائنٹ پر آئیں کہ مرزا نے سخت کلامی کیوں کی؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہاں تو یہ میں عرض کر رہا تھا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر آپ ڈائریکٹ اس پوائنٹ پر آجائیں کہ ان کے متعلق کیوں انہوں نے کہا؟ اگر انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق باتیں کہی ہیں تب تو آپ پہلے وہ پڑھ کے سنا دیجئے۔ پھر یہ کہیں کہ مرزا صاحب

نے ان حالات میں یہ بات کہی یا نہیں کہی، یا یہ ان کا مطلب تھا جو......

مرزا ناصر احمد: جی، اگر میں یہ سمجھوں کہ اس پس منظر کو سامنے لائے ہوئے میں اس مختصر سوال کا مختصر جواب نہیں دے سکتا تو پھر میرے لئے کیا ہدایت ہے آپ کی؟[1]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر آپ جیسے مرضی ہے کریں۔ میں نے عرض کیا تھا، **Request** (درخواست) کی تھی۔(درخواست)

مرزا ناصر احمد: میں نے سینکڑوں فتاویٰ میں سے اسی لئے صرف دو تین لئے ہیں......

[732] **جناب یحییٰ بختیار:** ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اور صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اس زمانہ میں ایک فرقہ دوسرے فرقے کے خلاف بڑی سخت گوئی سے کام لے رہا تھا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس زمانے کا پس منظر جب تک سامنے نہ ہو جواب کی میرے نزدیک سمجھ آ سکتی۔ اس کی خاطر میں نے صرف تین لئے ہیں، ورنہ تو کتابیں بھری ہوئی ہیں ان سے۔

اب یہ خلاصہ فتویٰ علمائے دین شریفین، جو دوسرا حوالہ ہے، مندرجہ فتویٰ حرمین بردف ندوۃ العلماء......(اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ کیا لکھا ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) ندوۃ النّبیین۔ ناشر مولوی امین عبدالرحیم احمد سلیمانی سیٹھ۔ مطبوعہ گلزار حسنی، واقع بمبئی۔ ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۹۰۰ء۔ یہ حرمین شریف کا فتویٰ ہے، نمبر۲۔ میں نے تین سے زیادہ نہیں لئے اسی لئے: ''وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ...... یہ تو میں پڑھ چکا ہوں...... یہ ہے: ''بد مذہب جتنے ہیں سب گمراہ ہیں، فتنہ پرداز ہیں، ظالم ہیں......''

(کیا دوسروں کی بدزبانی مرزا قادیانی کی بدزبانی کو جواز فراہم کرتی ہے؟)

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! ایک بات کہتا ہوں میں کہ یہ گواہ کو جناب ارشاد فرمائیں کہ نبی کی گالیاں......مسیح موعود کی گالیوں کے مقابلے میں امتیوں کی اور دوسروں کی گالیاں کیوں پیش کرتے ہیں؟

Mr. Chairman: *''This is a question. This can come only through the Attorney-General. Yes, the witness*

---

[1] جب تک لوگوں کی گالیاں نہ سنالوں مرزا صاحب کے گالیاں دینے کے فلسفہ پر کچھ کہنا ممکن نہیں۔ کیا عمدہ استدلال ہے؟ تف بر تو اے چرخ گردوں تف۔

can reply, should continue what he was replying.''

(مسٹر چیئرمین: یہ ایک سوال ہے جو کہ اٹارنی جنرل صاحب کے توسط سے پوچھا جا سکتا ہے۔ گواہ جواب دے سکتا ہے۔ وہ (گواہ) اپنا بیان جاری رکھے)

مرزا ناصر احمد: بدمذہب جتنے ہیں، سب گمراہ ہیں۔ فتنہ پرداز ہیں، ظالم ہیں، ہالک ہیں۔ ان کی اہانت واجب، ان کی توقیر حرام، ان سے بغض رکھنے، انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ وہ مفسد ہیں۔ انہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا۔ ان سے میل جول حرام ہے۔ ان سے دوری واجب ہے۔ اہل سنت کے سوا سب کلمہ گو اہل قبلہ گمراہ، فاسق، بدعتی، ناری ہیں۔ صحابہ کرام سے آج تک تمام امت مرحومہ کا اس پر اجماع ہے۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں[733] سے زائد ہے۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے۔ ان کی ٹکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ وہ گمراہ گر ہیں۔ شیطان نے جھوٹی ملمع کاری کی دلیلیں انہیں سکھا دی ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔ احادیث کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ وہ بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازے پر نہ جاؤ ملیں تو سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو۔ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ نبیؐ ان سے بیزار ہیں۔ وہ نبیؐ سے بے تعلق ہیں۔ وہ سب جہنمی ہیں۔ انہوں نے اسلام کی رسی اپنی گردنوں سے نکال دی ہے۔ ان سے بچو۔ جو ان سے بغض رکھ کر ان سے منہ پھیرے اس کا دل چین اور اطمینان سے بھر جائے۔ جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سو درجے جنت میں بلند فرمائے۔ نیچری، زندیق ہیں۔ دشمنان دین ہیں۔ وہ سب خبیث کافر مرتد ہیں۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز سے قبلہ محض بے سود اور ان کی تاویلیں سراسر مردود۔ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر۔ رافضی دین سے خارج ہیں۔ نرے ملحد۔ اسلام اور ملت سے باہر ہیں......''

یہ آگے صفحہ ۷۴ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ اس کا اندازہ ہو گیا کہ کس نہج پر ہے۔

تیسرا فتویٰ ہے بریلویوں کے خلاف۔ یہ تو شیعوں کے خلاف تھا نا۔ میں نے بتایا نا صرف تین نمونے لئے ہیں: ''ہم محمدیوں کے نزدیک......'' یہ بریلویوں کے خلاف فتویٰ ہے:

''ہم محمدیوں کے نزدیک تمام حنفی مذہب کے علماء اور درویش مثلاً خواجہ معین الدین اجمیری، خواجہ قطب الدین دہلوی، بابا فرید شکر گنج پاک پتن، نظام الدین بدایونی، مخدوم علی ہجویری صاحب ''کشف المحجوب'' خواجہ سلیمان تونسہ والا، غلام علی شاہ نقشبندی، بہاء الدین نقشبندی، ابوالحسن خراسانی اور تمہارے پیران پیر عبدالقادر جیلانی، حنبلی اور جو حنفی و حنبلی و مالکی مذہب والے

درویش تمام جہان کے اور ''شرح وقائع'' والا اور امام اعظم ابوحنیفہ اور اس کے شاگرد اور اس کے تقلید کرنے والے، خواہ درویش ہوں، خواہ عالم ہوں[734]، سب جہنمی ہیں (جن کا نام لکھا ہوا ہے) اور مشرک ہیں اور مرتد ہیں اور چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور سہروردیہ و چہار پیرو چودہ خان ...... یہ کیا ہے؟ خانوادہ......؟

خانوادی، سب اسلام سے خارج ہیں اور واجب القتل ہیں۔ یہ لوگ کاہن ہیں اور احبار اور رھبان میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ نے جب بیس تراویح نکالی ہیں......اور حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح نکالی ہیں...... بڑی بدعت کا بلکہ جہنمی راستہ نکالا۔ بڑی خطاء انہوں نے کی۔ وہ معصوم نہ تھے۔ حالانکہ انبیاء بھی خطا سے خالی نہیں ہیں۔ مطلق معصوم نہ تھے۔ حضرت سے اجتہاد میں غلطی ہوئی اور روم اور شام کا بادشاہ بھی حنفی ہے۔ پس کافر ہے بموجب حدیث کے، کیونکہ تقلید درست نہیں ہے۔ کعبہ شریف میں......کعبہ شریف میں......اس قدر بدعت اور شرک ہے جس کا حد وحساب نہیں۔ اگر ہمارا بس چلے تو تمام روضہ اصحاب وانبیاء کو منہدم کر دیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک قبر پختہ نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے حضرت عبدالوہاب نجدی کو، ان کے فرزند حامی شریعت محمد کو، جس نے بہت شرک و بدعت وکفر مسلمانوں میں سے نکالا اور اس کو روم و شام کے بادشاہ جہنمی نے شہید کیا۔ لیکن بفضل خدا لاکھوں کروڑ موحد موجود ہیں اور آگے کفار میں غوث وقطب وابدال وغیرہ موجود ہوتے تھے۔ بلکہ مجوسیوں اور نصرانیوں میں۔ اسی طرح تم نے غوث وقطب وابدال اپنے بزرگوں مشرکوں کو چار خاندان میں چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ، شافیعہ کو بنا دیا۔ تمہارے امام اعظم نے سات سو احادیث جان کر چھوڑ دیں اور نہ لکھیں۔ پس وہ کافر ہے اور عبدالقادر جیلانی نے جھوٹے وہم سے حال بنایا۔ چنانچہ ابن جوزی نے ان کی تکفیر کی۔ ہمارے نزدیک بھی تکفیر ان کی اور مولوی رومی وجامی وسعدی وامیر خسرو ونظامی وبہاء الحق ملتانی کی جو حنفی المذاہب تھے، درست ہے وجناب سردفتر محدثین اولین وآخرین، یگانہ جہاں، جناب حامی شریعت وقاطع بدعت، مولوی اسماعیل شہید محمدی وجناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محمدی ومولوی جناب فاضل اجل محمد حسین محمدی ومحدث وغیرہ تمہارے حنفی یعنی امام ابوحنیفہ، شافعی، حنبلی، مالکی، عبدالقادر جیلانی حنبلی و بہاء الدین حنفی نقشبندی وشہاب الدین شافعی ومعین الدین حنفی، چشتی، اجمیری سے ایمان[735] واسلام، علم وعمل، شرافت میں کروڑوں درجہ افضل ہیں۔ بلکہ تمام چشتیہ وقادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ وحنفی وشافعی ومالکی وحنبلی علماء وفقراء کو اسلام وایمان حاصل نہیں۔ تمہارے ربانی مجدد الف ثانی ورشید الدین چشتی دہلوی اور جو نقیب اس حنفی مذہب، چشتیہ

مشرب و قادریہ، سہروردیہ و نقشبندیہ کے ہیں، متقدم و متاخرین گزرے ہیں۔ لاجواب ہیں اور سلطان روم اور جہاں خانہ کعبہ مدینہ میں چار مصلیٰ ہیں۔ سب دوزخی اور بدعتی ہیں اور مرتد ہیں۔

مولوی اسماعیل شہید علم، عمل، ایمان و اسلام میں کروڑوں درجہ ابوحنیفہ بایزید بسطامی، عبدالقادر جیلانی سے افضل ہیں۔ جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب، حافظ الحدیث، محدث جہاں، شافعی، حنبلی، مالکی، سب درویشوں، عالموں سے ایمان و عمل میں کئی درجہ افضل ہیں۔ جس نے نماز جناب استادی مولوی سید نذیر حسین کی دیکھی ہوگی بے شک وہ کہے گا کہ رسول اللہ و حضرت علی ایسے ہی پڑھتے تھے اور مولوی عبدالرحمٰن پانی پتی حنفی، مولوی احمد علی حنفی، مولوی یعقوب علی حنفی، مولوی قاسم، مولوی رشید احمد گنگوہی حنفی و شیخ عبدالحق، یہ سب بدعتی اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں پر نفرین کرتا ہے۔

محمد شاہ ملعون حنفی، منصور علی ملعون حنفی۔ لعن اللہ علی الکافرین۔ یہ نیچے ہے: ''الراقم، سید شریف حسین۔'' یہ سارا جس کا...... ''ھوالہادی'' ۳ تا ۵۔ ''کلام سلیم بہ دفع بہتان عظیم''، مطبع انصاری۔ یہ بھی ۱۳۰۰ھ یعنی ۷۳ سال پہلے کی بات ہے...... یہاں جی، یعنی ۹۴ سال پہلے کی ہے۔

(مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کی تمام گالیوں کو جواسے دی گئیں جمع کردیا)

میں......صرف یہ تین نمونے میں نے اس لئے کہ میں نے جواب اس سے شروع کیا کہ جس زمانہ میں وہ تین فقرے کہے گئے تھے۔ اس کا پس منظر ایک یہ تھا۔ ''کتاب الوحی'' ان کا......اس زمانہ میں جو گالیاں بانی سلسلہ احمدیہ کو دی گئیں۔ اس کا ایک مختصر سا ایک نمونہ آپ نے خود اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ یہ (کتاب البریہ ص۱۱۸، خزائن ج۱۳ص۱۴۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔ ۱۸۹۸ء۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جس زمانے کے اردگرد وہ فتاویٰ چکر لگا رہے ہیں جن کو میں نے ابھی پڑھا۔ نمونہ صرف تین کا۔ اس میں آپ نے خود، آپ کے خلاف جو کہا گیا وہ لکھ دیا۔ بے تکلف، بغیر کسی ڈر کے۔

[736]''وہ فتویٰ جو ہماری تکفیر میں رسالہ ''اشاعت السنہ نمبر پانچ'' جلد۱۳ میں شائع ہوا۔ اس کے راقم اور افتاء کے مجیب یہی شیخ الکل ہیں۔ راقم فتویٰ یعنی میاں صاحب اس فتویٰ میں ذیل کے الفاظ میری نسبت استعمال کرتے ہیں: ''اہل سنت سے خارج، اس کا عملی طریق ملحدین باطنیہ وغیرا اہل ضال کا طریق ہے۔ اس کے دعوے و اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق سے اس کو تیس دجالوں میں سے، جن کی خبر حدیث میں وارد ہے، ایک دجال کہہ سکتے ہیں۔ اس کے پیرو ہم

مشرب وذریات دجال۔ خدا پر افتراء باندھنے والا۔ اس کی تاویلات الحاد وتحریف کذب وتدلیس سے کام لینے والا۔ دجال، بے علم، نافہم، اہل بدعت وضلالت۔''

پھر شیخ محمد حسین بٹالوی ''اشاعت السنۃ'' یکم لغایت ششم، جلد شانزدہم، ۱۸۹۳ء میں مرزا قادیانی نے (کتاب البریہ ص۱۱۹، خزائن ج۱۳ ص۱۴۷) پر لکھا: ''اسلام کا چھپا دشمن، مسیلمہ ثانی دجال زمانی، نجومی، رملی، جوتشی، اٹکل باز، جفری...... (یہ جفری ہے؟) بھنگل، پھکڑ، اڑ پو پو، اس کا موت کو نشان ٹھہرانا حماقت وسفاہیت شیطان ہے۔ مکار، جھوٹا، فریبی، ملعون، گستاخ، شوخ، مثیل الدجال، اعور دجال، غدار، پر فتنہ ومکار، کاذب، کذاب، ذلیل وخوار، مردود، بے ایمان، روسیاہ، مثیل مسیلمہ واسود، رہبر ملاحدہ، عبدالدراہم، والدنانیر، تمغات لعنت کا مستحق، مورد ہزار لعنت، خدا وفرشتگان ومسلمانان، کذاب، ظلام مفتری علی اللہ، جس کا الہام احتلام ہے۔ پکا کاذب، ملعون، کافر، فریبی، حیلہ ساز، اکذب، بے ایمان، بے حیا، دھوکہ باز، حیلہ باز، بھنگی، بازاری شہدوں کا سرگروہ، دہریہ، جہاں کے احمقوں سے زیادہ احمق، جس کا خدا معلم الملکوت شیطان، محرف، یہودی، عیسائیوں کا بھائی، خسارت مآب، ڈاکو، خونریز، بے شرم، بے ایمان، مکار، طرار، جس کا مرشد شیطان علیہ لعنۃ، بازاری شہدوں، چوہڑوں، بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا، مکر، چال، فریب کی چال والا، جس کی جماعت بدمعاش، بدکردار، جھوٹ بولنے والی، زانی، شرابی، مال مردم خور، دغاباز، مسلمانوں کو دام میں لاکر ان کا مال لوٹ کر کھانے والا۔ ایسے سوال وجواب میں یہ کہنا حرام زادگی کی نشانی ہے۔ اس کے پیروخران بے تمیز۔

[737] یہ غزنویوں کی طرف سے فتویٰ جو شائع ہوا: ''وہ ان امور کا مدعی، رسول خدا کا مخالف ہے۔ ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں دجال کذاب پیدا ہوں گے ان سے اپنے آپ کو بچاؤ، تم کو گمراہ نہ کریں اور بہکا نہ دیں۔ اس قادیانی کے چوزے ہنود ونصاریٰ کے مخنث ہیں۔''

احمد بن عبداللہ غزنوی، بہ صفحہ ۲۰۱: ''قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو ابن تیمیہ کا قول ہے۔ جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہ السلام ہیں۔ ویسے تمام لوگوں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ بدترین خلائق ہیں۔ تمام لوگوں سے ذلیل تر، آگ میں جھونکا جائے گا۔''

احمد بن عبداللہ غزنوی صفحہ ۲۰۲: ''غلام احمد قادیانی کج راہ وپلید فاسد ہے اور راہ کھوتی گمراہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا، چھپا مرتد، بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ...... بلکہ

وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ...... جو اس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ یہ شخص ایسا اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ اسلامی قبرستان میں دفن ہو۔''

۱۳۱۴ھ میں عبدالحق غزنوی نے یہ لکھا: ''دجال، ملحد، کاذب، روسیاہ، بدکار، شیطان، لعنتی، بے ایمان، ذلیل، خوار، خستہ، خراب، کافر، شقی سرمدی ہے۔ لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار ہے۔ لعن وطعن کا جوت اس کے سر پر پڑا۔ بے جا تاویل کرنے والا۔ مارے شرمندگی کے زہر کھا کر مر جاوے گا۔ بکواس کرتا ہے۔ رسوا ذلیل شرمندہ ہوا۔ اللہ کی لعنت ہو۔ جھوٹے اشتہارات شائع کرنے والا۔ اس کی سب باتیں بکواس ہیں۔''

پھر ۲۳؍جولائی ۱۸۹۲ء میں یہ فتویٰ صادر ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق: ''مرزا صاحب دھوکہ باز اور گمراہ کرنے والا۔ مرزا صاحب تارک جمعہ و جماعت، وعدہ خلاف، سیرت محمدی سے کوسوں دور۔ مرزا عیار، جھوٹا دعوے دار۔ مرزا صاحب چالاک اور بچہ باز۔ مرزا صاحب فضول خرچ، مسرف، حیلہ ساز۔''

[738] اس کے بعد ۱۳۱۳ھ کا فتویٰ ہے، صفحہ ایک سے آٹھ تک۔ یہ ہیں ''کتاب البریہ ص۱۲۲، خزائن ج۱۳ص۱۵۰) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ اصل وہی حوالہ ہے: ''قادیانی، رافضی...... بے پیر، دجال، یزید، اس کے مرید یزیدی، خانہ خراب، فتنہ گر، ظالم، تباہ کار، روسیاہ، بے شرم، احمق، کاذب، خارجی، بھانڈ، یاوہ گو، غبی، بدمعاش، لالچی، جھوٹا، کافر۔ مفتری، ملحد، دجالی حمار، اخنث، بکواسی، بدتہذیب، مشرکانہ خیال کا آدمی۔ اس کا گاؤں منحوس ہے۔ اس کی دجالیاں اور مکاریاں اور رمالیاں اظہر من الشمس ہیں۔ اس کی کتابیں ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہیں۔''

پھر محمد رضا شیرازی کے حوالہ سے مرزا غلام احمد قادیانی نے (کتاب البریہ ص۱۲۲، خزائن ج۱۳، ص۱۵۰) پر لکھا: ''مرزا کاذب ہے۔ مفتری، یاوہ گو، تباہ کار، مکار، بغی، غوی، غبی، گمراہ، نادان، فضول، ڈھکوسلی، بے ہودہ سرائے، کاذب، جھوٹا، دروغ گو، بے شرم، ننگ خلائق، کاذب، بانی ملت مبتدعہ، تلبیس کرنے والا، داعی ملت بدعیہ، سرکش طبع، راندہ درگاہ ازلی، گم کردہ صراط مستقیم، سوئے فہم، بادہ پیائی کرنے والا، چاہ ژاژ خایاں چاہ ضلالت میں ڈوبا ہوا، اور گمراہی کے تزویر میں پھنسا ہوا، عجب وتکبر میں گرفتار، مزغرفات موہومہ باطلہ کا کہنے والا۔ اس کی جماعت ضلالت وگمراہی میں ہے۔ اس کی مراسلت سراسر فضول ولچر ہے۔ اس کے دلائل سب وشتم وفحش

سے بھرے ہوئے ہیں۔ مرزا مقہور شکستہ بال ہے۔ اس کی باتیں ہفوات و ہزلیات ہیں۔ وہ گمراہ غبی ہے۔ اس کی تحریرات میں خرافات ہیں۔ اس کے ذہن کے شرتحات گندیدہ ہیں۔ اس کا مدعا زور وطغان ہے۔ شتم وفحش و بہتان لانے والا۔ افتراء کذب کے دلائل پیش کرنے والا۔ شناعت و فضیحت کے سوا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ یہ کاذب دار لبوار میں جائے گا۔ ظلمت، کفر، طغیان، ان کی وجہ سے دنیا میں ہے۔''

یہ پس منظر تھا جس میں اب ہم نے دیکھا ہے ان تین فقروں کو جن کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی۔ پہلے ہم لیتے ہیں...... میں لے رہا ہوں سعد اللہ لدھیانوی۔ آپ نے اس کے متعلق شعر لکھا:

اذیتنی خبثاً فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یاابن بغاء

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵، خزائن ج۲۲ ص۴۴۶)

[739] اور ''انجام آتھم'' میں اس کے متعلق ۱۹۰۷ء میں الحکم میں ایک نوٹ ہے جس میں ابن بغاء کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے اور وہ ہے ''اے سرکش انسان۔'' ''یہ سرکش'' جو ''ابن بغاء'' کے معنی ہیں، ان کے متعلق میں آگے بھی کچھ کہوں گا لغت وغیرہ سے۔ اخبار ''اہل حدیث'' ۲۶؍جولائی ۱۹۱۲ء...... وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا...... یہ مولوی ثناء اللہ صاحب بڑے مشہور مناظر ہیں۔ انہوں نے اپنے اخبار ''اہلحدیث'' ۲۶؍جولائی ۱۹۱۲ء میں لکھا: ''بغی کے معنی......''

''اہلحدیث'' میں انہوں نے لکھا ''بغی'' کے معنی اس کے نیچے کہ اس کے معنی کیا ہیں:

''حاکم وقت، بادشاہ وقت، سردار قبیلہ وغیرہ کی نافرمانی اور سرکشی۔''

''اہلحدیث'' میں یہی معنی ''سرکشی'' کے آئے۔ ''بغا'' کے۔

آپ نے سعد اللہ کے متعلق ''تتمہ حقیقت الوحی'' میں لکھا، بانی احمدیہ نے: ''میں نے اس (سعد اللہ لدھیانوی...... اسی کا ذکر ہے یہاں) کی بدزبانی پر بہت صبر کیا اور اپنے تئیں روکا کیا۔ لیکن جب وہ حد سے گزر گیا اور اس کے اندرونی گند کا پل ٹوٹ گیا تب میں نے نیک نیتی سے اس کے حق میں وہ الفاظ استعمال کئے جو محل پر چسپاں تھے۔ اگرچہ وہ الفاظ جیسا کہ مذکورہ بالا الفاظ میں مندرج ہیں۔ بظاہر کسی قدر سخت ہیں، مگر دشنام دہی کے قسم میں سے نہیں۔ مگر واقعات کے مطابق ہیں اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے ہیں اور ہر ایک نبی حلیم تھا۔ (یہ آگے پہلے انبیاء کی مثال دی ہے) مگر ان سب کو واقعات کے متعلق...... (سارے انبیاء اور آنحضرت ﷺ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں یہ اسوۂ حسنہ کی طرف اشارہ ہے۔) ان سب کو واقعات کے متعلق

اپنے الفاظ اپنے دشمنوں کی نسبت استعمال کرنے پڑتے ہیں[1]۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۰،۲۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۲)

یہ جو واقعہ ہے سعد اللہ صاحب کا یہ علامہ اقبال صاحب کے کان میں بھی پڑا اور انہوں نے ایک نظم لکھی۔ اچھی خاصی لمبی ہے۔ یہ چار پانچ شعر میں نے اس میں سے لئے ہیں چار شعر اور یہ نظم چھپی ہے مطبع الحق، دہلی میں ستمبر ۱۹۱۲ء میں۔ اس وقت علامہ اقبال ایف۔ اے میں پڑھ رہے تھے۔ ایف اے کی کلاس میں تھے۔ کانونٹ مشن سکول سیالکوٹ میں۔ انہوں نے یہ مولوی سعدی[740] کو مخاطب کر کے اسی واقعہ پر یہ لکھا[2]:

’’واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی — خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی

بحث سعدی آپ کی بیت الخلاء سے کم نہیں — ہے پسند خاک روباں شعرخوانی آپ کی

گوہر بے راہ جھڑے ہیں آپ کے منہ سے سبھی — جان سے تنگ آ گئی ہے بھترانی آپ کی

قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل — واہ کیا اسلام پر ہے مہربانی آپ کی‘‘

یہ علامہ اقبال کے شعر ۱۹۱۲ء میں یہ سعد اللہ لدھیانوی کے حق میں کہے گئے ہیں۔

دوسری مثال آپ نے دی تھی گولڑہ شریف والوں کی۔ وہ پس منظر میں نے بتادیا ہے۔ وہ ہمارے اس وقت ذہن میں ہے۔ یہ گولڑہ والوں نے...... گولڑہ شریف والوں نے ایک اور...... بہرحال، ان کی طرف منسوب ایک نظم لکھی۔ ایک سیف چشتیائی میں ایک نظم لکھی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ایک حوالہ ہے سیف چشتیائی کا، انہوں نے ایک نظم لکھی۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے ایک نظم لکھی جو سیف چشتیائی میں چھپتی ہے۔ خود شاعر ہی ہے۔ وہی ایک ہی بات ہے۔ سیف چشتیائی۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ایک نظم انہوں نے اپنی اس کتاب، سیف چشتیائی میں نے، اپنی کتاب میں شائع کرائی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:

---

[1] مرزا قادیانی ملعون کا اپنے گالیوں کے دفاع میں یہ کہنا کہ انبیاء علیہم السلام بھی درشت گوئی کے مرتکب ہوئے تھے۔ ملعون قادیانی نے اپنے دفاع میں دیگر انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دینے والا ثابت کیا۔ (معاذ اللہ) ہے کوئی قادیانی شریف انسان جو مرزا قادیانی کے اس کفر پر تف کہہ کر شرافت کا ثبوت دے۔

[2] قادیانی...... خدا تعالیٰ، آنحضرت ﷺ، قرآن وسنت پر افتراء کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ اگر علامہ اقبالؒ کے خلاف جھوٹ منسوب کر دیا ہو تو کیا بعید ہے۔

''الا اے میرزا تا کیف تو حال این وآں بنی
دے چشم دلت وا کن کہ نور عین جاں بنی
بہ تکذیب امامت تو نداز آسمان آمد''

شعر کی وجہ سے تو وہ نیچے زیر نہیں ہے۔[741]

''بزودی پیش حق شاداں گروہ دشمنان بنی''

اب یہ اگلا شعر ہے۔ سننے والا۔ پہلے وہ میں نے اس لئے پڑھ دیا تھا کہ ''الا اے مرزا'' قید لگ جائے کہ حضرت مرزا صاحب کو انہوں نے مخاطب کیا ہے:

''زمین نفرت کنداز تو فلک گرید براحوالت''

زمین تجھ سے نفرت کرتی ہے اور غصہ میں فلک کی، آسمان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

''ملک لعنت کناں نزد خدا برآسماں بنی''

اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتے جو ہیں وہ تجھ پر لعنت کررہے ہیں، ملعون کیا جاتا ہے۔ تو اس کے مقابلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا:

اتانی کتاب من کذوب یزوّر کتاب خبیث کالعقارب یا بر فقلت......

انہوں نے کہا: ''آسمان پر فرشتے تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔'' جواب میں اتنا کہا: ''تم پر آسمانی لعنت ہو۔'' بس

انہوں نے ......ان کے ایک شاگرد تھے مولوی عبدالاحد خان پوری، وہ گولڑہ شریف والوں کے، جنہوں نے یہ نظم لکھی۔ ان کے ایک شاگرد تھے مولوی عبدالاحد خان پوری اور انہوں نے ایک کتاب لکھی۔ یہ ان سے پھر گئے اور بے نقط گالیاں اپنے پہلے پیشوا اور ہادی کو دیں۔ میں ان میں سے کوئی نہیں پڑھوں گا اقتباس۔ میں صرف یہ حوالہ دینا چاہتا ہوں بہت سارے اقتباس لکھ دیئے تھے۔ لیکن میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ وہ جانیں اور ان کے شاگرد جانیں۔

اور تیسرا حوالہ۔ یہ حوالہ ہے۔ ہاں، یہ ہاں، جناب رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق بھی چند الفاظ تھے جن کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ وہ نمبر ۳ ہیں۔ ان کے متعلق اس زمانے میں جو دوسروں نے فتوے دیئے وہ میں ابھی پہلے پڑھ چکا ہوں اور میں بتا رہا تھا کہ اس زمانے میں پس منظر یہ تھا۔ انہوں نے بانی سلسلہ پر ایک فتویٰ دیا جو ''اشاعت السنہ'' جلد ۱۳ ص ۱۵۶ پر شائع ہوا ہے۔

''اشاعت السنہ'' جو مولوی محمد حسین بٹالوی کا پرچہ تھا......اس میں ان کا ایک فتویٰ شائع ہوا۔ جس شخص کے اعتقادات ایسے ہوں'' جو سوال میں ہے کسی نے سوال پوچھا ''وہ اہل ہوا اور[742]

گمراہ ہے۔’’ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونذیر ہے۔ ان کو...... ان کے متعلق ’’انجام آتھم‘‘ میں جو آپ نے وہ آخری فقرہ پڑھا تھا: ’’واخرهم شيطان الاعمىٰ‘‘ ....ملعونین۔

انہوں نے کہا یہ دجال ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی لعنت...... ایک میں یہاں واضح کر دوں کہ ’’ملعون‘‘ اپنی طرف سے نہیں، ’’ملعون‘‘ کے اصل معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے۔ یہ بدعا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے سپرد کوئی کام کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں ہے۔ وہ تو اگر غلط دعا ہے تو رد کر کے اس کے منہ پر مارتا ہے جو دعا کرنے والا ہے۔ تو ان کی بدعا کی ان کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اگر دعا یہ غلط ہے تو وہ منہ پر ماردی جائے گی[1]۔ لیکن ان کا جو ہے۔ جناب رشید احمد گنگوہی، ان کے متعلق اس وقت کے لوگ جو سمجھتے تھے۔ وہ دیوبندی مذہب ہیں۔ ان کے خلاف جو فتوے ہیں۔ ایک میں پڑھ دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے اور نہیں پڑھ رہے آپ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، پڑھوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب کے اور کوئی نہیں ہیں ان کے متعلق؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، آپ نے تین ہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے یہی پوچھنا ہے جی کہ فتوے آپ پڑھ چکے ہیں۔ میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اچھا۔ پھر ایک...... تو ٹھیک ہے۔

ایک چیز میں واضح کر دوں۔ وہ نام آ گیا تھا۔ ’’ذریۃ البغایہ‘‘۔ ’’ذریہ البغایہ‘‘ جو ہے۔ اس کے معنی عربی کے لینے میں ہم نے۔ عربی کا لفظ ہے ’’ذریۃ البغایا‘‘ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں ۱۸۹۴ء میں،[743] آئینہ کمالات اسلام جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ اس میں یہ لفظ ’’ذریۃ البغایا‘‘ استعمال ہوا۔ اس کے ساتھ کوئی ترجمہ نہیں: ’’الا ذرية البغايا الذين ختم الله علىٰ قلوبهم فهم لا يقبلون‘‘ اس میں صرف یہ ہے کہ ’’ذریۃ البغایا‘‘ وہ ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ نے ختم کر

[1] مرزا قادیانی کا دفاع کرنا جھوٹ کو سچ، سیاہ کو سفید، اندھیرے کو روشنی، کفر کو اسلام ثابت کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ دیکھئے! یہاں مرزا ناصر کو اپنے دادا مرزا قادیانی کے متعلق یہ کہنا پڑا: ’’اگر دعا یہ غلط ہے تو وہ منہ پر ماردی جائے گی۔‘‘ پیر مہر علی شاہ تو یقیناً لعنت کے مستحق نہیں۔ یقیناً مرزا کی لعنت، مرزا کے گلے کا ہار ہے۔

دیئے، ان کے اوپر مہر لگادی۔ ’’بغی‘‘ کے معنی ’’ذریۃ البغایا‘‘ جو ہے...... ’’بغی‘‘ کے معنی ہر لغت میں ’’نافرمانی‘‘ اور ’’سرکشی‘‘ لکھے ہیں۔ اخبار ’’اہلحدیث‘‘ میں درج ہے کہ ’’بغی‘‘ کے معنی ’’حاکم وقت......‘‘ وہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں۔ وہ یہاں آ گیا ہے...... اور ’’سرکش انسان‘‘ کے ہیں۔

’’الــغـــرول کافی موسومہ بہ کافی کلینی‘‘ حصہ دوم، ’’کتاب الروضہ‘‘ مطبوعہ نول کشور پریس، لکھنو، میں امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں۔ یہ امام باقر کا ہے قول وہاں: ’’ثم قال یا ابا حمزۃ ان الناس کلھم اولاد البغایہ ما خلا حیتنا‘‘ تو یہاں بھی ’’سرکش‘‘ کے معنی لئے گئے ہیں: ’’کیونکہ ہمارے سوا سارے سرکش ہیں۔‘‘

اخبار ’’مجاہد‘‘............

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس کا اخبار ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ مجلس احرار کا ایک اخبار تھا، مجلس احرار کا۔ اس کا نام ہے اخبار ’’مجاہد‘‘ ۱۴/مارچ ۱۹۳۶ء میں اس کے اندر یہ ہے فقرہ: ’’ولد البغایہ، ابن الحرام اور ولد لحرام، ابن الحلال اور بنت الحلال وغیرہ‘‘

سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔ جو شخص نیکی کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے، اس کو، باوجودیکہ اس کا حسب ونسب درست ہو، (یعنی حرامی نہیں اس کے معنی) باوجود اس کے کہ اس کا حسب ونسب درست ہو، صرف اعمال کی وجہ سے ابن الحرام، ولد الحرام کہتے ہیں۔ اس کے خلاف جو نیکوکار ہوتے ہیں ان کو ابن الحلال کہتے ہیں۔ اندریں حالات امام کا اپنے مخالفین کو ’’اولاد بغایا‘‘ کہنا بجا اور درست ہے۔ پس جو ترجمہ ’’ذریۃ البغایا‘‘ کا ’’کنجریوں کی اولاد‘‘ [744] کہ کیا گیا ہے۔ از روئے لغت، از روئے استعمال اور از روئے تشریح بانی جماعت احمدیہ غلط اور محض اشتعال دلانے کے لئے ہے۔‘‘

علاوہ ازیں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’من احبن کان نطفۃ العبدو من البغتن کان نطفۃ الشیطان‘‘ یہ وہی محاورہ ہے کہ ’’سرکشی کرتا ہے۔‘‘ ہاں، حق کو قبول نہیں کر رہا۔ یہ ’’الغرول کافی‘‘ میں ہے۔ ’’کتاب النکاح‘‘ مطبوعہ نول کشور۔ یعنی جو شخص ہم سے محبت رکھتا ہے وہ بندے کا نطفہ ہے۔ مگر وہ جو مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ وہ نطفہ شیطان ہے۔

یہ الفاظ مختلف فرقہ ہے مسلمانوں کے بارے میں استعمال کئے گئے ہیں اور کسی جگہ بھی اس کے معنی ’’ولد الحرام‘‘ کے نہیں لئے گئے ہیں۔ یعنی ناجائز اولاد کے نہیں لئے گئے ہیں۔ بلکہ سرکش اور نیکی کو چھوڑنے والے کے لئے گئے ہیں۔ تو جو معنی لغت نہیں کرتی جو معنی ہمارے آئمہ

نہیں کرتے۔ جو معنی ہمارا لٹریچر نہیں کرتا۔ وہ معنی خود بخود کر کے اعتراض کر دینا میرے نزدیک یہ درست نہیں۔

Mr. Chairman: ***Break for Maghrib.***

(مسٹر چیئرمین: مغرب کے لئے وقفہ)

مرزا ناصر احمد: میں، وہ جو حوالے ہیں نا دوسرے......

Mr. Chairman: ***The Delegation is permitted to leave......(to Attorney-General)......***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Conclude this.***

جناب چیئرمین: اچھا۔ یہ کتنی دیر اور لگے گی؟ مغرب **Prayer** (نماز) کا ٹائم ہو گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ **Conclude** ہو گیا نا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو...... ہاں، میں بس کرتا ہوں۔ میں نے بتایا کہ اور حوالے ہیں۔ میں ان کو چھوڑتا ہوں۔ واضح، میرے خیال میں واضح ہو گئی ہے بات۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ٹھیک ہے۔ اس کے بعد پھر میں......

[745]***Mr. Chairman:*** ***The Delegation to report back at 8:00 p.m.*** (جناب چیئرمین: اب آٹھ بجے شام دوبارہ)

Mr. Chairman: ***The honourable members may keep sitting.*** آٹھ بجے جی، آٹھ بجے پورے۔

مرزا ناصر احمد: اچھی بات جی۔

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: ***The Assembly is adjourned for Maghrib prayers to meet at 8:00 p.m.***

(The special committe adjorned for Maghrib prayers to meet at 8:00 p.m.)

[The special Committe re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman(Sahibzada Farooq Ali)in the Chair.]

Mr. Chairman: *Should we call them?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes.*

Mr. Chairman: *They may be called.*

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: *Mr. Attorney General.*

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے جو علامہ اقبال کی نظم پڑھی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا ناصر کا علامہ اقبال کے متعلق جھوٹ پکڑا گیا)

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ میں کہاں دیکھ سکتا ہوں۔ کون سا اخبار ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ نہیں، وہ...... اس کا تو حوالہ ہے میرے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ حوالہ دکھا دیجئے پھر، اخبار کا یا کس کا؟ چھپی تھی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ میں نے حوالہ پڑھا تھا۔ پھر پڑھ دیتا ہوں۔

[746] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، مجھے یعنی......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، بس ٹھیک ہے۔ میں دے دیتا ہوں وہ آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ مرزا صاحب؟ جو آپ نے یہاں نوٹ کیا ہے۔ اس پر یہ لکھا ہوا ہے کہ ''شیخ محمد اقبال، ایف۔ اے کلا، سکاچ مشن اسکول، سیالکوٹ۔'' یہ تو نام ہے نظم لکھنے والے کا۔ ''آئینہ حق نما'' مصنف شیخ یعقوب علی عرفان[1]، صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸، مطبع الحق، دہلی۔ مطبوعہ ستمبر ۱۹۱۲ء، یہ نظم ۱۹۱۲ء میں لکھی گئی تھی یا پہلی دفعہ ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی؟ کچھ آپ کو علم ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے متعلق تو میں نے کوئی تحقیق نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ بات یہ ہو جاتی ہے ناں جی کہ اگر یہ شخص جس نے نظم لکھی ہے اور جیسے آپ نے کہا ہے، علامہ اقبال کی نظم سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق، اور آپ نے فرمایا کہ ۱۹۱۲ء کی نظم ہے اور وہ ایف۔ اے کلاس میں پڑھتے تھے۔ تو اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال بن جاتی ہے جو ہمارے کیلنڈر اور علامہ کی جو *Date of birth* ہے، اس کے مطابق جو *Latest*

[1] یعقوب عرفانی! خود قادیانی تھا۔ ایک قادیانی کی بات لے کر دشنام دہی پر مبنی نظم کو مرزا ناصر نے علامہ اقبال کی طرف منسوب کر دیا۔

view ہے وہ یہ ہے کہ ۱۸۷۷ء میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ پہلا View یہ تھا کہ ۱۸۷۳ء میں۔ تو ایک لحاظ سے ۳۵ سال عمر بن جاتی ہے، ایک لحاظ سے۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں ۳۸ سال عمر بن جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ جو ہے، اسی واسطے غالباً لکھا گیا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی اور یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ ۱۹۱۲ء میں تو ان کی عمر زیادہ تھی۔ تو اسی واسطے کتاب لکھنے والے نے یہ نوٹ لکھ دیا کہ یہ نظم اس وقت لکھی گئی جس وقت اپنے ایف۔ اے میں پڑھ رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ آپ نے کہا کہ یہ ۱۹۱۲ء میں جب وہ ایف۔ اے میں پڑھتے تھے۔ تو اسی واسطے مجھے impression ہوا کہ شاید کوئی اور شخص ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ۱۹۱۲ء میں وہ ایف اے میں نہیں پڑھتے تھے۔ کتاب چھپی، جس میں یہ نظم چھپی ہے۔ وہ کتاب چھپی ہے ۱۹۱۲ء میں۔ اور کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ نظم علامہ اقبال نے لکھی جس وقت وہ ایف۔ اے میں پڑھ رہے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ۱۹۱۲ء میں ان کو علامہ کے نام سے خطاب کیا تھا انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، جو یہاں لکھا ہوا ہے...... [747]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو اوپر تو آپ نے لکھا ہوا ہے ناں، یہ پتہ نہیں چلتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو میرا لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو لکھا ہوا ہے ''شیخ محمد اقبال۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں ''شیخ محمد اقبال'' یہی لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تو ''شیخ محمد اقبال'' ایک اتنا Common نام ہے۔ میں اسی واسطے سوچ رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ ہزارہا آدمی ''شیخ محمد اقبال'' کا نام رکھتے ہیں۔ لیکن جس وقت شیخ محمد اقبال، جو ایف۔ اے میں پڑھ رہے تھے اور اس تعلیمی ادارے میں علم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے سعد اللہ کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر آپ Definite ہیں کہ یہ علامہ اقبال ہیں تو میں یہ نہیں پوچھتا سوال۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں Definite ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہی پوچھ رہا تھا۔ کیونکہ وہ ایف۔اے آپ نے کہا ۱۹۱۲ء کا تو صحیح ہوا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں نے ''علامہ اقبال'' بعد میں کہا۔

(باہمی فتوؤں کی پوزیشن)

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! میں کچھ عرض کروں گا۔ بیشتر اس کے کہ آپ ایک بات کا جواب دیں۔ آپ مہربانی کر کے میری عرض سن لیجئے۔ جو آپ نے ابھی......اس کے بعد پھر آپ جو فرمائیں گے۔

پہلا تو میں یہ عرض کرنا ہے کہ جو آپ نے فتاویٰ پڑھے۔ وہ ایک دوسرے کو مختلف طبقے، فرقے کہہ رہے ہیں کہ یہ کافر ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ اب یہ ہمارے عقیدے کی بات ہے یا سمجھ کی بات ہے کہ اگر ہم کہیں کہ فلاں آدمی کافر ہے۔ وہ کافر جو ہم کہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ سے باہر ہے، یا وہ کافر سمجھیں جیسے ہندو ہے۔ اگر ایک ہندو سے مسلمان شادی کرتا ہے، تو اس کی جو اولاد ہو گی۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ حرام کی اولاد ہے۔ یہ شادی نہیں یہ زنا ہے۔ اس قسم کے فتوے انہوں نے ایک[748] دوسرے کو کافر بنا کے دیئے ہیں۔ یہ ایک ان کا ***Description*** ہے جو کہ ***Legal description*** ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک ناجائز شادی ہو، جو شادی نہ ہو قانون کے مطابق، تو اولاد جو ہے وہ حرام ہوگی اور ان کی وراثت میں کوئی حق نہیں ملے گا۔ یہ ایک دوسرے کو کافر کہہ کے اس قسم کے فتوے دے رہے ہیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ گالیوں اور توہین کی بات نہیں ہوتی۔ ***Describe*** کرتے ہیں کہ

What are going to be the consequences, as a result of this sort of marriage. (اس قسم کی شادی کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں)

اور یہ وہ اس لئے میں یہ سمجھوں گا کہ قطع نظر اس سے کہ بیک گراؤنڈ کیسا ہے۔ جو آپ بتا رہے ہیں کہ گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس کی کوئی ***Relevancy*** نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی میں نے یہ عرض کرنا تھا کہ غزنویوں کی طرف سے جو چیز ہوئی مرزا صاحب پر، اس کا بھی کوئی ***Relevence*** نہیں ہے کیونکہ کسی غزنوی کا میں نے آپ کو حوالہ نہیں پڑھ کے سنایا کہ انہوں کے متعلق مرزا صاحب نے کیوں یہ بات کہی یا کہی یا نہیں کہی۔

صرف تین شخصیتیں جو تھیں، ان کا تھا۔ آپ نے جواب ضرور دیا اور **Explain** آپ نے کیا ہے۔ میں ذرا پھر آپ کی توجہ ان حوالوں کی طرف دلاؤں گا۔

آپ نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ کے متعلق کہا کہ انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق کوئی بات کہی اور انہوں نے ان کو ''ملعون'' کہا اور ملعون کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کے سپرد کر کے، اللہ ہی اس پر لعنت بھیجے گا۔ پھر آپ نے رشید احمد گنگوہی صاحب کے متعلق کہا کہ انہوں نے مرزا صاحب کی شان میں کچھ ایسے فقرے کہے کہ جس کے جواب میں...... کہ انہوں نے ''ابن مریم کا ان سے کوئی تعلق نہیں، دجال ہے۔'' یہ ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ ''اندھا، شیطان، دیو، گمراہ۔'' اب میں صرف آپ سے عرض...... ''ملعون، سفیہ، ملعون، من المسفدین'' وغیرہ لکھا ان کے متعلق......

مرزا ناصر احمد: یہ جو آپ نے کل دو شعر پڑھے تھے...... اچھا جی، اچھا...... رشید گنگوہی کے بارے میں......

[749] **جناب یحییٰ بختیار:** رشید......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں...... اچھا، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا کہ اس کے متعلق یہ الفاظ ہیں تا کہ آپ کو پھر یاد آ جائیں۔ شاید آپ نے نوٹ نہ کئے ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ ابھی یہاں مل جاتا ہے۔ یہ میرے سامنے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''اندھا شیطان، دیو، گمراہ، سفیہ، ملعون، من المفسدین'' تو یہ میں صرف اس واسطے آپ سے...... ابھی تک تو میں اپنا سوال تو پورا نہیں کر سکا ہوں۔ میں صرف بیان کر رہا ہوں کہ ''اندھا شیطان، دیو'' یہ الفاظ ''گمراہ'' یہ جو ہیں۔ یہ سارے عربی کے معانی میں استعمال ہوتے ہیں یا اردو کے معنی ہیں؟ کیونکہ یہ سارے الفاظ جو میں دیکھ رہا ہوں، میرے سامنے اردو میں ہیں۔ بعض مرزا صاحب عربی میں باتیں کی ہیں جن کا ترجمہ ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ویسے یہ سارے جو ہیں وہ عربی میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو اسی واسطے میں کہتا ہوں...... پھر آگے مولوی سعد اللہ کا نام لے کر مرزا صاحب نے کہا ہے...... جن کے متعلق آپ نے نظم سنائی جو کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ علامہ اقبال کی ہے...... ان کے بارے میں مرزا صاحب نے نام لے کر کہا ہے ''مکار عورت کا بیٹا۔''......

مرزا ناصر احمد: نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں؟ میں اسی واسطے آپ سے وہ کررہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں کہا۔ میں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ لفظ نہیں ہے وہاں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا لفظ استعمال کئے گئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''سرکش......''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

[750] مرزا ناصر احمد: ''......ابن بغایا۔''

جناب یحییٰ بختیار: یا ''ابن بغی'' ''اگر تواے نسل بدکاران......'' (انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ ص۲۸۲) یہاں ایسا ترجمہ آپ کی کتاب میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کتاب میں ہے۔ لیکن یہ بانی سلسلہ کا نہیں ہے ترجمہ۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی جماعت سے جو کتاب پبلش ہوئی ہے......

مرزا ناصر احمد: معلوم ہوتا ہے ترجمہ کرنے والے کو اس وقت عربی کے معانی نہیں آتے تھے[۱]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ کی یا ''انجام آتھم'' کی جو کتاب پبلش ہوئی، آپ کی ہی طرف سے شائع ہوئی ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور کئی سال سے چلتی آرہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اسی واسطے کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ کتاب غلط ہے۔ آپ کی نہیں، تو اس واسطے......

۱؎ مرزا ناصر فرمارہے ہے کہ ایک صدی سے مرزا کی کتاب جو قادیانی جماعت چھاپ رہی ہے، اس کا ترجمہ غلط ہے۔ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کتنے مرزا ناصر جھوٹ بول رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری کتاب ہے اور ترجمہ بھی ہمارا ہی ہے۔ لیکن وہ غلط ترجمہ ہے ''ابن بغیٰ'' کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''بغیا'' کا باقی جگہ بھی جو ترجمہ ہوا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا، یہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔ ''تفسیر کبیر سورہ مریم آیت نمبر ۲۹ ج ۵ ص ۱۹۲/اپریل ۱۹۸۶ء جدید ایڈیشن'' اس میں بھی یہ ''بغیہ'' کا کہ ''اور ماں بھی بدکار نہیں تھی۔'' پھر آگے یہ ہے صفحہ ۱۶۸۔ پھر ایک جگہ آتا ہے: ''اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔'' وہ ''بغیا'' ''اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔'' یہ بھی آپ دیکھ لیں[1]۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو دیکھ لیا۔ اصل میں عربی کے ہیں یہ الفاظ اور اس میں کوئی دقت نہیں۔ یہاں جو زیر بحث ہے وہ ''بغیہ'' نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مطلب ہے......

مرزا ناصر احمد: میری بات سنیں...... ''ابن بغیٰ'' ہے اور ''ابن بغیٰ'' کے معنی جو ہیں وہ ''سرکش'' کے ہیں۔

[751] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے ابھی تک سوال پورا نہیں کیا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ایک جگہ ''ابن بغیٰ'' کے بھی یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ''بدکار عورت'' کے ''بدکار'' اور پھر دوسری جگہ صرف ''بغیٰ'' کے، یہ ''بدکار''۔ میں اس واسطے آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ''بغیٰ'' کے معنی ''بدکار'' عربی لفظ میں کوئی نہیں ہے۔ یہ آپ کسی سے یہاں پوچھ لیں۔ وہ آپ کو بتا دے گا کہ ''بغیٰ'' جو ہے وہ فعل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھ لیجئے۔ کہیں تو ''میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔''......

مرزا ناصر احمد: وہاں ''بغیٰ'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، یہ آپ دیکھ لیں۔ اس پر پھر آپ بعد میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہاں یہ لفظ ہی نہیں۔ وہاں لفظ ہی دوسرا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) قرآن کریم نکالو جی۔ یہ لو۔ نکالو۔ ادھر لائیں جی میرے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: مفتی صاحب! آپ سے توجہ ایک منٹ کے لئے دلائیں گے کیونکہ......

---

[1] اسی طرح سورہ مریم کی آیت ہذا کا تفسیر صغیر ص ۳۸۳ پر ترجمہ مرزا محمود ''تیری ماں بدکار نہ تھی'' کیا ہے۔

مولوی مفتی محمود: قرآن کریم میں ہے:''ولاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء''(سورہ نور:۳۳) یہاں ''بغا'' کے معنی کیا ہیں؟

(مرزاناصر کا نیا پینترا)

مرزاناصر احمد: عربی لغت اپنے الفاظ کو متعدد معانی میں استعمال کرتی ہے۔ مثلاً ''زکوٰۃ'' کے تیرہ، چودہ معانی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو ہے وہ......

جناب چیئرمین: ہاں، اس کے معنی کیا ہیں جو مفتی صاحب نے سوال کیا ہے؟

مرزاناصر احمد: مجھے بات ختم کر لینے دیں۔ ہاں ''ابن بغا'' جب اس *Context* میں استعمال ہو تو اس کے معنی ''حرام زادہ'' کے ہیں ہی نہیں۔ اس کے معنی ہیں ''ہدایت سے دور'' اور ''سرکش۔''

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر یہ لفظ......

مولوی مفتی محمود: میں نے تو صرف قرآن کریم کی آیت کے بارے میں پوچھا ہے کہ قرآن کریم......

[752]***Mr. Chairman:** Ask the translation.*

مولوی مفتی محمود: ......کہ قرآن کریم میں جو ''بغا'' کا لفظ ہے، اس سے کیا مراد ہے؟

مرزاناصر احمد: قرآن کریم نے ''ابن بغا'' کا لفظ ہی نہیں استعمال کیا، محاورہ ''ابن بغا'' کا......(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ٹھہریں۔

جو آیت مفتی صاحب نے پڑھی ہے۔ اس کا ٹرانسلیشن کردیں آپ۔ (مفتی محمود صاحب سے) ایک دفعہ پھر پڑھیں۔ *Let this*............

مولوی مفتی محمود: ''ولاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء (نور:۳۳)''

یہ قرآن کی آیت کا ترجمہ لفظی بتادیں۔

جناب چیئرمین: اس کا لفظی ترجمہ کردیں جی۔

Let it go on the record.

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

Mr. Chairman: *No, Just a minute. Let this Ayat be translated by the witness.*

(مرزاناصرکااورپینترا)

مرزاناصراحمد: لغت عربی میں،لغت عربی میں جب یہ فتح یاب کے متعلق استعمال ہوتواس کے معنی بدکاری ہے ہیں۔

جناب چیئرمین: تفسیر بعد میں کریں۔پہلے اس آیت کاٹرانسلیشن کردیں۔

This is the question.

مرزاناصراحمد: ''اپنی جولونڈیاں ہیں تمہارے گھروں میں،ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرواگروہ خوداسے پسند نہ کریں۔''لفظی ترجمہ یہ ہوگا۔

Mr. Chairman: *Now the witness can add the explanition.*

مرزاناصراحمد: یہ ٹھیک ہے،اس کالفظی ترجمہ یہی ہے۔لیکن ''ابن بغیٰ'' کاعربی میں یہ معنی نہیں ہے۔

[753] جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔یہ تو ہے۔اب اس کو یہاں ایک منٹ کے لئے چھوڑتاہوں۔ایک چیز ہے جس کے بعد......

مرزاناصراحمد: اگرآپ پسند کریں توصبح بہت ساری روایات کے حوالے دے دیں؟

(مرزاقادیانی کی نئی گالیاں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں،ٹھیک ہے جی۔یہ آپ کہہ رہے ہیں۔میں ابھی اس سبجیکٹ پرنہیں آرہا۔کیونکہ گالیوں کاذکرآ گیاہے توایک اور Context میں جارہاہوں کہ جولوگ یہ محسوس کررہے تھے کہ انگریزوں کے خلاف انہوں نے جنگ آزادی لڑی۔ان کے متعلق مرزاصاحب سے منسوب......شاید یہ غلط ہو،نہ ہو۔میں ایسے کہہ رہاہوں......یہ ''ازالہ اوہام'' حصہ دوم سے لیا گیاہے۔انگریز کے مقابل سراٹھانے کو''مکروبدکاری'' کہااورلکھاکہ:''ان لوگوں نے چوروں،قزاقوں اورحرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پرحملہ کرناشروع کیاہےاوراس کانام جہادرکھا۔'' (ازالہ اوہام ص۷۲۵حاشیہ،خزائن ج۳ص۴۹۰)

یہاں جوالفاظ ہیں ابھی ''چوروں،قزاقوں،حرامیوں۔تو یہ اگر آپ سمجھیں کہ عربی میں ''چوروں،قزاقوں،حرامیوں'' کو جہاں تک میں جانتا ہوں،عربی **Slang** میں ''حرامی'' چور کو ہی کہتے ہیں۔ یہاں ''چور'' بھی استعمال ہوتا ہے اور ''حرامی'' بھی استعمال ہوتا ہے۔تو یہ آپ مائنڈ **Mind** میں رکھیں کہ آخر یہ گالیاں ہیں یا یہ کہ ایسے ہیں کہ صرف باغیوں کے بارے میں بات ہے؟

مرزاناصراحمد: یہ **Context** دیکھ لیں۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) نوٹ کرو جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،پھر وہ اس پر......

مرزاناصراحمد: ویسے آپ نے صبح بھی چار پانچ باتیں پوچھی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں آرہا ہوں جی اس پر۔کیونکہ میں نے کہا ایک سبجیکٹ ہوجائے۔اب مرزاصاحب!ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ بعض لوگوں نے سخت الفاظ استعمال کئے......جو آپ نے پڑھ کے سنائے......مرزاصاحب کے متعلق، اورآپ نے فرمایا کہ اس زمانے میں یہ ایک قسم کا فیشن تھا کہ اس قسم کی زبان استعمال کررہے تھے ایک دوسرے کے خلاف، اور یہ ان کا مطلب بھی نہیں ہوتا تھا......

مرزاناصراحمد: یہ اگلا فقرہ نہیں کہا میں نے۔

[754] **جناب یحییٰ بختیار:** ......یہ،ان کا یہ مطلب نہیں تھا،جوظاہری معلوم ہوتا ہے۔

مرزاناصراحمد: نہیں،میں نے یہ نہیں کہا۔میں نے کہا کہ یہ ان کی عادت پڑی ہوئی تھی اس قسم کے سخت الفاظ......

(عام آدمی اورمدعی نبوت دونوں کی بدزبانی میں کیا فرق ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،اس قسم کے الفاظ۔تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف ایک معمولی انسان،گناہ گارانسان،دوسری طرف ایک نبی اور ایسا نبی جس کے ابھی میں آپ کو تفصیل سے بتاؤں،جس کے بارے میں کیا کیا لکھا جاچکا ہے،وہ وہی زبان استعمال کررہے ہیں۔اس سے بھی سخت بعض جگہ زبان استعمال کررہے ہیں......مرزاصاحب!میں بڑی **Responsibility** سے بات کررہا ہوں۔

مرزاناصراحمد: ہاں،آپ بات کریں،ابھی نہیں میں بول رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر غزنویوں نے بری گالیاں دیں، بدزبانی کی، ان کو جواب دے دیں، تو میں سمجھ سکتا ہوں۔ یہاں بعض الفاظ جو ہیں مولوی سعداللہ کے بارے میں کہ ''بدکار عورت کا بیٹا۔ بدگو۔ خبیث۔ منحوس۔ لعین۔ شیطان۔'' (انجام آتھم ص۲۸۱، خزائن ج۱۱ ص۲۸۱) میں نے ان کو دیکھا۔ ممکن ہے کہ انہوں نے بھی مرزا صاحب کے متعلق بہت سی جگہ ایسے الفاظ استعمال کئے ہوں۔ مگر جہاں آپ نے پڑھ کے سنائے انہوں کی طرف سے، تو ان سے مجھے یہ بات ظاہر نہیں ہوئی، بہرحال، سوال یہ ہے کہ یہ شخص......

مرزا ناصر احمد: یہ سعداللہ کی گالیوں کا حوالہ کہاں ہے؟ وہاں تو نہیں تھے یہ سارے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے آپ کو سنائے تھے جی۔ ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۱ ہیں۔ جناب! آخر میں آپ نے کہا تھا، Admit کر لیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ''ابن بغی'' کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مجھے، میں نے کہا کہ جو مرزا صاحب نے ان کے بارے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''ابن بغی'' کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو یہ لکھا ہوا ہے ''اور آپ نے Admit کیا۔'' اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں ''انجام آتھم'' میں۔

[755] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، صفحہ ۲۸۱، ۲۸۲۔ آپ نے کہا کہ یہ لفظ جو ہیں ناں ''بدکار عورت کا بیٹا'' نہیں کہا۔ اس کا مطلب ہے ''ابن بغی''......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: باقی باتوں کی طرف میں ابھی آ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ''ذریۃ البغایہ'' اور ''ابن البغی'' کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ میں تو......

مرزا ناصر احمد: ''لغت'' کے متعلق یہ تین باتیں ہوئی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: باقی ''بدگو، خبیث، منحوس......''

مرزا ناصر احمد: اور یہ کہاں ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھ لیجئے۔ میں نے تو آپ کو حوالہ دیا ہے اور میرے خیال میں آپ نے Admit کر کے جواب دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ دیکھ لیں ان کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’بدگو، خبیث، مفسد، آرائنڈہ است، منحوس، ونام او جاہلاں سعداللہ نہادہ اند‘‘...... یہ آجاتا ہے جی......

مرزا ناصر احمد: کل آپ نے ’’انجام آتھم‘‘ ۲۸۲ کا......

جناب یحییٰ بختیار: ۲۸۱، ۲۸۲، دوسرے پر آ گے آجاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں یہ ہے: ’’اس[1]......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے۔ اس سے پہلے میں نے ۲۸۱، ۲۸۲ دونوں صفحے بتائے آپ کو۔ جو میں نے یہاں نوٹ کئے ہیں اور دوسرے جو ہیں ناں، آپ اسے دیکھ لیں۔ ۲۸۱ پر ہیں۔ مل گیا آپ کو؟ جہاں لکھا ہوا ہے: ’’وہ خبیث......‘‘

[756] مرزا ناصر احمد: جی، یہ ہیں الفاظ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں یہ عرض کر رہا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی......

(نبی کی سخت زبان، عام انسان کی طرح؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ بہت ہی سخت زبان استعمال کی گئی ہے اور سوال جو تھا وہ صرف یہ تھا کہ:

من بدکنم وتو بدمکافات دہی بس فرق میانے من وتو چیست بگو

ایک آدمی کہتا ہے ’’میں نبی ہوں۔‘‘ ایک عام انسان ہے اور نبی بھی وہی زبان استعمال کرتا ہے۔ اس سے زیادہ سخت وہ زبان استعمال کرے تو پھر اس پر ذرا سوال آتا ہے کہ کیا **Status** (مقام) نبی کا ہوتا ہے کہ ایسی زبان استعمال کرے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو پہلے انبیاء کی تاریخ ہمیں بتائے گی کہ ان کا **Status** (مقام) یہ ہوتا ہے کہ نہیں۔

---

[1] ابھی تھوڑا پہلے اس حوالہ کا انکار، اب اقرار، مرزا قادیانی کا حوالہ مرزا ناصر احمد کے حلق میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر اس کو تگنی کا ناچ نچوا رہا ہے یا توّے پر رقص کروا رہا ہے؟ قادیانی فیصلہ فرمائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں خیر وہ تو آپ کے مطابق......

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں۔ پہلے انبیاء کی، ان کی کتب سے[1]......

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ نبیوں کے لئے جائز ہے کہ ایسی زبان استعمال کریں آپ؟

مرزا ناصر احمد: نبیوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ گالی دیں۔لیکن نبیوں کے لئے ایک سرجن کے نشتر کی طرح استعمال کرنے کی نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے ان کے لئے لیکن ایک غنڈہ بازار میں چاقو استعمال کرتا ہے تو وہ قاتل اور مفسد بن جاتا ہے۔لیکن اس کے مقابلے میں آدھا سینہ چیر دیتا ہے۔ **Lungs** سارا نکال کے باہر پھینک دیتا ہے سرجن۔تو جو بات، جو کلمہ سچا ہو، جو ہے مثلاً مجسٹریٹ ہے، وہ چور کو چور کہتا ہے، گالی نہیں ہے[2]۔ لیکن کوئی اور دوسرے کو چور کہے گالی بن جاتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو مرزا صاحب گالی دیں وہ صحیح ہے، وہ حقیقت ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ انبیاء کی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ جن کے اذکار، جن کی باتیں قرآن کریم نے بھی بیان کی ہیں اور ان کی کتب جس شکل میں بھی ہیں، موجود ہیں کہ ان کو سخت الفاظ......جو سخت نظر آتے ہیں دوسروں کو......وہ استعمال کرنے پڑتے ہیں اور وہ گالی نہیں ہوتی، حقیقت حال ہوتی ہے۔

[757] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ الفاظ جو استعمال ہوئے ''خبیث، منحوس، لعین، شیطان۔'' یہ گالیاں نہیں تھیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے صحیح معنوں میں یہ گالیاں نہیں تھیں[3]۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ٹھیک ہے۔

---

[1] مرزا ناصر کہنا چاہتا ہے کہ گویا سابقہ انبیاء علیہم السلام گالیاں دیتے تھے۔قارئین! یہ ہے قادیانی کفر کہ مرزا قادیانی کو بچانے کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام پر الزام دھر دیا۔اس لئے کہتے ہیں کہ قادیانی معلم الملکوت کی اولاد ہیں؟

[2] تو کیا ہم مرزا قادیانی کو دجال وکذاب، ملعون کہیں تو قادیانیوں کو اس پر اعتراض نہ ہوگا۔یا یہ تمام قادیانی ذریۃ البغایا ہیں یا یہ کہ مرزا محمود نسل بدکاران تھا۔کیا قادیانی اسے گالی نہ سمجھیں گے؟

[3] منحوس! لعین، شیطان مرزا قادیانی تھا۔ہمارے نزدیک یہ صحیح معنوں میں مرزا کے لئے یہ گالیاں نہیں۔کیا قادیانی کرم فرما اسے تسلیم کرلیں گے؟

مرزا ناصر احمد: صحیح معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کی مثالیں ہم دیں گے تب مقابلہ ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو ٹھیک ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ''خبیث، منحوس، لعین، شیطان'' کا مطلب ''خبیث، منحوس، لعین، شیطان'' نہیں ہوتا؟''

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا عربی زبان میں ان الفاظ کے اس Context میں جو معانی ہوسکتے ہیں۔ وہ جو ہے، اس کو جائز ہے کہنے جو اللہ تعالیٰ سے علم پا کے۔ اس کے اندرون کو ایسا دیکھے۔ ورنہ نہیں جائز اور پہلے انبیاء کی یہی سنت ہے، یہ طریق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا مرزا صاحب! وہ تو......

مرزا ناصر احمد: میں آپ کو صبح پہلے یہ یاد دلا دوں گا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہہ دیا، مرزا صاحب! میں اس پر......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں اس کو یہاں وہ ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ اس کو ریکارڈ کروا لیجئے۔ مگر اب میرا دوسرا سوال ہے کہ میں نے کچھ سوالوں کا ذکر کیا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس میں ہے کہ: ''میرے مخالف جنگلوں کے، بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ وہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳، خزائن ج۱۴ ص۵۳''

[758] مرزا ناصر احمد: یہ اس کو چیک کیا ہے۔ ابھی ادھر دیتے ہیں۔ یہ ''نجم الہدیٰ'' کا صفحہ ۵۳ تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ نجم الہدیٰ، صفحہ ۵۳؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں یہ ایک مضمون ہے عربی کا۔ اسکے اندر یہ نظم آئی ہے:

ان العــداصــارو اخنــازيـر الـفـلا   ونســاء هــم مـن دونهـن الاكـلـب

اس شعر میں ''العداء'' سے مراد وہ معاندین ہیں جو سید المعصومین حضرت محمد ﷺ کے خلاف نہایت گندہ دہانی سے کام لیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

سبــوامــا ادری لا یــی جــریـمة   سبـو العـصـی الحـب اونتـجـنـب

انہوں نے گالیاں دیں اور میں نہیں جانتا کیوں دیں۔ کیا ہم اس دوست (محمدؐ) کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں؟ اس نظم کے شروع میں آپ نے اسکے معنے کئے ہیں کہ ''حب'' سے مراد محمدؐ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں، ان دوشعروں کے کہ:

''ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پر ہیں اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے...... ہم اپنے پیار کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو...... ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہوسکتا وہ بھی ہمارے لئے منور ہوگیا ہے۔'' (اس کے طفیل)

اس کتاب میں...... یہ نظم کے معنی دیئے گئے تھے ناں...... بڑی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ دشمن اسلام، محمدؐ کے خلاف اس قدر ایذارسانی سے کام لے رہے ہیں، دکھ دہ باتیں کر رہے ہیں، گالیاں دے رہے ہیں اور اس *Text* میں وہ جو آیا ہے ابھی اس میں ''یــقـتـلـوا[759] خــنــزیــر'' اور پہلے بھی انہوں نے کہا ہے کہ ''خنزیر'' سے مراد ''دشمنان اسلام'' ہیں۔ وہ مراد ہے یہاں۔ ایک آگے...... ابھی نہیں ختم ہوا......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں اس پر وہ دوسرا حوالہ جو ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔

جناب یحیٰی بختیار: اچھا، اسی پر آپ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اسی، اسی پر۔ اس کتاب میں، جیسا کہ میں نے بتایا، آپ نے فرمایا کہ بدزبان پادری اور ان کی وہ عورتیں ہیں جو گھروں میں جا کر مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے ہر قسم کا جتن کر رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ''نجم الہدیٰ'' اسی کتاب میں: ''تو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دین صلیبی اونچا ہوگیا اور پادریوں نے ہمارے دین کی نسبت کوئی دقیقہ طعن کا اٹھا نہیں رکھا اور ہمارے نبیؐ کو گالیاں دیں اور بہتان لگائے اور دشمنی کی اور تم دیکھتے ہو کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت ہو گئے ہیں اور کیسے تعصب سے افروختہ ہیں اور اپنی باطل باتوں پر

کیسے اتفاق کئے بیٹھے ہیں اور تھوڑی مدت سے ایک لاکھ کتاب انہوں نے ایسی تالیف کی ہے[1] جس میں ہمارے دین اور رسول اللہؐ کی نسبت بجز گالیوں اور بہتان اور تہمت کے کچھ نہیں۔

یہ ''نجم الہدیٰ'' ۶۳ صفحہ کا یہ حوالہ ہے۔ پھر فرمایا: ''اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے کوچوں میں بہنے لگے اور طرح طرح کے افتراؤں سے اس شہر کے باشندوں کو دھوکے دینے لگے۔ پھر اپنی عورتیں اس غرض کے لئے شریفوں کے گھروں میں بھیجیں...... پس اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں جن کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں۔''

یہ نجم الہدیٰ، تو یہ سارا جو ہے، یہ کتاب جو ہے۔ یہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ ان کی گندہ دہانی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ایک تڑپ ہے دل میں کہ یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آ کے یہاں ہمارے ملک میں اس اس قسم کی باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء کے خلاف۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کچھ عرض کر سکتا ہوں جی؟

760 مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''نجم الہدیٰ'' میں صفحہ ۱۸، پھر صفحہ ۲۰......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے ''نجم الہدیٰ؟''

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے یہ فرمایا کہ یہ کتاب جو ہے، انہوں نے جو عیسائی ہیں، انہوں نے جو حملے کئے، ان کے جواب میں یہ باتیں کہیں۔ یہاں وہ لکھتے ہیں:

''اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا اور میں خادموں کی طرح اس کام کے لئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کے لئے کھڑا ہوا کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے اگرچہ اپنی عبادات اور زہد کے ساتھ رابعہ وقت ہوں۔''

(نجم الہدیٰ ص۱۸، خزائن ج۱۴ ص ایضاً)

پھر آگے وہ فرماتے ہیں: ''اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور یہ کہا کہ یہ ایک کذاب......'' (نجم الہدیٰ ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص ایضاً)

[1] مبالغہ یا کذب بیانی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ عیسائیوں کی ایک لاکھ نہیں، پچاس ہزار کتابوں کے نام ہی بتا دیں۔ ہے کوئی ماں کا لال قادیانی جو اپنے گرو کے دامن سے اس سیاہ جھوٹ کے دھبے کو صاف کرے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ۱۹ کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹ نہیں، پہلے ۱۸ پھر صفحہ ۲۰ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے ۱۸ سے ایک **Passage** پڑھا، ***page 18***۔

Now i am reading from page 20.

’’اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے......‘‘

صفحہ ۲۰، جو عربی ترجمہ ہے اس کا: ’’جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے اور میری بات کو دروغ سمجھا اور گمان کیا کہ یہ ایک بہتان ہے اور بدظنی سے میری ہتک عزت کی۔ پس میرے غم واندوہ نے جو کمال تک پہنچا ہوا ہے۔ نصیحت اور غم خواری کی طرف مجھے تحریک کی اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا ہے اور ان کے پوشیدہ[761] بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے اور وہ تمام دنیا کے حالات سے آگاہ ہے اور میں اس رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں یا......‘‘

(نجم الہدیٰ ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص ایضاً)

وہ آگے پھر لکھتے ہیں اس پر......تو اسے آپ نے جو کہا ہے ناں، ’’عیسائیوں کے لئے‘‘ اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ خاص طور......‘‘

مرزا ناصر احمد: نہیں، بات سنیں، آپ نے......جو سوال ہے وہ مجھے بتادیں تاکہ میں سوال دے دوں......جواب دے دوں اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلا سوال یا ابھی جو......

مرزا ناصر احمد: نہیں ابھی جو، ابھی جو......

(مرزا قادیانی نے مخالفوں کو جنگلوں کے خنزیر، ان کی عورتوں کو کتیا کہا)

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ نے فرمایا کہ اس رسالے میں جو ’’میرے مخالفوں‘‘ کا ذکر کررہے ہیں کہ ’’جنگلوں کے، بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔‘‘ تو آپ نے فرمایا کہ اشارہ عیسائیوں کی طرف تھا جو کہ آنحضرت ﷺ پر ناجائز حملے کرتے تھے۔ اس کے جواب میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی۔ میں......

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے ’’مجھ پر اتنا دکھ ہوا، مجھ پر یہ ظلم ہوا، کیا میری امت کے لوگوں نے، میرے لوگوں نے، میں ان کے متعلق یہ لکھ رہا ہوں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: میں، میں اب سمجھ گیا جی۔ میں اب سمجھ گیا ہوں اور اس کا جواب ویسے یہاں بڑا واضح ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں، ایک وضاحت ضروری ہے۔ نصاریٰ کے خلاف بھی **Whole-sale condemnation** نہیں۔ بلکہ ان میں سے وہ لوگ جو بدزبانی کرتے ہیں نبی اکرمؐ کے خلاف، اور اسلام پر حملہ آور ہیں۔ یہاں آپ کی توجہ ایک طرف نہیں گئی۔ یہ بڑا واضح ہے۔ جب آپ پڑھ رہے تھے تو میں نے پڑھنا اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ بالکل واضح تھا۔ ’’اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔‘‘

’’قوم میری مخاطب نہیں‘‘ آپ نے یہ فرمایا کہ ’’دین متین کی محبت میرے دل میں ہے اور میں اپنی قوم کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نصاریٰ اس قسم کے حملے کر کے اور ہمارے خلاف یہ جال پھیلا رہے ہیں۔[762]‘‘ آپ نے فرمایا اور یہ میرے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ، اس......

مرزا ناصر احمد: میں ابھی بتاتا ہوں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: اس سے پہلے صفحہ ۱۸ پڑھ لیجئے، پھر ۲۰۔ کیونکہ دونوں میں نے پڑھے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ۱۸ میں نے پڑھ لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں جو ہے ناں کہ: ’’اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پورا کرنے کے لئے تالیف کیا ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: نصاریٰ پر حجت کے پورا کرنے کے لئے تالیف کیا‘‘ اور اس امت کے......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ’’اور اس امت کے غافلوں......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب!

Please let me conclude. I will repeat it.

تاکہ اس میں وہ غلط فہمی، جو میرے دماغ میں ہے، وہ نہ رہے۔ اس واسطے میں **Repeat** کر رہا ہوں۔

I would not have wasted your time or intervened.

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا اور میں خادموں کی طرح اس کام کے لئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کے لئے کھڑا ہوا کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن ومرد کی بھلائی ہے۔'' (نجم الہدیٰ ص۱۸، خزائن ج۱۴ص ایضاً)

[763] یہ یہاں آ جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو آپ پڑھ رہے ہیں کہ: ''یہ میرا رسالہ میری قوم کے لئے خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا......'' ان لوگوں سے جنہوں نے ان کی دعوت سے انکار کیا۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ میں اس کا، اگر اجازت دیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ابھی آپ فرمائیے۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک پہلے بھی واضح تھا، اب بھی واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''اور میں نے اس کو جمعرات کے دن شروع کر کے جمعہ کی صبح پورا کر دیا۔ (ایک دن میں میں نے تیار کیا) بغیر اس کے جو مجھ کو کوئی تکلیف پہنچی اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے۔''

''حجت'' کے معنی ہم دے چکے ہیں: ''نصاریٰ کے خلاف اسلام کے حق میں دلائل قاطع سے مرصع کر کے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے۔'' اور اس کے، اس کے مخاطب...... وہ جو دلائل ہیں...... اس کے مخاطب نصاریٰ ہیں، ہماری قوم نہیں۔ ''ہماری قوم غافل ہے اور میرے دل میں ان کی ہمدردی ہے۔'' اور حملہ عیسائیت کا جو ہے وہ لاکھوں مسلمان کہلانے والوں کو...... جو دوسری جگہ آپ نے کہا ہے...... عیسائی بنا چکا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے اور ان کے علم میں اضافہ کے لئے اور ان کے سامنے یہ بات لانے کے لئے کہ عیسائی اس وقت اس طور پر حملہ آور ہیں ''میں نے جلدی سے یہ کام کیا۔'' ایک دن میں یہ رسالہ کر دیا اور ''میں خادموں کی طرح اسلام...... خادموں کی طرح...... اسلام کے لئے، اس کام کے لئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کے لئے کھڑا ہوا ہوں'' کہ جو حملہ آور اسلام پر ہوئے ہیں۔ ان میں سے جو کمزور ہیں۔ ان کی طرف سے، ان کی ہمدردی میں، عیسائیت کے مقابلے میں کھڑا ہوا ہوں۔ ''کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن ومرد کی بھلائی ہے'' ہمدردی ہے۔ یعنی کوئی اس سے تعلق رکھے، متفق ہو، اتفاق رکھے یا نہ، لیکن یہاں جو کہا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ''میرے دل میں امت

مسلمہ کی ہمدردی ہے۔ دجل سے کام لیا جارہا ہے، سینکڑوں عیسائی بن رہے ہیں' اس ہمدردی کے نتیجے میں عیسائیوں کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے لکھا ہے تاکہ اس کو پڑھ کے عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کرسکیں۔ ان کو لاجواب کرسکیں، ان کے اثر کو قبول نہ کرسکیں۔

[764] جناب یحییٰ بختیار: اور ۲۰ پر جو آپ ابھی...... میں نے...... آپ کچھ فرمارہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: میں ۲۰ کے اوپر آرہا ہوں۔ اب لیتے ہیں صفحہ ۲۰: ''اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔''

ان کے مخالف نہیں، ان سے تعلق رکھتا ہو، ان کی ہمدردی میں یہ لکھا گیا ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا'' تاکہ ان......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے آپ کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا'' تاکہ ان کو پتہ لگے کہ میری دعوت دراصل اسلام کے استحکام کے لئے ہے۔ اس کی مضبوطی کے لئے ہے کہ عیسائیوں کے خلاف جو میری دلیلیں وہ دیکھیں گے تو ان کو یہ سمجھ آئے گی کہ جو انہوں نے انکار کیا۔ وہ درست نہیں ہے اور میرا، میرا کلام......

جناب یحییٰ بختیار: انکار جو عیسائیوں نے کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ جو میرے دعویٰ کو نہیں مانتے۔ مسلمانوں میں سے، ان کو یہ سمجھ آجائے کہ میں عیسائیوں کے مقابلے کے لئے، اسلام کے دفاع کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور جو لوگ مجھے اس وقت تک کذاب اور جھوٹا...... جھوٹ کا میری طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ گو'' اور میری بات کو دروغ سمجھا اور گمان کیا کہ یہ ایک بہتان ہے اور بدظنی سے میری ہتک عزت کی۔ پس میرے غم واندوہ نے جو کمال تک پہنچا ہوا ہے۔ نصیحت اور غمخواری کی طرف مجھے تحریک کی اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا اور ان کے پوشیدہ بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ وہ تمام دنیا کے حالات سے آگاہ ہے اور میں اس رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں یا کچھ فضائل آنحضرتؐ کے بیان کروں''

کیونکہ وہ ایک بہت لمبا مضمون ہے۔ تو جو ان کا جو حملہ ہے صرف اس کو سامنے رکھ کر میں دفاع کررہا ہوں۔ اسلام کی جو تعلیم ہے حسین، اس کے متعلق میں نے اور جگہ لکھا ہوا ہے۔ اس کے مخاطب جو ہیں نا، سخت الفاظ کے، یہ ہو ہی نہیں سکتے۔ میں تو حیران ہو گیا ہوں کہ یہ کہاں سے اعتراض آگیا۔

[765] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے یہ **Concede** کیا، میرے خیال میں...... ممکن ہے میں غلط ہوں...... یہ بات آپ مان چکے ہیں کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ: ’’یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔‘‘

آپ کہتے ہیں کہ یہ قوم کو مخالف نہیں سمجھتے وہ اس جگہ ’’قوم‘‘ کے بعد میں ’’خاص ہے‘‘ ’’جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا۔‘‘ یعنی وہ لوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں، قوم میں سے، جنہوں نے ان کی دعوت سے انکار کیا۔ میں نہیں کہتا کہ یہ عیسائیوں کے خلاف نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا اس اسٹیج پر۔ میں اس اسٹیج پر صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس فقرے میں عیسائیوں کے ساتھ ان لوگوں کو بھی شامل کیا گیا......

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں کیا۔ بالکل میں نے نہیں مانا۔ **Concede** کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ اس کا مطلب مجھے مہربانی کر کے سمجھائیے کہ:

یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے...... میری قوم سے خاص ہے...... جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے اور میری بات کو دروغ سمجھا۔‘‘

کیا انہوں نے ان کو **Ignore** کر کے عیسائیوں پر حملے کئے؟ عیسائیوں کو کہا کہ ’’خنزیر ہیں؟‘‘

مرزا ناصر احمد: انہوں نے جو سخت الفاظ استعمال کئے وہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ پہلے انبیاء کے طریق پر کئے۔ لیکن وہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں نصاریٰ کے خلاف۔ کسی...... میری پہلے بات ختم کر لینے دیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک آپ فرما رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ان کے خلاف......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، میں...... مجھے بات ہی ختم نہیں کر لینے دیتے۔ میں چپ کر کے بیٹھ جاتا ہوں[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کہیں جی، میں تو اب......

[766] مرزا ناصر احمد: اور آپ یہ فرماتے ہیں کہ: ’’میرا یہ رسالہ میری قوم...... میری قوم کے اندر پیار پایا جاتا ہے۔...... میری قوم سے خاص ہے۔‘‘ اور انہوں نے مجھے نہیں

۱؎ مرزا کو بچانے کے لئے انبیاء علیہم السلام پر الزام دیکھو ابن بغیہ کو کیا کر رہا ہے؟

۲؎ چپ اور قادیانی۔ اینٹ اور کتے کا بیر اس کو کہا جاتا ہے۔

پہچانا۔ مجھے جھوٹا کہا اور مجھے کذاب کہا۔ لیکن اس رسالہ کے لکھنے سے میں ان پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں تو اسلام کے، دین اسلام کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اس امت کا ایک روحانی جو مقابلہ ہے۔ اس کے ایک جرنیل کی حیثیت میں نصاریٰ کے اس کی، اس زبردست یلغار جو اس وقت ہو رہی تھی۔ جس وقت لکھا گیا اس سے دین اسلام کی حفاظت دلائل کے زور سے اور نشانات اور براہین کے زور سے عیسائیوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ جب میری قوم پر یہ بات واضح ہوگی کہ میں عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے آیا ہوں تو شاید وہ یہ سمجھنے لگیں کہ میں کذاب اور جھوٹا نہیں۔ یعنی نصاریٰ سے جنگ ان کو یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ میں، میں تمہارے خلاف نہیں کچھ کر رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، آپ نے کہہ دیا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ جب انہوں نے کہا: ''یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔ جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور یہ کہا کہ یہ ''ایک کذاب کا جھوٹ ہے اور میری بات کو دروغ سمجھا اور گمان کیا کہ یہ ایک بہتان ہے۔ بدظنی سے میری ہتک عزت کی۔'' تو اسے آپ نے یہ فرمایا کہ اس پر انہوں نے ان کو کچھ بھی نہیں کہا۔ جو مسلمانوں نے ان کو انکار کیا تو ان کے بارے میں یہ گالی والی کچھ بھی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ہیں۔ بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ صرف عیسائیوں کے بارے میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ صرف عیسائیوں کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے......

مرزا ناصر احمد: اگر مجھے اجازت دیں تو آگے بھی پڑھ دوں، واضح ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں...... نہیں، آپ مجھے یہ مطلب سمجھائیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جو مسلمانوں نے مرزا صاحب کے بارے میں کہا کہ یہ کذاب ہے، جھوٹا ہے......

[767] **مرزا ناصر احمد:** اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ان کا کوئی جواب نہیں دیا......

مرزا ناصر احمد: صرف یہ کہ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہاں تک انہوں نے ان کی ہتک کی......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کا کوئی جواب نہیں دیا؟

مرزا ناصر احمد: کوئی جواب نہیں، قطعاً قطعاً کوئی جواب نہیں دیا۔

(ذریۃ البغایا کی گالی کی تفصیل)

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، اس کے آگے کوئی ضرورت ہی نہیں۔

اب تو آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، میں نے کل ''آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً'' میں مرزا صاحب کا ایک حوالہ کل پڑھ کر سنایا تھا جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔ مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

یہ دیکھیں کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ یہاں تو صرف مسلمانوں کا ذکر آ گیا۔

مرزا ناصر احمد: یہاں ''ذریۃ البغایا'' کا استعمال ہوا ہے، پانچ سو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! یہ درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ یہاں ہے اور میں اس کا جواب ابھی میں دے چکا ہوں پہلے اپنے...... ہاں جی، ''ذریۃ البغایا'' کا ترجمہ جو کیا گیا وہ غلط ہے۔ یہاں تو ترجمہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''بغایا''......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو پہلے جو وہی...... یہاں جو ہے ناں ''بدکار۔'' ''مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا''......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہاں کوئی ترجمہ یہاں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی کتابوں میں کسی جگہ ایسا ترجمہ نہیں ہے؟

[768] مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسرے آپ یہ فرمائیے کہ کیا عربی میں ''بغایا'' کے سوائے ''بدکار'' کے کوئی اور معنی بھی ہیں؟ قرآن شریف میں کسی اور **Sense** میں استعمال ہوا ہے......

مرزا ناصر احمد: ''ذریۃ البغایا'' کسی اور **Sense** میں استعمال نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......سوائے ''بدکار'' کے؟

مرزا ناصر احمد: ......استعمال؟ میرے خیال میں استعمال ہی نہیں ہوا۔ قرآن کریم کا یہ محاورہ ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ''بغایا'' کس **Sence** میں استعمال ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''ذریۃ البغایا'' بھی نہیں قرآن کریم میں 'بغیہ' ہے۔''ذریۃ البغایا'' کا محاورہ نہیں ہے۔

مولوی مفتی محمود: ''بغایا'' جمع ہے 'بغیہ'' مفرد ہے۔ وما کان اس کے معنی کیا ہیں؟ یا حدیث میں آتا ہے:''البغایا'' ''بغایا'' حدیث میں بھی ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ......

مرزا ناصر احمد: مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ میں صرف آپ کے سوالات کے جواب دوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بعض چیزوں سے جو میں واقف نہیں ہوں۔ اس پر کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ مولانا انصاری یا کوئی اور مجھے **Assist** کریں گے اور بعض چیزوں پر کل کسی وقت مولانا ہی آپ سے سوال پوچھیں گے۔ یہ کمیٹی کی اتھارٹی کے مطابق کہ اگر میں **Assistance** کے......

مرزا ناصر احمد: یہ، اس کی ہمیں اطلاع کوئی نہیں ملی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی اطلاع کے لئے ضروری بھی نہیں ہے[2]۔

[769] مرزا ناصر احمد: پہلے کی اطلاع تو ہمیں مل گئی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ رول یہ بنایا تھا کہ اٹارنی جنرل۔

But he will be assisted by anybody he wants.

But اپنی طرف سے کوئی اٹھ کے سوال نہیں پوچھیں گے، میرے ***Through*** پوچھیں گے اور مجھے ***Assistance*** کی ضرورت ہے۔ فرض کرو میں تھک جاتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ کوئی اور ایڈووکیٹ ہے، وہ یہ مزید سوال پوچھے تو یہ چیئرمین صاحب اور کمیٹی کی ***Approval*** سے یہ فیصلہ ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ یہ کررہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں۔ میں تو اطلاع چاہتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر آپ کو اعتراض ہے کہ......

---

[1] حضرت مفتی صاحب کے آتے ہی، مرزا ناصر پر کپکپی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ یا جان پر بن آتی ہے، قادیانی حضرات نوٹ کریں۔

[2] آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگیا۔ خیر سے بدھو گھر کو لوٹ آئے، اور آئندہ اسی تنخواہ پر گذارہ کریں گے۔ شام باید کرد!

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ مجھے ابھی اطلاع کوئی نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے اگر آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے جو کہا......
مرزا ناصر احمد: میں بڑے ادب سے مفتی صاحب سے یہ کہوں گا کہ ''ذریۃ البغایا'' کی بات چونکہ لغت عربی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے کل اٹارنی جنرل صاحب کی وساطت سے آپ کو لغت عربی کے حوالے سے دے دیئے جائیں گے۔
جناب یحییٰ بختیار: جی، اوران آیات......
مرزا ناصر احمد: جی ہاں ''ذریۃ'' اور آیات کے بھی۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔
اب اسی سوال پر جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر (جو بھی مطلب ہے) کنجریوں کی......''
مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ غلط بات ہماری طرف منسوب نہ کریں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لکھا گیا ہے......
مرزا ناصر احمد: ''ذریۃ البغایا'' کہا ہے؟
[770] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جو بھی مطلب ہو وہ، ''ان کی اولاد نے......''
مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، کسی کی اولاد نہیں جی۔
جناب یحییٰ بختیار: ''......کسی نے مجھے نہیں مانا''......
مرزا ناصر احمد: تو پھر عربی کا لفظ استعمال کرلیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وہ آ گئے...... میں کہتا ہوں کہ وہ تو آپ بیان کریں گے۔ میرا سوال جو ہے یہ ہے کہ یہاں مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا۔'' کل مسلمان کون تھے؟ اور کس، کب ان کو قبول کیا؟ جہاں تک میں نے......ابھی میں ایک بات ذرا اور بھی واضح کردوں......
مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

(قادیانیوں کی تعداد)

جناب یحییٰ بختیار: ......جہاں تک میں آپ سے سوالات پوچھتا رہا ہوں۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ ۱۹۰۱ء میں ۱۸۰۰ یا ۱۹۰۰ احمدی تھے۔ ۱۹۰۸ء میں جب مرزا صاحب کی وفات

ہوئی تو ہمارے ریکارڈ میں، سرکاری ریکارڈ میں (۱۹۰۰۰) کے قریب احمدی تھے۔ جنہوں نے ان کو قبول کیا۔ تو جب یہ کہتے ہیں ''کل مسلمان'' میں عرض کررہا ہوں جی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جو ہمیں **Facts and figures** ملے ہیں۔ جن کے مطابق میں نے کہا یہ ہیں۔ آپ نے کہا ہو سکتے ہیں۔ آپ کے اندازے کے مطابق چار لاکھ تھے۔ جب مرزا صاحب کی وفات ہوئی اور پھر میں نے پوچھا کہ اگر وہ لوگ چار لاکھ تھے تو آپ نے خود ہی رپورٹ دی باؤنڈری کمیشن کو کہ آپ کے دو لاکھ تھے اس وقت۔ تو یہ سوال کرنا **Contradiction** میں ہم نہیں جاتے۔ کوئی بھی تعداد ہو، اٹھارہ ہزار ہو،......

مرزا ناصر احمد: باؤنڈری کمیشن میں دو لاکھ کی کوئی فگر نہیں آئی۔ پہلے میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: ڈھائی لاکھ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ڈھائی لاکھ کی بھی نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر وہ میں، وہ پھر سوال آپ سے پوچھ لوں گا۔

[771]***Mirza Nasir Ahmad:*** ***Half a million does not mean two and fifth.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In the whole sub-continent,Sir.***

مرزا ناصر احمد: وہ تھوڑے رہ گئے وہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر چار لاکھ سہی، مرزا صاحب! یعنی چار لاکھ ۱۹۴۷ء میں اور چار لاکھ ۱۹۰۸ء میں۔ یہ آپ کی **Contradiction** نہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میری کوئی **Contradiction** نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: بعض اوقات......

مرزا ناصر احمد: ......بالکل **Contradiction** نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا کہ **Census**، مردم شماری نہیں ہوئی، اور مختلف آدمیوں نے مختلف اوقات میں......

جناب یحییٰ بختیار: جی، بالکل، بالکل۔

مرزا ناصر احمد: ......مختلف اندازے کئے۔ **Contradiction** کہاں سے آ گئی؟

جناب یحییٰ بختیار: بجا فرمایا، آپ نے بجا فرمایا۔ آپ نے یہ کہا۔ جب میں نے یہ

کہا کہ **Census** کے مطابق ۱۹۰۸ء میں احمدیوں کی تعداد انیس ہزار ہے۔ آپ نے کہا کہ آپ کے اندازے کے مطابق اور آپ کی فگرز کے مطابق ۴ لاکھ کے قریب تھی۔ ایک بات پھر ابھی فرما رہے ہیں کہ ۱۹۴۷ء میں جو آپ نے فگر دی......

Half a million in the whole of the sub-continent.

اب بہت کم وہاں رہ گئے۔ تو پھر بھی چار لاکھ، قریب ساڑھے چار لاکھ کے بن جاتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جو ہم نے فگر دی وہ مردم شماری کی نہیں دی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ آپ کی فگر کہہ رہا ہوں۔ ۱۹۰۸ء میں اور ۱۹۴۷ء میں آپ کے فگرز یہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اندازے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اندازے تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ایک آدمی کا اندازہ نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! چالیس سال میں......

[772] **مرزا ناصر احمد:** ......۱۹۰۸ء میں اندازہ کرنے والا اور گروہ ہے اور ۱۹۴۷ء میں اندازہ کرنے والے اور گروہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ کی طرف سے ہیں، آپ کے مختلف گروہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے اسی واسطے کہا تھا مردم شماری کوئی نہیں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: مردم شماری نہیں ہوئی، آپ نے خود فگر زدیئے؟

مرزا ناصر احمد: ......اس واسطے کوئی **Exact** فگرز نہیں دی جا سکتی۔ مختلف اوقات میں مختلف انسانوں نے مختلف اندازے کئے اور جب دو مختلف آدمی اندازے مختلف کرتے ہیں تو ان کو کوئی زبان **Contradiction** نہیں کہتی[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس بات پر جانا نہیں چاہتا تھا مگر چونکہ آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ میں صرف جو ریکارڈ پر چیز آ چکی ہے۔ اس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے کہا کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی وفات کے وقت **Census** رپورٹ کے مطابق احمدیوں کی تعداد انیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔

---

[1] قارئین توجہ کریں! قادیانی تعداد کتنی ہے؟ اسے مرزا ناصر احمد اس طرح چھپاتا ہے جس طرح گناہ گار اپنی معصیت کو چھپاتا ہے۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

"Less than ninteen thousand" the report says.

پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ''نہیں، ہمارے اندازے کے مطابق چار لاکھ کے قریب تھی۔'' ایک۔ پھر ابھی میں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں آپ نے، خود جو فگر دیئے ہیں، اپنے اندازے کے مطابق، وہ *In whole of the* ہے *Half a million* *sub-continent* پانچ لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ۔ اس میں سے میں نے کہا، پاکستان میں آدھے ہوں گے، آپ کہتے ہیں نہیں، بہت زیادہ آ گئے تھے، کم رہ گئے۔

But it remains more of less four Lakhs.But we leave that now......

اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں فی الحال۔ میں اس لحاظ سے پوچھ رہا ہوں کہ چار (۴) لاکھ تھے یا دو (۲) لاکھ تھے۔ مرزا صاحب کے زمانے میں، کل مسلمان تو اتنے نہیں تھے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کل مسلمان اس وقت مرزا صاحب کے زمانے میں...... ''مسلمان'' اس نقطۂ نظر سے میں کہہ رہا ہوں جو ہم، آپ *Define* کر رہے ہیں۔[773] جو محمد ﷺ اور خدا کو مانتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کی *Defination* میں جو آتے ہیں......اس وقت وہ صرف نہ انیس (۱۹) ہزار تھے، نہ چار لاکھ تھے۔ مگر یہاں جو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا'' تو ان سے کیا مراد تھی؟ احمدیوں کی تھی؟ باقیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے وہ؟ یہ میں آپ سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ''کل مسلمان مجھے قبول کرلیں گے''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں ہے۔ ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا۔''

مرزا ناصر احمد: ''قبول کرلیا'' کہا ہے؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ الفاظ یہ ہیں۔ جو میرے پاس ترجمہ ہوا ہے......

مرزا ناصر احمد: جو میرے پاس عربی کے الفاظ ہیں: ''الا الذی......من......الذین ختم اللّٰہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون'' یہ مضارع کا ہے۔ قبول ''وہ لوگ قبول نہیں کریں گے۔'' جن کے متعلق زیادہ تفصیل سے دوسری جگہ آتا ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور ساری دنیا محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی، سوائے ان چند کے جن کی حیثیت دنیا میں کوئی نہیں رہے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کا مطلب ہے کہ جب...... یہاں۔

’’یہاں تو کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کرلی۔‘‘

یہ جو میں ترجمہ سنا رہا ہوں...... ممکن ہے غلط ہو...... اس کا یہ مطلب ہے کہ **Future** میں؟

مرزا ناصر احمد: ’’کرلیا‘‘ عربی میں ہے ہی نہیں ’’کرلے گا‘‘ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’تصدیق کرلی‘‘ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، یہاں کوئی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پڑھ کر سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ’’تلك كتب ينظر اليها‘‘

[774]’’ینظر‘‘ کے معنی ہیں اس کو، اس کو دیکھتا ہے‘‘ یعنی تو، وہ دیکھے گا، وہ انہیں شکر کی نگاہ سے، قبولیت کی نگاہ سے...... ’’ینظر‘‘ مضارع کا صیغہ ہے...... دیکھے گا اور ’’ينتفع من معارفها‘‘ (اور وہ اس کے معارف سے فائدہ حاصل کرے گا اور مجھے قبول کرلے گا اور میری تصدیق کرے گا۔ سوائے اس کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگائی ہے، وہ قبول نہیں کریں گے) سارے مضارع کے صیغے چلے آرہے ہیں۔ حال اور مضارع کے، اور مضارع سے مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ٹرانسلیشن ہے اس میں لکھا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: اس میں تو ٹرانسلیشن ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، اور کوئی ٹرانسلیشن نہیں ہے آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، لیکن میں وہ آپ کو لغت عربی اور نحو جو ہے عربی کی، اس کے حوالے جتنے چاہیں نکال کے لا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس۔ ایک، ایک۔ ابھی دیر ہوگئی۔ میں اسی سوال کے ساتھ۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ نوٹ کرو جی، کل یہ مضارع کے متعلق ہمیں لانے ہیں۔

(جو مسلمان ہونے کے مدعی، نہ کہ مسلمان)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں ’’کل مسلمانوں‘‘ کا جو لفظ آ گیا۔

تو اس کے ساتھ ہی میں نے آپ سے پرسوں عرض کی تھی اور آپ نے نوٹ فرمایا تھا کہ

آپ جواب دیں گے۔ وہ صاحبزادہ بشیراحمد صاحب کا ایک حوالہ دیا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ:''جب مرزا صاحب اپنی کتابوں میں مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اسلام اور مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں، مسلمان نہیں۔''اس قسم کا مضمون میں نے پڑھ کر سنایا ہے آپ کو۔ میں پڑھ کر پھر سنادوں گا۔ آپ نے کہا *Verify* کر کے پھر جواب دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نوٹ کیا؟ یہ دیکھتے ہیں (اٹارنی جنرل سے) شاید اس کا جواب بھی آ چکا ہو۔

[775] جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اگر یہ...... میری ایک بڑی ادب سے گزارش ہے۔ اگر کوئی صاحب، مثلاً ہمارے سیکریٹریان وغیرہ میں سے کوئی، جو کل کے متعلق ہوناں، وہ بھی نوٹ کرلیں تاکہ صبح کو یہ کوئی شائبہ گنجائش نہ رہے شبہ کی، کہ ہم نے جواب دینے سے احتراز کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے سب اسی لئے نوٹ کئے۔

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے اسی لئے سب نوٹ کئے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ خود جیسے ہی جواب تیار ہوں گے، دیتے رہے گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ابھی میں نے کہا کہ ٹائم کم ہوتا جا رہا ہے اور جو بھی ابھی سوالات کے جواب آ رہے ہیں۔ ایک ایسا **Jig-saw puzzle** بن گیا ہے۔ کیونکہ ایک چیز کو ہم اٹھاتے ہیں، مضمون کو، پھر حوالہ نہیں ملتا اور اس کو چھوڑ کر پھر میں کسی اور مضمون پر جاتا ہوں۔ تو اس لئے وہ خانہ پری جب تک نہ ہو۔ وہ **Jig-saw puzzle** کی شکل ٹھیک نہیں آتی کہ یہ کیا شکل بن گئی ہے۔ تو اس لئے بیچ میں میں نے نوٹ کئے اور میں نے جو نوٹ کئے ہیں وہ تو کوئی دس پندرہ ہیں۔ اس میں سے تین پر ہم پہنچے ہیں پھر تو سیشن ختم......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آج صرف تیسرے پر میں پہنچا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو نوٹ کئے ہیں۔ جن سے حوالے آپ کو میں لکھوائے تھے اور آپ نے جواب دینے تھے۔

مرزا ناصر احمد: پندرہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں ناں جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو پھر یعنی اگر تو ہماری طرف سے سہو ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے نوٹ کئے ہوئے ہیں......

[776] مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر یہ کہ آپ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ ہم بھی کام کرتے رہے ہیں تو یہ چیز رہ گئی ہے کہ ابھی تو ممکن ہے کہ آپ نے تیار کئے ہوں یا نوٹ کئے ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، بعض ہیں، بعض ہیں میرے سامنے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ آپ فی الحال مجھے اس کا یہ بتادیں صاحبزادہ صاحب! اگر آپ تیار ہیں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) یہ قول ''الفضل ہے''

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یاد نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا خیال ہے......بعض ہمارے ڈیلی گیشن کے ایک دوممبرز کا خیال ہے کہ کل اس کا جواب مل چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں آیا؟ وہ کون سا تھا؟ ٹھیک ہے، یہ صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ بشیرالدین محمود صاحب کا نہیں ہے۔ بشیر احمد صاحب کا ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو آپ نے وہ اتھارٹی جس کو آپ نے *Reject* کردیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو بالکل *Rejected* ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ وہ نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ یہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ جو ہے ناں جی، وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ انہوں نے کہا تھا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب مرزا صاحب اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں ''مسلمان'' تو

ان کا مطلب مسلمان، کہتے ہیں نہیں۔ان کا مطلب وہ لوگ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں۔ یہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں۔ یہ حوالہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں آ رہا۔

[777] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ ایک اور کتاب سے تھا۔ ابھی اور کتاب ہے۔''کلمۃ الفصل''،صفحہ ۱۴۔ یہ لکھا ہے:''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض......''

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۱۴، جی، جلد...... صفحہ ۱۲۶، جلد ۱۴،''ریویو آف ریلیجن۔''

مرزا ناصر احمد: جی، یہاں کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ۱۲۶ صفحہ پہ۔ آخری آٹھ دس لائنیں جو ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہاں آتا ہے کہ:''حضرت مسیح موعود کو بھی بعض اوقات اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کہنا، دیکھ کر مسلمان دھوکہ نہ کھائیں۔اس لئے میں نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو،اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے،نہ کہ حقیقی مسلمان۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۲۶، ریویو آف ریلیجن ج۱۴ نمبر۳۔۴، بابت مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا ناصر احمد: یہ تو بڑی لمبی چوڑی بحث ہوگئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے......اگر اب نہیں تو کل کر لیجئے اس پر۔

مرزا ناصر احمد: یہ الفاظ جو آپ نے پڑھے ہیں وہ تو ہیں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہاں مسلمان سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان، جو مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان......

مرزا ناصر احمد: نہیں میں نے یہ کہا ہے کہ جو الفاظ آپ نے پڑھے ہیں، وہ یہاں ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ ہیں۔

[778] مرزا ناصر احمد: ......لیکن میں ان کی تصدیق نہیں کر رہا ہوں[۱]۔ معنوی لحاظ سے، لفظی تصدیق کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: لفظی تصدیق آپ کر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں، لفظی تصدیق کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس فی الحال وہ...... پھر بعد میں جو......

مرزا ناصر احمد: اپنے وفد کے ایک رکن سے نوٹ کرلو۔ یہاں نشان لگالو۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر یہ میں نے ایک اور حوالہ...... تاکہ ساتھ ہی اگر آپ کو یاد رہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ کل......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر اس چیز کو **Repeat** کروں گا تو آپ کو شاید ممکن ہے جواب تیار ہو: ''تم ایک دوسرے فرقوں کو'' کیونکہ میں **Connect** کر رہا ہوں۔ پہلے میں نے آپ سے عرض کیا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا'' یہ مطلب مسلمان تھے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ مسلمان نہیں تھے۔ یہ جو باتیں کہی ہیں عیسائیوں کے بارے میں۔ ''خنزیر'' وغیرہ جو آیا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر میں نے عرض کیا، اچھا، اگر وہ ہے تو مسلمانوں کے بارے میں انہوں نے یہ کہا: ''کل مسلمانوں نے، میری دعوت قبول کرلی سوائے......''

تو پھر آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں...... ہاں، ہاں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تاکہ میں......

[779] مرزا ناصر احمد: میں بولتا نہیں[۲]۔

---

۱ بت کدہ میں کافر کی زناری بھی دیکھ۔

۲ کیوں، بولتی بند ہوگئی صاحب؟

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I have got to be very fair, Mirza sahib, so that I am not misunderstood and you are not misunderstood.*

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے صاف بات کرنی ہے، مرزا صاحب تاکہ نہ مجھے غلط سمجھا جائے اور نہ آپ کو) پھر میں نے کہا ''کل مسلمانوں'' کا ڈائریکٹ نام آ گیا، ڈائریکٹ ذکر آ گیا کہ انہوں نے میری دعوت قبول کر لی اور میری تصدیق کر لی، سوائے ان کے...... جو ابھی آپ عربی میں ان کا ترجمہ کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد آپ نے یہ کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ ''کر لی''، میں نے کہا ''کر لیں گے۔''

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ کہا۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ کہا اور میں نے اس کا یہ جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد پھر میں نے آپ کی توجہ دلائی کہ اگر ''مسلمانوں'' سے آپ کا مطلب ''مسلمان'' ہے تو بشیر احمد صاحب، بشیر احمد صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب جب ''مسلمان'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں...... لفظی معنی، باقی معنی تو اور ہوں گے...... ''مسلمان'' کا مطلب مسلمان نہیں۔ ''مسلمان'' کا مطلب وہ لوگ ہیں جو مسلمان بننے کا دعویٰ کرتے ہیں، الفاظ میں۔ یہ آ گیا۔ آپ نے کہا کہ لفظی ٹھیک ہے۔ مگر اصل معنی یہ نہیں ہیں۔ وہ تو آپ تفصیل بتا دیں گے۔

اب میں یہاں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ دعویٰ جب آ گیا اسلام کا، اور پھر *Next* میرا یہ آتا ہے: ''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں، بہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔'' وہ کہتے ہیں کہ ''میں نے بعض دفعہ ''مسلمان'' لفظ استعمال کیا اور بعض دفعہ یہ استعمال کیا ''دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں''...... یہ حاشیہ ''تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۷'' پر...... تو اس پر بھی آپ نے اگر جواب تیار نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: میں ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ وہی ۱۲۶ کے اوپر ہے؟

[780] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ میرے...... یہ صفحہ ۲۷......

مرزا ناصر احمد: کس کتاب کا ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: حاشیہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۲۷۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، چیک کر لیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ پھر (اپنے وفد کے ایک رکن سے) لکھیں جی۔

(ولدالحرام بننے کا شوق، مرزا قادیانی کی گالی)

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر میں نے، مرزا صاحب! میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ''انوارالاسلام'' صفحہ ۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱ پر: ''جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔'' یہ آپ نے نوٹ کیا تھا اس دن۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ میں دیکھ رہا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہاں، وہ کہاں ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) ہاں جی، یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، اس کا جواب تیار ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں، شاید تیار اس میں ہو نوٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اکٹھے تینوں دیجئے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ ایک اور میں پڑھ کے میں سنا دیتا ہوں تا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ''ولدالحرام'' اور ''ذریۃ البغایا'' کا یہ نوٹ ہے۔ مل گیا۔ یہ فرماتے ہیں ''انوارالاسلام'' میں: ''اگر کسی کو ایسا ہی اسلام سے بغض اور عیسائیت کی طرف میل ہے اور بہر صورت عیسائیوں کو فتح یاب بنانا چاہتا ہے تو اس راہ کے سوا اور تمام راہیں بند ہیں۔ نہ ہم کسی کو ولدالحرام کہتے، حرام زادہ نام رکھتے۔ بلکہ جو شخص ایسے سیدھے اور صاف فیصلے کو چھوڑ کر زبان درازی سے باز نہیں رہے گا وہ آپ یہ تمام نام اختیار کرے گا۔''

[781] ہم نہیں کہتے۔ اور ''ذریۃ البغایا''......

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مجھے کہتا ہے وہ ہے یہ؟''

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ......کا فتویٰ......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ذریۃ البغایا ہے۔ اس کے

معنی ہیں ’’سرکش‘‘ آپ نے لکھے ہیں خودسرکش، آپ نے خود لکھے ہیں، بانی سلسلہ نے۔ لیکن اگر کوئی شخص اب ہی کہے: ’’نہیں جی، اس کے معنی ولدالحرام کے ہیں‘‘ تو اس کا علاج بانی سلسلہ کے پاس نہیں، نہ میرے پاس اور نہ کسی اور کے پاس۔ تو جس معنی میں لکھنے والا کہتا ہے میں نے اس کو استعمال کیا ہے۔ اس معنی کو چھوڑنا نہیں چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو، مرزا صاحب! یہاں تو سوال یہ ہوتا ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ......اور ابھی میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کر سنایا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔‘‘ یہ سارا اسی **Context** میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو شخص یہ کہتا ہے......اصل میں اس میں یہ دقت پڑ گئی ہے کہ ’’ہماری فتح‘‘ سے مراد لی جاتی ہے بانی سلسلہ احمدیہ کی فتح اور ہم مراد لیتے ہیں اسلام کی فتح۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس واسطے......اس کے لئے میں نے آپ کی توجہ ایک اور حوالے کی طرف اسی کے ساتھ پڑھ کے سنائی تھی۔ وہ ہے آپ کے خلیفہ ثانی کا کہ: ’’ہم فتح یاب ہوں گے اور ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے اور اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔‘‘ میں نے......

[782] مرزا ناصر احمد: اس جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا جواب میرے پاس تیار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، پڑھ کے سنایئے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہے ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بنایا ہوا ہے۔ جس......جو حوالہ جس اخبار کا دیا ہے۔ اس میں ہے ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو میں نے آپ کو پڑھ سنایا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ ’’الفضل‘‘ ۱۳......۳؍جولائی ۱۹۵۲ء کا آپ نے حوالہ دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزاناصراحمد: ٹھیک ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزاناصراحمد: یہ ''الفضل'' ۱۳......۳/جولائی ۱۹۵۲ء کا آپ نے حوالہ دیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزاناصراحمد: ٹھیک ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزاناصراحمد: یہ ''الفضل'' ۱۳......۳/جولائی ۱۹۵۲ء میں اس نوعیت کا کوئی حوالہ موجود ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی اور ''الفضل'' میں ہے یا نہیں؟

مرزاناصراحمد: ہمارے علم میں نہیں[1]۔

(محمد پھر اتر آئے ہم میں، پر پھر بحث)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا مرزاصاحب! اس پر ایک اور بات مجھے یاد آ گئی۔ پیشتر اس کے کہ یہ مضمون ختم ہو۔ آپ نے اس دن فرمایا کہ جو قصیدہ مرزاصاحب کی تعریف میں اکمل

---

[1] دنیائے انصاف میں مرزاناصراحمد جیسا ضدی، مکار اور عیار شاید کوئی ہو؟ یہ حوالہ ۳/جولائی ۱۹۵۲ء کا نہیں۔ نقل درنقل میں ۳/جنوری، ۳/جولائی ہو گیا۔ اس پر مرزاناصر چکر در چکر کاٹ کر لومڑی کی بھٹ میں گھسنے کے درپے ہے۔ مرزاناصراحمد تو حساب کتاب پر چلا گیا۔ تاہم قادیانیوں سے درخواست ہے کہ ۳/جنوری ۱۹۵۲ء اخبار الفضل لاہور ص۳۔۴ پر ہے ''گو ہماری ہر جگہ مخالفت کی جاتی ہے لیکن ذرا غور کرو............اور اپنی اکثریت کے زعم میں دوسروں سے بہ جبر اپنے مسلک کو منوانے کی کوشش کرتا ہے......تم اس قسم کی باتیں انگریزوں اور ہندوؤں کے متعلق کیوں نہیں کہتے یہ محض اکثریت میں ہونے کا نتیجہ ہے کہ تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن غور کرو کیا ابوجہل کی بھی یہی دلیلیں نہیں تھیں......آخر آج جو دلیل تم دیتے ہو کیا وہی دلائل ابوجہل نہیں دیا کرتا تھا......جب محمد رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا اور اکثریت کا گھمنڈ کرنے والے لوگ آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے...... میں بھی کہتا ہوں کہ اس دن جب تمہارا اکثریت میں ہونے کا غرور ٹوٹ جائے گا......تو خود اس وقت میں ہوں یا میرا قائمقام تم سے بھی سلوک کیا جائے گا۔

صاحب نے لکھا[783]۔ میں نے کہا کہ یہ مرزا کی موجودگی میں...... جو مجھے *Instructions* ملی تھیں اور مجھے کہا گیا تھا...... کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں سنایا گیا اور انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہا۔ تو آپ نے کہا ''نہیں، یہ بات غلط ہے۔ یہ اس کے سامنے کبھی نہیں سنایا گیا اور اس بات کی تردید ہو چکی ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جی، اور خود جو یہ لکھنے والے ہیں قاری اکمل صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی؟

مرزا ناصر احمد: ......ان کی طرف سے بھی تردید ہو جانے کے گواہ ہیں ہمارے پاس......

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ انہوں نے تردید......

مرزا ناصر احمد: ......اور، اور......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ نے کہا تردید ہو چکی ہے۔ میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کیا ہوئی تردید؟ تو آپ نے کوئی نوٹ کیا ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ یہ، یہ مجھے یاد تھا کہ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ میرے پاس ہے حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جو تو آپ نے کہا کہ...... تو ان کے پاس ہوگا وہ۔ یہ ''بدر'' اخبار ہے جس میں وہ نظم چھپی ہے۔ مگر یہ بات جو میں نے کہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تردید اور چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں نے کہا، آپ نے کہا کہ تردید کی تھی کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں یہ ہوا اور مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ تردید ہو چکی ہے۔ یہ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کچھ نروس سے ہیں۔ یہ لے کے آئے ہوئے تھے۔ مجھے انہوں نے بتایا تھا کہ میں لے کے جا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو...... اس کے بعد مجھے پھر پوچھا گیا۔

[784]مرزا ناصر احمد: اس کی تردید ہوئی ''الفضل'' ۱۹؍اگست ۱۹۳۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کس نے کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: خلیفہ ثانی نے، جو اتھارٹی تھے اپنے وقت میں۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا کہ ان کی موجودگی میں نہیں ہوئی ہے؟

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کہا کہ یہ ساری ہے ہی غلط۔ انہوں نے یہ کہا: ''اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ درجہ میں بڑے ہیں تو یقیناً کفر ہے۔'' بڑی سخت تردید کی ہے۔ لیکن اگر مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ قرآن کریم کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میرا سوال ہی مختلف تھا۔ اسی واسطے...... کیا یہ نظم مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھی گئی؟ آپ نے کہا ''نہیں''......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں کہتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ تو دوسری بات ہو جاتی ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ نظم کا۔ دیکھئے ناں جی......

مرزا ناصر احمد: خلیفہ ثانی نے کہا کہ کفر ہے، جس معنی میں لیا جا رہا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں وہ نہیں کہہ رہا۔ میرا سوال......

مرزا ناصر احمد: میں ویسے ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے۔ تو آپ......

مرزا ناصر احمد: خلیفہ ثانی نے کہا یہ کفر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب جو ہے، کفر ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر اس مطلب میں لفظی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ کفر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا سوال یہ اور تھا۔

[785] مرزا ناصر احمد: ......اور میں یہ کہتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے سامنے یہ نظم پڑھی جاتی اور وہ اس کو سنتے تو اس شخص کو جماعت سے باہر نکال دیتے[1]۔

---

[1] فقیر راقم پہلے ۲۲؍اگست ۱۹۴۴ء الفضل قادیان ج ۳۲ نمبر ۱۹۶ ص ۴ کے حوالہ سے پہلے حوالہ دے چکا ہے کہ ''یہ نظم مرزا کی موجودگی میں پڑھی گئی۔ مرزا خوشخط قطعہ گھر لے گیا۔ نظم سن کر ''جزاک اللہ'' کہا۔'' اب مرزا ناصر انکاری ہے تو سوائے قرآنی آیت ''لعنت اللہ علی الکاذبین'' پڑھنے کے اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ دنیا میں انصاف نام کی کوئی چیز ہے تو اسے میں دھائی دیتا ہوں کہ حوالہ پڑھ کر فیصلہ کریں مرزا ناصر کتنا بڑا کذاب تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہ انہی کی حیات میں ''البدر'' میں شائع ہوا اور ان کو جماعت سے نہیں نکالا گیا۔

مرزا ناصر احمد: ان کے علم میں نہیں آیا ہوگا۔ اب اس وقت ''الفضل'' پچھلے دس سال......

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۳ میں، ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا۔ مرزا صاحب کا دو سال بعد...... ''بدر'' ہے۔ یہ ۲۵/ اکتوبر کے ''البدر'' میں شائع ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ''بدر'' میں شامل...... شائع ہوا ہے۔ اور ہم نے...... اس کے بعد جو ''بدر'' کے سارے جو پرچے ہیں ناں، ان میں سے ہم نہیں گزرے۔ اس تردید کی تلاش میں، اس کے لئے وقت چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں پھر آپ کی توجہ کے لئے......

یہ مجھے دکھا دیجئے۔ میرا خیال ہے......

(*To Maulana Muhammad Zafar Ahmed Ansari*)

Ansari Sahib, if you don't mind, you read it, because I am tired.

(مرزا ناصر سے) یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ اسی سلسلے میں ''الفضل'' میں، وہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''الفضل'' کا نمبر کیا ہے؟ پرچہ کون سا ہے؟

ایک رکن: ''الفضل'' مورخہ ۲۲/ اگست ۱۹۴۴ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۳۴ء کے بعد ۱۹۴۴ء کی بات ہے اور میرے خیال میں اکمل صاحب کی طرف سے یہ کوئی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں اس کی سرخی ہے: ''کیا مولوی محمد علی صاحب سراسر غلط اور بے بنیاد الزام واپس لیں گے؟ اخبار ''الفضل'' ۱۳/ اگست ۱۹۴۴ء میں یہ وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ جس شعر کے مفہوم کو مولوی محمد علی صاحب نے بہ ایں الفاظ: ''اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔''

[786] اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا کہ ایک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا میں آئے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں۔ (پیغام صلح نمبر ۳۰، ۲/ اگست ۱۹۴۴ء) بگاڑ کر خلافت ثانیہ کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے اور اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہیں کیا......؟''

مرزا ناصر احمد: یہ جب پڑھ لیں گے تو کر لیں گے۔

مولانا ظفر احمد انصاری: ''......حالانکہ......''

مرزا ناصر احمد: اچھا سنا دیجئے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''......حالانکہ مولوی محمد علی صاحب اور اعوانہم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ سن رہے تھے۔ اگر وہ اس پر بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ''بدر'' میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ''بدر'' کی پوزیشن وہی تھی، بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر تھی جو اس عہد میں جو ''الفضل'' کی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ و بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف سماعت حاصل کرنے اور ''جزاکم اللہ تعالیٰ'' کا صلہ پانے اور اس قطعہ کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان وقلت عرفان کا ثبوت دیتا۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت اس شعر کے وہی معنی سمجھے گئے جو ''خطبہ الہامیہ'' کی عبارت کے ہیں اور جو ''الفضل'' میں مع ترجمہ شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی غیر احمدی اخبار نے بھی کچھ نہیں لکھا اور شیخ رحمت اللہ صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب، سید محمد حسین صاحب......''

[787] **مرزا ناصر احمد:** ''خطبہ الہامیہ'' کا اس میں کوئی حوالہ ہے؟ صفحہ؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......''خواجہ کمال الدین صاحب، جب قادیان آتے تو حضرت مفتی صاحب کی ملاقات کے ساتھ ہی مجھ سے بھی ملتے رہتے۔ بلکہ میرے کمرے میں بوجہ ''بدر'' کے کاروبار کے آ کر بیٹھ جاتے۔ خواجہ صاحب نے مجھے کہا کہ میں حضرت صاحب (مسیح موعود) کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا ہوں۔ آپ اس میں شریک ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ہم نے

بدہ است چشم خود آب درختان محبت را

نظم کا ترجمہ اردو شعروں میں کیا۔ ابتدائی زمانہ تھا اور میری طبیعت بھی حاضر رہتی۔ کئی شعر فی البدیہہ ہوتے اور خواجہ صاحب احسنت و مرحبا کہہ کر لکھ لیتے۔ دیر جو ہوئی تو مولوی محمد علی صاحب بھی تشریف لے آئے اور خواجہ صاحب سے شکوہ کیا کہ کام ضروری تھا اور آپ یہاں بیٹھے

ہیں۔ پھر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے؟ اس واقعہ کا ذکر یہ بتانے کے لئے کیا گیا کہ گو میری ابتداء عمر تھی۔ مگر یہ معزز اصحاب میرے پاس بیٹھنے اور آنے جانے سے احتراز نہیں کرتے تھے اور کچھ تکلف درمیان میں نہ تھا۔ اگر کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا تو مجھے کہہ سکتے تھے مفتی صاحب سے کہہ کہ اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا مجھے تنبیہہ کرا سکتے تھے۔ خیر یہ تو ہوا میری نسبت، جہاں تک مجھ سے تعلق ہے۔ مگر یہ ثابت اور معلوم ہونے کے باوجود اس وقت برسرپیکار یہ لوگ تھے جواب ''پیغام صلح'' سے متعلق ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ ان پر ۳۸ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں کہ آپ کی تعلیم کے نتیجے میں یہ شعر کہا گیا۔ حالانکہ یہ شعر ''خطبہ الہامیہ'' کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔ پس کا مولوی محمد علی صاحب تسلیم کریں گے کہ الزام لگانے میں وہ حق بجانب نہیں ہیں اور صفائی کے ساتھ اسے واپس لیں گے۔ جس کے نیچے دراصل وہ خود آتے ہیں۔ یہ ''بینوا و توجروا'' معمہ کوئی حدیث الاحد حل نہیں کر سکتا اور نہ شیخ انعام الحق حل کر سکتے ہیں جو اسلام کے بارے[788] میں اپنی عملی رائے دے کر اپنی حیثیت اور درائت فہم واضح کر چکے ہیں اور نہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا منصب ہے، کیونکہ وہ اس وقت طالب علم ہائی سکول کے تھے:

داستان اہل گل را بشنوید از عندلیب زاغ و بوم آشفتہ تر گوئید ایں افسانہ را

اکمل عفی اللہ عنہ!

اور یہ نظم جو ہے، یہ نظم گویا یہ ہے......اب اکمل آپ بولے......کہ:

امام اپنا عزیزو! اس زماں میں	غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم	مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق	شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل	بروز مصطفیٰ ہو کر جہاں میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے	بلاشک جائے گا باغ جناں میں
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل	یہ ہے اعجاز احمد کی زباں میں
بھلا اس معجزے سے بڑھ کے کیا ہو	خدا اس قوم کا مارا جہاں میں
قلم سے جو کام کر کے دکھایا	کہاں طاقت تھی یہ سیف و سناں میں
[789] محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں	اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل	غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

غلام احمد مختار ہوکر یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں
تیری مدحت سرائی مجھ سے کیاہو کہ سب کچھ لکھ دیا راز نہاں میں
خدا ہے تو، خدا تجھ سے ہے واللہ تیرا رتبہ نہیں آ تا بیاں میں

مرزاناصراحمد: ہاں، پڑھ لیں اسے۔

Mr. Chairman: ***This file may be......This file of newspapers may be given to the witness, may be sent to him. The librarian may take this. If they can check up just now.***

(جناب چیئرمین: اخبارات کی یہ فائل گواہ کو دینالائبریرین (گواہ) کے پاس لے جائے۔اگر وہ اسی وقت چیک کرسکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I have to refer to some other questions from it. Sir,but the dates have been noted down.***

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے کئی دوسرے سوال کرنا ہیں جن کے بارے۔تاریخیں نوٹ کررکھی ہیں)

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: Date آپ نے نوٹ کرلی ہے ناں جی اس کی؟

مرزاناصراحمد: ہاں، یہ دوبارہ پڑھ دیجئے Dates۔

میاں محمدعطاءاللہ: یہ ’’الفضل‘‘ جو ہے جس میں وہ تردید نکلی ہے یہ صحیح ہے۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

میاں محمدعطاءاللہ: وہ ۲۲/اگست ۱۹۴۴ء۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، ۱۹۴۴ء۔

[790] میاں محمدعطاءاللہ: اور جو نظم چھپی ہے وہ ’’البدر‘‘ کے اندر اور اس کی تاریخ ہے ۲۵/اکتوبر، ۱۹۰۶ء۔

مرزاناصراحمد: ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء۔

میاں محمدعطاءاللہ: ہمارے پاس دونوں اصل موجود ہیں۔

مرزاناصراحمد: جی۔

میاں محمدعطاءاللہ: آپ دیکھ لیں ان کو۔

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

Mr. Chairman: *It may be given to the witness. And if he can say that.*

(جناب چیئرمین: گواہ کو دے دیں۔اگروہ جواب دے سکے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, they have got their own records. I have to refer to some other passages from this.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان کے پاس اپناریکارڈ ہے۔مجھے کئی اورحصوں کاحوالہ دیناہے)

Mr. Chairman: *I see.* (جناب چیئرمین: میں سمجھ گیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *But if they do not have it,and if they do not have the records,then,naturally......*

(جناب یحییٰ بختیار: لیکن اگران کے پاس اپناریکارڈنہ ہوتوپھر......)

جناب چیئرمین: ہاں!

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں *no,if they do not have it......*

(جناب یحییٰ بختیار: (مرزاناصراحمد سے)نہیں!اگرآپ کے پاس یہ نہ ہو......)

مرزاناصراحمد: نہیں،ہمارے پاس نہیں ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس ۱۹۴۴ءکا''الفضل''نہیں ہوگا؟

مرزاناصراحمد: نہیں اوریہ''بدر''بھی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''بدر''میں توصرف نظم چھپی ہے۔وہ تویہ آپ کودکھادیتے ہیں۔

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

Mr. Chairman: *It may be shown to the witness, in original. It may be shown to the witness. Why not? Is it not shown?*

(جناب چیئرمین: گواہ کو دکھا دیں۔ کیوں گواہ کو نہیں دکھا دیتے۔ ابھی (گواہ) کو دیں)

[791] جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھ لیجئے۔

***Mr. Chairman:** Just it may be sent to the witness. The other may be also sent.*

(جناب چیئرمین: ابھی صرف گواہ کو دے دیں)

میاں عطاءاللہ صاحب ان کو چھوڑ دیں ناں۔ حکم دین کو دے دیں تو یہ پہنچ جائے گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اخبار ''بدر'' میں جس میں یہ نظم چھپی ہے۔ اس میں یہ نوٹ نہیں ہے یہاں......

***Mr. Chairman:** No.*

مرزا ناصر احمد: ......صرف نظم ہے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے عرض کی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب حیات تھے، ۱۹۰۶ء میں، جب یہ چھپی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ویسے اس میں نوٹ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کچھ بھی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں نوٹ یہ نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ *Writer* جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ......وہ ۱۹۴۴ء کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں یہ ہے کہ وہ پڑھ کے سنے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ، وہ مولوی محمد علی صاحب نے کچھ اعتراض کیا تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کچھ مرزا صاحب نے کچھ کہا تھا۔ کچھ مرزا صاحب بشیر الدین صاحب نے، تو پھر مولوی محمد علی صاحب نے......

***Mr. Chairman:** No, the first question would be*

that the witness,after having seen''Badr"1906,will give his opinion whether it is correct or not.

(جناب چیئرمین: نہیں! پہلا سوال یہ ہے کہ گواہ ۱۹۰۶ء کے ''البدر'' کو دیکھنے کے بعد بتائیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟)

[792]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *He has said that there is not note by the writer.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس (گواہ) نے کہا کہ اس میں کوئی نوٹ نہیں ہے)

Mr. Chairman: *But it is correctly recorded?*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

Mr. Chairman: *So, this note will come. And then that dated 1944 or 46. This the witness has replied that he will tell tomorrow.*

(جناب چیئرمین: لیکن یہ اس طور پر لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ نوٹ ریکارڈ پر آئے گا اور پھر ۱۹۴۴ء، ۱۹۴۶ء والا گواہ نے کہا کہ وہ کل جواب دے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Then, he will....*

Mr. Chairman: *So far as 1906 is concerned, it is on the record that it was correctly recorded.*

(جناب چیئرمین: جہاں تک ۱۹۰۶ء کا حوالہ ہے۔ (البدر کی نظم کا) یہ صحیح ریکارڈ ہوا ہے)

Mr. Chairman: *No, no, explanation can come.*

(جناب چیئرمین: کسی وضاحت کی ضرورت نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: چیئرمین صاحب صحیح کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی ہاں، وہ تو دیکھ لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ نے دیکھ لیا، تسلی کر لی اور آپ نے یہ فرمایا کہ جہاں تک ''بدر'' کا تعلق ہے، اس میں کوئی اس قسم کا نوٹ نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جو یہ کہے۔سوائے اس کے نظم چھپی ہے۔مگر یہ نوٹ نہیں کہ یہ مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھی گئی یا انہوں نے ''جزاک اللہ'' کہا۔کچھ ایسی بات نہیں ہے۔ باقی جو ہے۔وہ آپ نے دیکھ لیا کہ وہ Controversy کو تفصیل سے بیان کر رہے ہیں......

Mr. Chairman: *Yes.*

جناب یحییٰ بختیار: اس کا جواب آپ کل دیں گے۔

Mr. Chairman: *No, there are two points: one is publication of the poem in the 'Al- Badr'....*

(جناب چیئرمین: دو باتیں ہیں۔ایک نظم کی البدر میں شائع ہونے کے متعلق......)

[793]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Those are not denied, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس سے انکار نہیں کیا گیا)

Mr. Chairman: *That's not denied.*

(جناب چیئرمین: ان سے انکار نہیں کیا گیا ہے۔(مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That's not denied.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیا ان کا اقرار نہیں کیا گیا؟)

Mr. Chairman: *That is admitted.*

(جناب چیئرمین: اس کا اقرار کیا گیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They say that in the publication of Al- Badar....*

(جناب یحییٰ بختیار: البدر کی اشاعت میں نظم بغیر کسی نوٹ کے شائع ہوئی......)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mr. Yahya Bakhtiar: *... The poem, is given without any comments or note.*

Mr. Chairman: *Without any comments.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *And so far as the other is concerned....*

Mr. Chairman: *Yes.*

***Mr. Yahya Bakhtiar:* .... They have seen it; they will give the reply tomorrow.**

***Mr. Chairman:* Yes.**

The Delegation is permitted to withdraw.

(جناب چیئرمین: وفد کو اجازت دے دی جائے)

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آ گیا ناں جی، قاضی اکمل کا بیان ہے جو اس......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اٹارنی جنرل صاحب کے توسط سے ایک بات عرض کرنی تھی۔ وہ یہ کہ ڈیلیگیشن نے آج بعض فتاویٰ کا ذکر کیا ہے، Witness نے۔ تو وہ اوریجنل فتاویٰ......(مداخلت) دیکھئے ناں، ہم تمام اوریجنل بکس ان کو سپلائی کرتے ہیں تو وہ اوریجنل فتاویٰ......

***Mr. Chairman:* That we will discuss just afterwards.**

[794]مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان سے اوریجنل فتاویٰ طلب کئے جائیں۔

***Mr. Chairman:* That we will discuss.**

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: انہوں نے کہا کہ اہل حدیث نے جو فتاویٰ دیئے ہیں......

***Mr. Chairman:* Just afterwards.**

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان سے اوریجنل مانگے جائیں تاکہ وہ داخل کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پوچھ لیتا ہوں، مولانا! میں پوچھ لیتا ہوں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بغیر اوریجنل کے ان کا بیان مکمل نہیں ہونا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مولانا! میں پوچھ رہا ہوں۔ مجھے مولانا نے پہلے ہی کہا تھا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جب ہم اوریجنل داخل کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......وہ کیوں نہیں داخل کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، وہ پوچھ رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے مجھے کہا اور میں بھول گیا۔ وہ میں نے مرزا صاحب

سے عرض کرنی تھی۔

(مرزا ناصر احمد سے) جو فتاویٰ کا ذکر کیا آپ نے صبح کی نشست میں......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جب آج صبح کی نشست میں، یہ جو بریک سے پہلے کی نشست تھی۔ آپ نے جو ذکر کیا کہ یہ فتاویٰ بریلویوں، وہابیوں نے دیئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس زمانے میں دیئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ جو کتابیں ہیں......اور یجنل سے ان کا یہ مطلب نہیں کہ جو انہوں نے پہلے لکھا تھا......جو کتابیں ہیں وہ آپ ذرا دکھا دیں ان کو، جہاں سے آئی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

[795] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ وہ کل پیش کر دیں گے۔ یہاں رکھ دیں گے۔

جناب چیئرمین: کل آ جائیں گی کتابیں۔

The witnes has promised to bring the books tomorrow......the original books.

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور یجنل بکس، وہ لائبریری میں دے دیں گے۔

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw, tomorrow at 10:00 a.m. دس بجے صبح جی!

(The delegation left the Chamber)

(وفد چلا گیا)

Mr. Chairman: Honourable members may kindly keeps sitting. (جناب چیئرمین: معزز اراکین! تشریف رکھیں براہ کرم نہیں، ہاں بند کر دیں جی۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ان کو تو چونکہ جانے سے پہلے بتانا تھا کہ وہ لے کے آئیں گے واپس۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔

PRODUCTION OF ORIGINAL FATWAHS

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: مطلب عرض کرنیکا یہ ہے نہیں نہیں، میں دوسری بات عرض کر رہا ہوں۔ آپ کے توسط سے آنریبل عزت مآب اٹارنی جنرل صاحب سے عرض کروں گا کہ کتابیں جو ہیں مختلف، وہ انہوں نے بھی اپنے یہاں چھاپی ہیں۔ مسلمانوں میں **Misunderstanding** پیدا کرنے کے لئے، ان کو آپس میں لڑانے کے لئے، اوریجنل فتاویٰ......'اوریجنل'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ فتاویٰ جو علمائے ہندوستان نے پاکستان نے اہلحدیث نے، غیر مقلد نے، کسی نے بھی **Issue** کئے جائیں۔ اس پر مفتیوں کی مہر ہوتی ہے......

جناب چیئرمین:[796] نہیں نہیں، اس میں عرض کروں......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......مثلاً دیوبند دارالعلوم، میں عرض کرتا ہوں......

جناب چیئرمین: میری بات سن لیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ایک منٹ، میں عرض کرلوں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میری......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: مجھے عرض کرنے دیں آپ......

جناب چیئرمین: ایک منٹ......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میری بات پوری ہونے دیں آپ......

جناب چیئرمین: **Controversy** ختم ہو جائے گی۔ وہ کتاب اپنی پیش کریں گے جس میں ان فتاویٰ کا ذکر ہوگا۔ آپ ان سے صرف ایک سوال کر سکتے ہیں کہ یہ فتاویٰ، سوائے آپ کی کتابوں کے، اگر واقعی ان علماء نے دیئے تھے، تو کسی اور کتاب میں ان عالموں کی یا ان مدرسوں کی یا ان مکتبوں کی ہے یا نہیں ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بالکل، میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ......

Mr. Chairman: ***This one question will solve the problem.*** (جناب چیئرمین: یہ سوال مسئلہ کو حل کر دے گا)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ''فتاویٰ'' کی شکل......میں ایک بات عرض کر دوں......فتویٰ جو ہوتا ہے مثلاً دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ نکلا۔ اس پر مفتی کی اصل مہر لگی ہوئی ہوتی ہے اور دارالعلوم دیوبند سے وہ فتوے شائع ہوتے ہیں اور بریلی سے جو فتاویٰ نکلے ان پر مفتی کی مہر ہوتی ہے باقاعدہ......

جناب چیئرمین: اور جوفتوے آپ جاری کرتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......علمائے فرنگی محل سے جو فتاویٰ نکلتے ہیں، مثلاً ملتان سے، خیرالمدارس سے، قاسم العلوم سے، انوارالعلوم سے، فتاویٰ نکلتے ہیں......

جناب چیئرمین: اور جوفتاویٰ آپ جاری کرتے ہیں!

[797] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......اور یجنل ہوتی ہے وہ، اس پر، سب پر مہر ہوتی ہے مفتی کی۔ تو وہ اور یجنل فتاویٰ ان کو پروڈیوس کرنے چاہئیں۔ اگر وہ اور یجنل فتاویٰ پروڈیوس نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہی غلط دے رہے ہیں اور ہم کو تردید کرنی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں! میں......

Mr. Chairman: ٹھیک ہے۔ ***The question will come.***

(جناب چیئرمین: سوال کیا جائے)

Yes, Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: میں جناب مولانا صاحب سے......

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں مولانا صاحب! میں مولانا صاحب......!

Mr. Chairman: ***The reporters can go, They are free.....***

(جناب چیئرمین: پریس والے جاسکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے اتنا عرض کیا کہ جب آپ نے کہا......

Mr. Chairman: ***It is just our discussion.***

(جناب چیئرمین: یہ اپنی شوریٰ کی کارروائی ہے)

The special committee of the whole House subsequently adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Saturday, the 10th August 1974.

(پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوا۔ ۱۰/اگست ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ کو صبح دس بجے منعقد ہوگا)

No. 06 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 06 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August, 1974

(Contains No. 1—21)

[801] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 10th August. 1974.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۱۰/اگست ۱۹۷۴ء، بروز ہفتہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

Mr. Chairman: *They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں بلالیں)

(Pause)

Where is Maulana Atta Ullah? Then you can avail this apportunity full.

Ch. Jahangir Ali: *Mr. Chairman....*

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین......)

Mr. Chairman: *Yes. Ch. Jahangir Ali.*

(جناب چیئرمین: جی، چوہدری جہانگیر علی صاحب)

چوہدری جہانگیر علی: ایک گزارش ہے جناب پانی پلانے کے لئے کوئی **Servant** (ملازم) ہوا کرتا تھا۔

جناب چیئرمین: جی۔

[802] چوہدری جہانگیر علی: پانی پلانے کے لئے ایک **Servant** (ملازم) ہوا کرتا تھا۔ آج کل اس کی ڈیوٹی بھی نہیں ہے۔ وہاں میرا خیال ہے ایک دو آدمیوں کی ڈیوٹی وہاں لگادی جائے، تو کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ ***Thank you very much, I will see that it.*** (آپ کا بہت بہت شکریہ، میں اس کو دیکھوں گا) بھئی انہیں آج ہی کریں۔ ***I am sorry.*** (میں معذرت خواہ ہوں)

(Pause)

Mr. Chairman: *Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی، اٹارنی جنرل)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Before I proceed, Sir, Ihad*

drawn Mirza Sahib's attention about three four days or five days ago to a resolution passed in Blackburn, England and Mirza Sahib said that they had not recieved any information or copy and this is a very branch of their community there and then I made enquiries from the Govt. to find out. I want to explain the position to Mirza Sahib and I have been informed now that under the instruction of Landon Mosque of Ahmadies, their resolutions, similar, terms, Similar language were passed all over England and they were distributed to the press, they were given to Embassy, they were sent to the Prime Minister. So this is a thing that not one small branch has passed this resolution. They were circulated to the press also, but they do not know whether the press took any note of it or published it. They are looking for that.

(برطانیہ کے ریزولیوشن کے بارہ میں استفسار)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! مزید کارروائی سے قبل (میں گزارش کروں گا کہ) تقریباً تین چار یا پانچ روز ہوئے میں نے مرزا صاحب کی توجہ اس ریزولیوشن کی جانب دلائی تھی جو کہ بلیک برن، انگلینڈ میں پاس کیا گیا تھا اور مرزا صاحب نے کہا تھا کہ وہاں پر ان کی جماعت کی ایک چھوٹی سی برانچ ہے اور یہ کہ انہیں اس ریزولیوشن کے بارے نہ کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے اور نہ ہی ریزولیوشن کی نقل۔ چنانچہ حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے میں نے حکومت سے رابطہ قائم کیا۔ اب میں مرزا صاحب کو ریزولیوشن واضح کرنا چاہتا ہوں۔ مسجد احمدیہ لندن کی ہدایات کے مطابق یہ ریزولیوشن یکساں الفاظ اور یکساں زبان میں پورے انگلستان میں پاس کئے گئے تھے اور پریس (اخبارات) کو بھجوائے گئے تھے۔ یہ (ریزولیوشن) سفارت خانہ اور وزیراعظم کو بھی بھجوائے گئے تھے۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ ریزولیوشن کسی چھوٹی سی برانچ نے پاس نہیں کئے تھے۔

بلکہ تشہیر کے لئے اخبارات کو بھجوائے گئے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اخبارات نے انہیں شائع کیا یا نہیں۔ اس بارے میں پڑتال ہو رہی ہے)

مرزا ناصر احمد: جو میں نے عرض کی تھی۔ وہ آپ کی اس وقت کی بات کے متعلق تھی، وہ میں بھجوا چکا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: وہ خط بھجوا چکا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو آپ وہاں سے Information (معلومات) لیں گے، تو تا کہ آپ کے دماغ میں یہ بات رہے کہ ابھی مجھے جو Information (معلومات) مجھے ملی ہیں، اطلاع[803] ملی ہے۔ اس کے مطابق اس قسم کے Language Resolution (انہی عبارت میں قرارداد) میں ہر جگہ احمدیہ کمیونٹی نے پاس کئے ہیں اور پھر ان کو Distribute (تقسیم) بھی کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اخباروں میں چھپ گئے؟

جناب یحییٰ بختیار: اخباروں میں نہیں چھپے ابھی تک وہ دیکھ رہے ہیں اس کو، مگر اخباروں کو دیئے گئے یہ Circulate (بھجوائے) کئے گئے۔

مرزا ناصر احمد: میں صرف اطلاع کے لئے......

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی جو کل میں نے درخواست کی تھی اور کوئی حوالے سے کوئی تیاری ہے آپ کی تو پہلے آپ وہ......

مرزا ناصر احمد: جی، جی وہ پہلے کا ہے۔ ایک تو بڑی معذرت کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کل فرمایا تھا کہ وہ پندرہ ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! چھوٹی چھوٹی ایسی باتیں جیسے میں نے Resolution کی بات کہہ دی بیچ میں، کوئی چیز رہ نہ جائے ناں جی، کہ بعد میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہی کہنے لگا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی چیز رہ جائے اور سمجھا جائے کہ ہم نے جواب دینے سے گریز کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ اسی لئے میری ڈیوٹی ہے کہ یہ آپ کی توجہ دلاؤں اس چیز کے لئے کہ Otherwise it would be very unfair (بصورت دیگر

میرے لئے یہ نامناسب ہوگا) نہیں وہ نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: بس یہی میں کہنا چاہتا تھا، کہاں ہے؟

(Pause)

یہ کام جو ہے وہ چلتا رہنا چاہئے، آپ کی بھی یہی خواہش ہے اور میری بھی کہ جلدی ختم ہو۔ یہ کل میں نے ایک وعدہ یہ کیا تھا کہ جو عربی کے الفاظ ہیں ان کے متعلق لغت سے دیکھ کر میں یہاں پیش کردوں گا۔ یہاں سے جب ہم گئے ہیں۔ کچھ دس بج گئے تھے اور آج صبح بھی [804] وقت نہیں ہوتا اس لئے پورا وعدہ کو تو انشاء اللہ چھ بجے کے اس میں ہم کر دیں گے۔ لیکن ایک لفظ کے معنے دیکھنے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں ایک عرض کروں کہ اگر چھ بجے بھی نہ ہو سکے تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں میں چھ بجے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں یہ بتا رہا ہوں کہ اس میں یہ ایسی چیز ہے کہ یہ ***Clarification*** (وضاحت) نہایت ہی ضروری ہے۔ ***Misunderstanding*** (غلط فہمی) کا دور ہونا ضروری ہے اور اسی لئے آپ کو تکلیف دی ہے اور ہم اتنا اس پر وقت لگا رہے ہیں۔ آپ بے شک اپنا ***Time*** (وقت) ضروری لے لیجئے تاکہ چیز یہ نہ ہو کہ بیچ میں ادھوری رہ جائے، تو اس کے لئے میں جہاں تک ہوں، میرا تعلق ہے۔ میری یہی کوشش ہے اور مجھے امید ہے کہ کمیٹی بھی یہی اتفاق کرے گی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، کمیٹی بھی یقیناً......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اس پر پورا ***Clarification*** (وضاحت) ہونی چاہئے، تو آپ بیشک کل کر لیجئے اس میں کوئی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو پھر میں ایک بات بتانا چاہتا تھا محترم مفتی صاحب کے لئے۔ ممکن ہے انہوں نے بھی کچھ سوچنا ہو کہ ''ذریت البغایا'' ہے۔ ''بغایا'' کا جو مفرد ہے اگر یہ ''بغی'' ہو تو اس کے ایک معانی ہیں، اور یہی ''بغایا'' کی جمع اور مفرد کی بھی ہے تو ہو سکتا ہے۔ جو میں بتاؤں گا وہ اور ہو، تو میں پہلے اس لئے بتا رہا ہوں کہ اگر انہوں نے بھی کچھ دیکھنا ہو، دیکھ لیں۔

(Pause)

یہ ایک یہ حکم دیا گیا تھا کہ بانی سلسلہ کی بڑی ہی مختصر سوانح برائے ریکارڈ یہاں میں پیش کردوں۔ وہ تیار ہے اور وہ دیر اسی لئے لگی کہ پہلے پندرہ بیس صفحے کی تھی۔ آپ نے کہا زیادہ لمبی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہی میں نے نوٹ کیا تھا میں نے کہا اگر زیادہ آپ نے فائل کرنا ہے تو وہ فائل کر دیجئے اور اگر مختصر ہے تو پڑھ دیجئے۔

[805] مرزا ناصر احمد: بالکل! دو صفحے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: میں پڑھ دیتا ہوں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***ہاں جی Sir, I will make a request that when a record is prepared, this part should come in the beginning when I asked this question because it is relevant there, but it is not relevant....***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! میں گزارش کروں گا کہ جب ریکارڈ مرتب کیا جائے تو یہ (سوانح عمری) ابتداء میں رکھی جائے)

Mr. Chairman: ***I will make a note of it.***

(جناب چیئرمین: میں نے اسے نوٹ کرلیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***The founder of Ahmadiyya Movement and his life___ Sketch should come in the beginning, then other questions. Otherwise it will not be....***

(جناب یحییٰ بختیار: چونکہ جماعت احمدیہ کے بانی کی سوانح عمری سے متعلقہ ہے۔ اس لئے اسے ریکارڈ کے اوائل میں رکھا جائے)

Mr. Chairman: ***I will make a note of it.***

(جناب چیئرمین: میں نے اسے نوٹ کرلیا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Thank you.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کی مہربانی)

مرزا ناصر احمد:

(مختصر سوانح بانی سلسلہ احمدیہ)

آپ ۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے[1]۔ آپ کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم چند استادوں کے ذریعہ سے گھر پر ہی ہوئی۔

۱؎ مرزا ناصر احمد کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ عمر مرزا پر مستقل رسالہ ہے مولانا حبیب اللہ امرتسری کا، وہ دیکھا جائے۔ جو احتساب قادیانیت کی جلد نمبر۳ ص۱۴۸ سے ۱۶۸ پر موجود ہے۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے: ۱…… ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۶، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷ حاشیہ) ۲…… ''میری عمر چونتیس پینتیس برس کی تھی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔'' (کتاب البریہ ص۱۵۹ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۹۲ حاشیہ) ۳…… ''مرزا کے والد کا انتقال ۱۸۷۴ء میں ہوا۔'' (نزول المسیح ص۱۱۶، خزائن ج۱۸ ص۴۹۴، ۴۹۵) پس ۱۸۷۴ء میں مرزا کی عمر چونتیس پینتیس سال تھی تو ان کی پیدائش وہی ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء بنتی ہے۔ اس پر مرزا اور مرزائیوں کے پچاس سے زائد حوالے موجود ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ مرزا کے مرنے تک ہر قادیانی یہی کہتا اور لکھتا رہا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ ایک بھی پوری قادیانیت کی تاریخ میں مرزا کی زندگی کا حوالہ نہیں جس سے ثابت ہو کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ لیکن جونہی مرزا آنجہانی ہوا قادیانیوں نے جھوٹ پر ایکا کر کے جھوٹ کی دیوار تعمیر کر کے کہنا شروع کیا کہ ۱۸۳۵ء میں مرزا کی پیدائش ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی تھی کہ: ''میری عمر ۷۴ سے ۸۰ کے درمیان ہوگی۔'' لیکن پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی اور مرزا کی وفات ۱۹۰۸ء میں تو مرزا کی عمر ۶۹ سال بنتی ہے۔ مرزا کے مرنے کے بعد مرزا کی پیش گوئی کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے پوری قادیانیت نے جھوٹ پر اجماع کر لیا کہ مرزا ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا تا کہ کسی طرح اس کی اصل عمر ۷۴ سال ہو جائے۔ فلعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین! مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ آج پوتا مرزا ناصر کہتا ہے کہ نہیں آپ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ایک نیا عجوبہ ہے کہ نہ؟۔ پھر ہم نے بارہا مناظروں میں چیلنج کیا کہ مرزا کی زندگی کے پورے قادیانی لٹریچر سے ایک حوالہ دکھا دو کہ مرزا یا کسی مرزائی نے لکھا ہو کہ مرزا ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا۔ آج تک تمام قادیانی مل کر بھی نہیں دیکھا سکے نہ قیامت تک دکھا سکتے ہیں۔ مرزا کے مرنے کے بعد اس ۱۸۳۹ء کو ۱۸۳۵ء بنانا پوری قادیانیت کے چہرہ پر جھوٹ کی سیاہی کی پالش کے لئے کافی ہے۔

آپ کے اساتذہ کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل محمد تھے۔ جن سے آپ نے فارسی، عربی اور دینیات، فقہ وغیرہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علم طب اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ آپ شروع سے ہی اسلام کا درد رکھتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔ آپ کا ایک شعر ہے:

دگر استاد را نامے ندانم کہ خواندم در دبستان محمدؐ

آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ۱۸۷۶ء کے قریب اسلام کی طرف سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور ۱۸۸۴ء میں اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کی۔ جو قرآن[806] کریم کی آنحضرت ﷺ اور اسلام کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب پائی گئی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے باذن الٰہی سلسلہ بیعت کا آغاز کیا۔ ۱۸۸۹ء اور ۱۸۹۱ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی تمام عمر اسلام کی خدمت میں گزری اور آپ نے ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جو عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں اور ان تینوں زبانوں میں آپ کا منظوم کلام بھی ملتا ہے۔ آپ کا اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھا اور ہے ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ملک کے اخباروں اور رسالوں نے آپ کی اسلامی خدمات کا پرزور الفاظ میں اعتراف کیا۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کی تعداد دوسو کے قریب ہے۔ یہ مختصر سا بنایا ہے۔ اس کو تو ریکارڈ کرانا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ریکارڈ پر آجائے گا۔

(Pause)

مرزا ناصر احمد: ایک کل یا پرسوں شام غالباً کل ہی تھا جب ابوالعطاء صاحب کی کتاب کے حوالے پر بات ہو رہی تھی کہ خاتم النّبیین کے دو ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب جو لکھی گئی ہے وہ مکرم سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے قادیانی مسئلہ کا جواب ہے اور یہ کہ اس میں کوئی ایسا مضمون نہیں جس کا جواب یہ سمجھا جائے تو......

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک غلط فہمی دور کر دوں یہ قادیانی مسئلے کا جواب نہیں۔ ختم نبوت کتابچے کا جواب ہے۔ دو علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں۔

(مرزا ناصر کا اعتراف غلطی)

مرزا ناصر احمد: ہاں! ''ختم نبوت'' کہاں ہے وہ؟ میری غلطی ہے، نہیں وہ یہاں انہوں نے دوسری کتاب رکھ دی تھی۔ وہ پھر دوسرے وقت میں لے آؤں گا۔

(Pause)

[807] میں نے ایک یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ پہلی کتب میں اور انبیاء کی جو سوانح ہیں ان میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ بعض اوقات انہیں بظاہر سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے تو اس کے...... اور قرآن کریم میں بھی بظاہر...... میں بظاہر کا لفظ جان کے کہہ رہا ہوں...... بظاہر سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے[1]......

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں مرزا صاحب اگر اس میں نہ جائیں تو......

مرزا ناصر احمد: چھوڑ دیں؟ نہیں میں تو صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ میں نے بات کی تھی اگر آپ......

جناب یحییٰ بختیار: جب آپ نے کہہ دی ہے تو پھر اس میں نہ جائیں تو......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے اور اسی طرح اس کو بھی پھر چھوڑ دیتے ہیں کہ علمائے ربانی نے امت محمدیہ کے تیرہ سو سال کے عرصہ میں حسب ضرورت اللہ تعالیٰ کی ایماء سے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے جب کہہ دیا تو......

مرزا ناصر احمد: اس کی تفصیل بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ***Detail*** (تفصیل) میں جانے کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: پہلے ختم نبوت، یہ ہے مل گئی یہاں کاغذوں کے اندر ہی، اس میں صرف ختم نبوت کا بیان نہیں بلکہ نزول مسیح کا بھی بیان ہے کہ مسیح آئیں گے اور وہ اس سے تعلق رکھتا ہے جو ابوالعطاء صاحب کا جواب ہے اس واسطے یعنی سوال یہ تھا کہ جو جواب دیا جا رہا ہے کتاب میں اس میں ایسا ***Topic*** (موضوع) ایسا مضمون کیسے آ سکتا ہے جس کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ جس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ اوپر کے ختم نبوت کی جو یہ کتاب جب ہم نے دیکھی تو اس میں صرف نبی اکرم ﷺ کی خاتمیت نبوت آپ کا خاتم الانبیاء خاتم المرسلین ہونا ہی زیر بحث نہیں۔ بلکہ ایک آنے والے مسیح نبی اللہ کا بھی ذکر ہے۔ یعنی اس نام کے ساتھ اس وجہ سے وہ جواب دیا گیا۔ بس اتنا ہی......!

---

[1] بت کدہ میں کفر کی زناری بھی دیکھے، کہ مرزا ناصر، مرزا قادیانی کی گالیوں کو جائز ثابت کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور قرآن مجید کے متعلق کہہ رہا کہ ان میں بھی بظاہر سخت الفاظ...... اور یحییٰ بختیار کی دیانت و دین داری دیکھیں کہ وہ مرزا ناصر احمد کو اس اشتعال انگیزی سے روک رہا ہے۔

(مودودی صاحب نے مسیح علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا)

[808] جناب یحییٰ بختیار: سوال جو تھا ناں جی! میں آپ کو پھر *Repeat* (دوہرا) کردوں میں نے ایسا نہیں کہا کہ مولانا مودودی صاحب نے مسیح کا ذکر نہیں کیا یا عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اس کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے دو *Chapter* (باب) یہاں لکھے ہیں۔ پہلا *Chapter* (باب) ہے کہ ختم نبوت کا کیا مطلب ہے اور اس سے ان کی کیا مراد ہے اور مسلمان کیا سمجھتے ہیں یا ان کے نقطۂ نظر سے کیا ہے اور آپ کے نقطۂ نظر سے کیا ہے ان کے *Point of view* (نقطۂ نظر) سے......دوسرا آجاتا ہے وہ نزول مسیح یہاں جو میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ مودودی صاحب کے نقطۂ نظر سے فیض کا دروازہ بند ہوگیا۔ یہ اس *Chapter* (باب) میں آتا ہے جہاں ختم نبوت کا ذکر ہے اور میں کہتا ہوں کہ نہیں، اگر فیض سے یہ مراد ہے کہ کوئی نیک ہستی اس کے بعد نہیں آئے گی تو یہ مودودی صاحب نے جہاں تک میں نے پڑھا ہے کہیں نہیں لکھا، باقی یہ انہوں نے ضرور لکھا ہے کہ کوئی اور نبی نہیں آسکتا اور انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ فیض کے دروازے سے صاف مجھے بھی یہی سمجھ آرہی ہے کہ اور نبی آسکتے ہیں۔(بقول ابوالعطا قادیانی) یہ ان کو جواب دے رہے ہیں تو پھر آپ اس کو پھر دیکھ لیجئے۔

(Pause)

(قادیانیت کے مخالف ہماری آغوش میں)

مرزا ناصر احمد: جی یہ یادرکھو مضمون۔ ایک سوال تھا ''الفضل'' ۱۶؍جنوری ۱۹۵۲ء سے متعلق اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آگرے اس میں سوال یہ تھا کہ دشمن اور آغوش ان کا کیا مطلب ہے؟ جو میں اس وقت *Recollect* (یاد) کرتا ہوں تو یہ زمانہ ہے۔ ۵۳۔۱۹۵۲ء کا اور اس کے مخاطب سارے مسلمان نہیں بلکہ وہ جو فساد کی خاطر نمایاں ہوکر سامنے آگئے تھے اور آغوش میں گر......

جناب یحییٰ بختیار: *Anti- Ahmediyya Agitation* (جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک) چل رہی تھی۔ میں نے وہ نوٹ کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی!

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف آپ کو وہ......

[809] مرزا ناصر احمد: تو صرف وہ مراد تھے اور آغوش میں آگرنے کا مطلب یہ ہے کہ

وہ معاملہ سمجھ جائیں اور پھر دوست دوست بن جائیں اور یہ جماعت کی جو ایک بالکل بچوں کی، نوجوانوں کی ہے تنظیم یہ اس کا حوالہ ہے جماعت کا، اس جماعت کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ جو اخبار میں شائع ہوا نوجوانوں کی تنظیم کی طرف سے تبلیغ کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایک نوٹ ہے اور یہ اس تنظیم کی طرف سے بھی نہیں بلکہ اس تنظیم کے اس شعبے کی طرف سے ہے، جس کا نام ہے مہتمم تبلیغ یعنی تبادلہ خیال کرنے کے ساتھ جس تنظیم کا تعلق ہے نوجوانوں کی تنظیم کے اندر پھر چھوٹی تنظیم اس کا نام ہے۔ مہتمم تبلیغ اور مہتمم تبلیغ کی طرف سے یہ عبارت شائع ہوئی۔ الفضل میں اور ۱۹۵۲، ۱۹۵۳ء کے فسادات شروع ہو چکے تھے۔ دشمن سے مراد وہی نہیں جو باہر نکل رہے تھے۔ مکانوں کو آگ لگانے کے لئے اور قتل وغارت کرنے کے لئے اور اس کو یہ کہا ہے کہ ان کو اس طرح سمجھاؤ کہ پھر وہ سمجھ جائیں۔ یہ نہیں کہا کہ ان کا مقابلہ کرو اسی طرح۔

(''تبادلہ خیال کرو'' کا کیا مطلب اور کس کی طرف سے ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: بیشتر اس کے کہ آپ دوسرے سوال کا جواب دیں یہ تو آپ کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کی طرف سے یہ ہے مگر یہ کہ ***Authoritative*** (اتھارٹی) نہیں ہے یا ***Authoritative*** (اتھارٹی) ہے؟

(مرزا ناصر کا انکار)

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری جماعت کی طرف سے نہیں ہے۔ جماعت کی وہ تنظیم جو نوجوانوں کی تنظیم ہے اس کے اس شعبے کی طرف سے جس کا نام اہتمام تبلیغ ہے اور ان کی طرف سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب میرا جماعت سے مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ کی طرف سے یا ***Top Organization*** (سربراہ تنظیم) یا جماعت......

مرزا ناصر احمد: نہ جماعت کی اتھارٹی نہیں سمجھی جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یا جماعت کے کسی شعبہ کی طرف سے۔

مرزا ناصر احمد: جماعت کے اس شعبہ کی طرف سے ہے جو نوجوانوں کا ہے اور مضمون یہ ہے کہ تبادلہ خیال کرو۔

[810] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ مضمون کے متعلق نہیں، میں صرف کہتا ہوں

تاکہ یہ ریکارڈ پہ *Clear* (صاف) ہو جائے کہ جماعت کے شعبے کی طرف سے ہے مگر وہ نوجوانوں کا شعبہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: نوجوانوں کے شعبہ در شعبہ کی طرف سے ہے اور تبلیغ کا جو شعبہ ہے اس کی طرف سے ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ تبلیغ یعنی تبادلہ خیال کرو۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ بروز کا بیان تو داخل کرایا جا چکا ہے ایک تھا ''الفضل'' مورخہ ۱۵؍جولائی ۱۹۵۲ء۔

(خونی ملاّ کے متعلق سوال اور مرزا ناصر کی معذرت)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی وہ کچھ خونی ملاّ کے متعلق تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، خونی ملاّ کے متعلق وہ کہاں ہے؟ یہ ایڈیٹر کا *Editorial Note* (اداریہ) ہے۔ یہ کوئی جماعت کی طرف سے مضمون نہیں۔ الفضل جو صدر انجمن احمدیہ کا اخبار ہے ان کے ایڈیٹر نے یہ مضمون لکھا تھا۔ فسادات سے پہلے اور منیر انکوائری کمیٹی میں اس کے متعلق انکوائری بھی ہو چکی ہوئی ہے اور اس کا نام انہوں نے رکھا تھا خونی ملاّ۔ اس کا جو خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگ...... اس طرح اٹھان ہے۔ اس کی...... وہ تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جن کو اغیار یعنی اسلام کے دشمن بھی مسلمان سمجھ کر ان سے یکساں سلوک کرتے ہیں وہ ان سب کو ایک محاذ پر جمع ہو جانا چاہئے۔ یہ اٹھان ہے اس مضمون کی، اور اس کی دلیل انہوں نے یہ دی ہے کہ وہ اصول جس کی بناء پر پاکستان کو حاصل کیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ فرقہ واری پر نظر نہیں رکھی جائے گی بلکہ ہر وہ شخص یعنی یہ مضمون یہ کہتا ہے کہ...... ہر وہ شخص جس کو اسلام کا دشمن اسلام سمجھتا ہے اور ایک ہی *Category* سمجھ کر اس پر حملہ آور ہو رہا ہے...... میں ۱۹۴۷ء میں آخری *Convey* سے آیا تھا، اس کا مفہوم بڑی اچھی طرح سمجھتا ہوں، اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال یہ اصول ہے اور آگے اس میں یہ لکھا ہے کہ اس اصول کی بناء پر آگے یہ لکھا ہے۔ جب یہ اصول تمام اسلامی دنیا میں پھیل جائے گا کہ فرقہ وارانہ باتوں کو چھوڑ کر متحد ہو جانا چاہئے۔ جب یہ اصول تمام دنیا میں پھیل جائے گا اور اچھی طرح جڑ پکڑ جائے گا تو خونی ملاّ آپ اپنی موت[811] مر جائے گا۔ یعنی جب سارے متحد ہو جائیں گے تو وہ حصہ چھوٹا سا جو قتل و غارت اور لوٹ مار کی طرف آ رہا ہے۔ وہ آپ اپنی اس کوشش جو ہے وہ ختم ہو جائے گی، اس میں میرے نزدیک بھی خونی ملاّ کا لفظ جو ہے وہ استعمال نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس سے غلط فہمی پیدا ہوگی۔

اس کو ہم **Condemn** (مذمت) کرتے ہیں اور کرنا چاہئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں۔ جب ہو چکا تو یہ تو اتنی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: جب لفظ ''جہنمی'' استعمال ہو چکا ہے تو یہ تو اتنی بات نہیں ہے۔ یہ تو کوئی چھوٹی ڈگری کا ہی کافر ہوگا، یہاں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''جہنمی'' جو ہے وہ تو نبی کریم ﷺ نے استعمال کیا ہے اور محمد بن عبدالوہاب علیہ الرحمۃ نے بڑی تاکید کی اس پر عملاً اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالی ہیں۔ جس کا میں نے وہ حوالہ دیا ہوا ہے اور غالباً کتاب بھی دی ہے۔ محمد بن عبدالوہاب کی اپنی کتاب باہر کی چھپی ہوئی اور وہ سیرت النبی مختصر سیرت رسول اس کتاب کا یہ حوالہ ہے اور وہ ہماری طرف سے یہاں دے دی گئی تھی۔ ویسے تمام علماء کے پاس ہوگی۔

(الفضل رسالہ آپ کی پارٹی کا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: باقی یہ جو ہے، یہ آپ کی پارٹی کا **Official Orgian** ہے یہ ''الفضل''؟

مرزا ناصر احمد: یہ صدر انجمن احمدیہ کا سلسلہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق منیر انکوائری کے وقت بھی سوال کیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں کچھ علماء کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ ان میں؟ ہاں وہ بھی سنا دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، علماء کے نام دیئے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ سنا دیجئے۔

[812] مرزا ناصر احمد: یہاں آ جاتا ہے۔ وہ منیر انکوائری......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں جو ایڈیٹوریل ہے ناں جی اس سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اسی کا یہ حوالہ ہے ناں۔

---

[1] اس کو ایک آسان تعبیر میں ناک رگڑنا بھی کہتے ہیں۔ قادیانی دوست اس منظر کو نہ بھولیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر **Original** (اصل) سے آپ پڑھ دیں۔ تو پھر یہ نہ ہو کہ بعد میں کسی اور **Document** (دستاویزات) سے پڑھا گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میں پڑھ دیتا ہوں۔ وہی میں پڑھنے لگا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نام دیئے ہوئے ہیں اس میں؟

مرزا ناصر احمد: جی ہاں! اس میں ہیں۔ یہی میں کہہ رہا ہوں۔

''وکیل نے سوال کیا، حضرت خلیفہ ثانی سے کہا آپ نے الفضل کے ۱۵؍جولائی ۱۹۵۲ء کے شمارہ میں ایک مقالہ افتتاحیہ جو خونی ملاّ کے آخری دن کے عنوان سے شائع ہوا، دیکھا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ آئے ہیں۔ یہ وہی الفاظ ہیں، اپ جو فرما رہے تھے۔ ''ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے ان تمام علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا، ۱۳۰۰ سال میں جو گزرے ہیں۔ جن کو شروع سے یہ خونی ملاّ قتل کرواتے آئے ہیں۔ ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری سے، ملا بدایونی سے، ملا احتشام الحق سے، ملا محمد شفیع سے ملا مودودی سے۔''

جواب: ''ہاں اس تحریر کے متعلق منٹگمری کے ایک آدمی کی طرف سے ایک شکایت میرے پاس پہنچی تھی اور میں نے اس کے متعلقہ ناظر سے جواب طلبی کی تھی۔ اس نے مجھے بتلایا تھا، کہ اس نے ایڈیٹر کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس کی تردید کرے۔''

(کیا تردید آپ کے علم میں آئی؟)

سوال: کیا وہ تردید آپ کے علم میں آئی؟

جواب: ''نہیں (نہیں کہنے کے بعد) لیکن ابھی ابھی مجھے ۷؍اگست ۱۹۵۲ء کے ''الفضل'' کا ایک آرٹیکل جس کا عنوان ایک غلطی کا ازالہ ہے، دکھایا گیا ہے۔ جس میں مذکورہ[813] بالا تحریر کی تشریح کر دی گئی تھی اور وہ تردید یعنی جو معنے پہنائے جا رہے تھے اس کی تردید کر دی گئی۔''

عدالت کا سوال: ادارتی مقالہ میں جن مولویوں کو ملاّ کہا گیا ہے...... سب کو نہیں ملاّ کہا گیا...... جن مولویوں کو ملاّ کہا گیا ہے۔ کیا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں؟

جواب: میں صرف یہ جانتا ہوں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔''

اس کے متعلق یہ سارا بیان ہے...... نیز...... **(Pause)**

اور جو رہ گئے ہیں۔ اگر وہ...... میں بڑا شرمندہ ہوں، ہم نے نوٹ تو کئے ہوئے ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ **Strain** ہم سب محسوس کر رہے ہیں، مجھے بھی بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور آپ جانتے ہیں۔ مجھے ان چیزوں کا بہت کم علم ہے تو یہ چیزیں تو ہوتی رہتی ہیں اور اسپیکر صاحب سے بھی ہم **Request** (درخواست) کرتے ہیں کہ آدھا گھنٹہ اور ٹائم دے دیجئے۔ ایک گھنٹہ اور ٹائم دیجئے وہ بھی بڑے **Cooperate** (تعاون) کرتے ہیں تو اس میں یہ ایک ''الفضل'' ۱۶؍جولائی کا رہ گیا ہے۔ ۱۹۴۹ء کا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۶؍جولائی ۱۹۴۹ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ۱۶؍جولائی ۱۹۴۹ء کا جواب ہے ہمارے پاس۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر یہ دے دیں تاکہ میرا یہ **Page** (صفحہ) پورا ہو جائے۔

مرزا ناصر احمد: ۱۶؍جولائی ۱۹۴۹ء کے ایک ایسے خطبہ پر سوال کو مبنی کیا گیا تھا جس کا تعلق حضرت خلیفہ ثانی سے تھا، ٹھیک ہے ناں۔

(دشمن محسوس کرتا ہے کہ ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے)

[814] جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جس میں یہ لکھا ہے کہ دشمن محسوس کرتا ہے کہ اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔ ۱۶؍جولائی ۱۹۴۹ء میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی خطبہ یا مضمون چھپا ہی نہیں، کوئی ایسا خطبہ نہیں چھپا جس میں یہ لکھا ہو[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کہیں نہیں چھپا؟ کہ تاریخ میں کوئی فرق ہو گیا ہے؟ کیونکہ یہ نہ ہو کہ پھر وہ بیچ میں تاریخ کسی اور کا آ جائے۔ بعض دفعہ پرنٹنگ میں غلطی ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ویسے ہم......

جناب یحییٰ بختیار: ان (اپنے والد مرزا محمود) کے خطبات سے تو آپ اچھی طرح واقف ہوں گے؟ آپ دیکھ لیجئے اسے، تسلی کر لیجئے......

مرزا ناصر احمد: اور تسلی کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: لیکن جو تھوڑی بہت تسلی کی ہے وہ نہیں ہمیں ملا۔ لیکن آپ کے کہنے پر مزید......

---

[1] آگے چل کر تسلیم کر لیا کہ یہ بیان ۲۵؍جولائی ۱۹۴۹ء میں چھپا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہ کہتا ہوں کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: اسی طرح اسی قسم کا ایک اور بھی ہے۔ ایک تھا ۳؍جولائی ۱۹۵۲ء میں سوال یہ تھا کہ اس قسم کی وہاں تحریر ہے کہ ''تم مجرموں کی طرح پیش ہوگے۔'' تو ہمیں ۳؍جولائی ۱۹۵۲ء میں اس قسم کی...... خالی یہ یعنی یہ لفظی میں تردید نہیں کر رہا۔ اس مضمون کی کوئی عبارت نہیں ملی کہ تم مجرموں کی طرح پیش ہوگے اور اگر آپ فرمائیں تو اس کے علاوہ اور زیادہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ تسلی کرلیں تاکہ کیونکہ یہاں بھی بعض منگوار ہے ہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مزید تسلی کرلیں گے۔[1] *(Pause)*

[815] جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو ابوجہل کی طرح ذکر آتا ہے یہ وہی ہے ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''مجرموں کی طرح پیش ہوگے۔'' وہ ابوجہل والی ہے بہرحال......

جناب یحییٰ بختیار: ''فتح مکہ کے بعد۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں جی یہی ہے۔ ''مجرموں کی طرح پیش ہوگے۔'' اسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن اس اخبار میں اس قسم کا کوئی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں کہتا ہوں آپ **Verify** (تصدیق) کرلیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ **Verify** (تصدیق) اور کرلیتے ہیں کہیں آگے پیچھے کسی اور تاریخ میں نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کیونکہ جہاں تک خطبوں کا تعلق ہے یہ تو ایسی چیز نہیں ہے کہ صرف اخبار میں ہی ہو آپ کا اپنا ریکارڈ ہوگا ان کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جو بعد میں اتنی دیر کے ہیں تو صرف اخبار ہی ریکارڈ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۲ء کی ایسی چیزیں ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: صرف، صرف میں بتا رہا ہوں ناں کہ ہمارے ہاں یہ طریق رہا ہے کہ جب ٹیپ بھی آ گیا تو چونکہ بڑا خرچ ہوتا تھا اور اس کے غریب لوگ ہیں ہم تو یہ اصول بنالیا کہ جب لکھا جائے اور چھپ جائے خطبہ تو اس کے کچھ عرصے بعد ٹیپ جو ہے اس کے اوپر دوسرا خطبہ آ جائے۔

---

[1] ۳؍جولائی نہیں ۳؍جنوری ہے۔ مرزا ناصر جاننے کے باوجود اسے گول کر رہا ہے۔ اس پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں تو ایک جگہ میں نے پڑھا۔ میں اس میں جانا نہیں چاہتا کہ یہ سارا حکومت نے شروع کیا ہے کہ ***To deprive you of billions of rupees*** (اربوں روپے ہتھیانے کی خاطر) اور ابھی آپ کہتے ہیں کہ غریب ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔

مرزا ناصر احمد: میں بھی جواب میں نہیں جانا چاہتا مگر ہے غریب جماعت۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی تو میں مزید سوال پوچھ سکتا ہوں آپ سے۔

[816] مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی۔

جناب چیئرمین: ایک اور حوالہ تھا کل الفضل کا۔

(میرا مخالف عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے حوالہ دیا تھا جی کہ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔ یہ مرزا غلام احمد صاحب کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: کس کتاب کا حوالہ ہے۔ **(Pause)** ہاں یہ تو کل آیا تھا ایک تو کل آیا تھا ناں، جس میں میں نے کہا کہ عربی کی عبارت ہے اور اس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ سارے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ایک اور ہے یہ اس میں میرا سوال یہ تھا کہ اگر یہ صحیح ہے تو مرزا صاحب کا مطلب کیا ہے کہ: ''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔'' تو آپ میرا سوال پہلے سن لیجئے کہ میں پوچھنا کیا چاہتا ہے یہ ہے ان کی تحریر۔

مرزا ناصر احمد: پتہ نہیں یہ کون سا ہے حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے دو دفعہ لکھوایا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ابھی دیکھ لیتے ہیں شاید ابھی ہوا س کو ٹالتے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے نزول مسیح ص۴، اور تذکرہ ص ۲۲۷۔[1]

---

[1] مرزا قادیانی نے (نزول المسیح ص۴، خزائن ج۱۸ ص۳۸۲) پر لکھا ہے: ''اور جو میرے مخالف تھے ان کا عیسائی، یہودی اور مشرک نام رکھا گیا۔'' مرزا کا الہام (تذکرہ ص۱۶۳، ۳۳۶، طبع۳) پر ہے جس میں اپنے مخالف کو جہنمی کہا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ رہ گیا ہے چیک کرنا۔

(مرزا ناصر کی بدحواسی)

جناب یحییٰ بختیار: خیر یہ بعد میں کر لیں۔ آپ دیکھ لیں اگر ایک دو صفحے آگے پیچھے ہوں تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں نہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ ۲۲۷ کا ۲۴۷ ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہم خود دیکھ لیتے ہیں۔ یعنی آگے اور پیچھے پانچ دس صفحے دیکھ کے۔

[817] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں پانچ دس نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ۲۲۷ کا ۲۴۷ ہوتا ہے وہ اردو میں جس طرح......

مرزا ناصر احمد: لیکن اگر آپ کو دیا ہو"۲۲۷" اور اصل میں ہو"۲۰۶" تو وہ نہیں ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ نہیں۔ جو عام سی غلطی پرنٹنگ میں ہو سکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔ *(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ایک اور چیز بھی مہربانی کر کے آپ چیک کر لیں یہ کل ایک حوالہ دیا گیا تھا۔ ۵/ اپریل ۱۹۴۷ء کا کہ پاکستان کے متعلق کچھ اس میں کہا گیا ہے اگر آپ پہلے......

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہے اپنا پارسیوں وغیرہ کا؟ وہ ہے؟

(اکھنڈ ہندوستان)

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا اچھا، اکھنڈ ہندوستان کے متعلق؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی تو اسی قسم کا ایک اور جی آپ چیک کر لیں۔ ۱۶ یا ۱۷/ مئی ۱۹۴۷ء کا۔

مرزا ناصر احمد: مئی ۱۹۴۷ء مئی کر دیتے ہیں سارے اخبار دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں پاکستان کے متعلق کچھ رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میرا خیال ہے کہ یہ تقریباً تیار ہے جواب اکھنڈ ہندوستان کا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ساتھ ہی دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: ساتھ ہی یہی میرا مطلب ہے کہ شام کو جب آئیں تو ہم کر دیں اس کو بھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی۔ **(Pause)**

وہ ایک حوالہ تھا صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا۔

[818] **مرزا ناصر احمد:** کلمۃ الفصل؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں وہ تیار ہے۔

مرزا ناصر احمد: کلمۃ الفصل کا کون سا ہے یہ صفحہ؟

(مرزا صاحب کی تحریر میں مسلمان سے کیا مطلب ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی جو تحریر میں مسلمان کا لفظ ہے اس کی تفسیر کی ہے کہ مطلب کیا ہے اس کا۔

مرزا ناصر احمد: یہ سارا ۱۲۶ اور ۱۲۷ دونوں صفحے پورے؟

جناب یحییٰ بختیار: کل میں نے...... مرزا صاحب یہ وہی کتاب ہے یا دوسری ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ کون سی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی ہے وہ میں پھر منگوا لیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ وہاں ہے وہ میں آپ کو...... میں نے ***Passage*** (پیرا) پڑھ کر۔ **(Pause)** سنایا تھا۔ ص ۱۲۶ پر مرزا صاحب یہ پہلے حرف کا ذکر آتا ہے۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ متن دیکھیں:

''اگر ایک شخص سراج الدین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جائے تو اسے پھر بھی سراج الدین ہی کہیں گے۔ حالانکہ عیسائی ہو جانے کی وجہ سے وہ اب سراج الدین نہیں رہا۔ بلکہ کچھ اور بن گیا کہیں عرف عام کی وجہ سے اس نام سے پکارا جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے......'' یہ میں نے یہاں سے پڑھا ہے۔ ''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں اس لئے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے گئے ہیں کہ وہ [819] لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۲۶)

مرزا ناصر احمد: حقیقی مسلمان۔

جناب یحییٰ بختیار: مدعی مسلمان۔

مرزا ناصر احمد: یہاں اگر آپ کو میں......

(مدعی مسلمان، حقیقی مسلمان؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو جہاں وہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان...... جیسے میں نے کل کہا اور ایک دو حوالے دیئے...... جہاں وہ مسلمان کہتے ہیں تو اس سے مطلب کیا ہے؟ اور پھر یہاں ''کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدی کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔''

تو میں سوال یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جب مرزا صاحب یا آپ کی جماعت کے رہنما جو مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں اور اس سوال پر چونکہ اس مضمون پر کافی سوال میرے پاس آ چکے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ اس کی پوری وضاحت ہو جائے جیسے ابھی لندن کا ریزولیوشن ہے۔ انگلینڈ میں جو مسلمان ہیں ان کو کہا ***Non- Ahmade Pakistanies*** (غیر احمدی پاکستانی) اور اپنے کو کہا احمدی مسلمان، میں ریزولیوشن کی بات کر رہا ہوں۔ ریزولیوشن غلط ہو اور بات ہے جو آیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے جو ***Impression*** (تأثر) پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں: ''مسلمان ایسے کر رہے ہیں۔'' تو جب اپنی طرف آپ کا مطلب ہوتا ہے احمدیوں کی طرف تو حقیقی مسلمان مطلب ہوتا ہے باقیوں کے متعلق آپ کا مطلب ہوتا ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ***Pretenders*** (حیلہ ساز) یہ وہ کفر والی بات نہیں آتی یہاں اس میں کہ کتنی ڈگری کا کافر ہے یا اس دائرے میں ہے یہ بالکل یعنی یہ ***Impression*** (تأثر) ہے کہ جو غیر احمدی ہیں وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اصل میں مسلمان نہیں تو یہ آپ ذرا ***Clarify*** (واضح) کر دیں۔

[820] **مرزا ناصر احمد:** جو میں سمجھتا ہوں سوال وہ یہ ہے کہ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک گروہ کو حقیقی مسلمان کہا اور دوسرے گروہ کے متعلق کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان تو ہیں لیکن حقیقی مسلمان نہیں تو یہ کیا فرق ہے؟ اس کا جواب محضر نامے میں آ چکا ہے۔ لیکن چونکہ سوال دوہرایا گیا ہے اس لئے میں اس کا جواب دوہرانا چاہتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ

احمدیہ نے حقیقی مسلمان جو کہا اس کی تعریف کیا ہے؟ یہ محضر نامے کے ص ۲۳ پر یہ تحریر ہے: ''ہمارے نزدیک یہ فتاویٰ سارے جو اس کے تھے ظاہر پر مبنی ہیں اور فی ذاتھا ان کو جنت کا پروانہ یا جہنم کا وارنٹ قرار نہیں دیا جا سکتا جہاں تک......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ صفحہ ۲۶۲ کہا آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ۲۳ محضر نامے کا اس میں ایک اقتباس بانی سلسلہ کا جس سے پتہ لگتا ہے آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان سے کیا مراد ہے۔ جہاں تک حقیقت اسلام کا تعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں ہم حقیقی مسلمان...... جو یہاں لفظ استعمال ہوا ہے...... حقیقی مسلمان کی تعریف درج کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان کی تعریف یہ ہے۔

''اصلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ ''بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولاهم يحزنون '' یعنی مسلمان وہ ہے جو خداتعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے، یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خداتعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کو تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خداتعالیٰ کا ہو جاوے اعتقادی طور پر اس طرح سے [820] اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خداتعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصتاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خداتعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خداتعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اس معطی

۱؎ ایک اخبار کے متعلق کہا کہ وہ جوانوں کا اعلان تھا۔☆......دوسرے اخبار کے متعلق کہا کہ وہ ایڈیٹر کی بات تھی۔☆......اب مرزا قادیانی کے الہام کے بارہ میں کہتے کہ وہ ظاہر پر مبنی تھا۔☆......گویا حقیقت پر مبنی نہ تھا۔ قادیانی حضرات مرزا ناصر احمد کی اس وقت کی قلبی کیفیت کا اندازہ فرمائیں کہ کیا درگت بن رہی ہوگی۔ مجھے تو اب اس کو پڑھ کر ترس آ رہا ہے۔

حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا سرور اور جو کچھ اس کے سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل سے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خداتعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خداتعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا جوارح الحق ہیں اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ [822] بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خداتعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو پر قسم ہے ایک یہ کہ خداتعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جائے اور اس عبادت اور محبت اور خوف و رجا میں کوئی شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے اداب احکام اور اوامر اور حدود اور آسمان فضا و قدر کے امور بہ دل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدروں کو بارادت کام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوئے مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کو پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔ دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں......''

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب یہ محضر نامے میں تین صفحے ہم پڑھ چکے ہیں۔ یہ تین صفحے سنانا تو بہت وقت لگے گا یہ محضر نامہ میں ہم پڑھ چکے ہیں۔ اسلام کی تعریف مرزا صاحب نے اپنا تقدس ظاہر کرنے کے لئے......

جناب چیئرمین: یہ محضر نامے میں ہے۔

اراکین: جی ہاں۔

Mr. Chairman: ***Then it need not be repeated. It can be referred page so and so of Mahzar- Nama yes, it need not be repeated.***

(جناب چیئرمین: دہرایئے مت۔صرف محضرنامہ کا حوالہ کافی ہوگا)

(Interruptions)

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ ***Emphasize*** کرنا چاہتے ہیں۔

[823] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میں نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں۔ ممکن ہے میں نے غلط سمجھا ہو میں اپنے آپ کی تصحیح کروانا چاہتا ہوں۔ پہلے دن یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ اگر سوال دہرایا جائے گا تو جواب بھی دوہرایا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: تو چونکہ سوال دہرایا گیا ہے حقیقی مسلمان کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں سوال تو ابھی تک نہیں دہرایا گیا یہ تو ایک ***Reference*** (حوالہ) ہے مرزا بشیر احمد صاحب کا......

مرزا ناصر احمد: اور اس سے پوچھا گیا کہ حقیقی......

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں ایک لفظ حقیقی آ گیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، حقیقی مسلمان کون ہے اور دوسرا کون ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ محضرنامے میں آپ تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو حقیقی اسلام کے متعلق میں نے یہ سنائی ہے بات، ویسے میں آگے چھوڑ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بہت ضروری ہے۔ ریکارڈ پر آ چکا ہے اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: الیٰ آخر یعنی اس کو آخر تک پڑھ لیا جائے تو بتا میں یہ رہا تھا...... جو کچھ سن لیا اس سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ ***(Pause)***

جہاں سے یہ سوال جس پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ مدعی اسلام اور حقیقی مسلمان میں کیا فرق ہے؟ یہی سوال بنا تھا تو میں نے بتایا کہ آپ کے نزدیک حقیقی یہ شخص......جس اقتباس کے دو ایک صفحے میں نے پڑھے ہیں اور کچھ رہ گئے ہیں۔ لیکن جو مطلب ہے وہ واضح ہو جاتا ہے اس لئے [824] میں نے وقت بچانے کے لئے چھوڑ دیا تو حقیقی مسلمان سے وہ مراد ہے اور جو ویسا نہیں وہ مدعی اسلام ہے اور یہاں سے وہ مفہوم نہیں نکلتا ایک جو قابل اعتراض ہو۔ یہ فیصلہ ہم پہلے کافی تبادلہ خیال کے بعد کر چکے ہیں کہ وہ گروہ ہے مسلمانوں کا جو انتہائی طور پر مخلص اور خدا کے مقرب ہیں اور

ایک وہ ہے جوان کے حدود سے نکلنے کے بعد جو وہ حد اسلام سے ہی خارج کر دیتی ہے اس کے درمیان ہزاروں قسم کے نیم مخلص، درمیانے درجے کے اور ادنیٰ درجے کے ہیں وہ بات واضح ہو چکی ہے وہی یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بیچارہ سادہ پٹھان تھا میری طرح میں بھی پٹھان ہوں ایک مولوی سے اس نے پوچھا کہ مولوی صاحب جنت میں جانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس نے پہلے تو کہا کہ بھئی نماز پڑھو، روزے رکھو، حج جاؤ۔ یہ سب باتیں ہیں اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ تو اس نے کہا اگر یہ سب کچھ ہو گیا تو میں جنت میں پہنچ جاؤں گا؟ کہتے ہیں نہیں پل صراط ہوگا، تلوار سے تیز، بال سے باریک تو اس نے کہا کہ پھر صاف بات کیوں نہیں کہتے کہ کوئی راستہ ہی نہیں جانے کا، تو آپ سے یہ عرض کروں گا......

مرزا ناصر احمد: نہ میں یہ نہیں کہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔ میں ملّا اور پٹھان کی بات کرتا ہوں آپ نے حقیقی مسلمان کی **Definition** (تعریف) کی ہے۔ اس کے مطابق آپ کو کتنے مسلمان اس دنیا میں نظر آئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: میں نے جو حقیقی مسلمان کی تعریف بتائی ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں یہ نہیں کہتا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میرا جواب سن لیں اس سے میں نے یہ نتیجہ نہیں نکالا کہ جو اس قسم کے مسلمان نہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں اس کی بات نہیں کر رہا......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھا نہیں۔

(حقیقی مسلمان کم ہیں، یا ہیں نہیں؟)

[825] جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال یہ ہے کہ بہت ہی کم ہیں ایسے مسلمان یا بالکل ہی نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: امت محمدیہ میں لاکھوں کروڑوں ایسے گزرے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس **Definition** (تعریف) کے مطابق......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی اس **Definition** (تعریف) کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آج کل بھی کوئی لاکھوں کروڑوں ایسے نہیں آپ کے خیال میں؟

مرزا ناصر احمد: اس وقت مجھے سمجھا جائے گا کہ میں متعصب ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں اتھارٹی جو ہے جس نے **Study** (مطالعہ) کی ہے جس نے لوگوں کو دیکھا ہے......

مرزا ناصر احمد: اس وقت بھی میرے نزدیک میرے علم میں، نزدیک نہیں، میرے علم میں ہزاروں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہزاروں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں نہیں ہیں اور میرا علم بہر حال حاوی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں میں وہی پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ میرے علم میں ہزاروں ہیں جو اس تعریف کے ماتحت آ جاتے ہیں۔ حقیقی مسلمان والی۔

(سب قادیانی حقیقی مسلمان نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کے علم میں ہیں جو اس تعریف کے اندر آتے ہیں۔ پھر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ علم میں اور آپ کے نقطۂ نظر سے سب احمدی اس میں نہیں آ سکتے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں نہیں آ سکتے۔ میں نے صاف کہہ دیا، نہیں آ سکتے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ان میں کچھ تعداد ہو گی جو مدعی اسلام ہوں گے، کچھ حقیقی ہوں گے، ان میں بھی اب یہاں جو انہوں نے کہا ہے مرزا صاحب نے میں اس کی طرف پھر توجہ دلا دینا چاہتا ہوں[826]۔ آپ کی اور وقت ضائع کر رہا ہوں، وہاں جو ہے یہ سوال نہیں ہے کہ مدعی اسلام کون ہے اور حقیقی اسلام میں کون، وہاں یہ ہے کہ...... غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں۔ مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: جی بالکل ٹھیک ہے۔

---

[1] قادیانی حضرات توجہ فرمائیں۔ حقیقی مسلمان کی تعریف میں تمام قادیانی شامل نہیں۔ گویا مرزا قادیانی کو مان کر قادیانی، کافر کے کافر رہے۔ مبارک ہو موجودہ قادیانیوں کو، کہ: ''نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم''

***Mr. Yahya Bakhtiar:** This is غیر Ahmadi and only غیراحمدی to whom he is referring* کہ ان کو حقیقی نہ سمجھیں۔

(جناب یحییٰ بختیار: یہ صرف اور صرف غیراحمدیوں کے بارے میں کہا جارہا ہے)

مرزا ناصر احمد: جب آپ ختم کر لیں تو مجھے بتا دیں۔ میں جواب دوں یہاں کوئی اس سے اتفاق کرے یا نہ، یہی کہا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک تمام وہ جو احمدی نہیں مدعیان اسلام ہیں۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ تمام وہ جو احمدی نہیں وہ حقیقی مسلمان ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں نے دیکھا یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تمام وہ جو احمدی نہیں مدعیان اسلام ہیں اور احمدیوں میں سے بھی بہت سارے مدعیان اسلام ہیں اور حقیقی مسلمان نہیں ہیں اس سے انکار ہی نہیں کیا گیا اس میں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک دفعہ پھر پڑھ کے پھر اس سوال کو چھوڑ دیتا ہوں اور پھر آگے آپ کو تکلیف دوں گا۔ ''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیراحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر......'' کبھی عیسائی تو مدعی اسلام ہو ہی نہیں سکتا۔ یہودی ہو نہیں سکتا۔ مشرک ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو صرف غیراحمدی مسلمان جو ہیں وہی ہو سکتے ہیں۔ ''غیراحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھائیں اس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیراحمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔''

[827] مرزا ناصر احمد: نہ کہ حقیقی مسلمان اس کی تعریف بھی آ گئی۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Clearly outside the pale of Ahmadi Musalman. If I mean, if I write Musalman I mean people who claim to be Musalman or pretend to be Musalman. This is the impression from the plain, simple reading of the passage. After that if you want to add something more, Sir, That will come on the record.*

(جناب یحییٰ بختیار: صریحاً احمدی مسلمان کے دائرے سے خارج، اگر میں کہوں

اگر میں لکھوں ''مسلمان'' تو میرا مطلب ان سے ہے جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ یا خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اس پیرا کا صاف اور سادہ مطلب ہے۔ اس کے باوجود آپ کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ ریکارڈ پر آ جائے گا)

مرزا ناصر احمد: میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں جو عبارت ابھی پڑھی گئی ہے وہ بانی سلسلہ احمدیہ کی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے ''حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے...... یہ آرٹیکل لکھنے والے کا اپنا استدلال ہے۔ جس کے متعلق انہوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ مجھے بھی اپنے استدلال پر پختہ یقین نہیں اس لئے لفظ استعمال کیا معلوم ہوتا ہے۔ ''معلوم ہوتا ہے'' ایک پختہ بات کے لئے نہیں استعمال کیا گیا بلکہ پختہ بات ہو تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہے، یہاں یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے اور یہ آپ کا استدلال ہے اور آگے جو کہا کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں کہیں مدعی اسلام سمجھا جاوے، حقیقی مسلمان جو اس تعریف کے اندر آتا ہے جس میں سارے احمدی بھی نہیں وہ نہ سمجھا جائے۔ یہ سارا ایک استدلال ہے۔ اس مضمون کے لکھنے والے کا......''

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں غیر احمدی کے بارے میں جب میں مسلمان کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ استدلال ہے مضمون لکھنے والے کا، اور میں نے بتایا کہ یہ کہنا میرے نزدیک تمام غیر احمدی اس تعریف کے مطابق حقیقی مسلمان نہیں، اس کا اس سے یہ نہیں منطقی نتیجہ نکلتا۔ منطق اس کے خلاف کہتی ہے۔ ہمیں *The logical conclusion is not that* (اس کا منطقی نتیجہ یہ نہیں) کہ جو احمدی ہیں وہ سارے حقیقی مسلمان ہیں۔ فقرہ یہ ہے کہ جو احمدی نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sorry Sir, one minute***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! معاف کیجئے گا۔ ایک منٹ......)

آپ کے نقطہ نظر سے عقیدے سے کوئی غیر احمدی بھی حقیقی مسلمان ہے؟

(آپ کے نقطۂ نظر سے کوئی غیر احمدی، مسلمان نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: میرے عقیدے کے مطابق ہاں یہ بڑا واضح ہے سوال، میرے عقیدے کے مطابق اس تعریف کے لحاظ سے میرے علم میں کوئی غیر مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ غیر احمدی مسلمان ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: حقیقی کوئی نہیں؟ [828]

مرزا ناصر احمد: اس معیار کا حقیقی مسلمان[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں وہ حقیقی جو آپ نے Define (تعریف) کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں جو اس حوالے سے لکھا ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, the next subject will take some time shall we have to berak now.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب اگلی بات کچھ وقت لے گی، کیا اب ہمیں وقفہ کرنا چاہئے)

Mr. Chairman: *The delegation is permitted to withdraw for 12:15.* سوا بارہ بجے۔

(جناب چیئرمین: وفد کو سوا بارہ بجے تک جانے کی اجازت ہے)

(The Delegation left the Hall)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *I would like to know if any honourable member wants to say something.*

(جناب چیئرمین: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی معزز رکن کچھ کہنا چاہتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب)

Mr. Chairman: *Then we meet at 12:15. Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: پھر ہم سوا بارہ بجے ملیں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ)

(The Special committee adjourned for tea break to meet again at 12:15 pm.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے سوا بارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے)

----

[1] پوری دنیا کے مسلمان جو مرزا کو نہ مانیں؟

(The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد شروع ہوا۔ چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے صدارت کی)

جناب چیئرمین: ابھی نہ بلائیں۔ دومنٹ ہاں نیچے آجائیں، باہر بٹھادیں، آپ تشریف رکھیں ناں جی۔

Just to tell something about the programme to the honourable members... I draw the attention of honourable members___ Sardar Abdul Aleem. I will just draw the attention of Honourable member.... Sadar Abdul Aleem.

(پروگرام کے بارے میں میں معزز اراکین کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں معزز اراکین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سردار عبدالعلیم)

----

[829]*PROGRAMME FOR FURTHER SITTING OF THE COMMITTEE / ASSEMBLY*

(اسمبلی/کمیٹی کے اگلے اجلاسات کا پروگرام)

I will just draw the attention of honourable members that we have decided certain things about the programme. I want to tell to the honourable members the Attorney General needs a week to prepare what has been done in six days, it takes at least a week for preparation. We also need a weak for the preparation of our record. Only then we can supply to honourable members the copies of record without which we cannot proceeed further. So many things are left out so many things are to be asked. So to-day will be the last

day, rather this meeting will be the last far the cross-examination, but the cross- examination will continue. The date will be fixed and will be told. The House committee will adjourn from to-day and the date will be round about 19, 20, 21st. It will be told to the honourable members. Tomorrow will be no session. For 12th and 13th, we will meet as National Assembly, one session daily on the 12th and 13th morning.

(میں معزز اراکین کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پروگرام کے بارے میں ہم نے کچھ فیصلے کئے ہیں جو کہ میں معزز اراکین کو بتانا چاہتا ہوں۔ پچھلے چھ روز میں جو کاروائی ہوئی اس کے مدنظر اٹارنی جنرل کو مزید کاروائی کی تیاری کے لئے ایک ہفتہ مہلت درکار ہے۔ ہمیں بھی ریکارڈ کی تیاری کے لئے ایک ہفتہ چاہئے۔ تاکہ نقول معزز اراکین کو مہیا کی جاسکیں۔ اس کے بغیر مزید کاروائی ممکن نہیں۔ کئی باتیں رہ جاتی ہیں۔ کئی باتیں پوچھنا ہوتی ہیں۔ چنانچہ آج جرح کا آخری دن ہوگا۔ گو گواہ پر مزید جرح جاری رہے گی۔ (آئندہ کاروائی کے لئے) تاریخ مقرر کی جائے گی اور اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ کمیٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا اور آئندہ تاریخ ۱۹، ۲۰ یا ۲۱ ہوگی۔ اس کا اعلان معزز اراکین کے سامنے کر دیا جائے گا۔ کل کوئی اجلاس نہیں ہوگا۔ ۱۲ یا ۱۳ تاریخ کو ہم بطور قومی اسمبلی اجلاس کریں گے جس کا روزانہ ایک اجلاس صبح کے وقت ہوگا)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada (Minister for Law and Paliamentary Affairs): *I would request that we shall have after noon session.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ (وزیر قانون): میری گزارش ہے کہ اجلاس شام کو منعقد کیا جائے)

Mr. Chairman: *Now, Mr. Law Minister, you have also to accept our request.*

(جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب! آپ کو میری گزارش ماننا ہوگی)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Because the Senate*

is.... (جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: چونکہ سینیٹ......)

Mr. Chairman: *You were absent for six days.*

(جناب چیئرمین: آپ چھ روز تک غیرحاضر رہے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Sir, the Senate is meeting in the morning.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا سینیٹ کا اجلاس صبح کو ہورہا ہے)

Mr. Chairman: *You have to compensate, now we can meeting simultaneously, we have made arrangements, we can....*

(جناب چیئرمین: اس کا ازالہ اب آپ کو کرنا ہوگا۔ یہ اجلاس ایک ہی وقت ہوسکتے ہیں۔ہم نے انتظامات کررکھے ہیں۔ہم......)*(Interruption)*

All right. (ٹھیک ہے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *We have a lot of burden in the morning and other work suffers a lot.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: صبح کے وقت کافی زیادہ کام ہوتا ہے اور دوسرے کاموں کا حرج ہوتا ہے)

[830]***Mr. Chairman:*** *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *In the evening.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: شام کے وقت)

Mr. Chairman: *Six of the Clock in the in the morning. Now we are in a position that the Senate and National Assembly can meet simultaneously, that will be for the convenience of the Ministers.*

(جناب چیئرمین: شام چھ بجے۔ چنانچہ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاس ساتھ ساتھ ہوسکتے ہیں۔اس طرح وزراء صاحبان کو سہولت رہے گی)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Yes.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جی ہاں)

***Ch. Mohammad Hanif Khan (Minister for Labour and Works):** There are Bills pending now before the National Assembly at the same time simultaneously, we will have to appear before the Senate, because the Bills are pending there as well.*

(چوہدری محمد حنیف خان (وزیر محنت): قومی اسمبلی کے پاس قانونی مسودہ بل ہیں۔ سینیٹ کے پاس بھی ایسے ہی بل ہیں۔ لہٰذا ہمیں ایک ہی وقت میں سینیٹ کے سامنے بھی پیش ہونا ہے)

***Mr. Chairman:** I see. So, on the 12th and 13th we will be....*

(جناب چیئرمین: اس لئے میں کہتا ہوں کہ ۱۲اور۱۳ کو ہم ہوں گے......)

چوہدری محمد حنیف خان: دونوں ایک ہی وقت نہیں مل سکیں گے۔ بہت Bills ہیں وہاں پر......

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ *In the evening.* (شام کے وقت)

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: رپورٹرز کے دو حصے کر دیئے ہیں۔ وزراء کے بھی دو حصے کر دیجئے کہ آدھے......

***Mr. Chairman:** So, should we call them? The delegation may be called.*

(جناب چیئرمین: تو کیا ہم انہیں بلالیں؟ وفد کو بلالیا جائے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I may explain you know that....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں وضاحت کر دوں۔ آپ کو معلوم ہے......)

***Mr. Chairman:** Just a minute, yes.*

(جناب چیئرمین: ذرا ٹھہریئے۔ جی)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Since it have been agreed*

that after this sitting will be adjourned, so I don not want to start a subject like Jahad or what they said about the British.

(جناب یحییٰ بختیار: چونکہ اس بات پر اتفاق رائے ہوگیا ہے کہ اس کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ لہٰذا میں کوئی موضوع شروع نہیں کرنا چاہتا۔ جہاد یا برطانیہ کے بارے میں انہوں نے کیا کہا)

Mr. Chairman: *Yes,* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So even if I finish within 15,20 minutes.*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر میں پندرہ بیس منٹ میں اپنے سوالات ختم کردوں تو پھر......)

[831] **Mr. Chairman:** *Yes, it is all right.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! یہ ٹھیک ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *We should finish today. I would not go to the (new subject)....*

(جناب یحییٰ بختیار: ہم کاروائی آج ختم کرلیں گے میں کوئی نیا موضوع شروع نہیں کروں گا)

Mr. Chairman: *It is all (up) to the convenience of the Attorney- General.....*

(جناب چیئرمین: یہ سب اٹارنی جنرل صاحب کی اپنی سہولت پر ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *..... New subject all together.* (جناب یحییٰ بختیار: بالکل نیا موضوع......)

Mr. Chairman: *It is Attorney- General like or the Law Minister propose, perhaps we can hold a meetings of the steering Committee also just one day before, that is on 19th or 20th.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب یا وزیر قانون صاحب پسند کریں تو ہم سٹیرنگ کمیٹی کا اجلاس ایک روز قبل یعنی ۱۹ یا ۲۰ کو بلا سکتے ہیں)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: ***We see that sir.***

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا! یہ دیکھ لیں گے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: وہ دیکھ لیجئے گا۔

جناب چیئرمین: وہ دیکھ لیں گے۔ ***They may be called.*** (انہیں بلا لیں)

(The Delegation entered the Hall)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

The Attorney- General is ready? Yes, Mr. Attorney- General. (اٹارنی جنرل تیار ہے؟ جی ہاں، جناب اٹارنی جنرل)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب میں نے چند سوالات آپ سے پوچھے تھے جس سے کہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے کو مسلمانوں سے ایک علیحدہ فرقہ یا امت یا گروہ یا پارٹی سمجھتے ہیں تو اسی ***Separatism*** اور ***Separatist Tendency*** (علیحدگی کے رجحان) کو مدنظر رکھتے ہوئے تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ سوال کس پر میں پوچھ رہا ہوں، آپ سے ایک دو سوال اور میں پوچھوں گا جی۔

مرزا ناصر احمد: ویسے میں یہ تمہید......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں آپ ***Deny*** (انکار) کیا ہے ناں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میں تمہید بھی نہیں سمجھا میں تو یہ کہنے لگا ہوں اب آپ نے تمہید باندھی ہے۔

[832] جناب یحییٰ بختیار: میں پھر کہہ دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں اس لئے نہیں سمجھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے سوال پوچھے تھے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

(قادیانیوں نے کہا کہ ہمیں مسلمانوں سے الگ شمار کیا جائے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ اثر پڑتا تھا۔ یہ **Impression** (تأثر) میں نے ایک سوال آپ سے پوچھا تھا کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ کہا تھا کہ **Census** (مردم شماری) میں ہمیں علیحدہ ریکارڈ کیا جائے پھر میں نے آپ کی توجہ دلائی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے ایک نمائندہ بھیجا تھا کہ جہاں پارسی، عیسائی علیحدہ **Treat** (شمار) ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی علیحدہ **Treat** (شمار) کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا ابھی جواب نہیں دیا میں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے کہا جی کہ وہ مدنظر رکھیں آپ کہ میں اس **Subject** (موضوع) پر بول رہا ہوں تا کہ آپ بعد میں یہ نہ سمجھیں کہ کس **Context** (ضمن) میں یہ بات ہوئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو آپ کو علم ہے اور سب کو علم ہے عیسائیوں، ہندوؤں، پارسیوں کے اور مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ کیلنڈر ہیں۔

مرزا ناصر احمد: علیحدہ علیحدہ؟

جناب یحییٰ بختیار: کیلنڈر۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ درست ہے ناں جی کہ یہ عیسوی ہے عیسائیوں کی، مسلمانوں کا اپنا کیلنڈر ہے جو ہجری سے شروع ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔

(احمدیوں کا بھی کوئی علیحدہ کیلنڈر ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، پھر پارسیوں کا ایسا ہی ہے جو اپنے نوروز سے شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کا کیلنڈر ہے۔ ابھی ہمارا ۱۳۹۴ھ سال ہے۔ یہ تو کیا آپ کا احمدیوں کا بھی کوئی کیلنڈر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

[833] جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی سال کا ذکر آتا ہے۔ کیلنڈر کا جو اخبارات یا رسالے چھپتے ہیں جیسے ہمارے اخبارات میں عیسوی کے

ساتھ ہجری لکھتے ہیں۔ آپ آج کا اخبار ''جنگ'' اٹھا لیجئے۔ آپ ''نوائے وقت'' اٹھا لیجئے یا کوئی اخبار دیکھ لیجئے۔ ہجری اور عیسوی دونوں کا ذکر ہوتا ہے۔ آپ کے بعض اخباروں میں اور رسالوں میں ہجری یا عیسوی کے ساتھ آپ کے کیلنڈر کا، سال کا، مہینے کا کوئی ذکر ہوتا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہمارے کیلنڈر کا ذکر نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے کیلنڈر......

مرزا ناصر احمد: ہمارا کیلنڈر رہے ہی نہیں ذکر کہاں سے ہوگا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، میں یہی پوچھ رہا تھا پہلے میں نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں میں وضاحت کر دوں کیونکہ پھر آ جائے گا کہ شاید میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نے پہلے پوچھا کہ کیلنڈر ہے؟ آپ نے کہا نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر بعض اخباروں میں ایسے......

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کا سوال ختم ہو جائے تو پھر میں جواب دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ آپ کی جو ***Publications*** (مطبوعات) ہیں......

مرزا ناصر احمد: جو ہجرت ہے وہ ہمارے ساتھ تو نہیں تعلق رکھتی۔ اسلام کے ہر فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہی پوچھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: تو جس کیلنڈر کو کوئی کسی شکل میں ہجرت سے شروع کیا جائے گا وہ سوائے اسلام کے کسی اور کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا۔

[834] جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے صرف یہ گزارش کی کہ آپ کا اپنا کوئی ایسا کیلنڈر ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی کیلنڈر نہیں ہجرت سے تعلق رکھنے والا ایک کیلنڈر ہے۔

---

[1] مرزا ناصر احمد کے اس جواب کو قادیانی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر آ گئے جو وہ مؤقف اختیار کریں اس پر توجہ کریں کہ دونوں باتوں میں کتنا فرق ہے؟ جو ایک دینی راہنما کہلانے والے کے بالکل شایان شان نہیں۔ ایسے حربے تو عیّار دنیادار بھی نہیں کرتے جو مرزا ناصر احمد کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مسلمانوں کا جو کیلنڈر ہے؟
مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں مسلمانوں کا کیلنڈر ہی ہے جو ہجرت سے تعلق رکھتا ہے وہ مسلمانوں کا کیلنڈر ہے۔ *(Pause)*

(''ماہ، وفا'' کون سے مہینے کو کہتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''ماہ وفا'' کون سے مہینے کو کہتے ہیں آپ۔
مرزا ناصر احمد: ابھی کیلنڈر کی بات ہو رہی تھی، پھر مہینے کی، میں نے اسی واسطے کہا تھا کہ ہجرت سے تعلق رکھنے والے کسی کیلنڈر کو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا کیلنڈر کہنا یہ درست نہیں ہے۔ یعنی کوئی بھی نہیں اس کو درست سمجھے گا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ ہجرت سے تعلق رکھنے والے دو کیلنڈر ہیں، ایک کو قمری کہا جاتا ہے جس کا چاند سے تعلق ہے، وہی ابتداء اس کی وہی ہے ہجرت، اور ایک کو شمسی کہا جاتا ہے جس کا سورج سے تعلق ہے۔ جیسے کہ عیسائیوں کا کیلنڈر ہے جو ہجرت کا قمر کے ساتھ تعلق رکھ کر آگے چلے ناں سال وہ تمام دنیا میں رائج ہے۔ لیکن دنیا کے ایک حصے میں مسلمانوں نے ہجرت سے بھی ایک دوسرا کیلنڈر جس کا سورج سے تعلق ہے لیکن وہ مسلمانوں کا کیلنڈر ہے۔ کیونکہ ہجرت سے چلتا ہے وہ بنایا...... افغانستان میں وہ رائج ہے۔ ایران میں وہ رائج ہے۔ ''ہجری، شمسی'' اور اس کو ہمارا بھی دل کیا اور اب بھی کرتا ہے کہ اس کو رائج کریں پوری طرح ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جس کیلنڈر کا تعلق ہجرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہے جو افغانستان میں رائج ہے جو ایران میں رائج ہے اگر جماعت احمدیہ ایک تھوڑی سی حقیر کوشش کرے تو اس کو اس کا اپنا کیلنڈر کیسے کہا جائے گا؟
[835] جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے یہ کبھی نہیں کہا میں نے......
مرزا ناصر احمد: میں وضاحت کر رہا ہوں۔
جناب یحییٰ بختیار: میں نے پوچھا آپ سے۔
مرزا ناصر احمد: بس یہی میرا جواب ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ ''ماہ وفا'' جو ہے یہ شمسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے؟
مرزا ناصر احمد: یہ شمسی کے ساتھ شمسی ہجری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

(افغانستان میں یہی مہینے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: افغانستان میں بھی یہی مہینے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ مہینوں کے نام یہ نہیں ہیں۔ مہینوں کے نام ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف واقعات جو تھے ان کے اوپر *Base* کر کے یہ نام رکھے ہیں بارہ مثلاً ''فتح مکہ''، پر ''فتح'' اس کا تعلق فتح مکہ سے ہے[1]۔

---

[1] مرزا ناصر احمد نے یہاں صریح دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ ایران، افغانستان کے شمسی کیلنڈر علیحدہ ہیں۔ ان کے مہینوں کے نام علیحدہ، قادیانیوں کے بالکل علیحدہ، پھر قادیانیوں نے علیحدہ مہینوں کے نام اپنی وجہ سے رکھے۔ مثلاً نومبر کے مہینہ کو قادیانی نبوت کہتے ہیں۔ اس لئے کہ نومبر ۱۹۰۱ء میں مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ دیگر مثالیں سمجھانے سے پہلے ان کے مہینوں کی ترتیب اور نام ملاحظہ کریں۔ جنوری کے مہینہ کو قادیانی ''صلح'' کہتے ہیں۔ فروری کو تبلیغ، مارچ کو امان، اپریل کو شہادت، مئی کو ہجرت، جون کو احسان، جولائی کو وفا، اگست کو ظہور، ستمبر کو تبوک، اکتوبر کو اخاء، نومبر کو نبوت، دسمبر کو فتح۔ غرض ہر مہینہ کے نام کے پیچھے قادیانیوں نے اپنی جماعتی زندگی کے کسی اہم واقع پر بنیاد رکھی۔ جیسے نومبر کو نبوت، اس لئے کہ نومبر میں مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کی وفات ہوئی۔ تو مئی کو یہ ہجرت کہتے ہیں۔ ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء میں عبداللطیف قادیانی افغانستان میں پھانسی لگا تو یہ جولائی کو وفا کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں ہجری سن آنحضرت ﷺ کی ہجرت کی مناسبت سے ہجری کہلایا۔ یا عیسائی حضرات میں سن عیسوی چلتا ہے۔ بہت سارے سنہ چلتے ہیں۔ مسلمانوں سے علیحدہ شناخت کے لئے سن ہجری سے قادیانیوں نے علیحدہ سن بنایا۔ نام دیا اس سن کو ہش یعنی ہجری، شمسی۔ لیکن اس میں دجل سے کام لیا۔ ہجری سے مراد آنحضرت ﷺ کی ہجرت مراد نہیں لیتے۔ بلکہ ان کی مراد ہجرت سے مرزا کی وفات ہے۔ اب اس کو مثال سے سمجھیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں قادیانیوں کی شائع کردہ ڈائری ۱۹۴۲ء ہے۔ یکم رجنوری ۱۹۴۲ء کو ذی الحجہ کی ۱۳ر تاریخ اور سن ہجری ۱۳۶۰ ہے۔ قادیانیوں نے یکم رجنوری ۱۹۴۲ء ۱۳ر ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ کو یکم صلح اور سن ۱۳۲۱ ہجری، شمسی درج کیا ہے۔ ۱۳۲۱ ہجری، شمسی جس کو وہ مختصراً ہش کہتے ہیں۔ یہ خالصتاً دجل کا شاہکار ہے۔ مثلاً ۱۳۲۱ ہجری سے شمس سے مراد ہجری سن، شمسی لحاظ سے بالکل نہیں بلکہ ہجری سے مراد مرزا کا سن وفات ہے۔ مثلاً ۱۳۲۱ کی ترتیب یہ قائم کی۔ ۱۳ جمع ۲۱ = ۳۴۔ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تو ۱۹۴۲ء میں مرے ہوئے اسے ۳۴ سال ہوگئے۔ ۱۹۰۸ء میں ۳۴ جمع کریں تو ۱۹۴۲ بنتا ہے۔ اب مہینوں کے ناموں میں دجل، سن کے انتخاب میں دجل، غرض ہر اعتبار سے مسلمانوں سے علیحدہ اپنی شناخت کرائی۔ مگر یہاں اسمبلی میں وہ کیسے انکار کر رہا ہے؟ لیجئے قادیانیوں نے انگریزی مہینوں سے مقابل کے اپنے مہینوں کے ناموں پر مشتمل نظم بھی بنائی جو یہ ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(کس مہینے کا نام کس وجہ سے رکھا، تفصیل دے دیں)

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کی تفصیل دے دیں کہ کس مہینے کا کس وجہ سے آپ نے نام رکھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں یہ ٹھیک ہے۔

(''ضیاء الاسلام پریس'' قادیان میں تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اب آپ یہ فرمائیے کہ کیا ایک ''ضیاء الاسلام پریس'' قادیان میں تھا؟

مرزا ناصر احمد: جی ایک پریس تھا قادیان میں جس کا نام ضیاء الاسلام تھا۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

ہجری، شمسی اور عیسوی مہینے

جنوری صلح فروری تبلیغ ماہ مارچ امان کو لایا
اور اپریل کا مہینہ جب آیا تو شہادت کا نام ہے پایا
مئی ہجرت ہے جون ہے احسان اور جولائی میں وفا آیا
ہیں اگست وظہور ہم معنی اور ستمبر تبوک کہلایا
اور اکتوبر اخاء میں ہم جیسے بھائی بندوں کا راز سمجھایا
پھر نبوت مہ نومبر ہے اور دسمبر کو فتح فرمایا

(ازاکمل......احمدی جنتری ۱۹۴۲ء میں ص۱۹)

اسی طرح احمدی جنتری ۱۹۴۳ء کے ص۶ پر ہے کہ حضورﷺ کی ہجرت مدینہ ۱۴/۱اکتوبر ۶۲۳ء کو ہوئی۔ اب قادیانی اگر ہجرت مدینہ مراد لیتے تو اکتوبر کو ہجرت کا مہینہ قرار دیتے۔ لیکن انہوں نے مئی کو ہجرت کا مہینہ قرار دیا کہ اس میں مرزا کا انتقال ہوا۔ اسی طرح اسی ص۶ پر درج ہے کہ آنحضرتﷺ نے اعلان نبوت ۲۳/فروری ۶۱۰ء کو فرمایا۔ اگر آنحضرتﷺ سے منسوب یہ مہینے ہوتے تو فروری کو قادیانی نبوت کا ماہ قرار دیتے۔ انہوں نے نومبر کو نبوت کا مہینہ قرار دیا۔ اس لئے کہ مرزا نے نومبر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ مارچ کو قادیانی امان کہتے ہیں کہ اس ماہ میں مرزا نے بیعت لی۔ جو مرزا کی بیعت میں آیا امان پا گیا۔ دسمبر کو یہ ماہ فتح کا نام اس لئے دیتے ہیں کہ دسمبر میں ان کا سالانہ جلسہ ہوتا تھا جسے یہ اپنی فتح سے تعبیر کرتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں ایک کتابچہ وہاں شائع ہوا ہے درود شریف کے بارے میں آپ نے دیکھا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: میں نے وہ پڑھا نہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔

(مرزائیوں کا درود شریف)

جناب یحییٰ بختیار: اس میں درود شریف جو نماز میں پڑھتے ہیں۔ ''اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد''

[836] میں تھوڑی سی تبدیلی ہے کہ محمد ﷺ کے بعد ''احمد'' آ جاتا ہے۔ ''آل محمد'' کے بعد ''آل احمد'' آ جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری جماعت کا تو ایسا کوئی درود نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں اسی واسطے آپ سے پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ کو فوٹوسٹیٹ دیتا ہوں آپ اسے ایک نظر دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ مجھے علم ہے کہ اس کتاب میں یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے ناں کتاب میں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن وہ جماعت کا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ضیاء الاسلام پریس جو ہے قادیان میں اس کا آپ کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ضیاء الاسلام پریس ہے وہ ہر آدمی کی کتاب جو وہاں سے چھپوانا چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی ***Publications*** (مطبوعات شائع) کرتا رہا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہماری ***Publications*** (مطبوعات شائع) کرتا رہا ہے۔ لیکن ہماری ***Publications*** (مطبوعات شائع) ''م ش'' کا اخبار بھی لاہور میں کرتا ہے اور بہت

سے اخبار اور پریس کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پریس سے آپ کا کیا تعلق ہے یا کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ احمدی کی ملکیت......

جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ کی ملکیت؟

مرزا ناصر احمد: نہ نہ فرد احمدیہ کی ملکیت۔

[837] جناب یحییٰ بختیار: مالک اس کا احمدی ہے اور دوسرا یہ کہ آپ کی Publications (مطبوعات شائع) یہ کرتا رہا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہماری Publications (مطبوعات)

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو ہے درود شریف یہ آپ کی Publications (مطبوعات)......

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری Publications (مطبوعات) نہیں جماعت کی Publications (مطبوعات) نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کسی احمدی کی، اور کی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، کسی اور کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر ہے احمدی کی یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، احمدی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انصاری صاحب! آپ پڑھ دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ''ضمیمہ ص۱۴۴ رسالہ درود شریف'' ''اور وہ صبح کی نماز میں التزام کے ساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت بالجہر پڑھا کرتے تھے اور اس میں روزانہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھا کرتے تھے: ''اللھم صلی علی محمد واحمد وعلی آل محمد واحمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید ۔ اللھم بارك علی محمد واحمد وعلی آل محمد واحمد کما بارکت علی

ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید ''یہ واقعہ قریباً ۱۳۱۶ھ یعنی ۱۸۹۸ء کا یا اس کے قریب کا ہے انہوں نے کوئی تین چار ماہ تک متواتر نماز پڑھائی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) بھی جماعت[838] میں شامل ہوتے تھے اور کبھی حضور نے حافظ محمد صاحب کے اس طرح پر درود شریف پڑھنے کے متعلق کچھ نہیں فرمایا تھا ایک دفعہ قاضی سید امیر حسین صاحب حافظ رحمت اللہ خاں صاحب اور چوہدری المعروف بھائی عبدالرحیم صاحب سابق جگت سنگھ صاحب نے ان سے کہا کہ یہ درود اس طرح پر نہیں پڑھنا چاہئے۔ بلکہ جس طرح حدیث میں آتا ہے اور نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے اسی طرح پڑھنا چاہئے۔ حافظ محمد صاحب کچھ تیز طبیعت کے تھے۔ انہوں نے اس بات کا یہ جواب دیا کہ آپ لوگوں کا مجھے اس سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر منع کرنا ہوگا تو حضرت صاحب اس سے مجھے خود منع فرمادیں گے۔ مگر حضور نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی ان بزرگوں نے اس معاملے کو حضور کی خدمت میں پیش کیا اور حافظ صاحب بدستور اسی طرح نماز صبح میں دعائے قنوت اور درود شریف باالفاظ مذکورہ بالا پڑھتے رہے اس زمانے میں ابھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہجرت کر کے قادیان نہیں آئے تھے۔''

''اللھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم انك حمید مجید ''اس میں یہ ہے کہ بالجہر پڑھا کرتے تھے۔ یعنی زور سے دعائے قنوت کے ساتھ یہ درود بھی پڑھتے تھے اور مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب کبھی اس کو روکا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: بات سنیں جو اس کی کتابیں یہ ''رسالہ درود شریف'' جو کہا جاتا ہے ہمارے پاس ہیں ان میں یہ ہے ہی نہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ **Clarification** (وضاحت) اس

---

[1] مرزا ناصر احمد دجل کر رہے ہیں۔ ''رسالہ درود شریف'' نہیں بلکہ ''ضمیمہ رسالہ درود شریف'' ہے۔ اس میں محمد واحمد والا درود اور یہ عبارت موجود ہے اس کا ہمارے پاس فوٹو موجود ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ معروف صحافی جناب شفیق مرزا صاحب جو اخبار جنگ میں کام کرتے تھے انہوں نے اس زمانہ میں مرزا ناصر احمد کو چیلنج کیا کہ تم میرے سامنے انکار کرو میں کتاب پیش کرتا ہوں۔ مرزا ناصر کو سانپ سونگھ گیا۔

لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو Approve (تسلیم) نہیں کرتے؟ آپ کہتے ہیں یہ غلط ہے؟

[839] مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جس کتاب کے متعلق کہا جارہا ہے کہ یہ اس میں ہے۔ یہ اس میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے دوسرا سوال کیا آپ نے پہلے فرمادیا یہ کہ جو یہ درود ہے بالکل غلط ہے اور آپ اس کو Approve (تسلیم) نہیں کرتے بس یہ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کو یہ کوئی ہدایت نہیں کہ یہ اس قسم کا درود پڑھیں۔

مرزا ناصر احمد: میں آج پہلی دفعہ سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں اسی واسطے پوچھ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے، نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، مرزا صاحب! میں الزام نہیں لگا رہا آپ سے Clarification (وضاحت) چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں میں نے Clarification (وضاحت) دے دی کہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوالات آتے ہیں اور میری ڈیوٹی ہے کہ یہ نہ سمجھیں کہ بعد میں اس کی Basis (بنیاد) پر کوئی فیصلہ دیا جائے۔ جب تک کہ آپ کی توجہ اس پر مبذول نہ ہو اور آپ Clarification (وضاحت) نہ کریں تو اس ضمن میں میری ڈیوٹی ہے آپ کی توجہ دلا رہا ہوں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کھڑے آپ پر Allegation (الزام) لگا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں میں بالکل نہیں سمجھ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ویسے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اس پر کچھ میرے نوٹس میں جواب نہیں پتہ چلتا اور ریکارڈ بن نہیں گیا ابھی تک اس لئے Difficulty

(مشکل) الفضل جلد نمبر۵ شمارہ ۶۹،۷۰ یہ ایک حوالے کا میں نے ذکر کیا تھا۔

[840] مرزا ناصر احمد: ۶۹،۷۰؟ یہ شمارہ اس کی تاریخ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تاریخ نہیں میرے پاس لکھی ہوئی جی جلد ہے جی جلد نمبر۵ شمارہ......

مرزا ناصر احمد: یہ ویسے ہمارے سامنے پہلی دفعہ آ رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی میں پڑھ کر سنا چکا ہوں میں نے *Mark* (نشان) کیا ہوا ہے میں سنا چکا ہوں میں پھر پڑھ کر سنا دیتا ہوں آپ کو، پھر آپ کو تو یاد آ جائے گا کہ میں پڑھ چکا ہوں وہ یہاں لائے تھے۔ وہ ہمارے میاں عطاء اللہ صاحب وہ آج ہیں نہیں تو میں نے کہا شاید آپ کے پاس یہ *Reference* (حوالہ) ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیراؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا گیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے۔ ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بیشک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی ہے؟'' اس کا میں نے پڑھ کر سنایا تھا آپ نے *Verify* نہیں کیا؟ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میرے ذہن میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو آپ ذرا مہربانی کر کے نوٹ کر لیں۔ کیونکہ یہ وہی......

مرزا ناصر احمد: اس کا وہ ہے ناں تاریخ کوئی نہیں الفضل کی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لائے گئے تھے جی کل مجھے بھی خیال نہیں رہا کہ آپ کو پھر توجہ دلاؤں۔

مرزا ناصر احمد: بغیر تاریخ کے تو میں......

(احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟)

جناب یحییٰ بختیار: شمارہ اور جلد دونوں موجود ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جلد۵ اور شمارہ ۶۹، ۷۰ ٹھیک ہے۔ اسی **Reference** (حوالہ) سے آ جائے گا۔

[841] جناب یحییٰ بختیار: پھر میں صبح جب آپ کی توجہ دلا رہا تھا کئی چیزیں رہ گئی ہیں۔ اس کی طرف پھر ایک تھا ملائکۃ اللہ ص ۴۷ اور ۴۸...... مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی کتاب جس میں ہے کہ ''مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتاسکتے ہو ورنہ اب تو تمہاری گوت، تمہاری ذات، احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟'' آپ نے نوٹ بھی کیا میرے خیال میں اس پر آپ نے کچھ اس وقت بھی کچھ فرمایا تھا مگر تفصیل سے یا کچھ اور مزید ہے **Verification** (تصدیق) کہ یہ چیز **Clear** (واضح) رہے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: جتنا یہ میرے سامنے ہے وہیں ختم کر دینا چاہئے۔ میرے نزدیک یہاں جو کہ بدعت تھی ناں کہ جو ہے مغل وہ سید میں شادی نہیں کرے گا اور سید وغیرہ قومیں وہ دوسری قوموں میں شادی نہیں کریں گے اور بعض قومیں اپنے آپ کو اونچی قومیں سمجھتی تھیں اور بعض کو وہ نیچ سمجھتی تھیں اور اونچی قوم سے تعلق رکھنے والے نیچ قوم سے شادی نہیں کیا کرتے تھے۔ میرا خیال ہے یہ ان کو یہ کہا ہے کہ اس وقت ساری چیزیں چھوڑو اسلام اور احمدیت نے تمہیں ایک بنادیا ہے اس واسطے اس تفریق کو بھول جاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر اس پر توجہ کرلیں۔ کیونکہ آپ......

مرزا ناصر احمد: میں نے سن لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔

مرزا ناصر احمد: تمہاری ایک قوم۔

جناب یحییٰ بختیار: علیحدہ باقیوں سے۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ جو فرق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتاسکتے ہو۔'' وہ تو **Tribal System** جو چلتا ہے ذات پات وغیرہ۔

[842] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ لیکن معاشرے میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،نہیں ہاں،''وہ اب تو تمہاری گوت،تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر......''یعنی احمدیوں میں بھی تو ذات پات ہے راجپوت ہیں آرائیں ہیں۔ جاٹ ہیں پٹھان ہوں گے۔ بلوچ ہوں گے۔ کیونکہ یہ تو وہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تو کہتے ہیں ان سب کو ملا کر کہتے ہیں پھر کیوں احمدیوں کو چھوڑ کر......تو یہ تو وہ ذات پات نہیں آتی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں ٹھیک ہے۔ یہ میں ابھی واضح کر دیتا ہوں احمدیوں کو چھوڑ کر، باہر قوم کیوں ڈھونڈتے ہو؟ یعنی جب تم سید ہو اور تمہیں ایک احمدی لڑکی کا رشتہ ملتا ہے تو تم کہتے ہو نہیں ہم نے سید میں ہی کرنی ہے چاہے کہیں باہر سے کرنی پڑے۔ وہ تو عظیم جدوجہد ہے معاشرے میں اتحاد پیدا کرنے کی اور ایک **Level** پر لانے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!وہ نماز کا،شادی کا،علیحدہ میں حوالہ دے چکا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اسے چیک کر لیں گے۔آگے پیچھے ہوگا۔یہیں واضح ہو جائے گا۔

(احمدی اپنے آپ کو علیحدہ امت کہتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ میں یہ توجہ آپ کی اس طرف دلانا چاہتا ہوں جو میرے پاس سوال ہے۔ لٹریچر آیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق احمدی اپنے آپ کو علیحدہ امت،علیحدہ قوم علیحدہ **Entity** سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے باقی انبیاء نے اپنی امت کے علاوہ ان سے باقیوں سے سلوک کیا اور اپنی امت کو علیحدہ کیا۔ ہمارے نبی احمدی سمجھتے ہیں کہ حضرت غلام احمد صاحب کی جو امت ہے وہ ان سے علیحدہ ہے اور ان کو کرنے کا حق ہے۔ یہ **Impression** (تأثر) پڑتا ہے اس لٹریچر سے جب ہی لیکن آپ کو عرض کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی ٹھیک ہے۔

(مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو)

جناب یحییٰ بختیار: اس قسم کے جو آگے سوال آتے ہیں شادیاں مت کرو۔ ان کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ یہ چیزیں جو میں پوچھتا ہوں۔ یہ اس **Separalist Tendency** (علیحدگی کا رجحان) کی **Support** (تائید) میں آرہی ہیں اور ان کے لئے وضاحت آپ دے سکیں تو یہ بات......

[843] مرزا ناصر احمد: ہاں جی ٹھیک ہے نوٹ کر لیں۔ (Pause)

جناب یحییٰ بختیار: ایک کتاب تھی جو میرے خیال میں قادیان، مدراس، لندن، شکاگو میں شائع ہوئی تھی۔ پچاس صفحے کی ہے۔ پہلے مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی انگریزی میں ہے یہ۔

"Some basic fects regarding religious beliefs and views of Kadianis as revealed by Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahnmad, son and second successor of Ghulam Ahmad Kadiani."

(قادیانیوں کے مذہبی اعتقادات کے بارے میں کچھ بنیادی حقائق جن کا ذکر مرزا بشیر الدین محمود خلف اور خلیفہ ثانی مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا)

In his book "Ahmad the messenger of the later Days."

یہ آپ کے علم میں ہوگی۔ یہ کتاب **Published in 1924** میرے خیال میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب گئے تھے لندن......

مرزا ناصر احمد: وہاں **Address** (خطاب) کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہاں انہوں نے **Address** (خطاب) کیا تھا، تو وہاں انہوں نے مشن کو **Explain** (واضح) کیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا اس میں جو میرے پاس ایڈیشن ہے۔ اس کے **Page:58** (صفحہ ۵۸) پر

The Heading Sir, is "Ahmadis to from a Separate community from the outside Musalman."

(جناب والا! عنوان یہ ہے احمدیوں کو باقی مسلمانوں سے علیحدہ قوم جماعت بنانا ہے)

***Mirza Nasir Ahmad:* From the outside Musalmans?** (مرزا ناصر احمد: باقی مسلمانوں سے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلط انگریزی ہوگی، مگر جو **Print** میرے پاس ہے **Publication** اس میں ہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، انگریزی تو نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Ahmadis is to from a separate community from the outside Musalmans.

(جناب یحییٰ بختیار: احمدیوں کو باقی مسلمانوں سے علیحدہ قوم/ جماعت بنانا ہے)
دائرہ اسلام سے جو خارج مسلمان ہیں، ان سے......

مرزا ناصر احمد: یہ تو پتہ نہیں کیا لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:[844] یہ اردو ہوگی کسی نے **Translation** (ترجمہ) کر دیا ہوگا، تو **"From outside Musalmans."** (باقی مسلمانوں سے)

مرزا ناصر احمد: یہ آپ کے پاس فوٹوسٹیٹ کاپی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: فوٹوسٹیٹ ہے یہ میں آپ کو بھیج دیتا ہوں۔ دیکھ لیں آپ۔

"The Year 1901 was the year of the census. The Promised Masiah issued a notice to his followers asking them to get themselves recorded in the census papers under the name of 'Ahmadi Musalman'. This was, therefore, the year when, for the first time, he differentiated his followers from the other Musalmans by the name of 'Ahmadi'."

(''۱۹۰۱ء کا سال تھا۔ احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے پیروکاروں سے کہیں کہ وہ اپنے آپ کو بطور ''احمدی مسلمان'' درج کرائیں۔ چنانچہ یہ وہ سال تھا جس میں اس نے پہلی مرتبہ اپنے ماننے والوں ''احمدی'' کا نام دے کر دوسرے مسلمان سے مختلف گردانا'')

تو آپ کی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں تا کہ آپ اس کو......

مرزا ناصر احمد: یہ جو آپ نے فقرہ پڑھا یہ عنوان کو **Contradict** (تردید) کر رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! **Contradict** (تردید) کر رہا ہے یا **Support** (تائید) کر رہا ہے۔ اس پر تو پھر **Opinion** کی بات آجاتی ہے۔ میرے خیال

میں یہ تو پورا اس کو Support (تائید) کر رہا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ Contradict (تردید) کر رہا ہے۔ اس لئے میں آپ سے Clarification (وضاحت) کے لئے درخواست کر رہا ہوں۔ بہرحال دیکھ لیں آپ اس کو، پھر بعد میں آپ اس کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔(Pause)

یہ تو بڑا ہی Interesting (دلچسپ) میرے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۴ء میں ایک لیکچر دیا، اور اس کا وہ لیکچر غالباً...... یقیناً گرمیوں میں تھا کسی وقت، گرمیوں کے موسم میں......اور وہ لیکچر چھپا اور اس کی Re-print (دوبارہ چھپوائی) پھر ۱۹۲۴ء میں ہوگئی۔ یہ چیک کرنے والی بات ہے کہ ابھی سال، چند مہینے ختم نہیں ہوئے اور Re-print (دوبارہ چھپوائی) کی ضرورت پڑ گئی۔

[845] جناب یحییٰ بختیار: تو زیادہ Publication (اشاعت) ہوگئی ہوگی۔ زیادہ Demand (مانگ) ہوگئی ہوگی اس کی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے کہا یہ چیک کرنے والی بات ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے اوپر جو لگا ہوا ہے ناں یہ صفحہ یہ بڑا Interesting (دلچسپ) ہے۔

"Published by courtesy of Mr. G. Ahmad, LLB, B.A. (Alig), Ex-Incom Tex Officer, up in Calcutta, Proprietor of Messrs G. Ahmad & Co., Incom- tex Adviser and Advocates, 17, writers' Chambers, Karachi."

(مسٹر جی، احمد، ایل. ایل. بی، بی. اے علیگ سابقہ انکم ٹیکس افسر یوپی، کلکتہ، پروپرائٹر میسرز جی، احمد اینڈ کمپنی انکم ٹیکس افسران مشیران وایڈووکیٹ ۱۷ رائٹرز چیمبر کراچی کے توسط سے شائع ہوا) اور یہ جو کراچی کا بھی Reference (حوالہ) آ گیا، اور یوپی، کلکتہ کا بھی آ گیا اور یہاں یہ اس کی تاریخ کوئی نہیں دی اس کے اوپر کہ کراچی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں یہ تو میرے خیال میں ان کے پاس Front Page (پہلا صفحہ) رہا نہیں ہے یا کوئی ایسی بات ہے۔ مگر میرے ایک احمدی دوست نے مجھے یہ کتاب دی

تھی۔ایک زمانے میں میرے خیال میں میری لائبریری میں بھی یہ موجود ہے۔

مرزا ناصر احمد: فوٹوسٹیٹ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی اصل کتاب۔

مرزا ناصر احمد: اصل ہاں،تو وہی دیکھ کے پتہ لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو آپ کی بھی لائبریری میں ہوگی یہ تو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں،ہاں یہ تو کتاب ایسی نہیں ہے کہ جو چھپی ہوا ور نہ ہو،تو یہ جو ہے ناں ***Front Page*** (پہلا صفحہ)......

جناب یحییٰ بختیار: اس کو تو آپ چھوڑ دیجئے،ممکن ہے یہ غلط ہو مجھے بھی یاد نہیں کہ کیا ***Reading*** اس کا ہے۔مگر جو فوٹوسٹیٹ ***Page*** (صفحہ) ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ تو دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھ لیں۔

[846] مرزا ناصر احمد: کیونکہ اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے اوپر کہ ''پیغمبر آخرالزمان'' یہ نام ہمارے ذہن میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو صرف ایک ***Page:58, passage*** سے دیا ہوا ہے۔میں نے صرف اس سے متعلق رکھا ہے کہ وہ آپ ***Compare*** (موازنہ) کر لیجئے۔باقی یہ اوپر سے میں نے توجہ ہی نہیں دلائی آپ کو......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے کیونکہ یہ ہے تو چیک کرنے والی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،یہ چیک کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیز ایسی ہے جو چیک ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب میں نے چار پانچ دن پہلے۔ابھی کچھ معلوم نہیں پڑتا کتنے دن سے چل رہا ہے یہ سلسلہ آپ سے ایک سوال پوچھا تھا کیونکہ محضر نامے کو جو میں سمجھ سکا ہوں اس میں آپ نے ابھی یہ وہی ***Separatist Tendency*** چل رہی ہے جی میں اس میں جا رہا ہوں تاکہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ***Subject*** (موضوع) میں نے ***Change*** (تبدیل) کر لیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔

(مسلمانوں کا چھوٹا بچہ مر جائے تو قادیانی اس کا جنازہ نہیں پڑھتے)

جناب یحییٰ بختیار: اس Reference (حوالہ) میں جو میں آپ سے سوال پوچھ رہا ہوں اس میں آپ نے فرمایا کہ کیونکہ سب فرقوں نے آپ کے خلاف تقریباً سب...... میں نے کہا سب تو نہیں ہوسکتا۔ آپ کہتے ہیں سب نے آپ کے خلاف فتوے دیئے اور اگر چھوٹا بچہ بھی مر جاتا ہے تو ہم جنازہ نہیں پڑھتے کیونکہ باپ کا مذہب سمجھا جاتا ہے آپ نے کہا اس وجہ سے ان فتوؤں کی وجہ سے کیونکہ انہوں نے ہمیں کافر قرار دیا ہم مجبوراً ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یہ وجہ دی آپ نے محضرنامے میں یہی ہے تو میں نے آپ سے عرض کیا تھا کوئی اور وجہ بھی ہے عقیدے کی؟ کہ محض یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آپ کے خلاف فتوے دیئے؟

مرزا ناصر احمد: یہ آپ نے اس وقت پوچھا تھا۔

[847]جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تو میں اس Reference (حوالہ) میں کیونکہ آپ اپنے آپ کو Separate (علیحدہ) سمجھتے ہیں ان کے ساتھ نہیں سمجھتے کہ وہ ایک نہیں، اس لئے نماز علیحدہ پڑھتے ہیں تاکہ میں پوزیشن بالکل Clear (واضح) کروں یہ نہ ہو کہ Mis-understanding (غلط فہمی) رہ جائے۔ آپ سے کوئی سوال پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں۔ میں تو Separate (علیحدہ) سمجھنے کے Idea کے ہی خلاف ہوں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مرزا صاحب! میری ڈیوٹی ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں وہ ٹھیک ہے میرا مطلب ہے کہ میں اکٹھا جواب دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں نہیں تاکہ میں پوزیشن Clear (واضح) کر دوں کہ Impression (تأثر) یہ ہے جو مجھ سے سوال پوچھنے والے کا کہ میں آپ کے سامنے یہ سوال پیش کروں کہ آپ اپنے آپ کو بالکل علیحدہ سمجھتے ہیں آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ بالکل مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی، ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھنی، ان کا جنازہ نہیں پڑھنا، چھوٹا بچہ ہو جو بھی ہو، یہ کافر ہیں اور سو فیصدی یہ Impression (تأثر) دے کر میں یہ کہہ رہا

ہوں...... میں نے کوئی فتویٰ نہیں دینا اور نہ ہی میں فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہوں...... تاکہ آپ پوری اس کی وضاحت کر سکیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ تو بڑی وضاحت ہوگئی تھی ناں، جس وقت آپ نے فرمایا کہ یہ چار **Categories** (قسمیں) بنتی ہیں اس میں آ گیا تھا کہ سو فیصدی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ سب آپ نے بڑی تفصیل سے فرمایا جو **Explain** (واضح) کیا...... مگر میں نے کہا محضر نامے سے جو آپ نے دیکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: محضر نامے کو میں نے **Explain** (واضح) کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: محضر نامے میں سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ انہوں نے فتوے دیئے۔ آپ کے خلاف اس واسطے ہم نماز نہیں پڑھتے۔ یہ درست ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ محضر نامہ دیکھ کے...... مجھے تو اپنا محضر نامہ بھی نہیں یاد۔ کہاں ہے؟ اس وقت نہیں مجھے...... کس صفحہ پہ میں نے کہا؟[1]

[848] جناب یحییٰ بختیار: مجھے بھی یاد نہیں، مگر اس میں آپ نے بڑی تفصیل سے......

مرزا ناصر احمد: پھر تو مشکل پڑ گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہ آپ کو یاد نہ مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جواب تو موجود ہے اس کا ریکارڈ کہاں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ریکارڈ میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ریکارڈ جب بنے گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں وہ بڑا مشکل ہے، وہ میں سمجھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ جو ہے یہ تو ابھی آپ کا محضر نامہ موجود ہے۔ ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں اور مجھے جو **Impression** (تأثر) ہے۔ ویسے میں نے پڑھا بھی ایک مرتبہ

[1] ہائے یہ درماندگی اپنا لکھا بھی یاد نہیں۔ پہلے باپ، دادا کے حوالوں سے لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ اب اپنے حوالہ پر ہراساں ہوگئے۔ پتہ تھا کہ اس پر سوال کتنا بھاری وارد ہوگا؟

تین چار دن ہوئے، تو اس میں یہ لکھا ہے کہ کیونکہ انہوں نے فتوے دیئے، پھر میں نے آپ سے پوچھا بچہ اگر ہو دو مہینے کا ہو، چھ مہینے کا ہو، آپ یہ کہتے ہیں اس کا باپ کسی نہ کسی فرقے کا تھا اس فرقے نے فتویٰ دیا ہے۔ اس لئے اس میں آ جاتا ہے۔ ***Emphasis*** (زور) ہی چلتا رہا۔ میں نے کہا اگر فتویٰ نہ ہو جو آپ نے کہا ***Hypothetical discussing does not arise*** یہ معاملہ ہے۔ اس میں میں نہیں جاتا۔

مرزا ناصر احمد: جنازے کے متعلق آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ایک اپنا فتویٰ یہاں آپ کو دیا یعنی بتایا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ڈنمارک کا آپ نے کہا......

مرزا ناصر احمد: ہاں ڈنمارک کا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ کوئی لاوارث مر جائے......

مرزا ناصر احمد: کوئی شخص نہیں میں نے یہ فتویٰ دیا کہ کوئی شخص جو خود کو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ دنیا کی نگاہ میں لاوارث نہیں چھوڑا جائے گا۔ ہمارے مخالف ہیں عیسائی وغیرہ اسلام کے۔

[849] **جناب یحییٰ بختیار:** آپ نے تو اتنی مہربانی کی اتنا ***Concession*** (رعایت) دیا کہ ایک مسلمان مر گیا اور کوئی وارث نہیں ہے تو اس کا جنازہ پڑھ لو۔ اگر کوئی اس کا وارث ہو تو پھر مت پڑھو۔

مرزا ناصر احمد: اور میں نے یہ کہا کہ جب کچھ آدمی نماز پڑھ لیں تو فقہائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے اور نماز نہ پڑھنے والے گنہگار نہیں ہوتے۔ آخر میں اعتراض یہ بنتا ہے کہ آپ گنہگار کیوں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میرے سوال کا مطلب یہ تھا کہ وہ گنہگار ہیں یا نہیں ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ انسان فوت ہو جاتا ہے، مر جاتا ہے، انتقال کر جاتا ہے تو اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے، اس کی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے پڑھتے ہیں۔ اپنے لئے تو علیحدہ بات ہے کہ ہمارا فرض ہے یا نہیں ہے۔ تو اس کو کوئی ***Respect pay*** (بطور احترام) کرنے کے لئے ...... یہ بھی میں کہتا ہوں، آپ نے کہا کہ بچے کا بھی ہم نہیں کریں گے، تو

آپ نے کہا کہ نہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتوے دیئے ہیں۔ اس لئے...... تو اگر اس کی مزید کوئی وجہ ہے فتوؤں کی وہ میں پھر...... تاکہ بالکل پوزیشن Clear (واضح) ہوجائے، کہ اگر فتوے نہ بھی ناں ہوتے......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں جو میں کہہ چکا ہوں۔ وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو محضر نامے میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو محضر نامے میں، اور اس سلسلے میں سوال وجواب میں جو کچھ میں اس وقت تک کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔

(مرزا غلام احمد کا کوئی بیٹا تھا جو قادیانی نہیں ہوا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی! وہ میرا ہی تھا کہ میں اس کو یہ سمجھا ہوں، اب آپ یہ فرمایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے کوئی صاحبزادے تھے جو احمدی نہیں ہوئے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک صاحبزادے تھے جو آپ کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے۔

[850] جناب یحییٰ بختیار: اور احمدی نہیں ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: اور بیعت نہیں کی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہی میں نے کہا ہے تو ان کی وفات پر مرزا صاحب نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا؟

مرزا ناصر احمد: مجھے یاد نہیں (اپنے ایک ساتھی سے) کیوں؟

مرزا ناصر احمد کا ایک ساتھی: نہیں پڑھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں پڑھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس واسطے کہا کہ میرا بڑا فرمانبردار بیٹا تھا، بڑا اچھا بیٹا تھا۔ پر احمدی نہیں ہوا میں نے جنازہ نہیں پڑھا تو کیا اس نے بھی مرزا صاحب کے خلاف کوئی فتویٰ دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں[1]۔

---

[1] کوئی جواب؟ بالکل لاجواب، ایسی درگت، اف اللہ جی!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Thank you, Sir, now, Sir.*

(جناب یحیٰ بختیار: جناب والا! شکریہ، جناب والا!)

PROGRAMME FOR FURTHER SITTINGS OF THE COMMITTEE

(کمیٹی کے اگلے اجلاسات کا پروگرام)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** (Addressing the Chair) Now Sir, the next subject is a heavy one, and if later it could be taken, because I do not want to start.....*

(جناب یحیٰ بختیار: جناب والا! اگلا موضوع نہایت ہی اہم ہے۔ اسے بعد میں لیں۔ (تو بہتر ہے) کیونکہ (اس میں موضوع کو) میں شروع نہیں کرنا چاہتا)

***Mr. Chairman:** I see. So, I think....*

(جناب چیئرمین: میں سمجھ گیا، میرا خیال ہے......)

مرزا ناصر احمد: شام کو ہو جائے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ **Speaker** صاحب ابھی **Explain** (واضح) کریں گے کہ کل شروع کریں یا **Monday** (سوموار) کو کریں تو اس پر وہ کچھ کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، جی، وہ تو ان کا......حکم دیں، جو حکم کریں گے وہ ہو جائے گا۔

[851]***Mr. Chairman:** I think now....*

***Mr. Abdul Hafeez Pirzada:** Sir, I think that number of questions which have been asked in the cross-examination____ I was not here all along, I have been going through the record also____ notice has been claimed*

or time has been claimed, because back references have to be made, and, therefore, we could break the cross-examination for a few days and then meet again so that it could be completed.

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا! جرح میں موجود سوالات پوچھے گئے۔ان تمام کے دوران میں موجود نہ تھا میں ریکارڈ کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ چونکہ گزشتہ حوالہ جات کے تعلق سے بات ہوگی۔اس لئے مہلت اور وقت بھی مانگا جارہا ہے۔اس لئے جرح کے دوران چند دنوں کا وقفہ کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد اجلاس منعقد کر کے ہم جرح مکمل کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *I think now we have to break the examination of the witness, because for six days we have been sitting. It has been strenuous on the Attorney- General, it has been strenuous on the members of the Delegation, and also....*

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ اب گواہ پر جرح میں وقفہ کرنا ہوگا۔ چھ روز سے اجلاس ہورہا ہے۔جس کی وجہ سے اٹارنی جنرل اور وفد کے ممبران زیر بار رہے ہیں اور علاوہ ازیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, you informed me that the National Assembly is meeting on Monday the Tuesday, and then comes the Pakistan Day. Se we would not sit here for three days and then start. So, I would request, sir....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! آپ نے فرمایا تھا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس سوموار اور منگل کو ہوگا۔اس کے بعد یوم پاکستان آجاتا ہے۔اس طرح تین دنوں تک اجلاس نہیں ہوگا اور اس کے بعد ہم کام شروع کریں گے)

Mr. Chairman: *There is no likelihood of the examination being finished today?*

(جناب چیئرمین: گواہ کے بیان کے ختم ہونے کا آج امکان نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, that is not possible, not even tomorrow, because the subject is so vast.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب والا! یہ کل بھی ممکن نہیں ہوگا۔ کیونکہ موضوع بہت وسیع ہے)

Mr. Chairman: *And then so many things have to come.* (جناب چیئرمین: اورتب تو کئی انواع کی باتیں ہوں گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, and they also need time, because I have given some references, they have to look them up. So, instead of three or four days, we will have to after a week or ten days, if to Mirza Sahib it is convenient.*

(جناب یحییٰ بختیار: چونکہ میں نے کچھ حوالے دیئے ہیں جو کہ (وفد) کو تلاش کرنے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی وقت درکار ہوگا۔ اگر مرزا صاحب کو قبول ہو تو ہم ہفتہ عشرہ کے بعد دوبارہ کام کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *So the delegation is permitted to leave without fixing any date. The delegation will be informed two days earlier, It will around....*

(جناب چیئرمین: بغیر آئندہ تاریخ مقرر کے۔ وفد کو جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ (آئندہ تاریخ سے) دو روز قبل وفد کو اطلاع کر دی جائے گی۔ یہ قریب قریب......)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *.... Two days before the actual date.* (جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: پکی تاریخ سے دو روز قبل)

[852]***Mr. Chairman:*** *Yes, the next date shall be decided by the steering committee or by the House or by the chairman and the law Minister and the Attorney- General,*

as decided; and they will be informed two or three days earlier, Anyhow, it will be within ten days. But it will be after 14th.

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ پکی تاریخ یا تو سٹیرنگ کمیٹی یا ایوان یا چیئرمین اور وزیرقانون اوراٹارنی جنرل مقرر کریں گے۔ جیسا کہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ وفد کو دو یا تین روز پہلے اطلاع کردی جائے گی۔ تاہم یہ دس دن کے اندراندر ہوگی۔ مگر ۱۴ر تاریخ کے بعد)

Mr. Abdul Hafeedz Pirzada: *In fairness we could say that there will be no possibility of meeting until 15th or 16th.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: صاف صاف بات یہ ہے کہ ۱۵یا۱۶ تاریخ تک اجلاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے)

Mr. Chairman: *15th or 16th, yes.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک۔۱۵،۱۶ تاریخ)

Mr. Yahya Bakhtiar: *And a day after that.*

(جناب یحییٰ بختیار: اوراس کے ایک دن بعد بھی ہوسکتی ہے)

Mr. Chairman: *Yes, a day after.... because there are so many engagements.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! ایک دن بعد...... کیونکہ بہت سی مصروفیات ہیں)

مرزاناصراحمد: آٹھ دس دن کے بعد......دودن پہلے اطلاع کردیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں کہہ رہاہوں۔

جناب چیئرمین: تقریباً اٹھارہ انیس، بیس، اکیس ***Whatever is decided.*** (جوبھی فیصلہ ہو)

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ شام کو بھی ***Meet*** (اجلاس) کرتے ہیں تو ***Sunday*** (اتوار) کو پھر نہیں۔ پھراس کے بعد ***Monday*** (سوموار) کو نیشنل اسمبلی ***Fix***

ہوچکی ہے۔ Thursday (جمعرات) کوبھی ہوچکی ہے۔ پھر Independence Day (آزادی کادن) ہے۔

مرزاناصراحمد: نہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چاردن اگرہم ایسے بیٹھے رہیں یہاں تواس سے بہتر ہے کہ ہفتہ ہویادس دن ہوں تاکہ آپ بھی جاکے دیکھ سکیں۔ میں بھی جاکے کچھ آرام کرسکوں۔

Mr. Chairman: *No, no. It is too much on the nerves of the honourable members of committee....*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ معززاراکین کمیٹی کے اعصاب پرشدید دباؤ ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, it is a strain on me it is a strain on.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! یہ میرے لئے بھی شدیداعصابی دباؤ کاباعث ہے)

[853]***Mr. Chairman:*** *I know, on the Attorney-General, and on the witness also.*

(جناب چیئرمین: مجھے معلوم ہے۔ گواہ اوراٹارنی جنرل دونوں کے لئے ہی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ Physical Strain توہوتاہے۔

You are well- acquainted with the facts, with the Islamic law, I am not.

(آپ اسلامی قانون سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ جب کہ میں نہیں)

مرزاناصراحمد: بہرحال، اب یہ ہواکہ آٹھ دس دن کے بعد ہوگا، اور جوآخری Final تاریخ مقررکی جائے گی......

جناب یحییٰ بختیار: کم ازکم ایک ہفتہ تک نہیں ہوگاجی۔

مرزاناصراحمد: ہاں وہ اس سے کوئی تین دن پہلے......

جناب چیئرمین: تین دن پہلے آپ کواطلاع دے دی جائے گی۔

Three days earlier the members of the delegation

will be informed. Thank you very much. And no proceedings have to be disclosed. The honourable members may keep sitting.

(تین روز قبل وفد کے اراکین کو مطلع کر دیا جائے گا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ! اجلاس کی کارروائی قطعاً افشاء نہیں کی جائے گی۔ معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

***Mr. Chairman:** Yes, any honourable member who would like to say?*

(جناب چیئرمین: جی کوئی معزز رکن کچھ کہنا چاہتے ہیں......)

یہاں ایک ہمارا ***Procedure*** ہے کہ آدھا گھنٹہ پھر تقریریں ہوتی ہیں بعد میں۔

The reporters are free, they can go, they can have recess. (رپورٹرز (پریس والے) فارغ ہیں وہ جاسکتے ہیں)

Now we will meet as National Assembly on Monday at 6:00 pm. (اب ہم قومی اسمبلی کا اجلاس سوموار کو شام چھ بجے کریں گے)

(The Special Committee adjourned sani die)

No. 07

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August, 1974

(Contains Nos. 1 — 21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION ISLAMABAD

No. 07

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDING
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August, 1974

(Contains No. 1 — 21)

[857] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 20th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۰ راگست ۱۹۷۴ء، بروز منگل)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

Mr. Chairman: *Are you prepared?*

(جناب چیئرمین: آپ تیار ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney General of Pakistan): *Yes.*

(جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل آف پاکستان): جی ہاں)

Mr. Chairman: *They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں بلالیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی، جناب اٹارنی جنرل صاحب)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! کچھ جوابات آپ نے دینے تھے۔

مرزاناصراحمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی ہیں وہ میرے پاس۔

(ہم فتح یاب ہوں گے، تم ابوجہل کی پیش ہوگے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یا وہی آپ پہلے وہ پڑھ کرسنادیں گے؟

[858] مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

ایک یہ سوال تھا کہ ''الفضل'' ۳؍جولائی، ۱۹۵۲ء میں ہے: ''ہم فتح یاب ہوں گے، تم ابوجہل کی طرح پیش ہوگے۔'' اس کا جواب یہ ہے کہ اس پرچہ میں صرف ایسا کوئی فقرہ نہ لفظاً نہ معناً ہمیں ملا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! آپ نے غور سے دیکھا ہے؟ کسی اور پرچہ میں......

مرزاناصراحمد: ہاں میں نے یہ اُس دن یہ کہا تھا کہ پانچ دس (۱۰) دِن کے آگے یا پیچھے کے بھی ہم دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بعض دفعہ سال کی غلطی ہو جاتی ہے، اس تاریخ کا یا قریب سال کا......

مرزا ناصر احمد: سارا ''الفضل'' کا فائل میں اس حوالے کے لئے تلاش کرتا، یہ تو انسان نہیں کرسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں...... یہ دیکھیں جی کہ جہاں ہو جاتا ہے کہ: ''۱۹۵۲ء، ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۳ء ہوسکتا ہے۔'' بعض دفعہ ''۱۳'' کی جگہ ''۲۳'' ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو میں نہیں کہتا کہ سارے کے سارے ایک ایک پرچہ دیکھیں۔ تو آپ کے پاس یہ نہیں ملا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہمیں نہیں مل رہا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کوئی یوتھ آرگنائزیشن کی طرف سے بات آئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کے متعلق نہیں، وہ دوسرا تھا۔

(تمہیں دوسرے فرقوں کو بکلّی ترک کرنا پڑے گا)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، وہ دوسرا حوالہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے متعلق نہیں۔ ضمیمہ ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ:۲۷۔ سوال یہ تھا کہ وہاں یہ ہے کہ: ''تمہیں دوسرے فرقوں کو کلّی ترک کرنا پڑے گا۔''

[859] اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ علیحدہ آپ نے بالکل ملت اسلامیہ سے بالکل ممتاز چیز بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو اگر ہم (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷) کو دیکھیں تو خود اس جگہ اس کا جواب موجود ہے۔ وہاں کی عبارت یہ ہے: ''جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ ''امامکم منکم'' یعنی

[1] اس پر پہلے فقیر نوٹ لکھ چکا ہے، یہ ۳؍جولائی ۱۹۵۲ء کا پرچہ نہیں، یہ ۳؍جنوری ۱۹۵۲ء کا پرچہ ہے اس کی مکمل عبارت فقیر نے پہلے نقل کر دی ہے، مرزا ناصر کو معلوم تھا کہ یہ ۳؍جولائی کا پرچہ نہیں، ۳؍جنوری ۱۹۵۲ء کا ہے، لیکن جان بوجھ کر غلط بیانی کی کہ ''ہمیں نہیں معلوم کہ کونسا پرچہ ہے، ہمیں تو نہیں ملا۔'' حالانکہ یہی وہ پرچہ ہے جس کے متعلق مرزا محمود سے ۱۹۵۳ء میں بھی پوچھا گیا تھا۔

جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں فرقوں کو، جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، کلی ترک کرنا پڑے گا۔''
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۸ا حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۶۴)

نماز کی امامت کے سلسلے میں صرف۔ ایک ہے (انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ص۳۱) جو فقرہ یہاں سوال میں پیش کیا گیا تھا، جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی ٹیپ تو ہے ہی نہیں۔ انہوں نے جو نوٹ کیا ہے اس کے مطابق ''ولدالحرام بننے کا شوق ہے'' اس قسم کا فقرہ کہ مسلمانوں کو یہ کہا گیا ہے ''انوارالاسلام'' میں۔ یہ عبارت خود اپنے معانی کو ظاہر کر رہی ہے۔ یہاں یہ لکھا ہوا ہے: ''اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا......'''' کونسا'' غالباً ہے، لفظ چھوٹا ہوا ہے۔ بہرحال:

''اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہوگا۔ کہ ہم دو (۲) کلموں کے مول میں خود امرتسر میں جا کر دو (۲) ہزار روپیہ دیتے ہیں آتھم کو۔ مسٹرعبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے (عبداللہ آتھم کی بات ہو رہی ہے) مسٹرعبداللہ آتھم اگر درحقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اس نے اسلامی عظمت کی طرف[860] رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بلاتوقف عبارتِ مذکورہ کے موافق اقرار کر دے گا، کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اپنے متعلق ''میں جھوٹا ہوں'') اور مسیح کی حفاظت کو اس نے (یعنی عیسائی عبداللہ آتھم نے) مشاہدہ کر لیا، پھر اس مقابلہ سے اس کو کیا خوف ہے؟ کیا پہلے پندرہ ۱۵مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور مسٹرعبداللہ آتھم کی حفاظت کر سکتا تھا، اور اب مر گیا ہے، اس لئے نہیں کر سکتا، جبکہ عیسائیوں نے اپنے اشتہار میں یہ کہہ کے اعلان دیا ہے۔ کہ خداوند مسیح نے مسٹرعبداللہ آتھم کی جان بچائی۔ پھر اب بھی خداوند مسیح جان بچائے گا۔ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹرعبداللہ آتھم کو کچھ شک اور تردّد پیدا ہو جائے اور پہلے وہ شک نہ ہو، بلکہ اب تو بہت یقین چاہئے، کیونکہ اس کی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز ہمارے جھوٹ کا تجربہ لیکن یاد رکھو کہ مسٹرعبداللہ آتھم اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا۔ جو خود مر چکا وہ کس کو بچا سکتا ہے؟ اور جو مر گیا وہ قادر کیونکر اور خداوند کیسا؟ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اس کو بچایا۔ اگر ایک نادان عیسائیوں کی تحریک سے بے باک ہو جائے گا تو پھر اس کامل خدا کی طرف سے بے باکی کا مزا چکھے گا۔ غرض اب ہم نے فیصلے کی صاف صاف راہ بتا دی اور جھوٹے سچے کے لئے ایک معیار پیش کر دیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلے کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ

عیسائیوں کی فتح ہوگی اور کچھ شرم اور حیا کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلے کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے، انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل[861] نہیں ہوگا۔ (اسلام کی فتح کا) تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں، پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے (عبداللہ آتھم) اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری حجت کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے۔"

تو میرے نزدیک تو یہ عبارت بڑی واضح ہے کہ اس کا مخاطب عبداللہ آتھم اور اس کے ساتھی عیسائی ہیں اور اس سے اور بھی آگے اگر پڑھ لیا جائے تو زیادہ واضح ہو جاتا ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ یہ واضح ہے اور زیادہ وقت نہیں کرنا چاہئے ضائع۔ لیکن اگر...... اس میں پھر آگے تشریح ہے کہ "حرام زادہ" کس وجہ سے اور کس کو کہا گیا۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ ہاں جی؟

(مرزا کی بیعت نہ کرنے والے جہنمی)

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، اچھا جی! یہ ۳؍جولائی کا میں نے کر دیا۔

میرے پاس کوئی ہیں بیس (۲۰) پچیس (۲۵) لکھے ہوئے۔ تو سب اس میں...... اگر کہیں آپ تو تین جو آپ نے...... میں...... اس میں جو دیئے ہوئے...... یہ ہے "تشحیذ الاذہان" مارچ ۱۹۱۴ء "بیعت نہ کرنے والے جہنمی۔" یہ سوال کیا گیا تھا، یہ لکھا ہے۔ "تشحیذ الاذہان" میں جو موضوع زیر بحث ہے، وہ یہ نہیں کہ کون فی النار ہے، کون نہیں۔ بلکہ موضوع زیر بحث یہ ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو (۲) کلام ہوں، واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ان میں تضاد پایا جائے۔ تو موضوع ہی دوسرا ہے۔ وہاں یہ لکھا ہے کہ:

"الہامات کا باہمی تناقض اور اختلافات اسلام کو سخت ضرر پہنچاتا ہے۔" یعنی اگر یہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دو (۲) الہام ہیں، واقعہ میں اور ان کے اندر تضاد پایا جاتا ہے تو یہ تو اسلام کو بڑا نقصان پہنچانے والا ہے، کیونکہ قرآن کریم کی واضح ہدایت[862] کے خلاف ہے یہ بات سورۂ ملک میں، تفصیل میں نہیں جاتا --- اس میں بڑی وضاحت سے یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور ان کے جو ظہور ہیں ان کے اندر کبھی کوئی اختلاف تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ بہرحال، یہاں یہ موضوع ہے زیر بحث:

الہامات کا باہمی تناقض اور اختلافات اسلام کو سخت ضرر پہنچاتا ہے اور اسلام کے مخالفوں کو ہنسی اور اعتراض کا موقع ملتا ہے اور اس طرح پر دین کا استخفاف ہوتا ہے، حالانکہ یہ کیونکر ہو سکے کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ یہ الہام کرے کہ تو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور اس زمانہ کے تمام مؤمنوں سے بہتر اور افضل اور مسیح الانبیاء اور مسیح موعود اور مجدد چودھویں صدی اور خدا کا پیارا اور اپنے مرتبہ میں نبیوں کے مانند اور خدا کا مرسل اور اس کی درگاہ میں وجیہ اور مقرب اور مسیح ابن مریم کے مانند ہے اور ادھر دوسرے کو یہ الہام کرے کہ یہ شخص فرعون اور کذاب اور مسرف اور فاسق اور کافر ہے اور ایسا اور ایسا ہے، اس شخص کو تو یہ الہام کرے کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور اس وجہ سے جہنمی ہے اور پھر دوسرے کو الہام کرے کہ جو اس کی پیروی کرتے ہیں وہ شقاوت کا طریق اختیار کرتے ہیں[1]۔''

تو یہاں بات ہو رہی ہے الہاموں کی، اپنی طرف سے کسی اعلان کی بات نہیں اور اصل جو سوال ہے زیر بحث وہ یہ ہے کہ جو دو (۲) الہامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے نازل ہوں، ان کے اندر تضاد جو ہے وہ نہیں ہو سکتا۔ (تشحیذ الاذہان اگست، ۱۹۱۷ء ص ۵۸، ۵۷)

اس میں، سوال میں--- جہاں تک ہم نے نوٹ کیا--- یہ تھا کہ یہاں یہ لکھا ہے کہ: ''صرف ایک ہی نبی ہوگا۔'' تو جہاں تک اس فقرے کا--- اگر نوٹ صحیح کیا گیا ہو--- تعلق ہے تو یہ فقرہ کہیں نہیں لکھا ہوا۔ جو لکھا ہوا ہے، وہ ایک دوسری بات ہے۔ وہ یہ ہے، میں پڑھ دیتا ہوں:

[863]''وہ لوگ جو بار بار کہتے ہیں کہ اسلام میں ایک ہی نبی کیوں ہوا؟ بہت سے نبی ہونے چاہئیں، ان کو چاہئے کہ ختم نبوت کے اس امتیازی نشان کو ذہن میں لاویں کہ آنحضرت ﷺ خدا کی مہر ہیں۔ خدا نے اپنی مہر کے ذریعہ جس کسی کے نبی ہونے کی تصدیق کی وہی نبی ثابت ہو سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ کیوں خدا کی مہر نے صرف ایک ہی کو نبی قرار دیا۔ سو یہ اعتراض ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پر ہے۔ اگر ہماری حکومت خدا پر ہوتی یا اس کی مہر پر ہوتی تو بلاشبہ یہ سوال ہم پر پڑ سکتا تھا۔ خدا اپنی مہر کے ذریعہ بہت سے انبیاء ہونے کی پیش گوئی فرماتا--- تو ہمیں اس کو ماننے سے بھی کوئی چارہ نہ تھا۔ اب جب کہ خدائی مہر صرف

[1] مرزا ناصر احمد صاحب نے خود تسلیم کیا کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا پر الہام نازل ہوا کہ ''تیرا مخالف جہنمی ہے'' تمام مسلمان مرزا کو نہیں مانتے، لہٰذا تمام مسلمان، قادیانی عقیدہ کے مطابق جہنمی ہیں۔

ایک ہی کو نبی قرار دیتی ہے تو ہم کون ہیں جو کہیں کہ صرف ایک ہی نبی کیوں ہوا؟۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس سوال کا یہی جواب دیا ہے۔''
آگے وہ اقتباس ہے: ''ایک شخص نے سوال کیا کہ ''آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟'' فرمایا ''ہاں، کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ اس امت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔ اس معنی سے (مکالماتِ الٰہیہ---اس معنی سے) ہم نبی ہیں۔ ورنہ ہم اپنے آپ کو امتی کیوں کہتے؟ (یعنی امتی نبی، یعنی امتی کا پہلو بھاری ہے) ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے--- جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے--- وہ صرف آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ایک اصطلاح کے جدید معنی اپنے پاس سے بنالینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی[864] بھی ہوگا اور امتی بھی ہوگا۔ امتی تو وہ ہے کہ جو آنحضرت ﷺ سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے--- آنحضرت ﷺ سے فیض حاصل کر کے تمام کمال حاصل کرے--- لیکن جو شخص پہلے ہی نبوت کا درجہ پاچکا ہے، وہ امتی کسی طرح سے بن سکتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔'' سائل نے سوال کیا:
''اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہوسکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے۔'' حضرت نے فرمایا: ''یہ سوال مجھ پر نہیں، بلکہ آنحضرت ﷺ پر ہے۔ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا۔ اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ دار نہیں ہوں[1]۔''
تو اس سے یہ بات ساری ہوگئی ہے۔ ''صرف ایک ہی نبی ہوگا'' یہ بحث ہی نہیں ہے۔ بحث دوسری ہے وہاں۔ ''الفضل'' ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء کہ: ''پارسیوں کی طرح---'' (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالیں ''الفضل''

جناب یحییٰ بختیار: (سیکرٹری سے) کہاں ہے ''الفضل''؟
مرزا ناصر احمد: ''پارسیوں کی طرح علیحدہ اپنا مطالبہ کرلیا۔''

---

[1] گویا تسلیم کرلیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک نبی بننا تھا اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ مرزا کے بعد کوئی نبی نہیں۔ گویا نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم نہ ہوئی، مرزا پر ختم ہوئی۔ مرزا قادیانی خاتم النّبیین ہیں۔ یہ ہیں قادیانی کفریات جس کے باعث امت نے ان کو اپنے سے علیحدہ قرار دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۳ر نومبر، ۱۹۴۶ء۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۶ء یہ ہے، ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء یہ جو ہے، اگر یہ خطبہ سارا پڑھ لیا جاتا تو سوال آنا ہی نہ تھا سامنے۔ میں پہلے مختصر بتا دیتا ہوں۔

[865] اس خطبے میں یہ ہے کہ جس وقت یہ بحث چلی کہ کون کون سے علاقے جو ہیں وہ پاکستان میں آئیں گے اور کون سے دوسری طرف جائیں گے تو اس وقت ایک فتنہ یہ کھڑا ہوا کہ احمدی چونکہ اپنے آپ کو علیحدہ سمجھتے ہیں اس لئے ملت اسلامیہ کے دائرہ میں ان کو نہ سمجھا جائے اور تعداد کے لحاظ سے مسلمان کم ہو جاتے ہیں۔ پھر خصوصاً گورداسپور کا علاقہ جو ہے اس میں ۵۱ اور ۴۹ کی نسبت سے مسلم اور غیر مسلم تھے اور یہ ۵۱ کی نسبت، اس میں جماعت احمدیہ، جو گورداسپور میں بہت بڑی تعداد میں تھی، وہ بھی شامل تھا۔ تو یہ ہندوؤں نے ایک چال چلی تھی۔

اس وقت مسلم لیگ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اس وقت کے خلیفہ جماعت احمدیہ جن کو ہم خلیفہ ثانی کہتے ہیں، انہوں نے مسلم لیگ سے سر جوڑا اور مسلم لیگ کے مؤقف کو مضبوط بنانے کے لئے ایک پلان تیار کیا اور یہ سارا اس خطبے کے اندر ہے سارا، اور مسلم لیگ کے مشورے کے ساتھ یہ سوال اٹھایا کہ ''تم پارسیوں کو علیحدہ حقوق دیتے ہو تو ہمیں کیوں نہیں دیتے؟'' یعنی مسلم لیگ نے کہا کہ ''ہمیں فائدہ پہنچے گا کہ تم یہ کرو۔'' تو *In collusion with Muslim League, he did what he did.* (اس نے جو کچھ کیا مسلم لیگ سے ساز باز کر کے کیا) اور میں کہیں تو سارا ''الفضل'' پڑھ دیتا ہوں اور کہیں تو اس کو یہ ریکارڈ کے لئے شامل کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کو فائل کر دیں۔

جناب چیئرمین: شامل کر دیں اس کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! اس میں یہ شروع ہوتا ہے ''دہلی کا سفر اور اس کی غرض۔'' ''دہلی کا سفر اور اس کی غرض۔'' اس کے اوپر وہ سرخ نشان لگے ہوئے ہیں جہاں سے یہ اصل مضمون شروع ہوا ہے اور مسلم لیگ کی خدمت کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا تھا۔ صرف ایک فقرے سے تو کچھ نہیں ہوتا، لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

[866] ویسے ہماری تاریخ نے ۲۳ر جنوری ۱۹۴۶ء میں اس چیز کو ریکارڈ کیا ہے۔ تاریخ *Sub-continent* (چھوٹا براعظم) کہ اہل حدیث کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان کو جداگانہ حق ملنا چاہئے۔ یہ میں بیچ میں ہی رہنے دیتا ہوں۔

(ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے)

ایک سوال تھا ''الفضل'' ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء: ''یہ گھبراتے ہیں......'' یہ ہے، اس طرح آگے چلتا ہے اور پھر آخر میں ہے: ''ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔''

یہ سوال تھا کہ گویا کہ مسلمان فرقوں کو یہ کہا گیا ہے۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۴۹ء میں ایسا کوئی مضمون نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ آگے پیچھے دیکھیں گے، جہاں تک ممکن ہوا، ۲۵ر جولائی ۱۹۴۹ء۔ میں ایک مضمون ہے۔ ممکن ہے اس کی وجہ سے---یعنی ''۱۶'' کی بجائے ۲۵ر جولائی، ۱۹۴۹ء۔ اگر اجازت ہو تو اس سوال کرنے پر میں شکریہ بھی ادا کر دوں، کیونکہ بڑی اچھی چیز سامنے آئے گی، سب کے۔ یہ اس کے اقتباس ہیں، ۲۵ جولائی والے کے:

''اللہ کی طرف سے جب بھی دنیا میں کوئی آواز بلند کی جاتی ہے دنیا کے لوگ اس کی ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ بغیر مخالفت کے خدائی تحریکیں دنیا میں کبھی جاری نہیں ہوئیں۔ خدائی تحریک جب بھی دنیا میں جاری کی جاتی ہے، اس کے متعلق بلاوجہ اور بلاسبب لوگوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اتنا بغض اور کینہ کہ اسے دیکھ کر حیرت آ جاتی ہے ایک مسلمان کو......''

اب وہ جو ہے سوال: ''ایک مسلمان کو محمد رسول اللہ ﷺ سے جو محبت ہے اس کو الگ کر کے، اسے آپ ﷺ سے جو عقیدت ہے اسے بھلا کر، اگر صرف آپ ﷺ کی ذات بابرکات کو دیکھا جائے تو آپ ﷺ کی ذات انتہائی بے شر، انتہائی بے نقص اور دنیا کے لئے نہایت ایثار اور قربانی کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔ آپ ﷺ اپنی[867] ساری زندگی میں کسی ایک شخص کا بھی حق مارتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ آپ ﷺ کسی جگہ دنگا اور فساد میں مشغول نظر نہیں آتے۔ لیکن قریباً پونے چودہ سو سال کا عرصہ ہو چکا، دشمن آپ کی مخالفت کرنے اور آپ کے متعلق بغض اور کینہ رکھنے سے باز نہیں آتا۔ جو شخص بھی اٹھتا ہے اور مذہب پر کچھ لکھنا چاہتا ہے، وہ فوراً آپ ﷺ کی ذات پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ اس کا بھی یا تو کوئی جسمانی سبب ہوگا یا روحانی سبب ہوگا۔ رسول کریم ﷺ کی مخالفت کا کوئی جسمانی سبب تو نظر نہیں آتا......''

آگے جسمانی سبب کے اوپر کچھ نوٹ دیا ہوا ہے، اور وہ میں نے چھوڑ دیا ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ: ''اس کی کوئی روحانی وجہ ہونی چاہئے، اس کی کوئی روحانی وجہ ہے اور وہ صرف یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے مخالفین کے دل محسوس کرتے ہیں کہ اسلام ایک صداقت ہے، اگر اسے روکا

نہ گیا تو یہ صداقت پھیل جائے گی اور انہیں مغلوب کر لے گی۔ یہی ایک چیز ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے سخت دشمنی ہے۔ اس مخالفت کے باقی جتنے بھی وجوہ بیان کئے جاتے ہیں وہ آپ سے زیادہ شان کے ساتھ دوسرے نبیوں میں موجود ہیں۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ اس دشمنی کی وجہ لڑائی اور جھگڑا نہیں بلکہ ایک روحانی چیز ہے جس کی وجہ سے یہ دشمنی پیدا ہوگئی ہے اور وہ یہی ہے کہ اسلام ایک حقیقت رکھنے والا مذہب ہے، اسلام غالب آ جانے والا مذہب ہے، اسلام دوسرے مذاہب کو کھا جانے والا مذہب ہے۔ اسے دیکھ کر مخالفین کے کان فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔''

[868]''تو کھا جانے والا'' اپنا نہیں کہا، بلکہ اسلام کے متعلق ساری بات ہو رہی ہے اور فرما یہ رہے ہیں کہ ''اسلام دوسرے مذاہب کو کھا جانے والا مذہب ہے۔'' اور سوال یہ پوچھا گیا کہ گویا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ کہا ہے کہ ''ہم تمہیں کھا جائیں گے۔'' آگے اور ایک اقتباس جو اس کو **Complete** (مکمل) کرتا ہے: ''یہ لوگ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا شکار ہیں۔ یہ لوگ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا شکار ہیں، اس لئے وہ آپ ﷺ کے مخالف ہو گئے ہیں اور یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگ آپ ﷺ کے دشمن ہیں اور اگر یہی وجہ ہے تو یہ بات ہمارے لئے غم کا موجب نہیں ہونی چاہئے، بلکہ خوشی کا موجب ہونی چاہئے۔ لوگ گھبراتے ہیں کہ مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ جھنجھلا اٹھتے ہیں کہ ان کی عداوت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ چڑتے ہیں کہ انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر گالیاں دینے اور دکھ دینے کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ ہمارا (یعنی اسلام کا) شکار ہیں تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ کسی قسم کا فکر کرنا چاہئے، بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ دشمن یہ محسوس کرتا ہے (دشمن اسلام) کہ اگر ہمیں کوئی نئی حرکت پیدا ہوئی تو اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔''

تو سارا یہ بیان جو ہے نبی ﷺ کے متعلق ہے۔

(۱۹۴۹ء میں یہ بات کیوں؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ۱۹۴۹ء میں کیوں؟ کوئی عیسائی مشنریوں نے کوئی انکوائری شروع کی تھی، اسلام کے خلاف جب انہوں نے یہ بات کہی؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۹ء میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: چودہ سو سال سے آج کے دن تک۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

[869] **مرزا ناصر احمد:** اس وقت تک وہ تو تحریک جاری ہے۔

(دشمن کون تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اس مضمون کا، جو وہ کہہ رہے ہیں ''دشمن'' کہہ رہے ہیں، میں یہ آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں کون سا حادثہ تھا جو انہوں نے کہا؟ ''دشمن'' کون تھے؟

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کے دشمن۔ اتنی وضاحت سے یہ اس میں الفاظ آئے ہوئے ہیں۔ اس میں تو کوئی ابہام باقی نہیں رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کچھ **Confusion** (ابہام) ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ: ''میں فنافی الرسول ہوں۔ میں محمد ہوں۔''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ''تو ہم دشمن سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ......'' اپنی طرف سے ''محمد'' کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے اور نہ کہنے والے اپنی طرف سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ تو خلیفہ ثانی ہیں۔

(کون اسلام کے دشمن تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: کون اسلام کے دشمن تھے؟ کون آنحضرت ﷺ پر حملہ کر رہے تھے، جن کی طرف یہ اشارہ ہے؟ آپ کچھ کہہ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: عیسائی۔

جناب یحییٰ بختیار: عیسائی کہاں کر رہے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی **Instance** (مثال) بتا دیجئے آپ کہ کسی عیسائی نے کوئی مضمون لکھا، کوئی تقریر کی، پاکستان میں، دنیا میں، جس کی طرف اشارہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: آپ مجھے دو گھنٹہ پڑھنے کی اجازت دیں تو میں ساری گالیاں

سنادوں گا۔ جو عیسائیوں نے نبی اکرم ﷺ کو دی ہیں[1]۔

[870] **جناب یحییٰ بختیار:** میرا سوال ہے ناں، مرزا صاحب! کہ ۱۹۴۹ء میں مرزا صاحب نے یہ خطبہ دیا اور کہتا ہے کہ ''دشمن گھبراتے ہیں۔ دشمن ہمارا شکار ہے۔'' وہ ''دشمن'' کون تھے؟ کیا ضرورت تھی اس کی کہ انہوں نے خطبے میں ذکر کیا؟ کیونکہ مرزا صاحب سوچ کر بات کرتے تھے۔ تو خاص پرابلم ہوگا، کوئی ایشو ہوگا۔ میں وہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت خلیفہ ثانی نے عیسائیوں کے خلاف ساری دنیا میں ایک مہم جاری کی ہوئی تھی اور جس وقت حضرت خلیفہ ثانی یا کوئی اور خلیفہ جماعت احمدیہ کا--- ہم ویسے ہی امام جماعت احمدیہ کہہ دیتے ہیں، لیکن آپ کہتے ہیں ''نہیں، آپ اپنا ہی وہ لیا کریں ***Designation*** (لقب)''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے صرف ایک سوال پوچھا ہے آپ سے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: کہ کوئی خاص ***Incident*** (واقعہ) بتاسکتے ہیں، کوئی ***Statement*** (بیان) عیسائیوں کا، کوئی تقریر، کوئی تحریر، اس زمانے میں، جس کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہر وقت وہ ہے۔ یعنی یہ کہ یہ ۲۵ر جولائی کو کوئی واقعہ ہوا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، دو مہینے پہلے، دو دن پہلے، دو ہفتے پہلے۔

مرزا ناصر احمد: ساری صدی میں ہوتا رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، صدی کی بات نہیں

مرزا ناصر احمد: وہ جو پہلی صدی میں باتیں ہوئی ہیں، جواب نہیں دینا چاہئے۔

---

[1] حد ہوگئی۔ کیا کہا؟ قادیانی توجہ فرمائیں؟ مرزا قادیانی یا کسی قادیانی کو کوئی گالی دے تو وہ گالی خوشی سے کوئی قادیانی نقل نہیں کرے گا، لیکن قادیانیوں کو دیکھیں کہ بلاتکلف ان کا سربراہ کہہ رہا ہے کہ ''عیسائیوں نے جو آنحضرت ﷺ کو گالیاں دیں وہ ساری گالیاں سنادوں گا۔'' مرزا ناصر کو یہ سبق اپنے دادا ملعون قادیان مرزا قادیانی سے ملا ہے۔ مرزا قادیانی نے (کتاب البریہ ص۹۴ تا۱۱۸، خزائن ج۱۳ ص۱۲۰ تا۱۴۶) ۲۶ صفحات پر مسلسل آنحضرت ﷺ کے بارہ میں صریح بیہودہ اور کمینہ گالیاں جو عیسائیوں نے دیں وہ مرزا نے جمع کر دی ہیں۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) یہ ہے قادیانی کفر کی اندرونی کیفیت۔

جناب یحییٰ بختیار: صدی کی بات نہیں ہے۔

Mr. Chairman: ***The question of Attorney- General is.*** (جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب کا سوال ہے)

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی Incident (واقعہ) بتاسکتے ہیں؟

[871]***Mr. Chairman:*** ***The questin of the Attorney-General is.*** (جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب کا سوال ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ جنرل وہ ہورہی ہے......

Mr. Chairman: ***Just a minute. The question of the Attorney- General is: the immediate cause for this, for delivery of this. The witness is requested to confine himself...***

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ۔اٹارنی جنرل کا سوال ہے کہ یہ خطبہ دینے کی فوری وجہ یا سبب کیا تھا۔گواہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے (جواب کو) محدود رکھے......)

جناب یحییٰ بختیار: آپ کوئی Incident (واقعہ) بتاسکتے ہیں......

Mr. Chairman: ***.... to this question only.***

(جناب چیئرمین: صرف اس سوال تک)

جناب یحییٰ بختیار: جس کی وجہ سے انہوں نے یہ کہا؟

Mr. Chairman: ہاں ***Not a general reply but regarding this specific question.***

(جناب چیئرمین: جواب عام قسم کا نہ ہو، بلکہ خاص طور پر اس سوال کا جواب ہو)

مرزا ناصر احمد: وہ جو ہے ناں اس کا، وہ اسی میں وہ بھی موجود ہے، لیکن قریباً پونے چودہ سو سال کا عرصہ ہوچکا دشمن آپ ﷺ کی مخالفت کرنے اور آپ کے متعلق بغض اور کینہ رکھنے سے باز نہیں آتا، یہاں جو آپ کا سوال ہے، اس کا جواب یہ فقرہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس جگہ کوئی نہیں!

مرزا ناصر احمد: ہزاروں ہیں۔لیکن میں اس وقت نہیں بتاسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس، اس واقعہ کے؟

مرزا ناصر احمد: میں اس وقت نہیں بتا سکتا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں کل صبح بتاؤں گا آپ کو، اگر یہی کرنا ہے۔ یعنی ایک مضمون بالکل صاف ہے......

[872] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مضمون بالکل صاف آپ کو معلوم ہو رہا ہے۔ مگر میری یہ ڈیوٹی ہے کہ...... مجھے صاف نہیں معلوم ہو رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

(آپ دشمن کس کو سمجھتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ ابھی جو ہماری **Arguments** (دلائل) ہو رہی ہیں، یا جو سوالات پوچھ کے جواب پوچھ رہا ہوں، اس کے مطابق جو میرا **Conception** (تصور) ہے اسلام کا، وہ مختلف ہو گیا۔ جو میرا **Conception** (تصور) تھا نبی کا، وہ مختلف ہو گیا۔ تو اس لئے میں پوچھ رہا ہوں آپ ''دشمن'' کس کو سمجھتے ہیں؟......

مرزا ناصر احمد: اس **Context** (سیاق وسباق) میں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ''عیسائی'' تو میں نے کہا ''کوئی عیسائیوں......''

مرزا ناصر احمد: غیر مسلم، اصل میں حملہ آور یہ تھا ہندو اور آریہ خصوصاً ان میں سے اور عیسائی اور اس وقت دہریہ بھی بیچ میں اس حملے میں شامل ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ درست فرما رہے ہیں، مرزا صاحب! ۱۹۴۹ء میں پاکستان بن چکا تھا، نہ کسی ہندو کی ہمت تھی، نہ کسی عیسائی کی کہ آنحضرت ﷺ کی، پاکستان میں آپ ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرتا......

مرزا ناصر احمد: یہ یہ پرابلم ہے آپ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: تو اس واسطے میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں نہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان بن چکنے کے بعد بھی جو غیر مسلموں کے ساتھ ہمارا جہاد تھا، وہ اسی طرح جاری تھا جس طرح پاکستان بننے سے پہلے۔

---

[1] چاروں شانے چت۔

(دشمنوں کو کھا جائیں گے؟)

جناب یحییٰ بختیار: کہ دشمنوں کو کھا جائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: اسلام کھا جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہم ہندوؤں کو کھا جائیں گے؟

[873] **مرزا ناصر احمد:** اسلام...... اسلام اپنی روحانی برتری سے کھا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جو فقیروں کا ایک گروہ ہے۔ جو انسان کا گوشت کھاتا ہے، اس طرح کھا جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ اب اور کوئی جوابات ہیں؟

(۱۸۵۷ء غدر کے متعلق)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، جوابات بہت ہیں۔ *(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو ۱۹۴۹ء کا خطبہ ہے اس کی ایک کاپی یہاں فائل کرا دیں گے جی؟

مرزا ناصر احمد: میں دیکھتا ہوں، اگر ***Spare*** (فالتو) ہوگی تو ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، بعد میں کرا دیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ایک سوال تھا ۱۸۵۷ء کے غدر کے متعلق۔ تو وہ اس میں جو نوٹ ہم نے کہا ہے...... اس میں یہ تو صرف لفظ نوٹ ہو سکتے ہیں: ''چوروں اور قزاقوں کی طرح غدر کرنے والوں نے غدر کیا۔''

تو اگر آپ پھر آپ...... سوال ہو یہاں تو دہرا دیں۔ میرے پاس جواب ویسے ہے۔ یہ میں پوچھ اس لئے رہا ہوں کہ جو حوالہ دیا گیا تھا اس میں ''چوروں اور قزاقوں کی طرح'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو ویسے، ویسے میں جواب دے دیتا ہوں۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) مجھے دے دو۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کے پاس کیا ہے؟

[874] **مرزا ناصر احمد:** یہاں انہوں نے جو لکھا ہے ''چوروں اور قزاقوں......''

جناب یحییٰ بختیار: ''...... اور حرامیوں......''

مرزا ناصر احمد: '''' ...... قزاقوں کی طرح، حرامیوں کی طرح۔'' *(Pause)*

غدر یا *later on* (بعدازاں) تحریک آزادی کے نام سے ایک واقعہ ۱۸۵۸ء میں ہوا، ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ یہ واقعہ اس سال سے کہیں پہلے کا ہے جس سال جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی، اس کے متعلق اس زمانہ کے لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے، وہ ہمارے سامنے ہو تب ہم صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ سنئے: سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں رسالہ ''اشاعت السنۃ'' جلد:۶، نمبر:۷، ۲۸۸ صفحے پر اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے اس میں لکھا ہے---کہ: ''مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے---اصل معنی جہاد کے لحاظ سے بغاوتِ ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں سمجھا (بلکہ اس کو کیا، سمجھا) بلکہ اس کو بے ایمانی، عہد شکنی، فساد، عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت---گناہ قرار دیا۔''

یہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔

خواجہ حسن نظامی صاحب معروف ایک ہستی ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''یہ اقرار کرنا قرین انصاف ہے کہ ہندوستانی فوج والوں اور دیسی باشندوں نے بھی غدر کے شروع میں سفاکی اور بے رحمی کو حد سے بڑھا دیا تھا اور ان کے ستم ایسے ہولناک تھے کہ ہر قسم کی سزا ان کے لئے جائز کہی جاسکتی ہے۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو قتل کیا۔ انہوں نے حاملہ عورتوں کو ذبح کرنے سے دریغ نہ کیا۔ انہوں نے دودھ پیتے بچوں کو اچھالا اور سنگینوں کی نوکوں پر روک کر بے زبان معصوموں [875] کو چھید ڈالا۔ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں تلواریں گھونپ دیتے تھے۔ غرض کوئی ظلم وستم ایسا نہ تھا جو ان کے ہاتھ سے انگریزوں اور ان کے بیوی بچوں پر نہ ٹوٹا ہو۔ ان کے شرمناک افعال نے تمام ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے رحم وانصاف کی نظروں میں ذلیل کر دیا۔ میرا سر شرم وندامت سے (یہ حسن نظامی صاحب ہیں) میرا سر شرم وندامت سے اونچا نہیں ہوتا جب میں اپنی قوم کی اس دردناک سفاکی کا حال پڑھتا ہوں جو اس نے دہلی شہر کے اندر ۱۱رمئی ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد کے زمانہ میں روا رکھی۔'' (دہلی کی جان کنی ص۲۳، از خواجہ حسن نظامی)

انہوں نے خود لکھا ہے یہ۔

بہادر شاہ ظفر۔ بہادر شاہ ظفر نے ۹رمارچ ۱۸۵۸ء کو دیوان خاص قلعہ دہلی میں عدالت کے سامنے جو تحریری بیان دیا اس میں لکھا کہ: ''میں نے دو پالکیاں روانہ کیں اور حکم دے دیا کہ توپیں بھی بھیج دی جائیں۔ اس کے بعد میں نے سنا پالکیاں پہنچنے بھی نہ پائی تھیں کہ مسٹر

فیز ئیر، قلعہ دار اور لیڈیاں سب کے سب قتل کردیئے گئے۔ (اس سے) زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ باغی سپاہ دیوان خاص میں گھس آئی، عبادت خانہ میں بھی ہر طرف پھیل گئی اور مجھے چاروں طرف سے گھیر کر پہرہ متعین کردیا۔ یہ نمک حرام۔ یہ نمک حرام۔ کئی انگریز مرد اور عورت کو گرفتار کر کے لائے۔ ان کو انہوں نے میگزین میں پکڑا تھا اور ان کے قتل کا قصد کرنے لگے۔ آخری وقت اگرچہ میں مفسد بلوائیوں کو حتی المقدور باز رکھنے کی کوشش کرتا رہا، مگر انہوں نے میری طرف مطلق التفات نہیں کیا اور ان بے چاروں کو قتل کرنے باہر لے گئے۔ احکام کی نسبت معاملہ کی اصل حالت یہ ہے کہ جس روز سپاہ آئی، انگریزی افسروں کو قتل کیا اور مجھے قید کرلیا، میں ان کے اختیار میں رہا، میرا اپنا کوئی اختیار نہیں تھا۔''

[876] یہ لکھنے والے ہیں ''بہادر شاہ کا مقدمہ'' از خواجہ حسن نظامی اور اس کے اوپر خواجہ حسن نظامی صاحب فرماتے ہیں کہ بہادر شاہ بادشاہ کے اپنے دستخط ہیں۔

سر سید احمد خاں: ''غور کرنا چاہئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا، ایسے خراب اور بد رویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری کے اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔ بھلا یہ کیوں کر پیشوا اور مقتدا جہاد...... کے گنے جاسکتے تھے؟ اس ہنگامے میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی...... سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب، جو امانت تھا، اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنا مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل، علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بڈھوں کا، مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیوں کر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہوسکتا تھا؟ ہاں، البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع، اپنی منفعت اور اپنے خیالات کو پورا کرنے اور جاہلوں کے بہکانے کو، اپنے ساتھ جمعیت کو جمع کرنے کو جہاد کا نام دے لیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرامزدگیوں میں سے ایک حرامزدگی تھی، نہ واقعہ میں جہاد۔ مگر جب بریلی کی فوج دہلی پہنچی اور دوبارہ فتویٰ ہوا، جو مشہور ہوا اور جس میں جہاد کرنا واجب لکھا ہے، بلاشبہ اصلی نہیں۔ چھاپنے والے اس فتویٰ نے جو ایک مفسد اور نہایت قدیمی بدذات آدمی تھا...... جاہلوں کے بہکانے اور ورغلانے کو لوگوں کے نام لکھ کر اور چھاپ کر اس کو رونق دی تھی، بلکہ ایک آدھ مہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی، جو قبل غدر مر چکا تھا۔'' یہ ''اسباب بغاوت ہند'' صفحہ ایک ہی ہے۔

[877] مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں: ''عہد و ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی

جہاد......ملکی ہوخواہ مذہبی......نہیں ہوسکتا......عہد وایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد نہیں ہوسکتا، بلکہ عناد وفساد کہلاتا ہے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گنہگار وربحکم قرآن وحدیث وہ مفسد وباغی کردار تھے...... بدکردار تھے......اکثر ان میں عوام کالانعام تھے۔ بعض جو خواص وعلماء کہلاتے تھے......وہ بھی اصل علوم دین قرآن وحدیث سے بے بہرہ تھے یا نافہم وبے سمجھ۔'' (رسالہ اشاعت السنۃ ج۹،نمبر۱۰ص۳۰۹-۳۱۰،۱۸۸۶ء)

پھر نواب صدیق حسن خاں صاحب جو فرماتے ہیں وہ بھی سنئے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے کتاب ''ہدایت السائل'' اور دوسری متعدد کتابوں میں یہ لکھا ہے: ''ہندوستان کے بلاد دارالسلام ہیں، نہ دارالحرب۔ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤساء، رعایا کا ہمیشہ کے لئے معاہدہ دوستی ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہندوستان کے کسی شخص کا برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جائز نہیں ہے۔ جو غدر ۱۸۵۷ء میں برٹش گورنمنٹ سے مفسدوں نے سلوک کیا وہ فساد تھا، نہ جہاد۔''

پھر شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ خان صاحب فرماتے ہیں: ''جب تک دہلی میں بخت خان نہیں آیا جہاد کے فتویٰ کا چرچہ شہر میں بہت کم تھا۔ یہ کام لچے شہدے مسلمانوں کا تھا کہ وہ ''جہاد جہاد'' پکارتے پھرتے تھے۔ مگر جب بخت خان، جس کا نام اہل شہر نے کم بخت[878] خان رکھا......دہلی میں آیا تو اُس نے یہ فتویٰ لکھایا۔ اس نے جامعہ مسجد میں مولویوں کو جمع کر کے جہاد کے فتویٰ پر دستخط و مہریں ان کی کرالیں اور مفتی صدرالدین نے بھی ان کے جبر سے......اپنی جعلی مہر کردی۔ لیکن مولوی محبوب علی و خواجہ ضیاء الدین نے فتویٰ پر مہریں نہیں دیں اور بے باکانہ کہہ دیا کہ شرائط جہاد موافقت مذاہب اسلام موجود نہیں۔ جن مولویوں نے فتویٰ پر مہریں کی تھیں وہ کبھی پہاڑی پر انگریزوں سے لڑنے نہیں گئے۔ مولوی نذیر حسین، جو وہابیوں کے مقتدا اور پیشوا تھے، ان کے گھر میں تو ایک میم چھپی بیٹھی تھی۔''

یہ ''تاریخ عروج عہد سلطنت انگلشیہ در ہند'' حصہ سوئم ۶۷۵ اور ۶۷۶۔ یہ مولانا خان بہادر شمس العلماء محمد ذکاء اللہ صاحب کی تحریر ہے۔ اس......پس......ہاں، ایک اور رہ گیا۔

شیخ عبدالقادر صاحب، بڑی معروف ہستی ہیں، شیخ عبدالقادر صاحب، بی۔اے بیرسٹرایٹ لاء، سیکرٹری شرافت کمیٹی، سیالکوٹ، اپنے رسالہ ''ترکوں کے اپنوں پر فرضی مظالم'' میں تسلیم کرتے ہیں کہ: ''۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں غدر مچا۔ اس غدر کو فرو کرنے کے لئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گزر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت۔ حضور خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم نے ہی

دی تھی۔ جنوبی افریقہ میں جنگ بوئرز ہوئی۔ ترکوں نے انگلستان کا ساتھ دیا۔ ہزار ہا ترکوں نے انگریزی جھنڈے کے نیچے لڑنے مرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کردیں۔ مساجد میں انگریزوں کی فتح اور نصرت کے لئے دعائیں کی گئیں۔‘‘

[879] اس پس منظر میں اس تحریر پر اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا، جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق وفجور اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا، جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑ گیا تھا۔ انہی ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا، حالانکہ ایسا مقابلہ اور ایسا جہاد ان کے لئے شرعاً جائز نہیں تھا۔‘‘

جو میں نے پہلے حوالے پڑھے ہیں، اس کے مقابلہ میں یہ بہت ہی نرم حوالہ ہے، اور کوئی اس کے اوپر اعتراض نہیں (اپنے وفد کے ایک رکن سے) اور بھی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس اور ہیں ابھی؟

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بعد میں سوال کروں گا آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ صرف وہ پڑھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

ایک یہ ایک سوال تھا ’’تبلیغ رسالت‘‘ جلد نہم۔ وہ، وہ ’’جہنمیوں‘‘ کے متعلق۔ وہ صرف ایک ہی سوال ہے، ایک ہی عبارت کے متعلق۔ وہ دوبارہ آ گیا تھا۔ پہلے میں اس کا جواب دے چکا ہوں، اس کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال ہے ’’سیرت الابدال‘‘ ایک کتاب ہے، اس کے صفحہ:۱۵۳ پر ......۹۳ پر...... ***Hundred and ninty three*** (۱۹۳) پر...... اس صفحے پر کوئی عبارت کے متعلق ایک اعتراض ہے۔ تو اگر وہ عبارت...... وہ نوٹ نہیں ہم کرسکے...... وہ عبارت اگر پڑھ دی جائے، صفحہ:۱۹۳ کی، تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ میں اس کے بغیر جواب دے دیتا ہوں۔

[880] جناب یحییٰ بختیار: یہ کونسی کتاب ہے؟

مرزا ناصر احمد: (سیرت الابدال ص۱۹۳) پر کوئی عبارت ہے، جس کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اگلے سوال کا جواب دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اسی کا جواب دے دیتا ہوں۔ پھر اور کوئی ضرورت پڑے تو آپ سپلیمنٹری میں کر دیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''سیرت الابدال'' جو کتاب ہے اس کے صرف سولہ صفحے ہیں تو ان سولہ صفحوں میں سے وہ کون سا ص ۱۹۳ تلاش کیا گیا ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے؟ کتاب کے سارے صفحے ہی سولہ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کسی دوسرے Volume (جلد) کا ہوگا۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مرزا ناصر احمد: کسی Volume (جلد) میں بھی...... ہم نے وہ چیک کیا۔ جو اکٹھے چھپی ہیں کئی کتابیں اکٹھی، اس Volume (جلد) میں بھی ۱۴۸ پر ختم ہو جاتی ہے، ایک سو چوالیس کے اوپر یہ ختم ہو جاتی ہے یہ کتاب۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالہ ہے ہی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ ہی کوئی نہیں۔ میں اب آتا ہوں، میں جواب دیتا ہوں اسے۔ ۱۹۳ صفحہ ہی موجود نہیں کسی ایڈیشن میں بھی۔ یعنی جہاں اکٹھی کتابیں چھپی ہیں، یہ ہے۔ اکٹھی جو چھپی ہیں۔ ہمارے ''روحانی خزائن'' کے نام سے، اس میں ۱۲۹ سے یہ شروع ہوئی ہے کتاب، اور یہ یہاں ختم ہوگئی ۱۴۴ پر۔ یہ وہ میں نے...... یہ جلد ۲۰، اس میں بھی نہیں ہے۔ اچھا! رہے وہ ۱۶ صفحے جو کتاب میں ہیں تو اس میں وہ حوالہ نہیں ہے۔ [881]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہے بالکل؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ہم دیکھ لیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ دیکھ لیں۔ **(Pause)**

ایک سوال تھا قاضی محمد اکمل صاحب کی ایک نظم کے ایک شعر پر......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ختم ہو گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ پہلا جو ہے ''دافع البلاء'' والا، وہ ختم ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: کونسا؟ نہیں جی، یہ اس پر آپ نے کہا کہ ''نہیں، یہ بات کہی تھی کہ وہ......ان کو جماعت سے نکال دیتے۔'' پھر آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا، یہ تو ختم ہو گیا تھا، اس کے بعد تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں کچھ حوالے اور ملے ہیں۔

(محمد پھر آئے ہیں ہم میں، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، آپ اس کو آگے **Elaborate** (واضح) کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں نہیں، **Elaborate** (واضح)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کر لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: **Elaborate** (واضح) یہ کر رہے ہیں کہ جس وقت...... یہ ایک تو جو نظم ہے، اس میں یہ شعر بھی موجود ہے:

''غلام احمد مختار ہو کر یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں''

[882] نبی اکرم ﷺ کا غلام ہو کے، جو بھی آپ کا مقام ہے وہ ہے۔

اسی نظم میں وہ ہے یہ شعر:

''محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں''

---

[1] چونکہ پوری بحث میں مرزا ناصر نے عبارت نہیں پڑھی کہ یہ پوچھے جانے والی عبارت اس کتاب میں نہیں۔ تو ہمیں بھی کیسے معلوم ہو کہ کون سا حوالہ تھا جسے مرزا ناصر کتاب کے چکر میں چھپا رہے ہیں۔ حوالہ کی عبارت ہوتی تو ہم اس عبارت کو مرزا کی جس کتاب میں ہوتی نکال لاتے۔ مطلق حوالہ کا انکار نہیں کیا۔ اس کتاب کے صفحات میں وہ عبارت نہیں یہ کہہ کر گول کر گئے۔

''آگے سے بھی بڑھ کر'' کا مفہوم غلط فہمی پیدا کرسکتا ہے۔ انہوں نے ۱۳راگست ''الفضل''میں یہ مضمون لکھا کہ: ''میرا ہرگز مطلب نہیں تھا جو میری طرف منسوب کیا جارہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ حدیث کی رو سے امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد آتے ہیں اوران مجددین کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور نبی اکرمﷺ کا ہی نور جو ہے وہ ان کے وجودوں میں چمکتا ہے اور آپﷺ ہی کا ظہور ہے۔ تو میرا مطلب یہ کہنے کا تھا کہ جو اس سے قبل مجددین میں نبی اکرمﷺ کا ظہور ہوا تھا، مسیح موعود میں اس سے زیادہ ظہور ہوا۔''

یہ اُنہوں نے اپنا بیان دیا۔ میں آگے ابھی ان کا ...... جواب ابھی نہیں ختم ہوا...... انہوں نے پھر یہ لکھا ہے کہ: ''لیکن اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہوئی اور مجھے بڑی سخت تنبیہ ہوئی اور میں نے جب اپنا کلام کتاب کی شکل میں ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تو اس وقت لوگوں کی اس ...... جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے......''

یہ ہے ان کا دیوان ۱۹۱۱ء کا، پہلی دفعہ یعنی پانچ سال کے بعد چھپا ہے: ''......اس میں یہ شعر میں نے لوگوں کے، جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے، اس کی وجہ سے نکال دیا۔ میں ان کو کہتا رہا، میں قسمیں کھاتا رہا، (اسی میں ملحق ہے) کہ یہ میرا مطلب نہیں ہے۔ خدا کی قسمیں کھا کے کہتا ہوں کہ میرا مطلب یہ ہے کہ[883] پہلے مجددین کے مقابلہ میں زیادہ بلند شان والا ظہور ہوا ہے۔ تم میری قسمیں ...... میں اوروں کو تو چھوڑتا ہوں، خود جماعت کے لوگ میری قسموں پر اعتبار نہیں کررہے اور میں قسمیں کھا کھا کے تھک گیا ہوں۔''

اس کا تو جو شخص شاعر ہے، کہتا ہے کہ ''میرا یہ مطلب ہے۔'' اس مطلب پر اعتراض نہیں ہوتا، کیونکہ وہ یہ کہتا ہے کہ پچھلے مجددین کی نسبت نبی اکرمﷺ کا اس صدی میں ظہور زیادہ شان والا ہے۔ مقابلہ مجددین سے ہے، آنحضرتﷺ سے نہیں۔ دوسرے یہ وہ کہتا ہے کہ مانتا ہے کہ بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس سے ...... وہی جو اس وقت سوال ہوا ہے...... یہ غلط فہمی پیدا ہوجائے گی، اور ''انہوں نے مجھے شروع سے ہی تنگ کرنا شروع کردیا، اور ۱۹۱۱ء میں میں نے اپنی نظم سے یہ نکال دیا، اور ۱۹۰۶ء کے بعد کسی رسالے یا کسی اخبار یا کسی کتاب میں اپنے اس شعر کو میں نے شائع نہیں کروایا۔'' اور پھر ۳۸ سال کے بعد...... سمجھے ناں...... ۱۹۴۴ء میں ۱۳راگست کے اخبار میں لکھتے ہیں کہ: ''میں قسمیں کھا کھا کے تھک گیا ہوں اور تو نہیں، جماعت والے بھی میرے پر اعتبار نہیں کرتے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔''

تو یہ نئے حوالے جو آئے تھے، یہ اس میں **Add** (اضافہ) ہو جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر ایک دو سوال ہیں آپ سے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک اصول یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ یہاں کہتے ہیں، یا جو میں کہتا ہوں، یا جو اسمبلی کہتی ہے، جو قانون یہ پاس کرتی ہے، پھر ان کو یہ اختیار نہیں ہوتا...... بعد میں...... کہ ''میرا مطلب کیا تھا۔'' یہ پھر عدالت کو یا پھر کوئی اور ہی ادارہ ہوتا ہے۔ اکمل صاحب کے الفاظ جو انہوں نے کہے ہیں، وہ خواہ لاکھ کہیں کہ ''میرا مطلب یہ نہیں تھا، وہ نہیں تھا'' وہ جو ہے، وہ پھر پبلک جج کرتی ہے کہ [884] مطلب کیا تھا۔ ایک اصولاً میں کہہ رہا ہوں کہ **Interpretation** (صراحت) کا جو **Right** (حق) ہوتا ہے، وہ **Author** (مصنف) کو نہیں ہوتا۔

***Mirza Nasir Ahmad:* That is a legal question....**

(مرزا ناصر احمد: وہ ایک قانونی سوال ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں وہی بتا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......ادب میں، شعروں میں نہیں- میری بات سن لیں پوری- شعر میں یہ نہیں چلتا۔ شعر میں ہمارا محاورہ ہے: ''صاحب البیت أدریٰ بما فیہ'' جو کہنے والا ہے وہی مطلب بتائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے۔ میں دوسری بات یہ کر رہا تھا کہ جب سوال آپ کے سامنے آیا تھا، اس وقت یہ تھا کہ ''قصیدہ مرزا غلام احمد صاحب کی موجودگی میں پڑھا گیا؟'' آپ نے کہا: ''نہیں''

مرزا ناصر احمد: میں، میں اب بھی کہتا ہوں: ''نہیں''

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد سوال یہ آیا کہ ''ان کی موجودگی میں یہ ''البدر'' میں چھپا؟''......

مرزا ناصر احمد: ہم نے کہا: ''ہاں''

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے...... سبھی نے کہا: ایک نے نہیں کہا۔

مرزا ناصر احمد: اب میں کہتا ہوں ''ہاں''

جناب یحییٰ بختیار: اب کہتے ہیں!

مرزا ناصر احمد: ۱۹۰۶ء میں چھپا، لیکن......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے...... آپ نے کہا کہ: ’’اگر ان[885] کو معلوم ہوتا اور ان کے سامنے ہوتا تو اس کو جماعت سے باہر نکال دیتے‘‘......

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ اگر...... میرا سوال پورا ہونے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا بھی یہ ***Impression*** (تأثر) تھا کہ بڑی غلط بات کی ہے، آپ کے خیال کے مطابق، مرزا صاحب کا بھی یہ ***Impression*** (تاثر) تھا کہ بڑی غلط بات ہے، ان کو جماعت سے نکال دیتے۔ پھر اس نے خود کہا کہ ’’نہیں جی، انہوں نے تو ’’جزاک اللہ‘‘ کہا‘‘ اور یہ ثابت ہوا۔ ان کی موجودگی میں چھپا۔ اتنا ہی سوال تھا کہ وہ بڑے خوش ہوگئے اس قصیدے کو سن کے، کہ جس میں ان کو کہا کہ ان کی شان محمد ﷺ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ ہم بتانا چاہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، بات یہ ہے، یہ باتیں جو آپ کر رہے ہیں ناں اب، یہ ’’البدر‘‘ میں بالکل نہیں چھپیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نہیں کہتا کہ یہ ’’البدر‘‘ میں چھپیں۔ میں نے اتنا ہی کہا کہ ’’البدر‘‘ میں یہ چھپا جب مرزا صاحب زندہ تھے، حیات تھے اور انہوں نے کوئی اس پر ایکشن نہیں لیا، کوئی ہمارے پاس ریکارڈ نہیں کہ انہوں نے اس کو ***Disapprove*** (ناپسند) کیا ہو۔ اس کے دوسری طرف ہمارے پاس یہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اکمل صاحب کا قول ہے...... کہ انہوں نے اس کو سراہا ’’جزاک اللہ‘‘ کہا اور خوش ہوئے۔

مرزا ناصر احمد: اور نتیجتاً ۱۹۱۱ء میں اپنی نظم میں سے نکال دیا!

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب کی حیات کے بعد انہوں نے کر دیا، پبلک کو بڑا غصہ آیا اس پر۔ مگر یہ ***Fact*** (حقیقت) ہے کہ مرزا صاحب نے اس کو ***Approve*** (پسند) کیا اور خوش ہوئے۔

مرزا ناصر احمد: ہماری، ہماری تاریخ میں، ہماری تاریخ نے یہ ریکارڈ ہی نہیں کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس نظم کو پڑھا۔

[886] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں مسیح......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ابھی میں اور کچھ نہیں پوچھنا چاہتا۔ ’’الفضل‘‘ آپ کا اخبار ہے۔ اس میں اکمل یہ کہتا ہے کہ ان کی موجودگی میں پڑھا اور انہوں نے اس کو پسند کیا۔ (میرے نقطۂ نظر سے یہ کافی ہے) *That is enough from my point of view.*

اگر ’’الفضل‘‘ میرا اخبار ہے یا جماعت اسلامی کا اخبار ہے، تب تو میں کہہ سکتا کہ ٹھیک ہے، غلط بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو آپ کے اپنے اصول کے مطابق، جو آپ نے ابھی کہا ’’الفضل‘‘ میرا اخبار نہیں، ’’الفضل‘‘ خلیفہ...... جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا اخبار نہیں۔

(الفضل جماعت احمدیہ کا اخبار ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ’’آپ‘‘ سے مطلب ’’جماعت احمدیہ کا اخبار‘‘ ہے ان کا۔

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ کا بھی اخبار نہیں، جماعت احمدیہ کی ایک تنظیم کا اخبار ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ان کی آواز ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: جی......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی رائے دیتا ہے، ان کی طرف سے......

مرزا ناصر احمد: ان کی آواز بالکل نہیں ہے، یہ تو بالکل، بالکل نہیں ہے، جماعت کی آواز نہیں ہے ’’الفضل‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ بڑا اچھا ہے! آپ اگر یہ کہہ دیں تو بڑی اچھی بات ہے! ہم تو سارے جھگڑے ’’الفضل‘‘ سے کر رہے ہیں یہاں۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں جماعت کا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

[887] مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر سارے جھگڑے ختم ہو گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کس جماعت کا ہے یہ؟

---

[1] الفضل اخبار قادیانی جماعت کا اخبار نہیں اتنا بڑا سچ قادیانی جماعت کو خلیفہ قادیانی مرزا ناصر کی طرف سے مبارک ہو؟

مرزاناصراحمد: ہیں؟
جناب یحییٰ بختیار: کس جماعت کا ہے یہ؟
مرزاناصراحمد: کسی جماعت کا نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزاصاحب......
مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں[1]......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کوایک بات بتاتا ہوں۔
مرزاناصراحمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ''ڈان'' اخبار تھا، ۱۹۴۱ء میں شروع ہوا دہلی میں، ساری دنیا کہتی تھی کہ مسلم لیگ کی آواز ہے۔ وہ بھی آفیشل آرگن تو نہیں تھا کوئی مسلم لیگ کا۔ آج ''مساوات'' ہے۔ سب کہتے ہیں جی کہ پیپلز پارٹی کا ہے۔ پیپلز پارٹی کا آفیشل اخبار تو نہیں ہے۔
مرزاناصراحمد: اورسارے کہتے ہیں کہ ''ٹرسٹ'' کے اخبار آج کی گورنمنٹ کے ہیں......
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔
مرزاناصراحمد: اوران پر اعتراض کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حکومت پر وہ اعتراض درست ہے؟
جناب یحییٰ بختیار: میں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ***Officially*** (سرکاری ترجمان) جو ہے ناں ''ٹرسٹ'' اور بات ہے---''مساوات'' اخبار کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے، پیپلز پارٹی کا ہے۔ ''جسارت'' کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی کا ہے، حالانکہ جماعت اسلامی کا کوئی نہیں ہے، ان سے ہمدردی رکھنے والوں کا ہوگا، ان کی آواز بلند کرتا ہوگا۔
[888]''الفضل'' جو ہے، اس کو آپ، فانس آپ کرتے ہیں، آپ کی جماعت کرتی ہے۔ اس کو نکالتے ہی آپ ہیں۔ آپ کی رائے اور آپ کے خطبے سب اس میں آتے ہیں، سب اس میں آئے ہیں، اور آپ کہتے ہیں کہ ''نہیں ہے، آپ کا اخبار بالکل نہیں'' تو بالکل ٹھیک بات ہے!
مرزاناصراحمد: میرا نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: خلیفہ کا ذاتی میں نہیں کہہ رہا۔
مرزاناصراحمد: نہ جماعت احمدیہ کا ہے[2]۔

۱؎ دنیاوالو! دیکھو قادیانی سربراہ کیسے کیسے جھوٹ بول رہا ہے؟
۲؎ جھوٹ پے جھوٹ، نبی جھوٹا، خلیفہ جھوٹا، خود جھوٹا، باپ جھوٹا، دادا جھوٹا، پہلے تین تھیں، اب چوتھی نسل جھوٹ پر چل نہیں رہی، جھوٹ پر پل بھی رہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی آواز ہے، وہ آپ کی جماعت کی آواز۔

مرزا ناصر احمد: نہ میری آواز ہے، میری آواز کے کچھ کو اس کا نقل کر دینا...... وہ اخبار میری آواز نہیں بنتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ کے حصے ہی نقل کر رہا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: میری آواز کے کچھ حصوں کو وہ نقل کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اور سارا کچھ جو وہ کہتا ہے، وہ میری طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: موڑتوڑ کر تو نہیں نقل کرتا وہ، موڑتوڑ تو اخبار کرتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اتنی غلطیاں کاتب صاحب کر جاتے ہیں کہ آپ حیران ہو جائیں، اگر آپ کو دکھاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، کاتب کی اور بات ہوتی ہے، موڑتوڑ کرنا اور بات ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ موڑتوڑ معنوی موڑتوڑ بن جاتا ہے اس کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی اب اور کوئی حوالہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، سب حوالے ہیں۔ *(Pause)*

[889] یہ میں نے یہاں ریکارڈ کروایا کہ قاضی اکمل صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سنا اور ''جزاک اللہ'' کہا، ۳۸ سال کے بعد، ہماری تاریخ میں یہ واقعہ کہیں ریکارڈ نہیں۔ اس طرح میں اس کو بالکل غلط سمجھتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جھوٹ کہا انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: جھوٹ کہا، جو آپ مرضی کہہ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اکمل نے جھوٹ کہا، ''الفضل'' نے جھوٹ رپورٹ کیا، بس ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: قاضی اکمل صاحب نے جھوٹ کہا، جھوٹ اس معنی میں کہ ہماری تاریخ نے اس واقعہ کو ریکارڈ ہی نہیں کیا کہیں بھی اور ۳۸ سال کے بعد ایک شخص ایک چیز ۳۸ سال پہلے کی کہہ رہا ہے، اور حافظے کا یہ حال ہے کہ اپنے اس شعر کو، جو آخری نہیں، اور لکھ رہا ہے کہ یہ آخری شعر ہے میرا۔ اپنی عمر کے اس حصے میں پہنچ کر جب اپنے ہی شعر یاد نہیں، ان کے، جو انہوں نے کسی اور کے متعلق بات کی ہو، وہ کیسے قابل قبول ہو جائے گی؟

جناب یحییٰ بختیار: بس جی، ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب! ایک شعر ایک آدمی کو یاد نہیں رہتا۔ اتنا بڑا واقعہ کہ مرزا صاحب وہاں موجود ہوں، وہ ان کی تعریف کرے، کوئی احمدی بھولتا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: کسی احمدی نے کسی جگہ کسی تحریر میں، کسی لیکچر میں، کسی کتاب میں، کسی مضمون میں اس واقعہ کی طرف کبھی اشارہ نہیں کیا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔ **(Pause)**

اور یہ اس کے برعکس یہ روایت ہے ہماری ریکارڈ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنے شعر شُور سنا تا رہتا تھا اور آپ کہتے تھے کہ ''میں اپنے کام میں مشغول تھا، سوچ میں لگا ہوا تھا، میں نے کوئی نہیں سنا۔'' یہ روایت ریکارڈ ہے اور وہ روایت کہ ''سنا اور یہ کیا'' یہ ۳۸ سال تک کسی شخص نے اس کی طرف اشارہ ہی نہیں کیا۔ اس کو میں کیسے **own** کرلوں؟

(البدر آپ کا اخبار تھا؟)

[890] جناب یحییٰ بختیار: ''البدر'' آپ کا اخبار تھا، جماعت کا، کہ نہیں تھا وہ بھی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ بھی نہیں تھا، وہ بھی نہیں تھا۔ یہ، یہ بھی میں یہ ''الحکم'' ۷رفروری ۱۹۲۳ء میں، جب کہ یہ کوئی جھگڑا قاضی اکمل صاحب وغیرہ کے شعر کا نہیں تھا، یہ ایک یہ، یہ چھپا ہے، حضور کے انہاک کے متعلق روایت: ''حافظ معین الدین صاحب کی یہ شعر خوانی کا سلسلہ جاری تھا............''

ایک منشی ظفر احمد صاحب، بڑے بزرگ ہمارے، صحابی ہیں، ان کی یہ روایت ہے: ''منشی ظفر احمد صاحب بلوائے ہوئے قادیان میں موجود تھے اور حضرت صاحب کے قریب ہی رہتے تھے۔ چند روز تک تو یہ سلسلہ رہا۔ ایک دن منشی جی نے عرض کیا کہ ''حضور کیا سنتے رہتے ہیں، حافظ صاحب سونے ہی نہیں دیتے، (حافظ صاحب شعر سنایا کرتے تھے) نہ یہ کوئی خوش آواز ہیں، سب کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کس طرح سنتے رہتے ہیں'' (یہ مفہوم منشی صاحب کے کلام کا تھا) آپ نے ہنس کر فرمایا: ''مجھے تو کچھ معلوم نہیں کہ یہ کیا سناتے ہیں اور نہ میں اس خیال سے سنتا ہوں کہ یہ کوئی خوش آواز ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں اسلام کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ کر جوش اٹھتا ہے، اور بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا اس جوش میں...... کیونکہ حافظ صاحب بڑے اخلاص سے کمر دبانے کے لئے آجاتے ہیں، میں نے دینی توجہ کو دوسری طرف بدلنے کے لئے ان کو کہہ دیا کہ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ، اب یہ بے چارہ نہایت اخلاص

سے سناتا ہے، اور میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ میرا خیال ادھر متوجہ ہو اور ہجوم افکار جو دماغ میں موجودہ حالت کو دیکھ دیکھ کر ہوتا ہے، تھوڑی دیر کے لئے کم ہو جائے، مگر وہ کم ہونے میں نہیں آتا، اور مجھے پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا کہتے ہیں۔ اگر آپ کو ناپسند ہو تو ان کو منع کر دیا جائے۔"

[891] جس شخص کی یہ حالت تھی کہ اسلام کے غم اور فکر میں ہر وقت اپنی توجہ کو اس خاص مضمون کی طرف مرکوز رکھتا تھا، **Concentrate his mind was concentrated on that one subject.** (صرف ایک ہی موضوع پر توجہ مرکوز رکھتے) اس کے سامنے شعر سنانے والے شعر سناتے تھے، بچے اپنی کہانیاں سناتے تھے، وہ ان کی طرف مشغول ہوتا ہے؟ اس کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرنا، جو ۳۸ سال کے بعد منسوب کی گئی ہو، جس کا ذکر ۳۸ سال تک کسی ایک حوالے میں موجود نہ ہو، میرے نزدیک بڑا ظلم ہے۔ باقی جو دنیا مرضی کہے اور "جزاک اللہ" کے بعد گیارہ کو نکال دیا۔

اچھا، یہ ایک......

("الفضل" آپ کی جماعت کے کس شعبے کا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: "الفضل" جو ہے، جس شعبے کا ہے، آپ کی جماعت میں اس کا نام کیا ہے؟ ریکارڈ پر آ جائے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا یہ آپ کی جماعت کے کسی شعبے کے نیچے ہے۔ وہ شعبہ کونسا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس کی جنرل نگرانی یہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے[1]۔ لیکن جس طرح یہ **Independent** (خودمختار) ہوتے ہیں ناں آپ کے تھل اتھارٹی، وغیرہ، وغیرہ، اس طرح یہ **Independent** (خودمختار) ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نگرانی صدر انجمن احمدیہ؟

مرزا ناصر احمد: عام، عام نگرانی، اور جو اس کے منیجر اور ایڈیٹر ہیں وہ بالکل آزاد ہیں۔

---

[1] صدر انجمن احمدیہ اس کی نگرانی کرتی ہے، مگر وہ جماعت کا اخبار نہیں، خوب استدلال ہے۔ گویا جماعت احمدیہ اس اخبار کی نگرانی کرتی ہے جو اس کا اپنا اخبار ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ان کو ***Financially*** (مالی طور پر) کون ***Support*** (مدد) کرتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اپنے پاؤں پہ کھڑا ہے، قریباً۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی شروع کوئی بھی تو اس کا ہوگا ناں۔

مرزا ناصر احمد[892]: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کوئی بھی ***Financially Support*** (مالی مدد) کرنے والے ہیں؟ کمپنی ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: فرم ہے؟

مرزا ناصر احمد: وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پاؤں پر تو کھڑا ہوگیا تھا جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کون مگر ***Invest*** (لگایا) کس نے کیا ہے پیسہ؟

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: پیسہ کس نے ***Invest*** (لگایا) کیا؟

مرزا ناصر احمد: وہ جتنا اس کی آمدن ہے اتنا ہی اس کا خرچ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کون ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: کون، کس نے ***Invest*** (لگایا) کیا؟

Mirza Nasir Ahmad: *Those who contribute and purchase the paper.*

---

[1] اب تک یہ تو رونا تھا کہ الفضل خسارے میں چل رہا ہے، ہر قادیانی کو اس کا پتہ ہے کہ اسی نام سے چندے مانگے جاتے ہیں، آج یہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا۔ سچ ہے کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

(مرزا ناصر احمد: جو لوگ اخبار خریدتے ہیں وہی سرمایہ مہیا کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Who are those people?*

(جناب یحییٰ بختیار: اٹارنی جنرل: وہ کون لوگ ہیں؟)

Mirza Nasir Ahmad: *Those who purchase the paper.*

(مرزا ناصر احمد: جو لوگ اخبار خریدتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کون ہیں؟

مرزا ناصر احمد: احمدی بھی ہیں اور دوسرے بھی ہیں۔

[893]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Mirza Sahib, you don't answer my question.*۔نہیں

(جناب یحییٰ بختیار: آپ میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں سمجھا نہیں آپ کی بات[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال یہ ہے کہ کوئی کمپنی ہے، کوئی اخبار ہے ''پاکستان ٹائمز'' ہے......

مرزا ناصر احمد: کوئی کمپنی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کاروبار کمپنی کے بغیر چل نہیں سکتا، جی، کوئی اس کا مالک ہوگا۔ جب ڈیکلیریشن فائل کریں گے۔ کس نے ڈیکلریشن فائل کیا اس کا؟

مرزا ناصر احمد: اپنے وفد کے ایک رکن سے کیوں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: اس کے ڈائریکٹرز کون ہیں؟ اس کا مینجنگ بورڈ کون ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی! (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نہیں نہیں، ڈیکلریشن کس کے نام ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) گیانی عبیداللہ اس کے منیجر ہیں، گیانی عبیداللہ صاحب ہیں جو، ہر ایک ان سے واقف ہوں گے، یہ جو ''پنجابی دربار'' میں قریباً روزانہ آتے رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! نہیں، اس سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

---

[1] قارئین! آپ فیصلہ کریں کہ مرزا ناصر سمجھا نہیں یا جان بوجھ کر دجل کر رہا ہے، چکر دے رہا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ تو انہوں نے ڈیکلریشن فائل کیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: پھر ***Financially Invest*** پیسہ کس نے کیا؟ جماعت کی طرف سے ہوا ہے کوئی پیسہ اس میں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ، یہ پرانی ہسٹری ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ اب میں بات سمجھ گیا ہوں آپ کی۔ اس کو شروع میں دو تین سال بڑی دیر کی بات ہے۔ یہ سمجھیں کوئی...... ہاں! ۵۵[894]، ۵۷ سال پہلے کی بات ہے، حضرت خلیفہ ثانی نے اس کو شروع کیا اور اس وقت...... یعنی حضرت خلیفہ ثانی جو بنے۔ انہوں نے اسے شروع کیا۔ یہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے زمانے کی بات ہے۔ نوجوان تھے۔ یہ انہوں نے ایک یہ پرچہ شروع کیا اور اس میں ابتدائی اخراجات اپنے ذاتی لگائے، اور اس کے بعد یہ آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا۔ اس وقت ''صدر انجمن احمدیہ'' قریباً ''جماعت احمدیہ'' کے ہم معنی تھی۔ لیکن آج کی جب ہم بات کر رہے ہیں تو جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو دنیا کے قریباً ہر خطے میں پھیلی ہوئی ہے اور اس واسطے اس اخبار کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے، بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف یہ منسوب نہیں ہوتا۔ ایک احمدی ہے، جنرل نگرانی کرتے ہیں، صدر انجمن احمدیہ اس کی جنرل نگرانی کرتی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کیوں......

مرزا ناصر احمد: ایک فرد کا وہ ڈیکلریشن ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں کرتا ہے؟ ***Investment*** (سرمایہ کاری) کی ہے، انہوں نے یا......؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، ***Investment*** (سرمایہ کاری) کوئی نہیں کی......

جناب یحییٰ بختیار: تو کس واسطے کر رہا ہے وہ؟

مرزا ناصر احمد: جنرل نگرانی اس واسطے کر رہا ہے کہ وہ زیادہ جو اس قسم کی چیز آ جائے جو جماعت کے مفاد کے حق میں نہ ہو تو وہ اپنے یہ دیکھ لے۔ یہ دیکھیں، مثلاً، مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: میں ایک مثال دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال Simple (سادہ) ہے کہ نگرانی وہی کر سکتا ہے جسے کوئی حق ہو۔ ان کا حق کہاں سے آ گیا نگرانی کا؟ ابھی میں ''پاکستان ٹائمز'' کی نگرانی نہیں کر سکتا، چاہتا ہوں کروں۔

Mirza Nasir Ahmd: ***Very unfortunate***

(مرزا ناصر احمد: بڑی بدقسمتی کی بات ہے)

[895]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***I know how have they got this power to supervise when they have nothing to do with it financially and other wise?***

مرزا ناصر احمد: وہ ایک تو وہ کافی اخبار خریدتے ہیں اور اس کے پیسے دیتے ہیں۔ دوسرے جن کا اخبار ہے، پہلے اس کی ابتدا مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب...... جو اس وقت خلیفہ نہیں تھے...... ان سے ہوئی اور ہم...... سارے اخبار کی عام ایک نگرانی کرتی ہے...... جماعت پوری نہیں کر سکتی، انسان ہیں، غلطی کر جاتے ہیں، مثلاً ہمارا ایک خبار ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ''نگرانی'' سے مطلب سپرویژن اور کنٹرول دونوں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ''عام نگرانی'' کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے اوپر کوئی آدمی بیٹھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، سپرویژن ہے، یا کنٹرول ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، کوئی کنٹرول نہیں، اور سپرویژن بھی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ آپ کی پارٹی کے خلاف کچھ ہو تو پھر اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس کے اوپر ان کو کہتے ہیں کہ یہ تم نے کیا کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو......

مرزا ناصر احمد: جماعت کو بدنامی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر کنٹرول ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہیں[1]؟

---

[1] اتنے بھولے بھی تو نہ بنو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر وہ کنٹرول ہو جاتا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: *If that is the technical term, i am not familiar with it.*

(مرزا ناصر احمد: چونکہ یہ ایک تکنیکی اصطلاح ہے اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Supervision is more or less passive interest.*

(جناب یحییٰ بختیار: نگرانی سے قریب قریب مراد خاموش دلچسپی ہوتا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

[896] جناب یحییٰ بختیار: ''سپرویژن'' جو ہوتا ہے...... آپ اس میں نوٹ کر لیں کہ یہ چیز اس میں آ گئی ہے۔ *But you cannot give directions but control means that you give directions.* (جس میں آپ ہدایات نہیں دے سکتے، جبکہ اختیار کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہدایات بھی دے سکتے ہیں)

بھئی یہ ٹھیک کریں آپ...... کہ یہ جماعت کے مفاد کے خلاف کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یا ٹھیک کریں یا جماعت لینا چھوڑ دے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ *Injunction* ہوا ناں۔

مرزا ناصر احمد: اور...... یعنی *Moral Pressure* (اخلاقی دباؤ) ہے، میرا مطلب یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: *Financial* (فنانشل) کوئی نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، *Financial* (فنانشل) نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: *Financial* (فنانشل) بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نہیں بتا سکتے کہ کونسی فرم ہے؟

مرزا ناصر احمد: فرم ہے ہی نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کمپنی بھی کوئی نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: کوئی کمپنی نہیں، *No limited company, no private limited company.* (نہیں، لمیٹڈ کمپنی نہ کہ پرائیویٹ کمپنی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Is it a trust ?***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ ٹرسٹ ہے؟ ویسے، ویسے دے دیا)

Mirza Nasir Ahmad: ***No trust.***

(مرزا ناصر احمد: کوئی ٹرسٹ نہیں)

[At this stage Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) occupied the chair.]

(اس مرحلہ پر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

[897] مرزا ناصر احمد: یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جماعت کو دے دیا، لیکن جماعت نے جس رنگ میں لیا ہے ناں، میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ کافی ہے جی، جماعت کو انہوں نے......انہوں نے پیسے ***Investment*** (سرمایہ کاری) کی ہوئی......جماعت کو......

مرزا ناصر احمد: جماعت کو دے دیا، لیکن جماعت نے جو طریقہ اس کا اختیار کیا، وہ یہ ہے جو میں بتا رہا ہوں، کہ ایک شخص ہے، وہ اس کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے، ایک وہ ہے۔ جماعت کی جنرل نگرانی ہے۔ وہ جوان کی جوان کی جو ***Pays*** ہیں مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، جماعت کو دے دیا......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ خود اپنا کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جماعت نے ان کو ایک گفٹ دے دیا کہ یہ آپ کا ہو گیا، ہمارا ابھی کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم تو صرف ***Supervision*** (نگرانی) کریں گے، مطلب یہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں جو ہمارے احمدیوں کا آپس میں جو ہے ناں تعلق، وہ کچھ نرالا سا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو مرزا صاحب! رونا ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: اس میں قانون جو ہے وہ سمجھنا مشکل ہے۔ اس میں قانونی کیفیت مشکل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: سارا رونا یہی ہے جی۔

اور کوئی سوال ہے جی؟

(له خسف القمر المنير وان لی……)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، اور ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ: ''لہ خسف القمر المنیر وان لی خسف القمران المشرکان أتنکرو'' اس کے……یعنی چاند اور سورج کے گرہن ہونے کے دو(۲) نشانوں کا ذکر ہے، لیکن اس[898] میں Confusion (ابہام) پیدا کرنے والی بات ہے۔ وہ صرف عدد کی ہے۔ لیکن ایک ہے معجزہ اور ایک ہے نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی۔ وہ بھی آنحضرت ﷺ کی ہے۔ لیکن معجزہ اور چیز ہے، اپنی اہمیت کے لحاظ سے اور آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی، آئندہ کے متعلق، یہ بالکل اور چیز ہے۔ یہ جو ہے چاند اور سورج کا گرہن ہونا، یہ آنحضرت ﷺ کی ایک زبردست پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے۔ لیکن چاند، شقِ قمر کا جو معجزہ ہے، وہ تو اتنا زبردست ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں لاسکتا۔ لیکن مسلمانوں میں سے بعض نے اس کا انکار کردیا۔ آج کل کے جو مفسرین ہیں کہ نہیں، اس معنی میں نہیں تھا، تو یہاں……

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو شعر نہیں ہے، مرزا صاحب! جو کہ خود ہی آکر کہے کہ اس کا مطلب کیا ہے، یہ تو شعر نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ حدیث ہے، جس کا ذکر اپنے، آپ کے شعر میں ہے۔ یہ جو میں نے پڑھا ہے، وہ شعر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اس واسطے Clarify (واضح) کررہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: جی! (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے؟

إن لسماء الدنیا آیتین (اٹارنی جنرل سے) یہ دار قطنی کی حدیث ہے:[1]

''إن لسماء الدنیا آیتین لم تکن منذ خلق السموات والأرض''

اس شعر میں ایک پیشین گوئی کا ذکر ہے، وہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے، اور ایک معجزے کا ذکر ہے، اور وہ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک معجزہ آپ نے شق القمر کا دکھایا اور ایک پیشین گوئی چاند اور سورج گرہن ہونے کی کی، تو اپنا تو یہاں کچھ بھی نہیں۔ آپ یہاں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شقِ قمر کا ایک عظیم معجزہ دکھایا اور آپ نے ایک پیش گوئی میرے متعلق کی جن میں چاند اور سورج کے گرہن ہونے کا ذکر ہے[899]۔ اب شقِ قمر

[1] یہ حدیث نہیں، جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے مرزا ناصر، یہ حدیث نہیں بلکہ امام جعفر کی طرف منسوب ایک قول ہے جس کی سند بھی صحیح نہیں۔ لیکن اسے مرزا ناصر نے حدیث بنادیا ہے۔

جب دنیا کو۔اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، اس پر بڑی بحثیں ہوچکی ہیں، بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جب دنیا نے چاند کو دوٹکڑوں میں دیکھا۔ دنیا نے چاند کو آنحضرت ﷺ کے اس معجزہ کے نتیجہ میں دوٹکڑوں میں دیکھا۔ اتنا زبردست یہ معجزہ ہے اور اس شعر میں دوسری چیز آپ نے یہ فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے آخر الغلمان کے لئے، اپنے ماضی کے لئے یہ ایک نشان بتایا کہ اس کے زمانہ میں فلاں فلاں دن جو ہیں اس میں چاند اور سورج گرہن ہوگا۔ تو چاند کا اور سورج کا گرہن ہونا خود معجزہ نہیں، نہ پیشین گوئی ہے۔ لیکن معیّنہ دنوں اور خاص زمانہ میں پیشین گوئی کے مطابق گرہن ہونا، وہ پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے اور شقِ قمر اس کے مقابلہ میں معجزہ ہے، زبردست معجزہ ہے۔ اس سے ہمیں تو سمجھ نہیں آئی کہ کیا چیز سمجھ میں نہیں آئی سوال کرنے والوں کو؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے صرف یہ بتانا چاہتے تھے مرزا صاحب! کیونکہ ایک چیز جو ہوتی ہے ناں، مرزا صاحب ایک حوالہ بذات خود ہیں، بعض دفعہ Misunderstanding (غلط فہمی) بھی تو پیدا کردیتا ہے، مگر کئی حوالے جب اکٹھے پڑھ لیتے ہیں، جیسے کسی آدمی کو آپ ایک زخم پہنچادیں تو Minor Injury (معمولی چوٹ) ہوجائے گی، اسی طرح کے سو زخم لگادیں آپ تو مرجاتا ہے آدمی۔ اب بذات خود چھوٹی چھوٹی Injuries (چوٹیں) ہیں۔ تو جب مرزا صاحب ہم دیکھتے ہیں کہ: ''پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں'' اور پھر کہتے ہیں: ''ان کے لئے ایک اور میرے لئے چودھویں کا چاند۔''

(رسول کریم کے معجزات تین ہزار تھے اور میرے تیس لاکھ)

پھر ایک اور ایسے ہے کہ: ''رسول کریم کے معجزات تین ہزار تھے، میرے لئے تیس لاکھ۔'' ایسی باتیں جب سب پڑھتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے اور علامہ اقبال۔ یہ میں آپ کو صاف بتادوں تاکہ آپ کے دماغ میں چیز clear (واضح) ہو کہ میں سوال کیوں پوچھ رہا ہوں...... علامہ کہتے ہیں کہ: ''جب [900] مجھے معلوم ہوا کہ یہ آنحضرت ﷺ سے بھی اپنے آپ کو Superior (بہتر) سمجھتے ہیں......''

تو آخر یہی چیزیں تھیں جو عام مسلمانوں کو دے رہی ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا پہلے امتی نبی Inferior Type (کمتر قسم کا) نبی پھر اس کے بعد ایک مقابلے میں کھڑے ہوگئے کہ مجھے ساتھ کھڑا کیا، پھر کہتے ہیں کہ ''میں ان سے Superior (بہتر) ہوگیا۔'' یہ Impression (تأثر) ہے جس کی میں Clarification

(وضاحت) چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی! جس وقت میری باری آئے گی تو میں جواب دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! آپ کی باری ہی چل رہی ہے، *That is way* میں نے یہ بتایا ہے کہ *There should be no misunderstanding.*

مرزا ناصر احمد: جی، وہ میں سمجھ گیا۔ بات یہ ہے کہ یہ آپ کا جو ہے استدلال......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ......

مرزا ناصر احمد: وزنی ہے۔ لیکن اس کے اندر جو ضعف ہے، وہ یہ ہے کہ سوال کرتے ہوئے دس، پندرہ، بیس، پچیس، تیس، پچاس ایسے سوال ہوگئے اور یہ سمجھا گیا کہ صرف ان چالیس یا پچاس سوالات کے نتیجہ میں جو عام ایک *Impression* (تأثر) پڑتا ہے وہ پڑ جانا چاہئے۔ اس کا اصل جواب یہ ہے کہ اگر ان پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار ایسی عبارتیں اور حوالے ہوں - پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار- جو اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کا ایک ادنیٰ خادم اور جو کچھ حاصل کیا وہ آنحضرت ﷺ سے حاصل کرنے والا ہو تو جب پچاس کے مقابلہ میں پچاس ہزار آئیں گی تو ہر شخص جس نے پچاس پہلے سن کے ایک *Impression* (تأثر) لیا ہوگا تو اس کا *Impression* (تأثر) بدل جائے گا۔ تو اب پچاس کا تو آپ نے سوال کر دیا، تو پچاس ہزار پیش کرنے کی مجھے اجازت دیں......

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ......تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا *Impression* (تأثر) بھی بدل جائے گا۔

[901] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! گستاخی معاف، گستاخی معاف، آپ *Mind* (محسوس) نہ کریں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ پچاس ہزار کا اور ایک کا سوال نہیں ہوتا۔ پچاس ہزار سجدے کے بعد بھی۔ گیا شیطان مارا، ایک سجدے کے نہ کرنے سے۔ اس نے اگر ہزاروں سال سجدے میں سر مارا تو کیا مارا؟۔ سو سال آدمی عبادت کرتا رہے، اللہ کو مانتا رہے، رسول ﷺ کو مانتا رہے، پھر کہے کہ: ''نہیں، میں نہیں مانتا۔'' تو کافر ہو جاتا ہے، ایک دفعہ بھی اگر کہہ دے۔

مرزاناصراحمد: جی، بالکل، اوراگرایک سجدے کے بعد پچاس ہزار نیکی کے سجدے ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بات اور ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، **Clarification** (وضاحت) اسی واسطے ہم چاہ رہے ہیں۔

مرزاناصراحمد: تو یہی میں کہتا ہوں کہ مجھے اجازت دیں، میں پچاس ہزار تاریخیں دے کےتو ان کے مقابلے میں وہ کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ہم تو چاہتے ہیں کہ جتنا مختصر ہو۔

مرزاناصراحمد: **Clear** (واضح)، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو صرف آپ کی توجہ **Clarification** (وضاحت) کے لئے......

مرزاناصراحمد: مختصر اور حقیقت کی وضاحت کرنے والے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، مرزا صاحب! اسمبلی خود بھی ان حوالوں کو پڑھ کے کسی نتیجہ پر پہنچ سکتی ہے۔ مگر آپ کو جو تکلیف دے رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ **Clarification** (وضاحت) ہو۔

[902] مرزاناصراحمد: میں بڑا ممنون ہوں۔ **(Pause)**

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ''چاند'' اور آپ نے ذکر جو کیا......

مرزاناصراحمد: اس کے آگے جو شعر ہے، اسی کے آگے......

(چانداورسورج کا گرہن)

جناب یحییٰ بختیار: ''چانداورسورج'' - یہ آپ کا جو جھنڈا ہے، اس کے بھی یہی نشان ہیں - دو چاند - پہلی کا اور چودھویں کا؟ ایک سوال تھا، مجھ سے پوچھا گیا۔ میں نے کہا میں اس وجہ سے پوچھ لیتا ہوں۔

مرزاناصراحمد: جھنڈے سے ہمارے......

جناب یحییٰ بختیار: پہلی کا اور چودھویں کا......

مرزاناصراحمد: ہاں، چودھویں کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہی، یہی ہے، یہ آنحضرت ﷺ کے لئے پہلی کا گرہن ہوا......

مرزاناصراحمد: نہ، نہ، نہ، إنا لله وإنا إليه راجعون......

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کے لئے چودھویں کا گرہن؟ ......نہیں، نہیں، یہی اس وقت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، ٹھیک ہے، یہ بات نہیں، بلکہ......

(آنحضرت کے لئے پہلی کا گرہن میرے لئے چودھویں کا)

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا ہے کہ اس کو **Clarify** (واضح) کریں کہ: ''آنحضرت کے لئے پہلی کا گرہن ہوا تھا، میرے لئے چودھویں کا[1]'' پہلی اور چودھویں کا......

مرزا ناصر احمد: آنحضرت ﷺ کے متعلق ''گرہن ہونے'' کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی کہا گیا ہو جی......

903 **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: پہلی کا......

مرزا ناصر احمد: شق القمر اور ''شق القمر'' پہلی کے اوپر اس کا کوئی اطلاق ہی نہیں ہوسکتا، صرف چودھویں کے چاند یا تیرھویں، چودھویں، پندرھویں، جب وہ پورا اس کا دائرہ جو ہو، وہ مکمل ہو، صرف اسی کے متعلق شق القمر کا معجزہ ہے۔

(آپ کے جھنڈے پر یہی نشان ہے)

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ اسے چاند پہ آپ کے......جھنڈے کے اوپر یہی نشان ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جھنڈے پر ہمارا نشان ہے۔ جھنڈے پر دراصل نشان۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ تو ہمارے دماغ میں یہ تھا کہ اس وقت دنیا میں اسلام پر سخت حملہ ہو رہا

---

[1] یہی مرزا قادیانی نے کہا جو اٹارنی جنرل فرما رہے ہیں، مثلاً مرزا قادیانی (اعجاز احمدی ص۷۰، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳) پر کہا خود مرزا نے جو ترجمہ کیا یہ ہے: ''آنحضرت ﷺ کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ کیا تو اب انکار کرے گا۔'' مقصد یہ کہ میں آنحضرت ﷺ سے افضل ہوں (معاذ اللہ) اسی طرح (خطبہ الہامیہ ص۱۷۵، خزائن ج۱۶ ص ایضاً) پر لکھا کہ: ''اسلام ہلال (پہلی رات کے چاند) کی طرح شروع ہوا (آنحضرت ﷺ کا زمانہ مراد لے رہا ہے) اور اب اس صدی (مرزا کے زمانہ میں) بدر کامل ہو گیا'' یعنی اسلام کو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں چاند کی پہلی رات کی مانند قرار دیا اور اپنے زمانہ میں اس کو چودھویں رات کا چاند قرار دیا، اس سے آنحضرت ﷺ پر اپنی افضلیت ثابت کی۔ (معاذ اللہ)

ہے اور دنیاوی لحاظ سے دیکھیں، حکومتیں آزادی بھی نہیں رہیں، دوسروں کا پریشر اوپر ہے، وغیرہ، وغیرہ۔ تو اس وقت ایک ایسی مہم، ہمارے ایمان کے نزدیک، ہمارے ایمان میں، اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے جو اس وقت حالت اسلام کی...... اس وقت کی، چودہ سو سال پہلے کی نہیں...... اس وقت کی جو ہلال کی حالت ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا ہے اُمت مسلمہ کو کہ یہ پھر اپنے پورے عروج، چودھویں کے چاند تک پہنچے گا۔ ہمارے دماغ میں یہ ہے۔ دیکھنے والا جو مرضی سمجھ لے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ جو وہ ہے شق قمر معجزہ اور گرہن، دونوں کا اس کے ساتھ کے شعر جو ہیں اسی نظم میں۔ (عربی)

(میں نبی اکرم ﷺ کے مال کا وارث ہوں) (عربی)

(میں نبی اکرم ﷺ کی برگزیدہ اولاد میں سے ایک ہوں) (عربی)

[904] کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ''کس طرح وارث بن گیا؟ آپ تو انبیاء میں سے نہیں ہیں؟'' لیکن روحانی طور کے اوپر اس شعر میں آپ نے کہا ہے کہ ''میں آپ کا وارث ہوں'' اور وارث ہو کے: (عربی)

(کہ ہم نے روحانی اولاد بن کر آپ کے فیوض کا ورثہ حاصل کیا) ***(Pause)***

ایک میں......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اسی جگہ پر جو کہ یہ سوال تھا، آپ جواب دے رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... تو اس لئے ***Intrrupt*** (بات کاٹ رہا ہوں) کر رہا ہوں، کیونکہ جو سوال میرا تھا وہ یہ کہ: ''آنحضرت ﷺ کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی، مگر مرزا صاحب کے وقت چودھویں رات کے بدرِ کامل جیسی ہوگی...... بدر کامل جیسی ہوگئی۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۲۷۵، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی ابھی دکھا رہا ہوں۔ یہ ''خطبۂ الہامیہ'' ...... ***(Pause)***

[905] مرزا ناصر احمد: ہوں، یہ ''خطبہ الہامیہ'' (اپنے وفد کے ایک رکن سے) دکھایئے جی ذرا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ص۱۷۸اور۲۰۱ - دو(۲) **Pages** (صفحات) دیئے ہوئے ہیں، پتہ نہیں کس کا **Page** (صفحہ) پر ہے یہ......اب نکال......

مرزا ناصر احمد: یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: تو اسی کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہاں آنحضرت ﷺ کا اپنے ساتھ مقابلہ نہیں کیا ہوا، بلکہ اسلام کی اس وقت کی حالت کا آخری غلبہ کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ تو ہر ایک کو پتہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بس میں یہی کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: اپنے متعلق نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ''ان کے وقت میں پہلی کا چاند تھا اور......''

مرزا ناصر احمد: اسلام......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے وقت......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: ''......مکمل......''

مرزا ناصر احمد: یہ بات اسلام کی ہو رہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ......

(مرزا قادیانی کے وقت میں اسلام کا چاند مکمل ہو گیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کا چاند مکمل ہو گیا مرزا صاحب کے وقت؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ اسلام کی بنیاد رکھی گئی اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ تمام مخلوقِ خدا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اچھا۔ وہ حرکت[906] اس وقت شروع ہوئی اور اگر آپ تاریخ میں، اختصار کے ساتھ تفصیل میں تھوڑا سا جائیں تو اس وقت کی **Known** دنیا کے اکثر حصے میں اسلام غالب آیا۔ امریکہ اس وقت **Known, Unknown, Semi- Populated** بھی تھا (غیر آباد معلوم) **Unpopulated** (تھوڑی بہت آباد نا معلوم) آسٹریلیا ہے، یا دوسرے ہیں۔ تو وعدہ یہ دیا گیا نبی اکرم ﷺ کو کہ ساری دنیا کا انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اس کی ابتداء کمزوری کے ساتھ......خود

آنحضرتﷺ کی زندگی میں عرب سے باہر بہت کم اسلام نکلا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں اسلام افریقہ میں پھیل گیا، سپین میں پھیل گیا، اور اس کے بعد اس وقت تو خیر نہیں پھیلا تھا۔ خیر، اسے میں چھوڑ دیتا ہوں۔ ادھر کسریٰ اور قیصر کی جو مملکتیں تھیں، وہ خلافتِ راشدہ کے ماتحت آئیں۔ ہم اس کی جب بات کریں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ نبی اکرمﷺ کے اوپر، نعوذ باللہ......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ پوچھ رہا تھا کہ مکمل جو ہے ناں، بدر کامل بن گیا ہے......

مرزا ناصر احمد: اسلام۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اسلام بن گیا ہے مرزا صاحب کی موجودگی میں؟

مرزا ناصر احمد: ''بن جائے گا۔''

جناب یحییٰ بختیار: موجودگی تو ختم ہوگئی ناں ابھی تو......

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اب تو مرزا صاحب نہیں ہیں ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ، یہ آخری زمانے کی پیشین گوئی ہے کہ آخری زمانہ میں تمام نوعِ انسانی امتِ واحدہ بن کر نبی اکرمﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو کہتے ہیں: ''میرے[907] ذمہ ہو جائے گا۔'' وہ مکمل ہو گیا مسئلہ؟ چاند پورا ہو گیا؟ اسلام پھیل گیا ان کی موجودگی میں، ان کی زندگی میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں ''میرے زمانہ میں''......

جناب یحییٰ بختیار: زمانہ تو آنحضرتﷺ کا چلا آ رہا ہے جی۔ پھر تو وہ جی......

مرزا ناصر احمد: وہی ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: اوہ خو! پھر وہی بات......

جناب یحییٰ بختیار: ......پیغام تو وہی چل رہا ہے، قرآن تو وہی ہے جو......

مرزا ناصر احمد: زمانہ تو آنحضرتﷺ کا ہے، لیکن آپ کہتے ہیں ''حضرت ابوبکر کے زمانہ میں''......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں کہتا ہوں......

مرزاناصراحمد: تو آپ کفر بکتے ہیں[1]؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی ان کی زندگی میں، مرزاصاحب کی زندگی میں......

مرزاناصراحمد: نہیں، زندگی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزاصاحب کی زندگی میں مکمل چاند ہوگیا چاند؟

مرزاناصراحمد: آپ، آپ کی تحریک ہے ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: تحریک تو آنحضرت ﷺ کی ہے۔

مرزاناصراحمد: اُوہ خو! آنحضرت ﷺ کی تحریک کے دائرہ کے اندر خلافت راشدہ کی ایک تحریک تھی، مجددین کی تحریکیں تھیں، اور جو اولیاء تھے ان کی تحریکیں تھیں، ہمارے بڑے بزرگ جو گئے ہیں افریقہ میں، صحرا کو عبور کر کے، وہ ہر چیز محمد ﷺ کی طرف عود کرتی ہے اور رجوع کرتی ہے۔

[908] **جناب یحییٰ بختیار:** مطلب یہ ہے کہ ان کی زندگی کے بعد بھی چلے گا؟ یہ سلسلہ جو ہے ناں، یہ جو ہے یہ مطلب ہے کہ ہوجائے گا، یہ زمانہ چلتا رہے گا؟

مرزاناصراحمد: امام مہدی اور مسیح کے جو ہیں ناں مقام، وہ نبی اکرم ﷺ کے ایک روحانی وہ جو ہے روحانی کمانڈر، جس طرح سپریم کمانڈر کے نیچے بہت سارے ہوتے ہیں ناں کمانڈر، ڈیووغیرہ کو کررہے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کی پوزیشن، زمانی لحاظ سے، آنحضرت ﷺ کے جو بہت سے روحانی فرزند آئے اور انہوں نے آپ کی خدمت کی، ان میں سے ایک کی ہے۔ لیکن پہلے سلف صالحین کو خدا تعالیٰ نے یہ بتایا، قرآن کریم سے انہوں نے استدلال کیا کہ مہدی کے سپرد جو کام ہے، وہ تین صدیوں پر پھیلا ہوا ہے، صرف اس کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! جہاں تک آنحضرت ﷺ کی ذات کا تعلق تھا وہ......

مرزاناصراحمد: قیامت تک......

جناب یحییٰ بختیار: ہیں۔ جی۔ آپ نے کہا کہ ''ان کے زمانے میں عرب سے باہر اسلام نہیں پھیلا''......

---

[1] خبر لیجئے۔ لہن بگڑا، زبان بگڑی، دہن بگڑا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I ask a straight question please give me a straight answer.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب میں آپ سے سیدھا سوال کرتا ہوں آپ سیدھا جواب دیں) اب ان کا جو کام ہے، ان کی حیات تک قائم رکھتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نہیں کہتا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......عرب سے باہر نہیں نکلا۔''

مرزا ناصر احمد: استغفراللہ۔ میں نے جو بات کی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں وہ نہیں کہتا......

[909] مرزا ناصر احمد: ......جس کا نتیجہ میں نے پیدا کر دیا، میں گنہگار......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، گناہ گار...... میں ***Clarification*** (وضاحت) چاہتا ہوں۔ آپ نے خود ہی کہا کہ ''ان کے زمانہ میں، ان کی زندگی میں۔''

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے مشن کا آپ کی اس دنیاوی زندگی سے تعلق ہی کوئی نہیں، میں یہ بتا رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہاں......

مرزا ناصر احمد: اور قیامت تک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! پھر اس کے بعد...... آپ نے بجا فرمایا ......اس کی پھر کیا ***Explanation*** (وضاحت) بنتی ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی۔ مگر ***(Very Big)*** مرزا صاحب کے وقت چودھویں رات کے بدر کامل جیسی ہوگی۔''

There are two personalities, two distinct personalities. (یہ دو ہستیاں ہیں۔ دو مختلف ہستیاں)

مرزا ناصر احمد: وہ ''خطبۂ الہامیہ'' میں نے دیا تھا۔ ''خطبہ الہامیہ'' نہیں دیا مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ اس لئے ***Clarify*** (واضح) کریں (مولانا محمد ظفر احمد انصاری سے) پڑھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: لیجئے ''خطبہ الہامیہ'' کی عبارت یہ ہے...... اردو ترجمہ پڑھ دوں یا عربی؟

مرزا ناصر احمد: عربی۔

مولانا ظفر احمد انصاری: (عربی)

[910]**مرزا ناصر احمد:** جی......

مولانا ظفر احمد انصاری: اردو ترجمہ......

مرزا ناصر احمد: دو(۲) بدر ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں نہیں سمجھ آئی۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اچھا، اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دو(۲) بدر نہیں، پہلی رات کا چاند نہیں۔ یہ کتاب اگر دے دیں۔ یہ سنا دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی بھیج دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ تو پھر *Explanation* (وضاحت) میں دے دوں گا۔

(دو بدر سے مراد؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت، چھٹے ہزار کے آخر میں (یعنی ان دنوں میں) بہ نسبت ان سالوں کے (جس کا پہلے ذکر ہے، یعنی پانچویں) اکمل اور اشد ہے، بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے اور اس لئے ہم اس تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کے مانند اختیار فرمایا، تا کہ وہ شمار اس مرتبے پر، جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمالِ تام رکھتا ہے، دلالت کرے، اور وہ ۴۰۰ چار سو کا شمار...... (اور وہ ۴۰۰ کا ...... کچھ ترجمہ بھول گئے ہیں...... ۱۰۰۴ ایک ہزار چار سو کا شمار) خاتم النّبیین ﷺ کی ہجرت کے بعد ہے۔''

فارسی میں ترجمہ ٹھیک ہے: (فارسی)

[911]''صاحب! دین کے غلبے کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا، پورا ہو جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ: ''لقد نصرکم اللّٰہ ببدر و أنتم أذلّة'' پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر۔ کیونکہ یہ آیت یقیناً وہ بدر پر دلالت کرتی ہے۔ اول وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے

گزرا۔دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشانی ہے‘‘......

مرزا ناصر احمد: یہاں پر تو پہلی ہلال کا کوئی ذکر ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ...... اب یہ ’’روحِ انسانیت کی حقیقت ہے‘‘ ’’*Review of Religions*‘‘(ریویو آف ریلیجنز) میں......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے متعلق اگر آپ ہمیں یہ لکھا دیں تو دوسری سٹنگ میں شام کو آپ کو بتا کے......نکال کے دے دیں گے[1]۔

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ذرا......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے لکھا دیا ہے جی۔

Mr. Chairman: ***The answer the answer.***

(جناب چیئرمین: جواب۔جواب)

جناب یحییٰ بختیار: یہ حوالہ تھا، میں نے پہلے بھی لکھوا دیا تھا، یہ میں نے نوٹ کیا ہے۔

Mr. Chairman: *yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے نوٹ کیا، یہ میں نے لکھایا تھا۔

مرزا ناصر احمد: پہلے اگر آپ نے لکھایا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر آپ *verify* (تصدیق) کریں گے؟

[912]***Mr. Chairman:*** ***The reference should be given to the witness.*** (جناب چیئرمین: گواہ کو حوالہ دیا جائے)

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ *verify* (تصدیق) کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور میں نے یہاں نوٹ کیا ’’*to verify*‘‘(تصدیق)

Mr. Chairman: ***The reference.***

(جناب چیئرمین: حوالہ)

---

[1] مرزا قادیانی کی کفریات جب سامنے آئیں، جواب نہ بن سکا تو پیشی لے لی۔ ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا۔

مرزا ناصر احمد: تو وہ جو شعر تھا، اس کے متعلق آپ نے حوالہ لکھوایا تھا ''اعجاز المسیح'' کا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: ''خطبۂ الہامیہ'' کا نہیں۔

(آپ ﷺ کے وقت دین کی حالت پہلی کے چاند کی طرح تھی، معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: ''آنحضرت ﷺ کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی......'' یہ جو میرے پاس ہے، اس پر لکھا ہوا ہے کہ ''*To be verified*''(تصدیق ہونا باقی ہے) آپ......نشان لگا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر یہ ہماری غلطی ہے، ہم نے نوٹ کیا تھا کہ ''اعجاز المسیح'' کا ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ بھی تھا، یہ بھی تھا۔

***Mr. Chairman:** It may be replied in the evening session.*

(جناب چیئرمین: اس کا جواب شام کو دیا جائے)

مرزا ناصر احمد: ''اعجاز المسیح'' جو ہے، اس کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دو علیحدہ ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ، وہ جو ہے دوسرا۔ ٹھیک ہے۔

***Mr. Chairman:** The references may be given to the witness.*

(جناب چیئرمین: گواہ کو حوالہ دیا جائے)

مرزا ناصر احمد: وہ، پھر وہ......

[913]***Mr. Chairman:** In the evening session.*

(جناب چیئرمین: شام کے اجلاس میں)

The delegation is permitted to leave after maghrib prayers that is at 7.30 pm-7.30pm.

(وفد کو جانے کی اجازت ہے، مغرب کی نماز کے بعد ساڑھے سات بجے واپس آئے)

---

[1] غلطی پہ غلطی۔ مجموعۂ اغلاط کا نام ہی قادیانیت ہے۔

ہاں، پانچ بجے سینٹ کا سیشن ہے۔ وہ انہوں نے پہلے رکھا ہوا تھا۔ *At 7:30 pm*

(The delagation is permitted to leave)

(وفد کو جانے کی اجازت ہے)

ہاں جی، *At 7:30*

مرزا ناصر احمد: اور حوالے لکھوا دیجئے۔

جناب چیئرمین: حوالے بھجوادیں گے، ابھی

The librarian will hand over the books.

(لائبریرین کتابیں (وفد کے) سپرد کرے گا)

ابھی آپ کو بھجوا دیتے ہیں۔

(The delegation left the chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

***Mr. Chairman:** The Committee of the whole house is adjourned to meet at 7:30 p.m. But the members - at 7:15 p.m.*

(**جناب چیئرمین:** پورے ایوان پر مشتمل کمیٹی کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے، ساڑھے سات بجے تک، لیکن اراکین سوا سات بجے تک) مغرب کا وقت سات بجے ہو جاتا ہے۔ سوا سات آئیں۔

ایک رکن: سات ہی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: سات بجے ''سوا سات، سوا سات'' کر رہے ہیں۔ نہیں جی! اور ساڑھے سات تک، ان کو ساڑھے سات کا ٹائم دیا، آپ کو سوا سات دیا ہے، کیونکہ *It took us two hours to collect together.* (ہمیں اکٹھا ہونے میں دو گھنٹے صرف ہوئے)

ہاں، ہاں. *I am sorry. It is all right.* (مجھے افسوس ہے، یہ بہت اچھا ہے)

کوئی بات نہیں ہے۔ شام کو کورم کا خیال کریں جی۔ اب بھی نہیں رہا کورم۔

Thank you very much. (آپ کا بہت بہت شکریہ)

[914] ***[The Special Committee adjourned for maghrib prayers to re- assemble at 7:30 p.m.]***

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوا، ساڑھے سات بجے دوبارہ ہوگا)

[The special committee re-assembled after maghrib prayers Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

***Mr. Chairman:** They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں بلالیں)

(The delegation entered the chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

***Mr. Chairman:** Yes, the Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کچھ جوابات رہ گئے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: جی۔ ایک تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہجری شمسی جو اسلامی کیلنڈر ہے، اس کے مہینوں کے ناموں...... نام کیوں وہ رکھے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے **Explain** (واضح) کر دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے کہا تھا کہ میں لکھ کے دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، رکھ دیجئے فائل۔

مرزا ناصر احمد: ''خطبہ الہامیہ''...... *(Pause)* ''خطبہ الہامیہ'' کے متعلق کہا گیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو ''ہلال'' اور خود کو ''بدر'' کہا ہے۔ تو وہ دو (۲) تین (۳) صفحے آگے پیچھے جی دیکھے ہیں، کہیں ایسا فقرہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مل گیا، ہمیں مل گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ایسا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں مل گیا۔ (مولانا ظفر احمد انصاری سے) نہیں، وہ مولانا! سنا دیجئے آپ، ریفرنس ہمارا تھا۔ (مرزا ناصر احمد سے) ممکن ہے، وہ اور چیز ہو۔ وہ آپ کو سنا دیں گے۔

915 مرزا ناصر احمد: جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کا مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے بھی ذکر کیا ہے، (الفضل قادیان، ج۳ نمبر ۷۶، مورخہ یکم رجنوری ۱۹۱۶ء) میں ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''خطبہ الہامیہ'' کی بات ہو رہی تھی۔

(مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ کو ہلال اور خود کو بدر کہا)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے متعلق، یعنی انہوں نے بھی اس کو کہا ہے کہ:
''آپ نے ہلال و بدر کی مثال سے یہ دقیق مسئلہ کمال خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس کے اچھی طرح ذہن نشین کر دیا کہ چودھویں کا چاند مسیح موعود ہی تو ہے۔ جو چاند رات کے وقت تھا، یعنی رسول کریم، پس اس کا پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہونا محلِ اعتراض کیوں کر ہو سکتا ہے۔''
باقی جو......

مرزا ناصر احمد: یہ تو چونکہ ہم نے کتاب نہیں دیکھی، اس کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا[1]۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں، یہ میں نے وہ نوٹ کرا دیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل۔ نہیں، ''الفضل'' میں ایک وقت میں انتظام ہی کوئی نہیں تھا کہ سارے وہ الفاظ صحیح لکھے جائیں...... ہاں، نہیں، یہ اصل ''خطبۂ الہامیہ'' کتاب ہے۔ اس میں سے نہیں...... ہاں، وہ سنا دیں، بس[2]۔

(Pause)

Maulana Muhammad Zafar Ahmad Ansari: *Yes, page 275.*

(مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی صفحہ: ۲۷۵ ہے)

مرزا ناصر احمد: صفحہ: ۲۷۳ کہہ رہے تھے[3]؟

---

[1] یہاں اس حوالہ پر عذر کر دیا کہ کتاب نہیں دیکھی، معلوم نہیں، کچھ نہیں کہہ سکتا۔
[2] اگلے سانس میں کہ الفضل نہیں، خطبہ الہامیہ میں دکھاؤ، باپ سے داد کے پاس چلا گیا، یہ چکر پے چکر اس کو چکری کی چال کہتے ہیں۔
[3] اُف، توبہ، چکر پہ چکر چکری چوک ہو گیا؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ۲۷۵ دوسو پچھتر۔

[916] مرزا ناصر احمد: ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: (عربی)

وہ آگے بہت لمبا ہے یہ۔ لیکن......

جناب یحییٰ بختیار: ترجمہ سنادیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔ ''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے، خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ بس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس ان ہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں: ''لقد نصرکم اللّٰہ ببدر و أنتم أذلّة'' پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر اور غافلوں سے نہ ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو ابھی حوالہ سنایا گیا ہے، اس میں اسلام کا ذکر ہے، نبی اکرم ﷺ یا بانی سلسلہ کا ذکر نہیں، اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی پہلے دن کے ہلال سے مشابہ تھی، جو بعض لوگوں کو نظر بھی نہیں آتا اور پھر تدریجاً اسلام ترقی کرتے ہوئے بدر کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہوا اور اس کی ابتدا: (عربی)

قرآن کریم کی آیت ہے، اس میں ہے۔ لیکن یہاں ان دو فقروں کی بجائے میں پوری عبارت پڑھتا ہوں، اس سے پتہ لگے گا کہ یہاں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔ ہم ۲۷۵ کی بجائے ۲۷۱ [917] صفحہ پر آتے ہیں: (عربی)

حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت: (عربی)

کہ دو (۲) بدر کی پیش گوئی اس کے اندر کی گئی ہے: (عربی)

ایک نبی اکرم ﷺ کی وہ بدری...... آپ ﷺ کا وہ بدری ظہور تھا، جو پہلے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے: (عربی)

اور ایک آپ ﷺ کا وہ بدری ظہور ہے، جس کا تعلق آخری زمانہ کے ساتھ ہے۔ یہ روحانیت نبی اکرم ﷺ کی بات ہو رہی ہے: (عربی)

[918] پھر آپ فرماتے ہیں: (عربی)

کہ اس آیت کے دو بطون ہیں: (عربی)

اور جس، اس میں: (عربی)

جس نصرت کا ذکر ہے، وہ دو نصرتیں ہیں: (عربی)

اور نبی اکرم ﷺ کے بدری ظہور کے متعلق جو کہا گیا ہے، وہ دو ظہور ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے، سارا یہ: (عربی)

[919] جو انہوں نے پڑھا ہے، ایک وہ بدر ہے جس کا تعلق آج دیکھ رہے ہیں اس زمانہ میں۔ وہ اس زمانہ کے ساتھ تھا جو گزر چکا اور ایک وہ بدر ہے جس کا تعلق آخری زمانہ کے ساتھ ہے اور وہ جو پہلا زمانہ تھا، اس میں یہ جو پورا بدر کا ایک ظہور ہے، وہ جنگ بدر کے ساتھ شروع ہوا ہے، اور پھر وہ آپ ﷺ کی زندگی میں، اور آپ کے بعد صحابہؓ کی زندگی میں وہ اپنے کمال کو پہنچا، اور اس وقت کی *Known* معروف دنیا میں اسلام طاقتور ہوگیا، سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ کسریٰ اور قیصر کی دو طاقتیں، جو اس وقت مانی ہوئی تھیں، ان کو اس بدر کی روشنی نے چندھیا دیا: (عربی)

اسلام کی حالت ہلال کی تھی، جیسا کہ میں نے بتایا، مکی زندگی میں اسلام کی حالت ہلال کی تھی: (عربی)

اور یہ مقدر تھا کہ اسلام کی یہ جو...... ہلال سے مشابہ تھی، وہ ترقی کرتے کرتے آخر ایک زمانہ میں پہنچے جس میں اسلام ساری دنیا پر غالب آئے اور وہ، جس طرح وہ چودھویں کا چاند جو ہے، پوری شان سے چمکتا ہے، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا بدری ظہور جو ہے، وہ اس زمانہ میں تمام دنیا کو منور کرنے والا ہوتو یہاں دو چیزیں ہیں۔ ایک ہے اسلام اور ایک ہے نبی اکرم ﷺ کی ذات پاک۔ نبی پاک ﷺ کی ذات پاک کے متعلق یہاں یہ بتایا گیا ہے......

[920] *[At this stage Mr. Chairman vacted the chair which was occupied by madam deputy speaker (Dr.Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]*

(اس موقعہ پر چیئرمین صاحب نے کرسئ صدارت چھوڑ دی۔ ڈپٹی اسپیکر ڈاکٹر مسز اشرف عباسی نے کرسئ صدارت سنبھال لی) کہ دو بدر، دو بدر بن کر آپ دنیا پر ظاہر ہوں گے، دو بدری ظہور ہوں گے، ایک کا تعلق پہلے زمانہ سے ہے اور ایک کا تعلق آخری زمانہ سے اور اسلام کے متعلق یہ بتایا کہ اسلام ہلال کی ہیئت میں پہلے شروع میں ہوگا۔ پھر ترقی کرتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ آخری زمانہ میں وہ ساری دنیا پر غالب آئے گا، اور بدر کی حالت اسلام کی ہوگی۔ یہ دوسری مثال ہے، یعنی ایک آنحضرت ﷺ کی مثال...... دو بدر...... اور ایک اسلام کی مثال جس کی

ابتدائی ہیئت ہلال کی، اور ترقی کرتے کرتے آخری زمانہ میں یہ مقدر ہے کہ وہ بدر بن جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا، مرزا صاحب! کہ اس میں مرزا غلام احمد صاحب کی طرف کوئی اشارہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں یہ میں نے نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو وہ آپ *Clarify* (واضح) کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر...... جو یہ دو بدروں کا ذکر ہے، آپ نے فرمایا: ''بدر...... بدر...... بدرانِ'' دو بدر نہیں اور دونوں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نہیں۔ پہلے بدر کا ظہور آپ ﷺ کی زندگی میں نہیں ہوا۔ جو بدر بن کر آپ ﷺ چمکے ہیں ناں، تو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں یہ بدرِ کامل بنا۔ آپ ﷺ کا بدری ظہور آپ کی زندگی میں نہیں بنا۔ آپ ﷺ کی زندگی کے وصال کے بعد...... جو ایک انتہائی صدمے والی بات تھی، اس وقت بھی، اب بھی ہم ہمارے لئے ہے...... کسریٰ اور قیصر، جو اس وقت سب سے بڑی طاقتیں تھیں، ان کو شکست دے کر، اور ان کی زیادہ اچھی تلواروں کو غیر یمانہ تلواروں سے خدا تعالیٰ کے معجزہ نے تڑوا کے، وہاں یہ جو سختی کے ساتھ اسلام کے پھیلانے میں روک بن رہی تھیں، اس کو مٹا کر، نبی اکرم ﷺ اپنی روحانیت کے وجود میں، روحانی وجود میں...... اسی واسطے میں نے: (عربی) [921] سے شروع کیا تھا- نبی اکرم ﷺ اپنے روحانی وجود میں دنیا میں بدر کی شکل میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں جو آپ ﷺ کے روحانی اثرات تھے، اس کے ذریعے سے وہ ظاہر ہوا ہے اور اسی طرح آپ ﷺ کی روحانیت جس طرح پہلے صحابہؓ کے دور میں، صحابہؓ کی زندگیوں میں، بدر بن کر چمکے، آپ نبی اکرم ﷺ، اس طرح آخری زمانہ میں نبی اکرم ﷺ بدر بن کے، مہدی اور اس کی جماعت...... یعنی یہ پیشین گوئی ہے- اختلاف ہیں ہزار لیکن ہم یہ ہمارا یہ عقیدہ ہے- کہ اسی طرح نبی اکرم ﷺ مہدی موعود اور ان کی جماعت کی زندگیوں اور ان کی *Efforts* (کاوشوں) اور قربانیوں میں بدر بن کر چمکیں گے، آنحضرت ﷺ چمکیں گے[1]۔ اور اسی واسطے یہاں یہ ہے ذکر کہ نبی اکرم ﷺ بروزی طور پر مہدی کے ساتھ ہوں گے۔ تو اصل میں وہی دو(۲) بدر ہیں۔

---

[1] گویا مرزا قادیانی کا آنا آنحضرت ﷺ کا آنا ہے، کیا کفر بک رہا ہے؟ وہی جو ساری زندگی مرزا قادیانی سکھلاتا رہا کہ میں محمد ہوں، آپ ﷺ سے افضل ہوں، وہی کفر آج مرزا ناصر اگلنے پر مجبور ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ کی تفسیر ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بجا۔ مگر مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی جو تفسیر ہے، اسی بات پہ ہے، وہ آپ نوٹ کرلیں...... شاید یہ غلط حوالہ ہو یا نہ ہو مگر جو میرے پاس ہے یہاں......

مرزا ناصر احمد: جی، اس کا صفحہ لکھوا دیجئے، کیونکہ آگے پیچھے دیکھ کر پتہ لگتا ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''الفضل'' سے یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ''الفضل'' کون سا؟

جناب یحییٰ بختیار: یکم؍جنوری ۱۹۱۶ء، ج ۳، نمبر ۷۶۔

[922] **مرزا ناصر احمد:** یکم؍جنوری ۱۹۱۶ء، بس یہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''آپ نے ہلال و بدر کی مثال دی......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے وہ سن لیا، وہ نوٹ کرلیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''...... یہ دقیق مسئلہ تمام خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس نے اچھی طرح ذہن نشین کرلیا کہ چودھویں کا چاند مسیح موعود ہی تو ہے۔ جو چاند رات کے وقت تھا، یعنی رسول کریم ﷺ، پس آپ کی پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہونا محلِ اعتراض کیوں کر ہوسکتا ہے...... محل اعتراض کیوں کر ہوسکتا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ چیک کرلیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل مختلف ***Interpretation*** (تصریح) ہے جو آپ کررہے ہیں اس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ چیک کرنے والا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ چیک کرلیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بالکل مختلف ***Interpretation*** (تصریح) ہے جو آپ کررہے ہیں اس سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں،۔نہیں، میں ،میں نے **Interpretation** (تصریح) کی نسبت قریباًترجمہ میں نے کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی اس کے ساتھ ہمیں کچھ تفصیل لکھ دی کہ اس کا مطلب یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں،اور میں نے جو ابھی اس کا ترجمہ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں ......اسی سلسلہ میں آپ مزید وضاحت کریں گے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(چودھویں کا چاند، کیا مرزا صاحب کا زمانہ آخری زمانہ تھا؟)

[923] جناب یحییٰ بختیار: کہ ''یہ ایک چودہویں کا چاند آخری زمانہ میں ہوا'' کیا یہ مرزا صاحب کا زمانہ آخری زمانہ تھا یا اس کے بعد کوئی اور زمانہ بھی آ رہا ہے؟ تو اس پر آپ کچھ **Clarify** (واضح) کریں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا صاحب کے زمانہ میں کتنا اسلام پھیلا؟)

جناب یحییٰ بختیار: دوسری یہ کہ آپ کہتے ہیں کہ ''چودہویں کا چاند بنا۔'' ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہوگئی، انگریز آ کے بیٹھ گیا، مڈل ایسٹ میں مسلمانوں کی حکومتیں ختم ہوگئیں، آپ کہتے ہیں کہ ''یہ پورا بدر بن گئے'' اس کو بھی ذرا آپ **Explain** (واضح) کر دیں کہ کتنا اسلام مرزا صاحب کے زمانہ میں پھیلا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو پہلا ہی بدر بنا ناں، پہلا بدر، اس کی وسعت بھی تین صدیوں پر ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''سب سے اچھی صدی میری پہلی صدی، اس کے بعد دوسری صدی، اس کے بعد تیسری صدی، اور اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی اور اسلام کی جو شان وشوکت روحانی ہے، اس میں فرق پڑ جائے گا۔'' تو جس طرح وہاں تین (۳) صدیوں میں، محمد ﷺ کا پہلا بدری ظہور تین (۳) صدیوں میں پھیل کر ہوا، اسی طرح تین صدیوں میں پھیل کر اس زمانے میں، جس کو پہلوں نے بھی آخری زمانہ کہا ہے، یہ ظہور ہوگا۔ ابتدائی جو اس کے دور ہیں، اس کی وجہ سے ہمیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تین(۳) سو سال اگر آخری زمانہ ہے تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک۔

مرزا ناصر احمد: اور اس میں جو بنیادی......

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجدد یہاں وہ ایک صدی کے لئے آتے ہیں؟ آپ نے یہ بھی کہا کہ ''چودھویں صدی میں یہ آئے[1]۔''

(مرزا قادیانی صرف مجدد نہیں)

[924] مرزا ناصر احمد: نہیں، ہم، ہم مجدد نہیں صرف مانتے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کہا تھا کہ ''ہر ایک صدی میں......''

مرزا ناصر احمد: ہر ایک صدی میں پہلے آتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ کے آخری مجدد مہدی موعود ہیں، جیسا کہ ہماری کتب میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ ان کا جو ہے، ان کا اثر......

مرزا ناصر احمد: ان کا زمانہ صدی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: صدی تک نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہمیں شک یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: بلکہ جیسا کہ میں نے...... وہ اگر کہیں تو میں حوالے آپ کو دے دوں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف......

مرزا ناصر احمد: پہلے تو نہیں...... پہلے سلف صالحین نے یہ کہا ہے کہ ''مہدی کا نور قیامت تک ممتد ہوگا[2]۔''

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ پہلوں نے کہا ہے۔

۱؎ مجدد چودھویں صدی؟ لیکن اب مرزا قادیانی تین صدیوں کے مجدد ہوں گے؟

۲؎ پہلے قول میں قیامت تک۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو تین (۳) سال (سو) کی بھی بندش نہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، تین (۳) سال (سو) کی بندش ہے[1]......الہامی......خدا تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ اس......ان تین صدیوں کے مقابلہ میں ان تین صدیوں میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا اور یہ بشارت میں پورے وثوق کے ساتھ یہاں بیان کر رہا ہوں اور زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں، مگر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام [925] ساری دنیا پر غالب نہ آ جائے، اشتراکی، روس سمیت اور سوشلسٹ چائنا سمیت، اور کیپٹلسٹ اور دھریہ امریکہ سمیت، ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ مقدر ہے، ہمارے ایمان کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: ایمان کے مطابق۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہمارے ایمان کے مطابق۔ بنیادی طور اس قسم کے جو اقتباسات ہیں، ان کے سمجھنے کے لئے یہ بانی سلسلہ کا یہ حوالہ، ایک حوالہ ہے کیونکہ میں نے صبح، مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں واضح نہیں کر سکا...... نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے لے کر قیامت تک اصل زمانہ ہمارے خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔ یہ بنیادی حقیقت ہے امت محمدیہ کی، لیکن جو ہمارا یہ محاورہ ہے، اور ہماری ساری کتابیں، تاریخ کی بھی اور احادیث کی بھی، بھری ہوئی ہیں اس محاورہ سے کہ ہم کہتے ہیں کہ ''خلافت راشدہ کا زمانہ۔'' ہم کہتے ہیں: ''حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ'' وغیرہ، وغیرہ، ہم کہتے ہیں کہ ''بنوامیہ کا زمانہ۔'' ہم لکھتے ہیں اپنی کتابوں میں ''بنوعباس کا زمانہ''۔ ہم یہاں ہندوستان کے متعلق، مختلف جو خاندان حکومت کرتے رہے ہیں، ان کا زمانہ، مسلمان، ہم لکھتے ہیں، تیمور، جو اپنے وقت کے مجدد کہلاتے تھے، ان کا زمانہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: تو اصل زمانہ محمد ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: معاف کیجئے، یہی تین جو صبح سے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ آپ نے کہا: ''آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اسلام پہلی کا چاند، اور مرزا صاحب کے زمانے میں اسلام چودھویں کا چاند''......

---

[1] دوسرے قول میں تین سو سال۔ صرف مرزا ناصر نہیں، جو بھی جھوٹ کو سچ ثابت کرنا چاہے گا اس کا یہی حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو جھوٹ کی لعنت سے بچائے۔ آمین!

(مرزا ناصر نے معافی مانگ لی)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں پوچھ رہا تھا۔ آپ کہتے ہیں ’’اس زمانے سے مطلب نہیں‘‘......

[926] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ویسے تو یزید کے زمانے میں بھی اسلام پھیلتا رہا، ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، اصل زمانہ محمد ﷺ کا ہے۔ صبح اگر میں نے اپنی...... وضاحت نہیں کر سکا تو میں معافی مانگتا ہوں۔ تو اصل زمانہ بعثت نبوی ﷺ سے قیامت تک محمد ﷺ کا زمانہ ہے۔ لیکن جو بیچ میں مختلف آپ کے روحانی فرزند، مجدد دین وغیرہ آئے۔ ہمارا وہ محاورہ ہے۔ کوئی چیز ان کی طرف نہیں جاتی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: ’’میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم ﷺ کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات پہلی پیشین گوئیوں میں اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں، یہ بھی درحقیقت آنحضرت ﷺ ہی کی طرف راجع ہیں، اس لئے کہ میں آپ ہی کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ نہیں۔‘‘

اصلی وہی ہے جو چل رہا ہے اور غلبۂ دین کے متعلق مہدی اور مسیح موعود کے وقت کے متعلق سارے پہلوں نے یہ لکھا ہے، تفسیر میں بھی اور دوسری ہماری جو مذہبی کتب ہیں ان میں، جو قرآن کریم میں آیا ہے: (عربی)

[927] تو اس کے معنی ہیں: (عربی)

کہ مسیح اور مہدی کے آنے کا زمانہ ہے: (عربی)

سارے ادیان جو ہیں، اسلام کے ہو جائیں گے تابع...... یہ جو ’’تفسیر ابن جریر‘‘ ہے، اور ص۲۷، تفسیر سورۂ صف، یہ ہے ’’تفسیر حسینی‘‘......

جناب یحییٰ بختیار: اس کی مرزا صاحب! ضرورت ہے اس پوائنٹ کی!

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،نہیں،نہیں،اگر آپ ضروری سمجھتے ہیں تو بے شک آپ پڑھ لیجئے۔مگر میں کہتا ہوں کہ فائل کر لیجئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں،میں......اس میں صرف یہ پوائنٹ ہے...... میں ایک فقرے میں کہہ دیتا ہوں کہ سلف صالحین نے بھی مہدی کے زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا،اور قرآن کریم کی اس آیت کو:(عربی)

[928] جناب یحییٰ بختیار: نہیں،جی،وہ تو سب کا ایمان ہے کہ مہدی صاحب کا زمانہ آخری ہوگا......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن فرق صرف یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: لیکن فرق صرف یہ ہے کہ آیا......

جناب یحییٰ بختیار: کہ آنحضرتﷺ کا زمانہ آخر میں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں،لیکن وہ زمانے سارے آنحضرتﷺ کے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،وہ تو **Dispute** (متنازعہ)نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: پھر میں داخل کرادوں کہ صاف ہے؟ (اپنے وفد کے ایک رکن سے)اس کو صاف کرادو،کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ صاف نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں،بعد میں کروادیں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک یہ ذیلی بات ہے،کل آپ نے فرمایا تھا کہ ۱۹۴۹ء میں کوئی ہوا تھا یا نہیں،حملہ ہورہا تھا یا نہیں،تو میں نے یہ بتایا تھا کہ یہ وہاں خود اس مضمون میں لکھا ہوا ہے کہ چودہ سو سال سے غیر مسلم اسلام پر حملہ کررہے ہیں۔اچھا جی،۱۸۵۰ء کے بعد کی،یعنی انیسویں صدی نصف آخر کی بعض کتابوں کے حوالے میں فوٹوسٹیٹ لے آیا ہوں۔یہ حضرت علامہ ہمارے بڑے بزرگ سمجھتے جاتے تھے،عیسائی ہونے سے پہلے،عمادالدین صاحب،یہ اجمیر کے تھے۔نہیں،نہیں(اپنے وفد کے ایک رکن سے)کس مسجد کے؟ جامع مسجد کے؟(اٹارنی جنرل سے)جامع مسجد آگرہ کے خطیب تھے اور وہ بعد میں عیسائی ہوگیا۔انہوں نے اپنے اس بیان میں سو سے زیادہ ان علماء کے نام لکھے ہیں جنہوں نے عیسائیت کو قبول کیا اور عناد بنے۔

[929] جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۴۹ء کی میں بات کررہا ہوں۔ میں نے کہا ایسا کوئی Incident (واقعہ) ہو جو جہاں تک میرا خیال ہے۔ I may be wrong Mirza Sahib (ہوسکتا ہے میں غلطی پر ہوں) میں پوزیشن کو Clarify (واضح) کرنا چاہتا ہوں کہ زمانہ میں جب یہ مرزا صاحب نے خطبہ دیا ہے، ممکن ہے کسی مولویوں کی جماعت نے، علماء کی جماعت نے، جماعت اسلامی نے، کسی نے کوئی بات کی ہو۔

اس کے جواب میں یہ کہہ رہے ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ نہیں بات۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ، یہ Clarify کرانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یہ بات اس لئے نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ میرے خیال میں پاکستان میں عیسائی نہیں تھے، آریہ سماجی نہیں تھے۔

مرزا ناصر احمد: عیسائی تو اب بھی ہو رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی وہ حملے کرنے کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو ویسے بات کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا خلیفہ صرف پاکستان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اگر دنیا میں کسی جگہ، مثلاً امریکہ میں، مثلاً نائیجیریا میں، مثلاً گھانا گیمبیا وغیرہ میں، کسی جگہ حملہ ہو تو وہ اپنے خطبوں میں ان کے متعلق کہے گا اور ساری جماعت کو بتائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو اس خطبے سے پتہ چل جائے کہ عیسائی ان کا شکار ہو رہے ہیں اور عیسائی ان سے ناراض ہیں......ٹھیک ہے؟

[930] مرزا ناصر احمد: عیسائیوں سے بڑی سخت جنگ آج بھی ہو رہی ہے ہماری، ویسٹ افریقہ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، عیسائیوں سے تو آپ ہمیشہ جنگ کرتے رہے ہیں، میں اس کی بات نہیں کرتا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ۱۹۴۹ء میں جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۴۹ء میں بھی جنگ تھی، ابھی ختم تو نہیں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، میں پاکستان میں پوچھ رہا تھا، آپ کہتے ہیں باہر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں...... یہ خطبہ تو ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی اور کوئی جواب ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور ہے۔ ابھی تو بہت سے رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ایک کمیٹی کے ممبر کہہ رہے ہیں مجھے کہ ابھی آپ جلدی ختم کریں، ایک دن میں۔ تو میرے لئے مشکل یہ ہے۔ پھر انہوں نے ساتھ ***Debate*** (بحث) بھی کرنی ہوگی اس پر۔ پھر لاہوری گروپ آنا ہے۔ تو اس لئے میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ذرا مختصر کر سکیں اس پر......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یعنی اگر آپ آج ختم کرنا چاہتے ہیں تو میری طرف سے......

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے بس کی بات نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ میں چاہتا ہوں کہ میرے جو سوالات ہیں، مجھ سے پوچھے گئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

[931] جناب یحییٰ بختیار: تا کہ میں آپ سے پوچھوں...... میں آپ سے ***Request*** (درخواست) کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جو، جو پہلے پوچھے جا چکے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میرا خیال تھا کہ وہ پہلے ختم ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جتنے ***Brief*** کر سکیں آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں انشاءاللہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ...... تا کہ کوئی چیز رہ نہ جائے بیچ میں ایسی وہ......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ *(Pause)*

یہ ایک سوال کی بنیاد رکھی گئی تھی ''نھج المصیلی'' حضرت خلیفہ ثانی کی کتاب کے اوپر: کہ ''فرق آپ کرتے ہیں دوسرے کے ساتھ'' یعنی اپنی علیحدگی پسند طبیعت ہے۔ تو وہاں فقرہ یہ ہے:

''دنیا کے معاملات میں ہم دوسروں کے ساتھ ایک ہیں۔ لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے۔'' تو وہ تو فرقے فرقے کا فرق ہے۔ یہ ہے حوالہ۔ تو اس پر کوئی اعتراض والی بات مجھے نظر نہیں آئی۔ اس کے بعد ایک ہے ''الفضل'' ۱۳؍جنوری ۱۹۴۴ء اس میں ہمیں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ملی۔

(دین کے معاملہ میں باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک آپ کو جو اس میں کوئی نظر نہیں آیا: ''دین کے معاملے میں تو آپ باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں'' آپ کہتے ہیں۔ ''دنیا کے معاملے میں ہندو، پارسی جیسے ہیں، ویسے مسلمان ہوئے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، دین کے معاملہ میں، اسلام کے اندر رہتے ہوئے، جو بہتر(۷۲) تہتر(۷۳) فرقے ہیں، ان کا جو آپس کا اختلاف ہے، اسی طرح کا اختلاف ہمارا دوسروں کے ساتھ ہے۔ اسلام کے اندر رہتے ہوئے۔

[932] یہ ایک سوال تھا ''مکتوبات احمدیہ'' صفحہ:۲۴ کا جو کہا گیا تھا کہ وہاں ایسی ہی کوئی عبارت ہے۔ ہمیں ایسا کوئی حوالہ نہیں ملا[۱]۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب ''البدر'' تو آپ نے سارے ۱۹۰۶ء سے دیکھے اور بڑے وثوق سے کہا کہ کسی جگہ اس کی ***Interpretation*** (تصریح) نہیں مل رہی۔ اس واسطے میں آپ سے گزارش کروں گا، جب آپ انکار کر دیتے ہیں تو اس سے اگر بعد میں کوئی چیز مل گئی تو بڑا بُرا ***Inference*** (قیاس) ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: میں یہ یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ یہ تو ہم آپ سے ***Witness*** (گواہ) والی بات نہیں کر رہے......

---

۱ (مکتوبات احمدیہ ج۳، نمبر۴ص۲۳،۲۴) ''مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ عابد، نہ زاہد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You are holding very important position.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ ایک نہایت ہی اہم منصب پر فائز ہیں)

مرزا ناصر احمد: تو میں اس کا جواب دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، تو میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ، آپ کہہ رہے ہیں جی کہ ''ہمیں اس صفحہ پر نہیں مل رہا، فلاں جگہ پر نہیں ملا۔'' اگر آپ کے علم میں نہیں ہے تو بالکل ٹھیک ہے، ہاں، ہم ***Accept*** (قبول) کر رہے ہیں آپ کا لفظ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں جب یہ کہتا ہوں......ایک جگہ میں نے خود کہا تھا کہ اس جگہ نہیں ہے، فلاں جگہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہ، یہی......ہماری توقع یہ ہے کہ جو آپ کہیں گے ''نہیں ہے'' تو نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو ہمیں ملے گا۔

[933] **جناب یحییٰ بختیار:** مگر اس کا جو ***Inference*** (قیاس) ہوگا کہ اگر تھا...... یہ ***Presume*** (فرض) کیا جاتا ہے کہ احمدیت کے بارے میں جتنی بھی ***Important*** (اہم) چیزیں ہیں وہ آپ کے علم میں ضرور ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ ***Inference*** (قیاس) جو ہے، میرے نزدیک درست نہیں، اس لئے کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ وہ لاکھوں صفحوں کی کتب جو......جس کا......جس کی اشاعت قریباً ۹۰ سال پر پھیلی ہوئی ہے، میں اس کا حافظ ہوں، اور ہر حوالہ مجھے یاد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: لیکن میں......میری ابھی بات ختم نہیں ہوئی......لیکن جب میں کہتا ہوں کہ ''میرے علم میں نہیں ہے'' تو آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ میرے علم میں نہیں ہے۔

(مرزا ناصر حوالہ دینے میں دیانت......)

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یقین ہے۔ مگر ایک دو دفعہ ایسی باتیں ہوئی ہیں جس سے اسمبلی کے ممبران کو یہ شک ہوتا ہے کہ جو جواب آپ کے حق میں ہوتا ہے، اس کے حوالے آپ ضرور لے آتے ہیں، پورا جواب دیتے ہیں۔ جو جواب آپ کے حق میں نہیں ہوتا، آپ ان کو ٹالتے ہیں۔ معاف کیجئے، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا کہ ''کیا، یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے یہ بات کہی یا مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بات کہی؟'' آپ نے کہا: ''نہ میں تردید کرتا ہوں اور نہ میں تائید کرتا ہوں''......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کے......

مرزا ناصر احمد: میں نے کہا: ''جب تک میں نہ دیکھ لوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ہاں، میں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک۔

[934] جناب یحییٰ بختیار: پھر میں نے کہا: ''مرزا صاحب! یہ ہے حوالہ'' آپ نے کہا: ''ہاں، یہ جواب ہم سے پوچھا گیا تھا، منیر کمیٹی میں بھی، ہم نے یہی جواب دیا۔'' ***You have prepared answer, but still you say.*** (آپ نے جواب پہلے سے تیار کر رکھا ہے، مگر پھر بھی آپ کہتے ہیں) ''میں تردید بھی نہیں کرتا، میں تائید بھی نہیں کرتا۔''

Mirza Nasir Ahmad: ***No.*** (مرزا ناصر احمد: نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***This is on the record.***

(جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ریکارڈ پر موجود ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***This is on record. but the inference is not on the record, and this is not true.***

(مرزا ناصر احمد: یہ تو ریکارڈ پر موجود ہے، مگر نتیجہ ریکارڈ پر موجود نہیں ہے اور یہ درست بھی نہیں ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but this is the only***

inference that could be drawn from it that you had the answer prepared.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لیکن اس سے صرف یہی نتیجہ نکالا کیا جاسکتا ہے کہ آپ نے جواب تیار کررکھا تھا)

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***You said you cannot verify snd you cannot deny.***

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں آپ تصدیق نہیں کرسکتے اور نہ آپ تردید کرسکتے ہیں)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے...... میں واضح کردیتا ہوں، ماننا یا نہ ماننا آپ کی بات ہے...... بات یہ ہے کہ میں نے کہا: ''میرے علم میں نہیں''......

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کے پاس جواب تیار تھا!

مرزا ناصر احمد: اور میرے پاس جواب تیار نہیں تھا۔ (وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کرکے) ان کے پاس جواب تیار تھا، انہوں نے کہا: ''یہ ہے اور یہ اس کا جواب ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے یہ کہا: ''منیر کمیٹی کے سامنے بھی پوچھا گیا تھا۔ منیر کمیٹی کی رپورٹ......''

مرزا ناصر احمد: منیر کمیٹی کی کتاب یہاں تھی (وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کرکے) ان کے پاس تھی۔ انہوں نے منیر کمیٹی کی کتاب مجھے دی اور پھر میں نے اسی وقت...... اگر میں نے غلط بات......

[935] جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ نے ***Clarify*** (واضح) کردیا۔ مرزا صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایسی چیز جو ہو تو اس کے ***Inference*** (نتیجہ) کی وجہ سے، میری ڈیوٹی ہے......

مرزا ناصر احمد: اور جو یہاں غلط حوالے پیش ہوگئے ہیں، اور کتاب ہی کوئی نہ تھی!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی ہم تو جب ہی آپ سے ***Clarify*** (واضح) کرارہے ہیں آج کل۔ اگر یہ ضرورت نہ ہوتی تو میں نے صبح عرض کیا، جہاں تک اسپیشل کمیٹی کا

تعلق ہے، ان کے لئے کوئی پابندی نہیں کہ کسی کو بلائیں، کسی سے بات کریں، اور پھر بعد میں کوئی قانون بنائیں۔ نیشنل اسمبلی ہو، کوئی لیجسلیچر دنیا میں نہیں...... عدالتوں میں بلایا جاتا ہے۔ نہ آپ ملزم ہیں اور نہ کوئی اور ملزم ہے جو بلانے کا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو بڑی مہربانی ہے آپ کی!

جناب یحیٰی بختیار: مگر یہ چاہتے تھے کہ جو بھی حوالے ہوں، اگر وہ انحصار کریں تو وہ ***Verify*** (تصدیق) کریں۔ اس پر ***Clarification*** (وضاحت) ہونی چاہئے۔ جب ہی آپ نے آنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے، ہونا چاہئے'' اس وجہ سے ہم ***Clarify*** (واضح) کر رہے ہیں۔ کئی حوالے غلط ہو سکتے ہیں۔ میں خود دیکھتا ہوں، چیک کرتا ہوں، باوجود اس کے پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ممکن ہے غلط ہو۔ آپ سے اتنی گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ کے علم میں ہو......

مرزا ناصر احمد: اس وقت میں نے بتایا کہ اگر میرے علم میں ہو......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، مرزا صاحب! علم کے علاوہ آپ کے پاس جو ڈاکومنٹس ***Documents*** (دستاویزات) ہیں وہ اور کہیں نہیں ہیں۔ بعض......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بات سنیں ناں، آپ شام کو کہتے ہیں کہ یہ پانچ چیزوں کو ***Verify*** کرو......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یہ میں ٹھیک کہتا ہوں......

[936] **مرزا ناصر احمد:** اور میں صبح نہیں کرتا......

جناب یحیٰی بختیار: بعض دفعہ ٹائم نہیں ہوتا وہ اور بات ہے۔ ابھی اس دفعہ تو دس دن کا ٹائم بھی تھا بیچ میں۔ کئی حوالے آپ نے ڈھونڈ لئے......

مرزا ناصر احمد: بہت سارے۔

جناب یحیٰی بختیار: اگر میں نے...... یہی عرض کر رہا ہوں، اگر بیچ میں کوئی چیز ایسی ہوئی اور آپ کہتے ہیں کہ: ''نہیں، نہیں، نہیں ہے بالکل۔''

مرزا ناصر احمد: میں یہ کبھی نہیں کہتا کہ ''یہ نہیں ہے'' میں پھر کہتا ہوں کہ ''میرے علم میں نہیں ہے'' اور جو چیز میرے علم میں نہیں ہے، اس کے متعلق میں یہ کیسے کہوں کہ میرے علم میں ہے؟ وہ آپ مجھے مشورہ دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے،

مرزا ناصر احمد: ہاں، میرے علم میں نہیں ہے۔ وہ میرے علم میں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے پوزیشن **Clarify** (واضح) اس لئے کرانی چاہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں تو پوزیشن یہ میری ہوئی یہاں کہ جو میرے علم میں نہیں ہے، میں اتنا ذمہ دار ہوں کہ میرے علم میں نہیں ہے، اور......اس کے لئے میں نے اس دن بات کی اور آپ نے اس وقت یہ اتفاق کیا کہ پانچ دس دن پہلے پانچ دس دن بعد کے جو ہیں اخبار، وہ بھی دیکھ لئے جائیں اور میں نے کہا یہ درست ہے اور ان سب کو میں نے تاکید کی کہ اس طرح دیکھیں اور ایک حوالہ مل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں پھر عرض کروں، میں **Interrupt** (دخل اندازی) نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ جلدی کام ہو، اور آپ پورا **Explain** (واضح) کریں۔ آج صبح آپ نے فرمایا کہ: ''۱۹۰۶ء سے لے کر ۲۲ء تک، ۲۳ سے لے کر ۴۴ تک ان سارے میں کسی جگہ ہمارے لٹریچر میں اس چیز کا سوال ہی نہیں اٹھا'' تو اس غرض سے آپ نے کہا کہ پورا اسٹڈی کیا آپ نے سب......

[937] مرزا ناصر احمد: پورا اسٹڈی نہیں، پورا مشورہ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پوائنٹ پر سٹڈی نہیں کر سکتے......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یا نہیں کرتے؟

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، جو چیز میں صاف کہتا ہوں، اس کو بھی آپ محل اعتراض بنالیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی **Imputation** نہیں ہے، مرزا صاحب! **Imputation** نہیں ہے، آپ کی **Integrity** نہ کریکٹر پر: میں......صرف یہ **Clarification** (وضاحت) ضرور ہونی چاہئے تاکہ آپ کے دماغ میں یہ خیال نہ ہو......

مرزا ناصر احمد: جس کا مجھے......ہاں، بالکل صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ اٹارنی جنرل نے مجھے دھوکہ دے کے سوال دلوایا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: ۱۹۰۶ء کا وہ جو تھا مسئلہ، وہ یہ تھا کہ ۱۹۰۶ء میں ایک نظم چھپی۔ ۱۹۱۱ء میں دیوان چھپا، جس میں وہ شعر نہیں تھا اور ۱۹۲۷ء...... ہیں؟...... ۱۹۳۴ء میں اس کا ایک...... اس کے متعلق چھپا۔ پھر ۱۹۴۴ء...... پھر ۱۹۳۵ء...... پھر ۱۹۴۴ء میں چھپا۔ پھر وہ...... ہاں، ہاں، وہ سارا چھپا۔ میں نے یہ کہا، پہلے دن، اگر ہم نے صحیح سمجھا ہے...... میں بھی انسان ہوں، یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے آپ کو کوئی سپر مین سمجھتا ہوں...... جو میں نے، ہم نے سمجھ لیا تھا پہلے دن، وہ یہ تھا ''بدر'' ۱۹۰۶ء میں یہ چھپا کہ ''یہ سنایا گیا اور جزاک اللہ، کہی گئی۔'' لیکن ''بدر'' میں یہ ہے ہی نہیں کوئی، صرف نظم ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی نظم ہے، بالکل، وہ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو اس دن ہو گیا معاملہ۔

[938] جناب یحییٰ بختیار: یعنی میں نے تو یہ کہا، مرزا صاحب! ہماری ***Presumption*** (گمان) یہ ہے...... اور یہ ***Presumption*** (گمان) بالکل صحیح ہوگی، ***Unless you rebut it.*** (تاوقتیکہ آپ اس کو رد نہ کریں) کہ مرزا صاحب نے ''بدر'' ضرور پڑھا ہوگا اور اس میں یہ نظم انہوں نے ضرور پڑھی ہوگی۔ اگر ان کی موجودگی میں نہیں ہوا تو پھر یہ ہوا تھا کہ کیا مرزا صاحب نے کسی اور ''بدر'' کے پرچہ میں اس کو ***Contradict*** (تردید) کرایا اور اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا؟ یہ ***Inferences*** (نتائج) کمیٹی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے تو میں نے اس پر یہ جو وثوق کے ساتھ کہا، اور اب بھی کہتا ہوں، کہ اس معاملہ کے متعلق ایک اور چیز ہے، جس کو میں یہاں ذکر نہیں کروں گا۔ وہ میری کچھ ہو جائے گی ذوقی سی، سمجھ لیں کچھ۔ علیحدہ میں اگر کہیں تو میں کچھ بتادوں گا[1]۔ ہم نے...... یہ وقت، ہمیں تو لوگوں سے پوچھا...... ہمارے علماء جو ہیں ناں، وہ مناظرے کرتے رہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

---

[1] علیحدگی میں ذوق کی تسکین کیا معنی؟ یحییٰ بختیار صاحب اللہ رب العزت کے حضور اب چل دیئے، ورنہ ان سے پوچھ لیتے۔ اب تو وہ چانس بھی نہیں رہا۔ اف! علیحدگی میں ناک رگڑنا، یہ ہر اس شخص کا مقدر ہوگا جو جھوٹ کی وکالت کرے گا۔

مرزا ناصر احمد: ان سے دریافت کیا، تلاش کیا، پوچھ پوچھ کے، ہم نے وہ بھی نکالے ہیں حوالے، اور اس وقت تک تو پوری دیانت دارانہ تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں......اور اس کو پھر دہراتا ہوں......کہ یہ ہمارے کسی لٹریچر میں......ان مشوروں اور علماء سے، جو اس میں پچاس سال سے مناظرہ کر رہے ہیں، اور اس کے اوپر بڑے اعتراض ہوئے ہیں پہلے، یہ کوئی نیا اعتراض نہیں، فرسودہ اعتراض ہے۔ تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ''ہم نے اپنے اپنے وقتوں میں جب بھی کی، کسی جگہ بھی یہ نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ سنائی گئی اور آپ نے جزاک اللہ کہا۔'' ۳۸ سال کے بعد وہ نظم لکھنے والا کہتا ہے...... یہ میں نے آج صبح یہاں بیان دیا تھا اور اس پر قائم ہوں۔

(آپ کی جماعت کے کسی راہنما نے اس نظم کی مذمت کی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، آپ نے صبح کہہ دیا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، ہم نے Accept (قبول) کر لیا کہ ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا۔ مگر ابھی کیونکہ آپ نے تذکرہ کر دیا، میں[939] نے بعد میں یہ سوال پوچھنا تھا، کیا اس ۳۴ سال کے زمانے میں...... ۱۹۰۶ء سے لے کر ۱۹۴۴ء تک...... آج تک ''الفضل'' میں کسی آپ کی جماعت کے رہنما نے اس نظم کو Condemn (مذمت) کیا، اس کے خلاف کوئی لفظ لکھا؟

مرزا ناصر احمد: جی کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی آپ بتا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۳۴ء میں یہ نہیں ہوا کہ پڑھا گیا ان کے سامنے۔ یہ Controversy (تنازعہ) آئی، یہ، یہ مولانا محمد علی صاحب لاہوری پارٹی نے، میرا خیال ہے، اعتراض کیا تھا۔ آپ کی جماعت کا میں پوچھ رہا ہوں، کسی نے نظم کو Condemn (مذمت) کیا؟ ۱۹۴۴ء میں تو آپ ان کو Support (مدد) کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۳۴ء میں Condemn (مذمت) کیا، اس میں......۱۹۴۴ء میں، پھر انہوں نے کہا کہ ''یہ میرا مطلب نہیں تھا اور باوجود اس کے کہ یہ میرا مطلب نہیں تھا، لوگوں کے تنگ کرنے پر میں نے اپنے دیوان میں سے اس کو نکال دیا شعر کو، اور قسمیں کھا کر میں کہہ رہا ہوں اور پھر بھی جماعت میرا کہنا نہیں مانتی۔''

جناب یحییٰ بختیار: سر! وہ جو ۱۹۴۴ء میں ہے، وہ تو آپ نے پڑھ کر سنا دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۴۴ء میں دو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ہمارے سامنے ہے......

مرزا ناصر احمد: ۱۳/ اگست، ۱۹۴۴ء اور ۲۳/ اگست (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے؟ نکالو۔ (اٹارنی جنرل سے) تو دو علیحدہ علیحدہ حوالے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ فائل کر دیجئے، کیونکہ یہ تو آ گیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، Verify (تصدیق) کرنے کے بعد میں بتا رہا ہوں۔

[940] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، فائل کر دیجئے وہ بھی، تاکہ اس کے ساتھ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ فائل کر دیں گے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سنا دیا گیا ہے، اور آ گیا ہے ریکارڈ پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیوں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں!

جناب یحییٰ بختیار: کہ ان کی موجودگی میں پڑھا گیا اور انہوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، وہ، وہ کر دیں گے، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۴۴ء کا پہلا جو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ بعد کا ہے جو آپ کے پاس ہے؟

مرزا ناصر احمد: ۱۹۳۴ء ------ دیکھیں ناں ------- ۱۹۳۴ء اور یہ ۱۹۴۴ء، ۱۳/ اگست، اور پھر ۱۹۴۴ء اگست کا، یہ آخر میں، اور پھر ۱۹۶۲ء میں......

جناب یحییٰ بختیار: آخری تو یہ معلوم ہوتا ہے پھر۔

مرزا ناصر احمد: کون سا؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳/ اگست۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ۲۳/ اگست۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ۲۳؍اگست۔ بات سنیں ناں، ایک موٹی بات ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے شبہ۔ ایک شخص دس دن پہلے ایک مضمون لکھتا ہے اور اخبار میں چھپ جاتا ہے۔ دس دن کے بعد وہ اس سے متضاد نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے جو ۲۳ کا مضمون چھپا ہے...... دس دن کے بعد...... اس کو اس ۱۳؍اگست والے کی روشنی میں ہم نے پڑھنا ہوگا۔

[941] جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب! وہ تو ہم دیکھ لیں گے۔ یہ جو ہے ناں، یہ آخری ہے یا وہ؟ دیکھیں گے اس میں، کیونکہ ہمارا......

مرزا ناصر احمد: پھر ۶۲ء میں آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہمارا یہ ہے کہ ایک دفعہ جو قانون آتا ہے تو بعد کا جو قانون آیا تو...... اس سے متضاد کرے تو پہلا کینسل That hold the period (وہی نافذ العمل ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: *This is not a legal clause.*

(مرزا ناصر احمد: یہ کوئی قانونی شق نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *This may not be.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں)

Mirza Nasir Ahmad: *We are talking of a fact.*

(مرزا ناصر احمد: ہم حقائق کی بات کر رہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He may have clarified the position finally.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس سے بات حتمی طور پر واضح ہوجاتی ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ۱۹۶۲ء میں پھر وہ آیا، ۶۳ء میں، تو یہ سارے فائل کرادیں گے۔

(ان کو جماعت سے کبھی خارج کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ان کو جماعت سے تو کبھی Expell (خارج) نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، جماعت سے Expell (خارج) اس لئے نہیں کیا کہ انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ''وہ میرا مطلب ہی نہیں ہے جو میری طرف منسوب کیا جاتا ہے''

جناب یحییٰ بختیار: ’’مطلب نہیں‘‘اور موجودگی میں پڑھا ہے!

مرزا ناصر احمد: نہیں،’’موجودگی میں پڑھا گیا‘‘ وہ ایک شخص کہتا ہے کہ’’میں نے صرف پہلے مجددین کے مقابلے میں یہ شعر کہا تھا[1]‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ان کی موجودگی میں؟

مرزا ناصر احمد: وہ یہ کہہ رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی......

[942] مرزا ناصر احمد: کہ ان کی موجودگی میں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس نے مجددوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور کافر ہے[2]......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن وہ قسمیں کھا کے یہ کہہ رہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: میری بات تو ختم ہو لینے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، **Interrupt** نہیں، نہیں، میں آپ سے......میری تو صرف ایک گزارش تھی کہ’’ان کی موجودگی میں‘‘ وہ کہتا ہے کہ’’میں نے پڑھا۔‘‘ آپ نے کہا کہ ’’جھوٹا ہے۔‘‘ اگر یہ، اس بات سے جھوٹا نہیں کہتے اس کو، بلکہ **Interpretation** (تعبیر) پر کہہ رہے ہیں تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں **Interpretation** (تعبیر) پر کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ **Clarify** (واضح) ہو جائے ناں جی۔ میں تو یہ سمجھا کہ آپ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے، ان کی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا۔

۱؎ اب پہلے موقف سے مرزا ناصر سلپ ہو گیا۔

۲؎ جھوٹا بھی ہے کافر بھی ہے، اور مرزا قادیانی کا صحابی بھی ہے، مرزا محمود کا استاذ بھی ہے؟ اور مرزا ناصر کے نزدیک مفہوم اس کا اور لیتا ہے اور جماعت سے خارج بھی نہیں کیا۔ اگر رہے تو کافر۔ کیا سمجھیں کہ قادیانیوں کا کیا موقف ہے؟ اس گورکھ دھندے کا نام قادیانیت ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں بھی جھوٹا ہے بالکل کہ پڑھا گیا، اس لئے کہ ہمارے ہاں کہیں یہ ریکارڈ نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ بھی جھوٹا ہوگیا۔ اس زمانے میں؟

مرزا ناصر احمد: اور......لیکن اگر وہ مجددین پہلے جو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، خیر وہ تو اور بات ہے، آپ نے *Explain* (واضح) کردیا۔

[943] **مرزا ناصر احمد:** اس کی *Interpretaion* (تعبیر)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو اور بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو وہ ٹھیک ہے۔ (*Pause*) یہ آخری جو ہے، آخری کے لحاظ سے وہ ۱۹۶۳ء کا ہے اور اس میں انہوں نے پھر اسی کو کہا ہے کہ ظہور ہر صدی...... آنحضرت ﷺ کا ظہور ہر صدی کے سر پر مجددین کے رنگ میں ہوتا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن......ٹھیک ہے، یہ بھی آپ فائل کردیں، چونکہ پھر تینوں اکٹھے رہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ سارے کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: اور پھر یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریریں، میں نے کہا تھا، پچاس ہزار دوں گا، تیس چالیس کے مقابلے میں، تو پچاس ہزار کے لئے تو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وقت لوں۔

(پچاس الماریاں صرف انگریزوں کی تعریف میں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو ایک جگہ پڑھا کہ پچاس الماریاں تو صرف انگریزوں کی تعریف میں انہوں نے لکھیں، تو وہ آپ کے پاس ضرور ہوں گی یہ؟

مرزا ناصر احمد: بالکل، وہ میں جہاد کے متعلق کہہ چکا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ......

مرزا ناصر احمد: اگر آپ نے پہلوں کے حوالے پھر سننے ہیں تو میں دوہرا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں پھر اس پر آؤں گا۔

مرزاناصراحمد: اگرآپ سوال کرتے ہیں تو میں دوہرادیتاہوں جواب کو۔

جناب یحییٰ بختیار: [944] کون سا جی؟

مرزاناصراحمد: یہی انگریزوں کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں بعد میں سوال پوچھوں گا آپ سے۔ یہ سوال میں پوچھوں گا کیونکہ ہرایک پوائنٹ پر Clarification (وضاحت) ضروری ہے۔

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس سوال آیا تھا ''پچاس الماریوں'' کا تو اس واسطے ذکر کیا اس میں۔

(پچاس الماریوں کا سائز؟)

مرزاناصراحمد: جی۔الماریوں کا سائز بھی آیا ہوا ہے۔اس سوال میں؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے نہیں پتہ جی اس کا۔

مرزاناصراحمد: نہیں،سوال میں، میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آپ بتائیں گے ناں جی، آپ کے پاس......

مرزاناصراحمد: نہیں، میں کیوں بتاؤں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کو علم ہوگا کیونکہ گھر میں آپ کے پڑی ہوں گی۔

مرزاناصراحمد: اچھا جی[1]۔ یہ چند نمونے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی اس کی کیا ضرورت ہے، مرزا صاحب؟

مرزاناصراحمد: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو یہ دعویٰ ہے کہ ''میں نے سب کچھ نبی اکرم ﷺ......''

(لاہوری محضرنامہ کے متعلق سوال)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں یہ عرض کررہا ہوں کہ میں چیئرمین صاحب سے Request (درخواست) کروں گا کہ...... پتہ نہیں یہ رول کے مطابق ہے یا نہیں۔ کہ لاہور سے جو پارٹی آئی ہے، انہوں نے اپنا ایک Statement (بیان) فائل کیا ہے۔ اس

---

[1] خیر سے بدھو گھر کو لوٹ آئے۔ نہ تیزی دکھاتے تو نہ یہاں نوبت پہنچتی۔ نہ کہتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔

میں بعض چیزیں ایسی ہیں، جن کی میں آپ سے **Clarification** (وضاحت) چاہتا ہوں۔

[945] وہ کہتے ہیں کہ: ''مرزا صاحب نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔'' اب یہ کتنی **Important** (اہم) چیز ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ''امتی نبی تھے'' وہ کہتے ہیں کہ ''نہیں تھے، انہوں نے دعویٰ نہیں کیا تھا'' تو اس لئے ان سے **Request** (درخواست) کروں گا کہ آپ کو ایک کاپی دے دی جائے، اس کے بعد پھر یہ سارے سوال آ سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جو ان کا ''محضر نامہ'' ہے اس کی **Clarification** (وضاحت) سوائے ان کے اور کسی کا حق نہیں ہے کہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، ان کی...... انہوں نے مرزا صاحب کے کچھ حوالے دیئے۔ مرزا صاحب کے کچھ اقوال کے حوالے دیئے ہیں جن کے لئے میں کہہ رہا ہوں، وہ تو وہی کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: **Clarification** تو وہی کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ حوالے جو ہیں، اس لئے، میں ان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لئے میں نے کہا آپ دیکھ لیجئے، اسے، پھر میں ان میں سے آپ سے سوال کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، جو میں سمجھا ہوں آپ سے، میں اس کی وضاحت کروالوں، شاید میں غلط سمجھا ہوں۔ یہ خواہش ہے آپ کی کہ اگر ہمارے محترم چیئرمین صاحب اجازت دیں تو وہ ''محضر نامہ'' ہمیں دے دیئے جائیں، تو ہم جواب ''محضر نامہ'' تیار کر کے وہ آپ کو دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، نہیں، میرا وہ بالکل مطلب نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں اسی واسطے یہ کہہ......

جناب یحییٰ بختیار: میرا وہ مطلب نہیں۔ میں نے کہا اس میں کچھ حوالے ایسے ہیں جو کہ...... کیونکہ یہ اس میں بھی ذکر آ چکا ہے، آپ بھی ذکر کر چکے ہیں، اس لئے انہوں نے جو دیئے ہوئے ہیں، **Certain Points** (چند نکات) ہیں، کمیٹی کو **Clarify** (واضح) کرنے کی ضرورت ہے اس کی۔

[946] **مرزا ناصر احمد:** اس کمیٹی کو لاہوری جماعت احمدیہ اور ہمارے درمیان جو اختلاف ہے، عقیدے کے متعلق یا مسئلے کے متعلق، اس کو ***Clarification*** (وضاحت) کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟[1]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ ہے کہ ایک ریزولیوشن ہے، ایک موشن ہے، ایک ریزولیوشن میں دونوں کو...... آپ اوران کو...... بریکٹ کیا گیا ہے۔ آپ نے وہ نوٹ کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یعنی جو ایک تو ہے ناں گورنمنٹ کا ریزولیوشن......

جناب یحییٰ بختیار: موشن میں کسی کا ذکر نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں ذکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرا جو ریزولیوشن ہے اس میں دونوں کے متعلق ذکر ہے۔

مرزا ناصر احمد: جو ان کا ذکر ہے، وہ خود کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: وہ ہم دے دیتے ہیں، اٹارنی جنرل!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب نے کچھ حوالے دیئے ہیں۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں کروں گا۔ میں تو صرف چاہتا ہوں کہ ***Clarification*** (وضاحت) ضروری ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو ہم کہیں گے کہ نہ دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، میں یہ چاہتا ہوں! میں یہ صرف واضح کر رہا ہوں کہ اگر آپ ہم سے پوچھیں گے تو مجھے۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacted the chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس مرحلہ پر ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی کی جگہ چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے کرسی صدارت سنبھالی)

Mirza Nasir Ahmad: *It will be fair to me to explain in detail and that might be 200 pages and something.*

---

[1] لڑے کیوں تھے، کیوں دو گروپ بنائے، اب شرماتے کیوں ہو؟

(مرزا ناصر احمد: یہ بالکل مناسب ہوگا کہ میں تفصیل سے وضاحت کروں، جو کم وبیش دوسو صفحات پر محیط ہوسکتی ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mirza Sahib. I don't want to file a rejoinder to what they have said.*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ انہوں نے (لاہوری پارٹی) نے کہا ہے، اس کا جوابی بیان داخل کیا جائے)

[947]***Mirza Nasir Ahmad:** No? What do you want then?*

(مرزا ناصر احمد: نہیں، تو پھر آپ کا کیا مطلب ہے؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I want certain points that they have raised that Mirza Sahib never claimed to be a nabi.*

(مرزا صاحب نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا؟)

(جناب یحییٰ بختیار: میں چند ایک نکات چاہتا ہوں، جو کہ انہوں نے اٹھائے ہیں، مثلاً یہ کہ مرزا صاحب نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا) ''مسیح موعود'' وہ بھی مانتے ہیں، آپ بھی مانتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا کبھی دعویٰ نہیں کیا، اور یہ جو احمدی ہیں، قادیان کے یا ربوہ کے، یہ بالکل غلط بات کررہے ہیں۔ انہوں نے ایک سٹینڈ لیا ہے، اس کی *Support* (تائید) میں انہوں نے مرزا صاحب کے کچھ حوالے دیئے ہیں۔ میں آپ کی توجہ ان کی طرف مبذول کرانا چاہتا تھا کہ وہ صحیح ہیں، غلط ہیں، کیا *Interpretation* (تصریح) ہے، کیا *Text* (سیاق وسباق) ہے ان کا؟ اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں کروں گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے کب کہا کہ میں نہیں چاہتا؟[1]

[1] ابھی تو آپ نے فرمایا: ''جوان کا ذکر ہے وہ خود کریں گے۔'' اب کہتے ہیں کہ میں نے نہیں کہا؟ اس کو کہتے ہیں: ''کہہ مکرنی''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا: جواب دینا چاہیں...... مگر نہیں، نہ ہم...... آپ ان کو کہتے ہیں آپ جواب دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے، یعنی چاہتے آپ یہ نہیں کہ جہاں تک ان حوالوں کا تعلق ہے، نبوت کے متعلق، جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے دیئے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہم اپنا جواب صرف وہاں تک رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ باقی جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ باقی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر صرف انہوں نے ***Affidavit*** (بیان حلفی) فائل کیا ہے۔ ۷۰ آدمیوں کا......

(مرزا ناصر جی، جی سے ہوں، ہوں تک)

[948] **مرزا ناصر احمد:** جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۱ء میں، مرزا صاحب نے ایسے کوئی نہیں کہا۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے کچھ کہا ہے، اس کا...... وہ انکارِ نبوت کے حوالہ جات ۱۹۰۱ء سے وہ شروع کرتے ہیں، ضمیمہ ''ج'' ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ یہ حوالے جو ہیں، ۱۹۰۱ء کے بعد، پھر ۱۹۰۷ء، ۱۹۰۸ء تک، وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ انہوں نے دعویٰ نہیں کیا۔ تو اس پر میں چاہتا ہوں شاید آپ سے کچھ ان میں سے پوچھ لوں۔ تو اگر میں ابھی پوچھتا ہوں آپ سے تو پھر آپ کو بھی وہاں ضرورت ہوگی۔ تو میرا خیال ہے ایڈوانس کاپی آپ کو دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں[1]۔

---

[1] کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر! ابھی کل کسی وقت ہو سکا تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو صرف یہ جو ہے ناں، ضمیمہ ''ج'' جو ہے......

مرزا ناصر احمد: اس کا جو ایک فقرے کا جواب ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بڑی وضاحت سے یہ بیان کیا کہ: ''اگر نبی کے معنی شرعی نبی کے ہوں تو میں بالکل نبی نہیں۔'' آپ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا وہ ہمارے ''محضر نامہ'' میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ***Explain*** (واضح) کر دیا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

[949] **جناب یحییٰ بختیار:** مگر اس کے باوجود وہ ''امتی نبی'' تک بھی نہیں کہتے تو اس لئے یہاں ان کے جو حوالے ہیں، مرزا صاحب کے جو دیئے ہوئے ہیں، انہوں نے یہاں تک کہ ۱۹۰۷ء کا حوالہ بھی دیا انہوں نے، تو آپ ان کو دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی واسطے میں کہتا ہوں آپ جو جواب دیں گے تو کہیں گے ''ضمیمہ ج جب تک ہم یہاں نہیں دیکھیں کہ کیا ریفرنس ہے، ہم پورا اس کو نہیں سمجھ سکتے۔'' تو اس لئے میں ***Request*** (درخواست) کی تھی، چیئرمین صاحب کو کہ ایک کاپی دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: تو اب تک جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر محترم چیئرمین صاحب اس کی اجازت دیں تو یہ ہمیں مل جائے تو جو حوالے نبوت کے متعلق ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، وہ انہیں......

مرزا ناصر احمد: صرف وہاں تک......

جناب یحییٰ بختیار: وہاں تک......

مرزا ناصر احمد: باقی کوئی بحث نہ کرے، یہی، میں صحیح سمجھا ہوں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ***It is allowed the copy may be given and...***

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ دے دیجئے، ضمیمہ ''ج'' ہے۔

***Mr. Chairman:** It is up to the witness.*

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے، ***Affidavit*** دیا ہوا ہے انہوں نے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، بعد میں دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،

Because they have to refer to the main point.

[950] **جناب چیئرمین:** ہاں، تو اس کے ساتھ ضمیمہ جات جو ہیں وہ بھی دینے ہیں یا نہیں؟ نہیں، ***This is reference of the book*** (یہ کتاب کا حوالہ ہے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک ضمیمہ تھا، میں نے کہا جو ***Main body*** میں دیکھیں گے کہ کیا اشارہ ہے......

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اس ***Clause*** کو ***Clarify*** (واضح) کرنے کے لئے......

جناب چیئرمین: یہ تو کتابوں کی ہیں لسٹیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے سب حوالے پورے کر لئے جی، کہ، ہیں کچھ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جی۔ انہوں نے نوٹ کئے ہوئے تھے، لیکن جب جا کے دیکھا تو کافی تھے، دوسو کے قریب۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں بتا رہا ہوں، پندرہ بیس ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ''مکتوبات احمدیہ'' کے ایک اقتباس پر بنیاد رکھی گئی تھی ایک سوال کی، ہمیں ''مکتوبات احمدیہ'' میں ایسا کوئی حوالہ نہیں مل سکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کون سا سوال تھا جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''مکتوبات احمدیہ''...... مسیح محمدی، مسیح موسوی...... اس قسم کی کوئی عبارت تھی (اپنے وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کر کے) انہوں نے بڑا مختصر نوٹ کیا ہے، تو یہاں اگر آپ......

جناب یحییٰ بختیار: وہ نوٹ آپ کو یاد ہے؟ تا کہ میں اس سے سوال نکال سکوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ مسیح محمدی اور مسیح ناصری کا مقابلہ ایسے رنگ میں جس کی وجہ سے کوئی اعتراض وہاں پیدا ہوا۔

[951] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں، تو......

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' کا ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: میں دیکھتا ہوں۔ ایک ''الفضل'' کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ''مکتوبات احمدیہ'' تو رسالہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو ہیں ناں جی، وہ میں دیکھتا ہوں کہ دونوں......دوسرا بھی آپ کو ملا ہے یا نہیں۔ (Pause) ایک مرزا صاحب! یہ تھا ''الفضل'' ج ۵ ،ش ۶۹، ۷۰۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

(کیا مسیح ناصری نے اپنے پیرؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اس میں وہ کہتے ہیں کہ: ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیرؤوں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ اس سے مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہے آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: یہ وہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دوسرا جو ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ہم نے بعد میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ دوسرا ہے ''ملائکۃ اللہ......''

مرزا ناصر احمد: وہ تو ''ملائکۃ اللہ'' والی، میں جواب دے چکا ہوں، یہاں ہم نے نوٹ کیا ہوا ہے۔ تو اس کا جواب مل گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اس کا جواب دے چکے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

[952] جناب یحییٰ بختیار: تو یہ مجھے نہیں پتہ کہ کون سا تھا۔ اگر آپ مجھے اس کا تھوڑا سا مضمون بتادیں......نہیں، وہ تو ہو چکا۔

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' میں۔

جناب یحییٰ بختیار: فقرہ کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ، ان کو خود یاد نہیں رہا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بیچ میں دس دن گزر گئے ناں۔ جی، اس لئے تو......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مجھے بھی...... میں نے نوٹ کیا ہے کہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ پھر آپ دیکھ لیں، بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ آپ کا ***Referance*** (حوالہ) کیا تھا؟ یہ دیا ہم نے آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: ''مکتوبات احمدیہ'' ص۲۴۔ ***(Pause)***

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی: ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا کہ کھاؤ پیو، نہ عابد، نہ زاہد، نہ حق پرست، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا''

(مکتوبات احمدیہ ج۳ نمبر۴، ص۲۳،۲۴)

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔ ***(Pause)***

جناب یحییٰ بختیار: مکتوبات احمدیہ کے صفحہ ۲۱ اور ۲۴ پر یہی تو ہے اور اس کے علاوہ کون سا ہے؟[1]

مرزا ناصر احمد: یہ تو ہو چکا ہے۔

Mr. Chairman: *Mr. Attorney- General, can we get the reply to hawalajat filed?*

(**جناب چیئرمین:** مسٹر اٹارنی جنرل صاحب! کیا ہم ان حوالہ جات کا جواب لے سکتے ہیں؟)

[953]***Mr. yahya Bakhtiar:*** *Sir?*

(**جناب یحییٰ بختیار:** جناب!)

Mr. Chairman: *Can we get the reply to Hawalajat filed with the evidence?*

(**جناب چیئرمین:** کیا ہم ان حوالہ جات کا جواب لے سکتے ہیں جن کو شہادت کے ہمراہ لف کیا گیا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *With....?*

۱؎ دو دن سے مرزا ناصر کہتا ہے کہ حوالہ نہیں ہے۔ اب کہتا ہے ہو گیا ہے؟

(جناب یحییٰ بختیار: ساتھ......؟)

Mr. Chairman: *With the evidence? These may not be read in order to save the time.*

(جناب چیئرمین: شہادت کے ساتھ؟ پوری شہادت نہ پڑھی جائے، تاکہ وقت بچ سکے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I requested Mirza Sahib that wherever he feels it necessary....*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے مرزا صاحب سے گزارش کی ہے جہاں وہ ضروری سمجھیں)

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *He will explain it briefly and then file it that.... otherwise he will read it out....*

(جناب یحییٰ بختیار: اختصار کے ساتھ وضاحت کر دیں اور لف کر دیں۔ بصورت دیگر وہ (شہادت) کو پڑھ کر سنا دیں......)

Mr. Chairman: *If, if the reply....*

(جناب چیئرمین: اگر، اگر جواب......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... read the Hawalajat.*

(جناب یحییٰ بختیار: حوالہ جات پڑھیں)

Mr. Chairman: *.... of the Hawalajat is prepared in a written from, it can be filed. It may be read as part of the evidence.*

(جناب چیئرمین: حوالہ جات کا جواب تحریری طور پر تیار کیا گیا ہے تو پھر اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تحریری جواب شہادت کا حصہ شمار ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, when you were out of the Hall for a little while.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! جب آپ تھوڑی دیر کے لئے ہال سے باہر تھے......)

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, I requested Mirza Sahib.....*

(جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے مرزا صاحب سے گزارش کی تھی......)

جناب چیئرمین: جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... That the Committee is sitting very anxious....*

Mr. Chairman: *It will ....*

(جناب چیئرمین: یہ بہتر ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... therefore, he said he will file the main....*

(جناب یحییٰ بختیار: اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ وہ......)

[954]***Mr. Chairman:*** *Yes, it will save a lot of time of the House and of the witness also.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں۔اس طرح ایوان اور گواہ دونوں کا کافی وقت بچ جائے گا)

Mr. Yahya Baktiar: *Yes, I know, his valubale time.* (جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔مجھے ان کے قیمتی وقت کا احساس ہے)

Mr. Chairman: *Then, if it can be agreed between the witness and the.....*

(جناب چیئرمین: تو پھر اگر گواہ اور...... کے مابین کوئی سمجھوتہ طے پا جائے)

Mr. Yahya Baktiar: *No, I requested Mirza Sahib wherever he considered neccessary, he will speak in detail; otherwise he will just briefly say something about it and file it.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔میں نے مرزا صاحب سے گزارش کی ہے کہ جہاں ضروری خیال کریں وہ پوری وضاحت کردیں، بصورت دیگر وہ مختصراً جو کہنا چاہیں کہیں اور تحریری جواب پیش کردیں)

Mr. Chairman: *And then we can cross over to the examination. rest of the examination.*

(جناب چیئرمین: اور پھر ہم گواہ کے بیان اور جرح کی جانب بڑھ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Baktiar: ***No, I know the difficulty, but I want Mriza Sahib....***

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں۔ مجھے مشکل کا احساس ہے، لیکن میں مرزا صاحب سے کہوں گا......)

Mr. Chairman: ***Yes, it is upto the witness.***

(جناب چیئرمین: ہاں اس بات کا انحصار گواہ پر ہے......)

Mr. Yahya Baktiar: ***....if the thinks necessary,...***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ ضروری سمجھیں......)

جناب چیئرمین: ہاں۔

Mr. Yahya Baktiar: ***.... then he will give in detail, otherwise he will briefly mention it.***

(تو تفصیل میں جائیں گے، ورنہ اختصار کے ساتھ ذکر کردیں)

Mr. Chairman: ***Yes. I may ask the witness, if he likes, he can file all the, all the written.....***

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، میں گواہ سے کہوں گا کہ اگر وہ چاہیں تو وہ تمام تحریری......پیش کردیں)

Mr. Yahya Baktiar: ***No, but the thing is, Sir, the Committee members.....***

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں! جناب والا بات یہ ہے کہ کمیٹی کے اراکین......)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Yahya Baktiar: ***..... will not be able to read every document because the debate time is short. That is why I said that Mirza Sahib should breifly expalin....***

(جناب یحییٰ بختیار: ہر ایک دستاویز کا مطالعہ نہ کرسکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب سے گزارش کی ہے کہ وہ اختصار کے ساتھ وضاحت کرتے جائیں)

مرزاناصراحمد: ہاں جی۔

[955] ***Mr. Yahya Baktiar:* .... and then file.**

(جناب یحییٰ بختیار: اور (تحریری جواب) پیش کردیں)

***Mr. Chairman:* But if all the.....**

(جناب چیئرمین: لیکن اگر سارا......)

***Mr. Yahya Baktiar:* Wherever he thinks, you know, that it.....**

(جناب یحییٰ بختیار: البتہ جہاں وہ ضروری خیال کریں، آپ اس کو جانتے ہیں......)

***Mr. Chairman:* But, Mr. Attorney-General, if all the time is consumed in reading the Hawalajat then....**

(جناب چیئرمین: لیکن مسٹر اٹارنی جنرل صاحب! اگر سارا وقت حوالہ جات کے پڑھنے میں ہی صرف ہوگیا تو پھر؟)

***Mr. Yahya Baktiar:* Thank you.**

(جناب یحییٰ بختیار: مہربانی؟)

***Mr. Chairman:* If all the time is consumed in reading the Hawalajat then....**

(جناب چیئرمین: اگر سارا وقت حوالہ جات کے پڑھنے میں ہی صرف ہوگیا تو پھر؟)

***Mr. Yahya Baktiar:* No, Sir, the thing is that we ask certain questions....**

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں جناب والا! ہم نے کچھ سوالات پوچھے ہیں......)

***Mr. Chairman:* .... then then....**

(جناب چیئرمین: پھر، پھر)

***Mr. Yahya Baktiar:* ... and to those questions, after verification, he is giving reply. Most of them have been over now. I think, one or two are left.**

(جناب یحییٰ بختیار: جن کے جوابات ضروری تصدیق کے بعد (گواہ) دے رہا

ہے، زیادہ تر سوالات، جوابات ختم ہوچکے ہیں، میرے خیال میں ایک یا دو سوال باقی ہیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو If you

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، نہیں، certainly......

Mr. Chairman: ***Because, for all Hawalajat, there were two questions: one, that the particular statement, which was made, is admitted? If not admitted, then no second questions. If made, then explanation by the witness that it was given in such and such context.***

(**جناب چیئرمین:** تمام حوالہ جات کے بارے میں دو سوالات ہیں، پہلا یہ کہ کیا وہ اس بیان کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر تسلیم نہیں کرتے تو پھر دوسرا سوال نہیں، اگر ایسا بیان تھا تو پھر گواہ کی طرف سے طرف سے وضاحت کہ کس سیاق وسباق میں دیا گیا تھا)

Mr. Yahya Baktiar: ***Sir, I pointed out to Mirza Sahib before that if I am charged with an offence and I am taken to court and the Mjistrate asked me, I say: "Others have also committed the some offence". Now, if Mirza Sahib goes on giving Sir. Syed's Hawalajat and other Hawalajat because Mirza Sahib said the same*** 956 ***thing..... I mean that may be relevant from his point of view.... but it will not justfy this, nor will it expalin it, because Mirza Sahib, accroding to them, held a very different positon.***

(مرزا قادیانی نے انگریز کی مدح کی)

(**جناب یحییٰ بختیار:** جناب والا! میں نے مرزا صاحب کے گوش گزار کیا تھا، فرض کریں کہ مجھ پر کوئی الزام عائد ہوتا ہے، اور میں عدالت میں جوابدہ ہوں، میں (عدالت میں) یہ کہتا ہوں کہ اوروں نے بھی ویسا ہی جرم کیا ہے، اب مرزا صاحب سرسید کے حوالہ جات اور دیگر حوالہ جات دے رہے ہیں، اور اسی قسم کا موقف لے رہے ہیں، یہ بات مرزا صاحب کے نقطۂ نظر

سے درست ہوسکتی ہے، مگر میرے نزدیک یہ موقف مناسب نہیں، نہ ہی اس سے کوئی بات واضح ہوگی، کیونکہ مرزا صاحب کی حیثیت بہت ہی مختلف ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ Criminal Offence کے متعلق تو درست ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں......

Mirza Nasir Ahmad: ***....But, I think, I have not committed any criminal offence.***

(مرزا ناصر احمد: لیکن تو فوجداری جرم کے بارے میں کہا جارہا ہے، میں نے کوئی فوجداری جرم نہیں کیا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں،

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, no, no, insinuation. I have just given an example, and I brought mysilf in, I don't want to insinuate and hurt your feeling. I was giving an example that, for anything, you cannot say that "because others have done" That will not justify, that will not explain it.***

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی الزام تراشی کی بات نہیں، میں نے تو اپنا مدعا سمجھانے کے لئے ایک مثال دی ہے۔ میں آپ (مرزا صاحب!) کے احساسات کو قطعاً مجروح کرنا نہیں چاہتا۔ میں نے تو صرف مثال دی ہے کہ آپ محض اس لئے کوئی کام نہیں کرسکتے کہ وہی کام اوروں نے کیا ہے، یہ کوئی جواز نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی بات واضح ہوگی)

Mr. Chairman: ***That is a question of argument.***

(جناب چیئرمین: یہ تو دلائل کا سوال ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I say I have pointed out onething....*** (جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو ایک نقطہ بیان کیا ہے......)

Mr. Chairman: ***.... we are talking of the procedure.*** (جناب چیئرمین: ......ہم ضابطے کی بات کررہے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mirza Sahib says, no that***

was the background, this was the history, from his point of view....

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس کا پس منظر یہ تھا، ان کے نقطۂ نظر سے یہ تاریخی حقیقت تھی......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک ماحول جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے جی، میں نے کہا......

مرزا ناصر احمد: زمانے کا ایک ماحول جو ہے، پچاس،......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

مرزا ناصر احمد: ......ایک، سو اصدی پہلے کی اگر بات کریں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......تو اس صدی کے ماحول کے بغیر......

[957] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا آپ اس کی ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ضروری سمجھتے تھے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا، ٹھیک ہے، پڑھ لیں۔

Mr. Chairman: *No, my only idea was to save the time of the House....*

(جناب چیئرمین: نہیں میرا خیال تو صرف ایوان کا وقت بچانے کا تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I know.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں جانتا ہوں)

Mr. Chairman: *.... we do not want to tax the patience of the honourable members, the witness and everybody concerned.*

(جناب چیئرمین: ہم معزز اراکین، گواہ یا اور لوگوں کے صبر کو آزمانا نہیں چاہتے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am aware of the valuable time of the House valuable time of Mirza Sahib, and I am*

also getting tired, but this is a very important thing....

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے ایوان اور گواہ کے قیمتی وقت کا پورا احساس ہے، میں خود بھی تھکا ہوا ہوں، مگر یہ بات بھی بہت اہم ہے)

Mr. Chairman: If, if we can minimise....

(جناب چیئرمین: اگر اس کو کم سے کم کر سکیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: I want every clarification so that the committee should come to a very fair decision.

(جناب یحییٰ بختیار: میں ہر قسم کی وضاحت چاہتا ہوں، تاکہ کمیٹی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے)

Mr. Chairman: My only, my only point was that if the written reply to Hawalajat can be filed, it will be read in evidence, and the copies will be cyclostyled and given to all the members. That is my point.

(جناب چیئرمین: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حوالہ جات کا تحریری جواب ہو تو اسے بطورِ شہادت شمار کیا جائے اور اس کی نقول تمام اراکین کو مہیا کی جائیں، بس صرف اسی قدر میرا مقصد ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, that we doing, Sir, But if, alongwith the reply, he can give a brief clarification, I think that is better, because this is not evidence, and it is not interrogatory.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جناب والا! یہ تو ہم کر رہے ہیں، لیکن میرا خیال کہ تحریری جواب کے ساتھ اگر کچھ وضاحت بھی ہو جائے تو یہ بہتر ہوگا، یہ نہ تو شہادت ہوگی نہ سوال نامہ)

Mr. Chairman: No, But if the witness says that this reply...

(جناب چیئرمین: نہیں، لیکن اگر گواہ کہے کہ یہ ایک جواب ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: No, if it is a written reply...

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر یہ تحریری جواب ہوا......)

Mr. Chairman: *Yes, it is a written reply.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں یہ تحریری جواب ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It will be pointed out. That it will be explained.*

(جناب یحییٰ بختیار: تو پھر گواہ سے وضاحت طلب کی جائے گی)

[958]***Mr. Chairman:*** *That will be a part of evidence.*

(جناب چیئرمین: یہ شہادت کا حصہ ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The time was consumed mostly because of the Hawalajat.... what other Muslims have said about....*

(جناب یحییٰ بختیار: زیادہ وقت ان حوالہ جات میں صرف ہوا جو کہ ''غدر'' کے بارے میں دوسرے مسلمانوں سے متعلقہ تھے)

مرزا ناصر احمد: ......غدر۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

Mr. Chairman: *Yes if now we are able to cut it short....* (جناب چیئرمین: اگر ہم اس بحث کو سمیٹ سکیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, I, I, I.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، میں......)

Mr. Chairman: *.... it may be beneficial to all of us... to the honourable members, to the witness to everyone of us.*

(جناب چیئرمین: تو یہ بات معزز اراکین، گواہ اور ہم سب کے حق میں بہتر ہوگی)

Dr. Mohammad Shafi: *Sir, may I say a word?*

(ڈاکٹر محمد شفیع: جناب والا! کیا مجھے کچھ گزارش کرنے کی اجازت ہے؟)

Mr. Chairman: *No. After this.*

(جناب چیئرمین: جی نہیں، اس کے بعد)*(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: next جواب پڑھ لیجئے۔ (Pause)

مرزا ناصر احمد: یہ ایک سیاسی سوال تھا: ''اکھنڈ ہندوستان کی ہم تائید کرتے رہے ہیں۔'' یہ ہے آپ کے...... یا ہوگیا؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مجھے یاد نہیں۔ اس پر میں نے بعد میں تین سوال اور پوچھنے تھے، میں نے لکھے ہوئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان میں سے شاید میں نے کوئی اور پوچھا ہو۔ لیکن چار سوال مجھے لکھ کے آئے تھے۔ یہ جو پولیٹیکل سائیڈ تھی......

[959] مرزا ناصر احمد: ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***.... we don't attach much importance with it. Just because you opposed pakistan, that is no reason to condemd anybody.***

(جناب یحییٰ بختیار: ہم اس بات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے کہ آپ نے پاکستان (بننے کی) مخالفت کی، (اس وجہ سے) کسی کو ملامت کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ کئی لوگوں نے......)

مرزا ناصر احمد: کیا؟...... ***But we did not*** (لیکن ہم نے (مخالفت) نہیں کی)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but I say... supposing you did... that was not the reason. The reason was.... I wanted to point out.... that you treated yourself different from the rest of Muslims.... separate. In that context....***

(قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ شمار کرتے تھے؟)

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، فرض کریں کہ آپ نے مخالفت کی، یہ کوئی وجہ نہیں، اصل سبب یہ ہے کہ میں نے آپ پر یہ واضح کیا کہ آپ اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ شمار کرتے تھے، اس حوالہ سے......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***... I asked the question.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے سوال پوچھا تھا)

مرزا ناصر احمد: تو وہ، وہ میں پھر اس کا جواب دے دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں جب آپ سے دوسرے سوال پوچھ لوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تفصیلی ذرا جواب ہے، ممکن ہے آدھ پون گھنٹہ لگ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تاکہ دوسرے بھی آپ کے سامنے ہوں گے......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو پھر آپ دے دیجئے اس کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ اس میں دو تین حوالے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کے ساتھ یہ آ جائے گا۔

[960] **مرزا ناصر احمد:** ان کے ساتھ ملا کے آپ کا مطلب ہے، ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب ہے کہ ان کو بھی ساتھ ملا لیا جائے، تاکہ وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ وقت ضائع نہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر اس کے لئے تفصیلی جواب دینا پڑے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی، پوچھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ختم ہو گیا جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ......

جناب چیئرمین: آپ ***Question put*** (سوال پوچھیں)، آپ ***Question*** (سوال) سٹارٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور جواب رہ گیا جی، جو پہلے پوچھے گئے ہیں۔

***Mr. Chairman:** And, for my enquiry, the member of the delegation can consult each other and can adopt whatever course they choose.*

(**جناب چیئرمین:** اور میری انکوائری کے لئے، وفد کے اراکین ایک دوسرے سے

مشورہ کر سکتے ہیں اور جو بھی طریقہ وہ پسند کریں)

(درود شریف کے متعلق سوال)

مرزا ناصر احمد: یہ وہ ایک فوٹوسٹیٹ کی کاپی رسالہ ''درود شریف'' کے متعلق یہاں دی گئی تھی، میرا خیال ہے فوٹوسٹیٹک کاپی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: دو فوٹوسٹیٹ۔ ایک یہ تھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک یہ تھا، ایک اور تھا، ایک وہ تھا۔ وہ دونوں ایسے ہیں جن کا ہے یہ نہیں...... یہ جو چھپا ہے، وہ بھی غلط۔ یعنی ہے ہی نہیں وہ صفحہ اور جو مضمون ہے وہ بھی غلط، ہماری...... ہمارے پاس کئی ایڈیشن ہیں اس رسالے کے، اور سارے ہم نے دیکھے ہیں، اور اس میں کہیں یہ عبارت نہیں جو اس دن یہاں اس دن پڑھ کے سنائی گئی۔ فوٹوسٹیٹ کاپی، اس...... جو پڑھ[961] کے سنایا گیا...... اس میں تھا کہ...... یہ ایک اندرونی شہادت ہوتی ہے جو اس کے خلاف ہے...... اس میں یہ ہے کہ حافظ محمد صاحب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز پڑھنے کا کوئی ثبوت...... انہوں نے کہا ہے کہ پڑھی...... اور کوئی ثبوت سلسلہ احمدیہ کے مطبوعہ لٹریچر سے نہیں ملتا۔ حافظ محمد صاحب ایک نامعلوم شخصیت ہے جس کا تحریک احمدیت میں کوئی ذکر تک نہیں ملتا۔ جن احباب کے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی ہے اور جن کا ذکر سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے، وہ حسب ذیل ہے: حضرت مولوی نورالدین صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال آپ سے نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال نہیں پوچھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پوچھا۔ وہ جو پڑھا تھا ناں پورا، یعنی درود کے متعلق، لیکن......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس ساری عبارت میں یہ بھی ذکر تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ جو صرف درود کا پارٹ تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ذکر تھا کہ حافظ محمد صاحب نے یہ روایت کی ہے۔ اب جماعت اس نام کو ہی نہیں جانتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو آپ کے پاس ایسا کوئی درود ہے ہی نہیں، چھپا ہی

نہیں؟ جو کتاب چھپی ہوئی ہے وہ دکھا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ اگر دکھا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ لے آئیں گے۔

[962] **مرزا ناصر احمد:** اور میرا خیال ہے کہ وہ مشکل سے ملے گی کیونکہ ہے ہی کوئی نہیں۔

***Mr. Chairman:** When, I think, the denial comes, there is no need of explanation.*

(**جناب چیئرمین:** میرے خیال میں جب انکار کردیا جائے تو کسی وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں...... *If* (اگر)

***Mr. Chairman:** When, when a fact is denied that it never existed....*

(**جناب چیئرمین:** جب کسی واقعہ کا سرے سے انکار کردیا جائے......)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ......

***Mr. Chairman:** There is no need of explanation.*

(**جناب چیئرمین:** تو پھر وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی)

مرزا ناصر احمد: جی، میں یہ *Deny* کرتا ہوں کہ ہمارے پاس جتنے ایڈیشن ہیں، ان میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں، اس درود کا۔ نمبر ایک۔ میں یہ *Deny* کرتا ہوں کہ...... میں احمدیت کی گود میں پلا ہوں...... میں نے ساری عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی اس درود کے الفاظ، درود کے نہیں سنے، یہ میں *Deny* کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے پہلے بھی کہا *You dont believe of it* (آپ اس پر یقین نہیں رکھتے) تو آ چکا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ پس پھر اس کو چھوڑتے ہیں۔

***Mr. Chairman:** This is sufficient. Now we go on to the next.*

(**جناب چیئرمین:** یہ کافی ہے، اگلی بات کریں)

(Pause)

مرزا ناصر احمد: اچھا، رسالہ ''ختم نبوت'' از مودودی صاحب اور اس کے جواب پر

دوبارہ غور کرنے کا آپ نے کہا تھا وہ کر لیں......(اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہیں؟ اچھا، وہ بھی۔ ''یہ بھی جواب ہو گیا'' تو یہاں لکھ نہیں رہا۔ اچھا، یہ ہے۔

(اٹارنی جنرل سے)[963] ''جماعت الگ بنانا'' *"Ahmad, a Massenger of later days"....* (احمد، بعد میں آنے والا رسول)

جناب یحییٰ بختیار: وہ *Page* (صفحہ) پر کیا کچھ تھا؟

مرزا ناصر احمد: وہ بھی یہاں فوٹو سٹیٹ ایک کاپی یہاں پیش کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا خطاب نہیں ہوا؟

مرزا ناصر احمد: میں بتاتا ہوں۔(اپنے وفد کے ایک رکن سے) اس کتاب کا کیا نام ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) ''سیرت مسیح موعودؑ'' کے نام سے ایک کتاب چھپی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اس کا ترجمہ ہوا ہے اردو میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں وہ الفاظ یہ نہیں جو وہ انگریزی ترجمہ جو محمد ہاشم صاحب بنگالی نے کیا، ابوالہاشم صاحب بنگالی......۱۹۲۴ء کی یہ کتاب نہیں، یہ ۱۹۱۶ء، ۱۹۱۷ء کی کتاب ہے، یہ اس وقت کی کتاب نہیں آپ کے ذہن میں تھا، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ ۱۹۲۴ء والی......*Ahmadayyat or the true Islam* (احمدیت یا سچا اسلام)

جناب یحییٰ بختیار: وہ لیکچر اور تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ لیکچر اور ہے۔ یہ وہ نہیں ہے۔ اس کا جو اردو کے الفاظ ہیں...... *(Pause)*

(مرزا قادیانی نے اپنے مریدوں سے کہا اپنے کو احمدی مسلمان لکھواؤ)

دیکھیں ناں، کتنا فرق ہے۔ یہ جو اردو کے الفاظ ہیں یہ *Self- Explanatary* (خود اپنی وضاحت کرنے والا) ہیں۔ اس میں ہے: ''۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہونے والی تھی۔ اس لئے ۱۹۰۱ء کے اواخر میں آپ نے اپنی جماعت کے نام ایک اعلان شائع کیا کہ ہماری جماعت کے لوگ کاغذات مردم شماری میں اپنے آپ کو ''احمدی مسلمان'' لکھوائیں......''احمدی مسلمان'' لکھوائیں...... گویا اس سال آپ نے اپنی جماعت کو ''احمدی'' کے نام[964] سے مخصوص کر کے

دوسرے مسلمانوں سے......دوسرے مسلمانوں سے......ممتاز کردیا۔‘‘

ایک امتیاز ان میں پیدا کیا کہ ’’احمدی مسلمان‘‘ لکھواؤ تم۔ اب اس کا اگر غلط ترجمہ کہیں ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ترجمہ نہیں جی، وہ بھی مطلب ہی ہے اس کا کہ "As Separate Entity" (بطور ایک الگ حقیقت)

مرزا ناصر احمد: ’’ممتاز کردیا۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ’’ممتاز‘‘ مطلب ہے، اوپر ہو یا نیچے ہو،......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، نہ، اوہو! اوہو!......

جناب یحییٰ بختیار: مختلف ہوگیا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: امتیاز پیدا کیا، جس طرح یہ اپنے بریلوی اور اہل حدیث......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور فرقہ بن گیا۔

مرزا ناصر احمد: مسلمانوں میں ایک اور فرقہ۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی کی Census (مردم شماری) میں تو یہ ہم نے دیکھا ہے کہ شیعہ سنی کا آ تا رہا ہے، مگر بریلوی مریلوی کا ابھی تک نہیں آیا۔

مرزا ناصر احمد: اگلی Census (مردم شماری) میں شاید آ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں نہیں کہہ سکتا۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ General Way میں، اتنے شیعہ، اتنے سنی۔ باقی یہ جو ہیں......

[965] مرزا ناصر احمد: تو شیعہ سنی کا بھی آخر......میں، میں......ویسے اعتراض نہیں...... میں ویسے میں اپنی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ وہ جو اپنی رپورٹ لکھتے ہیں Censuse (مردم شماری) میں علیحدہ لکھواتے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ شیعہ مسلمان اتنے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے تھے کہ شیعہ اتنے ہیں، اندازاً اور سنی اتنے ہیں۔ مگر یہ کہ شیعہ نے کبھی اپنے آپ کو علیحدہ نہیں لکھوایا کہ ''میں شیعہ ہوں'' نہ کوئی Instructions دی ہیں، نہ سنیوں نے، نہ بریلویوں نے، نہ دیوبندیوں نے، یہ، یہ پوائنٹ جو تھا، میں اس کی Clarification (وضاحت) چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اگر انہوں نے لکھوایا نہیں تو Census (مردم شماری) کے نتائج میں ''شیعہ اتنے ہیں'' کیسے آ گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ اپنا......رپورٹ میں دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: رپورٹ میں دے رہے ہیں کہ *The shias are estimated to be so many out of them.* (ان میں سے شیعوں کی تعداد کا اندازہ کرلیا گیا)

Mirza Nasir Ahmad: *In the census report ?*

(مرزا ناصر احمد: مردم شماری کی رپورٹ سے؟)

[966] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پرانی جو تھی ناں، اس میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میرا مطلب یہ ہے کہ آخر انہوں نے ''شیعہ'' لکھوایا ہوگا تو Census (مردم شماری) کی رپورٹ میں آیا ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، Estimated (اندازہ)

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ایسے علیحدہ لکھے نہیں گئے۔

Mirza Nasir Ahmad: *I wonder. How do you, how can you estimate without there being any satatistics to base your estimation?*

(مرزا ناصر احمد: میں حیران ہوں کہ شماریات کے مواد کے بغیر آپ نے ان کی تعداد کا کیسے اندازہ کرلیا؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** You have estimated, Sir, that the Ahmadis are four million; they can estimate.*

(جناب یحییٰ بختیار: جس طرح آپ نے احمدیوں کے بارے میں اندازہ کر لیا کہ چالیس لاکھ (اسی طرح) وہ بھی اندازہ کرسکتے ہیں[1])

مرزا ناصر احمد: اچھا، اس Sense (معنی) میں! وہاں کوئی شیعہ مجاہد ہوں گے!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** .... I don't remember- I may be wrong.* (جناب یحییٰ بختیار: مجھے یاد نہیں، ہوسکتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں)

......میرا امپریشن یہ ہے کہ پہلی دفعہ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......۱۹۲۱ء میں......لکھتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: بہرحال اس کا مطلب یہ ہے کہ ''احمدی مسلمان'' اور فرقے کا جماعت کا امتیاز، ممتاز ان کو کرنے کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ انگریزی کتاب جو ہے، وہ آپ کے......

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری جماعت کی طرف سے شائع نہیں ہوئی، ایک Individual (فرد) نے کیا ہے اسے۔

[967] جناب یحییٰ بختیار: قادیان سے۔ آپ دیکھ لیجئے۔ آپ کتاب مجھے دکھا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، دیکھ لیں اور یہ سمجھ نہیں آیا ہمیں کہ یہ کتاب موجود تھی تو فوٹو سٹیٹ کاپی یہاں پیش کی گئی!......؟[2]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، وہ ان کے پاس نہیں تھی کتاب اس وقت۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ان کے پاس نہیں تھی۔ وہ آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا اس میں عنوان ہے ''......*Outside*......''......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جو آپ نے یہ کہا،......

---

[1] استاذ ہاتھ لا، کیسے کہی جناب اٹارنی جنرل نے کہ مرزا ناصر کی گھگھی بند ہوگئی؟

[2] کتنا اہم سوال ہے مرزا ناصر کا؟ اس کو کہتے ہیں: خوئے بد را بہانہ بسیار!

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ عنون ہی کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دکھایئے مجھے۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ عنوان اس میں جو ہے ناں، ترجمے میں، اصل میں جو اردو کا ہے، یہ ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اردو میں نہیں؟ اس میں، انگلش میں تو ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، انگلش میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: کافی عنوان لگائے ہیں اس شخص نے۔ یعنی یہ دیکھیں ناں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ ٹھیک ہے۔ وہ پبلش آپ کے......

مرزا ناصر احمد: آپ سمجھ جائیں گے آپ، یہ ہیں......

968 جناب یحییٰ بختیار: قادیان کی طرف سے ***Officially*** پبلش ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں کوئی ***Heading*** نہیں ہے۔ ***Heading*** (عنوان) ترجمہ کرنے والے نے اپنے لگا دیئے......ابوالہاشم بنگالی نے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ......

مرزا ناصر احمد: ان کو ***Heading*** لگانے کا شاید شوق ہوگا، شوق ہوگا۔

(Pause)

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کا وہ جو ہے، ۱۹۲۴ء کا ایڈیشن تھا، میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد: اردو میں تو کہیں بھی نہیں......وہ تو ایک ہی چل رہا ہے ناں......نہ عنوان ہیں۔ عنوان بھی مترجم نے لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ ہے

"Ahmad, Messenger of the Later Days Part I, by Mirza Bashir-ud-din Mahmud Ahmad, reproduced from the "Review of Religions" volume...."

اس کے دیئے ہوئے ہیں:

".... Published by Sadar Anjuman-i-Ahmadiyya, Qadian, Punjab, India."

(یہ مرزابشیرالدین محمود کی کتاب ریویو آف ریلجنز کا حصہ اول ہے جسے انجمن احمدیہ قادیان (پنجاب، انڈیا) نے شائع کیا)

I don't consider to be more authoritative document. They never said this is wrong.

مرزاناصراحمد: نہیں،نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے جوعنوان لگے ہیں وہ اصل کتاب میں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کو، غلط ہیں اگر تو ان کو ٹھیک کرنا چاہئے تھا کہ یہ ہم مسلمانوں سے باہر نہیں ہیں۔

[969] مرزاناصراحمد: اس سے پہلے آپ نے یاددہانی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں............

مرزاناصراحمد: اب کردیں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: **"Ahmadis to from ...."**

(جناب یحییٰ بختیار: احمدی......)

مرزاناصراحمد: ہاں، وہ میں سمجھ گیا، وہ تو میں نے دیکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ***"Separate Community from the outside Musalmans."*** (دوسرے مسلمانوں سے الگ ایک جماعت (قوم) ہے)

میں سمجھا وہ جو دو دائرے آپ نے بنائے ہوئے ہیں، وہ ***"Outside Musalmans"*** (مسلمانوں سے باہر) ہیں۔

مرزاناصراحمد: نہیں، ہاں، وہ تو جو کتاب ہے اصل ہمارے سامنے، اس سے مختلف یہ ترجمہ کیسے ہوتا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، آپ جو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہ یہ جو کتاب ایسے غلط طریقے سے، آپ کہتے ہیں......

مرزاناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ پبلش ہوئی ہے، اور آپ کی اتھارٹی کے نیچے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔لیکن یہ ترجمہ کرنے والے ابوالہاشم صاحب بنگالی ہیں، اوراصل کتاب میں کوئی عنوان نہیں ہے، ہے ہی نہیں عنوان۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی نیچے کے مضمون کا ترجمہ ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر احمد: ممتاز کرنے والا؟

***Mr. Chairman:** When the original is available, translation has no value.*

(جناب چیئرمین: جب اصل موجود ہے تو ترجمہ کی کوئی اہمیت نہیں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, Sir, even the translation is published under their authority.*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں، جناب والا! ترجمہ بھی ان ہی کے حکم سے شائع ہوا ہے)

[970]***Mr. Chairman:** Yes.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں[1]) *(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: اور کوئی حوالہ رہ گیا ہے جی کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ''اکھنڈ ہندوستان'' کے متعلق......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں نے کہا: وہ میں آپ سے پوچھ لوں گا۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک ہے یہ ''جماعت الگ بنانا'' یہ ایک *Tendency* (رجحان) کہ یہ ایک علیحدہ ہوجائے *From main body of Millat-i-Islamia* اس کا میں تفصیلی جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑا سخت......

(ملت اسلامیہ کا ایک عظیم عنصر)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، *This is Important* (یہ بہت اہم ہے) کیونکہ مجھے...... بہت سے سوال تھے......

---

[1] اپنے باپ مرزا محمود کی ایک کتاب کی عبارت سے جان خلاصی کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے مرزا ناصر کو۔لیکن چیئرمین صاحب کے سامنے حقیقت آ گئی کہ اصل میں بھی حوالہ موجود ہے۔ترجمہ میں بھی موجود ہے۔وہ ترجمہ بھی ان کی جماعت کا ہے۔اصل مشکل مرزا ناصر کے لئے یہ تھی کہ وہ کمبل سے جان چھڑانا چاہتا ہے۔مگر کمبل جان نہیں چھوڑتا۔

مرزا ناصراحمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور میں نے آپ کو شروع سے **Clear** (واضح) کیا کہ......

مرزا ناصراحمد: یہ میں نے اپنی ساری تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالی ہے اور اس پر لگیں گے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ۔ تو اگر اس وقت ہو سکتا ہے تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، مرزا صاحب! اس وقت جو ہے ناں اس پر......

مرزا ناصراحمد: لیکن میں یہ کوشش کروں گا کہ یہ سارا پڑھنے کی بجائے ہر عنوان کے نیچے مثلاً ایک حوالہ پڑھ دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ حوالہ ایک پڑھ لیجئے، باقی خود **Explain** (واضح) کر دیجئے اس پر......

مرزا ناصراحمد: ہاں، ہاں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار: مگر اس ''**Separatism**'' (علیحدگی) پر......

[971] مرزا ناصراحمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کئی سوال اور بھی میں نے پوچھنے ہیں آپ سے......

مرزا ناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس کے بعد اگر آپ اس پر آ جائیں تو بہتر ہوگا......

مرزا ناصراحمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، جیسا آپ چاہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ ایک دو حوالے تھے۔ ابھی، آپ نے کہا، کہ وہ ان کے جواب نہیں ہیں آپ کے پاس......

مرزا ناصراحمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو کہ آپ کو ملے ہی نہیں۔ اس لئے ہمیں پھر **Verify** (تصدیق) کرنے پڑیں گے۔

مرزا ناصراحمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور تو کوئی نہیں رہ گیا آپ کے پاس؟

مرزا ناصراحمد: نہیں، اور نہیں کوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک دو حوالے اور تھے......

مرزا ناصراحمد: جی فرمائیے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یا تو آپ جواب دے چکے ہیں مگر میں نے نوٹ نہیں کیا۔ میرے نوٹ میں تو یہ ہے کہ ان کا جواب آپ نے نہیں دیا۔ کیونکہ آج...... *(Pause)* اس میں سے کئی حوالے میں نے آپ کو لکھوائے تھے۔ کچھ آپ نے اس دن جواب دیا۔ پھر آپ نے آج جواب دیئے۔

(میرا مخالف عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے)

[972] آپ نے وہ جو ''جہنمی'' کا تھا وہ آج آپ نے جواب دیا۔ ''وہ جہنمی ہے'' اسی کے ساتھ ایک حوالہ تھا: ''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔''

''نزول مسیح'' میں سے ص۴ ''تذکرہ''......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا حوالہ...... وہ دے دیا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جواب دے دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، جواب دیا جا چکا ہے۔

(کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا اور پھر ایک تھا جی کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔'' (آئینہ کمالات اسلام، ص۵۴۷، ۵۴۸) آپ نے کہا کہ یہ اس کا مطلب اور ہے، عربی میں ''کنجریوں اور بدکاروں'' کا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اور آپ اس کو **Explain** (واضح) کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ایک تو یہ چیز ہے کہ حوالہ ہے اس قسم کا......

مرزا ناصر احمد: اس معنوں میں نہیں ہے...... ''نہیں مانیں گے''...... نہیں مستقبل کے متعلق، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! پہلی بات یہ ہے کہ یہ حوالہ ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان الفاظ میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر......جن الفاظ میں ہے پہلے آپ وہ سنا دیجئے، پھر اس کے بعد......

[973] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پوزیشن Clear (واضح) ہوجائے گی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔ (Pause)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو آپ ''علیحدہ جماعت'' کا کہہ رہے تھے، وہ ''مسیح ناصری'' والا حوالہ کہہ رہے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں علیحدہ...... آپ نے فرمایا تھا کہ Impression (تأثر) ہے ایک دنیا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں......ایک حوالہ تھا جو ان کا (ایک رکن کی طرف اشارہ کرکے) آپ بتائیں گے؟ (مرزا ناصر احمد سے) میں نے کہا: وہ اسی Context میں آرہا ہے: ''کیا مسیح ناصری نے اپنی امت پر ایسا نہیں کیا''......مرزا بشیرالدین محمود نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ اسی میں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اسی میں اکٹھا آپ سنائیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اکٹھا ہی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ میں سمجھا کہ Separate (علیحدہ) ہے تو وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں۔ (Pause)

یہ حوالہ ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں، اس کی میں تصدیق کرتا ہوں: (عربی)

[974] یہ ''آئینہ کمالات اسلام'' ۱۸۹۳ء میں ہے۔ اس میں آپ نے بہت سی کتب کا حوالہ دیا اور اس کے بعد یہ فرمایا ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے ان کتب میں حسن اسلام کے بیان کی مجھے توفیق عطا کی اور ہر مسلمان محبت ومودّت کی آنکھ سے ان کتب کی طرف دیکھے گا اور ان سے فائدہ اٹھائے گا اور مجھے قبول کرے گا اور میری دعوت کی تصدیق کرے گا، سوائے ان لوگوں کے جو ہدایت سے دور ہیں، جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔''

اس مضمون کو دوسری جگہ آپ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے اور مجھے بشارت دی گئی ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کرلے گی اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی

طرح ہوگی۔‘‘

اور بھی بعض جگہ آیا ہے تو ایک مؤلف کے حوالوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے جو اس نے مضمون بیان کئے ہوں ان سب کو اپنے سامنے رکھا جائے۔

یہ جو عربی کا صیغہ ہے، یہ حال اور مستقبل ہر دو کے لئے استعمال ہوتا ہے...... حال اور مستقبل ہر دو کے لئے اور دوسرا، حوالے ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ یہاں مستقبل کے لئے ہے، حال کے لئے نہیں۔ معنی یہ نہیں کہ ’’قبول کرتے ہیں۔‘‘ جب یہ لکھا گیا تھا اس کے بعد لاکھوں آدمیوں نے قبول کر لیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ’’ساری دنیا اسلام کو قبول کرے گی۔‘‘ اور جب میں نے کہا ’’قبول کر لیا لاکھوں نے‘‘ تو میری مراد غیر مسلموں کا اسلام قبول کرنا ہے۔ ہماری تبلیغ جو ہو رہی ہے اس وقت افریقہ میں اور یورپ میں اور امریکہ میں، اس کے بعد لاکھوں نے قبول کیا اسلام کو اور[975] بت پرستوں نے اپنے بت جلائے۔ ہمیں تصویریں آتی رہتی ہیں، وقفے وقفے کے بعد، ان لوگوں کی جو بت جلاتے ہیں۔ تو یہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں یہ مقدر کر رکھا ہے کہ تمام نوع انسانی اسلام کو قبول کرلے گی اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی اور ’’ذریة البغایا‘‘...... ایسے گمراہ...... آگے اس کی تشریح کی ہے: ’’ایسے گمراہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی‘‘......

صرف وہ اسلام کو قبول کرنے سے پیچھے رہ جائیں گے، باقی سارے قبول کرلیں گے۔ مستقبل کی بات ہے، حال کو کیوں لگائی جاتی ہے؟ ***(Pause)***

(بغایا کا مطلب ’’گمراہ‘‘)

جناب یحییٰ بختیار: ’’بغایا‘‘ کا مطلب ’’گمراہ‘‘ آپ نے کہا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ’’سرکش‘‘ خود حضرت مسیح موعود نے اس کے معنی ’’سرکش‘‘ کئے ہیں۔ ***(Pause)***

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ ’’الحکم‘‘ میں اس کے معنی...... جو آپ نے دیکھنا شروع کر دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے بتایا گیا ہے جی کہ یہاں جو بھی، جہاں بھی ’’بغایا‘‘ کا وہ آیا ہے مطلب...... ’’زنانِ فاسقہ، زنانِ بازاری،...... می آئند زنان فاحشہ، زنانِ فاحشہ۔‘‘

مرزا ناصر احمد: کس کے معنی ہیں؟ ’’ذریۃ البغایا‘‘ کے؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’بغایہ‘‘ کے جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہاں سے آپ پڑھے جارہے ہیں؟

[976] **جناب یحییٰ بختیار:** ’’بحنة النور‘‘ میں۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’بحنة النور‘‘ میں۔

مرزا ناصر احمد: ’’بحنة النور‘‘ میں اور یہاں یہ ترجمہ ہے۔’’سرکش انسان۔‘‘ اور لغت میں بھی ’’سرکش انسان‘‘ مراد ہیں اور میں نے اس دن عرض کی تھی کہ ’’بغایہ‘‘......

جناب یحییٰ بختیار: اسی لفظ پر ہی میں کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ آئندہ کے متعلق ہے۔ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ساری دنیا کے انسان محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو قبول کر لیں گے، اور تھوڑے سے رہ جائیں گے جن کی حالت چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی۔ (Pause) اور ’’بغایہ‘‘ جو ہے ’’بغیہ‘‘ کی جمع ہے اور ’’بغیۃ‘‘ کی بھی جمع ہے اور ’’بغیہ‘‘ کے معنی ہیں ’’زانیہ‘‘، ’’بغیۃ‘‘ کے معنی ہیں ’’ہراول دستے فوج کے۔‘‘ اور اس کے یہ معنی کیوں نہیں لئے جاتے؟

(بغایا کا یہ ترجمہ کہاں پرنٹ ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کسی جگہ بھی آپ نے ’’بغایہ‘‘ کا یہ ترجمہ پرنٹ کیا ہوا ہے جو آپ نے بتایا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ لغت میں پرنٹ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ......

مرزا ناصر احمد: لغت عربی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اسی کا جو......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ جو ’’سرکش‘‘ ہے یہ پرنٹ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ ہاں وہ آپ......

[977] **مرزا ناصر احمد:** وہ پرنٹ ہے، (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہیں اور بھی ہے؟ (اٹارنی جنرل سے) دو تین جگہ تھا ’’سرکش۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو سب ’’بدکار عورت‘‘ ہی چل رہا ہے۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں پرنٹ ہی بتارہاہوں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تواس طرح وہ، وہ......

مرزاناصراحمد: ہاں، ٹھیک ہے۔ (Pause) ''الحکم'' جلد گیارہ، نمبر سات۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! یہ جو آپ نے کہا ہے کہ: ''کل مسلمانوں نے قبول کرلیا''......

مرزاناصراحمد: نہ،......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ ہے مطلب، کہ نہیں ہے؟

مرزاناصراحمد: نہیں ''کل دنیا قبول کرلے گی [1]۔''

جناب یحییٰ بختیار: Future (مستقبل) کی بات کررہے ہیں؟

مرزاناصراحمد: ہاں، Future (مستقبل) کی بات کررہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ''ساری دنیا''...... دوسری جگہ بڑی وضاحت سے اردو کے بھی حوالے ہیں، دوسرے بھی ہیں، ان ساروں کو سامنے رکھ کے پھر ترجمہ اس عربی کا ہوسکتا ہے اور جو عربی کا یہاں صیغہ ہے وہ مستقبل کو بھی...... کے معنی کو جائز قرار دیتا ہے، اور ہمارے نزدیک یہی معنی ہیں اس کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو...... ہمارا دیجئے پھر۔

[978] مرزاناصراحمد: کہ ''ساری دنیا قبول کرلے گی، سوائے تھوڑے سے انسانوں کے جن کی حالت جو ہے وہ چوہڑوں چماروں کی طرح ہوگی'' اور یہاں ''سرکشوں کے طرح ہوگئی۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''آئینہ کمالات'' دیجئے۔ یہ نہیں ہے ''آئینہ کمالات'' کہہ رہا ہوں۔ (Pause) یہ آپ نے کس صفحہ سے پڑھا، مرزا صاحب؟

مرزاناصراحمد: کونسا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ٹرانسلیشن ہے کس Page (صفحہ) سے پڑھا آپ نے؟

مرزاناصراحمد: ''آئینہ کمالات اسلام'' کا یہ عربی جو ہے، وہ؟

---

[1] قادیانی حضرات خدا کے لئے توجہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی کی عبارت ''کلّ مسلم'' ہر مسلمان مجھے مانتا ہے مگر ذریۃ البغایا نہیں مانتے۔ کل مسلم ہر مسلمان سے مکر کر مرزا ناصر کہتا ہے ''کل دنیا'' اتنا جھوٹ الامان۔ توبہ کیا قادیانیوں میں رجل رشید نہیں جو اس پر غور کرے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ جو ہے، وہ...... نمبر......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''آئینہ کمالات اسلام'' مشمولہ ''روحانی خزائن''......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جلد پنجم، ۵۴۷ تا ۵۴۸، طبع ۱۹۷۲ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، یہی ہے۔ **(Pause)**

مرزا ناصر احمد: اس میں تو بڑا واضح ہے: (عربی)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اس کے ساتھ ایک حوالہ تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا......)

[979] جناب یحییٰ بختیار: ''تبلیغ رسالت'': ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا، تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے[1]۔''

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب تو دیا جا چکا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی؟

مرزا ناصر احمد: کہیں تو دوبارہ دے دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے اپنے اس میں مارک نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ **(Pause)**

(مسلمانوں سے رشتہ ناتہ حرام اور ناجائز ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ تھا جی کہ: ''مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام اور ناجائز ہے۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......''انوارِ خلافت'' صفحہ:......

مرزا ناصر احمد: اس کا میں نے جواب نہیں دیا پہلے؟ جواب دے دیا۔ اگر چاہتے ہیں میں ابھی بھجوا دیتا ہوں۔

---

[1] بعینہٖ یہی حوالہ مرزا قادیانی کی مجموعہ وحی کی کتاب (تذکرہ ص ۳۳۶، طبع ۳) میں بھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دے چکے ہیں جواب؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کیوں جی؟ (اٹارنی جنرل سے) یاد ہے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، ویسے میرے وہ پورا ہو جائے ناں، یہاں میں نے......

مرزا ناصر احمد: اصل میں تو میرے تو بھی اتنے......اوپر نیچے آپ نے سوالوں کی بھرمار کردی ہے، میں معافی مانگ رہا ہوں[1]۔

980 جناب یحییٰ بختیار: میں تو مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں......میری بات تو سن لیجئے، تو اس واسطے ہوسکتا ہے کہ میرے ذہن میں نہ حاضر نہ رہا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں صرف یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: کمیٹی کے ممبروں نے سوال بھیجے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ کیونکہ میں ڈھونڈ نہیں سکتا ہوں، اس لئے ان کی تائید کروالیتا ہوں، یہ نہ ہو میرا حافظہ جو ہے وہ کام نہ دے اور مجھ پر کل اعتراض آجائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں، یہ ان شاءاللہ نہیں ہوگا۔ ایسی بات کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تسلی میں اپنی کرنا چاہتا ہوں۔ (Pause)

Mirza Nasir Ahmad: ***Mr. Chairman, Sir, I am feeling tired.*** (مرزا ناصر احمد: جناب صدر میں تھک چکا ہوں[2])

Mr. Chairman: ***Can the witness come after 10 minutes of recess, or 15 minutes of recess?***

(جناب چیئرمین: کیا گواہ دس یا پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد آسکتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میری یہ **Request** (گزارش) تھی کہ......کمیٹی والے کہتے ہیں کہ جلدی ختم کریں کہ دیر ہو رہی ہے۔

---

۱ ’’فبهت الذی کفر (القرآن)‘‘

۲ عاجزی ودرماندگی کوتھکاوٹ کے پردوں میں چھپا کر ہاتھ دکھایا، تیرے کیا کہنے؟

Mr. Chairman: *We want to. This is....*

(جناب چیئرمین: ہم یہ چاہتے ہیں......)

Mirza Nasir Ahmad: *We meet tomorrow at 10:00 am?*

(مرزا ناصر احمد: ہم کل دس بجے اجلاس کر لیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Tomorrow, there is a meeting, Speaker is going.... Cabinet.*

(جناب یحییٰ بختیار: کل صبح ایک میٹنگ بھی ہے، سپیکر صاحب جا رہے ہیں)

Mr. Chairman: *If, if we... either we.... if.... no, we have to give allowance to the witness....*

(جناب چیئرمین: نہیں، ہمیں گواہ کا خیال کرنا ہے......)

[981]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *No, because he is tired, we can't....*

(جناب یحییٰ بختیار: جی نہیں، چونکہ وہ تھک گئے ہیں، ہم نہیں کر سکتے......)

Mr. Chairman: *No, no question of continuing, though.... there are two proposals: Either we sit up to 10:00 or we give recess, after 15minutes to start, and sit up to 10:30 or, if....*

(جناب چیئرمین: تو پھر کارروائی جاری رکھنے کا سوال ہی نہیں۔ دو تجاویز ہیں یا تو ہم دس بجے تک بیٹھیں یا پندرہ منٹ کا وقفہ کر لیں اور پھر ۱۰:۳۰ بجے تک بیٹھیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *If, if Mirza Sahib....*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر مرزا صاحب......)

Mr. Chairman: *.... if the witness feels that he....*

(جناب چیئرمین: ......اگر گواہ خیال کرتے ہیں......)

جناب یحییٰ بختیار: تھوڑا بریک کر کے......

Mr. Chairman: *.... he will be unable to, then we can break.* (جناب چیئرمین: کہ وہ اس قابل نہیں تو پھر ہم وقفہ کر سکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، آج کچھ کام نہیں ہوا، مرزا صاحب! آج صرف پرانے حوالہ جات کے جوابات آئے ہیں۔

***Mr. Chairman:** It is up to the witness, because witness has the....*

(جناب چیئرمین: یہ سب گواہ پر منحصر ہے، کیونکہ گواہ......)

مرزا ناصر احمد: یہ صحیح ہے آپ کی بات۔ لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہم دو گھنٹے انتظار میں بیٹھے رہے اور یہاں نہیں آئے۔

جناب یحییٰ بختیار: آج صبح پلین (Plane) سے ممبروں نے آنا تھا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ Delay ہوگیا۔ پھر شام کو اس طرح کورم کی وجہ سے۔ ورنہ......

***Mr. Chairman:** It was.....*

(جناب چیئرمین: وہ......)

مرزا ناصر احمد: مطلب یہ ہے کہ آن ڈیوٹی (On Duty) رہے۔

***Mr. Chairman:** No, no....*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں......)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی آپ کو، Nobody

[982]***Mr. Chairman:** Nobody, nobody is to be blamed.*

(جناب چیئرمین: کسی کا کوئی قصور نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ہوتا کہ کورم پورا نہیں آیا......

***Mr. Chairman:** Mr. Attorney- General....*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب......)

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

***Mr. Chairman:** It was the weather in the morning in Pindi which is responsible.*

(جناب چیئرمین: یہ سب صبح کے موسم کی وجہ سے ہے)

Weather was responsible this جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، *morning and....* (صبح کے موسم کی وجہ سے ہے)

Mr. Chairman: *It is up to the witness. If the witness likes, he can sit up....*

(جناب چیئرمین: گواہ کی مرضی ہے، اگر وہ چاہیں تو وہ بیٹھ سکتے ہیں......)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، *Tomorrow* (کل)

Mr. Chairman: *... he can, he can be asked; we can, we can adjourn just now, if he likes.*

(جناب چیئرمین: اگر وہ چاہیں تو ہم اجلاس ملتوی کر سکتے ہیں، اگر وہ چاہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He is tired, Sir, so.....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! وہ تھکا ہوا ہے......)

Mr. Chairman: *Then tomorrow....*

(جناب چیئرمین: پھر کل......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Tomorrow evening.*

(جناب یحییٰ بختیار: کل شام......)

Mr. Chairman: *.... at 5:30.*

(جناب چیئرمین: ......ساڑھے پانچ بجے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *5:30.*

(جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے پانچ بجے)

Mr. Chairman: *At 5:30, because then we will be having from 5:30 to 7:00 break for Maghrib from 7:30 to 8:30, and from 9:00 to 10:00, because morning.... these are three shifts because we have been doing four.... two in the morning, two in the evening. Tomorrow, we will be having three.*

(جناب چیئرمین: کل ۵:۳۰ بجے سے ۷:۰۰ بجے تک، مغرب کی نماز کے وقفہ

کے بعد اجلاس ۷:۳۰ بجے تا ۸:۳۰ بجے اور اس کے بعد ۹:۰۰ بجے تا ۱۰:۰۰ تک ہوگا، کل ہم تین اجلاس کریں گے)

مرزا ناصر احمد[983]: یہ کیا پھر فیصلہ ہوا؟

Mr. Chairman: *The witness is allowed to....*

(جناب چیئرمین: گواہ کو واپس جانے کی اجازت ہے)

جناب یحییٰ بختیار: شام کو جی، ساڑھے پانچ بجے۔

جناب چیئرمین: ساڑھے پانچ بجے۔

مرزا ناصر احمد: کل شام ساڑھے پانچ بجے؟

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے پھر۔

جناب یحییٰ بختیار: سر! دو بریک کر کے وہ کریں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: *The Delegation is allowed to withdraw.*

The honourable members may keep sitting.

(جناب چیئرمین: وفد کو واپس جانے کی اجازت ہے، معزز اراکین بدستور تشریف رکھیں)

جناب یحییٰ بختیار: میں چاہتا ہوں یہ سوال جتنے پورے ہو سکیں جی، ورنہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہم آپ کو تکلیف نہ دیتے۔

Mr. Chairman: *And the witness can consider that proposal also about the Hawalajat... the members of the Delegation can discuss it.... that it will be read in evidence. That is up to the witness.*

(جناب چیئرمین: گواہ بھی حوالہ جات والی تجویز پر غور کر سکتا ہے، وفد کے اراکین مشورہ کر سکتے ہیں، کہ یہ شہادت کے طور پر پڑھی جائے گی۔ یہ گواہ پر منحصر ہے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں نے کہا جو ضروری ہوگا وہ......
جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جو ضروری ہو وہ پڑھیں، جو ضروری نہ ہو وہ فائل کر دیں۔
مرزا ناصر احمد: وہ باقی فائل کروا دیں۔

[984]***Mr. Chairman:*** ***The honourable members may keep sitting.*** (جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں)

(Pause)

مرزا ناصر احمد: السلام علیکم!
جناب یحییٰ بختیار: وعلیکم!

(The delegation left the chamber)

(وفد چیمبر سے چلا گیا)

Mr. Chairman: ***The Reporters can leave also, they are free. No tape.***

(جناب چیئرمین: رپورٹروں کو بھی چھٹی ہے، وہ آزاد ہیں)

Tomorrow, at 5:30 pm. (کل ساڑھے پانچ بجے)

Thank you very much. (آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Special Committee of the whole house subsepuently adjourned to meet at half past five of the clock, in the afternoon, on Wednesday, the 21st August, 1974.]

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۲۱/اگست ۱۹۷۴ء بروز بدھ شام ساڑھے پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے)

[The Special Committee adjourned to meet at half past five of the clock in the afternoon, on Friday, the 21st August, 1974.]

No. 8

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 21st August, 1974

(Contain Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 8

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 21st August, 1974

(Contain Nos. 1—21)

[987] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 21th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۱راگست ۱۹۷۴ء، بروز بدھ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past five of the clock in the after noon. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد شام ساڑھے پانچ بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

----

[988] *LETTERS FROM QADIANI GROUPS RE: SUPPLY OF TAPES AND ADVANCE NOTICES OF QUESTIONS IN CROSS EXAMINATION*

(قادیانی گروہوں کے خطوط، ٹیپس کی فراہمی اور جرح کے سوالات کا پیشگی نوٹس)

***Mr. Chairman:** Before they are called, two letters have been addressed to the secratary, National Assembly, by Mirza Mansur Ahmed, Nazir-e-Aala, Sadar Anjumane, Ahmadiyys Pakistan, Rabwah. One for the supply of the tape, and the other. I will read it.*

Of the tape, that. I have refused in any Chamber. At present it cannot be granted to any person beacause our proceedings are confidential.The House agree with me?

(جناب چیئرمین: ان (وفد) کے بلانے سے قبل میں بتانا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری نیشنل اسمبلی کو مرزا منصور احمد ناظم اعلیٰ جماعت احمدیہ کی طرف سے دو خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں سے ایک اجلاس کی کارروائی کی نقل حاصل کرنے کے متعلق تھا جسے میں نے اپنے چیمبر میں نامنظور کر دیا ہے۔ اس اجلاس کی کارروائی خفیہ ہے، اس لئے فی الحال اس کی نقل نہیں دی جاسکتی۔ کیا ایوان مجھ سے اتفاق کر رہا ہے؟)

***Members:** Yes.* (اراکین: جی ہاں!)

***Mr. Mohammad Haneef Khan:** Sir, you used the words "at present". I think, not at present, the tape of the Assembly cannot be granted at any time.*

(جناب محمد حنیظ خان: آپ نے لفظ فی الحال استعمال کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کا ٹیپ کسی مرحلہ پر نہیں دیا جاسکتا ہے)

***Mr. Chairman:** At any time. The order is that this time this request cannot be conceded.*

(چیئرمین صاحب: کسی وقت بھی۔ فیصلہ یہ ہے کہ جو درخواست اب کی گئی ہے

منظور نہیں کی جاسکتی)

Prof Ghafoor Ahmed: ***Even proceedings should not be given. Not only the tapes.***

(پروفیسر غفور احمد: نہ صرف ٹیپ بلکہ کارروائی (کی نقل) بھی نہیں دینا چاہئے)

Mr. Chairman: ***The proceedings shall be given only to the honourable members, which are ready, which yesterday, I said that they can collect the proceedings.***

The Second letter, the operation portion. I read in the House:

"in any opinion, to facilitate the matter and to assist the Committee in reaching a just conclusion, which the Committee so earnestly desires and also in order to be fair to the parties concerned, it would be advisable if the written questions are given in advance and their answers submitted in writing. As a result of our experience in the first session in the Committee, we sincerely believe that had this procedure been adopted earlier, it would have saved a lot of valuable time of the House. After all, it is not a criminal proceedings or an ordinary legal cross examination of an accused, an individual or a praty. The Committee is studying a very serious matter involving religious beliefs of millions of people in a grave moment and not only in the history of Pakistan but also in the history of Islam. I would, therefore, be grateful if you please convey our request to the Steering Committee. I am sure, the Committee, realizing the gravity and the seriousness of the issue, would grant our request.

I would love to hear the Attorney- General.

(جناب چیئرمین: کارروائی کی نقول صرف معزز اراکین کو دی جائیں گی۔ یہ نقول تیار ہیں، کل میں نے کہا تھا کہ نقول لے سکتے ہیں، دوسرا خط میں پڑھ دیتا ہوں۔ ''میری رائے میں کمیٹی کی سہولت کی خاطر اور مسئلہ زیر بحث میں کسی مناسب نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جس پہ کمیٹی دل وجان سے خواہش مند ہے، یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سوالات پیشگی طور پر تحریراً دیئے جائیں اور ان کے جواب بھی تحریری پیش ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ ضابطہ پہلے اپنالیا جاتا تو ایوان کا بہت سا قیمتی وقت بچایا جاسکتا تھا۔ یہ کسی فوجداری مقدمہ کی کارروائی تو نہیں نہ ہی کسی ملزم یا فرد یا فریق پر قانونی جرح ہورہی ہے بلکہ کمیٹی لاکھوں انسانوں کے مذہبی اعتقادات جیسے اہم معاملہ پر غور کررہی ہے۔ یہ ایک نہ صرف تاریخ پاکستان بلکہ تاریخ اسلام میں بہت ہی نازک مرحلہ ہے اس لئے میں شکر گزار ہوں گا اگر آپ ہماری درخواست سٹیئرنگ کمیٹی کو پہنچا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر کمیٹی ہماری گزارش کو منظور کرے گی۔ اب میں اٹارنی جنرل کے خیالات معلوم کرنا چاہتا ہوں)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney Genral of Pakistan): Sir, the Delegation has come to the Assembly at their own request. They wanted to be heard. If they wanted to be heard, then they will have be present and we will question to elaborate certain points. Now, it is impossible to send questions in advance because, whenever we ask a question there are five, six, ten supplementaries for clarification. That would mean that whatever supplementary question I ask, that have to be given to them in writing. You will give time after that and they will sbmit written reply. If the written replies were to be taken from then, them they would not have come at all. We could have sent a number of questions as interrogatory which they could have answered from Rabwah. But the point was than that thay should

clarify the position. And it is not possible, it is physically impossible. Point as far as the hearing in concerned, Sir, I am the first person to give them as much time as they wanted.

Now we are at the fag end of this examination. Whenever they wanted more to answer any question, they have been given the time by you and by the house. There was a break of Days. About fifteen questions they prepared, and answered those yesterday. So I think, this is not a reasonable question nor is it praciticable.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا، وفد خود اپنی درخواست پر اسمبلی میں آیا ہے۔ وہ اپنا موقف (اسمبلی میں) پیش کرنا چاہتے ہیں، جب وہ ایسا کریں گے یا کرتے ہیں تو پھر ہم ضروری نکات کی وضاحت کے لئے سوالات کریں گے۔ تاہم سوالات پیشگی دینا ممکن نہیں، کیونکہ جب ایک سوال ہوتا ہے تو اس کی وضاحت میں ۵، ۶ یا ۱۰ ضمنی سوالات کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ضمنی سوال بھی مجھے لکھ کر دینا ہوں گے۔ تو پھر ان کو تحریری جواب کے لئے وقت دیں گے۔ اگر صرف تحریری جوابات ہی لینا مقصود تھا تو پھر وفد کو یہاں آنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہم انہیں سوال، سوالنامہ کی شکل میں بھیج دیتے ہیں اور وہ ربوہ سے جواب ارسال کر دیتے۔ اہم بات یہ ہے کہ وہ معاملہ کی وضاحت کریں اور یہ تحریری سوال و جواب کی صورت میں ناممکن ہے۔ جہاں تک سماعت کا تعلق ہے، میں پہلا شخص ہوں جو ان (وفد) کو جتنا وقت درکار ہو دینے کو تیار ہوں۔ اب ہم بیان دینے والے اختتام کے قریب ہیں۔ جب بھی انہوں نے کسی جواب کے لئے مہلت کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو آپ نے اور ایوان نے ان کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا ہے۔ ابھی دس یوم کی تعطیل تھی، انہوں نے قریباً پندرہ سوالوں کے جواب تیار کر کے کل پیش کئے تھے، چنانچہ میرے خیال میں (تحریری سوال و جواب والی) درخواست قابل عمل نہیں)

Mr. Chairman: *Now, I think, most of the questions are over and the supplementaries are going on.*

(جناب چیئرمین: میرے خیال میں بہت سے سوال ہو چکے ہیں......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Only on three subjects. And, about every subject, I tell them in advance. That about Akhand Bharat, I am going to ask a few questions; about "their Separatism" I am going to ask a few questions; About "Jehad" I am going to ask a few questions; about "Khatme-Nabooat" I am going to ask a few questions and they know the subject.*

990

(جناب یحییٰ بختیار: صرف تین عنوانات کے متعلق اور ہر عنوان کے متعلق میں نے انہیں قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا۔ یہ (عنوان) اکھنڈ بھارت، علیحدگی پسندی، جہاد اور ختم نبوت ہیں۔ ان عنوانات کے سلسلہ میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں، ان کو عنوانات کا علم ہے)

***Mr. Chairman:** So, is the House of the opinion that request also cannot be granted?*

(جناب چیئرمین: کیا ایوان اس درخواست کو منظور کرنے کے حق میں ہے؟)

***Members:** Yes.* (ممبران: جی ہاں)

***Mr. Chairman:** Unanimous. Any thing else? They may be called. Yes, they may be called.*

Just a minute.

(جناب چیئرمین: یہ متفقہ طور پر منظور۔ کیا اور بات، اچھا انہیں (وفد کو) بلا لیں)

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب والا! ایک چیز میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں......

جناب چیئرمین: اوپر باہر بٹھا دیں۔

جی۔ مولانا ظفر احمد انصاری!

PROCEDURE RE: VERIFICATION OF QUOTATIONS

(اقتباسات کی تصدیق کا طریقۂ کار)

جناب محمد ظفر احمد انصاری: بہت سے ممبر صاحبان بار بار یہ کہتے ہیں کہ بہت دیر ہو

رہی ہے، دیر یقیناً ہو رہی ہے۔ لیکن یہ کہ جب ہم نے ایک دفعہ یہ کام شروع کر دیا ہے تو پھر اس کو کسی ایسے مرحلے پر چھوڑنا بہت غلط ہوگا اور ہمارے مقصد کے لئے مضر ہوگا۔ ایک تجویز یہ میرے ذہن میں ہے کہ ہم کسی موضوع پر چار، پانچ، چھ "Quotations" (اقتباسات) ان کے ایک دفعہ پڑھ دیں اور ان سے یہ کہیں کہ وہ اس کو "Admit" (تسلیم) کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ اس وقت کوئی "Explanation" (وضاحت) وغیرہ نہ لیں۔ اگر وہ "Admit" (اقرار) نہیں کرتے تو ہم کوشش کریں کہ ہم اوریجنل پروڈیوس کریں بہرحال، ہماری کوشش......

[991] جناب چیئرمین: اگر آپ اوریجنل پروڈیوس کریں تو بڑا Easy (آسان) ہوتا ہے۔ جب آپ حوالہ دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ''ہم دیکھیں گے، چیک کریں گے، Verify (تصدیق) کریں گے۔'' Because this is good.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ لیکن جو چیزیں ہمارے پاس یہیں موجود ہیں ان کو تو، پہلے تو ہم یہ سوال انہی سے کریں کہ: ''آپ اس کو Admit کرتے ہیں یا نہیں؟ یعنی مطلب یہ کہ جیسے 'جہاد' کے موضوع پر اگر سات آٹھ تحریریں ان کو پڑھ کر کے بتا دیں کہ 'یہ ہے، آیا انہوں نے لکھا ہے یا نہیں لکھا؟'' اور اگر وہ Admit کر لیں۔ پھر Explanation کے لئے اور سپلیمنٹری کے لئے وہ وقت لے سکتے ہیں۔''

Mr. Chairman: Yesterday, I observed in the House. (جناب چیئرمین: کل میں نے ایوان کے اندر معلوم کیا تھا)

مولانا صاحب! آپ سن لیں ذرا۔ یہ بھی میں نے آبزرویشن کی تھی Not on this بلکہ I consulted the Attorney- General, Now almost the hawalajat are over. اب جو حوالہ جات ہیں، ان کا جواب اگر وہ فائل کر دیں گے تو That will be read as part of the evidence (وہ شہادت کا حصہ تصور ہوں گے) اگر Explanation (وضاحت) ہے، مختصر دے دیں۔ And now very few hawalajat have remained. (اور اب تو بہت ہی کم حوالہ جات باقی رہ گئے ہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! ابھی کئی موضوع ایسے ہیں، جیسا کہ اٹارنی جنرل نے فرمایا ہے کہ ''اکھنڈ بھارت'' کے متعلق کچھ پوچھنا ہے، مسلم ممالک کے متعلق ان کا جو Attitude ہے، جہاد کے متعلق جو کچھ ہے، اور مسلمانوں سے ہر چیز میں جو مختلف ہیں، اس کے سارے میں......

جناب چیئرمین: نہیں، آپ سوال پوچھتے جائیں، ہم یہ کوشش کریں گے کہ اس کو یہ جتنی جلدی ختم ہوسکے۔ ***Definitely, now the object is- we are meeting*** [992] ***in the morning, the objects to expedite the matter and finish it as early as we can.*** (صبح وشام اجلاس کرکے اس کارروائی کو جلد مکمل کرلیں)

اچھا جی!

SUGGESTION RE: MEETING OF THE STEERING COMMITTEE

(سٹیئرنگ کمیٹی کا اجلاس)

پروفیسر غفور احمد: جناب والا! میرا ایک ***"Suggestion"*** (مشورہ) یہ ہے کہ ہم سٹیئرنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ بھی اب بلالیں تاکہ پروگرام ***"Finalize"*** (حتمی شکل) کردیں۔

Mr. Chairman: ***That is very necessary. I think let the law Minister come. He promised to come at 7:30 after Maghrib prayers. Then we can fix a time.***

میں چاہتا ہوں کہ کل ***"Full day utilize"*** (سارا دن استعمال) ہو۔ مارننگ، ایوننگ...... ***This is my*** کل شام کو جب نو بجے ختم کریں، ساڑھے نو،

"Then Steering Committee should go into sesson and review the progress and give a decision. and...."

(جناب چیئرمین: یہ بہت ضروری ہے کہ وزیر قانون کو آلینے دیں۔ انہوں نے ساڑھے سات بجے شام آنے کا وعدہ کیا۔ پھر ہم مقرر کرلیں گے۔ سٹیئرنگ کمیٹی پورا جائزہ لے کر فیصلہ کرے)

(Interruption)

جناب چیئرمین: جی، بیٹھیں گے جی۔ لا منسٹر صاحب آجائیں تو پروفیسر صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ***"and decide the matter and tell me".*** (اور اس معاملے میں فیصلہ کریں اور مجھے بتائیں)

They may be called. (ایک منٹ ٹھہر جائیں)

ڈاکٹر محمد شفیع!

SECRECY OF THE PROCEEDING

(کارروائی کا خفیہ ہونا)

ڈاکٹر محمد شفیع: یہ **Proceedings** جو ہیں یہ **Secret** ہیں ہاں جی؟

جناب چیئرمین: جی، **Secret** ہیں۔[993]

ڈاکٹر محمد شفیع: وہ دروازہ کھلا رہتا ہے، اور وہاں کوئی سنتا رہتا ہے، **Constantly**

جناب چیئرمین: سیکرٹری سے یہ چیک کر کے بتائیں **Who is the Messenger Clerksperson?** ہیں۔ **He is either** یہ غلط طریقہ ہے۔

Malik Mohammad Akhtar: ***Wanted to say something.*** اچھا

Yes, they may be called.

ملک محمد اختر: لگے آں، دیکھو کتھے پہنچاندے نیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب دیر سے آئے ہیں آج، کافی دیر سے۔ بلائیں، بلائیں۔ سارجنٹ ایٹ آمرز کو کہیں کہ یہاں، وہاں، ان دروازوں پر، ان دروازوں پر، کسی دروازے پر بھی نہیں ہونا چاہئے۔

(The Delegation entered the Chember)

(وفد ہال میں داخل ہوتا ہے)

Mr. Chairman: ***Yes, Mr. Attorney General.***

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟ کوئی بات رہ گئی ہو؟

مرزا ناصر احمد (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ ربوہ): ایک تو کل آپ نے فرمایا تھا وہ کون سا اخبار ہے...... یہ ''الفضل'' کے متعلق کچھ چیک کرنا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔

[994] **مرزا ناصر احمد:** ......۱۹۱۶ء کا ہے۔ وہ اگر...... میں اس واسطے صرف تکلیف دے رہا ہوں کہ پوری طرح یاد نہیں ناں رہتا۔ جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفہ ثانی نے جو تفسیر کی ہے یا جو مطلب بیان کیا ہے ''خطبہ الہامیہ'' کی اس عبارت کا، وہ اس سے مختلف ہے یا اس کے مطابق ہے جو میں نے کل بیان کیا تھا؟ تو اس اخبار میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی بیان نہیں، کوئی خطبہ یا تحریر نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کسی کتاب میں بھی نہیں ہے، وہ پھر میں آپ کو لا دوں گا، بعد میں اور تو کوئی نہیں۔

(حوالوں کو چھپانے کا حربہ)

مرزا ناصر احمد: اس کے علاوہ؟

جناب یحییٰ بختیار: کسی اور پرچے میں نہیں ہے کسی اور تاریخ میں؟ کوئی ایسا آئیڈیا نہیں ہے آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: یہ بڑے ادب کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل جو مجھ پر الزام لگایا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میری بات تو سن لیں۔ اس لئے جو سوالوں کے متعلق حوالے چاہئیں اسے معزز اراکین، جو چاہیں، خود تلاش کریں اور ہمیں آپ صرف یہ پوچھیں ''یہ حوالہ ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟ ہماری طرف سے......ہم پر یہ بوجھ نہ ڈالیں کہ آپ کے لئے ہم حوالے تلاش کریں[1]۔

---

[1] خوبصورت فرار کا جواز، ارے مرزا ناصر احمد۔ آپ کی کتابیں آپ کے اخبارات اگر ان میں صداقت ہے تو چھپاتے کیوں ہیں؟ لائیں تاکہ آپ کو تبلیغ کا موقع ملے۔ پھر آپ خود تو درخواست کر کے یہاں آئے تھے جتنے شوق سے آئے اتنے زور سے اب راہ فرار؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی یہی کروں گا کہ اگر آپ کہیں کہ اس حوالے کا آپ کو علم نہیں ہے تو کافی ہے۔

[995] مرزا ناصر احمد: صرف جو حوالہ آپ کہیں کہ ''فلاں کتاب میں ہے'' اسی تاریخ کے متعلق میں بات کروں گا، ایک دن پہلے اور ایک دن بعد کی بھی بات نہیں کروں گا۔ آپ[1]......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب! بات یہ ہے، یہ جو حوالہ جات ہیں، کچھ اخباروں میں، کچھ رسالوں میں، کچھ کتابوں میں **Re-produce** کر کے کتابت کی غلطی ہو جاتی ہے، اور ممبر صاحب کہیں سے اٹھا کے مجھ سے سوال پوچھتے ہیں، تو وہ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ بعض دفعہ کی تاریخ میں فرق دس دن کا۔ "21" کی جگہ "31" ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات سال کا فرق ہو جاتا ہے "51" کی جگہ...... تو ایسا ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو جو پوچھنے والے ہیں، وہ ذرا محنت کر لیا کریں[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، پھر وہ ان کے پاس نہیں ''الفضل'' آپ کے پاس ہے، ساری فائل، اور باقی ممبروں کے پاس ایسی فائل ہے ہی نہیں اور زیادہ حوالہ جات ''الفضل'' کے ہیں۔ تو یہ ہمیں مشکل ہوتی ہے۔ باقی یہ ٹھیک ہے، اگر آپ کو نہیں مل رہا تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے تو صرف یہ عرض کی ہے کہ میں نے اپنی طرف سے نہایت دیانت داری کے ساتھ خود ہی اس بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ ہم تلاش کریں گے۔ لیکن اس کا بدلہ مجھے یہ دیا گیا کہ بڑا نامناسب ایک اعتراض مجھ پر کر دیا گیا......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: تو اس واسطے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو بوجھ آپ کا ہے وہ آپ اٹھائیں، جو ہمارا ہے وہ ہم اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

[996] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے عرض کیا تھا کہ میں آپ کی دیانت پر شک نہیں کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے، آپ نے وہ الفاظ سنے تھے۔ میں نے دو دفعہ یہ کہا کہ ''مرزا صاحب'' میں آپ کی دیانت پر شک نہیں کرتا۔'' سوال یہ تھا کہ میں نے ایک سوال پوچھا اور آپ نے کہا کہ: ''آپ اس کی تائید کرتے ہیں، نہ تردید کرتے ہیں۔'' اس کے بعد جب میں نے حوالہ

---

[1] تاکہ دجل کامل اور تلبیس ابلیس میں کوئی کسر نہ رہ جائے۔

[2] مرزا ناصر احمد! بس کرو، لوگ کیا کہیں گے۔ جان چھڑانے کے لئے اتنے ہاتھ پاؤں مارنے مستحسن نہیں۔

دکھایا تو آپ نے کہا کہ ''ہاں، ہم سے یہ منیر کمیٹی میں بھی پوچھا گیا تھا، ہم نے یہی جواب دیا'' تو میں نے اتنا عرض کیا کہ '' آپ کو یہ جواب معلوم تھا، حوالہ بھی معلوم ہونا چاہئے'' پھر آپ کیوں Avoid کر رہے تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے...... میں نے یہ بتایا تھا کہ مجھے میرے ساتھی نے کہا......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، وہ Clarify ہو گیا، تو وہ بات تو ٹھیک ہوگئی کہ بات ریکارڈ میں اس قسم کی آئی تھی، آپ نے Clarify کر دیا کہ ان کو معلوم تھا، آپ کو معلوم نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک وہ لمبا ایک جواب ہے۔ وہ بھی ایک گزارش ہے ایک یہ جب ہم چھ دن کے بعد...... جب یہاں ہو رہی تھی...... التوا ہو رہا تھا، Recess جب ہو رہی تھی، تو اس دن شام کو آپ نے فرمایا تھا کہ میں کچھ سوال کروں گا کہ Tendency ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں Separatist......

مرزا ناصر احمد: ......Separatist اس سلسلے میں ایک طائرانہ نظر گزشتہ 90 سال پر ڈالنا چاہتا ہوں اور وہ بڑی ایک مضبوط بیک گراؤنڈ ایک پس منظر ہو جائے گا۔ تو وہ ایک...... صرف سنگ میل جہاں ہیں، موٹی موٹی اہم باتیں...... تو اس کے بعد جو آدھا فقرہ، ایک فقرہ لے کے ایک سوال ہوتا ہے، اس کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔

[997] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ درست فرما رہے ہیں۔ ایک مشکل یہ ہے کہ اگر آپ Written Reply پڑھ کے سنائیں گے اور آپ نے......

مرزا ناصر احمد: میں Written، میں Written Reply پڑھ کے نہیں سناؤں گا، آپ نے مجھے منع فرما دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا کہ وہ طریقہ نہیں ہے۔ کوئی حوالہ ایسا ہے تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: حوالہ ہی پڑھوں گا، باقی میں زبانی کہوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: بات یہ ہے کہ میں نے کچھ حوالہ جات کی طرف آپ کی توجہ دلائی تھی، ان کی Basis پر میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ Impression ہے کہ آپ کے ہاں Separaitism یا Separatist Tendency موجود ہے اور آپ نے کہا تھا کہ اس کا جواب دیں گے۔ تو میں نے کہا کہ ایک دو باتیں اور بھی پوچھ لیتا ہوں آپ سے......

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ اگر اسی پوائنٹ پر اب آنا ہے، تو پیشتر کہ آپ جواب دیں، آپ نے فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس کی اپنی وجوہات ہیں...... باقی مسلمانوں سے...... تاکہ آپ کے ذہن میں رہے کہ کیوں ہم کہتے ہیں کہ آپ **Separatist** ہیں۔ وہ ہو چکا ہے، اس لئے اگر آپ اس کو چھوڑ دیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نہیں......

(غیر احمدیوں سے شادی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ...... **Repeat** نہیں کروں گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیوں احمدی لڑکی کی شادی ایک مسلمان لڑکے کے ساتھ نہیں کی جاتی۔ آپ نے کہا: ''یہ پالیسی ہے، عقیدہ نہیں، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خوش نہیں رہتے۔''

[998]**مرزا ناصر احمد:** یہ فقرہ میں نے پورا سنا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر **Repeat** کرتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی احمدی کسی احمدی لڑکی کی......

جناب یحییٰ بختیار: ......شادی کس مسلمان سے یا غیر احمدی سے......؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، کسی احمدی لڑکی کی شادی کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھنے والے سے نہیں کی جاتی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہم اجازت نہیں دیتے''......

مرزا ناصر احمد: لفظی چیز ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے وجہ اس کی یہ بتائی۔ میں نے پھر کہا کہ ''آپ کا عقیدہ ہے، کیا آپ نے اس پر کوئی آرڈر پاس کیا ہوا ہے؟ جو کہ عقیدہ کہیں، رول کہیں۔'' تو آپ نے کہا کہ ''نہیں، ہمارا تجربہ ایسا ہے کہ جس کی بنا پر وہ خوش نہیں رہتے۔'' اور پھر آپ نے مزید فرمایا کہ آپ کسی مسلمان پر یہ توقع نہیں رکھتے کہ شرع کے مطابق وہ اپنی بیوی کے حقوق پورے کرے گا جو ایک احمدی کر سکتا ہے۔ میں آپ کو یہ **Repeat** کرا رہا ہوں تاکہ غلط فہمی نہ رہے تو اس پر بھی زیادہ مزید بحث کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ ایک حوالہ دکھاؤں گا جس کے مطابق، میری رائے میں، یہ کوئی پالیسی نہیں ہے، یہ کوئی آپ اس وجہ سے نہیں کر رہے کہ کیونکہ آپ کا تجربہ تلخ ہے، بلکہ آپ کا آرڈر ہے، ایک قسم کا عقیدہ ہے، رول ہے، اس کی طرف توجہ دلاؤں گا اور یہ بہت عرصے سے ہے یہ۔ اس پر بھی۔ تاکہ جب **Deal** کریں اس سے۔ اس **Aspect** پر ضرور کچھ کہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں پھر اس سے بھی زیادہ عرصے سے جو وہی چیز کا جواب میں بتادوں گا، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہہ رہا ہوں کہ......

[999] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: سو باقی جو ہیں وہ تو میں نے بتا دیئے آپ کو، جس Sense میں آپ نے اپنے کو علیحدہ کرنے کی کوشش کی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ جو چیزیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، یعنی آ گیا، جواب آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: جواب آ گیا ہے، میں اس بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، آپ کی Separatist Tendency کس وجہ سے تھی، اتنے حوالے ہیں کہ ''وہ اور قوم ہے، تم اور قوم ہو، کیوں اس میں گھسنا چاہتے ہو؟'' وہ میں پھر نہیں Repeat کروں گا جو ریکارڈ پر آ چکا ہے۔ آپ پھر بے شک تفصیل سے جواب دے دیں اس کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے تو جواب دے دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں ہاں، ٹھیک ہے، اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

(ہمیں پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح علیحدہ نمائندگی دی جائے)

جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب! پیشتر اس کے کہ میں اس مسئلہ پر کچھ اور سوالات آپ سے پوچھوں، ایک چھوٹا پوائنٹ تھا۔ کل آپ نے ''الفضل ۱۹۴۶ء'' ایک پرچہ ۱۳ نومبر کا یہاں فائل کیا۔ اگر میں غلط نہیں سمجھا، تو آپ نے فرمایا تھا۔ کیونکہ سوال یہ تھا کہ: ''کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے ایک نمائندے کو ایک بہت بڑے انگریز آفیسر کے پاس بھیجا تھا اور ان کو کہا تھا کہ پارسیوں کی طرح اور عیسائیوں کی طرح ہمیں بھی علیحدہ نمائندگی دی جائے۔'' اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کل کہ: ''یہ اخبار موجود ہے، خطبہ موجود ہے، اس میں۔'' آپ نے کہا کہ ''ان دونوں میں......''

مرزا ناصر احمد: میں نے بعد میں وضاحت کی تھی کہ دہلی کا سفر جہاں لکھا ہوا ہے......''

[1000] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں وہی میں کہہ رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ: ''ان دنوں

پارٹیشن کی باتیں ہورہی تھیں کہ کون سا ڈسٹرکٹ آئے گا، کون سا ڈسٹرکٹ جائے گا۔ گورداسپور میں ۵۱ فیصد پاپولیشن مسلمانوں کی، جس میں بہت زیادہ تعداد احمدیوں کی تھی اور سوال یہ تھا کہ یہ یہاں جائے گا یا وہاں جائے احمدی کیا رول Play کریں گے۔ ان حالات میں یہ خطبہ دیا گیا۔ پھر دہلی کا سفر ہوا اور وہ مسلم لیگ کی تائید سے وہ مطالبہ پیش کیا گیا۔‘‘ ایک تو مرزا صاحب! اس چیز کا کوئی ذکر نہیں کہ پارٹیشن کی بات ہورہی تھی، ڈسٹرکٹ کی بات ہورہی تھی کہ پاپولیشن ۵۱ فیصد ہے یا ۴۹ فیصد تھی، جس سے پتہ لگے کہ یہ بیک گراؤنڈ تھا۔ میں آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، Interim گورنمنٹ، وہ اسی کا تو ذکر ہورہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرا خیال تھا کہ آپ اس میں کہتے ہیں کہ مضمون میں یہ چیز موجود ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مضمون نہیں جی، میں پس منظر بتارہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں وہ ٹھیک ہے، پس منظر ہوگا۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ پس منظر نہیں تھا، یہ بعد کی بات تھی، نومبر ۱۹۴۹ء میں، مسلم لیگ اسی وقت شامل ہوئی تھی Interim گورنمنٹ میں، مگر گورنمنٹ کا ارادہ......

مرزا ناصر احمد: نومبر ۱۹۴۹ء نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، ۱۹۴۶ء۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر گورنمنٹ کا اس وقت کا ارادہ، صاف معلوم نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب نے اس وقت یہی کوشش کی کہ اگر انگریز کوئی فیصلہ مسلمانوں کے خلاف، مسلم لیگ کے خلاف دے گا تو وہ اسے اپنے خلاف سمجھیں[1001] گے، قوم کے خلاف سمجھیں گے، بڑی واضح چیز ہے سامنے۔ جو چیز واضح ہے اس سے انکار نہیں کرسکتے اور اس غرض کے لئے وہ وہاں سے چلے کہ وہ مسلمان جو مسلم لیگ میں نہیں۔ احمدی۔ جن کے بارے میں یہاں لکھا گیا کہ مسلم لیگ ان کو اپنے میں شامل نہیں کرتی تعصب کی وجہ سے، یا کسی وجہ سے، اور کانگریس میں یہ شامل نہیں ہونا چاہتے۔ باقی بھی کچھ مسلمان تھے جو کہ مسلم لیگ میں نہیں تھے، بڑی بڑی پوزیشن کے لوگ تھے، آغا خان جیسے تھے۔ باقی آپ نے ذکر کیا اس میں، ان کو Contact کیا تاکہ وہ برٹش گورنمنٹ پر واضح کریں کہ ان کا سب کا تعاون لیگ کے ساتھ ہے۔ یہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں پوزیشن؟

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

(مسلم لیگ پر احسان نہ دھریں، آپ کے اپنے مفادات تھے)

جناب یحییٰ بختیار: اس بارے میں آپ نے مشورہ کیا مسلم لیگ سے، اس بارے میں، مسلم لیگ نے کہا کہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دوسرا سوال آیا تھا۔ مرزا صاحب سے کسی نے پوچھا۔ یہ تو ٹھیک ہے آپ سفر پر گئے تھے۔ پھر وہ آگے کہتے ہیں: ''دوستوں نے لکھا ہے کہ وائسرائے پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر جناح کے مشوروں کا ذکر تو اخباروں میں آتا ہے، آپ کا کیوں نہیں آتا؟ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ وہ تو سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہیں۔ وہ تو ان سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہیں جنہوں نے باہمی فیصلہ کرنا تھا اور ہم کسی سیاسی جماعت کے نمائندے نہیں بلکہ ہم اپنا اثر ڈال کر انہیں نیک راہ بتانے کے لئے گئے تھے۔ سیاسی جماعتوں کی نمائندگی نہ ہمارا کام ہے نہ گورنمنٹ یا کوئی اور یا کسی رنگ میں ہمیں بلا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے......''

[1002] ***I think this is different subject Muslim League had nothing to do with this part.***

(میرا خیال ہے یہ ایک الگ موضوع ہے مسلم لیگ سے اس کا کوئی تعلق نہیں)

''...... ہم سے بھی مشورہ لے، ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے۔ ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی۔ لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرتی، کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے۔ اس کے مقابلے میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں، لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سینٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے، حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔''

Sir, what I wanted to show you was that a separate demand is agitated have. And then after this, away from Muslims ......

(جناب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک الگ جماعت کا وجود موجود ہے کیا یہ جماعت مسلمانوں سے جدا ہے؟)

(علیحدہ نہیں، جدا؟)

Mirza Nasir Ahmad: **No. Not away from the**

Muslims, apart from the Muslims.

(مرزا ناصر احمد: نہیں، مسلمانوں سے جدا نہیں، بلکہ مسلمانوں سے علیحدہ)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Apart from the Muslims. Apart from the Muslims.***

ممتاز کرلیں آپ ان کو، جیسے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اگر...... جب آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں اس کو Explain کردوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس واسطے میں کہتا ہوں کہ آپ نے جو بات کی وہ مجھے نظر نہیں آئی۔ پھر وہ کہتے ہیں، اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نمائندہ بھیجا اور ان سے یہ Request کی، گاندھی جی سے بات کرتے ہیں۔ تو اس پس منظر میں یہ چیز آئی تھی کہ جماعت احمدیہ کا یہ خیال تھا کیونکہ ان کے نمائندے اسمبلی میں اس لئے نہیں آسکتے کہ وہ پھیلے ہوتے ہیں، گورنمنٹ کو خود توجہ دینی چاہئے[1003] اور ''ہمارا حق ہے کہ جیسے پارسی لے سکتے ہیں، اگر وہ ایک پارسی کو لیتے ہیں تو ہم دو احمدیوں کو پیش کرسکتے ہیں۔'' تو کیونکہ اس زمانے میں آپ لیگ کی تائید کررہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں مرزا صاحب! صاحب وہ ظاہر ہے۔ مگر کوشش یہ بھی تھی کہ ساتھ اگر آپ کو علیحدہ نمائندگی مل جائے *Asaseparatebody* جیسے پارسیوں کو، وہ اس سے زیادہ بہتر ہے۔

مرزا ناصر احمد: اجازت ہے مجھے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں ایک اور حوالہ بھی کردوں تاکہ پھر آپ دونوں......

مرزا ناصر احمد: اگر دونوں اکٹھے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد مرزا صاحب! آپ کے ''الفضل'' یا پتہ نہیں ''الفضل'' آپ کا اخبار ہے یا کس کا اخبار ہے۔ بہر حال......

مرزا ناصر احمد: یہ ''الفضل'' جو ہے ہاں، یہ میں بتا دیتا ہوں کس کا اخبار ہے۔ دنیا نے بڑے لمبے تجربے کے بعد اور بڑی سوچ بچار کے بعد ہر ملک نے یہ قانون بنایا کہ اخبار کے اندر جو باتیں لکھی جاتی ہیں، ان کی قانونی ذمہ داری کس پر ڈالی جائے گی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور انہوں نے ''مدیر مسئول'' کا ایک محاورہ ایجاد کیا اور۔ یا پھر اس کے متعلق میں Clear نہیں، اگر آپ میری مدد کریں تو میرا علم بڑھ جائے گا میرا یہ حال ہے کہ جو

پریس کی ذمہ داری ہے یہ *Colonial Necessity* (نوآبادیاتی نظام کی ضرورت) ہے اور یہ آزاد ملکوں میں نہیں بہرحال، ہم اس کو لے لیتے ہیں۔ قانون یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! بات یہ نہیں......

(الفضل کی ذمہ داری سے انکار؟)

[1004] مرزا ناصر احمد: ......قانون یہ ہے کہ مندرجات اخبار کا مسئول سوائے ایڈیٹر کے یا اگر وہ گروپ ہو تو ان کے اگر لکھا ہوا ہو اور پرنٹنگ پریس کے، اور کوئی نہیں۔ اس واسطے اخبار میں جو کچھ لکھا جائے، اس کے متعلق آپ صرف اتنا پوچھ سکتے ہیں مجھ سے کہ میں اس کی ذمہ داری لینے کو تیار ہوں کہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ آپ *Repudiate* کر سکتے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا۔ مگر یہ ہے کہ اخبار ایسا ہے جو کہ آپ کے نقطہ نظر کو پیش کرتا ہے، جیسا، میں نے کہا کہ ''ڈان'' تھا لوگ سمجھتے ہیں کہ لیگ کا نقطہ نظر ہے، مگر *League was not bound by it.* اس طرح آپ *Bound* نہیں ہیں جب تک کہ آپ خود نہ لکھیں اخبار پر کہ ''یہ ساری جماعت کی آواز ہے۔'' *"This is our organ, official organ"* بعض لکھتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں بعض لکھ دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے نہیں لکھا ہوا تو ٹھیک ہے وہ، میں سمجھتا ہوں اس کو۔ مگر یہ کہ بہرحال یہ آپ کی پارٹی کا اخبار سمجھا جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں اگر کوئی حوالہ ہے تو وہ پڑھ دیں، میں آپ کو بتا دوں گا کہ میں اس کو *Own* کرتا ہوں یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جی کچھ حوالے ہیں جن پر منیر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ: ''پاکستان سے کچھ پہلے احمدی جماعت کی طرف سے ایسی تحریریں و بیانات شائع ہوئے......''

مرزا ناصر احمد: اس کا *Page* (صفحہ) کیا جی ہے؟

(اگر پاکستان بن بھی گیا تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ یہ تقسیم ختم ہو؟)

[1005] جناب یحییٰ بختیار: وہ میں بتا دیتا ہوں کہ: ''ماحصل ان کا یہ تھا کہ اگر پاکستان بن بھی گیا تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ یہ تقسیم ختم ہو، تقسیم ہند ختم ہو۔'' *Page10* آپ دیکھ لیجئے۔ ''یہ تقسیم ختم ہو۔'' ''پھر اکٹھے بھارت ہو جائے۔'' اس مضمون کی تحریریں وغیرہ، تو اس میں کچھ

’’الفضل‘‘ کے میں آپ کو حوالے دے دیتا ہوں جن کا وہ ذکر کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ’’یہ اکھنڈ ہندوستان‘‘ والا سوال تو ایک مشکل میں ہو چکا ہے اور اس کا جواب ہمارے پاس ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کل بھی عرض کیا تھا، میں نے کچھ سوال کرنے تھے اس واسطے تاکہ آپ وہ کر لیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ یہ نوٹ کر لیں، یہ تو پہلے آچکا ہے، جو کہ آپ اب فرما چکے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی، یہ منیر کمیٹی کا تھا۔ انہوں نے کہا تھا: ’’یہ اندازہ ہوتا ہے۔‘‘ یہ ’’الفضل‘‘ ہے جی، ۵؍اپریل ۱۹۴۷ء[1]، ۱۷؍مئی ۱۹۴۷ء[2]، ۱۲؍اپریل ۱۹۴۷ء[3]، ۱۷؍جون ۱۹۴۷ء۔

---

[1] (الفضل قادیان ۵؍اپریل ۱۹۴۷ء ج۳۵ نمبر۸ ص۳) ’’پر تقسیم نہ ہو۔ اگر ہو عارضی ہو اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہ جلد دور ہو جائے۔‘‘ اسی اخبار کے صفحہ۲ کالم۴ پر ہے: ’’ہمیں ہندوؤں اور عیسائیوں سے مشارکت رکھنی چاہئے۔‘‘

[2] (الفضل قادیان ج۵ نمبر۱۱۶، مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۴۷ء ص۲ کالم۱) پر ہے: ’’میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے...... اگر عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر ہم کوشش کریں گے کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔‘‘

[3] (اخبار الفضل قادیان ۱۲؍اپریل ۱۹۴۷ء، ج۳۵ نمبر۸۷ ص۵ کالم۲) پر مرزا محمود نے ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہا: ’’سوال! کیا پاکستان عملاً ممکن ہے، جواب! سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان ممکن ہے لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ملک کے حصے بخرے کرنے کی ضرورت نہیں (یعنی تقسیم نہ ہو، تاکہ پاکستان نہ بنے)......(دنیا متحد ہو رہی ہے) کیا وجہ ہے کہ اس موقع پر ہندوستان دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں بٹ جائے اور دو بڑی قومیں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔‘‘

مرزا ناصر احمد: جی لکھ لیا ہے انہوں نے (وفد کے ایک رکن کی طرف اشارہ کرکے)

جناب یحییٰ بختیار: ایک ۱۸ اگست کا ہے۔ یہ ابھی دیکھیں، یہ چھوٹی سی بات ہے، جو کہ ۱۷ جون کا ہے، مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ......

مرزا ناصر احمد: ۱۷ جون ۱۹۴۷ء

[1006] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ ''آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو تو سمجھ دے اور اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے رکھے رہیں۔''

Now, Sir, I.....

مرزا ناصر احمد: جب تک میں یہ دیکھوں نہ، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is an address After 3rd june when Pakistan was accepted. Muslim Leagus had achieved a victory, you are not sharing that victory; you are not sharing that hope. You say:*

So, you have to clarify this that you ''اللہ کرے پھر مل جائے''

Are not keeping yourself as a part of the Muslim Nation.

(جناب یحییٰ بختیار: یہ تین جون کے بعد کا بیان ہے جبکہ پاکستان کا مطالبہ تسلیم کیا جا چکا تھا۔ مسلم لیگ فتح سے ہمکنار ہو چکی تھی مگر آپ اس فتح میں شریک نہ تھے اس لئے آپ کو واضح کرنا ہوگا کہ آپ قصوروار نہیں تھے یا کہ آپ مسلم لیگ کے ہمنوا تھے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ آپ کا جو استدلال ہے، میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ Impression میرا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میرے نزدیک غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں Clarify کر رہا ہوں۔ تو مرزا صاحب! آپ یہ حوالے دیکھ کر میرے خیال میں پھر اس کا جواب دے دیں۔ اس واسطے میں نے آپ کو یہ پیش کر دیئے ہیں۔ میں پڑھ......

مرزا ناصر احمد: یہ ایک جواب تو ویسے تیار ہے......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر وہ پارٹ......

مرزا ناصر احمد: اصولی......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر وہ پارٹ ہو جائے گا۔

[1007] مرزا ناصر احمد: آخر میں اس کو شامل کر لیں، آپ کا مطلب ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے): ان کو بھی شامل کر لیں، چلیں جی، یہ لکھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ **Subject Divide** (مضمون تقسیم) ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

(قادیانیوں کا ایک مشن اسرائیل میں ہے، کیا یہ درست ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک دو ایسے چھوٹے چھوٹے سوال ہیں۔ مرزا صاحب! آپ کا ایک مشن اسرائیل میں ہے، یہ درست ہے ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: اسرائیل میں کئی لاکھ مسلمان بستے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: میں پہلے آپ سے...... دیکھیں ناں، میرے سوال کا پہلے یہ جواب دیں کہ "ہاں" یا "نہیں"۔ "میں پھر آگے چلتا ہی نہیں۔ پھر آپ **Explain** (واضح) کریں۔

Mirza Nasir Ahmad: *Now, now we come to this! Let us grapple with this problem.....*

(مرزا ناصر احمد: اب ہمیں اس مسئلہ سے نمٹنا ہوگا......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *is there any Mission of............*

Mirza Nasir Ahmad: *...... what does English Language mean by this "Mission"*

(مرزا ناصر احمد: دیکھنا ہوگا کہ انگلش میں مشن کا معنیٰ کیا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *What you have got in your conflation of foreign Missions. That contains......*

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کے جو بہت سارے فارن مشنز ہیں، وہ......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ مشن

Mr. Yahya Bakhtiar: *That means ......*

Mirza Nasir Ahmad: *Mission; in the English language, means "Field of missionary activity".*

(مرزا ناصر احمد: انگریزی زبان میں ''مشن'' کا مطلب مشنری سرگرمیوں کا مرکز یا جگہ ہی ہوتا ہے)

[1008]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Yes, that, is what I mean; I don't mean political activity; I never suggested that.*

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی مطلب ہے۔ میرا مدعا سیاسی کارگزاری نہیں تھا)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ *"Field of missionary activity"* (فیلڈ آف مشنری Activity) کے لئے وہاں جماعت احمدیہ کے افراد کا ہونا کافی ہے۔

(آپ کا مشن ہے کہ نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کا مشن ہے کہ نہیں؟ ''احمدیہ جماعت'' میں نہیں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ ہے وہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: جماعت احمدیہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ......اور وہ میرے خیال میں پانچ فیصد ہوں گے کل۔ ٹوٹل مسلم آبادی کا ۵ فیصد احمدی ہے۔ احمدی ہیں وہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا مشن وہاں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، احمدی جماعت ہے۔

(اسرائیل میں احمدیہ جماعت ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ''احمدیہ جماعت ہے'' کیونکہ آپ کہتے ہیں ناں کہ "Our foreign mission" اس میں آپ ان کا ذکر کر دیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ اس واسطے میں نے ''مشن'' کا ترجمہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

Mirza Nasie Ahmad: *This is from the concise Oxford Dicitionary: The field of missionary activity".*

(مرزا ناصر احمد: یہ آکسفورڈ کنسائز ڈکشنری سے ہے۔ جماعت کی کارگزاریوں کی جگہ......)

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ، آپ کی کتاب میں جو ''فارن مشن'' ہیں، اس کے Page 79 میں آپ یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ جو میں پڑھتا ہوں یہ مضمون وہاں ہے یا نہیں؟ میں سارا نہیں پڑھوں گا۔ جہاں تک:

[1009] *"Ahmadiyya Mission in Israel" because I said: "The mission in Israel because you said this......"*

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، جماعت احمدیہ ہے وہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal we have a mosque there, a Mission House, a library, a Book Depot, a School. The Mission also brings out a Monthly entitled All-Bushra, which is sent out to thirteen different countries accessable through the medium of Arabic many works of prophet Messiah have been translated into Arabic through this Mission".* پھر اس میں آگے کہتے ہیں:

Some time ago, our missionary had an interview with the mayor of Haifa, when, during the discussion on

many points he offered to build us a school at Kababeer a village neae Haifa, where we have a strong and well established Ahmadiyy Community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our Mission at Ka babeer, which he did later, accompanied by our notables from Haifa, He was duly received by the members of the community and by the students of our. Before his return, he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position the Mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary, Chaudhry Mohammad /sharif, Returned to Headquarters......

(جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نہیں کہتا بلکہ آپ کہتے ہیں کہ آپ کا اسرائیل میں مشن ہے۔ جوکہ مونٹ کارمل حیفہ میں واقع ہے۔ وہاں آپ کی ایک مسجد ایک مشن خانہ ایک لائبریری، کتب خانہ اور ایک سکول ہے۔ مشن ایک ماہنامہ بنام ''البشریٰ'' شائع کرتا ہے۔ جوکہ عربی زبان میں تیرہ ممالک کو بھجوایا جاتا ہے۔ اسی مشن نے احمدیہ جماعت کی بہت سی کتابوں کے عربی تراجم کئے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ہمارے مشن کے سربراہ کی حیفہ کے میئر سے ملاقات ہوئی تھی۔ جس کے دوران میئر نے ہمارے لئے کبابیر میں ایک سکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی۔ کبابیر میں فلسطینی عربوں پر مشتمل احمدیہ جماعت کی ایک مضبوط تنظیم موجود ہے۔ میئر نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ کبابیر میں ہمارا مشن دیکھنے آئے گا اور اس نے یہ وعدہ بعد میں پورا کیا۔ اس موقع پر حیفہ میں احمدی معززین میئر کے ہمراہ تھے۔ احمدیہ جماعت کے افراد اور سکول کے طلباء نے میئر کا استقبال کیا۔ میئر کے لئے ایک استقبالیہ دیا گیا۔ واپس جاتے ہوئے میئر نے وزیٹر بک میں اپنے تأثرات تحریر کئے ایک اور چھوٹی سی مثال جس سے پڑھنے والوں کو ہمارے اسرائیلی مشن کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشن کے سربراہ چوہدری محمد شریف واپس آئے......)

مرزا ناصر احمد: یہ سن کون سا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ پبلی کیشن ہے ۱۹۶۵ء کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ یہ آپ نے جو ابھی پڑھا۔

[1010] ***Mr. Yahya Bahhtiar:*** *1956.*

Mirza Nasir Ahmad: *1956.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *"That, in 1956 when our missionary, Chaudhry Mohammad Sharif returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back. Ch. Mohammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israel press and a brief account was also broadcast on the Radio".*

ایک تو میں آپ سے simple سوال یہ پوچھتا ہوں کہ جب آپ کے مشنری وہاں جاتے ہیں اور وہاں سے پاکستان آتے ہیں تو کس پاسپورٹ پر جاتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: غیرملکی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: غیرملکی احمدی وہاں جاتے ہیں، پاکستان......

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, Sir, I very carefully read it Chaudhry Mohammad Sharif in a Pakistan:*

"When he returned to the Headquarters of the Movement in Pakistan".

Mirza Nasir Ahmad: *He is not Pakistani.*

(مرزا ناصر احمد: وہ پاکستانی نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *He is not a Pakistani?*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ پاکستانی نہیں ہے؟)

مرزا ناصر احمد: ہاں ان کے پاس غیر ملکی نیشنلٹی ہے، وہ باہر رہتے ہیں، یہاں بھی آتے ہیں۔

[1011] جناب یحییٰ بختیار: پاکستانی نیشنلٹی بھی ہے؟ وہ بھی ہے یا پاکستان کی نہیں ہے ان کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: یہ مجھے علم نہیں ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کے علم میں نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: لیکن غیر ملکی نیشنلٹی ہے، ان کے پاس ہے۔ پاکستان کے معاہدے کے مطابق بعض ملکوں کے ساتھ...... *Dual Nationality*

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں، آپ کو اصل...... *Dual Natinality* بعد میں...... نہیں آئی۔

I don't know about him.

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I just wanted to know, because when he returned, you know.***

(مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ہمارے پاس امریکن نیشنل آتے ہیں، سارے آتے ہیں)

They come to the Headquarters.

(وہ ہیڈ کوارٹر واپس آتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***I am a lawyer, I use every world in the legal sense. You return home. You did not say: "When he comes here" "home". He returned to Pakistan.***

I wanted to know......

---

[1] میرا انصاف پسند قادیانیوں سے سوال ہے، کیا چوہدری شریف پاکستانی نیشنیلٹی کے حامل نہیں؟ کیا مرزا ناصر احمد جھوٹ اور سفید جھوٹ کے مرتکب نہیں ہوئے؟ اب بھی مرزا ناصر احمد کے جھوٹ بولنے کا آپ اعتراف نہ کریں تو یہ اس بات کی دلیل ہوگئی کہ پوری قادیانی جماعت جھوٹ بولنے، جھوٹ پر بنیاد رکھنے، جھوٹ پر تعمیر کرنے، غرض جھوٹ ہی جھوٹ کا گھروندہ ہے۔

(جناب یحییٰ بختیار: میں ایک وکیل ہوں۔ میں نے ہر لفظ کو قانونی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ آپ واپس گھر آئے، آپ نے یہ نہیں کہا۔ جب وہ یہاں واپس گھر آتا ہے وہ پاکستان واپس آیا)

Mirz Nasir Ahmad: ***One who writes articles or these reports ......***

(مرزا ناصر احمد: یہ کوئی بھی مضمون یا رپورٹ لکھتا ہے......)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***May be......***

Mirza Nasir Ahmad: ***...... Doesn't use the English words in the legal terms.***

(مرزا ناصر احمد: وہ انگریزی کے الفاظ قانونی اصطلاح میں استعمال نہیں کرتا)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, either he could say that "he returned to the Headquarters". or he could have said that: "he came to the Headquarters". But he says: "When he returned". Chaudhry [1012] Mohammad Sharif is obviously a Pakistani person. He may have got a Nationality, as you say; that is possible.***

(جناب یحییٰ بختیار: وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر واپس آیا یا ہیڈکوارٹر واپس آئے، بلکہ وہ کہتا ہے کہ جب وہ واپس آیا۔ چوہدری محمد شریف ایک پاکستانی شخص ہے اس کے پاس کوئی اور شہریت بھی ہوگی، جیسا کہ آپ کہتے ہیں، یہ ممکن ہے)

مرزا ناصر احمد: ہمارے پاس جو اس علاقہ کے، ہندوستان کے رہنے والے، ہزاروں غیر ملکوں میں آباد ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ہوسکتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ......یہ غیر ملکی نیشنل کی حیثیت سے وہاں جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو ٹھیک ہے انہوں نے برٹش نیشنیلٹی ہوسکتی ہے، کسی اور کی ہوسکتی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہہ رہا مگر میں یہ پوچھتا ہوں کہ کس نیشنیلٹی کے پاسپورٹ پر گئے ہیں یہ؟ آپ نے کہا کہ غیر ملکی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، غیر ملکی۔ پاکستان کا تو وہ جا ہی نہیں سکتا کوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کی تو نیشنیلٹی پاکستانی ہے ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: الحمدللہ۔

(اس نے آپ کو رپورٹ کیا کہ اسرائیل کے پریزیڈنٹ نے یہ باتیں کیں)

جناب یحییٰ بختیار: تو جب اس نے آپ کو رپورٹ کیا کہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ نے یہ یہ باتیں کیں، وہ آپ نے بھی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مجھے یہ رپورٹ نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کی جماعت کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہاں جو دفتر ہے، اس میں آ کر اس نے رپورٹ دی تھی......

(آپ نے گورنمنٹ کو بتلایا کہ اسرائیلی کیا سوچتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ جو اسرائیل نے جو کچھ باتیں کی ہیں، جو وہاں ریڈیو پر بھی آیا اتنا زیادہ، اپنی گورنمنٹ کو بھی کچھ بتا دیجئے کہ اسرائیلی کیا سوچتے ہیں آپ نے کوئی انفارمیشن دی، یا ضروری نہیں سمجھا؟

[1013] مرزا ناصر احمد: نہیں میرے سامنے تو...... ہاں، ہاں، میں بتا رہا ہوں۔ ویسے یہ ہے کہ جو چیزیں اس وقت آپ نے سامنے رکھی ہیں، وہ سارے، مختلف مسلمانوں کی تنظیموں کے ساتھ ان کی حکومت کا یہی سلوک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں **Insinuate** کر رہا ہوں۔ اس سے لوگوں پر **Impression** پڑتا ہے کہ کتنا **Strongly** لوگ **Feel** کر رہے ہیں، اس لئے تو میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ **Impression** دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں چلا جاؤں اسرائیل......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر میں چلا جاؤں کسی طرح اسرائیل ......صاف بات کرتا ہوں......دشمن کی حیثیت سے، دوست کی حیثیت سے، کسی حیثیت سے اور مجھے وہاں کا کوئی بڑا آدمی بلائے بات کرے، میں پہلا فرض سمجھوں گا کہ حکومت میں جو بھی مجھے بڑا افسر مل سکے اس کو

بتاؤں ’’بھئی! وہ ہمارے دشمن ہیں، وہ اس لائن پر سوچ رہے ہیں، ان سے یہ یہ باتیں ہوئیں۔‘‘ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں ہے **Obligation** نہیں ہے، لاء نہیں ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاؤں آپ کو، ذرا آگے ذرا تھوڑا سا **Digression** میں ۱۹۷۰ء میں ویسٹ افریقہ کے دورے پر گیا، خود اور دو ملکوں میں مجھے پیغام ملا، اسرائیلی سفیر کا، کہ ’’میں ملنا چاہتا ہوں۔‘‘ میں نے کہا کہ ’’میں نہیں ملنا چاہتا تم سے۔‘‘

[1014] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، وہ تو آپ نے سمجھ کی بات کی ہاں جی، اپنی اس کے مطابق۔ نہیں، مگر فرض کریں، آپ کو اسرائیل والے مل جاتے......

مرزا ناصر احمد: بالکل میں ملنے کے لئے تیار ہی نہ تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر کسی جگہ **Reception** تھا آپ کی آنر میں اور اس ذیل کا کوئی سفیر بیٹھ جاتا وہاں، آپ سے باتیں کرتا تو آپ سمجھ لیتے کہ یہ سیاسی لوگ ہیں، تو آپ ضرور مجھے یقین ہے بتا دیتے گورنمنٹ کو کہ ’’بھئی! یہ ایسی بات اس نے مجھ سے کی ہے‘‘۔

مرزا ناصر احمد: **Reception** وہ جہاں ہوتی تھی تو ہمارے سفیر صاحب موجود ہوتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو تھا، یعنی وہ تو کوئی ایسی بات نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ صرف میں نے اس لئے آپ سے پوچھنا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس ایک یہ سوال؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک اس کا......اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس بات پر؟

جناب یحییٰ بختیار: کیسے چھوٹے چھوٹے سوال آجاتے ہیں!

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

(اکھنڈ بھارت؟)

جناب یحییٰ بختیار: ’’تو اکھنڈ بھارت‘‘......

[1015] **مرزا ناصر احمد:** یہ ایک وضاحت اور ہے۔ یہ ہمارا وہاں ...... ہماری جماعت، اس علاقہ میں، جو اب اسرائیل کہلاتا ہے، اسرائیل کے وجود میں آنے سے کہیں پہلے کی بنی ہوئی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ٹھیک ہے، وہ میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: اور ۱۹۲۴ء، ۱۹۲۸ء میں جماعت وہاں بنی۔ ۱۹۲۸ء میں......
کبابیر...... جو ہے جس کا نام یہاں آیا ہے۔ وہاں ایک سینٹر بنا جماعت کا۔ ۱۹۲۸ء سے وہاں کے تمام دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے ساتھ نہایت برادرانہ تعلقات ہیں، اب بھی برادرانہ تعلقات ہیں۔ پوچھنا تو یہ چاہئے کہ جو وہاں دوسرے مسلمان ہیں، ۹۵ فیصد، ان کے حقوق کے لئے اگر کچھ کیا جا سکے، کسی باعث بھی ہمارے تو ان کے ساتھ تعلقات نہیں ہیں ڈپلومیٹک۔ ان کی خبر گیری کرنی چاہئے۔ تو اس طرف ہم توجہ نہ دیں اور وہ جو پیار کے آپس میں تعلقات ہیں، ان کو جائے اعتراض بنا لیں تو وہ کچھ اچھا نہیں لگتا اگر ان کو پتہ لگے، جو ہمارے احمدی نہیں، ۹۵ فیصد، وہ بھی اس کو پسند نہیں کریں گے، یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں، کیونکہ بہت اچھے تعلقات ہیں ان لوگوں کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھے تعلقات تو ہیں جی، مگر میں تو کہتا ہوں اگر **Clarification** ہو جائے تو ٹھیک ہے نا جی، وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں جی، میں تو بڑا ممنون ہوں آپ کا، خواہ کوئی غلط سمجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......شک رہتا ہے۔ میں تو اس واسطے پوچھتا ہوں

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں ممنون ہوں آپ کا۔ ہر چیز جو ہے وہ سامنے آجانی چاہئے۔

(دیکھ لیجئے کہ آپ کی پبلی کیشن ہے؟)

[1016] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ جو کتاب تھی آپ کی، کل جو آپ پڑھ رہے تھے، وہ کاپی میرے پاس بھی ہے۔ یہ دیکھ لیجئے کہ آپ کی یہ پبلی کیشن ہے؟ کیونکہ مجھے غلط نہ مل گئی ہو۔ مرزا صاحب! یہ وہی ہے۔ ***"Outside Musalmans"***، ***"Outside Musalmans"*** والی جو ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، دکھا دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھ لیجئے ذرا آپ اس سے وہ فوٹو سٹیٹ آیا تھا۔ یہ ہے وہ۔ آپ کا جو ہے ناں، ۱۹۱۶ء کا ایڈیشن ہے، یہ ۱۹۲۴ء کا یا ۱۹۲۱ء کا ہے، ویسے یہ بھی قادیان سے پبلش ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ۱۹۲۴ء کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ بھی دوسرا ایڈیشن ہے اردو کا، ’’سیرت مسیح موعود‘‘ جس میں: ’’......احمدی اپنے آپ کو مسلمان لکھوائیں۔ گویا اس سال آپ نے اپنی جماعت کو احمدی، کے نام سے مخصوص کر کے دوسرے مسلمانوں سے ممتاز کر دیا‘‘ ایک ممتاز فرقہ، اسلام کے اندر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے میں نے ایک دو سوال پوچھنے تھے، اس لئے میں نے کہا کہ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہ وہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں میں نے صرف یہ عرض کی تھی کہ انہوں نے جو عنوان باندھ دیئے ہیں، وہ اصل کتاب کے نہیں ہیں۔

[1017] جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں سمجھ گیا، ٹھیک ہے جب آپ اوریجنل سے دیکھیں گے، اردو میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں (اپنے وفد کے ایک رکن سے) رکھو سامنے۔

جناب یحییٰ بختیار: پیشتر اس کے کہ مرزا صاحب! میں پھر بات بھول جاتا ہوں۔ یہاں ایک اور چیز بھی میری نظر میں تھی کہ میں نے کہا کہ وہ عام طور پر لکھ دیتے ہیں کہ ’’ہمارا آفیشل آرگن ہے‘‘ یہ یہاں ایک ہے: ’’خاکسار منیجر ’’الفضل‘‘ قادیان، ضلع گورداسپور، سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آرگن‘‘

’’اخبار الفضل ہی، بفضل خدا ایک ایسا پرچہ ہے جس کو جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن کہا جاسکتا ہے۔‘‘ یہ بھی آپ دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ’’کہا جاسکتا ہے۔‘‘ ’’کہا جاتا ہے‘‘ نہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar:* نہیں *Whatever it means, that the committee will judge.

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس کا جو بھی مطلب ہے، وہ کمیٹی دیکھ لے گی)

مرزا ناصر احمد: اگر یہ ہوتا ناں کہ ’’کہا جاتا ہے بڑا وزن ہو جاتا آپ کی بات میں۔ لیکن یہاں ’’کہا جاسکتا ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں تو توجہ دلا رہا ہوں، باقی وہ تو کمیٹی دیکھے گی کہ کیا مطلب ہے اس کا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: Page 58، جو میرا پرچہ ہے۔ آپ کا کچھ اور ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، دیکھ لیتے ہیں۔ ہاں۔

[1018] جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو میں نے آپ کو ایک "Separatist tendency" کی طرف توجہ دلائی تھی کہ:

"Ahmadis form a separate community from the outside Musalamans".

آپ نے کہا ہے Heading ٹھیک نہیں ہے، اور یجنل میں نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد یہ تھا کہ:

"The year 1901 was the year of census. The Promised Messiah issued a notice to his followers asking them to get themselves recorded in the census pages, under the name of "Ahmadia Musalman". This was, therefore, the year when, for the first time, he differentiated his followers from the other Muslims by the name of Ahmadiya".

(''(سیرت مسیح موعود ص۵۳، طباعت دسمبر ۱۹۲۶ء) کی عبارت یہ ہے: ۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہونے والی تھی، اس لئے ۱۹۰۱ء کے اواخر میں آپ نے اپنی جماعت کے نام ایک اعلان شائع کیا کہ ہماری جماعت کے لوگ کاغذات میں اپنے آپ کو احمدی مسلمان لکھوائیں۔ گویا اس سال آپ نے پنی جماعت کو احمدی کے نام سے مخصوص کر کے وسرے مسلمانوں سے ممتاز کر دیا۔'')

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہی ہے جس کی کل بات......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ اس سے دو Pages پہلے آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس سے دو Pages پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ ہے، 54، 58 اس میں ہے جی۔ چونکہ **Heading** یہاں ہے:

"Injunctions to Ahmadis regarding Marriage".

تو یہ ہیڈنگ انگلش میں ہوگا، اردو میں تو شاید ہیڈنگ نہ ہو اس کا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہیڈنگ ہے یہ کوئی نہیں۔ لیکن نکال لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، انگلش میں آپ دیکھ لیں گے تو آپ کو پتہ چل جائے گا۔ پہلے......

[1019] مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ہے: ''اس سال آپ نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے......''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ میں پڑھ دیتا ہوں، آپ دیکھیں پھر ٹرانسلیشن اس کا۔

"The same year......"

That is, 1898 کیونکہ اس سے پہلے جو مضمون چل رہا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: "The same year, with a view to strengthen the bonds of the community and to preserve its distinctive features, he promulgated rules regarding marriage and social relations and forbade the Ahmadis to give their duaghters in marriage to Non-Ahmadis".

ابھی اردو ترجمہ کیا ہے، وہ آپ دیکھ لیں جی یہ کوئی خوش، ناخوش کی بات نہیں تھی کہ وہ تجربے کی بات ہو۔ وہ آرڈر۔

مرزا ناصر احمد: ناں، ناں رول ہے ہی کوئی نہیں۔

Mr. Yayaa Bakhtiar: Injunctions.

Mirza Nasir Ahmad: No, no. ''تحریک کی''

(احمدی اپنی لڑکیاں غیر احمدیوں کو نہ دیں)

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی جو آپ اردو میں پڑھیں وہ سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''اس سال آپ نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط

کرنے اور خصوصیات کو قائم رکھنے کے لئے جماعت کے تعلقات ازدواج اور نظام معاشرت کی تحریک کی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ احمدی اپنی لڑکیاں غیر احمدی لوگوں کو نہ دیا کریں۔“

(سیرۃ مسیح موعود ص۵۲)

[1020] ”اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے“ کا فقرہ یہ بتاتا ہے کہ یہ شرعی حکم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ”انہوں نے ہدایت کی“ ڈائریکشن بھیجی۔

مرزا ناصر احمد: ڈائریکشن دی؟ لیکن آپ ذرا...... نہیں، میں وضاحت کردوں۔ دوسرے فرقوں نے بھی اس قسم کی بات کی لیکن ایک فرق کے ساتھ انہوں نے کہا: ”محروم الارث“ یعنی جو بچے ہیں وہ وارث نہیں ہوں گے اور جماعت احمدیہ کی کوئی ہدایت ایسی نہیں ہے، بلکہ جو بچی باہر بیاہی جاتی ہے کسی جگہ بھی اور ان کی اولاد جو ہوتی ہے وہ اپنے احمدی بزرگوں کی وارث ہوتی ہے۔ تو یہ شرعی حکم نہیں ہے۔ یعنی ورثہ اس طرح...... یعنی ورثہ...... حقوق ورثہ قائم رہنا یہ بتاتا ہے کہ یہ حکم شرعی نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں مرزا صاحب! یہ بتانا چاہتا تھا......

مرزا ناصر احمد: ...... جیسا کہ دوسرے فرقوں کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں جو عرض کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ ایک ہدایت آئی، مرزا صاحب کی طرف سے، ڈائریکشن آئی، اس کی وجہ سے یہ ہوا۔ یہ نہیں کہ آپ کا تجربہ تھا کہ مسلمان جو ہیں وہ لڑکیوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے، ناخوش رکھتے ہیں...... وہ میں ***Distinction*** لانا چاہتا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو ہے اس میں، جو میں نے بات کی تھی وہ...... ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں کہ ”اپنی ***Distinction*** رکھنے کے لئے، اپنی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کے لئے۔“

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ اس لئے نہیں کہ وہ وہاں خوش نہیں رہتیں۔

[1021] مرزا ناصر احمد: نہیں، جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے...... شیرازہ تبھی مضبوط ہوتا ہے جب خوش رہے جہاں...... فساد ہوگا گھر میں شیرازہ کیسے مضبوط رہے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، وہ پھر آپ کی ***Interpretation*** ہے۔

''ملائکۃ اللہ'' میں بھی یہ آجاتا ہے جی، **Page46** پر......

مرزا ناصر احمد: یہ تو ''ملائکۃ اللہ'' کا جواب دیا جاچکا ہے پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس کا نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا؟ وہ، شاید پھر وہ کوئی اور حوالہ ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ دیتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں شاید دے دیا ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہم نے جو نوٹ کئے تھے ناں، اس میں ''ملائکۃ اللہ'' کے ایک سوال کے متعلق نوٹ دیا ہوا ہے کہ اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ تو اگر نہیں، یہ کوئی دوسرا سوال ہے، تو پھر بتادیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ دے چکے ہیں تو پھر ضرورت نہیں ہے، میرے خیال میں: ''پانچویں بات جو اس زمانے میں ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا ہے کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین جو ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملے میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے[1022]۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو۔ کیا اس لئے دیتے ہو کہ تمہاری قوم کا ہوتا ہے؟ مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم احمدیت ہوگئی......''

مرزا ناصر احمد: اس کا تو جواب دے چکے ہم۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

مرزا صاحب! بعض دفعہ...... آج میں کچھ...... پہلے **Main subject** پر نہیں آرہا، جو چھوٹی چھوٹی چیزیں رہ گئی ہیں...... آپ فرماتے ہیں کہ...... میں نے کئی حوالے پڑھے کہ ''دشمن یہ کہتا ہے''، ''مخالف یہ کہتا ہے۔'' تو پوزیشن **Clear** نہیں ہوتی۔ **Impression** یہ ہوتا ہے کہ ''دشمن'' سے نہ صرف عیسائی کی طرف اشارہ ہے، بلکہ ان مسلمانوں کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو مرزا صاحب کے خلاف تھے یا جو ان کو نبی نہیں مانتے۔ آپ نے کہا کہ ''نہیں، یہاں جو ہے عیسائیوں کی طرف ہے'' یہاں جو بھی حوالے میں نے پڑھے آپ نے یہی کہا۔ تو میں صرف یہ کچھ آپ کی توجہ اس کتاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس کی کچھ **Clarification** آپ کی طرف سے ہوجائے کہ آپ نے جتنے حوالے پڑھے، ان کے مخاطب غیر مسلم عیسائی وغیرہ تھے۔ میں نے

یہی کہنا تھا لیکن یہ جو ہے ناں ''دشمن'' یا ''مخالف'' یہ دونوں کو مخاطب کر کے کہا جاسکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، غیر مسلم جو ہیں، ان کی دشمنی جہاں ہوگی، وہ مخاطب ہوں گے۔ ساری دنیا کے عیسائی جو ہیں، وہ مسلم نہیں، لیکن اسلام کے اوپر حملہ آور بھی نہیں۔ تو جب عیسائیوں کے متعلق کہا جائے گا کہ ''دشمن'' تو عیسائی مذہب کے صرف وہ افراد مراد ہوں گے جو اسلام پر حملہ آور ہوئے اور جب [1023] مسلمانوں کے متعلق کہا جائے گا ''مخالف'' تو ہر مسلمان جو ہے، جو احمدی نہیں، وہ مخالف نہیں ہوگا، بلکہ صرف وہ چند ہوں گے شاید ایک فیصد بھی نہ ہوں، جو احمدیوں سے برسرپیکار ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو درست ہے، میں یہ کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: اور یہ حوالہ بتائے گا کہ مخالف کون ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ دیکھئے ناں، بعض حوالے میں نے آپ کو سنائے۔ ایک تھا جو ''انجام آتھم'' کا تھا۔ اس میں آپ نے Clearly بتادیا کہ یہ خاص وہ آتھم یا آثم، جو بھی اس کا نام تھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، عبداللہ آتھم۔

(جو میرا مخالف ہوگا وہ یہودی، مشرک، جہنمی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: عبداللہ آتھم۔ اس کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مضمون سے ظاہر تھا۔ بعض میں کوئی اس چیز کا ذکر نہیں تھا کہ کسی خاص عیسائی کا ذکر ہو رہا ہے۔ میں آپ کو عرض کر رہا ہوں: ''جو میرا مخالف ہوگا وہ یہودی مشرک جہنمی ہے۔'' ایسی چیز آگئی تو اس پر......

مرزا ناصر احمد: وہ جو مجھے یاد ہے، وہ یہ تھا، وہ کل میں نے بتایا تھا کہ یہ عربی کی عبارت مستقبل کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی میں ایسے کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

(آپ کے مخالفین میں مسلمان بھی تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے مخالفوں میں مسلمان بھی تو شامل تھے۔ مسلمان علماء، مولوی تھے یا نہیں تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے مخالفوں میں مسلمانوں کے علما کا ایک حصہ تھا۔

[1024] جناب یحییٰ بختیار: ہاں بعض علماء، میں یہ کہہ رہا ہوں۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، بعض علماء تھے۔
جناب یحییٰ بختیار: بعض علماء۔ بعض علماء......
مرزا ناصر احمد: اور اس طرح جو دوسرے مذاہب میں، ان میں سے بھی شاید ان کا دو فیصد تین فیصد حملہ آور ہوا اسلام کے اوپر لیکن جو اصل حوالہ ہے، جو مضمون ہے کسی کتاب میں آیا، وہ خود بتاتا ہے کہ ''مخالف'' جو کہا جاتا ہے، وہ کس کو کہا جاتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بعض دفعہ، بعض دفعہ تو **Clear** ہوتا ہے، مرزا صاحب! اور بعض دفعہ نہیں ہوتا۔ جیسے کل آپ نے......
مرزا ناصر احمد: جو **Clear** نہ ہو، وہ مجھ سے پوچھ لیں۔

(دشمن یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے)

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے کل میں نے آپ سے عرض کیا کہ: ''دشمن یہ سمجھتا ہے۔ دشمن یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔''
مرزا ناصر احمد: وہ میں نے بڑا کھول کے بتایا۔
جناب یحییٰ بختیار: آپ نے بتا دیا، میری تسلی نہیں ہوئی، اس واسطے کمیٹی کے ممبروں کی اللہ جانے تسلی ہوئی یا نہیں۔ مگر میری ڈیوٹی تھی کہ میں آپ کو ان کی...... جو ''دشمن'' ''مخالف'' کہتے ہیں، اس کا ضروری مطلب نہیں کہ عیسائی ہو۔ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔
مرزا ناصر احمد: وہاں تو بڑا واضح تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: وہاں نہ سہی، مرزا صاحب! میں **Generally** (عمومی طور پر) کہہ رہا ہوں کہ آپ کی مخالفت کی انہوں نے، کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ''مخالف'' سے مطلب صرف عیسائی نہیں ہوتا۔
[1025] مرزا ناصر احمد: میں نے خود کہا......
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ کہ جب وہ......
مرزا ناصر احمد: کہ ہر فرقہ......مسلمانوں میں سے ہر فرقے کے ایک دو فیصد ایسے ہیں کہ جو بڑی سخت معاندانہ مخالفت کرتے ہیں۔ تو باقی اس کے مخاطب نہیں ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں جی، اس کتاب میں میں نے سرسری نظر ڈالی اس پر، اور میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ جب وہ مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں کہ کون ان کی مخالفت

کررہا ہے۔اب یہ مرزا صاحب گئے ہیں جی بعض جگہ لیکچر دینے، یا کسی جگہ جاتے ہیں تو وہاں لوگ آجاتے تھے:

"People advised the Promised Messiah not to go to the mosque as there was a likelihood of serious riots".

(''حضرت مسیح موعود کو لوگوں نے بہت روکا کہ آپ نہ جائیں مسجد میں سخت بلوہ ہوجائے گا'') (سیرۃ مسیح موعود ص۳۲)

یہ دہلی کا ذکر ہے، میرے خیال میں......

مرزا ناصر احمد: اور کس سن کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کتاب کا ص۳۴، دہلی میں جب پہلی دفعہ وہ گئے تھے۔ دہلی میں دو دفعہ گئے، مگر پہلی دفعہ جو گئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، پہلی دفعہ وہ گئے اور آپ کے ساتھ صرف بارہ تھے احمدی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں نہیں کہہ رہا، کہ انہوں نے پولیس کی کیوں ***Protection*** مانگی۔ ***Every body has a right*** (وہ تو ہر ایک کا حق ہے) وہ میں نہیں کہہ رہا۔

مرزا ناصر احمد: اور ہماری کتابوں میں ہے کہ پولیس سے ***Protection*** نہیں مانگی، آپ ہی انہوں نے انتظام کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: پولیس نے خود ہی کیا تھا، ***Police protection*** میں تقریر کرتے تھے وہ:

[1026] ***"The special edifice of Jamia mosque was full of men both inside and outside and even stairs were crowded with the sea of men who were mad with rage and looked at him with bloody eyes. The promised Mess iah and his little band made their way to the mehrab......"***

(''جامع مسجد دہلی کی وسیع عمارت اندر اور باہر آدمیوں سے پُر تھی۔ بلکہ سیڑھیوں پر بھی لوگ کھڑے تھے، ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں سے گزر کر جبکہ سب لوگ دیوانہ وار خون آلود

نگاہوں سے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے آپ اس مختصر جماعت کے ساتھ محراب میں جا کر بیٹھ گئے'' (سیرۃ مسیح موعود، اردو ایڈیشن ص۳۲،۳۳)

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا صفحہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ص۳۴:

...... *There was a sea of men or Musalmans in the Mosque.*

یہ کن کو "Bloody eyes" کا کہہ رہے ہیں وہ؟ پھر میں آپ......

مرزا ناصر احمد: "Bloody" گالی کے معنی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، "I know "bloody غصے میں، In rage

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: غصے میں تھے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Chairman: *We break for Maghrib.*

(جناب چیئرمین: مغرب کے لئے وقفہ)

مرزا ناصر احمد: یہ وہی حوالہ ہے جہاں سے: ''احمدی مسلمان لکھوائیں''؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! جو میرا ہے، انگلش ایڈیشن......

مرزا ناصر احمد: وہ ایک تھا ناں، پہلے: ''احمدی مسلمان لکھوائیں'' وہ ایک نکتہ بن گیا ہے ڈھونڈنے کے لئے حوالہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو اس سے پہلے آتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس سے پہلے آتا ہے۔

[1027]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *The announcement is folloewed by the storm of opposition.*

(اعلان کے بعد مخالفت کا طوفان برپا ہوگیا)

یہ Heading دی گئی ہے یہاں۔ پھر کہتے ہیں ص۳۱ میں:

Those very theologians who had formerly commanded him now stood up to denounce him.

(وہی علماء جو پہلے اس کی تعریف کیا کرتے اس کی مذمت میں اٹھ کھڑے ہوئے)
پھر مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر ہے۔ پھر *Next page* پر آتا ہے ان کا......
مرزا ناصر احمد: ''آپ ۲۸ ر ستمبر ۱۸۹۱ء کی صبح کو پہنچے......''
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، آپ یہ اردو کا دیکھ رہے ہیں؟ اگر آپ، اگر آپ انگلش کا دیکھیں......
مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب ہے کہ یہاں بھی سن دیا ہوا ہے، وہاں بھی سن دیا ہوا ہوگا۔ ۲۸ ر ستمبر ۱۸۹۱ء اور ایک ہے......

Mr. Chaiman: ***We ar breaking for Maghrib, and then, after Maghrib we will resume the question.***

The Delegation is permitted to leave.

(جناب چیئرمین: ہم مغرب کے لئے وقفہ کرتے ہیں، نماز کے بعد اسی سوال کو لیں گے۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے)
جناب یحییٰ بختیار: یہاں مولوی محمد حسین بٹالوی...... یہ جو ہے، ہاں، یہ جو ہے ناں، اس کے بعد پھر *Next page* پر......

Mr. Chairman: ***Mr. Attorney General, we are breaking for Mahgrib, and then at 7:30......***

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب جو ہم مغرب کے لئے وقفہ کر رہے ہیں۔ اب ساڑھے سات بجے پھر)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***After break?***

(جناب یحییٰ بختیار: وقفہ کے بعد؟)

Mr. Chairman: ***After break, this question will continue.*** [1028] ***The Honourable members may keep sitting.***

(جناب چیئرمین: اس سوال کو جاری رکھا جائے گا۔ معزز اراکین تشریف رکھیں۔ اجلاس ساڑھے سات بجے تک برخواست)

(The delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: ***The House is adjourned to meet at***

7:30 thank you very much.

(جناب چیئرمین: ساڑھے سات بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ)

The Special Committee, adjourned for Maghrib Prayers to meet at 7:30 pm.

The Special Commitee, re-assembled after Mahrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) tin the Chair.

ساڑھے سات بجے بعداز مغرب خصوصی کمیٹی کا پھر اجلاس شروع ہوا۔

TIME FOR CROSS-EXAMINATION

(جرح کے لئے وقت)

سید عباس حسین گردیزی: ایک چھوٹی سی گزارش ہے، جناب! عرض یہ ہے کہ چند ممبران کی طرف سے سن رہے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ بحث جلدی ختم ہو، عرض یہ ہے کہ بہت اہم ریکارڈ بن رہا ہے......

جناب چیئرمین: (سیکرٹری ہے) ان کو بلوالیں، باہر بٹھادیں۔

سید عباس حسین گردیزی: یہ ایک قومی ریکارڈ ہے اور بین الاقوامی ریکارڈ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں پوری وضاحت ہو کہ آئندہ لوگوں نے اس کو پڑھنا ہے۔ اس لئے اس میں ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

ATTENDANCE IN THE COMMITTE

سید عباس حسین گردیزی: دوسرے ممبر صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان کو بروقت یہاں آنا چاہئے۔ ساری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے کہ ہم کیا کچھ کرر ہے ہیں۔ [1029] آج بھی باہر مجھے کسی نے کہا کہ آپ لوگ کیفے ٹیریا میں بیٹھے رہتے ہیں اور اس میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ یہ ایک قومی کام ہے اور نہایت اہم کام ہے۔ یہ جو وقت ضائع ہوتا ہے، ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے، ان کا وقت ضائع نہیں ہوتا۔ میں یہ آپ کی وساطت سے ممبر صاحبان کی خدمت میں عروض کروں

گا کہ برائے مہربانی وہ وقت ضائع نہ کریں۔ جس وقت بھی، جو وقت مقرر ہو، اسی وقت پر آئیں اور اس وقت پر جائیں تاکہ یہ ریکارڈ پوری طرح سے Thrash ہو کر، یا وضاحت بنے۔

Mr. Chairman: So far as the first......

Saiyid Abbas Hussain Gardezi: Kept standing.

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب والا! ایک چٹھی غیر حاضر ممبران کو بھی لکھنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔

شاہ صاحب! تشریف رکھیں، میں دونوں باتوں کا جواب دیتا ہوں۔

So far as the first point is concerned, we cannot sit for a definite period only on this ground that we are preparing record for the generations we cannot sit for one year or three mohths or two months......

(جہاں تک پہلے نقطہ کا تعلق ہے۔ ہم صرف اس بنا پر غیر معینہ مدت کے لئے نہیں بیٹھ سکتے ہم سال بھر یا تین سال اس لئے بیٹھ سکتے ہیں کہ ہم آنے والی نسلوں کیلئے ریکارڈ مرتب کر رہے ہیں)

سید عباس حسین گردیزی: یہ میں نہیں کہتا جو وقت جناب کی طرف سے یا قاعدے کے مطابق ہے وہ وقت تو ضائع نہ ہو۔ یہ وقت جو ضائع ہوتا ہے، ان کا ضائع نہیں ہوتا، ہمارا ضائع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ دوسرا کام ہے تبلیغ کا میں تو ایک سال سے اس کرسی پر بیٹھ کر یہی تبلیغ کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے یہاں آیا کریں، وقت پر آیا کریں، میرے کہنے کا تو کوئی اثر نہیں ہوتا، آپ قسمت آزمائی کر لیں، میرے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

1030

سید عباس حسین گردیزی: جناب کی وساطت سے میں ممبر صاحبان کی خدمت میں باادب گزارش......

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب والا! جو حاضر ہیں ان کو سنانے سے؟ جو غیر حاضر ہیں، ان کو چٹھیاں لکھیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! ۹ ربجے کے بعد ایک ایک کر کے کھسکنا شروع

ہوجاتے ہیں۔ بستہ ہاتھ میں لیا اور وہاں سے کھسک گئے اور یہاں بیٹھے رہتے ہی پندرہ۔

In Budget one day we started with six members.

(بجٹ کے دوران ایک دن ہم نے چھ ارکان سے اجلاس شروع کیا)

یہ تو کوئی بات نہیں ہے ناں جی۔

پروفیسر غفور صاحب! لاء منسٹر صاحب آ گئے ہیں، میرے چیمبر میں ہیں، یہاں بھی آجائیں گے۔ آپ ان کے ساتھ پھر ڈسکشن کر لیں۔ میں نے کہا وہ ابھی آجاتے ہیں۔ چوہدری صاحب بیٹھے تھے، وہ کچھ باتیں کر رہے تھے اس کے متعلق سارا۔ جیسے بھی ہو ہاں تو:

Now I am going to call them.

They may be called.

(The delegation entered Chamber)

(بس انہیں بلانے لگا ہوں، انہیں بلالیں۔ وفد ہال میں داخل ہوا)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

Mirza Nasir Ahmad: ***With the permission of the Chair.***

(مرزا ناصر احمد: جناب چیئرمین صاحب کی اجازت سے)

ایک تھوڑی سی وضاحت ہوجائے تو اچھا ہے۔ جو پیچھے فلسطین کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ جب ۵۶ء میں چوہدری محمد شریف واپس آئے تو اس وقت کوئی رپورٹ کی گئی۔ تو میں صرف یہ ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کہ میرا انتخاب ۱۹۶۵ء میں ہوا تھا اور اس وقت، مجھے یہ بھی یاد نہیں...... ہم نے سوچا......

[1031] جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں نے آپ کو کہہ دیا کہ ہم آپ سے نہیں اس پر کرتے۔ آپ کو یاد ہوگا، آپ نے کہا کہ آپ انچارج نہیں تھے۔ ممکن ہے آپ خود ہی یورپ میں ہوں، آپ اس جگہ نہ ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یورپ میں تو نہیں تھا لیکن میرا تعلق کوئی نہیں تھا اس سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں نے کہا، کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ کتاب ۱۹۶۵ء کی وہ آئے ہیں ۱۹۵۶ء میں، وہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: وہ فلسطین کے متعلق میرا نوٹ ہے، وہ ہم نے بڑا کام کیا ہے، فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ مل کے، اسرائیل کے وجود کے قیام کے خلاف۔ وہ میں اپنے وقت کے اوپر بتاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ہمیں کوئی Dispute (جھگڑا) نہیں ہے اس پر۔ میں تو صرف وہ چیز، جو لوگوں کے سوال پوچھے جاتے ہیں، وہ آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ ''مخالف'' جب بار بار لفظ آتا ہے تو اس پر یہ کہ مسلمان بھی اس میں شامل ہیں اور اس کے بارے میں بتایا تھا کہ ہر جگہ جہاں مرزا صاحب جاتے رہے ہیں، دہلی میں، امرتسر میں، لاہور میں، سیالکوٹ میں، تو بار بار ذکر آتا ہے کہ مسلمانوں نے مخالفت کی۔ باقی بھی کرتے ہوں گے اور علماء بھی تھے ان میں سے کچھ اور تھے......

مرزا ناصر احمد: یہ کہیں نہیں آتا کہ سارے مسلمانوں نے کی......

[1032] جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

مرزا ناصر احمد: میں نے اسی واسطے کہا تھا کہ دو، ایک فیصد تھے جنہوں نے...... جو مخالفت کرتے رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہی کہا ناں جی کہ اس میں مسلمان بھی شامل ہوتے ہیں، جب وہ ''مخالفت'' کہتے ہیں، ضروری نہیں کہ وہ صرف عیسائی ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو میں نے کہہ دیا تھا۔

(دہلی میں ہزاروں کی تعداد میں تھے وہ سب غصے میں تھے)

جناب یحییٰ بختیار: میں اس لئے آپ کو توجہ دلا رہا تھا کہ دہلی میں ہزاروں کی تعداد میں، وہ کہتے ہیں، وہ سب غصے میں تھے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، *Out of crores* (کروڑوں میں سے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Naturally.**

مرزا ناصر احمد: ''جامع مسجد دہلی کی وسیع عمارت اندر اور باہر سے آدمیوں سے پُر

تھی بلکہ سیڑھیوں پر بھی لوگ کھڑے تھے ہزاروں آدمیوں کے مجمع سے گزر کر جبکہ سب لوگ دیوانہ وار خون آلود نگاہوں سے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے، میں تو یہ کہوں گا کہ بڑے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آمین بالجہر کہنے یا نہ کہنے پر سراڑادیئے تھے۔''

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک جگہ وہ آ گئے...... یہاں لکھا ہے جی کتاب میں:

"His cousin, Sir Ahsan, in Nineteen one hundred (1901?), and some of his relatives, who were opposed to him, put up a wall in front of...."

((اس مرزا قادیانی) کے چچازاد بھائیوں اور چند دیگر رشتہ داروں نے جو کہ اس کے مخالف تھے سامنے دیوار سی کھڑی کردی)

''مخالف''[1033] میں کہہ رہا ہوں کہ ہر قسم کے لوگ آ سکتے ہیں، صرف یہ نہیں کہ عیسائی ہی تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ تو میں نے کہہ دیا، مان لی بات ہر مذہب اور اسلام کے ہر فرقے کا دو تین فیصدی ایسا ہے جو آیا ہے مخالفت میں۔

(امرتسر میں بھی مسلمان مخالفت کررہے تھے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جب امرتسر بھی جاتے ہیں تو اس کا بھی ذکر ہے کہ وہاں کے جو مولوی تھے وہ بہت آئے تھے وہاں۔ میں نہیں کہتا کہ سارے مولوی تھے، مگر جو ہال میں وہاں تھے وہ مخالفت کررہے تھے، ان کو بھی **"Opponent"** بتایا گیا ہے

مرزا ناصر احمد: یوں تو ساری تاریخ شیعہ سنی فسادات اور ان فسادات سے بھری پڑی ہے، ہماری تاریخ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرزا صاحب! لاہور وغیرہ کی جو میٹنگ تھی ناں، اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، اس میں تو کوئی انکار نہیں ہے ساری تاریخ بھری پڑی ہے ہماری، ان فسادات سے۔

(*Interruption*)

Mr. Chairman: ***I will request Sardar Aleem to resume his seat.***

(جناب چیئرمین: میں سردار علیم سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں)

(کیاقرآن کریم اور مرزا کے الہامات دونوں کا درجہ برابر ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ آپ کی جماعت کی رائے ہے کہ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدائے تعالیٰ کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، اس لئے مقدم رکھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، دونوں کا Status ایک جیسا ہے؟

[1034] مرزا ناصر احمد: یہ جو فقرہ ہے، اس میں دو سوال ہیں، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تجزیہ کردوں؟ اصولی حقیقت عالمین کی، ساری خلق کی، اس ساری Universe کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے جو دو چیزیں صادر ہوتی ہیں، نکلتی ہیں، ان میں تضاد ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک یہ دوسری یہاں یہ ہے کہ آیا کس قسم کا الہام؟ تو ہمارا یہ عقیدہ ہے میں اپنا بتاؤں گا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں وہی پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ...... ہمارا یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر الہام تابع ہے نبی اکرم کے الہامات کے، اور تفسیری ہے، زیادتی نہیں کرتا کچھ بھی، شریعت محمدیہ ﷺ اور اسلامی جو ہدایت دی گئی ہے، اس پر ایک لفظ کی زیادتی نہیں، بلکہ تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر وہ جو ان کا Status (درجہ) ہے، ایک ہی جیسا ہے؟ کیونکہ دونوں آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صادق تھے، اور اس واسطے ہم نے آپ کو مانا اور آپ نے جب یہ کہا کہ: ''یہ الہام مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا۔'' تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا......

(مرزا کا الہام ایسے ہی ہے، جیسے قرآن؟)

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ ایسے ہی ہوا جیسے قرآن کا ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ......اور......دیکھیں ناں، وہ آپ، جو میں فقرہ کہوں، اس کا انتظار کرلیں، میرے جواب کا انتظار کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر غلطی نہیں کررہا، چونکہ آپ نے پہلے کہا تھا کہ وہ اُمتی نبی ہیں، وہ میں نہیں کہہ رہا......

[1035] مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو صرف یہ عرض کررہا تھا کہ ایک فقرہ میرا جواب کا رہتا تھا، وہ آپ سن لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: Sorry آپ کہہ لیجئے، پھر میں پوچھتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو واقع میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، ان کے اندر آپس میں نہ تضاد ہے، اور ان کا مقام بوجہ اپنے Source کے، منبع کے، سرچشمہ کے، مختلف ہے ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک جیسا ہو گیا؟

مرزا ناصر احمد: وہ جو آگے تفسیر...... جو میں نے تفسیر کا بتایا، وہ تفسیر ہے اس کی، یہ ہمارا ایمان ہے۔

(دونوں کو ایک لیول میں رکھتے ہیں کہ دونوں صحیح کلام ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، میں، صرف یہ پوچھتا ہوں کہ آپ دونوں کو ایک ہی لیول پر رکھتے ہیں؟ یہ دونوں اللہ کے کلام ہیں، آپ کے نزدیک، اور دونوں صحیح کلام ہیں؟

مرزا ناصر احمد: دونوں کو اس لحاظ سے ایک لیول پر رکھتے ہیں کہ دونوں اللہ کے کلام ہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس لیول سے۔ لیکن بعض اور چیزیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر نہیں کہہ رہا، اس پر میں آرہا ہوں، ابھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ، وہ ٹھیک ہے۔ چونکہ ہر دو خدا کا کلام ہے۔ اس لئے ہر دو خدا کے کلام کی عظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔

(مرزا کا الہام احادیث سے بلند ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور جتنی بھی احادیث ہیں، وہ تو Naturally قرآن کے لیول پہ ہو نہیں سکتیں، جو مرزا صاحب کی وحی ہیں، جو ان کے الہام ہیں، حدیثوں سے آپ ان کو بلند سمجھتے ہیں؟

[1036] **مرزا ناصر احمد:** وما ینطق عن الھویٰ، قرآن کریم کہتا ہے: ان ھو الا وحی یوحی۔ جو واقع میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے، وہ جو ارشاد ہے، وہ اپنے نطق کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تائید کے مطابق آپ ﷺ کا وہ ارشاد ہے۔

---

[1] محمد عربی ﷺ کی وحی یعنی قرآن مجید اور مرزا قادیانی کا الہام دونوں کا لیول ایک، یعنی درجہ برابر ہے؟ (معاذ اللہ)

جناب یحییٰ بختیار: اور جو خدا تعالیٰ کا ارشاد مرزا صاحب کو ہوا، وہ حدیث سے بلند مرتبہ ہے اس کا یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہر......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں ناں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں سمجھ گیا، جواب دینے لگا ہوں۔ ہر حدیث صحیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام سے اس لئے بالا ہے کہ اس کا تعلق محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: حدیث آپ سمجھتے ہیں کہ بالا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہر حدیث صحیحہ، جو بھی صحیح حدیث ہے، اس کو ہم بہر حال حضرت مسیح موعود کی تفسیر سے، خواہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی، اس سے بالا سمجھتے ہیں۔

(الفضل کا حوالہ)

جناب یحییٰ بختیار: یہاں میں آپ کو ایک حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں، آپ چیک کرلیں، یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ہے۔ ''الفضل'' ۲۵/اپریل ۱۹۱۵ء ہے: ''حدیث تو بیسیوں راویوں کے پھیر سے ہمیں ملی ہے اور الہام براہِ راست ہے۔ اس لئے الہام مقدم ہے۔''

یہاں تو یہ **Clear** ہے۔ آگے فرماتے ہیں:

[1037] ''مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں، وہ حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی۔''

(الہام) **Not, only Ilham** بلکہ باتیں جو ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ...... آپ جب بات ختم کرلیں گے، میں وضاحت کردیتا ہوں، ابھی وضاحت کردیتا ہوں۔ امام بخاری، اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرے، چھ لاکھ احادیث ان کے پاس مختلف روایتوں سے پہنچیں، اور ان میں سے انہوں نے پانچ لاکھ چورانوے ہزار کے قریب رد کردیں اور صرف چھ ہزار روایات لے لیں۔ تو یہاں جو اصل گنڈی ہے، وہ راویوں کا ہے، حدیث صحیحہ کا نہیں سوال۔ مختلف راویوں سے حضرت امام بخاری کے پاس کم وبیش چھ لاکھ پہنچیں احادیث اور انہوں نے پانچ لاکھ چورانوے ہزار احادیث کے متعلق یہ فتویٰ دیا کہ یہ قابل قبول نہیں تو یہ اس لئے نہیں، انہوں نے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ: ''یہ کلام آنحضرت ﷺ کا ہے اور میں قبول نہیں کرتا۔'' بلکہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا کہ: ''جن مختلف راویوں کے ذریعے سے مجھ تک پہنچیں ان میں سے بعض ایسے کمزور ہیں کہ میں ان کی یہ بات ماننے کے لئے نہیں تیار اپنے

آپ کو پا تا کہ آنحضرت ﷺ نے ہی یہ بات کہی ہوگی۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں آپ کا مطلب سمجھ گیا، میں یہی ...... آپ اس کی وجہ بتا رہے ہیں، کمزوری کی، کہ حدیث کیونکہ کمزور ہے اور مرزا صاحب کی باتیں کیوں ان سے قوی ہیں، آپ نے وجہ بتائی۔ میں نے کہا یہ عقیدہ آپ کا ہے؟ تو یہ آپ **Clear** کریں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ......او ہو......اوہ! بالکل نہیں یہ عقیدہ اس واسطے میں نے شروع میں ''حدیث صحیحہ'' کہا......

(مرزا کا الہام حدیث پر مقدم ہے)

[1038] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''صحیح حدیث'' میں نے کہا ہے، اس شرط کے ساتھ تو میں کہہ نہیں سکتا......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی: ''حدیث تو بیسیوں راویوں کے پھیر سے ہمیں ملی ہے اور الہام براہ راست ہے۔ اس لئے الہام مقدم ہے۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں جی ہر وہ حدیث......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ تو جنرل بات ہوگئی ناں۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ وہ فرماتے ہیں: ''مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث......''

مرزا ناصر احمد: حدیث سے معتبر نہیں، حدیث کی روایات سے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ تو **Clarification** کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں جو کچھ لکھا ہوا ہے، میں تو وہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس پر توجہ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: حدیث کی روایات سے، حدیث سے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ہاں......

[1039] مرزا ناصر احمد: حدیث سے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''...... حدیث کی روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم نے

آنحضرتﷺ کے منہ سے نہیں سنی۔'' میرا پوائنٹ یہ ہے، مرزا صاحب! کہ حدیث، خواہ وہ سوگنا بھی آپ کہیں کہ صحیح ہے، وہ مرزا صاحب کے کلام سے اوپر نہیں کیونکہ کسی نے وہ نہیں سنی، خواہ سو (۱۰۰) امام بخاری کہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کا کلام جو ہے، ان کی باتیں جو ہیں، وہ ان پر مقدم ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں۔ اس کو آپ **Clarify** کریں۔

مرزا ناصر احمد: اس عبارت سے، اس عبارت سے ایسا مطلب آپ لے رہے ہیں جو ہمارا آٹھویں کا بچہ بھی نہیں لے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو بے وقوف ہوں جی، موٹے دماغ کا آدمی ہوں، یسوع کی طرح پر، مگر میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہاں جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، جب ہمارے، ہمارے مذہب کا ہو سوال، تو میں ہی بتاؤں گا ناں آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، جبھی تو آپ سے پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: جب میں بتاتا ہوں تو آپ قبول نہیں کرتے۔ بس وہ ختم ہو گیا میرا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، میں قبول نہیں کرتا ہوں، میں اسی واسطے **Clarification** لے رہا ہوں، ورنہ کمیٹی تو اس کو پڑھ کے اپنے نتیجے پر پہنچ سکتی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں وہ ٹھیک ہے، بڑی مہربانی۔

[1040] **جناب یحییٰ بختیار:** تو میں اس واسطے عرض کر رہا ہوں کہ میں بڑی مشکل ڈیوٹی **Perform** کر رہا ہوں کہ **Clarification** ہونی چاہئے، یہ چیزیں سامنے آنی چاہئیں۔

***Mirza Nasit Ahmad:* I quite understand.**

جناب یحییٰ بختیار: ابھی سارے یہاں میرے پاس پرچے آرہے ہیں، میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں، دس پرچے آجاتے ہیں: ''یہ پوچھئے یہ پوچھئے۔'' تو اس میں عرض...... کہتا ہوں کہ جو مطلب یہاں سے نظر آتا ہے، **Reasoning, ground, rationale** وہ اتنا صاف ہے کہ: ''مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنیں وہ حدیث کی روایات سے معتبر ہیں......''

مرزا ناصر احمد: حدیث کی روایات سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، حدیث کی روایات سے۔

مرزا ناصر احمد: مثلاً، میں بتاتا ہوں، اس کو اور واضح کر دوں......

ا؎ مرزا ناصر احمد یحییٰ بختیار کی اہانت پر اتر آئے؟

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یہ سوال ذرا اگر......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں

جناب یحییٰ بختیار: ''......معتبر ہیں حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی۔'' اب اس سے جو مطلب میں اخذ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو حدیث آپ صحیح سمجھتے ہیں، جس پر آپ کو پورا یقین ہے کہ یہ صحیح ہے، اس کے بارہ میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ: ''ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے سنی'' اور کیونکہ ہم نے ان کے منہ سے نہیں سنی، اس لئے مرزا صاحب نے جو باتیں کیں، اور ''ہم نے ان کے منہ سے سنیں، وہ ان سے مقدم ہیں، معتبر ہیں''......

[1041] **مرزا ناصر احمد:** ہمارا مذہب یہ نہیں ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب نہیں تو آپ ***Clarify*** کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مثلاً حدیث ہے کہ وہ بعض دفعہ سات راویوں کے بیچ میں سے گزر کر پہنچتی ہے امام بخاری کے پاس...... جو صاحب الکتب ہے احادیث کی کتب میں سے اور اس میں بعض دفعہ ......تقریباً ڈیڑھ، دو سو سال کے بعد انہوں نے یہ کتاب لکھی اور بہت سے راویوں میں سے ایک سے دوسرے نے روایت کی۔ اس طرح یہ سلسلہ گیا تو روایت جو ہے، روایت کے لحاظ سے کئی راوی ایسے ہیں جن کو مسلم نے قبول کر لیا اور امام بخاری نے قبول نہیں کیا۔ کئی ایک راوی ایسے ہیں جو امام بخاری نے قبول کر لئے اور بعد میں آنے والے اولیاء اللہ نے قبول نہیں کئے۔ کئی راوی ایسے ہیں جو امام بخاری نے رد کر دیئے اور بعد میں آنے والے ہمارے اولیاء نے ان کو قبول کر لیا۔ تو یہ ہے حقیقت احادیث کی اور روایت کی وجہ سے جو جوش...... جس حدیث کو ہم، ہمارے بزرگ ہم ...... اس وقت میں تو کہوں گا کہ جس کو ہمارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور خلفاء نے بعد کے، اور میں نے، یہ قبول کر لیا کہ اس کی روایت درست ہے، اس کا مقابلہ ہی کوئی نہیں، نبی اکرم ﷺ کے کلام کا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے ساتھ۔ یعنی یہ میرا مذہب ہے۔

---

[1] قادیانی کرم فرما توجہ کریں۔ مرزا ناصر احمد صاحب اپنے ابا حضور کے کلام سے بھی انکاری ہو گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو ٹھیک آپ فرما رہے ہیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہاں انہوں نے *Distinction* کی ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ ''روایت'' کے اوپر زور دے کر کی ہے۔

[1042] جناب یحییٰ بختیار: ......روایت کی وجہ سے...... کیونکہ روایت ہے......روایت کی وجہ سے وہ اتنی مستند نہیں ہو سکتی کہ جو کوئی آدمی ڈائریکٹ بات سنے۔ اگر ہم میں سے کوئی کہے کہ ''تم نے ڈائریکٹ سنی'' تو *Naturally* وہ......

مرزا ناصر احمد: یہ کون سا؟ اس کے اندر ہی جواب ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے بتا دیا ہے......۲۵/اپریل کا...... جو مجھے لکھ کر دیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ اسی کتاب کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ''الفضل'' کا حوالہ دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ''الفضل'' کا۔ تو شاید اس کے آگے پیچھے کوئی جواب ہو[2]۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی واسطے، مرزا صاحب! آپ دیکھ لیں۔ میں تو ایسی ڈیوٹی کر رہا ہوں۔ آپ ناراض ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں بالکل نہیں ناراض، میں تو آپ کا خادم ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: خادم تو میں ہوں جی، اسمبلی کا، جیسے وہ حکم دیتے ہیں، میں اس کی تعمیل کرتا ہوں۔

مرزا صاحب! آپ نے اپنے خطبے میں، جو ۲۱/جون کا میرے خیال میں ''محضر نامہ'' میں بھی ہے اس میں اور فرمایا ہے...... میں یہ آپ کا ص۱۲ پڑھ رہا ہوں:

"This constitution gives him......"

یہ آرٹیکل جو ہے ناں، ۲۰ (اے)، کو *Interpret* کر رہے ہیں۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:

"This constitution gives him the right to announce whether he is a Muslim......"

۱؎ دجل کی حد ہوگئی، اخبار کو کتاب بنا دیا۔ بدحواسی یا دجل؟ قادیانی فیصلہ کریں۔

۲؎ اب شاید کہہ کر تشکیک پیدا کر کے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا پر عمل پیرا ہیں۔

میں اوپر سے پڑھ رہا ہوں تا کہ آپ کو یاد رہے۔ *After quoting*

[1043] *"Every citizen shall have the right to profess. practice and propagate his religion".*

(جناب یحییٰ بختیار: ہر شہری کو اپنے مذہب کے اعلان، تشہیر اور تبلیغ کا حق ہوگا)

اس سے آگے آپ تفسیر کر رہے ہیں اس کی کہ:

"In other words, this constitution which is......"

اس سے آگے ہے جو کہ:

"Every religions denomination and every sect thereof shall have the right to establish maintain and manage his religious institutions".......

(یہ ہر مذہبی گروہ اور اس کے ذیلی فرقوں کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Ok, this is clause in the Constitution.*

مرزا ناصر احمد: یہ آرٹیکل کے اندر ایک شق ہے۔

(آرٹیکل نمبر ۲۰)

جناب یحییٰ بختیار: جو آرٹیکل ۲۰ ہے Constitution کا اس میں، آپ فرماتے ہیں کہ:

"In other words, this constitution, which is a source of pride for us, guarantees to every citizen of Pakistan his religion, that is to say, the religion which he, and not Mr. Bhutto or Mufti Mahmood or Mr. Moudoodi, chooses for himself. Whatever religion a citizen chooses, that is his religion and he can announce it. This constitution gives him the right to announce that he is a Muslim or not, and if he

announces, that he is a Muslim, then this constitution of which the People's Party is proud, and of which we are also proud because of this article, guarntees to every citizen to announce that, being a Muslim, he is Wahabi or an Ahle-Hadith or an Ahle Quran or Barailve or Ahmadi".

(''ہرشہری کا مذہب، نہ کہ مسٹر بھٹو کا یا مولانا مفتی صاحب کا یا مولانا مودودی کا مذہب جو کہ وہ اپنے لئے منتخب کرے۔ جو مذہب بھی کوئی شہری اپنے لئے منتخب کرے وہ اس کا اعلان کرسکتا ہے۔ آئین ہر شہری کو حق دیتا ہے کہ وہ یہی بات کا اعلان کرے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے تو پھر یہ آئین جس پر پیپلز پارٹی فخر کرتی ہے اور جس پر ہم سب بھی فخر کرتے ہیں کیونکہ یہ ایسی شق ہے جو کہ ہر ایک شہری کو اپنے مسلمان کہلانے کا حق دیتی ہے خواہ وہ وہابی ہو اہلحدیث ہو، اہل قرآن ہو، بریلوی ہو یا احمدی'')

(آپ ایک فرقہ ہیں یا آپ ہی اصلی اسلام ہیں؟)

تو اس سے یہ *Impression* پڑتا ہے، جو میں سمجھتا ہوں، کہ آپ بھی اپنے آپ کو باقی مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کرتے ہیں۔ کیا یہ ہمیشہ آپ کا یہی *Attitude* تھا کہ آپ ایک فرقہ ہیں، یا آپ کا خیال تھا کہ آپ ہی اسلام ہیں اور آپ ہی اصلی اسلام ہیں اور باقی کوئی نہیں، فرقہ ورقہ نہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد:[1044] وہ جو ایک پرانا حوالہ دیا تھا ناں کہ *Census* میں یہ لکھوائیں'' اس میں بھی جو ہدایت تھی، مشورہ تھا، وہ یہ تھا کہ ''احمدیہ فرقہ کے مسلمان۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''فرقہ'' تو نہیں، اس میں لکھا ہے: *"Entered as Ahmadi Muslim".*

مرزا ناصر احمد: ''احمدی مسلمان'' ''فرقہ'' بھی ہے ایک جگہ، ہاں، ''فرقہ احمدیہ کے مسلمان'' یعنی دونوں ہدایتوں میں دونوں فقرے موجود ہیں۔ تو احمدی، ہم...... یہ جو آپ نے بات کہی، یہ درست ہے کہ ہم ایک حصہ، جس طرح اور بہتر تہتر میں، اسی طرح ایک فرقہ اپنا سمجھتے ہیں، اور ہمیشہ سے سمجھتے آتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ جو مرزا صاحب نے لندن میں لیکچر دیا تھا، لیکچر تو یہ نہ ہوا،

اپنوں کوتوانہوں نے بریف کردیا تھا مگر یہ کتاب اس وقت مرزا بشیرالدین صاحب نے لکھی تھی......

***Mirza Nasir Ahmad:** Ahmadiyyat or True Islam.*

(مرزا ناصر احمد: احمدیت یا سچا اسلام)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہ *"Ahmdaiyyat or the True Islam"* یہ ۱۹۳۷ء ایڈیشن ہے، قادیان سے پبلش ہوا ہے، اس کا صفحہ 34 ہے، اس پر مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"He distilled the impure water and discovered the subterranean channel, and removed the veil from our eyes, and opened wide the door to a vast field of research and discovery, thus providing for the ever in creaming needs of mankind, with out, in the least, going outside the teaching of the Holy Quran and interfering with the form of Islam, which was established by the Holy Prophet (Peace and the blessing of God be upon him and which it the will of God to preserve till the end of days. Once this is realized, it will be easy to comprehend that 1045 although the Ahmadyyia Movement believes firmly in the Holy Quran and is a Movement of Muslims, it can not be ranked merely as one of the such of Islam......"

I go further please:

"...... One the contrary, it claims that it alone represents to the world the real Islam that was revealed over 1300 years ago, and that its special mission is to enrich mankind with the unlimited spiritual treasures contained in the Holy Quran.

(جناب یحییٰ بختیار: کہ اس نے ناپاک پانی کو مصفّٰی کیا اور پوشیدہ نہروں کو دریافت کیا اور ہماری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردوں کو اتارا اور تحقیق اور معلومات کے وسیع میدان کے دروازے کھول دیئے اس طرح انسانیت کی روز بروز بڑھنے والی ضروریات کو قرآنی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کے قائم کردہ اسلامی خدوخال کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے مہیا کیا۔ اگر اس بات کو ذہن نشین کر لیا جائے تو پھر یہ سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ اگرچہ احمدیہ جماعت قرآن کریم پر محکم ایمان رکھتی ہے اور یہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہے مگر اس (جماعت احمدیہ) کو اسلام کا ایک فرقہ نہیں کہہ سکتا۔ (میں مزید آگے بڑھتا ہوں) بلکہ اس کے برعکس احمدیہ جماعت کا موقف ہے کہ صرف یہی دنیا میں حقیقی سچا اسلام پیش کرتی ہے جو کہ تیرہ سو سال پہلے آیا تھا اور اس (جماعت احمدیہ) کا نصب العین بنی نوع انسان کو قرآن مجید میں دی ہوئی لامحدود روحانی دولت سے مالا مال کرنا ہے'') یہ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ جو آپ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: *You dont consider yourself as merely sect of Islam.*

مرزا ناصر احمد: یہ آپ نے پڑھ دیا، اس پر جو سوال ہے وہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ سے عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ *Your are a sect of Islam and you should be treated as Wahabis and others.* (آپ سے بھی وہابی یا دوسرے فرقوں جیسا سلوک ہونا چاہئے) میں نے کہا جی کہ یہ آپ کا سٹینڈ نہیں رہا ہے پہلے۔ پہلے آپ کا یہ سٹینڈ رہا ہے کہ:

"We are not a sect of Islam. We should not be ranked as one of the sects of Islam; we are the real Islam".

(جناب یحییٰ بختیار: ہم اسلام کا ایک فرقہ نہیں ہیں۔ ہمیں اسلام کا ایک فرقہ نہ سمجھا جائے بلکہ صرف ہم ہی حقیقی اسلام ہیں'')

مرزا ناصر احمد: ہر فرقے کا یہی مذہب ہے۔

(حضرت مسیح علیہ السلام کو آپ تشریعی نبی سمجھتے ہیں یا امتی نبی؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ میں......اب مرزا صاحب!

میں ...... مرزا صاحب آپ نے، اس دن (وقفہ) آپ نے فرمایا تھا جی کہ ''مسیح موعود نبی بھی تھے۔'' اسی *Capacity* میں، اس پر کچھ *Question* تھے۔ میں بعد میں پوچھ لوں گا۔ لاہور پارٹی کے۔ آپ اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ مگر مجھے ایک چیز *Clear* نہیں ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو، ان کو آپ شرعی نبی سمجھتے ہیں یا امتی نبی؟

[1046] **مرزا ناصر احمد:** مسیح ناصری؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ سے قبل کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا نہ آیا، اس لئے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے۔ میرا مطلب وہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں میں بھی وہی کہہ رہا ہوں وہی کہہ رہا ہوں، آنحضرت ﷺ کی نسبت سے نہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت سے، یا دوسرے نبی جو تھے، جن، جن علاقوں کے تھے، ان کی نسبت سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ سے پہلے نہ کوئی امتی نبی ہوا نہ آسکتا تھا، اس لئے اس وقت جو شرائع لے کر آئے تھے وہ کامل نہیں تھیں اور کامل اتباع کے نتیجے میں اور فنافی الرسول کے نتیجے میں یہ نعمت نہیں (ناقابل فہم) مل سکتی۔ ہمارا ایمان یہ ہے۔ تو امتی نبی صرف نبی اکرم ﷺ کا ہوسکتا ہے، جو اپنی عظمت اور شان میں سب سے اونچے چلے گئے اور ایک کامل، مکمل ہدایت اور شریعت قرآن پاک کی شکل میں نوع انسانی کو آپ نے دے دی۔ اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...... اگر آپ کہیں تو ذرا *Explain* (واضح) کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس کا *Status Clarify* (مقام واضح) کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شرعی نبی تھے۔ ان کے بعد بنی اسرائیل میں جو انبیاء آئے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع تھے، لیکن کچھ تھوڑا تھوڑا فرق کر رہے تھے ساتھ، کامل اتباع نہیں، ان کے اندر نظر آتی۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد، ہمارا عقیدہ یہ ہے[1047] کہ ایک شوشہ بھی قرآن پاک کا منسوخ نہیں ہوسکتا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت یہ کہتی تھی کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ یہ شریعت کا حکم ہے، توریت کا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ایک گال پر کوئی تھپڑ لگاتا ہے تو دوسری بھی آگے

کر دو یعنی انہوں نے انتقام پر زور دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے معافی پر زور دیا۔ لیکن **On the whole** (مجموعی طور پر) شریعت موسوی کی پابندی کرنے والے تھے اور امتی نبی کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایک لفظ، ایک ایک شوشے میں اپنے متبوع نبی، صاحب شریعت نبی کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی نہیں تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی حضرت عیسیٰؑ بھی شرعی نبی نہیں تھے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں پوچھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، شرعی نبی نہیں تھے ہمارے نزدیک[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ''امتی'' تو میں اس **Sense** میں کہہ رہا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے تھے وہ، یہودی تھے وہ بھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن جو ہماری اصطلاح ہے ''امتی نبی'' وہ اس کے مطابق نہیں تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کو ''غیر شرعی'' کہیں گے؟

مرزا ناصر احمد: ''غیر شرعی تابع نبی'' لیکن آپ کی نبوت امتی نبوت نہیں ہے، کامل اتباع کے نتیجہ میں نہیں۔

[1048] جناب یحییٰ بختیار: اور تابع وہ تھے حضرت موسیٰؑ کے؟

مرزا ناصر احمد: حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اسی کے قانون کو انہوں نے **Establish** کرنا تھا؟

***Mirza Nasir Ahmad:* On the whole.**

(مرزا ناصر احمد: مجموعی طور پر)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* On the whole.**

---

[1] صاحب کتاب یعنی ان پر انجیل اتری پھر بھی شرعی نبی نہ تھے۔ کیا؟ کہنا چاہتے ہیں مرزا ناصر صاحب۔

(جناب یحییٰ بختیار: مجموعی طور پر)

اور مرزا صاحب کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ بھی غیر شرعی ہیں اور وہ بھی محمد ﷺ کا جو قانون ہے......

مرزا ناصر احمد: لیکن On the whole (مجموعی طور پر) نہیں، Absolutely. (مکمل طور پر)

***Mr. Yahya Bhakhtiar:* Absolutely, that I say. But** دونوں شرعی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: دونوں شرعی نہیں ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ توریت کے بعد: کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد...... یہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسے انبیاء آئے، بنی اسرائیل میں، کہ جو شریعت موسوی کے مطابق پیروی کرواتے تھے، اتباع کرواتے تھے، لوگوں کی ہدایت کا سامان پیدا کرتے تھے۔ لیکن تھوڑا سا اختلاف سارا اگر...... بہت بڑا مضمون ہے۔ وہ میں نے صاف کر دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ شرعی اور غیر شرعی کا جو تھا، ناں......

مرزا ناصر احمد: غیر شرعی نبی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس کے بعد پوزیشن یہ ہو جاتی ہے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد کی پوزیشن مسلمانوں کے فرقوں، جو باقی فرقے ہیں، میں سے وہی تھی جو حضرت عیسیٰؑ کی یہودیوں کے فرقوں میں سے تھی؟

[1049] مرزا ناصر احمد: نہیں، اس واسطے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مسیح موعود جن کو ہم کہتے ہیں، ان کے Status (مقام) میں فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے کامل، Absolute (مکمل طور پر) اتباع کا۔ لیکن حضرت مسیح کا مقام نہیں۔ اس واسطے دونوں کا فرق پڑ گیا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے عرض کر رہا تھا کہ اس واسطے نہیں فرق کہ وہ بھی غیر شرعی تھے، یہ بھی غیر شرعی ہیں......

مرزا ناصر احمد: غیر شرعی ہونے کے لحاظ سے وہ ہزاروں انبیاء جو بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے، بشمول حضرت عیسیٰ، وہ غیر شرعی تھے اور حضرت مسیح موعود بھی غیر شرعی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا **Relationship** ان کا تعلق......

Mirza Nasir Ahmad: ***Only to that point.***

(مرزا ناصر احمد: صرف اسی لحاظ سے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! یہ۔

Mirza Nasir Ahmad: ***Only to that extent.***

(مرزا ناصر احمد: صرف اسی حد تک)

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ پوائنٹ جو ہے کہ اگر......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ، ہاں......

جناب یحییٰ بختیار: ......ابھی یہاں جو ہے، ایسا ہی حوالہ مجھے نظر آیا ہے۔اس لئے میں آپ سے وہ ***"In short, Prophets are of two kinds......"*** (مختصراً یہ کہ نبی دو طرح کے ہیں)

جیسے میں نے کہا ناں، غیر شرعی طور پر **Page 28** سے پڑھ رہا ہوں جی:

"......Those who are law-bearers like moses......"

وہ جو صاحب شریعت موسیٰ علیہ السلام......

Mirza Nasir Ahmad: ***Page 28?***

(مرزا ناصر احمد: صفحہ 28؟)

[1050]***Mr. Yahya Bakhtair:*** ***28***

"...... (On whom be peace), and those who only restore and re-establish the law after mankind have forsaken it; as, for instance, Elyah, Isaiah, Ezekiel Daniel and Jesus (On all of whom be peace). The prophet Messiaha (On whom be peace) also claimed to be prophet like the latter. and asserted that as Jesus was the last khalifa (Successor) of the Messiaha dispensation, he was the last khalifa of the Islamic dispensation".

Please mark the words: "He asserted".

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۲۸......!وہ جو اس وقت شریعت کی تجدید کرتے ہیں جب بنی نوع انسان احکام خداوندی پر عمل نہیں کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے عیزائل، دانیال، حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی دوسروں کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا اور تاکیداً کہا کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے خلیفہ تھے اسی طرح وہ اسلامی شریعت کا آخری خلیفہ تھا۔ جناب والا۔ الفاظ ''تاکیداً'' کہا پر خصوصی توجہ دیں)

Mirza Nasir Ahmad: *He was the Khalifa.*

(مرزا ناصر احمد: وہ خلیفہ تھا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *" ...... and assented that just as Jesus was the last khalifa (Successor) of the Mosaic dispensation, he was the last khalifa of the Islamic dispensation".*

(جناب یحییٰ بختیار: اور تاکیداً کہا کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسوی شریعت کے آخری خلیفہ تھے۔ اُسی طرح وہ اسلامی شریعت کا آخری خلیفہ تھا)

ایک ہی Footing پر وہ Compare (موازنہ) کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہ، Footing نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ جو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ذرا وضاحت کر دوں......

جناب یحییٰ بختیار: مجھے پورا پڑھ لینے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ سمجھ جائیں گے کہ:

مخلص اللہ! قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ جس میں خاموش......

[1051]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *" ...... Just as he was the last khalifa of the Mosaic dispensation he was the last khalifa of the Islamic despensation. The Ahmadiyya Movement, therefore, occupied with respect to the other sects of Islam, the same position which Christianity*

occupied with respect to the other sects of Judaism".

Does it not conclusively show that as Christianity is a different religion compared to Judaism, Ahmadiyyat is a different religion compared to ohter sects?

(جناب یحییٰ بختیار: جس طرح وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) موسوی شریعت کے آخری خلیفہ تھے اسی طرح وہ (مرزا غلام احمد) اسلامی شریعت کا آخری خلیفہ تھا، اس لئے اسلامی فرقوں کے مقابلے میں احمدیہ تحریک کا وہی مقام ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں ہے۔ کیا اس سے یہ بات حتمی طور پر ظاہر نہیں ہوتی کہ عیسائی مذہب، یہودی مذہب سے بالکل مختلف ہے اور احمدیت اسلام کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں مختلف ہے)

Mirza Nasir Ahmad: No.

(مرزا ناصر احمد: نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: This I want you to clarify.

(جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے اس کی وضاحت کرانا چاہتا ہوں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس سے یہ نہیں نکلتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ وہ جو **Comparison** کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: **Comparison** قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں کر رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، میں......اس واسطے میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: (عربی)

جناب یحییٰ بختیار: آگے جی میں اس پوائنٹ کو زیادہ *Elaborate* (واضح) کرتا ہوں۔ *On page 29* وہ فرماتے ہیں:

"Mohammad (on whom be peace and blessings of God) being this the like of Moses (on whom be peace), it was necessary that the Messiah of Islamic dispensation should not only be from among his followers but should come to

re-establish and propagate the Quranic law just as Jesus came with no new law, but only confirmed the Torah ......"

(حضرت محمد ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کریم کی رحمتیں اور برکتیں ہوں یہ لازمی تھا کہ اسلامی شریعت کا مسیح ان (حضرت محمد ﷺ) کے ماننے والوں میں سے ہو اور وہ قرآن کے قانون کو مستحکم کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نئی شریعت (انجیل) کے ساتھ آئے جو کہ تورات کی تصدیق کرتی ہے)

پھر وہ آگے Explain (وضاحت) کرتے ہیں، جو بات آپ نے کہی:

[1052] *" ...... I have already indicated that one of the functions of a Prophet, who is not the bearer of a new law, is to sift all errors and misinterpretations which may have crept into an existing religious system owing to lapse of time, and this in itself is a great task. To discover and restore that which had been lost is almost as great a task as to supply that wich is new. But we believe that the promised Messiah (on whom be peace) had a much higher mission to perform. in order, however, to understand what that mission was it is necessary first to understand clearly our position with regard to the Holy Quran ......*

(میں پہلے ہی اس بات کی نشاندہی کر چکا ہوں کہ جو نبی نئی شریعت لے کر نہ آئے اس کا ایک فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دینی امور میں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ گمشدہ صراط مستقیم کو تلاش کر کے بحال کرنا اتنا ہی بڑا کارنامہ ہے جتنا کہ نئی شریعت کو قائم کرنا۔ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود نے اس سے بھی بڑا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ اس کام کی کیوں ضرورت تھی۔ یہ ضروری ہے کہ پہلے قرآن کے متعلق ہماری پوزیشن سمجھ لی جائے)

پھر وہ آگے Describe کرتے ہیں، اس پر،

What I wanted to show you, Sir,

Is that Mriza Bashiruddin Shaib, in his book or lecture draws the parallel that Mirza Shahib has got the same position with regard to Islam or Prophet Mohammad which Jesus Christ had with regard to Moses or Judaism.

Then it is also stated ...... and you may have read it and you may understand it better than I do ...... that Jesus Christ had made some changes as you just......

(...... جناب والا! میں آپ پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا بشیرالدین صاحب نے مسیح موعود کا موازنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا ہے اور پھر یہ کہا گیا ہے۔ آپ نے پڑھا بھی ہوگا اور اس بات کو آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کچھ تبدیلیاں بھی کی تھیں جن کا ذکر آپ نے ابھی کیا تھا)

آپ نے جو بھی کہا، مگر Basis وہی ہیں جو Moses کے Law کے تھے۔

A Prophet without (غیر شرعی نبی) But being a Ghair Sharai Nabi.

his own Law, he founded a new Ummat ...... to it a fact or not? He founded a new religion ...... is it a fact or not? And if you draw the parallel, does it not amount to the fact that Ahamadiyyat is a new relgion?

(......لیکن ایک غیر شرعی نبی کی حیثیت سے اس نے نئی امت کی بنیاد رکھی۔ کیا یہ ایک حقیقت ہے یا نہیں۔ اگر آپ موازنہ کریں تو یہ ایک حقیقت معلوم نہیں ہوتی کہ ''احمدیت'' ایک نیا مذہب ہے)

Mirza Nasir Ahmad: ***The author of this book drew no parallel, he referred to the Quramic Verses.***

(**مرزا ناصر احمد:** اس کتاب کے مصنف نے کوئی نیا موازنہ نہیں کیا۔ اس نے قرآنی آیات کا حوالہ دیا ہے) اور اس واسطے میں خاموش ہوں کل آپ کو قرآن کریم کی آیات لکھ کر ترجمے کے ساتھ بتادوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں اسمبلی کو پڑھ کر سنا رہا ہوں اور اس واسطے آپ کی Attention draw (توجہ مبذول) کر رہا ہوں، آپ مجھ سے پھر ناراض ہو جاتے ہیں۔

(اس وقت جواب نہیں دے سکتا، مرزا ناصر)

مرزا ناصر احمد:[1053] میں ناراض نہیں ہوا۔ میرا مطلب ہے کہ اس وقت جواب نہیں دے سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہی کہتا ہوں جو چیز مجھے نظر آتی ہے اس سے یہ مطلب اخذ ہو سکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کی آیات پڑھنے کے بعد آپ یہ اخذ کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی غیر شرعی، یہ بھی غیر شرعی۔ انہوں نے بھی پرانا قانون Establish (قائم) کیا، یہ بھی کر رہے ہیں مگر نتیجہ یہ اخذ کیا کہ ان کی پوزیشن وہی ہے جو یہودیوں کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ کی تھی، مسلمانوں کے مقابلے میں ہماری یہ پوزیشن اور پھر وہ Separation (علیحدگی پسندی) میں یہ سب چیزیں کہ آپ کے Rules of Conduct اور آجاتے ہیں، آپ نے بھی نیا قانون بنایا ہے، ہدایات دی ہیں، ڈائریکشنز دی ہیں......

مرزا ناصر احمد: Separatism (علیحدگی پسندی) کے متعلق تو اتنا بڑا مسئلہ ہے میرے پاس......

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے یہ بھی مسئلہ اس میں آجاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں یہ جو ہے ناں، میں اسی واسطے خاموشی سے بالکل سنتا رہا ہوں کیونکہ اس عبارت کا تعلق قرآن کریم کی دو آیات سے ہے اور جب تک وہ انسان کے ذہن میں نہ ہوں، اس Passage (اس حصہ) کو سمجھنا اتنا آسان نہیں۔ کیونکہ One has......in that case, one has to theorise. حالانکہ یہاں جو Facts نہیں قرآن کریم کی آیات کے، ان کی روشنی میں ایک بات کی گئی ہے۔ تو میں انشاء اللہ کل صبح اس کا جواب دے دوں گا، قرآن کریم کی آیات سامنے رکھ دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار:[1054] پھر، مرزا صاحب! آگے وہ فرماتے ہیں، Page 32 پر ...... یہ اس سے الگ Subject ہے، یہ Directly connected نہیں ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *"The Holy Quran contains a full and complete refutation of every doubt which is suggested by each succeeding age under the ever-changing conditions of the world and reply to every criticism which may be based on new knowledge and new discoveries".*

پھر ***Last para*** میں فرماتے ہیں:

By pointing out this miracle of the Holy Quran, the promised Messiah, (on whom be peace) has effected a revolution in spiritual matters. The Muslims certainly believe that the Holy Quran was perfect but, during the last 1300 years, nobody had imagined that not only was it perfect but that it was an inexhaustible store house in which the needs of all future ages had been provided for, and that on investigation and research it would yield far richer treasures of spiritual knowledge, than material treasures which nature is capable of yielding".

Now, Sir, first of all, this gives me an impression that Mirza Shaib discovered something which was not discovered for 1300 years, by the Muslims, in the Holy Quran. This hidden treasure, which he discovered and pointed out, was a revolution. Now I will respectfully ask you, Mirza Sahib, that, as far as interpretation of the Holy Quran is concerned, I am not aware or acquainted, as you are now. Aprat from those provisions of the Holy Quran, those Ayat, which directly or indirectly deal with the status of a Nabi or Mehdi or Isa coming back, which indirectly or

directly prove or try to prove that Mirza sahib was a Nabi or Mehdi or Isa, what other provisions of the Holy Quran has he interpreted which nobody had interpreted before ...... and Jehad ...... these, apart from these? Because these are the subject of...... Jehad ...... his interpretations ...... and on the question of Khatm-e-Nabuwat, what it means, death of Jesus.

1055

(جناب یحییٰ بختیار: قرآن مجید بدلتے ہوئے حالات کے تحت مستقبل کے تمام ادوار کے شکوک وشبہات کی پوری اور مکمل تردید کرتا ہے اور نئے نئے علوم اور نئی نئی معلومات/ ایجادات کی بنیاد پر تنقید کا جواب دے سکتا ہے۔

قرآن مقدس کا یہ عظیم معجزہ بتاتے ہوئے مسیح موعود نے روحانی انقلاب برپا کردیا۔ یقیناً مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے۔مگر گذشتہ تیرہ سوسال میں کسی نے یہ نہیں سوچا کہ قرآن نہ صرف مکمل (ضابطہ حیات) ہے۔ بلکہ یہ تمام آنے والے ادوار کے لئے ایک بھی نہ ختم ہونے والا خزینہ ہے اور محنت اور تحقیق سے روحانی علم وفضل کے انمول خزانے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جو قدرت کے فراہم کردہ مادی خزائن سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

جناب والا! سب سے پہلی بات جو میرے ذہن میں آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن کے اندر مرزاصاحب نے کوئی ایسی چیز تلاش کرلی تھی جسے تیرہ سوسال میں مسلمان تلاش کرنے سے قاصر رہے۔ یہ چھپا ہوا خزانہ جسے مرزاصاحب نے تلاش کیا۔ ایک انقلاب تھا۔ اب میں مؤدبانہ گذارش کروں گا کہ مرزاصاحب کی قرآنی بصیرت کو میں اتنا نہیں سمجھتا جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ قرآن کی ان آیات کے علاوہ جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ نبی کے مقام، مہدی یا عیسیٰ کی واپسی سے ہے اور کون سی آیات ایسی ہیں جن کی تفسیر مرزاصاحب نے کی اور جن کی تفسیر پہلے کوئی بھی نہیں کرسکا۔ پھر مرزاصاحب کی جہاد کی تفسیر ختم نبوت کی تفسیر عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال......)

جن چیزوں سے ان کی اپنی نبوت کا ثبوت ملتا ہے یا وہ یسوع ہونے کا ثبوت ملتا ہے، قرآن میں، ان کے بارے میں، اور جہاد کے بارے میں، ان کے علاوہ وہ کون سا خزانہ تھا جو 1300 سال میں مسلمانوں کو نہیں مل سکا اور مرزاصاحب نے سامنے لاکر رکھ دیا ہے؟

This is something very important, because I got so

many questions. I want to put it very briefly.

تو اس پر آپ ابھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اگر آپ تشریف رکھیں......تھک جائیں گے۔[1]

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا، قرآن کریم نے: یہ آیات قرانی ہیں جو میں نے بھی پڑھیں۔ ایک دوسری جگہ یہ فرمایا کہ قرآن کریم کتاب مبین ہے، یعنی ایک کھلی، کھلی، کھلی ہوئی کتاب ہے، ہر آدمی اس کو پڑھ سکتا ہے، اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتا ہے، اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اور یہاں یہ فرمایا کہ یہ کتاب مکنون ہے اور ہر شخص امت مسلمہ کا اس کو پڑھ نہیں سکتا بلکہ اس کے لئے یہ قید لگائی:

صرف مطہرین کا گروہ، امت مسلمہ میں سے، ان معنی کو اخذ کر سکتا ہے جو قرآن کریم میں موجود ہیں: تنزیل من رب العالمین!

[1056] ہم نے جو یہ اعلان کیا تھا کہ قیامت تک کے لئے یہ کامل اور مکمل شریعت اور ہدایت ہے، قرآن کریم کی شکل میں، ہمارا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ قرآن کریم کے بعض اسرار روحانی اور معارف دقیقہ ایسے نہ ہوں جو زمانہ زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے محبوب بندے خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کے......امت محمدیہ کے اندر......خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کے معانی اور تفسیر سیکھ کر اس وقت کے لوگوں کو، اس جگہ کے، اس علاقے کے لوگوں کو بتائیں۔

جب تک قرآن کریم کتاب مکنون نہ ہو، اس وقت تک یہ دعویٰ غلط ہوگا کہ یہ اس خدا کی طرف سے یہ جو تمام عالمین کا ***The whole Universe for all times to come.*** قیامت تک کے لئے ہے۔ اس کا یہ تو بڑا وسیع مضمون ہے، وہ تو سارا میں بیان نہیں کر سکتا، کچھ تھوڑے سے اشارے کر دیتا ہوں۔

اگر آپ ہمارے ''محضر نامہ'' کے......ہمارے ''محضر نامہ......میں ایک رسالہ ہے، اس کا نام ہے: ''مقربان الٰہی کی سرخروئی......روح کا فرگری کے ابتلا میں'' اس میں، بطور مثال کے، صدیوں میں سے انتخاب کر کے، مختلف ۵۵ مشہور بزرگان امت کے کچھ واقعات مختصر لکھے ہیں۔ جب ان کی سیرت پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مثلاً جب سید عبدالقادر جیلانیؒ صاحب نے تطہیر اور تجدید کا کام شروع کیا تو اس وقت کے علماء نے ان پر یہ کہہ کر کفر کا فتویٰ لگایا کہ: ''آپ وہ باتیں کرتے ہیں جو آپ سے پہلے سلف صالحین نے نہیں کیں۔''

[1] خیر خواہی میں طنز کے نشتر، جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس چھپی ہوئی کتاب، چھپا ہوا خزانہ، جس کا وہاں ذکر ہے، اس کتاب مکنون کے کچھ حصے اس زمانے کے مطابق سکھائے۔ لیکن علماء ظاہر نے پہلی کتب کو دیکھا اور ان پر الزام لگا دیا اور سو سال[1057] کے بعد جو نئے بزرگ ہماری امت میں پیدا ہوئے، سید عبدالقادر جیلانیؒ صاحب کے بعد، ان کے اوپر یہ کہہ کر کفر کا فتویٰ دے دیا کہ: ''آپ وہ باتیں کرتے ہیں کہ جو سید عبدالقادر جیلانیؒ صاحب نہیں کیا کرتے تھے۔'' یہ مفہوم ان کی زندگیوں کا بتا رہا ہوں، یعنی کوئی صفحے کا حوالہ یا اقتباس نہیں پڑھ رہا، ان کی زندگی کے یہ حالات ہیں...... یہ تو مانی گئی بات ہے یہ تو ظاہر بات ہے، یہ تو ایسی بات ہے جس کا کوئی انسان انکار نہیں کر سکتا کہ زمانہ ہر آن بدل رہا ہے اور کچھ عرصے بعد، اس زمانے کے بدلنے کے نتیجے میں، نئے مسائل انسان کی زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان مسائل کے حل کرنے کے لئے قرآن کریم آئے گا یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں ہمیشہ آتا ہے۔ مثلاً میں نئی مثال دے دیتا ہوں۔ انیسویں صدی میں **Agrarian Revolution** بھی ہوا اور انیسویں صدی میں **Industrial Revolution** بھی ہوا۔ اگرچہ وہ ابتدا تھی لیکن بہرحال **Agrarian Revolution** انگلستان کی تاریخ میرے سامنے ہے اور **Industrial Revolution** بھی اس **Revolution** کے نتیجے میں مزدور اکٹھا ہو یا، اس **Revolution** کے نتیجے میں آقا اور مزدور کا آپس میں جو تعلق تھا وہ پرانے زمانے کی نسبت بدل گیا، اس **Revolution** کا نتیجہ یہ نکلا آخر کار کہ چونکہ شریعت کی ہدایت کے مطابق ...... میں اس وقت جان کے ''شریعت'' کہہ رہا ہوں ''شریعت محمدیہ'' نہیں کہہ رہا ہوں کہ کچھ اور لوگ بھی تھے مثلاً عیسائی، وہ اپنی شریعت کا کہہ رہے تھے۔ تو میں نے اس واسطے جان کے کہا۔ ورنہ اصل تو اس زمانہ کے لئے ہے ہی شریعت محمدیہ۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان مسائل کو حل نہیں کیا گیا، اس لئے اتنا فساد دنیا میں پڑا کہ اس وقت کچھ لوگ یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں کے نتیجے میں کہیں بالکل دنیا میں نابود نہ ہو جائیں۔

اب[1058] آپ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب مکنون سے وہ کون سے خفیہ، پوشیدہ خزانے نکالے۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ اس ایگریکلچر ...... ایگریرین ایورلیوشن جو کہلاتا ہے، اور انڈسٹریل ایلورلیوشن کے نتیجے میں جو سوشلزم اور کمیونزم کی شکل میں کسی جگہ کوئی، یعنی انسان کا ایک طبقہ مانتا ہے کہ ان کو **Blessing** (برکات) انسان کا دوسرا طبقہ اس سے **Agree** (اتفاق) نہیں کرتا...... اس جھگڑے میں ہم نہیں پڑتے...... ان مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم سے علوم نکالے، اور اس میں خود ذاتی گواہ ہوں...... گو میں

اپنی ذات کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتا مگر اس وقت مجبور ہوں...... کہ میں پچھلے سال ۱۹۷۳ء میں یورپ میں گیا، اور میں نے **Continent** (براعظم) پر چار جگہ کم از کم پریس کانفرنس کی، اور وہاں میں نے اس مسئلہ پر ان کو بتایا کہ کمیونزم جو حل انسان کے آج کے مسائل کا پیش کر رہا ہے، اس سے کہیں زیادہ بہتر، اس سے کہیں زیادہ اچھا، اس سے کہیں زیادہ انسان کو **Satisfy** (مطمئن) کرنے والا حل قرآن کریم میں موجود ہے، تو جو شخص یہ کہتا ہے کو کون سے مخفی خزانے تھے جو اس **Age** (زمانہ) میں جماعت احمدیہ کے ذریعے ظاہر ہوئے، وہ ان کو میں یہ کہوں گا کہ...... میرا یہ دعویٰ نہیں کہ پہلی کتب ساری پہ میرا عبور ہے...... اگر کسی صاحب کا یہ عبور ہو کہ وہ آج کے مسائل کا حل کرنے کے لئے پہلی کتب میں سے مواد نکال دے تو ہم سمجھیں گے ٹھیک ہے، وہ سارا خزانہ پہلے آ گیا، نئے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو ایک ہی وقت میں قرآن کا یہ دعویٰ کہ: ''میں کتاب مبین ہوں'' اور ایک ہی وقت میں اسی سانس میں، یہ دعویٰ کہ بڑا متضاد ہے کہ ''کتاب مکنون ہوں'' اس آیت کی جو تفسیر ہے:

یہ تفسیر جو ابھی میں نے آپ کو بتائی ہے، اس وسعت کے ساتھ، اس پھیلاؤ کے ساتھ میرا نہیں خیال کہ پہلے آتی ہے۔ لیکن یہ علم تھا ان کو کہ ہر زمانے کے مسائل مختلف[1059]، نمبر ایک، ہر زمانے کے نئے مسائل کو حل کرنے کی قرآن کریم میں ریلیف، نمبر 2 ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کے ایسے اولیاء امت کا پیدا ہونے جو ان نئے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم سے استنباط کرتے تھے اور استدلال کرتے تھے، ساری امت کا متفقہ فیصلہ ہے اور یہ جو میں نے بتایا، جو تنگی دی گئی اور سختی کی گئی، یہ اس کا نتیجہ تھا کہ: (عربی)

کو عام آدمی نہیں سمجھ سکتے، تو مخفی خزانے تو بے شمار ہیں۔ یہاں تو میں نے پانچ سات منٹ بات کی ہے، اگر مجھے اجازت دیں تو میں دو چار دن میں کچھ تھوڑا سا نمونہ بتا دوں۔

(مرزا نے کیا علوم قرآنی دیئے، وہ نہیں بتا سکتے)

جناب یحییٰ بختیار: وقت بہت کم ہے مرزا صاحب! میں نے تو کہا مرزا صاحب، وہ آیات جن کا انہوں نے خود **Interpretation** (تفسیر) کیا ہو اور کسی نے نہ کیا ہو، وہ بتا دیجئے۔ آپ نہیں بتا رہے، تو پھر......

مرزا ناصر احمد: ابھی میں نے بتا دی ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اپنا بتایا ہے، میں مرزا صاحب کا پوچھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: اوہ ہوہو! یہ مرزا صاحب کا ہے، میں نے ان کی کتابوں سے لیا ہے، یعنی وہ بھی جو اس کتاب میں ہے، اس کا پھیلاؤ جو ہے وہ میں نے کیا آگے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور بھی ہے ایسی کوئی؟

مرزا ناصر احمد: بے شمار۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ یہ بتادیں گے ایک آدھ؟

مرزا ناصر احمد: کل سارا دن بتاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک اور بتا دیجئے جو مرزا صاحب نے کیا، جو کسی نے پہلے نہیں کیا، یہ بات کی کہ یہ خزانہ انہوں کو......

[1060] مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے...... میں ایک بہت موٹا، ایک لمبا مضمون بتا دیتا ہوں...... سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر کی، ایک سے زائد تفاسیر کیں، اور اس میں میرا اندازہ یہ ہے کہ ۷۰ فیصد وہ تفسیر ایسی ہے جو پہلے نہیں۔ ہم نے...... جو خود آپ نے کی، اور جو اس میں اصل شان ہے، قرآن کریم کی، وہ یہ ہے کہ آپ، ان کو، ایک دفعہ ایک پادری نے یہ اعتراض کیا کہ جب مسلمانوں کے نزدیک توریت خدا کا کلام اور خدا کی کتاب ہے، اتنی موٹی ایک کتاب یہ توریت اس کے بعد آپ کو یا دنیا کو قرآن کریم کی، جو اس سے چھوٹی ہے کیا ضرورت ہے؟ یہ اعتراض کیا۔ اس کے جواب میں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ ان کو لکھا...... یہ ایک تحریر میں آیا ہوا ہے جواب...... کہ: ''آپ لوگ بات کر رہے ہیں یہ کہ توریت کے بعد قرآن کریم کی کیا ضرورت تھی، اور میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ، سورۃ فاتحہ جو سات آیات پر مشتمل اور ایک چھوٹی سی سورۃ ہے، اس کے اندر جو روحانی خزائن پائے جاتے ہیں، اگر تمہاری ستر کے قریب کتابوں میں، اتنی موٹی توریت میں، اتنے بھی نکل آئیں، سورۃ فاتحہ جتنے، تو ہم یہ سمجھیں گے کہ آپ کے پاس بھی کچھ ہے۔'' اور یہ ایک چیلنج دیا اور یہ چیلنج ۱۹۶۷ء میں میں نے ڈنمارک میں دہرایا اور لکھ کے ان کو دیا، اور میں نے کہا کہ ''بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وفات پاگئے اور میں ان کا نائب ہوں۔ اب یہ میری ذمہ داری ہے جسے میں قبول کرتا ہوں۔'' ستر (۷۰)، اسی (۸۰) سال صحیح مجھے یاد نہیں ہے تاریخ کا، جب یہ چیلنج دیا گیا...... بہر حال ایک لمبا زمانہ گزرا اس کو دہرایا گیا اور دہرایا جاتا رہا اور عیسائی لوگ جو تھے وہ اس کی طرف نہیں آئے۔ وہ ساری تفسیر جو ہے، میں نے آپ کو بتایا کہ وہ میں کل اگر اجازت دیں تو آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں ان میں سے ایک۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، صرف میں یہ کہتا ہوں کہ پہلے جو تیرہ سو سال مسلمانوں نے......

[1061] مرزا ناصر احمد: ہاں، اس میں ایسے مضامین ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی نے آج تک نہیں دیئے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بہت سارا مواد۔ کچھ تھوڑا سا ہے ایسا جو پہلے آچکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے ابھی فرمایا کہ...... یہ سوال ایک دفعہ میں پہلے بھی پوچھ چکا ہوں مگر دوسرے حصے میں تھا...... کہ زمانہ بدل رہا ہے، نئے مسائل حل کرنے کے لئے نئی تشریح وغیرہ کی **Interpretation** (تفسیر) کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے یہ **Interpretation** (تفسیر) کی۔ کیا یہ **Interpretation** (تفسیر) سوائے ایک نبی کے اور انسان بھی کر سکتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ نے تمام نیک بندے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق...... اور ''اپنی'' سے مراد ہے امت محمدیہ کے اندر، اس زمانہ اور اس مقام کی ضرورت کے مطابق...... بے حد جو ہے یعنی ایسا سمندر خزانے کا جس کے کنارے کوئی نہیں، قرآن کریم، خدا تعالیٰ کا کلام، خدا تعالیٰ کے فعل کی طرح اپنے اندر وسعت رکھتا ہے...... وہ اپنا اپنا حصہ اپنی استعداد کے مطابق، اپنی ضرورت کے مطابق لیتے رہے......

جناب یحییٰ بختیار: باقی بھی کر سکتے ہیں؟ یہ ضروری نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......کرتے رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی ضروری نہیں کہ نبی ہی **Interpretation** (تفسیر) کر سکتا ہے، باقی مسلمان، نیک، اولیاء......

مرزا ناصر احمد: اولیاء اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر، سیکڑوں، ہزاروں شاید لاکھوں کی تعداد میں، اس وقت اس قابل رہ چکے ہیں، ہماری تاریخ میں، جنہوں نے کہ نئی **Interpretation** (تفسیر) کی۔

[1062] جناب یحییٰ بختیار: اور آئندہ بھی کر سکتے ہیں نا جی؟

مرزا ناصر احمد: اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: آئندہ بھی کر سکتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، آئندہ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس کے لئے نبی کے آنے کی ضرورت تو نہیں کہ بات نبی کرے گا یہ؟

مرزا ناصر احمد: اس کے لئے اس شخص کے آنے کی ضرورت تھی جس کے آنے پر محمد ﷺ نے مہر لگائی[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو، مرزا صاحب: میں پوچھ چکا ہوں۔ آپ نے کہا کہ بس، ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا، مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی امکانی دنیا کی بات نہیں کر رہا، جو ہماری ہدایت ہے، قرآن شریف کی، اس کی **Interpretation** (تفسیر) کے مطابق۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے یہ کہا تھا یہ ٹھیک ہے، اب آپ نے میری طرف سے صحیح بات کی، میں نے یہ کہا تھا کہ امکانی بات کو چھوڑ دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں نہیں، وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ چھوڑ دی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ امت محمدیہ میں صرف وہ نبی بن سکتا ہے جس کی نبی اکرم ﷺ نے بشارت دی ہو اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان سے پہلے کوئی نہیں آیا۔ مرزا صاحب سے، اور بعد میں کوئی آ جائے گا۔

[1063] **مرزا ناصر احمد:** ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بشارت...... یہ کہ اور بھی نہیں آسکے گا۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم میں کسی اور کی بشارت نہیں۔

(وہ مہر صرف ایک مرتبہ استعمال ہوئی)

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ مہر صرف ایک دفعہ استعمال ہوئی، بس؟

مرزا ناصر احمد: اس معاملہ میں۔ لیکن میں نے بتایا کروڑوں آدمی ایسے پیدا ہوئے جو فیض محمدی سے فیضیاب ہو کر دنیا کی اصلاح کا، دنیا کی بہبود کا، فلاح کا کام کرتے رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ''ختم نبوت'' کی جو **Interpretation** (تفسیر) ہے آپ کی، اس کے مطابق کہہ رہا ہوں۔

---

[1] جو تفسیر کرے وہ مفسر تو ہوسکتا ہے نبی کیسے ہوگیا؟ کیا خلط ملط کر کے دین کو بگاڑ رہے ہیں آپ؟

مرزاناصر احمد: ''ختم نبوت'' کی **Interpretation** (تفسیر) کے مطابق ہی وہ لاکھوں پیدا ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نبی اور بھی؟

مرزاناصر احمد: نبی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نبی کی میں بات کر رہا ہوں۔

مرزاناصر احمد: ...... نبی اکرم ﷺ کے فیض سے حصہ پانے والے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، اولیاء بھی آسکتے ہیں، مگر نبی جو ہیں ناں، میں نے آپ...... تاکہ پھر نہ **Confusion** ہو جائے، ایک مسئلہ بڑی مشکل سے **Clear** (واضح) ہو گیا تھا۔

مرزاناصر احمد: نہیں اب یہ **Clear** (واضح) ہے۔ صرف یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک کے آنے کی خبر دی، ہمارے علم میں۔ یہ میرا جواب ہے، یہ نوٹ کر لیں[1]۔

(مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں؟ مرزاناصر احمد کا جواب گریز)

[1064] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس واسطے میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں......

مرزاناصر احمد: جو میں کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور کوئی نہیں آئیں گے۔

مرزاناصر احمد: میں جو کہہ چکا ہوں وہ کافی ہے۔ جو میں نے جواب دیئے، میرے نزدیک وہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں وہی جواب پوچھ رہا ہوں، مرزا صاحب!

مرزاناصر احمد: میں یہ جواب دے چکا ہوں کہ ہمارے علم میں نبی اکرم ﷺ کے کسی اور کے آنے کی خبر نہیں دی۔ یہ میرا جواب ہے، بس ختم ہوئی بات۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا غلام احمد صاحب کے علاوہ۔

یہاں یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کہتے ہیں: **At page 10**

---

[1] حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد صرف ایک نبی اور وہ مرزا قادیانی؟ چہ خوب۔

"We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has done in the past for reason repudiates any permanent cessation of it......"

(جناب یحییٰ بختیار: چلیں ص۱۰ ملاحظہ کریں! ''احمدیت اور سچا اسلام'' ہمارا ایمان ہے کہ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے کہ مستقبل میں بھی نبیوں کی جانشینی جاری رہے گی۔ کیونکہ سلسلہ نبوت کے مستقل اختتام کو عقل رد کرتی ہے یعنی تسلیم نہیں کرتی۔'')

مرزا ناصر احمد: امکانی بحث ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس، وہ پھر آپ......

مرزا ناصر احمد: میں نے، ہاں، میں نے، اس کی *Interpretation* (تفسیر) کرنی ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *"...... If mankind is to continue to pass through ages of spiritual darkness, age in which men will wander away from their Maker............"*

(جناب یحییٰ بختیار: اگر اس دنیا نے روحانی طور پر تیرگی میں ہی رہنا ہے، جس میں لوگ اپنے خالق سے غافل اور گمراہ ہی سرگردان رہیں، تو......)

[1065] مرزا ناصر احمد: یہ بہت لمبی بحث پہلے ہو چکی ہے۔ وہ اگر کوئی اور سوال ہوں تو ان کا زیادہ اچھا ہے۔

(ہزاروں نبی آئیں گے؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا تھا، مرزا صاحب! کہ ہزاروں نبی آئیں گے اور......

مرزا ناصر احمد: امکانی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ''امکانی'' یہاں تو کہتے ہیں:

"We hold the belief......" (ہمارا ایمان ہے......)

مرزا ناصر احمد: امکانی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *This is a question of faith, belief.*

امکانی اور بات ہے، جو قرآن کے مطابق، روشنی میں، میں تو یہ سمجھتا ہوں وہ یہ نہیں

کہتے کہ...... اللہ میاں ساری دنیا کوختم کرسکتا ہے، تو اس کے بعد تو **Interpretation** (تفسیر) کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ امکان ہوسکتا ہے کہ یہ زمین ہی ختم، اس کے بعد قرآن کی **Interpretation** (تفسیر) بھی ختم وہ رب العالمین ہے۔ کئی دنیائیں اور ہیں۔ وہ بات، امکانی بات میں نہیں کرسکتا۔ اللہ میاں کے بس کی بات ہے کہ قرآن کو منسوخ کر کے نیا شرعی نبی لے آئے، وہ امکانی بات ہے۔ مگر جو اللہ میاں کا جو موجودہ قانون ہے، اس کی **Interpretation** (تصریح) کے مطابق یہ بات ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا ''وہی ایک کی بشارت ہے'' اور یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ ''اور بھی آئیں گے'' میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ...... یہ مطلب کچھ اور ہے ان کا:

"We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has done in the past for reason repudiates any permanent cessation of it. If mankind is to continue to pass through ages of spiritual darkness. ages [1066] in wich men will wander away from their Maker it from time to time, men are to be liable to go astray from the right path and to grope in the thick darkness of doubt and despair in their efforts to regain it; if they are to continue their search for light in all such ages and times, it is impossible to believe that divine torch-bearers and guides, should cease to appear; for it is inconsistent with. Rahmaniyat, the mercy of God, that he should permit the ill but should not provide the remedy, that He should create the yearning but should withdraw the means of satisfying it".

Then he says how this Prophet came ......

(''...... ہمارا ایمان ہے کہ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ مستقبل میں بھی نبیوں کی جانشینی کا سلسلہ نبوت کے مستقل اختتام کو عقل رد کرتی ہے (یعنی تسلیم نہیں کرتی) اگر اس دنیا نے روحانی طور پر اندھیروں ہی میں رہنا ہے جس میں لوگ اپنے خالق سے غافل اور گمراہ ہی رہیں اور

اگر اس بات کا امکان ہے کہ لوگ صراط مستقیم سے ہٹتے رہیں گے اور پھر اس کی تلاش میں امیدوں کے اندھرا میں سر مارتے رہیں گے (ایمان) کی روشنی تلاش کرتے پھریں گے تو پھر یہ مان لینا ناممکن ہے کہ قدرت کے فرستادہ رہبروں کی آمد کا سلسلہ بند ہو جائے۔ کیونکہ یہ خداوند تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی ضد ہوگا۔ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ خداوند تعالیٰ شر کی اجازت تو دے رہا ہے مگر اس شر کا علاج پیدا نہیں کر رہا اس کا یہ بھی مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہدایت حاصل کرنے کا جذبہ تو پیدا کر رہا ہے مگر ہدایت کے ذرائع کو ختم کر رہا ہے۔'')

مرزا ناصر احمد: یہ تو پھر میں دیکھ کے کل بتاؤں گا، کیونکہ اس وقت تو پھر بحث شروع ہو جاتی ہے۔[1]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جی میں نے صرف پڑھ کر سنایا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: انگریزی ہے، اور بڑی اچھی انگریزی ہے کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ٹرانسلیٹ کیا ہے اس کو۔ اس پر وہ دوسری بات......

مرزا ناصر احمد: اس کی اردو بھی موجود ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، نہیں، یعنی ٹرانسلیشن کی جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ......ممکن ہے وہاں روشنی زیادہ ملے۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Turned it into a very good English** اور

چوہدری صاحب نے کیا ہے، میں نے پڑھا تھا کہیں۔

(جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟)

مرزا صاحب! ایک سوال تھا، جو کہ میں اس وقت پوچھنا نہیں چاہتا، مگر وہ میرے خیال میں چونکہ وہ بہت ایک لمبا چوڑا سوال ہے...... بہت پیچیدہ سوال آئے ہیں میرے[1067] پاس...... میں چاہتا ہوں کہ اس پر بہت ہی کم وقت لگے تو بہتر ہوگا۔ وہ جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ وہ آپ **Briefly** (مختصراً) بتا دیں، بجائے اس کے کہ میں آپ سے سوال پوچھوں کہ جی، جہاد بالسیف منسوخ ہو گیا؟

[1] کل کی پیشی ڈال دی۔ ابو کے حوالہ کو؟

مرزا ناصر احمد: نہیں میں ایک فقرے میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس واسطے کہ وہاں وہ کہتے ہیں کہ جہاں تلوار کا منسوخ ہو گیا ہے، یہ ہوا۔ آپ کا جو ویو پوائنٹ ہے......

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جہاد جو ہے اپنی شرائط کے ساتھ واجب ہو جاتا ہے۔ جو شرائط جہاد ہمارے لٹریچر میں پہلے آئی ہوئی ہیں، علماء نے بحث کی ہے، اگر وہ شرائط موجود ہوں تو جہاد فرض ہے اور اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو جہاد جائز ہی نہیں اور یہ فقرہ میرے بتانے کے لئے کافی ہے ہم جہاد کو، جو قرآن کریم نے اپنے رنگ میں ...... عظیم کتاب ہے ...... اور نبی اکرم ﷺ کے جو ارشادات ہیں...... کوئی دنیا کا شخص اسے منسوخ نہیں کرسکتا، التوا کرسکتا ہے، یہ کہہ کے کہ آج کے دن یا آج کے زمانے میں جہاد کی شرائط نہیں پائی جاتیں، اس لئے جہاد نہیں ہوگا اور اس وجہ سے علمائے امت نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث جو جہاد کے متعلق آتی ہے: اس کے یہی معنی ہیں کہ مہدی کے زمانہ میں جہاد کی شرائط جو ہیں، وہ نہیں پوری ہوں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ جو انگریز کا زمانہ تھا، اس میں آپ سمجھتے تھے کہ یہ ملتوی ہوگیا، منسوخ نہیں ہوا......

مرزا ناصر احمد: ہاں

[1068] جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب ہوا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل یہ مطلب ہوا، اور ''محضر نامہ'' میں اس کا جواب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس کے متعلق......

مرزا ناصر احمد: جواب موجود ہے۔ اگر سوال دہرائیں گے تو آپ نے خود مجھے اجازت دی تھی کہ میں جواب بھی دہرادوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو جو چیز ریکارڈ پر آچکی ہے، ***As a statement*** ایک تو ہوتی ہے ناں ***Evidence***......

مرزا ناصر احمد: جو چیز ریکارڈ پر آچکی ہے، ***As a question***......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کون سوال دہرایا ہے، مرزا صاحب؟

مرزا ناصر احمد: یہی جہاد کا۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کا سوال تو پہلی دفعہ پوچھ رہا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ سارا آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے تو یہ سوال پہلی دفعہ پوچھا ہے اب۔ میں نے کہا کہ میں تو اس پر بعد میں آرہا تھا۔ اس کا سوال میں نے پہلی دفعہ پوچھا ہے۔ آپ بے شک توجہ دلا دیجئے کہ فلانے فلانے Pages پر جواب دے چکے ہیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ''محضر نامہ'' میں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ آپ بے شک کہہ دیں کہ ''Page فلانے فلانے پر ہم جواب دے چکے ہیں۔'' That will cover it, I will read it again (یہ اس پر حاوی ہے میں اسے پھر پڑھ دیتا ہوں) اور کوئی سپلیمنٹری کی ضرورت نہیں ہے۔

[1069]**مرزا ناصر احمد:** ہاں، ہاں، یہ جو ہے ''انکار جہاد کے الزام کی حقیقت'' یہ ''محضر نامہ'' کا عنوان ہے۔ یہ عنوان تو شروع ہو گیا ۱۱۵ صفحے پر اور یہ مضمون شروع ہوا ہے ۱۱۷ صفحے پر اور یہ ختم ہوا ہے ۱۴۶ صفحے پر اور اس بحث میں اس زمانہ میں جہاد کے التوا یعنی لازم نہ ہونے، شرائط کے پورے نہ ہونے کے متعلق جو حوالے ہم نے ان بزرگوں کے پڑھے تھے جو احمدی نہیں، وہ یہ ہیں ...... میں نام بتا دیتا ہوں: مولانا سید حبیب صاحب مدیر ''سیاست''، چوہدری افضل حق، مفکر احرار، ''صادق الخبار'' ریواڑی میں ہے، مرزا حیرت دہلوی کا حوالہ ہے اور اخبار ''وکیل'' امرتسر، ابوالکلام آزاد صاحب کا حوالہ ہے اور حضرت خواجہ غلام فرید کا سجادہ نشین چاچڑاں شریف کا حوالہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب......!

مرزا ناصر احمد: اور انہوں نے اس زمانے کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا ہے جس رائے کا اظہار بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہے اور ہمارے جو پچھلی صدی کے مجدد تھے ناں، ان پر اعتراض کیا کہ آپ وہاں جا کے سکھوں سے لڑ رہے ہیں اور ایک غیر مسلم عیسائی حکومت یہاں ہے موجود، اس کو چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس حکومت سے جہاد جائز ہی نہیں ہے۔

---

[1] قادیانی کرم فرما مرزا ناصر کی قلابازیاں ملاحظہ کریں۔ پہلے کیا اس سوال کا جواب ہو چکا ہے۔ اب کہتا ہے کہ محضر نامہ میں ہے۔ ارے صاحب! محضر نامہ سے ہی تو سوال پیدا ہوئے۔ بہرحال پہلے ایک مؤقف اختیار پھر مؤقف بدل لیا۔ قادیانی حضرات توجہ فرمائیں کہ مرزا ناصر کی انہی پھرتیوں نے اس کو رسواء کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں سمجھتا ہوں جی، وہ میں سوال یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ایک خاص حالات، ایک لڑائی ہے، جیسا کہ ۱۸۵۷ء کی تھی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ جہاد نہیں ہے، یہ غلط ہے۔ یہ ایک **Incedent** کے بارے میں ہے ایک یہ ہے کہ انگریز کے دور میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، انگریز کے دور کا ہی میں ذکر کر رہا ہوں۔

[1070] جناب یحییٰ بختیار: ......کر رہا ہوں۔ جہاد جو ہے، ملتوی ہے......

مرزا ناصر احمد: میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

(انگریز کے دور میں جہاد ملتوی)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ سارے انگریز کے دور میں جہاد ملتوی ہے، ***Past, Present and Future*** (ماضی، حال اور مستقبل) میں

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ***Future*** (مستقبل) کا جب تک اللہ تعالیٰ انہیں نہ کہتا، وہ نہ کہہ سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی ***Clarify*** (وضاحت) کر رہا ہوں کہ جب تک وہ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جب تک وہ حالات رہیں۔ ''دیکھیں، یہ سن لیں، حضرت سید احمد صاحب بریلوی کیا کہتے ہیں: ''سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے......'' یہ سرکار انگریزی کی بات ہو رہی ہے ناں: ''......مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی، نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج کرتے ہیں اور وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی، بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیائے سنن سید المرسلین ہے جو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے پڑھا ہے جی......

مرزا ناصر احمد: تو یہ تو اور ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ سب صرف اس لئے کہ آپ پڑھ لیں......

[1071] مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ عام ہے اور اصل جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے...... یہ تو اس مسئلہ کا اطلاق ہر زمانے میں ہے ناں......مسئلہ یہ ہے، متفق علیہ......شرائط میں ممکن ہے کوئی تھوڑا

بہت فرق ہو...... کہ جب تک شرائط جہاد پوری نہ ہوں جہاد فرض نہیں اور جب جہاد کی شرائط ہوں گو اس وقت جہاد سے پیچھے رہنا گناہ ہے۔ یہی ہمارا مسئلہ ہے۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، یہ ایک آپ نے ***Clarify*** کر دیا۔ اس میں ایک اور پوائنٹ ہے۔ ایک تو شرائط موجود نہیں، اس لئے جہاد جائز نہیں۔ دوسرا شرائط موجود ہیں، جہاد جائز ہے، مگر ***Method*** تلوار کا نہیں قلم کا ہو، یہ بھی آپ کا ہے کوئی؟ اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ سوال یہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں اور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات میں تین جہادوں کا ذکر ہے۔ ایک کو ہمارا لٹریچر کہتا ہے ''جہاد اکبر'' اور اس کا مفہوم یہ لیا جاتا ہے: ''اپنے نفس کے خلاف جہاد، محاسبہ نفس ***Self Criticism*** (محاسبہ خود) اصلاح نفس کی خاطر'' اس کو اسلامی اصطلاح میں ''جہاد اکبر'' کہتے ہیں۔ اور ایک اسلامی اور قرآن کریم کی اصطلاح میں آتا ہے ''جہاد کبیر'' اور وہ قرآن عظیم اور اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا نام اور قرآن کریم میں آیا ہے: قرآن کریم کو لے کر دنیا میں اس کی اشاعت کا جو کام ہے وہ قرآنی اصطلاح میں ''جہاد کبیر'' کہلاتا ہے۔ اور[1072] ایک ''جہاد صغیر'' اور وہ تلوار کی جنگ یا اب جنگ کے حالات بدل گئے، اب بندوق اور ایٹم بم سے ہونے لگ گئی، بہر حال، مادی ذرائع سے انسانی جان کی حفاظت کے لئے یا لینے کے لئے تیار ہو جانا، یہ ہے ''جہاد صغیر''

تو جو آپ نے اب بات کی، دوسری، وہ جہاد کبیر سے تعلق رکھتی ہے، جہاد صغیر سے نہیں: قرآن کریم کی آیت ہے کہ اس قرآن کریم کو لے کے دنیا میں پھیلو اور اس ہدایت اور شریعت کو پھیلانے کا جہاد کرو، تبلیغ کا جہاد کرو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تلوار کی جو ......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، قرآن کریم......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں تلوار کے جہاد کی ***Clarification*** چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: وہ جہاد صغیر کہلاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ جو تھا، مرزا صاحب نے کہا انگریز کے دور میں وہ بھی

منسوخ ہے......

مرزا ناصر احمد: حضرت مرزا صاحب نے، حضرت مرزا صاحب سے پہلے مجدد نے، اور اس وقت کے علمائے وقت نے یہ کہا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں مرزا صاحب کا...... کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: میں بتا چکا ہوں کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر شرائط جہاد نہ ہوں، نہ پائی جائیں، تو جہاد نہیں ہوگا......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ایک بات ہوگئی......

[1073] **مرزا ناصر احمد:** اور حضرت مرزا صاحب نے یہ کہا...... باقیوں کی طرح...... کہ اس وقت شرائط جہاد نہیں پائی جاتیں، ہمیں مذہبی آزادی ہے، اور......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ تو *Clear* (واضح) ہوگئی، آپ نے جو بات کی۔ دوسری بات۔ اس کی اگر شرائط موجود ہوں تو پھر وہ *Method* (طریقہ) جو ہے۔ وہ تلوار کا نہیں قلم کا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہاں آتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: اوہو! میں نے اس کو تو *Explain* (واضح) کیا۔ جب جہاد کی شرائط موجود ہوں، جہاد صغیر کی، تو جہاد صغیر کیا جائے گا، یعنی تلوار کا جہاد اور جس وقت جہاد صغیر کی شرائط موجود نہ ہوں تو جہاد صغیر نہیں کیا جائے گا۔ یہ تو یہاں ختم ہوگیا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ...... باب بند۔ دوسرا باب شروع ہوا ہے جہاد کبیر کا، اور وہ ہے قلم کا جہاد، وہ قرآن کریم کے معانی اور اشاعت کا جہاد۔ اس کا تعلق جہاد صغیر سے نہیں ہے۔ اس کو ''جہاد کبیر'' کہتا ہے قرآن کریم، اور جب جہاد صغیر...... مسئلہ یہ ہے کہ اگر جہاد صغیر...... تلوار کا جہاد...... ملتوی ہو، بوجہ شرائط کے پوری نہ ہونے کے، تب بھی جو جہاد کبیر ہے، اس سے بڑا جہاد ہے، قلم کا جہاد، قرآن کریم کو لے کے دنیا میں اس کی اشاعت کرنے کا جہاد یہ نہیں کہ ایک آدمی کھڑے ہو کے کہہ دے کہ ''تلوار کا جہاد نہیں ہے، اس لئے ہم تبلیغ کا جہاد بھی نہیں کریں گے'' یہ غلط ہوگا...... شرائط جہاد صغیر نہ ہوں موجود، تب بھی جہاد کبیر، قلم کا جہاد جو ہے، وہ ضروری ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انگریز کے زمانے میں جہاد کبیر کے حالات موجود تھے مگر جہاد صغیر کے نہیں تھے؟

[1074] مرزا ناصر احمد: انگریز کے زمانہ میں اس وقت کے تمام کی رائے کے مطابق جہاد صغیر کے حالات نہیں تھے، مگر ہر زمانے میں جہاد کبیر کے حالات رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اگر مسلمانوں کا ملک ہو، مسلمانوں کی حکومت ہو...... یہ تو انگریز کی حکومت تھی...... ادھر بھی جہاد کبیر چلتا رہتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم کو، سنت کو قائم کرنا، اور اصلاح امت، جو اس ملک میں رہ رہی ہو، اس کی کوشش کرتے رہنا اور بیدار رہنا، کوئی وسوسہ، کوئی بدعت بیچ میں نہ آجائے، یہ جہاد کبیر ہے، یہ چلتا رہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ میرا *Impression* (تأثر) ہے کہ مرزا صاحب نے تلوار کو قلم سے *Substitute* (تبدیل) کیا۔

Mirza Nasir Ahmad: **No, no**......

(مرزا ناصر احمد: نہیں۔نہیں......)

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ناں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں یہ نہیں ہے۔ یہ کیا کہ قلم کے جہاد کی نہیں ہیں وہ شرائط یہاں موجود، لیکن جہاد کبیر کی اس زمانہ میں خاص کر ضرورت ہے، کیونکہ غیر مذاہب حملہ آور ہو رہے تھے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ تو میں سمجھ گیا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ بڑی وضاحت سے ہے کہ اگر شرائط پوری ہوں گی تو احمدی لڑیں گے جا کر، باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر بہت سارے سوال ہیں جی، میرے پاس۔ پھر میں ان میں سے ایک دو ذرا دیکھ کے، تاکہ ٹائم ضائع نہ ہو......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، مجھے تو آپ ریسٹ دے دیتے ہیں، شکریہ۔

[1075] جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: میں نے کہا مجھے آپ ذرا آرام پہنچا دیتے ہیں، شکریہ [1]

[1] طنز کے نشتر۔ شکریہ کی آڑ میں۔ چلمن میں چھپی طوائف کا کردار سامنے آرہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ہم پانچ دس منٹ کی بریک کر لیتے ہیں؟
مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب تھا کہ یہ بھی ایک ہوجاتا ہے ناں۔
جناب یحییٰ بختیار: پھر پانچ دس منٹ کی بریک کر دیتے ہیں۔
مرزا ناصر احمد: ایک ہونی تو ہے کسی وقت۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، انہوں نے کہا کہ ابھی کر دیتے ہیں، تا کہ اس کے بعد آدھا گھنٹہ اور بیٹھ لیتے ہیں۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mr. Chairman Shall we have a fresh for five or ten minutes)*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین! کیا ہمیں پانچ یا دس منٹ کے وقفہ کی اجازت ہے؟)

(Interruption)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کل کہا ہے اور مجھ پر بہت پریشر ہے کہ یہ سوال آپ پوچھیں پہلے۔ ایک طرف ممبر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے سوال سب پوچھیں، دوسری طرف سے وہ کہہ رہے ہیں کہ جلدی فیصلہ ہو۔
محترمہ قائمقام چیئرمین (ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی): نہیں، آج تو دس بجے تک چلیں گے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو ابھی بریک کر لیتے ہیں ناں جی، ابھی بریک کر لیتے ہیں۔
مرزا ناصر احمد: دس ساڑھے دس بجے تک چلائیں بیشک۔
[1076] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، بیشک اب صرف پھر دس پندرہ منٹ......
مرزا ناصر احمد: ہاں، پندرہ منٹ کی بریک کر لیتے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......ایک پیالی چائے کی پی لیں گے، ذرا پھر اس کے بعد......
مرزا ناصر احمد: کیوں جی، اجازت ہے، چیئرمین سر؟
جناب یحییٰ بختیار: اجازت ہے؟ ***Break for five or fifteen minutes***

محترمہ قائمقام چیئرمین: دس منٹ کے لئے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Fifteen minutes. Then we will come back at 9:30***

(جناب یحییٰ بختیار: پندرہ منٹ، اس کے بعد ہم واپس آجائیں گے گے ساڑھے نو بجے)

Mirza Nasir Ahmad: ***9:30?***

(مرزاناصراحمد: ساڑھے نو بجے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***9:30***

(جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے نو بجے)

محترمہ قائمقام چیئرمین: اچھا۔

The Delegation is allowed to leave, and come back at 9:30

(وفد کو جانے کی اجازت ہے۔وفد 9:30 بجے واپس آجائے)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Madam Chairman: ***I think the members may keep sitting. Otherwise, if you leave the Hall, we will not be able to come back and form the quorum.***

(محترمہ چیئرمین: اراکین تشریف رکھیں۔اگر آپ (اراکین) ہال سے باہر چلے گئے تو پھر کورم پورا رکھنا بہت مشکل ہوجائے گا)

The Special Committee adjourned for tea break to meet at 9:30 p.m.

(کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے 9:30 تک ملتوی ہوا)

(The Special committee re-assembled after tea break, Mr. Chairmnan (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair)

(چائے کے وقفہ کے بعد خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) اپنی سیٹ پر)

Mr. Chairman: The Delegation may be called. Up to 10:15. We will sit up to 10:15

(جناب چیئرمین: وفد کو بلالیں، ہم 10:15 تک کارروائی کریں گے)

[1077] *(The Delegation entered the Chamber)*

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب)

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! یہ جہاد کے متعلق مجھے کچھ خیال ہے کہ مجھے کچھ Pages معلوم نہیں تھے۔ میں نے کتاب نکلوالی ہے۔ یہ ''تبلیغ رسالت'' سے، حصہ دوم، یہاں لکھا ہوا ہے Page (صفحہ) جلد ہفتم......Page17 پر ہے۔

''میرے اصولوں، اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی عمل جنگجوئی وفساد کا نہیں......''

یہاں تک تو بالکل Clear ہے، کہ جنگجوئی، فساد تو ٹھیک بات نہیں: ''......اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے ہی مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی زمان مان لینا ہی مسئلہ جہاد سے انکار کرنا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۹)

اس کی Clarification کی ضرورت ہوگی کیونکہ ایک طرف تو وہ فرماتے ہیں کہ ''جنگجوئی'' وہ تو ٹھیک ہے اور بعد میں وہ فرماتے ہیں کہ: ''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھتے جائیں گے ویسے ویسے ہی مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی زمان مان لینا ہی مسئلہ جہاد سے انکار کرنا ہے۔''

تو ایک طرف تو آپ نے کہا کہ کیونکہ حالات ایسے ہیں کہ وہ ملتوی ہے اور یہاں سے

یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح آ گیا ہے اور مہدی زمان آ گیا ہے، اس لئے جہاد کی ضرورت نہیں، اگر میں اس کو صحیح سمجھا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے، یہ میں نے جو صرف ایک حوالہ، اس سے تو مسئلہ حل نہیں ناں ہوتا اور حوالے بھی دیکھنے پڑیں گے۔

[1078] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک آپ، یہ جو ہے ناں، اس کا آپ اگر تھوڑا سا ***Explain*** (واضح) کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جی اس کے ***Explanation*** (وضاحت) کئی ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہاں ''جہاد'' سے شرعی اسلامی جہاد مراد نہیں، بلکہ جہاد کی وہ غلط ***Conception*** (تصور) ہے جو اس زمانہ میں پائی جاتی تھی اور یہاں یہ فرمایا ہے کہ: ''جوں جوں میں اس مسئلے کو واضح کرتا چلا جاؤں گا کہ اسلام کے نزدیک یہ جہاد ہے اور تمہارا موجودہ تصور جہاد درست نہیں ہے، تو جو موجودہ غلط تصور ہے اس کے معتقدین کی تعداد بڑھنے سے وہ دوسروں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی۔'' اور دوسرے وہ جو ہے شرائط کے متعلق، وہ بھی اس کے ساتھ آئے گا کہ اگر یقین لوگوں کے نزدیک شرائط جہاد ہیں...... یہ کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بڑی وضاحت سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ جب بھی جہاد کی شرائط موجود ہوں، لڑنا پڑے گا۔ یہ فرض ہے مسلمان احمدی کا۔ سارے فرقوں کا یہ ***Common*** (مشترکہ) مسئلہ ہے، کوئی علیحدہ تو نہیں۔

مثلاً ایک میں چھوٹا سا حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں اس کے مقابلے میں، ان دونوں کو ملا کر ...... یہ ''نور الحق'' حصہ دوم میں ہے: ''...... بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں، اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مؤمنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان [1079] ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں۔''

تو یہاں جہاد کی ان شرائط کے پورا ہونے کے ساتھ جہاد کے وجوب کا فتویٰ دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں جو پوزیشن *Clarify* (واضح) کرانا چاہتا تھا، ایک تو آپ نے فرمایا کہ جہاد کی بعض شرائط ہوتی ہیں، اگر وہ شرائط موجود ہوں تو جہاد فرض ہو جاتا ہے، ورنہ جائز نہیں۔ پھر دوسرا ساتھ یہ سوال آجاتا ہے کہ چونکہ وہ مسیح موعود ہیں، مہدی آخرالزمان ہیں، ان کے آنے کی وجہ سے جہاد بالکل ہی ختم ہے۔ اب یہ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حالات ہوں یا نہ ہوں یہ میں اس وقت پوزیشن......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پوزیشن نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ پوزیشن نہیں ہے، بالکل نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا......'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۴)

مرزا ناصر احمد: کوئی شرائط پوری نہیں ہوں گی اور......

جناب یحییٰ بختیار: ''......سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔'' (ایضاً) تو یہ تو ملتوی نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ دوسری جگہ ملتوی کرنے کا لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہہ رہا ہوں کہ دونوں کے لئے......

[1080] مرزا ناصر احمد: دین کے لئے وہ کر دیا گیا التوا۔ وہ اردو کے شعروں میں ہے کہ وہ دینی جنگوں کا التوا کر دے گا، میرا طلب صرف ایک ہے، اصولی، کہ تمام اقتباسات سامنے رکھ کر پھر ہم صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں اسی لئے تو آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ آپ کا اپنا جو *Concept* (تصور) ہے......

مرزا ناصر احمد: میرا تصور یہ ہے کہ شرائط پوری ہوں تو ہر مومن کے لئے جہاد کرنا تلوار کے ساتھ......

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں سمجھ گیا۔ کیونکہ میرے پاس حوالے تھے لیکن کتاب نہیں تھی، اس لئے میں نے ان سے کہا کہ مجھے دے دیجئے......

مرزا ناصر احمد: اس روشنی میں اس کی **Interpretation** (تعبیر) ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کیونکہ یہاں اتنے **Clear** (واضح) الفاظ میں وہ کہتے ہیں کہ کیونکہ مسیح موعود آ گئے ہیں، جہاد تو وہی ہے دین کے لئے لڑنا، یہ تو یعنی **Clear** (واضح) ہے، جہاد اور جنگ ونگ تو اور بات ہوتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ''دین کی جنگوں کا التوا کر دے گا'' دوسری جگہ یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، جہاد تو ہم اسی کو کہتے ہیں جو دین کے لئے لڑے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، دین کی لڑائی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ: ''آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: شرائط پوری نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ یہ......

[1081] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، وہ دوسری جگہ لکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں کا میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ دوسری جگہ یہ التواء میں کر دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں **Reasons** ہیں، وہاں حالات اور شرائط کی موجودگی میں نہ ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: یہاں **Reasons** ......اچھا، اگر مجھے اجازت دیں، جب آپ کا سوال ختم ہو جائے تو میں بتا دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں پڑھ لیتا ہوں پورا اس کو۔ پورا پیرا یہاں سے شروع ہوتا ہے، جس کی مجھے ٹھیک سمجھ نہیں آتی: ''......تیسرے وہ گھنٹہ جو مینارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا۔ اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے تاکہ لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں، یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند ہو گیا اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا، جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ تو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے، غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے، وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو

اوراس حدیث کو پڑھو جو مسیحی موجود کے حق میں ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۴،۲۸۵)

تو یہاں مرزا صاحب جو فرما رہے ہیں، جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں، کیونکہ وہ مسیح ہیں، مسیح موعود ہیں، وہ آچکے ہیں، اس لئے یہ کتابوں میں، حدیثوں کی یہی اتھارٹی ہے کہ جب وہ آئیں گے تو دین کے لئے لڑنا حرام ہو جائے گا۔ تو یہ حالات کے لئے **Postpone** (ملتوی) نہیں ہوتا۔ اس کے لئے آپ کہیں۔

[1082] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، آپ کا سوال ختم ہو گیا؟ میری باری؟ پھر تشریف رکھیں، شاید لمبا کر دوں۔ اس میں یہ جو عبارت آپ نے ابھی پڑھی، اس سے، آخری جو اس کے فقرے تھے، سے عیاں ہے کہ جو بھی مضمون بیان ہوا ہے وہ احادیث کی شرح ہے۔ تو احادیث کو سامنے رکھیں، پھر پتہ لگے گا کہ شرح درست ہوئی ہے یا نہیں۔ تو آپ اجازت دیں تو کل میں حدیثیں آپ کے سامنے یہاں بیان کر کے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو جی میں کہہ رہا ہوں کہ حدیثوں میں تو یہی ہے کہ مسیح آئے گا تو اس کے بعد جہاد حرام ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نہیں ناں۔ اچھا، میں پھر ابھی بیان کر دیتا ہوں۔ ہاں، میں ابھی بیان کر دیتا ہوں۔ حدیث میں یہ ہے کہ مہدی اور مسیح کے آنے کے وقت شرائط جہاد نہیں ہوں گی اور اس وقت اسلام کی جنگیں جو ہیں وہ جہاد کبیر کی شکل میں لڑی جائیں گی۔ جہاد صغیر کی شکل میں نہیں لڑی جائیں گی، امن کا زمانہ ہوگا، وہ تمام شرائط کہ دینی لحاظ سے جبر کیا جاتا ہے، روکا جاتا ہے ان کو، وہ زمانہ نہیں ہوگا اور اس کا جو پہلا اطلاق ہے وہ صرف مہدی موعود کی زندگی کے ساتھ ہے اور آپ کی زندگی میں اور بھی یہاں ہندوستان کسی نے جہاد کی شرائط کے پورا ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ وہ حدیثوں میں آتا ہے اس کی جو شرح ہم کرتے ہیں، میرا خیال ہے اور میرے ذہن میں نہیں، پہلے بزرگ بھی یہی کرتے ہیں کہ وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ مہدی اور مسیح کے آنے کے وقت: صاف ہیں الفاظ کہ: ''وہ حرب کو رکھ دے گا، منسوخ کر دے گا۔'' نہیں ہے۔ یعنی ''ملتوی کر دے گا۔'' یہ عربی کا محاورہ ہے۔ ایک تو مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں، اس لئے [1083] ......یعنی ہمارے اپنے ایمان کے مطابق، میں اپنی بات کر رہا ہوں ......اور مہدی کی زندگی میں، یہ **Clash** (تصادم) ہی نہیں ہوا کہ فتویٰ دیا ہو، ملت نے، کہ جہاد کی شرائط پوری ہو گئیں، اور بزرگان دین جہاد کے لئے میدان میں چلے گئے، اور جماعت احمدیہ پیچھے رہ گئی۔ اب

یہ تو تاریخ بن گئی ناں۔ ۱۹۰۸ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے دعویٰ سے لے کر آپ کے وصال تک احادیث کے مطابق امن کا زمانہ تھا، نہ کہ جنگ کا، اور جہاد کبیر کا زمانہ تھا، نہ کہ جہاد صغیر کا اور اس کی طرف میں نے ابھی ایک حوالہ پڑھا۔ دس پندرہ حوالے ہوں گے جو روشنی ڈالتے ہیں اور اس عرصے میں...... ایک پوائنٹ ہے میرا۔ محدود کر دیا ناں میں نے زمانہ...... دعویٰ سے لے کر آپ کے وصال تک ہندوستان کے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہی نہیں کہ جہاد کا زمانہ ہے، اور نہ ہندوستان میں علماء کے گروہ دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کے میدان میں نکلے، بلکہ سب نے امن کا زمانہ کہا، امن کا زمانہ کہا۔ اور جہاں تک انگلستان کی سلطنت کا سوال ہے، آپ کو الہام بتایا گیا کہ ۸ سال کے بعد...... ۸ سال تک ان کا رعب ہے اس کے بعد یہ سلطنت برطانیہ پر زوال آ جائے گا، زوال شروع ہو جائے گا اور اس زوال کی ابتدا ملکہ وکٹوریا کے مرنے کے ساتھ ہوئی ہے۔ یعنی وہ آٹھ سال پورے ہو گئے ہیں، الہام کے مطابق اور اس کے بعد سے آج تک وہ کہاں ہے، وہ برٹش ایمپائر جس کے اوپر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا؟ آج وہ برٹش ایمپائر ہے جو سورج کی کرنوں کو ڈھونڈنے کے لئے دنیا میں پھر رہے ہیں۔

تو میرا مطلب یہ ہے کہ دعویٰ سے لے کر آپ کی وفات تک علماء نے کہا بھی ہندوستان میں جہاد کا فتویٰ نہیں دیا، نہ علماء صاحبان...... جس طرح ہمارے پرانے بزرگ میدان جہاد میں جایا کرتے تھے...... لڑنے کے لئے اکٹھے ہو کر لڑائی کے لئے گئے۔ اس[1084] کے بعد کا زمانہ ایک آتا ہے...... میں آگے چلتا ہوں...... کیونکہ وہ بھی شاید ممکن ہے، پرانے سوال ہیں ہمارے اوپر ہوئے ہوئے کوئی پچاس سال سے چلا آ رہا ہے، کوئی تیس سال سے۔ بہرحال جنگ ہوئی۔ اس جنگ کو، ہمارے نزدیک، یہ جو جنگ لڑی گئی، یہ دنیا کی جنگ تھی، مسلمانوں کی حکومتوں کی جنگ نہیں تھی، لیکن مسلمان کروڑوں کی تعداد میں اس سے متأثر ہو گئے۔ اس وقت ایک چیز ہمارے سامنے آئی اور وہ یہ تھی کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین...... یعنی یہ درست ہے، آج میں مانتا ہوں کہ چونکہ، ہمارے نزدیک، مہدی آ گئے تھے، اس واسطے ''خلیفۃ المسلمین'' ہم ان کو نہیں سمجھتے لیکن جماعت احمدیہ، جس کی تعداد اس وقت بڑی تھوڑی تھی، اس کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان خلافت عثمانیہ ترکیہ کو ''خلیفۃ المسلمین'' ان کو کہتے تھے، اور وہ خلافت کے تھے...... اور ہمارے خود ہندوستان میں خلافت موومنٹ چلی اس جنگ میں وہ ملوث ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے **Allies** (اتحادیوں) کے خلاف جو محاذ تھا، اس کا ساتھ دیا۔

اس وقت ساری دنیا کا پریشر شریف مکہ پر پڑا کہ خلیفۃ المسلمین انگریزوں سے برسرپیکار ہے اور اس کو تم جہاد "Holy War" (مقدس جنگ) اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے، پتہ نہیں درست یا غلط...... بہرحال مجھے جہاد سے تعلق ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کو جہاد قرار دو، Holy War (مقدس جنگ) قرار دو۔ شریف مکہ...... اس وقت First World War (پہلی عالمی جنگ) کی میں بات کرتا ہوں...... وہ ان کے لئے Dilemma (معمہ) تھا۔ اگر وہ اسے جہاد قرار دے، Holy war (مقدس جنگ) قرار دے، تو انگریز جس سے وہ پیسے بھی لے رہے تھے اور بندوقیں اور ایمونیشن بھی لے رہے تھے اپنی حکومت کو قائم کرنے کے لئے، وہ ناراض ہوتا تھا اور ان کے پیسے بھی بند ہوتے تھے اور وظیفہ بھی بند ہوتا تھا اور بندوقوں کی سپلائی بھی بند ہوتی تھی[1085] اور اگر وہ اسے جہاد قرار نہ دیں تو سارے دنیا کے مسلمان ناراض ہوتے تھے۔ بڑا پریشر پڑا ہوا تھا۔ میں نے بتایا کہ یہاں بھی ایک خلافت موومنٹ چلی، چنانچہ انہوں نے اس وقت یہ Dilemma (معمہ) دیکھ کے ابن سعود کے پاس اپنا ایک معتمد بھیجا...... یہ تاریخ کا ایک ورق ہے، ثبوت کتابیں ہیں ہمارے پاس...... اور ابن سعود، جو بھی ان کے خاندان کے تھے اس وقت نجد کے حاکم...... یہ تو حجاز کے ہیں، وہ نجد کے تھے...... ان کو، معتمد کو کہا: ''صاف بات کرو جاکے۔ اگر میں اسے جہاد قرار دیتا ہوں خلیفۃ المسلمین کی جنگ ہے، درست ہے...... تو میرے پیسے بھی مارے جاتے ہیں اور میری سپلائی آرمز کی جو ہے وہ بھی بند ہوتی ہے اور اگر میں جہاد قرار نہیں دیتا تو مسلمان میرے پیچھے پڑ جائیں گے، حج کے اوپر میرے تکے بوٹی کریں گے، وغیرہ وغیرہ میں بڑی پریشانی میں ہوں۔ تم بتاؤ کیا مشورہ ہے؟''

ابن سعود کا خاندان اس وقت انگریز کے پیسے بھی لے رہا تھا اور بندوق بھی لے رہا تھا۔ جس Dilemma (معمہ) اور مصیبت میں یہ تھے اسی Dilemma (معمہ) اور مصیبت میں ابن سعود کا خاندان نجد میں تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس معتمد سے مشورہ کر کے شریف مکہ کو پیغام بھیجا کہ: ''تم اسے جہاد بالکل قرار نہ دینا اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' اور اس وقت انہوں نے یہ فتویٰ جہاد کے خلاف اس جنگ میں اس وجہ سے دیا کہ...... تاریخ یہ ریکارڈ کرتی ہے...... کہ نجد کی، ابن سعود کے خاندان کی ٹوٹل انکم، کل آمدن حکومت کی ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ تھا، اور انگریز نے ان کو ماہانہ دیا، پانچ ہزار اور ساٹھ ہزار پونڈ سٹرلنگ، In Gold coin یہ ان کو دیا، جس کا مطلب ہے کہ ان کی ٹوٹل آمدن کا ساٹھ فیصد، اور تین برین گنیں...... چھوٹی سی ان کی فوج تھی...... اور تین

ہزار بندوقیں۔ ایک وقت [1086] وہ کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ تو یہ جنگ چونکہ تھی نہیں، میرا مطلب ہے کہ دنیا کی جنگ تھی، کئی ہم پر یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسے جہاد کیوں نہیں قرار دیا؟ حالانکہ بعض مسلمان کے سے انگریز کے خلاف لڑ رہے تھے۔

وہ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ دنیا کی ایک جنگ تھی، مسلمانوں کا ایک طبقہ، ایک گروہ، ایک حصہ انگریز کے ساتھ مل کر دوسروں کے ساتھ لڑ رہا تھا، اور ایک حصہ دوسروں کے ساتھ مل کر انگریزوں کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ یہ ہمارے ہندوستان سے ہزاروں کی تعداد میں تو باہر نہیں ہوں، شاید لاکھوں کی تعداد میں فوج گئی ہو وہاں اور اس کے اوپر یہ ایک چھوٹا سا...... یہ جو میں نے باتیں کی ہیں، ان کے حوالے میرے پاس ہیں اور جوان کا ایک افسر......نجد کا تعلق تھا، وائسرائے انڈیا کے ساتھ اس وقت......ایس اے ہابکن، یہ ان کا ایک خط ہے، اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جہاد نہیں تھا وہ لڑائی تھی، یا وہ جہاد تھا اور انہوں نے رشوت لی اور کہہ دیا کہ جہاد نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک تو جہاد نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نزدیک نہیں تھا تو پھر سوال ہی نہیں آتا ان چیزوں کا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں نا جی، کیونکہ دو پوائنٹس آف ویو ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ جہاد نہیں......

مرزا ناصر احمد: ہم پر یہ اعتراض کر دیتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا تھا کہ شاید ہے۔ لیکن اگر نہیں تو ٹھیک پھر میں معافی مانگ لیتا ہوں۔ میں نے وقت ضائع کیا ہے ہاؤس کا[1]۔

[1087] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں وہ آپ...... میں تو صرف یہ سوال جو میرے سامنے ہیں کہ جہاد۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ جب وہ شرائط موجود ہوں تو فرض، ورنہ وہ جائز نہیں تو دوسرا یہ مسئلہ سامنے آجاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں، جب وہ واپس آئیں گے تو یہ: ''حدیثوں میں لکھا گیا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو دین کی وجہ سے لڑنا حرام کیا جائے گا......''

---

[1] اس طرح معافی مانگ رہے ہیں جس طرح ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سے مرزا قادیانی نے معافی مانگی تھی کہ آئندہ میں کوئی موت کا الہام شائع نہیں کروں گا۔ یہ نبوت کا گھرانہ ہے یا معافی خواستگاروں کا ٹولہ؟

مرزا ناصر احمد: (عربی)

(آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ''......آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔'' اس کا شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے، آپ سمجھتے ہیں کیونکہ مسیح آچکا ہے......!

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، حدیث چونکہ نبی اکرم ﷺ کا قول ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہی میں کہہ رہا ہوں ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے سوائے یہ معنی، کے اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے کہ مسیح کے زمانے میں ایک عرصے تک جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ حرام ہو گیا، اس وجہ سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مسیح آ گئے۔

[1088] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، حدیث میں ہے کہ مسیح کے آنے پر، یعنی اس زمانے میں، شرائط جہاد پوری نہیں ہوں گی اور جو شرائط جہاد پوری نہ ہوئے باوجود ''جہاد'' کہہ کے لڑنا وہ غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، یہاں مرزا صاحب جو مہدی اپنے آپ کو کہتے تھے، وہ کہتے ہیں کہ وہ آ گیا ہے۔ اسی زمانے میں، اسی وقت ایک مہدی سوڈان میں بھی آیا اور اس نے کہا کہ جہاد ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کسی نے نہیں کیا۔ ہندوستان میں نہیں کیا ہوگا......

مرزا ناصر احمد: کیا چیز؟

جناب یحییٰ بختیار: ہندوستان میں بھی، آپ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: کہاں آئے مہدی؟ سوڈان میں؟

جناب یحییٰ بختیار: سوڈان میں۔

مرزا ناصر احمد: سوڈان میں۔ مہدی سوڈانی کا زمانہ اور مسیح موعود کا زمانہ بالکل مختلف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کی جو Actual (حقیقی) لڑائی تھی وہ کچھ بعد ہوتی ہے، مگر جو زمانہ ہے وہ Contemporary (ہم عصر) ہے۔

مرزا ناصر احمد: کچھ حصہ، بالکل اوپر کا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی تھوڑا سا سہی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بات یہ ہے کہ یہاں بات بانیٔ سلسلہ کی یا مہدی سوڈانی کی نہیں......

[1089] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا......

مرزا ناصر احمد: یہاں بات ہے حدیث شریف کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، حدیث شریف میں تو یہ ہے کہ مہدی آئیں گے، مسیح موعود آئیں گے، تو اس کے بعد حرام ہے۔ کوئی **Conditions** (شرائط) کا سوال پیدا نہیں ہوتا کہ شرائط ہیں کہ نہیں۔ اس سے میں یہ مطلب سمجھا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، حدیث میں یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کا ایک حکم اس وقت سے قیامت تک منسوخ رہے گا؟ میں نہیں سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں جو میں سمجھا ہوں اس سے کہ......اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی جب تک زندگی تھی، اس میں، کے لئے حرام ہوگیا، تب تو میں اس پر سمجھ سکتا ہوں کہ وہ آ گئے ہیں، وفات پا چکے ہیں، اس واسطے پھر جاری ہوگیا۔ یا یہ کہ جب وہ آ گئے، اس کے بعد ہمیشہ کے لئے......

مرزا ناصر احمد: ......ہاں، ''ہمیشہ کے لئے'' نہیں کہتے بالکل۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حوالے ہیں۔ ابھی میں نے ایک حوالہ پڑھا ہے۔ میں نے تو **Explain** (واضح) کر دیا پورا۔ میں نے اپنی طرف سے جواب دے دیا ہے، بس۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ: ''جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو مسیح آ چکا اور یہ ہے، جو تم سے بول رہا ہے''

ایک سوال مجھ سے یہاں پوچھا گیا کہ: کیا مرزا صاحب کے آتے ہی شرائط جہاد ختم ہوگئی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: **Dead Line** (حتمی زمانہ) تو میں نہیں بتا سکتا، لیکن آپ کے زمانے میں شرائط نہیں تھیں۔

[1090] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ، میں، کہتا ہوں، تھیں۔

مرزا ناصر احمد: ویسے، یہ دیکھیں ناں ایک اور حوالہ بھی ہے کہ جب تک یہ شرائط

رہیں اس وقت تک بندر ہے گا، اور جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے اور پھر جہاد جو ہے وہ ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ نے فرمایا میں نے وہ، وہ ''محضر نامہ'' میں ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں کہتا ہوں، وہ ''محضر نامہ'' میں یہ نہیں ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سنا رہا تھا، اس لئے کیونکہ اس کی *Clarification* (وضاحت) ضروری ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس لئے کہ وہ سارے ہم نے حوالے دیئے تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو ہے، مجھے بتا گیا ہے کہ یہ پوچھوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے، پوچھیں آپ۔

(کیا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: پھر مجھ سے جی، دو سوال اور پوچھے گئے ہیں کہ: کیا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا؟

ایک اور سوال ہے، ساتھ ہی: جس جہاد کو انگریزوں نے *Wahabi Revolt* (وہابی بغاوت) کہا ہے، اس میں علماء شریک تھے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ کیا ہے؟ یہ تاریخی ہے؟ بڑا دلچسپ سوال: جس جہاد کو......

جناب یحییٰ بختیار: انگریزوں نے *Wahabi Revolt* (وہابی بغاوت)......

مرزا ناصر احمد: کس زمانے کے متعلق بات ہے یہ؟

[1091] *Wahabis were fighting against Turks all the time with money and......*

(وہابی ہمیشہ ترکوں سے برسر پیکار رہے، مال سے اور......)

جناب یحییٰ بختیار: کہتے ہیں کہ ۱۸۶۴ء

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۸۶۴ء کہتے ہیں کہ اس زمانے کی بات ہے یہ، آخر تک چلتا رہا ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: یعنی اس کے بعد سے لے کر؟
جناب یحییٰ بختیار: وہی جو آپ کہتے ہیں ناں کہ انہوں نے رشوت لی تھی۔
مرزا ناصر احمد: وہ یہ پڑے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاد نہیں تھا، وہ رشوت لے لی تھی۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس زمانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بعض دفعہ ہم یہ بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے، یہ سعودی خاندان جو ہے، وہ ان کی جو سیاست تھی، وہ مختلف ادوار میں سے گزر رہی تھی۔ ان پر میں اعتراض نہیں کر رہا۔ ہمارے نزدیک تو وہ جہاد ہی نہیں تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ کہتے ہیں کہ انڈیا کی جنگ کو انگریزوں نے *Wahabi Revolt* (وہابی بغاوت) کہا تھا۔ وہ میں ان سے *Clarify* (واضح) کر کے پھر آپ سے پوچھوں گا۔ جب تک پوزیشن *Clear* نہ ہو......
مرزا ناصر احمد: *No, no,* انڈیا کی جنگ میں تو ابن سعود ان کا ساتھ دے رہا تھا، یعنی یہ آخری جو فرسٹ ورلڈ وار میں......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے پہلے کی بات کریں جی، فرسٹ ورلڈ وار کی بات نہیں کر رہے۔
[1092] مرزا ناصر احمد: اچھا! فرسٹ ورلڈ وار سے پہلے کی بات ہے۔ کس زمانے کی بات ہے؟ میں نے یہی کہا تھا کہ پیریڈ......
جناب یحییٰ بختیار: وہ میں *Verify* (تصدیق) کروں گا ڈیٹس وغیرہ، تاکہ اس میں پھر بعد میں ذرا شک پیدا نہ ہو۔

Mr. Chairman: ***There were two questions: one has been answered, the other has been deferred. And first reply has come. The Attorney General put two supplementaries what was, the other?***

(جناب چیئرمین: دو سوال تھے۔ ایک پر بحث ہو چکی ہے، پہلا جواب ابھی نہیں

ملا۔اٹارنی جنرل سے دوضمنی سوال کئے تھے دوسرا کیا سوال تھا؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *The other question was:*

(جناب یحییٰ بختیار: دیگر سوال کئے تھے)

شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ تو کوئی حوالہ ہو تب ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں کہا تھا یا آپ کو نہیں معلوم......

مرزا ناصر احمد: تو پھر وہ مبہم رہ جائے گا۔ ہمیں بتایا جائے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس کو قرار دیا تھا یا نہیں دیا تھا، تو تب پھر میں جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن یہ کہ: ''کیا فلاں شخص نے یہ کہا تھا یا نہیں کہا تھا؟'' یہ سوال تو نہیں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ایسے سمجھ لیجئے کہ: ''شاہ عبدالعزیز صاحب نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا تھا یا نہیں؟''

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: کوئی بھی نہیں۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان کے حوالے بند کرا دیئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ سے سوال پوچھتے ہیں، آپ کہیں کہ ''مجھے علم نہیں ہے اس کا'' یا ''کہا تھا'' یا ''نہیں تھا کہا''

[1093] **مرزا ناصر احمد:** میں کہتا ہوں کہ یہ اس قسم کا سوال ہے جس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ کس وقت، جناب چیئرمین صاحب ختم ہوگا؟

جناب چیئرمین: سوا دس کر دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: سوا دس بجے؟

Mr. Chairman: *Only about 7 minutes.*

مرزا ناصر احمد: ہاں، اچھا۔

(جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور سوال ہے جی، حوالہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں میں آپ کو، کہ: ''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کے مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

مرزا ناصر احمد: یعنی اس کا جواب میں دے دوں ابھی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہاں ''منسوخ'' معنی ''التوا'' کے ہے، جیسا کہ دوسرے حوالوں سے ثابت ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:[1094] ٹھیک ہے، بس وہ کافی ہے...... ''قطعاً موقوف'' کا مطلب ہے ''ملتوی''

مرزا ناصر احمد: ''موقوف'' کا مطلب ہی ''ملتوی'' ہے۔ میں سمجھا تھا ''منسوخ'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

مرزا ناصر احمد: ''موقوف''...... ایک وقفے تک کے لئے پیچھے ڈال دیا گیا۔

مرزا ناصر احمد: جی، میں پڑھتا ہوں، تاکہ پھر نہ ہو وہ:

''مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''موقوف کر دیا گیا''...... ''موقوف کے معنی ہی التوا کے ہیں، وقفہ ڈالنے کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آگے ہے جی: ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۹۵) ''موقوف'' نہیں، لفظ ''بند'' ہے...... ''بند کیا گیا'' ہے۔

مرزا ناصر احمد: شاید شرائط نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، سنا دیجئے، سنا دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو آپ...... میں جانتا ہوں جو وہ کہیں گے جواب میں (ہنسی) ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ فقرہ میں نے سنا نہیں ''آج سے انسانی جہاد''[1]؟

جناب یحییٰ بختیار: انسانی جہاد۔

[1095] مرزا ناصر احمد: ''انسانی''؟

جناب یحییٰ بختیار: ممکن ہے کوئی غلطی ہو پرنٹ کی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے......''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۹۵)

وہ پرنٹ آپ دیکھ لیں جی، شاید یہ ٹھیک نہ ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ دیکھ لیں گے، شاید یہی ہوگا۔ ویسے ''بند کیا گیا'' اصل لفظ ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: ''......خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ تو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہے۔ ہماری طرف سے امن اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۹۵)

مرزا ناصر احمد: ''میرا حکم نہیں، میری نافرمانی نہیں، آنحضرت صلعم کی ہے''...... یہ وہی ملتوی کا ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں، یہاں ''بند کیا گیا'' ہے، اس واسطے میں کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس کو، میرا مطلب یہی ہے، کہ نبی اکرم ﷺ کے قول کے مطابق......

---

[1] یہ جناب من مرزا قادیانی کا ارشاد عالی ہے۔ خدا کرے نہ سمجھے کوئی۔ جیسے آپ انہیں سمجھے۔

[1096] جناب یحییٰ بختیار: یہ جب مسیح آئیں گے تو بالکل ختم ہوجائے گا جہاد؟

مرزا ناصر احمد: جب مسیح آئیں گے تو جہاد کی شرائط نہیں ہوں گی موجود اور جب شرائط ہوجائیں گے تو وہی مہدی کہے گا کہ جب شرائط پوری ہوجائیں، جہاد کرو، ہر مومن کا فرض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہاں ''تحفہ گولڑویہ'' میں بھی یہی صفحہ...... ۳۰ کہ: ''بس آج سے دین کے لئے لڑنا مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷ ص۷۷)

مرزا ناصر احمد: ''آج سے۔''

جناب یحییٰ بختیار: میں اس واسطے درجہ بدرجہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''ملتوی ہوگیا'' پھر ''قطعاً موقوف ہوگیا'' پھر ''بند ہوگیا'' پھر ''حرام ہوگیا'' اور آپ کہتے ہیں کہ سب کا مطلب ''ملتوی'' ہے......

مرزا ناصر احمد: جو جہاد کی شرائط...... جب جہاد کی شرائط نہ ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ''آج سے'' کہہ رہے ہیں!

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں، ہاں، جہاد کی شرائط کے فقدان کے وقت جہاد حرام ہے، ہمیشہ کے لئے نہیں ہمیشہ کے لئے جہاد کی شرائط کے فقدان کے وقت جہاد حرام ہے ہمیشہ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! وہ تو ایسی ***Established*** (تسلیم شدہ) پوزیشن ہے......

مرزا ناصر احمد: وہی ہے ہماری پوزیشن۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی اگر شرائط نہ ہوں تو نہیں......

[1097] مرزا ناصر احمد: بالکل، اس واسطے کہ حدیث نے یہ کہا......

جناب یحییٰ بختیار: ...... مگر مسیح موعود کی وجہ سے تو کچھ اور ***Change*** (تبدل) بھی آگیا ہے ناں، کہ وہ آگیا تو جیسے وہ ہوگیا، یہ......

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ابھی میں وضاحت کردیتا ہوں...... نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں حکم یہی تھا کہ جہاد کی شرائط ہوں تو جہاد کیا جائے اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جہاد کی شرائط تھیں اور جہاد کیا گیا اور مہدی کے زمانے میں بھی وہی حکم ہے کہ جہاد

کی شرائط ہوں تو جہاد کیا جائے۔ جہاد کی شرائط نہیں تھیں اس لئے جہاد جو تھا وہ اس وقت تک کہ جہاد کی شرائط پوری ہوں، حرام ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی میں، جو مدنی زندگی سے زیادہ لمبی ہے، جہاد کی شرائط نہیں تھیں اور جہاد نہیں کیا گیا......۱۳ سال تک۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر تو پوائنٹ بڑا Clear (واضح) ہو جاتا ہے ناں جی......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ جہاد شرائط سے ہے، مسیح کے آنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

مرزا ناصر احمد: مسیح کے آنے سے صرف اتنا تعلق ہے کہ پیش گوئی کی گئی تھی، احادیث میں، کہ اس کے زمانے میں شرائط جہاد نہیں ہوں گی۔ صرف اتنا تعلق ہے، اور نہیں جہاں تک کہ فی ذاتہ جہاد کا مسئلہ ہے، اس کا مسیح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جب ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اس کے بعد پھر شروع ہو جائے گا سلسلہ؟

[1098] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، فوراً نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

مرزا ناصر احمد: ...... یہ کہا گیا تھا......نہیں، ابھی سمجھ جائیں گے آپ...... یہ کہا گیا تھا کہ مسیح کی زندگی میں، مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی اور یہ نہیں کہا گیا کہ مسیح کی وفات کے ساتھ ہی جہاد کی شرائط پوری ہو جائیں گی۔ ایک معین وقت کے لئے ایک معین خبر دی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ دس سال کے بعد یا پچاس سال کے بعد، جب بھی جہاد کی شرائط پوری ہوں، ہر مومن کے لئے جہاد فرض ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیح کے آنے کے بعد تو مرزا صاحب! اس کے بعد تو پھر یہ جہاد کی شرائط نہیں ہوں گی، یا جہاد ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے بعد تو پھر جھگڑوں کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، پھر تو قیامت اور جو بھی ہوگا، کہ زندگی پھر جاری رہے گی؟

مرزا ناصر احمد: مسیح کی زندگی کے ساتھ قیامت نہیں آئی، مسیح کی زندگی ختم ہونے پر قیامت نہیں آئی، بلکہ اس پر اس وقت گزر چکے ہیں ۶۶ سال۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ مسیح موعود کا آنا ہے، مہدی

آخرالزمان جس کو کہتے ہیں، مطلب تو آخری زمانہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، آخری زمانہ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آخری زمانے میں سے ہم گزر رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد تو پھر جنگ کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ نہ جھگڑا ہوگا......

[1099] مرزا ناصر احمد: کیوں؟

جناب یحییٰ بختیار: امن آ گیا، شرط ہی کوئی نہیں ہوگی جہاد کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ شرائط پوری ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ان کی وفات کے بعد پھر ہو سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: وفات کے بعد ہو سکتا ہے شرائط پوری ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، پھر یہ ابھی حوالہ میں نے پڑھا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہوگا کہ جہاد کرے۔

Mr. Chairman: *Now we take it to tomorrow or now.*

(جناب چیئرمین: یہ ہم اب کل جاری رکھیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Alright, Sir. There are three, four more questions.*

(جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے! جناب والا۔ ابھی تین چار سوال اور ہیں)

Mr. Chairman: *Yes, tomorrow.*

(جناب چیئرمین: جی، کل)

The Delegation is permitted to leave; tomorrow at 10:00 am.

(وفد کو کل دس بجے تک جانے کی اجازت ہے)

The Honourable Members may please keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber.)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: ***Any member who would like to say some thing?***

(جناب چیئرمین: کیا کوئی معزز رکن کچھ کہنا چاہتے ہیں؟)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: Yes، ''التوا'' ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی؟

[1100] مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: اب ''التوا'' ہو جائے۔

جناب چیئرمین: ''التوا''؟...... *On one condition only* ...... (صرف ایک شرط پر......)

پروفیسر غفور احمد: صاحب! دس کا مطلب کیا ہوا؟

Mr. Chairman: ...... *On one condition* ......

(جی، کل صبح ساڑھے نو پہلی Bell شروع ہو جائے گی اور دس بجے آپ تشریف لے آئیں)

On one condition, otherwise...... آدھا گھنٹہ تقریر کر لیں تو

Tomorrow, sharp at 10:00 am.

Thank you very much.

(آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Specil Committee adjourned to meet at ten of the clock, in the morning on Thursday, the 22nd August, 1974.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کل بروز جمعرات صبح دس بجے۔ ۲۲/اگست ۱۹۷۴ء تک ملتوی کیا گیا)

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد سوم

۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر9

فہرست ...... حصہ نمبر 10

فہرست ...... حصہ نمبر 11

فہرست ...... حصہ نمبر 12

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 9

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

[1103] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۲راگست ۱۹۷۴ء، بروز جمعرات)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

Mr. Chairman: ***They may be called. I will request the honourable members to be attentive. The Delegation is coming.***

(جناب چیئرمین: انہیں بلا لیں (مداخلت) میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ توجہ فرمائیں۔ وفد آرہا ہے)

(Interruption)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

جناب چیئرمین: وہ ذرا پنکھے فٹ ہورہے ہیں۔ (وقفہ)

Mr. Chairman: ***The honourable members can shift to that side.***

So we start with the proceedings.

(جناب چیئرمین: معزز اراکین اس طرف جاسکتے ہیں۔ تو اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں)

Mr. Attorney General. (مسٹر اٹارنی جنرل)

[1104]*CROSS- EXAMINTION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

(جہاد منسوخ کب تک؟)

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب کل آپ فرمارہے تھے کہ یہ جہاد ملتوی یا منسوخ مہدی کے زمانے کے لئے ہے۔ ان کا آپ پیریڈ متعین کررہے تھے......

مرزا ناصر احمد (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): نہیں ٹھیک ہے، آپ کرلیں بات، پھر ان سب سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......اوراس کے بعد ان کی وفات کے بعد پھر ہوسکتا ہے جہاد، یہ آپ کہہ رہے تھے،......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ہوسکتا ہے،ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے کہا حالات پر **Depend** کررہا ہے، اگر شرائط پھر آگئیں تو پھر جہاد ہوسکتا ہے، مگر صرف یہ مرزا صاحب کی زندگی میں شرائط پوری نہیں ہوں گی؟

مرزا ناصر احمد: شرائط پوری نہیں ہوں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: شرائط پوری نہیں ہوں گی اور وہاں یہ **Suspended** (معطل) سمجھئے یا ملتوی سمجھیں یا منسوخ سمجھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی زندگی میں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں،ہاں،ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''حرام'' بھی تو لفظ استعمال ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی''حرام''اس معنی میں......

[1105] جناب یحییٰ بختیار: ......کہ شرائط نہیں......

مرزا ناصر احمد: ......کہ شرائط نہ ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اورنہ ہوں گی۔

مرزا ناصر احمد: اگر شرائط نہ ہوں اور جہاد کیا جائے تو وہ ایک حرام فعل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: حرام ہوتا ہے تو اس لئے ان کی زندگی میں یہ حرام ہے، کیونکہ شرائط نہیں ہوں گی اور نہ ہوسکتی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے دعویٰ میں...... پیدائش کے وقت نہیں......دعوائے مسیحیت اور وصال کے درمیان کے زمانے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ **Limited period** (محدود وقت) ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

(مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کب کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مجھے یہ بھی یاد آگیا کہ ایک سوال ہے، یہاں آپ سے

پوچھ لیتا ہوں، کہ مرزا صاحب نے دعوائے مسیحیت کب کیا؟

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۱ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۸۹۱؟

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۱ء

***Mirza Nasir Ahmad:* Eighteen ninety-one (1891)**

جناب یحییٰ بختیار: اور اس سے پہلے انہوں نے جو کوئی دعویٰ کیا، مجدد یا محدث کا Claim کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے، دو سال پہلے، Eighteen eighty nine (1889) بیعت کا سال ہے، یعنی جب جماعت بنائی، لیکن اس وقت دعویٰ کوئی نہیں تھا اور جو بیعت کی غرض تھی وہ یہی کہ ''میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ تعلق رکھ کے لوگ کچھ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں اور خدمت اسلام کا ان سے کام لیا جاسکے۔''

(امتی نبی کا دعویٰ کب کیا؟)

[1106] **جناب یحییٰ بختیار:** اور امتی نبی کا دعویٰ کس Date کو ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو مسیحیت ہے نا، مسیح کے متعلق ہی آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ امتی نبی ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کب پہلے کہا کہ ''میں اُمتی نبی ہوں''؟

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۱ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی ۱۸۹۱ء میں دونوں باتیں...... اسی......

مرزا ناصر احمد: وہی، میں نے کہا تھا، اُسی سے استدلال ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس سے لے کر ان کی وفات تک انیس سو آٹھ ۱۹۰۸ء تک......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس پریڈ میں جو ہے جہاد آپ کے نقطہ نظر سے شرائط اس کی نہیں ہوسکتی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: شرائط نہ ہوسکتی تھیں، نہ ہندوستان میں ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔
جناب یحییٰ بختیار: اور باقی دنیا میں بھی نہیں ہوئیں؟ صرف آج کی دنیا میں ہوئیں؟
مرزا ناصر احمد: باقی دنیا میں تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے تو فیصلہ کریں گے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو کل یہی عرض کیا تھا، مرزا صاحب! کہ ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی ہے۔ اُس نے جہاد کا اعلان بھی کیا۔ اب یہ میں کہتا ہوں کہ اسی پیریڈ میں ہے......

[1107] مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں اس پیریڈ میں نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، وہ تو ***Historical fact*** (تاریخی حقیقت) ہے۔
مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو ***Historical fact*** (تاریخی حقیقت) ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا خیال ہے......
مرزا ناصر احمد: تو آپ کو کل کسی نے یعنی......ٹھیک ہے، ہمارے لئے مشکل ہے، آپ کے لئے بھی مشکل ہے، کوئی وقت کی تعین نہیں ہوئی سوڈانی مہدی کی۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے کہا۔ آپ نے کہا کہ شاید تھوڑا پیریڈ ان کا ***Contemporary*** (ہم عصر، ہم زمانہ) ہو۔
مرزا ناصر احمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہ میں ***Definitely*** (یقین کے ساتھ) کہہ سکتا ہوں نہ آپ نے کہا۔
مرزا ناصر احمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ تھوڑا پیریڈ ***Contemporary*** (ہم عصر، ہم زمانہ) ہو۔ ممکن ہے وہ پیریڈ وہ ہو جب انہوں نے دعویٰ نہ کیا ہو؟
مرزا ناصر احمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: اور یہ ممکن ہے وہ ہو جوان کی وفات کے بعد؟
مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ہے کہ ہو سکتا ہے بالکل ہی اس پیریڈ میں دعویٰ کیا نہ ہو۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کیا ہی نہ ہو۔
مرزا ناصر احمد: میں شاگرد بن کے علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگر کوئی آپ کے علم میں

ہوتو آپ مجھے بتادیں[1]۔

[1108] جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بہت کچھ سیکھا ہے، مجھے تو کسی چیز کا علم ہی نہیں تھا اس کا۔ تو مرزا صاحب! پھر اس کا مطلب یہ ہوگیا کہ یہ شرائط جہاد کے بارے میں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) شرائط نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب کی وفات کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ہوسکتی ہیں اور پھر جو شرائط ہیں، ابھی ہم فلسفیانہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ شرائط کے متعلق ہمارے دوسرے بھائیوں کا کیا فتویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ تو......اس میں تو کوئی، جہاں تک مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں ایک منٹ میں بتا دیتا ہوں، یعنی لمبا نہیں، ایک منٹ میں۔ یہ ہے اہل حدیث کا فتویٰ......آپس میں اختلاف ہوسکتے ہیں......میں نے صرف مثال کے طور پر ایک لے لیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چار شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ امت مسلمہ کا......اوّل یہ شرط ہے کہ امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو......یہ شرط ہے جہاد کی......امت مسلمہ میں ایک خلیفہ جو ساری دنیا کے مسلمان اس کو اپنا امام مانتے ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس قسم کی بھی جنگ ہو، اس کے لئے مناسب ہتھیار مہیا ہوسکیں اور ہوں۔ یہ شرط ''فتاویٰ نظیریہ'' میں ہے۔ مثلاً آج کی ایٹمی جنگوں میں ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں، اس فتویٰ کی رو سے۔ اسباب لڑائی کا مثل ہتھیار وغیرہ کے مہیا ہو، میں یہ ایک ایک فقرہ لے رہا ہوں۔ اس کی اگر نہ سمجھ آئے تو میں کر دوں گا......دوسرا یہ کہ اسلامی دینی جہاد کے لئے ایک ***Base*** ہونی چاہئے، دینی کوئی ملک ہو جہاں سے سارا جہاد جو دنیا کا ہے، اس کو کنٹرول کیا جاسکے، رسد مہیا کی جاسکے، ہتھیار مہیا کئے جاسکیں، آدمی مہیا کئے جا سکیں۔ تیسری شرط......***Base*** کا ہونا اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا لشکر اتنا ہو کہ کفار کے مقابلہ میں مقابلہ کرسکتا ہو، یعنی [1109] کفار کے لشکر سے آدھے سے کم نہ ہو۔ یہ جہاد کی چوتھی شرط اہل حدیث کے نزدیک ''فتاویٰ نظیریہ'' جلد سوم میں ہے۔ مثلاً اگر......ذرا میں مثال دے کر اس کو واضح کر دیتا ہوں......اگر بیس لاکھ کی فوج امریکہ کی مسلمان ملک پر حملہ آور ہو تو دینی جہاد کے لئے ضروری ہے کہ دس لاکھ کی فوج مسلمانوں کی بھی ہو ''فتاویٰ نظیریہ'' کے مطابق۔

---

[1] شیخ سعدیؒ فرماتے۔ تھوڑے سے تصرف سے۔

سعدی، شیرازی سبق مدہ کم زاد را
مرزا شود گلہ کند استاذ را

جناب یحییٰ بختیار: یعنی دو کے مقابلے میں ایک؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دو کے مقابلے میں۔ انہوں نے آگے...... میں نے مختصر بتایا ہے...... کہ قرآن کریم سے استدلال کیا ہے، اپنے رنگ میں۔ یہ ضروری تھا کیونکہ ''ہم جہاد، جہاد'' کہتے ہیں، شرائط کا نام لیتے ہیں اور ہمارے ذہن میں رہنی چاہئیں شرائط۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ شرائط تو آنحضرتﷺ کے زمانے سے آرہی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ شرائط؟

جناب یحییٰ بختیار: میں ان کا نہیں خاص کر رہا، جو شرائط جہاد......

مرزا ناصر احمد: جو ''شرائط جہاد'' کے نام سے آنحضرتﷺ کے زمانے سے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو اس زمانے سے ہیں۔ اس زمانے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی؟

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے ان شرائط میں جو آنحضرتﷺ کے زمانے سے آرہی ہیں، کوئی تبدیلی نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: سوائے اس کے کہ ایک روایت یہ ہے کہ جب مہدی آئے گا جہاد ختم ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ''یضع الحرب'' آپ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں وہی کہہ رہا ہوں۔

[1110] **مرزا ناصر احمد:** ...... کہ مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی، اور اس واسطے دینی جنگ جو ہے وہ نہیں ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد پھر ہوسکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہوسکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جہاں تک احمدیہ طبقے کا تعلق ہے یا ***Community*** (جماعت) کا تعلق ہے، ان پر ابھی وہ جو مرزا صاحب کے قول ہیں کہ ''جنگ حرام ہے'' ''جہاد حرام ہے'' وہ ابھی نہیں ***Apply*** (لاگو) کرتا آپ پہ؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہوسکتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں یا ہمارے بچوں کی زندگیوں یا ان بچوں کے بچوں کی زندگیوں میں یا آئندہ آنے والی کسی نسل میں جو جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والی ہے، شرائط جہاد پوری ہوجائیں اور اس وقت وہ سارے

مسلمانوں کے ساتھ مل کر دینی جہاد میں شامل ہوں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا، مرزا صاحب! یہ **Directives** (حکم نامہ) جو ہیں مرزا صاحب کے، وہ اپنی **Community** (جماعت) یا فرقے یا احمدی، ان سے کہہ رہے ہیں...... ممکن ہے سب مسلمانوں کو کہہ رہے ہوں...... مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے، اپنے آپ کو، تو ٹھیک ہے۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the chair which was occupied by Prof. Ghafoor Ahmad.]

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت پروفیسر غفور احمد کے سپرد کی)

جناب یحیٰی بختیار: ان کو یہ ہدایت کر رہے ہیں، ان کو یہ **Instructions** دے رہے ہیں، ان کو **Directions** دے رہے ہیں کہ یہ آپ کے لئے ملتوی یا منسوخ ہے یا حرام ہے؟

[1111] **مرزا ناصر احمد:** جی۔

جناب یحیٰی بختیار: تو یہ جو ہے ۱۹۰۸ء تک تھا، اس کے بعد آپ پر حرام نہیں ہے، اگر حالات آ گئے تو؟

مرزا ناصر احمد: بجائے اس کے کہ میں جواب دوں، بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کے متعلق جو لکھا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتوں کے اقتباسات)

جناب یحیٰی بختیار: ہاں سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ ذرا دو چار منٹ لگیں گے، تشریف رکھیں: ’اس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے، یعنی جہاد صغیر سے جہاد کبیر کی شکل......‘‘

اس کے بعد آخری فقرہ آپ کا یہ ہے: ’’جب تک یہی جہاد ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے......‘‘ اور یہ ’’ضمیمہ تحفہ گولڑویہ‘‘ میں عربی کی عبارت ہے، بڑی واضح ہے۔‘‘

(اس میں کوئی شک نہیں کہ شرائط جہاد، وجوہ جہاد اس زمانے میں اور ان ملکوں میں، معدوم ہیں)

’’فاالیوم......‘‘ اس لئے کیونکہ شرائط جہاد معدوم ہیں اس لئے مسلمانوں کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ دین کی جنگ، جہاد کریں۔ وہ جو میں نے آپ کو بات کہی تھی نا، آنحضرت کی زندگی

میں اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نزول مسیح کے وقت جہاد کی شرائط جو ہیں وہ نہیں پائی جائیں گی: [1112] یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی حکومت مسلمانوں پر مسلمان ہونے کی وجہ سے...... ویسے تو بڑی ظالم حکومتیں تھیں......لیکن یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان پر اس کے اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہو۔ اور نہ کوئی حاکم پایا جاتا ہے جو اسلام، جو اس کا دین ہے، اس کی وجہ سے اس کے خلاف کچھ احکام جاری کر رہا ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اپنے حکم کو دوسرا رنگ دیا ہے۔

اس زمانے میں ...... بڑی واضح ہے یہ عبارت......حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانے کے متعلق پھر آپ ایک نظم میں لکھتے ہیں:

''فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ عیسیٰ مسیح ہی جنگوں کا کر دے گا التوا''

ویسے وہ ''حرام'' کا لفظ وہ پہلے میں ہے، اور بڑی وضاحت سے وہ ''حرام'' کے معنی ہمیں بتا رہا ہے۔ پھر آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: صحیح بخاری کی......

''بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے: یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ تو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں، دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی ذہن کو ترقی دیں اور دردمندوں [1113] کا ہمدرد بنیں، زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے.....''

وہ مثال دی ہے۔ یہ ہے جہاد پر آپ کی کتاب: ''......قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدأ میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا تھا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کے پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی، بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔''

ظاہر ہے یہاں ''مخالف'' عیسائی وغیرہ ہیں جو اعتراض کرتے ہیں: خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے: ''یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون

سے سامان تھے۔ کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو لاکھ دشمنوں کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کر دیں اور خدا[1114] کی توحید کو پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچتے ہیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبتیں اٹھا کر چین تک پہنچیں، نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت واسطے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں۔ بہت سے حصہ آریہ ورتھ کو اسلام سے مشرف کر دیں اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایماناً کہو، کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں، جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔'' (پیغام صلح)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''مسیح دنیا میں آیا تا کہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ[1115] اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں۔ اگر کسی کو.....''

آگے آپ نے فرمایا: ''اب تلوار کے ذریعے اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے سخت شرمندہ ہوں گے۔'' ''یہ ملفوظات''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی جبر و قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کا انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف کوئی ایسا انسان بھی دنیا میں آوے جو تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے۔''

پھر آپ فرماتے ہیں: ''جبکہ یہ سنت اللہ کہ یعنی تلوار سے ظالم اور منکروں کو ہلاک کرنا

......قدیم سے یہ سنت اللہ ہے، یعنی تلوار سے ظالم، منکروں کو ہلاک کرنا، قدیم سے چلی آتی ہے تو قرآن شریف پر کیوں خصوصیت کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کیا موسیٰ کے زمانے میں خدا کوئی اور تھا اور اسلام کے زمانے میں کوئی اور ہوگیا۔ یا خدا تعالیٰ کو اس وقت لڑائیاں پیاری لگتی تھیں اور اب بری دکھائی دیتی ہیں۔ اسلام نے صرف ان لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم فرمایا ہے جو اول آپ پر تلوار اٹھائیں اور ان ہی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ کو قتل کریں۔ یہ حکم ہرگز نہیں دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت[1116] میں ہو اور اس کے عدل وانصاف سے فائدہ اٹھا کر اسی پر باغیانہ حملہ کرو۔ قرآن کی رو سے یہ بدمعاشوں کا طریق ہے نہ کہ نیکوں کا۔ لیکن تورات نے یہ فرق کسی جگہ نہیں کھول کر بیان فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اپنے جلالی اور جمالی احکام میں اس خط مستقیم، عدل اور انصاف، رحم اور احسان پر چلتا ہے جس کی نظیر دنیا میں کسی کتاب میں موجود نہیں۔''

پھر آپ فرماتے ہیں: ''کہ ان لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے مؤمنوں پر کہ ان سے لڑائی کریں جو جبراً، اپنے مذہب میں داخل کرتے ہیں اور مؤمنوں کو ان کی عبادات سے روکتے ہیں......'' یہ لمبی عبارت ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کا ترجمہ کردیتا ہوں اور بدایک اور...... ہاں، یہ ترجمہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ اس کے ساتھ میں نے کیا، کروایا ہوا ہے۔ لیکن ویسے بھی کرسکتا تھا یہ رکھا بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے متعلق جو فرمایا بڑا واضح ہے۔ یہاں شرائط کا حکم کس معنوں میں ہے، وہ میں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ آپ نے سنا دیا ایک بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر مرزا صاحب! کوئی سوال ہی نہیں آیا۔ آپ کے سامنے، نہ کوئی **Dispute** (تنازع) ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے کوئی پھیلانا چاہتا ہے۔ یہ غلط **Conception** (تصور) ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں، سب مانتے ہیں کہ اسلام میں **Defensive war** (دفاعی جنگ) ہے۔

[1117]**مرزا ناصر احمد:** ہاں، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے بڑا **Emphasize** (تاکید) کیا کہ تلوار کے زور سے پھیلا۔ میں اس کی بات ہی نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات عیسائی کہتے ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی مسلمان عالم جو ہے وہ جانتا ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام کبھی نہیں پھیلایا جاسکتا۔

مرزا ناصر احمد: الّا ماشاءاللہ!

جناب یحییٰ بختیار: کوئی **Compulsion** (مجبوری) نہیں ہے۔ اس پر تو کوئی **Dispute** (تنازع) نہیں ہے۔ **Dispute** (تنازع) تو اس بات کا ہے کہ جب جہاد لازم ہو، شرائط موجود ہوں، آپ فرماتے ہیں کہ مہدی کے زمانے میں وہ نہیں ہوگا کیونکہ مہدی کی موجودگی میں شرائط ختم ہوجاتی ہیں۔ یہ بھی وجہ آپ نے بتائی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ......ایسا نہیں ہوں گی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، کہاں، کہیں ہوئیں؟

(حضرت مسیح جہاد کا خاتمہ کردے گا)

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے جو حدیث بخاری شریف پڑھ کر سنائی، وہ تو کہتے ہیں کہ وہ جہاد کا خاتمہ کردے گا، جو آپ کے **Words** (الفاظ) ہیں۔ تو اس کے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ پھر بھی شرائط آئیں گی۔ یہ ذرا آپ ***Explain*** (واضح) کردیں۔

[1118] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے......''خاتمہ کردے گا۔'' دوسری تحریر آپ......

جناب یحییٰ بختیار: ''خاتمہ'' سے میرا مطلب اٹھارہ سال کے لئے یا سترہ سال کے لئے، یہ تو نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دے دوں۔ ''خاتمہ کردے گا'' کے معنی اور بانی سلسلہ احمدیہ کی دوسری تحریرات اور ارشادات ''خاتمہ کردینے'' کے معنی کرتے ہیں کہ اپنی زندگی کے متعلق وہ یہ کہے گا کہ ''میرے زمانے میں ایسا نہیں ہوگا۔''

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک، اس زمانے کے لئے؟

مرزا ناصر احمد:

جناب یحییٰ بختیار: یہ بخاری کی حدیث جو ہے اس کا ***Application*** (نفاذ) اسی

زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: اسی زمانے کے متعلق ہے۔

(مسیح کے زمانہ میں صلح پھیل جائے گی)

جناب یحییٰ بختیار: اور زمین میں جو صلح پھیل جائے گی وہ بھی اسی زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''زمین میں صلح پھیل جائے گی'' یہ جو ہے، یعنی جو......اس کے ایک تو معنی یہ ہیں کہ نوع انسانی کا دماغ ***Theoretically*** (نظری طور پر) اس نتیجے پر پہنچ جائے گا کہ عقائد کو جبر سے نہیں بدلا جا سکتا۔ اس لحاظ سے صلح پھیل گئی۔ جہاں تک ہمارے قابل احترام ہمسایہ ملک چین کے صدر چیئرمین ماؤزے تنگ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے......جیسا کہ میرے خطبے میں بھی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے خطبے میں ہے؟

[1119]**مرزا ناصر احمد:** جبر کے ساتھ دل کے عقائد کو بدلنے کا تصور احمقانہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''تو صلح پھیل گئی'' کے ایک معنی یہ ہیں کہ دنیا اپنے لمبے تجربے کے بعد...... اس کا کئی صدیوں میں...... عیسائیت میں فرقہ وارانہ فساد ہوئے اور ***Inquisitions*** ہوئیں بڑی ***Horrible*** (خوفناک) وہ زمانہ ہے عیسائی دنیا کا۔ لیکن ان سارے زمانہ میں انسان ان زمانوں میں سے گزر کر اس نتیجے تک پہنچ گیا، انسان بحیثیت مجموعی، کہ اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ انسان نے جبر سے عقائد تبدیل کرنے کے لئے جو ہزاروں سال کوششیں کیں اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اس لئے عقائد کی تبدیلی کے لئے جبر نہیں کیا جانا چاہئے۔ یہ ایک صلح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب، ہاں، دنیا اس نتیجے پر پہنچ گئی آپ کے نقطۂ نظر سے، کہ دین کے معاملے میں وہ جبر نہیں کرتے تو اس لئے ۱۹۰۸ء کے بعد بھی یہ حالات موجود ہیں پھر؟

مرزا ناصر احمد: موجود ہیں، لیکن بدلنے کا امکان بھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ......

مرزا ناصر احمد: ابھی تو موجود ہیں، ہمارے نزدیک، لیکن بدلنے کا امکان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو مرزا صاحب کی ***Direction*** (حکم) ہے کہ ''آپ کے

لئے حرام ہے‘‘ یہ آپ کہتے ہیں کہ یہ سارا سترہ اٹھارہ سال کے پیریڈ کے لئے ہے، بعد میں حالات Change (تبدیل) ہوسکتے ہیں کہ جہاد جائز ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جو یہ فرمایا کہ ’’تمہارے لئے حرام ہے‘‘ اس پر بھی ......اس پر عمل کرنا چاہئے اور اتنا ہی عمل اس پر کرنا چاہئے۔ ’’جب حالات بدل جائیں اور شرائط پوری ہو جائیں تو تمہارے او پر فرض ہے کہ تم جہاد کرو‘‘......ابھی میں نے پڑھا ہے۔

(مرزا قادیانی کا کہنا کہ جہاد حرام بھی ہے اور آئندہ بھی اس کا انتظار نہ کریں)

[1120] جناب یحییٰ بختیار: وہ ابھی آپ نے پڑھ دیا۔ نہیں، میرے سامنے ایک اور حوالہ تھا کہ جس میں کہتے ہیں کہ ’’حرام بھی ہے اور آئندہ کے لئے بھی آپ اس کا انتظار نہ کریں۔‘‘ تو اس لئے میری یہ وہ Difficulty (مشکل) آ گئی تھی۔ میں پڑھ کر سناتا ہوں: ’’یاد رہے کہ مسلمانوں کے لئے......‘‘ یہ ہے جی ’’اشتہار واجب الاظہار......اپنی جماعت کے لئے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے‘‘......’’تریاق القلوب‘‘ ہے میرے خیال میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں اپنے وفد کے ایک رکن سے ’’تریاق القلوب‘‘ ہے آپ کے پاس؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Page 332.*

(جناب یحییٰ بختیار: صفحہ ۳۳۲)

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھتے ہیں، اگر ہو تو ابھی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ کو یہ دے دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کوئی پرابلم نہیں ہوگا۔

[At this stage Prof. Ghafoor Ahmad vecated the chair which was occoupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.]

(اس مرحلہ پر پروفیسر غفور احمد نے کرسی صدارت چھوڑ دی اور ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت سنبھال لی)

جناب یحییٰ بختیار: ’’یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا ’’خدا نے مجھے امام‘‘ پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے......‘‘

***Now this applies to the whole Firqua* (فرقہ)**

(چنانچہ یہ تمام فرقہ پر لاگو ہوتا ہے)

[1121] ’’......اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔‘‘

(اشتہار واجب الاظہار ص۱، ملحقہ تریاق القلوب خزائن ج۱۵ ص۵۱۷)

مرزا ناصر احمد: اپنے زمانے کے لئے ہے۔ اس میں تو کہیں نہیں لکھا ہوا ہے ’’قیامت تک کے لئے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ اپنے زمانے کے لئے تھا؟ جب انہوں نے فرمایا یہ ۱۹۰۸ء تک کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی وہ ایک فقرہ ہمارے ذہن میں ہوناں کہ ’’آپ کے زمانہ میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......حدیث کے مطابق اور بعد میں ہوسکتا ہے کہ کسی وقت پوری ہوجائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ کہتے ہیں کہ ’’نہ انتظار ہے‘‘ یہ ۱۹۰۸ء تک اس کے بعد بے شک انتظار کی گھڑیاں ختم ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ’’خونی مہدی کا انتظار‘‘ جو ہے، ایسا مہدی پیدا ہوگا کہ جو اپنی زندگی میں اس حدیث کے باوجود جہاد کا اعلان کرے گا، اس کا انتظار نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ مطلب نہیں لیا جاتا......بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے، میری سمجھ کے مطابق......کہ جب مہدی آئے گا اسلام پھیل جائے گا۔ چونکہ جہاد کفار کے خلاف ہوتا ہے، اس لئے کوئی ضرورت نہیں ہوگی جہاد کی؟

مرزا ناصر احمد: وہی پھر کہ اسلام کو تلوار کی ضرورت ہے اپنی اشاعت کے لئے!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تلوار کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

[1122] **مرزا ناصر احمد:** ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ جب مہدی آئے گا تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا ساری دنیا میں۔

مرزا ناصر احمد: کس طرح پھیلے گا؟......وہاں وہ لکھا ہوا ہے وہیں......
جناب یحییٰ بختیار: تلوار کے۔
مرزا ناصر احمد: جبر کے ساتھ۔ وہیں یہ لکھا ہوا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کا Concept (تصور) تو یہ ہے ناں جی کہ جبر کے ساتھ نہیں ہوگا......
مرزا ناصر احمد: ہمارا Concept (تصور)
جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی تبلیغ سے ہوگا......
مرزا ناصر احمد: ہمارا Concept (تصور) وہ ہے یعنی......
جناب یحییٰ بختیار: ......لیکن اسلام پھیل جائے گا جی ہاں اس سے؟
مرزا ناصر احمد: کیا؟
جناب یحییٰ بختیار: اسلام پھیل جائے گا؟
مرزا ناصر احمد: تین صدیوں کے اندر۔
جناب یحییٰ بختیار: تو یہ مرزا صاحب کا جو زمانہ ہے، جہاں تک جہاد کا تعلق ہے، صرف ۱۸ سال کے لئے ہے یا ۷۱ سال کے لئے، ویسے یہ تین سو سال کے لئے ہے؟
مرزا ناصر احمد: جو ہے جہاد کا، یہ پیش گوئی حدیث میں جو آئی ہے کہ اس زمانے...... وہ ان کا......آپ کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ آپ کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں ہوں گی۔
[1123] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی سوال آپ سے پوچھنا......
مرزا ناصر احمد: ہاں جنہیں، میں، میں آگے کر رہا ہوں ناں۔ وہ Link (ملانا) کرنا ہے ناں اس کو اور آپ کے وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط جہاد ہو جائیں اور اس وقت حکم یہ ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق شرائط جہاد کے موجود ہونے کے وقت جہاد کرے، اسی طرح جس طرح پہلوں نے کہا یہ اپنا مسئلہ علیحدہ ہے۔ ایک ہے، اسلام کی جدوجہد، جس میں صرف یہ جہاد صغیر نہیں، بلکہ......
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو قلم کا جو ہے، تبلیغ کا......
مرزا ناصر احمد: ......تینوں جہاد جس میں ہیں......
جناب یحییٰ بختیار: ......تبلیغ کا جہاد جو ہے......
مرزا ناصر احمد: تبلیغ کا جہاد اور نفس کی اصلاح کا جہاد، جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی

اکرم ﷺ کے اسوۂ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالو اور اس دنیا کے لئے جس میں تم رہتے ہو، اسی طرح نمونہ بنو جس طرح نبی اکرم ﷺ رہتی دنیا تک اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ ﷺ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! تو اس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ''مرزا صاحب کا زمانہ'' اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اسلام ساری دنیا پر حاوی ہوگا، سب مسلمان ہوں گے۔ ''زمانے'' سے مطلب تین سو سال ان کی زندگی کے بعد کے بھی آئیں گے، زندگی سے لے کر یا دعویٰ انہوں نے کیا اس پیریڈ سے لے کر تین سو سال تک کا زمانہ ہے وہ۔ دوسرے ''زمانے'' سے مطلب...... جب جہاد سے تعلق رکھتا ہے...... تو ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک، یہ اس کے ''زمانے'' کا مطلب ہے؟

[1124] مرزا ناصر احمد: ''زمانہ'' جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اس *Sense* (معنی) میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس *Sense* (معنی) میں ''زمانہ'' جو ہے وہ *Confusing* (خلط ملط) ہے۔ *Word* (لفظ)

جناب یحییٰ بختیار: نہ، اس واسطے کہ دونوں *Sense* (معنی) میں آچکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، حدیث کہتی ہے کہ مہدی...... یضع الحرب...... حرب کو، جنگ کو، جہاد صغیر کو، رکھ دے گا۔ ''یضع'' کا بتا رہا ہے کہ پھر اس کا استعمال ممکن ہے، خود یہ عربی کا لفظ جو ہے اور مہدی کی زندگی کے لئے یہ یقینی ہے کہ اس کی زندگی میں شرائط جہاد معدوم ہوں گی لیکن آپ کے مرنے کے بعد، وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط موجود ہوں اور اس کے لئے یہ حکم یہاں آپ کی تحریروں میں ہے کہ اس وقت فرض اور واجب ہے کہ احمدی جہاد میں شامل ہوں۔ یہ ہے جہاد کا...... اس کو ایک اور تصور کے ساتھ ملانے سے *Confusion* (شک وشبہ) پیدا ہوتا ہے۔

(تین یا دو سو سال میں اسلام دنیا پر غالب ہو جائے گا)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں نے......

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ میں...... ہاں، ایک ہے نبی کریم ﷺ اور سلف صالحین کے سیکڑوں حوالے اور قرآن کریم کی آیات سے استدلال اور ''یظهره علی الدین کلّه'' تو یہ قرآن

کریم کی آیت ہے...... پہلے سلف صالحین نے کہا ہے...... کہ مہدی کا زمانہ، مہدی کا زمانہ، نبی اکرم ﷺ کے کئی وہ زمانہ ہے۔ میں نے کل بتایا تھا بڑا کہ ''آنحضرت ﷺ کا زمانہ'' اسے بھی ہم ''حضرت عمرؓ کا زمانہ، حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ'' کہتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ ہی کا زمانہ ہے۔ لیکن اس کا جماعت...... مہدی کی جماعت جو [1125] ہے، وہ تین سو سال کی یا آپ نے ارشاد کیا کہ تمہیں تین سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا...... میرا اندازہ یہ ہے، یہ میرا اپنا ذوق ہے...... کہ دو سو سال کے اندر انشاءاللہ تعالیٰ اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا[1]۔

اور میرا ذوق...... پھر بھی میں اپنے اوپر...... میری یہ ذمہ داری ہے...... یہ کہتا ہے کہ اس کے آثار ہمیں ۱۵، ۱۶ سال کے اندر نظر آنے لگ جائیں گے اور پھر وہ ایک بڑا جہاد ہے اور جو ہمیں کرنا پڑے گا، تمام مسلمانوں کو جو اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں اور اس میں یہ ساری ذمہ داری جو ڈالی گئی ہے وہ مہدی کی جماعت پر ہے اور آپ کی جماعت غلبہ اسلام کی کوششوں کے لئے بنائی گئی ہے اور ان کو کسی اور طرف نگاہ نہیں کرنی چاہئے اور آپ کی جماعت پھر رہے گی جب تک وہ کفار نہیں آ جاتے جن پر قیامت نے آنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہی میں عرض کر رہا تھا کہ یہ **Direction** (ہدایت) جماعت کو ہے اور یہ **Directions** (ہدایات) جو مرزا صاحب کی ہیں کہ: ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جن کا خدا نے مجھے امام پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں ہے اور نہ اس کا انتظار ہے۔'' (حوالہ بالا)

یہ فرقے کے لئے ایک **Direction** (ہدایت) آپ کہتے ہیں کہ **Direction** (ہدایت) جو ہے وہ صرف ۱۹۰۸ء تک کے لئے ہے اور میں کہتا ہوں، مجھے میرا مطلب ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ تو یہ تو ٹھیک ہے، آپ کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، ایک فرق کرنا چاہئے ہمیں۔ یہ کہنا کہ ''آئندہ جہاد کی شرائط کے موجود ہونے کا امکان ہے'' یہ بالکل اور معنی ہے اور یہ کہنا کہ ''تم جہاد کے [1126] لئے تلوار

[1] ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کی وفات ہے۔ ۱۹۷۴ء میں مرزا کو فوت ہوئے سو سال بھی نہیں ہوئے کہ پہلے رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں دنیا بھر کے نمائندگان نے ان کے کفر پر اجماع منعقد کر لیا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی اسمبلی نے ان کو کافر قرار دیا۔ مرزا ناصر کے ذوق کی خوب تسکین ہو رہی ہے اور خوب ترقی ہوئی، اس کو ترقی کہتے ہیں تو تنزلی کیا ہوگی؟

کی جنگ کا انتظار کرو‘ یہ بالکل اور معنی ہے۔ تو انتظار نہیں کرنا ہے لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے۔ انتظار نہیں کرنا، لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے کہ شرائط جہاد ہوں تو جہاد کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جب میرے لئے ایک چیز حرام ہے، ایک چیز میرے لئے حرام ہے، نہ میں ابھی اس کو کھا سکتا ہوں، نہ کر سکتا ہوں اور نہ کل کر سکتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ ’’یہ حرام ہے‘‘ اور ’’اس کا انتظار بھی مت کرو۔‘‘ آپ کہتے ہیں کہ ’’ذہنی طور پر تیار ہو جاؤ۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’انتظار مت کرو‘‘ ہے وہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہاں لفظ کیا ہے...... ’’نہ انتظار ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو نہیں کہا کہ ’’نہ انتظار کرو۔‘‘[1]

جناب یحییٰ بختیار: انتظار تو *Future* (مستقبل) کا ہی ہوتا ہے ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اوہو! *Future* (مستقبل) کا ہوتا ہے، مختلف معانی میں ہوتا ہے۔

(قادیانیوں کے نزدیک تلوار کا جہاد بالکل نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ’’اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کا...... اس کی انتظار ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’نہ اس کا انتظار ہے۔‘‘ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سختیوں کو اپنے لئے پیدا نہ کیا کرو اور وہ امید میں نہ رہا کرو۔ قرآن کریم کا یہ حکم ہے، حدیث کا یہ حکم ہے ’’نہ اس کا انتظار ہے‘‘...... میں تو اپنا مذہب بتا رہا ہوں......

[1127] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں جی، آپ کا اپنا......

مرزا ناصر احمد: ...... جماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ مہدی...... ’’یضع الحرب‘‘...... جنگ کو رکھ دے گا اس کا وجوب ہے مہدی کی حیات تک، یعنی اس زمانہ میں۔ اس صادق بزرگ نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ مہدی کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں موجود ہوں گی......

---

[1] قادیانیو! مرزا ناصر احمد کا یہ فلسفہ ’’نہ انتظار ہے‘‘ ’’نہ انتظار کرو‘‘ لفظوں کے ہیر پھیر سے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والا نظریہ ہے یا نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ نے فرمایا بڑی تفصیل سے......

مرزا ناصر احمد: ......اور اور......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر آپ نے فرمایا کہ مہدی کا زمانہ، میں نے کہا کہ اس کے بعد تو آخری زمانہ ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ''نہیں، تین سو سال تک چلتا ہے۔''

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں جب تک میں نے یہ کہا کہ ''تین سو سال'' نہیں، مجھے تو غیب کا علم نہیں ہے...... جب تک جماعت احمدیہ اس دور میں داخل نہیں ہو جاتی جس کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ دنیا میں کفر بڑا سخت پھیلے گا اور پھر قیامت آجائے گی۔ یہ حدیث کی خبریں ہیں......تو ایک وقت تک پورا جہاد کرنا ہے، جہاد کبیر، دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اور اس کے بعد ایک اور جہاد کبیر ہوتا ہے، جس کا تعلق بڑا ہے جہاد اکبر کے ساتھ، کہ جو مسلمان ہیں ان کی صحیح تربیت کی جائے۔ اب آپ اپنی پچھلی تاریخ کے اوپر دیکھیں......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ تو آپ فرما چکے ہیں، وہ تو آپ نے کہا کہ ہر وقت ان کی شرائط موجود ہیں، جہاد کبیر کی، کل آپ نے فرمایا......

[1128] **مرزا ناصر احمد:** ہاں۔ جب شرائط موجود ہوں گی......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے فرمایا ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کیا چیز؟

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کبیر کی شرائط۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو ہر وقت جہاد کبیر...... جہاد اکبر کی شرائط ہر وقت موجود ہوتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر وقت موجود ہوتی ہیں تو جہاد تو ہر وقت جہاں تک کبیر کا تعلق ہے......موجود ہیں شرائط......

مرزا ناصر احمد: ......جہاد کبیر کی۔

(مہدی کے آنے پر جہاد کبیر کی شرائط ختم ہو جائیں گی؟)

جناب یحییٰ بختیار: مہدی جب آئے گا، یہ جہاد کبیر کی بھی شرائط ختم ہو جائیں گی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ رہیں گی؟

مرزا ناصر احمد: ’’یضع الحرب‘‘ اس جہاد کی بات ہو رہی ہے جس کا حرب کے ساتھ تعلق ہے، یعنی تلوار کے ساتھ لڑائی کے ساتھ، یعنی جہاد صغیر۔ ’’یضع الحرب‘‘ جہاد صغیر۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو میں سمجھ گیا۔ میرا اپنا **Impression** (تأثر) یہ تھا کہ جب مہدی آئے گا۔ اس کے بعد وہ جہاد کی ضروریات کو ختم کر دے گا کیونکہ سب مسلمان ہو جائیں گے تو نہ کبیر کا سوال ہوگا نہ صغیر کا سوال ہوگا یہ **Impression** (تاثر) جو مجھے دیا گیا ہے سوال سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں ہمارا نہیں ہے یہ۔

[1129] **جناب یحییٰ بختیار:** ......آپ کا یہ نہیں ہے۔ آپ کا یہ خیال ہے کہ وہ جو ہے، اسلام کا غلبہ تین سو سال تک[1]......

مرزا ناصر احمد: یعنی دو سو تین سو سال کے اندر ساری دنیا یعنی نوع انسانی اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی زندگی......

مرزا ناصر احمد: ......سے اس کی ابتدا ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس سے لے کر کے دو سو سال تک، تین سو سال تک، ان کا زمانہ ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ غلبہ اسلام کے لئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: غلبۂ اسلام کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا وہ نہیں ہے کہ پھونک سے ساروں کو ختم کر دے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کسی کا بھی نہیں ہے، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: ابھی آپ نے کہا کہ آپ کو کچھ **Impression** (تاثر) دیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا میں نہیں سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کسی کا نہیں۔ میں تو شروع سے کہہ رہا ہوں کہ جہاں تک مذہب میں جبر کا تعلق ہے یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے۔ دین کے معاملے کو ’’اسلام تلوار سے پھیلاؤ‘‘ یہ کسی مسلمان فرقے کا......

---

[1] مہدی کے آنے کے بعد تین سو سال میں غلبۂ اسلام ہوگا۔ کائنات کی کسی صحیح روایت میں اس کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ قادیانیوں سے عاجزانہ استدعا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور مہدی آئے گا اور سارے مسلمان ہو جائیں گے!

[1130] **جناب یحییٰ بختیار:** مرزا صاحب! مہدی آئیں گے اور سارے مسلمان ہوں گے۔ یہی جو عقیدہ ہے، اس کا آپ سمجھتے ہیں کہ ''صلیب کو توڑ دے گا، خنزیر کو قتل کر دے گا'' یہ...... Physically, Metaphorically (جسمانی طور پر، مجازی طور پر) جو بھی اس کا Interpretation (مطلب) ہے، وہ جو بھی ہو سکتا ہے، اس کا اخذ یہ ہو سکتا ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے عرصے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کر کے ختم کر دیں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ زندگی جو ہے، نہیں، وہ تین سو سال تک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرا اپنا ہے۔ میں نہیں جانتا، وہ علماء جانتے ہوں گے کہ کیا پیریڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: بہرحال یہ تو اپنا اپنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ اور مرزا صاحب! ابھی یہ کچھ مرزا صاحب کے شعر ہیں:

''اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال''

تو یہ وہ ۱۷ سال کے پیریڈ کے لئے Apply (لاگو) ہوتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں شعر...... کتنے شعر لکھے ہوئے ہیں آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سب سنائے دیتا ہوں۔ تین چار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، سنا دیں۔

[1131] **جناب یحییٰ بختیار:**

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ ص۲۶، خزائن ج۱۷ ص۷۷، ۷۸)

اب مرزا صاحب! یہ جو ہیں......

مرزاناصراحمد: آگے دوشعر ہیں، وہ نہیں لکھے ہوئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے پاس نہیں ہیں۔

مرزاناصراحمد: اچھامیں پڑھ دیتاہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پڑھ دیں۔

مرزاناصراحمد: اسی کی **Continuation** (تسلسل)میں:

کیوں نہیں بھولتے ہوتو ''یضع الحرب'' کی خبر کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

(ایضاً)

[1132]***Mr. Yahya Bakhtiar:** Exactly this is the point. Mirza Sahib.*

کہ ''وہ جنگوں کوختم کردے گا۔''

مرزاناصراحمد: کہ ''وہ جنگوں کاالتوا کردے گا۔''

(کیاحضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف جنگ کاالتواء کریں گے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ''التوا کردے گا۔''، ''التوا'' جو ہے، یہ ***Permanent*** (مستقل)یا***Temporary***(عارضی)ہے؟

مرزاناصراحمد: ''التوا''تو ***Permanent***(مستقل)ہوتاہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو مطلب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہوگیا پھر؟

مرزاناصراحمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی فیل ہوگیا؟ آگیااور پھروہ بھی یہ کام پورانہیں کرسکا؟

مرزاناصراحمد: کیاکام؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جنگوں کوختم کرنا۔تو وہ بھی نہیں کرسکا۔صرف ملتوی کردیا۔ پھرہمیں ایک اورکاانتظارکرناپڑے گاجوبالکل ختم کرے۔

مرزاناصراحمد: آپ نے اورہم نے، یعنی امت مسلمہ نے خلافت راشدہ میں کسی مہدی کے جھنڈے تلے جنگیں لڑی تھیں کسریٰ اورقیصرکی حکومتوں سے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس ***Concept*** (تصور) سے پوچھ رہاہوں جب عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے، دنیامیں امن ہوگا، جنگیں ختم ہوجائیں گی۔تو

یہ تو پھر کام نہیں ہوا۔ وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے...... *Adjourned*(ملتوی)

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ *Impression* (تأثر) مجھے ملا ہے۔

[1133] مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کہتا ہوں ''یضع الحرب''، یہ تو میرا قول نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ کا قول ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ عیسیٰ مسیح کی جنگوں کا کر دے گا التوا

یہ آپ نے جو کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا، جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائے گا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: *Adjourn* (ملتوی) کرنے کے بعد پھر وہ بالکل *Sine die* (غیر معینہ مدت) ہوگیا، ختم۔

مرزا ناصر احمد: اس زمانے میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یکسر مٹائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اس کی زندگی میں کسی قسم کی کوئی دینی جنگ نہیں ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ میں ذرا جاہل ہوں، آپ *Mind* (برا نہ مانیں) نہ کریں۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ رکھ لیں اور[1]......

جناب یحییٰ بختیار: میں لے لوں گا جی ان کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

[1134] جناب یحییٰ بختیار: یہ میں لے لوں گا جی ان سے۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں جمع کرا دوں؟

---

[1] کس طرح موضوع بدلنے کے لئے بہانے پہ بہانہ بنائے جا رہا ہے۔ ان عیارانہ چالوں کے قادیانی ایکسپرٹ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ عیسیٰ علیہ السلام کا واپس اس دنیا میں آنا، وہ **Concept** (تصور) ہے کہ وہ جسمانی طور پر آتے ہیں یا دوسرے طور پر آتے ہیں وہ اور **Detail** (تفصیل) ہے اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ان کا ایک خاص مقصد ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ ایک خاص اللہ نے ان کے لئے کوئی مشن دیا ہوا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ مشن یہ ہے کہ وہ جب آئیں گے تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا، امن ہو جائے گا، جو بھی **Method** (طریقہ) وہ **Adopt** (اختیار) کریں گے، اس کے بعد جنگ وجدال اور یہ سب چیزیں، جہاد وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی، بالکل ختم کردے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں انہوں نے ۱۸سال کے لئے تو ملتوی کردیا، اس کے بعد پھر شروع ہو جائے گا سلسلہ اور وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہتا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے......

[1135] مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کو بھی سامنے رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ہو بھی سکتی ہے جنگ۔ تو عیسیٰ علیہ السلام جس **Purpose** (مقصد) کے لئے آیا تھا کہ جنگ ہمیشہ کے لئے ختم کردیں، وہ تو حل نہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: عیسیٰ علیہ السلام جس **Purpose** (مقصد) کے لئے آیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ...... تین سو سال انتظار کریں، پھر دیکھیں کہ **Purpose** (مقصد) حل ہوا ہے یا نہیں[1]۔

---

[1] مسیحی کے آنے کے بعد تین سو سال انتظار، تو یہ مسیح کی آمد کی غرض کیا پوری ہوئی؟

جناب یحییٰ بختیار: آنا ہے یا نہیں ہے، وہ میں آپ سے گزارش کررہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ اگر ہم دیکھیں ناں عیسیٰ کا......Purpose (مقصد) اب یہ مقصد آ گیا ناں......تو مقصد کے متعلق سلف صالحین نے کچھ لکھا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ ولو کرہ المشرکون ۔ سورۃ ''صف'' میں ہے۔ اہل سنت والجماعت کے لٹریچر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو تفسیر ابن جریر کے......میں نے مختصراً لیا ہے بالکل سارا......وہ کہتے ہیں:[1136] (عربی)

یہ ابن جریر کا ہے۔[1137] تفسیر حسینی میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! یہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا تو پڑھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: کہ: ''غالب گردانند ایں دین را علی الدین کلہ برھما کیست'' کہ یہ مہدی کے......''بوقت نزول عیسیٰ'' کہ عیسیٰ کے نزول کے وقت آئے گا سارے دینوں پر غلبہ۔ اور تفسیر ''غایت القرآن'' از حضرت علامہ نظام الدین، اس میں یہ ہے کہ:

اور ابوداؤد حدیث کی......ابوداؤد کی حدیث ہے: اور اہل تشیع کا لٹریچر جب ہم دیکھتے ہیں تو مشہور شیعہ کتاب ''بحار الانوار'' میں ہے: کہ یہ آیت جو ہے وہ امام مہدی کے زمانہ کے متعلق ہے اور مشہور شیعہ کتاب ''غایت المقصود'' میں ہے: ''مراد از رسول ﷺ در ایں جا مھدی موعود است''

تو یہاں جو پیش گوئیاں......میں نے استدلال نہیں کیا ابھی......جو پیش گوئیاں......جو یہ قرآن کریم کی آیت ہے، اس سے جو استدلال پیش گوئی کے رنگ میں اہل تشیع نے، اہل سنت والجماعت نے، مختلف فرقوں نے یہ کہا کہ مہدی کے یا مسیح کے زمانے میں اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ پانچ سال میں غالب آجائے گا یا وہ دس سال میں غالب آجائے گا یا وہ بیس سال میں غالب آجائے گا۔ اس کے لئے ہمیں......میرا اس میں صرف پوائنٹ اتنا ہے کہ اتنے حوالوں میں جو میں نے دیئے ہیں، یہ ہے ہی نہیں کہ وہ بیس یا پچیس سال میں غالب آئے گا۔ اس کے لئے ہمیں دوسری روایات، دوسری تفسیرات دیکھنی پڑیں گی، تب ہمارے سامنے یہ آتا ہے۔ تو ایک تو میں اس وقت ایک ایسے استدلالی ایک بات بتا دیتا ہوں۔ وہ کہیں گے تو وہ حوالے بھی میں یہاں جمع کروادوں گا......

[1138] **جناب یحییٰ بختیار:** ضرورت نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان حوالوں میں یہ کہ، یہ حدیثیں جو آپ نے پڑھیں، اس میں کہیں دو تین سو سال کا ذکر میں نے نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے یہی کہا، میں نے خود یہی کہا۔ میں نے کہا یہ جو حوالے میں نے پڑھے ہیں، یہ آیت قرآنی کی یہ صرف تفسیر کرتی ہے کہ مہدی کے زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور نہ یہ کہتی ہے کہ پانچ سال میں غالب آئے گا نہ یہ یہ کہتی ہے کہ سو سال میں غالب آئے گا......

جناب یحییٰ بختیار: سو سال میں......

مرزا ناصر احمد: اس کے لئے ہمیں دوسرے حوالے دیکھنے پڑیں گے۔

(دو سو یا تین سو سال کی کوئی حدیث ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جو آپ نے کل فرمایا کہ ''دو سو یا تین سو سال'' اس کی کوئی حدیث ہے ایسی؟

مرزا ناصر احمد: وہ میں حوالے...... میں نے یہی کہا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر کوئی ''تین سو سال کا زمانہ ہوگا'' تین سو سال، دو سو سال......

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یا سو سال......

مرزا ناصر احمد: دو سو سال کے اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا یا تین سو سال کے اندر آجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں یہی کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اس کے حوالے میں آپ کو دے دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کل وہ بتا دیجئے۔

[1139] **مرزا ناصر احمد:** کل بھی چلیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: آج شام تک میرا مطلب ہے یہ امید تو ہے کہ آج ختم ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بے چارا غالب کہتا تھا کہ: کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک۔ ابھی یہ دوسو سال کا معاملہ جو آجاتا ہے کہ اسلام پھیلے گا، تو بڑا...... اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں ہوگا کہ دیکھے ہوا کہ نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو عقیدے کا معاملہ ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئے تھے، ان کو نظر آیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں جو ہیں وہ تہہ و بالا کر دی جائیں گی؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو عقیدے کا معاملہ ہوا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: علم، غیب پر علم رکھنا بنیادی ہمیں حکم ہے، کہ جو وعدے دیئے گئے ہیں، ان کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ ایک واقعہ ہوگیا۔

(اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے......)

جناب یحییٰ بختیار: اب جی دوسرا شعر اس میں ہے کہ:

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(تحفۂ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۷۷)

[1140] تو یہ تو امام صرف اٹھارہ سال کے لئے نہیں تھے، یہ تو سب آپ کے دین کے لئے امام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: امام ہے اور اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی......

مرزا ناصر احمد: امام ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا کہنا ہے کہ: ''دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے''

مرزا ناصر احمد: ان کا کہنا یہ ہے کہ جب جنگیں...... شرائط جہاد موجود ہوں تو احمدی جنگ کریں۔ ابھی میں نے پڑھ کے سنایا۔ وہ دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ شرائط تو ہر حالت میں مسلمانوں کے لئے رول ہے، شرائط ہوں گی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ان کی موجودگی کی وجہ سے اختتام ہے۔ یہ **Explain** (واضح) کردیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر یہ معنی ہوتے تو وہ اقتباس نہ ہوتا جو ابھی میں نے داخل کرایا ہے۔ بہر حال میں نے اپنا عقیدہ بتادیا۔

(اب جہاد کا فتویٰ فضول ہے......)

جناب یحییٰ بختیار:

''اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے''

(ایضاً)

[1141]یعنی فتویٰ نہیں ہوگا اس پیریڈ میں جب وہ ہیں یا **Future** (مستقبل) کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: پہلا مصرعہ واضح کر رہا ہے: ''اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے''

جناب یحییٰ بختیار: نور خدا تو آ گیا ناجی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں نور خدا کا نزول جو ہے وہ مہدی کی زندگی تک ہے، اس رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر میں احمدی ہوں تو میں تو اس کو ایسے سمجھوں کہ جب وہ نزول ہو گیا تو وہ پھر ہے، اب رہے گا یہ نہیں کہ اٹھارہ سال تک نزول تھا اور اس کے بعد وہ نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دوں؟ آپ فرماتے ہیں کہ اگر آپ احمدی ہوں۔ میں کہتا ہوں میں احمدی ہوں اور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری جو عبارتیں ہیں اس سلسلے میں، ان کو سامنے رکھ کر اسی نتیجے پر، میں، احمدی اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ زمانہ امن کا زمانہ ہے، لیکن اگر اس امن کے زمانے میں کسی وقت یا دنیا کے کسی حصے میں شرائط جہاد پوری ہوں تو جن پر امت مسلمہ کے عقائد کی رو سے جہاد فرض ہوتا ہے احمدیوں کو جہاد کرنا پڑے گا۔

(مرزا قادیانی کے ارشادات، انگریز کی اطاعت فرض اور جہاد حرام)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی یہ شعر میں چھوڑ دیتا ہوں، آپ نے *Explain* (واضح) کر دیا اس پر۔ آگے چلتا ہوں میں۔ یہ ۲۱؍فروری ۱۸۸۹ء کا ایک اشتہار ہے جو ''تبلیغ رسالت'' جلد ہشتم، ص۴۲ پر ہے، اسے میں پڑھتا ہوں:[1142] ''چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنائے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج۸ ص۴۲، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۳۱،۱۳۲)

یہ وہی جہاد کے سلسلے میں۔ مگر یہ *Clear* (واضح) نہیں ہے۔ میں اسی کی طرف...... آپ سے *Request* (گزارش) کی تھی کہ میرے خیال میں ...... یہ آج کسی کتاب میں ...... (لائبریرین سے) نہیں آ چکی؟ جلد ہشتم آ چکی ہے؟ (مرزا ناصر احمد سے) پھر وہ فرماتے ہیں جی کہ: ''میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہاد حرام۔'' یہ ''اشتہار'' مورخہ ۱۰؍دسمبر ۱۸۹۴ء ''تبلیغ رسالت'' جلد سوم، ص۱۹۷، مجموعہ اشتہارات، ج۲، ص۱۲۸۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ نہیں، اس کے اوپر سوال کیا ہے پھر؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب یہ اتنا *Clear* (واضح) مجھے معلوم ہو رہا ہے۔ کیونکہ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہوگئی تو ان کے خلاف تو کوئی جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جب ......''حرام'' کا مطلب یہاں محدود ہے *In its contexts* (سیاق وسباق)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اور جو...... جہاں تک حکومت انگلشیہ کی اطاعت کا سوال ہے، وہ میں نے بہت سارے حوالے پڑھ دیئے تھے کہ اس زمانے کے تمام بڑے بڑے علماء کا یہی فتویٰ تھا اور یہ ہمارے ''محضر نامہ'' میں بھی ہے اور چوتھی شرط جو ہے......شاہ عبدالعزیز کے بھی...... کل آپ نے پوچھا تھا، وہ ہم نے نکال لیا حوالہ......

[1143] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں وہ نہیں، وہ تو یہاں یہی مطلب ہے ناں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اطاعت جو ہے برطانیہ کا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ''فتویٰ نظیریہ''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مرزا صاحب! میں یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا ایک فقرہ، صرف ایک فقرہ ''فتاویٰ نظیریہ'' میں ہے: ''اس زمانے میں ان چار شرطوں میں سے کوئی شرط بھی موجود نہیں ہے تو کیونکر جہاد ہوگا۔ ہرگز نہیں ہوگا۔ علاوہ بریں ہم لوگ معاہد ہیں، سرکار سے عہد کیا ہے، پھر کیونکر عہد کے خلاف کر سکتے ہیں۔ (یعنی برٹش گورنمنٹ سے) عہد شکنی کی بہت مذمت حدیث میں آئی ہے۔'' میں نے پہلے بھی حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے حوالے دیئے ایک چیز ہے کہ میں *Agreement* (معاہدہ) کرتا ہوں آپ سے، *Treaty* (معاہدہ) کرتے ہیں، مسلمانوں نے کفار سے *Treaty* (معاہدہ) کی ہے، باقیوں سے *Treaty* (معاہدہ) کرتے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ *We must abide by them.* (ہم اس پر عمل کریں) یہ جو *Agreement* (معاہدہ) ہوگا، وہ تو کہتے ہیں۔ ''ٹھیک ہے، ہم نے ان سے *Agreement* (معاہدہ) کیا ہے، عہد کیا ہے۔'' مگر یہ کہنا جی، ''اطاعت کرنا......''

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ دوسری نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں نے کل بہت سارے حوالے پڑھے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کا نہیں، ان سے مطلب یہ ہے کہ یہ اسلام کا حصہ ہو گیا...... برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا...... آپ کے نزدیک؟

[1144] مرزا ناصر احمد: سب کے نزدیک۔ کل میں نے اتنے حوالے پڑھے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے ''محضر نامہ''؟

جناب یحییٰ بختیار: بس پھر ٹھیک ہے جی، اگر آپ یہی......

مرزا ناصر احمد: کل میں نے حوالے آپ کو دوسرے اپنے بھائی فرقوں کے حوالے پڑھ کر بتائے تھے۔

(انگریز کی اطاعت کرنا قادیانیوں کے نزدیک اسلام کا حصہ ہے)

جناب یحییٰ بختیار: مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اسلام کا یہ بھی حصہ ہے کہ ''انگریز کی اطاعت کرنا۔''

مرزا ناصر احمد: اسلام کا یہ حصہ ہے کہ عادل حاکم کی، خواہ وہ غیر مسلم ہو، اور مذہب میں دخل نہ دے، اطاعت کی جائے۔ یہ تو ایک Accident (حسن اتفاق) ہے کہ اس زمانے میں انگریز حاکم تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تو وہ جانتا تھا کہ بھئی، تم میں سے جو ہو......

***Mirza Nasir Ahmad:* .... This is just a historical accident.** (مرزا ناصر احمد: یہ تو محض ایک تاریخی اتفاق ہے)

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں جی کہ: ''میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۱۸۰ حاشیہ)

یہاں میں اس واسطے سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب! یہ ہے ''اشتہار'' ۲۱/اکتوبر ۱۸۹۵ء۔

مرزا ناصر احمد: ایک تو...... جواب میں دوں؟ ایک تو یہاں ''صدہا'' سے ''صدہا Volumes (جلدیں)'' میں، Not "Books" (نہ کہ کتب) یعنی وہ ہم کہتے ہیں کہ ''یہ سو کتابیں لے جاؤ۔''

[1145] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، اس واسطے وہ چھوٹے بھی ہو جاتے ہیں وہ تو میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ ''سو کتابیں لے جاؤ۔'' اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سو مختلف Authors (مصنفین) کی یا ایک ہی Author (مصنف) کی سو کتابیں ہیں۔ بلکہ سو اس کے جو نسخے ہیں ان کو ہم کہتے ہیں۔ روز مرہ کے محاورے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں Copies (نقول) ہو سکتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں Copies (نقول)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر نہیں آ رہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک یہ...... دوسرے یہ کہ اس میں آپ نے یہ فرمایا کہ ''میں نے عرب ممالک میں بھیجے۔'' اور سارے عرب ممالک جو تھے، جن میں وہاں بھیجے انہوں نے ان کا جو ردعمل ہے، وہ وہ نہیں جو قابل اعتراض بنا دیتا ہو اس کو۔ نمبر دو، نمبر تین...... تیسرا بھی ایک پہلو ہے...... اور ''جہاد کے خلاف'' واضح ہے کہ جس شخص نے اتنی وضاحت سے دوسری جگہ لکھا، دوسرے کوئی معنی لئے نہیں جا سکتے۔ ''جہاد کے خلاف'' کہ اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے کہ ''میں نے یہ لکھا کہ جہاں تک انگریزی حکومت کا سوال ہے، عدل کرتی ہے، مذہب میں

دخل نہیں دیتی، اس لئے جہاد کی شرائط پوری نہیں ہو رہی ہیں اور ان کے ساتھ نہیں لڑنا چاہئے۔''

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے درست فرمایا......

مرزا ناصر احمد: شرائط جہاد کا یہ مطلب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں سمجھ گیا۔ یہاں جو مجھے بات سمجھ نہیں آ رہی تھی...... ''انگریز کی اطاعت''......آپ نے کہا ''ٹھیک ہے، کیونکہ ہمارے مذہب کے معاملے میں دخل نہیں دیتا۔'' مگر یہ انگریز کا پروپیگنڈہ افغانستان میں کس وجہ سے ہو رہا تھا[1146] کہ اس کی اطاعت کرو، وہاں بھی؟ جب یہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے عرب ممالک میں، مصر میں، بلاد میں، شام میں، افغانستان......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ......

(انگریز گورنمنٹ کی تائید میں کتابیں شائع کرنے کا کیا جواز؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......''گورنمنٹ کی تائید میں شائع کیں۔'' یہ اس کا میں کہتا ہوں کہ اس کا کیا جواز تھا۔

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ الزام لگایا جاتا تھا جماعت احمدیہ پر کہ باوجود اس کے کہ انگریز کے حلقہ حکومت میں جہاد کی شرائط پوری پوری ہیں، پھر بھی جماعت احمدیہ جہاد نہیں کر رہی۔ تو یہ *Double edged Sword* (دودھاری تلوار) تھی۔ ایک طرف ہم پر الزام لگایا جاتا تھا، ایک طرف حکومت پر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ اسلام کے معاملے میں دخل دیتی ہے اور جبر کرتی ہے۔ حالانکہ تمام بزرگوں نے اعلان کیا ہوا تھا۔ تو جو جواب اپنا دیا، اس سے انگریز کو بھی فائدہ پہنچا۔

(کیا انگریز گورنمنٹ نے کہا کہ میرے لئے پروپیگنڈہ کریں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! کہ یہ انگریز گورنمنٹ نے ان کو کہا تھا کہ ''میرے لئے پروپیگنڈہ کریں۔'' یا انہوں نے اپنی طرف سے مناسب سمجھا کہ انگریز گورنمنٹ کو *Defend* (دفاع) کریں وہاں؟

مرزا ناصر احمد: ایک......اچھا! یہ وجہ اس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں......

مرزا ناصر احمد: وجہ یہ تھی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور بعض دوسرے لوگ

اور کرم دین بھیں، انہوں نے اندر ہی اندر یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا[1147] ہے شخص، اور ہماری روایات میں مہدی خونی ہوگا اور یہ تمہارے خلاف بغاوت کا سامان اکٹھا کر رہا ہے، اور برٹش حکومت کے خلاف یہ باغی بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرے گا اور اس کے جواب میں آپ نے یہ گورنمنٹ کو یہ بتانے کے لئے...... ویسے تو اگر یہ ہوتا خدا کا حکم، تو گورنمنٹ کو...... جہاد کی شرائط پوری ہوتیں تو کہہ دیتے کہ پوری ہیں، کریں گے تمہارے خلاف جہاد...... گورنمنٹ کو یہ بتایا کہ تمہارے پاس آ کے کہتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی محمد حسین بٹالوی اور یہ کرم دین بھیں بھی اور دوسرے علماء جو ہیں، یہ تو آپ کے فرمان بردار، متبع، اطاعت گزار...... اور ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ آپ کے زیر سایہ امن ہے، مذہب میں دخل نہیں، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ شخص ظاہر میں یہ کہتا ہے کہ میں *Law- Abiding* ہوں۔ لیکن اندر سے یہ آپ کے خلاف تیاریاں کر رہا ہے۔ بغاوت کی، کیونکہ مہدی...... ان کے دماغ میں سوڈانی مہدی تازہ تازہ تھا نا...... تو یہ ہے چنانچہ کرم دین...... ایک مولوی صاحب ہیں...... انہوں نے اپنی کتاب ''تازیانہ عبرت'' میں لکھا:

''گورنمنٹ کو اپنی وفادار مسلمان رعایا پر اطمینان ہے اور گورنمنٹ کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی، مسیح بننے والے ہی کوئی نہ کوئی آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں۔ مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے۔ (ذرا غور سے سننے والا ہے) مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی و مسیح کا یہی زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی و مسیح بیٹھا ہوا ہے جو کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا ہے تاکہ عیسائیت کو محو کر کے اسلام کو روشن کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا جی نے مسلمانوں کو نصاریٰ سے سخت بدظن اور مشتعل کر رکھا ہے،[1148] وہ دجال سمجھتے ہیں تو نصاریٰ کو، خر دجال کہتے ہیں تو ریلوے کو۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے کس نے جاری کر رکھی ہے۔ جب یہ خر دجال ہے تو اس کے چلانے والے بادشاہ وقت کو ہی یہ دجال کہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے خلاف سخت مشتعل کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئے۔''

یہ (''تازیانہ عبرت'' طبع دوم، ص۹۳، ۹۴ از شیر اسلام مولوی کرم دین صاحب، دبیر مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور) یہ ان کا حوالہ ہے۔ اس قسم کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ان کے خلاف ایسی *Complaint* (شکایت) تھی جس پر......

مرزا ناصر احمد: *Complaint* (شکایت) تھی تو ان کو صرف یہ بتایا ہے کہ: ''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد جو ہے، شرائط پوری ہو تو ہونا چاہئے۔ آپ کی حکومت جو ہے، مذہب میں دخل

نہیں دے رہی......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، وہ میں سمجھ گیا کہ انہوں نے ان کے خلاف شکایت کی۔ ’’دراصل اندر میں یہ آپ کی حکومت کے خلاف کام کر رہا ہے اور اوپر سے آپ کی تائید کر رہا ہے۔‘‘ تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ مگر یہ کتابیں تو پہلے ہی بھیج چکے تھے۔ **Complaint** (شکایت) ہے۔ سوال یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کتابیں، یہ **Complaint** (شکایت) جو انہوں نے کی، اس کے بعد انہوں نے لکھ کے بھیجیں وہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ پہلے بھیج چکے تھے۔

[1149] مرزا ناصر احمد: یہ تو...... **Complaint** (شکایت) تو...... بڑا لمبا...... شروع، دعوے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ انہوں نے جو کتابیں بھیجیں، یہ تو انگریز کو خوش کرنے کے لئے نہیں بھیجیں انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا پروپیگنڈا اپنی طرف سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: فی سبیل اللہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ میں نے پہلے بتایا اس کا اثر ان کے اوپر بھی پڑا۔ لیکن یہ تھا اپنے لئے اور......

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Mr. Chairman, Sir, shall be have the break for fifteen minutes? The room is very hot. We have no....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین! جناب والا! کمرے میں بہت گرمی ہے، پندرہ منٹ کے لئے التوا کر دیا جائے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، **Very Hot** (بہت گرم)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It is very hot.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ کمرہ بہت گرم ہے)

Mirza Nasir Ahmad: *Depressing.*

(مرزا ناصر احمد: پریشان کن ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *.... Because the airconditioner is not working today.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آج اے.سی کام نہیں کررہا)

Mirza Nasir Ahmad: *Hot and depressing.*

(مرزا ناصر احمد: گرمی بہت پریشان کررہی ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Because the air-conditioner is not working. For 15,20 minutes.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اے.سی پندرہ بیس منٹ سے کام نہیں کررہا)

Madam Chairman: *Till 12:30?*

(محترمہ چیئرمین: ساڑھے بارہ تک اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے بارہ ٹھیک ہے.جی۔سوا بارہ کردیجئے،تب بھی ہوجائے گا۔

[1150]***Madam Chairman:*** *As you like.*

(محترمہ چیئرمین: جیسے آپ پسند کریں)

جناب یحییٰ بختیار: بھئی!میں تو آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔آپ کا کورم نہیں پورا ہوتا تو میں کیا کروں؟

ایک آواز: گرمی بہت ہے۔

مرزا ناصر احمد: بے حد گرمی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک،دو Fan (پنکھے) اور بھی کریں۔ایک فین یہاں Arrange (مہیا) کردیں۔ایک فین اسلم صاحب (سیکرٹری) یہاں Arrange (مہیا) کردیں۔ایسے مجھے اور مرزا صاحب،دونوں طرف۔

ایک آواز: نہیں جی ائرکنڈیشنر کام نہیں کررہا۔

محترمہ چیئرمین: اگر ایک پنکھا......

جناب یحییٰ بختیار: ایک ان کی طرف، ایک یہاں۔

محترمہ چیئرمین: ہاں، دو پنکھے لگوائیں، دو پنکھے منگوائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ صرف اپوزیشن کو ٹھنڈا رکھ رہے ہیں۔

Madam Chairman: *The Delegation is permitted to leave.*

(محترمہ چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے)

مرزا ناصر احمد: تو اب کب؟

When do we re-assemble at 12:15.

Mr. Yahya Bakhtiar: *12:15 half hour.* جی۔

[The Special Committee adjournded to reassemble at 12:15 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس سوا بارہ بجے تک ملتوی کیا گیا)

[The Special Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

[1151]*REVIEW OF PROGRESS OF THE CROSS-EXAMINATION*

(جرح کی پیشرفت کا جائزہ)

ایک رکن: عالی جناب چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ! ہاں، ایک سیکنڈ! چوہدری صاحب! شاہ صاحب! آج کی، آج کی Proceeding (کارروائی) ہو لینے دیں۔ جب رات کو نو، ساڑھے نو، دس بجے ختم کریں گے۔ پھر ریویو کر لیں گے۔ پھر ریویو کر لیں گے کہ کتنا اور رہتا ہے۔

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *My submission is, Sir the question is put, They are finished or scrutinized the question, or reduce the number, that I can see. But the*

question is still pending and this is wound up today?

(سردار مولا بخش سومرو: جناب والا! میری گزارش ہے سوالات ابھی باقی ہیں اور ختم نہیں ہوئے یا سوالوں کو مختصر کیا جائے۔ یا ان کی تعداد میں کمی کی جائے مجھے تو یہی نظر آرہا ہے۔ کیونکہ سوالات ابھی پوچھے جارہے ہیں)

Mr. Chairman: *No, no, I assure you, Sir, that is....*

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *I am that one who strongly opposed it.*

(سردار مولا بخش سومرو: میں ان میں سے ایک ہوں جو اس کے سخت مخالف ہیں)

جناب چیئرمین: میری بات سنیں۔

I am not going to cut it short, we are not going to leave it in the middle, we are not going to just stop it.

(ہم اس کو مختصر نہیں کریں گے۔ ہم انہیں درمیان میں نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی بیان روک سکتے ہیں)

ہم صرف یہ کریں گے کہ آج شام کو، آج رات کو جب اسمبلی ایڈجرن کریں گے، اس سے پہلے پانچ منٹ، دس منٹ، پندرہ منٹ آدھا گھنٹہ ڈسکس کرلیں گے کہ کون کون سے *Topics* (موضوع) باقی رہتے ہیں اور کتنا وقت چاہئے۔

مولانا عبدالحق: جناب جی۔

جناب چیئرمین: مولانا عبدالحق!

READING OF AYAT OR AHADITH IN THE CROSS- EXAMINATION

(جرح کے دوران آیت یا حدیث کا پڑھنا)

(حضرت مولانا عبدالحق کی توجہ طلب باتیں)

مولانا عبدالحق: گزارش یہ ہے کہ ہمارے اٹارنی جنرل صاحب بہت اچھے طریقے سے چل رہے ہیں۔ مگر اتنی بات ہے کہ اب جو مسئلہ اس وقت پیش ہوا......یقع [1152] الحرب......تو

اس میں یہ اس کے ساتھ ایک لفظ کہہ دیا اور کچھ نہیں اور انہوں نے یہ کہا کہ اسلام میں جہاد مطلق جائز نہیں ہے۔ اب اس کے لئے آیتیں موجود ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ عربی عبارت اور ان آیات اور احادیث کو وہ اٹارنی جنرل صاحب اگر اجازت دیں تو ہمارے حضرت مفتی صاحب یا میں عرض کروں گا۔ اب انہوں نے جو عبارت اس وقت پیش کی، اس میں عربی میں یہ کہہ دیا کہ ''امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام یا مسیح موعود جب آئیں گے تو دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، کوئی فرقہ نہیں رہے گا۔ اسی عبارت کو اس نے پیش کیا اور پھر اس نے کہا کہ شرائط نہیں ہوں گی۔'' نہیں اس وقت مسیح موعود وہ تو حاکم ہو کر آئیں گے، تمام دنیا پر تسلط ہوگا، اور کل دنیا:

پھر یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ صرف یضع الحرب، ہے یا یہ وہ مسیح موعود صلیب کو ختم کرے گا، خنزیر کو قتل کرے گا۔ تو کیا مرزا کے زمانے میں صلیب ختم ہوگئی یا عیسائیت پھیلی؟ میری عرض اتنی ہے کہ اگر کسی وقت آیت یا حدیث کی ضرورت ہو تو مفتی صاحب کو......

جناب چیئرمین: وہ آگے بھی، مولانا! وہ آگے بھی مفتی صاحب نے آیتیں پڑھی تھیں۔ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب پڑھ رہے ہیں۔ وہ ان کو آپ بتا دیں۔ یہ پوچھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں نے یہ ان سے پوچھا کہ ان کے زمانے میں یہ ہوگا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ زمانہ دو تین سو سال کا ہے، وہ اس کے لئے حوالے پیش کریں گے، حدیثیں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، نہیں وہ آپ بےفکر رہیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری!

جناب یحییٰ بختیار: (مولانا عبدالحق سے) وہ آپ کہہ دیں تو میں ان کو کہہ دوں کہ وہ آپ کو سنا دیں۔

[1153] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** اب آپ نے یہ فرما دیا ہے کہ شام کو ہم جائزہ لیں گے کہ کیا کام رہ گیا کیا نہیں۔ لیکن بیچ بیچ میں اگر اس طرح کی باتیں ہوں کہ جلدی ختم کرو، جلدی ختم کرو......

جناب چیئرمین: نہیں، یہ نہیں۔ ابھی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کر دوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سوال پوچھ رہے ہیں، ان کا ذہن پھر بہت پراگندہ ہو جاتا ہے۔ وہ ***Confuse*** (خلط ملط) ہو جاتے ہیں کہ کیا پوچھیں، کیا نہ پوچھیں۔ لہٰذا...... اور یہ ریکارڈ ایسا نہیں ہے کہ آج صرف ہمارے

ہاں کام آئے گا۔ بلکہ سارے عالم اسلام میں کام آئے گا۔اس میں چار روز، پانچ روز، چھ روز، دس روز کی تاخیر جو ہے، وہ کوئی معنی نہیں رکھتی تو اس لئے یا تو ہاؤس میں یہ بات ڈسکس ہو کر کے طے ہا جائے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ ختم کرنا ہے، تو پھر خواہ مخواہ دردسری کیوں لی جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم کسی طریقے سے بات کریں گے۔ یہ نہیں کہ کسی وقت کہا ''ختم ہوگا'' کسی وقت ''نہیں، جاری رہے گا۔'' ہم ریویو کریں گے۔ با قاعدہ، سائنٹفک طریقے سے، رات کے سیشن کے بعد۔ ابھی ایک **Sitting** (نشست) اب ہے، ڈیڑھ بجے تک یا پونے دو تک، اور دو رات کو ہوں گی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

PROCEGURE OF THE CROSS- EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز اور عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر اٹارنی جنرل صاحب اس سے متفق ہوں، کہ اب بہر حال لوگوں کو جلدی ہے، کم سے کم وقت میں کام کریں۔ اگر یہ صورت ہو کہ کسی موضوع پر ان کی تحریروں کے متعلق وہ پڑھ کر کے ہم یہ کہیں کہ وہ اس کو [1154] اپنی تحریر **Accept** (قبول) کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ ریکارڈ پر آ جائے اس کے بعد پھر یہ کہ وہ اس کی وضاحت کریں گے، نہیں کریں گے، لیکن وہ یہ تسلیم کریں کہ یہ مرزا صاحب نے لکھا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو تسلیم کر رہے ہیں، وہ تو کر رہے ہیں۔ ہم تو کوئی ایسے سوال نہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، وہ ہم ان سے تسلیم کراتے ہیں، اس لئے کہ بہت سی چیزیں باقی رہ گئیں اور وہ بڑی اہم ہیں۔ تو کم سے کم وہ ریکارڈ پر آ جائیں کہ ہم نے ان کی یہ تحریر پیش کی۔ انہوں نے یا تو انکار کیا یا اس کو **Accept** (قبول) کیا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ملک کرم بخش اعوان!

(مرزا ناصر احمد کی تاویلیں، وقت کا ضیاع)

جناب کرم بخش اعوان: میں تو یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب وہ کسی کتاب کا حوالہ پڑھتے ہیں، کوئی صفحہ بتاتے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں کہ ٹھیک ہے یا غلط ہے اور اس کے بعد وہ تاویلیں بہت زیادہ لمبی کرتے ہیں، وقت اس میں ضائع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کتابوں کے علاوہ ممبروں کا بھی خیال رکھیں ناں جی کہ چالیس تو پورے کردیا کریں۔

ایک آواز: ہیں جی؟

جناب چیئرمین: چالیس ممبر تو پورے کر دیا کریں ناں جی، اس کا بھی تو خیال رکھیں۔ ساری چیزیں اکٹھی سوچا کریں۔ یعنی ہمارے کم سے کم دو دو گھنٹے ضائع جو ہوتے ہیں کورم پورا کرنے کے لئے......

جناب کرم بخش اعوان: یہ تو چاہئے جی، ہر ممبر کو چاہئے کہ وقت پر آئے۔

سید عباس حسین گردیزی: ......ضرورت نہیں، کیونکہ وہ تو ایسی باتیں کرتا ہے جو ہمارے عقیدے میں بھی ہیں ان کو سننے کی کیا ہمیں ضرورت ہے؟ یا کسی ایسے مولوی کا[1155] ذکر کر دیا کہ فلاں مولوی نے یہ کہا تھا۔ وہ نہ ہمارا مولوی، نہ کچھ، نہ کہا اور یہ بالکل یعنی وقت ہمارا ضائع ہو رہا ہے......

Mr. Chairman: *Yes, they may be called.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں، انہیں بلا لیں)

سید عباس حسین گردیزی: ......اسی لئے ہم نے اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ سوال سارے آجانے چاہئیں۔

Mr. Chairman: *They may be called.*

(جناب چیئرمین: انہیں بلا لیں)

(Interruption) (مداخلت)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *Sir, may I know, Sir, the order or decision? will it be over this evening or will it continue till the questions are finished?*

(سردار مولا بخش سومرو: کیا میں فیصلہ جان سکتا ہوں؟ کیا یہ آج شام ختم ہو جائے گا یا یہ سوالات ختم ہونے تک جاری رہے گا)

Mr. Chairman: *I have announced my decision, I have already announced my decision.*

(جناب چیئرمین: میں فیصلہ سنا چکا ہوں۔ میں نے پہلے ہی فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: ***Sir, you say that we will have two sessions tonight.***

(سردار مولابخش سومرو: جناب والا! آپ کہتے ہیں آج رات میں دو اجلاس ہوں گے؟)

جناب چیئرمین: آپ باتوں میں مصروف رہتے ہیں، میں نے یہ کہا ہے کہ آج رات سیشن کے بعد ریویو کریں گے۔ Entire (پورا) ہاؤس میں، کہ کیا پوزیشن ہے، کہاں تک چلنا ہے، کس حد تک۔

(The Delegation entered the chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: ***Yes, Mr. Attorney- General.***

(جناب چیئرمین: جی، اٹارنی جنرل صاحب)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, the fan is too close to me now.***

(پنکھا) مرزا صاحب کی طرف بہت دور ہے، میری طرف بہت نزدیک ہے۔ وہ دوسرا نزدیک رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو ادھر کریں۔

[1156] **جناب یحییٰ بختیار:** تھوڑا سا موڑ دیں، تھوڑا سا موڑ دو۔

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

(بائیس برس سے یہ فرض کر رکھا ہے کہ جہاد کی مخالفت میں کتابیں لکھوں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ اسی سلسلے میں جو میں حوالے پڑھ رہا تھا، پہلا حوالہ میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنایا ہے کہ انہوں نے صدہا کتاب میں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ایک اور حوالہ ہے مرزا صاحب کا: ''میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور

مصر وغیرہ میں بھیج دوں۔ کیونکہ اس کتاب کے ص۱۵۲ پر جہاد کے مخالف میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھجوایا کروں۔ اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھیجی بھی، بہت شہرت پا گئی ہیں۔''

مرزا صاحب! یہ ہے (اشتہار تبلیغ رسالت ج۱۰ ص۲۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۴۳) پر۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ چونکہ ایک مولوی صاحب نے ان کے خلاف *Complaints* (شکایت) کی تھی انگریز کو، اس وجہ سے انہوں نے یہ کہا۔ یہاں تو کہتے ہیں ''بائیس سال سے میں نے یہ ڈیوٹی اپنے سر رکھی ہوئی ہے......''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کہ عرب ممالک میں، مسلمانوں کے ملکوں میں، میں یہ تبلیغ کروں۔''

[1157] **مرزا ناصر احمد:** ''اور یہ مسلم ممالک بہت خوش ہیں۔'' یہ بھی لکھا ہے۔ ساری عبارت مانتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''سبھوں کی شہرت ہوئی ہے وہاں۔'' یہ لکھا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! اور یہ وہ زمانہ ہے......اصل میں آج کے زمانے میں جب تک وہ پس منظر ہمارے سامنے ہو، ہم حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس پس منظر کو سمجھنے کے لئے یہ سنئے ذرا۔ یہ بڑے مشہور ہیں علامہ علی الحائری! ۲۸ر جنوری ۱۹۲۳ء کو......اسی پس منظر کے متعلق یہ بڑا اہم حوالہ ہے: ''اب استجابت دعا کا وقت ہے بعد از دعائے خاتمہ بالخیر آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام ودوام کے لئے صدق دل سے آمین کہیں۔ کیونکہ فی الحقیقت آپ بہت ہی ناشکر گزار ہوں گے کہ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقعہ بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل وانصاف کی شکر گزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام ﷺ کی تعسّی مسلمانوں کو (یعنی اسوۂ حسنہ کی پیروی) لازم ہے کہ آپ ﷺ نے بھی (نبی اکرم ﷺ نے بھی) نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اس لئے

ضروری ہے کہ حضور کی تعسی میں مسلمان اس مبارک، مہربان، منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعا گوئی اور ثناء جوئی کریں اور اس کے احسانوں کے شکرگزار رہیں۔ اس کے علاوہ......''

[1158] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایسی خوشامد لوگ کرتے رہیں، میں اس کی بات نہیں کر رہا، میرا سوال ہی اور تھا......

مرزا ناصر احمد: ایسی خوشامد جو کرتے رہیں، نہیں جی، حضرات بڑے پائے کے علماء اور اس وقت کے مذہبی لیڈروں کی بات ہو رہی ہے۔ ایسے ویسے کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو جانتا نہیں، واقف نہیں، مجھے تو کوئی ایسے خوشامدی معلوم ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ان کے بڑے، شیعہ حضرات کے بہت بزرگ مجتہد......

جناب یحییٰ بختیار: پانچ نے اور کہا ہوگا، دس نے اور کہا ہوگا۔ میں تو ایک اور سوال آپ سے پوچھ رہا تھا جو کہ......

مرزا ناصر احمد: میں اسی کا پس منظر آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......مہدی سے جو تعلق رکھتا ہے۔ بے شک پڑھ دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی! ہمارے اس وقت کے بڑے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب! بٹالوی نے رسالہ (اشاعت السنہ ج۶ نمبر۶ حاشیہ، ص۱۴۸، بابت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء) لکھتے ہیں...... یہ اب میں دوسری دلیل دے رہا ہوں...... میں نے پہلے کہا تھا ناں کہ شکایتیں کرتے رہتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جب مرزا صاحب کا اثر تھا، اس زمانے کی بات ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۳ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ چکے تھے مرزا صاحب کو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔ کیونکہ ان کے اثر میں کافی عرصہ......

[1159] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے: ''اس کے (مرزا صاحب) دھوکے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی (جو غیر مذہب کی گورنمنٹ ہے) کے جان و مال لینے اور اس کا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو

اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پرحذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میرا سوال جو تھا وہ جہاں تک برطانیہ حکومت کا تعلق ہے، آپ نے کہا کہ دین کے معاملے میں دخل نہیں دے رہی اور ایسی حدیث ہے کہ ان کے لئے اطاعت کریں تو میں نے اس موقع پر یہ سوال پوچھا تھا کہ: ''میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔'' وہاں تو ان پر کوئی اطاعت برٹش گورنمنٹ کی نہیں تھی جو ان ملکوں میں یہ کتابیں بھیجی گئیں؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے بھی وہ اطاعت کا ذکر نہیں کیا، تائید میں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''تائید'' مطلب......

مرزا ناصر احمد: یعنی ان ممالک میں جو یہ تاثر......

جناب یحییٰ بختیار: برٹش گورنمنٹ کی تائید میں، اطاعت نہ سہی، تائید سہی۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا مطلب بیان کرتا ہوں۔ کہا یہ ہے کہ جو ایک حصہ دنیا کا ان ممالک میں یہ تاثر پیدا کر رہا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ دین کے معاملہ میں دخل دیتی اور آزادی نہیں دے رہی اور مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف جہاد ہونا چاہئے تو یہ تاثر جو دنیا دے رہی ہے......

[1160] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مرزا صاحب! میرا سوال اب بالکل ***Simple*** ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......برطانیہ کا بادشاہ، ***Defender of Faith*** (ایمان کا محافظ) کہلاتا ہے، وہ صلیب کا محافظ ہے۔ اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے، یہ آپ کو اچھی طرح علم ہے......

مرزا ناصر احمد: بہت خوب! ابھی میں بتاؤں گا۔

(مرزا قادیانی کس قسم کا مہدی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ ہے، مسیح موعود صاحب، مرزا غلام احمد صاحب، جس کو مسیح وہ کہتے ہیں، اس نے آ کے صلیب کو توڑنا تھا، یہ ایران، افغانستان اور مصر تک اس کو پھیلا

رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ ’’یہ اچھی گورنمنٹ ہے۔‘‘ اس کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں کہتے ہیں۔ ’’اس کی اطاعت کروں۔‘‘ یہ مہدی کیسی قسم کا ہے! یہ ہمیں اس قدر بتائیے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی! آپ کا سوال یہ ہے کہ دعویٰ ہے اس مہدی کے ہونے کا جس نے صلیب کو توڑنا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: صلیب کو توڑنا، خنزیر کو ختم......

مرزا ناصر احمد: ......اور ایک عیسائی حکومت کے متعلق حق گوئی سے کام لیتے ہوئے یہ لکھ رہا ہے کہ: ’’وہ مذہب میں دخل نہیں دیتی۔‘‘ اور جہاں تک......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی تائید میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ان کی تائید میں۔

’’جہاں تک کسر صلیب کا تعلق ہے، ایسی ٹوٹی ہے کہ یورپ میں جا کر آپ بات کریں یا جہاں جہاں ان کے وہ *Activities* (مصروفیات) تھیں مشنری، ویسٹ افریقہ، ایسٹ افریقہ، تو آپ [1161] کو پتہ لگے گا کہ وہ صلیب ٹوٹ چکی اور انگلستان میں ۱۹۶۷ء میں اس میں اپنا جو ہے، اسکاٹ لینڈ کے دارالخلافہ میں پریس کانفرنس میں میں نے کہا کہ عیسائیت سے آپ کی قوم کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کس چیز سے آپ نے اندازہ لگایا؟ میں نے کہا لندن کے گرجوں کے سامنے میں نے **"For Sale"** (قابل فروخت) کے بورڈ دیکھے۔ اور جہاں تک **"Defender of Faith"** (ایمان کا محافظ) کا تعلق ہے، ڈنمارک، کوپن ہیگن میں ایک کانفرنس میں ایک شخص نے ذرا سا بے ادبی کا فقرہ اسلام کے خلاف کہا۔ میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ مجھے عیسائیت پر رحم آتا ہے تو سارے متوجہ ہوگئے کہ رحم کیوں آتا ہے۔ میں نے کہا کہ:

"One who is Defender of Faith...." (وہ جو ایمان کا محافظ ہے)

یہ جو آپ نے ابھی کہا ناں، اس سے مجھے یاد آ گیا:

"One who is Defender of Faith, had to sign the sodomy Bill."

(ایمان کے محافظ کو ہم جنس پرستی کے قانون دستخط کرنے پڑتے ہیں) ان دنوں میں تازہ تازہ ہوا ہوا تھا تو حواس باختہ ہوگئے وہ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیئے ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے۔

قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی شان، قرآن کریم کے جلال، اسلام کی جو اس

وقت تعلیم ہے، جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا۔ اس کے متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو، اور انہوں نے...... وہ پرانے چیلنج ہیں۔ لیکن میں نے ان کو دہرایا، اور اس پر سات سال گزر چکے ہیں، ان کو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں۔

تو جہاں تک صلیب کا......

[1162] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ جو تبلیغ......

مرزا ناصر احمد: ...... جہاں تک صلیب کا تعلق ہے، صلیب ٹوٹ چکی۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ برطانیہ کے تاج پر صلیب نہیں ہے۔ اب، اس کی اطاعت کرنا اب اسلام کا......

مرزا ناصر احمد: برطانیہ کے تاج پر صلیب عزت کا نشان نہیں ہے اب، ذلت کا نشان ہے۔

(کیا ذلت کے نشان کی اطاعت فرض ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، وہ ذلت کے نشان کی اطاعت، آپ نے کہا، فرض ہے!

مرزا ناصر احمد: اطاعت ''انا للّٰہ و انا الیہ راجعون''[1]

جناب یحییٰ بختیار: اس ملک کے اندر آپ نے مسلمانوں کو کہا کہ انگریز کی حکومت کی اطاعت فرض ہے آپ پر۔ وہ ذلت کا نشان، اور یہ مسیح کہتا ہے کہ توڑنے کی بجائے آپ اس کی اطاعت کریں!

مرزا ناصر احمد: مسیح نے کسر صلیب کرنی تھی۔ وہ کی اور ہو رہی ہے۔ جس بات پر...... یہ عجیب بات ہے...... کہ جب جماعت احمدیہ اپنے زمانہ کے تمام بڑے بڑے علماء سے اتفاق کرتی ہے تو وہ وجہ اعتراض بنالیا جاتا ہے۔ اس زمانے کے بڑے بڑے بزرگ علماء نے جو فتوے دیئے، جماعت احمدیہ کا فتویٰ اس سے مختلف نہیں۔ تو اگر ہم اتفاق کریں تب بھی زیر عتاب، اگر ہم اختلاف کریں تب بھی زیر عتاب[2] یہ مسئلہ ہماری سمجھ سے ذرا اونچا نکل گیا اور یہ...... جب اس نے صلیب کے ٹوٹنے کا...... یہ دیکھ لیں، یہ ہمارے ایک یہ نور محمد نقشبندی کا یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو...... مرزا صاحب! اس صلیب کی تائید کو جہاں مسلمان عرب......

---

[1] مرزائیت کی ماں مرگئی۔ اس کو کہتے ہیں چور کو نہ ماریں۔ چور کی ماں کو ماریں۔

[2] گویا...... نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

[1163] **مرزا ناصر احمد:** صلیب کی تائید کو نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس حکومت کی جس کا، صلیب ان کا نشان تھا فخر تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس حکومت کی جو مذہب میں دخل نہیں دیتی تھی۔ یہ تو کل کو کوئی کہے گا کہ اس حکومت کی جو طہارت نہیں کرتی اور ناپاک ہے۔ اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جو اس کی تعریف کی گئی ہے، یہ نہیں کی گئی کہ اس کی تعریف ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے۔ یہ کہا کہ ہم اس لئے اس کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ مذہب میں دخل نہیں دیتی، اور مذہبی آزادی بھی ہے تو دو چیزیں جن کا آپس میں تعلق ہی کوئی نہیں، اس کو کیسے ملائیں گے ہم؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک......

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب! اگر اس Sense (معنی) میں آپ کہیں کہ یہ صلیب کو توڑا کہ مشنری وغیرہ جو اسلام پر حملے کر رہے تھے، ان کو جواب دے رہے تھے، وہ تو ایک اور Sense (معنی) ہے، وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہے۔ عیسائی مشنری آئے، آپ نے کہا، کہ جب انگریز کے ساتھ بڑی فوج آئی اور بڑا......

مرزا ناصر احمد: مسئلہ صاف ہوگیا۔ اگر وہ علیحدہ چیز ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ میں دو Different (مختلف) کو لے رہا ہوں۔ ان کے خلاف مرزا صاحب نے بہت کچھ کام کیا، اس سے کسی کو انکار نہیں ہے، بڑے سخت جواب دیئے Method (طریقہ) ٹھیک تھا، غلط تھا، وہ اور بات ہوسکتی ہے کیونکہ انہوں نے یسوع کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ علیحدہ سوال ہے۔ میں یہاں گورنمنٹ کو دیکھ رہا ہوں کہ جس کا سمبل صلیب ہے، کراس ہے۔ تو اس لئے آپ معاف کریں، جو میں کہتا ہوں کہ ان کی Contradiction (تضاد) آجاتی ہے......

[1164] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں۔ وہ ٹھیک ہے، میرا مطلب ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں میں جواب دوں تو ابھی دے دوں، بیچ میں یا آپ کا انتظار کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دوسرے سوال پر آرہا تھا ابھی تو چونکہ......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تعریف کی، تعریف کی وجہ بھی بتائی۔ اگر اس جگہ

جو تعریف کرنے کی وجہ بتائی ہے اسے ہم چھوڑ دیں اور تعریف کو اٹھا کر ایک ایسی چیز کے ساتھ بریکٹ کر دیں جس کا وہاں ذکر نہیں تو ہمارا استدلال غلط ہو جائے گا۔ جہاں بھی تعریف کی ہے وہاں کہیں نہیں کہا کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ بادشاہ کے سر پر جو تاج ہے اس پر صلیب کا نشان بنا ہوا ہے یہ کیسا ہے...... جیسا کہ اس وقت کے تمام بزرت ہمارے علماء مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ یہ اس حکومت نے مذہبی آزادی دی ہے اور **Interfere** (مداخلت) نہیں کرتی۔

(دوسرے ممالک میں انگریز کی تائید میں کتابیں بھیجنا صلیب توڑنا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو میں...... وہ تو میں نے عرض کیا وہ تو میں سمجھ گیا ہوں۔ جس بات کو میں نہیں سمجھ سکا وہ یہ تھا کہ یہاں مذہبی آزادی تھی، اس لئے انہوں نے کہا کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر باہر ان مسلمانوں کے ملکوں میں ایک تو مذہبی آزادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں آزادی نہ ہو۔ افغانستان ہے، مصر ہے، وہاں انگریز کی تائید میں کتابیں بھیجنا، یہ کیا صلیب توڑنا تھا یا صلیب پھیلانا تھا؟

مرزا ناصر احمد: بیچ ایک لفظ، فقرہ چھوڑ گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

[1165] جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے **Explain** کر دیا، مگر میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ایک، ایک لفظ بیچ میں جو رہ گیا ہے، اگر وہ غائب ہو تو مطلب نہیں سمجھ آئے گا۔ وہاں تائید یہ کہہ کے کی کہ اس لئے ہم ان سے جہاد کو جائز نہیں سمجھتے کہ یہ مذہبی آزادی دیتے ہیں اور جہاد کی شرائط نہیں پوری اور اس طرح پر دنیا سے فتنہ وفساد دور کرنے کی کوشش کی تا کہ امن میں ان سے تبلیغ اسلام ہو سکے۔

(مرزا نے عیسائیوں کے خلاف جو زبان استعمال کی یہ جہاد تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کبیر، جہاں تک آپ نے ذکر کیا، وہ آپ سمجھتے تھے کہ انگریز کی حکومت میں بھی یہ اس کی اجازت تھی اور مرزا صاحب کرتے رہے ہیں۔ اب مرزا صاحب! ایک دوسرا سوال یہ آتا ہے کہ ایک ہوتا ہے جہاد جو کہ فرض ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے انسان کو غصہ،

جوش آئے۔اب جو عیسائیوں نے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو ایک آدمی غصے میں آ کے، ایمان کے جذبے کے تحت یا اسلام کے جوش میں یا ایسے ہی غیرت جو آ جاتی ہے، کسی کے بزرگ کو کوئی کچھ کہے تو جواب دے دیتا ہے، وہ جواب میں اس کو خواہ گالیاں ہوں یا جواب میں سخت جواب ہو، اور ایک وہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا فرض سمجھتا ہے، دینی جہاد کا فرض، کہ اس کا جواب دے۔ یہ عیسائی جو آئے اور مرزا صاحب نے جو جواب دیئے ان کو آپ ان کو کس کیٹگری میں رکھیں گے کہ یہ جہاد کے جذبے سے دیئے کہ غصے میں، جوش میں، جذبہ ایمان میں آ کے، جوش اسلام کی وجہ سے، غیرت کی وجہ سے، انہوں نے یہ جوابات دیئے؟ ان کو جو سخت زبان استعمال کی، یہ جہاد تھا آپ کی نظر میں؟

مرزا ناصر احمد: سوال ختم ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد:[1166] جہاد کبیر کے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے: (وہ طریق اختیار کرو جو تمہارے نزدیک زیادہ مؤثر ہے) کبھی غصے کا طریق مؤثر ہوتا ہے، کبھی نہایت نرمی اور عاجزی اور پیار، محبت سے سمجھانا مؤثر ہوتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو صداقت حیات انسانی ہے۔ یعنی اسلام اور اس کی شریعت، اس کو وہ سمجھنے لگے، اور اللہ تعالیٰ نے جو محمد ﷺ کے ذریعے نوع انسانی پر رحم کرنے کا ایک طریق بنایا، قرآن کریم نازل ہوا حضرت خاتم الانبیاء پر، اس سے سارے انسان فائدہ اٹھائیں۔ تو...... اور جب ہم اس اصول کے مطابق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کروڑوں سطروں کے مقابلے میں، جو پیار اور محبت سے سمجھانے والی ہیں، دو چار جگہ: میں جو دوسرا طریق ہے کہ ذرا جھنجوڑا بھی دیا کرو، اگر ضرورت محسوس ہو اور اس کے نتیجے میں اصلاح کی امید ہو، وہ بھی ہمیں نظر آتی ہیں اور ان کا اتنا بڑا فرق ہے، اپنی *Volume* میں، کہ دوسرا حصہ ہر آدمی سمجھے گا جو مطالعہ کرے گا...... ویسے تو نہیں سمجھ آ سکتی...... کہ وہ نظرانداز ہونے کے مقابل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو میں سمجھا، مرزا صاحب! کہ یہ بھی جہاد کے جذبے سے انہوں نے کیا۔

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو صرف وقتی جوش کی وجہ سے یا اس سے نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: وقتی جوش تو ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی؟

[1167] مرزا ناصر احمد: اور بہت ساری وجوہات ہوسکتی ہیں۔ کسی کا ذکر آئے گا تو ''ہاں'' یا ''نہ'' کر دیں گے۔

(مرزا قادیانی سب کچھ انگریز کی حکومت کو مضبوط کرنے کیلئے کرتا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرزا صاحب! ایک میرے پاس حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ نہ انہوں نے جذبہ جوش سے دیا، نہ جذبہ ایمان سے دیا، نہ جہاد کی وجہ سے دیا۔ بلکہ انگریز کی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ ان کا ایک خط ہے۔

(تریاق القلوب ضمیمہ۳ص۳۰۷ تا ۳۱۰)

مرزا ناصر احمد: یہ کس سن کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تریاق القلوب'' میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: تریاق القلوب۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں وہ لیٹر جو انہوں نے لکھا، اس میں سے میں ایک حصہ پڑھ کے سناتا ہوں آپ کو، پھر وہ آپ دیکھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''میں اس بات کا بھی اقراری ہوں......انگریز کو لکھ رہے ہیں، گورنمنٹ کے......''

مرزا ناصر احمد: یہ کس کے نام خط ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں لیفٹیننٹ گورنر ہے کہ کون ہے، گورنمنٹ عالیہ یا......

Mirza Nasir Ahmad:* *Open letter?

(مرزا ناصر احمد: کھلا خط؟)

جناب یحییٰ بختیار: ***Open Letter*** (کھلا خط) ہے یا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

[1168] جناب یحییٰ بختیار: ......***Direct Address*** (براہ راست خطاب) ہے۔ کتابوں میں اس وقت تو ***Open*** (کھلا) ہے ناں جی۔

مرزاناصراحمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو: ’’ایک عاجزانہ درخواست گورنمنٹ عالیہ حضور گورنمنٹ‘‘ یہ ہے جی ضمیمہ نمبر۳، متعلق کتاب تریاق القلوب۔ ’’حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست۔‘‘ وہ اس میں سے میں پڑھ رہا ہوں: میں (فرماتے ہیں مرزا صاحب) ’’اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار، لدھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں......‘‘ (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۳ص ب، خزائن ج۱۵ص۴۹۰)

وہ تحریریں میں چھوڑ دیتا ہوں......

مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ نے بھی اس دن چھوڑ دی تھیں جو آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی تھی۔

مرزاناصراحمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر، جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا[1169] کرنے کے لئے......حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔‘‘ (ایضاً)

Expediency (مصلحت) حکمت عملی......

مرزاناصراحمد: ***Expediency*** (مصلحت)......

جناب یحییٰ بختیار: ......جو میں سمجھتا ہوں۔ وہ آپ......

مرزاناصراحمد: نہیں، نہیں۔ یہ ***Expediency*** (مصلحت)......

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ رہا ہوں۔

مرزاناصراحمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے کہ جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں...... بالمقابل سختی تھی، کیونکہ میرے ***Conscience*** (ضمیر) نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں،

ان کے غیض وغضب کی آگ کو بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا...... بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر...... جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجے کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔'' (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر۳ص ج،خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

تو یہاں مرزا صاحب! میں نے سوال یہ پوچھنا تھا کہ مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ ''یہ میرا فرض تھا'' یا ''جہاد کبیر تھا'' یہ بھی نہیں کہتے کہ ''مجھے جوش آ گیا، جذبہ تھا اسلام [1170] کا۔'' بلکہ انگریز حکومت کی مضبوطی کے لئے، امن قائم کرنے کے لئے، جس سے وحشی مسلمان جن کو! آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے جوش آ جاتا تھا، ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے تا کہ برٹش گورنمنٹ میں لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا نہ ہو جائے، اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے مرزا صاحب نے یہ ساری کتابیں لکھیں عیسائیوں کے خلاف۔ اس سے یہ ***Impression*** (تأثر) پڑتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں تو کتابیں لکھنے کا ذکر نہیں نمبر ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ہے۔

مرزا ناصر احمد: ساری کتابیں ہیں اپنی کتابوں میں سخت نظریہ وہ ہے ذکر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مشنریوں کے خلاف، میں کہہ رہا ہوں، سب......

مرزا ناصر احمد: مشنریوں کے خلاف جو سخت حصے ہیں، اس کا ذکر کر رہے ہیں آپ؟

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ لیتا ہوں، ممکن ہے کہ میں نے غلطی کر لی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر کتاب مجھے دے دیں تو میں دیکھ کے سارا بتا دیتا ہوں۔ لائبریرین صاحب!

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ کتاب دے دیجئے، ان کو تو کہتے ہیں:

''......کہ ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں......'' (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۳ص ج،خزائن ج۱۵ص۴۹۰)

چند ایسی کتابیں،......میرا مطلب یہ نہیں کہ ساری مرزا صاحب کی تصانیف......جو ان کے مقابلے میں تھیں، جتنا بھی مشنریوں کے خلاف وہ کتابیں لکھتے رہے وہ اس جذبے کے تحت......

[1171] **مرزا ناصر احمد:** جتنی مشنری...... یہاں تو چند کتابیں لکھیں اور ان میں چند فقرے لکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو خیر جو کچھ بھی ہے ناں مرزا صاحب! یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، چند کتابیں، ساری کتابیں نہیں۔

(انگریز کی تائید میں کتابیں لکھنا)

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی دوسرا سوال آ جاتا ہے۔ جی، کہتا ہے: ''میں نے جتنی کتابیں لکھیں وہ پچاس الماریوں میں آ جاتی ہیں......انگریز کی تائید میں۔''

(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

وہ آپ نے کہا کہ الماری کا سائز نہیں لکھا۔(ہنسی)

مرزا ناصر احمد: میں نے پوچھا کہ سائز کا تعین بھی ہو جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا کہ اب وہ تو مرزا صاحب کے گھر میں رہ گئی ہوں گی۔الماریاں، اور آپ کو سائز کا معلوم ہوگا دو آتی ہیں، دس آتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نسخے ہیں ناں، نسخے، جن کے نسخے چند، دس، آٹھ، دس الماریوں میں آ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار ہو گئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں نہیں کہتا۔ مرزا صاحب! سوال تو یہ تھا کہ انہوں نے الماریاں پچاس بھریں۔ بعض پمفلٹ ہوں گے، بعض بڑی کتابیں ہوں گی۔ اب یہ کہ الماریاں دو فٹ کی تھیں یا دس فٹ کی تھیں، یہ تو نہ مجھے علم ہے، یہ تو آپ کو شاید ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو کتابیں آپ نے لکھیں وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

(پچاس الماریاں)

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ ''پچاس الماریاں''......اور مرزا صاحب غلط نہیں کہیں گے۔

[1172] مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کب کہتا ہوں کہ غلط کہیں گے۔ میرا جواب تو سن لیجئے۔ مہربانی کر کے۔ کہتے ہیں ''پچاس الماریاں جو ہیں وہ بھر گئیں۔'' تو اس کا مطلب ہے، میرے نزدیک......میں نے ابھی Rough اندازہ اپنے ذہن میں کیا ہے......کہ عام سائز کی الماری ہو تو یہ کوئی دو ہزار، اڑھائی ہزار Volumes (جلدیں) نسخے یہ بھر دیتے ہیں ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی کتاب کی دو ہزار کاپیاں رکھیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہی مراد ہے۔ یہ تو نہیں کہ دو ہزار......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! یہ دیکھیں ناں وہ فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اتنی لکھی ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے۔ کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے، ایک کتاب نہیں ہے اور یہاں لکھتے ہیں وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کتابوں کی فہرست کون سی ہے؟

(سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں عمر کا اکثر حصہ گزرا)

جناب یحییٰ بختیار: ''میری عمر کا اکثر حصہ میں نے سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزارا ہے۔ (اکثر گزارا ہے) میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

مرزا ناصر احمد: **Volumes** (جلدیں) آپ نے کل اٹھاسی لکھی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: کل کتابیں؟

مرزا ناصر احمد: کل اٹھاسی کتب لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں یہ سخت الفاظ بھی نہیں۔

[1173] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہ مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: جو ہے ''کتاب'' وہ واقعہ کے ساتھ اس کو سامنے رکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے مرزا صاحب! یہ میں **Clarification** (وضاحت) کے لئے ضروری سمجھتا ہوں، میری ڈیوٹی تھی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ **Impression** (تأثر) یہ پڑتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

(مرزا قادیانی صرف انگریز کی تائید وحمایت میں لکھتے رہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب نے ساری عمر کا بڑا حصہ، بیشتر حصہ، انگریزوں کی تائید وتعریف میں کتابیں لکھیں، پانچ...... پچاس الماریاں اس سے بھر گئیں اور سوال

یہ آتا ہے کہ کیا اللہ میاں کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کیا محمد ﷺ کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کہ صرف انگریز پر لکھتے رہے؟ یہ سوال آتا ہے مسلمانوں کے دلوں میں۔ اس کا جواب دینا ہے آپ کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی، ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر، بیان کہ خدا یہی خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا، قرآن کریم کی جو ہے تفسیر، قرآن کریم کی عظمت کا بیان نبی اکرم ﷺ کی عظیم بلند، ارفع شان اور عظمت اور آپ کی جلالیت کے اظہار کے لئے جو کتابیں لکھیں، اس کے لئے پچاس الماریاں نہیں چاہئیں۔ اس کے لئے پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں...... Volumes (جلدیں)

[1174]

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو کہتے ہیں کل چھیاسی کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اوہو! یہی تو میں سمجھا رہا تھا۔ یہاں پچاس کتابوں سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر نئی کتاب کی ایک ایک جلد کر کے اور وہ پچاس بنائیں، بلکہ ایک کتاب کی بھی اگر اتنی تعداد ہو جائے، اور یہ جو ہے: ''غصہ مٹانے کے لئے''......

جناب یحییٰ بختیار: لسٹ تو بڑی لمبی چوڑی ہے۔ اس پر......

مرزا ناصر احمد: کوئی...... یعنی اگر یہ ہیں اٹھاسی سے زیادہ، تو مجھے بھی بتائیں، میری فہرست میں جو کمی ہے وہ میں نوٹ کر لوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اٹھاسی...... چوبیس کتابیں یہاں ہیں اور رسالے، اشتہارات وغیرہ......

مرزا ناصر احمد: چوبیس کتابوں میں یہ بھی کسی نے تکلیف گوارا کی کہ دیکھے کہ ان میں سو صفحے کی کتاب ہے؟ تو جس قسم کا ریفرنس ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں...... دیکھیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں Insinuation (اشارۃً کوئی بات کر رہا ہوں) کر رہا ہوں۔ Please try to appreciate.... (مہربانی کر کے مجھے سمجھنے کی کوشش کریں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں میں بھی نہیں، میں تو ایک بات بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ایسے الفاظ آ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک کو دیکھا جائے۔ ''پچاس الماریاں بھرتی ہیں۔''...... اشتہارات، رسالے، کتابیں، وہ اس قسم کا ذکر کرتے

ہیں۔ Clear words (واضح الفاظ) میں کہ:’’جس سے پچاس الماریاں بھرجاتی ہیں۔‘‘

مرزاناصراحمد: جی،تو ہم سے پوچھیں ناں مطلب کیا ہے۔

[1175] **جناب یحییٰ بختیار:** تو اس واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ صاف مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ پچاس......’’عمر کا زیادہ حصہ انگریز کے تائید میں میں نے گزارا۔‘‘ ’’پچاس الماریاں بھر گئیں۔‘‘ تو باقی عمر میں کیا حصہ رہا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزارا ہو؟ اور کتنی کتابیں، الماریاں بھریں؟ یہ سوال آتا ہے جو آپ سے کوئی پوچھے گا۔

مرزاناصراحمد: جی، ہر آدمی حق رکھتا ہے کہ یہ پوچھے اور میرا یہ خیال ہے کہ مجھے بھی حق ہے کہ میں بتاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، مجھے یہ سوالات پوچھے گئے۔ جبھی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزاناصراحمد: یہ جو ہے ناں ’’پچاس الماریاں بھر گئیں۔‘‘ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام حوالے اکٹھے کر لئے جائیں جو بعض ایسے مسلمان جن کو جلدی غصہ آ جاتا ہے، ان کے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اور خلاف اسلام حرکات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے، جس کے نتیجے میں ملک میں امن پیدا ہو اور حکومت وقت کو پریشان نہ ہونا پڑے اور ان کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم نہ ہو۔ وہ حوالے اور اس کے مقابلے میں...... میں باقی سارے حوالے نہیں کہتا......صرف کوئی ایک عنوان لے کے، حوالے اکٹھے کر کے تو آپ کے یہاں میں Submit (پیش) کروا دوں گا۔ وہ پڑھ لیں، ان کی سطریں گن لیں۔ ان کے Pages (صفحات) گن لیں۔ جس طرح ہو اپنی تسلی کر لیں۔ جو ایک دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ جو تحریر ہے، اس کے معانی کا حق صرف اس کو ہے جو وہ تحریر لکھتا ہے یا جو اس کے ماننے والے ہیں، اگر وہ مامور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ایک فقرہ لے کے مہدی موعود کے کتب میں سے، اس کے اوپر سوال بنانا ہر طرح جائز ہے، ہر ایک کو حق ہے۔ میں نے [1176] پہلے بھی کہا، جس کو سمجھ نہیں آتا وہ سوال کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں......ممکن ہے میں غلطی پر ہوں......کہ میرا یہ حق ہے کہ میں پوری طرح جواب دوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں نہیں کہہ سکا کہ آپ......

مرزاناصراحمد: ......تو یہ جواب جو ہے، یہ جواب جو آپ نے اب سوال یہ کیا کہ جو کچھ ساری عمر کے بڑے حصے میں لکھ کر انگریز کی تائید میں پچاس الماریاں بھریں، اس کے مقابلے میں اللہ اور اس کے رسول اور اسلام کی جو اس وقت ضروریات تھیں اور مسائل کے...... جو مسائل

تھے، اور اسلام کے لئے جدوجہد کرنی تھی، اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو منصوبے بنانے تھے ان کے لئے تو پھر کوئی وقت ہی نہیں۔ ہاں، تو پھر میں نے یہ بتانا ہے کہ ان کی آپس میں نسبت کیا ہے۔ نسبت کا سوال ہو گیا ناں۔ تو اس نسبت کے لئے آپ مجھے وقت دیں تو، یا کسی ہمارے بزرگ...... اتنے ہیں یہاں، بیٹھے ہوئے...... کسی کے سپرد کر دیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ''غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے'' ان کا ایک ایک لفظ میں پروڈیوس کر دوں گا۔ جس کی طرف اشارہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ویسا مسلمان نہیں ہوں، میرے غصے کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، اوہو! نہیں، میں پھر انا اللہ...... میں معافی چاہتا ہوں، بالکل یہ مطلب نہیں تھا، بالکل یہ مطلب نہیں تھا میرا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جن کے متعلق یہ خیال کیا گیا کہ کہیں عضے میں آ کے خلاف ہدایت شریعت اسلام کوئی بات نہ کر بیٹھیں غصے میں، اور انگریزی حکومت کے لئے بھی لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا ہو جائے، وہ جوان کے لئے لکھا گیا۔ آپ کی تو بات ہی نہیں ہو رہی۔ آپ تو بڑے حلیم ہیں، میں بڑا ممنون ہوں آپ کا تو لیکن وہ میرا مطلب......

[1177] **جناب یحییٰ بختیار:** انسان کمزور ہوتا ہے، آدمی سے کوئی غلط بات ہو جاتی ہے، میں اس کے لئے معافی چاہتا ہوں اگر کبھی ہوئی ہے اور میرا یہ ***Insinuation*** نہیں ہے۔ صرف میرے سامنے جو سوال آئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک میرا مطلب یہ ہے کہ جب موازنہ کریں...... میرا صرف اتنا مطلب ہے...... جب موازنہ کریں گے پھر حقیقت واضح ہو گی تو اس کی مجھے اجازت دیں میں موازنہ کر دیتا ہوں۔

(مرزا قادیانی نے کل اٹھاسی کتابیں لکھیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں مرزا صاحب! کہ آپ نے کہا کہ انہوں نے کل چھیاسی (۸۶) کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اٹھاسی۔

جناب یحییٰ بختیار: اٹھاسی کتابیں، مرزا صاحب نے کل اٹھاسی کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

(پچاس المماریاں)

جناب یحییٰ بختیار: اب اٹھاسی کتابیں تو پچاس المماریوں میں نہیں آتیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ایک الماری کی چیز ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر ایک ایک رکھی جائے تو نہیں آتیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو عام، عام، نارمل ہو......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کچھ اور ہیں، کچھ اور کتابیں ہیں جو پچاس الماریوں میں آئیں۔

مرزا ناصر احمد: مطلب کچھ اور ہے۔ کچھ اور کتابیں نہیں۔

[1178] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، میں نے کہا تھا عام آدمی تو اندازہ کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے پچاس الماریاں تو وہاں بھر دیں انگریز کی تائید و تعریف میں، زندگی کا زیادہ حصہ اسی میں گزرا، اور کچھ یہ کتابیں بھی لکھ دیں اور باقی زندگی کا جو حصہ رہ گیا تھا، وہ پچاس الماریوں کا نہ تھا، جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں۔ تو اس کے بعد ابھی کوئی زیادہ Evidence (شہادت) کی ضرورت نہیں ہے جو آپ بتائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔ زیادہ کی ضرورت تو وہ ہے کہ وہ لکھا ایک سمندر، خدا تعالیٰ کے کلام کی تفسیر کا کہ جس کا ایک انسان کی زندگی میں، میرے جیسے کی، پوری طرح اس کو Comprehand (احاطہ) کرنا۔ اس کے مطلب کو اپنے میں سمیٹنا اور اپنا لینا، Assimilation (انجذاب) کے ذریعے، وہ بھی ممکن نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کل بھی میں نے ایک سوال پوچھا تھا اور......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ، اس کے......جواب ہیں کل والے کے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں وہ، وہ شاید آپ کے پاس کوئی اور جواب ہوا ایک اور سوال تھا۔ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی جو کتاب ہے "True Islam" (سچا اسلام) جو کہ لیکچر ہے، اس میں وہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے جو خزانے

---

[1] اور مرزا قادیانی کہتے ہیں: ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی حمایت و تائید میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

تھے، چھپے ہوئے خزانے، وہ مرزا صاحب باہر لے آئے، ان کو ظاہر کیا دنیا پر، جو تیرہ (۱۳) سو سال تک ظاہر نہیں تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ تیرہ سو سال میں قرآن شریف کی کون سی آیات تھیں جس کے متعلق کوئی ایسی **Interpretation** (توجیہہ) نہیں تھی جو مرزا صاحب نے ظاہر کی؟ مگر دو تین **Subjects** (عنوانات) کو چھوڑ کر...... وہ **Subject** (عنوانات) وہ آیات جو ان کی نبوت کو کسی طریقے سے ثابت کرنے کا تعلق ہو یا مسیح موعود کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ مجھے یاد ہے وہ سوال۔

(مرزا نے کونسی ایسی تفسیر کی جو آج تک امت میں سے کسی نے نہیں کی؟)

[1179] جناب یحییٰ بختیار: مسیح موعود کے آنے کا یا جہاد کا...... ان کو چھوڑ کر باقی کون سی جگہ انہوں نے تفسیر کی جو کہ کسی نے پہلے نہیں کی تھی؟ آپ نے فرمایا ایک تو سورۃ فاتحہ پر انہوں نے ایسی تفسیر اس کی کی ہے کہ ستر فیصدی اس کا......

مرزا ناصر احمد: ...... بالکل نیا ہے۔

(ایک آیت کی ایسی تفسیر! جو مرزا قادیانی نے کی)

جناب یحییٰ بختیار: ...... پہلے نہیں تھا۔ ۱۳۰۰ تیرہ سو سال میں، پہلی دفعہ مرزا صاحب نے کیا۔ ان میں سے صرف ایک آیت جو ہے آپ بتا دیں کہ کیا انہوں نے کہا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ کیونکہ بہت بڑی چیز ہو جاتی ہے، ٹائم نہیں، صرف ایک جو آپ **Select** (منتخب) کر لیں، جب انہوں نے یہ چیز کہی جو کہ تیرہ سو سال میں پہلے کسی نے نہیں کہی؟

مرزا ناصر احمد: جی، یہ میں بتا دوں پڑھ دوں گا۔ اگلے **Session** (اجلاس) میں میں لے آؤں گا، پڑھ دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہی دیکھیں، پھر یہ اسی میں فرماتے ہیں، خط میں: ''دوسرا قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔''

(درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر ص۳ ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۴۹)

اور پھر ان سے آخیر میں ایک اور بھی گزارش کرتے ہیں۔ ***A Life Time....*** (عمر بھر)

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اسی Letter (خط) سے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اسی Letter (خط) سے۔

[1180] **جناب یحییٰ بختیار:** اسی کے Extracts (اقتباسات) میں پڑھ رہا ہوں، کیونکہ بہت لمبا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔

(انگریز کا خود کاشتہ پودا)

جناب یحییٰ بختیار: وہ لمبا ہے، اس میں سے پھر وہ آخیر میں التماس کرتے ہیں:

''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم نے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان سے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیات کی توجہ کی درخواست کریں۔ تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے اور کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......''

تو مرزا صاحب یہاں، ''ایک خود کاشتہ پودا...... انگریز'' کا کہہ رہے ہیں۔ یہ کن کی طرف اشارہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: اپنے اس خاندان کی طرف جو پہلے گزر چکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یا جماعت کی طرف؟

[1181] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں جماعت نے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، ایک دھیلا کبھی انگریز سے نہیں لیا اور نہ کبھی جماعت نے چار مربع زمین لی جو بعض دوسرے علماء نے لی اس وقت۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مربعوں سے تو کسی کو **Protection** (تحفظ)......

مرزا ناصر احمد: اور جو، دیکھیں ناں، یہ تو اس کے آخری فقرے جو ہیں، وہ خود اپنا جواب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں چیزیں ہیں، مرزا صاحب! میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، میں نہیں کہتا کہ میں ٹھیک سمجھ رہا ہوں۔ میں اس واسطے یہ **Clarification** (وضاحت) چاہ رہا ہوں کہ وہ خاندان کا ذکر کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: مطالبہ کیا کرتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ساتھ ہی کہہ رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مطالبہ کیا کرتے ہیں؟...... کہ لوگ ہماری بےعزتی نہ کیا کریں۔

(انگریز کے پکے خیرخواہ اور وفادار)

جناب یحییٰ بختیار: ''التماس ہے کہ سرکاری دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، آگے پڑھیں ناں۔ ہاں، ہاں، اب۔

جناب یحییٰ بختیار: ''جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے وفادار، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں......'' یہ تو...... (درخواست بحضور نواب گورنر ص۱۳ ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

مرزا ناصر احمد:[1182] نہیں، آگے مطالبہ، آگے مطالبہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر کہتے ہیں: ''اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت......'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: مجھے اور میری جماعت کو کیا کرے؟ مربع دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، آگے تو پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔ ''......میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں......'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: آ گے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو، مرزا صاحب ''خود کاشتہ پودا......''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں۔ آ گے پڑھیں جی۔ آ گے اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے......'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: آ گے، آ گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تا کہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔'' (ایضاً)

[1183] **مرزا ناصر احمد:** ''بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے''...... یہ مطالبہ ہے۔

(اپنی جماعت کے لئے مراعات کی استدعا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہ:

''کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل لکھتا ہوں......'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو بعد کی بات ہے۔ صرف یہ ساری تمہید کا مطالبہ یہ ہے کہ بلا وجہ کوئی ہماری آبروریزی نہ کر سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنے خاندان کے لئے ***Protection*** (تحفظ) چاہتے ہیں گورنمنٹ سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بے عزتی نہ کرے کوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہتا ہوں کہ ***Protection*** (تحفظ) چاہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ***No, no,*** نہیں، ***Protection*** (تحفظ) بہت وسیع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: عنایت، مہربانی چاہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ مہربانی وہ تو ایک شکر گزار......جو دماغ ہے، وہ اس چیز کو، وہ اس چیز کو......''کہ کوئی بلا وجہ ہماری آبروریزی نہ کرے......'' اس کو اتنی مہربانی سمجھتا ہے کہ اس

نے کردی۔ یہ تو ایک شان کا ہے...... یہاں اعتراض کا تو کوئی موقع نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ایک......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی مربعے مانگے؟ کوئی پیسے لئے؟ کوئی رعایتیں لیں؟ کوئی نوکریاں مانگیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں سمجھتا تھا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ انگریز کی گورنمنٹ انصاف کی گورنمنٹ ہے، وہاں ظلم نہیں ہوتا تھا، عدالتیں تھیں، جسٹس تھا، رول آف لاء تھا، دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تھے......

[1184] مرزا ناصر احمد: اور پھر بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

(خوشامد کی کیا ضرورت تھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اگر یہ **Right** (حق) انسان کو مل گیا تو پھر اتنی زیادہ خاندانی خدمات اور خوشامد کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو **Right** (حق) تھا۔ ''میں نے چونکہ اتنی خدمت کی ہے، اتنی میں نے آپ کی تعریف کی ہے، میرے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، مجھ پر ذرا مہربانی کریں، مجھ پر ظلم نہ ہونے دیں۔'' یہ تو کوئی گورنمنٹ نہیں ہے۔ اگر جس کی آپ تائید کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: بات سنیں، یہ جو حقیقت ہے وہ تو حقیقت ہے، اسے تو کوئی نہیں بدل سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: Here I agree with you.

(جناب یحییٰ بختیار: مجھے آپ سے اتفاق ہے)

مرزا ناصر احمد: ......حقیقت یہ ہے کہ نہ انگریز سے ایک پیسہ لیا...... ***Don'tyou agree with it?*** (کیا آپ اس سے متفق نہیں ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نہیں جانتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ نہ کبھی کوئی زمین لی، نہ کبھی کوئی نوکریاں لیں، نہ کبھی کوئی خطاب وہ لئے، ہر چیز کو ٹھکرا دیا، اور مانگا صرف یہ کہ عزت کی زندگی ہمیں گزارنے دیں اور ایک شریف انسان کی زبان سے یہ نکلا کہ اگر تم یہ بھی کرو گے تو ہم تمہارے بڑے مشکور ہوں گے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***(Addressing the Chair) shall we continue after lunch? Because next subject with...***

(جناب یحییٰ بختیار: کیا دوپہر کے کھانے کے بعد کارروائی جاری رہے گی؟ کیونکہ اگلا موضوع......)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی)

Mirza Nasir Ahmad: ***After lunch.***

(مرزا ناصر احمد: دوپہر کے کھانے کے بعد)

Mr. Chairman: ***Yes, no, in the evening.***

(جناب چیئرمین: نہیں، شام کے وقت)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***We break for lunch?***

(جناب یحییٰ بختیار: ہم دوپہر کے کھانے کا وقفہ کرلیں)

[1185]***Mr. Chairman:*** ***The Delegation is permitted to leave to come at 6:00 pm.*** چھ بجے شام۔

(جناب چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے۔ وفد چھ بجے شام واپس آئے گا)

The honourable members has will keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***6 O'clock.***

(جناب یحییٰ بختیار: چھ بجے)

Mr. Chairman: ***6:00 pm.***

(جناب چیئرمین: چھ بجے)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک بات میں بھول جاتا ہوں، ابھی تو ایڈجرن ہوگیا، صرف کوئی Remind (یاددہانی) کرانا ہے آپ کو۔ یہ شروع میں جو کچھ فتوؤں کا آپ نے ذکر کیا تھا، بریلوی سکول، دیوبندی سکول، تو انہوں نے کہا کہ ان کی جو کتابوں میں شائع ہوئے ہیں اوریجنل، وہ لسٹ بتادیجئے، کتابیں دکھادیں، کیونکہ یہ کوئی سوال پوچھنا چاہتے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو پہلے گزارش کی تھی، وہ جو ''محضر نامہ'' میں ذکر آیا ناں جی،

کئی فتوؤں کا، ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف تو آپ نے کتابیں Quote (حوالہ دیا) کی ہیں، وہ کتابوں کی ضرورت تھی۔

مرزا ناصر احمد: کون سا؟ وہ شام کو، جو ہیں وہ لے آئیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *Anything that the honourable members would like to say?*

(جناب چیئرمین: معزز اراکین میں سے کوئی رکن اگر کوئی بات کرنا چاہے تو کریں)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: آپ ان سے یہ فرمایا کریں جو آپ شروع میں فرمایا کرتے تھے:

"Delegation may report back at such and such time." (وفد فلاں فلاں وقت رپورٹ کرے)

[1186]***Mr. Chairman:*** *The House Committee will meet at 5:30.*

(جناب چیئرمین: خصوصی کمیٹی کا اجلاس ساڑھے پانچ بجے ہوگا) ۵:۳۰ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ آدھا گھنٹہ کا Margin لازمار کھنا پڑتا ہے۔

ایک آواز: آنا چاہئے ان لوگوں کو *In Time.* (وقت پر)

Mr. Chairman: *5:30; The quorum bell will start ringing at 5:30. By 6:00 the quorum should be complete. I have given them 6:00 O'clock.*

Thank you very much.

(جناب چیئرمین: کورم کی گھنٹی ۵:۳۰ بجے بجنا شروع ہو جائے گی۔ چھ بجے تک کورم پورا ہو جانا چاہئے۔ انہیں میں نے چھ بجے کا وقت بتایا ہے آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Special Committee adjourned to re-assemble at 5:30 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوتا ہے۔ساڑھے پانچ بجے دوبارہ ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after lunch berak Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس کھانے کے وقفے کے بعد دوبارہ ہوا۔چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

جناب چیئرمین: ان کو بلالیں، باہر بٹھا دیں۔ان کو بھی بلالیں۔اٹارنی جنرل صاحب آرہے ہیں۔ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ان کو بھی بلالیں، ڈیلیگیشن کو بھی۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney- General.*

(**جناب چیئرمین:** جی، اٹارنی جنرل صاحب)

(''یہ خودکاشتہ پودا'' مرزا قادیانی کے خاندان کی طرف اشارہ ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب! میں وہ...... میں مرزاصاحب کا وہ خط پڑھ رہا تھا جوانہوں نے گورنمنٹ کو لکھا تھا۔یہاں سوال یہ تھا کہ: ''اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت ہی احتیاط اور تحقیق سے کام لیں اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائیں کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداریوں اور اخلاق کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔'' (خزائن ج۱۳ص۳۵۰) آپ نے فرمایا کہ: ''یہ خودکاشتہ پودا'' مرزاصاحب کے خاندان کی طرف اشارہ ہے، جماعت کی طرف نہیں یا......

[1187] **مرزاناصراحمد:** یہ جو ہے ناں خط، یہ شروع سے اس طرح چلتا ہے: ''بحضور نواب لیفٹینٹ گورنر بہادر دام اقبالہ'' اس کے...... (وقفہ)

اگر اجازت ہو، میں ابھی...... ذرا لمبا چلے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ کہتا تھا کہ آپ جب اس کے بارے میں کچھ **Clarification** (وضاحت) دیں تو میں یہ ''پودا'' جو ذکر آیا اس کا، تو میں اس وقت آپ سے پوچھ رہا تھا کہ یہ جماعت کی طرف اشارہ ہے یا خاندان کی طرف اشارہ ہے یا مرزا صاحب کی ذات کی طرف اشارہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، یہ خاندان کی طرف اشارہ ہے۔ تو اس قسم کے مرزا صاحب مزید سوال یہ آجاتے ہیں کہ یہ آپ کا خاندان تو بڑا پرانا مغل خاندان ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور یہ سمرقند سے مرزا صاحب کے بزرگ آئے تھے۔ انگریز کا تو یہ ''کاشتہ پودا'' نہیں ہوسکتا۔ دوسرا یہ کہ مرزا صاحب کے بارے میں بھی نہیں کہہ سکتے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودہ تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو یہ صرف جماعت جو ہے انگریز کے دور میں......

مرزا ناصر احمد: جماعت جو ہے، صرف اسی کے متعلق زیادہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ خود کاشتہ پودا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہ کہتا ہوں، وہ جو کہہ رہے ہیں مرزا صاحب، یہ تو **Process of Elimination** (ختم کرنے کی کارروائی) ہے کہ ایک......

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب تو میں لمبا دے سکتا ہوں۔

[1188] جناب یحییٰ بختیار: ......مغل خاندان جو ہے، اس کی فیملی سے تعلق ہے، اور یہ انگریز کی خود کاشتہ فیملی نہیں تھی، جو میں تھوڑا بہت پڑھ چکا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا جو ہے سارا شروع سے پڑھیں اگر، تو اس میں جواب ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں ورنہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں صرف اپنا سوال **Clarify** (واضح) کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو ہے ناں ''خود کاشت پودا'' یہ خاندان پر نہیں۔ **Apply** (لاگو) ہوتا، اس وجوہات سے جو میں نے بتایا کہ مغل خاندان کی فیملی ہے، مشہور فیملی ہے، **Well to do family** (خوشحال خاندان) ہے۔ دوسرے یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: آپ وجہ لے رہے ہیں باہر سے، حالانکہ وجہ اس کے اندر موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ بتادیں گے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسرے یہ کہ مرزا صاحب پر بھی یہ نہیں ہوسکتا سوائے جماعت کے کہ ان کے زمانے میں یہ وجود میں آئی، انگریز کے زمانے میں اور یہ Implication ہے کہ انگریز نے بنائی یا بنوائی۔ اس کو دور کرنے کے لئے آپ Clarification (وضاحت) کردیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل۔

(مرزا قادیانی کے پانچ بڑے اصول)

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ اسی خط میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''کہ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے بڑے پانچ اصول ہیں......'' چار اصولوں کے بعد پھر وہ کہتے ہیں: ''چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں، یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا۔''[1189]

(خط بحضور گورنمنٹ ص۱۱، ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ص ۳۴۸)

یہ اس پر آپ ذرا Clarification (وضاحت) دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ......

جناب یحییٰ بختیار: کیسی یہ محسن تھی؟ کیا احسان تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، یہ وہ میں...... بالکل، بالکل۔ ہاں، ہاں میں کوشش کروں گا، جلدی ختم ہوجائے۔ یہ خط یہاں سے شروع ہوتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! وہ دوسرا بھی جو ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ......وہ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی آج......اس وقت آپ نے کہا تھا کہ اس میں کچھ کافی لمبا جواب ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس پر بھی مجھے خیال نہیں تھا، صبح پوچھنا تھا، تا کہ......ٹائم

کم رہ گیا ہے۔اس کا بھی آنا ضروری ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ابھی اس کے بعد شروع کر دیتا ہوں: ''چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشواء اور امام اور پیر یہ راقم ہے، پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ، مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ شروع سے آپ پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، شروع سے۔ ویسے میں بیچ میں چھوڑتا جاؤں گا: ''......اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نوتعلیم یاب جیسے بی.اے، [1190] ایم.اے اس فرقے میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور ایک گروہ کثیر ہوگیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔اس لئے میں نے یہ قریب مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقے کا پیشوا ہوں، حضور گورنر بہادر کو آگاہ کروں اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے، گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے اور بسااوقات ایسے نئے فرقے کے دشمن اور خود غرض، جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے۔ گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفسدیانہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے، اس لئے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے۔ لہٰذا گورنمنٹ عالیہ کی اطلاع کے لئے۔ چند ضروری اور ذیل میں لکھتا ہوں:

ا...... سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اوّل درجے پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیرخواہ ہے۔(وہ خاندان) چنانچہ چیف کمشنر بہادر......''

آگے وہ چٹھیوں کی جو تاریخیں ہیں، وہ بڑی اہم ہیں۔ ایک تاریخ ہے......اس سے پہلے میں یہ بتادوں کہ آپ کا دعویٰ ۱۸۹۱ء کا ہے۔ ***Eighteen ninety one*** (۱۸۹۱) یہاں جو خط ہے اس کی تاریخ پہلے کی ہے۔ ***Eighteen fifty- eight*** (۱۸۵۸) اٹھارہ سو اٹھاون دوسرے کی ہے۔ [1191] ۱۸۷۶ء ***June*** اور تیسرے کی ہے ۱۸۴۹ء۔ تو یہ خاندان کے متعلق ہے۔ اس عمر میں ایک نوجوان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اور آپ کا ان خاندانی حالات سے کوئی

تعلق نہیں تھا۔ پہلے کی ہیں یہ ساری چٹھیاں یہاں یہ بتایا کہ گورنمنٹ ہمیشہ سے یہ جانتی ہے، خطوط آئے ہوئے ہیں ان کے، کہ ہم مفسد نہیں، امن پسند ہیں۔ خاندانی لحاظ سے، اپنے متعلق نہیں ابھی بات شروع ہوئی: ''دوسرا اور قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد (جہاد کا غلط خیال ہے اس کو) کو دور کروں......''

جہاد کے خلاف نہیں، جہاد کے غلط خیال کو دور کروں: ''......جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں......''

نمبر دو کے نیچے آپ لکھتے ہیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کتابیں بھیج کر: ''......عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے، ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا۔ ان کو یہ اطلاع دی کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا۔ مگر بایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں۔ کیونکہ میں نے کبھی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک [1192] حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا اور درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی۔ اس لئے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔ ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک سخت عذاب میں تھا...... ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی (سکھوں کے زمانے میں ہماری اور پنجاب کے تمام مسلمانوں کی) دینی آزادی کو بھی روک دیا۔ ایک مسلمان کو بانگ نماز پر مارے جانے کا اندیشہ تھا۔ (اور کئی ایسے واقعات ہوئے کہ اذان دی اور ان کو قتل کر دیا گیا) چہ جائیکہ اور رسوم عبادات آزادی سے بجا لا سکتے۔ پس یہ اس گورنمنٹ محسنہ کا ہی احسان تھا کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تندور سے خلاصی پائی۔ (جو سکھوں کا تھا) خدا تعالیٰ نے (وہ سکھوں کے اس عذاب سے کہ اذان دینا بھی بند ہو گیا تھا چھڑانے کے لئے) ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیج دیا۔'' اور پھر آگے وہ سارے وہ احسانات وغیرہ کا ذکر کر کے:

''مگر میں جانتا ہوں......'' یہ اس پیرا کے آخر میں ہے، تین سطریں اوپر: ''......مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے (وہ جو بعض ان پڑھ مسلمان ہیں اور غلط خیال جہاد کا

رکھتے ہیں وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے بھی) بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔' یعنی اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے جیسا کہ خدا کا:

''یہ تو ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پرزور تقریریں اطاعت [1193] گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا۔ لہٰذا میں پھر یہ یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں (یہ بڑا اہم ہے۔ وہ ساری کتابیں جہاد کے متعلق نہیں ہیں) اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں......''

پہلی دو...... دو صفحے ساری کتاب کے ''براہین احمدیہ'' حصہ سوم، بڑی کتاب ہے۔ اس میں صرف دو صفحے لکھے ہوئے ہیں اس کے متعلق، اور وہ بھی جہاد کی حقیقت جو آپ سمجھتے تھے اس کے متعلق ''براہین احمدیہ'' حصہ چہارم چار صفحے اور یہ ''نوٹس درباره توسیع دفعہ ۲۹۸'' اور کتاب ''آریہ دھرم'' اس کے ہیں کوئی چھ، سات صفحے اور آگے ہے ''التماس'' یہ اشتہار ہے۔ اس کے چار صفحے اور پھر آگے اشتہار۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' بڑی موٹی کتاب ہے اتنی بڑی کتاب کئی سو صفحے کی چھ سات سو صفحے کی ہے، چھ سو صفحے کی کتاب میں سے سترہ سے بیس تک، یہ کہ ہو گئے چار، اور پانچ سو گیارہ سے اٹھائیس تک، یہ ہو گئے ستاراں، یہ سارے یہ صفحے ہیں۔ اعلان در کتاب ''نور الحق'' تئیس سے چوّن صفحے تک اور کتاب ''شہادت القرآن'' یہ چند صفحے ہیں۔ ''نور الحق'' حصہ دوم انچاس، پچاس صرف دو صفحے ہیں ساری کتاب کے۔ ''سر الخلافہ'' صفحہ اکہتر، بہتر، تہتر۔ یہ بھی پہلے ضروری نہیں کہ پہلے صفحے سے، اکہتر سے شروع ہو، اس کے صفحے کے کسی حصے سے شروع ہے اور تہتر کے کسی حصے میں ختم ہو گیا۔ ''اتمام الحجۃ'' پچیس سے، اسی طرح تین صفحوں کے اندر یہ آ گیا اور اسی طرح ان کتابوں کے، جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، یہ سارے صفحے مل کے سو بھی نہیں بنتے۔

جناب یحییٰ بختیار: [1194] یہ ''تحفہ قیصریہ'' تمام کتاب اور بھی ہیں، تمام کتابیں بھی ہیں اس کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: ''تحفہ قیصریہ'' کتنے صفحوں کی کتاب ہے؟ یہ پچاس صفحے کی کتاب بھی نہیں اور اس کا تمام کتاب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام کتاب ہی یہ ہے مطلب یہ ہے کہ یہ مضمون پھیلا ہوا بیان ہوا ہے۔ مختلف جگہوں پر، اس واسطے علیحدہ علیحدہ صفحات نہیں لکھے گئے اور یہ اصل یہ کتاب کا مضمون ہے، ملکہ وکٹوریہ کو یہ دعوت کہ تم اسلام کو قبول کرو اور اسلام کی حقانیت پر اس

کو دلائل دیئے گئے ہیں اور اس میں ساتھ یہ بھی، شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے۔ اشتہار سمیت اس کے ہاں، اشتہار وغیرہ ملا کے یہ ۲۴ صفحے ہیں اور یہ بھی اب غلطی ''تحفہ قیصریہ'' کے متعلق پیدا ہوگئی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں تو اس پر، **Detail** (تفصیل) میں تو آپ سے پوچھ رہا تھا کہ مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ: ''اتنا میں نے لکھا ہے کہ پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: میں آ جاتا ہوں، میں اس طرف آ تا ہوں۔ ٹھیک ہے، اس طرف آ جاتا ہوں مطلب یہ ہے کہ اس اشتہار سے ایک غلط تاثر بعض لوگوں کے ذہن میں پیدا ہوا۔ تو ہر ایک کے ہو جاتا ہے۔ اس کی میں وضاحت کر رہا ہوں۔ ان کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہر ایک شخص۔ اس نتیجے پر پہنچتا ہے، جو آپ نے لکھا ہے وہ یہ ہے: ''کیا اس کے حق میں یہ گمان ہوسکتا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں۔ جو شکایتیں جارہی تھیں گورنمنٹ کے پاس اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ یہ جو رپورٹیں بھیجی جارہی ہیں کہ یہ مہدی سوڈانی کی طرح ایک فتنہ پیدا کرنے والا اور بغاوت کرنے [1195] والا گروہ ہے یہ غلط ہے اور ہمارا جو یہ ہے جہاد کا جو صحیح تصور، عین اسلامی، وہ جماعت کے لوگوں میں پیدا کیا گیا ہے اس لئے ایسی گورنمنٹ کے خلاف جنہوں نے سکھوں کے مظالم سے مسلمانوں کو نجات دلائی یہ غداری نہیں کریں گے۔''

(پھر اسی کے اندر آ جاتا ہے) ڈلیسی پادریوں کے نہایت دل آزار حملے اور توہین آمیز کتابیں جن کے متعلق لکھتے ہیں: ''یہ کتابیں درحقیقت ایسی تھیں کہ اگر آزادی کے ساتھ ان کی مدافعت نہ کی جاتی اور ان کے سخت کلمات کے عوض میں کسی قدر مہذبانہ سختی عمل میں نہ آتی تو بعض جاہل تو جلد تر بدگمانی کی طرف جھک جاتے ہیں۔ سارے یہ خیال کرتے کہ گورنمنٹ کو پادریوں کی خاص رعایت ہے۔ مگر اب ایسا خیال کوئی نہیں کرسکتا اور بالمقابل کتابوں کے شائع ہونے سے وہ اشتعال جو پادریوں کی سخت تحریروں سے پیدا ہونا ممکن تھا اندر ہی اندر دب گیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے ہر ایک مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی تائید میں عام آزادی دی ہے جس سے ہر ایک فرقہ برابر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پادریوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔''

اور اس میں پھر اگلے پیرے میں ہے۔ ''امہات المؤمنین'' کا ذکر جو نہایت ہی گندی اور فحش کتاب تھی اور بڑی بھڑکانے والی تھی اور یہ بتایا کہ: ''میں نے یہ سختی اس لئے کی ہے کہ وہ لوگ جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں، ان کے...... جوش میں آ جاتے ہیں ان کا تدارک کیا جاسکے۔'' پھر آگے لکھتے ہیں، اسی نمبر ۲ کے نیچے، کہ: [1196] ''لیکن اسلام کا مذہب مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی

مقبول القوم نبی کو برا کہیں۔ بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو پاک اعتقاد عام مسلمان رکھتے ہیں اور جس قدر محبت اور تعظیم سے ان کو دیکھتے ہیں۔ وہ ہماری گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں۔ میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کے لئے بہتر طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرمائے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے اور صرف ان کتابوں کی بناء پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلم اور مقبول ہوں اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلم کتابوں میں وارد نہ ہو سکے اور اگر گورنمنٹ عالیہ یہ نہیں کر سکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرمادے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ قوموں میں صلح کاری پھیلانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں......''

''تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں۔ گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں (جو رپورٹیں جارہی تھیں) اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی جو ہدایتیں اس فرقہ کے لئے میں نے مرتب کی ہیں، یعنی جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے، ان کو اپنا دستور العمل رکھے، وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے جس کا نام [1197] تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھیجی گئی تھی...... یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے، مہدی، ہاشمی، قریشی، خونی کا قائل نہیں ہوں۔ جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں (یہاں سارے مسلمان نہیں مراد وہی مراد ہیں جن کا یہ اعتقاد تھا) بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا۔ میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں۔ ہاں، میں اپنے نفس کے لئے اس مسیح موعود کا ادّعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح غربت کے ساتھ زندگی بسر کرے گا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا اور نرمی اور صلح کاری اور امن کے ساتھ قوموں کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھائے گا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے۔ میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔'' یہاں مسئلہ جہاد سے وہ مراد نہیں جو صحیح مسئلہ ہے، بلکہ

وہ مراد ہے جس کے متعلق پہلے آیا ہے کہ غلط مسئلہ جہاد بعض ذہنوں میں پھیلا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے Explain (واضح) کر دیتے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے خود Explain (واضح) ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: آگے خود Explain (واضح) ہو جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کیونکہ مجھے مسیح......''

[1198] مرزا ناصر احمد: ''اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کو واحدہ، لاشریک (اپنے اصول بتائے ہیں) اوّل یہ (میرے جو اصول ہیں، میرے بڑے اصول پانچ ہیں) اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور ہر ایک منقصت موت اور بیماری اور لاچاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا۔ (اور یہ جو فقرہ جو ہے یہ بڑی کاری ضرب لگاتا ہے۔ عیسائی مذہب اور ان کے خیالات پر...... یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ بتلانے والا حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع اور ایسے خیالات کے پابند کو......''

سید عباس حسین گردیزی: ......متعلق اور یہ بہت ساری باتیں ہوتی جاتی ہیں جو موضوع سے باہر ہو کر بیان فرما رہے ہیں۔

Mr. Chairman: ***You may contact the Attorney-General as decided on the very first day.***

(جناب چیئرمین: آپ جیسا کہ پہلے روز فیصلہ ہوا تھا، اٹارنی جنرل سے رابطہ کریں)

جناب یحییٰ بختیار: بیٹھ جایئے۔

مرزا ناصر احمد: میں شروع کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ''......اور باغیانہ اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا...... چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ [1199] کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا۔ (مفسدانہ

خیالات)اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا **Law Abiding** (امن پسند) پانچویں یہ کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلح کاری کا مؤید ہونا اور نیک اخلاق کو دنیا میں پھیلانا۔‘‘

یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے۔ چوتھے...... میں نے چھوڑ دیا بیچ میں سے:

۴...... چوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلاء یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور شرفاء ہیں جو کسی سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب یا نوکری پر ہیں یا ان کے اقارب رشتہ دار اور دوست ہیں......

۵...... میرا اس درخواست سے، جو بحضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں، مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں، عنایت خاص کا مستحق ہوں۔ لیکن یہ سب امور گورنمنٹ عالیہ کی توجہات پر چھوڑ کر بالفعل ضروری استغاثہ کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں، میری نسبت[1200] اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کے ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کہ وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم...... اور میرے حقیقی بھائی...... اور جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات...... میں ہے۔ سب کو ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدا ناخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت (جن کی گواہیاں ہیں پہلے مان رہے سرکار انگریزی ایسے خاندان کی نسبت)...... ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ (جو چٹھیاں جو ہیں) (ایک جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے) اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے

خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں......

......اس میں خود کاشتہ پودا خاندان کے متعلق کہا ہے۔ بڑا واضح ہے یہاں۔ اس خاندان کے اس حصہ کے متعلق جس کے لئے اپنے ایک الہام میں یہ کہا کہ تیرے آباؤاجداد سے تیرا تعلق قطع کر دیا جائے گا اور تیرے سے شروع کیا جائے گا:

یہ یہ ''خود کاشتہ پودا'' بڑے واضح الفاظ ہیں یہ کہ صرف اپنے خاندان کے لئے کہا ہے۔ اپنے لئے یا جماعت کے لئے نہیں کہا گیا۔

''[1201]......وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق سے کام لے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم (اگلا صفحہ) کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں (اور درخواست یہ ہے) کہ تاہر ایک شخص بے وجہ (اتنی درخواست ہے سارے اشتہار میں) تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے......'' آگے وہ نام ہیں۔ اگلا میں اگلا...... تین ہیں ناں۔ یہ لے لیں۔ دوسرا......

جناب یحییٰ بختیار: میں اس پہ جی کچھ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا ناصر احمد کی بددیانتی)

جناب یحییٰ بختیار: ...... پوچھتا ہوں کیونکہ ابھی تک وہ جو ہے ناں جی، آپ نے لفظ ''جماعت'' نہیں پڑھا: ''......(اس واسطے وہ) مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کے راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیات کی توجہ سے درخواست کریں تا کہ ہر ایک شخص بے وجہ ہمارے آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......'' (خط بحضور گورنر ص۱۳، ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

ان ساروں کے نام بھی دے رہے ہیں۔

[1202]مرزا ناصر احمد: جی، ''خصوصی عنایات'' سے مراد یہ ہے کہ ہماری کوئی بے عزتی نہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''ہماری'' سے یہاں مطلب ان کے خاندان کی بھی ہو سکتی ہے اور یہ جماعت کی بھی، کیونکہ دونوں استعمال کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور خاندان کی لسٹ نہیں دے رہے، جماعت کی لسٹ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے صحیح فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، دیکھیں ناں اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ آپ نے صحیح فرمایا۔ لیکن جہاں ''خود کاشتہ'' لکھا، وہ صرف اپنے اس خاندان کے متعلق لکھا جس سے منقطع ہو چکے ہیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ٹھیک ہے جی۔ نہیں، میں اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: لیکن یہاں، دیکھیں ناں، یہاں ''پوری عنایات اور خصوصیات سے توجہ کی درخواست'' اور درخواست یہ ہے کہ ''بے وجہ ہمارے آبرو ریزی کے لئے کوئی شخص دلیری نہ کرے۔'' اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو یہی......مرزا صاحب! مجھے تعجب اس بات کا تھا، جو میں صحیح عرض کر رہا تھا، کہ آپ اس گورنمنٹ کو محسن گورنمنٹ کہتے ہیں کہ یہاں قانون ہے، انصاف ہے......

[1203] **مرزا ناصر احمد:** (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے رسالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہاں انصاف ہے، قانون ہے، اس کے بعد اتنی زیادہ ان کو بتانے کے لئے کہ ہمارے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، اس کے لئے خدا کے لئے ہماری آبرو کو بچایا جائے۔ یہ گورنمنٹ اس قابل تھی کہ اس کی تعریف کی جاتی کہ وہاں اتنی منتوں کے بعد، خوشامدوں کے بعد یہ کہا جائے کہ بھئی! ہمیں پروٹیکشن دیجئے؟

مرزا ناصر احمد: ہم......اس کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو اس گورنمنٹ......وہ گورنمنٹ اس قابل نہیں کہ جس کی کہ اطاعت کرو۔ یہ تو ڈیوٹی تھی اس گورنمنٹ کی، فرض تھا گورنمنٹ کا کہ ہر ایک ***Citizen*** (شہری) کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو حکومتیں اپنے فرضوں کو کبھی کبھی بھول بھی جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔ ہمیں ان حالات کا اندازہ نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایسے حالات سے گزرے ہیں اور کیا ہوا ہے۔ میں اس میں نہیں کہہ رہا کچھ......

مرزا ناصر احمد: وہ تو اگر وہ اس وقت کوئی ہوں ناں تو بتائیں گے آپ کو کہ سکھ کس قدر مظالم ڈھایا کرتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، میں ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ میں سمجھ رہا ہوں۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ چیزیں جن سے تعجب ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ بے وجہ آبروریزی پر دلیری نہ دکھایا کریں، اور بے وجہ آبروریزی پر دلیری، جھوٹی مخبری ہے جو حکومت کو کی جارہی تھی۔

[1204] **جناب یحییٰ بختیار:** یہاں ایک......

مرزا ناصر احمد: یہ اگر اجازت ہو تو میں ایک رسالہ بھی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ...... داخل کروانا چاہتا ہوں اس میں، اسی میں اور دوسروں کے حوالے بہت سارے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، دے دو جی۔

یہ مرزا صاحب! یہ خزائن ج۱۳ ص۳۴۰ پر......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی خط کے ص۳۴۰ پر کتاب میں جو خط ہے......

مرزا ناصر احمد: جی (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکال لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ آپ نے کچھ **Portion** (حصہ) پڑھا ہے تو میں آپ کی توجہ کچھ اور **Portions** (حصوں) کی طرف دلانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''...... جن کی وجہ سے وہ نہایت بے وقوفی سے اپنی گورنمنٹ محسن کے ساتھ ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیرخواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیرخواہی کی شرط ہے۔ بلکہ بعض جاہل ملاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے...... (شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے)...... تو میں نے نہ کسی

بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں بڑی زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں [1205] میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی، جو درحقیقت ان کی محسن ہے، سچی اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔'' مرزا صاحب! میرا جو سوال تھا صحیح......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا قادیانی نے انگریز کی اطاعت کے لئے سب کچھ کیا)

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے لئے میں نے کافی وقت لیا ہے اور پھر میں اس طرف آنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ ایک خط اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جو بھی عیسائیوں نے اسلام پر حملے کئے اور آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں، لیکن انہیں مرزا صاحب نے جواب جہاد کے جذبے میں یا ایمان کے جوش میں نہیں دیئے۔ بلکہ انگریز کی اطاعت اور ان کی گورنمنٹ کو برقرار رکھنے کے لئے، امن برقرار رکھنے کے لئے، وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے، اس لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ یہ میرا سوال تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں بھی یہی لکھا ہوا ہے جو میں نے ابھی بتایا ناں، آپ یہ لکھتے ہیں، یہ اسی میں جہاں آپ نے پڑھا ہے ناں، اس سے چند سطریں پہلے: ''اور اس ارادہ اور قتل کی اوّل وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی تاکہ میں ان وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے......''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ......

مرزا ناصر احمد: ''......اور جہاد کی جو اصل تعلیم ہے اسلام کے اندر اس کا پرچار کروں۔''

جناب یحییٰ بختیار: اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ جہاد کی کہ انگریز کی اطاعت کرو، سچے دل سے کرو، محبت سچے دل سے انگریز کی کرو؟ یہ بار بار کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس زمانہ کے......

[1206] **جناب یحییٰ بختیار:** وہ ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ہوگا اس کا۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ ہم نے سکھوں کے مظالم نہیں سہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ درست فرما رہے ہیں آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اس زمانہ کے لوگ، بڑے بڑے سمجھدار علماء چوٹی کے جو تھے

ناں، جو اس تندور میں پڑ کے باہر نکلے تھے، ان سب نے یک زبان ہو کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس عذاب سے ہمیں نجات دلائی۔

(خنزیر پالنے والوں کی اطاعت؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ بجا فرماتے ہیں میں اس کو **Question** (سوال) نہیں کرتا، سکھوں نے بڑا ظلم کیا، اس میں کوئی **Dispute** (تنازعہ) نہیں ہے، اذانیں بند کرائیں، اس میں کوئی **Dispute** (تنازعہ) نہیں ہے۔ انگریز کی حکومت اس کے بعد آئی۔ وہ انصاف کی گورنمنٹ تھی سکھوں کے مقابلے میں، اس میں **Dispute** (تنازعہ) نہیں ہے۔ سوال میرا صرف اتنا تھا کہ ایک جو مشریوں کے خلاف کیا، کس جذبے سے کیا تا کہ یہ اچھی گورنمنٹ ہے، اس کو مضبوط کیا جائے، یہ جذبہ تھا، اس کی اطاعت کی جائے۔

دوسری بات کہ وہ مہدی ہیں۔ مہدی آتے ہیں۔ مہدی نے سور کو ختم کرنا قتل کرنا ہے، صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ یہ انگریز کہ صلیب لے کر آیا اور سور کو پالنے والا آیا اور سور کو کھانے والا آیا۔ کہتے ہیں اس کی اطاعت کرو اور ایران تک، افغانستان تک، مصر تک ان ہی کا پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں تو یہ کہتے ہیں یہ مہدی اور اس مہدی میں کتنا فرق ہے۔ یہ چیز میں لا رہا ہوں۔ آپ کے سامنے۔ یہ جو تھا ناں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں آپ پھر وہ واپس دے سکتے ہیں ذرا، ہاں، رسالہ، یہ جو میں نے ابھی داخل کروایا تھا۔ اس میں نواب صدیق محسن خان صاحب نے ''مواحد الفوائد'' میں...... وہاں یہ حوالہ ہے ان کا...... نہایت خوبی اور تحقیق سے بیان فرمایا ہے: [1207] ''اور جیسے اور کتابیں ہندوستان سے لے کر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لے کر تہران تک تقسیم ہو گئیں ویسے ہی یہ کتاب بھی جا بجا پہنچے گی۔'' یعنی یہی ہے، جہاد کی مخالفت اور انگریز کی اطاعت میں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہم زمانہ کے لحاظ سے اس **Context** (سیاق وسباق) سے جدا ہو جاتے ہیں تو ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کا سمجھنا۔

(مرزا قادیانی عوامی نبی نہیں تھے، بلکہ بڑے بڑے لوگوں کو پسند کرتے تھے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں آپ سے **Agree** (اتفاق) کرتا ہوں۔ کیونکہ...... (یہاں) میں نے ایک اور چیز نوٹ کی، میں نے توجہ نہیں دلائی...... کیونکہ مجھے کچھ غیب معلوم ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب کہتے ہیں: ''چوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت

میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدے پر ممتاز اور اس ملک کے نیک نام، رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور وکلاء اور یا نوتعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء ہیں.....'' (خطبہ بحضور گورنر ص۱۲، ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۴۸، ۳۴۹)

مطلب یہ ہے کہ یہ عوامی نبی نہیں تھے، بڑے بڑے آدمیوں کو ہی پسند کرتے تھے کہ ان کے ساتھ ہوں۔ یہ تاثر پڑتا ہے اور آج کل تو ہر ایک کہتا ہے کہ میرے ساتھ غریب ہوں۔ میرے ساتھ...... میرے ساتھ...... میں ان کا نبی ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ''میں تو بڑے بڑے آدمیوں کا نبی ہوں۔''

مرزا ناصر احمد: یہ بڑے بڑے آدمیوں کی تعداد کتنی ہے اس میں؟

جناب یحییٰ بختیار: تین سو، چار سو کے قریب دی ہے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں اور کئی ہزار میں......

[1208] **جناب یحییٰ بختیار:** اور پھر انہوں نے ***Ignore*** (نظر انداز) کر دیا۔ ***They are not worthy...*** (اس لائق نہیں)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کئی ہزار آدمیوں میں ان کا انتخاب کیا گیا جن کا ذکر حکومت کو متوجہ کرسکتا تھا۔ یہ نہیں کہ اپنا کوئی اس میں تھا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہوسکتا ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں کہ اپنا کوئی اس میں سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......زمانے میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی وہ جو مرزا صاحب! آپ نے......

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی ایک رہتا ہے اور تین آپ نے پڑھے تھے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی ضمن میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو ختم ہوگیا ناں۔ اسی، اسی میں آپ نے تین چیزیں پڑھی تھیں صبح۔ اگر کہیں تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو آچکا ہے جی کافی۔ میں تو چاہتا تھا کہ وہ جو آپ نے کوئی جواب تیار کیا تھا۔ وقت کم ہوگیا، اسپیکر صاحب مجھے کہہ رہے ہیں کہ وہ ***Important*** (اہم) چیز ہے۔ وہ جتنا آپ مختصر کرسکیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ چونکہ **Important** (اہم) ہے، وہ **Separatism** (علیحدگی) پہ آپ نے کہا تھا کہ کچھ فرمائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ تاریخ احمدیت، ہماری جو زندگی ہے، اس پر یہ ایک طائرانہ نظر ہے، موٹی موٹی چند باتیں لی گئی ہیں۔ شروع کیا ہے میں نے اسے ۱۸۸۰ء، [1209] ۱۸۸۴ء جو ''براہین احمدیہ'' کی تصنیف کا زمانہ ہے۔ مسلمانوں میں وحدت کے قیام کی ایک تحریک اس زمانے میں آپ نے کی۔ ''مسلمانوں میں وحدت کا قیام۔'' یہ میں ذرا عنوان پڑھ دیتا ہوں تاکہ اس سے وہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ **Brief** کردیں۔ باقی فائل کردیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ نہیں، میں وہ پہلے عنوان پڑھ دوں گا، پھر ایک ایک حوالہ دیتا چلا جاؤں گا۔ **Brief** کروں گا۔

''دوقومی نظریہ کی تائید'' یہ ۱۸۸۰ء اور ۱۸۸۴ء کے درمیان۔

جنگ مقدس ۱۸۹۳ء، جس کے اوپر بعض دفعہ اعتراض بھی ہو جاتا ہے۔ اس کی جو بیک گراؤنڈ ہے وہ بڑی دلچسپ ہے اور وہ بتاتی ہے کہ کس طرح ایک جان ہو کر دوسروں کے ساتھ جب اسلام کے دفاع اور اسلام کی حفاظت کا سوال ہوتا تھا، آپ اور آپ کی جماعت کھڑی ہوتی تھی۔ یہ ۹۳ میں ۱۸۹۳ء میں پیش گوئی پنڈت لیکھرام جو احمدیوں پر حملہ آور نہیں ہوا تھا، بلکہ وہ برا ایسا دماغ تھا اس کا کہ وہ نبی اکرم ﷺ پر حملہ آور ہوا تھا۔ ''ناموس مصطفیٰ کے دفاع اور مذہبی مؤاخات کے متعلق آئینی تحریک'' ۱۸۹۵ء، ۱۸۹۶ء میں یہ سوال اٹھا تھا کہ جمعہ کی وقت ہے ان مسلمانوں کو جو حکومت کے دفاتر میں کام کرتے ہیں، اس لئے ان کو جمعہ کو تعطیل دی جائے یا جمعہ کے لئے ان کو رخصت دی جائے۔ یہ ۱۸۹۶ء میں یہ اٹھا۔ یہ آپ نے تحریک کی اور ساروں کے ساتھ مل کے یہ کوشش کی گئی۔

۱۸۹۶ء میں ہی ایک غیر مسلم تنظیم کی طرف سے جلسہ مذاہب کا انعقاد کیا گیا اور اس میں جو مسلمانوں کی طرف سے ایک کامیاب لیکچر ہے۔ وہ اس وقت آیا۔ میں اس کا صرف پس منظر بتاؤں گا۔

[1210] ۱۹۰۰ء میں پھر ایک بشپ جارج ایلفریڈ لیفرا وہ شخص ہے، وہ بھی اس طرح حملہ

آ ورہوا، اورنہایت گندہ ذہن تھا۔اس سے آپ نے تمام مسلمانوں کی طرف سے مقابلہ کیااوراس کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔

پھرہم آتے ہیں۱۹۰۲ء میں ۔ یہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا رہنے والا تھا۔ اپنے آپ کوخدا کا رسول کہتا تھا......خداوند یسوع مسیح کا رسول، خدا کانہیں۔مجھ سے غلطی ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جووہ تو کہتے ہیں مرگیا تھا، وہ میں نے پڑھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ پیش گوئی جو ہے، یہ۱۹۰۲ء کی ہےاوراس نے یہ کہا تھا کہ ''میں دنیا سے اسلام کو مٹا دوں گا۔'' یہ اعلان کیا تھا اس نے اوراس کے مقابلے میں آپ کھڑے ہوئے اوراللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ پیش گوئی کی اوراللہ تعالیٰ نے، جواسلام کومٹانا چاہتا تھا اس کوذلیل کر کے دنیا سے نیست ونابود کردیا۔

۱۹۱۰ء میں جماعت کی طرف سے مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی گئی، مسلم پریس ایسوسی ایشن۔

۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے۱۹۱۱ء میں مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مخالفت کی گئی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مجھے......وہ آپ ایک **Step** (مرحلہ) بیچ میں رہ گئے ہیں، وہ جو کمشنر صاحب آتے ہیں ان کو ملنے کے لئے......

مرزا ناصر احمد: وہ میں دیکھ لیتا ہوں، میرے ذہن میں نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے مخالفت کی۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت، دیکھ لیتے ہیں وہ۔ٹھیک ہے۔۱۹۱۰ء میں۔وہ تو میں دیکھ لیتا ہوں۔میرے اوپر اعتراض جس کی مرضی ہے کرے، لیکن میرے ذہن میں نہیں [1211] تھی وہ بات۔لیکن چیک ہونے والی ہے۔پتہ نہیں آپ کو کیا **Version** (ترجمہ شدہ) ملی ہے اس کی۔۱۹۱۰ء میں مدرسہ الٰہیات کے لئے امداد۔یہ اس وقت مسلمانوں نے ایک مدرسہ کھولا۔اس کے لئے کوشش کی گئی۔

۱۹۱۸ء میں مسلمانان ہند بڑے پیمانے پر کروڑوں چراغ جلا کر جشن فتح منا رہے تھے۔ ان کی خوشی میں جماعت احمدیہ شریک ہوئی۔

***Mr. Chairman:** We break for Maghrib to re-assemble at 7:30.*

The Delegation is permitted to withdraw till 7:30 pm.

(جناب چیئرمین: مغرب کی نماز کے لئے ساڑھے سات بجے شام تک التوا دیا جاتا ہے۔ وفد کو ساڑھے سات بجے تک جانے کی اجازت ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے جی۔

***Mr. Chairman:** The honourable members may keep sitting.* (جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

***Mr. Chairman:** The honourable members may keep sitting. Yes, the honourable members may keep sitting.*

(جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں جی، معزز اراکین تشریف رکھیں)

ایک رکن: سر! یہ آپ نے فیصلہ کرنا......

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ مولانا! یہ اپنی باتیں ہیں، آپس میں کرتے ہیں۔ ایک اصول طے ہو چکا ہے۔

STATEMENT RE: TARBELA MISHAP

(سانحۂ تربیلہ)

***Mr. Chairman:** Yes, the Law Minister.*

(جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون صاحب)

***Mr. Abdul Hafeez Pirzada:** Sir, what I have to submit has nothing to do with the issue.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا! میں نے جو گزارش کرنا ہے اس کا زیر بحث موضوع سے کوئی تعلق نہیں)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *It is a matter of public importance and the Prime Minister has directed me to bring it to* [1212] *the notice of the National Assembly of Pakistan as to what has happened at Tarbela. But, since the National Assembly is not in session and there will be a lot of speculations, I would suggest, I would request that permission may be given to me to say something. And this may be reported as part of the proceedings of the Assembly.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: لیکن معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر مجھے وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کہ جو کچھ تربیلا میں واقعہ پیش آیا ہے وہ میں قومی اسمبلی کے نوٹس میں لاؤں۔ چونکہ قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا اور کئی طرح کی قیاس آرائیوں کا امکان ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دی جائے اور اسے قومی اسمبلی کی کاروائی کے طور پر رپورٹ کیا جائے)

Mr. Chairman: *You have to say it today?*

(جناب چیئرمین: کیا آپ آج ہی بتانا چاہتے ہیں؟)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Sir, it is a matter of great importance.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: یہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے)

Mr. Chairman: *If today, then, after Maghrib, we will hold......*

(جناب چیئرمین: اگر آج ضروری ہے تو مغرب کی نماز کے بعد اجلاس کر لیں گے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *If you permit....*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: اگر آپ اجازت دیں......)

Prof. Ghafoor Ahmad: *Many members. We can meet as Assembly.*

(پروفیسر غفور احمد: ہم بطور اسمبلی اجلاس کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: ***If it is of that importance, we will, after Maghrib, convert it into National Assembly.***

(جناب چیئرمین: اگر اتنا ہی اہم معاملہ ہے تو پھر مغرب کی نماز کے بعد اسے قومی اسمبلی کے اجلاس میں تبدیل کرلیں گے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: ***Because already I have said something at Tarbela.***

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: کیونکہ میں پہلے ہی آج تربیلا میں کچھ بتاچکا ہوں)

Mr. Chairman: ***There would not be any Reporter or any Gallaries; but whatever you say, we will send it to the Press.***

(جناب چیئرمین: گیلری میں کوئی رپورٹر نہیں ہوگا، ہم پریس کو بیان جاری کردیں گے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: ***Whatever we say, it shall be reported because....***

Mr. Chairman: ***Any honourable member has any objection?*** (جناب چیئرمین: کسی رکن کو کوئی اعتراض ہے؟)

Members: ***No objection.***

(اراکین: کوئی اعتراض نہیں)

Mr. Chairman: ***So, after 7:30, we will meet as National Assembly. I request the members to be present. And we call the Delegation after that.***

(جناب چیئرمین: ساڑھے سات بجے کے بعد ہم بطور نیشنل اسمبلی اجلاس کریں گے۔ میں اراکین کے حاضر ہونے کی درخواست کرتا ہوں اور اس کے بعد ہم وفد کو بلالیں گے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: ***Alright, Sir.***

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: ٹھیک ہے، جناب والا!)

[1213]***Mr. Chairman:*** ***They may be informed that they will be called at 8:00 pm.***

(جناب چیئرمین: انہیں مطلع کردیں کہ انہیں ۸ بجے بلایا جائے گا)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *All right.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: ٹھیک ہے)

Mr. Chairman: *Yes. Otherwise, tomorrow morning, Mr. Law Minister, tomorrow morning, Senate is meeting; we are not meeting tomorrow morning.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! بصورت دیگر کل صبح وزیر قانون صاحب کل صبح سینٹ کا اجلاس ہورہا ہے۔ ہمارا کل کوئی اجلاس نہیں ہے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Yes, Sir, because this is....* (جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جی ہاں! جناب والا کیونکہ یہ......)

Mr. Chairman: *We will convert it. Yes, it is alright.* (جناب چیئرمین: ہم اس کو تبدیل کرلیں گے، جی ٹھیک ہے)

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *Sir, therefore, I have to inform the House.*

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب والا! میں نے ایوان کو مطلع کرنا ہے)

Mr. Chairman: *So, the House is adjourned to meet at 7:30 sharp.*

(جناب چیئرمین: تو ایوان کا اجلاس ساڑھے سات بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

Thank you very much. (آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Special Committee adjourned for Maghrib Prayers to meet at 7:30 pm. as National Assembly and at 8:00 pm. as Special Committee of the whole House.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ ۷:۳۰ بجے دوبارہ ہوگا۔ بطور نیشنل اسمبلی کے اور ۸ بجے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہوگا)

[The Special Committee re-assembled for National Assembly meeting, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوبارہ ہوا، نیشنل اسمبلی کے اجلاس کے بعد۔ چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں)

Mr. Chairman: ***Proceedings of the Committee of the whole House. Mr. Attorney- General, honourable members, and Maulana Mufti Mahmood, now the private discussion should be stopped and we will proceed.***

(جناب چیئرمین: پورے ایوان پر مشتمل کمیٹی کی کاروائی شروع کر رہے ہیں۔ اٹارنی جنرل صاحب! معزز اراکین اور مولانا مفتی محمود صاحب اب غیر متعلقہ گفتگو کو بند کریں اور ہم کاروائی شروع کریں)

بلالیں جی۔ بلالیں ان کو، ڈیلی گیشن کو بلالیں۔ وہ آ جائیں جی۔

[1214] ***(The Delegation entered the Chamber)***

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: ***Yes, Mr. Attorney- General.***

(جناب چیئرمین: جی! اٹارنی جنرل صاحب)

I will request to the honourable members to be attentive, I request the honourable members.

(میں درخواست کرتا ہوں کہ معزز اراکین توجہ فرمائیں۔ میں معزز اراکین سے درخواست کرتا ہوں)

Yes, Mr. Attorney- General. (جی اٹارنی جنرل صاحب)

CROSS- EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION
(قادیانی وفد پر جرح)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Mirza Sahib, you will continue to reply to that question?***

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اسی سوال کا جواب جاری رکھیں گے)

مرزا ناصر احمد: جی ہاں، میں ابھی شروع کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو آپ پہلے سنا رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک فقرہ پہلے کہوں گا۔ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ ایک عظیم ***Landmark*** رہ گیا تھا، وہ آپ نے مجھے یاد کروا دیا...... ۱۹۰۶ء والا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو مرزا صاحب میری ڈیوٹی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے پڑھا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: جی شکریہ!

۱۵...... عالمگیر لجنۂ اسلامیہ کے قیام کا مشورہ، ۱۹۲۰ء

ترکی اور حجاز کے حقوق کی حفاظت ۱۹۲۱ء۔

تحریک شدھی اور مجاہدین احمدیت کے کارنامے، ۱۹۲۳ء۔

خدمات ملک شام کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ ۱۹۲۵ء۔

''رنگیلا رسول'' اور ورتمان کا فتنہ اور اس کے تدارک کے لئے جہاد ۱۹۲۷ء۔

[1215] سیرۃ النبی ﷺ کے جلسوں کی تحریک اور ابتداء ۱۹۲۸ء۔

مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ۱۹۲۸ء۔

سائمن کمیشن رپورٹ پر تبصرہ اور ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل ۱۹۳۰ء۔

قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی مساعی ۴۸۔۱۹۳۹ء۔

آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی ۴۷۔۱۹۴۰ء۔

۲۵۔ انڈونیشیا کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ ۱۹۴۴ء۔ پاکستان کے روشن مستقبل کے لئے امام جماعت احمدیہ کے چھ لیکچر ۱۹۴۷ء۔

فرمان بٹالین ۱۹۴۸ء۔

چوہدری سرمحمد ظفر اللہ خان صاحب کی اسلامی خدمات ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۲ء۔

یہ عنوان ہیں۔ یہ ایک طائرانہ نظر جو ہوتی ہے کہ کس طرح ہر موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد اور دوسرے جو تھے مختلف فرقوں کے افراد انہوں نے ایک جان ہوکر اسلام کی، اسلام کے جو مسائل تھے ان کو حل کرنے کی کوشش کی۔ میں......ایک وہ کشمیر کا مسئلہ یہاں لکھنے سے رہ گیا ہے۔ ویسے وہ نوٹ تیار ہیں۔ جو کشمیر کی، تحریک کشمیر جو ہے وہ ۳۳۔۳۲۔۱۹۳۱ء کی ہے۔ وہ بھی ایک مسلمان کے خلاف ایک عظیم ظالمانہ رویہ کے خلاف جہاد تھا اور اس میں سب کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ نے بھی ایسا کام کیا جو سب کی نظر میں پسندیدہ تھا اس وقت، اور وہ حوالے یہاں موجود ہیں۔

''براہین احمدیہ''......''براہین احمدیہ'' بانی سلسلہ احمدیہ نے اس وقت لکھی جب ابھی مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جس کے چار حصے ہیں۔ ۸۸۔۱۸۸۴ء میں یہ شائع ہوئی۔ اس پر صرف ایک اقتباس میں پڑھوں گا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ایڈووکیٹ اہل حدیث، نے ''براہین احمدیہ'' کے متعلق لکھا:[1216] ''ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی، حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم کوئی ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہموسماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہے، ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑہ اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تہدی کے ساتھ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر تجربہ مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھادیا گیا ہو۔'' (رسالہ اشاعت السنہ ج۷ نمبر۶ اور۱۱)

یہ اس کے بعد اور دو تین ہی حوالے ہم نے لئے تھے۔ لیکن میں نہیں پڑھوں گا وہ، چونکہ وقت نہیں رہا۔ ایک ہی حوالہ صرف یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ بعد میں مولوی صاحب، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی علیحدہ ہوگئے، دوستی ہٹ گئی اور مخالف ہوگئے۔ لیکن اپنی ساری زندگی میں، جہاں تک

مجھے یاد ہے اور میں دوستوں سے مشورہ کرلوں، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے اس بیان کی تردید نہیں کی کہ یہ کتاب واقعی ایسی ہے (اپنے وفد کے اراکین سے) کی ہے کبھی؟ اٹارنی جنرل سے نہیں، کبھی تردید نہیں کی۔ یہ لمبے ہیں۔ میں بالکل ایک ہی حوالہ پڑھ کے، تاکہ وقت نہ ضائع ہو......

[1217] جناب یحییٰ بختیار: فائل کرنے کے لئے ہیں ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ میں نے وہی کہا ناں، صرف ورقے اٹھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں وہ صرف آپ Gist (خلاصہ) سنا دیجئے۔ Gist اس پر......

مرزا ناصر احمد: بالکل، ایک ایک حوالہ کر دیتے ہیں ہم اس پر۔ دوسرے مسلمانوں میں وحدت کا قیام: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے......''

یہ بانی سلسلہ کے الفاظ ہیں: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیاء، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔''

اس کے اوپر، یہ تو دعویٰ تھا ناں، جو اس کے حق میں ایک چھوٹا سا تین سطر کا حوالہ یہ ہے، یہ مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر ''زمیندار'' ہیں۔ ایک وقت میں ''زمیندار'' بند ہو گیا تھا تو انہوں نے ''ستارہ صبح'' کے نام سے اخبار ''زمیندار'' کی بجائے نکالا تھا۔ ۸؍دسمبر ۱۹۱۶ء میں...... یہ ویسے بحوالہ ''کان کابلی'' مارچ ۱۹۳۷ء ہے...... اخبار کا حوالہ ۸؍دسمبر ۱۹۱۶ء ہے: ''جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کا ایک بڑا مقصد آپ کے متعدد دعاوی کے لحاظ سے جو احاطہ تحریر میں آ چکے ہیں مسلمانوں میں وحدت قائم کرنا تھا۔''

باقی میں حوالے چھوڑ رہا ہوں۔

[1218] یہ ایک اور عنوان کے ماتحت وہی ایک ۱۹۰۶ء آ گیا تھا۔ وہ ہماری غلطی تھی۔ تیسرے نمبر پر آیا ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ایک فقرہ تو آپ نے پڑھ دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو...... یہ میں یہاں سے نکال کے تو دوسری جگہ ملا دیں گے۔

۱۸۹۳ء میں یہ ایک عجیب واقعہ ہوا اور وہ یہ کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں عیسائیوں کا ایک سنٹر تھا اور کافی بڑا، بہت کام کرنے والا تھا۔ ان کے وہاں کے مقامی مسلمانوں کے ساتھ...... احمدی نہیں ہیں وہ...... ان کے ساتھ ہر وقت بحث رہتی تھی۔ آخیر ایک دفعہ عیسائیوں کی طرف سے وہاں کے مقامی مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ روز ہم ایک دوسرے کے متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک مناظرہ ہو جائے۔ چنانچہ یہ مسیحان جنڈیالہ ضلع امرتسر نے مسلمانوں کو مندرجہ ذیل خط لکھا:

''بخدمت شریف میاں محمد بخش صاحب و جملہ شرکاء اہل اسلام جنڈیالہ۔

جناب من! بعد سلام کے واضح روئے شریف ہو کہ چونکہ ان دنوں میں قصبہ جنڈیالہ میں مسیحیوں اور اہل اسلام کے دریان دینی چرچے بہت ہوتے ہیں اور چند صاحبان آپ کے ہم مذہب دین عیسوی پر حرف لاتے ہیں اور کئی ایک سوال و جواب کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں اور نیز اسی طرح سے مسیحیوں نے بھی دین محمدیؐ کے حق میں کئی تحقیقاتیں کر لی ہیں اور مبالغہ از حد ہو چلا ہے۔ لہٰذا راقم رقعہ ہذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک جلسہ عام کیا جائے جس میں صاحبان اہل اسلام مع علماء و دیگر بزرگان دین کے جن پر کہ ان کی تسلی ہو، موجود ہوں اور اس طرح سے مسیحیوں کی طرف سے بھی کوئی صاحب اعتبار پیش کئے جاویں۔[1219] تاکہ جو باہمی تنازعے ان دنوں میں ہو رہے ہیں، خوب فیصل کئے جاویں، نیکی اور بدی، حق اور خلاف ثابت ہوویں۔ لہٰذا چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ کے درمیان آپ صاحب ہمت گنے جاتے ہیں (جن کو مخاطب کیا) ہم آپ کی خدمت میں از طرف مسیحان جنڈیالہ التماس کرتے ہیں کہ آپ خواہ خود یا اپنے ہم مذہبوں سے مصلحت کر کے ایک وقت مقرر کریں اور جس کسی بزرگ پر آپ کی تسلی ہو، اسے طلب کریں اور ہم بھی وقت متعین پر محفل شریف میں کسی اپنے کو پیش کریں گے۔''

الراقم: مسیحان جنڈیالہ

دستخط: مارٹن کلارک، امرتسر

مسلمانان جنڈیالہ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کی درخواست:

''الحمدللّٰہ و نحمدہ و نستعینہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم!

حضرت جناب فیض مآب مجدد الوقت فاضل اجل حامی دین رسول، حضرت غلام احمد صاحب!

از طرف محمد بخش

السلام علیکم! گذارش یہ ہے کہ کچھ عرصے سے قصبہ جنڈیالہ کے عیسائیوں نے بہت شور وشر مچایا ہوا ہے۔ بلکہ آج بتاریخ ۱۱/اپریل ۱۸۹۳ء، عیسائیان جنڈیالہ نے معرفت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب امرتسر، بنام فدوی بذریعہ رجسٹری ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس کی نقل خط ہذا کی دوسری طرف واسطے ملاحظہ[1220] کے پیش خدمت ہے۔ عیسائیوں نے بڑے زور شور سے لکھا ہے کہ اہل اسلام جنڈیالہ اپنے علماء اور دیگر بزرگان دین کو موجود کر کے ایک جلسہ کریں اور دین حق کی تحقیقات کی جائے۔ ورنہ آئندہ سوال کرنے سے خاموشی اختیار کریں۔ اس لئے خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ اکثر کمزور اور مسکین ہیں، اس لئے خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب للہ اہل اسلام جنڈیالہ کو امداد فرماؤ ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آجائے گا۔ نیز عیسائیوں کے خط کو ملاحظہ فرما کر یہ تحریر فرمادیں کہ ان کو جواب خط کا کیا لکھا جاوے۔ جیسا آنجناب ارشاد فرماویں، ویسا عمل کیا جاوے فقط!

اس عرصے میں، جب یہ خط و کتابت ہو رہی تھی، بعض علماء کی طرف سے مارٹن کلارک کو یہ کہا گیا کہ یہ شخص جو جنڈیالہ کے مسلمان تمہارے مقابلے میں، عیسائیوں کے مقابلے میں لا رہے ہیں، ان کو تو مولوی کافر کہتے ہیں یہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے......''

جناب یحییٰ بختیار: وہاں سے وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......آتھم آ گیا، وہاں عبداللہ آتھم آ گیا تھا اور جہاں سے مرزا صاحب چلے گئے تھے...... یہ وہی تھا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں اس سے پہلے بہت کچھ تھا جو مخفی ہے۔ وہ ذرا سامنے آئے تو مزا آتا ہے دونوں مذاہب کے مقابلے کا۔ یہ پاندہ صاحب نے مولویوں کو خط لکھنے شروع کئے کہ پادریوں سے اسلام کی صداقت پر بحث کے لئے جنڈیالہ تشریف لائیں۔ میاں پاندہ صاحب مولویوں کے جواب کے منتظر تھے کہ دیکھیں مولوی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں۔ اس میں دو ہفتہ گزر[1221] گئے۔ مولوی صاحبان نے پاندہ صاحب کو جواب دیا کہ ہمارے واسطے رہائش، سفر خرچ، آمد و رفت، کھانے پینے کا کیا انتظام کیا ہے اور بعد جلسہ ہمیں رخصتانہ کیا ملے گا، وغیرہ، وغیرہ۔ اس کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ اس وقت یہ ڈر گیا، مارٹن کلارک، کہ ہمارے سامنے ان کو پیش کیا جا رہا ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کو۔ اس پر یہ محمد بخش صاحب نے یہ لکھا...... یہ اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہے ان کی......اس میں یہ لکھتے ہیں ڈاکٹر ہنری کلارک کو:

’’بخدمت شریف جناب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک، میڈیکل مشن امرتسر۔

بعد سلام کے واضح ہو کہ خط آنجناب کا بذریعہ رجسٹری پہنچا۔ تمام کیفیت معلوم ہوئی۔ بموجب لکھنے آپ کے اہل اسلام جنڈیالہ نے اپنی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو واسطے مباحثہ کے پیش کیا ہے جن کو آپ نے بخوشی منظور کر کے مباحثہ کے شرائط بھی میرے روبرو قرار پا چکے ہیں۔ اب بعد چند روز کے آپ نے ایک حجت نکال کر اس جنگ مقدس سے دل چرا کر دفع الوقتی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کے حق میں کیا تصور کیا جاوے جو آپ نے بلا سمجھے بوجھے ان مسائل فروعی کو حجتاً پیش کیا ہے جو ہر ایک مذاہب میں ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ آپ صاحب کن خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اسلام سے آپ کی محض ناواقفی ثابت ہوتی ہے۔ اگر کچھ واقفی ہوتی تو ایسا کچھ ہرگز تحریر نہ کرتے۔ آپ نے اسلامی فتویٰ کی آڑ لے کر مباحثہ سے دل چرانا چاہا۔ لیکن اب وہ وقت گزر گیا اور علماء اسلام اور دیگر علماء مذاہب میں ہمیشہ اختلاف رہا کرتا ہے۔ دیکھو اوّلاً مقلد غیر مقلدوں کو بے دین کہتے ہیں اور غیر مقلد......‘‘

خیر! اور یہ آگے انہوں نے لکھا ہے کہ...... انہوں نے لکھا ہے کہ...... ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ...... اپنے کہ تم نے اپنے ان کو نہیں لکھا...... آگے انہوں نے لکھا ہے جی...... میں خط ہی فائل [1222] کروادوں گا...... کہ اپنے مذہب کو دیکھو۔ تمہارے اندر اتنے فرقے ہیں۔

Inquistion ہوئی......یعنی الفاظ میرے ہیں مفہوم میں لے رہا ہوں، بعد میں داخل کروادوں گا...... تم آپس میں لڑتے رہے ہو، اور اب بھاگنا چاہتے ہو۔ ہمارے فرقوں اور آپس کے اختلافات کا تو ذکر نہیں کر دیا یہاں:

’’سنو! اوّل...... کافر وہ ہوتا ہے جو خدا کو نہ مانتا ہو۔ دوئم...... اس کے نبی اور اس کے کلام کا منکر ہو، بلکہ اس کے نبی سے دشمنی کرے اور کلمہ اور نماز اور روزہ سے نفرت کرے۔ حضرت مرزا غلام احمد کلمہ نبی کا پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں۔ بلکہ بڑے بھاری عابد اور پرہیزگار بزرگ ہیں۔ سنو اور غور کرو۔ دیکھو جناب ہی کا فرپروٹسٹنٹ اور فرقہ کتھولک میں کتنا بھاری اختلاف ہے۔‘‘

خیر یہ انہوں نے یہ کہا اور اس کے بعد ایک حافظ غلام قادر صاحب کا خط جس کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہے: ’’...... چنانچہ فی الحال ایک قطعیہ اشتہار ڈاکٹر ہنری کلارک نے مشتہر کیا ہے جس میں مباحثہ مقرر شدہ سے صاف گریز کیا ہے۔ ہم پادری صاحب کی اس اعلیٰ لیاقت و ذہانت

پرخوش ہوکر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب جیسی بلائے عظیم (یعنی عیسائیوں کے لئے) اگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب جیسی بلائے عظیم کو چھیڑا اور اب پیچھا چھڑانے کے لئے تدبیریں سوچنے لگے۔‘‘

اس میں یہی انہوں نے کہا کہ پیچھا کیوں چھڑاتے ہو......

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس کے ساتھ......

[1223] **مرزا ناصر احمد:** یہ اس کے ساتھ لگ کے اور......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور وہ آ جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: چنانچہ ہنری مارٹن کلارک جنڈیالہ کے ان مسلمانوں کی طرف سے، جن کا احمدی فرقہ مسلمان سے کوئی تعلق نہیں تھا، ان سے پہلے بچنے کی کوشش کی، پھر مجبور ہو کے وہ مباحثہ ہوا اور جو مباحثہ ہوا اس کے متعلق مباحثہ کروانے والے اور وہ لوگ امرتسر کے جو اس وقت موجود تھے، انہوں نے خوشی کا مظاہرہ کیا اور مبارکباد دی۔ اس وقت جو اس کا اثر ہوا وہ بہت اچھا اثر ہوا۔ اسلام کے حق میں اور عیسائیوں کے دلائل کے بودا پن میں۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ، جو برابر مباحثے میں آتے رہے تھے، مختصر سی تقریب میں وہیں جب اکٹھے ہوئے، نہایت عمدگی سے ختم ہونے پر شکریہ ادا کیا اور ضمناً انہوں نے کہا کہ: ’’اس مباحثے سے اسلام کی حقیقت اور عیسائیت کے عقائد پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ مرزا صاحب نے اگرچہ اپنے فرض منصبی کو ادا کیا ہے۔ مگر میں مسلمانوں کی طرف سے خاص طور پر ان کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے تمام مسلمانوں کی طرف سے اسلام پر حملوں کا ڈیفنس کیا۔‘‘ یہ دراصل متعلق ہے اس کے۔ اس کے بعد ہم آتے ہیں، پھر ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے۔ پنڈت لیکھرام، پنڈت لکھ رام نے ’’کلّیات آریہ‘‘ میں اس کی طرف منسوب کیا ہے: ’’محمد صاحب (ﷺ) عرب کے جاہل اور وحشی بدوؤں کے پیشوا تھے......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہ پڑھیں، اس کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ یعنی اس نے بہت بیہودہ بات کی۔ میرا آپ نہیں دل کرتا ان کو...... اس کی اس گندہ ذہنی کے مقابلے میں بانی سلسلہ احمدیہ نے [1224] دعائیں کرنے کے بعد اس کو یہ کہا کہ ’’اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے اس کے مطابق تجھے میں یہ کہتا ہوں......‘‘ فارسی کے شعر میں:

الا اے دشمن نادان و بے راہ بترس از تیغ بران محمدؐ

الا اے منکر از شان محمدؐ ہم از نور نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام ونشان است بیا بنگرز غلمان محمدؐ

اور آپ نے...... ''سراج منیر'' کی یہ عبارت ہے آج کی...... لکھا اس کو: ''آج کی تاریخ سے (۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء ہے) چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزامیں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزامیں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔'' اور جیسا کہ یہ پیش گوئی کی گئی تھی...... میں باقی حوالے وہ میں چھوڑ رہا ہوں۔ کیونکہ اس وقت......

جناب یحییٰ بختیار: سب کو معلوم ہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

پھر ہم آتے ہیں ۱۸۹۰ء میں۔ اس وقت مباحثات میں ایک دوسرے کے خلاف جو چیز پیدا ہوگئی تھی اسے دیکھتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ اس قسم کی گندہ دہانی چھوڑ کے اصل چیز یہ ہے کہ تبادلہ خیال کر کے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تو کچھ اصول مذہبی دنیا کے ان مناظرین کے سامنے رکھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ناموس رسولؐ کے تحفظ اور مذہبی مناظرات کی اصلاح کے لئے ایک آئینی تحریک کا آغاز فرمایا۔ جس کی نامی گرامی علماء سرکاری افسران، وکلاء اور تجار حضرات نے تائید کی (یعنی جو جماعت کے نہیں تھے) اور یہ ''آریہ دھرم'' کا حوالہ ہے۔ اس موقع پر نواب محسن الملک نے حضرات بانی سلسلہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے مکتوب میں لکھا: [1225] ''جناب مولانا ومخدومنا:

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ آپ کا چھپا ہوا خط مع مسودہ درخواست کے پہنچا۔ میں نے اسے غور سے پڑھا اور اس کے تمام ما لہ، ماعلیہ پر غور کیا۔ درحقیقت دینی مباحثات ومناظرات میں جو دل شکن اور دردانگیز باتیں لکھیں اور کہی جاتی ہیں وہ دل کو نہایت بے چین کرتی ہیں اور اس سے ہر شخص کو جسے ذرا بھی اسلام کا خیال ہوگا روحانی تکلیف پہنچتی ہے۔ خدا آپ کو اجر دے کہ آپ نے دلی جوش سے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا ہے۔ یہ کام بھی آپ کا منجملہ اور بہت سے کاموں کے ہے جو آپ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے لئے کرتے ہیں۔''

۱۸۹۶ء میں...... میں ایک ایک کو پڑھتا ہوں، جہاں زیادہ ہیں وہ چھوڑ دیتا ہوں...... تعطیل جمعہ کی تعریف۔ اس کا ذکر میں نے پہلے بھی کیا تھا۔ یہ اشتہار ایک دیا اور اس کا آغاز کیا بانی

سلسلہ نے، یعنی ایک میموریل وائسرائے ہند کے نام دیا۔ اس میں یہ لکھا: ''یہ روز جمعہ جس کی تعطیل کے لئے ہم مسلمانان رعایا یہ عرضداشت بھیجتے ہیں۔ اگرچہ بہت اہم کام اس میں عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء سے سننا ہے۔ لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے انتظار کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے انتظام کے لئے ایک سورت قرآن میں ہے۔ اس کا نام ''سورۃ الجمعہ'' ہے اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لئے مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔ تو ہر ایک دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھہریں۔''

اخبار ''ملت'' نے یہ لکھا کہ مولانا مولوی نورالدین یہ ۱۹۱۱ء کا ہے۔ میں نے بتایا ناں طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں: [1226] ''مولانا مولوی نورالدین صاحب سے کلی اتفاق کر کے جملہ انجمن ہائے وشاخ ہائے مسلم لیگ ومعزز اہل اسلام اور اسلامی پبلک اور معاصرین کرام کی خدمت میں نہایت زور مگر ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ مولانا ممدوح کی خواہش کے مطابق اس میموریل کی پرزور تائید کی جائے۔''

لیکن وہ یہاں نہیں تھا ناں تو ۱۹۰۶ء سے جمپ (*Jump*) کر کے میں پہنچ گیا ۱۱ء پر۔ اب ۱۹۰۶ء پر واپس جاتا ہوں...... ۱۹۰۶ء......

جناب یحییٰ بختیار: یہ *Important* (اہم) نہیں، چھوٹی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑی اہم بات ہے، بڑی عجیب بات ہے۔ بات یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء میں جیسا کہ آپ نے فرمایا، فنانشل کمشنر صاحب بہادر وہاں آئے قادیان، اور باتیں کیں۔ باتیں یہ تھیں کہ کمشنر بہادر صاحب جو تھے، وہ زور دے رہے تھے بانی سلسلہ احمدیہ پر...... انگریزی حکومت کا آدمی...... کہ یہ جو مسلم لیگ بنی ہے، آپ اس کی تائید کریں اور جماعت کی دو تین آدمی بھی یہ زور دے رہے تھے۔ حکومت کی طرف سے زور تھا اور...... لیکن آپ نہیں مانے...... آپ نے فرمایا...... یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے...... آپ نے فرمایا: ''میرے نزدیک یہ راہ خطرناک ہے......''

لمبا حوالہ ہے، میں یہاں سناتا نہیں اور آپ نے فرمایا کہ ''اس سے مجھے بو آتی ہے کہ یہ بھی ایک دن کانگریس کا رنگ اختیار کرے گی۔''

جناب یحییٰ بختیار: حکومت کے خلاف ہو جائے گی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے اور یہ ہے ۱۹۰۷ء۔ آپ کی زندگی میں ہی، انگریز کے کہنے پر مسلم لیگ کو نہیں مانا۔ لیکن جب بنگلہ دیش میں وہاں کے مسلمانوں [1227] کو ہندوؤں کی طرف سے دکھ پہنچا تو آپ نے اس کے حق میں اعلان کر دیا۔ یہ ہے اصل بات جو میں بتانا چاہتا تھا کہ ۱۹۰۶ء میں انکار کیا، اور ۱۹۰۷ء میں...... اس کی تفصیل ''پیسہ اخبار'' لاہور میں چھپ چکی ہے، ۳؍دسمبر ۱۹۰۷ء: ''ان کے خیالات وحرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے۔''

ہندوؤں کا ذکر ہے بنگال میں وہ ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ بنگال کی بات تھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ''ہماری جماعت کو ان سے الگ رہنا چاہئے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو، وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی اور (چند سطریں ہیں) یہ بات ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور کیوں آج تک ان کا کانگریس کی شمولیت سے انکار کر رہے ہیں۔ (یعنی یہ اس کی تائید میں ہے، انکار کی) اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے کو محسوس کر کے ان کے قدم پر قدم رکھا۔ مگر الگ ہو کر ان کے مقابلے پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی اور ان کی شراکت کو قبول نہ کیا اور اس کے سائے کو...... اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔'' اور ساتھ میں اس کی تائید کی، بڑے زور سے تائید کی اور اس وقت ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمانوں کے حق میں اور بھی بولے ہوں گے۔ میرا تو مؤقف ہی یہ ہے کہ سب کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کی تائید کی۔

۱۸۹۶ء......

[1228] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ وہی لاہور کا لیکچر آ گیا ہے؟

At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs Ashraf Khatoon Abbasi)

(اس مرحلہ پر چیئرمین صاحب نے کرسی صدارت چھوڑ دی اور ڈپٹی چیئرمین (ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

مرزا ناصر احمد: ہاں، جلسہ ہے مذاہب والا۔ اخبار ''چودھویں صدی'' راولپنڈی یکم رفروری ۱۸۹۷ء۔ یہ اس کی فوٹوسٹیٹ بھی ہے۔ میں ساتھ لگا دوں گا: ''ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے۔ لیکن بے انصافی ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح **Conscience** اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب جیسا کہ مناسب تھا قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول وفروع اسلام کو دلائل عقلیہ و براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ بہر حال اس کا شکریہ یہ ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا ہوا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا۔''

اور بھی ہیں حوالے جنہیں میں چھوڑ رہا ہوں۔

اب آتے ہیں ہم ۱۹۰۰ء بشپ جارج ایلفر یڈلفرائے سے مقابلہ اور اس کا صلہ جارج ایلفر یڈلفرائے، ۱۸۵۴۔ ۱۹۱۹ء ہندوستان کے افق پر مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج بن کر ابھرا۔ اس نے ہندوستان کی مذہبی فضاء میں تہلکہ مچا دیا۔ چنانچہ لکھا ہے: ''انہوں نے عربی اور اردو میں کافی مہارت پیدا کر لی۔ مسلمانوں سے بحث کرتے رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے دہلی کا نابینا مولوی احمد مسیح خدا کے پاس کھینچا چلا آیا۔ ان کی محنت، جان نثاری اور حقیقی تبلیغی جوش کو دیکھ کر جس کے لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن تک مداح تھے[1229] انہیں ۱۸۹۹ء کو لاہور کا بشپ مقرر کیا گیا۔ بشپ ہوتے ہی انہوں نے اپنے انگریز بھائیوں پر اس بات کو واضح کر دیا کہ خداوند نے ہندوستان کو بطور امانت ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس لئے تن دہی سے ہمیں خدمت کرنا لازم ہے۔ ورنہ خداوند اس امانت کا حساب ضرور لے گا۔''

یہ ان کی ***Religious Book Society*** کی کتاب کا حوالہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بشپ کو، جس کے متعلق پادریوں نے یہ لکھا تھا، چیلنج دیا اور وہ بھاگ گیا۔ اس کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب تھانوی...... میں ان اپنے بھائیوں کے حوالوں میں سے ایک لوں گا...... مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک ترجمہ قرآن کیا ہے۔ اس کا دیباچہ جو مولوی نور محمد صاحب نقشبندی انہی کے ہم مذہب نے لکھا ہے، یہ دیباچے کا ہے اقتباس جو میں پڑھوں گا:

''اسی زمانے میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا تلاطم برپا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور لفرائے اوراس کی جماعت سے کہا ''عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرف سے فوت ہوکر دفن ہوچکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہوتو مجھ کو قبول کرلو۔''[1230] اس ترکیب سے ان نیلفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کا اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا اوراس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کوشکست دے دی۔''

اب ظاہر ہے اس کے الفاظ، کہ یہ دوست کانہیں ویسے مخالف ہے، لیکن سچی بات کہنے سے دریغ بھی نہیں کرتا۔ "Indian Spectator", "Indian Daily Telegraph" (انڈین سپکٹر ڈیلی ٹیلی گراف) ان کے یہ حوالے ہیں۔

اب ہم آتے ہیں ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء ڈاکٹر ڈوئی شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کا پادری تھا۔ وہ شروع ہی سے اسلام اور بانی اسلام کا معاند تھا۔ یہ اس کا ہے: ''حال ہی میں ملک امریکہ میں (وہ میں نے حوالہ وہ میں نے عبارت چھوڑ دی ہے) یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اس کو بھیجا ہے۔ تاکہ سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں اور یہ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہوجائیں گے۔ (یہ اعلان کیا اس شخص نے) تو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ (سارے مسلمان ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے) یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہوجائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔''

لیکن ڈوئی بجائے باز آنے کے تکبر اور شرارتوں میں اور بڑھ گیا اور اسلام کے خلاف پہلے سے زیادہ بدزبانی شروع کردی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کچھ انتظار کے[1231] بعد اپنا چیلنج طبع کرواکے اس کو وہاں بھجوایا اور امریکہ کے وسیع الاشاعت اخبار میں وہ چھپا اوراس کے ردعمل پر

جب ایک سال گزر گیا تو بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ لکھا: ''مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست پر مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلے پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے سہیون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔''

پہلے ڈوئی کی اخلاقی موت، اس کے......اخبار ''نیویارک ورلڈ'' اس وقت تھا۔ ڈوئی کے ساتھ خطوط اس اخبار نے شائع کئے کہ ''میں ولدالحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔'' یہ پہلی موت اس کی ہوئی۔ پھر یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج ہوا۔ پھر ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۵ء کو دوسرا فالج ہوا، اور ۹؍مارچ ۱۹۰۷ء کو بڑے دکھ اور حسرت سے مرا بڑی لمبی کہانی ہے، بڑی دردناک کہانی ہے۔ میں اس کو چھوڑ رہا ہوں۔ میں بڑا مختصر کر رہا ہوں اور پڑھ بھی تیز رہا ہوں، جیسا کہ آپ سن رہے ہیں۔

۱۹۱۰ء...... مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تاریخ ۱۰؍فروری ۱۹۱۰ء کو ''الحکم'' کے ذریعے ہندوستان کے تمام مسلم اخبارات کو باہم متحد ہونے اور ایک مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی۔ تو یہ اس وقت کا تقاضا تھا اور سارے مسلمان یکجان ہو کر اس کام کو کریں، ہماری طرف سے نہیں۔ بہرحال ایک تحریک ہوئی اور وہ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ نہایت مفید تحریک تھی اور کوئی کسی اختلاف کا نہ کوئی شائبہ تھا نہ اس کا اظہار کیا، نہ ہماری طرف سے، نہ کسی اور کی طرف سے۔ اس پر بعض حوالے ہیں یہاں جو دوسروں کے وہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔

ایک مدرسہ الٰہیات کے لئے امداد کا سوال تھا۔ اس کی تحریک کی گئی وہ بھی جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔

[1232] اب ہم پہنچے ہیں ۱۹۱۸ء پر۔ ۱۹۱۸ء میں ملت اسلامیہ ہندوستان نے خوشی کے دن منائے اور کروڑوں چراغ جلائے گئے اور جلسے ہوئے اور اس کے متعلق میں ایک حوالہ پڑھ دوں گا۔ ایک تو اس پر علامہ اقبال نے جو اشعار سنائے اور چھپ چکے ہیں، وہ بڑے دلچسپ ہیں۔ پڑھنے کے قابل ہیں۔ میں یہاں چھوڑتا ہوں اور غلام بھیک بی۔اے نیرنگ، صدر انجمن دعوت وتبلیغ اسلام انبالہ نے ایک نظم لکھی اس کو بھی میں چھوڑتا ہوں۔ یہ وہ ایک مقبول عام نظم ہے، خان احمد حسین خان صاحب، مشہور مصنف ہیں، ان کی، اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ یہ ہے ''حق'' ایک اخبار، اس کی بھی فوٹوسٹیٹ کاپی یہاں ہم دے دیں گے۔ شیخ عبدالقادر صاحب، بی۔اے، بیرسٹر ایٹ لاء، خادم اسلام، معروف ہستی ہیں۔ انہوں نے ۲۳؍نومبر ۱۹۱۸ء کو ایک مضمون لکھا لمبا ہے ناں جی، یہ مضمون جی۔ اس میں سے چار سطریں میں نے لی ہیں چھوٹی سی:

''ماہ نومبر کی بارھویں تاریخ جو خوشیاں سارے ملک میں منائی گئی ہیں، وہ مدتوں تک یادرہیں گی اور اس ایک دن کی خوشی نے لڑائی کے زمانے کی بہت کلفتوں کو دھوڈالا۔''

تو یہ **Vein** ہے جس میں اس وقت کا مسلمان بات کر رہا تھا۔ تو ان کروڑوں دیوں میں ان چراغوں...... چراغاں دیوں سے ہوتی تھی، بلب ابھی نہیں آئے تھے...... اگر چند سو دیئے تو وہ قابل اعتراض نہیں ہونے چائیں ہمارے نزدیک۔ میں، یہ سارا مسالہ ہے، اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وقت بڑا تنگ ہے۔

معاہدہ ترکیہ پر مسلمانوں کو عالمگیر الجنۂ اسلامیہ کے قیام کا مشورہ۔ ایک بڑا دکھ دہ واقعہ ہوا تھا، جس رنگ میں ترکی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تھا، **Allies** (اتحادیوں) کا اور ترکی کا، یعنی ترکی مجبور ہوا۔ اس کے متعلق ''الفضل'' ۳ر جون ۱۹۲۰ء کے صفحہ ایک پر ہے:[1233]

''فاتح اتحادی ملکوں نے ترکی سے جو شرائط صلح طے کیں وہ انتہا درجے کی ذلت آمیز تھیں۔ اس معاہدہ کو سلسلے میں آئندہ طریق عمل سوچنے کے لئے یکم اور ۲ر جون ۱۹۲۰ء کو الہ آباد میں خلافت کمیٹی کے تحت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جمعیت العلمائے ہند کے مشہور لیڈر جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محل کی دعوت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مضمون بعنوان ''معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ'' ایک دن میں رقم فرمایا اور اسے راتوں رات چھپوا کر بھجوایا جس میں علاوہ اور تجاویز کے، ایک یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کے لئے بلا تاخیر ایک عالمگیر لجنۂ اسلامیہ قائم ہونی چاہیئے۔''

بڑی زبردست یہ اس وقت تحریک کی گئی تھی۔ اپنے وقت پر سارے کام ہوتے ہیں۔

۱۹۲۱ء...... ترکی اور حجاز کے حقوق کی حفاظت، ۲۳ر جون ۱۹۲۱ء کو جماعت احمدیہ کا ایک وفد وائسرائے ہند کو ملا اور ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ ترکی کی حکومت کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے۔ اگر پچاس سال کے بعد برطانوی حکومت کی مدد سے لورین فرانس کو واپس مل سکتے ہیں، ایک اور ہے، مجھ سے پڑھا نہیں گیا...... تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ سمرنا اور سائپرس ترکوں کو واپس نہ دلائے جائیں۔ یہیں انہوں نے توجہ خاص اس بات کی طرف دلائی گئی کہ وزیر نو آبادیات نے حجاز کی بابت جو تجاویز پیش کی ہیں، وہ حجاز کی آزادی کے منافی ہیں اور ان سے کہا گیا کہ ترکوں سے علیحدگی کے بعد حجاز کی آزادی میں کوئی خلل نہیں آنا چاہیئے۔ وہ پورا ایک آزاد ملک ہونا چاہیئے۔

[1234]''تحریک شدھی اور مجاہدین احمدیت کی خدمات'' کے......عنوان جو کسی اور نے لکھی ہیں......اگر اجازت ہو تو میں یہاں ٹانک لوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! یہ تو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو کیا، ہم تو عاجز بندے ہیں، خادم ہیں۔ یہ ایک لمبا عرصہ گزرا ہے اس کو دوستوں کے ذہن میں اس کی تفصیل کم از کم نہیں ہوگی۔ بڑا اندوہناک واقعہ ہوا۔ یو. پی کے اضلاع آگرہ متھرا، وغیرہ، وغیرہ۔ شاہجہان پور، فرخ آباد، بدایوں اور تلوہ میں ایسے ملکانہ راجپوت آباد تھے جو اپنے آپ کو مسلمان، خیال کرتے تھے۔ لیکن ان کا رہنا سہنا، کھانا پینا، بول چال، رسم ورواج سب ہندوانہ تھے، حتیٰ کہ بعض کے نام بھی ہندوانہ تھے اور ناواقفی کی وجہ سے وہ اپنی غیر اسلامی حالت کو اسلامی حالت سمجھ کر مطمئن تھے اور لمبے عرصے تک ان کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ آریوں نے میدان خالی پا کر انہیں ہندو قوم میں ضم کرنے کے لئے بڑے زور شور سے شدھی کی تحریک شروع کر دی اور تمام اضلاع میں انہوں نے اپنے پرچارک بھجوائے اور اسلام کے خلاف نہایت زہریلا پیراپیگنڈا شروع کیا۔ جس سے سارے ملک میں شور پڑ گیا۔ اس موقع پر ۷/ مارچ ۱۹۳۰ء کو امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو ارتداد کے فتنے سے بچانے کے لئے جہاد کبیر کا علم بلند کیا اور ایک سو پچاس احمدی رضا کار فوری طور پر ایک نظام کے ماتحت مختلف علاقوں میں بھجوا دیئے اور اس کام میں ایک لمبا تسلسل پیدا کیا۔ چنانچہ ان مجاہدین کی مساعی رنگ لائیں اور دوسرے دوست بھی پہنچے اور یہ فتنہ جو تھا روک دیا۔ بڑا سیلاب آیا تھا۔ مسلم اخبارات نے اس سلسلہ میں جو لکھا......مثلاً ''زمیندار'' ہے مولانا ظفر علی خان صاحب کا......۱۸/ اپریل......۱۹۳۰ء کو لکھا: ''احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جوش اور ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔''

[1235]اخبار ''ہمدم'' لکھنو، ۶/ اپریل ۱۹۳۰ء نے لکھا: ''قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملے میں بے حد قابل تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔''

یہ اخباروں کے حوالے بہت سارے، یہ میں ورق الٹا رہا ہوں، اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ اخبار ''وکیل'' امرتسر۔ ''نجات'' بجنور، سارے ہندوستان کے اخبار تھے جنہوں نے...... ''نور'' علی گڑھ اور پھر ہندو اخبارات نے کہا، اعتراف کیا۔

اب آ گئے ہم ''ملک شام کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ کا اس میں کردار۔''

جنگ عظیم کے بعد شام پر فرانس نے قبضہ کیا، جیسا کہ سب جانتے ہیں تو دروس کا علاقہ ہے۔ مسلمانوں نے تحریک آزادی کا علم بلند کیا۔ شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر گولہ باری کی۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۳؍نومبر ۱۹۲۵ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک آزادی کی تائید میں فرمایا: ''میں اس اظہار سے نہیں رک سکتا کہ دمشق میں ان لوگوں پر، جو پہلے ہی بے کس اور بے بس تھے، یہ بھاری ظلم کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی بے کسی اور بے بسی کا یہ حال ہے کہ باوجود اپنے ملک کے آپ مالک ہونے کے دوسروں کے محتاج بلکہ دست نگر ہیں۔ میرے نزدیک شامیوں کا حق ہے کہ وہ آزادی حاصل کریں۔ ملک ان کا ہے، حکمران بھی وہی ہونے چاہئیں۔ ان پر کسی اور کی حکومت نہیں ہونی چاہئے۔ یہ ظلم اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ پچھلی جنگ میں اہل شام نے اتحادیوں کی مدد کی اور اس غرض سے مدد کی کہ انہیں اپنے ملک میں حکومت کرنے کی آزادی دی جائے گی۔ پھر کتنا ظلم ہے کہ اب ان کو غلام بنایا جاتا ہے۔''

[1236] چنانچہ یہ میں...... حوالہ بھی لمبا ہے...... چھوڑتا ہوں۔ تو آگے حوالوں سے ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے پورا زور باقیوں کے ساتھ مل کے لگایا کہ ان کو جو حق ہے ان کو ملے۔

اب ہم آتے ہیں ۱۹۲۷ء ''رنگیلا رسول'' اور ''ورتمان'' اسلام کے افق میں نمودار ہوئے۔ آگ کے شعلے تھے۔ بڑا اس کا ردعمل تھا۔ ہونا چاہئے تھا۔ ''ورتمان'' آریہ راج پال کی ناپاک کتاب ''رنگیلا رسول'' اور امرتسر کے رسالہ ''ورتمان'' میں سید المعصومین آنحضرت ﷺ کے خلاف جو دل آزار مضمون شائع ہوا اس کے اوپر ہے ایک حوالہ میں ''مشرق'' ۲۲؍ستمبر ۱۹۲۷ء کا اس کے متعلق میں پڑھ دیتا ہوں۔ کام کیا، بڑی سخت جنگ یہ لڑی گئی اور یہ رنگیلا رسول کے متعلق:

''جناب امام صاحب (جماعت احمدیہ) کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ''ورتمان'' پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے ''رنگیلا رسول'' کے معاملے کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل وانصاف کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا۔ مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس وجہ سے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے (انگریزی حکومت نے) اور اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلے سے کر دیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے ہیں، سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک جماعت (احمدی جماعت) ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔''

یہ مشرق ۲۲؍ستمبر ۱۹۲۷ء۔[1237] اور بس میں یہ ایک ہی پڑھوں گا۔ یہ رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب جوہر، جو پرانے احرار ہیں، ان کا بھی حوالہ ہے۔ یہ بہت سے ورق الٹنے میں اتنی دیر لگی۔ بڑی جلد ختم ہو رہا ہے۔ بس اب تھوڑا سا رہ گیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اگر لمبا بہت زیادہ ہے تو کل پھر کر دیتے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی کل چلے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: کل تو کچھ رہ گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! تو......نہیں، اگر ویسے آپ کی مرضی۔ لیکن میں، میرا خیال ہے، پانچ سات منٹ میں ختم کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۸ء میں سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کی تحریک ہوئی اور یہ تھا کہ میں اس کا جو اصل مغز تھا وہ یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر جلسے اور ہندوؤں اور عیسائیوں اور ان کو بلاؤ کہ وہ بھی تقریر کریں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر اور جو عملاً ہوا وہ یہ ہے کہ ان کے پاس تو اپنا نہ مواد تھا اور نہ انہوں نے اس کو سوچا تھا تو وہ مسلمانوں سے مواد لے کر اور بڑے اچھے رنگ میں وہاں آ کر تقریر کر دیتے تھے اور اس طرح پر نبی اکرم ﷺ کی شان اور جلالیت، وہ جوان کی وجہ سے ان کے ساتھی عیسائی یا ہندو وغیرہ آتے تھے، ان کے سامنے آپ کی سیرت کا ایک چمکتا ہوا بیان آ جاتا تھا۔ اس واسطے اس کے کہنے کے بعد میں سارا اس طرح کر دیتا ہوں۔ نہرو رپورٹ ایک شائع ہوئی۔ تو یہ بڑی عیار قوم ہے اور بڑی ہوشیاری سے چکر دے کر انہوں نے ایک ایسی رپورٹ کی تھی جو......

جناب یحییٰ بختیار: سب کو علم ہے جی اس کا۔

[1238] **مرزا ناصر احمد:** ہاں......اس کے اوپر ایک تبصرہ کیا ہے، جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بڑا تبصرا ہوا ہے اور اس کا دوسطری خلاصہ یہ تھا، اس تبصرے کا، کہ یہ مشورہ دیا کہ ایک آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہو اور اس میں یہ یہ تجویزیں ہوں۔ نہ صرف اسلامی حقوق کی حفاظت کر لی گئی ہو بلکہ دوسرے تمام امور کے متعلق بھی ایک مکمل قانون یہ پیش کرے۔ یہ دو آئٹمز رہ گئی ہیں، وہ پھر کل کر لیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: اور کیا رہ گیا ہے؟

مرزاناصراحمد: ایک تو کشمیر۔ وہ تو بڑا اہم ہے۔ ہاں، ایک تو...... ہاں، تین چار رہ گئے ہیں۔ کچھ تو سائمن کمیشن رپورٹ پر۔ یہ میں اس طرح داخل کروا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں، مرزا صاحب! یہ تو جنرل باتیں ہیں۔

مرزاناصراحمد: قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی مساعی...... یہ بڑا اہم ہے۔ کیونکہ اعتراض ہوجاتے ہیں ناں کہ پہلے فلسطین تھا، اسرائیل بن گیا اور اکثر کو پتہ ہی نہیں کہ کس تاریخ کو بن گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر کل Afternoon (بعد دوپہر) کو ہوگا۔ کل صبح تو کہتے ہیں کہ نہیں ہو رہا جی۔ 6 O'clock tomorrow? (کل چھ بجے؟)

محترمہ چیئرمین: اور آپ کو کوئی Question (سوال) تو نہیں پوچھنا ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں ***Unless... Not now, because he has not concluded.***

(جناب یحییٰ بختیار: ابھی نہیں، کیونکہ ابھی انہوں نے ختم نہیں کیا)

Madam Chairman: ***So, we meet again tomorrow at 5:30 pm.***

(محترمہ چیئرمین: تو ہم کل ساڑھے پانچ بجے دوبارہ اجلاس کریں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***5:30 pm tomorrow?***

(جناب یحییٰ بختیار: کل ساڑھے پانچ بجے؟)

Madam Chairman: ***5:30 pm tomorrow.***

(محترمہ چیئرمین: ساڑھے پانچ بجے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Because there is Senate Session, those journalists come and security arrangements....***

[1239] مرزاناصراحمد: تو؟

Madam Chairman: ***5:30 pm tomorrow.***

(محترمہ چیئرمین: کل ساڑھے پانچ بجے)

مرزا ناصر احمد: میرا حق نہیں ہے، مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے خیال میں کیا اندازہ ہے، کل ختم ہو جائے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ تو آپ پر **Depend** (انحصار) کر رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو پانچ دس منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ایک دو آئٹمز رہ گئے ہیں۔ میرے خیال کچھ زیادہ ٹائم نہیں، کوشش یہی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......کہ کل شام کو ہو جائے ختم......

جناب یحییٰ بختیار: ...... کیونکہ سوال تو ابھی اتنے زیادہ رہ گئے ہیں۔ میں ممبر صاحبان سے **Request** (گزارش) کرتا ہوں کہ وہ **Give up** کر دیں تا کہ وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں!

محترمہ چیئرمین: اچھا جی!

The Delegation is allowed to leave.

(وفد کو جانے کی اجازت ہے)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

محترمہ چیئرمین: وہ جو فائل کرنے تھے، وہ لے لئے سب آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی! اچھا ہے تا کہ وہ ختم ہو جائیں۔

[The Special Committee adjourned to meet at half past five of the clock, in the afternoon, on Friday, the 23rd August, 1974.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس بروز جمعہ ۲۳ر اگست ۱۹۷۴ء بعد دوپہر ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

No. 10 400

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 23rd August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 10

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 23rd August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

[1243] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Friday, the 23th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۳؍اگست ۱۹۷۴ء، بروز جمعہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past five of the clock in the afternoon. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد ساڑھے پانچ بجے شام جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[1244] ***Malik Mohammad Suleman:*** ***Mr. Chairman. Sir.***

(ملک محمد سلیمان: جناب چیئرمین!)

Mr. Chairman: ***Sahibzada Safiullah.***

(جناب چیئرمین: صاحبزادہ صفی اللہ)

WRITTEN ANSWERS READ OUT BY THE WITNESS

صاحبزادہ صفی اللہ: جنابِ والا! میں عرض کرتا ہوں.......

جناب چیئرمین: (ملک محمد سلیمان سے) ان کے بعد۔

(مرزا ناصر کی حوالوں میں ہیرا پھیری)

صاحبزادہ صفی اللہ: ....کہ پہلے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنی طرف سے لکھا ہوا بیان نہیں پڑھے گا، یعنی اگر وہ کوئی حوالہ دے بشیرالدین محمود کا یا مرزا غلام احمد کا، تو اس کتاب کے اِقتباس کو پیش کرے گا۔ لیکن کل ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے لکھے ہوئے کاغذ سے بیانات پڑھ رہے تھے اور ان کی طرف منسوب کررہے تھے، یعنی اس کا پتا نہیں چلتا تھا کہ واقعی مرزا غلام احمد کا ہے، یا مرزا بشیرالدین کا ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ ان غیرمتعلقہ بحثوں کو یہاں وہ چھیڑنا چاہتے ہیں، یعنی اٹارنی جنرل اگر چھوٹا سا سوال کرتے ہیں تو ساری وہ تواریخ اور اپنی صفائی میں وہ بیانات دیتے ہیں، وہ کاغذ پر لکھے ہوئے بیانات دیتے ہیں، تو اس سے یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ واقعی اِقتباسات ہیں یا ان کی کتاب سے.......

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے) ان کو بلالیں اور باہر بٹھادیں، دو منٹ لگیں گے، جی!

صاحبزادہ صفی اللہ: یہ ان کی کتابوں کے اِقتباسات ہیں یا اپنی طرف سے ہیں۔ جس طرح سے ان کا خاص طریقہ ہے، وہ ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں، ابھی کچھ اس طرح کے کام وہ کرتے ہیں۔ تو آپ اس کا نوٹس لیں اور آپ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آج اِنشاء اللہ! ***Cut-Short*** کریں گے، اور اَب دس دن سے یہ پروسیجر چل رہا ہے اور اس میں کافی کوشش کی جارہی ہے کہ کسی طریقے سے اس کو مختصر کیا جائے، [1245] اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حوالہ جات ہیں، آپ کسی پر اپنی ***Explanation***

(وضاحت) دینا چاہتے ہیں، وہ لکھ کے دے دیں، ہم Evidence (شہادت) میں اس کو پڑھ لیں گے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: کل وہ ایک کاغذ پڑھ رہے تھے، جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ ہم نے نہیں، بلکہ دُوسرے مسلمانوں نے چراغ روشن کئے سلطنتِ عثمانیہ کے زوال کے موقع پر، اور وہ اپنی طرف سے ایک بیان پڑھ رہے تھے کہ فلاں مسلمانوں نے، فلاں یہ چراغاں کیا، وہ چراغاں کیا، تو آپ اس طرف کچھ توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جی ٹھیک ہے!

صاحبزادہ صفی اللہ: وہ اِقتباسات پیش نہ فرمائیں........

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اس کا بھی جواب سوچ رکھیں۔

RECORD OF PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE

(خصوصی کمیٹی کی کاروائی کا ریکارڈ)

ملک محمد سلیمان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، جی۔

ملک محمد سلیمان: یہ ہمیں تین کاپیاں رپورٹنگ کی ملی ہیں، پانچ، چھ اور دس کی۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

ملک محمد سلیمان: جہاں تک یہ چھ اور دس کی رپورٹنگ کا تعلق ہے، اس پر یہ لکھا ہے کہ:

"Report of the proceedings of Special Committee of the Whole House, held in Camera, on Tuesday, the 6th August, 1974, to consider the Ahmadiyya Issue".

(''پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کی کارروائی کی رپورٹ جس کا اِجلاس احمدیہ مسئلے پر غور کرنے کے لئے بتاریخ ۶؍اگست ۱۹۷۴ء بروز منگل، بند کمرے میں ہوا۔'')

یہ ''احمدیہ ایشو'' نہیں ہے، یہ ''قادیانی ایشو'' ہے، تو یہ Correction (تصحیح) کی جائے کیونکہ اس سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں، اور یہ بالکل غلط ہے، یہ قادیانی ایشو ہے۔

[1246] **جناب چیئرمین:** بہت اچھا!

ملک محمد سلیمان: اس کو قادیانی ایشو Treat کیا جائے، یہ ہم نے کبھی فیصلہ نہیں کیا کہ......

جناب چیئرمین: بہت اچھا!

ملک محمد سلیمان: یہ احمدیہ ایشو ہے؟

جناب چیئرمین: اچھا، We will amend it according to our resolutions. (ہم اپنے ریزولیوشن کے مطابق ترمیم کرلیں گے)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریزولیوشن تو کیونکہ دونوں پیش ہوئے تھے ناں، سر! وہ میرے خیال میں ٹھیک فرمارہے ہیں۔

ملک محمد سلیمان: ریزولیوشن تو Amend ہونا چاہئے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ریزولیوشن ہمارا بھی پیش ہوا تھا، اس میں تھا ''قادیانی ایشو'' وغیرہ، یہ صحیح فرمارہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا جی، ٹھیک ہے جی۔

(سیکرٹری سے) بلائیں جی!

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوتا ہے)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General.*

(**جناب چیئرمین:** جی اٹارنی جنرل صاحب!)

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney-General of Pakistan): *Sir, Mirza Sahib has to continue his reply.*

(**یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل آف پاکستان):** جنابِ والا! مرزا صاحب کو اپنا جواب جاری رکھنا ہے)

مرزا ناصر احمد: (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی، شروع کردوں؟

(مرزا ناصر احمد کا طویل جواب)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی!

[1247] مرزا ناصر احمد: ایک ہماری تاریخ کا اہم زمانہ ۱۹۳۰ء کے قریب کا ہے، جب سائمن کمیشن یہاں آیا تھا اور اس نے اپنی رپورٹ ایک تیار کی تھی۔ اس میں گول میز کانفرنس کا اِعلان کیا گیا تھا، اور اس موقع پر ہمارے خلیفہ المسیح الثانی نے اس پر بھی اپنی طرف سے مسلمانوں کو اِکٹھا ہوکے اور سیاسی، متحد سیاسی محاذ قائم کرنے کی اپیل کی تھی، اور اس پر ایک جامع اور مانع تبصرہ لکھا گیا تھا آپ کی طرف سے۔ اس میں جو یہ تاریخ کا ایک ورق ہے، تبصرہ بھی ہوگا، یا میں بھجوادُوں گا۔ میں نے جو حوالے لکھے ہیں، ان میں ایک ......آپ کا وقت بچانے کے لئے، کیونکہ کچھ ایسے عنوان ہیں جن میں وقت زیادہ خرچ ہوگا۔

''سیاست'' لاہور نے لکھا: ''اس وقت کے مذہبی اِختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیرالدین محمود احمد صاحب نے میدانِ تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے، وہ بلحاظ ضخامت وافادہ پرتعریف کا مستحق ہے۔ (یہ تو ویسے ہی ہے) اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس اُصولِ عمل کی ابتدا کرکے، اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے، وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کرکے رہتا ہے۔''

یہ ''سیاست'' نے اس پر تبصرہ لکھا کہ........ بہت سے اس میں ہیں حوالے، وہ دے دیں گے، میں نے اسی واسطے کہا کہ یہ عنوان ایک مختصر سا ہے۔

یہ قضیہ فلسطین، یہ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۸ء تک یہ آیا ہے دُنیا کے سامنے، بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے، کیونکہ مجھے یاد ہے کہ آکسفورڈ میں اس مضمون پر، مذاکرات میں بعض دفعہ مجھے بھی حصہ لینا پڑا ہے، اس میں خلیفہ ثانی نے ایک تو لکھا: ''الکفر ملّة واحدة ''اس کا عربی کا ہے، اور تمام ان ممالک میں بھجوایا گیا جن کا ان کے ساتھ تعلق تھا اور جو دلچسپی لینے والے تھے، عرب ممالک جو ہیں، [1248] انگلستان میں اس کے متعلق کوشش کی گئی، حضرت اِمام جماعت احمدیہ کی قیادت میں، احمدیہ پریس اور مبلغین کی تمام ہمدردیاں مسئلہ فلسطین کے بارے میں مسلمانانِ عالم کے ساتھ تھیں، چنانچہ اخبار "South Western Star" نے ۳؍فروری ۱۹۳۹ء کی اِشاعت میں لکھا:

''عیدالاضحیٰ کی تقریب پر مسجد احمدیہ لندن میں ایک جلسہ ہوا اور لیفٹیننٹ کرنل سرفرانس

ینگ ہسبنڈ کی صدارت میں امام شمس نے حکومت کو اِنتباہ کیا (انگریز حکومت کو) کہ فلسطین میں یہودیوں کا تعداد میں عربوں سے بڑھنا اور ان پر چھاجانے کا خیال سخت خوفناک ہے، یہ کبھی برداشت نہیں کیا جائے گا، برطانیہ حکومت کو اس کا منصفانہ حل تلاش کرنا ہوگا۔''

یہ ''الکفر ملّۃ واحدۃ'' یہ ایک اچھا لمبا ہے، وہ اس کو تو میں اس وقت نہیں لوں گا، یہ اس میں آپ نے فرمایا: ''امریکا اور رُوس جو ایک دُوسرے کے دُشمن ہیں، اس مسئلے میں متحد اس لئے ہیں کہ وہ اسلام کی ترقی میں اپنے اِرادوں کی پامالی دیکھتے ہیں، (یہ فلسطین کے سلسلے میں کا ہے)۔ فلسطین ہمارے آقا ومولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے، حضور ﷺ کی زندگی میں اکثر جنگیں، یہود کے اُکسانے پر ہوئیں۔ اب یہودی، عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہیں، یہ معاملہ صرف عربوں کا نہیں، سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے، سوال یروشلم کا نہیں، خود مکہ مکرمہ کا ہے، سوال زید اور بکر کا نہیں، سوال محمد رسول ﷺ کی عزّت کا ہے، کیا مسلمان اس موقع پر اِکٹھا نہیں ہوگا؟ آج ریزولیوشنز سے کام نہیں ہوسکتا، آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ پاکستان کے مسلمان حکومت کی توجہ اس طرف دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فی صد حصہ اس وقت لے لے، اس طرح اس وقت ایک ارب [1249] روپیہ اس غرض کے لئے جمع کرسکتی ہے (یعنی مسلمان کا علیحدہ فنڈ) جو اِسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہوسکتا ہے۔''

شام ریڈیو نے ''الکفر ملّۃ واحدۃ'' کا خلاصہ ریڈیو پر شائع کیا۔ اخبار ''النهضة'' زیرِعنوان ''مطبوعات'' ....اس میں، میں ترجمہ پڑھ رہا ہوں: ''السیّد مرزا محمد احمد صاحب کا خطبہ ملا، اس خطبہ میں خطیب نے تمام مسلمان کو دعوتِ اِتحاد دی ہے، اور فلسطین کو یہودیت، صیہونیت سے نجات دِلانے کے لئے ٹھوس اِقدامات کی طرف توجہ دِلائی ہے، نیز اہلِ پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطین عربوں کی فوری اعانت کریں۔''

اخبار ''صوت الاصرار'' نے اس کے اُوپر یہ تبصرہ لکھا ہے.......''الکفر ملّۃ واحدۃ'' پر:

''امام جماعت احمدیہ نے اپنے لیکچر میں، پوری قوّت سے عالمِ صیہونیت پر حملہ کیا۔ اس لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی اِستعمار سے آزادی اور نجات، اِتحاد اور تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔''

اخبار ''الشورۃ'' بغداد نے لکھا، ۱۸؍جون ۱۹۴۸ء کو۔

''حضرت مرزا محمود احمد صاحب کے مضمون کا عنوان ہے: ''الکفر ملة واحدة ''، جن احباب نے یہ مفید ٹیکسٹ شائع کیا ہے، ہم ان کی اسلامی غیرت اور اِسلامی مساعی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔''

یہ کچھ ہیں عنوان۔ ایک چھوٹا سا نوٹ (وفد کے ایک رُکن کی طرف اِشارہ کر کے) ان صاحب سے بھی لکھوایا ہے۔ یہ صاحب چھ سال وہاں رہے ہیں، فلسطین میں، تو یہ ایک صفحے کا ہے، ڈیڑھ صفحے کا ہے، چھوٹا سا ایک منٹ کا:

''جماعت احمدیہ کا فلسطین میں مارچ ۱۹۲۸ء میں تبلیغی مشن قائم ہوا، اس وقت فلسطین میں قریباً تین ہزار پادری عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے اور اَطرافِ ملک میں ان کے متعدد مشن موجود تھے۔ احمدیہ مشن کی طرف سے عیسائی پادریوں سے [1250] مناظرات ہوئے، ان کے اسلام پر اِعتراضات کے جواب میں کتب واِشتہارات شائع ہوتے رہے، پھر باقاعدہ ایک ماہنامہ ''البشریٰ'' بھی جاری ہوا، ۱۹۳۲ء میں۔ اس مشن کی طرف سے یہودیوں کو دعوتِ اسلام کے لئے عبرانی میں بھی لٹریچر شائع کیا گیا۔ یہ مشن روزِ اوّل سے مقامی مسلمانوں کو اِسرائیل کے آنے والے خطرے سے اِسرائیل بننے سے بھی قبل آگاہ کرتا رہا۔ حضرت اِمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مبسوط مضمون ''الکفر ملّۃ واحدۃ'' شائع ہوا، جس میں سب مسلمانوں کو متحد ہو کر اس خطرے کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی گئی، اس مضمون کی عرب ممالک کے تمام اخبارات نے تائید کی۔ ۲۶رمئی ۱۹۴۸ء کو مسلمانانِ عالم کی مخالفت کے باوجود امریکا، انگلستان اور رُوس کی تائید سے اِسرائیل بن گیا، اس موقع پر فلسطین کے چھ، سات لاکھ باشندوں کو شام، اُردُن، لبنان اور دیگر بلادِ عربیہ میں ہجرت کرنی پڑی۔ اس وقت حیفہ، طیدہ اور دیگر دیہات کے ہزاروں احمدیوں نے بھی شام اور اُردُن میں ہجرت کی اور آج تک جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس وقت اِسرائیل میں قریباً تین لاکھ سے زائد عام مسلمان اور ہزاروں احمدی مسلمان موجود ہیں۔ مسلمانوں کی مجلس اسلامی الاعلیٰ بیت المقدس میں ہے، ان کے فیصلے مسلمان قاضی کرتے ہیں۔ جو احمدی اِسرائیل میں ہیں اور ہجرت نہیں کر سکے وہ اپنے خرچ پر احمدیہ مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور یہود ونصاریٰ کو دعوتِ اسلام دی جارہی ہے۔ احمدیوں کے اِسرائیل میں سارے مسلمانوں سے باہمی تعلقات نہایت اچھے ہیں۔ اس مشن کے پہلے مبلغ......''

چھوڑتے ہیں، یہ بھی اس کے اندر آجائے گا۔

۱۹۴۶ء میں انڈونیشیا کی تحریکِ آزادی کا سوال جب اُٹھا تو اس وقت بھی جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی نے ان کے حق میں آواز اُٹھائی، یہ جو حوالہ ہے اس کو میں چھوڑتا ہوں۔

[1251] جس وقت آزادیٔ ہند اور قیامِ پاکستان کے لئے حالات پیدا ہوئے تو اس وقت آزادی کے متعلق یعنی انگریزی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی مساعی اور کوشش میں

جماعت احمدیہ نے بڑا کردار اَدا کیا۔ جو آزادیٔ ہند کے متعلق کوشش تھی، اس کے متعلق مشہور اہلِ حدیث عالم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یہ الفاظ لکھے: ’’یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دیتے ہیں کہ کانگریسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے، چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے، وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا۔‘‘

یہ امرتسر ’’اہلِ حدیث‘‘ امرتسر، ۶؍جولائی ۱۹۴۵ء پر یہ آیا ہے۔

پھر جب مسلم لیگ کے بننے کا سوال پیدا ہوا تو اس وقت مثلاً: جو خضر حیات ٹوانہ تھے، یہ ایک وقت میں ڈھٹائی سی ان کی طبیعت میں پیدا ہوگئی، اور وہ مسلم لیگ کے لئے کام کرنا تو علاوہ، وہ اپنے عہدے کو چھوڑنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے، تو جماعت کے بعض دوستوں کے ساتھ ان کے تعلقات تھے جن میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب بھی تھے، ان پر زور ڈال کر ان سے استعفیٰ دِلوایا گیا، اور ہندو اَخباروں نے جماعت کے اُوپر اس وقت یہ اِعتراض کیا کہ یہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

یہ منیر کمیٹی نے بہت سارے حوالے میں نے چھوڑ دیئے ہیں... یہ منیر کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اس کے یہ دو فقرے، تین فقرے جو ہیں، دِلچسپ ہیں ہم سب کے لئے:

’’عدالتِ ہٰذا کا صدر........‘‘ نہ یہ باؤنڈری کمیشن جو تھا اس کا:

’’عدالتِ ہٰذا کا صدر جو اس باؤنڈری کمیشن کا ممبر تھا......‘‘

[1252] نہیں، نہیں، یہ منیر کمیٹی کا ہے، وہ منیر تھے ناں، وہاں یہ اس وقت کی بات کر رہے ہیں: ’’......بہادرانہ جدوجہد پر شکر و اِطمینان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ چوہدری ظفراللہ خان نے گورداسپور کے معاملے میں مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔‘‘

یہ منیر کمیٹی کی رپورٹ میں ہے۔

یہ محمد اِبراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا بھی ہے۔ عنوان۔ ایک اِقتباس ہے یہ کتاب ہمارے ایک مشہور ہیں عالم، مولانا محمد اِبراہیم صاحب میر سیالکوٹی، احمدی نہیں، یعنی دُوسرے مسلمانوں میں سے، ان کا یہ اِقتباس ہے دِلچسپ: ’’میرے ایک مخلص دوست کے فرزندار جمند، لیکن گستاخ، حافظ محمد صادق سیالکوٹی نے احمدیوں کے مسلم لیگ سے موافقت کرنے کے متعلق اِعتراض کیا اور ایک امرتسری شخص نے بھی پوچھا ہے، تو ان کو معلوم ہو کہ اوّل تو میں احمدیوں کی شرکت کا ذمہ دار نہیں ہوں......‘‘

ان ہی پر اِعتراض ہوگیا تھا نا: ''.......کیونکہ میں نہ مسلم لیگ کا کوئی عہدے دار ہوں اور نہ ان کے اور نہ کسی دیگر کے ٹکٹ پر ممبری کا اُمیدوار ہوں کہ اس کا جواب میرے ذمے ہو۔ دیگر یہ ہے کہ احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آ جانا، اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ احمدی لوگ کانگریس میں تو شامل ہو نہیں سکتے، کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے، اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لئے نہیں، بلکہ صرف اپنی احراری جماعت کے لئے لڑتے ہیں، جن کی اِمداد پر کانگریسی جماعت ہے اور [1253] حدیث: ''الدِّین النَّصیحۃ'' کی تفسیر میں خود رسولِ مقبول ﷺ نے عامۃ المسلمین کی خیرخواہی کو شمار کیا ہے، ہاں! اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے، اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہوگئے، جس طرح کہ اہلِ حدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرہ شامل ہوگئے اور اس امر کا اِقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں، مولانا ابوالکلام کو بھی ہے۔ ان سے پوچھئے، اگر وہ اِنکار کریں گے تو ہم ان کی تحریروں میں دِکھادیں گے۔''

پھر ۱۹۴۷ء میں.......

جناب یحییٰ بختیار: جی، یہاں آنے کے بعد، *Partition* کے بعد!

مرزا ناصر احمد: لاہور میں پاکستان کے روشن مستقبل کے لئے، اِمام جماعت احمدیہ، کے چھ لیکچرز ہیں، جو اس وقت بڑے مقبول ہوئے، اس کو پڑھنے کی بجائے میں سارا یہاں رکھ دیتا ہوں۔

اب رہا...بڑا عجیب سا میرے نزدیک ہے وہ سوال...اکھنڈ ہندوستان۔ اس زمانے کے حالات پر بہت سارے ہیں، اور چونکہ میں دے دُوں گا حوالے میں تھوڑی سی، مختصر سی بتانا چاہتا ہوں۔

اس زمانے کے حالات یہ تھے، میرے نزدیک، کہ انگریز ہندوستان کو آزادی دینے کے لئے تیار ہوگیا، اور مسلمانوں کی کوئی ایسی تنظیم موجود نہیں تھی جو مسلمانوں کی نمائندگی میں ان کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کر سکے۔ مسلم لیگ جو ہے، وہ تو بعد میں اپنے زور پر آئی۔ سوال اکھنڈ ہند......میرے نزدیک اس زمانے میں، سوال اکھنڈ ہندوستان کا نہیں تھا، نہ پاکستان کا سوال تھا، سوال یہ تھا......[1254] مجھے افسوس ہے کہ صحیح اعداد و شمار میں حاصل نہیں کر سکا، اس شخص کو کہا تھا......سارے ہندوستان میں، میرا خیال ہے کہ غالباً کوئی بارہ، چودہ کروڑ مسلمان ہوگا۔ مگر

.......میری تصحیح کر دیں یہاں.......

جناب یحییٰ بختیار: کس زمانے کی بات کر رہے ہیں آپ؟

مرزا ناصر احمد: میں، یہی سمجھے کچھ تیس چالیس کے درمیان۔

جناب یحییٰ بختیار: سات آٹھ کروڑ کے لگ بھگ۔

مرزا ناصر احمد: ٹوٹل؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، پاکستان بننے کے کچھ دن کے بعد یہ کہتے تھے: *One Hundred Million* (دس کروڑ) مسلمان ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہم کتنے ملین وہاں چھوڑ کے آئے تھے؟ کتنے کروڑ ہندوستان میں رہ گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آج کل ۹ کروڑ ہیں، اس زمانے میں تین چار کروڑ تھے۔

مرزا ناصر احمد: اس زمانے پانچ، چھ کروڑ تھا، سات کروڑ۔ بس یہی فگر ز میرے ذہن میں نہیں تھی۔ ہیں جی؟ چار کروڑ؟

جناب یحییٰ بختیار: چار کروڑ۔

مرزا ناصر احمد: چار کروڑ، تو کل دس کروڑ کے قریب بنے ناں سارے مسلمان دس گیارہ، تو اس وقت سوال یہ تھا کہ یہ دس کروڑ مسلمان جو ہندوستان میں بستے ہیں، جن کا اپنا کوئی مضبوط شیرازہ نہیں، ان کی حفاظت، ان کے حقوق کی حفاظت کس طرح کی جائے؟ اس وقت مسلمان دو *School of Thought* (مکتبۂ فکر) دو نظریوں میں آ گئے۔

(خاص عرصہ متعین کریں)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہاں جو ہے ناں، آپ کہتے ہیں اس وقت ۱۹۳۰ء اور ۱۹۴۰ء جو ہے، بہت بڑا عرصہ ہے، کوئی خاص ایسا عرصہ متعین کریں........

مرزا ناصر احمد[1255]: میری مراد وہ ہے جب انگلستان تیار ہو گیا آزادی دینے کے لئے۔

(انگلستان آزادی دینے کے لئے تیار نہ تھا)

جناب یحییٰ بختیار: انگلستان تو کبھی بھی تیار نہیں تھا، جہاں تک میرا خیال ہے، جنگ ختم ہو گئی، اس کے بعد.......

مرزا ناصر احمد: جب عقل مندوں نے یہ سونگھا کہ کوشش کی جائے تو ہم آزاد ہو سکتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جنگ ختم ہوگئی، اس کے بعد کی بات ہے، یہ اس وقت کے زمانے میں تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد: سائمن کمیشن یہ وہ.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، وہ تو.......

مرزا ناصر احمد: یعنی آزادی کی طرف قدم اُٹھ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو مراعات کہہ لیں.......

مرزا ناصر احمد: بہرحال میں تو اپنا عندیہ بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: *Concession* کہہ لیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ایک زمانہ ایسا آیا...کوئی زمانہ لے لیں آپ...جب تمام مسلمانانِ ہند کے حقوق کی حفاظت کا سوال تھا، اس وقت مسلمانانِ ہند دو گروہوں میں بٹ گئے، ایک کا خیال یہ تھا کہ سارے ہندوستان کے مسلمان اکٹھے رہیں تو ان کے حقوق کی حفاظت زیادہ اچھی ہوسکتی ہے...میں صرف *Out-line* لے رہا ہوں...اور ایک کا خیال بعد میں یہ ہوا۔ ہاں! اس زمانے میں ہمارے قائداعظم محمد علی صاحب جناح کا بھی یہی خیال تھا کہ سارے مسلمان اگر اکٹھے رہیں تو ان کے حقوق کی حفاظت زیادہ اچھی طرح ہوسکتی ہے۔ چنانچہ یہ رئیس احمد جعفری نے لکھا ہے، ان کی کتاب میں سے لیا ہے، ۲۰۰ اور ۲۰۱ صفحے سے، قائداعظم کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ: [1256]''میں حیران ہوں کہ میری ملّی خودداری اور وقار کو کیا ہوگیا تھا، میں کانگریس سے صلح ومفاہمت کی بھیک مانگا کرتا تھا، میں نے اس مسئلے کے حل کے لئے اتنی مسلسل اور غیر منقطع مساعی کیں کہ ایک انگریزی اخبار نے لکھا: ''مسٹر جناح ہندو مسلم اِتحاد کے مسئلے سے کبھی نہیں تھکتے۔''

لیکن گول میز کانفرنس (جس کا ابھی میں نے اُوپر ذِکر کیا) گول میز کانفرنس کے زمانے میں مجھے اپنی زندگی میں سب سے بڑا صدمہ پہنچا۔ (وہی لے لیں وقت)۔ جیسے ہی خطرے کے آثار نمایاں ہوئے، ہندوئیت دِل ودِماغ کے اِعتبار سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اِتحاد کا اِمکان ہی ختم ہوگیا۔ اب میں مایوس ہوچکا تھا۔ مسلمان بے سہارا اور ڈانواں ڈول ہو رہے تھے۔ کبھی حکومت کے یارانِ وفادار کی رہنمائی کے لئے میدان میں آموجود ہوتے تھے، کبھی کانگریس کی نیازمندانہ (خصوصی ان کی) قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے تھے۔ مجھے اب ایسا محسوس ہونے لگا کہ میں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کرسکتا اور نہ ہندو ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کرسکتا ہوں اور نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ آخر میں نے لندن ہی میں بود وباش کا فیصلہ کرلیا۔ پھر بھی

ہندوستان سے میں نے تعلق قائم رکھا، اور چار سال کے قیام کے بعد میں نے دیکھا کہ مسلمان خطرے میں گھرے ہوئے ہیں، آخر میں نے رختِ سفر باندھا اور ہندوستان پہنچ گیا اور یہاں آنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں، میں نے صوبائی اِنتخاب کے سلسلے میں صدر کانگریس سے مفاہمت ومصالحت کے لئے گفت وشنید کی اور ایک فارمولا ہم دونوں نے مرتب کیا، لیکن ہندوؤں نے اسے منظور نہیں کیا اور معاملہ ختم ہوگیا۔''

تو اس وقت انہوں نے آپ ہی لکھا ہے کہ مفاہمت ومصالحت کی کوشش یہ کر رہے تھے۔ اس لئے کر رہے تھے کہ ان کے دِماغ میں ...درد تھا مسلمان کا، ان کے دلوں میں، ان بزرگوں[1257] کے، اور ان کی کوشش، ان کا خیال یہ تھا کہ سارے مسلمان، دس کروڑ جو اس وقت تھے... اب بڑھ گئے... اگر یہ اکٹھے رہیں ہندوستان میں، اور اپنے حقوق، دستوری طور پر *Constitutionally* (آئینی طور پر) منوا سکیں تو بہتر ہے۔ لیکن ہندوانہ ذہنیت نے اس چیز کو قبول نہیں کیا اور انہوں نے ایسا اِظہار کیا گویا وہ مسلمانوں پر حکومت کرنا چاہتے ہیں، انہیں اپنی غلامی میں رکھنا چاہتے تھے، اس وقت دو حصوں میں ہوگئے مسلمان، ایک کے لئے پاکستان میں آنا ممکن ہی نہیں تھا، عملاً وہ رہ رہے ہیں وہاں، اس وقت کئی کروڑ مسلمان وہاں ہندوستان میں بس رہے ہیں، اور ایک کے لئے ممکن ہوگیا۔ بعد کے حالات ایسے ہوئے۔ یہ جو کوشش تھی، جس کی طرف جناح صاحب نے اِشارہ کیا، یہ جماعت احمدیہ کی تھی ایک وقت میں۔ اگر سارے مسلمانانِ ہند اکٹھے رہیں تو وہ اپنے حقوق کی اچھی طرح حفاظت کرسکتے ہیں۔ جب پاکستان کے بننے کے آثار پیدا ہوئے تو وہ لوگ جو دُوسرا نظریہ جو تھا، وہ رکھتے تھے کہ سارے اکٹھے رہیں، یا وہ لوگ جن کو حکومت کانگریس نے خریدا ہوگا، کہا کچھ نہیں جاسکتا، میری طبیعت طبعاً حسنِ ظن کی طرف پھرتی ہے۔ بہرحال، انہوں نے اپنے لئے طاقت کا ایک چھوٹا سا سہارا... جماعت تو بہت چھوٹی سی ہے، کمزور یہ کیا کہ... یہ پروپیگنڈا شروع کردیا، جماعت میں کہ ''تم پاکستان کیوں جانا چاہتے ہو؟ تمہارے ساتھ تو یہ ہمیشہ سختی کرتے ہیں، افغانستان میں کیا ہوا؟ فلاں جگہ کیا ہوا؟'' اس وقت خلیفہ ثانی نے علی الاعلان یہ کہا کہ اس وقت سوال یہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کے مفاد کس جا ہیں؟ اس وقت سوال یہ ہے کہ مسلمانانِ ہند جو ہیں، وہ عزت کی زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں؟ ان کے حقوق کی کس طرح حفاظت کی جاسکتی ہے؟ اگر بفرضِ محال جماعت احمدیہ کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے، پاکستان بننے کے بعد، جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو، تب بھی میں یہ کہوں گا کہ پاکستان بننا چاہئے اور ہم ان کے ساتھ جائیں گے۔ کہیں انہوں نے یہ پروپیگنڈا کیا.......میں خود

شاہد ہوں، میں نے وہ ۱۹۴۷ء کی وہ جو جدوجہد تھی، مسلم لیگ کے ساتھ بیٹھ کے، ان کی جو پارٹی تھی، شملہ میں بھی وہ جو ہو رہا تھا، ہاں، یہی جو اپنے بیٹھا ہوا تھا، کمیشن **Partition** کا، تو شملہ میں بھی میں ساتھ رہا، ساتھ بیٹھے، ہم نے ساتھ کوششیں کیں، اس وقت نظر آ رہا تھا کہ یہ شرارت کر رہے ہیں، ہندو اس وقت بھی۔ ''ہم سے'' میری مراد ہے وہ ساری پارٹی، جو وہاں تھا۔ ہم نے ...تو یہ پہلے وقت میں پتا لگ گیا تھا، اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں... یا ان کے بدارادے ہیں، وعدہ یہ کر رہے تھے، ریڈکلف صاحب، جنہوں نے باقاعدہ اِشارۃً یہ وعدہ کیا تھا کہ سارا گورداسپور اور فیروز پور کے اکثر حصے جو ہیں، وہ پاکستان میں جائیں گے، لیکن وہاں ہمیں پتا لگا کہ یہ دھوکا بازی کر رہے ہیں اور وہاں جا کے اِطلاع دی ...تو بالکل یک جان ہو کر اس مجاہدے میں، اس **Fight** (مقابلے) میں، جو جنگ ہو رہی تھی، اس کے اندر شامل ہوئی جماعت اور اَب جب میں سوچتا ہوں، جن لوگوں نے ہماری جیسی قربانیاں دیں، قیامِ پاکستان کے لئے، پاکستان میں جو آنے والے ہیں خاندان، انہوں نے ...اور میں بیچ میں رہا ہوں جنگ کے... میرے اندازے کے مطابق پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک ہماری عصمت قربان ہوئی ہے پاکستان کے لئے اور جو قتل ہوئے ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں۔ مسلمان بچوں کو سکھوں نے اپنے نیزوں کے اُوپر چھیدا ہے، اُچھال کے، میں گواہ ہوں ان کا۔ میں سب سے آخر میں یہاں آیا ہوں، اور بڑی قربانی دی ہے، لیکن جو پیچھے رہ گئے، انہوں نے بھی کم قربانی نہیں دی۔ آج تک وہ قربانی دے رہے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم یہ سوچیں، سر جوڑ کر، کہ جو ہندوستان میں مسلمان رہ گیا، ان کے حقوق کے لئے باہر سے ہم جو کر سکتے ہیں، ہمارے حالات بدل گئے ہیں، ان کے حقوق کے لئے کوئی پروگرام بنائیں، ان کے حوصلے بڑھانے کے لئے کوئی کام کریں۔ بہت سے اور طریقے ہیں، صرف حکومت کے اندر رہ کے ہی نہیں، باہر سے بھی ہم بہت ساری خدمت ان کی کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ہماری جیسی، ہم سے بڑھ کے نہیں، ہماری جیسی قربانیاں دی ہیں، قیامِ پاکستان میں، اور وہ پاکستان نہیں آ سکے، وہ وہاں پھنس گئے، اس کی بجائے یہ اب نظر آ گیا ہمیں کہ ہمارا مشرقی پاکستان بھی علیحدہ ہو گیا۔ تو میرے نزدیک تو کوئی اِعتراض نہیں ہے، اس پس منظر میں، اس واسطے جو حوالے ہیں، وہ میں اچھی طرح وہ کر دیتا ہوں۔

(فرقان بٹالین؟)

[1259] فرقان بٹالین... یہ چھوٹا سا ہے۔ اس کے اُوپر اِعتراض ہوتے ہیں بڑے

اخباروں میں، میں اس لئے اس کو لے رہا ہوں، تو فرقان بٹالین، یہ بھی میں کروں گا، میں دو تین منٹ میں، زبانی مختصراً بتا دیتا ہوں۔ جس وقت پاکستان بنا، کشمیر میں جنگ شروع ہوگئی، اس وقت حالات اس قسم کے تھے کہ کھل کے ہماری فوجیں وہاں **Commit** نہیں کی جاسکتی تھیں، اس وقت کشمیر میں بہت سی رضا کار بٹالین بنیں، اس وقت ہمارے سرحد کے غیور پٹھان جو تھے، ان کے لشکر آئے، اور پاکستان کی آرمی کو اس طرح **Commit** نہیں کیا گیا جس طرح آرمی **Commit** کی جاتی ہے، چونکہ اس وقت ضرورت تھی رضا کاروں کی، ہمارا کسی، اس میں اِرادہ نہیں ہے تھا، میں قسم کھا کے کہہ سکتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ اس کو کہ آرمی زور دے رہی تھی، خلیفۃ المسیح پر کہ ایک بٹالین **Raise** کرو، ہمیں ضرورت ہے، اور وہ کہہ رہے تھے کہ میں مصلحتیں اور جو ہمارے متعلق ہے، کیوں ہمیں یہ تنگ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: اگر آپ کو پیار ہے کہ محاذ کے اُوپر روکے جائیں وہ، تو آرمی تیار کریں، ایک بٹالین، دیں ہمیں، ایک بٹالین۔ ان کے زور دینے پر ایک رضا کارانہ بٹالین تیار کی گئی، اور ان کو کوئی تجربہ نہیں تھا لڑائی کا، سرائے عالمگیر میں بیس کیمپ بنا، وہاں دو تین مہینے کی ٹریننگ ہوئی۔ لیکن جذبے کا یہ حال تھا کہ ایک نوجوان وہاں رضا کار کے طور پر، نوجوان جس کا قد بڑا چھوٹا تھا، آ گیا، اور جب مارچ وغیرہ سکھا کے چاند ماری کے لئے لے گئے اس کو، تو پتا لگا کہ اس کی اُنگلی ٹھیک ٹریگر پر نہیں پہنچتی، اتنا ہاتھ ہے اس کا چھوٹا، اور وہ بضد، میں نے جانا ہے محاذ پر، تب انہوں نے کہا: اچھا! تو پھر رائفل چلا کے دِکھاؤ۔ تو اس نے یہاں رکھا رائفل کا بٹ، یہاں رکھنے کے بجائے اس طرح مڑ کر، فائر کیا وہاں، اس کے جذبے کو دیکھ کر وہ آرمی افسر جو فرقان بٹالین کی ٹریننگ وغیرہ کے لئے جو باقاعدہ افسر تھے، انہوں نے اس کو اِجازت دے دی، اس جذبے کے ساتھ وہاں گئے، وہاں آرمز ایشو ہوئے جس طرح آرمی ایشو کرتی ہے آرمز، خیر، جو ہوا وہ سب تو یہاں ضرورت نہیں ہے۔ وہ **Disband** (توڑ دی) ہوئی۔ اب ساری [1260] دُنیا کو پتا ہے، فوج کے افسر یہاں ہیں، اب اِعتراض یہ ہوگیا کہ وہ ساری رائفلیں جو فرقان بٹالین کو دِی گئی تھیں، وہ فرقان بٹالین لے کے بھاگ گئی اور انہوں نے ربوہ کی پہاڑیوں کے اندر ان کو دفن کر دیا۔ ایک منٹ میں یہ سوال حل ہوتا ہے۔ آرمی جنہوں نے یہ ایشو کی تھیں، ان سے پتا کریں کہ انہوں نے ایک ایک رائفل، ایک ایک راؤنڈ جو ہے وہ واپس ملا کہ نہیں؟ اور اس وقت کے کمانڈر اِنچیف نے ایک نہایت اعلیٰ درجے کا سرٹیفکیٹ اس بٹالین کو دِیا اور شکریہ کے ساتھ اس کو بغیر آرمز کے، اس کو وہاں بھیج دیا۔ اس بٹالین کو کوئی وردیاں ایشو نہیں ہوئی تھیں۔ لنڈے بازار سے پھٹی ہوئی وردیاں انہوں نے پہنیں، اور بارشوں میں، کسی قمیض کی، وہ

بانھ نہیں ہے، اور کسی کی بانہیں لٹک رہی ہیں، اور یہ نہیں ہے، دھڑ، میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے ان کو اس طرح لڑتے ہوئے دُشمن سے اور بہر حال........

(غیر متعلقہ باتیں)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! معاف کیجئے، یہ سوال، بالکل پوچھا نہیں گیا، اگر باہر کی باتیں آجائیں، اس قسم کی کہ اخبار کیا لکھتے ہیں.......

مرزا ناصر احمد: نہیں ٹھیک ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ....میں بند کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، اس قسم کا نہیں.......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں.......

جناب یحییٰ بختیار: آپ ضرور کیجئے! مگر میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔ پر میں نے کسی اسٹیج پر نہیں پوچھا فرقان فورس کے بارے میں۔

Mirza Nasir Ahmad: ***I wrongly foresaw it.***[1]

(**مرزا ناصر احمد:** مجھے غلط فہمی ہوئی!)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, but I did not ask.***

(**جناب یحییٰ بختیار:** میں نے آپ سے یہ نہیں پوچھا)

(مرزا ناصر کی معذرت)

[1261] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، بس میں نے معذرت کر دی، میں بولتا ہی نہیں ایک لفظ آ گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ پورا کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نہیں بولوں گا۔ نہیں، میری غلطی ہے یہ، اندازے کی غلطی ہے۔

۱؎ قارئین! کتنا بڑا کذب ہے کہ مجھے غلط فہمی ہوئی۔ یا اپنے دِل کے پھپھولے جلا رہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کہہ لیں۔ *If you want to explain something which you think is against your interest......* (اگر آپ ایسی بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں جو آپ کے خلاف جاتی ہے......)

Mirza Nasir Ahmad: No, no, no not now.

(مرزا ناصر احمد: نہیں ابھی نہیں)

ٹھیک ہے، شکریہ! میں، پہلے آپ مجھے روک دیتے تو میں بند کر دیتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کہنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے، ورنہ ہم نے سوال نہیں پوچھا کوئی اس قسم کا........

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....نہ پوچھنے کا لسٹ میں تھا، اگر ہوتا بھی تو میں آپ کو کہہ دیتا کہ آپ بے شک کریں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک اور سوال ہے، وہ میں پوچھ ہی لیتا ہوں، وقت ضائع کرنے کی بجائے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اتنی خدمت کی ہے عرب ممالک کی، یہ حوالے میرے پاس ہیں، بھرے پڑے ہیں ان کی تعریف میں۔ تو آگے میں کچھ نہیں کہتا۔

ہاں! کشمیر رہ گیا ہے۔ ۱۹۳۱ء کی........

(کشمیر کمیٹی)

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے اس کا ذِکر کر دیا تھا، کشمیر کمیٹی کا، اگر آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں تو کہہ دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ممکن ہے ایک آدھ فقرہ ہو، یہ میں مختصراً پھر کر دیتا ہوں۔ اس کی اِبتدا اس طرح شروع ہوئی، کشمیر کمیٹی، کشمیر کمیٹی کے نام سے جو کمیٹی بنی، کہ ۱۳؍جولائی ۱۹۳۱ء کو ریاستی [1262] پولیس کی فائرنگ سے ۲۱ مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ۱۳؍جولائی ۱۹۳۱ء کو جب ڈوگرہ حکومت نے ۲۱ مسلمان کو جب شہید کیا تو اس وقت ان کے لئے ریاست سے باہر نکلنا بھی بڑا مشکل تھا، تو انہوں نے ایک سمگل آؤٹ کیا، مسلمانانِ کشمیر نے، ایک آدمی، اور سیالکوٹ پہنچ کر انہوں نے مختلف جگہوں پر تاریں دیں، اور ہمارے خلیفہ ثانی کو بھی تار دیں۔ اس کے نتیجے میں پہلا کام یہ ہوا ہے کہ خلیفہ ثانی نے وائسرائے ہند کو تار دی، دُوسرے صوبوں کے مسلمانوں کی طرح پنجاب کے مسلمان بھی، ان کو کہا کہ تم اکٹھے ہو جاؤ، یعنی شروع کا کام

شروع کیا۔ اس وقت جب یہ اعلان ہوا تو خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک خط لکھا حضرت خلیفہ ثانی کو، اور یہ کہا کہ آپ نے یہ اعلان کیا، ہم آپ کے ساتھ ہیں، اور یہ کام ہمیں، سب مسلمانوں کو مل کر یہ کام کرنا چاہئے۔

Mr. Chairman: We break for Maghreb.

(جناب چیئرمین: نمازِ مغرب کے لئے ہم وقفہ کرتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: I think let them conclude it, Sir.

(جناب یحییٰ بختیار: میرا خیال ہے انہیں اسے مکمل کرنے دیں)

جناب چیئرمین: ہاں؟

Mr. Yahya Bakhtiar: It will take two or three minutes, Sir.

(جناب یحییٰ بختیار: جناب! اس میں دو یا تین منٹ لگیں گے)

Mr. Chairman: Alright, then not more than five minutes.

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، پھر ۵ منٹ سے زیادہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: Not more than five minutes.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، ختم کرلیں۔

مرزا ناصر احمد: تو اِعلان وغیرہ، خط وکتابت ہوئی ہے۔ اس کے بعد آل انڈیا تنظیم کے قیام کے لئے مسلمانانِ ہند سے اپیل کی گئی پہلے اور اس کے بعد۔ پھر کشمیریوں سے اپیل کی گئی، ابنائے کشمیر سے، یعنی وہ کشمیری خاندان جو باہر آ کر آباد ہوگئے تھے اور اس میں آپ نے لکھا کہ:

''اُمید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب، شیخ دین محمد صاحب، سیّد محسن شاہ صاحب اور اسی طرح سے دُوسرے سربراہ آوردہ ابنائے کشمیر جو اپنے وطن کی محبت [1263] میں کسی دُوسرے سے کم نہیں، اس موقع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے موجودہ طوائف الملوکی کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے، ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سب طاقت ضائع ہوجائے گی اور نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلے گا۔''

اس پر ۲۵؍جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ کے مقام پر نواب ذُوالفقار علی خان صاحب کی کوٹھی "Fair View" میں مسلم اکابرینِ ہند کا اجلاس ہوا، جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی جائے جو اس سارے کام کو اپنے ذمہ لے کر پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اس وقت تک یہ مہم جاری رہے، جب تک ریاست کے باشندوں کو ان کے جائز حقوق نہ حاصل ہوجائیں۔

اس اِجلاس میں اِمام جماعت احمدیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل لیڈروں نے شرکت کی:

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب،
حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب،
سیّد محسن شاہ صاحب،
نواب سر ذُوالفقار علی صاحب،
نواب محمد اِسماعیل صاحب آف گنج پورہ،
خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب،
مولانا نورالحق صاحب، مالک انگریزی روزنامہ "Muslim Out Look"،
مولانا سیّد حبیب صاحب، مالک روزنامہ ''سیاست''،
عبدالرحیم صاحب درد،
مولانا اِسماعیل صاحب غزنوی، امرتسر کے تھے، غزنوی خاندان کے، نمائندہ مسلمانانِ صوبہ جموں،
مسلمانانِ صوبہ کشمیر کے نمائندے، اور صوبے سرحد کے نمائندے۔

یہ سب کے سب اکابرین آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قائم ہوتے ہی اس اِجلاس میں اس کے ممبر بن گئے، کام شروع ہوگیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ اس وقت بعض دوستوں نے کہا خلیفہ ثانی [1264] کو کہ آپ اس کے صدر بنیں، اور آپ نے اِنکار کیا کہ: ''مجھے صدر نہ بنائیں، میں ہر خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں، مگر مجھے صدر کا عہدہ نہ دیں۔'' کوئی مصلحتیں سمجھائیں وہاں۔ اس پر سارے جو تھے، انہوں نے زور ڈالا وہاں، جن میں سر محمد اقبال صاحب بھی تھے، کہ آپ کو ہی بننا چاہئے۔ چنانچہ آپ کو مجبور کیا کہ اس عہدے کو قبول کر لیں۔ قبول ہوگیا۔ شروع ہوا کام، اور بہت سے مراحل میں سے گزرا، اس کے آگے میں اپنی طرف سے کروں گا، ذرا مختصر کردوں گا۔ ایک تھا پیسہ، اس وقت ہندوستان میں کام کرنے کے لئے بھی پیسے کی ضرورت تھی، اور کشمیریوں کی مدد کرنے کے لئے پیسے کی ضرورت، چنانچہ ساروں نے Contribute کئے ہوں گے۔ لیکن اپنی بساط سے زیادہ جماعت کی طرف سے کشمیریوں کی اِمداد کے لئے رقم دی گئی۔ اس وقت سوال پیدا ہوا رضا کاروں کا کہ جا کر ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کو آرگنائز کریں۔ خود کشمیر کی حالت تنظیم کے لحاظ سے بہت پس ماندہ تھی، ہر ایک کو پتا ہے، ہمارے، یعنی اس وقت کے ہندوستان کے حالات سے بھی زیادہ وہ پیچھے تھے۔ اس کے مہاراجہ کا Hold بڑا سخت تھا۔ خیر! وہ گئے، ایک

وقت ایسا آیا کہ انہوں نے بڑے ظالمانہ طور پر مقدمے بنانے شروع کردیئے، یعنی کوئی ان کا گناہ نہیں ہوتا تھا اور مقدمہ بن جاتا تھا۔ تو اس وقت انہوں نے کہا: تار دی کہ ہمیں وکیل بھیجو، ہمارے پاس۔ بڑے سخت ان کو پریشانی تھی۔ یہاں سے گیارہ بارہ وکیل گئے۔ ان میں سے ایک صاحب (اپنے وفد کے ایک رُکن کی طرف اِشارہ کرکے) یہ بیٹھے ہیں۔ انہوں نے مہینوں وہاں کام کیا اور میرا خیال ہے کہ قریباً سارے مقدموں میں فتح جو ہوئی وہ کشمیری مسلمانوں کی ہوئی۔ ان میں ہمارے، فوت ہوچکے ہیں، شیخ بشیر احمد صاحب، جو ہائی کورٹ کے جج بھی رہے ہیں، اس وقت وکیل تھے، وہ گئے۔ ان کے لئے ساری دُنیا میں پروپیگنڈا ہوا، خصوصاً انگلستان میں۔ تو ایک لمبی Struggle (تگ ودو) ان کے لئے......(اپنے ساتھیوں سے کہا) اس میں ہے نا فہرست شہداء کی؟ جو رضا کار گئے ان پر؟ (اٹارنی جنرل سے) ہمارے یہاں سے جو رضا کار گئے، دُوسرے بھی جو گئے، ان پر وہ سختیاں کی گئیں، ساروں پر، یہاں، وہاں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہاں، یہ احمدی، یہ وہابی ہے یا یہ ہے، وہ ہے۔ مسلمانانِ کشمیر کی جدوجہد میں سارے شامل ہیں، ساتھ۔ یہی میرا ان اِشاروں میں تھا کہ ہمارے تو کبھی علیحدہ ہوئی ہی نہیں۔

[1265]***Mr. Chairman:*** ***The Delegation is premitted to withdraw for Maghreb to report break at 7:30.***

(جنابِ چیئرمین: وفد کو مغرب کی نماز کے لئے ۷:۳۰ بجے تک وقفہ کی اجازت ہے)

مرزا ناصر احمد: میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ یہ آ کر داخل کردیں گے۔

Mr. Chairman: ***The honourable members may keep sitting.*** (جنابِ چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد باہر چلا گیا)

جنابِ چیئرمین: ساڑھے سات جی!

The House is adjourned to meet at 7:30

(ایوان کا اِجلاس ۷:۳۰ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

[The Special Committee adjourned for Maghreb Prayers, to re-assemble at 7:30 p.m.]

[The Special Committee re-assembled after Maghreb Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in Chair.]

(مغرب کی نماز کے بعد کمیٹی کا اِجلاس صاحبزادہ فاروق علی کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے) ڈیلی گیشن کو بلالیں، یہاں باہر بٹھادیں، ہاں کیونکہ پھر پونے آٹھ، نو بجے، پونے نو تک کریں گے، ایک گھنٹہ۔ پھر تو دس منٹ کا بریک، پھر Nine to Ten۔

جی، مولانا عبدالحق صاحب!

INTRODUCTION OF EXTRANEOUS MATTERS BY THE WITNESS

مولانا عبدالحق: جی، گزارش یہ ہے کہ کل دو گھنٹے تقریباً اس نے تقریر کی، اور آج بھی وہ تو اپنی تاریخ وہ پیش کر رہے ہیں یا ریکارڈ کر رہے ہیں۔ ہمارا تو اٹارنی جنرل صاحب کا یہ سوال تھا کہ انگریزوں کی وفاداری کی، جو تم نے پیش کیا ہے، تو اس کی کیا وجہ ہے؟ یا مسلمانوں کو تم کافر اور پکا کافر کہتے ہو، جنازے کی نماز میں شرکت نہیں کرتے، شادی نہیں کرتے، عبادت میں شریک نہیں ہوتے۔ اب وہ کہتے ہیں، ہم نے مسلمانوں کے ساتھ نہیں کہا۔ یہ تو ایسا ہے کہ جیسا ایک [1266] شخص کسی کو کہے کہ: ''یہ چیز کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''کتا!'' اب وہ کہتا ہے کہ: ''میں پانی بھی اس کو دیتا ہوں، روٹی بھی دیتا ہوں، جگہ بھی دیتا ہوں۔'' مقصد تو اَصل وہی ہے کہ جو چیز ان سے پوچھی جائے، ہمارے اٹارنی جنرل صاحب، اس کا جواب دے دیں اور بس۔ باقی وہ دو گھنٹہ باتیں جو کرتے ہیں تو خدا معلوم اس میں کیا حکمت ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General to satisfy all the honourable members.

(**جناب چیئرمین:** ہاں جناب اٹارنی جنرل صاحب، معزز ارکان کو آپ مطمئن کریں)

(مسلمانوں سے علیحدگی پسندی کا جواب نہیں دیا)

Mr. Yahya Bakhtiyar: I will try, Sir.

مولانا! بات یہ تھی کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ علیحدگی پسند ہیں، آپ

مسلمانوں سے علیحدہ رہتے ہیں، ان کو کئی حوالے دیئے، حوالوں کے تو انہوں نے جوابات نہیں دیئے، مگر یہ کہا کہ نہیں، ہم سے اکٹھے جدوجہد کرتے رہے ہیں، آزادی کی۔ اس واسطے میں نے کہا کہ اچھا بولنے دیں ان کو۔ یہ اس...... ہاں یہ تو ٹھیک ہے، ابھی ختم ہو گیا بہت لمبا تھا۔

جناب چیئرمین: ہاں، بلالیں۔ بلالیں، باہر ہی بیٹھے ہیں، بلالیں جی، بلائیں جی۔

مولانا عبدالحق: میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ بات میں بات کریں۔

جناب چیئرمین: آ گئے؟

مولانا عبدالحق: کل آپ نے فرمایا تھا کہ اس میٹنگ کے بعد ہم پوچھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: وہ کل آیا ہوں تو ہاؤس ایڈجرن ہو گیا۔ آج کر لیں گے۔

مولانا عبدالحق: نوٹ کر کے رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: آج کر لیں گے جی۔ ***After this*** آپ کی انتظار ہو رہی تھی، نورانی صاحب کی، خاص طور سے۔

ہاں، بلوائیں انہیں۔

[1267] ***Mr. Chairman:*** ***Yes the Attorney-General.***

(**جناب چیئرمین:** جی، اٹارنی جنرل صاحب)

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ ختم کر چکے ہیں اسے؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں، چونکہ ٹائم کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے میں بالکل مختصر کرنا چاہتا ہوں۔ جو باتیں آ گئی ہیں، آپ نے کئی باتیں کہی ہیں، اس آزادی کی جدوجہد کے بارے میں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آزادی کی جدوجہد کے بارے میں آپ نے کافی کچھ کہا ہے، میں اس کی تفصیل میں بہت نہیں جانا چاہتا، یہ جو باؤنڈری کمیشن تھا، اس کے بارے میں آپ نے

منیر صاحب کا کمیٹی کی رپورٹ سے ایک حوالہ پڑھا ہے کہ اس میں چوہدری صاحب نے بہت کوشش کی۔ وہ تو سب نے پڑھا ہوا ہے، وہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے، اور اس میں کچھ شک نہیں کہ انہوں نے بڑی کوشش کی۔ اس پر میں نے نہ کوئی سوال پوچھا ہے اور نہ کوئی Dispute ہے ہمیں اس پر۔ مگر ایک چیز جو منیر صاحب نے بعد میں کہی، ممکن ہے آپ نے وہ پڑھا ہو، ''پاکستان ٹائمز'' ۲۴ر جون ۱۹۶۴ء میں، انہوں نے کوئی دو تین آرٹیکل لکھے تھے، اس دوران میں .... "Days I Remember" (میرے یادگار دِن)۔

مرزا ناصر احمد: جی، میں نے وہ نہیں پڑھے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، وہ آپ کو یاد نہیں ہوگا، پڑھے بھی ہوں تو۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، میں نے نہیں پڑھا ہے، دس بارہ سال پہلے.......

(احمدیوں نے الگ عرض داشت کیوں دی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہوں، دس سال کی بات ہے، تو وہاں وہ منیر صاحب کہتے ہیں کہ:

[1268] *"In connection with this part of the case. I cannot reframe from mentioning an extremely unfortunate circumstance. I have never understood why the Ahmadis submitted a separate representation. The need for such representation could arise only if the Ahmadis did not agree with the Muslim League's case-it self a regrettable possibility. Perhaps, they intended to reinforce the Muslim League's Case; but in doing so, they game the facts and figures for different parts of Gash Shankar, thus giving prominence to the fact that, in the areas between the river Bein and the river Basantar, the non-Muslims Constituted a majority and providing argument for the Contention that if the area between the rivers Ujh and Bein went to India. The area between the Bein river and Basantar river would automatically go to India. As it is, this area has remaind*

with us. But the stand taken by the Ahmadis did create considerable embarrassment for us in the case of Gurdaspur."

(''معاملے کے اس حصے کے متعلق میں ایک نہایت ہی ناخوش گوار واقعے کا ذِکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے یہ بات کبھی سمجھ نہیں آئی کہ احمدیوں نے الگ عرض داشت کیوں دی تھی؟ اس قسم کی عرض داشت کی ضرورت تبھی ہو سکتی تھی جب احمدی، مسلم لیگ کے نقطۂ نظر سے متفق نہ ہوتے، جو کہ بذاتِ خود ایک افسوسناک صورتِ حال ہوتی۔ ہوسکتا ہے کہ اس طرح احمدی مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کی تائید کرنا چاہتے ہوں۔ مگر ایسا کرتے ہوئے انہوں نے گڑھ شنکر کے مختلف حصوں کے بارے میں اعداد وشمار دیئے، جن سے یہ بات نمایاں ہوئی کہ بین دریا اور بسنتر دریا کے مابین کا علاقہ غیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے، اور یہ بات اس تنازعے کی دلیل بنتی تھی کہ اگر آج دریا اور بین دریا کا درمیانی علاقہ ہندوستان کو دیا جائے تو بین دریا اور بسنتر دریا کا درمیانی علاقہ خود بخود ہندوستان کو چلا جاتا ہے، جیسا کہ حقیقتِ حال ہے۔ یہ علاقہ ہمارے پاس رہا، مگر احمدیوں نے جو رویہ اختیار کیا تھا، وہ ہمارے لئے گورداسپور کے بارے میں خاصا پریشان کن ثابت ہوا۔'')

آپ نے یہ فرمایا۔

مرزا ناصر احمد: یہ اپنی کمیٹی کی رپورٹ میں نہیں لکھا انہوں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ ایک آرٹیکل انہوں نے ۱۹۶۴ء جون میں لکھا ہے اس کا میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، سترہ سال بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: کافی عرصہ بعد، دس سال کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: سترہ سال بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس میں دراصل میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے مسلم لیگ سے آپ یہ کہتے ہیں کہ تعاون کیا، اور یہ ایک ایسا اسٹیج تھا کہ برٹش گورنمنٹ اور کانگریس بھی اس بات کو تسلیم کر چکی تھی کہ یہ واحد نمائندہ جماعت ہے مسلمانوں کی، مسلم لیگ...۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء کی بات کر رہا ہوں...واحد نمائندہ تھی، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ایک مسلمان اس میں تھا.......

[1269] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں۔

(لیگ سے علیحدہ میمورنڈم سے پریشانی)

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ کہ **Represent** (نمائندگی) کر رہی تھی، واحد آواز یہ تھی، **This was the most representative body** واحد نمائندہ جماعت وہ **Accept** کر لی تھی۔ جب انہوں نے میمورنڈم دیا تو یہ **Separate** (الگ) میمورنڈم دینے کی، یہاں بھی منیر صاحب کہتے ہیں: ''ہمیں سمجھ نہیں آئی، اس سے بلکہ ہمیں خدشات پیدا ہوئے **Enbarrassement** (پریشانی) ہمیں ہوئی۔''

مرزا ناصر احمد: یہ ۱۹۴۷ء کے سترہ سال کے بعد انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ: ''مجھے سمجھ نہیں آئی۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!

مرزا ناصر احمد: لیکن اپنی رپورٹ میں نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنی رپورٹ میں نہیں لکھا۔

مرزا ناصر احمد: تو، وہ تو منیر صاحب تو نہیں، آپ نے تو ان کی رپورٹ پڑھی ہے ناں، تو میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں جی کہ ایک آدمی ہے.......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جو کہ باؤنڈری کمیشن کا بھی جج تھا، تو اس رپورٹ میں بھی وہی جج تھا۔ پھر رپورٹ میں انہوں نے چوہدری صاحب کو اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے، بڑی جانفشانی سے کیس **Plead** کیا پاکستان کا، اس کے بعد، سات سال یا دس سال کے بعد، جیسے.......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، ۱۹۶۴ء، ۱۹۵۷ء، ۱۹۴۷ء۔

[1270] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہی کہہ رہا ہوں جی، ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن میں تھے وہ، پھر اس کے بعد ۱۹۵۳ء، ۱۹۵۴ء میں وہ انکوائری ہو رہی ہے۔ تو چوہدری صاحب نے جو ۱۹۴۷ء میں خدمت کی اس کا حوالہ، اس کا ذکر کرتے ہوئے اس میں.......

مرزا ناصر احمد: یہ میرا مطلب ہے کہ یہ جو ہے کہ یہ واقعہ کے سترہ سال بعد کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ان کے بعد یہ پھر یہ.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، سترہ سال کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: ....ہے، یہ ۱۹۶۴ء میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۴ء تک۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو پھر یہ سترہ سال کی خاموشی کے بعد، جب وہ کافی بوڑھے بھی ہو چکے تھے، تو شاید ممکن ہو بڑھاپے کی وجہ سے وہ بات جو اس وقت جوانی میں سمجھ آ گئی ہو، وہ نہ سمجھ آئی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اچھا جواب ہے![1] یہ خیر میں اسے بس پھر آپ کی توجہ دِلانا چاہتا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے...اگر آپ کہیں تو میں بتاؤں آپ کو...انہوں نے، ہندوؤں نے ایک بڑی سخت شرارت کی اور شرارت یہ کی...میں نے آپ کو کہا کہ میں ان دنوں میں کام کرتا رہا ہوں...ایک پہلے یہ شرارت کی کہ جماعت احمدیہ جو ہے، اس کو دُوسرے مسلمان کافر کہتے ہیں، اس لئے ان کی تعداد گورداسپور کے مسلمان میں شامل نہ کی جائے اور گورداسپور ضلع میں ۵۱ اور ۴۹ کا فرق تھا، یعنی مسلمانوں کی...

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں جانتا ہوں، ہم جانتے ہیں۔

[1271] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، میں آپ کو اندر کی ایک بات بتاؤں...دُوسری شرارت۔ دُوسری شرارت اپنوں نے یہ کی کہ اگرچہ مسلمانوں کی آبادی گورداسپور میں ۵۱ فیصد ہے، لیکن چھوٹے، نابالغ بچے ہیں، *Adult* (بالغ) نہیں ہیں، وہ تو ووٹر نہیں ہیں، ان کے اُوپر فیصلہ نہیں ہونا چاہئے اور ویسے ہی ہوائی چلادی کہ ہندوؤں کی *Adult* (بالغ) آبادی مسلمانوں سے زیادہ ہے۔ میں چونکہ مختلف مضامین پڑھتا رہا ہوں اپنی زندگی میں، میں نے یہ *Offer* کی مسلم لیگ کو کہ اگر مجھے *Calculating* مشین تین دے دی جائیں تو میں ایک رات میں ۱۹۳۵ء کی *Census* (مردُم شماری) لے کے، علیحدہ علیحدہ ضلعوں کی ہوتی ہیں ناں...تو کل آپ کو یہ *Data* (تفصیل) یہ دے سکتا ہوں کہ *Adult* (بالغ) بھی مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ *Census* (مردُم شماری) کی جو ہے رپورٹ، اس وقت تفصیلی ہوتی تھی۔ بعد پتا نہیں کیوں، اس

---

[1] صرف ''اچھا جواب''...؟ بلکہ اتنا اچھا جواب ہے کہ مرزائی دجل میں اسے ''اے گریڈ'' دیا جاسکتا ہے...!

کوچھوڑ دیا۔۱۹۳۵ء کی **Census** (مردُم شماری) رپورٹ مختلف **Age** (عمر) گروپ کی **Mortality** دی ہوئی ہے، **Percentage** یعنی چار سال کا جو بچہ ہے، وہ چار سال کی عمر کے جو بچے ہیں ان میں اتنے فیصد موتیں ہوجاتی ہیں، جو پانچ سال کے بچے ہیں، ان کی اتنی فیصد موتیں ہوجاتی ہیں۔تو ہزار ہا ضربیں، تقسیمیں لگائی تھیں، کیونکہ ہر **Age** گروپ کی جو ۱۹۳۵ء کی **Census** (مردُم شماری) تھی ہمارے پاس، تو ۱۹۴۷ء تک پہنچانا تھا **Adult** (بالغ) بنانے کے لئے کچھ جو **Adult** (بالغ) تھے وہ تو تھے ہی۔تو یہ ہزار ہا وہ نکال کے، ساری رات لگ کے، تین چار اور آدمیوں نے ساتھ کام کیا۔ **Calculating** (حساب کتاب) مشین خود مسلم لیگ کے یعنی **Offices** سے آئیں اور صبح کو ایک گوشوارہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو دے دیا گیا کہ یہ غلط بات کر رہے ہیں اور جس وقت یہ آگے پیش ہوا، ہندو بالکل سٹپٹا گیا۔ان کو خیال ہی نہیں تھا کہ کوئی مسلمان دماغ حساب میں بھی یہ **Calculation** کر سکتا ہے اتنا۔اس قسم کی وہ شرارتیں تھیں اور اس قسم کا ہمارا تعاون تھا مسلم لیگ کے ساتھ اور ان کی خاطر ان کے مشورے کے ساتھ یہ سارا کچھ ہوا۔تو جب بوڑھے ہوگئے جسٹس منیر صاحب وہ بھول گئے، ان کو وہ سمجھ نہیں آئی، ہم پر کوئی اعتراض نہیں۔

(کیا مسلم لیگ کے مشورے سے علیحدہ میمورنڈم دیا گیا؟)

[1272] جنابِ یحییٰ بختیار: میں مرزا صاحب! اس بات پر ذرا آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کے مشورے سے یہ بات ہوئی کہ علیحدہ میمورنڈم دیں۔

مرزا ناصر احمد: کیا؟

جنابِ یحییٰ بختیار: کیا علیحدہ میمورنڈم مسلم لیگ کے مشورے سے دیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: ان کے مشورے سے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, you will have to prove this, because every ......*

(جنابِ یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا)

Mirza Nasir Ahmad: *Have you got a proof against this?*

(مرزا ناصر احمد: کیا آپ کے پاس اس کے برعکس ثبوت ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***No, you should show some documents that Quaid-e-Azam or somebody consented.***

مرزا ناصر احمد: جب میں...

جناب یحییٰ بختیار: قائداعظم کا تو **Protest** (اعتراض) ہی یہی تھا کہ مسلمان علیحدہ علیحدہ جارہے ہیں اور اپنے اپنے میمورنڈم دے رہے ہیں اور ہمیں تکلیف پہنچتی ہے اس سے اور منیر صاحب کہتے ہیں ہمیں **Embarrassment** (پریشانی) اس بات کی ہوئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اس **Embarrassment** (پریشانی) کا انہوں نے اعلان کیا ہے سترہ سال کے بعد!

(مسلم لیگ کی تائید سے میمورنڈم دینے کا حوالہ؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ اس زمانے کا کوئی اخبار بتادیں جس میں یہ ہو کہ قائداعظم یا مسلم لیگ کی تائید سے یہ میمورنڈم داخل کیا گیا؟

مرزا ناصر احمد: ''نوائے وقت'' میں اس وقت یہ اعلان ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے وقت دیا احمدیوں کو میمورنڈم پیش کرنے کے لئے۔ کیا یہ ثبوت نہیں ہے کہ مسلم لیگ کے مشورے سے یہ کیا گیا؟ ورنہ ان کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ جماعت احمدیہ کے میمورنڈم کے لئے اپنے وقت میں سے وقت دیتے۔

(جماعت احمدیہ کی نمائندگی کس نے کی؟)

[1273] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ ان کی **Representation** (نمائندگی) کس نے کی؟

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: کس نے **Representation** (نمائندگی) کی ان کی؟

مرزا ناصر احمد: کس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: جماعت احمدیہ کی؟

مرزا ناصر احمد: شیخ بشیر احمد صاحب تھے۔ لیکن اصل یہی تھا کہ سارے اکٹھے جارہے تھے۔ یہ میرا پوائنٹ آپ سمجھ گئے ناں، اگر وقت جماعت احمدیہ کے میمورنڈم کے لئے مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے دیا......

جناب یحییٰ بختیار: مسلم لیگ کا وقت تو چوہدری صاحب کے ہاتھ میں تھا۔

مرزا ناصر احمد: اور چوہدری صاحب باغی تھے، جناح کے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جی، بالکل، میں اس سے بالکل اِنکار نہیں کرتا کہ قائداعظم نے ان کو Appoint (مقرّر) کیا تھا، ان کے نمائندے تھے۔

مرزا ناصر احمد: یہ چوہدری ظفراللہ.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، دیکھئے ناں.......

مرزا ناصر احمد: چوہدری ظفراللہ خان صاحب...اب آپ نے اس ہاؤس میں یہ دو چار دفعہ کہا، مجھے سمجھانے کے لئے، ذرا تاثر نے کے لئے، کہ "میں ہوں، I represent my client, I represent this House as Attorney-General".

(میں اپنے موکل کا نمائندہ ہوں، میں اس ایوان کی نمائندگی بطور اٹارنی جنرل کرتا ہوں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، I said I said that (میں نے کہا)

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میری بات تو سن لیں۔ چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنے طور پر، اپنی طرف سے، یہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ سمجھ گئے ناں۔ کسی انسان کے دِماغ میں آ ہی نہیں سکتا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہو اپنی طرف سے کہ مسلم لیگ کے وقت میں سے جماعت احمدیہ کو وقت دیا جائے، اور اس وقت Protest (اِعتراض) نہ ہوا ہو۔

[1274] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس سے یہ Inference Draw (نتیجہ نکالا) کرتے ہیں کہ مسلم لیگ کی تائید حاصل ہو گئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں میں اس سے یہ Inferenc Draw (نتیجہ نکالتا ہوں) کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کے مشورے کے ساتھ سر جوڑ کے بالکل ایک Effort (کوشش) تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کا ثبوت نہیں سوائے اس کے کہ ٹائم دیا؟

مرزا ناصر احمد: اس کا ثبوت ایک تو میں دے رہا ہوں.......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ....کہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے وقت دیا، اور میرے نزدیک یہ کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اگر حوالے کی ضرورت ہو تو میں دے دُوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں اگر......آپ وہ بھیج دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اگر آپ کو ضرورت ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ نے کہہ دیا اور ریکارڈ پر آ گیا، بے شک آپ فائل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ''نوائے وقت'' لاہور کی یکم اگست ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔ یہ ایک تھوڑا سا ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے وہ بہاولپور کا؟ (اٹارنی جنرل سے) یہ ہے۔

حد بندی کمیشن کا اِجلاس ہوا۔ سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اِجلاس کی کارروائی چھاپ [1275] سکے۔ نہ اب اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمیشن کا اِجلاس دس دن جاری رہا۔ ساڑھے چار دِن مسلمانوں کی طرف سے بات کے لئے مخصوص رہے، مخصوص کئے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دُوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا۔ یہ میمورنڈم ہم نے جو فائل کیا ہے، اس کے اندر اندرونی شہادت ہے، اندرونی شہادت وہ.......

(دستاویز خود منہ بولتا ثبوت ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، ***The document speaks for itself*** (دستاویز خود منہ بولتا ثبوت ہے)، اب آپ نے چوہدری صاحب کی خدمات کا بھی ذِکر کیا ہے، اور حال ہی میں چوہدری صاحب کا ایک بیان بھی شائع ہوا تھا، ممکن ہے، آپ نے دیکھا ہو، جس میں انہوں نے.......

مرزا ناصر احمد: میں اسے دیکھنا پسند کروں گا۔

(انٹرنیشنل ریڈکراس کے بیان کے متعلق استفسار)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں آپ کو...... ***International Red Cross, Amnesty International, Commission of Human Rights*** (حقوق انسانی کا بین الاقوامی کمیشن) سے اپیل کی کہ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے، وہ وہاں جائیں، ایسا کوئی ***Statement*** (بیان) آپ کے علم میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: بعض افسروں کی زبانی میں نے سنا ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بھی چونکہ.......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن اگر اس کی نقل ہو تو.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو اس کی نقل دے دیں گے آپ کو ہم، مگر یہ کہ اس قسم کا **Statement** (بیان) آیا۔ میں نے کہا اگر آپ کے علم میں ہو تو مزید سوال پوچھتا ہوں، ورنہ پھر کل کے لئے ہو جاتا ہے، اس واسطے۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ نے آج ہی بند کرنا ہو.......

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: اگر آج بند کرنا ہو.......

[1276] **جناب یحییٰ بختیار:** میری کوشش تو یہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......پھر میں یہ کوشش کروں گا کہ جتنا میں دے سکوں، جواب دے دُوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں اس لئے کہتا ہوں کہ ایسا بیان آپ کے.......

مرزا ناصر احمد: بیان میں نے نہیں پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں پڑھا ہوگا۔ مگر آپ نے ایسی بات سنی کہ چوہدری صاحب نے اپیل کی.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بات میں نے سنی، بعض لوگوں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: اپیل کی.......

مرزا ناصر احمد: میں نے سنی بعض لوگوں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ....اپیل کی انٹرنیشنل باڈیز کو کہ وہ جائیں پاکستان میں؟

مرزا ناصر احمد: کس تاریخ کا تھا یہ بیان؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ ربوہ کے **Incident** (واقعہ) کے بعد کی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، کس تاریخ کا؟ بڑی اہم ہے تاریخ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ یہاں کے ''جسارت'' میں **Full Text** (پورا متن) اس کا آیا ہوا تھا۔ باقی کچھ دُوسرے اخباروں نے.......

مرزا ناصر احمد: میں ''جسارت'' نہیں پڑھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بعض دُوسرے اخباروں میں بھی آیا ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، کن تاریخوں میں؟ میں تو صرف اتنا پوچھتا ہوں۔ کوئی اندازہ ہو آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں جون کے شروع میں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: جون کے شروع میں۔

[1277] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں جی، کیونکہ ربوہ کا **Incident** (واقعہ) ۲۹ مئی کا تھا، اس کے کچھ دنوں کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: چار، پانچ، چھ، سات دن کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ انہی دنوں.......

مرزا ناصر احمد: جب گوجرانوالہ کی ساری دُکانیں احمدیوں کی جلائی جا چکی تھیں!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں **Detail** (تفصیل) میں نہیں جانا چاہتا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، نہیں، ویسے میں سوال نہیں سمجھا۔

(چوہدری ظفر اللہ خاں کی احمدیوں کے بارہ میں دہائی)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے یہ کہا، میں خود کہہ رہا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں پر جو ظلم ہوا ہے، میں نے اس دن بھی کہا، میں نے کہا، جس کے خلاف بھی ظلم ہو، ہم **Condemn** (مذمت) کرتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ احمدی ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ پاکستانی نہیں ہیں، ان کی **Citizenship** (شہریت) کے **Rights** (حقوق) نہیں ہیں، اس بات کو میں نہیں کرر ہا ہوں، ظلم جس کے خلاف ہو، حکومت کا فرض ہے کہ اس کی مذمت کرے، یہ کہا۔ سوال یہ تھا مرزا صاحب! کہ چوہدری صاحب نے اپیل کی انٹرنیشنل باڈیز کی ایجنسیز کو، ریڈ کراس کو، **Commission of Human Rights, Amnesty International** (حقوق انسانی کا بین الاقوامی کمیشن) کو کہ پاکستان میں جائیں، وہاں احمدیوں پر ظلم ہوا ہے۔ آپ ذکر کر رہے تھے کہ ہندوستان میں ابھی تک مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، دہلی میں کئی سو مسلمان، کچھ عرصہ ہوا، مارے گئے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: چوہدری صاحب نے ان کے بارے میں تو کوئی اپیل نہیں کی آپ نے سنا ہے، انٹرنیشنل باڈیز کو، کہ جائیں وہاں، مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے؟ آپ نے سنا ہے کہ دو تین مہینے پہلے، چار مہینے پہلے، دہلی میں کافی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

[1278] **جناب یحییٰ بختیار:** ......وہ تو کافی عرصے سے چل رہا ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، جب سے *Partition* (تقسیم) ہوئی ہے۔

(کیا ظفر اللہ نے کبھی ہندوستان کے مسلمانوں کی حمایت کی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کافی مسلمان قتل کئے گئے۔ تو اس پر چوہدری صاحب نے کوئی بیان ایسا شائع کیا، پریس کانفرنس کی، *International Red Cross* (انٹرنیشنل ریڈکراس)، *International Amnesty* (ایمنسٹی انٹرنیشنل)، *Commission of Human Rights* (انٹرنیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق) کو، کہ مسلمانوں پر وہاں ظلم ہو رہا ہے، یا صرف احمدیوں ہی کا سوچتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس سوال کا جواب صرف چوہدری ظفر اللہ خان صاحب دے سکتے ہیں، میں نہیں دُوں گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔ *(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: اب، مرزا صاحب! کچھ ایسے میرے سامنے حوالے اور سوالات ہیں...میں ان کو آج سارا دِن دیکھتا رہا ہوں...بعض میرے خیال میں، آپ نے ان کے جواب دے دیئے ہیں اور چونکہ ریکارڈ بھی...نہیں پتا چلتا کچھ، تو اس لئے ایک بار پھر پوچھتا ہوں۔ اگر آپ نے جواب دے دیا ہوا اور آپ کو یاد ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر جواب نہیں دیا ہو تو آپ مہربانی کر کے ان کا جواب دے دیں گے۔ کیونکہ بعد میں ممبران صاحبان کہتے ہیں کہ ہمارا یہ سوال بہت ضروری ہے۔ آپ نے پوچھا نہیں۔ اب تک۔

(مسیح موعود، نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو؟ نعوذ باللہ!)

ایک سوال ہے جی: کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے نہیں کہا تھا...پھر شروع ہوتا ہے ان کا حوالہ: ''ظلّی نبوّت نے مسیحِ موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا، بلکہ آگے بڑھایا، بلکہ نبی کریم (ﷺ) کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۳، مرزا بشیر احمد ایم اے، پسر مرزا قادیانی)

---

[1] گھگھی بندھ گئی، زبوں حالی، پراگندہ خیالی، ہر طرف بدحالی، اُف خدا دُشمن کو بھی ایسے حالات سے محفوظ رکھے...!

[1279] مرزا ناصر احمد: یہ کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: بشیر احمد قادیانی، **"Review of Religions"** (ریویو آف ریلیجنز) نمبر۳، جلد۱۴، ص۱۱۳۔

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کر کے پتا لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آں، یہ آپ کو یاد نہیں ہے اس وقت؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہم نے نوٹ یہ کیا ہے کہ یہ جہاں سے آپ حوالہ پڑھ رہے ہیں، وہ لکھنے والے بشیر احمد قادیانی ہیں۔ یہی آپ نے پڑھا ہے ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں، دراصل وہ اُوپر سوال غلط ہو گیا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا نہیں ہے۔ اس کو ہونا ایسا چاہئے تھا، میں اسی واسطے کہہ رہا ہوں، ہونا چاہئے تھا کہ یہ جو ہے، مرزا بشیر احمد صاحب جو ہیں صاحبزادہ، ان کا ہو گا یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہی میں نے کہا ناں کہ ابھی چیک کرنے کی ضرورت محسوس ہو گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں نہیں، یہ ہے، ہمارے پاس ہے (ایک رُکن سے) ہے ناں؟

مرزا ناصر احمد: وہ کہاں ہے؟ **(Pause)**

جناب یحییٰ بختیار: (ایک رُکن سے) کہاں جی۔ (مرزا ناصر احمد سے) اس میں ہے یہ:

''تب نبوّت ملی جب اس نے نبوّتِ محمدیہ کے تمام کمالات حاصل کر لئے اور اس قابل ہو گیا کہ ظلّی نبی کہلائے۔ پس ظلّی نبوّت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم (ﷺ) کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج۱۴، نمبر۳، ۴، ص۱۱۳، المعروف ''کلمۃ الفصل'' از بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

یہ آپ دیکھ لیجئے۔

[1280] مرزا ناصر احمد: جی، وہ بھیج دیں کتاب۔ **(Pause)**

مرزا ناصر احمد: جی، یہیں جواب دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ابھی تو حوالہ آ گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، حوالہ آ گیا ہے۔ یہ جو اگر سارا صفحہ پڑھنے کی آدمی تکلیف کرے تو جواب اس کے اندر موجود ہے۔ وہ میں سنا دیتا ہوں: ''مگر آپ کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا۔ آپ (ﷺ) کی آمد سے (آنحضرت ﷺ کی آمد کا ذکر ہے) مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلّی نبوّت کا دروازہ کھولا گیا۔ پس اب جو ظلّی نبی ہوتا

ہے وہ نبوّت کی مہر کو توڑنے والا نہیں، کیونکہ اس کی نبوّت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں، بلکہ وہ محمدﷺ کی نبوّت کا ظل ہے نہ کہ مستقل نبوّت اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلّی یا بروزی نبوّت گھٹیا قسم کی نبوّت ہے، محض ایک نفس کا دھوکا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں، کیونکہ ظلّی نبوّت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریمﷺ کی اِتباع میں اس قدر غرق ہو جاوے کہ من تو شدم تو من شدی (محبت میں غرق ہو جائے) کے درجہ کو پالے، ایسی صورت میں وہ نبی کریمﷺ کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں، (عکس کے رنگ میں... جس طرح شیشہ سورج کا عکس لیتا ہے یا چاند کا لیتا ہے) عکس کے رنگ میں اپنے اندر اُتر تا پائے گا، حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھے گا کہ نبی کریمﷺ کی نبوّت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائے تب جا کر وہ ظلّی نبی کہلائے گا۔''

یعنی اپنا اس کا کچھ نہیں۔ جس طرح آئینے کے اندر چاند کا عکس ہوتا ہے، اس کے نتیجے میں وہ اِتصال ہے، اِنعکاسی اِتصال: [1281]''پس جب ظل کا یہ تقاضہ ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو، اور اسی پر تمام انبیاء کا اِتفاق ہے، تو وہ نادان جو مسیحِ موعود کی ظلّی نبوّت کو.....''

یعنی مطلب یہ ہے کہ ظلّی ہونے کی حیثیت سے: ''......ظلّی نبوّت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوّت سمجھتا یا اس کے معنی ناقص نبوّت کے کرتا ہے، وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے، کیونکہ اس نے نبوّت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔''

چھایا ہوا ہے ناں عکس، کس آیا ہوا ہے اس میں: ''میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیحِ موعود کی نبوّت پر ٹھوکر لگتی ہے......''

یہ اصل میں غیر مبایعین مخاطب ہیں یہاں: ''اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوّت کو ناقص نبوّت سمجھتے ہیں، کیونکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرتﷺ کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلّی نبی تھے اور اس ظلّی نبوّت کا پایہ بہت بلند ہے۔''

عکس کا پایہ۔ تصویر جو ہے محبوب کی، وہ اتنی پیاری ہے جتنا محبوب ہے۔ یہ بات ہو رہی ہے یہاں: ''یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے (یعنی آنحضرتﷺ سے قبل) ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریمﷺ میں رکھے گئے، بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی اِستعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے (وہ عکس نہیں ہوتے تھے کسی اور کا) کسی کو بہت، کسی کو کم، مگر مسیحِ موعود کو تو تب نبوّت ملی (ورنہ مل ہی نہیں سکتی تھی)، تب نبوّت ملی جب اس نے نبوّتِ محمدیہﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا۔ (یعنی عکس میں اپنے) اور اس قابل ہوگیا کہ نبی کہلائے۔ پس ظلّی نبوّت نے مسیحِ موعود کے قدم کو پیچھے نہیں

ہٹایا......''[1282] یہ ساری دلیلیں دے کر اس کا نتیجہ نکالا ہے، اور میں اتنا ہی جواب دُوں گا اس کا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔ اب چونکہ اسی تحریر سے ظلّی نبوّت کے دروازے کا پھر ذِکر آجاتا ہے.......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(خاتم النّبیین کا کیا معنی؟)

جناب یحییٰ بختیار: .... اس لئے اگر آپ مہربانی کرکے کچھ مزید Clarification (وضاحت) کریں کہ یہ لفظ، یہ آیت ''خاتم النّبیین'' کا ٹرانسلیشن کیا ہوگا؟ میں تشریح نہیں چاہتا، وہ آپ نے تفصیل سے کی ہے، کافی اس پر۔ ''خاتم النّبیین'' یہ آپ کسے Pronounce (تلفظ) کرتے ہیں، کیا اس کا مطلب لیتے ہیں، الفاظی، لفظی معنی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، اس کی....... ''خاتم النّبیین'' کے متعلق کیا مطلب لیتے ہیں ''محضر نامہ'' میں موجود ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں.......

مرزا ناصر احمد: ......نمبر ایک.......

جناب یحییٰ بختیار: .... لفظی معنی.......

مرزا ناصر احمد: لفظی معنی جو ہیں وہ قذافی صاحب نے جو لاہور میں اپنا لیکچر دیا تھا، اس کا ایک انگلش ٹرانسلیشن ان کی ایمبیسی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے ''خاتم النّبیین'' کے معنی کیے ہیں: "Seal of the Prophets" تو یا آپ منگوالیں یا میں کل آدمی بھیج کے منگوالوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی ہاں، یہی پوچھ رہا تھا... "Seal of the Prophets"

مرزا ناصر احمد: میں بتا رہا ہوں کہ قذافی صاحب نے اس کے معنی کئے ہیں "Seal of the Prophets" اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے معنی دُرست کئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار:[1283] تو اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "Seal of the Prophets" سے کہ جو پُرانے Prophets تھے ان کو بند کردیا، Sealed? یا آئندہ جو Prophets (نبی) ہوں گے ان کی Seal سے جائیں گے؟ یہ جو ہے ناں، Difference of Opinion آرہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں اس میں، اُمتِ اسلامیہ میں ایک صوفیاء کی رائے ہے، ایک علمِ کلام سے تعلق رکھنے والوں کی رائے ہے، ایک فقہاء کی رائے ہے، اسی طرح مختلف آراء ہیں، ایسے ہمارے بزرگ گزرے ہیں، اور میں اپنی ذاتی اب رائے دُوں گا، وہ میری ذاتی رائے ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ کی ذات، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ویسے بزرگ گزرے ہیں جن سے میری ذاتی رائے بھی موافقت کھاتی ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: .... کہ نبی اکرم ﷺ سے قبل جس قدر انبیاء آئے ...ایک لاکھ ۲۰ ہزار یا ۲۴ ہزار... مختلف کہتے ہیں، اندازے ہیں، اس میں جانے کی ضرورت نہیں، جس قدر انبیاء آئے، وہ سارے نبی کریم ﷺ کے طفیل آئے، اور آپ کی قوّتِ قدسیہ، آپ کے جو فیضان، جو آپ کی شان تھی، جو آپ کا اس دُنیا کے ساتھ رشتہ تھا...ایک وہ رشتہ ہے ناں جو اپنی اُمت کے ساتھ ہے، ایک نبی کریم ﷺ کا رِشتہ ہے اس سارے عالمین کے ساتھ، *Universe* (کائنات) کے ساتھ، حدیث میں آتا ہے: ''لولاك لما خلقت الأفلاك'' (اگر تیرے وجود کو میں نے پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں اس *Universe* (کائنات) کو نہ پیدا کرتا)

اس کی رُو سے پہلوں کے لئے بھی آپ مہر بنتے ہیں اور آنے والوں کے لئے بھی مہر بنتے ہیں، یعنی بغیر آپ کی تصدیق کے، بغیر آپ کی پیشین گوئی کے، بغیر مسلم کی اس حدیث کے جس میں آنے والے کو چار دفعہ ''نبی اللہ'' کہا گیا ہے، کوئی نبوّت کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتا۔

[1284] جناب یحییٰ بختیار: تو اَب، مرزا صاحب! یہ بھی آپ نے *Clarify* (واضح) کر دیا کہ جو گزر گئے ان کے لئے بھی مہر تھے، اور جو آئیں گے ان کے لئے بھی.......

مرزا ناصر احمد: ایک معنی، میں نے کہا، یہ بھی کئے گئے ہیں۔

(خاتم النّبیین کے باوجود ایک کیوں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، تو اَب یہ لفظ ابھی ہے ''خاتم النّبیین'' اور ''خاتم النبی''، نہیں ہے اور آپ کہتے ہیں اس کے بعد صرف ایک آئے گا۔ یہ کیسے؟ آپ *Clarify* (واضح) کریں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے پہلوں کو بھی شامل کر لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،.......

مرزا ناصر احمد: آپ کے سوال کا جواب میں دے چکا ہوں، پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آئندہ کی جو مہر ہے، وہ جو کھڑکی کھل گئی ہے، دروازہ کھل گیا ہے نبوّت کا.......معاف کیجئے، میں اس پر پھر آیا ہوں۔ اس پر میں کافی سوچتا رہا ہوں۔ تو اس پر جو ''خاتم النّبیین'' دونوں **Sense** (معنوں) میں ہے، پُرانوں کے لئے **Seal** ہے، آئندہ آنے والوں کے لئے بھی **Seal** ہے، ''نبی تراش طبیعت'' آپ کی.......

مرزا ناصر احمد: ''خاتم النّبیین'' بن گئے ناں، آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔ تو ''نبییــــــــن'' تو آپ نے ایک نبی کر دیا ناں کہ **Future** (مستقبل) کے لئے ایک۔

مرزا ناصر احمد: اوہو! جب پچھلے اور اگلے سب کے لئے خاتم.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، آپ نے کہا دونوں **Sense** (معنوں) میں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، میں اپنی **Sense** (نظریہ) بتا رہا ہوں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا دونوں **Sense** میں وہ ''خاتم النّبیین'' ہیں، اس **Sense** (معنوں) میں ''خاتم النّبیین''، اس **Sense** (معنوں) میں ''خاتم النبی'' ہوں گے پھر؟

[1285] مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں نہیں، میں اپنی بات واضح نہیں کر سکا۔ میں نے یہ کہا کہ اس **Sense** (معنوں) میں ''خاتم النّبیین'' کی مہر کے نتیجے میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ پھر وہ........

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہ **Future** (مستقبل) میں بھی وہ.......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اوہو! ہو!

جناب یحییٰ بختیار: مہر جو ہیں، **Future** (مستقبل) کے بھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس کا ''خاتم النّبیین'' کی مہر کے نتیجے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

(کیا نبوت کا دروازہ کھلا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور نبی آئیں گے، دروازہ کھلا ہے۔
مرزا ناصر احمد: ''النّبیین'' جمع ہے ناں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔
مرزا ناصر احمد: بہت سارے نبی، کچھ آ چکے اور ایک آ گیا۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ آپ اس کا مطلب لے رہے ہیں!
مرزا ناصر احمد: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: اب، مرزا صاحب! ایک اور حوالہ۔ میرے خیال میں شاید آپ نے اس کا جواب دے دیا ہے... مگر میں پھر پڑھ کر سناتا ہوں آپ کو۔ یہ ''حقیقت الوحی'' ....Page.179 (ایک رُکن کی طرف اِشارہ کرکے) یہ کہتے ہیں، جی آ چکا ہے۔
مرزا ناصر احمد: آ چکا ہے؟
[1286] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آ چکا ہے، کیونکہ خود میں نے نوٹ کیا ہے اس کا پیج نمبر۔ پھر ایک اور حوالہ ہے، یہ بھی ''حقیقت الوحی'' سے ہے ......نہ، ''آئینہ کمالات'' صفحہ......: ''جو شخص نبوّت کا دعویٰ کرے گا، وہ ضروری ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ہستی کا اِحترام کرے۔''
(ایک رُکن سے) یہ بھی آ چکا ہے؟
(مرزا ناصر احمد سے) یہ بھی، کہتے ہیں، آ چکا ہے۔ یہ ہے ''سیرۃ الابدال'' صفحہ:۳۹۱۔ میرے خیال میں صفحہ یہ ٹھیک نہیں تھا، آپ نے کوئی ***Correct Page*** نکالا تھا۔
مرزا ناصر احمد: یہ آ چکا ہے اور میں نے آپ کو بتایا تھا کہ سولہ سترہ صفحے کی کتاب میں سے مجھے ۳۹۱ صفحہ نہیں ملا۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ بہرکیف، مجھ سے پوچھتے ہیں، میں ***Clarify*** (وضاحت) کرارہا ہوں، کیونکہ.......
مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے اس کا......

(مرزا قادیانی کے علاوہ آپ کی جماعت میں کسی اور نے نبوت کا دعویٰ کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اسی واسطے میں اس کو ***Verify*** (تصدیق) کررہا ہوں۔ اب اسی سے تعلق رکھنے والا ''کھڑکی'' کا جو معاملہ آ گیا ہے، ایک سوال یہ کہ آپ کی

جماعت میں کیا کچھ اور لوگوں نے بھی نبوّت کا دعویٰ کیا، مرزا صاحب کے وقت میں یا بعد میں؟

مرزا ناصر احمد: کچھ تھوڑا سا میرا مطالعہ ہے اپنی تاریخ کا، اور میرا خیال ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں ہزاروں آدمیوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں آپ کی پوچھتا ہوں، آپ کی جماعت میں!

مرزا ناصر احمد: ہاں، اب میری جماعت میں سے بھی کچھ لوگ پاگل ہو کے اس میں شامل ہوئے۔ لیکن دعویٰ کرنے والے[1]......

[1287] **جناب یحییٰ بختیار:** کھڑکی کھلی تھی!

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، وہ ''کھڑکی'' کا تو پھر میں سنا دیتا ہوں۔ میں نے ایک حوالہ نکالا ہوا ہے۔ ''کھڑکی'' کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں جی، میں... *I hope you don't mind*...
(مجھے اُمید ہے آپ بُرا نہیں مانیں گے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، ***Mind*** (بُرا ماننے) کرنے کی کیا بات ہے۔ آپ یہ حوالہ سن لیں۔ یہ بانی سلسلہ کا حوالہ ہے: ''صاحب انتہائی کمال کا جس کا وجود......'' یہ آنحضرت صلعم کے متعلق ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کس کے متعلق جی؟

مرزا ناصر احمد: ''صاحب انتہائی کمال کا......'' یہ لکھنے والے ہیں بانی سلسلہ احمدیہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: بیان فرما رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کے متعلق۔ یہ جو ''کھڑکی'' ہے ناں، وہ مسئلہ حل ہو جائے گا، اگر غور سے سنا جائے: ''صاحب انتہائی کمال کا جس کا وجود سلسلہ خط خالقیت میں انتہائی نقطۂ اِرتفاع پر واقع ہے، حضرت محمد ﷺ ہیں، اور ان کے مقابل پر وہ خسیس وجود جو اِنتہائی نقطۂ اِنخفاف پر واقع ہے اسی کو ہم لوگ شیطان سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر شیطان کا وجود مشہود و محسوس نہیں لیکن اس سلسلۂ خط خالقیت پر نظر ڈال کر اس قدر تو عقلی طور ماننا پڑتا ہے کہ جیسے سلسلۂ اِرتفاع کے اِنتہائی نقطہ میں ایک وجود خیر مجسم ہے (ﷺ) جو دُنیا میں خیر کی

---

[1] حضور ﷺ کے بعد جو شخص نبوّت کا دعویٰ کرے، مرزا ناصر اُسے پاگل قرار دے رہے ہیں، دیگر مدعیان ''پاگل''، لیکن مرزا قادیانی ''نبی''، آخر دادا جو ہوئے، جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے...!

طرف ہادی ہوکر آیا۔ اس طرح اس [1288] کے مقابل پر، ذُوالعقول میں (عقل مند، عقل رکھنے والے انسان یعنی) ذُوالعقول میں اِنتہائی نقطۂ اِنفساد میں ایک وجود شر انگیز بھی جو شر کی طرف جاذب ہو ضرور چاہئے۔ اسی وجہ سے ہر ایک انسان کے دل میں باطنی طور پر بھی دونوں وجودوں کا اثر عام طور پر پایا جاتا ہے۔ پاک وجود جو رُوح الحق، جو نور بھی کہلاتا ہے ......'' اب یہاں وہ ''کھڑکی'' کا یہ مسئلہ حل ہوجاتا ہے:

''....... پاک وجود جو رُوح الحق اور نور بھی کہلاتا ہے، یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ اس کا پاک اثر بہ جذبات قدسیہ، توجہات باطنیہ، ہر ایک دل کو، ہر انسان کے دل کو خیر اور نیکی کی طرف بلاتا ہے۔ (یہ ان کی دعوت ہے) جس قدر کوئی اس سے محبت اور مناسبت پیدا کرتا ہے اسی قدر وہ اِیمانی قوّت پاتا ہے اور نورانیت اس کے دل میں پھیلتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسی کے رنگ میں آجاتا ہے اور ظلّی طور پر ان سب کمالات کو پالیتا ہے، جو اس کو حاصل ہیں اور جو وجود شر انگیز ہے (وہ دُوسرا جس کو ''شیطان'' ہم کہتے ہیں) اس کے اندر بھی ایک جذب ہے......''

میں اس کو یہاں چھوڑتا ہوں کیونکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: .... یہ چند فقرے جو ہیں، یہ وہ ''کھڑکی'' کا بتاتے ہیں۔ ہر وجود کو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ جذب کر رہی ہے۔ کچھ لوگ اس اثر کو قبول کرتے ہیں اور کچھ شیطانی خیالات کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ جو قبول کرتے ہیں وہ اپنی اپنی اِستعداد کے مطابق رُوحانی رفعتوں کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑا اہم بنیادی مسئلہ ہے جسے میرے خیال میں اس وسعت کے ساتھ اسلام نے پیش کیا کہ ہر فردِ واحد ایک دائرۂ اِستعداد رکھتا ہے، یعنی جو اس کی فطرت کو قویٰ ملے ہیں۔ یہ نہیں کہ بے حد وحساب ہیں اور ہر فرد اپنے دائرۂ اِستعداد کے اندر ترقی کرسکتا ہے اور اس کے باہر قدم نہیں رکھ سکتا۔

(چراغ دین نے نبوت کا دعویٰ کیا، مرزا قادیانی نے اس کو مرتد لکھا)

[1289] **جناب یحییٰ بختیار:** جی بس؟

میں نے یہ پوچھا تھا... کیونکہ مجھے لسٹ دی گئی تھی آٹھ نو آدمیوں کی... کہ یہ احمدی جماعت میں سے انہوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا۔ تو اسی بارے میں، میں نے پوچھا۔ اس میں سے ایک کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ کوئی صاحب تھے چراغ دین۔ مرزا صاحب نے ان کے

بارے میں لکھا کہ: ’’نفسِ امّارہ کی غلطی نے اس کو خودستائی پر آمادہ کیا ہے، پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعویٰ سے ہمیشہ کے لئے مستعفی نہ ہوجائے......‘‘

مرزا ناصر احمد: ہوں، اپنا وہ توبہ نہ کرے یا؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’...(توبہ نہ کرے)...توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعویٰ سے ہمیشہ کے لئے مستعفی نہ ہوجائے...... ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے انسان سے قطعاً پرہیز کرے۔‘‘ (دافع البلاء ص:۲۲، خزائن ج:۱۸ ص:۲۴۲)

توبہ میں اس واسطے.......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں اس واسطے ضرورت.......

مرزا ناصر احمد: ’’ایسے انسان‘ جو ہیں ناں، فقرہ، اس میں اس کا جواب ہے.....

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو میں نے اس لئے کہا......

مرزا ناصر احمد: ......اس کی تفصیل وغیرہ اور یہ وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی اور طاعون سے وہ مر گیا۔

(چراغ دین کو استعفیٰ کا موقع نہیں دیا گیا؟)

[1290] **جناب یحییٰ بختیار:** اس کو اِستعفاء کا بھی موقع نہیں دیا گیا کہ نبوّت سے اِستعفاء دیتا بیچارہ؟

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: موقع بھی آپ کو نہیں دیا کہ نبوّت سے اِستعفاء دے دیتا وہ!

مرزا ناصر احمد: نہیں، اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گیا، ویسے یہ مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے، اس میں تمسخر، اور ہنسی کی بات نہیں آنی چاہئے، ہاں[1]۔

---

[1] سب سے بڑا مسخرہ تو مرزا قادیانی ہے، ’’ہمیشہ کے لئے رسالت کے دعوے سے مستعفی ہوجائے‘‘ نبوّت سے اِستعفاء کا جملہ مرزا قادیانی نے اِستعمال کیا، اگر یہ تمسخر ہے بقول مرزا ناصر صاحب، تو سب سے بڑا مسخرہ اور ہنسولا تو مرزا قادیانی ہوا۔ خُذ وکُن من الشاکرین!

(چشمہ معرفت کی ایک عبارت کے بارہ میں سوال)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس **Detail** (تفصیل) میں نہیں جاتا، میں نے صرف یہ...... **(Pause)**

یہ ہے جی ''چشمہ معرفت'' **Page.91**:

''یعنی خداوہ خدا ہے، جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا......''

مرزا ناصر احمد: ''بھیجا'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''بھیجا تا''......نہ، میں پھر پڑھتا ہوں: ''یعنی خداوہ خدا ہے، جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے، یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانۂ ظہور میں نہیں آیا ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اِتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا، کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے، جو پہلے زمانے میں نہ پائے گئے ہیں۔'' (چشمہ معرفت ص:۸۳، خزائن ج:۲۳ ص:۹۱)

[1291] یہ آپ دیکھ لیجئے، میں نے ٹھیک شاید نہ پڑھا ہو، کیونکہ وہ.......

مرزا ناصر احمد: مجھے دیں، میں پڑھ کے یہیں سے جواب دے دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: دیر نہیں لگے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ **(Pause)**

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، فارغ ہوگئے آپ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، آپ فرمائیے۔

مرزا ناصر احمد: یہ جہاں سے پڑھا گیا ہے اس سے کچھ پہلے سے پڑھا جائے تو معاملہ صاف ہوجاتا ہے۔ یہاں بانی سلسلۂ احمدیہ نے لکھا ہے (عربی): ''وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ......''

وہ پہلے ایک وہ ماضی کا بیک گراؤنڈ لکھ کے:

''......وہ تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبیﷺ، سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰﷺ کو دُنیا میں

بھیجا، تابذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی طبائع کے لئے مشترک ہے دُنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنادے......"

یہ آپ نے توجہ نہیں کی، اس لئے میں پھر پڑھتا ہوں: "تب خدائے تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ، سیّدنا حضرت محمد ﷺ کو دُنیا میں بھیجا تابذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی طبائع کے لئے مشترک ہے دُنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنادے (یہاں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی دی گئی تھی) اور جیسا کہ وہ وحدہٗ لاشریک[1292] ہے، ان میں بھی ایک وحدت پیدا کرنے، (بخلقہ بالاخلاق اللہ قوی......) اور تا وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح اپنے خدا کو یاد کریں اور اس کی واحدنیت کی گواہی دیں اور تا پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی (جب انسان تھوڑے تھے......آدم کے وقت میں) اور آخری وحدت اقوامی جس کی بنیاد آخری زمانے میں ڈالی گئی (اور یہاں "آخری زمانہ" سے مراد نبی اکرم ﷺ کا زمانہ ہے) یعنی جس کا خدانے آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا (یہ آگے میں نے، جو غلطی ہوئی وہ میں نے کردیا) یعنی جس کا خدانے آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا۔ یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدائے واحد لاشریک کے وجود اور اس کی واحدنیت پر دوہری شہادت ہو کیونکہ وہ واحد ہے اس لئے اپنے تمام نظام جسمانی اور رُوحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوّت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدانے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا، وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدانے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانۂ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی اُمت میں سے (ایک نائب رسول) ایک نائب مقرر کیا جو مسیحِ موعود کے نام موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانۂ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور زمانۂ محمدی کے آخر میں مسیحِ موعود ہیں۔ (زمانہ محمد یہ ہیں دونوں) اور یہ ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دُنیا کا منقطع نہ ہو......"

[1293] کچھ میں بیچ میں لفظ اپنی طرف سے وضاحت کے لئے بیان کرتا ہوں:

"...... جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب

النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اِشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے:

''هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدّین کلّه''

(یہ قرآنِ کریم کی آیت ہے) یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دِین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دِین پر غالب کردے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو (یعنی محمدﷺ کو) عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا (مثلاً: امریکا میں اس وقت اسلام نہیں پہنچا، پہلی تین صدیاں، جس کے متعلق پہلے ذِکر کرچکا ہوں) اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشین گوئی میں کچھ تخلف ہو، اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اِتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزرچکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ (جس کی بشارت محمد رسول اللہﷺ کو دِی گئی تھی یہ عالمگیر غلبہ آپ کے رُوحانی فرزند ہم کہتے ہیں) مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو کسی پہلے زمانہ میں (یعنی زمانہ محمدی چل رہا ہے اس میں) وہ پائے نہیں گئے۔''

جن اشیاء کی، جن اسباب کی، جن مادّی ذرائع کی ضرورت تھی، اس عالمگیر غلبہ کے لئے، وہ اس زمانہ میں اللہ نے مہیا کردیں جس زمانے میں نبی کریمﷺ کی اس پیش گوئی نے پورا ہونا تھا کہ اسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے گا اور ہاں، ذرا ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

[1294] **مرزا ناصر احمد:** آپ نے ایک فرمایا ہے کہ؟ ''متقدمین کا یہ خیال ہے۔'' یہ جو میں بتارہا ہوں تو آپ سنیں۔ اہلِ سنت والجماعت کا لٹریچر جب ہم پڑھتے ہیں تو تفسیر اِبنِ جریر میں ہے کہ: ''قال عن ابو هریرة فی قوله لیظهره علی الدین کله'' یعنی ابوہریرہؓ نے روایت کی قرآنِ کریم کی اس آیت کے متعلق جو بھی اس میں آئی ہے مضمون میں: ''قال حین خروج عیسیٰ ابن مریم'' کہ یہ وعدہ خدا تعالیٰ کا عالمگیر غلبے کا جو ہے، وہ عیسیٰ ابن مریم کے ظہور کے وقت پورا ہوگا۔ اسی طرح تفسیر اِبنِ جریر میں ابوجعفر سے یہ روایت کی ہے: ''یقول لیظهره علی الدین کله'' وہی آیت ہے: ''قال اذا اخَرَجَ عیسیٰ علیه السلام اتباعه اهلُ کُلِّ دینٍ'' یعنی جب حضرت مسیح ظاہر ہوں گے، آنحضرتﷺ کے ایک محبوب متبع، تو ان کے زمانہ میں یہ آئے گا۔ اسی طرح تفسیر حسینی میں ہے کہ:

تا اہل بدانند ایں دین را علی الدین کلہ بر ہمہ کیش وملت بوقت نزولِ عیسیٰ

انہوں نے بھی اس کے یہی معنی کیئے ہیں۔

اسی طرح پر ''غرائب القرآن'' میں ہے، ایک اور تفسیر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ہے، ٹھیک ہے، مرزا صاحب! وہ میں سمجھ گیا......

[1295] مرزا ناصر احمد: ہاں، بس ٹھیک ہے۔ تو......

جناب یحییٰ بختیار: ......اب تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کامل غلبہ مسیحِ موعود کے زمانے میں ہونا تھا اور آنحضرت کے زمانے میں نہیں ہونا تھا، اللہ کی یہی......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، پھر یہی.......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ایک بات میں سمجھ گیا۔ آپ نے زمانے کے دو مطلب لئے...ایک تو ان کا زمانہ ہمیشہ جاری رہے گا...

مرزا ناصر احمد: ہمیشہ جاری رہے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: دُوسرا ان کا ***Limited Life Time*** (دُنیاوی زندگی کا زمانہ) کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کو ملتِ اسلامیہ میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: نبی اکرم ﷺ کی نشأۃِ اُولیٰ اور نشأۃِ ثانیہ کا نام دیا جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو ہمیشہ رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

(کیا مرزا قادیانی کی حیات میں کامل غلبہ ہوگیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: پھر زندگی کا معاملہ ہے کہ اپنی حیات میں، جیسا کہ آپ کہتے ہیں، امریکا تک نہیں پہنچ سکا اسلام۔ تو کیا مرزا صاحب کی حیات میں دُنیا پر سارا کامل غلبہ ہوگیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میرا قصور ہے، میں نے واضح نہیں کیا۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی حیات میں امریکا تک نہیں پہنچ سکا۔ میں نے یہ کہا کہ آپ کے متبعین نے، جن کے متعلق یہ بشارت تھی کہ تین سو سال تک وہ دِینی رُوح کے ساتھ اسلام کو غالب کرنے کی، پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں گے، بحیثیت مجموعی، ان تین سو سالوں میں ان کی کوششوں کے نتیجے میں عالمگیر غلبہ اسلام کو نہیں ہوا۔ یہ تاریخی ایک حقیقت ہے، اس سے اِنکار نہیں کیا جاسکتا۔

(تین سو سال میں غلبہ)

[1296] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر تین سو سال کے لئے.......

مرزا ناصر احمد: اور، اور نہیں.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہی بات آ جاتی ہے، مرزا صاحب!.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، آں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ جو تین سو سال کا تھا، اس میں عالمگیر غلبہ نہیں ہوا، مرزا صاحب کے تین سو سال میں ہو جائے گا، آپ نے یہ پہلے بھی کہا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ''ہو جائے گا'' اس لئے میں کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی[1]......

جناب یحییٰ بختیار: لیکن آپ کا عقیدہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہ میرا اور میرے بزرگ سلف صالحین کا یہ عقیدہ ہے۔ اُمتِ مسلمہ میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ان کے زمانے میں......

مرزا ناصر احمد: ہر صدی میں......

جناب یحییٰ بختیار: ان کا زمانہ بھی تین سو سال کا ہے، اس میں یہ ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو اُمتِ مسلمہ کا بغیر اِختلاف کا مسئلہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اُمتِ محمدیہ کا تو یہ ہے۔ مگر یہ تو یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ یہ غلبہ نہیں ہوا، اس لئے مسیح موعود نہیں تھے، یہ تو **Inference** اتنی صاف نظر آ رہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں وہ پیشین گوئیاں پوری نہیں ہوئیں جو کسریٰ کی حکومت اور قیصر کے متعلق تھیں۔ تو اُمتِ مسلمہ نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ قیامت تک کے لئے جو بھی غلبہ اسلام اور اِسلام کے اِستحکام اور اس کی طاقت کے لئے کام ہوتا ہے، وہ اصل آنحضرت ﷺ کی طرف رُجوع کرتا ہے، اور کسی اور شخص کی طرف ہو [1297] ہی نہیں سکتا اس کا رُجوع، کیونکہ جو کچھ اس نے پایا، نبی اکرم ﷺ کے طفیل پایا۔

[1] بت کدہ میں کافر کی زناری بھی دیکھ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آج کا ہے جی پہلے بھی۔ میں صرف اس پر وہ مزید **Clarification** (وضاحت) کرنا چاہتا تھا۔ وہ ہو چکا ہے۔ ابھی میں اور نہیں آپ کا وقت لوں گا اس پر۔ آپ نے کل فرمایا تھا مرزا صاحب! کہ غالباً اٹھارہ سو......

مرزا ناصر احمد: جی۔

(مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کب کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......غالباً ۱۸۹۱ء میں، مرزا صاحب نے نبوّت کا یا مسیحِ موعود کا دعویٰ کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اَب ایک سوال یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: ایک تو سوال تھا ناں کہ مہدی سوڈانی کا زمانہ کون سا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں نے دیکھ لیا۔ ۱۸۸۵ء......

مرزا ناصر احمد: وہ ۱۸۸۵ء تک......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یعنی......

مرزا ناصر احمد: آخری جنگ ان سے......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی تقریباً ساری زندگی **Contemporary** (ہمعصری) رہی ہے۔ مرزا صاحب کی پیدائش، جو آپ نے یہاں دی ہے، وہ ۱۸۳۵ء وہ ۱۸۳۴ء......

مرزا ناصر احمد: وہ ایک روایت کے لحاظ سے ۱۸۴۸ء......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی جو بھی ہو، جیسے......

مرزا ناصر احمد: اور ان کی وفات ہوئی ہے ۱۸۸۵ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: ہیں ناں ۱۸۸۵ء؟

[1298] جناب یحییٰ بختیار: یہ دُرست ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور آپ نے دعویٰ کیا مسیحیت کا ۱۸۹۱ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی دُرست ہے۔

مرزا ناصر احمد: چھ سال کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے کہا زندگی **Contemporary** (ہم عصری) جو تھی ناں......

مرزا ناصر احمد: یعنی ان کے دُودھ پینے کا زمانہ، پوتڑوں میں، بچوں میں کھیلنے کا زمانہ......

(مرزا قادیانی اور مہدی سوڈانی کا زمانہ ایک تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! وہ نہیں ہے۔ مہدی صاحب ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے، مرزا صاحب ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے، تو پوتڑوں میں بھی اکٹھے رہے تھے، ایک ہی زمانے میں۔ جوانی بھی اکٹھی تھی تقریباً ان کی[۱]......

مرزا ناصر احمد: مگر ہمارا زیرِ بحث مضمون......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور دعوے کا زمانہ بھی اکٹھا ہی تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا زیرِ مضمون بحث......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ......آیا اور دایہ کا نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......سوال یہ ہے کہ مہدی سوڈانی کے بچپن سے ہمیں غرض نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ نہیں کہتا......

مرزا ناصر احمد: ......لیکن دعویٰ مہدویت سے ہمیں غرض ہے۔ مہدی سوڈانی کے دعوائے مہدویت اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوائے مہدویت میں ایک دن بھی **Contemporary** (ہم عصری) نہیں ہے۔

[1299] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، یہ ٹھیک ہے، یہ آپ نے جو کہا ہے، اس کے مطابق ان کا دعویٰ پہلے کا ہے، اور جیسے آپ نے کہا، مرزا صاحب نے ۱۹۸۱ء میں کیا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو مارے گئے تھے ۱۸۸۵ء میں۔

۱؎ عمر مرزا پر پہلے نوٹ لکھا ہے، وہ دیکھ لیا جائے، مرزا ملعون کی پیدائش بقول مرزا کے: ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء کی ہے، کتاب البریہ۔

(مرزا قادیانی کونبوت یک لخت ملی یا بتدریج؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ ۱۸۸۵ء میں وفات پاچکے تھے نہیں۔ابھی دُوسرا سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب کو یہ نبوّت یک لخت ملی یا بتدریج ملتی رہی؟

مرزا ناصر احمد: مطلب نہیں سمجھا میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب کو یہ شک تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں......کچھ عرصے کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک تو نہیں تھا۔ *(Pause)*

میں واضح کردوں تا کہ اگلا سوال نہ آجائے.......

جناب یحییٰ بختیار: میرے، مجھ پر.......

مرزا ناصر احمد: جواب یعنی ساتھ ہی یہاں دے دُوں میں......

جناب یحییٰ بختیار: میں، یہاں پر سوال جو ہے ناں جی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کہتا ہوں، شاید میرا جواب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، سوال میں پھر پڑھ دیتا ہوں کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ *(Pause)*

***Mr. Chairman:* Five minutes break?**

(جناب چیئرمین: پانچ منٹ کا وقفہ کرلیں؟)

(ایک رُکن سے) آپ جانا چاہتے ہیں، صرف آپ؟ جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا مرزا صاحب کو یک لخت نبوّت دی گئی، یا تدریجاً؟ اور کیا کسی اور نبی کو بھی تدریجی طور پر نبوّت ملی ہے؟ یہ سوال تھا مولانا ہزاروی صاحب کا۔وہ......

[1300] **مرزا ناصر احمد:** ''یہ تدریجی طور پر نبوّت ملی ہے'' کا میں مطلب نہیں سمجھا ناں، میں یہی کہہ رہا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ***Graduation*** (درجہ بندی) ہوئی ***Stage by Stage*** (وقتاً فوقتاً) یا یک دم؟

---

[1] ''بتدریج'' کا معنی نہیں سمجھے یا مولانا ہزاروی صاحب کا سوال آتے ہی اوسان خطا ہوگئے...؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں میں اپنی جو نا سمجھی ہے اس کو ذرا **Explain** (واضح) کرتا ہوں۔ جب ہم اس **Universe** (کائنات) پر نظر ڈالتے ہیں تو سارے **Universe** (کائنات) میں تدریج اور ارتقاء کا قانونِ الٰہی ہمیں کام کرتا نظر آتا ہے۔ بچہ ہے، ہیرے کا بننا ہے، **Galaxies** (کہکشائیں) ہیں اور اگرچہ سائنس دان کہتے ہیں کہ...وہ اپنے ہیولے میں ایک ''کن'' کے ساتھ اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے...لیکن اس کی آگے سے ڈیویلپمنٹ **Galaxies** جس طرح نظام سورج کی ہوئی، وہ مختلف حالات میں سے گزرتا ہے۔ جب ہم انبیاء کی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں...یہ ہے ذرا نازک مسئلہ، ذرا سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے...نبی اکرم ﷺ پر آیت ''خاتم النّبیین'' نبوّت کے سترہویں سال نازل ہوئی تھی۔

(مرزا قادیانی کو شک تھا کہ میں نبی ہوں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو جیسے آیات آتی رہیں، مگر نبوّت تو ان پر ایک دم آئی۔ یہ نہیں کہ ان کو کبھی شک تھا کہ ''میں نبی ہوں یا نہیں''

مرزا ناصر احمد: حضرت مسیح موعود کو، جس معنی میں آپ شک کہہ رہے ہیں، وہ شک نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کسی معنی میں آپ بتائیں کیا شک تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''علماء اُمتی کأنبیاء بنی اسرائیل'' ہیں، تمثیلی زبان میں، میری اُمت کے انبیاء کو بھی، میری اُمت کے علماء کو بھی انبیاء کہا جا سکتا ہے، تمثیلی زبان میں۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کا لفظ آتا آپ کے لئے، تو اس وقت آپ یہ سمجھتے تھے کہ میں......وہ نبوّت ہے میری، جو ''علماء اُمتی کأنبیاء بنی اسرائیل'' والی ہے۔[1301] لیکن یہاں جو اصل وہ ہے **Confusion** (''اُلجھن'') وہ نبوت اور رِسالت کے متعلق ہے۔ ''نبی'' کے معنی کسی کی طرف بھیجا جانا یا ہدایت کا بیڑا اُٹھانے والا، وہ نہیں ہے۔ ''نبوت'' کے معنی ہیں خدا تعالیٰ سے اِطلاع پا کر آگے اِطلاع دینے والا۔ تو خدائے تعالیٰ اطلاعیں دیتا تھا، آپ سمجھتے تھے کہ اس میں جو لفظ ''نبی'' ہے، وہ آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی اُمت کے علماء کے لئے ''نبی'' کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اللہ میاں نے اپنے آپ کو **Clear** نہیں کیا، کہ آپ بھی نبی ہیں؟ نہیں، میں، آپ گستاخی معاف کریں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں چونکہ تمسخر آ جاتا ہے، ایک[1]......

جناب یحییٰ بختیار: میرا وہ مطلب نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بتاتا ہوں، میں مجبور ہو جاتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں، دیکھئے......

مرزا ناصر احمد: ......کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی کی کوئی مثال نہ دُوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، میں کہتا ہو کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ میری ہے یہ کہ میرے دل میں بڑا وہ پیار ہے، میں فدائی ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں، مرزا صاحب! چونکہ میرے سامنے ایک حوالہ تھا، میں نے کہا کہ گستاخی معاف، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ایسے مسئلے پر کوئی مذاق کی بات کروں۔ مرزا صاحب نے کسی جگہ فرمایا ہے.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ سامنے آ جائے تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: [1302]''میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی وحی نے مجھے اس خیال پر رہنے نہ دیا۔''

مرزا ناصر احمد: یہ اگر مجھے دیں تو اس کا پہلا حصہ میں پڑھ دیتا ہوں، اس سے واضح ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس اس کا سوال ہے جی، یہ رپورٹ ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب اسی کے پہلے دو صفحوں کے اندر ہے موجود۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہی کہتا ہوں ناں، پہلے ان کو ***Doubt*** تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر وحی کے......

مرزا ناصر احمد: جب ہمارے سامنے وہ ہے ہی نہیں کتاب، تو اپنی طرف سے میں ***Philosophies*** کیوں کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس حوالے سے اِنکار ہے، پھر تو میں آگے نہیں چلتا۔

---

[1] مسخرہ تو مرزا قادیانی ہے: ''پرمیشر (ہندوؤں کا خدا) ناف سے دس اُنگلی نیچے ہے'' (چشمہ معرفت ص۱۰۶، خزائن ج۲۳ص۱۱۴) مسخرے کے علاوہ مرزا جیومیٹری کا بھی ماہر لگتا ہے!

مرزا ناصر احمد: میں اس حوالے سے اس معنی سے اِنکار کرتا ہوں۔ جو اس حوالے کو پہنائے جارہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں کہتا ہوں معنی آپ بتادیجئے۔

مرزا ناصر احمد: تو مجھے کتاب دیں، میں بتاتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''الفضل'' سے ہے جی۔ اس میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو ''الفضل'' دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''الفضل'' ۳؍جنوری ۱۹۴۰ء۔

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: [1303] ۳؍جنوری ۱۹۴۰ء۔

مرزا ناصر احمد: جنوری ۱۹۴۰ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، اس میں وہ آجاتا ہے ناں حوالہ کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں نہیں اس میں ہوگا، حوالہ کس کتاب کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس میں ہوگا، یہاں نہیں ہے ناں میرے پاس۔

مرزا ناصر احمد: اچھا آپ کے پاس نہیں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میرے پاس ہوتا تو میں معنی پہلے بتاتا، ''الفضل'' کا ذِکر نہ کرتا۔ اب دُوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے یک لخت نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا ......وجہ جو بھی آپ نے بتائی......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو یہ بتایا ہے کہ میں اس کی وضاحت نہیں کرسکا، کیونکہ میرے سامنے کتاب نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس سے پہلے کی۔ اس سے پہلے جو بات ہے ناں میں نے جو کہا تدریجاً......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ تو میں نے ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ......''تدریجاً'' جو میں نے کہا ناں، اس پر تو آپ نے کہا کہ یہ ایک......

مرزا ناصر احمد: ''تدریج'' کا لفظ جو ہے ناں، ہمیں پہلے اس سے معنوں کی تعیّن کرنی پڑے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ کہا جی کہ......

مرزا ناصر احمد: پھر میں نے آپ کو بتایا کہ قانونِ قدرت سارے عالمین، The Universe [1304] Whole (کائنات) کے متعلق تدریج کا ہے، گندم کے دانے سے لے کے اور ہیرے کی پیدائش تک اور عالمین تک اور یہ سورج وغیرہ کا جو نظام ہے اور Galaxies (کہکشاں)......

جناب یحییٰ بختیار: یا ایک اور وجہ یہاں کسی نے دی ہے مجھے، ''براہین احمدیہ'' کا حصہ پنجم صفحہ:۵۴ ہے، Fifty Four...

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھیں گے۔

(پیچ میں پھنس گئے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس میں یہ کہتے ہیں: ''اور یہ اِلہامات اگر میری طرف سے اس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہوگئے تھے، وہ لوگ ہزارہا اِعتراض کرتے۔ لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوش کے ان اِلہامات پر انہوں نے اِعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ اس کو قبول کر چکے تھے اور سوچنے پر ظاہر ہوگا کہ میرا دعویٰ مسیحِ موعود ہونے کی بنیاد انہی اِلہامات سے پڑی ہے اور انہیں میں میرا نام خدا نے عیسیٰ رکھا اور جو مسیحِ موعود کے حق میں آیتیں تھیں، وہ میرے حق میں بیان کردیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان اِلہامات سے اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔''

(اربعین نمبر۲ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۳۶۹)

یہ اس سے یہ مجھے جو Impression (تأثر) ملتا ہے...... آپ سمجھیں گے کہ پھر میں گستاخی کر رہا ہوں، کہ وہ ان پر آیتیں آ گئیں، ان کو علم ہوگیا نبی ہیں، مگر چونکہ علماء کا پہلے ان کو خطرہ تھا کہ مخالفت کریں گے اس لئے کچھ مدّت خاموش رہے۔ ان کو جب Win Over (قائل) کیا تو اس کے بعد ان کو کہا کہ بھئی یہ...... یہ آپ دیکھ لیں کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، مجھے، میں تو دیکھوں گا، مگر آپ کو سارا وہ بیک گراؤنڈ پتا نہیں تو آپ نتیجہ نہ نکالیں۔

[1305] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میری تو ڈیوٹی ہے ناں کہ آپ کے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نتیجہ نہ نکالیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیونکہ **Impression** (تأثر) جو ہے میں آپ کو **Convey** (منتقل) نہ کروں......

مرزا ناصر احمد: کریں ضرور کریں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......تو ***I will be failing in my duty.***

(جناب یحییٰ بختیار: میں اپنے فرض سے کوتاہی برتوں گا......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ضرور کریں، وہ تو سوال کا حصہ بن گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس واسطے میں نے کہا یہ **Impression** (تأثر) ہے، تا کہ آپ پورے اس **Impression** (تأثر) کو دُور کریں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ ان کو معلوم تھا، ان پر آیتیں آ چکی ہیں، ان پر اِلہامات آ چکے تھے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ٹھیک ہے، یہ چیک کریں گے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مصلحتاً انہوں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کا پہلے اِظہار کریں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں سمجھ گیا، اور کل کے لئے بنیاد پڑ گئی۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, Should we have 5-10 minutes break.***

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! کیا دس پندرہ منٹ کا وقفہ ہوگا)

Mr. Chairman: ***Short break of 10 minutes. Then we meet at......***

(جناب چیئرمین: مختصر دس منٹ کا وقفہ، اس کے بعد ہم دوبارہ ملیں گے......)

Mirza Nasir Ahmad: ***Short break. Then?***

(مرزا ناصر احمد: مختصر وقفہ؟)

Mr. Chairman: ***Ten......***

(جناب چیئرمین: دس منٹ......)

[1306] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *We will meet for a little while. But I would like to finish as soon as possible......*

(جناب یحییٰ بختیار: ہم تھوڑی دیر میں ملیں گے، لیکن میں جتنی جلدی ممکن ہو اختم کرنے کی کوشش کروں گا)

Mr. Chairman: *Ten minutes; 10-15 minutes.*

(جناب چیئرمین: دس پندرہ منٹ)

Mr. Yahya Bakhtiar: *....... That is my effort, because.......*

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ کتابیں مل جائیں گی، میں کوشش کرتا ہوں کہ ابھی کتابیں مل جائیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مل جائیں، اگر ہو جائیں تو......

Mr. Chairman: *Yes, about fifteen minutes. Then about 9:05, yes.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں! تقریباً ۱۵ منٹ پھر تقریباً ۹ بج کر ۵ منٹ پر)

The House is adjourned for 15 minutes short break.

(ایوان کا اِجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے)

(The Delegation left the chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

The Special Committee adjourned to meet at 9:05 p.m.

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس رات نو بج کر پانچ منٹ تک کے لئے ملتوی ہوا)

[The Special Committee re-assembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس وقفے کے بعد شروع ہوا، مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں)

جناب چیئرمین: ہاں، بلالیں جی ان کو؟ بلالیں جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes, Sir.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** جی ہاں! جنابِ والا)

جناب چیئرمین: جب تک آپ چلائیں گے۔ باقی سب چاہتے ہیں کہ جلدی ختم ہو۔ چار ہیں ممبر صاحبان، ان کو منالیں۔ ایک مولانا عطاء اللہ، ایک سیّد عباس حسین گردیزی صاحب......

ڈاکٹر محمد شفیع: ایک میں بھی ہوں جی ان میں سے۔ ***Important*** (اہم) کچھ ***Questions*** (سوالات) رہ گئے ہیں، ان کو پوچھ لیں، ورنہ یہ نامکمل سا کام رہ جائے گا۔ پبلک بھی ہم سے یہ پوچھتی ہے۔

[1307] **جناب چیئرمین:** اچھا، یہ پانچویں بھی! چھٹے صاحب بھی اگر کوئی کھڑا ہونا چاہتے ہیں تو ابھی بتادیں؟ پانچ میں نے ***Pin-Point*** (مقرر) کرلئے ہیں جی۔ ابھی نہ بلائیں جی ان کو۔ جناب! ایک مولانا عباس حسین گردیزی صاحب، ایک میاں عطاء اللہ صاحب، ایک حاجی مولابخش سومرو صاحب، ایک مولانا ظفر احمد انصاری صاحب، ہاؤس کی رائے میں دس بجے لوں گا... ***After their***...(ان کے بعد)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: کیا خطا ہوئی ہے ہم لوگوں سے؟

جناب چیئرمین: کہ پانچ آدمی چاہتے ہیں ابھی یہ چلے۔ نہیں اب ***Minimize***(کم) ہورہا ہے۔ اب ***Definite*** ......(یقیناً) جی؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بات صحیح ہے ویسے سر! جب ہم یہ اتنے روز یہاں بیٹھ گئے......

جناب چیئرمین: ہاں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ......اور اتنے دن تک چلایا ہے تو اور اگر دو چار روز چل جائے تو کیا حرج ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، دو چار روز نہیں چلے گا، حتمی بات ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی؟

جناب چیئرمین: آپ آج کا دن کریں، ایک **Sitting** (اجلاس) میں آپ **Definite** (مقرر) کرلیں **Questions** (سوالات) جی، **Pinpoint** **Questions** جو ہیں وہ **Pinpoint** (مقرر) کرلیں۔ یہ اب دو ہفتے ہو گئے ہیں، ہاں۔ کچھ موضوعات اگلی اسمبلی کے لئے بھی چھوڑ دیں ناں جی، جو آپ کے **Successors** (جانشین) ہیں، انہوں نے بھی کچھ فیصلے کرنے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ آپ نے قیامت تک کے تمام فیصلے کردینے ہیں۔ ابھی کئی اسمبلیاں آتی رہیں گی، ہاں۔ تو ایک صدی کا ایک اسمبلی تو نہیں کرسکتی ناں جی۔

[1308] بلالیں جی ان کو دس بجے تک جی۔ دس، سوا دس تک جی **That's all** دس، سوا دس۔ نہیں اب نہیں۔

(The Delegation entered the Hall)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General?*

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب؟)

جناب یحییٰ بختیار: کچھ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ دس منٹ میں کیا کرسکتا تھا، یہاں کتاب نہیں تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو پھر وہ دیکھ لیں گے۔ جی اس میں۔

جناب چیئرمین: وہ کل کے لئے رہنے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ **Page** (صفحہ) بھی ان کا غلط ہے، پتا نہیں کیا۔ وہ بھی دیکھ لیں گے اس میں۔ یہاں نہیں ہے ان کے پاس ورنہ میں دے دیتا۔

مرزا ناصر احمد: **Page** (صفحہ) غلط ہے تو میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی وہ شاید وہ بتادیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعض دفعہ **Page** (صفحہ) ٹھیک ہوتا ہے، کتاب غلط ہوجاتی ہے، کچھ پتا نہیں ہوتا اس پر میرے لئے بڑی مشکل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ آپ بھی **Difficulty** (مشکل) ہے اتنی کتابوں میں **Trace Out** (ڈھونڈنا) کرنا۔ بعض ایسے ہیں جو کہ علم میں

ہوتی ہے بات تو پھر وہ آسان ہوجاتی ہے۔ اب مرزا صاحب! میں نے آپ کو ***Request*** (گزارش) کی تھی کہ لاہوری جماعت نے کچھ ***Extract*** (اقتباسات) دیئے تھے۔ اس پر اگر آپ کچھ ***Comment*** (تبصرہ) کریں تو آپ کی مرضی ہے، ورنہ میں نہیں چاہتا کہ......

مرزا ناصر احمد:[1309] ہاں، نہیں میں وہ کچھ ***Comment*** (تبصرہ) نہیں کرنا چاہتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس واسطے میں ***I don't want to embarrass you*** (میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا)......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس واسطے میں نے کہا کہ اس میں کچھ حوالے دیئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: جی، ہمارے، اس کے وہ حوالے ہمارے ''محضرنامہ'' میں بھی ہیں۔ ان دونوں کا مقابلہ کریں گے، اس کا جواب آچکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہی میں نے کہا کہ اگر آپ ***Comment*** (تبصرہ) کرنا چاہیں کہ اس لئے میں نے ***Request*** (گزارش) کی تھی۔ تو اس لئے اب میں...... ***I won't waste*** (میں وقت ضائع نہیں کرتا)......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو واپس کردیں، یا رکھ سکتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، واپس کردیتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رُکن سے) ہاں، نکالو جی۔ ہاں یہی پوچھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ یہ آفیشل ریکارڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ میں نے صرف پوچھا ہے۔ ہاں، یہ وہاں رہ گیا۔ صبح اِنشاءاللہ! واپس کردیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ٹھیک ہے۔ ***(Pause)***

(مرزا قادیانی نے عدالت کو لکھ کر دیا کہ......؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک مرزا صاحب! سوال ہے: کیا مرزا صاحب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں یہ لکھ کر دیا تھا کہ وہ آئندہ اپنے مخالفین کے خلاف، ایسے اِلہامات شائع نہیں کریں گے جس میں ان کے مخالفین کی موت یا تباہی کا ذِکر ہو، یا ان کی کوئی بدکلامی سمجھی جائے۔

[1310] مرزا ناصر احمد: یہ کہاں ہے، حوالہ کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: کوئی حوالہ ہے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ انہوں نے ایسے ہی سوال پوچھا ہے کہ کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کوئی کیس فائل ہوا تھا، کسی نے *Defamation* کا کیس فائل کیا تھا۔ *This is what this report says.* (یہ رپورٹ یہی کہتی ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کیس میں پڑھ دُوں گا۔ یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر آپ کے پاس ہو یہاں.......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں تو نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اگر آپ کے.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ وہ ذرا لمبا جواب ہوگا، پندرہ بیس منٹ کا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ اگر مختصر کرسکیں تو *You are quite capable it, I know.* (میں جانتا ہوں آپ بہت ہی قابل ہیں)

Mirza Nasir Ahmad: ***No, I am not, very humble......*** (مرزا ناصر احمد: نہیں میں ایسا نہیں ہوں......)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا بھی اپنا نقطۂ نظر ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ صاحب......اصل ہم یہاں اس لئے بیٹھے ہیں کہ مسائل آپس میں تبادلہ خیال کر کے سمجھ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں جی بہت کوشش کر رہا ہوں کہ اس کو ختم کرسکوں، جتنی جلد ہوسکے، کیونکہ اتنا مسئلہ ہے کہ بولتے رہیں تو اس پر کوئی *Time Limit* (وقت کی قید).......

[1311] ***Mirza Nasir Ahmad:*** ہاں، ہاں، ***No end to it.***

(مرزا ناصر احمد: اس کا اِختتام ہی نہیں)

(کیا آزادی کے لئے اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: تو جو ایشو ہے ریزولیوشن میں، اس کے مطابق جو چیزیں آسکتی ہیں، بعض چیزیں ایسی ہیں کہ بعض ممبر صاحب...... ان کا آرڈر میں ***Carry Out*** (نبھا رہا ہوں) کر رہا ہوں، ورنہ ایسی بات نہ ہوتی کہ میں آپ کو......

مرزا صاحب! میں نے اس دن آپ سے ایک مضمون پر بات کی۔ پھر میں نے اس لئے چھوڑ دیا کہ جہاد کا مسئلہ بیچ میں آتا تھا۔ وہ اس پر سوال نہیں تھے ہوئے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ آزادی کے لئے اسلام جنگ کی اِجازت دیتا ہے کہ اپنے ملک میں آزادی پیدا کی جائے؟

مرزا ناصر احمد: وہ تو جواب میں نے دے دیا تھا، میرا خیال ہے اس کا جواب دے دیا ہے میں نے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے کہا تھا کہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں، خون خرابہ کرتے ہیں۔ یعنی پھر بعد میں، شاید میں نے عرض کیا تھا کہ شاید بعد میں پھر اس سوال پر آؤں گا۔ تو اَب سوال یہ تھا کہ ۱۸۵۷ء میں...... اس پر میں نے کچھ سوال آپ سے پوچھے اور آپ نے بڑی تفصیل سے جواب دیئے......

مرزا ناصر احمد: غدر کے متعلق۔

(۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی)

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی آزادی کی جنگ تھی۔ آپ نے یہ کہا کہ لوگوں کو مارا۔ لوٹا، بچوں کو مارا، لوٹا، کئی چیزیں ہوئیں اس میں، اس لئے کوئی اس کو ***Justify*** (جائز قرار) نہیں کرسکتا اور میں آپ سے پورا اِتفاق کرتا ہوں کہ ایسی چیزوں کو کوئی ***Justify*** (جائز قرار) نہیں کرتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب برصغیر ہندوپاک میں آزادی کی تحریک چلی، پاکستان کے قیام کے لئے تحریک چلی، وہ بھی آزادی کی جنگ تھی، وہ بھی اسی انگریز کے خلاف تھی، تو اس دوران میں کیا ظلم نہیں ہوئے، کیا عصمتیں نہیں لوٹی گئیں، دونوں طرف سے کیا لوٹ مار نہیں ہوئی؟

[1312] مرزا ناصر احمد: آزادی کی جنگ کے دوران نہیں ہوتی، اس کا پھل توڑنے کے لئے لاتیں تڑوائی گئیں، جانیں دی گئیں، عصمتیں لٹائی گئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ ایسی حرکتیں ہوئیں۔ جن لوگوں نے یہ حرکتیں کیں، کس نے لوٹ مار کی، کس نے بدامنی پھیلائی، کس نے بُرے کام کئے، قتل کئے۔ اس کی وجہ سے آزادی کے جو رہنما تھے، لیڈر تھے، ان کو تو Condemn (مذمت) نہیں کر سکتے ہیں کہ چور ہیں، قزاق ہیں، یہ تو نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ان کو نہیں کہا جاسکتا تو ۱۸۵۷ء کے بھی جو لیڈر تھے جو نیک نیتی سے ملک کی آزادی چاہتے تھے، ان کو بھی نہیں کہا جاسکے گا۔

مرزا ناصر احمد: جو اس وقت...... ہاں، میں بتاتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں میں یہ Parallel (موازنہ) کر رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۷ء کا آج کے ساتھ جب مقابلہ کریں گے۔ تو ۱۸۹۷ء میں اس وقت، ۱۸۵۷ء، Eighteen Fifty-Seven میں۔ معلوم ہوتا ہے میں تھک گیا ہوں ۱۸۵۷ء میں کس نے ان کو Condemn (مذمت) کیا؟ یہاں آپ غلطی کرتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء میں اس غدر میں حصہ لینے والوں کو ان لوگوں نے Condemn (مذمت) کیا جنہوں نے وہاں معاملات دیکھے اور بغیر دیکھے Condemn (مذمت) کرنا یا حق میں بات کرنا، یہ کوئی اس کی اہلیت نہیں ہے اور اس وقت جن لوگوں نے اس وقت ۱۹۴۷ء یا جو بھی یہ جنگ آزادی ہے یا۔ جنگ آزادی تو یہ نہیں، لیکن یہ جدوجہد ایک جہاد دُنیوی جہاد آزادی کے لئے ہے......اس میں ان لوگوں کو جو رہبر تھے، Condemn (مذمت) نہیں کیا ان لوگوں نے جنہوں نے وہ دیکھا۔ کچھ کیا بھی، بعضوں کو کیا بھی جو بیچ میں شامل ہوئے۔ مثلاً یہ ہندوؤں کی لیڈر شپ میں ایک حصہ تھا یہ پٹیل، اور یہ جن سنگھ ابھی تک ہے، تو اس کی ہندوؤں نے بھی Condemn (مذمت) کیا اور مسلمانوں نے بھی Condemn (مذمت) کیا۔

[1313] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، مرزا صاحب! یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ اس زمانے میں بھی بعض لوگ ......مسلمانوں کی حکومت تھی ہندوستان میں۔ وہ حکومت ختم ہو کے انگریز بیٹھ گیا۔ مسلمانوں نے......

مرزا ناصر احمد: وہ ختم کیسے ہوگئی؟......نہیں، میں توجہ صرف پھیر رہا ہوں۔ میں یہ توجہ پھیر رہا ہوں کہ وہ ختم اس واسطے ہوگئی کہ خود مسلمانوں کے اندر غدار پیدا ہوگئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، غلطیاں ہوں گی، سب کچھ ہوگا، میں ان وجوہات میں نہیں جارہا۔ مسلمانوں......

---

[1] توجہ پھیر رہے ہیں، یا ''ہیرا پھیری'' کر رہے ہیں...؟

مرزا ناصر احمد: اصل بات یہ ہے کہ میں سوال ہی نہیں سمجھا ابھی تک[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر عرض کرتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی اور بہت عرصہ تک تھی۔ آخری حکمران بہادر شاہ ظفر تھے۔ ان کو ہٹایا گیا۔ انگریز ویسے تو بڑے عرصے سے پھیل رہا تھا، آخری طور پر اپنی Empire اس نے بنائی تو اس زمانے میں جب وہ بالکل ظفر کی حالت خراب تھی اور وہ ختم ہونے والا تھا، اور انگریز جم چکا تھا، صرف یہ کہ اعلان نہیں تھا ہوا ان کا وہ Empire (سلطنت) بن گئی ہے، ملکہ نے چارج لے لیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یعنی ایک وقت ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے یہاں جو ہو رہا تھا اور پھر ایک وقت میں وہ Empire بنی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو مختلف علاقوں میں دو سو سال سے وہ چلتا رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پلاسی کی جنگ کے بعد جب مصیبت ہماری آئی تو ۱۷۹۹ء میں جب ٹیپو سلطان کی شہادت ہوئی......

[1314] مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹیپو سلطان جیسے آدمی کو اپنوں نے ہی مروا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہی تو میں کہتا ہوں کہ یہ چیزیں تو ہوتی ہیں۔ یہ ساری ہماری نظر میں آزادی کی جنگ تھی، مسلمانی حکومت کو برقرار رکھنے کی جنگ تھی۔ آخر میں جن مسلمانوں نے...ان کے ساتھ اور لوگوں نے بھی تعاون کیا، ہندوؤں نے بھی کیا ہوگا۔ باقیوں نے بھی کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ لڑی، اس میں یہ ضرور ہوا کہ بعض لوگوں نے ظلم کئے۔ جیسے کوئی بھی تحریک ہو، آپ جلوس نکالتے ہیں پُرامن کوئی بھی پارٹی ہو، تو بیچ میں کچھ لوگ فائدہ اُٹھانے کے لئے گڑبڑ کرنے کے لئے آجاتے ہیں، شرارت کر جاتے ہیں، لوٹ مار کر جاتے ہیں۔ تو اس پر وہ جلوس نکالنے کا جن کا اِرادہ ہوتا ہے کہ پُرامن ہو ان کو آدمی Condemn (مذمت) نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس جنگ آزادی میں جن لوگوں نے اس کی قیادت کی اور جنہوں نے کہا کہ یہ جہاد ہے، آپ نے ان سب کو Condemn (مذمت) کیا اور کہا کہ ''چور، قزاق، حرامی''

---

[1] سب سے بڑی ہیرا پھیری...!

پتانہیں کیا کیا باتیں کیں۔اس واسطے میں کہہ رہا ہوں اگر ان کو آپ **Condemn** (مذمت) کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے نہیں، کسی اور نے لوٹ مار کی، کسی اور نے قتل کیا، تو پھر لوٹ مار........

مرزا ناصر احمد: اس کا تفصیلی جواب میں دے چکا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس وقت بہادر شاہ ظفر سمیت سب نے **Condemn** (مذمت) کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ان کی بات نہیں کر رہا، مرزا صاحب! ایک بادشاہ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ہتھکڑی لگا کے بادشاہ کو لے جائیں تو اس کے بعد وہ سب کچھ کرے گا۔

مرزا ناصر احمد: اور جن کو ہتھکڑی نہیں لگی تھی انہوں نے بھی **Condemn** (مذمت) کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: عدالت میں کیا، انگریز کے سامنے پیش کیا تھا۔

[1315] **مرزا ناصر احمد:** نہیں، نہیں، آپ وہ دیکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مغل خاندان سے ہیں۔ وہ مغل شہنشاہ تھا، آپ جانتے ہیں کہ کس حالت میں ان کو پیش کیا۔

مرزا ناصر احمد: مجھے اس کی نظمیں بھی بہت ساری پتا ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو خیر، اس میں اس پر آ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ سر سیّد احمد، بانی دارالعلوم، ان کا ہے، اس وقت کی جو ہے، نہیں، علی گڑھ، بانی علی گڑھ......

جناب یحییٰ بختیار: وہ سب ہم نے دیکھے ہیں، آپ نے سنائے بڑی تفصیل سے۔ مرزا صاحب! یہ میں نہیں کہہ رہا......

مرزا ناصر احمد: اس تفصیل کے بعد مجھے سوال نہیں سمجھ آ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا اس پر **Condemn** (مذمت) کیا، تو یہ آزادی کی جو تحریک تھی ہماری پاکستان کی، میں اسی پر کرنا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: میں جو چیز سمجھا نہیں میں وہ ظاہر کر دوں۔ شاید مجھے جلدی جواب مل جائے...... یہ ہے کہ اس وقت یہ جس کو "جنگ آزادی"...... ہم کہہ رہے ہیں غدر۔ ان کے وہ کون سے لیڈر تھے جنہوں نے ان واقعات کو سراہا اور **Condemn** (مذمت) نہیں کیا! مجھے

ان آدمیوں کے نام نہیں پتا۔ میں ممنون ہوں گا جب آپ یہ نام بتائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تاریخ سے ...... میں آپ سے گزارش کررہا ہوں، ایک **Parallel** (موازنہ) میں **Draw** کروں گا، یہ **Parallal** (موازنہ) ممکن ہے غلط ہوگا۔ آپ ٹھیک فرماتے ہوں گے کہ اس زمانے میں آزادی کی جنگ ہوئی، جس کو آپ ''غدر'' کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس کو ''جہاد'' کہا۔

[1316] مرزا ناصر احمد: کس نے؟

جناب یحییٰ بختیار: کئی لوگوں نے کہا۔

مرزا ناصر احمد: اس زمانے میں کہا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس زمانے میں کہا۔

مرزا ناصر احمد: اس زمانے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس زمانے میں۔

مرزا ناصر احمد: یہی میں کہتا ہوں ناں کہ اس زمانے کے جو لیڈر تھے جنہوں نے **Condemn** (مذمت) نہیں کیا، میرے ذہن میں کوئی نام نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا!

مرزا ناصر احمد: میں تو اَدب سے درخواست کررہا ہوں کہ اگر مجھے نام ملیں تو میری معلومات میں اِضافہ ہوجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔ میں نے بھی انڈیا آفس میں کچھ اسٹڈی کی تھی کہ کتنے لیڈر گئے مسلمانوں کے، ایک دُوسرے کے پاس کہ یہ جہاد ہے، آپ کوشش کریں۔ یہ چیزیں ہیں۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ میں نے اس لئے عرض کردیا کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ نہیں کہا تو ٹھیک ہے۔ میری نظر میں کافیوں نے کہا تھا کہ یہ جہاد ہے اوراس کے لئے کوشش کی اور جہاد سمجھ کے لڑے وہ۔ بہرحال سوال یہ ہے کہ اس میں آپ کہتے ہیں کہ لوگوں نے لوٹ مار کی، قتل وغارت کیا، ظلم کئے۔ ایک طبقے نے کئے۔ اس پر میں کہتا ہوں کہ آپ لیڈرشپ کو **Condemn** (مذمت) کریں گے؟

Mirza Nasir Ahmad: ***If they were under the guidence and directives of the leadership, the leaders should be condemned.......***

(مرزا ناصر احمد: یہ سب لیڈران کی ہدایت اور حکم کے تحت ہوا۔ تو لیڈر شپ کی مذمت ہونی چاہئے)

[1317] جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اگر وہ آزاد تھے......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور لیڈرز کا کہنا نہیں مانتے تھے اور اپنے لیڈروں کی حکم عدولی کے نتیجے میں یہ مظالم کئے، جس کو آپ مظالم کہتے ہیں، تو پھر لیڈر بالکل وہ ہیں معصوم، ان کو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

(تحریک پاکستان کے بارہ میں سوال؟)

جناب یحییٰ بختیار: بس، نہیں، بالکل ٹھیک ہے، یہی میرا پوچھنا یہ تھا کہ بھئی تحریک پاکستان کے سلسلے میں......

مرزا ناصر احمد: تحریک پاکستان کے سلسلے کی بات ہی نہیں کر رہا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: ......میں تو ۱۸۵۷ء کی بات کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں دونوں کا **Parallel** (موازنہ) اس لئے کر رہا ہوں کہ وہ بھی آزادی کی جنگ سمجھتا ہوں، میں اس کو بھی۔

مرزا ناصر احمد: میرے نزدیک تو کوئی **Parallel** (موازنہ) ہے ہی نہیں، کوئی مشابہت نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، تو اَب میں اس لئے **Parallel** (موازنہ) آپ کے لئے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک پاکستان کے دوران بھی، ہماری آزادی کے دوران بھی بعض لوگوں نے ظلم کئے اور اس کو......ایسے ظلم تھے کہ ہمیں شرم آتی ہے اس پر۔ حالانکہ ہندو نے بہت زیادہ ظلم کیا، بہت ہی زیادہ......

مرزا ناصر احمد: بہت۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر کوئی نہیں۔ سکھوں نے بہت زیادہ ظلم کیا۔ مگر یہاں بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ تو اس کی وجہ سے میں یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ لیڈر شپ کو نہیں **Condemn**

(مذمت) کریں گے [1318] کہ تحریک غلط تھی، یہ تحریک بھی غلط تھی۔ یا بالفاظِ دیگر، اگر ہم خدانہ کردہ فیل ہوجاتے تو آپ اس کو بھی غدر کہتے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو کوئی مسئلہ زیر بحث ہے ہی نہیں اور ''اگر'' کے ساتھ ہمیں بات ہی نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ پھر ''اگر، اگر'' کے ساتھ تو کہیں کے کہیں پہنچ جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر کی بات تو ہے یہ۔ کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آزادی کے لئے جنگ کی اجازت ہے، آپ کا عقیدہ دیتا ہے......

مرزا ناصر احمد: پاکستان بننے کے لئے کوئی جنگ نہیں لڑی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پہلے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ آزادی کے لئے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، پھر *Parallel* (موازنہ) کیا، کیسے ہوگیا غدر کے ساتھ، جب پاکستان بننے کے لئے کوئی جنگ لڑی ہی نہیں گئی؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں، خود ہی کہتے ہیں کہ کتنے ہزار لوگ قربان ہوئے، قربانیاں دی گئیں، لاکھوں مارے گئے۔

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا کہ قربانیاں دیں، میں نے یہ نہیں کہا جنگ لڑی گئی۔

(کیا ملکی آزادی کے لئے اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں: کیا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے، جنگ کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: حالات پر منحصر ہے، ساری چیزیں سامنے ہوں تو اِسلام اپنا......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی، میں دین میں دخل کے بارے کی بات نہیں کرتا۔ دیکھیں ناں، وہ تو آپ جہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں بھی پہلا بنیادی اُصول انسانی عقل نے یہ بتایا کہ آنکھیں بند کر کے فیصلے نہ دیا کرو۔

(اسلام کن حالات میں لڑائی کی اجازت دیتا ہے؟)

[1319] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، مرزا صاحب! میں تو بالکل *Simple* (آسان) بات پوچھ رہا ہوں کہ اسلام کن حالات میں لڑائی کی اجازت دیتا ہے؟ ایک آپ نے بڑے واضح طور پر کہا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے آپ کو اپنا نہیں، ایک اور فتویٰ چار شرائط جہاد کے بتائے تھے کل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کہا جہاں تک دِین کے معاملے میں دخل دیں، آپ کو اِجازت ہے کہ تلوار اُٹھائیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ دِین کی لڑائی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دِین کی۔ اسی طرح میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اگر ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی لڑی جائے، تلوار اُٹھائی جائے، اس کی اجازت ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس وقت اس بحث کی میرے نزدیک ہماری دُنیا میں ضرورت کوئی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہماری اس دُنیا میں.......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ....جس میں آج ہم زندہ ہیں، یہ محض فلسفہ اور تھیوری ہے۔ یہ کوئی پریکٹیکل پرابلم نہیں، جس کے **Solve** کرنے کے لئے ہمیں تبادلہ خیال کرنا چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر آپ کے ملک پر حملہ آور ہوتا ہے دُشمن، آپ اس کو نہیں ماریں گے؟

مرزا ناصر احمد: میں نے کب کہا ہے نہیں ماریں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں......

مرزا ناصر احمد: میں نے تو یہ کہا ہے کہ آج دُشمن حملہ آور نہیں ہے ہمارے ملک پر۔

جناب یحییٰ بختیار: آج نہیں تو کچھ عرصہ پہلے تھا۔

مرزا ناصر احمد: جب تھا تو لڑے ہم، شہید ہوئے ہم، ہم سب کے ساتھ مل کے احمدی بھی۔

[1320] جناب یحییٰ بختیار: انگریز جو بیٹھا تھا تو وہ بھی ہمارے ملک پر بیٹھا تھا۔ اس کو ہٹانے کے لئے......

مرزا ناصر احمد: اس کے ساتھ جنگ ہوئی نہیں، اور پاکستان مل گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اِجازت تھی کہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اِجازت تھی کہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: سوال ہی نہیں۔ عملاً اس کو جنگ کی ضرورت نہیں پڑی۔ آج ستائیس سال کے بعد پوچھتے ہیں کہ ستائیس سال پہلے جنگ لڑی جانی چاہئے تھی یا نہیں!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے ملک پر کوئی قابض ہوجائے، ملک کو آزاد کرانے کے لئے اِجازت ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''اگر'' کے ساتھ تو میرے ساتھ بات نہ کریں، اس واسطے کہ ''اگر'' کے اُوپر تو قیامت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہونا۔ جو واقع ہے یا جو تعلیم ہے یا جو تعریف ہے کسی اسلامی کسی مسئلے کے متعلق، اس کے متعلق ہمیں بات کرنی چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: اسلامی تعلیم......

مرزا ناصر احمد: ......اور بات آپ کررہے ہیں پاکستان بننے کی جس کے لئے جنگ لڑی ہی نہیں گئی اور اس کے بعد جو جنگیں ہوئی ہیں، وہ جنگ تھیں اور لڑنا چاہئے تھا ہمیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر جنگ لڑنی پڑے، اگر جنگ کرنی پڑے؟ ایک دفعہ میں نے اشارہ کیا ڈائریکٹ ایکشن کا۔ آپ نے کہا نہیں وہ تو......میں نے کہا، ٹھیک ہے، اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہم۔ اگر جنگ لڑنی پڑے......

مرزا ناصر احمد: اگر جنگ کی شرائط پوری ہوں تو وہ مؤمن ہی نہیں جو جہاد میں شامل نہیں ہوتا[1]۔

[1321] **جناب یحییٰ بختیار:** مرزا صاحب! جہاد کا میں دِین کے معاملے میں نہیں کہہ رہا، آزادی کے معاملے میں......

مرزا ناصر احمد: اچھا، اب میں ذرا وضاحت کردوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے تصوّر میں مسلمان غلام ہو ہی نہیں سکتا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، بات سنیں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس لئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ لڑے اپنے آزادی کے لئے ***Constitutional means if possible; sword, if necessary.*** (آئینی ذرائع سے اگر ممکن ہو اور تلوار سے اگر ضروری ہو) میں اب......بالکل غلط عقیدہ ہوگا......

---

[1] اور جو: ''دِین کے لئے حرام ہے جنگ اور قتال''، تحفہ گولڑویہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، یہ تو آپ کا بڑا ٹھیک عقیدہ ہے۔ لیکن جب آپ کا سوال ختم ہو جائے تو میں جواب دے دُوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ سے میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ ملک میں آپ آزادی پیدا کرنے کے لئے اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ختم ہو گیا سوال؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تشریف رکھیں۔ ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے......وہ ملک کیا ہوا جس میں آزادی کوئی نہیں؟ پہلا سوال۔ ابھی میں نے......جواب دے رہا ہوں۔ ہوں۔ اس شکل میں، اگر ملک میں آزادی نہیں، سوال یہ ہے کہ وہ حکومت اپنے ملک کی ہے یا باہر ملک سے لوگ آئے ہوئے ہیں؟ تو یہ کرنا پڑے گا ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: باہر کے لوگ آئے ہیں، باہر کی بات کر رہا ہوں، ناں جی، ایوب خان کے مارشل لاء کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

[1322] **مرزا ناصر احمد:** ہاں، یہ، یہی باتیں نہیں سمجھے، یہی، میں اس واسطے کہہ رہا تھا کہ بعض پہلو واضح نہیں ہیں۔ پاکستان میں پاکستان بننے کے بعد کوئی باہر سے آ کے یہاں حکمران نہیں بنا۔ اس لئے یہ سوال ایسا ہے کہ جس کے جواب دینے کی مجھے ضرورت کوئی نہیں۔

(انگریز کے وقت اسلام جنگ کی اجازت دیتا تھا یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اس سے پہلے جب انگریز بیٹھا تھا، کیا اسلام جنگ کی اجازت دیتا تھا یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ***Minority*** (اقلیت) کو، یا ***Majority*** (اکثریت) کو؟

جناب یحییٰ بختیار: جب ہم غلام تھے۔

مرزا ناصر احمد: جمہوریت کے زمانے میں یہ اجازت ***Minority*** (اقلیت) کو تھی، یا ***Majority*** (اکثریت) کو تھی؟

جناب یحییٰ بختیار: جس علاقے میں جو اکثریت تھی میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ اگر ان کو لڑنا پڑتا، ہندو کے خلاف لڑنا پڑتا، یا انگریز کے خلاف لڑنا پڑتا، یا دونوں کے خلاف......

مرزا ناصر احمد: ماضی کی بات۔ جو واقعہ ہوا ہی نہیں اس کے متعلق جب بات کریں گے

تو اس کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ آئندہ کے متعلق جب آپ بات کریں تو پھر تو ہوسکتا ہے کہ سوچ لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! Majority (اکثریت) اور Minority (اقلیت) اگر دونوں مل جائیں تو......

(مرزا ناصر احمد جواب دینے پر امادہ نہیں)

Mr. Chairman: *The Attorney-General may go on to the next question. The witness is not prepared to answer this question.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل اگلا سوال کریں، گواہ اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I will repeat once again.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں ایک مرتبہ پھر سوال دُہراؤں گا)

Mr. Chairman: *No, no, the witness is not prepared to answer this question.*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، گواہ اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I will repeat once again.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں ایک مرتبہ پھر دُہراؤں گا)

Mr. Chairman: *The witness has tried to go away from it in replying.......*

(جناب چیئرمین: گواہ نے جواب دینے سے اِجتناب کیا ہے......)

[1323]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *I am going to repeat it again.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں پھر دُہراتا ہوں)

Mr. Chairman: *It has gone on the record. Yes, another question.*

(جناب چیئرمین: یہ بات ریکارڈ میں آچکی ہے، اگلا سوال کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I am going to repeat this question in a different form.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں پھر دُہراتا ہوں ایک دُوسری شکل میں)

Mr. Chairman: *This question was repeated twenty times, but the witness has not replied this question.*

(جناب چیئرمین: یہ سوال بیس مرتبہ پوچھا گیا، مگر گواہ نے جواب نہیں دیا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *In a different form.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک دُوسری شکل میں ہے)

Mr. Chairman: *No. Next question. It has gone on the record.*

(جناب چیئرمین: نہیں، اگلا سوال کریں، یہ بات ریکارڈ پر آ چکی ہے)*(Pause)*

(ایک پمفلٹ جس میں مرزابشیراحمد نے لکھا ہے کہ......)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ آپ کی ایک پمفلٹ ہے جو کہ ''ہماری تعلیم'' کے نام سے ہے، اور یہ مرزابشیراحمد صاحب نے *Edit* کیا ہے، اور لکھا ہے اس کے صفحہ:۳۰ پر: ''اے علمائے اسلام.....'' میں ابھی آپ کو دے دیتا ہوں یہ پمفلٹ۔

مرزا ناصر احمد: شاید، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس میں وہ اسی بات پر کہ لڑائیوں کے بارے میں اسلام کون سی اجازت دیتا ہے، کہتے ہیں کہ: ''نمبرایک کہ جب آنحضرت ﷺ کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں جبراً دِین کو شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں.....'' یہ تو ہم سب کا اِتفاق ہے اس پر۔ اس کے بعد: ''......بلکہ یا تو بطورِ سزا تھیں، یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنھوں نے ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کو قتل کردیا......''

[1324] اس پر پھر *Detail* (تفصیل) میں جاتے ہیں۔ پھر: ''نمبر۲ وہ لڑائیاں ہیں جو بطورِ مدافعت تھیں، یعنی جو لوگ اسلام کو نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے۔''

یہ دُوسری پھر *Detail* (تفصیل) میں وجہ جاتی ہے۔ ''تیسرے ملک کی آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔'' یہ انگریزوں کے زمانے کی ہے......

مرزا ناصر احمد: یہ میں اس کا مطلب بتادوں؟ یہ میں دیکھ سکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ پندرہواں ایڈیشن جو ہے ۱۹۶۵ء کا، *Pages 30-31*(صفحات)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، میں......

Mr. Yahya Bakhtiar: Pages 30-31.

(جناب یحییٰ بختیار: ۳۰-۳۱ صفحات)(Pause)

مرزا ناصر احمد: جی، یہاں پر وہ جو عبارت ہے، وہ میں ذرا دو چار آگے پیچھے سے فقرے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بے شک آپ کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے لکھا کہ: ''قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر دُرست ہے؟''

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ تو ڈسکس ہو چکا ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ میں آگے......

جناب یحییٰ بختیار: ......سب Agree (اتفاق) کرتے ہیں اس سے۔ آپ میں، ہم میں کوئی اِختلاف ہی نہیں۔

[1325] **مرزا ناصر احمد:** اوہ! اس میں اس کا جواب آجاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، فرمایئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: ''قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر دُرست ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ''لا اکراہ فی الدین'' یعنی دِین میں جبر نہیں۔ پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اِختیار کیونکر دیا جائے گا؟ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دِین میں جبر نہیں ہے اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت ﷺ کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دِین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ یا بطور سزا تھیں، یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنھوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اُذن للذین یقتلون بأنهم ظلموا وان اللّٰہ علیٰ نصرهم لقدیر'' یعنی ان مسلمانوں کو، جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں، بسبب مظلوم ہونے کے، مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔

نمبر۲ وہ لڑائیاں ہیں جو بطورِ مدافعت ہیں۔ یعنی وہ پہلا ہے Within the Country (اندرون ملک) یعنی کفارِ مکہ جو تھے، وہ اپنے عرب کے علاقے میں انہوں نے

مسلمانوں پر ظلم کیا، قتل کیا، خود مکہ کے اندر بڑے ظلم کئے۔ دُوسرا باہر سے حملہ آور ہوئی ہے فوج:

''......وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت ہوئیں۔ یعنی جو لوگ اسلام کو نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کے شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے، ان سے بطور حفاظت خود اختیاری لڑائی کی جاتی تھی۔''[1326] یہ دو ہو گئے: ''تیسرے ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔''

یہاں جو چیز میں سمجھتا ہوں، پہلے بھی، یعنی ہمارے۔ یہ تو اَب میں نے دیکھا ہے، یہاں بھی وہی، اور جگہ بھی مضمون ہوا ہے یہ ادا۔ یہ ہے کہ اگر ملک میں کوئی حکومت، اپنی ہو یا غیر، کسی کو مذہبی آزادی نہ دے۔ یہاں دِین کی لڑائی ہے اور مذہبی آزادی ہے ''آزادی'' سے مراد دِین کی لڑائی میں مذہبی آزادی ہوتی ہے۔ جب مذہبی آزادی نہ دے اور نماز پڑھنے سے مثلاً روکے مسلمان کو، روزہ رکھنے سے روکے، یا جس طرح سکھوں نے کیا تھا کہ اَذان دینے سے بھی روکتے تھے، تو جب اندرونِ ملک مذہبی آزادی نہ ہو اور کوئی راستہ ان کے لئے نہ ہو اپنے حقوق کے حصول کا، تو اس وقت ان کو لڑنے کی اِجازت ہے۔

(صرف مذہبی آزادی کے لئے جنگ؟)

جناب یحییٰ بختیار: صرف مذہبی آزادی مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ان سے ''آزادی'' سے مذہبی آزادی، کیونکہ یہ دینی جنگوں کا ذِکر ہے یہاں پر۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب ہے دُوسری آزادی کے لئے نہیں لڑ سکتے؟

مرزا ناصر احمد: دُوسری آزادی کے اور اُصول ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی آپ سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہاں مذہبی آزادی مراد ہے۔

(قادیانیوں کی تعلیم کا تضاد)

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ میں خود منتخب ہو گیا کہ ایک طرف تو حکمران کا کہتے ہیں کہ اطاعت کرو، دُوسری طرف سے آزادی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ تو یہ تو ***Contradiction*** (تضاد) تھا آپ کی تعلیم کا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں یہ مذہبی آزادی ہے۔

(عبداللہ آتھم، محمدی بیگم اور مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے بارہ میں سوال)

[1327] جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب! ابھی ایک دو تین سوال ہیں، مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے بارے میں۔ اگر آپ خود ہی مختصراً بتا دیں تا کہ پھر اس میں سوال نہ کرنے کی گنجائش ہو۔ آپ اپنے ہی الفاظ میں یہ ایک ہے عبداللہ آتھم کے بارے میں، آتھم۔ ''انجامِ آتھم''، جس پر ایک کتاب انہوں نے لکھی ہے۔ دُوسری ہے محمدی بیگم کے بارے میں۔ تیسری مولوی ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری، ان کے بارے میں کوئی اِشتہار ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تین؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ تین، ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ کل میں بتادُوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس پر آپ اپنا موقف مختصراً......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تا کہ یہ......کیونکہ اس پر کئی ایک سوال میرے پاس آئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، میں اس کے......

جناب یحییٰ بختیار: بجائے ہر ایک کی ***Detail*** (تفصیل) میں جانے کے، آپ ان کے ***Brief Texts*** (ہتم) کہ ***Fulfil*** (مکمل) ہوئی نہیں ہوئی، کیوں نہیں ہوئی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ***Brief outline*** (مختصر خاکہ) بتادُوں گا سارے کا۔

ہاں، ٹھیک ہے۔

(مرزا قادیانی کو وحی کتنی زبانوں میں آتی تھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک سوال اور یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو یہ وحی کس زبان میں آتی رہی ہیں؟ ایک زبان میں یا مختلف زبانوں میں؟

مرزا ناصر احمد: مختلف زبانوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: مختلف زبانوں میں۔

مرزا ناصر احمد: لیکن بہت بڑی بھاری جو نسبت ہے وہ عربی اور اُردو کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، چونکہ یہ ایک سوال تھا اس لئے......

[1328] مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی کوئی کوئی بیچ میں سے اِستثنائی طور پر......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ کچھ انگلش کی بھی......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہی میں نے کہا ناں، اس واسطے میں نے واضح کر دیا ہے کہ پھر اور سوال اُٹھیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، میں......

مرزا ناصر احمد: بہت بھاری اکثریت عربی اور اُردو کی ہے، اور اِستثنائی کوئی ہے، انگریزی کی بھی ہے، پنجابی کی بھی ہے، فارسی کی بھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب ان وحی کو ایسے ہی پاک وحی سمجھتے تھے جیسے اللہ کی وحی قرآن شریف میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: صرف اس معنی میں کہ اس کا منبع ایک ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن وہ جو ان کی شان اور شوکت ہے، اس میں بڑا فرق ہے۔ آپ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ نے **Explain** (واضح) کیا تھا اس دن، میں یہ کہتا ہوں کہ دونوں آپ کہتے ہیں اللہ کی طرف سے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اگر اللہ کی طرف سے ہیں، دو وحی ہیں، تو ان میں تو قطعاً......

جناب یحییٰ بختیار: ''اگر'' تو آپ نہ کہیں ناں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں،......

جناب یحییٰ بختیار: میں ''اگر'' کہوں گا۔

مرزا ناصر احمد: میں نہیں کہتا۔ ہاں، یہ ٹھیک ہے، جزاک اللہ۔ میں ''اگر'' نہیں کہتا، میرے نزدیک وہ صادق تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں کہہ رہا ہوں ناں کہ ''اگر'' تو میں کہوں گا۔

[1329] مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں وہ تھیوری بتا رہا تھا، مرزا صاحب کی وحیوں کے متعلق ''اگر'' نہیں میں کہہ رہا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: میں ویسے تھیوری یہ بتا رہا تھا کہ عقلاً اگر منبع اللہ کا ہے تو پھر ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور میں...... یہ اگلا وہ میرا ہے **Statement** (بیان) کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ساری وحی اللہ کی طرف سے ہے۔

(مرزا قادیانی کی وحی قرآن جیسی)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس لئے وہ ویسے ہی پاک ہے جیسے قرآن؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، پاک ہونے کے لحاظ سے ویسی ہی ہے جیسا کہ دُوسرے ہمارے بزرگوں کی سچی وحیاں ہیں۔

(چشمہ معرفت کی عبارت کے بارہ میں استفسار)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ''چشمہ معرفت'' یہ شاید حوالہ پھر غلط تھا۔ *I am sorry* (میں معذرت خواہ ہوں) مرزا صاحب! کیونکہ میرے پاس بھی جو حوالہ دیا گیا ہے، یہ بھی کسی اور کتاب سے ہے۔ اس میں یہ *Page* (صفحہ)......(ایک رُکن سے) کونسا صفحہ ہے؟ (مرزا ناصر احمد سے) یہ میں مضمون ان کا پڑھ دیتا ہوں۔ وہ نکال لائیں جی اس کو: ''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ عمل ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور اِلہام کسی اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکے۔'' (چشمہ معرفت ص:۲۰۹، خزائن ج:۲۳ ص:۲۱۸)

یہ ہے جی ''چشمہ معرفت۔'' ابھی وہ نکال کے دیتے ہیں اس میں سے۔ کیونکہ مرزا صاحب فارسی عربی کے تو عالم تھے، اور اُردو، پنجابی تو خیر، یہ انگریزی کی جو بات آ گئی ناں اس میں، کیونکہ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کسی ہندو لڑکے سے انہوں نے پوچھا کہ اس کا مطلب کیا ہے بعض......

مرزا ناصر احمد: یہ تو اچھا تحقیق کرنے والا ہے، سارے حوالے دیکھ کے پتا لگے گا[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ میں ذرا حوالے آپ کو دیتا ہوں۔ ابھی یہیں ہیں وہ۔ یہ ہیں جی، اس میں سے ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۳۳۰۔

[1330] **مرزا ناصر احمد:** ۳۳۰۔

۱؎ پیشی پے پیشی، مگر بھول گئے آخرت کی پیشی کو، کہ وہاں یہ ہیرا پھیری، چالاکی نہیں چلے گی...!

(مرزا قادیانی کی انگریزی میں وحی)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جی ہاں۔ اس میں ٹھیک نہیں تھا۔ یہ میرا خیال ہے یہی ہوگا۔ اس میں ہے جو وحی آئی ہیں انگریزی میں۔ ہاں یہ ۳۳۰ (خزائن ج۲۲ص۳۱۶) اس میں ہے:

"I love you. I am with you. Yes, I am happy. Life of pain. I shall help you. I can't, but I will do. We can't but we will do. God is coming by his army. He is with you to kill enemy. The day shall come when God shall help you. Glory be to the Lord God, maker of the earth and heaven."

''میں تجھے پیار کرتا ہوں، میں تمہارے ساتھ ہوں، ہاں میں خوش ہوں، دکھوں بھری زندگی میں تمہاری مدد کروں گا، میں کرسکتا ہوں، لیکن میں کیا کروں، ہم کرسکتے ہیں، مگر ہم کیا کریں، خدا اپنی فوج لے کر آرہا ہے، وہ دشمن کو قتل کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے، وہ دن آرہا ہے جب خدا تمہاری مدد کرے گا، تم بڑی شان والے ہو۔ خدا جو زمین اور آسمان کا خالق ہے۔''

تو یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ میں نے کہا کہ وہ دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ، یہ جو ہے ناں، ۳۳۰ ٹھیک ***Page*** (صفحہ) ہے اس کا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، خود آپ نے کوئی ***Explanation*** (وضاحت) دیا ہوگا ناں، تو آگے پیچھے سے دیکھ کے کل صبح اس واسطے......

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ جو ہے ناں جی، وہ ''چشمہ معرفت'' صفحہ:۲۰۹ جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ ایسی بات غلط ہے کہ زبان ایک ہو اور وحی کسی اور......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now, Sir, there is no subject.......*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا اب صرف ایک موضوع پر بات کریں)

Mr. Chairman: *Yes.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... A part from any question. I will be requesting the members, after this, so give up. Now most of them have been asked one way or the other.*

(جناب یحییٰ بختیار: اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ باقی سوالات ترک کردیں،صرف ایک موضوع پر بات کریں)

Mr. Chairman: *Yes, afterwards we will discuss it.*

(جناب چیئرمین: بعد میں ہم اس پر بات کریں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Yes. But there is one subject which is a little detailed, not very detailed......*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! لیکن ایک موضوع ایسا ہے، وہ تھوڑا سا تفصیل طلب ہے......)

[1331]***Mr. Chairman:*** *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

(مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *..... Which deals with some questions that Mirza Sahib has at different stages given different statements or writings.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ یہ کہ مرزا صاحب کی مختلف اوقات میں مختلف تحریریں اور مختلف بیانات ہیں (مرزا ناصر احمد سے) وہ ایسے ہے جی کہ پہلے انہوں نے نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا، یا تردید کی ان کی......)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تو ان پہ کچھ حوالے ہیں۔ کیونکہ وہ لاہوری پارٹی میں بھی تھا، میں ان کو چھوڑ کے جو مجھے انہوں نے دیئے ہیں، تو اس کے بارے میں......مرزا صاحب کے پاس شاید کچھ ٹائم نہیں ہے، اور ویسے بھی تو صبح انہوں نے یہ جوابھی پیش گوئیاں ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

Mr. Chairman: *I will request the Attorney-General to give all the remaining Hawalajat (حوالہ جات) to the witness so that the answers may come by tomorrow.*

(جناب چیئرمین: میں اٹارنی جنرل سے گزارش کروں گا کہ بقایا تمام حوالہ جات گواہ کو دے دیں تا کہ ان کا جواب کل مل سکے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, there are ...... there is a ...... No, I have got a file of these questions, and I want to ask very few of them.*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! ان سوالات سے تو فائل بھری ہے، اور میں صرف چند ایک ہی پوچھنا چاہتا ہوں)

Mr. Chairman: *All right. Then in the morning.*

(جناب چیئرمین: بالکل صحیح، تو پھر کل صبح)

Mr. Yahya Bakhtiar: *So, that's why......*

Mr. Chairman: *Then in the morning.*

(جناب چیئرمین: کل صبح)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ایک حوالہ نہیں ہے، یہ تو *They are far too many. They show that Mirza Sahib has a different stages .....*

(یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مرزا صاحب نے مختلف اوقات میں مختلف باتیں کیں)

Mr. Chairman: *Yes.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... Said different things......*

(جناب یحییٰ بختیار: ......مختلف اوقات میں مختلف باتیں کیں)

***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

[1332]***Mr. Yahya Bakhtiar:** ..... Repudiating that he is a Nabi, and then confirming he is Nabi. And I will just ask a few, you know. I will look through them again.*

(جناب یحییٰ بختیار: پہلے کہا کہ میں نبی ہوں اور پھر تردید کی کہ وہ پکا نبی ہے، میں اس موضوع کے بارے میں حوالہ جات دیکھوں گا)

مرزا ناصر احمد: اکٹھے دے دیں تو......

***Mr. Chairman:** So, the delegation ......*

(جناب چیئرمین: تو وفد جا سکتا ہے......)

جناب یحییٰ بختیار: جی، یہ بہت سارے ہیں ناں جی، اس پر پھر ٹائم لگے گا۔

***Mr. Chairman:** The delegation can leave. There are no other questions for .....*

(جناب چیئرمین: وفد جا سکتا ہے اور کوئی سوال نہیں ہے......)

جناب یحییٰ بختیار: دو چار میں، دیکھ لیتا ہوں اس سے۔

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، اگر آپ چاہیں تو میں کچھ پڑھ کے سنا دیتا ہوں تا کہ یہ اس کو نوٹ کر کے.......

جناب چیئرمین: ہاں، اگر تھوڑا سا ریفرنس ہو جائے، *So that the witness should come prepared on this.* (تا کہ گواہ تیار ہو کر آ سکیں)

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ریفرنس دے دیں۔

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Because that way we will be able to dispose of the whole thing tomorrow them, if possible.*

(جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اس طریقے سے اگر ممکن ہوا تو ہم کل تمام کام نمٹا دیں گے)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں)

جناب یحییٰ بختیار: اگر میں ابھی بتادوں تو......

مرزا ناصر احمد: اگر آپ ابھی ریفرنس دے دیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر......

[1333] جناب چیئرمین: ***Just give him brief*** تھوڑا سا دے دیں تا کہ ***out-line so that the witness should.....*** (مختصر سا نقشہ گواہوں کو دے دیں......)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں پڑھ کے کچھ سنادیتا ہوں جی۔

Mr. Chairman: ***Yes.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں)

(مباحثہ راولپنڈی ص۱۴۵ کی عبارت کے بارہ میں استفسار)

جناب یحییٰ بختیار: ایک حوالہ ہے جی ''خط مسیح موعود'' ۱۷ راگست ۱۸۹۱ء، مطبوعہ ''مباحثہ راولپنڈی'' صفحہ:۱۴۵۔ اس میں فرماتے ہیں: ''اسلام میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض اَحکامِ شریعتِ سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا یہ نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے۔ وہ براہِ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔''

پھر آگے یہ ان کا ایک ''حمامۃ البشریٰ'' صفحہ:۳۴۔

مرزا ناصر احمد: ''حمامۃ البشریٰ''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، صفحہ:۳۴، اَز مرزا غلام احمد قادیانی۔ اس میں وہ فرماتے ہیں...... یہ جو ہے ناں اس پر ایک اور بھی ہے حوالہ اس کا، شاید، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ''رُوحانی خزائن'' ج۷، ص۲۰۰۔

مرزا ناصر احمد: ۲۰۰۔

(حمامۃ البشریٰ کی ایک عبارت کے بارہ میں استفسار)

جناب یحییٰ بختیار: ۲۰۰ جی، ***Two Hundred*** اس میں فرماتے ہیں کہ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار، رحیم، صاحب فضل، نے ہمارے نبی کا بغیر کسی اِستثناء خاتم النّبیین نام

رکھا اور ہمارے نبی نے اہلِ طلب کے لئے اس کی تفصیل اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمائی اور اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم بابِ وحی بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے، ہمارے رسول کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے [1334] درآں حالیکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔" (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

پھر آگے یہ ایک اور حوالہ اسی قسم کا ہے کہ: "آنحضرت نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا....."

مرزا ناصر احمد: یہ دُوسرا حوالہ کہاں کا ہے؟

(کتاب البریہ کی ایک عبارت کے بارہ میں استفسار)

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ جی میں ...... یہ ہے "کتاب البریہ" ص۱۸۴ حاشیہ، رُوحانی خزائن، جلد۱۳ ص۲۱۷، ۲۱۸ حاشیہ۔

مرزا ناصر احمد: "کتاب البریہ۔"

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ص۲۱۷، ۲۱۸۔

مرزا ناصر احمد: جی (اپنے وفد کے ایک رُکن سے) نوٹ کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: "آنحضرت نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا ہر لفظ قطعی ہے اپنی آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔"

پھر یہ ایک اور حوالہ میں پڑھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔ یہ اس کا حوالہ پہلے لکھوا دیں تاکہ رہ نہ جائے۔ نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ یہ جی "رُوحانی خزائن" وہ میں لکھوا چکا ہوں۔ وہ پھر لکھواؤں آپ کو؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، وہ لکھ لیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو پڑھ رہا ہوں.......

[1335] مرزا ناصر احمد: ہاں، جواب نیا پڑھنے لگے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے جی ''رُوحانی خزائن'' جلد:۲۰، صفحہ:۴۱۲۔

مرزا ناصر احمد: ''تجلیاتِ الٰہیہ'' صفحہ:۲۵، ''رُوحانی خزائن'' جلد:۲۰، صفحہ:۴۱۲۔

(مرزا قادیانی کا نبوت کے بارہ میں دوسرا اسٹیج)

جناب یحییٰ بختیار: ''اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوتیں بند ہیں.....'' اب دُوسرا اسٹیج آ گیا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے، مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ اس بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (ایضاً)

مرزا ناصر احمد: یہ جو میں نے سر ہلایا تھا، وہ ''دُوسرے اسٹیج'' پر نہیں ہلایا، یعنی میں اس سے نہیں متفق۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ گستاخی نہ سمجھیں، مرزا صاحب! میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کی Stages (مقام) میں بتا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے یہ آپ بتا دیں سارے۔ کل مسئلہ حل کریں گے، اِن شاء اللہ یہاں بیٹھ کر۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں پھر ایک اور ہے جی: ''نبی کے لفظ......'' [1336] یہ پہلے حوالہ یہ ہے جی ''رُوحانی خزائن'' یہ بھی جلد:۲۰، صفحہ:۴۰۱۔

مرزا ناصر احمد: چار سو......؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *Four hundred and one.*

(جناب یحییٰ بختیار: چار سو اور ایک)

Mirza Nasir Ahmad: *Four hundred and one.*

(مرزا ناصر احمد: چار سو اور ایک)

جناب یحییٰ بختیار: ''نبی کے لفظ سے اس زمانے کے لئے صرف خداتعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے، اور تجدیدِ دین کے لئے مأمور ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی دُوسری شریعت لاوے، کیونکہ شریعت آنحضرت پر ختم ہے۔''

(تجلیاتِ الٰہیہ ص:۱۰، حاشیہ خزائن ج:۲۰ ص:۴۰۱)

پھر ہے جی ''رُوحانی خزائن'' جلد:۲۰، وہی والی، ۳۲۷ صفحہ۔

مرزا ناصر احمد: ۳۲۷۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، *Three Twenty Seven* (۳۲۷)

''......تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خداتعالیٰ کا مقابلہ کروگے اور اس کے اس قدیم قانون کو توڑ دوگے۔''

اب ایک اور حوالہ جی ''ضمیمہ براہین احمدیہ'' حصہ پنجم ص ۱۳۸، ''رُوحانی خزائن'' جلد ۲۱، صفحہ ۳۰۶۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''یہ تمام بدقسمتی اس دھوکے سے پیدا ہوتی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی، نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا کے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ و [1337] مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں، اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ صاحبِ تشریع رسول......'' کوئی لفظ ہے جی، وہ مٹ گیا ہے کچھ۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، وہ دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ حوالہ آپ دیکھ لیں۔

Mr. Chairman: *The rest for tomorrow.*

(جناب چیئرمین: کل ریسٹ ہوگا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, two three are more, I will read so that ....*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! دو تین بس، یہی تھے میں نے کافی چھوڑ دیئے ہیں......)

مرزا ناصر احمد: آپ صرف کتابوں کے صفحے لکھوا دیں۔

جناب چیئرمین: صرف کتابوں کے صفحے لکھوا دیں، صبح پڑھ لیں پھر۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہے جی، پھر یہ ہے ''رُوحانی خزائن'' جلد:۲۲، صفحہ:۹۹-۱۰۰، *Ninty-nine and hundred* (ننانوے اور سو)

مرزا ناصر احمد: جی ٹھیک ہے، اگلا صفحہ؟

جناب یحییٰ بختیار: پھر ہے جی ''رُوحانی خزائن'' یہ بھی والیم ۲۲، صفحہ ۴۰۶ اور ۴۰۷۔

پھر یہ ''رُوحانی خزائن'' جلد ۱۸، صفحہ ۳۸۱۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ نہیں، لکھ لیا؟ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر ہے ''رُوحانی خزائن'' جلد ۲۲، صفحہ ۱۰۰۔

پھر یہ ''رُوحانی خزائن'' جلد ۱۸، صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱۔

مرزا ناصر احمد: ۲۱۰، ۲۱۱۔

جناب یحییٰ بختیار: ''رُوحانی خزائن'' جلد ۲۱، صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸۔

[1338]''رُوحانی خزائن'' جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۱، *Two thirty-one.*

''رُوحانی خزائن'' جلد ۲۲، صفحہ ۲۲۰۔

مرزا ناصر احمد: ۲۲، ۲۲۰۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

''فتاویٰ احمدیہ'' جلد اوّل، صفحہ ۱۴۹، *One Four Nine*

مرزا ناصر احمد: یہ کس کی لکھی ہوئی کتاب ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''فتاویٰ احمدیہ'' جلد اوّل۔ مجھے نہیں......وہ معلوم کر لیں گے، یہاں ہے میرے پاس۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ نہیں، میرا مطلب صرف یہ بتانا تھا کہ یہ بانی سلسلہ کی کتاب نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، نہ ہوگی، مگر اس میں شاید کوئی **Extract** ہو یا کوئی چیز ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر وہ حوالہ ہو تب تو ٹھیک ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نکال کے دکھا دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: .....ورنہ وہ ضبط ہو جائے گا، کیونکہ پہلے سارے حوالے ان کے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

پھر وہ شعر تو آپ دیکھ چکے ہیں، ہم سب بھی دیکھ چکے ہیں، یہ ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اندبسے

وہ شعر جو ہے ناں، وہ بھی ''رُوحانی خزائن''......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ''درثمین'' فارسی میں سے نکل آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جلد ۱۸، صفحہ ۴۷۷۔

[1339] مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، یہ شعر لکھ لیتے ہیں، وہ دُوسری میں سے نکل آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ یہاں بھی دیئے ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ دو کتابوں کے مختلف ریفرنس ہیں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ ''رُوحانی خزائن'' سے زیادہ ہیں، اس واسطے میں اسی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، جی، آپ تو ٹھیک فرما رہے ہیں۔ (اپنے وفد کے ایک رُکن کی طرف اِشارہ کرکے) ان کو میں نے یہ کہا ہے کہ یہ مصرع لکھ لیں۔ تو یہ مصرع ہم نکال لیں گے جہاں بھی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

آن چہ دادست ہر نبی راجام

''رُوحانی خزائن'' جلد ۱۸، صفحہ ۳۸۲۔

Mirza Nasir Ahmad: *Three hundred and eighty-two.*

(مرزا ناصر احمد: تین سو اور بیاسی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, eighty-two.*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! بیاسی)

’’رُوحانی خزائن‘‘ جلد ۱۸، صفحہ ۳۷۶-۳۸۲۔

پھر ’’رُوحانی خزائن‘‘ جلد ۲۲ اور صفحہ ۱۵۲۔

One fifty-two. That's all, Sir. I have left quite a few out.

مرزا ناصر احمد: اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا، کیونکہ کام بہت سا کرنا ہے اور اس وقت دس بج چکے ہیں، گھر پہنچنے تک ساڑھے دس ہوجائیں گے، کھانا وغیرہ کھانا ہے، پھر رات کے بھی بہت سارے فرائض ہوتے ہیں۔ تو اگر کل ذرا دیر بعد ہوجائے تو یہ کام ختم کر کے لے آئیں ہم۔ ایک درخواست ہے۔

[1340]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *We meet at 10:30.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** ہم ساڑھے دس بجے ملیں گے)

Mr. Chairman: *Half Past Ten.*

(**جناب چیئرمین:** ۱۰:۳۰)

Mr. Yahya Bakhtiar: *At half past ten we will meet.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** ہم ۱۰:۳۰ بجے پر ملیں گے)

Mirza Nasir Ahmad: *11:00* بہت کام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ گیارہ ہوجائے گا۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ ’’ہوجائے گا‘‘ والا ٹھیک ہے پھر۔ مشکل یہ ہے کہ ہمیں اپنے وقت پر آنا پڑتا ہے۔

Mr. Chairman: *The Delegation can come at 11:00? at 11:00.*

(**جناب چیئرمین:** وفد گیارہ بجے آئے گا؟ گیارہ بجے آ سکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *At 11:00.*

(**جناب یحییٰ بختیار:** گیارہ بجے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، شکریہ جی، یہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ہے، یہ دیکھیں، آپ کا ’’مجموعہ‘‘ فتویٰ احمدیہ، جلد اوّل......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اِرشادات اِمام جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ یہ مولوی فضل خان احمدی۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، اس میں.......

جناب یحییٰ بختیار: ''مولوی فضل خان احمدی''

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں سمجھ گیا ہوں، اس میں ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس صفحے پر اگر کوئی حوالہ دیا ہوا ہے تو اصل میں حوالہ موجود ہے یا نہیں۔

[1341] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مجھے تو جو ملتا ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، نہیں بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ چیک کر لیں۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: ***The honourable members will keep sitting.*** (جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں)

Reporters can go; They can leave also.

(رپورٹرز جا سکتے ہیں، رپورٹرز بھی چلے گئے)

[The Special Committee of the Whole House subsequently adjourned to meet at half past ten of the clock, in the morning, on Saturday, the 24th August, 1974.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس بروز ہفتہ بتاریخ ۲۴ راگست ۱۹۷۴ء صبح ۱۰:۳۰ بجے تک ملتوی ہوا)

No. 11

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August, 1974

(Contains No. 1–21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 11

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

ص1345 ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۴؍اگست ۱۹۷۴ء، بروز ہفتہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح ساڑھے دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[1346]***Mr. Chairman:*** *Should we call them?*

(جناب چیئرمین: کیاانہیں بلالیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney-General of Pakistan): *Yes, Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار(اٹارنی جنرل آف پاکستان): جی ہاں جناب والا)

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے)ان کو بلالیں جی(وفد سے) آئیں جی،آئیں!

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General.*

(جناب چیئرمین: جی مسٹراٹارنی جنرل)

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

(قادیانی وفد پر جرح)

(سوالات کے جوابات کی طرف توجہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزاصاحب!آپ نے کافی سے زیادہ جواب دینے ہیں۔

مرزاناصراحمد(گواہ،سربراہ جماعت احمدیہ،ربوہ): جی،وہ تیار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک گزارش یہ کرناتھی کہ وہ کچھ''الفضل'' کے حوالے،میں نے ذِکر کیا تھا پرسوں،ان کی ہمیں ریکارڈ میں ضرورت ہوگی۔اگرآپ کے پاس ان کی اوریجنل کاپی نہیں تو ان میں سے Extract ہمیں دے دیں۔وہ''اکھنڈ بھارت'' کے بارے میں اپریل،مئی اور جون ۱۹۴۷ء کے ہیں،کیونکہ ہمارے پاس جو باقی جگہ سے نوٹ کئے ہیں یا فوٹواسٹیٹ ہیں،وہ ٹھیک نہیں ہیں۔

مرزاناصراحمد: یہ ایک دفعہ تاریخ پڑھ دیں تاکہ میں تسلی سے......وہ میں دیکھ لاؤں گا۔اگر Spare (فالتو)ہوئے تواخبار دے دیں گے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر نہیں ہوئے تو......

مرزا ناصر احمد: ....ورنہ فوٹو اسٹیٹ کاپی دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فوٹو اسٹیٹ دے دیں۔ ریکارڈ میں ایسی چیز......

مرزا ناصر احمد: ہاں، جی ٹھیک ہے۔

[1347] **جناب یحییٰ بختیار:** وہ ہم آپ کو دے دیتے ہیں جی تاریخیں تمام۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ یہ ''محضر نامہ'' واپس کر رہے ہیں جو ہمیں ملا تھا۔

(محضر نامہ واپس)

جناب یحییٰ بختیار: ''جی، جی یہ دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ایک فارسی، دو فارسی کے شعر پڑھے گئے تھے کل، کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ معاف کریں، عینک میری ذرا خراب ہوگئی، صاف کرلوں اسے۔

(اشعار کا مطلب)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں دراصل آپ کو یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ***Different Stage*** (مختلف مرحلے) معلوم ہو رہی ہیں، تو وہ آپ ***Clarify*** (واضح) کر دیں۔ باقی وہ شعر بھی پہلے پڑھے جاچکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: شعر میں نے صرف تین پڑھنے ہیں اور ان کا مطلب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، بے شک۔ میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں کہ جو میرا مطلب تھا اس میں، یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے ***Opinion Change*** (نظریہ تبدیل) کیا......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....یا بعد میں انہوں نے نبی کہا۔ پھر وہ کہتے ہیں، نہیں ہے۔ تو اس واسطے وہ چیزیں جو ہیں، ان کی ***Clarification*** (وضاحت) کی ضرورت ہے۔ باقی ہر ایک ***Extract*** (اقتباس) کی وہ ***Detail*** (تفصیل)۔ مطلب تو وہ پہلے بھی آپ سنا چکے ہیں۔ ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ میں یہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! فرمایئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: آپ کام میں مشغول تھے، میں نے کہا میں **Interfere** (مداخلت) نہ کروں۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وہ انصاری صاحب مجھے کچھ حوالے دے رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: کل دو شعر پڑھے گئے تھے اور میں اس سے اگلا تیسرا ایک شعر پڑھ دُوں گا[1348] اور مطلب واضح ہوجائے گا۔ کل جو پڑھے گئے ان میں سے پہلا ''درثمین'' کی نظم میں اپنے یعنی پہلے آیا ہے:

''آں چہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام''

دُوسرا یہ پڑھا گیا تھا:

''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے''

(نزول المسیح ص:۹۹، خزائن ج:۱۸ ص:۴۷۷)

اور جواب میں شعر میں یہ پڑھ رہا ہوں:

''لیک آئینہ ام بہ ربّ غنی
از پئے صورت مہ مدنی''

میں ترجمہ کردیتا ہوں، واضح ہوجائے گا۔ صرف ترجمہ کافی ہے جواب میں: ''جو جام اللہ نے ہر نبی کو عطا کیا تھا وہی جام اس نے کامل طور پر مجھے بھی دیا۔''

''اگرچہ انبیاء بہت ہوئے ہیں، مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔''

یہ وہ جو شعر کل پڑھے گئے تھے، ان کا ترجمہ ہے اور جو اس کا جواب آگے اسی جگہ ہے، وہ یہ ہے: لیکن ...... وہ سارا لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ''لیکن میں ربّ غنی کی طرف سے بطور آئینہ کے ہوں اس مدینہ کے چاند کی صورت دُنیا کو دِکھانے کے لئے ..... محمد ﷺ۔''

ایک کل پوچھا گیا تھا عدالت میں کوئی معاہدہ کیا ...... عدالت میں کوئی معاہدہ کیا گیا اور وہ معاہدہ عدالت نے پابند کیا کہ کوئی اپنا اِلہام کسی کے متعلق شائع نہ کریں، اور اس پر دستخط کردیئے اور یہ تو نبی کی شان کے نہیں ہے موافق۔ کوئی اس قسم کا تھا، مجھے صحیح یاد نہیں رہا۔ بہرحال اس کے اُوپر یہ اِعتراض کیا گیا تھا۔[1349] یہ بتاریخ، بتاریخ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء یعنی ایک کم سو، ۱۸۹۹ء بروز جمعہ اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا۔ وہ سارا مضمون آیا ہے......

(عدالت میں کوئی معاہدہ ہوا کہ کوئی اپنا الہام شائع نہ کرے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ گورداسپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کورٹ تھا۔

مرزا ناصر احمد: ......بتاریخ ۲۴؍فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ، اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا کہ:

''فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ، دِل آزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے، شائع نہ کرے۔''

یہ ۲۴؍فروری ۱۸۹۹ء ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے چھ سال قبل ہی اعلان خود اپنے طور پر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کر چکے تھے۔ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو یہ اعلان ہوا ہے، ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء: ''اس عاجز نے اِشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں اندرمن مرادآبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضاوقدر کی نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اِشتہار کے بعد اندرمن نے تو اِعتراض کیا (اس واسطے اس کے متعلق پیش گوئی شائع نہیں کی گئی۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ الفاظ یہ ہیں کہ) اس اِشتہار کے بعد اندرمن نے تو اِعتراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا۔ لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو شائع کردو، میری طرف سے اِجازت ہے۔''

اسی طرح اس فیصلے سے قبل آپ نے ایک اِشتہار میں یہ اِعلان کیا، اس فیصلے سے قبل:

''میرا اِبتدا سے ہی یہ طریق ہے کہ میں نے کبھی کوئی اِنذاری پیش گوئی بغیر رضامندی مصداق پیش گوئی کے شائع نہیں کی۔''

[1350] تو عدالت اس کی **Bound** (پابند) نہیں ہے، بلکہ جو پہلے اپنے آپ کو جس چیز میں باندھا ہوا تھا، عدالت کا چونکہ وہی فیصلہ تھا آپ نے اس پر دستخط کردیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مرزا صاحب! ایک سوال آتا ہے کہ یہ جو انہوں نے پہلے اِشتہار دیا تھا کہ: ''میں نے اپنے آپ کو پابند کیا تھا ۱۸۸۶ء میں''___ ۱۸۸۶ء میں تو انہوں نے نبوّت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۸۸۶ء میں تو مرزا صاحب نے نبوّت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۸۶ء میں نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا، ملہم ہونے کا دعویٰ کیا۔

(مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کب کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ آپ نے **Date Fix** کی ناں ۱۸۹۱ء کہ انہوں نے اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔ (اپنے وفد کے ایک رُکن سے) نکالو جی۔ (اٹارنی جنرل سے) ذرا ٹھہر جائیں جی، اس کو دیکھیں کتابوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں **Confusion** (خلط ملط) ہوگئی ناں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت بھی آپ کے عیسائیوں، ہندوؤں وغیرہ سے مناظرے ہوئے تھے، اور اِلہام ہونے کے مدعی تھے، اور اس میں اِنذاری پیش گوئیاں بھی تھیں۔ تو یہ ۱۶ سال پہلے کا ہے اور دُوسرا پھر جو اِشتہار دِیا ہے وہ دعوے کے بعد کا ہے۔

(کیا نبی کی وحی عدالت کے حکم کی پابند ہوتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا، آپ نے کہا، اس واسطے میں زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا۔ سوال یہ ہے کہ ایک نبی کو جب ایک وحی آتی ہے تو کسی عدالت کے حکم کے تحت یہ نہیں کہتا کہ: ''اچھا، اب عدالت نے حکم دے دیا ہے، میں اللہ کی جو مجھے وحی آئے، [1351] میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا'' یہ جو ہے ناں سوال......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تو اس کا جواب جو میں نے دِیا وہ یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ انہوں نے خود یہ پابندیاں اپنے اُوپر آپ لگائی تھیں۔

مرزا ناصر احمد: ......کہ عدالت کے پابند نہیں، بلکہ پہلے اعلان کیا تھا اور عدالت کے فیصلے سے کچھ عرصہ پہلے یہ کہا تھا کہ: ''میرا اِبتدا سے ہی یہ طریق ہے کہ جو اِنذاری پیش گوئیاں ہیں ان کو مشتہر نہیں کرتا۔'' یہ نہیں کہا کہ ''میں بتاتا نہیں'' یعنی ''اپنے دوستوں میں، اپنے حلقے میں بتاتا ہوں، لیکن ان کو اِشتہار اور اَخبار کے ذریعے میں مشتہر نہیں کرتا جب تک ان کی رضامندی نہ ہو۔''

جناب یحییٰ بختیار: تو اس وجہ سے انہوں نے عدالت کے اس فیصلے کو منظور کیا؟

مرزا ناصر احمد: چونکہ انہی کے اپنے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب یہ ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ......اپنے طریق کار کے مطابق تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو عدالت میں بات ہوئی ہے، دُرست ہے، مگر یہ کہ آپ اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق پیش گوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے متعلق وہ ایک یہ پوری نہیں ہوتی۔ جو بھی آپ نے حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق اعلان کیا، یہ جو ہے ناں مباہلہ یا مقابلہ، اس میں دو طرفین ضروری ہیں، جس طرح یہ محاورہ ہے کہ ہاتھ سے تالی نہیں بجتی، تو آپ نے کہا کہ ''آؤ، مباہلہ کرتے ہیں۔'' اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا، یہ دیا ہے ''اہلِ حدیث'' کے پرچہ ۱۹۰۷ء ___ اور اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہم ساتھ یہ ابھی داخل کروا دیں گے ___ جواب مولوی ثناء اللہ نے اس چیلنج کا دعوت مقابلہ کا یہ دیا کہ: [1352] ''یہ تحریر تمہاری (کہ کون پہلے مرے کون بعد میں) یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔''

اس واسطے اس کو یہ کہنا کہ کوئی مقابلہ ہو گیا تھا، جس کی شکل وہ نہیں نکلی جو سچے ہوتے تو نکلتی، اس کا سوال ہی نہیں۔ انہوں نے لکھا ہے: ''کوئی عقل مند آدمی آپ کے مقابلے کو، چیلنج کو قبول ہی نہیں کر سکتا۔''

یہ ''اہلِ حدیث'' کے پرچے کی فوٹو اسٹیٹ کاپی جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس کے ساتھ ہی اگر آپ وہ جو اِشتہار مرزا صاحب کا ہے، اس کی بھی اگر کاپی آپ کے پاس ہو ___ میرے پاس بھی ہے ___ تاکہ......

مرزا ناصر احمد: وہ ''اہلِ حدیث'' کے اسی پرچے میں ہے۔ یہ جو فوٹو اسٹیٹ کاپی دے رہے ہیں ناں مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ ''اہلِ حدیث'' کی، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو انہوں نے دُعا کی ہے، مرزا صاحب نے......

مرزا ناصر احمد: وہ دُعا مباہلے کی ہے کہ ''تم اس دُعا سے Agree (اِتفاق) کرو، تو پھر یہ ہمارے درمیان مقابلہ اور مباہلہ ہو جائے گا۔'' انہوں نے اس دُعا کو قبول کرنے سے اِنکار کر دیا، بڑے زور سے، کہ کوئی عقل مند آدمی اسے قبول ہی نہیں کر سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں یہ......

مرزا ناصر احمد: اور اس میں ''اہلِ حدیث'' کے پرچے میں وہ سارا شامل ہے بیچ میں، جس کا انہوں نے اِنکار کیا ہے، وہ اس دُعا کا ہے، مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو چیلنج، مقابلہ اور مباہلہ سمجھے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے جواب دیا ہے، ورنہ وہ اس دُعا کو اپنے پرچے میں شامل نہ کرتے اور یہ میں نے شامل کروائے ہیں یہاں کی **Proceedings** (کارروائی) میں ریکارڈ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا اِشتہار بھی کہ جس میں وہ کہتے ہیں......

[1353] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کے اندر ہے۔

(جو جھوٹا ہوگا خدا اس کو طاعون یا ہیضہ......!)

جناب یحییٰ بختیار: ''جو جھوٹا ہوگا اس......''

مرزا ناصر احمد: مولوی ثناء اللہ صاحب نے دُعا کے اِشتہار کو نقل کرنے کے بعد یہ جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ دُرست ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں انہوں نے یہ کہا تھا اس میں کہ: ''جو جھوٹا ہوگا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......خدا اس کو طاعون......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......خدا اس کو طاعون یا ہیضہ سے......''

مرزا ناصر احمد: وہ مباہلہ کے چیلنج کی دُعا پہلے لکھ دی ہے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ثناء اللہ صاحب نے کہا ''میں اسے قبول نہیں کرتا''، ختم ہوگیا معاملہ۔

(مرزا قادیانی کی وفات ہیضہ سے ہوئی؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اس کے بعد یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے ہوئی۔

مرزا ناصر احمد: میں، ہاں، جی نہیں، ٹھیک ہے، ہاں جی، ٹھیک ہے سوال پوچھنا چاہئے۔ [1354] مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے نہیں ہوئی، اور اس وقت ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ اس واسطے لینا پڑا غالباً کہ وہ جنازہ لے کے جانا تھا لاہور سے قادیان۔ جس بیماری سے ہوئی، اس کا وہ سارے Symptoms (علاماتِ مرض) وغیرہ دیکھ کے ڈاکٹروں نے جو اندازہ لگایا ہے، جو ڈاکٹر بعد میں آئے ہیں وہ انہوں نے ...... اندازہ ہی لگا سکتے تھے...... وہ ہے Gastro-Entritis (انتڑیوں کی تکلیف) یہ آج کل بڑی عام ہوگئی ہے بیماری۔ اس کا نام آتا ہے، اور وہ ہیضہ نہیں ہے، چونکہ ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: Dysentry (پیچش) اور......

مرزا ناصر احمد: ......چونکہ اس کے Symptoms (علاماتِ مرض) ہیضے سے بنیادی طور پر بڑے مختلف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، کچھ ملتے ہیں، لیکن بالکل مختلف بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، Dysentry (پیچش) بھی ہیضے کا ایک......

مرزا ناصر احمد: جس کو Dysentry (پیچش) ہو جائے، وہ سڑا ہوا پھل بازار سے لے کے کھا جائے، اُلٹیاں آ جاتیں تو وہ ہیضہ تو نہیں، پر ایک ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہیضہ تو بعض دفعہ ہوتا ہے، بعض دفعہ نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی میرا مطلب ہے۔ تو اس وقت ڈاکٹروں نے یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ یہ ہیضہ نہیں اور بعد کے ڈاکٹروں نے Gastro-Entritis (انتڑیوں کی تکلیف) کی تشخیص کی ہے، لیکن وہ بعد کی ہے۔ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے Symptoms (علاماتِ مرض) سے اپنے اندازے لگائے ہیں[1]۔

---

[1] مرزا قادیانی کے خسر، مرزا محمود کے نانا، مرزا ناصر کے پڑنانا، نواب میر ناصر نے اپنی سوانح چھاپی، اس کا نام ''حیات میر ناصر'' ہے، اس میں وہ ص۱۴ پر کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مرض وفات کے آخری دن یہ آخری بات کہی کہ: ''میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے!'' مرزا قادیانی کا آخری قول اپنے خسر اور ''صحابی'' کی روایت سے، یہ ہے...!

(مباہلہ کے تیس چالیس سال بعد تک مولوی ثناءؒاللہ زندہ رہے)

جناب یحییٰ بختیار: اور اس مباہ......مباہ......کیا کہتے ہیں جی آپ اس کو؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ۔مباہلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ اس کے تیس چالیس سال بعد تک بھی مولوی ثناءاللہ زندہ رہے؟

[1355] مرزا ناصر احمد: مباہلہ ہوا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔مولانا یہ جو......

مرزا ناصر احمد: جو مباہلہ نہیں ہوا، اس کے تیس چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس اِشتہار کے بعد، میرا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور اس تیس چالیس سال میں دُنیا نے ایک اِنقلاب یہ دیکھا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب، جو جماعت کو ناکام کرنے کی کوشش پہلے بھی کرتے رہے اور بعد میں بھی کی، وہ کامیاب نہیں ہوئی، اور بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا مشن روز بروز ترقی کرتا چلا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ تو اور ایشو آپ لا رہے ہیں اُس پر کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نہیں لاتا، میں نے ویسے چالیس سال کے ضمن میں سمجھا شاید وہ بھی آجائے بیچ میں۔

(مباہلہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کرسکتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ مباہلہ جو ہوتا ہے مرزا صاحب! کیا ایک مسلمان دُوسرے مسلمان کے ساتھ کرسکتا ہے، جائز ہے؟

مرزا ناصر احمد: شروع میں علماء نے بانی سلسلۂ احمدیہ کو یہ چیلنج دیا کہ: ''ہمارے ساتھ مباہلہ کرو۔'' اور آپ ان کو یہ جواب دیتے رہے ایک عرصہ کہ میرے نزدیک مباہلہ مسلمان سے جائز نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں آگے بتاتا ہوں ناں، یہاں ختم نہیں ہوتی بات۔ لیکن جواب آپ کو علماء کی طرف سے یہ دیا گیا کہ: ''آپ کا یہ عذر ہمیں قبول نہیں کہ چونکہ مسلمان سے مباہلہ جائز نہیں اس لئے آپ نہیں کرنا چاہتے۔ہم تو آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے آپ ہم سے مباہلہ کریں۔'' اس کا حوالہ موجود ہے۔

(مرزا قادیانی نے ان کو کافر سمجھا اور مباہلے کا چیلنج دیا؟)

[1356] **جناب یحییٰ بختیار:** تو پھر اس کے بعد، اس کے بعد مرزا صاحب نے ان کو کافر سمجھا اور مباہلے کا چیلنج دیا؟

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے پھر یہ...... جب وہ انہوں نے اِصرار کر کے کفر کا فتویٰ لگایا تو بانی سلسلہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ جو کسی کو کافر کہتا ہے، کفر عود کر اس کے اُوپر پلٹتا ہے۔ پھر یہ ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: یہ آتھم، ایک پیش گوئی آتھم کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

(عبداللہ آتھم کی پیش گوئی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں نے پہلے اس کا ذِکر کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یعنی میں نے اکٹھے کئے ہیں، جہاں آ گے پیچھے پڑے ہوتے تھے۔ وہ جو آتھم کا مباحثہ ہوا، آتھم کے ساتھ، اس کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ جنڈیالہ کے مسلمانوں کی طرف سے زور دِیا گیا۔ اس کو دُہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''جنگ مقدس''؟

مرزا ناصر احمد: ''جنگ مقدس'' اس کتاب کا نام ہے۔ پیش گوئی ''تبلیغ رسالت'' جلد سوئم، صفحہ:۹۶ پر یہ ہے: ''دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اِختیار کر رہا ہے...... اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر (معاف کریں) یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذِلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رُجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے، (خدائے واحد و یگانہ کو)، اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔'' (جنگ مقدس ص:۱۸۹، خزائن ج:۶ ص:۲۹۲)

اس میں جو چیز اس وقت کچھ تفصیل سے بتانے والی ہے وہ ہے ''بشرطیکہ۔'' اُمتِ مسلمہ کا [1357] متفقہ یہ فیصلہ ہے، تمام فرقوں اور اس اُمت کا شروع سے لے کر آج تک، کہ جو اِنذاری پیشین گوئیاں جو ہیں وہ مشروط رہتی ہیں۔ ''مشروط'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر جس کے متعلق یہ کہا گیا کہ: ''تمہاری یہ کیفیت ہے رُوحانی طور پر۔ تمہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اِطلاع دی ہے ___ کہنے والا کہتا ہے ___ یہ سزا ملے گی۔'' اس کے ساتھ شرط ہوتی ہے۔ خواہ شرط کا

ذِکر ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کی اُمت کے لئے ___ قرآن کریم میں اس کا ذِکر ہے ___ ایک پیش گوئی آئی کہ ان پر عذاب نازل ہوگا۔ لیکن ان کے اُوپر وقتِ مقرّرہ کے اندر عذاب نازل نہیں ہوا اور حضرت یونس علیہ السلام یہ سمجھے کہ میری پیش گوئی خداتعالیٰ نے مجھے بتایا تھا اور اس کو وہ کردیا، غلط ثابت ہوگئی[1] اور وہاں سے وہ بھاگے۔ وہ لمبا قصہ قرآن کریم میں ہے کہ وہ پھر قرعہ پڑا اور سمندر میں چھلانگ لگائی اور ایک وہیل مچھلی جو کہ بغیر چبائے کے اندر انسان کو نگل جاتی ہے، یا اور جو جانور اس کو مل جائے، وہ اس کے پیٹ میں چلے گئے۔ لیکن قبل اس کے کہ مچھلی کے پیٹ میں اس کے ایسے جسم پر اثر انداز ہوتے اور دَم نکلتا، خداتعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ کنارے پر جاکر مچھلی نے اُلٹی کی اور حضرت یونس علیہ السلام ریت کے اُوپر آگئے۔ وہ لمبا ایک قصہ ہے۔ بہرحال اس قصے سے تو ہمارا اس وقت تعلق نہیں ہے۔ ایک پیش گوئی ہوئی جو ان پر پوری نہیں ہوئی اور خداتعالیٰ نے کہا: قوم نے رُجوع کرلیا تھا، اس کو کیسے سزا مل سکتی تھی۔ یہ تین حوالے میں نے یہ لکھائے۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دُوں، ورنہ یہ داخل کروادُوں گا۔ ایک علامہ ابوالفضل صاحب کی ''رُوح المعانی'' تفسیر کی کتاب ہے۔ اس کے اندر لکھتے ہیں کہ اِنذاری پیش گوئیاں جو ہیں، وہ توبہ اور رُجوع اور صدقہ وخیرات سے ٹل جاتی ہیں۔ دُوسرا حوالہ ہے اِمام فخرالدین رازی کا بڑے مشہور ہیں اور تیسرا حوالہ ہے صاحب ''رُوح المعانی'' کا، وہ پہلی کتاب کا دُوسرا حوالہ، صاحب ''رُوح المعانی'' کا دُوسرا حوالہ۔ اگر کہیں تو میں اسی طرح......

جناب یحییٰ بختیار: داخل کروادیں۔

مرزا ناصر احمد: تو میں اُصول یہ بتا رہا تھا، اُصول، کہ جو اِنذاری پیش گوئیاں ہیں وہ دُعا[1358] کے ساتھ اور توبہ کے ساتھ اور صدقہ کے ساتھ اور خداتعالیٰ کے حضور جھکنے کے ساتھ ٹل جاتی ہیں، اور اس میں کسی کو اِختلاف نہیں، قرآن کریم سے لے کر اس وقت تک یہ پیش گوئی اِنذاری ہے، آتھم کی: ''اور بشرطیکہ حق کی طرف رُجوع نہ کرے۔''

چنانچہ اس نے رُجوع کیا اور جو معین عرصہ ۱۵ مہینے کا تھا، وہ اس کے لئے ٹل گیا۔ لیکن پھر وہ اس میں ایک دلیری پیدا ہوئی۔ کچھ لوگوں نے اس کو اُکسایا۔ اس پر اِتمامِ حجت اتنا واضح ہوا

[1] معاذاللہ! کذبِ محض ہے۔ تمام قوم یونس ایمان لے آئی۔ سورۃ یونس:۹۸ کے تحت میں تفصیل تفاسیر میں دیکھی جاسکتی ہے۔ سیدنا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی غلط نہ ہوئی بلکہ اس کی غرض پوری ہوگئی کہ پوری قوم ان پر ایمان لاکر ان کی غلام بن گئی۔ تفصیل کتاب تذکرہ یونس مشمولہ احتساب قادیانیت ج۱۹ ص۳۱۵ سے ۳۴۵ تک دیکھا جاسکتا ہے۔

کہ اس کا وہ اِنکار نہیں کر سکا۔ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے پہلے اسے یہ چیلنج کیا کہ ’’اگر تم اعلان کر دو، اِشتہار دے دو، میں رُجوع نہیں ہوا حق کی طرف اور میری پیش گوئی جو ہے وہ غلط ثابت ہوتی ہے، تو تم پر عذاب نازل ہو جائے گا، میں تمہیں یہ بتاتا ہوں۔ تو اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نے رُجوع نہیں کیا تو تم اِشتہار دو اور میں ایک ہزار روپیہ تمہیں اِنعام دُوں گا۔‘‘ جب اس کا اس نے مانا نہیں تو پھر کہا: ’’دو ہزار روپے اِنعام دُوں گا۔‘‘ یہ اس وقت کے روپے ہیں اور پھر اس نے یہ نہیں مانا تو پھر کہا: ’’میں تین ہزار روپے کا اِنعام دُوں گا۔‘‘ پھر اس نے نہیں مانا، یعنی یہ نہیں مانا کہ اعلان کرے کہ: ’’میں نے رُجوع نہیں کیا۔‘‘ ’’میں چار ہزار روپے کا اِنعام دُوں گا۔‘‘ چار دفعہ اِتمامِ حجت کرنے کے بعد آپ نے لکھا کہ: ’’تم نے رُجوع اِلی الحق تو کیا۔ یعنی تم نے جو یہ نبی کریم ﷺ کے خلاف۔ جہاں یہ ہے ’’رُجوع اِلی الحق ــــــ جو بدزبانی کی تھی، تمہارے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ میں ایک پاک اور مطہر ذات کے خلاف میں نے بات کی ہے اور خداتعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں آجاؤں گا۔‘‘ یہ ہے رُجوع۔ یعنی اپنا نہیں بیچ میں دخل کوئی اور ’’چونکہ تم نے جو رُجوع کیا اس کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہو، اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘ اور وہ بڑی لمبی تفصیل ہے اس عذاب کی جس میں وہ مبتلا ہوا اور اس جہان کو اس نے چھوڑا۔ تو اِنذاری پیش گوئی ہے، اِنذاری پیش گوئی ہے۔ رُجوع اِلی الحق اس نے کیا، وہ ٹلی۔ پھر اس نے، اس نے چھپانے کی کوشش کی، اور اِتمامِ حجت ہوا چار دفعہ۔ تب خداتعالیٰ کے عذاب نے اس کو پکڑا اور وہ ہر ایک کے اُوپر عیاں ہے، بہرحال یہ ہمارا وجوب ہے۔

[1359] تیسری پیش گوئی ہے محمدی بیگم کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس پر ذرا میں کچھ......

(عبداللہ آتھم پندرہ مہینے کے اندر ہاویہ میں گرے گا)

ایک تو مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ: ’’پندرہ مہینے کے اندر یہ ہاویہ میں گرے گا اور ذلیل ہوگا......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’......بشرطیکہ رُجوع اِلی الحق نہ کرے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: ’’......بشرطیکہ وہ حق کی طرف رُجوع نہ کرے۔‘‘ پندرہ مہینے گزر گئے، یہ مرا نہیں، ذلیل نہیں ہوا، جیسا پیش گوئی میں تھا، ***Established Fact*** (ثابت شدہ حقیقت) اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حق کی طرف رُجوع ہوا۔ مرزا صاحب کے

کہنے کے مطابق، اس لئے یہ پیش گوئی ثابت نہیں ہوتی۔ اب مرزا صاحب نے تو اِشتہار میں دیا کہ وہ کہے کہ رُجوع ہوا یا نہ ہوا......

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ چار دفعہ اس پر یہ اِتمامِ حجت کی اِنعام بڑھا کر کہ: ''تم یہ اعلان کرو کہ میں رُجوع اِلی الحق نہیں ہوا۔'' اسی نے کہنا تھا ناں، اس کے دل کی بات تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ناں، میں یہ آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میں تو......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ابھی نہیں آیا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر یہ کہ جب ایک آدمی حق کی طرف رُجوع کرتا ہے، اس کا یہی مطلب ہوتا ہے ناں کہ وہ توبہ کر لیتا ہے ایک قسم کا......

مرزا ناصر احمد: ......اس بات سے جو اس نے کہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: توبہ کر کے، اسلام میں داخل نہیں، مراد......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس بات سے۔

[1360] **جناب یحییٰ بختیار:** وہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس نے گستاخیاں کی تھیں، اسلام پر حملے کئے تھے، آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی تھیں اور وہ حق کی طرف رُجوع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بھئی یہ ابھی توبہ کر رہا ہے، اس لئے اس پر پیش گوئی ثابت نہیں ہوگی۔ معاف کر دیا اس کو۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ مرزا صاحب! کہ توبہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو اِسلام کے خلاف آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں کر رہا تھا، اس سے اس نے توبہ کر لی......اور دِلی توبہ ہی کرتا ہے انسان اللہ کے سامنے......تبھی اللہ نے اس کو معاف کر دیا، اس نے اللہ کی طرف رُجوع کر لیا۔ مگر جب یہ پندرہ مہینے گزر گئے تو پھر امرتسر میں انہوں نے بہت بڑا جلوس نکالا...... عیسائیوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

(مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی)

جناب یحییٰ بختیار: ......جس میں مسلمان بھی کچھ شامل ہوئے، اور بڑی خوشیاں منائیں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی اور اس شخص نے گستاخیاں پھر شروع کیں یہ بھی دُرست ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس نے اپنے رُجوع کو چھپایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں Facts (حقائق) آپ سے Verify (تصدیق) کروا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، رُجوع کو چھپایا۔ ہمارے علم میں پھر کبھی نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد تو یہ......

مرزا ناصر احمد: اس کے بعد بھی نہیں لکھا۔

(عبداللہ آتھم نے مرزا قادیانی کو چیلنج کیا)

جناب یحییٰ بختیار: ......اس نے گستاخیاں کیں اور اس کے بعد اس نے Openly (کھلا) چیلنج کیا مرزا صاحب کو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مرزا صاحب کا تو سوال ہی نہیں، وہ تو ایک خادم تھے۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے خلاف جو بدزبانی کیا کرتا تھا اُس میں پھر خود ملوث نہیں ہوا۔

[1361]**جناب یحییٰ بختیار:** کوئی اسلام کے خلاف اس نے کوئی چیز نہیں کہی!

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم میں کوئی نہیں اور چھ مہینے کے اندر اندر پھر خدا کی گرفت......

جناب یحییٰ بختیار: چھ، سات مہینے کے بعد اس کی وفات ہوئی تو یہی تو کہہ رہے ہیں کہ اس نے پھر گستاخیاں شروع کر دیں تو وفات ہوئی؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، اُوپر میں بات نہیں واضح کرسکتا اس کو۔ یہ شور مچایا عیسائیوں وغیرہ نے کہ پیش گوئی غلط نکلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''پیش گوئی میں تھا 'بشرطیکہ رُجوع نہ کرے' رُجوع اِلی الحق نہ کرے اور اس نے رُجوع اِلی الحق کیا، ہمارے پاس ثبوت ہیں اور اگر یہ ہمیں غلط سمجھتا ہے تو یہ اعلان کرے کہ میں نے رُجوع اِلی الحق نہیں کیا۔'' اور اس نے اس سے گریز کیا، اعلان کرنے سے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ: ''اگرچہ اس نے گریز کیا ہے اس اعلان سے کہ رُجوع اِلی الحق میں نے نہیں کیا، لیکن پھر بھی یہ اس نے کمزوری دِکھائی اور یہ چھپاتا ہے اپنے رُجوع کو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو......اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئے گا اور نبی اکرم ﷺ کی صداقت ظاہر ہوگی۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو مرزا صاحب! یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کہ وقتی طور پر عذاب کا اس طرح ٹل جانے، اس قسم کا،

اس کے اُوپر قرآن کریم کی آیات کی تصدیق ہے۔ چنانچہ یہاں ''سورۂ دُخان'' کی یہ آیات میں کہ انہوں نے کہا: عذاب کی پیش گوئی کے بعد: ''ربنا اکشف عنّا العذاب انا مؤمنون انی لهم الذکری وقد جاءهم رسول مبین ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:[1362] ''انا کاشف العذاب قلیلا''

(ہم کچھ عرصے کے لئے عذاب کو ملتوی کردیں گے)

لیکن توبہ نہیں کریں گے، ان کے حالات ایسے ہیں۔

''انکم عائدون''

(تم پھر اپنی پہلی حالت کی طرف رُجوع کروگے......کسی نہ کسی شکل میں)

''یوم نبطش البطشة ابکریٰ انا متغمون''

(کیا مرزا قادیانی کا چیلنج عبداللہ آتھم نے قبول کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو انہوں نے چیلنج کیا ان کو، ''جنگ مقدس'' میں یہ جو پیش گوئی کی، کیا آتھم نے اس کو منظور کیا کہ: ''یہ چیلنج میں *Accept* (قبول) کرتا ہوں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اس نے اِنکار نہیں کیا، اس طرح جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو یہی میں کہتا ہوں اس نے *Accept* (قبول) کیا۔ اس کے بعد اس نے کسی سے تو یہ بھی نہیں کہا کہ ''میں نے رُجوع کیا۔'' صرف آپ کہتے ہیں کہ اس نے مرزا صاحب کے اِشتہار کا جواب نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس نے کہا، اپنے ساتھیوں سے کہا۔ جب اُس کے ساتھیوں نے اس کو کہا۔ یہ میں نے بتایا، یہ بڑی لمبی بحث ہے۔ وہ اگر کہیں تو پڑھنا شروع کردیتا ہوں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

---

[1] شیطان کی آنت کی طرح لمبی لمبی مرزا قادیانی کی عبارتیں پڑھنے کا کیا خطرناک ڈراوا تیار کر رکھا ہے...! انہیں معلوم مرزا ناصر کو یہ بات کہ مرزا کی تحریریں نہ دِین کے کام کی نہ دُنیا کے کاموں کی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی اسے سننے کے لئے تیار نہیں، خود ۲ فیصد بھی قادیانی ایسے نہ ہوں گے جنہوں نے مرزا کی پوری کتابوں کو پڑھا ہو۔

مرزا ناصر احمد: تو وہ اپنے حلقوں میں اس نے کہا کہ: ''یہ جو مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور میں خداتعالیٰ کے عذاب کے نیچے ہوں۔'' اس کا *Nervous Braek Down* (اعصابی نظام منتشر) ہوگیا تھا، خوف کے مارے، اس کو عجیب وغریب چیزیں، ہیولے نظر آنے لگ گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! وہ تو **Psychological Effect** (نفسیاتی اثر) لوگوں [1363] پر پڑ جاتا ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: **Psychological Effect ......**

(مرزا ناصر احمد: نفسیاتی اثر.....)

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ تو میں پیش گوئی کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور جلال سامنے رکھ کر یہ اس کے اُوپر یہ **Psychological Effect** (نفسیاتی اثر) ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: **Psychological Effetc** (نفسیاتی اثر) میں یہی کہہ رہا ہوں، میں یہی کہتا ہوں، **Psychological Effect** (نفسیاتی اثر) تو کسی طریقے سے بھی ہوسکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اس پر ضرور ہوا ہوگا۔ مگر اس کے باوجود، میں کہتا ہوں، اُس نے اس کو **Accept** (قبول) بھی کیا اور پھر اس کی موت بھی نہیں ہوئی، اور پھر آپ کہتے ہیں کہ اس نے رُجوع کیا حق کی طرف۔ مسلمان تو خیر وہ نہیں ہوا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے بعد وہ آتا ہے اور پھر وہ وہی حرکتیں کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں وہی حرکتیں اس نے نہیں کیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......ایک مشنری عیسائی اسلام کے خلاف کام کر رہا ہے، سات مہینے اور......

مرزا ناصر احمد: ......اُس نے رُجوع اِلی الحق کو چھپانے کی حرکت کی، اور خداتعالیٰ نے جو نبی اکرم ﷺ کی عظمت کے قیام کے لئے ایک پیش گوئی کی تھی اس کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی۔

[1364] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! صاف بات کہ جو میں اس کو **Clarify** (واضح) کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس نے رُجوع کیا، اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دِل کو جانتا ہے، نیت کو جانتا ہے کہ یہ آدمی مجھے دھوکا دے رہا ہے، اس کو چھپائے گا اور اس کی نیت نہیں ہے، یہ پھر عیسائی ہو کے یہی حرکتیں کرے گا۔ کیوں اُس کی توبہ منظور کی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو قرآن کریم کی آیت ہے، اس میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی پوچھ رہا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، قرآن کریم کہتا ہے کہ ''ہمیں علم ہے کہ یہ پھر یہی حرکتیں کردیں گے۔ لیکن عارضی طور پر ان کی دُعا کے نتیجے میں عذاب کو ٹال دیتے ہیں۔'' وہ آیات تو میں نے یہی پیش کی ہیں یہاں اور فرعون کے متعلق قرآن کریم میں ہے کہ ۹ دفعہ عذاب اُن کے اُوپر سے ٹالا گیا ہے، اس کے بعد دُوسرا آیا۔

(عبداللہ آتھم نے کبھی نہیں کہا کہ میں نے رجوع کرلیا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو مرزا صاحب! میرا خیال ہے اُس نے کبھی نہیں کہا کہ: ''میں نے رُجوع کیا۔'' آپ کہتے ہیں کہ **Privately** (پوشیدہ) کیا ہوگا۔ اِشتہار کے جوابوں میں کسی میں نہیں کہا اُس نے۔

مرزا ناصر احمد: اُس نے رُجوع کیا اور دلیل یہ ہے کہ جب اس کو یہ کہا گیا کہ: ''اگر تم نے رُجوع نہیں کیا تو اس کا اعلان کرو'' تو اس طرف وہ آتا نہیں تھا۔ جس شخص نے رُجوع نہیں کیا تھا اور اُس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے بانی سلسلۂ احمدیہ کہ اگر تم نے رُجوع نہیں کیا تو اِعلان کرو۔ تو اس نے اعلان نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اُس نے اعلان کیا، ایک دُوسرے رنگ میں، بالواسطہ، کہ ''میں رُجوع کرچکا ہوں۔''

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مرزا صاحب! وہ جو مرزا صاحب نے آخر میں تقریر میں، وہ جو مباحثہ ان کا تھا ''جنگِ مقدس'' اس میں کہا کہ:

''آج رات مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرّع اور اِبتہال سے [1365] جنابِ الٰہی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے۔ تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اِختیار کر رہا ہے......''

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے پڑھا تھا پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......اور عاجز اِنسان کو خدا بتا رہا ہے......''

یعنی عیسائی عاجز بندے کو خدا سمجھتے ہیں یسوع کو، کیا آتھم نے اس کے بعد عاجز بندے کو خدا نہیں سمجھا؟

مرزا ناصر احمد: اب یہ اس جگہ ہم پہنچ گئے کہ اِنذاری پیش گوئیاں رُجوع کے ساتھ ٹل تو جاتی ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ اس نے رُجوع کیا یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہی سوال ہوا ناں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ رُجوع تو آپ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: وہ میں سمجھ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک عاجز بندے کو وہ خدا سمجھتا ہے، اس وجہ سے جھوٹا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ویسے لمبی بحث ہے۔ میں ایک حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں، چھوٹا سا ہے، اس سے بھی روشنی پڑتی ہے اس پر۔

جب وہ پہلا اِنعام ایک ہزار روپے والا دِیا آپ نے، اس اِشتہار کے یہ الفاظ ہیں:

''اس بات کے تصفیے کے لئے کہ فتح کس کو ہوتی، آیا اہلِ اسلام کو جیسے کہ درحقیقت ہے، یا عیسائیوں کو جیسا کہ وہ ظلم کی راہ سے خیال کرتے ہیں، تو میں ان کی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے تیار ہوں اگر دروغ گوئی اور چالاکی سے باز نہ [1366] آئیں تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرّر ہو کر ہم فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ کا اِقرار کریں کہ اس پیش گوئی کے عرصہ میں......اسلامی رُعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دِل پر نہیں آیا اور میں اِسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور اُلوہیت پر یقین رکھتا رہا اور کتابوں اور اس میں یقین جو فرقہ پراٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہیں اور اگر میں نے خلافِ واقعہ کیا ہے (یہ جو اُوپر کے الفاظ ہیں) اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس میں عذابِ موت نازل کر۔ اس دُعا پر ہم آمین کہیں گے اور اگر دُعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپیہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دیں گے۔''

یہ پہلا اِشتہار ہے۔ اب اس میں آپ نے بتایا ہے کہ رُجوع سے کیا مراد ہے جو اُس نے کیا، اور اگر وہ اِنکار کرے تو کس رُجوع کے نہ کرنے کا وہ اقرار کرے اور یہ، وہ یہ ہیں، وہی جو آپ کہہ رہے تھے ناں، عیسائیت:

''اور وہ یہ اقرار کرے کہ اسلام کا رُعب میرے اُوپر نہیں پڑا اور میں اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور اُلوہیت پر یقین رکھتا رہا اور رکھتا ہوں۔''

تو یہ ہے رُجوع۔ اس سے وہ انکار کر رہا تھا اور یہ وہی الفاظ ہیں جس کا آپ نے ذِکر کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں سمجھ گیا کہ یہ تو پھر چیلنج کے بعد چیلنج اور اگر وہ بھی نہ منظور ہوتے تو کہتے ''پھر میں اور دیتا ہوں۔'' آپ یہ...... پہلے انہوں نے صرف یہ کہا کہ: ''عیسائی عاجز بندے کو انسان مانتا ہے'' یہ چیلنج دیا اس کو، وہ چیلنج غلط ثابت ہوا۔

[1367] مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

(مرزا قادیانی کا چیلنج پر چیلنج)

جناب یحییٰ بختیار: ...... اور اس کے بعد اس کو کہا کہ جی ...... ابھی (وضاحت) Explanation یہ کہ: ''ابھی آپ کو ابھی ایک اور چیلنج ہے مجھ سے۔ پھر ایک سال کا ٹائم دیتا ہوں۔'' اس پر بھی وہ نہ مرے، تو کہتے ہیں: ''ایک اور چیلنج لے'' یہ تو پھر بعد کی باتیں ہو جاتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ اِشتہار ایک ایک سال کے بعد نہیں آئے۔ یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اِشتہار میں ان کو ایک سال کا اور ٹائم دیا کہ: ''اگر ایک سال کے اندر اگر یہ قسم اُٹھائے، نہ مرے تو میں اس کو ایک ہزار روپے دُوں گا۔''

مرزا ناصر احمد: انسان جو اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہے، خود قدرت اپنے ہاتھ میں لے کے اِعلان نہیں کرتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ بتائے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اللہ تعالیٰ نے اس کو کہا کہ پندرہ مہینوں کے اندر مرے گا اور ضرور مرے گا یہ......

مرزا ناصر احمد: اور پھر وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... ذلیل و خوار ہوگا۔ پھر ہوا نہیں، وہ مرا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: بہرحال، ہم سمجھتے ہیں، اس سارے کو دیکھ کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص ساری اس تفصیل میں سے گزرے، ہم سمجھتے ہیں...... غلط سمجھتے ہوں گے...... ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص اس ساری تفصیل میں سے گزرے وہ وہی نتیجہ نکالے گا جو ہم نے نکالا۔

(مرزا قادیانی کا ڈوئی امریکن کو چیلنج)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا صاحب! ایک اور اس پر سوال آ جاتا ہے۔ ایک امریکن تھے جنہوں نے بھی کوئی دعویٰ کیا تھا___ تاکہ میں دونوں **Pictures** (تصویریں) لانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں یہ وہ اس کے ساتھ نہیں تعلق۔

[1368] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، علیحدہ تھا...... میں نے پڑھا ہوا ہے اس پر...... جو واقعی مر گیا تھا کہ جو عرصہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ یہ خوار ہوگا۔ وہ جو وہاں زورن شہر میں تھا۔ اس نے کہا کہ اسلام ختم ہو جائے گا۔ امریکن اخبار میں اس کا ذکر آیا۔ پھر وہ **"True Islam"** (سچا اسلام) میں بڑی **Detail** (تفصیل) سے سارے وہ دیئے گئے ہیں، ڈیوی تھا یا ڈوئی۔

مرزا ناصر احمد: ڈوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو بھی مرزا صاحب نے ایسا ہی چیلنج دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ میں...... ڈوئی کے متعلق پہلے ذکر یہ ہمارا ریکارڈ میں آ چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ کتاب میں میں نے تفصیل سے پڑھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: کسی سلسلے میں ڈوئی کا ذکر ریکارڈ میں ہے۔

(ڈوئی نے مرزا قادیانی کے چیلنج کو قبول نہیں کیا)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں آ چکا ہے۔ ہاں، میں کہتا ہوں کہ وہ بھی چیلنج مرزا صاحب نے ان کو یہی دیا کہ یہ کچھ عرصے کے اندر...... کچھ ٹائم دیا تھا، ایک سال، آٹھ مہینے، دو سال مجھے یاد نہیں...... کہ یہ ذلیل ہوگا اور مرے گا اور وہ جو میں نے دیکھی کتاب **"True Islam"** (سچا اسلام) اس میں یہ ہے کہ وہ ذلیل بھی ہوا اور مرا بھی، مگر اس نے کسی اسٹیج پر چیلنج کو **Accept** (قبول) ہی نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: اس نے کیا ہے **Accept** (قبول)۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے اخبار یہ کہہ رہے ہیں کہ: *He ignored it* (اس نے اسے نظرانداز کیا)، اس پر تو آپ کہتے ہیں کہ پیش گوئی ٹھیک آ گئی باوجود اس کے کہ اس نے *Accept* (قبول) نہیں کیا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو! یہ میں سمجھ گیا......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ثناء اللہ کے بارے میں کہتے ہیں *Accept* (قبول) نہیں کیا، اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: یہ میں سمجھ گیا، آپ کا پوائنٹ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ ایک پہلے پیش گوئی ہے، ایک ہے مباہلہ۔ ان دو میں فرق ہے۔ اس کے متعلق پیش گوئی تھی، مباہلہ نہیں تھا۔

[1369] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں جی، اس میں یہ چیلنج تھا کہ اس نے اس کو *Accept* (قبول)......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، چیلنج پیش گوئی کے رنگ میں اور یہاں مباہلہ کے رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پیش گوئی آتھم کا میں نے پوچھا۔ آپ نے کہا آتھم نے *Accept* کیا تھا اس کو۔

مرزا ناصر احمد: وہ مباہلہ تھا، آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا، اور یہ بعد میں بھی مباہلہ کا لفظ آیا ہے سارے اس سلسلے میں اس میں کوئی شک نہیں کہ مباہلہ جو ہے، آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا......

جناب یحییٰ بختیار: اس میں بھی پیش گوئی آتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور ڈوئی کے ساتھ پیشین گوئی تھی اور ان دو میں فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ثناء اللہ اور آتھم کے ساتھ پیشین گوئی نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا اور وہ مباہلہ ہوا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اور مباہلہ میں پیشین گوئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ......اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ......مباہلہ کا چیلنج دیا گیا اور ایک دُعا کی شکل میں بتایا کہ یہ مباہلہ میں کرنا چاہتا ہوں اور انہوں نے اِنکار کیا یہ کہہ کے کہ ''کوئی دانا انسان آپ کے اس چیلنج کو قبول نہیں کرسکتا۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، پھر آتھم کے بارے میں یہ مباہلہ میں پیشین گوئی کی انہوں نے؟

مرزاناصراحمد: ایک پیشین گوئی کارنگ مباہلہ میں بھی ہے۔
جناب یحیٰی بختیار: ہے پیشین گوئی، مگر مباہلہ میں ہوئی؟
مرزاناصراحمد: مباہلہ کی شکل میں ہے۔ان دونوں کی شکلیں مختلف ہیں۔
جناب یحیٰی بختیار: ان کو بھی اسی طرح چیلنج کیا، ڈیوی کو یا ڈوئی کو؟
مرزاناصراحمد: [1370] ڈوئی کو چیلنج نہیں کیا، ڈوئی کو کہا کہ ''تم اس جگہ پر پہنچے ہوئے ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آ ؤ گے، بغیر مباہلہ کے۔''
جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! نہیں، میں آپ کو کتاب بتاؤں کہ اس کو Approach (رابطہ) کیا گیا کہ: ''یہ کہتے ہیں، آپ کے بارے میں، انڈیا میں Prophet Ahmad یہ چیلنج دے رہے ہیں آپ کو۔آپ Accept (قبول) کررہے ہیں اس کو؟'' اس نے کہا کہ: ''نہیں، I ignore it، (میں اس کو نظرانداز کرتا ہوں) ایسے کیڑے مکوڑے بہت پھرتے رہتے ہیں۔'' *A very contemptuous language he used.* (اس نے ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے)
مرزاناصراحمد: میرے علم میں کہیں مباہلہ نہیں۔
جناب یحیٰی بختیار: مباہلہ نہیں، میں نے کہا اس کو چیلنج کیا، اس کو کہا کہ Accept (قبول) کرو، اس نے انکار کردیا۔
مرزاناصراحمد: دیکھیں ناں، چیلنج دیا۔ Stage by stage (مرحلہ وار) چلتے ہیں۔چیلنج دیا، اس نے قبول نہیں کیا۔مباہلہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔لیکن اِنکار کرنے میں اس نے پھرگندہ ذہنی سے کام لیا۔تب مباہلہ کے بغیر اس کے متعلق پیش گوئی کی گئی۔یہ تیسری اسٹیج ہے۔
جناب یحیٰی بختیار: وہ میں کتاب لے آ ؤں گا۔
مرزاناصراحمد: ہاں، ہاں۔ابھی اور چلنا ہے؟

(مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری نہ ہونے پر مریدین کو تشویش)

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، اس میں ایک سوال ابھی اور کرنا ہے......مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ آپ کی توجہ دلاؤں۔ *I don't want to waste your time.* (میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا) صرف یہ ہے کہ:

’’اس پیشین گوئی کے بعد مرزا صاحب کے بھی کئی ایسے مرید تھے جن کو بڑی تشویش ہوئی اور پریشانی ہوئی کہ یہ کیوں پیشین گوئی پوری نہیں آتی۔ اس میں سے ایک صاحب ہیں ملیرکوٹلہ کے ایک رئیس جو محمد علی خان......‘‘

[1371] **مرزا ناصر احمد:** رئیس؟ میں نام نہیں سن سکا۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......محمد علی خان، جو مرزا صاحب کے خادم اور سچے خادم ہیں، انہوں نے اپنی پریشانی پیشین گوئی کے عدم وقوع کا رونا اپنے دو خطوں میں ظاہر کیا ہے۔‘‘

تو یہ دو خط یہاں ہیں۔ ان میں وہ کہتے ہیں:

’’آپ کی پیشین گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے۔ اس کو بہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو یہ سمجھو کہ پیش گوئی اِلہام کے الفاظ کے بموجب پوری ہوگئی۔ جیسا کہ مرزا خدابخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو یہ سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے۔ اوّل تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔‘‘

دُوسرے پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

’’اب بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز اِنسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ان ہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذِلت پہنچے گی۔‘‘

یہ خط وہ......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک۔

(مرزا قادیانی کی محمدی بیگم والی پیش گوئی)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اب وہ ان کی......

مرزا ناصر احمد: اگلی، محمدی بیگم؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

[1372] **مرزا ناصر احمد:** پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے دس رشتہ دار یہ کہہ کے کہ ’’یہ پیش گوئی پوری ہوگئی‘‘ بیعت میں داخل ہوگئے......خود وہ خاندان اور دُوسرے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے لڑکے نے یہ ایک اِشتہار دیا جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی اس وقت میں یہاں داخل کرواؤں گا۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر آپ پہلے اس کے جو **Brief Facts** (مختصر کوائف) ہیں...... کیونکہ بہت سے ممبران کو پتا نہیں کہ کیا...... پھر اس کے بعد اگر آپ......

(وقفہ)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اس پیش گوئی کے جو مختصر کوائف ہیں وہ یہ ہیں کہ بانی سلسلۂ احمدیہ کے خاندان کا ایک حصہ اسلام سے برگشتہ ہو چکا تھا اور اسلام کے خلاف بہت گندہ ذہنی اور بدزبانی اور گستاخی اور شوخی سے کام لیتا تھا۔ تو ان کے لئے یہ ایک اِنذاری پیشین گوئی تھی اور دراصل پیشین گوئی یہ ہے کہ:

''اگر تم اِسلام کی طرف رُجوع نہیں کرو گے، جسے تم چھوڑ چکے ہو باوجود مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے، اور جو تم گستاخیاں کر رہے ہو اس سے باز نہیں آ ؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر پر لعنت اس طرح بھیجے گا کہ تمہیں ملیامیٹ کر دے گا اور تمہاری جو اس وقت دُشمنی کی حالت ہے...... میں اسلام کے ایک ادنیٰ خادم کے طور پر کام کر رہا ہوں...... تمہاری جو ذہنیت ہے میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں، رشتہ داری ہوگی، لیکن ہمارا کوئی تعلق نہیں اور تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ کرو۔''

اور پیشین گوئی یہ ہے کہ:

''تمہارے خاندان میں سے، یعنی اس حصے میں سے جس کا ذِکر ہے، اللہ تعالیٰ ہلاکت نازل کرے گا، ایک کے بعد دُوسرا مرتا چلا جائے گا، اور یہاں تک کہ تم ذلیل ہوگے کہ تم میرے جیسے انسان سے اپنی لڑکی کا رِشتہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔''

1373

لیکن جیسا کہ اِنذاری پیشین گوئیوں میں ہوتا ہے، انہوں نے رُجوع کیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ پیش گوئی ٹال دی اور رُجوع تو اس خاندان کا رُجوع کہ دس خاندان کے افراد احمدیت میں داخل ہوئے اور ان کے اپنے بیٹے نے محمدی بیگم کے یہ لکھا۔ وہ جو اصل، جو میں نے ابھی بتایا ناں خلاصہ، اس کا ذِکر انہوں نے بھی کیا، بیٹے نے۔ وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں، اس کی تصدیق ہو جائے گی، اگر کسی کو وہم ہو۔ یہ ان کے، محمدی بیگم کے بیٹے نے یہ اِشتہار دیا ہے:

''یہی نقشہ یہاں نظر آتا ہے کہ جب حضرت مرزا صاحب کی قوم اور رشتہ داروں نے......''

انہوں نے یہ لکھا ہے فقرہ۔ لیکن اصل اس پیش گوئی کا تعلق رشتہ داروں سے ہے، محمدی بیگم رشتہ دار تھی ناں:

''جب آپ کے رشتہ داروں نے گستاخی کی، یہاں تک کہ خداتعالیٰ کی ہستی سے اِنکار کیا، نبی کریم ﷺ اور قرآن پاک کی ہتک کی اور اِشتہار دے دیا کہ ہمیں کوئی نشان دِکھلایا جائے۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعے پیش گوئی فرمائی۔ اس پیش گوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہوگئے اور باقی خاندان اصلاح کی طرف متوجہ ہوگیا۔ (ویسے اس خاندان میں ایک اور موت بھی آئی) جس کا ناقابلِ تردید ثبوت یہ ہے کہ اکثر نے احمدیت قبول کرلی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفورالرحیم کے ماتحت، قہر کو رحم سے بدل دیا۔''

یہ ان کے بیٹے کی طرف سے یہ ہے اِشتہار، اور یہ اب میں داخل کروا رہا ہوں۔ وہ میں نے...... خاندان کے نام میرے پاس لکھے ہوئے ہیں، میں نے اس لئے نہیں پڑھے کہ خواہ مخواہ [1374] یہاں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں۔ اس کے والد کا نام احمد بیگ تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کے جو رشتہ دار تھے محمدی بیگم کے، یہ مرزا صاحب کے مخالف تھے؟ آپ نے کہا ہے: ''یہ اسلام کے مخالف تھے۔''

مرزا ناصر احمد: یہ اسلام کے مخالف تھے، قرآن کریم کی ہتک کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ سے اِنکاری تھے اور اِسلام کا مضحکہ اُڑایا کرتے تھے *Openly* (کھلم کھلا) اپنی مجلسوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ناں کہ انہوں نے کہا: ''نشان کوئی بتایئے، مرزا صاحب!''

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے اپنے مخالف کو نشان نہیں بتایا، مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ سے اِنکار کرنے والے کو، قرآن کریم کی ہتک کرنے والے کو، نبی کریم ﷺ کے متعلق گستاخی کے کلمات کہنے والے کو نشان دِکھلایا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کچھ تھوڑا سا *Facts* (حقائق) پہلے *Verify* (تصدیق) کرالوں جی، اس کے بعد...... احمد بیگ تھے محمدی بیگم کے والد۔ احمد بیگ کی جو ہمشیرہ تھی ان کی شادی ہوئی تھی غلام حسین کے ساتھ، جو کہ مرزا صاحب کے کزن تھے، غلام حسین کی

شادی ہوئی تھی جو مرزا صاحب کے کزن تھے، یہ ٹھیک ہے جی؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: غلام حسین صاحب کوئی، جب یہ واقعہ ہوا ہے، اس سے کوئی بیس (۲۰) پچیس (۲۵) سال پہلے غائب ہوگئے تھے، ***He disappeared, unheard of?***

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی جو جائیداد تھی وہ احمد بیگ صاحب کی بیوی کو ورثے میں مل گئی تھی، [1375] یا اس کا حصہ اس میں آگیا تھا، مگر مرزا صاحب کا بھی کچھ حصہ آتا تھا کیونکہ ان کی شاید اولاد نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: کن کی؟

جناب یحییٰ بختیار: غلام حسین صاحب جو تھے ناں جی، جو غائب ہوگئے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی جائیداد جو رہ گئی تو وہ احمد بیگ کی جو بہن تھی، جوان کی بیوی تھی غلام حسین کی، وہ احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی۔ مجھے جو ساری **Details** (تفصیلات) دی گئی ہیں ناں جی، میں ان سے چل رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ میں بھی پڑھ دوں، آپ مقابلہ کرلیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کرلوں، پھر اس میں جو غلطی ہوگئی آپ پوائنٹ آؤٹ کردیجئے کیونکہ آپ نے تو وہ...... یہ مجھے جو دیئے گئے ہیں: احمد بیگ کی ہمشیرہ کی شادی غلام حسین سے ہوئی۔ غلام حسین غائب ہوگیا۔ اس کا کوئی نام کسی نے نہیں سنا کئی عرصے تک، ۲۵ سال کے قریب۔ پھر اس کی جو جائیداد تھی وہ اس کی بیگم کے نام آگئی......

مرزا ناصر احمد: اس کا کیا نام ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: بیگم کا نام نہیں دیا جی، وہ احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی۔ احمد بیگ یہ چاہتا تھا کہ یہ جائیداد جو ہے، جو ان کی ہمشیرہ کی ہے، وہ اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرے، اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کی بھی **Consent** لے کیونکہ ان کا بھی کوئی اس میں ٹائٹل بنتا تھا، کزن تھے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کوئی ان کا لیگل ٹائٹل۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں لیگل ٹائٹل تھا۔ تو وہ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرزا صاحب سے کہا کہ یہ آپ اس پر دستخط کر دیں، یہ میرے بیٹے کے نام ٹرانسفر ہو جائے، [1376] کیونکہ میری بہن کو اس میں اعتراض نہیں ہے۔ تو مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ: ''یہ میری عادت ہے کہ میں ایسے معاملوں میں اِستخارہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میں آپ کو جواب دُوں گا۔'' آپ یہ نوٹ کر لیں جو مجھے **Facts** دیئے گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اِستخارہ کے بعد انہوں نے ان کو یہ کہا......دو چار دِن گزرے جتنے بھی دن ہوئے۔ اس پر......کہ ''اگر آپ اپنی بیٹی محمدی بیگم کا میرے ساتھ رشتہ کریں جن کا اللہ نے جنت میں یا آسمان پر نکاح کر دیا ہے تو یہ آپ کے خاندان کے لئے اچھا ہوگا۔ (جی) اللہ کی اس پر مہربانی ہو جائے گی، برکت ہوگی اس پر۔ ورنہ لڑکی کی بھی بُری حالت ہو جائے گی اور آپ کے خاندان میں جہاں تک احمد بیگ ہے دو تین سال کے عرصے کے اندر فوت ہو جائے گا اور جس آدمی سے جس شخص سے محمدی بیگم کی شادی ہوگی وہ اڑھائی سال کے عرصے کے اندر فوت ہو جائے گا۔'' یہ ۱۸۸۶ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد محمدی بیگم کے والد نے اس نکاح سے، شادی کرنے سے......

مرزا ناصر احمد: یہ کس سن کا واقعہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۸۸۶ء۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۸۶ء۔ ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں آپ سے **Clarify** کرا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رُکن سے) ۱۸۸۶ء لکھ لیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں سمجھا نہیں تھا۔

(مرزا قادیانی کا خط علی شیر کے نام)

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد انہوں نے اس سے اِنکار کر دیا، شادی سے، رشتہ دینے سے۔ پھر مرزا صاحب نے اس سلسلے میں جو اُن کے عزیز تھے اور احمد بیگ کے بھی عزیز تھے، ان کو، بعض لوگوں کو خط لکھے۔ ایک خط انہوں نے لکھا مرزا علی شیر کو کہ:

[1377]''مجھے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک دو دِن میں عید کے بعد یہ شادی ہورہی ہے اور تم بھی اس میں شامل ہورہے ہو اور جو اس شادی میں شامل ہوگا وہ میرا سب سے بڑا دُشمن ہوگا، اور اِسلام کا دُشمن ہوگا۔'' (کلمہ فضل رحمانی)

مرزا ناصر احمد: جو شادی میں شامل نہیں ہوگا؟

جناب یحییٰ بختیار: جو ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ......وہ مرزا صاحب کہتے ہیں: ''ہمارا دُشمن ہوگا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......وہ اِسلام کا دُشمن ہوگا۔''

احمد بیگ کو بھی انہوں نے خط لکھا اور اس میں اس کو کہ:

''تمہیں علم ہے کہ میں نے کیا پیشین گوئی کی ہے (کیا میری ***Prophecy*** ہے) اور اس سے تقریباً دس لاکھ لوگ واقف ہوگئے ہیں۔ سب ہندو اور پادری اس پیشین گوئی کا اِنتظار کررہے ہیں۔ ***Maliously*** (جو لفظ مجھے انہوں نے دیئے ہیں) اس کا اِنتظار کررہے ہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پیشین گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے میری مدد کریں تاکہ خدا کی آپ پر مہربانی ہو۔ کوئی انسان خدا سے جھگڑ نہیں سکتا۔ یہ خدا کی مرضی ہے کیونکہ جنت میں جو بات مقرّر ہوچکی ہے وہ ہوگی۔'' (کلمہ فضل رحمانی)

یعنی یہ جو مجھے ***Gist*** دیا ہے جی، میں اس سے کررہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی حوالہ ہے یا ***Gist*** ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، ***Gist*** مجھے انگلش میں جو لکھوایا گیا ہے کتابوں سے۔

[1378]مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی کتابوں کے حوالے نہیں ہیں یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آجائیں گے۔ مرزا صاحب کے خطوط جو ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کا میں ***Gist*** پڑھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب نے جو احمد بیگ کو خط لکھا......

Mirza Nasir Ahmad: ***Yes, the whole is a very interesting story.***

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں, *You may say so.*

Mirza Nasir Ahmad: *It is an accident which took place.*

وہ جس طرح بڑے بڑے بچوں کے لئے بناتے ہیں ناں اسٹوریاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ دیکھیں ناں جی،......

مرزا ناصر احمد: اور اُس کے لئے اس کے جو اصل ہیں، اصل ......میں سمجھ گیا یہ......وہ سارے آپ کے سامنے ہم لکھ کر بھجوا دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔لیکن جو مرزا علی شیر کو جو خط لکھا انہوں نے، پھر مرزا احمد بیگ کو جو خط......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ بھی ساتھ ہی لیں گے خط اپنے جواب میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔یہ انہوں نے.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ نوٹ کر لئے ہیں.......

جناب یحییٰ بختیار: ....کہ یہ **Facts** (حقائق) ہیں۔آپ ان کو کہیں جی کہ یہ نہیں لکھے تو اور بات ہے۔خط کے اندر کا اگر کوئی مضمون بدل گیا ہے یا.......

مرزا ناصر احمد: ......بدلایا **Context** بدلا۔

[1379] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔وہ تو آپ اوریجنل فائل کریں تو ***That will be the best***۔میں نہیں چاہتا کہ ***Misunderstanding*** (غلط فہمی) ہو کوئی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ مجھے ایسی......

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ کچھ اجازت دیں تو صرف اس کے متعلق، اور کوئی چیز نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں ذرا یہ **Facts** (حقائق) پورے کرلوں جس سے آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس بیک گراؤنڈ کے......پھر انہوں نے یہ خط لکھا ان کو، اور ان کو کہا کہ: ’’آپ میری مدد کریں اس میں۔‘‘ وہ نہیں مانے۔ظاہر ایسا ہوتا ہے۔تو اس کے بعد

مرزا صاحب نے اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد...... جو مرزا صاحب کی شادی کے بارے میں مخالفت کر رہے تھے، مجھے یہ بتایا گیا ہے...... اس کو کہا کہ: ''میں تمہیں **Publically** **Disown** اور **Disinherit** کرتا ہوں، عاق کرتا ہوں۔'' کیا یہ دُرست ہے؟ اور ساتھ ہی......

مرزا ناصر احمد: یہ ''کیا یہ دُرست ہے'' مجھ سے سوال ہے یا اس کا حصہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ میں **Verify** (تصدیق) کرا رہا ہوں جی، **Verification** (تصدیق)۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، تو اس کا تو سارا جواب ہے۔ یہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ جو ہیں ناں بیچ میں **Facts** (حقائق)، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ **Facts** (حقائق)......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ساروں کا جواب دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جواب آپ دیں گے۔ میں کہتا ہوں یہ جو چیزیں ہیں، جو واقعات ہیں......

[1380] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ نوٹ کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رُکن سے) ہاں، یہ نوٹ کریں جی۔

(مرزا قادیانی کا اپنے بیٹے کو عاق کرنا)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا سلطان احمد نے مخالفت کی اور مرزا صاحب نے ان کو عاق کر دیا، **Disown** کر دیا اور یہاں تک کہ ان کی والدہ کو بھی کہا کہ جس دن محمدی بیگم کی شادی کسی اور سے ہوئی تمہیں بھی طلاق...... کیونکہ ان کی رشتہ داری تھی احمد بیگ سے۔

مرزا ناصر احمد: میں سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اس طرح مرزا صاحب کے دُوسرے بیٹے فضل احمد، ان کو بھی کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق کر دو کیونکہ وہ احمد بیگ کی **Niece** تھی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے سن لیا ہے۔ ابھی میرے جواب کی باری نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حقائق......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے کہا کہ نوٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، ہر چیز کی وضاحت ہونی چاہئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ ان کو بھی کہا اور ان کو بھی **Disown** کیا، **Disinherit** (عاق) کیا، کیونکہ وہ اپنی بیوی کو شاید طلاق نہیں دے رہے تھے مرزا صاحب کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے۔

اس کے بعد محمدی بیگم کی شادی سلطان احمد سے ہوئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کہا کہ: ''یہ میری اُمید کا معاملہ نہیں، یہ میرے **Faith** (ایمان) کا معاملہ ہے کہ یہ پیشین گوئی ہو کے رہے گی، شادی کے بعد بھی۔'' چھ مہینے کی شادی کے بعد احمد بیگ وفات کر گئے اور ڈھائی سال کے بعد ان کے میاں نے وفات کرنا تھا۔ تو پہلے تو میاں کو مرنا چاہئے تھا پھر احمد بیگ کو۔ بہرحال، احمد بیگ پہلے وفات کر گئے۔

[1381] مرزا ناصر احمد: یہ کس کو خبر ملی تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ کس کو پہلے مرنا چاہئے تھا؟[1]

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نہیں کہتا یہ، میں تو صرف **Inference** یہ لے رہا ہوں کہ اگر میں کہوں کہ: ''یہ شخص دو سال کے اندر مرے گا، وہ تین سال کے اندر مرے گا'' تو دو سال والا مطلب ہے کہ پہلے مرے گا۔ اس واسطے۔ خاوند کے لئے کہا تھا ڈھائی سال، باپ کے لئے تین سال.......

مرزا ناصر احمد: اگر یہ ہو کہ زید تین سال بعد مرے گا اور بکر ڈھائی سال بعد مرے گا، اور زید مر جائے......نہ......تین سال کے اندر مر جائے گا، اور وہ ڈھائی سال کے اندر مرے گا اور زید مر جائے چھ مہینے بعد اور وہ مرے سال بعد، تو دونوں باتیں دُرست ہوں گی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے،......

مرزا ناصر احمد: ......اور نقشہ بدل جائے گا۔[2]

---

[1] یہ خبر مرزا قادیانی کو ملی کہ احمد بیگ تین سال میں اور سلطان احمد خاوند محمدی بیگم کا ڈھائی سال میں مرے گا۔ تو اڑھائی سال والے کو پہلے مرنا چاہئے، تین سال والے کو بعد میں۔ سیدھی سی بات پر مرزا ناصر سیخ پا ہو گئے...!

[2] اس پیش گوئی کا ذِکر آتے ہی ہر قادیانی کے چہرے اور دِماغ دونوں کا نقش بدل جاتا ہے۔ نقش و نقشہ دونوں مرزا قادیانی کی آنکھوں جیسے ہو جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پہلے مرنا چاہئے تھا، وہ مرا نہیں۔ محمدی بیگم کے جو خاوند تھے سلطان احمد، یہ بڑا کوئی سخت قسم کا آدمی تھا، تو یہ نہیں مرا اور اس کے بعد ڈھائی سال کا عرصہ بھی گزر گیا اور پھر یہ گیا، بڑا سولجر رہا فرانس میں۔ ان کو کئی دفعہ گولیاں بھی لگیں لڑائی میں، ۱۹۱۴ء کی جنگ میں، پھر بھی نہیں مرا وہ، اور نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے کبھی نکاح نہیں ہوا، کبھی شادی نہیں ہوئی۔ تو یہ Facts (حقائق)......

مرزا ناصر احمد: یہ اِنذاری پیشین گوئی تھی، ٹل گئی۔ ٹھیک ہے یہ۔ یہ وہ Facts (حقائق) ہیں جو آپ کو بتائے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں کہتا ہوں کہ آپ Verify (تصدیق) کرلیں۔ اگر غلط ہوں......

مرزا ناصر احمد: اور آپ مہربانی سے ہمیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اس کو Clarify (واضح) کریں۔

[1382] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بے شک، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو خلاصہ ہے، اس واسطے حوالوں کا سوال ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو......

مرزا ناصر احمد: یعنی میرا مطلب ہے، خلاصہ ہے ناں یہ تو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے تو Sum up کیا ہے، جو مجھے Facts دیئے ہیں تو وہ میں پڑھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اسی واسطے میں نے کہا تھا بڑا اچھا قصہ ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تا کہ اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: یعنی حوالے اس نے کہیں دیئے ہی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے خلاصہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ کوئی میرے خیال میں دس بارہ کتابیں ہیں جن میں سے یہ ایک واقعہ ہے کہ ایسا ہوا۔

---

[1] مرزا کے سارے قصے اچھے تھے، تیری ہر مسے آ بدنامی نی موتی دے لونگ والئی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر وہ دس بارہ کتابوں کے نام صرف بتا دیں، صفحے بتائے بغیر، تو ہم نکال لیں گے بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو معلوم کر لوں گا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کچھ انہوں نے دیا تھا، کچھ اوروں نے دیئے تھے۔ مگر یہ Facts (حقائق) میں نے ان سے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا ہوں، میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر Facts آپ کہتے ہیں کہ کوئی غلط ہے اس میں، کہ ایسا نہیں ہوا، [1383] ایسا خط نہیں لکھا گیا، یا ایسے Disown بیٹے کو نہیں کیا......

مرزا ناصر احمد: ......یا اس کا مضمون اور ہے، یا اس کا Context اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، مضمون کی بات بعد میں، میں Bare Facts کہہ رہا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ Exact (بالکل) ان الفاظ میں مرزا صاحب نے بات کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب ہے اگر جنرل Impression (تأثر) اس سے Just the opposite ہو، جو سارے Facts (حقائق) ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور بات ہے۔ دیکھیں ناں، مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو جواب دُوں گا۔ میں تو ابھی جواب ہی نہیں دے رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے کہا کہ میری پوزیشن Clear (واضح) ہو جائے......

مرزا ناصر احمد: وہ Clear (واضح) ہے آپ کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ احمد بیگ کو خط لکھا......

مرزا ناصر احمد: وہ پوزیشن نوٹ کر لی ہے ساری۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے ایک عزیز کو خط لکھا، دھمکی دی......

مرزا ناصر احمد: وہ ساری نوٹ کر لی ہیں، پتا لگے گا[1]......

---

[1] ''پتا لگے گا'' کی تڑی نہ لگائیں، ہمیں پتا لگے نہ لگے، قادیانیوں کو تو پتا لگ چکا۔ اس لئے کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمدی بیگم کا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر نکاح مرزا قادیانی سے کیا، نبی کی بیوی اُمت کی ماں، تو محمدی بیگم قادیانیوں کی آسمانی ماں تھی، اس کو لے گیا سلطان پٹی والا، تو ''پتا لگے گا'' یا لگ گیا؟...!

جناب یحییٰ بختیار: ......اپنے بیٹے کو کہا کہ تم بیوی کو طلاق دو۔ دُوسرے بیٹے کو کہا کہ تم......

مرزا ناصر احمد: ......جب میں جواب دُوں گا تو حقائق جو ہیں وہ صحیح شکل میں سامنے آجائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے کہا یہ Facts (حقائق) کہ اپنی بیگم کو طلاق دے دی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ سارے دیکھ لیں گے۔

(اگر محمدی بیگم سے نکاح اللہ کی مرضی تھی تو پھر اتنی کوششیں کیوں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......تو سوال یہ تھا کہ اگر اللہ کی مرضی تھی تو اتنی زیادہ کوشش کی پھر اِنسانی [1384] ضرورت نہیں تھی کہ لوگوں کو کہیں کہ: ''میں ایسے کر دوں گا، میری پیشین گوئی پوری ہو۔'' یہ جو ہے ناں مطلب، یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کا جب جواب آئے گا، پتا لگ جائے گا کہ محمدی بیگم والی پیشین گوئی پوری ہوگئی اور اس کا خاندان احمدی ہوگیا[1]......

جناب یحییٰ بختیار: احمدی تو ہوجاتے ہیں جی، وہ تو اور بات ہے ناں جی، وہ خاندان......

مرزا ناصر احمد: ......یہ کہہ کے......

جناب یحییٰ بختیار: اپنے مرزا صاحب کے بیٹے احمدی نہیں ہورہے تو اس کا تو یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: کون؟ مثلاً مرزا سلطان احمد صاحب احمدی نہیں ہوئے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی میرا خیال تھا، آپ نے کہا بھی تھا کہ اُس دن کہ احمدی نہیں ہوئے۔ ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھا انہوں نے۔

مرزا ناصر احمد: وہ چھوٹے بیٹے تھے، فوت ہوگئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی جو بھی ہو، کوئی بیٹا بھی ہو۔

---

[1] سارے احمدی ہوگئے؟ کذب محض! مگر محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی، نہ سلطان مرا، نہ بیوہ ہوئی، نہ طلاق ملی، نہ مرزا قادیانی کے گھر آباد ہوئی، لیکن پیشین گوئی پوری ہوگئی...؟ یا بے حیائی تیرا آسرا...!

مرزا ناصر احمد: یہ مرزا سلطان احمد صاحب، جن کا آپ نے ذِکر کیا ہے، یہ احمدی ہوگئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے باوجود بات نہیں مانی انہوں نے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بعد میں احمدی ہوگئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعد میں؟

مرزا ناصر احمد: سمجھ کے کہ پیش گوئی سچ نکلی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ''ہائے اس زودِ پشیماں کا پشیماں ہونا!''

[1385] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: شادی ہوگئی، محمدی بیگم چلی گئی، پھر کیا فائدہ؟

مرزا ناصر احمد: (قہقہہ) نہیں، پھر وہ میں ......مزاح کا پہلو اس میں کوئی نہیں، حقیقت دیکھنی چاہئے[1]۔

Mr. Chairman: ***I will request the honourabale members to restain their sentiments.***

(جناب چیئرمین: اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, shall we have a five minutes, break?***

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! کیا ہم پانچ منٹ وقفہ کرلیں؟)

Mr. Chairman: ***All right, ten minutes, break.***

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے دس منٹ وقفہ کرلیں)

The Delegation is to report back at quarter to one.

(وفد پونے ایک بجے واپس آجائے)

Ten minutes for honourable members.

(دس منٹ معزز اراکین کے لئے)

---

[1] حقیقت یہی ہے نا کہ محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی، حالانکہ مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ ''ہر رُکاوٹ دُور کرکے اللہ تعالیٰ اسے میری طرف لائے گا'' وہ تو درکنار اس کا ایک بال بھی مرزا کو نہ ملا...!

The Committee is adjourned for 10 minutes.

(کمیٹی دس منٹ کے لئے ملتوی ہوتی ہے)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

(The Special Committee adjourned for ten minutes to re-assemble at 12:45 p.m.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۱۰ منٹ کے لئے ملتوی ہوتا ہے، ۱۲:۴۵ پر دوبارہ ہوگا)

(The special Committee re-assembled after the break, the Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہوا، اور چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے صدارت کی)

Mr. Chairman: ***The Delegation may be called.***

(جناب چیئرمین: وفد کو بلالیں)

(Interruptions)

(مداخلت)

I will request the honourable members if anything comes from the mouth of the witness which is appreciated or which is disapproved. We should not make gestures.

(میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ اگر گواہ کوئی ایسی بات کریں جو پسندیدہ یا ناپسندیدہ ہو تو ہمیں اپنے چہرے وغیرہ کے اشاروں سے اس کا اظہار نہیں کرنا چاہئے)

[1386] ہاں! بالکل، بلالیں جی۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes. Mr. Attorney-General.*

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب!)
آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, the other day. I had referred to certain extractsform "Al-Fazal" relating to Akhand Bharat, and now I am giving those dates to Mirza Sahib almost to start ...... becaues I may have given "1947", I may have mentioned "1957" or something, but these are the correct dates:-*

April 5, 1947.......

(اکھنڈ بھارت کے متعلق سوال)

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! پچھلے دِنوں میں نے اکھنڈ بھارت سے متعلقہ ''الفضل'' کے کچھ اِقتباسات کے حوالے دیئے تھے اور اب میں مرزا صاحب کو تاریخیں بتا رہا ہوں، کیونکہ ہوسکتا ہے، میں نے سال ۱۹۴۷ء یا سال ۱۹۵۴ء کہا ہو، مگر یہ صحیح تاریخیں ہیں ۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

Mriza Nasir Ahmad: *"Al-Fazal".....?*

(مرزا ناصر احمد: ''الفضل''.....؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *..... April 5, five april, 5th April...*

(جناب یحییٰ بختیار: ۵/اپریل)

Mirza Nasir Ahmad: *..... 5th April .....?*

(مرزا ناصر احمد: ۵/اپریل......؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *..... 1947; 12th April, 1947; and then 17th June, 1947; in May also, there are two numbers of May also.*

وہ بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔

Then there is, Sir, August 18, 1947, which I have not mentioned before; and December 28, 1947.

(پھر ۱۸راگست ۱۹۴۷ء ہے، جس کا ذِکر میں نے پہلے نہیں کیا تھا، اور ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۷ء)
یہ سب ۱۹۴۷ء کے ہیں جی.......

مرزا ناصر احمد: ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ میرے پاس جو ہے ناں جی، ایسے فوٹو اسٹیٹ، Last Page (آخری صفحے)[1387] پر کچھ آ جاتا ہے۔ *So that may mislead, that is why I want you to check it.*

ابھی میں نے اس دن آپ کو پڑھ کے سنایا ہے کہ:

''آخر میں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے رَبّ! میرے اہلِ ملک کو سمجھا دے، اور اوّل تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو جو ہے، اسی......

جناب یحییٰ بختیار: اس *Last Page* (آخری صفحے) کا جو فوٹو اسٹیٹ ہے، *It could be misleading......* (اس سے غلط نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں) اس واسطے میں نے کہا کہ آپ چیک کر کے ہمیں آپ فائل کرا دیں تا کہ......

مرزا ناصر احمد: جی، بہت اچھا۔ یا ''الفضل'' یا اس کا فوٹو اسٹیٹ، جو بھی ممکن ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی ممکن ہو سکے دونوں میں سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ بہر حال یہ بڑا اجلد تر ہو جائے گا۔ یہ لکھی نہیں گئیں، مئی ۱۹۴۷ء کی تاریخیں کونسی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: مئی کی وہ کہتے ہیں، نہیں، وہ یہی تاریخیں لکھائی تھیں میں نے دو۔ تو وہ کہتے ہیں انہوں نے چیک کیا ہے کہ وہ دسمبر اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! وہ نہیں، وہ چھوڑ دیں، مئی کو کاٹ دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس۔

یہ محمدی بیگم کے بارے میں آپ اپنا جواب، آپ نے کہا، کہ داخل کر دیں گے۔ صرف ایک سوال اور آپ سے......

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک تھوڑی سی درخواست ہے میری۔ ویسے تو پوائنٹس لکھے ہیں [1388] انہوں نے۔ اگر یہ آپ، مثلاً لائبریرین صاحب، لکھ کے وہی جو چھوٹی سی عبارت ہے دے دیں، تا کہ یہ نہ ہو کہ کوئی پوائنٹس رہ جائیں اور پھر......

جناب یحییٰ بختیار: میں جی، میں نے انگلش میں نوٹ کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: انگلش نوٹ دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ پڑھ کے سنا دیتا ہوں تا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ یہاں سے لکھنا مشکل ہے ناں۔ *We just want a rough note, a rough copy of this note.* (ہمیں صرف اس نوٹ کی رَف کاپی درکار ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I have mentioned the relationship of Ahmad Beg.......*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! میں نے احمد بیگ کے رشتہ کا ذکر کیا ہے)

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ میرا رَف اندازہ ہے کہ پندرہ بیس پوائنٹس تھے جن کے متعلق روشنی ڈالنی ہے۔ کوئی ایک بیچ میں رہ جائے تو پھر یہ سوال ہوگا کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا کہ یہ *Facts* (حقائق) جو سب نے بتائے ہیں جی، وہ پھر میں *Repeat* (دُہرا) کر لیتا ہوں اُردو میں، اگر آپ لکھ سکتے ہیں، کیونکہ اگر وہ تو......

مرزا ناصر احمد: اگر لکھ کر مل جائیں تو بڑی وہ......

جناب یحییٰ بختیار: میرے باقی نوٹس سب ملے ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ ورنہ مجھے وہ......اس واسطے۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ ان کو ٹائپ کرا کے آپ کو یہ دے دُوں گا آج۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: آج یہ آپ مجھ سے ٹائپ کروا کے ان کو دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

[1389] جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

(محمدی بیگم کے کتنے بیٹے تھے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ محمدی بیگم جو تھی، آپ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے بیعت کر لی

تھی اور اِشتہار دِیا تھا۔ کتنے بیٹے تھے ان کے، آپ کو کچھ علم ہے؟

مرزا ناصر احمد: جن کو میں جانتا ہوں وہ تو دو ہیں۔ ایک اِسحاق اور ایک صفدر۔ یا کیا اور نام ہے۔ بہرحال میں جن کو جانتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: بیٹے ان کے؟

مرزا ناصر احمد: جن بیٹوں کو میں جانتا ہوں وہ دو ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو احمدی ہوگئے تھے صرف ان کو جانتے ہیں، باقیوں کو نہیں جانتے؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، میں یہی تو بتا رہا ہوں، میری بات ختم ہونے دیں۔ ان سب سے صرف ایک احمدی ہوئے، دُوسرا نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں مجھے بتایا ہے کہ چھ سات بیٹے ہیں ان کے۔

مرزا ناصر احمد: میرا خیال ہے شاید چار ہوں، احمدی ایک ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر میں آپ کو، یہ ***Details*** (تفصیل) جو ہیں ناں، اس کے جو ***Facts*** (حقائق) میں نے دیئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، وہ آپ دے دیں۔ مطلب میرا یہ ہے کہ کوئی ***Fact*** (حقائق) رہ نہ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے، تاکہ.....

ابھی وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے بارے میں بھی جو اِشتہار ہے، دیکھا نہیں، اُس پر شاید میں آپ سے سوال پوچھوں گا۔ [1390] باقی جو کل آپ نے کہا تھا کہ آپ فرمائیں گے، نوٹ کئے تھے، وہ آج سب کچھ......

مرزا ناصر احمد: کہا تھا؟ کس چیز کے متعلق میں نے عرض کی تھی کہ میں کچھ کہوں گا؟

جناب چیئرمین: کل حوالہ جات دیئے گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی اور ایسی چیز نہیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: کل آپ نے حوالہ جات دیئے تھے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے بہت سے حوالہ جات ثبوت کے متعلق دیئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، تو اس پر میں نے کہا کچھ ***Brief Comments*** (مختصر تبصرہ) کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، اس کے دو ***Approaches*** (طریقے) ہو سکتے ہیں۔ جو آپ کہیں گے، اس کے مطابق کر لیں گے عمل۔ ایک تو یہ ہے کہ سارے حوالہ جات کے متعلق ہمارے لٹریچر میں بڑی تفصیل سے پہلے موجود ہے۔ ایک کتاب ہے ''حقیقت النبوۃ'' خلیفہ ثانی کی۔ اس پر سارے حوالوں پر بحث ہے اور دُوسرے یہیں راولپنڈی میں ــــــ یہاں تو نہیں یہ ساتھ ہمارے ــــــ راولپنڈی میں ایک مباحثہ ہوا تھا ''مباحثہ راولپنڈی'' کے نام سے ہے، جس میں ۸۶ صفحے کی بحث ہے انہی حوالوں پر۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو بڑی لمبی بحث ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ وہ میں پڑھ کے سنا دوں۔ اس میں پتا نہیں کتنے دن لگ جائیں۔ وہ تو مناسب نہیں۔ ایک یہ ہے کہ میں دو حوالے، یہاں کے دو حوالے میں وہ پڑھ دُوں جو بنیادی طور پر اس بحث کو ہمارے نزدیک حل کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو اچھی بات ہوگی۔ ایک تو آپ یہ آپ ضرور کریں۔ تا کہ مختصر ہو جائے۔

(لاہوری پارٹی نے مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کیا)

دُوسرا یہ جو سوال آتا ہے، اور لاہوری پارٹی نے بھی اُٹھایا ہے، کہ مرزا صاحب کے بعض ــــــ انکارِ نبوّت جس کو وہ کہتے ہیں ــــــ وہ منسوخ ہے، یا منسوخ تصوّر کیا جائے؟[1391]

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ بات غلط ہے، ایسی کوئی بات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: منسوخ نہیں ہے۔ اس کا یہاں میں مختصر دو تین فقروں میں کہتا ہوں۔ ''نبی'' کے معنی شرعی نبی، ایک شریعت لانے والا نبی۔ ایک ''نبی'' کے معنی ہیں مستقل نبی اور غیر شرعی مستقل اور ایک ''نبی'' اس معنی میں استعمال ہوا ہے غیر شرعی اُمتی اور چوتھے ''نبی'' اور ''رسول'' کا لفظ عام کتابوں میں ہماری انگلش میں پڑھا ہے، لغوی معنی میں تو ان چار معانی میں ''نبی'' کا لفظ اِستعمال ہوا ہے۔ کسی معنی میں اِنکار کیا ہے، کسی معنی میں اِقرار کیا ہے۔ اصل یہ ہے اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ایک میرا اس قسم کا سوال تھا، میں دیکھوں گا اس کو، مگر ابھی ضرورت نہیں پیش آئی۔ ایک عبدالحکیم صاحب تھے۔ ان سے مرزا صاحب نے کوئی بحث کی اور ان کو کہا کہ: ''لوگوں کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ جب میں 'نبی' کا لفظ اِستعمال کرتا ہوں، میرا مطلب 'محدث' سے ہے اور جہاں بھی میری تحریروں میں تقریروں میں 'نبی' کا لفظ اِستعمال ہوا ہو، اس سے مطلب 'محدث' سمجھا جائے۔'' یعنی ایک اس قسم کا وہ ہے کہ ان کا مطلب یہ نہیں کہ میں نبی ہوں، جیسا آپ کہتے ہیں کہ لغوی معنی میں یا اس Sense (معانی) میں اِستعمال ہوا ہے۔ مگر اس کے بعد پھر انہوں نے...... یہ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ پھر 'نبی' کے اِستعمال کئے، بجز اس کے کہ Deemed to be read Nabi, Muhaddith. (''نبی'' کے لفظ کو ''محدث'' پڑھا جائے)

مرزا ناصر احمد: وہ پھر 'نبی' اور 'محدث' کی بحث شروع ہوگئی ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے کہہ رہا ہوں جی۔

[1392] **مرزا ناصر احمد:** میرا مطلب یہ ہے کہ بحث سے بحث نکلتی ہے۔ پھر مجھے آپ اِجازت دیں کہ میں لمبی ایک بحث قائم کروں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے مختصراً یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یا اس کے متعلق بھی لکھ کر Submit (پیش) کردوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ کردیں۔ یہ مختصر میں یہ چاہتا تھا کہ کیا مرزا صاحب.....

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے۔

(اُمتی نبی کا کیا مطلب؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......'اُمتی نبی' جو کہ آپ نے لفظ استعمال......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک حوالہ پڑھتا ہوں، اس سے کچھ واضح ہوجائے گا۔ کچھ واضح ہوجائے گا، ساری چیز نہیں واضح ہوگی۔ آپ نے یہ کتاب لکھی ہے، بانی سلسلۂ احمدیہ کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، اس کا نام ہے ''ایک غلطی کا اِزالہ۔'' بنیادی بحث اس ''ایک غلطی کے اِزالہ'' میں آگئی ہے اور میرا خیال ہے وہ میں ریکارڈ میں Submit (پیش) کروادوں۔ لیکن میں ایک حوالہ صرف پڑھنے لگا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: مہربانی ہوگی۔ وہ جو راولپنڈی کی بحث جو ہے، وہ ہم نے پوچھی، وہ بھی نہیں ہمارے پاس۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بھی کروادوں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی کردیں۔ آپ نے کہا تھا کہ اس میں چیز آچکی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، راولپنڈی کی بحث بھی کروادیتے ہیں اور ''ایک غلطی کا اِزالہ'' بھی کرادیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور ''ایک غلطی کا اِزالہ'' سے کوئی آدھا صفحہ، پونا صفحہ جو ہے، وہ میں پڑھ دیتا ہوں:

[1393] ''جس جگہ میں نے نبوّت یا رِسالت سے اِنکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر (وہی میں نے بتایا ہے کہ ایک مستقل نبی ہے) (کہ میں مستقل طور پر) کوئی شریعت لانے والا نہیں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ (شرعی نبی ہوں نہ مستقل نبی ہوں)۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اُس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے، رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی شریعت کے (نئی شریعت کوئی نہیں)۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی اِنکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اَب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے اِنکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول: ''من نستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ''س کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔'' اور اُوپر آ گیا ہے کہ ''مستقل نہیں ہوں۔'' ویسے یہ حوالہ ہے ''ایک غلطی کا اِزالہ'' وہ میں آج بھجوادُوں گا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ مجھے اس میں کوئی غلط فہمی نہیں تھی کیونکہ میں یہ پڑھ چکا تھا، بڑا *Clear* (واضح) ہے۔ مگر میں وہ جو آپ سے......

مرزا ناصر احمد: محدث والا رہ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، محدث کی بھی نہیں، وہ ایک چیز آچکی تھی۔ پھر یہاں وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۰۷ء میں بھی انہوں نے یہ کہا......

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

جناب یحییٰ بختیار: لاہور کے گروپ نے، کہ ۱۹۰۷ء میں بھی انہوں نے کہا۔ میں نے کہا کہ جہاں تک مجھے سمجھ آرہی ہے بڑا Clear (واضح) ہے۔ پہلے کچھ بھی کہا؟ یہاں پر انہوں نے [1394] صاف پوزیشن Clear (واضح) کردی ہے کہ: ''میں اُمتی نبی ہوں، شرعی نبی نہیں ہوں۔'' اور یہ پوزیشن ہے۔ لفظی مفظی کی بھی بات رہ جاتی ہے۔ تو وہ انہوں نے چونکہ کہتے ہیں ۱۹۰۷ء میں اِنکار کیا تھا کہ: ''میں نبی نہیں ہوں، اس واسطے میں یہ سارے حوالے لے آیا تھا کہ آپ Authoritatively (بااختیاری حیثیت میں) اس کو Clear (واضح) کردیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ پھر اُس میں ہوا ہوا ہے ناں، وہ کتاب آجائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو میں نے چھوڑ دیا ہے اس پر، کیونکہ Directly (براہِ راست) اپنی طرف سے میں نے آپ سے پوچھ لیا ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ٹھیک ہے۔ (وقفہ)

(مرزا قادیانی نے اشتہار مولانا ثناء اللہؒ کے طرزِ عمل سے تنگ آ کر دیا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ میں کچھ ضمنی سوال آئے ہیں میرے پاس، یہ مولانا ثناء اللہ کے بارے میں، کیا یہ دُرست ہے کہ یہ اِشتہار مباہلہ کے طور پر نہیں بلکہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس طرزِ عمل سے تنگ آ کر دیا تھا جس...... مولانا صاحب موصوف مرزا صاحب پر گالیوں اور تہمتوں کی بوچھاڑ کیا کرتے تھے؟

مرزا ناصر احمد: کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ مباہلہ کے وجہ یا طور پر نہیں تھا، بلکہ یہ اِشتہار مرزا صاحب چونکہ وہ بہت تنگ کیا کرتے تھے اور......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے مباہلہ کی دعوت دی تھی، جو انہوں نے قبول نہیں کی، اور کہا کہ کوئی عقل مند دانا انسان اس کو قبول نہیں کرسکتا، اس لئے وہ مباہلہ نہیں ہوا۔

[1395] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں پھر ایک بات یہ آجاتی ہے ناں جی، جو آپ نے پڑھا ہے: ''اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے۔''

اس سے پہلا فقرہ آپ بھول گئے پڑھنا:

’’مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اُٹھانے کو تیار ہوں، اگر تم اس کے حلف کے نتیجے سے مجھے اِطلاع دو۔‘‘ یہ ایک اور **Condition** (شرط) ان کی طرف سے آئی تھی۔ ’’اگر وہ آپ نہیں دیتے‘‘ تب انہوں نے کہا کہ: ’’یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں، اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے۔‘‘

مرزا ناصر احمد: تو پھر یہ سوال ہوگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کو جو **Mark** (نشان) کر کے دیا گیا ہے ناں یہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں بتاتا ہوں ناں، پھر اس سے پہلے دو چار سطریں پڑھیں، وہ پھر اُن کو واضح کردے گا۔ وہ ہم نے فوٹو اسٹیٹ کاپی دی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ ہم چھوڑ دیتے ہیں، ریکارڈ پر آ گیا۔ میں صرف یہ **Attention Draw** (توجہ دلانا) کرنا چاہتا تھا۔ **(Pause)**

(مباہلہ کا چیلنج محض دعا کے طور پر؟)

پھر آگے دو سوال اور ہیں۔ میرے خیال میں وہ ان کے اسی سے جواب آ سکتے ہیں، مگر میں پڑھ دیتا ہوں:

کیا یہ دُرست ہے کہ کسی اِلہام یا وحی کی بناء پر مباہلہ کا چیلنج نہیں تھا بلکہ محض دُعا کے طور پر مرزا صاحب اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہا تھا؟ ایک تو یہ سوال ہے۔ دُوسرا یہ کہ:

(اشتہار کی دعا میں روئے سخن اللہ کی جانب)

کیا یہ دُرست نہیں کہ اس اِشتہار کی دُعا میں رُوئے سخن مولانا ثناء اللہ کی طرف نہیں، [1396] بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب تھا اور مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ دُعا مانگی تھی کہ جو جھوٹا اور کذاب ہو، وہ پہلے مرے؟

چونکہ یہ **Document** (دستاویز) آ گیا ہے، میرا خیال ہے اگر مناسب سمجھیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ سارا آ گیا ہے، تفصیل سے اس کے اندر، وہ سارا پڑھ لیں تو سارے جواب آ جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جب **Document** (دستاویز) فائل ہوگیا اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور تو آپ کے پاس کوئی جواب تیار نہیں ہے؟ میں چیک کر رہا ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی رہ گیا ہو یا آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، وہ آپ چیک کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کر رہا ہوں، آپ کو تو کوئی ایسی چیز نہیں جو اس وقت آپ کہنا چاہتے ہیں؟ آپ دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ایک چیز جو میرے ذہن میں ابھی آ گئی بات کرتے ہوئے، تو آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی تفسیر سورۃ فاتحہ کی ایسی جو پہلے نہ ہو۔ تو یہ سورۃ فاتحہ کی جو مختلف تفاسیر آپ نے کی ہیں، اسی کتاب کی طرف میں نے اِشارہ کیا تھا اس کے...... یہ ایک لمبی عبارت ہے، اس میں کافی وقت لگے گا۔ تو اگر آپ یہ کہیں تو میں یہ کتاب کر دیتا ہوں......

(سورۃ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق سوال)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں وہ بھی ٹھیک ہے۔ نہیں، مگر آپ بتا دیں ناں جی، کتاب میں سورۃ فاتحہ کی سات......

مرزا ناصر احمد: سورۃ فاتحہ کی یہ تفصیل جو مجھ سے لی ہوئی ہے، میں نے یہ کہا تھا کہ میرے اندازے کے مطابق ۷۰ فیصد ایسا ہے جو پہلی کتب میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ چھوٹی سورت ہے، سات آیات ہیں [1397] اس میں۔ کسی ایک پر آپ یہ بتا دیجئے......

مرزا ناصر احمد: یہ ساری اس کی تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی ایک کو آپ **Mark** (نشان) کر دیجئے۔ تاکہ میری **Attention** (توجہ) کے لئے آپ کہہ دیجئے کہ اس **Page** (صفحہ) پر اس سورۃ سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ پڑھ لیجئے تاکہ آسانی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہاں لکھ دیتا ہوں پہلے، یعنی ''علاوہ اور مضامین کے صفحہ ۸۲ بھی دیکھ لیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ آجائے گا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس صفحے پر۔

مرزا ناصر احمد: اس کے شروع میں لکھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ایک اور حوالہ یہاں کل ''چشمہ معرفت'' کا ۲۱۸، یہ زبانوں کے متعلق ہے، اِلہام کس زبان میں ہوتا ہے۔

(مرزا قادیانی کو الہام کتنا زبانوں میں ہوتا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک زبان میں بھول گیا تھا، سنسکرت میں بھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ اصل عبارت جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں شاید بھول گیا تھا، ایک جگہ مجھے بتایا گیا ہے کہ سنسکرت میں بھی مرزا صاحب کو اِلہام آتے رہے ہیں، یا غلط بات ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، سنسکرت میں مجھے یاد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مجھے کہا تھا میں نے اس واسطے Put کیا آپ کو میں نے کہا[1398] اگر......میں نے نہیں پڑھا، مجھے تو بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں یہ دیکھنا ہے کہ کیا مضمون ہے جو زیر بحث ہے۔ مضمون ہے ہندو، وید اوران کے اوتار، یہ بحث وہاں ہورہی ہے، اور بحث یہ ہے:

''اس بات کو تو کوئی عقل مند نہیں مانے گا کہ کیونکہ یہ قانونِ قدرت کے برخلاف ہے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو تین سو برس گزرنے تک ایک زبان میں کچھ تغیر پیدا ہوجاتا ہے اور ایسا ہی جب ایک جگہ سے مثلاً سو (۱۰۰) کوس کے فاصلے پر آگے نکل جائیں (لاہور سے ملتان پہنچ جائیں مثلاً) تو صریح زبان کا تغیّر محسوس ہوتا ہے۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ اِختلاف اللہ ایک قدیمی امر ہے۔'' (بحث یہ ہورہی ہے) [اِختلاف اللہ ایک قدیمی امر ہے] جس پر موجودہ حالت گواہی دے رہی ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ جس نے انسان کو بنایا اسی نے ان کی زبانوں کو بھی بنایا اور وقتاً فوقتاً وہی ان میں تغیرات ڈالتا ہے اور یہ بالکل غیرمعقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو (یہ ہندوؤں کو مخاطب کررہے ہیں) اور اِلہام اس کو کسی اور زبان

میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے (جو اِنسان یعنی اتنا بوجھ اُٹھا نہیں سکتا جتنا اس پر ڈال دیا گیا ہے) اور ایسے اِلہام سے فائدہ کیا ہوا جو اِنسانی سمجھ سے بالاتر ہو (یعنی کوئی انسان بھی نہیں سمجھ سکتا) پس جبکہ بموجب اُصول آریہ سماج (یہ ان کے اُوپر ہے جرح) [پس جبکہ بموجب اُصول آریہ سماج] کے وید کے رشیوں کی زبان ویدک سنسکرت نہیں تھی اور نہ وہ اس کے بولنے اور سمجھنے پر قادر تھے۔'' (یہ ساری شریعت جو تھی وہ ایسی زبان میں نازل ہوگئی جو ویدک کے رشی نہ بول سکتے تھے اور نہ سمجھ سکتے تھے اور شریعت نازل ہوگئی اس زبان میں) اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں ان کو اِلہام کرنا گویا دیدہ ودانستہ ان کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا اور اگر کہو (ہندوؤں کو مخاطب ہے) [اور اگر کہو] کہ خدا ان کو ان کی زبان میں سمجھا دیتا تھا کہ ان[1399] عبارتوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پرمیشر کا یہ عہدہ بحال نہیں رہے گا کہ انسانی زبان میں اس کو بولنا حرام ہے۔ (یہ ان کا ہے مسئلہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ انسان کی زبان میں بات کرے۔ اس واسطے وہ کہتے ہیں ایسی زبان میں اُس نے اپنا اِلہام نازل کیا جس کو اِنسان سمجھ ہی نہ سکتا۔ یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ اگر یہ بولنا ہے) تو مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے سے آریاؤں کو فائدہ کیا ہے۔'' یہ ہے عبارت۔

(ہر نبی پر وحی اس کی قومی زبان میں آتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ قرآن شریف میں کیا ہے اس مسئلے پر کہ اللہ تعالیٰ جو نبی بھیجتا ہے وہ کسی قوم کو، تو کس زبان میں ان کو وحی دیتا ہے؟ کوئی ہے ایسی اتھارٹی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں آتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ وہ **Connect** نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں ایسے ہی جنرل پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کی شریعت اس زبان میں...... اصل میں یہ مسئلہ...... ذرا پیچھے ہٹنا پڑے گا...... یہودیوں کے لئے مسئلہ نہیں تھا اس واسطے کہ بنی اِسرائیل کی طرف جو اِلہام یا شریعت نازل ہوئی، وہ ایک محدود قوم اور علاقے کے لئے تھی۔ وہی ان کی زبان تھی، وہی سارا کچھ۔ اصل یہ سوال اُٹھا قرآن کریم کے نزول کے وقت جس نے رحمۃ للعالمین کا **Designation** (لقب) اس مقام کا اس رُتبے کا ذِکر کر کے کے آنحضرت ﷺ کو دُنیا کے واسطے پیش کیا۔ اب دنیا میں تو ایک زبان بولی نہیں جاتی، دُنیا میں بولی جاتی ہیں، یعنی جو ہمیں پتا ہے وہ بھی سینکڑوں میں ہیں اور کئی ایسی ہیں جو مدوّن نہیں ہوتیں اور قرآن کریم نے دعویٰ یہ کردیا

کہ ہر اِنسان کو قرآن عظیم مخاطب کرتا ہے۔ اس وقت یہ بحث ہوئی کہ اگر ہر انسان کو اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کے ذریعے مخاطب کرتا ہے تو پھر یہ صرف عربی میں کیوں نازل ہوا؟ یہ بحث [1400] شروع ہوگئی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ عربی میں قرآن کریم اس لئے نازل ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اس شریعت کی روشنی میں ایک قوم کو تیار کردیں جو اس کے مفہوم اور مطالب اور اسرار کو سمجھنے والی ہو، اور پھر وہ عرب سے نکلے اور دُنیا کے ملکوں میں جاتے اور ان کی زبانیں سیکھے اور جو مطالب اور معانی ہیں وہ پختگی سے ان کے ذہنوں میں ہوں گے، وہ ان کی زبانوں میں پھر ان کو جاکے آگے بتائیں گے۔ تو عقلاً ہم اس سے اِستدلال کرتے ہیں، عقلاً کوئی شریعت یا شریعت کا کوئی حصہ اس زبان میں، نہیں، شریعت کا کوئی حصہ اس زبان میں وحی نہیں ہوسکتا جس کو وہ لوگ نہ سمجھ سکیں جنھوں نے تربیت حاصل کرکے...... اب میں قرآن کے زمانے کے متعلق بات کررہا ہوں...... جنھوں نے تربیت حاصل کرکے اور ان مطالب کو سمجھ کر دُنیا میں پھیلانا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اُمتی نبی یا اولیاء آئے ہیں ان کی طرف کوئی وحی نازل ہی نہیں ہوسکتی سوائے اس زبان کے جس کو وہ جانتا ہو، یعنی جو غیرشریعت سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک تو ہے ناں شریعت، وہ تو صرف محمد ﷺ کے ساتھ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کو تو اپنی زبان میں ہوگی جو......

مرزا ناصر احمد: ہونی چاہئے، تاکہ اس کا جو مقصد ہے پورا ہو، اور جو غیرشرعی نبی ہے اور جس کا دائرۂ عمل صرف اپنی قوم تک محدود ہے، جیسا کہ انبیاء بنی اِسرائیل کا تھا، اگر اس کی طرف دُوسری زبانوں میں بھی اِلہام ہوجائے...... آگے میں جو یہ کہہ رہا ہوں، ہمارا مذہب ہے...... اس کے خلاف ہمیں کوئی سند نہیں ہے، اس کے خلاف اور اس کے حق میں، علاوہ سندوں وغیرہ کو تلاش کرنے کے، خود عقل گواہی دیتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب گھر میں اُردو بولتے تھے یا فارسی یا پنجابی؟ کیونکہ ایک زمانہ تھا کہ بہت گھروں میں فارسی بولی جاتی تھی، بہت گھروں میں پنجابی، بہت میں اُردو۔ تو آپ کو علم ہوگا کہ گھر میں......

مرزا ناصر احمد: میں اسی گھر کا پروردہ ہوں۔

[1401] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، اس واسطے آپ کو میں پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے گھر میں عام طور پر، عام طور پر اُردو اور پنجابی بولی جاتی تھی۔

لیکن ہم سے جو بزرگ تھے، مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں گھروں میں فارسی بھی کبھی کبھی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ کہتا ہوں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو اس وقت فارسی کا بھی استعمال ہوتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جتنے بھی مسلمان خاندان تھے پڑھے لکھے۔

مرزا ناصر احمد: اور ہمارے گھروں میں انگریزی کا بھی رواج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے زمانے میں تو نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، مرزا صاحب کے زمانے میں نہیں تھا، لیکن ان کے بچوں کے زمانے میں آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو خیر آپ کو معلوم ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور مرزا صاحب کے زمانے میں، مرزا صاحب کے زمانے میں اسلام کی تبلیغ ان علاقوں میں شروع ہو چکی تھی جو انگریزی بولنے والے تھے، اور خود ہندوستان میں ان پادریوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا تھا جو انگریزی بولنے والے تھے......

(مرزا قادیانی کو انگریزی میں الہام)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ جو انگریزی میں میں نے پڑھے جو......

مرزا ناصر احمد: ......اور اسی وجہ سے بانی سلسلہ کے زمانے میں ایک ہی ماہانہ ***In English ..... "Review of Religions"*** (ریویو آف ریلیجنز) وہ جاری ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مجھے پتا ہے۔ نہیں، وہ جو وحی ان پر نازل ہوئی تھی، انگریزی میں کچھ ہے، میں نے پڑھ کر سنائی ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ آپ نے پڑھی، وہ مختلف وقتوں کی ہیں، ایک جگہ آ ئی ہوئی ہیں......

[1402] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اکٹھی وحی......

مرزا ناصر احمد: ایک ایک جگہ، اکٹھی وحی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ مجھے معلوم ہے......

مرزا ناصر احمد: کبھی یہ ہوا:

"I love you".....(مجھے تم سے پیار ہے)۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک دو اور بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کبھی یہ ہوا کہ:

"He will give you a large party of Islam."

(وہ تمہیں اسلام کی ایک بڑی جماعت دے گا)

تو یہ مختلف وقتوں کی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو اس پر وہ ایک جگہ میں نے یہ پڑھا مرزا صاحب! کہ مرزا صاحب نے کسی ہندو بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ اس وحی کا انگریزی میں، اس کا مطلب کیا ہے؟ وہ ٹھیک سمجھا بھی نہیں سکا کیونکہ اس زمانے میں کم لوگ انگریزی جانتے تھے۔ تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہندو بچے کو بلایا تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کو یہ بتانا ہو کہ اسلام کی یہ برکت ہے کہ آج کل بھی لوگوں کو وحی ہوتی ہے۔ ''دیکھو! مجھے یہ وحی ہوئی'' یہ جانتے ہوئے کہ ''وہ انگریزی اتنی نہیں جانتا کہ مجھے سمجھا سکے گا۔'' پھر بھی اس کو بتانا یہ تھا کہ اسلام بڑا بابرکت مذہب ہے۔

(مرزا قادیانی اپنی وحی نہیں سمجھ سکتا تھا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ دُرست آپ فرما رہے ہیں کہ......خود یہ نہیں سمجھتے تھے کہ وحی کا کیا مطلب ہے، یہ جو ہے ناں، یہ چیز ظاہر ہوتی اس سے، اور اللہ تعالیٰ اپنے ایک نبی کو ایک ایسی وحی بھیجتا ہے جو وہ سمجھے نہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں خود نہیں سمجھتے تھے، لیکن ماحول میں اسے سمجھنے والے موجود تھے[1]۔

[1403] **Mr. Yahya Bakhtiar:** *That is admitted.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ اقرار کر رہے ہیں) وہ تو میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر احمد: وہاں تو دونوں چیزیں ہیں۔ وہ جہاں ہندو کو مخاطب کیا گیا ہے، وہاں یہ ہے کہ نہ ان کے رشی سمجھتے تھے، نہ کوئی اور اِنسان سمجھتا تھا۔

---

[1] اللہ تعالیٰ نے وحی نہیں بھیجی، یہ جھوٹ بول رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے اس کو وحی بھیجتا جو وحی کو سمجھ تو سکے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یہاں یہ کہ اللہ میاں کیوں انگریزی میں ان سے بات کرے جب وہ انگریزی نہ سمجھیں؟ میں یہ صرف کہہ رہا ہوں۔ تو آپ نے کہہ دیا، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہم تو بڑے عاجز اِنسان ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہم جا کر مصلحت تو نہیں سمجھا سکتے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، وہ مصلحت میں نہیں کہتا کہ میں جانتا ہوں۔ باقی وہ جو آپ کچھ تھوڑے سے آپ جواب دیں گے مرزا صاحب! آج میرے خیال میں وہ ہو جائیں گے۔ ایک وہ محمدی بیگم، اور باقی تھی ناں Detail (تفصیل) کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ لکھ کے، یہ جو آپ نے وہ دیئے ناں، آپ دیں گے یہ تو میں Submit (پیش) کردُوں گا۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں جی۔ کچھ ہم نے نوٹ کیا ہے، میں ابھی ان سے ٹائپ کرواتا ہوں، آپ چلے بھی جائیں تو آپ کو پیچھے بھیج دُوں گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، Submit (پیش) کردیں گے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں اور پھر کچھ ایک دو چیزیں اور ہیں۔ تو وہ شام کو وہ ہو جائیں گی، کیونکہ انصاری صاحب نے کچھ سوال پوچھنے ہیں تحریف کے متعلق۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحیٰی بختیار: تحریف کے متعلق اور دو چار سوال اور انصاری صاحب پوچھیں گے۔

[1404] مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: تو شام کو ویسے بھی تو آپ نے بتانا ہے محمدی بیگم کا۔ **We hope to conclude it as soon as possible today.** (جہاں تک ممکن ہوا، ہم اُمید کرتے ہیں کہ آج ختم کرلیں گے)

مرزا ناصر احمد: ابھی نہیں ختم ہو رہا؟

جناب یحیٰی بختیار: وہ......نہیں جی، وہ سوالات جو ہیں، میں نے آپ کو لکھ کے دینے ہیں محمدی بیگم کے بارے میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو شاید آج شام تک نہ ہو تو وہ کل۔ جب اس کو Submit (پیش) کرنا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، ہاں، اس کو Submit (پیش) ہی کردیں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں بھجواؤں گا کل۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ کچھ حرج نہیں۔ باقی آپ نے کچھ اور ابھی آپ نے جواب نہیں دینا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں اور جو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ پورے کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ ایک کوئی حوالہ آیا تھا تین جنوری ۱۹۴۰ء ''الفضل''، تو اس میں ہم نے تلاش کیا ہے، اس میں کوئی حوالہ نہیں ملا۔

ایک ''فتاویٰ احمدیہ'' کا تھا، اس میں یہ ہم نے صفحہ نکال لیا ہے۔ یہ غالباً ان میں ہے جو آپ نے صفحے لکھوا دیئے تھے اور مضمون نہیں بتایا تھا۔ کیا مضمون تھا اس میں؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ دیا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، صفحہ تو میں نکال لیا ناں، تو اصل مضمون......

[1405] جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھتا ہوں۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ اگر مل جائے، کیونکہ آخر میں آپ نے وہ صفحے لکھوائے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، پورے صفحے سے تو پتا نہیں چل سکتا، میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، مگر کچھ ٹائم کم تھا۔ یہ کونسا ہے جی ''فتاویٰ......

مرزا ناصر احمد: یہ ''مجموعہ فتاویٰ احمدیہ'' جلد اوّل، صفحہ:۱۴۹۔

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ کون سا تھا جی یہ؟ جلد اوّل، صفحہ:۱۴۹۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ ''مجموعہ فتاویٰ احمدیہ'' صفحہ:۱۴۸-۱۴۹۔

(مسیح موعود کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ۱۴۹ صفحہ۔ یہاں جو میں نے لکھا ہوا ہے:

''مسیح موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا: آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ: مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے، اس کو جو نہ مانے اس کا کیا حال ہے؟ پس میں وہی مسیح اور مہدی [1406] ہوں جو آنے والا تھا۔''

مرزا ناصر احمد: جی، آپ نے ''کافر'' نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ حوالہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو اس کو آپ، میں نے کہا تھا کہ آپ **Explain** (واضح) کریں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں تو **Explain** (واضح) کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ: ''ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا: مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے، اس کو جو نہ مانے گا اس کا کیا حال ہے؟ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا۔''

تو جواب تو اس میں علماء نے دینا تھا ناں، آپ نے تو کچھ نہیں دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: علماء کا تو متفقہ یہ ہے ناں جی کہ جو مسیح آئے گا، جو نہیں مانے گا وہ کافر۔

مرزا ناصر احمد: کس کا فتویٰ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: علماء جو ہمارے ہاں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جو مسیح آئے گا اور ان کو جو نہ مانے......

مرزا ناصر احمد: اور ہم مسیح مانتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ مانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو نہیں مانتے اس واسطے ہم کافر ہو گئے؟

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے کہنے کے مطابق۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن اس معنی میں کفر جو ملتِ اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، وہ مولویوں کی **Logic** (منطق) آپ بھی **Refute** (انکار) نہیں کرتے، اس سے تو آپ کو بھی اِتفاق ہے کہ جو مسیح موعود آئے گا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ہو گیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں کفر کے معنی اور ہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ معنی تو ہم بڑی تفصیل سے جان چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس پھر ٹھیک ہے۔ وہ ہو گیا۔

''براہین احمدیہ'' کے حصہ پنجم کے......

[1407] جناب یحییٰ بختیار: اور کچھ مجھے تو نہیں آپ کو، کچھ پڑھ کے سنانا ہے آپ کو؟ **Passage** (پیرا) اگر ہو تو پہلے اس کو......

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی اور **Passage** (پیرا) میں نے **Page** (صفحہ) دیا ہو تو وہ میں آپ کو پڑھ کر سنادوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ وہی میں بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں نے **Page** (صفحہ) دیا ہو اور آپ کو **Passage** (پیرا) نہ ملا ہو تو میں پڑھ کے سنادوں۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ ہے ایک ''نصرۃ الحق۔'' ''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم، اس کے صفحہ ۵۹/۶۹ پر...... ہاں، ہاں، اس کے صفحہ ۵۴ پر آپ نے ایک عبارت پڑھی تھی۔ یہ وہ حصہ ہے جس میں یہ آتا تھا کہ: ''یہ پیچ میں نے کیا، یہ چالاکی کر کے۔'' ''قرآن اور رسول'' اور اس کا تھا۔ اس پر کہیں **Page** (صفحہ) پر ذِکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر وہ **Miss** (نظرانداز) ہو گیا ہو گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر وہ، وہی میرا مطلب ہے کہ ہم نے تو یہ تلاش کیا، نہیں ملا۔ اس واسطے یہ بھی ہو گیا اور؟

جناب یحییٰ بختیار: اور تو کوئی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت جو ہم نے نوٹ کئے وہ آ گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی کسی اور جگہ تو آپ کو نہیں ملا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں ملا[1]۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اور تو نہیں جی کوئی آپ کے پاس؟

[1408] مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، اور کوئی نہیں۔ (وقفہ)

---

[1] ''علماء پیچ میں پھنس گئے۔'' یہ حوالہ تھا براہین یا نصرۃ الحق کا نہیں بلکہ اربعین کا ہے، پہلے حوالہ نقل کر چکا ہوں۔

(حضور ﷺ کے معجزات تین ہزار......؟)

جناب یحیٰی بختیار: ایک اور تھا جی، میرا خیال ہے میں نے نہیں سنایا شاید آپ کو......بیچ میں کچھ Pages Blank (خالی صفحے) تھے:

''ہمارے نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار لکھی ہے......''
(تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

''......اور اپنے معجزات کی تعداد......''

''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم، Page بھی وہی ۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲ ہے:

''......جیسا کہ دس لاکھ بتائی ہے۔''

مرزا ناصر احمد: اچھا، خیر! میں اس کا جواب دے دیتا ہوں، یہ جو ہمارا اِعتقاد ہے، میں وہ بتادیتا ہوں۔ ہمارا اِعتقاد یہ ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ ایک زندہ نبی ہیں۔ زندہ نبی ایک جسمانی لحاظ سے نہیں ہیں، جسمانی زندگی تو آپ کی ایک محدود ہے، وہ ہمیں پتا ہے کتنے برس زندہ رہے۔ لیکن آپ ﷺ کی رُوحانی زندگی جو ہے، جو قیامت تک ممتد ہے، اس کی وجہ سے ہم نبی اکرم ﷺ کو ایک زندہ نبی مانتے ہیں اور زِندہ نبی کا جو تصوّر ہمارے دِماغ میں ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی رُوحانی زندگی کے نتیجے میں اُمتِ محمدیہ میں قیامت تک ایسے افراد پیدا ہوتے رہیں گے جو آپ کی رُوحانیت کے طفیل خداتعالیٰ کے نشانات اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے بنی نوعِ انسان کے سامنے پیش کرتے رہیں گے اور چونکہ عام آدمی جو ہے، اس کے نزدیک دو زِندگیاں بن جاتی ہیں ناں، ہمارے حلقے کے نزدیک، اِحساس رکھنے والے، وہ تو پہلے دن سے ایک ہی زندگی چلی ہے رُوحانی۔ اس واسطے جہاں ایک یہ کہا، اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی رُوحانی زندگی کا جو تعلق اپنی جسمانی زندگی [1409] کے ساتھ تھا، اس زمانے میں تین ہزار معجزے دُنیا نے دیکھے، اور قیامت تک کروڑوں دیکھے، وہ سب نبی اکرم ﷺ کے معجزے اور نشانات ہیں، لیکن یہ معجزے حضرت علی کے زمانے میں، حضرت عثمان (دونوں پر اللہ کی رضا ہو) ان کے زمانے میں دیکھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر آواز دِی، کتنے فاصلے پر تھی، پچاس، سو، ساٹھ، قریباً سو میل کے فاصلے پر تھی فوج، اور وہ نظارہ سامنے آیا، اور دیکھا کہ کمانڈر اس فوج کا جو ہے وہ غلطی کر رہا ہے اور آپ نے اس کو ہدایت دی وہیں سے گھبرا کے، اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ اس کمانڈر کے کان میں وہ آواز پہنچی سو میل دُور اور ایسی غلطی سے وہ فوج بچ گئی جس کے نتیجے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا اس کا۔ اب یہ معجزہ حضرت عمرؓ کا نہیں

ہے ہمارے نزدیک، نبی کریم ﷺ کا تھا۔ اس طرح اُمتِ محمدیہ میں، حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے، کہ کروڑوں اولیاء اللہ پیدا ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے معجزے اور نشانات دُنیا کو دِکھاتے رہے، لیکن عرفِ عام میں ہم کہتے ہیں کہ سیّد عبدالقادر جیلانی صاحب کے معجزات، ہم یہ کہتے ہیں کہ اِمام باقر کے معجزات، وغیرہ، وغیرہ۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے...... ایک چھوٹا سا ''تتمہ حقیقۃ الوحی'' کا حوالہ ہے، وہ میں پڑھ دیتا ہوں:

''اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی ﷺ سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات (وہی میرا جو پہلا مضمون تھا، اس کے متعلق ہے)۔ (کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات) ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے لیکن ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: اور تو نہیں جی کوئی حوالہ؟

[1410] **مرزا ناصر احمد:** ہوسکتا ہے کوئی غلطی ہو، لیکن جنہوں نے نوٹ کیا ہے وہ کہتے ہیں نہیں۔

(خلافت عثمانیہ کے سقوط پر قادیانی جماعت نے کہا ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں بھی بھول جاتا ہوں جی، بہت زیادہ ہوگئے۔

اب دو تین مختصر سے سوال ہیں۔ ایک یہ کہ خلافتِ عثمانیہ کے سقوط پر آپ کی جماعت نے پنجاب کے انگریز لیفٹیننٹ گورنر کو کہا تھا کہ مذہباً ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا ان فرقوں سے کوئی تعلق ہی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ترکوں سے ہمارا تعلق کوئی نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ترکوں سے، مسلمانوں سے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......کوئی تعلق نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یاد تو نہیں ہے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایڈریس ہے، لیفٹیننٹ گورنر کو دِیا ہوا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، اس میں یہ تھا کہ: ''کیونکہ ہمارا اپنا خلیفہ ہے اس واسطے ہم ان کو خلیفہ نہیں مانتے۔''

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس لحاظ سے کہ ہماری اپنی خلافت ہے، اور خلافتِ ترکیہ سے ہمارا یہ خلافت اور یہ اِتباع کا تعلق نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس ضمن میں کہ ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ممکن ہے یہی ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں ہے ہی یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ ایڈریس نہیں ہے میرے پاس اس وقت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن عملاً تو یہ ہوا ناں کہ حجاز والے ان کے خلاف لڑے، حرمین شریف والے لڑے۔ وہ میں نے بتایا تھا کہ وہ اور قسم کی لڑائیاں تھیں، وہ دِینی جہاد نہیں تھے جس کے اُوپر یہ فتوے لگائے جاتے ہیں۔[1411]

(بغداد پر انگریز کے قبضے کی خوشی میں قادیان میں چراغاں)

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک اور سوال ہے کہ: ''کیا یہ دُرست ہے کہ جس وقت بغداد پر انگریز کا قبضہ ہوا، عراق مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلا، اس وقت قادیان کی جماعت نے چراغاں کیا تھا؟''

مرزا ناصر احمد: یہ میں جواب دے چکا ہوں کہ اس وقت......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، سارے مسلمان اگر ایک وقت کریں کوئی چیز، جیسے کہ آپ نے کہا، آپ کے جواب سے یہ ***Impression*** (تأثر) پڑتا تھا کہ اس موقع پر سب مسلمانوں نے چراغاں کیا......

مرزا ناصر احمد: اس کی تاریخ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تاریخ یہاں نہیں لکھی، یہ ایک ***Historical Fact*** (تاریخی حقیقت) ہے، جب بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہوا......

مرزا ناصر احمد: ***Historical Fact*** (تاریخی حقیقت) یہ ہے کہ وہ جنگ کا خاتمہ ہوگیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک جنگ کا خاتمہ تھا، وہ تو ***Poppy Day*** سب دُنیا میں ہوتا رہا، ۱۸؍نومبر ۱۹۱۹ء میں، ۱۱؍نومبر کے بعد، وہ چراغاں سب ملک میں ہوگیا تھا۔

مرزاناصر احمد: نومبر انیس سو......؟

جناب یحییٰ بختیار: نومبر ۱۹۱۷ء یا ۱۹۱۸ء۔

مرزاناصر احمد: نومبر ۱۸ء، یا ۱۷ء یا ۱۸ء، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۱؍نومبر ۱۹۱۸ء تھا وہ تو۔

مرزاناصر احمد: اسی واسطے میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تاریخ اگر پتا ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ علیحدہ ڈیٹ پر اس دوران میں ہوئی ہے، *Not on the same date* (اسی تاریخ کو نہیں)، اگر اس میں ہو تو پھر میں وہ سوال ہی واپس لیتا ہوں۔ اگر اس ڈیٹ پر......

[1412] مرزاناصر احمد: یہ پھر اگر آیا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں، یہ چیک نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ آپ چیک کر لیں۔ میں نے پہلے پوچھا بھی نہیں تھا کل آپ نے جو اس کا ذکر کیا ناں، چراغاں کا، تو مجھے بتایا گیا......

مرزاناصر احمد: یہ **Submit** (پیش) میں کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ....وہ چراغاں۔ تو سب مسلمان......لڑائی تو سب ملک میں تھی ختم ہوگئی۔

مرزاناصر احمد: یہ لڑائی پر ***In writing*** (تحریر میں) دو تین صفحے ***Submit*** (پیش) کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: جتنا مختصر ہو۔ جتنے بھی ***Annexure*** (منسلکہ دستاویز) آ رہے ہیں وہ پرنٹ ہو رہے ہیں۔ پھر وہ اسمبلی کے ممبران کو دے رہے ہیں۔ اس لئے جتنا مختصر ہوگا وہ پڑھیں گے اور اُس کو دیکھیں گے۔

مرزاناصر احمد: صرف ہمیں اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ ہمیں تو بھی ایک کاپی ملنی چاہئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو یہاں بیٹھے ہیں، آپ کے سامنے سب کچھ ہوا۔

مرزاناصر احمد: یہ نہیں بیٹھے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کمیٹی کا آرڈر ہے، میں تو......

۱؎ ماشاءاللہ! خود کو قومی اسمبلی کے ممبران جیسے استحقاق کا حق دار سمجھنے لگ گئے...! چھچھوڑے کے خواب والی بات ہوئی ناں؟

مرزا ناصراحمد: آں؟ نہیں، میں تو ویسے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سیکریٹ ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ پبلک......

مرزا ناصراحمد: نہیں، کمیٹی کی خدمت میں درخواست کر رہا ہوں، بڑی عاجزانہ، بڑے مؤدّب ہوکر[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو کمیٹی Consider (غور) ضرور کرے گی۔ بات یہ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ یہ چیز جو ہے......

[1413] مرزا ناصراحمد: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان حالات میں باہر نہ جائے۔

مرزا ناصراحمد: خیر، یہ تو بحث ہی نہیں۔ میں دے دُوں گا، بڑا مختصر، جتنا ہوسکے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اگر وہ Celebration (خوشی کا موقع) ہے کہ عراق کے مسلمانوں کی حکومت چلی گئی۔

مرزا ناصراحمد: چیک کریں گے کہ سن کونسا ہے، ایک چیز یہ چیک کرنے والی ہے۔ دُوسری یہ چیک کرنے والی ہے کہ مسلمانانِ ہند کا اس وقت رَدِّعمل کیا تھا، ممکن ہے انہوں نے غصّے کا اِظہار کیا ہو اور ہم نے چراغاں کی ہو۔ تو یہ Clash آجاتا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ بتانا چاہتا ہوں، جہاں جنگ ختم ہوئی تو ہندو، مسلمان، پارسی، جو بھی برطانیہ کی رعایا یہاں تھی، سب نے چراغاں کیا تو قادیان میں بھی ہوگیا ہوگا؟

مرزا ناصراحمد: یہ پوائنٹ میں نے نوٹ کرلیا ہے ذہن میں۔ اس کے مطابق مختصراً......

جناب یحییٰ بختیار: اس کے علاوہ اسی موقع پر عراق کا کسی مسلمان نے چراغاں نہیں کیا، آپ نے کیا، یہ کہتے ہیں۔

مرزا ناصراحمد: ہاں، عراق کا......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہتا ہوں کہ آپ Verify (تصدیق) کریں۔

مرزا ناصراحمد: نہیں، آپ کہتے ہیں کہ ایسا ہوا، یا آپ یہ فرماتے ہیں کہ میں Verify (تصدیق) کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ Allegation (اِلزام) ہے، آپ Verify (تصدیق) کریں۔

---

[1] دے جا سخی آراہ خدا۔ تجھے اللہ ہی بوٹا لائے گا۔ اسی کو کہتے ہیں شاید؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، *Verify* (تصدیق) کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف آپ نے کیا اور باقیوں نے نہیں کیا؟

[1414] مرزا ناصر احمد: باقیوں نے نہیں کیا؟ ہاں ٹھیک ہے، یہ بھی *Verify* (تصدیق) کرنے والی بات ہے ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ پونے دو ہو گئے ہیں۔ تو پھر ایڈجرن کریں شام کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: شام کو *Meet* (اجلاس) کرنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: شام کو جی، پہلے میں نے کہا، مولانا صاحب پوچھیں گے......

Mr. Chairman: *Yes, we are meeting in the evening.* (جناب چیئرمین: جی ہاں! ہم شام کو اِجلاس کریں گے)

جناب یحییٰ بختیار: ......تحریفِ قرآن کے بارے میں دو تین سوال پوچھ رہے ہیں آپ سے شام کو......

Mr. Chairman: *The Delegation is premitted to leave for the present.*

(جناب چیئرمین: اس وقت وفد کو جانے کی اجازت ہے)

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... This is not my subject.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ میرا موضوع نہیں ہے)

اور اس کے علاوہ دو چار سوال اور بھی ہیں، وہ کہتے تھے، میں نے کہا، پھر بھی پوچھ لیں گے۔

Thank you, Sir. (جنابِ والا آپ کا شکریہ)

Mr. Chairman: *The honourable members may keep sitting.* (جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں)

مرزا ناصر احمد: جناب چیئرمین، سر! اگر مجھے اجازت ہو تو بعض سوالوں کے جواب میرے پاس اس ڈیلی گیشن کے کوئی اور صاحب بھی دے سکیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Anybody you like, Sir. I do not have any objection.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! جو شخص آپ چاہیں، کوئی اعتراض نہیں)

[1415] *(The Delegation left the Chamber)*

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: ***Yes, I think, by this evening, we will be able to dicuss so many things with others.***

The reporters can go alse. They are also free.

The honourable members may keep sitting.

(جی ہاں، آج شام ہم نے بہت سی باتوں پر غور کرنا ہے۔ رپورٹرز بھی جا سکتے ہیں۔ انہیں اجازت ہے۔ معزز اراکین تشریف رکھیں)

The Special Committee is adjourned to meet at 6:00, and by that time, the honourable members may come prepared for any question which may be left over.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چھ بجے تک ملتوی ہوا)

Thank you very muck. (آپ کا بہت بہت شکریہ)

[The Special Committee adjourned for lunch break to re-assemble at 6:00 p.m]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفے کے لئے ملتوی ہوا۔ چھ بجے شام دوبارہ ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after lunch break, Mr. Chairman (Sahibzadaz Farooq Ali), in the chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد دوبارہ ہوا۔ چیئر مین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

جناب چیئر مین: ان کو بلالیں۔ ہاں، باہر بٹھادیں۔ *Attorney-General may also be called.* بلالیں ان کو، اٹارنی جنرل صاحب باہر بیٹھے ہیں۔ آج ہوجائے گا، اِن شاء اللہ۔ اُمید ہے جی، اب کافی دن ہوگئے ہیں۔ *Today is the eleventh day.* آج ختم کرلیں گے تو پھر کل نہیں ہوگا۔ کل اسی واسطے رکھا تھا کہ اگر آج کوئی چیز ختم نہیں ہوگی تو پھر کل، *Tomorrow*۔

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *Mr. Chairman, before you call the witness, I would like to address the chair.*

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب چیئر مین! پیشتر اس کے کہ آپ گواہ کو بلالیں، میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں)

جناب چیئر مین: ان کو ذرا روک دیں جی۔ ان کو ابھی روک دیں ذرا جی۔ ہاں[1416]، *Yes*۔

ATTACK ON M.N.A

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *Mr. Chairman, I have to disclose with great pain that this afternoon, at half past three, when I was retruning from the Hostel, on may way back home to a place wherer I am staying at chaman and when my car came near the National Assembly of Pakistan, a jeep was coming from the direction*

of the State Bank building. The jeep overtook me and it then started going ahead of me, as if they knew which side I live. First, the jeep was coming faster because I normally drive my car faster. I started driving slow, the the jeep also became slow. Then, when you cross those diplomatic houses, there is a crossing of Ata-Turk Road with Fazal-i-Haq Road, and there is a very depth like this and there is a very blind corner and there are bushes all around. The jeep turned towards left and there was a rapid sten-gun fire on me and I have escaped with the grace of God Almighty and it is the God's blessing that I am speaking to you in one piece. It is just God's blessing, it is a blessing of the people of Qasur who pray for me, it is the blessings of my bazurg (بزرگ), it is the blessings of my friends that I am intact. And this was a murderous attack and this is very serious. I don't impute motive to anybody because that will be going beyond my scope, but I am just giving this information to you. Sir, and it should be on record.

The case has alredy been filed with the Police Station, Islamabad. Islamabad Plice is investigating. But, Sir, the matter is very serious and it needs your consideration. Sir, if you will not protect us, because you are the symbol of democracy, you are the symbol of rule of law in this country, if you will not defend us, Sir who will defend us? And if we have to defend ourselves in this country, if everybody starts holding guns, then, Sir, this country will

not find anything, there will be no society and there will be no law. There will be absolutely chaos, there will be bloodsehd. And Sir, we have already and we don't want blood-bath in this country.

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب چیئرمین! بڑے دُکھ کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ آج بعد دوپہر ساڑھے تین بجے جب میں ہوسٹل سے واپس چمن جہاں میں قیام پذیر ہوں، جارہا تھا، اس وقت ایک جیپ اسٹیٹ بینک بلڈنگ کی طرف سے نیشنل اسمبلی کے قریب آئی، جیپ نے مجھے پیچھے چھوڑا اور پھر میرے آگے آگے چلنے لگی۔ اس طرح جیسا کہ جیپ والوں کو میری رہائش گاہ کا علم ہو۔ شروع میں جیپ کی رفتار تیز تھی، کیونکہ عام طور پر میں گاڑی تیز چلاتا ہوں۔ میں نے کار کی رفتار سست کردی تو جیپ کی رفتار بھی سست ہوگئی۔ سفیروں کے مکانوں سے گزر کر اتاترک اور فضل حق پر ایک گہری اور اندھادھند موڑ ہے، جن کے اِردگرد جھاڑیاں ہیں، جیپ بائیں طرف مڑی اور جیپ سے مجھ پر اسٹین گن کا لگاتار فائر کیا گیا، لیکن میں محض اللہ کے کرم سے محفوظ رہا، اور یہ اس کی رحمت ہے کہ میں صحیح سالم حالت میں آپ سے خطاب کر رہا ہوں، یہ اللہ کا کرم اور قصور کے لوگوں کی دُعائیں، میرے بزرگوں کی دُعائیں، اور دوستوں کی دُعائیں ہیں کہ میں زندہ ہوں۔ یہ ایک قاتلانہ حملہ تھا جو کہ بہت ہی سنگین بات ہے۔ جناب والا! ریکارڈ کے لئے یہ اطلاع بہم پہنچا رہا ہوں۔ میں اسلام آباد پولیس اسٹیشن میں مقدمہ پہلے درج کراچکا ہوں، جو تفتیش کر رہی ہے۔ لیکن جنابِ والا! یہ معاملہ سنگین نوعیت کا ہے اور آپ کی توجہ کا متقاضی ہے۔ جنابِ والا! اگر آپ ہمارا تحفظ نہیں کریں گے، کیونکہ آپ جمہوریت کی علامت ہیں، آپ اس ملک میں قانون کی حکمرانی کی علامت ہیں، جنابِ والا! اگر آپ ہمیں تحفظ نہیں دیں گے تو اور کون دے گا؟ اور اگر اس ملک میں ہم نے اپنا تحفظ خود، ہم نے اپنا تحفظ خود ہی کرنا ہے تو پھر جنابِ والا! ہر شخص کے ہاتھ میں بندوق ہوگی اور ملک میں کچھ بھی نہیں رہے گا، نہ کوئی معاشرہ ہوگا اور نہ ہی قانون۔ بس افراتفری اور خون خرابہ ہوگا۔ جنابِ والا! پہلے ہی کافی کشت وخون ہو چکا ہے، ہم جانتے ہیں خون خرابہ کیا ہوتا ہے؟ اور ہم ملک میں کشت وخون نہیں چاہتے)

[1417] *Sir, if this type of incident takes place and if we feel that we are not protected by the rule of law; by the Administraion, then we will have to protect ourselves. And*

when everybody started protecting himself, Sir, you know, it will result in total chaos, it will result in disintegration of the country. And, Sir, for God's sake, let us save this country. This country is lying in shambles. We are already finished totally. Let us emerge together as a respectable country. Let us emerge together as a country which should have respect in the comity of nations. And, Sir, great responsiblity lies on your shoulders, because you are the symbol of democracy in this country.

I have brought this matter before you and before my august colleagues. I have not put any motive. I have not given any directions that so and so body was involved in this attack, but I am leaving everything open, everything open, because I am a very fair man, I am a very judicious person. I am leaving everything open, but, Sir, nevertheless, particularly the protection of each member of this House is your responsibility. And if we are not protectd in Islamabad, in the metropolis, in the capital of Islamic Republic of Pakistan, a member of Parliment is not protected, Sir, then, Sir, you can well imagine the fate of a commoner in some far-flung area of Tobe Tek Singh, who is not all that important, who is not in Islamabad, Sir.

So, Sir, I am bringing all these matters with all the humility at my command. I am really, Sir, pained. I am not pained because this attack is on me. If today this attack is on me, tomorrow this attack can be on anybody else. So, I am

worried from that angle, Sir. Sir, I am a peaceful citizen. I might not take gun in my hand, but the possibility is that if this attack is on some person who is mor aggressive, he might hold a gun in his hand and, Sir, if the gun battle will have to start in this country, then let us wind up this House, let us wind up these institutions. Then what is the need for having these institutionss, these traditions? These traditions and institutions are for the protection of an individual, for the protection of rule of law, Sir. And, Sir, this is a great responsibility on your shoulders. Sir, and I know, Sir, you must be worried about it.

(جنابِ والا! اگر ایسے واقعات ہوتے رہے اور یہ اِحساس ہو کہ قانون ہماری حفاظت نہیں کرسکتا تو پھر ہمیں اپنی حفاظت خود کرنا پڑے گی اور جنابِ والا! جب ہر کوئی اپنی حفاظت خود کرنے لگے تو پھر آپ جان لیں کہ سوائے افراتفری کے کچھ نہ ہوگا، اور اس کا نتیجہ ملک کا خاتمہ ہوگا۔ خدا کے لئے ہم اس ملک کو بچالیں، ہم پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں، آیئے ہم ایک معزز ملک کی طرح ہوں، ایک ایسے ملک کی طرح جس کی قوموں کی برادری میں عزت ہو۔ جنابِ والا! چونکہ آپ جمہوریت کی علامت ہیں، اس لئے آپ کے کاندھوں پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ معاملہ میں آپ کے اور اپنے معزز ساتھیوں کے رُوبرو پیش کر رہا ہوں، میں نے کوئی اِلزام تراشی نہیں کی۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ فلاں فلاں اس معاملے میں ملوث ہیں۔ لیکن میں ہر بات کھلی رکھ رہا ہوں۔ کیونکہ میں ایک راست باز اِنسان ہوں، انصاف پسند آدمی ہوں، میں ہر چیز کھلی چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن جنابِ والا! اس ایوان کے ہر رکن کا تحفظ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں بھی محفوظ نہ ہوں، تو پھر آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ جیسے دُور دراز علاقے کے رہنے والے عام پاکستانی کی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، جس کی نہ تو اتنی اہمیت ہے اور نہ وہ اسلام آباد میں ہے۔ میں نہایت عاجزی کے ساتھ یہ تمام حالات پیش کر رہا ہوں۔ جنابِ والا! مجھے اس بات کا بہت دُکھ ہے۔ اس لئے نہیں کہ مجھ پر حملہ ہوا ہے، یہ حملہ کل کسی اور پر بھی ہوسکتا ہے، بس اسی وجہ سے ہی میں پریشان ہوں۔ جناب

والا! میں ایک امن پسند شہری ہوں، ممکن ہے میں بندوق ہاتھ میں نہ لوں، مگر یہ حملہ کسی اور پر ہو، تو ہوسکتا ہے کہ وہ بندوق اُٹھالے، اور ملک میدانِ کارزار بن جائے۔ تو پھر نہ اس ایوان کی ضرورت ہے، اورنہ اس اِدارے کی، اس اِدارے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ اِدارے ذاتی تحفظ اور قانون کی حکمرانی کے لئے ہیں۔ جنابِ والا! آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے، میں جانتا ہوں کہ آپ اس وجہ سے بہت پریشان ہیں)

[1418] *You know, I can feel, Sir, that you are feeling upset because this thing can happen to anybody.*

Sir, I need your protection, I need the protection of this House, otherwise, Sir, if the House will not protect us, then, Sir, we know how to protect ourselves and that will be going too far.

With these words, I thank you very much.

(آپ جانتے ہیں جنابِ والا! نہ صرف آپ بلکہ ہم سب پریشان ہیں، کیونکہ ایسا معاملہ کسی کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔ جنابِ والا! مجھے آپ کا تحفظ چاہئے، مجھے اس ایوان کا تحفظ چاہئے، اگر یہ ایوان ہمیں تحفظ نہیں دے گا تو پھر جنابِ والا! ہم اپنا تحفظ کرنا جانتے ہیں، اور یہ بہت ہی آخری راستہ ہوگا، ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں)

Mr. Chairman: *Thank you very much, Mr. Ahmad Raza Qasuri.*

(جنابِ چیئرمین: احمد رضا قصوری صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *May I say a few words?* (سردار مولا بخش سومرو: کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟)

Mr. Chairman: *Just a minute you have to tell us what protection the House can give you. And definitely every member is entiled to any protection. Since you have gone to the police, you have registered the case the matter is sub judice, because they will investigate the matter. As for the*

protection which the House can afford, it is out only available to you, it is available to all the members inside the House, and whatever means or to whatever extent our juridiction extends. Whatever Mr. Qasuri has said, it is on the record. The rest is for him to tell us. And definitely whatever is within our powers or whatever we can do ....

Yes, now they may be called.

The case is registered. Now it is for the Police to investigate.

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ۔ آپ ہمیں بتائیں کہ یہ ایوان آپ کو کیا تحفظ مہیا کرسکتا ہے؟ اور یقیناً ہر رُکن تحفظ حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ آپ پولیس کے پاس جاچکے ہیں مقدمہ درج کرادیا ہے، معاملہ زیرِ تفتیش ہے، جہاں تک اس ایوان کی طرف سے تحفظ دینے کا تعلق ہے، اس ایوان کے دائرۂ اختیار کے اندر یہ تحفظ ایوان کی حدود میں تمام اراکین کو حاصل ہے۔ قصوری صاحب نے جو کچھ کہا ہے، وہ ریکارڈ پر آچکا ہے۔ اس کے علاوہ وہ جو بھی کہنا چاہیں، ہمارے اختیار میں جو بھی ہوگا، ہم کریں گے۔ ہاں اب انہیں بلالیں، مقدمہ درج ہوچکا ہے، پولیس تفتیش کرے گی)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General.*

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب!)

[1419]*CROSS-EXEAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION*

(قادیانی وفد پر جرح)

(منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ سقوط بغداد پر قادیان میں چراغاں)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے وہ جو عراق کے بارے میں کہا تھا، آپ نے کہا کہ جنگ کے خاتمے پر ہوا تھا، وہ منیر انکوائری رپورٹ سے بھی حوالہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا تھا کہ آپ پہلے بتائیں کہ باقی مسلمانوں نے Celebration (جشن) نہ کی ہو یا وہ ناراض ہوئے ہوں۔ تو یہاں ایسے ہی لکھا ہے: "The Celeberation......"۔

مرزا ناصر احمد: تاریخ اصل میں چاہئے تا کہ چیک کیا جاسکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ منیر صاحب لکھتے ہیں:

"The celebrations at Qadian of the victory when Baghdad fell to the British in 1918 during the First World War in which Turkey was defeated, caused bitter resentment among Musalmans and Ahmadiyyat began to be considered as a hand-made of the British."

(پہلی جنگِ عظیم میں جب ۱۹۱۸ء میں ترکی کو شکست ہوئی، اور بغداد کا سقوط ہوا، اس سلسلے میں انگریزوں کی فتح کا جو جشن قادیان میں ہوا، اس پر مسلمانوں نے بہت ناپسندیدگی کا اِظہار کیا، اور (مسلمانوں نے) احمدیوں کو انگریزوں کی باندی (لونڈی) گردانا۔“

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص:۲۰۹، اردو-انگلش ۱۹۶)

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۶۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کوئی تاریخ دی ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: During the war, Sir, in 1918.

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! جنگ کے دوران ۱۹۱۸ء)

۱۱رنومبر کو میرے خیال میں وار ختم ہوگئی تھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: .... یہ اس سے کچھ پہلے کی بات ہوگی۔ ***During the war in 1918.*** (جنگ کے دوران ۱۹۱۸ء)

[1420] **مرزا ناصر احمد:** ***In 1918*** ۔تو گیارہ والا ....تو ہم نے گیارہ والا اخبار تو ڈھونڈ ڈھانڈ کر نکال لیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو سب نے کیا تھا، جنرل گورنمنٹ کی طرف سے......

مرزا ناصر احمد: ......اعلان ہوا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ تو سب نے کیا تھا۔ یہ علیحدہ ***Incident*** ہے جس نے مسلمانوں کو......

مرزا ناصر احمد: ہاں تو پھر یہ چیک کرنا پڑے گا۔ یہاں نہیں ہے اخبار ہمارے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور جو عرض کر رہا تھا صبح آپ کو.......

مرزا ناصر احمد: یہ ***198*** تھا ناں ***Page*** (صفحہ) منیر کی رپورٹ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: ***196***۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ***196***۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دُوسرے میں عرض کر رہا تھا، آپ نے جو کہا تھا وہ امریکن تھا ڈوئی۔

مرزا ناصر احمد: ڈوئی؟

(ڈوئی امریکن کے متعلق سوال)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ علیجاہ ہے۔تو مرزا صاحب نے ان کو چیلنج کیا۔تو اگر آپ دیکھیں تو جس طرح مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ کو چیلنج کیا ہے، اسی طرح سے یہ ہے۔ ہو بہو معاملہ یہ بھی ہے اور.......

مرزا ناصر احمد: اور جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا رَدِّعمل تھا، وہی ڈوئی کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مولوی صاحب نے تو پھر بھی کہا کہ: ’’اگر یہ بات ہے تو

میں تیار ہوں‘‘ اس نے تو Ignore (نظرانداز) کردیا، اس نے تو کہا: ’’میں جواب نہیں دیتا، میں نہیں مانتا۔‘‘ یہ میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا تھا آپ کو۔

مرزا ناصر احمد:[1421] اس کا یعنی سوال یہ ہے کہ ہم موازنہ کرکے تو اس کی رپورٹ دے دیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ دو Parallel Cases (متوازی کیسز) ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔ اسی لئے آپ کی توجہ Page.179 یہ جو "True Islam" (سچا اسلام) ہے......

Mirza Nasir Ahmad: "Ahmadiyyat or True Islam"? (مرزا ناصر احمد: احمدیت یا سچا اسلام؟)

جناب یحییٰ بختیار: Page. 179، یہ جو میرا ایڈیشن ہے ناں، 1937ء کا، اُس سے ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: 37ء کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ڈوئی کی اسٹوری جب آتی ہے ناں، اس میں وہ بیان کرتے ہی ناں......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ ان میں کوئی Parallel (متوازی) ہے، کوئی اِختلاف ہے، کیا چیز ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں Parallel Cases (متوازی کیسز) ہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو چیک کرکے Written Statement (تحریری دستاویز) دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پوائنٹ آف ویو سے دیکھیں کہ یہاں بھی وہ کہتا ہے کہ......

They are parallel cases:

"This challenge was first given in 1902 and was repeated in 1903 but Doui paid no attention to it and some

of the [1422] *American papers began to inquire as to why he has not given reply".*

(یہ دو متوازی معاملات ہیں۔ یہ چیلنج پہلے ۱۹۰۲ء میں دیا گیا، پھر ۱۹۰۳ء میں دُہرایا گیا، مگر ڈوئی نے کوئی توجہ نہ دی اور کچھ اخباروں نے دریافت کرنا شروع کردیا کہ اس نے کیوں جواب نہیں دیا)

مرزا ناصر احمد: اس کی پوری تفصیل ہے ہمارے پاس، وہ نقل کر کے دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ یہاں ساری تفصیل دی ہوئی ہے اس کتاب میں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں اتنی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اخبار ''امریکن ایکسپریس'' کو **Quote** کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بہت کچھ دیا ہوا ہے اس میں۔ تو اسی طرح اُس نے اِنکار کردیا۔ پھر اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ وہ دُعا جو تھی وہ قبول ہوگئی اور وہ ذلیل ہوگئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ایک نے **Ignore** (نظرانداز) کیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی:

Then he was asked. He said, "I refuse to take notice......."

(تب اس سے پوچھا گیا، اس نے جواب دیا کہ: اس نے اس پر توجہ نہیں دی)

وہ میں نے آگے نہیں پڑھا۔

Mirza Nasir Ahmad: *"I refuse to take notice and I refuse to accept."*

Ther is a lot of difference between the two.

(مرزا ناصر احمد: میں اس کو قابلِ توجہ نہیں سمجھتا، اور نہ میں اس کو قبول نہیں کرتا۔ ان دونوں باتوں میں بہت فرق ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Exactly, Sir, he refused. Maulana after all said that "I am willing to accept."***

(جناب یحییٰ بختیار: بالکل جناب والا! اس نے مولانا کو اِنکار کیا ہے، آخرکار اس نے کہا کہ میں اسے قبول کرنے کو تیار ہوں)

مرزا ناصر احمد: بہرحال، یہ موازنہ کرکے آپ کو لکھ دیں گے، **Submit** (پیش) کردیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں لکھا تھا اس نے......

مرزا ناصر احمد: جی، میں سوال سمجھ گیا ہوں، وہ سارے حوالے نکال کے......

[1423]***Mr. Yahya Bakhtiar:* "Dr. Doui paid no attention to it and some of the American papers began to inquire as to why he has not given a reply. He himself says in his own paper of December 1903: "There is a Muhammadan Messaih in India who has repeatedly written to me that Jesus Christ lies buried in Kashmir and people ask me why I don't answer him. Do you imagine that I should reply to such wags and lies. If I were to put down my foot on them, I would crush out their lives. I give them a chance to fly away and live."**

(جناب یحییٰ بختیار: ڈاکٹر ڈوئی نے کوئی توجہ نہ دی۔ چند امریکی اخباروں نے دریافت کرنا شروع کردیا کہ اس نے کیوں جواب نہیں دیا؟ وہ خود اپنے اخبار دسمبر ۱۹۰۳ء میں کہتا ہے: ''ہندوستان میں ایک محمڈن مسیحا ہے جس نے کئی بار مجھے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں دفن ہیں اور لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں اس کو جواب کیوں نہیں دیتا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مجھے ایسے مکروہ جھوٹ کا جواب دینا چاہئے؟ اگر میں نے اپنا قدم ان پر رکھا تو میں انہیں ملیامیٹ کردوں گا۔ میں انہیں ایک موقع دیتا ہوں کہ بھاگ جائیں اور اپنی جان بچائیں۔'')

تو بڑی بات کی اس نے۔ تو میں یہ کہہ رہا ہوں.......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہی کہا تھا ناں کہ بڑا فرق ہے۔

(ڈوئی نے مرزا قادیانی کے چیلنج کو نظرانداز کیا)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ فرق تو جو بھی ہے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ اس نے

بھی چیلنج کو **Ignore** (نظرانداز) کیا، بلکہ حقارت سے اُس نے کہا کہ: ''میں اس کا کوئی نوٹس نہیں لیتا۔''

مرزا ناصر احمد: اور حقارت کی سزا مل گئی اُس کو اور انہوں نے کہا: ''کوئی دانا قبول نہیں کرسکتا۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہا: ''اگر آپ یہ کریں گے، یہ شرط پوری کریں تو میں تیار ہوں۔'' انہوں نے کہا کہ: ''میں تیار ہوں۔ مگر آپ اگر......'' یہ کوئی اپنی طرف سے شرط لگائی۔ تو بہرحال یہاں بھی اس نے اِنکار کردیا، اور یہاں بھی بددُعا کی اور وہاں بھی بددُعا ہوئی......

مرزا ناصر احمد: اس کے اِنکار کے بعد ایک پیش گوئی اس کے لئے شائع کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: سب کچھ اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب کچھ تو نہیں ہے۔ یہ تو ایک رپورٹ ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اور میں کہتا ہوں کہ جس وقت انہوں نے بددُعا کی ہے، اُس وقت کہا کہ: [1424] ''تم بھی بددُعا کرو اور میں بھی بددُعا کرتا ہوں۔ جو جھوٹا وہ مرے گا۔''

وہ مرگیا۔ پھر مولوی ثناء اللہ سے کہا: ''تم بھی بددُعا کرو، میں بھی کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ سے بددُعا کی کہ: ''مجھے تنگ کر رہا ہے اور یہ ہیضہ اور طاعون سے مرے، جو بھی جھوٹا ہو۔'' یہ میں **Parallel** (متوازی) کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں سمجھ گیا کہ آپ یہ **Parallel** (متوازی) کر رہے ہیں۔ تو میں یہ عرض کردیتا ہوں کہ میں اپنا **Parallel** (متوازی) کرکے تو پھر **Submit** (پیش) کردوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے **Attention** آپ کی **Draw** کرنی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، وہ نوٹ کرلیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس لائن پر۔

Thank you very much, Sir. (جنابِ والا! آپ کا بہت بہت شکریہ)۔ اب یہ مولانا آپ سے کچھ تحریف پر کچھ پوچھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک کتاب دینے کا ہم نے وعدہ کیا تھا، وہ ایک ''مباحثہ راولپنڈی''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ’’ایک غلطی کا اِزالہ۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ریکارڈ پر آ گیا۔ اس کی طرف......

مرزا ناصر احمد: اور وہ آپ نے ’’الفضل‘‘ کے متعلق کہا تھا اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی......

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. Thank you very much.

(جناب یحییٰ بختیار: جی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ)

[1425] میرے پاس جو تھی ناں، وہ چھوٹی کاپی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ وہ ساری ہم نے یہ کرادی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے اس لئے کہا کہ یہ ساری Misunderstanding (غلط فہمی) نہ ہو۔ اب Last Page (آخری صفحہ) یہ ہے، جو اس کا ہے، وہ ہے......

مرزا ناصر احمد: آپ نے......جی؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے وہ نوٹ بھیج دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ مل گیا مجھے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Sir. Nothing more.

(جناب یحییٰ بختیار: آپ کا شکریہ جناب والا، اس کے علاوہ کچھ نہیں)

مرزا ناصر احمد: یہ آپ نے فرمایا تھا حضرت انصاری صاحب یہ سوال کریں گے تحریفِ معنوی کے متعلق یا تحریفِ قرآن کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا: تحریف کے متعلق، کیونکہ وہی اس Subject (موضوع) کو Deal (ڈیل) کر رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ اُصولی باتیں ہیں، وہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں شروع میں اور اس کے بعد پھر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کی مرضی ہے۔ وہ تو آپ کے ڈیلی گیشن کی طرف سے آپ سب کے...... جہاں تک اسپیکر صاحب، چیئرمین صاحب کا یہ رول ہے کہ اگر خود لیڈر بول سکے تو وہ بولیں گے۔ اگر وہ محسوس کریں کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، جیسا کہ مولانا صدرالدین صاحب بوڑھے آدمی ہیں، He cannot answer, he cannot hear

(وہ جواب نہیں دے سکتے، وہ سن نہیں سکتے) تو انہوں نے کہا کہ جو *Alternate* ہو وہی کرے۔آپ ماشاءاللہ اچھی طرح بول بھی سکتے ہیں.......

مرزا ناصر احمد: ......میں سن بھی سکتا ہوں۔میں نے تو یہ......

[1426] جناب یحییٰ بختیار: باقی یہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے *Prepare* کیا ہے، یہ *Deal* کریں گے، میرا خیال ہے کہ وہ تو ایسی بات نہیں ہے۔آپ حافظ بھی ہیں اور......

مرزا ناصر احمد: یہی کر لیں گے۔

Mr. Chairman: ***I think, my observation is that it would be better if the reply is by the witness himself.***

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ یہ بہتر ہوگا کہ گواہ خود جواب دے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***There is another complication also, Sir.***

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! اس میں ایک اُلجھن اور بھی ہے)

Mr Chairman: ***My observation is based on the ground that the Committee has authorised the Attorney-General to put the question only and, as far as Tehreef-i-Qur'an is concerned, since we had ourselves acknowledged that the knowledge of the Attorney-General in Arabic text is not as good as an in others, so, for the Arabic text, the help of Maulana Zafar Ahmad Ansari has been obtaind.***

(جناب چیئرمین: یہ میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی نے صرف اٹارنی جنرل کو سوال پوچھنے کی اجازت دی ہے، البتہ جہاں تک تحریفِ قرآن کا تعلق ہے، چونکہ ہم تسلیم کر چکے ہیں کہ چونکہ اٹارنی جنرل عربی زبان میں دُوسرے علوم کی طرح ماہر نہیں، اس لئے مولانا ظفر احمد انصاری کی مدد حاصل کی جائے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** That is what I submitted to Mirza Sahib ......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں نے مرزا صاحب سے گزارش کی تھی)

***Mr. Chairman:** That is the reason.*

(جناب چیئرمین: بس یہی وجہ ہے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** ...... that I am not competent to deal with this question and Mirza Sahib is fully competent to answer. And if he asks any other member of the Delegation, the difficulty is that he will have to be given oath and he will have to second his evidence. So, to avoid that,......*

(جناب یحییٰ بختیار: کہ میں اس سوال کو نپٹانے کے لئے پوری طرح مجاز نہیں ہوں اور مرزا صاحب جواب دینے کے پوری طرح مجاز ہیں۔ اگر وفد کے کسی دُوسرے ممبر کو جواب دینے کے لئے کہا جائے گا، تو پھر اس ممبر کو حلف دینا ہوگا اور انہیں اس کی گواہی کی تائید کرنا ہوگی۔ چنانچہ اس سے بچنے کے لئے....)

مرزا ناصر احمد: نہیں، Oath میں تو پانچ سیکنڈ شاید لگتے ہیں۔

***Mr. Chairman:** No, we are getting the help of Maulana Zafar Ahmad Ansari only because Maulana Ansari can speak fluently Arabic. That is the reason. If the Attorney-General had been fully conversant with the Arabic language, the question would have been put by the Attorney-General. Now it is up to [1427] the witness. The weight attached and the responsibility ...... The witness himself has been replying ......*

(جناب چیئرمین: ہم مولانا ظفر احمد انصاری کی مدد محض اس لئے لے رہے ہیں کہ وہ عربی روانی سے بول سکتے ہیں، وجہ یہی ہے، اگر اٹارنی جنرل صاحب عربی زبان کے پورے

ماہر ہوتے تو سوال یقیناً وہی کرتے۔اب یہ گواہ پر منحصر ہے، جواب کو کس قدر وزن دیا جاسکے گا، اور کس قدر ذمہ داری، اب تک تو گواہ خود ہی جواب دے رہا ہے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ذمہ داری میری ہوگی۔

جناب چیئر مین: ایک منٹ میری بات سن لیں۔ *If the answer is by the Chairman, it would be better.*

مرزا ناصر احمد: لیکن۔آپ اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی بول لے؟

جناب چیئر مین: وہ بول سکتے ہیں، لیکن میں یہی کہوں گا کہ اگر آپ خود جواب دیں گے تو اس میں اتھارٹی بھی **Better** (بہتر) ہوگی، اس میں ***Weight*** (وزن) بھی زیادہ ہوگا، اس پر ***Responsibility*** (ذمہ داری) بھی زیادہ ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: جب میں ذمہ داری لے رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری بجائے وہ بولیں۔اگر آپ کی اجازت ہو......

جناب یحیٰی بختیار: ٹھیک ہے جی، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے پوزیشن ***Explain*** (واضح) کردی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل فیصلہ تو **Chair** (صدر) نے کرنا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: چیئر مین صاحب نے تو کہہ دیا ہے کہ.......

Mr. Chairman: ***That will carry more weight because, in ten days, all the answers have come from the witness himself. The members of the Delegation are there to help the witness. So, it would be better. We cannot force the witness to reply to any question. So, on the same pretext, it would be better if the witness himself replies because witness is more conversant than the members of the Delegation, it is presumed, It would be better.***

(جناب چیئر مین: اس کا وزن اور اہمیت زیادہ ہوگی، کیونکہ گزشتہ دس دنوں میں تمام جوابات گواہ نے خود دیئے ہیں، وفد کے اراکین گواہ کی امداد کو موجود ہیں۔ چنانچہ یہی صورت

بہتر ہوگی۔ ہم گواہ کو جواب دینے پر مجبور نہیں کر سکتے، اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ گواہ خود جواب دے، وہ وفد کے اراکین کی نسبت زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ خیال یہی ہے کہ یہ بہتر رہے گا)

Mr. Yahyah Bakhtiar: *It is left to your discretion.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی صوابدید کی بات ہے)

Mr. Chairman: *It is up to the witness.*

(جناب چیئرمین: اس کا اِنحصار گواہ پر ہے)

[1428]**Mr. Yahya Bakhtiar:** *It is left to your discretion.*

(جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کی صوابدید کی بات ہے)

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے پھر[1]۔

Mr. Chairman: *Yes, Maualan Zafar Ahmad Ansari.*

(جناب چیئرمین: جی، مولانا ظفر احمد انصاری صاحب)

مولانا ظفر احمد انصاری: آپ کچھ اُصولی باتیں کہنا چاہتے تھے؟

(تفسیر اصولی باتوں کے نام پر مرزا ناصر کی طویل گفتگو)

مرزا ناصر احمد: ہاں، اُصولی باتیں میں کہہ دیتا ہوں۔ میں یہ اُصولی باتیں تحریفِ معنوی کا جو ہے مضمون اس کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ ''تحریف'' کا مطلب ہے رَدّوبدل کرنا اور تحریفِ معنوی کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی یا تو تفسیر ساری تعیّن کر دی جائے تبھی رَدّ وبدل ہوسکتا ہے ناں۔ اگر تعیّن ہی نہ ہو تفسیر کی تو رَدّوبدل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یا یہ کہ اُصول تفسیر قرآنی ہمارے سامنے ہوں اور پھر ہم دیکھیں کہ کن اُصولوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ بہرحال میں اپنی رائے بتاؤں گا، باقی تو آپ نے کرنا ہے فیصلہ۔

میرے نزدیک تفسیر صحیح قرآن عظیم کی، اس کے لئے سات معیار ہیں۔

---

[1] پہلے اِنکار، اب تیار، جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے! اصل میں جب اٹارنی صاحب نے کہا کہ مولانا انصاری سوال کریں گے تو جواب آں غزل میں مرزا ناصر نے کہا کہ میرا بھی نمائندہ جواب دے گا، اس رعونت کو جب قبول نہ کیا گیا تو اسی تنخواہ پر خود راضی ہوگئے...!

پہلا معیار! ہے خود قرآن کریم۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ **Universe** ہے، عالمین عربی میں کہتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی خلق ہے، اس کا فعل ہے اور سورۃ ملک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فعل میں تمہیں تضاد کہیں نظر نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں بھی کہیں تضاد ممکن نہیں۔ یعنی ایک ہی منبع سے ہو اور ایک قرآن کریم کی آیت کچھ کہہ رہی ہو اور دُوسری کچھ کہہ رہی ہو، یہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے پہلا معیار قرآن کریم کی صحیح تفسیر کا یہ ہے کہ جو تفسیر ہو اس کو **Contradict** (تردید) کوئی اور تفسیر نہ کر رہی ہو۔ الف، اور دُوسرے یہ کہ اس کے لئے شواہد، خود اس تفسیر کے، قرآن کریم کی دُوسری آیات میں پائے جائیں نمبر ایک۔ میں بڑا مختصر کروں گا تاکہ وقت نہ لگے۔

دُوسرا معیار! ہے حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی وہ تفسیر جو اس رنگ میں پہنچی ہمارے پاس کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ دُرست ہے۔ یہ میں اس لئے فقرے کہہ رہا ہوں کہ وہ راویوں[1429] کے راستے سے ہمارے تک پہنچی ہے۔ قرآن کریم کے اپنے شواہد کے بعد یہ روایتیں ہیں جو تفسیر قرآنی کو آنحضرت ﷺ تک لے جاتی ہیں۔ تو وہ تفسیر جو آنحضرت ﷺ کی ہم تک پہنچتی ہے روایتوں کے ذریعے، ہر مسلمان اس کو قبول کرے گا اور اس کو صحیح سمجھے گا۔ یہ معیار نمبر ۲ ہے۔

تیسرا معیار! ہے صحابہ کی تفسیر۔ ہمارے لٹریچر میں قرآن کریم کی وہ تفسیر بھی ہے جو صحابہ کرامؓ کی طرف سے ہمیں پہنچی ہے، اور اس کو **Preference** (ترجیح) اس وجہ سے ہمیں دینا پڑتی ہے کہ آپ میں سے بہتوں نے کافی بڑا زمانہ، لمبا زمانہ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہا اور قرآن کریم سیکھنے میں رہا۔ بعضوں کو کم رہا، بعضوں کی اپنی ذہانت اور سیرت اور سارا کچھ تھا۔ لیکن اصل چیز یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی باتیں انہوں نے سنیں، آپ کی تربیت انہوں حاصل کی، اس لئے وہ تفسیر قرآنی جو صحیح روایتوں کے ذریعے ہم سے صحابہ کرام کی پہنچتی ہے، وہ تیسرا معیار ہے قرآن کریم کی صحیح تفسیر کا۔

چوتھا معیار! ہے اولیاء اور صلحائے اُمت کی تفسیر کا۔ قرآن کریم نے، جیسا کہ میں نے ایک موقع پر آیاتِ قرآنی کی مختصر تفسیر یہاں بیان کی تھی: (عربی)

شروع دن سے اُمتِ محمدیہ میں اولیاء اور صلحاء پیدا ہوتے رہے ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے قرآن کریم کا، اور تفسیر اپنے اپنے زمانے کے مسائل کو سلجھانے کے لئے بیان کی۔ تو ایک یہ ہے معیار۔ جو پائے کے صلحاء ہمارے گزرے ہیں ان کی تفسیر کو بھی ہم قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ یہ ہے ہمارا چوتھا معیار۔

پانچواں معیار! ہے، وہ ٹیکنیکل ہے۔ قرآن کریم کی کوئی ایسی تفسیر دُرست نہیں ہوسکتی جس کی تفسیر میں قرآن کریم کے کسی لفظ کے ایسے معنی کئے جائیں جو عربی لغت وہ معنی نہیں کررہی۔ عربی لغت میں بڑی وسعت ہے، اس میں شک نہیں، اور بعض دفعہ ایک لفظ کے پانچ معنی ہوتے ہیں، بعض دفعہ دس معنی ہوتے ہیں، چودہ تک بھی کئے ہیں، شاید اس سے زیادہ بھی ہوں۔ اس وقت [1430] میرے ذہن میں چودہ ہی آئے ہیں۔ تو کوئی ایسی تفسیر کرنا جو لفظی معنی وہ ہوں جو لغت اس کو قبول ہی نہیں کرتی کہ عربی کا لفظ اس معنی میں کبھی اِستعمال بھی ہوا ہے، وہ رَدّ کرنے کے قابل ہے۔ تو یہ ٹیکنیکل ہے اور جس کو عربی لغت قبول کرلیتی ہے، یہ نہیں کہ ضرور اس کو قبول کرلینا ہے، بلکہ دُوسرے جو ہیں ہمارے معیار، اس کے مطابق ان کو پرکھا جائے گا۔ اگر پوری اُترے تو پھر قبول کرلیا جائے گا۔ لیکن اگر لغت نہیں اجازت دیتی تو ہمیں اس کو رَدّ کرنا پڑے گا۔

چھٹا معیار! ہے اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل کا مقابلہ، یعنی جو سائنس والی سائیڈ ہے ناں کہلاتی۔ یہ اِعتراض ہوا تھا کہ مذہب سائنس کے خلاف ہے یا سائنس مذہب کے خلاف ہے۔ ہمارا یہ اِیمان نہیں۔ ہمارا یہ اِیمان ہے مسلمان کا، سب کا، کہ یہ ***Universe*** ہے، یہ خلقِ عالمین اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ تو کوئی ایسی تفسیر قرآنی نہیں کی جاسکتی جو اللہ تعالیٰ کا قول ہے اس کے فعل کے متضاد ہو۔ مثلاً: قرآن کریم سے اگر کوئی شخص یہ نکالے کہ...... ویسے میں مثال دے رہا ہوں، مثال میں نے ایسی لی ہے جو ظاہر اً غلط ہے، تاکہ سمجھ آجائے بات...... اور اگر کوئی یہ تفسیر قرآن کی آیت سے کرے کہ چاند زمین سے دس ارب میل دُور ہے، قرآن کریم کی آیت سے کرے، ***Theoretical Side*** (اُصولی طور پر) اور سائنس کہہ رہی ہے کہ نہیں اس کا یہ فاصلہ ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کا فعل ثابت ہوگیا، اس کے خلاف اگر کوئی قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے تو وہ رَدّ کرنے کے قابل ہے۔ فعل اور قول میں مطابقت ضروری ہے تفسیر قرآنی کرنے کے لئے۔

یہ سات [1] میں نے کئے ہیں۔ یہ ویسے میں نے آخر میں لکھا ہوا تھا، وہ میں نے شروع میں کرلیا، یعنی معنوی کا۔ یعنی جب ہم تحریفِ معنوی کی بات کریں تو معنی کا تعین ضروری ہے اور وہ تعین ویسے ہو نہیں سکتی اس لئے کہ قیامت تک نئے سے نئے مضامین انسان کے سامنے آئیں گے، بدلے ہوئے حالات میں بدلے ہوئے مسائل پیدا ہوں گے، اور اس وقت قرآن کریم جو ہے، وہ انسان کی مدد کے لئے...... ہمارا بڑا پکا عقیدہ ہے...... وہ آتا ہے اور ان مسائل کو حل کرتا ہے۔ تو اس

---

[1] ۶ کو ۷ کردیا، جیسے پانچ کو پچاس...!

واسطے کہیں محدود کر دینا کسی زمانہ میں کہ بس جو قرآن کریم کے تفسیری معنی تھے وہ آ[1431] گئے انسان کے سامنے، یہ دُرست نہیں ہے، عقلاً تو قرآن کریم کی آیت کے مطابق ہی۔ تو، لیکن یہ حدود ہیں کچھ، اور معیار ہیں کچھ، کہ جن کو مدنظر رکھنا پڑے گا تحریفِ معنوی کے مسئلہ کے متعلق تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔ میں نے یہ کہنا تھا اور اَب یہ مولوی صاحب، ان سے حلف لے لیں۔

Mr. Chairman: ***The question may be put, then we will see who replies, whether it is the witness who replies or it is delegated to any member of the Delegation.***

(جناب چیئرمین: سوال پوچھا جائے، اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ کون جواب دے گا، کیا اس کا جواب گواہ دے گا، وہ اس کا اِختیار وفد کے کسی رُکن کو دیں گے)

(تحریف لفظی کی ایک مثال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب! تحریفِ معنوی سے پہلے میں صرف ایک مثال تحریفِ لفظی کی پیش کروں گا۔ جو قرآن کریم کی ہے: (عربی)

سورۂ حج کی، یہ اس میں سے لفظ ''من قبلک'' نکال دیا گیا ہے اور ''رُوحانی خزائن''، ''اِزالہ اوہام'' شائع کردہ الشرکۃ اسلامیہ، ربوہ، ۱۹۵۸ء میں بھی اسی طرح ہے اور ''اِزالہ اوہام'' قدیم نسخہ، مصنف مرزا غلام احمد صاحب، میں بھی اسی طرح ہے، یعنی بہت سی غلطیاں ایسی ہیں جنہیں ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ......

Mr. Chairman: ***Only the question may be put, not the argument.***

(جناب چیئرمین: صرف سوال، صرف سوال پوچھیں، دلائل نہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، تو میں اسے ***Explain*** (واضح) تو کروں، جناب! ***Explain*** (واضح) تو کرسکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: ***Explain*** (واضح) کرسکتے ہیں آپ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا۔ تو میں ان تمام چیزوں کو چھوڑ رہا ہوں جن میں اس کا اِمکان ہے کہ کوئی خاص نیت پیشِ نظر نہیں ہے، بلکہ اِتفاقاً غلطی ہوگئی۔ یہاں چونکہ ایک ایسا لفظ نکال دیا گیا ہے جو بنیاد ہے اِختلافِ عقائد کی مسلمانوں کے اور احمدی صاحبان کے، اور وہ یہ

ہے [1432] کہ رسول آپ ﷺ سے پہلے ہی آتے رہے ہیں، بعد میں نہیں آئیں گے۔ تو ’’قبلک‘‘ کا لفظ نکال دیا جائے تو گنجائش پیدا ہو سکتی ہے کہ بعد میں بھی آ سکتے ہیں۔ تو یہ ایک بنیادی عقیدے کی بات ہے، اس لئے میں نے صرف ایک لفظی تحریف کا انتخاب کیا ہے۔ کیونکہ وقت بہت کم ہے اور لفظی تحریف کی حد تک اسی پر میں اِکتفا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: *That is all.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال یہ ہے کہ میں سب چیزیں پڑھ دُوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، *Turn by turn* (باری باری) پوچھ لیں، ایک ایک۔ ***Is the witness not prepared to answer this question and wants some member of the Delegation to answer it?***

(اگر گواہ کسی سوال کا جواب دینے کو تیار نہ ہوں اور وفد کا کوئی دُوسرا رُکن جواب دینا چاہے)

جناب ابوالعطا (رُکن وفد): اب میری عرض ہے......

جناب چیئرمین: نہیں، پہلے ***I am putting it to the witness. Is the witness not prepared to answer this question?***

(یہ میں گواہ سے پوچھ رہا ہوں: کیا گواہ اس سوال کا جواب دینے کو تیار نہیں؟)

مرزا ناصر احمد: جی، میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب ابوالعطاء صاحب دے دیں۔

Mr. Chairman: ***Then you will have to state as to why you do not want to answer this question. Then I will ask the member of th Delegation to reply.*** وجہ بتانی پڑے گی۔

(گواہ کو وجہ بتانی پڑے گی)

(جناب چیئرمین: پھر آپ کو بتانا ہوگا کہ آپ خود جواب کیوں نہیں دینا چاہتے؟ تب میں وفد کے رُکن کو جواب دینے کے لئے کہوں گا)

مرزا ناصر احمد: یہ اگر مجھے صحیح یاد ہے تو جب ہم یہاں سے گئے ہیں تو اس وقت چیئر کی طرف سے اِجازت مل گئی تھی کہ وہ جواب دے دیں۔

Mr. Chairman: ***I had not given it. Only when the***

question has been put and the answer is to be given by the other member of the Delegation, then the witness has to give some reasons also.

(جناب چیئرمین: میں نے اجازت نہیں دی، جب سوال پوچھا جائے اور جواب کسی دُوسرے رُکن (وفد) نے دینا ہو، تو گواہ کو اس کی وجہ بتانا ہوگی)

مرزا ناصر احمد[1433]: یعنی ہر سوال پر مجھے Explain (واضح) کرنا پڑے گا؟

جناب چیئرمین: نہیں، اگر تحریفِ قرآن کے سارے سوال جو ہیں، ان سب کا ایک ہی جواب آجائے گا......

مرزا ناصر احمد: یہ تو تحریفِ لفظی کا ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ جواب دے سکتے ہیں تو آپ دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اس کے متعلق تو اتنا سادہ ہے......

جناب چیئرمین: جواب دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ویسے دے دُوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اگر ابوالعطا صاحب جواب دے دیں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

جناب چیئرمین: نہ، آپ Reasons (وجوہات) دیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ اِجازت دیں۔

Mr. Chairman: ***There must be reasons.***

(مسٹر چیئرمین: اس کی وجوہات!)

مرزا ناصر احمد: تحریف جو بانی سلسلۂ احمدیہ کی طرف منسوب کی گئی؟ وہ سارے آپ کے کلام کے اندر آپ کے زمانے میں، اس جماعت کے خلیفہ کے زمانے میں جو قرآن کریم شائع ہوئے ہیں، جو قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ہیں، اس میں یہ تحریف جو یہ کہتے ہیں کہ نکال دیا جان بوجھ کر، وہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایک کتاب کی مثال دے کر اور ان بیسیوں ایڈیشن جو قرآن کریم، اس کے تراجم، جماعت احمدیہ نے شائع کئے، اور وہ ایڈیشن جو حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی کتب کے شائع ہوئے، ان میں جو غلطی تھی کتابت کی دُور ہوگئی۔ ان کو نظرانداز کرکے صرف ایک واقعے سے یہ اِستدلال کرنا میرے نزدیک دُرست نہیں ہے۔ آخر یہی کتاب جہاں

سے انہوں [1434] نے لیا ہے، بار بار چھپیں، دوبارہ، اورانہوں نے صرف ایک جگہ سے لے لیا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! Answer (جواب) آ گیا ہے، Answer has come (جواب آ گیا ہے)۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے تو دو حوالے دیئے تھے، بلکہ تین حوالے ہیں، ایک تو اس میں سن نہیں لکھا۔ لیکن ''اِزالہ اوہام'' قدیم نسخہ۔ دُوسرا ہے ''رُوحانی خزائن'' شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ، ۱۹۵۸ء اس کے بعد ہے ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' مرزا غلام احمد۔ شائع کردہ ہے صدر انجمن احمدیہ ربوہ، ۱۹۷۰ء۔

Mr. Chairman: ***There is a definite reply by the witness that in all Qur'an Majids published by Jamaat-i-Ahmadiyya, there is no omission of this word. There is a difinite reply be the witness. So, if it is not there, the question must be coupled with a book.***

(**جناب چیئرمین:** جماعت احمدیہ کے شائع کردہ قرآن مجید کے بارے میں گواہ نے قطعی جواب دیا ہے کہ اس میں کوئی فروگزاشت نہیں ہے۔ سوال متعلقہ کتاب کے ساتھ پوچھا جانا چاہئے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے یہ عرض نہیں کیا کہ قرآن شریف کے کسی نسخے میں ہے، بلکہ قرآن شریف کی جو آیت اس کتاب میں Quote (حوالہ) کی گئی ہے اور کوئی Argument (دلیل) اس کے ساتھ دیا جا رہا ہے، اس میں تینوں ایڈیشن میں یہ ہے۔

جناب چیئرمین: ہے آپ کے پاس کتاب؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: فوٹو اسٹیٹ کاپی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب دیں۔

مرزا ناصر احمد: تو ہم نے قرآن شریف کے لاکھوں تراجم، لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے اور تقسیم کئے۔ ہمارے بچے پڑھتے ہیں۔ ہمارا وہ حمائل ہے بغیر ترجمہ کے، وہ بچوں کے لئے ہے، کسی جگہ یہ نہیں ہوئی غلطی۔ جہاں اگر کہیں غلطی ہوئی ہے تو یہ اتنے ''الفضل'' شائع کر چکا ہے۔ وہاں اگر کہیں تو میں وہاں کروا تو دیتا ہوں۔ تو یہ غلطیاں ساری کتابت کی جو ہیں یہ تو ہوتی رہتی ہیں۔

Mr. Chairman: ***Next question.***

(جناب چیئرمین: اگلاسوال)

[1435] *Now we break for Maghrib. We will re-assmble at 7:30*

(The delegation is permitted to leave)

The honourable members may keep sitting.

(اب ہم مغرب کی نماز کے لئے وقفہ کرتے ہیں اور ۷:۳۰ بجے اِجلاس ہوگا۔ وفد کو جانے کی اجازت ہے۔ معزز اراکین تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

جناب چیئرمین: مولانا مفتی صاحب ذرا تشریف رکھیں، ذرا صلاح مشورہ کرنا ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب! آج آپ تشریف لائے ہیں، ذرا بیٹھیں ناں۔ انصاری صاحب! کتنے سوالات ہیں آپ کے اندازاً...... ایک سیکنڈ جی..... تحریفِ قرآن پاک کے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال تو یہ ہے کہ اب اگر چونکہ یہ ہاؤس نے طے کیا ہے کہ آج ہی ختم کرنا ہے.......

جناب چیئرمین: نہیں، آپ نہیں، آپ مجھے بتائیں اندازاً، کتنے ہیں اندازاً؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Today, there is nothing left now. I will request the House that ......***

(جناب یحییٰ بختیار: آج کچھ باقی نہیں ہے۔ میں ایوان سے گزارش کروں گا......)

جناب چیئرمین: نہیں، میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ اندازاً کتنے ***Questions*** (سوالات) ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ....اس لئے میں یہ کروں گا کہ معنوی تحریف جو ہے

اس کی ایک مثال لے لوں گا۔

جناب چیئرمین: ہاں، جی ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ....اور پھر جو قرآن کی آیات جو انہوں نے اپنے اُوپر چسپاں کرلی ہیں، اس کی دو چار مثالیں پڑھ دُوں گا۔

Mr. Chairman: *That would be better.*

(یہ بہتر رہے گا) اس کے بعد اس طرح کریں گے کہ ساڑھے سات، پونے آٹھ سے لے کر پونے نو بجے تک کریں گے ناں جی، ایک سیشن جی۔

Then, after fifteen minutes break, we will finalize it.

(تب ۱۵ منٹ کے وقفے کے بعد ہم اس کو ختم کرلیں گے)

[1436]**Mr. Yahya Bakhtiar:** نہیں جی, *there is no need of it. I think we will finish in on hour's time.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کی کوئی ضرورت نہیں، میرا خیال ہے، ہم ایک گھنٹے میں ختم کرلیں گے)

جناب چیئرمین: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Let us continue no further.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد کارروائی جاری رکھنے کی ضرورت نہیں)

Mr. Chairman: نہیں لیکن, *for finalizing it, then all the members must make up their mind for anything whatever, if any omissions are left out.*

(جناب چیئرمین: اختتام کے بارے میں، تمام اراکین سوچ لیں تاکہ کوئی چیز باقی نہ رہ جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That we will think now, and let me know if they want to ask any question.*

(جناب یحییٰ بختیار: معلوم ہونا چاہئے کہ اراکین کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں)

Mr. Chairman: ***Yes. So, this break will be utilised for that purpose.***

Thank you very much.

And we meet at 7:30.

(جناب چیئرمین: جی ہاں، تو اس وقفے کو ہم اسی مقصد کے لئے استعمال کریں گے، آپ کا بہت بہت شکریہ اور ۷:۳۰ بجے ہم اِجلاس کریں گے)

[The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to meet at 7:30 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوا، اِجلاس ساڑھے سات بجے ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after Maghrib prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوا، چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

جناب چیئرمین: ذرا اُن کو ادھر بھیج دیں، قصوری صاحب کو۔ مولانا عبدالحق! ذرا خاموشی سے سب حضرات سنیں۔

مولانا عبدالحق: گزارش یہ ہے کہ مولانا انصاری صاحب نے یہ کہا تھا: (عربی)

[1437] یہ ''من قبلك'' نہیں ہے تین کتابوں میں۔ پھر دوبارہ، سہ بارہ ایڈیشن ان کتابوں کے چھپے ہیں۔ اس میں بھی ''من قبلك'' نہیں ہے۔ تو انہوں نے اپنی کتابوں میں گویا کہ تحریفِ لفظی کردی ہے۔ اب وہ یہ کہیں کہ غلطی ہے، تو ایک جگہ غلطی ہو، دوجگہ غلطی ہو......

جناب چیئرمین: میں عرض کروں، انہوں نے دو باتوں کا جواب دیا ہے۔ ایک انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے قرآن مجید میں نہیں ہے۔ دُوسرا انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی نہیں

ہے۔انہوں نے کہا کہ کتابت کی غلطی ہے۔اس واسطے جو چیز آپ ثابت کرنا چاہتے تھے وہ ثابت ہوگئی ہے۔آپ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے ایک لفظ قرآن مجید کا حذف کیا اپنی کتابوں میں، جو انہوں نے تسلیم کرلیا۔باقی بات ہے بحث کی کہ:''آپ نے کیوں کیا ہے، یا کس واسطے کیا ہے؟''اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ایک چیز تو آپ نے تسلیم کروالی ہے کہ واقعی یہ کتاب......

مولوی مفتی محمود: عرض یہ ہے کہ یہ جو کتاب ہے، اس کا ان کو علم تھا۔اس کے باوجود پھر دوبارہ دُوسرے ایڈیشن کی تصحیح نہیں کی۔اس کے بعد پھر ۱۹۷۰ء میں جو نیا ایڈیشن تھا اس کی پھر تصحیح نہیں کی، اس کو ایسے غلط رہنے دیا۔اعتراض صرف یہ ہے کہ غلط کیوں رہنے دیا ہے؟

(قادیانیوں نے عملاً تحریف لفظی کی)

جناب چیئرمین: آپ نے *Question* (سوال) کیا، انہوں نے کہا: کتابت کی غلطی ہے۔انہوں نے یہ جواب نہیں دیا، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے غلطی محسوس کی۔اس کا مطلب ہے کہ غلطی کو دوبارہ کیا، سہ بارہ کیا، وہ غلطی نہیں ہے، وہ انہوں نے عمداً کیا ہے۔یہ بحث کی بات ہے، یہ آپ نے اپنا پوائنٹ منوالیا ہے کہ یہ لفظ وہاں نہیں ہے کتابوں میں۔

جناب محمد حنیف خاں: یہ صاف نہیں ہوگا۔بات تو ہوگی، یہ بات تو ہوگی۔تین کتابوں میں اگر آئی تو ان کے علم میں وہ غلطی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سوال پوچھ سکتے ہیں، آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔جی، ایک سیکنڈ جی، ایک سیکنڈ۔ہاں، مولانا ظفر احمد انصاری صاحب! مولانا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔بلوالیں یا آپ کچھ کہیں گے؟ 1438

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، وہ ایسا ہے کہ ابھی نماز کے وقت بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ یہ قرآنی تحریف جو ہے اس پر پوری گفتگو ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو میں نے کہا کہ کل چیئرمین صاحب نے کہا کہ پورے ہاؤس میں چار آدمی مجرم ہیں اس کے کہ یہ جو سیشن کو لمبا کرنا چاہتے ہیں۔باقی پورا ہاؤس یہ چاہتا ہے کہ سیشن ختم ہو۔تو دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔اگر آپ آج سیشن ختم کرنا چاہتے ہیں تو مجھے مجبوراً ایک ایک مثال، دو دو مثال دے کر ختم کر دینا پڑے گا، کیونکہ ابھی اٹارنی جنرل صاحب نے بھی کچھ اور سوال کرنے ہیں، کچھ مجھے بھی کرنے ہیں۔اب آپ نے فرمادیا ہے کہ صرف عربی

والی عبارت کے سوال کروں تو باقی سوال پھر مجھے آپ (اٹارنی جنرل) کے حوالے کرنا ہوں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ پوچھ لیں جی، آپ اپنی تسلی کر لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دو چیزیں ساتھ نہیں چل سکتیں...... یہ کہ ہر مسئلے پر سوال بھی ہو اور سیشن بھی ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ مولانا آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ کے جو سوالات ہیں، جن میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے، چاہے پانچ ہیں، چاہے دس ہیں، چاہے پندرہ ہیں، چاہے بیس ہیں، آپ بالکل آرام سے پوچھیں، کوئی قید نہیں ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: بالکل۔ اس میں یہ ہے کہ اگر آج ختم نہ ہوا تو پھر کل پر جائے گا۔

اراکین: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

[1439] ***Mr. Mohammad Haneef Khan:*** *We are ready for tomorrow.* (**جناب محمد حنیف خان:** ہم کل کے لئے تیار ہیں)

Mr. Chairman: *Day after tomorrow can't be.*

(**جناب چیئرمین:** پرسوں کے لئے نہیں)

ٹھیک ہے، ایک دن آپ کچھ بات کرتے ہیں اور دُوسرے......

سیّد عباس حسین گردیزی: کیا ہم اپنے سوال کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: اپنے سوال بذریعہ اٹارنی جنرل، خود نہیں کر سکتے، کہ جو رہ گیا......

جناب محمد حنیف خان: جناب چیئرمین! میں ممبران کی طرف سے یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ممبران بیٹھنے کے لئے تیار ہیں، اگر کوئی اہم...... میں ممبران کی طرف سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ......

جناب چیئرمین: میں ممبران سے رات دس بجے پوچھوں گا۔

جناب محمد حنیف خان: ......اگر کوئی اہم بات پوچھنا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی، ابھی خان صاحب! ابھی نہیں۔ جب یہ دو گھنٹے ختم ہو جائیں گے تو اس کے بعد پوچھوں گا۔ *That is the proper time*۔

ان کو بلوائیں۔
نہیں جی، کہتے ہیں کہ بس ختم۔ صبح کے اور بیان ہوتے ہیں، دوپہر کے اور۔
بلوائیں جی، بلوائیں۔
نارمل ٹائم جی نارمل۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Attorney-General through Maulana Zafar Ahmad Ansari.*

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب بذریعہ مولانا ظفر احمد انصاری)

[1440] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** جنابِ والا! ابھی جو سوال میں نے کیا تھا، اس کی تھوڑی سی وضاحت میں نے کر دی کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کے ہاں سے جو قرآن کریم چھپا ہوا چل رہا ہے، اس میں کیا ہے۔ وہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہے یا نہیں، میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ جو کتاب چل رہی ہے ''اِزالہ اوہام'' بہت عرصے سے، اور اس کے بار بار ایڈیشن ہو رہے ہیں، مرزا صاحب نے تو یہ فرمایا تھا...... مرزا غلام احمد صاحب نے...... کہ ''اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر قائم نہیں رہنے دے گا'' تو قرآن کریم کی آیات میں اس طرح اُلٹ پھیر ہو جائے اور ان کی زندگی میں ان کو تنبیہ نہ ہو، یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ آئے، وہ بھی مأمور من اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مأمور ہیں، ان کو بھی کوئی تنبیہ نہیں ہوئی، اور اِتفاق سے لفظ بھی وہ نکلا جو بنیاد بنتا ہے ہمارے اِختلاف کا، یعنی سب سے بڑا اِختلاف یہی ہے کہ حضور (ﷺ) کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ غلطی برابر چل رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء تک کے ایڈیشن میں، میں نے دِکھایا، کہ یہ غلطی چل رہی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ جو قرآن کریم کے نسخے چل رہے ہیں، بچوں کو آپ پڑھا رہے ہیں، وہ میں نے دیکھا ہی نہیں۔ اب......

مرزا ناصر احمد: جناب چیئرمین! سر! میں جواب دے سکتا ہوں اس کا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی، دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نمبر ایک یہ کہ جس کا آپ حوالہ چلا رہے ہیں، اس کے انڈیکس میں یہ صحیح آیت لکھی ہوئی ہے، ایک کتاب ہے۔ نمبر۲ یہ کہ ہمارے کسی لٹریچر میں، جو آپ دلیل بنا رہے

ہیں کہ ان الفاظ کو چھوڑ کر پھر یہ دلیل نکالی جائے، وہ نہیں آئی کسی لٹریچر میں۔ تو جو وجہ آپ بتا رہے ہیں کہ ہماری بنیاد ایک اِختلاف، اگر یہ فقرہ نکال دیا جائے تو اس کو دلیل بنالیا جائے گا، آیت کو، اور وہ دلیل سارے لٹریچر میں کبھی بھی اِستعمال نہیں ہوئی، نہ اُس جگہ جس جگہ یہ ''اِزالہ اوہام'' کا حوالہ دے رہے ہیں، اس جگہ بھی اس دلیل کو اِستعمال نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی)

[1441] مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مرزا صاحب نے جو وضاحت کی ہے، وہ بہرحال ان کا جواب ہے۔ میں اب اُسی کی طرف آ رہا تھا۔ یہ ''من قبلك'' کا لفظ جو ہے، اس کو نکال کے یا اس کے معنی بدل کے اس سے سارا قصہ چلا ہے۔

(معنوی تحریف کی مثال)

اب میں مختصراً معنوی تحریف کی طرف آتا ہوں۔ سورۃ البقرۃ کی اِبتدائی ہی آیتوں میں: (عربی)

یہاں اس قصے سے، اب یہاں قرآن کریم میں بڑی صراحت سے ہے، مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ حضور (ﷺ) پر اِیمان لائیں اور آپ کے پہلے جتنے انبیاء ہیں، ان پر اِیمان لائیں اور اس طرح کی آیتیں کم و بیش چوبیں، پچیّس جگہ قرآن کریم میں آئی ہیں، جہاں یہ کہا گیا ہے:

''آپ (ﷺ) سے پہلے آنے والی کتابوں پر، آپ (ﷺ) سے پہلے آنے والے نبیوں پر۔''

حالانکہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی، اس لئے کہ اَحکام تو ہمارے سب قرآن کریم میں موجود ہیں۔ آپ (ﷺ) جامع ہیں سارے انبیاء کی صفات کے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نظامِ رسالت کا قائم ہے جو آپ (ﷺ) پر ختم ہوا ہے، اس لئے ہر جگہ ''من قبلك'' آیا۔ کہیں ''مِنْ بَعْدِکَ'' نہیں آیا۔ حالانکہ ضرورت تو یہ تھی کہ بعد میں آنے والے اَحکام ماننے ہیں اگر اور فلاح اس پر منحصر ہے تو ''مِنْ بَعْدِکَ'' آتا۔ لیکن وہ نہیں آیا۔ اب یہاں، یعنی جو کچھ میں سمجھا ہوں، اب وہ لفظ کہیں نہیں آیا۔ لہٰذا ایک دُوسرے لفظ سے وہ گنجائش نکالی گئی: (عربی)

جس کا یہ ابھی میں نے اُردو ترجمہ دیکھا، ورنہ میرے پاس انگریزی کے ترجمے چوہدری ظفر اللہ صاحب کے اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے ہیں۔ اسی کے ساتھ کوئی دس بارہ

تراجم انگریزی کے اور ہیں میرے پاس، جو مسلمانوں کے بھی ہیں، عیسائیوں کے بھی ہیں، یہودیوں کے بھی۔ سب نے ''آخرت'' کے لفظ کا ترجمہ: *"Hereafter"* (آخرت) یا *"Hereinafter"* (آخرت) کیا [1442] ہے۔ لیکن اس ترجمے سے چونکہ آگے نبی آنے کی گنجائش ہی نہیں ملتی، یعنی یہ بدگمانی پیدا ہوتی ہے کہ چوہدری ظفراللہ صاحب کے ترجمے میں ''آخرت'' کا ترجمہ یہ آتا ہے:

"And our firm faith in that which has been foretold and is yet to come."

(اور ہمارا پکا ایمان ہے کہ جو پہلے بتایا جاچکا ہے وہ ابھی آنا ہے)

''آخرت'' کا ترجمہ:

"In that which has been foretold and is yet to come."

اسی طرح سے مرزا بشیرالدین محمود صاحب میں آیا ہے:

"And they have firm faith in what is yet to come."

مرزا ناصر احمد: یہ ترجمہ کس کا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ دُوسرا جو پڑھا ہے آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: آخر میں جو سنایا ہے، آخر میں، آخر میں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب کا ہے، جو کمنٹری کے ساتھ ہے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

مرزا ناصر احمد: وہ خود انہوں نے انگلش میں کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: انہوں نے کیا ہے:

"And they have firm faith in what is yet to come."

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ انگریزی کے جو تراجم ہیں، وہ انہوں نے [1443] نہیں کئے ہوئے، کسی اور نے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن صرف لفظی تصحیح میں کروا رہا ہوں۔ باقی تو جواب دُوں گا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب میں تھوڑے سے ترجمے.......اس وقت انگریزی

مترجمین میں آربری کا ترجمہ بڑا مقبول ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"And have faith in the hereafter."

چوہدری محمد اکبر صاحب کا ایک ترجمہ ہے:

"And firmly belive in the hereafter."

عبداللہ یوسف علی صاحب کا ترجمہ ہے:

"Have the assurance of the hereinafter."

مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ ہے:

"And are certain of the hereafter."

بل کا ترجمہ ہے:

"And of the hereafter ...... who believe in the unseen and are convinced of the hereafter."

جارج سیل کا ترجمہ ہے......

Mr. Chairman: ***Yes, the question is complete. The question is that a different translation and a different interpretation has been put by the Jamaat. Yes.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں سوال مکمل ہے، سوال یہ ہے کہ جماعت کی طرف سے مختلف ترجمے یا معنی کئے گئے ہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں، اور اس کے نتیجے میں مرزا بشیرالدین محمود صاحب نے [1444] جو تشریحی نوٹ لکھا ہے، وہ بہت لمبا چوڑا ہے اور اس سے نتیجہ.......میں اسے پڑھ دُوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں ہے۔ پڑھ دیں ضرور۔

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: ***Here, Mirza Bashir-ud-Din gives the following footnote:***

"''الآخرۃ'' ___ what is yet to come ___ is derived from 'آخر'. They say 'آخرۃ', that is, he put it 'آخرہ، آخرہ'. He put it back, he put it behind, he postponed it. The word 'الاخرۃ' which is the feminine of 'الاخر', that is, the last one or the latter one,

is used as an epithet or an adjective opposed to 'الاوّل', that is, the first one. 'الاخَر', with a different vowel point in the central letter, means the other or another, 'اقرب'. The object which the adjective 'الاخرة', in the verse qualifies, is understood; most commentators taking it to be 'الدار', that is, the full expression being 'الدار الاخرة', the last abode. The context, however, shows that here the word understood is 'الرسالۃ الآ خرۃ', the message or revelation which is to come."

(مولانا ظفر احمد انصاری: یہاں مرزا بشیرالدین نے مندرجہ ذیل حاشیہ دیا ہے:
الآ خرہ جس نے ابھی آنا ہے، الآ خرہ کاماٗ خذ آ خر ہے، وہ کہتے ہیں آ خرہ......)
اور کافی لمبا ہے یہ۔ گویا یہاں سے یہ گنجائش نکالی گئی ہے کہ ابھی کچھ چیز باقی ہے آنے کو۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اب نہ کوئی رسول آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب آئے گی، نہ کوئی وحی آئے گی، نہ جبرائیل آئیں گے۔ یہاں لفظ ''آخرت'' کا ترجمہ اس طرح کرکے یہیں سے اس کی یہ گنجائش پیدا کی گئی ہے کہ کوئی نیا پیغمبر بھی آئے گا، کوئی نئی کتاب بھی آئے گی، کوئی نئی وحی بھی آتی رہے گی۔ تو یہ گویا ایک ایسی تحریف ہے، یعنی میرے نقطۂ نظر اور عام مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے، کہ جو مسلمانوں کے پورے بنیادی عقیدے کو بدل دیتی ہے۔

1445 مرزا ناصر احمد: تو سوال کیا ہے مجھ سے؟

Mr. Chairman: *The question is simple, very simple, that in the light of the other translations by the different people, who have been mentioned by the witness, a different interpretation has been put by Ch. Mohmmad Zarfarullah Khan and it has been tried that, for one word, it is proved that Nabis will come even after the Holy Prophet (peace be upon him). This is the question in a nutshell.*

(جناب چیئرمین: سوال بالکل سیدھا ہے، دُوسرے تراجم کی روشنی میں جن کا ذِکر گواہ نے کیا ہے، چوہدری ظفراللہ نے مختلف معنی پہنائے ہیں، اور ایک لفظ کے مختلف ترجمے

سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آخری نبی ﷺ کے بعد اور نبی بھی آئیں گے، مختصر طور پر یہی سوال ہے)

Maulana Muhammad Zafar Ahmad Ansari: ***Nabis and divine message.***

(مولانا ظفر احمد انصاری: انبیاء اور اَحکاماتِ اِلٰہیہ)

Mr. Chairman: ***Yes. That is all. Now the witness will reply.***

(جناب چیئرمین: جی ہاں، بس یہی سوال ہے، اب گواہ اس سوال کا جواب دے)

مرزا ناصر احمد: ایک تو میرا خیال ہے کہ جو انگریزی کے تراجم آپ نے بہت سارے مترجمین کے سنائے ہیں، ان میں سے بہت سے عیسائی ہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے کہا ہے یہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں۔ دُوسرا سوال یہ ہے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ...... یہودی کا بھی ہے، اس کا بھی ترجمہ: ***"Hereafter"*** (آخرت) ہے۔

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ انصاری صاحب! ذرا ٹھہر جائیں۔

مرزا ناصر احمد: تو دُوسرا سوال یہ ہے، ہاں، سوال یہ ہے، دُوسری یہ بات ہے کہ جو ترجمہ کیا گیا ہے عربی لغت کے خلاف ہے یا عربی لغت یہ معنی بھی کرتی ہے؟ اگر عربی لغت یہ معنی کرتی ہے تو جو میں نے تفسیرِ صحیح کا معیار ایک بتایا تھا اس میں صرف یہ معنی جو ہیں، وہ ان معنوں کا کیا جانا صرف اس بات کو رَدّ نہیں کرتا۔ اسے رَدّ کرنے کے لئے کوئی اور وجہ ہونی چاہئے اور تیسری بات یہ ہے کہ کیا قرآن کریم نے ''آخر'' اور ''آخرت'' کے لفظ کو صرف ***"Hereafter"*** (آخرت) کے لئے [1446] اِستعمال کیا ہے یا کسی اور معنی میں بھی اِستعمال کیا ہے؟ اگر کسی اور معنی میں بھی اِستعمال کیا ہے، بالکل واضح طور پر، یعنی لفظ ہے یہ اور واضح ہے کہ یہاں ***"The life hereafter"*** (آخرت کی زندگی) نہیں، تو پھر ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ یہاں بھی وہ معنی لگ سکتے ہیں، اگر کوئی اور چیز روک نہ ہو رہی ہو، اور: (عربی)

یہاں ''الاخرۃ'' کے معنی تفاسیر میں ''کلمۂ آخرۃ'' اور ''کلمہ اولیٰ'' لکھا گیا ہے۔ تو یہاں ایک معنی ''آخرۃ'' کے جو لغت کے لحاظ سے دُرست ہیں، ''آخرۃ'' کے وہ معنی جو خود قرآنی

محاورے کے مطابق دُرست ہیں، جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ فرعون کے متعلق یہ لفظ بولا گیا، اور تفسیروں نے، ہم سے پہلی تفسیروں نے اس کے معنی ''دُوسرے کلمہ'' کا کہا ہے ''کلمۃ الآخرۃ''۔ اور جو یہ تفسیر ہے، اس کے اندر پہلی تفسیر سے صرف اِختلاف ہے اور میں نے تفسیر صحیح میں بتایا تھا کہ قرآن کریم میں اِختلاف کا دروازہ[1] اور نئے معنی کا دروازہ خود قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کھلا رکھنا پڑے گا، اور پچھلوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ: (عربی)

یہ تفسیر ''ہدایت البیان'' ہے، از اِمام ابومحمد شیرازی، جو ۶۰۶ ہجری میں فوت ہوئے ہیں ......اقتراب الّسع میں ہے۔ تو اور بھی ہیں بہت سے حوالے، لیکن اس وقت یہ ایک کافی ہے۔

(جنابِ چیئرمین: آگے چلئے) **Mr. Chairman: Next.**

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں نہیں، ذرا اسی میں کچھ عرض کرنا ہے۔

جنابِ چیئرمین: ہاں، پوچھیں، اسی کا اگر ***Further Explanation*** (مزید وضاحت) ہے۔

(چودہ سو سال میں کسی نے یہ معنی نہیں کئے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ لفظ کے لغوی معنے پر اگر ہم جائیں تو پھر بہت سے ایسے الفاظ ملیں گے جو آج کسی معنی میں مستعمل نہیں، کئی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ اب ''حدیث'' جب ہم کہیں گے اِصطلاحی معنوں میں تو کوئی اور چیز ہوگی، آج کل کے بول چال کی زبان میں کچھ اور ہوگی۔ یہ سوال نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اُصول جو بتایا ہے، وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ لیکن اس تیرہ، چودہ سو سال میں کسی اور مفسر نے، کسی بڑے عربی دان نے یہ معنے ''آخرۃ'' کے یہاں لئے ہیں، جن کو لوگ تسلیم کرتے ہیں؟ یا یہ کہ ہمارے ائمہ مفسرین اور جو علمائے کرام گزرے ہیں یا یہ کہ یہ بالکل ایک نئی چیز ہے؟ اور نئی چیز بھی ایسی جس میں اُمت کے لئے یعنی اُمت کے اندر ایک اتنا بڑا اِفتراق پیدا ہوتا ہے کہ دو اُمتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ کوئی فرقے کا اِختلاف نہیں بنتا، بلکہ دو الگ الگ اُمتیں بن جاتی ہیں نبوّت کا دروازہ کھلنے سے اور اس سے وہ جب نبی آتا ہے تو اُمت اس کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ تو یہ وہ بنیاد ہے کہ جہاں سے مسلمانوں کی اُمت الگ ہوجاتی ہے اور مرزا صاحب کی اُمت الگ ہوجاتی ہے۔ تو اتنی بڑی بنیادی بات ہے۔ اس کی سند میں قدیم مفسرین میں آپ کچھ لوگوں کو اگر بتائیں تو پھر اسے دیکھا

1447

[1] ''قرآن میں اِختلاف کا دروازہ'' کیا معنی...؟

جائے کہ کس حد تک اس پر اِعتبار کیا جاسکتا ہے؟ محض لفظ ''آخرۃ'' کا کسی اور معنے میں استعمال ہونا تو آپ تو مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں کہ عربی میں ایک ایک لفظ ہے جو پچاس پچاس معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ کہ وہ محل اور موقع کے اِعتبار سے ہوتا ہے۔ اس کے......

***Mr. Chairman:** Let this be answered, then you can put the next question. The question is: whether this interpretation has been put previously in 1300 years? If so, by whom? Or this interpretation has been put for the first time? This is your question.*

(جنابِ چیئرمین: اس کا جواب آنے دیں، پھر آپ اگلا سوال کریں۔ سوال یہ ہے کہ: آیا یہ معنی گزشتہ تیرہ سو سال میں پہلے بھی کبھی کئے گئے؟ اگر ایسا ہے تو کتنوں نے یہ معنی کئے؟)

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے اس بیان کا یہ مفہوم ہے کہ مفسرین جو پہلے گزر چکے ان کے علاوہ قرآن کریم کی کوئی تفسیر نہیں ہوسکتی تو ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ نمبر ایک......

***Mr. Chairman:** It solves the problem, it solves the problem. Let ...... You can explain, the witness can explain further.*

(جنابِ چیئرمین: اس سے تو مسئلہ ہی حل ہوگیا، گواہ مزید وضاحت کرے)

[1448] **مرزا ناصر احمد:** دُوسرے یہ کہ اگر ہمیں وقت دیا جائے تو پہلے مفسرین کی تفسیروں میں سے ہم یہ اسی معنٰی کے جو ہم نے کئے ہیں، اس کی مثال ہم پیش کردیں گے۔

***Mr. Chairman:** Yes, the witness will be allowed to produce it.*

Yes, Next question.

(جنابِ چیئرمین: ٹھیک ہے، گواہ کو پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اسی کے متعلق یہ ذرا سا عرض کرنا ہے کہ چودہ سو سال میں اگر عام طور پر اَسلاف نے، ہمارے بزرگوں نے، مفسرین نے یہ معنے نہیں کئے اور یہ معنے کوئی

چھوٹے موٹے فرق پیدا نہیں کرتے، جو میں عرض کر رہا ہوں، بنیادی چیز یہ ہے اور یعنی اس طرح کی اگر کوئی معمولی بات ہوتی تو شاید اتنی اہم نہ ہوتی کہ کوئی نکتہ نکال لیا۔ فرق ایسا پیدا ہوتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے لوگ دو ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کافر ہو جاتے ہیں، یا وہ کافر ہو جاتے ہیں۔ بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

***Mr. Chiarman:** That is argument.*

(جناب چیئرمین: یہ تو بحث کی بات ہے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ہاں مفسرین کی ایک اچھی تعداد جن پر اُمت اِعتماد کرتی آئی ہے......

***Mr Chairman:** That is, that is, Ansari Sahib, a question of argument, because it is admitted that they have put his interpretation. So, to support it, they will produce some authority.*

Nex question.

(جناب چیئرمین: انصاری صاحب! یہ تو بحث (دلیل) والی بات ہے، کیونکہ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ یہ مفہوم اور تعبیر کا مسئلہ ہے (اپنی تعبیر) کی تائید میں وہ (مرزا صاحب) ثبوت کریں گے۔ اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، جناب!

مرزا ناصر احمد: جو نئے معنی کی Support (تائید) کا تو حوالہ ہمارے پاس ہے ''الفوز الکبیر''[1449] کا یہاں بھی موجود:

''مگر فقید...... یہ ہے کہ متقدمین نے کلام اللہ کے خواص میں دو طرح پر کلام کیا ہے۔ ایک تو دُعا کے مشابہ اور سحر کے مشابہ۔ استغفر اللہ من ذالک۔ مگر فقید پر خواص منقول کے علاوہ ایک جدید دروازہ کھولا گیا ہے۔ حضرت حق جل شانہٗ نے ایک مرتبہ اسمائے حسنٰی اور آیاتِ عظمٰی اور ادعیہ متبرکہ کو میری گود میں رکھ کر فرمایا کہ تصرفِ عام کے لئے...... تصرفِ عام کے لئے...... یہ ہمارا عطیہ ہے۔''

تو جہاں تک نئے معانی کا تعلق ہے، ہزاروں حوالے ہم دے سکتے ہیں اور جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے، اس آیت میں تو نبوّت کا کوئی ذِکر نہیں ہے۔ اس آیت کے جو معنٰی اور تفسیر آپ نے یہ پڑھی، اس میں کسی نبوّت کے دروازے کے کھلنے کا اس آیت میں ذِکر نہیں کیا گیا۔ باقی رہا وحی و اِلہام اور مخاطبہ و مکالمہ، تو آپ کہتے ہیں کہ اُمت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مکالمہ و مخاطبہ اِلٰہیہ کا دروازہ بند ہو گیا اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ...... آپ سے مختلف...... کہ اُمتِ مسلمہ کے صلحاء کی اکثریت کا یہ عقیدہ ہے شروع سے آخر تک کہ نبی اکرم ﷺ کے فیضان کے نتیجہ میں مکالمہ و مخاطبہ اِلٰہیہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہے گا اور یہی یہ فرقان اور اِمتیاز ہے جو اُمتِ مسلمہ کو دیگر اُمم سے ہے، دُوسرے انبیاء کی اُمتوں سے، یہ میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

Mr. Chairman: ***Next question.***

(جنابِ چیئرمین: اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ ذرا ایک بات آپ نے فرمائی ہے۔ جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے، شاید کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ اِختلاف وہاں ہوتا ہے کہ جہاں لفظ ''وحی'' اِستعمال کرتے ہیں ہم۔ یعنی بہت سے بزرگوں کے ساتھ مخاطبہ و مکالمہ، صوفیا کے ساتھ، وہ ایک الگ بات ہے۔ بات اِختلاف کی ہوتی ہے ''وحی'' کے لفظ سے، اور ''وحی'' اب اسلامی شریعت کی اِصطلاح ہے، اِصطلاحی معنی بن گیا ہے۔ تو انگریزی میں بھی اگر آپ ڈکشنریز میں دیکھیں تو [1450] ''وحی'' کے ایک اِصطلاحی معنٰی ملیں گے کہ: ''وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اپنے بندوں پر۔'' تو گفتگو وہاں ہے۔ یہاں یہ دروازہ جو کھلا ہے، وہ یہ کہ جو کچھ بعد میں آنے والا ہے پیغام، یعنی پیغامِ اِلٰہی، اس پر اِیمان لانا ہے۔ اب دُوسروں، مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی ایسا پیغام نہیں آنا ہے کہ جو مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ہو جبراً۔ اگر کسی بزرگ پر کوئی اِلہام ہوتا ہے، تو وہ ہوتا ہے ان کے لئے، لیکن اُمتِ مسلمہ پابند نہیں ہے کہ وہ اس کو لازماً مانے۔ بس یہ فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اگر کسی پر......

جنابِ چیئرمین: نہ، نہ،......

مرزا ناصر احمد: ...... یہ اِلہام ہو نازل کہ ''قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑو'' تو آپ کے نزدیک یہ واجب العمل نہیں ہوگا اُمت پر؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اُس کے کہنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

Mr. Chairman: *No, I don't want to enter in this. The qeustion was that the Ayat was read out, the translation was read out and the answer has come. Next question, yes. This sort of debat will not be allowed. Yes, next.*

(جناب چیئرمین: میں اس بات میں نہیں آنا چاہتا۔سوال یہ تھا کہ آیت پڑھی گئی، ترجمہ پڑھا گیا اور جواب آچکا ہے۔اگلا سوال کریں۔اس قسم کی بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی)

(Pause)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز ہے،وہ اصل میں جناب!وقت کی تنگی کا قصہ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں،آپ پوچھیں آپ،بالکل۔وقت کی تنگی،ہم ریگولیٹ کرلیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ایک ایسا سوال آپ سے وضاحت کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں جس میں......یہ تو بے شمار آیتیں ہیں قرآن کی جن کے متعلق مرزا صاحب نے کہا ہے کہ یہ میرے اُوپر نازل ہوئیں، وہ میں چند ایک پیش کردُوں ا،یعنی رسول اللہ ﷺ پر نہیں، ان پر [1451] نازل ہوئی ہیں۔لیکن بعض کے معنی اس طرح کئے گئے ہیں کہ اس میں نبی کریم ﷺ کی سخت ترین توہین ہوتی ہے......

Mr. Chairman: *The first question would be ....*

(جناب چیئرمین: پہلا سوال یہ ہوگا)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

Mr. Chairman: *...... first question would be: whether it was said by Mirza Ghulam Ahmad that certain Ayaat were revealed on him? This would be the first question. Then we will go into the second.*

(کیا مرزا غلام احمد نے کہا کہ کچھ آیات مجھ پر نازل ہوئیں؟)

(جناب چیئرمین: پہلا سوال یہ ہوگا: کیا مرزا غلام احمد نے یہ کہا تھا کہ کچھ آیات اس پر نازل ہوئی ہیں؟ یہ پہلا سوال ہے،اس کے بعد دُوسرے سوال کا نمبر آئے گا)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی میں، ابھی میں.......

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی میں ایک آیت کا.......

جناب چیئرمین: ہاں جی، ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......ترجمہ بتا رہا ہوں۔ جنابِ والا! آیت یہ ہے:

(عربی)

اب اس میں بشیرالدین صاحب کا ترجمہ سناتا ہوں......

جناب چیئرمین: یہ اپنا *Page* (صفحہ)؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ان کے ترجمے کا *Page.54,55* (صفحہ) ہے......

(Pause)

جناب چیئرمین: سورۃ؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آل عمران۔

جناب چیئرمین:[1452] آل عمران۔ *54*۔ آیت؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: *82, 83, 84*۔

Mr. Chairman: ***On page.54 or from 51 to 67?***

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: *Yes*، ان کا ترجمہ ناں، ان کا انگریزی ترجمہ ہے آپ کے پاس؟

جناب چیئرمین: جی، میرے پاس وہی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں اُردو ترجمے سے پڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا، ٹھیک ہے۔ *Eighty?* (۸۰)

Mirza Nasir Ahmad: ***Eighty-two?***

(مرزا ناصر احمد: ۸۲؟)

Mr. Chairman: ***Eighty-two.***

(مسٹر چیئرمین: ۸۲)

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari:

(مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ۸۲...... *Eighty-two, eighty......*

Mr. Chairman: *"And remember the time when Allah took......"* یہی ہے ناں؟ ہاں جی، پڑھیں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ آیت پھر پڑھ دُوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، پڑھی گئی ہے، آگے پوچھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ترجمہ پڑھ دُوں؟

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

(سورۃ آل عمران آیت ۸۲ کا ترجمہ)

[1453] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** ''اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب اللہ نے اہلِ کتاب سے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دُوں، پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر اِیمان لانا پھر اس کی مدد کرنا اور فرمایا تھا کہ کیا تم اِقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اور انہوں نے کہا تھا: ہاں، ہم اِقرار کرتے ہیں۔ فرمایا: تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ایک گواہ ہوں اور جو شخص اس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہوں گے۔''

اب اس ترجمے میں مختصر سی بات میں عرض کروں کہ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں: (عربی)

اس کا ترجمہ کیا گیا ہے: ''تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو۔''

میرے خیال میں یہ ترجمہ اور جگہ بھی ہے کہ: ''اس کی تصدیق کرنے والا ہو۔'' یعنی کوئی چیز ادھوری نہیں رہ گئی کہ اس کو پورا کر رہا ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ بہرحال یہاں: (عربی)

(الفضل میں اس آیت کا منظوم ترجمہ)

کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس ترجمے کو ''الفضل'' میں ''عہد منظوم'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے اور وہ تقریباً ٹھیک ہی ہے:

خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے
کہ جب تم کو دُوں میں کتاب اور حکمت
پھر آئے تمہارا مصدق پیغمبر
تم اِیمان لاؤ کرو اس کی نصرت
کہا کیا یہ اِقرار کرتے ہو محکم؟
وہ بولے مقر ہے ہماری جماعت
کہا حق تعالیٰ نے شاہد رہو تم
یہی میں بھی دیتا رہوں گا شہادت
جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا
بنے گا وہ فاسق اُٹھائے گا ذِلت

اب اگلا شعر ہے کہ:[1454]

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم وہ مسیحا
سبھی سے یہ پیمانِ محکم لیا تھا
مبارک وہ اُمت کا موعود آیا
وہ میثاقِ ملت کا مقصود آیا
کریں اہلِ اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبداً شکوراً

یہ ''الفضل'' جلد گیارہ نمبر ۶۷، مؤرخہ ۲۶ر فروری ۱۹۲۴ء

مرزا ناصر احمد: ۱۴۲۹ء؟

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: *Ninteen twenty-four.* (**مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** ۱۹۲۴ء).جی ہاں

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں 1924ء۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب.......

مرزا ناصر احمد: یہ نظم کس کی ہے؟

(حضور اکرم ﷺ کی توہین، نعوذ باللہ!)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس نظم میں شاعر کا نام نہیں لکھا۔

تو اَب اس میں دو چیزیں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب آپ کے بعد کوئی نبی آئے تو آپ اس کی نصرت کریں، مدد کریں، اس کی اِتباع کریں؟ اور اگر ایسا نہ کریں تو آپ فاسق ہوجائیں گے؟ نعوذ باللہ! یہ گویا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی اہانت ہے کہ کوئی مسلمان اس کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا۔ پہلے تو یہ کہ اس آیت کو اس طرح[1455] سے پیش کرنا کہ سارے انبیاء سے عہد لیا گیا تھا، اور وہ ایسے تھے جن میں رسول ﷺ بھی، رسول اللہ ﷺ بھی شامل تھے، اور اس کا مصداق آنے والے نبی کا، وہ مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ تو

اس میں یعنی اتنی بہت سی چیزیں غلط کی گئی ہیں اور اہانت آمیز کی گئی ہیں۔ یہ بڑی تکلیف دہ شکل ہے۔

یہ چیز ۲۱ر ستمبر ۱۹۱۵ء کے ''الفضل'' میں بھی شائع ہوئی تھی:

''اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی تم کو کتاب اور حکمت دُوں، پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، مصدق ہو تمام کا جو تمہارے پاس کتاب وحکمت سے ہیں، یعنی وہ رسول مسیحِ موعود ہے، جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحبِ شریعتِ جدیدہ نہیں ہے۔ اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا، اور ہر ایک طرح سے اس کی مدد پر سمجھنا۔''

اب یہاں گویا رسول اللہ ﷺ کو تابع بنا دیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب..... یعنی معلوم نہیں کہ کس منطق سے یہ بات پیدا کی گئی ہے...... کہ مرزا غلام احمد صاحب جب آئیں......

مرزا ناصر احمد: یہ معانی جو آپ پہنا رہے ہیں، یہ بےعزتی کرنا ہے۔ اس میں مفہوم تو کوئی نہیں اور مجھے بڑا دُکھ ہو رہا ہے آپ کے نئے معانی سن کر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھئے:

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے — وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے
جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا — بنے گا وہ فاسق اُٹھائے گا ذِلت

یہ اس سے پہلے ہے شعر......

مرزا ناصر احمد: ''کوئی پھرے گا'' کو بنا دینا نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا نام لے کر۔ مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے آپ کے اس بیان سے۔[1456]

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مگر یہ نظم میری تو نہیں ہے مرزا صاحب!

Mr. Chairman: *There are two questions they have been coupled. One is: a different interpretation of this surat, 82-83. by the use of word "testifing" or "fulfilling". According to the generally accepted traditions and priniples of the Muslims, it shall be "testified"; but according to the interpretation put, "it shall be fulfilled by another person who will come later on". This is your question, and the poem is secondary.*

(جناب چیئرمین: سوال دو ہیں، ان کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ سورت ۸۲،۸۳ میں لفظ ''تصدیق کرنا'' اور ''تکمیل کرنا'' کے مطابق عام مسلمانوں کا عقیدہ تصدیق کرنے کا ہے۔ جبکہ نئے مفہوم تعبیر کے مطابق کوئی بعد میں آنے والا اس کی تکمیل کرے گا۔ آپ کا سوال تو یہ ہے۔ نظم کی حیثیت ثانوی ہے)

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari:

And that, Sir Prophet Muhammad ﷺ is not included in it.

Mr. Chairman: ***Yes. Then a man will come who will fulfil that. Yes, the witness may reply.***

مرزا ناصر احمد: اور اگر ہمارے لٹریچر میں یہ ہو کہ یہاں جس رسول کی مدد کرنا اور نصرت کرنا، جس کا ذِکر ہے، وہ نبی اکرم ﷺ ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو جناب والا! کیا یہ انہی (ﷺ) سے پھر یہ عہد لیا گیا کہ تم اپنی مدد کرنا؟ یعنی یہ تو ہے ناں: ''وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے''

مرزا ناصر احمد: میں یہ نہیں کہہ رہا۔ میری بات سنیں۔ مجھے افسوس ہے میں اپنی بات نہیں سمجھا سکا......

جناب چیئرمین: پہلے قرآن مجید کی بات کر لیں جی، اس کے بعد نظم کی بات کر لیں گے کہ نظم ***whether it relates to that or not, that is second question*** (آیا اس کا تعلق ہے یا نہیں، یہ الگ بات ہے)

مرزا ناصر احمد: بانی سلسلۂ احمدیہ نے اس کے معنی، اس رسول کے اصل معنی یہ کئے ہیں...... نبی اکرم ﷺ۔

[1457] **جناب چیئرمین:** اب نظم ہے، اس میں یعنی یہاں یہ ہے کہ جو احمدی نہیں ہے اس کو شبہ پڑ جائے گا، لیکن جو احمدی ہیں وہ اس کے علاوہ اور کوئی معانی نہیں لیں گے کہ حضرت بانی سلسلہ، جیسا کہ انہوں نے متعدد جگہ فرمایا، نبی اکرم ﷺ کی نسبت سے احقر الغلمان ہیں آپ کے۔ ہر احمدی، چھوٹا بڑا، مرد عورت، یہ مانتا ہے۔ کوئی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔ میں اس وقت سے پریشان ہو گیا ہوں یہ بات سن کر کہ یہ کیا معانی آپ کر گئے یہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے تو کوئی معانی نہیں کئے۔ دیکھئے، اگر رسول

اللہ ﷺ کی نصرت مقصود ہوتی تو پھر خود رسول اللہ ﷺ سے عہد لینے کا کیا سوال تھا؟ یہ میں پھر آپ سے پڑھ دیتا ہوں:

''لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے''

مرزا ناصر احمد: ان کے، قطع نظر اس تفصیل کے، کیونکہ اس کا جواب بڑا تفصیلی ہے، میں کوئی دس پندرہ کتابیں لاؤں اور بتاؤں۔ یہ کس نے کہا کہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی مدد نہ کیا کرے؟ قرآن کریم میں تو یہ کہیں نہیں۔ قرآن کریم میں تو یہ ہے کہ اپنی مدد کرو، اور اَحادیث میں بھی یہ ہے کہ اپنی مدد کرو۔ تو یہ پوائنٹ جو آپ نے نکالا ہے، یہ دُرست تو نہیں ہے۔

Mr. Chairman: **Next question.**

(جنابِ چیئرمین: اگلا سوال)

مرزا ناصر احمد: اور اگر چاہیں تو ہم تحریریں مسیحِ موعود کی ساری پیش کردیں گے۔

جنابِ چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ کا جواب آ گیا، یعنی رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد لیا تھا کہ آپ اپنی مدد کرتے رہیں۔

جنابِ چیئرمین: بس وہ ہو گیا۔

[1458] مرزا ناصر احمد: رسولوں سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اُمتوں کو وصیت کرتے جائیں کہ ایک عظیم پیغمبر حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کے وجود میں ظاہر ہونے والا ہے، اور تم اس کی مدد کرنا جب وہ ظہور ہو۔ اس سلسلے میں میں اپنے خطبات کا مجموعہ جو تعمیرِ کعبہ کے متعلق ہے، وہ میں بھجوادُوں گا، وہ آپ پڑھ لیں کہ حضرت اِبراہیم علیہ السلام نے صدیوں اپنی اُمت کو تیار کیا حضرت نبی اکرم ﷺ کو قبول کرنے کے لئے۔ تو جو ہم ہر روز اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو بتاتے رہتے ہیں، اس کے اُلٹ معنی جو لیتے ہیں، وہ میرے خیال میں دُرست نہیں۔

Mr. Chairman: **Next question.**

(جنابِ چیئرمین: اگلا سوال)

(وہ آیات جن کے بارہ میں مرزا قادیانی نے کہا کہ یہ مجھ پر نازل ہوئیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب وہ ایک بہت لمبا سلسلہ ہے۔ یہ ''حقیقۃ الوحی''

سے میں پڑھ رہا ہوں......اور بھی کتابوں میں بھی ہے......کہ جو مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی تھی:

(عربی)

ترجمہ:..."ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔"

(حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ ص۷۷)

اس کے بعد ہے: "انا فتحنا لك فتحًا مبينًا"

(حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ ص۷۷)

اب یہ وہ آیت ہے کہ جو صلح حدیبیہ کے وقت سارے لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ میں ایسی ہی یہاں مثالیں چند دیتا چلا جاؤں گا: "وداعيًا الى الله وسراجًا منيرًا" (حقیقت الوحی ص۷۵، خزائن ج۲۲ ص۷۸)

یہاں بھی "باذنه" نہیں ہے۔

ترجمہ: "اور خدا کی طرف سے بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ۔"

پھر اس کے بعد معراج کی کیفیت میں رسول اللہ ﷺ کے شرف کے سلسلے میں یہ آیا ہے: "دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ" (حقیقت الوحی ص۷۶، خزائن ج۲۲ ص۷۹)

[1459] ترجمہ: "وہ خدا سے نزدیک ہوا، پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان۔"

یہ "مخلوق کی طرف جھکا" یہ تو میں نہیں سمجھا، لیکن یہ کہ یہ آیت ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے بارے میں کہا ہے کہ مجھ پر نازل ہوئی۔

آگے ہے معراج شریف کے متعلق بڑی مشہور آیت ہے: "سبحٰن الذی اسریٰ بعبده ليلًا" (حقیقت الوحی ص۷۸، خزائن ج۲۲ ص۸۱)

یہاں صرف یہاں تک ہے: (عربی)

(وہ پاک ذات وہی ہے خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا)

آگے آتا ہے جو حضرت آدم (علیہ السلام) کے متعلق آیت ہے کہ: "انی جاعلك للناس امامًا" (حقیقت الوحی ص۷۹، خزائن ج۲۲ ص۸۲)

نہیں، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہے: "للناس امامًا" (ایضاً)

(میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا)

اب یہ انہوں (مرزا) نے کہا کہ ان (مرزا) کے لئے اُتری۔

بہرحال، میں یہ ''حقیقت الوحی'' انہی کا، سب کے......بیچ کے میں چھوڑے دے رہا ہوں، لیکن جہاں......

(Interruption)

***Mr. Chairman:** I will request Saiyid Abbas Husain to talk privately to Ansari Sahib when he has finished the question.*

(**جناب چیئرمین:** میں سیّد عباس حسین صاحب سے درخواست کروں گا کہ جب انصاری صاحب سوال ختم کرلیں تو وہ ان سے علیحدگی میں بات کریں)

[1460] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** ......آگے پیچھے کی میں عبارتیں چھوڑ دیتا ہوں، جو قرآن کی آیتیں نہیں، ورنہ جیسے: (عربی)

یہ تو میرے خیال میں قرآن کی آیت نہیں۔ آگے ہے:"قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله" (حقیقت الوحی ص۷۹، خزائن ج۲۲ص۸۲)

(ان کو کہہ دو کہ تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا کہ خدا بھی تم سے محبت کرے)

یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اس کے بعد ایک بہت ہی مشہور آیت جو مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:"وما ارسلنٰك الا رحمة اللعٰلمين"

(حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ص۸۵)

اب مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ آیت بھی ان کے لئے نازل ہوئی۔

آگے بھی یہ قرآن کی آیت ہے۔ سورۂ فتح کی ابتدائی آیات ہیں کہ:"انّا فتحنا لك فتحًا مبينًا۔ ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر۔"

(حقیقت الوحی ص۹۴، خزائن ج۲۲ص۹۷)

(میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کہ کھلم کھلا فتح ہوگی تا کہ خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے تھے اور جو پچھلے ہیں) یہ یہاں پر اپنی طرف سے بڑھا دیا انہوں نے۔

"لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم" (حقیقت الوحی ص۱۰۰، خزائن ج۲۲ص۱۰۴)

[1461] یہ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے کہا تھا اپنے بھائیوں سے، جب انہیں کامیابی حاصل ہوگئی تھی۔

اب اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل کی۔ (عربی)

یہ بھی اُوپر اُردو کی وحی ہے:

''بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

(عربی)

یہ شاید قرآن کی آیت نہیں ہے، لیکن اس کے بعد والی جو ہے وہ قرآن ہی کی آیت ہے:''انّا اعطینٰك الکوثر'' (حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

اب اُس کے بعد پھر ایک آیت قرآن کی ہے:''اراد اللّٰه ان یبعثك مقامًا محمودًا'' (حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

پھر اُردو کی وحی شروع ہوگئی ہے کہ:''دو نشان ظاہر ہوں گے۔''

پھر قرآن کی ایک آیت آتی ہے:

''وامتازوا الیوم ایها المجرمون'' (ایضاً)

پھر قرآن کی یہ آیت ہے:

''یکاد البرق یخطف ابصارهم'' (ایضاً)

پھر قرآن ہی کی آیت ہے:

''هذا الذی کنتم به تستعجلون'' (ایضاً)

اب اُس کے بعد پھر ہے کہ:

''ان اللّٰه رؤف الرحیم'' (ایضاً)

[1462] نہیں، یہ قرآن کی آیت نہیں ہے۔

وغیرہ، وغیرہ، اسی طرح۔ بہرحال یہ تو ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ میں نے مثال کے طور پر.......

جناب چیئرمین: ہاں، مثال یعنی۔ لیکن ***Question*** (سوال) کیا ہے؟ ***What is the question?*** (سوال کیا ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ***Question*** (سوال) یہ ہے کہ قرآن کریم کی یہ

ایک بہت کھلی ہوئی تحریف ہے کہ جن آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور محمد رسول اللہ ﷺ کو خطاب کیا ہے ان سے، اس خطاب کو اپنی طرف لے لیا کہ یہ ''خطاب مجھ سے ہے کہ ہم نے تجھ کو کوثر دیا ہے'' پھر آخری آیت بھی ہے، وہ بھی کسی جگہ آتی ہے کہ: "انّ شانئك هو الأبتر"

(حقیقت الوحی ص۳۳۵، خزائن ج۲۲ص ۳۴۸)

(تیرا دشمن جو ہے وہ تباہ ہوگا، برباد ہوگا)

''کہ وہ بھی میری طرف آئی ہے۔'' اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہے کہ:

"ورفعنا لك ذكرك" (تذکرہ ص۹۴، طبع۳)

(اور ہم نے آپ کے ذِکر کو بلند کیا، اُونچا کیا)

یہ بھی، یعنی اس جگہ تو مجھے نہیں ملی، لیکن یہ بھی مرزا صاحب نے کہا ہے کہ: ''یہ میرے لئے اُتری ہے۔'' اور اس طرح کی بے شمار آیتیں ہیں: "یسٓ انك لمن المرسلین"

(تذکرہ ص۴۷۹، طبع۳)

اب یہاں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے وہ فرماتے ہیں، قرآن حکیم کی قسم کھا کے، آپ رسولوں میں سے ہیں۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی مثالیں کافی ہیں اس بات کے لئے۔

Mr. Chairman: *Yes, So, the question is......*

(جناب چیئرمین: جی ہاں تو سوال ہے.......)

[1463] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** ہاں، ایک سوال اور ہے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا قول ہے جو قرآن کریم میں آیا ہے: ''مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف:٦)''

''میں بشارت دیتا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہوگا)

وہ متفقہ طور پر سب نے یہی سمجھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی مقصود ہے، لیکن مرزا (محمود) صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ ان (مرزا قادیانی) کے لئے ہے۔

Mr. Chairman: *Is it finished?*

(جناب چیئرمین: کیا سوال ختم ہوا؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرے خیال میں تو اتنی مثالیں کافی ہیں۔

Mr. Chairman: *The question is that where the*

Holy Prophet has been adressed, Mirza Sahib has taken it to himself. This is the question in short. Yes.

(جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے) جو خطاب نبی کریم ﷺ کو فرمایا ہے، مرزا صاحب (غلام احمد) نے ان کو اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔ مختصر یہ سوال ہے)

مرزا ناصر احمد: جو بات میں سمجھا ہوں، وہ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات اُمتِ محمدیہ میں کسی پر نازل نہیں ہوتیں۔ کیا میں صحیح سمجھا ہوں[1]؟

جناب چیئرمین: نہیں، ان کا سوال یہ ہے کہ رسولِ اکرم (ﷺ) کے متعلق، ان کو خصوصی طور پر خطاب کیا گیا تھا، بتایا گیا تھا، وہ مرزا صاحب نے اپنے اُوپر کہ ''مجھے وہ خطاب کیا گیا ہے۔'' یہ سوال ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ سوال ہے کہ جو آیات قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کے لئے آئی ہیں، ان کے متعلق بانی سلسلۂ احمدیہ نے کہا کہ: ''یہ میرے لئے آئی ہیں......''

جناب چیئرمین: ''میرے لئے آئی ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: ''......اور محمد ﷺ کے لئے نہیں آئیں۔''

[1464] **جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں، نہیں.......

Mr. Yahya Bakhtiar: ***If I am permitted?***

(جناب یحییٰ بختیار: اگر مجھے اجازت ہو؟)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں)

جناب یحییٰ بختیار: دو مطلب ان کے آسکتے ہیں۔ ایک تو مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ ان کے لئے پھر ***Repeat*** (دُہرائی) ہوئی ہیں، ***the Same applies to ......him***

Mr. Chairman: ***Yes, this can be also, this can be interpreted also.*** (جناب چیئرمین: اس کا مفہوم بھی بتایا جائے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک دفعہ ان پر آئیں، ان کے لئے۔ پھر ***Repeat*** کی گئیں۔ یہ بھی نبی ہیں، یہ ان کے لئے...... میں ***Repeat*** (دُہرا) کر رہا ہوں......اللہ تعالیٰ نے کہا ''میرے متعلق یہ کہا۔'' پھر یہ مولانا صاحب......

---

[1] آپ کے سمجھنے نہ سمجھنے کا سوال نہیں، آپ کے چکر دینے کا کمال ہے!

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: *In some editions. With some additions.*

(مولانا ظفر احمد انصاری: کچھ اِضافے کے ساتھ)

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر بیچ میں کہ Alteration کرکے اور بیچ میں Add (جمع) ہوگیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، بالکل، یہ Definite (قطعی) یہ نہیں ہوگا۔ کئی ہیں جو Definite Occasions (قطعی مقامات) کے متعلق ہیں۔ مثلاً فتح مبین جو ہے حدیبیہ کے وقت جو آئی تھی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں وہاں تو آئی تھی، لیکن مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ''اس موقع پر مجھے یہ وحی آئی۔''

جناب چیئرمین: اچھا۔ Yes۔

جناب یحییٰ بختیار: اُس میں یہ باتیں، پھر یہ بھی قرآن کی جو وحی ہے وہ بھی بیچ میں آ گئی۔

Mr. Chairman: Yes, the witness may reply.

(جناب چیئرمین: جی ہاں، گواہ جواب دے)

[1465] مرزا ناصر احمد: جہاں تک آیاتِ قرآنی بطور وحی کے صلحائے اُمت پر نازل ہونے کا سوال ہے، ہمارا اُمتِ مسلمہ کا لٹریچر اس سے بھرا ہوا ہے۔ میں چند مثالیں دیتا ہوں۔

''فتوح الغیب'' میں ہے، حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی کو وہ آیت کئی بار اِلہام ہوئی جو حضرت موسیٰؑ کی اعلیٰ شان کے لئے اُتری تھی: (عربی)

''فتوح الغیب'' مقالہ چھ مطبوعہ......ہندونام ہے، مجھ سے نہیں پڑھا جاتا......

ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ شان والی آیت بھی اِلہام ہوئی: (عربی)

یہ بھی ''فتوح الغیب'' میں ہے۔

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی امرتسری کے اِلہامات میں ہے۔

غیب سے تاکید آیت: (عربی)

''یہ جو آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے، یہ مضمون مجھے اِلہام ہوا۔''

Mr. Chairman: So, the answer is that Ilham (اِلہام)

(جناب چیئرمین: تو جواب اس کا اِلہام ہے) ......

Mr. Yahya Bakhtiar: *My point is: you accept that Mirza Sahib has said this? Then after that the explanation......*

مرزا ناصر احمد: میں یہ *Accept* (قبول) کرتا ہوں کہ اُمتِ مسلمہ کے عام اُصول کے مطابق، *Accepted* (تسلیم شدہ) قرآن کریم کی آیات اُمت کے اولیاء پر نازل ہوسکتی ہیں اور جو آیات انہوں نے پڑھی ہیں، اگر وہ دُرست پڑھی گئی ہیں تو وہ حضرت مرزا صاحب پر نازل ہوئیں۔

Mr. Chairman: ٹھیک ہے. *The question is answered. The next question.*

(جناب چیئرمین: سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اگلا سوال کریں)

[1466] مرزا ناصر احمد: اب میں اس کو....... ہاں۔

Mr. Chairman: *Yes, now the witness can explain.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں، اب گواہ وضاحت کرسکتا ہے)

ہاں، ہاں، جواب دے سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اسی رات کو...... یہ بھی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسری...... اسی رات کو یہ اِلہام ہوا: (عربی)

دُوسری بار یہ اِلہام ہوا: (عربی)

تیسری بار یہ اِلہام ہوا: (عربی)

ان دنوں یہ اِلہام ہوا: (عربی)

اور پھر یہ انہیں، مولوی عبداللہ غزنوی صاحب پر یہ اِلہام ہوا: (عربی)

یہ آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے آیت۔ عبداللہ غزنوی صاحب کہتے ہیں: ''یہ مجھ پر اِلہام ہوئی ہے۔'' انہی دنوں میں ان پر اِلہام ہوا: (عربی)

اِلہام ہوا...... یہ مجھے افسوس ہے کہ لکھنے والے نے کہیں لفظی غلطی کردی ہے۔ یہ ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اکٹھے کئے ہوئے: (عربی)

[1467] جو قرآن کریم کے متعلق ہے ناں، کہ "قرآن کریم تم پر نازل ہو رہا ہے، اس وقت یہ کرو" آنحضرت ﷺ کو یہ حکم ہے اور ان کو یہ اِلہام ہوا۔

دہلی میں یہ اِلہام ہوا: (عربی)

پھر تین بار اِلہام ہوا: (عربی)

یہ حکم ہے حج کا، آنحضرت ﷺ پر اِلہام ہوا اور عبداللہ غزنوی پر بھی اِلہام ہوا۔

اور اِلہام ہوا: (عربی)

آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ: "اللہ تعالیٰ اتنی عطا تجھے کرے گا کہ تو اس سے راضی ہو جائے گا۔" وہ جو آتا ہے ناں ***Saturation Point*** (انتہائی مرحلہ) کا آئیڈیا، عربی میں یہ الفاظ ادا کرتے ہیں۔

اِلہام ہوا: (عربی)

اور یہ "الفضل" ہے......جی؟

(الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اِلہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟ کیا مرزا صاحب کو اِلہام ہوا یا وحی آئی؟ ایک تو یہ۔ دُوسرے جو مولوی عبداللہ غزنوی کا آپ کہہ رہے ہیں کہ ان کو قرآن کی آیات کے علاوہ جو اِلہام ہے، کوئی اپنی طرف سے بھی کوئی اور چیز بھی آئی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اپنی طرف سے بھی ہے، ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی ***Explain*** (واضح) کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ضمناً میں بتا دیتا ہوں۔ ایک دفعہ ہمارے ایک اسکالر عارضی طور پر فارغ [1468] تھے۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ سلف صالحین کی کتب کا مطالعہ کرو اور ان کی وحی، وحی، "وحی" کے لفظ سے اور اِلہام، کشف اور رُؤیا اِکٹھے کرو۔ تو وہ چار کاپیاں بڑی سائز کی اکٹھی کر کے انہوں نے مجھے دیں اور ابھی شاید وہ ایک بٹا ہزار ہو ہمارے لٹریچر کا۔ تو یہ کہنا کہ پہلے سلف صالحین میں سے نہ وحی کے نزول پر ایمان لاتے تھے، نہ اِلہام کے، نہ کشف کے، نہ رُؤیا کے، تو یہ تو ویسے ہماری تاریخ اس کو غلط ثابت کرتی ہے۔ لیکن مثلاً اب تو یہاں تک کہ ایک پچھلے سال ہمارے پاکستان کے اخبار میں یہ کوئی فتویٰ...... بڑا وہ ہے چھوٹے درجے کا فتویٰ......لیکن یہ فتویٰ ہو گیا کہ

کسی مسلمان کو سچی خواب نہیں آ سکتی۔ تو اس قسم کی باتیں جو ہیں وہ تو اِسلام کو نقصان پہنچانے والی ہیں، ان کو فائدہ پہنچانے والی نہیں۔ خیر، میں اب چھوڑتا ہوں اس کو۔

یہ ''احمد''، یہ ''احمد'' کی جو بات ہے ناں......

(مرزا قادیانی کو الہام آیا یا وحی آئی؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا کہ مرزا صاحب کو وحی آئی تھی یا اِلہام آیا تھا؟ یہ جو ذِکر یہاں تھا ***Parallel*** ہے اس کے......

مرزا ناصر احمد: میں جواب دُوں یا...... ''مسلم'' حدیث شریف کی کتاب ہے اور آنحضرت کے وہ ہیں: (عربی)

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مرزا صاحب کا جواب نہیں دیں گے ناں جی، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب کیا کہتے ہیں کہ وحی آئی ہے یا اِلہام؟

مرزا ناصر احمد: جو ''مسلم'' کہتی ہے، وہی مرزا صاحب کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد: ''...... اوحی اللّٰہ تعالٰی'' (وحی کی اللہ تعالیٰ نے) (عربی)[1469]

یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر، جب وہ آئیں گے، یہ وحی کریں گے کہ یہ اس زمانے میں، ان کے نزول کے وقت، دُنیا کی دو طاقتیں اتنی زبردست ہوجائیں گی کہ دُوسرے ان سے جنگ مادّی ذرائع سے نہیں کرسکیں گے۔ اس واسطے میری اُمت کے لوگوں کو کہو کہ ان سے جنگ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کرکے دُعاؤں میں لگے رہیں، اور اللہ تعالیٰ حسبِ بشارات ان کو ہلاک ضرور کردے گا، بغیر اس کے کہ اُمت کو ان کے ساتھ مادّی جنگ اور لڑائی کرنی پڑے اور جیسا کہ شرائطِ جہاد میں ہے کم از کم نصف طاقت ہونی چاہئے تب جہاد بنتا ہے ورنہ جہاد ہی نہیں بنتا۔ اب اس حدیث میں جو ''مسلم'' کی ہے، اللہ تعالیٰ نے آنے والے مسیح کے لئے، نبی اکرم ﷺ نے آنے والے مسیح کے لئے ''وحی'' کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔ اصل میں اس میں فرق صرف یہ ہے، یعنی یہ عقیدہ کہ وحی آ سکتی ہے یا نہیں؟ ہم جب یہ سمجھتے ہیں کہ وحی آ سکتی ہے تو ہمارے نزدیک اولیائے اُمت جو پہلے تھے ان پر بھی وحی نازل ہوئی۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ شہد کی مکھی پر وحی نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں پر بھی وحی نازل ہوتی

ہے۔اسی طرح یہ قرآن کے محاورے ہیں اور موجودہ تحقیق کہتی ہے کہ شہد کی مکھی ہر انڈا جب دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بتایا جاتا ہے کہ اس کے اندر نر ہے یا مادہ، اور مختلف جگہوں پر اپنے چھتے میں رکھتی ہے۔ تو ایک یہ خیال پیدا ہوگیا۔ یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ آیا وہ خیال دُرست ہے، کیونکہ وہ ایک لمبی بحث ہے کہ وحی آ سکتی ہے یا نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، کہتے چلے آئے ہیں شروع سے لے کر اَب تک، سلف صالحین میں سے بھی، اور آج ہم ان میں شامل ہوگئے کہ وحی آ سکتی ہے۔ دُوسرے لوگ کہتے ہیں کہ وحی نہیں آ سکتی۔ جو کہتے ہیں کہ وحی نہیں آ سکتی، ان میں سے ایک کہتا ہے کہ وحی نہیں آ سکتی، اِلہام آ سکتا ہے۔ ایک اور گروہ ہے جو کہتا ہے کہ وحی بھی نہیں آ سکتی، اِلہام نہیں آ سکتا، بلکہ......وحی کے متعلق ایک محاورہ میرے ذہن میں نہیں آ رہا، یعنی ''وحی''، ''اِلہام'' کا لفظ چھوڑ کے اور۔ یہ آ گیا، ذہن میں پھر رہا ہے۔ بہرحال میرے[1470] ذہن میں نہیں ہے۔ انہی میں ایک اور چیز ہے آ گے ''اِلقاء'' اِلقاء بھی اور اِلقاء کے علاوہ بھی۔ تو اَب یہ اس طرح چلا آیا ہے اُمت میں ہے۔

(مرزا قادیانی کے بعد کسی پر وحی آ سکتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اس لئے میں نے صرف یہ پوچھا ہے، آپ صرف یہ Clarify (وضاحت) کریں کہ مرزا صاحب کے بعد بھی وحی کسی پر آ سکتی ہے؟ یہ آپ کا کیا خیال ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی، آ سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اِلہام اور وحی؟

مرزا ناصر احمد: اِلہام ہو یا وحی۔

جناب یحییٰ بختیار: وحی بھی آ سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: اِلہام اور وحی کے لئے شریعت کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وحی اس کے بعد بھی آ سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی کا دروازہ کبھی بند ہوا، نہ ہوسکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری!

مرزا ناصر احمد: پہلے بھی نہیں ہوا۔

''احمد'' کے متعلق انہوں نے جو فرمایا ہے ناں، اس کا جواب رہ گیا۔

جناب چیئرمین: ہاں، فرمائیے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فرمایا کہ ''احمد'' اپنے لئے استعمال کیا، حالانکہ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نے ''احمد'' کی تفسیر جو کی ہے وہ صرف نبی اکرم ﷺ کے لئے، اور خود بھی کہا ہے، یعنی ظِلّی اور اِنعکاسی طور پر۔ جیسے کل میں نے دو شعر کے بعد ایک تیسرا پڑھا گیا تو واضح ہو گیا تھا سوال۔ اب یہاں یہ ہے ''الفضل'' ۱۰ راگست اور اس کا حوالہ ہے۔ ''نجم الہدیٰ'' بانی سلسلۂ احمدیہ کی کتاب:

[1471] ''ان لوگوں یعنی رسولوں، نبیوں، ابدالوں اور ولیوں کے اپنے بعض معارف اور علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور پوپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر ہمارے نبی ﷺ نے جو کچھ پایا جناب الٰہی سے پایا اور جو کچھ ان کو ملا اسی چشمۂ فضل اور عطا سے ملا۔ پس دُوسروں کے دِل حمدِ الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آ سکے جیسے کہ ہمارے نبی ﷺ کا دِل جوش میں آیا کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولّی تھا۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موسوم نہیں ہوا، کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید وثناء ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اور ان کی نعمتوں میں سے انسان کے ہاتھ کی..... نہیں، اور ان کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی..... تھی اور آنحضرت ﷺ کی طرح ان کو تمام علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے (پہلوں کو) اور ان کے تمام اُمور کا بلا واسطہ خدا متولّی نہیں ہوا اور نہ تمام اُمور میں بے واسطہ ان کی تائید کی گئی۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت ﷺ کے کوئی مہدی نہیں اور نہ کامل طور پر بجز آنجناب کے کوئی احمد ہے اور یہ وہ بھید ہے جس کو محض ابدال کے دِل سمجھتے ہیں اور کوئی دُوسرا سمجھ نہیں سکتا۔''

اچھا، پھر آپ کہتے ہیں اپنے اِلہامات کے متعلق، انبیاء سے متعلق، آیاتِ قرآنی جو ابھی ہے ناں مسئلہ زیر بحث...... ''براہین احمدیہ'' کے صفحہ ۴۸۸-۴۸۹ پر یہ ہے:

''ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکاتِ اِلٰہیہ ہے جو حضرت خیرالرسل کی متابقت کی برکت سے ہر ایک کامل مؤمن کے شاملِ حال ہوتی جاتی ہیں اور حقیقی طور پر مصداق ان سب آیات کا آنحضرت ﷺ ہیں اور دُوسرے سب طفیلی ہیں اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک مدح وثنا جو کسی مؤمن کے اِلہامات میں کی جائے۔ (یہی کہا ناں کہ

’’رحمۃ للعالمین‘‘ کہا، یہ کہا[1472] اور وہ کہا، اس کی وضاحت کر رہے ہیں آپ) اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک مدح وثنا جو کسی مؤمن کی شان میں کی جائے وہ حقیقی طور پر آنحضرت ﷺ کی مدح ہوتی ہے اور وہ مؤمن بقدر اپنی متابعت کے، اِتباع کے، پیروی کرنے کے، اس مدح سے حصہ حاصل کرتا ہے اور وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے لطف واحسان سے، نہ کسی اپنی لیاقت اور خوبی سے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ نبوت کے دعوے سے پہلے کی Writing (تحریر) ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہمیشہ کے لئے ہے یہ تو جتنی دفعہ......نہیں، میں نے ایک حوالہ پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں یہاں......

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری! Next question (اگلا سوال)

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ......ہیں؟

جناب چیئرمین: ابھی باقی رہتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے سر! یہ پوچھا ہے کہ یہ نبوّت کے دعوے سے پہلے کا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ یہ اب دعوے کے بعد کا۔ وہ دعوے سے پہلے کا ہے اور دُوسرا دعوے کے بعد کا ہے، اب جو میں پڑھنے لگا ہوں: ’’میرے پر ظاہر کیا گیا...... میرے پر ظاہر کیا گیا (اب وحی وغیرہ کے متعلق ذِکر کرنے کے بعد) کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے مجھ کو ملا ہے۔‘‘

یہ دعوے کے بعد کا ہے اور ساری کتابوں میں، یعنی اس وقت ہمارے پاس حوالے نہیں، آخری کتاب تک آپ کو ایسے بیانات ملیں گے۔

Mr. Chairman: **Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

[1473] مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جنابِ والا! بات اب وحی اور اِلہام کے اِختلاف کی شروع ہوگئی اور وہی قصہ اب وقت کی تنگی کا سامنے آتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے Subject (موضوع) کو جاری رکھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بات یہاں یہ ہے کہ اِصطلاحِ شریعت میں اور فنِ اِصطلاح میں ’’وحی‘‘ کے خاص معنی متعین ہوگئے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک لفظ آیا ہے اور وہ جیسا

آپ نے فرمایا، شہد کی مکھی کے لئے بھی آیا ہے، شیطان کے لئے بھی آیا ہے، اوروں کے لئے بھی آیا ہے۔ تو لیکن یہ کہ اب اِصطلاح میں اس کے معنی متعین ہوگئے ہیں اور وہ اگر آپ فرمائیں تو میں چند لغتوں سے، انگریزی اور اُردو کے، مثلاً ''محیط المحیط'': (عربی)

مرزا ناصر احمد: یہ معاف کریں، جس کتاب کا حوالہ پڑھیں اس کا سن تصنیف بتادیں، جیسا کہ آپ نے ابھی پوچھا تھا ناں، اس سے بات واضح ہوجاتی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: سن تصنیف تو پھر یہ ہے کہ...... اچھا۔ یہ ''کشاف اصطلاحات الفنون'' جو ہے، صفحہ ۱۵۲۳، جلد دوئم......

مرزا ناصر احمد: کس زمانے کی تصنیف ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کرتا ہوں، کہ یہ ۱۸۶۲ء میں کلکتہ میں طبع ہوئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے صفحہ:۱۵۲۳ میں یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں نے تو بس وہی پوچھا تھا، کیونکہ تاریخیں بھی کچھ بتاتی ہیں ناں ہمیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب یہ ''فرہنگ آصفیہ'' جو شاید اُردو کی سب سے معتبر لغت ہوگی...... اور مرزا صاحب کی کتابیں بھی اُردو میں ہیں......

[1474] **مرزا ناصر احمد:** اُردو کی لغت؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''فرہنگ آصفیہ۔''

مرزا ناصر احمد: جو اُردو میں لفظ ''وحی'' کے معنی ہیں، وہ بتا رہی ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں نے تو عربی کا بتایا، آپ اُردو کے بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اُردو کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ بہت سے الفاظ عربی میں ایک معنی میں استعمال ہوئے ہیں اور اُردو میں ایک دُوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

(لغت میں وحی کے معنی متعین ہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ تو وہ دونوں معنی آپ دیکھ لیں۔ اُردو میں لفظ ''وحی'' صرف اس کلام یا حکم کے لئے مخصوص ہے جو خدا اپنے نبیوں پر نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ ''فرہنگ آصفیہ'' میں لفظ ''وحی'' کے یہ معنی مرقوم ہیں:

''خدا کا حکم جو پیغمبروں پر اُترتا ہے۔''

اب اس سے ذرا نیچے درجے کی لغات ہیں۔ میں اس سے Quote (حوالہ) کروں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اسے بھی Quote (حوالہ) نہ کریں تو اچھا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہرحال اُردو کی......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ٹھیک ہے۔ بس ہوگئی Quote (حوالہ)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس سے بہتر تو لغت کوئی نہیں ہے، اب تک اس سے معتبر۔

جناب چیئرمین: مولانا! پہلے آپ Subject (موضوع) کے Question (سوال) پوچھ لیں۔ Come back to your own subject (آپ اپنے نفسِ مضمون پر واپس آئیں)

(الہام واجب الاطاعت ہوتا ہے یا نہیں؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔ ایک فرق یہ ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک تو اِلہام ہوتا ہے بزرگوں پر، اولیاء اللہ پر، لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ کسی پر اگر اِلہام ہو تو وہ واجب الاطاعت ہوتا ہے یا نہیں؟ فرق اصل میں یہاں ہوتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ: ''مجھ پر یہ اِلہام ہوا ہے، مجھ پر وحی آئی ہے'' جو کچھ بھی کہے۔ اب وحی کا سلسلہ تو جاری ہے۔ دیکھیں! آپ کہ ابھی[1475] تازہ ترین نبی خواجہ محمد اِسماعیل المسیح الموعود، ان کے اُوپر وحیاں آ رہی ہیں برابر۔ ان کی جماعت بھی یہاں جماعت السابقون منڈی بہاء الدین ضلع گجرات میں قائم ہے۔ ان کے اُوپر وحی آئی ہے کہ: ''مبارک ہووے تہانوں''

***Mr. Chairman:* This question is not allowed.**

(**جناب چیئرمین:** اس سوال کی اجازت نہیں دی جاتی)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، میں Question (سوال) نہیں کر رہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ ''وحی'' اس معنی کے کرکے تو دعویٰ ہوتا ہی رہتا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ: ''مجھ پر وحی آتی ہے اور جو اس کو نہ مانے وہ کافر ہوگیا، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوگیا، جہنمی ہوگیا۔'' تو پھر وہ ایک چیز ایک اہمیت اختیار کرتی ہے۔ مرزا صاحب کے ہاں جو وحیوں کا سلسلہ ہے، اس کے بارے میں، میں......

جناب چیئرمین: سر! پہلے تحریفِ قرآن کو ختم کرلیں۔ پھر اس کے بعد......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، دیکھئے، وہ اس کے ساتھ ہی ہوگا۔ ایسے نہیں چلے گا۔ دیکھئے، ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اِلہامات کو کلامِ الٰہی قرار دیتے ہیں:

''اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلامِ الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور توراۃ اور اِنجیل کا ہے۔ اب ان سے کسی کا، اگر کوئی اِنکار کرے تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہوجاتا ہے۔''

اگر وہی مرتبہ ہے...... یہ میں حوالہ دے دُوں۔ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد:۲۲......

مرزا ناصر احمد: یہ Repeat (دوبارہ) ہورہا ہے۔ اس سے مختلف معنی ہمارے جو ہیں، وہ میں اٹارنی جنرل کی خدمت میں پیش کرچکا ہوں۔

[1476] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** میرے خیال میں یہ نہیں Quote (حوالہ) ہوا شاید۔ اب دُوسری چیز عرض کرتا ہوں:

Mr. Chairman: *Maulana Sahib, this question will be channelized through Attorney-General.*

(Interruption)

This quetion will be channelized through Attorney-General.

(**جناب چیئرمین:** مولانا صاحب! یہ سوال اٹارنی جنرل صاحب کے توسط سے پوچھا جائے گا، (مداخلت) یہ سوال اٹارنی جنرل کے توسط سے کیا جائے گا)

آپ تحریفِ قرآن کے Question پوچھ لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو، نہ، وہ بات پھر پوری نہیں رہ جاتی، اس لئے کہ یہاں یہ بات آجاتی ہے کہ قرآن کریم اس سے الگ بھی کچھ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن یہ ہے اتنا۔ اب......

جناب چیئرمین: تو پھر Definite question put (قطعی سوال) کرلیں ناں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، دیکھئے ناں، میں سنا دیتا ہوں حوالہ......

جناب چیئرمین: آپ Definite question put (یقینی سوال) کریں۔

You will save your time and the time of the House. (آپ اپنا اور ایوان کا وقت ضائع ہونے سے بچالیں گے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ***Definite question*** (یقینی سوال) یہ کروں گا کہ کیا مرزا بشیرالدین......

جناب چیئرمین: آپ منڈی بہاءالدین کو لے آتے ہیں بیچ میں!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جی نہیں، نہیں۔ چلئے، وہ تو میں نے یہ کہا کہ وحی کا سلسلہ تو جاری ہے، روز ہی ہوتا رہتا ہے، تو اَب اس کی تو ہم پروانہیں کرتے ناں۔

(مرزا بشیرالدین کی تحریر شرعی نبی کا مطلب)

مرزا بشیرالدین صاحب کے اس قول کے متعلق میں موقف معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ:

''شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم ﷺ [1477] تشریعی نبی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ پہلے قرآن لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی ہیں، اور اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ بھی لائے۔ اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا ہے۔''

اب یہ آگے ہے کہ: ''پھر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعے ملتا ہے، یعنی یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسولِ کریم ﷺ کا وجود اس ذریعے سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لئے یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا، یعنی ہدایت دینے والا نہ ہوگا، بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہوگا، یعنی اسے گمراہ کرنے والا ہوگا۔''

اب آگے اسی طرح اگر.......

مرزا ناصر احمد: یہ حوالہ کہاں کا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ میاں محمود صاحب، خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد:۱۲، نمبر۴، مؤرخہ......

مرزا ناصر احمد: مگر آپ کے ہاتھ میں تو یہ ''الفضل'' کا اخبار نہیں کسی کتاب کا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔

مرزا ناصر احمد:[1478] تو بغیر چیک کئے، کہ ہمارا تجربہ بھی ہو چکا ہے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، مطلب یہ کہ آپ اسے دیکھ لیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر نہیں ہے۔ لیکن......

مرزا ناصر احمد: یہ کتاب کا نام کیا ہے جہاں سے آپ لے رہے ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہرحال میں آپ کو......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، مجھے بتانے میں کیا حرج ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......''الفضل''......نہیں، نہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ برنی صاحب کی کتاب ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، برنی صاحب کی کتاب ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب اس میں یہاں دُشواری یہ آجاتی ہے کہ وہ جتنا کچھ وحی نازل ہوتی ہے، وہ قرآن ہے، اور پھر اسی قرآن کو تلاوت کرنے کی بھی وہ ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر ***Definite question put*** (یقینی سوال) کریں ناں جی۔

(قرآن کریم مکمل ہے یا اس کے علاوہ کوئی الٰہی پیغام ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو اَب یہی میں کہتا ہوں کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے، آپ کے نزدیک یہ مکمل ہے؟ اس پر اِیمان لانا، اس کی اِتباع کرنا کافی ہے، یا اس کے علاوہ کوئی قرآنی، اِلٰہی پیغام ہے؟

***Mr. Chairman:* The question is simple ......**

(**جناب چیئرمین:** سوال سادہ ہے)

مرزا ناصر احمد: یہ قرآن کریم جو میں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے، اسی کو گواہ بنا کر میں اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اس قرآن کے ہمارے لئے کوئی کتاب نہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ تو جو میں نے ابھی سنایا ہے، وہ صحیح موقف نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آپ نے سنایا ہے اس کے متعلق میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ برنی صاحب[1479] نے اس کو صحیح نقل کیا ہے یا نہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یعنی اگر صحیح نقل کیا ہے تو بھی آپ اس کو صحیح موقف نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: اگر میں تو، میں نے نہیں مانتا، جب تک دیکھوں نہ......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

***Mr. Chairman:** Next question. The answer has come.*

(جناب چیئرمین: اگلا سوال کریں۔ جواب آ گیا ہے)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں بھی جنابِ والا! چند عربی عبارتیں آئی ہیں، اگرچہ اس میں قرآن کی آیت نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے کہا ہے، میں کردیتا ہوں۔

ایک تو آپ کے نزدیک صحابہ رضوان اللہ علیہم کی کیا تعریف ہے؟ یہ میں چند چیزیں دے دیتا ہوں، آپ اکٹھے ہی بتادیں۔ اُمّ المؤمنین......

مرزا ناصر احمد: نہیں، علیحدہ علیحدہ لے لیں۔

(صحابہ کی تعریف کیا ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔ صحابہ کی کیا تعریف ہے؟ مسلمانوں کے نزدیک تو یہ تعریف ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حالتِ اِیمان میں.......

جناب چیئرمین: آپ ایک سوال *Put* (پیش) کریں، ان کو جواب دینے دیں۔ آپ *Interpretation* (معنیٰ) خود *Put* (پیش) کردیتے ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں نہیں، میں بتارہا تھا کہ مسلمانوں کے......ہاں......

جناب چیئرمین: نہیں، ٹھیک ہے، جو مسلمانوں کی ہے، *that is Muslim's,*

That is known to everybody. You want the interpretation of the witness on that point. Why are you telling the interpretation of other on that? Yes, the witness may reply.

(صحابہ کرام کی تعریف ہر ایک مسلمان جانتا ہے، آپ اسی بارے میں گواہ کا مفہوم جاننا چاہتے ہیں، آپ اوروں کی تعریف کیوں بتانا چاہتے ہیں؟ گواہ جواب دے)

مرزا ناصر احمد: جی، سوال یہ ہے کہ صحابہؓ کی تعریف کیا ہے؟

[1480] **جناب چیئرمین:** آپ کے نزدیک کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صحابہ کی تعریف ہمارے نزدیک کیا ہے؟ صحابہ کی یہ تعریف ہے کہ وہ Fortunate (خوش نصیب) خوش قسمت انسان جنہوں نے اپنی زندگی میں نبی اکرم ﷺ کی صحبت کو حاصل کیا اور آپ کے فیض سے حصہ پایا۔

***Mr. Chairman:* Next.**

(جناب چیئرمین: آگے چلیں)

(کیا مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ ہیں؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، مرزا صاحب کے ساتھیوں کو، جنہوں نے مرزا صاحب کو دیکھا، انہیں آپ صحابہ نہیں سمجھتے؟

مرزا ناصر احمد: انہیں ہم کہتے ہیں: ''صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا'' (عربی)
اور...... کے معنی ہیں، وہ ''ملنے والا'' آیا بیچ میں تخیل، قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ وہ بھی صحابہ سے ملے ایک رنگ میں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھئے یہ ''خطبہ اِلہامیہ'' میں ہے، ذرا آپ دیکھیں: (عربی)

مرزا ناصر احمد: ''صحابہ سے ملا......''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''جو میری جماعت میں داخل ہوگیا، گویا وہ رسول اللہ ﷺ کی جماعت میں داخل ہوگیا۔'' (خطبہ اِلہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۹)

مرزا ناصر احمد: [1481] (عربی)
کا ترجمہ کیا ہے؟ قریباً قرآنی آیت کا؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ تو میں نہیں جانتا، لیکن یہ کہ......

مرزا ناصر احمد: میں آیت پڑھ رہا ہوں: (عربی)
کا قریباً یہ ترجمہ نہیں ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہرحال میں تو اسے نہیں سمجھتا ترجمہ۔ آپ فرما رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہم سمجھتے ہیں۔

(مرزا قادیانی کو جنہوں نے دیکھا وہ صحابہ ہیں یا نہیں؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، ہمارے نزدیک صحابہ رضوان اللہ علیہم

صرف وہ ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کو جنھوں نے حالتِ ایمان میں دیکھا۔ اس کے بعد اَب پھر کوئی صحابی نہیں۔ آپ نے جو کچھ تعریف کی ہے، میں نے اس میں پوچھا ہے کہ کیا جناب مرزا غلام احمد صاحب کو جن لوگوں نے دیکھا، جو ان کے ساتھ رہے، انہیں بھی آپ صحابہ کہتے ہیں یا نہیں کہتے؟

مرزا ناصر احمد: ہم انہیں اس معنی میں صحابہ کہتے ہیں جو قرآن کریم نے فرمایا ہے: (عربی)

***Mr. Chairman:* Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

(ام المومنین آپ کے ہاں کن کو کہتے ہیں؟)

[1482] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** آپ کے ہاں ''اُمّ المؤمنین'' کن کو کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے ہاں ''اُمّ المؤمنین'' اُسے کہتے ہیں جو اَزواجِ مطہرات کی خادمہ ہیں اور مسیحِ موعود کے ماننے والوں کی ماں ہے۔

***Mr. Chairman:* Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

(مسجد اقصیٰ قادیان کی کس مسجد کا نام ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: کیا ''مسجدِ اقصیٰ'' جہاں حضور (ﷺ) کو معراج میں لے جایا گیا، یہ قادیان کی کسی مسجد کا نام ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''مسجدِ اقصیٰ'' نام کی بہت سی مساجد ہیں، دس، پندرہ، بیس۔ ٹیپو کی...... ٹیپو سلطان ہمارے بڑے جرنیل شجاع گزرے ہیں...... ان کی مسجد کا نام بھی ''مسجدِ اقصیٰ'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: قادیان میں بھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: قادیان میں بھی ہے۔ قادیان میں بھی ہے اور بھی بہت ساری ہیں۔

***Mr. Chairman:* Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، جناب! میں نے عرض کیا ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کو معراج میں لے جایا گیا، کیا وہ قادیان میں ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ہے وہیں جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، قادیان میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

Mr. Chairman: Next question.

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، تو میں اسے دِکھاؤں نہ؟

جناب چیئرمین: نہیں جی، وہ کہہ......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی حوالہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: اگر ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ابھی بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا۔

(پنج تن سے آپ کی کیا مراد ہے؟)

[1483] مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''پنج تن'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کون لوگ ''پنج تن'' میں شامل ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''پنج تن'' کے معنی ہیں: پانچ تن، پانچ افراد۔ تو وہ مختلف جہات سے ہم اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے مختلف خاندانوں میں پنج تن ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم سے...... اُمتِ مسلمہ نے ''پنج تن'' ایک خاص معنی میں کثرت سے اِستعمال کیا ہے، ہم بھی اس معنی میں اس کو اِستعمال کرتے ہیں اور جماعتِ احمدیہ نے ایک اور معنی میں بھی اسے اِستعمال کیا اور کوئی شرعی روک نہیں کہ اس فارسی کے ایک محاورے کو پُرانے اِستعمال کے باوجود ایک نئے محاورے میں بھی اِستعمال کر لیا جائے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں آپ کو یہ شجرہ بھیجتا ہوں جس میں قرآنی آیت ہے عنوان میں: (عربی)

مرزا ناصر احمد: حصولِ برکت کے لئے یہ عنوان رکھا گیا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اور شعر یہ کہ:

''انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
سبحان الذی اخزیٰ الاعادی''

(درثمین اُردو ص ۴۶)

اس کے پھر نیچے ہے:

''بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستان میں''

(درثمین اُردو ص ۴۵)

پھر ایک اور شعر ہے:

''یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے''

(درثمین اُردو ص ۴۴)

[1484] یہ آپ چاہیں تو میں ابھی دے دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ مجھے یاد ہیں شعر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔

مرزا ناصر احمد: اور: ''یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے'' حضرت مسیحِ موعود...... نہیں، بات...... میں جواب دُوں؟ یا اگر آپ کا سوال ختم نہیں ہوا تو میں معافی چاہتا ہوں۔ اس میں یہ بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعے یہ بتایا تھا کہ: (عربی)

(کہ تیری نسل تیرے آباء سے کاٹ دی جائے گی اور اَب تجھ سے یہ نسل چلے گی)

تو اس شعر میں آپ نے یہ فرمایا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی اور اس سے زیادہ اس کا کوئی مطلب نہیں۔

***Mr. Chairman:* Next.**

(جناب چیئرمین: آگے چلیں)

(کیا مرزا غلام احمد کے ننانوے نام ہیں؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ ننانوے بہت معروف ہیں۔ بہت سے لوگوں نے حدیثوں سے اور روایتوں سے رسول اللہ ﷺ کے بھی ننانوے نام جمع کئے ہیں۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کے بھی ننانوے نام ہیں؟ (احمدیہ جنتری ۱۹۴۷ء ص ۱۸،۱۹)

مرزا ناصر احمد: نہ میرے علم میں ہیں، نہ ساری عمر مجھے اس چیز میں دلچسپی پیدا ہوئی کوئی[1]۔

(جناب چیئرمین: آگے چلیں) Mr. Chairman: Next.

مسجد اقصیٰ والا آپ نے پوچھنا ہے، حوالہ پوچھنا ہے۔

(مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے اس کا حوالہ)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔ ایک حوالہ ہے (خطبہ الہامیہ ص ث، خزائن ج ۱۶ ص ۲۰) میں ہے کہ: [1485] ''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے، جس کی نسبت ''براہین احمدیہ'' میں خدا کا کلام یہ ہے'': (عربی)

مرزا ناصر احمد: ''یجعل فیہ''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''یجعل فیہ''

اور یہ ''مبارک کا لفظ جو بصیغۂ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت ''بارکنا حولہ'' کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے'': (عربی)

اس آیت کے ایک تو وہی معنی ہیں جو علماء میں مشہور ہیں، یعنی یہ کہ: ''آنحضرت ﷺ کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت ﷺ کا ایک زمانی معراج بھی تھا، جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانے کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا رُوپ ہے اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دُنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانے سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے تھے، وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص ح، ج، حاشیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۱، ۲۲)

---

[1] مرزا ناصر احمد غلط بیانی کر رہا ہے۔ احمدیہ جنتری ۱۹۴۷ء قادیانیوں کی شائع کردہ ہے۔ ۱۸، ۱۹ مرزا محمود کے ماموں، مرزا قادیانی کے سالا اور صحابی نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ننانوے تھے تو اسی طرح مرزا قادیانی کے بھی ننانوے نام ہیں۔ پھر ان ننانوے ناموں کی نمبرات دے کر لکھا ہے۔ لیکن ڈھیٹ پن دیکھیں مرزا ناصر اپنی جماعت کے حوالہ سے آج انکاری ہو رہا ہے۔

[1486] **مرزا ناصر احمد:** یہ دُرست ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ''خطبہ اِلہامیہ'' بائیس سے.......

Mr. Chairman: ***Next question.***

(**جناب چیئرمین:** اگلا سوال)

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے......مجھے اجازت ہے جواب دینے کی؟

جناب چیئرمین: ہاں، بالکل، ***Explain*** (واضح) کریں آپ۔

مرزا ناصر احمد: اس میں، جو آپ نے حوالہ پڑھا، دو چیزیں بڑی نمایاں ہیں۔ایک یہ کہ ''مسجدِ اقصیٰ'' پہلے ہمارے اسلامی لٹریچر میں اس مسجد کو کہتے ہیں جس کی پیچھے یہودیوں نے خرابی وغیرہ کی۔اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔وہ ہم نے تسلیم کیا، یعنی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا، ہم نے بھی تسلیم کیا۔بانی سلسلۂ احمدیہ نے کہا کہ اسی آیت کے: (عربی)

کہ وہ معراج اس کو......ایک اور فرق ہے۔اب ہم معراج میں گئے ہیں تو اس کی تھوڑی سی مختصراً تفصیل بتانی پڑے گی۔اُمت میں ایک ''اسریٰ'' ہے اور ایک ''معراج'' ہے اور یہ جو آیت ہے ''سبحان الذی اسریٰ'' اس کرامت مسلمہ کا ایک حصہ ''اسریٰ'' کہتا ہے اور اس کے علاوہ ایک ''معراج''، تسلیم کرتا ہے۔اس کے علاوہ یعنی دو دفعہ نبی کریم ﷺ پر یہ عظیم جلوہ اللہ تعالیٰ کا ظاہر ہوا تھا اور عظیم یہ کشوف ہوئے۔پہلے اس کا پہلا جو مصداق ہے، مسجدِ اقصیٰ کا، وہ وہ مسجد ہے۔ہمارے نزدیک ایک معراج ہے رُوحانی۔وہ بلوغت نظر، اپنی اُمت کے آخری زمانہ پر تھی آپ کی نظر گئی۔ایک ہے معراج......اس معنی میں اب میں لوں گا......ایک ہے معراجِ مکانی، ایک ہے معراجِ زمانی......اور نبی اکرم ﷺ کے کشف کا پہلا مصداق وہ مسجد ہے جو معراجِ مکان ہے جس پر، جس کو ہم سب کہتے ہیں، ساری اُمت اس پر متفق ہے، ہمیں اس پر کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ہمارا مشترکہ ورثہ ہے اور ایک ہے معراجِ زمانی، [1487] یعنی نبی اکرم ﷺ کی نظر جو ہے ناں، وہ آخر، آخر زمانہ تک، قیامت تک کے لئے گئی ہے، اور اتنی شان ہے اس میں کہ بڑی لمبی تفصیل ہے، اس میں میں نہیں جاؤں گا۔بہرحال ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس رُوحانی بلاغت نظری جو ہے، اس میں نبی اکرم ﷺ کو اس زمانے کا بھی علم دیا گیا۔تو یہ یہ زمانہ ہے جس میں ہم بانی سلسلہ کو مہدی کے وجود میں ہم نے پایا اور ہم اس کی جماعت ہیں۔تو ہمارا یہ کہنا کہ معراجِ زمانی میں جو بلوغت نظری کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کی آنکھ نے اپنے مہدی کا زمانہ دیکھا تو جو اس کی مسجد ہے، قطع نظر اس کے کہ ہم سے جو اِختلاف رکھتے ہیں وہ کہیں گے کہ بانی سلسلہ نہیں کوئی اور ہوگا،

لیکن اس کی مسجد کو بھی، کو نبی اکرم ﷺ کی معراجِ زمانی میں ''مسجد اقصیٰ'' کہا گیا، کہا جائے گا۔ بہر حال میں نے اپنا عقیدہ بتادیا ہے۔

***Mr. Chairman:* Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ''مکاشفات مرزا صاحب'' ہے۔ لیکن ہمارے پاس وہ کتاب نہیں ہے۔ اگر آپ اس کو ***Admit*** (تسلیم) کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کتاب کا نام کیا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''مکاشفاتِ مرزا''

مرزا ناصر احمد: ''مکاشفاتِ مرزا''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ کسی اور صاحب نے لکھا ہے اس میں، حوالے دیئے ہیں ان کے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: یہ لکھی کس نے ہے؟ یہ ''مکاشفاتِ مرزا'' لکھی کس نے ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ کسی اور صاحب نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کس صاحب نے؟

[1488] مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ملک منظور الٰہی صاحب۔

مرزا ناصر احمد: یہ احمدی تھے[1]؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں یہ نہیں جانتا، لیکن......

مرزا ناصر احمد: ہاں، بس ٹھیک ہے اتنا۔ اس کے بعد آپ کہیں اپنی بات۔

(بہشتی مقبرہ کے بارہ میں کیا موقف ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں مرزا صاحب کا ایک مکاشفہ درج ہے:

''کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا۔''

اور پھر الہام ہوا: ''كل مقابر الأرض لا تقابل هذه الأرض''

(تذکرہ ص ۱۰۷، طبع ۳)

---

[1] مرزا ناصر احمد! اتنا دھوکہ دیں جتنا آپ ہضم کرسکیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ منظور الٰہی صرف قادیانی نہیں، بلکہ قادیانی نبی کا قادیانی صحابی بھی ہے۔

''رُوئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

وہ بہرحال مجھے آپ کی کتاب میں......وقت نہیں تھا اتنا۔ یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا یہ ہے موقف آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ موقف نہیں ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ مقبرہ ایک ہی ہے، یعنی *Worth the Name* جس کو کہتے ہیں ناں انگریزی میں، اور وہ ہے نبی اکرم ﷺ کا مزار۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہشتی مقبرہ؟

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟ نہیں، نہیں۔ بہشتی مقبرہ ہے، لیکن اس کا مقام وہ نہیں ہے وہ میں بتا رہا ہوں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے متعلق اس طرح کی عبارتیں تو ہیں، مثلاً......

مرزا ناصر احمد: ......اور......ابھی میری رہتی ہے بات۔

''مجدد الف ثانی کی مسجد، مسجدِ نبوی کے برابر ہے''

یہ ہے ''طریقۂ محمودیہ'' ترجمہ ''روضۂ قیومیہ'' ص۶۸، مطبوعہ فریدکوٹ:

[1489]''آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام دُنیا میں صرف تین مسجدوں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہی تین مساجد عزت وتکریم کے قابل ہیں، یعنی مسجد الحرام، مسجد النبی اور مسجد الاقصیٰ۔ لیکن......''

ہیں؟ ہاں، ہاں، مجھے پتا ہے: ''......لیکن مجدد الف ثانی کی مسجد کو ان تینوں مسجدوں کے برابر بھی مقام دیا ہے بعض لوگوں نے جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتنے میں ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ یہ مسجد الف ثانی کی مسجد رُوئے زمین کی مسجدوں سے سوائے مسجد الحرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے، اعلیٰ اور افضل ہے۔ دُنیا کی مقدس ترمسجدوں میں یہ چوتھی مسجد ہے۔ جو اَجر نماز پڑھنے والے کو ان مساجد میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے، وہی اجر تربیت کا اس مسجد میں حاصل ہوگا۔''

تو جو بہشتی مقبرہ ہے، اس کا تو وہ مقام ہے ہی نہیں، اس کا تصوّر ہی اور ہے۔ اگر کہیں تو بتاؤں دو چار۔

Mr. Chairman: **Next question.**

(جناب چیئرمین: اگلا سوال)

(درثمین کے دوشعروں کی وضاحت)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''درثمین'' کے دوشعر ہیں......

مرزا ناصر احمد: اُردو کے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''درثمین'' جو......

مرزا ناصر احمد: ''درثمین'' اُردو، فارسی اور عربی میں ہیں۔ یہ اُردو کے اشعار ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ اُردو کے، اُردو کے۔

مرزا ناصر احمد: ''درثمین'' اُردو اگر لائبریرین صاحب کے پاس ہو تو وہ دے دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہت معروف شعر ہے، آپ جان جائیں گے:

زمینِ[1490] قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین اُردو ص ۵۰)

عرب نازاں ہیں اگر اَرضِ حرم پر
تو اَرضِ قادیاں فخرِ عجم ہے

(الفضل)

یہ اشعار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ تو میں نے نہیں عرض کیا۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''درثمین'' کے شعر ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''درثمین'' صفحہ......

مرزا ناصر احمد: ......نہیں نہیں، ''درثمین'' کس کے؟ یہ شاعر کون ہے ان کا؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''الفضل'' ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ''الفضل'' میں، ''درثمین'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُردو اشعار کے مجموعے کا نام ہے، اور اُس میں یہ دُوسرا شعر ہے ہی نہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''الفضل'' ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء میں یہ اشعار شائع ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: دیکھیں گے تو پتا لگے گا۔ یہ شعر جو ہے، اس کی جو اندرونی شہادت

ہے، وہ اسے ہم سے کاٹ کے پرے پھینکتی ہے[1]۔

(قادیان جانا نفلی حج سے زیادہ ثواب؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔

اب یہ ''آئینہ کمالات'' میں ہے کہ: [1491] ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

یعنی قادیان کے متعلق......

مرزا ناصر احمد: ......کس حج سے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔''

مرزا ناصر احمد: ''نفلی حج'' کیا ہوتا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''نفلی حج'' وہ جو فرض حج ادا ہونے کے بعد لوگ جاتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یعنی فرض کے پورا کرنے کے بعد۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اور ایک دُوسرا یہ ''الفضل'' کا ہے یہ کوٹیشن: ''جب......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں اس کا جواب دے دُوں، پھر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، نہیں، یہ ایک ہی موضوع پر دو تین کوٹیشنز ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ گویا سالانہ جلسہ کے متعلق ہے: ''جب یہ جلسہ اپنے ساتھ اس قسم کے فیوض رکھتا ہے، اس میں شمولیت نفلی حج سے زیادہ ثواب کا انسانوں کو مستحق بنادیتی ہے، تو لازماً فوائد سے مستفید ہونے کے لئے جماعت کے ہر فرد کے دِل میں تڑپ ہونی چاہئے۔''

اب اسی مضمون کا یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلّی حج مقرّر کیا تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تاکہ وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔''

---

[1] مرزا ناصر احمد! دجل اچھا نہیں۔ وہ اندرونی آپ سے کاٹ کر دور نہیں پھینک رہی۔ وہ شہادت اندرونی، اسے الفضل میں شائع کر کے آپ کے اندرونی نفاق کو شائع کر رہی ہے۔ سمجھے بابو؟

[1492] یہ اس میں اس مضمون کے حوالے سے بہت سے ہیں۔ لیکن اس میں یہ ہے کہ یہ:
''اس جلسے میں بھی وہی اَحکام ہیں جو حج کے لئے ہیں: (عربی)
یہاں اس جلسے میں بھی یہی صورت ہونی چاہئے۔''
یعنی اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ''ظلّی حج'' کیا چیز ہے؟ آپ کے ہاں اس کا کیا تخیل ہے؟ اور وہ حج پر جانے سے زیادہ بہتر ہے قادیان کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں جواب...... اگر ختم ہو جائے تو میں جواب دُوں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، بالکل۔

مرزا ناصر احمد: آپ (مرزا غلام احمد) نے یہ فرمایا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک حج فرض ہے اور اس حج کا بہت بڑا ثواب ملتا ہے اور جماعتِ احمدیہ کو جب بھی شرائطِ حج پوری ہوں، یعنی راستے کی حفاظت ہو وغیرہ ـــــ یہ ہماری فقہ کی کتب میں ہے ـــــ اس وقت حج ضرور کرنا چاہئے۔ ایک بات آپ نے یہ فرمائی ہے۔ دُوسری بات آپ نے..... اور یہ دُرست ہے، میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے نزدیک حج ارکان اسلام میں سے ہے، اور جو حج کر سکے اور نہیں کرتا، وہ ہمارے نزدیک بڑا سخت گنہگار ہے۔ یعنی ہم دونوں اس پر متفق ہو گئے۔

دُوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ ایک نفلی حج ہوا کرتا ہے۔ نفلی حج اس حج کو کہتے ہیں جس...... اس شخص کے حج کو کہتے ہیں جس نے ایک دفعہ بھی ابھی حج نہ کیا ہو۔ تو جو آپ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ جس نے ایک دفعہ بھی، نہیں، ایک دفعہ حج کر چکا ہے، جو حج کر چکا ہے، اور اگر ساری عمر اب وہ حج نہ کرے، کیونکہ فریضہ حج عمر میں ایک دفعہ ہے، تو اگر وہ ساری عمر بھی حج نہ کرے تو تب بھی اس کو گناہ نہیں اگر وہ ساری عمر حج نہ کرے اور ساری عمر حج کرنے کے بعد، ایک حج کرنے کے بعد، فریضہ حج ادا کرنے کے بعد، ساری عمر حج اور نہ کرے، نفلی حج نہ کرے، اور اپنے گاؤں میں اپنے بیلوں کے پیچھے ساری عمر ہل چلاتا رہے اور ان کو [1493] گالیاں دیتا رہے، جیسا کہ ہمارے گاؤں میں رواج ہے، اور ایک دُوسرا شخص جو حج کر چکا، جس پر اب ساری عمر فریضہ حج عائد نہیں ہوتا، وہ علاوہ اس حج کے ایسی جگہ جاتا ہے جہاں خدا اور رسول کی باتیں اس کے کان میں پڑتی ہیں، اور اِصلاحِ نفس کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، تو یہ بڑی اچھی چیز ہے، احمدیوں کو ایسا کرنا چاہئے، یہی ہمارا عقیدہ ہے......

Mr. Chairman: Next. (جنابِ چیئرمین: آگے چلیں)

مرزا ناصر احمد: ......اور جہاں تک ہمارا پہلا لٹریچر ہے، وہ بھی بہت سی باتیں ہمیں

بتاتا ہے۔''تذکرۃ الاولیاء'' میں ہے، یہ ہے: ''ایک سال عبداللہ حج سے فارغ ہوکر......''

یہ ''تذکرۃ الاولیاء'' مشہور کتاب ہے، اس کا حوالہ ہے:

''ایک سال عبداللہ حج سے فارغ ہوکر تھوڑی دیر کو حرم میں سوگئے، تو خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے۔ ایک نے دُوسرے سے پوچھا۔ (فرشتوں نے، آپس کی گفتگو ہے) ایک نے دُوسرے سے پوچھا کہ امسال کتنے شخص حج کو آئے ہیں؟ جواب دیا چھ لاکھ...... دُوسرے فرشتے نے، (سوال کرنے والے فرشتے نے) کہا: کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا؟ کسی کا بھی نہیں۔ میں نے یہ سنا تو مجھ کو اِضطراب پیدا ہوگیا۔ میں نے کہا یہ تمام لوگ جہان کے اوڑ چھوڑ سے اس قدر رنج اور تعب کے ساتھ بیابان قطع کرکے آئے ہیں، یہ سب ضائع ہوجائیں گے؟ فرشتے نے کہا: دمشق میں ایک (جوتا بنانے والا) ہے۔ (یہ فرشتے کی بات ہے) دمشق میں ایک جوتا بنانے والا ہے جس کا نام علی ابن الموفق ہے، وہ حج کو نہیں آیا...... مگر اس کا حج مقبول ہے۔ (حج کو وہ آیا ہی نہیں، اس کا حج قبول ہے) اور ان تمام لوگوں کو (چھ لاکھ کو) اس کی وجہ سے بخش دیا گیا ہے۔ میں نے سنا تو اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ دمشق میں چل کر اس شخص کی زیارت کرنی چاہئے۔ (آنکھ کھل گئی گھبراہٹ سے) جب دمشق جاکے اس کا گھر تلاش کیا اور آواز دی تو ایک شخص باہر آئے، [1494] میں نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ کہا: علی بن الموفق۔ میں نے کہا: مجھے تم سے ایک بات کہنا ہے۔ کہا: کہو! میں نے پوچھا: تم کیا کرتے ہو؟ کہا: جوتے ٹانکتا ہوں۔ میں نے یہ واقعہ ان سے کہا۔ تو پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ (اس نے پوچھا) انہوں نے اپنی خواب سنائی۔ تو انہوں نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: عبداللہ بن المبارک (رحمۃ اللہ علیہ)۔ انہوں نے ایک چیخ ماری اور گر کر بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے (وہی جو حج کو گئے نہیں تھے اور جن کا حج قبول ہوگیا تھا) جب ہوش میں آئے تو میں نے پوچھا: اپنی حالت کی خبر دو۔ کہا: تیس سال سے مجھے حج کی آرزو تھی اور جوتے ٹانک کر تین سو درہم میں نے جمع کئے حج کے لئے۔ امسال حج کا عزم کرلیا تھا مگر ایک دن میری بیوی نے جو حاملہ تھی، ہمسایہ کے گھر سے کھانے کی خوشبو پاکر مجھ سے کہا: جاکر ہمسائے کے یہاں سے تھوڑا سا کھانا لے آؤ۔ میں گیا تو اس نے کہا: سات دن رات سے میرے بچوں نے کچھ نہیں کھایا (ہمسائے کی عورت نے کچھ نہیں کھایا)، کچھ نہیں کھایا۔ آج میں نے ایک گدھا مرا دیکھا تو اس کا گوشت کاٹ کر پکایا ہے۔ یہ تم پر حلال نہیں۔ میں نے یہ سنا تو میری جان میں آگ لگ گئی، اور میں نے تین سو درہم اُٹھا کر اس کو دے دیئے اور کہا خرچ کرو، ہمارا حج یہی ہے۔''

تو اس واقعے کے بعد...... یہ پہلا واقعہ ہے......اس واقعے کے بعد ان کو کشف میں یہ دِکھایا گیا: جو نہیں آیا اس کا حج قبول ہوگیا اور اسی کی وجہ سے....... یہ آ گیا۔ تو ان باریکیوں میں جائیں گے اگر ہم، تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اِنسان کا اِیمان تازہ کرنے والی ہیں۔ لیکن جو ہمارا عقیدہ ہے وہ میں نے بتادیا ہے۔

Mr. Chairman: Next, Maulana Zafar Ahmad Ansari. (جنابِ چیئرمین: آگے چلیں مولانا ظفر احمد انصاری صاحب)

(ظلی حج کے متعلق سوال)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، دیکھیں، میں یہ ''ظلّی حج'' کے متعلق عرض کر رہا تھا، اس میں یہ ''برکاتِ خلافت'' کی Quotation (اقتباس) ہے:

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا جلسہ سالانہ کا خطبہ:[1495]

''آج جلسے کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح کا ہے۔ حج، خدا تعالیٰ نے مؤمنوں کی ترقی کے لئے مقرّر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دِینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس کی جو اصلی غرض تھی، یعنی قوم کی ترقی، وہ انہیں حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضے میں ہے جو احمدیوں کو قتل کردینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرّر کیا ہے۔ جیسا حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے، ایسا ہی اس جلسے میں بھی منع ہے۔''

(برکاتِ خلافت ص۵۲، از محمود)

''یہ برکاتِ خلافت''.......

مرزا ناصر احمد: صفحہ۵۲۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ۵۲۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، یہ ذرا لا رہے ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''خطبات چہارم حج۔''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا نہیں، یہ اور ہے۔

(مجھ سے غلطی ہوئی، مرزا ناصر)

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ آپ کا حوالہ اور ہے۔ نہیں، یہ مجھ سے غلطی ہوئی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: وہ دیکھ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، ہاں، جی ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ جیسا آپ نے پہلے پڑھا، یہ نفلی حج کی بات ہو رہی ہے۔ فرضی حج کے متعلق تو ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بہرحال ہونا چاہئے۔ ابھی میری بات نہیں ختم ہوئی۔ جو ہے [1496] فرض حج اس کے متعلق ابوالاعلیٰ مودودی صاحب، حضرت ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے یہ الفاظ سن لیں:

''حج کے پورے فائدے حاصل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ مرکزِ اِسلام میں ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا۔ کوئی ایسا ہوتا جو ہر سال تمام دُنیا کے دِل میں خونِ صالح دوڑاتا رہتا۔ کوئی ایسا دِماغ ہوتا جو ان ہزاروں، لاکھوں، خدا داد قاصدوں کے واسطے دُنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتا اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا مکمل نمونہ موجود ہوتا (وہاں خانۂ کعبہ میں، اور اس کے گرد مکہ مکرمہ میں) اور ہر سال دُنیا کے مسلمان وہاں سے دِین داری کا تازہ سبق لے لے کر پلٹتے۔ مگر وائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں۔ مدّت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ عباسیوں کے دور سے لے کر عثمانیوں کے دور تک ہر زمانے کے بادشاہ اپنی سیاسی اغراض کی خاطر عرب کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہلِ عرب کو علم، اخلاق، تمدّن، ہر چیز کے اِعتبار سے پستی کی اِنتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے، نہ اسلامی اخلاق ہے، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ بڑی دُور دُور سے گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں۔ مگر اس علاقے میں پہنچ کر جب ان کو ہر طرف جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دُنیا پرستی، بداَخلاقی، بداِنتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے......''

میں آگے نہیں پڑھتا۔ بات یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے یہ کہا، جماعتِ احمدیہ نے یہ کہا کہ جو فرضی [1497] حج ہے وہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے، جماعتِ احمدیہ کے افراد پر بھی فرض ہے۔ لیکن فرض حج کی ادائیگی کے بعد ایک ایسا مرکز ہے جو دُنیا میں تبلیغِ اسلام کر رہا ہے۔ جب تم

وہ فریضہ ادا کرلو اور تمہارے اُوپر پھر ساری عمر حج ادا کرنے کا کوئی فریضہ نہ رہے تو اس وقت خدا کے کلام کو سننے کے، جو دُنیا میں کام ہو رہے ہیں، جو نتائج نکل رہے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی برکات اسلام کے حق میں نازل ہو رہی ہیں، اُن کو معلوم کرنے کے لئے قادیان میں جلسے پر آؤ اور ہماری باتیں سنو اور اس میں کوئی اِعتراض نہیں میرے نزدیک۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد! اب......

مرزا ناصر احمد: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی......

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد! آپ مولانا!......

مرزا ناصر احمد: ......مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی......

جناب چیئرمین: ......اب تحریفِ قرآن کے متعلق کچھ سوال ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی۔

مرزا ناصر احمد: ....اور ہماری جماعت میں ہزار ہا حاجی موجود ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، ذرا اس چیز کی وضاحت......

جناب چیئرمین: نہیں، وہ پوچھیں ناں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، اس کی ذرا سی وضاحت چاہئے۔ انہوں نے دُوسرے بزرگ کا حوالہ دیا۔ اوّل تو وہ غیر متعلق ہے۔ دُوسرے سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ بتایا کہ وہاں یہ خرابیاں ہیں۔ پھر انہوں نے بھی کوئی جگہ بتائی کہ اب حج یہاں ہوگا؟ جیسے آپ نے کہا کہ اب قادیان اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کے لئے مقرر کیا، کیا انہوں نے بھی کہا کہ لاہور میں ہوگا یا سیالکوٹ میں؟

Mr. Chairman: ***No, this will not.......***

(**جناب چیئرمین:** نہیں، یہ نہیں ہوگا)

[1498] **مرزا ناصر احمد:** بالکل یہ نہیں کہا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بڑا فرق ہے۔

Mr. Chairman: ***This ...... no, from one question, ten questions. No, the witness can ...... Maulana ......***

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھئے، ہمارا ***Main Objection*** (اہم اِعتراض) یہ ہے کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرّر کیا ہے حج کے

لئے؟ یہ شعائراللہ ہے؟ حج کے لئے تو ایک جگہ مقرّر رہے جسے کوئی اور نہیں کر سکتا۔

Mr. Chairman: ***The witness has explaind that they consder Haj as Farz (فرض) and this is the other place, other than that. This they have categorically said. And when they have said it, then why on one question go on insisting for ......***

(**جناب چیئرمین:** گواہ نے وضاحت کردی ہے، کہ وہ حج کو فرض سمجھتے ہیں اور یہ الگ دُوسری جگہ ہے۔ یہ بات گواہ نے بالکل واضح اور صاف طور پر کہہ دی ہے، تو پھر اس سوال پر اِصرار کیوں؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، بہت اچھا۔

Mr. Chairman: ***That is all.***

(**جناب چیئرمین:** بس یہی کچھ)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب! یہ ''براہین احمدیہ'' صفحہ:۵۵۸، خزائن ج:۱ ص:۶۶۶، ۶۶۷، اس میں مرزا صاحب نے اپنے بیت الفکر اور بیت الذکر کا ذِکر کیا ہے: (عربی)

اب یہ:

من دخله کان امنًا۔ یہ قرآن کی آیت ہے جو مسجد یعنی مکہ کے حرم کے متعلق ہے۔ یہ کہنا کہ مرزا صاحب کا بیت الفکر اور بیت الذکر جو ہے: ''من دخلہ کان امنًا'' قرآن کی اس آیت کو وہاں چسپاں کرنا، وہ تو [1499] ہے کہ مکہ کی مسجد الحرام جسے کہتے ہیں، بیت اللہ جسے کہتے ہیں کہ: ''من دخله کان امنًا'' اس کو بیت الفکر اور بیت الذکر پر چسپاں کیا ہے، جس کو یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، آپ کا سوال سمجھ گیا ہوں۔

(بیت الذکر کے لئے مکہ کی فضیلت؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ذرا......

''بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارے کے پہلو میں بنائی گئی ہے......''

اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اس مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے:

''......جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے کہ......''

وغیرہ، وغیرہ۔ یعنی بس اتنا ہی یہ میرا مختصر سا سوال ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت صرف اس لئے تھی کہ مکہ مکرمہ کے ایک شہر کے اندر اور ایک چھوٹی سی جگہ کو اس کا مقام بنا دیا جائے اور میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ وہ سمبل ہے، وہ نمونہ ہے، اور ہمیں یہ حکم ہے کہ دُنیا میں جگہ جگہ پروہ مقامات بناؤ جو من دخلہ کان امنًا ہو، جو لوگوں کے لئے امن کا ہو، جہاں وہ ہر قسم کے خوف سے بچ جائیں، اس کے اُسوہ میں، اس کے طریق کے اُوپر، انہی اُصولوں کے اُوپر۔ تو من دخلہ کان امنًا، تو ایک سبق ہے جو سکھایا گیا ہے اور اس کے اُوپر جماعت احمدیہ نے اور اوروں نے بھی کیا پہلے۔ ہماری ساری تاریخ بھری پڑی ہے ان مقامات کے ذِکر سے جو اَمن کے لحاظ سے، باقی جو ہیں اس کی برکات، وہ نہیں یہاں، جو امن کے لحاظ سے اس کی نقل کر کے بنائی گئی ہیں۔

Mr. Chairman: *The Delegation is ...... just a minute. The Delegation will wait in the Committee Room for 10, 15 minutes. In the meantime, we will discuss certain matter. If need be then tomorrow's time will be given, otherwise ....*

(جناب چیئرمین: وفد کمیٹی روم نمبر۲ میں ۱۰، ۱۵ منٹ اِنتظار کرے، اس دوران ہم کچھ معاملات پر بات کریں گے، اگر ضرورت ہوئی تو کل کے اِجلاس کا وقت بتا دیا جائے گا ورنہ نہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am just going to ask one question.*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! میں صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں)

وہ "محضر نامہ" دے دیجئے۔ [1500]

......because, I think, if they are not wanted again......

(کیونکہ اگر وفد کو دوبارہ نہ بلایا گیا تو......)

Mr. Chairman: *No, then I am going to call them again after 15 minutes, after 15 minutes.*

(جناب چیئرمین: جی نہیں، میں وفد کو پندرہ منٹ بعد بلانے والا ہوں)

مرزا ناصر احمد: اگر ہم نے واپس آنا ہے تو آپ پھر اِنتظار کریں۔

جناب چیئرمین: ۱۵منٹ۔ پھر اس کے بعد کرلیں گے۔ *They will be coming here.*

جناب یحییٰ بختیار: اچھا،ٹھیک ہے۔ *They will be waiting in the room. We will discuss certain matters and if they are needed tomorrow, we will give them tomorrow's time; otherwise we will ask one or two questions, get their signatures and then we will thank them. This is what I am ...... just about ten minutes.*

Muhammad Haneef Khan.

(وہ کمرے میں اِنتظار کر رہے ہیں، ہم کچھ معاملات پر بات کرر ہے ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو وفد کوکل کے اِجلاس کا وقت بتادیں گے۔بصورتِ دیگر ایک یا دوسوال پوچھ لیں گے، دستخط کرالیں گے اوران کاشکریہ ادا کریں گے، میں یہی کہہ رہا ہوں.......

محمد حنیف خان......)

اس کمرے میں اِنتظار کرلیں، پھر میں اِطلاع بھجوادُوں گا۔

(Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی۔

The Reporters may also leave for 10 minutes. They can rest for 10 minutes. We will call them after 10 minutes.

(رپورٹرز حضرات بھی دس منٹ کے لئے چلے جائیں،ہم دس منٹ بعدانہیں بلالیں گے)

(The Reporters left the Chamber)

(رپورٹرز حضرات ہال سے باہر چلے گئے)

Mr. Chairman: *If they like, then they may keep*

sitting. They are part of the House. If they like, they can keep sitting. If they want, they can have a rest of 10 minutes. And no tape.

(Pause)

[1501]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** **One question here and then answer.** (جناب یحییٰ بختیار: ایک سوال اور پھر جواب)

Mr. Chairman: **One question.**

(جناب چیئرمین: ایک سوال)

ہاں، بلائیں جی۔

I will request the honourable members to be ......

(میں معزز اراکین سے اِستدعا کرتا ہوں کہ وہ خاموش رہیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

(Interruption)

Mr. Chairman: **Only......**

I call the House to order.

Only three question will be put. Then certain instructions about clarification will be asked. It won't take more than 10/15 minutes.

Yes, Mr. Attorney-General.

(جناب چیئرمین: میں ایوان میں سکوت کے لئے اِلتماس کرتا ہوں، صرف دو تین سوال پوچھے جائیں گے، وضاحت کرانے کے لئے جس کے لئے دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے۔ جی۔ اٹارنی جنرل صاحب!)

ایک مولانا ظفر احمد انصاری پوچھیں گے اور..... **Yes** ۔

(مینارۃ المسیح قادیان کی کیا پوزیشن ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک سوال یہ ہے کہ ''مینارۃ المسیح'' جس پر روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا دمشق میں، آپ کے ہاں کی کتابوں میں ملتا ہے یہ کہ وہ مرزا صاحب نے وہ مینارہ بنوایا ہے۔ تو اس کے متعلق کیا پوزیشن ہے؟.......

مرزا ناصر احمد: جی؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ....قادیان میں بنوایا ہے اور ان کو، قادیان کو دمشق بھی قرار دیا ہے۔ یہ کیا صورت ہے؟ آپ.......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ دمشق ایک اینٹ گارے کا بنا ہوا شہر بھی ہے، اور دمشق کے ساتھ [1502] کچھ مذہبی Associations (لگاؤ) بھی ہیں۔ تو جو حدیث میں آیا ہے کہ دمشق کے قریب اُترے گا آنے والا مسیح، بانی سلسلہ نے ہمیں یہ کہا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دمشق جو اینٹ گارے کا بنا ہوا ہے وہ ہو۔ بلکہ جو Associations (لگاؤ) اُمتِ مسلمہ کے دِماغ میں دمشق کے ساتھ ہیں وہ مراد ہے اور اس کے سمبل کے طور پر ظاہری وہ مینارہ ہے۔ مینارے کی اور کوئی وہ نہیں ہے حرمت۔ لیکن ایک علامت، ایک سمبل کے طور کے اُوپر اس کو کھڑا کیا ہے۔

(قادیان کو دمشق سے کیا مناسبت ہے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دمشق سے کیا مناسبت ہے قادیان کو؟ یہ کوئی واضح کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک یہ ہے...... ویسے بہت سارے ہیں، اس وقت میرے ذہن میں پورے حاضر ہیں...... لیکن ایک یہ کہ دمشق عیسائیت کا بھی مرکز رہا ہے اور یہ مفہوم لیا کہ چونکہ آنے والے مسیح نے عیسائیت کا مقابلہ کرنا تھا اس واسطے وہ اس کے شرقی جانب...... ''شرقی'' بھی یہاں رُوحانی طور پر...... یعنی جہاں اسلام کا نور جہاں سے اُٹھے گا۔

اور ایک دفعہ مجھ سے سوال کیا تھا کسی نے کہ بعثت کا مقصد کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ بانی سلسلہ کی زبان میں تمہیں بتاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ:

''میری بعثت کا مقصد ایک یہ ہے کہ اُس صلیب کو جس نے مسیح کی ہڈیوں کو توڑا اور جسم کو زخمی کیا، دلائلِ قاطعہ کے ساتھ توڑ دُوں۔''

تو وہ یہ نسبت ہے دمشق کی، عیسائیت کے مرکز کے قریب کی۔

Mr. Chairman: **Yes, Mr. Attorney-General.**

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب!)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ کی توجہ یہ ''محضر نامہ'' کے صفحہ: *189* کی طرف دِلاتا ہوں۔ بعض ممبر صاحبان یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اس کی ***Relevance*** (مناسبت) کیا ہے۔ جو آپ کا باقی جواب ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ یہاں آپ فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: *189*؟

[1503]**جناب یحییٰ بختیار:** *189*۔

مرزا ناصر احمد: *189*۔

(بانی سلسلہ احمدیہ کا پردرد انتباہ)

جناب یحییٰ بختیار: ''ایک مختصر حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کا پُر درد اِنتباہ''

پھر وہ اُس میں یہ آتا ہے کہ:

''اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخری وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد، تمہاری عورتیں، تمہارے جوان، تمہارے بوڑھے، تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کی بھی دُعائیں کریں، یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں، تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سنے گا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

(یہ دھمکی ہے یا اپیل ہے یا کیا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی دھمکی سمجھتے ہیں یا اپیل ہے یا کیا ہے؟ ***Relevance*** (مناسبت) کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: یہ دھمکی نہیں، یہ خواہش بھی نہیں، آپ سمجھ لیں خود کہ کیوں میں یہ لفظ استعمال کر رہا ہوں: ''یہ دھمکی بھی نہیں، یہ خواہش بھی نہیں۔'' یہ صرف ایک عاجزانہ اِلتماس یہ کی گئی ہے کہ تم اپنے اور میرے درمیان جو اِختلاف ہے اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جب تم چھوڑو گے تو میری دُعائیں قبول ہوں گی اور میں کامیاب ہوں گا اور تمہاری دُعائیں قبول نہیں ہوں گی اور جس مقصد، غلبہ اسلام کے لئے کھڑا کیا گیا ہے مجھے، وہ پورا ہوگا، اور

اِسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس، ٹھیک ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا تو میں نے کہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *اب, Sir, shall I ask one more question?*

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟)

[1504]***Mr. Chairman:*** *Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mirza Sahib, several questions were asked in the course of these two weeks, and if you want to add anything in reply to any of the answers which you have given, you may kindly do so, because, I think, we have no more questions to ask. It is only fair......*

(جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! گزشتہ دو ہفتوں کے دوران متعدد سوالات کئے گئے، آپ نے جو جوابات دیئے، اگر ان میں آپ کچھ اِضافہ کرنا چاہتے ہوں تو آپ اَز راہِ کرم کرلیں، ہمیں آپ سے مزید سوال نہیں کرنا)

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں سمجھ گیا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یہ میں، میں نے کوئی، وہ نہیں کرر ہا شکایت، کوئی شکوہ یا گلہ نہیں، میں ویسے حقیقت بیان کرنے لگا ہوں کہ گیارہ دن مجھ پر جرح ہوئی ہے۔ دو دِن پہلے۔ گیارہ دن جرح کے ہیں اور جس کا مطلب یہ ہے کہ قریباً ساٹھ گھنٹے مجھ پر سوال پہلے بتا کے جرح کی گئی ہے اور جو میرے دِماغ کی کیفیت ہے یہ ہے: نہ دن کا مجھے پتا ہے نہ رات کا مجھے پتا ہے۔ میں نے اور بھی کام کرنے ہوتے ہیں۔ عبادت کرنی ہے، دُعائیں کرنی ہیں، سارے کام لگے ہوئے ہیں ساتھ۔ تو یہ کہ میرے دِماغ میں کوئی ایسے سوال حاضر ہیں کہ جن کے متعلق میرا دِماغ سمجھتا ہے کہ کوئی اور کہنا چاہئے، وہ تو ہے نہیں، حاضر ہی نہیں ہے۔ میں صرف ایک بات آپ کی اِجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر دِل کی گہرائیاں چیر کر میں آپ کو دِکھا سکوں تو وہاں میرے اور میری جماعت کے دِل میں اللہ تعالیٰ، جبکہ اسلام نے اسے

پیش کیا ہے دُنیا کے سامنے، اور حضرت خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی محبت اور عشق کے سوا اور کچھ نہیں پائیں گے۔ شکریہ!

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I have no more question.*

(جناب یحییٰ بختیار: میں کوئی اور سوال نہیں کرنا چاہتا)

***Mr. Chairman:** That is all.*

(جناب چیئرمین: بس یہی تھا)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I have no more questions to ask Sir.* (جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں کوئی اور سوال نہیں کرنا چاہتا)

***Mr. Chairman:** Any honourable member through the Attorney-General?*

(جناب چیئرمین: کیا کوئی معزز ممبر کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟)

[1505] جناب یحییٰ بختیار: آخر میں، میں مرزا صاحب سے کہوں گے کہ وہ بھی تھک گئے ہیں اور میری بھی ایسی حالت ہے...... !!

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: .....کہ آپ کو تو پھر ان کتابوں......

***Mr. Chairman:** And for the members also. For the members, I must ......*

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کے ہاؤس کی عزت ہے۔

***Mr. Chairman:** I must recognize the patience of all the parties, and, above all, the honourable members whom we have as Judges to examine all the aspects of this problem and they were looking, they were helpful.*

Now, I have certain observations to make before I allow the Delegation to withdraw:-

No. (1). All the references which have been given or which have been quoted before the House and have not yet been supplied, may be supplied in a day or two or three.

And if there has been any question which has not been answered or any Hawalagaat (حوالہ جات) *which can be sent to the Committee, which have remained oustanding, just remained unanswered by mistake or by omission, by the Attorney-General or by the Witness, that may be sent back.*

The Delegation may be called any time, before this recommendation is concluded, for further clarification, if need be.

(جناب چیئرمین: میں تمام فریقین کے حوصلے کا معترف ہوں، خاص طور پر تمام معزز اراکین کا جو کہ بطور منصف مسئلے کا تمام جہتوں سے جائزہ لیتے رہے پیشتر اراکین کے، وفد کو واپس جانے کی اجازت دی جائے، میں مندرجہ ذیل معروضات کرنا چاہتا ہوں۔

(تمام حوالا جات دو تین دن میں جمع کرا دیئے جائیں)

(۱) تمام حوالہ جات جو پیش کئے گئے یا جن کا ذِکر کیا گیا ہے، ایک دو یا تین دنوں میں جمع کرا دیئے جائیں، اور اگر کوئی ایسا سوال ہو جس کا جواب نہیں دیا گیا، اور یا کوئی ایسا ہی جواب طلب حوالہ ہو، وہ کمیٹی کو بھجوا دیئے جائیں، اگر ضروری ہوا تو وضاحت کے لئے وفد کو سفارشات مرتب کرنے سے پیشتر دوبارہ ایوان کے رُوبرو طلب کیا جاسکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *It would not happen.*

(جناب یحییٰ بختیار: ایسی صورت حال پیش نہیں آئے گی)

[1506]***Mr. Chairman:*** *It will, it may.*

The Delegation may be asked, through .... writing or through other means, for further elucidation or further calrification of any point which comes during the course of

the debate or argument in the Committee of the House.

(جناب چیئرمین: اس کا امکان ہوسکتا ہے، ایوان کی کمیٹی کے بحث کے دوران پیش آنے والے نکات کی وضاحت کے لئے وفد کو تحریری طور پر یا دُوسرے ذرائع سے کہا جائے گا)

مرزا ناصر احمد: شکریہ جی۔ جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... report, in the course of argument.....*

(جناب یحییٰ بختیار: دلائل کی بحث کی رپورٹ میں......)

Mr. Chairman: *In the course of arguments ......*

(جناب چیئرمین: دلائل کی بحث میں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... they need further clarification.....* (جناب یحییٰ بختیار: اگر انہیں ضرورت ہوئی وضاحت کی)

Mr. Chairman: *...... they may be asked.*

(جناب چیئرمین: وہ پوچھ سکتے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *..... they write to you and ask for that.....*

Mr. Chairman: *....... they can ask through a Commission or may be sent by a query or may be.*

Next point whic I want to make also clear that threr shall be no disclosure of the proceedings of the Committee for any purpose or for any comments till we releas all the evidences which have been recorded. Till then, tere cannot be reporting of even the comments as to how the proceeding continued and what was the purpose, what was the object, what was the ...... In no manner can any comments be made by the ...... members of the ......

(جناب چیئرمین: بذریعہ کمیشن یا سوال نامہ دُوسری بات جو میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم خود شہادتیں رپورٹ جاری نہ کریں کسی بھی مقصد کے لئے کارروائی ظاہر نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کوئی تبصرہ ہوگا۔ اس وقت تک یہ تبصرہ بھی نہیں کیا جائے گا کہ کارروائی کس انداز میں ہوئی، اور یا کہ وفد کے اراکین کا رویہ کارروائی کے دوران کس قسم کا رہا)

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ***Comments*** (تبصرے) اس پر.......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اِشاعت نہیں ہونی چاہیئے اس کی۔

[1507] **جناب چیئرمین:** اِشاعت بھی اور ***Comments*** (تبصرے) بھی نہیں ہونے چاہئیں اس پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اِشاعت میں ***Comments*** (تبصرے) وغیرہ۔ آپس میں تم ہم بات کرلیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپس میں،

The Delegation can discuss among

Themselves any time, but not with others, because that would prejudice the results, And secrecy is to be strictly........

(وفد آپس میں بحث کرسکتا ہے، مگر اوروں سے نہیں، کیونکہ اس طرح نتائج اثر انداز ہوں گے، لہٰذا کارروائی کو بالکل خفیہ رکھا جائے)

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنی طرف سے تو بڑی احتیاط کررہے ہیں، آئندہ بھی کریں گے، اِنشاءاللہ!

Mr. Chairman: Secrecy......

(**جناب چیئرمین:** خفیہ.....)

جناب یحییٰ بختیار: یہ سب پر پابندی ہے۔

Mr. Chairman: Secrecy is to be maintained till the last. And will these words, the Delegation is permitted to withdraw.

(جناب چیئرمین: آخر وقت تک انتہائی رازداری رکھی جائے گی، ان الفاظ کے ساتھ وفد کو جانے کی اجازت ہے)

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں کہ شاید میرا حق نہیں کہ میں کچھ کہوں۔ اگر نہیں، تب بھی میں ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بڑی مہربانیاں کرتے رہے ہیں آپ ہم سے۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

Mr. Chairman: *Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: آپ کا بہت بہت شکریہ)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: *The Reporters are allowed to withdraw. No tape.*

(جناب چیئرمین: رپورٹ کرنے والے حضرات بھی جاسکتے ہیں۔ ٹیپ نہ کریں)

[1508] *And for day after tomorrow at 10:00.*

(جناب چیئرمین: رپورٹ کرنے والے حضرات کل دس بجے تک کے لئے جاسکتے ہیں۔ ٹیپ نہ کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ)

Thank you very much.

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at tne of the clock, in the morning, on Monday, the 26th August 1974.]

(پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اِجلاس ملتوی ہوا، بروز سوموار ۲۶/اگست ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے دوبارہ ہوگا)

No. 12 350

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 27th August, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 12 350

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA
TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 27th August, 1974

(Contains No. 1—21)

[1511] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 27th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۷راگست ۱۹۷۴ء، بروز منگل)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح دس بجے محترمہ قائمقام چیئرمین (ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

Madam Acting Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General, have you to say any thing before we call the Delegation? Have you to say anything before we call the Delegation?*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب! قبل اس کے ہم وفد کو بلالیں، کیا آپ کو کچھ کہنا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No Madam, I think, they should be called.* (یحییٰ بختیار: نہیں میڈم، میرا خیال ہے انہیں بلالیں)

Madam Acting Chairman: *Yes, call them.*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: جی ہاں انہیں بلالیں)

(وقفہ)

[1512]***AGENDA FOR THE DAY'S SITTING***

صاحبزادہ صفی اللہ: محترمہ چیئرمین صاحبہ!

Madam Acting Chairman: *Please don't call them.*

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ایک معمولی بات ہے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: اچھا۔

(اجلاس کا ایجنڈا تقسیم نہیں ہوا)

صاحبزادہ صفی اللہ: آج کے اِجلاس کا ایجنڈا تقسیم نہیں کیا گیا، نہ ہی ہمیں کچھ نوٹس ملا ہے۔ ہم نے ٹیلیفون پر ایک دُوسرے سے بات کی تو معلوم ہوا کہ آج اِجلاس ہے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: نہیں، یہ تو ستائیس (۲۷) کا پہلے ہی بتادیا گیا تھا۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ستائیس (۲۷) کا پورا یعنی حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اِجلاس ہوگا اس دن۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا؟
صاحبزادہ صفی اللہ: اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ بعد میں ہم دیکھیں گے، فیصلہ کریں گے۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: خیر، ستائیس (۲۷)، میں، کہتے ہیں سیکریٹری کو......
ستائیس (۲۷)......
صاحبزادہ صفی اللہ: فیصلہ نہیں ہوا تھا۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: ......کا فیصلہ ہو گیا تھا۔
صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، فیصلہ نہیں ہوا.......
مولوی مفتی محمود: ......کہ صبح کے اِجلاس میں وہ پیش ہوں گے یا شام کے اِجلاس میں ہوں گے۔ خیال تھا کہ شاید پارلیمنٹ کا اِجلاس ستائیس (۲۷) کی صبح کو بھی ہو [1513] جائے تو شام کو پیش ہو جائیں گے۔ تو ہمیں یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ آج اِجلاس صبح ہے یا نہیں، یا کمیٹی کا ہے، کوئی پتا نہیں چل رہا تھا۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: کل تو بتایا تھا انہوں نے کہ اِجلاس ہے۔
مولوی مفتی محمود: کل تو......
پروفیسر غفور احمد: اسپیشل کمیٹی کا اِجلاس ہوتا تب تو ٹھیک تھا، لیکن ***Joint Sitting*** بھی ہوئی۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: کل اس میں آپ تو چلے گئے تھے، واک آؤٹ کر کے۔
ایک رُکن: وہ اصل واقعہ یہ ہے جی کہ یہ جلدی تشریف لے گئے تھے، ان کو پتا نہیں چلا۔
مولوی مفتی محمود: اگر ہم واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے تو ہمیں اِطلاع تو دینی چاہئے تھی۔ اِطلاع ہی دے دیتے کہ بھائی کل آ جاؤ واپس، ہم آ جاتے۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: یہ اِطلاع تو اَب آپ کو پہنچ تو گئی ہو گی، تبھی تو آپ یہاں پر ہیں۔ بس ہو گیا۔ بات تو وہی ہے جو اسٹیرنگ کمیٹی میں آپ نے فیصلہ کیا ہے، وہی ***Questions*** (سوالات) ہوں گے۔ (وقفہ)
مولوی مفتی محمود: ٹیلیفون وغیرہ کر کے یہاں سیکرٹریٹ میں معلومات کیں۔
محترمہ قائمقام چیئرمین: اچھا، پھر اس کا دیکھیں گے۔
مولوی مفتی محمود: ہمیں یعنی آسانی نہیں رہی، بس اتنی بات ہے، اور کوئی بات نہیں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: نہیں، وہ دیکھیں گے بعد میں۔ (وقفہ)
جب یہ Sinedie پارلیمنٹ کیا ناں، تو اس ٹائم بتادیا تھا اسپیکر صاحب نے کہ کل دس بجے اسپیشل کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔

[1514] *(The Delegation entered the Chamber)*

(وفد ہال میں داخل ہوا)

REPLIES TO QUESTIONS IN CROSS-EXMAINATION BY A MEMBER OTHER THAN THE HEAD OF THE DELEGATION

(سربراہ وفد کے علاوہ ایک دوسرے ممبر وفد کا جرح کے سوالات کا جواب دینا)

Madam Acting Chairman: ***Before we proceed, the request form the delegation is that because Maulana Sadr-ud-Din will not be able to reply all the questions, therfore, if we allow them, someone else will reply your question, of course, on oath, and the responsibility will be taken by Maulana Sadr-ud-Din. So, if the Committee allows, we will allow them.***

(لاہوری صدرالدین کے متعلق وفد کی درخواست)

(محترمہ قائمقام چیئرمین: پیشتر اس کے کہ ہم کارروائی شروع کریں، وفد کی درخواست ہے کہ چونکہ مولانا صدرالدین تمام سوالوں کے جواب نہیں دے سکیں گے، اس لئے حلف لینے کے بعد کسی دُوسرے کو جواب دینے کی اجازت دی جائے، تاہم ذمہ داری مولانا صدرالدین کی ہی ہوگی، چنانچہ اگر کمیٹی اجازت دے تو ہم ایسی اجازت دے دیں)

OATH BY THE DELEGATION

محترمہ قائمقام چیئرمین: مولانا صاحب! یہ ابھی آپ ایک Oath (حلف) لیں گے، اور اس میں جو آپ کی طرف سے اور جواب دے گا، وہ بھی Oath (حلف) لے گا۔ یہ آپ کے سامنے ہے Oath (حلف) لیکن اور جو بھی آپ کے ڈیلی گیشن کا ممبر ہے، اس کا جو جواب دے گا، اس کی ساری جواب داری آپ ہی اُٹھائیں گے، یہ جیسے آپ کی طرف سے جواب دیا گیا تھا۔ بتادیجئے ان کو۔ (وقفہ)

(مولانا صدرالدین کا حلف)

مولانا آپ کو سمجھ میں آ گیا؟ تو ان کو پوچھو اور جو بھی ڈیلیگیٹ جواب دینا چاہتا ہے، وہ ذرا مہربانی سے، جو کچھ میں نے کہا اس کا آپ بتادیجئے۔ (وقفہ)

مولانا صدرالدین (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ، لاہور): میں جو کچھ کہوں گا خداتعالیٰ کو حاضروناظر جان کر اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔

(جناب عبدالمنان عمر کا حلف)

[1515] **جناب عبدالمنان عمر:** میں جو کچھ کہوں گا خداتعالیٰ کو حاضروناظر جان کر اپنے ایمان سے سچ کہوں گا۔ (وقفہ)

محترمہ قائمقام چیئرمین: یہ آپ کے ایک ہی جواب دیں گے یا دو حضرات جواب دیں گے؟

مولانا صدرالدین: ایک ہی دیں گے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: ایک۔ (وقفہ)

جواب تو آپ زبانی دیں گے، لیکن اگر کوئی حوالہ یا کوئی ریفرنس دینا ہے تو پھر وہ آپ پڑھ کہ سنا سکتے ہیں.......

مولانا صدرالدین: وہ میں.......

محترمہ قائمقام چیئرمین: ....وہ پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔

یا اگر کوئی لمبا جواب ہے تو پھر آپ یہاں Submit کر دینا، وہ جو ہے، اگر کوئی لمبا جواب ہے اور اس کی کوئی کسی جواب میں وضاحت کرنی ہے تو شروع کریں اب اٹارنی جنرل۔

CROSS-EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP DELEGATION

(صدرالدین کے حالات زندگی)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا صدرالدین صاحب! ہمیں کچھ اپنی زندگی کے حالات بتائیں۔ پیدائش کی تاریخ، کب احمدی جماعت میں شامل ہوئے، انہوں نے کیا خدمات کیں، ان کی زندگی کے کچھ مختصر حالات، تاکہ ریکارڈ بن رہا ہے، وہ پہلے آپ بیان کریں۔

جناب عبدالمنان عمر (گواہ جماعت احمدیہ، لاہور): مولانا صدرالدین یہ جناب! آپ مختصراً آپ اپنی زندگی کے حالات تھوڑے بیان کریں کہ کب آپ اس جماعت میں شامل ہوئے، کہاں تعلیم پائی، کیا ہوا۔

[1516] **جناب یحییٰ بختیار:** یومِ پیدائش سے.......

جناب عبدالمنان عمر: یوم پیدائش سے لے کر۔

مولانا صدرالدین: کب سے لے کر؟

جناب یحییٰ بختیار: اپنی پیدائش سے۔

جناب عبدالمنان عمر: پیدائش سے۔

مولانا صدرالدین: اچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ کب اس جماعت میں شامل ہوئے، کیا خدمات انجام دیں، انگلینڈ، جرمنی گیا۔

مولانا صدرالدین: مجھے صدرالدین کہتے ہیں۔ میں سیالکوٹ کا باشندہ ہوں۔ وہاں پر مشن ہائی اسکول میں انٹرنس تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد کسی دُوسرے کالج میں، مشن کالج میں، میں نے ایف اے تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد لاہور میں، میں نے بی اے تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد میں نے دوسال کے بعد بی-ٹی کا اِمتحان دیا۔ میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرّر کیا گیا۔ اس کے بعد میں ٹریننگ کالج میں پروفیسر کے طور پر رکھا گیا۔ وہاں سے میں قادیان چلا گیا۔ قادیان سے مجھے دعوت آئی کہ یہاں چلے آؤ۔ میرے لئے ایک بڑا روشن مستقبل تھا۔ لیکن میرے دِل میں ذرا برابر خیال نہیں آیا کہ میں یہ روشن مستقبل ترک کرکے قادیان میں جارہا ہوں۔ میں قادیان چلا گیا۔ وہاں پر میں نے پانچ سال میں ایک ایسا اسکول بنایا جس کی شہرت تمام ضلع میں

تھی۔ وہ اخلاق کے لحاظ سے اور جسمانی قوت کے لحاظ سے کھیلوں میں، فٹ بال میں، ہاکی وغیرہ میں بہت اعلیٰ درجے کی ٹیمیں تیار کیں اور گورداسپور کے ضلع میں سالانہ جلسے کے موقع پر جب ہماری ٹیمیں وہاں ہاکی اور فٹ بال وغیرہ کھیلتی تھیں تو ضلع کے تمام آفیسران کو دیکھنے کے لئے آتے اور وہ تمام کی تمام کھیلوں میں اوّل نمبر تعلیم پاتے، اِنعام پاتے تھے۔

(صدرالدین کا انگلستان جانا)

پھر مجھے وہاں سے انگلستان جانے کا موقع ملا۔ میں نے پہلے چند سالوں میں ایک سو انگریز مرد اور عورت کو مسلمان کیا۔ یہ جذبہ حضرت مسیحِ موعود کی خدمت میں رہنے کی [1517] وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ ہم نے اسلام کا غلبہ دِکھانا ہے دُنیا میں اور اس وقت میں انگریزوں کے ماتحت تھا۔ ایک ماتحت شخص ان کے گھر میں جا کر انگریزی زبان میں اسلام کی تعلیمات بیان کرتا اور پہلے تین سال میں ایک سو زن و مرد اِسلام قبول کرتے ہیں۔

دوبارہ مجھے ایک سال یا ڈیڑھ سال کے بعد پھر مجھے موقع ملا انگلستان میں جانے کا۔ وہاں پر کوئی ڈیڑھ سال کے اندر پچاس، ساٹھ مرد و زَن انگریز مسلمان ہوئے۔ پھر میں واپس چلا آیا۔

(صدرالدین کا جرمنی جانا)

کچھ عرصے کے بعد مجھے جرمنی جانے کا موقع ملا، ۱۹۲۴ء میں۔ وہاں جا کر میں نے ایک مسجد تعمیر کی، اور قرآن شریف کا ترجمہ ایک جرمن فاضل کی مدد سے مجھے بھی جرمن زبان آتی تھی لیکن میں نے احتیاطاً ایک فاضل جرمن مسلمان کو اپنے ساتھ رکھا...... اور جرمنی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ اور قرآن شریف کی تفسیر مفصل لکھ کر شائع کی۔ اس کا بہت بڑا اثر جرمن کے لوگوں پر ہوا۔ جرمنوں میں اور انگریزوں میں کئی ایک اُمور میں فرق ہے۔ جرمن مشرق کو پسند کرتا ہے اور اہلِ مشرق کی تعظیم کرتا ہے۔ اس تعظیم کی وجہ سے اور قرآن کریم کی بلند پایہ تعلیم کی وجہ سے بہت سے جرمن مرد و زَن مسلمان ہوئے۔

تو اسی طرح سے میری زندگی کچھ یورپ میں اور کچھ یہاں گزری۔ یہاں پر میں نے ایک لاجواب ہائی اسکول بنایا جو انگریزوں کے، لاہور میں جو انگریزوں کا ایک اسکول تھا، اس سے بڑھ کر ایک اسکول بنایا اور پنجاب کے شرفاء، تمام کے تمام لوگوں نے اپنے بچے اس اسکول میں بھیجے، اور انہوں نے تعلیم، اس مدرسے میں رہ کر نہ صرف انگریزی وغیرہ کی تعلیم حاصل کی، بلکہ اسلام کی تعلیم حاصل کی، اور اِسلام پر چلنے کا نمونہ ان کے سامنے پیش کیا گیا۔

یہ مختصر سی تاریخ ہے میرے متعلق جو میں نے عرض کی ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں اپنی برکات نازل فرمائے۔ (وقفہ)

(صدرالدین کی تاریخ پیدائش)

[1518] جناب یحییٰ بختیار: مولانا! آپ نے تاریخِ پیدائش نہیں بتائی، تاکہ کچھ آئیڈیا ہو، یا سال تقریباً، اندازاً بتا دیجئے کچھ۔

مولانا صدرالدین: ۱۸۸۱ء سیالکوٹ میں۔

(صدالدین کا قادیان جانا)

جناب یحییٰ بختیار: آپ قادیان کس سال گئے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ قادیان چلے گئے۔

مولانا صدرالدین: ۱۹۰۵ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزاغلام احمد صاحب پر بیعت کب لائے؟

مولانا صدرالدین: ۱۹۰۵ء میں۔ (وقفہ)

(مرزاغلام احمد کی بیعت کس معنی میں؟)

اس بارے میں ایک امر گزارش کرتا ہوں کہ حضرت مرزاغلام احمد صاحب اس امر کی بیعت نہیں لیتے تھے کہ: ''میں نبی ہوں۔'' وہ صرف یہ بیعت لیتے تھے کہ: ''میں اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کروں گا۔'' اپنے دعویٰ کے متعلق قطعاً کوئی بات نہ کہتے تھے۔ اگر وہ نبی ہوتے تو ان کا فرض تھا کہ مجھے اِلقاء...... تلقین کرتے کہ: ''مجھے نبی مانو'' لیکن وہ نبی قطعاً نہ تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! میں......

مولانا صدرالدین: ......نبوّت محمد رسول اللہ پر ختم ہوگئی۔

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! میں آپ سے اس بارے میں بعد میں سوال پوچھوں گا۔ ذرا آپ موقع دیجئے۔ (وقفہ)

(لاہوری، قادیانی اختلاف کب ہوا)

آپ کی جماعت کے قادیانی جماعت سے اِختلافات کب ہوئے اور کس بات پر ہوئے؟

(Interruption)

Madam Acting Chariman: *I would request the*

honourable members to keep their voice low.

(محترمہ قائمقام چیئرمین: میں معزز اراکین سے اِلتماس کروں گی کہ وہ اپنی آواز نیچی رکھیں)

جناب عبدالمنان عمر: اب ہم جواب کیسے.......

[1519] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں، آپ دے دیجئے، اُن کی طرف سے۔

جناب عبدالمنان عمر: سوال یہ کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے اِختلافات اُن لوگوں سے جو اس وقت ربوہ میں ہیں، کب شروع ہوئے؟ اس کے متعلق گزارش یہ ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: اور کس بات پر ہوئے؟

(اختلاف کس بات پر؟)

جناب عبدالمنان عمر: اور کس بات پر ہوئے۔ اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ یہ اِختلافات ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئے جبکہ اس جماعت کے مرزا صاحب کی وفات کے بعد پہلے سربراہ مولانا نورالدین کی وفات ہوئی۔ گو ذہنوں میں بعض لوگوں کے ممکن ہے کچھ خیالات ایسے ہوں، لیکن باقاعدگی کے ساتھ اس جماعت کے ساتھ اِختلاف کی بنیاد جو ہے وہ یہ تھی کہ یہ لوگ جو احمدیہ انجمن اِشاعتِ اسلام لاہور کے نام سے اس وقت روشناس ہیں، یہ کلیۃً اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، جیسا کہ آپ نے ابھی مولانا صاحب سے سنا کہ انہوں نے جو مرزا صاحب کی بیعت کی تھی، وہ اس بات پر کی تھی کہ ہم اپنی زندگیوں کو اِسلام کے مطابق، قرآن مجید کے مطابق اور نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایات کے مطابق اور آپ کے اُسوہ کے مطابق بسر کریں گے۔ ہم نے اُن کو کبھی بھی نبی نہیں مانا، ہم نے کبھی بھی اُن کے دعوے کو نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہا، کبھی اُن کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں سمجھا اور کبھی بھی یہ پوزیشن اِختیار نہیں کی کہ کوئی نیا دِین ہے جو دُنیا میں ***Introduce*** کیا جارہا ہے۔ کبھی بھی یہ نقطۂ نگاہ نہ اپنے ذہنوں میں لیا، نہ دُنیا میں کبھی پیش کیا کہ ہم مرزا صاحب کو کوئی ایسا وجود تسلیم کرتے ہیں جس سے اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا، نبیوں کے سردار ﷺ کی اُمت سے وہ باہر ہوجاتے ہیں، اور یہ کہ اُنہوں نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں پیش کیا ہے اور ایک مستقل حیثیت سے جس سے ان کا دائرۂ کار اِسلام سے باہر ہوجائے، اس چیز کو نہ کبھی انہوں نے سمجھا، نہ اِختیار کیا، نہ اپنی جماعت کو یہ تلقین کی، نہ ان کے ماننے والوں میں [1520] سے کسی شخص

نے کبھی بھی ایسا خیال کیا۔

بنیادی طور پر یہ اختلاف تین چیزوں پر مبنی تھا۔ ایک اختلاف یہ تھا کہ نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ، مرزا صاحب اور آپ کے ماننے والوں کے نزدیک ہر معنوں میں خاتم النّبیین تھے۔ کسی قسم کی نبوّت، اس کا کچھ نام رکھ لو، لیکن وہ ایک محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی سے باہر چیز نہیں ہے، آپ کی تعلیمات سے باہر چیز نہیں ہے، قرآن مجید سے باہر وہ تعلیم نہیں ہے، اِسلام سے باہر وہ تعلیم نہیں ہے۔ ایک میں مرزا صاحب کا ایک شعر عرض کرتا ہوں جو اِن الفاظ میں ہے:

''مسلماں را مسلماں باز کردن''

یہ تھا ان کا مشن، یہ تھا ان کا کام اور یہ تھی ان کی تعلیم کہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنا دو اور ان کو قرآن مجید کے اُسوہ پر چلنے اور محمد ﷺ کے اُسوہ پر چلنے کی تلقین کرو اور ایک ایسی خادمِ اِسلام جماعت پیدا کرو جو اپنے تن من دھن کو صرف اور صرف اسلام کی خدمت کے لئے لگا دیں اور دُنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کی چمکار کو پھیلا دیں۔ یہی مشن تھا۔

چنانچہ ۱۹۱۳ء میں سب سے پہلا اس جماعت نے مشن غیر ممالک میں جو قائم کیا وہ ووکنگ میں تھا، جس کے سربراہ اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ وہ شخص ایک **Known Figure** (معروف شخصیت) ہے دُنیا کی۔ اس شخص کے لیکچروں کی دُنیا میں دُھوم ہے۔ وہ کوئی گوشہ نشین شخص نہیں ہے، اس کے خیالات کچھ چھپے ہوئے خیالات نہیں ہیں۔ اس زمانے کے سارے اخبارات دیکھ لیجئے گا، اس زمانے کا سارا لٹریچر دیکھ لیجئے گا، اس زمانے کی اُن کی تقریروں کو دیکھ لیجئے گا، کسی جگہ بھی آپ کو یہ نقطۂ نگاہ نہیں ملے گا کہ یہ کوئی ایسا مشن ہے، یورپ میں، جو اِسلام سے الگ ہو کر کسی نئے دِین کو **Preach** کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہو۔ خواجہ صاحب جب وہاں گئے، میں نے عرض کیا یہ سن ۱۹۱۳ء کی بات ہے۔ اس وقت تک جماعت بالکل اسی نقطۂ نگاہ پر قائم تھی کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں، مرزا صاحب کا اِنکار موجبِ کفر نہیں ہے، مرزا صاحب کو ماننے سے اسلام کے دائرے سے [1521] انسان خارج نہیں ہو جاتا، اور یہ کہ جو شخص بھی مرزا صاحب سے اپنے دامن کو وابستہ کرتا ہے، اس کا کام یہ ہے کہ اس کی زندگی کا مشن یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: (عربی)

(پہلا اختلاف)

کہ مسلمانوں کے اندر ایک جماعت ایسی پیدا ہونی چاہئے کہ جو اپنے آپ کو اِسلام کی

خدمت کے لئے وقف کردیں، کہ یہ تحریک جو ہے صرف خدمتِ اسلام کی ایک تحریک تھی اور اس میں کسی نئے دِین کا، نئی رِسالت کا، نئے مذہب کا کوئی بھی کسی رنگ میں کوئی تصوّر نہیں تھا۔ تو پہلے اِختلاف کی بنیاد جو ہوئی وہ میں نے یہ عرض کی کہ مرزا صاحب کو ہم لوگوں نے کبھی بھی نہ اُن کی زندگی، نہ ان کی زندگی کے بعد، کسی ایک دور میں ان کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کیا۔

(دوسرا اختلاف)

دُوسرا اِختلاف اس بنیاد پر تھا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص، اس کا کتنا ہی بڑا مقام کیوں نہ ہو، وہ کتنے ہی بڑے دعوے لے کر کیوں نہ آئے، اس کا خدا سے کتنا ہی تعلق کیوں نہ ہو، لیکن اس کے باوجود وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا کفش بردار ہی رہے گا، اس کے باوجود محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہی رہے گا، اس کے باوجود وہ دائرۂ اسلام کے اندر ہی رہے گا، اس کو کوئی نام دے لو، کیونکہ نام میں تو: (عربی)

ہر شخص اس کے لئے کوئی استعمال کرسکتا ہے۔

میں، آپ اس کے لئے کوئی اور لفظ استعمال کریں گے، اُردو میں اور کرلیں گے، کسی دُنیا کی اور زبان میں اس کے لئے کوئی اور ترجمہ کرلیں گے، تصوّر، حقیقت، اس کے پیچھے جو رُوح کارفرما ہوگی وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو، لیکن وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے باہر نہیں جاسکتا اور یہی مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں محمد رسول اللہ کا غلام ہوں۔

اب دیکھئے! جو شخص محمد رسول اللہ کا غلام ہے، اس کو ماننے اور نہ ماننے کا تعلق کیا ہے؟ انہوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا، کسی ایک دور میں یہ بات نہیں کہی کہ: ''جو شخص میرے [1522] دعوے کا اِنکار کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔'' تو دُوسرا اِختلاف ہمارا یہ تھا کہ ہم مرزا صاحب کے دعوے پر اِیمان لانے کے باوجود، خود ان کو تسلیم کرنے کے باوجود ان کو یہ مقام نہیں دیتے تھے کہ وہ اسلام سے ہٹ کر، محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے نکل کر کوئی مستقل وجود نہیں جس کا ماننا اور نہ ماننا جزوِ اِیمان کے طور پر ہے۔ ہم ان کے ماننے کو جزوِ اِیمان تصوّر نہیں کرتے تھے۔

(تیسرا اختلاف)

تیسرا اِختلاف ہمارا اُن کے ساتھ یہ تھا کہ مرزا صاحب نے یہی تلقین ہمیں کی تھی کہ جو شخص لا الٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کا اِقرار کرے، اعمال میں اس کے کتنا ہی سقم ہو، غلطیاں ہوں، معتقدات میں بھی اس سے کچھ قصور ہوں، وہ گنہگار ضرور ہے، وہ قابلِ مؤاخذہ ضرور ہے، وہ

قابلِ گرفت ضرور ہے، لیکن وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوجاتا۔ دُوسرے لفظوں میں ہم نے تکفیر المسلمین کے نقطۂ نگاہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ یہ ہمارا تیسرا اِختلاف تھا ربوہ والوں کے ساتھ کہ ہم مسلمانوں کو، خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اہلِ تشیع سے تعلق رکھتے ہوں، وہ ان کے شکمی جو فرقے ہیں، ان سے تعلق رکھتے ہوں، کسی جہت سے، کسی رنگ میں بھی ہم اُن لوگوں کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں مانتے۔ نہ صرف یہ، بلکہ ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ اس بات میں صَرف ہوا ہے، ہم نے جو لٹریچر دُنیا میں پیدا کیا ہے، ہمارے بزرگوں نے جو لٹریچر دُنیا کو دِیا ہے، اس کا ایک بہت بڑا حصہ اس چیز پر صَرف ہوا ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر سے اِجتناب کرو۔ اس سلسلے میں مجھے اِجازت دیجئے کہ میں آپ کو جماعت لاہور کا جو اس بارے میں تصوّر ہے، تکفیر المسلمین کے بارے میں، وہ میں آپ کے سامنے پیش کروں۔

تکفیر المسلمین کے سلسلے میں ہمارا مسلک یہ ہے، جس پر ہم، جیسا کہ میں نے عرض کیا، قولاً فعلاً آج سے نہیں، آج سے دس سال پہلے سے نہیں، ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت سے، بلکہ اپنے آغاز سے لے کر اَب تک بڑی مضبوطی کے ساتھ، بڑے اِستحکام کے ساتھ قائم ہیں اور جو ہمارے منشور کا ایک بنیادی نکتہ ہے۔ جو اَخبارات ہمارے سلسلے [1523] کی طرف سے شائع ہوتے ہیں، اس کے **Heading** پر ہم یہ لفظ لکھتے ہیں کہ: ''ہم تکفیر المسلمین کو تسلیم نہیں کرتے''

اور یہ ہمارے منشور کا ایک بنیادی نکتہ ہے کہ کسی کلمہ گو، اہلِ قبلہ کو دائرۂ اسلام سے باہر قرار دینا بڑی جسارت، بڑا بھاری جرم اور سخت گناہ کی بات ہے۔ اس سے اِتحادِ عالم اسلامی پارہ پارہ ہوجاتا ہے اور مسلمانوں کے دُشمنوں کے ہاتھ اس سے مضبوط ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (عربی)

کہ جو شخص شعائرِ اِسلامی کا اِظہار کرتے ہوئے تمہیں السلام علیکم کہے، اُسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث ہے، صحیح بخاری اور مسلم میں موجود ہے، اور وہ متفق علیہ حدیث ہے کہ جسے کسی نے بھی غلط نہیں کہا: (عربی)

جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے وہ کفر سزا کے طور پر ان دونوں میں سے ایک پر آپڑتا ہے۔ اسی طرح دُوسری ایک حدیث ہے: (عربی)

کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر مت کرو۔ قرآن مجید کی آیات اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول مسلمانوں کی تکفیر کو کس قدر ناپسند فرماتے ہیں اور اس

جرم کی کیسی خطرناک سزا تجویز کی گئی ہے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ کفر اُلٹ کر اُس کہنے والے ہی پر آ پڑتا ہے۔ اس قدر سخت سزا کیوں تجویز کی گئی؟ اس کی یہی وجہ ہے کہ تا آں مسلمان اس خطرناک طریق سے جو اِسلامی وحدت کو پارہ پارہ کردینے والا ہے، مجتنب رہے۔ حدیث میں ہے:

(عربی)

یہ بخاری کی حدیث ہے۔ یعنی: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے، ہمارا ذَبیحہ کھائے، تو وہ مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی امان ہے۔''

[1524] قرآن مجید اور اَحادیثِ رسول کے ان کھلے کھلے اِرشادات کے ہوتے ہوئے، یہ صحیح طریق نہیں کہ دُوسروں کے بارے میں موشگافیاں کرکے، بدظنیاں کرکے، متشابہات کے پیچھے پڑکے اور شکوک وشبہات سے کام لے کر اُنہیں کافر قرار دینے لگ جائیں۔ حضرت خاتم النّبیین ﷺ فرماتے ہیں: (عربی)

یعنی قیامت کے روز اُمتِ محمدیہ کی کثرت میرے لئے وجہِ فخر ہوگی۔ پس ایسا کوئی اقدام جس سے اُمتِ محمدیہ کا دائرہ سکڑتا ہو اور اُس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تعداد کم ہوتی ہو، دُرست طریق نہیں، ہم دُنیا میں یہ مؤمن بنانے کے لئے آئے ہیں، کافر بنانے کے لئے نہیں آئے۔

اُمتِ محمدیہ پر، ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے، کہ بہت سے مصائب آئے، اندرونی فسادات ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے ہی میں مسلمانوں کے ایک گروہ نے بیت المال میں زکوٰۃ دینے سے اِنکار کردیا۔ حضرت عثمانؓ مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھ شہید ہوئے۔ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان برادرانہ جنگیں ہوئیں، لیکن کیا پاک باطن وہ لوگ تھے۔ حضرت حیدر کرارؓ نے اس شدید مخالفت کے باوجود یہی فرمایا، جو ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ کے طور پر ہے، کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے، ہم انہیں کافر نہیں کہتے۔ یہ اُس خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جو ظاہری اور باطنی دونوں خلافتیں اپنے اندر جمع رکھتا تھا۔

جنابِ والا! یہ خوارج کی جماعت تھی جس نے سب سے پہلے مسلمانوں میں تکفیر کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد تکفیر بازی کے مشغلے نے اس قدر ترقی کی کہ بڑے بڑے اولیاء اور ربانی علماء بھی اس قسم کے فتوؤں سے نہ بچ سکے۔ اگر اس قسم کے فتوؤں کی بنیاد پر مسلمانوں کی مردُم شماری

کی جائے تو پوری دُنیائے اسلام میں شاید ایک متنفس بھی ایسا نہیں ملے گا جسے دائرۂ اسلام میں شمار کیا جاسکے۔ تکفیر کے فتوؤں کی ارزانی دیکھنی ہو تو فتوؤں کے اُس انبار پر نظر ڈالئے جو حضراتِ مقلدین نے وہابیوں اور دیوبندیوں پر [1525] لگائے ہیں۔ شیعہ حضرات سُنّیوں کے متعلق جو خیالات رکھتے ہیں، اُن کے بیان کی حاجت نہیں۔ بریلویوں اور بدایونیوں کے بارے میں حضراتِ اہلِ حدیث کے جو فتوے ہیں، اُن سے کون واقف نہیں۔ مختصر یہ کہ ہر فرقہ دُوسرے فرقے کے علماء کے نزدیک کافر ہے۔ ہم نہیں چاہتے...... یہ بھی ہمارا مسلک ہے...... ہم نہیں چاہتے کہ فتاویٰ کا وہ انبار آپ کے سامنے پیش کر کے آپ کے اوقاتِ گرامی کا حرج کریں۔ ایسے مہروں سے مزین فتوے جتنی تعداد میں آپ چاہیں، بازاروں میں آپ کو مل سکتے ہیں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: آپ سے تو پوچھا تھا کہ کس چیز پہ آپ کا اِختلاف ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش یہ کی ہے کہ ہمارا اِختلاف اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر کرنی جائز نہیں ہے۔ جو شخص اس بارے میں ...... ہمارا مسلک وہی ہے جو حضرت اِمام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے (۹۹) وجوہ کفر بھی پائے جائیں اور صرف ایک وجہ ایمان آپ اُس میں دیکھیں تو تب بھی اُس شخص کو کافر نہ کہیں۔ یہ ہمارا اِختلاف ہے جو اہلِ ربوہ سے ہمیں ہوا۔ یہ میں اب تک آپ کی خدمت میں تین اِختلاف پیش کر چکا ہوں۔

(چوتھا اختلاف)

چوتھا اِختلاف جماعتِ ربوہ کے ساتھ ہمارا یہ ہے کہ ہم لوگ مرزا صاحب کے بعد اُس قسم کی خلافت کو جو ربوہ میں پائی جاتی ہے، تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک خلافت کا وہ انداز جو اپنے اندر ایک نبوّت کی خلافت کا رنگ رکھتا ہے، ہم اُس کو جائز نہیں سمجھتے۔ ہمارے نزدیک جو بھی خلافت ہے، وہ صرف شیوخ کی خلافت ہے، اور شیوخ کی خلافت ہی وہ چیز ہے جس پر ہم نے اپنے نظام کی بنیاد رکھی ہے۔ ہم لوگ نہ تو اس چیز کے قائل ہیں کہ کوئی ایسا نظام بنایا جائے جو سیاسی کام کرے۔ ہم جس چیز کو اپنے ہاں مانتے ہیں، وہ اس قسم کی خلافت کو قطعاً تسلیم نہیں کرتے کہ کوئی پارٹی انڈرگراؤنڈ ہو کر کوئی سیاسی کام کرے، یہ بھی ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔ ہم خلافت اس معنوں میں بھی نہیں لیتے کہ وہ شخص غیر مأمور ہو کر، خطاؤں کا پُتلا ہو کر، ہزار غلطیوں کا مبدأ ہونے کے باوجود، اُس کی پوزیشن ایسی بنادی جائے کہ وہ سب پر حاکم ہے، اور جمہوریت کا قلع قمع

[1526] کردیا جائے۔ یہ بھی ہمارے نزدیک خلافت کا وہ مفہوم نہیں۔ تو یہ چوتھا پوائنٹ تھا جس پر ہمارا ربوہ والوں سے اِختلاف ہے۔

(ڈکٹیٹر شپ والی خدمت)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! یہ فرمایئے، پہلے جو سب سے آخری بات آپ نے کی میں اُس پر آتا ہوں، پھر میں کچھ اور سوالات پوچھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ایسی خلافت کے خلاف ہیں جو کہ ڈکٹیٹر شپ کی ٹائپ کی ہو اور جو ایک ادنیٰ آدمی کو اتنا طاقت ور بنا دے، جو ربوہ میں ہے۔ یہ آپ نے تجربے کی بنا پر کہا یا کس وقت آپ کو اس بات کا اِحساس ہوا؟ کس وقت وہ شخص بیٹھا جس نے ڈکٹیٹر شپ کی، جس کو آپ نے محسوس کیا اور آپ اُن سے مخالف ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پیش کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! ہمارے اس خیال کی بنیاد حضرت مرزا صاحب کی وصیت پر ہے۔ یہ وصیت ہے جو مرزا صاحب نے ۱۹۰۵ء میں اپنی جماعت کو کی۔

(اختلاف کب اور کس بات پر؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، میرا سوال آپ نہیں سمجھے۔ یہ اِختلاف کب پیدا ہوا؟ کس بات پر؟ کس تاریخ کو؟

جناب عبدالمنان عمر: ۱۹۱۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۱۴ء میں کون ڈکٹیٹر بیٹھا تھا جس نے آپ کو اس بات کا اِحساس دِلایا کہ یہ غلط قسم کی ڈکٹیٹر شپ کر رہا ہے اور آپ کو اس پارٹی سے جدا ہونا چاہیئے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جبکہ مولانا نورالدین کی وفات ہوئی تو مرزا محمود احمد صاحب نے یہ موقف اِختیار کیا کہ جماعت کا ایک خودمختار ہیڈ (*Head*) ہونا چاہیئے جو خلیفہ ہونا چاہیئے۔ یہ ۱۹۱۴ء میں اُنہوں نے یہ بات کہی۔ ہم نے اس بات کو اس لئے تسلیم نہیں کیا کہ اُن کی ڈکٹیٹر شپ کے کچھ واقعات [1527] ہمارے سامنے تھے، بلکہ ہم نے اُصولاً اس چیز کو رَدّ کر دیا، کیونکہ مرزا صاحب نے جو ہمیں وصیت کی تھی، وہ یہ تھی کہ اُنہوں نے اپنے بعد ایک انجمن قائم کی تھی، اپنی زندگی ہی میں ایک انجمن کو قائم کر دیا تھا اور کہا تھا یہ انجمن کثرتِ رائے سے اس جماعت کے معاملات کو سرانجام دے۔

(انجمن نے حکیم نوردین کو پہلا خلیفہ بنایا؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ انجمن جو کثرتِ رائے سے جماعت کے معاملات کو سرانجام دیتی تھی، اسی انجمن نے ایک حکیم نوردین صاحب کو پہلا خلیفہ بنایا، یہ دُرست ہے؟ اُس وقت میں کوئی ڈکٹیٹرشپ نہیں تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

(حکیم نوردین اصول کے مطابق خلیفہ تھے)

جناب یحییٰ بختیار: وہ بالکل اُصول کے مطابق خلیفہ تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل اُصول کے مطابق تھے، بلکہ میں عرض کروں کہ وہ شخص جماعت میں مُسلّمہ طور پر سب سے بڑا متقی، سب سے زیادہ عالم، اور مرزا صاحب نے اُس کے متعلق لکھا ہے کہ: ''وہ شخص میرا اس طرح متبع ہے، جس طرح انسان کی نبض جو ہے وہ اس کے دل کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔'' وہ ایسا اُس کا متبع تھا۔ لیکن، اور وہ اس انجمن کا پریذیڈنٹ تھا، اُس پہلے دن سے، بعد میں نہیں۔ یہ جب ۱۹۱۴ء (بلکہ ۱۹۰۸ء صحیح ہے) میں وہ خلیفہ ہوئے ہیں، اُس وقت نہیں وہ پریذیڈنٹ تھے، بلکہ وہ پریذیڈنٹ ۱۹۰۵ء سے بن گئے تھے۔ اُس وقت سے چلے آ رہے ہیں وہ پریذیڈنٹ۔ اُنہوں نے کبھی بھی انجمن کو ڈکٹیٹرانہ نظام کے ماتحت نہیں چلایا۔

(مرزا بشیرالدین محمود کے انتخاب سے پہلے آپ پارٹی سے ہٹ گئے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں۔ مولانا صاحب! ذرا غور سے سنیں آپ۔ آپ نے تقریریں پہلے سے تیار کی ہوئی ہیں۔ سوال سنتے نہیں۔ آپ مہربانی کر کے اگر آپ میرا سوال سُن لیں اور اُس کا جواب دے دیں، پھر بے شک بعد میں جو آپ نے لکھا ہوا ہے وہ بھی سنا دیجئے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ خلیفہ اوّل جو تھے، حکیم نوردین صاحب! اُن کی وفات کے بعد مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے اِنتخاب سے پہلے آپ ہٹ گئے پارٹی سے، یہ دُرست ہے؟

[1528] **جناب عبدالمنان عمر:** جی نہیں، نہیں جی، اِنتخاب سے پہلے نہیں ہٹے۔ ہم لوگ مرزا صاحب...... یہ جو مولانا نورالدین صاحب کی وفات ہوئی ہے، اُس وقت یہ واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن وہ وفات ہوئی اور الیکشن آ گیا، دونوں اکٹھے تھے، یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔ بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُسی وفات کے فوراً بعد.......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ....آپ الگ ہوگئے۔ تو آپ نے مرزا بشیرالدین صاحب کی ڈکٹیٹر شپ تو دیکھی نہیں ناں، نہ اُن کے تابع آپ رہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُن کے تابع یہ جماعت کبھی نہیں رہی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو نہ آپ نے اُن کی کبھی ڈکٹیٹر شپ دیکھی کبھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے تو دیکھی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آپ اُس جماعت کے ماتحت اُن کے ماتحت کبھی نہیں رہے، ان پر بیعت نہیں لائے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُن کی ڈکٹیٹر شپ کا اثر آپ پر ہو نہیں سکتا تھا۔ آپ نے ویسے ہی دیکھا جیسے میں دیکھتا ہوں یا کوئی اور دیکھ رہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُنہوں نے .... میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب کی ایک وصیت ہے۔ اُنہوں نے اس وصیت کی دفعہ ۱۸ کی خلاف ورزی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کب؟

جناب عبدالمنان عمر: اُسی وقت جب وہ اُنہوں نے یہ کہا کہ: ''میں خلیفہ بنتا ہوں۔''[1529] تو اُنہوں نے کہا کہ: ''آئندہ سے میرے اَحکام اس انجمن کے لئے اسی طرح واجب التعمیل ہوں گے جس طرح یہ مرزا صاحب کی زندگی میں تھے۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، الیکشن تو ہوا نہیں تھا اُس وقت؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن سے پہلے اُنہوں نے کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ الیکشن کا وہ جو وقت تھا اُس میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......یہ ساری باتیں پیش ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، منتخب ہونے سے پہلے اُنہوں نے یہ بات کی یا منتخب ہونے کے بعد؟

جناب عبدالمنان عمر: پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے بات کہی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، پہلے بھی یہ کہی، مگر یہ ریزولیوشن کی تبدیلی بعد میں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن کے بعد؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، الیکشن سے پہلے جب آپ چلے گئے تو میں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، پہلے ہی اُنہوں نے اپنے ان خیالات کا اِظہار کر دیا تھا۔

(مرزا بشیرالدین محمود کو الگ کس نے کیا اور کیوں کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ اظہار اُنہوں نے کیا تھا تو اُن کو الگ کس نے کیا، اور کیوں کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: جب اُنہوں نے ان خیالات کا اِظہار کیا تو اُن کو کس نے *Elect* کیا اور کیوں کیا؟

[1530] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اُنہوں نے جماعت کے اندر رہتے ہوئے ان خیالات کا اِظہار کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا جب جماعت کے اندر اُنہوں نے ان خیالات کا اِظہار کیا اور جماعت کی ایک باڈی جس نے اُن کو *Elect* کرنا تھا......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جماعت نے بحیثیت مجموعی اُن کو اِنتخاب کرنا تھا، کوئی *Electoral College* نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی پھر اُن کو *Elect* کیوں کیا؟ (مرزا مسعود بیگ سے) آپ فرما دیجئے اگر آپ جانتے ہیں۔ آپ اُن کو بتا دیجئے۔ ہاں جی جو، ہاں، اُن کے ذریعے بول دیجئے کیونکہ پھر ہر ایک کو علیحدہ حلف دینا پڑتا ہے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: اِجازت ہے؟
جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اجازت تو کمیٹی کی ہے، مگر یہ آپ بتادیجئے۔

(مسعود بیگ مرزا کا حلف)

جناب مسعود بیگ مرزا: میں اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر......
جناب یحییٰ بختیار: آپ ساتھ اپنا اسم گرامی بتادیا کریں تا کہ ریکارڈ پر آجائے کہ کن کی طرف سے ہے؟
جناب مسعود بیگ مرزا: میں جو کہوں گا خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر اپنے اِیمان سے سچ کہوں گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And your name please?***

(جناب یحییٰ بختیار: اور آپ برائے مہربانی اپنا نام بتادیں)
جناب مسعود بیگ مرزا: جی، میرا نام ہے مسعود بیگ مرزا۔ میں اس انجمن کا سیکرٹری ہوں۔

(مسعود بیگ مرزا کا تعارف)

پروفیسر غفور احمد: میری گزارش یہ ہے کہ جو صاحب جواب دے رہے ہیں، وہ اگر مختصر سا تعارف بھی کرادیں اپنا کہ وہ کب منسلک ہوئے تھے تو ہمیں آسانی ہوگی۔
جناب مسعود بیگ مرزا: بہت بہتر۔ جناب! میں، جو اس وقت آپ سے مخاطب ہونے کی عزت حاصل کررہا ہے، اُس کا نام ہے مسعود بیگ۔ میں اس انجمن کا سکرٹری [1531] ہوں۔ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک ریٹائرڈ آفیسر ہوں، اور اس وقت اس انجمن کی خدمت کرتا ہوں اور پہلے بھی کرتا رہا ہوں۔

(قادیانی، لاہوری گروپ)

تو یہ جو سوال تھا بڑا *Pertinent*، میں مختصر اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ وہ سوال بڑا صحیح تھا۔ تو میں، یہ نہیں کہ میرے بھائی میں وہ اِستعداد نہیں تھی۔ میں نے کہا کہ میں شاید اس کا مختصر جواب دے سکوں۔ تو جناب نے پوچھا کہ آپ نے کیا رنگ دیکھا مرزا بشیر الدین کی ڈکٹیٹر شپ کا، اور وہ سب جماعت نے ان کو *Elect* کیا۔

تو حضور! مرزا صاحب کی وفات ہوئی، ۱۹۰۸ء میں۔ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۴ء تک، جس میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کی وفات ہوئی، ان چھ سال میں اِختلافات کی بنیاد رکھی جاچکی تھی۔ یہ نبوّت کا عقیدہ بھی اسی عرصے میں گھڑا گیا اور تکفیرالمسلمین کی طرف بھی مرزا صاحب، خلیفہ نہ ہونے کے باوجود مرزا محمود احمد صاحب مضامین لکھا کرتے تھے اور حضرت مولانا نورالدین صاحب نے ایک دو دفعہ فرمایا کہ: ''یہ کفر کا مسئلہ بڑا نازک ہے، ہمارا میاں ابھی سمجھا نہیں اس کو۔'' جس وقت اِنتخاب ہوا تو یہ صحیح ہے کہ اِنتخاب میں زور سے وہ خلیفہ منتخب ہوگئے۔ دھاندلی بھی ہوئی تھی۔ یہ صحیح بات ہے اور لوگوں نے مولانا نورالدین صاحب کی وفات کے آخری ایام میں، ان کے اعزّاء نے چکر لگا کے، سفر کرکے لوگوں کو تیار کیا تھا اور حضرت صاحب کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ان کا اِنتخاب بڑا آسان تھا۔ لیکن لاہوری جماعت کے عمائدین، مولانا محمد علی اور دُوسرے لوگ جماعت کے اِتحاد کو برقرار رکھنا چاہتے تھے، وہ برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جماعت میں اِفتراق نہ ہو اور میاں صاحب کہتے تھے کہ: ''ہم آپ کے عقیدے کے ساتھ متفق نہیں ہیں...... یہ نبوّت اور تکفیر کا جو ہے...... لیکن ہم جماعت کی وحدت چاہتے ہیں۔'' تو مرزا صاحب نے پہلا کام...... جو جناب کے سوال کا جواب ہے...... ڈکٹیٹرانہ کیا، وہ یہ تھا کہ مرزا صاحب کی وصیت کے مطابق انجمن جو [1532] تھی وہ متبوع تھی، انجمن حاکم تھی۔ حضرت مرزا صاحب نے وصیت یہ کی تھی کہ: ''میرے بعد خدا کے خلیفہ کی جانشین یہ انجمن ہے۔ جو کثرتِ رائے سے انجمن فیصلہ کرے گی۔ وہ فیصلہ ناطق ہوگا۔'' یہ حضرت مرزا صاحب کی وصیت تھی اور ۱۹۰۵ء میں ہی انہوں نے انجمن بنادی اور مولانا نورالدین صاحب کو اس کا صدر بنایا اور خود تمام معاملات سے الگ ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ: ''جو انجمن کثرتِ رائے سے فیصلہ کرے گی وہ صحیح ہوگا؛ البتہ میری زندگی تک یہ نظام رہے کہ مجھے اِطلاع دی جایا کرے کہ یہ فیصلے ہوئے ہیں۔ شاید کسی فیصلے میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہو تو پھر میں آپ کو بتاؤں۔ لیکن میرے بعد ہر معاملے میں کثرتِ رائے سے یہ فیصلہ ہوگا۔'' تو مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے پہلا کام یہ کیا، اپریل ۱۹۱۴ء میں، اس ریزولیوشن کو منسوخ کردیا۔

(لاہوری گروپ مرزا بشیرالدین محمود کے اِنتخاب سے پہلے الگ ہوا یا بعد میں)

جناب یحییٰ بختیار: آپ دُرست فرمارہے ہیں، میں بعد کی بات نہیں کررہا، جب وہ *Elect* (منتخب) ہوگئے......

جناب مسعود بیگ مرزا: جی، جی۔
جناب یحییٰ بختیار: ...... پہلے سے وہ فرما رہے تھے کہ پہلے سے ہی آپ علیحدہ ہوگئے۔
جناب مسعود بیگ مرزا: نہیں، یہ انہوں نے کبھی نہیں کہا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، پہلے سے الگ نہیں ہوگئے، الیکشن کے بعد آپ الگ ہوگئے؟
جناب مسعود بیگ مرزا: الیکشن سے بعد، الیکشن سے بعد اُنہوں نے اپریل میں یہ ریزولیوشن پاس کیا اور لاہور کی انجمن کا وجود مئی ۱۹۱۴ء میں آیا۔ لاہور والے جب مجبور ہوگئے، انہوں نے دیکھا کہ اب ان کے ساتھ ***Pull on*** (گزارا) کرنا مشکل ہے تو پھر وہ لاہور آئے۔

(الیکشن میں کوئی اور امیدوار تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیا الیکشن میں کوئی اور شخص بھی اُمیدوار تھا وہاں؟
[1533] **جناب مسعود بیگ مرزا:** اُمیدوار کوئی نہیں تھا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اُمیدوار اس بارے میں کہ جس کے بارے میں جماعت والے سوچتے تھے......
جناب مسعود بیگ مرزا: ہاں جی۔
جناب یحییٰ بختیار: .... کہ اس کو خلیفہ بننا چاہئے۔
جناب مسعود بیگ مرزا: جناب! کوئی اور ***Proposal*** نہیں تھا......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں......
جناب مسعود بیگ مرزا: ......ایک ہی نام ***Propose*** ہوا، سب نے کہا کہ: ''مبارک، مبارک، مبارک۔''
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ذرا.......
جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔
جناب یحییٰ بختیار: ......سوال میرا سُن لیں۔
جناب مسعود بیگ مرزا: جناب!
جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ کچھ دھاندلی بھی ہوئی۔
جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جماعت کے جو ممبر تھے کہ جو Elect (منتخب) کرتے تھے یا جو چُنتے تھے، ان کی نظر میں......

جناب مسعود بیگ مرزا: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میاں محمود احمد کے علاوہ کوئی ایسی شخصیت تھی جو چاہتے تھے کہ یہ بہتر شخصیت ہوگی کہ یہ اگر ہمارے خلیفہ بن جائیں وہ، یا کوئی اور شخص نہیں تھا؟

جناب مسعود بیگ مرزا: کوئی Candidate نہیں تھا۔

[1534] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، Candidate نہیں کہہ رہا ہوں......

جناب مسعود بیگ مرزا: لوگوں کی نظر میں تو ہمیشہ ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو کوئی......

جناب مسعود بیگ مرزا: یعنی ایک خادم اسلام، جو شروع سے اُس انجمن کے سیکرٹری تھے، وہ مولانا محمد علی صاحب علم میں، فضل میں، عمر میں، تجربے میں......مرزا محمود احمد صاحب کی عمر اُس وقت ۱۹ سال تھی......جس وقت یہ الیکشن ہوا، اُس وقت اُن کی عمر ۲۵ سال...... جس وقت مرزا صاحب فوت ہوئے ۱۹ سال تھی۔ Sorry، اس وقت اُن کی عمر ۲۵ سال تھی۔ وہ ایک نوجوان تھے۔ تو مولانا محمد علی کا تو بہت تجربہ تھا۔ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ مولانا محمد علی اس کو بہتر چلا سکتے ہیں۔ لیکن مولانا محمد علی نے کبھی اپنے آپ کو بطور اُمیدوار کے پیش نہیں کیا۔

(لاہوری پارٹی چاہتی تھی کہ محمد علی خلیفہ ہوں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے نہیں کہا۔ پھر اس کے بعد یہ چاہتے تھے کہ مولانا محمد علی صاحب خلیفہ ہوں، وہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: وہ اس وجہ سے جناب! نہیں علیحدہ ہو گئے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب Elect (منتخب) نہیں ہوئے تھے، اس وجہ سے الگ نہیں ہوئے۔ انہوں نے، جیسا میں نے گزارش کی پہلے، کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ کوششیں کیں اِتفاق اور اِتحاد کی۔ وہ کہتے تھے کہ یہ جو آپ نے حضرت صاحب کی وصیت کو بدلا ہے، یہ دُرست نہیں اور یہ آپ کے جو عقائد ہیں...... مرزا محمود احمد صاحب کہتے تھے کہ: ''یا میری بیعت کرو یہاں رہو، میری بیعت کرو۔'' وہ کہتے تھے کہ: ''ہم آپ کی بیعت ان وجوہ سے نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ جنہوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، ہم آپ کے ہاتھ پہ

بیعت کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔‘‘ اور دُوسرا تھا نظام کے بارے میں، جو ایک بنیادی انہوں نے یہ رخنہ اندازی کی تھی کہ اُس *Clause* کو ملیامیٹ کر دیا، دفعہ ۱۸ جو تھی اس میں۔

[1535] جناب یحییٰ بختیار: یہ کب کیا انہوں نے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: اپریل ۱۹۱۴ء میں۔

(الیکشن کب ہوا)

جناب یحییٰ بختیار: الیکشن کب ہوا تھا اُن کا؟

جناب مسعود بیگ مرزا: مارچ ۱۹۱۴ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس دوران میں مولانا محمد علی نے اُس پہ بیعت......

جناب مسعود بیگ مرزا: مولانا محمد علی صاحب نے بیعت نہیں کی، لیکن قادیان میں رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کیوں؟ کیونکہ ابھی تک وہ دفعہ نہیں تھی ختم۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں، میں عرض کرتا ہوں، وہ اس لئے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ گزارش کر لیجئے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: میں آپ کے سامنے اُس زمانے کے اخبار ’’الہلال‘‘ کا ایک *Quotation* پیش کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: پہلے آپ جواب دے دیجئے۔

جناب مسعود بیگ مرزا: وہ اسی میں جواب ہے۔ جی، یہ الفاظ ہی اُس جواب کے ہیں:

’’اس عرصہ کے......ایک عرصہ سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا ہوگئی تھیں۔ ایک گروہ......بنیاد مسئلہ تکفیر تھی......‘‘

(یہ کس سال کا الہلال ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس سال کا ’’الہلال‘‘ ہے؟

جناب مسعود بیگ مرزا: یہ جناب ’’الہلال‘‘ کا حوالہ میں عرض کر رہا ہوں، ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء کا ہے۔ میں نے اس لئے عرض کیا کہ اس میں اس سوال کا، غالباً شاید آپ کے سوال کا جواب آ جائے:

[1536]’’جماعت.......ایک عرصہ سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا ہوگئی تھیں۔ ایک گروہ کا یہ اِعتقاد تھا کہ غیراحمدی مسلمان نہیں گو وہ مرزا صاحب کے دعوؤں پر اِیمان نہ لائیں۔ لیکن دُوسرا گروہ صاف صاف کہتا تھا کہ جو لوگ مرزا صاحب پر اِیمان نہ لائیں، قطعی کافر ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آخری جماعت کے رئیس صاحبزادہ بشیرالدین محمود ہیں۔ اس گروہ نے انہیں اب خلیفہ قرار دیا ہے۔ مگر پہلا گروہ تسلیم نہیں کرتا۔ مولوی محمد علی صاحب ایم.اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کی ہے اور جس عجیب وغریب جرأت اور دلاوری کے ساتھ قادیان میں رہ کر اِظہارِ خیال کیا ہے، جہاں پہلے گروہ کے رُؤساء نہیں، وہ فی الحقیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجھا جائے گا۔‘‘

تو میری گزارش یوں ہے جی! اب آپ کے سوال کے جواب میں کہ اِختلاف کی بنیاد جو ہے وہ مسئلہ تکفیر تھی، وہ مسئلہ نبوّت تھی، اور مرزا محمود احمد صاحب کے یہ خیالات تھے کہ خلافت کو ایک ڈکٹیٹرانہ نظام کے ماتحت چلایا جائے۔ اس کے لئے وہ مولانا نورالدین کو بھی وقتاً فوقتاً یہ مشورہ دیتے رہے تھے کہ: ’’جناب! اس طرح نہ کیجئے، بلکہ خلافت کو پوری طرح اپنے ہاتھ میں لیجئے اور مالی معاملات کو بھی اپنے ہاتھ میں لیجئے۔‘‘

(مولانا محمد علی نے حکیم نوردین کے ہاتھ پر بیعت کی تھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ فرمائیے کہ مولانا محمد علی صاحب نے حکیم نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کیا تھا؟

جناب مسعود بیگ مرزا: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہ کیوں اِعتراض کیا کہ چونکہ میں مرزا صاحب کے ہاتھ پہ بیعت کر چکا ہوں اس لئے مرزا بشیرالدین کی بیعت نہیں کروں گا؟ آپ فرما رہے تھے......

جناب مسعود بیگ مرزا: میں، میں اس کے متعلق گزارش کروں گا، مولانا صاحب نے خود اس کا جواب دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ: ’’میں نے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اس کے بعد مولانا نورالدین کے ہاتھ پر [1537] بیعت کی تھی۔ ان دونوں نے مجھے تکفیر المسلمین کی کبھی تلقین نہیں کی تھی۔ مگر مرزا محمود احمد اس کی تلقین کرتے ہیں، اس لئے اس خیال کو رکھ کر میں ان کی بیعت میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اگر مرزا صاحب، مرزا محمود صاحب اس خیال کو چھوڑ دیں تو ہمیں ان کی بیعت سے کوئی انکار نہیں۔‘‘ (وقفہ)

(تکفیر کا سلسلہ کب شروع ہوا؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ تکفیر کا سلسلہ پہلے شروع ہو گیا تھا۔ ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۸ء یا......

جناب مسعود بیگ مرزا: جی نہیں، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۸ء میں نہیں، بلکہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد۔

جناب یحییٰ بختیار: ۱۹۰۸ء کے بعد۔

جناب مسعود بیگ مرزا: جی آں۔

(کس نے شروع کیا)

جناب یحییٰ بختیار: اور کس نے شروع کیا تھا یہ؟

جناب مسعود بیگ مرزا: یہ اصل میں یہ ایک بڑی تاریخی سی بحث ہے کہ اس کا آغاز کرنے والا کون شخص تھا؟ بظاہر جو معلومات ہمارے سامنے ہیں وہ ایک شخص ظہیرالدین اروپی تھا۔ اس نے ۱۹۱۱ء میں کچھ اس قسم کے خیالات کا اِظہار کیا اور مرزا صاحب کی نبوّت کو پیش کیا۔ اس سے غالباً...... یہ تو محض قیاس آرائی ہے......اس سے غالباً مرزا محمود احمد صاحب نے یہ آئیڈیا مستعار لیا اور پھر اپنے خیالات کو اس کے سانچے میں ڈھال کر پھر اس بات کو آگے پھیلانا شروع کیا۔

(کفر سے کیا مراد ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کی توجہ کچھ مرزا صاحب کے ***Followers*** (پیروکاروں) کی طرف دِلاؤں گا۔ پیشتر اس کے، کچھ سوال ایسے نہیں کہ ان کا اگر جواب دے دیں تو پھر آسانی ہوجائے گی۔ ''کفر'' سے کیا مراد ہے؟ میں آپ سے ***Simple*** (آسان) پوچھتا ہوں کہ ''اِنکار کرنے والا''؟

[1538] جناب عبدالمنان عمر: جی، میں عرض کرنے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھتا ہوں، بے شک مطلب تو یہی ہے ناں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں۔ ''کفر'' کے لفظ کو دو طرح اِستعمال کیا گیا ہے اِسلامی لٹریچر میں، اور یہی دو طرز کا اِستعمال مرزا صاحب کے ہاں بھی پایا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص اِرادۃً تارک الصلوٰۃ ہوجائے، وہ کافر ہوتا ہے۔ لیکن اس کو

اِصطلاحی کفرنہیں کہتے۔ اِصطلاح میں جو اس کے لئے لفظ ہے، مجھے معاف کیجئے گا، وہ ہے ''کفر دُون کفر'' عربی کے الفاظ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ رہتا تو اِنسان دائرۂ اسلام کے اندر ہے، لیکن حقیقی طور پر وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ اس کی جو رُوح ہے اسلام کی، اس پر پوری طرح وہ شخص کاربند نہیں ہوتا۔ ان معنوں میں بھی ''کفر'' کا لفظ......

جناب یحییٰ بختیار: گنہگار ہوگیا ایک قسم......

جناب عبدالمنان عمر: ......لیکن ''کفر'' کا جو حقیقی اِستعمال ہے، اس کے جو حقیقی معنے ہیں، وہ یہ ہیں کہ کوئی شخص محمد مصطفیٰﷺ کی رسالت سے اور کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ سے منکر ہوجائے۔ اصل میں اِصطلاحاً کفر صرف اور صرف ان معنوں میں اِستعمال ہوسکتا ہے۔

(قرآن کریم میں مذکور انبیاء کا منکر کافر نہیں ہوگا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی شخص ان انبیاء کا اِنکار کرے جن کا ذِکر قرآن شریف میں ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے شروع میں آیا ہے کہ: (عربی) کہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ محمد رسول اللہﷺ کی وحی پر بھی اِیمان لائے اور اس وحی کو بھی تسلیم کرے اور اِیمان لائے جو کہ آپ سے پہلے ہوچکی ہے، یہ بالکل شروع کے الفاظ ہیں۔

[1539] جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ جو انبیاء ہیں اللہ کے، جن کا ذِکر قرآن شریف میں ہے، ان پر اِیمان لانا بھی ضروری ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(کیا مرزا مسیح موعود تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اگر ان پر اِیمان نہ لایا جائے تو اِنسان کافر ہوجاتا ہے۔ اب یہ مسیحِ موعود، جو مرزا صاحب نے دعویٰ کیا تھا، آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مسیحِ موعود تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیحِ موعود بھی نبی تھے۔ مسیح؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: حضرت عیسیٰ علیہ السلام......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......نبی تھے اللہ کے......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور یہ ان کا دوبارہ آنا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ان کی نبوّت تو نہیں ختم ہوگئی اس دوران میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ میں اس جماعت کا نقطۂ نگاہ بڑی وضاحت سے آپ کے سامنے رکھ دُوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارا اِعتقاد یہ ہے، جس کو ہم قرآن مجید اور اَحادیثِ نبویہ اور بزرگانِ اُمت کے اقوال سے ثابت کرتے ہیں، کہ وہ مسیح جو بنی اِسرائیل کی طرف سے رسولاً اِلیٰ بنی اِسرائیل کے مطابق مبعوث ہوئے تھے، وہ اپنی طبعی موت کے ساتھ فوت ہوچکے ہوئے ہیں اور یہ جو اَحادیث میں آتا ہے کہ آخری زمانے میں مسیحِ موعود کے رنگ میں......

[1540] جناب یحییٰ بختیار: مولانا......!

جناب عبدالمنان عمر: ......مسیح ناصری کا......

جناب یحییٰ بختیار: ......میں ایک عرض کروں گا کیونکہ اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خواہ وہ جسمانی طور سے آئیں یا کسی اور صورت میں، وہ تو آپ کا اِختلاف ہے، وہ اس کی بات نہیں ہے۔ مگر اس سے اِنکار نہیں وہ آئے کسی نہ کسی شکل میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جب جس شکل میں وہ آئیں، جسمانی طور پر آسمان سے اُترے یا کسی اور اِنسان کی شکل میں، جن میں وہ ساری خوبیاں ہوں، اس صورت میں وہ آئیں تو نبی تو ہوں گے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کررہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ نبوّت ان کی ختم ہوجاتی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے مسیح کی آمدِ ثانی کا ذِکر کیا ہے اور صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ: ''وہ نبی اللہ ہوگا۔'' لیکن اگر تو وہی مسیح آنا ہے، کیا اس نے حقیقی نبوّت کو لے کر آنا ہے؟ تو یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ختمِ نبوّت کے منافی ہے۔ ہمارے رائے میں، ہمارے علم میں، ہمارے اِعتقاد کی رُو سے، جس شکل میں بھی اس مسیح نے آنا ہے، ہمارے نزدیک وہ بروزی رنگ ہے، کسی اور شخص کی شکل میں اُس نے آنا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کے ذہن میں یہ ہے کہ اُسی مسیح نے آنا، تو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبوّت کو لے کر نہیں آسکتا۔ حقیقی نبوّت اگر اس کو حاصل ہے تو ہمارے [1541] نزدیک وہ ختمِ نبوّت کا منکر ہے وہ شخص اور ہمارے نزدیک مرزا صاحب...... نبی اکرم ﷺ کے بعد نہ پُرانا نبی آسکتا ہے نہ نیا نبی آسکتا ہے، لیکن کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے ''نبی اللہ'' کا لفظ اِستعمال کیا ہے، اس لئے ہم اس عزت کے لئے جو اس پاک وجود کی ہمارے دِلوں میں ہے، ہم سمجھتے ہیں، اس سے مراد غیر حقیقی رنگ میں اس رنگ کی نبوّت ہے جس کو بعض اولیاء نے ''انبیاء الاولیاء'' کا نام دیا ہے۔ ایسی شکل میں تو وہ نبوّت آسکتی ہے۔ لیکن اپنے حقیقی معنوں میں، ان معنوں میں کہ محمد ﷺ کے بعد ایک مستقل وجود آگیا، یہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہم ایسی......

(مرزا صاحب نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اب تو، اب تو مولانا! سوال اب یہ ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب نے مسیحِ موعود کا دعویٰ کیا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور آپ کہتے ہیں کہ ہاں، وہ مسیحِ موعود تھے اور یہ بھی آپ فرماتے ہیں کہ کسی قسم کے نبی وہ بھی نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی اس کا لفظی کہیں، بروزی کہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ظلّی کہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مجازی کہیں......

جناب عبدالمنان عمر: میں، میں بڑی وضاحت سے عرض کروں گا، کسی قسم کی نبوّت کے ہم قائل نہیں۔ یہ جو ظلّی اور بروزی ہیں، یہ نبوّت کی قسمیں نہیں ہیں، یہ غیر نبی کے لئے لفظ اِستعمال ہوئے ہوئے ہیں اور میں آپ کو......

[1542] جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب.......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(مرزا نے اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب نے جو اپنے لئے ''نبی'' کا لفظ اِستعمال کیا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ان معنوں میں کیا جن معنوں میں پہلے لوگوں نے ''نبی'' کا لفظ بمعنی ''محدث'' اِستعمال کیا، یہی معنی مرزا صاحب نے لئے ہیں اور مرزا صاحب کی تحریر میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو تحریر میں آپ سے پوچھوں گا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تحریر آپ نے یہاں نقل کی ہوئی ہیں، وہ ہم آپ دیکھ چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔ میں، میں گزارش آپ کے سوال کے سلسلے میں کر رہا تھا کہ وہ جو آنے والا ہے، اس کے بارے میں آپ لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ نبی ہوگا کہ نہیں ہوگا؟

جناب یحییٰ بختیار: فرمایئے۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ آنے والے مسیحِ موعود کا...... یہ مرزا صاحب کی ایک کتاب ہے......

جناب یحییٰ بختیار: کس تاریخ کی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ ''انجام آتھم'' ہے۔ جی اس کا نام۔ اس میں فرماتے ہیں:

''آنے والے مسیحِ موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبانِ مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے، وہ ان ہی مجازی معنوں کی رُو سے ہے جو صوفیا کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم النّبیین، خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔''

[1543] یہ مرزا صاحب کی تحریر ہے جس سے واضح ہوگیا ہوگا کہ مرزا صاحب اور ہم ان کی

اِقتدا میں آنے والے، مسیح موعود کے بارے میں ''نبی اللہ'' کا لفظ مجازی معنوں میں، غیرحقیقی معنوں میں، صرف ''محدث'' کے معنوں میں، صرف خدا کا ہم کلام ہونے والوں کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں، نبوّت کے حقیقی معنوں کی رُو سے کبھی استعمال نہیں ہوا۔

(الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ مولانا! ایک اور **Definition** بھی دے دیجئے۔ ''کفر'' کی ہوگئی۔ یہ خدا سے ہم کلام ہونے کے۔ ایک اِلہام ہوتا ہے، ایک وحی ہوتی ہے۔ اِلہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ نبوّت ختم ہوچکی ہے لیکن مبشرات کا دروازہ کھلا ہے اور اِن ''مبشرات'' سے مراد اولیائے کرام نے جو مراد لی ہے، وہ ہے رُؤیائے صالحہ، وحی، اِلہام، کشف، ان چیزوں کے لئے یہ لفظ اِستعمال ہوا ہے اور ہمارے نزدیک جہاں آنحضرت ﷺ کے بعد نبوّت کا دروازہ بند ہے، وہاں ہمارے نزدیک خداتعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ ہم کلام ہوتا ہے اپنے بندوں سے، یہ معطل نہیں ہوئی اور ہم رُؤیائے صالحہ، اِلہام، وحی اور کشف کے ذریعے اس خداتعالیٰ کے مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔

(رؤیا، کشف، الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ عرض کروں گا کہ آپ رُؤیا، کشف، اِلہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟ یہ تشریح ذرا کردیں تاکہ بعد میں جو ہم سوال پوچھیں......

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش کردُوں کہ ہمارے نزدیک ''وحی'' اور ''اِلہام'' کے لفظ گو الگ الگ ہیں، لیکن ہم نے ہمیشہ اس کو، اور مرزا صاحب نے اور پہلے اولیاء اور ربانی علماء نے ہم معنی بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن بعض لوگ ''وحی'' اور ''اِلہام'' میں فرق کرتے ہیں۔ یہ ان کا ہے اِصطلاح، ہماری یہ اِصطلاح نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ''وحی'' [1544] اور ''اِلہام'' مترادف الفاظ ہیں۔ وحی اور اِلہام کی کیفیت یوں ہے کہ رُؤیا میں اِنسان سویا ہوا ہوتا ہے، جس کو ہم عام زبان میں خواب دیکھنا کہتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان بیدار ہوتا ہے اور دیواروں کے اور فاصلوں کے جو بُعد ہیں، ان کو دُور کرکے وہ شخص دیوار کے پیچھے بھی اور ایک لمبے فاصلے سے بھی اس چیز کو دیکھ لیتا ہے۔ اس میں ایک مثال عرض کروں تو شاید بات واضح ہوجائے گی۔ حضرت عمرؓ مسجدِ نبوی میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ یکدم آپ کی زبان سے یہ نکلا: (عربی)

لوگ حیران ہوگئے کہ یہ کیا لفظ! خطبہ دے رہے ہیں اور ایک غیر متعلق لفظ استعمال ہوگیا۔ تو خطبے کے بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے عرض کی کہ: ''جناب! یہ ساریہ والا قصہ کیا ہے؟'' اُنہوں نے کہا کہ: ''کچھ نہیں، میں خطبہ دے رہا تھا، دیتے دیتے یک دم مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ شام کی سرحد پر جو مسلمانوں کی فوجیں لڑ رہی ہیں، میدانِ جنگ میں، ایک موقع ایسا آ گیا ہے کہ ساریہ کمانڈر جو ہے جو مسلمانوں کی فوج کو لڑا رہا ہے رُومیوں کے خلاف، تو رُومیوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا فوج کا پیچھے کی طرف پہاڑی کی پشت سے ہو کر ان کے Rear پر، ان کے پچھلے حصے پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تو میں برداشت نہ کر سکا اور فوراً ہی میری زبان سے نکلا کہ ساریہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ چنانچہ یہ کیفیت مجھ سے دُور ہوگئی اور میں نے خطبہ اپنا دینا شروع کر دیا۔'' اس کے بعد واقعہ یہ ہوا کہ جب وہ قافلہ وہاں جی جنگ کی خبریں لے کر مدینہ میں پہنچا تو ساریہ نے جو خط وہاں سے بھیجا وہ یہ تھا کہ یہ حالات ہوئے، یہ ہوا اور یہ ہوا اور ساتھ ہی بتایا کہ: ''جمعہ کے دن، جمعہ کے وقت میں نے ایک آواز سنی جبکہ میں اپنی فوجوں کو لڑا رہا تھا، جس میں مجھے کہا گیا تھا کہ پہاڑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور وہ جناب کی آواز تھی، یعنی حضرت عمرؓ کی آواز تھی۔ [1545] چنانچہ میں نے جو اُس طرف دیکھا تو ایک چھوٹی سی ٹکڑی ہمارے Back پر حملہ کر رہی تھی۔ چنانچہ میں اپنی فوج کو لے کر اس پہاڑی پر چڑھ گیا اور اس طرح ہم اس شکست سے بچ گئے، اور ہمارے انہوں نے، اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔'' تو یہ دیکھئے، یہ وہ کشف کی کیفیت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں رہ کر شام کی سرحدوں کا نظارہ دیکھ لیا ہے، اور یہی وہ کیفیت ہے کہ آواز حضرت عمرؓ نے مسجدِ نبوی میں یہ دی ہے اور وہ آواز سینکڑوں، ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے حضرت ساریہ کے کان میں پہنچتی ہے اور وہ اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ یہ کشف کی کیفیت ہے۔

جس کو ''وحی'' اور ''اِلہام'' کہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارا تصوّر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، جس طرح میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور میری آواز آپ کے کانوں میں پہنچ رہی ہے اور خارج میں پہنچ رہی ہے، اندر کے خیالات نہیں ہیں یہ، بلکہ خارج سے ایک آواز آپ کے کانوں میں پہنچتی ہے، اس طرح جو مورد وحی و اِلہام ہوتا ہے وہ باہر سے آواز سنتا ہے خدا تعالیٰ کی، اور وہ الفاظ ہوتے ہیں، ان الفاظ میں معانی ہوتے ہیں اور اس میں بہت سی خبریں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اس کیفیت کے لئے جو واضح اور اچھا اور صاف لفظ ہے وہ ہے ''مکالمہ مخاطبہ اِلٰہیہ'' یعنی خدا تعالیٰ

اس بندے کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے، اس کے ساتھ خطاب کرتا ہے، گفتگو کرتا ہے۔ یہی معانی ہمارے نزدیک ''وحی'' اور ''اِلہام'' کے ہیں۔ وحی واِلہام کی بہت سی قسمیں ہیں۔ خود قرآن مجید میں اس کی بہت سی کیفیتیں بیان کی گئی ہیں۔ کبھی اس کو ''ورائے حجاب'' کہا گیا ہے، کبھی اس کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ فرشتہ آ کر بولتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں مولانا! پوچھتا ہوں ''وحی'' اور......

جناب عبدالمنان عمر: ہمارے نزدیک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

[1546] **جناب عبدالمنان عمر:** ......مترادف الفاظ ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نزدیک نہیں ہوگا، ویسے......

جناب عبدالمنان عمر: جی، بعض لوگوں نے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: بعض لوگوں نے ''وحی'' اور ''اِلہام'' میں فرق کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ''وحی'' جو ہے یہ صرف انبیاء کے ساتھ ہوتی ہے، اور ''اِلہام'' جو ہے یہ عام لفظ ہے۔ لیکن یہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ ہم لوگ نہیں۔ اس کو سمجھتے، اور نہ مرزا صاحب نے اپنی اَسّی (۸۰) سے اُوپر کتابوں میں اس فرق کو ملحوظ فرق میں رکھا ہے۔ **(Pause)**

(الہام میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے یا نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ فرمائیے کہ ''اِلہام'' میں کوئی غلطی کا اِحتمال ہوتا ہے کوئی کہ نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، غلط۔ اِلہام میں خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ اِلہام میں قطعاً غلطی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان الفاظ کو سننے والا انسان ہوتا ہے، انسان میں غلطی ہوتی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں پوچھتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: ......اس لئے ''اِجتہادی غلطی'' جس کو اِصطلاح میں کہتے ہیں، یہ ہوسکتی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اور یہی وحی......

جناب عبدالمنان عمر: ......اِلہام میں غلطی نہیں ہوتی۔

(وحی میں غلطی ہوسکتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: وحی میں بھی یہ ہوسکتی ہے؟

[1547] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں میں؟

جناب عبدالمنان عمر: دونوں میں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Madam, shall we have a break for tea? And then we can continue; about 12 o'clock, twelve past 12:00.***

(جناب یحییٰ بختیار: محترمہ کیا ہمیں چائے کا وقفہ کرنا ہے؟ اس کے بعد بارہ بجے تک کارروائی چلتی رہے گی)

Madam Acting Chairman: ***The delegation is allowed to leave and then come back at 12:00.***

ہم آپ کو بلائیں گے بارہ بجے پھر، چائے کا وقفہ ہوگیا ہے۔

(محترمہ قائمقام چیئرمین: وفد کو بارہ بجے تک جانے کی اجازت ہے)

جناب یحییٰ بختیار: بارہ سوا بارہ بجے کے قریب پھر۔

مولانا صدرالدین: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ۔

Madam Acting Chairman: ***The members may kindly keep sitting.***

(محترمہ قائمقام چیئرمین: معزز ممبران تشریف رکھیں)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد اسمبلی ہال سے باہر چلا جاتا ہے)

(Pause)

***Madam Acitng Chairman:** The members can have a break for tea for fifteen minutes.*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: معزز ممبران چائے کے وقفے کے لئے پندرہ منٹ ہیں)

Have you got to say any thing?

(کیا کوئی بات کرنا چاہتے ہیں آپ؟)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** No, nothing.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں)

***Madam Acting Chairman:** Wecan break for fifteen minutes and come back at about 12 o'clock ......*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: ہم پندرہ منٹ کا وقفہ کریں گے اور بارہ بجے واپس آجائیں گے......)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** About ......*

(جناب یحییٰ بختیار: تقریباً.....)

***Madam Acting Chairman:** ...... for tea break, for tea.* (محترمہ قائمقام چیئرمین: ......چائے کا وقفہ چائے کے لئے)

[1548] *[The Special Committee adjourned for tea break to meet at 12:00 noon.]*

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفے کے لئے ملتوی ہوا، بارہ بجے دوپہر ہوگا)

[The Special Committee reassembled after tea braek, Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفے کے بعد میڈم چیئرمین (اشرف خاتون عباسی) کی صدارت میں ہوا)

محترمہ قائم مقام چیئرمین: یہ میں آنریبل ممبرز کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کو پتا ہے کہ ہم اس کو جتنا جلدی ہوسکے ختم کرنا چاہتے ہیں اور پندرہ منٹ کے لئے بریک کرتے ہیں، پونے گھنٹے تک پھر کورم نہیں بنتا۔ تو مہربانی کر کے آج شام کو بھی، اگر آپ یہ دو تین دن تکلیف لے کے اور پورے ٹائم سے آجائیں تو ہم اس قصے کو جتنا جلدی ہوسکے، یہ ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ہاں، بلا لیجئے ان کو۔

اب گزارش ہے، جب یہ جگہ ہو رہی ہے، آپ مہربانی کر کے ذرا بولنا بھی چاہیں تو ذرا نیچی آواز میں بولیں، بڑی *Disturbance* ہوتی ہے۔

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Madam Acting Chairman: *Yes, Attorney-General.* (محترمہ قائمقام چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب!)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! میں آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا اس وقت، ''وحی'' اور ''اِلہام'' کے بارے میں، آپ نے فرمایا کہ آپ کے نزدیک دونوں میں فرق نہیں ہے، مگر بعض لوگ فرق کرتے ہیں۔ پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا اس میں غلطی ہوسکتی ہے؟ آپ نے کہا سننے والے کی......

جناب عبدالمنان عمر: ......اِجتہادی غلطی ہوسکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہوسکتی ہے۔ اگر نبی کو وحی آئے تو اس میں تو غلطی نہیں ہوسکتی؟

[1549] جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے۔

(مرزا صاحب کی وحی میں غلطی ہوسکتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ آپ......تو مرزا صاحب کی وحی میں غلطی ہوسکتی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش کی کہ وحی میں غلطی نہیں ہوسکتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر سُننے والے مرزا صاحب غلطی کرسکتے تھے، کہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہاں ہاں، مرزا صاحب کوئی اِجتہادی غلطی......

جناب یحییٰ بختیار: چونکہ انسان تھے، نبی نہیں تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔(وقفہ)

(غیرنبی کو نبی کہنے والا کافر ہوگا؟)

آپ نے فرمایا کہ دائرۂ اسلام سے، جو شخص آنحضرتﷺ کی اُمت میں ہے، جو شخص آنحضرتﷺ کی اُمت میں ہواُس سے غلطیاں بھی ہوں، کچھ بھی ہو، وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، جب تک آنحضرتﷺ پر اِیمان رکھتا ہے وہ، وحدت پہ ایمان رکھتا ہے وہ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کے کسی نبی سے جو کوئی شخص اِنکار کرے، وہ تو آپ نے کہا کہ وہ کافر ہے اور جو شخص کسی ایسے شخص کی نبوّت پر اِیمان رکھے جو نبی نہ ہو، وہ بھی کافر ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے بارے میں میری گزارش یہ ہے کہ میں نے آپ کا تھوڑا سا وقت اس لئے لے لیا تھا کہ مسئلہ تکفیر کے متعلق ہمارا جو نقطۂ نگاہ ہے وہ واضح ہوجائے۔ ہم نے گزارش یہ کی تھی کہ ایک شخص اگر مسلمان ہو، کلمہ طیبہ پڑھتا ہو اور اُس میں ننانوے (۹۹) وجوہ کفر بھی ہوں تو ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہوگا کہ ہم اُس کو کافر قرار نہ دیں اور یہ کہنا کہ ایک شخص مسلمان بھی ہو اور وہ نبوّت کا دعویٰ بھی کرے، ہمارے نزدیک اِجتماعِ نقیض ہے۔ اگر ایک شخص مدعیٔ نبوّت ہے تو وہ مسلمان نہیں۔ اگر وہ مسلمان ہے تو [1550] مدعیٔ نبوّت نہیں۔ اس کے لئے میں خود مرزا صاحب کی ہی تحریر آپ کے سامنے رکھتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں۔ میرا خیال ہے...... وہ تحریر تو آپ ضرور رکھیں...... میں صرف پوزیشن *Clear* کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس میں پھر آگے سوالات پوچھنے میں آسانی ہو......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔ تو میری گزارش یہ ہے......

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ ماننے والا مسلمان یا کافر؟
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ ماننے والا دائرہ اسلام کے اندر ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے یہ عرض کیا کہ ایک شخص فرض کیجئے، یہ کہتا ہے کہ:

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر میں ایمان نہیں رکھتا، باقی انبیاء کو میں مانتا ہوں۔ مسلمان ہوں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میں نبی نہیں سمجھتا۔‘‘ تو مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے وہ کافر ہوگا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے بارے میں میں نے ایک اصلاحی لفظ استعمال کیا تھا: ’’کفر دُون کفر‘‘ کی زد میں آجاتا ہے۔ مگر کفرِ حقیقی جس کو کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوگا وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کو مانتا ہے۔ وہ کوئی اُس کی تاویل کر......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، باوجود اس کے......

جناب عبدالمنان عمر: ......کوئی اس کی تشریح کرتا ہو......

جناب یحییٰ بختیار: ......ایک نبی جو سچا نبی ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(سچے نبی کا منکر بھی دائرہ اسلام میں ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ......اُس کی نبوّت سے اِنکار کرے، اس کے باوجود وہ دائرۂ اسلام میں رہتا ہے، آپ کے نقطۂ نظر سے؟

[1551] جناب عبدالمنان عمر: جی، اگر وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......دائرہ...... تو اس لئے اگر کوئی شخص کسی **Imposter** (جھوٹا مدعی) کو، جو کہتے ہیں، یا ایسے شخص کو جو نبی نہ ہو اور نبوّت کا دعویٰ کرے اُس کو سچا نبی سمجھے، تو وہ آپ کے نقطۂ نظر سے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوگا اگر وہ محمد ﷺ کو......

جناب عبدالمنان عمر: جی، مجھے وضاحت کی اِجازت دیجئے۔ میری گزارش یہ تھی کہ ہمارے نزدیک کوئی مسلمان دائرۂ اسلام میں رہتے ہوئے، مسلمان کا اقرار کرتے ہوئے، لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کا اِقرار کرتے ہوئے مدعیٔ نبوّت نہیں ہوسکتا۔ یہ دو (۲) متضاد چیزیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ....میں اس وقت مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے پر نہیں جا رہا، میں یہ جنرل سوال پوچھ رہا ہوں.......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

(جھوٹے مدعی نبوت کو سچا ماننے والا مسلمان ہے یا کافر)

جناب یحییٰ بختیار: ....کہ اگر آج ایک شخص نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، اور ہم مسلمان سمجھتے ہیں کہ کوئی نبی آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آ سکتا، آج وہ دعویٰ کر دیتا ہے، منڈی بہاء الدین میں یا کسی جگہ، اور اس کے ساتھ دو آدمی ہیں یا چار ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ: ''ہاں، یہ سچا نبی ہے، ہم اس کو مانتے ہیں۔ یہ ہے اُمتی نبی۔ آنحضرت کی اُمت میں ہے۔ مگر ہے سچا نبی۔'' تو کیا جس کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ نبی نہیں ہے، اور Imposter (جھوٹا مدعی) ہے، جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے، اور یہ لوگ اس کو نبی سچا کہیں، تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں؟ کافر ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟ (وقفہ)

[1552] **جناب عبدالمنان عمر:** جناب! سوال، جو میں سمجھا ہوں، وہ یہ ہے کہ ایک شخص مدعی نبوّت ہو اور کوئی شخص اس کی نبوّت کو مانتا ہو، وہ شخص کافر ہوگا یا نہیں؟ شاید میں صحیح سمجھا ہوں۔ اس سلسلے میں میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہم اُصولاً تکفیر المسلمین کے بڑی سختی سے مخالف ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا مذہب، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، کہ حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ اگر کسی شخص میں تم ننانوے (۹۹) وجوہ کفر پاؤ اور ایک وجہ ایمان کی اس میں نظر آتی ہو تو اس کو کافر مت کہو۔

اسی سلسلے میں ہمارا موقف وہ ہے جو حضرت اِمام غزالیؒ نے اپنی کتاب ''الاقتصاد'' میں بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں، وہ اِمام غزالیؒ ''الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کے بعد کسی رسول کا مبعوث ہونا اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ جائز ہے کیونکہ عدمِ جواز میں آنحضرت ﷺ کی حدیث: 'لا نبی بعدی' اور خدا تعالیٰ کا خاتم النّبیین کہنا پیش کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے (وہ شخص کہتا ہے ممکن) کہ حدیث میں نبی کے معنی رسول کے مقابل پر ہوں اور النّبیین سے اُولوالعزم پیغمبر مراد ہوں، یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی اُولوالعزم پیغمبر نہیں آئے گا، عام پیغمبروں کی نفی نہیں۔ (یہ وہ ایک تأویل کرتا ہے، وہ ایک تشریح کرتا ہے) اگر کہا جائے کہ ''النّبیین'' کا لفظ عام ہے تو اس کا جواب وہ یہ دیتا ہے کہ عام کی تخصیص بھی ممکن ہے۔ اس

قسم کی تأویل کو الفاظ کے لحاظ سے باطل کہنا (امام غزالی کہتے ہیں) ناجائز ہے، کیونکہ الفاظ ان پر صاف صاف دلالت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی آیتوں میں ایسی دُور اَز قیاس تأویلوں سے کام لیتے ہیں جو ان تأویلوں سے زیادہ بعید ہیں۔ ہاں، اس شخص کی تردید یوں ہوسکتی ہے کہ ہمیں اِجماع اور مختلف قرائن سے معلوم ہوا ہے لا نبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوّت اور رِسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند[1553] کردیا گیا ہے اور خاتم النّبیین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں۔ غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تأویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ شخص بھی صرف اِجماع کا منکر ہے اور اِجماع کے منکر کے متعلق ان کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اِجماع کے انکار سے بھی کفر لازم نہیں آتا۔''

باقی کوئی شخص مدعیٔ نبوّت، یہ ایک ایسا مشکل مسئلہ ہوجائے گا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ مدعیٔ نبوّت جھوٹا ہے، اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ مرزا صاحب کا مذہب اس بارے میں بالکل صاف صاف ہے کہ: ''ہم مدعیٔ نبوّت کو کافر اور کاذب جانتے ہیں۔''

(جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہوگیا)

جناب یحییٰ بختیار: یہی میں نے آپ سے سوال پوچھا کہ جو شخص نبوّت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہوگیا، پھر مسلمان نہیں رہتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے عرض......مرزا صاحب کے الفاظ ہی آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں: ''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رِسالت اور نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر اِیمان رکھ سکتا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس صاحب کا حوالہ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے جی: ''انجامِ آتھم'' اس کا صفحہ: ۲۷ (خزائن ج۱۱ ص۲۷) ہے، اس کے حاشیے میں آپ فرماتے ہیں:

''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رِسالت اور نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر اِیمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر اِیمان رکھتا ہے اور آیت: ''ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیّن '' کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔'' یہ ہے۔

(حضور ﷺ کے بعد کوئی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہے وہ کافر ہوگا یا نہیں؟)

[1554] **جناب یحییٰ بختیار:** یہ آپ نے دُرست فرمایا۔ میں صرف سوال یہ پوچھ رہا تھا کہ اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے کہ: ''میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبی اور رسول ہوں'' تو وہ شخص آپ کی نظر میں کافر ہوگا یا نہیں؟ اور اس کے ماننے والے کافر ہوں گے یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: کفر کے بارے میں ...... کفر کی بنا آنحضرت ﷺ کی تکذیب پر ہے، یہ میں آپ کو ایک اپنا نقطۂ نگاہ عرض کر چکا ہوں کہ کفر کی بنا آنحضرت ﷺ کی تکذیب پر، تأویل کفر کا باعث نہیں بن سکتی۔ کوئی شخص تأویل کرتا ہے اس کی، وہ کفر کا باعث نہیں بن سکتی اور نہ اس کا باعث کفر ہونا کہیں سے ثابت ہے۔ یہ ہے اِمام غزالیؒ کا مذہب۔

(قرآن کریم میں مذکور انبیاء کا منکر کافر ہوگا یا نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: میں اب مولانا! آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ اگر ایک شخص آنحضرت ﷺ پر اِیمان رکھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر کہتا ہے: ''باقی کسی انبیاء کے، جتنے، جن کا قرآن میں ذِکر آیا ہے، میں کسی کو نہیں مانتا، سب جھوٹے تھے۔'' وہ شخص آپ کے نقطۂ نظر میں پھر بھی مسلمان ہے، کافر نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی، میں نے عرض کیا تھا کہ وہ ''کفر دُون کفر'' کی زد میں آجاتا ہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر یہ ہے کہ اگر ایک بھی اس میں اسلام کی خوبی ہے.......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....تب بھی وہ کافر نہیں ہوتا، دائرۂ اسلام سے......

جناب عبدالمنان عمر: وہ کافرِ حقیقی ہے، یہ کفر دُون کفر ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ''کفر'' کی دو کیفیتیں ہیں، دو حیثیتیں ہیں۔ ایک کفر ایسا ہے جس میں وہ کافر ضرور ہوتا ہے مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا......

[1555] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں جی، ہاں۔

---

[1] معاذ اللہ! تمام انبیائے قرآنی کا منکر کافر نہیں؟ قادیانی کریلہ ہیں تو لاہوری کریلہ اور نیم چڑھا...!

جناب عبدالمنان عمر: ......دُوسرا کفروہ ہے جو کفرِ حقیقی ہے۔ وہ ہے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کا اِنکار۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ اِنکار نہیں کررہا......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہی میں نے عرض کیا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......وہ کفرِ دُون کفر کی زد میں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو شخص آنحضرت ﷺ کی......

جناب عبدالمنان عمر: ......رسالت کو مانتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......مانتا ہے، مگر باقی انبیاء کو نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور باقی انبیاء کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہیں گے کہ وہ کفرِ دُون کفر کی زد میں آ گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل کافر ہو گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: کفرِ دُون کفر، کفرِ دُون کفر یہ ہے کہ ایک......

جناب یحییٰ بختیار: چھوٹی کیٹگری؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: چھوٹی کیٹگری؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: گنہگار ہو گیا، کافر نہیں ہے؟

[1556] جناب عبدالمنان عمر: بالکل، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: گنہگار۔ ہاں، یہ......

جناب عبدالمنان عمر: چھوٹی کیٹگری میں۔

(اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے میں امتی ہوں تو وہ کافر ہوگا یا گنہگار)

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر کوئی شخص نبوّت کا دعویٰ کرے، آپ کے خیال میں، اور

کہے کہ میں اُمتی ہوں، تو وہ بھی گنہگار ہوگا، کافر نہیں ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا تھا، ابھی میں نے مرزا صاحب کا آپ کو حوالہ دیا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص مسلمان ہو کر یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اگر کرے، میں یہ کہہ رہا ہوں آپ سے کہ اگر دعویٰ کرے......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں آپ کو مثال دُوں گا......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر وہ دعویٰ کرے تو پھر وہ کافر ہوگا یا نہیں ہوگا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں اس بارے میں گزارش کرتا ہوں، عرض کرتا ہوں، حضرت اِمام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت عمرؓ......ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا......ایک شخص کے متعلق حضرت عمرؓ کے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ یہ شخص دِل سے مسلمان نہیں، صرف ظاہر میں مسلمان ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟ یہ رپورٹ جو تمہارے متعلق پہنچی ہے یہ دُرست ہے کہ تم ظاہر میں مسلمان ہوئے ہو اور اصل میں مسلمان نہیں۔ تمہاری غرض اسلام لانے سے صرف یہ ہے کہ تم اسلامی حقوق حاصل کرلو۔ اس نے اس کے جواب میں حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ حضور! [1557] کیا اسلام ان لوگوں کو حقوق سے محروم کرتا ہے جو ظاہری اسلام قبول کریں اور کیا ان کے لئے اسلام نے کوئی راستہ کھلا نہیں چھوڑا؟ اس پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسلام نے ان لوگوں کے لئے بھی راستہ کھلا رکھا ہے اور پھر اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔''

یہ ''کتاب الاُمّ'' حضرت اِمام شافعیؒ کی کتاب، اس کی چھٹی جلد میں یہ مضمون بیان کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو پھر آپ ایک اور کیٹگری میں چلے جاتے ہیں کہ انسان منافق ہے، پھر بھی مسلمان ہوجاتا ہے۔ جو دِل سے نہیں ہوتا، تو اس قسم کا منافق ہوا۔ میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں کہ ایک شخص اچھی نیت سے، نیک نیتی سے یہ سمجھتا ہے، دیانت سے سمجھتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اُمتی ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور خود کو نبی سمجھتا ہے، بے اِیمانی سے نہیں، وہ خود *Convinced* (قائل) ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ نبی آ سکتے ہیں.......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آنحضرت ﷺ کے بعد، باوجود اس حدیث کے، باوجود قرآن کی آیات کے، وہ یہ سمجھے کہ نبی آ سکتے ہیں، اور وہ نبی ہے اور اُمتی ہے، اور نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ آپ کی نظر میں گنہگار رہے، کافر نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، جناب نے فرمایا ہے کہ ایک شخص اُمتی ہے اور وہ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میری نظر میں ''اُمتی'' وہ شخص ہوتا ہے جو [1558] کلیۃً محمد ﷺ کی شریعت کے تابع ہوتا ہے۔ ''اُمتی'' کہتے ہی اس کو ہیں۔ ''اُمتی'' اور ''نبی'' دو بالکل متضاد اِصطلاحیں ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہے کوئی شخص کہ: ''یہ دن بھی ہے اور رات بھی ہے۔'' اُمتی بھی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا دَم بھی بھرتا ہو، اور ساتھ وہ ہی یہ دعویٰ بھی کرتا ہو کہ میں نبی بھی ہوں، یہ دو متضاد باتیں ہیں، یہ اکٹھی ہو سکتی ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اگر ہو جائیں، ایک شخص......

جناب عبدالمنان عمر: یعنی میری گزارش......

(ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے، لا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: تو ہم نے تو عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ عقلاً محال ہے، یا وہ دعوائے نبوت نہیں کر رہا، یا وہ مسلمان نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر مسیلمہ جو......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....مسیلمہ کذاب.......

جناب عبدالمنان عمر: دونوں میں سے ایک بات تھی۔

(مسیلمہ کذاب کی کیا پوزیشن تھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: مسیلمہ کذاب کی کیا پوزیشن تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، مسیلمہ کذاب[1]......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کلمہ پڑھتا تھا اور نبوّت کا دعویٰ بھی کیا کرتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں، مسیلمہ کذاب کی...... مسیلمہ کذاب کی پوزیشن جناب والا! یہ تھی کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کسی دِین کے لئے نہیں، کسی وجہ سے نہیں، ایک سیاسی غرض سے کلیۃً سیاسی 1559 غرض سے قبول کیا اور آ کے یہ کہا کہ: ''جناب! میں آپ کو مان لیتا ہوں، آدھا ملک آپ بانٹ لیجئے، آدھے پر میری حکمرانی تسلیم کر لیجئے۔'' آپ نے فرمایا کہ یہ تو بات ہی غلط ہے، یہ تو کوئی سیاسی بات تھی نہیں۔ اس کے بعد اُس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں *Revolt* (بغاوت) کیا ہے اسلامی حکومت کے خلاف۔ وہ صرف ایک عقیدے کی بات نہیں ہے۔ جو اِبتدا میں اس کا تخیل تھا کہ میں قبضہ کر لوں کسی ملک کے حصے پر، وہ اُس کے لئے اُس نے *Revolt* (بغاوت) کیا، جس پر حضرت ابوبکرؓ کو اِسلامی فوجیں بھیجنی پڑی ہیں اُس کے خلاف۔

جناب یحییٰ بختیار: اُس کو کافر قرار دِیا گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ، نہ،......

جناب یحییٰ بختیار: کافر قرار دِیا گیا کلمہ گو کو؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں یہ حملہ اُس کو کافر قرار دینے کی وجہ سے نہیں ہوا ہے، یہ حملہ اُس کے اُس *Revolt* (بغاوت) کی وجہ سے ہوا.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں سمجھ گیا ہوں، مگر یہ میں پوچھتا ہوں کہ اُس کو کافر قرار دِیا گیا تھا؟ جھوٹا قرار دِیا گیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، ''کذاب'' اُس کا نام ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہی میں نے کہا ہے کہ کذاب، *Lier* جھوٹا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ''کذاب'' *mean*، اس کا مطلب ہی ''جھوٹا'' ہوتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی آ، کذاب۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُس شخص نے کلمہ کہنے کے باوجود......

---

[1] اس کی بھی بولو رام ہوگئی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

[1560] جناب یحییٰ بختیار: دِل کا حال تو اللہ جانتا ہے۔ آپ نے خود یہ کہا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایسے لوگوں کے لئے بھی جگہ ہے اسلام میں کہ دِل سے مسلمان نہ ہوں، سیاسی وجوہ کی بنا پر وہ مسلمان بن جائیں، ان کے لئے بھی گنجائش ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، یہ حضرت عمرؓ کا میں نے قول پیش کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو اس لئے مسیلمہ کذاب تو پھر مسلمان ہی رہا، اُس کو کیوں جھوٹا قرار دے رہے ہیں آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: جھوٹا ہونے اور کافر ہونے میں تو بڑا فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں ہوا تھا وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: کافر نہیں سمجھا گیا اُسے؟

جناب عبدالمنان عمر: جھوٹا تو ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، کافر نہیں سمجھا گیا وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مسیلمہ کذاب مسلمانوں کی نظر میں کافر ہے یا نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے کہ میں شاید اپنا خیال واضح نہیں کر سکا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں......

جناب عبدالمنان عمر: ......میری گزارش یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اس کا آپ جواب دے لیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ مسیلمہ کذاب کا دعویٰ جو ہے ناں، اس کا دعویٰ یہ نہیں ہے جو بیان کیا جا رہا ہے۔ اُس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ایک تشریعی نبوّت لے کے آیا ہوں۔ قرآن حکیم کا حکم......

[1561] جناب یحییٰ بختیار: وہ دُوسری بات ہو جاتی ہے۔ دیکھیں ناں، مولانا! آپ اب تشریعی اور غیرتشریعی میں چلے گئے۔

---

[1] مسیلمہ کذاب کافر نہیں...!

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں مسیلمہ کذاب کی پوزیشن کو واضح کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں وہ کلمہ گو تھا۔ اُس کے بعد اُس نے نبوّت کا دعویٰ کیا۔ یہ اور بات ہے کہ کس کیٹگری کی نبوّت تھی اُس کی.......

جناب عبدالمنان عمر: کیٹگری تھی نہیں اُس کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہہ رہا ہوں ناں، اُس نے نبوّت کا دعویٰ کیا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور وہ کلمہ گو تھا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہتا تھا منہ سے......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ میں کلمہ گو ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اُمتی ہو گیا وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نبوّت کا دعویٰ کیا۔ کیا مسلمان اُس کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں سمجھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش سنیں۔ (وقفہ)

[1562] میں نے عرض کیا تھا کہ کلمہ کی حقیقت کو، لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللّٰہ کی حقیقت کو سمجھنے والا، کوئی کلمہ گو نبوّت کا دعویٰ کر نہیں سکتا۔ یہ اِجتماعِ نقیضین ہے۔ اُمتی بھی ہو اور نبوّت کا دعویٰ بھی کرے، یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں، پہلی میری ایک یہ گزارش تھی۔ پھر میں نے بتایا تھا، مرزا صاحب کا یہ حوالہ دیا تھا کہ: ''کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رِسالت اور نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر اِیمان رکھ سکتا ہے۔'' نہیں رکھ سکتا ہے ایسا شخص۔

''اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر اِیمان رکھتا ہے اور آیت: ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیّٖن کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔''

اس سے ہمارا نقطۂ نگاہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم لوگ نبوّت کی کوئی کیٹگریز نہیں مانتے ہیں کہ جی اس قسم کی نبوّت ہوجائے تو ٹھیک ہے، اور اس قسم کی ہوجائے تو نہیں ٹھیک ہے۔ ہم مطلقاً کسی قسم کی نبوّت، تشریعی، غیر تشریعی، اُمتی، بروزی، ظلّی، یہ ہمارے لئے کوئی نبوّت کی اقسام نہیں ہیں۔ اس لئے ہم مسیلمہ کذاب کے بارے میں یہ نہیں کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ شخص، اُس کا دعویٰ جو ہے وہ یہ ہے کہ اُس نے آنحضرت ﷺ کے بالمقابل حقیقی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے، اور شراب اور زِنا کو حلال قرار دیا ہے، اور فریضہ نماز تک کو ساقط کردیا ہے، قرآن مجید کے مقابلے میں سورتیں لکھی ہیں اور اس طرح کچھ مفسد لوگوں...... گروہ اپنے تابع کرلیا ہے، تو اس لحاظ سے وہ شخص اس لئے کافر ہوتا ہے جس کے لئے میں نے آپ کو وہ لفظ بولے تھے کہ ہم مدعیٔ نبوّت کو کافر وکاذب جانتے ہیں......

[1563] جناب یحییٰ بختیار: مولانا.....!

جناب عبدالمنان عمر: ......کیونکہ وہ مدعیٔ نبوّت ہے اس لئے ہم اُس کو کافر وکاذب جانتے ہیں۔

(مسیلمہ کذاب دعویٰ نبوت کی بناپر کافر تھا)

جناب یحییٰ بختیار: مدعیٔ نبوّت تھا اس واسطے آپ اُس کو کافر سمجھتے ہیں، کذاب کو؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل[1]......

جناب یحییٰ بختیار: تو اگر......

جناب عبدالمنان عمر: ......کیونکہ وہ مدعی نبوّت تھا۔

(آج کوئی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہوگا یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آج اگر کوئی دعویٰ کرے......

جناب عبدالمنان عمر: جی!

جناب یحییٰ بختیار: ......جھوٹا ہی دعویٰ ہوگا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....ہمارے نقطۂ نظر سے، مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

---

[1] تھوڑی دیر پہلے کہا: ''مسیلمہ کافر نہیں'' اب کہتا ہے: ''مسیلمہ کافر ہے''...!

جناب یحییٰ بختیار: ......جھوٹا ہوگا وہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ پھر کافر ہوا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ اگر ہم بالکل صاف طور پر بات کو کریں تو شاید میرا نقطۂ نگاہ زیادہ واضح ہوجائے کہ آیا کوئی ایسی مثال ہے یا *Hypothtical Question* (فرضی سوال) ہے یہ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں پہلے جنرل پرنسپل کا سوال پوچھتا ہوں آپ سے......

[1564] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔

(حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دیکھیں ناں، اُس پر کیونکہ ہمارا ایک اُصول ہے، مسلمانوں کا، کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مدعی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: وہی ہمارا اُصول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہہ دیا جی ناں کہ اُصول ہمارا ایک ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جو دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ مدعیٔ نبوّت کافر و کاذب ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل، *Hundred Percent* (سوفیصد)۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، ہم نے استعمال کیا ہے لفظ، مرزا صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: جو اس کو مانتے نہیں نبی......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ بھی کافر ہوں گے پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: جو لوگ اُس کو بھی مانتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اس کو مانتے ہوں گے، جو جھوٹے کو مانے نبی......

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کرتا ہوں کہ علمائے اُمت میں لفظ ''نبی'' کی وجہ سے کسی پر کفر لازم نہیں آتا، کفر لازم آتا [1565] ہے اس حقیقت کے پیچھے کہ وہ شخص اِنکارِ قرآن کرتا ہے، وہ نئی شریعت لاتا ہے، وہ براہِ راست نبوّت حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے[1]......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! آپ تفصیل میں جارہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں، میرا مطلب واضح نہیں ہوگا اس کے بغیر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، آپ بڑی اچھی طرح واضح کررہے ہیں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ زیادہ ***Detail*** (تفصیل) میں جارہے ہیں۔ میں پہلے وہ جو اُصول موٹے موٹے ہیں، وہ طے کرانا چاہتا ہوں، کیونکہ جب تک وہ طے نہ ہوجائیں پھر آگے سوال پوچھنے میں کچھ تکلیف ہوگی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرا خیال ہے.......

(جھوٹا مدعی نبوت کافر تو اس کے ماننے والے کافر ہوں گے یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے یہ عرض کیا کہ ایسا آدمی جو جھوٹا دعویٰ نبوّت کا کرے، وہ کافر ہوگیا، اس کے ماننے والے کافر نہیں ہوں گے، کافر کو نبی کہنے والے کافر نہیں ہوں گے؟ آپ نے یہ کہا......تفصیلات اور وجوہات تو آپ بعد میں بتائیں گے......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وجوہات نہیں میں عرض کررہا، میں یہ عرض کررہا ہوں کہ لفظ ''نبی'' کے استعمال پر کفر کا فتویٰ نہیں لگے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لفظ ''نبی'' کے استعمال کی بات میں نہیں کررہا، وہ تو ''بروزی''، ''مجازی'' باتیں آجاتی ہیں، جو کہ مرزا صاحب کے بارے میں آپ تفصیل سے بتائیں گے۔ سنیں، میں جنرل بات کررہا ہوں کہ اگر ایک شخص کہتا ہے کہ ''میں نبی ہوں، میں رسول ہوں......''

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ناں کہ اس سے میں پوچھوں گا کہ: ''تمہارے ذہن میں نبوّت کا تصوّر کیا؟

---

[1] تھوڑی دیر پہلے کہا کہ جو دعویٰ نبوّت کرے کافر، اب کہتا ہے ''تشریعی''...... خوب......!

[1566] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتا ہے: ’’میں نبی ہوں، میں رسول ہوں......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: تصور ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ’’مجازی‘‘ کی بات چھوڑ دیجئے......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ’’مجازی‘‘ کی نہیں میں پوچھتا، میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ ایک لفظ عربی کا استعمال کرتا ہے، آپ ایک عربی کا لفظ استعمال فرما رہے ہیں، مجھے معلوم ہونا چاہئے......

جناب یحییٰ بختیار: کہتا ہے کہ: ’’مجھ پر اللہ سے وحی آرہی ہے اور وہ وحی ایسی ہی پاک ہے جیسے آنحضرت ﷺ پر وحی آئی تھی......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......اور میں نبی ہوں اور میں رسول ہوں۔‘‘ ایک شخص یہ کہتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، علمائے اُمت نے غیر نبی کے لئے بھی لفظ ’’نبی‘‘ استعمال کیا ہے۔ علمائے اُمت نے غیر رسول......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ......وہ تو آپ دیکھیں ناں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ لفظ ’’نبی‘‘ تو موجود ہے۔ دیکھئے، جب میں یہ کہوں گا، آپ مجھ سے یہ کہلوانا چاہیں گے کہ میں یہ کہوں گا کہ لفظ ’’نبی‘‘ جو اِستعمال کرتا ہے وہ کافر ہوگیا، حالانکہ میرے نزدیک اس کا یہ مفہوم نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ ایک اور بات بتایئے۔ ابھی میں ڈائریکٹ آجاتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہی اس کا صحیح ہے۔

(آپ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے؟)

[1567] جناب یحییٰ بختیار: آپ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور آپ کا یہ اِختلاف ہے ربوہ پارٹی کے ساتھ کہ وہ نبی مانتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: یوں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ نے.......

جناب عبدالمنان عمر: یوں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فرمایا شروع میں کہ اگر یہ اِختلاف نہیں تو پھر کوئی اِختلاف نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اِختلاف ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو یہ ہے ناں کہ وہ.......

جناب عبدالمنان عمر: ہم نہیں، وہ، ہم لوگ کسی قسم کی نبوّت کے قائل نہیں ہیں۔ وہ لوگ اس کی ایک تأویل کرتے ہیں.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں.......

جناب عبدالمنان عمر: ....اس کی تشریح کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ بھی تو مولانا! آپ بھی تو قائل ہیں اگر وہ کہیں کہ ''بروزی ہوں، مجازی ہوں''، شاعری اگر بیچ میں آجائے تو آپ کہتے ہیں کہ اس قسم کے اس نے الفاظ استعمال کئے ہیں، مگر وہ حقیقی نبی نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ غیرنبی کے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ غیرنبی کے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

[1568] جناب یحییٰ بختیار: اس مطلب میں اور آپ کے مطلب میں کچھ فرق نہیں ہے جو ربوہ والے استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو جس حد تک میں سمجھتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ کو تو علم ہوگا، ہم سے زیادہ علم ہوگا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے اِختلافات ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے ان سے دس دن بحث کی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......آپ کو زیادہ علم ہوگا۔ میں جو گزارش کرنا چاہتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو ستر (۷۰) سال ان سے بحث کرتے رہے ہیں، میں نے تو دس دن بحث کی ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ وہ بھی ان کو نبی سمجھتے ہیں اور آپ بھی کہتے ہیں کسی

قسم کے نبی ہیں، مگر شرعی نبی نہیں ہیں، بروزی ہے اور جو لفظ اس نے استعمال کئے ہیں، وہ دراصل ایسے لفظ ہیں کہ جس سے مطلب ان کا نبی کا نہیں تھا، آپ یہ کہتے ہیں، مگر انہوں نے استعمال کیا ہے یہ لفظ کسی اور ہی Sense (معنوں) میں، اولیاء کی Sense (معنوں) میں، محدث کی Sense (معنوں) میں، آپ کہتے ہیں کہ یہ ''نبی'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ وہ کس Sense (معنوں) میں کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں آپ سے عرض کروں.......

جناب یحییٰ بختیار: ....اِختلاف کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ بڑا ایک اعلیٰ درجے کا سوال ہے جس سے میرا خیال ہے کہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

[1569]''نبی'' کی دو تعریفیں اُمت میں رائج ہیں، ''نبی'' کے لفظ کی دو تشریحات اُمت میں رائج ہیں۔ ایک تشریح اس کی یہ ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو نئی شریعت لائے، نبی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے قرب کا مقام براہِ راست حاصل کرے، نبی وہ ہوتا ہے جو پچھلی شریعت کو یا اس کے بعض اَحکام کو منسوخ کرے، یہ ''نبی'' کی ایک تشریح ہے۔ ''نبی'' کی ایک اور تشریح بھی رائج ہے۔ وہ تشریح یہ ہے کہ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کرے وہ نبی ہوتا ہے۔ یہ دو الگ الگ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ غیرتشریعی ہو گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تشریعی اور غیرتشریعی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: تشریعی اور غیرتشریعی نہیں،.......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......بلکہ نبوّت کی دو الگ الگ تعریفیں ہیں، قسمیں نہیں، میں عرض کر رہا ہوں، میں دو تعریفیں ''نبوّت'' کی عرض کر رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......ایک تعریف ''نبوّت'' کی یہ ہے کہ وہ تشریعی نبی جو

شریعت لاتا ہے۔ایک ہے کہ نہیں، نہ وہ شریعت لاتا ہے، نہ وہ پہلی شریعت کو منسوخ کرتا ہے، نہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے باہر نکلتا ہے، بلکہ خداتعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں ہونے کی وجہ سے اس سے ہم کلام ہوتا ہے، اس کو بھی نبی کہا جاتا ہے۔ یہ ''نبی'' کی دوتعریفیں ہیں۔ اس لئے آپ جب مجھ سے یہ [1570] پوچھتے ہیں کہ کوئی شخص نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نبی کو مانتا ہے تو بتاؤ وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں؟ تو کیونکہ میرے سامنے دوتعریفیں ہیں اُمت میں، تو میری گزارش یہ ہوگی کہ میں آپ سے یہ دریافت کروں گا کہ آپ ان کو کس معنوں میں استعمال فرمارہے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر اپنا مطلب اور واضح کردُوں گا۔ دوقسم کے نبی میری نظر میں ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحبِ شریعت نبی تھے اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ یہ دُرست ہے ناں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس لحاظ سے نہیں دُرست کہ نبوّت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت وہ براہِ راست ان کو ملی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کے نتیجے میں نہیں ملی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی اُمت سے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: موسیٰ کی اُمت سے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہی ہے فرق۔ اس لئے میں نے عرض کیا کہ ایک ''نبی'' کی تعریف یہ ہے کہ اس کو اِنعام براہِ راست ملے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ اِنعام براہِ راست ملا تھا، کسی پیروی کے نتیجے میں نہیں ملا تھا۔ اس لئے میں پھر گزارش کرتا ہوں کہ تشریعی اور غیرتشریعی نبی کی بحث بالکل نہیں ہے، ہمارے نقطۂ نگاہ سے، ہمارے نزدیک ''نبی'' کی دوتعریفیں رائج ہیں، ''نبی'' کی دوتعریفیں اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں، ''نبی'' کی دوتعریفیں مرزا صاحب کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ کوئی شخص مدعیٔ نبوّت ہے، وہ کافر ہوگا یا نہیں؟ تو میری گزارش آپ سے یہ ہوگی کہ مجھے یہ فرمادیجئے کہ وہ نبی کی کون سی تعریف لے کر......

(کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں تیس کذاب کا ذکر ہو؟)

[1571] جناب یحییٰ بختیار: پہلے، پہلے میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ ایسی کوئی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''میری اُمت میں تیس (۳۰) کذاب پیدا ہوں گے، ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں''؟

جناب عبدالمنان عمر: اس سے مرادوہی ''نبوّت'' کی تعریف ہے جو میں نے عرض کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ کہا کہ اُمت میں بھی کذاب آئیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ایسے لوگ دعویٰ کرنے والے آئیں گے، آپ کہتے ہیں کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اُمتی بھی ہو اور نبی بھی ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، وہ میں نے مسیلمہ کذاب کا عرض کیا تھا کہ وہ شریعت بھی لاتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، شریعت کی کوئی بات نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، وہ مدعی تھا کہ مجھ پر ایک نئی شریعت نازل ہوتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک حدیث میں، دیکھیں ناں مولانا! یہ کہتے ہیں: ''میری اُمت میں......''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی اُمتی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، کذاب ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تیس (۳۰) کذاب پیدا ہوں گے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ٹھیک ہے جی۔

[1572] جناب یحییٰ بختیار: تو اگر کوئی ایسا کذاب پیدا ہو جو کہتا ہے کہ ''میں تشریعی نہیں، اُمتی ہوں''......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نبوّت کا دعویٰ کرے......

جناب عبدالمنان عمر: جی، تو میں نے جواباً یہ عرض کیا ہے کہ مجھے، یہ چونکہ عربی کا لفظ ہے، ذرا وضاحت کی ضرورت ہوگی کہ وہ جو کہتا ہے کہ: ''میں نبی ہوں'' وہ کن معنوں میں اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی پہلے مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی خاص معنوں میں وہ کہے تو اس کو اِجازت ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ضرور اجازت ہے، کیونکہ اولیائے اُمت نے خود یہ

کہا ہے۔دیکھئے میں ایک......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں سمجھ گیا۔تو اگر ایک شخص یہ کہے کہ: ''میں نبی ہوں'' تو اس معنی میں کہ ''اللہ تعالیٰ سے مجھے اِلہام آتے ہیں، وحی آتی ہے، میری اپنی کوئی شریعت نہیں۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی......اور ''یہ جو مجھ پر آتا ہے تو وہ نبی کریم ﷺ کی غلامی کے نتیجے میں آتا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اُسی......تو یہ نبی ٹھیک ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ نبی......نہیں، ٹھیک ہے، میں نے عرض کیا کہ ''نبی'' کی تعریف کرنا پڑے گی۔ میرے نزدیک ''نبی'' کی حقیقی تعریف وہ ہے......

[1573] جناب یحییٰ بختیار: یہ نبی نہیں آپ کے نزدیک؟......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یہ میرے نزدیک ''نبی'' کی جو تعریف ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ......باوجود اس کے کہ وہ کہے کہ ''میں نبی ہوں''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ حقیقی تعریف نہیں ہے نبوّت کی، وہ نبی نہیں ہوگا، یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ ''حقیقت الوحی'' میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے، یہ میں صفحہ ۳۰ پڑھ کر سناتا ہوں، آپ پھر دیکھ لیں گے، حاشیہ میں......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

(مرزا صاحب نے کہا کہ میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی)

جناب یحییٰ بختیار: ''اس جگہ یہ سوال طبعاً ہوسکتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں بہت سے نبی گزرے ہیں، بس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گزرے ہیں اُن سب کو خدا نے براہِ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اس اُمت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۸، حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۳۰)

تو آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں ''اُمتی بھی ہے اور نبی بھی[1]''

جناب عبدالمنان عمر: یہ اپنے حقیقی معنوں کی رُو سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ کیٹگری جو ہے یہ نبی کی نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اب میں آپ کی توجہ کچھ......

1574 جناب عبدالمنان عمر: ایک مجھے لفظ کی اِجازت دیجئے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......تو مرزا صاحب ہی کا لفظ میں سنادُوں:

''میں نے بار بار آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ رسول اور اُمتی کا مفہوم متباین ہے'' تو جب وہ لکھتے ہیں کہ ''میں نبی ہوں اور اُمتی ہوں'' تو مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ: ''رسول اور اُمتی کا مفہوم متباین ہے'' اس لئے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ وہاں ''اُمتی'' کا مفہوم تو بالکل واضح ہے، ''نبی'' کا لفظ کن معنوں میں اِستعمال کیا ہے؟ ''نبی'' کا لفظ ولی کے معنوں میں، محدث کے معنوں میں، تعلق باللہ کے معنوں میں، نزولِ خدا کے......

جناب یحییٰ بختیار: سوال تو مولانا! ابھی بالکل صاف ہوگیا ہے کہ اگر آپ اُن کو ایک نبی بھی کہیں تو وہ ایک محدث کے معنوں میں ہے۔

(لاہوری گروپ بھی مرزا کو نبی کہتا ہے)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ربوہ والے کس معنی میں کہتے ہیں؟......

جناب عبدالمنان عمر: اچھا جی، اس کے متعلق میں عرض کروں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ وہی مرزا صاحب کی باتیں آپ کے سامنے ہیں، وہی ان کے سامنے ہیں، وہی تحریریں آپ کے سامنے ہیں، وہی اُن کے سامنے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ گزارش یہ ہے جی کہ حدیث میں آیا ہے کہ......

---

[1] تھوڑی دیر پہلے عبدالمنان عمر لاہوری نے کہا کہ اُمتی بھی نبی بھی، یہ نہیں ہوسکتا، اب مرزا قادیانی کا حوالہ سامنے آنے پر: ''اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں!'' دیکھیں کیسے نکلتے ہیں...؟

(مرزا صاحب کی متضاد تحریریں)

جناب یحییٰ بختیار: یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ متضاد تحریریں ہوں، آپ ایک پر **Depend** (اِنحصار) کرتے ہیں، وہ دُوسرے پر **Reply** کرتے ہیں.......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں......

جناب یحییٰ بختیار: .... یا ایسی بات نہیں ہے؟

[1575] جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ یہ قطعاً قطعاً...... میں اپنی ساری عمر کے مطالعے کا خلاصہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کی نبوّت کے بارے میں تحریرات میں اَز اِبتدا کے اِنتہا کوئی تباین نہیں ہے۔ جو موقف پہلے دن اُنہوں نے اِختیار کیا، وہی موقف اُن کا، اُن کی وفات ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء میں وفات کے وقت تک قائم تھا، اور آپ نے جو اپنی وفات سے، وفات والے دن جو اُن کی تحریر شائع ہوئی ہے اخبارِ عام میں، اُس تحریر میں بھی آپ نے وہی موقف اِختیار کیا ہے جو پہلے دن آپ نے ''اِزالہ اوہام'' یا اُس سے پہلے ''توضیح مرام'' وغیرہ میں اِستعمال کیا تھا۔ یہ کہنا کہ فلاں وقت آپ نے دعویٰ نہیں کیا، پھر اس میں کچھ تبدیلی کرلی، کچھ اِرتقاء ہوگیا، کچھ آپ نے پڑھ کر اسے کچھ دعوے شروع کردیئے، میری گزارش اس بارے میں یہ ہے کہ ہمارا موقف یوں ہے کہ قطعاً کسی قسم کا نہ اِرتقاء ہوا ہے، نہ تضاد ہے، نہ تبدیلی ہے۔ جو موقف پہلے دن تھا کہ ''میں خدا تعالیٰ جل شانہ سے، مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔'' یہی موقف آخری دن تھا۔ جو یہ تعریف کی ''نبوّت'' کی بعضے لوگ اس کو ظلّی اور بروزی کہہ دیتے ہیں جو ''نبوّت'' کی تعریف نہیں ہے، یہی موقف اُنہوں نے آخری دن بھی اِختیار کیا ہے۔ تو جس حد تک ہمارا تعلق ہے، ہم مرزا صاحب کی تحریرات میں نہ تناقض مانتے ہیں، نہ تباین مانتے ہیں، نہ تبدیلی مانتے ہیں اور نہ اُس میں کسی قسم کا اِرتقاء مانتے ہیں۔

(ربوہ والے مرزا کو نبی کس معنی میں سمجھتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ نے یہ بات واضح نہیں کی کہ ربوہ والے کس **Sense** (معانی) میں، کس مطلب میں، کسی معنی میں اُن کو نبی سمجھتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ کسی کے معتقدات کے بارے میں یہ براہِ راست سوال اُن سے ہونا چاہئے۔ یہ ایک ہمارا ایک بنیادی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، دیکھیں ناں، یہ تو ایک ایسا سوال ہے کہ کسی کے

ذاتی معاملے میں آپ دخل نہیں دے رہے......

[1576] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ ساری ملت کا سوال ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

(مرزا کو نبی کہنے والے کافر ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ایک طبقہ اُٹھ جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ آپ کہتے ہیں کہ: ''"No"، جس معنی میں آپ نبی کہتے ہیں اس معنی میں وہ نبی نہیں تھے، ہمارا اِختلاف ہے آپ کے ساتھ۔'' وہ کس معنی میں لیتے تھے جب آپ کا اِختلاف ہوا؟ اور اگر اس معنی میں اور آپ کے معنی میں فرق ہے تو جو لوگ اس کو اس معنی میں نبی سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں یا نہیں؟ یہ سوال ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی جی، میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ آپ معزز ممبران کی خدمت میں کہ کسی شخص یا کسی فرقہ یا کسی جماعت کے معتقدات کے معاملے کو دُوسرے کے ہاتھ میں ڈالنا بالکل غلط موقف ہے۔ کتنی ہی میری تحقیق ہو، کتنا ہی میں اپنی جگہ واضح ہوں، لیکن مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں دُوسرے کے معتقدات کے بارے میں حکم لگاؤں کہ اس کا عقیدہ......

(ربوہ والے آپ کی نظر میں مسلمان ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مولانا! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ یہاں اس قوم کو ایک بہت بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ آپ یہ تو مانتے ہیں کہ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ ان معاملوں میں پڑے، جھگڑوں میں پڑے۔ مگر اسمبلی کو مجبوراً یہ سوال پیش ہے اور اس کا کوئی حل ڈھونڈنا ہے اور اس میں آپ مدد کرسکتے ہیں اسمبلی کی، اپنے علم کی وجہ سے، اپنے تجربہ کی وجہ سے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ان کو کافر قرار دیں، یا میں یہ نہیں کہتا کہ کافر قرار نہ دیں۔ میں ایک سوال یہ پوچھتا ہوں کہ آپ میں اور ان میں اِختلافات ہیں اور آپ نے خود فرمایا ہے کہ ''نبی'' کے سوال پر جو کہ وہ تاویل کر رہے تھے، آپ اس کے خلاف ہیں۔ تو میں عرض کرتا ہوں جو معنی وہ دیتے ہیں مرزا صاحب کی نبوّت کو، اس کے مطابق کیا وہ لوگ مسلمان رہتے ہیں یا نہیں رہتے ہیں آپ کی نظر میں؟

[1577] جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے جی کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے ملک کی بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم لوگوں کے معتقدات کا فیصلہ ان سے معتقدات کے متعلق بیان سننے کی بجائے دُوسرے کی تشریح کو قبول کرنے لگیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، قبول کوئی نہیں کررہا جی، یہ صرف بات یہ ہے کہ اسمبلی نے ہرطرف سے نقطۂ نظر پوچھنا ہے، دیکھنا ہے۔ وہ خود بھی اپنی طرف سے پڑھ رہی ہے، خود بھی سوچ رہی ہے، کتابیں بھی دیکھیں انہوں نے۔ نہ صرف یہ کہ ربوہ کے ڈیلی گیشن کی بات سنی، باقی علماء بھی موجود ہیں، ان کا بھی نقطۂ نظر ان کے سامنے ہے۔ آپ کا نقطۂ نظر بھی سامنے ہوگا تو اس پر وہ کسی نتیجے پر پہنچ سکیں گے کہ آخر آپ کے جو اتنے اِختلافات ہیں وہ کیوں، کیا وجہ ہے؟ اگر وہ بھی ایک نبی ایسا ہے جو دُوسرے معنی میں ہے کہ جو اُمت کا ہے، نبی اس کا مطلب میں نہیں کہ محدث ہے اور اگر وہ بھی ایسے ہی سمجھتے ہیں تو آپ کے اِختلاف نہیں ہونا چاہئے.......

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اگر اِختلاف ہے کچھ تو اس کی تفصیل بتائیے، اس اِختلاف کی بناء پر آپ ان کو پھر بھی یہاں مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں سمجھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے گزارش یہ کی تھی کہ اس ملک کی بہتری کا تقاضا یہ ہے کہ میں جناب سے یہ گزارش کروں کہ اگر یہ راستہ کھول دیا گیا کہ کسی دُوسرے فریق کے معتقدات اس سے سننے کی بجائے یا اس پر فیصلہ کرنے کی بجائے دُوسروں کی تشریحات، توضیحات پر اور دُوسروں کے مطالعے پر اس کا مدار رکھا جائے تو اس سے بہت سی مشکلات پیدا ہوں گی اور یہ وہی مشکلات ہیں جس کی وجہ سے، جو شروع میں، میں نے گزارش کی تھی، کہ تکفیر کا دروازہ کھلتا ہے۔ اگلا شخص نہ معلوم اس کی کیا تاویل کرتا ہے، کیا تشریح کرتا ہے۔ میں اپنے خیال سے اس کا موقف......

[1578] جناب یحییٰ بختیار: میں، مولانا صاحب! صاف بات کرتا ہوں، آپ سے پوچھوں کہ ''پارسی کافر ہیں یا نہیں؟'' تو آپ کیا کہیں گے کہ: ''نہیں، یہ تو ہم سب پاکستانی ہیں، اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، یہ نہیں آپ پوچھتے، آپ پوچھتے ہیں کہ: ''پارسی کے معتقدات کیا ہیں؟'' آپ کا سوال یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہی آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ کس معنی......

جناب عبدالمنان عمر: معتقدات تو آپ ان سے پوچھئے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......مجھ سے کیوں آپ ان کے معتقدات پوچھتے ہیں؟ مجھ سے میرے معتقدات پوچھئے، ان کے معتقدات ان سے پوچھئے، پھر آپ فیصلہ کیجئے۔ میں اس کے حق میں نہیں ہوں کہ میرے معتقدات کا فیصلہ زید کرے، اور زید کے معتقدات کا فیصلہ بکر کرے۔ معتقدات کے متعلق آپ کو یہ قانون بنانا چاہئے، میری گزارش ہوگی کہ آپ ڈیکلریشن لیں ہر فرقے سے کہ وہ اپنے معتقدات کیا سمجھتے ہیں۔

(مسیلمہ کذاب کا فیصلہ کس نے کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مسیلمہ کذاب کا کس نے فیصلہ کیا؟ خود اُس نے کیا یا کسی اور نے کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں سمجھا نہیں[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے نبوّت کا......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو کیا اُسی پہ چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ صحیح کہہ رہا ہے یا غلط کہہ رہا ہے؟ یا کوئی بات کرے گا، کوئی اس پر سوچے گا کہ کیا کہہ رہا ہے؟

[1579] جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے......جھوٹا اور سچے کی بحث نہیں، بالکل بحث نہیں ہے کہ کسی، اس شخص کا دعویٰ سچا یا جھوٹا ہے...... جو شخص دعوئ نبوّت کرتا ہے، جھوٹے یا سچے میں ہم نے پڑنا نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ٹھیک ہے، آپ دُرست فرما رہے ہیں،......

جناب عبدالمنان عمر: ......وہ مدعیٔ نبوّت اگر ہے تو وہ کافر و کاذب ہے۔

(جھوٹے مدعی نبوت کو ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کو ماننے والے بھی کافر ہیں؟

---

[1] ''سمجھا نہیں''، نہیں بلکہ اِختیار کردہ موقف مچھلی کے کانٹے کی طرح نہ اُگلے بنے نہ نگلے بنے...!

جناب عبدالمنان عمر: ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ...... اس کے معتقدات پر بحث نہیں کر رہے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے، اُصولاً بات میں کر رہا تھا ناں، اسی واسطے، کہ جو میں بات اُصولاً کر رہا تھا، کہہ دیتا ہوں کہ نہیں،......

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ آپ......کریں۔ تو جو اس کو ماننے والے ہوں گے وہ بھی کافر ہوں گے کیا، نبوّت کا دعویٰ کرے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری پھر گزارش ہے کہ نبوّت کے متعلق میں پھر وہی سوال دُہراؤں گا کہ ''نبوّت'' کا لفظ کیونکہ بعض لوگ کچھ اور معنوں میں بھی اِستعمال کرتے ہیں......

(نبوت کی دو تعریفیں)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! ایک، ایک بات تو بالکل صاف ہوگئی ہے کہ نبوّت کی دو قسمیں بتائیں آپ نے......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، قسمیں نہیں میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: دو تعریفیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نہیں، دو قسمیں نہیں بتائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دو تعریفیں بتائیں نہیں آپ نے؟

[1580] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ جو ایک حقیقی نبی کی تعریف ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......اور ایک غیر نبی کی تعریف ہے جس پر لفظ ''نبی'' استعمال ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہوتا ہے۔ اُس، اُس معنی میں آپ مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں کہ یا وہ اپنے آپ کو کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: غیر حقیقی نبی کے معنی میں......

---

[1] پھر وہی: ''خود کردہ را علاج نیست'' پھنس گئے صاحب...!

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں کہ میں عرض.......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ ان کو کہتے ہیں کہ یہ لفظ جو اُنہوں نے اِستعمال کئے کہ حقیقی نبی نہیں ہے، یہ محدث کے معنی میں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ جو ہیں وہ ان کو اصلی معنوں میں یا محدث کے معنی میں، کس معنی میں سمجھتے ہیں نبی؟ کیونکہ آپ کا اِختلاف ہوا ہے اس واسطے کہتا ہوں۔ آپ پر......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: اس بات سے آپ کہتے ہیں جی کہ: ''میں جواب نہیں دیتا۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں.......

(ربوہ والے مرزا کو نبی کس معنی میں لیتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ دو(۲) پارٹیاں ہیں، دونوں مرزا صاحب کے **Followers** (پیروکار) ہیں، ایک *Sense* (معنوں) میں یا دُوسری *Sense* (معنوں) میں، آپ کہتے ہیں کہ ہمارا بڑا بنیادی اِختلاف ہے، الیکشن سے یہ اِختلاف نہیں تھا کیونکہ کون خلیفہ بنتا ہے، کون نہیں بنتا، تو اس [1581] لئے یہ بڑا ضروری سوال ہو جاتا ہے کہ آپ کا اِختلاف جو تھا نبی کے معاملے میں، وہ کس معنی میں اس کو نبی لیتے ہیں جو آپ کا اِختلاف ہو گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کردیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ دو(۲) قسموں کی تعریفیں رائج ہیں، میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ جو دو قسم کی تعریفیں ہیں، دو(۲) قسم کے نبی نہیں ہیں۔ ایک اس کی حقیقی تعریف ہے۔ جس طرح شیر ایک جانور ہے، اس کے لئے ''شیر'' کا لفظ جو ہے وہ اس ایک درندے کے بارے میں ہے، لیکن کبھی کبھی کسی بہادر شخص کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ شیر ہے۔ آپ یہ نہیں ہم کہیں گے کہ اب ''شیر'' کی دو(۲) تعریفیں ہوگئیں۔ تعریف تو وہی ہے ''شیر'' کی۔

(شیر کی مثال)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی یہ بتائیں کہ یہ مولانا! اگر وہ شیر جو حقیقی شیر نہیں ہے، وہ کہے: ''دیکھو! میں شیر ببر کی طرح میرا چہرہ ہے، میرے شیر کی طرح پنجے ہیں، میرے شیر کی طرح دانت ہیں، میں بالکل شیر کی تصویر ہوں اور میں شیر ہوں اور شیر کی خوبیاں مجھ میں موجود ہیں۔''

اُس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ بالکل صحیح ہے، یہی ہمارا نقطۂ نگاہ ہے، اگر وہ یہ کہتا ہے کہ: ''میں شیر ہوں، میرے پنجے ہیں، میں درندہ ہوں، میں وہ ہوں'' تو ہم وہی قدم اُٹھائیں گے کہ جو میں نے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو مدعی نبوّت ہے، وہ کافر و کاذب ہوتا ہے۔ لیکن لفظ ''نبی'' کی بات نہیں ہوگی وہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں شیر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک حقیقی شیر ہے......

جناب عبدالمنان عمر: وہ خصائص......

(نقلی شیر کو اس کے ماننے والے اصلی کہیں تو؟)

[1582] جناب یحییٰ بختیار: ......ایک نقلی شیر ہے، مگر اُس کے پیروکار کہتے ہیں: ''ہاں، یہ اصلی تھا، اُس میں سارے اصل شیر کی خوبیاں موجود ہیں۔''

جناب عبدالمنان عمر: اگر اُس میں وہ خصائصِ نبوّت مانتے ہیں، اگر وہ اُس میں لوازمِ نبوّت مانتے ہیں، اگر اُس میں نبوّت کی جو شرائط ہیں، وہ تسلیم کرتے ہیں، تو ہم کہیں گے یہ حقیقی نبوّت کے مدعی ہیں۔ لیکن اگر وہ صفات تو اُس میں شیر کی نہ مانیں، لیکن کہیں کہ: ''اُس کو کہو شیر، لفظِ ''شیر'' اِستعمال کرو'' تو یہ اُس کا حقیقی اِستعمال نہیں ہوگا، مجازی اِستعمال ہوگا۔

اب میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا اُن سے اِختلاف کیا ہے؟ یہ تھا آپ کا Question (سوال) اُس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے نزدیک مکالمہ و مخاطبہ اِلٰہیہ کسی شخص پر جو نازل ہوتا ہے، یہ ''نبوّت'' کی حقیقی تعریف نہیں ہے اور اُن کا خیال......بلکہ یہ بمعنی محدثیت ہے۔ یہ ہمارا نقطۂ نگاہ ہے۔ اُن کا نقطۂ نگاہ یہ ہے: ''نہیں، جناب! نبوّت کی حقیقی تعریف ہے ہی یہ، اور یہ لفظ بمعنی محدثیت نہیں اِستعمال ہوا۔'' یہ ہے ہمارا اور اُن.......

(غیر تشریعی نبی نہیں ہوتا؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ کا مطلب یہ ہے کہ نبی حقیقی معنوں میں وہی ہوتا ہے جو آپ شرع لے آئے، جو شرع نہ لائے وہ نبی نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نبی نہیں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرع نہیں لائے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے تین شرطیں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ڈائریکٹ.......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے تین شرطیں نبوّت کی بتائی ہیں۔

[1583] نمبرایک، شریعت لائے، جدید شریعت لائے، اُس کو یہ اِنعام براہِ راست ملا ہو، اور وہ، اُس کو خدا نے نبی کا نام دیا ہو۔ تو خیر یہ تو ضروری شرط ہے۔ یہ ہیں چیزیں جس سے کوئی شخص......

جناب یحییٰ بختیار: آپ، آپ دیکھئے ناں، مولانا!......

جناب عبدالمنان عمر: پہلی شریعت کے کسی حصے کی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ایک یہ تو......

جناب عبدالمنان عمر: اب حضرت علیؑ......حضرت مسیح کی آپ نے مثال دی۔ اب میں نے عرض کیا تھا کہ حضرتِ مسیح نبی ہیں، حقیقی معنوں میں نبی ہیں۔ قطعاً کوئی فرق نہیں ہے اُن میں اور اُس سے پہلے انبیاء میں......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، آپ......

جناب عبدالمنان عمر: ....کیونکہ وہ جو تشریعی والی تھی بات وہ نہیں میں.......کیونکہ حضرتِ مسیح کے متعلق آتا ہے قرآن مجید میں: (عربی)

وہ پہلی شریعت کے بعض حصوں کو منسوخ کرتے تھے۔ تو یہ کہنا کہ وہ کچھ اور قسم کے تھے، نہیں، وہ تین (۳) شرائط جو میں نے عرض کی تھیں، براہِ راست ہو، میں نے عرض کیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متابعت کے نتیجے میں نبی نہیں بنے، وہ کوئی جدید شریعت لائے یا پہلی شریعت کو منسوخ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ایسا نبی سمجھتے ہیں جو شریعت لایا تھا کہ نہیں؟ غیر شرعی (تشریعی) نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: (عربی)۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ......

[1584] جناب عبدالمنان عمر: جی، میں نے عرض کیا ہے کہ وہ میں صرف اس میں فرق

حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور اُن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو، جو شریعت مسیح کو دِی گئی تھی، اُنہوں نے بہت سا حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا *Adopt* کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آنحضرت ﷺ نے بھی *Adopt* (اختیار) کیا ہے۔ یہ تو سوال......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی کہ وہ تو اللہ کا کلام ہے، انہوں نے غلطیاں اس میں کیں، آنحضرت ﷺ نے دُرست کیا اُس کو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یوں نہیں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ انہوں نے توراۃ اور اِنجیل سے لے کر کوئی چیز لے لی۔ جو کچھ *Adopt* کیا وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہی اللہ نے پیغام جو ان کو بھیجا تھا وہی پیغام بھیجا ہے اللہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ نہیں ہے، فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فرق تو انہوں نے کیا ناں جی، اللہ کے پیغام میں تو فرق نہیں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، فرق ہے، بہت سی شریعت کی چیزیں جو پہلوں کو نہیں دی گئیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی نہیں، وہ ٹھیک ہے......

[1585] جناب عبدالمنان عمر: ......وہ آنحضرت ﷺ......

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر یہ کہ اللہ کا پیغام دونوں تھے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، اس پر......

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......*Direct* ملے دونوں کو......

جناب عبدالمنان عمر: جی آ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی پیغام ملا......

جناب عبدالمنان عمر: براہِ راست ملا۔
جناب یحییٰ بختیار: ......اور اگر کسی اور شخص کو بھی ایسے پیغام ملے......
جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔
جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ بھی نبی ہوگا؟
جناب عبدالمنان عمر: اسی لئے وہ نبی ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: اب یہ فرمایئے کہ ابھی شیر کی ہم بات کر رہے تھے......اصلی شیر اور نقلی شیر۔
جناب عبدالمنان عمر: جی۔

(اصلی نبی اور جھوٹے مدعی نبوت میں فرق کس طرح ہوگا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب اصلی نبی اور ایسا شخص جو دعویٰ کرے......
جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نقلی شیر اور اصلی شیر نہیں، بلکہ ''شیر'' کے لفظ کا حقیقی استعمال اور اس کا مجازی استعمال۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب یہ کہ جیسے ''شیرِ پنجاب'' اور ''شیرِ بنگال۔''
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ بالکل بالکل۔
[1586] جناب یحییٰ بختیار: اور وہ جو ہوتے ہیں، وہ تو خیر چھوڑ دیجئے......
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔
جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ ان میں فرق نہیں ہوتا۔ ہاں، نہیں، وہ، وہ بات میں نہیں کر رہا۔ مگر ایک، ایک چیز کو آپ دیکھتے ہیں کہ بھائی یہ چیز کیسی ہے؟ کہ یہ چیز گلاس ہے۔ تو آپ کہتے ہیں کہ گلاس کی کیا خوبی ہے؟ اس قسم کا **Shape** ہوگا، جس میں پانی یا کوئی چیز آپ ڈال سکیں گے۔ ممکن ہے بڑا سائز ہو، چھوٹا سائز ہو، ایک **Shape** ہو، دُوسرا **Shape** ہو، شیشے کا ہو، کسی اور چیز کا ہو، گلاس ہوجاتا ہے۔ نبی بھی ایک انسان ہوتا ہے، محدث بھی ایک انسان ہوتا ہے۔ یہ دونوں **Common Factor** (مشترکہ امر) تو ان کے شروع میں آجاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں جی کہ اللہ سے نبی پر وحی نازل ہوتی ہے، نبی پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور ایک شخص جس کو آپ محدث کہتے ہیں وہ کہتا ہے: ''مجھ پر بھی اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے''......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، دونوں میں بڑا فرق ہے۔ مرزا صاحب نے......
جناب یحییٰ بختیار: میں، مرزا صاحب کی بات نہیں کر رہے تھے......
جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟
جناب یحییٰ بختیار: اس وقت میں مرزا صاحب کی بات نہیں کر رہا، میں جنرل بات کر رہا ہوں۔
جناب عبدالمنان عمر: میں سمجھتا ہوں کہ وحی، وحی کی بہت سی اقسام ہیں۔ ایک وحی ہوتی ہے جس کو ''وحی متلو'' کہتے ہیں، جیسے ''وحی قرآن'' کہتے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ سے خاص ہے اور اس قسم کی وحی کا دروازہ تا قیامت بند ہے۔ نہ اس قسم کا اِلہام ہوسکتا ہے کسی کو، نہ وحی ہوسکتی ہے۔ جس کو وحی نبوّت کہتے ہیں، یہ نہیں، یہ دروازہ بند ہے۔ ہم ہرگز نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب پر بھی وہی وحی نازل ہوتی تھی اور اس کی وہی کیفیت تھی اور اس کا وہی مقام تھا، اس کا وہی درجہ تھا جو نبی کریم ﷺ کا تھا، بالکل نہیں۔
[1587] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پہلے اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔
جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔
جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جب آپ کہتے ہیں دو شخص ہیں۔ ایک ہے محدث، مجدد، اولیاء، نیک بندہ، انسان، اور ایک ہے اللہ کا نبی۔ آپ دیکھئے ناں، اس پر، دونوں پر وحی آسکتی ہے، آپ یہ کہتے ہیں؟
جناب عبدالمنان عمر: جی، وہی تو میں نے عرض کیا، وحی نبوّت نہیں آسکتی۔

(ایک شخص کہے کہ مجھ پر وحی نبوت آئی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: وحی نبوّت نہیں آسکتی؟
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، نہیں آسکتی، بالکل نہیں آسکتی۔ میں عرض کرتا ہوں......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں یہ پوچھ رہا تھا تاکہ اگر......
جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وحی نبوّت نہیں آسکتی۔
جناب یحییٰ بختیار: اور اگر ایک شخص کہے کہ مجھ پر وحی نبوّت آئی ہے......
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔
جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ......

جناب عبدالمنان عمر: تو وہ مدعیٔ نبوّت بن جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: بن جائے گا۔ بس آ گے پھر ابھی میں.......

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نبی بن جائے گا۔ میں صرف ایک گزارش......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،.......

جناب عبدالمنان عمر: ......کی اِجازت دیجئے گا مجھے......مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک فقرہ حضرت جبریل علیہ السلام لاویں اور پھر چُپ ہو جاویں یہ امر بھی ختمِ نبوّت کے [1588] منافی ہے، کیونکہ جب ختمِ نبوّت کی مہر ٹوٹ گئی اور وحیِ رِسالت پھر نازل ہونی شروع ہوگئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور آیت خاتم النّبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور حدیثوں میں بالتشریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل علیہ السلام کو بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحیِ نبوّت لانے سے منع کیا گیا ہے۔'' تو یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں۔ ہم وحیِ نبوّت کا ایک فقرہ بھی نازل ہو جائے، اس کو بھی ختمِ نبوّت کے منافی سمجھتے ہیں۔ جبریل امین ایک فقرہ وحیِ نبوّت کا لے کے کسی شخص پر نازل ہوا اور وہ کہے: ''مجھ پر نازل ہوتا ہے'' ہم کہیں گے وہ شخص مدعیٔ نبوّت ہے اور ہم ایک فقرے کی آمد کے بھی قائل نہیں ہیں بعد نبی کریم ﷺ کے۔

(مرزا صاحب کے جماعت بنانے اور ان سے بیعت لینے کا مقصد کیا تھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اب آپ یہ فرمائیے کہ جو مرزا صاحب نے اپنی جماعت بنائی اور لوگوں سے کہا بیعت ان پر کریں، ان کا مقصد کیا تھا؟ ایک علیحدہ اُمت بنانا تھا یا ایک اور فرقہ مسلمانوں کا بنانا تھا، یا صرف ایک گروہ تھا جو خدمت کریں؟ کیا......

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! میری گزارش یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ جو جماعت بنائی تھی اس سے قطعاً کوئی نئی اُمت بنانا مقصد نہیں تھا، اس سے......

جناب یحییٰ بختیار: اور فرقہ بنانا تھا......

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......مسلمانوں کا؟

جناب عبدالمنان عمر: اس سے مسلمانوں کے اندر ایک ایسی چیز پیدا کرنا نہیں تھا جس سے اِفتراق بین المسلمین اور تکفیر بین المسلمین کا دروازہ کھلے۔ میں جناب کے سامنے وہ

شرائط رکھ دُوں گا جس سے آپ خود اندازہ کرلیں گے کہ مرزا صاحب نے یہ جو جماعت بنائی تھی اس کی غرض کیا تھی۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

[1589] ’’اس جماعت کے بنانے کی غرض دو (۲) ہیں۔ ایک غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم ہوجائے۔ انسان نیک بن جائے۔ اِنسان محمد رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ پر چلنے کے قابل ہوجائے۔ قرآن کریم کی خدمات، قرآن مجید کی تعلیم کو کلیۃً اپنے اُوپر وہ شخص وارِد کرلے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا حقیقی غلام اور حقیقی اُمتی اور حقیقی تابع دار بن جائے اور دُوسری غرض اس جماعت کے قائم کرنے کی میری یہ ہے کہ تادُنیا میں اسلام کی اِشاعت ہو، محمد رسول اللہ ﷺ کی چمکار سے دُنیا روشن ہوجائے اور وہ لوگ جو اَبھی دائرۂ اسلام میں نہیں آئے، محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں نہیں آتے، جو لا اِلٰہ اِلَّا اللہ سے ناواقف ہیں، جو توحید نہیں جانتے، جو رِسالت نہیں جانتے، جو قرآن نہیں جانتے، اُن لوگوں کو دائرۂ اسلام میں لایا جائے۔‘‘

چنانچہ میری بات کی تائید فرمائیں گے مولانا صاحب...... یہ یورپ میں تشریف لے گئے۔ پہلے اِنگلستان تشریف لے گئے، پھر یہ جرمنی میں تشریف لے گئے...... آپ ان کی شہادت لے سکتے ہیں کہ انہوں نے وہاں جاکر کبھی بھی نہ مرزا صاحب کی نبوّت کو پیش کیا، نہ مرزا صاحب کے وجود کو اس طرح پیش کیا کہ وہ ایک مستقل قسم کا انسان ہے جس کو محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم وہاں جاتے ہیں، مسلمان بنانے کے لئے جاتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ یہ جناب! اب میں نے آپ کے سامنے یہ عرض کیا تھا کہ میں بیعت کی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ جی ہم نے پڑھی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی دس (۱۰) شرائط ہیں بیعت.......

جناب یحییٰ بختیار: دس شرائط ہم نے دیکھی ہیں۔

[1590] **جناب عبدالمنان عمر:** ......کی طرف جناب کی توجہ دِلاؤں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہم نے دیکھی ہیں جی، وہ ہم نے دیکھی ہیں، ریکارڈ پر آچکی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں صرف اس ایک بات کی طرف جناب کی توجہ دِلاؤں گا۔

مولانا صدرالدین: صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تھا میرے متعلق۔ میں دو (۲) دفعہ اِنگلستان میں گیا ہوں، اور بہت سے انگریزوں کو مسلمان کیا ہے، لیکن میں نے کبھی کسی پرائیویٹ مجلس میں بھی حضرت مرزا صاحب کا ذِکر نہیں کیا، کیونکہ میں حضرت مرزا صاحب کو اسلام

کا بانی نہیں سمجھتا۔ محمد رسول اللہ ﷺ اسلام لائے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا......

مولانا صدرالدین: ......میں اسلام کا وعظ کرتا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! بہت سے......

مولانا صدرالدین: ......مرزا صاحب کا نام بالکل نہیں لیتا تھا۔

(صدرالدین اپنے وعظ میں مرزا کا نام لیتے تو لوگ مسلمان نہ ہوتے)

جناب یحییٰ بختیار: آپ گستاخی معاف کریں، بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر آپ اُن کا ذِکر کرتے تو لوگ مسلمان نہ ہوتے۔ آپ اسلام کا نام لیتے جب ہی مسلمان ہوجاتے۔ ہم......

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر اُس بات کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں اسی سلسلے میں ......کہ یہ سمجھنا کہ اگر وہاں اِسلام کا نام لینے کے علاوہ کوئی اور نام لیا جاتا تو اِسلام نہ پھیلتا اوراس وجہ سے ہم لوگوں نے اُس سے اِجتناب کیا، ایک مصلحت کے تحت اِجتناب کیا، میں بڑے ادب سے گزارش [1591] کروں گا کہ یہ واقعہ صحیح نہیں ہے۔ ہم نے قطعاً......ہم تو پہلی دفعہ باہر گئے ہیں۔ ۱۹۱۳ء میں۔ سب سے پہلی دفعہ ہم نے پہلا مشن جو ہے ۱۹۱۳ء میں انگلینڈ میں قائم کیا، برمنگھم میں۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی معتقدات، اُن کی تقریریں، کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ......

جناب عبدالمنان عمر: کسی مصلحت کے تحت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ دُرست فرما رہے ہیں۔ کیا خواجہ صاحب جب جارہے تھے ایک دفعہ، مرزا صاحب کی زندگی میں پروگرام بن رہا تھا ایک دفعہ کہ وہ جائیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ ۱۹۱۳ء کی میں نے گزارش کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے معلوم ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب فوت ہوگئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اس سے پہلا پلان تھا کہ بھیجے جائیں آدمی پہلے مرزا

صاحب کی زندگی میں۔

جناب عبدالمنان عمر: خواجہ صاحب نہیں بلکہ کچھ لوگ۔

(مرزا صاحب کا ذکر نہیں ہونا چاہئے)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اُس زمانے میں جب اُن کو کہا گیا کہ مرزا صاحب کا ذِکر نہیں ہونا چاہئے تو اُنہوں نے کہا: پھر تو وہ بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: کوئی ایسی بات ہوئی تھی کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہ لاہور کے ایک مولوی انشاء اللہ صاحب تھے، اُنہوں نے کہا کہ: ''ہم آپ کو روپے کی اِمداد دیتے ہیں، ہم آپ کو......آپ باہر مشن [1592] قائم کیجئے، اور اس طرح ہم اور آپ مل کر اِشاعتِ دِین کا کام کرتے ہیں۔'' اَب اگر وہ بات ہوتی، جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے، تو ہمیں یہ *Offer* (پیشکش) اُس وقت قبول کرلینی چاہئے تھی۔ ہمیں مالی اِمداد بھی ملتی تھی، ہماری شہرت بھی ہوتی تھی، ہمارے لئے راستے بھی کھلتے تھے۔ ہم نے اُس سے اِنکار کردیا۔ کیا وجہ؟ معلوم ہوا کہ ہمارے سامنے نہ سستی شہرت حاصل کرنا مقصود تھا، نہ روپیہ لینا مقصود تھا۔ کیا وجہ ہوئی کہ ہم نے اس کا اِنکار کیا؟ وہ واقعہ یہ ہے...... چھپا ہوا واقعہ ہے، خفیہ نہیں ہے۔ *"Review"* کی فائلوں میں وہ بحث موجود ہے...... ہم نے اس لئے کہا، اُنہوں نے کہا کہ: ''جناب آپ وہاں جاکے قرآن کی وہ تشریح نہ پیش کیجئے جو کہ مرزا صاحب نے آپ کو دِی۔ تشریح وہ پیش کیجئے جو ہم بتاتے ہیں۔'' تو یہ تو عجیب بات تھی کہ ہم ایک شخص کو خدا کا ایک مقرب سمجھتے ہیں، اُس کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ اُس کو خداتعالیٰ رہبری کرتا ہے، وہ قرآن مجید کے معارف جانتا ہے، وہ قرآن شریف کی ایسی تفصیلات اور تشریحات دیتا ہے جو دُوسروں کے ہاں نہیں ہیں، اور ہم یہ عہد کرکے چل پڑیں کہ ہم نے وہاں اُن کا نام پیش نہیں کرنا! میں نے جو گزارش کی ہے وہ یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ جو کہتے ہیں: ''ہم......'' میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے یہ اِعتراض کیا تھا، یا کسی اور نے اِعتراض کیا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی زندگی ہی کا واقعہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اُنہوں نے خود اِعتراض کیا تھا کہ......

جناب عبدالمنان عمر: یہ اُن کے ساتھ تو یوں گفتگو نہیں چل رہی تھی، یہ گفتگو خواجہ صاحب، مولانا محمد علی صاحب اور مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے درمیان تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور خواجہ صاحب اور مولانا محمد علی راضی تھے اس بات پر کہ......

[1593] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، مولانا صاحب کا چھپا ہوا بیان موجود ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے.......

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ ہم اس کے لئے......

جناب یحییٰ بختیار: ضمناً میں نے سوال پوچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ تو میں گزارش جو کر رہا تھا یہ تھی کہ ہم لوگوں نے وہاں قرآن کی وہ تشریح جو ہم سمجھتے ہیں......مثال میں دیتا ہوں، کوئی راز نہیں ہے ہمارا...... میں مثال یہ دیتا ہوں کہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کے نئے یا پُرانے نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں۔ اب یہ تشریح ہے ہماری جو بعضے لوگوں کو پسند نہیں ہے۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ پُرانا نبی آ سکتا ہے، نیا نہیں آ سکتا ہے۔ اب یہ تشریح میں ہمارا اور اُن کا اِختلاف ہے۔ ہم وہاں جا کر کبھی یہ نہیں کریں گے کہ جناب چار پیسے اِدھر سے مل گئے ہیں، چلو جی! وہاں جا کے کہہ دوں پُرانا آ سکتا ہے۔ ہم تشریح وہ کریں گے جو ہم سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کامل طور پر خاتم النّبیین تھے، اور کلیۃً ہر قسم کی نبوّت، کوئی شکل نہیں نبوّت کی جو نبی کریم ﷺ کے بعد جاری ہو۔ اس لئے ہم وہاں جا کے نئے اور پُرانے والی بات نہیں کرتے ہیں، ہم ہر قسم کی نبوّت کو ختم کرنے کا وہاں اِعلان کرتے ہیں۔

میں جو گزارش کر رہا تھا وہ یہ تھی کہ ہم لوگوں نے وہاں مرزا صاحب کو ایک مستقل شخصیت کے طور پر پیش نہیں کیا، ہم نے مرزا صاحب کو ایک ایسا انسان پیش نہیں کیا جس کے بعد کفر و اِسلام کی نئی تشریحیں سامنے آ جائیں، جس کے بعد ایک نیا معاشرہ قائم ہونے لگ جائے، جس کے بعد ایک نیا دِین اور ایک نیا مذہب اور ایک نئی ملت قائم ہونے لگ جائے۔ یہ چیز ہم نے کبھی وہاں پیش نہیں کی۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ: ''جناب! کاہے کے لئے آپ نے، مرزا صاحب نے یہ جماعت قائم کی؟'' [1594] میں نے عرض کیا کہ اُس کے دو (۲) مقاصد تھے۔ ایک یہ کہ انسان کو بدیوں سے نکالا جائے۔ دُوسرا یہ کہ اُس کی، اسلام کی دُنیا میں اِشاعت کی جائے اور اُس کے لئے اُنہوں نے کچھ شرائطِ بیعت مقرّر کئے تھے جو آپ کے ریکارڈ میں موجود ہیں، آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ میں صرف اُس کی دو (۲) چیزوں کی طرف توجہ دِلانا

چاہتا ہوں۔ ایک اُس کا یہ ہے کہ مقصد کیا ہے؟ یہ کہ دِین اور دِین کی عزت اور ہمدردیاں۔ اسلام کو اپنی جان، اپنے مال اور اپنی عزت، اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ ایک مقصد یہ تھا اور یہ دس (۱۰) شرائطِ بیعت ہیں جن میں سے نو (۹) چیزیں وہ اسی قسم کی ہیں۔ صرف دسویں شرط جو ہے، جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے مرزا صاحب کی بیعت کیوں کی؟ مرزا صاحب کے ساتھ ہم وابستہ کیوں ہوئے؟ ہم مرزا صاحب کے ساتھ کسی شکل میں وابستہ ہوئے؟ وہ میں آپ کے سامنے الفاظ عرض کر دیتا ہوں۔ دسویں شرط یہ ہے کہ:

''اس عاجز (یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب) سے عقدِ اُخوّت محض للہ، باِقرارِ تحت درمعروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قام رہے گا، اور اس عقدِ اُخوّت میں بھائی کا جو بھائی چارہ ہے، اس عقدِ اُخوّت میں ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا، اُس کی نظیر دُنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔''

یہ ہے مرزا صاحب کی بیعت لینے کی غرض! یہ ہے مرزا صاحب کے جماعت بنانے کی غرض! یہ ہے مرزا صاحب کے وہ تنظیم قائم کرنے کی غرض جس کے لئے آپ نے اس جماعت کو قائم کیا! اور اس کے لئے، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، کسی قسم کی ڈکٹیٹرشپ کی طرف وہ نہیں جماعت کو لے کر گئے، بلکہ وہی جو مشاورت جس کو ہم کہتے ہیں، شوریٰ جس کو ہم کہتے ہیں، وأمرهم شوریٰ بینهم کہ قرآن مجید کی تلقین ہے، اس کے مطابق انہوں نے ایک انجمن کی بنیاد رکھی اور اس انجمن کے قواعد وضوابط گورنمنٹ میں رجسٹر شدہ [1595] ہیں، اور ان میں یہی مقاصد لکھے ہوئے ہیں، قرآن کی اِشاعت، دِین کی اِشاعت، محمد رسول اللہ ﷺ کی اِشاعت، اور خدمتِ اسلام، خدمتِ بنی نوعِ انسان، خدمتِ تعلیم۔ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے اغراض ومقاصد ہیں، اور یہ وہ چیزیں ہیں جس کے گرد، جس کی وجہ سے ہم مرزا صاحب کے گرد جمع ہوئے۔

(مرزا کی جماعت بنانے کی غرض الگ امت بنانا تھا)

جناب یحییٰ بختیار: ذرا ایک، ایک سوال میں آپ سے پوچھ لوں، پھر آپ...... اچھا جی، میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے جو جماعت بنائی تھی اس کی یہ غرض نہیں تھی کہ وہ ایک علیحدہ اُمت بنائیں یا......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یا فرقہ بنائیں مسلمانوں میں، یہ بھی نہیں تھا؟ فرقہ تو بن گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ''فرقہ'' کا لفظ تو جماعت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے، تو یہ تو میں نہیں عرض کروں گا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......کیونکہ ۱۹۰۱ء میں جو مردُم شماری گورنمنٹ نے کروائی تھی، اُس میں ایک خانہ اُن کا فرقوں کا بھی اُنہوں نے رکھا ہوا تھا، تو ہمارا جو اِصطلاحی نام ہے، جو قانونی نام ہے، جس پر ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، وہ میں عرض کر دیتا ہوں، وہ ''مسلمان فرقۂ احمدیہ'' ہے۔ یہ وہ رجسٹرڈ نام ہے جو کہ ۱۹۰۱ء کی مردُم شماری سے ہمارے لئے اِختیار کیا گیا۔

(مرزا صاحب کی ڈائریکشن)

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب نے آپ کو ڈائریکشن دی تھی کہ آپ اپنا نام ایسے درج کروائیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی ہاں، یہ مرزا صاحب کے لفظ ہیں......

[1596] **جناب یحییٰ بختیار:** اب یہ بتائیے کہ.......

جناب عبدالمنان عمر: ......''مسلمان فرقہ احمدیہ۔''

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب کی ڈائریکشنز اور ہدایات کے مطابق آپ کے باقی مسلمانوں سے سوشل، **Religious** مذہبی تعلقات کیا کیا ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: مسلمانوں کے ساتھ، تو بات یہ ہے جی کہ جیسا میں نے عرض کیا، اگر ہم......

جناب یحییٰ بختیار: اُن ہدایات کے مطابق۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اگر ہم شروع سے اس بات کے قائل ہوتے جو مرزا صاحب نے کی، یعنی سارے مسلمان ملک کے، تو شاید یہ مصیبت جس سے ہم دوچار ہیں، یہ پیدا نہ ہوتی۔ مرزا صاحب کا نقطۂ نگاہ یہ تھا، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، کہ: ''کسی شخص سے اِختلاف کی وجہ سے............ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے............ تو اس قسم کے اِختلافات نہ کرو جس کے نتیجے میں تمہیں مذہبی طور پر کوئی مصیبت پڑ جائے۔'' چنانچہ جب بہت اِختلافات بڑھ گئے تھے تو اُس زمانے کا میں، ایک واقعہ مجھے یاد آیا ہے، میں عرض کرتا ہوں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی اُس وقت زندہ تھے، تو مرزا صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ:

''دیکھو! تم لوگ گالیاں دیتے ہو، تم لوگ ہمیں مسجدوں میں جانے سے منع کرتے ہو، تم لوگ ہمارا کوئی فوت ہوجائے تو اُس کو قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیتے ہو، کوئی شخص مسجد میں چلا جائے تو اُس کو مار مار کے نکال دیتے ہو، اس سے اِسلام کمزور ہوتا ہے، تم ہم سے سات سال کے لئے ایک معاہدہ کرلو، وہ معاہدہ کیا ہے؟ کہ تم ہمیں صرف خدمتِ اسلام کا موقع دے دو، اور پھر اُس کے نتائج پر نگاہ رکھو۔ اگر ہم دُنیا میں غیرمعمولی طور پر اِسلام کو فتح یاب نہ کردیں اور اُن علاقوں [1597] میں جہاں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام جو ہے نہیں پہنچا، خدا کا نام جہاں نہیں پہنچا، اگر ہم اُن علاقوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے لاکے گرا نہ دیں اور ایک عظیم الشان تغیر دُنیا میں پیدا نہ کردیں، تو آپ پھر ہمارا گریبان پکڑ لیجئے۔''

یہ تھا مرزا صاحب نے جو اُس وقت بھی پیش کیا، یہ ہم آج بھی اُس کو پیش کرتے ہیں۔ ہم ہر وقت اس کے لئے تیار ہیں۔

آپ کا فرمان یہ تھا کہ اس جماعت کے بنانے کے نتیجے میں، میں نے عرض کیا، کہ اس کے بنانے کے نتیجے میں کسی قسم کا مذہبی اِفتراق یا مذہبی اِختلاف یا مذہبی لڑائی یا مذہبی دنگا فساد کبھی بھی احمدیوں نے نہیں کیا، پوری ہسٹری میں یہ واقعہ دیکھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے نہیں کہا، یہ دیکھیں، میں نے نہیں کہا کہ احمدیوں نے دنگا فساد کیا۔ دیکھئے، مولانا! میں......

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے نہیں فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ عرض کررہا تھا کہ جب مرزا صاحب نے اپنی جماعت بنائی......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

(مسلمان مرزا صاحب کے مخالف کیوں ہوئے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر وہ فرقہ تھا یا جماعت تھی، وہ تبلیغ کا کام کررہے تھے یا اپنا فرض سمجھتے تھے، اس کے نتیجے میں مسلمان کا بڑا سخت ***Reaciton*** (ردِعمل) ہوا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ قبرستان میں نہیں دفن ہونے دیتے تھے، مسجدوں میں نہیں جانے دیتے تھے، احمدیوں کو ایک قسم کا ***Persecute*** (تشدد) کرنا شروع کیا اُنہوں نے، آپ کے نقطۂ نظر سے......

جناب عبدالمنان عمر: ایک طبقے نے۔

[1598] **جناب یحییٰ بختیار:** جی ہاں، تو آخر کیوں...؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اس لئے جی......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیا بات تھی جو مرزا صاحب نے کہی کہ جس پر وہ اتنے غصّے میں آگئے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کرتا ہوں جناب! کہ بات یہ ہے کہ کسی کا غصّے میں آنا، کسی کا ناراض ہونا، کسی کا اس قدر اِشتعال میں آجانا اور ایسے ایسے اقدام کرنا، اس کے لئے قطعاً قطعاً اس چیز کی ضرورت نہیں ہے کہ اُس شخص نے کوئی بڑا ہی بھیانک فعل کا اِرتکاب کیا ہے۔ ایسی ایسی لڑائیاں ہمارے اس ملک میں ہوئی ہیں کہ کسی شخص نے آمین بالجہر کہہ دی ہے، کسی شخص نے تشہد میں اُنگلی اُٹھادی ہے، اور اس قسم کے معمولی فروعی اِختلافات جو سب کے بیان ہیں.......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا! یہ، یہ آپ دُرست فرمارہے ہیں، میں وہ نہیں کہہ رہا۔ ایک بات، ایک آدمی غصّے میں کوئی بھی بات کرجاتا ہے، بعد میں سوچتا ہے۔ مگر یہ ایک مسلسل ستر(۷۰)، اَسّی(۸۰) سال سے چیز آرہی ہے.......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ....کہ احمدیوں کے خلاف بڑا سخت ***Reaction*** (ردِعمل) ہوتا ہے۔ باقی آپ نے دُرست فرمایا کہ سارے مسلمان فرقے ایک دُوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں۔ مگر یہ ***Reaction*** نہیں ہوا کبھی کہ نماز مت پڑھوا کٹھی، شادیاں مت کرو، کفن مت دو اِن کو، دفن مت ہونے دو۔ یہ ***Reaction*** کیوں ہوا اتنا؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ یہ دونوں باتیں مجھے تسلیم نہیں، نہ ۱۹۵۳ء سے پہلے اس قسم کا دنگا اور فساد کبھی بھی ہوا ہے۔ وہ واقعات ملک گیر نہیں تھے، وہ جیسا کہ اُس وقت کی منیر انکوائری کمیٹی میں تحقیق کے بعد......

(بغیر پولیس کے مرزا صاحب تقریر نہیں کرسکتے تھے کیوں؟)

[1599] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے زمانے میں...... جہاں تک میں نے حالات پڑھے ہیں، اور میں آپ کو سناؤں گا، آپ کو ان سے اِتفاق ہو یا نہ ہو...... جب تک کہ بہت زیادہ پولیس کی ***Protection*** نہیں ہوتی تھی، مرزا صاحب کسی جگہ

تقریر نہیں کر سکتے تھے اور زیادہ مخالف عیسائی اور آریہ سماجی نہیں تھے، بلکہ مسلمان تھے۔ حالانکہ ایک ایسا اسٹیج تھا کہ مسلمانوں کے وہ ہیرو تھے، ایک ایسا اسٹیج تھا جب وہ آریہ سماجیوں سے بحث کرتے تھے، اُن کے جوابات دیتے تھے، عیسائیوں کے جوابات دیتے تھے۔ تو جب اُنہوں نے دعویٰ کیا، آپ سمجھتے ہیں اُنہوں نے نہیں کیا، بہرحال جو *Impression* (تأثر) پڑا مسلمانوں پر، پھر اُنہوں نے کہا کہ: ''میں مہدی ہوں، میں مسیحِ موعود ہوں یا نبی ہوں یا اُمتی نبی ہوں۔'' اُس کے بعد بڑا *Sharp Reaction* ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ عالی! میں پھر گزارش کروں گا، یہ جو مرزا صاحب کے الفاظ آپ نے بیان فرمائے ہیں، یہ ''توضیح مرام'' میں موجود ہیں، جو اُن کی بالکل اِبتدائی تصنیفات میں سے ہے، یعنی ''براہینِ احمدیہ'' کے بعد وہی کتاب ہے۔ یہ کہنا کہ اُس وقت مرزا صاحب نے ایسی باتیں نہیں کہی تھیں، یہ باتیں اُس وقت بھی کہی تھیں۔ دُوسرا آپ نے فرمایا کہ اُن کو کبھی بھی تقریر کی اِجازت نہ دی گئی، وہ پبلک میں نہ آسکے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اِجازت تھی مگر پولیس کی بہت زیادہ *Protection* (حفاظت) تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں، میں اس سے اِختلاف کرنے کی جرأت کروں گا۔ میں آپ کو دو (۲) سفروں کے حالات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ مرزا صاحب نے ۱۹۰۴ء میں غالباً جہلم کا سفر کیا ہے۔ کوئی فوج نہیں، کوئی پولیس نہیں، کوئی *Protection* [1600] نہیں، مرزا صاحب کے مریدوں کا کوئی اِجتماع نہیں، کچھ بھی نہیں۔ مرزا صاحب آتے ہیں اور ہزاردرہزار انسان جو ہے اُن کے گرد جمع ہوگیا ہے، اور اُن کی باتیں سنتا ہے اور اُن کی پذیرائی کرتا ہے۔ تو یہ کہنا کہ جناب وہ کبھی بھی یہ نہیں ملا، یہ واقع نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ گزارش کی......

جناب یحییٰ بختیار: کبھی ہوا ہوگا، عام طور پر نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں تو ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے......

جناب عبدالمنان عمر: میں دُوسرا واقعہ سیالکوٹ کا عرض کرتا ہوں۔ تیسرا واقعہ میں آپ کو لاہور کا عرض کرتا ہوں۔ آپ کا ایک مضمون پڑھا گیا جس میں مرزا صاحب خود تشریف رکھتے تھے، جو دُنیا کی بہت سی زبانوں میں اِسلامی اُصول کی فلاسفی پر شائع ہوا۔ یہ پڑھا گیا اور اُس وقت کے جو اُس کے *Moderator* تھے، اُس وقت کے صدر تھے، جو لوگ اُس میں حاضر

تھے، جو نمائندے اخبارات کے اُس وقت موجود تھے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں، ہمیں اس کا علم ہے جی۔ ۱۸۹۶ء کی بات کررہے ہیں آپ۔ میں اُس وقت کی بات نہیں کررہا، میں آپ کو یہ حوالے دُوں گا کہ جہاں جہاں، لاہور میں بھی، اس میٹنگ میں کتنی پولیس موجود تھی، جب اُن کو لے آئے وہاں سے، امرتسر میں کتنی موجود تھی، سیالکوٹ میں کتنی موجود تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ صرف دہلی کا ایک واقعہ ہے جس میں وہ......

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ بات اور ہو جاتی ہے۔ آپ مجھے......

جناب عبدالمنان عمر: وہ اور بات ہے، وہ ایک مناظرے کا رنگ تھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *We will have ......*

(جناب یحییٰ بختیار: ہم کریں گے......)

[1601] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ تو......

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... break?*

(جناب یحییٰ بختیار: وقفہ کریں گے......)

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض یہ کررہا تھا کہ مرزا صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ضروری نہیں ہوتا......

جناب یحییٰ بختیار: بعد میں، پھر بعد میں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ابھی ہم بریک کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: لنچ کے لئے بریک کریں گے۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: پھر ساڑھے پانچ بجے آیئے گا۔

The Delegation ....

جناب یحییٰ بختیار: ساڑھے پانچ، ساڑھے پانچ۔

Madam Acting Chairman: ***The Delegation is allowed to leave. You will have to come at 5:30 p.m.***

(محترمہ قائمقام چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے، وفد ۵:۳۰ بجے شام واپس آئے)

کتاب؟ کیا آپ کی ہیں؟ ہوں۔ دروازے بند کردیں۔ ہاں، چھوڑ جائیے۔

Members are requested to keep sitting.

(ممبران تشریف رکھیں)

نہیں آپ جاسکتے ہیں۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے باہر چلا گیا)

Madam Acting Chairman: *The Attorney-General has to say anything? Any member wants to say something?*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب نے کچھ کہنا ہے؟ یا کوئی رکن کچھ کہنا چاہتا ہے؟)

[1602] *[The Special Committee adjourned for lunch break to meet at 5:30 p.m.]*

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کھانے کے لئے ملتوی ہوا، پھر ساڑھے پانچ بجے شروع ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after lunch break. Madam Acting Chairman (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کھانے کے بعد میڈم چیئرمین کی صدارت میں ہوا)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Madam Acting Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General.*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب)

(مرزا صاحب کی ہر جگہ مخالفت کیوں ہوتی تھی؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے سوال پوچھ رہا تھا کہ جہاں بھی مرزا صاحب جاتے تھے لیکچر دینے کے لئے، تو بڑی سختی سے مخالفت ہوتی تھی اور جو شخص نبوّت کا دعویٰ نہ کرے اور اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہ ہو تو کیوں اُن کی سخت مخالفت ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، ایک دفعہ ہی مخالفت ہوئی تھی جب دہلی گئے تھے۔ باقی جگہ مخالفت نہیں ہوتی رہی اور صرف پولیس کی **Protection** (حفاظت) میں ہی جلسے سے خطاب کر سکتے تھے اور شاذ و نادر ہی اُنہوں نے جلسے سے خطاب کیا ہو جہاں پولیس کی **Protection** (حفاظت) نہ ہو۔ تو اُس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں گئے تھے جہلم۔ جہلم میں کوئی جلسہ یا لیکچر دینے نہیں گئے تھے، مقدمے کے سلسلے میں گئے تھے۔ وہاں نہ کوئی اُنہوں نے لیکچر دیا۔ اُس کے علاوہ جہاں تک لاہور کا تعلق تھا، آپ نے کہا کہ اُنہوں نے ۱۸۹۶ء میں لیکچر دیا تھا۔ تو اس لیکچر میں وہ خود موجود نہیں تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: موجود تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں جو میرے پاس ریکارڈ ہے، نہیں تھے، وہ نہیں تھے۔ اُدھر سے وہ لیکچر اُن کا پڑھ کر سنایا گیا تھا وہاں۔ ایک اور لیکچر میں موجود تھے، شاید آپ اس کی طرف......

[1603] جناب عبدالمنان عمر: لاہور کا لیکچر ''لیکچر لاہور'' کے نام سے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ ایک اور ہے، اُس میں وہ موجود تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(مرزا بشیرالدین محمود کی گواہی)

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب جو ہیں، اُنہوں نے اُن کی ایک بائیوگرافی لکھی تھی:

"Ahmad, the Messanger of the latter days" (احمد، آخری دنوں کا پیغمبر) یہ اُردو میں لکھی تھی۔ اُس کا یہ ترجمہ ہوا ہے۔ تو یہ تو میں نہیں کہتا کہ جو کہہ رہے ہیں،

دُرست کہہ رہے ہیں، مگر وہ موقع پر موجود رہے ہیں اور وہ یہ لاہور میں جو لیکچر دیا، اُس وقت وہ سین Describe (پیش) کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

"Sinse it had been known by experience that wherever he went, people of every religion and sect displayed a keen animosity towards him....."

(یہ بات تجربے میں آئی تھی کہ وہ جہاں کہیں بھی گیا ہر طبقے اور مذہب کے لوگوں نے اس کی دُشمنی کا مظاہرہ کیا)

"...... especially the so-called Musalmans."

خاص طور پر وہ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

"The police authorities had on the occasion made very admirable arrangements for his safety."

(اس موقع پر پولیس حکام نے اس کی حفاظت کے لئے قابلِ تعریف اِنتظامات کئے تھے)

اب میں وہ Arrangements (اِنتظامات) آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، جب وہ جلسے سے خطاب کر کے نکل رہے ہیں، وہ کہتے ہیں:

"They had, therfore, taken special precaution to ensure the safety of the Promised Messiah on his return journey from the lecture hall. First rode a number of mounted plice. Then came the carriage bearing the Promised Messiah. This was followed by a member of policemen on foot. After them there rode a number of mounted men. Thereafter walked another party of the policemen. Thus was the Promised Messiah escorted back to his residence with the greatest possible care."

(..... چنانچہ انہوں نے مسیحِ موعود کی لیکچر ہال سے واپسی پر اس کی حفاظت کے لئے خصوصی اِحتیاطی تدابیر اِختیار کی تھیں۔ سب سے آگے پولیس گھڑسواروں کا دستہ تھا، اس کے پیچھے مسیحِ موعود کی بگھی تھی، جس کے پیچھے بہت سارے پیدل پولیس والے تھے، پھر ان کے پیچھے

گھڑسواروں کا ایک اور دستہ تھا، اور آخر میں پیدل پولیس کی ایک اور پارٹی تھی۔ اس طرح مسیحِ موعود کو اپنی جائے رہائش تک انتہائی اِحتیاط کے ساتھ واپس پہنچایا گیا)

[1604] تو آپ دیکھیں گے کہ جہاں بھی مرزا صاحب گئے ہیں، وہ دہلی ہو، امرتسر ہو، اُس میں یہی حالت رہی ہے کہ جہاں وہ لیکچر دیتے رہے ہیں، وہاں پر بہت ہی زیادہ پولیس والے ہوتے اور خاص طور پر اُن کو ایک شکوہ مرزا بشیرالدین صاحب کو ہے: ''جہاں یوروپین پولیس والے نہیں ہوتے، باقی پولیس والے اتنا اِحتیاط نہیں کرتے تھے۔'' تو میں یہ آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا وجہ تھی کہ مسلمان اتنے زیادہ اُن کی مخالفت کر رہے تھے؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا، ایک محدث تھے، اور یہ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ دعویٰ کرنے سے پیشتر مسلمان اُن کی عزت کرتے تھے اور انہوں نے کافی خدمت کی۔ مگر جب اُنہوں نے یہ دعویٰ کیا مہدی کا اور مسیحِ موعود کا، یا نبی کا، تو اتنی سخت مخالفت ہوئی، اور آپ کہتے ہیں وہ دعوے کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی، نہ اُس پر کوئی جھگڑا تھا، نہ اُس پر کوئی شک تھی، یہ سب ۱۴-۱۹۱۳ء کے بعد شروع ہوا۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے، میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جب کسی شخص کی مخالفت ہو تو ضروری نہیں ہوتا کہ اُس مخالفت کے اسباب اُس شخص کی طرف سے پیدا کئے گئے ہوں، اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کوئی ایسا دعویٰ کر رہا ہو جو صحیح نہ ہو۔ اِس کے بعد میں نے یہ گزارش کی تھی کہ مرزا صاحب نے جب یہ دعویٰ کیا تو اس کی ایک ہسٹری ہے ہمارے پاس، اس کی ایک تاریخ ہے ہمارے سامنے۔ جنابِ والا! مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی ایک کتاب کا حوالہ میرے سامنے رکھا ہے۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ میں اُن کو کسی جہت سے بھی اس قابل نہیں سمجھتا ہوں کہ ان کی باتوں پر اِعتماد کیا جائے یا ان کی کسی کتاب کو بطور ریفرنس کے ایک مُسلّمہ............!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، دیکھیں ناں، مرزا صاحب! میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ میں نے کہا ممکن ہے کہ یہ غلط ہو گیا ہو۔ میں نے یہ کہا اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے [1605] پاس کوئی اس کے علاوہ اور شہادت نہیں ہے جس کو یہ رَدّ کرے۔ ایک شخص موجود رہا ہے، باپ کے ساتھ جاتا رہا ہے، یہ بھی اپنے باپ کی عزت کرتا تھا، اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ جہاں بھی میرا والد جاتا گیا، لوگ اُن کو گالیاں دیتے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ جب اُن کے والد فوت ہوئے، اُن کی عمر زیادہ سے زیادہ صرف اُنیس (۱۹) سال تھی اور جب کا یہ واقعہ بیان فرما رہے ہیں اُس وقت

آپ اندازہ کرلیں کہ اُن کی عمر کیا ہوگی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مگر یہ کہ ایک بچہ اگر آٹھ سال کا بھی ہو، دس کا بھی ہو، جو پولیس ہوتی ہے، پولیس پارٹی ہوتی ہے، اور اس کی اور جگہ بھی **Evidence** (شہادت) مل جاتی ہے کہ مرزا صاحب جب لیکچر پر جاتے تھے تو بہت ہی زیادہ پولیس کی ضرورت پڑتی تھی۔

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جس کا ہمارے سامنے حوالہ دیا گیا، وہ ایک حجت نہیں ہے۔

دُوسری گزارش میں یہ کر رہا ہوں کہ جنابِ والا! حضرت مرزا صاحب ۱۳فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے[1] اور اس کے بعد یہ ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۸ء تک سیالکوٹ میں مقیم رہے۔ اُس وقت اُن کی پوزیشن یہ تھی کہ ''زمیندار'' اخبار کے مولانا ظفرعلی خان کے والد مولانا سراج الدین صاحب بھی اُس زمانے میں وہاں تھے۔ اُس کی شہادت اس بارے میں یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ایک متقی اور پارسا اور دِین دار اِنسان کی سی زندگی بسر کی۔ مجھے اِجازت دیجئے گا، میں ذرا تھوڑی سی ہسٹری...... اُن کی بات آپ نے کی ہے اس لئے مجھے **Quote** (حوالہ دینا) کرنا پڑ رہا ہے...... اور وہیں علامہ اقبال کے اُستاذ شمس العلماء مولانا میر حسن صاحب اُس زمانے میں وہاں تھے۔ اُنہوں نے بھی جو شہادت مرزا صاحب کے کام کے بارے میں دی، وہ یہ تھی کہ وہ نہ صرف یہ کہ متقی، بزرگ اور پاکباز اِنسان تھے، بلکہ یہ کہ انہوں نے، اسلام کی اِشاعت کا اُن کو اتنا درد تھا کہ وہ اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ یا قرآن مجید کے [1606] مطالعے میں صَرف فرماتے تھے، اور یا پھر وہ عیسائیوں وغیرہ کے مقابلے میں مناظرے کر کے اور اِسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے میں اپنے اوقات کو صَرف کرتے تھے۔ اِس کے بعد انہوں نے ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۸۴ء تک، یہ ان کی تصنیفی زندگی کا ایک باقاعدہ آغاز ہوتا ہے، اور انہوں نے اس میں وہ اپنی معرکۃ الآرا کتاب لکھی جس میں سب سے زیادہ اُن کے اِلہامات اور پیش گوئیاں درج ہیں۔ یہ میں خاص طور پر جناب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں اُنہوں نے اپنے بہت سے اِلہامات اور اپنی وحی کو بیان کیا ہے۔ یہ ہے جہاں سے نقطۂ آغاز ہونا چاہئے اُس شخص کی مخالفت کا۔ لیکن اس کے مقابلے

---

[1] لاہوری اور قادیانی دونوں کا جھوٹ پر اِتفاق ہے، یہ تاریخِ پیدائش غلط بیان کر رہے ہیں۔ خود مرزا قادیانی کتاب البریہ میں لکھتے ہیں کہ: ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں میری پیدائش ہوئی۔ خوب تماشا...! ''نبی صاحب'' فرماتے ہیں کہ میں ۴۰-۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا، ''اُمت'' کہتی ہے نہیں جی، آپ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اچھا تھا پیدا ہی نہ ہوتے نہ اختلاف پڑتا!

میں واقعہ کیا ہے کہ اُس زمانے میں بڑے مقتدر لیڈر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، وہ بڑے زور سے...... میں آپ کے اوقات کو زیادہ نہیں لوں گا اس میں...... وہ اس کتاب کی اتنی تعریف کرتے ہیں اور اُس کو ایک تیرہ سو سال کا ایک کارنامہ بتاتے ہیں۔ اگر وحی اور اِلہام جس پر کہ مرزا صاحب نے، میں نے بتایا کہ اُن کا شروع سے لے کر آخر تک موقف جو رہا، اِس دعوے کا رہا، یہ دعویٰ ہے جو انہوں نے پہلے دِن پیش کیا، یہ دعویٰ ہے جو انہوں نے آخری دن تک پیش کیا۔ یہ دعویٰ اُس وقت موجود ہے، وحی اور الہام ہو رہا ہے اُن کے دعوے کے مطابق، اُس کو وہ شائع کر رہے ہیں، لیکن جو ایک بہت بڑا عالمِ دِین ہے، وہ اُس کی تعریف کرتا ہے......

(مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے علاوہ کسی عالم دین کا ذکر کہیں سنا)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، سوائے اِس عالمِ دِین کے ہم نے کسی اور کا ذِکر نہیں سنا، کیا بات ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: پہلے جو ربوہ گروپ آیا تھا، انہوں نے بھی بٹالوی صاحب کا ہی حوالہ دیا ہمیں کہ ''براہین احمدیہ'' کی اتنی بڑی تعریف کی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں ایک اور بہت بڑے انسان کا نام......

[1607] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، میں کہتا ہوں کہ اُس پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں ایک اور بڑے انسان کا نام لے لیتا ہوں، شیخ الحدیث مولانا نذیر حسین۔

جناب یحییٰ بختیار: اِن کا بھی ذِکر کیا ہے، اِن کا بھی ذِکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ بھی شاید نام......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، انہوں نے ذِکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اِس لئے اُن لوگوں، انہوں نے بھی...... میں اور شخص کا ذِکر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، اس کی بات نہیں ہے۔ دیکھیں ناں......

جناب عبدالمنان عمر: میرا پوائنٹ یہ ہے اگر وہ دعویٰ اِس قابل تھا کہ لوگ اُس سے بھڑک اُٹھتے اور شروع سے لے کر اَخیر تک جہاں تک ہمارا......

(مرزا کے دعویٰ نبوت کی بنا پر مسلمان ان کے مخالف ہوگئے)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! ایک معمولی سی بات ہے، ایک کتاب لکھتا ہے ایک شخص بڑی محنت سے، چار سال لگتے ہیں، چار پانچ ان کے *Volume* ہیں، عام ملک میں ہمارے جو مسلمان ہیں، وہ پڑھے لکھے لوگ نہیں ہوتے۔ بہت کم لوگ پڑھتے ہیں۔ ویسے بھی اتنی بڑی کتاب کون پڑھیں گے؟ پانچ پڑھیں گے، دس پڑھیں گے، سو پڑھیں گے۔ تو لوگوں کو علم نہیں ہوتا تمہارا۔ ایک شخص یہ اِشتہار جاری کردیتا ہے کہ: ''میں نبی ہوں!'' تب لوگوں کو خیال آجاتا ہے کہ بھئی! کیا بات ہوگئی؟ تو میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کیا بات ہوگئی کہ ایک دم...... ایک شخص نے خدمت بھی کی، میں آپ سے اِتفاق کرتا ہوں کہ عیسائیوں کے خلاف، آریہ سماجیوں کے خلاف مناظرے کئے، پمفلٹ لکھے، اِشتہار لکھے، خدمت کی انہوں نے اور مسلمان ان کی بڑی قدر کررہے تھے اور اچانک ایک دَم اتنے ان کے مخالف ہوگئے کہ ہر جگہ اُن کو گالیاں [1608] پڑرہی ہیں، پولیس کی *Protection* (حفاظت) کیوں؟ اگر اُس شخص نے نبی کا دعویٰ نہیں کیا، ایسی کون سی بات تھی کہ جس سے مسلمان اتنے سیخ پا ہوگئے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان ناراض نہیں ہوئے، تو اور بات ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی مخالفت نہیں ہوئی تو اور بات ہے۔ اگر آپ مانتے ہیں کہ اُس زمانے سے شروع ہوگئی اور بڑے زور سے شروع ہے......

جناب عبدالمنان عمر: میں جو گزارش کررہا ہوں وہ یہ نہیں ہے کہ میں ان کی کتاب ''براہینِ احمدیہ'' کی کسی عظمت کا ذِکر کررہا ہوں۔ میرا یہ موقف نہیں ہے۔ میرا موقف یہ ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ شروع سے لے کر آخر تک 'ملہم من اللہ' ہونے کا تھا، مکالمہ مخاطبہ اِلٰہیہ کا تھا۔ اِس دعوے پر وہ پہلے دن آئے، اِس دعوے پر وہ ساری عمر رہے اور اِس دعوے پر انہوں نے اپنی زندگی کو ختم کیا۔ میرے گزارش کرنے کا منشا یہ ہے کہ اگر وہ معتقدات، اگر وہ دعوے، اگر وہ وحی، اگر وہ اِلہام، اگر وہ مکالمہ مخاطبہ اِلٰہیہ جس کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا، اِس قدر اِشتعال انگیز تھا تو کم سے کم عوام نہ سہی...... آپ کہتے ہیں کہ عوام نے نہیں پڑھا...... میں تو اُس زمانے کے چوٹی کے علماء کا ذِکر کرتا ہوں، چوٹی کے لیڈروں کا ذِکر کرتا ہوں، اُس زمانے کی فعال جماعت کا ذِکر کرتا ہوں، کہ اُن لوگوں نے اُس کتاب کو دیکھا اور یہ نہیں کہ نظرانداز کردیا۔ اُس کتاب کو دیکھ کے

انہوں نے اس پر تبصرے کیئے، اُس کتاب کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اِظہار کیا اور میں گزارش کروں کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا ہزار ہا کی تعداد میں اُس زمانے میں...... اندازہ کیجئے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک کا زمانہ...... اُس زمانے میں اِس کتاب کا ہزار ہا کی تعداد میں انگریزی زبان میں اِشتہار شائع کیا گیا اور اُردو زبان میں شائع کیا گیا ہے اور اِس کے نسخے، مجھے پیچھے جب جانے کا اِتفاق ہوا، وہاں امریکا اور انگلینڈ[1609] میں، تو وہاں کی لائبریریوں میں اُس زمانے کے بھی رکھے ہوئے نسخے موجود تھے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں، یہ نہیں کہ یہ کتاب Unknown (غیر معروف) رہی ہے، یہ نہیں کہ عوام کو اس کا علم نہیں ہوا ہے۔ یہ بڑے بڑے رُؤسا سے لے کر عام آدمی تک اور معمولی پڑھے لکھوں سے لے کر بہت بڑے بڑے علماء تک کی نظروں سے یہ کتاب گزری ہے، اور ان کا یہ دعویٰ، اور اِلہام اور وحی کا، اُس میں موجود ہے اور اس کو انہوں نے پڑھا ہے، اور اُس وقت اُن کو اِشتعال پیدا نہیں ہوا۔

اس کے بعد میں گزارش یہ کروں گا جناب! کہ ۱۸۹۳ء میں پنجاب کی سب سے بڑی دِینی جماعت انجمن حمایتِ اسلام اپنا ایک اِجلاس منعقد کرتی ہے، اور اس کی صدارت کے لئے کس کو چنتی ہے؟ انہی مرزا صاحب کے سب سے بڑے مرید مولانا نورالدین کو۔ وہ اُن کے جلسے کی صدارت کرتے ہیں، وہ اس میں قرآن مجید کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ اُس میں وہ ایک بڑا تفصیلی لیکچر دیتے ہیں۔ اگر اُن کے خلاف یہی بات تھی کہ یہ لوگ کوئی جلسہ کر ہی نہیں سکتے تھے یا عوام کو خطاب ہی نہیں کر سکتے تھے، اُن کی اتنی شدید مخالفت تھی کہ ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے! میں مرزا صاحب کا کہہ رہا ہوں، آپ دُوسری طرف چلے جاتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یعنی میں مرزا صاحب کی زندگی کی بات عرض کر رہا ہوں۔ اُن کے سب سے بڑے مرید کی بات کر رہا ہوں۔

(مرزا صاحب پر ہی رہیں)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ مرید کی بات نہ کریں۔ آپ مرزا صاحب پر پہلے اگر رہیں تو بہتر ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اُس وقت بھی یہ جماعت جو ہے اپنے معتقدات، اور مرزا صاحب اپنے معتقدات کے باوجود اس قسم کے کشتنی اور گردن زدنی نہیں قرار دیئے[1610] گئے تھے۔

اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم ہوا، جس میں مرزا صاحب کا ایک مضمون پڑھا گیا۔ تو دیکھئے اگر اُس شخص کے دعوے ایسے تھے، اگر اُس کے معتقدات ایسے تھے تو ٹھیک ہے، مرزا صاحب نہ ہوں، مگر مرزا صاحب ہی کا مضمون سنایا جارہا ہے، مرزا صاحب ہی کے خیالات کو پھیلایا جارہا ہے، مرزا صاحب ہی کی **Representation** (تعبیر) جو اِسلام کی وہ دیتے ہیں، وہ بیان کی جارہی ہے۔ تو اگر اس قدر ہی وہ خیالات ایسے تھے جو برداشت نہیں ہوسکتے تھے تو واقعہ کیا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اُس وقت وہ مضمون اس قدر دِلچسپی، اس قدر خاموشی کے ساتھ، اس قدر توجہ کے ساتھ سنا گیا کہ تمام لوگ جو ہیں وہ رطب اللسان تھے اُس کی خوبی کے۔ تو ایک شخص کافر ہو، بے اِیمان ہو، بہت بُرے عقائد رکھتا ہو، بہت بُرے خیالات اور دعوؤں کا اِظہار کر رہا ہو، مسلمان اُس کے خیالات کو اس طرح سنیں گے؟ یہ کہنا کہ اُن کو کسی جگہ **Representation** نہیں ہوتی تھی، اُن کے خیالات کو سننے کے لئے کوئی نہیں ہوتا تھا......

(مرزا کی مخالفت کیوں ہوئی)

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ پوچھا آپ سے، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! کہ یہ اُن کی مخالفت کیوں ہوئی؟ آپ یہ بتادیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں وہیں حاضر ہورہا ہوں، وہی بات عرض کرنے لگا ہوں۔ تو اُس کے بعد ۱۹۰۰ء کا زمانہ آتا ہے۔ انگلینڈ سے ایک پادری لفرائے آتے ہیں۔ وہ پنجاب میں ایک طوفان مچاتے ہیں عیسائیت کی تبلیغ کا، اور وہ ایک سلسلۂ تقاریر شروع کرتے ہیں، ''زِندہ نبی''، ''معصوم نبی۔'' اس قدر مشکلات پیدا ہوتی ہیں لوگوں کو کہ پھر مرزا صاحب ہی کی طرف رُجوع کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ اِس کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ اس شخص نے جو اپنا گڑھ بنایا تھا، وہ لاہور میں انارکلی کے لوہاری دروازے کی طرف کا جوگر جا ہے، وہاں انہوں نے شروع کیا اور اس کے بعد یہ شخص وہاں سے ایسا [1611] بھاگا ہے اور مرزا صاحب نے اس کا اس قدر تعاقب کیا ہے کہ وہ وہاں سے کراچی گیا، بمبئی گیا، اور آخر وہ ملک چھوڑ کر چلا گیا اور دعویٰ وہ یہ لے کر آیا تھا کہ: ''میں چند سال میں اس برصغیر کے مسلمانوں کو (نعوذ باللہ) عیسائیت کی آغوش میں لے جاؤں گا۔'' تو مرزا صاحب کو اُن لوگوں نے اپنا **Representative** بنایا۔ بعض لوگوں نے کہا، میں اِعتراف کرتا ہوں جنابِ والا! اس بات کا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کافر ہے اور یہ چیز پادری لفرائے نے پیش کی کہ جناب......

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں مان گیا کہ اُن کی کسی نے مخالفت نہیں کی! ابھی مجھے اگلا سوال پوچھنے دیجئے۔ میں مان گیا کہ کسی نے مخالفت نہیں کی اُن کی!

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ کسی نے اُن کی مخالفت نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اگلا سوال پوچھتا ہوں۔ اگر آپ نے ہر سوال کا اسی طرح سوال کا جواب دینا ہے تو بڑا مشکل ہو جائے گا، کیونکہ یہ ساری باتیں صاحبزادہ صاحب! ہم سُن چکے ہیں، ایک ایک مناظرے کا ہم سُن چکے ہیں، ایک ایک بحث سُن چکے ہیں، ایک ایک حوالہ اُن کا ہم پڑھ چکے ہیں۔ یہ پندرہ دن اسی میں گزرے۔ اسی لئے ہم آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ چونکہ خفیہ تھا اس لئے ہمیں علم نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ اگر یہ......

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہ میرا موقف نہیں تھا......

جناب یحییٰ بختیار: لاہور کے لیکچر اُن کے آ گئے، باقی لیکچر آ گئے، ایک ایک پادری ایک ایک ''انجامِ آتھم'' سارے کے سارے جو وعدے تھے جو ''عبداللہ آتھم'' نے کہا، یہ قصے ہم سُن چکے ہیں۔

[1612] جناب عبدالمنان عمر: میں وہ قصے نہیں سنا رہا ہوں، میں **Stand** آپ کو اپنایہ......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے صرف یہ سوال پوچھا کہ آخر اگر وہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ اُن کی مخالفت کیوں ہوئی؟

جناب یحییٰ بختیار: ......اُس زمانے میں وہ ہیرو تھے، ایک دَم اُن کی مخالفت ہوتی ہے......

جناب عبدالمنان عمر: اسی کے متعلق میں عرض کرنے لگا ہوں کہ میں گزارش یہ کر رہا تھا جنابِ والا! کہ اُن کی مخالفت کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا عقیدہ پیش کرتے جس سے کہ مخالفت ہوتی، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ عقیدہ اور یہ اپنا موقف اور یہ اپنا مقام اُنہوں نے ''براہین'' کے زمانے میں بھی پیش کیا تھا۔

(مرزا صاحب کے زمانہ میں مسلمانوں سے سوشل تعلقات کیسے تھے؟)

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی، ابھی میں ایک اور سوال آپ سے یہ پوچھتا ہوں، میں پوچھ رہا تھا **Actually** کہ آپ کے سوشل تعلقات باقی مسلمانوں کے ساتھ......

آپ نے کہا کہ احمدیہ فرقہ ایک علیحدہ فرقہ ہے اور ایسے ہی *Census* میں درج کیا گیا ۱۹۰۱ء میں۔ باقی مسلمان جو ہیں اُن کے ساتھ احمدی مسلمانوں کے کیا تعلقات رہے ہیں مرزا صاحب کے زمانے سے؟ آج کا میں نہیں کہتا کہ مرزا بشیر الدین......

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے زمانے سے اُن کے تعلقات یہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کے سب سے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد صاحب کی جو شادی ہوئی پہلی، وہ اپنے باپ کی دو بیٹیاں تھیں، اُن میں سے ایک بیٹی مرزا محمود احمد سے یعنی مرزا صاحب کے بڑے بیٹے سے بیاہی گئی، اور دُوسری بیٹی اُن کی خلیفہ اسداللہ صاحب، جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے، اُن کے ساتھ بیاہی گئی اور یہ باپ جو تھا ان [1613] بیٹیوں کا، وہ اس انجمن کے بانی ممبروں میں سے تھا، سب سے اِبتدائی جو چودہ ممبر اس انجمن کے مرزا صاحب نے قائم کئے تھے، وہ معمولی شخصیت کا آدمی نہیں تھا، بہت بڑی شخصیت کا آدمی تھا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ جماعت کا ممبر تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جماعت کا ممبر تھا، جماعت کا سرکردہ ممبر تھا۔ اُس کی ایک بیٹی ایک احمدی کے ساتھ بیاہی جاتی ہے، دُوسری بیٹی اُس کی دُوسرے احمدی کے ساتھ بیاہی جاتی ہے، غیراحمدی کے ساتھ جو جماعت میں شامل نہیں، اُس کا کوئی تعلق نہیں ہے، وہ اُس کے ساتھ بیاہی جاتی ہے۔ تو یہ کہنا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تو پوچھتا ہوں، میں نے ابھی آپ سے پوچھا، میں نے ابھی کچھ کہا نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: میں تو صرف گزارش کر رہا ہوں کہ واقعہ کیا ہے۔

(کسی احمدی لڑکی کی شادی غیراحمدی سے ہوسکتی ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو آپ کو اس پر کوئی اِعتراض نہیں ہے کہ اگر کسی احمدی لڑکی کی شادی کسی غیراحمدی مسلمان سے ہو؟

جناب عبدالمنان عمر: محض اس بنیاد پر، کیونکہ شادیوں میں آپ جانتے ہیں کہ بہت سے خیالات، بہت سی چیزیں کفو کے سلسلے میں دیکھنی پڑتی ہیں۔ اس لئے یہ کوئی مذہبی مسئلہ نہیں ہے، یہ کوئی دِینی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک سوشل مسئلہ ہے۔ جیسے ہم اور آپ شادیوں کے موقع پر اور بہت سی باتیں دیکھتے ہیں، اسی طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کسی ایسی جگہ شادی نہ ہو کہ جس میں اُن کے گھریلو

تعلقات، میاں اور بیوی کے محض مذہبی عقائد کی وجہ سے خراب ہو جائیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے تو ہم ضرور دیکھیں گے اور یہ ہر شخص کا اِنفرادی فعل ہوگا۔ لیکن اس لئے وہ مرزا صاحب کو نہیں مانتا، اور یہ اتنا بڑا جرم اُس کا ہو گیا، اُس وجہ سے شادی مت کرو، یہ ***Stand*** نہیں ہے ہمارا اور بہت سے [1614] اس وقت بھی بہت سے ہمارے سرکردہ لوگ ہیں، اُن کی شادیاں جو ہیں وہ ایسے گھرانوں میں ہوئی ہیں جو مرزا صاحب کے ماننے والے نہیں ہیں، اُن کی لڑکیاں ایسے گھرانوں میں آئی ہیں، جو مرزا صاحب کو ماننے والے ہیں۔ تو یہ چیز مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہیں ہے۔

اب لیجئے سوشل تعلقات میں سے جنازہ وغیرہ، اب رہ گیا جنازہ وغیرہ۔ یہ بھی ایک ٹھیک ہے، مذہبی حصہ ہے، لیکن اس کا بہت سا سوشل حصہ ہے۔ تو اس کے متعلق میں آپ کو گزارش کروں گا کہ مرزا صاحب کا اور ہماری جماعت کا موقف یہ ہے کہ ہم لوگ...... میں ایک خط کا فوٹو اسٹیٹ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور یہ لکھنے والا شخص اس جماعت کا بہت بڑا اِنسان یعنی مولانا نورالدین ہے، اور وہ الفاظ اپنے نہیں لکھتا بلکہ مرزا صاحب کا لکھتا ہے۔ لکھتے ہیں:

''جو مخالف نہیں اور شرارت نہیں کرتے اور اللہ الکریم نماز پڑھتے ہیں اُن کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔'' یہ الفاظ حضرت مرزا صاحب کے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ......

جناب عبدالمنان عمر: ......یہ میں نے مرزا صاحب کا ایک خط پیش کیا ہے۔

(جو مخالف نہیں اس سے کیا مراد ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ''جو مخالف نہیں'' اس سے کیا مراد ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، ''مخالف نہیں ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اُس کو دنگا و فساد بھی نہیں کرتا، وہ گالی گلوچ بھی نہیں کرتا، وہ بُرا بھلا نہیں کہتا، اور وہ اس قسم کے رویہ اِختیار نہیں کرتا کہ مذہبی اِختلاف کی وجہ سے ان اِختلافات کو سوشل معاملات میں بڑھا دے اور مشکلات پیدا کر دے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو مرزا صاحب کی مخالفت یا اُن کو بُرا بھلا کہنے والے تو وہی لوگ تھے جو اُس کو نبی نہیں مانتے تھے، یا اُن کے دعوے نہیں مانتے تھے۔

[1615] **جناب عبدالمنان عمر:** یہ ضروری نہیں ہے۔ بہت سے لوگ، بڑی تعداد ہے، مجھے آپ موقع دیں تو میں آپ کو عرض کروں گا کہ مسلمانوں کے بہت بڑے بڑے چوٹی کے لوگ

مرزا صاحب کی تعریف کرتے تھے اور یہ کہنا کہ جی، جو مرزا صاحب کے عقیدے کو نہیں مانتا وہ مرزا صاحب ہی کا مخالف ہے، بُرا بولتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ میں اس کے لئے جنابِ والا! اگر آپ اِجازت دیجئے تو میں عرض کروں گا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بہت کچھ کہا آپ نے......

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! ڈاکٹر سر محمد اقبال بہت بڑے چوٹی کے انسان تھے۔ اُن کو بعد میں ہم سے اِختلاف بھی پیدا ہوگیا تھا۔ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری کا بیان اور یہ تحقیق جو ہے، منیر انکوائری میں پیش ہوچکی ہے۔ اُن کا یہ بیان ہو چکا ہے کہ اُنہوں نے مرزا صاحب کے دعوے کے پانچ سال بعد ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب کی بیعت کر لی تھی اور یہ چیز اخبار ''نوائے وقت'' ۱۵ر نومبر ۱۹۵۳ء میں بھی چھپ چکی ہے۔

(کس نے بیعت کر لی؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس نے بیعت کر لی تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: سر محمد اقبال۔

جناب یحییٰ بختیار: سر اقبال نے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ اچھا جی، پھر......

جناب یحییٰ بختیار: ایک بات آپ سے پوچھ سکتا ہوں میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا!

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ آپ بات مجھے کرنے نہیں دیتے۔ اگر آپ ذرا میری......

جناب عبدالمنان عمر: معاف کیجئے گا، ابھی میری ذرا......

جناب یحییٰ بختیار: اگر تھوڑی سی میری عرض سن لیں آپ، کہ آپ نے یہاں جو حوالے دیئے ہیں......

[1616]***Madam Acting Chairman:*** ***(To the witness)*** ***Please speak slowly.***

(محترمہ قائمقام چیئرمین: (گواہوں سے) براہِ کرم آہستہ بولیں)

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے مرزا صاحب کی نبوّت کے اِنکار کے حوالے دیئے ہیں کافی، ۱۹۰۱ء کے بعد، اُن کے بعد بھی۔ تو جب آپ یہ حوالے دیتے ہیں یا وہاں سے کچھ

حوالے پڑھتے ہیں، صرف آپ وہی حوالے پڑھتے ہیں جو آپ کے حق میں ہوں یا آپ کی Stand کی جو Support کرتے ہوں۔ جو مخالف ہوں وہ تو آپ نہیں دیتے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جنابِ والا! میرا موقف، میں نے شروع میں عرض کیا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ آپ سے پوچھتا ہوں کہ علامہ اقبال کا آپ ذِکر کرتے ہیں کہ ان کی وفات پر انہوں نے یہ کہا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ علامہ اقبال نے تیس سال کے بعد کیا کہا......

جناب عبدالمنان عمر: میں وہ عرض کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے اپنے جواب میں......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں ضرور عرض کروں گا کہ علامہ صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا مودودی نے پوری کتاب لکھ دی، آپ اُس کا ذِکر نہیں کر رہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ضرور کروں گا جناب!

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے ایک فقرہ لے لیا کہیں سے کہ مولانا مودودی نے یہ کہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! میں اُن کا ضرور یہ موقف بیان کروں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ پوچھا کہ آپ نے......

[1617] جناب عبدالمنان عمر: اگر وہ مجھے......

(علامہ اقبالؒ کا ایک فقرہ لے لیا)

جناب یحییٰ بختیار: آپ بات نہیں کرنے دیتے۔ آپ نے جو جواب داخل کیا ہے، میں اس کا پوچھ رہا ہوں کہ اس میں آپ نے ذِکر کیا کہ علامہ اقبال نے یہ کہا، ایک فقرہ اُن کا لے لیا۔ مولانا مودودی نے یہ کہا، ایک فقرہ اُن کا لے لیا۔ بعد میں یہ ذِکر نہیں کرتے کہ انہوں نے بعد میں کیا کہا۔ علامہ اقبال نے ۱۸۹۵ء میں بیعت کی، علامہ اقبال نے ۱۹۱۱ء میں تعریف کی کہ بہت بڑے مفکر تھے اسلام کے۔ علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں جا کے پڑھی تھی کیا ظلم ہوا، اِس آدمی نے کہا کیا ہے۔ پھر ۱۹۳۴ء میں جا کے ان کو اور خبر پڑی۔ پھر انہوں نے کہا کہ نہیں، یہ تو معاملہ ہی اور ہے۔ تو آپ ایسا نہیں کہہ رہے کہ پہلے یہ کہا۔ میں وکیل ہوں، عدالت میں جاتا ہوں۔ میرا ایک کیس ہوتا ہے۔ تین نظیریں میرے خلاف ہیں۔ چار نظیریں میرے حق میں ہیں۔ اگر میں اپنے پیشے کو تھوڑا سا بھی جانتا ہوں گا اور جو بھی وکیل تھوڑا بھی اپنا پیشہ جانتا ہے تو جو نظیر خلاف ہو وہ بھی سامنے لا کے رکھ دیتا ہے، جو حق میں ہو وہ بھی سامنے رکھ دیتا ہے...... یہ ایک عدالت ہے......

اور پھر کہتا ہے کہ جی! اس کا مطلب یہ ہے، یہ میرے کیس میں نہیں **Apply** کرتا، وہ اس سے یہ شک پیدا ہوسکتا ہے، اور یہ میرے کیس پر **Apply** کرتا ہے۔ تو آپ جو ہیں، علامہ اقبال کا ذِکر کردیتے ہیں کہ وہ بیعت لے آئے تھے، اور اس کا ذِکر نہیں کرتے کہ جب پنڈت نہرو حکومت اور اِقتدار میں آنے لگے تھے ۳۶-۱۹۳۵ء میں کتنے بڑے قادیان والوں نے اُس کے جلوس نکالے، جلسے نکالے۔ انہوں نے کہا کہ بھئی! یہ دیسی پیغمبر بن رہا ہے، بڑی اچھی بات ہے یہ۔ پھر علامہ اقبال کو دیر پڑے، ان کی مخالفت کی۔ اِس کا آپ ذِکر نہیں کرتے۔ تو اِس لئے ایسے آدمی کا ذِکر نہ کریں کہ جنہوں نے آپ کی بہت زیادہ مخالفت کی ہے، اور آپ کہیں گے کہ ایک فقرہ میرے حق میں جا[1618] رہا ہے یا علامہ اقبال نے بیعت کیا، کیونکہ اس کا فائدہ نہیں۔ نہ ہی وہ حوالے ہمیں پیش کریں جو کہ آپ کے حق میں ہوں، وہ حوالے جو خلاف ہیں، آپ کہتے ہیں کہ جی ''یہ ہم نہیں پیش کررہے۔'' کیونکہ آپ نے ہماری مدد کرنی ہے یہاں کہ ہم صحیح فیصلے پر پہنچیں، اور یہی مطلب ہے کہ آپ کو **Reques** (درخواست) کی کہ آپ آیئے اور کچھ بتایئے، اس پہ آپ۔ اب جو میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں، آپ اس پر ایک تقریر شروع کردیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سوال وہیں کا وہیں رہ جاتا ہے۔

میں نے آپ سے معمولی سوال پوچھا کہ سوشل تعلقات کیا ہیں؟ آپ نے کہا کہ ہم شادی کی اِجازت دیتے ہیں کہ اگر احمدی لڑکی ہے تو وہ غیراحمدی مسلمان سے شادی کرسکتی ہے۔ ویسے تو یہ ٹھیک ہے۔ کوئی مسلمان بھی دیکھے کہ اچھے گھر میں شادی ہو، وہ تو اور **Consideration** (مقصد) ہے۔ آپ کو اس پر کوئی اِعتراض نہیں، یہ بات ہم نے نوٹ کرلی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش...... موقع مجھے نہیں ملا عرض کرنے کا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کو پورا موقع ملے گا۔ پہلے آپ میرے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس کی کوشش کروں گا۔

(غیراحمدی کو لڑکی دینے پر خلیفہ وقت نے اسے امامت سے ہٹادیا)

جناب یحییٰ بختیار: تو ابھی آپ نے جو شادی کی بات کی ناں آپ نے، تو میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا پہلے خلیفہ کے وقت اور مرزا صاحب کی وفات کے بعد ایک احمدی نے غیراحمدی کو لڑکی دی تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی اِمامت سے ہٹادیا اور جماعت

سے خارج کر دیا، اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اُس کی توبہ قبول نہ کی، باوجود اس کے کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ یہ ایک ''انوارِخلافت'' میں حوالہ آیا ہوا ہے۔ آپ نہیں مانتے ہوں گے اُسے، مگر یہ Fact ہوا ہے کہ نہیں، حقیقت ہے کہ نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ جناب والا! کہ یہ ''انوارِخلافت'' بھی مرزا محمود احمد صاحب......

[1619] جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ ٹھیک ہے، میں کہتا ہوں.......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جی، وہ واقعہ میرے سامنے آئے کہ کون شخص ہے جس کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ کون شخص ہے جس کا کوئی واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ چھ سال اُس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔ چھ سال کے بعد پھر کیا ہوا؟ وہ کون شخص ہے؟ کیا واقعہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: چھ سال تک تو وہ صرف خلیفہ تھے وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، وہ واقعہ کس شخص کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک شخص تھے، مسلمان تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: اُس شخص کا پتا لگنا چاہئے ناں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مطلب یہ کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا؟ آپ کا یہ خیال ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں نہیں، جب میرے سامنے آئے گی نہیں بات......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، آپ کے علم میں کوئی ایسا واقعہ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جناب! کہ میرے سامنے جب تک کوئی واقعہ نہ پیش کیا جائے......

جناب یحییٰ بختیار: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کے علم میں نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں......

Madam Acting Chairman: **The honourable member should......**

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، اگر آپ تو یہ دیکھیں، ایک تو ہوتے ہیں کہ وکیلوں والی بحث، وہ تو ہم کرتے نہیں ہیں، کیس کا ثبوت پہلے میں یا پھر ہم بات کریں گے۔ میں ویسی بات......

Madam Acting Chairman: *Mr. Attorney-General, don't you have the name of that person?*

(محترمہ قائمقام چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب! کیا آپ کے پاس اس آدمی کا نام نہیں ہے؟)

[1620]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Whatever I have got is given in "Anwar-i-Khilafat". They have not mentioned the name of the person. But may be given there in that. We can find it out.*

(جناب یحییٰ بختیار: میرے پاس جو کچھ ہے، ''انوارِ خلافت'' میں دیا ہوا ہے، انہوں نے اس آدمی کا نام نہیں لکھا)

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرے علم میں ایسا کوئی نام نہیں آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ایسا کوئی واقعہ نہیں آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میرے علم میں یہ نام کبھی آیا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ آپ بتائیے، یہ تو سوشل......

(سوشل تعلقات کے سوال پر بے مقصد طویل گفتگو)

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں سوشل کی ......ذرا اجازت دیجئے تو میں گفتگو کروں۔ میں نے علامہ اقبال کا نام اس لئے نہیں لیا تھا کہ وہ اُن کا کوئی فقرہ ایک آدھ میری نظر کے سامنے سے گزر گیا تھا۔ میں آپ کے سوشل تعلقات کے ذِکر میں اُس کو لایا کہ یہ علامہ اقبال صاحب، اتنی شدید مخالفت بعد میں اُنہوں نے کی ہے۔ اگر مرزا صاحب کی وجہ سے ان کی مخالفت ہوتی، مرزا صاحب کے معتقدات کی وجہ سے ہوتی تو وہ اتنا حکیم شخص تھا، اُس نے اتنا عرصہ...... معتقدات اُن کے سامنے ہیں، بیعت وہ شخص کرتا ہے......معلوم ہوا وہ اُن معتقدات کے باوجود وہ بیعت کر رہا تھا۔ اُس کو اِختلاف پیدا ہوا۔ میں اُن اِختلافات کا ضرور ذِکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اِختلافات پیدا ہوئے اور اتنے شدید پیدا ہوئے کہ اس پر کتابیں اُنہوں نے لکھیں۔ یہی میرا موقف ہے جناب! کہ لوگوں کو اِختلاف جو ہے مرزا صاحب کے وجود میں، مرزا صاحب کے زمانے میں، مرزا صاحب کے معتقدات کی وجہ سے نہیں پیدا ہوا، بلکہ بعد میں ایسے حالات پیدا

ہوگئے اور ایسے نئے *Factors* جمع ہوگئے جن کی وجہ سے وہ لوگ جو پہلے مرزا صاحب کو مانتے تھے، اُنہوں نے بھی آپ کو چھوڑا۔ یہ تھا میرا موقف۔

اور دُوسری گزارش اس سلسلے میں جو کرنا چاہتا تھا کہ علامہ اقبال وہ ہیں، وہ خود جماعت کے بڑے سخت مخالف، مگر اُن کے بھتیجے جماعت میں شامل، اُن کے بھائی[1621] جماعت میں شامل، اُن کے والد جماعت میں شامل۔ کوئی تعلق خراب نہیں تھے، وہی علامہ اقبال جن کے بھائی جماعت میں شامل تھے، وہ اُن کو باپ کی طرح سمجھتے تھے۔ تو محض یہ کہنا کہ اِختلافِ عقائد کی وجہ سے سوشل تعلقات خراب ہوگئے تھے، یہ صورت نہیں ہے۔ جو بُرے لوگ تھے وہ بُرے تعلقات رکھتے تھے۔ جو اچھے لوگ، فہمیدہ لوگ تھے، سلجھے ہوئے لوگ تھے، اُنہوں نے تعلقات خراب نہیں کئے۔ میں نے علامہ اقبال کی مثال اس لئے عرض کی ہے کہ اُسی ایک گھر کے اندر بھائی اور دُوسرا بھائی، اُن کے بھیجتے، اُن کے بیٹے کوئی تعلقات خراب نہیں، اُن کے تعلقات بڑے اچھے تھے۔ یہ تھی وجہ اس نام کے پیش کرنے کی۔

دُوسرا میں عرض یہ کررہا تھا کہ اگر اُن کے تعلقات اُن کے معتقدات اتنے خراب تھے تو چاہئے یہ تھا کہ وہ شخص جب دعویٰ کرتا تھا، میں نے بتایا ہے کہ اُس وقت بھی اُس کے خلاف کوئی آواز نہیں اُٹھی۔ درمیان میں ایک دور آیا مخالفت کا اور وہ اِنفرادی طور پر جگہ بہ جگہ اُس مخالفت کا ظہور ہوتا رہا۔ جس بات کا میں نے اِنکار کیا تھا وہ یہ تھی کہ اس طرح ملک گیر پیمانے پر سوائے ۱۹۵۳ء کے اور سوائے موجودہ حالات کے، یہ اِختلافات نے اتنی شدید اور بھیانک صورت اِختیار نہیں کی تھی۔ یہ میں نے تقابل کے طور پر پیش کیا تھا۔ یہ میرا موقف بالکل نہیں تھا کہ بالکل جماعت کی مخالفت ہوئی نہیں۔ میں نے تو خود عرض کیا تھا کہ ان لوگوں کے بعض حصے ایسے تھے، بعض لوگ ایسے تھے، بعض محلے ایسے تھے کہ وہاں اُن کو مسجدوں میں نہیں جانے دیتے تھے، اُن کے جنازے خراب ہوجاتے تھے، تو یہ میں تسلیم کرتا ہوں، یہ حالات پیدا ہوئے، اور اس کی وجہ سے دقتیں بھی پیدا ہوئی تھیں۔ مگر میں عرض یہ کررہا تھا کہ معتقدات اپنی جگہ یا وہ دعوے ایسے نہیں تھے جن کی وجہ سے اتنا عالمگیر قسم کا اور اتنا ہمہ گیر قسم کا کوئی اِختلاف ہوتا۔ یہ میرے علم میں صرف دو مثالیں ہیں۔ پھر یہ کہ مرزا صاحب جب فوت ہوئے تو جماعت کا ذِکر میں نہیں کررہا، مسلمانوں کا ذِکر[1622] کررہا ہوں جو اُن کے ہم عقیدہ نہیں تھے، اُن میں سے یہ دیکھئے مولانا ابوالکلام آزاد، وہ فرماتے ہیں: ''وہ شخص، بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا، زبان جادو، وہ شخص دماغی عجائبات کا مجموعہ تھا، جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی، جس کی اُنگلیوں سے اِنقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے، جس کی

دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا، جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا، خالی ہاتھ دُنیا سے اُٹھ گیا۔ یہ تلخ موت، یہ زہر کا پیالہ جس نے مرنے والی کی ہستی تہِ خاک پنہاں کر دی، ہزاروں لاکھوں زبانوں پر تلخ کامیاں بن کے رہیں گے اور قضاء کے حملے نے ایک جیتی جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمناؤں کا قتلِ عام کیا ہے، صدائے ماتم مدّت تک اس کی یاد تازہ رکھے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور ایسے لوگ جن سے مذہبی یا اپنی دُنیا میں اِنقلاب پیدا ہوتا ہے، ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں اِنقلاب پیدا کر کے دِکھا دیتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے اُن کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اِختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو اُن تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ اُن کا ایک بہت بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا۔"

یہ مولانا ابوالکلام آزاد، جو اِن کے ماننے والے نہیں تھے، یہ اُن کا تأثر ہے۔ اسی طرح[1]......

(یہ کس سوال کا جواب ہے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کس سوال کا جواب دے رہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: [1623] یہ میں اس کا دے رہا ہوں جی کہ ان کے معتقدات ایسے نہیں تھے جس کے نتیجے میں ملک کی سوشل حالت خراب ہوا جس سے پڑھا لکھا طبقہ جو ہے وہ یہ محسوس کرے کہ ہمارے اندر بڑا خطرناک اِشتعال پیدا ہوتا ہے اِس شخص کے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال ختم ہو چکا ہے، صاحبزادہ صاحب! میں اس کے بعد آپ سے پوچھ رہا ہوں Details (تفصیلات) میں نے عرض کیا کہ سوشل تعلقات کیسے تھے؟ آپ نے کہا: شادی کی اجازت دیتے تھے وہ۔ اب یہاں میں آپ کو پھر وہ بشیرالدین صاحب کا ایک حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں، یہ اُسی کتاب سے ہے "Ahmad....." جو ان کی کتاب ہے۔ وہ ایک چیز کہہ رہے ہیں، وہ چیز غلط ہے تو آپ بتا دیں گے کہ آپ نے اُس چیز کی تردید کی ہے اور یہ ۱۶-۱۹۱۵ء کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں:

[1] یہ تحریر مولانا ابوالکلام آزاد کی نہیں ہے۔ ان سے منسوب کی گئی۔ لیکن انہوں نے بہت واضح انداز میں اس کی تردید کر دی تھی۔ (مرتب)

"The same year 1898......"

اٹھارہ سو اٹھانوے میں:

"The same year with a view to strengthen the bonds of the Community and to preserve its distinctive features he promulgated rules regarding marriage and social relations and forbade Ahmadis to give their daughters in marriage to non-Ahmadis."

(اسی سال یعنی ۱۸۹۸ء میں جماعت کے رشتوں کو اُستوار کرنے کے لئے اور جماعت کی نمایاں حیثیت کی خاطر اس سے شادی بیاہ اور معاشرتی اُمور کے بارے میں حکم جاری کیا اور احمدیوں کو اپنی بیٹیوں کی شادیاں غیر احمدیوں کے ساتھ کرنے سے روک دیا)

یہ ۱۸۹۸ء میں مرزا صاحب نے اپنے فرقے کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ احمدی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں سے نہیں ہوگی۔ یہ کیا آپ اپنے لٹریچر میں بتا سکتے ہیں کہ اس بات کی آپ نے کبھی بھی تردید کی؟

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ مرزا محمود احمد صاحب کی تحریرات، ان کی کتابیں، ان کے بیانات، ان کی بیان کردہ تاریخ، کسی قسم کی نہ صرف یہ کہ حجت نہیں ہے، بلکہ مجھے معاف کیجئے گا جب میں یہ کہوں کہ وہ خطرناک حد تک Misleading ہیں۔

[1624] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، میں نے صرف ایک عرض کیا آپ سے کہ ایک آدمی مرزا صاحب کے بارے میں، جو اُن کا بیٹا ہے، خلیفہ وقت بیٹھا ہوا ہے، اور آپ اُن کے زہد ''الفضل'' اور آپ کے اخباروں میں Controversy چل رہی ہے، اور یہ پورے ۱۹۱۴ء سے آج تک ہم دیکھ رہے ہیں، یہ Controversy جاری ہے: مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا، اُس نے کہا، یہ نہیں کہا۔ جب اتنی بڑی بات کہتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان سے لڑکی کی شادی نہیں ہوسکتی۔ یہ ۱۹۱۵ء میں یہ کہتے ہیں، ۱۹۱۶ء میں، اور اُس سے آج تک آپ کے کسی لٹریچر میں یہ ہے کہ یہ چیز غلط ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں شاید پورا صحیح بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے عرض کیا تھا اسی مرزا البشیر الدین کی سالی کی شادی جو ہے، انہی بشیر الدین کی......

(غیر احمدی کو لڑکی نہ دو، یہ آرڈر مرزا صاحب کا تھا یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، نہیں، میں یہ سمجھ گیا ہوں، میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ مرزا صاحب کا آرڈر تھا یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ظاہر ہے کہ **Statement** (بیان) غلط ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلط ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل غلط ہے۔ عمل بتا رہا ہے، اُن کے اپنے گھر کا واقعہ بتا رہا ہے کہ غلط ہے۔

(آپ کسی مسلمان امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آپ بتایئے یہ جو نماز ہوتی ہے، باقی مسلمانوں سے مل کر پڑھتے ہیں آپ؟ نماز باقی مسلمانوں سے مل کر پڑھتے ہیں؟ کوئی مسلمان اِمام آپ کی جماعت کا اِمام نہ ہو تو آپ اُس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! میں نے گزارش کی تھی کہ ہم لوگ، مرزا صاحب کی ہمیں جو تلقین ہے، یہ ہے کہ کوئی شخص جب تک خود کا فر نہیں بن جاتا وہ مسلمان ہے، اور اُس کے پیچھے ہمیں نماز پڑھنی چاہئے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے [1625] کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے، وہ کفر اُلٹ کر اُس پر پڑ جاتا ہے اور آدمی کو چاہئے کہ اپنے اِمام مقتدیوں میں سے بنائے۔ جب وہ شخص ایک، ہماری رائے میں، وہ ایک ایسے شخص کو جو ہمارے نزدیک مؤمن مسلمان ہے، کافر قرار دیتا ہے تو نبی کریم کا فرمان یہ ہے کہ وہ کفر اُلٹ کر اُس پر پڑا۔ اگر علماء آج یہ فتوے واپس لے لیں کہ مرزا صاحب کافر نہیں ہیں تو ہم آج بھی کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔

(کسی اپنے امام کے پیچھے قائداعظم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی)

جناب یحییٰ بختیار: جزاک اللہ، بڑی اچھی بات آپ نے کی۔ میں آپ سے ایک اور سوال پوچھتا ہوں۔ یہ قائداعظم کی جب بات تھی کہ چودھری ظفر اللہ خان نے ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہیں کی، یہ اس سے بڑی **Controversy** ہوگئی ہے، حالانکہ آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں ہے، چودھری صاحب اور دُوسرے جو ہیں۔ کیا آپ لوگوں نے کوئی قائداعظم کی

غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی کسی اپنے کسی اِمام کے پیچھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پڑھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پڑھی ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اور نہ صرف اُن کی بلکہ اور بھی بہت مثلاً سر آغا خان مرحوم کی اور بھی بہت سارے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر ربوہ والے نہیں کرتے وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! اُن کے متعلق میں......

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا کہ......اچھا وہ یہ بتائیے کہ اگر اِمام نے یہ فتویٰ نہ دیا ہو تب تو آپ اُس کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟

[1626] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ ہمارے اِمام مولانا نورالدین کا یہ شائع شدہ فتویٰ موجود ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب آپ مکے وغیرہ میں جاتے ہیں یا دُوسری جگہ میں جاتے ہیں، یورپ میں جاتے ہیں، تو وہاں تو فتویٰ ہمارے خلاف نہیں تھا، وہ کہتے ہیں نماز پڑھو، اور پڑھتے ہیں۔

(آپ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی ہو جس نے کوئی فتویٰ نہ دیا ہو، یا اُس فرقے سے جس سے اُس کا تعلق ہو اُس فرقے نے فتویٰ نہ دیا ہو، وہ مرجائے تو جنازہ بھی پڑھتے ہیں آپ کے ہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر فتویٰ دیا ہو تو پھر نہیں پڑھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہوجاتا ہے۔ اُس میں ہم نہیں کوئی فتویٰ دیتے۔

(مرزا صاحب کے لڑکے اس پر ایمان نہیں لائے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہاں تک دُرست ہے کہ مرزا صاحب کے دو تین......دو لڑکے تھے جوان پر بیعت نہیں لائے، احمدی نہیں ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: پھر آگے فرمائیے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ دُرست ہے کہ تھے مرزا صاحب کے کوئی ایسے لڑکے؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے پانچ بیٹے تھے جن میں سے سب سے بڑے کا نام مرزا سلطان احمد، مرزا سلطان احمد، وہ اپنی وفات سے پہلے احمدی ہو چکے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اور لڑکا جو احمدی نہیں تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، ایک تھا جو فضل احمد صاحب تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ احمدی نہیں تھے؟

[1627] جناب عبدالمنان عمر: احمدی کا سوال نہیں ہے، بلکہ اُن کے اپنے باپ کے ساتھ اتنے خطرناک تعلقات......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے ایک **Simple** (آسان) سوال پوچھتا ہوں، آپ کیوں بیچ میں اور باتیں لے آتے ہیں؟ وہ احمدی ہوئے یا نہیں ہوئے؟ جس وجہ سے نہیں ہوئے......

جناب عبدالمنان عمر: احمدی نہیں ہوئے، مگر جنازے کی میں نے عرض......

(مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہیں پڑھا؟)

جناب یحییٰ بختیار: میں جنازے پر بھی آجاتا ہوں۔ میں نے ساری تفصیل نوٹ کی ہے۔ ہم یہی کام کرتے رہے ہیں، اور کچھ نہیں کیا۔ اُن کی وفات پر مرزا صاحب نے جنازے میں شرکت کی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کی۔ مرزا صاحب نے یہ کہا کہ: ''یہ میرا بڑا فرمانبردار بیٹا تھا''؟

جناب عبدالمنان عمر: مگر ساتھ یہ کہا کہ اُس نے ایک دِین کے معاملے میں ایسے لوگوں کے ساتھ اِتحاد کیا تھا جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اِتحاد کیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: کہ ان کے خاندان میں، ایک مرزا صاحب کے خاندان میں پٹی کے ایک خاندان تھا وہ......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اُس نے کوئی فتویٰ دیا تھا مرزا صاحب کے خلاف؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جناب! فتویٰ نہیں ہے۔ اُن کے تعلقات گھریلو جو ہیں......

[1628] جناب یحییٰ بختیار: بس جی، اور باتیں چھوڑ دیجئے۔ ہم بات کر رہے تھے فتویٰ کی۔ آپ نے کہا: اُنہوں نے فتویٰ دیا اس لئے اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا: اُن کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، وہ لڑکا بڑا ہوا ہے، وہ بڑا فرمانبردار اور نیک لڑکا ہے، وہ احمدی نہیں ہوا، وہ مرتا ہے، اُس نے فتویٰ نہیں دیا، مرزا صاحب نے اُس کی نماز نہیں پڑھی۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا، جناب! وہ اس لئے نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو۔ ایک لفظ مرزا صاحب کا یہ دِکھایا جائے کہ: ''میں اس شخص کا اس لئے نمازِ جنازہ نہیں پڑھتا کہ اس نے مجھے نہیں مانا؟'' ایک لفظ دِکھایئے سارے لٹریچر میں سے؟

جناب یحییٰ بختیار: اور وجہ کیا تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: تعلقات کی خرابی۔

جناب یحییٰ بختیار: تعلقات؟ مُردے سے کیا تعلقات؟ اپنے بچے سے کیا تعلقات؟ انہوں نے کہا کہ یہ فرمانبردار ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ اعتراض ہوسکتا ہے۔ مگر اس کا تعلق اس سے نہیں ہے کہ وہ دِین کی وجہ سے یا اُن کے نہ ماننے کی وجہ سے وہ جنازہ نہیں پڑھا۔ ایسی کوئی مثال نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! ایک *Simple* (آسان) بات ہے۔ ایک طرف سے مرزا صاحب کا یہ بیان ہمارے سامنے ہے جو کہتا ہے کہ: ''یہ میرا بیٹا نیک تھا اور فرمانبردار تھا......''

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے یہ لفظ ''نیک'' وہاں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''فرمانبردار''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''فرمانبردار۔'' فرمانبردار نیک ہی ہوتا ہے ناں جی۔

[1629] جناب عبدالمنان عمر: نہیں، اس میں اور چیز بھی آتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو فرمانبردار وہ خود کہتے ہیں کہ یہ تھا۔ پھر ان کی وفات ہوتی ہے اور اس کے بعد مرزا صاحب جنازے میں شرکت نہیں کرتے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ دیکھئے دو باتیں ہیں۔ میں بہت سے لوگوں کا جو لاہور میں یا راولپنڈی میں فوت ہوں، میں اُن کے جنازے میں شرکت نہیں کروں گا یا نہیں ہوا ہوں گا۔ اس سے کوئی شخص یہ نتیجہ نکالے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ بات اور ہے کہ لاہور میں......

جناب عبدالمنان عمر: یہ دکھایئے کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو کہ: ''میں اس کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھتا ہوں کہ یہ مجھے نہیں مانتا''؟

جناب یحییٰ بختیار: بس چھوڑ دیجئے۔ میں نے یہ آپ کو بتادیا کہ وہ احمدی نہیں ہوا، میں نے یہ بتادیا کہ وہ فرمانبردار تھا، میں نے یہ بتادیا کہ مرزا صاحب نے وفات پر جنازہ نہیں پڑھا۔ اِس کے علاوہ کوئی زیادہ Evidence (شہادت) کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کوئی چیز ہے تو ہمیں بتایئے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں نے عرض کیا کہ اُن کے تعلقات اس قدر خراب تھے سوشل، اِس قدر خراب تھے سوشل کہ وہ اس وجہ سے شامل نہیں ہوسکتے تھے۔

(مرزا صاحب نے بیٹے کو کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو)

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر ایک اور بات کرلوں۔ مرزا صاحب نے اس کو کہا تھا کہ ''تم اپنی بیوی کو طلاق دو۔'' مرزا صاحب نے کہا کہ: ''میں تمہاری ماں کو بھی طلاق دیتا ہوں کیونکہ تم کوشش نہیں کرتے کہ محمدی بیگم مجھ سے شادی کرے۔'' یہ دُرست ہے یہی وجہ تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں، کیونکہ محمدی بیگم کا واقعہ آ گیا......

جناب یحییٰ بختیار: آپ جو کہتے ہیں کہ اور وجوہات تھیں۔

[1630] **جناب عبدالمنان عمر:** ......اس لئے اب مجھے عرض کرنے کی اِجازت ہوگئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نماز کا وقت ہوگیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: پہلا یہ اِعتراض یہ فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ: ''اپنی بیٹی کو......بیوی کو طلاق دے دو!'' جناب! یہ واقعہ بالکل اِس سے ملتا جلتا ہے......

***Mr. Yahya Bakhtiar:* Still five minutes more......**

ابھی پانچ منٹ ہیں۔

(**جناب یحییٰ بختیار:** صرف پانچ منٹ ہیں......)

محترمہ قائم مقام چیئرمین: اچھا، Five (پانچ) منٹ ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: شکایت یہ کی گئی کہ انہوں نے کہا کہ: ''اپنی بیوی کو طلاق دے دو!'' یہ گھریلو معاملات ہوتے ہیں۔ ایک باپ زیادہ صحیح سمجھتا ہے کہ میری بہو جو ہے کن

اوصاف کی مالک ہونی چاہیئے۔ اُس کو اِتنا حق ضرور ملنا چاہیئے۔

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں میں اِس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہی وجہ تھی یا اور کوئی وجہ تھی؟

جنابِ عبدالمنان عمر: نہیں، نہیں، یہ وجہ نہیں تھی۔

جنابِ یحییٰ بختیار: پھر اس کو چھوڑ دیجئے۔ جو وجہ ہے وہ بتایئے آپ؟

جنابِ عبدالمنان عمر: میں عرض یہ کر رہا تھا کہ پٹی کا ایک خاندان تھا جو ان کا دُور کا رشتہ دار بھی تھا، مرزا صاحب کا۔ اِن لوگوں کی اخلاقی، دِینی اور مذہبی حالت بہت ہی بُری تھی، مرزا صاحب کی نظر میں۔ اِس لئے مرزا صاحب نے کوشش کی کہ اُن لوگوں کو، جس طرح کہ وہ باہر کے لوگوں کو دِین دار بنانے کی کوشش کرتے تھے، اِس لئے انہوں نے یہ کوشش کی کہ اُس خاندان میں بھی مذہب کو، اِسلام کو، نبی کریم ﷺ کو روشناس کرائیں۔ لیکن وہ لوگ قریب دہریت کے پہنچ گئے تھے اور وہ اِس قسم کی وعظ و نصیحت سے......

جنابِ یحییٰ بختیار: یہ وہ محمدی بیگم کے خاندان کی بات کر رہے ہیں یا کوئی اور ہے؟

[1631] جنابِ عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جنابِ یحییٰ بختیار: وہی *Indirectly* کہتے ہیں، یہ گھریلو معاملے پھر لے آتے ہیں آپ۔ مرزا احمد بیگ کا ذِکر کر رہے ہیں آپ؟

جنابِ عبدالمنان عمر: میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے پوچھا کہ محمدی بیگم......

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مرزا احمد بیگ کا ذِکر رہے ہیں آپ......؟

جنابِ عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جنابِ یحییٰ بختیار: بات وہی ہوگی جو میں کہتا ہوں تو کہتے ہیں: ''نہیں، یہ نہیں ہے، یہ گھریلو معاملہ ہے۔''

جنابِ عبدالمنان عمر: نہیں، میں نے تو عرض کیا کہ وہی بات ہے۔

(محمدی بیگم کی شادی مجھ سے کر دو گے تو تمام تکلیفات دور)

جنابِ یحییٰ بختیار: وہ سب ہم *Study* (مطالعہ) کر چکے ہیں، صاحبزادہ صاحب! اور اسی لئے میں نے عرض کیا کہ ان کی گھریلو حالت بہت خراب تھی، دہریے ہو رہے تھے، اِسلام سے دُور جا رہے تھے، اور مرزا صاحب نے کہا کہ: ''محمدی بیگم کی شادی مجھ سے کر دو گے تو اِسلام کے قریب آ جاؤ گے، تکلیفات دُور ہو جائیں گی۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! اِس طرح واقعہ نہیں ہے.......

[At this stage Madam Acting Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

جناب عبدالمنان عمر: یہ اِس طرح واقعہ نہیں ہے۔ واقعہ اِس طرح ہے کہ مرزا صاحب نے کہا کہ: ''میں تمہیں ایک رحمت یا عذاب کا نشان دِکھاتا ہوں، کیونکہ معمولی وعظ ونصیحت سے تم لوگ صحیح راستے پرنہیں آ سکتے ہو۔'' اور اللہ تعالیٰ کے نشانات ایک ایسی چیز ہے کہ اُس کو دِکھانے سے، اگر وہ واقع میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان انسان دیکھے تو اُس شخص کی ذات پر اثر ہوسکتا ہے۔ یہ ہے ***Strating Point***۔

[1632] جناب یحییٰ بختیار: نہیں یہ ٹھیک ہے جی، دیکھئے ناں، بات یہ ہے، صاحبزادہ صاحب! میں بار بار آپ کی بات میں دخل دے رہا ہوں، دراصل یہ سب کچھ جو ہے، یہ واقعات بڑی تفصیل سے آ چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب اس بات پہ ناراض ہوگئے کہ لڑکے نے اُن کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اور مرزا صاحب، ٹھیک ہے، باپ ٹھیک جانتا ہے کہ کیسی بہو ہونی چاہئے، وہ آپ کی بات میں مانتا ہوں۔ مگر مرزا صاحب اس بات پہ ناراض ہوگئے اُن سے اور نمازِ جنازہ نہیں پڑھی؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! یہ میں نے کہا کہ نہیں، کوئی تاریخ میں مجھے نہیں ملی کم سے کم...... اگر آپ کے علم میں ہو تو میرے لئے بڑی خوشی کا موجب ہوگا...... کہ مرزا صاحب نے اس لئے اُس کا جنازہ نہیں پڑھا، یہ وجہ بیان کی ہو مرزا صاحب نے۔ میرے علم میں جناب......!

جناب یحییٰ بختیار: کوئی وجہ آپ کو معلوم نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں، یہ وجہ نہیں معلوم۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا وجہ تھی اُنہوں نے نہیں پڑھائی؟ آپ کہتے ہیں وجہ بتائیں گے آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ گھریلو تعلقات خراب تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی کس بات پر؟

جناب عبدالمنان عمر: بہت سے ہیں، وہ تو بہت سی باتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، بیٹا جو باپ کی بات نہیں مانتا تو باپ ناراض ہو جاتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے، دو چار مثالیں آپ دے دیں گے۔ آپ ایک نوے ستر سال کا پُرانا واقعہ ہے، اُس کی **Details** (تفصیلات) آپ مجھ سے یوں دریافت کرنا چاہیں کہ وہ گھر میں کیا واقعہ ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ تعلقات خراب تھے۔

[1633] جناب یحییٰ بختیار: آپ کو علم نہیں ہے اس کا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، میں نے عرض کیا کہ تعلقات خراب تھے، میرے علم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تعلقات خراب تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: مگر یہ موجب نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں یہ میں......ادھر نماز کا وقت ہو رہا ہے...... ایک عرض کروں گا آپ سے کہ اپنے دِماغ میں ایک چیز رکھئے جب یہ جواب دیں کہ تعلقات خراب تھے، باپ ناراض ہو گیا، جنازہ نہیں پڑھا۔ باپ کہتا ہے: ''فرمانبردار تھا، میں جنازہ نہیں پڑھتا۔'' آپ کیسے اس کو **Reconcile** کرتے ہیں؟ اس پر آپ سوچیں۔ پھر نماز کے بعد بات کریں گے۔

***Mr. Chairman:** And break for Maghrib.*

(جناب چیئرمین: نمازِ مغرب کے لئے وقفہ)

The Delegation to come back at 7:30.

(وفد کو ۷:۳۰ بجے شام تک کی اِجازت ہے)

The honourable members may keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

The Delegation is permitted to leave, to come back in the House at 7:30.

(آپ جائیں، ساڑھے سات بجے تشریف لے آئیں۔ ساڑھے سات)

(The Delegation left the Chamber)

(وفد باہر چلا گیا)

Mr. Chairman: *The House to meet at 7:30 p.m.*

(جناب چیئرمین: ایوان کا اِجلاس شام ۷:۳۰ بجے ہوگا)

[The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to re-assemble at 7:30 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہوا، پھر ۷:۳۰ بجے شام ہوگا)

[1634] *[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]*

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس مغرب کی نماز کے بعد مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں ہوا)

EVASIVE ANSWERS AND PREPARED SPEECHES BY THE WITNESS

(گواہ کے ٹال مٹول پرمبنی جوابات اور پہلے سے تیار شدہ تقاریر)

Mr. Chairman: *I would like to know from the Attorney-General about the procedure, because I have just arrived. I do not know what has happend in the morning.*

(جناب چیئرمین: چونکہ میں ابھی آیا ہوں، مجھے معلوم نہیں صبح سے کیا کارروائی ہوئی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اٹارنی جنرل صاحب مجھے ضابطے کے بارے میں بتائیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I am making super-human efforts to ask him some questions ......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں اس (یعنی گواہ) سے کچھ سوالات پوچھنے کی مافوق

الفطرت کوشش کررہاہوں)

Mr. Chairman: ***No. Any difficulty? I have only requested the Attorney-General to guide me if the Chair's assistance is needed......***

(جناب چیئرمین: نہیں، کیا کوئی مشکل پیش آرہی ہے؟ میں نے اٹارنی جنرل صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ بتائیں کہ ان کو صدارت کی طرف سے کسی اِمداد کی ضرورت تو نہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, what happend, this morning......***

Mr. Cahirman: ***....... because I am totally blank as to what they have said and now the questions have been put.***

(جناب چیئرمین: ...... مجھے کچھ معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے، اور سوالات کس طرح پوچھے گئے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, I just briefly explain. This morning, I asked him some quetions about Mirza Sahib's claim. He was not answering and was avoiding; and so I left the subject with a view to come back on the subject. Again he was avoiding. I left it. I went to a third subject. And now I am coming back to the same subject again. But I have to give up the subject because the man insists on delivering speeches which he has prepared.***

(لاہوری نمائندہ ٹال مٹول کررہاہے)

(جناب یحییٰ بختیار: آج صبح میں نے گواہ سے مرزا صاحب کے موقف کے بارے میں چند سوالات پوچھے تھے، وہ جواب نہیں دے رہا اور ٹال مٹول کررہاہے، چنانچہ میں نے موضوع چھوڑ دیا اور دُوسرے موضوع کو لے لیا۔ گواہ نے پھر بھی ٹال مٹول کیا۔ میں نے اُسے بھی

چھوڑ دیا اور ایک تیسرے موضوع پر آ گیا، اور اب میں پھر اسی موضوع کو لوٹ رہا ہوں۔ لیکن مجھے موضوع چھوڑ نا پڑے گا، کیونکہ گواہ اپنی طرف سے پہلے سے تیار شدہ تقریریں کرنے پر مصر ہے)

Mr. Cahirman: *No, we are not here to hear ....*

Mr. Yahya Bakhtiar: *After all, he has got a right to speak, but he has prepared some speeches ....*

(جناب یحییٰ بختیار: گواہ کو جواب دینے کا حق ہے، مگر اس نے کچھ تقریریں تیار کر رکھی ہیں)

Mr. Chairman: *But, they have to reply to questions.* (جناب چیئرمین: انہیں سوالات کا جواب دینا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *...... anticipating certain questions. And actually they should have been examined first. And they have prepared those speeches. They would have been very useful to us at that stage. But we are all well-aware of what happend in the [1635] Course of two weeks. So, he is repeating those facts and, once or twice, I was rather harsh also. I left sorry that I should not have stopped him, but he would not listen.*

(جناب یحییٰ بختیار: اصل میں ان کا بیان ہی ہونا چاہئے تھا، پھر یہ تقریریں سودمند ہوتیں، گواہ باتوں کو بار بار دُہرا رہا ہے۔ ایک مرتبہ تو سختی سے مجھے کہنا پڑا کہ وہ متعلقہ بات کرے اور باتوں کو بار بار دُہرانے سے اسے روک دیا، جس کا مجھے افسوس ہے)

Mr. Chairman: *Just, just a minute. And my submission would be, we must try to finish it, if not this night, tomorrow in the morning session, try to finish it.*

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ، میں محسوس کرتا ہوں کہ گواہ کا بیان آج رات، یا کل صبح ختم کرنے کی ہمیں کوشش کرنا چاہئے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That is what my efforts ....*

***Mr. Chairman:* ...... because then our whole schedule and the programme would be upset. By tomorrow morning, we must in the morning session, try to finish it.**

(جناب چیئرمین: ورنہ ہمارا تمام پروگرام تہ وبالا ہوجائے گا، صبح کے اِجلاس میں ہمیں اسے (گواہ کے بیان کو) ختم کرنا چاہئے)

***Mr. Yahya Bakhtiar:* We should sit as far as possible.**

(جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک ممکن ہو ہمیں اجلاس جاری رکھنا چاہئے)

***Mr. Chairman:* Dr. Muhammad Shafi.**

(جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد شفیع)

ڈاکٹر محمد شفیع: ان کا تعارف ذرا ہمیں چاہئے۔ ہمیں پتا نہیں یہ کون کون ہیں؟ سوائے......

جناب چیئرمین: تعارف پہلے جو کرادیا تھا۔ یہ میں آپ کو بتادیتا ہوں:

مولانا صدرالدین، امیر جماعت، انجمن اشاعتِ اسلام، لاہوری۔

مرزا مسعود بیگ، جنرل سیکریٹری۔

(ایک کان والا کون ہے؟)

ایک آواز: سر! وہ جو ہے ایک کان والا، وہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی؟

ایک آواز: ایک کان والا۔ اُس کا ایک کان نہیں ہے۔ وہ کون ہے، جو ادھر بیٹھتا ہے؟ دیکھ لیں، میں مذاق نہیں کرتا، نہیں ہے ایک کان۔

***Mr. Chairman:* I have shown my ingorance because I have returned just now. So, I will take some time to have my own impression. So, after time, we will discuss it.**

[1636] صاحبزادہ صفی اللہ: جنابِ والا!

جناب چیئرمین: جی، کورم نہیں ہے؟

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، میں یہ عرض کررہا ہوں کہ پہلے وفد کو آپ نے کچھ

ہدایات دی تھیں اور وہ ان ہدایات کے مطابق کچھ چلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب اِن کو پتا نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب سوال پوچھتا ہے تو وہ بیچ میں شروع کر دیتا ہے۔ پورا تقریر وہ......

جناب چیئرمین: میں نے سرا سی واسطے پوچھا کہ مجھے گائیڈ کریں کہ مجھے صحیح سے پتا نہیں ہے کہ کس طریقے سے چلا رہا ہے۔ جو آپ......

صاحبزادہ صفی اللہ: وہ قواعد کی بالکل خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں نے چیمبر میں اٹارنی جنرل صاحب سے ڈسکس کیا ہے۔ کہ سوال....... *He has shown me certain difficulties*

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: نہیں، اب اس وقت محترم اٹارنی جنرل صاحب نے اُس کو صحیح طریقے سے چیک کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: اب تو ٹھیک چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ مجھے اٹارنی جنرل صاحب نے کہا ہے کہ وہ میں وہ *procedure adopt* کروں گا اگر کوئی *Difficulty* ہو تو *then, he will ask the Chair to get a definite answer. So, we can call them now.*

(تب وہ صاحب صدر کے ذریعے (گواہ سے) حتمی جواب حاصل کرنے کے لئے اِلتماس کریں گے۔ اب ہم انہیں بلا لیتے ہیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Attorney-General.*

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب)

(انوارِ خلافت کا حوالہ کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا)

[1637] جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب! یہ ایک میں پھر گستاخی کرتا ہوں اور بشیر الدین محمود احمد صاحب کا جو ہے ناں ''انوارِ خلافت'' اِس سے اسی مسئلے پر جو میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ مرزا صاحب کے بیٹے کی وفات ہوئی اور انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا، وہ جس طرح یہ *Describe* (ذِکر) کرتے ہیں، اُس سے جو بھی آپ سمجھتے ہیں کہ جہاں غلط ہے، آپ پوائنٹ

آؤٹ کردیں کہ یہ حصہ مانتے ہیں، یہ نہیں مانتے۔ تو یہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ ''انوار خلافت'' صفحہ:۹۱ پہ ہے، *ninety-one*:

''غیراحمدی کا جنازہ پڑھنا:

پھر ایک سوال غیراحمدی کا جنازہ پڑھنے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ مشکل پیش آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دے دی (جیسے آپ نے فرمایا یہ مشکل تھی) اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور ایک خط بھی ملا ہے، جس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یہ یاد ہے کہ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدّتِ مرض سے مجھے غش آ گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تب میں نے دیکھا وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میری بڑی عزت کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اُس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ورنہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اُس کی بیوی [1638] کے رشتہ دار بھی اُس کے ساتھ شامل ہوگئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اُس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ جس طرح مرضی ہے اس طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اُس کا جنازہ نہ پڑھا۔''

ایک تو وہ لفظ یہ اِستعمال کرتے ہیں: ''مرا''، ''وفات'' کا نہیں کہتے۔ ''مرحوم'' نہیں کہتے۔ یہ خیر، ان کا *point of view* (نقطۂ نظر) ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ *Fact* جو ہے ناں، میں اس کی وجہ آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا وجہ تھی؟ آپ نے کہا کہ آپ بتائیں گے۔ ایک طرف سے وہ فرمانبردار ہے، اور پھر کہتے ہیں کہ سوشل تعلقات ایسے تھے کہ جس کی بنا پر ایک اتنے مرتبے کا آدمی، آپ جس کو محدث سمجھتے ہیں، وہ اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھے!

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ میں پھر عرض کروں گا کہ مرزا محمود احمد صاحب اس معاملے میں ہمارے فریق مقدمہ ہیں۔ اس بات میں ہمارا اور اُن کا اِختلاف ہے۔ وہ کچھ تاریخی باتیں جمع کرنا چاہتے ہیں، کچھ حوالے جمع کرنا چاہتے ہیں، کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں اکٹھی کرکے یہ تأثر دینا چاہتے ہیں کہ جو اُن کے معتقدات ہیں، جو اُن کا رویہ ہے، وہ دُرست ہے اور ہم یہ موقف رکھتے ہیں کہ اُن کا رویہ غلط ہے، اُن کے معتقدات غلط ہیں۔

ہم اِس وجہ سے اُن سے اِختلاف کرتے ہیں۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جناب! اُس فریقِ مقدمہ کو آپ بطورِ گواہ میرے سامنے لاتے ہیں......

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں، گواہ نہیں، میں تو حقائق پیش کر رہا ہوں۔

جنابِ عبدالمنان عمر: جی، میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بالکل کتاب ایسی ہے......

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں، میں کتاب کی بات نہیں کر رہا، میں نے کہا کہ لفظ ''مرا'' اِستعمال کیا، آپ ضرور وہ اِستعمال نہیں کریں گے۔ اِن چیزوں کو چھوڑ دیجئے کہ یہ حقیقت [1639] ہے کہ نہیں کہ مرزا صاحب کے بیٹے تھے، وفات کر گئے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ فرمانبردار تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مرزا صاحب نے جنازہ نہیں پڑھا۔ تو اُس کے بعد آپ نے کہا کہ ایک اور وجہ آپ بتاسکیں گے۔

جنابِ عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں۔ میں عرض یہ کر رہا ہوں جی کہ اِس شخص کے واقعات کو آپ مُسلّمہ مان لیتے ہیں پہلے......

جنابِ یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اس کو نہیں، میں...... اِس کو چھوڑیں۔ ابھی میں نے اس واسطے کہا تا کہ آپ کو......

جنابِ عبدالمنان عمر: جی ہاں، اِس کو ہمارے سامنے پیش نہیں ہونا چاہئے، یہ حجت نہیں۔

جنابِ یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، مجبوراً ہمیں پیش کرنے پڑتے ہیں، چونکہ انہی کی کتابوں سے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ کیا *Attitude* (رویہ) رہا ہے۔ آپ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ''ہم اِس کو رَدّ کرتے ہیں'' کس حد تک رَدّ کرتے ہیں۔ بعض آدمی، جس کو آپ سمجھتے ہیں کہ بالکل جھوٹا بھی ہے، غلطی سے بھی کبھی سچ کہہ دیتا ہے۔ بعض سچا آدمی غلطی سے جھوٹ کہہ دیتا ہے۔ تو یہ چیزیں ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی اپنی تعلیمات، تجربے اور اپنے علم کے مطابق کون سی بات صحیح ہے، کون سی نہیں ہے۔

اب یہ بات آپ نے تسلیم کی کہ مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد تھے۔ یہ بات آپ نے تسلیم کرلی کہ وہ احمدی نہیں ہوئے۔ یہ بات آپ نے تسلیم کرلی کہ اُن کی وفات مرزا صاحب کی زندگی میں ہوئی۔ یہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ اُس نے اُن کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اب اس کے بعد باقی جو وجوہات ہیں، وہ کہتے ہیں کیونکہ وہ غیراحمدی تھے، اِس وجہ سے جنازہ نہیں پڑھا، آپ کہتے ہیں کہ نہیں، اور وجہ ہے۔ تو اُس پر آپ بتادیجئے۔

[1640] جنابِ عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا کہ پہلا میرا اِستدلال یہ ہے کہ کسی

جگہ سارے لٹریچر میں سے، مرزا محمود احمد صاحب کی اِن ساری کتابوں کے باوجود، وہ کبھی بھی ایسا کوئی حوالہ نہیں پیش کر سکے کہ مرزا صاحب نے اُن کا جنازہ اِس وجہ سے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھے۔ کوئی ایک حوالہ نہیں، کوئی ایک مثال نہیں، کوئی ایک واقعہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ، میں نے عرض کیا کہ آپ بتائیں کہ وجہ کیا تھی؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، میں گزارش یہ کرتا ہوں، اس چیز کو میں عرض کر رہا ہوں۔

دُوسری میں نے گزارش یہ کی تھی کہ یہ جہاں سے آپ نے یہ واقعات لئے ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ یہ ۱۹۱۵ء کی کتاب چھپی ہوئی ہے۔ اُس کے بعد آج تک اتنے Controversial Point (متنازعہ مسئلے) پر اس کتاب کو اُس شخص نے دوبارہ نہیں چھاپا۔ نصف صدی سے زیادہ اُس کا وقت گزرا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر کمزور پوزیشن انہوں نے اس میں اِختیار کی۔

تیسری بات میں اس سلسلے یہ عرض کرتا ہوں کہ مرزا فضل احمد کے متعلق یہ جو کہا کہ ''وہ فرمانبرار بھی تھا'' اگر آپ...... اور جب وہ فوت ہوئے، اگر آپ ان دونوں کے زمانوں کو مدنظر رکھ لیں تو شاید یہ مسئلہ فوراً حل ہو جائے۔ جب کہا کہ: ''وہ فرمانبردار تھا اور وہ اچھا تھا'' وہ ۱۸۹۲ء کے قریب کی بات ہے۔ تو اُس کے کئی سال کے بعد کا یہ واقعہ ہے جب وہ شخص فوت ہوا۔ تو آپ سمجھتے ہیں کہ انسان میں تغیر نہیں آتا؟ اُس کے اخلاق کسی وقت Deteriorate (پست) نہیں کر جاتے؟ تو وہ اور زمانے کی شہادت ہے، یہ دُوسرے زمانے کی شہادت ہے۔ اِس لئے اُس کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔

(مسلمانوں سے تمام تعلقات حرام)

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور میں اُن کا حوالہ پڑھ کر سناتا ہوں "Review of Religions" سے۔ مرزا یا اُن کا ہے یا بشیر احمد صاحب کا ہے۔ وہ صاحبزادے ہیں اُن کے۔ دونوں زیادہ لکھتے رہے ہیں اُس دور میں۔ تو یہ میں نکال دُوں آپ کو "Review of Religions" کے صفحہ ۱۲۹ پر، وہ کہتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ اِن کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ اِن کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہا؟ کیا رہ گیا ہے جو ہم اُن کے

1641

ساتھ کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دِینی، دُوسرے دُنیاوی۔ دِینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اِکٹھا ہونا ہے اور دُنیاوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ اور ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ یہ ہم کو اِن کی لڑکیاں لینے کی اِجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اِجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیراحمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا۔''

تو میں نے ایسے کہا کہ یہ چیز یہ بار بار کہتے رہے ہیں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی بات ہے، بعد میں نہیں کہی، تو ہوسکتا ہے، مگر پریکٹس اور *Practical Experince* (عملی صورت) یہ رہا ہے کہ احمدی لڑکی کی شادی غیراحمدی سے بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ ہوجاتی ہے، وہ اور بات ہے۔ مگر اس کی وجہ یہی ہے کہ اُنہوں نے، مرزا صاحب کا کوئی یہ آرڈر ہے جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا، ۱۸۹۸ء میں کہ آپ ایسا نہ کریں۔

جنابِ عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ جناب! یہ حوالہ جو آپ نے پڑھا، یہ مرزا بشیر احمد صاحب کا حوالہ ہے، جو اُن کے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ ہم رَدّ کرتے ہیں ان باتوں کو۔ ہم ان کو غلط سمجھتے ہیں۔ ہم اس کو Hate کرتے ہیں ان باتوں کو اور ہمارے متعلق آپ ہمارے کسی لٹریچر کو پیش فرمائیے۔ یہ چیزیں غلط ہیں۔ یہ اُن کے موقف غلط [1642] ہیں۔ ہم اس وجہ سے اُن سے الگ ہو چکے ہوئے ہیں۔ ہم اُن کو اس رستے میں صحیح نہیں سمجھتے۔ تو یہ فرمانا کہ مرزا بشیر احمد نے یہ کہا تھا، مرزا محمود احمد صاحب نے یہ کہا، یہ چیزیں ہمارے لئے حجت نہیں ہیں ہمارے لئے......

(تحریک احمدیہ کا اسلام کے مقابلہ میں وہی مقام ہے جو کہ عیسائیت کا یہودیت کے مقابلے میں)

جنابِ یحییٰ بختیار: اب ایک اور ہے کہ:

"Ahmadia Movement stands in the same relation to Islam in which Christainity stood to Judaism."

(تحریکِ احمدیہ کا اسلام کے مقابلے میں وہی مقام ہے جو کہ عیسائیت کا یہودیت کے مقابلے میں ہے)

جنابِ عبدالمنان عمر: جنابِ عالی! یہ کس کا مضمون ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ مولانا محمد علی صاحب کا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں ہے، جناب!

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجھے کہا گیا ہے کہ **"Review of Religions"** ......

جناب عبدالمنان عمر: **"Review of Religions"** میں ہر مضمون اُن کا نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اُن کا نہیں؟ مجھے یہ کہا گیا ہے اُن کا ہے، مجھے یہ کہا گیا ہے اور ۱۹۰۶ء کا مضمون ہے یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے عرض کیا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نوٹ کر لیجئے، آپ دیکھ لیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: میرے پاس نوٹ ہے جی کہ **"Review of Religions"** میں میرا خیال ہے کہ یہ نہیں دکھایا جاسکے گا کہ یہ مولانا صاحب کا وہ.......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا......

جناب عبدالمنان عمر: اب میں اس کے متعلق عرض کر دیتا ہوں تاکہ بات **Clear** (واضح) ہو جائے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس ہوگا یہ؟

[1643] جناب عبدالمنان عمر: کچھ تمثیلیں ایسی ہوتی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ۱۹۰۶ء کا ہے جی، یہ آپ کے پاس ہوگا۔ **"Review of Religions" in English**۔ مولانا محمد علی اُس کے ایڈیٹر تھے اُس زمانے میں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، یہاں نہیں ہے، یہ یہاں نہیں ہے۔

تو اس کے متعلق میں آپ کو گزارش کردوں کہ بعض دفعہ جب تمثیل بیان کی جاتی ہے تو وہ ایک یہ مراد نہیں ہوتی کہ اس کے ایک ایک لفظ کو، ایک ایک حصے میں وہ تمثیل ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ نے صبح یہ فرمایا کہ اگر کفر کا فتویٰ دیا جائے تو لوٹ کے آجاتا ہے وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے نہیں عرض کیا، میں نے حدیث پیش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، حدیث ہے جو ناں، اُس کی بنا پر وہ آپ کے خلاف فتوے دیئے اُنہوں نے۔ تو مجبوراً آپ اُن کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے اُن کے پیچھے۔ یہ

وجہ تھی۔ اُس سے پیشتر آپ نے یہ کہا کہ جو آدمی کلمہ پڑھتا ہو وہ آپ کی نظر میں کافر نہیں ہوتا۔

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی کافر نہیں ہوتا، دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔

(کفر کی اقسام)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا ابھی ایک کیٹگری ''حقیقی کافر'' ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے یاد نہیں، شاید آپ کو ہوگا، میں نے ''کفر دُون کفر'' کی مثال دی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں نہیں، وہ ٹھیک ہے، تو وہ حقیقی کافر نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور مسلمان رہتا ہے وہ؟ مسلمان رہتا ہے وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مسلمان ہے وہ۔

[1644] جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے باوجود آپ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اس لئے میں نے عرض کیا ناں جی کہ بعض دفعہ انسان اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے اتنا گر جاتا ہے کہ دائرۂ اسلام میں رہنے کے باوجود.......وہ نماز کا ایک اِمام جو ہے وہ ایک قسم کا ***Reprsentative*** (نمائندہ) ہے، وہ نماز میں ہمارے آگے ہوتا ہے، وہ ہمارا لیڈر ہوتا ہے، وہ ہمارا پیش اِمام ہوتا ہے۔ اُس میں اگر ایسی باتیں پائی جائیں جو نبی کریم ﷺ کی وعید کے نیچے آنے والا وہ شخص ہو، وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے منشاء کے خلاف چلنے والا ہو، محمد رسول اللہ ﷺ کے اَحکام کی نافرمانی کرنے والا ہو، تو ایسے شخص کے بارے میں پھر یہ رویہ اِختیار کرنا کہ نہیں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی کتنی مخالفت کیوں نہ کرتا چلا جائے، آپ اس کو بالکل ویسا ہی رکھیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اُصولی طور پر جیسا کہ میں نے شروع میں بھی عرض کیا تھا کہ ہمارا اُصول یہ ہے کہ:

''یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اگر ہزارہا کافروں کو کافر نہ کہا جائے، بلکہ اُن کی نسبت خاموشی اِختیار کی جائے تو اس میں کوئی بڑا گناہ نہیں، بخلاف اس کے کہ ایک مسلمان کو کافر کہہ دیا جائے، یہ ایسا گناہ ہے جو تمام گناہوں سے خطرناک ہے۔''

یہ اِمام غزالیؒ کے میں نے الفاظ اُن کی کتاب ''الاقتصاد فی الاعتقاد'' میں سے سُنائے ہیں۔ یہی ہمارا مسلک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، آپ نے **Explain** (واضح) کردیا اُس پر۔ اب آپ...... میں ایک اور طرف جاتا ہوں کہ محدث کا **Status** (رُتبہ) کیا ہوتا ہے اسلام میں؟

[1645] جناب عبدالمنان عمر: محدث کا **Status** (درجہ) اسلام میں یہ ہے کہ وہ خداتعالیٰ کے ساتھ اُس کا ایک ایسا تعلق ہوتا ہے جو نبیوں والا نہیں ہوتا، بلکہ خدا اُن سے ہم کلام ہوجاتا ہے، اُن کے ساتھ اُس کا ایک خصوصی تعلق ہوجاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ نبی کے **Status** (درجے) سے نیچے ہی رہتا ہے، اُوپر تو نہیں ہوجاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: برابر بھی نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نہ برابر، نہ اُوپر۔ نہ اُوپر ہے نہ برابر۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ محدث اسلام میں کافی گزرے ہیں، آپ کے نقطۂ نظر سے، حضرت عمرؓ کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا تھا کہ وہ محدث تھے، حضرت علیؓ کے بارے میں اور باقی بھی کوئی بزرگ محدث گزرے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بھی ایسے بزرگوں اور اولیاؤں میں سے ایک تھے جن کو محدث کا **Status** (رتبہ) دیا گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، زُمرۂ اولیاء۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر وہ نبی کے **Status** (رتبہ) کے نہیں تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور نبی جو ہو، خواہ کسی بھی تعریف کا ہو.......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کسی تعریف کا بھی نبی ہو، تو آپ نے تعریفیں کیں ''نبی'' کی دو۔

جناب عبدالمنان عمر: ایک میں نے ''نبی'' کی حقیقی تعریف کی ہے، ایک اُس کے **Figurative** (تمثیلی) اِستعمال کے متعلق کہا ہے۔

[1646] جناب یحییٰ بختیار: ....نہیں، میں اُس پہ نہیں جارہا، وہ تو آپ نے **Explain** (واضح) کردیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: چونکہ وہ ''نبی'' کی قسم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں، ’’قسم‘‘ میں نہیں کہہ رہا۔ ابھی آپ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کا ذکر کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں نبی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: دونوں نبی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں کہ محدث اُن کے لیول کے نہیں ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل واضح ہے یہ کہ محدث نبی کے لیول کا نہیں ہوتا۔

(ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ و، اس کا کیا مطلب؟)

جناب یحییٰ بختیار: اگر محدث یہ کہے کہ:

’’اِبنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

تو کیا مطلب لیں گے آپ اس سے؟

جناب عبدالمنان عمر: شعر کی بندش دیکھئے، نبی اکرم ﷺ کی عظمت میں یہ شخص کھویا ہوا ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ تم یہ جو خیال کئے بیٹھے ہو کہ محمد رسول اللہ کی اُمت کی اِصلاح ایک غیر اُمتی آ کر کرے گا، یہ ایک باہر کا شخص آ کر کرے گا، یہ بات صحیح نہیں ہے، اُس کا خیال چھوڑ دو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت کی اصلاح محمد رسول اللہ ﷺ کے اپنے شاگرد کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہاں لفظ چونکہ ذرا ملتے جلتے ہیں، لفظ ہے ’’غلام احمد‘‘ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ.......

[1647] جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، مگر ’’غلام احمد‘‘ ایک احمد کا غلام۔

جناب عبدالمنان عمر: غلام۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ کا بندہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(نبی سے بہتر کا دعویٰ کیونکر؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ کیوں دعوے کرے کہ وہ نبی سے بہتر ہے؟ دیکھیں ناں،

آپ خود بتایئے......

جناب عبدالمنان عمر: بالکل صحیح ہے۔ میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ میں یہ عرض یہ کرر ہا تھا کہ وہاں جو آپ نے شعر پیش فرمایا ہے، اُس میں مضمون یہ بیان ہورہا ہے کہ: ''اِبنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو'' اس وقت تم لوگوں نے یہ جو اُمید لگائی ہوئی ہے کہ کوئی بنی اِسرائیل کا شخص، اُمتِ محمدیہ سے باہر کا شخص اُمتِ محمدیہ کی آ کے اِصلاح کرے گا، یہ صحیح بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اِصلاح کا فریضہ جو ہے، وہ اس قسم کا فریضہ ہے کہ مسیح ناصری جو تھے وہ ایک چھوٹی سی قوم کے لئے، ایک محدود وقت کے لئے، مختص الزمان اور مختص المقام، وہ ایک نبی تھے۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کا دائرۂ عمل جو ہے، وہ دائرۂ کار جو ہے، وہ ساری دُنیا میں وسیع ہے، وہ عالمگیر نبوّت کے حامل تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! میں تو آپ سے صاف سوال پوچھ رہا ہوں۔ محمد ﷺ کا عیسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ہم نہیں کررہے، ایک اُن کے اُمتی کا، اُن کے ایک غلام کا۔ کیا کوئی بھی اُمتی غلام کہہ سکتا ہے کہ: ''میں اُن انبیاء میں سے کوئی بھی ایک ہو، جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے، اُس سے بہتر ہوں''؟ کسی لحاظ سے بھی وہ کہہ دے،، کسی لحاظ سے بھی وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ یہاں ''غلام احمد'' سے کسی شخص کی طرف اِشارہ نہیں ہے۔

[1648]

جناب یحییٰ بختیار: ''احمد'' تو نہیں ہوسکتا ناں، ''غلام احمد'' کہا اُس نے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، اپنا نہیں ذِکر کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''غلام احمد'' سے مطلب ''احمد'' ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔ نبی کریم۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں سمجھ گیا ہوں۔

اچھا جی، اب آپ یہ فرمایئے، جب وہ یہ فرماتے ہیں کہ:

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا ست تا بنہد پا بمنبرم''

(اِزالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

یہاں تو ابھی ''احمد'' نہیں آیا بیچ میں۔ وہ تو صرف خود ہے، اور عیسیٰ کا مقابلہ ہوگیا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا مقابلہ آرہا ہے کہ میرے نزدیک ''عیسیٰ کجاست''

میرے نزدیک مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں، حضرت مسیح ناصری کہیں بھی موجود نہیں ہیں، وہ زندہ نہیں ہیں۔ اُن کا مسلک یہ ہے، اُن کا عقیدہ یہ ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ: ''عیسیٰ کجاست۔'' کہاں ہے وہ عیسیٰ، وہ فوت ہو چکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: فوت ہو چکے ہیں۔ آنحضرت......دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! بات سُن لیں......آنحضرت ﷺ بھی فوت ہو چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لئے مرزا صاحب کہیں گے کہ: ''میرے منبر پر کوئی نہیں آ سکتا''؟ آپ ذرا سوچیں جو آپ جواب دے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں یہی عرض کر رہا تھا جی۔

(مرزا صاحب کا غرور اور تکبر)

[1649] جناب یحییٰ بختیار: ایک نبی ہے عیسیٰ، اور اُس کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ:

''عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم''

یعنی اتنا **Arrogance** (تکبر)، اتنا غرور کیا ایک بندہ کرتا ہے؟ آپ اس کا جواب دیجئے، آپ یہ کہیں گے کہ جی وہ تو فوت ہو چکے ہیں؟ کیا آنحضرت فوت نہیں ہو چکے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں اُن کا عقیدہ پیش کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اُن کے عقیدے کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ تو اپنے عقیدے کے مطابق.......

جناب یحییٰ بختیار: ہمارا تو عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ آپ اپنا عقیدہ کہہ رہے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے عقیدے کے مطابق آنحضرت (ﷺ) بھی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اُن کا پیغام نہیں رہا، اُن کا **Status** (رُتبہ) نہیں رہا، وہ زندہ نبی نہیں ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ فرق ہے۔ یہی ہمارا موقف ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو ہم زندہ نبی ان معنوں میں سمجھتے ہیں کہ اُن کا مقام اور اُن کا پیغام جو ہے وہ قیامت تک چلنے والا ہے۔ مسیح کے پیغام کو ہم یہ مقام نہیں دیتے باوجود اس کے کہ.......

جناب یحییٰ بختیار: جہاں تک آنحضرت (ﷺ) کے پیغام کا تعلق ہے، آپ

دُرست فرماتے ہیں۔ جہاں تک مسیح کا تعلق ہے مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ، مرزا غلام احمد صاحب ایک انسان ہیں، نبی نہیں ہیں۔ بڑے نیک انسان ہوں گے آپ کے نقطۂ نگاہ سے، محدث ہیں، مجدد ہیں اور آپ خود کہتے ہیں کہ ایک نبی کے *Status* (رُتبہ) کا نہیں ہوتا

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

(وہ نبی کون جو میرے منبر پر قدم رکھ سکے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور وہ کہتا ہے کہ: ''وہ نبی کون جو میرے منبر پر آ کر قدم رکھ سکے'' اس کی کیا وجہ ہے؟

[1650] جناب عبدالمنان عمر: وہ میں نے عرض کیا ناں کہ وہ بیان یہ کررہے ہیں مضمون کہ: ''میرے عقیدے کی رُو سے مسیح فوت ہوچکا ہے۔ اب یہ جو منبر محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے اور آپ کے مقام کی اشاعت کے لئے دُنیا میں قائم کیا گیا ہے، وہ اس جگہ نہیں آ سکتا، فوت شدہ شخص نہیں آ سکتا۔'' یہ ہے مضمون اس کا۔

(میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ تو فوت ہوچکے ہیں۔ ابھی آگے سنئے آپ، آپ ذرا توجہ سے:

''انبیاء گرچہ بود اند بسے
من بہ عرفان نہ کمترم زکسے''

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

تو اَب جتنے بھی انبیاء ہیں، وہ کہتے ہیں، بہت گزر چکے ہیں، مگر ''عرفان میں، میں کسی سے کم نہیں ہوں۔'' کیا ایک محدث کہتا ہے یہ یا کوئی نبی کہہ رہا ہے یہ؟ اور مقابلہ کیوں وہ نبیوں سے کررہا ہے؟ محدث جو ہے، مجھے یہ بتایئے کہ بار بار.......... میں حوالوں پر بعد میں آؤں گا، اس وقت تو آپ سے صرف یہ عرض کررہا ہوں کہ ایک شخص محدث ہے، ایک شخص آنحضرت (ﷺ) کی جوتیوں میں بیٹھنے والا ہے، خود ہی یہ کہتا ہے کہ: ''میں ان کا غلام ہوں'' انبیاء کو سب مانتا ہے، مگر جب بھی اپنا مقابلہ کرتا ہے تو کسی ایک نبی کو گھسیٹ لیتا ہے، یا کسی اور کو، یا سب کو اکٹھا کرکے۔ ''یہ سب میرا مقابلہ نہیں کرسکتے!'' تو یہ بتایئے کہ یہ *Comparison* (مقابلہ) جب تک کہ خود اس کا دعویٰ نبوّت کا نہ ہو، وہ کیونکر کرتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کروں گا کہ کلام ہر شخص کے......اور خود قرآنِ مجید کا اندازِ بیان یہی ہے...... کہ اُس میں کچھ محکمات ہوتے ہیں، کچھ متشابہات ہوتے ہیں، جو اُس شخص کا ایک ایسا...... جب کسی شخص کے کلام کی آپ تشریح یا توضیح کرنا چاہتے ہیں تو اُس نے جو محکم باتیں کی ہوئی ہیں، مضبوط اُس کا موقف ہے، اُس سے ہٹ کر نہیں کر سکتے آپ بات۔ آپ نے ہماری گزارشات کو سنا ہوگا۔ ہم اِس کو بڑے [1651] زور سے مرزا صاحب کے بیانات کو پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ:

''میں ہرگز مدعیٔ نبوّت نہیں ہوں، میں مدعیٔ نبوّت کو کافر و کاذب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص ایک فقرہ کے متعلق یہ کہہ دے کہ جبرائیل وحی نبوّت لے کر میرے پاس آیا ہے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔''

اور مسجد میں کھڑے ہوکر، دو دفعہ خانۂ خدا میں کھڑے ہوکر، وہ شخص بڑے زور کی قسمیں کھاتا ہے کہ: ''میں نبی نہیں ہوں!'' اُس کے بعد اُس کے کچھ شعروں کو پیش کرکے، اُس کے کلام کے کچھ حصوں کو پیش کرکے، اُس کے کلام کے کچھ حصوں کو لے کر، جہاں اُس نے ہزارہا دفعہ اپنی نبوّت......

(مرزا صاحب نے کہیں کچھ کہا، کہیں کچھ کہا)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں مرزا صاحب! **Sorry** (مجھے افسوس ہے) صاحبزادہ صاحب! بات یہ ہے کہ اب اسمبلی کے لئے بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ ایک جماعت ہے جو کہتی ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ اُمتی نبی ہوں، ناقص نبی سمجھیں، کسی خاص کیٹگری کا سمجھیں۔ آپ کہتے ہیں وہ نہیں تھے۔ حوالے اتنے ہی مرزا صاحب کے کہیں انہوں نے کچھ کہا ہے، کہیں کچھ کہا ہے۔ یہ پوزیشن ہم نے **Clear** (صاف) کرنی ہے۔ آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اُن کی بھی مدد کی ضرورت تھی۔ تو اِن حالات میں آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ سو دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی نہیں، ہزار دفعہ کہہ چکا ہے کہ: ''میں نبی نہیں ہوں!'' تو یہ مشکل آ جاتی ہے۔ اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ جو آدمی اتنی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی ہے، اتنی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ نبی نہیں ہے، تو اُن میں پھر یہ **Evidence** (شہادت) آتی ہے کہ جب وہ شعر کہتا ہے، بار بار کہتا ہے، اور اپنے **Status** (رُتبے) کو سب سے بڑا کہتا ہے، تو اُس کے لئے میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ یہ جو وہ کہہ رہا ہے:

''انبیاء گرچہ بود اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے''

یہ اتنا بڑا دعویٰ ہے کہ ایک محدث کیسے کرسکتا ہے؟ پھر آگے آپ سنئے:[1652]

''آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام''

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی ''سارے نبیوں کو جو جام ملا، مجھے اُن سب سے زیادہ بھر کے جام دیا گیا۔'' یہ اگر دعویٰ دیکھیں، پھر یہ آپ کہتے ہیں کہ وہ محدث ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: سوال یہ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی جگہ کہہ دیا ہے کہ: ''میں نبی ہوں'' اور کسی جگہ کہہ دیا: ''میں نبی نہیں ہوں'' اِس کے متعلق ایک بڑا ***Simple*** (آسان)، سادہ سا ایک اُصول میں پیش کرتا ہوں، جس سے یہ ساری مشکل حل ہوجائے گی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ''نبی'' کا لفظ جو ہے، ایک اُس کا حقیقی اِستعمال ہے، ایک اُس کا مجازی اِستعمال ہے۔ مرزا صاحب کی تمام تر تحریرات کو آپ اِس فارمولے کی روشنی میں دیکھیں گے تو آپ کو کوئی اِختلاف نظر نہیں آئے گا۔ جس جس جگہ انہوں نے نبوّت یا رِسالت سے اِنکار کیا ہے، اِن معنوں میں کیا ہے کہ وہ گویا کوئی نئی شریعت لانے والے نہیں ہیں۔ ان معنوں میں کیا ہے کہ اُن کو جو کچھ بھی مقام ملا ہے وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں نہیں ملا، بلکہ براہِ راست ملا ہے۔ یہ اِنکار کرتے ہیں بالکل۔ وہ کسی شریعتِ سابقہ یعنی قرآن مجید کے ایک شوشے کو بھی منسوخ نہیں کرسکتے۔ یہ ہے تمام تحریرات کا خلاصہ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ: ''میں نبی ہوں'' کبھی وہ مجازی معنوں میں جو حقیقی نہیں ہوتے ہیں، جس طرح میں نے عرض کیا تھا کہ ''شیر'' ایک بہادر کو آپ ''شیر'' کہتے ہیں، اُسی طرح مرزا صاحب نے صرف مکالمہ مخاطبہ اِلٰہیہ کے لئے یہ لفظ اِستعمال کیا۔ اِنکار اِن معنوں میں ہے کہ: ''میں کوئی شریعت نہیں لایا۔'' اِنکار اِن معنوں میں ہے کہ گویا: ''مجھے محمد رسول اللہ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔'' اِنکار اِن معنوں میں ہے کہ: ''میں قرآن کا کوئی شوشہ بھی منسوخ نہیں کرسکتا۔'' لیکن اِقرار صرف اِن معنوں میں ہے کہ: ''خدا تعالیٰ مجھ سے بولتا ہے اور مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار:[1653] اور ''اُس معنی میں، میں نبی ہوں''؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! وہ معنی نہیں ہے، ''نبی'' کا کوئی، وہ اُس کا

مجازی اِستعمال ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مجازی اِستعمال سہی، بروزی سہی، ظلّی سہی......

جناب عبدالمنان عمر: وہ قسم نہیں ہے نبوّت کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......قسم نہیں سہی......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر وہ اُس طریقے سے ''نبی'' اُس کو کہتے ہیں آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: بمعنی......آپ اُس جگہ ''نبی'' کے لفظ کی بجائے لکھا دیں ''مکالمہ مخاطبہ اِلٰہیہ'' اور یہ خود مرزا صاحب نے کہا۔

(مرزا صاحب نے کہا کہ مسلمان اس وقت سے ناراض ہیں جب میں نے اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتائیے کہ کیا مرزا صاحب نے کسی وقت یہ کہا تھا کہ: ''بعض مسلمان اِس وقت سے ناراض ہیں کہ میرے متعلق ''نبی'' کا لفظ میں نے اپنے آپ کے متعلق اِستعمال کیا ہے''؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: جب عبدالحکیم کلانوری کی اس سے بحث ہوئی......

جناب عبدالمنان عمر: فرمایا کہ: ''اِس کو بے شک کاٹا ہوا سمجھیں۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''کاٹا ہوا سمجھیں' تردید شدہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

(مرزا صاحب نے کہا کہ نبی کا لفظ کاٹا ہوا سمجھیں، اس کے باوجود اپنے لئے نبی اور رسول کا لفظ کیوں استعمال کیا؟)

جناب یحییٰ بختیار: اُس کے بعد پھر مرزا صاحب نے یہ لفظ اِستعمال کیا کہ نہیں، اپنے متعلق، اور کیوں؟ آپ بتائیے یہ کہ ایک آدمی جو ہوتا ہے محدث، ایک اچھے آدمی [1654] کی، ایک نیک آدمی کی، ایک پارسا آدمی کی، ایک بڑے آدمی کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ صاف بات کرتا ہے، **Confuse** (خلط ملط) نہیں کرتا کہ **Confound** (گڑبڑ) نہیں کرتا۔ آپ یہ

دیکھئے کہ: ''ہاں، مجھ سے غلطی ہوگئی، سادگی سے ہوا۔ اِس لئے اب یہ لفظ جو اِستعمال ہوا ہے، مسلمانوں کو دُکھ ہوا ہے، غلط فہمی پیدا ہوئی ہے، آئندہ کے لئے ترمیم شدہ سمجھیں۔''

یہ بات ختم ہونے کے بعد پھر وہی ''نبی'' کا لفظ، پھر وہی ''رسول'' کا لفظ، یہ آپ بتایئے کیوں؟

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ عالی! یہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ: ''میں بوجہ مأمور ہونے کے اس لفظ کو چھپا نہیں سکتا ہوں۔'' دیکھئے! اُس شخص کی عظمت دیکھئے، وہ کہتا ہے کہ: ''میں بوجہ مأمور ہونے کے اس لفظ کو چھپا نہیں سکتا ہوں۔ مگر کیونکہ اب آپ لوگ اس کے کچھ اور معنی سمجھتے ہیں اور وہ معنی مجھ میں نہیں پائے جاتے اس لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کو ترمیم شدہ سمجھ لیں۔ اس کو کاٹا ہوا سمجھ لیں۔ اُس کی بجائے ''محدث'' کا لفظ سمجھیں۔ مفہوم اُس کا جو ہے وہ محدثیت ہی کا رہے گا۔''

یہ فرمایئے کہ اس کے بعد اگر کبھی مرزا صاحب نے اِستعمال کیا تو آیا محدثیت کے علاوہ کسی معنوں میں اِستعمال کیا؟ ہرگز نہیں کیا، کبھی نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ فرمایئے، وہ کہتے ہیں کہ: ''محدث ہوں، اور محدث کے معنوں میں ''نبی'' میں اپنے لئے لفظ اِستعمال کرتا رہا ہوں اور کرتا رہوں گا۔'' جیسی بھی پوزیشن تھی۔ تو اگر کوئی آدمی اِنکار کرتا ہے اس لفظ کے اِستعمال سے کہ: ''میں نبی نہیں ہوں'' جس قسم کا نبی آپ اپنے آپ کو کہتے ہیں......

[1655] **جناب عبدالمنان عمر:** میں عرض کروں گا کہ کسی قسم کا نبی نہیں کہتے اپنے آپ کو۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو لفظ وہ اِستعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: تمام پُرانے اولیاء اس لفظ کو اِستعمال کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب کسی اولیاء نے یہ لفظ اِستعمال کیا اور کسی نے کہا کہ ہم آپ کو نہیں مانتے، تو وہ کافر تو نہیں ہو جاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ مرزا صاحب کے نہ ماننے کی وجہ سے کوئی کافر ہو جاتا ہے۔

(مرزا صاحب کو نہ ماننے والا کافر نہیں ہوتا)

جناب یحییٰ بختیار: اور کسی قسم کا بھی کافر نہیں ہو جاتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو دو قسم کے کافر کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں؟ یہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو دو قسم کے کافر کہتے ہیں۔ایک گناہگار ''کافر'' کے معنوں میں۔پکا گنہگار بھی ہو جاتا ہے وہ جو مرزا صاحب کو محدث نہ مانے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں گنہگار ضرور ہو جاتا ہے وہ،مگر کافر نہیں ہوتا، دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا، وہ اس قسم کے گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا جس سے ہم اُس کو اُمتِ محمدیہ سے خارج کر دیں......

جناب یحییٰ بختیار: ذرا ٹھہریئے۔

جناب عبدالمنان عمر: ......یہ ایسا ہی گناہ ہے۔

(جو مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ کافر؟)

جناب یحییٰ بختیار: ''کفر کی دو قسمیں ہیں۔اوّل ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی اِنکار کرتا ہے......''

آپ ذرا سن لیجئے، میں ''حقیقۃ الوحی'' سے پڑھ رہا ہوں، پھر آپ کو حوالہ دے دیتا ہوں:

''......اوّل، ایک یہ کفر کہ ایک شخص اِسلام سے ہی اِنکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔دوم، دُوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اِتمامِ حجت کے جھوٹا جانتا ہے، جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے، اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے،غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم کے کفر میں داخل ہیں۔''[1656]

(حقیقت الوحی ص۱۷۹،خزائن ج۲۲ص۱۸۵)

جناب عبدالمنان عمر: آگے بھی ذرا اگر آپ کے پاس ہے تو پڑھ دیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور......''

اور آگے تو نہیں ہے، مگر یہ بڑا ***Clear*** (صاف) ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آگے میں پڑھ دُوں گا تو آپ کو واضح ہو جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس کے بعد، اس سے آگے کیا ضرورت ہے؟ صفحہ ۱۸۵۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ نکالتے ہیں حوالہ۔ میں عرض کرتا ہوں، اُسی جگہ، اُس کے آگے مرزا صاحب فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: ''میں اب بھی کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا ہوں۔''

دیکھ لیا، اب واضح ہوگیا۔ شروع میں بھی کہتے ہیں کہ ''کفر کی دو قسمیں ہیں'' اُخیر میں بھی کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......''دونوں میں فرق بھی نہیں ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

[1657] جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ دیکھ لیجئے۔ میں ذرا عرض کرتا ہوں۔ میں ذرا موٹے دماغ کا آدمی ہوں، اور میں نے یہ کتابیں پڑھی نہیں ہیں، اور مجھے سمجھ نہیں آتی اور میں آپ سے......

جناب عبدالمنان عمر: میں کوشش کروں گا کہ میں خدمت کر سکوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں ***Clarifications*** چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں، جہاں تک میں سمجھ سکا، کہ:

''کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جو آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا۔'' ایک وہ کافر ہوا جو آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا، وہ تو کافر ہوگیا۔ ''دُوسرا وہ جو مسیحِ موعود کو نہیں مانتا۔''

وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کافر ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کو مانو، خدا اور رسول نے کہا کہ اس کو مانو اور خدا اور رسول کے حکم سے اِنکار کر رہا ہے، وہ بھی کافر ہے۔ تو دراصل دونوں کفر ایک قسم کے ہوگئے۔

اور اس کے بعد پھر کہتے ہیں کہ نہیں، اس کو کچھ تھوڑا سا ***Concession*** دے دو، اب یہ کہہ رہے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں ہم کہہ رہے، ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی اپنی عبارت کہہ رہی ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر وہ کفر کی دو قسمیں بتا رہے ہیں۔ اُس سے کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ شاید دُوسری قسم کا جو کفر ہے اُس کے نتیجے میں کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، یہ دیکھیں ناں، یہ جو ہے، پھر آگے فرماتے ہیں:

''جو خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔'' غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

[1658] جناب عبدالمنان عمر: معلوم ہوا، ہیں تو دو ہیں، دونوں کو بھی قائم رکھنا پڑے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نتیجہ اُن کا ایک ہی ہو جائے گا۔

جناب عبدالمنان عمر: نتیجہ حصوں میں ایک ہو جائے گا۔ اب میں اُس کے متعلق عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ''چونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا اور بموجب قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا، اس میں شک نہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اوّل قسم کفر یا دُوسری قسم کفر کی نسبت اِتمامِ حجت ہو چکا ہے، وہ قیامت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۸۰، خزائن ج۲۲ ص۱۸۶)

جناب عبدالمنان عمر: اب دیکھئے کہ وہاں شروع میں ہی آپ فرماتے ہیں کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ یہ **Stand** جو میں پہلے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا کہ کفر کی دو قسمیں ہیں، مرزا صاحب اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دُوسری قسم کے کفر کے نتیجے میں مؤاخذہ کوئی نہیں ہوگا؟ تو وہ ایک فضول سا کام ہے؟ بے شک کرتا رہے کوئی شخص؟ اُس کے لئے فرمایا کہ نہیں، اُس کے لئے مؤاخذہ ضرور ہوگا، اور مؤاخذہ کے لحاظ سے دونوں کفر جو ہیں وہ ایک کیٹگری میں آ جائیں گے۔ یہ ہے نتیجہ جو اس سے نکالا ہے۔ چنانچہ عبارت میں عرض کر دیتا ہوں: ''ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے ہی اِنکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔''

یہ ایک اصلی کفر ہے جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ دُوسرا یہ کفر جس کی پھر مثالیں دے رہے ہیں، مثلاً یعنی دُوسرا کفر ایک اُس سے **Low** (کم) درجہ کا ہے، اس کی ایک مثال دیتے ہیں:

[1659] ''دُوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیحِ موعود کو نہیں مانتا، اور اُس کو باوجود اِتمامِ حجت کے، باوجود یہ سمجھ جائے کہ یہ شخص سچی بات کر رہا ہے، وہ پھر اُس کو جھوٹا جانتا ہے......''

(اتمام حجت کا مطلب)

جناب یحییٰ بختیار: آپ، ایک منٹ، مرزا صاحب! ''اِتمامِ حجت کے بعد'' اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سچی بات کر رہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ''اِتمامِ حجت'' کا مطلب ہے کہ جو اُس نے......

جناب یحیٰی بختیار: ......بیان کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ......بیان کیا اور اُس اگلے شخص کو اتنا مواد دے دیا کہ وہ اُس کی صداقت کو سمجھ جائے۔ ورنہ نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: اُس کو یہ سارا ***Material*** دے دیا، اُس کو سارے ***Arguments*** (دلائل) دے دیئے......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور وہ اب یہ یقین کر لیا اُس نے کہ یہ سچا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب ایک وکیل ایک عدالت میں پوری بحث کر جاتا ہے، اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس نے سچ کہہ دیا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ ''اِتمامِ حجت'' کے یہ معنی نہیں ہیں جو آپ نے فرمایا۔ ''اِتمامِ حجت'' یہ ہے کہ اُس نے جو دلائل دیئے ہیں......

جناب یحیٰی بختیار: ......وہ سب پورے دے دیئے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، پورے دے نہیں دیئے، اگلے شخص کے لئے قابلِ قبول ہیں، وہ پھر اِنکار کرتا ہے۔ یہ ہے ''اِتمامِ حجت۔'' قابلِ قبول صرف نہیں ہیں، بلکہ یہ کہ وہ اُس کو قبول کر لینے چاہئیں، مگر سمجھ لینے کے باوجود کہ یہ سچی بات کہہ رہا ہے، پھر اِنکار کرتا ہے، چلا جاتا ہے، اس کو کہتے ہیں ''اِتمامِ حجت۔''[1660] تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ: ''جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔''

اپنے نہ ماننے انکار کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیا اُس کو، اُس کو خدا اور رسول کے نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دِیا: ''اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں تحریر......''

......پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، کیونکہ جو شخص ''باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا......''

''باوجود شناخت کر لینے کے''......اب دیکھئے، کتنا بڑا جرم ہے، شناخت بھی کرتا ہے، پھر وہ اِنکار کرتا ہے۔ تو یہ خدا اور رسول کا اِنکار ہو گیا۔ مرزا صاحب کے اِنکار کی وجہ سے کہیں نہیں اُنہوں نے کہا کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے:

''وہ بموجب نصوصِ صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا کے نزدیک اوّل قسم یا دُوسری قسم کفر کی نسبت اِتمامِ حجت ہو چکا ہے، وہ

قیامت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک اِتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے، تو وہ شریعت نے اُس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ مگر ہم بھی اُس کو بہ اِتباعِ شریعت کافر کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیۃ: ''لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا'' قابلِ مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

پروفیسر غفور احمد: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ گواہان کو بتادیا جائے کہ ہمارے پاس Earphones بھی ہیں۔ اگر وہ نارمل آواز سے بولیں تو آواز ہمیں بخوبی آجائے گی۔[1661] یہ لاؤڈاسپیکر جو اُن کے سامنے رکھا ہے، ہمارے پاس Earphones ہیں، یہ ہم اِستعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: کون سی آواز؟

جناب یحییٰ بختیار: ذرا دُور رکھ لیجئے، آہستہ، آہستہ، کیونکہ وہ کانوں میں لگتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

اب مرزا صاحب بات یہ کہہ رہے ہیں کہ کفر خواہ کلمہ طیبہ کا ہو یا مسیح موعود کا، وہ خدا کے رسول کی وجہ سے کافر بنتا ہے نہ کہ مسیحِ موعود کے اِنکار کی وجہ سے۔ آپ نے اِن الفاظ پر غور نہیں فرمایا۔ اُس حوالے میں یہ امر غور طلب ہے کہ حضرت مرزا صاحب اپنے اِنکار کو کفر نہیں کہتے بلکہ محض گناہ قرار دے کر دادخواہ ہوتے ہیں، اور نہ ماننے والے کو کافر کی بجائے نافرمان کہتے ہیں۔ اُصولی طور پر آپ کے نہ ماننے والوں کے بارے میں آپ کا اِرشاد یہ ہے: ''اِبتدا سے میرا یہی مذہب ہے......'' یہ مرزا صاحب کی عبارت میں سنا رہا ہوں، جناب: ''ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔''

یہ ہے اُصولی مرزا صاحب کا موقف کہ آپ کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ وہاں جو بات ہے وہ ''قابلِ مؤاخذہ ہونی چاہئے۔

(اس کا حوالہ کہ مسیح موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک حوالہ پڑھ کے سناتا ہوں:

''مسیحِ موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟'' یہ سوال آیا: ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں؟ حضرتِ اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ: [1662] مولویوں سے جاکے پوچھو کہ اُن کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے، جو اُس کو نہ مانے، اُس کا کیا

حال ہے؟ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: تو یہ جواب تو اُن سے پوچھ لیجئے گا، کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے تو کہا ہے جو مسلمانوں کا موقف ہے......

(کیا خدا نے کہا کہ مرزا پر ایمان لانا چاہئے)

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ کافر ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک اور کیٹگری کے کافر بن جاتے ہیں۔ یہ خدا نے کہاں کہا کہ مرزا صاحب پر ایمان لانا چاہئے؟ کوئی ہے اُس کا حوالہ؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب پر ایمان کی بحث نہیں، مسیح پر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ماننا......

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کے ماننے اور نہ ماننے کا سوال نہیں، سوال اِس وقت اُصولی بحث ہے۔ اُصولی بحث یہ ہے کہ وہ جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (عربی) اُس کے ماتحت جو شخص آئے گا دُنیا میں، اُس کا نہ ماننا قابلِ مؤاخذہ ہے یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ بتایئے یہی بات کہ کسی محدث کو کوئی نہ مانے تو وہ کسی قسم کا کافر ہوسکتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: محدث کو نہ مانے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں ’’کفر دون کفر‘‘ والا ہوجاتا ہے۔ وہ تو بہت میں نے بتایا۔

[1663] **جناب یحییٰ بختیار:** آپ مرزا صاحب کے علاوہ کسی محدث کا ذِکر کریں آپ کہ جو اُس کو نہ مانے......

جناب عبدالمنان عمر: اِرادۃً کوئی شخص تارک الصلوٰۃ ہوجائے، حدیث اس کو بھی کافر کہتی ہے۔ مگر یہ ایک گناہ ہے، بمعنی گناہ ہے، اور یہ آپ جانتے ہیں کہ گناہ تو ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جیسے عظیم انسان کو کوئی شخص نہ مانے، وہ خود کہتا ہے:

’’مجھے خدا نے اس زمانے میں مجدد بنا کے بھیجا ہے۔‘‘

جناب یحییٰ بختیار: نہ ماننے کا یہ مطلب کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی: ’’مجھے نبی نہیں مانتا......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، نبی نہیں، بالکل نہیں، کہیں مرزا صاحب نے نہیں

کہا کہ: ''جو شخص مجھے نبی نہیں مانتا......''

جناب یحییٰ بختیار: اُس معنی میں جو آپ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، مرزا صاحب نے کبھی کہا ہی نہیں کہ: ''جو شخص مجھے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔'' ساری ایسی کتابیں مرزا صاحب کی موجود ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بتاتا ہوں آپ کو اُن کی کتابیں......

جناب عبدالمنان عمر: وہ نکالئے جی!

(سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا)

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب نے کہا ہے کہ: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

کیا مطلب تھا اس کا؟

جناب عبدالمنان عمر: مطلب اِس کا یہ ہے جی کہ تمام اولیاء کی تحریروں میں آپ کو ملے گا یہ کہ وہ لوگ محدثوں کے لئے بھی ''رسول'' اور ''نبی'' کا لفظ مجازی طور پر غیر نبی کے لئے اِستعمال ہو جاتا ہے، اور یہی اِستعمال مرزا صاحب نے کیا ہے اور مرزا صاحب نے کہا ہے کہ: [1664]''رسول کے لفظ میں محدث بھی شامل ہے۔''

(میری وحی ویسی ہی پاک ہے جیسی آنحضرت ﷺ کی)

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ: جو وحی اُن پر نازل ہوتی ہے، وہ ایسی ہی (خطاؤں سے) پاک وحی ہے جو کہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے یہ سوال کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ: ''مجھ پر ویسی ہی وحی نازل ہوتی ہے جیسی کہ قرآن''......

جناب یحییٰ بختیار: ''میں اس پر ایسا ایمان رکھتا ہوں اور اُسے ایسا ہی پاک سمجھتا ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: یہ دونوں الفاظ نہیں ہیں جی، ''پاک سمجھتا ہوں'' بھی نہیں ہے۔ میں عرض کر دیتا ہوں وہ کیا چیز ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: ''مجھ پر جو وحی نازل ہوتی ہے، میں اُس بارے میں کسی شبہے میں نہیں ہوتا۔'' وہ ''یقینی اور قطعی سمجھتا ہوں۔ یہ کہ مجھے کوئی خیال آ گیا، کوئی آواز سی سُن لی میں نے، کچھ شبہ سا مجھے ہو گیا کہ

مجھ پر وحی ہورہی ہے۔‘‘

فرماتے ہیں: ’’یہ کیفیت نہیں ہے میری۔ مجھے جس طرح دن چڑھا ہوا ہوتا ہے اِس طرح یقین ہے کہ میری وحی صحیح ہے۔‘‘

یہ کہ وہ قرآن کریم کے ہم پلہ ہے؟ قرآن کی حیثیت کے مطابق ہے؟ قرآن جیسی شان رکھتی ہے؟ حاشاوکلاّ! مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کبھی مرزا صاحب کی ساری کتابوں میں آپ نہیں دِکھا سکتے کہ انہوں نے اپنی وحی کو......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے صحیح فرمایا کہ جو وحی آتی ہے کسی محدث پر، اُس میں غلطی ہوسکتی ہے سننے والے کی۔

[1665] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، سننے والے کی۔

جناب یحییٰ بختیار: اللہ کی طرف سے تو غلطی نہیں ہوسکتی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: بات یہی ہے اصل کہنے والی۔ مگر نبی کے معاملے میں یہ نہیں سوال ہوسکتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ غلطی ہوسکتی ہے۔ مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ: ’’میری کوئی غلطی نہیں، مجھے کوئی شک نہیں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ’’غلطی‘‘ اور ’’شک‘‘ میں بڑا فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: شک تو غلطی سے.......

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، شک یہ ہے کہ یہ وحی ہے یا نہیں؟ یہ شک ہے، یہ منجانب اللہ ہے یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اُس میں کوئی غلطی مرزا صاحب کی وحیوں میں نہیں ہوئی آپ کے نزدیک؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، دیکھئے میں پھر دونوں چیزوں میں فرق کرنے کی کوشش کروں گا۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہو کہ: ’’میری وحی جو ہے وہ قرآن کے ہم پلہ ہے۔‘‘ یہ کبھی نہیں فرمایا۔ ایک یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ: ’’میری وحی یقینی ہے، اس میں مجھے شک اور شبہ نہیں ہے۔‘‘ جس طرح میں نے مثال دی ہے کہ کوئی شخص کہے دن کے وقت کہ: ’’مجھے یقین

ہے کہ اس وقت دن ہے۔'' تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اُس کے اس یقین کے متعلق ہم یہ کہیں کہ: ''دیکھو جی! یہ تو قرآن کے برابر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔'' یہ نہیں ہے کیفیت۔ وہ یہ بتاتے ہیں کہ: ''میری وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اُس [1666] کے بارے میں مجھے کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ میں اُس کو ویسا ہی خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں جیسے کہ کسی اور وحی، کسی اور نبی کے۔''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اُنہوں نے یہ فرمایا ہے، ابھی آپ سُن لیجئے، میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ: ''میں خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رَدّ کر سکتا ہوں؟ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام وحیوں پر اِیمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

یہ ''رُوحانی خزائن'' آپ دیکھ لیجئے، ''حقیقۃ الوحی''، جو بات میں نے کہی آپ سے، آپ کہتے ہیں کہ نہیں کہی اُنہوں نے: ایسی پاک ہے جیسے اُن سے پہلے انبیاء پر وحی آ چکی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ہے جی کہ مرزا صاحب......

(صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا)

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کر سناتا ہوں:

''خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رَدّ کر سکتا ہوں؟ میں اس پاک وحی پر ایسا ہی اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام وحیوں پر اِیمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔''

''حقیقت الوحی'' (لائبریرین سے) یہ آپ نکال کے دے دیجئے ''رُوحانی خزائن'' میں سے، ج ۲۲، ص ۱۵۴۔ یہ ہے جی، میں پڑھ کر سناتا ہوں، میں ذرا پھر آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں، اس طرح، یہ ص ۱۵۳ پر:

''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابنِ مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی اَمر میری ہی فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خداتعالیٰ کی [1667] وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور ''نبی'' کا خطاب مجھے دیا گیا......''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

''صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا'' اللہ میاں جو تھے ناں، اُس کے ساتھ یہ ...نعوذ باللہ!...بھول گئے ***Define*** کرنا کہ مجازی ہو، اصلی نہیں ہو:

''نبی کا خطاب مجھے دیا، مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔''
اب اُن کا حاشیہ جو ہے، وہ بھی میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ یہاں حاشیے میں وہ دیتے ہیں کہ:
''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سُن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوّت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افادہ اور رُوحانیت کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوّت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی.....'' (حقیقت الوحی ص۱۵۰، حاشیہ خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)
آپ جو صبح کہہ رہے تھے کہ: ''ہو ہی نہیں سکتا اُمتی نبی۔'' پھر آگے فرماتے ہیں:
''اور جیسا کہ میں نے نمونے کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں۔ اُس میں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابنِ مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے میری نسبت کیا فرماتا ہے، میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رَدّ کر سکتا ہوں۔ میں اِس پاک وحی پر ایسا ہی اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر اِیمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں اور میں [1668] یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابنِ مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)
اب وہ جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں عیسیٰ (علیہ السلام) کا ***Status*** (رُتبہ) ہے نبی کا، وہ محمد ﷺ کے مقابلے میں اپنا ***Status*** (مقام) بتا رہے ہیں۔ وہ بھی اُمتی وہاں، یہ بھی اُمتی یہاں، وہ بھی شرع والا اور غیر شرعی، یہ بھی غیر شرعی۔
جناب عبدالمنان عمر: تین چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں، اس لئے میں کوشش کروں گا......
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے بتایا ناں، آپ نے کہا ناں......
جناب عبدالمنان عمر: میں الگ الگ اس کے جواب عرض کرتا ہوں۔
پہلا یہ تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی وحی کو قرآن کے ہم پلّہ قرار دِیا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جناب! یہ ہم پلّہ نہیں ہے، بلکہ مضمون آپ یہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ وحی شبہ والی نہیں ہے، یقینی وحی ہے۔ ''مجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ وحی ہے یا نہیں ہے۔'' چنانچہ دیکھئے وہ اصل عبارت جو ہے جو ''حقیقت الوحی'' کی آپ نے پڑھی ہے، وہ صفحہ:۲۱۱ پر ہے:
''درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی اِلٰہی کو میں دِلی تسلی دینے کے لئے ایک

ذاتی خاصیت ہے اور صبر اس خاصیت کی وہ یقین ہے جو وحی اِلٰہی پر ہوجاتا ہے۔ افسوس کہ اُن لوگوں کے کیسے اِلہام ہیں کہ باوجود دعویٰ اِلہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ جی ہمارے اِلہام ظنّی اُمور ہیں۔ نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی۔ ایسے اِلہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے......''

یہ بات فرما رہے ہیں کہ یہ بھی اُن کو پتا لگتا ہے: ''یہ اِلہام مجھے رحمانی ہوا ہے شیطانی۔'' فرماتے ہیں:

''......مگر میں خداتعالیٰ کی قسم کھاکے کہتا ہوں کہ میں اُن اِلہامات پر اُسی طرح[1669] اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں......'' فضیلت نہیں، اس کے یقین ہونے کو پیش فرما رہے ہیں: ''......کیونکہ......''

جناب یحییٰ بختیار: ''پاک ایسا ہی۔''

جناب عبدالمنان عمر: ''......کیونکہ اس کے ساتھ اِلٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں......''

اب دیکھئے، دُوسری بات یہ تھی۔ غرض اس عبارت میں مرزا صاحب نے اپنی وحی کو قرآن مجید کے مقابل پر پیش نہیں کیا بلکہ اس امر کا اِظہار مقصود ہے کہ: ''مجھ پر جو کلام نازل ہوتا ہے، وہ بھی قطعی اور یقینی طور پر ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ لیکچر ہے جی، یہ آپ کس حوالے......

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس حوالے کے متعلق میں نے گزارش کی کہ یہ کوئی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ جو آپ پڑھ کر سنا رہے ہیں، یہ اپنا خیال ہے یا نوٹ ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ نوٹ دیا ہے جی میں نے۔ پھر مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں، اُن کی کتاب ہے ''الہدیٰ'' اُس کے ص۳۳ پہ ہے: ''جو شان قرآن کی وحی کی ہے، وہ اولیاء کی وحی کی شان نہیں۔'' تو مرزا صاحب کی وحی، وحیِ ولایت ہے، اولیاء کی وحی ہے، وحیِ نبوّت نہیں ہے۔ اُن کی وحی کی وہ شان ہو نہیں سکتی جو نبیوں کی وحی کی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:[1670] آپ یہ، آپ یہ......میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیوں نہیں ہوسکتی؟ یعنی اللہ کے دو بیان آتے ہیں۔ ایک انسان پر آتا ہے، ایک نبی پر آتا ہے۔ تو کیوں شان نہیں ہوتی؟ شان تو اللہ کی ہے، بیان تو اللہ کا ہے، یہ **Source** (منبع) تو وہی ہے، منبع وہی ہے، ویسا ہی پاک ہونا چاہئے اور وہی ***Status*** (مقام) ہونا چاہئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی **Status** (رُتبہ) نہیں، محمد رسول اللہﷺ کی وحی کا **Status** (رُتبہ) ہمارے مذہب اور عقیدے کے لحاظ سے دُنیا کے کسی بھی انسان کی وحی کے برابر نہیں ہے۔ کوئی دُنیا کا بڑے سے بڑا اِنسان ہو، بڑے سے بڑا نبی ہو......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......وہ وحی محمد رسول اللہﷺ کی وحی سے فروتر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، صاحبزادہ صاحب! میں آپ سے ایک اور عرض کروں گا۔ ابھی آنحضرت (ﷺ) کی حدیثیں ہیں ہمارے پاس۔ اگر انہوں نے کسی بہت بڑے آدمی سے بات کی یا بڑے غریب آدمی سے بات کی، بڑے گھٹیا قسم کے آدمی سے بات کی، تو آپ تو یہ نہیں کہیں گے کہ چونکہ گھٹیا آدمی سے بات کی اس لئے اس کا وہی **Status** (رُتبہ) نہیں، آپ کی حدیث کا جو کسی بڑے آدمی سے بات کی۔ یہ تو نہیں ہوسکتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! اگر کسی جگہ......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی بات اُن (ﷺ) کی ہے، اُن کی بات ایک برابر ہے، کسی سے بھی کہی ہو۔ اللہ جو باتیں کرتا ہے، اِلہام بھیجتا ہے، وحی نازل کرتا ہے تو اُس پہ آپ نہیں کہیں گے کہ اس کا **Status Low** (رُتبہ کم) ہوگیا۔ چونکہ ایک محدث سے اُس نے، یا کسی ولی کو یہ وحی بھیجی ہے، اور وہ دُوسرے نبی کو بھیجی ہے، اللہ میاں نے، اس وجہ سے اپنی جو وحی بھیجی ہے یا جو پیغام بھیجا ہے، اُس میں کوئی فرق کردیا ہے۔

[1671] **جناب عبدالمنان عمر:** جنابِ والا! یہ معتقدات کی بات ہے۔ ممکن ہے میں اپنے عقیدے کو آپ سے نہ منواسکوں۔ مگر میرا عقیدہ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ اِرادہ نہیں ہے، دیکھیں ناں جی، ہم تو **Clasification** چاہ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میرا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب یا کسی ولی کی وحی محمد رسول اللہﷺ کی وحی کے مطابق ہوسکتی نہیں۔ وہ وحی اس قدر بڑی ہے، میں اس کی ایک مثال عرض کروں گا آپ کو۔ نبی کریمﷺ پر وحی نازل ہوئی.......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو کہتے ہیں ناں کہ:

''میں اس وحی پر، اس پاک وحی پر ایسا ہی اِیمان لاتا ہوں جیسے ان تمام وحیوں پر اِیمان......''

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے ظنّی ہونے کے مقابلے میں۔ میں نے اس لئے حوالے کا اُوپر کا حصہ جو چھوڑ دیا گیا تھا وہاں، وہ میں نے یہاں پڑھا ہے، اسی لئے، یہی بتانے کے لئے کہ وہاں عظمت کا ذِکر نہیں ہے۔ میں پھر عرض کر دیتا ہوں.....

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، وہ ایسے ہی پاک ہے جیسے دُوسری وحی پاک ہے، اللہ کی طرف سے ہے......

جناب عبدالمنان عمر: درحقیقت......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اِیمان دونوں پہ ایک جیسا لاتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، دونوں پر ایک جیسا نہیں لاتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں ناں جی، وہ اُوپر بیان ہوا ہے ناں جی، اُس کی عبارت کو......

(اسلام سادہ لوگوں کے لئے آیا تھا یا وکیلوں کے لئے؟)

[1672] جناب یحییٰ بختیار: ابھی آپ ایک بات بتائیں، پیشتر اس کے کہ ہم ذرا کچھ آگے جائیں۔ یہ اسلام جو ہے، یہ بڑے سادہ لوگوں، غریب لوگوں، یہ عوام کا مذہب تھا یا وکیلوں کے لئے آیا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! یہ تو بالکل ہمارے جیسے سادہ لوگوں......

(پتہ نہیں چلتا کہ مرزا صاحب کیا کہتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: سادہ لوگوں کا۔ یہ باتیں جو مرزا صاحب کر رہے ہیں کہ: ’’میں نبی ہوں، بروزی ہوں، مجازی ہوں، نہیں ہوں، ہوں، ہوں‘‘ اس سے اسلام کو پھیلانے کا مطلب تھا کہ Confuse (خلط ملط) کرنے کا مطلب تھا؟ آپ یہ بتایئے۔ دیکھئے نا! میں ایک وکیل ہوں، ۲۶ سال کا میرا تجربہ ہو چکا ہے، ایک ماہ سے لگا ہوا ہوں، پتا نہیں چلتا کہ مرزا صاحب کہتے کیا تھے؟ میں عرض کرتا ہوں جی......

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، جی......

(یہ بہت بڑا فتنہ ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک ۱۵دِن اُنہوں نے تقریریں کیں، وہ نہیں **Clear** کر سکے۔ ابھی آپ کہہ رہے ہیں، آپ **Clear** نہیں کر سکے۔ آپ اندازہ لگائیں خدارا! مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی؟ اس سے زیادہ کوئی فتنہ ہوسکتا ہے؟ یہ جو بار بار آپ نے اُس سے معنی نکالے ہیں، ''بروزی''، ''مجازی''، ''اصلی نبی''، ''نقلی نبی''، ''یہ وحی ایسی پاک ہے''، ''یہ وحی پاک نہیں ہے'' اور اَب کہتے ہیں کہ یہ **Simple** (آسان) دِین ہے، **Straight Forword**، جس میں کوئی مغالطے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو آپ پھر بتائیں، وہ کہتا ہے کہ:

''میری وحی ایسی پاک ہے جیسی باقی انبیاء پر آئی ہے۔ میں اُس پر ایسے ہی اِیمان رکھتا ہوں جو باقی......'' آپ کہتے ہیں کہ: ''نہیں، یہ نہیں ہے ویسے۔'' تو یہ تو صاحبزادہ صاحب! بڑی **Confuse** کردیتی ہے بات۔

[1673] جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں، **Confusion** جو ہے جی، یہ بعض دفعہ اس بات میں نہیں ہوتا، اگلے شخص کے سمجھنے میں ہوتا ہے۔ قرآن مجید بالکل سادہ......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ کہتے ہیں کہ اگلے لوگ تو سادہ ہیں ناں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں جی مگر دُنیا کی اکثریت اُس کی سادگی کے باوجود اُس کی صداقت کو نہیں مانتی۔ تو یہ دلیل جو ہے کہ جی لوگوں کو اُلجھاؤ ہے پیدا، یہ دلیل نہیں ہے۔ قرآن مجید بڑی صحیح چیز ہے، سادہ چیز ہے، آسان چیز ہے: (عربی)

جناب یحییٰ بختیار: جی، قرآن شریف تو بالکل صحیح ہے، جب اُس نے ''خاتم النّبیین'' کہہ دیا، ہم نے کہا کہ سلسلہ ختم، مہر لگ گئی، **Sealed**۔ آپ کہتے ہیں: ''نہیں!'' کوئی کہتے ہیں: ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے''، کوئی کہتے ہیں: ''بند ہے!''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ہم نہیں کہتے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نہیں کہتے، ٹھیک ہے، نہیں، ''لا نبیَّ بعدی'' کی حدیث آئی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ: ''نبی نہیں آئے گا، بالکل ٹھیک ہے، مگر وہ اس معنی میں کہ وہ بروزی ہوگی، مجازی ہوگا، اور اُس میں وہ خوبیاں ہوں گی، مگر نبی نہیں ہوگا، اس قسم کا آسکتا ہے، جو اپنے لئے یہ لفظ استعمال کرے، وہ ٹھیک ہے، اُس کو نہ ماننا گنہگار ہے، کافر نہیں ہے۔'' آپ دیکھ لیجئے، آنحضرت (ﷺ) نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

اُنہوں نے کہا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ آپ سارا دِن صبح سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس معنوں میں نہیں تھا، دُوسرے معنوں میں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ اس قسم کا کوئی نبی نہیں، نہ اِس قسم کا، نہ اُس قسم کا، کسی قسم کا نہیں آ سکتا، میں نے اپنا......

[1674] **جناب یحییٰ بختیار:** اور جب وہ کہتے ہیں کہ: ''میں نبی ہوں، خدا کا رسول ہوں''؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ بمعنی محدّث کہا ہے، کیونکہ پہلے لوگوں نے بمعنی محدّث کہا ہے۔

(محدث کی بجائے نبی کا لفظ کیوں؟)

جناب یحییٰ بختیار: کیوں نہیں کہتا وہ محدّث؟ جب اُس نے ایک دفعہ کہہ بھی دیا کہ: ''مسلمانوں کو دھوکا ہوا ہے، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ آئندہ کے لئے اُس کو Amend کروں'' اُس کے بعد پھر وہی حرکت۔ آپ یہ بتایئے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ حرکت جو ہے، وہ یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ بات جو تھی کہ: ''مجھ سے غلطی ہوجاتی ہے، لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے غلط......''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں نہیں، غلطی نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں بات کر رہا ہوں کہ آپ نے ہمیں دھوکا دیا؟ ''میں نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، میرا مطلب یہ نہیں تھا، آپ اِس میں ترمیم سمجھیں۔'' وہ خوش ہوگئے۔ ''دُوسرے دن میں نے پھر وہی لکھنا شروع کردیا۔'' تو اِس پر بھی لوگ سوچتے ہیں کہ آخر مطلب کیا تھا۔ Clear پوزیشن لے آدمی، Stand لے۔ Status (رُتبہ) ہے ایک محدّث کا، اور ایک طرف کہتے ہیں: ''نبی ہوں!'' پھر کہتے ہیں: ''میں نہیں ہوں!'' پھر کہتے ہیں: ''میرا مطلب محدّث تھا!'' پھر کہتے ہیں: ''میں پھر لفظ نبی اِستعمال کروں گا!''

جناب عبدالمنان عمر: میں پھر گزارش یہ کروں گا کہ اُس شخص نے جو کچھ کہا، وہی چیز دُوسروں نے بھی کہی۔ اُس کی میں آپ کے سامنے مثال عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، دیکھیں، ہمارے سامنے صرف مرزا صاحب کا سوال ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب ہی کا۔

[1675] **جناب یحییٰ بختیار:** ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے کہا کہ: ''میں محدّث ہوں!'' آپ کہتے ہیں: ''محدّث ہونے کے باوجود لفظ ''نبی'' کیوں اِستعمال کیا؟'' اب میں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انہوں نے خود کہا کہ: ''ترمیم سمجھو، میری ساری تحریروں میں ترمیم سمجھ لو!'' پھر اُس کے بعد......

جناب عبدالمنان عمر: میں جناب کے سامنے ایک بہت بڑے اِنسان کا ذِکر کرنا چاہتا ہوں...... شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ...... وہ فرماتے ہیں کہ:

''انبیاء کو نبوّت نام بطورِ عہدہ کے دیئے گئے اور ہم محض عنوانِ مدعی دیئے گئے۔ یعنی ہم پر نبی کا نام جائز نہیں رکھا گیا باوجود یکہ حق تعالیٰ ہم کو ہمارے باطن میں اپنے کلام اور اپنے رسول اللہ کے کلام کے معنی......'' اور فرماتے ہیں: (عربی)

''کہ انبیاء جو ہیں، اُن کو تو اسم، نامِ نبوّت دیا گیا ہے، ہمیں نبی کا لقب دیا گیا ہے۔''

اب دیکھئے وہ محدّث ہیں۔ وہ ولی اللہ ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ان کو ''نبی'' کا لقب دیا گیا تھا......

جناب عبدالمنان عمر: وہ فرماتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ابھی ایک اور حوالہ پڑھوں گا......

جناب عبدالمنان عمر: وہ خود فرماتے ہیں......

(اس کا حوالہ کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص ہوں)

جناب یحییٰ بختیار: اِس اسٹیج پر ایک اور حوالہ سُن لیجئے۔ یہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''اِس سلسلہ کثیر وحی اِلٰہی اور اُمورِ غیبیہ اِس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے [1676] گزر چکے ہیں، اُن کو یہ حصہ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے...... میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

جناب عبدالمنان عمر: ''......میں ہی مخصوص کیا گیا۔''

جناب یحییٰ بختیار: ''......صرف میں ہی مخصوص کیا گیا۔''

یہ تو وہ Status (رُتبہ) نہیں ہے، جو عبدالقادر جیلانی صاحب کا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اُن کا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اُن کا نہیں تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ: ''اس کے لئے صرف میں ہوں۔'' یہ ایک اور نبی کا **Status** (رُتبہ) ہے، تو یہ بتائیے یہ کون سا **Status** (مقام) ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ جناب! وہ **Status** (رُتبہ) ہے جو نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا ہے، مسلم کی حدیث عرض کروں گا کہ: ''نبی اللہ آئے گا۔'' اب دیکھئے، خاتم النّبیین ہیں، لا نبی بعدی ہے، کس قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ فرماتے ہیں کہ: ''وہ نبی اللہ آئے گا'' تو یہ مرزا صاحب، اور یہ کسی اور ولی کے متعلق، کسی اور محدّث کے متعلق، کسی اور مجدّد کے متعلق، تمام ذخیرۂ احادیث میں یہ لفظ نہیں ملتا، لفظ ''نبی۔'' تو مرزا صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

''محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان میں، تمام اولیاء، تمام ابدال، تمام اقطاب، تمام محدثین، تمام مجدّدین میں سے صرف ایک مسیحِ موعود کے لئے لفظ ''نبی'' اِستعمال کیا گیا ہے اور کسی کے لئے اِستعمال نہیں کیا گیا۔''

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو نبی ہوگئے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ اُس حدیث کی طرف اِشارہ ہے۔

[1677] جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو نبی ہوگئے ناں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نبی نہیں ہوگئے[1]۔

جناب یحییٰ بختیار: اِس کے باوجود؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر لقب ''نبی'' کا دینے سے نبی ہوجاتا ہے، میں نے عرض کیا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ: ''مجھے نبی کا لقب دیا گیا ہے''، آیا وہ نبی ہوگئے ہیں؟

Mr. Yhaya Bakhtiar: ***Sir, we break for tea, because I do not follow this. Can we have five minutes break?***

(جناب یحییٰ بختیار: جنابِ والا! چائے کا وقفہ کریں، کیونکہ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا۔ کیا ہمیں پانچ منٹ کا وقفہ مل سکتا ہے؟)

Mr. Chairman: ***The House is adjourned for fiftenn minutes.***

---

[1] ''ہٹ دھرمی'' کا دُوسرا نام: ''قادیانیت'' ہے، جس کا مظہر یہ جواب ہے...!

The Delegation, if they like they can sit here, or, if they like, can come after fifteen minutes, at 9:05.

(جناب چیئرمین: ایوان کا اِجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ وفد اگر چاہے تو تشریف رکھے، اور اگر وہ پسند کرے تو پندرہ منٹ کے بعد یعنی ۹:۰۵ بجے واپس آ سکتا ہے) بیٹھے رہیں پندرہ منٹ کے بعد پھر شروع کر دیں گے۔

The honourable members can go.

(معزز اراکین جا سکتے ہیں)

At 9:15, we will assemble again at 9:05.

(۹:۰۵ بجے اِجلاس دوبارہ شروع ہوگا)

[The Special Committee adjourned for tea break to re-assembled at 9:05 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس چائے کے وقفے کے بعد پھر شام ۹:۰۵ بجے ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اِجلاس چائے کے وقفے کے بعد مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں ہوا)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

(جناب چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب!)

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی صحیح عبارت)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا پڑھ کے سنایا تھا، اِس کا جو ترجمہ مجھے دیا گیا ہے، اِس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

[1678]''انبیاء کو نبوّت کا نام بطور عہدہ کے دیئے گئے اور ہم محض یہ عنوان مدعی دیئے گئے۔ یعنی ہم پر نبی کا نام جائز نہیں رکھا گیا، باوجودیکہ حق تعالیٰ ہم کو ہمارے باطن میں اپنا کلام اور رسول اللہ ﷺ کے کلام کے معنی کی خبر دیتا ہے۔'' ''جائز نہیں رکھا گیا۔''

جناب عبدالمنان عمر: جنابِ والا! میری گزارش یہ ہے کہ سیّد عبدالقادر جیلانی صاحب کے الفاظ عربی زبان میں ہیں: (ہمیں یہ لقب دیا گیا ہے)

جناب یحییٰ بختیار: اور اُس کے بعد، اُس کے بعد کیا فرماتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے بعد وہی جو ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھی سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ.....

مولوی مفتی محمود: اِس کے بعد کا لفظ یہ ہے:

''حجر اسم نبی علینا''[1] (ہم پر نبی کا نام منع کر دیا گیا، بند کر دیا گیا)

جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو ''لقب'' والا پیش کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے بھی پیش کریں ناں آپ اُس کے۔

مولوی مفتی محمود: ساتھ ہی لکھا ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہی میں عرض کر رہا ہوں جی۔

مولوی مفتی محمود: اُسی کی تفسیر ہے: (عربی)

جناب عبدالمنان عمر: تو میں نے گزارش یہ کی تھی کہ، میں گزارش یہ کر رہا تھا......

(مرزا صاحب نے کہا کہ میرا نام نبی اور رسول رکھا گیا)

[1679]**جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، بات یہ تھی، صاحبزادہ صاحب! یہاں تو یہ انہوں نے کہا، مرزا صاحب نے کہا کہ: ''میرا نام نبی اور رسول رکھا گیا!'' عہدے کی بات نہیں ہے، لقب کی بات نہیں ہے۔ ''میرا نام نبی اور رسول رکھا گیا۔''

جناب عبدالمنان عمر: ''مجھے نبی کا خطاب دیا گیا''

---

[1] شیخ عبدالقادرؒ فرماتے ہیں: ''ہم پر نبی کا نام منع کر دیا گیا، بند کر دیا گیا'' اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا ہوں'' دونوں باتوں کے زمین و آسمان کے فرق کو قادیانی گواہ مٹانے کے درپے ہے...!

یہ آپ نے مجھے حوالہ پڑھ کر سنایا تھا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اِن لفظوں سے حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ختمِ نبوّت کے منکر نہیں تھے، وہ مدعیٔ نبوّت نہیں تھے، اُن کا آخری نبی ہونے پر اِیمان تھا۔ بتانا مقصود یہ ہے کہ اولیائے اُمت کے یہاں اِس لفظ کا اِستعمال غیر نبی کے لئے بھی ہوتا ہے اور محدثین کے لئے بھی یہ لفظ اِستعمال ہوجاتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی اولیاء کی کٹیگری کے آدمی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو کہتے ہیں کہ: ''ہم پر منع کیا گیا ہے''؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، منع کیا گیا ہے۔ اس میں ''نبی'': (عربی)

(لقب ہمیں دیا گیا ہے نبی کا)

مولوی مفتی محمود: ''لقب نبی کا'' تو نہیں کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا لقب دیا گیا ہے؟

مولوی مفتی محمود: لقب نبی کا تو نہیں دیا گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: کیا لقب جی؟

مولوی مفتی محمود: لقب اولیاء کا، قطب کا، ابدال کا، غوث کا، یہ لقب دیئے گئے ہیں۔

[1680] جناب یحییٰ بختیار: اولیاء کا کہیں، جو کچھ کہیں آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ یہاں نہیں ہے، یہ تشریح یہاں نہیں ہے۔

مولوی مفتی محمود: آگے ہے۔ (عربی)

تشریح اُس کی یہ ہے:

''ہم پر بند کردیا گیا نام رکھنے کا.....''

جناب یحییٰ بختیار: اور مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ:

''خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے اِنکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ جس حالت میں خدا میرا نام 'نبی' رکھتا ہے تو میں کیونکر اِنکار کرسکتا ہوں۔ میرا نام 'نبی' رکھ دیا گیا ہے۔''

(مجموعہ اِشتہارات ج۳ ص۵۹۷، خط بنام اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ص۷، کالم ۱ تا ۳)

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ بعض دفعہ اولیاء کے ہاں لفظِ ''نبی'' اِستعمال ہوتا ہے، مگر اُس سے نبوّتِ حقیقی مراد نہیں ہوتی۔ اِس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ مولانا رُوم اپنی مثنوی کے دفترِ پنجم میں فرماتے ہیں:

''او نبی وقت خویش است اے مرید
زانکہ زو نورِ نبی آید پدید
مقر کن در کاز نیک و خدمتے
تا نبوّت یابی اندر امتے''

یعنی پیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ نبیٔ وقت ہوتا ہے، وہ اپنے زمانے کا نبی ہوتا ہے۔ اب پیر تو نبی نہیں ہوتا، وہ غیر نبی ہوتا ہے، مگر مولانا رُوم اس کو کہتے ہیں:

''او نبی وقت خویش است اے مرید''

(اے میرے مرید! وہ اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے)

کیوں نبی ہوتا ہے؟[1681] حقیقی نبی نہیں ہوتا:

''زانکہ زو نورِ نبی آید پدید''

(کیونکہ اُس کے ذریعے سے محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کا ظہور ہو رہا ہوتا ہے)

پھر فرماتے ہیں:

''مقر کن درکارِ نیک وخدمتے''

(تمہیں چاہئے کہ کوشش کرو اِس کام میں)

''تا نبوّت یابی اندر امتے''

(تا کہ اُمت میں رہتے ہوئے، اُمی ہوتے ہوئے تجھے نبوّت حاصل ہوجائے)

یعنی پیر سے چونکہ آنحضرت ﷺ کا نور ظاہر ہوتا ہے، اِس لئے وہ اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے۔ پس خدمت اور اطاعت میں کوشش کرتا کہ اُمت میں تجھ کو نبوّت حاصل ہو۔

اب یہ دیکھئے، لفظِ ''نبوّت'' ہے، ''اُمت'' ہے۔ تلقین ہے، پیر کو ''نبی وقت'' کہا ہے۔ مگر اس کے باوجود مولانا رُومؒ نبوّت کو جاری نہیں سمجھتے تھے، وہ آخری نبی مانتے تھے، خاتم النّبیین پر اُن کا اِیمان وایقان تھا۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ محض لفظوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے، لفظ کبھی غیر نبی کے لئے یہ ایسا ہوجاتا ہے۔ مفہوم اُس کا لیجئے۔

میں نے مفہوم آپ کو دوعرض کئے تھے کہ مرزا صاحب نے جس جگہ بھی ''نبی'' کا لفظ اِستعمال کیا، وہ صوفیا کی اس اِصطلاح میں اِستعمال کیا جس میں وہ غیر نبی کے لئے بھی اس لفظ کا اِستعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ خواصِ نبوّت، وہ لوازمِ نبوّت، وہ حقیقتِ نبوّت، وہ اُن لوگوں میں نہیں آتی۔ تو مرزا صاحب نے کسی جگہ بھی حقیقی نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نبی میں جو

خصائص ہوتے ہیں، اُن میں سے کسی خاصیت کے پائے جانے کا کبھی اِدّعا نہیں کیا۔

(خصوصیات نبوت کا دعویٰ)

جناب یحییٰ بختیار[1682]: آپ ذرا اس کو چھوڑ دیجئے۔ میں یہ سوال آپ سے پوچھتا ہوں۔ نبی کی خاصیتیں آپ صحیح بتا رہے تھے اور نبی کی جو آپ نے تعریف کی، وہ بھی آپ نے بتائی۔ مرزا صاحب وہ ساری تعریف جو نبی کی ہے، اُس کے مطابق کہتے ہیں کہ: ''مجھ پر وحی آتی ہے، نبی پر وحی آتی ہے۔ میں نبی ہوں۔ میرے نہ ماننے والا کافر ہے۔'' اب یہ ''محدّث'' کی تعریف ہوجاتی ہے کہ اُس کو وحی بھی آتی ہے۔ اُس کو نہ ماننے والا کافر بھی ہوجاتا ہے؟ اور کہے اپنے آپ کو کہ: ''ہوں میں نبی، محدّث نہیں۔ محدّث کا لفظ میں نے **Cancel** (منسوخ) کردیا، لیکن اس کے باوجود اِستعمال کروں گا۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کر رہا تھا جی کہ مرزا صاحب نے کبھی نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ اُنہوں نے کہا ہے کہ: ''میرے ماننے والا کافر ہوجاتا ہے...... نہ ماننے والا۔'' میں نے عرض کیا کہ اُنہوں نے کہا ہے کہ: ''میرے دعوے کو نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوجاتا۔''

یہ میں نے صریح حوالہ اُن کا پیش کیا ہے۔ ''تریاق القلوب'' اُنہی کی کتاب ہے۔ اُس میں سے میں نے یہ حوالہ پیش کیا تھا کہ: ''میرے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہوجاتا۔'' بلکہ مزید اس سلسلے میں وہ فرماتے ہیں کیوں کافر نہیں ہوجاتا: ''آخر میرے پر بھی تو وحی آتی ہے۔ وہ نہیں مجھے مانتا، پھر بھی تو......''

(محدث کا لفظ میرے مقام کے مطابق نہیں نبی استعمال ہونا چاہئے)

جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب! یہ فرمایئے آپ کہ ''ایک غلطی کا اِزالہ'' میں یہ نہیں فرماتے کہ: ''محدّث کا لفظ میرے **Status** (مقام) کے مطابق نہیں۔ ''نبی'' میرے لئے اِستعمال ہونا چاہئے''؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو نہیں فرمایا کہ میرے **Status** (رُتبہ) کے مطابق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار[1683]: نہیں، اس سے وہ **Satisfied** (مطمئن) نہیں تھے، میں کہتا ہوں وہ ٹھیک ہے؟ آپ سے ڈسکشن نہیں کرتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! یہ نہیں کہا۔ اُنہوں نے صرف یہ کہا کہ لغوی طور پر مکالمہ ومخاطبہ اِلٰہیہ جس کو حاصل ہو، لغت میں اُس کو محدث نہیں کہتے۔ یہ ایک لغوی بحث ہے، **Status** (رُتبہ) کی بحث نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ پھر کیوں کہتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: لغواً نہیں کہتے، حقیقتاً کہتے ہیں۔ لغت کے لحاظ سے یہ لفظ نہیں ہے، اُس کے لئے صحیح۔ اُس کے لئے ''مکلم'' کا لفظ ہے، یعنی خدا اُس سے کلام کرتا ہے۔ یہ ہے اُس کے لئے لغت کے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ نبی ہوجاتا ہے پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، نبی نہیں ہوجاتا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتا ہے پھر کہ ''نبی'' کا لفظ اِستعمال کرو۔

جناب عبدالمنان عمر: ''نبی کا لفظ اِستعمال تو میں نے کیا ہے'' یہ دیکھئے، فرمایا ہے انہوں نے کہ: ''او نبی وقت باشد۔'' ''نبی'' کے لفظ سے جھگڑا۔ جھگڑا یہ ہے کہ آیا اُس میں خواص نبوّت آجاتے ہیں۔ خواصِ نبوّت میں نے چار آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اُس کی وحی، وحیِ نبوّت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی اَسّی (۸۰) سے اُوپر کتابوں میں ایک لفظ بھی نہیں دِکھایا جاسکتا کہ اُنہوں نے فرمایا ہو کہ: ''میری وحی، وحیِ نبوّت ہے۔''

(میری وحی ایسی پاک جیسی آنحضرت ﷺ پر آئی ہو)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ: ''میری وحی ایسی پاک ہے جیسے آنحضرت (ﷺ) پر آئی ہو، اور میں اُس پر ویسے ہی اِیمان لاتا ہوں۔''

[1684] جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اُس کے معنی وہ ہیں کہ وہ یقینی ہے۔ ''اُس میں یہ شبہ نہیں ہے مجھے کہ وہ شاید خدا کا کلام ہو یا نہ ہو۔'' یہ نہیں کہ شیطانی ہے کہ نہیں ہے۔ یہ فرمایا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں دیکھئے ناں جی، وہ تو ٹھیک ہے، اُس میں کوئی شک ہے نہیں کہ خدا کا کلام اُن پر آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، خدا کا کلام آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، اور پھر وہ کہتے ہیں کہ: ''میں اُس پر ایسے ایمان لاتا ہوں جیسے خدا کے کلام پر جو کسی نبی پر آیا ہو۔ ایسے ہی پاک ہے جیسے وہ ہو۔''

جناب عبدالمنان عمر: مگر وحی نبوّت نہیں۔ دیکھئے جی، وحی نبوّت تو ایک کیٹگری ہے۔ وحی نبوّت جو ہے، وہ.......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں صاحبزادہ صاحب! میں جو آپ سے عرض کر رہا ہوں، وہ میری Difficulty (مشکل) پر غور کریں۔ چونکہ میں ضروری نہیں سمجھتا جی اِس کو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ: ''مجھ پر وحی آتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے، وہ ایسی پاک ہے جو باقی انبیاء پر وحی آئی ہے اور میں اُس پر ایسے ہی اِیمان لاتا ہوں جیسے باقی انبیاء پر اِیمان لاتا ہوں، اُن کی وحیوں پر اِیمان ہے میرا۔'' اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ: ''میں نبی بھی ہوں۔'' آپ کہتے ہیں کہ یہ ''نبی'' اُس معنی میں نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ: جب وہ کہتا ہے کہ: ''وحی مجھ پر آ رہی ہے، وہ ایسی پاک ہے، اللہ سے ہے، اور میں اُس پر اِیمان لاتا ہوں، میں نبی ہوں۔'' اُس کے بعد کہتے ہیں۔ اس کے باوجود گنجائش رہ جاتی ہے اِس بات کی کہ وہ کہتا ہے کہ: ''میں نہیں ہوں نبی۔'' یہ پوزیشن Clear (واضح) کریں کہ آپ کس طور پر؟ جب وہ کہتا ہے کہ: ''میں نبی ہوں، اور وحی بھی آ رہی ہے اور وحی بھی پاک ہے، اور [1685] اُس پر اِیمان بھی لاتا ہوں جیسے باقی انبیاء کی وحی آئی اسی طرح۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش کیا تھا کہ یہ حوالہ پورا میں نے پڑھ کے سنایا تھا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ کی جو وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے، میں اُس کو قرآنِ مجید پر پیش کرتا ہوں، لیکن اگر وہ قرآن مجید سے مطابقت نہ رکھے تو میں اُس کو اسی طرح پھینک دیتا ہوں جیسے کھنگال کو آدمی پھینک دیتا ہے۔'' یہ ہے مرزا صاحب کی وحی میں جو اُن پر آتی ہے: ''قرآن کے مقابلے میں کھنگال کی طرح'' وہ کہتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت کہ ایک اُمتی کو وحی بھیجے)

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ بتایئے! اگر ایک وحی اُن پر نازل ہوتی ہے اور وہ قرآنِ مجید سے مطابقت نہیں رکھتی تو اُس کو پھینک دیتے ہیں، اگر رکھتی ہے تو اُس کی حاجت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی کہ ایک اُمتی کو وہی وحی بھیجے؟ (وقفہ)

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کی جو وحی ہے، جو قرآن کی آیات ہیں، وہ مرزا صاحب پر نازل ہوئیں۔ یہ کیوں نازل ہوئی ہیں؟ یہ تو

غلط بات ہے کہ قرآن پر نازل ہوگئیں، رسول اللہ پہ نازل ہوگئیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اولیائے اُمت پر قرآنِ مجید کی آیتیں نازل ہوتی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا: اگر اُن پر وحی ایسی آرہی ہے......

جناب عبدالمنان عمر: اُس کی حاجت کیا ہے؟

(مرزا پر جو وحی آتی ہے وہ قرآن کے مطابق نہیں تو اس کی کیا حاجت؟)

جناب یحییٰ بختیار: ...... جو کہ قرآن کے مطابق ہے، وہی قرآن کی وحیاں...... میں نہیں کہتا، وہ کہتے ہیں...... کہ جو قرآن شریف کی آیات ہیں، وہ کہتے ہیں کہ: ''مجھ پر بھی نازل ہوگئی ہیں۔'' ساتھ ہی کچھ اور اُن پر وہ Add ہوجاتا ہے۔ وہ اور [1686] بات ہے۔ جو وحی اُن پر نازل ہوتی ہے اور وہ قرآن شریف کی آیات کے مطابق ہے مگر وہ آیات نہیں، پھر اُن کی کیا حاجت ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ضرورت کیا ہے، حاجت کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، ضرورت کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: گزارش یہ ہے جی کہ جس زمانے میں مرزا صاحب آئے ہیں، اُس زمانے کے فتنے اپنی مخصوص نوعیت کے ہیں۔ ہر زمانے کا ایک الگ فتنہ ہے۔ اُس زمانے کا فتنہ یہ ہے کہ وحیِ اِلٰہی نازل ہوتی ہے کہ نہیں۔ اِلحاد اور دہریت زیادہ اِس طرف جارہی ہے کہ خداتعالیٰ کوئی کلام نہیں کرتا۔ یہ ہے اِس زمانے کا ہماری رائے میں سب سے بڑا فتنہ۔ اِس کو دُور کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے ایک شخص کو بھیجا ہے اور اُس پر مختلف قسم کے کلام نازل کرتا ہے جس میں قرآنِ مجید کی آیات بھی ہوتی ہیں، اور دُوسری باتیں بھی ہوتی ہیں، اور اُس کی شان، اُس کا مقام، اُس کی عزت، اُس کا رُتبہ قرآن کے رُتبے کے کسی طرح برابر نہیں ہوسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر قرآنی آیات اُن پر نازل ہوجاتیں......

جناب عبدالمنان عمر: پھر بھی وہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ دیکھئے کہ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (عربی)

کی آیت مجھ پہ نازل ہوئی۔'' یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ محمد رسول اللہ کے متعلق، کے بارے میں ہے۔ تو یہ ''فتوح الغیب'' کے مقالہ اٹھائیس (۲۸) پر درج ہے۔ تو اِس قسم کی آیتیں جو ہیں، وہ نازل ہوجاتی ہیں۔

اِسی طرح دیکھئے، میں عرض کرتا ہوں کہ مجدّد الف ثانی کے ہاں صاحبزادے، اُن کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد یحییٰ پیدا ہوئے تو اُس وقت اُن کی پیدائش سے قبل اُن کو اِلہام ہوا:

(عربی)[1687]

اب یہ قرآنِ مجید کی آیت ہے، اِس ولی اللہ پر نازل ہوئی۔ یہ نبی نہیں ہے، مجدّد ہے صرف۔ اُس مجدّد پر: (عربی)

کی قرآنی آیت نازل ہوئی۔ اِسی بناپر اُس صاحبزادے کا نام اُنہوں نے محمد یحییٰ رکھا تھا۔

اِسی طرح خواجہ میر درد رحمت علی یوں فرماتے ہیں کہ، فرماتے ہیں: (عربی)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ حضرت میر درد دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہے۔

(عربی)

یہ محمد رسول اللہ صلعم کے بارے میں قرآن مجید کی آیت ہے۔ یہ کہتے ہیں: ''مجھ پر نازل ہوئی ہے۔'' قرآنِ مجید کی آیت ہے: (عربی)

خواجہ میر درد فرماتے ہیں: ''یہ مجھ پہ نازل ہوئی ہے۔''

حضرت اِمام جعفر صادق کا ایک میں قول پیش کرنے کی عزت حاصل کروں گا، آپ فرماتے ہیں کہ: ''پورا کا پورا قرآنِ مجید مجھ پر نازل ہوا۔'' بہت بڑا مقام ہے، مگر دیکھئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو......

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ تھی کہ ضرورت کیا ہوتی ہے: (عربی)

[1688]جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے جواب میرا دے دیا۔ میں نے تو یہ کہا کہ جو اُن پر وحی نازل ہوتی ہے، جو کہ قرآن سے مطابقت رکھتی ہے، آیات نہیں ہوتیں، اُن کی کیا حاجت؟ آپ نے کہا کہ چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وحی نہیں آسکتی، اِس لئے یہ اللہ تعالیٰ نے کیا۔ وہ تو جواب آچکا آپ کا۔

(مرزا صاحب کے دعویٰ کی تشریح)

اب میں آپ سے، یہ ''ایک غلطی کا اِزالہ'' میں جو مرزا صاحب کہتے ہیں، اِس کی ذرا آپ تشریح کردیں:

''چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اُس کا جواب محض

اِنکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں۔ حد یہ کہ خداتعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اُس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پس کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔ بلکہ اس وقت پہلے زمانے کی نسبت بہت تصریح اور توسیع سے یہ الفاظ موجود ہیں۔'' (ایک غلطی کا اِزالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

تو وہ پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ: ''آپ نبی بھی ہیں''...... وہ دعویٰ کیا تھا...... ''آپ یہ نہ کہیں کہ نہیں۔ کیونکہ میرے لئے یہ لفظ اِستعمال ہوئے ہیں۔''

آگے پھر وہ *Explain* (وضاحت) کرتے ہیں...... جیسے میں نے کہا کہ دعویٰ بھی کرلیتے ہیں، پھر اِنکار بھی کردیتے ہیں، پھر دعویٰ کردیتے ہیں، پھر اِنکار کردیتے ہیں...... تو ہمارے لئے *Confusion* (اُلجھن) ہوگئی ہے اس میں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس بارے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے مرزا صاحب کی تحریرات کے جو حوالے آنجناب کی خدمت میں پیش کئے ہیں، وہ آغاز سے لے کر اُن کی وفات تک کے عرصہ پر محیط ہیں۔ کسی دور کو، کسی زمانے کو، کسی حصہ اُن کی زندگی کے [1689] کو ہم نے چھوڑا نہیں ہے۔ پہلے دن کے حوالے بھی ہیں، درمیانی عرصہ کے حوالے بھی ہیں، ۱۹۰۱ء کے حوالے بھی ہیں، ۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالے بھی ہیں، اور اُن کی وفات کے عین اُس دن جو اُن کی تحریر شائع ہوتی ہے، اُس کے حوالے بھی ہیں اور اُن سب میں، میں نے عرض کیا تھا نبوّت حقیقی سے آپ نے اِنکار کیا ہے۔ آپ نے میرے سامنے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں آپ کو اُنہی میں سے پڑھ کر سناتا ہوں تو پھر ذرا پوزیشن *Clear* (واضح) ہوجائے گی۔ (وقفہ)

یہ آپ کا جی نمبر۶ ہے۔ اُن کے جو آپ نے حوالے دیئے ہیں، ضمیمہ 'ج' سے، یہ ۱۹۰۱ء کے بعد کے جو ہیں اُن میں سے پڑھ رہا ہوں...... ۶ اور ۷:

''اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر اِختراع ہے، بلکہ جس نبوّت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف سے منع معلوم ہوتا ہے، ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔''

دیکھئے ناں، صرف یہ دعویٰ ہے کہ: ''ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت ﷺ کے فیضِ نبوّت کی وجہ سے نبی ہوں۔''

''اُمتی بھی ہوں، نبی بھی ہوں آنحضرت ﷺ کے فیض کی وجہ سے!''

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ ''اُمتی نبی'' غیرنبی کو کہتے ہیں۔ ''اُمتی'' اپنے اصلی معنوں میں اِستعمال ہوا ہے۔ اُمتی نبی غیرنبی کو کہتے ہیں۔ بس یہ ایک اُصول ہے۔

[1690] جناب یحییٰ بختیار: ہاں ٹھیک ہے۔ آ گے سن لیجئے:

''اور یہ کہنا کہ نبوّت کا دعویٰ کیا ہے، کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوّت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابلے میں کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوّت سے کثرتِ مکالمت ومخاطبتِ الٰہیہ سے ہے جو آنحضرت ﷺ کی اِقتداء سے حاصل ہے۔ سو کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف......ہوئی۔''

اور پھر اُن کا ایک نوٹ آتا ہے کہ:

''ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر یہ امر ہے کہ ہمارے سیّد مولانا آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوّت نہیں ہے اور نہ کوئی شریعت ہے۔''

یعنی بغیر شرعی نبی کے اور غیرمستقل نبی آسکتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ جو غیرمستقل ہوتا ہے، وہ نبی نہیں ہوتا، جس کے ساتھ شریعت نہیں ہوتی، وہ نبی نہیں ہوتا، ہمارا موقف یہ ہے۔ وہ نبوّت کی کوئی قسم نہیں ہے۔ اُس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نبی نہیں ہے۔ جو نبی ہے وہ کہے گا کہ: ''میں نبی ہوں۔'' وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ: ''میں اُمتی نبی ہوں''؟ ظاہر ہے کہ جب وہ ایک لفظ ساتھ لگاتا ہے تو وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ: ''میرے میں نبوّت دراصل نہیں پائی جاتی۔'' یہ نبوّت کی *Negation* (نفی) ہے۔

(لا نبی بعدی)

جناب یحییٰ بختیار: ہمیں مشکل یہ آجاتی ہے کہ: ''لا نبیَّ بعدی'' میں اُنہوں (ﷺ) نے نہیں کہا کہ اُمتی آسکتا ہے۔ اگر وہ یہ فرمادیتے آنحضرت (ﷺ)، تب تو یہ مسئلہ نہیں چھڑتا۔ انہوں نے کہا: ''کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

[1691] جناب عبدالمنان عمر: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ کہتے ہیں: ''اُمتی آئے گا۔''

جناب عبدالمنان عمر: اُمتی آئے گا، اُمتی نبی نہیں۔ اُمتی نبی کی کوئی نبوّت نہیں ہوتی۔

(مرزا نے اپنے لئے بار بار نبی کا لفظ استعمال کیا)

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر یہ لفظ اِستعمال کیوں کیا اُنہوں نے بار بار؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ دو لفظ......

جناب یحییٰ بختیار: بار، بار جب اُنہوں نے ایک دفعہ کہا بھی۔ میں پھر آپ کو یہ...... میرا خیال ہے آپ مجھ سے تنگ آ گئے ہوں گے...... کہ انہوں کہا کہ اس لفظ سے لوگوں کو غلطی ہوتی ہے، غلط فہمی پیدا ہوگی۔ آئندہ مت اِستعمال کریں۔ اُس کے بعد پھر کیوں اِستعمال کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ وہ اُنہوں نے فرمایا کہ: ''مجھ پر چونکہ وحی...... میری وحی میں چونکہ لفظ 'نبی' موجود ہے، میں تو ماٴمور ہونے کی وجہ سے اُس کو نہیں چھپاؤں گا، میں تو اُس کو ظاہر کروں گا۔ مگر تم لوگ اُس کے غلط معنی نہ سمجھنا، وہ بمعنی محدثیت ہے اور اگر تمہیں یہ لفظ بھی بُرا لگتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ خود کہتے ہیں کہ لفظ ''محدّث'' سے وہ مطلب حل نہیں ہوتا جو میرے لئے ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ لغت کے لحاظ سے، اِصطلاح کے لحاظ سے نہیں۔ اِصطلاح کے لحاظ سے آپ محدّث ہی ہیں۔ لغت میں تو دیکھ لیں ناں جی، ''محدّث'' کے معنی مکالمہ ومخاطبہ اِلٰہی کے مورد کے تو نہیں ہیں۔ وہ تو کوئی غلط بات نہیں کی۔ لغتیں دُنیا میں موجود ہیں۔ کہیں کوئی شخص نکال کے دِکھادے کہ ''محدّث'' کے یہ معنی ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے تو وہاں ایک لغوی بحث کی ہے۔ وہ ایک زبان کا مسئلہ ہے۔ وہ بیان کر رہے ہیں کہ [1692] اُس کو لغت کے لحاظ سے کہو گے تو ''نبی'' کہنا پڑے گا، اِصطلاح کے لحاظ سے کہو گے تو ''محدّث'' کہنا پڑے گا۔ (وقفہ)

(محدث اور ایک عالم میں کیا فرق ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ آپ نے کہا تھا کہ جو محدّث ہوتا ہے اور وہ جو قرآن شریف کی تشریح اور تفسیر کرتا ہے، اُس کا کیا Status (مقام) ہے، کیا پوزیشن ہوتی ہے، ایک عام عالم کے مقابلے میں؟

جناب عبدالمنان عمر: ایک عام......؟

جناب یحییٰ بختیار: ......عالم کے مقابلے میں؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ جو قرآن کی تشریح کرتا ہے، ایک عالم ربانی بھی قرآن مجید کی تفسیر کرسکتا ہے، اور ایک مجدّد بھی کرسکتا ہے، اور ایک محدّث بھی کرسکتا ہے، ایک ولی اللہ بھی کرسکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ **Binding** (لازمی) تو نہیں ہوتا کوئی اس میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ یہ زیادہ **Binding** (لازمی) ہے کم ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، جی نہیں! یہ اتنا ہی ہے جتنا کہ ایک اعلیٰ درجے کے وکیل ہوں، ان کی بات کو ہم زیادہ وقعت دیں گے۔ میرے جیسا ناقص آدمی، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میرا سوال، جو میں نے پوچھا آپ سے کہا، پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ اب یہ ایک وکیل ہے...... یہ اسمبلی ہے، یہ قانون بناتی ہے۔ قانون پاس کردیا انہوں نے۔ اس کے بعد کوئی میرے پاس آتا ہے کہ اس قانون کا کیا مطلب ہے؟ میں اس کی تشریح کردوں گا، تفسیر کردوں گا۔ کوئی معنی نہیں رکھتی وہ تو۔

[1693] جناب عبدالمنان عمر: قانون نہیں بنے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! اس کا مطلب نہیں بدل گیا قانون کا۔

جناب عبدلمنان عمر: جی ہاں! بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر جب وہ عدالت میں جاتا ہے اور جج اس پر وہاں فیصلہ کرتا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے، تو مطلب جو ہے اس اسمبلی کو بھی ماننا پڑتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر ان کو پسند نہیں، ان کا ارادہ یہ نہیں تھا، تو پھر اور قانون بنائیں گے۔ مگر جہاں تک جج کا وہ قول ہے، وہ **Binding** (لازمی) ہو جاتا ہے کہ ان الفاظ کے یہ معنی لیا۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ محدث ایک تفسیر کرتا ہے کہ......

جناب عبدالمنان عمر: کوئی قرآن مجید کی آیت کے کوئی معنی کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں! ''خاتم النّبیین'' کا یہ مطلب ہے......

جناب عبدالمنان عمر: کوئی معنی کردے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر **Binding** (لازمی) ہو جاتا ہے یا نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ **Binding** (لازمی)

نہیں ہوتا۔ اِس کی میں دو مثالیں عرض کروں گا۔ مولوی محمد علی صاحب مرزا کے مرید تھے۔ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق قرآنِ مجید کی روشنی میں یہ سمجھا کہ حضرت مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی۔ نہیں، مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ: ''مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی تھی۔'' اور قرآن مجید سے انہوں نے یہ سمجھا۔ مولانا محمد علی اُن کے مرید ہیں۔ اُنہوں نے اپنی تفسیر....... یہاں میرے پاس موجود ہے.......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے، میں نے دیکھا ہوا ہے۔

[1694] جناب عبدالمنان عمر: ......اپنی تفسیر میں اُنہوں نے کہا کہ اُن کا باپ ہے۔ اب دیکھئے، وہ ان کو محدّث مانتے ہیں، ان کو مجدّد مانتے ہیں، اُن کو ولی اللہ مانتے ہیں، مگر **Differ** کرتے ہیں اُن کی تفسیر کے ساتھ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے صبح فرمایا کہ آپ کو ایک **Offer** (پیشکش) ہوئی تھی کہ آپ چلے جائیں، تبلیغ کریں، کچھ پیسے بھی دے رہے تھے، مگر وہ تفسیر جو مرزا صاحب نے کی، وہ نہ کریں آپ۔ انہوں نے کہا: ''ہم یہ نہیں مانیں گے۔'' اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ اِس کو **Binding** (لازمی) سمجھتے تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ہمارے نزدیک وہ جیسے آپ ایک تشریح کریں تو میرے نزدیک وہ اتنی قابلِ قدر ہوگی کہ میں کہوں گا: ''جناب! میں اُن کی بات کو مقدم کرتا ہوں۔'' اور ایک معمولی سا آدمی میرے خیال میں وکیل کہے گا: ''نہیں جناب! یہ کوئی ضروری نہیں۔'' ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی وحی جو ہے یا مرزا صاحب کی جو تشریح ہے یا تفسیر ہے، وہ اس رنگ میں **Binding** (لازمی) نہیں ہے کہ: ''آپ اُس کے خلاف نہیں جاسکتے۔ میں نے اُس کی عملی مثال دی ہے۔ ایک اور مثال دیتا ہوں۔ یہ تو وحی نہیں ہے، میں وحی کی مثال دیتا ہوں۔ مرزا صاحب کو ایک دفعہ یہ بتایا گیا: ''آج عید ہے۔'' اِلہام ہوا کہ: ''آج عید ہے۔'' آگے کیا ہے؟ ''چاہے کرو، چاہے نہ کرو۔'' دیکھئے **Binding** (لازمی) نہیں رہا۔ تو کبھی بھی مرزا صاحب نے اپنی وحی کو، اپنی تفسیر کو، اپنی توضیحات کو اِس رنگ میں نہیں پیش کیا کہ وہ قرآنِ مجید کی طرح غیر مبدل ہے اور وہ.......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے وہ نہیں کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ...... وہ اتنی **Binding** (لازمی) بھی نہیں ہے، **Binding** (لازمی) بھی اِس قسم کی نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، اُس کی جو تشریح کی، جو تفسیر اُن کی ہے، میں وہ کی بات کر رہا ہوں۔ کیا اُس کو آپ Hinding (لازمی) سمجھتے ہیں یا نہیں؟

[1695] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ میں نے تو دو مثالیں عرض کی ہیں کہ ہم Binding (لازمی) نہیں سمجھتے۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں ناں کہ آنحضرت (ﷺ) قرآن کی کسی آیت کا مطلب سمجھا گئے ہیں، ہمارے پاس حدیث موجود ہے......

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ہم Binding (لازمی)......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ Binding (لازمی) ہو جاتی ہے اگر صحیح ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہتا ہوں کہ ایسا Status (رُتبہ) تو آپ نہیں دیتے مرزا صاحب کی اُس کو؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ایسا Status (رُتبہ) نہیں مل سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، اب یہ آپ بتایئے کہ اسلام میں یہ قرآن کی تفسیر کی ہمیں اِجازت دی گئی ہے۔ آنحضرت صلعم (ﷺ) کی وفات کے بعد، اس پر ہمیں کسی ایک شخص کی تفسیر Binding (لازمی) نہیں ہو سکتی۔ میں یہ آپ سے پوائنٹ لینا چاہتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل صحیح موقف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ جو ربوہ والے ہیں، اُن کا کیا ہے؟ وہ Binding (لازمی) ہے یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں جی، آپ کے اِختلافات ان سے ہیں ناں۔ اگر میں کہتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ اُن کی اِس قدر متضاد......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ......

[1696] جناب عبدالمنان عمر: میں وجہ ایک عرض کر دوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ نہیں کہ میں آپ کو آپس میں کوئی لڑانے کی بات کر رہا ہوں۔ ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ ان سے بھی ہم نے کچھ سوال پوچھے۔ انہوں نے کہا کہ: ''ہم

اس بارے میں نہیں پوچھنا چاہتے۔‘‘ مگر وہ ایسی بات تھی کہ ضرورت نہیں پڑی۔ جو باتیں تھیں وہ بتاتے تھے۔ تو ہم اس واسطے پوچھتے ہیں تاکہ **Differences** (اِختلافات) جو ہیں وہ **Clear** (واضح) ہوجائیں کہ آخر یہ **Diffrence** (اِختلاف) کس بات کا تھا؟ ابھی آپ کہتے ہیں کہ یہ ایک مجازی طور پر نبی تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: ’’مجازی طور پر نبی‘‘ کہنے کا مطلب ہے غیر نبی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: غیر نبی تھے۔ ’’مجازی‘‘ اس واسطے کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور بروزی سمجھیں یا کوئی سمجھیں، مگر اصلی نبی یا حقیقی نبی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی یہی کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ کا جو میں مطلب سمجھا ہوں وہ غالباً یہ ہے کہ پھر ہمارے اور اُن کے موقف میں فرق کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں کہ کیا فرق ہے۔ پہلا فرق بڑا نمایاں فرق، جس میں دراصل ہمارا اُن لوگوں کے ساتھ بڑا بھاری اِختلاف ہے، وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا جو بھی **Status** (رُتبہ) ہو، نبوّت کی جو بھی تشریح کی جائے، نبوّت کے جو بھی معنی کئے جائیں، مرزا صاحب کے اُس مقام کو نہ ماننے کی وجہ سے ہمارے نزدیک کوئی شخص [1697] کافر نہیں ہوجاتا۔ مگر اُن کا نقطۂ نگاہ جو اُنہوں نے ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۴ء میں پیش کیا، وہ یہ تھا کہ وہ کافر ہیں۔ یہ ہمارا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ کافر بھی تو اُس قسم کے ہیں جو......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ میں نے جو موقف اُن کا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اُنہوں نے بھی یہی کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جسے ’’کافر‘‘ آپ کہتے ہیں، وہ بھی سیکنڈ کیٹگری ’’گنہگار‘‘ کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں، میرا دعویٰ ہے کہ وہ ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۷ء کی تحریرات میں مجھے ایک لفظ ایسا دِکھائیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے پاس موجود ہے۔ ''کافر ہے۔ پکا کافر ہے'' وہ یہ کہتے رہے ہیں۔ مگر جو ناصر احمد کا کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں دو قسم کے ہیں۔ اُنہوں نے اور الفاظ اِستعمال کئے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! اُنہوں نے لکھا ہے کہ: ''دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں اُنہوں نے پھر اس کی تفسیر ایسے دی ہے کہ دائرۂ اسلام کے علاوہ ایک اُمت کا بھی دائرہ ہے۔ اسلام کے دائرے سے خارج مگر اُمت کے دائرے میں رہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ کون سا دائرہ ہے؟ یہ ہماری فہم سے بالا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ اسلام کا بھی ایک دائرہ ہے، پھر ایک اُمت کا بھی دائرہ ہے۔ کم سے کم میرے دِماغ میں تو نہیں آتا۔

[1698] جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ بھی کہا، اُمت جو ہے، نہیں جی، اُنہوں نے کہا ایک ملت......

جناب عبدالمنان عمر: ......کا دائرہ ہے، ایک اسلام کا دائرہ ہے۔ جناب! ہماری عقل میں تو نہیں آتا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے! اُمت ہے، کہتے ہیں، وہ اُمت ہے......

(خلط ملط کر دیا)

جناب عبدالمنان عمر: ہم تو بالکل بری الذمہ ہیں اُن کی اِن تشریحات سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں تو ***Confuse*** (خلط ملط) کر دیا ہے ناں جی، کیونکہ ہم نے یہ چیز پہلے نہیں سُنی تھی۔ تو ہم تو پڑھتے رہے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ہماری بات تو ***Confusing*** (خلط ملط کرنے والی) صاف صاف......نہیں ہے، ہم تو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہم تو پڑھتے رہے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......ہم تو صاف صاف کہتے ہیں کہ جناب! وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا، دیکھئے، میں آپ کو عرض کروں، اُن کی تشریحات جو ہیں ناں، کچھ چیزیں،

کیونکہ نصف صدی ہوگئی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کو اس واسطے عرض کررہا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: مثلاً میں اُن کا ایک قول پیش کرتا ہوں:

''اگر میری گردن کے اس طرف بھی تلوار رکھ دی جائے اور اُس طرف بھی تلوار رکھ دی جائے......''

جناب یحییٰ بختیار: وہ سب سُنا ہے اُن لوگوں سے ہم نے۔

جناب عبدالمنان عمر: اب بتایئے اس میں کیا تشریح ہوسکتی ہے؟ یہ ہمارا اُن سے بنیادی اختلاف ہے۔

[1699] جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے اُن کو سُنایا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جو آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ بشیر احمد صاحب کا ہے وہ ''کلمۃ الفصل'' سے۔

جناب عبدالمنان عمر: ''کلمۃ الفصل'' سے۔

(نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج)

جناب یحییٰ بختیار: ''جو تمام رسولوں کو ماننا جزوِ ایمان نہیں سمجھتے۔ پھر اس آیت کے تحت ہر ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتا ہے پر مسیحِ موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب کی تحریر کے منافی ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ: ''میرے اِنکار سے تو کوئی کافر نہیں ہوجاتا۔'' یہ کہتے ہیں کہ کافر ہوجاتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے اس پہ کہا کہ نہیں، یہ کافر سیکنڈ کیٹگری کا ہے جس کو آپ کہتے ہیں: ''گنہگار''!

جناب عبدالمنان عمر: وہ نہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ وہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اُنہوں نے یہ کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے، میں عرض یہ کررہا ہوں کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے، یہ

تو وہ جانے ناں۔ جناب! ہمارا اُن سے بنیادی اِختلاف یہ ہے کہ مرزا صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی تو اُنہوں نے وہ ***Amend*** (ترمیم) کر دیا، اسمبلی کا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ہے جی۔

[1700] **جناب یحییٰ بختیار:** تو پھر آپ کہتے ہیں کہ اِختلافات کچھ نہیں رہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ***Amend*** (ترمیم) کر دیا ہے، تو اسی لئے میں نے عرض کیا کہ ہمارا اِختلاف اُن سے اُس وقت سے چلا آرہا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی تو اِختلاف نہیں رہا ناں آپ کا؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر وہ نہیں رہے گا تو نہیں رہے گا۔ بات یہ ہے کہ ہمیں تو علم نہیں ہے کہ آپ کے سامنے اُنہوں نے کیا بیان دیا ہے؟ یہ تو خفیہ کارروائی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آجائے گی، خفیہ کارروائی دیر تک نہیں رہے گی۔ اُنہوں نے یہی کہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ جتنی اِطلاع بخشیں گے آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیر تک نہیں رہے گی۔ مگر اُنہوں نے یہی کہا ہے کہ وہ کافر جو ہے وہ اُس معنی میں ہے جو گنہگار کے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: تو دو چار تبدیلیاں اور کر لیں تو وہ آپ کے اور ہمارے بھائی ہیں، ہم سب مل جائیں گے۔ لیکن ہم نے جو ***Stand*** لیا ہے وہ ***Stand*** جنابِ عالی! یہی ہے کہ مرزا صاحب کی جو مرضی حیثیت مان لو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تھوڑی سی تبدیلی کر لیں، تھوڑی سی وہ کر لیں۔

(قہقہے)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہماری تبدیلی، جنابِ والا! ہمیں آپ کوئی تبدیلی تجویز فرمائیں اور وہ اسلام کے، قرآن کے اور رسول کے اور حدیث کے مطابق ہو، ہماری گردنیں جھک جائیں گی اُس کے آگے۔ آپ ہمیں اِصرار میں کبھی نہیں پائیں گے کہ ہم اِصرار کرتے ہیں۔ مگر بات وہ ہونی چاہئے جو قرآن اور حدیث سے ہو۔ وہ کسی شخص کا قول نہیں ہونا چاہئے۔ کوئی چیز آپ پیش کیجئے قرآن اور حدیث کے مطابق ہوگی تو [1701] ہمارے لئے رُجوع بالکل آسان ہوگا۔

(حقیقی نبی، حقیقی کافر کی طرح کوئی حقیقی مسلمان ہوتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، ابھی آپ، جیسا آپ نے کہا کہ ''حقیقی نبی'' اور ''حقیقی کافر'' ایسے کوئی ''حقیقی مسلمان'' بھی ہوتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(حقیقی مسلمان کون؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ کون ہوتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جو قرآن مجید کے سارے اَحکام کو مانے، جو محمد رسول اللہ کے اُسوہ پر چلے، جو حدیث کی باتوں کو مانے، جو سنتِ رسول کو مانے، وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر وہ اُن سب کو ماننے کے باوجود مرزا صاحب کو نہ مانے محدّث یا نبی یا کسی اور حیثیت میں، تو پھر؟

جناب عبدالمنان عمر: مسلمان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: حقیقی ہے کہ نہیں؟

(جو مرزا صاحب کو نہ مانے مسلمان ہے یا نہیں؟)

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، چونکہ اُس نے خدا کے ایک حکم جو خدا کے محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک بہت عظیم الشان پیش گوئی ہے، وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک پیش گوئی کا منکر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں پوچھ رہا تھا کہ آپ کے نقطۂ نظر سے......

جناب عبدالمنان عمر: ......گنہگار ہے۔

(غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......کوئی غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہ، جناب! یہ نہیں ہے کہ غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا، یہ نہیں ہے ہمارا پوائنٹ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، جو غیر احمدی ہے وہ حقیقی مسلمان نہیں ہے؟

[1702] جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جی، وہ لوگ صرف ایک حکم کا اِنکار کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے وجہ نہیں پوچھ لی آپ سے۔ اُس اِنکار کی وجہ سے

میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ پھر حقیقی مسلمان تو نہیں ہوتے؟

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی کافر نہیں ہوتا وہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کافر نہیں کہتا، میں تو بڑی کیٹگری میں جانا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے، حقیقی مسلمان وہ ہوتا ہے جو حقیقی معنی...... حقیقی کافر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے بتا دیا۔ دیکھئے جی، میں، میں سارے، میں تو بڑا گنہگار ہوں، مگر فرض کیجئے میں کوشش کرتا ہوں کہ جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے اَحکام ہیں اُن کو پورا کروں، جو بھی اچھی باتیں ہیں وہ سب پوری کردُوں، جو بھی ایک نیک مسلمان باتیں کرسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وہ میں بجالاؤں۔ مگر میں یہ کہوں گا کہ میں مرزا صاحب کو نہ نبی، نہ محدث مانتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: وہ تو ماننا جزوِ ایمان نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں......

جناب عبدالمنان عمر: جزوِ ایمان نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں حقیقی...... دیکھئے ناں، سوال یہ ہے، میں حقیقی مسلمان تو نہ ہوا ناں، کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم میں نے نہیں مانا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا جی کہ وہ شخص ......ہم اس کو جزوِ ایمان قرار نہیں دیتے ہیں۔ تو جب اِیمان کا جز نہیں ہے تو پھر معتقدات کا جز نہیں ہے۔ تو اَب اس کے لئے یہ ہم کیوں کہیں کہ وہ شخص جو ہے......ہم کہیں گے کہ اُس سے کمزوری ہوئی ہے۔

[1703] جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک کمزوری جب ہوجائے تو حقیقی مسلمان تو نہ ہوا ناں؟ میں ''*Perfect* (مکمل) مسلمان'' پوچھتا ہوں آپ سے؟

جناب عبدالمنان عمر: حقیقی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں ہوا جی پھر وہ تو؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہم جو ***Stand*** لے رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ماننا جزوِ ایمان نہیں۔ مرزا صاحب کے دعوے کے اِنکار کی وجہ سے بھی وہی پوزیشن ہوجائے گی۔ آپ اس کا ***Reverse*** (اُلٹ) لے لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، اِنکار ہو یا ماننا ہو، بات ایک ہی ہو جاتی ہے وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ ''اِنکار'' اور ''ماننا'' تو متضاد باتیں ہیں ناں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اِنکار کرنے سے میں حقیقی بن جاتا ہوں؟ حقیقی نہیں بن سکتا۔ ماننے سے میں حقیقی ہوسکتا ہوں۔ دیکھیں ناں۔

جناب عبدالمنان عمر: اُسی کا *Reverse* (اُلٹ) ہوگا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، یہی ہوگا ناں۔ تو یہ سارے کا سارا میرے حقیقی مسلمان ہونے کے لئے میں ساری دُنیا میں جتنی بھی خوبیاں ہیں، میں اپنے اندر پیدا کرلوں، اُس کے باوجود اگر مرزا صاحب کو میں نے محدّث یا نبی نہ مانا، اس معنی میں جیسے آپ کہتے ہیں، تو میں حقیقی مسلمان نہیں ہوا؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب کو نہ ماننے کا سوال نہیں، جناب محمد رسول اللہ صلعم کی ایک چیز کو، آپ اگر رسول کے کسی بھی فرمان کو......

(یہ اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ مرزا کو مانو؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے نقطۂ نظر سے یہ اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ مرزا صاحب کو مانو؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل جناب! جو رسول کے فرمان کا منکر ہوگا، میں اُس کو حقیقی طور پر نہیں قرار دُوں گا۔

[1704] **جناب یحییٰ بختیار:** تو آپ کا یہ نقطۂ نظر ہے کہ اللہ اور رسول کا فرمان ہے......

جناب عبدالمنان عمر: فرمان کی وجہ سے نہ کہ مرزا صاحب کی وجہ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مرزا صاحب......اللہ اور رسول کا یہ فرمان ہے...... میں پوزیشن *Clear* (صاف) کرنا چاہتا ہوں......کہ مرزا صاحب مسیحِ موعود ہیں، اس کو مانو اور میں کہتا ہوں کہ میں نہیں مانتا۔ تو میں حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: چونکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ''چونکہ'' کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''چونکہ'' بعد میں بتایئے۔ پہلے، دیکھئے ناں، مرزا صاحب......

جناب عبدالمنان عمر: ایک اِلتباس کا ڈر ہے۔ وہ یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، مرزا صاحب! *Please* (براہِ کرم)، میں ایک

Request (درخواست) کر رہا ہوں کہ میں جو سوال پوچھتا ہوں، اُس کا پہلے جواب دے دیجئے۔ پھر بے شک ایک گھنٹے تک اُس کی تفصیل کردیجئے۔ کہ کیا وجوہات ہیں؟ میں نے صرف یہ پوچھا آپ سے، اور تین چار دفعہ عرض کی کہ اگر ایک شخص نیک ہے، اللہ کا نیک بندہ ہے، اولیاء ہے، بزرگ ہے، سارے اللہ کے اَحکام جو ہیں وہ پورے کرتا ہے، مگر وہ آپ کے مطابق ایک حکم کو نہیں مانتا، آپ کے مطابق، کہ مرزا صاحب جو مسیحِ موعود یا محدّث ہیں، ان کو بھی مانو، تو آپ کے نقطۂ نظر سے وہ حقیقی مسلمان نہیں ہوتا؟ آپ پہلے کہیں کہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں......

(آپ جواب نہیں دیتے)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، آپ کبھی بھی جواب نہیں دیتے۔ مجھے ***Request*** (درخواست) کرنی پڑے گی اسپیکر صاحب سے کہ پہلے آپ جواب دیجئے، پھر تفصیل کیجئے۔ آپ کہیں کہ حقیقی مسلمان ہوسکتا ہے کہ نہیں؟

(مرزا کا منکر حقیقی مسلمان نہیں)

[1705] جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کررہا تھا کہ مرزا صاحب کو آپ لانے کی بجائے آپ سے جو میرا ***Stand*** (موقف) ہے......

جناب یحییٰ بختیار: اُس کو میں سمجھ گیا ہوں، میں نے پہلے ہی عرض کی کہ اگر ایک شخص......میں، فرض کرو ایسے کہتا ہوں، ایک شخص اللہ کے سارے حکم کو مانتا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور ایک حکم کو نہیں مانتا؟

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک حکم کو نہیں مانتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں ہوسکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

دُوسرا سوال یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مرزا صاحب مسیحِ موعود ہیں، اُن کو مانو۔ جو نہیں مانتا، وہ حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ اگر اُس پر اِتمامِ حجت نہیں تو ہوجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اِتمامِ حجت'' کو چھوڑ دیجئے فی الحال۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ناں......

جناب یحییٰ بختیار: بس جی وہ وہ چکا ہے، فرض کیجئے کہ ہو چکا ہے۔
جناب عبدالمنان عمر: اِتمامِ حجت ہو چکا ہے؟
جناب یحییٰ بختیار: ہو چکا ہے۔
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، پھر بالکل نہیں، کیونکہ وہ ایک صداقت کو سمجھتے ہوئے اُس کا اِنکار کرتا ہے۔ پھر نہیں۔ لیکن اگر وہ اِتمامِ حجت کے بغیر نہیں مانتا تو کوئی حرج نہیں، بالکل کوئی حرج نہیں۔ پھر وہ مسلمان......

(غیر احمدیوں میں کوئی حقیقی مسلمان ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ مجھے بتایئے کہ جو مسلمان اس وقت ہیں اور مرزا صاحب کو نہیں مانتے، یعنی غیر احمدی ہیں، آپ کے نقطۂ نظر سے اِن میں کوئی حقیقی مسلمان ہے؟
[1706] جناب عبدالمنان عمر: بہت، بہت، بہت۔
جناب یحییٰ بختیار: حقیقی؟
جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، بہت۔ کیوں آپ......
جناب یحییٰ بختیار: اللہ کا حکم نہیں مانتے، آپ یہ نہیں دیکھتے؟
جناب عبدالمنان عمر: نہیں جناب! ہم بالکل مانتے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اللہ کا وہ ایک حکم نہیں مان رہے۔
جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے، آپ نے، اُس کو کو چھوڑ دیا ہے آپ نے۔ آپ نے کہا ہے کہ وہ تو فضول سی بات ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، میں کہتا ہوں کہ اللہ کا ایک حکم نہیں مانتے وہ۔
جناب عبدالمنان عمر: وہ تو آپ نے چھوڑ دیا ہے کہ ہاں، وہ تو نہیں، اُس کا میرا جواب ہے کہ نہیں ہے وہ حقیقی مسلمان۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔
جناب عبدالمنان عمر: اب آپ نے لیا ہے مرزا صاحب کو۔
جناب یحییٰ بختیار: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اِس اسمبلی میں جو ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ان پر اِتمامِ حجت نہیں ہوا تو دُنیا میں کسی پر نہیں ہوا، کیونکہ ایک مہینے سے یہ سُن رہے ہیں......
جناب عبدالمنان عمر: بالکل، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب کے جتنے دلائل تھے وہ آ گئے۔
جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں ہوگا، اگر اِتمامِ حجت نہیں ہوا، قطعاً یہ ہم نہیں کہیں گے کہ یہ غیر مسلم ہوگئے ہیں یا یہ کافر ہوگئے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو ہوگیا ہے اِتمامِ حجت۔
[1707] جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں، یہ بالکل صحیح نقطۂ نگاہ ہے کہ اگر ان پر کسی پر اِتمامِ حجت نہیں ہوا، وہ بالکل ہوسکتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: اور اگر ہوگیا ہو؟
جناب عبدالمنان عمر: ہاں، پھر تو ٹھیک ہے۔ تو ''اِتمامِ حجت'' کے معنی میں عرض کر چکا ہوں کہ ایک صداقت کو تسلیم کر کے کہ یہ ایک صداقت ہے، وہ کہتا ہے کہ: ''میں نہیں مانوں گا'' یہ تو واقعی میں بُری بات ہے۔

(مرزا صاحب جب مسلمان کا لفظ استعمال کرتے ہیں یہ لوگ حقیقی مسلمان ہوتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ فرمائیے کہ جب مرزا صاحب اپنی تحریروں میں ''مسلمان'' لفظ اِستعمال کرتے ہیں اور اُن کا مطلب ''احمدی'' سے نہیں ہوتا، تو کیا اُن کے نزدیک یہ لوگ حقیقی مسلمان ہوتے ہیں یا نہیں؟
جناب عبدالمنان عمر: بعض جگہ حقیقی ہوں گے، بعض جگہ نہیں ہوں گے، یہ اُس شخص کی حالت پر ہے۔ کیونکہ جب وہ کہتے ہیں کہ: ''جو مجھے نہیں مانتا'' تو وہ تو سینکڑوں، ہزاروں، لکھوکھہا انسان ہیں۔ تو محض اس کی وجہ سے تو فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔
جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں یہاں، وہ یہاں ایک جگہ اُن کے صاحبزادے فرماتے ہیں، جن کو آپ ***Reject*** (مسترد) کرتے ہیں، مگر آپ دیکھ لیجئے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں، وہ آپ اپنا اندازہ لگائیں۔ مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ:
''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو......''
جناب عبدالمنان عمر: خدا جانتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں جی، میں اُس پر آ رہا ہوں، اس میں کئی ***Complications*** (پیچیدگیاں) ہیں۔

ایک آواز: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ دیکھیں ناں جی، خدا تو بہتر جانتا ہے مگر یہ جو مرزا صاحب فرماتے ہیں.......

[1708] **ایک آواز:** اور نہ خدا نے ہمیں مکلّف کیا ہے کہ ہم یہ پیمانہ لے کے کھڑے ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ ذرا عرض کررہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا محمود صاحب کا کچھ فرمان ہے؟

ایک آواز: یہ لوگوں کو توڑنا خدا نے ہمارے سپرد نہیں کیا ہے۔

(مسلمان سے مراد مدعی اسلام، اس کا حوالہ)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا بشیر احمد صاحب جو ہیں ناں، مرزا بشیر احمد صاحب فرمارہے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اِس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھا جائیں۔ اِس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور اِزالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ: 'وہ لوگ جو اِسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔' تاجہاں کہیں بھی 'مسلمان' کا لفظ ہو تو اُس سے مدعی اسلام، سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۲۶) تحفۂ گولڑویہ میں آیا ہوا ہے، اُن کا صفحہ:۱۸ میں، مرزا صاحب کا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر نہ ہمارے لئے حجت ہے، نہ یہ دُرست ہے، نہ ہمارے سامنے اِس کو پیش ہونا چاہئے۔ ہم اُن کے اِس نقطۂ نگاہ کے خلاف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بعض دفعہ اِس کو اِستعمال کیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ جی، وہ غلط کہتے ہیں۔ مرزا صاحب کی تحریر لایئے میرے سامنے تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی لے آؤں گا میں۔

جناب عبدالمنان عمر: اُس کے لئے میں حاضر ہوں۔ مرزا بشیر احمد صاحب کو میں حجت نہیں سمجھتا۔

[1709] جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ:

’’اِس لئے آپ نے کہیں کہیں بطور اِزالہ کے ’غیر احمدیوں‘ کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ ’وہ لوگ جو اِسلام کا دعویٰ کرتے ہیں‘۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: اِن کی ایسی تحریروں کی وجہ سے ہی تو ہم ان کے مخالف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ’’تحفۂ گولڑویہ‘‘ جو ہے، اس کے صفحہ:۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: کیا فرماتے ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: ’’......جو اِسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو پھر دُوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۲۸، خزائن ج۱۷ص۴۱۷)

یہ فرماتے ہیں: ’’......جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔‘‘

ص۱۸، انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ص۱۸ فرمایا جی آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: وہاں تو یہی لکھا ہے، پتا نہیں کہ ایڈیشن کوئی مختلف ہوگیا ہو۔

Mr. Chairman: ***Should we close for today?***

(جناب چیئرمین: کیا آج کی کارروائی ختم کردیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Just on or two questions, Sir, on this point.***

(جناب یحییٰ بختیار: اس بارے میں صرف ایک یا دو سوال کرنا چاہتا ہوں جناب!)

Mr. Chairman: ***All right.***

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے)

(مرتد کون ہوتا ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ فرمائیے کہ ’’مرتد‘‘ کون ہوتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ’’مرتد‘‘ کون ہوتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، اسلام میں؟

[1710] جناب عبدالمنان عمر: ’’مرتد‘‘ کے اِصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ جو شخص اسلام کو ایک دفعہ قبول کرکے پھر وہ اس اسلام کو چھوڑ دے۔

(خاص قسم کا اسلام یا عام اسلام)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی خاص قسم کا اسلام ہے یا عام اسلام؟

جناب عبدالمنان عمر: محمد رسول اللہ صلعم کا لایا ہوا اِسلام، قرآن کا لایا ہوا اِسلام۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اَب جو حکیم صاحب جو تھے، یہ احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے، بیعت لے آئے......

جناب عبدالمنان عمر: میں اُس سے پہلے عرض کرسکتا ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پہلے ذرا یہ سوال پوچھ لوں، پھر آپ......

جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے کہ وہ سوال پیدا نہیں ہوگا، سوال خود بخود بٹ جائے گا اور یہ لفظ جو ہے، لغوی اِس کے معنی یہ ہیں کہ ایک چیز کو خیال کر کے، ایک چیز کو مان کے، ایک رستے کو اِختیار کر کے، اُس کو چھوڑ دے آدمی، واپس آ جائے اُس سے، یہ لغواً......

Ch. Jahangir Ali: *Mr. Chairman, Sir, on a point of explanation. Janab, the witness is here to answer the questions of the Attorney-General and, if there is no question, then I think, he need not explain any thing. Therefore, he should hear the question of the honourable Attorney-General and then he should speak in explanation or in reply of that question Sir. If there is no question, then he is not supposed to give any speech or explanation.*

(چوہدری جہانگیر علی: جناب نقطۂ وضاحت! یہاں پر گواہ نے اٹارنی جنرل صاحب کے سوال کا جواب دینا ہوتا ہے۔ جب تک سوال نہ کیا جائے، گواہ کو وضاحت میں بیان دینے کی ضرورت نہیں۔ اسے پہلے سوال سننا چاہئے اور پھر اس کے بعد وہ جواب میں وضاحت کرے)

Mr. Chairman: *The Attorney-General will raise this objection, if any.*

(جناب چیئرمین: اگر ضروری ہو تو اٹارنی جنرل صاحب یہ اِعتراض کرسکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ آپ سے ایک پہلے ***Simple*** (آسان) سوال

پوچھا کہ ''مرتد'' کے اِسلام میں معنی کیا ہیں؟ میں لغوی معنوں کی طرف نہیں جا رہا۔ لغوی معنی ہم جانتے ہیں کہ "Renegade" (مرتد) جس کو کہتے ہیں انگریزی میں۔ جو مذہب کی دُوسری طرف چلا [1711] جائے، آپ اس کو کہتے ہیں کہ جی Floor Cross کرگیا۔ وہ بھی Renegade (مرتد) ہوگیا؟ ایسی چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ لغوی معنوں میں ہیں۔ عام مرتد، جس کو سزا یہ ہے کہ اس کو سنگسار کردیا جاتا ہے، ''مرتد'' اس معنی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: مرتد جس کی سزا قرآن شریف میں مقرّر ہے واجب القتل۔

جناب عبدالمنان عمر: مجھے تو کہیں قرآن میں نہیں ملی۔

جناب یحییٰ بختیار: اسلام میں نہیں ہے واجب القتل؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرتد کے لئے نہیں ہے یہ؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ مرتد ہوتا کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ناں کہ اگر تو اِصطلاحی معنی میں ہے تو یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص اسلام قبول کرکے پھر اس کو چھوڑ دے، اس کو مرتد کہتے ہیں۔

(مرزا صاحب نے قادیانیت چھوڑنے والے عبدالحکیم کو مرتد کہا)

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر عبدالحکیم جو تھے، وہ مسلمان تو پہلے بھی تھے۔ پھر احمدی بنے۔ پھر وہ مرزا صاحب سے باہر چلے آئے۔ ان کو نبی نہیں مانتے تھے۔ جھگڑا ان کا ہوگیا......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ واقعہ نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ عبدالحکیم خاں پٹیالہ کے ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ ان کے...... مسلمان تھے۔ مرزا صاحب کو بھی مانا انہوں نے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک ایسا عقیدہ اِختیار کیا جو اِسلام کے منافی تھا۔ وہ یہ کہتے تھے کہ مسلمان وہ ہوسکتا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی نہ مانے۔ یہ ان کا عقیدہ تھا۔ اس عقیدے کی وجہ سے مرزا صاحب نے ان سے قطع تعلق کیا، ان کو [1712] جماعت سے خارج کیا اور ان کے متعلق لفظ ''مرتد'' اِستعمال کیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتا، اس کو جزوِ اِیمان نہیں سمجھتا، اس کے بغیر بھی وہ سمجھتا ہے کہ نجات ہوجائے گی، تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو اس معنی میں ہے ناں کہ مرزا صاحب یہ فرماتے تھے کہ ''میں محمد ہوں......''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ''......فنافی الرسول ہو گیا ہوں۔ جو محمد ﷺ کو نہیں مانتا، جو مجھے نہیں مانتا وہ محمد ﷺ کو نہیں مانتا۔'' یہ گردان بھی کرتے تھے ناں۔ تو اس میں تو ان کو نہیں پکڑا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ جو انہوں نے ایک تفسیر قرآن بھی لکھی، اس میں انہوں نے کہا کہ صرف ''لا الٰــــہ الّا اللہ'' کہنا کافی ہے، ''محمد رسول اللہ'' کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کے معتقدات ہیں۔ مرزا صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان خیالات کو رَدّ کیا ہے، پوری کتاب اس پہ لکھی ہے، مرزا صاحب نے کہ عبدالحکیم خان کے خیالات اسلام کے منافی تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب نے کہا ہے یا عبدالحکیم صاحب نے بھی خود بھی یہ کہا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، عبدالحکیم صاحب نے خود۔ یہ چھپا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس نے یہ کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اس کی یہ تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا یہ بھی دُرست ہے کہ وہ پہلے مرزا صاحب کے ساتھ تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

[1713] جناب یحییٰ بختیار: اور جب مرزا صاحب نے نبوّت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے، اس سے بڑی بحث ہوئی لاہور میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں جی، کوئی نبوّت کے بارے میں ان سے بحث نہیں ہوئی، ان سے اس بارے میں بحث نہیں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور انہی کے کہنے کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ: ''میرے لئے محدّث کا لفظ اِستعمال نہ کرو''؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ وہ عبدالحکیم نہیں ہیں، وہ عبدالحکیم اور کوئی صاحب ہیں، وہ لاہور کے ہیں، کلانور کے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ پٹیالہ کے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے اسی لئے شروع میں ان کے لئے ''ڈاکٹر'' اور وہ لفظ

اِستعمال کیا تھا تا کہ ان کا......

جناب یحییٰ بختیار: ان کو مرتد قرار دیا تھا اسی وجہ سے، جماعت کی وجہ سے نہیں کہ مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ گئے وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: کون؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے ان کو اس وجہ سے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ پہلے بیعت لائے تھے، پھر چھوڑ گئے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، پہلے بیعت کی تھی۔ مرزا صاحب نے اس کو نکال دیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: باوجود اس کے کہ بیعت کی؟

[1714] جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ مرزا صاحب تو یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسے لفظ کہے کہ نجات ہو سکتی ہے اس عظیم الشان رسول کو مانے بغیر۔ یہ وجہ تھی کہ اس کو انہوں نے جماعت سے نکالا اور ''مرتد'' کا لفظ اِستعمال کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ یہاں جو ہے، صاحبزادہ صاحب تو اور وجہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے مرزا صاحب سے اِنکار کر دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، صاحبزادہ صاحب کے بہت سے کمالات ہیں۔ عبدالحکیم کے عقیدے کے متعلق میں عرض کروں جی، اس کے نزدیک ایک شخص اسلام سے مرتد ہو کر بھی بوجہ اپنی کچھ توحید کے نجات پا سکتا ہے، اور ایسا آدمی بھی نجات پا سکتا ہے جو یہود و نصاریٰ یا آریوں میں سے موحد ہو۔ وہ اسلام کا مکذب اور آنحضرت ﷺ کا دُشمن ہے۔ تو پھر اس کی یہی رائے ہوگی۔ یہ ہے جناب! عبدالحکیم خان جس کے متعلق ''مرتد'' کا لفظ اِستعمال کیا اور بالکل صحیح کیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے دُشمنی رکھ کر نجات پا جائے، یہ ہو نہیں سکتا۔ مرزا صاحب تو اس کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ اس وقت میں نے آپ کو...... یہ میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔ آپ نے کہا کہ یہ احمدیت......

"Ahmadia movement stands in the same relation to Islam in which Christainity stood to Judaism"

("Review of Religions")

(تحریک احمدیہ کا اسلام کے مقابلے میں وہی مقام ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے مقابلے میں ہے)

یہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب سلسلۂ احمدیہ کا ذِکر اِن الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ یہ کتاب آپ سے **Common** (عام طور پر) کتاب چھپی ہوئی ہے۔

[1715] **جناب عبدالمنان عمر:** میں نے عرض کیا تھا کہ یہ اگر ذرا وضاحت ہو جائے، کیونکہ آپ نے اِس کا مطالعہ فرمایا ہے، آیا یہ مولانا صاحب کی اپنی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اپنی تحریر ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اپنی تحریر ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اِس میں یہ لکھا ہوا ہے، آپ دیکھ لیجئے۔ آپ دیکھیں گے؟

Mr. Chairman: ***The librarian may hand over the book.***

(**جناب چیئرمین:** لائبریرین کتاب فراہم کریں)

جناب یحییٰ بختیار: کتاب دے دیجئے گا۔ خود جناب مولوی محمد علی صاحب......

جناب عبدالمنان عمر: کس *"Review of Religions"*......

جناب یحییٰ بختیار: *"Review of Religions"* ہے جی، اُس کا *"Review of Religions"* انگریزی ۱۹۰۶ء۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! اِس کے نیچے کوئی حاشیہ بھی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ ''مباحثہ راولپنڈی'' جو ہے، یہ اِن کو دِکھا دیجئے۔ (گواہ سے) یہ آپ کی *Common Publication* (عموی طور پر شائع شدہ) معلوم ہوتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ *"Review of Religions"* .....

جناب یحییٰ بختیار: یہ اُس کا حوالہ، اُس کا ذِکر، یہ جو آپ کی *Common Publication* ہے، اُن کی نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نوٹ کر لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نوٹ کر لیں اُس پر۔ دونوں طرف سے *Publications* (شائع شدہ) ہے، دونوں طرف سے دستخط موجود ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

[1716] **جناب یحییٰ بختیار:** اِس پر بھی دونوں کے دستخط ہیں۔ مولانا محمد علی صاحب کے بھی دستخط ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ کوئی جو میں گزارش کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ مولانا صاحب ایڈیٹر ہوتے تھے، اور اُس وقت دُوسروں کی تحریریں بھی چھپتی تھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ اُس پر لکھا ہوا ہے کہ اپنے لئے انہوں نے یہ کہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہی میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں ***Ascertain*** (معلوم) کرلوں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نوٹ کرلیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......تو پھر میں اُن کی رائے بتاؤں گا کہ مولانا صاحب کے معتقدات کیا ہیں اور ان کا نقطۂ نگاہ کیا ہے۔ مگر جب تک اُن کی وہ تحریر میرے سامنے نہ ہو، کچھ عرض کرنا مشکل ہوگا۔

Mr. Chairman: ***is that all?***

(جناب چیئرمین: کیا بات مکمل ہوگئی؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Sir, the next subject I shall take up in the morning.***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب اگلی بات میں کل صبح شروع کروں گا)

Mr. Chairman: ***The Delegation is permitted to leave, for tomorrow at 10:00 a.m.***

(جناب چیئرمین: وفد کو کل صبح دس بجے تک کی اجازت ہے)

Mr. Jehangir Ali: ***Mr. Chairman, before the Delegation leaves, the members want to know that the honourable members of the Delegation, who is replying on behalf of Maulana Sadar-ud-Din, they want to know his introduction, and whether it is true that he is the son of Hakim Nur-ud-Din, Khalifa-e-Awal?***

(چوہدری جہانگیر علی: جنابِ صدر! وفد کی واپسی سے قبل اراکین یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وفد کے معزز رکن جو کہ مولانا صدرالدین کی جگہ جواب دے رہے ہیں، ان کا تعارف کیا ہے؟ کیا یہ دُرست ہے کہ وہ حکیم نورالدین خلیفہ اوّل کے صاحبزادے ہیں؟)

جناب چیئرمین[1717]: ہاں، کہہ دیں جی، ممبر صاحبان جو پوچھ رہے ہیں۔

(عبدالمنان عمر کا تعارف)

جناب عبدالمنان عمر: خاکسار کا نام عبدالمنان عمر ہے۔ میرے والد صاحب کا نام ہے حکیم نورالدین۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے پہلے مولوی فاضل کا اِمتحان پاس کیا۔ اِس کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی چلا گیا۔ وہاں چھ سال رہا اور وہاں سے میں نے ایم اے کا اِمتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۷ء میں ہارورڈ یونیورسٹی میں پاکستان سے جو انٹرنیشنل سیمینار میں ڈیلی گیشن تین آدمیوں پر مشتمل گیا تھا۔ اُن میں سے ایک خاکسار بھی تھا۔ میری پیدائش ۱۹۱۰ء کی ہے اور پچھلے دِنوں میں مَیں انسائیکلو پیڈیا آف اِسلام جو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہو رہی ہے، اُس کا ایڈیٹر رہا ہوں۔ اب میں وہاں سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔

چودھری جہانگیر علی: مولانا حکیم نورالدین جو خلیفۂ اوّل تھے آپ کی جماعت کے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

چودھری جہانگیر علی: اچھا۔

Mr. Chairman: *That is all.*

The Delegation is permitted to leave; to report tomorrow at 10:00 a.m.

(جناب چیئرمین: آج کی کارروائی اِختتام پذیر ہوتی ہے، وفد کو کل صبح دس بجے تک جانے کی اجازت ہے)

The honourable members may keep sitting.

(معزز اراکین تشریف رکھیں)

مولانا عبدالحق: جناب چیئرمین صاحب! وفد نے فرمایا ہے کہ قرآن میں ''مرتد'' کا ذِکر......

جناب چیئرمین: ذرا ٹھہر جائیں۔

مولانا عبدالحق: (عربی)

[1718] چونکہ اُنہوں نے کہا کہ قرآن میں ذِکر نہیں ہے مرتد کی سزا کا، تو یہ آیت مبارک ہے اور اِمام بخاریؒ نے اِسی کو مرتد کی سزا کے بارے میں نقل کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا بھی آپ کل جواب دیں گے، جو آیت پڑھی گئی ہے اِس کا بھی جواب۔

مولوی مفتی محمود: اور اَحادیث کا بھی جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: اِس کا بھی جواب کل دیں گے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: یہ ذرا یہ بتادیں کہ سیمینار میں جو تشریف لے گئے تھے، اِس میں کوئی سر ظفر اللہ صاحب کا بھی حصہ تھا سمجھنے میں یا نہیں؟

Mr. Chairman: ***نہیں, disallowed. This question should be processed through Attorney-General.***

(**جناب چیئرمین:** اس کی اجازت نہیں، یہ سوال اٹارنی جنرل صاحب کی وساطت سے کیا جائے)۔

(وفد سے) آپ جائیں جی، آپ جائیں۔ آپ فارغ ہیں، آپ فارغ ہیں، جائیں۔ صبح دس بجے۔

(The Delegation left the Chamber)

(وفد ہال سے چلا گیا)

[The Sepcial Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Wednesday, the 28th August, 1974.]

(پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اِجلاس ملتوی ہوتا ہے، بروز بدھ ۲۸؍اگست ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے ہوگا)

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد چہارم

۱۳، ۱۴، ۱۵

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر 13

فہرست ...... حصہ نمبر 14

فہرست ...... حصہ نمبر 15

No. 13 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

(Contain Nos. 1—21)

Wednesday, the 28th August, 1974

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 13 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 28th August, 1974

(Contain Nos. 1–21)

[1721] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 28th August. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲۸/اگست ۱۹۷۴ء، بروز بدھ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد صبح دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

Mr. Chairman: ***Should we call them? They may be called.*** (جناب چیئرمین: کیاانہیں بلالیں؟انہیں بلالیں)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

Mr. Chairman: ***Yes Mr. Attorney- General***

(مسٹر چیئرمین: جی اٹارنی جنرل صاحب)

CROSS- EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP DELEGATION

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے یا غیر تشریعی ؟)

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): صاحبزادہ صاحب! کل کئی چیزوں کا آپ نے ہمیں بتایا۔مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں اوراسمبلی کے بھی اکثر ممبر یہ محسوس کرتے ہیں کہ پوزیشن کئی چیزوں پے واضح نہیں ہوئی۔اس لئے آپ ذرا مختصراً بعض چیزوں پر اگر پوزیشن واضح ہو سکے، کیونکہ ہمارے سامنے کچھ ایسی گواہی پہلے آ چکی ہے کہ بعض چیزوں کا ان سے تضاد ہوتا ہے۔مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا پوزیشن ہے؟ وہ شرعی نبی ہیں یا غیر شرعی نبی ہیں؟

[1722] جناب عبدالمنان عمر (گواہ، جماعت احمدیہ، لاہور): حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ ان کو کتاب بھی دی گئی ہے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کئے بغیر براہ راست نبی تھے۔لیکن اس اصطلاحی طور پر ان کو ایک کامل، جدید، مکمل شریعت دی گئی ہو۔ہم ان کو ایسا نبی نہیں سمجھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ غیر شرعی نبی تھے۔مگر اس کے علاوہ ان کو یہ بھی اختیار دیا گیا تھا کہ وہ کچھ تبدیلیاں کریں اس شرع میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پوزیشن یہ ہوگئی، ویسے ہیں وہ غیر شرعی۔مگر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرع تھی۔اس میں ترمیم، منسوخ یا کچھ ***Addition*** (اضافہ) کرنے کی ان کو......

جناب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:(عربی)

تاکہ میں بعض وہ چیزیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ اختیار دیا گیا تھا ان کو۔اب یہ فرمائیے کہ ایک شخص جو محدث کا دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ کو آپ صحیح سمجھے۔ میں ''نبی'' کا لفظ نہیں استعمال کررہا ہوں۔ کیونکہ آپ کہہ رہے ہیں، اور اس پر بھی ایسی وحی نازل ہو جیسی کہ انبیاء پر آتی رہی ہیں اللہ کی طرف سے، اور ایسی ہی پاک ہو اور اس پہ وہ ویسے ہی ایمان لاتا ہو اور اس وحی کے بعد وہ اگر ایسے احکام جاری کرے۔ جس سے ملت میں تفریق پیدا ہو جائے۔ تو آپ ان احکام کو منظور کریں گے؟ یہ نیا قانون ہوگا کہ نہیں، جیسے عیسیٰ علیہ السلام نیا قانون لے آیا ہو؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! شرعی طور پر بالکل ایسا قانون نافذ نہیں ہوسکتا۔ [1723] لیکن کوئی شخص اگر شریعت کی تفسیر کرتا ہے، توضیح کرتا ہے، تشریح کرتا ہے۔ تو اس کو اس کا حق حاصل ہے اور اس کا حق تمام علمائے امت نے، تمام مفسرین نے اس حق کو تسلیم کیا ہے۔

(pause)

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہ مسلمانوں کے جو علماء ہیں۔ جو ان کے بزرگ اور اولیاء ہیں۔ انہوں نے اس کی تشریح کی اور جس پر ان کی ایک رائے ہو اور اگر یہ محدث ان سے مختلف تشریح کرے۔ مرزا صاحب کی بات کررہا ہوں میں تاکہ وہ نہ آئے۔ تو آپ مرزا صاحب کے اس کو ***binding*** سمجھیں گے؟ یہ تشریح جو ہے، یہ صحیح ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر اس کے مقابلے میں پیش کرنے والا شخص جو ہے۔ اس کی حیثیت محض ایک عالم کی ہو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سارے علماء کا کہہ رہا ہوں کہ تیرہ سو سال تک اگر یہ......

جناب عبدالمنان عمر: میرے علم میں، میرے علم میں ایسا کوئی واقعہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر تیرہ سو سال سے اگر یہ......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ***theoretical question*** (نظری سوال) ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک مفروضہ ہے۔ میرے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر تیرہ سو سال سے علماء متفق چلے آتے ہوں۔ میں اس کے لئے حضرت احمد بن حنبل کا ایک قول پیش کروں گا کہ ''جو شخص اجماع کا دعویٰ کرتا ہے، وہ غلط بات کہتا ہے۔'' یہ حضرت امام احمد بن حنبل کی بات میں نے پیش کی ہے اور کوئی واقعہ میرے علم میں کم از کم نہیں ہے کہ پورے تیرہ سو سال امت کسی ایسے مسئلے پر اجماع رکھتی ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر یہ ایک ان کا خیال ہو کہ ’’خاتم النّبیین‘‘ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اور کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ اس میں بھی کوئی شک تھا پہلے؟ مرزا صاحب سے پہلے کہ......

[1724] جناب عبدالمنان عمر: میرا خیال ہے کہ اگر میں آپ کا تھوڑا سا وقت اس سلسلے میں لوں کہ ہمیں لفظی نزاع میں نہیں الجھنا چاہئے۔ کیونکہ لفظ جو ہوتے ہیں۔ ایک زبان میں ایک لفظ ہوتا ہے۔ اسی کا مضمون دوسری زبان میں دوسرے لفظ سے ادا ہو جاتا ہے۔ تو اگر ہم پہلے تعیّن کر لیں کہ اس لفظ ’’نبی‘‘ سے مراد کیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: مراد وہی ہے جو آنحضرتﷺ نے کہا ہے کہ ’’لانبی بعدی‘‘......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہی مراد میں کہہ رہا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ شاعروں کی باتیں نہیں کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: یعنی میں، عربی لفظ ہے ناں، تو ہم ذرا اردو میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں عربی میں کہتا ہوں کہ ’’میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: ’’نبی‘‘ کس کو کہتے ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: جو انہوں نے، ان کا مطلب تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: وہی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس شخص کے نزدیک...... نبی کریمﷺ کی مراد کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: جو وہ دعویٰ کرے کہ، وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ ’’میں اللہ کی طرف سے آیا ہوا ہوں، اللہ نے مجھے مامور کیا ہے۔ اللہ نے مجھے وحی دی ہے۔ وہ وحی ویسی ہی پاک ہے، جو انبیاء پر آتی رہی ہیں۔‘‘ پھر بار بار کہے کہ ’’میں نبی ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں۔‘‘

[1725] جناب عبدالمنان عمر: یہ تشریح میرے علم میں کہیں بھی نہیں تھی۔ کسی امت، فرد نے ’’نبی‘‘ کے یہ معنی نہیں کئے جو آپ نے بیان فرمائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ بتائیے، کیا ان کے معنی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ’’نبی‘‘ کے معنی، ’’نبی‘‘ کا لفظ اسلام کے لٹریچر میں دو معنوں

میں استعمال ہوتا رہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آنحضرت ﷺ نے جب کہا کہ ’’میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کس مطلب میں کہا؟ آپ وہ بتا دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: نبی کریم ﷺ نے جب یہ لفظ استعمال کیا، اس کی تشریح وہاں نہیں ملتی ہے۔ اس کی تشریح امت کے لوگوں نے کی ہے۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ کیا کی گئی ہے؟

تو ’’نبی‘‘ کا ایک استعمال حقیقی استعمال ہے اور اس کے معنی ہوتے ہیں ایک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جدید شریعت لے کر آتا ہے اور اس کو یا پہلے احکام شریعت کو، اس سے پہلے کی جو شریعت ہے۔ اس کے بعض حصوں کو منسوخ کرتا ہے۔ یا پہلی شریعت والے نبی کا امتی نہیں ہوتا اور اس کو یہ فیضان اس نبی کی متابعت میں نہیں حاصل ہوتا۔ یہ ایک تشریح ہے۔ جو اس لفظ کی کی گئی ہے۔ یہ اس لفظ ’’نبی‘‘ کے حقیقی معنی ہیں۔

لیکن عربی زبان میں ’’نبی‘‘ کا لفظ ’’نباء‘‘ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں ’’خبر دینا‘‘ تو اگر کوئی شخص خدا سے علم پا کر کوئی خبر دیتا ہے تو لغوی طور پر نہ کہ حقیقی طور [1726] پر، نہ کہ اصطلاحی طور پر، محض لغوی طور پر اور ***figurative*** (تمثیلی طور پر) رنگ میں، مجازی رنگ میں، اس غیر نبی پر، جو حقیقی نبی نہیں ہوتا، لفظ ’’نبی‘‘ کا استعمال ہوجاتا ہے۔ جس کے لئے میں نے کل بھی عرض کیا تھا۔ مولانا روم اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں:

او نبی وقت خویش است اے مرید

کہ وہ نبی جو ہے:

او نبی وقت خویش است اے مرید

وہ پیر جو ہے، جو ارشاد کا کام کرتا ہے۔ جو راہبری کا کام کرتا ہے۔ جو خدا اور رسول کی طرف بلاتا ہے۔ جو امتی ہوتا ہے۔ اس کو بھی انہوں نے اس لغوی معنوں میں اس مجازی معنوں میں اس غیر حقیقی معنوں میں ’’نبی‘‘ کا لفظ استعمال کیا ہے اور وہ کافر نہیں تھے۔ وہ نہایت ہی متقی انسان تھا اور اس نے ختم نبوت سے انکار نہیں کیا۔ وہ ختم نبوت کا قائل تھا۔ پھر فرماتے ہیں، اپنے مرید کے لئے کہتے ہیں کہ تمہیں کوشش کرنی چاہئے:

تانبوت یا بد اندر ملتے

امت کے اندر رہ کر تا کہ تمہیں نبوت حاصل ہو جائے۔ یہ نبوت حقیقی نبوت نہیں ہے۔ یہ وہی لغوی معنی ہیں۔ یہ وہی مجازی معنی ہیں۔ وہی اس کے غیر حقیقی معنی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ، یہ کافی ہوگیا۔ مرزا صاحب! میں نے صرف یہ کہا تھا کہ بہت سے سوال پوچھنے ہیں آپ سے اور آج ہمارا آخری دن ہے اور ٹائم نہیں ہے اس کے بعد۔

Mr. Chairman: *I would request the Attorney-General to put definite questions.*

(جناب چیئرمین: میں اٹارنی جنرل صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مخصوص سوال کریں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, I have put definete questions.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں نے مخصوص سوال ہی پوچھا ہے)

Mr. Chairman: *And I will also request the witness to make short and definite answers.*

(جناب چیئرمین: میں گواہ سے التماس کروں گا کہ وہ مختصر اور مخصوص جواب دیں)

[1727]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *He is not in position to answer any question definitely. That I am sure.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! وہ کوئی جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں)

Mr. Chairman: *No. no. we have to confine ourselves to questions.*

(جناب چیئرمین: ہمیں اپنے آپ کو سوال کے دائرے کی حدود کے اندر رکھنا پڑے گا)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will ask him again.*

(گواہ سے) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب غیر حقیقی امتی نبی تھے؟

(لغت کی کاپی جیب میں؟)

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا، ''امتی نبی'' مرزا صاحب نے کبھی استعمال نہیں کیا۔ ''امتی اور نبی'' کا لفظ استعمال ضرور کیا ہے انہوں نے۔

***Mr. Chairman:** I think question is answered, because what the witness has stated, every Musalman must keep a copy of in his pocket. This is what he says Lughat.*

کہ ایک لغت کی کاپی ضرور اس کی جیب میں ہونی چاہئے۔

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ گواہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو جیب میں لغت رکھنی چاہئے)

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا کہ ’’ایک پہلو سے میں نبی ہوں، ایک پہلو سے امتی‘‘ کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کی تشریح خود انہی کے الفاظ میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بس یہ مطلب، یہ کہ آپ اس معنی میں ان کو نبی مانتے ہیں کہ ایک پہلو سے نبی ہو اور ایک پہلو سے امتی ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: اور اس کی تشریح کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تشریح کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے اس بات کا جواب دیجئے ناں۔

(مرزا قادیانی ایک پہلو سے نبی ایک پہلو سے امتی)

[1728] **جناب عبدالمنان عمر:** میں نے عرض کیا ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہو، وہ تسلیم کرتے ہیں[۱]۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات آپ مانتے ہیں۔ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد آپ کہیے کہ کیا اس کو ہوا۔ دیکھئے ناں، پہلے سوال کا جواب آ جائے۔ پھر اس کے بعد بیشک آپ تشریح کریں کہ کیا تشریح ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اس کی تشریح کیا ہے؟ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

---

۱ مرزا قادیانی ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی تھے۔ آج تسلیم کر لیا۔ پہلے اس کے خلاف کہتے تھے اور اس کو تسلیم ہی نہیں کرتے تھے۔

’’سنو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی......‘‘

وہی لفظ ہیں ’’امتی بھی اور نبی بھی......‘‘

......اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت کی اس میں پائی جائیں گی۔ جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک ہی شان نبوت رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں میں رنگی ہوتی ہے۔ اس لئے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا یہ نام رکھا ہے۔‘‘

تو تشریح یہ ہوئی کہ ’’امتی اور نبی‘‘ کے معنی ہیں ’’محدث‘‘۔ ’’امتی اور نبی‘‘ حقیقی نبی نہیں ہوتا۔ وہ نبوت کی کسی قسم کا مالک نہیں ہوتا۔ وہ یہ چیز نہیں ہوتی کہ ’’اس قسم کا تو میں ہوں نبی اور اس قسم کا نہیں ہوں۔‘‘ امتی اور نبی کے معنی ہیں غیر نبی، اس کے معنی ہیں محدث۔ مرزا صاحب کی عبارت میں نے آپ کے سامنے پیش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بھی ذرا آپ کو ایک اور عبارت پڑھ کے سنا دیتا ہوں:

’’اگر خدا تعالیٰ سے غائب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کا پکارا جائے۔ اگر کہو (کہ) اس کا نام محدث رکھنا [1729] چاہئے تو میں کہتا ہوں (کہ) تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غائب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ میں آپ نے پڑھا ہوگا کئی دفعہ یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ کل ہو چکا ہے۔ میں پھر عرض کر دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ پوزیشن نہیں ***Clear*** (واضح) ہوتی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل، دیکھیں جی، میں، اگر مجھے موقع دیں تو میں اس پوزیشن کو بالکل آپ کے سامنے......(مداخلت)

Mr. Chairman: I will request......

(جناب چیئرمین: میں التماس کرتا ہوں......)

جناب یحییٰ بختیار: آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ جیسے آپ فرما رہے ہیں۔

Mr. Chairman: *I will request let us get out of this Lughat. This Lughat will not solve the problem.*

(جناب چیئرمین: میں التماس کرتا ہوں کہ ہم لغت سے باہر نکلیں۔ یہ لغت مسئلہ کو حل نہیں کرے گی)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Let him answer again this point.* (جناب یحییٰ بختیار: گواہ کو ایک دوسرے نقطہ کا جواب دینے دیں)

Mr. Chairman: *All right.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے)

Ch. Jahangir Ali: *A point of explanation. Mr. chairman.* (چوہدری جہانگیر علی: جناب صدر! ایک نقطہ کی وضاحت)

Mr. Chairman: *To Attorney-General.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل کی وساطت سے)

Ch. Jahangir Ali: *I can address the Chair, Sir,I cannot address the Attorney- General.*

(چوہدری جہانگیر علی: میں ان (اٹارنی جنرل) کو خطاب نہیں کرسکتا۔ میں جناب سے مخاطب ہوسکتا ہوں)

[1730]***Mr. Chairman:*** *You can talk to Attorney-General or you can send me a chit. If I find it, then you can……*

(جناب چیئرمین: آپ اٹارنی جنرل کو یا مجھے پرچی بھجواسکتے ہیں)

Ch. Jahangir Ali: *No, Sir, my point of explanation should be known to the members of this House.*

(چوہدری جہانگیر علی: میرے نقطہ وضاحت کا علم ایوان کے اراکین کو ہونا چاہئے)

Mr. Chairman: *No, that method we have been*

dealing, trying and we have been practising for the last month.

(جناب چیئرمین: اس طریقہ کار پر ہم گزشتہ ایک مہینہ سے عمل پیرا ہیں)

چوہدری جہانگیر علی: سر! میں تو صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: *All the points shall be told to me in private......*

(جناب چیئرمین: تمام نقاط مجھے علیحدگی میں بتائے جاتے ہیں)

چوہدری جہانگیر علی: ......کہ witness کو......(گواہ)

Mr. Chairman: *......or we will decide those matters in the absence of the members of the Delegation.*

(جناب چیئرمین: ...... اور یا پھر ہم ایسے نقاط کے بارے میں وفد کی غیر موجودگی میں فیصلے کرتے ہیں)

چوہدری جہانگیر علی: نہیں، سر! میں تو ڈیلی گیشن کی اطلاع کے لئے بھی عرض کرنا چاہتا تھا......

جناب چیئرمین: نہیں، ان کی اطلاع نہ کریں ناں، میری......

چوہدری جہانگیر علی: ......کہ ان کو ایسی زبان میں جواب دینا چاہئے۔ جس طرح سے کہ وہ عوام میں تبلیغ کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ایک سیکنڈ......

چوہدری جہانگیر علی: ......اگر اس انداز میں وہ عوام میں......

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب! چوہدری صاحب!......

چوہدری جہانگیر علی: ......تبلیغ کرتے ہوں تو میں سمجھتا ہوں......

جناب چیئرمین: چوہدری جہانگیر علی، چوہدری جہانگیر علی!......

چوہدری جہانگیر علی: ......کہ کوئی بھی ان کے مذہب کو نہیں سمجھے گا[1]۔

---

[1] قادیانیت واقعی ایک گورکھ دھندہ ہے۔ جس کے سامنے قادیانی کیس آئے گا وہ یہی کہے گا جو ایک غیر جانبدار معزز رکن اسمبلی فرمارہے ہیں۔

[1731] ***Mr. Chairman:*** *Ch. Jahangir Ali, this is uncalled for.* (جناب چیئر مین: چوہدری جہانگیر! یہ غیر ضروری ہے)

Ch. Jahangir Ali: *All right, Sir.*

(چوہدری جہانگیر علی: ٹھیک ہے جناب والا)

Mr. Chairman: *This is wrong. You make a point and then say: "All right"*

(جناب چیئر مین: یہ بات غلط ہے۔ یہ ان قوائد کی خلاف ورزی ہے جو آپ نے خودمرتب کئے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They have the right to reply.* (جناب یحییٰ بختیار: انہیں جواب دینے کا حق حاصل ہے)

Mr. Chairman: *(to Ch. Jahangir Ali) no, this is a violation of your on rules that you have formed*

(جناب چیئر مین (چوہدری جہانگیر علی سے): نہیں، یہ آپ کے اپنے بنائے ہوئے ضابطوں کی خلاف ورزی ہوگی)

Thats upto you۔بعد میں کہہ دیا*"All right"*

Mr. Yahya Bakhtiar: *They have every right to reply. I would only request them to be as brief as possible.*

(جناب یحییٰ بختیار: ان سے صرف یہ درخواست کروں گا کہ انہیں جواب دینے کا حق حاصل ہے۔ جواب جس حد تک ممکن ہو، مختصر طور پر دیں)

Mr. Chairman: *When the Chair has taken notice of it, the entire House......* اس واسطے کہ پھر آپ کے ساتھ *Chair has remarked it, has the right to say, to put any question.*

(جناب چیئر مین: صدر نے اس بات کا نوٹس لیا ہے اور اس بارے میں رائے بھی دی ہے، تمام ایوان کو کوئی بھی سوال پوچھنے کا حق حاصل ہے)

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں گزارش یہ کررہا تھا کہ ایک لفظ اصطلاحی معنی بھی رکھتا ہے اور لغوی معنی بھی رکھتا ہے۔ مثلاً ''صلوٰۃ'' کا لفظ ہے۔ یہ اس سے، ہم جب ''صلوٰۃ''

کا لفظ بولتے ہیں تو عام مسلمان اس کے معنی وہی سمجھتا ہے جس طرح ہم پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن جب لغت میں آپ اس کو تلاش کریں گے۔ تو اس وقت میں اس کے معنی یہ نہیں ہوں گے کہ ’’اللہ اکبر‘‘ کہے اور ہاتھ اٹھائے اور پھر اس کو باندھے سینے پر یا اپنی ناف پر۔ یہ معنی، یا رکوع کرے اور سجدہ کرے اور قیام کرے یا التحیات میں بیٹھے۔ یہ معنی لغت میں ’’صلوٰۃ‘‘ کے نہیں ملتے۔ لیکن ’’صلوٰۃ‘‘ کا لفظ ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ جس سے یہی مراد ہے جو کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی زبان میں بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ اس کے لغوی معنی اور ہوتے ہیں، اصطلاحی معنی اور ہوتے ہیں۔

[1732] جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! یہ بات ہم کل کر چکے ہیں۔ آپ نے تفصیل سے یہ بات بتائی اور میں نے عرض بھی کیا۔ ہم نے ’’شیر‘‘ کی بھی بات کی اور حقیقی شیر کی اور وہ شیر جو مثال کے طور پر آتے ہیں۔ ابھی اگر آپ اس اسمبلی کے اندر آئے ہیں۔ میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں، پاکستان کی پارلیمنٹ ہے، یہاں لوگ پھر رہے ہیں۔ ایک شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سپیکر ہے۔ اگر وہ کہے کہ ’’میں سپیکر ہوں‘‘ تو کوئی شک تو نہیں رہ جاتا کہ کون ہے، ’’لاؤڈ سپیکر‘‘ تو مطلب نہیں لیا جائے گا۔ حالانکہ ’’لاؤڈ سپیکر‘‘ کو بھی ’’سپیکر‘‘ کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ ’’مجھ پہ وحی آ رہی ہے، پاک ہے، اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسے ہی جیسے باقی انبیاء پر‘‘ اور کہتا ہے ’’میں نبی ہوں، میں رسول ہوں۔‘‘ تو پھر اس کے بعد کہنا کہ ’’جی، یہ مطلب نہیں، ڈکشنری میں جا کے دیکھئے اس کا مطلب کچھ اور تھا‘‘۔ یہ Confusion (الجھن) جو تھی ناں، اس لئے میں آپ سے عرض کر رہا تھا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اس کی Clarification (وضاحت) کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ یہاں ’’سپیکر‘‘ ایک ہی کو کہتے ہیں، اور یہ بالکل درست ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں ’’سپیکر‘‘ ان معنوں میں بھی معروف ہو اور دوسرے لفظ میں بھی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ درست آپ فرما رہے ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب ایک شخص محدث ہے اور آپ اس کو محدث مانتے ہیں۔ وہ اس کا بڑا Status (مقام) ہے اور ان کے مرید ہیں۔ اس نے اپنی جماعت بنائی ہے۔ ان سے بیعت لے رہا ہے اور یہی کہتا ہے

بار بار کہ ’’دیکھو! مجھ پر اتنی وحی نازل ہورہی ہے اور اتنی پاک وحی نازل ہورہی[1733] ہے اور یہ اس پر میں ایمان لاتا ہوں۔ ایسے ہی جیسے کہ بعض انبیاء پر جو وحی آرہی ہے۔ اس پر ایمان لاتا ہوں‘‘ اور بعض وقت کہتا ہے ’’میں رسول ہوں، میں نبی ہوں، میں رسول ہوں، میں نبی ہوں‘‘۔ تو اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ ’’نہیں، یہ جو مولانا روم نے کہا تھا کہ پیغمبر، یہ وہ والی بات آگئی۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ہم نہیں کہتے، وہ خود یہ کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے ہیں۔ یہ جو میں نے مولانا روم کا حوالہ پیش کیا۔ یہ میں نے نہیں پیش کیا۔ انہوں نے خود یہ پیش کیا۔ وہ خود یہ فرماتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر آپ......

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: میں آپ سے پھر ذرا کچھ اور حوالے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد پھر آپ کچھ اس بات پر روشنی ڈال سکیں تو بہتر ہوگا۔ جب وہ فرماتے ہیں:

’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کی کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳)

ایک شخص قسم کھا کے، خدا کی قسم کھاتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ہے بھی صادق، اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ’’نہیں، یہ تو شاعری ہے۔‘‘ اس کا آپ سمجھا دیں ہمیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے پہلے......

[1734] جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتا ہے کہ ’’مجھے خدا نے بھیجا ہے۔ میرا نام نبی رکھا ہے۔ مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘ اور پھر آگے یہ بھی فرماتے ہیں:

’’میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ص ۲۱۰)

تو اس سے جو ***Confusion*** (پریشانی) آجاتی ہے۔ آپ کے بیان سے جو ہمیں تضاد معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے آپ سے ***Request*** (التماس) کررہے ہیں کہ اس کو

Clarify (واضح) کریئے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں جناب! پھر گزارش کروں گا کہ جب کوئی ایسا حلقہ ہو جس میں ایک لفظ دو معنوں میں استعمال ہو رہا ہو تو ہمیں اس بات پر غور کرنا پڑے گا کہ جب ایک شخص ایک جگہ ایک لفظ کو استعمال کرتا ہے تو کن معنوں میں کرتا ہے اور وہی شخص اسی لفظ کو ایک اور جگہ استعمال کرتا ہے تو کن معنوں میں کرتا ہے۔ کیونکہ دونوں قسم کی چیزیں لٹریچر میں موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ''نبوت کی ایک یہ تعریف ہمارے لٹریچر میں موجود ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو صاحب کتاب ہو اور یہ ہو اور وہ ہو......''

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا ہے کہ ضروری نہیں۔ ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں انہوں نے کہا کہ ''ضروری نہیں کہ صاحب شرع ہو۔'' وہ اس واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پڑھ کے میں نے سنایا۔ آپ کی *Definition* ٹھیک ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں ''تفسیر مظہری'' کا حوالہ آپ کی خدمت میں پیش......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دونوں، یہ بھی مرزا صاحب کی میں بات کر رہا ہوں۔

[1735] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ''تفسیر مظہری'' مرزا صاحب کی کتاب نہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یعنی آپ مرزا صاحب کی بات کریں جن کی......

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے ناں، میں عرض کر رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......جن کی نبوت کا سوال ہے سامنے۔ آپ دیکھئے ناں، یہ دوسرا تو *Irrelevant* ہے۔ یا تو خدا کی بات کریں، قرآن کی بات کریں، حدیث کی بات کریں۔ مولانا روم کو چھوڑ دیجئے۔ ان کو چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ وہی ہم پر *Binding* (لازمی) ہے اور کوئی *Binding* (لازمی) نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! میں گزارش یہ نہیں کر رہا ہوں کہ مولانا......

A Member: ***Point of order, Sir.***

میری عرض یہ ہے کہ جو انہوں نے اب یہ پڑھ کر بتایا ہے......

Mr. Chairman: ***This is no point of order.***

ایک رکن: ہاں جی۔

Mr. Chairman: ***This is no point of order.***

(جناب چیئرمین: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے)

ایک رکن: اس کی تشریح کردیں جو......

جناب چیئرمین: تشریح......

ایک رکن: ......انہوں نے، انہوں نے پڑھ کر بتایا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ، وہ کر سکتے ہیں۔

ایک رکن: تشریح اور کردیں۔

جناب چیئرمین: اس، اس موضوع پر وہ کہہ سکتے ہیں Chair کو۔ آپ نے پروسیجر ایک مہینہ خود Follow (عمل) کیا ہے۔ یہ ان سے پوچھیں۔ (مداخلت)

[1736] **جناب چیئرمین:** یہ ان سے پوچھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو وہ خود کہہ رہے ہیں۔ یہ خود ہی بات کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں نے جب مولانا روم کو پیش کیا یا حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے اقوال آپ کے سامنے پیش کئے۔ تو میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ چیزیں اسلام کے یا مسلمانوں کے لٹریچر میں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آپ نے کل کافی تفصیل آپ نے اس سلسلے میں کہا، فرمایا آپ نے۔ اس پر میں نے عرض کیا تھا اور آپ کو شاید یاد ہوگا کہ جس محفل میں یہ دونوں الفاظ استعمال ہوتے ہوں۔ جیسے آپ نے ابھی فرمایا کہ اصطلاحی Sense (معنوں) میں اور اصلی معنوں میں، دونوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ تو اس سے کچھ غلطی فہمی بھی پیدا ہوئی اور آپ نے خود ہی فرمایا کہ ہاں، مرزا صاحب نے لکھا پھر یہ کہا تھا کہ ’’کیونکہ بعض لوگ مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں، ان کو غلط فہمی ہوگئی ہے، اس لئے نبی کا لفظ جہاں جہاں میں نے استعمال کیا ہے، اس کو منسوخ سمجھا جائے اور اس کی جگہ محدث کا لفظ استعمال ہونا چاہئے اور وہ لکھ دیں آپ، ترمیم کرلیں میری کتابوں میں۔‘‘ یہ بھی مرزا صاحب نے فرمایا۔ آپ نے کہا ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اس کے باوجود کہ ان کو معلوم تھا کہ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ دو لفظ ہیں، ایک لفظ ہے جس کے دو معنی ہیں اور ان کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حقیقی نبی ہیں۔ لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ ’’یہ غلط فہمی کی وجہ سے ان کو ٹھیک کر دیجئے، درست کر دیجئے، یہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔‘‘ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ پھر بار بار انہوں نے ’’نبی‘‘ کا لفظ استعمال کیا۔ جانتے ہوئے کہ لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ ان کو اللہ کا حکم آیا تھا، وہ مجبور تھے۔

[1737] **جناب عبدالمنان عمر:** میں ادب سے عرض کروں گا کہ نہ میں نے کہا، نہ مرزا

صاحب نے کہا: ''مجھ سے یہ غلطی ہوگئی ہے۔'' یہ......

جناب یحییٰ بختیار: غلطی نہ سہی تو سادگی سہی، یہ کیا وجہ تھی کہ لوگوں میں......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، ہاں، یہ ٹھیک ہے، یہ صحیح ہے، یہ کیوں ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......یہ کہ ''غلطی سے ہوا ہے'' یہ مرزا صاحب نے کبھی نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب نے کبھی نہیں کہا......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور نہ غلطی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......سادگی سے انہوں نے کہا ہے۔

(مرزا قادیانی کے اقوال میں تضاد ہے)

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں عرض کرتا ہوں، میں نے گزارش یہ کیا ہے کہ جب ایک لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال کیا جا رہا ہو، اور دو مختلف معنی متضاد بھی ہوں۔ جیسے ''شیر'' کے لفظی معنی، کل آپ نے بھی مثال بیان فرمائی کہ وہ شخص ایک معنوں میں شیر ہوگا بوجہ اپنی بہادری کے۔ مگر ایک معنی میں وہ شیر نہیں ہوگا بوجہ اپنی درندگی کے نہ ہونے کے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح باتیں ہیں۔ یہی چیز مرزا صاحب کے اقوال میں ہے کہ لفظ ''نبی'' کی دو تشریحیں ہیں۔ دونوں متضاد تشریحیں ہیں۔ جب ایک تشریح کو مرزا صاحب مدنظر رکھتے ہیں تو اقرار کرتے ہیں۔ جب دوسری تشریح ان کے سامنے آتی ہے۔ تو انکار کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ان کی ساری تحریرات میں موجود ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ......

جناب عبدالمنان عمر: ......کیونکہ امت میں......مجھے گزارش کرنے دیں......

[1738] جناب یحییٰ بختیار: آپ کی توجہ میں ایک دو اور حوالوں کی طرف دلاتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جناب! مجھے گزارش کرنے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کر لیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ کے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ لفظ ''نبی'' اور لفظ ''محدث'' امت کے اندر، مرزا صاحب کے نہیں صرف۔ امت کے اندر دو بالکل متضاد معنوں میں، استعمال

ہوئے ہیں یہ لفظ۔ جس طرح میں نے ابھی ''شیر'' کی مثال دی ہے۔ اسی طرح ''نبی'' کا لفظ جو ہے۔ امت میں دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ایک اس کے معنی وہی ہیں جو حقیقی ہیں اور دوسرے ہیں ''جس پر اظہار غیب ہو یعنی خدا تعالیٰ اس پر نزول کلام کرے۔''

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ نے درست فرمایا۔ تو پھر آپ کیوں اس بات سے احتجاج کرتے ہیں۔ ***Hesitate*** (ٹال مٹول) کرتے ہیں کہ وہ نبی نہیں تھے۔ وہ دوسرے معنی میں، جیسے ربوہ والے کہتے ہیں۔ آپ بھی کہہ دیا کریں۔ آپ کیوں اس پر ***Insist*** (اصرار) کرتے ہیں کہ ''ہم اس کو کسی رنگ میں بھی نبی نہیں کہتے ہیں؟''

جناب عبدالمنان عمر: اگر آپ مجھے جواب ختم کرنے دیں۔ پھر آپ جو ارشاد فرمائیں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو میرا...... کیونکہ بیچ میں گفتگو ہوتی ہے، یکے بعد دیگر حوالے پیش ہوتے ہیں...... ان کا اعتراض بڑا موزوں تھا کہ جناب! اس کی تشریح ہو جانی چاہئے۔ اس بات کی، وہ ابھی تشریح ختم نہیں ہوتی کہ ایک اگلی بات آتی ہے۔

(آپ کا لیکچر؟)

[1739] جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کی تشریح تو کسی بات کی نہیں کرتے۔ آپ تو لیکچر دیتے ہیں۔ جو مصیبت بن جاتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں لیکچر نہیں دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ اس کی تشریح کردیں۔

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ تنگ وقت میں زیادہ سے زیادہ باتیں کرنی ہوتی ہیں۔ تو میری گزارش یہ تھی کہ آپ نے جو الجھن ہمارے سامنے رکھی ہے۔ وہ یہ الجھن ہے کہ کہیں مرزا صاحب کی تحریروں میں نبوت کا اقرار ہے اور کہیں مرزا صاحب کی تحریروں میں نبوت کا انکار ہے۔ اس الجھن کا کیا جواب ہے؟ یہ میں سمجھا ہوں جناب کی گفتگو سے۔ میں نے اس کا جواب یہ عرض کیا ہے کہ یہ لفظ حقیقتاً جماعت کے، امت کے، مسلمانوں کے لٹریچر میں، دو مختلف، متضاد معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ایک اس کا لغوی استعمال ہے۔ ایک اس کا حقیقی استعمال ہے اور اسی طرح ''محدث'' کا لفظ جو ہے۔ وہ بھی دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ایک اس کا لغوی استعمال ہے۔ ایک اس کا اصطلاحی استعمال ہے۔ مرزا صاحب نے جس جگہ کہا ہے کہ 'میں

نبی ہوں‘‘ وہ ان معنوں میں کہا جو محدثیت کے معنی ہیں اور جہاں انہوں نے کہا کہ ’’میں نبی نہیں ہوں‘‘ وہ ’’نبی‘‘ کے اصطلاحی اور حقیقی معنوں کی رو سے انکار کیا ہے۔

اور جب کیفیت بدل جاتی ہے، وجہ بدل جاتی ہے، پہلو بدل جاتا ہے، تو دوسرا لفظ استعمال کرنا ممنوع نہیں ہوتا۔ اسی طرح میں نے اس کے لئے بتایا تھا کہ یہ وہ چیز ہے جو مرزا صاحب اکیلے نہیں ہیں۔ اس میں، امت کے لٹریچر میں یہ چیز موجود ہے اور امت کے دوسرے افراد اس کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح ’’محدث‘‘ کے لفظ کے لغوی معنی ’’اظہار غیب‘‘ نہیں ہوتا۔ اظہار غیب ’’نبی‘‘ کے لفظ میں ہوتا ہے۔ تو جب وہ لغت کی بات کہتے ہیں تو کہتے ہیں[1740] ’’میں لغوی طور پر نبی ہوں مگر اصطلاحی طور پر نبی نہیں ہوں۔‘‘ اور جب ’’محدث‘‘ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ’’میں لغوی طور پر تو محدث نہیں ہوں مگر میں اس اصطلاح کی رو سے محدث ہوں جو کہ امت میں رائج ہے۔‘‘ یہ ہے جناب! اس مشکل کا حل کہ کہیں اقرار ہے، کہیں انکار ہے۔ یہ اقرار اور یہ انکار ان معنوں میں متضاد نہیں کہ ایک شخص متضاد باتیں کر رہا ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ امت میں دو اصطلاحیں ہیں اور دو قسم کے الفاظ رائج ہیں اور وہ Context (سیاق وسباق) اس کا الگ الگ ہوتا ہے......

Mr. Chairman: Next. (جناب چیئرمین: اگلا......)

جناب عبدالمنان عمر: ......تو......

جناب یحییٰ بختیار: پھر آپ نے یہ نہیں بتایا کہ جب وہ قسم کھا کے کہتے ہیں:

’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۲)

یہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام جو نبی رکھا، ان کو بھیجا، یہ لغوی معنی میں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں، لغوی معنوں میں ہے، *Figurative* (تمثیلی طور پر)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کا......

جناب عبدالمنان عمر: ......بالکل، انہی معنوں میں......کہ تو نبی وقت باشد یہ انہی معنوں میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اللہ تعالیٰ کا مطلب نہیں تھا ان کو نبی بنانے کا؟

جناب عبدالمنان عمر: ......’’نبی‘‘ آیا، یہ انہی معنوں میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور جب ان کو مسیح......''اور مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا'' وہ بھی یہی مطلب تھا کہ نبی نہیں ہیں وہ؟

[1741] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کل جب آپ نے کہا کہ جہاں جہاں مرزا صاحب کہتے ہیں ''نبی'' اس کا مطلب ہوتا ہے ''غیر نبی۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، غیر نبی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے یعنی ***Brief*** طریقے سے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، حقیقی معنوں کی رو سے، اصطلاحی معنوں کی رو سے غیر نبی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اب یہ آپ فرمائیے...... ***(Pause)***

جناب عبدالمنان عمر: واضح کر دیں گے، وہ ہے......

Mr. Chairman: ***No, the witness cannot reply unless a question is put.***

(جناب چیئرمین: نہیں، گواہ جواب نہیں دے سکتا جب تک اس سے سوال نہ پوچھا جائے)

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجھے مولانا نے مرزا صاحب کا ایک حوالہ دیا ہے۔ جسے وہ آپ کو پڑھ کر سنائیں گے۔ عربی میں ہے۔ میں نہیں جانتا اور وہ کہتے ہیں: ''جہاں جہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کوئی بات، تو پھر اس میں کوئی شاعری کی بات نہیں ہوتی، اصلی بات ہوتی ہے۔'' یہ مولانا نے مجھے سمجھایا ہے۔

مولوی مفتی محمود: حوالہ یہ ہے جی، وہ لکھتے ہیں کہ:

''(حمامۃ البشریٰ ص۱۴، خزائن ج۷ ص۱۹۲) مرزا نے لکھا'' والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لاتاویل فیہ ولا استثناء''

کہتے ہیں کہ جو کلام قسم کے ساتھ تاکید کیا جاتا ہے، قسم دلالت کرتا ہے۔ اس پر کہ یہ بات محمول ہے، ظاہر پر اس میں کوئی تاویل نہیں ہوگی اور تاویل کی گنجائش اگر ہو تو فائدہ کیا ہے قسم کے کھانے میں، قسم کھانے میں کیا فائدہ ہے؟ تو......

[1742] جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! یہ حوالہ کہاں سے آپ نے پڑھا؟

مولوی مفتی محمود: حمامۃ البشریٰ......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہاں جی۔ تو گزارش یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خود اس جگہ اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ...... ''بھائی! جب میں قسم کھا کر ایک بات کہتا ہوں تو اس قسم کو میرے اس الفاظ پر جو ظاہر پر جو میں بات، میں الفاظ میں پیش کر رہا ہوں، اس پر اعتماد کرو اور اس کو مانو'' وہ کیا ہیں مرزا صاحب کی قسمیں؟ دو دفعہ مرزا صاحب نے قسم کھائی ہے، مسجد میں جا کر۔ وہ قسم یہ ہے کہ: ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نبوت حقیقی کا دعویٰ نہیں ہے۔'' یہ ہے ان کی قسم۔ یہ ہر رنگ میں صحیح ہے۔ اس حوالے کے مطابق صحیح ہے اور اس میں ہم کسی قسم کی کوئی تاویل نہیں کرتے۔ حضرت صاحب کا، مرزا صاحب کا میں آپ کو ایک حوالہ سناتا ہوں، بات بالکل کھل جائے گی۔ (عربی)

کہ ''جن معنوں میں پہلے انبیاء نبی کہلاتے تھے۔ جب میرے لئے کہیں لفظ ''نبی'' دیکھو تو ان معنوں میں نہ سمجھ لو۔ تمام انبیاء، زمرۂ انبیاء کا ہر فرد جن معنوں میں نبی ہوتا تھا۔ میرے لئے اگر لفظ نبی کہیں استعمال ہوا ہے تو ان معنوں میں نبی نہیں ہوں۔'' یہ مرزا صاحب کی عبارت ہے، اور میں عرض کر دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب! یہاں آپ اپنی......

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ ان کی آخری زمانے کی کتاب ہے ''حقیقت الوحی''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ آپ سے میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے کہا کہ انہوں نے قسم کھا کے کہا کہ ''میں نبی نہیں ہوں۔''......

[1743] **جناب عبدالمنان عمر:** جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پھر انہوں نے قسم کھا کے کہا کہ...... ''میں نبی ہوں۔''

تو اس پہ ہم کہہ رہے ہیں۔ ناں جی کہ مرزا صاحب تو اگر بغیر قسم کے بھی بات کہیں تو ہم مانتے ہیں ان کی بات۔ مگر یہ بتائیں کہ وہ کہتے کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ......

جناب عبدالمنان عمر: دونوں باتیں صحیح کہہ رہے ناں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے......''

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، تو وہی ہوا ناں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ایک اس کے حقیقی معنی ہیں۔ ان معنوں میں نہیں ہے یہ قسم۔ یہ جناب! بتایا ہے کہ ''میں ان معنوں میں ہوں،

مجھے خدا نے بھیجا ہے۔''

جناب یحییٰ بختیار: وہ خود یہ کہتے ہیں:''جب میں قسم کھاتا ہوں، تاویل کی بات نہیں ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: تاویل ہے نہیں، نہیں جی، وہ خود کہہ رہے ہیں۔قسم میں لفظ موجود ہے۔ میں اپنے پاس سے تو نہیں کہہ رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں کہتے ہیں کہ ''میرا نام نبی ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مجھے خدا نے بھیجا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، خدا نے بھیجا ہے۔ جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو۔ وہ مجدد بھی......

جناب یحییٰ بختیار: وہ نبی۔

[1744] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، نبی نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: مجدد نہیں، کہتے جی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، خدا کی طرف سے جو بھیجا گیا ہو وہ نبی، ضروری نہیں کہ وہ نبی ہو۔ دیکھئے میں عرض کرتا ہوں ''تفسیر مظہری'' میں سے:''صرف ایسے نبی کو رسول کہتے ہیں......''

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں، ان کو چھوڑ دیجئے، ان کا ترجمہ کرکے بتادیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! ان کا ***Context*** (سیاق وسباق) میں ترجمہ ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، ***Context*** (سیاق وسباق) میں یہی ہے، ایک ان کا بیان ہے......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، بالکل صحیح بیان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں، اور اس میں یہ ہے:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے......''

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

جناب عبدالمنان عمر: (عربی)

کہ ’’مجھے خداتعالیٰ نے جو لفظ نبی، نام میرا نبی رکھا ہے، یہ مجازی نام ہے، مجازی لفظ ہے یہ۔‘‘

[1745] جناب یحییٰ بختیار: یہ تاویل آپ کر رہے ہیں ناں جی، یہ تو تاویل کر رہے ہیں۔ یہاں یہ نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، مرزا صاحب خود کہہ رہے ہیں۔ میں تو نہیں کہہ رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں تو نہیں کہہ رہے، کہیں۔ سوال یہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ ہر چیز وہیں ڈھونڈیں گے یا اس شخص کی پوری کتاب کو دیکھیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، بات یہ ہے ناں جی کہ ایک جگہ مرزا صاحب کہتے ہیں ’’جب میں قسم کھا کے بات کہتا ہوں۔ اس میں پھر کوئی تاویل کی بات نہیں ہوتی۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: تاویل ہے نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں تو آپ کہتے ہیں: ’’تاویل کے لئے ہم جائیں گے کسی اور جگہ۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، کہیں نہیں جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو مامور ہو......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، آپ اس کو چھوڑ دیجئے۔ میں آپ کو کچھ اور حوالے دیتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ ان پر ذرا غور کیجئے تاکہ شاید ہم کسی *Clarification* (وضاحت) پر پہنچ سکیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا ہے ایک جگہ:

’’کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم اور صاحب فضل نے ہماری نبی ﷺ کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النّبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر [1746] اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمائی ہے اور ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم

باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول کے مابعد نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ درآں حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔'' (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

جناب عبدالمنان عمر: بالکل ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی میں آپ کو پھر آگے پڑھ کے سناتا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا......''

جب میں نے کہا کہ Consensus (اجماع) مسلمانوں کا یہی تھا کہ اور کوئی نبی نہیں آ سکتا: ''کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا اور قرآن شریف کا ہر لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت خاتم النّبیین سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

یہ بھی مرزا صاحب کا ہی قول ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل جی۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر وہ آگے فرماتے ہیں:

''ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النّبیین پر وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے۔ اب جبرائیل بعد وفات [1747] رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں۔ تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہماری نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔'' (مباحثہ راولپنڈی ص۱۷۰)

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے وہ فرماتے ہیں: ''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں (مدعی نبوت پر) لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۷)

یہ ہیں اس زمانہ کے ان کے قول، جب انہوں نے مہدی و مسیح کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

اب میں آتا ہوں، بعد میں فرماتے ہیں:

''تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا یہ ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں اور جن سے

تم نعمتیں پاؤ۔اب کیاتم خداتعالیٰ کا مقابلہ کروگے اوراس کے قدیم قانون کوتوڑ دوگے۔‘‘
(لیکچر سیالکوٹ ص۳۲، خزائن ج۲۰ ص۲۲۶)

جناب عبدالمنان عمر: انبیاء کی نعمتیں تو ملتی ہیں، وہ حدیث میں آتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، دیکھیں، سب باتیں صحیح فرمارہے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آئے گا کوئی، راستہ بند ہوگیا، کوئی وحی نہیں آئے گی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہا۔ ’’وحی رسالت‘‘ ہے، پھر لفظ دیکھ لیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ’’کوئی وحی‘‘ نہیں کہا۔

[1748] جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔صاحب! میں مانتا ہوں۔جی ہاں، پھر بیان فرماتے ہیں:

’’تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے......‘‘ یہ تو انہوں نے کہہ دیا کہ نبی نہیں آئیں گے......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......رسول نہیں آئیں گے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر فرماتے ہیں کہ:

’’تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ، وہ نعمت کیونکر پاسکتے ہو......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، نعمت پانا نبیوں کی، علماء کے متعلق آتا ہے:

’’ورثۃ الانبیاء‘‘ کہ ان کی نعمتوں کے وارث وہ ہوتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آگے دیکھیں: ’’لہٰذا......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: ......ان علوم کے وارث وہ ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ختم نبوت کے بعد بھی انبیاء آتے رہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: بروزی رنگ میں، ظلی رنگ میں......

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

[1749] **جناب عبدالمنان عمر:** ......غیر حقیقی رنگ میں، ورثۃ الانبیاء کے رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی:

''جن سے تم نعمتیں پاؤ گے۔ اب تم خداتعالیٰ کا مقابلہ کرو گے۔''

یعنی اس کے لئے تو کوئی مقابلے کی بات نہیں آئی۔ بروزی رنگ میں آتے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، لوگ نہیں ناں مانتے بعضے، بعضے لوگ تو وحی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لوگ......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور الہام کے نزول کو نہیں مانتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لوگ تو کہتے ہیں کہ جو ''خاتم النّبیین'' کی آیت ہے۔ اس کے بعد نبی نہیں آسکتے اور کوئی کہے کہ آتا ہے۔ تو پھر کہتے ہیں ''تم اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتے ہو۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہہ رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انبیاء کی جو نعمتیں ہیں۔ ان کے وارث دنیا میں آتے رہیں گے۔ یہ نبی کریم ﷺ کا خود ارشاد ہے، پیش فرما رہے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں: ''دیکھو! اس سے غلطی نہ کھا لینا کہ تم یہ سمجھو کہ جس طرح پہلے انبیاء آیا کرتے تھے۔ وہی انبیاء کا سلسلہ پھر بھی جاری ہے۔ محمد رسول ﷺ کے بعد ختم نبوت۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، آگے فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں، جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی و بکثرت نازل ہو، جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔''

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲)

جناب عبدالمنان عمر: یہ اس کا مجازی استعمال ہے، یہ اس کا لغوی......

جناب یحییٰ بختیار: ''بغیر شریعت کے۔'' دیکھئے، صاحبزادہ صاحب! ہم نے پہلے کہا کہ نبی دو قسم کے ہوسکتے ہیں......شرعی اور غیر شرعی۔

[1750] **جناب عبدالمنان عمر:** جی نہیں، میں نے نہیں یہ کہا، کبھی نہیں میں نے کہا۔ یہ آپ کے ذہن میں وہ دس دن کی بحث غالباً ہوگی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے، نہیں، میں نے ابھی آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا کہ وہ شرعی اور غیر شرعی۔ آپ نے کہا......

جناب عبدالمنان عمر: میں نے چار شرطیں بتائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی جو میں نے آپ سے پوچھا، کل کی بات آپ چھوڑ دیجئے۔ اس کو بیشک آپ Clarify (واضح) کر دیجئے۔ ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں۔ یہ تو نہیں کہ ابھی یہاں ہم نے کوئی فیصلے کرنے ہیں۔ ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں۔ آپ کو میں سمجھا نہیں سکا۔ میں نے یہ عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرعی نبی تھے یا غیر شرعی نبی تھے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ غیر شرعی نبی تھے۔ مگر ان کو یہ اختیار تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرع میں ترمیم کر سکیں۔ تو یہ میں نے پوچھا کہ یہاں جو آپ کہتے ہیں کہ ''بغیر شریعت کے۔'' یہ کہتے ہیں ''میں اس قسم کا نبی ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: یہ نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: باقی یہ انہوں نے نہیں کہا کہ ''میں ترمیم کروں گا'' فی الحال مگر یہ انہوں نے کہا کہ ''میں غیر شرعی نبی ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ نہیں کہا ''میں غیر شرعی نبی ہوں'' یہ نہیں، مرزا صاحب کے میں آپ کو الفاظ دکھا دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، پھر میں یہ پڑھ دوں: ''میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی و بکثرت نازل ہوا ہو......''

[1751] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ ایک اس کے لغوی معنی کئے ہیں لفظ ''نبی'' کے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر: ''جو غائب پر مشتمل ہو۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ وہی......

جناب یحییٰ بختیار: ''اس لئے میرا نام نبی رکھا۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ان معنوں میں نبی رکھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''اس لئے......''

جناب عبدالمنان عمر: ان معنوں میں ہیں، یہ خیال رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان معنوں میں سہی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ان معنوں میں یہ ہے ناں کہ:

''نبی ان کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی طور پر بکثرت نازل ہوا ہو......''

جناب عبدالمنان عمر: یہ شریعت نہیں ہے۔ یہ پہلی شریعت کی تنسیخ نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ''......جو علم غائب پر مشتمل ہو، مگر بغیر شریعت کے۔''
جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یعنی کلام ہو، خدا کا ہو، بکثرت ہو اور شریعت نہ ہو۔ یہ شرطیں ہیں تین۔
جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں...... میں ذرا حوالے پورے کرلوں پھر آپ اس کے بعد...... پھر فرماتے ہیں:

''میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں۔''

(ملفوظات احمدیہ ج۱۰ ص۱۲۷، بحوالہ الحکم ج۱۲ نمبر۲۶، مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۸ء)

تو یہ مطلب یہ ہوا مجازی؟
[1752] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔ ہم تو مانتے ہیں ناں کہ یہ امت میں مجددین، اولیا، یہ سب اس کیٹگری کے لوگ ہیں۔ یہ صحیح بات لکھی ہے......
جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے کہتے ہیں......
جناب عبدالمنان عمر: ......اور یہی ہمارا ***Stand*** (مؤقف) ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: پھر فرماتے ہیں:

''خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔'' (حقیقت الوحی ص۹۷، خزائن ج۲۲ ص۹۹ حاشیہ)

یہ بھی اسی مطلب میں کہ......
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہی محدث۔
جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں کہ:

''جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

جب مجازی ہو تو پھر تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ باقی مستحق نہ ہوں۔ یہ آپ ***Explain*** (واضح) کردیں۔
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں، گزارش یہ ہے جی کہ مرزا صاحب اوپر بیان کرچکے ہیں کہ میرے نزدیک لفظ ''نبی'' جو میں یہاں استعمال کررہا ہوں۔ یہ

تین لفظ، تین مفہوم اس میں شامل ہیں۔ خداتعالیٰ کی وحی اس پر نازل ہو۔ بکثرت نازل ہو، اور خدا اس کا نام نبی رکھے۔ یہ تین شرطیں انہوں نے فرمائی ہیں۔ یہ تینوں شرطیں غیرحقیقی نبی میں ہوتی ہیں۔ لغوی لفظ، لفظ کے لغوی استعمال کی رو سے ہوتی ہیں۔ اس کا[1753] یہ **Figurative** (تمثیلی) استعمال ہوتا ہے، مجازی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد اب دیکھئے کہ علماء امت جو ہیں یا ربانی علماء ہیں یا مجددین ہیں، یا محدثین ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ نبی کریم فرماتے ہیں: (عربی)

''خداتعالیٰ ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا۔ جو امت محمدیہ میں تجدید دین کا کام سرانجام دے گا۔ اب یہ نبی کریم......خدا کی طرف سے مامور ہے وہ شخص۔ لیکن ان باتوں کے باوجود کہ ہر صدی کے سر پر آنے والے کی آپ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔ لیکن تمام احادیث کا ذخیرہ آپ کھنگال ڈالئے۔ ہر قسم کی حدیثیں پڑھ ڈالئے۔ صرف اور صرف مسیح موعود کے لئے نبی کریم ﷺ نے لفظ ''نبی'' استعمال کیا ہے۔ **Figurative** (تمثیلی) معنوں میں بیشک، مگر دوسروں کے لئے یہ لفظ تمثیلی معنوں میں بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ اس کے معنی ہیں کہ ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔'' یہ ایک حدیث کا ترجمہ آپ نے کیا ہے۔ اپنے پاس سے بات نہیں کہی ہے۔ یہ اس حوالے کا مطلب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب وہ آگے فرماتے ہیں:

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے......''

یہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' اسے میں پھر پڑھ رہا ہوں:

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

جناب عبدالمنان عمر: ''مستقل طور پر شریعت......''

جناب یحییٰ بختیار: ''......لانے والا نہیں ہوں۔''[1754] یعنی ہم تو پہلے کہہ چکے ہیں کہ نبی بغیر شریعت کے بھی ہوسکتا ہے۔ بغیر شریعت کے بھی نبی ہوسکتا۔ یہ بات تو آپ......

جناب عبدالمنان عمر: مگر مستقل، وہ شرطیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، عیسیٰ علیہ السلام، مستقل نبیوں میں نہیں شمار ہوتے؟

جناب عبدالمنان عمر: مستقل میں ہوتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھئے ناں، میں کہتا ہوں کہ بغیر شریعت اور مستقل۔

جناب عبدالمنان عمر: مستقل، مرزا صاحب نے مستقل ہونے کا نہیں دعویٰ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ:

''......جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے۔ ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں......''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

جناب عبدالمنان عمر: یہ جناب! وہی حوالہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں ذرا، ذرا اپنی طرف سے آپ کو پورا کر دوں حوالہ، پھر میں کچھ آپ سے سوال پوچھوں گا:

''......نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے......اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں میں نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

[1755] کہ ''بغیر شریعت کے نبی ہونے سے انکار نہیں کرتا۔'' باقی وہ کہتے ہیں کہ:

''میں ***Officiating*** (قائم مقام) ہوں یا ***Temporary*** (عارضی) ہوں۔'' اس کا سوال نہیں۔ اگر آپ یہ کہہ دیں جی کہ یہ ***Permanent Government Servant*** (مستقل سرکاری ملازم) نہیں ہے۔ یہ ***Officiating*** (قائم مقام) ہے۔ اگر ''مستقل'' سے یہ مراد لیتے ہیں آپ......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی......

جناب یحییٰ بختیار: ......مستقل تو کوئی نہیں ہوتا، ہر انسان کی وفات ہوتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ''مستقل'' کے یہ معنی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''مستقل'' کے کیا معنی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ''مستقل'' کے معنی یہ ہیں کہ اس کو یہ جو عہدہ یا جو مقام

حاصل ہوا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے بغیر حاصل ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو (ڈائریکٹ) ہو گیا ناں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: اسی کو کہتے ہیں ''مستقل۔''

جناب یحییٰ بختیار: اس کو؟

جناب عبدالمنان عمر: اسی کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ ان کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ذریعے ان کو ملی ہے یہ نبوت؟

جناب عبدالمنان عمر: جو کچھ ملا ہے، جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ دوسری بات وہ یہ فرماتے ہیں کہ:

''میں بغیر شریعت کے نبی ہوں۔ اس معنی میں بات کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے جو انکار کیا ہے۔ وہ اس *Sense* (معنی) میں انکار کیا ہے کہ میں شرع لانے والا ڈائریکٹ نبی نہیں ہوں۔'' اس سے یہ [1756] مطلب نکلتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کچھ اور مطلب اس کا نکلتا ہے؟ تو وہ آپ مختصراً بتا دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: عرض کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: یہی وہ حوالہ ہے جس کی طرف میں نے کئی دفعہ کوشش کی کہ آپ کو متوجہ کروں کہ یہ *Key point* (مرکزی نقطہ) ہے۔ اس سے آپ مرزا صاحب کی تمام تحریرات نبوت کے بارے میں ایک فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ کہ ''نبی'' کے دو معنی ہیں۔ ''نبی'' کا استعمال دو طرح ہوتا ہے۔ ایک اس طرح ہوتا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ دوسرا اس طرح ہوتا ہے جو میں نے بتایا ہے کہ لغوی ہیں اور یہ اب مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ وہ پہلے معنوں کی رو سے ہے، حقیقی معنوں کی رو سے ہے اور جہاں میں اقرار کرتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ محمد ﷺ کی پیروی کے نتیجے میں خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔'' بس اس سے زیادہ کوئی معنی نہیں ہیں۔ تو اب کوئی اختلاف نہیں رہا مرزا صاحب کی تحریر میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اب انہوں نے ''بغیر شریعت کے'' بات تو کہہ دی کہ ''بغیر شریعت کے، اور ان کے تابع ہیں نبی ﷺ کے۔''

جناب عبدالمنان عمر: اسی کو محدث کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ''محدث'' آپ کہہ دیجئے۔ وہ تو کہتے ہیں ''میں نبی ہوں'' آپ Insist (اصرار) کرتے ہیں کہ محدث ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، نہیں، جناب! مرزا صاحب کہتے ہیں۔ میں تو مرزا صاحب کا حوالہ دیتا ہوں۔

[1757] جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے جی، میں نے آپ سے عرض کیا کہ مرزا صاحب کی توجہ دلائی گئی اس بات کی طرف۔ انہوں نے کہا ''ہاں، غلطی فہمی پیدا ہو رہی ہے، آئندہ لفظ ''محدث'' سمجھا جائے۔'' مگر......

جناب عبدالمنان عمر: اور آخر میں بھی یہ کہا......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اس کے باوجود انہوں نے خود پھر ''نبی'' کا لفظ استعمال کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہ دوسرے معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرے کیوں؟ سوال ہی زیادہ یہاں معنی کا تھا۔ پہلے بھی تو کسی اور معنی میں انہوں نے لفظ ''نبی'' کا استعمال نہیں تھا کیا......

جناب عبدالمنان عمر: انہوں نے نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......انہوں نے تو ہمیشہ ''یہ مجازی تھا، لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ صاحب آپ چونکہ مجازی......''

جناب عبدالمنان عمر: آپ لوگوں کو ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''آپ جب مجازی طور پر بھی استعمال......''

جناب عبدالمنان عمر: آپ لوگوں کو ہوئی ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں بعض لوگوں کا کہہ رہا ہوں جی۔ مجھے ہوگئی ہے۔ آپ کو کب میں کہہ رہا ہوں؟ آپ تو سمجھتے ہیں کہ شرعی تھے وہ۔ نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، شرعی......

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر غلط فہمی کس بات کی؟ آپ کو بھی ہوئی، مجھے بھی ہوئی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، سب کو نہیں ہوئی ہے۔

[1758] جناب یحییٰ بختیار: سب کو نہیں جی، جس کو بھی ہوئی......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں ان کا ذکر کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے ان سے عرض کیا کہ ''مرزا صاحب! یہ آپ لفظ لغوی معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ مجازی معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ مگر لوگوں میں غلط فہمی ہوگئی ہے۔ بعض لوگوں میں غلط فہمی ہوگئی ہے۔ اس کو آپ دور کیجئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ''ہاں، یہ ٹھیک ہے۔ میری سادگی سے ہوئی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں اصلی معنوں میں نبی ہوں۔ اس لئے آئندہ جہاں بھی لفظ ''نبی'' ہو۔ اس کی جگہ آپ ''محدث'' کا لفظ استعمال کریں اور میری کتابوں میں لفظ ''نبی'' کو منسوخ سمجھیں اور اس کی جگہ پر ''محدث'' کا لفظ پڑھا جائے۔''

بالکل ٹھیک بات تھی۔ واضح ہوگئی بات۔ مگر اس کے بعد مرزا صاحب نے پھر ''نبی'' کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا۔ لکھنا شروع کیا اور کہتے رہے۔ تو جب لفظی جھگڑا تھا اور لوگوں کو غلط فہمی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے پھر اس کو کہا کہ ''میں یہ لفظ پھر بھی استعمال کروں گا۔'' تو آپ نے کل یہ فرمایا کہ ''ان کے لئے کوئی، کوئی چارہ نہ تھا، اللہ کی طرف سے حکم تھا۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کرتا ہوں جی، کہ اس حوالے نے مرزا صاحب کی پوزیشن کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا اعتراض جو میں سمجھا ہوں، وہ یہ ہے کہ جب لفظ نبی سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی تھی تو ان کی غلط فہمی کا دور کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ان کی غلط فہمی دور کر دی۔ اب ایک اور طبقہ مرزا صاحب کا مخاطب ہے۔ اب ایک اور حلقہ ہے جو مرزا صاحب کا مخاطب ہے۔ [1759] وہ طبقہ وہ ہے جو محض وحی اور محض مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کو بھی ناجائز سمجھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وحی نازل ہی نہیں ہو سکتی اور اس قسم کی نبوت کبھی دنیا میں جاری نہیں ہے۔ ان کو مرزا صاحب نے بتایا کہ ''دیکھو! نبوت بیشک بند ہے، ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ لیکن مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ جو ہے، وہ بند نہیں ہوا، وہ جاری ہے اور اس قسم کے الفاظ میرے استعمال کرنے جو ہیں، وہ صرف یہ مضمون بتانے کے لئے ہیں کہ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔''

میں ان کی بالکل آخری زمانے کی تحریر، جس کے دو دن کے بعد آپ کی وفات ہوئی ہے، وہ پیش کرتا ہوں تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ کسی زمانے میں تو مرزا صاحب یہ باتیں کہتے تھے۔ لیکن بعد میں انہوں نے چھوڑ دیا اس کو۔ یہ پوزیشن نہیں ہے۔ ان کی وفات سے دو دن پہلے کی تحریر ہے، جو شائع ہوئی تھی ان کی وفات والے دن، ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں، اس میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعے سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں

اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں......'' کوئی ترمیم نہیں ہے۔''جو شروع سے کہا وہ اب بھی ظاہر کرتا ہوں۔''

''کہ یہ الزام جو میرے ذمے لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت ﷺ کی اتباع اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۹۷)

یہ وفات والے دن شائع ہوئی......

جناب یحییٰ بختیار: [1760] یہ کتنی صاف بات انہوں نے کہہ دی ہے......

جناب عبدالمنان عمر: ......بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ''میں نبی ہوں، مگر اس قسم کا نبی نہیں، کسی اور قسم کا نبی ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ''قسم'' تو کہیں نہیں فرمایا جی، ''قسم'' کا لفظ ہی نہیں ہے یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کیا ہے پھر؟ کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے بتایا دو استعمال ہیں اس کے، اس لفظ کو دو معنوں میں استعمال کیا ہے۔ آگے سنئے خود واضح کیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میں یہی تو آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ لوگوں نے کہا کہ غلط فہمی نہ پیدا کیجئے۔ خدارا آپ اس کو ختم کر دیجئے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اس طبقے کی غلط فہمی دور کر دی۔ مگر ایک اور طبقہ ہے اس کو یہ غلط فہمی نہیں ہے۔ جب دونوں استعمال دنیا میں رائج ہیں۔ ایک طبقے میں وہ چیز تھی۔ اس کو کہا ''بھئی! یہ معنی مت سمجھنا میرے قول کے۔'' دوسرے طبقے کو وہ غلط فہمی نہیں ہے۔ اس میں وہ ''نبوت'' کے لفظی معنی......

***Mr. Chairman:** That's all. Next question. Next question. That's all.* (جناب چیئرمین: یہ کافی ہے، اگلا سوال کریں)

جناب یحییٰ بختیار: پھر یہ بات تو ظاہر ہوتی ہے کہ جن کو غلط فہمی تھی۔ ان کو یہ انہوں نے کہہ دیا کہ ''آپ میرے آئندہ کے بیانات نہ پڑھیں، میری تحریریں نہ پڑھیں، میں پھر نبی کا

لفظ استعمال کروں گا؟"

[1761] جناب عبدالمنان عمر: انہوں نے تو کہا کہ "میں اس کو مخفی نہیں رکھ سکتا۔" وہی کہا، وہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں، یعنی "اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔"

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، بالکل کہا کہ "مخفی نہیں رکھوں گا۔ میں تو استعمال کروں گا......"

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: "......تم اس کے وہ معنی نہ سمجھ لینا......"

جناب یحییٰ بختیار: "تم اس کو ترمیم کرتے رہو۔ تم اس کو......"

جناب عبدالمنان عمر: "......تم اس کو"

(میں نبی کہوں گا، تم محدث سمجھو)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، "تم اس کو کتاب سے کاٹ کے محدث لکھتے رہو میں نبی لکھتا رہوں گا۔" یہ کہا انہوں نے کہ "جہاں جہاں میری کتابوں میں ہے یہ لفظ، اس کو کاٹ کر، منسوخ کر کے ادھر "محدث" لکھیں اور اس کے بعد میں پھر جو ہے نبی لکھتا رہوں گا آپ منسوخ کرتے جایئے۔"

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کروں......

جناب یحییٰ بختیار: ......مطلب ایسا نکلتا ہے اس سے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا یہ کہ ایک یہ حوالہ میرا سن لیجئے۔ مجھے یہی دقت محسوس ہوتی ہے اپنے بیان میں کہ بات میری بیچ میں ہوتی ہے تو ایک اور *Question* (سوال) آ جاتا ہے۔ اگر بالترتیب ہو تو کوئی شاید مشکل حل ہو جائے گی ہماری۔ تو میں یہ بتا رہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"......یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں......"

[1762]***Mr. Abdul Aziz Bhatti:* point of order Sir. It's just waste of time. It's exremly irrelevant, Sir.**

(جناب عبدالعزیز بھٹی: یہ محض تضیع اوقات ہے اور وہ (گواہ) بالکل غیر متعلقہ باتیں کر رہا ہے)

جناب چیئرمین: ہاں، ان......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہہ دیا کہ کسی اور طبقے سے وہ کہہ رہے تھے۔ جو پہلا طبقہ تھا۔ ان کو ویسا ہی Confused (غلط ملط) چھوڑ دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ''...... بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس طرح کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر......''

جناب یحییٰ بختیار: کس قسم کی نبوت؟ یہی صاحب زادہ صاحب! میں کہہ رہا ہوں کہ کس قسم کی نبوت کا دعویٰ تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: مکالمہ، مخاطبہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: مکالمہ، مخاطبہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ''نبوت'' کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: لغوی معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لغوی معنوں میں آپ کو کیا اعتراض ہے جو ان کو نبی کہیں؟ میں یہ پوچھتا ہوں لاہوری پارٹی کو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مجھے ختم کر لینے دیجئے بات تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے ایک سوال پوچھا تھا کہ......

[1763] **جناب عبدالمنان عمر:** میری بات ختم ہو جائے تو میں عرض کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ''جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں، وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ وہ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غائب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کا اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو، دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۷)

یہ ہے جناب! میری گزارش......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ عرض......

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ آپ کا اعتراض یہ تھا......

***Mr. Chairman:** That,that's all. That's All.Next question.* (جناب چیئرمین: یہ کافی ہے۔کوئی اور سوال کریں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** Sir, I have got to ask him one more Hawalah*(حوالہ)*. But before that, I want this position to be clarified.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! مجھے اس سے ایک اور حوالہ پوچھنا ہے۔لیکنمیں اس پوزیشن کی وضاحت کرانا چاہتا ہوں)

میں نے صاحبزادہ صاحب! یہ عرض کی کہ مرزا صاحب نے بار بار کہا کہ ''میں نبی ہوں۔'' آپ کہتے ہیں کہ ہر حالت میں ان کا مطلب تھا مجازی، لغوی معنی میں، حقیقی معنوں میں نہیں تھا۔ مگر وہ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ''میں نبی ہوں، میں رسول ہوں۔'' آپ کہتے ہیں کہ ہر دفعہ وہ یہی کہتے ہیں کہ ''میں لغوی معنوں میں نبی اور رسول ہوں۔'' آپ، لاہوری پارٹی کو کیا اعتراض ہے کہ ان کا یہ لفظ ''نبی'' استعمال نہیں کرتے، جب وہ استعمال اپنے لئے کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کروں جی؟

[1764] جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت جو ہمارے سامنے طبقہ ہے، ان کے ہاں لفظ ''نبی'' کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ وہ صاحب شریعت ہوتا ہے۔ وہ براہ راست ہوتا ہے۔ وہ کسی حصے کو منسوخ کرتا ہے، وغیرہ۔ اس وجہ سے اور یہ چیز ہم خود نہیں کرتے ہیں، یہ ہماری تشریح نہیں ہے۔ یہ ہمارا اپنا خیال نہیں ہے کہ ہم نے سوچا کہ ہم یہ چھوڑ دیں۔ مرزا صاحب نے خود فرمایا کہ ''میں پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کی عام بول چال میں میرے لئے ''نبی'' کا لفظ استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اس کے بعض لوگوں کو دھوکہ لگنے کا اندیشہ ہے اور اس کے بدنتائج نکلتے ہیں......''

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اس کے بعد......

جناب عبدالمنان عمر: ......تو یہ مرزا صاحب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی عرض کرتا ہوں۔ پھر خود استعمال کرنا شروع کر دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے بتایا ناں جی! کہ عام استعمال مت کرو۔ مگر چونکہ لغت میں اور اس امت کی اصطلاحات میں، اس کے لٹریچر میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں

اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ، جس پر ان کا سب سے بڑا زور تھا......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، دیکھئے۔ صاحبزادہ صاحب آپ درست فرمارہے ہیں۔ ان کا آخری خط جو ہے۔ جو آپ نے پڑھ کے سنایا۔ جو ان کی وفات کے دن شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی وہ نبوت کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنے نبی ہونے کا اور کس قسم کے نبی ہونے کا۔ تو اس کے باوجود......اس کے بعد تو ان لوگوں کا کوئی اور **Statement** (بیان) آیا نہیں ریکارڈ پر۔ گویا تحریر آئی نہیں ہے۔ اس میں وہ جب کہتے ہیں کہ ''میں نبی ہوں مگر غیر شرعی۔ وہ[1765] میں نے دعویٰ نہیں کیا کہ میرا اپنا علیحدہ کلمہ ہے، میرا علیحدہ کعبہ ہے، میرا علیحدہ مذہب ہے۔'' اس لغوی معنی میں جب وہ کہتے ہیں کہ ''مجھے نبی کہو'' تو پھر کیوں نہیں کہتے آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: ان لغوی معنوں میں ہم نے عرض کیا ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد نہیں کہا۔ یہ آخری بات ہے اس کی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، اسی میں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں یہی کہا ہے کہ ''میں نبی ہوں، اس قسم کا نبی ہوں۔''

جناب عبدالمنان عمر: ان معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی حدیث......محدث کا کوئی ذکر نہیں کیا اس میں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، ہے: ''اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے......''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو آپ عزت......

جناب عبدالمنان عمر: ''......تا کہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ عزت کیوں نہیں دیتے آپ ان کو؟

جناب عبدالمنان عمر: عزت دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نبی نہیں کہتے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہم یہ کہتے ہیں کہ مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ ان کو حاصل تھا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......مگر کیونکہ بعض اس لفظ سے چڑتے ہیں، گھبراتے ہیں۔ اس کے لغوی استعمال کا ان کو علم نہیں ہے، ان لوگوں......

[1766] جناب یحییٰ بختیار: اچھا! یہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کرتے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......یہ **Expediency** ہے! (یہ مبنی بر مصلحت ہے)
جناب عبدالمنان عمر: یہ حقیقتیں دونوں اپنی جگہ قائم ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔
جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، دونوں حقیقتیں ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔
جناب عبدالمنان عمر: ......کہ وہ غیر نبی کے معنوں میں لفظ ''نبی'' محدث کے معنوں میں، لفظ ''نبی'' مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے معنوں میں، لفظ ''نبی'' استعمال ہوجاتا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ظلی، بروزی تو ہیں وہ؟
جناب عبدالمنان عمر: ظلی، بروزی ''نبی'' کی قسم نہیں ہیں، جناب!
جناب یحییٰ بختیار: نہیں؟
جناب عبدالمنان عمر: بار بار یہ عرض کرتا ہوں کہ ظلی اور بروزی کے معنی یہ ہیں کہ غیر نبی۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اچھا، یہ آپ، مطلب یہ کہ......
جناب عبدالمنان عمر: ''ظل'' کے معنی ہوتے ہیں جناب! سادہ سا لفظ ہے ''ظل'' کے معنی ہوتے ہیں سایہ۔ ایک اصل چیز ہے، ایک اس کا سایہ ہے۔ اس کو ''ظل'' عربی میں کہتے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ **Clear** (واضح) ہوگئی۔
[1767] جناب عبدالمنان عمر: ایک نبوت ہے، ایک اس نبوت کا سایہ ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ صاحبزادہ صاحب! **Clear** (واضح) ہوگئی پوزیشن۔
جناب عبدالمنان عمر: اچھا جی۔
جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ یہ انہوں نے صاف کہا کہ ''میں شرعی نبی نہیں ہوں۔''
جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ''مستقل'' بھی کہا ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ''مستقل بھی نہیں ہوں۔''
جناب عبدالمنان عمر: اور صرف یہ ہے کہ ''میں مکالمہ، مخاطبہ الٰہیہ کے معنوں میں......''
جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بس یہ۔ ابھی آپ یہ فرمایئے، جب یہ کہتے ہیں وہ:
''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند

امرونہی بیان کئے اوراپنی امت کے لئے قانون مرتب کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''
(اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

ابھی تو صاحب شریعت بھی ہوگئے۔

جناب عبدالمنان عمر: شاید ایک لفظ کی طرف توجہ نہیں رہی جناب کی: ''صاحب شریعت جدیدہ۔'' جدید شریعت یہ قرآن مجید کی شریعت ہے۔ قرآن مجید ہی کی......!

جناب یحییٰ بختیار: پہلے تو یہ ہم......

جناب عبدالمنان عمر: ......قرآن مجید کے الفاظ ہیں، قرآن مجید کی آیتیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پہلے تو یہ ہم اس نتیجے پر پہلے پہنچ جائیں کہ وہ قدیم شریعت والے تھے۔ تب تو اس کے بعد جدید کا سوال آئے گا۔

[1768] جناب عبدالمنان عمر: نہ جی نہ، وہ کہتے ہیں کہ نبی کون ہوتا ہے؟ جو ایک جدید شریعت لائے۔ یہ ''نبی'' کی تعریف ہم پہلے کر چکے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں یہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......یہ جدید شریعت نہیں ہے، بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے ناں......

جناب عبدالمنان عمر: یہ کیا ہے؟ یہ میں آپ کو عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پھر آپ کو پڑھ کے سنا دیتا ہوں، شاید میں نہیں سمجھا: ''ماسوائے اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امرونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا......'' امت تو بنا چکے تھے۔ بیعت لینا شروع کردیا۔ **Directions** (احکامات) ہوچکی تھیں۔ آپ کی علیحدہ پارٹی ہے:

''......وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

جناب عبدالمنان عمر: میں اگر اپنی طرف سے اس کا کچھ جواب دوں تو شاید سمجھنے میں دقت ہو......

جناب یحییٰ بختیار: مولانا رومؒ کی طرف سے دے دیجئے آپ!

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے دیتا

ہوں جو کہ مرزا صاحب کے شدید ترین مخالف تھے۔ یہ چیز ہے جس کو کہتے ہیں ’’جادو وہ جو سر چڑھ کے بولتا ہے۔‘‘ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب یہی بات، یہی اعتراض پیش کر کے فرماتے ہیں:

’’مؤلف، ’’براہین احمدیہ‘‘ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ قرآن میں ان آیات کا مورد نزول ومخاطب میں ہوں۔ اپنے اوپر ان آیات کے الہام یا دعویٰ سے ان کی مراد، جس کو صریح الفاظ میں وہ خود ظاہر کر چکے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے اختراع نہیں کرتے۔ یہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید یا پہلی کتابوں میں انبیاء کو مخاطب فرمایا ہے۔ انہی الفاظ یا آیات سے دوبارہ مجھے شرف خطاب بخشا ہے۔ پر میرے خطاب میں ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہیں اور وہ معنی قرآن کے معنی کے اسرار اور آثار ہیں۔‘‘[1769]

پھر عرض کرتا ہوں......

Mr. Chairman: ***Nest question.***

(جناب چیئرمین: اگلا سوال کریں)

جناب عبدالمنان عمر: حضرت امام جعفر صادق کے متعلق میں......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، بہت ٹائم کم ہے۔ آپ نے تفسیر کر دی۔

Mr. Chairman: ***That's all. Only the views of the witness and his Jamaat are needed, not what the others have said. The reply should be confined to the views of the Jamaat.***

(جناب چیئرمین: یہ کافی ہے۔ صرف گواہ اور اس کی جماعت کے نظریات آنے چاہئیں نہ کہ دوسرے لوگوں نے کیا کہا۔ جواب کو صرف جماعت کے نظریات تک محدود رکھا جائے)

Mr.Yahya Bakhtiar: ***Sir, I will draw attention of...***

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں......)

Mr. Chairman: ***Yes, Only to Jammat, no other references......***

(جناب چیئرمین: صرف جماعت اور کوئی دوسرے حوالہ جات نہ دیئے جائیں)

Mr.Yahya Bakhtiar: ***I will draw the attention of the witness......***

(جناب یحییٰ بختیار: میں گواہ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں......)

Mr. Chairman: ***......not what one honourable member has said and what the other has said. Yes, Mr. Attorney-General.***

(جناب چیئرمین: نہ یہ کہ کسی معزز ممبر نے کیا کہا ہے اور دوسرے لوگوں نے کیا کہا ہے۔ جی مسٹر اٹارنی جنرل صاحب)

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک حوالہ، اس کی طرف سے آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ یہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں کہ:

[1770]''جن لوگوں نے مسیح موعود کو دیکھا ہے اور اس کی مجلس میں بیٹھے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ نبی میں ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس وقت کھل کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر صریح حکم نہ آتا......''

یہ حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی محفل میں، نبی کی محفل، خاص کشش ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی محفل میں جو بیٹھے تھے، کہتے ہیں جی، آدمی کھل کے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ مشکل ہوتا تھا۔ تو یہ نبی جو ہے، یہ وہ بروزی یا مجازی Sense (معنی) میں استعمال کر رہے ہیں یہاں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، محدث کے معنوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی اگر میں کہوں جی کہ ''شیر کے ساتھ جنگل میں آدمی بڑا ڈر جاتا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو وہ شیر تو اصلی ہوتا ہے، کہ وہ بازاری شیر یا نقلی شیر؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اور اگر وہ کہے کہ ''شیر کے ساتھ میری محفل جو تھی، وہاں بہت سے لوگ تھے۔'' تو وہاں کون سا شیر مراد ہوگا؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے کہہ رہا ہوں۔ دیکھیں، ایک آدمی ہوتا ہے۔ سیاستدان ہوتا ہے۔ اس نے خدمت کی ہوتی ہے۔ اس کی خدمت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ جی کہ یہ شیر پنجاب ہے یا شیر سرحد ہے۔ وہ بھی ہماری طرح انسان ہوتا ہے۔ وہ کسی کو کاٹتا نہیں، نہ پنجے مارتا ہے۔ تو اس کی محفل میں تو میں نہیں کہوں گا جی کہ جیسے جنگل میں کوئی آدمی چلا جائے اور شیر سامنے آجائے تو ڈر جاتا ہے اس سے۔ کہ ڈر لگتا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، بہادر آدمی تو بعض وقت ڈر جاتا ہے۔

[1771] **جناب یحییٰ بختیار:** نہیں، بہادر آدمی سے۔ وہ تو بڑا سوکھا پتلا، قائداعظم جو تھا ان سے کون ڈرتا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: ان کا دماغ جو تھا۔ وہ بڑے بڑے بہادروں سے افضل تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، شیر نہیں، یہاں جو کہتے ہیں ناں کہ شیر کی محفل سے، ''نبی کی محفل سے آدمی جو ہے......'' وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ نبی تھے۔ ''نبی میں خاص کشش ہوتی ہے اور اس وقت کھل کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔'' یہ کس مطلب میں انہوں نے استعمال کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں یہ، یہ سوال بڑا ہی اعلیٰ درجے کا ہے کہ یہ انہوں نے کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟ اس کے لئے میں بجائے اس کے کہ اپنی طرف سے اس کا جواب دوں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ اپنی طرف سے اس کا جواب دے دیں تو وہ......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! میں مرزا صاحب......وہ مولانا نورالدین کی طرف سے جواب دوں گا جن کا وہ حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، یہی صحیح بات بھی ہے۔ نہیں، جناب! وہ اردو ہی ہے، خط ہے، اردو میں ہے، ***Simple*** (آسان) سا خط ہے:

''دل چیر کر دکھانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ قسم پر اگر کوئی اعتبار کرے تو واللہ العظیم کے برابر کوئی قسم مجھے نظر نہیں آتی۔ نہ آپ میرے ساتھ موت کے بعد ہوں گے اور نہ کوئی اور میرے ساتھ سوائے میرے ایمان اور اعمال کے ہوگا۔ پس یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونے والا ہے۔ [1772] واللہ العظیم (عربی)، میں مرزا صاحب کو مجدد اس صدی کا تعیّن کرتا ہوں۔ میں ان کو راست باز مانتا ہوں۔'' ۲۷؍اکتوبر ۱۹۱۰ء۔

جناب یحییٰ بختیار: آگے کوئی نبی تو نہیں لکھا ہے اس میں؟

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: آگے کوئی نبی تو......

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! ایک عرض کروں؟

جناب عبدالمنان عمر: آپ پھر پورا خط اگر پڑھنا چاہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے صرف اتنا پوچھ رہا ہوں......

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ گواہ ’’واللہ العظیم‘‘ کی جگہ ’’واللہِ العظیم‘‘ پڑھے تو اچھا ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالمنان عمر: میں لفظ پڑھ لیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی آگے نبی......

جناب عبدالمنان عمر: میں نے کہا جی میں خط ہی پڑھ دیتا ہوں آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں تاکہ ٹائم Save (محفوظ) ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹائم تب ہی Save (محفوظ) ہوگا ناں جی کہ میں شاید کچھ اور جواب دے دوں اور یہاں کچھ اور ہو۔ اچھا جی: ’’میں مرزا صاحب کو مجدد اس صدی کا یقین کرتا ہوں۔ میں ان کو راست باز مانتا ہوں۔ نبی کے معنی لغوی پیش از وقت اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر خبر دینے والا، ہم لوگ یقین کرتے ہیں، نہ شریعت لانے والا۔ مرزا صاحب اور میں خود۔ جو شخص [1773] ایک نقطہ بھی قرآن کا اور شریعت محمد رسول اللہ ﷺ کا نہ مانے میں اسے کافر اور لعنتی اعتقاد کرتا ہوں۔ یہی میرا اعتقاد ہے اور یہی میرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب کا تھا۔ کوئی رد کرے یا نہ مانے یا منافق کہے تو اس کا معاملہ حوالہ خدا ہے۔‘‘

(قادیانیوں اور لاہوریوں میں کوئی فرق نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: تو اب تو بالکل بات صاف ہوگئی۔ صاحبزادہ صاحب! آپ میں اور ربوہ میں کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ غیر شرعی نبی تھا، شریعت والا نہیں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں گزارش کرتا ہوں، مجھے علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے سامنے کیا بیان دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہ غیر شرعی، امتی۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھو جی، میں عرض کرتا ہوں کہ میرے سامنے ان کا پچھلا پچاس سال کا لٹریچر ہے۔ میں اس کی روشنی میں عرض کرتا ہوں، وہ غیر شرعی نبی بمعنی محدث نہیں مانتے۔ میں نہیں جانتا یہاں ان کا کیا Stand (مؤقف) ہے۔ جو ان کا گذشتہ پچاس سال کا Stand (مؤقف)......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس معنی میں جیسے حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا......

جناب عبدالمنان عمر: مجدد۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’مجدد‘‘ تو کہا......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، مجدد۔
جناب یحییٰ بختیار: ......ساتھ ہی کہا ''بغیر شریعت کے، بغیر شریعت کے نبی۔''
جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، بغیر......لغت کے لحاظ سے، لغوی معنوں میں۔ پورے لفظ لیجئے ناں ان کے۔

[1774] جناب یحییٰ بختیار: لغوی معنی، وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ آنحضرتﷺ کی امت سے تھے۔ ان کے قدموں میں بیٹھے۔''......

***Mr. Chairman:** Let us get out of this lughat (لغت). We have please, نہیں، نہیں got so many lughats in our library. (Interruption) confine yourself. No further question, no further answers about the lughat or the double meaning or three meanings or four meanings.*

(جناب چیئرمین: ہم لغت سے باہر آجائیں۔ ہماری لائبریری میں کئی ایک لغات ہیں۔ آپ موضوع کے اندر رہیں لغت کے بارے میں یا الفاظ کے دو معانی، تین معانی یا چار معانی کے بارے میں کوئی مزید سوال و جواب نہیں ہوگا)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ آگے پھر ایک اور حوالہ ہے کہ:
''مولوی صاحب، حکیم نورالدین صاحب، خلیفہ اول قادیان، فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ حضرت مسیح (غلام احمد قادیانی صاحب) صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔ کیونکہ جب ہم نے ان کو واقعی صادق اور من جانب اللہ پایا ہے۔ تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے، وہی حق ہوگا۔'' (سیرت المہدی ج۱ ص۹۹، روایت نمبر۱۰۹)

جناب عبدالمنان عمر: یہ کہاں فرمایا جی؟
جناب یحییٰ بختیار: یہ، آپ کو اس کا علم نہیں ہے؟
جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں ان کی گیارہ کتابوں کو جانتا ہوں۔ میرے علم میں ان کی گیارہ کی گیارہ کتابوں میں سے کسی جگہ یہ لفظ نہیں ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: کسی خط میں؟ کتاب نہ سہی کسی اور......
جناب عبدالمنان عمر: میرے سامنے خط پیش کیا جائے کیونکہ خط ایک پرائیویٹ

چیز ہے۔میں نہیں جانتا کہ وہ خط......

جناب یحییٰ بختیار: کسی اور تحریر میں؟ نہیں، نہیں، کسی اور تحریر میں؟ آپ کے علم میں نہیں یہ بات؟

[1775] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، بالکل۔اگر کوئی خط ایسا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جب، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ......

جناب عبدالمنان عمر: ***Forged*** (جعلی) بھی چیزیں ہوتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہیں ناں، اسی واسطے میں پوچھتا ہوں کہ آپ اتھارٹی ہیں اس پر، آپ جانتے ہیں۔

اب یہ ایک حوالہ ہے ''الفرقان'' ربوہ سے، کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔مگر انہوں نے ***Quote*** (پیش) کئے ہیں۔آپ کے کچھ، جو پارٹی ہے، ان کے خیالات۔وہ کہتے ہیں کہ:

''ہم ذیل میں فریق لاہور کے اکابر کے وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سب خلافت ثانیہ سے اپنی علیحدگی یعنی ۱۹۱۴ء تک سیدنا حضرت مسیح موعود کی نبوت پر اسی طرح اعتقاد رکھتے تھے، جس طرح جماعت احمدیہ رکھتی ہے......''

اور پھر وہ کہتے ہیں کہ ''جناب مولوی مودودی صاحب نے تحریر کیا......میں ***Quote*** (پیش) کرتا ہوں:

''ہمارے نبی ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی، خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا، آ نہیں سکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت ﷺ کے نبوت ملی ہو۔''

پھر مولوی صاحب آگے بیان کرتے ہیں:

''مخالف کوئی ہی معنی کرے۔مگر ہم تو اس پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کرتا ہے۔صدیق بنا سکتا ہے اور شہداء کو صالح کا مرتبہ عطا کرسکتا ہے۔مگر چاہئے مانگنے والا۔ [1776] ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا۔خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔''

یہ ہے ۱۹۰۸ء کا ''الحکم'' پہلے ۱۰؍مارچ ۱۹۰۶ء کا ''الحکم۔'' پھر ہے ۱۸؍جولائی ۱۹۰۸ء کا ''الحکم۔''

پھر آگے مولوی کرم الدین آف بھیں کے مقدمہ میں بطور گواہی مولوی صاحب نے یہ حلفیہ بیان دیا......

جناب عبدالمنان عمر: (ناقابل سماعت)

جناب چیئرمین: ابھی، ابھی نہیں، وہ ختم کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے یہ حوالے پڑھنے دیجئے۔ پھر آپ پھر دیکھیں کہ......انہوں نے اس زمانے کے اخبارات سے دیئے ہوئے ہیں، ''الحکم'' سے:

"There is another view of the matter according to Mohammadan theology. One who beleives a person claiming to be a Prophet is Kazzab. And this has been admitted by prosecution evidence. Now the complainant knew perfectly well that the first accused claimed that position ......"

First accussed was Mirza Sahib there:

" ......that positoin and notwithstanding that he believed the accused- notwithstanding that he believed the accused. Consequently, in religions terminology, the complainant was a Kazzab."

ترجمہ: ''اسلامی علم الکلام کے مطابق اس معاملہ کا ایک اور بھی پہلو ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص کسی مدعی نبوت ورسالت پر ایمان لاتا ہے، کذاب ہے۔ یہ بات شہادت استغاثہ [1777] میں تسلیم کی گئی۔ اب مستغیث مولوی کرم الدین نہایت اچھی طرح جانتا ہے کہ ملزم (یعنی مرزا، حضرت مرزا صاحب) نے اس حیثیت (یعنی نبوت و رسالت) کا دعویٰ کیا ہے۔ بہ ایں ہمہ مستغیث نے اس کی تکذیب کی ہے۔ پس مذہب اسلام کی اصطلاح کی رو سے بھی مستغیث کذاب ہے۔''

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کہہ رہے ہیں......خواہ وہ دعویٰ عدالت میں اس کا جھوٹا ہو......کہ مرزا صاحب نے......یہ ابھی کوئی مجازی بات نہیں ہے......ایسے ہی کہتے ہیں کہ:

’’مستغیث (مولوی کرم الدین) نہایت اچھی طرح جانتا ہے کہ ملزم (یعنی مرزا صاحب) نے اس حیثیت (یعنی نبوت ورسالت) کا دعویٰ کیا ہے۔ بہ ایں ہمہ مستغیث نے اس کی تکذیب کی ہے۔ پس مذہب اسلام کی اصطلاح کی رو سے بھی مستغیث کذاب ہے۔‘‘

کیونکہ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے اور وہ ان کو سچا سمجھتے ہیں تو یہ جو ہے۔

پھر ایک اور حوالہ ہے "Review of Religions" ۱۹۰۴ء میں مولانا محمد علی صاحب نے اخبار "Pioneer" الہ آباد کے ایڈیٹر کو جواب دیا:

’’جس طرح اس نے ہندوستان کے متعلق یہ لکھا کہ ہندوستان کو اس وقت کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی......‘‘

"Pioneer" نے یہ لکھا تھا مرزا صاحب کے دعویٰ کے متعلق ان کو کہ ’’ہندوستان کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی۔‘‘ تو اس کے جواب میں کہتے ہیں:

’’جس طرح اس نے ہندوستان کے متعلق یہ لکھا کہ ہندوستان کو اس وقت کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی۔ اس طرح یہ بھی کسی اخبار میں شائع کرے کہ اس سے [1778] ۱۹۰۰ء سال پہلے ملک شام کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی۔‘‘ ("Review of Religions" مارچ ۱۹۰۴ء ص ۴۶)

پھر آگے، مولوی محمد علی صاحب آگے فرماتے ہیں، ہندوؤں کو مخاطب کر کے:

’’ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی......مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا ہے۔‘‘

("Review of Religions" نومبر ۱۹۰۴ء ص ۴۱۱)

پھر آگے لکھا ہے کہ:

’’مولوی کرم الدین نے حضرت مسیح موعود اور حکیم فضل الدین صاحب پر مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کیا تھا۔ کیونکہ حضرت نے اپنی کتاب میں مولوی صاحب......‘‘ یہ اس کا میں ذکر کر چکا ہوں، جو انہوں نے اس کو کذاب کہا تھا۔ آگے جی میں اور کچھ حوالے چھوڑ دیتا ہوں۔

پھر بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب کی اس تقریر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ جو ایڈیٹر ’’الحکم‘‘ کو لکھتے ہیں۔ یہ ہے جی ’’الحکم ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء‘‘

’’بٹالوی نے اپنے روزنامہ ’’پیسہ اخبار‘‘ والے مضمون میں ذکر کیا تھا کہ خواجہ صاحب نے پھر بریکٹ میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ مگر بٹالوی

کے لئے یہ خبر جانفزا ہوگی کہ ان کے گھر بٹالہ ہی میں خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں صاف طور پر بیان کیا اور بٹالہ والوں کو خطاب کر کے کہا کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا ہے، تم خواہ مانو یا نہ مانو۔''

یہ ان کی تقریر کا حوالہ دے رہے ہیں ''الحکم ۱۹۱۱ء میں۔''[1779]

پھر اسی طرح آپ کے، کئی اور اکابرین کے بار بار یہ حوالے انہوں نے دیئے ہیں۔ جن کو یہاں دے کر میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا کہ وہ مرزا صاحب کو نبی اور رسول سمجھتے تھے......

Mr. Chairman: ***What is the question?***

(جناب چیئرمین: کیا سوال ہے؟)

جناب یحییٰ بختیار: ......اب ایک حلفیہ شہادت ہے، اس کی طرف بھی آپ کی توجہ دلاتا ہوں: ''نبوت حضرت مسیح کے متعلق جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری لاہوری کی حلفیہ شہادت۔

ہم ذیل میں خود شیخ عبدالرزاق صاحب کی دستخطی حلفیہ گواہی درج کرتے ہیں جو ۲۴؍ اگست ۱۹۳۵ء کو شیخ صاحب مذکور نے حضرت ناظر صاحب تالیف وتصنیف کے جواب میں تحریر کی ہے۔ لکھتے ہیں:

''میں حضرت صاحب (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں، میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ السلام کی کتب میں یہ الفاظ جس معنی میں میں نے استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ وہ میرے عقیدے کے منافی نہیں۔ ان ہی معنوں میں اب بھی حضور علیہ السلام (مرزا) کو......صحیح مجازی نبی[1780] ہوں۔ یعنی شریعت جدید کے بغیر نبی، اور نبی ﷺ کا اتباع کی بدولت، حضور کی اطاعت میں فنا ہوکر، حضور کا کامل بروز ہوکر مقام نبوت کا حاصل کرنے والا نبی ہے۔ میرے اس عقیدے کی بنیاد حضرت مسیح کی تقاریر اور تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔''

تو یہ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ کا اور ربوہ کا بالکل ایک ہی عقیدہ ہے۔

Mr. Chairman: ***What is the question? These are***

the references and on these references, what question Mr. Attorney-General bares

(جناب چیئرمین: سوال کیا ہے؟ یہ حوالہ جات ہیں اور اٹارنی جنرل صاحب! ان حوالہ جات پر کیا سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir?*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا؟)

Mr. Chairman: *These are the references, What is the definite question out of these?*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I say, does he deny these allegations, these statements?*

(جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں کہ کیا گواہ ان الزامات سے انکاری ہے۔ ان بیانات سے انکاری ہے)

Mr. Chairman: *Yes, the first question.*

(جناب چیئرمین: جی ہاں، پہلا سوال تو یہ ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will give these copies to them. They will verify and, after the break, they can......*

(جناب یحییٰ بختیار: میں ان کی نقول انہیں دے دوں گا۔ وہ ان کی تصدیق کر لیں اور چائے کے وقفے کے بعد......)

Mr. Chairman: *Yes, No. (1) I will ask the witness, whether these are admitted? If they are admitted......*

(جناب چیئرمین: جی ہاں، پہلی بات تو یہ ہے کہ گواہ اسے تسلیم کرتے ہیں؟ اگر تسلیم کرتے ہیں......)

Mr. Yahya Bakhtiar: *They have their "Review of religions."*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ یہاں ریویو آف ریلیجنز رکھتے ہیں)

Mr. Chairman: *......Then the explaination, And if*

they are not admitted, that's all right, We will be going for a ......

(جناب چیئرمین: تو پھر وضاحت کریں اور اگر تسلیم نہیں کرتے تو پھر ٹھیک ہے......)

جناب یحییٰ بختیار: (گواہ سے) آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف مجازی *Sense* (معنوں) میں انہوں نے کہا ہے؟

[1781] ***Mr. Chairman:*** ***The Delegation ......just minute, just a minute......***

(جناب چیئرمین: وفد صرف ایک منٹ، صرف ایک منٹ......)

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھئے ناں......

Mr. Chairman: ***The Delegation can look into all these references, We will break for fifteen minutes, Then they will reply about it, Yes.***

(جناب چیئرمین: وفد ان تمام حوالہ جات کو ملاحظہ کرسکتا ہے۔ ہم اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کریں گے اور اس کے بعد وہ ان کا جواب دیں گے)

جناب یحییٰ بختیار: آپ ان کو دیکھ لیجئے! پندرہ بیس منٹ کے بعد......

جناب چیئرمین: آپ ان کو دیکھ لیجئے! دس پندرہ حوالہ جات ہیں۔ ***You can look into them....*** (آپ ان کو دیکھ لیجئے......)

جناب یحییٰ بختیار: یہ کس *Sense* (معنوں) میں انہوں نے کہا ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے؟

Mr. Chairman: ***......then you can explain, the Delegation can explain.***

(جناب چیئرمین: ......تب آپ وضاحت کرسکتے ہیں وفد وضاحت کرسکتا ہے)

جناب عبدالمنان عمر: (ناقابل سماعت)

جناب چیئرمین: ہاں، آپ دیکھ لیجئے اسے۔

Mr. Chairman: ***The Delegation will keep sitting while the House is adjourned.***

(جناب چیئرمین: وفد تشریف رکھے، اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Let them have a cup of tea also, They can discuss it there.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ (وفد) چائے نوش کرلیں اور وہیں پر مشورہ بھی کرلیں)

Mr. Chairman: *They can discuss, yes, they can discuss in the room.*

(جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ وہ کمرے میں مشورہ کرسکتے ہیں)

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، آپ بھی چائے پی لیجئے۔ وہاں ڈسکس کرلیجئے۔ اس پر غور کیجئے۔

Mr. Chairman: *Yes. At 12:15.*

(جناب چیئرمین: ہاں جی، 12:15 پر)

[1782] **(*The Delegation left the Chamber*)**

(وفد ہال سے چلا گیا)

Mr. Chairman: *The House is also adjourned to meet again at 12:15.*

(جناب چیئرمین: ایوان کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔ دوبارہ 12:15 بجے ہوگا)

[The special Committee adjourned for tea break re-assemble at 12:15 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کرنے کے لئے ملتوی ہوا پھر 12:15 پر شروع ہوگا)

[The special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman(Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی صدارت میں ہوا)

جناب چیئرمین: بلائیں ان کو۔ **(Pause)**
میرا خیال ہے کہ ایک گھنٹے میں ختم ہوجائے گا۔
جناب یحییٰ بختیار: پونے دو تک......

***Mr. Chairman:** We should try to.*

(جناب چیئرمین: ہمیں کوشش کرنی چاہئے)
جناب یحییٰ بختیار: ......یا شاید دو بجے، زیادہ سے زیادہ۔
جناب چیئرمین: وہ لغت......ایک منٹ، ابھی نہ بلائیں......وہ لغت سے باہر تو نکلتے نہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں ابھی ان کو چھوڑ رہا ہوں۔

***Mr. Chairman:** And he has clearly said* کہ *:"two meanings".*

SUBMISSIOON OF WRITTEN REPLIES TO QUESTIONS

***Mr. Yahya Bakhtiar:** I will tell them whathever reply they have got to give......*

[1783]***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

***Mr. Yahya Bakhtiar:** ......they may send it to you in writing. To some of these question, they want time.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اسے تحریری طور پر بھجوا سکتے ہیں۔ وہ وقت چاہتے ہیں)

***Mr. Chairman:** Yes.* (جناب چیئرمین: جی ہاں)

NODDING BY THE WITNESS IN REPLY TO QUESTION

(زبان ہلائیں، سر نہ ہلائیں)

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ گواہ جو

ہیں۔یعنی اٹارنی جنرل صاحب جب سوال پوچھتا ہے تو اثبات کی صورت میں سر ہلاتے ہیں۔تو سر ہلانا تو ریکارڈ پر بھی نہیں آتا۔ٹی وی کیمرہ بھی ہمارے ساتھ نہیں ہے۔

(نوے سال کسی کی نہیں مانی)

جناب چیئرمین: اگر وہ کسی کی بات مانتے تو نوے سال میں نہیں مان گئے ہوتے؟

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ہمیشہ وہ سر ہلاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ نوے سال وہ انہوں نے کسی کی بات نہیں مانی۔آپ کا خیال ہے کہ آپ دومنٹ میں منوالیں گے؟

(اپنے نبی کی بات نہیں مانی)

ایک رکن: نبی کو نہیں مانا تو پھر کس کی بات مانیں گے؟

جناب چیئرمین: آپ تیار رہیں اس کے لئے بھی؟(قہقہے)

جناب چیئرمین: ان کی باری بھی آئے گی۔

(قرآن وحدیث کو نہیں مانا)

جناب صاحبزادہ صفی اللہ: اس نے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ یہی کیا،تو مولانا کے لٹریچر کا کیا؟

(چڑیا گھر؟)

جناب چیئرمین: نہیں، جو،جس میں آپ نے ''چڑیا گھر'' جو لکھا ہوا ہے۔

GENERAL DEBATE AFTER THE CROSS- EXAMINATION

(جرح کے بعد عمومی بحث)

چوہدری جہانگیر علی: مسٹر چیئرمین!یہ لاہوری جماعت کو ***Examine*** کرنے کے بعد کیا......

[1784] جناب چیئرمین: ہاں،اس کے بعد ***we will open the debate in the closed session of the House Committee. Maulana Mufti***

Mahmood will start. (ہاں اس کے بعد ایوان کی کمیٹی میں بحث شروع کریں گے۔ مفتی محمود آغاز کریں گے)

چوہدری جہانگیر علی: میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Chairman: ***Next session, it may be tomorrow.***

(جناب چیئرمین: اگلے اجلاس میں، وہ کل ہوسکتا ہے)

SAMADANI TRIBUNAL'S REPORT

چوہدری جہانگیر علی: اخبارات میں یہ آیا تھا کہ صمدانی ٹریبونل کی رپورٹ ممبرز کو دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی۔

چوہدری جہانگیر علی: یہ اخبارات میں آیا تھا کہ صمدانی ٹریبونل کی رپورٹ ممبرز میں سرکولیٹ کی جائے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا، ***Before this question is debated in the special committee,*** اگر وہ صمدانی رپورٹ کی نقلیں بھی ہمیں مل جائیں۔ ***we could prepare our case better, Sir***

(چوہدری جہانگیر علی: جناب والا! اس مسئلہ پر بحث سے قبل......تو ہم بہتر طور پر تیاری کرسکتے ہیں)

جناب چیئرمین: اخبارات میں جو آیا ہے۔اس کی تو میں گارنٹی نہیں دے سکتا۔کیونکہ......

چوہدری جہانگیر علی: وہ بھی گورنمنٹ ***Sources*** سے آئی ہوگی اخبارات میں۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ ہے کہ صمدانی رپورٹ جو ہے وہ ***Law Minister will be comming***، ان کو بھی ٹریجڈی ان پر ***fall*** کر گئی ***Because of death of his father.***

(جناب چیئرمین: وزیر قانون تشریف لانے والے ہیں۔کیونکہ ان کے والد کی ڈیتھ ہوگئی تھی)

چوہدری جہانگیر علی: جی، ہاں جی۔

Mr. Chairman: ***He was in a better position to tell the House. He will be coming day after tomorrow morning.***

(جناب چیئرمین: وہ پرسوں تشریف لائیں گے اور ایوان کو اس بارے میں کچھ بتائیں گے)

[1785] چوہدری جہانگیر علی: ٹھیک ہے جی۔

***Mr. Chairman:** And, from tomorrow, we will be going to open this general debate and Maulana Mufti Mahmood will start with all the books and pamphlets on behalf of, I would not say, Opposition and the Government because all are the same in this House.*

(مفتی صاحب کی بحث، حکومت وحزب اختلاف دونوں کی جانب سے)

(جناب چیئرمین: اور کل سے ہم ایک عام بحث شروع کریں گے۔ مولانا مفتی محمود صاحب حکومت اور حزب اختلاف کی جانب سے جملہ کتب/رسالہ جات کے ساتھ ایوان کے اندر بحث کا آغاز کریں گے)

***One Member:** It will be closed door?*

***Mr. Chairman:** Yes, closed door. And then any honourable member can participate. But we will regulate.*

Anything else the honourable members want to say?

(جناب چیئرمین: جی ہاں بند کمرے میں اور پھر ہر معزز رکن اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ لیکن ہم کنٹرول کریں گے۔ کسی چیز کے بارے میں معزز ممبران کچھ کہنا چاہتے ہیں؟)

جناب یحییٰ بختیار: سر! دیر ہوگئی ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں جی، بلالیں جی۔ *One hour, Sir then you know we have to......* (ایک گھنٹہ، جناب اور پھر آپ کو پتہ ہے کہ ہمیں......)

WRITTEN STATEMENTS BY THE MEMBERS

(اراکین کے تحریری بیانات)

مولانا عبدالحق: وہ جو بیان، بیان جو دیا گیا ہے۔ ہمارا مؤقف، اس کو تو حضرت مفتی

صاحب سنائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی......

مولانا عبدالحق: یہ جو......

جناب چیئرمین: یہ آپ کے اپنے مشورے کی بات ہے۔

مولانا عبدالحق: سنانا تو چاہئے جی، ریکارڈ پر آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جو آپ، جیسے مناسب سمجھیں۔ میں نے ویسے پڑھ لیا ہے سارا۔

مولانا عبدالحق: نہیں، خیر......

جناب چیئرمین: فیصلے بھی پڑھ لئے ہیں سارے۔

[1786] **مولانا عبدالحق:** اچھا جی۔

CONDOLENCE ON MURDER OF AMIR MUHAMMAD KHAN

(امیر محمد خان کے قتل پر تعزیت)

چوہدری ظہور الٰہی: جناب سپیکر! پیشتر اس کے کہ یہ کارروائی شروع کریں، میں...... آپ کو اطلاع تو مل چکی ہوگی امیر محمد خان والے معاملے کی۔ میں چاہتا تھا کہ اس پر اظہار افسوس ہو جاتا۔

جناب چیئرمین: ذرا ٹھہر جائیں۔ وہ ابھی سب بات ہوئی ہے۔ آپ نہیں تھے...... *Just wait for*۔ چوہدری صاحب ذرا انتظار کریں۔ ابھی ذرا انتظار کریں۔

چوہدری ظہور الٰہی: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: ***We all were to together when we have decided that after an hour. because I am also getting some information. I will pass on the infromation, entire, everything.***

(**جناب چیئرمین:** ہم سب اکھٹے تھے جب ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک گھنٹے بعد...... میں بھی معلومات حاصل کر رہا ہوں جو کہ میں آپ تک پہنچا دوں گا)

(The Delegation entered the Chamber)

(وفد ہال میں داخل ہوا)

CROSS EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP DELEGATION

(لاہوری گروہ پر جرح)

***Mr. Chairman:** Yes. the Attorney-General.*

before Mr. Attorney-General puts his question.

(جناب چیئرمین: جی ہاں، اٹارنی جنرل صاحب، پیشتر اس کے کہ اٹارنی جنرل صاحب اپنا سوال کریں......) کل ایک آیت مولانا عبدالحق صاحب نے پڑھی تھی، ''مرتد'' کے متعلق، جہاں تک مجھے یاد ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ حدیث، حدیث پڑھی تھی انہوں نے۔

جناب چیئرمین: حدیث مولانا مفتی محمود صاحب نے پڑھی تھی۔ قرآن مجید کی آیت مولانا عبدالحق نے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ''مرتد'' کا لفظ نہیں استعمال ہوا قرآن پاک میں، جس پر وہ دو حدیثیں بھی اور آیت بھی پڑھی گئی۔ اس کا جواب انہوں نے دینا ہے۔

If they like.

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرتد کے بارے میں وہ کہتے ہیں......

[1787] ***Mr. Chairman:** It can be repeated.*

جناب یحییٰ بختیار: (گواہ سے) وہ حدیث اور آیات، وہ کل سنا تھا آپ نے، آپ نے کہا ہے کہ مرتد کی کوئی سزا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: نہیں، انہوں نے یہ کہا تھا کہ مرتد کا نام ہی نہیں آیا کلام پاک میں، انہوں نے یہ جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس کا وہ جواب پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ایک آیت پڑھ کے سنائی آپ کو، اور حدیث سنائی۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پہلے وہ آپ کے پہلے سوال آپ کو لینا ہیں یا......؟

جناب چیئرمین: چلو، پہلے وہ، پہلے......

جناب یحییٰ بختیار: (ناقابل فہم)...... یہ آپ پہلے لے لیں۔

جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب کے سوال کا جواب دے دیں جی۔
جناب عبدالمنان عمر: پہلے آپ کے سوال کا جواب؟
جناب چیئرمین: پہلے آپ کے سوال کا جواب۔ لیکن اس کے بعد یہ پھر ان کا، مولانا عبدالحق کا۔

(قادیانی رسالہ فرقان غیر ذمہ دار ہے)

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہمیں کچھ فوٹوسٹیٹ دیئے گئے تھے کہ اس بارے میں ہم اپنے خیال کا اظہار کریں۔ آپ معزز ممبران بڑے اہم مسئلے کے فیصلے کے لئے یہاں جمع ہیں۔ میں بڑے افسوس سے اس کا اظہار کروں گا۔ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ ''فرقان'' ایک غیر ذمہ دار پرچہ ہے۔ اس کی تحریرات کو اتنے اہم مسئلے کے فیصلے کے لئے پیش نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں میرے ہاتھ میں......

***Mr. Chairman:** I must say the witness cannot guide the procedure of this committee. The witness can say......*

(جناب چیئرمین: مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ گواہ ضابطہ کے بارے میں کمیٹی کی رہنمائی نہیں کرسکتا۔ گواہ کہہ سکتا ہے کہ......)

[1788] جناب یحییٰ بختیار: آپ کو میں نے اتنی ***Request*** کی کہ دیکھیں۔
جناب چیئرمین: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ''فرقان'' کو بھول جایئے......
جناب چیئرمین: ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: ......اس میں جس ***"Review"*** کے جو حوالے دئے ہیں۔ ۶؍جولائی ۱۹۰۴ء کے، وہ آپ دیکھ لیجئے۔ اگر آپ ابھی ***Verify*** (تصدیق) نہیں کرسکتے۔ تو آپ ان کو ***Verify*** (تصدیق) کرکے بعد میں لکھ کے بھیج دیجئے۔ یہ کوئی جلدی کی بات نہیں ہے بڑا اہم مسئلہ ہے۔
جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! مجھے یہ فوٹوسٹیٹ دیا گیا ہے......
جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی آپ دیکھ لیجئے کہ......
جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں نے دیکھ لیا ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کہتے ہیں، یہ ٹھیک ہے، غلط......؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اس کو میں......

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کہتے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے جی کہ یہ حلفی بیان ایک جعلی چیز پیش کی گئی ہے۔

Mr. Chairman: ***That's all. That's all.***

(جناب چیئرمین: کافی ہے، کافی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: ***That's all. Finish it.***

(جناب چیئرمین: کافی ہے، اب ختم)

آپ، جو حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ آپ کہیں صحیح ہیں یا درست ہیں؟

[1789] جناب یحییٰ بختیار: باقی جو حوالہ جات ہیں، مولوی محمد علی صاحب کے......

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو *Compare* کر کے ہی میں عرض......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو اس واسطے آپ اگر سمجھتے ہیں کہ اس وقت جواب نہیں دے سکتے تو آپ *Compare* کر کے دو چار دن کے بعد یہاں بھیج دیجئے سیکرٹری اسمبلی صاحب کے، سیکرٹری صاحب کے پاس اور پھر وہ ممبران......

جناب چیئرمین: (ڈپٹی سیکرٹری سے) جاوید! یہ نوٹ کر لیں۔ جو جو چیز ہے ناں، جو ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: ......ممبران میں سرکولیٹ کر دیں گے آپ کا جواب۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس کے متعلق ایک اصولی جواب آپ کو عرض کر دیتا ہوں، اگر اس سے بات طے ہو جائے......

جناب چیئرمین: نہ، نہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......تو مولانا محمد علی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

Mr. Chairman: ***No, no, just a minute. The Hawalajat***(حوالہ جات)***Which have been put to the Delegation should be either accepted or rejected.***

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، صرف ایک منٹ۔ جو حوالہ جات پیش کئے گئے

ہیں۔وفد یا تو انہیں تسلیم کرے یا ان کی تردید کرے)

جناب یحییٰ بختیار: پہلا سوال یہ تھا کہ یہ غلط ہیں یا صحیح؟اگر حوالہ جات غلط ہیں تو پھر......

جناب چیئرمین: غلط ہیں یا صحیح؟ اگر صحیح ہیں تو پھر آپ ***Explanation*** (وضاحت)دے سکتے ہیں۔ ***Otherwise not.***

جناب یحییٰ بختیار: اور اگر آپ کہتے ہیں کہ درست ہیں وہ،تو پھر اس کے بعد آپ کہیں گے کہ کیا ان کا مطلب تھا۔

[1790]***Mr. Chairman:*** ***And the Delegation can send written reply after getting it verified and with any explanation, if they like.***

(جناب چیئرمین: تصدیق کرنے کے بعد وفد تحریری جواب اور وضاحت بھیج سکتا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***And explanation.***

(جناب یحییٰ بختیار: اور وضاحت)

Mr. Chairman: ***And whatever they like, they can write it. Next question.***

(جناب چیئرمین: اور اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے۔اگلا سوال کریں)

وہ مولانا عبدالحق صاحب نے جو آیت کلام پاک پڑھی تھی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے جو حدیث شریف کا حوالہ دیا تھا۔

(قتل مرتد کا مسئلہ؟)

جناب یحییٰ بختیار: وہ ''مرتد'' کے بارے میں کچھ آپ کہیں گے یا بعد میں کہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی!میں ابھی عرض کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں!ٹھیک ہے۔

جناب عبدالمنان: قتل مرتد کے بارے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہماری اردو زبان میں اس بارے میں جو سب سے اہم لٹریچر شائع ہوا وہ ۱۹۲۵ء میں اخبار ''زمیندار'' میں ایک سلسلۂ مضمون تھا۔ جتنے حوالے پیش ہو رہے ہیں یا یہ جو بحث ہو رہی ہے، یہ سب اس کے بارے میں ہے۔اس کے متعلق میں اتنی سی عرض کروں گا کہ اس وقت مولانا محمد علی جوہر نے ایک سلسلۂ مضامین اپنے اخبار ''ہمدرد'' دہلی میں اس کے جواب میں شائع کیا اور انہوں نے یہ ثابت کیا کہ

مرتد کے قتل کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں ہے۔ چنانچہ خود ''زمیندار'' کے مضمون نے یہ تسلیم کیا۔ ''بلاشبہ یہ صحیح ہے کہ......''

Mr. Chairman: *I, I had already said that the witness should give his own view-point, his Jamaat's view-point, not what "Zamindar" had written. We are least concerned with what "Zamindar" had written in 1925.*

(جناب چیئرمین: میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ گواہ اپنا اور اپنی جماعت کا نقطہ نظر بیان کرے، نہ کہ زمیندار نے کیا لکھا۔ ہمیں اس سے قطعاً سروکار نہیں کہ ۱۹۲۵ء میں زمیندار نے کیا لکھا تھا)

[1791]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *No, Sir, he says that "Zamindar" is confirming his view.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ (گواہ) کہہ رہا ہے کہ زمیندار نے اس کے نقطہ نظر کی تائید کی ہے)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

Mr. Chairman: *No, no, his own view should come.* (جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔ اس کے اپنے نظریات آنے چاہئیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *ہاں. He said that......*

Mr. Chairman: *His views are more important. We are here to get his views.*

(جناب چیئرمین: اس کے نظریات زیادہ اہم ہیں۔ ہم یہاں پر گواہ کے نظریات معلوم کرنے کے لئے بیٹھے ہیں)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, he has recorded his views that there is no punishment for Murtad(مرتد)in Quran.*

(جناب یحییٰ بختیار: اس نے اپنے نظریات ریکارڈ کروائے ہیں کہ قرآن میں مرتد کی سزا نہیں ہے)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: *Now he is confirming that.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ اب اس کی تائید کر رہے ہیں)

***Mr. Chairman:* No, we need no confirmation. We will believe whatever the witness says, we will believe his views. We don't need any support.**

(**جناب چیئر مین:** ہمیں تائید کی ضرورت نہیں۔ جو گواہ نے کہا ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ ہم اس کے نظریات بھی مانتے ہیں۔ ہمیں کسی تائید کی ضرورت نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ***Views*** (نظریات) ریکارڈ ہو چکے ہیں کہ نہیں۔ وہ تو ریکارڈ کرا چکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔ نہیں، ہمارا نقطۂ نگاہ یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: آیت کے متعلق انہوں نے جواب نہیں دیا۔

جناب مفتی محمود: آیت......

جناب چیئر مین: ......اور حدیث کے متعلق۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، حدیث کا عرض کرتا ہوں۔

[1792] **جناب مفتی محمود:** آیت میں، ایک سوال یہ تھا اس وقت......

جناب چیئر مین: جی۔

جناب مفتی محمود: ......کہ آیت جو ہے:

''ومن یرتد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئك حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة واولئك اصحاب النار هم فیها خالدون''

اس آیت کو امام بخاری نے (صحیح بخاری ج۲ ص۱۰۲۲) پر باب ''حکم المرتد والمرتده'' میں مرتد کے قتل کے سلسلے میں اس کو پیش کیا۔ اس پر ہمارا اعتراض یہ ہے کہ امام بخاری اس آیت کو مرتد کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا جواب اگر عنایت فرمادیں۔

جناب چیئر مین: اس میں کیا ***Views*** (نظریات) ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: بخاری میں، اگر وہ پوری حدیث پڑھ دی جاتی، تو یہ مسئلہ اتنا

صاف ہو جاتا کہ شاید اس میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ بخاری میں یہ مضمون موجود ہے کہ وہاں حربی کافر یا حربی مرتد کا ذکر، یعنی ایسا شخص جو حکومت وقت کا باغی ہو کر دوسروں سے جا ملتا ہے، اور اس کی سزا یقیناً یہی ہے۔ مگر وہ سزا بغاوت کے ساتھ شامل ہے۔ اگر ایک شخص بغاوت نہیں کرتا۔ محض اپنا دین بدلتا ہے۔ اس کے لئے قرآن مجید میں کوئی سزا نہیں۔ اس کے لئے حضرت امام بخاری نے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی ہے۔ وہ حربی کافر کے علاوہ کی کوئی حدیث اگر مجھے دکھائیں تو میں کچھ عرض کر سکتا ہوں۔

Mr. Chairman: *Next question.*

(جناب چیئرمین: اگلا سوال کریں)

مولانا مفتی محمود: وہ بھی صحیح بخاری کی روایت ہے:

''من بدّل دینه فاقتلوه'' ﴿جو اپنے دین کو بدل دے، اس کو قتل کر دو۔﴾

یہ (بخاری ج۲ ص۱۰۲۳، باب حکم المرتد والمرتدہ) کی روایت ہے۔

[1793] **جناب عبدالمنان عمر:** قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (عربی)

سورۃ النساء کی آیت (۱۳۷) ہے کہ جو لوگ ایمان لے آتے ہیں۔ ''ثم کفروا'' پھر وہ کافر ہو جاتے ہیں۔ وہ اس ایمان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلمان کا مذہب چھوڑ دیتے ہیں۔ ''ثم امنوا'' پھر ایمان لے آتے ہیں۔ مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ''ثم کفروا'' پھر کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ثم...... (عربی) پھر وہ اس کفر میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اب اگر مرتد ہونے کی سزا قتل ہے تو یہ سارا process تو ہو نہیں سکتا کہ پہلے مسلمان ہوئے، پھر کافر ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے، پھر کافر ہو گئے۔ پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے اگر ارتداد کی سزا محض ارتداد کے نتیجے میں اس کو مار ڈالنا ہے تو وہ تو پہلے ارتداد کے بعد مر جائے گا۔ قتل ہو جائے گا۔ تو یہ کہنا کہ ارتداد کی سزا قرآن نے قتل قرار دی ہے۔ یہ تو خود قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو مناظرے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ چھوڑیں اسے۔ *It's a question of interpretation* (یہ تو تعبیر کا سوال ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ہم اپنی بحث میں کر سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: *It's a question of interpretation.*

ہاں *Yes. Attorney-General, next question.*

(جناب چیئرمین: یہ تو تعبیر کا سوال ہے جی۔ اٹارنی جنرل صاحب! اگلا سوال کریں)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *(In audiable)*

جناب یحییٰ بختیار: وہ حدیث کا جواب فرمائیں۔

جناب چیئرمین: دوسری حدیث جو مولانا مفتی محمود......

Sardar Maula Bakhsh Soomro: *(In-audiable)*

Sir, Because......some reply should come from there that you

1794 *can............some reply should come from there......*

(سردار مولا بخش سومرو: اس طرف سے کوئی جواب آنا چاہئے......)

جناب چیئرمین: نہیں، یہ سوال جو ہے (مداخلت) دوسری حدیث کے بارے میں......

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! جناب والا! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اگر یہ حدیث انہی لفظوں میں ہے کہ ''جس شخص نے اپنا دین بدل دیا اس کو قتل کر دو۔'' تو میرا سوال یہ ہے کہ جو شخص عیسائیت سے اپنا دین بدل کر مسلمان ہو جاتا ہے، ''من بدّل دینہ'' اپنے دین کو بدل دیتا ہے۔ اس کا دین عیسویت ہے۔ وہ اپنے دین کو بدل کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا؟ یہ بات ہی غلط ہے۔

مولانا مفتی محمود: ''من'' سے مراد مسلمان۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ ''من'' کے معنی مسلمان تو کسی جگہ نہیں ہیں۔ ''من'' کے ساری عربی زبان میں کہیں یہ معنی نہیں کہ...... ''من'' معنی، ''من'' کے ''معنی کون۔''

Mr. Chairman: *Next question by Attorney-General. That's all.*

(جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب! اگلا سوال کریں۔ یہ کافی ہے)

جناب یحییٰ بختیار: مولانا کچھ کہنا چاہتے ہیں[1]۔

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں۔

---

[1] یہاں پر مولانا مفتی محمود صاحب کا مؤقف تھا کہ قرآن مجید میں ''دین'' سے مراد اسلام ہے۔ ان الدین عنداللہ الاسلام۔ اس آیت کی رو سے حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا۔ ''من بدّل دینہ'' جو شخص اپنے دین یعنی اسلام کو چھوڑ دے۔

(انبیاء کی توہین)

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ صاحبزادہ صاحب! کچھ اور سوال...... میں کسی اور طرف آرہا ہوں۔ آپ فرماتے رہے ہیں کہ مرزا صاحب صرف محدث تھے اور وہ صادق تھے اور وہ امتی تھے محمد ﷺ کے اور ان پر سب کچھ پابندی تھی قرآن کی، شرع کی۔ تو کیا یہ قرآن اور شرع اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم انبیاء کی توہین کریں۔ جو پہلے گزر چکے ہیں؟

[1795] جناب عبدالمنان عمر: نہ قرآن مجید اجازت دیتا ہے، نہ حدیث اجازت دیتی ہے۔ نہ انسان کا اخلاق اس کی اجازت دیتا ہے کہ توہین کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ سے یہ پوچھوں گا اور آپ کو علم بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں انہوں نے بعض ایسی باتیں کہی ہیں جو کہ توہین آمیز خیال کی جائیں گی۔ یہ ''دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں، کسبی تھیں، یہ وہ شرابی، کبابی تھا، یا وہ موٹے دماغ کا تھا۔'' آپ کے علم میں یہ ہے؟ یہ چیزیں کئی جگہ پڑھی جاتی ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں سنا دیتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرے علم میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے علم میں ہے تو اس کا آپ کیا مطلب لیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے کہ جب مناظرہ ہوتا ہے تو اس کو اصطلاح میں کہتے ہیں ''الزام خصم'' یعنی مقابل کا فریق جو ہے۔ اس کے کچھ معتقدات ہیں، وہ کچھ چیزیں مانتا ہے۔ جس طرح آپ ہم پر کوئی سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ہے اور آپ مرزا صاحب کو کیونکہ مانتے ہیں۔ آپ کے یہی عقائد ہیں اور یہ بالکل صحیح بات ہوتی ہے۔ ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ عیسائیوں سے مرزا صاحب کے، آپ کو پتہ ہے، مناظرے ہوئے۔ انہوں نے عیسائیت کا ناطقہ بند کیا۔ ان لوگوں کو لیفرائے پادریوں کو اس برصغیر سے بھگا دیا۔ اس کے کچھ ذرائع تھے ان کے پاس۔ وہ ذرائع کیا تھے؟ کہ ان کی جو موجودہ محرف ومبدل ''عہد نامہ جدید'' ہے۔ جس کو لوگ غلطی سے وہی انجیل سمجھتے ہیں جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔ حالانکہ یہ ان کی انجیل نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو متی کی انجیل ہے۔ یہ لوقا کی انجیل ہے۔ یہ مرقس کی انجیل ہے۔ یہ یوحنا کی انجیل ہے۔ یہ مسیح کی انجیل نہیں ہے۔ یہ عہد نامہ جدید ہے۔ اس میں...... مگر ہم تو نہیں اس کو [1796] مانتے کہ یہ صحیح ہے۔ ہم تو اس کو محرف ومبدل مانتے ہیں۔ مگر موجودہ عیسائی لوگ اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ ''تم لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں گستاخیاں کرتے ہو، اسلام پر اعتراض کرتے ہو، قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہو، ہمارے رسول مقبول ﷺ کی توہین

کرتے ہو۔ اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالو۔ تمہاری اپنی مسلمہ کتاب مسیح کے متعلق کیا کہتی ہے؟ وہ یہ کہتی ہے کہ ان کی بعض نانیاں، دادیاں ایسی تھیں اور ویسی تھیں۔'' وہ تمام کے تمام بیانات مرزا صاحب کے اپنے نہیں ہیں۔ بلکہ عیسائیوں کے مسلمہ، ان کی اپنی الہامی کتابوں کے اندر درج ہیں۔ تو اس لئے جس کو میں نے شروع میں، پھر وہ لفظ بولوں گا، ''الزام خصم''، یعنی مقابل فریق کی مسلمہ بات اسی کے سامنے رکھ کے اس کو لاجواب کر دینا، اور عیسائی اس پر لاجواب ہوا۔ یہ مرزاصاحب کا اپنا بیان ان کے متعلق نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے یہ عرض کیا کہ مرزاصاحب نے ان کتابوں میں تو، عیسائیوں کی کتابوں میں بھی یہ لکھا کہ ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔'' اس سے بہتر غلام احمد ہے؟ میں یہی کہتا ہوں کہ آپ ملائیں ان کے......

جناب عبدالمنان عمر: میں نے پہلے آپ کے اس اعتراض کا جواب دے دیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کے ساتھ ملا کے آپ جواب دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں اب دوسرے، جو آپ نے دوسری بات فرمائی ہے۔ میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں۔ اس کے متعلق جناب! کل بھی تھوڑا سا ذکر ہو گیا تھا کہ مرزا صاحب نے نہ اپنی کوئی عظمت بیان کی ہے۔ نہ حضرت مسیح کی کوئی توہین کی ہے۔ بلکہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی عزت کا ایک بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔''[1797] تم جو کہتے ہو کہ مسیح ابن مریم خود......

جناب یحییٰ بختیار: اگر وہی ہے جواب تو میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ کل آپ دے چکے ہیں۔ پھر ضرورت نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب آپ یہ فرمائیے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں مرزاصاحب:

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا......''

اب یہ کسی انجیل کا حوالہ نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنا ***Conclusion*** (نتیجہ) ہے، مرزا صاحب کا کہ: ''لوگ جانتے ہیں کہ وہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے...... چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن ص۱۷۲، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

یہ مرزاصاحب کا اپنا ***Conclusion*** (نتیجہ) ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تو یہ تو عیسائیوں کی کتاب کی بات نہیں ہوئی۔ یہ تو مرزا صاحب خود ان کی کتابوں کو صحیح سمجھ کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شرابی تھا اور شراب خوری کی وجہ سے اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش سنیں کہ میں اگر خود مرزا صاحب کی تشریح اس بارے میں آپ کے سامنے رکھوں تو بات واضح ہو جائے گی کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی کوئی توہین کی ہے یا نہیں اور وہ اس بارے میں اپنے کیا خیالات رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں:

''موسیٰ کے سلسلے میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی ﷺ سلسلہ میں، میں مسیح موعود ہوں۔ [1798] سو میں اس کی عزت کرتا ہوں، جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔'' (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷، ۱۸)

فرماتے ہیں: ''ہم اس کے لئے بھی خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ عیسیٰ کو خداتعالیٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے خلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔'' (اشتہار اندرون ٹائٹل ایام الصلح ص۲، خزائن ج۱۴ ص۲۲۸)

جناب یحییٰ بختیار: یہ نہیں، دیکھیں......

جناب عبدالمنان عمر: ''سو......'' میں ختم کرلوں: ''سو ہم نے اپنے کلام میں......'' جو آپ نے فرمایا کہ مرزا صاحب کا اپنا کلام ہے: ''سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے اور خداتعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ وہ ہماری درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں کھا کر اختیار کیا ہے۔''

(اشتہار ناظرین کے لئے ضروری اطلاع ملحقہ نورالقرآن نمبر۲، اندرون ٹائیٹل ص۲، خزائن ج۹ ص۳۷۵)

اور اس طرز کا، یہ طرز کلام، جس کو میں نے کہا ہے، ''الزام خصم'' اس قسم کا طرز کلام حضرات علماء اہل سنت نے بھی اختیار کیا ہے۔ مولوی آل حسن صاحب فرماتے ہیں: ''اور ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو معاذ اللہ!''

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا۔

[1799] جناب عبدالمنان عمر: ''......حضرت عیسیٰ کے نسب نامہ مادری میں دوجگہ تم آپ ہی......''

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھیں، آپ نے......دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! آپ نے لمبے جواب لکھ کے تیار کئے ہوئے ہیں، پڑھ رہے ہیں آپ، اور اس کی بالکل اجازت نہیں ہے اسمبلی میں۔ آپ اپنا جواب دیں گے۔ اگر کوئی حوالہ ہو، **Relevent** ہو تو......

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں حوالہ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ کل بیان کر چکے ہیں۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں جو اپنے **Conclusions** (نتیجہ) ان کے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے انہی کے، یہ الفاظ میں نے ان کے پڑھے ہیں سارے آپ کے سامنے جناب!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی ان کے، وہ ایک طرف یہ کہتے ہیں اور ساتھ ہی اپنا **Conclusions** (نتیجہ) دے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، **Conclusions** (نتیجہ) ان کی باتوں......

جناب یحییٰ بختیار: ایک طرف تو دادیاں، نانیاں آپ نے **Discover** کر دیا کہ وہ انہوں نے......

جناب عبدالمنان عمر: اسی میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی سے نکالی تھیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی۔ جوڈپٹی سپیکر (ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی) نے سنبھال لی)

[1800] جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے خود کیا کہتے ہیں:

''آپ کا میلان کنجریوں سے......ان کی صحبت ہی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: کیونکہ اس میں لکھا ہے ناں، بائبل میں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ کہ حضرت مسیح نے......ایک کنچنی آئی اور اس نے اپنے بالوں کو حضرت مسیح کے قدموں پر ملا اور عطر کی مالش ہوگئی۔ یہ کنچنی کی کیفیت ہے۔ یہ بائبل میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ایک چیز......

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب نے خود نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں ناں، اس کا، اس سے یہ **Conclusion** (نتیجہ) نکالنا، دیکھیں آپ ذرا پھر سنیں: ''کہ آپ کا میلان کنجریوں سے......ان کی صحبت بھی شاید اسی وجہ سے......شاید اسی وجہ سے......''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، **Conclusion** (نتیجہ) ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ **Conclusion** (نتیجہ) وہ خود **Draw** (اخذ) کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان تھی۔'' کہ ''دادیاں ان کی زانیہ تھیں، کسبی تھیں، اس واسطے وہ ان سے میلان رکھتے تھے۔''

[1801] جناب عبدالمنان عمر: ''الزامی جواب'' اس کو کہتے ہیں، اس کو ''الزامی جواب'' کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مرزا صاحب نے **Conclusion** (نتیجہ) خود **Draw** (اخذ) کیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ان کی تحریروں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کی تحریروں سے اور ہماری تحریروں میں بھی ان کی کوئی دادیاں نانیاں وہی تھیں یا کہ کوئی اور تھیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، ہم نہیں مانتے، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: بغیر نانیوں، دادیوں کے پیدا ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں، توبہ، توبہ، ہم تو حضرت مسیح کے سارے نسب نامہ

کو پاک باز لوگوں کا نسب نامہ تصور کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہ کہتا ہوں کہ دادیاں تو وہی تھی جن پہ یہ الزام لگا رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، وہ غلط کہتے ہیں۔ ہم نہیں مانتے اس کو۔

جناب یحییٰ بختیار: لیکن مرزا صاحب اس کو لکھتے کیوں ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب ان کو کہتے ہیں کہ تمہاری کتابوں میں ان کی دادیوں، نانیوں کو ایسا کہا گیا ہے۔

(اہل بیتؓ کی توہین)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ بتایئے، یہ تو ہے حضرت یسوع مسیح کے بارے میں کہا۔ یہ اہل بیت کے بارے میں بھی مرزا صاحب یہی کہہ رہے ہیں کہ نہیں کہہ رہے ہیں؟ حضرت علیؓ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں......

[1802] **جناب یحییٰ بختیار:** امام حسینؓ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: مجھے فرمایئے تو میں ایک ایک کا جواب دوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اور اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات ج۲ص۱۴۲)

جناب عبدالمنان عمر: اس میں بھی حضرت مرزا صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق فرماتے ہیں، حضرت مرزا صاحب کے یہ الفاظ ہیں:

''خاکم نثار کوچہ آل محمد است'' کہ ''میری تو خاک بھی آل محمد کے کوچے میں نثار ہونے کے لئے ہے۔'' یہ بات جو کہی جارہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بعض لوگ، اہل تشیع میں سے حضرت علیؓ کا ایک ہیولا سا ان کے ذہن میں ہے۔ سب کا نہیں میں کہتا ہوں۔ چند لوگ۔ کچھ لوگ، وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق یہ تصور رکھتے ہیں کہ اصل وحی جو ہے وہ حضرت جرائیل نے لانی تھی حضرت علی پر اور یہ لے آئے محمد رسول اللہ ﷺ پر۔

(مردہ علیؓ)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، اس کا کوئی تعلق یہاں نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ''علی

سے میں بہتر ہوں، وہ مردہ ہیں، میں زندہ ہوں۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: وہ علی جوان کے ذہن میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی ہو، وہ علی بھی سہی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہ علی۔ تو پھر وہ علی کی تو آپ بھی نہیں کریں گے۔ کوئی بھی نہیں کرے گا۔ کوئی اہل تشیع بھی نہیں کرے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں، اس نہیں اس سے یہ ان کی وحی بہتر ہے، کیا ہے؟

[1803] جناب عبدالمنان عمر: اس علی سے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس علی سے بھی آپ ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، وہ علی کون ہیں؟ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہیں ہیں۔ وہ ایک تصور ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......ایک خیالی علی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو......

جناب عبدالمنان عمر: ......جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ افضل ہے محمد رسول اللہ ﷺ سے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس خیالی علی سے یہ خیالی محدث جو ہے، یہ بہتر ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب ہوا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

(سیدنا حسینؓ)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔ اب جو امام حسینؓ کے بارے میں وہ کہتے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔ *(Pause)*

جناب یحییٰ بختیار: ’’اے شیعہ قوم......‘‘

***Ch. Jahangir Ali:** Madam Chairman, a point of information, Sir, with your permission.*

(چوہدری جہانگیر علی: محترمہ صدر عباسیہ، آپ کی اجازت سے ایک اطلاعی نقطہ)

میڈم چیئرمین: بعض دفعہ،

the honourable......Beg your pardon......

[1804]***Mr. Yahya Bakhtiar:*** ***Please let me continue. Please let me continue.***

(جناب یحییٰ بختیار: مہربانی کر کے مجھے آگے چلنے دیں)

Madam Chairman: ***Procedure.***

چوہدری جہانگیر علی: ایک سوال میں یہ عرض کر رہا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں، ***the whole thing is disturbed***

Madam Chairman: ***You write it and give it to the Attorney-General.***

(محترمہ چیئرمین: آپ لکھ کر اٹارنی جنرل صاحب کو دے دیں)

چوہدری جہانگیر علی: میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بعض سوال کے جواب میں یہ ممبر آف دی ڈیلی گیشن صرف سر ہلا دیتے ہیں اور رپورٹر کو پتہ نہیں چلتا کہ ان کا سر ''ہاں'' میں ہلا ہے یا ''نہ'' میں ہلا ہے۔ اس لئے ان کو الفاظ میں جواب دینا چاہیئے۔ میں تو صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔

محترمہ چیئرمین: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، یہ فرمایئے آپ کہ جب وہ کہتے ہیں کہ:

''اے شیعہ قوم!......'' بعض کو نہیں، تمام شیعہ قوم کو ایڈریس کر رہے ہیں:

''......اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (اپنا مرزا صاحب) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے الفاظ میں آپ کو سنا دیتا ہوں:

''کوئی انسان حسین جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور......(عربی)......دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۳۸، خزائن ج۱۹ ص۱۴۹)

[1805]جو کلمات حضرت مرزا صاحب نے حضرت امام حسینؓ کے متعلق، آپ فرماتے ہیں، لکھے ہیں، اس کو اس Context میں پڑھنا ہوگا کہ ایک شخص ان کی عزت کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ مطلب ہے کہ ہر جگہ مرزا صاحب نے جو بھی دنیا میں بات کہی ہے……

جناب عبدالمنان عمر: الزام خصم۔

(ہر چیز دو قسم ہے)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دو قسم کی باتیں کی ہیں، ہر ایک چیز کی دو قسم ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: مثلاً انہوں نے خدا کے متعلق……

جناب یحییٰ بختیار: ’’میں نبی ہوں‘‘ ’’میں نبی نہیں۔‘‘……

جناب عبدالمنان عمر: بڑی لمبی بحث کی۔ وہ بھی دو قسم ہے۔ انہوں نے……

جناب یحییٰ بختیار: پھر یسوع کی تعریف ہے۔ پھر ’’عیسیٰ کجا است کہ تابنہد پابمنبرم‘‘ یہ بھی کہہ دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہر بات کے متعلق تو اب میرا خیال ہے……

جناب یحییٰ بختیار: ……پھر یہاں جو ہے حضرت علیؓ کے بارے میں بھی یہ ہے……

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

(مرزا قادیانی کا مخالف جہنمی)

جناب یحییٰ بختیار: ……پھر حضرت امام حسینؓ کے بارے میں بھی یہ ہے۔ اب آپ ان کو بھی چھوڑ دیجئے۔ ابھی میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ مرزا صاحب جب اپنے مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں۔ مرزا صاحب جب اپنے مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے ان کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ غیر احمدی یا صرف ہندو، عیسائی؟ میں نے آپ سے پوچھا کہ مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ:

’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘ (تذکرہ ص۳۳۶ طبع سوم)

1806

یہ مخالف سے کیا مطلب ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جو بدزبانی کرتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ’’بدزبانی‘‘ نہیں کہا۔ ’’جو شخص……‘‘

جناب عبدالمنان عمر: ’’مخالف‘‘ آپ نے معنی پوچھے ہیں ناں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں، آپ نے سنا نہیں شاید:

’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے

گا......اور تیرا مخالف رہے گا......''

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: آپ نے پوچھا ہے کہ ان سے کون کون مراد ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ''مخالف'' سے کیا مراد ہے؟ ''جہنمی''......

جناب عبدالمنان عمر: ''لیس کلامنا هذافی اخیار هم بل فی اشرارهم'' کہ:

''ہماری اس قسم کی تحریروں کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو برے ہیں۔ اشرار میں سے ہیں۔ جو اخیار ہیں۔ نیک ہیں، اچھے ہیں، دوسری قوموں میں بھی ایسے ہیں، ان کے متعلق ہماری یہ تحریریں نہیں ہیں۔''

(مخالف کنجریوں کی اولاد)

جناب یحییٰ بختیار: جب مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ:

''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا۔ میرے دعویٰ کی تصدیق کرلی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷)

جناب عبدالمنان عمر: یہ ذرا مجھے دکھا دیجئے مرزا صاحب کی تحریر۔

[1807] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں، میں، یہ اردو ترجمہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں نہیں، یہ مرزا صاحب کے الفاظ نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ اردو ترجمہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ترجمہ۔

مولوی مفتی محمود: عربی میں ہے، وہ میں سنا دیتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، عربی پڑھئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، عربی میں جو لفظ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

مولوی مفتی محمود: عربی میں الفاظ اس کے یہ ہیں: ''تلك کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمؤدة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا'' یہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آگے ہی اس کا ترجمہ ہے کہ ''وہ لوگ جن پر قرآن مجید کی یہ

آیت منطبق ہوتی ہے،''ختم اللّٰہ علی قلوبھم''یعنی باوجود صداقت کودیکھ لینے کے،باوجود صداقت کوسمجھ لینے کے،باوجودتمام دلائل کوپوری طرح جاننے کے باوجود،وہ لوگ پھربھی صداقت کوقبول نہیں کرتے۔یہ خودیہ تحریربتارہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،تووہ کنجریوں کی اولادہوگئے ناں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔وہاں تو ہے نہیں،''کنجریوں کی اولاد۔''

جناب یحییٰ بختیار: توپھرمیں تویہ پوچھ رہاہوں آپ سے کہ......

جناب عبدالمنان عمر: وہ تو،دیکھئے،میں نے اسی لئے کہاناں کہ لفظ وہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لفظ جوہے......

[1808]**مولوی مفتی محمود:** ''بغایا''۔(مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایا''کے لئے باربار وہ''بدکارعورت''''فاحشہ عورت''خود ہی استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ''ولدبغایہ''''ابن الحرام''اورولدالحرام''ابن الحلال''اور''بنت الحلال''وغیرہ سب عرب کااورساری دنیا کامحاورہ ہے۔جوشخص نیکوکاری کوترک کرکے برائی کی طرف جاتاہے اورباوجودیکہ،اس کاحسب ونسب درست ہو،صرف اعمال کی وجہ سے ''ابن الحرام''اور''ولدالحرام''کہتے ہیں۔ان کے خلاف جونیکوکارہوتے ہیں۔ان کو''ابن الحلال''کہتے ہیں۔اندریں حالات امام علیہ السلام کااپنے مخالفین کو''اولادبغایہ''کہنابھی درست ہے اورجناب عالی!حضرت امام باقرؒکامیں ایک قول......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،پہلے یہ بتائیں کہ اس کامطلب کیا؟اگرایک ولدالحرام ہے وہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی،میں نے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں،آپ پہلے اس کوتو Settle کردیجئے۔پھرآگے جاکے دلیلیں دیتے رہیں آپ۔جب ایک آدمی بازارمیں پھرتاہے اورآپ اسے کہتے ہیں ''حرامی ہے''اس کایہ مطلب نہیں ہوتاکہ واقعی وہ ولدالزناہے......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

(مرزاقادیانی نے گالی دی)

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ نہیں ہوتا،اور''حرامی''کہنے کامطلب گالی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس Sense (معنی) میں مرزا صاحب نے کہا؟

[1809] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں سختی کے کلام میں۔

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، سختی کا کلام ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یہ نہیں کہ وہ کوئی وہ...... یہی میں کہہ رہا تھا کہ ترجمہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہی میں کہہ رہا ہوں کہ وہ کنجریوں کی اولاد نہیں۔ وہ مرزا صاحب کہتے ہیں ان کی نظر میں، کہ جو ان کو نہیں مانتا، وہ اس قسم کا جیسے ہم کہتے ہیں کہ ''یہ حرامی ہے، ولدالزنا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: یعنی ''سرکش انسان۔''

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ''سرکش'' تو ضروری نہیں۔ ابھی لیڈر آف دی......

جناب عبدالمنان عمر: ''باغی'' کہتے ہیں۔ نہیں جی، ''باغی'' کس کو کہتے ہیں؟ سرکش کو کہتے ہیں ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی......

مولوی مفتی محمود: ''بغایا'' جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایہ'' باغی کی جمع نہیں ہے۔ ''بغایہ'' بغی کی جمع ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

مولوی مفتی محمود: اور ''بغی'' بمعنی......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو ان معنوں میں یہ لفظ لغت میں آتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں، میں نے مرزا صاحب کی کچھ کتابوں میں دیکھا ہے کہ اس لفظ کا خود ہی ''بدکار عورت'' ''فاحشہ عورت'' استعمال کرتے رہے ہیں۔

[1810] جناب عبدالمنان عمر: جناب! وہ دکھایئے مجھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ترجمہ جو ہوا ہے انہی میں......

جناب عبدالمنان عمر: جناب! وہ ترجمہ ان کا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہی کی کتاب......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ترجمہ ''ولدالبغایہ'' کا ان کا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہی کی کتاب......

جناب عبدالمنان عمر: دکھائیے۔

جناب یحییٰ بختیار: چھ صفحے میں سات دفعہ وہ......

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، تو عربی میں ہے، وہ ترجمہ نہیں ہے۔

(''بغایا'' کا معنی مرزا قادیانی کی کتب سے)

جناب یحییٰ بختیار: ''بغایہ'' کا مطلب وہ یہ لیتے ہیں ''بدکار عورت۔'' یہ آپ، آپ کو سنا دیتے ہیں۔ آپ ذرا دیکھ لیجئے۔ یہ ذرا سن لیں آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی سنائیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری: یہ ہے[1] ''ان نساء داران کن بغایا فیکون رجالها دیوثین دجالین'' (لجتہ النورص ۹۰، خزائن ج۱۶ص ۴۳۲)

اب اس کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے کہ: ''اگر درخانه زنان آں فاسقه باشند پس مردآں آں خانه دیوث ودجال مے باشند''

اس کے بعد (ص ۹۶، خزائن ج۱۶ص ۴۳۷) پر: ''وما اهلكهم الا البغايا '' ترجمہ فارسی: (وہلاک نہ کرد ایشاں رامگر زنان فاحشہ)

اس کے آگے (لجتہ النورص ۹۶، خزائن ج۱۶ص ۴۳۸) ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں: ''وقد كثرت البغايا لشقوة الناس فى هذا الزمان وبرائے بدبختی مردم زنان فاحشه دریں زمانه بسیار اند''

[1811] اس کے بعد (لجتہ النورص ۱۱۸، خزائن ج۱۶ص ۴۶۰) پر پھر آگے لکھتے ہیں: ''الى العواهر والبغايا اوتافة سوئے زنان بدکار''

پھر (لجتہ النورص ۹۰، خزائن ج۱۶ص ۴۳۲) پر لکھتے ہیں: ''دیوثین ودجالین''

فارسی میں ''دیوث ودجال مے باشند''

اسی طرح اور بھی دوسری کتابوں میں بھی بہت جگہ پر خود انہوں نے لکھا اور ترجمہ کیا۔

---

[1] اس جگہ اصل مطبوعہ مسودہ میں لفظ...... عربی...... لکھ کر خالی چھوڑ دیا تھا۔ ہم نے اصل کتاب سے عربی عبارتیں نقل کیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’دیوث ودجال‘‘اب دیکھیں،اب آپ یہ فرمائیے صاحبزادہ صاحب!کہ جوشخص محدث ہے،وہ کہتا ہے کہ ’’میں محدث ہوں، نبی نہیں ہوں‘‘اس کا انکار کفر نہیں ہے،تو پھر وہ کیوں یہ لوگوں کو کہتا ہے کہ ’’یہ ولدالحرام ہیں، یہ دیوث ہیں، یہ دجال ہیں، یہ اس Sense (معنوں) میں نہ ہو کہ ’’ولدالحرام‘‘ سے مطلب کہ واقعی وہ زنا کی اولاد ہیں۔مگر یہ چیزیں،ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتے ہیں ان کے لئے۔یعنی ایک شخص کا اتنا جو مرتبہ ہو،محدث ہو،کہتا ہے ’’جو مجھے نہیں مانتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔‘‘’’بدکار‘‘یا’’باغی‘‘آپ سمجھیں اس کو جس طرح کہ کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ نہیں ہے’’جو نہیں مجھے مانتا۔‘‘میں نے اس لئے عرض کیا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں،دیکھیں:’’کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کی......‘‘

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

[1812] جناب یحییٰ بختیار: ’’......مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷)

یہ جو ترجمہ ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گزارش کی تھی کہ حضرت مرزا صاحب کا کلام جو ہے۔اس Context (سیاق وسباق) میں اگر پڑھا جائے تو......

جناب یحییٰ بختیار: Context (سیاق وسباق) تو یہی ہے ناں’’مجھے مانو ورنہ تم ولدالحرام ہو جاؤ گے۔‘‘ابھی اگر آپ کہتے ہیں کہ اس کے بھی کوئی دو معنی ہیں تو وہ بتا دیجئے آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے جی کہ مرزا صاحب کا اسلام کے مخالفین سے مقابلہ تھا اور اس وقت کا لٹریچر،میں تو پسند نہیں کروں گا کہ آپ لوگوں کی سمع خراشی کروں۔لیکن نقل کفر کفر نہ باشد......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں،دیکھیں،صاحبزادہ صاحب!میں بڑے سوچ سمجھ کے آپ کو حوالے پیش کر رہا ہوں۔میں’’وہ بیابانوں کے خنزیر ہو گئے (نجم الہدیٰ)‘‘انجام آتھم سے حوالے نہیں لے رہا تھا وہ عیسائیوں سے تعلق رکھتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کہتے ہیں ’’کل مسلمانوں نے‘‘ اور ’’مسلمان‘‘ سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ’’جو دعویٰ کرتے ہیں اسلام کا‘‘ اصلی مسلمان، حقیقی......

جناب عبدالمنان عمر: جب ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ان سے کہہ رہا ہوں۔ آپ عیسائیوں کی باتوں کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں اسی کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ تو میں نے گزارش کی کہ جب وہ سخت لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کے مقابل میں جو لوگ ہوتے[1813] ہیں وہ دیکھنا چاہئے کہ کس کے لئے آپ نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ میں نے خود مرزا صاحب کے الفاظ آپ کے سامنے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ یہاں آپ ذرا تھوڑی سی *Clarification* (وضاحت) اور کریں......

جناب عبدالمنان عمر: اچھا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جب وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں تو آپ کو یہ دیکھنا ہے، آپ کہہ رہے ہیں کہ ان کے مقابلے میں کون ہے۔ کن کے بارے میں استعمال کر رہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: جنہوں نے ان کو قبول نہیں کیا......

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جنہوں نے ان کی دعوت نہیں مانی۔ اس کی تصدیق نہیں کی، ان کو نہیں مانا۔ ان کو محدث نہیں مانا۔ نبی نہیں مانا یا ان کو جھوٹا کہا، کذاب کہا......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ترجمہ آپ کر رہے ہیں جی۔ اصل عبارت پڑھئے آپ۔ میری گزارش یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: میں نے ترجمہ کیا ہے......

جناب عبدالمنان عمر: ترجمہ کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مگر آپ کو ایک لفظ پر اعتراض تھا کہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا ہے ناں کہ ترجمہ کیا ہے۔ میں اب اس کا ترجمہ آپ کو عرض کر دیتا ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ’’جو مجھے قبول نہیں کرتا ہے‘‘ بلکہ فرمایا[1814] ’’کل‘‘ ہر وہ شخص جو مجھے آگے جا کے قبول نہیں کرے گا......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ''......وہ شریر لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن پر ''ختم اللّٰہ علی قلوبھم'' کی وعید آتی ہے۔'' یہ وہی لکھا ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہ، یہاں جو آپ کا ترجمہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......مضارع کا صیغہ ہے جی۔ اس میں آئندہ کے متعلق بتایا ہے اور آپ خود سوچئے، یہ مرزا صاحب کی ابتدائی زمانے کی تحریر ہے۔ اس کے بعد تو ان کو لاکھوں آدمیوں نے مانا۔ تو کیا مرزا صاحب یہ کہتے تھے کہ ''جتنوں نے اب مجھے مان لیا؟'' چند سو اس وقت تھے۔ ''آئندہ مجھے جو شخص بھی مانے گا وہ ایسا ہی ہوگا؟'' یہ تو عقل کے خلاف بات ہے۔

(مجھے مانو، ورنہ ولدالحرام، مرزا قادیانی کا اعلان)

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کا یہ مطلب ہے کہ دھمکی دے رہے ہیں کہ ''مجھے مان لو ورنہ ولدالحرام ہو جاؤ گے۔''

جناب عبدالمنان عمر: یعنی سختی کی ہے۔ یہ صحیح بات ہے۔ ایک شخص صداقت کو پیش کرتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ''اور جو نہیں مانتا وہ حرامی ہے، ہو جائے گا۔''

جناب عبدالمنان عمر: اور دوسری میں نے عرض کی تھی کہ پہلا یہ تھا کہ ''یقبلنی'' یہ مضارع کا صیغہ ہے۔ یعنی ''مجھے قبول کرلے گا'' یہ نہیں کہ ''جو مجھے قبول کر چکا ہے۔'' ایک یہ غلطی ہے اس ترجمے میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ''آپ کو قبول کرنے'' سے کیا مراد ہے؟

مولانا ظفر احمد انصاری: جناب مضارع کا صیغہ جو ہے وہ حال کے لئے بھی آتا ہے۔ مستقبل کے لئے بھی آتا ہے۔ آپ صرف حال کی بات کہہ رہے ہیں۔

[1815] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو یہاں مستقبل مراد ہے۔ جی ہاں، بالکل آپ نے صحیح فرمایا۔

مولانا ظفر احمد انصاری: نہیں، یہاں حال مراد ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ آپ کو کیا حق ہے یہ کہنے کا کہ یہاں حال ہے؟

مولانا ظفر احمد انصاری: نہیں، وہ جیسے مجھے حق نہیں ہے، آپ کو بھی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ آپ، آپ صرف مستقبل کی بات بتا رہے ہیں، یہ غلط ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو عقل کی بات بتائی آپ کو کہ یہاں مضارع کا صیغہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو یہ کہتے ہیں بات وہ عقل کی ہے؟ بس۔ آپ دیکھیں ناں......

جناب عبدالمنان عمر: یہ مضارع کا صیغہ ہے اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ''مجھے قبول کرلیں گے۔'' یہ اس وقت تو چند سو آدمی تھے۔ وہ میں نے اپنی دلیل رکھی تھی آپ کے سامنے کہ یہاں مضارع یا وہ حصہ مراد ہوگا جو مستقبل سے تعلق رکھتا ہے اور اگلی بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ''دعوتی'' سے مراد جو ہے وہ اس جگہ ''دعوت الیٰ الاسلام'' ہے۔ کیونکہ آپ کس طرف بلاتے تھے لوگوں کو؟ آپ کی دعوت کیا تھی؟ ''دعوت'' کے معنی ہیں بلانا لوگوں کو۔ کدھر بلاتے تھے ''میں اسلام کی طرف بلاتا ہوں، میں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بلاتا ہوں، میں قرآن کی طرف بلاتا ہوں۔'' تو جو شخص قرآن کی طرف نہیں آتا، جو شخص اسلام کی طرف نہیں آتا، جو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں آتا، ظاہر ہے وہ شخص کوئی اچھے اخلاق کا آدمی نہیں ہے۔ باقی مخالفوں میں سے، پھر میں کہوں گا ''لیس کلا علم مناھذا......''

جناب یحییٰ بختیار:[1816] یہ دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب!......

Madam Chairman: *That's all.This a question of argument. The question was ......*

(محترمہ چیئرمین: یہ کافی ہے۔ یہ تو بحث کا سوال ہے......)

(اسلام سے مراد مرزا قادیانی کا اسلام؟)

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں، آپ کا اسلام صرف مرزا صاحب کو ماننا ہے یا کوئی اور اسلام بھی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل اور ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر جب وہ کہتے ہیں کہ ''مجھے نہیں مانتے'' آپ کیوں اسلام کو بیچ میں لے آرہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ، وہ جو اس کو نہیں مانتے۔ اس کے متعلق تو کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے کوئی کافر نہیں ہوجاتا۔ مگر ان کا پیغام کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، حرامی ہوجاتا ہے، کافر نہیں ہوجاتا، ولدالزنا ہوجاتا ہے، ولدالحرام ہوجاتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ بلاتے ہیں کس طرف؟ جو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں آتا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو کافر ہوگیا ناں جی۔
جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، محمد رسول اللہ کی طرف نہیں آتا، قرآن کی طرف نہیں آتا، آپ اس کو کیا اچھا آدمی کہیں گے؟ میں تو نہیں کہوں گا۔
جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ہم تو نہیں کہیں گے، مگر جو......
جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، وہی مرزا صاحب کہہ رہے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کہتے ہیں ''میں اور قرآن ایک ہی ہیں، میں اور......؟

(مرزا قادیانی نے واقعی گالی دی)

[1817]***Madam Chairman:** That means it is admitted. That means it is admitted that these words were used.*

(محترمہ چیئرمین: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تسلیم شدہ ہے کہ یہ الفاظ استعمال کئے گئے تھے)

(انگریز کی اطاعت ایمان کا حصہ)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، ابھی ایک اور طرف آجایئے۔ یہ حکومت برطانیہ کی اطاعت، حکومت برطانیہ کی اطاعت بھی آپ کے نزدیک، حکومت برطانیہ کی اطاعت جو ہے، وہ بھی ایمان کا ایک حصہ تھا۔ مرزا صاحب کے عقیدے کے مطابق؟
جناب عبدالمنان عمر: کس چیز کا حصہ تھا؟
جناب یحییٰ بختیار: ایمان کا حصہ تھا یا اسلام کا ایک اصول تھا آپ کی نظر میں، آپ کے دین کا ایک اصول تھا کہ برطانیہ کی اطاعت کرو؟
جناب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں آتا ہے کہ جب تم میں اختلاف ہوجائے کسی بات میں۔ ''وان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الیٰ اللّٰہ والرسول واولوالامر منکم''

(جواب سے گریز کا فیصلہ؟)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! یہ آپ سے جو بھی میں سوال پوچھتا ہوں، آپ نے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ کیا ہے کہ جواب نہیں دینا۔ *Explanation* دینی ہے۔ تو *Explanation* کے بارے میں یہ بڑی مشہور بات ہے کہ:
"Explanation are no use. Friends don't need them.

Enemies don't believe them."

So, Please give up explanation first. Give me your whether it is part of your faith or not? کہ *Answer. First you say than you give some clarification about it.*

(جناب یحییٰ بختیار: وضاحتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ دوستوں کو اس کی ضرورت نہیں۔ دشمن اسے مانیں گے نہیں۔ مہربانی فرما کر وضاحتیں کرنا چھوڑ دیں۔ پہلے میرے سوال کا جواب دیں ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ آپ کا جزو ایمان ہے یا نہیں؟ وضاحت بعد میں کریں۔ کہ کیا برطانیہ حکومت کی اطاعت آپ پر فرض رکھا گیا تھا مرزا صاحب نے کہ نہیں؟

Madam Chairman: *He is coming to that.He has quoted.* (محترمہ چیئرمین: وہ اس پر آ رہا ہے)

اولی الامر منکم

He is coming to that. (وہ اس پر آ رہا ہے)

Mr.Yahya Bakhtiar: *No, but, Sir, He is giving the explanation first. I know what he is coming to.*

(جناب یحییٰ بختیار: وہ وضاحت کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے وہ اسی طرف آ رہا ہے......)

[1818] ***Madam Chairman:*** *He is justifying through Quran......*

Mr.Yahya Bakhtiar: *No, but he should state......*

Madam Chairman: *......by quoting:*

اولی الامر منکم

Let us hear him.

Mr.Yahya Bakhtiar: *Yes, for this reason, because......* تو آپ پہلے کہیں کہ ''ہاں'' اس وجہ سے......

جناب عبدالمنان عمر: میری طرف سے آپ ہی نے جواب دینا ہے تو......

میڈم چیئرمین: نہیں، آپ جواب دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: مجھے جواب دینا ہے تو مجھے جواب دینے دیجئے۔

میڈم چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے ناں، دو باتیں ہوتی ہیں۔ یا تو آپ کہیں کہ ”نہیں ہے۔“ تب تو آگے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے ناں، میری گزارش یہ ہے کہ اس قسم کے ہم یہاں کسی مناظرے کے لئے نہیں آئے۔ ایک بڑی صداقت کی طرف......

میڈم چیئرمین: آپ جواب دیں جی اس کا۔

جناب عبدالمنان عمر: ......اس صداقت کی تلاش میں ہم......

میڈم چیئرمین: اچھا آپ، آپ ***Start*** (شروع) کریں ناں وہ جہاں سے آپ نے چھوڑا ہے۔ وہ ”اولی الامر منکم“ سے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو شخص جس حکومت میں رہے، اس سے اس کو ہزار اختلاف ہوسکتا ہے، وہ اس کے [1819] خلاف تجاویز دے سکتا ہے۔ مگر کسی حکومت کے اندر رہتے ہوئے اس حکومت کا باغی نہیں ہوسکتا۔ یہ ہے ہمارا مسلک۔ مرزا صاحب انگریزوں کے زمانے میں تھے۔ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس سے پہلے سکھوں کی حکومت تھی۔ سکھوں نے اس قدر مظالم کئے تھے مسلمانوں پر، اذان تک نہیں دینے دیتے تھے۔ کسی غریب نے مدت تک دانے کھاتے ہوئے کبھی کوئی ذبح کر لیا جانور تو اس کو مار ڈالا۔ یعنی بہت ایک آہنی تندور تھا جس میں سے مسلمانوں......

***Madam Chairman:* Next question.**

(**میڈم چیئرمین:** اگلا سوال کریں)

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ نے کہا کہ سکھوں نے ظلم کیا اور انگریزوں نے یہاں ایک اچھی حکومت قائم کی کہ دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تھے۔ یہ ایک چیز ہوتی ہے کہ جب دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تو آپ حکومت کے معاملے میں دخل نہ دیں۔ یہ ٹھیک ہے اس حد تک۔ مگر اس حکومت کا پرچار، اس حکومت کا پراپیگنڈہ، اس حکومت کی تائید و ترویج، یہاں تک کہ جن ملکوں میں سِکھ نہیں تھے بلکہ مسلمانوں کی حکومت تھی، وہاں بھی اس حکومت کی تائید و ترویج میں مرزا صاحب پروپیگنڈہ کرتے تھے، فی سبیل اللہ۔ میں اس طرح پوچھتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! یہ بالکل درست ہے۔ مرزا صاحب ایک احسان شناس انسان تھا۔ اس کے ساتھ اگر کوئی نیکی کرتا تھا تو وہ اس کی نیکی کا اعتراف کرتا تھا۔ اس نے

دیکھا تھا کہ اسلام پر کس قدر ظلم اور ستم ہو رہا ہے۔ اس نے اس ظلم و ستم کے مقابلے میں جب انگریز کے امن کا زمانہ پایا تو اس کا احسان شناس ہوا وہ شخص اس کا شکر گزار ہوا یہ شخص اور یہ اس کی شکر گزاری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کے نمونہ پر تھی۔ جب وہ لوگ تنگ ہو کر...... وہی سکھوں والی حکومت تھی...... مکہ کی حکومت سے تنگ آ کر [1820] جب ہجرت کر کے حبشہ میں گئے تو حبشہ میں عیسائی حکومت تھی۔ جس طرح یہاں انگریزوں کی عیسائی حکومت تھی، وہاں حبشہ میں عیسائی حکومت تھی۔ وہاں کے مسلمانوں پر جب وقت آیا انہوں نے...... جنگ کا وقت آ گیا۔ وہ حضرت جعفر طیارؓ تھے وہاں، حضرت عثمان بن عفانؓ تھے اس میں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف تھے، بڑے بڑے صحابہؓ تھے۔ ان لوگوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو، جو عیسائی حکومت تھی، اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ آپ ذرا بتا دیجئے کہ سکھوں کی حکومت میں بڑا ظلم تھا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس میں کوئی شک نہیں، مسلمانوں پر ظلم کیا، خاص طور پر اذانیں تک بند کر دیں۔ یہ درست نہیں کہ مرزا صاحب کے والد سکھوں کی فوج میں جرنیل تھے؟ جب ہزارے پر حملہ ہوا، جب فرنٹیئر پر حملہ ہوا، وہ اس فوج میں تھے۔ یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

***Madam Chairman:** Next question.*

(محترمہ چیئرمین: اگلا سوال کریں)

جناب یحییٰ بختیار: آپ ذرا درست...... آپ نے سر ہلایا ہے۔ ان کو اعتراض ہوتا ہے کہ ریکارڈ پر نہیں آتا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں، اچھا جی، میں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اچھا جی، یہ آپ بتائیے کہ مرزا صاحب کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے...... یہ بات میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ کوئی غلط فہمی نہ ہو آپ کو، صاف بات کہوں تا کہ آپ صاف جواب دیں...... کہ انگریز یہ چاہتا تھا کہ مسلمان ایک ایسی [1821] قوم ہے، ان کا ایک ایسا دین ہے کہ ان کو جنگ پر، جہاد پر اکساتا ہے۔ ان کا ایک ایسا عقیدہ ہے کہ وہ ہم کو اس ملک میں چھوڑیں گے نہیں۔ اس لئے ایک ایسی جماعت پیدا کی جائے، ایک ایسا محدث یا نبی پیدا کیا جائے جو ان کے جہاد کے جذبے کو ذرا ٹھنڈا کرے اور یہ ***Allegation*** (الزام) لگایا جاتا ہے،

میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ جماعت ہی انگریز کی بنائی ہوئی تھی اور یہ نبی انگریز کا بنایا ہوا تھا۔ ان کا ***Inspire*** (تلقین) کیا ہوا تھا۔ ان کا ***Encourage*** (حوصلہ افزائی) کیا ہوا تھا۔ یہ ***Allegation*** (الزام) ہے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی وہ ہے۔ یعنی عام طور پر آپ نے دیکھا ہوگا یہ اخباروں میں بھی، رسالوں میں بھی یہ چیزیں بہت ہی زیادہ۔ میرے پاس جو سوالات آئے ہیں۔ یہ پوچھوں آپ سے کہ یہ انگریز کی ایجاد تھی۔ اس کے بارے میں آپ کچھ فرمائیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ یہ غلط ***Allegation*** (الزام) ہے۔ میں، ہم بڑی شدت سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ ہرگز ہرگز ہرگز۔ مرزا صاحب کو نہ انگریز نے قائم کیا اور انگریز سے زیادہ پاگل انسان کوئی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا جس نے ان کے مذہب کا قلع قمع کرکے رکھ دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہاں انگریز جب آیا تو انہوں نے ایک طرف تعلیم کے میدان میں، دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کی......

Madam Chairman: ***Next question.***

(محترمہ چیئرمین: اگلا سوال کریں)

جناب عبدالمنان عمر: ......اور اگر عیسائیت پھیل......

Madam Chairman: ***Next, That's all. Next question.***

(محترمہ چیئرمین: یہ کافی ہے۔ اگلا سوال کریں)

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، دیکھیں، بات یہ ہے مرزا صاحب! کہ مسیح موعود کا کیا مشن تھا؟

[1822] جناب عبدالمنان عمر: صلیب کو توڑنا اور خنزیروں کو قتل کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل میں جو مذہب کھڑے ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......ان کو ختم کرنا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی جو انگریز کا بادشاہ ہے یا ملکہ تھی، اس کو ***"Defender of faith"*** کہتے ہیں، صلیب کا ***Defender*** (دفاع کرنے والا)......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل درست۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ آپ کہتے ہیں کہ یہ صلیب کا جو ***Defender*** (دفاع کرنے والا) ہے، سؤر پالنے والا، کھانے والا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کی اطاعت آپ پر فرض ہے؟ ایک۔ نہ صرف آپ پر فرض ہے۔ جہاں جہاں دور بھی لوگ ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مصر میں، شام میں، افغانستان میں، ان پر بھی انہوں نے الماریاں بھر بھر کے کتابیں بھیجیں کہ اس کی جو حکومت ہے، بہت اچھی حکومت ہے۔ تو یہ وہ صلیب توڑنے والا مسیح موعود تھا۔ یہ خنزیر قتل کرنے والا تھا۔ انگریز کا ***Propagandist*** (پروپیگنڈا کرنے والا) تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! اس وقت حکومت جو تھی وہ ملکہ وکٹوریہ کی تھی۔ مرزا صاحب نے، واحد انسان ہے ساری اسلامی دنیا میں جس نے اس بادشاہ کو، [1823] انگریزوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس کے مذہب پر ایسا سخت تبر چلایا۔ اگر وہ شخص ان کا ایجنٹ ہوتا تو آپ جانتے ہیں مذہبی جذبہ انسان میں سب سے زیادہ ***Powerful*** ہوتا ہے۔ تو اگر وہ شخص اس کا پیدا کردہ تھا۔ اگر اس نے اس کو کھڑا کیا تھا تو کم سے کم اس کے مذہب کو وہ نہ چھیڑتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں، پھر آگے یہ سوال آتا ہے کہ جب ان کے مذہب پر انہوں نے اتنی زیادہ سخت حملہ کیا...... یہ تو ٹھیک ہے کہ مرزا صاحب مناظروں میں جاتے رہے اور بڑے سخت جوابات دیتے رہے ان کو۔ عیسائی حملے کرتے تھے اور یہ ان کا جواب دیتے تھے اور بڑا سخت جواب دیتے تھے۔ تو یہ مرزا صاحب کس جذبے کے تحت کرتے تھے؟ غصے میں آ کے کرتے تھے یا جہاد کے جذبے سے کرتے تھے۔ ایمان کے جذبے سے کرتے تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں آتا ہے: (عربی)

قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر معمولی جہاد نہیں، جہاد کبیر کرو۔ یہی مرزا صاحب کا مشن تھا۔ اسی مشن کو لے کر ان کے شاگرد جو تھے، ان کے مرید جو تھے، امریکہ میں گئے۔ انگلستان میں گئے......

جناب یحییٰ بختیار: بس، بس، سمجھ گیا جی۔ جذبہ جہاد سے تھا، جوش میں، غصے میں نہیں تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جذبہ جہاد وہ جو حقیقی جہاد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ غصے میں نہیں آئے کہ کیونکہ عیسائیوں نے گالیاں دے دیں، انہوں نے......

[1824] جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں نہیں، بالکل بڑے......

جناب یحییٰ بختیار: ......سوچ سمجھ کے......

جناب عبدالمنان عمر: ......سوچ سمجھ کر کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے، قرآن کی تعلیم ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے، محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے۔ اس جذبے کو لے کے گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر پھر جب وہ ***Privately*** ایک خط لکھتے ہیں، انگریز کو، کہتا ہے: ''میرا یہ مطلب نہیں تھا کوئی۔ آپ غلط فہمی میں نہ رہیں۔ میں تو یہ وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے حکمت عملی میں نے اختیار کی۔''

(تریاق القلوب ضمیمہ ملحقہ نمبر۳ ص ج، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بڑا صحیح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، کہتا ہے: ''میں نے حکمت عملی اختیار کی ان کو ٹھنڈا، یہ وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے تا کہ آپ کی حکومت میں بدامنی نہ پیدا ہو۔'' تو یہ تو جہاد سے بالکل تضاد ہو جاتا ہے کہ برطانیہ کی حکومت، صلیب کے ***Protector*** کی حکومت میں بدامنی نہ پیدا ہو یہ جذبہ تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور وحشی مسلمان......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اگر کوئی وحشی ہو اور وہ فساد پھیلائے تو میرا خیال ہے کہ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ بدامنی کو دور کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: گویا......

***Madam Chairman:** Next question.*

(محترمہ چیئرمین: اگلا سوال کریں)

جناب یحییٰ بختیار: اب آگے فرماتے ہیں کہ: ''آپ اس خود کاشتہ پودے پر ذرا نظر عنایت رکھیں خاص۔'' (اشتہار بحضور گورنر ص۱۳، ملحقہ کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

[1825] جناب عبدالمنان عمر: اس سے مراد کیا ہے جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: خودکاشتہ جوتھا......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اپنا ذکر کرتے ہیں۔اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہیں۔اپنے خاندان کا ذکر کرتے ہیں۔یہ تین ذکر ہیں۔اس کے بعد ابھی آپ اس کی اتھارٹی ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: اس سے ان کا خاندان مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ دیکھیں، یہ مرزا صاحب بڑے مغل خاندان کے فرزند ہیں۔ثمرقند سے آئے تھے بابر کے زمانے میں۔ یہاں انگریز نے تو کاشت نہیں کیا تھا ان کا خاندان،خودکاشتہ پودا تو وہ نہیں تھے۔یہ تو کوئی بھی عقل مند نہیں مان سکتا۔اب سوال یہ آتا ہے کہ مرزا صاحب نمبر۲ پر آجاتے ہیں۔وہ بھی پہلے سے تھے۔انگریز سے،اور خودکاشتہ کیا کہنا تھا،وہ تو اللہ کے نبی تھے۔ان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔یہ جماعت پر نہیں *Apply* کرتا؟ کہ ’’آپ کا خودکاشتہ پودا،اس کی بڑی حفاظت کرو۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ یہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے اور خود اس عبارت کو دیکھا جائے جہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے تو مرزا صاحب کی مراد خاندان سے ہے۔یہ کہنا کہ وہ بابر کے زمانے سے آیا تھا،اس کے بعد کی تاریخ یہ ہے کہ......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، دیکھیں......

جناب عبدالمنان عمر: ان کو تباہ کر دیا گیا تھا،سکھوں کے عہد میں ختم کر دیا گیا تھا۔

[1826] جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب!......

جناب عبدالمنان عمر: ......ان کی تعمیر نو انگریزوں کے زمانے میں ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: صاحبزادہ صاحب! جو ان کے بعد،جن کی حفاظت کرو،تو اس خاندان میں تو کوئی ایسے لوگ تھے جو مرزا صاحب کی خود ہی مخالفت کر رہے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: مگر انگریز کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں، جو لوگ مرزا صاحب کی مخالفت کر رہے

تھے، عیسائی، مسلمان، ہندو، ان میں مرزا صاحب کے اپنے خاندان کے لوگ موجود تھے۔ جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی لسٹ جو دیتے ہیں۔ وہ تین چار سو وہ اپنی جماعت کے ممبروں کی دیتے ہیں۔ (ایضاً خزائن ج۱۳ ص۳۵۰،۳۵۷) ''یہ میری جماعت کے لوگ ہیں جن پر نظر عنایت کرنی ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرا خیال ہے کہ یہ ذرا خلط مبحث ہو گیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے ملکہ وکٹوریہ کو جو خط لکھا، اس میں یہ لکھا ہے کہ:

''میں ملکہ! تجھے توجہ دلاتا ہوں کہ تو مسلمانوں پر نظر کر کہ......''

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جو......

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے، آپ نے کبھی نہیں مانگا، نہ کوئی خطاب، نہ کوئی جاگیر، نہ کوئی مربعہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں، دیکھیں، ایک بات چھوٹی سی ہے۔ کیا ایک محدث اس قسم کا خط ایسی شخصیت کو لکھتا ہے جو صلیب کا محافظ ہو؟ اور یہ کہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور اس سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ ''آپ مجھ پہ بڑی مہربانی کریں، عنایت کریں۔'' آپ یہ دیکھئے تضاد۔ کیا کوئی محدث ایسی بات کر سکتا ہے؟ ایسا خط لکھ سکتا ہے؟ یا آپ کی نظر میں ٹھیک ہے جو لکھا ہے؟

[1827] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ خط ضرور لکھنا چاہئے کیونکہ مسلمان اس قدر مصیبت میں مبتلا تھے۔ کانگریس کی تحریک کی وجہ سے انگریزوں کا میلان ہندوؤں کی طرف ہو رہا تھا اور ۱۸۵۷ء کے فسادات کی وجہ سے مسلمانوں کو بڑے شک وشبہ کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور یہ وہی نقطہ نگاہ ہے۔ جو اس زمانے میں تمام بڑے بڑے مسلمانوں کے جو لیڈر تھے۔ انہوں نے یہ اختیار کیا۔ چنانچہ سر سید احمد خان جن کی برائی تو بہرحال یہاں کوئی شاید نہیں کرے گا......

(قادیانی جماعت جائے بھاڑ میں)

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، یہ پھر جماعت سے بات ہو گئی ناں جی۔ خاندان سے تو بات نہیں ہوگی۔ یا مرزا صاحب کو صرف فکر اپنے خاندان کی تھی کہ ان کی پرورش ہو، انگریز ان کا خیال کریں۔ باقی جماعت بھاڑ میں جائے۔ مسلمان کھڈے میں جائیں۔ یہ ***Approach*** (طریقہ) تھا ان کا کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے، میں پھر گزارش کروں گا کہ انہوں نے جو خط لکھا وہ یہ ہے کہ مسلمانوں پر نظر کرم کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھئے یہ خط، اس میں مسلمانوں کا تو وہ سوال ہی نہیں اٹھاتے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! ملکہ وکٹوریہ کے نام خط کو آپ پڑھئے۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، جو خط میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ پہلے اسے کرلیں۔ اس کے بعد اس پر بھی آ جائیں گے۔ یہ تو ایسی بات نہیں ہے۔ ٹائم ہوتا تو میں آپ کو ان کے کئی اشارات اور بھی بتا دیتا۔ یہ دیکھیں جی، پہلے جو ہے ناں:

[1828]''بحضور جناب لیفٹیننٹ گورنر بہادر...... چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام پیر یہ راقم ہے......تو سوال ہی اپنی جماعت، فرقہ سے شروع ہوتا ہے:

''......پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدیدار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقے میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نوتعلیم یافتہ، جیسے بی۔ اے اور ایم۔ اے اس فرقے میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں۔''

(کتاب البریہ خزائن ج۱۳ ص۳۴۷)

تو شروع اس سے کرتے ہیں اور ختم اس سے کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ''خودکاشتہ پودا'' تک اگر عبارت پڑھیں تو......

جناب یحییٰ بختیار: میں آ جاتا ہوں اس پر بھی جی۔

جناب عبدالمنان عمر: چھوڑیں نہیں اس کو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ اس کی تمہید جو ہے ناں، جو پڑھ کے سنائی میں نے، بیچ میں اپنے خاندان کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہی میری مراد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر کہتے ہیں کہ:

''نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا، بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کرکے ممالک

اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکر امن و آرام سے اور آزادی سے، گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔'' (ایضاً خزائن ج ۱۳ ص ۳۴۰)

جناب عبدالمنان عمر:[1829] یہ ہے اصل وجہ۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں جی: ''......اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے پر ہزار ہا روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔''

میں کہتا ہوں کہ اپنی طرف سے پیسہ بھی خرچ کر رہے ہیں وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، بالکل، امن تو قائم کرنا چاہئے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، باالکل وہ اچھا کیا، وہ تو میں نہیں ہوں اس کے خلاف۔ اب وہ آخر میں، یہ پچاس الماریاں جو انہوں نے بھری تھیں، انگریز کی تعریف میں، یہ الماریاں کوئی......کا پوائنٹ آیا ہے کہ نہیں آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے لکھا ہے کہ ''اتنی کتابیں میں نے لکھی ہیں۔ اگر ان کو الماریاں میں بھرا جائے......''

جناب عبدالمنان عمر: پڑھ لیجئے ذرا عبارت کو، پھر بات کیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی پچاس الماریاں بھریں......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، زبانی نہیں......

(مرزا قادیانی لمبی بات کرتا تھا)

جناب یحییٰ بختیار: ابھی مرزا صاحب بھی کوئی بات مختصر تو کرتے نہیں ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں یہاں: ''غیر ممالک کے لوگوں تک ایسی کتابیں اور ایسے اشتہارات کے پہنچانے سے کیا مدعا تھا؟ گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو جو ایک گروہ کثیر پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہے (ہر طرح) ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذاء دینا اپنا فرض[1830] سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذاء کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں سے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکرگزاری کے لئے ہزار ہا اشتہارات شائع کئے اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں اور یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ اگر گورنمنٹ توجہ دے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس ہیں۔ میں زور سے کہتا ہوں اور دعویٰ سے کہ گورنمنٹ کی خدمت میں علی الاعلان دیتا ہوں کہ

بااعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجے کا وفادار اور جاں نثار یہی نیا فرقہ ہے۔'' (اشتہار بحضور گورنرص ۷ ملحق کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۳۴۳)

نہیں میں اس واسطے کہہ رہا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: ٹھیک ہے۔ آپ صحیح پڑھ رہے ہیں، جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو توجہ آرہی ہے وہ فرقے کی طرف، اور اسی کے لئے ***Protection*** (حفاظت) وہ چاہ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ آگے؟

جناب یحییٰ بختیار: جو کہتے ہیں کہ ''خود کاشتہ پودا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: وہ پڑھئے ذرا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ساتھ ہی پھر کہتے ہیں:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے ہی مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح موعود مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''
(ایضاً ص۱۱، خزائن ج۱۳ ص۳۴۷)

پھر آگے فرماتے ہیں: ''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ جس کی نسبت [1831] گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت......'' (ایضاً ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

(Interruption) (مداخلت)

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ رہا ہوں جی: ''......نہایت حزم واحتیاط تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری و اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت...... (ایضاً)

خدمات خاندان نے کی ہیں۔ اس لئے ''میری اور میری جماعت'' پر ''خود کاشتہ پودا'' یہاں میرے خیال میں ***Apply*** (لاگو) ہوتا ہے کہ ''خاص عنایت'' کریں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! ایک اردو زبان کی ایک معمولی سی بات ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ٹھیک ہے آپ دیکھیں آگے......

جناب عبدالمنان عمر: ایک گفتگو پیچھے سے چلی آرہی ہے۔ صریح طور پر وہ خاندان کو پیش کررہے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں، میں پھر پڑھ دیتا ہوں، ذرا پھر، کیونکہ پوائنٹ یہ ہے کہ **Clarify** ہوجائے یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، بالکل، یہی مقصد ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا: ''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت، جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ جس کی نسبت [1832] گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ کی مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں......'' (ایضاً) یہاں تک تو آ گیا......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، خاندان۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں جی یہاں: ''اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت......''

جناب عبدالمنان عمر: وہی ہے ناں جی، جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''نہایت حزم واحتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے......اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم واحتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت......''

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں......''

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے جناب! آپ نے ہر دفعہ یہی پڑھا کہ پیچھے خاندان کا ذکر ہے۔ اس کے بعد اس کے لفظ ہیں، اس کی طرف اشارہ ہے۔ اشارہ جو اس خاندان کی طرف ہے اور کہیں بھی، میں پھر آپ کو عرض کرتا ہوں، کہیں بھی مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو انگریز کا خودکاشتہ پودا نہیں کہا، **Categorically** (واضح طور پر) میں انکار کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں ابھی عرض یہ کررہا تھا کہ جہاں تک مرزا صاحب کے خاندان کا تعلق تھا، وہ انگریز کا خودکاشتہ پودا نہیں تھا کسی حالت میں بھی۔ مغلوں کے [1833] زمانے

سے ان کی بڑی پوزیشن رہی ہے۔ان کے ایک بزرگ کئی گاؤں کے قاضی رہے تھے وہاں۔ یہ سب چیزیں *Established* (ثابت شدہ) ہیں۔ ریکارڈ پر ہیں، لٹریچر موجود ہے۔ سکھوں نے ان سے کافی چیزیں لیں،ان کی جائیدادیں چھینیں، یہ بھی ٹھیک ہے۔مگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ بھی پوری وفاداری کے ساتھ خدمت کی۔مسلمانوں پہ جو چڑھائی ہوئی ہزارے میں یا فرنٹیئر میں،تو مرزا صاحب کے والدان کے ساتھ تھے سکھوں کے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ریکارڈ پہ ہے تو جہاں تک خاندان کا تعلق ہے،انگریز حکومت نے بھی کہا ہے کہ انہوں نے بڑی وفاداری کی ہے، پرانا خاندان تھا۔خودکاشتہ نہیں تھا یہ۔خودکاشتہ پودا جو ہے وہ تو اس حالت میں ہوتا ہے کہ انگریز ان کو لفٹ دیتا۔انگریزوں نے لفٹ نہیں دی ہے۔یہ تو خود اپنی طرف سے انگریز کی خدمت تھی۔انہوں نے چٹھیاں دیں کہ ''آپ کی بڑی مہربانی،خدمت کی ہماری۔''

جناب عبدالمنان عمر: جناب!اس سے میں جو بات سمجھا وہ یہ نکلی کہ گو مرزا صاحب نے اپنے خاندان کو ہی ''خودکاشتہ پودا'' کہا ہے۔لیکن یہ ان کا بیان صحیح نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں نے نہیں کہا۔ میں نے کہا مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ''کیونکہ میرے خاندان نے یہ خدمت کی ہے اور وہ خدمت کا ثبوت......''

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی،اس کی طرف جو اشارہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: دیکھیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

[1834] جناب یحییٰ بختیار: میرا پوائنٹ سمجھ لیں کہ ''جو میرے خاندان نے خدمت کی ہے، پچاس سال سے،اس کا ثبوت موجود ہے۔اس کا لحاظ کرتے ہوئے میرے اور میری جماعت پر رحم کریں۔ یہ آپ کا خودکاشتہ پودا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: جناب!نہیں،دیکھیں......

جناب یحییٰ بختیار: میں،یعنی یہ مطلب جو ہے،اس پر......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں،آپ کا تصور یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کہتے ہیں یہ نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں کہتا ہوں کہ یہ ''خودکاشتہ'' جماعت کے متعلق نہیں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جماعت کے متعلق نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: دوسری بات میں اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کے اور خاندان کے متعلق ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ ان کے اور خاندان کے متعلق ہے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ کہنا کہ انگریز نے ان کی **Help** (مدد) نہیں کی تھی۔ اصل بات یوں نہیں ہے۔ ان لوگوں، دراصل اس خاندان کو قادیان سے نکال دیا گیا تھا اور یہ لوگ وہاں سے نکل کر ریاست کپورتھلہ میں چلے گئے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے جی، وہ......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور ان کو انگریز وہاں سے لایا تھا واپس۔ یہ ہے وہ ''خود کاشتہ پودا'' جس کا مرزا صاحب ذکر کر رہے ہیں۔

(مرزامحمود کی بیعت؟)

جناب یحییٰ بختیار: اب یہ فرمایئے کہ یہ جو احمدیہ جماعت ہے...... میں آپ سے مخاطب ہوں۔ کیونکہ آپ نے کل اپنا تعارف کرایا...... آپ تو مرزا بشیرالدین محمود کے بیعت بھی لائے ہوئے ہیں؟

[1835] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یوں تو نہیں ہے میری بیعت کہ کوئی میں نے ان کی بیعت کی ہو۔ میری پیدائش قادیان کی ہے۔ میری پیدائش، میں نے عرض کیا تھا کل بھی......

Madam Chairman: ***No, this is, this is not the question. The question is different.***

(میڈم چیئرمین: نہیں، سوال یہ نہیں ہے، سوال مختلف ہے)

جناب یحییٰ بختیار: ایک اگر ڈائریکٹ جواب دے کے پھر آپ ***Explanation*** (وضاحت) دے دیں۔

میڈم چیئرمین: ہاں، ہاں، ***The question is*** (سوال یہ ہے کہ) آپ نے بیعت کی یا نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ میں نے......

***Madam Chairman:** Nobody has asked the question about the place of birth.*

(میڈم چیئرمین: کسی نے آپ سے جائے پیدائش کے متعلق نہیں پوچھا)

جناب عبدالمنان عمر: ......بیعت نہیں کی، میں وہاں پیدا ہوا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: پیدا تو بہت سے ایسے لوگ ہوئے ہیں جو احمدی نہ ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں احمدی ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ تو نہیں ہوتا جو احمدی پیدا ہوگیا ہے وہ بیعت لے آئے۔ یہ ضروری تو نہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں پیدا ہوا اور احمدی ہوں اور وہیں کا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں آپ نہیں لائے ان پر......

جناب عبدالمنان عمر: اس طرح بیعت میں نے کبھی نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ان پر نہیں کی؟

جناب عبدالمنان عمر: اس طرح نہیں کی، میں مانتا ہوں۔

[1836]جناب یحییٰ بختیار: کس طرح کی؟

جناب عبدالمنان عمر: میں مانتا ہوں ان کو، میں ان کو مانتا ہوں۔ یعنی بیعت کرتے ہیں جس طرح......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ......میں چونکہ اس گھر میں پیدا ہوں ہوں۔ میں ان کو مانتا ہوں۔ ہاں، اور ان کے شامل تھا۔ ان کی جماعت میں جز تھا، حصہ تھا، ان کا میں۔ لیکن جس طرح بیعت ہوتی ہے ناں کہ کوئی شخص جا کے بیعت کرے، وہ نہیں کی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی آپ کے وہی خیالات تھے ۱۹۴۰ء تک جو باقی جماعت کے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔ میرے، بہت سے معاملات میں ان سے شدید اختلاف تھا......

جناب یحییٰ بختیار: مگر آپ نے چھوڑا کب؟

جناب عبدالمنان عمر: ......مثلاً......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے ان کو چھوڑا کب؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ کوئی 1958 Ninteen fifty-eight ء

جناب یحیٰی بختیار: fifty-eight میں چھوڑا؟

جناب عبدالمنان عمر: 1968 Sixty-eight, sixty-eight ء

جناب یحیٰی بختیار: sixty-eight میں، یہ مرزا...... 1968ء

جناب عبدالمنان عمر: 1956 Fifty-six ء

جناب یحیٰی بختیار: 1956 Fifty-six ء، یعنی جب مرزا بشیرالدین محمود زندہ تھے؟

[1837] جناب عبدالمنان عمر: جی، جناب! زندہ تھے۔

جناب یحیٰی بختیار: اس وقت چھوڑا، اس زمانے سے چھوڑ دیا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، ہاں جی۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ ابھی یہاں لوگوں کا یہ خیال تھا......

جناب عبدالمنان عمر: وہ غلط تھا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ......

میڈم چیئرمین: بات تو سن لیں۔

(مرزا ناصر کے الیکشن میں اختلاف؟)

جناب یحیٰی بختیار: ......مرزا ناصر احمد صاحب کا جب الیکشن ہو رہا تھا تو کہتے ہیں کہ اس موقع پر بعض لوگوں کا یہ خیال تھا جماعت میں کہ وہ آپ کو امیر بنائیں یا امام بنائیں اور بعض کا یہ خیال تھا کہ ان کو بنائیں۔ یعنی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا اس پر کوئی اختلاف ہو گیا تھا......

جناب عبدالمنان عمر: آپ کے سامنے واقعات ہیں، میں نے عرض کیا......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، ہمیں تو کوئی علم نہیں، لوگ، بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ میں مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے زمانے میں ان سے الگ ہو گیا۔

جناب یحیٰی بختیار: مگر نہیں، یہ لوگوں کا خیال درست ہے کہ جب مرزا ناصر احمد صاحب کا الیکشن تھا، اس زمانے میں......وہ ربوہ کی جماعت کا میں کہہ رہا ہوں۔ لاہوری پارٹی کا نہیں کہہ رہا...... یہ ان کی جماعت میں بعض لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ ان کی جگہ آئیں، خلیفہ بنیں؟

[1838] جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو عرض کیا کہ میں اس سے کئی سال پہلے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی، یہ چیز غلط ہے بالکل؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں ان سے کئی سال پہلے الگ ہو چکا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں آپ کا نہیں کہہ رہا ہوں......

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو سوال سنتے ہی نہیں اور جواب تیار رکھا ہوتا ہے آپ نے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ جب ربوہ جماعت میں خلیفہ کے چناؤ کا وقت آیا مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی وفات کے بعد، تو بعض لوگ ربوہ کی جماعت میں یہ رائے رکھتے تھے کہ آپ موزوں خلیفہ ہوں گے تیسرے؟

جناب عبدالمنان عمر: جہاں تک مجھے معلوم ہے، وہاں دو نام پیش ہوئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: پیش ہونے کا نہیں کہتا ہوں کیونکہ......

جناب عبدالمنان عمر: پیش ہی سے پتہ لگتا ہے ناں جی، خیال کا تو تبھی پتہ چلتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: لوگ آپس میں خیال رکھتے......

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جو میرے علم میں ہے وہ یہ ہے کہ دو نام تھے...... ایک مرزا ناصر احمد صاحب کا اور ایک مرزا رفیع احمد صاحب کا۔ نہ میں وہاں اس وقت ربوہ میں رہتا تھا اور نہ میں اس جماعت سے منسلک تھا۔ نہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق تھا۔ بلکہ میں ان سے بالکل الگ ہو چکا تھا اور جس حد تک مجھے علم ہے...... کیونکہ میں اس میں موجود تو نہیں اس میں تھا...... جس حد تک میرا علم ہے، میرا نام وہاں پیش نہیں ہوا۔

[1839] جناب یحییٰ بختیار: ویسے ہی کسی نے ذکر بھی نہیں کیا آپ کو کہ آپ کو بھی سوچا جائے، اس میں **Consider** کیا جائے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، مجھ سے نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کو نہیں علم؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، مجھ سے، مجھ سے کہا ہی نہیں انہوں نے، مجھ سے کہا ہی نہیں کسی نے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کے یہ اختلافات کیوں اتنی دیر سے ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کرتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور کس بات پر؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مجھ سے ان کے اختلافات کی بنیاد جو ہے، وہ چند چیزوں پر مبنی ہے۔ جس میں سے پہلی چیز! یہ ہے کہ میں نے اور ہمارے گھر کے جو لوگ تھے، تکفیر المسلمین کے معاملے میں کبھی ان سے اتفاق نہیں کیا۔ کبھی بھی، ابتداء تا انتہاء۔

دوسری اختلاف! کی وجہ، ہم لوگوں نے مرزا صاحب کا جو بھی مقام سمجھا، اس کے نتیجے میں لفظ ''محدث'' استعمال کیجئے۔ ''ظلی نبی'' کیجئے ''بروزی نبی'' کیجئے۔ جو لفظ بھی استعمال کیجئے۔ ہم نے ان کو زمرۂ انبیاء کا فرد کبھی نہیں سمجھا۔ مگر وہ لوگ تشریحات کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کہہ دیتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی مرزا صاحب تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ غیر تشریعی نبی ہونے سے مرزا صاحب صف انبیاء میں کھڑے ہوگئے ہیں کہ نہیں؟ دائرہ انبیاء کے فرد ہوگئے ہیں کہ نہیں؟ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعوؤں کے باوجود زمرہ انبیاء کے فرد نہیں ہیں۔

تیسرا اختلاف! اس بارے میں جو ہمیں پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ خلافت کے بارے میں ان کے خیالات کو ہم لوگ اسلام کے اور مرزا صاحب کے مسلک کے مطابق نہیں سمجھتے تھے۔ [1840] لیکن باقی معاملات میں مثلاً خدمت اسلام، اشاعت اسلام، اشاعت قرآن......

جناب یحییٰ بختیار: بس، ایک ہی اس پر میں نے آپ سے ایک اور سوال پوچھنا تھا، اس پر کہ باقی معاملات میں آپ کا ان سے اتفاق تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: لیکن بہت سوں میں نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ آپ نے **Explain** (واضح) کر دیا۔ میں وہ طنزاً کوئی بات نہیں کہہ رہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ احمدی دونوں ہیں۔ صرف بات، چھوٹی بات پر یا بڑی بات، آپ جیسے سمجھیں اس کو، مگر کل میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا تھا اور میں نے پڑھ کے سنایا تھا کہ مرزا صاحب بعض دفعہ کہتے ہیں ''دعویٰ اسلام کرنے والے۔'' تحقیر کی بات آ گئی اس کی۔ ''دعویٰ اسلام کا کرنے والے۔'' مسلمانوں کے بارے میں انہوں نے، اکثر کہتے ہیں کہ یہ لفظ بھی استعمال کیا: ''جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔'' یا ''دعویٰ اسلام کرنے والے ہیں۔'' ان کا کیا مطلب تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: کن کا قول پیش فرمایا آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کا۔ میں نے پڑھ کے سنایا تھا وہ بشیر احمد صاحب کا ایک حوالہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مگر پھر ''تحفہ گولڑویہ'' سے انہوں نے وہ کہا ہے کہ مرزا صاحب وہاں پر خود ہی کہتے ہیں کہ ''یہ جو اسلام کا دعویٰ کرنے والے ہیں'' مسلمانوں سے وہ......

[1841] جناب عبدالمنان عمر: میرے سامنے حوالہ ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے پڑھ کے سنایا آپ کو اور نوٹ بھی کروایا۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، حوالہ شاید مرزا صاحب محمود احمد......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، انہوں نے ''تحفہ گولڑویہ'' سے مرزا صاحب......

جناب عبدالمنان عمر: ''تحفہ گولڑویہ'' پیش ہوناں جی، تب......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کو میں نے نوٹ کروایا۔ اس کا میں نے صفحہ بھی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، آپ نے ''تحفہ گولڑویہ'' نہیں، وہ ان کا **Quotation** ہی پڑھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے آپ کو......

جناب عبدالمنان عمر: وہ کہتے ہیں کہ ''تحفہ گولڑویہ'' میں یہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، آپ یہ کہیں کہ مرزا صاحب نے کہیں یہ نہیں کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، وہ تو سامنے ہو تو مجھے...... میں اتنا حافظ نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر ہو سامنے تو کیا مطلب ہے اس کا؟

جناب عبدالمنان عمر: مجھے، میں، حافظ نہیں ہے میرے پاس اتنا۔ مرزا صاحب کی یہ تحریر مجھے دکھائی جائے تو میں اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی آپ تحریر پیش کریں کہ وہاں مرزا صاحب نے لکھا ہے، تو مجھے ذرا اس میں تأمل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ابھی آپ کو ذرا سناتا ہوں......

Madam Chairman: **How long will......**

(میڈم چیئرمین: وہ کتنا بڑا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Just five to ten munutes more, Sir.* (مسٹر یحییٰ بختیار: جناب والا! صرف پانچ، دس منٹ لگیں گے)

[1842] جناب یحییٰ بختیار: اب مرزا صاحب کا ایک حوالہ ہے جی......

جناب عبدالمنان عمر: یہ ''تحفہ گولڑویہ'' میں پیش کر دیتا ہوں جی، اگر اس میں سے مجھے بتا دیا جائے کہاں ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بتاؤں گا جی آپ کو۔ وہ لا رہے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا کہ:

''غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے اور جو اسلامی رنگ کے مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک وہ غلط عقائد چھوڑ کر راہ راست پر نہ آ جائیں اور اس مطلب کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے موعود کیا ہے۔''

جناب عبدالمنان عمر: صفحہ اگر فرمادیں تو تلاش کروں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک تو ہے جی ''تحفہ گولڑویہ'' صفحہ ۵۶۔ پھر آگے اس میں کچھ اور جاتا ہے اس پر۔ یہ جو......

جناب عبدالمنان عمر: صفحہ کون سا فرمایا ہے جی؟

جناب یحییٰ بختیار: میں، ایک صفحہ ۱۸ ہے جی۔ ایک میں نے آپ کو بتایا ہے...... پتہ نہیں، ایڈیشن میں کچھ فرق ہوگا تو کچھ کہہ نہیں سکتے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، دیکھ لیتے ہیں جی آگے پیچھے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ *(Pause)*

وہ یہ ہے کہ جی: ''جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۶۴)

[1843] جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ الفاظ ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مل گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مل گئے آپ کو؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔ *(Pause)*

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ’’جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں‘‘ وہ……

جناب یحییٰ بختیار: آپ وہ سارا پڑھ دیجئے تا کہ، شاید میں نے…… یہ فقرہ ہے وہ……

(Pause)

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ’’دعویٰ اسلام کرنے والے‘‘ کون ہیں؟ کیا مراد ہے ان کی؟

جناب عبدالمنان عمر: جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہیں، دعویٰ کرتے ہیں صرف؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، دعویٰ سچا بھی ہوتا ہے، جھوٹا بھی ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ جو دعویٰ کرے وہ ضرور غلط کرتا ہے۔ دعویٰ اسلام کرنے والے……

جناب یحییٰ بختیار: نہیں……

جناب عبدالمنان عمر: دعویٰ اسلام کرنے والے جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ صرف دعویٰ یہ نہیں جس کو آپ……

[1844] جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ، جو صاحبزادہ کا مضمون ہے……

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں نے اسی لئے……

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے، 1940ء تک یا جب تک تو آپ اس پر ٹھیک تھے……

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں، میں نے عرض کیا، مجھے تو بہت سی باتوں میں ان سے اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بہت دیر سے آپ نے اس کو چھوڑا۔ اس لئے یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، میں نے تو ان کی زندگی میں ان کو چھوڑا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر آپ کو سناتا ہوں……

جناب عبدالمنان عمر: ان کی زندگی میں بڑا خطرناک اختلاف، میرا ان سے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں آپ کو سناتا ہوں کہ انہوں نے اس کا کیا مطلب لیا، جیسے آپ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں ان کے مطلب……

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ نہیں، کیونکہ……

جناب عبدالمنان عمر: مجھے آپ نے منع کیا کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

جناب عبدالمنان عمر: ......آپ دوسروں کو **Quote** (پیش) مت کیجئے گا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں،میں......

جناب عبدالمنان عمر: ......اور آپ میرے سامنے ایک میرے دشمن کا **Quote** (پیش) کرتے ہیں۔

[1845] جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب کے ایک حوالے کا آپ **Interpretation** (تعبیر) کرتے ہیں۔ایک وہ کرتے ہیں۔اسمبلی کو جج کرنا ہوگا کہ کون سی ٹھیک ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: اس کے لئے مرزا صاحب کی کتاب پیش کیجئے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی کتاب سے اسی حوالے......

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں،وہ نہیں ہے مرزا صاحب کا۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی حوالے کا......

جناب عبدالمنان عمر: میں اصل کتاب رکھ دیتا ہوں،جناب!

جناب یحییٰ بختیار: اصل کتاب میں ’’دعویٰ اسلام کرنے والے‘‘اور اس کا مطلب کہتے ہیں ’’مسلمان۔‘‘

جناب عبدالمنان عمر: دعویٰ اسلام کرتا ہے جب کہتا ہے’’میں مسلمان ہوں۔‘‘یہ دعویٰ ہے ناں میرا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،......

جناب عبدالمنان عمر: میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب کہتے ہیں کہ’’مسلمان‘‘......

جناب عبدالمنان عمر: اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،دیکھئے ناں،وہ جو یہ کہتے ہیں......

جناب عبدالمنان عمر: ......’’دعوئے اسلام کرنے والے‘‘......میں،میں دعویٰ کرتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: آپ سن لیجئے **Please** (براہ کرم)

’’مسیح موعود کو بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق ’’مسلمان‘‘ کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اس لئے آپ نے [1846] کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ ’’وہ لوگ جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۲۶)

اب یہ **Contention** (تکرار) ہے۔ ابھی آپ کہیں گے کہ آپ احمدی ہیں۔ میں کہوں گا کہ نہیں، آپ احمدی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ تو بڑا فرق ہوتا ہے۔ وہ دعویٰ نے ثابت ہونا ہوتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے دوسرا فقرہ عرض کیا اسی قسم کا کہ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ میں مسلمان نہیں ہوں؟

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر ’’مسلمان‘‘ کیوں نہیں کہتے کہ ہم مسلمان یہ کررہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو آپ، دیکھئے ناں، ایک مصنف کی عبارت کو آخر مصنف ہی بیان کرتا ہے۔

(آخری بات بھی صاف نہیں کی؟)

جناب یحییٰ بختیار: اچھا آخری بات وہی جو کل آپ نے کی۔ وہ بھی آپ نے **Clear** (صاف) نہیں کی۔ کیونکہ سپیکر صاحب بھی ابھی میرے خیال میں ابھی پانچ منٹ بھی نہیں دینا چاہتے اور آپ نے کل کہا جو ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا، اللہ کے نبی کو، تو وہ گناہ گار ہو جاتا ہے، کافر نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ کے علاوہ۔ میں نہیں کہتا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے جو ہیں، نہیں، ان کا میں نہیں کہہ رہا۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جو ان کو نہیں مانتا۔ کہتا ہے ’’میں مسلمان ہوں، لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ، مگر عیسیٰ علیہ السلام کو بالکل میں نہیں مانتا۔ وہ شرابی کبابی تھا یا جھوٹا تھا۔‘‘ یا یہ ایسی کوئی بات کہہ جاتا ہے، نعوذ باللہ! تو پھر وہ تو کافر نہیں ہوتا؟ آپ نے کہا کہ وہ کفر سے نیچے کیٹگری میں آجاتا ہے۔ گناہ گار ہوتا ہے، یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا...... میں پھر **Repeat** (دہراتا) کردیتا ہوں، [1847] شاید بات صاف ہوجائے گی...... کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ دو قسم کا کفر ہے۔ ایک کفر یہ ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ کا انکار کرے۔ یہ میرے نزدیک سب سے بڑا کفر ہے......

جناب یحییٰ بختیار: بڑا کفر ہے، ٹھیک ہے۔ یہ آپ نے درست کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ اس کے بعد سینکڑوں مدارج ہیں کفر کے، چھوٹے بڑے بہت سے مدارج۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں جی۔ یہی بات میں کر رہا ہوں آپ پھر اسے (دہرا) *Repeat* رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں بالکل وہی عرض کر رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: ......کہ میرے نزدیک ایک کفر جو ہے، حقیقی کفر جس کو میں کہتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ دوسرے درجے کا کفر ہو گیا جو کسی نبی کو نہیں مانتا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، اور آپ نے یہ بھی کہا کہ اللہ، رسول کا حکم ہے کہ مسیح موعود آئے گا اور جو ان کو نہیں مانتا وہ اللہ رسول کو نہیں مانتا۔ تو جو ان کو نہیں مانتا آپ کے عقیدے کے مطابق وہ بھی وہ چھوٹے درجے کے کفر میں آ گیا؟

جناب عبدالمنان عمر: گناہ گار ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: گناہ گار ہو گیا۔ یعنی کفر کا چھوٹا درجہ جو ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، گناہ گار کے معنوں میں۔

[1848] جناب یحییٰ بختیار: یہ، یہ بھی آپ نے تسلیم کر لیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ "حقیقی مسلمان" کون ہوتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

(آپ نے صحیح جواب نہیں دیا)

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے کہا کہ جو خدا اور رسول کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ نیک آدمی ہے۔ بڑی لمبی چوڑی اسی میں بحث ہو سکتی ہے۔ وہ جو صحیح مسلمان آپ کے ہیں اس کو۔ میں نے کہا جو صحیح مسلمان ہے۔ وہ غیر احمدی ہو سکتا ہے؟ آپ نے اس کا صحیح جواب مجھے نہیں دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں پھر عرض کر دیتا ہوں، اگر صحیح وغلط تو آپ جج کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ نہیں مانتا، وہ خدا اور......

جناب عبدالمنان عمر: جو میں سمجھتا ہوں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ آپ دیکھیں کہ خدا اور سول کا حکم، آپ کے مطابق کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں، ان کو مانو، وہ نہیں مانتا۔ تو ایک طرف سے تو وہ گناہ گار اور کافر ہو گیا۔ پھر وہ حقیقی مسلمان بھی بن سکتا ہے؟ یہ سوال۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا، پھر عرض کرتا ہوں کہ جو شخص نبی اکرمﷺ کا انکار کرتا ہے، وہ اصلی معنوں میں، حقیقی معنوں میں، مکمل معنوں میں وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی ایمان کے جزو ہیں، مثلاً الحیاءمن الایمان کہ حیا بھی ایمان کا جزو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ دیکھیں......

(تین مرتبہ سوال ہوا، مگر حتمی جواب نہیں آیا)

[1849]***Mr. Chairman:*** ***The witness should give a difinite answer to this question. This question has been repeated three times. This should be given a difinite answer. And if the witness......***

(جناب چیئرمین: گواہ کو اس سوال کا جواب حتمی دینا چاہئے۔ یہ سوال تین مرتبہ کیا جاچکا ہے۔ اس کا حتمی جواب چاہئے اور اگر گواہ......)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب، آپ کہتے ہیں کہ خدا اور رسول کا حکم ہے مرزا صاحب کا ماننا اور ایک آدمی اس سے انکار کرتا ہے......

Mr. Chairman: And if......

(جناب چیئرمین: اور اگر......)

(مرزا قادیانی کا منکر حقیقی مسلمان نہیں)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ وہ گناہ گار ہو گیا یا کافر ہو گیا۔ چھوٹی ڈگری کا۔ تو ایک گناہ گار اور چھوٹی ڈگری کا جو کافر ہوتا ہے وہ تو کوئی اچھا مسلمان نہیں ہو سکتا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔
جناب یحییٰ بختیار: یہ دیکھیں ناں......
جناب عبدالمنان عمر: یہ صحیح ہے، بالکل صحیح ہے۔
جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ایک حقیقی مسلمان وہی ہوسکتا ہے۔ جو کسی قسم کا گنہگار یا کافر نہ ہو۔
جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔
جناب یحییٰ بختیار: تو بس یہی میں نے......
جناب عبدالمنان عمر: مگر ہاں، یہ......

Mr. Chairman: *That's all?*

(جناب چیئرمین: کافی ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: *That's all Sir.*

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! کافی ہے)

Mr. Abdul Mannan Umar: *Thank you.*

(جناب عبدالمنان عمر: آپ کا شکریہ)

Mr. Chairman: *Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ)

[1850]***Mr. Abdul Mannan Umar:*** *Thank you.*

(جناب عبدالمنان عمر: آپ کا شکریہ)

Mr. Chairman: *The Delegation is permitted to withdraw subject to those references......*

(جناب چیئرمین: وفد کو ان حوالہ جات والی شرط کے ساتھ واپس جانے کی اجازت ہے)

(پاکستان میں احمدیوں کی آبادی؟)

جناب یحییٰ بختیار: ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں کہ جی کہ آپ کا کیا اندازہ ہے کہ احمدیوں کی کتنی آبادی ہے پاکستان میں؟ وہ اس واسطے ہم پوچھ رہے ہیں......
جناب عبدالمنان عمر: ہمیں اندازہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھیں ناں، کہ آپ کو شاید اندازہ ہو۔ کیونکہ وہاں منیر رپورٹ میں ایک فگر دی گئی ہے۔ یہاں کچھ اور فگر دی گئی ہے اور Census (مردم شماری) میں کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اگر اندازاً آپ کو پتہ ہو کہ آپ کی پارٹی کی کیا تعداد ہے۔ وہ اپنی پارٹی کا کہتے ہوں گے یا آپ کا کہتے ہوں گے، تا کہ ہمیں کچھ آئیڈیا ہو سکے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، ہمیں اندازہ نہیں ہے کوئی، نہ کبھی ہم نے مردم شماری کروائی ہے۔ گورنمنٹ کے ذرائع شاید زیادہ ہوں گے۔ وہ شاید زیادہ صحیح اس کی فگر دے سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے پاس کوئی نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، ہمارے پاس فگرز نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: ***The Delegation is permitted to withdraw, subject to the reply of the refrences which have been given to the Delegation. A written reply may be filed within three days with the explanation. The Delegation can be called before the Committee anytime before the Committee finaly concludes its findings, if need be. The Delegation may be asked or requested to give its view on some points which may crop up during the course of arguments, during the discussion. Till the final,till the assembly publishes the report, no proceedings of this Committee shall be communicated to any person.***

(جناب چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ حوالہ جات کے جوابات تحریری طور پر وضاحتوں کے ساتھ تین دن کے اندر اندر داخل کئے جائیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو وفد کو کسی وقت بھی کمیٹی کے فیصلہ سے قبل بلایا جا سکے گا۔ بحث کے دوران اٹھائے گئے نقاط کے بارے میں وفد کے نظریات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جب تک اسمبلی رپورٹ شائع نہ کرے کمیٹی کی کارروائی سے کسی کو مطلع نہیں کیا جا سکتا)

[1851] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *And one, Sir, one request.*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک التماس ہے)

Mr. Chairman: *Yes.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *I will request the Delegation that if they want to add anything to whatever they have stated in reply to any of the question, they may kindly do that.*

(جناب یحییٰ بختیار: ایک التماس ہے، وفد نے جو کچھ کہا ہے۔اس میں اگر وہ کوئی مزید بات کہنا چاہتے ہوں تو کر سکتے ہیں)

Mr. Chairman: *And......*

Mr. Yahya Bakhtiar: *(To the witness) or if you don't want to do it now, send it in writing.*

(جناب یحییٰ بختیار: (گواہوں کو) یا اگر آپ نہیں چاہتے ہو، اگر ابھی نہیں تو تحریراً بھجوادیں) اگر آپ نے کچھ اور مزید کسی پوائنٹ کو *Clarify* (واضح) کرنا ہے تو آپ دو تین دن کے اندر سیکرٹری صاحب کو دے دیں تا کہ *Clarification* (وضاحت)......

Mr. Chairman: *Three days, three days.Today is 28th, 29, 30,by 31st.*

(جناب چیئرمین: چنانچہ تین روز، آج اٹھائیس تاریخ ہے۔ پھر انتیس، تیس، اکتیس تاریخ تک)

Mr. Yahya Bakhtiar: *By 31st.*

(جناب یحییٰ بختیار: اکتیس تاریخ تک)

Mr. Chairman: *Yes.* (جناب چیئرمین: جی!)

There is a written request by the secretary of the Delegation that he may kindly be allowed to make a

submission for five minutes. This can also come as written. And whatever is ......

(وفد کے سیکرٹری کی طرف سے التماس ہے کہ انہیں پانچ منٹ کے لئے بیان دینے کی اجازت دی جائے۔ یہ بھی لکھ کر وفد کی طرف سے آ جائے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, if he wants to make it now, let him make it now.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر وہ چاہتا ہے تو ان کو پھر بیان کرنے دیں)

Mr. Chairman: *No.*

(Interruption)

جناب چیئرمین: شکریہ سب کا ادا ہو گیا۔

Any whatever comes in writting, we will circulate it among the members.

(اور جو کوئی تحریر آتی ہے ہم تمام ارکان کو بھجوا دیں گے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *No, but if he wants only five minutes to add something.*

(جناب یحییٰ بختیار: نہیں، لیکن اگر وہ چاہتا ہے صرف پانچ منٹ تو کہنے دیں......)

[1852]***Mr. Chairman:*** *Sir, we have to go there also. That matter. At 5:00, we have to reach there*

(جناب چیئرمین: جناب والا! ہمیں پانچ بجے وہاں پر جانا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: *I think this should come now. He has requested, Sir.*

جناب چیئرمین: بولیں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بول لیجئے۔

مرزا مسعود بیگ: بہت اچھا، بڑی مہربانی۔ میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس *Request grant* (درخواست قبول کرنے) کا۔ میں نے یہ جرأت اس لئے کی کہ ایک

تو آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے، آپ نے بڑی فراخ دلی سے، تحمل سے ہماری باتوں کو سنا۔ میرے فاضل دوست نے، اٹارنی جنرل صاحب......

جناب چیئرمین: (لائبریرین سے) آپ کتابیں اکٹھی کر لیں۔

مرزا مسعود بیگ: جناب؟

جناب چیئرمین: ان سے کہہ رہا ہوں، کتابیں، میں نے کہا، اکٹھی کر لیں۔

مرزا مسعود بیگ: میرے فاضل دوست نے، کل دو تین دفعہ اٹارنی جنرل صاحب نے فرمایا تھا کہ ''آپ کو اس لئے بلایا گیا ہے کہ اسمبلی کو صحیح فیصلے پر پہنچنے میں مدد دیں۔'' اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی عنایت ہے کہ آپ نے صحیح فیصلے پر پہنچنے کے لئے ہم سے سب کچھ پوچھا۔ تو دو دن کل ہمارے، کل اور آج اور اسے پہلے پندرہ دن مرزا صاحب کے دعاویٰ وغیرہ پر بہت بحث ہوئی اور آپ کی منشاء یہ ہے کہ ان کی پوزیشن کو سمجھا جائے کہ وہ کیا تھے؟ تو ان کا ایک دعویٰ، جس پہ بالکل بحث نہیں ہوئی۔ میں اس کی طرف جناب والا! کی توجہ دلانا چاہتا تھا کہ ایک ان کا اور بھی دعویٰ تھا۔ جو زیر بحث نہیں آیا۔ وہ دعویٰ یہ تھا کہ ہمیں خادم اسلام ہونے کے سوا اور کوئی دعویٰ نہیں۔ مرزا صاحب[1853] کی زندگی کا مقصد بجز خدمت اسلام کے اور کچھ نہیں تھا۔ تو اس پہلو سے بھی ان کو جج کرنا چاہئے تھا کہ آیا ان کا کیا ***Contribution*** (حصہ) ہے۔ انہوں نے کیا کیا؟ جناب والا! اگر یہ درست ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے، تو مرزا صاحب کے پھل برے نہیں ہیں۔ مرزا صاحب نے خدمت اسلام......

مولوی مفتی محمود: چیئرمین صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

مولوی مفتی محمود: سوال یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شکریہ تو ادا ہو گیا۔ لیکن یہ ***Convince*** کرنے کی ان کو اجازت نہیں ہونی چاہئے۔......

جناب چیئرمین: میں نے تو یہ کہا تھا۔

مولوی مفتی محمود: یہ تو ***Convince*** کر رہے ہیں ممبروں کو۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

مرزا مسعود بیگ: نہیں، میں تو عرضداشت کر رہا ہوں۔

پروفیسر غفور احمد: یہ ***Statement*** (بیان) لکھ کر دے دیں۔ سرکولیٹ ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: لکھ کے آپ، ***It would be better***۔

پروفیسر غفور احمد: لکھ کردے دیں۔ سرکولیٹ ہوجائے گا۔

Mr. Chairman: *ہاں ,It would be better if you send it in writting.* (جناب چیئرمین: اگر آپ لکھ کر بھیج دیں تو یہ بہتر ہوگا)

مرزا مسعود بیگ: بہت اچھا۔

Mr. Chairman: *بس,That would be better, That's why I......*

مرزا مسعود بیگ: میں نے کہا سر! کہ آپ......

[1854]**Mr. Chairman:** *نہیں, nobody is allowed to speak like this.* (جناب چیئرمین: کسی کو اس طرح بات کرنے کی اجازت نہیں) *Only the questions* میں نے اسی واسطے کہا تھا۔ پھر انہوں نے کہا تو......

مرزا مسعود بیگ: شکریہ، جناب!

جناب چیئرمین: اچھا، آپ لکھ کے جو چیز بھیجیں گے۔ *We will circulate among the Assembly members* (ہم اسے اسمبلی اراکین کو بھیج دیں گے) آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

Now the head of the community......

(Interruption)

Mr. Chairman: *I request the hououorable members, especially Haji Maula Bakhsh Soomro and Saiyad Abbas Hussain Gardezi, Please, for five minutes, Have patience.*

Now I will request the head of the community to testify on oath that whatever has been said by the secretary or by any of the witnesses or any other member of the Delegation, He swears that whatever has been said, he owns it and it is from him.

(جناب چیئرمین: میں حاجی مولا بخش سومرو اور مسٹر گردیزی سے التماس کروں گا کہ وہ پانچ منٹ صبر کریں۔ میں جماعت احمدیہ (لاہوری) کے سربراہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بات کی تصدیق کریں کہ انجمن کے سیکرٹری یا گواہ یا وفد کے کسی اور رکن سے جو کچھ کہا ہے، وہ اسے اپنی طرف سے سمجھتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے) ان سے قسم دلوائیں اور یہ کہلوائیں کہ ''جو کچھ کہا گیا ہے، وہ میری طرف سے کہا گیا ہے۔'' جیسے بھی، جو بھی، Whatever method پڑھ دیں۔ آپ آ جائیں۔

مولانا صدرالدین: حضرات! میری عرض ہے کہ میرے دوستوں نے جو کچھ بیان دیئے ہیں۔ ان کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ میں ذمے داری لیتا ہوں اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ صحیح ہے۔

Mr. Chairman: *Thank you.*

(جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ!)

The Delegation is permitted to withdraw.

(وفد کو جانے کی اجازت)

The honourable members may keep sitting.

[1855] *Reporters can also leave. They are free. no tape.*

Tomorrow, at 6:00 p.m, we will meet as House Committee, not as National Assembly. And at 3:30 we will start the funeral.

(معزز ارکان بیٹھے رہیں، رپورٹرز بھی جاسکتے ہیں۔ کل شام چھ بجے ہم ایوان کی کمیٹی کے طور پر اجلاس کریں گے، قومی اسمبلی کے طور پر نہیں اور ۳ بج کر ۳۰ منٹ پر تجہیز وتکفین کی رسم ہوگی)

[The special Committee of the whole House subsequently adjourned to meed at six of tha clock, in the afternoon, on Thursday, the 29th August 1974.]

(پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہوا۔ پھر بروز جمعرات 6:00 بجے سہ پہر 29 اگست 1974ء کو ہوگا)

No. 14 400

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 29th August, 1974

Contains Nos. 1—21

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 14

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 29th August, 1974

Contains Nos. 1—21

[1859] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی، بند کمرے کی کاروائی)

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 29th August. 1974.

(۲۹؍اگست ۱۹۷۴ء، بروز جمعرات)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at six of the clock, in the Evening. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں شام ۶؍بجے چیئرمین جناب (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[1860] *REPORT ABOUT CH. MOHAMMAD IQBAL, EX- M.N.A's FATAL ACCIDENT*

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب والا! جہاں تک مجھے یاد ہے، چوہدری اقبال صاحب کا جو ایکسیڈنٹ تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی پروسیڈنگ آئے گی تو میں ہاؤس کو بتاؤں گا۔ جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق ڈرائیور کے پاس لائسنس بھی نہ تھا اور وہ غیر ذمہ داری سے گاڑی چلا رہا تھا۔ میرا خیال ہے، جہاں تک مجھے یاد ہے، اس ہاؤس کو ابھی تک اطلاع نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: ہمیں انہوں نے اطلاع نہیں دی۔

جناب عبدالحمید جتوئی: آخر وہ بھی اس ہاؤس کے معزز ممبر تھے۔

جناب چیئرمین: میں اس کے متعلق انہیں چٹھی لکھوں گا کہ ہمیں مطلع کیا جائے کہ کیا پروسیڈنگ ہوئی اور اس انکوائری کا *Ultimate Result* (حتمی نتیجہ) کیا ہوا۔ ہمیں ابھی تک کسی نے مطلع نہیں کیا۔

جناب عبدالحمید جتوئی: کیونکہ معزز ممبر تو......

جناب چیئرمین: کوئی اطلاع نہیں ہے ابھی تک۔

جناب عبدالحمید جتوئی: ......اس ہاؤس کی ڈیوٹی پر تھے اور ڈیوٹی سے واپس جا رہے تھے جس کی بناء پر......

جناب چیئرمین: *Convey* (مطلع) کرتے ہیں، ان کو لیٹر لکھتے ہیں کہ کیوں جواب نہیں دیا اور جس وقت اس کا جواب آئے گا میں ہاؤس کو *Convey* (مطلع) کروں گا۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: محترم سپیکر صاحب! اراکین اسمبلی، جیسا کہ آپ کے علم میں ہے، کہ وہ اکثر سکھر تشریف لے گئے تھے اور ان کے آنے میں کچھ دیر ہوئی ہے اور ابھی تک وہ یہاں نہیں آسکے ہیں۔ تو نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے تو......

[1861] جناب چیئرمین: ایک منٹ، یہی بات کرنے لگا ہوں۔ مفتی صاحب سے تسلی کر لیں، تو ایک ریزولیوشن کی کاپی مرحوم کے لواحقین کو بھیج دی جائے گی اور ہم اپنے طور پر صوبائی حکومت کو لکھ دیں گے کہ اس کی جلد نہ صرف تفتیش مکمل کی جائے بلکہ اسکا پتہ لگایا جائے اور ہمیں اطلاع دی جائے *With these words, I think,* (انہی الفاظ کے ساتھ، میرا خیال ہے) ویسے کورم تو پورا ہے۔

PROCEDURE FOR GENERAL DISCUSSION ON THE QADIANI ISSUE

(قادیانی مسئلہ پر عمومی بحث کا طریقہ کار)

ملک محمد اختر: تو پھر ہم کیوں وقت ضائع کریں؟ کام سٹارٹ کریں، طریقہ کار طے کرلیں۔ آج نئی بات کرنی ہے تو دس منٹ بعد بریک کرلیں گے۔ کیونکہ بلاوجہ ہم......

جناب چیئرمین: ویسے بھی مغرب کا ٹائم ہوگیا ہے۔

ملک محمد اختر: اگر ٹائم ہی ہوگیا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ان گھڑیوں میں بھی فرق ہے، وہ دومنٹ پیچھے ہے۔

ملک محمد اختر: چلئے جی! اگر ٹائم ہوگیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

***Mr. Chairman:** Then we will meet at 7:30 pm. in the meantime, I will discuss procedure, Maulana Sahib.*

(**جناب چیئرمین:** پھر ساڑھے سات بجے شام دوبارہ ملیں گے۔ عین اس وقت میں طریقہ پر بحث کروں گا۔ مولانا صاحب!) کہ کس طرح سے سٹارٹ کرنا ہے۔

ملک محمد اختر: تو ملتوی کرنے سے پہلے آپ اس چیز پر غور کرلیں کہ کسی نے شاید آپ سے بات کرنی ہو کہ یہ کتاب ہے سیکنڈ ریزولیوشن کے متعلق اس کا مطلب ہے۔ پہلے ریزولیوشن کو ڈسکس کئے بغیر ہم سیکنڈ پر جائیں گے یا سیکنڈ کو پہلے لے کر یا دونوں کو ہم اکٹھا لیں گے؟

***Mr. Chairman:** This is open. Both can be taken up together. This is open for the members to settle whatever they like.*

(**جناب چیئرمین:** یہ اوپن ہے۔ دونوں پر اکھٹے حصہ لیا جاسکتا ہے۔ یہ ممبران کے لئے اوپن ہے کہ وہ جیسے چاہیں اس کو حل کریں)

ملک محمد اختر: یہ آپ فیصلہ کرلیں جیسے آپ نے کرنا ہے۔

[1862] **جناب چیئرمین:** کیونکہ اس پر رولز نہیں اپلائی کریں گے اپنا پروسیجر Adopt (اختیار) کریں گے۔

مولوی مفتی محمود: میرا خیال یہ ہے اس سلسلے میں کہ اس وقت دو تحریکیں آئی تھیں۔ پہلی تحریک جو جناب پیرزادہ صاحب نے پیش کی تھی وہ قرارداد کی صورت میں نہیں تھی۔ اس میں

صرف یہ تھا کہ ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والوں کی اسلام میں کیا حیثیت ہے، اس پر بحث کی جائے اور دوسری جو ہے وہ قرارداد کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ تو میرے خیال میں یہ ساری ایک ہی بات ہے اور اکٹھے سارے اس پر بحث کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اکٹھی بحث ہو جائے گی۔

ملک محمد اختر: جناب! دونوں اکٹھی زیر بحث آ جائیں تو ہمیں اعتراض نہیں، تحریکیں دونوں ہی چلیں گی۔

جناب چیئرمین: ابھی ہم نے *Put to vote* (رائے دہی کے لئے پیش) تو نہیں کیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب چیئرمین صاحب! پہلے ایک قراداد پیرزادہ صاحب نے پیش کی، پھر اپوزیشن ممبران نے پیش کی ایک قرارداد اور وہاں تو تجویز یا عبارت تھی۔ کوئی ایک تجویز ہم نے پیش کی تھی۔ وہ تجویز نہیں تھی بلکہ بل تھا۔ ہم نے تین ممبران کی طرف سے ایک تجویز پیش کی۔ وہ باقاعدگی کے ساتھ وہاں داخل ہوئی تو اس چیز کے بارے میں ہمیں بحث کرنے کی باقاعدہ اجازت ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: باقاعدہ ہو گی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: اور اجازت ایسی ہو کہ جس طرح انہوں نے اپنا بیان سنایا ہے۔ اسی طرح ہم بھی سنائیں۔

جناب چیئرمین: مغرب کے بعد مولانا! ہم یہاں بیٹھیں گے۔ سب سے پہلے طریقہ کار پر بحث کریں گے۔ اس میں جو پہلے طریقہ کار ہم نے ڈسکس کیا تھا۔ اس پر ہم پھر ڈسکس کریں گے جو ممبران زبانی بیان دینا چاہیں، پڑھنا چاہیں یا بحث میں حصہ لینا چاہیں، یہاں آ کر بحیثیت گواہ پیش ہو جائیں۔ جو آپ مناسب سمجھیں گے آپ کو پورا حق ہے۔

[1863] **مولوی مفتی محمود:** میں اس میں اتنی پوزیشن واضح کر دوں کہ پوزیشن یہ ہے کہ ہم یہاں پر بحیثیت گواہ کے، جیسے کہ وہ دو فریق پیش ہوئے تھے اس طرح ہم پیش نہیں ہوں گے اور ہم اس مسئلے میں ان کے مقابلے میں ایک فریق کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مؤقف تمام مسلمانوں کا مؤقف ہے۔ اس میں ہم ان کے فریق بننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں یہ صورتحال ہے کہ ہم ایک ممبر کی حیثیت سے ہیں اور ممبران کو حقائق واضح کرنے کے لئے اس پر بحث کرنے کا حق ہے اور ایک ممبر کی حیثیت میں ہم بحث کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولوی مفتی محمود: دلائل دیتے ہیں۔اس لئے ہم نے وہ دلائل اکٹھے کر لئے ہیں۔ ایک تحریک کی صورت میں تو آپ سے اجازت لے لیں گے۔وہ ہم پڑھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولوی مفتی محمود: اور ہماری حیثیت یہ ہوگی کہ اگر ہم بطور گواہ کے پیش ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم جج نہیں رہ سکتے اور ہم اس میں فیصلہ نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: کیونکہ وہ گواہ کی حیثیت سے پیش ہو گئے تو پھر وہ ووٹ نہیں دے سکتے۔

مولوی مفتی محمود: ہاں! پھر ووٹ نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین: لازمی بات ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ مسئلہ شاید رہبر کمیٹی میں پیش ہو۔اس میں فیصلہ ہو جائے گا طریقہ کار کے متعلق۔

جناب چیئرمین: ہاں جی! یہ ڈسکس ہوگا۔ہم جب دوبارہ نماز کے بعد شروع کریں گے تو ڈسکس کر لیں گے۔میری ایک عرض ہوگی کہ آپ لوگ جب بحث میں حصہ لیں تو ساتھ تجاویز بھی دیتے جائیں کہ یہ تجویز صحیح ہے، یہ غلط ہے۔

[1864] **مولانا غلام غوث ہزاروی:** وضاحت اس کی ہم یوں کر سکتے ہیں کہ یا تو بحیثیت ممبر کے ہم کوئی بات کریں۔یہ اسمبلی فیصلہ کرنے والی ہے، یہ جج کی حیثیت میں ہے۔یہ ملک کا قانون پاس کرنے کے لئے ہے یا تو اس حیثیت میں بحث کریں اور یہی حیثیت صحیح ہے کہ نہ ہم حلف اٹھائیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: آگے یہ طریقہ کار رہبر کمیٹی......

جناب چیئرمین: اس کے بعد جتنی آپ کی پروسیڈنگ ہوگی اس پر سٹیرنگ کمیٹی بیٹھ جائے گی اور فائنل کر لیں گے۔

مولوی مفتی محمود: میری گذارش یہ ہے کہ ہم نے یہ بات رہبر کمیٹی میں طے کر لی تھی کہ ہم کس طریقے سے پیش ہوں گے۔اگر ہم گواہ کی حیثیت سے پیش ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ہم جج کی حیثیت میں اپنا ووٹ استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: ہاں! پھر ووٹ نہیں ہو سکے گا۔نیچرل جسٹس بھی یہی ہے، جیسا کہ مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب وہ گواہ کی حیثیت میں پیش ہوں گے تو پھر ان......

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں، جناب! ایک چھوٹی سی گذارش کرنا چاہتا

ہوں اور وہ یہ ہے کہ جیسے مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب وہ گواہ کی حیثیت میں پیش ہوں گے تو پھر ان کی جج کی حیثیت مجروح ہو جائے گی۔ لیکن ایک مسئلہ ہے، اس میں میں چاہتا ہوں کہ اس کی کسی نہ کسی طریقے سے وضاحت ہو جائے۔ وہ یہ ہے، جناب والا! کہ انہوں نے ایک فریق کی حیثیت سے بہت سی باتیں ایسی کی ہیں کہ جن میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے ان اراکین میں سے میں بھی ایک ہوں جن کا علم اس ضمن میں محدود ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے ایسے فتوے پیش کئے ہیں جن میں ایک خیال کے علماء کی طرف سے دوسرے خیال کے علماء کے خلاف یا مسلمانوں کے خلاف بہت سارے نازیبا اور ناروا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے میں [1865] آپ کی وساطت سے جناب مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ جج بے شک رہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ اگر ایسے دو یا تین علماء صاحبان یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اگر یہ موقع فراہم کریں کہ کم از کم ان کے اعتراض اور Charges (الزامات) کا وہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین: یہ پرائیویٹ طور پر مشورہ دے دیں ان کو۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: نہیں جی! مشورے کی بات تو نہیں ہے۔ میں تو چاہتا ہوں، جناب! مجھے تو ایسا فریق چاہئے جو اس ضمن میں تردید کرے یا پھر ہمیں خود اجازت دیں۔ ہم پھر جو کچھ اس ضمن میں درست ہے وہ کہہ دیں۔

مولوی مفتی محمود: میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں......

جناب چیئرمین: نہیں جی! یہ ڈسکس کر لیں گے۔

The House is adjourned to meet at 7:30 pm.

(ہاؤس کو ساڑھے سات بجے شام تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے)

[The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to meet at 7:30 pm.]

(خصوصی کمیٹی کو مغرب کی نماز کے لئے ساڑھے سات بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے)

[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کے بعد دوبارہ شروع ہوا مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کرسی صدارت پر موجود ہیں)

***Mr. Chairman:** I will request the honourable members to be attentive.*

(جناب چیئرمین: میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ متوجہ ہو جائیں)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: تقریریں بعد میں کریں گے۔ جو پچھلی پروسیڈنگز ہیں، میں آپ کو اس میں سے کچھ پورشن پڑھ کر سنا دیتا ہوں تا کہ یاددہانی ہو جائے۔ اس کے مطابق اپنا طریق کار طے کرلیں گے سٹیرنگ کمیٹی نے فیصلے کئے تھے تیرہ جولائی کو۔ اس میں پہلا جو Operative Portion (قابل عمل حصہ) ہے، اس میں پہلے تو کونسیجز کا پورشن ہے۔

[1866] *Before the resolutions moved by the various members are considered in the Special Committee, the movers may make statement and explain thir view- point before the Steering committee.*

(خصوصی کمیٹی میں شامل ممبران کی جانب سے پیش کی گئی قراردادوں سے پہلے محرکین اپنا بیان دے سکتے ہیں اور سٹیئرنگ کمیٹی کے سامنے اپنا نقطہ نظر واضح کر سکتے ہیں)

In the House, it was decided that after the statement of Ahmadia Community (this was on 12th July, 1974) has been recorded, and questions have been answered, members of the House will have the right to have their observations and views recorded before the Special Committee in the light of the material that has come before the Special Committee.

(ہاؤس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ احمدیوں کی جانب سے بیان دینے کے بعد (جو کہ ۱۲ر جولائی ۱۹۷۴ء کو دیا گیا) جسے ریکارڈ کیا گیا اور سوالات کے جوابات دیئے گئے تھے۔ ممبران کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مشاہدات اور خیالات خصوصی کمیٹی کے سامنے موجود مواد کی روشنی میں پیش کرسکیں)

***Mian Mohammad Attaullah:** Lahori Jamaat Also.* (میاں محمد عطاءاللہ: لاہوری جماعت بھی)

Mr. Chairman: ***Yes.*** (جناب چیئرمین: جی ہاں!)

Mlik Mohammad Akhtar: ***It will be a sort of written statement.*** (**ملک محمد اختر:** یہ ایک طرح کا تحریری بیان ہوگا)

Mr. Chairman: ***Yes. They should submit their views in writing and also have liberty to have their written statements recorded on oath.***

(**جناب چیئرمین:** ہاں! انہیں اپنے خیالات تحریری شکل میں جمع کروانے چاہئیں اور انہیں آزادی ہوگی اپنے تحریری بیانات کو حلف نامہ کے ساتھ جمع کروانے کی)

(عام بحث)

جناب چیئرمین: یہ ہاؤس نے ***Decide*** (فیصلہ) کیا ہوا ہے۔ اب آنریبل ممبرز جو چاہیں کریں۔ چاہے بحث میں حصہ لے لیں، چاہے زبانی کہہ دیں۔ چاہے ***Written*** (تحریری) بتادیں۔ اس کے علاوہ وہ اگر کوئی چاہیں تو ***On Oath*** حلف اٹھا کر بھی سٹیٹمنٹ دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی ***Fact*** (حقائق) ان کے سپیشل نالج میں ہوں۔ یہ سب آنریبل ممبران کی صوابدید پر ہے۔ جیسے وہ مناسب سمجھیں۔ لیکن ایک بات میں یہ عرض کردوں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے مولانا مفتی محمود اور پروفیسر غفور احمد سے دریافت کیا تھا انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم دو دن لیں گے ایک دن مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم لیں گے اور باقی حضرات کے متعلق مجھے پیرزادہ صاحب نے بتایا ہے کہ وہ ایک یا دو دن لیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چار پانچ دن جنرل ڈسکشن ہوگی۔ اس واسطے جنرل ڈسکشن بھی رکھی گئی ہے۔ تاکہ ممبر صاحبان سپیشل کمیٹی میں ***Freely*** (آزادانہ) اپنی رائے کا اظہار کرسکیں۔

(بحث کے ساتھ تجاویز بھی)

[1867] اس میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ جب آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں، چاہے ان کے بیانات کی روشنی میں کوئی بات اپنی طرف سے پیش کریں یا ان کی تردید کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ لازمی ہے کہ آپ اپنی تجاویز بھی دیتے جائیں کہ اگر اقلیت قرار دے دی جائے تو پھر کیا کیا اس کے فوائد ہوں گے۔ کیا کیا نقصان ہوں گے۔ اس کے علاوہ کیا طریق کار ہونا چاہئے۔ آئین میں ترمیم ہونی چاہئے یا کوئی لیجسلیشن ہونی چاہئے یا اقلیت قرار نہیں دینی چاہئے۔

اس میں آپ ان تمام امور کو مدنظر رکھیں گے تو Finally (آخر کار) جب ڈسکشن ختم ہو جائے گی تو سٹیئرنگ کمیٹی کو آسانی ہوگی۔ کیونکہ سب حضرات کی تجویزیں اس کے سامنے ہوں گی۔ جتنے ریزولیوشن موو ہوئے ہیں...... یا ایک ریزولیوشن پیرزادہ صاحب نے موو کیا ہے۔ ایک ریزولیوشن بائیس ممبر صاحبان نے پیش کیا ہے اور ایک ریزولیوشن تین ممبر صاحبان نے پیش کیا ہے۔ ایک ملک محمد جعفر صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ چاروں ریزولیوشنز اکٹھے Consider (شمار) ہوں گے۔ یہ نہیں کہ پہلے ایک ریزولیوشن پر بحث ہو جائے پھر دوسرے پر، پھر تیسرے پر۔ چاروں کے چاروں ریزولیوشنز جو ہیں وہ اکٹھے Consider (شمار) ہوں گے۔ ایک ریزولیوشن سردار شوکت حیات نے بھی پیش کیا تھا۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: سر! ایک ہمارا بھی تھا۔

(سات قراردادیں)

جناب چیئرمین: ہاں! ایک آپ کا بھی ہے۔ سات ریزولیوشن ہیں۔ وہ جتنے بھی ریزولیوشن ہیں، دوبارہ ایک دفعہ سائیکلوسٹائل کرا کے تمام ممبر صاحبان کو سرکولیٹ کئے جائیں گے تاکہ: They can refresh their memory; and in the light of these resolutions, (وہ اپنی یادداشت کو تازہ کر سکتے ہیں اور ان قراردادوں کی روشنی میں) وہ اپنی Recommendations (تجاویز) بھی دے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ ممبر صاحبان جو بھی تجاویز پیش کریں، وہ اگر لکھ کر دے دیں تو وہ بھی ساتھ شامل کر لیا جائے گا تو Automatically (ازخود) ریکارڈ پر آ جائے گا۔ اس کے لئے اگر ممبر صاحبان نے زیادہ ٹائم لینا ہے تو ٹائم پر کوئی بندش نہیں ہے۔ لیکن اس میں بیٹھنا زیادہ پڑے گا۔ اس میں پھر اسی طرح دو، دو سیٹنگز کرنی پڑیں گی اور سنڈے کو بھی بیٹھنا پڑے گا۔[1868]

جناب عبدالحمید جتوئی: پوائنٹ آف آرڈر، سر! آپ نے کہا ہے کہ کوئی ممبر اگر اوتھ پر بیان دینا چاہے تو دے سکتا ہے تو اس میں میرا پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ جو اوتھ پر بیان دے گا تو وہ میرے خیال میں گواہ کی حیثیت سے بیان دے گا؟

جناب چیئرمین: جی ہاں!

جناب عبدالحمید جتوئی: اور جو گواہ کی حیثیت سے بیان دے گا اس پر جرح بھی ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: لازمی بات ہے، جرح بھی ہو سکتی ہے۔

جناب عبدالحمید جتوئی: ویسے عام طور پر جو بحث ہوگی ایسے ہی کریں گے۔

جناب چیئرمین: ایسے ہی۔
جناب عبدالحمید جتوئی: اگر کوئی گواہ کی حیثیت سے پیش ہوگا تو پھر اس پر جرح ہوگی، پھر اس میں وہ ووٹ نہیں دے سکے گا۔
جناب چیئرمین: جرح لازماً ہوگی، اور اسے اخلاقاً ووٹ نہیں دینا چاہیئے۔

***Sardar Moula Bakhsh Soomro:** Sir, I will request information.*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب عالی! میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں)
میر دریا خان کھوسو: میری گزارش یہ ہے کہ ممبر حضرات سے گواہی نہیں لینی چاہیئے۔
جناب چیئرمین: یہ آپ کی مرضی ہے۔
میر دریا خان کھوسو: میں عرض کروں کہ اگر گواہی لینی ہے تو ہمیں بہت سے ہمارے جاننے والے علماء باہر سے میسر آ سکتے ہیں۔ ممبر صاحبان سے اگر آپ گواہی لینا شروع کریں گے اور ممبر صاحبان پر جرح کرنا شروع کریں گے تو یہ کوئی اچھی *Tradition* (روایت) نہیں ہے۔

***Mr. Chairman:** Sir, this is optional.*

(جناب چیئرمین: جناب! یہ ایک اختیاری معاملہ ہے)
[1869] میر دریا خان کھوسو: میں عرض کروں گا کہ اس طریقے سے نہ ہو معزز ممبران جنرل ڈسکشن میں حصہ لیں۔
جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، یہ آپ کی مرضی ہے۔

***Sardar Moula Bakhsh Soomro:** Sir, my request and submission is that, as you said, there may be many resolutions before the House; there may be, Sir, many things. Therefore, only those resolutions which are not in common should be discussed and those which are in common should not be discussed.*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب عالیٰ! میری درخواست یہ ہے کہ جیسا کہ آپ نے کہا کہ ہاؤس کے سامنے بہت سی قراردادیں ہیں۔ وہ مختلف چیز میں ہوسکتی ہیں۔ لہٰذا صرف ان

قراردادوں پر بحث کرنی چاہئے جو مشترکہ نہیں ہیں اوران قراردادوں پر بحث نہیں کرنی چاہئے جو کہ ایک جیسی ہیں)

***Mr. Chairman:** The honourable members can point out these things in their arguments that these are common. Let us agree on this proposal. Strictly speaking, we are not following the procedure which is followed normally in legislation.*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران اپنے دلائل کے دوران نشاندہی کر سکتے ہیں کہ یہ چیزیں ایک جیسی ہیں۔ہمیں اس رائے پر متفق ہو جانا چاہئے۔ زور دیتے ہوئے ہم عام طور پر قانون سازی کے لئے اختیار کئے جانے والے طریقہ کار پر نہیں چل رہے)

جناب عباس حسین گردیزی: میں جناب والا! جناب کھوسو صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی ممبر کو بطور گواہ پیش نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے دوسری بات کریں۔

جناب عباس حسین گردیزی: دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ۱۵رمنٹ دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ۱۵رمنٹ کی بجائے آدھا گھنٹہ لیں۔مسٹر عبدالعزیز بھٹی!

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب والا! جو بات جتوئی صاحب نے بتائی ہے میں اس تجویز سے متفق ہوں۔

جناب چیئرمین: میں سردار عبدالحلیم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ کل تک مجھے لسٹ دے دیں ان ممبروں کی جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اندازاً وقت بھی بتادیں۔

List the participants who want to express something. I shall be grateful; as he is the Whip of the Party. Barq Saheb! (ان لوگوں کی لسٹ فراہم کریں جو کہ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں گا کیونکہ برق صاحب اپنی پارٹی کے چیف وہپ ہیں)

[1870] **میاں محمد ابراہیم برق:** کب سے شروع کرنا ہے؟

***Mr. Chairman:** We do not wait for anything.*

(جناب چیئرمین: ہم کسی چیز کا انتظار نہیں کرتے)

مفتی صاحب کوفلور دوں گا۔

میاں محمد ابراہیم برق: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: راؤ محمد ہاشم!

جناب محمد ہاشم خان: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سپیشل کمیٹی کے بعد جب نیشنل اسمبلی میں اوپن اجلاس ہوگا تو اس میں بھی تقریریں کرنے کا موقع ملے گا؟

جناب چیئرمین: ابھی تو فیصلہ کریں کہ کس سٹیج پر پہنچتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں تاکہ یہ بھی واضح ہو۔ آپ نے ان کی سٹیٹمنٹ ریکارڈ کی ہیں۔ دونوں جماعتوں کی، اس کے بعد آپ اپنی رائے دیں گے۔ بحث کریں گے۔ اس کے بعد سٹیئرنگ کمیٹی بیٹھے گی۔ وہ ایک سفارش کو آخری شکل دے گی۔ مجھے تو امید ہے کہ یہ سفارشات کمیٹی آف دی ہول ہاؤس متفقہ طور پر منظور کر لے گی۔ منظوری کے بعد ان سفارشات کو نیشنل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ مثلاً وہ ایک سفارش پیش کرتی ہے کہ اس پر لیجسلیشن ہونی چاہئے۔ دستور میں ترمیم ہونی چاہئے۔

Then there is no need of discussion in the National Assembly or debating its recommendations. It is premature at this stage to say whether there will be...

(پھر قومی اسمبلی میں بحث اور ان کی آراء پر گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس موقع پر یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ آخر کار کیا ہوگا)

میاں مسعود احمد: جناب والا! میری گزارش ہے کہ جن پارٹیوں نے ریزولیوشن پیش کئے ہیں ان کے لیڈروں سے پوچھ لیا جائے کہ وہ اس ایویڈنس سے مطمئن ہیں جو انہوں نے دی ہے یا ان کی تردید میں کوئی ایویڈنس دیں گے۔

[1871]***Mr. Chairman:*** *We don't want to put this condition. Free expression.*

(**جناب چیئرمین:** ہم یہ شرط لاگو نہیں کرنا چاہتے۔ آزادانہ اظہار رائے کریں)

اب میری گزارش ہے...... **ملک محمد جعفر!**

ملک محمد جعفر: جناب والا! آپ نے فرمایا ہے کہ لسٹ دے دی جائے ممبروں کی جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک عام اجلاس ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص بل ہوتا ہے۔ ایک ریزولیوشن ہوتا ہے تو اس میں ٹھیک ہے اور کمیٹی میں ۳،۴،۵ ریزولیوشن

ہیں۔ان میں پھر ترمیم ہوگی۔جس طرح ہم آئینی کمیٹی میں کام کرتے ہیں۔اس میں آپ اتنا......

Mr. Chairman: *If it is convenient. Strictly no restriction.* (جناب چیئرمین: اگر یہ آسان ہے، یقیناً کوئی پابندی نہیں ہے)

ملک محمد جعفر: اتنا سٹرکٹ نہ ہوں۔

Mr. Chairman: *No, no. I will not.*

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔میں نہیں ہوں)

ملک محمد جعفر: ہوسکتا ہے کہ درمیان میں کوئی تجویز پیش ہو اس کے متعلق۔

Sir, as far as possible, the National Assembly....

(جناب! جہاں تک ممکن ہے قومی اسمبلی......)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔میں سٹرکٹ نہیں ہوا ہوں۔میں تو کبھی نیشنل اسمبلی میں بھی سٹرکٹ نہیں ہوا ہوں۔

Just for convenience purpose, so that I could adjust timings. (صرف آسانی کے پیش نظر میں اوقات کار کو ایڈجسٹ کر سکا ہوں)

جناب محمد خان چوہدری: جناب والا! گزارش ہے کہ ہم پبلک کے نمائندے ہیں۔ ہمیں بہت سے خطوط ملے ہیں کہ بحث میں ہم حصہ لیں۔وہ ساری کارروائی شائع ہونی چاہئے۔

[1872] **جناب چیئرمین:** یہ ساری پروسیڈنگ پبلش ہوں گی۔اسی واسطے اس کو ان کیمرہ رکھا گیا ہے تاکہ *Members should not play to the gallery. The members should come with some realistic approach to the problem. The members should sit without making any comments.* (ممبران کو گیلری میں بیٹھ کر کھیلنا نہ چاہئے۔ممبران کو مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حقیقت پسندانہ سوچ کے ساتھ آنا چاہئے۔ممبران کو خاموشی سے بیٹھنا چاہئے)

یہ لازماً پبلش ہوں گی۔لیکن مسٹر محمد خان! جو آپ یہاں تقریر کریں گے باہر جا کر نہیں بتائیں گے، بالکل نہیں بتائیں گے۔مسٹر شنواری!

جناب نعمت اللہ خان شنواری: آج تک ہمیں ۲۴ تاریخ تک کی رپورٹیں ملی ہیں۔اگر ہمیں باقی رپوٹیں نہ مل سکیں تو ہم تقریریں کس طرح کریں گے؟

جناب چیئرمین: آپ کو باقی بھی مل جائیں گی۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: یہی تو میں نے کہا تھا کہ دو دن کے بعد تقریریں ہونی چاہئیں۔

***Mr. Chairman:** No adjournment. Take it for granted.* (جناب چیئرمین: کوئی التواء نہیں، اس کو معمول کی بات سمجھیں مفتی صاحب دو دن لیں گے۔ مفتی صاحب! شروع کردیں۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: مفتی صاحب کی تقریر ختم ہونے کے بعد تقریریں ختم ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین: مجھے پتہ تھا کہ تکلیفیں راستے میں آئیں گی۔ میں نے مفتی صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ آپ سٹارٹ کردیں۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: ان کی تقریر ہونے تک ہمیں باقی تقریریں مل جائیں گی؟

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شفیع!

ڈاکٹر محمد شفیع: پہلے بھی کئی بار ذکر ہو چکا ہے۔

The Samdani Report is also very relevant. Let us have a copy of that also.

(صمدانی رپورٹ بھی اس مسئلہ سے متعلقہ ہے۔ اس کی بھی ایک نقل رکھ لیں)

[1873]***Mr. Chairman:** I told the House; let the Law Minister come because it is not in my possession. The Government will release the Report; I cannot release it. I have noted it down. Therefore, when tomorrow Pirzada comes, I will take up this matter.*

(جناب چیئرمین: میں نے ہاؤس کو بتادیا ہے۔ وزیر قانون کو آنے دیں۔ کیونکہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ حکومت رپورٹ جاری کرے گی میں نہیں کرسکتا۔ میں نے اس کو نوٹ کرلیا ہے۔ لہٰذا جب کل پیرزادہ آئیں گے تو میں اس کو دیکھوں گا)

ملک محمد اختر: ان کو سائیکلوسٹائل کروالیں گے۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میں فوٹوسٹیٹ کاپیاں ہو جائیں گی۔

شہزادہ سعید الرشید عباسی: میں یہی بات کرنے والا تھا۔

جناب چیئرمین: اچھا جی! شہادت صاحب!

رائے شہادت علی خان: جناب والا! آج جو کارروائی ہوئی ہے اس میں مرزائیوں اور احمدیوں نے اپنا نقطۂ نگاہ پیش کیا ہے کہ ان کا نقطۂ نگاہ کیا ہے اور کس طرح وہ اسلام کو سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہی تو بحث کریں گے کہ اس وجہ سے مسلمان نہیں، اس وجہ سے وہ غیر احمدی ہیں۔ اس وجہ سے یہ ہے، اس وجہ سے وہ ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اچھا! کوئی اور صاحب؟

We should start with it? No other proposal?

(ہمیں اس سے آغاز کر دینا چاہئے؟ اور کوئی رائے نہیں؟)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: ***Sir, as my previous speaker friend told that anybody who wants to speak or express his views, he must express whether he is a Qadiani or Ahmadi.***

(سردار مولا بخش سومرو: جناب! جیسا کہ گزشتہ مقرر دوست نے بتایا کہ جو کوئی بھی بولنا یا اظہار خیال کرنا چاہتا ہے تو اسے پہلے یہ بتانا چاہئے کہ کیا وہ احمدی یا قادیانی ہے)

Mr. Chairman: ***No, no, rejected.***

(جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ مسترد کیا گیا)

بالکل وہ رجیکٹ ہے۔ ایک چھوٹی سی کتاب ہے، اس پر ڈسکشن ہوگی۔

چوہدری ممتاز احمد: اس شرط پر یہ تجویز منظور کی جائے کہ یہ شیعہ ہیں یا سنی یا کیا ہیں۔

Mr. Chairman: ***I will request the honourable members that now the discussion will be among the members, so I request them not to be hasty and not to leave the House before we finally conclude.***

(جناب چیئرمین: میں تمام معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اب بحث چونکہ ممبران کے درمیان ہوگی۔ لہٰذا میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ جلد بازی نہ کریں اور جب تک ہم کسی حتمی نتیجہ تک نہ پہنچیں وہ ہاؤس نہ چھوڑیں) بالکل یہ بات غلط ہے۔ مفتی صاحب! تقریر کے لئے اٹھیں اور تقریر شروع کر دیں۔ (مداخلت)

[1874]***Rana Mohammad Hanif Khan (Minister***

for Labour and Works): Before him I may be permitted.

(رانا محمد حنیف خان (وزیر لیبر اینڈ ورکس): ان سے قبل مجھے اجازت مل سکتی ہے)

Mr. Chairman: Sir, I am not talking of walk- out, although they walkd stealthily out of the Door, and leaving ten members here.

(جناب چیئرمین: جناب! میں باہر جانے کی بات نہیں کر رہا۔ اگر چہ وہ چپکے سے دروازہ سے باہر جا رہے ہیں اور یہاں صرف دس ممبران رہ گئے ہیں)

جناب عباس حسین گردیزی: جناب والا! ایک وضاحت طلب پوائنٹ ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I call the House to order.

(جناب چیئرمین: میں ہاؤس کو آرڈر کہتا ہوں)

Rana Mohammad Hanif Khan: After some time I may be permitted because I have to leave.

(رانا محمد حنیف خان: کچھ دیر بعد مجھے اجازت مل سکتی ہے۔ کیونکہ مجھے جانا ہے)

Mr. Chairman: This is not the final session.

(جناب چیئرمین: یہ آخری سیشن نہیں ہے)

جناب عباس حسین گردیزی: جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ کیا لکھی ہوئی تقریریں پڑھ سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ہاں جی! آپ پڑھ سکتے ہیں۔ شعر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: آپ پڑھے ہوئے کو لکھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ (قہقہے)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

جناب چیئرمین: مفتی محمود!

(آغاز تقریر مولانا مفتی محمود)

مولوی مفتی محمود: جناب اس تقریر میں جتنے بھی حوالے ہیں، کتابوں کے، اخبارات کے، وہ کتابیں یا اخباریں ہم نے یہاں پہنچا دی ہیں۔ کوئی صاحب بھی چاہیں تو وہ لائبریری میں جا کر وہاں سے یہ حوالے دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی کتاب یا حوالہ ایسا نہیں جو وہاں موجود نہ ہو۔

QADIANI ISSUE-GENERAL DISCUSSION

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

قال النبي صلى الله عليه وسلم انا خاتم النبيين لا نبي بعدي
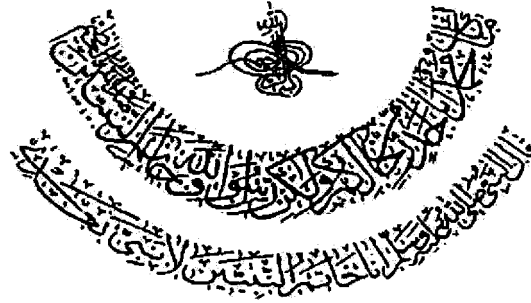
مِلّتِ اسلامیّہ کا موقف

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق

قومی اسمبلی پاکستان میں زیرِ غور قرارداد کی تشریحات

برائے مطالعہ خصوصی کمیٹی

منجانب

اراکین قومی اسمبلی پاکستان

[1876] ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شئ ۰ (انعام:۹۳) ترجمہ:''اوراس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جواللہ پرجھوٹ باندھے،یا کہے کہ مجھ پروحی آتی ہے۔حالانکہ اس پرکوئی وحی نہ آئی ہو۔''

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی ۰ (ارشاد آنحضرت ﷺ) ترجمہ:''میری امت میں تیس کذاب پیداہوں گے۔ ہرایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔میرے بعدکوئی نبی نہیں۔''
(ابوداؤدج۲ص۱۲۷،باب الفتن،ترمذی ج۲ص۴۵،ابواب الفتن)

مصور پاکستان کی فریاد

''میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کوایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اورمسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیارکرتا ہے۔''(حرف اقبال ص۱۲۸)

''ملت اسلامیہ کواس مطالبے کا پورا پوراحق حاصل ہے کہ قادیانیوں کوعلیحدہ کردیا جائے۔اگرحکومت نے مطالبہ تسلیم نہ کیاتو مسلمانوں کوشک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی [1877] علیحدگی میں دیرکررہی ہے۔حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے(ہندوؤں سے) علیحدگی کا انتظارنہ کیا۔اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظارکررہی ہے؟''
(حرف اقبال ص۱۳۸)

مرزاغلام احمدقادیانی کے صاحبزادے مرزابشیراحمدقادیانی کی رائے

''مسیح موعود(یعنی مرزاغلام احمدصاحب) کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے،دوحالتوں سے خالی نہیں،یاتو وہ نعوذ باللہ!اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اورمحض افتراء علی اللہ کے طورپردعویٰ کرتا ہے،توایسی صورت میں نہ صرف،وہ کافربلکہ بڑا کافر ہے،اوریا مسیح موعوداپنے دعویٰ الہام میں سچا ہے اورخداسچ مچ اس سے ہم کلام ہوتا تھا،تواس صورت میں بلاشبہ یہ کفرانکارکرنے والے پرپڑے گا۔پس اب تم کواختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کومسلمان کہہ کرمسیح موعودپرکفرکا فتویٰ لگاؤاوریا مسیح موعودکوسچامان کر اس کے منکروں کوکافرجانو۔یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کومسلمان سمجھو۔''
(کلمتہ الفصل ص۱۲۳،مندرجہ ریویوآف ریلیجنز ج۱۴،ماہ مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

امیر جماعت لاہور محمد علی لاہوری صاحب کا ایک قول

The Ahmadiyya Movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Jusaism.

''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا'' (اقتباس از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان ص۲۴۰)

[1881]عقیدۂ ختم نبوت

اور

مرزائی جماعتیں

[1882]ہم نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ:

''یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔''

اس کی مکمل تشریح آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہے......

[1883]بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

قرارداد

جناب سپیکر،
قومی اسمبلی پاکستان، محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے۔ مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو مکۃ المکرّمہ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی۔ متفقہ[1884] طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے، تا کہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین[1885] قرارداد

۱......	دستخط مولوی مفتی محمود	۲......	// مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
۳......	// مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی	۴......	// پروفیسر غفور احمد
۵......	// مولانا سید محمد علی رضوی	۶......	// مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
۷......	// چوہدری ظہور الٰہی	۸......	// سردار شیر باز خان مزاری
۹......	// مولانا محمد ظفر احمد انصاری	۱۰......	// جناب عبدالحمید جتوئی
۱۱......	// صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری	۱۲......	// جناب محمود اعظم فاروقی
۱۳......	// مولانا صدر الشہید	۱۴......	// مولوی نعمت اللہ
۱۵......	// جناب عمرہ خاں	۱۶......	// مخدوم نور محمد

۱۷......	// جناب غلام فاروق	۱۸......	// سردار مولا بخش سومرو
۱۹......	// سردار شوکت حیات خان	۲۰......	دستخط حاجی علی احمد تالپور
۲۱......	// راؤ خورشید علی خان	۲۲......	// رئیس عطاء محمد خان مری

نوٹ: بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کئے۔

۲۳......	// نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی	۲۴......	// جناب غلام حسن خاں دھاندلا
۲۵......	// جناب کرم بخش اعوان	۲۶......	// صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
۲۷......	// مہر غلام حیدر بھروانہ	۲۸......	// میاں محمد ابراہیم برق
۲۹......	// صاحبزادہ صفی اللہ	۳۰......	// صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری
۳۱......	// ملک جہانگیر خان	۳۲......	// جناب عبدالسبحان خان
۳۳......	// جناب اکبر خاں مہمند	۳۴......	// میجر جنرل جمالدار
۳۵......	// حاجی صالح خاں	۳۶......	// جناب عبدالمالک خان
۳۷......	// خواجہ جمال محمد کوریجہ		

[1886] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہوگئی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی پر وحی آسکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ''ختم نبوت'' کے نام سے معروف ہے اور سرکار دوعالم ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزو ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلامبالغہ بیسیوں آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شمار مفصل کتابیں بھی شائع ہوچکی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کو نقل کرنا غیرضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے عقیدہ ختم

نبوت کی سینکڑوں مرتبہ توضیح کے ساتھ یہ پیشگی خبر بھی دی تھی کہ:

لا تقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریباً من ثلاثین کلھم یزعم انه رسول اللّٰه ۰ (صحیح بخاری ج۲ ص۱۰۵٤، کتاب الفتن، صحیح مسلم ج۲ ص۳۹۷، کتاب الفتن) **''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں۔ جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''**

نیز ارشاد فرمایا تھا کہ: انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انه نبی، وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی ۰ (ابوداؤد ج۲ ص۱۲۷، باب الفتن، ترمذی ج۲ ص٤٥، ابواب الفتن) [1887] **''قریب ہے میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''** (صحیح مسلم)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنے بعد پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کے لئے ''دجال'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جس کے لفظی معنی ہیں ''شدید دھوکہ باز'' اس لفظ کے ذریعہ سرکار دوعالم ﷺ نے پوری امت کو خبردار فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو مدعیان نبوت پیدا ہوں گے وہ کھلے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دجل وفریب سے کام لیں گے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نبوت کا دعویٰ کریں گے اور اس مقصد کے لئے امت کے مسلمہ عقائد میں ایسی کتر بیونت کی کوشش کریں گے جو بعض ناواقفوں کو دھوکے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لئے امت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں خاتم النّبیین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق تاریخ میں آپ ﷺ کے بعد جتنے مدعیان نبوت پیدا ہوئے انہوں نے ہمیشہ اسی دجل وتلبیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنے دعوائے نبوۃ کو چپکانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰة والسلام **قرآن کریم اور سرکار دوعالم ﷺ کی طرف سے اس بارے میں مکمل روشنی پا چکی تھی۔ اس لئے تاریخ میں جب کبھی کسی شخص نے اس عقیدے میں رخنہ اندازی کر کے نبوت کا دعویٰ کیا تو اسے باجماع امت ہمیشہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ قرون اولیٰ کے وقت سے جس کسی اسلامی حکومت یا اسلامی عدالت کے سامنے کسی مذہبی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے کبھی اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اپنی نبوت پر کیا دلائل وشواہد پیش کرتا ہے؟ اس کے بجائے صرف اس کے دعوائے نبوت کی بناء پر اسے کافر قرار دے کر**

اس کے ساتھ کافروں ہی کا سا معاملہ کیا۔ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی یا سجاح یا طلیحہ یا حارث یا دوسرے مدعیان نبوت، صحابہ کرامؓ نے ان کے کفر کا فیصلہ کرنے سے پہلے کبھی یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں کیا تاویلات کرتے ہیں۔ بلکہ جب ان کا دعوائے نبوت ثابت ہوگیا تو [1888] انہیں باتفاق کافر قرار دیا اور ان کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح، غیر مبہم ناقابل تاویل اور اجماعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہر تاویل اسی دجل وفریب میں داخل ہے جس سے آنحضرتﷺ نے خبردار کیا تھا۔ کیونکہ اگر اس قسم کی تاویلات کو کسی بھی درجے میں گوارا کرلیا جائے تو اس سے نہ عقیدۂ توحید سلامت رہ سکتا ہے نہ عقیدۂ آخرت اور نہ کوئی دوسرا بنیادی عقیدہ۔ اگر کوئی شخص عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کردے کہ تشریعی نبوت تو ختم ہوچکی لیکن غیر تشریعی نبوت باقی ہے تو اس کی یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ عقیدۂ توحید کے مطابق بڑا خدا تو صرف ایک ہی ہے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے معبود اور دیوتا بہت سے ہوسکتے ہیں، اور وہ سب قابل عبادت ہیں۔ اگر اس قسم کی تاویلات کو دائرہ اسلام میں گوارا کرلیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام کا اپنا کوئی عقیدہ، کوئی فکر، کوئی حکم اور کوئی اخلاقی قدر متعین نہیں ہے۔ بلکہ (معاذ اللہ) یہ ایک ایسا جامہ ہے جسے دنیا کا بدتر سے بدتر عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اپنے اوپر فٹ کرسکتا ہے۔ لہٰذا امت مسلمہ قرآن وسنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام، عدالتی فیصلوں اور اجتماعی فتاویٰ میں اسی اصول پر عمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریمﷺ کے بعد جس کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، خواہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرح کلمہ گو ہو، اسے اور اس کے متبعین کو بلاتامل کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر ہو، یا مسیلمہ کی طرح یہ کہتا ہو کہ آپﷺ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آسکتے ہیں۔ یا سجاح کی طرح یہ کہتا ہو کہ مردوں کی نبوت ختم ہوگئی اور عورتیں اب بھی نبی بن سکتی ہیں، یا مرزاغلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدعی ہو کہ غیر تشریعی ظلی اور بروزی اور امتی نبی ہوسکتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اس اصول کی روشنی میں جو قرآن وسنت اور اجماع امت کی رو سے قطعی طے شدہ اور ناقابل بحث وتاویل ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل دعووں کو ملاحظہ فرمائیے: ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

[1889] ''میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبار ظلّیت کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں

محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔'' (نزول المسیح ص۳، خزائن ج۱۸ ص۳۸۱ حاشیہ)

''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

''میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے، کیونکر انکار کرسکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کردوں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۳، خزائن ج۲۲ ص۷۶)

''چندروز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں سے ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا بار، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

1890 انبیاء گرچہ بودہ اندبسے — من بہ عرفان نہ کمترم زکسے

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی ''انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔''

یہ صرف ایک انتہائی مختصر نمونہ ہے۔ ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس قسم کے دعوؤں سے بھری پڑی ہیں۔

مرزا صاحب کے درجہ بدرجہ دعوے

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد

قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ جن میں انہوں نے علی الاطلاق دعوائے نبوت کو کفر قرار دیا ہے۔ لیکن خود مرزا قادیانی نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد، محدث، مسیح موعود اور مہدی کے مراتب سے ''ترقی'' کرتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے دعوؤں کی جو تاریخ بیان کی ہے، اسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبارت کو پورے سیاق میں دیکھ کر ان کا پورا مفہوم واضح ہو سکے۔ کسی نے مرزا صاحب سے سوال کیا تھا کہ آپ کی عبارتوں میں یہ تناقض نظر آتا ہے کہ کہیں آپ اپنے آپ کو ''غیر نبی'' لکھتے ہیں اور کہیں اپنے آپ کو ''مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر'' قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب (حقیقت الوحی) میں لکھتے ہیں: ''اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں، اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول ﷺ نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا[1891] اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے، اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا...... جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا، مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی...... میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں...... میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں، جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس

کے مخالف کہا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

مرزا صاحب کی یہ عبارت اپنے مدعا پر اس قدر صریح ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں، اس عبارت کے بعد اگر کوئی شخص ان کی اس زمانے کی عبارتیں پیش کرتا ہے۔ جب وہ [1892] دعوائے نبوت کی نفی کرتے تھے۔ (بزعم خویش) انہیں اپنے نبی ہونے کا علم نہیں ہوا تھا تو اسے دجل وفریب کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

مرزا صاحب کا آخری عقیدہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری عقیدہ جس پر ان کا خاتمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے انتقال کے دن اخبار عام میں شائع ہوا واضح الفاظ میں لکھا کہ: ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں، میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔'' (اخبار عام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۷، منقول از حقیقت النبوۃ مرزا محمود ص ۲۷۱، مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶)

یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو اخبار عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اسی دن مرزا صاحب کا انتقال ہوگیا۔

(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی اور ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی سنبھال لی)

مولوی مفتی محمود:

غیر تشریعی نبوت کا افسانہ

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور غیر تشریعی نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ لیکن دوسری مرزائی تاویلات کی طرح اس تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دونوں غلط ہیں۔ اوّل تو یہ بات ہی سرے سے درست نہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ صرف غیر تشریعی نبوت کا تھا۔

[1893] مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت تشریعی

حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا ہے جب انہوں نے غیر تشریعی نبوت سے بھی آگے قدم بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی وحی اور نبوت کو تشریعی قرار دیا ہے اور اسی بناء پر ان کے متبعین میں سے ظہیر الدین اروپی کا فرقہ انہیں کھلم کھلا تشریعی نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کی چند عبارتیں یہ ہیں۔ اربعین نمبر۴ میں لکھتے ہیں: ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلك ازكىٰ لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان هذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵، ۴۳۶)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا صاحب نے واضح الفاظ میں اپنی وحی کو تشریعی وحی قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ دافع البلاء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

[1894] ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریعی نبی تھے اور جو شخص آپ سے تمام شان میں یعنی ہر اعتبار سے بڑھ کر ہو تو وہ تشریعی نبی کیوں نہیں ہوگا؟ اس لئے یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کبھی اپنی تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

اس کے علاوہ مرزائی صاحبان عملاً مرزا صاحب، کو تشریعی نبی ہی قرار دیتے ہیں۔ یعنی ان کی ہر تعلیم اور ان کے ہر حکم کو واجب الاتباع مانتے ہیں۔ خواہ وہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام

کے خلاف ہو، چنانچہ مرزا صاحب نے اربعین نمبر۴ پر لکھا ہے: ''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداتعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے بچانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

حالانکہ نبی کریم ﷺ کا واضح اور صریح ارشاد موجود ہے کہ الجھاد ماض الیٰ یوم القیامۃ یعنی جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا۔ مرزائی صاحبان شریعت محمدیہؐ کے اس صریح اور واضح حکم کو چھوڑ کر مرزا صاحب کے حکم کی اتباع کرتے ہیں۔ اس طرح شریعت محمدیہ میں جہاں خمس، فئ، جزیہ اور غنائم کے تمام احکام جو حدیث اور فقہ کی کتابوں میں سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سب میں مرزا صاحب کے مذکورہ بالا قول کے مطابق تبدیلی کے قائل ہیں۔ اس کے بعد تشریعی نبوت میں کون سی کسر باقی رہ جاتی ہے؟

ختم نبوت میں کوئی تفریق نہیں

اور اگر بالفرض یہ درست ہو کہ مرزا صاحب ہمیشہ غیر تشریعی نبوت ہی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں، تب بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت میں یہ تفریق کرنا کہ فلاں قسم کی نبوت ختم [1895] ہوگئی ہے اور فلاں قسم کی باقی ہے۔ اسی ''دجل و تلبیس'' کا ایک جزو ہے جس سے سرکار دوعالم ﷺ نے خبردار فرمایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کون سی آیت یا سرکار دوعالم ﷺ کے کون سے ارشاد میں یہ بات مذکور ہے کہ ختم نبوت کے جس عقیدے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے سینکڑوں بار دہرایا جارہا ہے وہ صرف تشریعی نبوت کے لئے ہے اور غیر تشریعی نبوت اس سے مستثنیٰ ہے۔ اگر غیر تشریعی انبیاء کا سلسلہ آپ ﷺ کے بعد بھی جاری تھا تو قرآن کریم کی ابدی آیات نے، سرکار دوعالم ﷺ کی لاکھوں احادیث میں سے کسی ایک حدیث نے، یا صحابہ کرامؓ کے بے شمار اقوال میں سے کسی ایک قول ہی نے یہ بات کیوں بیان نہیں کی؟ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یہی واضح کیا جاتا رہا کہ ہر قسم کی نبوت بالکل منقطع ہوچکی اور اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت کی سینکڑوں احادیث میں سے خاص طور پر مندرجہ ذیل احادیث دیکھئے۔

۱...... ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (رواہ الترمذی قال صحیح ج۲ ص۵۳، ابواب الرؤیا) ''بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی۔ پس نہ میرے بعد

کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔'' یہاں اوّل تو نبی اور رسول کے ساتھ نبوت اور رسالت کے وصف ہی کو بالکلیہ منقطع قرار دیا گیا۔ دوسرے رسول اور نبی دو لفظ استعمال کر کے دونوں کی علیحدہ علیحدہ نفی کی گئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ دونوں لفظ ساتھ ہوں۔ وہاں رسول سے مراد نئی شریعت لانے والا اور نبی سے مراد پرانی شریعت ہی کا متبع ہونا ہے۔ لہٰذا اس حدیث نے ''تشریعی اور غیر تشریعی دونوں قسم کی نبوت کو صراحۃً ہمیشہ کے لئے منقطع قرار دے دیا۔''

۲...... آنحضرتﷺ نے اپنے آخری اوقات حیات میں جو بات بطور وصیت ارشاد فرمائی۔ اس میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق یہ الفاظ بھی تھے:یا ایھا الناس لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ (رواہ مسلم ج۱ ص۱۹۱، باب النھی عن قرأۃ القرآن فی الرکوع والسجود) اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے سوائے اچھے خوابوں کے کچھ باقی نہیں رہا۔

۳......[1896] حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے ارشاد فرمایا:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا افماتامرنا قال فوابیعت الاول فالاول اعطوھم حقّھم (صحیح بخاری ج۱ ص۴۹۱، کتاب الانبیاء، مسلم ج۲ ص۱۲۶، کتاب الامارۃ)

''بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، خلفاء کے بارے میں آپﷺ کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ یکے بعد دیگرے ان کی بیعت کا حق ادا کرو۔''

اس حدیث میں جن انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر ہے وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کی شریعت کا اتباع کرتے تھے۔ لہٰذا غیر تشریعی نبی تھے۔ حدیث میں آنحضرتﷺ نے بتادیا کہ میری امت میں ایسے غیر تشریعی نبی بھی نہیں ہوں گے۔ نیز لا نبی بعدی کہنے کے ساتھ آپﷺ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء تک کا ذکر کر دیا۔ لیکن کسی غیر تشریعی یا ظلی بروزی نبی کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزائی اعتقاد کے مطابق دنیا میں ایک ایسا عظیم نبی آنے والا تھا۔ جو تمام انبیائے بنی اسرائیل سے افضل تھا۔ اس میں (معاذ اللہ) تمام کمالات محمدیہ دوبارہ جمع ہونے والے تھے اور اس کے تمام انکار کرنے والے کافر، گمراہ، شقی اور عذاب الٰہی کا نشانہ بننے والے تھے۔ اس کے باوجود اللہ اور اس کے رسولﷺ نے نہ صرف یہ کہا کہ آپﷺ کے بعد تمام نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال ہوں گے اور

آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اپنے بعد کے خلفاء تک کا ذکر کیا گیا۔ لیکن ایسے عظیم الشان نبی کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا نکلتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے (معاذ اللہ) اپنے بندوں کو جان بوجھ کر ہمیشہ کے لئے ایک گمراہ کن دھوکے میں مبتلا کر دیا تا کہ وہ علی الاطلاق ہر قسم کی نبوت کو ختم[1897] سمجھیں اور آنے والے غیر تشریعی نبی کو جھٹلا کر کافر، گمراہ اور مستحق عذاب بنتے رہیں؟ کیا کوئی شخص دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور بھی کر سکتا ہے؟

عربی صرف و نحو کا ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کی رو سے لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کا جملہ ایسا ہی ہے جیسے لا الٰہ الا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) لہٰذا اگر اوّل الذکر جملے میں کسی چھوٹے درجے کے غیر تشریعی یا طفیلی نبی کی گنجائش نکل سکتی ہے تو کوئی شخص یہ کیوں نہیں کہہ سکتا کہ مؤخر الذکر جملے میں ایسے چھوٹے خداؤں کی گنجائش ہے۔ جن کی معبودیت (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کا ظل، بروز ہونے کی وجہ سے ہے اور جو مستقل بالذات خدا نہیں۔ ہر باخبر انسان کو معلوم ہے کہ دنیا کی بیشتر مشرک قومیں ایسی ہیں جو مستقل بالذات خدا صرف اللہ تعالیٰ کو قرار دیتی ہیں اور ان کا شرک صرف اس بناء پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ ایسے دیوتاؤں اور معبودوں کی بھی قائل ہیں۔ جن کی خدائی مستقل بالذات نہیں۔ کیا ان کے بارہ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کی قائل ہیں؟ اگر بالواسطہ خداؤں کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ یعنی عقیدۂ توحید سلامت نہیں رہ سکتا تو آپ ﷺ کے بعد بالواسطہ یا غیر تشریعی انبیاء کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا دوسرا عقیدہ یعنی ختم نبوت اور نزول کیسے کھپ سکتا ہے؟

(ختم نبوت اور نزول مسیح)

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول ثانی کے عقیدے کو عقیدہ ختم نبوت سے متضاد قرار دینا اسی غلط بحث کا شاہکار ہے۔ جسے احادیث میں مدعیان نبوت کے دجل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ختم نبوت کی آیات اور احادیث کو پڑھ کر ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی وہی مطلب سمجھے گا۔ جو پوری امت نے اجماعی طور پر سمجھے ہیں۔ یعنی یہ کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس سے یہ نرالا نتیجہ کوئی ذی ہوش نہیں نکال سکتا کہ آپ ﷺ کے بعد پچھلے انبیاء علیہم السلام کی نبوت چھن گئی ہے یا پچھلے انبیاء میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔[1898] اگر کسی شخص کو آخر الاولاد یا خاتم الاولاد یعنی فلاں شخص کا آخری لڑکا قرار دیا جائے تو کیا

کوئی شخص بقائمی حواس اس کا یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ اس لڑکے سے پہلے جتنی اولاد ہوئی تھی وہ سب مرچکی؟ پھر آخر خاتم الانبیاء یا آخرالانبیاء کے لفظ کا یہ مطلب کون سی لغت، کون سی عقل اور کون سی شریعت کی روشنی میں لیا جاسکتا کہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے تھے وہ سب وفات پاچکے؟ خود مرزا صاحب خاتم الاولاد کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر یہ کمال وتمام دورۂ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔''

(تریاق القلوب ص۱۵۶، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

(مداخلت)

ملک محمد اختر: جناب والا! یہ مذہبی بات ہورہی ہے۔ ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ اس میں کوئی اور بات ہو۔

(اس کے بعد مولوی مفتی محمود صاحب نے پھر پڑھنا شروع کیا)

محترم قائمقام چیئرمین: ذرا ٹھہر جائیں۔ یہ کیا ہورہا ہے؟ اگر کوئی ڈسکشن کرنی ہے تو باہر لابی میں جاکر کریں۔

مولوی عبدالحق: جناب والا! یہ یہاں باتیں کیوں ہورہی ہیں؟

سردار عبدالعلیم: یہ خواہ مخواہ مولوی صاحب کو غصہ آرہا ہے۔

مولوی عبدالحق: یہ کیا باتیں کررہے ہیں؟

محترم قائمقام چیئرمین: سردار صاحب! اگر ڈسکشن کرنی ہے تو باہر جاکر کریں۔

سردار عبدالعلیم: مولانا کو غصہ زیادہ آتا ہے۔

[1899] **محترم قائمقام چیئرمین:** آرڈر، آرڈر۔

مولوی مفتی محمود: آگے لکھتے ہیں: ''میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

خود مرزا صاحب کی اس تشریح کے مطابق بھی خاتم النّبیین کے معنی اس کے سوا اور کیا ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ماں کے پیٹ سے نہیں نکلے گا۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول کا عقیدہ عقل وخرد کی آخر کون سی منطق سے آیت خاتم النّبیین کے منافی ہوسکتا ہے؟

ظلی اور بروزی نبوت کا افسانہ

اس طرح مرزائی صاحبان بعض اوقات یہ بہانہ تراشتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ظلی اور بروزی نبوت تھی جو آنحضرت ﷺ کی نبوت کا پرتو ہونے کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے۔ لیکن درحقیقت اسلامی نقطہ نظر سے ظلی اور بروزی نبوت کا عقیدہ مستقل بالذات نبوت سے بھی کہیں زیادہ سنگین خطرناک اور کافرانہ ہے۔ جس کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱...... تقابل ادیان کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ ''ظل اور بروز'' کا تصور خالصتاً ہندوانہ تصور ہے اور اسلام میں اس کی کوئی ادنیٰ جھلک بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

۲...... ظلی اور بروزی نبوت کا جو مفہوم خود مرزا غلام احمد صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس کی رو سے ایسا نبی پچھلے تمام انبیاء سے زیادہ افضل اور بلند مرتبہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ (معاذ اللہ) افضل الانبیاء ﷺ کا بروز یعنی (معاذ اللہ) آپ ﷺ ہی کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ہے۔ اسی بناء پر مرزا غلام احمد نے متعدد مرتبہ انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آپ کو براہ راست سرکار دوعالم ﷺ قرار دیا ہے۔ چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:

[1900] آنحضرت ﷺ ہونے کا دعویٰ

''اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۳، خزائن ج۲۲ ص۷۶) ''میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔'' (نزول المسیح ص۳، خزائن ج۱۸ ص۳۸۱ حاشیہ)

''میں بموجب آیت واخرین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النّبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہا نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

ان الفاظ کونقل کرتے ہوئے ہر مسلمان کا کلیجہ تھرائے گا۔لیکن انہیں اس لئےنقل کیا گیا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہے خود مرزا صاحب کے الفاظ ''ظلی'' اور ''بروزی'' نبوت کی تشریح، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے مستقل بالذات نبوت کا دعویٰ لازم نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ جب اس ظل اور بروز کے گورکھ دھندے کی آڑ میں مرزا صاحب نے (معاذ اللہ) ''تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے'' اپنے دامن میں سمیٹ لئے تو اب کون سا نبی ایسا رہ گیا جس سے اپنی افضلیت ثابت کرنے کی ضرورت رہ گئی ہو؟ اس کے بعد بھی اگر ظلی بروزی نبوت کوئی [1901] ہلکے درجے کی نبوت رہتی ہے اور اس کے بعد بھی عقیدہ ختم نبوت نہیں ٹوٹتا تو پھر یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا بے معنی عقیدہ ہے جو کسی بڑے سے بڑے دعویٰ نبوت سے بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

مرزا صاحب پچھلے نبیوں سے افضل

خود مرزائی صاحبان اپنی تحریروں میں اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب کی ظلی نبوت بہت سے ان انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے افضل ہے۔ جنہیں بلاواسطہ نبوت ملی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم.اے قادیانی لکھتے ہیں:

''اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے۔ یہ محض ایک نفس کا دھوکہ ہے۔ جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کیونکہ ظلی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم ﷺ کی اتباع میں اس قدر غرق ہو جائے کہ ''من تو شدم تو من شدی'' کے درجہ کو پالے۔ ایسی صورت میں وہ نبی کریم ﷺ کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پائے گا۔ حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھے گا کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائے گی۔ تب جا کر ظلی نبی کہلائے گا۔ پس جب ظل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اس پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ نادان جو مسیح موعود کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے۔ وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے۔ کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعود کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریم ﷺ

میں رکھے گئے۔ بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطاء ہوتے [1902] تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۱۳، ریویو آف ریلیجنز ج۱۴ نمبر۳، مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

آگے مرزا صاحب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل قرار دے کر لکھتے ہیں: ''پس مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں۔ بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آقا کے درجے کو بلند کیا ہے وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے جس تک انبیائے بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچالے۔'' (حوالہ بالا ص۱۱۴)

اور مرزا صاحب کے دوسرے صاحبزادے اور ان کے خلیفہ، دوئم مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں: ''پس ظلی اور بروزی نبوت کوئی گھٹیا قسم کی نبوت نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا مسیح موعود کس طرح ایک اسرائیل نبی کے مقابلہ میں یوں فرماتا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(القول الفصل ص۱۶)

خاتم النّبیین ماننے کی حقیقت

یہ ہے خود مرزائی صاحبان کے الفاظ میں اس ظلی اور بروزی نبوت کی پوری حقیقت، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہے۔ جس شخص کو بھی عقل وفہم اور دیانت وانصاف کا کوئی ادنیٰ حصہ ملا ہے۔ وہ مذکورہ بالا تحریریں پڑھنے کے بعد اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ظلی اور بروزی نبوت کے عقیدے سے زیادہ کوئی عقیدہ بھی ختم نبوت کے منافی اور اس سے متضاد نہیں ہوسکتا۔ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کے بعد [1903] کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور ظلی بروزی نبوت کا عقیدہ یہ کہتا ہے کہ نہ صرف آپ ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے بلکہ ایسا نبی آسکتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ نبوت کا حامل ہو جو افضل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ''تمام کمالات'' اپنے اندر رکھتا ہو اور جو تمام انبیاء کے مراتب کمال کو پیچھے چھوڑتا ہوا سرکار دوعالم ﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوسکے۔

آنحضرت ﷺ سے بھی افضل

بلکہ اس عقیدے میں اس بات کی بھی پوری گنجائش موجود ہے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سرکار دوعالم ﷺ سے بھی افضل قرار دیدے۔ کیونکہ جب مرزا صاحب آپ ﷺ ہی کا ظہور ثانی قرار پائے تو آپ ﷺ کا ظہور ثانی پہلے ظہور سے اعلیٰ بھی ہوسکتا ہے اور یہ محض ایک قیاس ہی نہیں ہے۔ بلکہ مرزائی رسالے ''ریویو آف ریلیجنز'' کے سابق ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم ۲۵/اکتوبر۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ جس کے دوشعر یہ ہیں:

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں	غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر	مکان اس کا ہے گویا لامکاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں	اور آگے سے بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل	غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر ۲۵/اکتوبر۱۹۰۶ء ج۲ نمبر۴۳ ص۱۴)

یہ محض ''مریداں می پرانند'' والی شاعری نہیں ہے۔ بلکہ یہ اشعار شاعر نے خود مرزا غلام احمد صاحب کو سنائے اور انہیں لکھ کر پیش کئے اور مرزا صاحب نے ان پر جزاک اللہ کہہ کر داد دی ہے۔ چنانچہ قاضی اکمل صاحب ۲۲/اگست۱۹۴۴ء کے ''الفضل'' میں لکھتے ہیں: ''وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ [1904] اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اعوانہم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ''بدر'' میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ''بدر'' کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ''الفضل'' کی ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلّفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت

عرفان کا ثبوت دیتا۔'' (الفضل ج۳۲ نمبر۱۹۶، مورخہ۲۲؍اگست۱۹۴۴ء ص۶ کالم۱)

آگے لکھتے ہیں:''یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔'' (ایضاً ص۶ کالم۲،۳)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی۔ بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا اور ظلی بروزی نبوت کے اعتقاد کا وہ لازمی نتیجہ تھا جو مرزا صاحب کے خطبہ الہامیہ سے ماخوذ تھا اور مرزا صاحب نے بذات خود اس کی نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔ خطبہ الہامیہ کی جس عبارت سے شاعر نے یہ شعر اخذ کئے ہیں وہ یہ ہے، مرزا صاحب لکھتے ہیں:''جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں، یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اور اس لئے ہم تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور اس لئے خداتعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں[1905] کے شمار کو رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تاکہ وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تمام رکھتا ہے۔ دلالت کرے۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۸۱،۱۸۲، خزائن ج۱۶ ص۲۷۱ تا۲۷۳)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا بروزی طور پر آنحضرت ﷺ سے بڑھ جانا خود مرزا صاحب کا عقیدہ تھا جسے انہوں نے خطبہ الہامیہ کی مذکورہ بالا عبارت میں بیان کیا اسی کی تشریح کرتے ہوئے قاضی اکمل نے وہ اشعار کہے اور مرزا صاحب نے ان کی تصدیق وتحسین کی۔

ہر شخص آنحضرت ﷺ سے بڑھ سکتا ہے

پھر بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، بلکہ مرزائی صاحبان کا عقیدہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ ہے کہ صرف مرزا صاحب ہی نہیں، بلکہ ہر شخص اپنے روحانی مراتب میں ترقی کرتا ہوا (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیرالدین محمود کہتے ہیں:''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔''

(الفضل قادیان ج۱۰ نمبر۵، مورخہ۱۷؍جولائی۱۹۲۲ء ص۹، عنوان''خلیفۃ المسیح کی ڈائری'')

یہیں سے یہ حقیقت بھی کھل جاتی ہے کہ مرزائی صاحبان کی طرف سے بعض اوقات مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے جو دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین مانتے ہیں۔اس کی اصلیت کیا ہے؟ خود مرزا صاحب اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی، جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اسی وجہ سے آپ ﷺ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔یعنی آپ ﷺ [1906] کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ ﷺ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقت الوحی ص۹۷ حاشیہ،خزائن ج۲۲ ص۱۰۰)

ظل و بروز کے مذکورہ بالا اعتقادات کے ساتھ مرزا صاحب کے نزدیک خاتم النّبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس افاضہ کمال کی ایسی مہر تھی جو بالکل اپنے جیسے بلکہ اپنے سے بھی افضل واعلیٰ نبی تراشتی تھی۔[1] قرآن وحدیث،لغت عرب اور عقل انسانی کے ساتھ اس کھلے مذاق کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے ''معبود واحد'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کائنات عالم میں وہ تنہا ذات ہے، جس کی قوت قدسیہ خدا تراش ہے اور اپنے جیسے خدا پیدا کر سکتی ہے۔اگر قرآن کریم کی آیات اور امت کے بنیادی عقائد کے ساتھ ایسی گستاخانہ دل لگی کرنے کے بعد بھی کوئی شخص دائرہ اسلام میں رہ سکتا ہے تو پھر روئے زمین کا کوئی انسان کافر نہیں ہوسکتا۔

دعوائے نبوت کا منطقی نتیجہ

مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت پچھلے صفحات میں روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے اور [1907] قرآن، حدیث، اجماع اور تاریخ اسلام کی روشنی میں یہ بات طے ہوچکی ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔وہ اور اس کے متبعین کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

---

[1] یہ اور بات ہے کہ خود مرزا صاحب کے اعتراف کے مطابق اس عظیم الشان مہر سے صرف ایک ہی نبی تراشا گیا اور وہ مرزا غلام احمد صاحب تھے۔فرماتے ہیں کہ:''اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال واقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔(حقیقت الوحی ص۳۹۱،خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) یہ لکھتے وقت مرزا صاحب کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ خاتم النّبیین جمع کا صیغہ ہے۔لہٰذا اس مہر سے کم از کم تین نبی تو تراشے جانے چاہئے تھے۔''

یہ صرف اسلام ہی کا نہیں، عقل عام کا بھی فیصلہ ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا ہر شخص اس بات کو تسلیم کرے گا کہ جب کبھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو، حق و باطل کی بحث سے قطع نظر، جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں وہ فوراً دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اس شخص کی تصدیق کرتا اور اسے سچا مانتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی تصدیق اور پیروی نہیں کرتا۔ ان دونوں گروہوں کو دنیا میں کبھی بھی ہم مذہب قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ ہمیشہ دونوں کو الگ الگ مذہبوں کا پیرو سمجھا گیا ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ''ہر نبی اور مامور کے وقت دو فرقے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کا نام سعید رکھا ہے اور دوسرا وہ جو شقی کہلاتا ہے[1]۔''

(الحکم جلد ۱، مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۰۰ء منقول از ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۴۳ مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر قادیان ۱۹۲۵ء)

مذاہب عالم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح واشگاف ہو جاتی ہے کہ دعوائے نبوت کے بانٹنے ہوئے یہ دو فریق کبھی ہم مذہب نہیں کہلائے، بلکہ ہمیشہ حریف مذہبوں کی طرح رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے سارے بنی اسرائیل ہم مذہب تھے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو فوراً دو بڑے بڑے حریف مذہب پیدا ہو گئے۔ ایک مذہب آپ کے ماننے والوں کا تھا جو بعد میں عیسائیت یا مسیحیت کہلایا اور دوسرا مذہب آپ کی تکذیب کرنے والوں کا تھا جو یہودی مذہب کہلایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے متبعین اگرچہ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن یہودیوں نے کبھی ان 1908 کو اپنا ہم مذہب نہیں سمجھا اور نہ عیسائیوں نے کبھی اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں یہودیوں میں شامل سمجھا جائے۔ اس طرح جب سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور تورات، زبور اور انجیل تینوں پر ایمان لائے۔ اس کے باوجود نہ عیسائیوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے متبعین کو اپنا ہم مذہب سمجھا، اور نہ مسلمانوں نے کبھی یہ کوشش کی کہ انہیں عیسائی کہا اور سمجھا جائے، پھر آپ کے بعد جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے متبعین مسلمانوں کے حریف کی حیثیت سے مقابلے پر آئے اور مسلمانوں نے بھی انہیں امت اسلامیہ سے الگ ایک مستقل مذہب کا حامل

[1] یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں انسانوں کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک شقی یعنی کافر اور دوسری سعید یعنی مسلمان پھر پہلی قسم کو جہنمی اور دوسری کو جنتی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے فمنھم شقی و سعید ۰ (ھود:۱۰۵)

قرار دے کران کے خلاف جہاد کیا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب آنحضرت ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا۔ بلکہ اس کے یہاں جواذان دی جاتی تھی اس میں اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ کا کلمہ شامل تھا۔ تاریخ طبری میں ہے کہ:وکان یوذن للنبی ﷺ ویشھد فی الاذان ان محمداً رسول اللّٰہ وکان الذی یؤذن لہ عبداللّٰہ بن النواحة وکان الذی یقیم لہ حجیر بن عمیر۰

(تاریخ طبری ج۲ ص۲۷٦ سن۱۱ھجری)

''مسیلمہ، نبی کریم ﷺ کے نام پراذان دیتا تھااوراذان میں اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اوراس کا مؤذن عبداللہ بن نواحہ تھااوراقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔''

مذاہب عالم کی یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کسی مدعی نبوت کو ماننے والے اوراس کی تکذیب کرنے والے کبھی ایک مذہب کے سائے میں جمع نہیں ہوئے۔ لہٰذا مرزاغلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا یہ سوفیصد منطقی نتیجہ ہے کہ جوفریق ان کو سچا اور مامور من اللہ سمجھتا ہے وہ ان لوگوں کے مذہب میں شامل نہیں رہ سکتا جو ان کے دعوؤں کی تکذیب کرتا ہے۔ ان دونوں فریقوں کوایک دین کے پرچم تلے جمع کرنا صرف قرآن وسنت اوراجماع امت ہی سے نہیں[1909] بلکہ مذہب کی پوری تاریخ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

مرزائی صاحبان کی جماعت لاہور کے امیر محمد علی لاہوری صاحب نے ۱۹۰٦ء کے ریویوآف ریلیجنز (انگریزی) میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judaism."

(منقول از مباحثہ راولپنڈی[1] ص۲٤۰، مطبوعہ دارالفضل قادیان وتبدیلی عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل قادیانی ص۱۰۲، مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر کراچی)

یعنی ''احمدیت کی تحریک اسلام کے ساتھ وہی نسبت رکھتی ہے جوعیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھی۔'' کیاعیسائیت اور یہودیت کوکوئی انسان ایک مذہب قرار دے سکتا ہے؟

---

[1] یہ مرزائی صاحبان کی دونوں جماعتوں کا باہمی تحریری مباحثہ ہے جو دونوں کے مشترک خرچ پر شائع کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس میں جو عبارتیں منقول ہیں وہ دونوں جماعتوں کے نزدیک مستند ہیں۔

خود مرزائیوں کا عقیدہ کہ وہ الگ ملت ہیں

مرزائی صاحبان کو اپنی یہ پوزیشن خود تسلیم ہے کہ ان کا اور ستر کروڑ مسلمانوں کا مذہب ایک نہیں ہے۔ وہ اپنی بے شمار تقریروں اور تحریروں میں اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کر چکے ہیں کہ جن مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں میں ان کی تکذیب کی ہے۔ وہ سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی مذہبی کتابوں کی تصریحات درج ذیل ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب کی تحریریں

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے خطبہ الہامیہ میں جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ پورے کا پورا بذریعہ الہام نازل ہوا تھا۔ کہتے ہیں: [1910] ”واتخذت روحانية نبينا خير الرسل مظهراً من امته لتبلغ كمال ظهورها وغلبة نورها كما كان وعدالله فى الكتاب المبين فانا ذلك المظهر الموعود والنور المعهود فامن ولا تكن من الكافرين وان شئت فاقرأ قوله تعالىٰ هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ ودين الحق ليظهره على الدين كله“ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۸، خزائن ج۱۶ ص۲۶۷)

اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ پس میں وہی مظہر ہوں۔ پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالیٰ کے قول کو پڑھ هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ ۰ الخ!

اور حقیقت الوحی میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: ”کافر کا لفظ مومن کے مقابلے پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے۔ (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔“

(حقیقت الوحی ص۱۷۹، ۱۸۰، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵، ۱۸۶)

[1911] اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ''یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔''

آگے لکھتے ہیں: ''علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔''

مزید لکھتے ہیں: ''خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مؤمن کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر وہ مؤمن ہے تو میں بوجہ افتراء کرنے کے کافر ٹھہرا۔'' (حوالہ بالا ص۱۶۳،۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷،۱۶۸)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے نام اپنے خط میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷، طبع سوم)

نیز ''معیار الاخیار'' میں مرزا صاحب اپنا ایک الہام اس طرح بیان کرتے ہیں: ''جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور صرف تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔'' (اشتہار معیار الاخیار ص۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵)

[1912] نزول المسیح میں لکھتے ہیں: ''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح حاشیہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۳۸۲)

اور اپنی کتاب الہدیٰ میں اپنے انکار کو سرکار دو عالم ﷺ کے انکار کے مساوی قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس و جن میں ان سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا، دوسرا جو خاتم الخلفاء۔ (یعنی بزعم خود مرزا صاحب) پر ایمان نہ لایا۔'' (الہدیٰ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۵۰)

اور انجام آتھم میں لکھتے ہیں: ''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۶۲)

نیز اخبار بدر مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جولوگ آپ کو کافر نہیں کہتے ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے؟''
اس کا طویل جواب دیتے ہوئے آخر میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''اوران کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں، ورنہ اللہ[1913] تعالیٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرك الا سفل من النار یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔'' (اخبار بدر مورخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۸ء، منقول از مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج۱ص ۳۰۷)

مرزائی خلیفہ اوّل حکیم نورالدین کے فتوے

مرزائی صاحبان کے پہلے خلیفہ جن کی خلافت پر دونوں مرزائی گروپ متفق تھے، فرماتے ہیں: ''ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مؤمن مسلمان نہیں ہوسکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں، عام ہے، خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے، ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔''

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج۱ص ۲۷۵، بحوالہ اخبار الحکم ج۱۵ص۸، مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۱۱ء)

نیز ایک اور موقعہ پر کہتے ہیں: ''محمد رسول اللہ ﷺ کے منکر یہود ونصاریٰ، اللہ کو مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں کو مانتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں؟ کافر ہیں، اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں؟ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اس کا منکر کافر ہے تو محمد ﷺ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔'' (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج۱ص ۳۸۵، بحوالہ الحکم نمبر ۱۹ج ۱۸، ۲۸؍مئی ۱۹۱۴ء)

خلیفہ دوم مرزا محمود احمد کے فتاویٰ

اور مرزائی صاحبان کے خلیفہ دوم مرزا بشیرالدین محمود صاحب کہتے ہیں: ''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی[1914] لڑکی دے دے،

ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو؟ کیا اس لئے دیتے ہو کہ وہ تمہاری قوم کا ہوتا ہے؟ مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم، گوت، تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو۔ مؤمن کا تو یہ کام ہوتا ہے کہ جب حق آجائے تو باطل کو چھوڑ دیتا ہے۔'' (ملائکتہ اللہ از مرزا بشیر الدین محمود ص۴۶،۴۷)

نیز انوار خلافت میں فرماتے ہیں: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔''

(انوار خلافت ص۹۰، مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۶ء)

اور آئینہ صداقت میں تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مرزاغلام احمد قادیانی کا نام تک نہیں سنا وہ بھی کافر ہیں، فرماتے ہیں: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص۳۵)

مرزابشیر احمد، ایم.اے کے اقوال

اور مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کے منجھلے بیٹے مرزابشیر احمد، ایم.اے لکھتے ہیں:

[1915] ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے، پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمتہ الفصل ص۱۱۰، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج۱۴ نمبر۳،۴، مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''مسیح موعود کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے اور یا مسیح موعود اپنے دعویٰ الہام میں سچا ہے اور خدا سچ مچ اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشبہ یہ کفر انکار کرنے والے پر پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو۔ کیونکہ آیت کریمہ صاف بتارہی ہے کہ اگر مدعی کافر نہیں ہے تو مکذب ضرور کافر ہے۔ پس خدارا اپنا نفاق چھوڑو اور دل میں کوئی فیصلہ کرو۔''

(کلمتہ الفصل ص۱۲۳، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج۱۴، ماہ مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)

(اس موقعہ پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:

محمد علی لاہوری صاحب کے اقوال

محمد علی لاہوری صاحب (امیر جماعت لاہور) انگریزی ریویو آف ریلیجنز میں لکھتے ہیں:

1916 *"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which Christianity stood to Judism.*

یعنی احمدی تحریک اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔ (منقول از مباحثہ راولپنڈی مطبوعہ قادیان ص۲۴۰، تبدیلی عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل قادیانی ص۱۲)

اس میں محمد علی لاہوری صاحب نے ''احمدیت'' کو ''اسلام'' سے اسی طرح الگ مذہب قرار دیا ہے جس طرح عیسایت یہودیت سے بالکل الگ مذہب ہے۔

نیز (ریویو آف ریلیجنز ج۵ ص۳۱۸) میں لکھتے ہیں: ''افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہوکر انہی اعتراضات کو دہرارہے ہیں جو عیسائی آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح جس طرح عیسائی آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں اندھے ہوکر ان اعتراضوں کو مضبوط کررہے ہیں اور دہرارہے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے تھے۔ سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا

جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے۔'' (منقول از تبدیلی عقائد مؤلفہ محمد اسماعیل صاحب قادیانی ص۴۲)

یہاں یہ واضح رہے کہ مرزا غلام احمد صاحب یا ان کے متبعین کی عبارتوں میں کہیں کہیں ضمناً اپنے مخالفین کے لئے ''مسلمان'' کا لفظ استعمال ہوگیا ہے۔ اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ملک محمد عبداللہ صاحب قادیانی ریویو آف ریلیجنز کے ایک مضمون میں لکھتے ہیں: ''آپ (مرزا صاحب) نے اپنے منکروں کو ان کے ظاہری نام کی وجہ سے مسلمان لکھا ہے، کیونکہ عرف عام کی وجہ سے جب ایک نام مشہور ہوجائے تو پھر خواہ حقیقت اس میں موجود نہ بھی رہے اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔''

1917 (احمدیت کے امتیازی مسائل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز دسمبر ۱۹۴۱ء ج۴۰ نمبر۱۲ ص۳۸)

مسلمانوں سے عملی قطع تعلق

مذکورہ بالا عقائد کی بناء پر مرزائی صاحبان نے خود اپنے آپ کو ایک الگ ملت قرار دے دیا اور جیسا کہ پیچھے عرض کیا جاچکا ہے، ان کا یہ طرز عمل مرزا غلام احمد صاحب کے دعوؤں اور تحریروں کا بالکل منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے ان کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلق قائم کرنے اور ان کی نماز جنازہ ادا کرنے کی بالکلیہ ممانعت کردی۔

غیراحمدی کے پیچھے نماز

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا کہ: ''تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہوجائیں؟''

(تحفہ گولڑویہ ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

غیر احمدیوں کے ساتھ شادی بیاہ

مرزا بشیر الدین محمود (خلیفہ دوم قادیانی صاحبان) لکھتے ہیں: ''حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ[1918] نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو، لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ (اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے)'' (انوار خلافت ص۹۳، ۹۴)

آگے لکھتے ہیں: ''میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں۔ لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔'' (انوار خلافت ص۹۴)

البتہ مسلمانوں کی لڑکیاں لینے کو قادیانی مذہب میں جائز قرار دیا گیا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب کے دوسرے صاحبزادے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ: ''اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۶۹، مندرجہ ریویو ج۱۴ ص۱۴۰)

غیر احمدیوں کی نماز جنازہ

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں: ''اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے۔[1919] شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔''

(انوار خلافت ص۹۳، مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۶ء)

قائداعظم کی نماز جنازہ

چنانچہ اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائداعظم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ: ''نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے۔ اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا۔ جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کی نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا۔

''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔''

(زمیندار لاہور ۸/فروری ۱۹۵۰ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام پر آیا تو جماعت ربوہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا کہ: ''جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔'' (ٹریکٹ نمبر ۲۲، بعنوان ''احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ'' ناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

[1920] اور قادیانی اخبار ''الفضل'' کا جواب یہ تھا کہ: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے۔'' (الفضل مورخہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۲ء ص۴ کالم۲ ج۴۰ ش۲۵۲)

بعض لوگ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اس طرز عمل پر اظہار تعجب کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں تعجب کا کوئی موقع نہیں۔ انہوں نے جو دین اختیار کیا تھا یہ اس کا لازمی تقاضا تھا۔ ان کا دین، ان کا مذہب، ان کی امت ان کے عقائد ان کے افکار ہر چیز مسلمانوں سے نہ صرف مختلف بلکہ ان سے بالکل متضاد ہے، ایسی صورت میں وہ قائداعظم کی نماز جنازہ کیوں پڑھتے؟

خود اپنے آپ کو الگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

مذکورہ بالا توضیحات سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ

مرزائی مذہب مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب ہے۔جس کا امت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں اور اپنی یہ پوزیشن خود مرزائیوں کو مسلم ہے کہ ان کا اور مسلمانوں کا مذہب ایک نہیں ہے اور وہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے الگ ایک مستقل امت ہیں۔ چنانچہ انہوں نے غیر منقسم ہندوستان میں اپنے آپ کو سیاسی طور پر بھی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

مرزابشیرالدین محمود کہتے ہیں:''میں نے اپنے نمائندے کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں جس [1921] طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں اسی طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔تم ایک پارسی پیش کردو۔اس کے مقابلہ میں دو۔دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔'' (مرزابشیرالدین محمود کا بیان مندرجہ الفضل مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء)

کیا اس کے بعد بھی اس مطالبے کی معقولیت میں کسی انصاف پسند انسان کو کوئی ادنیٰ شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ مرزائی امت کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے؟

مرزائی بیانات کے بارے میں ایک ضروری تنبیہ

یہاں ایک اور اہم حقیقت کی طرف توجہ دلانا ازبس ضروری ہے اور وہ یہ کہ مرزائی صاحبان کا نوے ۹۰ رسالہ طرز عمل یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے جماعتی مفادات کی خاطر بسا اوقات صریح غلط بیانی سے بھی نہیں چوکتے۔ پیچھے ان کی وہ واضح اور غیر مبہم تحریریں پیش کی جاچکی ہیں جن میں انہوں نے مسلمانوں کو کھلم کھلا کافر قرار دیا ہے اور جتنی تحریریں پیچھے پیش کی گئی ہیں اس سے زیادہ مزید پیش کی جاسکتی ہیں۔لیکن اپنی تقریر وتحریر میں ان گنت مرتبہ ان صریح اعلانات کے باوجود منیر انکوائری کمیشن کے سوال کے جواب میں ان دونوں جماعتوں نے یہ بیان دیا کہ ہم غیر احمدیوں کو کافر نہیں سمجھتے۔

ان کا یہ بیان ان کے حقیقی عقائد اور سابقہ تحریرات سے اس قدر متضاد تھا کہ منیر انکوائری کمیشن کے جج صاحبان بھی اسے صحیح باور نہ کر سکے۔ چنانچہ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:''اس مسئلے پر کہ آیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو ایسا کافر سمجھتے ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ احمدیوں نے ہمارے سامنے یہ مؤقف ظاہر کیا ہے کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں،اور لفظ کفر جو احمدی

لٹریچر میں ایسے اشخاص کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔اس سے کفر خفی یا انکار مقصود ہے یہ ہرگز کبھی مقصود نہیں ہوا کہ ایسے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔لیکن ہم نے اس موضوع پر احمدیوں کے بے شمار سابقہ اعلانات دیکھے ہیں اور ہمارے نزدیک ان [1922] کی کوئی تعبیر اس کے سوا ممکن نہیں کہ مرزا غلام احمد کے نہ ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''

(پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو ص۲۱۲)

چنانچہ جب تحقیقات کی بلاٹل گئی تو وہی سابقہ تحریریں جن میں مسلمانوں کو برملا کافر کہا گیا تھا۔پھر شائع ہونی شروع ہوگئیں۔کیونکہ وہ تو ایک وقتی چال تھی جس کا اصل عقیدے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

یہی حال سرکار دوعالم ﷺ کو آخری پیغمبر ماننے کا ہے کہ مرزائی پیشواؤں کی ایسی صریح تحریروں کا ایک انبار موجود ہے جن میں انہوں نے اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبیوں کی آمد بند نہیں ہوئی۔بلکہ آپ ﷺ کے بعد بھی نبی پیدا ہوسکتے ہیں۔مثلاً ان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا تھا کہ:''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے،تو کذاب ہے۔آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔''

(انوار خلافت ص ۶۵)

لیکن حال ہی میں جب پاکستان کے دستور میں صدر اور وزیراعظم کے حلف نامے میں یہ الفاظ بھی تجویز کئے گئے کہ:''میں آنحضرت ﷺ کے آخری پیغمبر ہونے پر اور اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''تو قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ:''میں نے اس حلف نامے کے الفاظ پر بڑا غور کیا ہے اور میں بالآخر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستے میں اس حلف کو اٹھانے میں کوئی روک نہیں۔''

(الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۷۳ء نمبر ۱۰۶ ص ۴،۵)

[1923] ملاحظہ فرمائیے کہ جو بات خلیفہ دوم کے نزدیک انسان کو جھوٹا اور کذاب بنادیتی تھی اور جس کا اقرار تلواروں کے درمیان بھی جائز نہیں تھا،جب عہدۂ صدارت ووزارت عظمیٰ اس پر موقوف ہوگیا تو اس کے حلفیہ اقرار میں بھی کچھ حرج نہیں رہا۔لہٰذا مرزائی صاحبان کے بارے

میں حقیقت تک پہنچنے کے لئے وہ بیانات ہمیشہ گمراہ کن ہوں گے جو وہ کوئی پیتا پڑنے کے موقع پر دیا کرتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے ان کی اصلی مذہبی تحریروں اور ان کے نوے سالہ طرز عمل کا مطالعہ ضروری ہے، یا تو وہ اپنے تمام سابقہ عقائد تحریروں اور بیانات سے کھلم کھلا توبہ کر کے ان سب سے برأت کا برملا اعلان کریں اور اس بات کا عملی ثبوت فراہم کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ یا پھر جرأت مندی سے اپنے ان عقائد اور بیانات کو قبول کر کے اپنی اس پوزیشن پر راضی ہوں جو ان کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے اس کے سوا جو بھی تیسرا راستہ اختیار کیا جائے گا وہ محض دفع الوقتی کی ترکیب ہوگی۔ جس سے کسی ذمہ دار ادارے یا حق کے طلب گار کو دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔

پروفیسر غفور احمد: میری گزارش یہ ہے کہ اب آپ اسے ایڈجرن کر دیں کل لے لیں۔

جناب چیئر مین: پانچ منٹ کے لئے وقفہ کریں۔ دس بجے تک چلیں گے۔ ہم صفحہ ۴۱ تک پہنچ گئے ہیں۔ ۶۰ تک پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے۔

پروفیسر غفور احمد: ہم صبح سے وہاں گئے ہوئے تھے۔ چودہ پندرہ گھنٹے ہو چکے ہیں۔ اب صرف کل ایک سٹنگ میں ختم ہو جائے گی یا آٹھ بجے چلا لیں؟

متعدد اراکین: جی! چلا لیں۔

جناب چیئر مین: میری طرف سے تو صبح پانچ بجے کر لیں، نماز یہاں پڑھ لیں گے۔

[1924] ***The House Committee is adjourned to meet tomorrow at 9:00 a.m. sharp.***

(پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس کل ۹ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے)

The Special Committee of the Whole House adjourned to meet at nine of the Clock, in the morning, on Friday, the 30th, August. 1974.

(پورے ہاؤس پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۳۰ اگست ۱۹۷۴ء بروز جمعہ صبح ۹ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے)

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 30th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 30th August, 1974

(Contains Nos. 1—21)

[1927] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی، بند کمرے کی کاروائی)

OFFICIAL REPORT

Friday, the 30th August. 1974.

(۳۰؍اگست ۱۹۷۴ء، بروز جمعہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at nine of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح ۹؍بجے چیئرمین جناب (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recitation from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[1928] *QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION*

جناب چیئرمین: مولوی مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود:

لاہوری جماعت کی حقیقت

مرزائی صاحبان کی لاہوری جماعت، جس کے بانی محمد علی لاہوری صاحب تھے۔ بکثرت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتی۔ بلکہ مسیح موعود مہدی اور مجدد مانتی ہے۔ اس لئے اس پر ختم نبوت کی خلاف ورزی کے الزام میں کفر عائد نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا مختصر سا جواب تو یہ ہے کہ جس شخص کا جھوٹا دعویٰ نبوت ثابت ہو چکا ہو۔ اسے صرف نبی ماننا ہی نہیں، سچا ماننا اور واجب الاطاعت سمجھنا بھی کھلا کفر ہے۔ چہ جائیکہ اسے مسیح موعود، مہدی اور مجدد اور محدث (صاحب الہام) قرار دیا جائے۔ جیسا کہ پیچھے بیان کیا جا چکا ہے۔ کسی شخص کا دعویٰ نبوت جو دو حریف مذہب پیدا کرتا ہے، وہ اسے سچا ماننے والوں اور جھوٹا ماننے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو جماعت اسے سچا قرار دیتی ہے وہ ایک مذہب کی پیرو قرار پاتی ہے اور جو جماعت اس کی تکذیب کرتی ہے وہ دوسرے مذہب میں شامل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب مرزا غلام احمد قادیانی کا مدعی نبوت ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا تو اب اس کو پیشوا ماننے والی تمام جماعتیں ایک ہی مذہب میں داخل ہوں گی، خواہ وہ اسے نبی کا نام دیں، یا مسیح موعود، مہدی معہود اور مجدد کا، لیکن اس مختصر جواب کے ساتھ لاہوری جماعت کی پوری حقیقت واضح کر دینا بھی مناسب ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ عقیدہ و مذہب کے اعتبار سے ان دونوں جماعتوں میں عملاً کوئی فرق نہیں۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اور ان کے بعد ان کے خلیفہ اوّل حکیم نور الدین کے انتقال تک جماعت قادیان اور جماعت لاہور کوئی الگ جماعتیں نہ تھیں۔ اس پورے عرصہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام متبعین خواہ مرزا بشیر الدین ہوں یا محمد علی لاہوری، پوری آزادی کے [1929] ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کو ''نبی'' اور ''رسول'' کہتے اور مانتے رہے۔ محمد علی لاہوری صاحب عرصۂ دراز تک مشہور قادیانی رسالے ''ریویو آف ریلیجنز'' کے ایڈیٹر رہے اور اس عرصہ میں انہوں نے بے شمار مضامین میں نہ صرف مرزا صاحب کے لئے ''نبی'' اور ''رسول'' کا لفظ استعمال کیا، بلکہ ان کے لئے نبوت و رسالت کے تمام لوازم کے قائل رہے، ان کے ایسے مضامین کو جمع کیا جائے تو ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔ تاہم یہاں محض نمونے کے طور پر ان کی چند تحریریں پیش کی جاتی ہیں:

۱۳؍مئی ۱۹۰۴ء کو گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک بیان دیا جس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ جو شخص مرزا صاحب کی تکذیب کرے وہ ''کذاب'' ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کو اگر مرزا صاحب نے کذاب لکھا تو ٹھیک کہا۔ اس بیان میں وہ لکھتے ہیں: ''مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے، اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔'' (حلفیہ شہادت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور مورخہ ۱۳؍مئی ۱۹۰۴ء منقول از ماہنامہ فرقان قادیان، ج۱ نمبر۱، ماہ جنوری ۱۹۴۲ء ص۱۵)

''آنحضرت ﷺ کے بعد خداوند تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ ﷺ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ ﷺ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ ﷺ کے اخلاق کاملہ سے نور حاصل کرتے ہیں، ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج۴ ص۱۸۶، بحوالہ تبدیلی عقائد از محمد اسماعیل قادیانی ص۲۲)

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں، بلکہ ایک عرصہ دراز تک جب تک اللہ تعالیٰ [1930] نے یہ حکم نہیں دیا کہ وہ لوگوں سے بیعت توبہ لیں۔ آپ کو کسی سے کچھ سروکار نہیں تھا اور سالہا سال تک گوشۂ خلوت سے باہر نہیں نکلے۔ یہی سنت قدیم سے انبیاء علیہم السلام کی چلی آئی ہے۔''

(ریویو ج۵ ص۱۳۲)

''مخالف خواہ کوئی ہی معنی کر لے، مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے، صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیے مانگنے والا...... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔'' (تقریر محمد علی الحکم مورخہ ۱۸؍جولائی ۱۹۰۸ء بحوالہ ماہنامہ فرقان قادیان جنوری ۱۹۴۲ء ج۱ ص۱۱)

یہ اقتباسات تو محض بطور نمونہ محمد علی لاہوری صاحب بانی جماعت لاہور کی تحریروں سے پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ صرف انہی کا عقیدہ نہ تھا۔ بلکہ پوری جماعت لاہور نے اپنے ایک حلفیہ بیان میں انہی عقائد کا اقرار کیا ہے۔

لاہوری جماعت کا حلفیہ بیان

''پیغام صلح'' جماعت لاہور کا مشہور اخبار ہے۔ اس کی ۱۶؍اکتوبر ۱۹۱۳ء کی اشاعت میں پوری جماعت کی طرف سے یہ حلفیہ بیان شائع ہوا: ''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے

غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سید ناوھادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود، مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی [1931] صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دھندہ مانتے ہیں۔''

(پیغام صلح ۱۶/ اکتوبر ۱۹۱۳ء ص ۲، بحوالہ ماہنامہ فرقان قادیان جنوری ۱۹۴۲ء ص ۱۳، ۱۴)

اس حلفیہ بیان کے بعد لاہوری جماعت کے اصل عقائد سے ہر پردہ اٹھ جاتا ہے۔

لیکن جب مرزائیوں کے خلیفہ اوّل حکیم نورالدین کا انتقال ہوتا ہے اور خلافت کا مسئلہ اٹھتا ہے تو محمد علی لاہوری صاحب مرزا بشیرالدین محمود کے ہاتھ بیعت کرنے اور خلیفہ تسلیم کرنے سے انکار کر کے قادیان سے لاہور چلے آتے ہیں اور یہاں اپنی الگ جماعت کی داغ بیل ڈالتے ہیں۔ ۱۴/ مارچ ۱۹۱۴ء کو مرزا بشیرالدین خلیفہ دوم مقرر کئے گئے اور ۲۲/ مارچ ۱۹۱۴ء کو اس فیصلے سے اختلاف کرنے والی جماعت لاہور کا پہلا جلسہ ہوا۔ اس جلسے میں جو قرارداد منظور کی گئی وہ یہ تھی:

''صاحبزادہ صاحب (مرزا بشیرالدین) کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں۔ یعنی اپنے سلسلۂ احمدیہ میں ان کو داخل کر لیں۔ لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق واختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیئے ہیں اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔''

(ضمیمہ پیغام صلح ۲۴/ مارچ ۱۹۱۴ء بحوالہ فرقان قادیان جنوری ۱۹۴۲ء ص ۷)

اس قرارداد سے واضح ہے کہ لاہوری جماعت کو اس وقت نہ جماعت قادیان کے عقائد پر اعتراض تھا اور نہ وہ مرزا بشیرالدین کو خلافت کے لئے نااہل قرار دیتے تھے۔ جھگڑا تھا تو اس بات [1932] پر تھا کہ تمام اختیارات انجمن احمدیہ کو دیئے جائیں نہ کہ خلیفہ کو، لیکن جب مرزا بشیرالدین محمود نے اس تجویز کو منظور نہ کیا تو محمد علی لاہوری نے لکھا: ''خلافت کا سلسلہ صرف چند روزہ ہوتا ہے تو کس طرح تسلیم کر لیا جائے کہ اگر ایک شخص کی بیعت کر لی تو اب آئندہ بھی

کرتے جاؤ۔‘‘ (پیغام صلح ۲؍اپریل ۱۹۱۴ء منقول از فرقان حوالہ بالا ص ۷)

یہ تھا قادیانی اور لاہوری جماعتوں کا اصل اختلاف جس کی بناء پر یہ دونوں پارٹیاں الگ ہوئیں۔ اس سیاسی اختلاف کی بناء پر جب قادیانی جماعت نے لاہوری جماعت پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو لاہوری گروپ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے پر مجبور ہوا۔ چنانچہ جب جماعت لاہور نے اپنا الگ مرکز قائم کیا تو کچھ اپنی علیحدگی کو خوبصورت بنانے کی تدبیر، کچھ قادیانی جماعت کے بغض اور کچھ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی فکر کی وجہ سے اس جماعت نے اپنے سابقہ عقائد اور تحریروں سے رجوع اور توبہ کا اعلان کئے بغیر، یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی نہیں بلکہ مسیح موعود، مہدی اور مجدد مانتے ہیں۔

قادیان اور لاہور کی جماعتوں میں کوئی فرق نہیں

لیکن اگر لاہوری جماعت کے ان عقائد کو بھی دیکھا جائے جن کا اعلان انہوں نے ۱۹۱۴ء کے بعد کیا ہے۔ تب بھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا یہ مؤقف محض ایک لفظی ہیر پھیر ہے اور حقیقت کے اعتبار سے ان کے اور قادیانی جماعت کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ جس طرح وہ مرزا غلام احمد کے الہام کو حجت اور واجب الاتباع مانتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اسے حجت اور واجب الاتباع سمجھتے ہیں۔ جس طرح وہ مرزا صاحب کی تمام کفریات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اسے واجب التصدیق قرار دیتے ہیں۔ جس طرح وہ مرزا صاحب کی تمام کتابوں کو اپنے لئے الہامی سند اور مذہبی اتھارٹی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی انہیں مذہبی ماخذ کی حیثیت دیتے ہیں۔[1933] جس طرح وہ مرزا صاحب کے مخالفین کو کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی مرزا صاحب کو کافر اور جھوٹا قرار دینے والوں کے کفر کے قائل ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی جماعت مرزا صاحب کے لئے لفظ نبی استعمال کرنے کو علی الاطلاق جائز سمجھتی ہے اور لاہوری جماعت مرزا صاحب کے لئے اس لفظ کے استعمال کو صرف لغوی یا مجازی حیثیت میں جائز قرار دیتی ہے۔

اس حقیقت کی تشریح اس طرح ہوگئی کہ لاہوری جماعت جن بنیادی عقیدوں میں اپنے آپ کو قادیانی جماعت سے ممتاز قرار دیتی ہے وہ دو عقیدے ہیں:

۱...... مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے لفظ نبی کا استعمال۔
۲...... غیر احمدیوں کا کافر کہنا۔

لاہوری جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف مجدد مانتی ہے اور غیر احمدیوں کو کافر کے بجائے صرف فاسق قرار دیتی ہے۔ اب ان دونوں باتوں کی حقیقت ملاحظہ فرمایئے:

نبی نہ ماننے کی حقیقت

لاہوری جماعت اگرچہ اعلان تو یہی کرتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ ''مجدد'' مانتے ہیں۔ لیکن ''مجدد'' کا مطلب کیا ہے؟ بعینہ وہ جسے قادیانی جماعت ظلی اور بروزی نبی کہتی ہے۔ چنانچہ محمد علی لاہوری صاحب اپنی کتاب ''النبوۃ فی الاسلام'' میں جو جماعت لاہوری کی علیحدگی کے بہت بعد کی تصنیف ہے۔ لکھتے ہیں: ''انواع نبوت میں سے وہ نوع جو محدث کو ملتی ہے وہ چونکہ بباعث اتباع اور فانی الرسول کے ملتی ہے۔ جیسا توضیح المرام میں لکھا تھا کہ وہ نوع مبشرات ہے۔ اس لئے وہ تحدید ختم نبوت سے باہر ہے اور یہ حضرت مسیح موعود ہی نہیں کہتے بلکہ [1934] حدیثوں نے صاف طور پر ایک طرف محدثوں کا وعدہ دے کر اور دوسری طرف مبشرات کو باقی رکھ کر یہی اصول قرار دیا ہے۔ گویا نبوۃ تو ختم ہے۔ مگر ایک نوع نبوت باقی ہے اور وہ نوع نبوت مبشرات ہیں۔ وہ ان لوگوں کو ملتی ہے جو کامل طور پر اتباع حضرت نبی کریم ﷺ کا کرتے ہیں اور فنافی الرسول کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔ اب بعینہ اسی اصول کو چشمہ معرفت میں جو آپ (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) کی سب سے آخری کتاب ہے۔ بیان کیا ہے، دیکھو ص۳۲۴۔ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں، یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے، یعنی اس کا ظل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے۔'' اب دیکھو کہ یہاں بھی نبوت کو تو ختم ہی کہا ہے۔ لیکن ایک قسم کی نبوت باقی بتائی ہے اور وہ وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور اسی کتاب کے صفحہ۱۸۲ پر یہ بھی صاف لکھ دیا ہے کہ: ''وہ نبوت جس کو ظلی نبوت یا نبوت محمدیہ وہ وہی مبشرات والی نبوت ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص۱۵۰، مطبوعہ لاہور)

آگے مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارتوں کی تشریح کرتے ہوئے اور انہیں درست قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''درحقیقت جو کچھ فرمایا ہے (یعنی مرزا غلام احمد صاحب نے جو کچھ کہا ہے) اگر اس کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا تغیر ہو، مگر ماحصل سب کا ایک ہی ہے، یعنی یہ کہ اوّل فرمایا کہ صاحب خاتم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ پھر فرمایا

کہ صاحب خاتم ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کی مہر سے [1935] ایک ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اب امتی ہونے کے معنی یہی ہیں کہ کامل اطاعت آنحضرت ﷺ کی کی جائے اور اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں فنا کر دیا جائے تب آپ ﷺ کے فیض سے ایک قسم کی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ وہ نبوت کیا ہے؟ اس کو آخر میں جا کر صاف حل کر دیا ہے کہ وہ ایک ظلی نبوت ہے۔ جس کے معنی ہیں فیض محمدی سے وحی پانا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ قیامت تک باقی رہے گی۔'' (النبوۃ فی الاسلام از محمد علی لاہوری صاحب ص۱۵۳)

محمد علی لاہوری صاحب کی ان عبارتوں کو اہل قادیان اور اہل ربوہ کے ان عقائد سے ملا کر دیکھئے جو پیچھے بیان ہو چکے ہیں۔ کیا کہیں کوئی فرق نظر آتا ہے؟ لیکن آگے فرق ظاہر کرنے کے لئے لفظوں کا یہ کھیل بھی ملاحظہ فرمائیں: ''حضرت مسیح موعود نے اپنی پہلی اور پچھلی تحریروں میں ایک ہی اصول باندھا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ باب نبوت تو مسدود ہے۔ مگر ایک نوع کی نبوت مل سکتی ہے۔ یوں نہیں کہیں گے کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ بلکہ یہ کہیں گے نبوت کا دروازہ بند ہے۔ مگر ایک نوع کی نبوت باقی رہ گئی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ یوں نہیں کہیں گے کہ ایک شخص اب بھی نبی ہوسکتا ہے۔ یوں کہیں گے کہ ایک نوع کی نبوۃ اب بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اس کا نام ایک جگہ مبشرات، ایک جگہ جزوی نبوت، ایک جگہ محدثیت، ایک جگہ کثرت مکالمہ رکھا ہے۔ مگر نام کوئی بھی رکھا ہو، اس کا بڑا نشان یہ قرار دیا ہے کہ وہ ایک انسان کامل محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے مل سکتی ہے۔ وہ فنافی الرسول[1] سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ [1936] نبوت محمدیہ کی مستفاض ہے، وہ چراغ نبویؐ کی روشنی ہے، وہ اصلی کوئی چیز نہیں، ظل ہے۔'' (حوالہ بالا ص۱۵۸)

کیا یہ لفظوں کے معمولی ہیر پھیر سے ظل وبروز کا بعینہ وہی فلسفہ نہیں ہے جو مرزا صاحب اور قادیانی جماعت کے الفاظ میں پیچھے بیان کیا جاچکا ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو حقیقت کے لحاظ سے قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت میں فرق کیا رہ گیا؟ اور یہ صرف محمد علی لاہوری صاحب ہی کا نہیں، پوری لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے درمیان جو مباحثہ راولپنڈی میں ہوا اور جسے دونوں جماعتوں نے مشترک خرچ پر شائع کیا، اس میں لاہوری جماعت کے نمائندے نے صراحتاً کہا کہ: ''حضرت (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) آنحضرت ﷺ کے اظلال میں ایک کامل ظل ہیں۔ پس ان کی بیوی اس لئے ام المؤمنین ہے اور یہ بھی ظلی طور پر مرتبہ ہے۔'' (مباحثہ راولپنڈی ص۱۹۶)

[1] فنافی الرسول سے نبوت مل جاتی ہے تو شاید فنافی اللہ سے خدائی بھی مل جاتی ہوگی۔

نیز اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ: ''حضرت مسیح موعود نبی نہیں، بلکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ان میں منعکس ہے۔'' (مباحثہ راولپنڈی ص۱۵۳)

یہ سب وہ عقائد ہیں جنہیں لاہوری جماعت اب بھی تسلیم کرتی ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کے مسئلہ میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت میں صرف لفظی ہیر پھیر کا اختلاف ہے۔ لاہوری جماعت اگرچہ مرزا صاحب کا لقب مسیح موعود اور مجدد رکھتی ہے۔ لیکن ان الفاظ سے ان کی مراد بعینہ وہ ہے جو قادیانی جماعت ظلی، بروزی یا غیرتشریعی یا امتی نبی کے الفاظ سے مراد لیتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ لاہوری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ [1937] مسیح موعود، مجدد اور مہدی کا یہ مقام جسے مرزا صاحب نے ہزار ہا مرتبہ لفظ نبی سے تعبیر کیا اور جس کے لئے وہ خود ۱۹۱۴ء تک بلاتکلف یہی لفظ استعمال کرتے رہے۔ خلافت کا نزاع پیدا ہونے کے بعد اس کے لئے ''نبوت'' کا لفظ اور صرف لفظ مجازی یا لغوی قرار پاگیا۔ جسے مرزا صاحب کی عبارتوں کی تشریح کے لئے اب بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن عام تحریروں میں اس کا استعمال مصلحتاً ترک کر دیا گیا ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے بالکل صحیح بات کہی تھی کہ: ''تحریک احمدیت دو جماعتوں میں منقسم ہے جو قادیانی اور لاہوری جماعتوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اوّل الذکر جماعت بانی احمدیت کو نبی تسلیم کرتی ہے۔ آخرالذکر نے اعتقاداً یا مصلحتاً قادیانیت کی شدت کو کم کر کے پیش کرنا مناسب سمجھا۔'' (حرف اقبال ص۱۴۹، المنار اکادمی مطبوعہ ۱۹۴۷ء)

یہاں یہ حقیقت بھی واضح کر دینا مناسب ہے کہ لاہوری صاحبان نے جو تاویل کی ہے کہ مرزا صاحب نے ہر جگہ اپنے لئے لفظ نبی مجازی یا لغوی طور پر استعمال کیا ہے۔ حقیقت نبوت کا دعویٰ نہیں کیا[1]۔ اس تاویل کے لئے انہوں نے حقیقت نبوت کی ایک مخصوص اصطلاح گھڑی ہے جو شرعی اصطلاح سے بالکل الگ ہے۔ اس حقیقت نبی کے لئے انہوں نے بہت سی شرائط عائد کی ہیں جن میں سے چند یہ بھی ہیں:

۱...... ''حقیقی نبی صرف وہ ہوگا جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آئے ہوں۔ نزول جبرائیل کے بغیر کوئی حقیقی نبی نہیں ہوسکتا۔'' (النبوۃ فی الاسلام از محمد علی لاہوری ص۲۸، ملخص)

۲...... ''حقیقی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سابقہ شریعت کو منسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص۷۴ ملخص)

۳...... ''حقیقی نبی کی وحی عبادات میں پڑھی جاتی ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام ص۵۶)

---

[1] اگرچہ مرزا صاحب کی بے شمار تحریریں اس دعویٰ کی بھی تردید کرتی ہیں۔

۴ ...... [1938] ’’ہر حقیقی نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کتاب لائے۔‘‘ (النبوۃ فی الاسلام ص ۹۰ ملخص)

حقیقی نبوت کے لئے اس طرح کی بارہ شرائط عائد کرنے کے بعد انہوں نے ثابت کیا ہے کہ چونکہ یہ شرائط مرزا صاحب کی نبوت میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے ان پر حقیقی معنی میں لفظ نبی کا اطلاق درست نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ شریعت کی معروف اصطلاح میں نبی کے لئے نہ کتاب لانا ضروری ہے، نہ یہ ضروری ہے کہ اس کی وحی عبادتوں میں ضرور ہی پڑھی جائے۔ نہ یہ لازمی ہے کہ نبی اپنے سے پہلی شریعت کو ہمیشہ منسوخ ہی کر دے اور نہ نبوت کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اس میں وحی لانے والے ہمیشہ جبرائیل علیہ السلام ہی ہوں۔ لہٰذا ’’حقیقی نبوت‘‘ صرف اسی نبوت کو قرار دینا جس میں یہ ساری شرائط موجود ہوں۔ محض ایک ایسا حیلہ ہے جس کے ذریعہ کبھی مرزا صاحب کو نبی قرار دینا اور کبھی ان کی نبوت سے انکار کرنا آسان ہو جائے۔ کیونکہ یہ شرائط عائد کر کے تو بہت سے انبیائے بنی اسرائیل کے بارے میں بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ’’حقیقی نبی‘‘ نہیں تھے۔ کیونکہ نہ ان پر کتاب اتری نہ ان کی وحی کی تلاوت کی گئی اور نہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر آئے لیکن وہ انبیاء تھے۔

تکفیر کا مسئلہ

لاہوری جماعت جس بنیاد پر اپنے آپ کو اہل قادیان سے ممتاز قرار دیتی ہے، وہ اصل میں تو نبوت ہی کا مسئلہ ہے جس کے بارے میں پیچھے واضح ہو چکا کہ وہ صرف لفظی ہیر پھیر کا فرق ہے۔ ورنہ حقیقت کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔ دوسرا مسئلہ جس کے بارے میں جماعت لاہوری کا دعویٰ ہے کہ وہ جماعت قادیان سے مختلف ہے۔ تکفیر کا مسئلہ ہے۔ یعنی لاہوریوں کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان قرار دیتی ہے۔ لیکن یہاں بھی بات اتنی سادہ نہیں جتنی بیان کی [1939] جاتی ہے۔ اس مسئلہ پر امیر جماعت محمد علی لاہوری صاحب نے ایک مستقل کتاب ’’رد تکفیر اہل قبلہ‘‘ کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب کو بغور پڑھنے کے بعد ان کا جو نقطۂ نظر واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو مسیح موعود نہ ماننے والوں کی دو قسمیں ہیں:

۱...... ’’وہ لوگ جو مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے۔ مگر انہیں کافر اور کاذب بھی نہیں کہتے۔ ایسے لوگ ان کے نزدیک بلاشبہ کافر نہیں ہیں بلکہ فاسق ہیں۔‘‘

(النبوۃ فی الاسلام ص ۲۱۵ ملخص)

۲...... وہ لوگ جو مرزا غلام احمد کو کافر یا کاذب کہتے ہیں، ان کے بارے میں ان کا مسلک بھی

یہی ہے کہ وہ ''کافر'' ہیں۔ چنانچہ محمد علی صاحب لکھتے ہیں: ''گویا آپ (یعنی مرزاغلام احمد) کی تکفیر کرنے والے اور وہ منکر جو آپ کو کاذب یعنی مفتری بھی قرار دیتے ہیں، ایک قسم میں داخل ہیں اور ان کا حکم ایک ہے اور دوسرے منکروں کا حکم الگ ہے۔'' (ردتکفیر اہل قبلہ ص۴۰)

آگے پہلی قسم کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''حضرت مسیح موعود نے اب بھی اپنے انکار یا اپنے دعویٰ کا انکار کو وجہ کفر قرار نہیں دیا۔ بلکہ وجہ کفر صرف اسی بات کو قرار دیا ہے کہ مفتری کہہ کر اس نے مجھے کافر کہا۔ اس لئے اسی حدیث کے مطابق جو کافر کہنے والے پر کفر لوٹاتی ہے، اس صورت میں بھی کفر لوٹا۔'' (ردتکفیر اہل قبلہ ص۴۲)

مزید لکھتے ہیں: ''چونکہ کافر کہنے والا اور کاذب کہنے والا معناً یکساں ہیں، یعنی مدعی (مرزاصاحب) کی دونوں تکفیر کرتے ہیں۔ اس لئے دونوں اس حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آجاتے ہیں۔'' (ردتکفیر اہل قبلہ مصنف محمد علی لاہوری صاحب ص۴۲، طبع ۱۹۵۰ء)

1940

نیز لاہوری جماعت کے معروف مناظر اختر حسین گیلانی لکھتے ہیں: ''جو (مرزاصاحب) کی تکذیب کرنے والے ہیں ان کے متعلق ضرور فرمایا کہ ان پر فتویٰ کفر لوٹ کر پڑتا ہے۔ کیونکہ تکذیب کرنے والے حقیقتاً مفتری قرار دے کر کافر ٹھہراتے ہیں۔''

(مباحثہ راولپنڈی ص۲۵۱، مطبوعہ قادیان)

اس سے صاف واضح ہے کہ جو لوگ مرزاغلام احمد قادیانی کو اپنے دعوؤں میں کاذب (جھوٹا) قرار دیتے ہیں یا انہیں کافر کہتے ہیں۔ ان کو لاہوری جماعت بھی کافر تسلیم کرتی ہے۔ صرف تکفیر کی وجہ کا فرق ہے۔ جو لوگ لاہوریوں کے نزدیک کفر کے فتوے سے مستثنیٰ اور صرف فاسق ہیں وہ صرف ایسے غیراحمدی ہیں جو مرزاصاحب کو کاذب یا کافر نہیں کہتے۔ اب غور فرمایئے کہ عالم اسلام میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو مرزاغلام احمد صاحب کی تکذیب نہیں کرتے؟ ظاہر ہے کہ جتنے مسلمان مرزاصاحب کو نبی یا مسیح موعود نہیں مانتے، وہ سب ان کی تکذیب ہی کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ سب لاہوری جماعت کے نزدیک بھی فتوائے کفر کے تحت آجاتے ہیں۔ کیونکہ مرزاصاحب کو مسیح موعود نہ ماننا اور ان کی تکذیب کرنا عملاً ایک ہی بات ہے خود مرزاصاحب لکھتے ہیں: ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

منیر انکوائری کمیشن کی رپورٹ میں جج صاحبان نے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مرزاصاحب کو نہ ماننا اور ان کی تکذیب کرنا ایک ہی بات ہے۔ لہٰذا جو فتویٰ تکذیب کرنے والوں

پر لگے گا، وہ درحقیقت تمام غیراحمدیوں پر عائد ہوگا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ''نماز جنازہ کے متعلق احمدیوں نے ہمارے سامنے بالآخر یہ مؤقف اختیار کیا کہ مرزاغلام احمد کا ایک فتویٰ حال ہی میں دستیاب ہوا ہے جس میں انہوں نے احمدیوں کو اجازت دی ہے کہ وہ ان مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شریک ہوسکتے ہیں [1941] جو مرزاصاحب کے مکذب اور مکفر نہ ہوں لیکن اس کے بعد بھی معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ کیونکہ اس فتویٰ کا ضروری مفہوم یہی ہے کہ اس مرحوم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی جو مرزاصاحب کو نہ مانتا ہو۔ لہٰذا اس اعتبار سے یہ فتویٰ موجودہ طرز عمل ہی کی تائید وتصدیق کرتا ہے۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ۱۹۵۴ء ص۲۱۲)

اب غور فرمائیے کہ فتویٰ کفر کے اعتبار سے عملاً لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں کیا فرق رہ گیا؟ قادیانی کہتے ہیں کہ تمام مسلمان غیراحمدی ہونے کی بناء پر کافر ہیں اور لاہوری جماعت والے کہتے ہیں کہ مرزاصاحب کو کاذب کہنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مرزاصاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ فتوائے کفر کے لوٹ کر پڑنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ اب اس اندرونی فلسفے کو وہ خود طے کریں کہ مسلمانوں کو کافر کہنے کی وجہ کیا ہے؟ لیکن عملی اعتبار سے مسلمانوں کے لئے اس کے سوا اور کیا فرق پڑا کہ ؎

ستم سے باز آکر بھی جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

بعض مرتبہ لاہوری جماعت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم مرزاصاحب کی تکذیب کرنے والوں کو جو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس سے مراد ایسا کفر نہیں جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دے۔ بلکہ ایسا کفر ہے جو ''فسق'' کے معنی میں بھی استعمال ہوجاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کفر سے ان کی مراد ''فسق'' ہی ہے تو پھر جو غیراحمدی مرزاصاحب کو کافر یا کاذب نہیں کہتے، ان کے لئے اس لفظ ''کفر'' کا استعمال کیوں درست نہیں؟ جبکہ وہ بھی لاہوریوں کے نزدیک ''فاسق'' ضرور ہیں۔ (النبوۃ فی الاسلام ص۲۱۵، طبع دوم ومباحثہ راولپنڈی ص۲۴۷)

لاہوری جماعت کی وجوہ کفر [1942]

مذکورہ بالا تشریحات سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے درمیان بنیادی عقائد کے اعتبار سے کوئی عملی فرق نہیں۔ فرق اگر ہے تو وہ الفاظ واصطلاحات اور فلسفیانہ تعبیروں کا فرق ہے اور ان کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص

جانتا ہے کہ یہ فرق لاہوری جماعت نے ضرورتہً اور مصلحتاً پیدا کیا ہے۔ اسی لئے ۱۹۱۴ء کے تنازعۂ خلافت سے پہلے اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ اب منقح طور پر ان کے کفر کی وجوہ درج ذیل ہیں:

۱...... قرآن وحدیث، اجماع امت، مرزاغلام احمد کے عقائد اور ذاتی حالات کی روشنی میں یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ مرزاغلام احمد ہرگز وہ مسیح نہیں جس کا قرب قیامت میں وعدہ کیا گیا ہے اور ان کو مسیح موعود ماننا قرآن کریم، متواتر احادیث اور اجماع امت کی تکذیب ہے۔ لاہوری مرزائی چونکہ مرزاغلام احمد کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس لئے کافر اور دائرۂ اسلام سے اسی طرح خارج ہیں جس طرح قادیانی مرزائی۔

۲...... مرزاغلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کو کافر کہنے کی بجائے اپنا دینی پیشوا قرار دینے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔

۳...... پیچھے بتایا جاچکا ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی سینکڑوں کفریات کے باوجود لاہوری جماعت اس بات کی قائل ہے کہ (معاذ اللہ) وہ آنحضرت ﷺ کا بروز تھا اور آنحضرت ﷺ کی نبوت اس میں منعکس ہوگئی تھی اور اس اعتبار سے اسے نبی کہنا درست ہے، یہ عقیدہ دائرۂ اسلام میں کسی طرح نہیں کھپ سکتا۔

۴...... دعوائے نبوت کے علاوہ مرزاغلام احمد قادیانی کی تصانیف بے شمار کفریات سے لبریز ہیں (جن کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہیں) لاہوری جماعت مرزا صاحب کی تمام تحریروں کو حجت اور واجب الاطاعت قرار دے کر ان تمام کفریات کی تصدیق کرتی ہے۔ محمد علی لاہوری [1943] صاحب لکھتے ہیں: ''اور مسیح موعود کی تحریروں کا انکار درحقیقت مخفی رنگ میں خود مسیح موعود کا انکار ہے۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۱، طبع دوم لاہور)

یہاں یہ واضح رہنا بھی ضروری ہے کہ اسلام میں ''مجدد'' کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ جب اسلام کی تعلیمات سے روگردانی عام ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ پھر سے لوگوں کو اسلامی تعلیمات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان مجددین کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔ نہ ان کی کسی بات کو شرعی حجت سمجھا جاتا ہے۔ نہ وہ اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ لوگوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ انہیں ضرور مجدد مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ لوگ انہیں مجدد کی حیثیت سے پہچان بھی جائیں۔ چنانچہ چودہ سو سالہ تاریخ میں مجددین کے ناموں میں بھی اختلاف رہا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص انہیں مجدد تسلیم نہ کرے تو شرعاً وہ گنہگار بھی نہیں ہوتا، نہ وہ اپنے تجدیدی کارنامے الہام کی بنیاد پر پیش کرتے ہیں اور نہ ان کے الہام کی تصدیق شرعاً واجب ہوتی

ہے۔اس کے بالکل برخلاف لاہوری جماعت مرزاصاحب کے لئے ان تمام باتوں کی قائل ہے۔ لہٰذا اس کا یہ دعویٰ کہ ’’ہم مرزاصاحب کو صرف مجدد مانتے ہیں۔‘‘ مغالطے کے سوا کچھ نہیں۔

مرزائی نبوت کی جھلکیاں ...... ایک نظر میں[1944]

ہم نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ: ’’ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔‘‘ (آئندہ صفحات میں اس کی تشریح پیش کی جارہی ہے)

مرزائیوں کے مزید کفریات اور گستاخیاں[1945]

عقیدۂ ختم نبوت کی صریح خلاف ورزی کے علاوہ مرزاصاحب کی تحریریں اور بہت سی کفریات سے بھری ہوئی ہیں۔ یہاں تمام کفریات کا ذکر کرنا تو مشکل ہے۔لیکن نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں

مرزاغلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو آنحضرتﷺ کا بروز تو قرار دیا ہی تھا۔اس کے علاوہ انہوں نے متعدد مقامات پر اپنے آپ کو خدا کا بروز بھی قرار دیا۔ چنانچہ ۱۵؍مارچ ۱۹۰۶ء کے خودساختہ الہامات میں ایک الہام یہ بھی تھا کہ انت منی بمنزلة بروزی یعنی ’’تو مجھ سے میرے بروز کے رتبے میں ہے۔‘‘

(تذکرہ ص۶۰۴ طبع سوم،ریویو آف ریلیجنز ج۵ نمبر۵،ماہ اپریل ۱۹۰۶ء ص۲۲)

نیز انجام آتھم میں اپنے الہامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے؟

انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی ’’تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔‘‘ (تذکرہ ص۲۲۰،اربعین نمبر۳ ص۲۳،خزائن ج۱۷ ص۴۱۰،انجام آتھم ص۵۱،خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

نیز لکھتے ہیں: ’’میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘

(کتاب البریہ ص۸۵،خزائن ج۱۳ ص۱۰۳،طبع دوم قادیان ۱۹۳۲ء، آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ طبع جدید ربوہ)

مزید کہتے ہیں: ’’اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور

عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کی مانند، یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی‘‘
(اربعین نمبر۳ص۲۵، خزائن ج۱۷ص۴۱۳ حاشیہ)

قرآن کریم کی تحریف اور گستاخیاں[1946]

مرزا صاحب نے قرآن کریم میں اس قدر لفظی اور معنوی تحریفات کی ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے یہ جسارت بھی کی ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات جو صراحۃً آنحضرت ﷺ کی شان میں نازل ہوئی تھیں۔ ان کو اپنے حق میں قرار دیا اور جو القاب اور امتیازات قرآن کریم نے سرکار دوعالم ﷺ کے لئے بیان فرمائے تھے تقریباً سب کے سب اس نے اپنے لئے مخصوص کر لئے اور یہ کہا کہ مجھے بذریعہ وحی ان القاب سے نوازا گیا ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل آیات قرآنی۔

۱...... ’’وما ارسلنك الا رحمة للعالمن‘‘ (اربعین نمبر۳ص۲۳، خزائن ج۱۷ص۴۱۰)

۲...... ’’وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ‘‘
(اربعین نمبر۳ص۳۶، خزائن ج۱۷ص۴۲۶)

۳...... ’’داعیاً الیٰ اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیرا‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۵، خزائن ج۲۲ص۷۸)

۴...... ’’قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘
(حقیقت الوحی ص۷۹، خزائن ج۲۲ص۸۲)

۵...... ’’ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم‘‘
(حقیقت الوحی ص۸۰، خزائن ج۲۲ص۸۳)

۶...... ’’انا فتحنالك فتحاً مبیناً لیغفرلك اللّٰہ ماتقدم من ذنبك وما تأخر‘‘
(حقیقت الوحی ص۹۴، خزائن ج۲۲ص۹۷)

۷...... ’’یٰس والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین‘‘
(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ص۱۱۰)

۸...... ’’انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم‘‘
(حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ص۱۰۵)

۹...... ’’سورۂ انا اعطینك الکوثر ‘‘کے بارے میں ہر شخص جانتا ہے کہ یہ سورت بطور

خاص آنحضرت ﷺ کا امتیاز بتانے کے لئے نازل ہوئی تھی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ: ''ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطاء کی ہے۔'' لیکن مرزا صاحب نے اس سورت کو اپنے حق میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ انا شانئك هو الابتر (بے شک آپ کا دشمن مقطوع النسل ہے) میں شانیٔ یعنی بدگو اور دشمن سے مراد ان کا ایک ''شقی، خبیث، بدطینت، فاسد القلب، ہندوزادہ، بدفطرت'' مخالف یعنی نومسلم سعد اللہ ہے۔ (انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

[1947] *[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.)]*

(اس موقعہ پر جناب چیئرمین صاحب نے صدارت چھوڑ دی۔ جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:

۱۰...... آنحضرت ﷺ کے خصوصی اعزاز یعنی معراج کو بھی مرزا نے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا کہ یہ میرے بارے میں کہا گیا ہے کہ: ''سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ'' پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گئی۔ (حقیقت الوحی ص۷۸، خزائن ج۲۲ ص۸۱)

۱۱...... اسی معراج کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ: ''ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ'' (حقیقت الوحی ص۷۶، خزائن ج۲۲ ص۷۹)

''پھر قریب ہوا تو بہت قریب ہوگیا، دوکمانوں یا اس سے بھی قریب تر۔''

مرزا غلام احمد نے یہ آیت بھی اپنی طرف منسوب کی ہے۔

۱۲...... قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' اور میں ایک رسول کی خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد (ﷺ) ہوگا۔

مرزا غلام احمد نے انتہائی جسارت اور ڈھٹائی سے دعویٰ کیا کہ اس آیت میں میرے آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے اور احمد سے مراد میں ہوں۔ (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

چنانچہ مرزائی صاحبان اسی پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس آیت میں احمد سے مراد

آنحضرت ﷺ کے بجائے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مرزا غلام احمد ہے۔ قادیانیوں کے خلیفۂ دوم مرزا [1948] بشیرالدین محمود نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ۲۷؍دسمبر ۱۹۱۵ء کو ایک مستقل تقریر کی جو انوار خلافت میں ان کی نظر ثانی کے بعد چھپی ہے۔ اس کے آغاز میں وہ کہتے ہیں: ''پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ یا آنحضرت ﷺ کا، اور کیا سورۂ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا۔ بشارت دی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے۔ یا حضرت مسیح موعود کے متعلق؟ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ ﷺ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد) کے متعلق ہی ہے۔'' (انوار خلافت ص۱۸، مطبوعہ امرتسر ۱۹۱۶ء)

یہ شرمناک، اشتعال انگیز، جگر سوز اور ناپاک جسارت اس حد تک بڑھی کہ ایک قادیانی مبلغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے ''اسمہ احمد'' کے عنوان سے ۱۹۳۴ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں ایک مفصل تقریر کی جو الگ شائع ہو چکی ہے، اس میں اس نے صرف یہی دعویٰ نہیں کیا کہ مذکورہ آیت میں احمد سے مراد آنحضرت ﷺ کے بجائے مرزا غلام احمد ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سورۃ صف میں صحابہ کرامؓ کو فتح ونصرت کی جتنی بشارتیں دی گئی ہیں وہ صحابہ کرامؓ کے لئے نہیں قادیانی جماعت کے لئے تھیں۔ چنانچہ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہتا ہے: ''پس یہ اُخریٰ [1] کتنی بے بہا نعمت ہے جس کی صحابہؓ تمنی کرتے رہے مگر وہ اسے حاصل نہ کر سکے اور آپ کو مل رہی ہے۔'' (اسمہ احمد ص۴۷، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

غور فرمایئے کہ سرکار دوعالم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کرامؓ کی یہ توہین اور قرآن کریم کی آیات کے ساتھ یہ گھناؤنا مذاق مسلمانوں جیسا نام رکھنے کے بغیر ممکن تھا؟

[1949] مرزائی ''وحی'' قرآن کے برابر

پھر یہ جسارت یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزا غلام احمد نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس پر نازل ہونے والی نام نہاد وحی (جس میں انتہائی درجے کی کفریات اور بازاری باتیں بھی موجود ہیں) ٹھیک قرآن کے برابر ہے، چنانچہ اپنے ایک فارسی قصیدے میں وہ کہتا ہے۔

[1] آیت قرآنی واخری تحبونہا نصر من اللّٰہ وفتح قریب ۰ (الصف:۱۳)

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا، ہمیں ست ایمانم
(نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

''یعنی خدا کی جو وحی میں سنتا ہوں خدا کی قسم میں اسے ہر غلطی سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح اسے تمام غلطیوں سے پاک یقین کرتا ہوں، یہی میرا ایمان ہے۔''

مرزاغلام احمد نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ قرآن کی طرح میری وحی بھی حد اعجاز کو پہنچی ہوئی ہے اور اس کی تائید میں انہوں نے ایک پورا قصیدہ اعجازیہ تصنیف کیا ہے جو ان کی کتاب ''اعجاز احمدی''میں شائع ہوگیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی توہین

اس کے علاوہ پوری امت مسلمہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے اور ان کی تعظیم وتقدیس کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ سرکار دوعالم محمد مصطفیٰﷺ بغیر کسی ادنیٰ شبہ کے تمام انبیاء سے افضل تھے۔ لیکن کبھی آپﷺ نے کسی دوسرے نبی کے بارے میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جوان کے شایان شان نہ ہو۔ لیکن مرزاغلام احمد قادیانی انسانی پستیوں کے تحت الثریٰ میں کھڑے ہوکربھی انبیاء علیہم السلام کی شان میں جوگستاخیاں کرتے رہے۔ اس کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے!

[1950]

۱...... ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح حاشیہ ص۶۶،خزائن ج۱۹ص۷۱)

۲...... ''مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سوسو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے......ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں...... میں نے جواب دیا کہ اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔''

(نسیم دعوت ص۶۹،خزائن ج۱۹ص۴۳۴،۴۳۵)

۳...... مرزاغلام احمد ایک نظم میں کہتے ہیں۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے
(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

اوراس کے بعد لکھتے ہیں: ''یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔''
(دافع البلاء ص۲۰،۲۱، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰،۲۴۱)

۴...... ازالہ اوہام میں مرزاصاحب نے اپنی ایک فارسی نظم لکھی ہے، اس میں وہ کہتے ہیں:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم
(ازالہ اوہام طبع اوّل ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

[1951] یعنی! ''یہ میں ہوں جو بشارتوں کے مطابق آیا ہوں۔ عیسیٰ کی کیا مجال کہ وہ میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے۔''

۵...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''
(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۶...... ''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

۷...... ''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔[1] اسی وجہ سے خدا [1952] نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور (باعفت) رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' (مقدمہ دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰ حاشیہ)

---

[1] ناانصافی ہوگی، اگر یہاں خود مرزاصاحب کی ''راست باز'' سیرت کے دو ایک واقع ذکر نہ کئے جائیں۔ مرزاصاحب کے مرید خاص مفتی محمد صادق صاحب مرزاصاحب کے ''غض بصر'' یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کے بیان میں لکھتے ہیں: ''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی، ایک دفعہ اس نے کیا...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۸...... نیز تمام انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیش گوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہوگئیں۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں، ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرتﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔'' (کشتی نوح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۶)

آنحضرتﷺ کی شان میں گستاخی

پھر تمام انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت ظاہر کر کے بھی انہیں تسلی نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزاغلام احمد کی گستاخیوں نے سرکار دوعالم، رحمتہ للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰﷺ کے دامن عظمت پر بھی دست درازی کی کوشش کی ہے، لکھا ہے کہ: ''خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں، کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی [1953] کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵، ۴۴۶)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے، وہاں ایک کونے میں کھرّا تھا جس میں پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔'' (ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق ص۳۸ قادیان ۱۹۳۶ء) نیز ایک نوجوان عورت عائشہ نامی مرزاصاحب کے پاؤں دبایا کرتی تھی۔ اس کے شوہر غلام محمد لکھتے ہیں: ''حضور کو مرحومہ کی خدمت پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔'' (الفضل مورخہ ۲۰؍مارچ ۱۹۲۸ء ص۸) اس کے علاوہ جو اجنبی عورتیں مرزاصاحب کے گھر میں رہتی تھیں اور ان کی مختلف خدمات پر مامور تھیں۔ ان کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سیرت المہدی از مرزابشیر احمد ایم۔اے۔ (ص۲۱ ج۳ ص۲۱۳ ج۳ ص۲۷۳ ج۳، ص۸۸ ج۳، ص۱۲۶ ج۳، ص۳۵ ج۳، ص۳ ج۳، ص۲۵۹ ج۱) جب کہ عوام کے لئے فتویٰ یہ تھا کہ ''بوڑھی عورت سے بھی مصافحہ کرنا جائز نہیں۔'' (سیرت المہدی ص۷۶، ج۲ مطبوعہ ۱۹۲۷ء) اور مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں: ''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔'' (ذکر حبیب ص۱۸)

اور خطبہ الہامیہ کی وہ عبارت پیچھے گزر چکی ہے جس میں اس نے اپنے کو سرکار دو عالمﷺ کا بروز ثانی قرار دے کر کہا ہے کہ یہ نیا ظہور پہلے سے اشد اقویٰ اور اکمل ہے۔
(دیکھئے خطبہ الہامیہ ص۱۸۱، خزائن ج۱۶ص۲۷۲)

نیز اپنے قصیدۂ اعجازیہ میں (جسے قرآن کی طرح معجز قرار دیا ہے) یہ شعر بھی کہا ہے کہ:

لــــہ خسف الــقــمــر الــمـنـیـر وان لــی
غســا الــقــمــر ان الــمـشـرقــان اتـنـکـر

اس یعنی آنحضرتﷺ کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص۱۸۳)

سچ ہے کہ: ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں۔

صحابہؓ کی توہین

جو شخص اس دیدہ دلیری کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کی توہین کرسکتا ہو، وہ صحابہ کرامؓ کو تو کیا خاطر میں لاسکتا ہے؟ چنانچہ مندرجہ ذیل عبارتیں بلاتبصرہ پیش خدمت ہیں۔

۱...... ''جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔'' (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ص۲۵۸)

۲...... ''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔''
(اشتہار معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

[1954] ۳...... ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۱ص۱۳۱)

۴...... ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ ابھی اس عقیدے سے بے خبر تھے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ص۲۸۵)

یہاں ''نادان صحابی'' کا لفظ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے لئے استعمال کیا ہے۔
(خطبہ الہامیہ ص۱۴۹، خزائن ج۱۶ص۲۲۹، حقیقت الوحی ص۳۳، ۳۴، خزائن ج۲۲ص۳۵، ۳۶)

اہل بیتؓ کی توہین

۱...... گستاخی اور جسارت کی انتہاء ہے کہ لکھتے ہیں: ''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں

اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۹، خزائن ج۱۸ ص۲۱۳)

۳...... ’’میں خدا کا کشتہ ہوں، لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

۴...... ’’تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا، اور تمہارا وِرد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے؟ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۸۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۴)

۵......

کربلائیست سیر ہر آنم | صد حسین است درگریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کی توہین کے بعد اپنی اولاد کو ’’پنج تن‘‘ کے لقب سے مقدس قرار دیتے ہوئے کہا:

1955

۶......

مری اولاد سب تیری عطا ہے | ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں | یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

(درثمین اردو ص۴۴)

شعائر اسلامی کی توہین

مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں: ’’اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی ام قرار دیا ہے۔ اس لئے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی۔ جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔‘‘ (حقیقت الرؤیا ص۴۵ ایڈیشن اوّل ۱۹۱۸ء)

آگے کہتے ہیں: ’’حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے، پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے، پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا، آخر ماؤں کا دودھ سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔‘‘

(حقیقت الرؤیا ص۴۶، مطبوعہ قادیان ۱۳۳۶ھ)

''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے...... حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خداتعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔''
(برکات خلافت ص۵، طبع قادیان ۱۹۱۴ء)

[1956] ۳...... اور مرزاغلام احمد قادیانی کہتے ہیں۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص۵۰)

اسلام اور مسلمانوں کی مکرم ترین شخصیات انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی شان میں ایسی کھلم کھلا گستاخیوں کے بعد مرزاغلام احمد جیسے شخص کو نبی، رسول اللہ کا بروز، خاتم انبیاء اور محمد مصطفیﷺ، جیسے خطابات دیئے گئے۔ اس کے مریدوں کو صحابہ کرام کہا گیا اور ان کے ساتھ رضی اللہ عنہم لکھا گیا۔ مرزاغلام احمد کی بیوی کو ام المؤمنین قرار دیا گیا۔ مرزا کے جانشینوں کو خلفاء اور صدیقین کے لقب عطا ہوئے۔ قادیان ارض حرم اور ''ام القریٰ'' کہلایا اور اپنے سالانہ جلسے کو ''حج'' کہا گیا۔ اس کے باوجود یہ اصرار ہے کہ مسلمان ہیں تو بس یہی، اور اسلام ہے تو صرف قادیانیوں کے مذہب میں۔

تفوبر تو اے چرخ گردوں تفو

مرزاصاحب کے چند الہامات

معزز ارکان اسمبلی کی معلومات اور دلچسپی کے لئے مرزاصاحب کے چند خاص الہامات اور ان کی زندگی کے چند اہم گوشے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ یہ اندازہ کر سکیں کہ مرزائی صاحبان جس شخص کو نبی اور رسول کہتے ہیں، وہ کیا تھا؟ اور عقیدۂ ختم نبوت سے قطع نظر، اس مزاج اور اس انداز کے انسان میں کہیں دور دور نبوت کے مقدس منصب کی کوئی بو نظر آتی ہے! پہلے الہامات کو لیجئے جو بلاتبصرہ حاضر ہیں۔

''زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''
(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)

[1957] حالانکہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان

قومہ لیبین لھم (ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔مگر اپنی قوم ہی کی زبان میں تاکہ انہیں کھول کر بتادے)

اس طرح خود مرزاصاحب نے بھی (چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ص۲۱۸) میں تحریر کیا ہے: ''بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو۔''

اب مرزاصاحب کے ایسے الہامات اور مکاشفات ملاحظہ فرمایئے۔قرآن حکیم اور اپنے فیصلے کے خلاف مرزاصاحب کو ان زبانوں میں بھی الہامات ہوئے ہیں جن کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے۔ہم بطور نمونہ مرزاصاحب کے چند الہامات درج ذیل کرتے ہیں۔

۱...... ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس ''اے میرے خدا، اے میرے خدا، مجھے کیوں چھوڑ دیا۔'' آخری فقرہ اسی الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔''

(البشریٰ ج۱ص۳۶، تذکرہ ص۹۱طبع سوم)

۲...... ''اس (خداتعالیٰ) نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پردو برس گزر گئے......مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ بس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۶،۴۷، خزائن ج۱۹ص۵۰)

''مریم کو (اس عاجز) دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔''

(کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ص۵۱)

۳...... ''یریدون ان یروا طمثك......یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔مگر خداتعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ص۵۸۱)

۴...... ''ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔عاج کے معنی ابھی تک نہیں کھلے۔''

(براہین احمدیہ ہر چہار جلد اوّل ص۵۵۶، خزائن ج۱ص۶۶۲،۶۶۳ حاشیہ)

[1958] ۵...... ''ایک دفعہ ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی۔ کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم اس لئے دعا کی گئی ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا

میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۵، ۳۴۶)

(متعدد اراکین نے ''ٹیچی ٹیچی'' کا مطلب پوچھا)

مولوی مفتی محمود: ''ٹیچی'' شاید ''ٹیچنگ'' سے ہے، یعنی پڑھانے والا۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: مولانا صاحب! ''ٹیچی کا مطلب ہے ''ٹچ ٹائم تے آن والا'' (یعنی عین وقت پر آنے والا) اس کی تفسیر انہوں نے کی ہے۔ ٹچ ٹائم پر آنے والا۔''

مولوی مفتی محمود: مرزا جی کے فرشتہ نے یا پہلے جھوٹ بولا یا پھر، جس نبی کا فرشتہ جھوٹ بولتا ہے وہ نبی کیسے سچا ہو سکتا ہے؟

۶...... ''۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء حالت کشفی میں جب کہ حضرت کی طبیعت ناساز تھی، ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا۔ خاکسار پیپر منٹ۔'' (مکاشفات مرزا ص ۳۸، تذکرہ ص ۵۲۷ طبع سوم)

۷...... مرزا صاحب کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد صاحب بی.او.ایل پلیڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسوم اسلامی قربانی ص ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں۔ ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

۸...... ''پھر بعد اس کے خدا نے فرمایا۔ شعنا، نعسا دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔ آئی لو. یو، آئی شیل گو یو، لارج پارٹی آف اسلام۔''[1959] (براہین احمدیہ ص ۵۵۴، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴ حاشیہ)

۹...... ''ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اوّل یہ الہام ہوا آئی لو. یو۔ آئی ایم ود یو۔ آئی شیل ہیلپ یو، آئی کین وہٹ آئی ول ڈو۔ پھر بعد اس کے بہت زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین وٹ وی ول ڈو اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا کہ ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے اور باوجود پر دہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے روح کو معنی معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملتی تھی اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہتا ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۳، ۶۴ طبع سوم)

۱۰...... ’’کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا اور مجھے مخاطب کر کے بولا۔ ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔‘‘ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص۳۸۰ طبع سوم)

۱۱...... ’’مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا۔‘‘ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔‘‘ (تذکرہ ص۳۸۰ طبع سوم)

۱۲...... ’’جب کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خداتعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔‘‘

(تذکرہ ص۳۸۱ طبع سوم)

۱۳...... مرزاصاحب کا ایک نام خداتعالیٰ نے بقول مرزابشیرالدین حسب ذیل رکھا، دیکھو الفضل مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۴۷ء۔

امین الملک جے سنگھ بہادر، (تذکرہ ص۷۶۲ طبع سوم)

[1960] مرزاصاحب کی پیشین گوئیاں

مرزاغلام احمد صاحب قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ: ’’بدخیال لوگوں کو واضح رہے کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اب ہم یہاں مرزاغلام احمد صاحب کی صرف دو پیش گوئیاں بطور نمونہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ جنہیں پورا کرنے کے لئے جناب مرزاصاحب نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حیلے حوالے کئے ٹوٹکے استعمال کئے اور یہاں تک کہ رشوت تک دینے کی بھی پیش کش کی۔ مگر وہ پوری نہ ہوسکیں۔

محمدی بیگم سے نکاح

مرزاصاحب کی چچازاد بہن کی ایک لڑکی تھی جس کا نام محمدی بیگم تھا۔ والد اس لڑکی کا اپنے کسی ضروری کام کے لئے مرزاصاحب کے پاس آیا۔ پہلے تو مرزاصاحب نے شخص مذکورہ کو حیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی۔ مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا اور اس کا اصرار بڑھا تو مرزا صاحب نے الہام الٰہی کا نام لے کر ایک عدد پیش گوئی کر دی کہ: ’’خداتعالیٰ کی طرف سے مجھ کو

الہام ہوا ہے کہ تمہارا یہ کام اس شرط پر ہوسکتا ہے کہ اپنی بڑی لڑکی کا نکاح مجھ سے کردو۔‘‘
(آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۶ ملخص، خزائن ج۵ ص ایضاً)

وہ شخص غیرت کا پتلا تھا۔ یہ بات سن کر واپس چلا گیا۔ مرزاصاحب نے بعدازاں ہر چندکوشش کی، نرمی، سختی، دھمکیاں، لالچ، غرض ہر طریقہ کو استعمال کیا، مگر وہ شخص کسی طرح بھی رام نہ ہوسکا۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مرزاصاحب نے چیلنج کر دیا کہ: [1961] ’’میں اس پیش گوئی کو اپنے صدق وکذب کے لئے معیار قرار دیتا ہوں اور یہ خدا سے خبر پانے کے بعد کہہ رہا ہوں۔‘‘
(انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

اور فرمایا کہ: ’’ہر روک دور کرنے کے بعد اس لڑکی کو خداتعالیٰ اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۸)

آخرکار مرزاصاحب کی ہزار کوششوں کے باوجود محمدی بیگم کا نکاح ان سے نہ ہوسکا اور سلطان محمد نامی ایک صاحب سے اس کی شادی ہوگئی۔ اس موقع پر مرزاصاحب نے پھر پیش گوئی کی کہ: ’’نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۳)

آگے اپنا الہام ان الفاظ میں بیان کیا: ’’میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۳)

اور ایک موقع پر یہ دعا کی کہ: ’’اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا، یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو……اور اگر اے خداوند! یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۱۱۶)

لیکن محمدی بیگم بدستور اپنے شوہر کے گھر میں رہی اور مرزاصاحب کے نکاح میں نہ آنا تھا۔ نہ آئی اور ’’مرزاصاحب ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ کے مرض میں مبتلا ہوکر انتقال کر گئے۔‘‘
(حیات ناصر ص۱۴)

[1962] اس کے بعد کیا ہوا؟ مرزاصاحب کے منجھلے صاحبزادے مرزابشیراحمد ایم۔اے رقمطراز ہیں: ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم! بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب جالندھر جاکر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے

ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے (تانگے) میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے۔''

(سیرت المہدی ج۱ص۱۹۲،۱۹۳، روایت نمبر ۱۷۹)

حالانکہ جناب مرزا صاحب خود تحریر کرتے ہیں کہ: ''ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پورا ہونے کی کوشش کرے اور کراوے۔'' (سراج منیر ص۲۳، خزائن ج۱۲ ص۲۷)

اور محمدی بیگم اپنے خاوند مرزا سلطان محمد کے گھر تقریباً چالیس سال بخیر وخوبی آباد رہی اور [1963] اب لاہور میں اپنے جواں سال ہونہار مسلمان بیٹوں کے ہاں ۱۹؍نومبر ۱۹۶۶ء کو انتقال فرما گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! (ہفتہ وار الاعتصام لاہور اشاعت ۲۵؍نومبر ۱۹۶۶ء)

آتھم کی موت کی پیشین گوئی

مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم پادری سے امرتسر میں پندرہ دن تحریری مناظرہ کیا۔ جب مباحثہ بے نتیجہ رہا تو مرزا صاحب نے ۵؍جون ۱۸۹۳ء کو ایک عدد پیش گوئی صادر فرمادی۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے: ''مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ (فریق مخالف) ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔''

(جنگ مقدس ص۱۸۹، خزائن ج۶ ص۲۹۲،۲۹۳)

غرض مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق عبداللہ آتھم کی موت کا آخری دن ۵؍ستمبر

۱۸۹۴ء بنتا تھا۔اس دن کی کیفیت مرزا صاحب کے فرزندار جمند جناب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی کی زبانی ملاحظہ ہو،فرماتے ہیں:

قادیان میں ماتم

''آتھم کے متعلق پیش گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی۔مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطراب سے دعائیں کی گئیں۔میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری [1964] طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اوّل مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں اکٹھے ہوگئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ان کی چیخیں سوسو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ! آتھم مر جائے، یا اللہ! آتھم مر جائے۔مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجے میں آتھم تو نہ مرا۔'' (خطبہ مرزا محمود احمد،مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۲۰؍جولائی ۱۹۴۰ء)

اور اس قادیانی اضطراب پر مزید روشنی مرزا صاحب کے منجھلے صاحبزادے بشیر احمد ایم.اے کی روایت سے پڑتی ہے کہ ابا جان نے آتھم کی موت کے لئے کیا کیا تدبیریں اختیار کیں اور کون کون سے ٹوٹکے استعمال کئے۔چنانچہ تحریر کرتے ہیں:''بسم اللہ الرحمن الرحیم ! بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تر کیف فعل ربك باصحاب الفیل ۰ الخ !اور ہم نے یہ وظیفہ قریب ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے۔کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا دانے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں

دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس [1965] لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل طبع دوم ص۱۷۸، روایت نمبر۱۶۰)

مگر دشمن ایسا سخت جان نکلا کہ بجائے ۵ کے ۶ رستمبر کا سورج بھی غروب ہو گیا مگر وہ نہ مرا اور یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)]

(اس موقع پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی۔ جسے جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:

تمہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ دشنام طرازی کبھی نہیں کرتے، انہوں نے کبھی گالیوں کے جواب میں بھی گالیاں نہیں دیں۔ اس معیار کے مطابق مرزا صاحب، کی مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ فرمائیں:

علماء کو گالیاں

۱...... ''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے، اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلوادیا۔'' (انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۱)

۲...... ''بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ ص۳۰۲ حاشیہ)

[1966] ۳...... ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۰۹)

۴...... ''ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں،خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کے تمام گروہ، علیہم نعال لعن اللّٰہ الف الف مرۃ[1]'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶،خزائن ج۱۱ص۳۳۰)

۵...... ''اے بدذات،خبیث......نابکار۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰،خزائن ج۱۱ص۳۳۴)

۶...... ''اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی اور ہامان سے مراد نومسلم سعداللہ ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶،خزائن ج۱۱ص۳۴۰)

۷...... ''نامعلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا۔مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

مسلمانوں کو گالیاں

۸...... ''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلني ويصدق دعوتي الاذرية البغايا الذين ختم اللّٰه علىٰ قلوبهم فهم لا يقبلون''
(آئینہ کمالات ص۵۴۷،۵۴۸،خزائن ج۵ص ایضاً)

ترجمہ: ''ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔''

۹...... ''ان العدیٰ صاروا خنازير الفلا ونسائهم من دونهن الا كلب''
(نجم الہدیٰ ص۱۰،خزائن ج۱۴ص۵۳)

1967 ترجمہ: ''میرے دشمن جنگلوں کے سؤر ہوگئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

۱۰...... ''جو شخص......اپنی شرارت سے بار بار کہے گا (کہ پادری آتھم کے زندہ رہنے سے مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط اور عیسائیوں کی فتح ہوئی) اور کچھ شرم وحیا کو کام نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے،انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوارالاسلام ص۳۰،خزائن ج۹ص۳۱)

[1] یعنی ان پر ہزار ہزار بار لعنت کے جوتے پڑیں۔

یہ شیریں زبانی ملاحظہ فرمایئے اور مرزائیوں سے پوچھئے:

محمدؐ بھی تیرا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرف شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا

لن تجتمع امتی علی الضلالة

ترجمہ: ''میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوگی۔'' (ابن ماجہ ص۲۹۱،ابواب الفتن)

[1969] عالم اسلام کا فیصلہ

گزشتہ صفحات میں جو ناقابل انکار دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع ہو چکا ہے کہ مرزائی مذہب کے متبعین کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم اپنی اس یادداشت کے ساتھ علماء کرام کے ان فتاویٰ اور عدالتی مقدمات کے فیصلوں کی مطبوعہ نقول بطور ضمیمہ منسلک کر رہے ہیں۔ جو عالم اسلام کے مختلف مکاتب فکر، مختلف حلقوں اور اداروں نے شائع کئے ہیں۔ لیکن ان کا خلاصہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

فتاویٰ

مرزائیوں کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر عالم اسلام میں جو فتوے دیئے گئے۔ ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ تاہم چند اہم مطبوعہ فتاویٰ کا حوالہ درج ذیل ہے:

۱...... رجب ۱۳۳۶ھ میں ایک استفتاء برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء سے کیا گیا تھا، جو ''فتویٰ تکفیر قادیان'' کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس میں دیوبند، سہارنپور، تھانہ بھون، رائے پور، دہلی، کلکتہ، بنارس، لکھنؤ، آگرہ، مراد آباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، ملتان، ہوشیار پور، گورداسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، حیدرآباد دکن، بھوپال اور رام پور کے تمام مکاتب فکر اور تمام دینی مراکز کے علماء نے باتفاق مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتویٰ تکفیر قادیان شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

۲...... اسی قسم کا ایک فتویٰ ۱۹۶۵ء میں دفتر اہل حدیث امرتسر کی طرف سے ''فسخ نکاح مرزائیاں'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور اس میں برصغیر کے مکاتب فکر کے علماء کے دستخط موجود ہیں۔

۳...... مقدمہ بہاولپور میں جو فتاویٰ پیش ہوئے، ان میں برصغیر کے علاوہ بلاد عربیہ کے فتاویٰ بھی شامل تھے۔ (دیکھئے فتاویٰ مندرجہ ''حجت شرعیہ'' شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، ملتان)

[1970]۴...... ایک فتویٰ ’’مؤسسة مكة للطباعة والاعلام‘‘ کی طرف سے سعودی عرب میں شائع ہوا جس میں حرمین شریفین، بلاد حجاز وشام کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کا فیصلہ درج ہے۔ اس کے چند جملے یہ ہیں: ’’لا شك ان اذنابه من القاديانية والاهورية كلها كافرون‘‘ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد کے تمام متبعین خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری سب کافر ہیں۔
(القادیانیہ فی نظر علماء الامتہ الاسلامیہ ص۱۱، طبع مکہ مکرمہ)

پاکستان کے ۳۳ علماء کا مطالبہ ترمیم

۱۹۵۳ء میں پاکستان کے دستور پر غور کرنے کے لئے تمام مکاتب فکر کے مسلمہ نمائندہ علماء کا جو مشہور اجتماع ہوا اس میں ایک ترمیم یہ بھی تھی کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے کر پنجاب اسمبلی میں ان کے لئے ایک نشست مخصوص کر دی جائے اور دوسرے علاقوں کے قادیانیوں کو بھی اس نشست کے لئے کھڑے ہونے اور ووٹ دینے کا حق دے دیا جائے۔ اس ترمیم کو علماء نے ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے: ’’یہ ایک نہایت ضروری ترمیم ہے۔ جسے ہم پورے اصرار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ملک کے دستور سازوں کے لئے یہ بات کسی طرح موزوں نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور مخصوص اجتماعی مسائل سے بے پرواہ ہو کر محض اپنے ذاتی نظریات کی بناء پر دستور بنانے لگیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملک کے جن علاقوں میں قادیانیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں کے ساتھ ملی جلی ہے وہاں اس قادیانی مسئلے نے کس قدر نازک صورتحال پیدا کر دی ہے۔ ان کو پچھلے دور کے بیرونی حکمرانوں کی طرح نہ ہونا چاہئے جنہوں نے ہندو مسلم مسئلہ کی نزاکت کو [1971] اس وقت تک محسوس کر کے ہی نہ دیا جب تک متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ دونوں قوموں کے فسادات سے خون آلودہ نہ ہو گیا۔ جو دستور ساز حضرات خود اس ملک کے رہنے والے ہیں ان کی یہ غلطی بڑی افسوسناک ہوگی کہ وہ جب تک پاکستان میں قادیانی مسلم تصادم کو آگ کی طرح بھڑکتے ہوئے نہ دیکھ لیں اس وقت تک انہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ یہاں ایک قادیانی مسلم مسئلہ موجود ہے، جسے حل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مسئلہ کو جس چیز نے نزاکت کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی ایک طرف مسلمان بن کر مسلمانوں میں گھستے بھی ہیں اور دوسری طرف عقائد، عبادات اور اجتماعی شیرازہ بندی میں مسلمانوں سے نہ صرف الگ بلکہ ان کے خلاف صف آراء بھی ہیں اور مذہبی طور پر تمام مسلمانوں کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں۔ اس خرابی کا علاج آج بھی یہی ہے اور پہلے بھی یہی تھا۔

(جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے اب سے بیس برس پہلے فرمایا تھا) کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے دیا جائے۔‘‘

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد

مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں جو مرکز اسلام کی حیثیت رکھتا ہے۔ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ مطابق اپریل ۱۹۷۴ء میں پورے عالم اسلام کی دینی تنظیموں کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں اسلامی ممالک بلکہ مسلم آبادیوں کی ۱۴۴ تنظیموں کے نمائندے شامل تھے۔ یہ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا۔ اس میں مرزائیت کے بارے میں جو قرارداد منظور ہوئی، وہ مرزائیت کے کفر ہونے پر تازہ ترین اجماع امت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:

[1972] القادیانیة نحلة هدامة تتخذ من اسم الاسلام شعاراً لسترا غراضها الخبیثة وابرز مخالفتها للاسلام ادعاء زعیمها النبوة وتحریف النصوص القرآنیة وابطالهم للجهاد القادیانیة ربیبة استعمار البریطانی ولا تظهر الافی ظل حمایة تخون القادیانیة قضایا الامة الاسلامیة وتقف موالیة للاستعمار والصهیونیة تتعاون مع القوی الناهضة للاسلام وتتخذ هذه القوی واجهت لتحطیم لاعقیدة الاسلامیة وتحریفها وذلك بمایأتی

الف...... انشاء معابدتمولها القوی المعادیة ویتم فیها التضلیل بالکفر القادیانی المنحرف۔

ب...... فتح مدارس ومعاهدو ملاجی، للایتام وفیها جمیعا تمارس القادیانیة نشاطها التخریبی لحساب القوی المعاریة للاسلام وتقوم القادیانیة بنشرترجمات محرفة لمعانی القرآن الکریم بمختلف اللغات العالمیة ولمقاومة خطرها قرر المؤتمر:

۱...... تقوم کل هیئة اسلامیة بحصر النشاط القادیانی فی معابدهم ومدارسهم وملاجئهم وکل الامکنة التی یمارسون فیها نشاطهم الهدام ۰ فی منطقتها وکشف القادیانیین والتعریف بهم للعالم الاسلامی تفادیا للوقوع فی حبائلهم۔

۲...... اعلان کفر هذه الطائفة وخروجها علی الاسلام۔

٣...... عدم التعامل مع القاديانيين اوالاحمديين ومقاطعتهم اقتصاديًا واجتماعيًا وثقافيًا وعدم التزوج منهم وعدم دفنهم فى مقابر المسلمين ومعاملتهم باعتبارهم كفارًا۔

٤...... مطالبة الحكومات الاسلامية بمنع كل نشاط لاتباع ميرزا غلام احمد مدعى النبوة واعتبارهم اقليت مسلمة ويمنعون من تولى الوظائف الحساسة للدولة۔

٥...... نشر مصورات لكل التحريفات القاديانية فى القرآن الكريم مع حصر الترجمات القاديانية لمعانى القرآن والتغبية عليها ومنع تداول هذه الترجمات۔

ترجمہ قرارداد

قادیانیت ایک باطل فرقہ ہے جو اپنی اغراض خبیثہ کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں کو ڈھانا چاہتا ہے۔ اسلام کے قطعی اصولوں سے اس کی مخالفت ان باتوں سے واضح ہے۔

الف...... اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرنا۔

ب...... قرآنی آیات میں تحریف۔

ج...... جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

قادیانیت کی داغ بیل برطانوی سامراج نے رکھی اور اسی نے اسے پروان چڑھایا۔ وہ سامراج کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے۔ قادیانی اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دے کر مسلمانوں کے مفادات سے غداری کرتے ہیں اور ان طاقتوں کی مدد سے اسلام کے بنیادی عقائد میں تحریف وتبدیل اور بیخ کنی کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً:

الف...... دنیا میں مساجد کے نام پر اسلام دشمن طاقتوں کی کفالت سے ارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

ب...... مدارس، سکولوں، یتیم خانوں اور امدادی کیمپوں کے نام پر غیرمسلم قوتوں کی مدد سے ان ہی کے مقاصد کی تکمیل۔

ج...... دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت وغیرہ ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس میں طے کیا گیا کہ:

دنیا بھر کی ہر اسلامی تنظیم اور جماعتوں کا فریضہ ہے کہ وہ قادیانیت اور اس کی ہر قسم اسلام دشمن سرگرمیوں کی ان کے معابد، مراکز، یتیم خانوں وغیرہ میں کڑی نگرانی کریں اور ان کے

تمام درپردہ سیاسی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں اور اس کے بعد ان کے پھیلائے ہوئے جال، منصوبوں، سازشوں سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے انہیں پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔ نیز:

الف...... اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے اور یہ کہ اس وجہ سے انہیں مقامات مقدسہ حرمین وغیرہ میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاسکے گی۔ مسلمان احمدیوں سے کسی قسم کا معاملہ نہیں کریں گے اور اقتصادی، معاشرتی، اجتماعی، عائلی وغیرہ ہر میدان میں ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

د...... کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ ان کے تمام وسائل اور ذرائع کو ضبط کیا جائے اور کسی قادیانی کو کسی اسلامی ملک میں کسی قسم کا بھی ذمہ دارانہ عہدہ نہ دیا جائے۔

ہ...... قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات سے لوگوں کو خبردار کیا جائے، اور ان کے تمام تراجم قرآن کا شمار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان تراجم کی ترویج کا انسداد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! دس پندرہ منٹ کے لئے رسٹ کرلیں۔

[1975]*The House is adjourned for 15 minutes. We will start at 11:15 am.*

(ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کردیا گیا۔ ہم سوا گیارہ بجے دوبارہ اجلاس شروع کریں گے)

The Special Committee adjourned for tea break to re-assemble at 11:15 am.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے ملتوی کردیا گیا۔ دوبارہ اجلاس سوا گیارہ بجے شروع ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں)

جناب چیئرمین: مفتی صاحب کو بلائیں جی۔ (مفتی صاحب اندر داخل ہوئے)
جناب چیئرمین: دومنٹ انتظار کرلیں۔(وقفہ) مولانا مفتی محمود!
مولوی مفتی محمود:

عدالتوں کے فیصلے

اب ان عدالتی فیصلوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے جن میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔

فیصلہ مقدمہ بہاول پور

باجلاس جناب منشی محمد اکبر خاں صاحب، بی۔اے، ایل۔ایل۔بی ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاول پور بمقدمہ مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش سکنہ احمد پور شرقیہ، ریاست بہاول پور، بنام عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد سکنہ موضع مہند تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاول پور۔دعویٰ دلاپانے ڈگری استقراریہ مشعر تنسیخ نکاح فریقین بوجہ ارتداد شوہر مدعا علیہ تاریخ فیصلہ ۷؍فروری ۱۹۳۵ء۔

[1976] ***Sheikh Muhammad Rashid:*** *(Minister for Health and Social Welfare) I may only point out that all important parts of the judgments of different courts should be read out.*

(شیخ محمد رشید: (صحت وسماجی بہبود کے وفاقی وزیر) میں اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف عدالتوں کے فیصلہ جات کے اہم حصے پڑھے جانے چاہئیں)

Mr. Chairman: *The judgments of the courts run into hundred of pages and their operative parts are many. The details are given in the judgments.*

He is giving operative portions to support thier claim.

(جناب چیئرمین: عدالتوں کے فیصلے سوصفحات پر محیط ہیں اور ان میں بہت سارے اہم حصے ہیں۔فیصلوں میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ یہ صاحب اپنے دعویٰ کے ثبوت میں صرف عملی حصے پیش کررہے ہیں)

مولوی مفتی محمود: عدالت مذکورہ نے مقدمہ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد آخر میں اپنا فیصلہ مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر کیا اور سنایا۔

اوپر کی تمام بحث سے یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور کہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین بایں معنی نہ ماننے سے کہ آپ آخری نبی ہیں ارتداد واقع ہوجاتا ہے اور کہ عقائد اسلامی کی رو سے ایک شخص کلمہ کفر کہہ کر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

مدعاعلیہ، مرزاغلام احمد صاحب کو عقائد قادیانی کی رو سے نبی مانتا ہے اور ان کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمدیہ میں قیامت تک سلسلہ نبوت جاری ہے۔ یعنی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین یعنی آخری نبی تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کو نیا نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں۔ان کی تفصیل اوپر بیان کی جاچکی ہے۔اس لئے مدعاعلیہ اس اجماعی عقیدۂ امت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جاوے گا اور اگر ارتداد کے معنی کسی مذہب کے اصولوں سے بکلی انحراف کے لئے جاویں تو بھی مدعا علیہ مرزاصاحب کو نبی ماننے سے ایک نئے مذہب کا پیرو سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے قرآن کی تفسیر اور معمول بہ مرزاصاحب کی وحی ہوگی۔ نہ کہ احادیث واقوال فقہا جن پر کہ اس وقت تک مذہب اسلام قائم چلا آیا ہے اور جن میں سے بعض کے مستند ہونے کو خود مرزاصاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

[1977] علاوہ ازیں احمدی مذہب میں بعض احکام ایسے ہیں کہ شرع محمدی پر مستزاد ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں۔ مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے۔ زکوٰۃ پر ایک زائد حکم ہے۔اسی طرح غیراحمدی کا جنازہ نہ پڑھنا۔کسی احمدی کی لڑکی غیراحمدی کو نکاح میں نہ دینا۔ کسی غیراحمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا شرع محمدی کے خلاف اعمال ہیں۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ان امور کی توجیہیں بیان کی گئی ہیں کہ وہ کیوں غیراحمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے، کیوں ان کو نکاح میں لڑکی نہیں دیتے۔لیکن یہ توجیہیں اس لئے کارآمد نہیں کہ

یہ امور ان کے پیشواؤں کے احکام میں مذکور ہیں۔ اس لئے وہ ان کے نقطۂ نگاہ سے شریعت کا جزو سمجھے جائیں گے جو کسی صورت میں بھی شرع محمدی کے موافق تصور نہیں ہو سکتے۔ اس کے ساتھ جب یہ دیکھا جاوے کہ وہ تمام غیر احمدی کو کافر سمجھتے ہیں تو ان کے مذہب کو مذہب اسلام سے ایک جدا مذہب قرار دینے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں مدعا علیہ کے گواہ مولوی جلال الدین شمس نے اپنے بیان میں مسیلمہ وغیرہ کاذب مدعیان نبوت کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گواہ مذکور کے نزدیک دعویٰ نبوت کاذبہ ارتداد ہے اور کاذب مدعی نبوت کو جو مان لے وہ مرتد سمجھا جاتا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کاذب مدعی نبوت ہیں۔ اس لئے مدعا علیہ بھی مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا ابتدائی تنقیحات جو ۴؍نومبر ۱۹۲۶ء کو عدالت منصفی احمد پور شرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔ بحق مدعیہ ثابت قرار دے جا کر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے اور اگر مدعا علیہ کے عقائد کو بحث مذکورہ بالا کی روشنی میں دیکھا جاوے تو بھی مدعا علیہ کے ادّعا کے مطابق مدعیہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی امتی نبی نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اس کے علاوہ جو دیگر عقائد مدعا علیہ نے اپنی [1978] طرف منسوب کئے ہیں۔ وہ گو عام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں۔ لیکن ان عقائد پر وہ انہی معنوں میں عمل پیرا سمجھا جاوے گا۔ جو معنی کہ مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں اور یہ معنی چونکہ ان معنوں کے مغائر ہیں جو جمہور امت آج تک لیتی آئی اس لئے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور ہر دو صورتوں میں وہ مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح جو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی۔ مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں مدعا علیہ لینے کی حقدار ہوگی۔

اس ضمن میں مدعا علیہ کی طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دو فریق چونکہ قرآن مجید کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں اور اہل کتاب کا نکاح جائز ہے۔ اس لئے بھی مدعیہ کا نکاح فسخ قرار نہیں دینا چاہئے۔ اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک دوسرے کو مرتد کہتے ہیں تو ان کے اپنے اپنے عقائد کی رو سے بھی ان کا باہمی نکاح قائم نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے نہ کہ مردوں سے بھی۔ مدعیہ کے دعویٰ کی رو

سے چونکہ مدعاعلیہ مرتد ہو چکا ہے۔اس لئے اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے بھی اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔ مدعیہ کی یہ حجت وزن دار پائی جاتی ہے۔لہٰذا اس بناء پر بھی وہ ڈگری پانے کی مستحق ہے۔

مدراس ہائیکورٹ وغیرہ کے فیصلے کا جواب

مرزائیوں کی طرف سے مدراس ہائیکورٹ کے فیصلے کا حوالہ بڑے زور وشور سے دیا جاتا ہے۔فاضل جج نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے:

''مدعاعلیہ کی طرف سے اپنے حق میں چند نظائر قانونی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا۔ان میں سے پٹنہ اور پنجاب ہائیکورٹ کے فیصلہ جات کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے واقعات مقدمہ ہذا پر حاوی نہیں سمجھا اور مدراس ہائیکورٹ کے فیصلے کو عدالت معلٰے اجلاس خاص نے قابل پیروی قرار نہیں دیا۔[1979] باقی رہا عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاول پور کا فیصلہ بمقدمہ مسمات جندوڈی بنام کریم بخش اس کی کیفیت یہ ہے کہ یہ فیصلہ جناب مہتہ اودھوداس صاحب جج چیف کورٹ کے اجلاس سے صادر ہوا تھا اور اس مقدمے کا صاحب موصوف نے مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ پر ہی انحصار رکھتے ہوئے فیصلہ فرمایا تھا اور خود ان اختلافی مسائل پر جو فیصلہ مذکور میں درج تھے کوئی محاکمہ نہیں فرمایا تھا۔مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے دائر تھا اس لئے صاحب موصوف نے اسے زیادہ عرصہ معرض تعویق میں رکھنا پسند نہ فرما کر باتباع فیصلہ مذکور اسے طے فرمادیا۔دربار معلٰے نے چونکہ اس فیصلہ کو قابل پابندی قرار نہیں دیا۔جس فیصلہ کی بناء پر کہ وہ فیصلہ صادر ہوا،اس لئے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی نہیں رہتا۔''

فریقین میں سے مختار مدعیہ حاضر ہے اسے حکم سنایا گیا۔مدعاعلیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم ہونے کے بعد جب کہ مقدمہ زیر غور تھا فوت ہو گیا ہے۔اس کے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲ رول ۶ ضابطہ دیوانی تصور ہوگا۔پرچہ ڈگری مرتب کیا جاوے اور مثل داخل دفتر ہو۔

مورخہ ۷؍فروری ۱۹۳۵ء بمطابق ۳؍ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

بمقام بہاول پور

دستخط: محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاول نگر

ریاست بہاول پور (بحروف انگریزی)

فیصلہ مقدمہ راولپنڈی[1980]

باجلاس جناب شیخ محمد اکبر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی سول اپیل ۱۹۵۵ء
امتہ الکریم بنت کرم الٰہی راجپوت جنجوعہ، مکان نمبر B/۵۰۰، محلّہ ٹرنک بازار راولپنڈی (مرزائی)
بنام
لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک خلف ماسٹر محمد دین اعوان، محلّہ کرشن پورہ راولپنڈی (مسلمان)
تاریخ فیصلہ ۳ رجون ۱۹۵۵ء

عدالت مذکورہ نے مقدمہ کی تفصیلات پر بحث کرنے کے بعد آخر میں اپنا فیصلہ مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر کیا اور فیصلہ سنایا۔

مندرجہ بالا صورت میں، میں حسب ذیل نتائج پر پہنچا ہوں۔

۱...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ پیغمبر اسلام خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کسی اور نبی کو نہیں آنا ہے۔

۲...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ جسے ہمارے نبی کے آخری ہونے پر ایمان نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔

۳...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

۴...... مرزا غلام احمد نے خود اپنے اعلانات کے مطابق یہ دعویٰ کیا کہ ان پر ایسی وحی آتی ہے جو وحی نبوت کے برابر ہے۔

۵...... خود مرزا غلام احمد نے اپنی پہلی کتابوں میں معیار رکھے ہیں وہ خود ان کے دعویٰ نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

[1981]۶...... انہوں نے اپنے مکمل پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ ظل اور بروز کا سارا قصہ محض ڈھونگ ہے۔

۷...... نبی کریم ﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت نہیں آ سکتی اور جو ایسا دعویٰ کرتا ہے اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

مندرجہ بالا استدلال اور نتائج کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ابتدائی سماعت کرنے والی عدالت کا فیصلہ صحیح ہے اور میں سارے فیصلے کی توثیق کرتا ہوں۔ مسمات امت الکریم کی اپیل میں کوئی وزن نہیں اور میں اپیل خارج کرتا ہوں۔

جہاں تک لیفٹیننٹ نذیر الدین کی اپیل کا تعلق ہے، اس کے متعلق مسٹر ظفر محمود ایڈووکیٹ

نے مجھے بہت کم باتیں بتائیں۔امت الکریم کے جہیز کا سامان ان کے قبضے میں پایا گیا۔اس کی قیمت لگائی جا چکی ہے۔ان کی اپیل میں بھی کوئی وزن نہیں ہے۔اس لئے اسے بھی خارج کرتا ہوں۔چونکہ دونوں فریقوں کی اپیل خارج ہوگئی۔اس لئے میں خرچہ کے متعلق کوئی حکم نہیں دیتا۔

دستخط: شیخ محمد اکبر (سیشن جج بمقام راولپنڈی)

۳/جون ۱۹۵۵ء

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس موقع پر مسٹر چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:[1982]

مقدمہ جیمس آباد کا فیصلہ

فیملی سوٹ نمبر ۹/۱۹۶۹ء مسماۃ امتہ الہادی دختر سردار خان مدعیہ

بنام

حکیم نذیر احمد برق مدعا علیہ

مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ جس نے شادی کے وقت خود اپنا قادیانی ہونا تسلیم کیا ہے اور اس طرح خود غیر مسلم قرار پایا، غیر مؤثر ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔

تنسیخ نکاح کے بارے میں مدعیہ کی درخواست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے، مدعیہ اس مقدمے کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔

یہ فیصلہ ۱۳/جولائی کو شیخ محمد رفیق گوریجہ کے جانشین جناب قیصر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیمس آباد کے سول اور فیملی کورٹ جج مقرر ہوئے ہیں کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔

ماریشس سپریم کورٹ میں سب سے بڑا مقدمہ

''مسجد روزہل کے مقدمہ'' کو تاریخ ماریشس کا سب سے بڑا مقدمہ کہا جاتا ہے کیونکہ پورے دو سال تک سپریم کورٹ نے بیانات لئے، شہادتیں سنیں اور پہلی مرتبہ یہ فیصلہ دیا کہ: ''مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ۔''

[1983] یہ مقدمہ لڑنے کے لئے مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں نے دوسرے ممالک سے مشہور وکلاء منگوائے۔ قادیانیوں سے مسجد واپس لینے کے سلسلے میں روزہل کے جن مسلمانوں نے کام کیا۔ ان میں محمود اسحاق جی، اسماعیل حسن جی، ابراہیم حسن جی قابل ذکر ہیں۔ یہ لوگ وہاں کے تجارتی حلقوں میں بڑا مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے جو مقدمہ دائر کیا اس کی بنیاد یہ تھی۔

دعویٰ

روزہل کی مسجد جہاں مسلمانوں کے حنفی (سنی) فرقہ کے لوگ نماز پڑھتے تھے۔ یہ مسجد انہوں نے تعمیر کروائی تھی اور مسلسل قابض چلے آرہے تھے۔ اس پر قادیانیوں نے قبضہ کر لیا ہے جن کا تعلق امت اسلامیہ سے نہیں ہے، قادیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے، ہمارے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں ان کو مسجد سے باہر نکالا جائے۔

چنانچہ ۲۶ رفروری ۱۹۱۹ء کو یہ مقدمہ دائر ہوا۔ قادیانیوں کے خلاف ۲۱ شہادتیں پیش کی گئیں۔ ان شہادتوں میں مولانا عبداللہ رشید نواب کی شہادت خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ آپ نے عدالت عالیہ میں نہایت جرأت و بے باکی سے قادیانیوں کو بے نقاب کیا اور سینکڑوں کتب، اخبارات، رسائل و جرائد پیش کر کے عدالت کو یہ باور کرانے کی یہ کامیاب کوشش کی کہ قادیانی اور مسلمان الگ الگ امتیں ہیں۔ مرزا غلام احمد کی کتب اور حوالے مولانا رشید نے پیش کئے۔

قادیانیوں کی طرف سے مولوی غلام محمد بی.اے نے وکلاء کی مدد کی اور جواب دعویٰ تیار کیا۔ مولوی غلام محمد اس مقصد کے لئے خاص طور سے قادیان گیا تھا۔ مسلمانوں کے وکلاء میں مسٹر رولرڈ کے سی.ای سویزا کے سی.ای اسنوف اور ای نیاریک تھے۔ جب کہ قادیانیوں کا وکیل مسٹر آر یزانی تھا۔

عدالت عالیہ کی کارروائی کے دوران ہزاروں مسلمان موجود ہوتے اور ملک میں پہلی مرتبہ یہ علم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں۔ [1984] چنانچہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۲۰ء کو چیف جج سرائے ہرچیز وڈر نے یوں فیصلہ پڑھ کر سنایا۔

فیصلہ

''عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ (قادیانی) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ روز ہل مسجد میں اپنی پسند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں، اس مسجد میں صرف مدعی (مسلمان) ہی نماز ادا کرسکیں گے، اپنے اعتقادات کی روشنی میں۔''

اسی عدالت کے ایک دوسرے جج جناب ٹی، ای روز لی نے بھی اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔

مصور پاکستان علامہ اقبال کی رائے

آخر میں شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ اقبال صاحب کے کچھ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے مرزائیت کی اسلام دشمنی محسوس کر کے ساری امت کو اس خطرے سے خبردار کرنے کے لئے بے شمار مضامین لکھے ہیں، ان تمام مضامین کو یہاں پیش کرنا مشکل ہے۔ البتہ چند ضروری اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

وہ اسٹیٹ مین کی ۱۰ رجون کی اشاعت میں فرماتے ہیں: ''اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم ﷺ کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ ایک حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس [1985] امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں؟ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ ایک الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں...... میری رائے میں تو قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کریں ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو، تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔'' (حرف اقبال ص ۱۳۶، ۱۳۷)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ''نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبے سے بھی عاری کر دیا ہے۔ بعض ایسے ہی نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو رواداری کا مشورہ دیا ہے۔''
(حرف اقبال ص۱۲۴)

آگے ہندوستان کی غیر مسلم حکومت سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عالم مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر [1986] کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے...... سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت میں جس شخص کو تلعّب بالدین، دین کے ساتھ کھیل، کرتے پائے اس کے دعاوی کو تقریر وتحریر کے ذریعے سے جھٹلایا جائے۔ پھر کیا یہ مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے۔ حالانکہ اس کی وحدت خطرے میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو۔ اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔

اگر کوئی گروہ جو اصل جماعت کے نقطۂ نظر سے باغی ہے حکومت کے لئے مفید ہے تو حکومت اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے۔ دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہ توقع رکھنی بیکار ہے کہ خود جماعت ایسی قوتوں کو نظرانداز کر دے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔'' (حرف اقبال ص۱۲۶)

کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے بعض لوگ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا ان کے فتوؤں کا کوئی اعتبار نہیں رہا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے شاعر مشرق تحریر فرماتے ہیں: ''اس مقام پر یہ دہرانے کی غالباً ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جن کے مسائل پر سب فرقے متفق ہیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے ہی دیتے ہوں۔'' (حرف اقبال ص۱۲۷)

پھر شاعر مشرق قادیانی مسئلہ کا حل تجویز کرتے ہوئے فرماتے ہیں: [1987] ''میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کر لے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔'' (حرف اقبال ص۱۲۸،۱۲۹)

یہ وہ مطالبہ ہے کہ جو ڈاکٹر اقبال مرحوم نے انگریز کی حکومت سے کیا تھا۔ اب جو مملکت شاعر مشرق کے خوابوں کی تعبیر کی حیثیت سے انہی کا نام لے کر وجود میں آئی ہے یہ اس کا پہلا فریضہ ہے کہ وہ شاعر مشرق کی اس آرزو کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

[1988]ضمیمہ ...... بعض مرزائی مغالطے

[1989]خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

[1990]چند شبہات کا ازالہ

جب مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو مرزائی صاحبان طرح طرح سے مغالطے دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں مختصراً ان مغالطوں کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

کلمہ گو کی تکفیر کا مسئلہ

مرزائیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو شخص کلمہ گو ہو، اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہو، کسی بھی شخص کو اسے کافر قرار دینے کا حق نہیں پہنچتا۔ یہاں سب سے پہلے تو یہ بوالعجبی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ بات ان لوگوں کی طرف سے کہی جارہی ہے جو دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کھلم کھلا کافر کہتے ہیں اور جو کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' پر اور اس کے تمام ضروری تقاضوں پر صحیح معنی میں ایمان رکھنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج، شقی، بدطینت، یہاں تک کہ ''کنجریوں کی اولاد[1]'' قرار دینے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ گویا ہر ''کلمہ گو'' کو مسلمان کہنا صرف یک طرفہ حکم ہے جو صرف غیر احمدیوں پر عائد ہوتا ہے اور خود مرزائی صاحبان کو کھلی چھٹی ہے کہ خواہ وہ مسلمانوں کو کتنی شدومد سے کافر کہیں، خواہ انہیں بازاری گالیاں دیں۔ خواہ ان کے اکابر

---

[1] مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''میری کتابوں کو ہر شخص محبت کی نگاہ سے دیکھ کر ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ سوائے ''بغایا'' (فاحشاؤں، کنجریوں) کی اولاد کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی، وہ انہیں نہیں مانتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اور مقدس ترین شخصیات کی ناموس پر حملہ آور ہوں۔ ان کے ''اسلام'' میں کبھی کوئی فرق نہیں آ سکتا اور نہ ان پر کلمہ گو کو کافر کہنے کا الزام لگ سکتا ہے۔ یہ ہے اس مرزائی مذہب کا انصاف جو شرم و حیا اور دیانت و اخلاق کا منہ نوچ کر اپنے آپ کو روحانیت ''محمد ﷺ'' کا ظہور ثانی قرار دیتا ہے۔

[1991] پھر خدا جانے یہ اصول کہاں سے گھڑا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو وہ مسلمان ہے اور اسے کوئی شخص کافر قرار نہیں دے سکتا؟ سوال یہ ہے کہ کیا مسیلمہ کذاب کلمہ شہادت نہیں پڑھتا تھا؟ پھر خود آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے اسے کافر قرار دے کر اس کے خلاف جہاد کیوں کیا؟ اور خود مرزا غلام احمد نے جا بجا نہ صرف مسیلمہ کذاب بلکہ آپ ﷺ کے بعد اپنے سوا مدعی نبوت کو کافر اور کذاب کیوں کہا؟ اگر آج کوئی نیا مدعی نبوت کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے اور آنحضرت ﷺ کے سوا تمام انبیاء کو جھٹلائے۔ آخرت کے عقیدے کا مذاق اڑائے، قرآن کریم کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکار کرے، اپنے آپ کو افضل الانبیاء قرار دے، نماز روزے کو منسوخ کر دے۔ جھوٹ، شراب، زنا، سود اور قمار کو جائز کہے اور کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' کے سوا اسلام کے ہر حکم کی تکذیب کر دے تو کیا اسے پھر بھی ''کلمہ گو'' ہونے کی بنا پر مسلمان ہی سمجھا جائے گا؟ اگر اسلام ایسا ہی ڈھیلا ڈھالا جامہ ہے۔ جس میں کلمہ پڑھنے کے بعد دنیا کا ہر برے سے برا عقیدہ اور برے سے برا عمل سما سکتا ہے تو پھر فضول ہی اسلام کے بارے میں یہ دعوے کئے جاتے ہیں کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب میں سب سے زیادہ بہتر، مستحکم، منظم اور باقاعدہ مذہب ہے۔

جو لوگ ہر ''کلمہ گو'' کو مسلمان کہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کلمہ (معاذ اللہ) کوئی منتر یا ٹونا ٹوٹکا ہے جسے ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد انسان ہمیشہ کے لئے ''کفر پروف'' ہو جاتا ہے اور اس کے بعد برے سے برا عقیدہ بھی اسے اسلام سے خارج نہیں کر سکتا؟

اگر عقل و خرد اور انصاف و دیانت دنیا سے بالکل اٹھ ہی نہیں گئی تو اسلام جیسے علمی اور عقلی دین کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جا سکتا ہے کہ محض چند الفاظ کو زبان سے ادا کرنے کے بعد انسان جہنمی سے جنتی اور کافر سے مسلمان بن جاتا ہے۔ خواہ اس کے عقائد اللہ اور رسول کی مرضی کے بالکل خلاف ہوں؟

واقعہ یہ ہے کہ کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' (معاذ اللہ) کوئی جادو یا طلسم نہیں ہے یہ ایک معاہدہ اور اقرار نامہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کو معبود واحد قرار دینے اور حضرت محمد ﷺ [1992] کو اللہ کا رسول ماننے کا مطلب یہ معاہدہ کرنا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ

کی ہر بات کی تصدیق کروں گا۔لہٰذا اللہ یا اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی جتنی باتیں ہم تک تواتر اور قطعیت کے ساتھ پہنچی ہیں ان سب کو درست تسلیم کرنا ’’لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ‘‘ پر ایمان کا لازمی جزا اور اس کا ناگزیر تقاضا ہے۔اگر کوئی شخص ان متواتر قطعیات میں سے کسی ایک چیز کو بھی درست ماننے سے انکار کر دے تو درحقیقت وہ کلمہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، خواہ زبان سے ’’لا الــــہ الا اللّٰہ ‘‘ پڑھتا ہو۔اس لئے اس کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔عقیدہ ختم نبوت چونکہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اور سرکار دوعالم ﷺ کے سینکڑوں ارشادات سے بطریق تواتر ثابت ہے۔اس لئے باجماع امت وہ انہی قطعیات میں سے ہے جن پر ایمان لانا کلمہ طیبہ کا لازمی جز ہے اور جس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔

اس سلسلے میں بعض ان احادیث سے استدلال کی کوشش کی جاتی ہے جن میں سے آنخضرت ﷺ نے مسلمان کی علامتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ’’جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائے وہ مسلمان ہے۔‘‘ لیکن جس شخص کو بھی بات سمجھنے کا سلیقہ ہو وہ حدیث کے اسلوب و انداز سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہاں مسلمان کی کوئی قانونی اور جامع و مانع تعریف نہیں کی جارہی۔ بلکہ مسلمانوں کی وہ معاشرتی علامتیں بیان کی جارہی ہیں جن کے ذریعہ مسلم معاشرہ دوسرے مذاہب اور معاشروں سے ممتاز ہوتا ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جس شخص کی ظاہری علامتیں اس کے مسلمان ہونے کی گواہی دیتی ہوں اس پر خواہ مخواہ بدگمانی کرنا یا بلا وجہ اس کی عیب جوئی کرنا درست نہیں۔لیکن اس کا یہ مطلب کہاں سے نکل آیا کہ اگر وہ خود مسلمانوں کے سامنے اعلانیہ کفریات کا اقرار کرتا پھرے، بلکہ ساری دنیا کو ان کفریات کی دعوت دے کر اپنے متبعین کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے تب بھی وہ صرف مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کا مستحق ہوگا۔خواہ ’’لا الـہ الا اللّٰہ‘‘ اور اس کے تقاضوں کا بھی قائل نہ ہو۔

[1993] درحقیقت اس حدیث میں مسلمان کی تعریف نہیں بلکہ اس کی ظاہری علامتیں بیان کی گئی ہیں۔مسلمان کی پوری تعریف درحقیقت آنخضرت ﷺ کے اس ارشاد میں بیان کی گئی ہے۔

’’امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ ویؤمنوا بی وبما جئت بہ‘‘ (رواہ مسلم عن ابی ہریرہؓ ج۱ص۳۷،باب الامربقتال الناس حتی یقولون لا الہ الا اللّٰہ)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کروں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور ہر اس بات پر جو میں لے کر آیا ہوں۔

اس میں مسلمان کی پوری حقیقت بیان کر دی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی ہر تعلیم کو ماننا ''اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ '' کا لازمی جز ہے اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد قرآن کریم کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ''فـلا وربك لا یـؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلّموا تسلیماً (النساء:٦٥) '' ﴿پس نہیں، تمہارے رب کی قسم یہ لوگ مؤمن نہ ہوں گے جب تک یہ تمہیں اپنے ہر متنازعہ معاملے میں حکم نہ مان لیں۔ پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے خوشی سے تسلیم نہ کریں۔﴾

یہ ہے کلمہ گو کی حقیقت اور اس کے برخلاف محض کلمہ پڑھ لینے کے بعد ہمیشہ کے لئے کفر سے محفوظ ہو جانے کا تصور، ان دشمنان اسلام کا پیدا کردہ ہے جو یہ چاہتے تھے کہ اسلام اور کفر کی درمیانی حد فاصل کو مٹا کر اسے ایک ایسا معجون مرکب بنا دیا جائے جس میں اپنے سیاسی اور مذہبی مفادات کے مطابق ہر برے سے برے عقیدے کی ملاوٹ کی جا سکے۔

انتہاء یہ ہے کہ بعض لوگ مسلمان کی تعریف کے سلسلے میں اس آیت قرآنی کو بھی پیش کرنے [1994] سے نہیں چوکتے۔ جس میں ارشاد ہے: ''لاتقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمناً (النساء:٩٤) '' ﴿یعنی جو شخص تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں۔﴾

چلئے پہلے تو مسلمان ہونے کے لئے کم از کم کلمہ پڑھنا ضروری تھا۔ اس آیت کو مسلمان کی تعریف میں پیش کرنے کے بعد اس سے بھی چھٹی ہوگئی۔ اب مسلمان ہونے کے لئے صرف ''السلام علیکم'' بلکہ صرف ''سلام'' کہہ دینا بھی کافی ہوگیا اور ہر وہ ہندو، پارسی، بدھسٹ اور عیسائی، یہودی بھی مسلمان بننے کے قابل ہوگیا جو مسلمان کو ''سلام'' کہہ کر خطاب کرلے۔ والعیاذ باللّٰہ العظیم!

مسلمانوں کی باہم تکفیر کے فتوے اور ان کی حقیقت

اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کے لئے دوسرا مغالطہ مرزائیوں کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے کہ جو علماء ہم پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے آئے ہیں۔ لہٰذا ان کے فتوؤں کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ لیکن اس ''دلیل'' کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ چونکہ بعض عطائیوں اور ڈاکٹروں نے کچھ لوگوں کا غلط علاج کیا ہے۔ اس لئے اب کوئی ڈاکٹر مستند نہیں رہا اور اب پوری میڈیکل سائنس ہی ناکارہ ہوگئی ہے اور وہ طبی مسئلے بھی قابل بقدر نہیں رہے جن پر تمام دنیا کے ڈاکٹر متفق ہیں۔

حال ہی میں مرزائی جماعت کی طرف سے ایک کتابچہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''ہم غیراحمدیوں کے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھتے۔'' اور اس میں مسلمان مکاتب فکر کے باہمی اختلافات اور ان فتاویٰ کو انتہائی مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیا گیا ہے جن میں ایک دوسرے کی تکفیر کی گئی ہے۔ لیکن اوّل تو اس کتابچے میں بعض ایسے فتوؤں کا حوالہ ہے جن کے بارے میں پوری ذمہ داری سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے کہنے والوں کی طرف بالکل غلط منسوب کئے گئے ہیں۔ [1995] دوسرے اس کتابچے میں اگرچہ کافی محنت سے وہ تمام تشدد آمیز مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو باہمی اختلافات کے دوران منظر عام پر آیا ہے۔ لیکن ان بیسیوں اقتباسات میں مسلمان مکاتب فکر کے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے کل پانچ ہیں۔ باقی فتوے نہیں بلکہ وہ عبارتیں ہیں جو ان کے افسوسناک باہمی جھگڑوں کے درمیان ان کے قلم یا زبان سے نکلیں۔ ان میں ایک دوسرے کے خلاف سخت زبان تو بے شک استعمال کی گئی ہے۔ لیکن انہیں کفر کے فتوے قرار دینا کسی طرح درست نہیں۔

تیسرے یہ پانچ فتوے بھی اپنے اپنے مکاتب فکر کی مکمل نمائندگی نہیں کرتے۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ جن مکاتب فکر سے وہ تعلق رکھتے ہیں وہ پورا مکتب فکر ان فتوؤں سے متفق ہو۔ اس کے بجائے ہر مسلمان مکتب فکر میں محقق اور اعتدال پسند علماء نے ہمیشہ اس بے احتیاطی اور عجلت پسندی سے شدید اختلاف کیا ہے جو اس قسم کے فتوؤں میں روا رکھی گئی ہے۔ لہٰذا ان چند فتاویٰ کو پیش کر کے یہ تاثر دینا بالکل غلط، بے بنیاد اور گمراہ کن ہے کہ یہ سارے مکاتب فکر ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس کے بجائے حقیقت یہ ہے کہ ہر مکتب فکر میں ایک عنصر ایسا رہا ہے جس نے دوسرے کی مخالفت میں اتنا تشدد کیا کہ وہ تکفیر کی حد تک پہنچ جائے۔ لیکن اسی مکتب فکر میں ایک بڑی تعداد ایسے علماء کی ہے جنہوں نے فروعی اختلافات کو ہمیشہ اپنی حدود میں رکھا اور ان حدود سے نہ صرف یہ کہ تجاوز نہیں کیا۔ بلکہ اس کی مذمت کی ہے اور عملاً یہی محتاط اور اعتدال پسند عنصر غالب رہا ہے۔ جس کی واضح مثال یہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں کا کوئی مشترک مسئلہ پیدا ہوتا ہے ان تمام مکاتب فکر کے مل بیٹھنے میں بعض حضرات کے فتوے کبھی رکاوٹ نہیں بنتے۔

یہ مسلمان فرقے جن کی فرقہ بندیوں کا پروپیگنڈہ دنیا بھر میں گلا پھاڑ پھاڑ کر کیا گیا ہے اور جن کے اختلافات کا شور مچا مچا کر لوگوں نے اپنے باطل نظریات کی دکانیں چمکائی ہیں۔ وہی تو ہیں جو ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی دستوری بنیادیں طے کرنے کے لئے جمع ہوئے اور کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اسلامی دستور کے اساسی اصول طے کر کے اٹھے جب کہ پروپیگنڈہ یہ تھا اس قسم کا

[1996] اتفاق ایک امر محال ہے۔۱۹۵۳ء کے موقعہ پر جب مجوزہ دستور میں متعین اسلامی ترمیمات طے کرنے کا مرحلہ آیا تو انہوں نے اکٹھے ہوکر متفقہ سفارشات پیش کیں۔ جب کہ یہ کام پہلے کام سے زیادہ غیر متوقع سمجھا جاتا تھا۔۱۹۵۳ء ہی میں انہوں نے قادیانیت کے مسئلہ پر اجتماعی طریقے سے ایک مشترکہ مؤقف اختیار کیا۔۱۹۷۲ء میں دستور سازی کے دوران شیر وشکر رہ کر اس بنیادی کام میں شریک رہے۔ دنیا بھر میں شور تھا کہ یہ لوگ مل کر مسلمان کی متفقہ تعریف بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن ۱۹۷۲ء میں انہوں نے ہی کامل اتفاق واتحاد سے اس پروپیگنڈے کی قلعی کھولی اور اب پھر یہ مرزائیت کے کھلے کفر کے مقابلے میں شانہ بشانہ موجود ہیں۔ غرضیکہ جب بھی اسلام اور مسلمانوں کا کوئی مشترکہ مذہبی مسئلہ سامنے آیا تو ان کے باہمی مذہبی اختلافات اجتماعی مؤقف اختیار کرنے میں کبھی سدراہ ثابت نہیں ہوئے۔ لیکن کیا کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے اجتماعات میں کسی مرزائی کو بھی دعوت دی گئی ہو؟

اس طرف عمل پر غور کرنے سے چند باتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں۔

اوّل! یہ کہ باہم ایک دوسرے کی تکفیر کے فتوے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔ کسی مکتب فکر کی نمائندہ حیثیت نہیں۔ ورنہ یہ مکاتب فکر کبھی بحیثیت مسلمان جمع نہ ہوتے۔

دوسرے! یہ کہ ہر مکتب فکر میں غالب عنصر وہی ہے جو فروعات کو فروعات ہی کے دائرے میں رکھتا ہے اور آپس کے اختلاف کو تکفیر کا ذریعہ نہیں بناتا۔ ورنہ اس قسم کے اجتماعات کو قبول عام حاصل نہ ہوتا۔

تیسرے! یہ کہ اسلام کے وہ بنیادی عقائد جو واقعتاً ایمان اور کفر میں حد فاصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں یہ سب لوگ متفق ہیں۔

لہٰذا اگر کچھ حضرات نے تکفیر کے سلسلہ میں غلو اور تشدد کی روش اختیار کی ہے تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکالا جاسکتا ہے کہ اب دنیا میں کوئی شخص کافر ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ سب لوگ مل کر بھی کسی کو کافر کہیں تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

[1997] کیا دنیا میں عطائی قسم کے لوگ علاج کر کے انسانوں پر مشق ستم نہیں کرتے؟ بلکہ کیا ماہر سے ماہر ڈاکٹر سے بھی غلطی نہیں ہوتی؟ لیکن کیا کبھی کوئی انسان جو عقل سے بالکل ہی معذور نہ ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی سزا کے طور پر ڈاکٹروں کے طبقے کی کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہونی چاہئے۔ کیا عدالتوں کے فیصلوں میں ججوں سے غلطیاں نہیں ہوتیں؟ لیکن کیا کسی نے سوچا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی وجہ سے عدالتوں میں تالے ڈال دیئے جائیں۔ یا

ججوں کا کوئی فیصلہ مانا ہی نہ جائے؟ کیا مکانات، سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر میں انجینئر غلطی نہیں کرتے؟ لیکن کبھی کسی ذی ہوش نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ ان غلطیوں کی بناء پر تعمیر کا ٹھیکہ انجینئروں کی بجائے گورکنوں کو دے دیا جائے؟ پھر یہ اگر چند جزوی نوعیت کے فتوؤں میں بے احتیاطیاں یا غلطیاں ہوئی ہیں تو اس کا مطلب یہ کیسے نکل آیا کہ اب اسلام اور کفر کے فیصلے قرآن وسنت کی بجائے مرزائی تحریفات کی بنیاد پر کرنے چاہئیں؟

شاعر مشرق مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے بالکل صحیح بات کہی تھی: ''مسلمانوں کے بیشمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ جن مسائل پر سب فرقے متفق ہیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے دیتے ہوں۔'' (حرف اقبال ص۱۲۷، مطبوعہ المنار اکادمی لاہور ۱۹۴۷ء)

دو روایتیں

مرزائی صاحبان نے لاکھوں احادیث کے ذخیرے میں سے دو ضعیف وسقیم روایتیں نکال کر اور انہیں من مانا مفہوم پہنا کر ان سے اپنی خودساختہ نبوت کے لئے سہارا لینے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے یہاں ان پر بھی ایک نظر ڈال لینا مناسب[1998] ہوگا۔ قولوا خاتم النّبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ!

پہلی مجہول الاسناد روایت ''درمنثور'' سے لی گئی ہے اور وہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ (آنحضرت ﷺ کو) خاتم النّبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

پہلے تو اس بات پر غور فرمائیے کہ یہ روایت کہاں سے لائی گئی ہے۔ اگر آپ حدیث کی کسی معروف کتاب میں اسے تلاش کرنا چاہیں گے تو آپ کو مایوسی ہوگی۔ کیونکہ یہ روایت بخاری، مسلم تو کجا نسائی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد، غرض حدیث کی کسی دستیاب کتاب میں موجود نہیں۔ اسے لایا کہاں سے گیا ہے؟ علامہ سیوطیؒ کی درمنثور سے، جس کے بارے میں ادنیٰ طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ اس میں ہر قسم کی رطب ویابس ضعیف اور موضوع روایات بھی بغیر کسی چھان پھٹک کے صرف جمع کر دی گئی ہیں۔ پھر حدیث میں سارا مدار اس کی سند پر ہوتا ہے اور اس روایت کی کوئی سند معلوم نہیں۔ اب یہ سرکار دوعالم ﷺ کے الفاظ میں مدعیان نبوت کا دجل نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک طرف تو مرزائی صاحبان کی نگاہ میں قرآن کریم کی صاف اور صریح آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں متواتر اور صحیح احادیث ناقابل التفات ہیں اور دوسری

طرف یہ مجہول الاسناد روایت جس کا علم حدیث کی رو سے کچھ بھی اعتبار نہیں۔ ایسی قطعی اور یقینی ہے کہ اسے ختم نبوت جیسے متواتر قطعی اور اجماعی عقیدے کو توڑنے کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ کیا کسی نبی کی نبوت ایسی ہی روایت سے ثابت ہوا کرتی ہے؟ لیکن یہ بات اس شخص سے کہی جائے جو کسی علمی یا عقلی قاعدے اور ضابطے کا پابند ہو اور جہاں عقل، علم اور اخلاق پر مبنی ہر بات کا جواب سوائے خودساختہ الہام کے اور کچھ نہ ہو، وہاں دلائل و براہین کا کتنا انبار لگا دیجئے۔ مرزا صاحب کے الفاظ میں اس کا جواب یہی ملے گا کہ ''خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے [1999] خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔'' (اربعین نمبر۳ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۰۱ حاشیہ)

(وقفہ)

مولوی مفتی محمود: جناب والا! مجھے یہ شکایت ہے کہ وہ حضرات جو یہاں آئے تھے اور دو دو، تین تین ہفتے یہاں گزارے، ان کے لئے تو پانی کے گلاس بھر بھر کے آتے تھے اور میں تین گھنٹے سے کھڑا ہوں، یہ اتنی تفریق کیوں ہے؟

محترم قائم مقام چیئرمین (ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی): آپ نے مانگا نہیں۔

مولوی مفتی محمود: ان کے بغیر مانگے بھر بھر کے لاتے تھے۔ میرے لئے کربلا ہے پتہ نہیں۔

محترم قائمقام چیئرمین: معاف کیجئے، مولانا! ابھی لاتے ہیں، ابھی خیال آیا۔

مولوی مفتی محمود: ویسے میں نے بطور مذاح یہ بات کہی ہے۔

ایک رکن: مولانا! آپ تو گھر کے آدمی ہیں، آپ مانگ سکتے ہیں۔

مولوی مفتی محمود: اسی لئے تو مانگ لیا۔ (وقفہ)

مولوی مفتی محمود: پھر اس روایت میں جو بات بیان کی گئی ہے اس کا مرزائی اعتقادات سے دور دور کوئی واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ روایت تو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے میں مرزائی نظریہ کی صریح تردید کر رہی ہے۔ اس کا مقصد محض اتنا ہے کہ اگر صرف یہ جملہ بولا جائے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو ایک ناواقف آدمی اسے مسیح علیہ السلام کے نزول ثانی کے عقیدے کے خلاف سمجھ سکتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام بھی تشریف نہیں لائیں گے۔ لہٰذا جو مقصد ''خاتم النّبیین'' کہنے سے مکمل طور پر حاصل ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو ناواقفوں کے

[2000] لئے کسی غلط فہمی کا سبب بن سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ''لا نبی بعدی'' فرمایا تو ساتھ ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں سینکڑوں مرتبہ اس کی تشریح بھی فرمادی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں پہلے ہی سے نبوت حاصل ہے اور جو بہت پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ دوبارہ نزول فرمائیں گے اس کے برخلاف اگر کوئی دوسرا شخص صرف اتنا جملہ کہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو صرف اتنی بات سننے والا کوئی ناواقف انسان کسی غلط فہمی کا شکار ہوسکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب اس قول کی یہ تشریح خود ''درّ منثور'' ہی میں موجود ہے:

''عن الشّعبی قال قال رجل عند المغیرة بن شعبة صلی اللّٰہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ فقال المغیرة بن شعبة حسبك اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیه السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبله و بعدہ''

حضرت شعبیؒ جو ایک جلیل القدر تابعی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے سامنے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ جناب محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے جو خاتم الانبیاء ہیں اور جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ ''خاتم الانبیاء'' کہہ دینا کافی تھا۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں۔ جب وہ نازل ہوں گے تو وہ آپ ﷺ سے پہلے بھی آئے اور آپ ﷺ کے بعد بھی آئیں گے۔ (درمنثور ج۵ ص۲۰۴)

لہٰذا حضرت عائشہؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی یہ ہدایت، اگر بالفرض سنداً ثابت ہو حضرت علیؓ کے اس ارشاد کے مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ: ''حدثو الناس بما یعرفون'' لوگوں سے وہ باتیں کرو جن کو وہ سمجھ سکیں۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۲۴، باب من خص بالعلم)

اور اس روایت سے مرزائی اعتقادات کو نہ صرف یہ کہ کوئی سہارا نہیں ملتا ہے۔ بلکہ یہ صراحۃً [2001] ان کی تردید کرتی ہے۔ ورنہ جہاں تک حضرت عائشہؓ کا تعلق ہے امام احمد بن حنبلؒ کی مسند میں خود ان کی یہ روایت موجود ہے۔ ''عن عائشةؓ عن النبی ﷺ انه قال لا یبقی بعدی من النبوة شیٔ الا المبشرات قالوا یا رسول اللّٰہ وما المبشرات قال الرؤیا الصالحة یراھا المسلم او تری له'' (مسند احمد ج۶ ص۱۲۹، کنز العمال)

حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد نبوت کا کوئی جز باقی نہیں رہے گا۔ سوائے مبشرات کے...... صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے۔

کیا اس کے بعد بھی اس بات میں کوئی شک وشبہ رہ سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک نبوت کی ہر قسم اور سوائے اچھے خوابوں کے اس کا ہر جزء آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا اور اب کسی بھی شخص کو کسی بھی صورت میں یہ منصب عطاء نہیں کیا جاسکتا۔

۲...... دوسری ضعیف روایت سنن ابن ماجہؒ سے نقل کی جاتی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لو عاش لکان صدیقاً نبیاً '' اگر یہ زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے۔

اس حدیث کا حال بھی یہ ہے کہ حدیث کے ناقد ائمہ نے اسے ضعیف بلکہ باطل قرار دیا ہے۔ امام نوویؒ جیسے بلند پایہ محدث فرماتے ہیں: ''ھذا الحدیث باطل '' یہ حدیث باطل ہے۔ (موضوعات کبیر ص ۵۸)

اس حدیث کے ایک راوی ابوشیبہ ابرہیم بن عثمان کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ [2002] فرماتے ہیں کہ ''ثقہ نہیں ہے۔'' امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ''منکر الحدیث ہے۔'' امام نسائی لکھتے ہیں ''کہ متروک الحدیث ہے۔'' امام جوزجانیؒ کہتے ہیں کہ ''اس کا اعتبار نہیں۔'' امام ابوحاتمؒ کا ارشاد ہے کہ یہ ''ضعیف الحدیث ہے۔'' (ملاحظہ ہو التھذیب التھذیب ص ۹۵ نمبر ۲۵۷ ج ۱)

البتہ اس روایت کے الفاظ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کے اثر کے طور پر اس طرح مروی ہیں۔ ''لو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ'' اگر محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت مقدر ہوتی تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ان الفاظ نے ابن ماجہ کی ضعیف روایت کی حقیقت بھی واضح کردی ہے کہ اس کا اصل مقصد کیا ہے؟ اور وہ ختم نبوت کے خلاف تو کیا ہوتی درحقیقت اس سے یہ عقیدہ اور زیادہ پختہ مؤکد اور ناقابل تردید ہو جاتا ہے۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ صحیح بخاری قرآن کریم کے بعد تمام کتابوں میں سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے۔ لہٰذا اگر کوئی ضعیف روایت کہیں اور آئی ہو یا اس کی تشریح صحیح بخاری کے الفاظ سے بھی جانی جائے اور اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو ضعیف روایت کو چھوڑ کر صحیح بخاری کی روایت کو اختیار کیا جائے گا۔ مرزا صاحب کا حال تو یہ ہے کہ وہ صحیح مسلمؒ کی ایک حدیث کو محض اس بناء پر ترک کر دیتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اسے ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں: ''یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل

بخاریؒ نے چھوڑ دیا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص۲۰۹،۲۱۰)

حالانکہ صحیح مسلمؒ خود نہایت معتبر ہے اور امام بخاریؒ کا محض کسی روایت کو چھوڑ دینا اس کے ضعف کی دلیل نہیں۔ اس کے برخلاف ابن ماجہؒ کی یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح بخاری میں اس کی واضح تشریح موجود ہے۔ مگر مرزائی صاحبان ہیں کہ اسے بار بار اپنی دلیل کے طور پر پیش کئے جارہے ہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ کوئی صحیح دلیل ہوتو پیش کی جائے۔ اگر ایسی روایت میں صراحۃً عقیدہ ختم [2003] نبوت کی تردید کی گئی ہوتی۔ تب بھی وہ ایک متواتر عقیدہ کے معاملے میں قطعاً قابل اعتبار نہ ہوتی اور یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ اگر اسے صحیح مان لیا جائے۔ تب بھی اس میں محض ایک ایسے مفروضے کا بیان ہے، جس کے وجود میں آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اگر حضرت ابراہیمؓ کی زندگی میں یہ بات کہی جاتی تب تو اس سے کسی درجے میں یہ بات نکل سکتی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے بارے میں ان کی زندگی ہی میں آپ ﷺ نے اسی جیسی بات ارشاد فرمائی تھی۔ وہاں چونکہ نبوت کے جاری رہنے کا شبہ ہوسکتا تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے وہاں بالکل دوسری تعبیر اختیار فرمائی اور اس شبہ کو ہمیشہ کے لئے ختم فرمادیا۔ ارشاد فرمایا کہ:

’’لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ ‘‘اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطابؓ ہوتے۔ (رواہ الترمذی ج۲ ص۲۰۹، مناقب عمرؓ)

مطلب یہ ہے کہ میرے بعد چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس لئے حضرت عمرؓ نبی نہیں بن سکتے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر مدینہ طیبہ میں حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر فرمایا تو ان سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:’’اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انه لا نبوة بعدی‘‘

(رواه البخاریؒ ومسلم واللفظ لمسلمؒ ج۲ ص۲۷۸، باب فضائل علیؓ بن طالب)

’’کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام (کہ کوہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں نائب بنا کر گئے تھے) لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔‘‘ یہاں آپ نے حضرت علیؓ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ محض نائب بنا کر جانے میں دی تھی۔ لیکن چونکہ اس سے ختم نبوت کے خلاف غلط فہمی کا اندیشہ تھا۔ اس لئے آپ نے فوراً ’’الّا انه لا نبوة بعدی‘‘ (مگر میرے بعد کوئی نبوت باقی نہیں) فرما کر اس اندیشے کا خاتمہ فرمادیا۔

البتہ حضرت ابراہیم کے بارے میں یہ بات چونکہ ان کی وفات کے بعد کہی جارہی تھی

اوران کے زندہ رہنے کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا تھا۔اس لئے الفاظ یہ استعمال کئے گئے کہ: [2004]''اگر وہ زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے۔'' لیکن چونکہ زندہ نہیں رہے۔اس لئے نبی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لہٰذا یہ ایسا ہی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے کہ ''لو کان فیھما آلھة الا اللّٰہ لفسدتا'' (اگر زمین وآسمان میں اللہ کے سوا کچھ معبود ہوتے تو زمین وآسمان میں فساد مچ جاتا) ظاہر ہے کہ یہ محض ایک مفروضہ ہے اور اگر کوئی شخص اس سے یہ استدلال کرنے بیٹھ جائے کہ معاذ اللہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبودوں کا وجود ممکن ہے تو یہ زبردستی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ تھی لاکھوں احادیث نبویؐ کے ذخیرے میں سے مرزائی ''استدلال'' کی کل کائنات جس کی بنیاد پر اصرار کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات کو، آنحضرتﷺ کی سینکڑوں صریح اور متواتر احادیث کو، اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد صاحب کو نبی تسلیم کرو، ورنہ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔

قرآن کریم کی ایک آیت

مسلمانوں کو متاثر کرنے کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ مرزا صاحب کی ''نبوت'' کے لئے قرآن کریم سے بھی کوئی تائید تلاش کی جاتی، تاکہ کم از کم کہنے کو یہ کہا جاسکے کہ قرآن سے بھی ''استدلال'' کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے قران کریم کی جو آیت مرزائی صاحبان کی طرف سے تلاش کر کے لائی گئی ہے وہ یہ ہے۔

''ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النّبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقاً (النساء:٦٩)''

''اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔یعنی نبیوں کے ساتھ اور صدیقوں کے ساتھ اور شہداء کے ساتھ اور صالحین کے ساتھ، اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔''

اس آیت کو بار بار پڑھ کر دیکھئے، کیا اس میں خوردبین لگا کر بھی کہیں یہ بات نظر آتی ہے کہ نبوت کا [2005]سلسلہ جاری ہے اور کوئی شخص اب بھی نبی بن سکتا ہے؟ لیکن جو مذہب ''دمشق سے قادیان'' مراد لے سکتا ہو۔ جسے قرآن میں بھی ''قادیان'' کا ذکر دکھائی دیتا ہو اور جو ''خاتم النّبیین'' کا ایسا مطلب نکال سکتا ہو، جس سے تمام ''نبوتوں کا سرتاج'' نبوت کا دروازہ کھلا رہے وہ اس آیت سے بھی نبوت کے جاری رہنے پر استدلال کرلے تو کون سی تعجب کی بات ہے؟

اس آیت میں صاف طور سے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا آخرت میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھی ہوگا۔ لیکن مرزائی صاحبان اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ وہ خود نبی بن جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں لفظ ''مع'' (ساتھ) استعمال ہوا ہے۔ جو اس معنی میں بھی لیا جاسکتا ہے کہ اس دن انبیاء وغیرہ کے گروہ کے محض ساتھ ہی نہیں ہوگا، بلکہ ان میں شامل ہوجائے گا۔

لیکن جو شخص مذکورہ بالا آیت کے الفاظ سے بالکل ہی آنکھیں بند کرکے نہیں بیٹھ گیا وہ دیکھ سکتا ہے کہ اسی آیت کے آخیر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے: ''حسن اولئك رفيقاً'' اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔

اس آخری جملے میں لفظ رفیق نے یہ بات واضح کردی کہ اگر بالفرض کہیں ''مع'' کے معنی کچھ اور ہو بھی سکتے ہیں تو یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں کیونکہ آگے اس کی تشریح کے لئے صراحتاً لفظ ''رفیق'' آرہا ہے۔

پھر اگر (معاذ اللہ) مطلب یہی تھا کہ ہر شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرکے نبی بن سکتا ہے تو کیا پوری امت میں اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والا ایک مرزا غلام احمد ہی پیدا ہوا ہے اور کسی نے اللہ اور رسول کی اطاعت نہیں کی؟ حالانکہ قرآن (معاذ اللہ) یہ کہہ رہا ہے کہ جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا، وہ نبیوں کے زمرے میں شامل ہوجائے گا۔ اگر اسی کا نام ''استدلال'' ہے تو نہ جانے قرآن کی معنوی تحریف کیا چیز ہوگی؟

[2006] بعض صوفیاء کے غلط حوالے

مرزائی صاحبان بعض صوفیاء کے ناتمام اور مبہم حوالے ڈھونڈ کر انہیں اپنی خود ساختہ نبوت کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے پیش کئے ہوئے ایسے غلط حوالوں کا مسلمانوں کی طرف سے انتہائی مدلل اور اطمینان بخش جواب دیا جاچکا ہے اور بار بار دیا جاچکا ہے۔ یہاں اس کو بالتفصیل دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چند اصولی حقائق کی طرف اشارہ ضروری ہے۔

دین میں اقوال سلف کی حقیقت

سب سے پہلے یہ بات قابل ذکر ہے کہ دین کا اصل سرچشمہ قرآن کریم، سرکار

دوعالم ﷺ کی احادیث اور اجماع امت ہے اور اکا دکا افراد کی ذاتی آراء اس مسئلے پر کبھی اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ جو دین کے ان بنیادی سرچشموں میں وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہو۔ خاص طور سے نبوت و رسالت جیسا بنیادی عقیدہ تو خبر واحد سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اسے کسی انفرادی تحریر سے ثابت کیا جائے۔ اس لئے اس مسئلے میں قرآن وحدیث کی متواتر تصریحات اور اجماع امت کے خلاف اگر کچھ انفرادی تحریریں ثابت ہو بھی جائیں تو وہ قطعی طور پر خارج از بحث ہیں اور انہیں بطور استدلال پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا جن صوفیاء کے مبہم جملوں سے مرزائی صاحبان سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں ان کی تشریح و توجیہہ سے ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ اگر بالفرض ان کی تحریروں کا مفہوم عقیدہ ختم نبوت سے متضاد ثابت ہو جائے تو اس مستحکم اور مسلمہ عقیدے کو کوئی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بلکہ جس کسی نے ان کے کلام کی صحیح تشریح پیش کی ہے اس کا اصل مقصد صرف یہ ہے کہ ان پر ایک غلط الزام لگایا گیا ہے۔ جسے انصاف اور دیانت کی رو سے رفع کرنا ضروری ہے۔ بہ الفاظ دیگر ان حضرات کی تحریروں کو ختم نبوت سے متصادم بنا کر پیش کرنے سے عقیدۂ ختم نبوت پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ ان بزرگوں پر یہ الزام عائد ہوتا ہے۔

[2007] یہی وجہ ہے کہ جہاں تک دین کے بنیادی مسائل، عقائد اور عملی احکام کا تعلق ہے۔ وہ نہ علم تصوف کا موضوع ہیں اور نہ علمائے امت نے تصوف کی کتابوں کو ان معاملات میں کوئی مأخذ یا حجت قرار دیا ہے۔ اس کے بجائے عقائد کی بحثیں علم کلام میں اور عملی احکام وقوانین کے مسائل علم فقہ میں بیان ہوتے ہیں اور انہی علوم کی کتابیں اس معاملے میں معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ خود صوفیائے کرام ان معاملات میں انہی علوم کی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص تصوف کے ان باطنی اور نفسیاتی تجربات سے نہ گزرا ہو۔ اس کے لئے ان کتابوں کا دیکھنا بھی جائز نہیں۔ بسا اوقات ان کتابوں میں ایسی باتیں نظر آتی ہیں جن کا بظاہر کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ بعض اوقات جو مفہوم بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے وہ بالکل عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ لیکن لکھنے والے کی مراد کچھ اور ہوتی ہے۔ اس قسم کی عبارتوں کو ''شطحیات'' کہا جاتا ہے۔ اس لئے کسی بنیادی عقیدے کے مسئلہ میں تصوف کی کتابوں سے استدلال ایک ایسی اصولی غلطی ہے جس کا نتیجہ گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

اس اصول کو خود اکابر صوفیاء نے بھی تسلیم کیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ تصوف کے بھی امام ہیں۔ لیکن وہ تحریر فرماتے ہیں: ''پس مقرر شد کہ معتبر در اثبات احکام شرعیہ کتاب وسنت است وقیاس مجتہدان و اجماع امت نیز مثبت احکام است۔ بعد از یں چہار ادلہ شرعیہ ہیچ دلیلے

مثبت احکام شرعیہ نمی تواند شد۔ الہام مثبت حل وحرمت نہ بود وکشف از باب باطن اثبات فرض وسنت نہ نماید۔‘‘ (مکتوبات حصہ ہفتم دفتر دوم ص ۱۵۔ مکتوب نمبر ۵۵)

ایک اور جگہ صوفیاء کی ’’شطحیات‘‘ سے کلامی مسائل مستنبط کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’قائل آں سخناں شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی، کلام محمد عربی وعلیٰ آلہ‘‘

[2008] نیز مرزا صاحب لکھتے ہیں: ’’ومن تفوہ بکلمۃ لیس لہ اصل صحیح فی الشرع ملهمًا کان او مجتهداً فیه الشیاطین متلاعبة‘‘

یعنی ’’اگر کوئی شخص کوئی ایسی بات زبان سے نکال دے۔ جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ صاحب الہام ہو یا مجتہد ہو تو درحقیقت وہ شیاطین کا کھلونا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

لہٰذا مرزائی صاحبان کے لئے قرآن کریم کی صریح آیات اور متواتر احادیث کو چھوڑ کر چند صوفیاء کے اقوال سے استدلال کیسے درست ہوسکتا ہے؟

صوفیاء کرامؒ کا اسلوب

تیسری اصولی بات یہ ہے کہ دنیا کے مسلمہ اصول کے مطابق ہر علم وفن کا موضوع، اس کی غرض وغایت اس کی اصطلاحات اور اس کے ماہرین جدا ہوتے ہیں اور اسی اعتبار سے ہر علم وفن کا اسلوب بیان بھی الگ ہوتا ہے۔ جو شخص کسی علم وفن کا ماہر اور تجربہ کار نہ ہو۔ بسا اوقات اس فن کی کتابیں پڑھ کر شدید غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عام آدمی میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر دے تو یہ اس کی ہلاکت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ یہی معاملہ اسلامی علوم کا ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں سے ہر ایک علم کا وظیفہ، اس کی اصطلاحات اور اس کی اسلوب بالکل الگ ہے اور ان میں سب سے زیادہ دقیق اور پیچیدہ تعبیرات ان کتابوں میں ملتی ہیں جو تصوف اور اس کے فلسفے پر لکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور ظاہری اعمال کے بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات وکیفیات سے ہے جو صوفیائے کرام پر اپنے اشغال کے دوران طاری ہوتی ہیں اور معروف الفاظ کے ذریعے ان کا بیان دشوار ہوتا ہے۔

[2009] لہٰذا ان حضرات کے کلام کی تشریح میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع

نہیں۔ بلکہ ان بزرگوں کا دفاع ہے۔لہٰذا وہ ہمارے موضوع بحث سے خارج ہے۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)]

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے صدارت چھوڑی جسے جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:

مرزائی مذہب میں اقوال سلف کی حقیقت

دوسری بات یہ ہے کہ مرزائی صاحبان کو تو اپنے مذہب کے مطابق کسی بھی درجے میں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان بزرگوں کے اقوال سے استدلال کریں۔ کیونکہ کتنے ہی معاملات ایسے ہیں جن میں انہوں نے اجماع امت کو بھی درست قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے حجت شرعیہ ماننے سے ہی انکار کیا ہے۔ چنانچہ عقیدۂ نزول مسیح علیہ السلام کی تردید کرتے ہوئے مرزاغلام احمد صاحب لکھتے ہیں: ''جب کہ پیش گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے؟'' (ازالہ اوہام ص۱۴۱، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

اور آگے لکھتے ہیں: ''میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں عام خیال مسلمانوں کا، گوان میں اولیاء بھی داخل ہوں، اجماع کے نام سے معصوم نہیں ہوسکتا۔''

(ازالہ اوہام ص۱۴۳، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

اور جب اجماع کا یہ حال ہے تو سلف کے انفرادی اقوال کی حیثیت تو خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''اور اقوال سلف وخلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں اور ان کے اختلاف کی حالت میں وہ گروہ حق پر ہوگا۔ جن کی رائے قرآن کریم کے مطابق ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۵۳۸، خزائن ج۳ ص۳۸۹)

[2010] ''الصلوٰۃ والسلام '' درکاراست، نہ کلام محی الدین ابن عربی وصدرالدین قونیوی وعبدالرزاق کاشی۔ مارا بہ نص کاراست نہ بعض، فتوحات مدنیہ ازفتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است۔

''یہ باتیں خواہ شیخ کبیر یمنی نے کہی ہوں، یا شیخ اکبر شامی نے، ہمیں محمد عربی ﷺ کا

کلام چاہئے، نہ کہ محی الدین ابن عربیؒ، صدرالدین قونیوی اور عبدالرزاق کاشی کا کلام ہمیں ''نص'' (یعنی قرآن وحدیث) سے غرض ہے نہ کہ فص سے (یہ ابن عربیؒ کی فصوص الحکم کی طرف اشارہ ہے) فتوحات مدنیہ نے ہمیں فتوحات مکیہ سے مستغنی کردیا ہے۔''

(مکتوبات حصہ اوّل دفتر اوّل مکتوب نمبر۱۰۰)

ان تین بنیادی باتوں کے بعد عقائد کے اس بنیادی مسئلے میں جو قران وحدیث اور اجماع امت کی رو سے کفرواسلام کا مسئلہ ہے۔ صوفیائے کرام کی کتابوں سے استدلال قطعی طور پر خارج از بحث ہے اور اگر بالفرض بعض صوفیاء سے اس قسم کی ''شطحیات'' ثابت بھی ہوں تو ان سے عقیدۂ ختم نبوت کی قطعیت اور استحکام میں ذرہ برابر کمی نہیں آتی۔

البتہ یہ درست ہے کہ جن صوفیائے کرامؒ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ غیرتشریعی نبوت کے باقی رہنے کے قائل ہیں۔ ان پر یہ ایک ایسا اتہام ہے جو محض ان کی اصطلاحات اور اسلوب بیان سے ناواقفیت کی بناء پر عائد کیا گیا ہے۔ یہاں ہم ان کے کلام کی صحیح صحیح تشریح کریں تو اس کے لئے طویل مضمون درکار ہوگا اور چونکہ ہماری مذکورہ بالا معروضات کی روشنی میں یہ عقیدہ ختم نبوت کا نہیں، بلکہ ان بزرگوں کا دفاع ہے۔ اس لئے یہ ہمارے موضوع سے خارج بھی ہے۔ لیکن یہاں ان حضرات کی بعض صریح عبارتیں نقل کی جاتی ہیں جن سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ وہ پوری امت کی طرح ختم نبوت کے عقیدے پر مستحکم ایمان رکھتے ہیں۔

[2011] مجدد الف ثانیؒ کی عبارت میں مرزا کی صریح تحریف

اس سلسلے میں سب سے پہلے مرزاغلام احمد صاحب کی یہ ڈھٹائی اور دیدہ دلیری ملاحظہ فرمایئے کہ انہوں نے اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے مجدد الف ثانیؒ کی ایک عبارت نقل کی ہے اور اس میں ایک لفظ خود اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔ لکھتے ہیں: ''بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبی اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

حالانکہ حضرت مجدد صاحبؒ کی جس عبارت کا حوالہ مرزاصاحب نے دیا ہے وہ یہ ہے:

''واذ اکثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم یسمّٰی محدثاً'' اور جب اللہ کی طرف

سے اس قسم کا کلام کسی کے ساتھ بکثرت ہونے لگے تو اسے محدث کہا جاتا ہے۔

(مکتوبات جلد دوم ص۱۹۹ نمبر ۵۱)

ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت مجدد صاحبؒ کی عبارت میں ''محدث'' کے لفظ کو مرزا صاحب نے کس طرح ''نبی'' کے لفظ سے بدل دیا۔ محمد علی لاہوری صاحب اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جب ہم مجدد صاحب سرہندیؒ کے مکتوبات کو دیکھتے ہیں تو وہاں یہ نہیں پاتے کہ کثرت مکالمہ ومخاطبہ پانے والا نبی کہلاتا ہے۔ بلکہ وہاں لفظ محدث ہے۔''

(النبوۃ فی الاسلام ص ۲۴۸، لاہور طبع دوم)

پھر آگے اس صریح خیانت کی تاویل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ درحقیقت مرزا صاحب نے یہاں لفظ ''نبی'' کو محدث ہی کے معنی میں استعمال کیا ہے اور: [2012] ''اگر اس توجیہ کو قبول نہ کیا جائے تو حضرت مسیح موعود پر یہ الزام عائد ہوگا کہ آپ نے نعوذ باللہ اپنی مطلب براری کے لئے مجدد صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے۔'' (النبوۃ فی الاسلام از محمد علی لاہوری ص ۲۴۸)

حالانکہ مرزا صاحب خود لفظ نبی کو اپنے کلام میں محدث کے معنی میں استعمال کرتے تو ایک بات بھی تھی، حضرت مجدد صاحبؒ کی طرف زبردستی لفظ ''نبی'' منسوب کر کے اسے ''محدث'' کے معنی میں قرار دینا کون سی شریعت، کون سے دین اور کون سی عقل کی رو سے جائز ہے؟ حیرت ہے ان لوگوں کی عقلوں پر جو مرزا صاحب کے کلام میں ایسی ایسی صریح خیانتیں دیکھتے ہیں اور پھر بھی انہیں نبی، مسیح موعود اور مجدد قرار دینے پر مصر ہیں۔

ملا علی قاریؒ

دوسرے بزرگ جن کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ وہ ختم نبوت کے خلاف نبوت کی کسی قسم کو جائز سمجھتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ ہیں۔ لیکن ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

''التحدی فرع دعوی النبوۃ ودعوی النبوۃ بعد نبیناﷺ کفر بالاجماع''

''اس قسم کا چیلنج دعویٰ نبوت کی ایک شاخ ہے اور ہمارے نبیﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بہ اجماع کفر ہے۔'' (ملحقات شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

یہ عبارت ملا علی قاریؒ نے اس شخص کے بارے میں لکھی ہے جو محض معجزے میں دوسرے کے مقابلے پر غلبہ پانے کا دعویٰ کر رہا ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں گفتگو محض غیر تشریعی نبوت میں ہے اور اس کا دعویٰ بھی ملا علی قاریؒ نے کفر قرار دیا ہے۔

[2013]شیخ ابن عربیؒ اور شیخ شعرانیؒ

شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی طرف خاص طور سے یہ بات زور شور سے منسوب کی جاتی ہے کہ وہ غیر تشریعی نبوت کے قائل ہیں، مگر ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو: ''فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالٰھیۃ والنھی فمن ادّعاھا بعد محمدﷺ فھو مدع شریعۃ اوحی بھا الیہ سواء وافق بھا شرعنا او خالف''

''پس نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اولیاء اللہ کے لئے صرف معارف باقی رہ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی امر (کسی چیز کا حکم) یا نہی (کسی چیز سے منع کرنا) کے دروازے بند ہو چکے۔ اب ہر وہ شخص جو اس کا دعویٰ کرے وہ درحقیقت شریعت کا مدعی ہے۔ خواہ اس کا الہام ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔'' (فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۹)

اس عبارت نے واضح کر دیا کہ:

۱...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک مدعی شریعت صرف وہ نہیں ہے جو شریعت محمدیہؐ کے بعد نئے احکام لائے۔ بلکہ وہ مدعی نبوت بھی ان کے نزدیک مدعی شریعت ہے۔ جس کی وحی بالکل شریعت محمدیہ کے موافق ہی ہو۔

۲...... آنحضرتﷺ کے بعد جس طرح نئی شریعت کا دعویٰ ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعت محمدیہ کی موافق وحی کا دعویٰ بھی ختم نبوت کا انکار ہے۔

۳...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک تشریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جسے شریعت نبوت کہے، خواہ وہ نبوت شریعت جدیدہ کی مدعی ہو اور خواہ شریعت محمدیہؐ کی موافقت کا دعویٰ کرے۔ پس غیر تشریعی نبوت سے مراد وہ کمالات نبوت اور کمالات ولایت ہوں گے جن پر شریعت [2014] نبوت کا اطلاق نہیں کرتی اور وہ نبوت نہیں کہلاتی۔

عارف باللہ امام شعرانیؒ نے ''الیواقیت والجواہر'' میں شیخ اکبرؒ کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: ''فان کان مکلفا ضربنا عنقہ والاضربنا عنہ صفحاً'' (الیواقیت ج۲ ص۳۸)

''اگر وہ شخص مکلّف یعنی عاقل بالغ ہو تو ہم پر اس کا قتل واجب ہے۔ ورنہ اس سے اعراض کیا جائے گا۔''

ایک رکن: جناب والا! آج جمعہ ہے۔

جناب چیئرمین: ایک چیپٹر (باب) ''مرزائیت کی اسلام دشمنی'' پڑھ لیں، جو چھ صفحے کا ہے۔

ایک رکن: ساڑھے بارہ بج گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: صرف دس منٹ لگیں گے۔

ایک رکن: شام کو کرلیں۔

جناب چیئرمین: شام کو آپ کہتے ہیں کہ صبح، اور صبح کو کہتے ہیں کہ شام کو کریں۔ کوئی وقت مجھے بھی دیں۔

مولوی مفتی محمود: جلد کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں! چھ صفحے ہیں۔ سات تاریخ کو پھر آپ باہر نکل جائیں گے۔

[2015] **مولوی مفتی محمود:**

مرزائیت کی اسلام دشمنی

- ...... استعماری اور سامراجی کردار۔
- ...... جہاد کی تنسیخ۔
- ...... عالم اسلام سے غداری۔
- ...... اکھنڈ بھارت۔
- ...... سیاسی عزائم، منصوبے اور سرگرمیاں۔

[2016] ہم نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ: ''جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔ نیز یہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مشن مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے۔ مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔''

آئندہ صفحات میں اس کی تشریح پیش کی جارہی ہے......

[2017] بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سیاسی پس منظر

۳۰؍جون (۱۹۷۴ء) کو قومی اسمبلی میں پیش کی گئی ہماری قرارداد میں مرزاغلام احمد کے جہاد کو ختم کرنے کی کوششوں کا بھی ذکر ہے اور یہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا تھا اور یہ کہ مرزائی خواہ انہیں کوئی بھی نام دیا جائے اسلام کے فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ہم ان حسب ذیل چار باتوں کا جائزہ مرزائی تحریرات اور ان کی سرگرمیوں اور عزائم کی روشنی میں لیتے ہیں۔

الف...... مرزائیت سامراجی اور استعماری مقاصد اور ارادوں کی پیداوار ہے۔

ب...... ان مقاصد کے حصول کے لئے جہاد کو نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام میں قطعی حرام ناجائز اور منسوخ کرانا۔

ج...... ملت مسلمہ کے شیرازہ اتحاد اور وحدت ملت کو منتشر اور تباہ کرنا۔

د...... پورے عالم اسلام اور پاکستان میں تخریبی اور جاسوسی سرگرمیاں۔

یورپی استعمار اور مرزائیت

پہلی بات کہ مرزا صاحب اور اس کے پیروکار یورپی استعمار کے آلہ کار ہیں۔ ایک ایسی کھلی حقیقت ہے جس کا نہ صرف مرزا قادیانی کو اعتراف ہے بلکہ وہ فخر ومباہات کے ساتھ بانگ دہل ان باتوں کا اپنی ہر تحریر اور تصنیف میں اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ وہ بلاجھجک اپنے کو انگریزوں کا خودکاشتہ پودا، اور خاندانی وفادار اور سلطنت انگلشیہ کو آقائے ولی نعمت اور رحمت [2018] خداوندی اور انگریزوں کی اطاعت کو مقدس دینی فریضہ قرار دیتے ہیں۔ ادھر انگریزی حکام اور سامراج بھی دل کھول کر ان کی وفاشعاریوں کو سراہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یورپ اور برطانیہ مرزا کو اپنے استعماری اور اسلام دشمن مقاصد کے لئے کن طریقوں سے استعمال کرتے رہے۔

اٹھارہویں صدی کا نصف آخر اور یورپی استعمار

اٹھارہویں صدی عیسوی کے نصف آخر ہی میں یورپی سامراج دنیا کے بیشتر حصوں پر اپنے نوآبادیاتی عزائم کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ ان سامراجی طاقتوں میں برطانیہ پیش پیش تھا۔

اطالوی، فرانسیسی اور پرتگالی براعظم افریقہ کو اطالوی سومالی لینڈ، فرانسیسی سومالی لینڈ، پرتگالی مشرقی افریقہ، جرمن مشرقی افریقہ اور برطانوی مشرقی افریقہ میں منقسم کرنے کے بعد مشرق وسطیٰ کے بعض علاقوں میں سامراجی ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ اٹلی نے اریٹیریا، فرانس نے جزیرہ مڈگاسکر اور برطانیہ نے رہوڈیشیا اور یوگنڈا کو نوآبادیوں میں تقسیم کر دیا۔ نام نہاد خود مختار علاقوں میں یونین آف ساؤتھ افریقہ کے علاوہ مصر، حبشہ اور لائبیریا کا شمار ہوتا تھا۔ یورپی سامراج نے اس زمانے میں ہندوستان، برما اور لنکا کو زیرنگین لانے کے لئے کشمکش کا آغاز کر دیا تھا اور بحر ہند کو اپنی استعماری سرگرمیوں کی آماجگاہ بنالیا۔ مشرقی ساحل پر ملائی ریاستوں میں سنگاپور ایک اہم بحری اڈہ تھا جس کو بنیاد بنا کر بحر ہند، بحر الکاہل، ڈچ ایسٹ انڈیز اور جنوبی آسٹریلیشیا کو جدا جدا کیا جاسکتا تھا۔ استعماری طاقتوں کو اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل میں اس وقت زیادہ آسانی ہوگئی۔ جب ۱۸۶۹ء میں نہر سویز کی تعمیر کا مرحلہ اختتام پذیر ہوا اس کی وجہ سے راس امید کا لمبا چکر لگانے کی بجائے بحیرہ قلزم اور بحیرہ احمر کا آسان راستہ اختیار کیا جانے لگا۔ ۱۸۷۸ء تک برطانیہ جبرالٹر اور مالٹا کو زیر اثر لاکر قبرص پر تسلط جما چکا تھا۔ عدن ۱۸۳۹ء میں محکوم بنایا جا چکا تھا۔ اب پورے جنوب مغربی ایشیاء پر قبضہ کرنا باقی تھا۔

انگریز اور برصغیر[2019]

انگریز نے جب برصغیر اور عالم اسلام میں اپنا پنجہ استبداد جمانا شروع کیا تو اس کی راہ میں دو باتیں رکاوٹ بننے لگیں۔ ایک تو مسلمانوں کی نظریاتی وحدت دینی معتقدات سے غیر متزلزل وابستگی اور مسلمانوں کا وہ تصور اخوت جس نے مغرب ومشرق کو جسد واحد بنا کے رکھ دیا تھا۔ دوسری بات مسلمانوں کا لافانی جذبہ جہاد جو بالخصوص عیسائی یورپ کے لئے صلیبی جنگوں کے بعد وبال جان بنا ہوا تھا اور آج ان کے سامراجی منصوبوں کے لئے قدم قدم پر سد راہ ثابت ہو رہا تھا اور یہی جذبہ جہاد تھا جو مسلمانوں کی ملی بقاء اور سلامتی کے لئے گویا حصار اور قلعہ کا کام دے رہا تھا۔ انگریزی سامراج ان چیزوں سے بے خبر نہ تھی۔ اس لئے اپنی معروف ابلیسی سیاست لڑاؤ اور حکومت کرو (*Divide and Rule*) سے عالم اسلام کی جغرافیائی اور نظریاتی وحدت کو ٹکڑے کرنا چاہا۔ دوسری طرف عالم اسلام بالخصوص برصغیر میں نہایت عیاری سے مناظروں اور مباحثوں کا بازار گرم کر کے مسلمانوں میں فکری انتشار اور تذبذب پیدا کرنا چاہا اور اس کے ساتھ ہی انگریزوں پر سلطان ٹیپو شہیدؒ، سید احمد شاہ شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ان کے بعد جماعت

مجاہدین کی مجاہدانہ سرگرمیاں علماءِ حق کا ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جہاد کا فتویٰ دینا اور بالآخر ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی نہ صرف ہندوستان بلکہ باہر عالمِ اسلام میں مغربی استعمار کے خلاف مجاہدانہ تحریکات سے یہ حقیقت اور بھی عیاں ہوکر سامنے آ گئی کہ جب تک مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد قائم ہے، سامراج کبھی بھی اور کہیں بھی اپنا قدم مضبوطی سے نہیں جما سکے گا۔ مسلمانوں کی یہ چیز نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں یورپ کے لئے وبالِ جان بنی ہوئی تھی۔

مرزا صاحب کے نشو ونما کا دور اور عالمِ اسلام کی حالت[2020]

انیسویں صدی کا نصف آخر جو مرزا صاحب کے نشو ونما کا دور ہے۔ اکثر ممالک اسلامیہ جہادِ اسلامی اور جذبہ آزادی کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ برصغیر کے حالات تو مختصراً معلوم ہو چکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی زمانہ ہے جب برصغیر کے باہر پڑوسی ممالک افغانستان میں ۱۸۷۸ء، ۱۸۷۹ء میں برطانوی افواج کو افغانوں کے جذبہ جہاد و سرفروشی سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو بالآخر انگریزوں کی شکست اور پسپائی پر ختم ہو جاتا ہے۔

ترکی میں ۱۸۷۶ء سے لے کر ۱۸۷۸ء تک انگریزوں کی خفیہ سازشوں اور درپردہ معاہدوں کو دیکھ کر جذبہ جہاد بھڑکتا ہے۔ طرابلس الغرب میں شیخ سنوسی، الجزائر میں امیر عبدالقادر (۱۸۸۰ء) اور روس کے علاقہ داغستان میں شیخ محمد شامل (۱۸۷۰ء) بڑی پامردی اور جانفشانی سے فرانسیسی اور روسی استعمار کو للکارتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں مصر میں مصری مسلمان سربکف ہوکر انگریزوں کی مزاحمت کرتے ہیں۔

سوڈان میں انگریز قوم قدم جمانا چاہتی ہے تو ۱۸۸۱ء میں مہدی سوڈانی اور ان کے درویش جہاد کا پھریرا بلند کر کے بالآخر انگریز جنرل گارڈن اور اس کی فوج کا خاتمہ کرتے ہیں۔

اسی زمانہ میں خلیج عرب، بحرین، عدن وغیرہ میں برطانوی فوجیں مسلمانوں کے جہاد اور استخلاصِ وطن کے لئے جان فروشی اور جان نثاری کے جذبہ سے دوچار تھیں۔

مسلمانوں کی ان کامیابیوں کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ مسلمانوں میں دینی سرگرمی بھی کام کرتی تھی، کہتے تھے کہ فتح پائی تو غازی مرد کہلائے، حکومت حاصل کی، مر گئے تو شہید ہو گئے۔ اس لئے مرنا یا مار ڈالنا بہتر ہے اور پیٹھ دکھانا بیکار۔
(تاریخ برطانوی ہند ص۳۰۲، مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

ایک حواری نبی کی ضرورت[2021]

ایک برطانوی دستاویز ''دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا'' میں ہے اور بیرونی تمام شواہد بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ ۱۸۶۹ء میں انگلینڈ سے برطانوی مدبروں اور مسیحی رہنماؤں کا ایک وفد اس بات کا جائزہ لینے برصغیر آیا کہ مسلمانوں کو رام کرنے کی ترکیب اور برطانوی سلطنت سے وفاداری کے راستے نکالنے پر غور کیا جائے۔ اس وفد نے ۱۸۷۰ء میں دو رپورٹیں پیش کیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں کی اندھادھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو ***(APOSTOLIC PROPHET)*** اپاسٹالک پرافٹ (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے تو بہت سے لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جائیں گے۔ لیکن مسلمانوں میں ایسے کسی شخص کو ترغیب دینا مشکل نظر آتا ہے۔ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو پھر ایسے شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں بطریق احسن پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ اب کہ ہم پورے ہندوستان پر قابض ہیں تو ہمیں ہندوستانی عوام اور مسلمان جمہور کی داخلی بے چینی اور باہمی انتشار کو ہوا دینے کے لئے اس قسم کے عمل کی ضرورت ہے۔ (***The Arrival Of British Empire in India*** (ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد)، بحوالہ عجمی اسرائیل ص۱۹)

سامراجی ضرورتیں ...... مرزا صاحب اور ان کا خاندان

یہ ماحول تھا اور سامراجی ضرورتیں تھیں جس کی تکمیل مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت اور تنسیخ جہاد کے اعلان نے کی اور بقول علامہ اقبال یہ حالات تھے کہ ''قادیانی تحریک فرنگی انتداب کے حق میں الہامی سند بن کر سامنے آئی۔'' (حرف اقبال ص۱۴۵)

انگریز کو مرزا غلام احمد سے بڑھ کر کوئی اور موزوں شخص ان کے مقاصد کے لئے مل بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کی حمایت اور مسلم دشمنی اس کو خاندانی ورثہ میں ملی تھی۔

[2022] مرزا کا والد غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں داخل ہوا اور سکھوں کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ پہلے سکھوں سے مل کر مسلمانوں سے لڑا جس کے صلہ میں رنجیت سنگھ نے ان کو کچھ جائیداد واگزار کر دی۔

مرزا صاحب کی سیرت میں ہے کہ: ''۱۸۴۲ء میں ان کا والد ایک پیادہ فوج کا کمیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا اور ہزارہ کے مفسدے (یعنی سید احمد شہیدؒ اور مجاہدین کے جہاد) میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ (آگے ہے) کہ یہ تو تھا ہی سرکار کا نمک حلال۔ ۱۸۴۸ء کی بغاوت میں ان کے ساتھ اس کے بھائی غلام محی الدین (مرزا غلام احمد کے چچا) نے بھی اچھی خدمات انجام دیں۔ ان لوگوں نے سکھوں کے باغیوں سے مقابلہ کیا ان کو شکست فاش دی۔''

(سیرت مسیح موعود ص۵، مرتبہ مرزا بشیر الدین محمود مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضٰی نے انگریز کا حق نمک یوں ادا کیا کہ خود مرزا غلام احمد کو اعتراف ہے کہ: ''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کے تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔''

(اشتہار واجب الاظہار منسلک کتاب البریہ ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴، از مرزا غلام احمد)

اس کے بعد مرزا غلام احمد کے والد اور بھائی غلام قادر کو انگریزی حکام نے اپنی خوشنودی کے اظہار اور ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر جو خطوط لکھے ان خطوط کا تذکرہ بھی محولہ بالا کتاب میں مرزا غلام احمد نے کیا ہے کہ مسٹر ولسن نے ان کے والد مرزا غلام مرتضٰی کو لکھا ہے کہ: ''میں خوب جانتا ہوں بلاشبہ آپ اور آپ کا خاندان سرکار انگریزی کا جان نثار وفادار اور ثابت قدم خدمت گار رہا ہے۔''

(خط ۱۱؍جون ۱۹۴۹ء، لاہور مراسلہ نمبر ۳۵۳، کتاب البریہ ص۴، خزائن ج۱۳ ص۴)

[2023] مسٹر رابرٹ کسٹ کمشنر لاہور بنام مرزا غلام مرتضٰی اپنے خطوط مورخہ ۲۰؍ستمبر ۱۸۸۵ء میں ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں انگریز کے لئے ان کی خدمات کے اعتراف اور اس کے بدلے خلعت اور خوشنودی سے نوازنے کی اطلاع دیتے ہیں۔

یہ خاندانی اطاعت جس شخص کی گھٹی میں شامل تھی اس نے اپنی وفاشعاریوں کا یوں اعتراف کیا ہے۔ ستارۂ قیصرہ میں مرزا صاحب لکھتا ہے: ''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں ایسے مضمون شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن

ہے۔لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکے اور مدینے میں بھی بخوشی شائع کر دیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔"

(ستارہ قیصرہ ص۳،۴، خزائن ج۱۵ ص۱۱۴)

یہی نہیں بلکہ پورے برٹش انڈیا میں اتنی بےنظیر خدمت کرنے والے شخص نے بقول خود انگریزی اطاعت کے بارہ میں اتنا کچھ لکھا کہ "پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

[2024] مرزا صاحب سرکار برطانیہ کے متعلق لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ایک چٹھی میں اپنے خاندان کو پچاس برس سے وفادار و جان نثار اور اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھتا ہے اور اپنی ان وفاداریوں اور اخلاص کا واسطہ دے کر اپنے اور اپنی جماعت کے لئے خاص نظر عنایت کی التجا کرتا ہے۔ (تبلیغ رسالت ج۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۱)

Mr. Chairman: ***Thank you very much. We meet at 5:30 pm.***

(جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ! ہم شام ساڑھے پانچ بجے پھر ملیں گے)

[The Special Committee adjourned for lunch break to meet at 5:30 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے لئے شام ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کر دیا گیا)

[The Special Committee re-assembled after lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں)

جناب چیئرمین: مولانا مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود:

ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید ۔۔۔ قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی

(اقبال:ضرب کلیم)

اسلام کے ایک قطعی عقیدہ جہاد کی تنسیخ[2025]

انگریز کی ان وفاشعاریوں کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی نے کھلم کھلا جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کردیا۔ جہاد اسلام کا ایک مقدس دینی فریضہ ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کا دارومدار اسی پر ہے۔ شریعت محمدی نے اسے قیامت تک اسلام اور عالم اسلام کی حفاظت اور اعلاء کلمتہ اللہ کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات اور حضور اقدس ﷺ نے بے شمار احادیث اور خود حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عملی زندگی ان کا جذبہ جہاد وشہادت یہ سب باتیں جہاد کو ہر دور میں مسلمانوں کے لئے ایک ولولہ انگیز عبادت بناتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے۔

''وقاتلوهم حتٰى لا تكون فتنة ويكون الدين لله (بقره:۱۹۳)'' ﴿اوران کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فتنہ کفر وشرارت باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہوجائے۔﴾

حضور ﷺ نے ایک حدیث میں فریضہ جہاد کی تاقیامت ابدیت اس طرح ظاہر فرمائی ہے۔''لن يبرح هذا الدين قائماً يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة ''

(مسلم ج۲ص۱۴۳، باب قول لاتزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق، مشكوٰة ص۳۳۰، کتاب الجہاد)

''حضور ﷺ نے فرمایا ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔''

لیکن مرزا غلام احمد نے انگریز کے بچاؤ اور تحفظ اور عالم اسلام کو ہمیشہ ان کی طوق غلامی میں باندھنے اور کافر حکومتوں کے زیرسایہ مسلمانوں کو اپنی سیاسی اور مذہبی سازشوں کا شکار بنانے کی خاطر نہایت شدومد سے عقیدۂ جہاد کی مخالفت کی اور نہ صرف برصغیر میں بلکہ پورے عالم اسلام میں جہاں جہاں بھی اس کو ظاہر اور خفیہ سرگرمیوں کا موقعہ مل سکا جہاد کے خلاف نہایت شدت سے

پروپیگنڈہ کیا گیا۔مرزاصاحب کو جہاد حرام کرانے کی ضرورت کیا تھی۔اس کا جواب[2026] ہمیں لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے نام قادیانی جماعت کے ایڈریس مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۲۱ء سے نہایت واضح طور پر مل سکتا ہے جس میں کہا گیا:''جس وقت آپ (مرزاغلام احمد) نے دعویٰ کیا اس وقت تمام عالم اسلام جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپہ کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا۔مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی اس کے لئے غیرمعمولی اعانت کا موجب تھا۔'' (حوالہ بالا)

جہاد منسوخ ہونے اور دنیا سے جہاد کا حکم تاقیامت اٹھ جانے پر مرزاصاحب کس شدومد سے زور دیتے ہیں۔ان کا اندازہ ان کی حسب ذیل عبارات سے لگایا جاسکتا ہے۔

اپنی کتاب اربعین نمبر۴ میں مرزاصاحب لکھتے ہیں:''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداتعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں[1] اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی اس سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔پھر ہمارے نبیﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (یعنی بزعم خود مرزاصاحب) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔''

(کتاب اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳ حاشیہ)

[2027]''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریمﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمادیا ہے۔مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔سواب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ہماری طرف سے

---

[1] نعوذ باللہ! یہ ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتنا صریح بہتان ہے۔ مومنوں اور شیرخوار بچوں کو اگر قتل کرنا تھا تو فرعون اور اس کا لشکر۔مرزاصاحب نے اس انداز میں یہ بات پیش کی گویا ایمان لانے کے باوجود ان شیرخوار بچوں کی بھی شریعت موسوی میں بچنے کی گنجائش نہیں تھی۔

امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔''

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص ذ، خزائن ج۱۶ص ۲۸،۲۹)

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں مرزا صاحب کا یہ اعلان درج ہے کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶،۲۷، خزائن ج۱۷ص ۷۷،۷۸)

نیز انگریزی حکومت کے نام ایک معروضہ میں جو ریویو آف ریلیجنز میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''یہی وہ فرقہ (یعنی مرزا صاحب کا اپنا فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج۱ص ۴۹۵)

رسالہ گورنمنٹ انگریز اور جہاد میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں، وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۲۳۲)

[2028] ان تمام عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک جہاد کی مخالفت کا حکم خاص حالات سے مجبوریوں کا تقاضا نہیں بلکہ اب اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منسوخ، حرام اور ختم سمجھا جائے۔ نہ اس کے لئے شرائط پوری ہونے کا انتظار رہے، اور کسی پوشیدہ طور پر بھی اس کی تعلیم جائز نہیں۔

تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ: ''اس فرقہ (مرزائیت) میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ نہ اس کا انتظار ہے۔ بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر نہ پوشیدہ طور جہاد کی تعلیم ہرگز ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے لڑائیاں کی جائیں۔''

(تریاق القلوب اشتہار واجب الاظہار ص ا، خزائن ج۱۵ص ۵۱۸)

''اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔''

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ت، خزائن ج۱۶ص ۱۷)

''سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔''

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ت، خزائن ج۱۶ص ۱۷)

مرزائی تاویلات کی حقیقت

نسخ جہاد کے بارے میں ان واضح عبارات کے باوجود مرزائیوں کی دونوں جماعتیں آج کہتی ہیں کہ چونکہ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی سلطنت قائم ہوگئی اور وسائل جہاد مفقود تھے۔اس لئے وقتی طور پر جہاد کو موقوف کیا گیا۔آیئے ہم اس تاویل اور مرزا کی غلط وکالت کا جائزہ لیں۔

الف...... پچھلی چند عبارات سے ایک منصف مزاج شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے ہاں جہاد کی ممانعت ایک وقتی حکم نہیں۔نہ وہ کچھ وقت کے لئے موقوف بلکہ وہ مکمل طور پر جہاد کے خاتمہ اس کی انتظار تک کی نفی اور ظاہری اور پوشیدہ کسی قسم کی تعلیم کو بھی ناجائز اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دین کے لئے لڑنا ممنوع اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔

ب...... اگر مرزا صاحب ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی سلطنت کے قدم جمانے کی وجہ سے مجبوراً جہاد [2029] کی مخالفت کرتے ہیں تو ۱۸۵۷ء اور اس سے قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی آمد کے فوراً بعد مجاہدین سید احمد شہیدؒ کے جہاد میں مرزا صاحب اور ان کا پورا خاندان سکھوں اور انگریزی استعمار کے لئے میدان ہموار کرنے کے لئے جانی اور مالی قربانیاں دیتے رہے۔جس کا مرزا صاحب نے انگریزی حکام کے نام خطوط اور چٹھیوں میں بڑے فخر سے اعتراف کیا ہے اور ان مساعی کی نہ صرف تائید کی بلکہ تحسین بھی کی ہے۔ان کے خاندانی بزرگوں نے سکھوں سے مسلمانوں کے جہاد میں سکھوں کی حمایت کی۔مرزا کے والد نے ۱۸۵۷ء میں پچاس سوار سرکار انگریزی کی امداد کے لئے فراہم کئے۔مرزا غلام احمد نے ۱۸۵۷ء میں جہاد آزادی کے غیور اور جان نثار مجاہدین کو ”جہلاء اور بدچلن کہا۔“

(براہین احمدیہ ج۱ص الف، خزائن ج۱ص۱۳۸، اشتہار اسلامی انجمنوں سے التماس، مجموعہ اشتہارات ج۱ص۱۰۵)

انگریز کے ہاتھوں ہندوستان میں مسلمانوں کی مظلومیت پر ہند کا ذرہ ذرہ اشکبار تھا۔ اسلامیان ہند کی عظمتیں لٹ رہی تھیں۔ہزار سالہ عظمت رفتہ پاش پاش ہو رہی تھی۔علماء اور شرفاء ہند کو سور کے چمڑوں میں سی کر اور زندہ جلا کر دہلی کے چوکوں میں پھانسی پر لٹکایا جارہا تھا اور انگریزوں کا شقی القلب نمائندہ جنرل نکلسن، ایڈورڈ سے ایسے آئینی اختیارات مانگ رہا تھا کہ مجاہدین آزادی کے زندہ حالت میں چمڑے ادھیڑے جاسکیں اور انہیں زندہ جلایا جاسکے۔مگر وہ شقی اور ظالم نکلسن اور مرزا غلام احمد اور اس کے خاندان کو ہندوستان میں اپنے مفادات کا نگران اور وفادار ٹھہرا رہا تھا۔جنرل نکلسن نے مرزا غلام قادر کو سند دی جس میں لکھا کہ:”۱۸۵۷ء میں

خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔''
(سیرت مسیح موعود ص۵،۶،ازمرزابشیرالدین محمود،طبع قادیان)

اور وہی مرزاصاحب جو ابھی تک اپنے تشریعی نبی ہونے کی حیثیت میں سامنے نہیں آئے تھے خود براہین احمدیہ اور دیگر تحریروں میں جہاد کے فرض واجب اور غیر منقطع ہونے کا اعتراف کر چکے تھے۔ دعویٰ نبوت کے بعد ایک [2030] قطعی حکم کو حرام قرار دیتے ہوئے عملاً بھی قرآن کریم کی تمام آیات جہاد خمس وفئی کو منسوخ قرار دے کر تشریعی نبی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔لیکن جس دور میں وہ جہاد کو فرض کہتے ہیں کیا مرزاصاحب خود عملی طور پر بھی اس پر عمل پیرا رہے۔اس کا جواب ہمیں انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام چٹھی سے مل جاتا ہے، وہ اس درخواست میں اپنی اصل حقیقت کو اس طرح واشگاف الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود: ''میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک (گویا ۱۸۳۹ء سے لے کر جو ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے کا زمانہ ہے) جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں۔تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں جو ان کی دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔''
(تبلیغ رسالت ج۷ص۱۰،مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۱)

۳...... تیسری بات یہ ہے کہ بالفرض ہم تسلیم کئے دیتے ہیں کہ مرزاصاحب نے برصغیر میں انگریزی سلطنت کی وجہ سے بعض مجبوریوں کی بناء پر اتنی شدومد سے جہاد کی مخالفت کی۔لیکن اگر حقیقت یہی ہوتی تو مرزاصاحب کی ممانعت جہاد اور اطاعت انگریز کی تبلیغ صرف برٹش انڈیا تک محدود ہوتی۔مگر یہاں تو ایسے کھلے شواہد اور قطعی ثبوت موجود ہیں کہ مرزاصاحب کی تحریک وتبلیغ کا اصل محرک نہ صرف انڈیا بلکہ پورے عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد نکالنا اور انگریزوں کے لئے یا کسی [2031] بھی کافر سلطنت کے لئے راستہ ہموار کرنا تھا۔تاکہ اس

طرح ایک نئی امت اور نئے نبی کے نام سے پوری ملت مسلمہ اور امت محمدیہ کا سارا انظام درہم برہم کیا جائے اور پورے عالم اسلام کو انگریز یا ان کے حلیفوں کے قدموں میں لا گرایا جائے۔اس لئے مرزا صاحب نے مخالفت جہاد کی تبلیغ صرف برٹش انڈیا تک محدود نہ رکھی اور نہ صرف اردو لٹریچر پر اکتفا کیا بلکہ فارسی، عربی، انگریزی میں لٹریچر لکھ لکھ کر بلاد روم، شام، مصر، ایران، افغانستان، بخارا یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ تک پھیلاتا رہا۔ تاکہ بخارا میں اگر زار روس کے لشکر آئیں تو کوئی مسلمان ہاتھ مزاحمت کے لئے نہ اٹھے۔فرانس، تیونس، الجزائر اور مراکش پر لشکر کشی ہو تو مسلمان جہاد کو حرام سمجھیں۔عرب اور مصری دل وجان سے انگریز کے مطیع بن جائیں اور ترک وافغان کی غیرت ایمانی ہمیشہ کے لئے جذبہ جہاد سے خالی ہو کر سرد پڑ جائے۔

اس سلسلہ میں مرزا صاحب کے اعترافات دیکھئے۔ وہ لکھتے ہیں:''میں نے نہ صرف اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلینڈ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطیع کیا۔''

(تبلیغ رسالت ج۷ص۱۰، بنام لیفٹیننٹ گورنر، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۱)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں:''ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل وجان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکر گزاری کے لئے ہزارہا اشتہارات شائع کئے گئے اور ایسی کتابیں بلاد عرب وشام وغیرہ تک پہنچادی گئیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۵)

''اس کے بعد میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تالیف کر کے بلاد شام وروم اور مصر اور بخارا وغیرہ کے اطراف روانہ کئے اور ان میں اس گورنمنٹ کے اوصاف حمیدہ درج کئے اور بخوبی ظاہر کیا کہ اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد حرام ہے اور بعض شریف عربوں کو وہ[2032] کتابیں دے دے کر بلاد شام وروم کی طرف روانہ کیا۔بعض عربوں کو مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجا گیا۔بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے اور اسی طرح مصر میں بھی کتابیں بھیجی گئیں اور یہ ہزارہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔'' (تبلیغ رسالت ج۲ص۱۹۶، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۱۲۷)

اور یہ سب کچھ مرزا صاحب نے اس لئے کیا کہ:''تاکہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے راہ راست پر آجائیں اور وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہوجائیں۔''(نور الحق حصہ اوّل ص۳۰، خزائن ج۸ص۴۱)

(تبلیغ رسالت ج۷ص۱۷) میں اس ساری جدوجہد کا حاصل مرزا صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ:''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے

معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۹)

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (ضمیمہ ص۷) میں لکھتے ہیں: ’’ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیرخواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۱۴۷)

یہ حقیقت کہ مرزائی تبلیغ وتلقین اور تمام کوششوں کے محرکات اور مقاصد کیا تھے۔ مرزائی مذہب کے بانی کے مذکورہ اقوال سے خود ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس پر بھی اگر تاویل کے پردوں میں اس حقیقت کو چھپایا جاتا ہے تو آنکھیں کھولنے کے لئے حسب ذیل واقعات اور اعترافات کافی ہیں:

’’کہ مرزا صاحب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ آزاد اسلامی ممالک میں بھی [2033] کسی قسم کے جہاد کے روادار نہ تھے۔ افغانستان کے امیر امان اللہ خان کے عہد حکومت میں نعمت اللہ خان مرزائی اور عبداللطیف مرزائی کو علماء افغانستان کے متفقہ فتویٰ سے مرتد قرار دے کر قتل کر دیا گیا۔ اس قتل کے محرکات یہی تھے کہ یہ لوگ مبلغین کے پردہ میں جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور یہ محض اس لئے کہ انگریزوں کا اقتدار چھا جائے۔ حالانکہ افغانستان میں جہاد اسلامی کی شرائط مکمل موجود تھیں۔‘‘

اس سلسلہ میں مرزا بشیرالدین محمود احمد کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل مورخہ ۶؍اگست ۱۹۳۵ء ملاحظہ کیجئے: ’’عرصہ دراز کے بعد اتفاقاً ایک لائبریری میں ایک کتاب ملی جو چھپ کر نایاب بھی ہوگئی تھی۔ اس کتاب کا مصنف ایک اطالوی انجینئر جو افغانستان میں ذمہ دار عہدہ پر فائز تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف (قادیانی) کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے تو حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور ہو جائے گا اور ان پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائے گا۔ ایسے معتبر راوی کی روایت سے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ عبداللطیف خاموشی سے بیٹھے رہتے اور جہاد کے خلاف کوئی لفظ بھی نہ کہتے تو حکومت افغانستان کو انہیں شہید کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔‘‘

اخبار الفضل بحوالہ امان افغان مورخہ ۳؍مارچ ۱۹۲۵ء نے افغانستان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل بیان نقل کیا: ’’کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم وملا نور علی دکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعویٰ دائر ہو چکا تھا اور مملکت افغانیہ کے مصالح

کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضے سے [2034] پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھ بک چکے تھے۔''

خلیفہ قادیان اپنے ایک خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء میں اعتراف کرتا ہے کہ نہ صرف مسلم ممالک بلکہ غیر مسلم ممالک اور اقوام بھی مرزائیوں کو آلہ کار سمجھتے تھے۔ دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے۔ چنانچہ جب قبرص میں احمدیہ عمارت کی افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن انگریز نے شمولیت کی تو حکومت نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے۔

اسلامی جہاد منسوخ، مگر مرزائی جہاد جائز

۴...... یہ امر حیرت اور تعجب کا باعث ہے کہ ایک طرف تو قادیانیوں نے جہاد کو اتنی شدومد سے منسوخ اور حرام قرار دیا۔ مگر دوسری طرف انگریزوں کی فوج میں شامل ہوکر مسلمانوں کے ساتھ لڑنا نہ صرف ان کے لئے جائز بلکہ ضروری تھا۔ گویا ممانعت جہاد کی یہ ساری جدوجہد صرف انگریزوں اور کافروں کے ساتھ مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کے لئے تھی کہ وہ نہ تو اپنی عزت وناموس اور نہ ملک وملت کی بقاء کے لئے لڑیں۔ نہ اپنے دین، اسلامی شعائر معابد ومساجد کے لئے علم جہاد بلند کریں۔ لیکن انگریزی اقتدار کے فروغ وتحفظ کے لئے ان کی فوجوں میں شامل ہوکر بلاد اسلامیہ پر بمباری ایک مقدس فریضہ تھا۔ مرزامحمود احمد نے کہا: ''صداقت کے قیام کے لئے گورنمنٹ کی فوج میں شامل ہوکر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لئے گورنمنٹ کی مدد احمدیوں کا مذہبی فرض ہے۔'' (خطبہ مرزامحمود احمد الفضل مورخہ ۲؍مئی ۱۹۱۹ء)

قادیانی جماعت نے لارڈ ریڈنگ کو اپنے ایڈریس میں بھی اپنی جنگی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کابل سے جنگ میں ہماری جماعت نے علاوہ ہر قسم کی مدد کے ایک ڈبل کمپنی اور [2035] ایک ہزار افراد کے نام بھرتی کے لئے پیش کئے اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں رضا کارانہ کام کرتے رہے۔ (الفضل مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۳۱ء)

ایک اور خطبہ جمعہ میں مرزامحمود احمد نے کہا کہ: ''شاید کابل کے ساتھ ہمیں کسی وقت جہاد ہی کرنا پڑتا (آگے چل کر کہا) کہ پس نہیں معلوم کہ ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔''

(الفضل مورخہ ۲۷؍فروری، ۲؍مارچ ۱۹۲۲ء)

امن وآشتی اور اسلامی نظریہ جہاد کو ملاؤں کے وحشیانہ اور جاہلانہ بیہودہ خیالات قرار دینے والے مرزائیوں کے حقیقی خدوخال مرزامحمود احمد خلیفہ ثانی کے ان الفاظ سے اور بھی عیاں ہوجاتی ہے۔انہوں نے کہا کہ:''اب زمانہ بدل گیا ہے۔دیکھو پہلے جو مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔مگر اب مسیح اس لئے آیا ہے کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے۔'' (عرفان الٰہی ص۹۳،۹۴)

''پہلے عیسیٰ کو تو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا۔مگر اب (مرزاغلام احمد)''اس زمانے کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں گے۔'' (تقدیر الٰہی ص۲۹،مصنفہ مرزامحمود احمد)

اس سے اندازہ ہوا کہ اسلام کے نظریہ جہاد کو منسوخ قرار دینے اور سارے عالم اسلام میں اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے بعد اپنے لئے اور سامراجی مقاصد کے لئے جہاد اور قتال کو جائز قرار دینے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جارہا تھا۔ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کا کافروں یا خود ان کے خلاف لڑنا تو ہمیشہ کے لئے حرام تھا،مگر عیسائیت کے جھنڈے تلے یا کسی کافر حکومت کے مفاد میں یا خود مرزائیوں کے لئے جہاد اور قتال اور لڑنا لڑانا سب جائز ہے۔

[2036] مرزاغلام احمد اور مرزائیوں کی تبلیغی خدمات کی حقیقت

افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کے تبلیغ کے نام پر استعماری سرگرمیوں سے ان کے تبلیغ اسلام کی خدمات کی قلعی تو کھل جاتی ہے،مگر بہت سے لوگ مرزاصاحب کی خدمات کے سلسلہ میں ان کے مدافعت اسلام میں مناظرانہ بحث ومباحثہ اور علمی کوششوں کا ذکر کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آریہ سماج اور عیسائیوں سے اسلام کے دفاع میں بڑے معرکے سر کئے اور اب بھی قادیانی دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔اس لئے ان کے ساتھ غیرمسلموں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہئے۔اس لئے ہم اس غلط فہمی کو جس میں بالعموم تعلیم یافتہ افراد بھی مبتلا ہوتے ہیں۔مرزاصاحب کی ایک دو عبارتوں ہی سے دور کرنا چاہتے ہیں جو بانی قادیانیت کے تبلیغی مقاصد اور نیت کو خود ہی بڑی خوبی سے عیاں کررہی ہیں کہ انہوں نے عیسائی مشنریوں کی اشتعال انگیز تحریروں اور اسلام پر ان کے جارحانہ حملوں سے مسلمانوں کے اندر انگریزوں کے خلاف پرجوش ردعمل کا خطرہ محسوس کیا تو اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی کی بناء پر عیسائیوں کا کسی قدر سختی سے جواب دیا اور سخت کتابیں عیسائیوں کے خلاف لکھیں۔

تریاق القلوب مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۲۸/ اکتوبر ۱۹۰۲ء ضمیمہ ۳ بعنوان گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست میں مرزاغلام احمد اپنے بیس برس کی تمام علمی اور تصنیفی کاوش کا خلاصہ مسلمانوں کے دل سے جہاد اور خونی مہدی وغیرہ کے معتقدات کا ازالہ اور انگریز کی وفاداری پیدا کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''اب میں اپنی گورنمنٹ محسنہ کی خدمت میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر برٹش انڈیا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش [2037] نہیں کرسکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قدر لمبے زمانے تک جو بیس برس کا زمانہ ہے۔ ایک مسلسل طور پر تعلیم مذکورہ بالا پر زور دیتے جانا کسی منافق اور خودغرض کا کام نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کا کام ہے۔ جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی ہے۔ ہاں میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نیک نیتی سے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مباحث بھی کیا کرتا ہوں...... جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نورافشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور باایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو، تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں۔ ان کے غیظ وغضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا۔''

(تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۳ ص ب، ج، خزائن ج۱۵ ص۴۸۹، ۴۹۰)

[2038] چند سطور کے بعد لکھتے ہیں: ''سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں سے اوّل درجے کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریز کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواہی میں اوّل درجے

پر بنادیا ہے۔ (۱)اوّل والد مرحوم کے اثر نے، (۲)دوسرا اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، (۳)تیسرے خداتعالیٰ کے الہام نے۔'' (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۳ص ج،خزائن ج۱۵ص۴۹۱)

دوسری بڑی وجہ مرزاصاحب کے ایسے علمی تحریرات اور مناظروں کی یہ تھی کہ وہ ابتداً اس طرح عام مسلمانوں کی عقیدت اور توجہات اپنی طرف مبذول کراتے چلے گئے اور ساتھ ہی ساتھ اسلام کے دفاع میں جن مسائل پر بحث کا بازار گرم کرتے۔ اسی میں آئندہ اپنے دعویٰ نبوت ورسالت کے لئے فضا بھی ہموار کرتے چلے گئے اور اسلام کی تبلیغ کے نام پر شکر میں لپٹی ہوئی زہر کی ایک مثال آریہ سماج سے معجزات انبیاء کے اثبات پر مرزاصاحب کا مناظرہ ہے۔ جس میں اثبات معجزات کے ضمن میں انہوں نے یہ بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں معجزات کا صدور متوقع ہے۔ ظاہر ہے کہ معجزہ بنیادی طور پر نبوت ورسالت کا لازمہ ہے اور جب نبوت ورسالت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہوچکی تھی تو اس کے لوازمات، معجزات، وحی وغیرہ کا ہر دور میں متوقع ہونا بحث ومناظروں کے پردہ میں اپنی جھوٹی نبوت کے پیش بندی نہ تھی...... تو اور کیا چیز تھی؟

تصنیفی ذخیرہ [2039]

درحقیقت جب ہم مرزاغلام احمد کی ربع صدی کی تصنیفی وعلمی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی تمام تحریری اور تقریری سرگرمیوں کا محور صرف یہی ملتا ہے کہ انہوں نے چودہ سو سال کا ایک متفقہ، طے شدہ اجماعی ''مسئلہ حیات ونزول مسیح'' کونشانہ تحقیق بنا کر اپنی ساری جدوجہد وفات مسیح اور مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر مبذول کر دی۔ مسلمانوں کو عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث اور ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کی طرح ظلی وبروزی اور مجازی گورکھ دھندوں میں الجھانا چاہا۔ جدلیات اور سفسطوں کا ایک نہ ختم ہونے والا چکر۔ یہ مرزاصاحب کے علمی وتبلیغی خدمات کا دوسرا نام ہے۔ اگر ان کی تصنیفات سے ان کے متضاد دعویٰ اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل ومباحث نکال لئے جائیں تو جو کچھ بچتا ہے وہ جہاد کی حرمت اور حکومت انگلشیہ کی اطاعت دلی وفاداری اور اخلاص کی دعوت ہے۔ جب کہ ہندوستان پہلے سے ذہنی وفکری اور سیاسی انتشار کا مرکز بنا ہوا تھا اور عالم اسلام مغرب مادہ پرست تہذیب اور خود فراموش تمدن کی لپیٹ میں تھا۔ مگر ہمیں مرزاصاحب کی تصانیف اور ''علمی خدمات'' میں انبیاء کرام کے طریق دعوت کے مطابق کوئی بھی وقیع اور کام کی بات نہیں ملتی۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنے قلم اور زبان کے ذریعہ مذہبی اختلافات اور

دینی جھگڑوں کے شکار ہندوستانی مسلمانوں کو مزید ذہنی انتشار اور غیر ضروری مذہبی کشمکش میں ڈال کران کا شیرازۂ اتحاد پاش پاش کرنے کی کوشش کی۔

[2040] ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت   وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

(اقبال: ضرب کلیم)

[2041] مرزائیت اور عالم اسلام

اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے

''ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔ قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ یہ اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔''

(حرف اقبال ص۱۲۲، ۱۲۳)

[2042] سامراجی عزائم کی تکمیل

سابقہ تفصیلات کے علاوہ مرزاغلام احمد اور اس کی جماعت نے پورے عالم اسلام کے ساتھ استعماری عزام کی تکمیل کی خاطر جو رویہ اختیار کیا اس کی چند مثالوں پر اکتفا کرتے ہوئے فیصلہ خود ہر انصاف پسند شخص پر چھوڑا جاتا ہے کہ کیا ایسی جماعت سامراجی جماعت کہلانے کی مستحق نہیں اور یہ کہ اس نے پورے عالم اسلام کے اتحاد اور سلامتی کو برباد کرنے کی کوششیں کیں یا نہیں؟...... اور یہ کہ عالم اسلام کو نو آبادیاتی نظام میں جکڑنے اور انگریزوں کا غلام بنانے میں قادیانیوں کی تمام تر ہمدردیاں انگریزوں کے ساتھ تھیں یا نہیں؟ وہ انگریزوں کے فتح پر چراغاں مناتے خوشی کے جشن برپا کرتے انگریزی فوج کو ''ہماری فوج'' اور مقابلہ میں مسلمانوں کو دشمن کی فوج قرار دیتے۔

عراق وبغداد

جب انگریزوں نے عراق پر قبضہ کرنا چاہا اور اس غرض کے لئے لارڈ ہارڈنگ نے

عراق کا دورہ کیا۔ تو مشہور قادیانی اخبار الفضل نے لکھا۔ ''یقیناً اس نیک دل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا۔ ہم ان نتائج پر خوش ہیں۔ کیونکہ خدا ملک گیری اور جہان بانی اسی کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ پس ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوتی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ہمارے لئے اشاعت اسلام کا میدان بھی وسیع ہو جائے گا اور غیر مسلم کو مسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے۔''

(الفضل قادیان ج۲، نمبر۱۰۳، مورخہ ۱۱؍فروری ۱۹۱۵ء)

[2043] پھر اس واقعے کے آٹھ سال بعد انگریزوں نے بغداد پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی تو الفضل نے لکھا: ''حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔'' (الفضل قادیان ج۶ نمبر۴۲، ۷؍دسمبر ۱۹۱۸ء ص۹)

یہ بات جسٹس منیر نے بھی لکھی ہے کہ: ''جب پہلی جنگ عظیم میں ترکوں کو شکست ہوگئی تھی۔ بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تھا تو قادیان میں اس فتح پر جشن منایا گیا۔''

(تحقیقاتی رپورٹ ص۲۰۸، ۲۰۹ مرتبہ جسٹس محمد منیر)

یہ بات بھی جسٹس منیر ہی نے لکھی کہ: ''بانی قادیانیت نے اسلامی ممالک کا انگریزی حکومت کے ساتھ توہین آمیز مقابلہ و موازنہ کیا۔'' (تحقیقاتی رپورٹ ص۲۰۸، مرتبہ جسٹس محمد منیر)

فتح عراق کے بعد پہلا مرزائی گورنر

سقوط بغداد میں مرزائیوں کے اس انگریز نوازی کا اتنا حصہ تھا کہ جب انگریزوں نے عراق فتح کیا تو مرزا بشیر الدین محمود احمد کے سالے میجر حبیب اللہ شاہ کو ابتداً عراق پر اپنا گورنر نامزد کیا، میجر حبیب اللہ شاہ پہلی جنگ عظیم میں بھرتی ہو کر عراق گئے تھے اور وہاں فوج میں ڈاکٹر تھے۔

[2044] مسئلہ فلسطین اور قیام اسرائیل سے لے کر اب تک

اخبار الفضل قادیان ج۹ نمبر۳۶ رقمطراز ہے: ''اگر یہودی اس لئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں ہیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کے منکر

ہیں......اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النّبیین کی رسالت کا انکار کر دیا تو یقیناً یقیناً غیر احمدی (مسلمان) بھی مستحق تولیت نہیں۔ اگر کہا جائے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں تو سوال ہوگا، کن کے نزدیک؟ اگر جواب یہ ہے کہ نہ ماننے والوں کے نزدیک، تو اس طرح یہود کے نزدیک مسیح اور آنحضرت کی، اور مسیحوں کے نزدیک آنحضرت کی نبوت اور رسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر منکرین کا فیصلہ ایک نبی کو غیر ٹھہراتا ہے تو کروڑوں عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ کہ آنحضرت منجانب اللہ رسول نہ تھے۔ پس اگر غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصل درست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے مستحق تمام نبیوں کے ماننے والے ہی ہوسکتے ہیں تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے سوا خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں۔''

صرف یہی نہیں بلکہ جب فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کو ان کے صدیوں پرانے وطن سے نکال کر عربوں کے سینے میں مغربی سامراجیوں کے ہاتھوں اسرائیل کی شکل میں خنجر بھونکا جارہا ہے تو قادیانی امت ایک پورے منصوبہ سے اس کام میں صیہونیت اور مغربی سامراجیت کے لئے فضا بنانے میں مصروف تھی ایک قادیانی مبلغ لکھتا ہے: ''میں نے یہاں کے ایک اخبار میں اس پر آرٹیکل دیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وعدہ کی زمین ہے جو یہودیوں کو عطا کی گئی تھی۔ مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر مسیح کی عداوت نے یہود کو ہمیشہ کے واسطے وہاں کی حکومت سے محروم کر دیا اور یہودیوں کو سزا[2045] کے طور حکومت، رومیوں کو دے دی گئی اور بعد میں عیسائیوں کو ملی۔ پھر مسلمانوں کو، اب اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے وہ زمین نکلی ہے تو پھر اس کا سبب تلاش کرنا چاہئے۔ کیا مسلمانوں نے کسی نبی کا انکار تو نہیں کیا۔ سلطنت برطانیہ کے انصاف اور امن اور آزادئ مذہب کو ہم دیکھ چکے ہیں۔ آزما چکے ہیں اور آرام پارہے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی حکومت مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔ بیت المقدس کے متعلق جو میرا مضمون یہاں (انگلستان) کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق وزیراعظم برطانیہ کی طرف سے ان کے سیکرٹری نے شکریہ کا خط لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج اس مضمون کی بہت قدر کرتے ہیں۔'' (الفضل قادیان ج۵ نمبر۷۵، مورخہ ۱۹/مارچ ۱۹۱۸ء)

فلسطین کے قیام میں مرزائیوں کی عملی کوششوں کے ضمن میں مولوی جلال الدین شمس اور خود مرزا بشیرالدین محمود کی سرگرمیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ غالباً ۱۹۲۶ء میں مولوی جلال الدین شمس مرزائی مبلغ کو شام بھیجا گیا۔ وہاں کے حریت پسندوں کو پتہ چلا تو قاتلانہ حملہ کیا۔ آخر تاج الدین الحسن کی کابینہ نے شام بدر کر دیا۔ جلال الدین شمس فلسطین چلا آیا اور ۱۹۲۸ء میں قادیانی مشن کیا اور ۱۹۳۱ء تک برطانوی انقلاب کی حفاظت میں عالمی استعمار کی خدمت بجالاتا

رہا۔ تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاہد قادیانی سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۱۷ء میں قیام فلسطین کے برطانوی منصوبے کے اعلان کے بعد مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۹۲۴ء میں فلسطین میں قیام کیا اور فلسطین کے ایکٹنگ گورنر سر کلٹین سے ساز باز کر کے ایک لائحہ عمل مرتب کیا اور جلال الدین شمس قادیانی کو دمشق میں یہودی مفادات کا نگران مقرر کیا گیا۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ج۹ نمبر۲ ص۲۴، ۲۵، ملخص نومبر، دسمبر ۱۹۷۳ء، از تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاہد)

[2046] ۱۹۴۷ء تک قادیانی سرگرمیاں فلسطین میں پھلتی پھولتی رہیں۔ مولوی اللہ دتہ جالندھری، محمد سلیم چوہدری، محمد شریف، نور احمد، منیر رشید احمد چغتائی جیسے معروف قادیانی تبلیغ کے نام پر عربوں کو محکوم بنانے کی مذموم سازشیں کرتے رہے۔ ۱۹۳۴ء میں مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اپنے استعماری صیہونی مقاصد کی تکمیل کے لئے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک کی بنیاد رکھی اور جماعت سے سیاسی مقاصد کے لئے اس تحریک کے لئے بڑی رقم کا مطالبہ کیا۔ (تاریخ احمدیت ص۱۹) تو بیرون ہند قادیانی جماعتوں میں سب سے زیادہ حصہ فلسطین کی جماعت نے لیا اور تاریخ احمدیت کے مطابق فلسطین کے جماعت حیفہ اور مدرسہ احمدیہ کبابیر نے قربانی اور اخلاص کا نمونہ پیش کیا اور مرزا محمود نے اس کی تعریف کی (ایضاً ص۴۰) بالآخر جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بالفور کے ۱۹۱۷ء کے اعلان کے مطابق ۱۹۴۸ء میں بڑی ہوشیاری سے اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو چن چن کر فلسطین کے اصل باشندوں کو نکال دیا گیا۔ مگر یہ سعادت صرف قادیانیوں کو نصیب ہوئی کہ وہ بلاخوف وجھجک وہاں رہیں اور انہیں کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ خود مرزا بشیر الدین محمود نہایت فخریہ انداز میں اس کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''عربی ممالک میں بے شک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان (یورپی اور افریقی) ممالک میں ہے۔ پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں اگر مسلمان رہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔'' (الفضل لاہور ص۵، مورخہ ۳۰ راگست ۱۹۵۰ء)

''مرزا محمود کی جماعت کو اس طرح کی اہمیت کیوں نہ ملتی۔ جب کہ مرزا محمود خلیفہ دوم نے فلسطین میں یہودی ریاست اسرائیل کے قیام واستحکام میں صیہونیوں سے بھرپور تعاون کیا۔''

(ماہنامہ الحق ج۹ ش۲، نومبر دسمبر ۱۹۷۳ء، بحوالہ تاریخ احمدیت از دوست محمد شاہد قادیانی)

''اور جب عربوں کے قلب کا یہ رستا ہوا ناسور اسرائیل قائم ہوا۔ تمام مسلمان ریاستوں نے اس وقت سے اب تک اس کا مقاطعہ کیا۔ پاکستان کا کوئی [2047] سفارتی یا غیر سفارتی مشن وہاں نہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل کا وجود بھی پاکستان کے نزدیک غلط ہے۔ پاکستان عربوں کا

بڑا حمایتی ہے۔ مونٹ اکرمل کبا ئبیر وغیرہ میں ان کے استعماری اور جاسوسی سرگرمیوں کے اڈے قادیانی مشنریوں کے پردے میں قائم ہوئے۔ یہ تعجب اور حیرت کی بات نہیں تو کیا ہے؟ کافی عرصہ تک جس اسرائیل میں کوئی عیسائی مشن قائم نہیں ہوسکا اور بعد میں کچھ عیسائی مشنیں قائم ہوئیں۔ اسرائیل کے سب سے بڑی ربی شلوگورین نے آرچ بشپ آف کنٹربری، ڈاکٹر ریمزے اور کارڈینل پادری ہی نان سے خصوصی ملاقات کر کے ان پر زور دیا کہ اسرائیل میں عیسائی مشنریوں پر پابندی عائد کریں۔''

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ج۹ش۲ص۲۶، بحوالہ مارننگ نیوز کراچی، مورخہ ۲۶رستمبر ۱۹۷۳ء)

عیسائی مشنوں کے خلاف اسرائیل میں منظم تحریک چلی۔ عیسائی مراکز پر حملے ہوئے دکانوں اور بائبل کے نسخوں کا جلانا معمول بن گیا۔ مگر ۱۹۲۸ء سے لے کر اب تک ۴۶ سال میں یہودیوں نے قادیانیوں کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھائی، نہ ان کے لٹریچر کو روکا، نہ کوئی معمولی رکاوٹ ڈالی۔ جو اس کا واضح ثبوت ہے کہ وہ مرزائیوں کو اپنے مفادات کی خاطر تحفظ دے رہے ہیں۔

اسلام کی تبلیغ کے نام پر مسلمانوں اور پاکستان کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن ایک لمحہ فکریہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لمحہ فکریہ کا عربوں کے لئے مختلف وقفوں سے بے چینی اور اضطراب اور پاکستان سے سوئظن کا باعث بن جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مشن عرب ریاستوں کی جاسوسی، فوجی راز معلوم کرنے، عالم اسلام کے معاشی، اخلاقی حالات اور دینی جذبات معلوم کرنے عرب گوریلوں کے خلاف کارروائیاں کرنے اور عالمی استعمار اور یہودی استحصال کے لئے راہیں تلاش کرنے میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

اسرائیل مشن[2048]

قیام اسرائیل سے لے کر اب تک مسٹر ظفر اللہ خان کی اس سلسلہ میں تگ ودو کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن جب آپ وزیر خارجہ تھے تو کسی نے ربوہ کے ماتحت اس اسرائیل مشن کے بارہ میں سوال کیا تو آپ نے روایتی عیاری سے کام لے کر کہا کہ حکومت پاکستان کو تو اس کا علم نہیں۔ ع الاماں از حرف پہلو دار تو لیکن جب پچھلے دنوں اخبارات میں اسرائیل کے قادیانی مشن کا چرچا ہوا تو بڑی ہوشیاری سے کہا گیا کہ ایسے مشن ہیں مگر قادیان بھارت کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسا جھوٹ تھا کہ خود ربوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۶۷۔۱۹۶۶ء سے اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔

اس بجٹ کے ص ۲۵ پر مشنہائے بیرون کے ضمن میں اسرائیل میں واقع حیفا کے قادیانی مشن کی تفصیل دی گئی۔ (جس کی فوٹوسٹیٹ کاپی منسلک ہے)

[2049] تفصیل آمد خرچ مشنہائے بیرون

(۱۲) **حیفا** (اسرائیلی پونڈ)

۶۷۰ء۲ روپے

عملہ — خرچ

نمبر شمار	نام مدات	اصل اعداد ۶۴_۶۵	بجٹ ۶۵_۶۶	بجٹ ۶۶_۶۷
۱	مرکزی مبلغین	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲
۲				
	میزان عملہ	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲

سائر

نمبر شمار	نام مدات	اصل اعداد ۶۴_۶۵	بجٹ ۶۵_۶۶	بجٹ ۶۶_۶۷
۱	اشاعت لٹریچر		۴۰	۴۰
۲	تبلیغی مجالس وعیدین		۶۰	۶۰
۳	دورے وسفر خرچ		۴۰	۴۰
۴	مہمان نوازی		۵۰	۵۰
۵	کرایہ مکان، فرنیچر		......	......
۶	بجلی، پانی، گیس وغیرہ	۱۰۵۵		
۷	سٹیشنری		۱۵	۱۵
۸	ڈاک، تار وٹیلیفون		۵۰	۵۰
۹	کتب اخبارات		۵۰	۵۰
۱۰	متفرق		۵۰	۵۰
۱۱	اخراجات رسالہ البشرۃ		۷۰۰	۷۰۰
	میزان سائر	۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵
	کل خرچ عملہ وسائر	۲۰۲۷	۲۰۲۷	۲۰۲۷
	ریزرہ مرکزی	۱۳۷۳	۱۳۷۳	۱۳۷۳
	کل میزان	۳۴۰۰	۳۴۰۰	۳۴۰۰

آمد

نمبر شمار	نام مدات	اصل اعداد ۶۴_۶۵	بجٹ ۶۵_۶۶	بجٹ ۶۶_۶۷
۱	چندہ تحریک جدید		۱۴۵۰	۱۴۵۰
۲	عام وحصہ آمد		۱۶۰۰	۱۶۰۰
۳	زکوٰۃ		۱۰۰	۱۰۰
۴	عیدفنڈ	۳۴۰۰		
۵	فطرانہ		۱۲۵	۱۲۵
۶	متفرق		۱۲۵	۱۲۵
	میزان آمد	۳۴۰۰	۳۴۰۰	۳۴۰۰

خلاصہ

آمد	۳۴۰۰
خرچ	۳۴۰۰
خالص	......

احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۶۷۔۱۹۶۶ء کے صفحہ ۲۵ کا عکس۔

[2050] *[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)]*

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

مولوی مفتی محمود:

اسرائیل مشن

ہم یہاں اسرائیل میں قادیانی مشن کا ایک اور ثبوت مع اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ یہ اقتباس قادیانیوں ہی کی شائع کردہ کتاب ''اور فارن مشن'' مؤلفہ مبارک احمد ص۷۸ شائع کردہ احمدیہ فارن مشن ربوہ سے لیا گیا ہے۔ مؤلف کتاب مرزا غلام احمد کے پوتا ہیں۔

''احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے۔ جو تیس مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔ فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متأثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں ہمارا مشن ان کی ہرممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشنری کے لوگ حیفہ کے میئر سے ملے اور ان سے گفت وشنید کی، میئر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لئے کبابیر میں حیفہ کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میئر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ حیفہ کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان کا پروقار استقبال کیا گیا۔ جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور اسکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آمد کے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میئر صاحب نے اپنے تاثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کئے۔ ہماری جماعت کے مؤثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مبلغ چوہدری محمد [2051] شریف صاحب ربوہ پاکستان واپس تشریف لا رہے تھے اس وقت اسرائیل کے صدر سے

ہماری مشنری کو پیغام بھیجا کہ چوہدری صاحب روانگی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر چوہدری صاحب نے ایک قرآن حکیم کا نسخہ جو جرمن زبان میں تھا صدر محترم کو پیش کیا۔ جس کو خلوص دل سے قبول کیا گیا۔ چوہدری صاحب کا صدر صاحب سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو پر نشر کیا گیا اور ان کی ملاقات اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔

This substract has been taken from Page 79 of the fourth revised edition of the book styled as "Our Foreign Mission" written by Mirza Mubarak Ahmad son of Late Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad and Grandson of Mirza Ghulam Ahmad which published in 1965 by Ahmadiyya Muslim foreign Missions Rabwah, West Pakistan, and printed at Nusrat Art Press, Rabwah.

ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled Al- Bushra which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Massih have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many

points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have strong and [2052] *well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before this return he entered his inpressions in the Visitors' Book.*

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should she him before embarking on the journey back; Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio. *(Our Foreign Missions)*

(by Mirza Mubarak Ahmad)

یہودیوں اور قادیانیوں کے نظریاتی مماثلت اوراشتراک کا تجزیہ کرتے ہوئے آج سے ۲۸ سال قبل علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ’’مرزائیت اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔‘‘ (حرف اقبال ص ۱۲۳)
مگر ۱۹۳۶ء میں تو یہ ایک نظری بحث تھی۔ جس پر رائے زنی کی گنجائش ہوسکتی تھی۔ لیکن

بعد میں علم ونظر کے دائرہ سے لے کر سعی وعمل کے میدان میں دونوں یعنی قادیانیت اور صیہونت کا باہمی اشتراک اور تماثل ایک بدیہی حقیقت کی شکل میں سامنے آیا۔

مرزائیت اور یہودیت کا باہمی اشتراک [2053]

یہ باہمی ربط وتعلق کن مشترکہ مقاصد پر مبنی ہے۔اس کے لئے ہمیں زیادہ غور وفکر کی ضرورت نہیں۔ انگریزی سامراج کی اسلام دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور صیہونی استعمار بھی مغرب کا آلہ کار بن کر مسلمان بالخصوص عربوں کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔دونوں کے مقاصد اور وفاداریاں اسلام سے عداوت پاکستان دشمنی کا منطقی نتیجہ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی گہرے دوستانہ تعلقات کی شکل میں برآمد ہوا۔ عالم عرب کے بعد اگر اسرائیل اپنا سب سے بڑا دشمن کسی ملک کو سمجھتا تھا تو وہ پاکستان ہی تھا۔ اسرائیل کے بانی ڈیوڈ بن گوریان نے اگست ۱۹۶۷ء میں سارابوں یونیورسٹی پیرس میں جو تقریر کی وہ اس کا واضح ثبوت ہے۔ بن گوریان نے کہا: ''پاکستان دراصل ہمارا آئیڈیالوجیکل چیلنج ہے۔ بین الاقوامی، صیہونی تحریک کو کسی طرح بھی پاکستان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی پاکستان کے خطرہ سے غفلت کرنی چاہئے۔''

(آگے چل کر پاکستان اور عربوں کے باہمی رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا) کہ: ''لہٰذا ہمیں پاکستان کے خلاف جلد سے جلد قدم اٹھانا چاہئے۔ پاکستان کا فکری سرمایہ اور جنگی قوت ہمارے لئے آگے چل کر سخت مصیبت کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہندوستان سے گہری دوستی ضروری ہے۔ بلکہ ہمیں اس تاریخی عناد ونفرت سے فائدہ اٹھانا چاہئے جو ہندوستان، پاکستان کے خلاف رکھتا ہے۔ یہ تاریخی عناد ہمارا سرمایہ ہے۔ ہمیں پوری قوت سے بین الاقوامی دائروں کے ذریعہ سے اور بڑی طاقتوں میں اپنے نفوذ سے کام لے کر ہندوستان کی مدد کرنی اور پاکستان پر بھرپور ضرب لگانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ یہ کام نہایت رازداری کے ساتھ اور خفیہ منصوبوں کے تحت انجام دینا چاہئے۔''

(یروشلم پوسٹ ۹؍اگست ۱۹۶۷ء، از روزنامہ نوائے وقت لاہور ص۱، مورخہ ۲۲؍مئی ۱۹۷۲ء، ۳؍ستمبر ۱۹۷۳ء)

[2054] بن گوریان نے پاکستان کے جس فکری سرمایہ اور جنگی قوت کا ذکر کیا ہے۔ وہ کون سی چیز ہے اس کا جواب ہمیں مشہور یہودی فوجی ماہر پروفیسر ہرٹر سے مل جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''پاکستانی فوج اپنے رسول محمد ﷺ سے غیر معمولی عشق رکھتی ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس نے پاکستان اور عربوں کے باہمی رشتے مستحکم کر رکھے ہیں۔ یہ صورتحال عالمی یہودیت کے لئے شدید

خطرہ رکھتی ہے اور اسرائیل کی توسیع میں حائل ہورہی ہے۔ لہٰذا یہودیوں کو چاہئے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے پاکستانیوں کے اندر سے حب رسول کا خاتمہ کریں۔'' (نوائے وقت ص۶، مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء، نیز جزائر برطانیہ میں صیہونی تنظیموں کا آرگن جیوئش کرانیکل ۱۹ اگست ۱۹۶۷ء)

بن گوریان کے بیان کے پس منظر میں یہ بات تعجب خیز ہو جاتی ہے کہ پاکستان سے اس شدت سے نفرت کرنے والے اسرائیل نے ایسی جماعت کو سینے سے کیوں لگائے رکھا۔ جن کا ہیڈ کوارٹر یعنی پاکستان ہی ان کے لئے نظریاتی چیلنج ہے۔ ظاہر ہے پاکستانی فوج کے فکری اساس رسول عربی ﷺ سے غیر معمولی عشق اور جنگی قوت کا راز جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے جو جماعت نظریہ انکار ختم نبوت اور ممانعت جہاد کی علمبردار بن کر اٹھی تھی وہی پورے عالم اسلام اور پاکستان میں ان کی منظور نظر بن سکتی تھی۔ واضح رہے کہ بہت جلد جب سامراجی طاقتوں اور صیہونیوں کو مشرقی پاکستان کی شکل میں اپنے جذبات عناد نکالنے کا موقعہ ہاتھ آیا تو اسرائیل وزیر خارجہ ابا ایبان نے نہ صرف اس تحریک علیحدگی کو سراہا۔ بلکہ بروقت ضروری ہتھیار بھی فراہم کرنے کی پیش کش کی۔ (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ج۷ ش۹ ص۸، بحوالہ ماہنامہ فلسطین بیروت جنوری ۱۹۷۲ء)

اس تاثر کو موجودہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے اس بیان سے اور زیادہ تقویت ملتی ہے۔ جس میں انہوں نے انکشاف کیا کہ پاکستان کے عام انتخابات ۱۹۷۰ء میں اسرائیلی روپیہ پاکستان [2055] آیا اور انتخابی مہم میں اس کا استعمال ہوا۔ آخر وہ روپیہ مرزائیوں کے ذریعے نہیں تو کس ذریعے سے آیا اور پاکستان کے وجود کے خلاف تل ابیب میں تیار کی گئی سازش جس کا انکشاف بھٹو صاحب نے الاہرام مصر کے ایڈیٹر حسنین ہیکل کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ کیسے پروان چڑھی جب کہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سوائے قادیانی مشنوں کے اور کوئی رابطہ نہیں تھا؟

اگر قادیانی جماعت بین الاقوامی صیہونیت کی آلہ کار نہ ہوتی اور عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف اس کا کردار نہایت گھناؤنا نہ ہوتا تو کبھی بھی اسرائیل کے دروازے ان پر نہ کھل سکتے۔ قادیانی اس بارہ میں ہزار مرتبہ تبلیغ ودعوت اسلام کے پردہ میں پناہ لینا چاہیں۔ مگر یہ سوال اپنی جگہ قائم رہے گا کہ اسرائیل میں کیا یہ تبلیغ ان یہودیوں پر کی جارہی ہے جنہوں نے صیہونیت کی خاطر اپنے بلاد اور اوطان کو خیر باد کہا اور تمام عصبیتوں کے تحت اسرائیل میں اکٹھے ہوئے یا ان بچے کھچے مسلمان عربوں پر مشق تبلیغ کی جارہی ہے جو پہلے سے محمد عربی ﷺ کے حلقہ بگوش ہیں اور صیہونیت کے مظالم سہ رہے ہیں۔

اسرائیل نے ۱۹۶۵ء اور پھر ۱۹۷۳ء میں عربوں پر مغربی حلیفوں کی مدد سے بھرپور

جارحانہ حملہ کیا۔ جنگ چھڑی تو قادیانیوں کو اسرائیل سے باہمی روابط وتعلقات کے تقاضے پورا کرنے اور حق دوستی ادا کرنے کا موقعہ ملا اور دونوں نے عالم اسلام کے خلاف جی بھر کر اپنی تمنائیں نکالیں۔ قادیانیوں کی وساطت سے عرب گوریلا اور چھاپہ مار تنظیموں کے خلاف کارروائیاں کی جاتی رہیں۔ ان تنظیموں میں مسلمان ہونے کے پردہ میں قادیانی اثر ورسوخ حاصل کر کے داخلی طور پر سبوتاژ کرتے رہے اور حالیہ عرب اسرائیل جنگوں میں وہ صیہونیوں کے ایسے وفادار بنے جیسے کہ برطانوی دور میں انگریز کے اور یہ اس لئے بھی کہ عربوں کی زبردست تباہی کے بارے میں مرزا غلام احمد کا وہ خودساختہ الہام بھی پورا ہو جس میں عربوں کی تباہی کے بعد سلسلہ احمدیہ کی ترقی وعروج کی خبر ان الفاظ میں دی گئی جو درحقیقت الہام نہیں بلکہ الہام کے پردہ میں اپنے بیٹے کو آئندہ اسلام اور عرب دشمن سازشوں کی راہ دکھائی گئی تھی۔[2056]

’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ...... ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب (یعنی ان کے مخاطب پیر سراج الحق قادیانی) اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے تم اس موعود کو پہچان لینا۔‘‘
(تذکرہ مرزا کا مجموعہ وحی والہام مطبوعہ ربوہ ص۷۹۹، طبع سوم)

علامہ اقبال نے ایسے ہی الہامات کے بارے میں کہا تھا۔

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارتگر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

مولوی مفتی محمود: جناب والا! مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا ہے۔

جناب چیئرمین: 7:20 پر دوبارہ کارروائی شروع ہوگی۔ آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The Special Committee adjourned for Maghrib Prayers to re-assemble at 7:20 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے لئے شام سات بج کر بیس منٹ تک ملتوی کردیا گیا)

[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں)

جناب چیئرمین: مولانا مفتی محمود!

مولوی مفتی محمود:[2057]

خلافت عثمانیہ اور ترکی

(قادیان جماعت کا ایڈریس بخدمت ایڈورڈ میکلیگن لیفٹیننٹ گورنر پنجاب اخبار الفضل ۲۲؍دسمبر ۱۹۰۹ء ج ۷ نمبر ۴۸)

’’ہم یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ مذہباً ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے مذہبی نقطہ خیال سے اس امر کے پابند ہیں کہ اس شخص کو اپنا پیشوا سمجھیں جو مسیح موعود کا جانشین ہو اور دنیاوی لحاظ سے اس کو اپنا بادشاہ اور سلطان یقین کریں، جس کی حکومت کے نیچے ہم رہتے ہیں۔ پس ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) کے خلیفہ ثانی ہیں اور ہمارے بادشاہ حضور سلطان ملک معظم ہیں۔ سلطان ترکی ہرگز خلیفۃ المسلمین نہیں۔‘‘

(صیغہ امور عامہ قادیان کا اعلان مندرجہ الفضل قادیان ج ۷ نمبر ۱۶۱، ۱۶؍فروری ۱۹۲۰ء)

اخبار لیڈر آلہ آباد مجریہ ۲۱؍جنوری ۱۹۲۰ء میں خلافت کانفرنس کا ایڈریس: ’’بخدمت جناب وائسرائے شائع کیا گیا۔ فہرست دستخط کنندگان میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام سے پہلے کسی شخص مولوی محمد علی قادیانی کا نام درج ہے۔ مولوی محمد علی کے نام کے ساتھ قادیانی کا لفظ محض اس لئے لگایا گیا کہ لوگوں کو دھوکہ دیا جائے۔ ورنہ قادیان سے تعلق رکھنے والا احمدی نہیں ہے جو سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتا ہو...... معلوم ہوتا ہے یہ مولوی صاحب لاہوری سرگروہ کے غیرمبائع ہیں۔ لیکن وہ لفظ قادیان کے ساتھ لکھنے کے ہرگز مستحق نہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ قادیان کے باشندے ہیں اور نہ اس لئے کہ مرکز قادیان سے رکھنے والے کسی احمدی کا یہ عقیدہ نہیں کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہے۔‘‘

خلافت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور عربوں کو ترکوں سے لڑانے میں قادیانی انگریز

کے شانہ بشانہ شریک رہے ہیں۔ اس کا ایک اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے جو دمشق کے ایک مطبوعہ رسالہ القادیانیۃ میں مرزائیوں کے سیاسی خط وخال اور استعماری فرائض ومناسب کی نشاندہی [2058] کے بعد لکھا گیا ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں نے مرزا بشیرالدین محمود احمد کے سالے ولی اللہ زین العابدین کو سلطنت عثمانیہ بھیجا۔ وہاں پانچویں ڈویژن کے کمانڈر جمال پاشا کی معرفت ۱۹۱۷ء میں قدس یونیورسٹی میں دینیات کا لیکچرر ہو گیا۔ لیکن جب انگریزی فوجیں دمشق میں داخل ہو گئیں تو ولی اللہ نے اپنا لبادہ اتارا اور انگریزی لشکر میں آ گیا اور عربوں کو ترکوں سے لڑانے بھڑانے کی مہم کا انچارج رہا۔ عراقی اس سے واقف ہو گئے تو گورنمنٹ انڈیا نے وہاں ان کے ٹکے رہنے پر زور دیا۔ لیکن عراقی حکومت نہ مانی تو بھاگ کر قادیان آ گیا اور ناظر امور عامہ بنا دیا گیا۔ (عجمی اسرائیل ص۲۷، بحوالہ القادیانیہ طبع دمشق)

یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد رسالہ القادیانیہ نے لکھا ہے کہ کسی بھی مسلمان عرب ریاست میں مرزائیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ بلکہ ان کے ایسے کارناموں کی بدولت پاکستان کو عربوں میں ہدف بنایا جاتا ہے۔ سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد مصطفیٰ کمال کے دور میں بھی مرزائیوں کی سازشیں جاری رہیں اور یہ روایت عام ہے کہ ترکی میں دو قادیانی مصطفیٰ صغیر کی ٹیم کا رکن بن کر گئے۔ مصطفیٰ صغیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ قادیانی تھا اور مصطفیٰ کمال کو قتل کرنے پر مامور ہوا تھا۔ لیکن راز فاش ہونے پر موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

افغانستان

گورنمنٹ افغانستان کے خلاف سازشی خطوط اور جہاد کے جذبہ کی مخالفت کا ذکر پہلے مدلل طور پر آ چکا ہے۔ چند مزید حقائق سنئے۔

جمعیۃ الاقوام سے افغانستان کے خلاف مداخلت کی اپیل

''جماعت احمدیہ کے نام مرزا بشیرالدین محمود صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے ''لیگ اقوام'' سے پرزور اپیل کی کہ حال میں پندرہ پولیس کانسٹیبلوں اور [2059] سپرنٹنڈنٹ کے روبرو دو احمدی مسلمانوں کو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے حکومت کابل نے سنگسار کر دیا ہے۔ اس لئے دربار افغانستان سے بازپرس کے لئے مداخلت کی جائے۔ کم از کم ایسی حکومت اس قابل نہیں کہ مہذب سلطنتوں کے ساتھ ہمدردانہ تعلقات رکھنے کے قابل سمجھی جائے۔''

(الفضل قادیان ج۱۲ نمبر۹۵ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء)

امیر امان اللہ خان نے نادانی سے انگریزوں کے خلاف جنگ شروع کی

میاں محمود احمد نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ج۶، مورخہ ۲۷مئی ۱۹۱۹ء میں کہا:
''اس وقت (بعہد شاہ امان اللہ خان) جو کابل نے انگریزوں کے ساتھ جنگ شروع کی ہے نادانی ہے۔ احمدیوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت کریں۔ کیونکہ گورنمنٹ کی اطاعت ہمارا فرض ہے۔ لیکن افغانستان کی جنگ احمدیوں کے لئے ایک نئی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ کابل وہ زمین ہے جہاں ہمارے نہایت قیمتی وجود مارے گئے اور ظلم سے مارے گئے......اور بےسبب اور بلاوجہ مارے گئے۔ پس کابل وہ جگہ ہے جہاں احمدیت کی تبلیغ منع ہے اور اس پر صداقت کے دروازے بند ہیں۔ اس لئے صداقت کے قیام کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی فوج میں شامل ہوکر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرنا احمدیوں کا مذہبی فرض ہے۔ پس کوشش کرو کہ تمہارے ذریعہ سے وہ شاخیں پیدا ہوں۔ جن کی مسیح موعود نے اطلاع دی۔''

جنگ کابل میں مرزائیوں کی انگریزوں کو معقول امداد

جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ کئی قسم کی خدمات سرانجام دیں۔ ایک ڈبل کمپنی پیش کی،[2060] بھرتی بوجہ جنگ ہونے کے رک گئی۔ ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھوا چکے ہیں اور خود ہمارے سلسلے کے بانی کے چھوٹے صاحبزادے اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔

افریقی ممالک میں استعماری اور صیہونی سرگرمیاں

افریقہ دنیا کا واحد براعظم ہے۔ جہاں سے برٹش ایمپائر نے اپنا پنجہ استبداد سب سے آخر میں اٹھایا اور آج تک کچھ علاقے برطانوی سامراجی اثرات کے تابع ہیں۔ مغربی افریقہ میں قادیانیوں نے ابتداء ہی سے برطانوی سامراج کے لئے اڈے قائم کئے اور ان کے لئے جاسوسی کی۔ ''دی کیمبرج ہسٹری آف اسلام'' مطبوعہ ۱۹۷۰ء میں مذکور ہے۔

"The Ahmadiyya first appeared on the west African coast during the first world war, when several young men in lagus and free town joined by mail. In 1921 the first Indian

Missionarry arrived. Too unorthodou to gain a footing in the Muslim interior, the Ahmadiyya remain confined principally to southern Nigeria, southern Gold coast sierraleone. It Strengthened the Ranks of those Muslims actively loyal to the British, and it contributed to the modernization of Islamic Organization in the area." ***(The Cambridge History of Islam vol-11 edited by Holt, Lambton, and lewis, Cambridge University press, 1970, p-400)***

ترجمہ: ''پہلی جنگ عظیم کے دوران احمدی فرقہ کے لوگ مغربی افریقہ کے ساحل تک پہنچے۔ جہاں لاگوس اور فری ٹاؤن کے چند نوجوان ان تک پہنچے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی ہندوستانی مشنری وہاں آئی۔ اگرچہ یہ لوگ کسی عقیدہ کا پرچار نہیں کر سکے لیکن ان کا ارادہ مسلم آبادی کے اندرونی علاقوں [2061] میں قدم جمانا تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر جنوبی نائیجیریا، جنوبی گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں سرگرم عمل رہے۔ ان لوگوں نے ان مسلمان دستوں کو مضبوط کیا جو کہ مملکت برطانیہ کے حد درجہ وفادار تھے اور ان علاقوں میں اسلام کو جدید تقاضوں سے ہمکنار کرتے رہے۔''

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی ۱۹۲۱ء کے بعد زیادہ تر جنوبی گولڈ کوسٹ اور سیرالیون میں سمٹے رہے اور غلام ہندوستان کی طرح یہاں کے مسلمانوں کو برطانوی اطاعت اور عقیدہ جہاد کی ممانعت کی تبلیغ کر کے برطانیہ سے وفاداریوں کو مضبوط بنانے کی کوشش کی گئی۔ حال ہی میں قادیانیوں نے ''افریقہ سپیکس'' کے نام سے مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ کی جو روئیداد چھاپی ہے وہ افریقہ میں قادیانی ریشہ دوانیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں یہ عبارت خاص طور پر قابل غور ہے۔

"One of the Main points of Ghulam Ahmad's has been rejection of "Holy Wars" and forcible conversion." ***(Africa Speaks page-93, published by Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid Rabwah.)***

یعنی غلام احمد کے اہم معتقدات میں سے ایک مقدس جنگ (جہاد) کا انکار ہے۔ آخر ماریشس ایک افریقی جزیرہ ہے۔ ۱۹۶۷ء میں یہاں سے ''دی مسلم ان ماریشس'' یعنی ماریشس میں

مسلمان کے نام سے جناب ممتاز عمریت کی ایک کتاب شائع ہوئی۔ جس کا دیباچہ ماریشس کے وزیراعظم نے لکھا۔ کتاب میں فاضل مصنف نے بڑی محنت سے قادیانیوں کی ایسی تخریبی سرگرمیوں کا ذکر کیا جو مسلمانوں کے لئے تکالیف کا باعث بن رہی ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کی طرف سے دائر کردہ ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے۔ مسجد روز ہل کا یہ مقدمہ بقول مصنف کے تاریخ ماریشس کا سب سے بڑا مقدمہ کہا جاتا ہے۔ جس میں دو سال تک سپریم کورٹ نے بیانات لئے، شہادتیں سنیں اور ۱۹؍نومبر ۱۹۲۰ء کو چیف جج سرائے ہرچیز وڈر نے فیصلہ دیا کہ ''مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ۔''[2062]

کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں بھی ان کی آمد برطانوی فوج کی شکل میں ان کے استعماری مقاصد ہی کے لئے ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے دو فوجی ماریشس پہنچے۔ ان میں سے ایک کا نام دین محمد اور دوسرے کا نام بابو اسماعیل خان تھا۔ وہ سترہویں رائل انفنٹری سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۱۵ء تک یہ فوجی اپنی تبلیغی کاروائیاں (فوجی ہو کر تبلیغی کارروائیاں؟ قابل غور) کرتے رہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے المنیر لائل پور ج۹ ش۲۲ ص۷،۸)

''دو سال قبل افریقہ میں تبلیغ کے نام پر جو دو سکیمیں نصرت جہاں ریزروفنڈ اور آگے بڑھو سکیم کی جاری کی گئیں۔ اس کی داغ بیل لندن ہی میں رکھی گئی اور مرزا ناصر احمد نے اکاؤنٹ کھلوایا۔'' (الفضل ربوہ ۲۹؍جولائی ۱۹۷۲ء)

افریقہ میں اپنی کارکردگیوں کے بارہ میں قادیانی مبلغ برطانیہ میں مقیم ان ممالک کے ہائی کمشنروں سے رابطہ قائم کرتے رہتے ہیں اور انہیں معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔ برطانوی وزارت خارجہ قادیانیوں کی ان تمام مشنوں کی حفاظت کرتی ہے۔

اور جب کچھ لوگ برطانوی وزارت خارجہ سے اس تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ براعظم افریقہ میں قادیانیوں کے اکثر مشن برطانوی مقبوضات ہی میں کیوں ہیں اور برطانیہ ان کی حفاظت کرتی ہے اور وہ دیگر مشنریوں سے زیادہ قادیانیوں پر مہربان ہے تو وزارت خارجہ نے جواب دیا کہ سلطنت کے مقاصد تبلیغ کے مقاصد سے مختلف ہیں۔ جواب واضح تھا کہ سامراجی طاقتیں اپنی نوآبادیات میں اپنے سیاسی مفادات اور مقاصد کو تبلیغی مقاصد پر ترجیح دیتی ہیں اور وہ کام عیسائی مبلغین سے نہیں، مرزائی مشنوں ہی سے ہو سکتا ہے۔

افریقہ میں صیہونیت کا ہراول دستہ[2063]

برطانوی مفادات کے تحفظ کے علاوہ یہ قادیانی مشن افریقہ میں اسرائیل اور صیہونیت کے بھی سب سے مضبوط اور وفادار ہراول دستہ ہیں۔ مرزاناصراحمد صاحب نے ۱۳؍جولائی ۱۹۷۳ء سے ۲۶؍ستمبر ۱۹۷۳ء تک بیرونی ممالک کا جو دورہ کیا اس کی غرض وغایت بھی قطعاً سیاسی تھی۔ لندن مشن کے محمود ہال میں جو پوشیدہ سیاسی میٹنگیں ہوئیں ان کا مقصد افریقہ میں اسرائیل اور یورپی استعمار کے سیاسی مقاصد کی تکمیل تھی۔ (ماہنامہ الحق ج۹ ش۲ ص۲۵، ۱۹۷۳ء)

الفضل ربوہ یکم؍جولائی ۱۹۷۲ء نے لندن مشن کے پریس سیکرٹری خواجہ نذیر احمد کی اطلاع کے مطابق مغربی افریقہ کے ان ممالک کے سفیروں سے ملاقات کی گئی جن کا مرزاناصراحمد دورہ کر چکے ہیں۔

پریس سیکرٹری لکھتے ہیں: ’’مغربی افریقہ کے ان کچھ ممالک کے سفراء کو اپنی مساعی اور خدمات سے روشناس کرانے کے لئے مکرم ومحترم بشیر احمد خان رفیق امام مسجد فضل لندن نے سہ رکنی وفد کی قیادت فرماتے ہوئے جس میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ سینئر سیکرٹری سفارت خانہ پاکستان اور خاکسار خواجہ نذیر احمد پریس سیکرٹری مسجد فضل لندن، ہزایکسی لینسی ایچ وی ایچ سی کے ہائی کمشنر غانا متعینہ لندن سے ملاقات کی۔‘‘ (الفضل ربوہ مورخہ ۲۸؍جون ۱۹۷۲ء)

افریقہ میں ان سرگرمیوں کی وسعت کارکردگی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اب تو عالمی صیہونی تنظیم (WZO) اور اسی کی تمام ایجنسیاں اور اسرائیل کی ’’جیوش ایجنسی‘‘ کھل کر افریقہ میں قادیانیوں کو اپنے مذموم مقاصد کے آلہ کار بنانے کی خبریں عربوں کے لئے تشویش کا[2064] باعث بن چکی ہیں۔ عرب اسرائیل جنگ کے بعد جن افریقی ممالک نے اسرائیل سے تعلقات توڑے قادیانیوں نے ایسے ممالک کی مخالف حکومت تحریکوں کے ساتھ مل کر ان پر سیاسی دباؤ ڈالا۔

لاکھوں کروڑوں کا سرمایہ

افریقی ممالک میں ان مقاصد کے لئے لاکھوں اور کروڑوں روپے کا سرمایہ کہاں سے فراہم ہوتا ہے؟ یہ ایک معمہ ہے۔ جس نے عالم عرب کے مشہور مصنف علامہ محمد محمود الصواف کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ اپنی ایک تازہ تصنیف۔ ’’المخططات الاستعماریہ لمکافحتہ الاسلام‘‘ کے ص۲۵۳ پر رقمطراز ہیں۔

ولا تزال هذه الطائفة الكافرة تعيث فى الارض فساداً وتسعىٰ جاهدة لحرب ومكافحة الاسلام فى كل ميدان خاصةً فى افريقيا ولقد وصلتنى رسالة من يوغندابا فريقيا الشرقية ومعها كتاب "حمامة البشرىٰ" وهو من مؤلفات كذاب قاديان غلام احمد المسيح الموعود والمهدى المعهود بزعمهم وقدوزع منه الكثير هناك وهو ملى بالكفر والضلال والرسالة التى وردتنى من 2065 احد كبار الدعاة الاسلامين هناك يقول فيها: "لقد دهانا ودهى الاسلام من القاديانية شئ عظيم لقد استفحل امرهم جداً ونشطوا كثيراً فى دعايتهم وينفقون اموالا لا تدخل تحت الحصر ولا شك انها اموال الاستعمار والمبشرين بل بلغنى نبايكاد يكون مؤد كداً ان هناك جمعية تبشيرية قوية مركزها عديس أبابا عاصمة الحبشة وان ميزانية هذه الجمعية ٣٥ مليون دولار وأنها متركزة لمحاربة الاسلام"

یہ کافر جماعت ہمیشہ زمین میں فساد پھیلا کر اسلام کی مخالفت ہر میدان میں کرتی چلی آ رہی ہے۔ خاص کر افریقہ میں ان کی سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مجھے اس سلسلہ میں مشرقی افریقہ کے یوگنڈا سے ایک خط ملا جس کے ساتھ مرزا غلام احمد کذاب کی جوان کے زعم میں مسیح اور مہدی موعود ہیں۔ کتاب حمامتہ البشریٰ تھی جو وہاں بڑی تعداد میں تقسیم کی گئی اور جو کفر اور گمراہی سے بھری پڑی ہے۔ یہ خط جو مجھے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے داعی اور رہنما نے لکھا تھا اس میں یہ کہا گیا: ''یہاں قادیانیوں کی روزافزوں سرگرمیاں ہمارے لئے اور اسلام کے لئے سخت تشویش کا باعث بن گئی ہیں۔ یہ لوگ یہاں اتنی دولت خرچ کر رہے ہیں جو حساب سے باہر ہے اور بلاشبہ یہ مال ودولت سامراج اور اس کے مشنری اداروں ہی کا ہوسکتا ہے۔ مجھے تو یہاں تک ثقہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہاں حبشہ کے عدیس ابابا میں ان لوگوں کے ایک مضبوط مشن کا سالانہ بجٹ ۳۵ملین ڈالر ہے اور یہ مشن اسلام دشمنی ہی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔''

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین کی جگہ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لی)

مولوی مفتی محمود: علامہ صواف نے عدیس ابابا حبشہ کے جس مشن کے ۳۵ملین

ڈالروں (پاکستانی حساب سے ۳۵ کروڑ روپے) کا ذکر کیا ہے۔ معلوم نہیں پچھلے کئی سال سے حبشہ میں [2066] مسلمانوں کی حسرتناک تباہی اور بربادی میں اس کا کتنا حصہ ہوگا؟ یہ راز کھل جائے تو جوبلی فنڈ سکیم کے لئے مرزا ناصر احمد کے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی اپیل کے جواب میں نو کروڑ روپے تک جمع ہونے کے امکان کی گتھی بھی سلجھ جائے۔ جس کا مژدہ انہوں نے (الفضل ربوہ ۵؍مارچ ۱۹۷۴ء) میں اپنے پیروؤں کو سنایا ہے۔ مذکورہ تفصیل پڑھ کر سوائے اس کے اور کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر افریقہ ابھی تک فرنگی شاطروں کے پنجہ استبداد سے مکمل طور پر نجات حاصل نہیں کرسکا اور وہ عالمی صیہونیت کی بھی آماجگاہ بنا ہوا ہے تو اور وجوہات کے علاوہ اس کی ایک وجہ اسلام اور عالم اسلام سے دیرینہ غداری کرنے والی مرزائیوں کی جماعت بھی ہے۔

مسلمانان برصغیر کی فلاح و بہبود کی تنظیمیں اور مرزائیوں کا کردار

اب ہم برصغیر کے تحریک آزادی، مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تحریکوں اور قیام پاکستان کے سلسلہ میں ابتداء سے لے کر اب تک مرزائیوں کے کردار اور قیام پاکستان کے بعد ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک قادیانی سٹیٹ کے قیام یا بصورت دیگر اکھنڈ بھارت کے لئے ان کے خطرناک سیاسی عزائم اور سرگرمیوں کا مختصراً جائزہ لیتے ہیں۔ انگریز کے دور حکمرانی میں برصغیر میں مسلمانوں کے نشاۃ ثانیہ کے لئے جتنی بھی تحریکیں اٹھیں۔ مذکورہ تفصیلات سے بخوبی واضح ہو چکا کہ مرزائیوں نے نہ صرف انگریز کی خوشنودی کے لئے اسے نقصان پہنچایا۔ بلکہ ایسے تمام موقعوں پر جہاد آزادی ہو یا کوئی اور تحریک مرزائیوں کا کام انگریز کے لئے جاسوسی اور ان کو خفیہ معلومات فراہم کرنا اور درپردہ استعماری مقاصد کے لئے ایسی تحریکوں کو غیرمؤثر بنانا تھا۔ جہاد اور انگریزی استعمار کے سلسلہ میں ہندو بیرون ہند اس جماعت کی سرگرمیاں سابقہ تفصیلات سے سامنے آچکی ہیں۔ یہ جاسوسی سرگرمیاں اگر عرب اور مسلم ممالک میں جاری رہیں۔ تو دوسری طرف مرزا صاحب نے جب کہ علمائے حق نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جمعہ وغیرہ کے نام پر شوشے چھوڑ کر ایک اشتہار برطانوی افسران کے پاس بھیجا اور انگریز حکومت کو مشورہ دیا کہ مسئلہ جمعہ کے [2067] ذریعہ اس ملک کو دارالحرب قرار دینے والے نالائق نام کے بدباطن مسلمانوں کی شناخت ہوسکے گی۔ جمعہ جو عبادت کا مقدس دن تھا۔ مرزا صاحب نے اسے کمال عیاری سے بقول ان کے انگریز گورنمنٹ کے لئے ایک سچے مخبر اور کھرے اور کھوٹے کے امتیاز کا ذریعہ بنادیا۔ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۲۴ ملخص)

ایک دوسرے اشتہار ’’قابل توجہ گورنمنٹ‘‘ میں مرزاصاحب نے ایسے ایک جاسوسی کارنامے کا ذکر بڑے فخر سے کیا اور کہا: ’’چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض سے تجویز کیا گیا ہے تاکہ اس میں ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں...... ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیرخواہی کی نیت سے...... ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں...... ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح ہمارے پاس محفوظ ہیں...... آگے ایسے نقشے تیار کر کے بھیجنے کا ذکر ہے۔ جس میں ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ ونشان ہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ص۲۲۷،۲۲۸)

مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے لئے جدوجہد کرنے والی تحریکات سے غداری کی ایک مثال انجمن اسلامیہ لاہور کے اس میمورنڈم سے لگائی جاسکتی ہے جو اس نے مسلمانوں کے معاشی اور تعلیمی ترقی، اردو زبان کی ترویج وغیرہ مطالبات مرتب کروانے کے سلسلہ میں مشاہیر کو روانہ کیا۔ مرزاصاحب نے مسلمانوں کے ان مطالبات کی شدومد سے مخالفت کرتے اور ایسی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ انگریز کے دل میں نقش وفاداری جمانا چاہئے اور کہا کہ انجمن اسلامیہ کو ایسے میمورنڈم پھیلانے کے بجائے برصغیر کے علماء سے ایسے فتویٰ حاصل کرنے چاہئیں جن میں مربی ومحسن سلطنت انگلشیہ سے جہاد کی صاف ممانعت ہو اور ان کو خطوط بھیج کر ان کی مہریں لگوا کر مکتوبات علماء ہند کے نام سے پھیلایا جائے۔

(اسلامی انجمن کی خدمت میں التماس براہین احمدیہ، خزائن ج۱ص۱۳۹ ملخص)

[2068] ۱۹۰۶ء میں جب مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت اس جماعت کا مقصد ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمانوں کے معاشی حقوق کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔ تو مرزاصاحب نے نہ صرف اس لئے شرکت سے انکار بلکہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ کل یہ جماعت انگریز کے خلاف بھی ہوسکتی ہے۔

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق از مرزاغلام احمد اور سیرت مسیح موعود از مرزابشیرالدین ص۴۳،۴۴)

یہی وطیرہ ان کے بعد ان کے جانشینوں کا رہا۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کا قیام اور بالآخر مرزابشیرالدین محمود کی خفیہ سرگرمیوں سے اس کے شکست وریخت اور علامہ اقبال کا اس کمیٹی سے علیحدہ ہونا، کمیٹی کو توڑ دینا جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ یہ سب باتیں تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ علامہ اقبال کو وثوق سے یہاں تک معلوم ہوا کہ: ’’کشمیر کمیٹی کے صدر (مرزابشیرالدین محمود) اور

سیکرٹری (عبدالرحیم) دونوں وائسرائے اور اعلیٰ برطانوی حکام کو خفیہ اطلاعات بہم پہنچانے کا نیک کام بھی کرتے ہیں۔'' (پنجاب کی سیاسی تحریکیں ص۲۱۰، عبداللہ ملک)

یہ جاسوسی سرگرمیاں مرزائی جماعت کے ''مقدس کام'' کا اتنا اہم حصہ ہیں کہ نہ صرف برصغیر بلکہ پورے عالم اسلام میں اس کا جال تب سے لے کر اب تک بچھا ہوا ہے اور آج بھی مشرق سے لے کر مغرب تک ایشیا افریقہ اور یورپ میں مرزائی مشن مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کے لئے انٹیلی جنس بیورو کا کام دے رہی ہیں۔ ان سرگرمیوں اور اس کے مالی ذرائع وغیرہ کا مختصراً کچھ ذکر آئے گا۔ الغرض علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میں مسلمانوں کی بیداری کی ایسی تمام کوششوں کی مخالفت اس لئے کی جاتی رہی کہ اصل بات یہ ہے کہ: ''قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سیاسی نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد یقیناً فوت ہو جائے گا کہ پیغمبر عربی ﷺ کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک امت تیار کریں۔'' (حرف اقبال ص۱۴۰، ۱۴۱)

[2069] مسلمانوں سے دینی، سماجی، معاشرتی ہر قسم کے تعلقات و روابط کو قطعی حرام قرار دینے والے مذہب میں برصغیر کے اسلامی اداروں اور انجمنوں سے تعاون اور اشتراک کی گنجائش بھی تھی۔

کسی مرزائی نے کہا جب مسیح موعود کا مقصد صرف اشاعت اسلام تھا تو ہمیں دیگر مسلمان تحریکوں اور تنظیموں سے تعاون کرنا چاہئے تو سید سرور شاہ قادیانی نے الفضل قادیان ج۲ ص۲۷، مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۹۱۵ء میں بڑی سختی سے اس کی ممانعت کی اور حلفاً کہا کہ مسیح موعود کا اپنی زندگی میں غیر احمدیوں سے کیا تعلق تھا۔ انہوں نے غیر احمدیوں سے کبھی چندہ مانگا؟ ہرگز نہیں۔ اگر یہی احمدیت تھی تو اور لوگ جو حضرت مسیح کے زمانہ میں اشاعت اسلام کے لئے اٹھے تھے۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود کو خوشی کا اظہار کرنا چاہئے تھا اور آپ ان کی انجمنوں میں شریک ہوتے۔ انہیں چندہ دیتے۔ مگر آپ نے کبھی اس طرح نہیں کیا۔ کسی مسلمان یتیم اور بیوہ کے لئے چندہ کی تحریک پر میاں بشیرالدین محمود سے اجازت مانگی گئی تو کہا مسلمانوں کے ساتھ مل کر چندہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (الفضل قادیان ج۱۰ ص۴۵، ۷؍دسمبر ۱۹۲۲ء)

اکھنڈ بھارت

ہندو اور قادیانی دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت کا احساس

سیاسیات کے تعلق سے قادیانیوں اور انگریزوں میں تو چولی دامن کا ساتھ تھا ہی، لیکن

جب جدوجہد آزادی کے نتیجہ میں اور بین الاقوامی سیاسیات کی مدوجزر سے ہندوستان پر برطانوی استعمار کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تو مرزامحمود نے جواس وقت مرزاغلام احمد کے خلیفہ ثانی بن چکے تھے۔ کروٹ بدلی اور کانگرس کے ہمنوا بن گئے۔ ادھر ہندوسیاست اور ذہنیت بھی قادیانی تحریک کو سیاسی [2070] اعتبار سے مفید مطلب پاکر اور مسلمانوں کے اندر اس کی ففتھ کالمسٹ حیثیت کو سمجھ کر اس کی حمایت اور وکالت پر اتر آئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جو اپنے آپ کو برملا سوشلسٹ اور دہریہ کہتے تھے۔ ایک ایسی جماعت کی تائید کا بیڑا اٹھایا جو اپنے کو خالص مسلمان مذہبی جماعت کہنے پر مصر تھی۔ نہرو جیسے زیرک انسان سے قادیانیوں کے در پردہ یہ سیاسی عزائم مخفی نہ رہ سکے اور انہوں نے اپنی دہریت آبی کے باوجود ماڈرن ریویو کلکتہ میں مسلمان اور احمدازم کے عنوان سے لگاتار تین مضمون لکھے اور ڈاکٹر اقبال مرحوم سے بحث تک نوبت آئی۔ یہ بحثیں رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوچکی ہیں۔ یہاں ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

الغرض اقبال نے انہیں سمجھایا کہ یہ لوگ اپنے برطانوی استعماری عزائم اور منصوبوں کی بناء پر نہ مسلمانوں کے مفید مطلب ہوسکتے ہیں نہ آپ کے۔ تو تب انہوں نے خاموشی اختیار کی اور جب نہرو پہلی مرتبہ انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈر کی حیثیت سے لندن گئے تو واپسی پر انہوں نے یہ تأثر ظاہر کیا کہ جب تک اس ملک میں قادیانی فعال ہیں۔ انگریز کے خلاف جنگ آزادی کا کامیاب ہونا مشکل ہے۔ بہرحال جب تک قادیانیت کا یہ استعماری پہلو پنڈت جواہر لال کی سمجھ میں نہیں آیا۔ مسلمانوں میں مستقل پھوٹ ڈالنے کے لئے مطلوبہ صلاحیت پر پورے اترنے کے لئے ہندوؤں کی نگاہ انتخاب مسلمانوں میں سے مرزائیوں ہی پر رہی اور آج بھی قادیان کے رشتے اور اکھنڈ بھارت کے عقیدہ سے وہ انہیں جاسوس اور تخریبی سرگرمیوں کے لئے آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ بہرحال جب قادیانی اور ہندوؤں دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہوا اور آقائے برطانیہ کا بستر ہ گول ہوتا ہوا محسوس ہوا تو دیکھتے ہی دیکھتے قادیان ہندو سرگرمیوں کا مرکز بن گیا اور بقول قادیانی امت کے لاہوری ترجمان پیغام صلح ۳/جون ۱۹۳۹ء جب ۲۹/مئی ۱۹۳۶ء کو پنڈت جواہر لال نہرو لاہور آئے تو قادیانی امت نے اپنے خلیفہ مرزابشیرالدین محمود کے زیر ہدایت اور چوہدری ظفراللہ کے بھائی چوہدری اسداللہ خان ممبر پنجاب [2071] کونسل کے زیر قیادت ان کا پرجوش استقبال کیا اور اس کے بعد کانگریس قادیانی گٹھ جوڑ نے مستقل حیثیت اختیار کرلی۔

قادیان کوارض حرم اور مکہ معظّمہ کی چھاتیوں کے دودھ کو خشک بنا کر اور مسلمانوں کو تکفیر کے چھرے سے ذبح کرنے کی خوشی ہندوؤں سے بڑھ کر اور کسے ہوسکتی تھی اور جس طرح یہود نے بیت المقدس سے منہ موڑ کر سماویہ کو قبلہ بنایا۔ اسی طرح قادیانیوں نے مکہ اور مدینہ سے مسلمانوں کا رخ قادیان کی طرف موڑنا چاہا تو اس مسجد ضرار پر ہندو لیڈروں نے جی بھر کر انہیں داددی۔ چنانچہ ڈاکٹر شنکر داس مشہور ہندو لیڈر کا بیان اس کے لئے کافی ہے۔ انہوں نے بندے ماترم میں لکھا: ''ہندوستانی قوم پرستوں کو اگر کوئی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے تو وہ احمدیت کی تحریک ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جس قدر احمدیت کی طرف راغب ہوں گے۔ اسی طرح قادیان کو مکہ تصور کرنے لگیں گے۔ مسلمانوں میں اگر عربی تہذیب اور پان اسلامزم کا خاتمہ کرسکتی ہے تو وہ یہی احمدی تحریک ہے جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن جانے پر اس کی شردھا (عقیدت) رام کرشن گیتا اور رامائن سے اٹھ کر حضرت محمد ﷺ قرآن مجید اور عرب کی بھومی (ارض حرم) پر منتقل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور جہاں پہلے اس کی خلافت عرب میں تھی اب وہ قادیان میں آجاتی ہے۔ ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو روحانی شکتی حاصل کرنے کے لئے وہ اپنا منہ قادیان کی طرف کرتا ہے۔ پس کانگریس اور ہندو مسلمانوں سے کم از کم جو کچھ چاہتی ہے کہ اس ملک کا مسلمان اگر ہردوار نہیں تو قادیان کی جاترا کرے۔''

(گاندھی جی کا اخبار بندے ماترم ۲۲؍اپریل ۱۹۳۲ء بحوالہ قادیانی مذہب)

[2072] اخبار پیغام صلح لاہور ج۳۲ ص۶۹، مورخہ ۲۱؍اپریل ۱۹۴۵ء کے ان الفاظ سے مزید وضاحت ہوسکتی ہے کہ: ''ہندو اخبارات اور پولیٹیکل لیڈروں کے یہ خیالات ہندوستان کے مسلمانوں کو وضاحت سے بتارہے ہیں کہ گذشتہ دنوں قادیانی ہٹلر (مرزابشیرالدین محمود) اور کانگریس کے جواہر (جواہر لال نہرو) میں جو چھینا چھٹوں (سرگوشیاں) ہورہی تھیں وہ اس سمجھوتہ کے بناء پر تھی کہ محمود (خلیفہ قادیان)، مسلمانوں کی اس قوت کو توڑنے کے لئے کیا کرے گا اور کانگریس اس کے معاوضے میں کیا دے گی۔''

قیام پاکستان کی مخالفت کے اسباب

قیام پاکستان سے قبل احمدیوں نے جس شدومد سے آخر وقت تک قیام پاکستان کی مخالفت کی اس کا اندازہ اگلی چند عبارات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں اوّلاً تو ان کی

انتہائی کوشش رہی کہ انگریز کا سایۂ عاطفت جسے وہ رحمت خداوندی سمجھتے تھے۔ کسی طرح بھی ہندوستان سے نہ ڈھلے اور جب برٹش سامراج کا سورج ہندوستان میں غروب ہونے لگا تو انہوں نے بجائے کسی مسلم ریاست کے قیام کے اپنا سارا وزن اکھنڈ بھارت کے حق میں ڈال دیا اور اس کی وجہ بنیادی طور پر یہ تھی کہ مرزائی تحریک کو مسلمانوں کے اندر کام کے لئے جس بیس کی ضرورت ہے وہ کوئی ایسی ریاست ہو سکتی ہے جو یا تو قطعی طور پر غیر مسلم ہو یا پھر بصورت دیگر کم از کم اسلامی بھی نہ ہو۔ تاکہ مسلمان قوم ایک کافر حکومت کے پنجے میں بے بس ہو کر ان کی شکار گاہ اور لقمہ تر بنی رہے اور یہ اس کافر لادینی حکومت کے پکے وفادار بن کر اس کا شکار کرتے رہیں ایک آزاد اور خود مختار مسلمان ریاست ان کے لئے بڑی سنگلاخ زمین ہے۔ جہاں ان کے مساعی ارتداد مشکل سے برگ وبار لا سکتی ہیں۔ اس کا کچھ اندازہ ان تحریرات سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس میں مرزا صاحب نے کہا:[2073] ''اگر ہم یہاں (سلطنت انگلشیہ) سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارہ ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۴۶، سلسلہ اشاعت لاہور)

(تبلیغ رسالت ج۶) میں لکھتے ہیں: ''میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ نہ روم نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۷۰)

''یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟...... ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۸۴)

الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء میں مسلمانوں کی تین بڑی سلطنتوں ترکی، ایران اور افغانستان کی مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے کہ کسی بھی اسلامی سٹیٹ میں، ہمیں اپنے مقاصد کی تکمیل کی کھلی چھٹی نہیں مل سکتی۔ ایسے ممالک میں ہمارا حشر وہی ہو سکتا ہے جو ایران میں مرزا علی محمد باب اور سلطنت ترکی میں بہاء اللہ اور افغانستان میں مرزائی مبلغین کا ہوا۔

ایک صاحب نے مرزا بشیر الدین محمود سے انگریزوں کی سلطنت سے ہمدردی اور اس کے لئے ہر طرح ظاہری وخفیہ تعاون کے بارہ میں یہاں تک کہ جنگ میں اپنے لوگوں کو بھرتی کروا کر مدد دینے کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے اپنے مسیح موعود کے حوالے سے کہا کہ جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے اس دیوار (انگریزوں کی حکومت) کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام ایسی طاقت (مسلمان ہی مراد ہو سکتے ہیں)

کے قبضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔
(الفضل قادیان مورخہ ۳؍جنوری ۱۹۴۵ء)

یہ تھے قیام پاکستان کی مخالفت کے اصل اسباب۔

[2074] تقسیم ہند کے مسلمان مخالف

اس میں شک نہیں کہ احمدیوں کے علاوہ کچھ مسلمان بھی تحریک پاکستان سے متفق نہ تھے۔مگر مذکورہ عبارات سے بخوبی واضح ہوگیا کہ مرزائیوں کی مخالفت اور بعض مسلمان عناصر کی مخالفت میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔موٴخر الذکر یعنی کچھ مسلمانوں کی انفرادی مخالفت ان کے صوابدید میں مسلمانوں کے مفاد ہی کی وجہ سے تھی۔وہ اپنی مخالفت کے اسباب اور وجوہات بیان کرتے ہوئے تقسیم کو مسلم مفاد کے حق میں نقصان رساں اور دوسرا فریق یعنی قیام پاکستان کے داعی حضرات اسے مفید سمجھتے تھے۔گویا دونوں کو مسلمانوں کے مفاد سے اتفاق تھا۔طریق کار کا فرق تھا یہ ایک سیاسی اختلاف تھا جو سیاسی بصیرت پر مبنی تھا۔

جنہوں نے مخالفت کی نہ تو وہ الہام کے مدعی تھے نہ کسی وحی کے۔نہ انہوں نے اسے مشیت الٰہی اور کسی نام نہاد نبی کی بعثت کا تقاضا سمجھ کر ایسا کیا۔ان میں سے مذہباً اور عقیدتاً دونوں کو اسلامی نظام عدل وانصاف اور اسلامی خلافت راشدہ پر ایمان تھا۔دونوں مسلمانوں ہی کی خاطر اپنے اپنے میدانوں میں سرگرم کار رہے اور بالآخر جب پاکستان بن گیا تو مخالفت کرنے والے مسلمان زعماء نے اس وقت سے لے کر اب تک اپنی ساری جدوجہد اس نوزائیدہ ریاست کے استحکام وسالمیت میں لگادی۔مگر جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ان کا تصور اکھنڈ بھارت نہ صرف سیاسی بلکہ مذہبی عقیدہ بھی تھا۔مرزامحمود کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے اور یہ مرزاغلام احمد کی بعثت کا تقاضا ہے۔اس طرح اکھنڈ بھارت کے تصور کو الہام اور مشیت ربانی کا درجہ دے کر ہر قادیانی کو مشیت الٰہی کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کا پابند کردیا گیا اور جن لوگوں نے (اب تک) پاکستان کی سالمیت کی خاطر اکھنڈ بھارت نہ بننے دیا خواہ وہ قائداعظم تھے یا سیاسی زعماء عوام اور خواص مرزائیوں کے عقیدہ میں گویا سب نے مشیت الٰہی کے خلاف کام کیا۔

[2075] احمدیوں کے ہاں اکھنڈ بھارت اس لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہوئے کسی بھی مسلمان ریاست کے مقابلہ میں غیرمسلم اسٹیٹ کو مفید مقصد سمجھتے

تھے۔آج بھی وہ پاکستان کی شکل میں ایک مسلم ریاست جس کا جغرافیائی حدود اربعہ بھی محدود ہے کے مقابلہ میں سیکولر اکھنڈ بھارت کو اپنے لئے مضبوط اور مفید سمجھتے ہیں۔ جب کہ ان کے لئے مرزاغلام احمد کی بعض پیشین گوئیوں نے اس تصور کو تقدس کا جامہ بھی پہنا دیا ہے۔

کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہونے کی کوشش

چنانچہ ۳/اپریل ۱۹۴۷ء کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقعہ پر سابق خلیفہ ربوہ مرزابشیرالدین محمود نے اپنا ایک رؤیا بیان کیا اور اس رؤیا (خواب) کی تعبیر اور اس سلسلہ میں مرزاغلام احمد کی پیشین گوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان کی موجودگی میں کہا:''حضور نے فرمایا جہاں تک میں نے ان پیشین گوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود (مرزاغلام احمد) کی بعثت سے وابستہ ہے،غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔''

حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندومسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیروشکر ہوکر رہیں تا کہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا کہ [2076] احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے۔ چنانچہ اس رؤیا میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیروشکر ہوکر رہیں۔'' (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

''میں قبل ازیں بتاچکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔'' (میاں مرزامحمود خلیفہ ربوہ الفضل ۱۷/مئی ۱۹۴۷ء)

ویٹیکن سٹیٹ کا مطالبہ ...... پاکستان کی حد بندی کے موقع پر غداری

جماعت احمدیہ تقسیم کی مخالف تھی۔لیکن جب مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہوگیا تو احمدیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ایک اور زبردست کوشش کی جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع جس میں قادیان کا قصبہ واقع تھا پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کر دیا گیا۔اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے دونوں اپنے اپنے دعاوی اور دلائل پیش کر رہے تھے۔اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنا الگ ایک محضر نامہ پیش کیا اور اپنے لئے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے الگ مؤقف اختیار کرتے ہوئے قادیان کو ویٹی کن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا۔اس محضر نامہ میں انہوں نے اپنی تعداد اپنے علیحدہ مذہب،[2077] اپنے فوجی اور سول ملازمین کی کیفیت اور دوسری تفصیلات درج کیں۔نتیجہ یہ ہوا احمدیوں کا ویٹی کن سٹیٹ کا مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا۔البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے میمورنڈم سے یہ فائدہ حاصل کر لیا کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم ترین علاقے بھارت کے حوالے کر دیئے اور اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا۔ بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ مل گئی اور کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔

چنانچہ سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں ''مارشل لاء سے مارشل لاء تک'' اس واقعہ کو یوں تحریر کرتے ہیں: ''لیکن اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق جس میں ۱۹؍اگست اور ۱۷؍اگست کے درمیان عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور ریڈکلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی۔جس پر ریڈکلف نے ۸؍اگست کو دستخط کئے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترمیم کرائی۔افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں ناجائز طور پر ردوبدل ہوسکتا تھا تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈکلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور جو بہرحال مسلم اکثریت کا ضلع تھا قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے۔لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوائے تحصیل شکرگڑھ) پاکستان کا حصہ بنا۔کمیشن کے

سامنے وکلا کی بحث کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں، غالباً نہیں آیا تھا۔ کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈکلف کو اس نقطے کا کوئی علم ہی نہ ہو۔ لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھان کوٹ کے ادھر [2078] ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا۔ اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈکلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور اس پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار عظیم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چوہدری ظفراللہ خان جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے خود بھی ایک افسوسناک حرکت کر چکے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کرے گی۔ لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف۔ تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی۔ تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا۔ لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔'' (روزنامہ مشرق ۳رفروری ۱۹۶۴ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس محمد منیر کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں: ''اب ضلع گورداسپور کی طرف آیئے۔ کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی۔ لیکن پٹھان کوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔ مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکرگڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی۔ اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک معاون نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا۔ بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا گیا۔ جہاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لئے بھارت میں [2079] شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم وارادہ تھا۔

اس ضمن میں میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم

لیگ کے موَقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موَقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلے میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لئے حقائق اور اعداد وشمار پیش کئے اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بسنتر کے درمیانی علاقے میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اس دعویٰ کے لئے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اچھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ بھارت کے حصہ میں آیا تو نالہ بھین اور نالہ بسنتر کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے۔ لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت سے ہمارے لئے سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔'' (روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۷؍جولائی ۱۹۶۴ء)

اس معاملہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایک طرف قادیانی ریڈکلف کمیشن کو الگ سٹیٹ کا میمورنڈم دے رہے تھے اور دوسری طرف وہی چوہدری ظفر اللہ خان کمیشن کے سامنے پاکستانی کیس کی وکالت کر رہے تھے جو بقول ان کے اپنی جماعت کے اس خلیفہ کو مطاع مطلق کہتے تھے۔ جن کا عقیدہ یہ تھا کہ اکھنڈ بھارت اللہ کی مشیت اور مسیح موعود کی بعثت کا تقاضہ ہے۔ ایک ایسے شخص کو پاکستانی وکالت سپرد کر دینا جس کا ضمیر ہی پاکستان کی حمایت گوارہ نہ کر سکے نادانی نہیں تو اور کیا تھا؟ اور خود چوہدری ظفر اللہ کا ایسے در پردہ خیالات ومقاصد کے ہوتے ہوئے پاکستانی کیس کو ہاتھ میں لینا منافقت نہیں تھی تو اور کیا تھا؟ بہر حال ادھر چوہدری صاحب ریڈکلف کے سامنے پاکستانی کیس لڑ رہے تھے۔ ادھر ان کے امیر اور مطاع مطلق مرزا محمود احمد نے علیحدہ میمورنڈم پیش کر دیا اس طرح یہ دو دھاری تلوار کی جنگ گورداسپور ضلع کی تین تحصیلوں کو پاکستان [2080] سے کاٹ کر بھارت جانے پر ختم ہوئی اور کشمیر کو پاکستان سے کاٹ دینے کی راہ بھی ہموار کر دی گئی۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)]

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی کی جگہ مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

مولوی مفتی محمود:

سیاسی عزائم اور منصوبے ...... ملک دشمن سیاسی سرگرمیاں

اب ہم اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں کہ بظاہر ایک خالص مذہبی جماعت کہلانے والی تنظیم اور تحریک کے سیاسی عزائم اور مساعی کیا ہیں۔

مرزائی حضرات بیک وقت کئی کھیل کھیلتے ہیں۔ ایک طرف مذہب اور اس کی تبلیغ کی آڑ لے کر ایک خالص مذہبی جماعت ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے سیاسی عزائم اور منصوبے نہایت شدت سے اور منظّم طریقے سے جاری رہتے ہیں اور اگر کہیں مسلمانوں کی اکثریت ان کے سیاسی مشاغل اور ارادوں کا محاسبہ کرے تو ایک مظلوم مذہبی اقلیت کا رونا رو کر عالمی ضمیر کو معاونت کے لئے پکارا جاتا ہے۔ حالیہ واقعات میں لندن میں بیٹھ کر چوہدری ظفراللہ خان کا واویلا اور اس کے جواب میں مغربی دنیا کی چیخ و پکار اسی تکنیک کی واضح مثال ہے۔

مذہبی نہیں سیاسی تنظیم

مذہب اور سیاست کے اس دوطرفہ ناٹک میں اصل حقیقت نگاہوں سے مستور ہو جاتی ہے اور حقائق سے بے خبر دنیا سمجھتی ہے کہ واقعی پاکستان کے ''مذہبی جنونی'' ایک بےضرر چھوٹی سی اقلیت کو کچلنا چاہتے ہیں۔ لیکن واقعات اور حقائق کیا ہیں اس کا اندازہ حسب ذیل چند حوالوں اور پاکستانی سیاست میں اس جماعت کے عملی کردار سے لگانا چاہئے۔ مرزا محمود احمد صاحب نے ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا تھا۔ [2081]

''نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔'' (الفضل مورخہ ۲۷ر فروری، ۲۹ر مارچ ۱۹۲۲ء)

اس سے پہلے ۱۴ر فروری ۱۹۲۲ء کو الفضل میں خلیفہ محمود احمد کی یہ تقریر شائع ہوئی۔

''ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔''

۱۹۳۵ء میں کہا: ''کہ اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔'' (الفضل مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۳۵ء)

۱۹۴۵ء میں انہوں نے اپنے سیاسی عزائم کا اظہار اس طرح کیا کہ: ''جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (انگریزی حکومت) کو قائم رکھا جائے۔'' (الفضل قادیان مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۴۵ء)

۱۹۴۵ء کے بعد حصول اقتدار کے یہ ارادے تحریروں میں عام طور پر پائے جانے لگے۔جسٹس منیر نے بھی اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:’’۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء کے آغاز تک ان کی بعض تحریروں سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ انہیں پہلے انگریزوں کا جانشین بننے کی توقع تھی۔‘‘

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ص۲۰۹)

ان سیاسی عزائم سے مزید پردہ ۱۹۶۵ء میں لندن میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کے پہلے یورپی کنونشن سے اٹھ جاتا ہے جس کا افتتاح سر ظفر اللہ نے کیا۔روزنامہ جنگ راولپنڈی [2082] ۴؍اگست ۱۹۶۵ء جلد۷ ص۳۰۹ فرسٹ ایڈیشن میں خبر دی گئی ہے کہ:’’لندن ۳؍اگست (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کا پہلا یورپی کنونشن جماعت کے لندن مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ جن میں تمام یورپی ممالک کے احمدیہ مشن شرکت کررہے ہیں۔کنونشن کا افتتاح گزشتہ روز ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفر اللہ خان نے کیا یہ کنونشن ۷؍اگست تک جاری رہے گا۔جماعت نے مختلف ۵۷ ممالک میں اپنے مشن قائم کر لئے ہیں۔برطانیہ میں جماعت کے ۱۸ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔کنونشن میں شریک مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ اگر احمدی جماعت برسراقتدار آ جائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں اور دولت کو ازسرنو تقسیم کیا جائے۔ساہوکاری اور سود پر پابندی لگادی جائے اور شراب نوشی ممنوع قرار دی جائے۔‘‘

اس خبر کے خط کشیدہ الفاظ میں احمدی جماعت کے برسراقتدار آنے کی صورت میں مجوزہ اصلاحات کا ذکر ہے کیا کوئی غیر سیاسی جماعت اس قسم کے امکانات اور اصلاحات پر غور کر سکتی ہے؟

پاکستان میں قادیانی ریاست کا منصوبہ

مرزامحمود نے ۱۹۵۲ء کے شروع میں یہ اعلان کرادیا تھا کہ:’’اگر ہم ہمت کریں اور تنظیم کے ساتھ محنت سے کام کریں تو ۱۹۵۲ء میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔(آگے چل کر کہا) ۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے۔جب احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔‘‘

(الفضل مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۵۲ء)

واضح رہے کہ یہ اعلان ربوہ میں قادیانی فرقہ کے سیاسی فوجی اور کلیدی ملازمتوں پر فائز [2083] اہم عہدہ داروں کے اہم اجتماع اور مشورہ کے بعد کرایا گیا تھا اور ابھی پندرہ مہینے گزرنے نہ

پائے تھے کہ اس اعلان انقلاب کی ایک صورت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی شکل میں ظاہر ہوگئی۔

اس سلسلہ میں موجودہ مرزا ناصر احمد کے اعلانات دس ہزار گھوڑوں کی تیاری اور اس طرح کے کئی منصوبے اس کثرت سے ان کے اخبارات میں آتے رہے ہیں کہ سب پر عیاں ہیں۔

سیاسی عزائم کی یہ ایک معمولی سی جھلک تھی اور قیام پاکستان کے فوراً بعد مرزائیوں کے حصول اقتدار کا رجحان ابھر کر بڑی شدت سے حسب ذیل صورتوں میں سامنے آنے لگا۔

۱...... کسی نہ کسی طرح پورے ملک میں سیاسی اقتدار حاصل کیا جائے۔

۲...... بصورت دیگر کم از کم ایک صوبہ یا علاقہ کو قادیانی سٹیٹ کی حیثیت دی جائے۔

۳...... ملک کی داخلی اور بیرونی تمام اہم شعبوں، وسائل اور ذرائع کو اپنے عزائم کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے۔

۴...... تمام کلیدی مناصب پر قبضہ کیا جائے۔

سر ظفر اللہ خاں کا کردار

اس پروگرام اور سیاسی عزائم کے حصول کا آغاز چوہدری ظفر اللہ خاں نے اپنے دور وزارت میں بڑے زور وشور سے کیا۔ چوہدری صاحب بڑے فخر سے کہا کرتے کہ وہ چین جائیں یا امریکہ ہر جگہ مرزائیت کی تبلیغ کریں گے۔ وہ اپنی جماعت کے امیر کو مطاع مطلق سمجھتے تھے وہ نہ صرف احمدیت کو خدا کا لگایا ہوا پودا سمجھتے تھے۔ بلکہ یہ بھی کہ مرزا غلام احمد کے وجود کو نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہوسکتا ایسے خیالات کا اظہار وہ نہ صرف نجی مجالس بلکہ سرکاری ملازم ہوتے ہوئے احمدیت کے تبلیغی اجتماعات میں بھی برملا کرتے تھے۔

(ملاحظہ ہو الفضل ۳۱ر مئی ۱۹۵۲ء کراچی کے احمدی اجتماع کی تقریر)

پاکستان بننے کے بعد ایسے شخص کو جب وزارت خارجہ جیسا اہم عہدہ دیا گیا جس کی نگرانی میں تمام دنیا میں سفارتخانوں کا قیام اور پاکستان سے روابط قائم کرانے کا کام بھی تھا تو [2084] شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے اس وقت کے وزیراعظم کو لکھا کہ اگر کلیدی مناصب پر ایسے لوگوں کو فائز کرنے کا یہ تلخ گھونٹ آج گلے سے اتار لیا گیا تو آئندہ زہر کا پیالہ پینے کو تیار رہنا چاہئے۔

مگر یہ نصیحت بوجوہ کارگر نہ ہوسکی اور ہمیں زہر کا ایک پیالہ نہیں کئی کئی پیالے پینے پڑے۔

چوہدری صاحب موصوف تقسیم سے پہلے بھی اپنی سرکاری پوزیشن سے سراسر ناجائز

فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی مفادات کے لئے کام کرتے رہے۔ مگر تقسیم کے بعد اس میں بڑھ چڑھ کر اضافہ کر دیا۔ وزارت خارجہ کے سہارے سے انہوں نے غیر ممالک میں قادیانی تحریک کو تقویت پہنچائی اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ لوگ پاکستان کے سفارتی ذرائع سے اپنی باطل تبلیغ کے نام پر عالم اسلام کے خلاف سیاسی، جاسوسی اور سامراجی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے قادیانی حاشیہ برداروں نے ملکی زرمبادلہ اتنی بے دردی سے ضائع کیا کہ جب بھی اس طرح کی خبریں آئیں مسلمانوں میں تشویش اور اضطراب کی لہر دوڑی اور قومی اسمبلی تک میں اس بارہ میں آوازیں اٹھائی گئیں۔

۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کی افسوسناک صورت ایسے مطالبات ہی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی جس میں سواد اعظم نے دیگر مطالبوں کے علاوہ سر ظفر اللہ اور دیگر مرزائیوں کا کلیدی مناصب سے علیحدگی پر زور دیا گیا تھا۔ مگر ہم ان کے بیرونی آقاؤں مغربی سامراج کے ہاتھوں اتنے بے بس ہو چکے تھے کہ سینکڑوں مسلمانوں کی شہادت کے بعد بھی ''اس وقت کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے سر ظفر اللہ کی علیحدگی کے بارہ میں یہ قطعی رائے ظاہر کی کہ وہ اس اہم معاملہ میں کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔'' (منیر انکوائری ص۳۱۹)

وزارت خارجہ جیسے اہم منصب پر فائز یہی شخص تھا جس کے افسوسناک کردار کا ایک رخ حال ہی میں لندن میں ان کے پریس کانفرنس مورخہ ۵؍جون ۱۹۷۴ء کی شکل میں سامنے آیا۔ یہ [2085] پریس کانفرنس پاکستانی اخبارات میں آچکی ہے۔ مغربی پریس، بی بی سی اور آکاش وانی بھارت نے اس پریس کانفرنس کے عنوان سے اسی پروپیگنڈہ کی مہم چلائی۔ جس قسم کی مہم المیہ مشرقی پاکستان سے پہلے چلائی گئی تھی۔

بہرحال یہ ایک مثال تھی اس بات کی کہ کلیدی مناصب پر فائز ہونے کی شکل میں ان لوگوں کے ہاتھوں ملک وملت کے مفادات کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

تمام محکموں اور کلیدی مناصب پر قبضہ کرنے کا منصوبہ

مرزائیوں کے ذہن میں کلیدی مناصب کی یہی مہم اور نازک پوزیشن پہلے سے موجود ہے اور ان کی تحریرات، اعلانات اور سرکاری محکموں پر منظم قبضہ کرنے کے پروگرام کا واضح ثبوت مل جاتا ہے۔

مرزا محمود نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں ان سے پوری طرح کام نہیں لے سکتے۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں

سے فوج ہے، پولیس ہے، ایڈمنسٹریشن ہے، ریلوے ہے، فائننس ہے، کسٹمز ہے، انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے۔ ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے اور ہم اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ باقی محکمے خالی پڑے ہیں۔ بے شک آپ لوگ اپنے لڑکوں کو نوکری کرائیں۔ لیکن وہ نوکری اس طرح کیوں نہ کرائی جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے۔''

(خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۱؍جنوری ۱۹۵۲ء)

[2086] کلیدی مناصب کی اہمیت اور مطالبہ علیحدگی کے دلائل

اس واضح پروگرام اور منصوبوں کو دیکھ کر اور سرکاری محکموں میں مرزائیوں کا اپنی آبادی سے بدرجہا بڑھ کر قبضہ کرنے پر مسلمان بجا طور پر بے چین ہیں۔ ان کی سابقہ روش کو دیکھ کر اگر وہ یہ مطالبہ کرتے کہ آئندہ دس سال میں ملک کے ہر محکمے میں کسی بھی مرزائی کی بھرتی بند کر دی جائے۔ تب بھی یہ مطالبہ عین قرین انصاف تھا۔ مگر مسلمان اس سے کم تر مطالبہ یعنی قادیانیوں کو کلیدی مناصب سے ہٹانے پر اکتفا کئے ہوئے ہیں، جس کی معقولیت کی بنیاد صرف یہ مذہبی نظریہ نہیں کہ کسی اسلامی سٹیٹ میں قرآن وسنت کی واضح ہدایات کی بناء پر کسی بھی غیر مسلم کو کلیدی مناصب پر مامور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے علاوہ یہ مطالبہ اس لئے بھی کیا جا رہا ہے کہ:

۱...... یہ لوگ پچھلے انگریزی دور میں مسلمانوں کی غفلت اور انگریزوں کی غیر معمولی عنایات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے نام پر مسلمانوں کی ملازمتوں کے کوٹہ کا استحصال کرتے آئے ہیں۔

۲...... قیام پاکستان کے بعد حکمرانوں کی غفلت یا بے حسی سے فائدہ اٹھا کر اس معمولی اقلیت نے شرح آبادی کے تناسب سے بدرجہا زیادہ ملازمتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

۳...... اس گروہ سے تعلق رکھنے والے اہم مناصب پر فائز افراد نے اپنے ہم مذہبوں کو بھرتی کر کے اور اپنے ماتحت اکثریتی طبقہ مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھائی۔

۴...... اس کے نتیجے میں ملک کے تمام اہم شعبوں فوجی، صنعتی، معاشی، اقتصادی، انتظامیہ، مالیات، منصوبہ بندی، ذرائع ابلاغ وغیرہ پر انہیں اجارہ داری حاصل ہوگئی اور ملک کی قسمت کا فیصلہ ایک مٹھی بھر غیر مسلم جماعت کے ہاتھوں میں چلا گیا۔

۵...... اس گروہ کے سرکردہ افراد نے اپنے دائرہ اثر میں اپنے عہدہ اور منصب کو قادیانیت کی تبلیغ[2087] واشاعت کے لئے استعمال کیا اور انہی ہدایات پر عمل کیا جو ان کے امام اور خلیفہ نے ۱۹۵۲ء میں انہیں دی تھیں اور کہا تھا کہ ''مرزائی ملازمین اپنے محکموں میں منظم صورت میں مرزائیت کی تبلیغ کریں۔'' (الفضل مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۲ء)

۶...... کلیدی مناصب پر فائز مرزائیوں کے ذمہ دار افراد ملک وملت کے مفادات سے غداری کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں ائیر مارشل ظفر چوہدری اور کئی دوسرے جرنلوں کا کردار قوم اور حکومت کے سامنے آچکا ہے۔ بنگلہ دیش اور پاک بھارت جنگ کے سلسلہ میں ان لوگوں کا کردار موضوع عام وخاص ہے۔

ان چند وجوہات کی بناء پر مرزائیوں کا کلیدی مناصب پر برقرار رہنا صرف مذہبی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ ملک کی اکثریت کے معاشی، سماجی، سیاسی، معاشرتی مفادات کے تحفظ اور ملک وملت کی سالمیت کا بھی تقاضا ہے۔

متوازی نظام حکومت

پاکستان بننے کے بعد احمدی جماعت کی سیاسی تنظیم نے حکومت پاکستان کے مقابلے میں ایک متوازی نظام حکومت قائم کرلیا ہے۔ ربوہ کے مقام پر خالص احمدیوں کی بستی آباد کر کے اس نظام حکومت کا مرکز بنالیا گیا۔ جماعت کا لیڈر ''امیرالمؤمنین'' کہلاتا ہے۔ جو مسلمانوں کے فرمانروا کا معیّن شدہ لقب ہے۔ اس امیرالمؤمنین کے ماتحت ربوہ میں مرزائی سٹیٹ کی نظارتیں باقاعدہ قائم ہیں۔ نظارت امور داخلہ ہے، نظارت نشر واشاعت ہے، نظارت امور عامہ ہے، نظارت امور مذہبی ہے۔ یہ نظارتیں کسی ریاست یا سلطنت کے نظام کے شعبوں کی طرح کام کر رہی ہیں۔ اس نظام حکومت نے خدام الاحمدیہ کے نام سے ایک فوجی نظام بھی بنا رکھا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں ''فرقان بٹالین'' کے سابق سپاہی اور افسر شامل ہیں۔

احمدی[2088] لیڈروں کو یقین ہے کہ اب ان کے لئے پاکستان کا حکمران بن جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سابقہ خلیفہ ربوہ مرزا بشیرالدین محمود نے اپنے سالانہ جلسہ میں اعلان کیا تھا ہم فتح یاب ہوں گے اور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہو گے۔ اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔

بلوچستان پر قبضے کا منصوبہ

ابھی قیام پاکستان کو اک برس بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ ۲۳؍جولائی ۱۹۴۸ء کو قادیانی خلیفہ نے کوئٹہ میں ایک خطبہ دیا جو ۱۳؍اگست کے الفضل میں ان الفاظ میں شائع ہوا۔

''برٹش بلوچستان جواب پاکی بلوچستان ہے کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے۔ مگر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے یونٹ کی بھی قیمت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کی کانسٹیٹیوشن ہے۔ وہاں اسٹیٹس سینٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھا جاسکتا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ ہے۔ سب اسٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لئے جاتے ہیں۔ غرض پاکی بلوچستان کی آبادی ۵،۶ لاکھ ہے اور اگر ریاستی بلوچستان کو ملا لیا جائے تو اس کی آبادی ۱۱ لاکھ ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے۔ اس لئے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلدی احمدی بنایا جاسکتا ہے۔ یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک ہماری **Base** مضبوط نہ ہو۔ پہلے **Base** مضبوط ہو تو پھر تبلیغ پھیلتی ہے۔ بس پہلے اپنی **Base** مضبوط کر لو کسی نہ [2089] کسی جگہ اپنی **Base** بنالو کسی ملک میں ہی بنالو۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہوجائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے اور یہ بڑی آسانی کے ساتھ ہوسکتا ہے۔''

کشمیر

مرزائی حضرات جس قادیانی ریاست کا خواب دیکھتے ہیں اس کی تعبیر کے لئے انہوں نے ابتداء ہی سے کشمیر کو بھی مناسب حال سمجھا۔ اس دلچسپی کی بعض وجوہات کو تاریخ احمدیت کے مؤلف دوست محمد شاہد نے کتاب کی جلد ششم ص ۳۴۵ تا ۴۷۹ میں ذکر بھی کیا ہے۔

الف...... قادیان ریاست جموں وکشمیر کا ہم آغوش ہے جو ان کے ''پیغمبر'' کا مولد دارالامان اور مکہ و مدینہ کا ہم پلہ بلکہ ان سے بھی افضل قرار دیتے ہیں۔

(الفضل مورخہ ۱۱دسمبر ۱۹۳۲ء، تقریر مرزا محمود صاحب وحقیقت الرؤیا ص ۴۶، از مرزا محمود)

اور قادیان کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیشین گوئی کے مطابق قادیان قادیانیوں کو ضرور ملے گا وہ اپنے چھوٹے بچوں کو ابتدائی نصاب میں یہی بات راسخ کرتے

رہتے ہیں کہ:’’(قادیان سے ہجرت) کی حالت عارضی ہوگی آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیان جماعت احمدیہ کو واپس مل جائے گا۔‘‘ (راہ ایمان ص۹۸، بچوں کی ابتدائی دینی معلومات کا مجموعہ)

قادیان اور جموں وکشمیر کے جغرافیائی اتصال کو برقرار رکھنے کی کوششوں سے باؤنڈری کمیشن کو احمدی میمورنڈم کی وجہ سے ضلع گورداسپور کو پاکستان سے کاٹنے اور بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ مل گئی۔

ب...... [2090] قادیانیوں کا زعم ہے کہ کشمیر میں قادیانی اثرات پہلے سے زیادہ ہیں۔ مرزامحمود کے بقول وہاں تقریباً اسی ہزار احمدی ہیں۔

ج...... کشمیر ان کے مسیح موعود کے بقول مسیح اوّل (حضرت عیسیٰ) کا مدفن ہے اور مسیح ثانی کے پیروکاروں کی بڑی تعداد وہاں آباد ہے اور جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو وہاں کی حکمرانی کا حق صرف قادیانیوں کو مل سکتا ہے۔

د...... مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نواب امام الدین کو کشمیر بطور گورنر بھیجا تو مرزاغلام احمد کے والد بھی ان کے ساتھ تھے۔

ہ...... مرزاغلام احمد کے خلیفہ اوّل حکیم نورالدین جو خلیفہ ثانی مرزامحمود کے استاد اور خسر تھے۔ مدتوں ہی کشمیر میں رہے۔ بہرحال جس طرح بلوچستان پر ان کی نظر افرادی آبادی کی قلت کی وجہ سے پڑی تو کشمیر پر ہر دور میں ان کی نظر کسی عام انسانی ہمدردی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ سابقہ شخص اور عصبیتی مفادات کی وجہ سے پڑتی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی پہلی سازش ۱۹۳۰ء میں برطانوی آقاؤں کے اشارے پر کی گئی۔ مرزابشیرالدین کی کشمیر کمیٹی سے دلچسپی انہی سیاسی عزائم کی پیداوار تھی جسے ڈاکٹر اقبال مسلمان زعماء اور عام مسلمانوں کی مشترکہ کوششوں نے ناکام بنادیا اور علامہ اقبال نے یہیں سے ان کے سیاسی عزائم بھانپ کر اس تحریک کا سختی سے مقابلہ شروع کیا۔

۱۹۴۸ء کی جنگ کشمیر اور فرقان بٹالین

قیام پاکستان کے تیسرے مہینے اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان نے مقبوضہ کشمیر کا مطالبہ کیا اور ۱۹۴۸ء میں جنگ چھڑی تو قادیانی امت نے فرقان بٹالین کے نام سے ایک پلاٹون تیار کی جو جموں کے محاذ پر متعین کی گئی۔ اس سے پہلے اپنی طویل تاریخ میں مرزائیوں کو مسلمانوں کے کسی ابتلاء اور مصیبت میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ہوئی تھی۔ مگر آج وہ آزادیٔ کشمیر کے لئے فرقان

بٹالین کے نام [2091] سے جانیں پیش کرنے لگے۔ اس وقت پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل سرڈگلس گریسی تھے جو نہ تو کشمیر کی لڑائی کے حق میں تھے نہ پاکستانی فوج کو کشمیر میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ یہاں تک ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بعض جنگی معلومات بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل سرآکسن لیگ تک پہنچاتے رہے۔ لیکن دوسری طرف وہی انگریز کمانڈر انچیف، پبلک سے تعلق رکھنے والی ایک آزاد فورس کو اس جنگ میں کھلی اجازت دیتا ہے۔ انہی جنرل گریسی نے بطور کمانڈر انچیف فرقان بٹالین کو داد وتحسین کا پیغام بھی بھیجا جو تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاہد قادیانی ص۶۷۴ اور نظارت دعوۃ وتبلیغ ربوہ کی شائع کردہ ٹریکٹ میں بھی ہے۔ فرقان فورس نے کشمیر کی اس جنگ کے دوران کیا خدمات انجام دیں۔ یہاں اس کے تفصیلات کی گنجائش نہیں۔ لیکن جب اس جہاد کے بعد اس تنظیم کے کارنامے خلوتوں اور جلوتوں میں زیر بحث آنے لگے اور اخبارات میں کشمیری رہنماؤں اللہ رکھا ساغر اور آفتاب احمد سیکرٹری جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے بیانات آئے۔ اس سے اس وقت کے فوجی سربراہوں اور حکومت میں کھلبلی مچ گئی۔ سردار آفتاب احمد کا اصل بیان یہ تھا: ''اس فرقان بٹالین نے جو کچھ کیا اور ہندوستان کی جو خدمات سرانجام دیں مسلم مجاہدین کی جوانیوں کا جس طرح سودا چکایا اگر اس پر خون کے آنسو بھی بہائے جائیں تو کم ہیں جو سکیم بنتی ہندوستان پہنچ جاتی جہاں مجاہدین مورچہ بناتے دشمن کو پتہ چل جاتا جہاں مجاہدین ٹھکانا کرتے ہندوستان کے ہوائی جہاز پہنچ جاتے۔''

(ٹریکٹ نظارت دعوت وتبلیغ انجمن احمدیہ ربوہ بحوالہ ٹریکٹ کشمیر اور مرزائیت)

الفضل ۲؍جنوری ۱۹۵۰ء ص۴ کالم۴ کے مطابق مرزابشیرالدین محمود نے ان بیانات اور تقریروں پر واویلا مچایا کہ اگر ہم غدار تھے تو حکومت نے ہمیں وہاں کیوں بٹھائے رکھا اور اس طرح اس وقت کی حکومت اور جنرل گریسی کی غداری کو بھی طشت ازبام کرانے کا سگنل مرزابشیرالدین نے دے دیا۔ چنانچہ اس وقت جنرل گریسی نے ایک تو فرقان فورس کو پراسرار اور فوری طور پر توڑ دیا اور دوسری طرف خود جنرل گریسی نے آفتاب احمد خان کے الزام کی تردید کی ضرورت محسوس کی۔ مگر [2092] مرزابشیرالدین کے کہنے کے مطابق حکومت کے دباؤ سے الزام لانے والوں نے گول مول الفاظ میں تردید کردی۔ مگر ایک ماہ ہوا کہ پھر وہی اعتراض شائع کردیا۔

(ملاحظہ ہو الفضل ۲؍جنوری ۱۹۵۰ء ص۴، مرزابشیرالدین کی تقریر)

سوال یہ ہے کہ ایسے الزامات اگر غلط تھے تو اتنی جلدی میں فرقان فورس کو توڑ دینے کی ضرورت کیا تھی؟ اور یہ الزامات اگر غلط تھے تو الزام لگانے والے مدتوں برسرعام اس کو دہراتے

چلے گئے۔ مگر اس وقت کی حکومت اور کمانڈر انچیف نے اس کی عدالتی انکوائری کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی۔ پاکستانی افواج کے ہوتے ہوئے متوازی فوج کیسے اور کیوں؟ یہ سوالات اب تک جواب طلب ہیں۔ مگر اس وقت آفتاب احمد صاحب سیکرٹری جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے کہے گئے یہ الفاظ اب بھی حقیقت کی غمازی کر رہے ہیں کہ مرزائی ۳۰ سال سے (اور اب تو ۵۶ سال) آزاد کشمیر کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

فرقان فورس، ایک احمدی بٹالین اور متوازی فوجی تنظیم

چنانچہ فرقان فورس اس وقت توڑ دی گئی مگر ربوہ کے متوازی حکمران یہی سمجھتے تھے کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ حقائق بین نگاہیں بہت کم ہوتی ہیں۔ اگر چل کر بہت جلد اسے اور شکلوں میں قائم رکھا گیا اور اب یہ فورسیں اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ وغیرہ نیم فوجی تنظیموں کے صورت میں قائم ہیں۔ جسٹس منیر نے فسادات ۱۹۵۳ء کے تحقیقاتی رپورٹ ص ۲۱۱ پر فرقان فورس کی موجودگی کے علاوہ مرزائی سٹیٹ کے خودساختہ سیکرٹریٹ کی خبر ان الفاظ میں دی ہے: ''احمدی ایک متحد ومنظم جماعت ہیں۔ ان کا صدر مقام ایک خالص احمدی قصبے میں واقع ہے۔ جہاں ایک مرکزی تنظیم قائم ہے جس کے مختلف شعبے ہیں۔ مثلاً شعبہ امور خارجہ، شعبہ امور داخلہ، شعبہ امور عامہ، شعبہ نشرواشاعت یعنی وہ شعبے جو ایک [2093] باقاعدہ سیکرٹریٹ کی تنظیم میں ہوتے ہیں۔ وہ سب یہاں موجود ہیں۔ ان کے پاس رضا کاروں کا ایک جیش بھی ہے جس کو خدام دین کہتے ہیں۔ فرقان بٹالین اسی جیش سے مرکب ہے اور یہ خالص احمدی بٹالین ہے۔''

(تحقیقاتی رپورٹ ص ۲۱۱)

۱۹۶۶ء میں اس رسوائے زمانہ فرقان فورس کو مرزائیوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کی غیور پاکستانی افواج اور مجاہدین اور شہداء کے بالمقابل اس طرح پیش کیا کہ جب پاکستانی افواج کے بہادر مجاہدین کو تمغے دیئے جانے لگے تو الفضل میں اس طرح کے اعلانات شائع ہونے لگے۔

''فرقان فورس میں شامل ہوکر جن قادیانیوں نے ۴۵ دن یعنی ۳۱؍دسمبر ۱۹۴۸ء (فائر بندی کی تاریخ) کشمیر کی لڑائی میں حصہ لیا تھا وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط ثبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد رفیق دارالصدر غربی ربوہ کو بھجوادیں۔ جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی۔ راولپنڈی سے ان لوگوں کے کشمیر میڈل ربوہ آئیں گے اور اس کی اطلاع الفضل میں شائع ہوگی اور

پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کئے جائیں گے۔" (۲۳/مارچ ۱۹۶۶ء الفضل)

۱۹۶۵ء میں یتیم ہونے والے بچوں، اجڑنے والے سہاگوں کے مقابلہ میں کشمیر میڈل کا قصہ چھیڑنا کیا ۱۹۶۵ء کے شہیدوں اور ان کی قربانیوں سے مذاق نہیں تھا؟

مجاہدین ۱۹۶۵ء کے مقابلہ میں ۱۸/برس بعد فرقان فورس کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا قصہ؟ اس خطرناک سکینڈل سے پردہ اٹھانا انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے۔ ہم محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدس ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ کشمیر کے سلسلہ میں فرقان فورس کا یہ تو ضمنی ذکر تھا۔ اصل مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں بظاہر یہ معمولی باتیں بھی قابل غور ہیں کہ پاک بھارت جنگ کے ہر موقع پر کشمیر وقادیان سے ملحق سرحدات کی کمان عموماً قادیانی جرنیلوں ہی کے ہاتھ میں کیوں رہتی ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے اور اس کے بعد بھی صدر ایوب کے دور میں [2094] سر ظفر اللہ اور دوسرے مرزائی عمائدین کی طرف سے کشمیر پر چڑھائی اور اس کے لئے موزوں وقت کی نشاندہی کے پیغامات اور فتح کشمیر کی بشارتیں کیوں دی جاتی رہیں؟

✿...... مرزائیوں نے تقسیم کے وقت وزارتی کمیشن سے علیحدہ حقوق طلب کر کے پاکستان سے غداری کی۔

✿...... پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے جس کی حفاظت اور دفاع کے لئے عقیدۂ جہاد روح کا کام دیتا ہے۔ مگر جو جماعت جہاد پر ایمان نہیں رکھتی۔ وہ پاکستان کی افواج میں مقتدر حیثیت اختیار کرتی گئی اور نتیجتاً پاک بھارت جنگ کے ہر موقعہ پر انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی سے گریز کیا۔ حالیہ صمدانی ٹریبونل میں قادیانی گواہ مرزا عبدالسمیع وغیرہ کی تصریح آچکی ہے کہ وہ ۱۹۷۱ء کی جنگ کو جہاد تسلیم نہیں کرتے۔

✿...... مشرقی پاکستان کے سقوط میں افواج اور ایوان اقتدار پر فائز مقتدر مرزائیوں کا بنیادی حصہ ہے۔ جس کے بہت سے حقائق اپنے وقت پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سر ظفر اللہ کی جنگ کے ایام میں یحییٰ اور مجیب کے درمیان تگ ودو بے معنی نہ تھی۔

✿...... مرزائیوں نے راولپنڈی سازش کیس میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ وہ اس کے بانی مبانی تھے۔ جس کا ثبوت عدالت سے ہو چکا ہے۔

مرزائی ریشہ دوانیوں کے نتیجہ ۱۹۵۳ء میں ملک کو پہلی بار مارشل لاء کی لعنت کا سامنا کرنا پڑا۔

خلاصہ کلام

ان واضح شواہد پرمبنی تفصیلات کو پڑھ کر مرزائیت کے سیاسی اور شرعی وجود کے متعلق کوئی غلط فہمی باقی نہیں رہتی۔ ہر حوالہ اپنی جگہ مکمل اور اس کے عزائم ومقاصد کی صحیح صحیح تصویر پیش کرتا ہے۔ یہی وجوہ ہیں جن کی بناء پر مسلمانوں کے تمام فرقوں نے متفقہ طور پر مرزائیت کو اسلام کا باغی اور ان کے پیروؤں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ اس تحریک کے احوال ونتائج اور آثار ومظاہر تمام مسلمانوں کے علم میں ہیں۔

[2095] مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ نیا نہیں بلکہ علامہ اقبال نے پاکستان بننے سے کہیں پہلے انگریزی حکومت کو خطاب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ: ''ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ ملت اسلامیہ کو اس مطالبے کا پورا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔'' (اسٹیٹس مین کے نام خط ۱۰/جون ۱۹۳۵ء)

علامہ اقبال نے حکومت کے طرز عمل کو جھنجھوڑتے ہوئے مزید فرمایا تھا: ''اگر حکومت کے لئے یہ گروہ مفید ہے تو وہ اس خدمت کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے۔ لیکن اس ملت کے لئے اسے نظرانداز کرنا مشکل ہے جس کا اجتماعی وجود اس کے باعث خطرہ میں ہے۔''

ان شواہد ونظائر کے پیش نظر آپ حضرات سے یہ گزارش کرنا ہم اپنا قومی وملی فرض سمجھتے ہیں کہ یورپی سامراج کے اس ففتھ کالم کی سرگرمیوں پر نہ صرف کڑی نگاہ رکھی جائے۔ بلکہ اس جماعت کو پاکستان میں اقلیت قرار دے کر بلحاظ آبادی ان کے حدود وحقوق متعین کئے جائیں۔ ورنہ مرزائی استعماری طاقتوں کی بدولت ملک وملت کے لئے مستقلاً خطرہ بنے رہیں گے اور خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ملک وملت کو ایک ایسے سانحہ سے دوچار ہونا پڑے، جو سانحہ کہ آج ملت اسلامیہ عربیہ کی حیات اجتماعی کے لئے اسرائیلی سرطان کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

[2096]آخری دردمندانہ گزارش

معزز اراکین اسمبلی!

ہر چند اختصار کو مدنظر رکھنے کے باوجود مرزائیت کے بارے میں ہماری گزارشات کچھ طویل ہوگئیں۔لیکن امت اسلامیہ پر مرزائیت کی ستم رانیوں کی داستان اس قدر طویل ہے کہ دوسو صفحات سیاہ کرنے کے باوجود ہمیں بار بار یہ احساس ہوتا ہے کہ اس موضوع سے متعلق جتنی اہم باتیں معزز اراکین کے سامنے پیش کرنی ضروری تھیں۔ان کا بہت بڑا حصہ ابھی باقی ہے۔ملت اسلامیہ تقریباً نوے سال سے مرزائیت کے ستم سہہ رہی ہے۔اس مذہب کی طرف سے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی جو طویل مہم جاری ہے اس کی ایک معمولی سی جھلک پچھلے صفحات میں آپ کے سامنے آچکی ہے۔اسلام کے بنیادی عقائد کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔قرآنی آیات کے ساتھ کھلم کھلا مذاق کیا گیا ہے۔احادیث نبویؐ کو کھلونا بنایا گیا ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہؓ کے مقدس گروہ اہل بیت عظامؓ اور اسلام کی جلیل القدر شخصیتوں پر علانیہ کیچڑ اچھالا گیا ہے۔ اسلامی شعائر کی برملا توہین کی گئی ہے۔انتہاء یہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی جیسے کردار کو اس رحمتہ للعالمین ﷺ کے ''پہلو بہ پہلو'' کھڑا کرنے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس ﷺ کے مقام عظمت ورفعت کے آگے فرشتوں کا سر نیاز بھی خم ہے۔جس ﷺ کے نام نامی سے انسانیت کا بھرم قائم ہے اور جس ﷺ کے دامن رحمت کی فیاضیوں کے آگے مشرق ومغرب کی حدود بے معنی ہیں۔

مرزائیت اسی رحمتہ للعالمین (ﷺ) کے شیدائیوں کے خلاف نوے سال سے سازشوں میں مصروف ہے۔اس نے ہمیشہ اسلام کا روپ دھار کر امت مسلمہ کی پشت میں خنجر بھونکنے اور دشمنان اسلام کے عزائم کو اندرونی اڈے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔اس نے عالم اسلام کے مختلف حصوں میں فرزندان توحید کے قتل عام اور مسلم خواتین کی بے حرمتی پر گھی کے چراغ [2097]جلائے ہیں اور اس نے اپنے آپ کو امت مسلمہ کا ایک حصہ ظاہر کر کے اسلام دشمنوں کی وہ خدمات انجام دی ہیں جو اس کے کھلم کھلا دشمن انجام نہیں دے سکتے تھے۔

ملت مسلمہ نوے سال سے مرزائیت کے یہ مظالم جھیل رہی ہے۔انہی مظالم کی بناء پر تمام مسلمانوں اور مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے اپنے زمانے کی انگریز حکومت سے یہ

مطالبہ کیا تھا کہ مرزائی مذہب کے متبعین کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں مسلمانوں کے جسد ملی سے علیحدہ کر دیا جائے۔ لیکن وہ ایک ایسی حکومت کے دور میں پیدا ہوئے تھے جس نے مرزائیت کا پودا خود کاشت کیا تھا اور جس نے ہمیشہ اپنے مفادات کی خاطر مرزائیت کی پیٹھ تھپکنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ لہٰذا پوری ملت اسلامیہ اور خاص طور سے علامہ اقبال کی درد میں ڈوبی ہوئی فریادیں ہمیشہ حکومت کے ایوانوں سے ٹکرا کر رہ گئیں۔ مسلمان بے دست و پا تھے۔ اس لئے وہ مرزائیت کے مظالم سہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکے۔ آج اسی مصور پاکستان کے خوابوں کی تعبیر پاکستان کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہاں ہم کسی بیرونی حکومت کے ماتحت نہیں تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ ستائیس سال گزرنے کے بعد بھی ہم ملت اسلامیہ کی اس ناگزیر ضرورت اس کے دیرینہ مطالبے اور حق وانصاف کے اس تقاضے کو پورا نہیں کر سکے اور اس عرصہ میں مرزائیت کے ہاتھوں سینکڑوں مزید زخم کھا چکے ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی! اب ایک طویل انتظار کے بعد یہ اہم مسئلہ آپ حضرات کے سپرد ہوا ہے اور صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ پورے عالم اسلام کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ پوری مسلم دنیا آپ کی طرف دیکھ رہی ہے اور ان خلد آشیاں مسلمانوں کی روحیں آپ کے فیصلے کی منتظر ہیں۔ جنہوں نے غلامی کی تاریک رات میں مرزائیت کے بچھائے ہوئے کانٹوں پر جان دے دی تھی۔ جو حق وانصاف کے لئے پکارتے رہے۔ مگر ان کی شنوائی نہ ہو سکی اور جو ستائیس سال سے اس مسلم ریاست کی طرف دیکھ رہے ہیں جو آزادی کے خوابوں کی تعبیر ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے اور جو دوسو سالہ غلامی کے بعد مسلمانوں کی پناہ گاہ کے طور پر حاصل کی گئی ہے۔

[2098] معزز اراکین! مسلمان کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اس مرزائی ملت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جس نے اسلام سے کھلم کھلا خود علیحدگی اختیار کی ہے جس نے اسلام کے مسلمہ عقائد کو جھٹلایا ہے۔ جس نے ستر کروڑ مسلمانوں کو برملا کافر کہا ہے اور جس نے خود عملاً اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے کاٹ لیا ہے۔ ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں سے الگ ہیں۔ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ کے رشتے دونوں طرف سے ناجائز سمجھے جاتے ہیں اور عدالتیں ایسے رشتوں کو غیر قانونی قرار دے چکی ہیں۔ مسلمان مرزائیوں کے اور مرزائی مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت جائز نہیں سمجھتے اور ان کے آپس میں ہم مذہبوں کے سے تمام رشتے کٹ چکے ہیں۔ لہٰذا اسمبلی کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت

قرار دینے کا اقدام کوئی اچنبھا یا مصنوعی اقدام نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت کا سرکاری سطح پر اعتراف ہوگا جو پہلے ہی عالم اسلام میں اپنے آپ کو منوا چکی ہے۔ پچھلے صفحات میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز کوئی ایسی تجویز نہیں ہے جو کسی شخصی عداوت یا سیاسی لڑائی نے وقتی طور پر کھڑی کر دی ہو۔ بلکہ یہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات کا، خاتم الانبیاء ﷺ کے سینکڑوں ارشادات کا، امت کے تمام صحابہؓ و تابعین اور فقہاء و محدثینؒ کا، تاریخ اسلام کی تمام عدالتوں اور حکومتوں کا، مذاہب عالم کی پوری تاریخ کا، دنیا کے موجود ستر کروڑ مسلمانوں کا، پاکستان کے ابتدائی مصوروں کا، خود مرزائی پیشواؤں کے اقراری بیانات کا اور ان کے نوے سالہ طرز عمل کا فیصلہ ہے اور اس کا انکار عین دوپہر کے وقت سورج کے وجود کا انکار ہے۔

چونکہ مرزائی جماعتیں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف کارروائیوں میں مصروف رہتی ہیں۔ اس لئے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان اس وقت منافرت و عداوت کی ایسی فضا قائم ہے جو دوسرے اہل مذاہب کے ساتھ نہیں ہے۔ اس صورتحال کا اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے کہ مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ اس کے [2099] بعد دوسری اقلیتوں کی طرح مرزائیوں کے جان و مال کی حفاظت بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی۔ مسلمانوں نے اپنے ملک کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ہمیشہ انتہائی فیاضی اور رواداری کا سلوک کیا ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ملک میں ان کی جان و مال کا تحفظ زیادہ ہوگا اور منافرت کی وہ آگ جو وقفے وقفے سے بھڑک اٹھتی ہے ملک کی سالمیت کے لئے کبھی خطرہ نہیں بن سکے گی۔ لہٰذا ہم آپ سے اللہ کے نام پر، شافع محشر ﷺ کی ناموس کے نام پر، قرآن وسنت اور امت اسلامیہ کے اجماع کے نام پر، حق وانصاف اور دیانت وصداقت کے نام پر دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کے نام پر، یہ اپیل کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے اس مطالبے کو پورا کرنے میں کسی قسم کے دباؤ سے متاثر نہ ہوں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر کریں۔ جن کی شفاعت میدان حشر میں ہمارا آخری سہارا ہے۔ اگر ہم نے اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا تو ملت اسلامیہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اقتدار واختیار ڈھل جاتا ہے۔ لیکن غلط فیصلوں کا داغ موت کے بعد تک نہیں ہٹتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح فیصلہ کی توفیق دے۔ (محرکین قرارداد)

2100ضمیمہ نمبر:۱

فیصلہ

مقدمۂ بہاول پور

......محفل ارشادیہ سیالکوٹ......

[2101]انتساب!

میں اس اشاعت کو حضرت امام ربانی، قیوم دورانی، قطب زمانی، مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی الفاروقی قدس سرہ السبحانی کے نام نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور خداوند رب العزت کی بارگاہ اقدس میں نہایت عجز وانکسار کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ وہ مالک حقیقی اپنے حبیب کے صدقے اور حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کے فیض کی برکت سے جو کہ بزرگوارم حضرت حافظ سید ارشاد حسین سرہندیؒ کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے۔ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم جیسے نااہل حضرت مجددؒ کی اس سنت کو زندہ کر سکیں۔ جس کے لئے آپ اس دنیا میں تشریف لائے اور کفر والحاد، شرک وبدعت جیسی باطل قوتوں سے ٹکرا کر انہیں ریزہ ریزہ کر کے حق وصداقت کی روشنی سے دنیا کے کونے کونے کو منور کر دیا۔ خاکپائے سگان مجدد الف ثانی

سید اختر حسین سرہندی

[2102]''ہندوستان کی سرزمین پر بے شمار مذاہب بستے ہیں۔ اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت زیادہ گہرا ہے۔ کیونکہ ان مذاہب کی بناء کچھ حد تک مذہبی ہے اور ایک حد تک نسلی، اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے اور اپنی بنیاد محض مذہبی تخیل پر رکھتا ہے اور چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے۔ اس لئے وہ سراپا روحانیت ہے اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔ اسی لئے مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔'' (حرف اقبال ص۱۲۱،۱۲۲)

[2103]علماء اور اکابرین ملت کی طرف سے اس فیصلے کا خیر مقدم

[2104]''چودھویں صدی کے آغاز میں جب مرزائے قادیان نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مشرق اور مغرب کے علماء نے اس کے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا۔ اس سلسلہ میں تیس پینتیس سال قبل یہ مسئلہ بہاول پور کی عدالت میں پیش ہوا جس پر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری سابق صدر المدرس دارالعلوم دیوبند اور دیگر اکابر علماء ہند نے اس سلسلہ میں اپنے بیانات عدالت میں

پیش کر کے جس میں مرزائے قادیان کے وجوہ کفر کو بیان کیا جن کا حاصل یہ تھا کہ مرزائے قادیان اگر بالفرض والتقدیر نبوت کا دعویٰ نہ بھی کرتا تب بھی قطعاً وہ دائرہ اسلام سے خارج تھا۔

فاضل محترم جسٹس محمد اکبر صاحب (بہاول پور) نور اللہ مرقدہ نے نہایت عاقلانہ، عادلانہ اور دانشمندانہ فیصلہ صادر فرمایا کہ مدعی نبوت اور اس کے پیروکار قطعاً دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ مسلمانوں میں شرعی طور پر کوئی ازدواجی تعلق قائم نہیں کر سکتے۔ بحمدہ تعالیٰ فاضل جج کا یہ فیصلہ قانون شریعت کے بھی مطابق تھا اور قانون حکومت کے بھی مطابق تھا جو شرعی اور قانونی حیثیت سے اس درجہ مستحکم اور مضبوط تھا کہ آئندہ کسی کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس محکم فیصلہ پر کوئی نقد اور تبصرہ کر سکے یا کسی بالائی عدالت میں اس کی اپیل کر سکے۔ اس لئے کہ وہ فیصلہ اس درجہ محکم اور قول فیصل اور اٹل تھا کہ اس میں انگلی رکھنے کی گنجائش نہ تھی۔'' محمد ادریس کاندھلوی!

[2105]''مجھے یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ جناب محمد اکبر خاں صاحب بی۔اے، ایل۔ایل۔بی ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کا مشہور ومعروف فیصلہ جس میں قادیانیوں کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیا گیا تھا۔ دوبارہ اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔

یہ ایک واشگاف حقیقت ہے جس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص سیدنا محمد ﷺ کے بعد منصب نبوت پر فائز ہونے کا مدعی ہو اور جو اس دعوے کو تسلیم کرے وہ دونوں بلاشک وشبہ ادّعائے اسلام کے باوجود کافر ومرتد ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلے کے دینی وعلمی پہلوؤں کو برابر واضح کیا جاتا رہے۔ عدالت بہاول پور کا یہ فیصلہ اس لحاظ سے بڑی اہمیت وافادیت کا حامل ہے۔ یہ ارتداد زوج کی بناء پر فسخ نکاح کے ایک استغاثے کا تصفیہ تھا جو تقریباً تین سال زیر سماعت رہا۔ اس میں مسلمانوں اور قادیانیوں کی جانب سے اپنے اپنے مؤقف کو پورے دلائل وشواہد کے ساتھ پیش کیا گیا۔ ان کے مشاہیر علماء وفضلاء بطور گواہ پیش ہوئے اور فاضل جج نے پوری تحقیق وتدقیق کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ قادیانی اپنے عقائد واعمال کی بناء پر مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔ یہ قیمتی دستاویز طبع ہونے کے بعد ایک عرصہ دراز سے نایاب تھی۔ میری دعا ہے کہ یہ سعی مسلمان اور قادیانی سب کے لئے باعث رشد وہدایت ثابت ہو۔ آمین!'' ابوالاعلیٰ مودودی

۵۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ

[2106]''اس فیصلہ نے مسلمانوں کو قادیانیت کے عزائم وعقائد سے نہ صرف آگاہ کیا ہے بلکہ مرزائیت اپنے حقیقی خط وخال سمیت آشکار ہوئی ہے۔ یہ فیصلہ برعظیم کے مسلمانوں کی ذہنی

سرگذشت میں ہمیشہ یادگار رہے گا اور جب کبھی پاکستان کے قوانین کی شکل اسلامی ہوگی۔ اس فیصلہ کا بہت زیادہ احترام کیا جائے گا۔ بلکہ یہ فیصلہ مشعل راہ ہوگا۔ ملت اسلامیہ جسٹس محمد اکبر خان مرحوم (بہاول پور) کے اس فیصلہ کی شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت کریں اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔"
آغا شورش کاشمیری

"یہ معرکہ آراء فیصلہ محمد اکبر خاں کا تحریر کردہ ہے۔ اس فیصلہ میں جج صاحب مرحوم نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ مرزائیت کے خارج از اسلام ہونے کے دلائل درج کئے ہیں اور مرزائی لٹریچر سے ان کے کفر وارتداد کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ مرزائیت کے موضوع پر لکھی گئی کئی ایک کتب پر بھاری ہے۔"
احسان الٰہی ظہیر

[2107] "تکمیل دین اور ختم نبوت مترادف حقائق ہیں اور اسلام کی ابدیت اور تکمیل کا مدار انہی دواصولوں پر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اسلام کے اس بنیادی مسئلہ کے تحفظ کے لئے مختلف ذرائع سے حسب مقدور خدمات انجام دیں۔ اس سلسلہ میں جناب محمد اکبر صاحبؒ ڈسٹرکٹ جج بہاول پور کا تاریخی فیصلہ اپنی نوعیت کا منفرد اقدام ہے مرحوم ومغفور اپنی جرأت ایمانی سے اپنی نجات کا سامان کر گئے اور تاابد امت مسلمہ کے لئے ایسی شمع فروزاں چھوڑ گئے جو انشاءاللہ العزیز رہتی دنیا تک حق وصداقت کی روشنی پھیلاتی رہے گی۔ ضرورت ہے کہ اس تاریخی فیصلہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔"
سید فیض الحسن

"ختم نبوت کا مسئلہ ضروریات دین سے ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے مسئلہ کو لوگوں نے اخلاقی مسئلہ قرار دے کر اس میں بحث وتمحیص شروع کر دی۔ جس سے گمراہی کا دروازہ کھل گیا اور فتنہ ارتداد زور پکڑ گیا۔ اس ماحول میں اہل علم کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں۔ لیکن محترم جج اکبر صاحبؒ کا کارنامہ اس سلسلہ میں بے حد قابل ستائش ہے اور اسلامی تاریخ میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔"
سید احمد سعید کاظمی

[2108] "فیصلہ مقدمہ بہاول پور مسلمانوں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی تصور ہے اور بے شک جو حضور سرور عالم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ملت اسلامیہ کو اس فتنہ عظیمہ سے بچانا اسلام کی عظیم خدمت ہے۔"
سید محمود احمد رضوی!

"فیصلہ مقدمہ بہاول پور عہد صادق کا اہم ترین واقعہ ہے۔ اس مقدمہ کی پیروی سید انور شاہ صاحبؒ، حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ جیسے نامور علماء

نے کی۔ ان کی فقید المثال توجہ اور تاریخ ساز کوششوں نے قادیانیت کے سومنات کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ یہ فیصلہ جسٹس محمد اکبر کے مثالی انہاک غیر معمولی استعداد اور قابل تحسین استقامت کا نتیجہ ہے۔ اس فیصلہ سے قادیانیت کی گمراہ کن حیثیت ہمیشہ کے لئے آشکار ہوگئی ہے۔

بریگیڈیئر نذیر علی شاہ

[2109]"الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ...... جج محمد اکبر نوراللہ مرقدہ کی عدالت میں فسخ نکاح کا مقدمہ دائر ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ قادیانی کا نکاح مسلمان عورت سے بوجہ ارتداد قادیانیوں کے واجب الفسخ ہے یا نہیں۔ اس ضمن میں قادیانیوں کے مرتد ہونے کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ فریقین کے ماہرین مذہب جمع ہوئے۔ مفصل دلائل نقلیہ وعقلیہ قلمبند ہونے کے بعد قادیانیوں کے ارتداد کا حکم جناب جج صاحب موصوف نے صادر فرمایا اور فسخ کا فیصلہ دیا۔ اس فیصلہ کا کچھ تعلق انکار ختم نبوت سے تھا۔ جس پر قرآن پاک کی متعدد آیات اور بیشمار احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے اس قدر دلائل موجود ہیں کہ توحید باری تعالیٰ کے علاوہ کسی مسئلے پر اس قدر دلائل نہیں۔ اسلام میں سینکڑوں گمراہ اسلامی فرقے پیدا ہوئے۔ لیکن مسئلہ ختم نبوت پر سب کا اتفاق رہا اور اس لئے دشمنان اسلام، اسلام کی اس بنیادی عمارت میں شگاف ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام کے وقت سے لے کر اب تک جو ۱۳۹۳ھ ربیع الاوّل اور ۱۹۷۳ء اپریل ہے۔ پوری امت مسلمہ تقریباً چودہ سو سال سے اس عقیدہ پر متفق اور قائم ہے جس کی وجہ سے اسلام کے اصلی عقائد زندہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا عہدہ دیا جانا بند ہے اور مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ چاہے وہ اسلام کا دعویٰ بھی کریں جیسے صرف دعویٰ سے کوئی شخص کمشنر، ڈپٹی کمشنر، تحصیلدار، تھانیدار حتیٰ کہ سرکاری چپڑاسی اگر ان عہدوں کا دعویٰ کرے اور حکومت کی لسٹ میں نام نہ ہو اور حکومت ان دعویٰ داروں کو جھوٹا قرار دیتی ہو (تو جعلی مدعیان منصب دنیوی کا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا) تو پھر اسلام کے [2110]دعویٰ سے ایک آدمی بغیر حقیقت اسلام کے محقق ہونے کے کیسے مسلم ہوسکتا ہے۔ جب کہ حقیقت اسلام کا بنیادی عقیدہ اس میں موجود نہ ہو اور ظاہری اسلام کی کچھ نشانیاں بھی اس میں موجود ہوں۔ جیسے گھوڑے کی تصویر یا فوٹو ﷺ حقیقی گھوڑا نہیں ہوسکتا اور نہ بگھی کھینچ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقی گھوڑے کا کام ہے۔ ملت کے عملی اتحاد کے لئے فکری اتحاد ضروری ہے اور مستحکم فکر کی بنیاد عقیدہ ہے۔ جب یہ بنیاد ہل جائے تو مسلم قوم وملت کی عمارت دھڑام سے گر جائے گی۔ اس لئے وحدت ملت ختم نبوت سے وابستہ ہے۔ اقبال مرحوم نے صحیح فرمایا ہے۔

لا نبی بعدی زاحسان خداست
پردۂ ناموس دین مصطفےٰ است
تا نہ ایں وحدت زدست ما رود
ہستی ما با ابد ہمدم شود

اس سے واضح ہوا کہ استحکام پاکستان کی نظریاتی وحدت اسلام اور ختم نبوت ہے۔ جو ۹۵ کروڑ مسلمانوں کے عقیدہ سے الگ دین قائم کریں جس میں قرآن وحدیث خدا اور رسول کی تکذیب اور توہین ہو وہ اسلامی قلعے میں نقب لگانے والے ہیں اور خارج از اسلام ہیں۔ اس سلسلہ میں مقدمہ بہاولپور تاریخی کارنامہ ہے۔'' شمس الحق افغانی عفی عنہ

[2111]''فیصلہ مقدمہ بہاول پور امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی متفقہ کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا سید انور شاہ صاحبؒ، مولانا غلام محمد صاحبؒ گھوٹوی، مولانا محمد صادق صاحبؒ بہاولپور اور جناب جسٹس محمد اکبر صاحبؒ کی ارواح مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے بلاشبہ اعلیٰ علیین میں مقام علیا سے نوازا ہوگا۔ انہوں نے امت مرحومہ پر جو احسان کیا وہ رہتی دنیا کے مسلمانوں پر یکساں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خاتم الانبیاء کے خصوصی مقام اور عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!'' محمد عبدالقادر آزاد

خطیب بادشاہی مسجد ومفتی پنجاب

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

اگر کوئی مسلمان ہے تو وہ فیصلہ مقدمہ بہاول پور کے متعلق دوسری رائے نہیں رکھ سکتا۔ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیریؒ اور دوسرے بزرگوں اور علماء نے اس مقدمہ کی پیروی کر کے دین اسلام کی ایک گرانقدر خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ محمد احمد عفی عنہ، میر واعظ کشمیر

[2112]''انشاء اللہ جب یہ فیصلہ کتابی صورت میں شائع ہوا تو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں انشراح قلب اور باعث رشد وہدایت ثابت ہوگا۔'' فقیر محبوب الرحمٰن عفی اللہ عنہ

عیدگاہ، راولپنڈی

''تمام علمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ حضور اکرم خاتم النّبیینﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایسا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاک وہند میں مرزاغلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ جماعت ہیں۔ اس کی پوری

روئیداد جسٹس محمد اکبر خاں صاحب سابق ریاست بہاول پور کے مفصل ومدلل فیصلہ میں موجود ہے۔ یہ فیصلہ عوام وخواص مسلمین کے لئے مشعل ہدایت ہے۔‘‘ مفتی محمد حسین نعیمی ناظم دارالعلوم جامع نعیمیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم![2113]

ختم نبوت کے متعلق میرا عقیدہ یہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا دین دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ایک ظاہری یعنی عقلی فکری ونظری پہلو ہے اور دوسرا روحانی یعنی عقلی عالم سے بالاتر۔ میرے خیال میں ظاہری پہلو کی بنیاد ہمارے دین میں روحانی پہلو پر ہے۔ ورنہ کسی نبی یا پیغمبر کی شاید ضرورت نہ ہوتی۔ ظاہری پہلو کی حیثیت اسباب سفر کی سی ہے اور روحانی کی حیثیت ایک منزل کی۔ یعنی اسباب سفر کا تعین منزل یا مقصد کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں عقلی استدلال میں شکوک واوہام کا اثر تو ملتا ہے۔ لیکن دوسرے پہلو میں کوئی ایک بھی استثناء موجود نہیں ہے۔ میں نے اس میں جتنا غور کیا ہے میں بلا استثناء ہمیشہ اسی ایک نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو شخص جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا کا آخری نبی یعنی آپ کے اس ارشاد کو کہ ’’لا نبی بعدی ‘‘ کو دل وجان سے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ عقلی فتویٰ کچھ ہو لیکن حقیقی بات یہی ہے۔

کتاب زیر نظر میں بھی ایک صاحب عقیدہ مسلمان نے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا اور ساتھ ہی عقل وفکر کی رائے کو بھی دریافت کر کے صحیح فیصلہ دیا۔ مرحوم کا یہ فیصلہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عقیدے کی پختگی عطاء فرمائے۔ آمین!‘‘

محمد عبدالقیوم

صدر آزاد کشمیر، ایوان صدر، مظفر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم![2114]

’’الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہ...... آج سے تقریباً ۴۰ سال پہلے مرزاغلام احمد قادیانی کا دجل وفریب انگریز کے منحوس سایہ میں پروان چڑھ رہا تھا۔ فتنہ قادیانیت سے انگریزی پڑھا لکھا طبقہ نہ صرف یہ کہ ناواقف تھا بلکہ مدعی نبوت مرزاغلام احمد قادیانی کی تعریف وتائید کرتا تھا۔ اس کے علاوہ تاج برطانیہ اور وائسرائے ہند کے زیر اثر تمام طاقتوں کی سرپرستی اس فتنہ ارتداد کو حاصل تھی۔ ایسے وقت میں محترم محمد اکبر صاحب مرحوم ومغفور (بہاول پور) نے برصغیر کے چوٹی کے علماء خصوصاً محدث اعظم حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے

دلائل سننے کے بعد جرأت ایمانی اور عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کاذب اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دے کر فیصلہ بہاول پور کے نام سے وہ تاریخی فیصلہ کیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا اور جس کی پیروی کرتے ہوئے انہیں کے ہم نام دوسرے محمد اکبر صاحب اور اب سندھ کے کسی جج نے بھی یہی فیصلے کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرحوم محمد اکبر صاحب بہاول پور والے اس تاریخ کے سنہرے باب کے حروف اوّل اور آخر سمجھے جائیں گے۔ اس فیصلے کی دوبارہ اشاعت نہایت مستحسن اقدام ہے۔ قانون دان اور نئی نسل اس سے روشنی حاصل کریں گے۔ خدا مرحوم کو تاجدار مدینہ کے قدموں میں مجھ سمیت جگہ نصیب فرمائے۔ آمین!''

خادم عبدالحکیم عفی اللہ عنہ، (ممبر قومی اسمبلی پاکستان)
مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم! [2115]

حضور سرکار دوعالم ﷺ بلاشک وشبہ خاتم النّبیین ہیں اور تمام امت کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ظلی، بروزی اور کسی بھی قسم کا نبی نہیں آسکتا اور تاقیامت دروازۂ نبوت آپ ﷺ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس نازک دور میں جب طرح طرح کے فتنے اسلام کے خلاف سر اٹھا رہے ہیں، فتنہ مرزائیت کے لئے اور اس کے سد باب کے لئے اپنا وقت پیسہ اور ہمت کا صرف کرنا باعث اجر ہے۔ حقیر مفتی محمد مختار احمد خطیب سیالکوٹ

باسمہ تعالیٰ! [2116]

الحمد للّٰہ وحدہ لا شریك له والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد خاتم النّبیین الذی لا نبی بعدہ وعلیٰ اصحابه وازواجه وذریته الذین نشروا هداہ واتبعوا هدیه ۰ اما بعد!

ختم نبوت کا عقیدہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے۔ جس سے انکار کی جرأت فرق باطلہ کو بھی نہ ہوسکی اور چودہ سو برس سے اب تک جتنے اسلامی فرقے وجود میں آئے سب نے اس عقیدہ کا اقرار کیا ہے اور تسلیم کیا ہے۔ اس کا شمار ضروریات دین میں ہے۔ یعنی اس کا اسلامی عقیدہ ہونا اس قدر روشن ہے کہ کسی مسلمان کو اس میں شک وشبہ نہیں ہوسکتا اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار یا اس میں شک اسلام سے بغاوت اور کفر خالص ہے۔ نیز یہ کہ اس میں تاویل بھی قائل کو کفر سے نہیں بچاسکتی۔ جس طرح اس کا منکر کافر ہے۔ اسی طرح اس کا مؤول

بھی کافر ہے۔ سچ یہ ہے کہ ختم نبوت کا مفہوم سمجھ لینے کے بعد کوئی شخص بھی جو مسلمان ہونے کا مدعی ہے اس کے انکار یا اس کی تاویل کی جرأت نہیں کر سکتا۔ بہت سیدھی سادی بات ہے کہ نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہوئی اور اب اس دور میں اس فتنے کا سد باب بھی مسلمانوں کے فرائض میں ایک اہم فریضہ بلکہ راہ نجات یہی ہے اور یہ کتاب جو مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ایک [2117] صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اس فتنہ کو روکنے کے لئے ہمت دے۔ آمین ثم آمین!'' سید محمد شمس الدین

(ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان)

(فیصلہ مقدمہ بہاول پور)

[2118] مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش ذات ملانہ عمر ۱۸، ۱۹ سال

سکنہ احمد پور شرقیہ بمختاری الٰہی بخش ولد محمود ذات ملانہ ساکن احمد پور شرقیہ معلم مدرسہ عربیہ

بنام

عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد ذات باجہ عمر ۲۳ سال ساکن موضع مہند

تحصیل احمد پور شرقیہ، حال مقیم میلسی شہر گیج ریڈر سب ڈویژن انہار میلسی، ضلع ملتان

دعویٰ دلا پانے ڈگری استقراریہ مشعر تنسیخ نکاح

فریقین بوجہ ارتداد شوہر مدعا علیہ

(بنائے مقدمہ)

[2119] یہ ایک خاص نوعیت اور اہمیت کا مقدمہ ہے۔ جو سال ۱۹۲۶ء میں دائر ہو کر ایک دفعہ انتہائی مراحل اپیل طے کر چکا ہے اور سال ۱۹۳۲ء سے پھر ایک نئی شان اور نئے اسلوب سے ابتدائی حیثیت میں عدالت ہذا میں زیر سماعت چلا آیا ہے۔ واقعات مختصراً یہ ہیں کہ مولوی الٰہی بخش والد مدعیہ اور مولوی عبدالرزاق مدعا علیہ باہمی رشتہ دار ہیں اور ابتداً یہ دونوں علاقہ ڈیرہ غازیخان میں رہتے تھے۔ عبدالرزاق کی ہمشیرہ مولوی الٰہی بخش سے بیاہی ہوئی تھی اور مولوی الٰہی بخش نے اپنی لڑکی مسماۃ غلام عائشہ مدعیہ کا نکاح اس کے ایام نابالغی میں عبدالرزاق مدعا علیہ سے کر دیا تھا۔

یہ لڑکی اس کی ایک سابقہ بیوی کے بطن سے تھی اور اس کا نکاح وہیں فریقین کے ابتدائی مسکن پر ہوا تھا۔ اس کے بعد مولوی الٰہی بخش وہاں سے ترک سکونت کر کے علاقہ ریاست ہذا میں چلا آیا اور سال ۱۹۱۷ء میں اس نے موضع مہند تحصیل احمد پور شرقیہ میں ایک زمیندار کے ہاں عربی

تعلیم دینے پر ملازمت اختیار کر لی۔ مدعیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایک سال کے بعد مدعا علیہ بھی بمعہ اپنی والدہ اور دو ہمشیرگان کے وہاں سے ترک سکونت کر کے مولوی الٰہی بخش کے پاس موضع مہند میں آ گیا اور اپنے کنبہ کو وہاں چھوڑ کر خود حصول معاش کے لئے مختلف مقامات پر پھرتا رہا۔ دوران قیام موضع مہند میں اس نے اپنے سابقہ اعتقادات سے انحراف کر کے مرزائی مذہب اختیار کر لیا اور وہاں اپنے قادیانی مرزائی ہونے کا اعلان بھی کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے مولوی الٰہی بخش سے مدعیہ کے رخصتانہ کے متعلق استدعا کی تو اس نے یہ جواب دیا کہ جب تک وہ مرزائی مذہب ترک نہ کرے گا مدعیہ کا بازو اس کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ مدعا علیہ کچھ عرصہ مدعیہ کے رخصتانہ کے درپے رہا۔ لیکن اسے یہی جواب دیا جاتا رہا کہ اس کے مرزائی مذہب پر قائم رہنے کی صورت میں مدعیہ اس کے حوالے نہیں کی جا سکتی۔ جب اسے کامیابی کی امید نظر نہ آئی تو وہ پھر ریاست سے ترک سکونت اختیار کر کے علاقہ برٹش انڈیا میں چلا گیا اور حدود ریاست ہذا کے قریب علاقہ تحصیل لودھراں میں سکونت [2120] اختیار کر لی۔

ان سوالات پر کہ مدعا علیہ نے حدود ریاست سے سکونت کب ترک کی اور کہ اس نے مرزائی یا احمدی مذہب کہاں اور کب اختیار کیا؟ آگے بحث کی جائے گی۔ یہاں اب صرف یہ درج کیا جاتا ہے کہ مدعیہ کے اس رختصانہ کے سوال پر والد مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی اور والد مدعیہ نے مدعیہ کی طرف سے بحیثیت اس کے مختار کے ۲۴؍ جولائی ۱۹۲۶ء کو مدعا علیہ کے خلاف یہ دعویٰ بدیں بیان دائر کیا کہ مدعیہ اب تک نابالغ رہی ہے۔ اب عرصہ دو سال سے بالغ ہوئی ہے۔

(خاوند قادیانی)

مدعا علیہ ناکح مدعیہ نے مذہب اہل سنت والجماعت ترک کر کے قادیانی، مرزائی مذہب اختیار کر لیا ہے اور اس وجہ سے وہ مرتد ہو گیا ہے۔ اس کے مرتد ہو جانے کے باعث مدعیہ اب اس کی منکوحہ نہیں رہی۔ کیونکہ وہ شرعاً کافر ہو گیا ہے اور بموجب احکام شرع شریف بوجہ ارتداد مدعا علیہ مدعیہ مستحق انفراق زوجیت ہے۔ اس لئے ڈگری تنسیخ نکاح بحق مدعیہ صادر کی جاوے اور یہ قرار دیا جاوے کہ مدعیہ بوجہ مرزائی ہو جانے مدعا علیہ کے اس کی منکوحہ جائز نہیں رہی اور نکاح بوجہ ارتداد مدعا علیہ قائم نہیں رہا۔

مدعا علیہ نے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس نے کوئی مذہب تبدیل نہیں کیا اور نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بلکہ وہ بدستور مسلمان اور احکام شرعی کا پورا پابند ہے۔ احمدی

کوئی علیحدہ مذہب نہیں، نہ وہ مرزائی ہے، نہ قادیانی۔ نکاح ہر صورت میں جائز اور قابل تکمیل ہے۔ عقائد احمدیہ کی وجہ سے جو صلاحیت مذہبی کی طرف رجوع دلاتے ہیں وہ مرتد نہیں ہو جاتا۔ عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاول پور، مدراس اور دیگر ہائی کورٹوں سے یہ امر فیصلہ پاچکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے مسلمان اصلاح یافتہ فرقہ میں سے ہیں، مرتد یا کافر نہیں ہیں۔ دعویٰ ناجائز اور قابل اخراج ہے اور کہ بناء دعویٰ بمقام مہند ریاست بہاول پور قائم نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ نہ فریقین کی وہاں سکونت رہی ہے اور نہ ہی مدعا علیہ نے وہاں سرمیل کی کوئی تحریک کی۔ علاوہ ازیں کسی مقام پر سرمیل کی تحریک کئے جانے سے وہ مقام قانوناً بنائے دعویٰ تصور نہیں کیا جاسکتا۔[2121] دعویٰ وہاں سماعت ہونا چاہئے جہاں مدعا علیہ کی مستقل سکونت ہو یا بناء دعویٰ پیدا ہوئی ہو۔ مقدمہ حال میں مدعا علیہ کی مستقل سکونت چونکہ علاقہ ملتان میں ہے اور نکاح ضلع ڈیرہ غازیخان میں ہوا تھا۔ اس لئے دعویٰ حدود ریاست ہذا میں سماعت نہیں ہوسکتا۔

یہ دعویٰ ابتداً منصفی احمد پور شرقیہ میں دائر ہوا تھا۔ منصف صاحب احمد پور شرقیہ نے فریقین کے مختصر سے بیانات قلمبند کرنے کے بعد ۴؍نومبر ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل امور تنقیح طلب قرار دیئے۔

(تنقیحات مقدمہ)

۱...... کیا مدعا علیہ مذہب قادیانی یا مرزائیت اختیار کر چکا ہے اور اس لئے ارتداد لازم آتا ہے۔

۲...... اگر تنقیح بالا بحق مدعیہ ثابت ہو تو کیا نکاح فیما بین فریقین قابل انفساخ ہے؟

ان تنقیحات کے ثبوت میں مدعیہ نے مدعا علیہ کو عدالت مذکور میں بحیثیت گواہ خود پیش کیا تو مدعا علیہ نے ۵؍دسمبر ۱۹۲۶ء کو یہ بیان کیا کہ یہ درست ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتا ہے اور ساتھ ہی انہیں نبی بھی مانتا ہے۔ اس معنی میں کہ مرزا صاحب نبی کریم ﷺ (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کے تابعدار ہیں اور آپ ﷺ کی شریعت کے پیرو ہیں اور آنحضرت ﷺ کی غلامی کی وجہ سے آپ نبوت کے درجہ پر فائز ہوئے اور اس وقت تک اس کا یہی اعتقاد ہے۔ گویا وہ سلسلہ احمدیت میں منسلک ہو چکا ہے۔ وہ مرزا صاحب کو ان معنوں میں نبی کہتا ہے جن معنوں میں کہ قرآن کریم نبوت کو پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام ہیں کہ ان پر وحی اور الہام وارد ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے وہ یہ بھی مانتا ہے کہ ان پر بمثل دیگر انبیاء علیہم السلام کے نزول ملائکہ و جبرائیل علیہ السلام ہوتا تھا۔

اس بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے منصف صاحب احمد پور شرقیہ نے ۲۰ر جنوری ۱۹۲۷ء کو یہ امر مزید تنقیح طلب قرار دیا کہ کیا اس اعتقاد کی صورت میں جو مدعا علیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ مرزاغلام احمد کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ اس معنی میں کہ بمثل دیگر انبیاء علیہم السلام مرزا صاحب پر وحی اور الہام وارد ہوتے تھے۔ [2122] کوئی شخص مذہب اسلام میں شامل رہ سکتا ہے؟ اور اس کا بار ثبوت مدعا علیہ پر عائد کیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے ۱۹ر فروری ۱۹۲۷ء کو ایک درخواست پیش کی کہ سابقہ تاریخ پر اس نے جو بیان دیا تھا اس میں اس نے اپنے اعتقادات مذہبی کو بخوبی واضح کر دیا تھا۔ لیکن عدالت نے اس سے جو خلاصہ اخذ کیا ہے وہ اس کے اصلی اعتقاد مذہبی کے مغائر ہے۔ چونکہ اعتقاد مذہبی کی غلط تعبیر سے مقدمہ پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اپنے اعتقاد مذہبی کو من مدعا علیہ ذیل میں بیان کرتا ہے تا کہ غلط فہمی نہ رہے۔

میں خداوند تعالیٰ کو واحد لاشریک مانتا ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النّبیین تسلیم کرتا ہوں۔ قرآن کریم کو کامل الہامی کتاب مانتا ہوں۔ کلمہ طیبہ پر میرا ایمان ہے اور حضرت محمد ﷺ کی برکت اور آپ ﷺ کی توسط سے اور آپ ﷺ کی شریعت مقدسہ کی اطاعت سے حضرت مرزا صاحب کو امتی نبی تسلیم کرتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ شریعت محمدی کے تابع اور اشاعت کرنے والے ہیں۔ ان پر وحی اور الہام بابرکت حضرت نبی کریم ﷺ وارد ہوتے تھے۔

اس درخواست میں یہ استدعا کی گئی کہ جو امر تنقیح سابقہ تاریخ پر وضع کیا گیا ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ تنقیح بالفاظ ذیل وضع ہونا چاہئے کہ آیا مدعا علیہ جس کا مذہبی اعتقاد یہ ہو جو کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مرتد ہے، اور مسلمان نہیں ہے؟ اور اس کا ثبوت بذمہ مدعیہ عائد کیا جاوے۔ مگر عدالت نے اس درخواست پر کوئی التفات نہ کی اور اسے شامل مسل کر دیا۔

اس کے بعد بحکم ۷ر مئی ۱۹۲۷ء عدالت عالیہ چیف کورٹ یہ مقدمہ عدالت ہذا میں منتقل ہوا اور عدالت ہذا میں ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو مدعا علیہ نے اپنے عقائد کی پھر ایک فہرست پیش کی۔ جن کا ذکر مناسب جگہ پر کیا جائے گا۔

یہ مقدمہ عدالت ہذا سے بحکم ۲۱ر نومبر ۱۹۲۸ء اس بناء پر خارج کیا گیا کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاول پور سے اس قسم کے ایک مقدمہ بعنوان مسماۃ جندوڈی بنام کریم بخش میں باتباع فیصلہ جات عدالتہائے اعلیٰ مدراس، پٹنہ و پنجاب کے یہ قرار دیا جا چکا ہے کہ احمدی مسلمانوں کا [2123] ایک فرقہ ہیں نہ کہ اسلام سے باہر، اور کوئی مرزائی مذہب اختیار کرنے سے کسی سنی عورت کا نکاح

اس شخص کے ساتھ جو اس مذہب کو قبول کر لے۔ فسخ نہیں ہو جاتا اور کہ مدعیہ کی طرف سے ان فیصلہ جات کے خلاف کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔

عدالت ہذا کا یہ حکم بر طبق اپیل عدالت عالیہ چیف کورٹ سے بحال رہا۔ لیکن اپیل ثانی پر عدالت معلیٰ اجلاس خاص سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت ہذا سے فریقین کے پیش کردہ اسناد پر بحث کئے بغیر دعویٰ مدعیہ خارج کر دیا گیا ہے اور فاضل ججان چیف کورٹ نے اپنے فیصلہ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ پٹنہ و پنجاب ہائیکورٹوں کے فیصلہ جات مقدمہ ہذا میں حاوی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان میں غیر متعلق سوال زیر بحث رہے ہیں۔ البتہ مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ مندرجہ اے...... انڈین کیسز ۶۶ میں سوال زیر بحث بجنسہ یہی تھا کہ آیا احمدی ہو جانے سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہ۔ لیکن ہم نے اس فیصلہ کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ ہم فاضل ججان چیف کورٹ کی رائے سے اختلاف کرتے ہیں کہ فیصلہ مذکورہ بالا مکمل چھان بین سے طے پایا تھا۔ کیونکہ فاضل ججان مدراس ہائیکورٹ خود فیصلہ میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی خاص سند اس بات کی پیش نہیں کی گئی کہ فلاں فلاں اسلام کے بنیادی اصول ہیں اور ان سے اس حد یا اس درجہ تک اختلاف کرنے سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا کن اسلامی عقائد کی پیروی یا کن عقائد کے نہ ماننے سے ارتداد واقع ہوتا ہے۔ اس فیصلہ میں پھر فاضل ججان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس سوال کو کہ آیا عقائد قادیانی سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہ۔ علماء اسلام بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے میں فاضل ججان ہائیکورٹ کا فیصلہ سوال زیر بحث پر قطعی نہیں ہے اور ہمیں مقدمہ ہذا میں اس کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس قرارداد کے ساتھ یہ مقدمہ اس ہدایت کے ساتھ واپس ہوا کہ گو مولوی غلام محمد صاحبؒ شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاول پور کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا قادیانی عقائد کے مطابق یہ ایمان ہو کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی اور نبی آیا ہے اور اس [2124] پر وحی نازل ہوئی ہے تو ایسا شخص چونکہ ختم نبوت حضرت رسول کریم ﷺ کا منکر ہے اور ختم نبوت اسلام کے ضروریات میں سے ہے۔ لہٰذا وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن ہم اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے شیخ الجامعہ صاحب کی رائے کو کافی نہیں سمجھتے۔ جب تک کہ دیگر ہندوستان کے بڑے بڑے علماء دین بھی اس رائے سے اتفاق نہ رکھتے ہوں اس لئے مقدمہ مزید تحقیقات کا محتاج ہے اور مدعا علیہ کو بھی موقعہ دینا چاہئے کہ شیخ الجامعہ صاحب کے بالمقابل اپنے دلائل پیش کرے۔

واپسی پر اس مقدمہ میں فریقین کے ہم مذہب اور ہم خیال اشخاص کی فرقہ بندی شروع

ہو گئی اور تقریباً تمام ہندوستان میں اس کے متعلق ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور طرفین سے ان کی جماعت کے بڑے بڑے علماء بطور مختاران فریقین وبطور گواہان پیش ہونے لگے۔ ان کے اس طرح میدان میں آنے سے قدرتاً یہ سوال عوام کے لئے جاذب توجہ بن گیا اور پبلک کو اس میں ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی اور ہر تاریخ سماعت پر لوگ جوق در جوق کمرۂ عدالت میں آنے لگے۔ چنانچہ عوام کی اس دلچسپی اور مذہبی جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے حفظ امن قائم رکھنے کی خاطر پولیس کی امداد کی ضرورت محسوس کی گئی اور عدالت ہذا کی تحریک پر صاحب بہادر کمشنر پولیس کی طرف سے ہر تاریخ پیشی پر پولیس کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا رہا۔ امر مابہ النزاع حل وحرمت سے تعلق رکھنے کے علاوہ ضمناً چونکہ مدعا علیہ کے ہم خیال جماعت کی تکفیر پر بھی مشتمل ہے۔ اس لئے طرفین کو اس مقدمہ میں کھلے دل سے اپنے دلائل سندات اور بحث ہائے تحریری وتقریری پیش کرنے کا کافی درکافی موقعہ دیا گیا۔ حتیٰ کہ مدعا علیہ کی طرف سے ایک ایک گواہ کے بیان اور جرح پر بعض دفعہ مسلسل ایک ایک مہینہ بھی صرف ہوا ہے اور اس کی طرف سے جو بحث تحریری پیش ہوئی ہے۔ وہ کئی سو ورق پر مشتمل ہے اور فیصلہ میں تعویق زیادہ تر مسل کے اس قدر ضخیم بن جانے کی وجہ سے بھی ہوئی ہے۔ دوران سماعت مقدمہ ہذا میں مدعا علیہ نے مدعیہ اور اس کے والد مولوی الٰہی بخش کے خلاف ۲۳؍اگست ۱۹۳۲ء کو عدالت سب جج صاحب درجہ دوم ملتان میں دعویٰ اعادہ [2125] حقوق زن وشوئی دائر کر کے عدالت موصوف سے ان ہر دو کے خلاف ۱۷؍جون ۱۹۳۳ء کو ڈگری یک طرفہ حاصل کر لی اور اس مقدمہ میں جب کہ شہادت فریقین ختم ہو کر مدعیہ کی طرف سے بحث بھی سماعت ہو چکی تھی۔ مدعا علیہ کی طرف سے یہ عذر برپا کیا گیا کہ عدالت ہذا کو اختیار سماعت مقدمہ ہذا حاصل نہیں۔ کیونکہ بناء دعویٰ حدود ریاست ہذا میں پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی مدعا علیہ کی رہائش عارضی یا مستقل ریاست ہذا کے اندر ہوئی ہے۔

دوسرا عدالت سرکار برطانیہ سے مدعا علیہ کے حق میں ڈگری استقرار حق زوجیت برخلاف مدعیہ والٰہی بخش والدش کے صادر ہو چکی ہے۔ اس لئے بروئے دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی عدالت ہذا کو اس کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے اور کہ بموجب دفعات ۱۳،۱۴، ضابطہ دیوانی ڈگری مذکور قطعی ہو چکی ہے اور اس کے صادر ہونے کے بعد مقدمہ زیر سماعت عدالت ہذا نہیں چل سکتا۔

مدعا علیہ کے ان عذرات کو بوجہ اس کے کہ وہ عدالت ہذا کے اختیار سماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اہم سمجھا جا کر اس مقدمہ میں ۸؍نومبر ۱۹۳۳ء کو حسب ذیل مزید تنقیحات ایزاد کی گئیں۔

(مزید تنقیحات مقدمہ)

۱...... کیا مدعا علیہ کی سکونت بوقت دائری دعویٰ ہذا حدود ضلع ہذا میں تھی۔ یا یہ کہ بناء دعویٰ حدود ضلع ہذا میں پیدا ہوئی۔ اس لئے دعویٰ قابل سماعت عدالت ہذا ہے۔

۲...... اگر تنقیح بالا بخلاف مدعیہ طے ہو تو کیا عدالت ہذا کے اختیار سماعت کا سوال اس مرحلہ پر جب کہ مقدمہ پہلے عدالت ہائے اعلیٰ تک پہنچ چکا ہے اور مدعا علیہ برابر پیروی کرتا رہا ہے۔ نہیں اٹھایا جاسکتا۔

۳...... کیا ڈگری ملک غیر کی بناء پر جو بحق مدعا علیہ برخلاف مدعیہ صادر ہوئی ہے۔ سماعت مقدمہ ہذا میں دفعات ۱۳،۱۴ ضابطہ دیوانی عارض نہیں ہیں۔ ان تنقیحات کے وضع کرنے سے قبل مدعا علیہ کی طرف سے محکمہ معلیٰ وزارت عدلیہ میں پیش گاہ حضور سرکار عالی دام اقبالہ وملکہ میں پیش کئے جانے کے لئے ایک درخواست مشتمل برعذرات مذکورہ بالا موصول ہوئی جو بمراد غور عدالت ہذا میں بھجوادی گئی۔[2126] اس درخواست کے مطالعہ سے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے بحث پیش ہونے سے قبل ان قانونی عذرات مذکورہ بالا کو طے کرلیا جاوے۔ اس لئے ۳؍نومبر ۱۹۳۳ء کو فریقین کے نام نوٹس بایں اطلاع جاری کئے جانے کا حکم دیا گیا کہ وہ تاریخ مقررہ پر اپنے علماء کو ہمراہ نہ لاویں۔ بلکہ خود حاضر ہوں تا کہ ان قانونی سوالات پر غور کیا جا کر انہیں طے کرلیا جاوے۔ مدعیہ کی طرف سے عدالت ہذا کے اس حکم کی ناراضی سے محکمہ معلیٰ اجلاس خاص میں درخواست نگرانی پیش کی گئی ہے اور محکمہ معلیٰ نے بحکم ۷؍نومبر ۱۹۳۳ء یہ قرار دیا کہ فریق مدعیہ پر تعمیل نوٹس درست نہیں ہوئی۔ لہٰذا یہ ہدایت کی گئی کہ سلسلہ بحث اور جدید امور کی دریافت کو ساتھ ساتھ جاری رکھا جاوے اور اگر کسی فریق کے حق میں التواء مقدمہ ضروری خیال کیا جاوے تو دوسرے فریق کو اس فریق سے مناسب ہرجانہ دلایا جاوے۔ باتباع اس حکم کے فریقین کو جدید تنقیحات کے متعلق اپنا اپنا ثبوت پیش کرنے کی ہدایت کی گئی اور مختاران مدعا علیہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی طرف سے سلسلہ بحث کو بھی جاری رکھیں۔ اس کے بعد جب جدید تنقیحات مذکورہ بالا کے متعلق طرفین کی شہادت ختم ہوچکی تو مدعا علیہ نے پھر ۲؍جنوری ۱۹۳۴ء کو ایک درخواست کے ذریعہ یہ عذر برپا کیا کہ امور ذیل کو بھی زیر تنقیح لایا جاوے۔

کہ کیا مدعا علیہ کی وطنیت ریاست بہاول پور میں واقع ہے؟

اگر تنقیح بالا مدعیہ کے خلاف ثابت ہو تو پھر بھی عدالت ہذا کو اختیار سماعت حاصل

ہے۔اس درخواست کو اس بناء پر مسترد کیا گیا کہ مدعاعلیہ کی طرف سے اس قسم کا پہلے کوئی عذر نہیں اٹھایا گیا۔ حالانکہ وہ پہلے قانونی مشورہ حاصل کر کے پیروی کرتا رہا ہے۔ علاوہ ازیں جہاں تک اس کے اس جدید عذر کا قانونی پہلو ہے۔اس کے متعلق وہ اپنی بحث کے وقت قانون پیش کر سکتا ہے۔ واقعات کے لحاظ سے فریقین کی طرف سے مسل پر جو مواد لایا جاچکا ہے وہ اس سوال پر بھی بحث کرنے کے لئے کافی ہے۔لہٰذا کسی مزید تنقیح کے وضع کرنے کی ضرورت خیال نہیں کی جاتی۔

اس سے قبل دوران شہادت میں مدعاعلیہ کی طرف سے ایک حجت یہ بھی پیدا کی گئی تھی کہ [2127] مدعیہ بوقت ارجاع نالش نابالغ تھی۔اس لئے اب اس سے خود دریافت ہونا چاہئے کہ وہ مقدمہ چلانا چاہتی ہے یا نہ۔لہٰذا اس سوال کے متعلق بھی یکم/مارچ ۱۹۳۳ء کو ایک تنقیح بایں الفاظ وضع کیا گیا تھا کہ کیا مدعیہ بوقت ارجاع نالش نابالغ تھی اور اس کا بار ثبوت مدعاعلیہ پر عائد کیا گیا۔ کیونکہ مدعیہ کی طرف سے اسے نابالغ ظاہر کیا جا کر بمختاری والدش دعویٰ دائر کیا گیا تھا۔لیکن بعد میں اس تنقیح کو بحکم ۲۹/مارچ ۱۹۳۳ء خارج کیا گیا۔کیونکہ قانوناً مدعاعلیہ کا یہ عذر نا قابل پذیرائی تھا۔ملاحظہ ہو ۴۷/انڈین کیسز ص ۳۰۹،اب ذیل میں دیگر قانونی سوالات پر بحث کی جاتی ہے۔

مدعاعلیہ کا اہم عذر یہ ہے کہ اس نے کبھی حدود ریاست ہذا میں سکونت اختیار نہیں کی اور نہ ہی اس نے یہاں احمدی مذہب قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ ۵،۶ سال تک شیخوپورہ میں رہا ہے۔ وہاں سے اس نے سال ۱۹۲۲ء میں ایک خط کے ذریعہ مرزا صاحب کے خلیفہ ثانی کے ساتھ بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کے ۵،۶ ماہ بعد اس نے اپنے موجودہ مسکن واقعہ علاقہ لودھراں میں آ کر سکونت اختیار کی۔ یہاں اس نے آ کر ایک مکان تعمیر کرایا اور اس وقت سے یہاں مقیم ہے۔

مدعیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے ترک سکونت کرنے کے بعد سیدھا مولوی الٰہی بخش والد مدعیہ کے پاس حدود ریاست ہذا میں آیا اور یہاں بود و باش شروع کی۔ مرزائی مذہب اس نے ایک شخص مولوی نظام الدین کی ترغیب پر قبول کیا جو موضع مہند مسکن والد مدعیہ کے قریب رہتا ہے اور دعویٰ ہذا دائر ہونے کے بعد وہ حدود ریاست ہذا کے باہر چلا گیا ہے۔ان امور کے متعلق فریقین کی طرف سے جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے حسب ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

مدعاعلیہ کی یہ حجت درست نہیں پائی جاتی کہ وہ کبھی ریاست ہذا میں نہیں آیا۔ بلکہ مدعیہ کی پیش کردہ شہادت سے جس کی کہ مدعاعلیہ کی طرف سے کوئی خاطرخواہ تردید نہیں کی گئی۔ یہ ثابت ہے کہ مدعاعلیہ مولوی الٰہی بخش کے یہاں آنے کے بعد اپنے مسکن واقعہ علاقہ ضلع ڈیرہ

غازیخان [2128] سے سیدھا حدود ریاست ہذا میں مولوی الٰہی بخش والد مدعیہ کے پاس آیا اور اپنی والدہ اور ہمشیرگان کو اس کے ہاں چھوڑ کر خود حصول معاش کے لئے حدود ریاست ہذا کے اندر مختلف مقامات پر پھرتا رہا اور کچھ عرصہ کے بعد پھر مولوی الٰہی بخش کے پاس آ کر ٹھہرتا رہا۔ اس کے بعد جب مدعیہ کے رخصتانہ کا سلسلہ شروع ہوا تو وہ ترک سکونت کر کے یہاں سے چلا گیا اور غالباً صحیح یہی ہے کہ وہ مقدمہ ہذا دائر ہونے سے قبل ہی چلا گیا ہے۔ کیونکہ خود مدعیہ نے عرضی دعویٰ میں اس کی سکونت بمقام میلسی درج کرائی ہے۔ چنانچہ اس پتہ پر جب سمن جاری کیا گیا تو مختار مدعیہ نے پھر ۱۴؍اگست ۱۹۲۶ء کو منصفی احمد پور شرقیہ میں ایک درخواست پیش کی کہ مدعا علیہ کی سکونت گو دعویٰ میں مقام میلسی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن اب مدعا علیہ یہاں احمد پور شرقیہ میں موجود ہے۔ پھر تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ اب اس پتہ پر سمن جاری کیا جا کر تعمیل کرائی جاوے۔ چنانچہ اسی روز عدالت سے سمن جاری کیا جا کر مدعا علیہ کی اطلاعیابی کرائی گئی۔ مدعا علیہ کہتا ہے کہ اسے وہاں دھوکہ سے بلوایا گیا۔ لیکن یہ سوال چنداں اہم نہیں۔ وہ چاہے جس طرح احمد پور شرقیہ میں آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سمن پر اس کی اطلاعیابی وہاں کرائی گئی۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ دائری دعویٰ کے وقت اس کی رہائش حدود ریاست ہذا کے اندر نہ تھی۔ لہٰذا اس بناء پر مدعا علیہ کی یہ حجت درست ہے کہ دائری دعویٰ کے وقت چونکہ حدود ریاست ہذا کے اندر اس کی عارضی یا مستقل سکونت نہ تھی۔ اس لئے یہاں اس کے خلاف دعویٰ دائر نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مدعیہ کی پھر یہ حجت ہے کہ مدعا علیہ نے اپنا مذہب چونکہ حدود ریاست ہذا کے اندر تبدیل کیا ہے۔ اس لئے اسے مدعا علیہ کے تبدیل مذہب سے بناء دعویٰ پیدا ہوتی ہے اور اس لحاظ سے مدعا علیہ کے خلاف یہاں دعویٰ درست طور پر دائر کیا گیا ہے۔

مدعا علیہ بیان کرتا ہے کہ اس نے احمدی مذہب شیخواہ ضلع ملتان میں قبول کیا تھا اور کہ ابتداً وہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے شیخ واہ میں ہی گیا تھا۔ اس کی طرف سے بیعت کا ایک خط پیش کیا گیا ہے۔ جو ڈاکخانہ دنیاپور سے ۲۱؍جنوری ۱۹۲۲ء کو خلیفہ صاحب ثانی کی خدمت میں بھجوایا گیا اور جس پر بغیر کسی ولدیت، قومیت کے صرف عبدالرزاق احمدی لکھا ہوا ہے۔ [2129] اس سے یقینی طور پر یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ یہ خط اسی عبدالرزاق مدعا علیہ کا تحریر شدہ ہے۔ شناخت خط کے بارہ میں مدعا علیہ کی طرف سے دو گواہان پیش ہوئے ہیں۔ جن میں ایک اللہ بخش بالکل نوعمر لڑکا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ وہ شیخ واہ میں مدعا علیہ کے پاس پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت وہ مدعا علیہ کو لکھتا ہوا دیکھا کرتا تھا۔ شناخت خط کے بارہ میں پہلے تو اس نے یہ کہا کہ شاید وہ نہ پہچان سکے۔ لیکن پھر

بیان کیا کہ وہ شناخت کرتا ہے کہ خط مشمولہ مسل مدعا علیہ کا تحریر کردہ ہے۔ لیکن اوّل تو جس وقت یہ گواہ مدعا علیہ کو لکھتا ہوا دیکھنا بیان کرتا ہے۔ اس وقت خود اس کی اپنی عمر کوئی ۱۳، ۱۴ سال کے قریب ہوگی۔ غیر اغلب ہے کہ اس عمر میں اس نے مدعا علیہ کی طرز تحریر کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو۔ دوسرا وہ اس خط کی شناخت کے متعلق کوئی خاص وجوہات بیان نہیں کر سکا۔ علاوہ ازیں جب اس کی مذبذب بیانی کو مدنظر رکھا جائے تو اس کی شہادت بالکل ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے۔ اس طرح دوسرے گواہ کی شہادت بھی سرسری قسم کی ہے اور اس پر بھی پورا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

مدعا علیہ بیان کرتا ہے کہ وہ شیخ واہ میں ۵، ۶ سال رہا۔ لیکن وہاں کی سکونت ثابت کرنے کے لئے بھی اس کی طرف سے یہی اللہ بخش گواہ پیش ہوا ہے۔ دیگر گواہان صرف سماعی طور پر بیان کرتے ہیں کہ وہ لودھراں میں وہاں سے آیا تھا۔ لہٰذا اس ضمن میں مدعا علیہ کی طرف سے مسل پر جو مواد لایا گیا ہے۔ اس سے یہ قرار دینا مشکل ہے کہ مدعا علیہ اپنے موجودہ مسکن پر سکونت پذیر ہونے سے قبل شیخواہ میں رہتا تھا اور کہ اس نے احمدی مذہب بھی وہیں اختیار کیا تھا۔ اس کی طرف سے بیعت کا جو خط پیش کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق قابل اطمینان طریق پر یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ وہ اسی عبدالرزاق مدعا علیہ کا ہے۔ ان تمام واقعات سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مدعا علیہ نے علاقہ لودھراں میں سکونت اختیار کرنے سے قبل جہاں پہلے سکونت اختیار کی ہوئی تھی۔ احمدی مذہب اس نے وہاں قبول کیا۔ مدعا علیہ حسب ادعا خود یہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں رہا کہ اس کی یہ سابقہ سکونت شیخواہ میں تھی۔ برعکس اس کے مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت ہے کہ مدعا علیہ [2130] اپنی موجودہ سکونت اختیار کرنے سے قبل حدود ریاست ہذا میں سکونت پذیر تھا۔ اس لئے مدعا علیہ کے اپنے بیان سے ہی یہ ثابت قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس نے احمدی مذہب حدود ریاست ہذا میں اختیار کیا اور اس کی تائید مدعیہ کی پیش کردہ شہادت سے بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کا مذہب تبدیل کرنا چونکہ حدود ریاست ہذا کے اندر اس کی جائے سکونت موضع مہند میں وقوع میں آیا ہے۔ اس لئے اس بناء پر مدعیہ کو ضلع ہذا کے اندر بنائے دعویٰ پیدا ہوئی ہے۔ لہٰذا عدالت ہذا کو اس مقدمہ کی سماعت کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

مدعا علیہ کے اس اعتراض کے جواب میں کہ اس کی چونکہ حدود ریاست ہذا کے اندر سکونت نہیں رہی۔ اس لئے عدالت ہذا کو اس کے خلاف سماعت مقدمہ ہذا کا اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ مدعیہ کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدعا علیہ نے گو ابتداءً یہ عذر اٹھایا تھا۔ لیکن بعد میں عدالت ہائے اپیل میں جا کر اس نے اسے ترک کر دیا اور شروع سے لے کر آخیر تک وہ برابر اس

کی پیروی کرتا رہا۔ اس لئے سمجھا جائے گا کہ اس نے عدالت ہذا کے اختیار سماعت کو قبول کرلیا تھا۔ اس لئے اب وہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا۔ اس بارہ میں فیصلہ ۱۲۹ انڈین کیسز ص ۴۵۶ بطور سند پیش کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اپیلیں چونکہ مدعیہ کی طرف سے ہوتی رہی تھیں۔ اس لئے اسے اعتراض کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ علاوہ ازیں مقدمہ چونکہ دوبارہ ابتدائی حیثیت میں عدالت ہذا کے زیر سماعت آ گیا ہے۔ اس لئے وہ اس سوال پر عدالت کو متوجہ کرسکتا ہے۔ مگر مدعا علیہ کی یہ حجت درست معلوم نہیں ہوتی کہ اسے اپیل میں یہ عذر اٹھانے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ فیصلہ اس کے خلاف ہونا ممکن تھا۔ اس لئے اسے ہر پہلو سے اپنی جوابدہی کرنی چاہئے تھی اور گو کہ مقدمہ اب پھر ابتدائی حیثیت میں سماعت کیا گیا ہے۔ تاہم اس مقدمہ کے سابقہ مراحل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اگر اس حجت کو درست بھی تسلیم کرلیا جاوے تو چونکہ اوپر یہ قرار دیا جاچکا ہے کہ مدعا علیہ کے تبدیل مذہب سے بناء دعویٰ حدود ریاست ہذا میں پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے اس سوال پر مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں رہتی اور عدالت ہذا سے مدعا علیہ کے خلاف یہ دعویٰ درست طور سماعت کیا گیا ہے۔

[2131] اس قرارداد سے ان تنقیحات میں سے پہلے دو کا جو ۸؍نومبر ۱۹۳۳ء کو وضع کی گئی تھیں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ باقی تیسری تنقیح کے متعلق جو ڈگری ملک غیر کی بابت ہے صرف یہ درج کر دینا کافی ہے کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کے روبرو یہ سوال کہ مدعا علیہ تبدیل مذہب کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے اور اس لئے مدعیہ اس کی منکوحہ نہیں رہی۔ زیر بحث نہیں آیا اور نہ ہی پایا جاتا ہے کہ اس عدالت کو یہ جتلایا گیا کہ اس نکاح کے بارہ میں مدعیہ کی طرف سے عدالت ہذا میں بھی مقدمہ دائر ہے۔ اس لئے سمجھا جائے گا کہ وہ فیصلہ صحیح واقعات پر صادر نہیں ہوا اور ڈگری دھوکے سے حاصل کی گئی۔ لہٰذا وہ ڈگری بروئے ضمن (ب) و (ہ) دفعہ ۱۳ ضابطہ دیوانی قطعی قرار نہیں دی جا سکتی۔ اس طرح دفعہ ۱۱ ضابطہ دیوانی کا اطلاق واقعات مقدمہ ہذا پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر قرار دیا گیا ایک تو وہ ڈگری قطعی نہیں دوسرا وہ کسی عدالت واقع اندرون حدود ریاست ہذا کی صادر شدہ نہیں۔ اس لئے یہ تیسری تنقیح بھی بحق مدعیہ و برخلاف مدعا علیہ طے کی جاتی ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ فریقین چونکہ درحقیقت اپنی شہریت اور وطنیت کے لحاظ سے برٹش انڈیا سے تعلق رکھنے والے ہیں اور والد مدعیہ نے خود یا اس کے کسی گواہ نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے برٹش شہریت اور وطنیت چھوڑ چکا ہے۔ کیونکہ شہریت اور وطنیت کو ترک کرنے کے لئے لازمی ہے کہ یہ فعل علانیہ طور پر اور پبلک اظہار کے بعد قانونی

حیثیت سے کیا جاوے۔ اس لئے تاوقتیکہ یہ ثابت نہ ہو، ایسے نکاح متنازعہ کے متعلق قانون بین الاقوامی یہ ہے کہ وہ نکاح جو اس ملک کے قانون کے لحاظ سے جائز ہے جہاں سے وہ منعقد ہوا۔ وہ ساری دنیا میں جائز اور درست ہے، اور کوئی دوسرے ملک کی عدالت اسے ناجائز قرار نہیں دے سکتی اور پھر ایسے نکاح کی تنسیخ کے متعلق بھی قانون بین الاقوامی یہ ہے کہ جس ملک میں ہر دو زوجین کو وطنیت حاصل ہو۔ صرف وہیں کی عدالت تنسیخ کا مقدمہ سن سکتی ہے اور اس قانون کی رو سے بیوی کی وطنیت وہی جگہ تصور ہوگی جہاں خاوند کی وطنیت ہو۔

فریقین کی طرف سے جو شہادت پیش ہوئی ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ فریقین اپنی ابتدائی [2132] برطانوی شہریت و وطنیت پر قائم ہیں۔

گو حصول معاش کے لئے ایک فریق نے اپنی رہائش بہاول پور میں رکھی ہوئی ہے۔ مگر محض دوسری جگہ رہائش رکھنے سے اصل وطنیت کا ترک ہونا لازم نہیں آتا۔ مدعیہ کا نکاح علاقہ انگریزی میں ہوا۔ جہاں کی مدعیہ کی بیان کردہ وجہ ارتداد کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے علاقہ انگریزی کے قانون کی رو سے یہ نکاح صحیح اور جائز ہے۔

لیکن مدعا علیہ کی یہ حجت اس لئے وزن دار نہیں کہ اوّل تو یہ ثابت ہے کہ مولوی الٰہی بخش بہت مدت سے اپنے سابقہ مسکن سے ترک سکونت کر کے حدود ریاست ہذا میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے کافی مدت کے بود و باش اور دیگر افعال سے یہ بخوبی اخذ ہوتا ہے کہ وہ حدود ریاست ہذا میں مستقل سکونت اختیار کر چکا ہے اور اس کا اپنے سابقہ مسکن پر واپس جانے کا ارادہ نہیں۔ کیونکہ اس بارہ میں جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ علاقہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں اب اس کا اپنا کوئی گھر موجود نہیں۔ مدعیہ چونکہ اس وقت نابالغ تھی اور بطور زوجہ مدعا علیہ کے حوالہ نہ کی گئی تھی۔ اس لئے اس کا اپنے والد کے ہمراہ یہاں چلے آنے اور اس کے ساتھ بود و باش رکھنے سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے بھی اب بمثل اپنے والد کے یہاں کی وطنیت اختیار کر لی ہے۔ علاوہ ازیں یہ پایا جاتا ہے کہ جب وہ بالغ ہوئی تو اس نے مدعا علیہ کی زوجیت سے انکار کر دیا اور یہ حجت کی کہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں اس کا جو نکاح مدعا علیہ سے ہوا تھا وہ بوجہ آنداد مدعا علیہ قائم نہیں رہا۔ اس لئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ مدعیہ کی وطنیت بھی اب وہی شمار ہوگی جو کہ مدعا علیہ نے اختیار کی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ وہاں نہ بطور زوجہ اس کے ساتھ آباد رہی اور نہ اب حقوق زوجیت کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ وہاں آباد ہونے کو آمادہ ہے۔ اس لئے لامحالہ یہ قرار دینا پڑے گا کہ مدعیہ نے بھی اب یہیں وطنیت اختیار کی ہوئی ہے اور اگر بفرض محال مدعا علیہ کی اس حجت کو درست بھی مان

لیا جاوے تو بھی مدعا علیہ کامیاب نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس مقدمہ کی کارروائی یہاں بھی اس ضابطہ دیوانی کے تحت کی گئی ہے۔ جو علاقہ انگریزی میں جاری [2133] ہے اور نکاح زیر بحث کا تصفیہ اسی شخصی قانون کے تحت کیا جارہا ہے کہ جس کی رو سے قانون مروجہ علاقہ انگریزی کی رو سے تصفیہ کئے جانے کی ہدایت سے یعنی بروئے شرع محمدیؐ، اس لئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ ریاست ہذا کا قانون جس کے تحت مقدمہ ہذا میں کارروائی کی جارہی ہے وہ برٹش انڈیا کے قانون سے مختلف ہے۔ ہاں قانون کی تعبیر کا سوال دوسرا ہے۔ کسی قانون کی تعبیر اس قانون کا جزو شمار نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کسی عدالت کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی خاص قانون کی تعبیر وہی کرے جو دوسری عدالت نے کی ہے۔ تاوقتیکہ وہ اس کی ماتحت عدالت نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی مسئلہ پر مختلف ہائیکورٹوں کی مختلف قراردادیں پائی جاتی ہیں۔ مقدمہ حال میں عدالت معلیٰ اجلاس خاص نے مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ کو معاملہ زیر بحث کے متعلق قطعی نہ سمجھتے ہوئے قابل پیروی خیال نہیں کیا اور عدالت معلیٰ کی یہ قرارداد قانوناً بالکل درست ہے۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ قانون بین الاقوامی کی اگر یہ سمجھا بھی جاوے کہ ریاست ہذا اور برٹش انڈیا کے مابین حاوی ہے کوئی خلاف ورزی کی گئی۔ کیونکہ یہاں اسی قانون پر عمل کیا جارہا ہے جو برٹش انڈیا میں مروج ہے اور اگر وطنیت کو ہی معیار سماعت دعویٰ قرار دیا جاوے تو چونکہ مدعیہ کی وطنیت حدود ریاست ہذا کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی ریاست ہذا کی عدالتوں کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ لہٰذا یہ مقدمہ عدالت ہذا میں درست طور رجوع ہوکر زیر سماعت لایا گیا ہے۔

(قادیانی یا احمدی مذہب کی حقیقت)

ان قانونی امور کو طے کرنے کے بعد اس اصل معاملہ مابہ النزاع کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور قبل اس کے کہ اس سوال پر فریقین کی پیش کردہ شہادت اور دلائل پر بحث کی جاوے یہ سمجھنے کے لئے کہ قادیانی یا مرزائی یا احمدی مذہب کیا ہے؟ اور مذہب اسلام کے ساتھ اس کا کیا لگاؤ ہے؟ اور اس مذہب کو قبول کرنے والے کو کیوں مرتد سمجھا گیا ہے؟ کچھ مختصر تمہید کی ضرورت ہے۔

یہ بات کچھ خلاف واقع نہ ہوگی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ہر مذہب وملت کے نزدیک ابتدائے آفرینش اور وجود باری تعالیٰ کا علم کتب سماوی سے ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ تمام مذاہب کے متعلق یہ [2134] رائے صحیح نہ ہو تو کم ازکم یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں کے متعلق بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کے مذاہب کی رو سے نہ صرف امور مذکورہ بالا کا علم کتب سماوی سے ہوا ہے۔ بلکہ

ابتدائے آفرنیش کے بارہ میں ان کی کتب سماوی کا قریباً قریباً باہمی اتفاق بھی ہے۔اس بحث سے کچھ یہ دکھلانا بھی مقصود ہے کہ صرف مسلمان ہی ایک ایسی قوم نہیں جو کہ اپنی مذہبی کتاب قرآن مجید کو منزل من اللہ کہنے والی ہے۔ بلکہ اس قسم کا عقیدہ دیگر اقوام میں بھی پایا جاتا ہے اور وہ بھی اپنے مذاہب کی بنیادی کتابوں کے منزل من اللہ ہونے کے قائل ہیں۔مسئلہ زیر بحث کا چونکہ صرف مسلمانوں سے تعلق ہے۔اس لئے یہاں صرف ان کی آسمانی کتاب وقرآن مجید کا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔قرآن مجید کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ایک خاص درخت کے پھل کھانے سے منع فرمایا گیا۔اس کے بعد جب آدم علیہ السلام نے غلطی سے اس پھل کو کھالیا تو ان کو باغ جنت سے بے دخل کر دیا گیا اور شیطان کو بھی جس کی ترغیب پر انہوں نے وہ پھل کھایا تھا وہاں سے نکالا گیا اور یہ ارشاد ہوا کہ:''قلنا اھبطوا منھا جمیعاً ج فاماً یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولاھم یحزنون ''

﴿نیچے جاؤ یہاں سے تم سب۔ پھر اگر پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت،تو جو چلا میری ہدایت پر نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔﴾ (سورہ بقرہ،رکوع نمبر۳)

باری تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت پھر اس کے رسولوں کے ذریعہ سے جو کہ انسانوں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں پہنچتی رہی۔حتیٰ کہ رسولوں کا یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک جاری رہا۔موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئندہ سلسلہ رسالت جاری رہنے میں لوگوں میں اختلاف ہونے لگا اور عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے پر جن لوگوں نے انہیں نہ مانا اور جو موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر قائم رہے وہ یہود کہلائے اور جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کر لیا وہ نصاریٰ کہلائے اور ان کے بعد جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبوت ملی تو انہیں جن لوگوں نے نبی تسلیم کر کے ان کی تعلیم پر چلنا شروع [2135] کیا وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔اب مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ہاں البتہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر زندہ ہیں۔آسمان سے نزول فرماویں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت پر چل کر لوگوں کو راہ ہدایت دکھلائیں گے اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر چلنے کی وجہ سے امتی نبی کہلائیں گے۔

(نزول مسیح کا انکار)

اب انیسویں صدی کے آخیر میں مرزاغلام احمد صاحب قادیانی نے جو مدعا علیہ کے

پیشوا ہیں ان روایات کی جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں میں مشہور چلی آتی تھیں یہ تعبیر کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جو مسیح ناصری تھے فوت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے واپس نہیں آنا اور نہ ان کا واپس آنا بروئے آیات قرآنی ممکن ہے اور نہ وہ نبی ہو کر امتی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ امتی نبی سے یہ مراد ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کمال اتباع اور فیض سے ان کے کسی امتی کو نبوت کا درجہ عطاء کیا جائے گا اور اس تعبیر کے ساتھ انہوں نے اس درجہ کا اپنے لئے مختص ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس دعویٰ کی تائید میں فریق ثانی کی طرف سے جو دلائل اور سندات وغیرہ پیش کی گئی ہیں ان پر آگے بحث کی جائے گی۔ اب صرف یہ دکھلانا مقصود ہے کہ جن لوگوں نے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کو صحیح تسلیم کر کے ان کی تعلیم پر چلنا شروع کر دیا ہے۔ انہیں لوگ مرزا صاحب کے ساتھ اور ان کے مسکن قادیان کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات مرزائی کہتے ہیں اور بعض اوقات قادیانی اور قادیانی مرزائی کہنے سے ایک اور تعبیر بھی لی جاتی ہے وہ یہ کہ مرزا صاحب کے متبعین کے دو فرقے ہیں۔ ایک لاہوری اور دوسرے قادیانی۔ لاہوری انہیں نبی نہیں مانتے۔ قادیانی انہیں نبی مانتے ہیں۔ اس لئے قادیانی مرزائی کہنے سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ وہ شخص جس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ مرزا صاحب کے ان متبعین میں سے ہے جو انہیں نبی مانتے ہیں۔ مقدمہ ہذا میں مدعا علیہ پر اسی مفہوم کے تحت یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

[2136] اس فرقہ کا تیسرا نام احمدی ہے۔ جس کے متعلق فریق ثانی کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس جماعت کے امیر نے اپنی جماعت کے لئے تجویز کر کے گورنمنٹ سے اس نام سے اپنی جماعت کو موسوم کئے جانے کی منظوری حاصل کی ہوئی ہے۔

مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کے بعد سند اور اعتبار کے لحاظ سے احادیث کا درجہ ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ کے اقوال کا مجموعہ ہیں۔ اب مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ ان کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب کے اعتقادات شرعاً درست نہیں ہیں۔ بلکہ کفر کی حد تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے ان کو نبی تسلیم کرنے والا اور ان کی تعلیم پر چلنے والا بھی کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو جاتا ہے اور کسی سنی عورت کا نکاح جو قبل از ارتداد اس کے ساتھ ہوا ہو شرعاً قائم نہیں رہتا اور اس اصول کے تحت مدعیہ کا نکاح مدعا علیہ کے قادیانی، مرزائی ہو جانے کی صورت میں اس کے ساتھ قائم نہیں رہا۔ لہٰذا ڈگری انفراق زوجیت دی جاوے۔

(مدعا علیہ کا مؤقف)

مدعا علیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ قادیانی مذہب، مذہب اسلام سے کوئی مغائیر مذہب نہیں ہے۔ بلکہ اس مذہب کے صحیح اصولوں کی صحیح تعبیر ہے۔ اس تعبیر کے مطابق عمل پیرا ہونے سے وہ خارج از اسلام نہیں ہوا۔ اس کا نکاح قائم ہے اور دعویٰ مدعیہ قابل اخراج ہے۔

چنانچہ فریقین نے اپنے اپنے اس ادعا کے مطابق شہادت پیش کی ہے۔ جس پر آگے بحث کی جائے گی۔ مقدمہ ہذا میں ابتدائی تنقیحات جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ چاہے جس شکل یا جن الفاظ میں وضع شدہ ہیں ان کا نفس معاملہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ان کا مفہوم بھی ہے کہ کیا مدعا علیہ نے قادیانی یا مرزائی مذہب اختیار کر لیا ہے اور کیا اس مذہب میں داخل ہونے سے ارتداد واقع ہو جاتا ہے اور کیا اس صورت میں مدعیہ کا نکاح فسخ سمجھا جائے گا۔ اس لئے ان تنقیحات کی ترمیم کے متعلق مدعا علیہ کے عذرات کو وزن دار خیال نہیں کیا گیا۔ اس لئے ان تنقیحات کے الفاظ میں کسی ردوبدل کی ضرورت نہیں سمجھی گئی اور خصوصاً ان میں ترمیم کی [2137] ضرورت اس لئے بھی نہیں رہی کہ اگر مدعا علیہ کے ادعا کے مطابق یہی صورت تنقیحات قائم کی جاوے تو مسل پر اس قدر مواد آ چکا ہے کہ اس کی رو سے اس صورت میں بھی بحث کی جا سکتی ہے۔ اس سوال پر اب چنداں بحث کی ضرورت نہیں رہی کہ آیا مدعا علیہ قادیانی مرزائی ہے یا نہ۔ کیونکہ اس نے اپنے اعتقادات کی جو فہرست پیش کی ہے۔ اس میں اس نے صاف طور پر درج کیا ہے کہ ''وہ حضرت مرزا صاحب کو امتی نبی تسلیم کرتا ہے اور ان پر وحی اور الہام بابرکت حضرت نبی کریم ﷺ وارد ہوتے تھے۔'' اس لئے اس سے یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے قادیانی متبعین میں سے ہے۔ اب بحث طلب صرف یہ امر ہے کہ آیا یہ عقیدہ کفریہ ہے اور اس عقیدہ کے رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں مدعیہ کی طرف سے چھ گواہان ذیل مولوی غلام محمد صاحبؒ شیخ الجامعہ عباسیہ بہاول پور، مولوی محمد حسین صاحبؒ سکنہ گوجرانوالہ، مولوی محمد شفیع صاحبؒ مفتی دارالعلوم دیوبند، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوریؒ، سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ، مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور پیش ہوئے ہیں اور مدعا علیہ کی طرف سے دو گواہان مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد پیش ہوئے ہیں۔ یہ ہر دو گواہان قادیانی مبلغین میں سے ہیں۔ ان جملہ گواہان کی شہادتیں کئی معاملات شرعی پر مشتمل ہیں اور بہت طویل ہیں۔ ان کا اگر معمولی اختصار بھی یہاں درج کیا

جاوے تو اس سے نہ صرف فیصلہ کا حجم بڑھ جائے گا بلکہ اصل معاملہ کے سمجھنے میں بھی الجھن پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے ان شہادتوں سے جو اصول اور دلائل اخذ ہوتے ہیں۔ وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں اور زیادہ تر دربار معلٰی کی ہدایت کے مطابق ان شہادتوں کی رو سے یہ دیکھنا ہے کہ اسلام کے وہ کون سے بنیادی اصول ہیں کہ جن سے اختلاف کرنے سے ارتداد واقع ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ کن اسلامی عقائد کی پیروی نہ کرنے یا نہ ماننے سے ایک شخص مرتد سمجھا جا سکتا ہے اور کیا عقائد قادیانی سے ارتداد واقع ہو جاتا ہے، یا نہ؟

(ایمان وکفر؟)

مدعیہ کی طرف سے مذہب اسلام کے جو اہم اور بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سید انور شاہ صاحبؒ گواہ مدعیہ کے بیان میں مفصل درج ہیں۔ یہاں ان کا مختصراً اعادہ کیا جاتا ہے وہ [2138] بیان کرتے ہیں کہ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول کو اس کے اعتماد پر باور کر لیا جاوے اور کہ غیب کی خبروں کو انبیاء کے اعتماد پر باور کر لینے کو ایمان کہتے ہیں، اور حق ناشناسی، یا منکر ہو جانے یا مکر جانے کو کفر کہتے ہیں۔ ہمارے دین کا ثبوت دو طرح سے ہے یا تواتر سے یا خبر واحد سے، تواتر اسے کہتے ہیں کہ کوئی چیز نبی کریم ﷺ سے ایسی ثابت ہوئی ہو اور ہم تک علی الاتصال پہنچی ہو کہ اس میں خطا کا احتمال نہ ہو۔

(تواتر کی اقسام)

یہ تواتر چار قسم کا ہے۔ تواتر اسنادی، تواتر طبقہ، تواتر قدر مشترک اور تواتر توارث۔

تواتر اسنادی: اسے کہا جاتا ہے کہ جو صحابہؓ سے بسند صحیح مذکور ہو۔

تواتر طبقہ: اسے کہتے ہیں کہ جب یہ معلوم نہ ہو کہ کس نے کس سے لیا۔ بلکہ یہی معلوم ہو کہ پچھلی نسل نے اگلی سے سیکھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کا تواتر۔

تواتر قدر مشترک: یہ ہے کہ حدیثیں کئی ایک خبر واحد آئی ہوئی ہوں۔ اس میں قدر مشترک متفق علیہ حصہ وہ حاصل ہوا جو تواتر کو پہنچ گیا۔ مثلاً نبی کریم ﷺ کے معجزات، جو کچھ متواتر ہیں اور کچھ خبر احاد ہیں۔ ان اخبار احاد میں اگر کوئی مضمون مشترک ملتا ہے تو وہ قطعی ہو جاتا ہے۔ اس کی مزید تشریح مولوی مرتضٰی حسن صاحب گواہ مدعیہ نے یہ کی ہے کہ بعض ایسی احادیث جو باعتبار لفظ اور سند کے متواتر نہیں ہیں وہ باعتبار معنی کے متواتر ہو جاتی ہیں۔ اگر ان معنوں کو اتنی سندوں سے اور اتنے راویوں نے بیان کیا ہو کہ جن کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

تواتر توارث: اسے کہتے ہیں کہ نسل نے نسل سے لیا ہو اور یہ تواتر اس طرح سے ہے کہ بیٹے نے باپ سے لیا اور باپ نے اپنے باپ سے، ان جملہ اقسام کے تواتر کا انکار کفر ہے۔ اگر متواترات کے انکار کو کفر نہ کہا جاوے تو اسلام کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ ان متواترات میں تاویل کرنا، مطلب بگاڑنا کفر صریح ہے اور متواترات کو تاویل سے پلٹنا بھی کفر ہے۔ کفر کبھی قولی ہوتا ہے اور کبھی فعلی۔ مثلاً کوئی شخص ساری عمر نماز پڑھتا رہے اور ۳۰ سال کے بعد ایک بت کے آگے سجدہ کر دے تو کفر فعلی ہے۔ کفر قولی یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ دے کہ خدا[2139] کے ساتھ صفتوں میں یا فعل میں کوئی شریک ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی کفر قولی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کے بعد کوئی اور نیا پیغمبر آئے گا۔ کیونکہ تواتر توارث کی ذیل میں ساری امت اس علم میں شریک رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسی طرح کوئی شخص اگر اپنے مساوی سے کہہ دے کہ کلمہ بکا تو وہ کوئی چیز نہیں۔ استاد اور باپ سے کہے تو اسے عاق کہتے ہیں۔ پیغمبر کے ساتھ یہ معاملہ کرے تو کفر صریح ہے۔

(ختم نبوت کے دلائل)

نبوت کے ختم ہونے کے بارہ میں ہمارے پاس کوئی دوسو حدیثیں ہیں۔ قرآن مجید اور اجماع بالفعل ہے اور ہر نسل اگلی نے پچھلی سے اس کو لیا ہے اور کوئی مسلمان جو اسلام سے تعلق رکھتا ہے وہ اس عقیدہ سے غافل نہیں رہا۔ اس عقیدہ کی تحریف کرنا اور اس سے انحراف کرنا صریح کفر ہے۔ اسلام سے شناخت مسلمانوں کی اور مسلمانوں کے اشخاص شناخت ہیں اسلام کی۔ اگر اجماع کو درمیان میں سے اٹھا دیا جاوے تو دین سے وہ گیا۔

جو دین محمدی کا اقرار نہ کرے۔ اسے کافر کہتے ہیں۔ جسے اندر سے اعتقاد نہ ہو۔ زبان سے کہتا ہو۔ اسے منافق کہتے ہیں۔ جو زبان سے اقرار کرتا ہو۔ لیکن دین کی حقیقت بدلتا ہو، اسے زندیق کہتے ہیں اور وہ پہلی دو قسموں سے زیادہ شدید کافر ہے۔

ارتداد کے معنی یہ ہیں کہ دین اسلام سے ایک مسلمان کلمۂ کفر کہہ کر اور ضروریات ومتواترات دین میں سے کسی چیز کا انکار کر کے خارج ہو جائے گا، اور ایمان یہ ہے کہ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جس چیز کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں اور اس کا ثبوت بدیہات اسلام سے ہے اور ہر مسلمان خاص وعام اسے جانتے ہیں۔ اس کی تصدیق کرنا۔

(ضروریات دین)

ضروریات دین وہ چیز ہیں کہ جن کو خواص وعوام پہچانیں کہ یہ دین سے ہیں جن سے اعتقاد توحید کا، رسالت کا، اور پانچ نمازوں کا اور مثل ان کے اور چیزیں۔

شریعت کے اگر کسی لفظ کو بحال رکھا جا کر اس کی حقیقت کو بدل دیا جاوے اور وہ معاملہ متواترات سے ہو تو وہ کفر صریح ہے۔ کفر وایمان کی اس شرعی حقیقت کے بیان کرنے سے یہ بات [2140] واضح ہو جاتی ہے کہ ایک مسلمان بعض قسم کے افعال یا اقوال کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ بایں معنی کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے بعد کسی کو عہدہ نبوۃ نہ دیا جائے گا۔ بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے ان اجماعی عقائد میں سے ہے جو اسلام کے اصولی عقائد میں سے سمجھا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے عہد سے لے کر آج تک نسلاً بعد نسلٍ ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے۔

اور یہ مسئلہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے اور احادیث متواترۃ المعنی سے اور قطعی اجماع امت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے اور اس کا منکر قطعاً کافر مانا گیا ہے اور کوئی تاویل وتخصیص اس میں قبول نہیں کی گئی۔ اس میں اگر کوئی تاویل یا تخصیص نکالی جاوے تو وہ شخص ضروریات دین میں تاویل کرنے کی وجہ سے منکر ضروریات دین سمجھا جائے گا۔

یہ اصول ہیں جن کے تحت میں اور بھی ایسے بہت سے فروع موجود ہیں جو مستقل موجبات کفر ہو سکتے ہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں پر۔ اس کے رسولوں پر اور بعث بعد الموت پر اور تقدیر پر یقین رکھا جاوے اور اسلام گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، اور نماز کا ادا کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج ادا کرنا اگر استطاعت ہو، اور جو شخص زبان سے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہے اور دل سے اس کے مطالب کی تصدیق کرے تو ایسا شخص یقینی طور پر مؤمن ہے۔ اگرچہ وہ فرائض اور محرمات سے بے خبر ہو اور اسلام کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض اور محرمات بیان کئے ہیں کہ بعض اشیاء حلال اور بعض حرام ہیں ان پر بلا کسی اعتراض کے اپنی رضامندی کا اظہار کیا جاوے اور جو شخص ان اعمال صالحہ کا پابند ہو کہ جو قرآن مجید میں ایک [2141] مؤمن کا طغرائے امتیاز قرار

دیئے گئے ہیں تو وہ شخص مؤمن اور مسلمان ہے۔

یہ باتیں ایسی ہیں کہ جو ارکان اسلام سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے جزو ایمان ہونے میں فریق مدعیہ کو بھی کوئی کلام نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان باتوں پر فریق ثانی کا عقیدہ ان اصولوں کے تحت جو فریق مدعیہ کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ ویسا ہی ہے جیسا کہ دیگر عام مسلمانوں کا یا کہ اس سے مختلف۔ کیونکہ مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو شخص عقائد اسلام ظاہر کرے اور قرآن وحدیث کے اتباع کا دعویٰ بھی کرے۔ لیکن ان کی ایسی تاویل اور تحریف کردے کہ جس سے ان کے حقائق بدل جائیں تو وہ مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا۔

(تواتر اور مرزا صاحب)

مدعیہ کی طرف سے دین اسلام کے ثبوت کے متعلق جو بنیادی اصول اور قواعد بیان کئے گئے ہیں ان کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا گیا۔ حالانکہ تواتر اور اجماع کے اصولوں کو خود ان کے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ وہ اپنی کتاب (ایام الصلح ص۸۷، خزائن ج۱۴ص۳۲۳) میں لکھتے ہیں کہ: ''وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔''

ایک دوسری کتاب (انجام آتھم ص۱۴۴، خزائن ج۱۱ص ایضاً) میں لکھتے ہیں کہ: ''جو شخص اس شریعت پر مقدار ایک ذرہ کے زیادتی کرے یا اس میں سے کمی کرے یا کسی عقیدہ اجماعیہ کا انکار کرے۔ اس پر اللہ کی لعنت اور ملائکہ کی لعنت اور تمام آدمیوں کی لعنت۔ یہ میرا اعتقاد ہے۔''

اور کتاب (ازالۃ الاوہام ص۵۵۶، خزائن ج۳ص۳۹۹) پر لکھتے ہیں کہ: ''تواتر کی جو بات ہے وہ غلط نہیں ٹھہرائی جاسکتی اور تواتر اگر غیر قوموں کا بھی ہو تو وہ بھی قبول کیا جائے گا۔''

مدعیہ کے گواہان کے بیان کردہ اصول اور قواعد کے مقابلہ میں مدعا علیہ کے گواہان نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ علماء اور ائمہ کی اندھی تقلید نہایت مذموم ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ پہلے علماء جو کچھ تفسیروں میں لکھ گئے ہیں۔ ہم آنکھ بند کر کے ان پر ایمان لے آویں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے فتاویٰ اور اقوال کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سلیم کی کسوٹی پر پرکھیں اور جو قرآن اور سنت سے صحیح ثابت ہو اسے اختیار کریں اور مخالف کو چھوڑ دیں کہ جو شخص کسی حدیث کو یا قول کو قرآن مجید [2142] کے واقعی طور پر خلاف ثابت کردے تو اس کا قول معتبر ہوگا اور کہ اگر کوئی شخص کسی فن کا امام ہو یا نہ ہو۔ اگر کوئی بات کسی دلیل کے ساتھ ثابت کردے تو وہ مان لی جائے گی۔ صحابہ

بھی تفسیر میں غلطی کرتے تھے۔ یہ بیان مولوی جلال الدین صاحب شمس گواہ مدعا علیہ کا ہے۔ اس کا دوسرا گواہ بیان کرتا ہے کہ کوئی شخص جو کلام کرتا ہے اس کلام کے معنی وہی بہتر سمجھتا ہے اور اس کلام کے معنی جو وہ بیان کرے گا یا تاویل کرے گا وہی مقدم ہوگی اور کہ گواہ مذکور کے نزدیک قرآن مجید کے سوا اور کوئی چیز مسلم نہیں۔ سوائے اس کے جو قرآن مجید سے تطابق رکھتی ہو اور جو قرآن شریف کو پڑھتا ہے وہ خود تطابق کر سکتا ہے اور میرے لئے قرآن شریف کی مطابقت دیکھنے کے لئے میرے واجب الاطاعت اماموں کی بیان فرمودہ مطابقت یا میری اپنی مطابقت مسلم ہے اور کہ ہر وہ بات جس کی تائید قرآن شریف سے نہیں ہوتی اور قرآن شریف کی تصدیق یافتہ احادیث نبویہ سے بھی جس کلام کی تصدیق نہیں ہوتی یا اماموں کے ایسے اقوال کہ جن اقوال کی تصدیق قرآن اور حدیث سے نہیں ہوتی اس کے علاوہ اور مصنفین کی کتابیں جن کی تصدیق قرآن اور حدیث سے نہیں ہوتی۔ وہ مجھ پر حجت نہیں ہیں اور کہ قرآن کی تفسیر کے لئے کسی خاص شخص کی تعین نہیں کہ وہ جو معنی کرے گا خواہ وہ کیسے ہی ہوں اس کو مانا جاوے اور اس کے خلاف معنی کو رد کیا جاوے۔ اگر صحابہ سے کوئی صحیح تفسیر ثابت ہو جائے جس کے خلاف قرآن کی کوئی تصریح نہ ہو اور صحیح مرفوع متصل حدیثوں کی بھی تصریح نہ ہو۔ زبان عربی کی بھی کوئی تصریح ان معنوں کے خلاف نہ ہو۔ وہ بہر حال مقدم ہوگی اور اس کے خلاف معنی کرنے والے کو محض اس لئے کہ وہ ان معنوں کے خلاف کر رہا ہے۔ خاطی نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ قرآنی تصریح کے خلاف معنی نہ کئے جاویں۔

صحابہ کرامؓ کی طرف سے منسوب شدہ بات کہ انہوں نے کی ہے یا کہی ہے یا تحقیق کی ہے۔ اگر قرآن شریف کے مطابق ہے تو قابل قبول ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب شدہ بات کو ثابت شدہ اس لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ ان تک روایت پہنچتی ہے تو اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر کسی غیر صحابی کی تحقیق بشرطیکہ قرآن شریف کی صحیح نصوص [2143] کے مطابق ہو۔ عربی زبان کی سند ساتھ رکھتی ہو۔ دیگر احادیث میں بھی تائید رکھتی ہو تو صحابی کی تحقیق سے مقدم ہے۔ ان شرائط کے بغیر اگر کوئی غیر صحابی کوئی تحقیق پیش کرتا ہے اگر وہ پیش کرنے والا خدا کی طرف سے ملہم اور مامور نہیں ہے کہ جس کی وحی والہام کی تصدیق قرآن پاک کی تصریحات سے ہو چکی ہو۔ بلکہ عام شخص ہے تو اس کی ذاتی رائے اوپر کی شرائط سے علیحدہ کر کے صحابی کی بیان کردہ تصریح سے سننے والے اور ماننے والے کے اختیار پر ہوگی کہ اسے راجح سمجھے یا نہ سمجھے۔ کسی حدیث کو قرآن کی مطابقت میں صحیح قرار دینے والا خود مختار ہے کہ وہ اپنے استدلال کی رو سے اسے مطابق قرار دے یا تصریح کے لحاظ سے مطابق قرار دے۔

(معقولیت کس میں ہے؟)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہر دو فریق کے بیان کردہ اصولوں میں سے معقولیت کس میں ہے۔ ایک تو اپنے دین کی بنیاد چند منظم اصولوں پر کہ جن کو قدامت کی قوت حاصل ہے۔ قائم کر کے اسے بطور ایک ضابطہ اور قانون کے پیش کرتا ہے۔ دوسرا اسے ایک کھلونا بنا کر ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور بجائے اس کے کہ دین کو ایک مستقل لائحہ عمل سمجھا جاوے۔ اسے ہر لحہ وہر آن تغیر وتبدل کا متحمل قرار دیتے ہوئے ایک بازیچۂ اطفال بنادیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک ہر شخص اس بات کا اہل اور مجاز ہوسکتا ہے کہ وہ جب چاہے بلا روک وٹوک اپنے اجتہاد کی بناء پر ایک نیا رستہ نکال کر اس پر چلنا شروع کر دے اور نہ کسی صحابی، نہ کسی امام، نہ کسی بزرگ، نہ کسی دوسرے ماہر فن کی کوئی پرواہ کرے۔ بلکہ شارع کے جس قول کو وہ درست سمجھے اور اس کا معنی جو وہ قرار دے۔ اس کے مطابق عمل کرے اور اگر اسے کوئی گرفت کرے تو فوراً اپنے قول کی کوئی تاویل گھڑ کر پیش کر دے اور چونکہ وہ تاویل مقدم سمجھی جائے گی۔ اس لئے کوئی بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور بیچارہ گرفت کرنے والا منہ کی کھا کر چپ ہو جائے گا۔ اس اصول کے تحت نہ صرف کسی دین کی بلکہ کسی قانون کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ کیونکہ اس قسم کی وسعت ہر اس ضابطہ میں کہ جس کا اجراء بطور قانون مقصود ہو متصور ہوسکتی ہے اور اس صورت میں اس پر کبھی بھی عملدرآمد نہیں ہوسکتا اور وہ محض لفظ ہی لفظ رہ جاتا ہے۔

[2144] اگر ان اصولوں کو جو فریق ثانی کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ بروئے کار لایا جاوے تو دین نہ صرف دین کہلائے جانے کا ہی مستحق نہیں رہتا۔ بلکہ ایک مضحکہ انگیز چیز بن جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ اس میں کوئی یکسانیت پیدا کی جاسکے ہر شخص انفرادی حیثیت سے اپنی منشاء کے مطابق اپنے لئے ایک علیحدہ دین بنا سکے گا۔

مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزاصاحب کے دعویٰ سے قبل دین اسلام جن باتوں پر قائم تھا۔ اب کوئی ان کی اصلیت اور بنا نہیں رہی اور اب بناء صرف مرزاصاحب اور ان کے خلفاء کے اقوال وعقائد پر ہی ہے۔ کیونکہ فریق ثانی کے نزدیک اب ان اصحاب کے سوا نہ کسی پہلے صحابی کی نہ امام کی۔ نہ بزرگ کی کوئی بات مقدم اور صحیح ہے۔ بلکہ جو کچھ مرزاصاحب اور ان کے خلفاء نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ وہی درست ہے اور ان کی کتابوں کے سوا اور کوئی کتاب حجت نہیں ہے۔ اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مرزاصاحب کا دین اس

دین اسلام سے مختلف ہے۔ جو مرزاصاحب کے دعویٰ سے قبل مسلمان سمجھتے آئے ہیں۔اس لئے مدعیہ کی طرف سے بجا طور پر کہا گیا ہے کہ مذہب کے لحاظ سے ہر دو فریق میں قانون کا اختلاف ہے اور مدعیہ کی طرف سے بھی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان اصولی اختلاف بھی ہے اور فروعی بھی اور سید انور شاہ صاحبؒ گواہ مدعیہ بیان کرتے ہیں کہ احمدی مذہب والے نے مہمات دین کے بہت سے اصولوں کو تبدیل کر دیا ہے اور بہت سے اسماء کا مسمّٰی بدل دیا ہے۔آگے ظاہر ہو جائے گا کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔

اب وہ عقائد بیان کئے جاتے ہیں کہ جن کی بناء پر فریق ثانی کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مرتد اور کافر ہے۔اس ضمن میں اہم وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانتا ہے۔اس لئے یہ دکھانا پڑے گا کہ مرزا صاحب کے اعتقادات کیسے ہیں؟ اور کیا وہ نبی ہو سکتے ہیں یا؟ نہ اور ان کو نبی ماننے سے کیا قباحت لازم آتی ہے؟ اور کیا ان کے اقوال ایسے ہیں کہ ان کی بناء پر انہیں مسلمان قرار نہیں دیا جاسکتا۔اس لئے ان کے اتباع سے مدعا علیہ کو بھی مسلمان [2145] نہیں سمجھا جاسکتا۔

(قادیانیوں کے وجوہ کفر)

سید انور شاہ صاحبؒ گواہ مدعیہ نے ان اصولوں کے تحت جو ان کے بیان کے حوالہ سے اوپر بیان کئے جاچکے ہیں۔ چھ وجوہات ایسی بیان کی ہیں کہ جن کی بناء پر ان کے نزدیک مرزا صاحب باجماع امت کافر اور مرتد قرار دیئے جاسکتے ہیں اور جن کی وجہ سے ان کی رائے میں ہندوستان کے تمام اسلامی فرقے باوجود سخت اختلاف خیال اور اختلاف مشرب کے ان کے کفر وارتداد اور ان کے متبعین کے کفر اور ارتداد پر متفق ہیں۔یہ وجوہات حسب ذیل ہیں:

۱...... ختم نبوت کا انکار اور اس کے اجماعی معنی کی تحریف اور جس مذہب میں سلسلہ نبوت منقطع ہو۔اس کو لعنتی اور شیطانی مذہب قرار دینا۔

۲...... دعویٰ نبوت مطلقہ وتشریعیہ۔

۳...... دعویٰ وحی اور اپنی وحی کو قرآن کے برابر قرار دینا۔

۴...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔

۵...... آنحضرت ﷺ کی توہین۔

۶...... ساری امت کو بجز اپنے متبعین کے کافر کہنا۔

تقریباً یہی وجوہات دیگر گواہان مدعیہ نے بھی بیان کی ہیں۔ اب ذیل میں حسب بیانات گواہان مذکوران وجوہات کی تشریح درج کی جاتی ہے۔

امور نمبر۱ تا۳، ایک ہی نوعیت کے ہیں۔ لہٰذا ان پر جو بحث کی گئی ہے وہ یکجا درج کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں مرزا صاحب کے حسب ذیل اقوال پر جو ان کی مطبوعہ کتب میں موجود ہیں اعتراض کیا گیا ہے۔

۱...... ''اوائل میں میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی [2146] بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص۱۴۹،۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳،۱۵۴)

۲...... ''الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''

(انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۳...... ''مجھے اپنے وحی پر ویسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ، انجیل اور قرآن پاک پر اور کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں گا۔''

۴...... ''میں اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۱، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۵...... ''ہاں یہ نبوۃ تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔'' (ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص۲،۳)

۶...... ''اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے، نہ کہ ہر مفتری، تو اوّل تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی قید نہیں لگائی۔ ماسواء اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔

''اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت

سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ان ھـذا لفی الصحف الا ولیٰ صحف [2147] ابراھیم و موسیٰ ''یعنی قرآنی تعلیم توراۃ میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امرونہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر تورات اور قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔'' (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵،۴۳۶)

اس کتاب کے (حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵) پر لکھتے ہیں: ''کیونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خداتعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔''

(اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے)

اب دیکھو خدا نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ جس کے کان ہوں سنے۔

۸...... ''نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔ بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس امت کو آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جاوے۔ وہ دین، دین نہیں۔ نہ وہ نبی، نبی ہے۔ جس کی متابعت سے انسان خداتعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو [2148] سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی۔ اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کے کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے کہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدائی آواز ہے یا شیطان کی۔ سوایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۳۸،۱۳۹، خزائن ج۲۱ص۳۰۶)

۹...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

۱۰...... ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ...... الخ!'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

۱۱...... ''میں صرف پنجاب کے لئے ہی مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کے واسطے مامور ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۹۳حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۲۰۰)

۱۲...... ''یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے سوا جس قدر ملہم، محدث ہیں۔ گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں شان اعلیٰ رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔''

(تریاق القلوب ص۱۳۱، خزائن ج۱۵ص۴۳۲)

۱۳...... (حقیقت الوحی ص۱۰۳حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۱۰۶) پر عبارت ذیل جاءنی آئیل...... واشار کے تحت ایک نوٹ ہے جس میں لکھا ہے کہ ''اس جگہ آئیل خداتعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے بار بار رجوع کرتا ہے۔''

۱۴...... ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد [2149]مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ص۴۰۶،۴۰۷)

۱۵...... ''حسب تصریح قرآن کریم، رسول اس کو کہتے ہیں کہ جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔'' (ازالۃ الاوہام ص۵۳۴، خزائن ج۳ص۳۸۷)

۱۶...... ایک وحی باالفاظ ذیل درج ہے۔ محمد رسول اللہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ص۲۰۷)

۱۷...... (حقیقت الوحی ص۲۸، خزائن ج۲۲ص۳۰) پر لکھتے ہیں۔ ''مگر ظلی نبوۃ جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔''

۱۸...... (کتاب حق الیقین ص۱۰۲) پر مرزا صاحب کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ''علماء کو نبوۃ کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں جو خاتم النّبیین کا لفظ آیا ہے جس پر الف، لام پڑے

ہیں۔اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوۃ اب بند ہوچکی ہے۔پس اگر کوئی نئی شریعت کا مدعی ہوگا وہ کافر ہے۔‘‘

(قادیانی عبارتوں کے نتائج)

ان حوالہ جات سے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ باالفاظ مولوی مرتضیٰ حسن صاحبؒ گواہ مدعیہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب اور مرزا محمود صاحب اور ان کے تمام متبعین کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوۃ تشریعی کا دروازہ بند ہے۔آپ ﷺ کے بعد جو نبوت تشریعی کا دعویٰ کرے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔قول نمبر۶ میں مرزا صاحب نے اپنی تشریعی نبوت کا کھلے الفاظ میں دعویٰ کیا ہے اور اس میں چند باتوں کی تشریح مرزا صاحب نے خود فرمائی۔ایک یہ کہ شریعت کیا چیز ہے۔جس کی وحی میں امر یا نہی ہو۔[2150]جس نے اپنی امت کے لئے کوئی قانون مقرر کیا ہو وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ یہ تعریف کر کے مرزا صاحب اپنا صاحب شریعت ہونا ثابت کرتے ہیں۔اس لئے مرزا صاحب اپنے اقرار سے خود کافر ہوگئے۔ مرزا صاحب نے یہ بھی صاف فرمادیا ہے کہ وحی میں جو حکم یا نہی ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ حکم نیا ہو۔ بلکہ اگر پہلی شریعت کا بھی حکم اس کے پاس بذریعہ وحی کے آئے تو بھی یہ صاحب شریعت ہونے کے لئے کافی ہے۔مرزا صاحب نے اپنی بہت سی وحی وہ بیان کی ہے جو کہ آیات قرآنی ہیں۔اس لئے وہ بھی مرزا صاحب کی شریعت ہوگئی۔مرزا صاحب نے اس شبہ کا بھی جواب دے دیا کہ صاحب شریعت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی شریعت میں نئے احکام ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ قرآن پہلی کتابوں میں بھی ہے۔ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کے صحیفوں میں بھی۔اب اگر شریعت جدید کے لئے یہ ضروری ہو کہ اس نبی کی شریعت اور وحی اور کتاب میں سب نئے احکام ہوں تو لازم آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی صاحب شریعت نہ ہوں۔ کیونکہ قرآن میں سارے احکام نئے نہیں۔اس کلام کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے انبیاء رسول اللہ صاحب شریعت نبی ہیں۔ ویسے ہی مرزا صاحب بھی صاحب شریعت نبی ہیں۔

مرزا صاحب نے یہ بھی صاف کردیا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ شریعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام اوامر ونواہی اس شریعت اور کتاب اور وحی میں پورے پورے بیان ہونے چاہئیں تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ تمام احکام تورات اور قرآن مجید میں بھی مذکور نہیں اگر تمام احکام قرآن مجید

میں مذکور ہوتے تو پھر اجتہاد کی گنجائش باقی نہ رہتی۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ اگر کوئی مدعی نبوت ایک امر ونہی کا بھی دعویٰ کرے اگرچہ وہ امر ونہی پرانی ہو تو وہ نبی صاحب شریعت کہلایا جائے گا اور اس میں اور رسول اللہ ﷺ میں بایں معنی کچھ فرق نہیں کہ یہ دونوں صاحب شریعت ہیں۔

یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اگر کسی نبی کو خدا کا بھی حکم آوے کہ تجھ کو ہم نے نبی کر کے [2151] بھیجا ہے اور تو لوگوں پر اس حکم کی تبلیغ کر اور جو کوئی اس حکم کو نہ مانے گا وہ کافر ہے۔ تو وہ نبی بھی صاحب شریعت اور نبی تشریعی ہو گیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جو نبی حقیقی ہے اور جو نبی شرعی ہے اس کے لئے نبی تشریعی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مرزا صاحب اپنی تحریر اور اس اقرار کے مطابق کافر ہوئے۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میری کشتی کو کشتی نوح قرار دیا گیا ہے۔ جو اس میں ہوگا وہ نجات پائے گا اور جو ایسا نہ ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ یہ مرزا صاحب کی شریعت کا نیا حکم ہے جس نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کیا۔ مرزا صاحب نے ایک نیا حکم یہ بھی دیا ہے کہ ان کی عورتوں کا نکاح غیر احمدیوں سے جائز نہیں۔ یہ بھی حکم شریعت محمدیہ کے خلاف ہے۔

(یہ نتیجہ بحوالہ کتاب انوار الخلافۃ مرتبہ مرزا محمود صاحب ص۹۳،۹۴ اخذ کیا گیا ہے) مرزا صاحب کی شریعت میں ایک نیا حکم اور یہ بھی ہے جو تمام اسلام کے خلاف ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سے چندہ کی تحریک فرما کر یہ حکم فرمایا ہے کہ جو کوئی چندہ تین ماہ تک ادا نہ کرے گا وہ میری بیعت سے خارج ہے اور بیعت سے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے لئے بھی خدا نے یہ حکم نہیں دیا کہ اگر تین ماہ تک کوئی زکوٰۃ نہ دے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ یہ حوالہ مرزا صاحب کے ایک فرمان سے جو لوح ہدیٰ میں قادیان سے دسمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی، دیا گیا ہے۔ اس فرمان کے چیدہ چیدہ الفاظ حسب ذیل ہیں:

''مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میری انہی سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں...... ہر ایک شخص جو مرید ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس پر کچھ ماہوار مقرر کردے...... جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا...... وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ اس سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا...... اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔'' (اشتہار لنگر خانہ کے انتظام کے لئے، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۶۸،۴۶۹)

[2152] اس کے آگے گواہ مذکورہ آیت ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' کے حوالہ سے بیان کرتا ہے کہ آیت اس امر کی تصریح کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب کوئی نبی آپ ﷺ کے بعد نہیں تو کوئی رسول بھی

آپ ﷺ کے بعد بطریق اولیٰ نہیں۔ کیونکہ رسول نبی ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو نبی ہو وہ رسول بھی ہو اور اس کی تائید میں احادیث متواترہ ہیں۔ جن کو صحابہؓ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ایسی احادیث کا انکار کرنے والا ویسا ہی کافر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کا انکار کرنے والا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ قرآن کا منکر ہوکر بھی کافر ہوا۔ اس کی تائید میں انہوں نے چند ائمہ دین کے اقوال نقل کئے ہیں اور ان سے یہ دکھلانا چاہا ہے کہ احادیث متواترہ میں یہ خبر درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں ہے اور کہ ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کے بعد اس مقام نبوۃ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہے۔ دجال اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگرچہ شعبدہ بازی کرے۔ قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے اور کہ جو شخص دعویٰ نبوت کرے وہ کافر ہے اور پھر ان حوالہ جات سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ عقیدہ کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، یقینی ہے اور اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں ہے۔ کتاب اور سنت سے ثابت ہے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی کسی قسم کی نبوۃ میں نبی نہ بنے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آنا اس کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ پہلے نبی بن چکے ہیں۔ خاتم الانبیاء کے معنی بھی یہی ہیں کہ اپنے عموم سے کسی نبی کو نبوت آپ ﷺ کے بعد نہیں مل سکتی۔ اس کی تائید میں چند دیگر آیات قرآنی اور احادیث بھی پیش کی گئی ہیں۔ جن کی یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں اور ان کا حوالہ دیا جاکر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ انکار ختم نبوت کفر، ادعا نبوت بھی کفر، اور ادعاء وحی بھی کفر ہے۔ البتہ ایک حدیث کا یہاں حوالہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جس پر آگے مدعا علیہ کے جواب کے وقت بحث کی جاوے گی۔ وہ حدیث بایں مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری مثال اور ان انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے تھے اس شخص کی سی ہے کہ جس نے ایک مکان تعمیر [2153] کیا اور بہت اچھا اور بہت خوبصورت اس کو بنایا۔ مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہی۔ لوگ اس مکان کو دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ اس کو کیوں پر نہ کردیا گیا۔ سو میں ہوں وہ اینٹ، اور میں ہوں خاتم النّبیین۔ اس حدیث سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ تعمیر بیت نبوت جو ابتدائے آفرینش سے ہوئی تھی۔ وہ بدوں سرور عالم ﷺ کے ناقص تھی۔ سرور عالم ﷺ کے وجود باجود سے وہ مکمل ہوگئی اور بیت النبوۃ میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ اب اگر کوئی اینٹ ہوگی تو وہ بیت النبوۃ سے نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی شخص مدعی نبوت ہوگا تو خدا نے جو نبوت کا گھر تعمیر کیا ہے وہ اس کا جزو نہیں ہوسکتی۔

مرزا صاحب کے قول نمبر۱۵ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ قرآن کریم سے صراحتاً یہ

بات معلوم ہوئی کہ رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام وقواعد دین جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ اگر مرزا صاحب نے احکام وعقائد اس ذریعہ سے حاصل نہیں کئے تو دعویٰ نبوت جھوٹ ہوا اور جھوٹا مدعی نبوت باتفاق کافر ہوتا ہے۔

مرزا صاحب کے قول نمبر۱۳ سے مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے پر جبرائیل علیہ السلام کے نزول کے مدعی ہیں اور صرف دعویٰ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی شان نبوت ورسالت کا سکہ جمانے کے لئے تمام خصوصیات نبوۃ ولوازمات رسالت کو نہایت جزم اور وثوق کے ساتھ اپنی ذات کے لئے ثابت کرنے میں کسر نہیں چھوڑی۔ جن خصوصیات کی وجہ سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت دوسرے مقربان بارگاہ الٰہی سے ممتاز ہوسکتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر بھی نزول جبرائیل ہوا کرتا ہے اور ان کے وحی والہام قطعی ویقینی ہوا کرتے ہیں۔ اس طرح مرزا صاحب بھی اپنی وحی کو خدا کا کلام کہتے ہیں اور قرآن شریف کی طرح قطعی کہتے ہیں۔ یہ خصوصیات مذکورہ ایسی ہیں جو سوائے انبیاء علیہم السلام اصحاب شریعت کے اور کسی دوسرے مقرب بارگاہ الٰہی میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب حقیقی نبوت کے مدعی تھے اور اپنے آپ کو اس معنی میں نبی اور رسول [2154] ظاہر کرتے تھے جس معنی میں دوسرے انبیاء علیہم السلام کو نبی یا رسول کہا گیا ہے۔

گواہان مدعیہ نے خود مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے بھی یہ دکھلایا ہے کہ وہ خود قبل از دعویٰ نبوت یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور کہ آپ ﷺ آخری نبی ہونے کے معنوں میں خاتم النّبیین ہیں۔ چنانچہ (ازالۃ الاوہام ص۵۲۳، خزائن ج۳ ص۳۸۰) پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ: ''مسیح کیونکر آسکتا ہے اور خاتم النّبیین کی دیوار روئیں اس کو آنے سے روکتی ہے۔''

آگے اس کتاب کے (ص۵۳۴، خزائن ج۳ ص۳۸۷) پر لکھتے ہیں: ''لیکن وحی نبوۃ پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ چکی۔ کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔''

اور کتاب (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰) میں آیت ''ماکان محمد...... خاتم النّبیین '' کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''ہمارے نبی ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ بغیر کسی استثناء کے اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد اگر ہم کسی نبی کے ظہور کے مجوز بنیں گے تو نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد اس کو کھولنے کے قائل ہو جائیں گے اور یہ اللہ کے وعدہ کے خلاف ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کس طرح کوئی نبی آسکتا۔

حالانکہ آپ ﷺ کے بعد وحی کا انقطاع ہو چکا ہے اور نبی آپ ﷺ کے ساتھ ختم ہو چکے ہیں۔‘‘

پھر اس کتاب کے (ص۲۱،خزائن ج۷ص۲۰۱) پر لکھتے ہیں کہ:’’ہزار ہا سال کے گزرنے کے بعد کسی ایسی حالت کا انتظار کیا جاسکتا ہے جس میں دین کی تکمیل ہو۔اگر یہ مانا جائے تو دین کی تکمیل اور اس کے کمال سے فراغت کا سلسلہ بالکل غلط ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ ’’الیوم اکملت لکم دینکم‘‘ جھوٹی خبر ہوگئی اور خلاف واقع ہوگئی۔‘‘

اسی کتاب کے (ص۹۷،خزائن ج۷ص۲۹۶) کے ایک حوالہ سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی پہلے دعویٰ نبوت کو کفر سمجھتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:’’مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور قوم کافرین کے ساتھ مل جاؤں۔‘‘

(ازالۃ الاوہام ص۵۸۳،خزائن ج۳ص۴۱۴) پر لکھتے ہیں کہ:’’یہ ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النّبیین کے بعد پھر جبرائیل کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے۔ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے۔ جو امر مستلزم محال ہے۔وہ محال ہو جاتا ہے۔‘‘[2155]

لیکن اس کے بعد پھر (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵،خزائن ج۲۱ص۱۱۱) میں یہ تحریر فرمایا کہ: ’’میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیش گوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں اور یہ فرمایا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔مگر پھر بھی میں متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو نہ سمجھایا کہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی تو فوت ہو چکا اور وہ واپس نہیں آئے گا۔‘‘

ایک اور جگہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۸،خزائن ج۱۸ص۲۱۲) پر لکھتے ہیں کہ:’’آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النّبیین تھے مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت ’’وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم‘‘ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار

دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔''

آگے (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۱۵) پر لکھتے ہیں کہ: ''یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔''

پھر (حوالہ ایضاً) پر لکھتے ہیں کہ: ''چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوۃ مجھے عطاء کی گئی ہے اور اس نبوۃ کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔''

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ ''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیا میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول [2156] کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے ہیں...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔'' (ملفوظات ج۳ ص۲۷۰) اس عبارت سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ظل اور بروز کے الفاظ محض الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ مراد ان سے حقیقت کاملہ نبوۃ ہے۔

ان تصریحات سے مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ کا یہ استدلال ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبوی سے اپنی نبوۃ کے لئے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ محض لاطائل اور بے معنی سعی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب براہین احمدیہ کے لکھتے وقت اور اس سے مدتوں پہلے اپنی قرآن دانی اور حکم فہمی کے مدعی تھے۔ اگر ان کو اس سے پہلے قرآن کی رو سے کسی نئے نبی کے آنے کا انکار تھا تو بعد میں قرآن کی کون سی آیت اتری یا نبی کریم ﷺ کی کون سی حدیث پیدا ہوئی جس کی بناء پر مرزا صاحب نے نبوت کا ادعاء کیا۔ خاتم النّبیین کی آیت ''الیوم اکملت لکم '' کی آیت اس وقت بھی قرآن میں موجود تھیں۔ یہ ہر دو آیتیں قسم اخبار میں سے ہیں اور اوامر ونہی کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر ادعائے نسخ سے پناہ لے کر کوئی تاویل کی جاوے تو اوامر ونواہی میں جاری ہوسکتی ہے۔ اخبار میں نہیں ہوسکتی۔ یہ مسئلہ تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلمہ اور متفق علیہ ہے۔ پھر کیونکر از روئے قرآن یا حدیث اپنے کو ادعاء نبوۃ میں صادق کہہ سکتے ہیں۔

ختم نبوت کے معنی کو جیسا کہ عام عقیدہ ہے مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں اور اپنے کلام میں اس طرح اس کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن صرف اپنی خوش خیالی کو باقی رکھنے کے لئے بے محل

اور خلاف محاورات عرب تاویل کر کے جان بچانے کی کوشش کی ہے۔

آگے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے خاتم النّبیین کے بعد بروزی طور پر اپنے آپ کو نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر خود انہی کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خاتم ہو اس کا بروز بھی نہیں ہوسکتا۔[2157] چنانچہ وہ اپنی کتاب (تریاق القلوب ص۱۵۶، خزائن ج۱۵ ص۴۷۷ حاشیہ) پر لکھتے ہیں: ''مگر مہدی معہود بروزات کے لحاظ سے بھی دنیا میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے۔''

اس کتاب (تریاق القلوب ص۱۵۶، خزائن ج۱۵ ص۴۷۸ حاشیہ) پر لکھتے ہیں کہ: ''یہ بعض اکابر اولیاء کے مکاشفات ہیں اور اگر احادیث نبویہ کو بغور دیکھا جاوے تو بہت کچھ ان سے ان مکاشفات کو مدد ملتی ہے۔ لیکن یہ قول اس حالت میں صحیح ٹھہرتا ہے جب کہ مہدی معہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص مان لیا جاوے۔''

اس حوالہ سے مرزا صاحب کا بروزی اور ظلی نبی ہونے کا دعویٰ بھی غلط ثابت ہوتا ہے اور یہ ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین والمرسلین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص اپنے لئے ادعا نبوت کرے یا کسی دوسرے کو نبی مانے تو وہ تمام اہل اسلام کے نزدیک کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اس کی تائید کہ ظلی اور بروزی الفاظ محض الفاظ ہی ہیں اور کہ دراصل مرزا صاحب کی مراد حقیقی نبوت سے ہے۔ مرزا صاحب کے صاحبزادے بشیر محمود صاحب کی ایک تحریر سے ہوتی ہے۔ جو اخبار الفضل مورخہ ۲۶؍نومبر ۱۹۱۳ء کے حوالہ سے مدعیہ کے گواہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحبؒ نے نقل کی ہے اور جو باالفاظ ذیل ہے: ''ہم جیسے خداتعالیٰ کی دوسری وحیوں میں حضرت اسماعیل، حضرت ادریس علیہم السلام کو نبی پڑھتے ہیں۔ ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں۔ بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوۃ کا ثبوت ہم دیتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں۔ مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ خداتعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی اور ظلی نبی نہیں کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے اس کو ان الہامات کے تحت کریں گے۔''

[2158] اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے یہ الفاظ انکساری اور تواضع کے طور پر لکھ دیئے ہیں۔ ورنہ ان کے معنی مراد نہیں ہیں۔ مرزا صاحب جہاں اپنے آپ کو بروزی یا

ظلی یا مجازی نبی کہتے ہیں۔اس کا مطلب صرف حقیقی نبی سمجھنا چاہئے۔

اسی طرح خلیفہ دوم اخبار الفضل مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۱۵ء ہینڈ بل ص۳ کی سطر ا میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’مسیح موعود کو نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ کو جو سید المرسلین و خاتم النّبیین ہیں۔امتی قرار دینا ہے اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔‘‘

ختم نبوت اور انقطاع وحی پر مولوی محمد حسین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک اور دلیل پیش کی ہے۔وہ یہ کہ قرآن شریف پر مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔جس کی توجیہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے آدم علیہ السلام سے وحی نبوت کے جاری ہونے کے سلسلہ کی خبر دی ہے۔یہ ابتداء وحی اور آغاز وحی ہے۔اس کے بعد ہم نوح علیہ السلام کے زمانہ تک پہنچتے ہیں۔قرآن شریف سے پتہ لیتے ہیں کہ آیا سلسلہ نبوت جاری ہے یا نہ، جواب ملتا ہے کہ ہاں جاری ہے۔چنانچہ ارشاد فرمایا گیا ہے۔’’ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب‘‘اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ذریت میں سلسلہ نبوت جاری ہے اور ذریت ابراہیم علیہ السلام میں بھی ابھی سلسلہ نبوت جاری ہے۔دوسری بات اس سے یہ ثابت ہوئی کہ نبوۃ کا ظرف اور محل آل ابراہیم ہی ہے۔جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ اللہ عزاسمہ نے حضرت ابراہیم کی اولاد میں دو شعبہ قرار دیتے ہیں۔ایک ’’بنی اسحاق‘‘جن میں پہلے نبوت کا سلسلہ جاری رہا اور بہت انبیاء ان میں آئے اور یہ سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا۔دوسرے ’’بنی اسماعیل‘‘جن میں آنحضرت ﷺ تک کوئی نبی نہ آیا۔اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام [2159] کے زمانہ کی طرف نگاہ کی جائے تو قرآن شریف سے یہ معلوم ہوگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے۔چنانچہ ارشاد ہے۔’’ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل‘‘اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے اور کئی ایک رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے۔جیسا کہ لفظ ’’الرسل‘‘سے ظاہر ہے۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت آتا ہے تو قرآن کریم سے سوال ہوتا ہے کہ آیا بکثرت انبیاء بھی آئیں گے؟ یا کیا ہوگا؟ تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔’’واذ قال عیسی ابن مریم‘‘خداوند سبحانہ تعالیٰ نے یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر اسلوب جواب کا بالکل بدل دیا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول تمہاری طرف ہو کر آیا ہوں مجھ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی

کتاب توراۃ جو خدا کی طرف سے ان کو عطاء ہوئی ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی کہ جو میرے بعد آئے گا۔ نام اس کا احمد ہوگا۔ قرآن کریم نے اس سے پہلے رسل کے لفظ سے عام طور پر رسولوں کے آنے کی خبر دی تھی اور یہاں ایک خاص رسول کی خبر دے کر اس کے نام سے مشخص اور معین فرمایا۔ یہ اسلوب صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند تعالیٰ احمد ﷺ پر نبوت کو ختم کر رہا ہے اور عام طور پر جو رسولوں کے آنے کا اسلوب تھا۔ اس کو بدل کر ایک خاص معین شخص کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کا زمانہ آتا ہے تو ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے آنے کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے یا بند ہو جاتا ہے؟ تو قرآن کریم فرماتا ہے۔ ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' یہ بات قابل غور ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مختلف انبیاء کے زمانہ میں سلسلہ نبوت جاری رہنے اور رسل کے آنے کی اطلاع دی اور آنحضرت ﷺ پر آ کر اس اطلاع کے برخلاف جو بصورت اجراء نبوت بمثل سابق ایسی اطلاع دی جانی ضروری تھی۔ جیسا کہ پہلے دی گئی۔[2160] ختم نبوت کا اعلان کر دیا۔ جس سے قطعاً اور یقیناً یہ بات معلوم ہوئی کہ قرآن کریم مجموعی طور پر ختم نبوت کا اعلان کر رہا ہے۔''

(ختم نبوت اور احادیث)

اس ضمن میں دو احادیث کا حوالہ جو گواہ مذکور نے دیا ہے اور دیگر گواہان مدعیہ کے بیانات میں بھی موجود ہے۔ دیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ فریق ثانی کے جواب میں یہ حدیثیں بحث طلب ہیں۔ ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں انبیاء آتے رہے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی آ جاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلیفہ ہوں گے۔ پس بہت ہوں گے۔

دوسری حدیث یہ ہے کہ جنگ تبوک پر جاتے ہوئے آپ ﷺ نے جب حضرت علیؓ کو اہل بیت کی نگرانی کے لئے چھوڑا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ آپ (ﷺ) مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے، جیسا کہ ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔'' اگر نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد اور تشریعی یا غیر تشریعی جاری ہوتی تو حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ ''لا نبی بعدی'' کہہ کر اس وصف سے محروم نہ کرتے۔ گواہ مذکور نے قرآن مجید سے ختم نبوت کی ایک اور

یہ دلیل بھی پیش کی ہے کہ سورۂ آل عمران پارہ تیسرا کی آیت ’’قل امنا باللہ وما انزل الینا...... الخ!‘‘ سے اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا کہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل کی گئی وہ زمانہ ماضی میں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں انہی انبیاء پر ایمان لانے کی ترغیب دی۔ جو آنحضرت ﷺ سے پہلے ہو چکے ہیں اور کسی ایسے نبی کے لئے ایمان لانے کی تاکید نہیں کی جو آپ کے بعد ہو۔ اگر کوئی نبی آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والا ہوتا تو ضرور اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ایمان لانے کی تاکید فرماتا۔ سورۂ بقرہ کی ایک اور آیت ’’والذین یؤمنون بما انزل الیک...... الخ!‘‘ میں بھی خداوند تعالیٰ نے انہی کو ہدایت پر قائم رہنے والا اور ’’مفلحون‘‘ فرمایا ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کی وحی پر اور آپ سے [2161] پہلے انبیاء علیہم السلام کی وحی پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور قرآن کریم نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر جگہ وحی کے ساتھ لفظ قبل کو ملایا ہے تاکہ یہ بات ثابت نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے ہی وحی نبوت اور انبیاء علیہم السلام آئے ہیں۔ چنانچہ اس کی تائید میں مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے سورہ سبا پارہ نمبر۲۲ کی آیت ’’وما ارسلنک الا کافۃ للناس...... الخ!‘‘ سے یہ استدلال کیا ہے کہ متقی بننے کے لئے صرف ان چار چیزوں کی ضرورت ہے جو اس آیت میں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو وہ وحی ہے جو آنحضرت ﷺ کی طرف نازل کی گئی۔ دوسری وہ جو آپ سے پہلے لوگوں پر نازل کی گئی۔ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد بھی کسی وحی پر انسانوں کی نجات اور ارتقاء کی مدار ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے بھی یہاں ذکر فرما دیتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور نئی بات کی، یا نئی وحی کی، متقی بننے کے لئے حاجت نہیں اور نہ ہی اس کے آنے پر یا اس کے ماننے پر انسانوں کی نجات کا دارومدار ہے۔

ختم نبوت کے بارہ میں مرزا صاحب کی ایک اور تحریر بہت واضح ہے جس کا ذکر مولوی مرتضیٰ حسن صاحبؒ گواہ مدعیہ کے بیان میں ہے۔ مرزا صاحب اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص۵۴۴، خزائن ج۳ ص۳۹۴) پر لکھتے ہیں کہ: ’’یہ بات ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ خاتم النّبیین کے بعد مسیح ابن مریم رسول کا آنا فساد عظیم کا موجب ہے۔ اس سے یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ وحی نبوت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائے گا یا قبول کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ مسیح ابن مریم کو لوازم نبوت سے الگ کر کے اور محض ایک امتی بنا کر بھیجا اور یہ دونوں صورتیں ممتنع ہیں۔‘‘

اس طرح (ازالہ اوہام ص۵۷۶، خزائن ج۳ ص۴۱۱) پر لکھتے ہیں کہ: ’’ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا۔ بلکہ وہ مطاع صرف اور اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے۔ اب یہ

سیدھی سیدھی بات ہے کہ جب حضرت مسیح ابن مریم نازل ہوئے اور حضرت جبرائیل لگاتار آسمان سے وحی لانے لگے اور وحی کے ذریعہ انہیں تمام اسلامی عقائد اور [2162] صوم صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور جمیع مسائل فقہ کے سکھلائے گئے۔ تو پھر بہرحال یہ مجموعہ احکام دین کا کتاب اللہ کہلائے گا۔ اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر اور پھر وحی مدت العمر تک منقطع ہو جائے گی اور کبھی جبرائیل نازل نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ مسلوب النبوۃ ہو کر امتیوں کی طرح بن جائیں گے تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل لائیں اور پھر چپ ہو جائیں۔ یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔ کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النّبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوۃ لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔''

اس سے مدعیہ کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے اس کی تصریح کر دی ہے کہ کوئی نبی مطیع یعنی امتی نہیں بن سکتا۔ بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب مرزا صاحب نبی ہوئے تو انہوں نے اس وحی کی اتباع کی۔ جو ان پر نازل ہوئی یا قرآن کی، اگر قرآن کی اتباع کی تب بھی مرزا صاحب کافر۔ کیونکہ ان کو اپنی وحی کی اتباع کرنی چاہئے تھی اور اگر اپنی وحی کی اتباع کی تب بھی کافر کیونکہ قرآن کو چھوڑا۔ کتاب ازالۃ الاوہام مرزا صاحب کے دعویٰ کے کچھ عرصہ بعد تحریر ہوئی اور اس وقت تک وہ خاتم النّبیین کے وہی معنی سمجھتے رہے جو ساری دنیا نے سمجھے اور ایک نبی کا آنا اور ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام کا اترنا اور ایک فقرہ کہنا کہ تم قرآن کا اتباع کرو۔ یہ سب چیزیں مرزا صاحب کے نزدیک ختم نبوۃ کے مخالف تھیں اور اس سے مہر نبوت ٹوٹتی تھی۔

[2163] ہر صدی میں کم از کم ایک مجدد آتا ہے۔ ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ دنیا میں جو لوگوں سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس پر لوگوں کو متنبہ کریں اور بالخصوص ایسے امور اور عقائد کی نسبت کہ جن سے انسان کافر ہو جائے۔ علاوہ ازیں امت میں بے شمار اولیاء، ابدال اقطاب گزرے اور تمام صحابہ کرامؓ ان میں سے کسی نے خاتم النّبیین کے یہ معنی نہیں کئے۔ جو مرزا صاحب نے اب بیان کئے ہیں۔ اس لئے جو معنی ختم النبوۃ کے اب تجویز کئے ہیں۔ جس کی بناء پر نبوت کا جاری رہنا اور وحی

نبوت کا جاری رہنا ضروری ہے اور جس مذہب میں وحی نبوت نہ ہو۔ وہ مذہب مرزاصاحب کے نزدیک لعنتی اور شیطانی مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔

اس بناء پر اگر یہ معنی صحیح ہیں تو جب تک مرزاصاحب کا مذکورہ بالا عقیدہ رہا۔ مرزاصاحب بھی کافر ہوئے اور ان سے پہلے جتنے مسلمان اس عقیدہ پر گزرے وہ سب کے سب کافر ہوئے اور اگر مسلمانوں کا اور مرزاصاحب کا عقیدہ سابقہ صحیح تھا تو پہلے لوگ تو مسلمان اور مرزاصاحب اس عقیدہ کے بدلنے کے بعد کافر ہوگئے۔ یہ نتائج مولوی مرتضٰی صاحبؒ کے بیان سے اخذ ہوتے ہیں۔ آگے وہ یہ کہتے ہیں کہ مرزاصاحب نے یہ کہا ہے کہ جو امر مستلزم محال ہے وہ محال ہوتا ہے۔ اس سے اگر مراد محال عقلی ہے تو اس کا اخفاء ناجائز ہے۔ بالخصوص تیرہ سو برس تک جب کہ صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین اور ائمہ فقہائے کہ جنہوں نے عقلی امور کی بال کی کھال نکال دی ہے اور اگر محال سے مراد شرعی ہے تو وہ بھی مخفی نہیں رہ سکتا۔ بالخصوص اتنے زمانہ تک اور اتنے علمائے متبحرین پر اور مجددین پر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزاصاحب کا اس کلام کے لکھنے تک یہی عقیدہ تھا کہ خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ کوئی جدید یا قدیم نبی آ ہی نہیں سکتا۔ علماء امت نے جو مسئلہ ختم النبوۃ پر اجماع بیان کیا ہے اور جس آیت کے معنی لکھے ہیں اور وہ معنی مرزاصاحب کے مسلمات میں سے ہیں۔ وہی حق ہے اور اب جو اس معنی سے انکار کرے وہ کافر اور بے شک کافر ہے ایک اور کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰، ۲۰۱) پر مرزاصاحب نے جو [2164] کچھ لکھا ہے اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ: ''عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارہ میں کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اس کلام کو جو احادیث میں آیا ہے ظاہر معنی پر حمل کرے۔ اس واسطے کہ یہ آیت ''ما کان محمد ابا احد '' خاتم النّبیین کے مخالف ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور اس میں کسی کی استثناء نہیں کی اور پھر اس خاتم الانبیاء کی خود اپنے کلام میں تفصیل فرمائی۔ ''لا نبی بعدی '' سے جو سمجھنے والوں کے لئے بیان واضح ہے اور اگر ہم یہ جائز رکھیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے تو لازم آتا ہے کہ دروازہ وحی نبوت کا بعد بند ہونے کے کھل جائے اور آپ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے۔ حالانکہ وحی منقطع ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ کیا ہم اس کا اعتقاد رکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور خاتم الانبیاء وہ بنے نہ ہمارے رسول مقبول ﷺ۔''

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مرزاصاحب نے اس میں اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ خاتم الانبیاء کی تفسیر بغیر کسی استثناء کے رسول اللہ ﷺ نے اس کلام میں فرمائی کہ ''لا نبی

بعدی ''اور معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے نزدیک خاتم النّبیین کی تفسیر ''لا نبی بعدی '' ہے اور خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس میں کسی نبی بروزی ظلی وغیرہ کی قید نہیں اور اب لا نبی بعدی کا یہ معنی لینے کہ اس سے مراد خالص وہ نبی ہے جو مستقل نبی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے الگ ہو کر اس نے نبوت حاصل کی ہو۔ کیونکہ یہ معنی مرزا صاحب کے نزدیک بھی غلط ہیں اور اب یہ معنی کرنے ہرگز قابل پذیرائی نہیں۔ مرزا صاحب خاتم کے یہ معنی کرتے ہیں کہ رسول کریم مہر ہیں اور آپ کے منظور کرنے سے نبی بنتے ہیں۔ کتاب (حقیقت النبوۃ ص۲۶۶ حصہ اوّل ضمیمہ نمبر۱) پر لکھتے ہیں کہ: ''چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النّبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی [2165] محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہا۔ نہ کوئی اور۔''

سید انور شاہ صاحب گواہ مدعی اس سے یہ مطلب اخذ کرتے ہیں کہ میں آئینہ بن گیا ہوں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا اور مجھ میں تصویر اتر آئی ہے رسول کریم ﷺ کی۔ اس سے مہر نبوت نہ ٹوٹی۔ یہ تمسخر ہے خدا اور خدا کے رسول ﷺ کے ساتھ۔

(سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین)

اب باقیماندہ وجوہات تکفیر میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ آنحضرت ﷺ کی توہین اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین کے بارہ میں گواہان مدعیہ کے بیانات کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مرزا غلام احمد صاحب کی حسب ذیل تحریروں پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مرزا صاحب اپنی کتاب (دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۰۰) پر لکھتے ہیں: ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس پر عطر ملا تھا یا اپنے ہاتھوں یا سر کے بالوں سے اس کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ علیہ السلام کا نام ''حصور'' رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ ص۲۸۸) پر لکھتے ہیں کہ: ''پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی نام کیوں رکھا۔''

آگے (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹) پر لکھتے ہیں کہ: ''آپ کو گالیاں

دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔''

اس (حوالہ ایضاً) پرآگے کہتے ہیں کہ:''میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔''

آگے (حوالہ ایضاً) ہے کہ:''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱) پر ہے کہ:''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی [2166] زنا کار اور کسبی تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

آگے (حوالہ ایضاً) پر لکھتے ہیں کہ:''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے۔''

آگے ہے کہ:''سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''

یہ گالیاں یسوع کا نام لے کر ضمیمہ انجام آتھم میں درج کی گئی ہیں۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ مرزاصاحب کے نزدیک یسوع اور مسیح ایک تھے۔ کیونکہ مرزاصاحب اپنی کتاب (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲) پر فرماتے ہیں کہ:''مسیح ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

اسی طرح اپنی کتاب (کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱) پر لکھتے ہیں کہ:''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب سے نقصان پہنچا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے۔ اے مسلمانو! تمہارے نبی ﷺ تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹) پر ہے:''جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توراۃ میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا۔ ان کتابوں میں ان کا نام ونشان بھی نہیں پایا جاتا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰) پر لکھتے ہیں:''اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب ''طالمود'' سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔''

آگے (حوالہ ایضاً) پر ہے کہ:''آپ کے حقیقی بھائی آپ کی ان حرکات سے آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔''

(کتاب ست بچن ص۱۷۱ حاشیہ، خزائن ج۱۰ص۲۹۵) پر لکھتے ہیں کہ:’’یہ درخواست بھی صریح اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۰) پر ہے کہ:’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘

اور (انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱ حاشیہ) پر ہے کہ:’’آپ [2167] نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی ایسی بیماریوں کا علاج کیا۔مگر آپ کی بدقسمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اس تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں ہے۔ بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھوں میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا۔‘‘

اسی کتاب (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹، خزائن ج۱۱ص۲۹۳) پر آگے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:’’خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں کوئی خبر نہیں دی کہ یسوع کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹ مار رکھا اور آنے والے نبی کے مقدس وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلے مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔‘‘

اور کتاب (ست بچن ص۱۶۷،۱۶۸، خزائن ج۱۰ص۲۹۱) پر لکھتے ہیں:’’اور بالخصوص یسوع کے دادا صاحب داؤد نے تو سارے برے کام کئے۔ایک بیگناہ کو اپنی شہوت رانی کے لئے فریب سے قتل کرایا اور دلالہ عورتوں کو بھیج کر اس کی جورو کو منگوایا اور اس کو شراب پلائی اور اس سے زنا کیا اور بہت سا مال حرام کاری میں ضائع کیا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ص۱۲۱) پر’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیوں کو غلط قرار دیا گیا ہے۔‘‘

(ازالۃ الاوہام ص۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج۳ص۲۵۴) پر درج ہے کہ:’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس سال تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ص۱۸) پر لکھتے ہیں کہ:’’مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک

مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم [2168] تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی...... مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔ نہ قابل اعتراض۔“

(ازالہ اوہام ج۱ ص۷، خزائن ج۳ ص۱۰۶) پر مرزا صاحب مولویوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ: ”اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔ اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔“

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳) پر لکھتے ہیں کہ: ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے کا نام غلام احمد رکھا۔“

پھر (حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹) پر لکھتے ہیں کہ: ”جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو ان کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ وسوسہ شیطانی ہے کہ کہا جائے کہ کیوں تم اپنے تئیں مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیتے ہو۔“

مولوی انور شاہ صاحبؒ نے لفظ یسوع کی اصل یہ بتائی ہے کہ یہ دراصل عبرانی لفظ ہے اور عبرانی میں ایشوع بمعنی نجات دہندہ تھا۔ ایشوع سے یسوع بنا اور زبان عربی میں آ کر لفظ عیسیٰ بنا اور یہ تعریب قرآن سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ نزول قرآن سے پہلے عرب کے نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو عیسیٰ ہی بولتے تھے۔

(ازالۃ الاوہام ص۳۰۴، ۳۰۶ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۵، ۲۵۶) پر لکھتے ہیں کہ: ”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل ترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔ کیونکہ عمل ترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔ ایسے ایسے عجائبات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۸) پر لکھتے ہیں کہ: ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے۔“

[2169] ان عبارات سے یہ نتائج نکالے گئے ہیں کہ مرزا صاحب یہ بخوبی جانتے تھے۔ یسوع مسیح ایک ہی شخص ہے جیسا کہ ان کی اپنی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہ نہیں کہہ

سکتے کہ انہوں نے یسوع کے نام سے جو کچھ کہا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام مراد نہیں ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ ان میں سے بعض فقرات عیسائی پادریوں کے جوابات میں الزامی صورت میں بیان کئے گئے ہیں تو یہ جواب بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ان فقرات میں اس قسم کے الفاظ کہ ''حق بات یہ ہے'' وغیرہ وغیرہ! الزامی جوابات نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مرزاصاحب کی اپنی تحقیق کا نتیجہ شمار ہوں گے۔ نیز دافع البلاء کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے نزدیک بھی عیسیٰ علیہ السلام کو حصور نہ کہنے کے لئے مذکورہ بالا قصے مانع تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی جو عالم الغیب ہے یہ بات محقق تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں یہ عیوب موجود ہیں۔ اس لئے اس کا نام ''حصور'' نہ رکھا اور جو گالیاں مرزاصاحب نے پہلے ''انجام آتھم'' میں عیسیٰ علیہ السلام کو دی تھیں وہی یہاں مذکور ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکبازی اور راست گوئی کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے اور قرآن نے ان کی شان میں کہا ہے کہ ''وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین'' رسولوں کو دنیا میں صرف اس لئے بھیجا جاتا ہے کہ لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور ان کی اطاعت کریں۔ مرزاصاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں نہایت گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کے معجزات کو مسمریزم کہا ہے۔ حالانکہ مسمریزم اقسام سحر اور توجہ نفسانی کا ایک شعبہ ہے کہ جس کا کسی پاکباز یا نیک آدمی کے ساتھ اختصاص نہیں کیا جاسکتا۔ ہر بداخلاق بلکہ کافر تک اس کا عمل کر سکتا ہے اور پھر ایسے معجزات کو جس کو قرآن کریم نے نہایت شان اور عظمت سے ذکر فرمایا ہے۔ عمل ترب یا مسمریزم کہنا نہایت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو معجزات ثابت کئے گئے ہیں ان کو آج تک تمام علمائے امت اور عامتہ المسلمین قبول کرتے رہے۔ مرزاصاحب نے ان کو مسمریزم وغیرہ کی طرف منسوب کر کے خواہ مخواہ ایک [2170] رخنہ اندازی فرمائی۔ ان کا عیسیٰ علیہ السلام کی اس طرح توہین کرنی ایک وجہ کفر ہے۔ چنانچہ مرزاصاحب نے بھی اپنی کتاب (ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰) پر جو عبارت بالفاظ ذیل: ''شاید کسی صاحب کے دل میں یہ بھی خیال آوے...... تا موجب نزول غضب الٰہی'' درج کی ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ ''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے اور کسی نبی کا اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔''

اس کی تائید میں منجانب گواہان مدعیہ چند سندات قرآن واحادیث اور اقوال بزرگان پیش کئے گئے ہیں۔ جن کی یہاں تفصیل درج کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف مختصراً یہ درج کیا جاتا

ہے کہ سید انور شاہ صاحبؒ گواہ مدعیہ نے یہ کہا ہے کہ سب اور ناسزا کہنا۔ پیغمبروں کو اور طعن کہنا سرچشمہ ہے جمیع انواع کفر کا اور مجموعہ ہے جملہ گمراہیوں کا اور ہر کفر اس کی شاخ ہے اور کسی نبی کی ادنیٰ توہین کرنا بھی کفر ہے، اور کہ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جس نے ناسزا کہا نبی کریم کو یا تنقیص کی مسلمان ہو یہ شخص یا کافر۔ سزا اس کی قتل ہے اور علماء نے کہا ہے کہ تعریض کرنا خدا کی سب کا، یا رسول کی سب کا، ارتداد ہے اور موجب قتل ہے۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ علماء نے جب توراۃ اور انجیل محرف سے کوئی چیز محرف نقل کی ہے۔ ان سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ کتابیں تحریف شدہ ہیں۔ مرزا صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نالائق تھے۔ علماء کے طریق میں اور مرزا صاحب کے طریق میں کفر اور اسلام کا فرق ہے۔

مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو یوسف علیہ السلام سے بھی افضل کہا ہے اور کتاب (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) پر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ: ’’ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘

اور یہ کہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں۔ کتاب (ازالۃ الاوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰) سے مرزا صاحب کا ایک اور شعر نقل کیا گیا ہے جو بالفاظ ذیل ہے:

’’اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تابنہد پابمنبرم‘‘

مولوی انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے یہود اور نصاریٰ کے عقائد کی بیخ کنی کی ہے اور ایک حرف موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کی ہتک کا اشارۃً یا کنایۃً نہیں فرمایا۔ [2171] اب اس عنوان توہین انبیاء کے دوسرے ہیڈنگ پر گواہان مدعیہ کے پیش کردہ دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔

(توہین انبیاء کے حوالہ جات)

توہین انبیاء کے تحت گواہان مدعیہ نے یہ دکھلایا ہے کہ مرزا صاحب نے نہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی توہین کی ہے۔ بحوالہ کتاب (حقیقت النبوۃ ص۲۶۵، ۲۶۶) مرزا صاحب کے اس قول سے کہ: ’’میں بروزی طور وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔‘‘

یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ مرزا صاحب کو نبوت ملنے سے خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آنے کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ مرزا صاحب اور سرور عالم ﷺ ایک ہوں جو عقلاً اور نقلاً باطل ہے اور اگر رسول اللہ ﷺ بطریق تناسخ معاذ اللہ مرزا صاحب ہوئے تو تناسخ کفر اور اگر یہ معنی ہیں کہ سایہ ذی سایہ کا عین ہوتا ہے تو یہ ایسی باطل بات ہے کہ دنیا جانتی ہے۔ کسی شخص کا سایہ ذی سایہ نہیں ہوسکتا تو اب مرزا صاحب کا نبی ہونا۔ رسول اللہ ﷺ کا نبی ہونا نہیں ہے۔ اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ سایہ اور ذی سایہ ایک ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ ظل اللہ ہیں اور اس طرح وہ نعوذ باللہ عین خدا ہیں اور مرزا صاحب عین محمد (ﷺ) ہیں تو اس سے صاف یہ نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب عین خدا ہوئے۔ اگر ظل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ذی ظل کی کوئی صفت اس میں آ جائے تو ایسی ظلیت تمام دنیا کو حاصل ہے۔ بہرحال مرزا صاحب کا دعویٰ اتحاد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ رسول اللہ ﷺ کی کھلی توہین ہے۔

مرزا صاحب کے اس قول سے کہ ''تمام کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں۔ نبی کریم کے ظل ہیں۔'' معلوم ہوتا ہے کہ بروزی اور ظلی نبوت کوئی کم یا گھٹیا درجہ نبوت نہیں۔ کیونکہ ظل اور بروز کے لفظ سے یہ دھوکا پڑ سکتا تھا کہ مرزا صاحب کی مراد یہ ہوگی کہ آئینہ میں جیسے کسی شخص کا عکس پڑتا ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب میں بھی کمالات محمدیہ اور نبوت کا عکس پڑا ہے۔[2172] مگر مرزا صاحب نبی نہیں ہے۔ اس واسطے کہ کسی شخص کا عکس جو آئینہ میں ہے اس ذی عکس کی کوئی حقیقی صفت نہیں ہوسکتی۔ مرزا صاحب کی اس عبارت نے اس شبہ کو ایسا صاف اور حل کر دیا ہے کہ شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔ مرزا صاحب کا لفظ ظل عکس اور بروز کا ہے۔ مگر مراد ہے۔ حقیقت کاملہ نبوت۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ جتنے انبیاء گذرے ہیں وہ سب رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک صفت میں ظل تھے اور باوجود اس ایک صفت میں ظل ہونے کے وہ مستقل نبی صاحب شریعت تھے اور حقیقی نبی تھے اور مرزا صاحب تمام صفات میں ظل ہیں تو ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب تمام نبیوں سے بڑے تھے اور یہ ایک بہت بڑا کفر ہے۔ مرزا صاحب بار بار تحریر کرتے ہیں کہ پہلے نبیوں کی نبوت براہ راست اور میری نبوت فیض محمدی کا اثر ہے۔ ان کا یہ قول بھی غلط ہو جاتا ہے اس واسطے کہ جب ہر ایک نبوت ان کے نزدیک آپ کا فیض تھا۔ اس طرح مرزا صاحب کی نبوت بھی آپ کا فیض ہے۔ لہٰذا یہ فرق کرنا بھی باطل ہوا۔

مرزا صاحب کے ایک اور قول سے جو (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۵۶، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۷) سے نقل کیا گیا ہے اور جو بالفاظ ذیل ہے۔

''غرض جیسا کہ صوفیوں کے نزدیک مانا گیا ہے کہ مراتب وجوددوریہ ہیں۔ اسی طرح ابراہیم نے اپنی خواور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے قریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد پھر عبداللہ پسر عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا اور محمد کے نام سے پکارا گیا۔''

سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ:

الف...... اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ سرور عالم ﷺ کوئی چیز نہیں رہتے اور آپ کا تشریف لانا بعینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔ گویا کہ ابراہیم علیہ السلام کے یہ دور ہیں۔ گویا اصل ابراہیم علیہ السلام رہے اور آئینہ رسول اللہ ﷺ ہوئے اور چونکہ ظل اور صاحب ظل میں مرزا صاحب کے نزدیک عینیت ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے کو عین محمد کہتے ہیں تو جب محمد ﷺ بروز ابراہیم علیہ السلام [2173] ہوئے تو عین ابراہیم علیہ السلام ہوئے۔ اس سے صاف لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی وجود بالاستقلال نہیں اور نہ ان کی نبوت کوئی مستقل شئ ہے۔

ب...... رسول اللہ ﷺ ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوئے اور خاتم النّبیین آپ ہوئے کہ خاتم بروز اور ظل ہوتا ہے۔ صاحب ظل اور اصل نہیں ہوتا۔ اس طرح مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے بروز ہوئے تو خاتم النّبیین مرزا صاحب ہوئے نہ کہ آنحضرت ﷺ۔

ج...... جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوئے تو جملہ کمالات نبوت اگر مجتمع ہوں گے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ہوں گے نہ کہ آنحضرت ﷺ میں۔ یہ باطل اور بے معنی ہے۔

اس کے علاوہ یہ مضمون بھی فی نفسہ کہ آنحضرت ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بروز ہوں اور ابراہیم علیہ السلام آنحضرت کے بروز ہوں۔ بے معنی اور فضول ہے اسلام میں جنم کا عقیدہ کفر ہے اور یہ ہے حقیقت مرزا صاحب کے نزدیک مجازی اور ظلی اور بروزی کی۔ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے سلسلہ میں مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے حسب ذیل مزید واقعات بیان کئے ہیں۔

کسی کے توہین کرنے کے یہ معنی ہیں کہ یا تو اس میں کوئی عیب جسمانی ظاہر کیا جائے یا کسی بداخلاقی کے ساتھ اس کو متہم کیا جائے یا کسی کے لقب کو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے سرفراز فرمایا ہے۔ اس کا اپنے لئے دعویٰ کیا جائے یا کوئی ایسی چیز اس کے سامنے یا اس کی شان میں کہی جائے۔ جس سے اس کی دل آزاری ہو۔ چنانچہ چند آیات قرآنی جن میں اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی پاک محمد ﷺ کو چند مراتب اور مقامات عالیہ سے مشرف فرمایا ہے۔ اگر کوئی شخص

اپنے اوپر چسپاں کرے تو لامحالہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی سمجھی جائے گی۔

چنانچہ آیات ذیل[2174] آیت ''سبحان الذی اسریٰ بعبدہ...... الخ!'' جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شان معراج کا ذکر فرمایا گیا۔

دوسری آیت ''ثم دنیٰ فتدلیٰ...... الخ!'' جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جو قرب الٰہی جناب رب العزت سے حاصل ہوا تھا۔ یا بقول دیگر جبرائیل علیہ السلام سے ذکر ہوا ہے۔

وآیت ''انا فتحنالك فتحاً مبینا...... الخ!''

وآیت ''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ...... الخ!''

وآیت ''انا اعطیناك الکوثر...... الخ!''

مرزاصاحب نے اپنے اوپر نازل ہونی بیان کی ہیں اور مقام محمود کو بھی اپنے حق میں تجویز کیا ہے اور ان اشعار میں جو آگے بیان کئے گئے ہیں کسی نبی کی استثناء نہیں کی گئی۔ ہمارے نبی کریم بھی انبیاء کی جماعت میں داخل ہیں۔ لفظ انبیاء کسی خاص نبی کے ساتھ مختص نہیں بلکہ تمام پر حاوی اور مشتمل ہے۔ دوسرے شعر کے مصرع ثانی میں اپنی افضلیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۸۹، خزائن ج۲۲ ص۹۲) پر لکھتے ہیں:

''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔'' اس میں بھی رسول اللہ ﷺ کی توہین ہے۔

مرزاصاحب کتاب (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳) پر لکھتے ہیں کہ: ''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔''

اور (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲) میں لکھتے ہیں کہ: ''ان چند سطروں میں جو پیشین گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زائد ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اوّل درجہ پر خرق عادت ہیں۔''

ان عبارات سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات کو تین ہزار قرار دینا اور اپنے معجزات دس لاکھ۔ کیونکہ معجزہ خرق عادت ہوتا ہے۔ مرزاصاحب نے رسول اللہ ﷺ پر اپنی کتنی بڑی فضیلت بیان[2175] کی؟ اس قسم کی توہین کو توہین لزومی کہا گیا ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ عبارت اس لئے نہیں لائی گئی کہ تنقیص کرے۔ مگر وہ عبارت صادق نہیں آتی۔ جب تک تنقیص موجود نہ ہو۔ مذکورہ بالا عبارات میں اس قسم کی تنقیص پائی جاتی ہے۔

اس ضمن میں مرزا صاحب کا ایک قول نقل کیا گیا ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴) جو بالفاظ ذیل ہے۔ ''ہاں اگر یہی اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھلائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھلائے ہوں۔'' (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳) پر مرزا صاحب کا ایک شعر ہے جو الفاظ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔ ''لہ خسف القمر المنیر وان لی''جس کا یہ مطلب ہے کہ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج کا اس میں شق القمر کے معجزہ کو چاند گرہن سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی توہین اور شق القمر کا انکار ہے۔ زیادہ تر توہین لفظ لہ کے استعمال اور طرز خطاب سے اخذ کی جاتی ہے جس سے صاف طور پر تقابل دکھا کر اپنی فضیلت دکھلائی گئی ہے۔

اس طرح (خطبہ الہامیہ ص ت حاشیہ، خزائن ج۱۶ ص۳۱۲) ''مــا الـفـرق بیـن آدم والـمسیح'' کے ایک مقولہ سے ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں آدم علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے اور اس میں جو یہ الفاظ درج ہیں کہ یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ مسیح موعود شیطان کو شکست دے گا۔ یہ بالکل خلاف واقع جھوٹ ہے۔ قرآن شریف میں اس قسم کی کوئی آیت نہیں ہے۔

اشعار محولہ بیان مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ حسب ذیل ہیں:

آنچہ داد است ہر نبی راجام — داد آن جام را مرا بتمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست ولعین

(نزول المسیح ص۹۹،۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷،۴۷۸)

[2176] اور جو مضمون ان اشعار میں ادا کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق سید انور شاہ صاحبؒ گواہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ باہمی فضیلت کا باب انبیاء میں فرق مراتب کا ہے اور جو پیغمبر افضل ہے وہ کسی قرینہ سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کسی دوسرے سے افضل ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو یہ پہنچایا ہے۔ مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ اس سے فوق متصور نہیں اور ایسی فضیلت دینا ایک پیغمبر کو اگر چہ واقعی ہو کہ جس میں دوسرے کی توہین لازم آتی ہو کفر صریح ہے۔

چھٹی وجہ تکفیر میں مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب (ازالۃ الاوہام ص۵۵۶، خزائن ج۳ ص۳۹۹) پر لکھتے ہیں کہ: ''تواتر کی جو بات ہے وہ غلط نہیں ٹھہرائی جاسکتی اور

تواتر اگر غیر قوموں کا ہو تو وہ بھی قبول کیا جائے گا۔‘‘

پھر اس کے ساتھ اگلے صفحہ (ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰) پر جو کچھ لکھتے ہیں اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی پیشین گوئی: ’’ایسی متواتر پیشین گوئیوں سے جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھی اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھی اور یہ اوّل درجہ کی پیشین گوئی ہے جس کو سب نے قبول کر لیا تھا اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی اس کے ہم پہلو نہیں۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔‘‘

مگر اس کے بعد جب مرزا صاحب کو اس پیشین گوئی کا انکار مطلوب ہوا تو انہوں نے یہ کہا کہ ’’یہ بہت بے ادبی کی بات ہے کہ یہ کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ یہ نہیں ہے مگر شرک عظیم یہ عقیدہ حیات کا مسلمانوں میں نصرانیوں سے آیا ہے۔ پھر اس عقیدہ کو انصاریٰ نے بہت مال خرچ کر کے مسلمانوں میں شائع کیا۔ شہروں میں اور گاؤں میں اس وجہ سے کہ ان میں کوئی شخص عقلمند نہ تھا اور پہلے مسلمانوں سے یہ قول نہیں صادر ہوا۔ مگر لغزش کے طور پر وہ لوگ معذور ہیں۔ اللہ کے نزدیک اس واسطے کہ وہ لوگ گنہگار تھے۔ مگر قصداً نہ تھے اور خطا کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ سادہ لوح آدمی تھے۔ اگر کوئی مجتہد خطا کر دے تو اللہ اس کی غلطی کو معاف بھی کرتا ہے۔ ہاں جن کے پاس امام آیا۔ حکم بینات کے ساتھ اور جس نے رشد کو گمراہی سے ظاہر کر دیا اور پھر بھی انہوں نے اعتراض کیا وہ لوگ ماخوذ ہوں گے۔‘‘ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰)

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مرزا [2177] صاحب حیات عیسیٰ علیہ السلام کو شرک نہیں بلکہ شرک عظیم فرماتے ہیں اور وعدہ الٰہی کے مطابق بمنشاء آیت ’’ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک...... الخ! ‘‘ شرک کا معاف ہونا قطعاً محال ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ مرزا صاحب کے اس قول کی بناء پر ساری امت گمراہ تھی اور ساری امت مشرک و کافر تھی اور جو شخص تمام امت کو گمراہ اور کافر کہے وہ خود کافر ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کے اس قول سے اسلام پر اتنا بڑا حملہ ہوا ہے کہ اسلام کی ایک ذرہ بھر وقعت نہیں رہ سکتی۔ جب کہ یہ ثابت بھی ہو گیا کہ یہ عقیدہ بطریق تواتر تمام ممالک اسلام میں پھیل گیا تھا اور سب نے قبول بھی کر لیا اور کسی چھوٹے بڑے کو اس کی برائی کی اطلاع نہ ہوئی۔ اگر مرزا صاحب تشریف نہ لاتے تو جیسے پہلی ساری امت معاذ اللہ شرک عظیم میں مبتلا تھی۔ آگے اسی طرح شرک عظیم میں مبتلا رہتی اور ممکن ہے کہ آئندہ کوئی اور شخص مجدد یا رسول اللہ ﷺ کا بروز بن کر ۲۰، ۲۵ اور شرک ثابت کر دے تو جب قرآن اور حدیث اور مسلمانوں کا ایسا مذہب ہے کہ شرک عظیم کا اس میں تیرہ سو برس تک پتہ نہ لگا تو پھر اس مذہب کا کیا اعتبار رہے گا؟

چنانچہ مرزا صاحب ایک اور استفتاء (ضمیمہ حقیقت الوحی ص۴۴، خزائن ج۲۲ ص۶۶۶) پر لکھتے ہیں کہ: ''جو شخص بالقصد اس کا خلاف کرے اور یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہے۔ پس ان لوگوں میں سے ہے کہ جو قرآن کے کافر ہیں۔ ہاں جو لوگ مجھ سے پہلے گزر گئے وہ اپنے اللہ کے نزدیک معذور ہیں۔''

دوسری کتاب (دافع البلاء ص۱۵، خزائن ج۱۸ ص۲۳۵) پر لکھتے ہیں کہ: ''ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کہ کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچالیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنادیں۔ بڑی جانکاہی سے کوشش کر رہے ہیں۔''

(الفضل ج۳ نمبر۳، مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۱۵ء ص۷) پر درج ہے: ''پس ان معنوں میں مسیح موعود جو آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے۔ اس کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام [2178] سے خارج اور پکا کافر بنادینے والا ہے۔''

اس ضمن میں مولوی نجم الدین صاحب گواہ مدعیہ نے ایک وجہ کفر یہ بیان کی ہے کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانان عالم کو جو ان کی جماعت میں داخل نہیں خواہ وہ ان کو کافر کہیں یا نہ کہیں اور بقول خلیفہ ثانی ان کو دعوت پہنچے یا نہ۔ خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ جو شخص تمام امت محمدیہ کو اسلام سے خارج کہتا ہے وہ کس طرح خود کو کفر کی زد سے بچا سکے گا۔

ان وجوہ کفر کے علاوہ مرزا صاحب کے حسب ذیل اعتقادات بھی عامتہ المسلمین کے اعتقادات کے خلاف بیان کئے گئے ہیں۔

مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے معنی جو مسلمان اب تک سمجھتے تھے اس معنی پر قیامت نہیں ہونے کی۔ قرآن میں جو نفخ صور آیا ہے نہ اس سے یہ مراد ہے کہ واقعی کوئی نفخ صور ہے اور نہ یہ مراد ہے کہ قیامت قائم ہوگی۔ بلکہ اس سے مراد مرزا صاحب کا تشریف لانا ہے۔ قیامت کے متعلق جتنی آیات قرآن مجید میں ہیں اور جتنی احادیث میں ہیں ان تمام امور کا انکار ہے۔ صرف لفظوں کا انکار نہیں۔ مگر جن معنوں سے قرآن اور حدیث قیامت کو بیان کرتے ہیں۔ ان چیزوں کا انکار ہے۔ مردوں کا قبروں سے اٹھنا جو بہت سی آیات میں مذکور ہے اس کا بھی انکار ہے۔ وغیرہ وغیرہ!

(خلاف شرع قادیانی عقائد)

مولوی غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ گواہ مدعیہ نے مرزا صاحب کے چند دیگر اقوال بھی خلاف شریعت بیان کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

مثلاً مرزا صاحب اپنی کتاب (آئینہ کمالات ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ص ایضاً) پر لکھتے ہیں کہ:''میں نے خواب میں اپنے آپ کو اللہ کا عین دیکھا اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں اور خدائی والوہیت میرے رگ وریشہ میں گھس گئی اور میں نے اس حالت میں دیکھا کہ ہم نیا نظام بنانا چاہتے ہیں۔ نئی زمین، نیا آسمان۔ پس پہلے میں نے آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی تفریق وترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان کو مرتب کیا اور میں اپنے دل سے جانتا تھا کہ [2179] میں ان کے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہوں۔ پھر میں نے سب سے قریبی آسمان کو پیدا کیا۔ پھر میں نے کہا کہ''انا زینا السماء الدنیا بمصابیح...... الخ!''پھر میں نے کہا کہ ہم انسان کو کیچڑ میں سے پیدا کریں گے۔''

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے الوہیت کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو خالق جانا اور کوئی شخص جب خدائی کا دعویٰ کرے اور اپنے آپ کو خالق جانے تو وہ اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ص۸۹) پر لکھتے ہیں کہ:''خدا نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

اس کتاب (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ص۱۰۶) پر لکھتے ہیں کہ:''میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ کبھی خطا کروں گا کبھی ثواب کو پہنچوں گا۔''

اس سے خدا کو غلطی کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔

اسی کتاب (حقیقت الوحی ص۷۵، خزائن ج۲۲ص۷۸) پر لکھتے ہیں کہ:''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جیسے زمین وآسمان ہمارے ساتھ اسی طرح تمہارے ساتھ بھی ہے۔'' اس سے مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرح اپنے آپ کو حاضر وناظر جانا۔

اسی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ص۱۰۸) پر لکھتے ہیں کہ:''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو جس چیز کو بنانا چاہے۔ پس''کن کہہ دے''وہ ہو جائے گی۔''

(البشریٰ ج دوم ص۹۷) پر لکھتے ہیں کہ:''میں (اللہ تعالیٰ) نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ جس طرح میں ازلی ہوں۔ اس طرح تیرے

لئے بھی میں نے ازلیت کے انوار کردیئے ہیں اور تو بھی ازلی ہے۔‘‘
(توضیح المرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰) پر لکھتے ہیں کہ:’’قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے کہ جس کے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض وطول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔‘‘
اس سے معلوم ہوا کہ مرزاصاحب خداوندتعالیٰ کو تیندوے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔
کتاب (ضمیمہ نمبر۳ تریاق ص س، خزائن ج۱۵ ص۴۹۷) پر مرزاصاحب لکھتے ہیں کہ:’’نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب [2180] تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو اور کبھی نیا یقین پیدا نہیں ہوسکتا۔ جب تک موسیٰ مسیح اور یعقوب اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح نئے معجزات نہ دکھلائے جائیں۔ نئی زندگی انہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو۔‘‘
اس سے مرزاصاحب نے خدا کو حادث بتلایا اور یہ عقائد وہ ہیں جو مرزاصاحب نے اللہ تعالیٰ کے متعلق رکھے ہیں اور ان سے یقیناً ایک مسلمان مرتد ہوجاتا ہے۔
قرآن شریف کے متعلق مرزاصاحب کا عقیدہ حسب ذیل ہے۔
(حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ ص۸۷) پر لکھتے ہیں کہ:’’قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘ان دلائل کے علاوہ مدعیہ کی طرف سے چند نظائر بمثل مسیلمہ کذاب وغیرہ کے بھی پیش کی گئی ہیں کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور اس بناء پر انہیں قتل کیا گیا ان کی زیادہ تفصیل درج کرنے کی ضرورت نہیں۔‘‘
اس تمام بحث سے جو اوپر بیان ہوئی حسب ذیل نتائج برآمد کئے گئے ہیں۔
۱…… مرزاصاحب نے دعویٰ نبوت شرعیہ تشریعیہ کیا جو باتفاق امت اور باتفاق مرزاصاحب کفر ہے۔ مرزاصاحب نے اپنے کلام میں شریعت کی تشریح بھی کردی ہے۔
۲…… مرزاصاحب نے اقرار فرمایا کہ خاتم النّبیین کے بعد مطلق نبوت منقطع ہے اور جو دعویٰ نبوت کرے وہ کافر ہے۔ مرزاصاحب نے دعویٰ نبوت کیا اس لئے کافر ہوئے۔
۳…… مرزاصاحب نے یہ بھی فرمایا کہ خاتم النّبیین کے بعد کوئی نبی جدید یا قدیم نہیں آسکتا اور اس کو قرآن کا انکار کرنا بتلایا ہے۔ لیکن پھر خود دعویٰ نبوت کیا۔
۴…… مرزاصاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کا خاتم الانبیاء ہونا۔ خاتم النّبیین اور’’لا نبی بعدی‘‘ سے ثابت ہے اور پھر اس کے بعد یہ کہا کہ جو ایسا

کہے کہ آپ کے بعد نبوت نہیں آسکتی وہ خود کافر ہے۔اس لئے بھی مرزاصاحب کافر ہوئے۔

[2181] ۵…… مرزاصاحب نے جواز نبوت کو رسول اللہ ﷺ کے بعد کفر قرار دیا ہے۔ اب مرزاصاحب اس نبوت کو فرض قرار دیتے ہیں اور ایمان قرار دیتے ہیں۔ یہ اس سے بڑھ کر کفر ہے۔

۶…… مرزاصاحب دروازہ نبوت کو کھول کر اپنے ہی تک محدود نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ قیامت تک کھلا رہے گا۔اس وجہ سے بھی کافر ہوئے۔

۷…… مرزاصاحب یہ نہیں کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے گا۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ہزار بار محمد رسول اللہ ﷺ ہی خود بروز فرمائیں۔ گویا رسول اللہ ﷺ جیسے ہزاروں لوگ یا ہزاروں نبی اب واقع ہوسکتے ہیں۔امکان ذاتی نہیں بلکہ امکان وقوعی ہے۔ پھر مرزاصاحب نے یہ کہا کہ سرور عالم کی ایک بعثت پہلے تھی۔ایک بعثت ثانیہ ہوئی اس کا حاصل تناسخ ہے جو تناسخ کا قائل ہے وہ کافر ہے۔

۸…… مرزاصاحب کہتے ہیں کہ میں عین محمد ہوں۔اس میں سرور عالم کی توہین ہے۔اگر واقعی عین ہیں تو کھلا ہوا کفر۔اگر عین محمد نہیں ہیں تو ان کے بعد دوسرے نبی ہوئے اور ختم نبوت کی مہر ٹوٹ گئی۔یہ اور وجہ کفر کی ہوئی۔

۹…… مرزاصاحب نے دعویٰ وحی کیا اور ساتھ ہی دعویٰ وحی نبوت کیا جو کفر ہے۔

۱۰…… مرزاصاحب نے اس وحی کو قرآن ،تورات اور انجیل کے برابر کہا۔اس بناء پر قرآن آخر الکتب باقی نہیں رہتا۔یہ بھی وجہ کفر ہے۔

۱۱…… مرزاصاحب نے اپنے اقرار سے اور تمام علماء نے اس کی تصریح کی کہ جو شخص کسی نبی کو گالی دے یا توہین کرے وہ کافر ہے۔مرزاصاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی کئی وجوہ سے توہین کی۔ ہر توہین موجب کفر ہے۔علاوہ ازیں مرزاصاحب نے آدم علیہ السلام کی،سرور عالم کی توہین کی۔ اس لئے بھی کافر ہوئے۔

[2182] ۱۲…… مرزاصاحب نے احکام شریعت کو بدلا۔لہٰذا اس وجہ سے بھی مرزاصاحب پر کفر لازم آتا ہے۔مرزاصاحب نے فرمایا کہ کسی احمدی عورت کا غیر احمدی سے نکاح جائز نہیں۔ نیز یہ کہ کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ نیز فرمایا کہ ’’پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۳ حاشیہ ص۲۸، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ ''جو مجھے نہ مانے وہ کافر ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۱۳...... مرزا صاحب نے نفخ صور کا انکار کیا۔ مردوں کے قبروں سے اٹھنے سے انکار ہے۔ جس طریق سے قیامت کی خبر قرآن اور حدیث میں آئی۔ ان سے بالکل انکار ہے۔ صرف ظاہری الفاظ ہی رکھے۔ مگر معنی الٹ بیان کئے۔ یہ وجوہ بھی مرزا صاحب کی تکفیر کے ہیں۔ لہٰذا ان وجوہ پر کسی مسلمان مرد و عورت کا کسی احمدی مرد عورت سے نکاح جائز نہیں۔ اگر نکاح ہوگیا تو اور نکاح کے بعد کوئی اس مذہب میں داخل ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جائے گا۔

(قادیانیوں کے متعلق فتویٰ جات)

اور اپنے اس ادعا کی تائید میں چند دیگر علماء کے فتاوے بھی پیش کئے گئے ہیں جو مسل کے ساتھ شامل ہیں اور سید انور شاہ صاحب گواہ نے مصر اور شام کے دو مطبوعہ فتوؤں کا حوالہ بھی اپنے بیان میں دیا ہے۔

تحریری فتوے جو مسل پر لائے گئے ہیں حسب ذیل مقامات کے علماء کے ہیں۔ مکہ معظّمہ، ریاست رام پور، دارالافتاء ریاست بھوپال، ہمایوں (سندھ) بریلی۔ ڈابھیل، دہلی سہارن پور تھانہ بھون ملتان علماء کی فہرست میں شیخ عبداللہ صاحب رئیس القضاۃ مکہ معظّمہ، مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمیعت علماء ہند اور مولوی اشرف علی صاحب کے اسماء بھی ہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے ان دلائل کا جو مرزا صاحب کی تکفیر کے متعلق مدعیہ کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ تین طریق پر جواب دیا گیا ہے۔

اوّل! یہ کہ مرزا صاحب کی جن عبارات سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ ان سے ان کے عقائد کفریہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ان عبارات کے ماسبق اور مابعد کی عبارات کو مدنظر نہیں رکھا گیا اور نہ ہی سیاق وسباق عبارت کو زیر غور لایا گیا ہے اگر ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ان عبارات پر غور کیا جاوے تو ان سے وہ نتائج اخذ نہیں ہوتے جو گواہان مدعیہ نے بیان کئے ہیں۔

دوسرا! یہ کہ مرزا صاحب نے خود دیگر مقامات پر ان عبارات کی تشریح کر دی ہے۔ اس لئے ان عبارات سے وہی مفہوم لیا جائے گا جو انہوں نے خود بیان کیا اور کہ دیگر مقامات پر ایسی عبارات بھی موجود ہیں کہ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جاسکتا کہ ان عبارات زیر اعتراض سے مرزا صاحب کا وہی مدعا تھا جو گواہان مدعیہ نے اخذ کیا۔

تیسرا! یہ کہ مرزا صاحب کے اقوال زیر بحث میں سے بعض اقوال ایسے ہیں جو دیگر بزرگان دین سے بھی سرزد ہوئے۔ لیکن فریق مدعیہ کے نزدیک وہ بزرگان مسلمان تھے اس لئے ان اقوال کی بناء پر مرزا صاحب کے خلاف کیونکر فتویٰ تکفیر لگایا جاسکتا ہے۔ یہ تمام امور تشریح طلب ہیں اور اپنے اپنے موقعہ پر ان کی تفصیل بیان کی جائے گی اور وہاں ان کا پورا جواب بھی دیا جائے گا۔ یہاں ان کے متعلق مختصراً یہ درج کیا جاتا ہے کہ عبارات زیر بحث میں سے بعض ایسی ہیں کہ جو اپنے اندر ایک مستقل مفہوم لئے ہوئے ہیں اور ان میں کوئی ایسا ابہام نہیں ہے کہ جو کسی تشریح یا توجیہ کا محتاج ہو۔ اس لئے ایسی عبارات کے نہ ماسبق اور مابعد دیکھنے کی ضرورت ہے اور نہ سیاق وسباق معلوم کرنے کی۔ لہٰذا ان فقرات کی اپنی ترتیب سے ہی جو مفہوم اخذ ہوگا وہی مراد لیا جائے گا۔

امر دوم! کے متعلق اوّل تو مرزا صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے یہ پایا جاتا ہے کہ ان کے بہت سے اقوال میں تعارض ہے اور اس تعارض کو کسی صاف تشریح یا وضاحت سے رفع نہیں کیا گیا۔ دوسرا جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے بعض عبارات فی نفسہ ایسے مستقل جملے ہیں کہ جو اپنے مفہوم کی خود وضاحت کر رہے ہیں۔ اس لئے تاوقتیکہ یہ نہ دکھلایا جاوے کہ یہ کلمات واپس لئے گئے۔[2183] دیگر کلمات نہ ان کے قائمقام تصور ہوسکتے ہیں اور نہ ان کی تشریح بن سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ ان اقوال کو ان اقوال کے تحت سمجھا جاوے۔ جو مرزا صاحب نے دوسری جگہ بیان کئے ہیں۔ کیونکہ وہ اقوال اقوال زیر بحث کو مسترد نہیں کرتے۔ بلکہ جیسا کہ مدعیہ کے گواہ سید انور شاہ صاحب نے بیان کیا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ روش مرزا نے عمداً اختیار کی تاکہ نتیجہ گڑ بڑ رہے اور ان کو بوقت ضرورت مخلص اور مفر باقی رہے۔

امر سوم! کے متعلق اوّل تو ان بزرگان کے اقوال بعینہ ان الفاظ میں نہیں جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔ دوسرا مقدمہ ہذا میں ان بزرگان کے مسلمان یا نہ مسلمان ہونے کا سوال زیر بحث نہیں ہے اور نہ ہی ان کے دیگر حالات پیش نظر ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کے مقابلہ میں ان کے الفاظ پیش کرنا ایک سعی لاحاصل ہے۔

علاوہ ازیں سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ صوفیاء کے ہاں ایک باب ہے جس کو شطحیات کہتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ ان پر حالات گزرتے ہیں اور ان حالات میں کوئی کلمات ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں جو ظاہری قواعد پر چسپاں نہیں ہوتے اور بسا اوقات غلط راستہ لینے کا سبب ہوجاتے ہیں۔ صوفیاء کی تصریح ہے کہ ان پر کوئی عمل پیرا نہ ہو اور

تصرتحسین کرتے ہیں کہ جس پر یہ احوال نہ گذرے ہوں۔ وہ ہماری کتاب کا مطالعہ نہ کرے۔ مجملاً ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص جو کسی حال کا مالک ہوتا ہے دوسرا خالی آدمی ضرور اس سے الجھ جائے گا۔ لیکن دین میں کسی زیادتی کمی کے صوفیاء میں سے بھی کوئی قائل نہیں اور ایسے مدعی کو کافر بالاتفاق کہتے ہیں۔

(احمدی حضرات کا مؤقف)

فریق ثانی کی طرف سے مرزا صاحب کی کتابوں سے ان کے چند عقائد بیان کئے جا کر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قرآن مجید اور احادیث وفقہ کی رو سے جن باتوں کو ایک شخص کے مؤمن اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے وہ سب مرزا صاحب میں ان کی جماعت میں پائی جاتی ہیں اور وہ ان سب پر خلوص دل اور صمیم قلب سے یقین اور اعتقاد رکھتے ہیں اور جن اعمال صالحہ کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔[2185] وہ سب بجالاتے ہیں اور ان کا دین وہی ہے جو آنحضرت ﷺ خدا کی طرف سے لائے اور وہ ایمان رکھتے ہیں کہ دین اسلام کے سوا اگر کوئی شخص کوئی اور دین اختیار کرے تو وہ عنداللہ ہرگز مقبول نہیں۔ گواہان مدعیہ نے انہیں کافر، مرتد، ضال اور خارج از اسلام قرار دیا ہے اور ضروریات دین کا منکر ٹھہرایا ہے۔ لیکن جن امور کی بناء پر انہوں نے کافر اور مرتد کہا ہے۔ ان کا ضروریات دین سے ہونا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے فتویٰ تکفیر کی بناء بعض علماء کے اقوال پر رکھی ہے اور اس ضمن میں ان علماء کے طرز افتاء پر اعتراض کرتے ہوئے چند کتب فقہ کے حوالوں سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر ان امور کو جو ان حوالہ جات میں درج ہیں مدنظر رکھا جاوے تو اس سے بڑے بڑے بزرگ اور تمام شیعہ اور وہ نئے تعلیم یافتہ نوجوان جو یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ اگر جنت میں ان موجودہ مولویوں نے بھی جانا ہے تو ہمیں ایسی جنت نہیں چاہئے اور وہ تمام مسلمان جو سرکاری دفتر میں ملازم ہیں اور اپنے ہندو یا عیسائی افسران کو تحائف دیتے ہیں کافر ہیں اور ان عورتوں کے لئے جو اپنے خاوندوں کی بدسلوکی سے تنگ ہیں اور ان کے عقد نکاح سے نکلنا چاہتی ہیں یہ اچھی ترکیب بتلائی گئی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی عورت یہ کہہ دے کہ میں کافر ہوئی ہوں تو معاً وہ کافر ہو جائے گی اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا اور وہ تمام مسلمان جو گاندھی ٹوپی یا ہیٹ لگاتے ہیں کافر ہیں اور اس طرح وہ مسلمان بھی جو ہندو اور انگریز افسروں کو سلام کرتے ہیں اور اس طرح سکول اور کالجوں کے وہ مسلمان طلباء جو اپنے ہندو یا عیسائی استادوں کو تعظیماً سلام کرتے ہیں اور اس طرح ہزارہا وہ تعلیم

یافتہ اشخاص جو مولویوں کی دقیانوسی باتوں پر جنہیں یہ لوگ علم اور دین خیال کرتے ہیں ہنستے ہیں کافر ہیں اور اس طرح وہ مسلمان جو کسی غیر مسلم کو اس کے سوال کرنے پر کہ مجھ پر اسلام کی صداقت بیان کر، کسی مولوی کے پاس برائے جواب لے جاتے ہیں کافر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ!

[2186] پس اگر ان علماء اور مولویوں کے کہنے پر کسی کو کافر بنایا جاسکتا ہے تو مذکورہ بالا امور کے تحت تمام ایسے مسلمان جو اوپر بیان کئے گئے ہیں کافر ہیں اور ان کا نکاح فسخ ہونا چاہئے۔ لیکن اصول مذکورہ بالا پر علماء کا موجودہ زمانہ میں عمل نہیں ہے اور ان امور کو جو ان حوالہ جات میں درج ہیں۔ ضروریات دین میں سے سمجھا گیا ہے اور ان کے منکر کو کافر اور مرتد کہا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ گواہان مدعیہ نے اپنے بیانات کی تائید میں چند مفسرین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ لیکن یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ مفسرین کے اقوال کو بلاسوچے سمجھے من وعن تسلیم کر لیا جاوے اور جو کچھ وہ اپنے خیال وعقیدہ کے مطابق لکھ گئے اسے حرف بحرف مان لیا جاوے۔ اس لئے ہمیں حسب تعلیم قرآن مجید ضروری ہوا کہ ہم خود بھی قرآن مجید کی آیات میں غور وتدبر کریں اور تحقیق کے بعد جو اقرب الی الصواب ہو اس کو اختیار کریں۔ پس مفسرین کے اقوال پر عقائد کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہے۔ علماء اور ائمہ کی اندھی تقلید نہایت مذموم ہے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ پہلے علماء جو کچھ تفسیروں میں لکھ گئے ہم آنکھ بند کر کے ان پر ایمان لے آویں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان فتوؤں اور اقوال کو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سلیم کی کسوٹی پر پرکھیں اور جو قرآن اور سنت سے صحیح ثابت ہو، اسے اختیار کریں اور مخالف کو چھوڑ دیں اور امت کے ان علماء کے متعلق ہمارا مذہب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی نیک نیتی سے جو باتیں موافق اور مخالف پائیں یا جو وہ سمجھ سکے وہ ہم تک پہنچا دیں۔ جس کے لئے وہ تمام ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس کے آگے پھر وجوہات تکفیر کا جواب شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے تحت میں اس بحث کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

مرزا صاحب کے عقائد کے متعلق سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے نہایت عمدہ جواب دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب چونکہ مادر زاد کافر نہ تھے اور ابتداًء ان کی تمام اسلامی عقائد پر نشوونما ہوئی۔ اس لئے انہی کے وہ پابند تھے اور وہی کہے پھر تدریجاً ان سے الگ ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ آخری اقوال میں بہت سی ضروریات دین کے قطعاً مخالف ہوگئے۔ دوسرا یہ کہ [2187] انہوں نے باطل اور جھوٹ دعوؤں کو رواج دینے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی کہ اسلامی عقائد کے الفاظ وہی قائم رکھے جو قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں اور عام وخاص مسلمانوں کی

زبانوں پر جاری ہیں۔ لیکن ان کے حقائق کوایسا بدل دیا جس سے بالکل ان عقائد کا انکار ہوگیا۔ اس لئے مرزاصاحب کی کتابوں سے ایسے اقوال پیش کرنا جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بعض عقائد میں اہل سنت والجماعت کے ساتھ شریک ہیں۔ ان کے اقوال وافعال کفریہ کا کفارہ نہیں بن سکتے۔ جب تک اس کی تصریح نہ ہو کہ ان عقائد کی مراد بھی وہی ہے جو جمہور امت نے سمجھی اور پھر اس کی تصریح نہ ہو کہ جو عقائد کفریہ انہوں نے اختیار کئے تھے۔ ان سے توبہ کر چکے ہیں اور جب تک توبہ کی تصریح نہ ہو چند عقائد اسلام کے الفاظ کتابوں میں لکھ کر کفر سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ زندیق اس کو کہا جاتا ہے کہ جو عقائد اسلام ظاہر کرے اور قرآن وحدیث کے اتباع کا دعویٰ کرے۔ لیکن اس کی ایسی تاویل اور تحریف کر دے، جن سے اس کے حقائق بدل جائیں۔ اس لئے جب تک اس کی تصریح نہ دکھلائی جاوے کہ مرزاصاحب ختم نبوت اور انقطاع وحی کے ان معنی کے لحاظ سے قائل ہیں جس معنی سے کہ صحابہ، تابعین اور تمام امت محمدیہ قائل ہے۔ اس وقت تک ان کی کسی ایسی عبارت کا مقابلہ میں پیش کرنا مفید نہیں ہوسکتا۔ جس میں خاتم النّبیین کے الفاظ کا اقرار کیا۔ اسی طرح نزول مسیح وغیرہ عقائد کے الفاظ کا کسی جگہ اقرار کر لینا یا لکھ دینا بغیر تصریح مذکور کے ہرگز مفید نہیں ہے۔ خواہ وہ عبارت تصنیف میں مقدم ہو یا مؤخر۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ مرزاصاحب اپنی اخیر عمر تک دعویٰ نبوت پر قائم رہے اور اپنے کفریہ عقائد سے کوئی توبہ نہیں کی۔ علاوہ ازیں اگر یہ ثابت بھی نہ ہو تو کلمات کفریہ اور عقائد کفریہ کہنے اور لکھنے کے بعد اس وقت تک ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ جب تک ان کی طرف سے ان عقائد سے توبہ کرنے کا اعلان نہ پایا جاوے اور یہ اعلان ان کی کسی کتاب یا تحریر سے ثابت نہیں پایا گیا۔

عدالت ہذا کی رائے میں مرزاصاحب کے عقائد کی بابت یہ جواب بہت جامع اور مدلل ہے اور گو کہ مختار مدعیہ نے اپنی بحث میں ان کے ہر عقیدہ پر تفصیلی بحث بھی کی ہے۔ لیکن اس کی [2188] موجودگی میں ان عقائد پر مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ مختار مدعیہ نے بحث کی ہے کہ مرزاصاحب کا خود کلمہ طیبہ پر بھی پورا ایمان نہ تھا۔ کیونکہ اس کلمہ پر اس صورت میں ہی مکمل ایمان تصور ہوسکتا ہے۔ جب کہ خداوند تعالیٰ کی صفات اور رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات پر پورا ایمان ہو۔ مرزاصاحب کے بعض اقوال سے یہ پایا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے اندر الوہیت کو موجزن پایا اور اپنے آپ میں خدائی طاقتیں اور صفتیں موجود دیکھیں اور اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات اور مدارج میں شریک بتلاتے ہیں اور انہیں خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کلمہ طیبہ پر انہیں لوازم کے تحت ایمان رکھتے ہیں۔

جیسا کہ دیگر مسلمان۔اس لئے بھی انہیں مسلمان تصور نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن عدالت ہذا کی رائے میں ایسی تفصیلی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مرزاصاحب کی تکفیر کا سوال مقدمہ ہذا میں اصل سوال مابہ النزاع نہیں بلکہ ایک ضمنی سوال ہے۔ اصل سوال مدعا علیہ کے ارتداد اور تکفیر کا ہے۔اس لئے مرزاصاحب کے اعتقادات کے متعلق صرف اس حد تک بحث کی ضرورت ہے جس حد تک کہ مدعا علیہ کے خلاف امور مذکورہ بالا کے تصفیہ کے لئے روشنی پڑسکتی ہے۔

علاوہ ازیں اگر اس بحث کو بفرض محال صحیح بھی تسلیم کرلیا جاوے تو پھر یہ دکھلانا پڑے گا کہ مدعا علیہ کا کلمہ طیبہ پر بھی ویسا ہی ایمان ہے۔جیسا کہ مرزاصاحب کا، اور اس کا حل مشکلات سے خالی نہیں ہوگا۔کیونکہ مدعا علیہ کی نیت کا اندازہ پورے طور نہیں لگایا جاسکتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جن امور کی بناء پر مرزاصاحب اور ان کی جماعت کو ضروریات دین کا منکر قرار دیا جاکر کافر اور مرتد کہا گیا ہے ان کا ضروریات دین سے ہونا قرآن مجید یا احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں کیا گیا۔معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے یا تو مدعیہ کی پیش کردہ شہادت اور بحث کو بغور ذہن نشین نہیں رکھا گیا یا دیدہ دانستہ مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔گواہان مدعیہ نے بہت تکرار اور شدومد کے ساتھ اور خود مرزاصاحب کے [2189] اپنے حوالوں سے یہ دکھلایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا عقیدہ بایں معنی کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔نص قرآن سے اور احادیث متواترہ سے اور اجماع امت سے ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار کفر ہے اور اس کی تائید میں انہوں نے بہت سی آیات قرآن اور احادیث پیش کی ہیں کہ جن میں سے بعض کی صحت کے متعلق جیسا کہ آگے دکھلایا جائے گا۔خود مدعا علیہ کو بھی انکار نہیں۔پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے قرآن یا حدیث سے اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔البتہ اگر یہ کہا جاتا کہ وہ ثبوت قوی نہیں۔تو کچھ بات بھی تھی۔لیکن یہ کہنا بالکل خلاف واقع ہے کہ ان کی طرف سے قرآن اور احادیث سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔مدعیہ کی طرف سے بیان کردہ وجوہات تکفیر اوپر درج کی جاچکی ہیں۔ممکن ہے کہ ان میں سے بعض کے متعلق (گو کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ آگے دکھلایا جائے گا) یہ کہا جاسکے کہ وہ ضروریات دین میں سے نہیں ہیں۔مگر مسئلہ ختم نبوت کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ضروریات دین سے نہیں۔ضروریات دین کی اگرچہ ایک وسیع اصطلاح ہے اور ممکن ہے کہ بعض علماء نے اس کے تحت میں اپنی دانست کے مطابق بہت سے ایسے امور بھی داخل کردیئے ہوں کہ جو بحث طلب

ہوں۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کے اہم اور بنیادی مسائل سے ہے۔ ضروریات دین کا مفہوم گواہان مدعیہ نے اپنے بیانات میں ظاہر کر دیا ہے۔ جو اوپر گزر چکا ہے۔ اگر اس اصطلاح کے لفظی معنی بھی مراد لئے جاویں تو ان الفاظ کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ امور جو کسی دین میں داخل رہنے کے لئے ضروری ہوں اور جن کے نہ ماننے سے وہ شخص اس دین کا پیرو نہ سمجھا جاسکے۔ ضروریات دین سے ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا خاتم النّبیین ماننا بایں معنی کہ آپ آخری نبی ہیں۔ مذہب اسلام میں داخل رہنے کے لئے ضروری اور لابدی ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی اور نبی مانا جائے تو مدعیہ اور اس کے گواہان کے نزدیک نہ یہ صرف نص قرآن اور احادیث متواترہ کا انکار ہوگا بلکہ معمول بہ اس نئے نبی کی وحی ہو جائے گی نہ کہ قرآن اور اس سے وہ شخص مذہب اسلام سے خارج ہو جائے [2190] گا اور یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ماننا نہ صرف مسلمانوں کے نزدیک ان کے مذہب کے بنیادی مسائل میں سے ہے۔ بلکہ اس کی نظیر دیگر مذاہب میں بھی ملتی ہے۔ مثلاً یہود اور نصاریٰ جن کے مذاہب کی تفریق محض اس بناء پر ہے کہ وہ اپنے اپنے پیشواؤں کے بعد اور کسی نبی کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس طرح مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں اب اگر کوئی مسلمان کسی اور کو نبی مانے تو وہ مذہب اسلام کا پیرو نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے ختم نبوت سے بڑھ کر اور کون سا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہوسکتا ہے۔ یہ آگے دکھلایا جائے گا کہ اس بارہ میں جو اسناد پیش کی گئی ہیں وہ کس فریق کی معتبر اور زیادہ وزن دار ہیں۔

یہاں میں یہ درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ موجودہ زمانہ میں بہت سے مسلمان نبی کی حقیقت سے بھی ناآشنا ہیں۔ اس لئے بھی ان کے دلوں میں یہ مسئلہ گھر نہیں کرسکتا کہ مرزا صاحب کو نبی ماننے میں کیا قباحت ہوتی ہے کہ جس پر اس قدر چیخ وپکار کی جارہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی کچھ تھوڑی سی حقیقت بیان کر دی جاوے۔

مدعیہ کی طرف سے نبی کی کوئی تعریف بیان نہیں کی گئی۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ نبوت ایک عہدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برگزیدہ بندوں کو عطا کیا جاتا رہا ہے اور نبی اور رسول میں فرق بیان کیا گیا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور نبی کے لئے لازمی نہیں کہ وہ رسول بھی ہو۔ فریق ثانی نے بحوالہ نبراس ص۸۹۔ بیان کیا ہے کہ رسول ایک انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ احکام شریعت کی تبلیغ کے لئے بھیجتا ہے۔ بخلاف نبی کے کہ وہ عام ہے۔ کتاب لائے یا نہ لائے۔ رسول کے لئے کتاب لانا شرط ہے۔ اس طرح رسول کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ رسول وہ ہوتا ہے

کہ جو صاحب کتاب ہو۔ یا شریعت سابقہ کے بعض احکام کو منسوخ کرے۔
یہ تعریفیں چونکہ اس حقیقت کے اظہار کے لئے کافی نہ تھیں۔ اس لئے میں اس جستجو میں رہا کہ نبی یا رسول کی کوئی ایسی تعریف مل جائے جو تصریحات قرآن کی رو سے تمام لوازم نبوت پر حاوی ہو۔ اس سلسلہ میں مجھے مولانا محمود علی صاحب پروفیسر راندھیر کالج کی کتاب ''دین وآئین'' دیکھنے کا موقعہ ملا۔[2191] انہوں نے معترضین کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نبوت کی حقیقت یہ بیان کی کہ جس شخص کے دل میں کوئی نیک تجویز بغیر ظاہری وسائل اور غور کے پیدا ہو۔ ایسا شخص پیغمبر کہلاتا ہے اور اس کے خیالات کو وحی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ تعریف بھی مجھے دلچسپ معلوم نہ ہوئی۔ آخر کار ایک رسالہ میں ایک مضمون بعنوان میکانیکی اسلام از جناب چوہدری غلام احمد صاحب پرویز میری نظر سے گزرا۔ اس میں انہوں نے مذہب اسلام کے متعلق آج کل کے روشن ضمیر طبقہ کے خیالات کی ترجمانی کی ہے اور پھر خود ہی اس کے حقائق بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں نبوت کی جو حقیقت انہوں نے بیان کی ہے۔ میری رائے میں اس سے بہتر اور کوئی بیان نہیں کی جاسکتی اور میرے خیال میں فریقین میں سے کسی کو اس پر انکار بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں ان کے الفاظ میں ہی اس حقیقت کو بیان کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ آج کل کے معقولیت پسندوں کی جماعت کے نزدیک رسول کا تصور یہ ہے کہ وہ ایک سیاسی لیڈر اور ایک مصلح قوم ہوتا ہے۔ جو اپنی قوم کی نکبت اور زبوں حالی سے متاثر ہوکر انہیں فلاح و بہبود کی طرف بلاتا ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں ان کے اندر انضباط وایثار کی روح پھونک کر زمین کے بہترین خطوں کا ان کو مالک بنا دیتا ہے۔ اس کی حقیقت قوم کے ایک امیر کے قسم کی ہوتی ہے۔ جن کے ہر حکم کا اتباع اسلئے لازمی ہوتا ہے کہ انحراف سے قوم کی اجتماعی قوت میں انتشار پیدا ہوجانے کا خطرہ ہوتا ہے اور وہ دنیاوی نعمتیں جو اس کے حسن تدبیر سے حاصل ہوئی تھیں۔ ان کے چھن جانے کا احتمال ہوتا ہے۔

اس کا حسن تدبر، عقل حکمت ذہنی انسان کے ارتقاع کی بہترین کڑی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے ماحول کا بہترین مفکر شمار کیا جاتا ہے۔ کثرت ریاضت سے برائی کی قوتیں اس سے سلب ہوجاتی ہیں اور نیکی کی قوتیں نمایاں طور پر ابھر آتی ہیں۔ انہی قوتوں کا نام ان کے نزدیک ابلیس اور ملائکہ ہے۔ اس کا جواب پھر انہوں نے بحوالہ آیات قرآنی یہ دیا ہے۔
[2192] کہ رسول بلاشبہ مصلح اور مدبر ملت ہوتا ہے۔ لیکن اس کی حقیقت دنیاوی مصلحین اور مدبرین سے بالکل جداگانہ ہوتی ہے۔ دنیاوی مفکرین ومدبرین اپنے ماحول کی پیداوار ہوتے ہیں اور ان کا فلسفہ اصلاح و بہبود ان کی اپنی پرواز فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو کبھی صحیح اور کبھی غلط ہوتا

ہے۔ برعکس اس کے انبیاء کرام علیہم السلام مامور من اللہ ہوتے ہیں اور ان کا سلسلہ اس دنیا میں خاص مشیت باری تعالیٰ کے ماتحت چلتا ہے۔ وہ نہ اپنے ماحول سے متاثر اور نہ احوال وظروف کی پیداوار ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کا انتخاب مملکت ایزدی سے ہوتا ہے اور ان کا سرچشمہ علوم وہدایت علم باری تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ جس میں کسی ہو وخطا کی گنجائش نہیں۔ ان کا سینہ علم لدنی سے معمور اور ان کا قلب تجلیات نور ازلی سے منور ہوتا ہے۔

دنیاوی سیاست وتفکر صفت ہے جو اکتساباً حاصل ہوتی ہے اور مشق ومہارت سے یہ ملکہ بڑھتا ہے۔ لیکن نبوت ایک موہبت ربانی اور عطائے یزدانی ہے۔ جس میں کسب ومشق کو کچھ دخل نہیں۔ قوم وامت کی ترقی ان کے بھی پیش نظر ہوتی ہے۔ لیکن سب سے مقدم اخلاق انسانی کی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اس کا پیغام زمان ومکان کی قیود سے بالا ہوتا ہے اور وہ تمام انسانوں کو راستہ دکھلانے والا اور ان کا مطاع ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت میں خدا کی اطاعت اور اس کی معصیت خدا کی معصیت ہے اور جو لائحہ حیات اس کی وساطت سے دنیا کو ملتا ہے اس میں کوئی دنیاوی طاقت ردوبدل نہیں کر سکتی۔ بلکہ دنیا بھر کی عقول میں جہاں کہیں اختلاف ہو اس کا فیصلہ بھی اس کی مشعل ہدایت سے ہو سکتا ہے۔ ان کو خدائی پیغام ملائکہ کی وساطت سے ملتے ہیں جو اگرچہ عالم امر سے متعلق ہونے کی وجہ سے سرحد ادراک انسانی سے بالاتر ہیں۔ لیکن ان کا وجود محض انسان کی ملکوتی قوتیں نہیں ہیں۔

اس حقیقت کو ذہن نشین رکھنے کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی دوسرے نبی کو تسلیم کرنے سے کیا قباحت لازم آئے گی۔ تصریحات قرآنی کی رو سے نیا نبی مطاع ہو جائے گا۔ اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کی ہر بات [2193] کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ وہ جو حکم دے گا اس کی تعمیل لازمی ہوگی۔ ورنہ اعمال کے خبط ہونے کا اندیشہ ہوگا۔ اس کی شان میں ذرا بھر گستاخی نہیں کی جا سکے گی۔ بلکہ اس کے سامنے اونچا بولنا بھی گناہ ہوگا۔ اس کی اطاعت عین خدا کی اطاعت ہوگی اور اس سے روگردانی ایمان سے خارج ہونے کا باعث اور موجب عذاب الٰہی ہوگی۔

اس لئے مدعیہ کی طرف سے بحوالہ آیات قرآنی واحادیث یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور کوئی مسلمان کسی اور شخص کو نبی مانے تو دائرہ اسلام میں داخل نہیں رہ سکتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے کتب فقہ سے جن عبارات کا حوالہ دیا جا کر علماء کے طرز افتاء پر اعتراض کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق ایک تو خود مدعا علیہ کے اپنے گواہان کا بیان ہے کہ فی

زمانہ ان پر علماء کا عمل نہیں۔ دوسرا مدعیہ کی طرف سے ان حوالہ جات کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کلمات کفر ہیں۔ نہ کہ فتاویٰ تکفیر، کلمہ کفر اور چیز ہے اور فتویٰ کفر اور چیز۔ کسی شخص پر ان کلمات کی بناء پر محض ان الفاظ کے استعمال سے ہی فتویٰ نہیں لگا دیا جائے گا۔ بلکہ فتویٰ ان اصولوں کے تحت لگایا جائے گا جو اس غرض کے لئے مجوز ہیں۔

عدالت ہذا کی رائے میں مدعیہ کا یہ جواب وزن رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں علماء کے اقوال سند کے لحاظ سے وہ حیثیت نہیں رکھتے جو متواترات کی بیان کی گئی ہے۔ کلمات زیر بحث کو ریکارڈ پر لانے اور اپنے خیال کے مطابق ان کی تشریح کرنے سے گواہان مدعا علیہ کا منشاء سوائے اس کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ مسئلہ زیر بحث کی نوعیت اور اہمیت کو خفیف کر کے دکھلایا جاوے۔ حالانکہ مسئلہ ختم نبوت کا ان مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ جن پر اعتراض کیا گیا ہے۔

اور غالباً وہ یہ چاہتے ہیں کہ عام لوگوں کے دلوں میں علماء کے متعلق ایک حقارت پیدا کی جا کر ان کے طرز افتاء کی مذمت ظاہر کی جاوے اور ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے جذبات ان کے خلاف ابھارے جاویں اور موجودہ زمانہ کے روشن خیال طبقہ کی جو اپنے آپ کو ہر اصلاح کا علمبردار سمجھتا ہے۔ ہمدردی حاصل کی جاوے۔

[2194] مذہب کے متعلق فی زمانہ جو بے اعتنائی برتی جارہی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ قرآن مجید کے نزول کے زمانہ میں جو لوگ اس پر ایمان نہیں لائے تھے وہ اسے اضغاث احلام اور اساطیر الاولین کہا کرتے تھے۔ موجودہ زمانہ میں جو لوگ کہ مذہب کا جوا، اپنی گردن سے نہیں نکال پھینکنا چاہتے۔ وہ گو ان الفاظ کو اپنے منہ سے نکالنے کی تو جرأت نہیں کرتے۔ لیکن حقائق ومعارف قرآنی پر اپنے دل میں پورا یقین نہیں رکھتے اور بقول مولانا محمود علی صاحب یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ اسلام میں زمانہ کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں ہے اور انقلاب حالات سے جو جدید ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں اور جن کی وجہ سے اقوام عالم کو اپنی طرز وروش میں تغیر وتبدل کرنا پڑتا ہے۔ اسلام ایسے انقلابوں کے اندر اپنی روش کو بدل کر دوسری روش پر چلنے کی قابلیت نہیں رکھتا اور اس کے ماننے والے اپنے حالات کے اندر کوئی اصلاح یا ترمیم نہیں کر سکتے اور کسی تہذیب جدید کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

ان کے اسی اعتراض کا جواب تو مولانا صاحب موصوف نے اپنی کتاب ''دین وآئین'' میں دے دیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یہاں صرف یہ دکھلانا مقصود تھا کہ اس قسم کے خیالات آج کل عام ہیں اور چونکہ فریق مدعا علیہ کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق اس

طبقہ کے خیالات کی رو سے اسلام میں اصلاح کرنے کی کافی وسعت ہے۔ اس لئے مدعاعلیہ کی طرف سے علماء کے خلاف بدظنی پیدا کی جا کر اس طبقہ کے دل میں ان کے خلاف حقارت اور نفرت پیدا کرنے کی سعی کی گئی ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس مقدمہ میں مدعیہ کی طرف سے جو علماء پیش ہوئے ہیں انہیں دقیانوسی خیالات کا پیرو اور مرض تکفیر میں مبتلا دکھلایا جا کر ان کی بیان کردہ وجوہات تکفیر کو تمسخر میں اڑا دیا جاوے اور یہ دکھلایا جاوے کہ ان کی بیان کردہ وجوہات تکفیر کوئی حقیقت نہیں رکھتیں اور انہوں نے محض اس وجہ سے کہ جماعت احمدیہ کے اصول چونکہ صلاحیت مذہبی کی طرف رجوع دلاتے ہیں۔ اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر براہ بغض اور کینہ انہیں کافر کہا ہے۔ ورنہ دراصل ان کا کوئی عقیدہ یا عمل کفر کی حد تک نہیں پہنچتا۔ حالانکہ مسئلہ زیر بحث ایسا نہیں کہ اسے اس طرح مذاق میں اڑا دیا جاوے۔[2195] میں یہ نہیں کہتا کہ علماء غلطی نہیں کرتے یا یہ کہ وہ انسانی کمزوریوں سے پاک ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کسی رائے کو وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاوے اور ان کی کسی بات پر کان نہ دھرا جاوے۔ بلکہ چاہئے کہ ان کے اقوال پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاوے اور یہ دیکھا جاوے کہ کہاں تک راستی پر ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ صداقت سے خالی نہیں۔

مدعاعلیہ کی طرف سے کتب تفاسیر کے حوالوں پر جو اعتراض کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق صرف یہ لکھ دینا کافی ہے کہ ان حوالوں کو نہ یہاں درج کیا گیا ہے اور نہ ہی اس فیصلہ کا انحصار ان حوالوں پر رکھا گیا ہے اور سند کے اعتبار سے صرف قرآن مجید اور احادیث کو ہی معیار تصفیہ قرار دیا گیا ہے اور یہ عمل اس لئے اختیار کرنا پڑا ہے کہ فریقین کی طرف سے اپنے اپنے ادعا کی تائید میں بے شمار کتابیں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ پیش کی گئیں ہیں۔ مدعاعلیہ نے مدعیہ کی پیش کردہ کتب میں سے کسی کو بھی اپنے اوپر حجت تسلیم نہیں کیا۔ سوائے مرزاصاحب اور ان کے خلفاء کی کتابوں کے اور اسے اپنے اعتقاد کے مطابق ایسا ہی کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ جب وہ مرزاصاحب کو نبی مانتا ہے تو اس کے لئے معمول بہ مرزاصاحب کی وحی کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے اس کا دوسری کتابوں کو بطور حجت تسلیم نہ کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ باقی قرآن اور احادیث کے متعلق اس نے یہ رویہ اختیار کئے رکھا ہے کہ آیات قرانی کا جو مفہوم مدعیہ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس نے یا تو یہ بیان کیا ہے کہ وہ درست نہیں ہے یا اس کی کوئی اور تاویل کر دی ہے اور احادیث کے بارہ میں بھی جو حدیث اس کے مفید مطلب تھی وہ تو لے لی اور جو اس کے خلاف تھی اس کی صحت کے متعلق یا تو اس نے انکار کر دیا ہے یا اس کی بھی کوئی تاویل

کردی اوراس کا یہ عمل بھی مرزا صاحب کی تعلیم کے خلاف نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جو حدیث میری وحی کے معارض ہے وہ ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے۔اس کے علاوہ مدعا علیہ نے جن دیگر مصنّفین کی کتابوں کے حوالے پیش [2196] کئے ہیں۔ان کے متعلق بھی اس کا یہ ادعا ہے کہ وہ چونکہ مدعیہ کے ہم مذہب اشخاص کی تصنیف شدہ ہیں۔اس لئے اس نے انہیں مدعیہ کے خلاف بھی بطور حجت پیش کیا ہے۔اس کے لئے وہ کوئی حجت نہیں۔اس لئے ان حوالوں پر بحث کرنی نہ صرف غیر ضروری خیال کی گئی ہے۔ بلکہ اسے مشکلات سے بھی خالی نہیں پایا گیا۔ کیونکہ فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف خیانت کے بھی الزام لگائے ہیں اور یہ بھی اعتراض کئے ہیں کہ بعض مصنّفین کی کتابیں انہیں مسلم نہیں ہیں۔اس لئے یہ طے کرنے کے لئے کہ کہاں تک خیانت ہوئی اور کس کس مصنف کی کتاب فریقین کے عقائد کے مطابق ہے اور آیا وہ فریقین کے مسلمات میں سے بھی ہیں یا نہ اور کہ ان سے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ درست ہیں یا نہ اور کہ فریقین کو ان کی رائے کا پابند قرار دیا جاسکتا ہے یا نہ۔ بہت وقت وسیع مطالعہ اور کافی محنت کی ضرورت ہے اور پھر اس سے نتیجہ کے بھی پورے طور واضح اور عام فہم ہونے کی توقع نہیں۔اس لئے ایک طرف قرآن مجید اور احادیث پر اور دوسری طرف مرزا صاحب اور ان کے خلفاء کی کتابوں پر حصر رکھا جا کر دیگر تمام حوالہ جات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ گواہان مدعیہ کا یہ کہنا کہ ادعا وحی کفر ہے اور اگر کوئی شخص مطلق وحی کا دعویٰ کرے خواہ نبوت کا مدعی نہ بھی ہو،تب بھی وہ کافر ہے اور کہ بنی آدم میں وحی پیغمبروں کے ساتھ مختص ہے اور غیر کیلئے کشف،الہام یا وحی معنوی ہوسکتی ہے۔درست نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیت ’’وما کان لبشر...... الخ!‘‘میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ صرف پیغمبروں کے ساتھ ہی ان تین طرق مندرجہ آیت مذکور سے کلام کرتا ہے اور غیر پیغمبروں سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس آیت میں بشر کا لفظ رکھا ہے۔جس میں نبی اور غیر نبی دونوں داخل ہیں۔

سورہ قصص رکوع نمبر۱،آیت ’’واوحینا الیٰ ام موسیٰ...... الخ!‘‘سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر وحی صرف پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہوتی تو ام موسیٰ پر خدا کی طرف سے یہ وحی نازل نہ ہوتی۔

اس طرح سورہ مریم کی آیت ’’فارسلنا الیها روحنا...... الخ!‘‘اور آیت ’’واذ قالت الملائکة...... مع الراکعین ۰ واذ قالت الملائکة [2197] ...... مقربین‘‘اور سورۂ کہف رکوع نمبر۱۱ کی آیت ’’قلنا یا ذوالقرنین...... حسنا‘‘کے حوالہ جات پیش کئے جا کر یہ دکھلایا گیا ہے کہ:

۱...... وحی انبیاء سے مخصوص نہیں، بلکہ غیرانبیاء پر بھی وحی ہوسکتی ہے۔ بلکہ ہوتی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

۲...... جن طریقوں سے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے کلام کرتا ہے، انہی طریقوں سے غیرانبیاء یعنی اولیاء وغیرہ کے ساتھ بھی ہم کلام ہوتا ہے جیسا کہ آیت نمبرا سے ظاہر ہوتا ہے۔

۳...... فرشتوں کا نزول انبیاء علیہم السلام سے خاص نہیں، بعض اوقات غیرانبیاء پر بھی ایسی وحی نازل ہو جاتی ہے جس میں امر ونہی ہوتے ہیں اور کہ غیرانبیاء کی وحی بھی غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

اس کے آگے مدعا علیہ کے گواہ کا یہ بیان ہے کہ مدعیہ کے گواہان نے جو یہ کہا کہ آنخضرتﷺ کے بعد کسی پر وحی نہیں ہوسکتی جواس کا دعویٰ کرے وہ کافر اس کی انہوں نے قرآن مجید یا احادیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ ہاں صرف ایک گواہ نے بحوالہ آیت ''والذین یؤمنون...... من قبلك '' پیش کر کے کہا ہے کہ آنخضرتﷺ کے بعد بھی کوئی وحی نازل ہونی ہوتی تو اس آیت میں ضرور اس کا ذکر کر دیا جاتا۔ چونکہ ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ آپ کے بعد وحی نہیں ہوسکتی۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اس آیت میں تشریعی وحی کا ذکر ہے اور چونکہ آنخضرتﷺ کے بعد ایسی وحی جو آپﷺ کی شریعت کی ناسخ ہو، منقطع تھی۔ اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی تائید میں پھر چند علماء کے اقوال نقل کئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ علماء کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ایسی خبر نہیں آئی جس سے معلوم ہو کہ آنخضرتﷺ کے بعد وحی تشریعی ہوگی۔ بلکہ وحی الہام ہوگی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اکابر علماء لکھ چکے ہیں کہ مسیح موعود پر وحی ہوگی اور حدیث میں آنخضرتﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود پر خدا کی طرف سے وحی ہوگی۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ جو قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہے اور یہ تسلیم کرتا ہے کہ مسیح موعود آئے گا تو ان پر وحی ہوگی تو اسے [2198] خدا کی طرف سے یقین کرے گا۔ پس اس لحاظ سے یہ آیت تشریعی وحی کے انقطاع پر دلالت کرتی ہے۔ غیرتشریعی وحی کے انقطاع پر دلالت نہیں کرتی۔ اس امر کی دلیل میں کہ آنخضرتﷺ کے بعد غیرشریعت والی وحی ہوسکتی ہے اور آنخضرتﷺ کے کامل متبعین پر اس کا دروازہ بند نہیں ہے۔ آیات ذیل ''الم یرو انه...... سبیلا '' پارہ۹، رکوع۱۸ اور ''افلا یرون...... قولا '' پارہ۱۶، رکوع۱۳، کے حوالے دیا جا کر یہ کہا گیا ہے کہ ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندوں سے خدا کا کلام کرنا ضروری ہے۔ پس کیونکر مان لیا جاوے کہ حرم کعبہ کا رب اور قرآن کے اتارنے والا خدا جو بچھڑے کی عبودیت اور الوہیت کا ابطال اس کے عدم تکلم کی وجہ سے کرتا ہے۔

خوداپنے پیارے بندوں سے ویسا سلوک کرے نیز آیت ''ومن اضل ممن...... غافلون'' سورۂ احقاف رکوع نمبرا، سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار سنتا اوران کو جواب دیتا ہےاور آیت ''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ...... الخ!'' آل عمران رکوع نمبر۴ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ خدا اپنے بندوں سے پیار کرتا ہےاور یہ بدیہی بات ہے کہ محبّ اپنے محبوب سے ہم کلام ہواوراس کی باتیں سنے اوراپنی کہے ورنہ عدم کلام نقص محبت پر دلیل ہوگا۔ کیونکہ محبوب کا کلام نہ کرنا دلیل ناراضگی ہے اور خدا جواپنے بندوں پر ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہے۔ ضرور اپنے پیارے بندوں سے کلام کرتا ہےاور کوئی وجہ نہیں کہ جب وہ اپنے پیاروں سے کلام کرتا تھا تو اب نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جواس کی خدائی پر ایک اعلیٰ دلیل ہے وہ اس کا متکلم ہونا ہے۔ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اب قیامت تک اس صفت کا تعطل مان لیا جاوے اور کہا جاوے کہ اس کی صفت تکلم زائل ہوچکی۔ یعنی کہ وہ اب کسی سے کلام نہ کرے گا تو اس کا سمیع ہونا کیونکر معلوم ہوگا۔ کہنے والے پھر بھی کہہ دیں گے کہ وہ پہلے سمیع تھا اوراب نہیں۔ اس کی تائید میں پھر یہ ایک دنیاوی مثال دی گئی ہے۔ اگر کوئی عاشق اپنے کسی محبوب کے دروازہ پر آہ وبکا اور گریہ زاری کرتے ہوئے بیقراری کی حالت میں جائے۔ مگر محبوب نہ دروازہ کھولے اور نہ اندر سے کوئی آواز آوے تو یقیناً وہ عاشق ناامید ہوکر لوٹے گا اور خیال کرے گا کہ یا تو میرا محبوب مر چکا یا مجھے دھوکا[2199] دیا گیا۔ پس اس طرح اللہ تعالیٰ جس کا دیدار بوجہ اس کے وراء الورا اور لطیف ہونے کے ہم نہیں کر سکتے۔ اگر وہ گفتار سے بھی اپنے عشاق کو تسلی نہیں دے سکتا تو آخر وہ ایک دن ناامید ہوکر اسے چھوڑ دیں گے۔ تعشق اور محبت کا مادہ انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہےاور وہ ایسے محبوب کو جس کے دیدار اور گفتار سے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے محروم سمجھے اسے کبھی اپنے عشق کا محل نہیں ٹھہراتا حقیقی عاشق اپنے محبوب سے ہم کلام ہونے کے لئے اپنے دل میں ازحد تڑپ رکھتا ہےاوراس کے کلام کو اپنے لئے تریاق اور آب حیات سمجھتا ہے۔ پس وہ علیم خبیر ہستی جو انسانوں کے اندر احساسات وجذبات کا پیدا کرنے والا ہے کس طرح اپنے عشاق کو اپنی ہم کلامی سے محروم رکھ سکتا ہےاوراس کی تائید میں آیات ذیل ''واذا سألك عبادی عنی فانی قریب...... الخ!'' اور ''ان الذین قالوا...... تتنزل الملائکة'' حم سجدہ رکوع نمبر۴ پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد پھر آیات ''رفیع الدرجات ذوالعرش...... یوم التلاق'' سورہ مؤمن رکوع نمبر۲ اور ''تنزل الملائکة بالروح من امرہ علی من یشاء...... فاتقون'' سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ازمنۂ سابقہ میں اپنے وحی سے مشرف کرتا رہا ہے۔ آئندہ بھی کرے گا۔

کیونکہ آیت میں نزول وحی کا موجب اللہ تعالیٰ کا رفیع الدرجات وذوالعرش ہونا ہے اورضرورت انداز قرار دیا گیا ہے۔ پس جب کہ اللہ تعالیٰ اب بھی رفیع الدرجات اور ذوالعرش ہے۔ اس میں تغیر نہیں آیا اور لوگ بھی بلحاظ روحانیت مردہ ہوگئے تو پھر وحی کا انقطاع کیونکر مان لیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''کنتم خیر امۃ اخرجت للناس...... الخ! ''یعنی امت محمدیہ تمام امتوں سے بہتر ہے اور نعمت بھی اس پر پوری ہوچکی اور دعا بھی خدا نے ہمیں یہ سکھلائی کہ ''صراط الذین انعمت علیھم '' کہ اے خدا تو ہمیں اپنے پیارے اور مقرب بارگاہ بندوں یعنی انبیاء صدیقین اور شہدائے اور صالحین کے راستہ پر چلا تو عقل سلیم کیونکر تسلیم کر سکتی ہے کہ امت محمدیہ جو سب امتوں سے بہتر ہو لیکن انعامات الٰہیہ سے محروم ہو پہلی امتوں کے مردوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی اپنے کلام سے مشرف کیا اور ان پر فرشتے نازل ہوئے۔ لیکن امت محمدیہ [2200] کے بڑے سے بڑے درجہ کے مرد کو بھی یہ انعام نہ ملے۔ پس یہ کہنا کہ امت مرحومہ پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہے اور خدا اس سے کلام نہیں کرتا تو پھر یہ خیر الامم کیسے ہوئی؟ اور یہ کہنا غلطی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بعد جو تمام عالم کے لئے رحمت ہوکر آئے تھے اس انعام کو لوگوں سے چھین لیا ہے اور امت میں سے کسی ایک فرد کو بھی اپنے ہم کلام ہونے کے مبارک شرف سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا پاک رسول اور اولیاء امت یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ فیضان الٰہی اس امت پر بند نہیں ہیں اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تم میں سے پہلے قوم بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ باوجود یہ کہ وہ نبی نہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرتا تھا۔ میری امت میں ایسے لوگوں میں اگر کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔ دوسری روایت میں محدث کا لفظ آیا ہے۔ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ محدث سے کیا مراد ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس کی زبان پر کلام کرتے ہیں۔

(بزرگان دین کے حوالے)

اس کے بعد حضرت شیخ ابن عربیؒ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور مولانا رومؒ کی کتابوں کے حوالوں سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ پایا جاتا ہے کہ تمام اقسام وحی کی جو قرآن میں مذکور ہیں خدا کے بندوں اولیاء اللہ سب میں پائی جاتی ہیں اور وحی جو نبی میں ہے وہ خاص ہے اور شریعت والی وحی ہے اور کہ جو وحی انبیاء علیہم السلام کو ہوتی ہے۔ وہ اس امت کے بعض کامل افراد کو بھی ہوتی ہے اور جیسا کہ مولانا رومؒ نے کہا ہے ہوتی تو وہ وحی حق ہے۔ لیکن صوفیائے عام لوگوں سے پردہ کرنے کی خاطر اسے وحی دل میں کہہ دیتے ہیں اور کہ جن طریق سے انبیاء علیہم

السلام کو وحی الہام ہوتا ہے انہیں طرق سے اولیاء اللہ کو ہوتا ہے۔ اگرچہ اصطلاحاً ان کا نام رکھنے میں فرق کیا گیا ہے اور یہ علماء کی اپنی اصطلاح ہے اور اصطلاح فرق مراتب کے لحاظ سے قرار پا گئی ہے کہ انبیاء کی وحی کو وحی اور اولیاء کی وحی کو الہام کہتے ہیں اور کہ ولی پر بھی وحی بواسطہ ملک ہوتی ہے اور مدعیہ کے اعتقاد کے مطابق عیسیٰ کے نزول پر ان پر وحی نازل ہوگی اور اس کے متعلق علماء کا قول ہے کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبان پر ہوگی اس [2201] کے آگے یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی کتب سے جو یہ دکھلایا گیا ہے کہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ وحی کو منقطع مانتے ہیں تو وہاں ان کی مراد وحی شریعت سے ہے نہ کہ دوسری وحی سے جسے وہ جاری سمجھتے ہیں ان تصریحات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسی وحی کہ جس میں نئے اوامر ونواہی نہ ہوں جاری ہے اور جن علماء نے یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وحی اور الہام کا سلسلہ بند ہے تو اس سے مراد ایسی وحی ہے جو شریعت محمدیہ کے مخالف نئے اوامر ونواہی پر مشتمل ہو۔ نہ مطلق وحی جس کا امت محمدیہ میں باقی رہنا قرآن مجید، حدیث وبزرگان دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ اس کے آگے پھر دوسرا ہیڈنگ شروع ہوجاتا ہے۔ اس کے تحت میں اس بحث کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے جس وحی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس کا ادّعا کفر ہے۔ اس سے مراد وحی نبوت سے ہی ہے۔ فریق مدعیہ کے نزدیک وحی کا لفظ صرف انبیاء کے لئے ہی مختص ہے اور وہ اس امر کے قائل نہیں کہ جو وحی نبی کی ہوتی ہے وہ غیر انبیاء کو بھی ہوسکتی ہے۔ اس لئے اب مدعا علیہ کے بحث سے ہی یہ طے کرنا ہے کہ آیا اس قسم کی وحی جو انبیاء کو ہوتی ہے غیر انبیاء کو بھی ہوسکتی ہے یا نہ۔ اس کے متعلق جن آیات قرآنی کا حوالہ مدعا علیہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ ان کے ظاہری الفاظ سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضرت ام موسیٰ پر وحی ہوئی۔ حضرت مریم پر فرشتے اترے، اور ذوالقرنین سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ لیکن اگر یہ نتیجہ محض ان الفاظ ''او حینا قالت الملائکۃ ''اور''قلنا'' کے استعمال سے اخذ کیا جاتا ہے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ وحی کا لفظ قرآن مجید میں نہ صرف ذوی العقول کی بابت استعمال فرمایا گیا ہے۔ بلکہ غیر ذوی العقول کی بابت بھی جیسا کہ سورۂ نحل میں ہے کہ شہد کی مکھی کو وحی کی گئی۔ یہاں میرے خیال میں مدعا علیہ کے نزدیک بھی وحی سے مراد وہ وحی نہیں ہوسکتی جو انبیاء کو ہوتی ہے۔ یہاں یقیناً اس کے کوئی اور معنی بمثل فطرت میں داخل کرنا یا اسے سوجھانا کئے جائیں گے۔ اس طرح قرآن مجید میں وحی کا لفظ اور بھی کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ جس کے سیاق وسباق سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا کہ وہاں اس لفظ سے مراد اس قسم کی وحی ہے جو انبیاء کو ہوتی ہے اور غالباً اس شبہ کو زائل کرنے کے لئے حضور [2202]

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن مجید میں بتصریح یہ فرمایا گیا کہ ہم نے تیری طرف اس قسم کی وحی بھیجی ہے جیسا کہ حضرت نوح، ابراہیم، اسحٰق، اسماعیل، یعقوب (علیہم السلام) اوران کی اولاد کی طرف بھیجی گئی۔ سورۂ نساء پارہ ۶، رکوع نمبر ۳ آیت ’’انا اوحینا الیك کما اوحینا الیٰ نوح...... زبوراً ‘‘ اس لئے ان مواقعات پر جہاں کہ لفظ وحی کے استعمال سے وحی نبوت کے معنی اخذ نہیں ہوسکتے۔ اس لفظ سے مراد جیسا کہ علماء نے لی ہے القاء کرنا یا دل میں ڈالنا ہی لی جائے گی۔ اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور جگہ ہے ’’وان الشیٰطین لیوحون الیٰ اولیاء ھم ‘‘ تو کیا یہاں بھی لفظ وحی کے استعمال سے وحی انبیاء لی جاسکے گی۔

قرآن مجید میں اس قسم کے اور بھی کئی الفاظ ہیں کہ جن کے ظاہری معنی مراد نہیں لئے گئے۔ مثلاً فتنہ کا لفظ جس کے معنی عام طور پر آزمائش کے لئے گئے ہیں اس طرح اس کی سند بیان نہیں کی گئی کہ فرشتے ہر حال میں ذات باری کی طرف سے ہی بحیثیت رسول اترتے اور کلام کرتے رہے۔ ممکن ہے کہ نیک آدمیوں پر ان کا اترنا عام انتظام کائنات کے سلسلہ میں ہو یا روحانی ترقی کے مدارج میں داخل ہو۔ اس لئے حضرت مریم پر فرشتوں کے اترنے سے یہ نتیجہ لازمی طور پر برآمد نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ غیر انبیاء سے اس طریق پر کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ انبیاء کے ساتھ، باقی رہی وہ آیت جو ذوالقرنین کے متعلق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض کے نزدیک وہ نبی تھے۔ اگر نبی تھے تو انہیں وحی نبوت ہوئی ہوگی اور اگر نبی نہ تھے تو ان کے متعلق محض لفظ قال کا استعمال عمومیت کے طور پر یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے کافی نہیں کہ غیر انبیاء کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ حضرت ام موسیٰ اور حضرت مریم کو ایسی ہی وحی ہوئی جیسا کہ انبیاء کو ہوتی ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ایسی وحی ہر غیر انبیاء کو ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بیبیاں پیغمبروں کی مائیں تھیں اور ان ہر دو پیغمبروں کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ انہیں پیدا ہونے کے بعد ہلاک نہ کر دیا جاوے۔ اس لئے ان کی ماؤں کو تسکین دینے [2203] کے لئے اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی سے مشرف فرمادیا ہو تو کوئی عجب نہیں۔ اس کے ساتھ ہی پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ واقعات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل کے ہیں۔ ممکن ہے کہ خاص حالات کے تحت خاص خاص اشخاص کے ساتھ ہم کلام ہونا مشیت ایزدی سے ضروری سمجھا گیا ہو اور اس کی تائید خود مدعا علیہ کی اپنی بحث سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ باوجود یہ کہ وہ نبی نہ تھے اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرتا تھا۔ چنانچہ ذوالقرنین بھی اسی ذیل میں داخل سمجھے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد جب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے سوائے مبشرات کے اور کچھ باقی نہیں تو پھر کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ غیر انبیاء کو بھی وہی وحی ہوتی ہے جو انبیاء کو ہوتی ہے۔اس حدیث کو فریق مدعا علیہ نے صحیح تسلیم کیا ہے۔لیکن اس کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ عام اشخاص کے متعلق ہے۔خواص کے لئے نہیں اگر خواص اس سے مستثنیٰ تھے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تصریح نہ فرمادیتے۔یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

باقی رہے صوفیائے کرام کے اقوال اور تحریریں،ان کے متعلق ایک جواب تو اوپر سید انور شاہ صاحب کے بیان کے حوالہ سے دیا جاچکا ہے کہ انہوں نے ان اشخاص کو جو ان کی اصطلاحات سے واقف نہ ہوں،اپنی کتابوں میں نظر کرنے سے منع فرمایا اور اس کا دوسرا جواب بھی شاہ صاحب مذکور کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ صوفیائے کرام نے نبوۃ کو بمعنی لغوی لے کر مقسم بنایا اور اس کی تفسیر خدا سے اطلاع پانا۔دوسرے کو اطلاع دینا کی،اور اس کے نیچے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام دونوں کو داخل کیا اور نبوت کو دو قسم کر دیا۔نبوت شرعی اور نبوت غیر شرعی،نبوت کے نیچے وحی اور رسل دونوں درج کر دیئے اور اب ان کے لئے نبوت غیر شرعی اولیاء کے کشف اور الہام کے لئے نکھر گیا اور مخصوص ہوگیا۔صوفیائے کرام کی تصریح ہے کہ کشف کے ذریعہ مستحب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔صرف اسرار معارف،مکاشف اس کا دائرہ ہیں اور تصریح فرماتے ہیں کہ ہمارا کشف دوسرے پر [2204] حجت نہیں۔ہمارا کشف ہمارے لئے ہے۔گوا مذکور نے کشف،الہام اور وحی کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ کشف اسے کہتے ہیں کہ کوئی پیرایہ آنکھوں سے دکھلایا جس کی مراد کشف والا خود نکالے۔دل میں کچھ مضمون ڈال دیا اور سمجھا دیا جاوے یہ الہام ہے۔

خدا نے پیغام بھیجا۔اپنے ضابطہ کا وہ وحی ہے۔وحی قطعی ہے اور کشف والہام ظنی ہیں۔ بنی نوع آدم میں وحی پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے۔غیروں کے لئے کشف یا الہام ہے یا معنوی وحی ہوسکتی ہے،شرعی نہیں۔

وحی کے شرعی یا غیر شرعی ہونے کی جو تفریق مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی ہے۔اس کی تائید میں اس نے سوائے اقوال بزرگان کے اور کوئی سند پیش نہیں کی اور ان اقوال کی گو مدعیہ کی طرف سے توجیہ اور تشریح کی گئی ہے اور یہ دکھلایا گیا ہے کہ ان بزرگان کی ان اقوال سے کیا مراد ہے اور ان کے دیگر صریح اقوال پیش کئے گئے ہیں کہ جن میں وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی تسلیم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا آنا ممکن نہیں سمجھتے۔لیکن ان پر اس لئے

بحث کی ضرورت نہیں کہ وہ قرآن مجید اور احادیث کے مقابلہ میں کوئی حجت نہیں ہوسکتے اور مدعا علیہ کی طرف سے جو اعتراض مدعیہ پر عائد کیا گیا تھا کہ اس نے وجوہات تکفیر کے ضروریات دین ہونے کے متعلق قرآن یا حدیث سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا وہ بدرجہ اولیٰ خود مدعا علیہ پر وارد ہوتا ہے کہ اس نے شرعی اور غیر شرعی وحی کی جو تقسیم کی ہے اس کے متعلق کوئی ثبوت قرآن واحادیث سے پیش نہیں کیا۔ محض قیاسات سے ہی یہ کہا گیا کہ جس آیت کا حوالہ مدعیہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس میں آئندہ وحی کا ذکر نہیں، وہ شریعت والی وحی کے انقطاع پر دلالت کرتی ہے۔

مدعیہ کی طرف سے درست طور پر یہ کہا گیا ہے کہ صوفیائے کرام نے نبوت کی جو قسمیں بیان کی ہیں وہ ان کی اپنی قائم کردہ اصطلاحات کے مطابق ہیں۔ اس لئے ان کی قائم کردہ اصطلاحات کو عام امت کے مقابلہ میں حجت قرار دینا درست نہیں ہے۔ مسیح موعود پر وحی کا ہونا مستثنیات سے ہے۔ جس کی استثناء خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کردی اس سے وحی نبوت کے اجراء کا عمومیت کے ساتھ نتیجہ نکالنا ایک غلطی ہے۔

[2205] آیت ''وما کان لبشر...... الخ!'' میں بشر کے لفظ کے متعلق مدعیہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ''مراد انبیاء علیہم السلام سے ہے۔'' لیکن اگر عام بشر بھی مراد لئے جاویں تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ خدا بالعموم آدمیوں سے کلام کرتا رہتا ہے۔ بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ساتھ ہم کلام ہونے کے طریق بتلائے ہیں۔ باقی کلام کا کرنا یا نہ کرنا اس کی اپنی مشیت پر منحصر ہے۔ لہٰذا گواہان مدعیہ نے یہ درست کہا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد وحی نبوت جاری ہوتی تو قرآن مجید میں ضرور اس کی صراحت فرمادی جاتی۔ کیونکہ اس پر امت کی فلاح کا دارومدار تھا۔ باقی مولانا روم کی کتاب مثنوی کے حوالے سے جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ اولیاء کو جو وحی ہوتی ہے وہ دراصل وحی حق ہوتی ہے اور اولیاء عام لوگوں سے پردہ کرنے کی خاطر اسے وحی دل کہہ دیا کرتے ہیں۔ یہ ان کے شاعرانہ خیالات ہیں، اور شاعر کی نیت میں جیسا کہ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے کہا ہے۔ منوانا اس کا عالم کو منظور نہیں ہوتا اور پھر جہاں انہوں نے وحی حق کے الفاظ لکھے ہیں ان کے ساتھ ہی واللہ اعلم بالصواب کا جملہ بھی موجود ہے۔ اس سے ان کے مفہوم کا خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پارہ نمبر۹، رکوع نمبر۸ اور پارہ۱۶، رکوع نمبر۱۳ کی آیات محولہ بالا سے بھی یہ استدلال درست نہیں کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد غیر شریعت والی وحی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اوّل تو آیات اس زمانہ اور ان حالات سے تعلق رکھتی ہیں جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے اور ان میں ان لوگوں کو خطاب ہے جو عبادت الٰہی سے ناآشنا اور غافل ہوں

اور اب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے بعد کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ سمیع، بصیر اور علیم نہیں۔ باقی رہا اس کا آدمیوں سے کلام کرنا وہ اس کی مشیت پر منحصر ہے۔ اسے کسی کی آہ وبکا، فریاد وفغاں سے کلام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ دنیاوی عاشق ومعشوق کی مثال عشق الٰہی پر نہایت ہی نازیبا طریق پر عائد کی گئی۔ تاہم اس مثال کو بھی اگر مدنظر رکھا جاوے تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ایسی ناقص نہیں کہ عاشقان الٰہی اگر فی الحقیقت وہ پورے معنوں میں عاشقان الٰہی بن چکے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کے دروازہ سے ناامید ہوکر لوٹیں۔ یا نعوذ باللہ [2206] یہ تصور کریں کہ ان کا محبوب مر چکا یا انہیں دھوکا دیا گیا۔ دنیاوی معشوق بھی اگر اپنے عاشق کی آہ وبکا سن کر اندر سے اسے کوئی تحفہ بھیج دے یا اس کی بات کو سن کر اس کا کوئی کام سرانجام کردے تو باوجود اس کے کہ وہ اس سے ہم کلام نہ ہو یا اپنا دیدار نہ کرائے۔ اس کا عاشق ضرور سمجھ لے گا کہ اس کا معشوق زندہ ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ دنیا میں عاشقان الٰہی کی تعداد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آج تک کوئی تھوڑی نہیں سمجھی جاسکتی اور ویسے تو ایسے عشاق نہ صرف مذہب اسلام میں بلکہ ہر مذہب میں سینکڑوں کی تعداد میں پائے جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ہم کلام ہونے کا ذریعہ اس کے عشاق کے دل کی تڑپ ہی قرار دی جاوے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں ہر ایک عاشق سے نہ سہی سوویں ہزارویں سے سہی۔ دس پندرہ بیس سال کے بعد نہ سہی، سو ہزار سال کے بعد سہی کسی نہ کسی ایک سے تو ہم کلامی فرمائی ہوتی؟ نہ یہ کہ تیرہ سو سال تک یک دم خاموشی اختیار کئے رکھنے کے بعد صرف ایک شخص سے ہم کلام ہونا منظور فرمایا گیا اور وہ بھی زیادہ تر پرانی تیرہ سو سال والی زبان میں گویا اب اس کے پاس الفاظ اور معانی کا ذخیرہ ختم ہوچکا ہے۔ اگر نعوذ باللہ خدا کے پاس ہم کلامی کے لئے نہ کوئی اور نیا مواد ہے اور نہ نئے الفاظ۔ تو پھر بیچارے مولویوں کا کیا قصور ہے کہ انہیں پرانی لکیر کا فقیر قرار دیا جاکر کوسا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے اس پرانے کلام کی تعبیر وہی کرنی ہے جو پہلے سے ہوتی آئی ہے۔

اگر عشاق کی تسلی محض گفتگو سے ہوتی اور وجود باری تعالیٰ کے علم کا ذریعہ بھی یہی ہوتا کہ جب کبھی اس کا کوئی عاشق بیقراری کی حالت میں آہ وبکا کرتا ہوا اس کے دروازہ پر پہنچے تو اسی کے لئے فوراً دروازہ کھل جائے۔ تو اسلام صفحۂ ہستی سے کبھی کا نابود ہوچکا ہوتا۔ کیونکہ تیرہ سو سال کا زمانہ ایسا نہیں کہ عشاق نعوذ باللہ خداوند تعالیٰ کی اس بے اعتنائی کو دیکھ کر اس کے دروازہ پر پڑے رہتے۔ بلکہ بقول گواہ مدعا علیہ عرصہ سے ناامید ہوکر لوٹ چکے ہوتے اور پھر اس کی کیا گارنٹی ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان عشاق سے ہی گفتگو کرتا ہے کہ جو مذہب اسلام سے تعلق رکھتے ہوں اور

دوسرے سے نہیں کرتا۔علاوہ ازیں عشاق کی تسلی محض گفتگو سے نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ [2207] جیسا کہ مدعا علیہ کے گواہ نے بھی ظاہر کیا ہے۔ دیدار یاران کا مطمع نظر ہوتا ہے۔اس لئے ممکن ہے کہ عشاق جب گفتگوئے یار سے بہرہ اندوز ہوں تو پھر کبھی اپنے عشق کی مستی میں قوم موسیٰ کی طرح ’’ارنا اللّٰہ جھرۃ ‘‘ کی رٹ لگانی شروع کردیں اور بجائے اس کے کہ دیدار یار سے لذت اندوز ہوں۔اپنا بیڑہ بھی غرق کربیٹھیں۔شک نہیں کہ حقیقی عشاق کے دلوں میں ضرور اپنے محبوب کے متعلق ایک تڑپ ہوتی ہے۔اس تڑپ کے فرو کرنے کا علاج یہ نہیں کہ محبوب سے ضرور ہم کلامی ہو۔’’باری عزاسمہ ‘‘نے اپنے عشاق کی تڑپ فرو کرنے کا علاج خود ہی اپنے زندہ کلام قرآن پاک میں یہ فرمایا ہے۔’’الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب ‘‘یعنی خدا کی یاد سے دل مطمئن ہوتے ہیں اور زیادہ اضطراب پیدا ہونے کی صورت میں فرمایا۔’’واذا سالك عبادی عنی فانی قریب...... الخ!‘‘

گواہ مدعا علیہ نے اس آیت کو بقاء وحی پر دلیل پکڑا ہے۔لیکن وحی سے مراد اگر اس قسم کی استجابت لی جاوے جو اس آیت میں مذکور ہے۔تو پھر خداوندتعالیٰ کا ہر فرد بشر کے ساتھ کلام کرنا ممکن ہوسکتا ہے اور ہر شخص محل وحی بھی بن سکتا ہے۔اس قسم کے استدلال اختیار کرنے سے مذہب کی کوئی عظمت ووقعت ظاہر نہیں ہوسکتی اور نہ اس کی کوئی حقیقت منکشف کی جاسکتی ہے۔گواہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے کہ خدا کا کلام نہ کرنا غضب اور ناراضگی کی علامت ہے تو کیا اس سے سمجھا جائے گا کہ جن لوگوں سے پہلے خداوندتعالیٰ نے کلام نہیں کی۔کیا ان سب پر خداوندتعالیٰ ناراض رہا ہے اور وہ مورد عتاب الٰہی ہیں۔استغفراللہ!

(بقاء وحی)

بقاء وحی کے سلسلہ میں باقی ماندہ جن دو آیات سورۂ مومن اور پارہ۱۴، رکوع ۷ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ان سے بھی وحی کا جاری رہنا ثابت نہیں ہوتا۔بلکہ یہ آیات مدعا علیہ کی اپنی تقسیم کے مطابق وحی تشریعی ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔کیونکہ ان میں یہ مذکور ہے کہ جس شخص کو وحی کی جاتی ہے۔اس کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائے۔اس لئے اس قسم کی وحی کو مدعا علیہ کی اپنی تعریف کے مطابق وحی تشریعی ہی سمجھا جائے گا اور یہ سلسلہ مدعیہ کے ادعا کے [2208] مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر آکر ختم فرمادیا،اور مدعا علیہ کے نزدیک بھی اب تشریعی نبی نہیں آسکتا۔اس لئے ان آیات سے وحی مطلق کے اجراء کا استدلال نہیں کیا جاسکتا۔باقی رہی

مدعاعلیہ کی یہ حجت کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اے اللہ ہمیں راہ مستقیم پر چلا اوران لوگوں کی راہ پر چلا جن پرتو نے اپنے انعام کئے ہیں اور پھر دوسری سورت میں اس کی تشریح فرمائی کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر خدا کا انعام ہوا۔ اس کے متعلق فرمایا کہ وہ نبی، صدیق، شہیداور صالح ہیں۔ اس سے یہ تلقین کی گئی کہ اللہ اوراس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی سے یہ چاروں مراتب تم کو حسب حیثیت مل سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ نہیں ہوسکتا کہ امت محمد یہ تین مراتب کا تو انعام پائے اور چوتھے مرتبہ یعنی نبوت کا حصول اس کے لئے ناممکن ہو۔ حالانکہ اس سے پہلی امتوں نے اس انعام کو بار بار حاصل کیا۔ پھر یہ خیرالامم کس طرح ہوئی؟ اور نہیں کہا جاسکتا کہ امت مرحومہ پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد جو تمام عالم کے لئے رحمت ہوکر آئے۔ اس انعام کولوگوں سے چھین لیا گیا۔

اس کا جواب مدعیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ آیت ''من یطع اللّٰہ والرسول...... والصالحین ''میں الفاظ ''مع الذین '' سے مراد رفاقت سے ہے نہ کہ عطائے درجہ۔ مدعاعلیہ کے اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی کے علاوہ دیگر مدارج جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے مل سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نبوت کا درجہ نہ مل سکے۔ اگر اس بحث کو بفرض محال صحیح تسلیم کرلیا جاوے تو پھر اس سے یہ لازم آئے گا کہ نبوت ایک کسبی چیز ہے جو اتباع سنت اور ریاضت سے حاصل ہوسکتی ہے۔ حالانکہ قرآن شریف کی نصوص سے یہ ثابت ہے کہ نبوت کسبی نہیں اور مرزاصاحب (کے مرید اعظم) نے بھی اسے مانا ہے۔ چنانچہ وہ (محمد علی لاہوری) اپنی کتاب (ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص۷،۸) پر لکھتے ہیں کہ: ''نبوت موہبت اکتساب سے نہیں ملتی...... پس نبوت کا اکتساب یا کسی کی پیروی سے حاصل ہونا تمام آیات قرآنی اور احادیث کے صاف مفہوم کے خلاف ہے۔''

اگر نبوت حضور علیہ السلام کے اتباع سے حاصل ہوسکتی تھی تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ آج تک جس قدر اولیاء ابدال، اقطاب گزرے ہیں۔ ان [2209] میں سے کسی کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہ ہوتا۔ علاوہ ازیں اگر یہ سمجھا جاوے کہ حضور کے کمال اتباع اور فیض سے یہ مرتبہ حاصل ہوسکتا ہے اور حضور بھی اسے جائز سمجھتے تھے تو ضرور ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں کئی دیگر مراتب اور مدارج کے حصول کے لئے اپنی امت کو ادعیات اور اوراد کی تلقین فرمائی ہے اور وہاں اس مرتبہ کے لئے بھی کوئی دعا وغیرہ بھی تلقین فرماتے۔ تاکہ امت کے افراد کو اس کے حاصل کرنے میں کوئی آسانی میسر آتی۔ کیونکہ حضور ﷺ کی شفقت سے یہ بعید تھا کہ وہ امت کو

اس قدر پریشانی اور محنت شاقہ میں ڈالتے کہ مدت مدید کا انتظار اور عبادات کے بعد صرف ایک ہی فرد کو جا کر یہ نعمت عطاء ہوتی۔ اگر کوئی دعا وغیرہ تلقین کرنا آپ ﷺ کے نزدیک مناسب نہ تھا تو کم از کم اس کی صراحت تو فرما دیتے کہ تم کو یہ درجہ مل سکتا ہے۔ تمہیں اس کے حصول کے متعلق کوشاں رہنا چاہئے۔ آپ نے نہ اس قسم کی کوئی صراحت فرمائی۔ نہ ہی اس کے لئے کوئی راستہ بتلایا بلکہ یہی فرماتے رہے ہیں کہ ''لا نبی بعدی وانا اٰخر الانبیاء'' وغیرہ گویا کہ امت کو نعوذ باللہ از دست دھوکے میں رکھتے رہے۔ تا کہ وہ کہیں یہ درجہ حاصل کر کے آپ کے مقابلہ میں نہ کھڑے ہو جاویں۔

بلکہ آپ کا رحمتہ اللعالمین ہونا اس بات کا متقاضی تھا کہ آپ سابقہ انبیاء کے مقابلہ میں اپنی امت میں سے زیادہ انبیاء پیدا کر کے اپنے افضل الانبیاء ہونے کا ایک اعلیٰ اور بین ثبوت بہم پہنچاتے۔ لہٰذا قرآن شریف کی دیگر تصریحات کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت محولہ بالا کا مفہوم یہی لیا جائے گا کہ وہ لوگ انبیاء کی رفاقت میں ہوں گے اور چونکہ مدعا علیہ کو دنیاوی امثال کا بہت شوق ہے۔ اس لئے اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے کہ جیسے حکومت کسی شخص کو اس کی ذاتی وجاہت اور مرتبہ کے لحاظ سے اپنے دربار میں اپنے کسی ممتاز عہدہ دار کے ساتھ جگہ دے دے۔ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس شخص نے اس عہدہ دار کا رتبہ حاصل کر لیا ہے یا یہ کہ وہ اس کا رتبہ حاصل کرنے کا اہل بنا دیا گیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ لوگ جن کی آیات ماسبق میں فضیلت بیان کی گئی ہے۔ انبیاء شہداء صدیقین اور صلحاء کے ہمراہ ہوں گے۔ اس لئے مدعا علیہ کا یہ استدلال کوئی [2210] وقعت نہیں رکھتا کہ اگر امت محمدیہ کو نبوت کا درجہ نہ ملے تو وہ خیر الامم نہیں رہتی۔ اس کے خیر الامم ہونے کے لئے خدا نے اسے اور کئی مدارج عطاء فرمائے ہیں۔ قرآن مجید نے اسے اس بات کا محتاج نہیں رہنے دیا کہ وہ نبوت کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی غلامی پر ترجیح دے بلکہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء آپ کی امت میں داخل ہونے کے متمنی رہے ہیں۔ افسوس کہ قرآن کی تعلیم کو پوری طرح مدنظر نہیں رکھا گیا۔ ورنہ یہ اعتراض نہ کیا جاتا۔

قرآن حکیم میں حیات انسانی کی پوری انتہاء واضح نہیں فرمائی گئی اور جیسا کہ چوہدری غلام احمد صاحب پرویز مضمون محولہ بالا میں لکھتے ہیں۔ جنت بھی جو بالعموم منزل مقصود سمجھی جاتی ہے۔ درحقیقت اصل منزل مقصود نہیں بلکہ راستہ کا ایک خوشنما منظر ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں جنتیوں کی اس دعا سے ظاہر ہوتا ہے۔ ''یقولون ربنا اتمم لنا نورنا'' اس منتہٰی کو ایک راز رکھا گیا۔ نہ معلوم کے حضور کے فیض سے امت کو کیا کچھ عطاء فرمایا جائے گا۔ لہٰذا مدعا علیہ یہ ثابت

کرنے میں کامیاب نہیں رہا کہ جو وحی انبیاء علیہم السلام کو ہوتی ہے وہ اس وقت تک جاری ہے۔ بلکہ صرف الہام اور کشف وغیرہ باقی ہیں۔ جیسا کہ مدعیہ کا ادعا ہے اوران کو لغوی طور وحی کہا جاسکتا ہے۔ اس مقدمہ کے فیصلہ کا دارومدار زیادہ تر رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی ماننے کے عقیدہ پر ہی ہے۔ مدعیہ کی طرف سے جیسا کہ اوپر درج کیا گیا۔ بحوالہ آیات قرآنی واحادیث واجماع امت یہ دکھلایا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے کہ اس کی استثناء حضور ﷺ نے خود کردی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کہ مرزاصاحب کے دعویٰ سے قبل اور اب بھی سوائے مرزاصاحب کے پیروؤں کے دیگر جملہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء کی تعداد اور بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی مسلمان کسی اور کو نبی مانے تو وہ کافر اور مرتد ہوجاتا ہے۔

(نبوت جاری کے مؤقف کا تجزیہ)

مدعاعلیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کمال اتباع اور فیض سے نبوت کا مرتبہ عطا ہوسکتا ہے اور وہ خاتم النّبیین کے معنی عام مسلمانوں کے اعتقاد کے خلاف یہ کرتا ہے [2211] کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر عطاء کی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ ﷺ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ ﷺ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور قرآن مجید کی جس آیت میں یہ الفاظ درج ہیں اس کے معنی مدعاعلیہ کی طرف سے یہ کئے گئے ہیں کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کے بعد الفاظ خاتم النّبیین اس لئے لائے گئے کہ ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا تھا۔ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ آپ بحیثیت رسول اپنی امت کے باپ ہیں۔ آپ کی دوسرے رسولوں پر کوئی فضیلت ظاہر نہ ہوتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النّبیین فرما کر آپ کو دوسرے رسولوں سے ممتاز فرمادیا کہ اور نبی تو اپنی امت کے صرف مؤمنوں کے باپ تھے۔ مگر آپ ایسے عظیم الشان اور جلیل القدر نبی ہیں کہ انبیاء کے بھی باپ ہیں۔ یعنی آپ کی اتباع اور توجہ روحانی کمالات نبوت بخشتی ہے اور اگر اس کے معنی آخر کے لئے جاویں تو اس میں آپ ﷺ کو کوئی فضیلت نہیں ہے۔

اس تصریح سے اس حد تک تو مدعاعلیہ کی یہ توجیہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چونکہ دیگر

انبیاء سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو افضل دکھلانا مقصود تھا۔ اس لئے الفاظ خاتم النّبیین استعمال فرمائے گئے۔ لیکن یہ سمجھ نہیں آتا کہ محض لفظ خاتم کے استعمال سے آپ کا نبی تراش ہونا کس طرح مفہوم لے لیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر خاتم کے معنی مہر بھی کئے جاویں تو اس کے یہ معنی کرنے سے بھی آپ ﷺ انبیاء سابقہ پر مہر ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت نمایاں ہوسکتی ہے اور محض یہ توجیہ بھی کہ آپ ﷺ انبیاء کے باپ ہیں۔ آپ کی فضیلت ظاہر کر دینے کے لئے کافی ہے۔ پھر معلوم نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کے اس تفصیلی علاقۂ ابوت سے آئندہ توالد انبیاء کا سلسلہ جاری ہونا کس طرح اخذ کیا گیا ہے اور پھر توالد بھی صرف ایک نبی کا اس میں شک نہیں کہ خاتم کے معنی مہر دیگر علماء نے بھی کئے ہیں اور حال ہی میں قرآن مجید کا جو ترجمہ مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کا شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی خاتم کے معنی درج ہیں اور خاتم النّبیین کے معنی انہوں نے یہ لکھے ہیں کہ ''مہر [2212] ہیں تمام نبیوں پر'' اور میری رائے میں سیاق وسباق عبارت سے یہی معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مدعا علیہ کا یہ اعتراض ہوگا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا کہاں سے اخذ کیا جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا احادیث سے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے اخذ کیا جائے گا۔ امت آج تک آپ ﷺ کو آخری نبی سمجھتی آئی اور جیسا کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب گواہ مدعیہ نے بیان کیا ہے۔ آج تک جس قدر اولیاء ابدال، اقطاب، مجتہدین مجدد ہوتے آئے ہیں۔ کسی نے اس عقیدہ کی تغلیط نہیں کی۔ دوسرے مدعا علیہ کو بھی اس سے انکار نہیں کہ خاتم النّبیین کے معنی آخری بھی ہیں اور اس معنی پر امت کا اجماع چلا آیا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اس اجماع کی حقیقت کو توڑنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ مرزا صاحب کے دعویٰ سے قبل جمہور امت کا عقیدہ اس طرح چلا آیا ہے۔ اس لئے ایک امر واقع کو غلط کہنا ایک بے جا حجت ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے لغت اور عربی زبان کے محاورات سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ لفظ خاتم جب 'ت' کی زبر سے پڑھا جاوے تو انگوٹھی یا مہر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اگر زیر سے پڑھا جائے تو اس کے معنی ختم کرنے والا۔ دوسرا مہر لگانے والا ہوتے ہیں اور خاتم کا لفظ کمال کے معنوں میں بکثرت استعمال ہوتا اور کہ خاتم کے اصل معنی آخر کے نہیں ہیں۔ اگر آخر کا معنی بھی لئے جائیں تو پھر لازم معنی کہلائیں گے، نہ اصل معنی اور جب اصل معنی لئے جاسکتے ہیں تو لازم معنی کیوں لئے جائیں۔ خاتم اگر کہیں آخر کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو لازم معنی لے کر کیا

جاتا ہے اور جب کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا صریح قرینہ موجود نہیں جو لازم معنی لینے پر ہی دلالت کرے تو اس کے باقی سب معنی چھوڑ کر صرف آخر کے معنی میں لینا کسی طرح صحیح نہیں۔ لیکن مقدمہ ہذا میں سوال زیر بحث عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ الفاظ کے معنی یا مراد سے تعلق نہیں رکھتا۔ دیکھنا یہ ہے کہ عقیدہ کس [2213] معنی پر قائم ہوا۔ جب مدعا علیہ کے نزدیک خاتم کے معنی آخر کے ہو سکتے ہیں اور عقیدہ بھی تیرہ سو سال تک اس پر قائم رہا ہے تو اب ان الفاظ پر بحث کرنا کہ ان کے معنی آخر کے نہیں بلکہ مہر کے ہیں۔ سوائے ایک علمی دلچسپی کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں جو علماء اس کے معنی قبل ازیں آخر کے کرتے آئے ہیں۔ ان کی نسبت نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس کی لغت یا اصل سے واقف نہ تھے۔ اس لئے اس لفظ کے معنی پر بحث لاحاصل ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب بھی اپنے دعویٰ سے قبل خاتم النّبیین کے معنی آخری کرتے آئے ہیں۔ جیسا کہ مدعیہ کے گواہان کے بیانات میں دکھلایا جا چکا ہے۔ بعد کے معنی محض تاویلی ہیں اور اپنے دعویٰ کو رنگ دینے کی خاطر کئے گئے ہیں اور اب مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے جہاں جہاں آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ وحی کو منقطع مانا ہے وہاں ان کی مراد وحی شریعت سے ہے۔ نہ کہ دوسری وحی سے درست نہیں ہے، کیونکہ جہاں انہوں نے وحی کو منقطع مانا ہے۔ وہاں انہوں نے اس کی تصریح نہیں کی اور سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہر قسم کی وحی کے انقطاع کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ ان کے یہ اقوال اس قسم کے ہیں جن کے متعلق کہ مدعا علیہ کی بحث کے شروع میں فقرہ نمبر۲ میں تشریح کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر ایک مستقل مفہوم لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کے دیگر اقوال ان کی توضیح یا تشریح نہیں بن سکتے۔ اس قسم کے اقوال جن سے مرزا صاحب انقطاع وحی کے قائل پائے جاتے ہیں گواہان مدعیہ کے بیانات میں مفصل درج ہیں جو اوپر درج کئے جا چکے ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے اس مسئلہ ختم نبوت کے متعلق پھر یہ کہا گیا ہے کہ احادیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آیت خاتم النّبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہیں سمجھا۔ جیسا کہ حدیث ''لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً'' سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ آیت خاتم النّبیین کے نزول سے پانچ سال کے بعد حضور نے یہ فرمایا ہے۔ لیکن اوّل تو اس حدیث کے صحیح ہونے میں شبہ ہے۔ جس کا اظہار خود گواہ مدعا علیہ نے کر دیا ہے۔ دوسرا اس میں لو کا ایک شرطیہ لفظ موجود [2214] ہے اور قواعد عربی کی رو سے مدعا علیہ کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جہاں لو داخل ہو وہاں وقوع نہیں ہوتا۔ تیسرا اس میں نبوت کی کوئی تفصیل نہیں کہ کیسی نبوت ہوگی۔ چوتھا

نبوت کا امکان حضرت ابراہیم کی زندگی پر تھا جب وہ وفات پا گئے۔ نبوت کا امکان بھی چلا گیا۔ اس سے کسی طرح بھی آئندہ نبوت جاری رہنے کا نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے حضرت عائشہ کا ایک قول ’’قولوا خاتم النّبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ‘‘ نقل کیا جا کر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اس قول سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو الفاظ خاتم النّبیین اور لا نبی بعدی سے یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا غلطی پر ہیں۔ اس ضمن میں پھر یہ کہا گیا ہے کہ دوسری شہادت حضرت علیؓ کی ہے جو یہ ہے کہ ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے استاد کے پاس بیٹھے پڑھ رہے تھے۔ ایک دفعہ اتفاقاً حضرت علیؓ وہاں سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو خاتم النّبیین کا لفظ ’’ت‘‘ کی زبر سے پڑھاؤ۔ دوسری قرأت میں خاتم ’ت‘ کی زیر سے بھی آیا ہے۔ پس اگر حضرت علیؓ کے نزدیک ’ت‘ کی زیر سے بھی خاتم کے معنی آخری نبی کے بنتے تھے تو آپ نے زیر کے پڑھانے سے منع کیوں کیا۔ کیونکہ زیر سے ختم کرنے کے معنی زیادہ واضح ہو جاتے تھے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ دونوں میں آپ فرق سمجھتے تھے اور زیر پڑھانے سے آپ کو اس کا خطرہ تھا کہ کہیں بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف عقیدہ نہ بیٹھ جائے۔

حضرت علیؓ کے متعلق جو حدیث لا نبی بعدی والی بیان کی گئی ہے اور جو مولوی محمد حسین صاحب گواہ مدعیہ کے حوالہ سے اوپر گزر چکی ہے۔ اسے مدعا علیہ کی طرف سے صحیح مانا گیا ہے۔ مگر اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ بعدی سے مراد یہاں موت کے بعد نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھا گیا ہے۔ بلکہ بعدی سے مراد جنگ تبوک کا عرصہ ہے۔ یعنی اس عرصہ میں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اس سلسلہ میں ایک اور حدیث کا حوالہ دیا جا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اے علیؓ تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے خلیفہ بنو۔ جیسے ہارون، موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ مگر ہاں تم نبی نہیں ہوگے اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اس جملہ کے فرمانے کی ضرورت یہ تھی [2215] کہ جب حضرت علیؓ کو ہارون علیہ السلام سے مشابہت دی گئی تو شبہ پڑسکتا تھا کہ آپ حضرت ہارون کی طرح نبی بھی ہوں گے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ تم میرے بعد خلیفہ ہوگے۔ نبی نہیں ہوگے۔

یہ تمام دلائل محض قیاسی ہیں اور کوئی علمی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کا جواب بھی قیاس ہوسکتا ہے۔ حضرت علیؓ کے صاحبزادوں کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت علیؓ نے ’’ت‘‘ کی زیر سے اس لئے پڑھانا منع کیا ہو کہ زیر سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کا پہلو پوری طرح سے ظاہر نہیں ہوتا اور زبر سے پڑھانے سے دونوں پہلو نمایاں ہو جاتے ہیں اور اگر یہ

سمجھا جاوے کہ اس وقت حضرت علیؓ کے ذہن میں یہ بات تھی کہ زیر سے پڑھانے سے نبوت کے منقطع ہونے کا مغالطہ پڑتا ہے کہ ان کے نزدیک حضور کے بعد نبوت جاری رہے گی تو جنگ تبوک کے موقعہ پر جب حضور ﷺ نے انہیں ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دے کر یہ فرمایا تھا کہ لا نبی بعدی۔ تو وہ عرض کر سکتے تھے کہ حضور ﷺ جب آپ مثل موسیٰ ٹھہرے اور میں مثل ہارون علیہ السلام تو میں بھی آپ کا چچازاد بھائی ہوں اس لئے آپ موسیٰ علیہ السلام کی طرح کیوں میرے حق میں دعا نہیں فرمادیتے کہ خدا مجھے بھی نبی بنادے اور باہمی مماثلت کی بناء پر کوئی عجب نہ تھا کہ حضور ﷺ کی دعا سے خدا انہیں بھی نبوت کا مرتبہ عطاء فرمادیتا۔

یہ محض ایسے قیاسات ہیں کہ جو ظنیات کی حد تک بھی نہیں پہنچتے اور مذہب میں جیسا کہ خود مدعا علیہ کی طرف سے تسلیم کیا گیا ہے قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے۔ نہ ظنیات یا قیاسات کا۔ باقی رہا حضرت عائشہؓ کا قول اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے تین جواب دیئے گئے ہیں ایک! تو یہ ''لا نبی بعدہ'' کے کہنے سے چونکہ یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی بدعقیدہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار نہ کردے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ خاتم النّبیین کہو۔ ''لا نبی بعدہ'' نہ کہو۔ دوسرا! یہ کہ خاتم النّبیین کے کہنے سے چونکہ دونوں مدعا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری اور افضل ہونا ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے آپؓ نے فرمایا کہ لا نبی بعدہ، نہ کہو بلکہ خاتم النّبیین کہو۔

[2216] تیسرا! یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث خود روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نبوت ختم ہو چکی۔ سوائے اس کے اب مبشرات ہوں گے اور مبشرات کی تشریح آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ اچھی خوابیں اس لئے مدعیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ کو خود اس حدیث کا علم تھا تو کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ''لا نبی بعدہ'' کہنے سے اس لئے منع کیا کہ وہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کو جاری سمجھتی تھیں۔ یہ ایک بہت معقول جواب ہے۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کو آپ نے منع کیا ہوگا کہ وہ لا نبی بعدہ نہ کہیں۔ تو انہوں نے آخر کوئی وجہ تو دریافت کی ہوگی۔ کیونکہ اس سے شبہ پڑ سکتا تھا کہ کیا آپ کے بعد نبوت جاری ہے۔ جو وہ ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسی کوئی تفصیل بیان نہیں کی جاتی۔ اس لئے ان کے اس قول سے یہ کوئی دلیل نہیں پکڑی جاسکتی کہ وہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری سمجھتی تھیں۔

اس سلسلہ میں پھر مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ یہ بھی واضح رہے کہ قرآن مجید میں الفاظ خاتم النّبیین ہیں آخر النّبیین نہیں۔ آخر کچھ تو بھید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے آخر النّبیین نہیں کہا بلکہ خاتم النّبیین کہا۔

اس میں اوّل تو کوئی بھید نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ آخرالنّبیین کا لفظ خاتم النّبیین کے مقابلہ میں زیادہ فصیح معلوم نہیں ہوتا اور قرآن مجید میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں ہوا جو غیر فصیح ہو۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کو چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں فضیلتیں یعنی آپ ﷺ کا آخر ہونا اور افضل ہونا دکھلانا مقصود تھیں۔ اس لئے خاتم النّبیین کا لفظ استعمال فرمایا گیا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی بھید رکھنا منظور تھا تو پھر اس بھید کا کیا حل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب قرآن مجید کو نور ہدایت اور فرقان فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ رسولوں پر ایمان لانے اور ان کی اطاعت کرنے میں تمہاری فلاح ہے اور گزشتہ بہت سے انبیاء کی تفصیل بھی بیان فرمادی۔ لیکن آئندہ آنے والے نبیوں کے متعلق نہ کوئی صراحت فرمائی اور نہ یہ فرمایا کہ ان پر بھی ایمان لانا فرض ہوگا تو پھر قرآن کیونکر نور اور ہدایت ٹھہرا۔

[2217] مدعا علیہ کے ایک گواہ کا بیان ہے کہ جس حدیث میں آخرالانبیاء کا لفظ آیا ہے وہ خبر واحد ہے جو ظن کا مرتبہ رکھتی ہے اور عقائد میں ظنیات کام نہیں دیتے۔ لیکن افسوس کہ یہ کہتے وقت اسے شاید اپنے طریق استدلال پر نظر نہیں رہی کہ وہ کہاں تک قطعیات کی رو سے بحث کر رہا ہے۔

اس طرح اس نے ان احادیث کی بہت سی تاویلیں کی ہیں جن میں حضور ﷺ کے متعلق آخر کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور عربی، فارسی، اردو شعراء اور مصنّفین کے اقوال کے حوالوں سے یہ دکھلایا ہے کہ لفظ آخر اکثر، بمعنی کمال استعمال ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے یہ تمام بحث ایک علمی دلچسپی کے سوا اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہاں بحث عقائد سے ہے نہ کہ الفاظ کے معنی سے اور چونکہ الفاظ زیر بحث سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری ہونا بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس معنی پر ہی آج تک امت کا عقیدہ چلا آیا ہے اور یہ عقیدہ جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے۔ اسلام کے اہم اور بنیادی مسائل میں سے ہے۔ اس لئے اس عقیدہ کو تبدیل کرانا کسی ادیب عالم مفتی یا قاضی کا کام نہیں بلکہ یہ عقیدہ سوائے اس شخص کے جو مامور من اللہ ہو اور کوئی تبدیل نہیں کرا سکتا۔ اس پر پیچھے کافی بحث ہو چکی ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی اور مامور من اللہ ہیں یا نہ اور آخر نتیجہ میں بھی اس پر بحث کی جائے گی۔

مدعا علیہ کی طرف سے شیخ محی الدین ابن عربیؒ اور دیگر بزرگان کے اقوال نقل کئے جا کر یہ دکھلایا گیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی نبوت مرتفع ہونے سے یہ مراد ہے کہ شریعت والی نبوت مرتفع ہوگئی نہ کہ مقام نبوت اور کہ وہ حضور ﷺ کے قول لا نبی بعدی کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ ﷺ کی شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب بھی ہوگا آپ ﷺ

کی شریعت کے ماتحت ہوگا۔

مدعیہ کی طرف سے ان اقوال کی توجیہیں بیان کی گئی ہیں اور ان بزرگان کے دیگر اقوال سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری نبی ہونے کے قائل تھے۔لیکن قطع [2218] نظر اس کے یہ ممکن ہے کہ یہ اقوال لکھتے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ان لوگوں کے ذہن میں ہو اور اس لئے یہ کہا گیا ہو کہ آپ ﷺ کے بعد جب بھی کوئی نبی ہوگا وہ آپ ﷺ کی شریعت کے ماتحت ہوگا۔اس کا فیصلہ تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے پوری طرح کیا جاسکتا ہے۔ان حوالوں کو چونکہ اس فیصلہ میں بحث سے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔اس لئے ان پر زیادہ رائے زنی کی ضرورت نہیں اور اگر ان تحریروں کا مطلب مدعا علیہ کے ادّعا کے مطابق بھی صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو پھر دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ ان کی ذاتی رائے ہے یا امت کا عقیدہ۔اگر ان تحریروں کے بعد امت نے اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا اور ان کا عقیدہ جوں کا توں رہا ہے اور اس میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا تو پھر یہ تحریریں ان کی ذاتی اور شخصی رائے کے سوا اور کوئی وقعت نہیں رکھتیں اور اگر ان کے یہ اقوال ان کا کشف بھی سمجھے جاویں تو بھی جیسا کہ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے کہا ہے۔دین کے معاملہ میں وہ دوسروں پر کوئی حجت نہیں ہوسکتے۔کیونکہ دینی معاملات میں سوائے نبی کی وحی کے اور کوئی بات قطعی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دوسری حدیث پر جس میں آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کے نبیوں کے متعلق کہا ہے کہ جب ان میں ایک نبی فوت ہوتا تھا تو فوراً اس کا خلیفہ نبی ہوتا تھا۔مدعا علیہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ یہاں حضور ﷺ کی مراد بعدیت متصلہ ہے۔یعنی آپ کے فوراً بعد ایسا نہیں ہوگا اور امت محمدیہ میں فوراً نبی کی ضرورت نہ ہوگی۔لیکن اوّل تو اس حدیث کے یہ معنی تاویلی ہیں۔دوسرا نہیں کہا جاسکتا کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں ایسا کوئی زمانہ نہیں آیا کہ جس میں نبی کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہو۔علاوہ ازیں مرزا صاحب کے لئے مدعا علیہ جس قسم کی نبوت ثابت کرنا چاہتا ہے اس کی اس معنی سے تائید نہیں ہوتی۔کیونکہ اس کے نزدیک مرزا صاحب کو جو نبوت ملی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمال اتباع اور فیض سے ملی ہے اور یہ پایا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے ایسے متبعین میں سے تھے کہ جن کی زبان پر فرشتے کلام کرتے تھے اور ان کی بابت حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے اور یہ بھی کہا کہ [2219] اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو حضرت عمرؓ مبعوث ہوتے۔تو کیا حضرت عمرؓ سے بڑھ کر اس وقت حضور ﷺ کی اتباع کی لحاظ سے کوئی شخص نبوت کا مستحق ہوسکتا تھا؟ لیکن مدعا

علیہ کی مذکورہ بالا صراحت کے مطابق وہ حضور ﷺ کے بعد اس لئے نبی نہ بنے کہ اس وقت نبی کی ضرورت نہ تھی۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے اتباع سے نبوت ملنے کے ساتھ مشیت میں یہ بھی مقدر ہے کہ اس قسم کے نبوت اس وقت دی جاوے جس وقت کہ اس کی ضرورت ہو اور اس سے مدعا علیہ کے اس اصول کی نفی ہو جاتی ہے کہ حضور ﷺ کے کمال اتباع اور فیض سے نبوت مل سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے کہ حضرت عمرؓ کو نبوت عطا ہو جاتی۔ کیونکہ وہ نہ صرف کامل متبعین میں سے تھے۔ بلکہ حضور ﷺ کے خاص مورد الطاف تھے اور جیسا کہ حضور ﷺ کے الفاظ سے اخذ ہوتا ہے حضور ﷺ یہ چاہتے تھے کہ وہ نبی ہوں۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ کے بعد نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں ہو سکتے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اس حدیث کو کہ میرے بعد اگر نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے، ضعیف کہا گیا ہے اور پھر اس ضمن میں لفظ بعد کے بہت سے تاویلی معنی کئے گئے ہیں اور شاید اس لئے کہ یہ حدیث مدعا علیہ کے منشاء کے بالکل مخالف تھی۔ حدیث کے الفاظ ایسے مبہم نہیں کہ ان کے مفہوم کے لئے کسی تاویل کی ضرورت ہو۔ ان سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہاں بعد سے کیا مراد ہے۔

ختم نبوت کے بارہ میں مدعیہ کی طرف سے جو حدیث بیت النبوت والی پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ اس میں من قبلی کے الفاظ ہیں اور ان الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مثال ان انبیاء کی نسبت سے ہے جو حضور ﷺ سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ آئندہ کسی نبی کے آنے یا نہ آنے کا اس میں ذکر نہیں۔ لیکن یہ حجت اس لئے درست نہیں کہ اس حدیث میں نبوت کو ایک گھر سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کی تکمیل کے سلسلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے وجود سے قبل غیر مکمل تھا۔ آپ ﷺ کے تشریف لانے پر مکمل ہو گیا۔ اگر آئندہ انبیاء کا سلسلہ جاری رہنا تسلیم کیا جاوے تو پھر اس گھر کی تکمیل لازم نہیں آتی۔ یہ سمجھانے کے لئے کہ اب سلسلہ [2220] انبیاء میں سے اور کوئی باقی نہیں۔ نبوت کو ایک گھر سے تشبیہ دی گئی اور جیسا کہ گھر کی چنائی اینٹوں سے کی جاتی ہے۔ اس سے بیت نبوت کی چنائی انبیاء سے ہوئی اور جو ایک اینٹ اس گھر کی تکمیل کو ناقص بنائے ہوئے تھی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لانے پر پوری ہو گئی۔ اس مثال سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ مشیت ایزدی میں جو تعداد انبیاء مقرر تھی وہ آپ ﷺ کے تشریف لانے سے پوری ہو چکی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا بھی یہ ظاہر کرتا ہے کہ انبیاء کی تعداد میں اب کوئی عدد باقی نہیں رہا۔ اس لئے سابقہ اعداد میں سے ایک کو

واپس لانا پڑا ہے۔ اس پر مدعا علیہ کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کا آنا تسلیم کیا جاوے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ مکان کی تعمیر ادھوری رہ گئی۔ لیکن یہ حجت اس لئے قائم نہیں رہ سکتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس مکان کی تعمیر میں پہلے شامل ہو کر اسے مکمل کر چکے ہیں اور نئے نبی اگر ابھی اور آنے باقی ہوں تو پھر اس عمارت کی تعمیر مکمل نہیں سمجھی جا سکتی۔ اس کی تکمیل اس وقت سمجھی جائے گی جب تمام انبیاء ختم ہو چکیں۔ اس لئے اسے اس وقت میں مکمل سمجھا جائے گا جب کہ تمام انبیاء کا سلسلہ ختم نہ ہو لے۔ حضور ﷺ کا اس عمارت کو اپنی تشریف آوری سے مکمل فرما دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد تعداد انبیاء میں سے اور کچھ باقی نہیں۔ حضرت عیسیٰ کا آنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے تکمیل شدہ مکان میں سے کچھ اینٹیں اکھاڑ کر بشرط ضرورت دوسری جگہ لگا دے۔ اس پر یہ کہا جائے گا کہ اس نے اپنے مکان کو اکھیڑا، یہ نہ کہا جائے گا کہ اس نے مکان کو مکمل نہیں کیا۔ کیونکہ اس کی تکمیل پہلے ہو چکی تھی۔

مدعا علیہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا نبی ہونا اس مکان کی تعمیر کا منافی نہیں۔ کیونکہ انہیں حضور ﷺ کے فیض سے نبوت ملی ہے۔ اس لئے یہ نبوت اس مکان بیت النبوت کی تکمیل کا سلسلہ شمار ہو گی۔ ظاہر ہے کہ ایک مکمل چیز پر اگر کوئی اور زائد چیز بطور اضافہ شامل کیا جاوے تو اس سے دو ہی صورتیں پیدا ہوں گی یا تو وہ زائد چیز اس کی زینت کو [2221] بڑھا دے گی یا اسے بدزیب کر دے گی۔ اب اگر مرزا صاحب کو بیت النبوۃ پر چسپاں کیا جاوے تو وہ یا تو اس کی زینت کو بڑھائیں گے یا اسے بدزیب کریں گے۔ اگر سمجھا جاوے کہ انسے اس کی زینت بڑھے گی تو اس سے وہ افضل الانبیاء ہو جائیں گے نہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور یہ بات ان کے اپنے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ اب صاف ہے کہ ان کے اس بیت النبوۃ پر چسپاں ہونے سے دوسری ہی صورت پیدا ہو گی اور اس گھر کی تکمیل میں وہ زائد از ضرورت ہی رہیں گے۔ اس لئے اس حدیث سے جس کی صحت سے مدعا علیہ کو بھی انکار نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری نبی ہونا پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے ایک اور حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی خیال کرے گا۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس کے متعلق مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک جو بھی دعویٰ نبوت کرے وہ ضرور جھوٹا ہے۔ کیونکہ آخر زمانہ میں آنے والے مسیح موعود کو خود حضور ﷺ نے بھی نبی اللہ کے لقب سے ملقب

فرمایا ہے۔ دوسرا تیس کی تعین بھی بتلا رہی ہے کہ کوئی سچا بھی آ سکتا ہے۔ تیسرا اس حدیث کا مضمون آج سے قریباً پانچ سو برس پہلے پورا ہو چکا ہے۔ کیونکہ ۳۰ دجال وکذاب گزر چکے ہیں۔ اس کا جواب ایک تو خود گواہ مدعا علیہ نے ہی دے دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں ہیں کہ جس میں کذابوں کی تعداد کم وبیش ۷۰ تک بیان کی گئی ہے۔ اس لئے سمجھا جائے گا کہ حضور ﷺ نے ۳۰ کی کوئی متعین تعداد بیان نہیں فرمائی بلکہ اس قسم کے اعداد بیان کرنے سے حضور ﷺ کی مراد کذابوں کی کثرت بیان کرنے سے تھی۔ کیونکہ اگر مدعا علیہ کی بحث کی رو سے یہ قرار دیا جاوے کہ ایسے کذابوں کی صحیح تعداد ۲۷ ثابت ہے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو تیس کذاب اس سے قبل گذرنے بیان کئے جاتے ہیں ان میں سے تین ضرور سچے ہوں گے۔ لیکن ایسا ثابت نہیں ہوتا اور ان باقی ماندہ تین کو بھی دنیا نے جھوٹا ہی سمجھا اور انہیں بھی کذابوں کی ذیل میں داخل کیا گیا۔ دوسرا مسیح موعود کے آنے کی استثناء خود حضور ﷺ نے فرمادی اور ساتھ ہی اس کا نام عیسیٰ ابن مریم بتلا کر اسے نام سے ہی مشخص فرمادیا۔ علاوہ ازیں اگر سچے نبی ہوسکتے تھے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جہاں حضور ﷺ نے جھوٹے نبیوں کی آمد اور ان کی تعداد کی اطلاع دی تھی۔ وہاں اس کی [2222] تصریح کیوں نہ فرمائی کہ اس کے بعد سچے نبی بھی آئیں گے اور اس قدر آئیں گے۔ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ امت کو ایک گمراہی سے بچا کر دوسری گمراہی میں ڈال دیا جاتا اور انہیں جھوٹے اور سچے نبی میں تمیز کرنے کے لئے کوئی معیار نہ بتلایا جاتا۔ اس لئے یہ حدیث بھی مشیت ادعا مدعیہ اور مدعا علیہ کی حجت کے منافی ہے۔

لہٰذا اس تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مسیلمہ کذاب وغیرہ کا ذب مدعیان نبوت کے جو حوالے مدعیہ کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ انہیں اس بناء پر قتل کیا گیا کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کے ساتھ صحابہؓ کا جنگ کرنا محض اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے بغاوت کی تھی اور اسلامی حکومت کا مقابلہ کر کے خود بادشاہ بننا چاہا تھا اور نبوت کے دعویٰ کو اس کے حصول کے لئے انہوں نے صرف ایک ذریعہ بنایا تھا۔ اگر مدعا علیہ کا یہ ادعا درست بھی سمجھ لیا جاوے تو چونکہ اس کے ساتھ ہی وہ بیان کرتا ہے کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کو حصول حکومت کے لئے ایک ذریعہ بنایا تھا تو اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا جاسکتا ہے کہ جس بناء پر وہ اپنے آپ کو حکومت کا حقدار سمجھتے تھے۔ صحابہؓ نے اسے بھی نادرست

سمجھا تھا۔ اگر صحابہ کے ذہن میں یہ ہوتا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت ہو سکتی ہے تو وہ ان کی نبوت کے متعلق پورا اطمینان کرتے اور اس کے بعد ان کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کرتے۔ خلافت ارضی جلیل القدر انبیاء کی نبوت کا ایک جزو لاینفک رہی ہے اور ممکن ہے کہ مذکورہ بالا مدعیان نبوت خلافت ارضی کو لوازمات نبوت میں سے سمجھتے ہوئے دعویٰ نبوت کے بعد اس کے لئے کوشاں ہوئے ہوں تو اس صورت میں صحابہؓ کا ان کے ساتھ جنگ کرنا دعویٰ نبوت کی بناء پر متصور ہوگا نہ کہ بغاوت کی بناء پر۔ کیونکہ انہیں باغی مرتد اور کافر قرار دیا جا کر سمجھا گیا۔[2223] اس سلسلہ میں مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں۔

(ظلی وبروزی)

مدعا علیہ نے اپنی بحث میں آگے یہ دکھلایا ہے کہ مرزا صاحب نے ظلی اور بروزی کی اصطلاحات یہ دکھانے کے لئے قائم کی ہیں کہ جس قسم کی نبوت کے وہ مدعی ہیں وہ شریعت والی نبوت نہیں اور نہ اس سے قرآن مجید کا منسوخ ہونا لازم آتا ہے۔ بلکہ آپ کا مطلب ان سے صرف یہ تھا کہ ان کو بلاواسطہ نبوت نہیں ملی۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے اتباع اور آپ میں فنا ہو کر اور آپ کی غلامی میں یہ مرتبہ نبوت ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے آپ کو ظلی نبی لکھا تا کہ آئندہ لوگ نبی کا لفظ سن کر چونک نہ پڑیں اور اس ظلی بروزی کے لفظ سے سمجھ لیں کہ آپ ویسے نبی نہیں جو معروف اصطلاح میں لئے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ ہر ایک کمال آپ کو آنحضرت ﷺ کے اتباع اور ذریعہ سے ملا ہے۔ آپ نے صرف اپنی نبوت کی حقیقت سمجھانے کے لئے ظلی، بروزی اور امتی نبی کی اصطلاحیں مقرر کیں تا کہ لوگ نبی کے لفظ سے دھوکا نہ کھا جائیں اور اصطلاحوں کا قائم کرنا ہر ایک کے لئے جائز ہے۔ بروز وغیرہ کے الفاظ صوفیاء نے بھی قائم کئے ہیں۔ مرزا صاحب تناسخ کے اس معنی میں جس معنی میں کہ اہل ہنود سمجھتے ہیں قائل نہ تھے۔ ان کے اس قول سے کہ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو، طبیعت اور مشابہت کے لحاظ سے...... عبداللہ پسر عبدالمطلب کے گھر جنم لیا'' سے یہ مراد نہیں کہ انحضرت ﷺ کی پیدائش حضرت ابراہیم ہی کی پیدائش تھی۔ چنانچہ انہوں نے (تریاق القلوب ص۱۵۵، خزائن ج۱۵ ص۴۷۷، حاشیہ) پر وجود دوریہ کی تفسیر خود ہی بیان کی ہے اور تناسخ کے مسئلہ کا رد مرزا صاحب نے اپنی بہت سی کتابوں میں کیا ہے۔ مہدی موعود کی بروزی نبوت کے متعلق مدعیہ کے گواہ مولوی نجم الدین صاحب نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس نے اس حوالہ کے آگے کی عبارت نہیں پڑھی۔ اس میں خاتم الاولاد کا

مطلب یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کے خاتمہ کے بعد نسل انسان کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کرے گی۔ باستثناء ان فرزندوں کے جو اس کی حیات میں ہوں۔ سوائے ظلی اور بروزی اصطلاحات کے باقی تمام بحث فروعی امور کے متعلق ہے جن کا امر مابہ النزاع پر چنداں کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن اس کے جواب میں اگر مدعیہ کی بحث کو جو اوپر بیان [2224] کی جا چکی ہے دیکھا جاوے تو اس سے یہ نتیجہ درست طور پر برآمد ہوتا ہے کہ ظلی اور بروزی اور امتی وغیرہ کی اصطلاحات محض الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ دراصل مرزا صاحب کا دعویٰ حقیقی نبوت کے متعلق ہی تھا۔ جیسا کہ اس کی تشریح بعد میں ان کے خلیفہ ثانی کی تحریر جس کا حوالہ اوپر گذر چکا کی گئی ہے۔ خلیفہ صاحب کی اس تحریر کے متعلق مدعا علیہ نے ان کی ایک اور تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے مثال کے طور پر لکھا تھا کہ اگر حقیقی نبی کے یہ معنی کئے جاویں کہ وہ بناوٹی یا نقلی نبی نہ ہو تو ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کو میں حقیقی نبی مانتا ہوں۔ یعنی صادق اور منجانب اللہ اور غیر تشریعی نبی مانتا ہوں۔ لیکن اس سے ان کی وہ تحریر جس کا حوالہ مدعیہ کی طرف سے دیا گیا ہے رد نہیں ہوئی۔ وہ تحریر بذاتہ ایسی ہے کہ جس سے خود ایک مستقل مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ اس میں انہوں نے مرزا صاحب کے حقیقی نبی ہونے کا ثبوت دینے کی بھی آمادگی ظاہر کی ہے اور پھر ساتھ ہی یہ کہا کہ انہوں نے ظلی بروزی کے الفاظ محض بطور انکسار کے استعمال فرمائے ہیں اور کہ اس قسم کی فروتنی نبیوں کی شان میں داخل ہے۔ ان کے ان الفاظ کی مدعا علیہ کی طرف سے کوئی تردید نہیں کی گئی اور نہ ان کی کوئی تردید ہو سکتی ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے ایک اعلان میں یہ لکھا ہے کہ خدا نے مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود ہی قرار دیا۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بروزات کے سلسلہ میں مرزا صاحب کے جن اقوال کا حوالہ گواہان مدعیہ کے بیانات میں دیا گیا ہے اور ان سے جو نتائج انہوں نے برآمد کئے ہیں اور جو ان کی بحث میں اوپر بیان کئے جا چکے ہیں ان سے واقعی یہ اخذ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے ان اقوال میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس قسم کا جنم مراد لیتے ہیں کہ جو بطریق تناسخ سمجھا جاتا ہے نہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خو، طبیعت اور دیگر خصائل کے ودیعت ہونے سے ان سوالات پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ سوالات مرزا صاحب کی اپنی تکفیر سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ اس مقدمہ میں ایک ضمنی سوال ہے۔ اس لئے ان کے ایسے عقائد پر کہ جن پر مقدمہ ہذا کے تصفیہ کا زیادہ دارومدار نہیں ہے۔ تفصیلی بحث بلاضرورت ہے۔

[2225] ذیل میں مدعا علیہ کی طرف سے مدعیہ کے ان اعتراضات کا جواب درج کیا جاتا

ہے جو مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت تشریعیہ کے متعلق عائد کئے گئے ہیں۔

اس کی طرف سے بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاں اپنے لئے رسول کا لفظ لکھا ہے وہاں انہوں نے اس لفظ کے ساتھ کسی جگہ شریعت کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ انہوں نے صاف لکھا ہے کہ آسمان کے نیچے بجز فرقان حمید اور کوئی کتاب نہیں۔ دعویٰ نبوت کے متعلق انہوں نے صاف کہا ہے کہ میں ان معنوں سے نبی ہوں کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اور جہاں انہوں نے یہ کہا کہ مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔ وہاں آگے یہ الفاظ بھی ہیں مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔

جہاں مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنی وحی پر اس طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح کہ قرآن اور دوسری وحیوں پر۔ اس سے ان کا صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ اخذ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے اقوال سے یہ مراد ہے کہ آپ اپنی وحی کو منجانب اللہ اور اس کے دخل شیطانی اور خطا سے پاک و منزہ ہونے پر کامل یقین رکھتے ہیں اور اس کا وہ اظہار کر رہے ہیں اور یہ اس بات کو مستلزم نہیں کہ آپ صاحب شریعت ہونے کے مدعی ہیں۔

مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میری وحی شرعی اور قرآن کی مثل ہے۔ مرزا صاحب کا اپنی وحی کو مدار نجات ٹھہرانا بھی ان کا مدعی نبوت تشریعیہ ہونا ثابت نہیں کرتا۔ کیونکہ ان کی جو وحی اور تعلیم ہے وہ وہی تعلیم ہے جو عین قرآن مجید اور اسلام کی ہے۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اب قرآن مجید کی اس تعلیم پر کاربند ہو کر وہی نجات پا سکتا ہے جو آپ کے حلقہ بیعت میں داخل ہو دوسرا نہیں۔ مرزا صاحب نے یہ نہیں فرمایا کہ میری وحی میں کوئی نئی شریعت ہے یا میری وحی ناسخ شریعت محمدیہ ہے۔ بلکہ فرمایا کہ شریعت محمدیہ کے ہی بعض ضروری احکام کی تجدید ہے۔ قرآن مجید کی بیسیوں آیتیں دوبارہ امت محمدیہ کے اولیاء اللہ پر نازل ہوئیں۔ اس طرح مرزا صاحب پر قرآن مجید کے بہت [2226] سے اوامر ونواہی نازل ہوئے اور انہی کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

مرزا صاحب کے قول نمبر۶ مذکورہ بالا کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اولیاء امت نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ شریعت محمدی کے اوامر ونواہی کا بطور تجدید کے کسی بزرگ پر نازل ہو جانا ناجائز ہے۔ صرف ایسے اوامر ونواہی کا جو شریعت محمدیہ کے مخالف ہوں اور آنحضرت ﷺ کی پیروی کا نتیجہ نہ ہوں اترنا ممنوع ہے۔ اس قول میں مرزا صاحب نے شریعت کا لفظ صرف مخالفین کے

مقابل پر بطور الزام استعمال کیا ہے اور فرضی طور پر معترضین کو ملزم کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ یہ عذر بھی مخالفین کا باطل ہے۔ کیونکہ شریعت اوامر ونواہی کا نام ہے اور میرے الہامات میں امر اور نہی دونوں موجود ہیں۔

قول نمبر۱۲ کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس سے جو مرزا صاحب کے صاحب شریعت نبی ہونے کا استدلال کیا گیا ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ اس جگہ انہوں نے صرف صاحب شریعت نبی محدث اور ملہم کے انکار کا حکم بیان کیا ہے اور دوسرے انبیاء جو شریعت یا احکام جدید نہیں لائے۔ ان کا حکم اس عبارت میں مذکور نہیں اس سے گواہان مدعیہ نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ مرزا صاحب کی دوسری تحریروں کے مخالف ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ''میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے۔'' اور دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اس وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ پس جب کہ میں نے مکذب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا تو اس صورت میں میں نہ صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا۔''

مرزا صاحب کے مدعی صاحب شریعت ہونے کی بابت مدعیہ کی طرف سے جو ان کے ماہواری چندہ دیئے جانے کے حکم کا حوالہ دیا جا کر بحث کی گئی ہے۔ اس کے متعلق مدعا علیہ کا یہ [2227] جواب ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں اور نہ اس میں تعمیل نہ کرنے والے کے متعلق کافر مرتد یا ملعون وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ بلکہ یہ حکم قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ مرزا صاحب نے اس قرآنی تعلیم کے ماتحت فرمایا کہ ایسا شخص جو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا اور باوجود مقدرت ۳،۴ ماہ تک اس ربانی حکم سے غافل رہتا ہے اور کچھ پرواہ نہیں کرتا تو اس کا سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں اور گواہان مدعیہ کا یہ کہنا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کے متعلق ایسا حکم نہیں ہے درست نہیں۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ کی قسم کہ اگر انہوں نے ایک معمولی رسی بھی جس سے اونٹ باندھا جاتا ہے اور جسے وہ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں ادا کرتے تھے روکی، تو میں ان سے قتال کروں گا۔ دیکھئے کہ زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ ادا نہ کرنے پر کتنی سخت سزا مقرر کی گئی۔ ان دلائل کا زیادہ تفصیلی جوابات دینے کی ضرورت نہیں۔ ان کو اگر گواہان

مدعیہ کی پیش کردہ دلائل کی روشنی میں دیکھا جائے گا تو ان کا ابطال خود بخود ہی ثابت ہو جائے گا۔ تاہم ان کے مختصراً جوابات درج کئے جاتے ہیں۔ رسول کی تعریف خود گواہ مدعا علیہ نے یہ کی ہے کہ جو صاحب کتاب ہو اور نبی عام ہوتا ہے۔ چاہے کتاب لائے یا نہ لائے۔ اب مرزا صاحب کے اپنے آپ کو رسول کہنے سے یہی مراد لی جائے گی کہ وہ صاحب کتاب نبی ہیں۔ علاوہ ازیں جو وحی کہ دخل شیطانی سے منزہ قرار دیا جاوے تو وہ منجانب اللہ ہونے کی وجہ سے اس طرح قطعی ہوگی جیسا کہ دیگر انبیاء کی وحی چنانچہ مرزا صاحب خود بھی فرماتے ہیں کہ اگر ان کی وحی کو جمع کیا جاوے تو وہ کئی جزئیں بن جائے۔ اب اس قسم کی وحی کو اگر کتابی صورت میں نہ بھی لایا جائے تو بھی کتاب اللہ کہلائے گی۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوامر ونواہی بیان کئے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی ایسی وحی جس میں شریعت محمدیہ کے اوامر ونواہی کی تجدید ہے۔ بہت تھوڑی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی جو دیگر وحی ہے اس کی قطعیت کے لحاظ سے اس پر بھی اس طرح ایمان لانا ضروری ہوگا۔ جیسا کہ قرآن مجید پر اور وہ بھی شریعت کا جزو تصور ہوگی۔ اس لئے مرزا صاحب نے رسول کے لفظ کے ساتھ شریعت کا لفظ استعمال نہیں کیا تو بھی ان کی تصریحات [2228] سے یہی سمجھا جائے گا کہ وہ صاحب شریعت رسول ہیں چاہے وہ صاف الفاظ میں یہ کہیں یا نہ کہیں۔ ان کے دیگر اقوال سے نتیجہ یہی برآمد ہوتا ہے جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ان کے دیگر اقوال جن میں انہوں نے اپنی نبوت کی تشریح کی ہے یا یہ کہا ہے کہ جدید شریعت نہیں لائے۔ ان اقوال کا کہ جن سے مذکورہ بالا نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ رد نہیں بن سکتے۔ کیونکہ جیسا کہ شروع بحث میں دکھلایا گیا جو اقوال کہ اپنے اندر مستقل مفہوم لئے ہوئے ہیں۔ ان کے مطالب وہی سمجھے جائیں گے جو ان اقوال کی اپنی طرز بیان سے اخذ ہوتے ہیں اور تاوقتیکہ اس بات کی صراحت نہ ہو کہ وہ اقوال واپس لئے جا چکے ہیں۔ دیگر اقوال نہ ان کے قائم مقام بن سکتے ہیں اور نہ ان کی تشریح۔

مرزا صاحب چاہے یہ کہیں یا نہ کہیں کہ ان کی وحی شرعی اور قرآن کی شکل ہے۔ وہ جب اسے دخل شیطانی سے پاک سمجھتے ہیں اور دوسروں پر حجت قرار دے کر اسے مدار نجات ٹھہراتے ہیں اور اپنے نہ ماننے والے کو بھی کافر سمجھتے ہیں اور بقول گواہ مدعا علیہ اب آئندہ کے لئے مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہونا بھی ضروری ہے تو پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ ان کی وحی شرعی نہیں؟ خصوصاً جب کہ صاحب شریعت کی تعریف بھی خود مرزا صاحب یہ کرتے ہیں کہ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا اور پھر آگے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ اوامر ونواہی نئے ہوں۔ ان کی

اس تعریف کی رو سے صاف قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی وحی کو شرعی وحی سمجھتے ہیں اور جب وہ شرعی وحی ہوئی تو اس پر ایمان لانا اس طرح واجب ہوا جیسا کہ قرآن مجید پر۔ یہ ضرور ہے کہ قرآن مجید کی آیات کا نزول دیگر اولیاء اللہ پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان میں سے کسی نے ان کو اپنے اوپر چسپاں نہیں کیا اور نہ ان کو دوسروں پر بطور حجت پیش کیا ہے۔ اس لئے دیگر اولیاء اللہ کی مثال مرزا صاحب کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

[2229] قول نمبر۶ میں صاحب شریعت کے الفاظ مرزا صاحب کی طرف سے فرضی طور پر استعمال نہیں کئے گئے۔ جیسا کہ مدعا علیہ کا ادّعا ہے۔ بلکہ بڑی شدومد سے صاحب شریعت کی تعریف کی جا کر اپنا صاحب شریعت ہونا دکھلایا گیا ہے۔ اس قول کی عبارت پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہاں صاحب شریعت کے الفاظ فرضی ہیں یا اصلی۔ اس قول کی مزید تائید پھر قول نمبر۱۲ سے ہوتی ہے۔ اس قول کے مرزا صاحب کے دیگر اقوال کے متناقض ہونے کو خود گواہ مدعا علیہ نے بھی مانا ہے اور مرزا صاحب کے دیگر اقوال سے اس نقیض کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ قول بذاتہ کسی شرح کا محتاج نہیں اور اپنا مفہوم آپ ہی بیان کر رہا ہے۔ اس قول میں مرزا صاحب نے اپنی عظمت اور شان دکھلا کر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی ہیں اور اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والوں کو وہ اس بناء پر کافر کہتے ہیں۔ یہ ان کی طرف سے ایک دوسری توجیہ ہے کہ وہ اس شخص کو جو انہیں نہیں مانتا اس بناء پر کافر کہتے ہیں کہ وہ انہیں مفتری سمجھتا ہے اور چونکہ وہ مفتری نہیں ہیں اس لئے وہ کفر اس پر ٹوٹتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو جو ماہواری چندہ دینے کا حکم دیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کی طرف سے جو فرمان شائع ہوا ہے اور جس کا حوالہ اوپر دیا جاچکا ہے اس کے ملاحظہ سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ حکم اللہ تعالیٰ سے مطلع ہوکر دیا ہے۔ گویا یہ حکم دراصل ان کا حکم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ چنانچہ گواہ مدعا علیہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ یہ ایک ربانی حکم ہے اور اس ربانی حکم کی تعمیل نہ کرنے والے کو مرزا صاحب نے منافق کہا ہے۔ اب اگر مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں یہ نہیں کہا کہ وہ مرتد اور ملعون ہے تو اس سے ان کے اس حکم کے نتیجہ پر کہ وہ منافق ہے کوئی اثر نہیں پڑسکتا۔ کیونکہ منافق کو خداوند تعالیٰ نے کافروں کی ذیل میں شامل کیا ہے۔ بلکہ بہت بڑا کافر کہا ہے۔ اس لئے قاصر کو سوائے اس کے کہ اسے مرتد اور ملعون سمجھا جائے اور کیا کہا جائے گا۔ کیونکہ اس کا بیعت سے خارج ہوجانا بھی مثل ارتداد ہے۔

اگر مرزا صاحب کے باوجود اسے منافق کہنے اور بیعت سے خارج کرنے کے گواہ مدعا

علیہ کے نزدیک پھر بھی وہ مسلمان رہتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ مرزاصاحب کو نبی اللہ نہیں مانتا۔[2230] کیونکہ نبی کے حکم کی تعمیل عین خدا کی تعمیل ہوتی ہے اور اس کی ناراضگی موجب غضب الٰہی، معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دیتے وقت مرزاصاحب نے بھی اپنے مرتبے کو پوری طرح مدنظر نہیں رکھا اور اپنی طاقت کے ساتھ خدا کی طاقت کو بھی شامل کرنے کے باوجود قاصر کو صرف یہی سزا دے سکتے ہیں کہ اسے سلسلۂ بیعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ حالانکہ خدا نے نبی کی وہ شان بنائی ہے کہ اس کے حکم کی عدم تعمیل تو بجائے ماند، اس کے آگے اونچا بولنے سے بھی تمام اعمال کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور عدم تعمیل احکام تو دین و دنیا میں کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ اس سلسلہ میں مدعیہ کی طرف سے یہ درست کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق بھی اس قسم کا کوئی شرعی حکم نہیں۔ جس حکم کا حوالہ گواہ مدعا علیہ نے دیا ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اوّل کا ہے نہ کہ خدا اور اس کے رسول کا، گواہ مدعا علیہ کا اس بارہ میں مرزاصاحب کا حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ مقابلہ کرنا مرزاصاحب کے مرتبہ کی اور تنقیص ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف تو وہ انہیں نبی مانتا ہے اور پھر ان کے احکام کے مقابلہ میں ایک غیر نبی کے احکام پیش کرتا ہے۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان لوگوں نے مرزاصاحب کو باوجود نبی ماننے کے ان کی کیا شان سمجھ رکھی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مرزاصاحب کا یہ حکم زکوٰۃ پر مستزاد ہونے کی وجہ سے ایک نیا حکم ہے اور اس بناء پر مرزاصاحب اپنی بیان کردہ تعریف کی رو سے بھی شرعی نبی ہوئے۔ ہر حکم انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں نافذ ہونا بیان کیا گیا ہے اور خود مدعا علیہ کی طرف سے اسے ایک ربانی حکم ہونا مانا گیا ہے اور پھر اس کی سزا بھی محض دنیاوی مقرر نہیں بلکہ قاصر کو منافق قرار دیا جا کر اور مرتد بنایا جا کر اسے عذاب آخرت کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ تو اس حالت میں کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ یہ کوئی شرعی حکم نہیں۔ بلکہ محض انفاق فی سبیل اللہ میں ایک ترغیب ہے۔ اگر نبیوں کے احکام کی اس طرح تعبیر کی جانی لگے تو پھر نبی اور رسولوں کے احکام تو بجائے ماند، احکام خداوندی کی بھی کوئی حقیقت نہیں رہتی اور نبوت کا تمام سلسلہ ہی ایک بے معنی سی چیز دکھائی دینے لگتا ہے۔ لہٰذا مرزاصاحب کی ان تحریروں سے جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ نتیجہ درست طور پر اخذ کیا گیا ہے کہ وہ[2231] صاحب شریعت نبی ہونے کے بھی دعویدار ہیں۔ گو بعد میں انہوں نے اپنے اس دعویٰ میں کامیاب نہ ہونے کی صورت دیکھ کر اس پر زیادہ زور نہیں دیا اور اپنے ان اقوال کی جن سے ان کے صاحب شریعت نبی ہونے کے نتائج اخذ ہوتے مختلف توجیہیں شروع کر دیں۔

اس کے بعد مدعا علیہ کی طرف سے مرزاصاحب کے قیامت، نفخ صور اور حشر احیاء

وغیرہ اعتقادات کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ گواہان مدعیہ کی طرف سے ان عقائد کی نسبت جو اعتراضات وارد کئے گئے ہیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے ان عقائد کی نسبت جو کچھ بیان کیا ہے وہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے درست ہے۔ ان عقائد کے متعلق زیادہ تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ لکھ دینا کافی ہے کہ اگر مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہ کیا جاوے تو پھر تو ان عقائد کے متعلق ان کی رائے ایک ذاتی رائے تصور ہوگی اور اس سے اختلاف کیا جانا ممکن ہوگا اور اگر انہیں نبی تسلیم کر لیا جاوے تو پھر ان کی رائے تعلیم وحی کا نتیجہ شمار ہو کر قابل پابندی ہوگا اور اس صورت میں اس سے ذرا بھر اختلاف نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ اختلاف کرنے والا عاصی سمجھا جاوے گا۔ ان کے نبی نہ ہونے کی صورت میں ان کے یہ عقائد امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے تحقیق طلب ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس صورت میں ان کے خلاف فتویٰ کی صورت بھی بدل جائے۔ مگر ان کے مدعی نبوت ہونے کی حالت میں ان کے یہ عقائد جمہور امت کے عقائد کے خلاف ہونے کے باعث وجوہات تکفیر میں مزید اضافہ کا سبب بن سکیں گے۔

اب ذیل میں توہین انبیاء کے سلسلہ میں مدعیہ کی طرف سے پیش کردہ دلائل کا جو جواب مدعا علیہ کی طرف سے دیا گیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو جن لوگوں سے مشابہت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بھی اس پاک گروہ کا ایک فرد ہوں۔ پھر کیونکر ان کی توہین کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ توہین اس کی اپنی توہین ہوگی۔

[2232] اصول کے لحاظ سے تو یہ بات درست ہے۔ لیکن اس کا فیصلہ مرزا صاحب کے اقوال سے ہوتا ہے۔ گواہان مدعیہ کے بیانات میں اس کی مفصل بحث پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کے جن اشعار کو باعث توہین قرار دیا گیا ہے۔ اس سے کوئی توہین پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ مرزا صاحب کے ان اشعار سے مراد یہ ہے کہ جام عرفان الٰہی اور ایقان ہر نبی کو دیا گیا تھا اور خداوند تعالیٰ نے وہ پورے کا پورا مجھے بھی دیا ہے اور کہ میں اپنی معرفت اور عرفان الٰہی میں اور اپنے یقین میں کسی نبی اور رسول سے کم نہیں ہوں اور یہ کمال جو مجھے حاصل ہوا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے اتباع سے بطریق وراثت ملا ہے۔

مرزا صاحب پر یہ غلط اتہام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی بھی توہین کی ہے۔ بلکہ آپ کی کتب آنحضرت ﷺ کی تعریف سے پر ہیں۔ جن آیات قرآنیہ کے متعلق یہ کہا

جاتا ہے کہ مرزاصاحب نے اپنے اوپر چسپاں کی ہیں۔ان کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی رئیس طائفہ اہل حدیث نے یہ لکھا ہے کہ مرزاصاحب نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان آیات کا موردنزول ومخاطب وہ ہیں بلکہ ان کو کامل یقین اور صاف اقرار ہے کہ قرآن اور پہلی کتابوں میں ان آیات میں مخاطب ومراد وہی انبیاء ہیں جن کی طرف ان میں خطاب ہے اور ان کمالات کے محل وہی حضرات ہیں جن کوخداوندتعالیٰ نے ان کمال کا محل ٹھہرایا ہے۔

لیکن یہ جواب اس وقت کے متعلق ہے جب تک کہ مرزاصاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔مدعاعلیہ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ مرزاصاحب پر یہ الزام بھی غلط لگایا گیا ہے کہ انہوں نے عین محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔بلکہ انہوں نے اپنی کتابوں میں صاف طور پر کہا ہے کہ میں ان کا خادم ہوں اور وہ میرے مخدوم ہیں۔میں ان کا ظل ہوں اور وہ اصل ہیں۔میں آپ کی خدمت اور آپ کی شاگردی اور آپ کے اتباع میں اس قدر فنا ہوں کہ گویا میرا وجود آپ کے وجود سے بلحاظ روحانیت علیحدہ نہیں ہے اور بزرگان دین نے یہ لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے [2233] کامل متبع بہ سبب کمال متابعت انہیں میں جذب ہوجاتے ہیں اوران کے رنگ میں ایسے رنگین ہوتے ہیں کہ تابع اور متبوع یعنی نبی اور امتی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔سوائے اوّل آخر ہونے کے،مرزاصاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں عین محمد ہوں۔بلکہ بروزی طور پر فرمایا ہے اور لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا کہ جو خلق،ہمت،ہمدردی،اخلاق میں اس کے مشابہ تھا اور ظاہری طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطاء کیا۔تا یہ سمجھا جاوے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔لیکن صوفیاء نے اس مقام کو عینیت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔اس پر بھی مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔اس استدلال کو مدعیہ کے پیش کردہ استدلال کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آگے یہ کہا گیا ہے کہ مرزاصاحب کے اس شعر سے کہ ’’لـــــــہ خسف القمر المنير وان لی ‘‘سے آنحضرت ﷺ کی توہین نہیں نکلتی۔کیونکہ اگر مرزاصاحب کے لئے چانداور سورج کا گرہن نشان ہوا تو وہ اس لئے کہ احادیث کی کتب میں سچے مہدی کی علامات میں سے یہ قرار دیا گیا ہے۔پس یہ نشان بھی آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوگا۔مگر مدعیہ کا استدلال اس پر نہیں کہ مرزاصاحب نے چاند گرہن کے نشان کو اپنے لئے تجویز کیا ہے۔بلکہ اس کی طرف سے توہین کا موجب یہ بات سمجھی گئی ہے کہ اس شعر میں رسول اللہ ﷺ کے معجزہ شق القمر کا استخفاف کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے متعلق مدعیہ کی طرف سے مرزاصاحب کے جن اقوال

پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اس کا مدعا علیہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے دوسری کتاب میں جہاں آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات بتلائے ہیں۔ وہاں اپنی پیش گوئیاں سو کے قریب لکھی ہیں اور آپ نے اپنے دس لاکھ ایسے نشانات بتلائے ہیں کہ اگر ویسے نشانات آنحضرت ﷺ کے شمار کئے جاویں تو دس (۱۰) ارب سے بھی زیادہ ہوں۔

مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ معجزہ خرق عادات ہوتا ہے اور مرزا صاحب نے اپنے نشانات کے متعلق یہ کہا ہے کہ وہ اوّل درجہ کے خرق عادت ہیں۔ اس لئے ان نشانات کو بھی [2234] معجزات ہی شمار کیا جائے گا۔ ہر دو فریق کے دلائل اس بارہ میں مسل پر موجود ہیں۔ ان سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ صداقت کس میں ہے۔ میں ان سوالات پر اس لئے بھی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ یہ سوالات مرزا صاحب کی اپنی ذات کے متعلق ہیں اور امر مابہ النزاع سے ان کا بہت تھوڑا تعلق پایا جاتا ہے۔ اس طرح مدعا علیہ کا یہ ادعا ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کی بھی کوئی توہین نہیں کی۔ اس کے بعد پھر اس کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے سلسلہ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاں عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت بیان کی ہے وہ آنحضرت ﷺ کے متبع اور امتی ہونے کی وجہ سے کی ہے اور علماء خود مانتے چلے آئے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بھی یہ خواہش کی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں اور دوسرے شعراء اور صوفیاء کے اقوال سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے متبع ہونے کے باعث حضرت عیسیٰ پر اپنی فضیلت ظاہر کرتے آئے ہیں۔ مگر اسے توہین نہیں سمجھا گیا اور اس ضمن میں شیخ محمود حسن صاحبؒ کے چند اشعار جو انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے مرثیہ میں لکھے ہیں درج کئے جاکر یہ بحث کی گئی ہے کہ ان اشعار سے انبیاء کی توہین نہیں ہوتی۔ پھر مرزا صاحب کے اشعار سے کیونکر توہین اخذ کی جاتی ہے۔

اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے دیا ہے کہ جو مدحیہ اشعار ہوں وہ تحقیقی نہیں ہوتے۔ بلکہ بشر کی کلام میں اٹکل کے ہوتے ہیں اور شاعرانہ محاورہ نئی نوع کلام کی تسلیم کیا گیا ہے۔ فرق اس میں یہ ہے کہ جو خدا کی کلام ہوگی تو وہ عقیدہ ہوگا اور تحقیق ہوگی اور وہ کسی طرح اٹکل نہ ہوگی۔ حقیقت حال ہوگی۔ نہ کم نہ بیش۔ بشر انتہائی حقیقت کو نہیں پہنچتا۔ تخمینی لفظ کہتا ہے اور دنیا نے اس کو تسلیم کیا ہے کہ شاعرانہ نوع تعبیر عام اطلاق الفاظ نہیں اور وہ تخمینہ پر عبارت کہہ دیتے ہیں جو آس پاس ہوتی ہے۔ ٹھیک حقیقت نہیں ہوتی اور خود شاعر کی نیت میں اور ضمیر میں منوانا اس کا عالم کو منظور نہیں ہوتا۔

[2235] جھوٹے اور شاعر میں یہ فرق ہے کہ جھوٹا کوشش کرتا ہے کہ میری کلام کو لوگ سچ مان لیں اور شاعر کی اصلاً یہ کوشش نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ حاضرین بھی میرے اس کلام کو حقیقت پر نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ اگر کوئی حقیقت پر سمجھے تو دوسرے وقت وہ اس کی اصلاح کے در پے ہوتا ہے اور ایسے وقائع دنیا میں بہت پیش آ چکے ہیں۔ مبالغہ شاعروں کے ہاں ہوتا ہے اور یہ ایک قسم ہے کلام کی جو فنون علمیہ میں درج ہے اور اس مبالغہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھوٹی چیز کو بڑا ادا کرنا اور بڑی چیز کو چھوٹا بشرطیکہ نہ اعتقاد ہو اور نہ مخلوق کو منوانا ہو۔ پس اگر کوئی شخص کوئی ایسی چیز کہتا ہے کہ جس سے مغالطہ پڑتا ہے۔ نبوت کے باب میں اور وہ ساری کوشش اس میں خرچ کرتا ہے تو وہ اور جہاں کا ہے اور حضرت شاعر اور جہاں میں۔

چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) پر لکھتے ہیں کہ ''یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں۔'' علاوہ ازیں سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا صاحب نے شاعری کا شیوہ کس طرح اختیار فرمایا اور کیوں انہیں اس معاملہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات عالیہ سے بطور ظل کے حصہ نہ ملا۔ کیونکہ حضور ﷺ کے متعلق قرآن مجید کی سورۂ یٰسین میں فرمایا گیا ہے کہ ''وما علمنه الشعر وما ینبغی له ''اور سورۂ شعراء میں شعراء کی مذمت کی جا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ''الم تر انهم...... یفعلون ''اس حکم کے تحت میں تو مرزا صاحب کے نہ صرف وہ اقوال جو اشعار میں درج ہیں بلکہ کوئی قول بھی معتبر نہیں رہتا۔

مدعیہ کے اس اعتراض کے جواب میں کہ ''مرزا صاحب نے حضرت مسیح کے معجزات کو مسمریزم کی قسم سے کہا ہے۔'' مدعا علیہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ میں حضرت مسیح کے اعجازی خلق کو مانتا ہوں۔ ہاں اس بات کو نہیں مانتا کہ حضرت مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرح حقیقی طور پر کسی مردہ کو زندہ کیا۔ یا حقیقی طور پر کسی پرندہ کو پیدا کیا۔ کیونکہ اگر حقیقی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے مردہ زندہ کرنے یا پرندے پیدا کرنے کو تسلیم کیا جاوے تو اس سے خدا تعالیٰ کی خلق اور اس کا احیاء مشتبہ ہو جائے گا اور عمل ترب کے متعلق وہ اپنے ایک الہام کے حوالہ سے یہ لکھتے ہیں کہ [2236] ''یہ عمل الترب ہے۔ جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔ آپ نے اس عمل کو اپنے لئے اس لئے پسند نہ کیا کہ اس علمی زمانہ میں ایسے معجزات دکھلانے کی ضرورت نہ تھی اور حضرت مسیح کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھے۔ باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا۔ ورنہ انہیں بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔

اس جواب کے متعلق بھی مزید کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہر دو فریق کی طرف سے اس بارہ میں جو مواد پیش کیا گیا ہے وہ اوپر دکھلایا جا چکا ہے۔ اس سے ہر دو کے دلائل کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق مرزا صاحب کے جو دیگر اقوال ان کی کتب ''دافع البلاء اور ضمیمہ انجام آتھم وغیرہ'' سے پیش کئے جا کر یہ دکھلایا گیا ہے کہ ان میں بہت ہی سب وشتم درج ہے۔ ان کی بابت مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ ان میں عیسائی مخاطب ہیں اور ان اقوال میں ان لوگوں کے اعتقادات کے مطابق جو ان کی کتابوں میں درج ہیں۔ انہیں الزامی جواب دیئے گئے ہیں اور فن مناظرہ میں اس قسم کی روش عام طور پر اختیار کی جاتی ہے اور اس کی تائید میں مدعا علیہ کی طرف سے دیگر علماء کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ مرزا صاحب کے ان اقوال کو اگر سیاق وسباق عبارت سے ملا کر دیکھا جاوے تو مدعا علیہ کا یہ جواب حقیقت سے خالی معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں ان دشنام آمیز الفاظ کو سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے اپنی شہادت میں بسلسلہ توہین عیسیٰ علیہ السلام بیان نہیں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں موجب ارتداد مرزا صاحب میں اس قسم کی کوئی چیز پیش نہیں کرتا۔ جس میں کہ مجھے نیت سے بحث کرنی پڑے۔ بلکہ میں نے اس چیز کو لیا ہے جسے انہوں نے قرآن کی تفسیر بنایا ہے اور اسے حق کہا ہے اور جن چیزوں میں مجھے نیت کی تلاش رہتی وہ میں نے اپنی بحث سے خارج کر دیئے ہیں اور انہیں موجب ارتداد قرار نہیں دیا۔

[2237] میں نے مرزا صاحب کی نیت پر گرفت نہیں کی زبان پر کی ہے اور نہ ہی وجہ ارتداد میں تعریض کو لیا ہے۔ بلکہ جس ہجو کو انہوں نے قرآن مجید سے مستند کیا اور اسے قرآن مجید کی تفسیر گردانا اور جس ہجو کو اپنی جانب سے حق کہا وہ اسے وجہ ارتداد سمجھتے ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے مرزا صاحب کے حسب ذیل اقوال داخل کئے ہیں۔ ''مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

اور کہا ہے کہ اس سے تعریض اور تصریح دونوں قسم کی توہین ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ ''عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

اس سے صریح عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ٹپکتی ہے۔ کیونکہ حق بات کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرزا صاحب کے اپنے فیصلہ کے الفاظ ہیں۔ شاہ صاحب کی یہ رائے عین حق شناسی پر

مبنی ہے اور جن اقوال سے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا نتیجہ نکالا ہے۔ ان سے واقعی ان کی توہین اخذ ہوتی ہے۔ باقی رہا کسی نبی کا دوسرے نبی سے افضل ہونے کا سوال اس کے متعلق شاہ صاحب کے بیان کے حوالہ سے اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(تمام امت کی تکفیر)

چھٹی وجہ تکفیر بیان کردہ گواہان مدعیہ کا مدعا علیہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ تمام امت محمدیہ مشرک ہے۔ بلکہ جس عبارت کا حوالہ گواہان مدعیہ کی طرف سے دیا جا کر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ پہلے مسلمانوں سے یہ قول غلطی سے صادر ہوا ہے اور وہ لوگ خدا کے نزدیک معذور ہیں۔ کیونکہ انہوں نے عملاً غلطی نہیں کی اور انہوں نے حیات مسیح کے عقیدہ کو مبداء شرک یا منجرالی الشرک قرار دیا ہے اور اس کو شرک عظیم کہنا باعتبار مایؤل الیہ کے ہے اور اس امر کو حق بلاغت میں مجاز مرسل سے شمار کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ درج کیا جاتا ہے کہ حیات عیسیٰ کے مسئلہ پر فریقین کو بحث کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی جس قسم کی حیات کے تمام مسلمان قائل ہیں وہ ادراک انسانی سے باہر ہے۔ اس لئے اسے امر واقع کے [2238] طور پر ثابت کرنا ایک لاحاصل سعی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ قرآن مجید کی رو سے اس ظاہر زندگی کے علاوہ ایک اور قسم کی زندگی بھی ہے جس کو انسانی فہم اور عقل احاطہ نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ شہداء کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور اس کے ہاں انہیں رزق ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ''لا تحسبن الذین قتلوا...... من فضلہ '' پارہ۴، رکوع۷، سورۂ آل عمران مدعیہ کی طرف سے یہ بھی کہا گیا کہ مرزا صاحب نے ایک لفظ ''ذریۃ البغایا'' استعمال کر کے تمام مسلمانوں کو ولد الزنا قرار دیا ہے اس کا جواب مدعا علیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ ذریۃ البغایا کے معنی وہ نہیں جو فریق مخالف نے لئے ہیں۔ کیونکہ ان معنوں کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں۔ ظاہر میں اس کے معنی ایک تو یہ ہیں کہ ہدایت سے دور اور ناشائستہ آدمی جن کی حالت یہ ہے کہ ان کے دلوں پر مہریں ہیں وہ انہیں قبول نہ کریں گے یا یہ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو لوگوں کا پیشوا اور امام سمجھتے ہیں یعنی مولوی لوگ جو کفر کے فتوےٰ لے کر شہر بشہر پھرتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ بغایا کے معنی ہراول کے بھی ہوتے ہیں۔ نیز بغایا مطلق عورتوں کو بھی کہتے ہیں۔ چاہے وہ فاجرہ ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اس پر بھی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ اس لفظ کے استعمال اور طرز خطاب سے سمجھا جا

سکتا ہے کہ وہاں اس لفظ سے کیا مراد ہے۔

مرزا صاحب اپنے مکذبین اور منکرین کو کافر کہنے سے مدعیہ کی طرف سے جو انہیں کافر کہا گیا ہے اس کے متعلق مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے نہ ماننے والوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ جو شخص انہیں نہیں مانتا وہ انہیں مفتری قرار دے کر نہیں مانتا۔ اس لئے ان کی تکفیر کی وجہ سے وہ خود کافر بنتا ہے۔ لیکن یہ کوئی معقول جواب نہیں۔ کیونکہ ایک شخص اگر واقعہ میں کافر ہو تو اسے کیوں کافر نہ کہا جاوے۔ اس طرح تو کسی پر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ اسے کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ مرزا صاحب کے سچے یا جھوٹے نبی ہونے کے متعلق اوپر بحث کی جا چکی ہے۔ لہٰذا ان دلائل کی رو سے اگر کوئی شخص ان کو کافر کہتا ہے تو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خود پھر کیونکر کافر ہو جائے گا اور اگر بالفرض محال یہ رائے درست بھی ہو تو [2239] پھر صرف ان لوگوں کو کافر کہنا چاہئے جو مرزا صاحب کو کاذب یا کافر کہیں۔ جو ان کی نہ تکذیب کرتے ہیں اور نہ تکفیر۔ انہیں کیوں کافر کہا جاتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ انہیں کافر کہنے کی یہ وجہ نہیں کہ وہ مرزا صاحب کو مفتری جان کر کافر کہتے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب (فتاویٰ احمدیہ ج۱ص۲۶۹) پر یہ بیان کی ہے کہ: ''کسی کا کوئی عمل میرے دعویٰ اور دلیلوں اور میرے پہچاننے کے بغیر مفید نہیں ہو سکتا۔''

پھر آگے اس کتاب (فتاویٰ احمدیہ ج۱ص۳۰۸) پر لکھتے ہیں کہ: ''بہرحال حکم خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص کو جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔''

ان عبارات سے صاف اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو نہیں مانتا خواہ ان کو کافر کہے یا نہ کہے وہ مسلمان نہیں اور اس کا کوئی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے گواہان نے ریاست ہذا کے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے اور یہ دکھلانے کے لئے کہ گواہان مدعیہ نے مرزا صاحب اور ان کے متبعین کے خلاف فتویٰ تکفیر محض اپنے بغض اور عناد کی بناء پر اور اپنے بزرگان کے اقتداء کا خوگر ہونے کی وجہ سے دیا ہے۔ ورنہ دراصل مرزا صاحب ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہیں ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کہ جن کا نہ صرف ریاست بہاول پور کا ایک حصہ معتقد اور مرید ہے بلکہ جن کے سندھ، بلوچستان اور پنجاب میں بھی بکثرت مرید پائے جاتے ہیں کی ایک کتاب ''اشارات فریدی'' سے یہ دکھلایا ہے کہ ان کے نزدیک مرزا صاحب کسی عقیدہ اہل سنت والجماعت اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہیں پائے

جاتے۔ بلکہ آپ ان کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ وہ اپنے تمام اوقات خداتعالیٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں اور حمایت دین پر کمر بستہ ہیں اور کہ علمائے وقت تمام مذاہب باطلہ کو چھوڑ اس نیک آدمی کے پیچھے پڑ گئے ہیں جو اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے۔

اور خواجہ صاحب کی اس تحریر پر بڑی شرح اور بسط سے بحث کی جا کر یہ دکھلایا گیا ہے کہ یہ الفاظ خواجہ صاحبؒ کے اپنے ہی ہیں اور انہوں نے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھنے کے بعد یہ رائے قائم کی تھی۔[2240] مدعیہ کی طرف سے بھی اس کا مفصل جواب دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی جو کتابیں خواجہ صاحب نے اس وقت تک دیکھیں تھیں۔ ان میں مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت درج نہ تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کی ایک تحریر سے جو آپ کی کتاب (انجام آتھم ص۶۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً) پر درج ہے پایا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ صاحبؒ بھی بعد میں مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب ہو گئے تھے مرزا صاحب اس تحریر میں لکھتے ہیں کہ: ''اب ہم ان مولوی صاحبان کے نام ذیل میں لکھتے ہیں کہ جن میں سے بعض تو اس عاجز کو کافر بھی کہتے ہیں اور مفتری بھی اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت اختیار کرتے ہیں۔ مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہیں۔ بہرحال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کے لئے بلائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفر اور مکذب ہیں۔''

اور اس کے ساتھ مرزا صاحب نے ہر دو گروہوں کی فہرستیں دی ہیں۔ اس فہرست میں میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچڑاں علاقہ بہاول پور کا نام بھی درج ہے۔

فریقین کی ان بحث ہائے کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے ایک مقدس اور نیک لوگوں کے گروہ کا نام صوفیائے ہے۔ ان صوفیائے کرام کو ذکر الٰہی، عبادت اور ریاضت سے جو ذوق اور حظ حاصل ہوتا ہے اس میں ان پر تجلیات الٰہی وارد ہوتی ہیں، اور ان کے قلب کی کچھ اس قسم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس سے وہ کچھ غیب کی خبروں پر مطلع ہو جاتے ہیں۔ اس کو وہ الہام یا کشف کہتے ہیں اور بعض صوفیائے کرام نے اسے مجازی طور پر وحی سے بھی تعبیر کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے نبی کی تعلیم کے تحت عمل پیرا ہوتے ہیں۔ نبی مامور من اللہ ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے براہ راست غیب کی خبروں کی اطلاع دی جاتی رہتی ہے اور اسے حکم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک پہنچائے۔ انہیں قیامت کے دن سے ڈرائے اور آئندہ زندگی کے حالات سے مطلع کرے اور جس ذریعہ سے انہیں یہ اطلاع ہوتی ہے۔ اسے وحی کہا جاتا ہے اور وحی کی یہ اصطلاح انبیاء کے لئے ہی مختص ہے۔ دوسری جگہ اگر یہ لفظ

استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مجازی یا لغوی معنی لئے جاتے ہیں۔ [2241] انبیاء کو یہ وحی تین طریق پر ہوتی ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ کوئی بات کسی نبی کے دل میں ڈال دیتا ہے یا فرشتوں میں سے کوئی قاصد بھیج کر اس کے ذریعہ سے مطلع فرماتا ہے۔ یا پس پردہ خود کلام فرماتا ہے۔ یہ وحی چونکہ دخل شیطانی سے منزہ ہوتی ہے۔ اس لئے اسے قطعی سمجھا جاتا ہے اور اس کا نہ ماننا کفر ہے۔ اولیاء کا الہام یا کشف گو دخل شیطانی سے پاک بھی ہو، تاہم نہ وہ قطعی ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں پر کوئی حجت ہوتا ہے۔ بلکہ الہام اور کشف کے ذریعہ قرآن مجید کے معارف اور اسرار سمجھائے جاتے ہیں اور اس سلسلے میں بعض اکابر صوفیائے کرام پر آیات قرآنی کا نزول بھی ہوتا ہے۔ ان آیات کو وہ اپنے اوپر چسپاں نہیں کرتے۔ بلکہ جیسے کسی سیاح کو دوران سیاحت میں اعلیٰ مقامات دکھلائے جاویں۔ اس طرح ان کو اعلیٰ مراتب روحانی کی سیر کرائی جاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جب اس میدان میں گامزن ہوئے اور ان پر مکاشفات کا سلسلہ جاری ہونے لگا تو وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکے اور صوفیائے کرام کی کتابوں میں وحی اور نبوت کے الفاظ موجود پا کر انہوں نے سابقہ اولیاء اللہ سے اپنا مرتبہ بلند دکھلانے کی خاطر اپنے لئے نبوت کی ایک اصطلاح تجویز فرمائی۔ جب لوگ یہ لفظ سن کر چونکنے لگے تو انہوں نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کرنا چاہا کہ تم گھبراتے کیوں ہو۔ آنحضرت ﷺ کے اتباع سے جس مکالمہ اور مخاطبہ کے تم لوگ قائل ہو۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ یہ صرف لفظی نزاع ہے۔ سو ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ کوئی اصطلاح مقرر کرے۔ گویا انہوں نے نبی کے لفظ کو برعکس اس کی اصل اور عام فہم مراد کے یہاں اصطلاحی طور پر کثرت مکالمہ اور مخاطبہ پر حاوی کیا اور یہ اصطلاح بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کی۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اس لفظ کا استعمال کثرت سے اپنے متعلق کرنے لگے تو لوگ پھر چونکے۔ اس پر انہوں نے پھر یہ کہہ کر انہیں خاموش کیا کہ میں کوئی اصلی نبی تو نہیں بلکہ اس معنی میں کہ میں نے تمام کمال آنحضرت ﷺ کے اتباع اور فیض سے حاصل کیا ہے۔ ظلی اور بروزی نبی ہوں اور اس کے بعد انہوں نے ان آیات قرآنی کو جو شاید کسی اچھے وقت میں ان پر نازل ہوئی تھیں۔ اپنے اوپر چسپاں کرنا شروع کر دیا اور شدہ شدہ تشریعی نبوت کے دعویٰ کا اظہار کر دیا۔ لیکن صریح آیات قرآنی [2242] اور احادیث اور اقوال بزرگان سے جب انہیں اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے اس دعویٰ کو ترک کر کے اپنا مفر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث میں جا تلاش کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو بذریعہ وحی ثابت کر کے یہ دکھلایا کہ ان احادیث کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی امت میں کسی شخص کو نبوت کا درجہ عطاء کیا جائے گا، نہ یہ کہ حضرت مسیح ناصری واپس آئیں گے۔ مدعا علیہ کے ایک گواہ کے بیان سے یہ اخذ ہوتا ہے اور نامعلوم اس نے بطور خود یا مرزا صاحب کی کسی تحریر کی رو سے یہ بیان دیا ہے کہ احادیث میں جو عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی خبر آئی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ سے ایک اجتہادی غلطی ہوگئی ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ بعض پیش گوئیاں ایسی ہوتی ہیں جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن حقیقت ان کے ظہور کے وقت نمایاں ہوتی ہے اور اجتہادی غلطی پیش گوئیوں کے سمجھنے میں یعنی کیفیت تحقیق وقوع کے لحاظ سے ہر نبی سے ممکن ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کی مثال اس نے بخاری کی ایک حدیث کا حوالہ دے کر یہ دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رؤیا کی بناء پر یہ سمجھا کہ وہ حجر یمامہ کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ لیکن آپ جس وقت مدینہ کی طرف ہجرت کر کے تشریف لے گئے تو اس وقت آپ پر اس پیش گوئی کی حقیقت کھلی کہ اس سے مراد مدینہ تھا اور کہ جب نبی سے اجتہادی غلطی ممکن ہوئی تو پیش گوئی کے پورا ہونے کے وقت اصل حقیقت پیش گوئی کی منکشف ہو جائے گی اور کہ امتی کو پیش گوئی کے تحقق وقوع کے وقت وقوع کا علم ہو جاتا ہے۔ غرض مرزا صاحب نے سابقہ مراحل سے گزرنے کے بعد بڑھ چڑھ کر اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ کا اظہار شروع کر دیا اور نبوت کو پھر ایک ایسا گورکھ دھندہ بنا دیا کہ جو نہ تو لوگوں کی سمجھ میں آسکا ہے اور نہ ہی ان کے اپنے متبعین جیسا کہ اوپر دکھلایا جا چکا ہے۔ ان کے مرتبہ کو بخوبی سمجھ سکے ہیں۔ بلکہ خود خدا کو بھی نعوذ باللہ ان کے نبی بنانے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ جب خداوند تعالیٰ نے یہ محسوس فرمایا کہ نعوذ باللہ اس کے حبیب سے ایک اجتہادی غلطی ہوگئی ہے۔ اب ان کی آن رکھنے کے لئے اور مرزا صاحب کو نبوت کا مرتبہ عطاء فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بقول مرزا صاحب پہلے تو ان تمام پیش گوئیوں کو جو قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق [2243] تھیں۔ مرزا صاحب کی طرف پھیر دیا اور پھر انہیں کبھی مریم بنایا اور کبھی عیسیٰ اور اس کے بعد بارش کی طرح وحی کر کے یہ جتلایا کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اب تم بلا خوف و خطر نبی ہونے کا دعویٰ کر دو اور جہاں پہلے وہ ''فاستمع لمایوحی'' اور ''یاایھا المدثر قم فانذر'' کی تحکمانہ وحی کے ذریعہ سے نبیوں کو چوکنا کر کے اپنی طرف سے مامور فرمایا کرتا تھا۔ وہاں مرزا صاحب کے لئے اسے نعوذ باللہ مختلف حیل اختیار کرنے پڑے۔ مرزا صاحب کے اس طرز عمل سے نبی بننے سے یہ بات خود واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نبوت کے عہدے ختم ہو چکے تھے۔ کیونکہ اس نے پہلے تو مرزا صاحب کے لئے نبوت کی اصطلاح تجویز فرمائی۔ پھر وہ جب اس سے خوش نہ ہوئے تو ان کو

نبی کا خطاب عطاء فرمادیا۔ جیسا کہ نواب اور راجہ کے خطابات گورنمنٹ سے ان لوگوں کو بھی عطاء فرمائے جاتے ہیں۔ جو صاحب ریاست نہ ہوں۔ لیکن جب مرزا صاحب کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی باوجودیکہ اللہ تعالیٰ انہیں ''یا ولدی'' بھی فرما چکا تھا اور اس خیال سے کہ رسول اللہ ﷺ کو چونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خاتم النّبیین کہہ چکا تھا۔ وہ بھی کسی دوسرے نبی کے بننے سے خفا نہ ہوں۔ مرزا صاحب کو آپ ؐ کا ظل بنادیا گیا اور آخر کار جب ان کی خوشی نبی بننے میں ہی دیکھی اور یہ بھی خیال آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخر زمانہ میں بھجوانے کا وعدہ ہو چکا ہے تو انہیں مار کر مرزا صاحب کو نبی بنادیا گیا۔ استغفر اللّٰہ!

گواہ مدعا علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ نبی سے بھی اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے تو پھر اس کا کیا اعتبار ہے کہ مرزا صاحب سے یہ غلطی نہ ہوئی ہوگی۔ خصوصاً جب کہ مرزا صاحب رسول اللہ ﷺ کے ظل بھی ہیں۔ غیر اغلب ہے کہ اصل کی فطرت ظل کی فطرت پر اثر انداز نہ ہوئی ہو اور علاوہ ازیں مرزا صاحب اپنے اقرار کے مطابق آنحضرت ﷺ سے زیادہ ذکی بھی نہیں پائے جاتے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کی کئی سال سے متواتر وحی کے بعد انہوں نے یہ جا کر سمجھا کہ وہ نبی ہو چکے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انہوں نے وحی الٰہی کا مفہوم غلط سمجھ کر دعویٰ نبوت کر دیا ہو۔ مرزا صاحب کی اپنی تصریحات سے یہ پایا جاتا ہے کہ انہیں امتی ہونے کے وقت نزول مسیح کے متعلق وقوع کا علم نہیں ہوا۔ بلکہ جب ان کو نبوت کا خطاب مل چکا۔ اس کے بعد انہیں یہ جتلایا گیا کہ مسیح ناصری فوت چکے ہیں۔[2244] اس لئے مدعا علیہ کے گواہ کا یہ کہنا کہ امتی کو وقوع کے وقت تحقیق وقوع کا علم ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی اپنی تصریحات سے باطل ہو جاتا ہے۔ گواہ مذکور نے رسول اللہ ﷺ کی جس حدیث کا حوالہ دے کر یہ کہا ہے کہ آپ سے اجتہادی غلطی کا وقوع ممکن ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے ہجرت کے وقت کوئی غلطی فرمائی۔ گواہ مذکور کی یہ حجت اس وقت صحیح ہوتی کہ جب آپ بجائے مدینہ کے حجر یمامہ کی طرف تشریف لے جاتے اور پھر وہاں سے مدینہ عالیہ کی طرف لوٹتے۔ وہاں جانے کے متعلق آپ کا صرف ایک خیال تھا جو وقوع میں نہ آیا اور اس رؤیا پر عمل اس طرح ہوا جس طرح مشیت ایزدی میں مقدر تھا۔ خود اس مثال سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر نبی کو کسی طرح غلط فہمی ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے فوراً رفع کر دیا جاتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ صدیوں تک وہ غلطی چلی جائے اور نہ خود نبی پر اور نہ اس کے کامل متبعین پر اس کا افشاء ہو۔ اس لئے یہ کہنا بڑی دیدہ دلیری ہے کہ رسول اللہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی بیان کرنے میں اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے پھر اخیر عمر میں جا کر اپنے دعویٰ کی غلطی کو محسوس کیا اور پھر اصطلاحی نبوت کو ہی جا کر قائم کیا۔ جس سے انہوں نے اپنے دعویٰ کی ابتداء شروع کی تھی۔ جیسا کہ ان کے اس خط سے جو انہوں نے وفات سے دو تین یوم قبل اخبار عام کے ایڈیٹر کے نام لکھا تھا۔ ظاہر ہوتا ہے اس میں درج ہے کہ سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیش گوئی کرنے والا ان تمام واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے سید انور شاہ صاحبؒ گواہ مدعیہ نے بجا طور یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب کی کتابیں دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ ان کی ساری تصانیف میں صرف چند ہی مسائل کا تکرار اور دور ہے ایک ہی مسئلہ اور ایک ہی مضمون کو بیسیوں کتابوں میں مختلف عنوانوں سے ذکر کیا ہے اور پھر سب اقوال میں اس قدر تہافت اور تعارض پایا جاتا ہے اور خود مرزا صاحب کی ایسی پریشان خیالی ہے اور بالقصد ایسی روش اختیار کی ہے کہ جس سے نتیجہ گڑبڑ ہے اور [2245] ان کو بوقت ضرورت مخلصی اور مفر باقی رہے۔ چنانچہ کہیں وہ تو ختم نبوت کے عقیدہ کو اپنے مشہور اور اجماعی معنی کے ساتھ قطعی اور اجماعی عقیدہ کہتے ہیں اور کہیں ایسے عقیدہ بتلانے والے مذہب کو لعنتی اور شیطانی مذہب قرار دیتے ہیں۔ کہیں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو تمام امت محمدیہ کے عقیدہ کے موافق متواترات دین میں داخل کرتے ہیں اور اس پر اجماع ہونا نقل کرتے ہیں اور کہیں اس عقیدہ کو مشرکانہ عقیدہ بتلاتے ہیں۔

ختم نبوت کا عقیدہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ اسلام کے اہم اور بنیادی مسائل میں سے ہے اور خاتم النّبیین کے جو معنی مدعا علیہ کی طرف سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے صحیح معنی وہی ہیں جو گواہان مدعیہ نے بیان کئے ہیں مدعا علیہ کی طرف سے اس ضمن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث ہے کہ قرآن شریف کی ہر آیت کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی اور کہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں سمجھا گیا۔ اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے یہ دیا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں اور باوجود قوی نہ ہونے کے اس کی مراد میرے نزدیک صحیح ہے۔ اس حدیث میں لفظ بطن سے تو جو کچھ رسول اللہ ﷺ کے دل میں تھا وہ سب منکشف نہیں ہے۔ مجملاً ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کی مراد وہ ہے کہ قواعد لغت اور عربیت سے اور ادلہ شریعت سے علماء شریعت سمجھ لیں اور اس کے تحت میں قسمیں ہیں او بطن سے یہ مراد ہے کہ حق تعالیٰ اپنے ممتاز بندوں کو ان حقائق سے سرفراز کردے اور بہتوں سے وہ خفی رہ جائیں۔ لیکن ایسا کوئی بطن جو مخالف ظاہر ہو اور قواعد شریعت رد کرتے ہوں۔ مقبول نہ ہوگا اور رد کیا جائے گا اور بعض

اوقات باطنیت اور الحاد کی حد تک پہنچا دے گا۔ حاصل یہ ہے کہ ہم مکلّف فرمانبردار بندے اپنے مقدور کے موافق ظاہر کی خدمت کریں اور بطن کو سپرد کر دیں خدا کے۔ تاویل کے متعلق ان کا یہ جواب ہے کہ اخبار احاد کی تاویل اگر کوئی شخص قواعد کے مطابق کرے تو اس کے قائل کو بدعتی نہیں کہیں گے۔ اگر قواعد کی رو سے صحیح نہیں تو وہ خاطی ہے۔ آیات قرآنی متواتر ہیں اور قرآن وحدیث جو نبی کریم سے ہم تک پہنچا اس کی دو جانبیں ہیں۔ [2246] ایک ثبوت کی، دوسری دلالت کی۔ ثبوت قرآن کا متواتر ہے۔ اس تواتر کا اگر کوئی انکار کرے تو پھر قرآن کے ثبوت کی اس کے پاس کوئی صورت نہیں اور ایسا ہی جو شخص تواتر کی صحت کا انکار کرے اس نے دین ڈھا دیا۔ دوسری جانب دلالت ہے جس کا معنی یہ ہے کہ مطلب پر رہنمائی کرنا۔ دلالت قرآن کی کبھی قطعی ہوتی ہے اور کبھی ظنی۔ اگر اجماع ہو جائے صحابہ کا اس کی دلالت پر یا کوئی اور دلیل عقلی یا نقلی قائم ہو جائے کہ مدلول یہی ہے تو پھر وہ دلالت بھی قطعی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ قرآن سارا بسم اللہ سے لے کر والناس تک قطعی الثبوت ہے۔ دلالت میں کہیں ظنیت ہے اور کہیں قطعیت، لیکن قرآن کے معنی سے دلالت بھی قطعی ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں تاویل اوامر ونواہی میں ہو سکتی ہے۔ اخبار میں نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ مدعیہ کے گواہ مولوی نجم الدین صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس بحث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آیت خاتم النّبیین قطعی الدلالت ہے اور اس کے بطن کے معنی ایسے نہیں ہو سکتے کہ جو رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین معنی آخری نبی سمجھنے کے منافی ہوں اور چونکہ یہ اجماعی عقیدہ ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا معنی سے انکار کفر ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے جو یہ کہا گیا ہے کہ تاویل کرنے والے کو کافر نہیں سمجھا گیا اور جن مسائل کی بناء پر اس نے ایسا کہا ہے۔ وہ اس قبیل کے نہیں۔ جیسا کہ مسئلہ ختم نبوت، لہٰذا یہ قرار دیا جاتا ہے کہ خاتم النّبیین کے جو معنی مدعیہ کی طرف سے کئے گئے ہیں اور اس معنی کے تحت جو عقیدہ ظاہر کیا گیا ہے اس عقیدہ سے انحراف وارتداد کی حد تک پہنچتا ہے اور کہ آنحضرت ﷺ کے بعد عہدہ نبوت اور وحی نبوت منقطع ہو چکے ہیں۔ مرزا صاحب صحیح اسلامی عقائد کی رو سے نبی نہیں ہو سکتے اور ان کے نبی نہ ہونے کی تائید میں ایک یہ امر بھی ہے کہ ان کے متبعین میں سے ایک گروہ جو لاہوری کہلاتے ہیں انہیں نبی تسلیم نہیں کرتے۔

لہٰذا ان کے مخالف جملہ فرقوں کے نزدیک اور ان کے ایک موافق فرقہ کی رائے میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ اس لئے مرزا صاحب کی نبوت کا دعویٰ کسی حالت میں بھی درست نہیں۔ ظلی اور بروزی نبی اگر آنحضرت ﷺ کے کمال اتباع سے ہونے ممکن ہوتے تو اس قسم کے نبی مرزا صاحب کے آنے [2247] سے قبل کئی آ چکے ہوتے۔ علاوہ

ازیں مرزاصاحب کودرجہ کمال بھی اس وقت حاصل ہوسکتا تھا کہ اس قسم کے اور کئی نبی پیدا ہوچکے ہوتے۔ کیونکہ ہر جنس کا کمال اس بات کومستلزم ہے کہ اس کے اور ناقص افراد موجود ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی لئے افضل الانبیاء ہیں کہ سلسلہ رسالت اور نبوت میں دیگر انبیاء منسلک ہیں۔ مرزاصاحب نے اپنے آپ کو خاتم الاولیاء ظاہر کر کے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ولایت ختم کر چکے۔ لیکن اس سے وہ ولی ہی شمار ہوں گے۔ نبی نہیں سمجھے جائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افاضۂ روحانی سے اگر نبوت مل سکتی ہے تو ضرور ہے کہ ان سے قبل ایسے نبی آتے کہ جن کے بعد انہیں درجہ کمال حاصل ہوتا۔ مدعیہ کی طرف سے یہ درست کہا گیا ہے کہ ظلی اور بروزی کی اصطلاحیں دراصل الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ ورنہ دراصل مرزاصاحب کی مراد اس سے اصل نبوت سے ہے۔ جیسا کہ اس کی تشریح بعد میں ان کے خلیفہ ثانی نے کی۔ کچھ شک نہیں کہ یہ الفاظ مغالطہ پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ورنہ ان کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی شرع میں اس قسم کے الفاظ پر کسی عقیدہ کا حصر ہے۔ مرزاصاحب نے یہ بیان کر کے کہ اس قسم کی نبوت قیامت تک جاری ہے۔ اسلام میں ایک فتنہ کی بناء ڈالی ہے اور ناممکن نہیں کہ ان کے بعد کوئی اور شخص دعویٰ نبوت کرے۔ ان کی کارگزاری کو بھی ملیامیٹ کر دے۔

(دین یا تماشہ؟)

اس طرح مذہب سے امان اٹھ جائے گی اور سوائے اس کے کہ وہ ایک کھیل اور تمسخر بن جائے۔ اس کی کوئی حقیقت بحیثیت دین کے قائم نہ رہے گی۔ اس لئے بھی رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ماننا علاوہ عقائد صحیح میں سے ہونے کے از بس ضروری ہے۔ مرزاصاحب رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے۔ اس لئے ان کا اسلام کے اس بنیادی مسئلہ سے انکار کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر عقائد بھی ان عقائد کے مطابق نہیں پائے جاتے۔ جس کی آج تک امت مرحومہ پابند چلی آئی ہے۔ خدا کا تصور اس نے تیندوے سے تشبیہ دے کر ایسا پیش کیا ہے کہ جو سراسر [2248] نص قرآنی کے خلاف ہے اور اس طرح یہ بیان کر کے کہ خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی اور روزے رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ انہوں نے ایک ایسے عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ جو سراسر نصوص قرآنی کے خلاف ہے۔ انہوں نے آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جیسا کہ ایک آیت ''ھو الذی ارسل رسولہ...... الخ!'' کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ اس میں میرا ذکر ہے اور دوسرے الہام بالفاظ محمد رسول اللہ بیان کر کے یہ کہا کہ اس میں

میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ اس طرح اور کئی ایسی تصریحیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آیات قرآنی کو اپنے اوپر چسپاں کرتے تھے۔ اس سے بھی رسول اللہ ﷺ کی توہین کا نتیجہ درست اخذ کیا گیا۔ اس طرح ان کے بعض اقوال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین ظاہر ہوتی ہے اور حضرت مریم کی شان میں مرزا صاحب نے جو کچھ کہا ہے اور جس کا حوالہ شیخ الجامعہ صاحب گواہ مدعیہ کے بیان میں ہے اور جس کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اس سے قرآن شریف کی صریح آیات کی تکذیب ہوتی ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ جن سے سوائے مرزا صاحب کو کافر قرار دینے کے اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے مرزا صاحب کی بعض کتب کے حوالے دیئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ اس کا جواب سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خوب دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ایک جگہ کلمات توہین ثابت ہوگئے تو اگر ہزار جگہ کلمات مدحیہ لکھے ہوں اور ثناء خوانی بھی کی ہو تو وہ کفر سے نجات نہیں دلا سکتے۔ جیسا کہ تمام دنیا اور دین کے قواعد مسلمہ اس پر شاہد ہیں کہ اگر ایک شخص تمام عمر کسی کا اتباع اور اطاعت گزاری کرے اور مدح وثناء کرتا رہے لیکن کبھی کبھی اس کی سخت ترین توہین بھی کر دے تو کوئی انسان اس کو مطیع اور معتقد واقعی نہیں کہہ سکتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے دیگر صوفیائے کرام کے بعض ایسے اقوال جو مرزا صاحب کے بعض اقوال کے مشابہ ہیں۔ بیان کئے جا کر یہ کہا گیا ہے کہ ان اقوال کی بناء پر پھر ان بزرگان کو کیونکر مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اس کا جواب باالفاظ سید انور شاہ صاحب گواہ مدعیہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اولیاء اللہ کو ان کی طہارت تقویٰ اور تقدس کی خبریں سن کر اور ان کے شواہد وافعال واعمال اور اخلاق سے تائید پا کر ولی مقبول تسلیم کر لیا ہے اور قرائن اور نشانیوں سے جو [2249] خارج مجوث عنہ سے ہوں۔ یعنی انہی شطحیات سے ان کی ولایت ثابت نہ کرتی ہو۔ بلکہ ولایت ان کی خارج سے پایہ ثبوت کو پہنچتی ہو۔ جو طریقہ ثبوت کا ہے اس کے بعد کہ ہم نے کسی کی ولایت تسلیم کی اور ہم اس تسلیم میں صواب پر تھے تو اس کے بعد اگر کوئی کلمہ مغائر یا موہم ہمارے سامنے پڑتا ہے تو ہم اس کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کی توجیہ کریں اور محل نکالیں اور یہ کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہے۔ شطحیات کو ہی پہلے پیش کرنا اور اس پر ولایت کا جمگھٹ جمانا نافہم اور جاہل کا کام ہے۔ کسی شخص کی راست بازی اگر جداگانہ تجارب سے اور جو طریقہ راست بازی ثابت کرنے کا ہے۔ ثابت ہوئی ہو تو پھر اگر کوئی کلمہ موہم اور مغالطہ میں ڈالنے والا اس کا سامنے آ گیا۔ تو منصف طبیعتوں کے ذہن اس کی توضیح کریں گے اور عمل نکالیں گے۔ یہ عاقل کا کام نہیں ہے کہ راست

بازی کسی کی ثابت ہونے سے پیشتر وہی کلمات مغالطہ پیش کر کے مسلم الثبوت مقولوں پر قیاس کرے اور کہے کہ فلاں نے ایسا کیا۔ فلاں نے ایسا کیا۔ اس کا جواب مختصر یہ ہوگا کہ فلاں کی راست بازی جداگانہ اگر ہمیں کسی طریقہ اور دلیل سے معلوم ہے تو ہم محتاج توجیہ ہوں گے اور اگر زیر بحث یہی کلمات ہیں اور اس سے پیشتر کچھ سامان خیر کا ہے ہی نہیں۔ تو ہم یہ کھوٹی پونجی اس کے منہ پر ماریں گے۔

(اہل قبلہ)

مدعا علیہ کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ علماء نے یہ کہا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں اور کہ جو ''جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' کہے اس کو بھی کافر کہنا درست نہیں۔ وغیرہ وغیرہ! ان شبہات کا جواب بھی شاہ صاحب گواہ مدعیہ نے خود دیا ہے جو انہی کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں ہے۔ بے علمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کیونکہ حسب تصریح واتفاق علماء اہل قبلہ کے یہ معنی نہیں کہ جو قبلہ کی طرف منہ کرے وہ مسلمان ہے۔ چاہے سارے عقائد اسلام کا انکار ہی کرے۔ قرآن مجید میں منافقین کو عام کفار سے زیادہ تر کافر ٹھہرایا گیا ہے۔ حالانکہ وہ فقط قبلہ ہی کی طرف منہ ہی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ تمام ظاہری احکام اسلام ادا کرتے تھے۔ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہ اتفاق کیا [2250] ضروریات دین پر اور یہ جو مسئلہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں اس کی مراد یہ ہے کہ کافر نہیں ہوگا۔ جب تک کہ نشانی کفر کی اور علامتیں کفر کی اور کوئی چیز موجبات کفر میں سے نہ پائی گئی ہو۔

(ارکان اسلام)

دوسرا شبہ یہ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ارکان اسلام کے پابند اور تبلیغ اسلام میں کوشش کرنے والے ہیں۔ پھر ان کو کیسے کافر کہا جائے؟

اس کے جواب میں انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ یہ قوم جس کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دین اسلام سے صاف نکل جائے گی اور اس کے قتل کرنے میں بڑا ثواب ہے۔ یہ لوگ نماز، روزے کے پابند ہوں گے۔ بلکہ ظاہری خشوع اور خضوع کی کیفیات بھی ایسی ہوں گی کہ ان کے نماز، روزے کے مقابلے میں مسلمان اپنے روزے کو بھی ہیچ سمجھیں گے۔ لیکن اس کے باوجود جب کہ بعض ضروریات دین کا انکار ان سے ثابت ہوا تو ان کی نماز، روزہ وغیرہ ان کو حکم کفر سے رہا نہ کر سکی۔

(۹۹وجوہ کفر)

تیسرا شبہ یہ ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ فقہائے نے ایسے شخص کو مسلمان ہی کہا ہے جس کی کلام میں ۹۹ وجہ کفر کی موجود ہو اور صرف ایک وجہ اسلام کی، اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا منشاء بھی یہی ہے کہ فقہاء کے بعض الفاظ دیکھ لئے گئے اور اس کے معنی سمجھنے کی کوشش نہ کی گئی اور ان کے وہ اقوال دیکھے جن میں صراحتاً بیان کیا گیا ہے کہ یہ حکم اپنے عموم پر نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت ہے جب کہ قائل کا صرف ایک کلام مفتی کے سامنے آوے اور قائل کا کوئی دوسرا حال معلوم نہ ہو اور نہ اس کے کلام میں کوئی ایسی تصریح ہو۔ جس سے معنی کفر متعین ہو جائے تو ایسی حالت میں مفتی کا فرض ہے کہ معاملہ تکفیر میں احتیاط برتے اور اگر کوئی خفیف سے خفیف احتمال ایسا نکل سکے جس کی بناء پر یہ کلام کلمہ کفر سے بچ جائے تو اس احتمال کو اختیار کر لے اور اس شخص کو کافر نہ کہے۔ لیکن اگر ایک شخص کا یہی کلمہ کفر اس کی سینکڑوں تحریرات میں بعنوانات والفاظ مختلفہ موجود ہو جس کو دیکھ کر یہ یقین ہو جائے کہ یہی معنی، معنی کفری مراد لیتا ہے یا خود اپنے کلام میں معنی کفری کی تصریح کر دے تو باجماع فقہاء اس کو ہرگز مسلمان نہیں [2251] کہہ سکتے بلکہ قطعی طور پر ایسے شخص پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔

چوتھا شبہ یہ ہے کہ اگر کوئی کلمہ کفر کسی تاویل کے ساتھ کہا جاوے تو کفر کا حکم نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں بھی وہی تصریحات فقہا سے ناواقفیت کارکن ہے۔ حضرات فقہائے اور متکلمین کی تصریحات موجود ہیں کہ تاویل اس کلام اور اس چیز میں مانع تکفیر ہوتی ہے جو ضروریات دین میں سے نہ ہو۔ لیکن ضروریات دین میں اگر کوئی تاویل کرے اور اجماعی عقیدہ کے خلاف کوئی نیا معنی تراشے تو بلاشبہ اس کو کافر کہا جائے گا۔ اسے قرآن مجید نے الحاد اور حدیث نے اس کا نام زندیقی رکھا ہے۔ زندیق اسے کہتے ہیں جو مذہبی لٹریچر بدلے یعنی الفاظ کی حقیقت بدل دے۔ مرزا صاحب نے جیسا کہ اوپر دکھلایا جاچکا ہے بہت سے اسلامی عقائد کے حقائق بدل دیئے ہیں۔ گو ان کے الفاظ وہی رہنے دیئے ہیں۔ اس لئے ان کو حسب تصریحات مذکورہ بالا کافر ہی قرار دینا پڑے گا اور ان عقائد کے تحت ان کا اتباع کرنے والا بھی اس طرح ہی کافر سمجھا جائے گا۔

مدعا علیہ کی طرف سے گواہان مدعیہ پر ایک یہ اعتراض بھی وارد کیا گیا ہے کہ وہ دیوبندی عقائد سے تعلق رکھنے والے ہیں اور علمائے دیوبند کے خلاف فتویٰ تکفیر شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے ایک شخص جو خود کافر ہو وہ کس طرح دوسرے کے متعلق کفر کا فتویٰ دے سکتا ہے؟ اس کا جواب مدعیہ کی طرف سے ایک تو یہ دیا گیا ہے کہ اس کے تمام گواہان دیوبندی صاحبان نہیں ہیں۔

مثلاً شیخ الجامعہ صاحب، مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی نجم الدین صاحب۔ دوسرا دیوبندی صاحبان کے خلاف فتویٰ تکفیر ایک غلط فہمی کی بناء پر دیا گیا تھا جو بعد میں واپس لیا جا چکا ہے۔ اگر یہ صحیح نہ بھی ہو تو بھی مدعا علیہ کی حجت اس بناء پر صحیح نہیں کہ ان کی رائے کو بطور فتویٰ قبول نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے پیش کردہ دلائل پر مدعا علیہ کے پیش کردہ دلائل کے مقابلہ میں تنقید کی جا کر رائے قائم کی گئی ہے۔ اس لئے چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ ان کی ذاتی رائے پر کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ قرآن شریف اور احادیث کی رو سے کس [2252] فریق کے دلائل صحیح ہیں اور کس کے غلط۔ اس لئے ان کے خلاف اگر کوئی فتویٰ تکفیر ہو بھی تو اس معاملہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

اس کے علاوہ مدعا علیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مدراس ہائیکورٹ نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار دیا تھا کہ اس سوال کو کہ عقائد قادیانی سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہ، علماء اسلام ہی بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا علمائے اسلام کی تحقیق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جن لوگوں نے اس مقدمہ میں شہادتیں دی ہیں اور اس پر فتویٰ کفر لگایا ہے وہ خود بھی مسلمان ہیں یا نہ؟ اور اس طرح فیصلہ کرنے والے کا مسلمان ثابت ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کا جواب یہ ہے ہر دو فریق کا ادعا ہے کہ وہ مذہب اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن چند اہم اور بنیادی مسائل کے متعلق ہر دو فریق کا اختلاف ہے اور وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ لہٰذا اس بارہ میں عام دنیاوی اصول کے مطابق رائے اس فرقہ کی غالب سمجھی جائے گی جس میں اکثریت ہو۔ یہ اکثریت بحق مدعیہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے فریق مدعیہ کی رائے ہی غالب رہے گی اور اسے مسلمان اور اقلیت کو کافر سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اس قرارداد کے تحت مدعیہ کے کسی گواہ کے خارجی طور پر مسلمان ثابت کئے جانے کی ضرورت نہیں اور فیصلہ کنندہ بھی اس ذیل میں مسلمان شمار ہوگا۔ علاوہ ازیں مدعا علیہ نے اپنی بحث میں جب مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ کو شرعاً درست تسلیم کر کے اپنے اوپر حجت مان لیا ہے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ شرعاً عدالت ہذا کا فیصلہ اس پر حجت نہ ہو سکے۔

گواہان مدعیہ پر مدعا علیہ کی طرف سے کنایۃً اور بھی کئی ذاتی حملے کئے گئے ہیں۔ مثلاً انہیں علماء سوء کہا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود ہی ایسے مولویوں کو جو ذریۃ البغایا میں مخاطب ہیں بندر اور سور کا لقب دیا ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ وہ آسمان کے نیچے سب سے بدتر مخلوق ہوں گے۔ لیکن ملاحظہ مسل سے ہر عقلمند آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ طرفین کے علماء میں سے ان احادیث کا صحیح مصداق کون ہیں۔

[2253] مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں ایک اور مسئلہ پر بھی مختصر بحث کی ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو اس لئے بھی نبی سمجھتے ہیں کہ انہیں مسیح موعود ہونے کا بھی دعویٰ ہے اور مسیح موعود کو چونکہ احادیث میں نبی اللہ کہا گیا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نبی اللہ ہوئے۔ اس کے متعلق جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں اور آخر زمانہ میں وہی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور وہ چونکہ پہلے سے نبی اللہ ہیں۔ اس لئے پھر بھی نبی اللہ ہوں گے۔ مگر وہ عمل شریعت محمدیہ پر کریں گے۔ اپنی شریعت پر نہیں چلیں گے۔ اس کی مثال مدعیہ کی طرف سے یہ دی گئی ہے کہ جیسے کسی دوسرے علاقہ کا گورنر کسی دوسرے گورنر کے علاقہ میں چلا جائے تو وہاں اپنے عہدہ کے لحاظ سے گو وہ گورنر شمار ہوگا۔ لیکن دوسرے گورنر کے علاقہ میں وہ اس گورنر کی حکومت کے تابع ہو کر رہے گا۔ اپنے علاقہ کے قوانین یا آئین پر عمل پیرا نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ چونکہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے قیامت تک آپ ﷺ کی شریعت ہی نافذ رہے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس شریعت کے تحت عمل پیرا ہوں گے۔

اس مثال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی نبی ہونا تو واضح ہو جاتا ہے۔ لیکن آج کل کے تعلیم یافتہ لوگوں کو نزول مسیح کا عقیدہ بہت عجب معلوم ہوتا ہے اور ان کے ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتے کہ کس طرح ایک شخص کئی ہزار سال کے بعد دنیا میں واپس آ سکتا ہے۔ شک نہیں کہ علوم جدیدہ کی روشنی میں یہ مسئلہ بہت کچھ قابل اعتراض معلوم ہوتا ہے اور جیسا کہ مولانا محمود علی صاحب اپنی کتاب ''دین و آئین'' میں لکھتے ہیں: ''اس قسم کے اعتراضات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جواب دینے والے بالعموم یہ روش اختیار کرتے ہیں کہ جن قباحتوں کے چہرہ پر موجودہ مسلمات کا روغن قاز مل دیا جاتا ہے۔ ان کو قباحت سمجھنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں دیکھتے اور جس جملہ کے ساتھ فلسفہ اور سائنس کا نقارہ بجتا ہوا سن پاتے ہیں اپنے ہوش وحواس کو اس کے مقابلہ پر قائم رکھنے کی جرأت نہیں کرتے اور ایک مجرم کی طرح اپنی بریت کی یہی صورت دیکھتے ہیں کہ اپنے فعل کو دلیری کے ساتھ حق بجانب ثابت کرنے کے بجائے ہاتھ جوڑ کر اس کے ارتکاب سے [2254] انکار کریں اور مذہب کی حمایت میں صرف یہ کہہ کر دامن چھڑائیں کہ جس مسئلہ پر اعتراض ہے وہ اسلامی اصول میں داخل نہیں۔'' مولانا موصوف آگے لکھتے ہیں ایسے اعتراضوں کے ایسے جواب آج کل فیشن میں داخل ہیں اور جواب دینے والے گویا یقین کر لیتے ہیں کہ تہذیب جدید جس امر پر قبیح ہونے کا فتویٰ صادر کرتی ہے اس میں کوئی حسن باقی نہ رہا ہوگا۔ ان کا بس چلتا ہے تو

قرآن اور حدیث پر۔ ان دونوں سے جس طرح بن پڑتا ہے رہائی پانے کی سبیل نکال لیتے ہیں۔ اپنے ذاتی خیالات کو اسلام اور ایسے اسلام کو سب اعتراضوں سے پاک تصور کر لیتے ہیں۔

مسئلہ نزول مسیح بھی اس قبیل کا ہے کہ جس پر اس قسم کے اعتراض وارد کئے جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص قرآن پر اعتقاد رکھتا ہے اسے اس پر یقین رکھنے میں کوئی تردد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ایک شخص کو سو سال کے بعد زندہ کرنے کا واقعہ موجود ہے۔ اس طرح اصحاب کہف تین سو سال سے زائد عرصہ تک غار میں بحالت خواب پڑے رہے۔ اس لئے وہ امور اگر ذات باری کے لئے ناممکنات میں سے نہ تھے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں بھیجنا بھی اس کے آگے کوئی مشکل نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش جس طرح غیر معمولی طریق پر ہوئی۔ اس طرح ان کے نزول کو بھی غیر معمولی طریق پر وقوع میں آنا تصور کیا جاسکتا ہے۔ باقی رہا اس پیش گوئی کی صداقت کا سوال سو اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر یہ پیش گوئی صحیح نہ ہوتی تو مرزا صاحب نے جہاں کئی دیگر متواترات کا انکار کیا تھا۔ وہاں اس کا بھی انکار فرما دیتے۔ لیکن وہ بھی اس کی صحت سے انکار نہیں کر سکے اور اس کی ممکن سے ممکن جو بھی تاویل ہوسکتی تھی وہ بیان کرنے میں انہوں نے کوئی دریغ نہیں کیا۔ لیکن اوپر کی بحث سے پایا جاتا ہے کہ قرآن و احادیث کی رو سے وہ تاویل درست ثابت نہیں ہوئی اور سوائے اس کے کہ یہی عقیدہ رکھا جائے کہ اس پیش گوئی کی رو سے حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔ اس کا اور کوئی حل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ان کے سوا آنحضرت ﷺ کے بعد اور کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس [2255] عقیدہ کو اگر قائم رکھا جاوے تو جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت زندہ ہوں گے۔ انہیں خود اس پیش گوئی کی تصدیق ہو جائے گی اور جو اس سے قبل فوت ہوں گے نہ خداوند تعالیٰ ان کے ساتھ وہی معاملہ فرمائے گا کہ جو ان سے قبل اس عقیدہ پر وفات پاتے رہے۔ البتہ اس عقیدہ کو چھوڑنے والا ضرور گنہگار ہوگا۔ کیونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کا مکذب سمجھا جائے گا۔

باقی رہا یہ سوال کہ آیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا بھی ہے یا نہ۔ کیونکہ شکی طبیعتیں یہ کہہ سکتی ہیں کہ احادیث کی تدوین چونکہ بہت مدت کے بعد ہوئی۔ اس لئے کیونکر پورے اطمینان سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ راویوں کو احادیث کے پورے الفاظ یاد رہے ہیں یا یہ کہ ان الفاظ سے رسول اللہ ﷺ کی مراد وہی تھی جو کہ ان راویوں نے سمجھی۔ اس کا جواب تو علماء ہی بہتر دے سکتے ہیں۔ میرے نزدیک اس کا موٹا جواب یہ ہے کہ اگر یہ حدیث ہو صحیح اور ہم نے اس کا

عقیدہ دیا چھوڑ تو قیامت کے دن ہم جوابدہ ہوں گے اور اگر یہ حدیث صحیح نہ بھی ہو تو اس پر محض ایک عقیدہ رکھنے سے جو قرآن کے کسی صورت میں بھی مخالف نہیں پایا جاتا۔ ہمارا کیا بگڑتا ہے۔ لہٰذا بہر حال ہمیں اس پر عقیدہ رکھنا لازمی ہے۔''

مدعا علیہ کی طرف سے ایک یہ مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مانا جاوے تو اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ایسا کوئی شخص اہلیت نہ رکھتا تھا کہ اسے لوگوں کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا جاتا اور اس سے امت کی توہین لازم آئے گی۔

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے کسی شخص کا مامور ہونا اس کے کسی استحقاق کی بناء پر نہیں ہوتا۔ دوسرا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت امت کی حالت بہت ابتر ہوگی۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ اس وقت تک کوئی بھی اس فرض کے سرانجام دینے کا اہل نہ پایا جاوے۔ اس لئے مخلوق کی اصلاح کے لئے سابقہ انبیاؤں میں سے ہی ایک کو واپس لایا جانا ضرور [2256] سمجھا گیا ہو۔ یہ باتیں مشیت ایزدی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے ان میں کوئی رائے زنی نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے دلوں میں شکوک دراصل اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم ہدایت قرآنی پر پوری طرح پابند نہیں ہیں۔ اگر ہم تمام احکام ربانی پر عمل کریں تو اس حالت کے نتائج ہی اعتراض کرنے والوں کو خاموش کر دیتے ہیں اور جیسا کہ مولانا محمود علی صاحب نے اپنے ایک اور مضمون میں تحریر فرمایا ہے۔ جب تک مسلمان ''لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنہ'' پر عامل رہے۔ انہیں نہ خود کوئی تکلیف پیش آئی اور نہ دوسروں پر اثر ڈالنے کے لئے کسی دشواری کا سامنا ہوا اور جب قوم کی قوم ہی ایک رنگ میں رنگین ہو تو ایسا منظر شکوک کو غبار بنا کر اڑا دیتا ہے اور اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ مگر افسوس جیسا کہ مولانا اپنی کتاب محولہ بالا میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی ضروری بلکہ زندگی کا واحد مقصد آج کل یہ قرار پا گیا ہے کہ انسان زندگی کی ہر ساعت اور ہر ثانیہ کے اندر تمام تر توجہ اس مادی سامان کے مہیا کرنے اس کو کام میں لانے اور اس کے نتائج سے لطف اٹھانے پر مبذول رہے اور موجودہ زندگی کے بعد کوئی خیال اور اس کے لئے کسی عمل اور کسب کا کوئی ارادہ اور اس دنیا سے باہر کی ہستی کے ساتھ تعلق رکھنے کا کوئی وہم بھی دل میں نہ آنے پاوے اور اپنی تمام کوششوں کا محور اس دنیا کو اور یہاں کی چندروزہ زندگی کو سمجھنا صحیح اصول کار ہے۔ یہ حالت کیوں پیش آئی۔

اس کا جواب بھی مولانا محمود علی صاحب کی ایک تحریر سے دیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''قرآن کے پیش کرنے والے جو زبان سے کہتے ہیں وہ کر کے نہیں دکھلاتے اور وعظ و نصیحت میں فصاحت قرآنیہ پر انسانی طرز کلام کو ترجیح دے کر منطقی موشگافیوں اور شاعرانہ مبالغوں سے کام لیتے ہیں اور رہنمائی سے زیادہ اپنے فضل و کمال کی نمائش چاہتے ہیں۔ حالانکہ اہل ایمان پر نہ بحث نہ مناظرہ فرض ہے نہ منطقیانہ موشگافیوں اور فلسفیانہ معرکہ آرائیوں کی ضرورت۔ وہی روشنی ہدایت جو کلام الٰہی نے پیش کی ہے۔ اس طرز ادا سے جو اس ہادی برحق نے اختیار کی ہے ہر عالم و جاہل [2257] تک پہنچا دینے کی ضرورت ہے۔ سب کا ہدایت پانا اور تمام مخلوق کا ایک راہ اختیار کرنا ممکن نہیں۔ ورنہ کلام الٰہی میں اب بھی وہی کشش ہے اور قرآن کریم کے اندر جذب قلوب کا وہی اثر غافل انسانوں کو خواب غفلت سے جگانے والا اور تشنگان ہدایت کو شراب معرفت سے سیراب کرنے والا اگر ہے تو صرف قرآن کریم اور اس کلام مبارک کا ایک ایک لفظ چشم بینا کو محو حیرت کرنے اور دل دانا کا دامن کھینچنے میں وہ تاثیر دکھاتا ہے جو آئینہ پر جمال یار اور پر کاہ پر کہربا۔

مدعا علیہ کی طرف سے اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ علماء و ائمہ کی اندھی تقلید درست نہیں۔ یہ ٹھیک ہے قرآن مجید میں ہر شخص کو خود بھی تدبر کرنا چاہئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قواعد و دیگر لوازمات کو جو معنی اخذ کرنے کے لئے ضروری ہیں پس پشت ڈال کر اپنی سمجھ پر چلنا شروع کر دیا جاوے۔ جیسا کہ خود مدعا علیہ کے اپنے گواہان کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک تو آیت ''وبالآخرۃ ھم یوقنون'' کے یہ معنی کرتا ہے کہ یوم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور دوسرا آخرت کے معنی زمانہ آخر کی وحی بتلاتا ہے۔ ذرا احمدی صاحبان خود بھی سوچیں کہ انہوں نے دین کو کیا مذاق بنا رکھا ہے؟ اس بحث کے بعد اب اصل معاملہ متنازعہ کو طے کرنے کے لئے یہ بتلانا ہے کہ اسلام کے وہ کون سے بنیادی اصول ہیں کہ جن سے اختلاف کرنے سے ارتداد واقع ہو جاتا ہے یا یہ کہ کن اسلامی عقائد کی پیروی نہ کرنے سے ایک شخص مرتد سمجھا جا سکتا ہے اور کہ عقائد قادیانی سے ارتداد واقع ہوتا ہے یا نہ؟

(خلاصہ بحث)

اوپر کی تمام بحث سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور کہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین بایں معنی نہ ماننے سے کہ آپ آخری نبی ہیں ارتداد واقع ہو جاتا ہے اور کہ عقائد اسلامی کی رو سے ایک شخص کلمہ کفر کہہ کر بھی دائرہ اسلام سے

خارج ہوجاتا ہے۔

مدعا علیہ مرزا غلام احمد صاحب کو عقائد قادیانی کی رو سے نبی مانتا ہے اور ان کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمدیہ میں قیامت تک سلسلہ نبوت جاری ہے۔ یعنی کہ وہ [2258] رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کو نیا نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں ان کی تفصیل اوپر بیان کی جاچکی ہے۔ اس لئے مدعا علیہ اس اجماعی عقیدہ امت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جائے گا اور اگر ارتداد کے معنی کسی مذہب کے اصولوں سے بکلی انحراف کے لئے جاویں تو بھی مدعا علیہ مرزا صاحب کو نبی ماننے سے ایک نئے مذہب کا پیرو سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے قرآن کی تفسیر اور معمول بہ مرزا صاحب کی وحی ہوگی نہ کہ احادیث واقوال فقہاء، جن پر کہ اس وقت تک مذہب اسلام قائم چلا آیا ہے اور جن میں سے بعض کے مستند ہونے کو خود مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں احمدی مذہب میں بعض احکام ایسے ہیں کہ جو شرع محمدی پر مستزاد ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے۔ زکوٰۃ پر ایک زائد حکم ہے اس طرح غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی کو نکاح میں نہ دینا۔ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا شرع محمدی کے خلاف اعمال ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے ان امور کی توجیہیں بیان کی گئی ہیں کہ وہ کیوں غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ کیوں ان کو نکاح میں لڑکی نہیں دیتے اور کیوں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ لیکن یہ توجیہیں اس لئے کارآمد نہیں کہ یہ امور ان کے پیشواؤں کے احکام میں مذکور ہیں۔ اس لئے وہ ان کے نقطۂ نگاہ سے شریعت کا جزو سمجھے جائیں گے جو کسی صورت میں بھی شرع محمدی کے موافق تصور نہیں ہوسکتے۔ اس کے ساتھ جب یہ دیکھا جاوے کہ وہ تمام غیر احمدی کو کافر سمجھتے ہیں تو ان کے مذہب کو مذہب اسلام سے ایک جدا مذہب قرار دینے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں مدعا علیہ کے گواہ مولوی جلال الدین شمس نے اپنے بیان میں مسیلمہ وغیرہ کاذب مدعیان نبوت کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گواہ مذکور کے نزدیک دعویٰ نبوت کاذبہ ارتداد ہے اور کاذب مدعی نبوت کو جو مان لے وہ مرتد سمجھا جاتا ہے۔

(فیصلہ)

مدعاعلیہ کی طرف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزاصاحب کاذب مدعی نبوت ہیں۔اس لئے مدعاعلیہ بھی مرزاصاحب کو نبی تسلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا۔لہٰذا ابتدائی تنقیحات جو [2259] ۴؍نومبر ۱۹۲۶ء کوعدالت منصفی احمد پورشرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔بحق مدعیہ ثابت قرار دے جا کر یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔لہٰذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد مدعاعلیہ سے فسخ ہو چکا ہے اور اگر مدعاعلیہ کے عقائد کو بحث مذکورہ بالا کی روشنی میں دیکھا جاوے تو بھی مدعاعلیہ کے ادعا کے مطابق مدعیہ ثابت کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی امتی نبی نہیں ہوسکتا اور کہ اس کے علاوہ جو دیگر عقائد مدعاعلیہ نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں وہ گو عام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں۔لیکن ان عقائد پر وہ انہی معنوں میں عمل پیرا سمجھا جاوے گا۔جو معنی مرزاصاحب نے بیان کئے ہیں اور یہ معنی چونکہ ان معنوں کے مغائر ہیں جو جمہور امت آج تک لیتی آئی۔اس لئے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور ہر دوصورتوں میں وہ مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح چونکہ ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔لہٰذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد مدعاعلیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی۔مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں مدعاعلیہ لینے کی حقدار ہوگی۔

اس ضمن میں مدعاعلیہ کی طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دوفریق چونکہ قرآن مجید کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں اور اہل کتاب کا نکاح جائز ہے۔اس لئے بھی مدعیہ کا نکاح فسخ قرار نہیں دینا چاہئے۔اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک دوسرے کو مرتد سمجھتے ہیں تو ان کو اپنے اپنے عقائد کی رو سے بھی ان کا باہمی نکاح قائم نہیں رہتا۔علاوہ ازیں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے نہ کہ مردوں سے بھی،مدعیہ کے دعویٰ کے رو سے چونکہ مدعاعلیہ مرتد ہو چکا ہے۔اس لئے اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے بھی اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔مدعیہ کی یہ حجت وزن دار پائی جاتی ہے۔لہٰذا اس بناء پر بھی وہ ڈگری پانے کے مستحق ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے اپنے حق میں چند نظائر قانونی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا۔ان میں سے پٹنہ اور پنجاب ہائیکورٹ کے فیصلہ جات کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے واقعات مقدمہ ہذا پر حاوی نہیں سمجھا اور مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ کو عدالت معلیٰ اجلاس خاص نے قابل پیروی

قرار نہیں دیا۔ باقی رہا عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاول پور کا فیصلہ بمقدمہ مسمات جندوڈی بنام کریم بخش[2260] اس کی کیفیت یہ ہے کہ یہ فیصلہ جناب مہتہ اودھوداس صاحب جج چیف کورٹ کے اجلاس سے صادر ہوا تھا اور اس مقدمہ کا صاحب موصوف نے مدراس ہائیکورٹ کے فیصلہ پر ہی انحصار رکھتے ہوئے فیصلہ فرمایا تھا اور خود ان اختلافی مسائل پر جو فیصلہ مذکور میں درج تھے کوئی محاکمہ نہیں فرمایا تھا۔ مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے دائر تھا۔ اس لئے صاحب موصوف نے اسے زیادہ عرصہ معرض تعویق میں رکھنا پسند نہ فرما کر باتباع فیصلہ مذکور اسے طے فرمادیا۔ دربار معلیٰ نے چونکہ اس فیصلہ کو قابل پابندی قرار نہیں دیا۔ جس فیصلہ کی بناء پر کہ وہ فیصلہ صادر ہوا۔ اس لئے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی نہیں رہتا۔

فریقین میں سے مختار مدعیہ حاضر ہے۔ اسے حکم سنایا گیا۔ مدعا علیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم ہونے کے بعد جب کہ مقدمہ زیر غور تھا فوت ہوگیا ہے۔ اس کے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲.رول ۶ ضابطہ دیوانی تصور ہوگا۔ پرچہ ڈگری مرتب کیا جاوے اور مسل داخل دفتر ہو۔

۷/فروری ۱۹۳۵ء، مطابق ۳/ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

بمقام بہاول پور

دستخط: محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاول نگر، ریاست بہاول پور (بحروف انگریزی)

[2261] ضمیمہ نمبر:۲

’’قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا‘‘

شیخ محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور بمقام راولپنڈی

کا

فیصلہ

مرزائی

دائرہ اسلام سے خارج ہیں

ناشر

مرکزی مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

فون نمبر:۳۳۴۱

[2262] سلسلہ اشاعت نمبر (۱۸)

طبع اوّل

۱۳۸۸ھ

۱۹۶۸ء

ناشر: مرکزی مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

کتابت: ابوزبیر شاد خوشنویس شاہین مارکیٹ

طباعت: حسینیہ پرنٹنگ پریس ملتان شہر

صفحات: باون صفحات (۵۲)

تعداد: پانچ ہزار (۵۰۰۰)

قیمت: پچاس پیسے (۵۰ء۰)

ملنے کا پتہ:

مرکزی مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان شہر

تغلق روڈ بیرون لوہاری گیٹ۔ فون نمبر: ۳۳۴۱

2263

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف

فروری ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جب اس وقت کی گورنمنٹ نے مجلس عمل کے راہنماؤں کو اچانک پابند سلاسل کر کے جیل بھیج دیا تو راہنمایان ملت کی گرفتاری کے بعد اس وقت کی حکومت کے متشدانہ فیصلہ نے عوام کے جذبات میں جو اشتعال پیدا کیا اس سے حالات امن وقانون کے دائرہ اختیار سے باہر چلے گئے۔ آخری حربہ حکومت وقت نے یہ استعمال کیا کہ لاہور میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔ جب جولائی میں حالات پرسکون ہوئے تو نئی وزارت نے جو ملک فیروز خان نون نے قائم کی۔ ان ہنگامی حالات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جو مسٹر جسٹس محمد منیر اور جسٹس اے آر کیانی مرحوم پر مشتمل تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اس کیس کی پیروی میں مصروف تھی اور فروری ۱۹۵۴ء میں یہ کیس آخری مراحل میں داخل تھا۔ اس وقت جماعت کا ڈیفنس آفس حکیم عبدالمجید صاحب سیفی مرحوم جو بی۔اے علیگ تھے اور مرحوم اصل شاہ پور ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ ان کا دولت کدہ واقع بیڈن روڈ تھا۔

۱۸ر فروری (۱۹۵۴ء) کو اچانک ایک بزرگ راولپنڈی سے تشریف لائے جنہوں نے آتے ہی مولانا محمد علی جالندھری (رحمتہ اللہ علیہ) کا نام پوچھا حضرت مولانا محمد علی صاحب سے ملاقات کرائی گئی۔ وہ غالباً لیفٹیننٹ نذیر الدین جو اس مقدمہ میں مدعا علیہ ہیں۔ ان کا بھائی تھا یا کوئی دوسرا عزیز تھا۔ انہوں نے اس کیس کی نوعیت ذکر کی کہ: ''قادیانی عورت نے اپنے مرکز ربوہ سے امداد حاصل کر کے میرے بھائی کے خلاف حق مہر وغیرہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ ہماری طرف سے آپ اس مقدمہ کی پیروی کریں۔''

حضرت مولانا محمد علی صاحب نے وعدہ فرمالیا کہ ہم مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر ؒ کو کیس کی پیروی کے لئے روانہ کریں گے۔ چنانچہ سال ڈیڑھ سال کیس زیر سماعت رہا۔ جس کا 2264 دفاع اہل اسلام کی طرف سے مولانا موصوف کرتے رہے اور راولپنڈی میں بحیثیت گواہ صفائی مدعا علیہ کے پیش ہوتے رہے۔ جس کا نتیجہ (لوئر کورٹ سے لے کر سیشن کورٹ تک) اہل اسلام کے حق میں نکلا۔ اللہ تعالیٰ دونوں جج صاحبان کو ان کی دینی وقانونی فراست پر جزائے خیر عطاء فرمائے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے باخبر دینی احساس رکھنے والے جج اور افسروں کو ان کے مناصب پر قائم رکھے تاکہ اسلامی ملک میں کفر وارتداد، اسلام سے جدا ہو کر سامنے آجائے اور مسلمان، قادیانی مکروفریب سے بچ جائیں۔

یادرہے پاکستان میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا کیس تھا۔ کیونکہ یہ فیصلہ صرف ایک عورت کے خلاف نہ تھا۔ بلکہ پوری امت قادیانیہ کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرنا تھی۔ چنانچہ اس فیصلہ سے قادیانی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ جس کی وجہ سے پوری جماعت کے لیڈراور وکلاء نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کرنے پر غور وخوض کیا۔ ہماری اطلاع کے مطابق اپیل تیار کر لی گئی۔ وکیل مقرر کیا گیا۔ لیکن جب چوہدری ظفر اللہ خان سے مشورہ کیا گیا تو اس نے کہا کہ ’’اپنی ذمہ داری پر اپیل دائر کریں میں کوئی ذمہ داری نہیں لیتا۔‘‘ چنانچہ ۳؍جون ۱۹۵۵ء سے آج تک امت قادیانیت نے خاموشی اختیار کر کے اپنے کفر کی تصدیق کردی ہے۔

قبل ازیں یہ فیصلہ انگریزی میں چالیس ہزار کی تعداد میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا۔ پھر ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نے گجرات سے کافی تعداد میں شائع کیا۔ پھر کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے اندرون وبیرون ملک مفت تقسیم کیا۔

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی وجہ سے بعض حوالہ جات اور عبارات میں خلجان پڑ گیا تھا۔ اس وجہ سے انگریزی فیصلہ کی طرح اب مجلس تحفظ ختم نبوت اسے اپنے مرکزی مکتبہ سے نہایت احتیاط سے بہ تصحیح تام چھاپ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہی ہے تاکہ روشن ضمیر ججز کے فیصلوں سے پڑھا لکھا طبقہ اپنے دل کا اطمینان کرے اور ملت کے اس باغی گروہ کے جال کفر وارتداد سے اپنے آپ کو بچائے۔ ناظم شعبہ نظر واشاعت، مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

[2265]بعدالت شیخ محمد اکبر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی

سول اپیل ۱۹۵۵ء

امۃ الکریم بنت کرم الٰہی راجپوت جنجوعہ مکان نمبر ۵۰۰/بی نیا محلّہ ٹرنک بازار

بنام

لیفٹیننٹ نذیرالدین ملک خلف ماسٹر محمد دین اعوان محلّہ کرشن پورہ راولپنڈی

مفصل فیصلہ

مسمات امۃ الکریم دختر کرم الٰہی (بقول میاں عطاء اللہ وکیل برائے اپیلانٹ ایک لوہار ہے) کی شادی مسمّی نذیرالدین میٹریکولیٹ (بقول میاں عطاء اللہ ایک ترکھان ہے) سے

۲۵؍ستمبر ۱۹۴۹ء کو ہوئی تھی اور دو ہزار روپیہ مہر مقرر ہوا تھا۔ یہ بیان کیا گیا کہ نکاح ایک حنفی مولوی نے پڑھایا تھا۔ بقول خواجہ احمد اقبال وکیل برائے اپیلانٹ مسٹر نذیر الدین ترکھان اور میٹریکولیٹ ہونے کے باوجود بڑا خوش قسمت تھا کہ اسے پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل ہوگیا۔

اس نے یہ سوچا کہ آگے چل کر بڑے بڑے افسروں سے اس کا میل جول ہوگا اور ایک لوہار کی لڑکی کو بیوی کی حیثیت سے اپنے گھر میں رکھنا باعث تذلیل ہوگا اور افسران کی نظروں میں وہ سوشل نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے اس نے ۱۶؍جولائی ۱۹۵۱ء کو اپنی منکوحہ بیوی امۃ الکریم کو باقاعدہ طور پر طلاق دے دی اور طلاق نامہ لکھ دیا۔ مسمات امۃ الکریم نے اس بناء پر مہر کی دو ہزار روپیہ کی رقم حاصل کرنے کے لئے اپنے پہلے خاوند لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک کے خلاف مقدمہ دائر کردیا۔ اس کے علاوہ شادی کے موقعہ پر اس کے والد نے اسے جو جہیز دیا تھا اور جو اس کے سابقہ خاوند کے پاس تھا۔ اس کی ۲۴۰۳ روپے قیمت ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ مفلسی (پاپرکیس) کا مقدمہ تھا۔

شادی باطل تھی [2266]

لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک پر مسمات امۃ الکریم نے بیشتر الزمات لگائے تھے۔ ان کی اس نے تردید کی اور جہیز کے متعلق کہا کہ وہ اس کے پاس نہیں تھا۔ اپیلانٹ نے جو اس کی قیمت بتائی ہے وہ صحیح نہیں۔ حق مہر کے دعویٰ کے متعلق کہا گیا کہ شادی قانونی طور پر باطل تھی اس لئے کہ یہ فریب سے ہوئی تھی۔ کیونکہ مدعیہ کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ حنفی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حالانکہ وہ مرزا غلام احمد آف قادیان کی پیرو ہے اور اگر یہ فریب ثابت نہ بھی ہو تب بھی یہ شادی ایک مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ بدیں وجہ یہ کہا گیا تھا کہ مدعیہ مہر کا کوئی مطالبہ نہیں کرسکتی۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ فریقین میں شادی کے بعد زن وشوہر کے تعلقات قائم رہے۔ ان تعلقات اور زن وشوئی کی تکمیل کی مظہر ایک بچی ہے جس کی عمر پانچ سال کے لگ بھگ ہے۔

احمدی عورت سے شادی ممکن ہے؟

امۃ الکریم نے مبینہ فریب سے صاف انکار کیا ہے اور ٹرائل کورٹ میں اس نے اقرار کیا تھا کہ وہ حنفی مسلمان ہے۔ اس کے والد کرم الٰہی نے بھی عدالت میں اقرار کیا تھا کہ وہ حنفی

مسلمان ہے۔اس ضمن میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایک مسلمان کی ایک احمدی عورت سے شادی قطعی طور پر باطل نہیں۔ یہ زیادہ سے زیادہ فاسد ہوسکتی ہے۔ باطل شادی کا قانون کی نظر میں کوئی وجود نہیں۔لیکن فاسد شادی کے ایسے واقعات ضرور ملتے ہیں۔جس میں خاوند کو زوجیت کے فرائض کی تکمیل کرنے کی صورت میں مقررہ یا مناسب مہر (ڈاور) ادا کرنا پڑتا ہے۔

لیفٹیننٹ نذیرالدین نے یہ بھی کہا کہ مدعیہ جہیز سے دست بردار ہوگئی تھی۔اس سلسلہ میں چند ایک عذرات پیش کئے گئے۔فریقین کے ان بیانات پر ٹرائل کورٹ کے فاضل جج نے حسب ذیل تنقیحات وضع فرمائیں:

[2267] ۱...... کیا مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان شادی دھوکہ اور فریب سے ہوئی تھی۔اس لئے مدعا علیہ پر لازم نہیں کہ وہ مدعیہ کو مہر ادا کرے۔(ا۔سی اے) مبینہ دھوکہ ثابت نہ ہونے پر کیا فریقین کے درمیان شادی باطل ہے اور مہر کے دعویٰ پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟

۲...... کیا مدعیہ مہر کے مطالبہ سے دستبردار ہوگئی تھی؟

۳...... کیا جہیز کا کوئی سامان مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے اور کتنی مالیت کا ہے؟

۴...... اگر ایسا ہے تو مدعیہ کس قدر ریلیف کی اس سلسلہ میں مستحق ہے؟

’’ماتحت عدالت کا فیصلہ‘‘

سماعت کے بعد میاں محمد سلیم سینئر سول جج راولپنڈی نے ۲۵؍مارچ ۱۹۵۵ء کو اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا تھا۔اس فیصلہ میں علاوہ دیگر امور کے حسب ذیل قرارداد منتج ہوئیں:

۱...... فریقین میں شادی کسی دھوکہ یا فریب سے نہیں ہوئی تھی۔

۲...... مدعیہ کبھی مہر کے مطالبہ سے دستبردار نہیں ہوئی تھی۔

۳...... جہیز کا ۲۴۰۳ روپے کا سامان جو مدعیہ کا تھا مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے۔

میاں عطاء اللہ ایڈووکیٹ اور خواجہ احمد اقبال ایڈووکیٹ نے مسمات امۃ الکریم کی طرف سے اور مسٹر ظفر محمود نے لیفٹیننٹ نذیرالدین ملک کی طرف سے پیروی کی ہے۔ان وکلاء میں سے کسی نے بھی میری عدالت میں متذکرہ نتائج کی صحت کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا۔

ٹرائل کورٹ کے فیصلہ کی دیگر قراردادیں حسب ذیل ہیں:

۱...... قادیانیوں کو اہل کتاب قرار نہیں دیا جاسکتا۔مسمات امۃ الکریم قادیانی احمدی ہے۔اس لئے جب اس کی شادی مدعا علیہ سے ہوئی تو اس وقت وہ غیر مسلم تھی۔فریقین کی شادی قطعی

طور پر باطل ہے۔زوجیت کے فرائض کی تکمیل بھی اسے قانونی طور پر جائز قرار نہیں دے سکتی۔ (لہٰذا) مہر کا قرضہ قانونی طور پر واجب الوصول نہیں۔

[2268] متذکرہ نتائج کی اساس پر میاں محمد سلیم نے مسماۃ امۃ الکریم کو اپنے سابق خاوند سے جہیز کے سامان کی ۲۴۰۳ روپے کی مالیت وصول کرنے کی ڈگری دے دی۔لیکن مہر کا مقدمہ خارج کر دیا۔

متذکرہ فیصلہ اور ڈگری کے خلاف دو(۲) اپیلیں دائر کی گئیں۔مسماۃ امۃ الکریم نے دو ہزار روپیہ حق مہر کی اپیل دائر کی۔دوسرا عدالت نے جہیز کے سامان کی مالیت ادا کرنے کی جو ڈگری لیفٹیننٹ نذیرالدین کے خلاف دی تھی اس سے گلوخلاصی حاصل کرنے کے لئے اس نے بھی اپیل دائر کر دی۔شہادتیں اور خاص طور پر مسماۃ امۃ الکریم کے خطوط ظاہر کرتے ہیں کہ شادی کے وقت وہ قادیانی تھی۔میں ٹرائل کورٹ کے فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے اسے بحال رکھتا ہوں۔ابتداء میں پیرایہ آغاز کے طور پر اپیلانٹ کے وکیل میاں عطاءاللہ نے مندرجہ ذیل سوالات اٹھائے تھے:

۱...... مسلمانوں میں اس امر کے متعلق اجماع نہیں کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ خدا کے آخری نبی تھے اور یہ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجا جائے گا۔

۲...... مسلمانوں میں اس امر کے متعلق بھی اجماع نہیں کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کے نبی آخرالزمان ہونے پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں۔

۳...... اس پر بھی اجماع مسلمین نہیں کہ قادیانی احمدی غیر مسلم ہیں۔

سوال نمبر۱ کے تحت (الف) ٹرائل کورٹ کے فاضل جج نے یہ قرار دیا ہے کہ مسلمانوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔اس عقیدہ کی اساس ''خاتم النّبیین'' کے وہ الفاظ ہیں جو پیغمبر اسلام ﷺ کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں استعمال کئے ہیں۔لیکن قادیانی اس کو ختم النّبیین پڑھتے ہیں اور اس کی تاویل، نبوت کی مہر لگانے والا کرتے ہیں۔اس تاویل کے مطابق ان کے نزدیک خدا ہمارے پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد بھی لاتعداد نبی بھیج سکتا ہے۔اس کے پاس نبی کریم کی مہر ہو گی اور ان کے نزدیک مرزا غلام احمد بھی ایک ایسا نبی ہے جو خدا سے قرآن کریم سے مختلف کوئی ضابطہ نہیں [2269] لایا۔جنہیں پہلے ضابطہ کی تشریح کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ کے مزید پیغامات کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔اس قسم کا نبی ان کے نزدیک ظلی یا غیر تشریعی نبی ہے۔یعنی تشریعی نبی سے مختلف یعنی اس نبی سے مختلف جس پر خداوند تعالیٰ سے براہ راست وحی اتری ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

ٹرائل کورٹ نے مرزا غلام احمد کے ایک کتابچہ کا اقتباس پیش کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے دعویٰ کی وضاحت کی ہے: ''اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۹،۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

سب مسلمان کافر ہیں

اور یہ واضح کرنے کے لئے کہ مرزا غلام احمد کے معتقدین ان کے اس دعویٰ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے حسب ذیل الفاظ کا ظاہر کرنا بھی ضروری سمجھا گیا۔

''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

(انوار خلافت ص۹۰، طبع اکتوبر ۱۹۱۶ء، سٹیم پریس امرتسر)

مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت نے یہ بھی کہا کہ نبوت کے بارہ میں قادیانیوں کا عقیدہ باقی مسلمانوں سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ مدعیہ کے فاضل وکیل نے اے.آئی.آر ۱۹۲۳ء [2270] مدراس ۱۷۱ عدالت میں پیش کیا تھا۔ جس میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ قادیانی صرف مسلمانوں کے اندر ایک فرقہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن یہ رائے اس بناء پر قائم کی گئی تھی کہ مرزا غلام احمد کو نبوت کا دعویٰ کئے اتنا کم عرصہ گزرا تھا کہ یہ کہنا ممکن نہیں تھا کہ عام مسلمانوں کی غالب اکثریت قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے کے خلاف تھی۔ عدالت ماتحت نے کہا ہے کہ بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے تقریباً ہر فرقہ کے علماء، سوائے احمدیوں کے کسی نہ کسی وقت اعلان کر چکے ہیں کہ قادیانی مسلمانوں کا ایک فرقہ نہیں ہیں بلکہ غیر مسلم ہیں۔ عدالت کی رائے کی مطابق یہ بات ''فسخ نکاح مرزائیاں'' نامی کتابچہ سے بھی ثابت ہوتی ہے جو ۱۹۲۵ء میں دفتر اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوا تھا اور جس میں اسلام کے مختلف فرقوں کے علماء کے فتویٰ موجود ہیں۔

ایک اور فاضل جج کا فیصلہ

بہاول پور کے فاضل ڈسٹرکٹ جج نے مساۃ عائشہ بنام عبدالرزاق کے مقدمہ میں ۱۹۳۵ء میں جومشہور فیصلہ کیا تھا اس سے بھی یہ بات زیادہ واضح طور پر سامنے آ جاتی ہے۔ یہ فیصلہ کتاب کی شکل میں شائع ہوا تھا۔ اس میں متعدد علماء کے فتاویٰ اور دلائل کی بناء پر جو دونوں فریق نے پیش کئے تھے۔ مسلمانوں اور قادیانیوں کے مذہب میں فرق پر تفصیل سے بحث کی گئی تھی۔ عدالت نے اس سلسلہ میں یہ امر پیش نظر رکھنا بھی مناسب سمجھا کہ حال ہی میں قادیانیوں کے خلاف ملک گیر پیمانہ پر جوتحریک چل رہی تھی اس کے دوران احمدیوں کے سوا باقی ہر خیال کے مسلمان علماء کی ایک کانفرنس ہوئی تھی جس میں اتفاق رائے سے اعلان کیا تھا کہ قادیانی مسلمہ معنوں میں مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ایک مختلف مذہب کے پیرو ہیں۔ چنانچہ اب اس مرحلہ پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں کی غالب اکثریت کی رائے یہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

کیا قادیانی اہل کتاب ہیں؟

مدعیہ کے فاضل وکیل نے ایک اور دلیل پیش کی ہے کہ قادیانی کم از کم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا شمار اہل کتاب یا قرآن کریم کے ماننے والوں میں ہوسکتا ہے اور [2271] چونکہ شرع محمدی کی رو سے مسلمانوں اور اہل کتاب کا نکاح باطل نہیں بلکہ فاسد یعنی غیر پسندیدہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ نکاح قانونی تھا۔ لہٰذا مہر جائز قرار دینا چاہئے۔

عدالت نے کہا محمڈن لاء کے اس اصول پر مدعا علیہ کے وکیل کو کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن ان کی رائے میں قادیانیوں کو ''اہل کتاب'' میں بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔ دونوں فریق کے وکلاء اس پر متفق تھے کہ ''اہل کتاب'' کی کوئی واضح تعریف کہیں موجود نہیں ہے۔ اس لفظ کے لغوی معنی یہ معلوم ہوتے ہیں ''الہامی کتاب پر ایمان لانے والے۔''

مدعیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ قادیانی قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ''اہل کتاب'' ہیں۔ لیکن یہ مان لینے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم کہنے کا سرے سے کوئی جواز ہی باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ قرآن کریم پر قادیانیوں کا ایمان ہے تو انہیں غیر مسلم کہنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہے گی۔

عدالت نے کہا کہ یہ استدلال مجھے پسند نہیں آیا۔ کیونکہ درحقیقت قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھنے کی وجہ ہی یہ ہے کہ قرآن شریف کے وہ مطلب تسلیم نہیں کرتے جس پر

سارے مسلمانوں کا ایمان ہے۔ بلکہ اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے انہوں نے قرآن کریم کی آیات توڑ موڑ کر انہیں نئے معنی پہنا دیئے ہیں۔ قادیانی قرآن کریم کو اس صورت میں تسلیم نہیں کرتے جس صورت میں وہ تیرہ سو سال سے قائم ہے اور اسے اس صورت میں تسلیم نہیں کرتے جس صورت میں نبی کریم ﷺ نے پیش کیا تھا۔ بلکہ مرزا غلام احمد نے جس طرح پیش کیا اسے وہ مانتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ عیسائیوں نے بھی اپنی الہامی کتاب (انجیل) میں بے جا تبدیلیاں کی ہیں اور اس کے باوجود انہیں اہل کتاب تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیروکاروں کو (اہل کتاب) سمجھتے ہیں۔ درآنحالیکہ انہوں نے الہامی کتاب میں مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق تبدیلیاں کی ہیں۔

[2272] مرزا غلام احمد جھوٹا نبی ہے

عدالت کی رائے میں قادیانیوں کا مسئلہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ مسلمان مرزا غلام احمد کو کسی صورت میں بھی نبی تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ نبوت کا جھوٹا دعویدار سمجھتے ہیں۔ نبوت کے ایسے جھوٹے دعویدار کے پیروؤں کو کسی حالت میں بھی اہل کتاب نہیں مانا جاسکتا۔ جب کہ وہ قرآن کریم کو انہی معنوں میں تسلیم نہ کرتے ہوں جن معنوں میں عامۃ المسلمین تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ خود قرآن کریم کی ابتدائی آیات میں کہا گیا ہے کہ یہ کتاب ان کی ہدایت کے لئے ہے جو اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے نبی پر نازل کیا گیا اور اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ان سے پہلے آنے والے نبیوں پر نازل کیا گیا۔ جیسا کہ اس آیت سے واضح ہوتا ہے: ''والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (بقرہ:٤)''

عدالت کی رائے میں یہ کتاب ان کے لئے وجہ ہدایت نہیں بن سکتی جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی رحلت کے بعد کے کسی الہام پر ایمان لے آئیں۔ قادیانی مرزا کے مبینہ الہامات پر ایمان رکھتے ہیں۔ عدالت کی یہ رائے اس لئے ہے کہ مدعی کے فاضل وکیل کی دلیل بے معنی ہے۔ قادیانیوں کو اہل کتاب بھی نہیں کہا جاسکتا۔ لہٰذا مدعیہ مدعا علیہ سے شادی کے وقت غیر مسلم تھی۔ دونوں کا نکاح بالکل باطل تھا اور اس لئے خلوت بھی اسے جائز نہیں بنا سکتی اور مہر قانونی طور پر واجب الاداء قرار نہیں دیا جاسکتا۔

مرزا صاحب کا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ

احمدیوں کا لاہوری فرقہ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا بلکہ صرف مجدد مانتا ہے۔ اس مقدمہ میں تصفیہ طلب نتائج دوررس نتائج کے حامل اور روزمرہ پیش آنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری عدالت عالیہ یعنی لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے کوئی نظیر نہیں پیش ہوئی۔ فسادات کی تحقیقاتی رپورٹ سے (جسے مدعیہ کے فاضل وکیل میاں عطاء اللہ نے پیش کیا) پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد ضلع گورداسپور کے ایک دیہات ''قادیان'' کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے [2273] فارسی اور عربی گھر پر پڑھی۔ لیکن بظاہر انہوں نے کسی قسم کی مغربی تعلیم حاصل نہیں کی۔ ۱۸۶۴ء میں انہیں سیالکوٹ کی ضلع کچہری میں کلرک کی نوکری مل گئی۔ جہاں وہ چار سال کام کرتے رہے۔ مارچ ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد نے اس الہام کا دعویٰ کیا کہ خدا نے ایک خاص کام ان کے سپرد کیا۔ بالفاظ دیگر انہوں نے ''مامور من اللہ'' ہونے کا دعویٰ کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار

۱۸۸۸ء میں ایک اور الہام کے تحت انہوں نے اپنے معتقدین سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ ۱۸۹۰ء کے اواخر میں مرزا غلام احمد کو پھر الہام ہوا کہ ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے نہ انہیں آسمان پر اٹھایا گیا۔ بلکہ ان کے شاگرد انہیں زخمی حالت میں صلیب سے اتار لے گئے اور ان کی تیمارداری کی۔ یہاں تک کہ ان کے زخم اچھے ہوگئے۔ پھر وہ بھاگ کر کشمیر چلے گئے جہاں وہ طبعی موت مرے۔''

مثیل عیسیٰ ہونے کا دعویٰ

نیز یہ کہ یہ عقیدہ غلط ہے کہ قیامت کے قریب وہ اپنی اصلی شکل میں دوبارہ ظاہر ہوں گے اور ان کے دوبارہ ظہور کا مطلب صرف یہ تھا کہ عیسیٰ ابن مریم کی صفات کا حامل دوسرا شخص پیغمبر اسلام کی امت میں ظاہر ہوگا اور یہ وعدہ مرزا صاحب کی ذات میں پورا ہوچکا ہے جو مثیل عیسیٰ ہیں اور اس لئے وہ ''مسیح'' ہیں جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

مسلمانوں میں اضطراب

اس عقیدہ کی اشاعت سے مسلمان بہت مضطرب ہوئے۔ کیونکہ یہ عقیدہ اس عام عقیدہ کے بالکل خلاف تھا کہ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) اپنی اصلی شکل میں آسمان سے اتریں

گے اور مسلمان علماء نے اس کی شدید مخالفت کی۔

دعویٰ مہدویت[2274]

کچھ عرصہ بعد مرزا صاحب نے مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا...... وہ مہدی نہیں جس نے خونریزی کر کے فتوحات حاصل کرنی تھیں۔ بلکہ معقولیت پسند مہدی جس نے اپنے مخالفوں کو دلائل سے قائل کرنا تھا۔

جہاد حرام ہے

۱۹۰۰ء میں انہوں نے ایک اور نیا نظریہ پیش کیا کہ آئندہ سے ''جہاد بالسیف'' نہیں ہوگا بلکہ مخالف کو دلائل سے مطمئن کرنے کی کوشش تک جہاد محدود ہوگا۔

ظلی نبی ہونے کا دعویٰ

۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد نے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے ذریعہ یہ تشریح کی کہ ختم نبوت کے اصول کا مقصد یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کی رحلت کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ لیکن شرع کے بغیر کسی نئے پیغمبر کا ظہور ختم نبوت کے اصول کے خلاف نہیں ہے۔

مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ

نومبر ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد نے مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔

مسلمانوں سے الگ مردم شماری

۱۹۰۱ء میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور خود مرزا صاحب کی درخواست پر اس سال مردم شماری کے کاغذات میں انہیں مسلمانوں کا ایک الگ فرقہ دکھایا گیا۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۸،۹)

[2275] مرزا غلام احمد کے پیروؤں کے ان عجیب وغریب عقائد وخیالات نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان شدید مذہبی اختلافات پیدا کر دیئے۔ فاضل جج نے مزید لکھا ہے:

(ص ۱۹۶،۱۹۷)

احمدیہ فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد کے نبی ہونے کے دعویٰ نے امت میں اضطراب پیدا کر دیا اور مسلمانوں کے خیال کے مطابق اس دعویٰ نے انہیں اسلام کے دائرے سے بالکل خارج کر دیا۔ ایک حدیث میں جسے عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خدا نے انسانوں کی ہدایت کے لئے جو نبی بھیجے ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں

مسلمان پیغمبر اسلام ﷺ کو انبیاء کے اس سلسلہ کا آخری نبی مانتے ہیں۔ قرآن اور انجیل میں ان میں سے بعض نبیوں کے اسماء بھی بتائے گئے ہیں۔ قرآن کریم کی حسب ذیل آیات سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ نبی کریم کی وفات کے بعد نبوت ختم ہوگئی اور اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

۱...... ''محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں، بلکہ وہ خدا کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (سورہ ۳۳، آیت ۴۰)

۲...... ''یاد رکھو! خدا نے نبیوں سے عہد لیا اور کہا کہ ہم تمہیں کتاب اور دانش دیتے ہیں۔ پھر تمہارے پاس ایک رسول آتا ہے جو اس کی بھی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے۔ کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ خدا نے کہا کیا تم راضی ہو اور اس معاہدے کی پابندی کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم راضی ہیں۔ اس نے کہا گواہ رہنا اور ہم بھی گواہوں میں شامل ہیں۔''

(سورہ ۳، آیت ۸۱)

۳...... ''آج کے دن جنہوں نے ایمان ترک کیا اور تمہارے مذہب کی طرف سے تمام امیدیں ختم کر دیں۔ ان سے خوف نہ کرو۔ بلکہ میرا خوف کرو۔ آج کے دن ہم نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور تمہارے لئے مذہب کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔'' (سورہ ۵، آیت ۴)

[2276] اس کے علاوہ متعدد احادیث اور متذکرہ بالا آیات کی معیاری تفاسیر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پیغمبر اسلام کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

لیفٹیننٹ نذیر الدین کے فاضل وکیل شیخ ظفر محمود نے اس سلسلہ میں رسالہ ''طلوع اسلام'' جولائی ۱۹۵۴ء رسالہ ''فسخ نکاح مرزائیاں'' رسالہ ''ترجمان القرآن'' نومبر ۱۹۵۳ء مسماۃ عائشہ بنام عبدالرزاق کے مقدمہ میں بہاول پور کے فاضل ڈسٹرکٹ جج ''منشی محمد اکبر کا فیصلہ'' اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''قادیانی مسئلہ'' پیش کیا۔

(مدعیہ کے وکیل) میاں عطاء اللہ نے ''طلوع اسلام'' جولائی ۱۹۵۴ء ''ختم نبوت کی حقیقت'' از مرزا بشیر احمد ایم.اے (مرزا غلام احمد کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے چھوٹے بھائی) نیز احمدی فرقہ کے بانی کی لکھی ہوئی کتاب ''الحق'' المعروف بہ ''مباحثہ لدھیانہ'' ان کی ایک اور تصنیف ''حقیقت الوحیٰ'' ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ، ابوالاعلیٰ مودودی کی ''قادیانی مسئلہ'' کا قادیانیوں کی طرف سے جواب، ''تحقیقاتی عدالت میں مرزا بشیر الدین محمود کا بیان'' اور ''مقدمہ بہاول پور'' از جلال الدین شمس ''تصدیق احمدیت'' از بشارت احمد وکیل حیدر آباد دکن۔ ''حقیقت الوحیٰ'' چوتھا ایڈیشن ۱۹۵۰ء ''تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر'' از جلال الدین شمس صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تفصیلی حوالے دیئے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر قادیانیوں کے اس عقیدہ کی طرف توجہ دلائی جسے احمدیہ جماعت کے فاضل وکیل مسٹر عبدالرحمان خادم نے تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کے سامنے پیش کیا تھا اور جس کے لئے انہوں نے حسب ذیل آیات قرآنی سے استنباط کیا تھا۔

۱...... ''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی ''انبیاء''، ''صدیقین''، ''شہداء'' اور ''صلحاء'' اور یہ حضرات اچھے رفیق ہیں۔'' (سورہ۴، آیت ۶۹)

[2277] ۲...... ''اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہوگا اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنمی ہیں۔'' (سورہ۵۷، آیت ۱۹)

۳...... اے فرزندان آدم! جب تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں، جو تمہیں میری آیتیں سنائیں پھر جو شخص ڈر گیا اور اصلاح کر لی، ایسوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں۔ (سورہ۷، آیت ۳۵، ۳۶)

۴...... اے انبیاء! تمام اچھی اور پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک کام کرو کہ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں باخبر ہوں۔ (سورہ۲۳، آیت ۵۱)

مندرجہ بالا آیات قرآنی پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آئندہ بھی نبی کریم ﷺ کے بعد بعض ایسے لوگ ہوں گے جن پر نبی اور رسول کے لفظ کا اطلاق ہو سکے اور اس دلیل کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے بعض احادیث اور ایسے محدثین اور علماء کے حوالے بھی دیئے گئے جن کی مذہبی حیثیت عام طور پر مسلمہ ہے۔ اگرچہ اس کی تردید نہیں کی گئی کہ مرزا غلام احمد نے

اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا۔ لیکن یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے یہ لفظ ایک خاص معنی میں استعمال کئے۔ وہ عام معنوں میں نبی نہیں تھے۔ یعنی ایسے نبی جو خدا کے سابقہ پیغام کو منسوخ کرنے یا اس میں ترمیم یا تبدیلی کرنے کا حق یا اضافہ کرنے کے لئے خدا کی طرف سے کوئی خاص پیغام لے کر آئے ہوں ان کا دعویٰ نبوت تشریعی کا نہیں تھا بلکہ ظلی یا بروزی نبوت کا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے جواب

دوسری طرف سے کہا گیا ہے کہ ظل یا بروز کا تصور جس کا ترجمہ ''اوتار'' کیا جاسکتا ہے۔ اسلام کے لئے قابل قبول نہیں ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر نبوت کی وحی آتی ہے ایک نئی امت قائم کرتا ہے۔ وہ خود بخود اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد،[2278] احمدیہ جماعت کے موجودہ سربراہ اور اس جماعت کے نمائندہ مصنّفین کی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے اوپر اس طرح کی وحی یا الہام آنے کا دعویٰ کیا ہے جو خدا نے اب تک صرف انبیاء کے لئے مخصوص رکھا تھا۔ لہٰذا اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ آیا مرزا غلام احمد نے کبھی یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ ان پر ایسی وحی آئی تھی جسے وحی نبوت کہا جاسکتا ہو۔ اب سے پہلے جب بھی کوئی نبی آئے تو انہوں نے اس قوم سے جہاں وہ ظاہر ہوئے ایک مطالبہ کیا: ''ہمارے نبی نے سارے عالم انسانیت سے مطالبہ کیا کہ ان کے دعویٰ کو جانچے اور ان پر ایمان لائے۔'' اور جس نے نبوت سے انکار کیا یا اس میں شک کا اظہار کیا وہ نقصان کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا قوم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ نبوت کے دعویٰ کو منظور کرے یا اس سے انکار کردے۔

ایک اور مسیلمہ کذاب

دعویٰ کی منظوری ایک نئے مذہبی فرقہ کے قیام کا باعث بنتی ہے جسے پہلا فرقہ اپنی جماعت سے خارج تصور کرتا ہے۔ نیا فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ جو لوگ نئے نبی پر ایمان نہیں لائے وہ ان کے فرقہ سے خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد نے عوام کی طرف اپنا ہاتھ اس ہدایت کے ساتھ بڑھایا کہ اسے قبول بھی کر لیا جائے۔ نبی ہونے کے متعلق مرزا غلام احمد کے دعویٰ کو مسلمان مسیلمہ کذاب کی دوسری مثال سمجھتے ہیں۔

شریعت سے ایک انچ ہٹنے والا ''ملعون'' ہے

مرزا غلام احمد نے اپنی ابتدائی تحریروں میں یہ بات بہت وضاحت کے ساتھ لکھی تھی

کہ مسلمان ہونے کے لئے اسلام کے بنیادی ارکان پر ایمان ضروری ہے۔ احمدیہ فرقہ کے بانی نے اپنی کتاب (ایام صلح ص۸۷، خزائن ج۱۴ص۳۲۳) میں خود لکھا ہے کہ: [2279]''وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔''

ایک اور کتاب (انجام آتھم ص۱۴۴، خزائن ج۱۱ص ایضاً) میں انہوں نے یہی لکھا ہے کہ: ''جو شخص شریعت سے ایک انچ بھی ہٹتا ہے اور ان اصولوں کو ماننے سے انکار کرتا ہے جن پر امت کا اجماع ہے خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا سزاوار ہے اور یہ کہ ان کا پختہ عقیدہ ہے۔''

اور اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص۵۵۶، خزائن ج۳ص۳۹۹) میں انہوں نے لکھا ہے: ''تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔''

نبوت مرزا کی نوعیت

بعد میں مرزا غلام احمد نے خود اپنی نبوت کا دعویٰ کر دیا اور خود ان کی اپنی اور ان کے جانشینوں اور پیروکاروں کی تحریروں، اعلانات اور بیانات کے مطابق ان کی نبوت کی نوعیت کچھ حسب ذیل قسم کی ہے[1]۔

۱...... ''مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ''

(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

۲...... (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸،۱۳۹، خزائن ج۲۱ص۳۰۶) میں انہوں نے لکھا ہے کہ: ''نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو...... اس امت کو آنحضرتﷺ کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے۔ وہ دین، دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے۔ جس کی متابعت سے انسان خداتعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا...... وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی

[1] حقیقت النبوۃ کے ضمیمہ ص۲۶۱ میں انہوں نے اپنے ایک الہام کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ خدا نے مجھے محمد اور رسول کہہ کر خطاب کیا ہے۔

آ گے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی...... سوایسا دین بنسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔‘‘

۳...... (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱) پر انہوں نے لکھا ہے کہ: ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

۴...... (حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۲۲ص۱۵۳) پر انہوں نے لکھا ہے کہ: ’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خداتعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

۵...... ’’وہ اپنے آپ کو نبی احمد کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس کو یہ درجہ قرآن نے دیا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص۶۷۳، خزائن ج۳ص۴۶۳)

نیز انہوں نے اسی کتاب کے (ص۶۶۵، خزائن ج۳ص۴۵۹) پر اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

۶...... (اشتہار معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸) پر انہوں نے مہدی موعود اور اکثر انبیاء سے برتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

۷...... (خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ص۷۰) پر انہوں نے اپنے لئے انسانیت کے بلند ترین منصب کا دعویٰ کیا ہے۔

۸...... انہوں نے کہا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور مہدی اور ہندو کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ص۲۲۸)

۹...... (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ص۲۳۳) پر انہوں نے حضرت امام حسینؓ سے بھی برتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

۱۰...... انہوں نے (اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ص۱۹۳) پر لکھا ہے کہ: ’’اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔‘‘

۱۱...... (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ تا۸، خزائن ج۱۱ص۲۹۰، ۲۹۱) پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھر والوں کے متعلق سخت یاوا گوئی کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

تین نانیاں اور دادیاں زانی عورتیں تھیں۔ وہ خود جھوٹ بولتے تھے اور مسمریزم[1] اور فریب کے سوا ان کے پاس کچھ نہ تھا۔''

۱۲...... (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶،۴۰۷) پر انہوں نے بہت واضح طور پر یہ کہہ کر اپنی نبوت کا دعویٰ کیا کہ وہ نبی ہیں اور اس امت میں نبی کا لفظ صرف ان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

۱۳...... اور انہوں نے (اربعین نمبر۳ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶) پر لکھا ہے کہ:''وہ وحی کے بغیر نہیں بولتے۔'' اور انہوں نے (حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۵) میں لکھا کہ:''خدا نے ان سے کہا ہے کہ انہیں رحمت للعالمین بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔'' نیز (حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰) میں لکھا ہے کہ:''خدا نے کسی دوسرے انسان کو وہ اعزاز نہیں دیا تھا جو ان کو دیا گیا ہے اور یہ کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔'' اور نیز انہوں نے (انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ ص۵۸، حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵) پر دعویٰ کیا کہ خدا نے انہیں کوثر دیا ہے۔ اور نیز (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ ص ایضاً) پر وہ اپنے بزرگ اور برتر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ خود خدا ہیں اور یہ کہ انہوں نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں۔

اسی سبب سے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۶) میں وہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ اور (فتاویٰ احمدیہ ج اوّل ص۱۸) پر انہوں نے اپنے پیروؤں کو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے جو ان پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور نیز انہوں نے (البشریٰ ص۴۹) پر ایک الہام بیان کیا ہے کہ خدا نے انہیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا ہے۔ اور (حقیقت الوحی ص۹۹، خزائن ج۲۲ ص۱۰۲) میں انہوں نے لکھا ہے کہ خدا نے ان سے کہا ہے کہ اگر وہ مرزاغلام احمد کو پیدا نہ کرتا تو اس نے کائنات ہی نہ پیدا کی ہوتی۔ مرزاغلام احمد کے ان بیانات کی بناء پر ۱۹۲۵ء میں تمام فرقوں کے علماء سے فتویٰ حاصل کیا گیا[2]۔

2282

۱۴...... احمدیہ فرقہ کے موجودہ سربراہ مرزابشیرالدین محمود احمد بھی مرزاغلام احمد کے اس دعویٰ کی کہ وہ نبی ہے مسلسل اشاعت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ (حقیقت النبوۃ ص۲۲۸) پر انہوں نے لکھا ہے کہ:''یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ پیغمبر اسلام کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔''

اور (انوار خلافت ص۶۲) میں انہوں نے لکھا ہے کہ:''مسلمانوں نے یہ غلط سمجھ رکھا ہے

---

[1] مسمریزم کے متعلق (ازالہ اوہام ص۳۱۴، خزائن ج۳ ص۲۵۹ حاشیہ) ناشر!

[2] جسے فسخ نکاح مرزائیاں کے نام سے دفتر اہل حدیث امرتسر سے شائع کیا گیا۔ ناشر!

کہ خدا کا خزانہ خالی ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کو خدا کی قدرت کا احساس نہیں۔ ورنہ ایک نبی تو الگ رہا میں کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی آسکتے ہیں۔''

نیز (انوار خلافت ص۶۵) پر احمد یہ فرقہ کے موجودہ سربراہ نے لکھا ہے کہ:''اگر میری گردن پر دونوں طرف تلوار رکھ دی جائے اور مجھ سے یہ کہنے کو کہا جائے کہ پیغمبر اسلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میں (مرزابشیرالدین محمود) کہوں گا کہ ایسا شخص جھوٹا ہے۔ یہ کہ پیغمبر اسلام کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔''

اس طرح مرزاغلام احمد نے نئے نبیوں کے ظہور کے لئے دروازہ کھول دیا اور قادیانیوں نے مرزاغلام احمد کو سچا نبی مان لیا۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل مثال دی جاتی ہیں۔

ادّعائے نبوت کے حوالے

۱...... مرزاغلام احمد نے (اخبار بدر ۱۹۰۸ء، مورخہ ۵؍مارچ، ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷) میں لکھا ہے کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔''

۲...... مرزابشیرالدین نے (حقیقت النبوۃ ص۱۷۴) پر لکھا ہے کہ:''مرزاغلام احمد اس لفظ کے صحیح معنوں میں نبی ہیں اور شریعت کے مطابق وہ مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔''

نبوت کے ایسے اعلان کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو بھی مدعی کی اس حیثیت کو ماننے سے انکار کرے کافر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قادیانی تمام ایسے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں جو مرزاغلام احمد کی حقیقی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس ضمن میں حسب ذیل مثالیں درج ہیں۔

2283

۱...... ''ہر وہ مسلمان جو مرزاغلام احمد کی بیعت میں شامل نہیں ہوا خواہ اس نے ان کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر ہے اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت از مرزابشیرالدین محمود ص۳۵)

۲...... ''ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج۱۴ نمبر۳، ۴ص۱۱۰)

۳...... مرزابشیرالدین محمود نے سب جج گورداسپور کی عدالت میں حسب ذیل بیان دیا تھا جو (الفضل مورخہ ۲۶، ۲۹؍جون ۱۹۲۲ء ج۹ نمبر۱۰۱، ۱۰۲) میں شائع ہوا:''مرزا صاحب پر ہمارا ایمان ہے، غیر احمدیوں کا ان پر ایمان نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کسی نبی کو ماننے سے انکار کرنا کفر ہے اور تمام غیر احمدی کافر ہیں۔''

مرزا غلام احمد

انہوں نے حسب ذیل اشعار کہے ہیں۔

منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳، خزائن ۲۱ ص۱۳۳)

وہ اپنے لئے اس حیثیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ہر اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ان کی اس حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اپنی نبوت کے دعویٰ کو تقویت پہنچانے کے لئے انہوں نے مسلمانوں کے اس عقیدہ سے فائدہ اٹھایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ وہ چوتھے آسمان پر اب تک زندہ ہیں۔ جہاں سے قیامت سے پہلے زمین پر اتریں گے اور یہ بھی قرب قیامت [2284] کی نشانیوں میں سے ایک ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے خود عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو مسیح موعود کہا۔ یہ ان کے الہام کے سلسلہ کا دوسرا مرحلہ تھا۔

مسلمانوں کا ایک اور عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ انہوں نے اپنے مہدی موعود ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ گزشتہ چودہ سو سال میں مسیلمہ کذاب کی طرح جس نے بھی اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں نے اس کو کبھی برداشت نہیں کیا۔ اس لئے انہوں نے (مہربان حکومت برطانیہ کی) حفاظت حاصل کرنی چاہی۔ تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے اس ضمن میں حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

انگریزوں کی پالیسی

''ایسے اختلافات انگریز کو بہت راس آتے تھے وہ یہی چاہتے تھے کہ جس قوم پر وہ حکومت کر رہے ہیں اسے مذہبی اختلافات میں الجھائے رکھیں۔ جب تک کہ یہ جھگڑے امن عامہ میں خلل ڈالنے کا باعث نہیں اگر لوگ جنت میں جانے کے استحقاق یا جہنم میں جانے کے اسباب پر جھگڑا کریں تو جب تک وہ ایک دوسرے کے سر نہیں توڑتے اور اپنے لئے دنیاوی مال ومتاع کا مطالبہ نہیں کرتے اس وقت تک انگریز ان جھگڑوں کو انتہائی بے نیازی بلکہ اطمینان کی

نظروں سے دیکھتے تھے۔ لیکن جونہی سر ٹوٹنے کا وقت آیا، انگریز نہایت سخت ہو جاتا اور اس پر کسی مصلحت کے لئے تیار نہ تھا۔ مرزا صاحب برطانوی راج کی اس برکت سے پوری طرح واقف تھے جو صرف ان اختلافات کی اجازت ہی نہیں دیتا تھا۔ بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتا تھا۔ چنانچہ احمدی تحریک کے بانی اور رہنماؤں کے خلاف غیر احمدیوں کی ایک بہت بڑی شکایت یہ بھی تھی کہ وہ انگریزوں کے ذلیل خوشامدی ہیں۔'' (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ ص ۲۰۸)

قادیانی فرقہ کے بانی کو علم تھا کہ اسلام کے ظہور کے بعد سے مسیلمہ کذاب اور جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنی نبوت جمانے کے لئے اس فرقہ کو انگریزی حکومت کی حفاظت کی سخت ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد کی حسب ذیل تحریروں کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔[2285]

انگریز کی مدح وثناء

۱...... (ملفوظات احمدیہ ص ۱۴۶ ج اوّل) میں مرزا غلام احمد نے لکھا ہے: ''حکومت برطانیہ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے چلے جائیں تو مکہ یا قسطنطنیہ میں ہم نہیں گزارہ کر سکتے۔ ہم برطانوی حکومت کی مخالفت کا تصور کیونکر کر سکتے ہیں۔''

۲...... (تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۹۶، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۷۰) پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے: ''میں اپنا کام مکہ میں نہ مدینہ میں جاری رکھ سکتا ہوں نہ روما میں نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے میں دعا کرتا ہوں۔''

۳...... (تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۳، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۴) پر مرزا غلام احمد نے کہا کہ: ''اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو تمہارا کہاں ٹھکانہ ہے۔''

قادیانی اور پاکستان

ان اسباب کی بناء پر (تحقیقاتی رپورٹ ص ۲۰۸، ۲۰۹) میں فاضل ججوں نے پاکستان کے متعلق قادیانیوں کے رویہ کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے: ''پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں جس میں ترکی کو شکست ہوئی تھی۔ ۱۹۱۸ء میں بغداد پر انگریزوں کی فتح پر قادیان میں خوشیاں منائی گئیں۔ جس سے مسلمانوں میں سخت بیزاری پھیلی اور احمدیت کو انگریزوں کی لونڈی سمجھا جانے لگا۔ ملک کو تقسیم کر کے مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کے قیام کا امکان افق پر نظر آنے لگا تو آنے والے واقعات کے سایہ نے قادیانیوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کے

آغاز تک ان کی بعض تحریروں سے یہ منکشف [2286] ہوتا ہے کہ انہیں پہلے انگریزوں کا جانشین بننے کی توقع تھی۔ لیکن جب پاکستان کا دھندلا سا خواب مستقبل کی ایک حقیقت کا روپ اختیار کرنے لگا تو ایک نئی مملکت پر راضی ہو جانا انہیں دشوار نظر آنے لگا۔ وہ یقیناً اپنے آپ کو دوگونا عذاب میں مبتلا پاتے ہوں گے۔ وہ ہندوستان میں اس لئے نہیں رہ سکتے تھے کہ اسے ایک لادینی ہندو مملکت بننا تھا اور نہ پاکستان کو پسند کر سکتے تھے جس میں فرقہ بازی کے روا رکھے جانے کی کوئی توقع نہ تھی۔ ان کی بعض تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے۔ نیز یہ کہ اگر ملک تقسیم ہوا تو اس کے دوبارہ اتحاد کی کوشش کریں گے اس کی وجہ ظاہر یہ تھی کہ احمدیت کے مرکز قادیان کا مستقبل بالکل غیر یقینی نظر آ رہا تھا۔ جس کے متعلق مرزا صاحب بہت سی پیش گوئیاں کر چکے تھے۔''

مسئلہ جہاد

''ان ہی وجوہ کی بناء پر مرزا غلام احمد جہاد کا تیرا سو سال پرانا اصول منسوخ کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کر دیا کہ اب سے جہاد بالسیف ممنوع قرار پایا۔ اب جہاد صرف یہ ہے کہ اپنے مخالف کو دلائل سے مطمئن کیا جائے۔''

جہاد کے بارے میں قرآن کریم میں یہ آیات موجود ہیں:

۱...... ''جن سے جنگ کی جارہی ہو انہیں اجازت دی جاتی ہے لڑنے کی۔ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور پس اللہ ان کی مدد کرنے کے لئے بڑا طاقتور ہے۔ جو لوگ اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے۔ محض اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے ہاتھوں لوگوں کا زور نہ گھٹاتا رہتا تو لاتعداد خانقاہ ہیں اور کلیسے، گرجے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ تباہ و برباد ہو جاتے۔ بے شک اللہ ان کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ تحقیق اللہ بڑی طاقت والا اور بہت قدرت والا ہے۔'' (سورہ۲۲، آیت ۳۹، ۴۰)

[2287] ۲...... ''اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ لیکن حد سے نہ بڑھو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ان کو قتل کرو جہاں ان کو پاؤ اور انکو نکال باہر کرو۔ جہاں سے انہوں نے تم کو نکال باہر کیا ہے اور شرارت قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ لیکن مسجد حرام میں ان سے جنگ نہ کرو۔ جب تک کہ وہ وہاں تم سے لڑنے میں پہل نہ کریں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کہ حق کا انکار کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ لوگ باز آ جائیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فتنہ و شرارت باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر

وہ لوگ باز آ جاویں تو بے انصافی کرنے والوں کے سوا سختی کسی پر نہیں ہوتی۔ حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینہ کے عوض میں ہے اور یہ حرمتیں تو عوض معاوضہ کی چیزیں ہیں۔ پس جو تم پر زیادتی کرے اس پر تم بھی زیادتی کرو۔ جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ۲، آیت۱۹۰ تا۱۹۴)

۳...... ''اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ انصاف اور احسان کا برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا۔ جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔'' (سورہ۶۰، آیت۸)

۴...... ''اس شخص کو چاہئے کہ اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑے جو آخرت کے بدلے دنیوی زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے پھر جان سے مارا جائے یا غالب آ جائے تو ہم اسے اجر عظیم دیں گے اور تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزوروں کی خاطر جہاد نہیں کرتے۔ جن میں کچھ مرد ہیں۔ کچھ عورتیں اور کچھ بچے ہیں اور جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس [2288] بستی سے نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور اے خدا ہمارے لئے اپنے ہاں سے کوئی حمایتی کھڑا کر اور اپنی طرف سے کوئی مددگار روانہ فرما۔'' (سورہ۴، آیت۷۴،۷۵)

۵...... ''پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑو اور انہیں گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر جگہ بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورہ۹، آیت۵)

۶...... ''پس کافروں کا کہنا نہ مان اور اس (قرآن) کے ساتھ بڑے زور سے ان کا مقابلہ کر۔'' (سورہ۲۵، آیت۵۲)

جہاد کے بارے میں احمدی نظریہ یہ ہے کہ جسے ''جہاد بالسیف'' کہا جاتا ہے اس کی اجازت صرف اپنی حفاظت کے لئے ہے۔ نیز یہ کہ اس مسئلہ پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے مرزاغلام احمد نے صرف قرآنی آیات پر مبنی اصولوں کی وضاحت کی ہے اور انہوں نے کسی قرآنی حکم یا ہدایت کو منسوخ نہیں کیا۔

دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ مرزاصاحب نے اس مسئلہ پر اپنی رائے جن الفاظ میں ظاہر کی ہے۔ اس سے بالکل صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ محض ایک قرآنی اصول کی وضاحت نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ قرآن کے ایک مسلمہ قانون کو منسوخ کر رہے تھے۔

اس سلسلہ میں ان کے حسب ذیل اعلانات پیش کئے جاتے ہیں:

۱...... ’’میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۱۵)

۲...... ’’آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔‘‘ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ت، خزائن ج۱۶ ص۱۷)

۳...... ’’مسیح کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ز، خزائن ج۱۶ ص۲۸)

[2289] ۴...... ’’میں نے جہاد کی ممانعت کے بارے میں مؤثر تقریریں لکھیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۶۲)

۵...... ’’ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور شائع کی ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔‘‘

(ستارہ قیصرہ ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

۶...... ’’مسیح موعود کے وقت جہاد کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ اب زمین کے فساد بند کر دیئے گئے۔‘‘ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ)

۷...... ’’اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا غازی نام رکھتا ہے۔ وہ رسول کا نافرمان ہے۔‘‘ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ذ، خزائن ج۱۶ ص۲۸)

۸...... ’’میرے فرقہ میں جس کا خدا نے مجھے امام اور رہبر مقرر فرمایا ہے۔ تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ یہ فرقہ اس بات کو قطعاً حرام جانتا ہے کہ دین کے لئے لڑائیاں کی جائیں۔‘‘

(ضمیمہ نمبر۵ تریاق القلوب، اشتہار واجب الاظہار ص۱، خزائن ج۱۵ ص۵۱۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۵۷)

۹...... ’’اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۱۰ ص۱۲۲، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۸۴)

۱۰...... ’’مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۹)

مرزا صاحب کی ان تحریروں اور ان کے دعویٰ سے کہ: ’’میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۶)

یہ بات شدت کے ساتھ پیش کی گئی ہے کہ یہ اعلان قرآن کریم کے ایک مسلمہ قانون کی تنسیخ یا ترمیم کے مترادف ہے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان الفاظ اور فقروں میں کوئی تنسیخ نہیں ہے۔ بلکہ محض قرآن کے ایک ایسے اصول کی وضاحت ہے جس کے متعلق صدیوں سے غلط فہمی تھی اور بہر حال دوسروں نے ان عبارتوں کا جو بھی مطلب سمجھا ہو احمدیوں نے ہمیشہ اس کا [2290] یہ مطلب سمجھا کہ مرزا غلام احمد نے محض یہ کیا کہ اصل اصول کو گرد وغبار سے پاک کر کے اس کو اصل حالت میں پیش کر دیا۔ احمدیوں کی طرف سے اس سلسلہ میں ''یضع الحرب'' کی حدیث کا بھی حوالہ بھی دیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد نے کسی قانون کو منسوخ کرنے کی بجائے صرف اس حدیث کے مطابق جنگ کو معطل کیا تھا۔ یہ نقطہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ اگر یہ طے ہو جائے کہ مرزا غلام احمد کی ان آراء کا مقصد ایک مسلمہ قانون کی جگہ پر ایک نیا قانون نافذ کرنا یا جزوی طور پر ترمیم کرنا بھی تھا اور ان کے معتقدین بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں تو پھر وہ تشریعی نبی ہوئے۔

اس صورت میں خود احمدیوں کے یہاں آیت خاتم النّبیین کی اپنی تفسیر بھی غلط ہو جائے گی۔ یہ صورت واضح تر ہو جائے گی۔ اگر یہ اصول کسی وحی یا الہام کی بناء پر طے کیا گیا ہو۔

غیر احمدی فریق نے اس دلیل کو یہ کہہ کر مزید آگے بڑھایا کہ ان تحریروں میں جو رائے ظاہر کی ہے وہ اگر سابقہ اصول کا اعادہ یا اعلان کرنے والے کی حیثیت سے پیش کئے گئے ہیں۔ جب بھی مرزا صاحب اصول کے تحت تشریعی نبی بن جاتے ہیں کہ اگر قانون کا اعلان کرنے والا اپنے لئے وضاحت کرنے کی بجائے اعلان کرنے کا حق مختص سمجھے تو قانون کا اعلان بجائے خود اصل قانون بن جاتا ہے۔ احمدی ان تحریروں کی وضاحت کے لئے قرآن کی وہ آیات پیش کرتے ہیں جن کا حوالہ اوپر دے چکا ہوں اور آیۂ سیف کے عام طور پر جو معنی سمجھے جاتے ہیں اسے وہ تسلیم نہیں کرتے۔

ناسخ منسوخ

احمدیوں کا ایک اہم عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کی کوئی آیت دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوئی۔ نیز یہ کہ آیت سیف میں اور مکہ میں نازل شدہ آیات میں کوئی تصادم نہیں ہے۔ وہ ناسخ اور منسوخ کے سارے نظریہ ہی کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل دو آیتیں پیش کی جاتی ہیں:

[2291] ۱...... ''ہم کسی آیت کا حکم موقوف کر دیتے ہیں یا اس کو بھلا دیتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا ویسی ہی آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

(سورۃ ۲، آیت ۱۰۶)

۲...... ’’اور جب ہم کسی آیت کو دوسری آیت کے بجائے بدلتے ہیں تو گو اللہ تعالیٰ جو حکم بھیجتا ہے اسے خوب جانتا ہے۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم جھوٹے اور جعلساز ہو۔‘‘ (سورہ۱۶، آیت۱۰۱)

چنانچہ ’’مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق قادیانی کافر ہیں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘ چونکہ:

۱...... وہ یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ نبی کریم آخری نبی نہیں تھے۔ قرآن کو غلط معنی پہناتے ہیں اور اس مذہب کو لعنتی اور شیطانی کہتے ہیں جن کے ماننے والے نبی کریم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔

۲...... مطلق تشریعی نبوت کا مرزاغلام احمد کا دعویٰ ہے۔

۳...... ان کا یہ دعویٰ کہ حضرت جبرائیل ان کے پاس وحی لے کر آتے ہیں اور ان کی وحی قرآن کریم کے برابر ہے۔

۴...... مختلف طریقوں سے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت امام حسینؓ کی توہین کی ہے۔

۵...... نبی کریم اور ان کے مذہب کے بارے میں توہین آمیز کلمات استعمال کئے ہیں۔

۶...... قادیانیوں کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر کہنا۔

[2292] ۱۹۵۳ء کے فسادات کے دوران اور ۱۹۵۴ء میں تحقیقات سے پہلے قادیانی اپنے اکثر عقائد سے مکر گئے۔ اس لئے کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے انہوں نے جو مؤقف اختیار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس فرقہ کے بانی اور اس کے جانشینوں کے پیش کردہ معانی ومطالب کو بدلنے کی کوشش کی۔ لیکن احمدی فرقہ کے بانی اور ان کے جانشینوں کی لکھی ہوئی جو کتابیں موجود ہیں ان سے ان کے عقائد کے فلسفہ کی جھلک نظر آجاتی ہے۔ اس صورت میں حسب ذیل نتائج پر پہنچا ہوں۔

نتائج

۱...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ پیغمبر اسلام خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کسی اور نبی کو نہیں آنا تھا۔

۲...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ جسے ہمارے نبی کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے۔

۳...... مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

۴...... مرزا غلام احمد نے خود اپنے اعلانات کے مطابق یہ دعویٰ کیا کہ ان پر ایسی وحی آتی ہے جو وحی نبوت کے برابر ہے۔

۵...... خود مرزا غلام احمد نے اپنی پہلی کتابوں میں معیار رکھے ہیں۔ وہ خود ان کے دعویٰ نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

۶...... انہوں نے اپنے مکمل پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ ظل اور بروز کا سارا قصہ محض ڈھونگ ہے۔

۷...... نبی کریمؐ کے بعد کسی پر وحی نبوت نہیں آسکتی اور جو ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

[2293] مندرجہ بالا استدلال اور نتائج کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ابتدائی سماعت کرنے والی عدالت کا فیصلہ صحیح ہے اور میں سارے فیصلہ کی توثیق کرتا ہوں۔ مسماۃ امۃ الکریم کی اپیل میں کوئی وزن نہیں اور میں یہ اپیل خارج کرتا ہوں۔

جہاں تک لیفٹیننٹ نذیر الدین کی اپیل کا تعلق ہے اس کے متعلق مسٹر ظفر محمود ایڈووکیٹ نے مجھے لیفٹیننٹ نذیر الدین کی اپیل کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

مسماۃ امۃ الکریم کے جہیز کا سامان ثابت ہو چکا ہے کہ اس کے سابق خاوند کے قبضہ میں ہے۔ جس کی مناسب قیمت لگائی جا چکی ہے۔ اس کی بھی اپیل میں کچھ وزن نہیں۔ میں اسے بھی خارج کرتا ہوں۔

چونکہ فریقین اپنے اپیل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ خرچہ کسی پر نہ ڈالا جائے۔ راولپنڈی کے کلکٹر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ کورٹ فیس وصول کر لیں۔

دستخط: محمد اکبر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی

۳؍ جون ۱۹۵۵ء

[2294] مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

یہ جماعت پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سرپرستی میں سیاسی مناقشات سے الگ ہو کر دینی تبلیغ میں عموماً اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں خصوصاً سرگرم عمل رہی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات کے بعد حضرت خطیب پاکستان مولانا

قاضی احسان احمد صاحبؒ کی سرپرستی میں کام جاری رکھے ہوئے تھی۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد اب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کی سرپرستی میں یہ جماعت کام کر رہی ہے اور بڑی مسرت کی بات ہے کہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان، اور حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نے مجلس ہذا کی رہنمائی بطور مشیر مجلس مشاورت قبول فرما کر دینی احساس کی بہت بڑی ذمہ داری کو اٹھایا ہے۔ ان مندرجہ بالا حضرات کی سرپرستی میں اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام باحسن وجوہ انجام پا رہا ہے۔ جس کے ماتحت تقریباً پینتیس علماء اسلام فریضۂ تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور گزشتہ جون ۱۹۶۷ء سے حضرت مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر فریضۂ تبلیغ اسلام کے لئے لندن (ہلڈرسفیلڈ) میں مقیم ہیں۔ جس کے شاندار نتائج آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اس کے بعد جزائر فجی میں جو برطانیہ کی نوآبادیات میں سے ہے۔ ان میں بھی مولانا موصوف وسط جولائی تک تشریف لے جانے والے ہیں۔ کیونکہ قادیانی وہاں بھی اپنی ریشہ دوانیاں پھیلا رہے ہیں۔ جن کے سدباب کے لئے مولانا لال حسین صاحب اختر کے لئے ہمارے مرکز سے مسلمانان فجی نے استدعا کی ہے جس کو مرکز نے تبلیغ اسلام کے پیش نظر قبول کر لیا ہے۔ اہل فجی مولانا موصوف کے ویزا کے انتظام میں مصروف ہیں۔ سب حضرات سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا موصوف کی کامیابی اور صحت کے لئے دست بدعا رہیں اور خداوند قدوس ہماری ان مساعی حسنہ کو شرف قبول سے نوازے۔ آمین ثم آمین!

[2295] مزید اس توسیع اشاعت کے سلسلہ میں جماعت کے قائم مقام ناظم مولانا عبدالرحیم اشعر نے ۲۰؍صفر سے ۱۴؍ربیع الاوّل ۱۳۸۸ھ تک مشرقی پاکستان پچیس روز کا دورہ کیا۔ جہاں گزشتہ سال سے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہو چکی ہے اور اس کا الحاق بھی مرکزی مجلس ملتان سے ہو چکا ہے۔ چنانچہ قائمقام ناظم نے ضلع کمیلا میں برہمن باری کشور گنج کا دورہ کیا۔ شمالی بنگال میں دیناج پور، پنجا گڑھ اور اس کے ملحقہ گاؤں کا دورہ کیا۔ پنجا گڑھ میں ایک قادیانی شمس الدین نے توبہ کی اور قادیانی مظالم کی داستان خونچکاں سنائی۔ موصوف کے لئے دعا کریں کہ خدا اسے اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ یہ احمد نگر کا باشندہ تھا۔

مندرجہ بالا علاقے قادیانی ریشہ دوانیوں کے مراکز بن چکے تھے۔ بعد ازاں ڈھاکہ،

صوبائی دارالحکومت کے اہم مراکز میں تقریریں ہوئیں۔خصوصاً چوک والی مسجد، لال باغ مدرسہ قرآنیہ اور بیت الکرم عظیم پور کالونی، نواب گنج بخشی بازار، فرید آباد ڈھاکہ اور اسلامی اکیڈمی میں خصوصی خطاب کا دانشور اور وکلاء حضرات کے لئے انتظام کیا گیا۔ مولانا موصوف کے نہایت کامیابی کے ساتھ دورہ پورا کر کے واپس لاہور تشریف لے آنے پر لاہور میں حضرات امیر مرکزیہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا محمد حیات صاحب فاتح قادیان اور مولانا تاج محمود صاحب مدیر لولاک لائل پور کی سرکردگی میں چٹان پریس کی ضبطی کے معاملہ میں مذہبی رٹ جو دائر تھی، مولانا موصوف اس کی پیروی میں مصروف رہے۔ کافی مقدمات کی مذہبی بحث جس میں قادیانی مذہب کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ داخل عدالت کی گئی ہے جس کی سماعت جناب جسٹس محمد گل اور جناب جسٹس کرم الٰہی چوہان ہائیکورٹ کے جج صاحبان کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ ان حضرات کو اہل اسلام کے جذبات کے مطابق فیصلہ کی توفیق عطاء فرماوے۔

ناظم دفتر: مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

[2296]ضمیمہ نمبر:۳۰

’’قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا‘‘

پاکستانی عدلیہ کا محققانہ فیصلہ

مرزائی مرتد و کافر ہیں

از

جناب شیخ محمد رفیق گریجہ جج سول اور فیملی کورٹ
جیمس آباد سندھ

ناشر
مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان

[2297] سلسلہ اشاعت نمبر (۲۳)

باراوّل

- ناشر: مرکزی مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
- کتابت: خادم الفقراء منیر احمد روزنامہ مشرق لاہور
- طباعت: وفاق پریس لاہور
- صفحات: ۴۸صفحات
- تعداد: ۱۰۰۰۰
- قیمت: نیوز/ ۳۷ سفید/ ۵۰ پیسے
- تاریخ اشاعت: شعبان ۱۳۹۰ھ، مطابق اکتوبر ۱۹۷۰ء

ملنے کا پتہ:

مرکزی مکتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت

تغلق روڈ ملتان شہر۔ فون نمبر: ۳۳۴۱

پیش لفظ [2298]

’’الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ اصحابہ الذین اوفوا عھدہ‘‘

سلسلۂ نبوت جس کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہاء سرکار دو عالمﷺ کی ذات گرامی پر ہوگئی۔ دین اسلام کی بنیاد و ذریعۂ نجات تصدیق واقرار توحید الٰہی و رسالت محمدی اور عقیدہ ختم نبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے بلاقید زمان ومکان ہر دور میں کسی مدعی نبوت کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے وجود کو برداشت نہیں کیا۔ امیر المؤمنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے باتفاق تمام اصحاب کرام واہل بیت عظام مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا۔ جس میں بارہ سو اصحاب رسولﷺ نے جام شہادت نوش کیا اور مسیلمہ اپنے اٹھائیس ہزار پیروکاروں کے ساتھ ہلاک وبرباد ہوا۔ خلافت راشدہ سے لے کر چودھویں صدی تک تمام ممالک اسلامیہ میں جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ اگر بصورت قائمی ہوش وحواس کیا، مقتول ہوا اور اگر بوجہ خلل دماغی کیا محبوس ہوا۔

انیسویں صدی کا نصف آخر مسلمانوں کے زوال وانحطاط کا اندوہ ناک دور تھا۔ جس میں مسلمان باہمی اختلاف وافتراق کا شکار ہوگئے۔ عیسائی جو کبھی مسلمانوں کی قوت وطاقت کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ ان کے آپس میں اختلافات وتنازعات کی بدولت ہندوستان پر قابض ہوگئے۔ کفر کے تسلط پر ہندوستان دارالحرب ہوگیا۔ اسلامی وشرعی تعزیر وحدود یک قلم منسوخ کر دی گئیں۔ اناالحق کہو اور سولی نہ پاؤ والی حکومت قائم ہوگئی۔

ان حالات میں انگریزوں نے اپنے خودکاشتہ پودے مرزاغلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا۔ جس نے اپنی خانہ ساز نبوت کا اعلان واشتہار دینا شروع کر دیا۔ اس دعویٰ نبوت پر ہندوستان کے جملہ مکاتب فکر مثلاً سنی، شیعہ، اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی کے علماء وفضلاء نے متفقہ طور پر مرزاصاحب کے ارتداد وکفر کا فتویٰ دے دیا۔ نہ صرف ہندوستان کے علماء نے بلکہ افغانستان، ایران، [2299] مصروحجاز، شام وعراق کے علمائے کرام نے بھی مرزاغلام احمد قادیانی کے کفروارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

۱۸۹۱ء میں مرزاصاحب نے امیر عبدالرحمان والی افغانستان کو اپنی خودساختہ نبوت کی تصدیق وتائید کے لئے خط ارسال کیا۔ جس کے جواب میں امیر موصوف نے لکھا کہ ایں جابیا۔

یعنی یہاں آ کر بات کرو۔ مرزا صاحب میں اتنا حوصلہ وجرأت کہاں؟ کہ افغانستان جاتے اور اسلامی حدود وتعزیرات کا سامنا کرتے۔

۱۹۰۲ء میں عبداللطیف افغانی نے امیر حبیب اللہ صاحب والی افغانستان سے حج وزیارت کی اجازت حاصل کی۔ امیر موصوف نے نہ صرف فریضہ حج کی ادائیگی کی اجازت دی بلکہ اپنی طرف سے زادراہ کے لئے رقم بھی دی۔ عبداللطیف نے سفر حجاز براستہ ہندوستان اختیار کیا۔ یہاں پہنچ کر یہ سادہ لوح شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دام تزویر میں پھنس گیا اور متاع ایمان کھو بیٹھا۔ بجائے اس کے کہ یہ شخص فریضہ حج ادا کرتا اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوتا۔ افغانستان واپس چلا گیا۔ اس بات کا علم جب امیر موصوف کو ہوا تو انہوں نے اس معاملہ کو عدالت عالیہ افغانستان کے سامنے پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ عدالت عالیہ نے عبداللطیف کے بیان وعقیدہ کی بناء پر اس کے مرتد ہوجانے کا فیصلہ کیا اور چنانچہ عدالت کے اس فیصلہ کے مطابق عبداللطیف کو سنگسار کر دیا گیا۔ اس اسلامی فیصلے کا اثر ونتیجہ ہے کہ آج تک مملکت افغانستان میں ایک شخص بھی مرزائی نہیں ہوا۔

۱۹۳۴ء میں حکومت افغانستان نے ملا عبدالحکیم قادیانی اور انور علی قادیانی کو مرتد ہونے اور انگریزوں کی جاسوسی کرنے پر پھانسی کی سزا دی۔ ان اسباب ووجوہات کی بناء پر شاید سر ظفر اللہ نے اپنی وزارت خارجہ کے عہد میں پاکستان وافغانستان کو لڑانے کی ناپاک کوشش کی۔ ظفر اللہ کے فاسد خیالات اور مذموم حرکات کی وجہ سے ۱۹۶۷ء میں جب یہ ساؤتھ افریقہ گئے تو وہاں کے مسلمانوں نے ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا اور ظفر اللہ ''گو بیک'' کے نعرے لگائے۔

[2300] ۱۹؍نومبر ۱۹۲۷ء ماریشس (جزیرہ بحیرہ ہند) کے چیف جسٹس نے مرزائیوں کے عقائد باطلہ کی بناء پر ان کے مرتد ہوجانے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

۲۰؍جنوری ۱۹۳۵ء کو مصطفیٰ کمال نے ترکیہ کے علماء کے فتویٰ کی تصدیق کی اور مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

حال ہی میں حجاز، مصر، شام وعراق کی مقتدر حکومتوں نے مرزا قادیانی کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور مقامی قادیانیوں کی املاک کو ضبط کر لیا ہے۔ ۱۹۳۲ء میں ایک مسلمان عورت مسماۃ عائشہ نے اپنے خاوند مسمی عبدالرزاق مرزائی کے خلاف احمد پور شرقیہ کے سول جج کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمہ کی اہمیت کے پیش نظر والی ریاست بہاول پور عالی جناب سر محمد صادق نے مسٹر محمد اکبر صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاول نگر کو بطور اسپیشل جج

خاص بہاول پور میں مقدمہ کی سماعت کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ جج صاحب موصوف نے ۷ر فروری ۱۹۳۵ء کو طویل سماعت کے بعد اپنا تاریخی فیصلہ سنا دیا۔ جس کی گونج سارے ہندوستان میں سنی گئی۔ فاضل جج نے مرزائیوں کو کافر قرار دے کر مسماۃ عائشہ کے نکاح کے فسخ ہو جانے کا حکم دیا۔

۳ر جون ۱۹۵۵ء کو راولپنڈی کے سیشن جج جناب شیخ محمد اکبر نے ایک مسلمان عورت اور مرزائی مرد کے متنازعہ مقدمہ میں مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

زیر نظر کتابچہ عالی جناب شیخ محمد رفیق صاحب گوریجہ سول جج بااختیارات فیملی کورٹ جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ کا فاضلانہ فیصلہ ہے جو موصوف نے مقدمہ تنسیخ نکاح مسماۃ امت الہادی مسلمہ بنام حکیم نذیر احمد برق مرزائی میں صادر فرمایا ہے۔ فاضل جج نے فریقین کے مذہبی عقائد و خیالات کے تفاوت کو قرآن وسنت اور مرزائیوں کی تصنیفات کی روشنی میں واضح کیا ہے۔ یہ فیصلہ انہوں نے مسلسل مطالعہ اور بڑی محنت شاقہ کے بعد کیا ہے۔ اس فیصلہ میں موصوف نے مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے اس نکاح کو غیر قانونی اور غیر مؤثر قرار دیا ہے۔ اس فاضلانہ فیصلہ کا خیر مقدم جس جوش وخروش سے مسلمانوں نے کیا ہے اور ہمارے اخبارات جرائد ورسائل نے پہلے صفحات اور جلی عنوانات کے ساتھ کیا ہے اس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ [2301]

اس فیصلے سے جہاں مسلمانوں میں بے پناہ مسرت ہوئی ہے۔ مرزائیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اس محققانہ فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کرنے کے سلسلے میں ظفر اللہ، ناصر احمد، بھٹو اور قصوری باہم مشورے کر رہے ہیں۔ مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت بڑی بے تابی سے اس اپیل کی منتظر ہے اور اپنے اس یقین کا اظہار کرنا ضروری خیال کرتی ہے کہ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مرزائی قرآن وسنت اور علم ودانش کی روشنی میں اپنا مؤقف نہ آج تک صحیح ثابت کر سکے ہیں اور نہ قیامت تک ثابت کر سکیں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت جناب محمد عثمان صاحب ایڈووکیٹ جیمس آباد کی شکر گزار ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت فاضلانہ بحث کی اور قرآن وسنت کے ناقابل تردید براہین کی روشنی میں مرزائیوں کے خارج از اسلام ثابت کرنے میں فاضل عدالت کو امداد دی۔

’’فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء‘‘ (شعبہ نشر واشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان)

تنسیخ نکاح کا یہ مقدمہ کراچی کی ایک خاتون امۃ الہادی کی طرف سے ایک شخص حکیم نذیر احمد برق (جو ساٹھ سالہ بوڑھا ہے) کے خلاف سول جج جناب شیخ محمد رفیق صاحب گوریجہ کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ (جن کو فیملی کورٹ کے بھی اختیارات حاصل ہیں) جج صاحب کا فیصلہ انگریزی ٹائپ کے ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں احمدیوں کے مذہبی عقائد پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے میں فرقہ احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کی تصانیف سے متعدد اقتباسات کے علاوہ قرآن وحدیث کے بے شمار حوالے دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ اقبالؒ سر امیر علی اور دیگر مسلمان اکابر کی آراء بھی درج کی گئی ہیں۔

[2302] مقدمہ کی بحث کے اہم نکات یہ ہیں:

۱...... کیا عدالت اس مقدمہ کی سماعت کی مجاز ہے؟

۲...... کیا فریقین کی سابقہ مقدمہ بازی کے تصفیہ کے بعد مدعیہ کو مقدمہ دائر کرنے کا حق ہے؟

۳...... کیا مدعیہ شادی کے وقت بالغ تھی؟

۴...... کیا یہ دھوکے کی شادی تھی؟

۵...... کیا فریقین کی شادی غیر قانونی تھی؟

۶...... کیا مدعیہ اپنا نکاح فسخ کرنے کا اعلان کر سکتی ہے؟

۷...... کیا واقعی مدعا علیہ دو سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ دینے میں ناکام رہا؟

۸...... کیا مدعیہ کو خلع لینے کا حق ہے؟ اگر ہے تو کن شرائط پر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تنسیخ نکاح کے مقدمہ کے فیصلہ کے متن کا ترجمہ

(از حریت کراچی)

فیصلہ کا متن:

فیملی سوٹ نمبر ۹/ ۱۹۶۹ء

مسماۃ امۃ الہادی دختر سردار خان — مدعیہ

بنام

حکیم نذیر احمد برق — مدعا علیہ

فیصلہ:

مدعیہ نے یہ مقدمہ مدعا علیہ کے ساتھ اپنے نکاح کی تنسیخ کے لئے مندرجہ ذیل امور کی بناء پر دائر کیا ہے۔

یہ کہ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۹ء کو جب مدعیہ کی عمر بمشکل ساڑھے چودہ برس تھی اس کے والد نے محمڈن لاء کے تحت اس کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ کر دی۔ مدعیہ کا والد ایک ضعیف شخص ہے اور [2303] اپنا ذہنی توازن کھو چکا ہے اور اپنی روزی کمانے کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے مدعیہ اور اس کے دوسرے بہن بھائیوں کی پرورش اس کے بڑے بھائی نے کی جو سرکاری ملازم ہے۔ مدعیہ کا والد مدعا علیہ کے روحانی اثر میں ہے۔ جس کی عمر ساٹھ سال ہے اور جو خود کو ایک ایسا مذہبی مصلح قرار دیتا ہے جس کے روابط اللہ تعالیٰ سے ہیں۔ مدعیہ کا والد عرصے سے مدعا علیہ کے ساتھ ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے اور مذہبی اختلافات کے باعث اس کے تعلقات کنبے کے دوسرے افراد کے ساتھ خوشگوار نہیں ہیں۔ مدعیہ اپنے بھائی کے ساتھ کنری میں رہائش پذیر تھی اور وہ اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے گئی تھی۔ جب مؤخر الذکر نے اس کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ کر دی۔ شادی کے فوراً بعد مدعیہ اپنی ماں کے پاس واپس آ گئی اور اسے دھوکے کی اس شادی اور اس سے اپنی ناراضگی کے بارے میں مطلع کیا۔ مدعا علیہ اور مدعیہ کے درمیان میاں بیوی کے تعلقات ابھی تک قائم نہیں ہوئے تھے۔ مدعا علیہ ساٹھ سال کی عمر کا ایک بوڑھا شخص ہے اور مدعیہ کی برادری کا آدمی نہیں ہے۔ ان کے درمیان مذہبی اختلافات کے علاوہ مدعا علیہ اور مدعیہ کے بھائی میں شادی کی بناء پر طویل عرصہ تک فوجداری مقدمہ بازی ہوتی رہی ہے اور یہ کہ مدعیہ اس شادی کے نتیجہ میں مدعا علیہ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ مدعا علیہ نے دو سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ بھی نہیں دیا ہے۔ یہ کہ مدعیہ اب سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے۔ وہ اس عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے اور اب اس نے اس مقدمے کے ذریعے اپنا حق بلوغت استعمال کیا ہے یہ کہ بصورت دیگر بھی فریقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی اور ناجائز ہے۔ کیونکہ مدعیہ سنی مسلمان ہے اور مدعا علیہ احمدی (قادیانی) ہے۔

مدعا علیہ نے اس مقدمے کی سماعت کی مخالفت متعدد وجوہ کی بناء پر کی جو اس کے تیرہ صفحات پر مشتمل تحریری بیان میں شامل ہیں۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ یہاں اس تحریری بیان کو دوبارہ پیش کروں۔ کیونکہ اس سے فیصلہ غیر ضروری طور پر طویل ہو جائے گا۔ تاہم اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کے تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ اس نے عمر کے بارے میں بھی مدعیہ کے بیان اور مدعیہ کی رہائش کے سوال پر عدالت کے دائرہ اختیارات کو چیلنج کیا ہے اور حق زناشوئی دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مدعا علیہ نے مدعیہ کے والد سے اپنے تعلقات کی تفصیلات بھی [2304] بیان

کی ہیں اور اپنے مذہبی عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ فریقین کے درمیان یہ شادی قانونی ہے۔ فیصلہ میں مناسب موقع پر مدعا علیہ کے مؤقف سے بحث کی جائے گی۔

فریقین کے بیانات کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور تصفیہ طلب قرار پاتے ہیں:

۱...... آیا عدالت کو اس مقدمے کی سماعت کا اختیار نہیں ہے؟

۲...... آیا فریقین کے درمیان سابقہ مقدمہ بازی کا تصفیہ ہو جانے کے باعث اب مدعیہ کو یہ مقدمہ دائر کرنے کا حق پہنچتا ہے؟

۳...... آیا مدعیہ شادی کے وقت نابالغ تھی؟

۴...... آیا مدعیہ کے والد نے مدعا علیہ کے ساتھ اس کی شادی دھوکہ سے کی تھی؟

۵...... آیا فریقین کے درمیان یہ شادی غیر قانونی تھی؟

۶...... آیا مدعیہ کو حق حاصل ہے کہ وہ مدعا علیہ کے ساتھ اپنا نکاح فسخ کرنے کا اعلان کرے؟

۷...... آیا مدعا علیہ دو سال سے زائد عرصے تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ دینے میں ناکام رہا ہے؟

۸...... آیا مدعیہ کو خلع لینے کا حق حاصل ہے اور اگر ہے تو کن شرائط پر؟

میں نے فریقین کے وکلاء کے دلائل سنے ہیں اور مدعا علیہ کا مؤقف بھی جو اس نے خود پیش کیا سنا ہے۔ مدعیہ کے فاضل وکیل مسٹر محمد عثمان نے مذہب اور قانون کے بارے میں کئی کتابوں کے حوالے دیئے۔ جن کا تذکرہ میں فیصلے میں کروں گا۔ دلائل کی سماعت اور مقدمے کے شواہد پر غور کرنے کے بعد میں نے مندرجہ نتائج اخذ کئے ہیں۔

مسئلہ نمبر:۱

مدعیہ نے اپنی درخواست میں اور عدالت کے روبرو اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ سامارو میں رہائش پذیر ہے۔ مدعا علیہ نے اس کی نہ تو اپنے تحریری بیان میں تردید کی ہے اور نہ عدالت کے روبرو اسے چیلنج کیا ہے۔ اپنے تحریری بیان کے پیراگراف نمبر۱۲ میں مدعا علیہ نے اعتراف کیا ہے[2305] کہ مدعیہ سامارو میں اپنے بھائی کے پاس رہائش پذیر رہی ہے۔ اس لئے مدعیہ کی عمومی رہائش گاہ وہ جگہ تصور کی جائے گی جہاں وہ واقعی رہ رہی ہے نہ کہ وہ جگہ جہاں اس کا باپ رہتا ہے۔ مغربی پاکستان فیملی کورٹ رولز مجریہ ۱۹۶۵ء کے ضابطہ نمبر۶ کے تحت جس جگہ مدعی رہائش پذیر ہو۔ اس کی عدالت کو تنسیخ نکاح کے مقدمے کی سماعت کا حق حاصل ہے۔ سامارو یقیناً اس عدالت کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے اور یہ عدالت زیر نظر مقدمے کی سماعت اور اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ چنانچہ زیر بحث مسئلے کا تصفیہ مدعیہ کے حق میں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر:۲

اس مسئلہ کے تصفیہ کی ذمہ داری مدعا علیہ پر ہے۔ جس نے اپنے مؤقف کی حمایت میں کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کسی عدالت کا کوئی فیصلہ پیش نہیں کر سکا ہے کہ اب اس مقدمہ کو دوبارہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ اس ضمن میں مدعا علیہ کا موقف بے جان ہے اور اس میں کوئی وزن نہیں۔ اس لئے اس مسئلے کا فیصلہ مدعا علیہ کے خلاف کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر:۵

یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اگر اس کا فیصلہ مدعیہ کے حق میں ہو جائے تو پھر اس مقدمے کے فیصلے کے لئے دوسرے امور پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ فریقین کے فاضل وکلاء نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مدعا علیہ حکیم نذیر احمد نے اپنے وکیل مسٹر لطیف کی اعانت کے بغیر ہی اس مسئلہ کے قانونی پہلو پر پورے مذہبی جوش وخروش کے ساتھ اپنی خود وکالت کی۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل مسٹر لطیف نے مغربی پاکستان فیملی کورٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ء کی دفعہ ۲۳ پر انحصار کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اس عدالت کو شادی کے قانون جواز کی سماعت کا اختیار نہیں۔ کیونکہ یہ شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت انجام پائی تھی۔

دفعہ ۲۳ میں کہا گیا ہے۔

[2306] ’’کوئی فیملی کورٹ کی شادی کے جواز پر غور نہیں کرے گی جو مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے مطابق رجسٹر کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں متذکرہ عدالت کے لئے کوئی شہادت بھی قابل قبول نہیں ہوگی۔‘‘

متذکرہ دفعہ ۲۳ کا احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنے پر اس کی زبان ہی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شادی کے جواز پر غور کرنے کے سلسلہ میں پابندی صرف اس صورت میں ہے جب کوئی شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت ہوئی ہو۔ اس لئے دفعہ ۲۳ کے مندرجات کا سہارا لینے سے پہلے مدعا علیہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ فریقین کی شادی مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تقاضوں کے مطابق ہوئی تھی۔ مسلم لاز آرڈیننس کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ نمبر ۲ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس کا اطلاق پاکستان کے تمام مسلمان شہریوں پر ہوتا ہے۔ متذکرہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ کے تحت صرف وہ شادیاں رجسٹر کی جا سکتی ہیں جو مسلم لاز کے تحت انجام پائی ہوئی ہوں اور

آرڈیننس کی دفعہ نمبر۵ کی ذیلی دفعہ نمبر۱ میں کہا گیا ہے۔

’’ہر وہ شادی جو مسلم لاز کے تحت انجام پائی ہو۔ اس آرڈیننس کے مندرجات کے مطابق رجسٹر کی جائے گی۔‘‘

مسلم فیملی لاء کے تحت کسی مخالف فرقے کے شخص کے ساتھ شادی کرنے کے سلسلے میں ایک مسلمان کے غیر محدود اختیار پر پابندیاں عائد ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم پابندی فریقین کا مذہب یا عقائد ہیں۔ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ شادی کر سکتے ہیں اور تھوڑا بہت فقہی مسلک کا اختلاف کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ فقہ حنفی میں ایک مرد کسی عورت یا کتابیہ سے شادی کر سکتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان عورت مسلمان مرد کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کر سکتی۔ ایک مسلمان عورت کسی کتابی سے بھی شادی نہیں کر سکتی اور کسی بھی غیر مسلم سے جن میں عیسائی، یہودی یا بت پرست شامل ہیں اس کی شادی ناجائز ہوگی۔ مدعیہ کے فاضل وکیل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان شادی غیر مؤثر ہے۔ [2307] کیونکہ موخرالذکر قادیانی (احمدی) غیر مسلم ہے۔ اس لئے اب یہ سوال تصفیہ طلب ہے کہ آیا فریقین کے درمیان شادی مسلم لاز کے تحت ہوئی ہے اور چونکہ یقینی طور پر یہ شادی مسلم لاء کے تحت جائز نہیں ہے۔ اس لئے مقدمے کے اس پہلو کا تفصیلی جائزہ لینا اور بھی ضروری ہوگیا ہے۔ اس ضمن میں کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے یہ پتہ چلانا ضروری ہے کہ دونوں فریق مسلمان ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ عدالت فریقین کے بارے میں چھان بین کر سکتی ہے۔ فیملی کورٹس ایسے ہی معاملات کا تعین کرنے کے لئے خاص طور پر تشکیل دی گئی ہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ فریقین کے درمیان شادی کے جواز کی چھان بین کی جاسکتی ہے۔

مدعیہ کے بیان کے مطابق مدعا علیہ کے ساتھ اس کی شادی غیر مؤثر ہے۔ اس لئے اگر قانون کی نظر میں بھی نکاح غیر مؤثر ہے اور ایسا نکاح جو غیر قانونی طور پر مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت رجسٹر کیا گیا۔ کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ فیملی کورٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت مانع نہیں ہوسکتا۔ میں قانون کی اس تعبیر سے متفق ہوں اور یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ دفعہ ۲۳ کے تحت جو ممانعت کی گئی ہے اس کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جائز مسلم شادی کو مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے تحت درج کیا گیا ہو اور اس مقصد کے تحت عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ آیا فریقین کے درمیان جو نکاح ہوا ہے وہ وجود بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ میں ترمیمی آرڈیننس مجریہ

۱۹۶۹ء کے ذریعے ترمیم کردی گئی ہے۔ جس کے تحت کلاز نمبرے کے شیڈول میں اضافہ کیا گیا ہے اور شادیوں کے جواز کے مقدمات کی سماعت کے لئے خصوصی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس اضافے کے پیش نظر میری رائے یہ ہے کہ مغربی پاکستان فیملی کورٹ آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۲۳ اس حد تک بالواسطہ طور پر منسوخ کردی گئی ہے۔ اب اس امر کا جائزہ لینے سے پہلے کہ آیا مدعا علیہ ایک غیر مسلم ہے۔ میں مغربی پاکستان کے خلاف آغا شورش کاشمیری کی رٹ درخواست نمبر ۹۳۷ (۱۹۶۸ء)[2308] کے ضمن میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ججوں کے ان مشاہدات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جن میں قرار دیا گیا ہے کہ عدالت یہ تعین کرسکتی ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اگر اس سلسلے کا تعلق کسی طور جائیداد یا کسی منصب کے حق سے ہو۔ یہ مشاہدات زیر بحث مقدمہ میں میری تائید کرتے ہیں کہ عدالت یہ چھان بین کرنے کی مجاز ہے کہ مدعا علیہ قادیانی (احمدی) ہونے کی وجہ سے مسلمان ہے یا نہیں۔ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے رٹ درخواست نمبر ۹۳۷ (۱۹۶۸ء) میں جو مشاہدات پیش کئے تھے اور جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

''۲۴۔ جہاں تک تجارت اور پیشے کی آزادی اور تقریر کی آزادی سے متعلق بنیادی حقوق ۸ اور ۹ کا تعلق ہے وہ ہنگامی حالات کے اعلان کی وجہ سے معطل ہوگئے ہیں۔ مذہب پر عمل اور اس کے اعلان کی آزادی ہے۔ لیکن اس پر عمل کا مسئلہ قانون امن عامہ اور اخلاقیات کے تابع ہے۔ اس لئے یہ قطعی نہیں ہے۔ قانون کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کے لئے یہی آزادی تسلیم کی گئی ہے جو قانون امن عامہ اور اخلاقیات کے تقاضوں کے تابع ہے۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل کے تمام دلائل کا لب لباب یہ ہے کہ احمدی اسلام کا فرقہ نہیں ہے اور یہ بات کہنے کی ضمانت درخواست گزار کو آئین کی رو سے حاصل ہے۔ لیکن فاضل وکیل یہ حقیقت نظرانداز کر گئے ہیں کہ پاکستان کے شہریوں کی حیثیت سے احمدیوں کو بھی یہ آئینی ضمانت اور آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے اسلام کے دائرے میں ہونے کا اعلان کریں۔ درخواست گزار دوسروں سے وہ حق کیوں کر چھین سکتا ہے۔ جو وہ خود اپنے لئے طلب کرتا ہے۔ یہ بات ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ وہ یقیناً انہیں دھمکا نہیں سکتا۔ اس وقت تصفیہ طلب بات یہ ہے کہ درخواست گزار اور ان کے دوسرے ہم خیال قانونی طور پر احمدیوں کو یہ ماننے سے کیونکر روک سکتے ہیں کہ اسلام کے دوسرے فرقوں کے نظریاتی اختلافات کے باوجود اسلام کے اتنے ہی اچھے پیرو ہیں۔ جتنا کہ کوئی اور شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے اس سوال کا جواب درخواست گزار کے[2309] وکیل نے بڑی صفائی سے نفی میں دیا کہ آیا ایسا کوئی مقدمہ یا اعلان جائز ہوگا۔ جس کے ذریعہ یہ طے کیا جائے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں یا جس کے

ذریعے سے احمدیوں کوخودکومسلمان کہنے سے روک دیا جائے۔ یہ بات قابل اطمینان ہےاور یہ مجرد سوال اس وقت تک نہیں اٹھایا جانا چاہئے جب تک اس کا کوئی تعلق کسی جائیداد یا منصب کے حق سے نہ ہو۔ایسی صورت میں ایک دیوانی مقدمہ جائز ہوگا۔مؤخرالذکر کی معروف شکلوں کا تعلق سجادہ نشین یا خانقاہ کے متولی کے عہدوں اور ایسے دوسرے اداروں سے ہے جن میں بعض اوقات مذہبی عقائد ان عہدوں پر فائز ہونے کی بنیادی شرط ہوتے ہیں۔ ہمارے مقاصد کے تحت سب سے موزوں مثال آئین کا آرٹیکل نمبر۱۰ ہے۔جس کے مطابق دوسری خصوصیات کے علاوہ صدارتی انتخابات کے امیدوار کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔صدارتی انتخاب کے ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ء کی دفعہ۸ کے تحت ریٹرنگ افسر کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے سرسری تحقیقات کرے کہ کوئی صدارتی امیدوار آئین کے تحت صدر منتخب ہونے کا اہل ہے۔اس میں یہ تحقیقات بھی شامل ہے کہ متذکرہ امیدوار مسلمان ہے۔اگر کسی امیدوار کے کاغذات نامزدگی اس لئے مسترد کردیئے جائیں کہ وہ مسلمان نہیں تو پھر الیکشن کمیشن کے روبرو اپیل کی جاسکتی ہےاور اس قسم کی اپیل پر کمیشن جو بھی فیصلہ دے گا وہ قطعی ہوگا۔آئین کے آرٹیکل نمبر۱۷۱ میں مزید کہا گیا ہے کہ انتخاب کے سلسلے میں کسی تنازعہ کا تصفیہ صرف طے شدہ طریق کار کے مطابق یا اس مقصد کے لئے قائم شدہ ٹریبونل کے ذریعے ہوگا۔کسی اور طریق سے نہیں۔آرٹیکل کے کلاز نمبر۲ میں کہا گیا ہے کہ:''جب کسی شخص کے صدر منتخب ہونے کا اعلان کردیا جائے تو انتخاب کے جواز کو کسی بھی طرح کسی بھی عدالت یا اتھارٹی کے روبرو زیر بحث نہیں لایا جاسکے گا۔''

اس طرح یہ بات ظاہر ہے کہ صدارتی انتخاب کے لئے بھی اس بات کا قطعی تعین کرنے کی غرض سے خصوصی اختیارات وضع کئے گئے ہیں کہ امیدوار مسلمان ہیں یا نہیں اور دیوانی عدالت کا دائرۂ اختیار محدود کردیا گیا ہے۔

[2310] اب ہم ہر اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ زیر بحث مقدمہ میں فریقین کے درمیان ہونے والی شادی مسلم شادی نہیں ہے۔کیونکہ مدعیہ کے بیان کے مطابق مدعا علیہ قادیانی (احمدی) عقائد کا پیرو ہونے کے سبب غیر مسلم ہے۔اس سلسلہ میں صرف ایک نقطہ غور طلب ہےاور وہ یہ ہے مدعا علیہ مسلمان ہے یا نہیں۔ جہاں تک مدعیہ کا تعلق ہے وہ حنفی (سنی) مسلم ہے جب کہ مدعا علیہ نے خود اقرار کیا ہے کہ وہ قادیانی (احمدی) ہے۔

مدعا علیہ کے عقیدے اور اس کے مذہب کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے کے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بیان کے ضروری حصے اور اس کے خطوط اور بعض دوسری

تحریریں پیش کردی جائیں، اپنے بیان ایکس ۲۹ میں مدعا علیہ کہتا ہے: ''میں احمدی فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ۸/نومبر ۱۹۶۵ء سے خلیفہ ہوں اور اسی وقت سے سردار محمد خان میرا پیروکار ہے۔ میں مرزاغلام احمد قادیانی کا تیسرا خلیفہ ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ سردست احمدی جماعت کے خلیفہ مرزا ناصر احمد ایم.اے ہیں۔ جو مرزاغلام احمد کے دوسرے خلیفہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ مرزاغلام احمد کے دوسرے خلیفہ بشیر الدین احمد تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنی درخواست کے پیراگراف نمبر۳ میں میں نے بیان دیا تھا کہ مدعیہ کا باپ اسلام کے سنی فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ میں مرزاغلام احمد قادیانی کا سچا پیروکار ہوں اور ان کی تعلیمات پر مکمل ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے مرزاغلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔''

''یہ حقیقت ہے کہ میں نے ایک خط میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کے مطالعہ سے مجھ پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ ۱۳۹۹ھ میں رمضان کے مہینے میں دوشنبے کی کسی شب کو مجھے امتی نبی اور رسول بنایا جائے گا۔ میں نے ایک ایکس ۳۴ اور خط میں لکھا ہے کہ عرش پر اور آسمان پر میرا حقیقی نام محمد احمد ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ مرزاغلام احمد میری روحانی ماں اور حضرت محمد ﷺ میرے روحانی باپ ہیں اور میں ان کا مکمل روحانی بیٹا ہوں۔

[2311] مجھے مرزاغلام احمد کی تحریروں پر ایمان ہے...... میں اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ مرزاغلام احمد نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزاغلام احمد نے خود کو امتی نبی اور رسول قرار دیا تھا...... یہ حقیقت ہے کہ ۵/مارچ ۱۹۰۸ء کے ''بدر'' کے شمارے میں مرزاغلام احمد کا ایک دعویٰ شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ نبی اور رسول ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ دعویٰ امتی نبی یا رسول کی حیثیت سے نہیں کیا تھا۔ میں نے مرزا بشیر الدین کی کتاب ''حقیقت النبوۃ'' پڑھی ہے۔ جس میں مرزاغلام احمد کو مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی قرار دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص نبی کے منصب کا منکر ہوتا ہے۔ وہ کافر قرار پاتا ہے۔ میں نے مرزا بشیر الدین کی کتاب آئینہ صداقت پڑھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو شخص حضرت مرزاغلام احمد کی نبوت پر یقین نہیں رکھتا۔ وہ قطع نظر اس کے کہ اس نے ان کا نام سنا ہے یا نہیں۔ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا فضل احمد ولد مرزاغلام احمد نے مرزاغلام احمد کی بیعت نہیں کی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ مرزاغلام احمد نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ اپنے عقیدے کے مطابق ہم ان لوگوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے جو مرزاغلام احمد کی نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق مرزاغلام احمد کی پیروکار کسی عورت کی شادی کسی ایسے شخص سے نہیں ہوسکتی جو ان کے پیروکار نہیں۔''

اگزبٹ ۳۶ میں مدعا علیہ کہتا ہے: ’’علیم وحکیم خداتعالیٰ نے اپنے کل وعدوں وغیرہ اورازلی وابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق مجھ عاجز ۷-۱۹۶-۱۲-۳۱ کو بروز اتوار اپنے الہامات کے ذریعے یہ علم بخشا کہ ہم نے اپنے ازلی وابدی ارادوں وغیرہ کے مطابق ۲۷ر رمضان کی شب شنبہ ۲۹، ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی رات میں اپنے عرش بریں پر اور کل آسمانوں پر ایک اعلان کر کے یہ حقیقت ظاہر کر دی ہے کہ برق عرش کو (یعنی مدعا علیہ) آج کی رات سے محمد مصطفیٰﷺ اور احمد قادیانی کی نبوت ورسالت وغیرہ ظلی وبروزی راہ سے عطا کر کے ان کو روحانی طور پر احمد رسول اللہ اور محمد رسول اللہ ہونے کا کل شرف دے دیا ہے۔ بعدہ یہ علم ملا کہ[2313] ہم نے حضرت محمد رسول اللہ، احمد رسول اللہ کا شمس الانبیاء ہونا کل دنیا پر ظاہر وباہر کرنے کے لئے مجھے قمر الانبیاء یعنی کل رسولوں کا چاند ہونے کا مقام ومرتبہ عطاء کر دیا ہے۔‘‘

اگزبٹ ۳۸ میں مدعا علیہ کہتا ہے: ’’میں عاجز آپ لوگوں کے نزدیک تو سب انسانوں سے ہر طرح بدترین ہوں اور آپ لوگ مجھ کو ہر طرح سے تباہ وبرباد کرنا، عین نیکی کا کام اور بہت بڑا ثواب وغیرہ جانتے ہیں۔ مگر خدا اور رسول کے نزدیک چونکہ خدا اور رسول کا بہت ہی شاندار غیر معمولی خلیفہ اور امام الزمان اور پندرھویں صدی ہجری کا مجدد اور کل روحانی آسمانوں وغیرہ کا شہنشاہ اور حضرت رسول وغیرہ کا کامل اور جامع بروز مظہر ومثیل وغیرہ ہوں۔‘‘

اگزبٹ ۳۴ میں مدعا علیہ کہتا ہے: ’’مرزا غلام احمد قادیانی میرے نزدیک بروزی وظلی طور پر وہ کچھ تھے۔ جو حضرت رسول عربی تھے۔ میں عاجز بروزی اور ظلی طور پر وہی کچھ ہوں جو کہ حضرت مرزا صاحب تھے۔ آنحضرت میرے لئے روحانی طور پر باپ ہیں اور حضرت مرزا صاحب روحانی طور پر ماں ہیں اور میں ان دونوں سے پیدا ہونے والا کامل اور جامع روحانی بیٹا ہوں اور خدا تعالیٰ کے عرش اور آسمانوں پر میرا اصل نام محمد احمد ہے۔‘‘

مدعا علیہ نے اعتراف کیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے۔ اس لئے یہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیروی کرنے اور ان کی تعلیمات پر ایمان رکھنے کے باوجود مدعا علیہ کو مسلمان تصور کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لئے احمدیوں کی تاریخ کی چھان بین کرنا غیر ضروری نہ ہوگا۔

احمدیت کی تاریخ[2312]

اس فرقے کو سمجھنے کے لئے اس دور کا جائزہ لینا پڑے گا۔ جس میں یہ فرقہ معرض وجود

میں آیا تھا۔ مرزا غلام احمد اس تحریک کے بانی تھے۔ ان کے والد مرزا غلام مرتضٰی سکھ دربار میں تھے۔ مرزا غلام احمد ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں (قادیان) میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور وہ صرف عربی، فارسی اور اردو پڑھ سکتے تھے۔ ۱۸۶۴ء میں وہ کلرک کی حیثیت سے ڈسٹرکٹ کورٹ سیالکوٹ میں ملازم ہوئے۔ جہاں وہ چار سال کام کرتے رہے۔ بعد ازاں انہوں نے ملازمت چھوڑ دی اور اپنا وقت تصنیف وتالیف اور مذہبیات کے مطالعے میں صرف کرنے لگے، مارچ ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ خدا کی طرف سے انہیں الہام ہوا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اس سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے برصغیر غیر ملکیوں کی محکومی میں آ گیا تھا۔ مسلمانوں نے اس خطہ زمین پر آٹھ سو سال سے زائد مدت تک حکمرانی کی تھی اور معاشرے پر ان کے اثرات، کلچر پر ان کی چھاپ اور نظم ونسق میں ان کی اصلاحات ابھی تک تازہ تھیں۔ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ انحطاط کے اندرونی عمل کے علاوہ جو ان کے اقتدار کی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا بعض ایسی طاقتیں بھی ان کے درپے ہو گئی تھیں۔ جن پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ جو عالمی سطح پر کام کر رہی تھیں۔ مغرب میں عیسائیت اسلام کے خلاف سرگرم عمل تھیں۔ مشرق وسطٰی میں عرب معاشرہ جو کسی زمانہ میں اپنی خوش بختی سے اسلام کا گہوارہ بنا۔ مکہ میں پیدا ہوا، مدینہ میں پروان چڑھا۔ دمشق میں روبہ زوال ہوا اور بغداد میں اس کی قبر کھد گئی۔ یہاں نظریئے اور عمل کا ایک ایسا ملغوبہ تیار ہوا جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ مسلمانوں کا نظریاتی انتشار شروع ہو چکا تھا اور اس سے برصغیر ہندوستان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ غیر ملکی جو یہاں تجارت کے لئے تھے، یہیں رہ پڑے۔ انہوں نے حصول اقتدار کے لئے سازشیں اور ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور بالآخر [2314] اپنی حکومت قائم کر لی۔ مسلمان اس ملک کی دوسری قوموں پر اب بھی فوقیت رکھتے تھے اور وہ اس ملک پر دوبارہ حکمرانی کرنے کے خواہش مند تھے۔ اس صورتحال نے غیر ملکیوں کے ذہنوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور انہوں نے سوچا کہ جب تک مسلمانوں کو بالکل قلاش نہ کر دیا جائے ان غیر ملکیوں کے اقتدار کو دوام نہ مل سکے گا۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف

۱؎ مدعا علیہ قادیانی کا یہ بیان قادیانی کذب کا شاہکار ہے کہ مرزا ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا۔ قادیانی گروہ اپنے چیف گرو مرزا قادیانی کی ''اسی سال عمر پاؤں گا'' کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوا۔ ورنہ خود مرزا قادیانی نے کتاب البریہ میں صاف طور سے لکھا ہے کہ میں ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا تھا۔

اپنی عالمگیر سلطنت اور صنعتی اعتبار سے انتہائی ترقی یافتہ معیشت کے تمام وسائل استعمال کرنے شروع کر دیئے اور دغا فریب کا کوئی حربہ باقی نہ رہنے دیا۔ ہندو آبادی نے بھی اپنے مفادات غیر ملکیوں سے وابستہ کر لئے اور ان ہی مسلمانوں میں کچھ میر جعفر اور میر صادق میسر آ گئے۔ مسلمانوں نے غیر ملکی تسلط کے خلاف سرفروشانہ جدوجہد کی لیکن وہ اس سیلاب کے آگے بند نہ باندھ سکے۔ انیسویں صدی کے وسط میں سارا برصغیر برطانیہ کے زیرنگین آ چکا تھا۔ غیر ملکی حکومت کے جلو میں عیسائی مشنری بھی برصغیر میں پہنچے اور اس کے بعد مسلمانوں کے لئے ابتلاء کا ایک طویل اور صبر آزما دور شروع ہو گیا۔

انگریزوں کے آلہ کار

عیار انگریز اس بات سے آگاہ تھے کہ برصغیر کے مسلمان مذہب کے بارے میں بے حد حساس ہیں اور یہ صرف اسلام ہی تھا جس نے انہیں متحد کر کے ایک عظیم طاقت بنا دیا تھا۔ اس لئے انگریزوں نے سوچا کہ اگر کسی طرح مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے تو انہیں غلام بنانا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ انگریزوں کو مرزا غلام احمد میں وہ تمام خصوصیات مل گئیں جو مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں۔ مرزا غلام احمد نے انگریزوں کی حمایت میں مسلمانوں کے درمیان پھوٹ اور بے اعتمادی کی فضا پیدا کرنی شروع کر دی۔ یہ بات ثبوت کی محتاج نہیں کہ مرزا غلام احمد مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لئے انگریزوں کے آلہ کار تھے۔ مسٹر جسٹس منیر احمد مسٹر جسٹس کیانی نے بھی ۱۹۵۳ء میں پنجاب کے فسادات کے متعلق اپنی رپورٹ میں جو عام طور پر منیر رپورٹ کہلاتی ہے۔ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

[2315] اپنی کتاب (تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۱) میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں: ''میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے، غلط خیالی جہاد وغیرہ دور کروں۔''

(شہادت القرآن ص ۳، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰، اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق) میں وہ کہتے ہیں: ''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ

خداتعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔''

ایک اور مقام پر وہ کہتے ہیں: ''میں ایسی کتابیں فارسی، عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں۔ جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خداتعالیٰ کے گنہگار ہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ اور دلی جانثار ہو جائیں...... کیونکہ یہ گورنمنٹ ہمارے مال اور خون اور عزت کی محافظ ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۴۰)

ایک اور جگہ وہ لکھتے ہیں: ''میں یہ بات زور دے کر کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں صرف میرا فرقہ ایسا تھا جو برطانوی حکومت کا انتہائی وفادار اور اطاعت شعار رہا اور کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہئے جس سے برطانوی حکومت کو اپنا کام چلانے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو۔''

۱۹/اکتوبر ۱۹۱۵ء کے الفضل میں انہوں نے لکھا ہے: ''برطانوی حکومت احمدیوں کے لئے ایک نعمت اور ڈھال ہے اور صرف اسی کے سائے میں وہ پھل پھول سکتے ہیں...... ہمارے مفادات اس حکومت کے تحت بالکل محفوظ ہیں...... جہاں جہاں برطانوی حکومت کے قدم پہنچتے ہیں ہمارے لئے اپنے عقائد کی تبلیغ کا موقع نکل آتا ہے۔''

[2316](تبلیغ رسالت ج۶، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۷۰) میں وہ کہتے ہیں: ''میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔''

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد نے محض اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں میں انتشار وافتراق پھیلانے کا کھلا لائسنس حاصل کر لیا تھا۔ اپنی تحریروں میں انہوں نے خود اس بات کی شکایت کی ہے کہ انہیں برطانوی سامراج کا ایجنٹ قرار دیا جاتا ہے۔

ان حالات سے بحث کہ جن کے تحت یہ (احمدی) تحریک پروان چڑھی۔ معلوم کرنا ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کی ضروری شرائط کیا ہیں۔ امیر علی اپنی کتاب محمڈن لاء میں لکھتے ہیں:

''کوئی شخص جو اسلام لانے کا اعلان کرتا یا دوسرے لفظوں میں خدا کی وحدت اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلم لاء کے تابع ہے۔''

ہر وہ شخص جو خدا کی وحدت اور رسول عربی ﷺ کی پیغمبری پر ایمان رکھتا ہے دائرہ اسلام میں آجاتا ہے۔

سر عبدالرحیم اپنی کتاب ’’محمڈن جورسپروڈنس‘‘ میں لکھتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ خدائے واحد کی حاکمیت اور محمد ﷺ کے نبی کی حیثیت سے مشن کی صداقت پر مشتمل ہے۔ انہی آراء کا اظہار متعدد دوسری کتابوں میں کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں مسلمان ہونے کی شرائط سورۃ النساء میں درج کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ پر اس کے رسول پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسول کا اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔ (النساء:۱۳۶)

[2317] قرآن مجید کی متذکرہ بالا آیت میں واضح طور پر سابق پیغمبروں، آسمانی صحیفوں اور رسول پاک اور ان کی کتاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں کہیں بھی مستقبل کے پیغمبروں اور ان کی کتب کا حوالہ موجود نہیں۔ اس سے اس کے سوا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور ان پر جو کتاب نازل ہوئی وہ آخری کتاب ہے۔ یہی بات سورہ احزاب میں زیادہ زور دے کر کہی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ کے پیغمبر اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔‘‘ (۴۰،۳۳)

خود رسول پاک ﷺ نے بھی کئی حدیثوں میں صورتحال کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

الف...... جب بنی اسرائیل میں کسی نبی کا انتقال ہوا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ گیا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (بخاری)

ب...... رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ میرے بعد کوئی رسول ﷺ یا نبی نہیں آئے گا۔ (ترمذی)

ج...... میں آخری نبی ﷺ ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ)

قرآن پاک اور رسول اکرم ﷺ کے مندرجہ بالا ارشادات کے بعد یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ مدعا علیہ نے خود کو (نعوذ باللہ) پیغمبروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے اور اس کے ممدوح مرزا غلام احمد نے بھی اپنے پیغمبر نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں مدعا علیہ کے عقائد کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں جو اس کے بیان اور خطوط میں درج ہیں۔ احمدیوں اور مسلمان کے واضح اختلافات پر روشنی ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد کے نام نہاد انکشافات میں سے بعض کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص۹۶،خزائن ج۱۷ص۲۵۴) میں وہ کہتے ہیں: [2318] ''مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد''میں، میں آنحضرتﷺ کا شریک ہوں۔
ایک اور جگہ انہوں نے کہا ہے:''میں مسیح موعود ہوں۔''
(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۳۹،خزائن ج۳ص۱۲۲)
(معیارالاخیار ص۱۱،مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸) پر وہ کہتے ہیں:''میں مہدی ہوں اور کئی پیغمبروں سے برتر ہوں۔''
سیالکوٹ کی تقریر میں (ص۳۳،خزائن ج۲۰ص۲۲۸) پر وہ دعویٰ کرتے ہیں:''میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور مہدی ہوں اور ہندوؤں کے لئے کرشن۔''
(حقیقت الوحی ص۳۹۱،خزائن ج۲۲ص۴۰۶) پر وہ لکھتے ہیں:''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔''
اسی کتاب میں (ص۹۹،خزائن ج۲۲ص۱۰۲) پر وہ کہتے ہیں:''خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ لو لاك لما خلقت الافلاك (اگر تم پیدا نہ ہوتے تو میں آسمان اور زمین تخلیق نہ کرتا)''
وہ پھر (حقیقت الوحی ص۸۲،خزائن ج۲۲ص۸۵) پر کہتے ہیں:''خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ وما ارسلنك الا رحمة للعالمین (خدا نے تمہیں زمین پر رحمت بنا کر بھیجا ہے)''
اسی کتاب کے (ص۱۰۷،خزائن ج۲۲ص۱۱۰) پر وہ مزید کہتے ہیں:''خدا نے مجھ سے کہا انك لمن المرسلین (یقیناً تم رسول ہو)''
[2319] اسی طرح (تذکرہ ص۳۵۲طبع۳) پر وہ مزید کہتے ہیں:''مجھے الہام ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے یاایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً(اے لوگو!دیکھو میں تم سب کے لئے رسول ہوں)''
(حقیقت الوحی ص۱۷۹،خزائن ج۲۲ص۱۸۵) پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے:''کفر کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اسلام پر ہی یقین نہ رکھے اور رسول پاک حضرت محمدؐ کو خدا کا پیغمبر تصور نہ کرے۔ کفر کی ایک دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی شخص مسیح موعود پر ایمان نہ لائے اور اس کی صداقت کا قطعی ثبوت مل جانے کے باوجود اسے جعل ساز قرار دے۔ حالانکہ خدا اور اس کا رسول اس کی حقانیت کی گواہی دے چکے ہیں اور جس کے متعلق سابق پیغمبروں کے مقدس صحیفوں میں بھی تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ جو خدا اور اس کے پیغمبر کا فرمان مسترد کرتا ہے وہ کافر ہے۔ غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی زمرے میں آتے ہیں۔''
(حقیقت الوحی ص۱۶۳،خزائن ج۲۲ص۱۶۷) پر وہ کہتے ہیں:''جو شخص مجھ پر ایمان نہیں

رکھتا وہ مسلمان نہیں۔‘‘

مرزاغلام احمد مزید کہتے ہیں: ’’میرے ذریعے خدا نے اپنا چہرہ لوگوں کو دکھایا ہے۔ چنانچہ اے لوگوں جو رہنمائی کے طالب ہو اپنے تئیں میرے دروازے پر پہنچاؤ۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۲۸، خزائن ج۲۲ ص۱۳۱ ملخص)

مرزا نے (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵) پر لکھا: ’’جو شخص پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘

’’خدا نے مجھ سے کلام کیا ہے اس دور میں خدا کے خلاف حسد پچھلے سارے زمانوں سے زیادہ پھیل گیا ہے۔ کیونکہ متذکرہ رسول کی اہمیت اب بہت کم ہوگئی ہے۔ [2320] اس لئے خدا نے مسیح موعود کے طور پر مجھے بھیجا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷) پر وہ کہتے ہیں: ’’جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں۔‘‘

انہوں نے (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۷) میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے:

’’ہمارے سید وآقا کی پیش گوئی پوری ہے کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۷) پر لکھا ہے کہ: ’’میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۴۳، خزائن ج۲۰ ص۴۵) پر لکھا ہے کہ: ’’خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ اے احمد ہم نے تمہیں نبی بنایا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳) پر لکھا ہے کہ: ’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھوں میں میری زندگی ہے کہ اس نے خود مجھے بھیجا ہے اور اس نے خود مجھے نبی بنایا ہے۔‘‘

(تذکرہ ص۶۰۷، طبع سوم) پر لکھا ہے کہ: ’’خدا نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس تک میرا پیغام پہنچے اور وہ مجھے قبول نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘

’’اب یہ خدا کی مرضی ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے دور رہیں انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔ خواہ وہ بادشاہ ہوں یا رعایا۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ یہ وہ

انکشاف ہے جو خدا نے مجھ سے کیا ہے۔‘‘

(فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۱۸) میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں: ’’ان لوگوں کے پیچھے نماز مت پڑھو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے۔‘‘

اس کی دوسری جلد کے ص۷ پر وہ لکھتے ہیں: ’’اپنی بیٹیاں ان لوگوں کے نکاح میں نہ دو جو مجھ پر ایمان نہیں رکھتے۔‘‘

[2321] (انوار خلافت ص۹۳) پر وہ لکھتے ہیں: ’’غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱) میں وہ کہتے ہیں: ’’تین نانیاں اور تین دادیاں آپ کی (مسیح علیہ السلام) زنا کار اور کسبی تھیں۔‘‘

(تذکرہ شہادتیں ص۶۴،۶۵، خزائن ج۲۰ ص۶۶،۶۷) پر مرزا غلام احمد کہتے ہیں: ’’وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا...... اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا، ایک ہی پیشوا، میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۵۶، خزائن ج۱۷ ص۱۸۲) میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں: ’’وقت آنے والا ہے۔ بلکہ آپہنچا ہے۔ جب یہ تحریک عالمگیر بن جائے گی اور اسلام اور احمدیت ایک دوسرے کے مترادف بن جائیں گے۔ یہ خدا کی طرف سے انکشاف ہے۔ جس کے لئے کوئی بھی چیز ناممکن نہیں۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۶، خزائن ج۱۷ ص۶۱) پر ہے: ’’صحیح بخاری، صحیح مسلم، بائبل، دانیال اور دوسرے پیغمبروں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں لفظ ’’پیغمبر‘‘ کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳) پر وہ کہتے ہیں: ’’آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً) میں وہ کہتے ہیں: ’’میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے آسمان کو تخلیق کیا ہے۔‘‘

(کلمۃ الفصل ص۱۱۰) میں ایک مقام پر وہ کہتے ہیں: [2322] ’’جو شخص موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہو۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہو مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا جو محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد دونوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک بالکل مختلف تصور پیش کیا ہے جو مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کے یکسر منافی ہے اور قرآن پاک کی تعلیمات سے متصادم ہے۔ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ ان کی موت واقع نہیں ہوئی۔ وہ صلیب سے زندہ آئے اور کشمیر چلے گئے۔ جہاں ان کی طبعی موت واقع ہوگئی۔ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے مشن کی تکمیل یوں نہیں ہوگی کہ وہ شخصی طور پر دنیا میں آئیں گے۔ بلکہ ان کی روح ایک دوسرے شخص کے جسم میں حلول کر جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ دوسرا روپ مرزا غلام احمد خود ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں اس بارے میں بالکل مختلف بات کہی گئی ہے۔

سورۃ الزخرف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور جب مریم علیہا السلام کے بیٹے کو مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو لوگ ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہ ہمارے خداؤں سے بہتر ہے؟ وہ اعتراض کسی دلیل یا بحث کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ صرف شرارت سے ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ جھگڑالو ہیں۔ اس کی حیثیت ایک بندے سے زیادہ کچھ نہیں جس پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی اور کھڑا کیا۔ بنی اسرائیل کے واسطے (نمونہ) اگر ہم چاہیں تو نکالیں۔ تم سے فرشتے جو زمین پر تمہاری جگہ بستے اور وہ نشان ہے اس گھڑی (قیامت) کا۔ سو اس میں شک نہ کرو اور میرا کہا مانو۔ یہ ایک سیدھی راہ ہے۔'' (۴۳، ۵۷ تا ۶۱)

آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اے عیسیٰ علیہ السلام میں تیری عمر کو پورا کروں گا اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کروں گا کافروں سے اور رکھوں گا اور تیرے تابعوں کو اوپر منکروں سے قیامت کے دن تک پھر میری طرف تم کو پھر آنا ہے۔ پھر فیصلہ کروں گا تم میں اس بات میں تم جھگڑتے تھے۔''[2323]
(۳، ۵۵)

النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور اس کے کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا، اور نہ اس کو مارا ہے اور سولی پر چڑھایا۔ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے وہ اس جگہ شبہ میں پڑے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، مگر اٹکل پر چلتے ہیں اور اس کو مارا نہیں یقین سے۔ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف، اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔'' (۴، ۱۵۷، ۱۵۸)

متذکرہ بالا سے یہ بات واضح ہے کہ احمدیوں اور مسلمانوں میں محض فلسفیانہ اختلافات ہی نہیں۔ اے.آئی.آر ۱۹۲۳ء مدراس ۱۷۱ ابھی میرے سامنے فریقین کے فاضل وکلاء نے پیش کی ہے۔ جس میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلافات سے بحث کی گئی ہے۔ لیگل اتھارٹی کے پورے احترام کے ساتھ میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نہ صرف یہ کہ بنیادی، نظریاتی اختلافات موجود ہیں۔ بلکہ ان میں عقیدے اور اعلان نبوت کے بارے میں بھی اختلافات موجود ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول، قرآن پاک کی آیات کو مسخ کرنا میری رائے میں کسی شخص کو بھی مرتد قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔

مدعا علیہ اور غلام احمد کے عقائد کا جائزہ لینے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اور اس مقصد کے لئے ایک طرف دشنام طرازی کا سہارا لیا ہے تو دوسری طرف بڑی فنکاری سے ناخواندہ اور کم علم لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کی نظر میں یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ہزلارڈشپ مسٹر جسٹس دلال نے کالی چرن شرما بنام شہنشاہ کے مقدمہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے: ''اس مقدمہ میں میں معاملات کو ایک ہائیکورٹ کے ایک فاضل جج کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے ایک قصبے کے ایک عام شہری کی حیثیت سے بھی [2324] دیکھتا ہوں۔ میں خود کو ایک مسلمان کی جگہ رکھتا ہوں جو اپنے پیغمبر کی عزت وآبرو کا احترام کرتا ہے اور پھر میں سوچتا ہوں کہ میرے جذبات اس ہندو کے بارے میں کیا ہوں گے جو اس پیغمبر کا مذاق اڑاتا ہے اور وہ یہ کام اس لئے نہیں کرتا کہ وہ سنکی ہو گیا ہے بلکہ وہ ایک ایسے پروپیگنڈے سے متأثر ہے جو ان لوگوں نے شروع کیا ہے جو مسلمان نہیں۔ ایسی صورت میں میں ایک عام آدمی کی حیثیت سے اسی نفرت کا مظاہرہ کروں گا جو مصنف کے طبقے سے مخصوص ہے۔ (اے.آئی.آر ۱۹۲۷ء، اے.ایل.ایل ۶۵۴)''

جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی ہے۔ مدعا علیہ نے خود کو نعوذ باللہ پیغمبران کرام کی صف میں کھڑا کر دیا ہے اور اس کے ممدوح مرزا غلام احمد بھی یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پیغمبر، نبی اور رسول ہیں۔ مزید برآں مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کے خلاف غیر شائستہ زبان استعمال کی ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ اور ان کے صحابہؓ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے ہیں۔ اس سلسلے میں مرزا غلام احمد کے متذکرہ بالا نام نہاد انکشافات کے حوالے کے علاوہ ''ملفوظات احمدیہ'' میں ان کی تحریروں کو ثبوت کے طور پر پیش کیا

جاسکتا ہے۔ رسول پاک کی اس سے زیادہ اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی کہ مرزا غلام احمد جیسا شخص یا مدعا علیہ یا کوئی اور خود کو پیغمبران کرام کی صف میں کھڑا کرنے کی جسارت کرے، کوئی مسلمان کسی شخص کی طرف سے ایسا دعویٰ برداشت نہیں کرسکتا اور نہ قرآن وحدیث سے اس طرح کے دعویٰ کی تائید لائی جاسکتی ہے۔

مرزا غلام احمد نے دانستہ طور پر قرآن پاک کی آیات خود سے منسوب کی ہیں اور انہیں خودساختہ معنی پہنائے تاکہ وہ دوسروں کو گمراہ کرسکیں اور یہ بے خبر اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی ایسی سنگین غلط بیانی ہے جو جان بوجھ کر روا رکھی گئی اور جو اسلام کی نظر میں گناہ کبیرہ ہے۔

احمدیوں نے ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء کے الفضل میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ: [2325]''کوئی شخص بھی کسی منصب جلیلہ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔'' ۱۲ر جون ۱۹۴۵ء کے الفضل میں احمدیوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے، جس نے میرے ہاتھ پر بیعت کرلی اس کا مرتبہ وہی ہوگیا جو صحابہ رسول کا تھا۔''

(ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۴۰۰) میں ایک جگہ یہ کہا گیا ہے کہ: ''تمہارے درمیان ایک زندہ علی موجود ہے اور تم اسے چھوڑ کر مردہ علی کو تلاش کررہے ہو۔'' اس کے علاوہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروؤں کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹیوں کو غیراحمدیوں کے نکاح میں نہ دیں کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت تقی الدین نے کہا ہے کہ: ''جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کلمہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کو کافر قرار نہیں دے سکتا۔ ایسا شخص ہمیشہ کے لئے مردود ہوگیا اور اسے کسی مسلمان عورت سے شادی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔'' (الطبقات الکبریٰ)

پیغمبران کرام کے بارے میں غیرشائستہ زبان کا استعمال ہی کسی کے ارتداد کے رجحان کی غمازی کرنے کے لئے کافی ہے۔ (۱۰۶ پی۔آر ۱۸۹۱ء) مسلم لاء کی تشکیل کے ابتدائی دور میں ارتداد بہت بڑا گناہ تھا۔ جس کی سزا موت ہوتی تھی۔

(طحطاوی جلد دوم ص۸۴) پر ہے: ''اگر میاں بیوی میں سے ایک بھی ارتداد کا مرتکب ہو تو ان کی شادی جو اسلامی شادی تھی، فوری طور پر فسخ ہو جائے گی اور انہیں لازمی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا پڑے گا۔ مگر مرزا غلام احمد جیسا کہ میں قبل ازیں بتا چکا ہوں۔ اسلام کی تعلیمات کے علی الرغم اپنے پیروؤں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیٹیاں غیراحمدیوں کے نکاح میں نہ دیں کیونکہ وہ کافر ہیں۔

[2326]علامہ اقبال کا مشورہ

اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ احمدی مسلمانوں سے الگ مذہب کے پیروکار ہیں اور علامہ اقبال نے اس وقت کی حکومت ہند کو بالکل درست مشورہ دیا تھا کہ اس (طبقے) (احمدیوں) کو مسلمانوں سے یکسر مختلف تصور کیا جائے اور اگر انہیں علیحدہ حیثیت دی گئی تو مسلمان ان کے ساتھ اسی رواداری سے پیش آئیں گے۔ جس کا مظاہرہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیوں کو احمدی کی حیثیت سے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ مدینہ کے منشور میں جسے اسلامی پالیسی کا میگنا کارٹا قرار دیا جاسکتا ہے رسول پاکﷺ نے غیر مسلموں کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کریں اور اس سلسلے میں کبھی کوئی جبر روا نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایک الگ طبقے کی حیثیت سے زندگی گزارنے کا حق احمدیوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کے پرسنل لاء میں مداخلت کریں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ احمدیوں کو بھی صرف اس لئے اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کر لیں کہ انہوں نے اپنے اوپر احمدی مسلم کا لیبل لگا رکھا ہے۔

امتی نبی کا تصور

مرزا غلام احمد یا مدعا علیہ کی نام نہاد نبوت پر ایمان حضرت محمدﷺ کی نبوت کی کھلی تنقیص ہے۔ جس کی وضاحت خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول پاکﷺ نے احادیث میں کر دی ہے۔ مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد نے امتی نبی یا رسول یا ظلی اور بروزی نبی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ قرآن اور حدیث سے نہیں ملتا اور نہ مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد کے تصور کی تائید کسی اور ذریعہ سے ہوتی ہے۔ امتی نبی کا تصور غیر اسلامی ہے اور یہ مرزا غلام احمد اور مدعا علیہ کی من گھڑت تصنیف ہے۔ قرآن یا حدیث میں کہیں بھی ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ جس میں سے یہ بات ظاہر ہو کہ اسلام امتی نبی پر یقین رکھتا ہے۔ رسول پاکﷺ نے یہ باب ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے اور [2327] حدیث رسول کی موجودگی میں اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمدﷺ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسلام کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بار پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ لیکن وہ حضرت محمدﷺ کے امتی کی حیثیت سے ظاہر ہوں گے۔ یسوع مسیح کوئی نئی

امت تخلیق نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ محمد ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں گے۔ میرے سامنے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جس میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ بن خطاب ہوتے۔ رسول پاک ﷺ کی یہ حدیث اور دوسری احادیث واضح طور پر یہ بات ظاہر کرتی ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے مدعا علیہ اور مرزا غلام احمد نے امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ سراسر غیر اسلامی اور قرآن وحدیث کی تعلیمات کے منافی ہے۔ نیز مسلمانوں کے اجماع سے بھی متصادم ہے۔ مرزا غلام احمد نے بروزی نبی ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے علامہ اقبال نے اس پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور اسے مجوسیوں کا عقیدہ قرار دیا ہے۔ علامہ کی تحریر سے ہمیں بروزی نبی کے تصور کی حقیقت سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس لئے میں اس بحث کے متعلقہ حصے فیصلے میں شامل کرنا پسند کروں گا۔

احمدیت کے بارے میں علامہ اقبال کا نظریہ

''ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر وقیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کر دی ہے۔ اس کی معنی بالکل سلیس ہیں۔ محمد ﷺ کے بعد جنہوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطاء کر کے جو ضمیر انسانی کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ آزادی کا راستہ دکھایا ہے۔ کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطۂ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد ﷺ کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے۔ جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا۔ لہٰذا [2328] وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ خود بانی احمدیت کا استدلال جو قرون وسطیٰ کے متکلمین کے لئے زیبا ہو سکتا ہے یہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا نبی پیدا نہ ہو سکے تو پیغمبر اسلام کی روحانیت نامکمل رہ جائے گی۔ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں کہ پیغمبر اسلام کی روحانیت میں پیغمبر خیز قوت تھی خود اپنی نبوت پیش کرتا ہے۔ لیکن آپ اس سے پھر دریافت کریں کہ محمد ﷺ کی روحانیت ایک سے زیادہ نبی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے۔ یہ خیال اس بات کے برابر ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی نہیں، میں آخری نبی ہوں۔ اس امر کے سمجھنے کی بجائے کہ ختم نبوت کا اسلامی تصور نوع انسانی تاریخ میں بالعموم اور ایشیاء کی تاریخ میں بالخصوص کیا

تہذیبی قدر رکھتا ہے۔ بانی احمدیت کا خیال ہے کہ ختم نبوت کا تصور ان معنوں میں کہ محمد ﷺ کا کوئی پیرو نبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خود محمد ﷺ کی نبوت کو نامکمل پیش کرتا ہے۔ جب میں بانی احمدیت کی نفسیات کا مطالعہ ان کے دعویٰ نبوت کی روشنی میں کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں پیغمبر اسلام کی تخلیقی قوت کو صرف ایک نبی یعنی تحریک احمدیت کے بانی پیدائش تک محدود کر کے پیغمبر اسلام کے آخری نبی ہونے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس طرح یہ نیا پیغمبر چپکے سے اپنے روحانی مورث کی ختم نبوت پر متصرف ہو جاتا ہے۔''

''اس کا دعویٰ ہے کہ میں پیغمبر اسلام کا بروز ہوں۔'' اس سے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پیغمبر اسلام کا بروز ہونے کی حیثیت سے اس کا خاتم النّبیین ہونا، دراصل محمد ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا ہے۔ پس یہ نقطہ پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کو مسترد نہیں کرتا۔ اپنی ختم نبوت کو پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کے مماثل قرار دے کر بانی احمدیت نے ختم نبوت کے روحانی مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔

بہر حال یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بروز کا لفظ مکمل مشابہت کے مفہوم میں بھی اس کی مدد نہیں کرتا۔ کیونکہ بروز ہمیشہ اس شے سے الگ ہوتا ہے جس کا یہ بروز ہوتا ہے۔ صرف اوتار کے معنوں میں بروز اور اس کی شے میں عینیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر ہم بروز سے ''روحانی صفات کی مشابہت'' مراد لیں تو یہ دلیل بے اثر رہتی ہے۔ اگر اس کے برعکس اس لفظ کے عبرانی مفہوم [2329] میں اصل شے کا اوتار مراد لیں تو یہ دلیل بظاہر قابل قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس خیال کا موجد مجوسی بھیس میں نظر آتا ہے۔'' (حرف اقبال مؤلفہ لطیف احمد شیروانی ص ۱۳۴ تا ۱۳۷،۱۳۷ تا ۱۴۰)

متذکرہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں امتی نبی یا ظلی اور بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں غیر احمدیوں کے نکاح میں نہ دیں اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اس طرح مرزا غلام احمد نے شریعت محمدی ﷺ سے انحراف کر کے اپنے ماننے والوں کے لئے ایک نئی شریعت وضع کی ہے۔ مسیح موعود کے بارے میں بھی ان کا تصور اسلامی نہیں ہے۔ مسیح کے صحیح اسلامی تصور کے مطابق وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حدیث رسول ﷺ کے مطابق مسیح جب دوبارہ ظہور فرمائیں گے تو وہ دوسرا جنم نہیں لیں گے۔ اس طرح اس بارے میں مرزا غلام احمد کا دعویٰ بھی باطل قرار پاتا ہے۔

جہاد کے بارے میں بھی ان کا نظریہ مسلمانوں کے عقیدے سے بالکل مختلف ہے۔ مرزا غلام احمد کے مطابق اب جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور یہ کہ مہدی علیہ الرضوان اور مسیح علیہ

السلام کی حیثیت سے انہیں تسلیم کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کی نفی ہوگئی۔ ان کا یہ نظریہ قرآن پاک کی ۲۲ویں سورۃ، آیت ۳۹، ۴۰ اور دوسری سورۃ کی آیت ۱۹۲، ۱۹۴ ساٹھویں سورۃ کی آیت ۸، چوتھی سورۃ کی آیت ۴۷، ۷۵ نویں سورۃ کی آیت ۵ اور سورۃ ۲۵ کی آیت ۵۲ کے برعکس اور منافی ہے۔ مندرجہ بالا امور کے پیش نظر میں یہ قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ مدعا علیہ اوران کے ممدوح مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات وصول کرنے کے متعلق ان کے دعوے بھی باطل اور مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدے کے منافی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزول وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

مسلمانوں میں اس بارے میں بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی اس کے برعکس یقین رکھتا ہے تو وہ صریحاً کافر اور مرتد ہے۔

[2330] مرزا غلام احمد نے قرآن پاک کی آیات مقدسہ کو بھی توڑ مروڑ کر اور غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور اس طرح انہوں نے ناواقف اور جاہل لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے اور شریعت محمدی میں تحریف کی ہے۔ اس لئے مدعا علیہ کو جس نے خود اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ نیز مرزا غلام احمد اوران کی نبوت پر اپنے ایمان کا اعلان کیا ہے۔ بلا کسی تردد کے غیر مسلم اور مرتد قرار دیا جا سکتا ہے۔

فریقین کے عقائد کے بارے میں گفتگو کے بعد میں شادی کے تصور کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا جو زیر بحث مسئلے میں دوسرا اہم نکتہ ہے اس کے بعد میں مدعا علیہ کے عقائد کے بارے میں اپنے نتائج کی روشنی میں شادی کے جواز میں بحث کروں گا۔ اسلام کوئی مسلک نہیں بلکہ حال میں زندگی بسر کرنے کا نام ہے اور اسلام میں نکاح ایک اخلاقی رشتہ ہے۔ امیر علی نے شادی کی جو تعریف کی ہے اس کے مطابق یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو معاشرے کے تحفظ کے لئے وضع کیا گیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان گمراہی اور بے عصمتی سے محفوظ رہے۔ شادی زندگی بھر کا عہد ہوتا ہے۔ جس کی سب سے اہم خصوصیات جنسی اختلاط کی قانونی یا جائز اجازت نہیں بلکہ اشتراک کار ہے۔ جس میں دو انسان دکھ سکھ خوشی اور غم میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو تسکین اور حوصلہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ اتحاد تغیر حالات کے ذریعہ فریقین کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنسی اختلاط کا تصور بھی اس اشتراک یا اتحاد میں دخیل ہے جو فریقین کے جسمانی قرب کی اہمیت واضح کرتا ہے لیکن اس سلسلے میں باہمی موانست، یگانگت اور رفاقت بھی کچھ کم اہم نہیں ہوتے۔

شیکسپئر نے ہملٹ میں کہا ہے کہ میاں بیوی ایک جان دو قالب ہوتے ہیں۔ اسی طرح ارسطو نے ایک جگہ کہا ہے کہ بیوی کو زدوکوب کرنا اس بات کی نفی ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔ ان تمام باتوں کا ایک ہی مطلب ہے اور یہ کہ میاں بیوی کا رشتہ نیکی میں اشتراک کا رشتہ ہے۔ قرآن پاک میں شادی کا ذکر مودّت رحمت اور سکون کی اصطلاحات کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بائبل میں [2331] ایک جگہ آیا ہے کہ وہ میری ہی ہڈی کا ایک حصہ اور میرے ہی گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ غرضیکہ ہر جگہ یگانگت پر ہی زور دیا گیا ہے۔ جولیس سیزر میں لارڈ بروٹس کے ساتھ پورشیا کا مکالمہ ایک بیوی اور داشتہ کے فرق کو بڑی خوبصورتی سے واضح کرتا ہے اور پھر انگلستان کے ایک ولی عہد کا یہ جملہ بھی تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ جب اسے ایک رومن کیتھولک شہزادی سے شادی کے لئے کہا گیا......تو اس نے کہا کہ دو مذہب ایک بستر میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''اپنے تخم کے لئے (کردار کے اعتبار سے) موزوں عورت کا انتخاب کرو اور اپنے برابر والوں سے شادی کرو اور اپنی بیٹیاں ان کے نکاح میں دو۔'' (ابن ماجہ ص۴۶) اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی میں اکفا بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نظریات کا اختلاف یا عقائد کی وسیع خلیج یا فریقین کے قول وفعل کی عدم یکسانیت ان کے مستقبل کو تاریک کر سکتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان موانست کا رشتہ ٹوٹ جانے کے بعد ان کا ایک دوسرے کے ساتھ رہنا شادی کے بنیادی تصور کی نفی ہے اور یہ بندھن کیف ومسرت کا پیغامبر بننے کی بجائے جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے اور جب فریقین ایک دوسرے سے مسلسل جھگڑتے رہیں اور ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں تو پھر سب کچھ جھوٹ اور فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ صورتحال نہ صرف یہ کہ انفرادی طور پر ناقابل برداشت ہے بلکہ سماجی اعتبار سے تباہ کن ہے۔ جنس کے اسرار اسی وقت پوری طرح تسکین پاتے ہیں جب جسمانی رشتے کے ساتھ فریقین میں روحانی اہم آہنگی بھی موجود ہو۔ اگر مذہب کا فریقین کی زندگیوں پر واقعی کوئی اثر ہوتا ہے تو پھر اس بارے میں کوئی اختلاف ان کی زندگی پر پیدائش، نسل زبان یا دنیاوی مرتبے غرضیکہ کسی اور چیز سے زیادہ اثر انداز ہوگا۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور نکاح مت کرو کافر عورتوں کے ساتھ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور مسلمان عورت (چاہے) لونڈی کیوں نہ ہو وہ بدرجہا بہتر ہے کافر عورت سے، گو وہ تم کو اچھی ہی لگے اور عورتوں کو کافر مردوں کے نکاح میں مت دو [2332] جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور مسلمان مرد غلام بہتر ہے کافر مرد سے۔ گو وہ تم کو اچھا ہی لگے۔'' (البقرہ:۲۲)

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ زیرنظر مقدمے میں فریقین کے درمیان شادی اسلام میں قطعی پسندیدہ نہیں اور قرآن پاک اور حدیث کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے۔ کیونکہ فریقین نہ صرف مختلف نظریات کے حامل ہیں۔ بلکہ انکے عقائد بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور یہ بات اس رشتے کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں۔ اسلام میں کسی مسلمان کے لئے جنس مخالف کے ساتھ شادی کے سلسلے میں متعدد پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور کسی بھی صورت میں کوئی مسلمان عورت کسی غیر مسلم مرد سے جائز شادی نہیں کر سکتی۔ جن میں عیسائی، یہودی یا بت پرست شامل ہیں اور ایک مسلمان عورت اور غیر مسلم مرد کا نکاح اسلام کی نظر میں غیر مؤثر ہے۔ اندریں حالات میں قرار دیتا ہوں کہ اس مقدمے کے فریقین کے درمیان شادی اسلامی شادی نہیں بلکہ یہ سترہ سال کی ایک مسلمان لڑکی کی ساٹھ سال کے ایک غیر مسلم (مرتد) کے ساتھ شادی ہے۔

لہٰذا یہ شادی غیر قانونی اور غیر مؤثر ہے۔

مندرجہ بالا امور کے پیش نظر مسئلہ نمبر۳،۴،۶،۷ اور ۸ ساقط ہو جاتے ہیں۔ ان پر غور کی ضرورت نہیں۔

مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے، کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ، جس نے شادی کے وقت خود اپنا قادیانی ہونا تسلیم کیا ہے اور اس طرح جو غیر مسلم قرار پایا ہے غیر مؤثر ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔

تنسیخ نکاح کے بارے میں مدعیہ کی درخوست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے۔ مدعیہ اس مقدمے کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔

[2333] فیصلے کے اختتام سے پہلے میں مدعیہ کے فاضل وکیل کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے متعدد کتابوں کے ذریعہ میری بے حد مدد کی۔ ان میں سے چند کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)حقیقت الوحی، (۲)ازالہ اوہام، (۳)ملفوظات احمدیہ، (۴)معیار الاخیار، (۵) آئینہ کمالات، (۶) تذکرہ شہادتین، (۷) مسئلہ ختم نبوت از مولانا محمد اسحٰق، (۸) مسئلہ نبوت

ازمولانا مودودی، (۹) قادیانی مسئلہ ازمولانا مودودی، (۱۰) ختم نبوت ازمولانا ثناء اللہ، (۱۱) خاتم النّبیین ازحکیم عبداللطیف، (۱۲) صحیفہ تقدیر ازمولانا شبیر احمد عثمانی، (۱۳) مرزائیت عدالت کے کٹھرے میں مؤلفہ جانباز مرزا، (۱۴) فسخ نکاح مرزائیاں، (۱۵) فیصلہ صادر کردہ مسٹر محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج بہاول نگر، (۱۶) فیصلہ صادر کردہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کیمبل پور، (۱۷) ترجمہ قرآن مجید ازمسٹر پکتھال، (۱۸) مرزا غلام احمد کی تصانیف کے تراجم ازعبداللہ الہ دین۔

یہ فیصلہ ۱۳ر جولائی (۱۹۷۰ء) کو شیخ محمد رفیق گوریجہ کے جانشین جناب قیصر احمد حمیدی نے جوان کی جگہ جیمس آباد کے سول اور فیملی کورٹ جج مقرر ہوئے ہیں۔ کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔

تعجب ہے کہ ایک ریزہ چین خواں نصاریٰ کا
گدائی کرتے کرتے مہدی موعود ہو جائے

ظفر علی خاں

مطالبہ

ہم محترم صدر مملکت عالی جناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ آنجناب مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت کو محسوس فرماویں اور ایک آرڈیننس کے ذریعہ مرزائیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ یہ پاکستان کی نامور اور منصف عدلیہ کا فیصلہ ہے اور عالم اسلام کے ہر مکتب فکر کے علماء کا فتویٰ اور امت مسلمہ کا دیرینہ متفقہ مطالبہ ہے اور شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کی پکار ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

ضمیمہ نمبر:۴ 2334

مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

کے

تاریخی

مقدمہ کا

فیصلہ

چوہدری افضل حقؒ ایم.ایل سی.جنرل سیکرٹری

شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام (ہند) لاہور

تعداد (کتبہ بشیر کاتب دفتر رسالہ اداکار لاہور) قیمت

۳۱۵

[2335] مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مرافعہ پر سیشن جج گورداسپور کا تاریخی فیصلہ

قادیانیت کی سیاہ کاریوں پر فاضل جج کا محققانہ تبصرہ

مرزائے قادیان کی زشتی اخلاق اور اس کی امت کی شورہ پشتی کی داستان

حکومت کی ادائے فرض سے کوتاہی

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے تاریخی مقدمہ میں ان کی اپیل پر مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے بزبان انگریزی جو فیصلہ صادر کیا ہے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

مرافعہ گزار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳.الف کے ماتحت مجرم قرار دیتے ہوئے اس تقریر کی پاداش میں جو انہوں نے ۲۱راکتوبر ۱۹۳۴ء کو تبلیغ کانفرنس قادیان کے موقعہ پر کی چھ ماہ کی قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔

مرزا اور مرزائیت

مرافعہ گزار کے خلاف جو الزام عائد کیا گیا ہے اس پر غور وخوض کرنے کے قبل چند ایسے حقائق واقعات بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جن کا تعلق امور زیر بحث ہے۔ آج سے تقریباً پچاس سال قبل قادیان کے ایک باشندہ مسمی غلام احمد نے دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسقف اعظم کی حیثیت بھی اختیار کر لی اور ایک نئے فرقہ کی بناء ڈالی۔ جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی تھے۔ لیکن ان کے بعض عقائد واصول عام عقائد اسلامی سے بالکل متبائن تھے۔ اس فرقہ میں شامل ہونے والے لوگ قادیانی یا مرزائی یا احمدی کہلاتے ہیں اور ان کا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ یہ لوگ فرقہ مرزائیہ کے بانی (مرزا غلام احمد) کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

[2336] قادیانیت کی تاریخ

بتدریج یہ تحریک ترقی کرنے لگی اور اس کے مقلدین کی تعداد چند ہزار تک پہنچ گئی۔ مسلمان کی طرف سے مخالفت ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کی اکثریت نے مرزا قادیانی کے دعاوی بلند بانگ خصوصاً اس کے دعاوی تفویق دینی پر بہت ناک منہ چڑھایا اور مرزا نے ان

لوگوں پر کفر کا جوالزام لگایا۔اس کے جواب میں ان لوگوں نے بھی سخت لہجہ اختیار کیا۔مگر قادیانی حصار میں رہنے والے اس بیرونی تنقید سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے اور اپنے مستقر یعنی قادیان میں مزے سے ڈٹے رہے۔

قادیانیوں کا تمرد اور شورہ پشتی

قادیانی مقابلتاً محفوظ تھے۔اس حالت نے ان میں متمردانہ غرور پیدا کر دیا۔انہوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لئے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا۔جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا۔جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا۔انہیں مقاطعۂ قادیان سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی۔ بلکہ بسا اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔قادیان میں رضا کاروں کا ایک دستہ (والنٹیر کور) مرتب ہوا،اور اس کی تربیت کا مقصد غالباً یہ تھا کہ قادیان میں ''لمن الملك اليوم'' کا نعرہ بلند کرنے کے لئے طاقت پیدا کی جائے۔

انہوں نے عدالتی اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کی۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کیں اور ان کی تعمیل کرائی گئی۔کئی اشخاص کو قادیان سے نکالا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔بلکہ قادیانیوں کے خلاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا،جلایا اور قتل تک کے [2337] مرتکب ہوئے۔اس خیال سے کہ کہیں ان الزامات کو احرار کے تخیل ہی کا نتیجہ نہ سمجھ لیا جائے۔میں چند ایسی مثالیں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو مقدمہ کی مسل میں درج ہیں۔

سزائے اخراج

کم از کم دو اشخاص کو قادیان سے اخراج کی سزا دی گئی۔اس لئے کہ ان کے عقائد مرزا کے عقائد سے متفاوت تھے۔وہ اشخاص حبیب الرحمٰن گواہ صفائی نمبر۲۸۔اور مسمی اسمٰعیل ہیں۔ مسل میں ایک چٹھی (ڈی۔زیڈ۳۳) موجود ہے۔ جو موجودہ مرزا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور جس میں یہ حکم درج ہے کہ حبیب الرحمٰن (گواہ نمبر۲۸) کو قادیان میں آنے کی اجازت نہیں۔مرزا بشیر الدین گواہ صفائی نمبر۳۷ نے اس چٹھی کو تسلیم کر لیا ہے۔اسمٰعیل کے اخراج اور داخلہ کی ممانعت کو گواہ صفائی نمبر۲۰ نے تسلیم کر لیا ہے۔کئی اور گواہوں نے (قادیانیوں کے) تشدد و ظلم کی عجیب و

غریب داستانیں بیان کی ہیں۔

بھگت سنگھ گواہ صفائی نے بیان کیا ہے کہ قادیانیوں نے اس پر حملہ کیا۔ایک شخص مسمی غریب شاہ کو قادیانیوں نے زدوکوب کیا۔لیکن جب اس نے عدالت میں استغاثہ کرنا چاہا تو کوئی اس کی شہادت دینے کے لئے سامنے نہ آیا۔قادیانی ججوں کے فیصلہ کردہ مقدمات کی مسلیں پیش کی گئیں۔(جوشامل مسل ہذا ہیں) مرزا بشیرالدین محمود نے تسلیم کیا ہے کہ قادیان میں عدالتی اختیارات استعمال ہوتے ہیں اور میری عدالت سب سے آخری عدالت اپیل ہے۔عدالت کی ڈگریوں کا اجراءعمل میں آتا ہے اور ایک واقعہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ڈگری کے اجراء میں ایک مکان فروخت کردیا گیا۔اشٹام کے کاغذ قادیانیوں نے خود بنا رکھے ہیں۔جو ان درخواستوں اور عرضیوں پر لگائے جاتے ہیں۔جو قادیانی عدالتوں میں دائر ہوتی ہیں۔قادیاں میں ایک والنٹیر کور کے موجود ہونے کی شہادت گواہ صفائی نمبر۴۰ مرزا شریف احمد نے دی ہے۔

عبدالکریم کی مظلومی اور محمد حسین کا قتل[2338]

سب سے سنگین معاملہ عبدالکریم (ایڈیٹر مباہلہ) کا ہے۔جس کی داستان،داستان درد ہے۔یہ شخص مرزا کے مقلدین میں شامل ہوا اور قادیان میں جاکر مقیم ہوگیا۔وہاں اس کے دل میں (مرزائیت کی صداقت کے متعلق) شکوک پیدا ہوئے اور وہ مرزائیت سے تائب ہوگیا۔اس کے بعد اس پر ظلم وستم شروع ہوا۔اس نے قادیانی معتقدات پر تبصرہ تنقید کرنے کے لئے ''مباہلہ'' نامی اخبار جاری کیا۔مرزا بشیرالدین محمود نے ایک تقریر میں جو دستاویز ڈی۔زیڈ (الفضل مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں درج ہے) مباہلہ شائع کرنے والوں کی موت کی پیش گوئی کی ہے۔اس تقریر میں ان لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو مذہب کے لئے ارتکاب قتل پر بھی تیار ہوجاتے ہیں۔اس تقریر کے بعد جلد ہی عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ ہوا۔لیکن وہ بچ گیا۔ایک شخص محمد حسین جو اس کا معاون تھا اور ایک فوجداری مقدمہ میں جو عبدالکریم کے خلاف چل رہا تھا،اس کا ضامن بھی تھا۔اس پر حملہ ہوا اور قتل کردیا گیا۔قاتل پر مقدمہ چلا اور اسے پھانسی کی سزا کا حکم ملا۔

محمد حسین کے قاتل کا رتبہ مرزائیوں کی نظر میں

پھانسی کے حکم کی تعمیل ہوئی اور اس کے بعد قاتل کی لاش قادیان میں لائی گئی اور اسے نہایت عزت واحترام سے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔مرزائی اخبار الفضل میں قاتل کی مدح سرائی

کی گئی۔فعل قتل کوسراہا گیا اور یہاں تک لکھا گیا کہ قاتل مجرم نہ تھا۔ پھانسی کی سزا سے پہلے ہی اس کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوگئی اور اسی طرح وہ پھانسی کی ذلت انگیز سزا سے بچ گیا۔خدائے عادل نے یہ مناسب سمجھا کہ پھانسی سے پہلے ہی اس کی جان قبض کرلے۔

مرزا محمود کی دروغ گوئی

عدالت میں مرزا محمود نے اس کے متعلق بالکل مختلف داستان بیان کی اور کہا کہ محمد حسین کے قاتل کی عزت افزائی اس لئے کی گئی کہ اس نے اپنے جرم پر تاسف وندامت کا اظہار کیا تھا[2339] اور اس طرح وہ گناہ سے پاک ہو چکا تھا۔لیکن دستاویز ڈی زیڈ ۴۰ اس کی تردید کرتی ہے۔ جس سے مرزا کی دلی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔

عدالت عالیہ کی توہین

میں یہاں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس دستاویز کے مضمون سے عدالت عالیہ لاہور کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے۔

محمد امین کا قتل

محمد امین ایک مرزائی تھا اور جماعت مرزائیہ کا مبلغ تھا۔اس کو تبلیغ مذہب کے لئے بخارا بھیجا گیا۔لیکن کسی وجہ سے بعد میں اسے اس خدمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔اس کی موت کلہاڑی کی ایک ضرب سے ہوئی۔ جو چودھری فتح محمد گواہ صفائی نمبر۲۱ نے لگائی۔عدالت ماتحت نے اس معاملہ پر سرسری نگاہ ڈالی ہے۔لیکن یہ زیادہ غور وتوجہ کا محتاج ہے۔محمد امین پر مرزا کا عتاب نازل ہو چکا تھا اور اس لئے مرزائیوں کی نظر میں وہ مؤقر ومتقدر نہیں رہا تھا۔اس کی موت کے واقعات خواہ کیا ہوں۔اس میں کلام نہیں کہ محمد امین تشدد کا شکار ہوا اور کلہاڑی کی ضرب سے قتل کیا گیا۔

پولیس میں وقوعہ کی اطلاع پہنچی لیکن کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔اس بات پر زور دینا فضول ہے کہ قاتل نے حفاظت خود اختیاری میں محمد امین کو کلہاڑی کی ضرب لگائی اور یہ فیصلہ کرنا اس عدالت کا کام ہے جو مقدمہ کی سماعت کرے۔چودھری فتح محمد کا عدالت میں یہ اقرار صالح یہ بیان کرنا تعجب انگیز ہے کہ اس نے محمد امین کو قتل کیا۔مگر پولیس اس معاملہ میں کچھ نہ کرسکی۔جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مرزائیوں کی طاقت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ کوئی گواہ سامنے آ کر سچ بولنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ ہمارے سامنے عبدالکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔عبدالکریم کو قادیان

سے خارج کرنے کے بعد اس کا مکان نذر آتش کر دیا گیا اور قادیان کی سال ٹاؤن کمیٹی سے حکم حاصل کر کے نیم قانونی طریق پر اسے گرانے کی کوشش کی گئی۔

[2340]قادیان کی صورت حالات اور مرزا کی دشنام طرازی

یہ افسوسناک واقعات اس بات کی منہ بولتی شہادت ہیں کہ قادیان میں قانون کا احترام بالکل اٹھ گیا تھا۔ آتش زنی اور قتل تک کے واقعات ہوتے تھے۔ مرزا نے کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کے ہم عقیدہ نہ تھے، شدید دشنام طرازی کا نشانہ بنایا۔ اس کی تصانیف ایک اسقف اعظم کا اخلاق انوکھا مظاہرہ ہیں، جو صرف نبوت کا مدعی نہ تھا، بلکہ خدا کا برگزیدہ انسان اور مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی تھا۔

حکومت مفلوج ہو چکی تھی

معلوم ہوتا ہے کہ (قادیانیت کے مقابلہ میں) حکام غیر معمولی حد تک مفلوج ہو چکے تھے۔ دینی و دنیوی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز بلند نہیں ہوئی۔ مقامی افسران کے پاس کئی مرتبہ شکایت پیش ہوئی۔ لیکن وہ اس کے انسداد سے قاصر رہے۔ مسل پر کچھ اور شکایات بھی ہیں۔ لیکن یہاں ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں صرف یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ قادیان میں جور و ستم رانی کا دور دورہ ہونے کے متعلق نہایت واضح الزامات عائد کئے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ قطعاً کوئی توجہ نہ ہوئی۔

تبلیغ کانفرنس کا مقصد

ان کارروائیوں کے سدباب کے لئے اور مسلمانوں میں زندگی کی روح پیدا کرنے کے لئے تبلیغ کانفرنس منعقد کی گئی۔ قادیانیوں نے اس کے انعقاد کو بنظر ناپسندیدگی دیکھا اور اسے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک شخص ایشر سنگھ نامی کی زمین حاصل کی گئی تھی۔ قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر کے دیوار کھینچ دی اور اس طرح احرار اس قطعہ زمین سے بھی محروم ہو گئے جو قادیان میں انہیں مل سکتا تھا۔ مجبوراً انہوں نے قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر اپنا اجلاس منعقد کیا۔ دیوار کا کھینچا جانا اس حقیقت پر مشعر ہے کہ اس وقت [2341]فریقین کے تعلقات میں کتنی کشیدگی تھی اور قادیانیوں کی شورہ پشتی کس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دست درازی کے قانونی نتائج سے اپنے آپ کو بالکل محفوظ خیال کرتے تھے۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مقناطیسی جذب

بہرحال کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے لئے اپیلانٹ سے کہا گیا۔ وہ بلند پایہ خطیب ہے اور اس کی تقریر میں بھی جذب مقناطیسی موجود ہے۔ اس لئے اس نے اجلاس میں ایک جوش انگیز خطبہ دیا۔ اس کی تقریر کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ بتایا گیا ہے کہ حاضرین تقریر کے دوران میں بالکل مسحور تھے۔ اپیلانٹ نے اس تقریر میں اپنے خیالات ذرا وضاحت سے بیان کئے اور اس کے لئے دل میں مرزا اور اس کے معتقدین کے خلاف جو نفرت کے جذبات موجزن تھے۔ ان پر پردہ ڈالنے کی اس نے کوئی کوشش نہ کی۔ تقریر پر اخبارات میں اعتراض ہوا۔ معاملہ حکومت پنجاب کے سامنے پیش ہوا۔ جس نے عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دے دی۔

تقریر پر اعتراض

اپیلانٹ کے خلاف جو الزام ہے۔ اس کے ضمن میں اس تقریر کے ساتھ اقتباسات درج ہیں۔ جنہیں قابل گرفت ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ اقتباسات یہ ہیں:

۱...... فرعونی تخت الٹا جارہا ہے۔ انشاء اللہ یہ تخت نہیں رہے گا۔

۲...... وہ نبی کا بیٹا ہے۔ میں نبی کا نواسہ ہوں۔ وہ آئے تم سب چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ وہ مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی ہر معاملہ میں بحث کرے۔ یہ جھگڑا آج ہی ختم ہو جائے گا۔ وہ پردہ سے باہر آئے۔ نقاب اٹھائے۔ کشتی لڑے۔ مولا علی کے جوہر دیکھے۔ وہ ہر رنگ میں آئے۔ وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے میں ننگے پاؤں آؤں۔ وہ ریشم پہن کر آئے میں گاندھی جی کی کھلوڑی کھدر شریف۔ وہ مزعفر۔ کباب۔[2342] یاقوتیاں اور پلومر کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت کے مطابق کھا کر آئے اور میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کر آؤں۔

۳...... یہ ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ برطانیہ کے دم کٹے کتے ہیں۔ وہ خوشامد اور برطانیہ کے بوٹ کی ٹو صاف کرتا ہے۔ میں تکبر سے نہیں کہتا۔ بلکہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ کو اکیلا چھوڑ دو۔ پھر بشیر کے میرے ہاتھ دیکھو۔ کیا کروں لفظ تبلیغ نے ہمیں مشکل میں پھنسا دیا ہے۔ یہ اجتماع سیاسی اجتماع نہیں ہے۔ او مرزائیو! اگر باگیں ڈھیلی ہوتیں۔ میں کہتا ہوں اب بھی ہوش میں آؤ۔ تمہاری طاقت اتنی بھی نہیں جتنی پیشاب کی جھاگ ہوتی ہے۔

۴...... جو پانچویں جماعت میں فیل ہوتے ہیں۔ وہ نبی بن جاتے ہیں۔ ہندوستان میں ایک

مثال موجود ہے کہ جو فیل ہوا وہ نبی بن گیا۔

۵...... او مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے۔ یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے کر دینا ہے۔

۶...... او مرزائیو! اپنی نبوت کا نقشہ دیکھو۔ اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نبوت کی شان تو رکھتے۔

۷...... اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ تو انگریزوں کے کتے تو نہ بنتے۔

مرافعہ گزار نے عدالت ماتحت میں بیان کیا کہ اس کی تقریر درست طور پر قلمبند نہیں کی گئی۔ جملہ نمبر ۵ کے متعلق اس نے بہ صراحت کہا ہے۔ وہ اس کی زبان سے نہیں نکلا اور اگرچہ اس نے تسلیم کیا ہے کہ باقی جملوں کا مضمون میرا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ کہا کہ عبارت غلط ہے۔ عدالت ماتحت نے قرار دیا ہے کہ ایک جملہ کی رپورٹ غلط ہے اور اس کے سلسلہ میں مرافعہ گزار کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا لہٰذا مرافعہ گزار کی سزایابی کا مدار دوسرے چھ فقروں پر [2343] ہے۔ مرافعہ گزار کے وکیل نے تسلیم کیا کہ فقرات ۱،۴،۶،۷ مرافعہ گزار نے کہے۔ ب میرے سامنے یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ کیا یہ چھ جملے جو مرافعہ گزار نے کہے۔ ۱۵۳الف کے ماتحت قابل گرفت ہیں اور آیا یہ الفاظ کہنے سے مرافعہ گزار کس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

عدالت کا استدلال

میں نے اس سے قبل وہ حالات و واقعات بہ تفصیل بیان کر دیئے ہیں۔ جن کے ماتحت تبلیغ کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرافعہ گزار نے بہت سی تحریری شہادتوں کی بناء پر یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ مرزا اور اس کے مقلدین کے ظلم وستم پر جائز اور واجبی تنقید کرنے کے سوا اس کا کچھ مقصد نہ تھا۔ اس کا بیان ہے کہ اس کی تقریر کا مدعا سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگانا اور مرزائیوں کے افعال ذمیمہ کا بھانڈا پھوڑنا تھا۔ اس نے اپنی تقریر میں جابجا مرزا (محمود) کے ظلم وتشدد پر روشنی ڈالی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ جو مسلمان مرزا کی نبوت سے انکار کرنے اور اس کے خانہ ساز اقتدار کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مورد آفات وبلیات ہیں۔ ان کی شکایات رفع کی جائیں۔

میں نے قادیان کے حالات کی روشنی میں مرافعہ گزار کی تقریر پر غور کیا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ تقریر مسلمانوں کی طرف سے صلح کا پیغام تھی۔ لیکن اس تقریر کے سرسری مطالعہ سے ہر معقول شخص اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اعلان صلح کے بجائے یہ دعوت نبرد آزمائی ہے۔ ممکن ہے کہ

مرافعہ گزار نے قانون کی حدود کے اندر رہنے کی کوشش کی ہو۔لیکن جوش فصاحت وطاقت میں وہ ان امتناعی حدود سے آگے نکل گیا ہے اور ایسی باتیں کہہ گیا ہے جو سامعین کے دلوں میں مرزائیوں کے خلاف نفرت کے جذبہ کے سوا اور کوئی اثر پیدا نہیں کرسکتیں۔ روما کے مارک انٹونی کی طرح مرافعہ گزار نے یہ اعلان تو کر دیا کہ وہ احمدیوں سے طرح آویزش نہیں ڈالنا چاہتا۔لیکن صلح کا یہ پیغام ایسی گالیوں سے پر ہے۔ جن کا مقصد سامعین کے دلوں میں احمدیوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔

تنقید کی جائز حدود[2344]

اس میں کلام نہیں کہ مرافعہ گزار کی تقریر کے بعض حصے مرزا کے افعال کی جائز وواجبی تنقید پر مشتمل ہیں۔غریب شاہ کو زدوکوب کرنے کا واقعہ، محمد حسین اور محمد امین کے واقعات قتل اور مرزا کے جبر وتشدد کے بعض دوسرے واقعات جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ایسے ہیں جن پر تنقید کرنے کا ہر سچے مسلمان کو حق ہے۔ نیز اس تقریر کے دوران میں ان توہین آمیز الفاظ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو قادیانی، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی شان میں استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔

مرزائی اور مسلمان

مسلمانوں کے نزدیک محمد ﷺ خاتم المرسلین ہیں۔لیکن مرزائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ محمد ﷺ کے بروز میں کئی نبی مبعوث ہوسکتے ہیں اور وہ سب مہبط وحی ہوسکتے ہیں۔ نیز یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی اور مسیح ثانی تھا۔اس حد تک مرافعہ گزار کی تقریر قانون کی زد سے باہر ہے۔لیکن وہ جب دشنام طرازی پر آتا ہے اور مرزائیوں کو ایسے ایسے ناموں سے پکارتا ہے جنہیں سننا بھی کوئی آدمی گوارہ نہیں کرسکتا۔ تو وہ جائز حدود سے تجاوز کر جاتا ہے اور خواہ اس نے یہ باتیں جوش فصاحت میں کہیں یا دیدہ دانستہ کہیں۔ قانون انہیں نظرانداز نہیں کرسکتا۔

تقریر کے اثرات

مرافعہ گزار کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے سامعین میں اکثریت جاہل دیہاتیوں کی تھی۔ نیز یہ کہ اس قسم کی تقریر ان کے دلوں میں نفرت وعناد کے جذبات پیدا کرے گی۔ واقعات مظہر ہیں کہ تقریر نے سامعین پر ایسا ہی اثر ڈالا اور مقرر کی لسّانی سے متاثر ہوکر انہوں نے کئی بار

جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ سامعین نے اس وقت کیوں مرزائیوں کے خلاف کوئی متشددانہ اقدام نہ کیا۔ اگرچہ فریقین کے تعلقات عرصہ سے اچھے نہ تھے۔ مگر اس تقریر نے راکھ میں دبے ہوئے شعلوں کو ہوا دے کر بھڑکایا۔

[2345] تقریر کی قابل اعتراض نوعیت

فرد جرم میں جن سات فقروں کو قابل گرفت قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے تیسرا اور ساتواں سب سے زیادہ قابل اعتراض ہیں۔ ان میں اپیلانٹ نے مرزائیوں کو برطانیہ کے دم کٹے کتے کہا ہے۔ میرے نزدیک دوسرے حصے دفعہ ۱۵۳۔الف تعزیرات ہند کے ماتحت قابل گرفت نہیں ہیں۔ پہلا حصہ یعنی فرعونی تخت الٹا جارہا ہے۔ میرے نزدیک قابل اعتراض نہیں۔ دوسرے حصہ کا تعلق مرزا کی غذا اور خوراک سے ہے۔ اس کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ مرزائے اول نے اپنے مریدوں میں سے ایک کے نام ایک چٹھی لکھی تھی کہ جس میں ان کی خوراک کی یہ تمام تفصیلات درج تھیں۔ یہ خطوط کتابی شکل میں چھپ چکے ہیں اور ان کے مجموعہ کا ایک مطبوعہ نسخہ اس مسل میں بھی شامل ہے۔

شراب اور مرزا

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کرتا تھا۔ جس کا نام پلومر کی شراب تھا۔ ایک موقعہ پر اس نے اپنے مریدوں میں سے ایک کو لکھا کہ پلومر کی شراب لاہور سے خرید کے مجھے بھیجو۔ پھر دوسرے خطوط میں یاقوتی کا تذکرہ ہے۔ مرزا محمود نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ نے ایک دفعہ پلومر کی شراب دواً استعمال کی۔ چنانچہ میرے نزدیک یہ حصہ بھی قابل اعتراض نہیں۔ چوتھے حصہ میں مرزا غلام احمد کے امتحان میں ناکام ہونے کا تذکرہ ہے۔ چھٹے حصہ میں مرزا پر لابہ گوئی اور کاسہ لیسی کا الزام لگایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ چاپلوسی اور لابہ گوئی پیغمبر کی شان کے خلاف ہے۔

عدالت کا تبصرہ

میری رائے میں تیسرے اور ساتویں حصہ کے سوا اور کوئی حصہ تقریر کا قابل گرفت نہیں۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ مرافعہ گزار کی تمام تقریر میں صرف وہ حصے قابل اعتراض ہیں۔ تقریر کے [2346] انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مرافعہ گزار مرزائیوں کے افعال شنیعہ کی دھجیاں بکھیرنا چاہتا تھا۔

وہاں وہ مسلمانوں کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت بھی پیدا کرنا چاہتا تھا۔ یہ امر کہ سامعین اس کی تقریر سے متاثر ہوکر امن شکنی پر کیوں نہ اتر آئے۔ اس کے جرم کو ہلکا کرنے کا موجب ہوسکتا ہے۔

مجھے اس میں کلام نہیں کہ اپیلانٹ مرزائیوں پر تنقید کرنے میں حق بجانب تھا۔ لیکن وہ اس حق کو استعمال کرنے میں جائز حدود سے تجاوز کرگیا اور تقریر کے قانونی نتائج بھگتنے کا سزاوار بن گیا۔ مرافعہ گزار کے اس فعل کی مدح وثناء کرنا آسان ہے۔ لیکن ایسے حالات میں جہاں جذبات میں پہلے ہی سے ہیجان واشتعال ہو۔ اس قسم کی تقریر کرنا جلتی پر تیل ڈالنے کے مترادف ہے اور اگرچہ مرافعہ گزار نے صرف ایک اصطلاحی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن قانون کی ہمہ گیری کا احترام از قبیل لوازم ہے۔

فیصلہ

مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر نظر غائر ڈالنے اور سامعین پر مرافعہ نگار کی تقریر کے اثرات کا اندازہ کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرافعہ گزار تعزیرات کی دفعہ ۱۵۳ کے ماتحت جرم کا مرتکب ہوا ہے اور اس کی سزا قائم رہنی چاہئے۔ مگر سزا کی سختی اور نرمی کا اندازہ کرتے وقت ان واقعات کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے جو قادیان میں رونما ہوئے۔ نیز یہ بات نظرانداز کئے جانے کے قابل نہیں کہ مرزا نے خود مسلمانوں کو کافر سور اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو بھڑکایا۔ میرا خیال یہی ہے کہ اپیلانٹ کا جرم محض اصطلاحی تھا۔ چنانچہ میں اس کی سزا کو کم کر کے اسے اختتام عدالت قید محض کی سزا دیتا ہوں۔

گورداسپور — دستخط

۶؍جون ۱۹۳۵ء — جی۔ڈی۔کھوسلہ

سیشن جج

[2347] جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ مولانا عبدالحق صاحب!

مولوی مفتی محمود: جناب والا! ایک بات عرض کرنا ہے کہ یہ بیان قومی اسمبلی کے ۳۷ ارکان کی طرف سے ہے اور اس وقت تک ہمارے پاس ۳۹ اراکین کے دستخط ہیں۔ یہ دستخط ہمارے پاس موجود ہیں اور یہ تمام پارٹیوں سے بالاتر ہوکر کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ہم ساری پارٹیوں سے بالاتر ہوکر کریں گے۔

مولوی مفتی محمود: اگر کوئی رکن اس قرارداد پر دستخط کرنا چاہیں، تو کر دیں؟

جناب چیئرمین: اگر ان کو دینا چاہیں تو دے دیں۔ مولانا عبدالحکیم صاحب! آپ شروع کریں۔

مولانا عبدالحکیم: دستخط ہو جانے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ شروع کریں۔

مولانا عبدالحکیم: باتیں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک اختر! باتیں نہ کریں۔ مولانا! شروع کریں۔

7th is comming to close.

سات تاریخ بہت قریب آ رہی ہے۔

آپ ۲۵۰ صفحات کی کتابیں لکھ کر لائے ہیں۔

If you read it,you have to sit.

اگر آپ یہ پڑھیں گے تو آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب والا!

جناب چیئرمین: مولانا! پہلے وہ ختم کر لیں، پھر اس کے بعد۔

[2348] مولانا عبدالحکیم: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

مرزائی قطعی کافر اور غیر مسلم اقلیت ہیں

قومی اسمبلی کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے

قادیانیوں کے خلیفہ ناصر احمد صاحب آف ربوہ نے بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۷۴ء اپنی پارٹی سمیت پاکستان کی قومی اسمبلی کی کمیٹی کے سامنے (جو تمام ممبران قومی اسمبلی پر مشتمل ہے) زیر جواب، بیان دیا۔ یہ بیان انہوں نے دو دن میں مکمل کیا۔

اس بیان کے چند عنوان ہیں:

پہلا عنوان ایوان کی حالیہ قراردادوں پر ایک نظر ہے۔ اس کے ذیل میں خلیفہ قادیانی نے ایک غلطی یہ کی ہے کہ صرف دو قراردادوں کا ذکر کیا ہے۔ ممکن ہے ان کو اطلاع ہی ایسی دی گئی ہو۔ مگر رہبر کمیٹی میں میں نے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم۔این۔اے اور مولانا عبدالحق

صاحب ایم۔این۔اے بلوچستانی نے بھی ایک بل[1] پیش کیا ہے۔خلیفہ ربوہ نے ایک اصولی سوال اٹھایا ہے کہ آیا کسی اسمبلی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی شخص سے یہ بنیادی حق چھین سکے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسوب ہو، یا مذہبی امور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرد کا کیا مذہب ہے؟

ربوہ جماعت کی طرف سے کہا گیا کہ ہم ان دونوں باتوں کو نہیں مانتے۔اس سلسلے میں انہوں نے اقوام متحدہ کے دستور، انجمنوں اور اسی طرح پاکستانی دستور دفعہ نمبر۲۰ کی آڑ لی ہے۔

مرزائیوں کو جواب[2349]

۱...... یہی پہلا اور بنیادی فرق ہے جو مرزائیوں اور مسلمانوں میں ہے۔مسلمان اپنے فیصلے صرف قرآن وشریعت کی روشنی میں کرنا چاہتے ہیں اور اسی کو قانون زندگی کی بنیاد سمجھتے ہیں۔مگر مرزائی اقوام متحدہ کو دیکھتے ہیں۔کبھی عالمی انجمنوں کو اور کبھی انسان کے بنائے ہوئے دستور اور قانون کو، ہم تو تمام امور میں صرف دین اور اس کے فیصلے کو دیکھتے ہیں:

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

میں نہ رات ہوں نہ رات کا پجاری کہ خواب کی باتیں کروں۔میں جب آفتاب (آفتاب رسالت) کا غلام ہوں تو میری باتوں کا ماخذ وہی آفتاب ہوگا۔

تعجب ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے۔مگر جھوٹے دعوے کی لاج بھی وہ اور اس کے جانشین نہیں رکھتے۔پیغمبر تو دنیا بھر کے قوانین کو بدلنے آتے ہیں اور ساری دنیا کو اپنے پیچھے چلانا چاہتے ہیں۔

’’ومآارسلنامن رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ‘‘

﴿اور ہم نے جو بھی پیغمبر بھیجے اسی لئے کہ لوگ خدا کے حکم سے اسی کی پیروی کریں۔﴾

تو ہم کو تو قرآن وحدیث کی رو سے دیکھنا ہے کہ مرزائی غیرمسلم ہیں یا نہیں اور اس مسئلے میں کسی بھی مسلمان کو شک نہیں ہے۔صرف قانونی شکل دینے کی بات ہے۔

۲...... آپ کی نظر ہمیشہ صحابہؓ سے دور رہی ہے۔ورنہ آپ دنیا کی اسمبلیوں کو دیکھنے کی بجائے مسلمانوں کی سب سے پہلی اسمبلی انصار ومہاجرین کو دیکھتے۔کیا انصار ومہاجرین کے مشورے

---

[1] بل ہذا کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسلامی روشنی میں نہ ہوتے تھے؟ مگر آپ سے یہ توقع ہی نہیں کہ آپ صحابہ کرامؓ کے راستے پر چلیں۔ ورنہ انصار ومہاجرین کی اسمبلی نے [2350] منکرین زکوٰۃ اور منکرین ختم نبوت سے مسلمان کہلانے کا حق چھین کران سے جہاد کیا تھا۔

۳...... مرزائی خلیفہ نے یہ کہہ کر کہ مسلمان ممبران اسمبلی کو مذہبی فیصلے کرنے کی اہلیت ہے یا نہیں۔ ممبران اسمبلی کی سخت توہین کی ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کروڑوں مسلمانوں کے نمائندے ہیں اور مسلمان بھی وہ جن کا کھلا دعویٰ ہے کہ ہمارا ''دین اسلام ہے۔'' کیا یہ ممبر صاحبان اتنا بھی نہیں جانتے کہ مسلمان کون ہیں اور غیر مسلم کون؟

مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کافر وہی ہوتا ہے جو ضروریات دین اور قطعیات دین کا انکار کرے۔ مسلمان کی تعریف کی بحث آگے آتی ہے۔ کیا کوئی ممبر اسمبلی یہ نہیں جانتا کہ پانچ ارکان اسلام فرض ہیں؟ کیا کوئی مسلمان نہیں جانتا کہ توحید ورسالت پر ایمان لانے کے سوا تمام پیغمبروں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، قیامت، تقدیر اور دوبارہ زندگی کو دل سے قبول کرنا بھی جزو ایمان ہے؟ کیا کوئی مسلمان اس میں بھی شک کر سکتا ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ کے بعد وحی نبوت کا دروازہ بند ہوگیا ہے؟ اب نہ براہ راست کسی کو نبی بنایا جاسکتا ہے نہ کسی کی متابعت سے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام کے تقریباً ۱۴سو سال میں جس کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کو اہل اسلام نے ہرگز معاف نہیں کیا۔ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا جی، حضور ﷺ میں فنا ہو چکے تھے۔ اس لئے وہ عین محمد بن کر نبی ہوئے ''اناللّٰہ وانا الیہ راجعون'' بہرحال اسلام کے بدیہی مسائل کو اسمبلی کے تمام ممبران سمجھتے ہیں اور تجربہ رکھتے ہیں۔ بلکہ مرزا ناصر احمد صاحب سے بھی زیادہ سمجھتے ہیں۔

۴...... پاکستان اسمبلی نے پاکستان کا مملکتی مذہب اسلام قرار دیا ہے۔ کیا ناصر احمد صاحب ہم کو امریکہ اور لنڈن کا مقتدی بنانا چاہتے ہیں؟

[2351] ۵...... پاکستان اسمبلی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پاکستان کا صدر اور وزیراعظم مسلمان ہوگا اور اس کو ختم نبوت اور قرآن وحدیث کے مقتضیات کو ماننے کا حلف اٹھانا پڑے گا۔ (شاید مرزائیوں کو اس سے بھی تکلیف ہوئی ہو)

۶...... بھلا جس اسمبلی کو دستور وآئین بنانے کا حق ہے۔ اس کو اس میں ترمیم کا حق کیوں نہ ہو؟ کیا یہ بات دستور میں نہیں ہے؟

۷...... تعجب ہے کہ اقل قلیل اقلیت کو اجازت ہو کہ وہ کروڑوں کی اکثریت کو کافر کہے اور اکثریت کو قطعاً حق نہ ہو کہ وہ ان مٹھی بھر تازہ پیداوار اور مخصوص اغراض کے لئے کھڑے ہونے

والوں کو غیر مسلم کہے۔ ہم کو حق ہے کہ اسمبلی کے اندر اپنے حق کا مطالبہ کریں یا اسمبلی سے باہر۔ پاکستانی حکومت اسمبلی کا نام ہے اور اسمبلی عوام کی نمائندہ ہے۔ ان کا فرض ہے کہ ملک کے نفع و نقصان پر سوچیں۔

۸...... ہم نے کب کہا کہ آپ کو کسی مذہب کی طرف منسوب ہونے کا حق نہیں۔ آپ بیشک اپنے کو نصرانی، عیسائی، قادیانی، احمدی، مرزائی وغیرہ مذاہب کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ مگر جب آپ کو یہ حق ہے تو ۹۹ فیصد اکثریت کو کیوں یہ حق نہیں کہ وہ اس پاک مذہب کی طرف منسوب ہو جس میں سرور کائنات ﷺ کے بعد کسی کو نبی بنانا کفر ہو اور ایسا سمجھنے والے کو اپنے سے خارج سمجھیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اقل قلیل جو چاہے کہے اور کرے، اور غالب اکثریت صم بکم بنی رہے۔ اس کو بات کرنے کی اجازت نہ ہو۔

۹...... آپ جس مذہب کی طرف چاہیں منسوب ہوں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر بھی کہیں۔ پھر انہی مسلمانوں کے نام سے عہدوں، منصبوں اور مختلف ملازمتوں پر قبضہ بھی کریں۔ آپ جب کروڑوں مسلمانوں کو مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے مسلمان نہیں سمجھتے اور اسی طرح آپ کے غیر اسلامی عقیدوں [2352] کی وجہ سے مسلمان بھی آپ کو مسلمان نہ سمجھیں تو اب رونے کی کیا ضرورت ہے؟ اب تو آپ کی بات پوری ہو رہی ہے نہ تم ہم میں سے اور نہ ہم تم میں سے۔

۱۰...... آپ نے اسمبلی کے اختیارات پر بڑی تنقید کی ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسمبلی قوم کی نمائندہ جماعت ہے۔ اس کو قوم کی نمائندگی کرنی ہے۔ جب قوم کا ایک متفقہ مطالبہ ہے تو وہ خود اسمبلی کا مطالبہ ہو جاتا ہے اور اس کے فرائض میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۱...... آپ کو یہ خیال تو چٹکیاں لے رہا ہے کہ سیاسی جماعتیں سیاسی منشور پر اسمبلی میں آئی ہیں۔ مگر آپ پاکستان کی بنیاد بھول جاتے ہیں کہ پاکستان کا معنی کیا ہے۔ کیا پاکستان مسلم قومیت کے نام سے نہیں بنا۔ کیا مسلم قومیت کی بنیاد مذہب پر نہیں ہے اور کیا حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور علامہ اقبالؒ کا نزاع لفظی ہو کر ختم نہیں ہو گیا تھا؟ اور کوئی مسلمان اس سے انکار کر سکتا ہے کہ دین اسلام، اعتقادات، معاملات، عبادات اور سیاسیات سب پر حاوی ہے؟ اور اب تو حکومت ہی عوامی ہے اور عوامی خیالات اور معتقدات کی ترجمان۔ پھر اس کو کیوں عوامی مطالبات پر خاص کر جو مذہبی ہوں، غور کرنے کا حق نہیں ہے۔ جبکہ سرکاری مذہب ہی اسلام ہے۔

۱۳...... مرزائی جماعت کا مسئلہ فسادات کی وجہ سے زیر بحث نہیں۔ بلکہ یہ چالیس سال سے

زیادہ سے مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سب کو معلوم ہے۔ہاں فسادات اور فسادی مرزائیوں کی خرمستی نے اس کو قوت دے دی۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ مرزائیوں نے یہ فساد اور مسلمانوں کے پرامن جلوسوں پر گولیاں ہی دشمنان ملک کے ایماء پر چلائی ہوں۔تا کہ پاکستان دوطرفہ مشکلات میں بھی گھرا ہو، اوراندر فسادات ہوں اور دشمن اپنا الوسیدھا کر سکے۔

مرزاناصراحمدصاحب کااقرار[2353]

دوران جرح میں جب مرزاناصراحمدصاحب نے یہ کہا کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔کسی دوسرے شخص یا اسمبلی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔ جب اسی سلسلہ میں محترم اٹارنی جنرل نے ان پر سوال کیا کہ ایک شخص یہی اور عیسائی ہے۔لیکن وہ غلط طور پر مفاد کی خاطر اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور اس کی یہ فریب دہی اور بے ایمانی دیکھ کر اس کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا جاتا ہے۔تو کیا عدالت کو یہ حق نہیں کہ قطعی ثبوت ملنے کے بعد اس کے فریب کا پردہ چاک کر کے اس کو غیر مسلم، یہی یا عیسائی قرار دے دیں۔

مرزاناصراحمد نے بڑی ٹال مٹول کے بعد عدالت کے اس حق کو تسلیم کیا۔گویا اس طرح مرزاناصراحمد نے اقرار کرلیا کہ کسی بااختیار ادارے کو یہ حق حاصل ہے کہ نبوت کے بعد وہ کسی شخص کے دعوے کو غلط قرار دے دے۔

اب اس اقرار کے بعد قومی اسمبلی کو جس کا کام قانون سازی ہے، یہ حق کیوں حاصل نہیں کہ وہ مرزائیوں کے غلط دعویٰ اسلام کا بھانڈا پھوڑ کر عوام کو ان کے فریب سے بچائے؟

فرضی باتیں

آپ (مرزاناصراحمد) نے صفحہ چار پر ''انسان کے بنیادی حق اور دستور'' کے عنوان سے فرضی باتیں لکھ کر اپنا دل خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔مگر آپ یقین کریں کہ دنیا کی کسی حکومت نے اب تک اس قسم کے سوالات نہ اٹھائے، نہ امکان ہے۔زیادہ سے زیادہ آپ کو بھارت کا خطرہ ہے۔مگر وہاں بھی مسلمان ان کے مقابلہ میں ایک ہیں اور ایک ہی بات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں چوہے کی نظر ایک بالشت تک ہوتی ہے۔اس سے آگے نہیں دیکھ سکتا۔ مرزائیوں کو معلوم نہیں کہ خانہ کعبہ میں اہل اسلام کس طرح اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ پھر بھارت میں کس طرح تمام مسلم جماعتیں اکٹھی ہوکر بھارتی گورنمنٹ کے سامنے اپنی بات رکھتی ہیں؟ پھر

لاہور [2354] میں ماضی قریب میں کس طرح دنیا بھر کے سربراہان اسلام نے جمع ہوکر مرزائیوں اور دیگر دشمنان اسلام کے سینے پر مونگ دلے؟

مسلمانوں کو ڈراوا

مرزا ناصر احمد صاحب نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بہت سے نقصانات صفحہ۴ پر گنوائے ہیں اور یہ صرف رونے کے مترادف ہے، ورنہ ہمیں قرآن وحدیث اسلام وشریعت کو دیکھنا ہے۔ نہ یہ کہ دوسرے کیا کرتے ہیں اور اگر خود مسلمانوں کی مذہبی صلابت اور مضبوطی دوسرے دیکھیں تو ان کو بھی ہمارا لوہا ماننا پڑے۔ جیسے کہ خیرالقرون میں تھا۔

مرزا ناصر احمد صاحب نے عیسائی حکومتوں کی عددی اکثریت کا ذکر کر کے وہاں مسلمانوں کو شہری حقوق سے محروم کرنے کا ڈراوا بھی سنایا ہے۔ دراصل تحریک (رد) مرزائیت اور قوم کی مشترکہ آواز کے مقابلے میں اب ان کو سوچنے اور سمجھنے کا ہوش بھی نہیں رہا۔ مرزا جی یہ کس نے کہا کہ ہم مرزائیوں کو ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے شہری حقوق بھی غصب کر لیں گے۔ کیا اسلام نے کافر رعایا کی جان ومال اور عزت وآبرو بلکہ ان کے معابد کی آزادی کی ضمانت نہیں دی۔ نہ ہم یہ معاملہ عیسائیوں سے کر رہے ہیں اور نہ مرزائیوں سے کریں گے۔ ہمارے ہاں پرانے مسیحی اور نئے مسیحی دونوں کے جان ومال کی حفاظت حکومت کے ذمے ہے۔ بشرطیکہ وہ ذمی بنے رہیں۔ اگر بغاوت کریں گے تو پھر ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہوں گے۔

ایک خطرناک دھوکہ

ایک خطرناک دھوکہ (ص۶) پر یہ دیا گیا ہے کہ ”اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو دنیا کے تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کے متعلق ان کے عہد کی اکثریت کے فیصلے قبول کرنے پڑیں گے۔“ یہ کھلا دھوکہ ہے۔ مرزا ناصر احمد کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام جامع مذہب ہے۔ اس میں مغلوب یا اقلیت میں ہونے کے وقت کے لئے بھی رہنمائی موجود ہے اور غلبہ اکثریت [2355] میں ہونے کے وقت کے لئے بھی احکام موجود ہیں۔ لیکن پیغمبروں کا ذکر اپنی روایتی گستاخی کی طرح خواہ مخواہ درمیان میں لا کر اپنا شوق پورا کیا ہے۔ اب اوپر کی عبارت دوبارہ پڑھیں کہ:

”آیا ان کے زمانے کی اکثریت یعنی غیر مسلم اکثریت کے فیصلے انبیاء علیہم السلام نے مانے۔“ اگر مرزا ناصر احمد صاحب یہ لکھ دیتے تو اپنے اوپر فتویٰ کفر کی ایک دفعہ کا اضافہ کرا دیتے۔

مگر انہوں نے بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ اکثریت کے فیصلے قبول کرنے پڑیں گے۔ مرزا صاحب! یہ فیصلے آپ قبول کریں ورنہ دنیا کا کوئی مسلمان، کافر اکثریت کے فیصلے پیغمبروں کے خلاف قبول کرنے کو تیار نہیں ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دارالندوہ (مکہ معظمہ میں قریش کی اسمبلی) نے حضور ﷺ کے خلاف فیصلے کئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کی کافر حکومتوں نے جو اس وقت کے رواج کے مطابق عوام کی نمائندہ تھیں۔ پیغمبروں کے خلاف فیصلے کئے۔ جن کو انہوں نے تسلیم نہیں کیا اور آج ہم اکثریت میں ہو کر اقلیت کے غیر شرعی مسائل کو نہ ٹھکرائیں؟ نہ غیر مسلم حکومتوں کے فیصلے بغیر قوت حاصل کرنے کے روکے جا سکتے ہیں۔ نہ اسلام ہم کو اس کے لئے مجبور کرتا ہے اور نہ ہم دوسروں کے کاموں کے خدا تعالیٰ کے ہاں ذمہ دار ہیں۔ ہم کو اپنے ہاں اور اپنے حدود اختیار و اقتدار میں شریعت کی روشنی میں فیصلے کرنے ہیں۔

لا اکراہ فی الدین کے قرآنی ارشاد سے دھوکہ

مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے سارے بیان میں یہی ایک بات صحیح کی کہ کسی کا مذہب جبراً تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ آیت کا مفہوم بھی یہی ہے۔ مگر اپنے روایتی فریب کو یہاں بھی کام میں لائے کہ زبردستی کسی مسلمان کو غیر مسلم قرار دینا بھی جبکہ وہ اسلام پر شرح صدر رکھتا ہو۔ اس آیت کی نافرمانی میں داخل ہے۔ یہاں آیت کریمہ بھی قطعی ہے اور اس کا مطلب بھی واضح ہے۔ بھلا جس شخص نے دل سے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ اس کو مسلمان بنا کر کیا کریں گے اور وہ مسلمان کیسے ہوگا؟ یہ درست ہے۔ مگر ہم نے کب کہا کہ مرزائیوں کو جبراً مسلمان کرو۔ آپ اپنی مرزائیت پر رہ کر اپنا شوق پورا کرتے رہیں۔ ہم آپ کو قطعاً تبدیل مذہب کے لئے مجبور نہ کریں گے۔ [2356]

لیکن آپ کو مسلمان نہ سمجھنا یہ ہمارا اعتقاد اور مذہب ہے۔ کیا آپ اکثریت کو اس کے اپنے اعتقاد پر رہنے اور قانونی طور پر اس کی اشاعت کی اجازت نہیں دیتے؟ یہ سوچنا قومی اسمبلی کا کام ہے۔ جس کے سامنے سب سے پہلا اور بڑا کام قانون شریعت ہے کہ آیا آپ جیسی اقلیت کو مسلمان کے نام سے اکثریت کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دے یا آپ کو اسلام کی روشنی میں آپ کے ہی اقوال اور اعتقادات کے پیش نظر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ۹۹ فیصد کے حقوق غصب کرنے سے روک دے اور اس دھوکہ سے کہ نکاح، جنازہ وغیرہ کے احکام میں کھلم کھلا اسلامی اصول کی خلاف ورزی ہو۔ قوم کو نکال دے۔ اگر آپ اپنے کافرانہ مذہب پر قائم رہیں ہم

آپ پر جبر نہ کریں گے۔ مگر ہمیں اپنے اصول کے تحت نبوت کے مدعیوں اور ان کے پیروکاروں اور اس کو مجدد ماننے والوں کو غیر مسلم تصور کرنے دیں۔ کیا دنیا بھر کے مسلمان، مرزائیوں کو اسلام سے خارج نہیں کہتے؟

اور کیا آپ کے مرزا جی کو تکفیر عمومی کا یہ شوق نہیں چرایا، پھر بات تو ختم ہے۔ اب صرف بات اس قدر ہے آپ چاہتے ہیں کہ اسی طرح دو قومیں ہوتے ہوئے ہم مسلمان کے نام سے ان کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے رہیں اور ملک میں نفاق اور فساد جاری رہے۔ پھر کیوں نہ اس کو قانونی جامہ پہنا کر ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے؟ پھر آپ اپنے لئے آزادی چاہتے ہیں اور ہمارے لئے پابندی۔ ہم سرور کائنات ﷺ کی معراج جسمانی، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت کے منکر کو مسلمان کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیا آپ ہم کو اپنا عقیدہ بدلنے کے لئے مجبور کر کے قرآن پاک کی مذکورہ آیت کے خلاف نہیں کر رہے؟

آیت کریمہ سے غلط مطلب براری

مندرجہ آیت کریمہ سے قتل مرتد کے اسلامی مسئلہ کے خلاف بھی کام لیا جاتا ہے۔ مگر یہ بھی غلط ہے۔ جب ایک شخص پاکستان کی رعیت نہیں، اس پر کوئی پاکستانی قانون لاگو نہیں۔ مگر جب وہ خود پاکستانی بن جائے اور یہاں کے سارے قوانین کی پابندی کو مان لے۔ پھر اس کی [2357] خلاف ورزی پر اس کو سزا دی جائے گی۔ اسی اصول پر زنا، چوری، ڈاکہ، قتل، بغاوت اور ارتداد وغیرہ کی سزاؤں کا دارومدار ہے۔ یہ اسلام کے اندر رہنے والوں کے لئے ہے۔ لیکن کسی باہر والے شخص کو اسلام لانے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہی آیت کریمہ کا مفہوم ہے۔

سلام کرنے والے کو مومن نہ کہنے کا حکم

قرآن کی اس آیت سے بھی مرزا ناصر احمد صاحب نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر ہم یہ بحث مسلمان کی تعریف میں کریں گے (انشاءاللہ تعالیٰ) حضرت اسامہؓ کی حدیث بھی ناصر احمد صاحب نے نقل کی ہے کہ جنگ میں ایک شخص نے کلمہ پڑھا۔ انہوں نے پھر اس کو قتل کر دیا۔ اس پر سرور عالم ﷺ نے خفگی کا اظہار فرمایا۔ اس پر بھی مسلمان کی تعریف کے وقت روشنی ڈالی جائے گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

تہتر فرقوں والی حدیث

مرزا ناصر احمد نے نکتہ استحقاق پیش کیا ہے کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ستفرق ھذا الامۃ علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار الا واحدۃ (مشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)'' ﴿یہ امت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ سب فرقے آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔﴾

یہاں مرزا جی نے اگلے لفظ کھا لئے ہیں۔ مگر آگے چل کر مودودی صاحب کے ترجمان القرآن جنوری ۱۹۴۵ء سے نقل کیا ہے۔ اس کے آخر میں باقی الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔

''قالوا من ھی یارسول اللّٰہ قال ماانا علیہ واصحابی''

﴿صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریقے پر ہو۔﴾

(صفحہ ۱۰) پر مرزا صاحب نے مودودی صاحب کی تحریر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ مودودی صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ''اس حدیث میں جماعت کی دو علامتیں نمایاں طور [2358] پر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے طریق پر ہو گی۔ دوسرے یہ کہ نہایت اقلیت میں ہو گی۔''

مرزا ناصر احمد صاحب کا نکتہ استحقاق یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مندرجہ بالا فرمان کے بالکل برعکس اپوزیشن کے علماء کی طرف سے پیش کردہ ریزولیشن یہ ظاہر کر رہا ہے کہ امت مسلمہ کے بہتر فرقے تو جنتی ہیں اور صرف ایک دوزخی ہے جو قطعی طور پر حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی حدیث مبارک کے خلاف اور آپ ﷺ کی صریح گستاخی ہے۔

یہاں گویا مرزا جی گھبرا رہے ہیں کہ صرف وہی جہنم کے ایندھن ہوں گے۔ باقی سب جنتی ہیں۔ یہ تمام تقریر بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ اس حدیث میں بہتر فرقوں کے ناری اور ایک کی نجات کا ذکر ہے۔ یہ جنتی اور دوزخی ہونے کے بارہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ بعض گناہ گار مسلمان بھی ایک بار جہنم میں داخل ہوں گے۔ بہرحال اس حدیث میں کافر اور مسلم کے الفاظ نہیں بلکہ دوزخی اور جنتی کے ہیں۔ اب ان دونوں نے اس حدیث سے غلط فائدہ اٹھایا اور خواہ مخواہ عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

بہتر اور تہتر فرقے

نہ یہ تہترواں فرقہ تمام بہتر فرقوں کو کافر کہتا ہے۔ نہ بہتر فرقے اس تہترویں فرقے کو کافر کہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ان فرقوں میں سے کوئی آدمی حد سے گزر کر صاف کفریہ عقیدے رکھے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکتا مگر یہ ان بہتر فرقوں کے ساتھ خاص نہیں۔ تہترویں فرقہ اہل سنت و الجماعت کا کوئی فرد بھی اگر کسی بدیہی اور قطعی عقیدے کا انکار کرے تو وہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔

مثلاً ختم نبوت کا انکار کردے یا زنا اور شراب کو حلال کہے۔ بہرحال اس حدیث کا کفرو اسلام کے مسئلے سے کوئی تعلق نہیں اور مرزائیوں کا مسئلہ اس کے بالکل برعکس ہے کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ وہ قطعی کافر ہیں۔ انہوں نے مرزاجی کو نبی مان رکھا ہے۔ یہ حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں۔ معراج جسمانی کے منکر ہیں۔ مرزاجی کی وحی کو قطعی کہتے اور اس پر قرآن کی طرح ایمان [2359] رکھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام پیغمبروں کی توہین کرنے والے کو مجدد اور مسیح کہتے ہیں۔ ان کو کون ان بہتر فرقوں میں داخل کرتا ہے؟ بلکہ یہ ان سب سے خارج اور قطعی کافر ہیں۔ ہم نے یہ جو لکھا ہے کہ مرزاجی نے مودودی صاحب کی تحریر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کہ مودودی صاحب نے بقول مرزا ناصر احمد کے یہ لکھا ہے کہ ناجی فرقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ نہایت اقلیت میں ہوگا۔ حالانکہ سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار (مشکوٰة ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنة)''

﴿بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔ اس لئے کہ جو علیحدہ ہوا وہ جہنم میں گیا۔﴾ (اوکما قال)

پھر اپنے اس فریب کو ان الفاظ میں چھپایا اور ''اس معمورۂ دنیا میں اس کی حیثیت اجنبی اور بیگانہ لوگوں کی ہوگی۔''

معمورۂ دنیا میں تو کافر بھی ہیں جو زیادہ ہیں اور حدیث جو بڑے گروہ کے ساتھ رہنے کا حکم دیتی ہے۔ تو کیا وہ کفار کیساتھ بھی رہنے کا یہی حکم دیتی ہے؟ یہ ہیں چودھویں صدی کے مجتہد، مجدد اور خودساختہ خلفاء۔ درحقیقت مسلمانوں کا ذکر ہے اور مسلمانوں ہی میں بڑی جماعت اور سواد اعظم کے اتباع کا حکم ہے۔

تو معلوم ہوا کہ بڑی جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ چودہ سو سال گزرنے پر بھی دنیا بھر کے مسلمانوں میں صحابہ کرامؓ کا اتباع کرنے والوں کی کثرت ہے۔ یہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ مگر اس حدیث میں باقی بہتر فرقوں کو کافر نہیں کہا گیا۔

مرزائیوں سے نزاع کفرو اسلام کا ہے۔اس لئے ناصر احمد صاحب کا یہ نکتۂ استحقاق بالکل غلط ہے۔انہوں نے صرف مودودی صاحب کی عبارت سے اپنی اقلیت کو اشارۂ حق پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔یا غلط امید رکھی ہے۔مرزا ناصر احمد کو معلوم ہونا چاہئے کہ مودودی صاحب نے بھی صحابہؓ کو معیار حق نہ مان کر اس حدیث کے معنی سے بغاوت کی ہے اور اقلیت کی بات اپنی طرف سے گھسیڑ کر اپنی مٹھی بھر جماعت کو مرزائیوں کی طرح برحق ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے۔

[2360] کہ غیر جانبدار دنیا میں پاکستان جو ہے یہ ہوجائے گا۔ وہ ہو جائے گا۔وہاں جدوجہد کی عبارت ان کے محضر نامے میں نہیں ہے[1]۔

صفحہ ۱۱ فضول ہے

جناب چیئرمین: یہ اس میں نہیں لکھا ہوا جو لکھا ہوا ہے،وہ پڑھیں یا زبانی بحث کریں۔

مولانا عبدالحکیم: اصل میں......

جناب چیئرمین: اصل میں نہیں، جو لکھا ہوا ہے وہ پڑھیں۔

چوہدری جہانگیر علی: اس میں یہ وضاحت کچھ زیادہ ہی کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالحکیم: بہت اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد صاحب نے محضر نامے میں صفحہ ۱۱ پر اپنی گذشتہ تحریروں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔صرف احتیاط کا وعظ ہے اور غیر جانبدار دنیا میں تضحیک کا واویلا کر کے ڈرانے کی کوشش کی ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب سے

ہم بھی مرزا صاحب کو وعظ کرتے ہیں کہ لنڈن کی جمہوریت دنیا بھر کی جمہوریتوں میں مشہور ہے۔لیکن وہاں کی پارلیمنٹ نے لواطت کو جائز قرار دیا ہے۔کیا ہم ان لوگوں کے ہنسنے سے ڈریں یا ان پر ہنسیں یا امریکہ سے شرمائیں جو کسی کمیونسٹ کو کلیدی آسامی پر مقرر نہیں کرسکتا۔یا روس کا خیال کریں جو کسی امریکی جمہوریت پسند کو ذمہ دارانہ عہدہ نہیں دے سکتا۔کیونکہ وہ اصولی حکومتیں ہیں۔جو شخص ان کے اصول نہ مانے اس کو وہ نہ رکھیں۔پھر ہمارا مملکتی مذہب اسلام ہے۔ہمارا دین اسلام ہے تو جو شخص اس اسلام کے اصول کے خلاف ہو۔اس کو ہم کیوں برداشت کر کے اپنے اوپر مسلط کریں۔اگر آپ (مرزا ناصر احمد) واقعی حق پسند ہیں تو مرزائیت ترک کر دیں۔

[1] یہاں مداخلت کے باعث میں خلط ہو گیا ہے۔لیکن ہم نے اصل جوں کا توں رہنے دیا۔

آپ کو اپنا اجر بھی ملے گا اور ان دوسرے مرزائیوں کا بھی جو مسلمان ہوں گے۔

[2361] مرزا صاحب! مغربی دنیا میں ابھی تو کالے، گورے کی تفریق موجود ہے۔ انہوں نے سیاست کو مذہب سے علیحدہ رکھا ہے۔ وہ سرقہ اور زنا کی اسلامی سزاؤں کے خلاف ہیں اور اسی لئے وہاں ان جرائم کی بھرمار ہے۔ وہ عورتوں کو وراثت دینے کے خلاف ہیں۔ وہ اسلامی طلاق اور متعدد ازدواج کو غلط کہتے ہیں۔ شرعی پردہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت تباہ ہو چکی ہے۔ وہ کبھی شراب کو قانوناً بند کر دیتے ہیں اور کبھی اجازت دے دیتے ہیں۔ کیا ہم ان کی خاطر اسلام کے کسی حصے کو ترک کر سکتے ہیں؟ اور کیا ہم ان ہی کی طرف دیکھتے رہیں گے؟

اے تماشا گاہے عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشامی روی

[2362] مسلمان کی تعریف

[2363] ''مسلمان'' کی تعریف کے لئے پاکستانی مسلمان عرصہ دراز سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ بغیر تعریف کے مسلمان کے نام سے پاکستان میں غیر مسلم مرزائی عہدوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اور یہ اسکیم انگریز کی تھی۔ جو اس وقت تو کامیاب نہ ہوئی۔ لیکن اس نے مسلمانوں کو الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ بہرحال جب پہلے دستور میں صدر مملکت کے لئے مسلمان ہونا شرط کیا گیا۔ ہم نے اسی وقت سے مسلمان کی تعریف کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا تھا اور یہ بالکل قانونی اور فطری بات تھی۔ جب صدر کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے تو مسلمان کی تعریف خود آئین میں ہونی لازمی ہوگئی۔ ورنہ ہرایرا غیرا اپنے کو مسلمان کہہ کر صدارت کا امیدوار بن سکتا ہے اور اب نئی حکومت نے تو صدر اور وزیراعظم دونوں کے لئے مسلمان ہونا شرط قرار دے دیا ہے اور اگرچہ صاف طور پر مسلمان کی تعریف سے گریز کیا گیا ہے۔

مگر صدر اور وزیراعظم کے حلف کے لئے جو الفاظ تجویز کئے گئے ہیں۔ ان میں ختم نبوت پر ایمان اور سرور عالم ﷺ کے بعد کسی کے نبی نہ بننے، قرآن وحدیث کے تمام مقتضیات پر ایمان لانے کا بھی ذکر شامل ہے۔ موجودہ حکومت کا یہ وہ کارنامہ ہے جس سے کفر کی دلدادہ طاقتیں بوکھلا گئی ہیں۔ اس سے مرزائی بھی خاص طور پر گھبرا گئے ہیں۔ انہوں نے پہلے پہل عہدوں اور ممبریوں پر قبضہ کرنے کی غرض سے پیپلز پارٹی کی حمایت کی تھی اور اب یکدم اصغر خان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ (بحوالہ لولاک لائکپور)

At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

(اس موقع پر جناب چیئر مین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مولانا عبدالحکیم: پھر مرزائی ظفر چوہدری (سابق ایئر مارشل) نے جو کردار ادا کیا۔ جس کی اس کو سزا بھی مل گئی، وہ سب کے سامنے ہے۔ بعدازاں بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا اور چند ہی دن کے بعد ربوہ اسٹیشن پر مرزائیوں نے فساد اور ظلم کا ارتکاب کیا۔ مرزائی لوگ کبھی ملک کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ یہ حکومت کے پابند نہیں، اپنے خلیفہ کے پابند ہیں۔

[2364]مسلمان کی تعریف

اب جبکہ ملک میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں بیس سال کے بعد پھر طاقت آئی ہے۔ تو مرزائیوں کو بھی مسلمان کی تعریف کا شوق چرایا تا کہ ہم کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں شمار ہو جائیں۔ اس عنوان کے تحت (ص۱۵) پر مرزائی محضر نامے کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی تعریف کو جائز نہیں سمجھتے جو کتاب اللہ اور خود سرور کائنات ﷺ کی فرمائی ہوئی تعریف کے بعد کسی زمانہ میں کی جائے۔

اس کی تائید (ص۱۹ سطر نمبر۷) سے ہوتی ہے، جہاں لکھا ہے کہ: ’’پس جماعت احمدیہ! کا ایک مؤقف یہ ہے کہ مسلمان کی وہی دستوری اور آئینی تعریف اختیار کی جائے جو حضرت ختم الانبیاء ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔‘‘ اس سلسلہ میں تین حدیثیں پیش کیں۔ گویا زبان نبوی کی تعریفیں ہیں۔ مگر آپ حیران ہوں گے کہ مرزا ناصر احمد نے (ص۲۳ سطر نمبر۱۵) میں قرآن پاک سے اسلام کا ایک اور اصطلاحی معنی بیان کر دیا۔

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

حالانکہ یہ تعریف پرانی تعریفوں کے زمانہ مرزائیت کی ہے۔ سچ ہے ’’دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔‘‘ مرزا ناصر صاحب نے یہ اصطلاحی معنی مرزا غلام احمد قادیانی ہی کے الفاظ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷ تا ۶۲، خزائن ج۵ ص ایضاً) سے نقل کیا ہے۔ ان چار صفحات میں مرزا قادیانی نے اپنے تصوف کا سکہ جمانا چاہا ہے اور اپنی تقریر سے یہ تصور دینے کی کوشش کی کہ گویا وہ بھی کوئی خدا

رسیدہ اور متبتل الی اللہ ہے۔ مگر مرزا جی کا مقصد بھی دھوکہ دینا تھا اور یہی مقصد مرزا ناصر احمد کا بھی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حدیث کی تین تعریفوں کے بعد مرزا جی کی اس چوتھی تعریف اور اس تقریر کے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر باور یہ کرانا تھا کہ مرزا جی اتنے فنا فی اللہ ہیں کہ ان کی کوئی حرکت حکم الٰہی کے سوا نہیں ہوسکتی۔ اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی کی معاشرتی زندگی قوم کے سامنے پیش کریں۔ کیا اس قماش کے آدمی کو اس تقریر سے ایک فی لاکھ بھی نسبت ہے۔ مگر پہلے ہم مسلمان کی تعریف کی بحث ختم کرنا چاہتے ہیں۔

[2365]مسلمان کی تعریف میں منقولہ احادیث

پہلی تعریف: حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی بھیس میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ کر یوں گویا ہوئے: ''یامحمد! اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهدان لااله الا اللّٰه وان محمدرسول اللّٰه، وتقیم الصلوٰة، وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان، وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلاً قال صدقت فعجبنا له یسئله ویصدقه قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللّٰه وملئکته وکتبه ورسله والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیره وشره قال صدقت (مسلم شریف ج۱ ص۲۷، کتاب الایمان)''

﴿اے محمد (ﷺ) مجھے اسلام بتایئے، آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج بیت اللہ کرو، اگر وہاں جانے کی طاقت ہو۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ کہا۔ ہم متعجب ہوئے کہ پوچھا بھی ہے، پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر، چاہے اچھی ہو یا بری، اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔﴾

دوسری حدیث:[2366] ''جاء رجل الی رسول اللّٰه ﷺ من اهل نجد ثائرالراس نسمع دوی صوته لا نفقه ما یقول حتی دنا فاذاهو یسئل عن الاسلام فقال رسول اللّٰه ﷺ خمس صلوٰة فی الیوم واللیلة فقال هل علی غیر هاقال لا الا ان تطوع قال رسول اللّٰه ﷺ و صیام رمضان قال هل علی غیرها قال لاالا ان تطوع وقال وذکر له رسول اللّٰه ﷺ الزکوٰة قال هل علی غیرها قال لاالّا ان تطوع قال فادبر الرجل

وھویقول واللّٰہ لا ازید علی ھذا و لاانقص قال رسول اللّٰہ ﷺ افلح ان صدق (صحیح بخاری ج۱ ص۱۱،۱۲،باب الزکوٰۃ من الاسلام)‘‘

﴿نجد کا ایک آدمی سرور دو عالم ﷺ کے پاس آیا سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کی گنگناہٹ، ہم سنتے تھے۔مگر اس کا مفہوم نہیں سمجھ رہے تھے۔یہاں تک کہ وہ قریب آ گیا۔ دیکھا تو اس نے اسلام کے بارے میں پوچھا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔رات،دن میں پانچ نمازیں۔اس نے کہا کیا اس کے سوا کوئی اور بھی میرے ذمہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا،نہیں،ہاں نفل ہو سکتے ہیں۔پھر آپؐ نے رمضان کے روزوں کا فرمایا۔اس نے کہا کیا اس کے سوا کوئی چیز تو ضروری نہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں،ہاں نفل کرو۔(تو تمہارا اختیار ہے) پھر آپؐ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے پھر وہی سوال کیا کہ کیا اس کے سوا کچھ اور بھی ہے۔آپؐ نے فرمایا،نہیں ہاں اگر نفل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا۔خدا کی قسم!میں اس پر نہ زیادہ کروں گا،نہ کم کروں گا۔آپؐ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو کر فلاح پا گیا۔﴾

[2367] تیسری حدیث: ’’من صلی صلوٰتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی لہ ذمۃ اللّٰہ وذمۃ رسولہ فلا تخفرو اللّٰہ فی ذمتہ (بخاری ج۱ ص۵۶، باب فضل استقبال القبلۃ)‘‘ ﴿جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھایا۔تو یہ وہ مسلمان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری میں ہے۔تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو۔﴾ (یہ ترجمہ مرزا ناصر احمد صاحب کا کیا ہوا ہے۔جو اس نے مودودی صاحب سے نقل کیا ہے)

۴...... ان تین حدیثی تعریفوں کے ساتھ اب مرزا قادیانی کی چوتھی تعریف بھی شامل کر دیں۔جو مرزا ناصر احمد نے محضر نامے میں (ص۲۳تا۲۶) نقل کی ہے۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ جن امور کو مرزا ناصر احمد نے مسلمان کی تعریف سے جدا کر کے ضمنی طور پر بیان کر دیا ہے۔ان کا ذکر بھی کر دیں تا کہ پھر اکٹھی سب پر بحث ہو سکے۔

۵...... خود مرزا ناصر احمد نے (ص۷) پر قرآن پاک کی آیت لکھی ہے:’’ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا (نساء:۹۴)‘‘ ﴿اور جو شخص تمہیں سلام کہے۔اس کو (آگے سے) یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔﴾ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ سلام کہنے والے کو بھی آپ کافر یا غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔

[2368] ۶...... مرزا ناصر احمد نے ایک اور روایت (ص۷) پر نقل کی ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ

فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں جھینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح صبح ان کے چشموں پر ہی ان کو جالیا۔ میں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اور اسے مغلوب کر لیا۔ تو وہ بول اٹھا۔ ''لاالـه الااللّٰه'' ﴿خدا کے سوا کوئی معبود نہیں﴾ اس بات سے میرا انصاری ساتھی اس سے رک گیا۔ لیکن میں نے اس پر نیزے کا وار کر کے اس کو قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت ﷺ کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اسامہ! کیا ''لاالـه الااللّٰه'' پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ صرف بچاؤ کے لئے یہ الفاظ کہہ رہا تھا۔ آپ ﷺ بار بار یہ دہرائے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوتا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب اس نے ''لاالـه الا اللّٰه'' کا اقرار کر لیا۔ پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کے دیکھا کہ اس نے دل سے کہا یا نہیں؟ حضور ﷺ نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش آج میں مسلمان ہوا ہوتا۔ (بخاری کتاب المغازی)

اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کلمہ پڑھ لینا اسلام ہے۔ دل چیر کر دیکھنا تو مشکل ہے۔ اب ہم چند اور روایات اسی قسم کی نقل کرتے ہیں۔

[2369] ۷...... ''عن ابی هریرةؓ قال قال لی رسول اللّٰه ﷺ واعطانی نعلیه وقال اذهب فمن لقیت من رواء هذا الحائط یشهد ان لااله الا اللّٰه مستیقنًا بها قلبه فبشره بالجنة (مسلم ج۱ ص۴۵، باب الدلیل علی من مات علی التوحید)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنے نعلین (چپل مبارک) عطاء فرمائے اور فرمایا کہ جاؤ جو ملے اور وہ لا الـه الا اللّٰه سچے دل سے پڑھتا ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو۔﴾

''عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ ما من عبدقال لا اله الا اللّٰه ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة قال وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق (بخاری ج۲ ص۸۶۷، باب الثیاب البیض)'' ﴿حضرت ابوذرؓ کو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی لا اله الا اللہ کہے پھر اسی عقیدہ پر مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ ابوذرؓ نے پوچھا چاہے وہ زنا اور چوری بھی کرتا ہو؟ حضور ﷺ نے تین بار فرمایا، اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرتا ہو۔﴾ (متفق علیہ دونوں روایتیں اختصار سے بیان ہوئی ہیں) (مشکوٰۃ ص۱۴، کتاب الایمان)

۸...... ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرامؓ جب کسی شہر پر صبح کے وقت حملہ کرتے تو دیکھتے، اگر وہاں سے آذان کی آواز آتی، تو حملہ نہ کرتے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آذان کہنے سے وہ مسلمان ثابت ہورہے تھے۔

۹...... حضرت صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینا یا اس کا انکار کفر ہے۔

۱۰...... حضرت صدیقؓ نے منکرین ختم نبوت اور مدعیان نبوت سے جہاد کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ختم نبوت کا مسئلہ بھی جزو ایمان ہے اور اس کا منکر اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

[2370] جسٹس منیر یا مرزا ناصر احمد صاحب

اب اگر جسٹس منیر یا مرزا ناصر احمد، علماء کرام کا مذاق اڑائیں یا اسلام کی تعریف پر متفق نہ ہونے کو قابل اعتراض قرار دیں۔ تو ان کا یہ اعتراض علماء کرام پر نہیں، خود سرور عالم ﷺ پر العیاذ باللہ! ہوجاتا ہے۔

جسٹس منیر صاحب نے سپریم کورٹ کا چیف جسٹس ہوکر دنیوی مراد کو پہنچ گیا۔ قیامت کا تعلق اللہ تعالیٰ اور توبہ سے ہے۔ باقی مرزا ناصر احمد صاحب سے توبہ کی زیادہ امید نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مسلمان ہونے کی توفیق دیں تاکہ ان ہزاروں مرزائیوں کے مسلمان ہونے کا ثواب بھی اس کو مل جائے ورنہ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ دونوں تیار کر رکھے ہیں جو جہاں کا مستحق ہوگا وہاں پہنچ جائے گا۔

اظہار حقیقت: کیا جو باتیں مندرجہ بالا دس نمبروں میں بیان کی گئی ہیں، یہ اسلام کی یا مسلمان کی تعریف ہے اور کیا ان میں باہم کوئی تضاد یا کمی بیشی ہے یا نہیں۔ اگر یہ تعریفیں ایک طرح کی نہیں تو جسٹس منیر کا اعتراض سرور عالم ﷺ تک جا پہنچتا ہے اور بے چارہ مرزا ناصر احمد تو کسی شمار وقطار میں ہی نہیں۔

ان تعریفوں کا اختلاف

اب دیکھیں کہ حدیث نمبر۱...... جبرائیل علیہ السلام کی روایت میں ایمان واسلام جدا جدا بیان کئے گئے۔ نمبر۲...... نجد والے سادہ شخص کے سامنے آپ نے اسلام کی تعریف میں حج کا بیان ہی نہیں کیا اور حدیث جبرائیل علیہ السلام کے مطابق ایمان کے ارکان کا ذکر ہی نہیں ہے۔ جن کو

مانے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہوسکتا۔نمبر۳......روایت میں تو ہماری طرح نماز پڑھنے، قبلہ رو ہونے اور ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے کا ذکر ہے۔ باقی ان باتوں کا جو پہلی کی دوحدیثوں میں بیان ہوئیں کوئی ذکر ہی نہیں۔حدیث نمبر۵......میں حکم ہے کہ سلام کہنے والے کو ہم غیر مسلم نہ کہیں۔گویا سلام کرنا ہی اسلام اور ایمان کے لئے کافی ہے۔نمبر۶......روایت میں آپ نے بار بار حضرت اسامہؓ سے فرمایا کہ ’’لا اله الا اللّٰه ‘‘[2371] کہنے کے بعد تم نے اس کو قتل کر دیا۔کیا تم نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا؟ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صرف ’’لا اله الا اللّٰه ‘‘ کہنے سے مسلمان ہوگیا تھا۔ابھی تک اس نے اور کوئی عمل نہیں کیا تھا۔معلوم ہوا کہ مسلمان ہونے کے لئے یہی کلمہ کافی ہے۔روایت نمبر۷......میں صرف ’’لا اله الا اللّٰه ‘‘ کہنے ہی کو سبب دخول جنت فرمایا گیا ہے۔

[At this stage Dr. Mrs Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس موقع پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے سنبھال لیا)

مولانا عبدالحکیم: بمطابق روایت نمبر۹ اور نمبر۱۰ میں حضرت صدیقؓ نے مدعیان نبوت سے لڑائی کی اور منکرین زکوٰۃ سے بھی۔جس کا معنی یہ ہے کہ ان دو جرموں کی وجہ سے وہ مسلمان نہ رہے تھے۔

مسیلمہ کذاب اور دوسرے مدعیان نبوت کی بات تو صاف ہے لیکن جب حضرت صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد کا اظہار فرمایا۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ ’’لا الـــه الا اللّٰه ‘‘ کہتے ہیں۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔’’امرت ان قاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه ‘‘(کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں، جب تک وہ ’’لا الـــه الا اللّٰه ‘‘ نہ کہہ لیں) مطلب یہ ہے کہ ’’لا الـــه الا اللّٰه ‘‘ کہنے سے انہوں نے اپنے اموال اور جانیں بچالیں۔حضرت صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے نہ مناظرہ کیا، نہ دلیل بازی، بلکہ فرمایا جو ایک تسمہ بھی زکوٰۃ کا حضورﷺ کو دیتا تھا اور مجھے نہ دے۔میں اس سے لڑوں گا۔بعض روایتوں میں ہے کہ جو بھی زکوٰۃ وصلوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔(اللہ اکبر) کیا باطن تھا۔کیا صفائے قلب تھی؟ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا دل حق کے لئے کھول دیا ہے۔پھر بالاتفاق جہاد شروع ہوا۔

[2372]مسلمانوں کی تعریف کی تحقیق

پہلے آپ قرآن پاک کی آیات سنیں:

۱...... ’’ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بآیاته انه لا یفلح الظالمون (الانعام:۲۱)‘‘ ﴿اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے یا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بے شک نہیں فلاح پاتے ظالم۔﴾

۲...... ’’ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یالیتنا نرد ولا نکذب بایات ربنا ونکون من المؤمنین (انعام:۲۷)‘‘ ﴿اور اگر تم دیکھو جب وہ لوگ دوزخ پر کھڑے کر دیئے جائیں گے اور کہیں گے کاش ہم واپس لوٹا دیئے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور یہ کہ ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔﴾

۳...... ’’ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین (حجر:۸۰)‘‘ ﴿جھٹلایا بن کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو۔﴾

۴...... ’’کذب اصحاب الایکة المرسلین (شعراء:۱۷۶)‘‘

۵...... ’’واخی ھارون ھوا فصح منی لساناً فارسله معی رداً یصدقنی انی اخاف ان یکذبون (قصص:۳٤)‘‘ ﴿اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ اس کو میرے ساتھ رسول بنادیں۔ (مددگار) جو میری تصدیق کریں۔ مجھے خطرہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں گے۔﴾

۶...... ’’والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك ھم المتقون (زمر:۳۳)‘‘ ﴿اور جو سچ لایا اور سچ کی تصدیق کی، وہ سب لوگ متقی ہیں۔﴾

۷...... ’’وکنا نکذب بیوم الدین (مدثر:٤٦)‘‘ ﴿ور ہم قیامت کو جھٹلاتے تھے۔﴾

[2373]۸...... ’’فلا صدق ولا صلّٰی ولکن کذّب وتولّٰی (القیامة:۳۱)‘‘ ﴿تو اس نے نہ تصدیق کی، نہ ہی نماز پڑھی۔ بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیرا۔﴾

۹...... ’’فاما من اعطی واتقٰی وصدق بالحسنٰی فسنیسره للیسریٰ (لیل:۵تا۷)‘‘ ﴿تو جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور صحیح باتوں کی تصدیق کی، تو اس کو ہم یسریٰ کی توفیق دیں گے۔﴾

۱۰...... ’’ارایت ان کذب وتولّٰی (علق:۱۳)‘‘ ﴿کیا آپ نے دیکھا، اگر وہ جھٹلائے اور منہ پھیر دے۔﴾

۱۱...... ’’ارایت الذی یکذب بالدین (الماعون:۱)‘‘ ﴿کیا آپ کو وہ شخص معلوم ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے۔﴾

۱۲...... ان آیات کے سوا سارے قرآن پاک میں ’’آمنوا وعملوا الصلحت‘‘ بار بار آیا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ نیک کام تو حدیث جبرائیل علیہ السلام سے معلوم کئے جاچکے ہیں کہ اچھے کام ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اسی طرح آمنوا سے بھی اسی حدیث کے تحت ایمان کی تفصیل ہوگئی ہے۔

شرعی تصدیق

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن پاک میں جابجا تصدیق کو ایمان کہا گیا ہے اور تکذیب کو کفر۔ اگر کوئی شخص یہ پوری طرح سمجھ لے کہ اسلام سچا دین ہے اور اس کو یقین ہو۔ مگر اس کو حسد، تعصب، ہٹ دھرمی یا کسی جھوٹے وقار کی خاطر دل سے قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔ وہ مسلمان نہیں، جیسے ’’شاہ روم ہرقل‘‘ نے اسلام کے اصول کو سچا قرار دیا۔ مگر اہل دربار کے شور سے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ قرآن پاک میں اہل کتاب کے بارہ میں ہے۔’’ویعرفونہ کما یعرفون ابناءھم (بقرہ:۱۴۶)‘‘ ﴿اور اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنے لڑکوں کو پہچانتے ہیں۔﴾

[2374] مطلب یہ ہے کہ ان کو اسلام کی صداقت میں شبہ نہیں۔ مگر پھر بھی وہ اس کو قبول نہیں کرتے۔ اس لئے کافر ہیں۔

اس تمام تقریر سے میرا مطلب یہ ہے کہ قرآن وحدیث بالکل صاف ہیں۔ جن کے دلوں پر اﷲتعالیٰ نے مہر نہیں لگادی۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ اب آپ خود غور فرمائیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی روایت میں کلمہ پڑھ لینے کے بعد اس آدمی کے قتل پر کتنا رنج ظاہر فرمایا۔ حالانکہ اس وقت اس کے پلے میں سوائے کلمہ طیبہ کے اور کوئی عمل نہیں تھا تو اس کا معنی یہ تھا کہ اس نے دین اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس کے خلاف تکذیب کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اس لئے رحمتہ للعالمین نے رنج ظاہر فرمایا۔

اصل ایمان اور کفر

تو اصل ایمان خداتعالیٰ اور اس کے رسول کو تمام باتوں میں سچا جاننا اور دل سے سچا قبول کرلینا، اور کفر اس کے مقابلے میں خداتعالیٰ یا رسول کی کسی ایک بات کو بھی جھٹلا دینا ہے۔

اب آپ کو نہ علماء کی تعریفوں میں اختلاف نظر آئے گا، نہ سرور عالمﷺ کے

ارشادات میں، نہ قرآن پاک کے مفہوم میں اس وقت سارے صحابہؓ جانتے تھے کہ حضور ﷺ کو مان لینا ہی اسلام ہے اور حضور ﷺ کو نہ ماننے کا نام کفر ہے اور یہ بات اتنی ظاہر تھی کہ ہر چھوٹا بڑا جانتا تھا۔ گویا ہر شخص اس حقیقت کو جانتا تھا کہ دین کو دل سے قبول کر لینا مسلمانی ہے اور نہ کرنا بے ایمانی اور کفر۔

ایمان وکفر کی نشانیاں

بات یہ ہے کہ جو کچھ دس روایات میں بیان کیا گیا ہے، یہ سب نشانیاں ہیں۔ چونکہ دل سے ماننا یا نہ ماننا یہ دل کی باتیں ہیں۔ اس لئے قضاء وشریعت میں اس کی جگہ نشانیوں پر حکم لگایا جائے گا۔ اس لئے اگر آپ کسی شخص میں ایمان کی علامت دیکھیں تو اس کو مسلمان کہیں گے اور اگر کفر کی نشانی دیکھیں تو اس کو غیرمسلم تصور کریں گے۔[2375]

۱...... ایک شخص نے اگر کہا السلام علیکم! آپ سمجھیں گے کہ ہمارے دین کو سچا جاننے اور ماننے والا ہے۔ آپ کو حق نہیں کہ اس کو کہیں تو مومن نہیں یا کافر ہے۔ مگر یہی شخص تھوڑی دیر کے بعد باتوں باتوں میں قیامت کا انکار کر دے تو اب اس میں کفر کی نشانی پائی گئی۔ اس لئے اب اس کو کافر کہیں گے۔

۲...... اسی طرح ایک شخص قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ تصدیق دین کی نشانی ہے۔ اب اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔ اگر وہی شخص تھوڑی دیر کے بعد کہے کہ زنا حلال ہے تو پھر ہم اس کو کفر اور جھٹلانے کی نشانی ظاہر ہونے کی وجہ سے کافر کہیں گے۔

۳...... اگر ایک گاؤں سے صبح کی آذان کی آواز آئی، کون بے وقوف ہوگا جو ان کو مسلمان نہ سمجھے گا۔ کیونکہ ان میں تصدیق کی نشانی پائی گئی ہے۔ لیکن اگر وہ تھوڑی دیر کے بعد کہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے۔ اب یہ تکذیب اور جھٹلانے کی نشانی ظاہر ہوگئی۔ اب ان کو کافر کہیں گے۔

۴...... اہل عرب اللہ تعالیٰ کو خالق سمٰوات وارض مانتے تھے۔ مگر وہ اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے ''ربیڑے'' بھی مانتے تھے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے خدا، اس لئے اس وقت ''لا الـــہ الا اللہ'' اس بات کی نشانی تھی کہ اس نے دین اسلام قبول کر لیا ہے۔ لیکن اگر ایسا شخص اس کے بعد سود، زنا کو حلال کہے اور نماز کو فرض نہ سمجھے تو اب اس کو کافر کہیں گے۔ کیونکہ اب اس میں تکذیب کی نشانی ثابت ہوگئی۔

۵...... فرض کریں ایک شخص حدیث جبرائیل علیہ السلام کے مطابق سب باتوں کو دل سے ماننے کا اقرار کرتا ہے۔ مگر پھر وہ قرآن پاک کو (العیاذ باللہ) گندے نالے میں سب کے سامنے پھینک دیتا ہے تو اب یہ انکار اور تکذیب کی نشانی ظاہر ہوگئی۔ اب اس کو باقی باتیں کفر سے نہیں بچا سکتیں۔

[2376] ۶...... مسیلمہ کذاب اور دوسرے مدعیان نبوت کی تکذیب میں تو کسی نے گفتگو ہی نہیں کی اور جہاد وقتال کے سوا ان کا کوئی علاج ہی نہیں سمجھا۔

۷...... منکرین زکوٰۃ بظاہر ایک رکن اسلام پر عمل نہ کرنا چاہتے تھے تو حضرت عمرؓ وان سے جنگ کرنے میں تأمل ہوا۔ مگر حضرت صدیقؓ کا ارشاد ان کا ہادی ثابت ہوا کہ جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔ مطلب یہ تھا کہ یہ صرف عملی کوتاہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس اسلامی حق کو معاف کرا کر اس کی فرضیت ہی کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ اسلامی احکام کی تکذیب ہے۔ سبحان اللہ العظیم! کیا اللہ والے تھے کہ بغیر بحث کے چند جملوں میں حضرت عمرؓ کو شرح صدر ہوگیا۔

پاک زمانہ

صحابہؓ کا زمانہ پاک زمانہ تھا۔ وہ حضرات بحث وتمحیص، حجت بازی اور لمبے چوڑے دلائل کے بغیر ہی منشاء نبوت کو سمجھ جاتے تھے۔ اسی لئے جب آنحضرت ﷺ ان کو کوئی مشورہ دینا چاہتے تو پہلے بڑے ادب سے دریافت فرمالیتے۔ یارسول اللہ یہ حکم ہے یا مشورہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ رسول کا حکم نہ ماننے سے کفر کا خطرہ ہے۔ کیونکہ بالمشافہ حکم نہ ماننے کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ وہ گویا کم ازکم اس خاص بات میں آنحضرت ﷺ کو سچا نہیں مانتا اور یہ قطعی کفر ہے۔ اس لئے صحابہ کرامؓ نے جب کبھی مشورہ دینا چاہا، پہلے دریافت فرمالیا۔ ورنہ حضور کا ایک حکم بھی نہ ماننا وہ دین کے خلاف سمجھتے تھے۔

''پس ایمان یہ ہے کہ خدا اور رسول کی تمام باتوں کو سچا سمجھے اور دل سے ان کو قبول کرے۔'' اور ''کفر یہ ہے کہ کسی ایک بات میں بھی رب العزت جل وعلا یا اس کے پاک رسول کو جھٹلایا جائے۔ تو یہ قطعی کفر ہے۔'' مگر یہ تصدیق وتکذیب دل کی صفات ہیں۔ اس لئے اسلام میں علامتوں اور نشانیوں پر حکم کا دارومدار رکھا گیا اور دنیا کی ہر عدالت ظاہر ہی کو دیکھتی ہے۔

[2377] صحابہ کرامؓ اور خیر القرون کے مسلمان ان حقائق کو ایمانی بصیرت، اپنی صحیح قرآن دانی اور صحبت نبوی کی برکت سے پوری طرح سمجھتے تھے اور یہ ان کے ہاں قابل بحث چیز ہی نہ تھی۔

وہ حضور ﷺ کے ماننے کو ایمان اور نہ ماننے کو کفر سمجھتے تھے اور یہی ہماری تحقیق کا خلاصہ ہے۔اب آپ تمام احادیث، آیات وروایات کو اس پر منطبق کر سکتے ہیں۔ سارا قرآن پڑھنے والے اور برسوں آپ ﷺ کی صحبت میں رہنے والے صحابہؓ اس مسئلہ کو قابل بحث نہیں سمجھتے تھے کہ اسلام اور کفر کیا ہے؟ مسلمان اور کافر کون ہے؟ ان کے سامنے ایک ہی بات تھی جس نے آپ ﷺ کو مان لیا وہ مسلمان ہو گیا اور جس نے حضور کریم ﷺ کو نہ مانا وہ کافر ہے۔

مرزا ناصر احمد کی تردید خود مرزا قادیانی نے کردی

مرزا ناصر احمد نے تین حدیثیں مسلمان کی تعریف میں پیش کیں۔ مگر مرزا قادیانی نے ’’بلٰی من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عنده ربه ولا خوف علیهم ولاهم یحزنون (بقرہ:۱۱۲)‘‘ سے اس کی تردید کردی۔

یعنی وہ مسلمان ہے جو خداتعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ آگے دو صفحوں میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ گویا یہ تین حدیثوں کے سوا چوتھی تعریف ہے۔ اس کو اپنی طرف سے اضافہ کر کے مسلمان کی تعریف بناڈالا ہے۔ دراصل آگے چار صفحات میں اس نے جو مضمون لکھا ہے وہ اس لئے ہے کہ پڑھنے والے سمجھیں کہ مرزا قادیانی ایسے ہی بلند مسلمان ہیں۔ اسی طرح محضر نامے میں مرزا ناصر احمد نے ذات باری کا عرفان اور دوسرا عنوان قرآن عظیم کی اعلیٰ وارفع شان کے تحت جو کچھ لکھا ہے وہ بھی اور شان خاتم الانبیاء ﷺ کے عنوان سے جتنے مضامین لکھے ہیں وہ مرزا غلام احمد کی کتابوں سے نقل کئے ہیں اور ان سب سے مقصد عوام پر اور ناواقف مسلمانوں پر اپنی بزرگی، تقدس اور معارف کا رعب ڈالنا ہے۔ حالانکہ یہ سب باتیں ہر وہ شخص کہہ اور لکھ سکتا ہے جس نے صوفیائے کرام کی کتابیں دیکھی ہیں۔ ان باتوں سے مرزا قادیانی نے اپنی نبوت، ظلی نبوت، بروزی نبوت، غیر تشریعی نبوت، تابع نبوت، لغوی نبوت، عین محمد اور فنا فی الرسول ہونا، ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

ساری بحث کا نتیجہ [2378]

کفر اور اسلام کی بحث سے آپ پر کافر کی تعریف واضح ہوگئی۔ اس تعریف کے لحاظ سے جس کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر اور اسلام سے خارج ہے اور اسی لئے اس کے پیرو چاہے وہ قادیانی ہوں یا لاہوری۔ یعنی چاہے اس کو نبی مانیں یا مجدد یا مسلمان وہ

بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی میں تکذیب کی بہت سی نشانیاں اکٹھی پائی جاتی ہیں:

۱...... سب سے بڑی نشانی اس کا دعویٰ نبوت ہے جس کو خود بھی مرزا قادیانی نے کفر قرار دیا ہے اور اس دعویٰ کی اس کے جانشین مرزا ناصر احمد صاحب بھی تصدیق کرتے ہیں اور مرزا جی کو نبی مانتے ہیں اور اس کو امتی نبی کہہ کر اس کے دعویٰ نبوت کو ایک طرح چھپاتے ہیں۔حالانکہ قادیانی مرزائی مرزاغلام احمد قادیانی کو ایسا حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں جس پر دیگر پیغمبروں کی طرح قطعی وحی آتی ہے۔جو اسی طرح قطعی اور غلطیوں سے پاک ہے۔جس طرح کہ قرآن اور اگر دعویٰ نبوت تکذیب کی نشانی نہیں ہوسکتی تو اس سے بڑھ کر کون سی چیز ہوسکتی ہے؟ختم نبوت کا مسئلہ ایسا ہے جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے معنی پر تمام امت کا اجماع ہے۔جیسے کہ اپنی جگہ اس کا ذکر آئے گا۔

۲...... مرزاغلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کی توہین کی ہے جو تکذیب دین اور تکذیب رسل کی کھلی نشانی ہے۔اس کا ذکر بھی اپنی جگہ آپ پڑھ سکتے ہیں۔

۳...... مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بتایا اور ان کی کھلی توہین کی ہے۔

۴...... مرزا قادیانی نے وحی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنی وحی کو قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں کی طرح قرار دیا۔

[2379] ۵...... ان تمام آیات کے معانی مرزاغلام احمد قادیانی نے تبدیل کر دیئے ہیں۔جن سے ختم نبوت، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، حیات مسیح علیہ السلام اور دیگر قطعی اور متواتر مسائل ثابت ہوتے ہیں جس کا مطلب زندقہ ہے کہ قرآن پاک کے الفاظ تو وہی رہیں لیکن ان کے معانی بالکل بدل دیئے جائیں۔یہ تحریف قرآنی اور تیرہ سو سال کے اولیاء، صلحاء، علماء اور مجتہدین ومجددین امت کے متفقہ معانی ومطالب کے خلاف قطعی کفر ہے۔

۶...... مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے نہ ماننے والے کروڑوں مسلمانوں کو کافر کہا اور ایسا ہی کافر کہا جیسے خدا اور رسول کا انکار ہے۔یہ بھی پرانے دین اسلام کی کھلی تکذیب اور قطعی کفر ہے۔

پس ثابت ہوگیا کہ مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیرو چاہے لاہوری ہوں یا قادیانی قطعی کافر او راسلام سے خارج ہیں۔

مرزائیوں کا نیا فریب

مرزائی فرقہ سمجھ چکا ہے کہ اب اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو قطعی کافر کہا ہے اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس تکفیر کو اور بھی پکا کر کے اعلان کر دیا ہے کہ عام مسلمانوں (غیر احمدیوں) کا جنازہ نہ پڑھا جائے نہ ان کو رشتہ دیا جائے اور عام اہل اسلام کی اقتداء میں نماز کو تو خود مرزا قادیانی نے ہی بحکم خدا حرام قرار دے دیا تھا۔

اب انہوں نے مسلمانوں میں ملنے اور اسلام کے نام سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے جس کا چسکہ ان کو انگریز پھر ظفر اللہ خان لگا چکا ہے۔ یہ بات گھڑی ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کفر تو ایسا ہے جس سے آدمی ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کے ساتھ تو اسلامی تعلقات نہیں رکھے جا سکتے۔ مگر دوسرا کفر اس درجے کا ہے کہ وہ مسلمانوں میں ملے گھلے رہنے سے نہیں روکتا۔ مگر قیامت میں یہ ماخوذ ہوگا جو بات صرف خدا ہی جانتا ہے۔ ایسے لوگ [2380] جب تک اپنے کو مسلمان کہیں گے ان کو مسلمان ہی سمجھا جائے گا۔

یہ ہے تازہ بتازہ فریب

جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزائی اور خود مرزا جی مسلمانوں کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کہتے۔ مگر ہمارے محترم اٹارنی جنرل کے سوالات سے تنگ آ کر مرزا ناصر احمد صاحب کو یہ ماننا ہی پڑا کہ عام مسلمان جو مرزا جی کو نہیں مانتے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن یہ اسلام کے چھوٹے دائرے سے خارج ہیں۔ بڑے سے خارج نہیں۔

ہمارا چیلنج

ہم مرزا ناصر احمد اور اس کے تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ تیرہ ساڑھے تیرہ سو برس کے عرصہ میں ایک آدمی ایسا ثابت کریں۔ جس نے زنا، شراب کو حلال کہا ہو یا نبوت اور وحی کا دعویٰ کیا ہو اور پھر مسلمانوں نے اس کو اس عقیدے پر رہتے ہوئے مسلمانوں میں ملائے رکھا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم نے بتا دیا کہ صرف زکوٰۃ کا انکار کرنے سے صحابہؓ نے منکرین زکوٰۃ سے جہاد کیا۔ حالانکہ وہ باقی سارا اسلام مانتے اور اپنے کو مسلمان کہتے تھے۔

جناب چیئرمین: دو صفحے رہتے ہیں۔ چیپٹر ختم ہو رہا ہے۔ ***Only two pages are left*** (صرف دو صفحے باقی رہتے ہیں)

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

مولانا عبدالحکیم: مرزا ناصر احمد نے مرزائیوں کو مسلمانوں میں ملے جلے رہنے کے لئے عام مسلمانوں کو بھی کافر اور اسلام سے خارج تو کہا مگر ملت اسلامیہ کا ایک بڑا دائرہ بنا کر اس کے اندر رہنے دیا۔ اس دائرے میں رکھ کر بھی ان سے نکاح، شادی، جنازہ، نماز، علیحدہ کرنے کو صحیح قرار دیا [2381] اور اس سلسلہ میں قرآن پاک میں ملت کا لفظ ڈھونڈ کر فتح کا نقارہ بجانے کی کوشش کی۔ کہا کہ قرآن میں ملت ابراہیمی کا ذکر تو ہے مگر دائرۂ اسلام کا ذکر نہیں ہے اور پھر یہ آیت کریمہ پڑھی ''ملة ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین (الحج:۷۸)'' ﴿تمہارے باپ ابراہیم کی ملت (جماعت) انہوں نے ہی تمہارا نام مسلمان رکھا۔﴾

بھلا اس آیت میں کہاں ہے کہ خدا اور رسول کی قطعی باتوں کا انکار کر کے بھی وہ ملت ابراہیمی میں رہ سکتا ہے۔ خود اسی آیت میں ''ھو سمّٰکم المسلمین'' فرما کر بتادیا کہ اسلام ملت ابراہیمی ہی کا نام ہے۔ اب جو مسلمان ہی نہ ہو وہ ملت ابراہیمی میں کیسے رہ سکتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔ ''ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ:۳)'' ﴿اور ہم نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔﴾

یہاں دین کا لفظ بھی ہے اور اسلام کا بھی۔ اب جو اسلام سے خارج ہو وہ دین اسلام میں کیسے رہ سکتا ہے؟ اور مرزا قادیانی معہ امت کے قطعیات دین کا انکار کر کے کس طرح مسلمان کہلا سکتے ہیں؟ مرزا ناصر احمد صاحب نے یہ کہہ کر کہ جو اپنے کو مسلمان کہے اس کو اسلام سے خارج کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اگرچہ اس طرح پہلے سے انہوں نے خود اپنے دادا مرزا قادیانی اور اپنے والد مرزا بشیر الدین محمود کی تردید کر دی ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو ایسا ہی کافر کہا جیسے کسی نبی کے منکر کو کہا جاتا ہے۔ مگر یہ کہہ کر انہوں نے اپنے کو مضحکۃ الناس بھی بنا ڈالا ہے۔

اتمام حجت

مرزا ناصر احمد صاحب نے ملت اسلامیہ سے خارج ہونے کے لئے جرح میں بارہا اس شرط کا ذکر کیا ہے کہ اتمام حجت ہونے کے بعد جو انکار کرے وہ ملت اسلامی سے بھی خارج ہے۔ لیکن آپ مرزا ناصر احمد صاحب کو داد دیں گے جنہوں نے مقصد کے لئے ''اتمام حجت'' کا معنی ہی بدل ڈالا۔ یہ کہتے ہیں اتمام حجت کا معنی یہ ہے کہ دلائل سن کر دل مان جائے۔ مگر حق سمجھنے کے [2382] بعد پھر بھی انکار کرے۔ یہ شخص ایسا کافر ہے جو ملت اسلامیہ سے بھی خارج ہے۔ اس

سلسلہ میں انہوں نے کئی بار یہ آیت کریمہ دہرائی۔ ’’وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم (نمل:۱٤)‘‘ ﴿اوران کافروں، فرعونیوں اوراس کی جماعت نے انکار کردیا۔ حالانکہ ان کے دلوں نے یقین کرلیا تھا۔﴾ مرزاجی ہم آپ کو آپ کے مطلب کی ایک اور آیت بھی پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ ’’یعرفونہ، کما یعرفون ابناءھم (بقرہ:۱٤٦)‘‘ ﴿وہ اس قرآن یا نبی کو اس طرح جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔﴾

مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پہلی آیت میں فرعونیوں کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا۔ اس میں کیا شک ہے کہ بہت سے کافر اسلام کو صحیح سمجھ کر بھی ازراہ ضد وعناد انکار کرتے تھے۔ وہ تو تھے ہی کافر، مرزاناصراحمد صاحب نے اتمام حجت کے دو اجزاء یعنی اتمام اور حجت کے معنوں میں بحث کر کے وقت ضائع کیا ہے۔

حجت کا معنی دلیل اور اتمام کا معنی پورا کر دینا۔ اس میں لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی شخص کے سامنے دعویٰ ثابت کرنے کے لئے پوری وضاحت ہو جائے۔ دعویٰ کے دلائل بیان کر دیئے جائیں۔ اب اگر وہ نہ مانے تو کہیں گے اس پر اتمام حجت ہوگئی۔ اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ دل سے آپ کے دعوے کو صحیح سمجھ کر بھی ماننے سے انکار کر دے۔ یہ نئے معنی مرزاجی ناصراحمد صاحب کی اپنی لیاقت ہے۔ قرآن پاک سنیں۔ ’’لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرسل (النساء:۱٦٥)‘‘ ﴿ہم نے مندرجہ بالا پیغمبر مبشر اور منذر بنا کر بھیجے، تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ (کے خلاف) پر کوئی دلیل باقی نہ رہے۔﴾

جب اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج دیئے۔ انہوں نے ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری سنادی اور کافروں کو دوزخ کا ڈر سنادیا۔ توحید کی طرف دعوت دی اپنے کو دلیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا رسول بتایا تو اب کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا۔ [2383] ’’ماجاءنا من نذیر (مائدہ:۱۹)‘‘ ﴿کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔﴾

حجت پوری ہوگئی اب مانیں یا نہ مانیں۔ اگر مرزاناصراحمد صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ستر کروڑ مسلمانوں نے مرزاغلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت وحی وغیرہ کو دل سے صحیح سمجھنے کے بعد انکار نہیں کیا۔ بلکہ وہ مرزاجی کے دعوؤں کو ہی غلط سمجھتے رہے۔ اس لئے یہ کافر تو ہیں مگر چھوٹے کافر ہیں۔ بڑے کافر نہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جب مرزاقادیانی اپنے کو مسیح موعود نہ کہنے والوں کو خدا اور رسول کے منکر کی طرح کافر کہتے ہیں تو پھر خدا اور رسول کا منکر کس طرح کسی درجہ میں بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟

پھر اگر مرزا ناصر احمد صاحب کی منطق درست مان لی جائے تو دنیا کے اکثر کافر جنہوں نے کسی پیغمبر کو دل سے سمجھا ہی نہیں۔ نہ ان کو اطمینان ہوا کہ یہ سچا نبی ہے۔ ان پر اتمام حجت نہ ہوا۔ پھر ان کے لئے خلود فی النار اور دائمی جہنم کیسے جو کافروں کے لئے مخصوص ہے۔ اپنے دادا کی پیروی میں۔ یہاں تو مرزا ناصر احمد صاحب نے کھلم کھلا کہہ دیا کہ کافر بھی بالآخر جہنم سے نکال دیئے جائیں گے۔ جو قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات کے خلاف ہے۔

’’الاطریق جهنم خالدین فیها ابداً (نساء:۱۶۹)‘‘ ﴿مگر جہنم کا راستہ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔﴾

’’ان اللّٰہ لعن الکافرین واعدّلهم سعیراً خالدین فیها ابدا (احزاب:۶۴،۶۵)‘‘ ﴿یقیناً اللہ نے کافروں پر لعنت کی اور ان کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔﴾

’’ومن یعص اللّٰہ ورسوله فان له نار جهنم خالدین فیها ابدا (الجن:۲۳)‘‘ ﴿اور جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔﴾

[2384] مرزا ناصر احمد سے (سوال)

۱...... مرزا ناصر احمد صاحب یہ بتائیں کہ جب نبی کی قوت قدسیہ نبی تراش ہے اور آپ کے زبردست فیضان سے نبی بن سکتے ہیں پھر خاتم النّبیین میں نبیین جمع کا صیغہ ہے تو آپ کے فیضان سے کم از کم تین چار پیغمبر تو بننے چاہئیں تھے۔ جب کہ آپ مرزا جی کے بغیر کسی کا نبی ہونا قیامت تک تسلیم نہیں کرتے۔

۲...... اور اگر آپ صرف مرزا جی ہی کو ظلی نبوت دیتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ کا پورا عکس مرزا جی میں آ گیا تو پھر سرور عالم ﷺ تو صاحب شریعت اور افضل الانبیاء تھے تو مرزا جی کیوں ذی ظل کے مطابق صاحب شریعت نبی نہ ہوں اور کیوں حضور (ﷺ) کی مطابقت سے ظلی طور پر افضل الانبیاء نہ ہوں؟

۳...... جب مرزا بشیر الدین محمود نے (حقیقت النبوۃ ص۱۸۸) میں لکھا ہے کہ:

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی ’’ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد‘‘ کے مصداق مرزا رسول ہیں۔‘‘ تو رسول کے انکار سے کیسے ملت کے اندر رہ کر مسلمان رہ سکتے ہیں؟

درحقیقت ''اکمل'' کے اشعار جو مرزا قادیانی کے سامنے پڑھے گئے اور جن کی مرزا جی نے تصدیق کی۔اس بات کے مظہر ہیں کہ مرزائی غلام احمد کو خود سرور عالم ﷺ سے بھی افضل تصور کرتے ہیں۔''اکمل'' کے اشعار یہ ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(بدر قادیان ج۲ نمبر۴۳، ص۱۴، مورخہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء)

''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون''

[2385] ان کفریہ عقائد وخیالات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے (قادیانی ولاہوری) قطعی کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔

جناب چیئرمین: ایک چیپٹر اور پڑھ سکتے ہیں؟
مولانا عبدالحکیم: جیسے آپ حکم دیں۔
ایک رکن: صبح ذرا جلدی کرلیں۔
جناب چیئرمین: صبح ۹ بجے شروع کردیتے ہیں اور ۲ بجے تک ختم کردیں گے۔

The House is adjourned to meet tomorrow at 9:00 am.

(ہاؤس کو کل صبح نو بجے تک برخاست کردیا گیا)

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at nine of the Clock, in the morning, on Saturday, the 31st August, 1974.]

(کل ہاؤس خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۳۱/اگست ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی کردیا گیا)

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد پنجم

۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست ...... حصہ نمبر 16

فہرست ...... حصہ نمبر 17

فہرست ...... حصہ نمبر 18

فہرست ...... حصہ نمبر 19

فہرست ...... حصہ نمبر 20

فہرست ...... حصہ نمبر 21

No. 16 400

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 31st August, 1974

(No. 16, contains Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

Price : Rs. 11.00

400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 31st August, 1974

(No. 16, contains Nos. 1—21)

[2389] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی، بند کمرے کی کاروائی)

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 31th August. 1974.

(۳۱؍اگست ۱۹۷۴ء، بروز ہفتہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at nine of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح ۹؍بجے چیئرمین جناب (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recitation from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[2390] ***QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION***

جناب چیئرمین: مولانا عبدالحکیم!...... کچھ کم کروالی ہیں، گالیوں والا چیپٹر حذف کرالیا ہے۔ یعنی پڑھے نہیں جائیں گے۔ ویسے اس میں شامل ہیں۔

ختم نبوت

مولانا عبدالحکیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تیرہ سو سال سے دنیا بھر کے مسلمان اس بات پر متفق تھے کہ سرور عالم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے اور ہر زمانہ میں ایسے مدعیوں کو اتمام حجت کے بعد سزا دی گئی۔ اس مسئلہ میں مرزا قادیانی کے ادّعاء سے پہلے اہل علم اور عام اہل اسلام میں کوئی اختلاف نہ تھا۔

(۱)...... مسیلمہ کذاب

اسلام میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ جب کہ تمام مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے مقابلے میں خلافت صدیقیہ میں جہاد بالسیف کیا۔ چونکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اپنے گرد ربیعہ قوم کی چالیس ہزار جماعت جمع کر دی تھی۔ تمام صحابہ کرامؓ انصار و مہاجرین نے اس سے جہاد کرنے پر اتفاق کیا اور ہزاروں صحابہؓ نے جام شہادت نوش کر کے مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کا قلعہ مسمار کر دیا۔ نیز مسیلمہ کذاب کے علاوہ دوسرے مدعیان نبوت کے ساتھ بھی جہاد کیا گیا اور ہمیشہ کے لئے اہل اسلام کو عملی طور سے یہ تعلیم دی گئی کہ اسلام کا منشاء ہی یہی ہے کہ ان کے حدود اقتدار میں کوئی شخص دعویٰ نبوت نہیں کر سکتا اور یہ دعویٰ کفر صریح اور موجب جہاد ہے۔ چنانچہ بعد کے کسی زمانے میں بھی جس کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے دعویٰ کو برداشت نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کو سخت سزا دی گئی۔ کسی وقت کسی حاکم اور کسی عالم نے [2391] مدعی نبوت سے یہ دریافت نہیں کیا کہ تمہارا دعویٰ کس قسم کی نبوت کا ہے۔ نبوت مستقلہ ہے یا غیر مستقلہ۔ تشریعی یا غیر تشریعی۔ مستقل نبی یا غیر مستقل، تابع نبی یا امتی نبی ہونے کا۔ بلکہ اس کا دعویٰ نبوت ہی اس کے مجرم ہونے کے لئے کافی تھا۔

اس وقت سے یہ تفریق کسی کے ذہن میں نہ تھی کہ بروزی نبی آ سکتے ہیں یا تشریعی یا غیر مستقل یا تابع نبی یا امتی نبی۔ یہ سب الفاظ دعویٰ نبوت کو ہضم کرنے کے لئے ہیں۔ جس کو امت نے تیرہ سو سال تک نا قابل برداشت قرار دیا اور ہر دور کی اسلامی حکومت نے ان کو سزائے موت دی۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)]

(اس موقع پر مسٹر چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جسے مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

مولانا عبدالحکیم:

چند اور نظائر

۲...... **اسود عنسی** ...... نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ سرور عالم ﷺ کے حکم سے قتل ہوا اور آپ ﷺ نے وحی کے ذریعہ سے خبر پا کر صحابہ کرامؓ کو اطلاع کر دی۔ لیکن جب قاصد خوشخبری لے کر مدینہ طیبہ پہنچا تو سرور عالم ﷺ وفات پا چکے تھے۔

(تاریخ طبری ج۲ ص۲۵۰ بیروت، ابن اثیر ج۲ ص۲۰۳، ۲۰۴ بیروت، ابن خلدون ج۲ ص۳۹۵ بیروت)

۳...... **سجاح بنت الحارث** ......قبیلہ بنی تمیم کی ایک عورت تھی۔ نبوت کا دعویٰ کیا پھر مسیلمہ کذاب سے مل گئی۔ بعد ازاں مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ میں روپوش ہو گئی اور بالآخر مسلمان ہو کر فوت ہو گئی۔ (ابن اثیر ج۲ ص۱۸۶ تا ۲۱۳)

۴...... **مختار بن ابی عبید ثقفی**۔ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور ۶۷ھ میں حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کے حکم سے قتل ہوا۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۸۵)

[2392] ۵...... **حارث بن سعید کذاب دمشقی**۔ اس کو عبدالملک بن مروانؒ نے قتل کر کے عبرت کے لئے سولی پر لٹکایا۔ (تاریخ ابن عساکر ج۶ ص۱۵۳، حالات حارث سعید الکذاب نمبر۱۰۱) عبدالملک بن مروان دمشقی خود تابعی اور سینکڑوں صحابہؓ کو انہوں نے دیکھا اور ان سے حدیثیں روایت کی تھیں۔

۶...... **مغیرہ بن سعید عجلی** اور **بنیان بن سمعان تمیمی** ...... دونوں نے ہشام بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت میں دعویٰ نبوت کیا۔ عراق میں ان کے امیر خالد بن عبداللہ قسری نے ان کو قتل کیا۔ (تاریخ کامل، طبری ج۴ ص۱۷۴، ۱۱۶) ہشام بن عبدالملک کی خلافت کے وقت جلیل القدر تابعین اور اجلہ علماء موجود تھے۔

خیر القرون کے بعد

خیر القرون، صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد دوسرے ادوار میں بھی مسلم حکمرانوں

نے مدعیان نبوت کا یہی حشر کیا۔

ایران......میں بہاءاللہ کا انجام براہوااورآج بھی وہاں بہائی فرقہ خلاف قانون ہے۔

کابل......میں تو مرزائے قادیان کی نبوت کی تصدیق کرنے والے مولوی عبداللطیف کو بھی قتل کردیا گیا۔

سعودی عرب......میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی ہے۔

بہرحال تمام عالم اسلام نے شام، عراق، حرمین شریفین، کابل، ایران اور مصر تک کے علماء کرام اور سلاطین عظام نے مدعیان نبوت کے قتل کی حمایت وتصویب کی۔ اس ملک میں مرزا قادیانی صرف انگریز کی پشت پناہی سے بچارہا۔

دلائل ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت کے لئے دلائل کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ یہ بدیہیات اور ضروریات دین میں سے ہے۔ سب جانتے تھے کہ سرورعالم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں [2393] بن سکتا اور جو دعویٰ کرے اس کی سزا موت ہے۔ انگریزی عملداری سے فائدہ اٹھا کر یا خود انگریزوں کے ایماء سے مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ بھی اس نے تدریجاً کیا۔ پہلے مبلغ اسلام بنا، پھر محدث بنا، پھر مثیل مسیح بنا اور بعد میں خود مستقل مسیح موعود بن بیٹھا اور مسیح موعود کی اصطلاح بھی خود اسی نے ایجاد کی ہے۔ پرانی کتابوں میں اس اصطلاح کا وجود ہی نہیں ہے۔ بعدازاں نبی غیرتشریعی، نبی بروزی، نبی امتی ہونے کا دعویٰ کیا اور مجازی نبوت سے اصلی نبوت کی طرف ترقی کر لی۔ پھر صاحب شریعت نبی بن گیا۔ پھر خدا کا بیٹا ہونے کا الہام بھی اس کو ہوا اور آخرکار خواب میں خود خدا بن گیا اور زمین وآسمان پیدا کئے۔ یہ باتیں مرزاجی کی کتابوں میں پھیلی ہوئی اور عام شائع وذائع ہیں۔

جب مرزاجی کو آنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ خود مسیح موعود کی اصطلاح گھڑ کر خود مسیح موعود بننے کی ضرورت محسوس ہوئی تو بات یوں بنائی۔ آنے والے کا مثیل یہی ذات شریف ہے۔ مگر وہ تو نبی تھے۔ یہاں تو انگریزی وفاداری ہی تھی۔

ناچار نبی بننے کے لئے فناء فی الرسول ہونے کی آڑ لی اور خود عین محمد بن کر نبی کہلانے کی سعی کی۔ آخری سہارا جو مرزاجی نے لیا وہ امتی نبی کا ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ پہلے پیغمبروں کو براہ راست نبوت ملتی تھی مگر مجھے سرورعالم ﷺ کی اتباع سے ملی ہے۔ یعنی نبوت تو ملی ہے مگر

حضورﷺ کی برکت سے۔علماء کرام نے مرزا جی کی اس دلیل کے بھی پرخچے اڑادیئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی مسلمان سرور عالمﷺ کے بعد کسی کا نبی بننا برداشت ہی نہیں کرسکتا۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر ساری امت کا اجماع ہے۔

اس مسئلہ کے تفصیلی دلائل کے لئے آپ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتابیں......ختم نبوت فی القرآن: ختم نبوت فی الحدیث اورختم نبوت [2394] فی الاثار مطالعہ کریں۔جن کی کاپی لف ہذا ہے۔یا پھر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ کی تصانیف ختم نبوت اور حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ کی کتابیں تو اس سلسلے میں لاجواب پراز معلومات اور مرزائیوں پر حجت قاطع ہیں۔ہم یہاں اسمبلی کی ضرورت کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں......

ختم نبوت کے سلسلہ میں بنیادی آیت کریمہ

’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین (احزاب:۴۰) ‘‘﴿حضرت محمد مصطفیﷺ تم میں سے کسی مرد بالغ کے باپ نہیں ہیں۔ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔﴾

آپﷺ کی صاحبزادیاں تھیں اور بیٹے بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے۔حضرت زید بن حارثہؓ آپ کے غلام تھے۔جس کو آپﷺ نے آزاد کر کے متبنّی بنالیا تھا۔چنانچہ لوگ ان کو زید بن محمد کہنے لگ گئے تھے۔مگر قرآن پاک نے جو صرف اور صرف حقیقت پر لوگوں کو چلانا چاہتا ہے۔ایسا کہنے سے روک دیا۔اب لوگ ان کو زید بن حارثہؓ کہنے لگ گئے۔حضورﷺ نے ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کرادی۔لیکن خاوند بیوی میں اتفاق نہ ہوسکا۔ حضرت زیدؓ نے انہیں طلاق دے دی۔اب ایک آزاد کردہ غلام سے ایک قریشی عورت کی شادی پھر طلاق۔دوطرح سے حضرت زینبؓ پر اثر پڑا۔پھر آپﷺ نے ان سے نکاح کرلیا۔جس سے حضرت زینبؓ کی تمام کدورتیں دور ہوگئیں۔مگر مخالفین نے بڑا پروپیگنڈا کیا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے آپﷺ نے نکاح کرلیا۔اس پر اس آیت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا۔ فرمایا کہ حضورﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔یعنی زبان سے کہہ دینے سے حضرت زیدؓ کے حقیقی باپ نہیں [2395] بن سکتے کہ نکاح ناجائز ہوجائے۔پھر پیغمبر کی شفقت بھی باپ سے زیادہ ہوتی ہے اور آپﷺ کی شفقت ساری امت کے لئے ہے کہ آپﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ

شفقت کہیں ختم بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی بننا نہیں ہے۔ اس لئے آپ ﷺ قیامت تک کے لئے تمام امت کے روحانی باپ پیغمبر اور بہترین شفیق ہوئے اور یہ وہم کہ جب آپ ﷺ روحانی باپ ہوئے اور امت روحانی اولاد ہوئی تو روحانی وراثت یعنی نبوت بھی جاری رہ سکتی ہے۔ اس ارشاد سے وہ وہم بھی رفع ہوگیا۔ نیز اس فرمان سے کہ آپ ﷺ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ یہ وراثت بھی نہیں رہے گی اور اسی لئے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نبی نہیں ہوئے۔

آیت کا معنی

آیت کا معنی اور مختصر مفہوم بیان ہوگیا۔ یہی آیت وہ مرکزی آیت ہے جس نے سرور عالم ﷺ کے بعد نبی بننے کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اگر کسی نے ان تمام آیات کا استیعاب کرنا اور پورا دیکھنا ہو تو ہم نے ختم نبوت فی القرآن ساتھ منسلک کر دی ہے۔ اس میں سو آیتوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے نبیوں کی تعداد پوری کر دی ہے اور آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ ہم یہاں صرف مختصراً ایک آیت کریمہ پر بحث کریں گے۔

قرآن کی تفسیر قرآن سے

یہ قرآن کے معانی کے بیان کا مسلمہ اصول ہے کہ پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ قرآن کی اسی آیت کا معنی خود قرآن سے کیا معلوم ہوتا ہے تو اس اصول کے تحت اسی آیت ''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' کی دوسری قرأت جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے اور تفاسیر میں درج ہے یہ ہے۔ ''ولکن نبیا ختم النّبیین'' ﴿لیکن آپ ایسے نبی ہیں جنہوں نے تمام نبیوں کو ختم کر ڈالا۔﴾

[2396] اس قرأت نے ''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' کا معنی بالکل واضح کر دیا کہ آپ ﷺ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اس تفسیر سے ان تمام غلط تاویلوں کے راستے ہی بند ہوگئے کہ آپ ﷺ نبیوں کی مہر ہیں۔ آئندہ آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔ کیونکہ اب معنی بالکل صاف ہوگیا کہ اس نبی نے تمام نبیوں کو ختم کر ڈالا۔ گویا خاتم کا معنی ختم کرنے والا ہوگیا۔

سرور عالم ﷺ کی تفسیر

ظاہر ہے کہ جس ذات مبارک پر قرآن نازل ہوا ان سے بڑھ کر اس قرآن کا معنی کون

سمجھ سکتا ہے۔ یہ اصول بھی سب میں مسلم ہے۔ اب آپ حضور ﷺ کی تفسیر سنئے۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے جس کی صحت میں کلام نہیں ہے۔

’’انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی (ترمذی ج۲ ص۴۵، باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج الکذابون) ‘‘

﴿تحقیق بات یہ ہے کہ میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) ظاہر ہوں گے ہر ایک کا زعم یہ ہوگا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

اس مبارک، صحیح اور کفرشکن حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

۱...... کہ خاتم النّبیین کا معنی ہے لا نبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

۲...... اس کے کذاب ودجال ہونے کی نشانی ہی یہ ہوگی کہ وہ کہے گا کہ میں نبی ہوں اس کا یہ دعویٰ کرنا ہی اس کے جھوٹے اور دجال ہونے کے لئے کافی ہے۔

۳...... وہ دجال وکذاب میری امت میں سے نکلیں گے۔ اپنے کو امتی نبی کہیں گے۔ اگر حضور ﷺ کی امت میں ہونے کا دعویٰ نہ کریں تو کون ان کی بات پر کان دھرے۔ ان الفاظ سے امتی نبی کے ڈھونگ کا پتہ بھی لگ گیا۔

[2397] اس حدیث میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میری امت میں بعض جھوٹے نبی آئیں گے اور بعض سچے بھی ہوں گے۔ دیکھنا ان کا انکار کر کے سب کے سب کافر نہ بن جانا۔ نہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروزی، ظلی، عکسی اور غیرتشریعی نبی ہوں تو کذاب ودجال نہ کہنا۔ نہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تیرہ سو سال تک سب دجال ہوں گے۔ بعد والوں کو مان لینا اور اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کر کے انگریز کے خلاف لڑنے اور جہاد کو حرام کہہ کر ساری دنیا میں لٹریچر پہنچائے تو اس انگریزی نبی کو مان لینا اور یہ کہ تیرہ سو سال تک جھوٹی نبوت بند ہے۔ بعد میں آزادی ہے (معاذ اللہ) بہرحال جناب خاتم النّبیین ﷺ کی اس پاک حدیث نے مخالفین ختم نبوت کے سارے وسوسے خاک میں ملا دیئے۔

نبی کریم ﷺ کا دوسرا ارشاد

آپ ﷺ کا دوسرا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں کہ جو بخاری اور مسلم دونوں میں ہے۔

’’عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترك منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظّار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع

تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة وختم الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النّبیین (مسلم ج۲ ص۲۴۸، باب ذکر کونه خاتم النّبیین) ‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میری اور پیغمبروں کی مثال ایک ایسے محل کی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ اس کو دیکھنے والے تعجب کرتے ہیں کہ کیسی اچھی تعمیر ہے۔ ہاں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے (کیوں چھوڑ دی گئی) تو میں نے اس اینٹ کی جگہ پر کردی اور میرے ذریعہ پیغمبر ختم کردیئے گئے اور ایک روایت میں ہے کہ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔﴾

[2398] اس حدیث نے تو خاتم النّبیین کا معنی حسی طور پر بیان فرمادیا کہ نبوت کا محل پورا تھا صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔ وہ حضورﷺ سے پوری ہوگئی۔ اب مرزا قادیانی اس محل میں گھسنا چاہتا ہے۔ مگر کون گھسنے دیتا ہے۔ مرزائیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ بخاری اور مسلم کی حدیث میں کیڑے نکالتے اور کہتے ہیں کہ صاحب لولاک کی شان اور ایک چھوٹی سی اینٹ کو کیا نسبت؟ انا للّٰہ وانا الیه راجعون!

یہ مثال تو آپﷺ نے سارے جہان کی بیان نہیں کی۔ صرف قصر انبیاء کی بیان کی ہے۔ پھر ان مرزائیوں کو کیا معلوم ہے کہ اس ایک اینٹ کی کتنی جگہ ہے۔ وہ کتنی خوبصورت اینٹ ہے۔ وہ کتنی بڑی ہے۔ محل کا سارا حسن ایسی ایک اینٹ سے دوبالا کیوں نہیں ہوسکتا؟

حدیثی نکتہ

اس مبارک حدیث نے یہ وہم بھی دور کردیا کہ آیت خاتم النّبیین کا تعلق آنے والوں سے ہے۔ آپﷺ نے تمام آنے والے پیغمبروں کا ذکر کر کے صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے کی بات فرمائی اور اپنے کو آخری اینٹ فرما کر خاتم النّبیین فرمادیا۔ مطلب صاف ہوگیا کہ خاتم کا تعلق سابقین سے ہے۔ لاحقین اور آنے والوں سے نہیں ہے کہ آپﷺ کی مہر اور قدسی قوت نبی تراشتی رہے گی اور آپﷺ کی مہر سے لوگ نبی بنا کریں گے اور امتی نبی کہلائیں گے۔

مرزائی کفر پر کفر

مرزائی ابوالعطاء جالندھری نے اس حدیث کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو محل میں تو جگہ خالی نہ ہوگی وہ کہاں ہوں گے۔

[2399] افسوس ہے کہ مرزائی گندی باتوں سے اور خاص کر پیغمبروں کے بارے میں غلط

بیانیوں سے باز نہیں آتے۔ پہلے تو آپ ویسے ہی اس کا جواب سن لیں۔ جب مرزا جی آئیں گے اور کسی اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوگی۔ یہ مرزا جی کہاں لگنے کی کوشش کریں گے؟ یہ ایسی ہی بات ہوئی جیسے ایک میراثی نے بات بنائی تھی کہ جب انبیاء سب باری باری خدا کے سامنے سے گزر جائیں اور مرزا جی کی باری آئے گی تو اس پر اعتراض ہوگا کہ تمہارا تو نام فہرست میں نہیں۔ تم کدھر سے نبیوں میں رہے تو فوراً شیطان ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جائے گا کہ یا الٰہی آپ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ میں نے صرف یہ ایک بھیجا تھا۔ اس کو تو داخل کر لو۔

مرزائیو! پیغمبروں کا مذاق اڑا کر پھر مذاق سے خفاء نہ ہوں۔ اب تحقیقی جواب سن لو۔ یہ صرف مثال ختم نبوت کے محل کی ہے اور امت کو سمجھانے کے لئے۔ اس سے پیغمبر اینٹ کی طرح بے حس وحرکت اور بے جان ثابت نہیں ہوتے۔ نبوت کا محل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت سرور عالم ﷺ کے ذریعے مکمل ہو چکا ہے۔ وہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اب آخری نبی کی عزت نوازی کے لئے جس پرانے پیغمبر کو لے آئے۔ پیغمبر آخر الزمان کی عزت افزائی کے لئے ان کو زندہ رکھ کر پھر آپ ﷺ کی امت کی امداد کرائے۔ وہ صاحب اختیار ہے۔ مرزائی کون ہوتے ہیں جو اس میں دخل دیں۔ اس کی بحث علیحدہ مسئلہ حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میں مفصل دیکھئے: ''عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یا ایہا الناس انہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (رواہ البخاری ج۲ ص۱۰۳۵، کتاب التعبیر) '' ﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! (سن لو) بات یہ ہے کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔﴾

[2400] ایک روایت میں ہے کہ سرور عالم ﷺ سے پوچھا گیا مبشرات کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا: (اچھے خواب جو مسلمان دیکھے یا دوسرا اس کے لئے دیکھے)

ایک روایت میں ہے کہ مبشرات نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ بہرحال نبوت کے اجزاء کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ نبوت، شرف ہم کلامی، اسرار الٰہیہ تقدیر اور اسباب، مخلوق اور خالق کا تعلق، نبوت کا واسطہ یہ اور اس قسم کے مباحث......

ہماری عقول اور افہام سے بہت بلند ہیں۔ ان سب کو راز میں رکھا گیا دو اجزاء ظاہر کئے گئے۔ اچھی اور سچی خوابیں۔ کون ہے جو ان غیبی امور کے بارے میں خواب کی اطلاعات کی حقیقت بیان کر سکے؟ دوسرا جز مکالمات الٰہیہ ہے۔ نہ رب العزت جل وعلا کی ذات ہمارے احاطۂ علم میں ہے اور نہ اس کی صفات اور خاص کر مکالمہ الٰہیہ، آخر یہ مکالمہ کس طرح ہوتا ہے۔

بالمشافہ رب العزت جل وعلا سے، ملائکہ کے توسط سے۔ دل میں القاء سے۔ پردے کے پیچھے سے، یا غیب کی آوازیں سنائی دینے سے، پھر ہر ایک کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مقام قرب اور مقام معیّت کی باتیں ہیں۔ بہرحال یہ اجزاء نبوت ہیں۔ جزیات نبوت نہیں ہیں۔ نبی جس قسم کا ہو، چاہے صاحب کتاب وصاحب شریعت ہو۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام وغیرہ۔ چاہے بغیر شریعت وکتاب ہو جیسے ہارون علیہ السلام اور سارے انبیاء بنی اسرائیل۔ یہ اصلاح خلق کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ان سے مکالمہ ہوتا ہے۔ ان کو مبعوث کیا جاتا ہے اور نبوت کا منصب عطاء ہوتا ہے۔ ان پر وہ وحی آتی ہے جو فرشتہ پیغمبروں پر لاتا ہے۔ یہ شریعت کے اجراء کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ان کی وحی میں شریعت کی باتیں ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عہدۂ نبوت پر فائز ہوتے ہیں۔ ان دونوں نبوتوں کو اولیاء کرام تشریعی نبوت کہہ دیتے ہیں اور دونوں کو بند اور ختم بتاتے ہیں۔

عام اہل علم کلام، علم شریعت والے پہلی کو نبوت تشریعی اور دوسری کو نبوت غیر تشریعی کہتے ہیں، اور ''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' کے بعد دونوں کو ختم بتاتے ہیں۔ اولیائے کرام میں سے بعض کو شرف مکالمہ نصیب ہوتا ہے۔ لیکن نبی اور نبوت کے [2401] نام کو غیر نبی کے لئے استعمال کرنے کو وہ کفر سمجھتے ہیں۔ وہ بھی صرف مکالمات کو نبوت غیر تشریعی کہہ دیتے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس ذات مبارک کو نبی کا نام دیتا ہے اور منصب نبوت سے سرفراز کر کے اصلاح خلق کے لئے پرانے یا نئے احکام وحی کر کے بھیجتا ہے۔ یہ وہ نبوت نہیں ہے۔ اس سے دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شیخ اکبر وغیرہ تشریعی نبوت کی بقاء اور اجراء کے قائل ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ارباب علم وکلام وشریعت جن دو نبوتوں کو علیحدہ ذکر کر کے ختم بتاتے ہیں تو بعض اولیاء ان دونوں کو نبوت تشریعی کہہ کر ختم بتادیتے ہیں۔ مقصد دونوں کا ایک ہی ہو جاتا ہے۔ مطلب بالکل صاف ہے کہ انسان کے کسی جزو مثلاً پاؤں کو انسان نہیں کہتے۔ مجموعہ اجزاء کو انسان کہتے ہیں۔ مگر حیوان کے جزئیات کو حیوان کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً گھوڑا، گدھا، بلی وغیرہ سب کو حیوان کہہ سکتے ہیں۔ یہ جزیات ہیں لیکن گھوڑے کے سر کو گھوڑا نہیں کہہ سکتا، مجموعہ اعضاء کو کہیں گے۔ اب انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے چھیالیس اجزاء جمع ہوں تو کوئی نبی بنتا ہے۔ مگر ان اجزاء کا جمع ہونا اور منصب نبوت ملنا محض موہبت اور فضل خداوندی ہے۔ حدیث بہرحال بخاری کی ہے اور ختم نبوت کی صاف دلیل ہے۔ یہی تفسیر ہوگئی اس پہلی آیت کی۔ مرزا غلام احمد کے ایک پیرو مرزائی ابوالعطاء نے لکھا ہے کہ دیکھو پانی کا ایک قطرہ دریا کا جزو ہے۔ لیکن دونوں کو پانی کہتے ہیں۔ یہ

سراسر دھوکہ ہے اور جز واور جزئی میں امتیاز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ قطرہ بھی پانی ہے اور دریا بھی۔

قطرات پانی کے اجزاء نہیں ہیں۔ پانی کے اجزاء ہائیڈروجن اور آکسیجن ہیں۔ کیا کوئی شخص ان دو اجزاء میں سے کسی ایک کو پانی کہہ سکتا ہے؟ جیسے چھوٹا گدھا اور بڑا گدھا دونوں حیوان کے جزئیات ہیں۔ دونوں کو حیوان کہہ سکتے ہیں۔ مگر گدھے کے کسی جز وکو گدھا نہیں کہہ سکتے۔ ابوالعطاء مرزائی باتیں بنا کر قرآن اور حدیث کا مقابلہ کرتا ہے۔

حضور ﷺ کا چوتھا ارشاد

بخاری غزوہ تبوک میں یہ حدیث درج ہے: [2402]''الاترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انه لا نبی بعدی (بخاری ج۲ ص۶۳۳، باب غزوہ تبوک) '' ﴿کیا تم اس پر خوش نہیں ہوتے کہ تم مجھ سے اس طرح ہو جاؤ۔ جیسے ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔﴾

جب آپ نے غزوۂ تبوک کو جاتے ہوئے حضرت علیؓ کو اہل خانہ وغیرہ کی نگرانی کے لئے چھوڑا تو حضرت علیؓ نے بچوں اور عورتوں کے ساتھ پیچھے رہنے کو محسوس کیا۔ جس پر آپ ﷺ نے ان کو یہ فرما کر تسلی دے دی۔

حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی تھے۔ مستقل صاحب شریعت نہ تھے۔ نہ صاحب کتاب تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے وقت ان کو نگرانی کے لئے چھوڑ گئے۔ یہی بات آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرما کر ان کو تسلی کرادی۔ لیکن چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام پیغمبر تھے۔ یہ غلط فہمی اس ارشاد سے دور فرمادی کہ ''میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوسکتا۔'' گویا تابع غیر مستقل نبی اور بغیر شریعت کے بھی آپ ﷺ کے بعد کوئی نہیں بن سکتا۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ نبوت ایک عظیم منصب اور بھاری انعام ہے اور محض موہبت اور بخشش سے ملتا ہے۔ اس میں کسی کے اتباع واطاعت کا دخل نہیں ہوتا۔ مرزا قادیانی نے امتی نبی کی خودساختہ اصطلاح گھڑ کر لوگوں کو کافر بنایا ہے۔ امت میں سے ہو یا باہر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے یہ منصب دے دیں۔ وہ نبی ہے۔ لیکن اب یہ دروازہ بند ہو چکا ہے۔ مرزا جی اسی لئے تو کبھی صدیقیت کی کھڑکی کھولتے ہیں۔ کبھی فنافی الرسول اور آپ ﷺ کے اتباع کا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور دھوکہ ہے۔ امتی نبی کی اصطلاح یا مسیح موعود کی اصطلاح کوئی مرزائی پرانے دین میں نہیں بتا سکتا۔

حضورﷺ کا پانچواں ارشاد

[2403]''عن ابی هریرةؓ عن النبیﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلّما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فماذا تامرنا یا رسول اللّٰه قال فوابیعة الاوّل فالاوّل اعطوهم حقهم فان اللّٰه سائلهم عما استرعاهم (بخاری ج۱ ص۴۹۱، کتاب الانبیاء، مسلم ج۲ ص۱۲۶، کتاب الامارة)''

﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ سرور عالمﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست اور انتظام ان کے پیغمبر کرتے تھے۔ جب ایک چل بستا تو اس کی جگہ دوسرا آجاتا اور تحقیقی بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (البتہ) خلفاء (وامراء) ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپﷺ کا حکم ہم کو کیا ہے۔ آپﷺ نے فرمایا پہلے جس سے بیعت کی ہے اس کا حق پورا کرو۔ (اسی طرح درجہ بدرجہ) ان کا حق ان کو دو (اگر تمہارا حق ادا نہ کریں) تو اللہ تعالیٰ خود ان سے رعیت کے متعلق پوچھ لیں گے۔﴾

ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کی نبوتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع تھیں۔ مستقل اور تشریعی نبوتیں نہ تھیں۔ مگر سرور عالمﷺ نے اپنی امت میں سے ان کی بندش اور ختم نبوت کا بھی اعلان کر دیا۔ وہاں سارا کام نبی کرتے تھے۔ یہاں حضورﷺ کے بعد خلفاء، امراء، علماء، اولیاء کریں گے۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس موقع پر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی اور مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے اجلاس کی صدارت شروع کر دی)

حضور کریمﷺ کا چھٹا ارشاد

مولانا عبدالحکیم: ''لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ (ترمذی ج۲ ص۲۰۹، باب مناقب ابی حفص عمرؓ بن الخطاب)'' ﴿اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔﴾

[2404]حضرت عمرؓ کے محدث ہونے کی تصریح بھی آپﷺ فرما چکے ہیں کہ ان سے

مکالمات ہوتے تھے۔ مگر پھر بھی فرمایا کہ وہ نبی نہیں اور وجہ صرف یہ بتائی کہ میرے بعد نبی نہیں ہوسکتا۔ واقعی جو ہستی مکارم اخلاق، کمالات نبوت اور تمام اعلیٰ صفات نبوت کی جامع ہو اور تمام انبیاء ومرسلین سے افضل اور سب کی سرتاج اور امام ہو۔ ایسی ہی پاک ہستی کو لائق ہے تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آنا اور منصب نبوت کا خاتم ہونا۔

معلوم ہوا کہ محدث بھی نبی نہ ہوسکتا نہ کہلا سکتا ہے اور اگر کسی کو یہ دعویٰ ہو کہ اس کو حضرت عمرؓ سے بھی زیادہ مکالمات کی دولت نصیب ہوئی ہے تو اپنے دماغ کا علاج کرائے۔

جناب امام الانبیاء علیہ السلام کا ساتواں ارشاد

''عن ابی هریرةؓ ان رسول اللّٰه ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم، ونصرت بالرعب، واحلت لی الغنائم، وجعلت لی الارض مسجداً وطهوراً وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (مسلم ج۱ ص۱۹۹، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة)'' ﴿حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ غنیمت کا مال میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ (جب کہ پہلی امتوں میں مال غنیمت کے ڈھیر کو آسمان کی آگ جلا دیتی تھی اور یہی اس کی قبولیت کی نشانی تھی) اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہور بنادی گئی۔ (نماز زمین پر ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں اور بوقت ضرورت تیمّم بھی کر سکتے ہیں) اور میں تمام مخلوق کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں اور میرے ساتھ تمام پیغمبروں کو ختم کر دیا گیا ہے (یعنی یہ سلسلہ بند ہوگیا اور تعداد معیّن پوری ہوگئی)﴾

[2405] اس مبارک ارشاد میں آخری جملہ صاف اور صریح ہے۔ جس میں کسی مرزائی کی تاویل یا وسوسہ کی گنجائش نہیں۔ صاف صاف فرمان ہے کہ میرے آنے سے سارے نبی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں مہر وغیرہ کا معنی نہیں چل سکتا۔

آٹھواں ارشاد رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فانی آخر الانبیاء ومسجدی آخر المساجد (مسلم ج۱ ص٤٤٦، باب فضل الصلوٰة بمسجد مکة والمدینة ونسائی شریف)''

اس حدیث شریف کے پہلے حصے نے تو سرور عالم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی تصریح

فرمادی ہے۔لیکن مرزائی بڑے خوش ہیں کہ ان کو احادیث کا معنی بدلنے کا موقعہ اس حدیث کے دوسرے جزو سے ہاتھ آگیا وہ کہتے ہیں کہ جیسے حضورﷺ کی مسجد کے بعد ہزاروں مسجدیں بنی ہیں اسی طرح آپﷺ کے بعد اور نبی آسکتے ہیں۔مگر قدرت کو یہی منظور ہے کہ یہ ہر ہر جگہ لاجواب اور رسوا ہوں۔ چنانچہ اسی حدیث کو امام دیلمی، ابن نجار اور امام بزارؒ نے نقل فرمایا اور اس میں یہ الفاظ ہیں ''ومسجدی آخر مساجد الانبیاء'' کہ میری مسجد پیغمبروں کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے (کنزالعمال) لیجئے! حدیث کی تشریح خود دوسری حدیث نے کردی اور مرزائیوں کی خوشی خاک میں ملادی۔

صحابہ کرامؓ کی تفسیر

ان روایات سے آپ کو صحابہ کرامؓ کی تفسیر کا بھی علم ہوگیا۔کسی صحابیؓ نے کسی ایک حدیث کے مطلب کا انکار نہیں کیا اور کر کیسے سکتے تھے۔ وہ تو حضور اکرمﷺ کے اشاروں پر جان قربان کرنے والے تھے۔

[2406] امت کا اجماع

تیرہ سو سال تک انہی معانی پر اور سرور کائناتﷺ کے خاتم النّبیین ہونے پر تمام علماء کرام، محدثین، مجددین اور مجتہدین بلکہ عام اہل اسلام کا اتفاق رہا اور مدعی نبوت سے کبھی نہیں پوچھا گیا کہ تو کس قسم کی نبوت کا مدعی ہے۔ بلکہ اس کو سخت ترین سزادی گئی۔

نقل اجماع

ا...... قرآن پاک کی صریح روایات اور خود سرور کائنات کی تفسیر پھر صحابہ کرامؓ کی متواتر روایات کے بعد کسی اجماع کے نقل کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ کسی صحابیؓ نے اس معروف ومشہور تفسیر کا انکار بھی نہیں کیا۔ جب کہ اس کا تعلق کفر وایمان سے تھا تو یہ بات بجائے خود تمام اسلاف کا اجماع ہوگیا کہ سرور عالمﷺ کی تشریف آوری اور بعثت سے انبیاء علیہم السلام کی تعداد پوری ہوچکی ہے اور خاتم النّبیین کے بعد کسی قسم کا پیغمبر کسی نام سے نہیں بن سکتا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ خاتم النّبیین اور لا نبی بعدی اور خاتم الانبیاء کا معنی تیرہ سو سال تک صحابہؓ اور تابعین اور کاملین اسلام پر باوجود پوری کوشش وکاوش کے کھل نہ سکا تو قرآن پاک ہدایت کی کتاب کیسی ہوئی۔العیاذ باللہ! چیستان ہوگئی اور پھر آج کے نئے معنوں کا کیا اعتبار رہ سکتا ہے؟

۲...... تفسیر روح المعانی میں ہے: ''وکونه ﷺ خاتم النّبیین ممانطق به الکتاب وصدقت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصرّ (روح المعانی ج۲۲ ص۳۹، زیر آیت خاتم النّبیین) ''[2407] ﴿اور آنحضرت ﷺ کا آخرالنّبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن نے تصریح کی اور جن کو احادیث نے صاف صاف بیان کیا اور جن پر امت نے اجماع کیا۔ اس لئے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والے کو کافر سمجھا جائے گا اور توبہ نہ کرے بلکہ اپنی بات پر اصرار کرے تو قتل کر دیا جائے گا۔﴾

۳...... حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے اپنی کتاب (اقتصاد ص۱۲۳، مطبوعہ مصر، الباب فی بیان من یجب التکفیر من الفرق) میں اس مسئلہ کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جس نے اس کی تاویل کی وہ بکواس ہے۔ امت کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آ سکتا۔ اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہیں ہے۔

۴...... (شرح عقائد سفارینی ص۲۵۷) پر بھی احادیث کے متواتر ہونے کا قول فرمایا ہے۔

اس مسئلہ پر ہم اتنے ہی پر اکتفاء کرتے اور ساتھ ہی حضرت مولانا مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ کراچی کی کتاب منسلک کرتے ہیں جس میں سو آیات سے اور دو سو حدیثوں سے اور سینکڑوں اقوال سلف صالحین سے مسئلہ ختم نبوت ثابت کیا گیا اور مخالفین کے تمام اوہام اور وساوس کا تار پود بکھیر کے رکھ دیا ہے۔ جو تفصیل دیکھنا چاہے یہ کتاب دیکھے۔

البتہ مرزائیوں کا منہ بند کرنے کے لئے خود مرزا جی کے تین قول نقل کر دیتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰) پر لکھا ہے۔

[2408]
۱...... ''لانه یخالف قول الله عزوجل ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرّہ نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین...... وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النّبیین''

''اس لئے کہ یہ خداتعالیٰ کے اس قول کے مخالف ہے ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین'' کیا تو نہیں جانتا کہ خدائے مہربان نے ہمارے نبی کا نام بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور ہمارے نبی نے اس کی تفسیر لا نبی بعدی میں واضح بیان سے صاحب طلب لوگوں کے لئے کر دی (دو سطروں کے بعد) اور وحی منقطع ہو چکی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ نبیوں کو ختم کر ڈالا ہے۔'' مرزا غلام احمد کے اس

قول سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ سرور عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد وحی بند ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی استثناء کے آپ ﷺ کو خاتم الانبیاء قرار دیا دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ لانبی بعدی قرآن پاک کی واضح تفسیر ہے۔

۲...... مرزا جی نے اسی کتاب (حمامتہ البشریٰ) پر لکھا ہے:

''وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین''

(حمامتہ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

''اور میرے لئے یہ جائز نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔''

یعنی دعویٰ نبوت کرنا کافر ہونا ہے۔

[2409] ۳...... ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین''

''یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔'' (ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۱)

اب مرزائیوں کو خاتم النّبیین کے معنوں میں بحث نہیں کرنی چاہئے۔

ختم نبوت یا نبی تراشی

۱...... ''جو دین دین ساز نہ ہو وہ ناقص ہے۔'' یہ بات قطعاً غلط ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو خود مرزا قادیانی کے ہاں بھی یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ دوسرے اس کے مستحق نہ تھے۔ حتیٰ کہ صحابہؓ سے لے کر آج تک کوئی بھی مرزا کی طرح نہ تھا۔ چنانچہ اسی مضمون کو اس نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) میں درج کر کے یہ بھی لکھ دیا کہ وہ ایک ہی ہوگا۔ تو دین دین ساز کہاں رہا؟ یہ تو صرف مرزا جی کی اپنے نفس کی پیروی اور تسویل ہے۔

۲...... اور یہ کہنا کہ آپ کی قوت قدسی نبی تراش ہے اور آپ کی مہر سے نبی ہی بنتے رہیں گے اور نبوت ختم کرنا خدا تعالیٰ کی رحمت وبرکت کو روکنا اور ختم کرنا ہے۔ قطعاً درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا فرمایا ہے اس کو ختم کرنا ہے۔ اگر ایک رسی کا ایک سرا ہے تو دوسرا سرا بھی ہوتا ہے۔ اگر ایک دریا کا ایک کنارہ ہے تو دوسرے کنارے پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر دن صبح کو شروع ہوتا ہے تو مغرب کو ختم ہوتا ہے۔ اگر دنیا کی ابتداء ہوئی ہے تو اس کی انتہاء

بھی ہوگی۔ اگر نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کی ہے تو اس کو بڑھا بڑھا کر خاتم کمالات نبوت حضرت خاتم النّبیین (ﷺ) [2410] پر پورا کامل کر کے ختم کرنا ہے۔ یہاں ہر چیز کی حد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ’’کل شیٔ عنده بمقدار (رعد:۸)‘‘ ﴿اس کے ہاں ہر چیز کی مقدار معین ہے۔﴾ اگرچہ بارش رحمت ہے۔ لیکن یہ ضرورت کی حد تک رحمت ہے۔ اگر چند دن مسلسل بارش ہو تو سب روکنے کے لئے دعائیں کریں گے۔

۳...... دین سازی کمال نہیں۔ بلکہ نبوت آدم علیہ السلام سے شروع کر کے اس کو کامل کرتے کرتے آخری کمال پر پہنچا کر ختم کرنا کمال ہے۔ ناقص نبی بنا کر ختم کرنا کمال نہیں ہے۔

۴...... یہ دین کا کمال نہیں ہے کہ اس دین کے تمام اجزاء پر ایمان لانے کے باوجود صدیوں کے بعد کسی ایک مدعی نبوت پر ایمان نہ لانے سے کروڑوں کی تعداد میں امت کافر ہو جائے۔ جس مدعی کا کوئی ذکر نہ کیا گیا ہو اور نہ حضرت رحمتہ للعالمین نے تمام آنے والی نسلوں کو کفر سے بچانے کے لئے کچھ ارشاد فرمایا ہو۔ جب کہ آپ نے اور بیسیوں امور کی خبریں دیں۔ بلکہ آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر گویا اپنی امت کو آمادہ کیا کہ کسی نبی کا بھی اقرار نہ کرو۔ اگر کوئی نبی آنے والا تھا جس کا انکار کفر تھا تو کیا حضور ﷺ نے العیاذ باللہ مجرمانہ خاموشی اختیار نہیں کی؟ بلکہ اپنی امت کے کافر بننے کا سامان کیا۔ انا للّٰہ وانا الیه راجعون!

۵...... یہ کمال نہیں ہے کہ امت کا تعلق اپنے کامل نبی سے واسطہ در واسطہ ہو۔ بلکہ یہ کمال اور بہتر ہے کہ تمام امت کا تعلق اپنے نبی سے بلاواسطہ قائم رہے۔

۶...... خاتم النّبیین میں ’’خاتم‘‘ کا تعلق سابقین اور گزرے ہوئے انبیاء علیہم السلام سے ہے۔ نہ ’’لاحقین‘‘ اور آئندہ والوں سے، مرزاجی اور اس کے چیلوں نے کہا کہ خاتم النّبیین کا معنی ہے کہ سارے نبیوں کی مہر ہیں۔ آپ ﷺ نبی [2411] تراش ہیں اور آپ ﷺ کی قوت قدسیہ سے نبی بنتے ہیں۔ دراصل دائرۂ نبوت کا مرکزی نقطہ آپ ﷺ کی ذات ہے۔ آپ ﷺ نے تمام کمالات نبوت خود طے فرما کر کمال تک پہنچا دیئے اور ختم کر دیئے۔ آپ ﷺ اسی لئے آخر میں آئے۔ جیسے صدر جلسہ تمام انتظامات کے بعد آتے ہیں۔ جن کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا ہو۔ اسی وجہ سے آدم علیہ السلام بھی تمام انتظامات کے بعد لائے گئے کہ وہ انتظامات آپ کے لئے تھے۔ جیسے زمین وآسمان اور سورج وچاند وغیرہ کی پیدائش۔ پھر جب نبوت کو ختم کرنا تھا تو کامل کر کے ایک کامل کے ذریعے ختم کرنا زیادہ مناسب تھا۔ اسی لئے بیت المقدس میں تمام پیغمبر امامت کے لئے آپ کا انتظار کرتے رہے اور اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ’’نحن الآخرون والسابقون (منتخب

کنزالعمال علیٰ حامش مسند احمد ج٤ ص٣٠٦) ’’﴿ہم آخری اور پہلے کے ہیں۔﴾

اور دوسری حدیث جس کو ابن ابی شیبہ اور ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ہے: ’’کنت اوّل النّبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث (منتخب کنزالعمال علی حامش مسند احمد ج٤ ص٣٠١) ’’﴿میں پیدائش میں سب سے پہلا نبی تھا اور مبعوث ہونے میں سب سے آخری۔﴾

اور اسی لئے قیامت میں بھی ’’لواء حمد‘‘ آپ ﷺ کو ملے گا اور تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت کبریٰ کا معاملہ آپ ﷺ کے سپرد فرمائیں گے۔

اور ایک حدیث نے اس کی تشریح کی ہے جو شرح السنہ اور مسند امام احمدؒ میں ہے۔

’’انی عند اللّٰہ مکتوب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینتہ (مشکوٰۃ ص٥١٣، باب فضائل سید المرسلین) ’’﴿میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النّبیین تھا۔ جب کہ آدم علیہ السلام ابھی گارے میں تھے۔﴾

[2412] یہاں صرف یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلے سے یہ جانتے تھے اور تقدیر ہی یہ تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر پیغمبر اور اس کے وقت کو جانتے تھے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کو ایک طرح یہ خصوصیت اور خلعت ختم نبوت کا شرف عطاء ہو چکا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبوت وہبی نعمت ہے یہ کسبی نہیں ہے۔

۷...... یہ نبوت کا آپ ﷺ پر خاتمہ دین کا نقصان نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ساری امتوں کو ایک طرف اور اس ساری امت کو دوسری طرف رکھا ہے۔ چنانچہ چند آیتیں حسب ذیل ہیں:

’’کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (آل عمران:١١٠) ’’﴿تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی خاطر پیدا کی گئی ہو۔﴾

’’و کذالك جعلناکم امۃ و سطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً (بقرہ:١٤٣) فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنابك علیٰ ھئولاء شھیداً (نساء:٤١) ’’﴿اور ایسے ہی ہم نے تم کو درمیانی (اور بہترین) امت بنایا تا کہ تم باقی لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہی دے۔ وہ کیسا وقت ہوگا کہ جب ہم ہر امت میں سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان (سب) پر گواہ بنائیں گے۔﴾ ایسی بہت سی آیات ہیں۔

بہرحال اگر کثرۃ کا کوئی انضباط نہ ہو تو وہ بھیڑ ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں نظم وضبط ہو تو وہ ایک طاقت ہوتی ہے۔ کثرت اگر کسی وحدت پر ختم ہو تو وہ مربوط اور قوی طاقت ہوتی ہے۔ تمام

انبیاء علیہم السلام، سرور عالم ﷺ کے ماتحت ہیں اور اس وحدت کا مظاہرہ معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ساری امتوں کو ایک طرف اور آپ ﷺ کی امت کو دوسری طرف رکھا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ آخری نبی اور آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔

۸...... [2413] پیغمبر شریعت و کتاب لاتے ہیں یا پرانی شریعت کو بیان کرتے اور چلاتے ہیں۔ یہاں تکمیل دین و شریعت کا کام پورا ہو چکا ہے۔ ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (مائدہ:۳)‘‘ ﴿آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی مہربانی تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا۔﴾

بقاء و تحفظ شریعت کی ذمہ داری بھی خود خدا نے لے رکھی ہے۔ ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر:۹)‘‘ ﴿ہم نے ہاں ہم ہی نے یہ قرآن اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔﴾

سیاست اور ملکی انتظام کا کام خلفاء کے سپرد ہو چکا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ ’’کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلمّا هلك نبی خلفه نبی ولکن لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون (او کماقال) (بخاری ج۱ ص۴۹۱، کتاب الانبیاء، مسلم ج۲ ص۱۲٦، کتاب الامارة)‘‘ ﴿بنی اسرائیل کا انتظام پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی جاتا دوسرا آ جاتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے اور تم پہلے خلیفہ سے وفاداری کرتے رہنا۔﴾

اور مبشرات سچے خوابوں کی طرح نبوت کا جز ہے۔ بعینہ نبوت نہیں نہ جز کو کل کا نام دیا جاتا ہے۔ آدمی کی ٹانگ کو آدمی نہیں کہا جا سکتا۔ نہ اس کی ایک آنکھ کا نام انسان ہوتا ہے۔ یہ اجزاء انسانی ہیں۔ ہاں انسان کی تمام جزئیات کو انسان کہا جائے گا۔ جیسے مرد، عورت، کالا، گورا۔ بہر حال اجزاء [2414] اور جزئیات کا فرق ہر پڑھا لکھا جانتا ہے یا حیوان ہر گھوڑے، گدھے اور بلی کو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی پاؤں یا سر کو حیوان نہیں کہہ سکتے۔ اب کسی نئے نبی یا نئی شریعت کی اس امت کو ضرورت نہیں ہے اور سرور عالم ﷺ نے صاف اور واضح اعلان فرما کر ہر طرح کی نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔ مرزائیوں کو سرور عالم ﷺ کی مخالفت میں مزہ آتا ہے۔ مبشرات کا معنی خود حدیث میں سرور عالم ﷺ نے سچے خواب بتایا ہے۔

۹...... یہ کہنا کہ ’’وہ لعنتی دین ہے جو نبی ساز نہ ہو۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ ص۳۰٦)

جیسے کہ مرزا قادیانی اوراس کے چیلے چانٹے کہتے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ یہ بات تو پہلی امتیں بھی کہہ سکتی تھیں پھر تمہاری کون سی تخصیص ہے؟ پہلی امتوں نے اپنے اپنے پیغمبر کی اطاعت کر کے نبوت کے سوا باقی مراتب قرب حاصل کئے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے چاہا نبوت عطاء کی۔ وہ دین نبی ساز نہ تھا۔ بلکہ نبیوں کی تعداد باقی تھی۔ اس کو پورا کرنا تھا۔ ان امتوں کی اپنے نبی سے تعلق ونسبت بھی قائم رہی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہ آخری امت اپنی نسبت قیامت تک اپنے نبی الزمان سے رکھتے ہوئے مراتب قرب حاصل کرتی رہے۔ کسی دوسرے کا واسطہ درمیان میں نہ ہو۔ یہ بات تو شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہی تھی کہ ذاتی طور سے میں آدم سے بہتر ہوں۔ آپ کے انتخاب اور اجتباء پر دارومدار کیوں ہو کہ آپ آدم کو سجدہ کراتے ہیں؟ اسی لئے شیطان ملعون ومردود ہوا، اور آدم علیہ السلام نے عبودیت اور اطاعت اختیار کی وہ مقبول ہوگئے۔ یہاں بھی مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا کہ ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص ہوں۔ دوسرے کوئی اس کے مستحق نہیں۔'' گویا یہ بھی شیطان کی وراثت تھامے ہوئے اپنا استحقاق اور شدت [2415] اتباع ثابت کرتا ہے اور اب اس کے گم کردہ راہ چیلے چانٹے اس سے وابستہ رہ کر اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں۔

یہاں سے مرزا قادیانی کی یہ جہالت بھی ظاہر ہوگئی ہے کہ پہلے پیغمبر براہ راست پیغمبر ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام یا کسی دوسرے پیغمبر کے اتباع کا اس میں دخل نہ تھا۔ مگر یہاں مجھے حضورﷺ کی اتباع اور غایت اطاعت سے نبوت کا مقام ملا ہے۔ (حقیقت الوحی) اس لئے کہ پہلے کے پیغمبر بھی کسی نہ کسی پیغمبر کے دین کا اتباع کرتے تھے اور ہم بھی کرتے ہیں۔ نبوت تو موہبت اور بخشش ہے۔ جہاں ظرف اس کے مناسب دیکھا وہاں عطاء فرمادی اور ظرف بھی خود مہربانی کر کے عنایت کرتے تھے۔

''اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام:۱۲٤)'' ﴿خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کہاں اپنی نبوت دے۔﴾

مگر اب تو سلسلۂ نبوت کی تکمیل کر کے اس کو بند فرمادیا۔ جتنے نبی آنے تھے وہ آگئے اور دائرۂ نبوت کی ساری مسافت آپﷺ نے طے کر لی اور تکمیل شریعت فرماگئے۔ اب آپﷺ کی نبوت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے کوئی احمق الذی دوپہر کے وقت پوری روشنی میں اپنا چراغ جلا کر بھینس ڈھونڈتا پھرے۔ اس احمق الذی کی عقل کو بھینس ہی کی عقل کہہ سکتے ہیں۔

۱۰...... پھر یہ مدعی (مرزا) تو دین محمد کی توہین کرتا ہے کہ سرور عالم ﷺ کی پیروی سے صرف مرزا قادیانی ہی نبی بن سکا اور وہ بھی ایسا جو انگریزوں کی اطاعت فرض قرار دے اور غیر محرم عورتوں سے مٹھیاں بھروائے اور اپنے نہ ماننے والے کروڑوں افراد امت کو کافر قرار دے اور جو پورا وحی کا [2416] ڈراوے کا اور لالچ کا اور تقدیر مبرم کا واویلا کر کے محمدی بیگم کو حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ مسلسل بیس سال تک اس کی شادی کے زبانی مزے بھی لیتا رہا اور عقل کے اندھے مگر گانٹھ کے پکے مریدوں کو بتلاتا اور پھسلاتا رہا اور اپنے ساتھ سرور عالم ﷺ کو بھی شریک کر کے جھوٹا کرنے کی ناپاک کوشش کی اور یہ وحی بھی ایسی تھی بلکہ اس کو مرزا جی نے اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دے کر دنیا کو چیلنج کیا تھا۔

کیا اسی بل بوتے پر ہم اس کی بات یا گپ کو سچ مان لیں کہ میری وحی قرآن کی طرح ہے۔ پھر ایسا شخص کہ جو اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہے۔ اپنے مخالفین کو جنگل کے سور لکھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریفؒ کو ملعون کہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو اندھا شیطان لکھے۔ مولوی سعد اللہؒ کو نسل بدکاراں قرار دے۔ تمام علماء کو بدذات فرقہ مولویاں سے تعبیر کرے اور حضرت حسینؓ کے مبارک ذکر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دے۔ اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل کہے۔ بلکہ تمام پیغمبروں کی صفات وکمالات کا اپنے کو جامع قرار دے۔ (یہ منہ اور مسور کی دال) اسی طرح اس نے پیش گوئی کی کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ جب وہ نہ مرا تو جھوٹا اعلان شائع کر دیا کہ اس نے رجوع الی الحق کر دیا تھا اور جب ۲۲ ماہ بعد وہ اپنی موت مرا تو اعلان کر دیا کہ میری پیش گوئی یہ تھی کہ جھوٹا سچے کے سامنے مرے گا۔ لعنة اللّٰه علی الکاذبین!

اللہ تعالیٰ ناصر احمد اور سارے قادیانیوں کو سمجھ دے۔ بہت سے نیک آدمیوں کے باپ دادا گمراہ گزرے ہیں۔ اگر یہ بھی توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جائیں اور مرزا قادیانی کو خدا کے حوالے کریں۔ پیسے تو اب [2417] بہت ہو گئے ہیں۔ عزت بھی مل گئی اور اگر یہ خیال ہو جیسے کہ آپ کی ڈینگوں سے بو آتی ہے کہ کوئی آپ کا سرپرست آپ کو بچا لے گا تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ کو خدا کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ وہ وقت گیا جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ آپ نے عام مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کرنے کی اپنے بیان میں کوشش کی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ چند سطریں لکھ دی ہیں۔

۱۱...... خاتم النّبیین میں خاتم کی اضافت نبیین کی طرف ہے۔ یہاں پرانے نبی پیش نظر ہیں۔ آپ ﷺ نے سابقین کی تعداد ختم کر دی جو آئے تھے آ گئے۔ اب کسی کو آپ ﷺ کے بعد نبوت نہیں مل سکتی۔ خاتم النّبیین کا معنی خاتم الاحقین نہیں ہے کہ آنے والے آپ ﷺ کی مہر سے

آیا کریں گے۔ یہ تو اللہ پر جھوٹ بولا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی مہر سے کون کون آئے کیا مرزا جی یا اس کا پوتا ناصر احمد صاحب بتا سکتے ہیں؟ کیا مرزا جی کے بغیر تیرہ سو سال میں آپ ﷺ کی قوت قدسیہ نامکمل رہی۔ خاتم النّبیین میں پرانے پیغمبروں کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی تعداد کو ختم کر دیا اور قصر نبوت کی تکمیل فرما دی۔ اب کوئی شخص نبوت نہ پا سکے گا۔ یہ اضافت اشخاص کی طرف ہے۔ باقی نبوت ورسالت کے خاتمہ کے لئے وہ مبارک الفاظ زیادہ موزوں ہیں جو امام ترمذیؒ نے روایت کئے ہیں وہ حدیث یہ ہے:''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (قال) فشق ذالك علی الناس فقال لکن المبشرات فقال رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوة (ترمذی ج۲ ص۳، باب ذھبت النبوة وبقیت المبشرات) '' ﴿رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے تو اب میرے بعد نہ کوئی رسول بنے گا نہ نبی (راوی کہتا ہے) یہ بات لوگوں کو مشکل نظر آئی تو آپ ﷺ [2418] نے فرمایا۔ لیکن مبشرات باقی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ مبشرات کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کا خواب اور وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔﴾

اس حدیث نے تمام مرتدوں کی کمر توڑ دی ہے۔ جس سے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کسی کو رسول بنایا جا سکتا ہے کہ جس کے پاس کتاب یا شریعت ہو۔ نہ کسی کو نبی بنایا جا سکتا ہے چاہے وہ دوسرے نبی کا تابع ہو اور کوئی نئی شریعت یا نئے احکام اس کو نہ دیئے گئے ہوں۔ جیسے لفظ خاتم النّبیین نے اگلے پیغمبروں کی تعداد ختم کر دی۔ اس حدیث کے مبارک الفاظ نے بعد میں دعویٰ کرنے والوں کی حقیقت بھی کھول دی۔ اب نہ کسی کے پاس وحی نبوت آ سکتی ہے نہ وحی رسالت۔ اب یہ کہنا کہ مستقل نبی ختم ہو گئے۔ غیر مستقل باقی ہیں یا یہ کہ صاحب شریعت نہ آئیں گے مگر تابع اور غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ یہ سب بکواس ہے کفر ہے اور دین سے استہزاء ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ آمین! مرزا جی کبھی بروزی اور ظلی نبوت کی آڑ لیتا ہے۔ کبھی فنافی الرسول ہو کر نبی بننے لگتا ہے۔ کبھی مسیح موعود بننے کے لئے تنکوں کا سہارا لیتا ہے کبھی مریم بنتا ہے۔ پھر مرزا جی کو حیض آتا ہے۔ پھر مریم سے عیسیٰ بن جاتا ہے۔ کبھی آسمان میں اپنا نام محمد واحمد ظاہر کرتا ہے۔ کبھی اپنا نام ہی ابن مریم رکھ لیتا ہے۔ کبھی محدث ومجدد کا روپ اختیار کرتا ہے اور کبھی مہدی کی حدیثوں کو اپنے اوپر چسپاں کرتا ہے۔ کبھی کرشن کا اوتار بنتا ہے اور کبھی جے سنگھ بہادر، کبھی عین محمد بنتا ہے، کبھی مثیل مسیح کہلاتا ہے تو کبھی ان سے افضل۔ کبھی انسان کی جائے نفرت بنتا ہے۔ کبھی انگریزی عدالت میں توبہ نامہ داخل کرتا ہے اور کبھی [2419] اپنے معجزات حضور ﷺ سے بڑھ کر ظاہر

کرتا ہے۔ غرضیکہ مرزا غلام احمد صاحب عجیب چیز اور ایک چیستان تھے۔ ہم اس کو صرف انگریز کا کمال تصور کرتے ہیں۔ یہ کمال مرزا ناصر احمد صاحب کو مبارک ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر شیطان نے جو تلعب اس سے کیا ہے۔ بہت کم ہی کسی اور سے کیا ہوگا۔

ایک فریب اور اس کا جواب

مرزائی لوگ شیخ اکبر کی بعض عبارتیں پیش کر کے ثابت کرتے ہیں کہ وہ بھی غیر تشریعی نبوت کو باقی سمجھتے ہیں۔ یہ صریح دھوکہ ہے اور علمی جہالت ہے۔ دراصل بعض اولیاء یہ کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ سے مکالمہ ومخاطبہ ہوسکتا ہے۔ جس کو لغت میں نبوت بھی کہتے ہیں۔ لیکن وہ ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ نہ کوئی نبوت کا دعویٰ کرسکتا ہے نہ نبی کہلا سکتا ہے۔ نہ اس کی اجازت ہے۔ یہ جو مکالمہ ہوتا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ بیان شریعت کے لئے مامور ہوکر خداتعالیٰ کے ہاں منصب نبوت پالیتا ہے۔ وہ صرف اس مکالمے کو غیر تشریعی نبوت کہتے ہیں۔ تشریعی نبوت وہ ہر اس وحی نبوت کو کہتے ہیں جس میں شریعت کے لئے احکام ہوں۔ نئے یا پرانے اور یہ صرف نبی کے لئے ہوسکتا ہے۔ گویا لغوی طور پر وہ مکالمہ الٰہیہ کا نام غیر تشریعی رکھتے ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ شرعی وحی اور نبی کی وحی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نبی اور رسول ایک عہدہ ہے جو اب ختم ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ گویا ان اولیاء کے ہاں تشریعی نبوت میں دونوں نبوتیں شامل ہیں جو ختم ہو چکی ہیں۔ نئی شریعت والی اور پرانی شریعت والی یعنی وہ غیر تشریعی کا اطلاق بھی کبھی ولایت پر کر دیتے ہیں۔ لیکن کسی نے آج تک ان میں سے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نہ نبی ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ اگر مرزائیوں میں سکت ہے تو کسی ولی کا دعویٰ نبوت ثابت کریں۔ یہاں مرزاجی کا ایک قول اولیاء کی اطلاق واصطلاح کے [2420] بارے میں سن لیجئے۔ مرزاجی اپنی کتاب (انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً) میں لکھتے ہیں: ''لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے۔ بعض اوقات خداتعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے۔ سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔ آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیائے کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیا۔''

اس عبارت میں مرزاجی نے بہت دجل کئے ہیں۔ مثلاً عبارت مذکورہ میں صحیح مسلم کے

حوالے سے لکھا کہ ''آنے والے مسیح موعود کا نام'' حالانکہ صحیح مسلم میں مسیح موعود کا لفظ نہیں ہے۔ یہ اصطلاح خود مرزا جی نے گھڑی ہے۔ مگر یہاں ہم کو صرف یہ بتانا ہے کہ شیخ اکبر وغیرہ کے الفاظ جو نبوت غیر تشریعی کے آئے ہیں۔ وہ صرف مکالمات الٰہیہ کی وجہ سے آپ کی اصطلاح ہے۔ ورنہ نبوت کا عہدہ اور نبی کے نام کا اطلاق وہ بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ جیسے یہاں مرزا جی نے تصریح کر دی ہے۔ بہرحال قرآن پاک نے خاتم النّبیین فرما کر نبیوں کا بننا بند کر دیا اور جو تعداد اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر تھی اس کے پورا ہونے کا اعلان فرما دیا۔ مگر مرزا جی نے خاتم النّبیین کا مطلب نبی تراش قرار دیا۔ یعنی آپ ﷺ کی پیروی سے نبی بنتا ہے۔ یہ صریح طور پر خدا تعالیٰ کا ایسا مقابلہ ہے جو شیطان نے کیا تھا کہ اے اللہ آپ کیوں آدم کو سجدہ کرواتے ہیں۔ میں اس سے اچھا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت اور رضاء اور ارادے پر راضی نہ ہوا۔ بلکہ اپنا حق بتایا۔ اس صریح عدول حکمی اور حجت بازی سے کافر و مردود ہو گیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو دروازۂ خاتم النّبیین کہہ کر بند فرمانا چاہتے ہیں مرزا جی اس کا مطلب نبی تراش بتا کر اس کو کھلا [2421] رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہر گاما، گھسیٹا فنافی الرسول بن کر نبی بن جایا کرے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چناں کنند

۱۲...... سرور عالم ﷺ پر نبوت کا خاتمہ اللہ کی اس امت پر بڑا انعام ہے۔ ایک مرزا جھوٹا نبی بنا اور تمام مسلمانوں میں ہلچل پڑ گئی۔ یہ ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتے اور وہ سب ان کو کافر سمجھتے ہیں۔ اگر سرور عالم ﷺ ان جھوٹے نبیوں کا سلسلہ بند اور ان سے بچنے کی تاکید نہ فرماتے تو اب تک امت محمدیہ میں کتنے ہی فرقے اور کتنی ہی امتیں ہوتیں۔ جو ایک دوسری کو کافر کہتیں۔ اس لئے مسئلہ ختم نبوت رحمت الٰہیہ ہے۔ چنانچہ (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۲۲) میں ہے: ''وھذہ اکبر نعم اللّٰہ علی ھذہ الامۃ حیث اکمل تعالیٰ لھم دینھم فلا یحتا جون الیٰ دین غیرہ ولا الیٰ نبی غیر نبیھم صلوٰۃ اللّٰہ وسلامہ علیہ ولھذا جعلہ خاتم الانبیاء وبعثہ الیٰ الانس والجن'' ﴿اور یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر بہت بڑی نعمت ہے اور مہربانی ہے کہ اس خدائے برتر نے ان کا دین مکمل کر دیا۔ اب وہ کسی اور دین کے محتاج ہیں نہ اپنے نبی کے بغیر کسی اور نبی کے اور اس لئے ان کو خاتم الانبیاء بنا کر جن و انس کی طرف بھیجا۔﴾

مسئلہ صاف ہو گیا

یہاں تک لکھا گیا تھا کہ آٹھ اگست ۱۹۷۴ء کو مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت

احمدیہ ربوہ نے خصوصی کمیٹی کے سامنے بیان دے دیا کہ سرور عالمﷺ کے بعد تیرہ سو برس تک کوئی نبی نہیں آیا نہ مرزاغلام احمد قادیانی کے بعد کوئی نبی آئے گا۔ [2422] چاہے امتی نبی ہی کیوں نہ ہو۔ جب محترم اٹارنی جنرل نے سوال کیا کہ ابوالعطاء صاحب جالندھری نے لکھا ہے کہ آپﷺ کی خاتمیت نے وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپﷺ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہ لوگوں کو ملتے رہے ہیں تو کیا حضورﷺ کے اس فیضان سے پہلے تیرہ سو برس میں کوئی نبی یا امتی نبی آیا ہے یا مرزاغلام احمد کے بعد آئے گا؟ اس کا جواب مرزاناصر احمد صاحب نے قطعاً انکار میں دیا اور ابوالعطاء صاحب کی بات کو صرف امکان عقلی پر حمل کیا۔ یعنی ہو تو سکتا ہے لیکن ہوگا نہیں اور اس سلسلہ میں مرزاناصر احمد صاحب نے مولانا اسماعیل شہیدؒ کا قول نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ ایک آن میں کروڑوں فرشتے جبرائیل اور محمد جیسے پیغمبر پیدا کردے۔ حالانکہ ان کا ایمان تھا کہ ایسا کبھی نہ ہوگا۔ کوئی بھی محمد رسول اللہ کی طرح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ آپﷺ خاتم النّبیین ہیں صرف خدا کی قدرت کا بیان ہے۔

مرزاناصر احمد صاحب کے اس بیان کے بعد سارا مسئلہ صاف ہوگیا۔ بقاء نبوت اور اجزاء نبوت کی ساری بحثیں فضول ہیں۔ حضورﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے۔ نہ تیرہ سو برس میں پہلے کوئی نبی آیا، نہ مرزاغلام احمد کے بعد آئے گا۔ بقول مرزاناصر احمد کے ایک ہی مرزاغلام احمد امتی نبی بنایا گیا۔ کیونکہ مسلم شریف میں چار جگہ آنے والے کو نبی کہا گیا۔ حالانکہ مسلم شریف اور سینکڑوں احادیث میں ایک مسیح کے نزول کی خبر ہے جو آسمان سے نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے۔ چالیس سال دنیا میں رہیں گے۔ ساری دنیا مسلمان ہوجائے گی۔ پھر وفات ہوگی۔ دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کا ابتداء ہی سے یہی عقیدہ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور قرب قیامت کو وہی دوبارہ نازل ہوں گے اور مرزاجی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں اور آنے والا مسیح میں ہوں۔

[2423] دو مسئلے

یہاں دو مسئلے ہیں۔

۱…… کہ آیا واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں یا زندہ آسمان میں موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے۔

۲…… دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ فوت ہوچکے ہیں تو کیا مرزاغلام احمد قادیانی وہی

آنے والا مسیح ابن مریم ہوسکتا ہے؟ جس کی خبر سینکڑوں حدیثوں میں موجود ہے۔

ہم یہاں دوسرے مسئلہ پر پہلے بحث کریں گے۔ فرض کیجئے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں تو کیا مرزاغلام احمد قادیانی آنے والا مسیح ہوسکتا ہے؟

مرزاغلام احمد قادیانی کا ہمارے خیال میں یہ دعویٰ جھوٹ، افتراء اور قرآن وحدیث سے مذاق واستہزاء کے مترادف ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی مسیح ابن مریم تو کیا مسلمان ہی نہیں ہوسکتا۔ مندرجہ ذیل امور ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ''مرزاجی کوایک نامحرم عورت مسماۃ بھانورات کومٹھیاں بھرا کرتی تھی۔''

(سیرت المہدی ج۳ص۲۱۰، روایت ۷۸۰)

۲...... ''مرزاجی کا پہرہ راتوں کوعورتیں دیا کرتی تھیں۔''

(سیرت المہدی ج۳ص۲۱۳، روایت ۷۸۶)

۳...... ''مرزاجی نے ایک دوشیزہ لڑکی مسماۃ محمدی بیگم کے حصول کے لئے کوششیں کیں۔ مگر محمدی بیگم کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے اس کی شادی دوسری جگہ کرادی۔ مرزاجی نے اپنے بیٹے فضل احمد سے اس کی بیوی کوطلاق دلوائی جواحمد بیگ والد محمدی بیگم کی بھانجی تھی۔''

(سیرت المہدی ج۱ص۲۹، روایت ۳۷)

۴...... ''جب محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ ہوگیا اور مرزاجی کی بیوی والدہ فضل احمد نے ان سے قطع تعلق نہ کیا تو مرزاجی نے اس کوطلاق دے دی۔'' (سیرت المہدی ج۱ص۳۴، روایت ۴۱)

[2424] ۵...... مرزاجی نے محمدی بیگم کے سلسلہ میں اپنے بیٹے سلطان احمد کو جائیداد سے محروم اور عاق کردیا۔ کیونکہ یہ بھی مخالفانہ کوشش کرتے رہے۔ (سیرت المہدی ج۱ص۳۴، روایت ۴۱)

۶...... مرزاجی نے نبی بننے کے لئے (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ص۴۰۶) پر جھوٹ کہا کہ امام ربانی نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ جب مکالمات الٰہیہ کی کثرۃ ہوتو پھر وہ نبی کہلاتا ہے۔ حالانکہ اس مکتوب میں نبی کا لفظ نہیں بلکہ محدث کا لفظ ہے اور خود مرزاجی نے اس سے پہلے جب تک کہ ان کو نبی بننے کا شوق نہیں چرایا تھا۔ (ازالہ اوہام ص۹۱۵، خزائن ج۳ص۶۰۱) میں محدث کا لفظ لکھا۔ اب شوق نبوت میں امام ربانی پر جھوٹ بولا اور اسی لئے مکتوبات کا حوالہ بھی درج نہیں کیا۔

۷...... مرزاجی نے یہ بھی امام بخاریؒ کے حوالے سے جھوٹ لکھا کہ ''آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت آسمان سے آواز آئے گی۔ ''ھذا خلیفة اللّٰہ المھدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ کی ہے جوایسی کتاب میں ہے جواصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص۴۱،

خزائن ج۶ص۳۳۷) کیا کوئی مرزائی یہ حدیث بخاری شریف میں بتلا سکتا ہے؟

۸...... مرزاجی نے سرور عالم ﷺ پر جھوٹ کہا کہ آپ کے حکم سے ایک دن میں دس ہزار یہودی قتل کئے گئے۔ (حقیقت الوحی ص۱۵۷، خزائن ج۲۲ص۱۶۱) اس سلسلہ میں بعض مرزائی یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں۔ دس ہزار کے ہندسوں میں دراصل کاتب سے ایک صفر کا اضافہ ہوگیا۔ یہ غلط بیانی ہے اس لئے کہ مرزاجی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۱۱، خزائن ج۲۲ص۱۱۴) پر لکھا ہے کہ ''کئی ہزار یہودی ایک دن میں قتل کئے گئے۔'' یہ سب جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ سرور عالم ﷺ کو بدنام کرنا ہے۔ ورنہ غزوہ [2425] خندق کے بعد جب بنوقریظہ نے ہتھیار ڈالے تو خود انہوں نے کہا تھا کہ ہمارا فیصلہ سعد بن معاذؓ کریں۔ انہوں نے تورات کے مطابق فیصلہ دیا جس کے تحت چارسو یا چھ سو آدمیوں کو قتل کیا گیا۔ یہ وہ یہودی تھے جو ہمیشہ اسلام کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے۔ غزوہ خندق میں اگر یہ کامیاب ہوجاتے تو ہزاروں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کا قتل عام ہو جاتا ہے اور جزیرۃ العرب کے سارے مسلمان شہید کر دیئے جاتے۔

۹...... مرزاجی نے عوام کو الّو بنانے کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے لئے پیش گوئی کی کہ ''پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔'' مگر آتھم ۱۵ماہ میں نہ مرا۔

(جنگ مقدس ص۲۱۱، خزائن ج۶ص۲۹۲)

۱۰...... مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفوں کو مغلظ گالیاں دیں جو علیحدہ لکھی گئی ہیں۔

۱۱...... مرزاجی نے مخالفوں پر لعنت لکھی۔ مگر پورے ایک ہزار بار لکھی اور ہر دفعہ ساتھ ساتھ ہندسہ لکھتے گئے۔ (نورالحق ص۱۱۸تا۱۲۲، خزائن ج۸ص۱۵۸تا۱۶۲)

حالانکہ لکھنؤ کی بھٹیاری ''لکھ لعنت'' کہہ کر ہی معاملہ ختم کر دیتی تھی۔ اب کوئی مرزائی ہو جو لعنت لعنت کے ان چار صفحات کو پڑھ پڑھ کر ثواب کمائے؟

۱۲...... مرزا پہلے صرف مبلغ بنا۔ پھر مجدد، پھر مثیل مسیح پھر خود مسیح موعود بنا اور جب دیکھا کہ کچھ آدمی پھنس گئے ہیں نبی بن بیٹھا۔ حالانکہ یہ تدریج خودغرضی اور بناوٹی سکیم کی غمازی کرتی ہے۔

(ملاحظہ ہو ضمیمہ دعاوی مرزا)

۱۳...... مرزاجی نے ہر وہ بڑا شخص بننے کی کوشش کی جس کا ذکر کسی کتاب میں تھا یا وہ آنے والا ہے۔ چنانچہ کرشن کا مثیل بنا۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل)

۱۴...... وہ کرشن بنا اور رودر گوپال کہلایا۔

[2426] ۱۵...... وہ جے سنگھ بہادر کہلایا۔

۱۶...... مہدی، مسیح، حارث، رجل فارسی بنا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کے نام اپنے اوپر چسپاں کئے حوالہ کے لئے ضمیمہ دعاوی مرزا ملاحظہ ہو۔

۱۷...... مرزا جی نے سرور عالم ﷺ کے معجزات تین ہزار اور ’’اپنے دس لاکھ بتائے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

۱۸...... اس نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل کہا۔

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۱۹...... اس نے حضرت امام حسینؓ کے ذکر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دی۔

(اعجاز احمدی ص۸۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۴)

۲۰...... مرزا جی نے ایک غیر محرم لڑکی سے اپنا نکاح آسمان میں ہو جانے کی خبر دی اور کہا کہ خدا نے مجھ سے زوجنکہا فرمایا ہے۔ (کہ ہم نے اس لڑکی سے تمہارا نکاح کر دیا ہے)

(تذکرہ ص۱۷۱، ۳۷۱، طبع سوم)

۲۱...... اس نے کہا کہ ہمارا صدق وکذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ (دافع الوساوس ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص ایضاً) جب کہ اس کی یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی اور بیس برس تک اس کو مایوس رکھ کر آخر کار جھوٹا ثابت کر دیا۔

۲۲...... مرزا جی نے کہا کہ محمدی بیگم کا میرے ساتھ نکاح تقدیر مبرم اور اٹل ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۳)

۲۳...... مرزا جی نے یہ بھی لکھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ میں ہر روک کو دور کر کے تمہارے پاس اس عورت کو واپس لاؤں گا۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵، دافع الوساوس ص۲۸۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۲۴...... اس نے یہ بھی لکھا کہ اک بار بیمار ہوا اور قریب الموت ہو رہا تھا کہ مجھے پیش گوئی کا خیال آیا تو قدرت نے تسلی دی کہ اس میں شک نہ کرو۔ یہ ہو کر [2427] رہے گا۔ تب میں سمجھا کہ جب پیغمبر مایوس ہونے لگتے ہیں تو اس طرح خدا ان کو تسلی دیتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۸، خزائن ج۳ ص۳۰۶)

۲۵...... مرزا جی نے یہ بھی لکھا کہ یہ (محمدی بیگم) باکرہ ہونے کی حالت میں ہو یا ثیبہ ہو، خدا لوٹا کر میرے پاس لائے گا۔ (ازالہ اولام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵)

۲۶...... مسلسل بیس سال تک یہ پیش گوئی کرتا رہا اور مریدوں کی تازہ بتازہ الہاموں سے طفل تسلی کرتا اور عوام کو الو بناتا رہا۔ مگر آخرکار بے نیل مرام چل بسا۔

۲۷...... مرزاجی نے خداتعالیٰ پر افتراء کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ اس محمدی بیگم کا نکاح کر دیا۔ اگر خدا نے نکاح کیا ہوتا تو کوئی اس کو کیسے بیاہتا۔ پھر نکاح پر نکاح کا مقدمہ نہ مرزاجی نے کیا اور نہ ہی ان کے مریدوں نے۔

۲۸...... سلطان محمد کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کے بعد خدا نے مرزاجی کے ساتھ کیسے نکاح پڑھا؟

۲۹...... اور جب خدا نے نکاح پڑھ دیا تھا تو پھر دوسرے سے شادی کیسے ہونے دی؟ معلوم ہوا کہ آسمانی نکاح کی وحی اللہ تعالیٰ پر افتراء تھا جو صریح کفر ہے۔

۳۰...... مرزاجی نے لکھا اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئی اور یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو میں بد سے بدتر ہوں گا۔ کیا اس طرح وہ بد سے بدتر نہ ہوگیا۔ کیا بد سے بدتر کی تعبیر سخت سے نہیں ہوسکتی؟ اور کیا اس کو کافر مفتری علی اللہ نہیں کہہ سکتے؟

۳۱...... جب یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو کیا وہ اپنے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق جھوٹا ثابت نہ ہوگیا؟ جب کہ اس پیش گوئی کو مرزاجی نے اپنے صادق یا [2428] کاذب ہونے کی دلیل ٹھہرایا تھا اور اتنا بڑا جھوٹ بولنے والا آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا محمد رسول اللہ ﷺ کی ہمسری کا دعویٰ کرسکتا ہے؟ (انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۳۲...... مرزاجی نے جہاد کو حرام کہا ہے اور انگریز کی خاطر یہ فتویٰ ساری دنیا میں پہنچایا۔
(ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۱۴)

۳۳...... مرزاجی نے انگریز کی اطاعت کو اسلام کا حصہ قرار دیا۔
(شہادۃ القرآن کا آخری اشتہار ص۳، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

۳۴...... مرزاجی نے انگریزوں کو دعائیں دیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔
(ملاحظہ ہو ستارہ قیصریہ ص۱ تا۱۲، خزائن ج۱۵ ص۱۱۱ تا۱۲۵، تحفہ قیصرہ ص۴، ۵، خزائن ج۱۲ ص۲۸۸، ۲۸۹)

۳۵...... مرزا نے اپنے کو گورنمنٹ برطانیہ کا حرز اور تعویذ کہا۔
(مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۷۱، نورالحق ص۳۳، خزائن ج۸ ص۴۵)

۳۶...... مرزاجی مکلّف کھانے کھایا کرتا۔ پرندوں کا گوشت بھنا ہوا مرغ وغیرہ۔
(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۱۸۱، روایت نمبر۱۶۷)

۳۷...... ریل کو دجال کا گدھا کہہ کر خود کرایہ دے کر اس گدھے پر سوار ہوتا۔

(ازالہ اوہام ص ۷۳۱، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

۳۸...... مرزاجی نے خاتم النّبیین کے معنی بدل کر آپ کو نبی تراش قرار دے دیا۔ مگر پھر ایک نبی بھی نہ گھڑا گیا صرف خود ہی نبی بن بیٹھا۔

۳۹...... مرزاجی کے لئے قادیان میں حکومت نے ایک سپاہی رکھا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۷۵، روایت نمبر ۲۸۶)

۴۰...... مرزاجی کے ساتھ جہلم تک گوروں کا پہرہ رہا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۸۹، روایت نمبر ۹۴۱)

۴۱...... ایک انگریز نے دریافت کیا کہ بڑے لوگوں کی طرح مرزاجی نے بھی کسی کو اپنا جانشین بنایا ہے۔

۴۲...... [2429] مرزاجی نے ایک عدالت میں لکھ دیا کہ میں آئندہ اس قسم کے الہامات شائع نہ کروں گا گویا یہ توبہ نامہ لکھا۔

۴۳...... مرزاجی نے فخر کرتے ہوئے اور انگریزوں کو ممنون کر کے فائدے حاصل کرنے کے لئے انگریزوں کی سندیں اور چٹھیاں شائع کیں۔

(شہادۃ القرآن ص ۷ تا ۱۰، خزائن ج ۶ ص ۳۸۵ تا ۳۸۷)

۴۴...... مرزاجی نے سکھوں کے ساتھ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی جنگ کو مفسدہ لکھا۔

۴۵...... مرزا نے ۱۸۵۷ء کے جہاد میں اپنے باپ کی امداد اور وفاداری کو انگریز کے سامنے پیش کر کے فخر کیا اور اپنے خاندان کو انگریزوں کا وفادار ثابت کیا۔

(ستارہ قیصریہ ص ۳، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۳)

۴۶...... مرزا نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو ناجائز قرار دیا اور حملہ آوروں کو چوروں اور ڈاکوؤں سے تشبیہ دی۔

۴۷...... مرزاجی نے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ اور مجھ میں جو جھوٹا ہے وہ مر جائے گا۔ چنانچہ وہ مولوی ثناء اللہ کے سامنے مر گیا اور اسی طرح اس کے جھوٹے ہونے کا قرآنی فیصلہ ہوگیا۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹)

۴۸...... مرزاجی نے ایسی ایسی دوائیں تیار کیں جن میں صرف یاقوت دو ہزار روپے کے (آج کل شاید ان کی قیمت بیس ہزار روپے ہو داخل کئے) یہ عین محمدؐ ہیں؟ جن کے دولت خانہ میں

بسااوقات آگ نہیں جلتی تھی۔

۴۹...... مرزاجی نے اپنے چیلوں کو پورا پورا معتقد بنانے کے لئے یہ گپ بھی لگائی کہ خدا کا کلام مجھ پر اس قدر نازل ہوا ہے کہ وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷)

[2430] بھلا بیس جزو کلام الٰہی کا کیا مطلب ہے اور مرزاجی نے کیوں چھپایا جب کہ باقی شائع کر دیا؟

۵۰...... مرزاجی نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی جیسے کہ اس عنوان کے تحت اور مرزاجی کے دعاوی سے آپ کو معلوم ہوگا۔

۵۱...... مرزاجی نے اپنی وحی کو قرآن کی طرح قطعی کہا ہے۔ کیا بیس سال کی جھوٹی اور پرفریب وحی کو قرآن پاک کی طرح قطعی سمجھا جاسکتا ہے اور کیا کوئی نبی وحی کا معنی سمجھنے میں بیس سال یا موت تک قاصر رہ سکتا ہے؟ ہم مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ کیا کسی قطعی امر کے انکار کرنے والے آدمی کو یہ کہہ کر معاف کیا جائے کہ یہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ خود مرزائی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ پچھلی صدیوں میں علماء کے فتوؤں سے فلاں فلاں کو سزا دی گئی۔ اگر وہ نہیں ثابت کر سکتے اور قطعی ثابت نہیں کریں گے۔ پھر معلوم ہوا کہ ''کافر اور اسلام سے خارج کر کے ملت اسلامیہ میں باقی رہنے کی بات ایجاد بندہ ہے۔'' اور مرزائیوں نے صرف اپنے بچاؤ کے لئے ڈھونگ بنایا ہے۔

۵۲...... یہ سب جھوٹ، بناوٹ اور فریب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت حضور ﷺ کے اتباع اور مکمل طور پر فنافی الرسول ہونے سے ملی۔ کیونکہ محدثیت (خداتعالیٰ سے ہم کلامی) ہو یا نبوت یہ محض خداتعالیٰ کی بخشش سے ملتی ہے۔ اس میں عمل اور کسب کو قطعاً دخل نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کو خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) پر یہ تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے: [2431] ''ولا شك ان التحديث موهبة مجردة لاتنال بكسب البتة كما هو شان النبوة''

''اور اس میں شک وشبہ نہیں کہ محدث ہونا محض اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔ یہ کسی طرح کی (محنت وعمل اور) کسب سے نہیں مل سکتی۔'' جیسے نبوت کی شان ہے۔ یعنی جس طرح نبوت کسی عمل یا اکتساب کا نتیجہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح محدث ہونا بھی۔

مرزا قادیانی نے کما ہو شان النبوۃ کہہ کر اس حقیقت کو اور بھی زیادہ واضح کر دیا کہ محدث اور نبی کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بن سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ اگر مرزاجی کو نبوت ملی

ہے جیسے کہ مرزا ناصر احمد اور سارے مرزائی بلکہ خود مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں تو وہ محض خدائی بخشش اور موہبت الٰہیہ ہے جس طرح پہلے نبیوں کو ملا کرتی تھی اور اس نبوت میں یا محدث ہونے میں حضور کے اتباع اور فنافی الرسول ہونے کا کوئی دخل نہ تھا اور یہ کفر صریح ہے کہ حضورﷺ کے بعد کوئی نبی بننے لگے یا کسی کو نبی مانا جائے۔ عین محمد کی گپ اور کامل اتباع کے دعوے سے مرزا جی نبی نہیں ہو سکتے اور نہ ہی عیسیٰ ابن مریم نام رکھنے سے حضرت عیسیٰ ہو سکتے ہیں۔

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

مرزا ناصر احمد صاحب ناراض نہ ہوں۔ آپ نے بحیثیت امام جماعت احمدیہ جو محضر نامہ قومی اسمبلی کی کمیٹی کے سامنے سنایا۔ اس کے ص۱۹ سطر ۸ پر جو لکھا کہ ''اس طرح ممتنع نہیں کہ وہ چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو...... بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو'' یہ قطعاً غلط اور اپنے دادا مرزا جی قادیانی کی عبارت مذکورہ اور متفقہ عقیدہ کے قطعاً خلاف اور جھوٹی نبوت کے لئے ایک ڈھونگ ہے۔

[2432]فتاویٰ کفر کی حیثیت

یہ عنوان مرزا ناصر احمد نے اپنے محضر نامے کے ص۲۲ میں قائم کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سواد اعظم والے ارشاد سے مرزا ناصر احمد پر کپکپی پڑی ہوئی ہے۔ مرزا موصوف نے مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے فتوے ایک دوسرے کے خلاف نقل کر کے گویا ایک طرح دنیائے کفر کو مسلمانوں پر ہنسنے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ ورنہ دنیائے کفر اس گئی گزری ہوئی حالت میں بھی مسلمانوں سے لرزاں ہیں اور وہ ان کے اتفاق سے خائف اور نفاق ڈالنے کے لئے کوشاں ہے۔ مرزا ناصر احمد کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم (عظیم اکثریت) ان کو کافر سمجھتی ہے تو انہوں نے محضر نامے کے ص۲۳ سطر نمبر۹ پر لکھ دیا ''کہ کسی ایک فرقہ کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے تو اس کے مقابل پر دیگر تمام فرقے سواد اعظم کی حیثیت اختیار کر جائیں گے اور اس طرح باری باری ہر ایک فرقے کے خلاف بقیہ سواد اعظم کا فتویٰ کفر ثابت ہوتا چلا جائے گا۔''

اس عبارت میں جو دھوکا اور فریب ہے وہ ظاہر ہے۔ مرزا ناصر احمد صاحب کو معلوم ہونا چاہئے:

۱...... پہلے تو کسی ایک مسلک اور مکتب فکر نے مل کر کسی دوسرے فرقہ کے خلاف سخت فتویٰ نہیں دیا۔ یہ بعض افراد ہیں اور ایسے افراد ہر ہر فرقہ میں ہو سکتے ہیں۔

۲...... بعض حضرات بے شک اونچی حیثیت رکھتے ہیں۔مگران کے افتاء میں بہت احتیاط ہے۔

۳...... بعض فتوے جھوٹی خبروں پر مبنی ہیں۔ مثلاً دیوبندیوں پر یہ الزام کہ ان کے ہاں خدا جھوٹ بولتا ہے۔حالانکہ یہ بات سب کے ہاں کفر صریح ہے۔

دراصل بات صرف اتنی ہے جو خود مرزا ناصر احمد صاحب نے تسلیم کر لی ہے کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک آن میں کروڑوں فرشتے[2433] جبرائیل کی طرح اور کروڑوں پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح پیدا کر سکتے ہیں۔مرزا ناصر احمد نے اقرار کیا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ حضور کو خاتم النّبیین سمجھتے اور یقین کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ بن سکے گا مگر صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کر دی گئی ہے۔

اسی طرح خود احقر (مولانا غلام غوث) ہزاروی نے بعض علماء بریلوی سے گفتگو کی۔ انہوں نے حضور ﷺ کے بشر ہونے سے بالکل اختلاف نہ کیا اور کر کیسے سکتے تھے؟ جب کہ قرآن میں ایسا کہا گیا اور دنیا کا کوئی فرد سرور عالم ﷺ کے اولادِ آدم میں سے ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔ رہا آپ ﷺ کا درجہ اور مرتبہ تو یہ ہماری سمجھ،عقل اور وہم سے بھی بالاتر ہے۔

اسی طرح احقر ہزاروی نے بریلوی حضرات سے رسول اللہ ﷺ کے حاضر و ناظر پر گفتگو کی تو انہوں نے اس کا خلاصہ وہی علم غیب بتایا۔

علم غیب میں بالواسطہ اور بلاواسطہ کی بحث بھی ہے۔پھر خدا تعالیٰ کے برابر علم ہونے یا نہ ہونے کی بھی بحث ہے۔ بہرحال خود حضرت مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندیؒ نے بریلویوں کی تکفیر سے انکار کیا۔

شیعہ حضرات ہیں ان کی کتابوں میں تحریف قرآن کا قول موجود ہے۔مگر آج کوئی شیعہ دوست قرآن کی تحریف کا اقرار نہیں کرتا۔ باقی شان صحابہؓ کے بارہ میں ان کا رویہ تو مولانا مظہر علی اظہر (احرار لیڈر) جو تحریک مدح صحابہؓ کے سلسلہ میں لکھنؤ گئے اور انہوں نے تقریر کی کہ جب حضرت علیؓ بیس سال کے قریب ان صحابہؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں تو ہم کیوں ان کی اقتداء نہ کریں؟ بہرحال شیعہ فرقہ پر بحیثیت فرقہ یا اس نے بحیثیت فرقہ کوئی فتویٰ نہیں لگایا۔

یہی حال اہل حدیث حضرات کا ہے۔

۴...... [2434]پھر یہ فتاویٰ اکثر انگریز کے عہد کے ہیں۔جس انگریز نے جب اپنی فوجیں ترکوں کے دارالحکومت قسطنطنیہ میں اتاریں تو خلیفۂ ترکی سے اپنے حق میں فتویٰ دلا دیا۔

انگریزوں کی دسیسہ کاریوں کا علم ہونا آسان نہ تھا اور نہ اب ہے۔

۵...... اسلام کا کامل دین ہندو دھرم کی طرح نہیں ہے کہ پنڈت جواہرلعل نہرو خدا کے منکر بھی ہوں۔ پھر بھی ہندو ہوں۔ سنالی دھرجی بت پرستی کریں اور آریہ بت پرستی کے خلاف ہوں پھر بھی رشتے ناتے جاری ہوں۔ دین اسلام کی حدود ہیں۔ ان حدود کو پھلانگنے والا ظاہر ہے ان حدود سے باہر سمجھا جائے گا۔ مگر اسلامی وحدت، اسلامی حکومت اور خلافت کا شیرازہ منتشر ہونے کے بعد مختلف طبقات میں افراتفری پیدا ہوئی اور اسی لئے اسلامی عہد کے بہت ہی کم واقعات مرزا ناصر بیان کر سکا ہے۔ ان میں بھی کسی جگہ نیک نیتی اور کہیں بدنیتی کا دخل ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب! جب کوئی فرقہ بحیثیت فرقہ دوسرے کو کافر نہیں کہتا تو سب مل کر کسی ایک کو کیسے کافر کہہ سکتے ہیں؟ اور یہ حقیقت ہے کہ صحابہؓ کو ماننے والے سوادِ اعظم کے مصداق کبھی ایسا نہیں کر سکتے۔ نہ آج تک کیا ہے۔ نہ آئندہ کریں گے۔

۶...... بہتوں کے فتاویٰ دوسروں کے خلاف فروعی مسائل میں ہیں۔ مثلاً ایک فریق کا الزام ہے کہ دوسرا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتا ہے۔ مگر دوسرا فریق اس الزام کے ماننے سے منکر ہے۔ بلکہ وہ اصول میں متفق ہے کہ توہین انبیاء علیہم السلام کفر ہے۔ آیا اس عبارت سے توہین ہوتی ہے یا نہیں؟ صرف اس میں بحث ہے۔

۷...... [2435] ان کا اختلاف اسی طرح کے الزامات یا غلط فہمیوں پر مبنی ہے یا اسی قسم کے مختلف مسائل ہیں۔

اب مرزائیوں کا حال سنئیں

۱...... مگر مرزائیوں سے مسلمانوں کا اختلاف اصولی ہے۔ وہ کھلم کھلا مرزا قادیانی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل کہتے ہیں۔

۲...... وہ کھلم کھلا حضور ﷺ کے بعد مرزا جی کو نبی مانتے ہیں اور اس طرح ختم نبوت کی مہر توڑ کر غلط تاویلوں سے اس کو چھپاتے ہیں۔

۳...... وہ تیرہ سو سال کے مسلمانوں کے تمام فرقوں کے متفقہ عقائد کی مخالفت کرتے ہیں۔

۴...... اور تمام کے تمام فرقے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، سنی سب ہی ان مرزائیوں کو کافر کہتے اور سمجھتے ہیں۔ خود مرزا ناصر احمد نے سب کے فتاویٰ اپنے خلاف نقل کئے ہیں اور یہ بات حق ہونے کی کھلی دلیل ہے کہ آپس میں مختلف ہو کر بھی وہ سب کے سب مرزائیوں کو قطعی کافر اور غیر مسلم اقلیت سمجھتے ہیں۔

۵...... پھر مرزا غلام احمد قادیانی بھی تمام مسلمانوں کو جو اس کو مسیح موعود نہیں مانتے کافر کہتے ہیں۔ (یہ جرأت اس کو انگریزی سرپرستی سے ہوئی ورنہ وہ کبھی ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتا)

۶...... اور مرزا جی خدا کے حکم سے کہتے ہیں کہ جو مرزا جی کے مسیح ہونے میں شک بھی کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

۷...... مرزا بشیر الدین محمود نے صفائی سے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔

۸...... تمام مسلم فرقے مل کر مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں اور مرزائی مسلمانوں کو کافر قرار دیتے اور رشتے ناتے اور نمازیں علیحدہ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو اب یہ [2436] کس طرح ایک قوم رہ سکتے ہیں؟ یہ کیوں مسلمان کے نام سے مسلم حقوق اور منصوبوں پر قبضہ کرتے ہیں اور کیوں اپنی حقیقت کو چھپاتے ہیں؟

الف...... اس بیان سے دو باتوں کا جواب ہوگا۔ ایک تو فتاویٰ کفر کی حیثیت کے مندرجات کا۔ کہ سارے فرقے مل کر بھی ایک فرقہ کے خلاف ہو کر سواد اعظم نہیں بنے نہ بنیں گے نہ بن سکتے ہیں۔

ب...... دوسرے مرزائی ایک دوسرے کے خلاف فتاویٰ لگانے کا جو الزام لگاتے ہیں اس کی بھی حقیقت واضح ہوگئی اور مرزائیوں کا ان اختلافات کو ہوا دینا اسلام دشمنی سے کم نہیں ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔

بعض دیگر الزامات

اسی طرح لگے ہاتھوں ہم مرزا ناصر احمد کے محضر نامے ص۱۴۹ کا بھی جواب دیتے ہیں جو انہوں نے (بعض دیگر الزامات) کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ اس میں انہوں نے مرزائیوں کا مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس موضوع میں مرزا ناصر احمد صاحب کا برا حال رہا ہے۔ انہوں نے جان چھڑانے کے لئے ص۱۵۴ سطر۱۳ سے لے کر ص۱۶۲ تک فتاویٰ نقل کر کے یہ لکھا ہے کہ ہم ان میں سے کس کے پیچھے نماز پڑھیں جن کو فلاں نے کافر کہا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا۔ پڑھیں تو فتویٰ دینے والے کے ہاں کافر ہوتے ہیں، نہ پڑھیں تو غیر مسلم اقلیت۔ مرزا ناصر احمد صاحب اس سوال میں بری طرح پھنسے ہیں وہ صاف نہیں کہتے کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز ہم کس طرح پڑھیں کہ وہ ایک نبی کے منکر اور کافر ہیں؟ جب کہ مرزا قادیانی نے خداتعالیٰ کے حکم سے شک کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا ہے۔ گویا مرزا جی کی نبوت کا انکار اور اس کو مفتری سمجھنا ہی نماز نہ پڑھنے کی وجہ ہے باقی لفاظی ہے، مرزا ناصر احمد

[2437] صاحب نے باتیں بنائی ہیں۔ باقی طبقات کا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا حکم دینا دعویٰ نبوت کے انکار کی وجہ سے نہیں ہے۔ اسی لئے وہ باہم اختلاف رکھنے کے باوجود مرزائیوں کے سلسلہ میں ایک ہیں۔

۱...... ذات باری کا عرفان ص۳۹۔
۲...... قرآن عظیم کی اعلیٰ وارفع شان ص۵۵۔
۳...... مقام خاتم النّبیین ﷺ ص۷۵۔

ان تین عنوانات میں سے پہلے دو عنوانوں کا تو کسی مسلمان کو انکار نہیں تیسرے عنوان کا جواب لکھ دیا گیا ہے اور دراصل یہ ساری بحث مسلمان قوم کو الجھانے کے لئے ہے ورنہ بحث کسی نبی کے آنے میں نہیں ہے۔ صرف مرزا قادیانی کی ذات میں ہے۔ باقی دو عنوان سے جو لکھا گیا ہے۔ اگرچہ عنوان مسلم ہے مگر ان عبارات اور مرزاجی کے اقوال نقل کرنے کا اصلی مقصد مرزا قادیانی کی شخصیت بنانا اور اس کو محدث نبی اور مسیح موعود جتلانا ہے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ ص۴۲ سطر نمبر۱۱، ص۴۳ سطر۱۲، ص۴۴ سطر نمبر۵ اور سطر نمبر۱۵، ص۴۸ سطر نمبر۲، ص۵۷ سطر نمبر۳، ص۵۸ سطر نمبر۸، ص۶۱ سطر نمبر۴، ص۶۵ سطر نمبر۱۸، ص۷۰ سطر نمبر۳ سے ظاہر ہے۔ یہ صرف اپنے لئے مرزاجی نے راستہ صاف کرنے کی سعی کی ہے۔

مقام خاتم النّبیین ص۲۹ تا ص۳۶

اس عنوان کے تحت مرزائیوں نے خواہ مخواہ خاتم النّبیین کا معنی بدل کر اور بزرگان دین کے اقوال سے غیر تشریعی نبوت کا بقاء واجراء ثابت کرتے ہوئے مغزپاشی کی ہے۔ جب آپ نے مان لیا کہ سوائے قادیانی کے نہ پہلے کوئی نبی بن سکا ہے نہ بعد میں آئے گا۔ تو اب خاتم النّبیین کے معنی میں بحث فضول ہے۔ بحث صرف اتنی ہے کہ آنے والے [2438] مسیح واقعی وہی مسیح ابن مریم عیسیٰ رسول اللہ ہیں جو آسمان پر زندہ ہیں اور نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زندہ رہ کر وفات پائیں گے اور حضور ﷺ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے یا وہ مرچکے ہیں اور آنے والے مسیح (نظر بددور) مرزاغلام احمد قادیانی ہیں؟ مرزاناصر احمد نے خاتم النّبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ اکبرؒ، ملاعلی قاریؒ وغیرہ وغیرہ حضرات کے نام لئے ہیں کہ یہ غیر تشریعی نبوت کو باقی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان حضرات کی مراد صرف یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے وہ ہماری شریعت کو چلائیں گے اور کوئی شریعت نہیں لائیں گے نہ

چلائیں گے۔اس کی خاطر انہوں نے بعض الفاظ لکھے ہیں۔

مرزاناصر احمد کو چیلنج

اگر یہ بات نہیں، تو ہم مرزاناصر احمد صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی ولی یا عالم کی کتاب سے دکھائیں کہ فلاں آدمی حضور ﷺ کے بعد سچا نبی بنا ہے۔

خود مرزا صاحب مذکور نے اقرار کیا ہے کہ کوئی سچا نبی مرزا قادیانی سے پہلے نہیں آیا تو بحث ختم ہوگئی۔آپ خاتم النّبیین کے معنوں میں کیوں مسلمانوں کو الجھاتے اور تیرہ صدیوں کے متفقہ معانی کی تردید کرتے ہیں؟

مرزاجی نے اور خود مرزاناصر احمد صاحب نے تو یہ بھی اقرار کیا کہ مرزا قادیانی کے بعد بھی قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا تو ساری بحث اس پر کرو کہ سینکڑوں حدیثوں میں مسیح ابن مریم کے نزول اور ساری دنیا پر حکومت کرنے اور چالیس سال کے بعد وفات پا جانے کی حدیثیں غلط ہیں یا صحیح؟

ہم خود شیخ اکبرؒ اور ملا علی قاریؒ وغیرہ کے ارشادات سے ثابت کریں گے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان میں ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔جب یہ [2439] حضرات خود کسی اور کو نبی نہیں مانتے اور انہی مسیح ابن مریم کو آسمان سے نازل ہونے والا بتاتے ہیں تو مرزا قادیانی تو ان کے ہاں بھی جھوٹا ثابت ہوگیا۔اس لئے ہم اس عنوان کے تحت زیادہ بحث نہیں کریں گے۔ البتہ ختم نبوت کے عنوان سے جو باب لکھا گیا وہ مرزاناصر احمد صاحب کے مندرجہ بالا اقرار سے پہلے لکھا گیا۔ناظرین اس کو بھی دیکھ لیں۔

آئندہ صفحات میں ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی،ان کے دعاوی،توہین انبیاء علیہم السلام،ان کی اخلاقی حالت، جہاد کے بارے میں ان کے کفریہ خیالات،انگریزی دربار میں ان کے عجز وانکسار اور وفاداری کے مشت نمونہ از خروار حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی

یہ ضلع گورداسپور قصبہ قادیان میں مغل خاندان کا بقول خود گمنام آدمی تھا۔روزگار کے سلسلہ میں ملازم ہوا۔مگر ضرورۃ کے تحت مختاری کے امتحان میں شریک ہوا۔جس میں فیل ہوگیا۔ اس زمانے کے مطابق اردو،عربی، فارسی جانتا تھا۔جب یہ مختاری کے امتحان میں فیل ہوا تو اس نے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔عیسائیوں اور آریوں سے مباحثات شروع کر دیئے اور بعض کتابوں

کو چھاپنے کے اشتہار شائع کر کے عوام سے خوب پیسے بٹورے۔ مبلغ اسلام بنا پھر مجدد مامور بنا۔ اس کے بعد مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح موعود ہونے کی سختی سے تردید کی۔

(ازالۃ الاوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

مگر چند ہی دنوں کے بعد مسیح موعود بن بیٹھا۔ یہ اس کی اپنی گھڑی ہوئی اصطلاح ہے۔ کتابوں میں صرف مسیح یا عیسیٰ ابن مریم کا ذکر آتا ہے۔ پہلے پہل اس نے دعویٰ نبوت کا انکار کیا۔ بلکہ اس کو کفر ٹھہرایا۔ (حمامتہ البشریٰ ص۹۷، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

مگر جب خاصے چیلے چانٹے مل گئے تو نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اپنے معجزات سرور عالم ﷺ سے بھی زیادہ بتائے اور دس لاکھ تک کی گپ لگادی۔ اس کو علم تھا کہ مسلمان قوم میں نبی ہونا مشکل ہے تو اس نے اپنا شوق پورا کرنے کے لئے نزول مسیح ابن مریم والی [2440] حدیث کی آڑ لی مگر چونکہ تیرہ سو سال سے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ چلا آرہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہوکر دجال کو قتل کر کے دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ اس لئے اس کو حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن وحدیث سے وفات شدہ ثابت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور پوچ دلائل سے چند فرنگی زدہ افراد کو اپنا پیرو بنایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کرنے اور خود مسیح بننے کے لئے اس کو بڑے پاپڑ بیلنے پڑے۔ اس نے انگریزوں کے لئے دعائیں کیں اور اشتہارات چھاپ چھاپ کر اور ممانعت جہاد کے مضامین لکھ لکھ کر تمام مسلم ممالک میں پھیلائے۔ اب اس کو روپوں کی کیا کمی ہوسکتی تھی۔

مگر اس کو علمائے حق کے مقابلے سے بڑی ذلت اٹھانی پڑی۔ اتنے میں اس کو ایک نابالغ بچی مسماۃ محمدی بیگم سے نکاح کا شوق چرایا اور حضور ﷺ کی نقل اتارتے ہوئے اپنی اس وحی کا اعلان کر دیا۔ زوجنٰکہا ہم نے (عرش پر یا آسمان پر) تمہارا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا۔ شاید اسی نقل اتارنے کی اس کو سزا ملی اور محمدی بیگم کے رشتہ داروں نے اس کی شادی سلطان محمد نامی شخص سے کر دی۔ اس کے بعد مرزاجی پر بڑے بڑے خود ساختہ الہامات ہوتے رہے کہ باکرہ ہو یا ثیبہ اس کو تمہاری طرف لوٹاؤں گا۔ مگر اس کی بست سالہ جدوجہد اور وحی کی شکل میں ساری پیش گوئیاں غلط ہوئیں۔ اگرچہ مرزاجی نے اعلان کیا کہ اس کے ساتھ میرا نکاح تقدیر مبرم اور اٹل ہے اور اس کے پورے نہ ہونے کی شکل میں میں بد سے بدتر اور جھوٹا ہوں گا۔ مگر آخر کار ۱۹۰۸ء میں یہ نامراد چل بسا۔ اس پیش گوئی نے اس کی لٹیا ڈبودی اور جھوٹی مسیحیت کا بھانڈا پھوڑ کے رکھ دیا۔

یہ انگریز کا خاص وفادار آدمی تھا۔ جہاں جہاں انگریز گیا اس کی تحریک بھی گئی۔ ترکی،

افغانستان اورحجاز میں نہ جاسکی۔ مصروشام وغیرہ میں جب تک فرنگی اثرات تھے یہ [2441] دندناتے رہے۔ جب انقلاب آیا ان ممالک نے ان کو خلاف قانون کر ڈالا اوران کے دفاتر ضبط کر لئے۔ یہودی فلسطین حیفہ میں اب تک ان کا دفتر موجود ہے۔

حال ہی میں عالم اسلام کے نمائندوں نے حجاز مقدس میں مرزائیوں کے دعویٰ اسلام کی قلعی کھول دی۔ وائسرائے ہند نے چوہدری ظفر اللہ خان مرزائی کو اپنی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنایا۔ اب مرزائیوں کو مسلمانوں کے پھنسانے کا خوب موقع ملا۔ پاکستان بنا تو چوہدری ظفر اللہ خان وزارت خارجہ کا قلمدان تھامے ہوئے تھے۔ مختلف آسامیوں پر مرزائیوں کا قبضہ کرایا گیا۔ انگریز گیا تو امریکی حکومت کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ پاکستان میں مذہب کے علمبردار مرزائی ہیں۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں یہ بیان دیا تھا کہ اگر میں ظفر اللہ خان کو نکال دوں گا تو امریکہ گندم نہیں دے گا۔ (منیر تحقیقاتی رپورٹ ص ۳۱۹)

چوہدری صاحب مذکور نے بیرونی دنیا میں سفارتخانوں کے ذریعے مرزائی بھر دیئے۔ خدا خدا کر کے یہ ملک سے باہر گیا تو بعض دوسرے مرزائیوں نے گل کھلائے۔ آخر کار سیاسی حرکات کی وجہ سے ائیر مارشل ظفر چوہدری کو محترم ذوالفقار علی بھٹو صاحب وزیراعظم پاکستان نے علیحدہ کر کے کروڑوں مسلمانوں کو مطمئن کیا۔

پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کا دخل

ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد صوبہ سرحد کا گورنر کننگھم انگریز ہو۔ ساری پاکستانی فوج کا کمانڈر انچیف مسٹر گریسی انگریز ہو۔ جب کہ ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن تھا۔ مسٹر گریسی کے زمانہ میں مرزائیوں کی ایک فوج بنائی گئی جس کا نام فرقان بٹالین تھا۔ جس کو بعد میں مسلمانوں کے شدید مطالبہ پر مسٹر گریسی نے توڑا۔ مگر بے انتہاء تعریف کے ساتھ، کشمیر کی لڑائی میں میجر جنرل نذیر احمد پیش پیش رہا۔ چوہدری ظفر اللہ خان کا ہم زلف تھا اور آخر کار شہید ملت لیاقت علی خان کے سازش [2442] کیس میں گرفتار ہو کر ملازمت سے علیحدہ ہوا۔ تعجب ہے کہ کچھ عرصہ بعد اس مجرم کو لاہور کارپوریشن کا ''میئر'' بنادیا گیا۔ جس کے خلاف غلام غوث ہزاروی نے مغربی پاکستان اسمبلی ۱۹۶۲ء میں آواز اٹھائی۔

اب اس بیان کی ضرورت نہیں کہ کس طرح مرزائی فرقہ آہستہ آہستہ ہزاروں آسامیوں پر فائز ہو کر مسلمانوں کے لئے مار آستین بنا۔ ہمارے بچوں کے حقوق تباہ ہوئے۔

عقائد کی جنگ شروع ہوئی۔ جس سے مذہب کو عظیم نقصان پہنچا۔ ایک بات سے اس پر تھوڑی روشنی پڑتی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں منیر کمیشن کے سامنے کہا کہ جب لیاقت علی خان صاحب مرحوم باہر جاتے تو وزارت عظمٰی کا قلمدان میرے سپرد کرتے۔

فرنگی نے متحدہ ہندوستان سے جاتے جاتے مرزائی وفاداری کا حق یوں ادا کیا کہ پنجاب کے انگریز گورنر سرموڈی نے ان کو چنیوٹ کے پاس بہت بڑی زمین کوڑیوں کے مول دے دی۔ جو انجمن احمدیہ کے نام وقف ہے۔ مگر مرزا بشیر الدین محمود نے اس زمین کے ساتھ ذاتی جائیداد کا سا معاملہ بنا ڈالا۔ یہیں بہشتی مقبرہ بنایا اور یہیں نبوت کا کاروبار چلایا۔

موجودہ فساد اور اسمبلی

اب جب کہ مرزائیوں نے ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ سٹیشن پر کالج کے طلبہ پر حملہ کر کے ان کو زدوکوب کیا تو ملک میں جو پہلے ہی سے ان کے خلاف تھا۔ جس کی نشاندہی مسٹر منیر صاحب جج انکوائری کورٹ پہلے سے کر چکے تھے۔ خطرناک ہل چل شروع ہوگئی اور ان کے خلاف دریا امڈ آیا۔ ہم نے قومی اسمبلی میں، پھر لاہور ٹربیونل کے سامنے یہ کہا کہ ہوسکتا ہے کہ مرزائیوں نے ربوہ اسٹیشن کی حرکت پاکستان دشمنوں کی سازش سے کی ہو، [2443] تاکہ ملک میں فسادات ہوں اور دشمن اپنا الّو سیدھا کرے۔ اس کا ایک قرینہ ہے جب کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کے پرامن جلوسوں پر گولیاں چلائیں۔ عوامی حکومت نے عوامی مطالبہ کے پیش نظر اسمبلی سے کہا کہ وہ اس سلسلے میں مرزائیوں کی مذہبی پوزیشن کا تعین کرے۔ پہلے بطور تمہید کے چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔ پھر مسئلہ ختم نبوت پر بحث کی جائے گی۔

عقائد فاسدہ کی بھرمار

۱...... مرزا قادیانی نے جب خود مسیح موعود بننے کی ٹھان لی تو اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کرنے کے لئے سینکڑوں آیتوں، حدیثوں اور روایات اسلامیہ کا انکار یا ان کی مضحکہ خیز تاویلات کرنی پڑیں۔

۲...... آنے والا مسیح چونکہ نبی تھا اور مرزا جی کا دامن اسلام کے مقتضیات سے بالکل خالی تھا۔ اس لئے اس نے سرور عالم ﷺ کے اتباع کی آڑ لی اور آپ کا تابع نبی بنا۔ اسی طرح غیر مستقل اور غیر تشریعی نبوت بھی اس کو ثابت کرنی پڑی اور ختم نبوت کی سینکڑوں آیتوں، حدیثوں اور امت کے اجماعی فیصلے کے خلاف رکیک باتیں بنانی پڑگئیں۔

۳...... چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام اہل اسلام کے متفقہ عقیدے کے مطابق آسمان پر زندہ لے جائے گئے۔ تو مرزاجی نے آسمان پر جانے کو محال ثابت کرتے ہوئے نبی کریمﷺ کی معراج جسمانی سے بھی انکار کردیا۔

۴...... [2444] بعضوں کے قول کے مطابق وہ چند منٹ یا چند سیکنڈ سو کر آسمان پر اٹھائے گئے اور عیسائیوں نے لکھا پھر زندہ ہوکر آسمان پر لے جائے گئے۔ اسی طرح قرآن پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ احیاء موتی یعنی مردے زندہ کرنے کا ذکر کرتا ہے تو مرزاجی کو ان آیتوں کا بھی انکا کرنا پڑا۔ جن سے دنیا میں حسب فرمان وبیان قرآن مردہ زندہ کرنے کا ذکر ہے اور ایسی آیتیں قرآن میں بہت ہیں۔

۵...... چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تھے اور یہ بیچارہ خالی خولی تھا۔ اس لئے اس نے سرے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا بھی انکار کردیا۔

۶...... چونکہ اس کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اس لئے اس نے باقی انبیاء علیہم السلام اور خود سرور عالمﷺ کو بھی ملوث کرنا چاہا کہ وہ بھی کبھی کبھی اپنی وحی اور الہام کا معنی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ یہاں تک تہمت لگادی کہ ایک بار چار سو نبیوں کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔

(ازالہ اوہام ص۶۲۹، خزائن ج۳ ص۴۳۹)

۷...... اس کو مسیح ابن مریم بننے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑے۔ کبھی مریم بنا، پھر مریم سے عیسیٰ پیدا ہوکر خود عیسیٰ ابن مریم بنا۔ کبھی روحانی واخلاقی مماثلت ثابت کر کے مسیح بنا۔ کبھی ابجد کا حساب لڑا کر مسیح بنا۔ کبھی کہا کہ مخالف میرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں وہ اب کہاں رہا۔ وہ اب بچہ بن گیا ہے۔ اس طرح مرزاجی نے مریم مرتبہ سے عیسوی مرتبہ میں داخل ہونے کی سبیل نکالی۔ کبھی بروز وحلول کا سہارا لے کر مسیح بنا۔ پھر مسیح کے نزول کی سینکڑوں روایات کے معانی اپنی طرف سے گھڑنے پڑے۔

۸...... [2445] چونکہ مرزاجی کو مسیح ابن مریم بننے کا شوق تھا اور ساری امت مسیح ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی کو ماننے کے لئے تیار نہ تھی تو اس نے سرور عالمﷺ کی اتباع کی آڑ لی۔ اسی لئے آپ کی تمام صفات کا بروز بنا بلکہ اس کو فنافی الرسول ہونے اور حضرت سرور عالمﷺ سے متحدالذات ہونے کی گپیں لگانی پڑیں۔

۹...... کبھی مجدد والی روایت کا سہارا لے کر مجدد کہلایا اور کبھی مکالمات الٰہیہ اور تحدیث کے بہانے محدث اور ناقص نبی بنا۔

۱۰...... اس کوخود مسیح بننا تھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بہت کچھ گستاخیاں کیں اور ان کی وفات ثابت کرنے کے لئے تمام کتابوں میں رطب ویابس جمع کیں۔

۱۱...... وجاہت، اقتدار اور دولت کا چسکہ لگ جائے تو بات کہیں روکنے سے رکتی نہیں۔ چنانچہ مرزاجی ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کرشن کا اوتار بنے۔ اسی طرح رودر گوپال بھی بنا اور سکھوں کے لئے جے سنگھ بہادر بھی۔ اس نے مہدی، مسیح بلکہ تمام پیغمبروں کے نام اپنے اوپر چسپاں کئے۔

۱۲...... (تذکرہ ص۳۱۱،۴۱۰ طبع سوم، کتاب البریہ ص۷۶، خزائن ج۱۳ ص۱۰۲) میں یہ وحی بھی اپنے اوپر اتروائی۔ ''آواہن'' جس کا معنی بھی خود مرزاجی نے کیا کہ ''خداتمہارے اندراتر آیا ہے'' معاذ اللہ! وہ کون سا کفر ہے کہ جو مرزاجی نے اختیار نہ کیا ہو۔

۱۳...... خدائی کا دعویٰ: اور جب دیکھا کہ چیلے چانٹے مانتے چلے جاتے ہیں تو یہاں تک کہہ دیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ پھر میں نے زمین وآسمان پیدا کئے۔ (ظاہر ہے کہ پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے تو اب اس [2446] وحی کو آپ خود دیکھیں شیطانی ہے یا رحمانی)

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴، کتاب البریہ ص۷۸، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

دعویٰ یہ ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ مگر پیغمبر دین کا محافظ ہوتا ہے۔ کسی پیغمبر نے ایسا خواب یا کشف بیان نہیں کیا۔

۱۴...... چونکہ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں آخری وقت میں اسلام کی عالمگیر فتح مروی ہے اور مرزاجی انگریزوں کے دعاگو تھے۔ اس لئے فتح سے روحانی اور مباحثے کی فتح مراد لی اور اس کے مریدوں نے روحانی فتح کو خوب ہوادی۔ مگر اس میں بھی چاروں شانے چت رہا۔ علمائے حق نے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔

اور باوجود سرکاری سرپرستی کے مرزائی کسی جگہ کامیاب مقابلہ ومناظرہ نہ کر سکے۔ بھاگ بھاگ کر روحانی فتح کا نقارہ بجاتے رہے۔ جیسے پہلے جنگ عظیم میں کسی نے کہا تھا کہ فتح انگلش کی ہوتی ہے۔ قدم جرمن کا بڑھتا ہے۔

۱۵...... ہمارے پاس کسی کے الہام، کسی کی وحی، کسی کے کشف اور کسی کے دعوے پرکھنے کے لئے قرآن وحدیث ہی تھے۔ مگر مرزا قادیانی نے حیات مسیح کے سلسلہ میں حدیث کا قصہ یوں ختم کیا۔ اس نے لکھا ''میں حکم بن کر آیا ہوں۔ مجھے اختیار ہے۔ حدیثوں کے جس ڈھیر کو چاہوں خدا

سے وحی پاک رد کر دوں۔'' چاہے ایک ہزار حدیث ہوں۔
(حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ص۵۱، اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ص۱۴۰)
اب حدیث سے بھی اس کو نہیں پرکھا جاسکتا۔ بس آنکھیں بند کر کے اس پر ایمان لانا ہوگا۔ ورنہ ستر کروڑ مسلمان مرزا جی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہو [2447] جائیں گے۔ قرآن وحدیث سے کسی الہام یا انسان کو پرکھنے کا راستہ تو اس نے بند کر دیا۔ اب جو چاہے کرے۔ دینی بحث سرور عالم ﷺ اور آپ کے مبارک صحابہؓ سے منقول روایات کے ذریعے ہوسکتی ہے۔ دین ہے ہی وہ جو پیچھے سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ مگر مرزا جی نے اپنی کتاب (اربعین نمبر۴ص۱۹، خزائن ج۱۷ص۴۵۴) پر لکھ دیا ہے کہ مجھے خدا نے مسیح کر کے بھیجا اور بتادیا ہے کہ فلاں حدیث سچی اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں۔ جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسے کہ توریت، انجیل اور قرآن پر۔

۱۶...... افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی سخت کلامی اور تشدد میں مذہبی حدود کے اندر رہنا کافی نہ سمجھا۔ بلکہ اس نے اپنی تحریرات میں وہ طریقہ اختیار کیا جو کسی طرح دائرہ تہذیب میں نہیں آسکتا۔ حالانکہ اس کا دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا تھا اور وہ سرور عالم ﷺ کی تمام صفات واخلاق اپنے اندر جذب ہونے کا بھی مدعی تھا۔ اس نے ظاہری طور پر سہی مگر اپنے جھوٹے دعوؤں کی لاج نہ رکھی۔ (چنانچہ اس کی گالیاں بطور ضمیمہ علیحدہ آپ ملاحظہ کریں)

۱۷...... **عین محمد ہونے کا دعویٰ:** اس بل بوتے پر مرزا قادیانی دعویٰ کرتے ہوئے (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۱۶) میں لکھتے ہیں کہ میں عین محمد ہوں۔ اس طرح مہر نبوت نہ ٹوٹی اور محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! کیا زبردست چور ہے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چرالے گئے) ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ جو کہا ہے کہ میں عین محمد ہوں واقعی وہ دو شخص [2448] نہیں ایک ہی ہیں، تو یہ صاف غلط اور مشاہدے کے خلاف ہے اور اگر دو ہیں تو مہر نبوت ٹوٹ گئی اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی اور اگر حضرت ﷺ کی روح پاک مرزا جی میں آئے گی تو یہ ہندوؤں کا عقیدۂ تناسخ ہے جو قطعاً باطل ہے اور اگر مراد یہ ہے کہ مرزا قادیانی آپ ﷺ کے اخلاق وصفات کے مظہر ہیں تو اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی غلط بیانی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جس پیغمبر کے اخلاق وعادات کے سامنے بڑے بڑے مخالفین نے

ہتھیار ڈال دیئے۔اس کی ہمسری کا دعویٰ مندرجہ بالا حوالہ جات وواقعات والا شخص کرے؟ یہ قطعاً صحیح نہیں۔

۱۸...... ظاہر ہے کہ ظل (سایہ) اور ذی ظل (جس کا سایہ ہے) قطعاً ایک نہیں ہو سکتے۔سایہ میں وہ تمام صفات نہیں آ سکتی اور اگر کوئی شخص بعض صفات کی وجہ سے عین محمد بنے تو ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا جی نے (اربعین نمبر۴ص۱۶،خزائن ج۱۷ص۴۴۷) یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہیں۔

۱...... رب العالمین، سب کو پالنے والا۔

۲...... رحمان، بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا۔

۳...... رحیم، کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام۔انعام وکرام کرنے والا اور خدمت کرنے والا اور خدمت قبول کرنے والا اور ضائع نہ کرنے والا۔

۴...... اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔

سو احمد وہی ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلی طور پر اپنے اندر جمع کرے،تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی یا رسول اللہ ﷺ ظلی طور پر خدا اور عین خدا ہو گئے؟ یہ سب غلط اور ہذیان صرف نبی بننے کے شوق کو پورا کرنا ہے۔

۱۹...... ایک بات اس سے یہ معلوم ہوئی کہ جب مرزا جی کہتے ہیں کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی اور مہر نبوت نہیں ٹوٹی تو وہ اس بات کے معترف ہو گئے کہ [2449] نبوت تو ختم ہے اور کوئی جدا شخص نبی نہیں بن سکتا۔رہ گیا میں تو میں عین محمد ہوں۔مجھ میں اور سرور عالم ﷺ میں کوئی دوئی نہیں ہے۔میں بالکل وہی ہوں۔(یہ منہ اور مسور کی دال)

جناب چیئرمین: اب ہم چائے کے لئے وقفہ کرتے ہیں اور پھر گیارہ بج کر بیس منٹ پر دوبارہ شروع کریں گے۔

مولانا عبدالحکیم: جی، جناب؟

جناب چیئرمین: ہم چائے کے لئے وقفہ کرتے ہیں اور پھر گیارہ بج کر بیس منٹ پر شروع کریں۔

مولانا عبدالحکیم: بہت اچھا! جیسا آپ حکم فرمائیں۔

[The Special Committee adjourned for tea break to meet at 11:20 am.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے صبح گیارہ بج کر بیس منٹ تک ملتوی کردیا گیا)

[The Special Committee re-assembled at 11:20 am, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی کی زیرصدارت صبح گیارہ بج کر بیس منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: مولانا عبدالحکیم! مولانا صاحب! کم ازکم ڈیڑھ بجے تک ہم بیٹھیں گے۔ اگر آپ تھک جائیں تو بتادیں۔ تو ہم ایک بجے دس منٹ کا بریک کرلیں گے۔ ممبر صاحبان کھسکنا شروع نہ ہوجائیں۔

مولانا عبدالحکیم:

دعاوی مرزا

ماخوذ از کتاب دعاوی مرزا

تصنیف: مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو[2450]

تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

دنیا میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہوئے اور آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن مرزائی فرقہ ایک عجیب چیستان ہے۔ اس کے دعوے اور عقیدہ کا پتہ آج تک خود مرزائیوں کو بھی نہیں لگا۔ جس کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ اس فرقہ کے بانی مرزا قادیانی نے خود اپنے وجود کو دنیا کے سامنے لاینحل معمے کی شکل میں پیش کیا ہے اور ایسے متناقض اور متضاد دعوے کئے کہ خود ان کی امت بھی مصیبت میں ہے کہ ہم اپنے گرو کو کیا کہیں۔ کوئی تو ان کو مستقل صاحب شریعت نبی کہتا ہے کوئی غیرتشریعی نبی مانتا ہے اور کسی نے ان کی خاطر ایک نئی قسم کا نبی لغوی تراشا ہے اور ان کو مسیح موعود، مہدی اور لغوی یا مجازی نبی کہا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ مرزا صاحب کا وجود ایک ایسی چیستان ہے جس کا حل نہیں۔ انہوں

نے اپنی تصانیف میں جو کچھ اپنے متعلق لکھا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ متعین کرنا بھی دشوار ہے کہ مرزاصاحب انسان ہیں یا اینٹ پتھر، مرد ہیں یا عورت، مسلمان ہیں یا ہندو، مہدی ہیں یا حارث، ولی ہیں یا نبی، فرشتے ہیں یا دیو۔[1]

[2451] مرزائیوں کے تمام فرقوں کو کھلا چیلنج

اس لئے دعویٰ کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مرزائی امت کے تینوں فرقے مل کر قیامت تک یہ بھی متعین نہیں کرسکتے کہ مرزاصاحب کا دعویٰ کیا ہے اور وہ کون ہیں اور کیا ہیں۔ دنیا سے اپنے آپ کو کیا کہلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ہم مرزاصاحب کی تحریرات کو بغور پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ میں اختلاط واختلاف بھی ان کی ایک گہری چال ہے۔ وہ اصل میں خدائی کا دعویٰ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن سمجھے کہ قوم اس کو تسلیم نہیں کرے گی۔ اس لئے تدریج سے کام لیا۔ پہلے خادم اسلام مبلغ بنے۔ پھر مجدد ہوئے۔ پھر مہدی ہوگئے اور جب دیکھا کہ قوم میں ایسے بے وقوفوں کی کمی نہیں جو ان کے ہر دعویٰ کو مان لیں تو پھر کھلے بندوں، نبی، رسول، خاتم الانبیاء وغیرہ سبھی کچھ ہوگئے اور ہونہار مرد نے اپنے آخری دعویٰ (خدائی) کی بھی تمہید ڈال دی تھی۔ جس کی تصدیق عبارات مذکورہ نمبر ۲۶ لغایت نمبر ۳۰ سے بخوبی ہوتی ہے۔ لیکن قسمت سے عمر نے وفا نہ کی ورنہ مرزائی دنیا کا خدا بھی نئی روشنی اور نئے فیشن کا بن گیا ہوتا۔ خود مرزاصاحب کی عبارات ذیل اس تدریجی ترقی اور اس کے سبب ہمارے دعویٰ کی گواہ ہیں۔

(نصرۃ الحق المعروف براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳، خزائن ج۲۱ ص۶۸) پر فرماتے ہیں۔

''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت ایک وحی الٰہی ایک مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔'' (اور پھر فرماتے ہیں) ''علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئیں کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کرسکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کرسکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔''

[2452] نیز حقیقت الوحی کی عبارت ذیل بھی خود اس تدریجی ترقی کی شاہد ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرزاصاحب ختم نبوت کے قائل تھے اور اپنے کو نبی نہیں کہتے تھے۔ بعد میں ارزانی غلہ نے نبی بنادیا۔ (حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

۱؎ ''اگر کوئی مرزائی یہ ثابت کردے کہ یہ عبارت مرزاصاحب کی نہیں ہے تو فی عبارت دس (۱۰) روپے انعام۔''

’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے، اور اگر کوئی امر میری فضیلت کے متعلق ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which has accupied by (Prof. Ghafoor Ahmad)]

(اس موقع پر مسٹر چیئرمین نے صدارت چھوڑ دی اور پروفیسر غفور احمد نے صدارت سنبھال لی)

مولانا عبدالحکیم: اس کے بعد ہم مرزا صاحب کے دعاوی خود ان کی تصانیف سے معہ حوالہ صفحات نقل کرتے ہیں جو دعوے متعدد کتابوں اور مختلف مقامات میں موجود ہیں۔ بغرض اختصار عبارت تو ان میں سے ایک ہی نقل کر دی گئی ہے۔ باقی حوالہ صفحات درج کر دیئے گئے ہیں۔

مبلغ اسلام اور مصلح ہونے کا دعویٰ

’’یہ عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ بنی اسرائیل مسیح کے طرز پر کمال مسکینی وفروتنی وغربت وتذلل وتواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۰)

2453 مجدد ہونے کا دعویٰ

’’اب بتلاویں کہ یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۵۳، خزائن ج۳ ص۱۷۹)

محدث ہونے کا دعویٰ

’’اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر

تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔''
(توضیح المرام ص۱۸،خزائن ج۳ص۶۰،ازالہ اوہام ص۴۲۲،خزائن ج۳ص۳۲۰)

امام زمان ہونے کا دعویٰ

''میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تو ان کا رہبر ہوگا۔'' (حقیقت الوحی ص۷۹،خزائن ج۲۲ص۸۲،ضرورۃ الامام ص۲۴،خزائن ج۱۳ص۴۹۵،کتاب البریہ ص۷۷،خزائن ج۱۳ص۱۰۲)

مہدی ہونے کا دعویٰ

''اشتہار معیار الاخیار وریویو آف ریلیجنز نومبر ودسمبر ۱۹۰۳ء ص۴۰۷ وغیرہ۔ یہ دعویٰ مرزاصاحب کی اکثر تصانیف کے ٹائٹل پر بکثرت موجود ہے۔اس لئے نقل عبارت کی حاجت نہیں۔''

[2454] خلیفہ الٰہی اور خدا کا جانشین ہونے کا دعویٰ

''میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا۔''
(کتاب البریہ ص۷۶،خزائن ج۱۳ص۱۰۲)

حارث مددگار مہدی ہونے کا دعویٰ

''واضح ہو کہ یہ پیشین گوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حارث ماوراءالنہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔جس کی امداد اورنصرت ہر ایک مؤمن پر واجب ہوگی۔الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشین گوئی اور مسیح کے آنے کی پیشین گوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا۔ دراصل ان دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۷۹،خزائن ج۳ص۱۴۱)

نبی امتی اور بروزی وظلی یا غیر تشریعی ہونے کا دعویٰ

''اور چونکہ وہ محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔اس سے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطاء کی گئی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۶،خزائن ج۱۸ص۲۱۵،چشمہ معرفت ص۳۲۴،خزائن ج۲۳ص۳۴۰)

نبوت ورسالت اور وحی کا دعویٰ

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''
(دافع البلاء ص۱۱،خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

’’حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل [2455] اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

نیز یہی مضمون (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵، نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷، حقیقت الوحی ص۱۰۲، ۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵، ۱۱۰، انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۶۲، حقیقت النبوۃ لمرزا محمود ص۲۰۹، ۲۱۳) وغیرہ وغیرہ کتابوں میں بکثرت موجود ہے۔

اپنی وحی کے بالکل قرآن کے برابر واجب الایمان ہونے کا دعویٰ

’’میں خدا کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۵۰، ۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴، ۲۲۰)

سارے عالم کے لئے مدار نجات ہونے کا دعویٰ اور یہ کہ اپنی امت کے سوا امت محمدیہ کے چالیس کروڑ مسلمانوں کافر و جہنمی ہیں

’’کفر دو قسم پر ہے ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کے باوجود اتمام حجۃ کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا و رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا و رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ [2456] دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

’’اور اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گزر گیا۔ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ حاشیہ ص۱۲، خزائن ج۱۷ ص۴۴۱)

اور فرماتے ہیں: ’’اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

یہی دعویٰ سیرت الابدال ص۱۴۱، انجام آتھم وغیرہ وغیرہ میں بھی مذکور ہے۔

مستقل تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ اور یہ کہ وہ احادیث نبویہ پر حاکم ہے جس کو چاہے قبول کرے اور جس کو چاہے ردی کی طرح پھینک دے

''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کلهٗ''
(اعجاز احمدی ص۱۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

اس عبارت میں نبوت تشریعیہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول ﷺ اس آیت کے مصداق نہیں جو صریح کفر ہے (اور فرماتے ہیں) ''اگر یہ کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر و نہی بیان کئے۔وہ صاحب شریعت ہو گیا۔پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم [2457] ذالك ازکی لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵،۴۳۶)

پھر فرماتے ہیں: ''چونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی۔'' (اربعین نمبر۴ص۳۶) میں بھی یہ دعویٰ موجود ہے۔

''اور ہم اس کے جواب میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۳۵، خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

اپنے لئے دس لاکھ معجزات کا دعویٰ

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''
(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ص۵۰۳)

اور(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶،خزائن ج۲۱ص۷۲)میں دس لاکھ معجزات شمار کئے ہیں۔

تمام انبیاء سابقین سے افضل ہونے کا دعویٰ اور سب کی توہین

''بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت[2458] کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔اب چاہے کوئی قبول کرے چاہے نہ کرے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶،خزائن ج۲۲ص۵۷۴)

آدم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

لکھتے ہیں کہ:''خدا تعالیٰ نے ان کو اس کلام میں آدم علیہ السلام قرار دیا ہے۔یــا آدم اسکن انت وزوجك الجنة''

(اربعین نمبر۳ص۲۳،خزائن ج۱۷ص۴۱۰،نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

''آیت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیروکار ہوگا۔''

(اربعین نمبر۳ص۳۲،خزائن ج۱۷ص۴۲۱)

نوح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ، یعقوب علیہ السلام ہونے کا دعویٰ،موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ، داؤد علیہ السلام ہونے کا دعویٰ،شیث علیہ السلام ہونے کا دعویٰ، یوسف علیہ السلام ہونے کا دعویٰ،اسحٰق علیہ السلام ہونے کا دعویٰ۔

''میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔[2459]یعنی ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔''

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۷۳،خزائن ج۲۲ص۷۶،ازالہ اوہام ص۲۵۳،خزائن ج۳ص۲۲۷)

یحییٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ،اسماعیل علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵،خزائن ج۲۲ص۵۲۱)

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

''اس خدا کی تعریف جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔''

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۷۳، خزائن ج۲۲ص۷۶)

یہ دعویٰ تو تقریباً سب ہی کتابوں میں موجود ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ اور ان کو مغلظات بازاری گالیاں

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح بن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔''

(حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ص۱۵۲)

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱ حاشیہ)

''پس اس نادان [2460] اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ص۲۸۸ حاشیہ)

''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

نوح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ اور ان کی توہین

''اور خدائے تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۷، خزائن ج۲۲ص۵۷۵)

مریم علیہا السلام ہونے کا دعویٰ

''پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف

سے روح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہوکر ابن مریم کہلایا۔''

(حقیقت الوحی حاشیہ ص۷۳، خزائن ج۲۲ ص۷۵)

آنحضرت ﷺ کے ساتھ برابری کا دعویٰ

''یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہوکر اور اس نام محمد واحمد سے مسمّی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

''بار بار بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲، تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

[2461] میں اکثر ان اوصاف کو اپنے لئے ثابت کیا ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ سے دعویٰ، افضل ہونے کا

''ہمارے رسول اکرم ﷺ کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار لکھی ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

اور اپنے معجزات کی تعداد (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲) پر دس لاکھ بتلائی ہے۔''له خسف القمر المنير وان لی غسا القمر ان المشرقان اتنكر''

اس کے لئے یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے ایک چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

اس میں آپ ﷺ پر فضیلت کے دعوے کے ساتھ معجزہ شق القمر کا انکار اور توہین بھی ہے۔

میکائیل ہونے کا دعویٰ

''اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔''

(حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳)

خدا کے مثل ہونے کا دعویٰ

''اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کے مانند۔''

(حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳)

[2462] اپنے بیٹے کے خدا کا مثل ہونے کا دعویٰ

’’انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلیٰ كان الله نزل من السماء‘‘
(استفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

’’انت منی بمنزلة اولادی‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

اپنے اندر خدا کے اتر آنے کا دعویٰ

آپ کو الہام ہوا ’’آواہن‘‘ جس کی تفسیر (کتاب البریہ ص۷۶، خزائن ج۱۳ ص۱۰۲) پر خود ہی یہ کرتے ہیں کہ ’’خدا تیرے اندر اتر آیا۔‘‘

خود خدا ہونا بحالت کشف اور زمین وآسمان پیدا کرنا

’’اور میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں (پھر فرماتے ہیں) اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ (پھر فرماتے ہیں) اور اس حالت میں یوں کہہ رہا ہوں کہ ہم ایک نیا نظام اور نئی زمین چاہتے ہیں تو میں نے پہلے تو آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا ’’انا زینا السماء الدنیا بمصابیح‘‘ پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت [2463] کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ ’’اردت ان استخلفك فخلقت آدم...... انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم‘‘ یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر ہوئے۔‘‘
(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۵، خزائن ج۵ ص ایضاً، کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۵)

مرزا جی میں حیض کا خون ہونا اور پھر اس کا بچہ ہو جانا

’’منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔ یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلا دے، اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔

پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴، ص۲۱، خزائن ج۱۷ص۴۵۲)

حاملہ ہونا

عبارت مذکورہ

(حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ص۷۵، کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ص۵۰)

حجر اسود ہونے کا دعویٰ

الہام یہ ہے۔ ’’یکے پائے من مے بوسید و من میگفتم کہ حجر اسود منم۔‘‘

(حاشیہ اربعین نمبر۴ص۱۵، خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

سلمانؓ ہونے کا دعویٰ

الہام ہوا۔ ’’انت سلمان منی یاذالبرکات۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج۵ نمبر۴ بابت اپریل ۱۹۰۶ء، تذکرہ ص۶۰۳، طبع سوم)

کرشن ہونے کا دعویٰ [2464]

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ص۵۲۱) ’’آریہ قوم کہ الگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں۔‘‘

آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ص۵۲۲) ’’اور یہ دعوے صرف میری طرف سے ہی نہیں بلکہ خدا نے بار بار مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔‘‘ چونکہ آریوں کا بادشاہ بننا ظاہری طور سے بھی آسان نہ تھا۔ اس لئے اس کے بعد الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں ’’اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔‘‘

یہ ہے اس عیار کی زنبیل جس کے چوالیس مظاہر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین! (محمد شفیع دیوبندی)

توہین انبیاء علیہم السلام

یوں تو دعاوی مرزا کے زیر عنوان بعض حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن مشت نمونہ

ازخروار چنداور حوالے بھی ملاحظہ کئے جائیں۔

مرزاجی نبی نہیں تو پھر کوئی بھی نبی نہیں ہوا

۱...... ''حضرت موسیٰ اور مسیح علیہم السلام کی نبوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں۔ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود نبی نہیں تو دنیا میں کوئی نبی ہوا ہی نہیں۔'' (حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص۲۰۰)

(مرزاجی) آیت ''فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول'' کا مصداق ہے۔ (حقیقت النبوۃ ص۲۰۲)

انبیاء[2465] علیہم السلام کی سخت توہین

۲...... ''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲)

مزید توہین انبیاء علیہم السلام

۳...... ''اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی۔معجزات اور پیش گوئیاں ہیں تو اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت نہیں۔'' (بحوالہ تتمہ حقیقت النبوۃ مصنفہ مرزا محمود ص۲۹۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کلی

۴...... ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے افضل اس لئے نہیں قرار دیا کہ آپ کو معلوم ہوگیا کہ غیر نبی، نبی سے افضل ہوتا ہے۔بلکہ اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی وحی نے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا اور وہ بارش کی طرح آپ پر نازل ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آپ نے تریاق القلوب والے عقیدہ کو بدل دیا۔کیونکہ آپ نے تریاق القلوب میں لکھا تھا کہ مسیح سے میں صرف جزوی فضیلت رکھتا ہوں اور بعد میں فرمایا کہ میں تمام شان میں اس سے بڑھ کر ہوں۔'' (حقیقت النبوۃ ص۱۰۷ حصہ اوّل)

[At this stage Prof. Ghafoor Ahmad vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس موقع پر پروفیسر غفور احمد نے صدارت چھوڑ دی جسے مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

[2466] مولانا عبدالحکیم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری افضلیت پر اعتراض شیطانی وسوسہ ہے۔

۵...... ’’آپ (مرزاجی) نہ صرف یہ کہ مسیح سے اپنے افضل ہونے کا ذکر فرماتے ہیں۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کے حضرت مسیح سے افضل ہونے پر اعتراض کرنا شیطانی وسوسہ ہے اور یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں کہلا سکتے۔ خداتعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صریح توہین اور قرآن پر بہتان

۶...... ’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘ (دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰ حاشیہ)

اس حوالے سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

۱...... پہلی یہ کہ مرزا قادیانی نے جو توہین یسوع مسیح کے نام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کی ہے۔ وہ مرزا نے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی توہین کی ہے۔

۲...... دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

۳...... تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مرزا قادیانی کے خیال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزامات کی تصدیق خود خداتعالیٰ نے بھی کر دی ہے۔ ورنہ کسی پیغمبر پر غلط الزام کی تو خداتعالیٰ صفائی کیا کرتے ہیں۔

[2467] جناب نبی کریم علیہ السلام کی توہین

۷...... ’’اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولدلہ! یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ اس سے مراد وہ خاص ’’تزوج‘‘ ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔ جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کو محمدی بیگم کی محبت نے اندھا بہرا کر دیا تھا۔ اس نے سرور عالم ﷺ کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی کہ گویا حضور ﷺ نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کیا حضور ﷺ یہ اشارہ کررہے تھے کہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی؟ اور یہ نہ جانتے تھے کہ وہ کبھی نہ آئے گی۔ (معاذاللہ)

قرآن میں مرزا کا نام احمد ہے

۸...... ’’حضرت مسیح موعود کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جو آیت ’’مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد‘‘ سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۱۸۸)

۹...... ’’دوسری آیت جس میں مسیح موعود کو رسول قرار دیا ہے۔ ’’وآخرین منهم لما یلحقوا بهم‘‘ کی آیت ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ کے بعث بتائے گئے۔ پس ضروری ہے کہ دوسرا بعث بھی رسالت کے ساتھ ہو۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۱۸۹)

[2468] مرزاجی کی اخلاقی حالت

مرصع اور مغلظ گالیاں

۱...... [2469] ’’اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا

کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔'' (انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ص۲۱)

۲...... ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے۔ ہر گز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھارہے ہیں۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵، خزائن ج۱۱ص۳۰۸)

۳...... ''بعض جاہل سجادہ نشین اور مولویت کے شتر مرغ۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ص۳۰۲)

میرے مخالف جنگل کے سور ہیں

۴...... ''ان العدیٰ صارو اخنازیر الفلا و نساءھم من دونھن الا کلب میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔'' (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ص۵۳)

مولوی سعداللہ کی نسبت

۵...... مولوی سعداللہ صاحب لدھیانوی کے متعلق چند اشعار ملاحظہ فرماویں: ''ومن اللئام اریٰ رجیلا فاسقا غولا لعینا نطفة السفھاء'' اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ۔

''شکس خبیث مفسد ومزور نحس یسمی السعد فی الجھلاء'' بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔

''اذیتنی خبیثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء'' تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ پہنچایا ہے۔ پس میں سچا نہیں ہوں گا۔ اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔ اے نسل بدکاراں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، ۱۵، خزائن ج۲۲ص۴۴۵، ۴۴۶)

میرے مخالف کنجریوں کی اولاد ہیں[2470]

۶...... ''تلك کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، خزائن ج۵ص ایضاً)

''ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ

اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ سوائے کنجریوں کی اولاد کے۔‘‘

اے مردار خور مولویو اور گندی روحو

’’بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں...... دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روحو! تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو...... سو تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)

چور، قزاق، حرامی

’’ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانے کے مولویوں کے فتوؤں پر نظر ڈالتے ہیں۔ جنہوں نے عام طور پر مہریں لگادی تھیں۔ جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہتے تھے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں۔ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا نہ عقل، نہ اخلاقانہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا۔ اس کا نام جہاد رکھا۔‘‘ (حاشیہ ازالہ اوہام ص۷۲۴، خزائن ج۳ ص۴۹۰)

[2471] حرامی، بدکار

’’اس گورنمنٹ...... اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا یہ مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خداتعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت (یعنی گورنمنٹ برطانیہ) کی جس نے امن قائم کیا ہو۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۱، خزائن ج۶ ص۳۸۰، گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۳)

مولوی سعداللہ

''اے عورتوں کے عار،ثناءاللہ کب تک مردان جنگ کی طرح پلنگی دکھائے گا۔''

(اعجاز احمدی ص۸۳،خزائن ج۱۹ص۱۹۴)

حضرت امام حسینؓ کی نسبت

کربلا ایست سیر ہرآنم
صد حسین است درگریبانم

(نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسینؓ ہے۔کیا تو انکار کرتا ہے۔پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔''

(اعجاز احمدی ص۸۲،خزائن ج۱۹ص۱۹۴)

''اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین۔پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔اب تک تم روتے ہو پس یاد کرلو۔''

(اعجاز احمدی ص۶۹،خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی نسبت

''اندھا شیطان اور گمراہ دیو۔'' (انجام آتھم ص۲۵۲،خزائن ج۱۱ص۲۵۲)

[2472](اسی کے ساتھ مولوی نذیر حسینؒ،مولانا احمد علی سہارنپوریؒ،مولانا عبدالحق دہلویؒ، محمد حسن امروہویؒ پر بھی مذکور کتاب میں تبرّا کیا ہے)

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کی نسبت

۞...... ''مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔پس میں نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی۔پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

۞...... ''اس فرومایہ نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی کے ساتھ بات کی ہے۔''

۞...... کیا تو اے گمراہی کے شیخ یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے جھوٹ بنایا ہے۔پس جان کہ میرا

دامن جھوٹ سے پاک ہے۔

۞...... جب ہم نے دیکھا کہ تیرا دل سیاہ ہوگیا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دل بے قرار تھا۔

۞...... تم نے شرک کے طریق کو اپنے دین کا مرکز بنالیا۔ کیا یہی اسلام ہے متکبر۔

۞...... اے دیوتو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا۔ اے موت کے شکار خدا سے ڈر کیوں دلیری کرتا ہے۔

۞...... اور زمین میں سانپ بھی ہیں اور درندے بھی۔ مگر سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو میری توہین کرتے اور گالیاں دیتے اور کافر کہتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۷۵،۷۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸۸،۱۸۹)

شیعہ عالم، علی حائیری کی نسبت

''میں تمہیں حیض والی عورت کی طرح دیکھتا ہوں۔ نہ اس عورت کی طرح جو حیض سے پاک ہوتی ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۶۸، خزائن ج۱۹ ص۱۸۰)

[2473] مسلمانوں سے بائیکاٹ

''حضرت مسیح موعود کا حکم ہے اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔'' (برکات خلافت ص۷۵)

''ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کی طرح غیر احمدی بچوں کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے[1]۔'' (انوار خلافت ص۹۳، ملائکۃ اللہ ص۴۶)

---

[1] نوٹ! یہ محضر نامہ جو مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی طرف سے مولانا عبدالحکیم صاحب نے ۳۱؍اگست ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں پڑھا۔ ''مرزا کی گالیاں بحروف تہجی'' اس محضر نامہ کا حصہ تھا۔ مگر یہ اسمبلی میں پڑھی نہ گئیں۔ البتہ کتاب میں موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب حکومت پاکستان نے جو پہلا ایڈیشن اس کاروائی کا شائع کیا ہے۔ سرکاری مطبوعہ کاروائی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی ۳۱؍اگست کی کاروائی صفحہ ۲۴۷۴ سے ۲۴۷۹ پر اس کتاب میں شائع شدہ ہیں۔ ابجد کے حساب سے مرزا کی گالیاں تو نقل کیں۔ مگر حوالہ جات درج نہ تھے۔ جہاں سے مولانا نے اپنی کتاب میں گالیوں کے چیپٹر کو لیا، انہوں نے مختصر لیا۔ ہم نے مکمل لے کر آگے حوالہ جات لگا دیئے، تاکہ جناب مرزا صاحب کے ''حسن کلام'' کا مکمل نمونہ ریکارڈ پر آجائے۔ مرتب!

[2474]مرزاجی کی گالیاں

[2475]بحساب حروف تہجی

الف

''اے زودرنج۔''	(ایام الصلح ص۸۴، خزائن ج۱۴ ص۳۲۰)
''ان حاسد۔''	(ایام الصلح ص۸۶، خزائن ج۱۴ ص۳۲۲)
''اے بدقسمت، بدگمانو۔''	(ایام الصلح ص۱۰۳، خزائن ج۱۴ ص۳۴۱)
''اے مردارخور مولویو۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)
''اندھیرے کے کیڑو۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)
''اندھے۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۲، خزائن ج۱۱ ص۳۰۶)
''اے اندھو۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ ص۳۱۰)
''اے بدذات۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ ص۳۲۹)
''اے خبیث۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ ص۳۲۹)
''اے پلید دجال۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
''ان احمقوں۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
''اے نادانو۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
''آنکھوں کے اندھو۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
''اسلام کے عار۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۸، خزائن ج۱۱ ص۳۳۲)
''احمق۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ ص۳۳۳)
''اس نابکار۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ ص۳۳۴)
''او میرے مخالف۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۶۳، خزائن ج۱۱ ص۳۴۷)
''اے بدذات فرقہ۔''	(انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۲۱)
''اعداء الاعداء۔''	(انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۵۹)
''امام المستکبرین۔''	(انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ ص۲۴۱)

’’اعمیٰ۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۲،خزائن ج۱۱ص۲۵۲)

’’اغویٰ۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۲،خزائن ج۱۱ص۲۵۲)

’’الانعام۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۶۵،خزائن ج۱۱ص۲۶۵)

’’استخوان فروش۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸،خزائن ج۵ص۳۰۸)

’’اے بد بخت قوم۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۴،خزائن ج۲۱ص۳۱۲)

’’اے سست ایمانو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۴،خزائن ج۲۱ص۳۱۲)

’’الّو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶۵،خزائن ج۲۱ص۳۳۲)

’’ایہا الغویٰ۔‘‘ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۸،خزائن ج۱۹ص۳۵۹)

’’ایمان ودیانت سے عاری۔‘‘ (نور الحق ج۱ص۳،خزائن ج۸ص۵)

’’اس فرومایہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۶،خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

’’اے دیو۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۶،خزائن ج۱۹ص۱۸۹)

’’ان شریروں۔‘‘ (الہدیٰ والتبصرہ ص۱۶،خزائن ج۱۸ص۲۶۰)

’’آگ کے لادوٹٹوؤ۔‘‘ (الہدیٰ والتبصرہ ص۱۶،خزائن ج۱۸ص۲۶۱)

’’اے دروغ گو۔‘‘ (نور الحق ج۱ص۸۹،خزائن ج۸ص۱۲۰)

’’ابلہ۔‘‘ (چشمہ معرفت ج۱ص۳،خزائن ج۲۳ص۱۱)

’’اے مردار۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱،خزائن ج۱۱ص۳۰۵)

’’اے احمق۔‘‘ (اشتہار انعامی ص۱۳،مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۸)

’’اسلام کے دشمنو۔‘‘ (اشتہار انعامی ص۵،مجموعہ اشتہارات ج۲ص۶۹)

’’ابولہب۔‘‘ (ضیاء الحق ص۳۳،خزائن ج۹ص۲۹۴)

’’اسلام کے عار۔‘‘ (اتمام الحجتہ ص۲۳،خزائن ج۸ص۳۰۳)

’’امام الفتن۔‘‘ (اتمام الحجتہ ص۲۴،خزائن ج۸ص۳۰۳)

’’اوّل درجہ کا متکبر۔‘‘ (ست بچن ص۹،خزائن ج۱۰ص۱۲۱)

’’انسانوں سے بدتر پلید تر۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۶۶،خزائن ج۱۴ص۴۱۳)

’’اسلام کے دشمن۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۵)

’’اسلام کے بدنام کرنے والے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

’’اے بد بخت مفتریو۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

”اے ظالم۔“ (انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۲۱)
”ایھا المکذبون الغالون“ (انجام آتھم ص۲۲۴، خزائن ج۱۱ ص۲۲۴)
”اے شیخ احمقاں۔“ (انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ ص۲۴۱)
”ایھا الشیخ الضال“ (انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ ص۲۵۱)
”اے بدقسمت انسان۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۶، خزائن ج۵ ص۳۰۶)
”اوّل درجہ کے کاذب۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۱، خزائن ج۵ ص۶۰۱)
”اے اس زمانہ کے ننگ اسلام۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص دال، خزائن ج۵ ص۶۰۱)
”اے کوتاہ نظر۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص دال، خزائن ج۵ ص۶۰۸)
”اے نفسانی۔“ (ازالہ اوہام ج۱ ص۵، خزائن ج۳ ص۱۰۵)
”اے خشک۔“ (ازالہ اوہام ص۴۹، خزائن ج۳ ص۱۵۷)
”اے اندھے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳، ۲۷، خزائن ج۲۱ ص۱۶۶)
”اے دیوانہ۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۵۶، خزائن ج۲۱ ص۳۲۴)
”اے دروغ آراستہ کرنے والے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶۵، خزائن ج۲۱ ص۳۳۲)
”اے غبی۔“ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۱، خزائن ج۱۹ ص۳۵۲)
”اے مسکین۔“ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۸، خزائن ج۱۹ ص۳۵۹)
”انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ۔“ (نور الحق ج۱ ص۳، خزائن ج۸ ص۴)
”اغوا کرنے والے محمد حسین۔“ (اعجاز احمدی ص۵۷، خزائن ج۱۹ ص۱۶۹)
”اکڑباز۔“ (الہدیٰ والتبصرۃ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۵۳)
”اے بے ایمانو۔“ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۶۹)
”اندھے پادریوں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴، خزائن ج۱۱ ص۳۰۸)

ب، پ

”پلید ملاؤں۔“ (ایام الصلح ص۱۶۵، خزائن ج۱۴ ص۴۱۳)
”پلید جاہلوں۔“ (ایام الصلح ص۱۶۶، خزائن ج۱۴ ص۴۱۴)
”پلید طبع مولوی۔“ (ایام الصلح ص۱۶۵، خزائن ج۱۴ ص۴۱۳)
”بداخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو۔“ (ایام الصلح ص۸۴، خزائن ج۱۴ ص۳۲۰)

’’بدقسمت بدگمانو۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۰۳، خزائن ج۱۴ص۳۴۱)
’’بدتر۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۶۶، خزائن ج۱۴ص۴۱۳)
’’پلیدتر۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۶۶، خزائن ج۱۴ص۴۱۳)
’’پلیدملاؤں۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۶۶، خزائن ج۱۴ص۴۱۳)
’’پلیددل۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ص۲۸۸)
’’بےایمانی بددیانتی۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۰، خزائن ج۱۱ص۲۹۴)
’’بدبخت۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۱، خزائن ج۱۱ص۲۹۵)
’’بےوقوف اندھے۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳، خزائن ج۱۱ص۳۰۶ حاشیہ)
’’بےایمان اوراندھے۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳، خزائن ج۱۱ص۳۰۶ حاشیہ)
’’بدذات۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ص۳۲۹)
’’پلیددجال۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ص۳۳۰)
’’بےنصیب۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷، خزائن ج۱۱ص۳۳۱)
’’بےبہرہ۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷، خزائن ج۱۱ص۳۳۱)
’’بدگوہر۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
’’بےوقوفوں۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
’’بندروں۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
’’باطل پرست بطالوی۔‘‘	(انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ص۵۹ حاشیہ)
’’بطال۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ص۲۵۱)
’’بدذات۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)
’’بیہودہ۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۱، خزائن ج۵ص۳۰۱)
’’بلیدآدمی۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸، خزائن ج۵ص۳۰۸)
’’بےچارہ۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۰، خزائن ج۵ص۶۰۰)
’’بدقسمت ایڈیٹر۔‘‘	(نزول المسیح ص۱۲، خزائن ج۱۸ص۳۹۰)
’’بےحیا۔‘‘	(نزول المسیح ص۶۲، خزائن ج۱۸ص۴۴۰)
’’پاگل۔‘‘	(نزول المسیح ص۶۴، خزائن ج۱۸ص۴۴۲)
’’پر بدعت زاہدو۔‘‘	(ازالہ اوہام ص۴۹، خزائن ج۳ص۱۵۷)

’’بدمعاش، بدذاتی، بے ایمانی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۲، خزائن ج۲۲ ص۲۲۲)

’’بدگو۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۴، خزائن ج۲۲ ص۴۴۵)

’’بدکار آدمی۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۱۰، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

’’برہنہ۔‘‘ (نور الحق ج۱ ص۳، خزائن ج۸ ص۵)

’’بھیڑیے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۹، خزائن ج۱۹ ص۱۵۰)

’’پلنگ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۴۳، خزائن ج۱۹ ص۱۵۴)

’’بچھو۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ ص۱۸۸)

’’بے حیاء۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

’’بالکل جاہل۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۳، خزائن ج۷ ص۴۵)

’’بالکل بے بہرہ۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۳، خزائن ج۷ ص۴۵)

’’پلیدوں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴، خزائن ج۱۱ ص۳۰۸)

’’بے باک اور بے شرم۔‘‘ (انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ ص۱۸)

’’پلید فطرت۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۶، خزائن ج۱۱ ص۳۶)

’’بداطوار۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۰۴، خزائن ج۱۱ ص۲۰۴)

’’بخیل۔‘‘ (ضیاء الحق ص۳۸، خزائن ج۹ ص۳۰۰)

’’بدخلق۔‘‘ (نور الحق ج۱ ص۶۴، خزائن ج۸ ص۸۸)

’’بے ایمانو۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۶۹)

’’بے عزتوں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۱ ص۸۴، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۲۵)

’’بخیل طبع۔‘‘ (ضیاء الحق ص۳۸، خزائن ج۹ ص۳۰۰)

’’بدبخت۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص۲۸)

’’بڑا خبیث۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۵۴۳)

’’بخیلوں۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۶، خزائن ج۸ ص۳۰۶)

’’بدبخت جھوٹوں۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص۲۸)

’’بے راہ۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۸۸، خزائن ج۲۲ ص۳۰۱)

’’بے خوف۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶، خزائن ج۲۲ ص۵۹۴)

ت

''تفقہہ سے سخت بے بہرہ۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸، خزائن ج۵ ص۳۰۸)
''تجھ سے زیادہ بدبخت کون۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۵۷، خزائن ج۲۱ ص۳۲۵)
''تو صبح کو الّو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے۔''
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶۵، خزائن ج۲۱ ص۳۳۲)
''تو ملعون۔'' (اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ ص۱۸۸)
''تجھ پر ویل۔'' (اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)
''تکبر کا کیڑا۔'' (کرامات الصادقین ص۲۱، خزائن ج۷ ص۶۳)
''تمہاری ایسی تیسی ہے۔'' (اشتہار انعامی تین ہزار ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۰)
''تکفیر کا بانی۔'' (دافع البلاء ص۱۸، خزائن ج۱۸ ص۲۳۸)
''تقویٰ ودیانت سے دور۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳، خزائن ج۱۱ ص۳۰۷)
''تزویر وتلبیس۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ ص۳۳۴)

ث [2476]

''ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۴۳، خزائن ج۱۹ ص۱۵۵)
''ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا۔'' (اعجاز احمدی ص۵۱، خزائن ج۱۹ ص۱۶۳)

ج، چ

''جاہل۔'' (ایام الصلح ص۱۱۶، خزائن ج۱۴ ص۳۵۴)
''چارپائے ہیں نہ آدمی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۰، خزائن ج۱۱ ص۲۹۴)
''جاہل سجادہ نشین۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۰۲)
''جہلاء۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ ص۳۰۲)
''جھوٹے۔'' (انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص۲۸)
''جنگل کے وحشی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ ص۳۳۳)
''جھوٹا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ ص۳۳۴)
''جار غوی۔'' (انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ ص۲۴۱)

’’جاہلین۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۵۴، خزائن ج۱۱ص۲۵۴)
’’جانور۔‘‘	(نزول المسیح ص۸، خزائن ج۱۸ص۳۸۶)
’’جاہل مخالف۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۴۸، خزائن ج۸ص۶۶)
’’جنگلوں کے غول۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ص۱۹۳)
’’چال باز۔‘‘	(کرامات الصادقین ص۲۲، خزائن ج۷ص۶۵)
’’جلد باز مولویوں۔‘‘	(آسمانی فیصلہ ص۳۱، خزائن ج۴ص۳۴۱)
’’جنگ جو۔‘‘	(نورالحق ص۸۹، خزائن ج۸ص۱۲۰)
’’چوروں۔‘‘	(آریہ دھرم ص۱۲، خزائن ج۱۰ص۱۲)
’’جاہل اخبار نویس۔‘‘	(ضیاء الحق ص۳۵، خزائن ج۹ص۲۹۶)
’’چالاک حاسدوں۔‘‘	(اتمام الحجۃ ص۲۶، خزائن ج۸ص۳۰۶)
’’جھوٹ کا گوہ کھایا۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ص۳۳۴)
’’جاہلوں۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۴۰۲، خزائن ج۵ص۴۰۲)
’’جھوٹ بولنے کا سرغنہ۔‘‘	(نزول المسیح ص۹، خزائن ج۱۸ص۳۸۷)

ح

’’حاسد۔‘‘	(ایام الصلح ص۸۶، خزائن ج۱۴ص۳۲۲)
’’حرامی۔‘‘	(شہادۃ القرآن ص۳، خزائن ج۶ص۳۸۰)
’’حرام زادہ۔‘‘	(انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ص۳۲)
’’حرامی لڑکے۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، خزائن ج۲۲ص۴۴۶)
’’حق پوش۔‘‘	(شہادۃ القرآن ص۶، خزائن ج۶ص۳۸۳)
’’حیوانات۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۲۲، خزائن ج۱۹ص۱۳۱)
’’حاسدوں۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرہ ص۸، خزائن ج۱۸ص۲۵۳)
’’حریص۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۶۴، خزائن ج۸ص۸۸)
’’حرص کے جنگل کے شیطان۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۸۹، خزائن ج۸ص۱۲۰)
’’حرص کی وجہ سے مکار۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۹۲، خزائن ج۸ص۱۲۴)
’’حلال زادہ نہیں۔‘‘	(انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ص۳۱)

''حاطب اللیل۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۰، خزائن ج۵ ص۶۰۰)
''حق کے مخالف۔''	(اتمام الحجۃ ص۲۵، خزائن ج۸ ص۳۰۴)

خ

''خبیث طبع۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵ حاشیہ)
''خنزیر سے زیادہ پلید۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)
''خبیث طبع۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)
''خالی گدھے۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷، خزائن ج۱۱ ص۳۳۱)
''خشک زاہد۔''	(ازالہ اوہام ج۱ ص۵، خزائن ج۳ ص۱۰۵)
''خشک ملاؤں۔''	(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۴۲، خزائن ج۲۱ ص۳۱۰)
''خبیث نفس۔''	(شہادۃ القرآن ص۵، خزائن ج۶ ص۳۸۲ حاشیہ)
''خون پسند۔''	(شہادۃ القرآن ص۴، خزائن ج۶ ص۳۸۱)
''خیانت پیشہ۔''	(آریہ دھرم ص۱۲، خزائن ج۱۰ ص۱۲)
''خبیث طینت۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۲)
''خبیث فرقہ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳)
''خناسوں۔''	(انجام آتھم ص۱۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۱۷)
''خسیس ابن خسیس''	(نور الحق ج۱ ص۶۴، خزائن ج۸ ص۸۷)
''خراب عورتوں اور دجال کی نسل۔''	(نور الحق ص۱۲۳، خزائن ج۸ ص۱۶۳)
''خبیث النفس۔''	(ضیاء الحق ص۹، خزائن ج۹ ص۲۵۹)
''خودغرض مولویوں۔''	(ضیاء الحق ص۲۲، خزائن ج۹ ص۲۷۸)
''خبیث القلب۔''	(انوار الاسلام ص۲۱، خزائن ج۹ ص۲۳)
''خشک دماغ۔''	(ست بچن ص۹، خزائن ج۱۰ ص۱۲۱)
''خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا۔''	(ایام الصلح ص۱۶۵، خزائن ج۱۴ ص۴۱۳)
''خسر الدنیا والآخرۃ۔''	(اتمام الحجۃ ص۲۵، خزائن ج۸ ص۳۰۴)
''خبیث فطرت۔''	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶، خزائن ج۲۲ ص۵۹۵)
''خشک معلم۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص ز، خزائن ج۵ ص۶۱۱)

د،ذ

''ذلیل۔''	(ایام الصلح ص۱۶۵،خزائن ج۱۴ص۴۱۳)
''دل کے مجذوم۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
''دشمن۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱،خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
''دجال۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶،خزائن ج۱۱ص۳۳۰)
''دشمن اللہ ورسول۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰،خزائن ج۱۱ص۳۳۴)
''ذلت کے سیاہ داغ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
''دیانت ودین سے دور۔''	(انجام آتھم ص۱۹۸،خزائن ج۱۱ص۱۹۸)
''دشمن عقل ودانش۔''	(انجام آتھم ص۲۴۱،خزائن ج۱۱ص۲۴۱)
''دشمن انصار دین۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص ہ،خزائن ج۵ص۶۱۰)
''دروغ گو۔''	(نزول المسیح ص۱۲،خزائن ج۱۸ص۳۹۰)
''دیوانہ۔''	(نزول المسیح ص۶۴،خزائن ج۱۸ص۴۴۲)
''دنیا کے کیڑے۔''	(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۳،خزائن ج۲۱ص۳۱۱)
''دلوں کے اندھو۔''	(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۴،خزائن ج۲۱ص۳۱۲)
''دروغ گو مخبر۔''	(شہادۃ القران ص ھ،خزائن ج۶ص۳۸۲)
''دورنگی اختیار کرنے والا۔''	(شہادۃ القرآن ص و،خزائن ج۶ص۳۸۳)
''دیو۔''	(اعجاز احمدی ص۷۶،خزائن ج۱۹ص۱۸۹)
''دابۃ الارض علماء السوٓ۔''	(حمامۃ البشریٰ ص۸۶ حاشیہ،خزائن ج۷ص۳۰۸)
''دابۃ الارض۔''	(ازالہ اوہام کلاں ج۲ص۵۱۰،خزائن ج۳ص۳۷۳)
''ذئاب۔''	(الہدیٰ والتبصرہ ص۹۶،خزائن ج۱۸ص۳۴۶)
''دنیا کے کتے۔''	(استفتاء اردو ص۲۰،خزائن ج۱۲ص۱۲۸)
''دشمن حق۔''	(استفتاء اردو ص۲۷ حاشیہ،خزائن ج۱۲ص۱۳۵)
''ذریت شیطان۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۸)
''دجال اکبر۔''	(انجام آتھم ص۴۷،خزائن ج۱۱ص۴۷)
''دشنام دہ۔''	(نورالحق ج۱ص۸۸،خزائن ج۸ص۱۲۰)

’’دل کے اندھے۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۵ حاشیہ، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۸)
’’دجال کے ہمرائیو۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۵ حاشیہ، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۶۹)
’’دیوثوں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۱ ص۸۴، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۲۵)
’’دنیا پرست۔‘‘ (ضیاء الحق ص۲۷، خزائن ج۹ ص۲۸۵)
’’دین فروش۔‘‘ (ضیاء الحق ص۲، خزائن ج۹ ص۲۹۱)
’’دیوانہ درندوں۔‘‘ (ضیاء الحق ص۳۵، خزائن ج۹ ص۲۹۶)
’’ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)
’’درندہ طبع۔‘‘ (الہدیٰ والتبصر ہ ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۵۵)
’’دجال فربہ۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۰۴، خزائن ج۱۱ ص۲۰۴)
’’دروغ آراستہ کرنے والے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۶۵، خزائن ج۲۱ ص۳۳۲)
’’دل کے اندھے۔‘‘ (اشتہار انعام تین ہزار ص۵ حاشیہ، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۸)
’’دجال کمینہ۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۰۶، خزائن ج۱۱ ص۲۰۶)

ر،ز

’’ژاژ خاء۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۰۳)
’’زیادہ پلید۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)
’’رئیس الدجالین۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
’’رئیس المعتدین۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ ص۲۴۱)
’’رأس الغاوین۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ ص۲۴۱)
’’رئیس المتصلفین۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ ص۲۵۱)
’’رنڈیوں کی اولاد۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۸، خزائن ج۵ ص۵۴۸)
’’رئیس المتکبرین۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۹، خزائن ج۵ ص۵۹۹)
’’زودرنج۔‘‘ (ایام الصلح ص۸۴، خزائن ج۱۴ ص۳۲۰)
’’زمانہ کے ظالم۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ ص۳۳۰)
’’زمانہ کے بدذات۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۶، خزائن ج۵ ص۲۱۶ حاشیہ)
’’رسول اللہ کے دشمن۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۱۱، خزائن ج۵ ص۱۱۱)

''زمانہ کے ننگ اسلام۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص و،خزائن ج۵ص ۶۰۸)
''زیادہ بدبخت۔''	(براہین احمدیہ ج۵ص ۱۵۷،خزائن ج۲۱ص ۳۲۵)
''روحانیت سے بے بہرہ۔''	(ضمیمہ استفتاء اردو ص۲،خزائن ج۱۲ص ۱۰۸)

س،ش

''شیطان۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴،خزائن ج۱۱ص ۲۸۸)
''شترمرغ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۲)
''شیاطین الانس۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۲)
''سوروں۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص ۳۳۷)
''سیاہ داغ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص ۳۳۷)
''شریر۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷،خزائن ج۱۱ص۳۴۱)
''سیاہ دل۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ص۳۴۲)
''شیخ نجدی۔''	(انجام آتھم ص۱۹۸،خزائن ج۱۱ص ۱۹۸)
''سگان قبیلہ۔''	(انجام آتھم ص۲۲۹ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص ۲۲۹)
''شیخ احمقان۔''	(انجام آتھم ص۲۴۱،خزائن ج۱۱ص۲۴۱)
''شیخ الضال''	(انجام آتھم ص۲۵۱،خزائن ج۱۱ص۲۵۱)
''سلطان المتکبرین۔''	(انجام آتھم ص۲۵۱،خزائن ج۱۱ص۲۵۱)
''شقی۔''	(انجام آتھم ص۲۵۲،خزائن ج۱۱ص ۲۵۲)
''سفہاء۔''	(انجام آتھم ص۲۵۱،خزائن ج۱۱ص۲۵۱)
''شغال۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۲۹۵،خزائن ج۵ص ۲۹۵)
''شیطنت کی بدبو۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۱،خزائن ج۵ص۳۰۱)
''سفلہ پن۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۴،خزائن ج۵ص۳۰۴)
''شیخ نامہ سیاہ۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۶،خزائن ج۵ص ۳۰۶)
''سفیہوں کا نطفہ۔''	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴،خزائن ج۲۲ص ۴۴۵)
''شریر۔''	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۲۸ حاشیہ،خزائن ج۲۲ص ۵۶۵)
''سخت دل ظالم۔''	(ضمیمہ براہین ج۵ص۱۱،خزائن ج۲۱ص ۲۷۵)

’’سانپوں۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۲۳،خزائن ج۸ص۳۲)
’’سادہ لوح۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹،خزائن ج۱۱ص۳۳۳)
’’سخت جاہل۔‘‘	(ازالہ اوہام ج۲ص۵۰۹،خزائن ج۳ص۳۷۳)
’’سخت نادان۔‘‘	(ازالہ اوہام ج۲ص۵۰۹،خزائن ج۳ص۳۷۳)
’’سخت نالائق۔‘‘	(ازالہ اوہام ج۲ص۵۰۹،خزائن ج۳ص۳۷۳)
’’شیخ مضل۔‘‘	(کرامات الصادقین ص۲۷،خزائن ج۷ص۶۹)
’’شیخ مزور۔‘‘	(کرامات الصادقین ص و،خزائن ج۷ص۱۵۲)
’’شیخی باز۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرۃ ص۱۰،خزائن ج۱۸ص۲۵۵)
’’سفلہ دشمن۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرۃ ص۱۳،خزائن ج۱۸ص۲۵۸)
’’شریروں۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرۃ ص۱۶،خزائن ج۱۸ص۲۶۰)
’’سفلہ دشمنوں۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرۃ ص۱۸،خزائن ج۱۸ص۲۶۲)
’’شریر بھیڑیے۔‘‘	(انجام آتھم ص۹،خزائن ج۱۱ص۹)
’’سفیہ۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۷۲،خزائن ج۸ص۹۶)
’’شرابیوں۔‘‘	(نورالحق ج۱ص۹۹،خزائن ج۸ص۱۳۲)
’’سخت دل مولویو منشیو۔‘‘	(انوارالاسلام ص۲۵،خزائن ج۹ص۲۶)
’’شیخ چلی کے بڑے بھائی۔‘‘	(انوارالاسلام ص۳۹،خزائن ج۹ص۴۰)
’’شریر مولویو۔‘‘	(ضیاءالحق ص۳۲،خزائن ج۹ص۲۹۱)
’’سخت ذلیل۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۲۴)
’’شیخ ضال بطالوی۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴۱،خزائن ج۱۱ص۲۴۱)
’’سخت دروغ گو۔‘‘	(نزول المسیح ص۶۶،خزائن ج۱۸ص۴۴۴)
’’سست ایمانو۔‘‘	(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۴۴،خزائن ج۲۱ص۳۱۲)
’’شیخ الضلالتہ۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۷۶،خزائن ج۱۹ص۱۸۸)
’’شیخ چال باز۔‘‘	(کرامات الصادقین ص۲۲،خزائن ج۷ص۶۵)

’’سوادالوجہ الدارین(دنیا آخرت میں روسیاہ)‘‘

(اتمام الحجۃ ص۲۵،خزائن ج۸ص۳۰۴)

’’سڑے گلے مردہ۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص۳۴۶)

’’سخت بدذات۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص۹)

’’سخت بے باک۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۱۸)

’’سودائی۔‘‘ (انوارالاسلام ص۱۰، خزائن ج۹ص۱۰)

’’شیاطین۔‘‘ (نزول المسیح ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۳۸۹)

’’سخت دل قوم۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶، خزائن ج۲۲ص۵۹۴)

’’شریرالنفس۔‘‘ (آریہ دھرم ص۳۱، خزائن ج۱۰ص۳۱)

’’شریر پنڈت۔‘‘ (آریہ دھرم ص۲۹، خزائن ج۱۰ص۳۴)

ص،ض

[2477] ’’ضال بطالوی۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ص۲۴۱)

’’ضال۔‘‘ (نورالحق ج۱ص۲۷، خزائن ج۸ص۹۶)

’’ضلالت پیشہ۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۱۱، خزائن ج۲۲ص۳۲۴)

’’صریح بے ایمانی۔‘‘ (ایام الصلح ص۸۹حاشیہ، خزائن ج۱۴ص۳۲۶)

ط،ظ

’’ظالم طبع۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۸، خزائن ج۱۸ص۲۳۸)

’’ظالم۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۸، خزائن ج۱۱ص۳۳۲)

’’ظالم مولویو۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۱حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۱)

’’ظالم معترض۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳، خزائن ج۲۱ص۱۸۲)

’’ظالموں۔‘‘ (استفتاء اردو ص۲۰، خزائن ج۱۲ص۱۲۸)

’’طوائف۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۷)

’’ظالم طبع مخالفوں۔‘‘ (نزول المسیح ص۸، خزائن ج۱۸ص۳۸۶)

ع،غ

’’علیھم نعال لعن اللّٰہ الف الف مرۃ‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ص۳۳۰)

’’عبدالشیطٰن۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

’’غالون۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۲۴، خزائن ج۱۱ص۲۲۴)

’’غوی فی البطالتہ۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۳۰، خزائن ج۱۱ص۲۳۰)

’’غاوین۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۴، خزائن ج۱۱ص۲۵۴)

’’غول۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۲، خزائن ج۱۱ص۲۵۲)

’’غبی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۳، خزائن ج۱۱ص۳۱۷)

’’عجب نادان۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۱۵، خزائن ج۲۲ص۵۵۱)

’’عجیب بےحیاء۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۹ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۵۸۷)

’’غدار زمانہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۷، خزائن ج۱۹ص۱۹۰)

’’عورتوں کے عار۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۸۳، خزائن ج۱۹ص۱۹۶)

’’غول البراری۔‘‘ (کرامات الصادقین ص و، خزائن ج۷ص۱۵۲)

’’عدو اللہ۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۱۲، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۹)

’’غزنی کے ناپاک سکھو۔‘‘ (ضیاء الحق ص۳۲، خزائن ج۹ص۲۹۱)

’’عبدالحق کا منہ کالا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

’’غزنویوں کی جماعت پرلعنت۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

’’علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸، خزائن ج۵ص۳۰۸)

ف،ق

’’فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ص۳۰۲)

’’فرعون۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶، خزائن ج۱۱ص۳۴۰)

’’فمت یا عبدالشیطٰن۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

’’فاسق آدمی۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، خزائن ج۲۲ص۴۴۵)

’’فریبی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۴۸، خزائن ج۱۹ص۱۶۰)

’’فرومایہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۶، خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

’’قوم کے خناسوں۔‘‘ (انجام آتھم ص۱۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۱۷)

’’فتنہ انگیز۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۳، خزائن ج۸ص۳۰۳)

ک،گ

’’کوتاہ اندیش علماء۔‘‘	(ایام الصلح ص۸۰، خزائن ج۱۴ص۳۱۶)
’’گندے اخبار نویس۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)
’’گندی روحو۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
’’کیڑو۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
’’کتے۔‘‘	(استفتاء اردو ص۲۰، خزائن ج۱۲ص۱۲۸)
’’گدھے۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷، خزائن ج۱۱ص۳۳۱)
’’کاذب۔‘‘	(انجام آتھم ص۵۲، خزائن ج۱۱ص۵۲)
’’کج طبع۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۱، خزائن ج۵ص۳۰۱)
’’گرفتار عجب پندار۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۰، خزائن ج۵ص۶۰۰)
’’کوتہ نظر مولوی۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص و، خزائن ج۵ص۶۰۸)
’’کوڑ مغزی۔‘‘	(نزول المسیح ص۶۶، خزائن ج۱۸ص۴۴۴)
’’گمراہ‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۱۵، خزائن ج۲۲ص۵۵۱)
’’کذاب۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۲۸ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۵۶۵)
’’گدھوں۔‘‘	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۵۲، خزائن ج۲۱ص۳۲۰)
’’کیڑا۔‘‘	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶۵، خزائن ج۲۱ص۳۳۲)
’’کینہ ور۔‘‘	(چشمہ معرفت ج۲ص۱۳۱، خزائن ج۲۳ص۳۳۶)
’’گندہ زبان۔‘‘	(چشمہ معرفت ص۳۲۱، خزائن ج۲۳ص۳۳۶)
’’گرگ۔‘‘	(مواہب الرحمٰن ص۱۳، خزائن ج۱۹ص۳۵۲)
’’کمینگی۔‘‘	(مواہب الرحمٰن ص۱۳، خزائن ج۱۹ص۳۵۲)
’’کم سمجھ۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ص۱۲۶)
’’کرگس۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۴۳، خزائن ج۱۹ص۱۵۵)
’’گندہ پانی۔‘‘	(اعجاز احمدی ص۵۷، خزائن ج۱۹ص۱۶۹)
’’کجدل۔‘‘	(کرامات الصادقین ص۶، خزائن ج۷ص۴۸)
’’کمینوں۔‘‘	(الہدیٰ والتبصرہ ص۱۸، خزائن ج۱۸ص۲۶۲)

’’کمینہ۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۰۶، خزائن ج۱۱ص۲۰۶)
’’گمراہی اور حرص جنگل کے شیطان۔‘‘	(نور الحق ج۱ص۸۹، خزائن ج۸ص۱۲۰)
’’کمینہ طبع۔‘‘	(آریہ دھرم ص۴۲، خزائن ج۱۰ص۴۷)
’’کتوں۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۹)
’’کالانعام۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۶۵، خزائن ج۱۱ص۲۶۵)
’’کاذب۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۱، خزائن ج۵ص۶۰۱)
’’گمراہ۔‘‘	(حقیقت الوحی ص۳۱۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۳۲۳)

ل،م

’’مغرور فقراء۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۲، خزائن ج۱۱ص۲۹۶)
’’مردار خور۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
’’مولوی جاہل۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ص۳۱۰)
’’مولویت کے بدنام کرنے والے۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ص۳۳۰)
’’منحوس چہروں۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
’’مفتریو۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)
’’منافق مولوی۔‘‘	(انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ص۴۹)
’’مولویان خشک۔‘‘	(انجام آتھم ص۶۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۶۹)
’’متکبرین۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ص۲۴۱)
’’معتدین۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ص۲۴۱)
’’ملعونین۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۵۲، خزائن ج۱۱ص۲۵۲)
’’مخنثوں۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۴۰۲، خزائن ج۵ص۴۰۲)
’’معلم الملکوت۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۸، خزائن ج۵ص۵۹۸)
’’مفتری۔‘‘	(نزول المسیح ص۱۲، خزائن ج۱۸ص۳۹۰)
’’مردار۔‘‘	(نزول المسیح ص۲۲۴، خزائن ج۱۸ص۶۰۲)
’’لئیموں۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴،۱۵ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۴۴۵)
’’ملعون۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴،۱۵ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۴۴۵)

’’مفسد۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴،۱۵ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۴۴۵)
’’متعصب نادان۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۲۷، خزائن ج۲۱ ص۱۸۲)
’’مفتری نابکار۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)
’’لاف وگزاف کے بیٹے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۴۹، خزائن ج۲۱ ص۳۱۷)
’’متعفن۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۲، خزائن ج۱۷ ص۲۰۵)
’’مسکین۔‘‘ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۸، خزائن ج۱۹ ص۳۵۹)
’’مار سیرت۔‘‘ (نورالحق ج۱ ص۲۳، خزائن ج۸ ص۳۲)
’’مضل جماعت۔‘‘ (نورالحق ج۱ ص۵۳، خزائن ج۸ ص۷۳)
’’مچھر۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۴۳، خزائن ج۱۹ ص۱۵۵)
’’مٹی سیاہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵۷، خزائن ج۱۹ ص۱۶۹)
’’متعصب۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۲ تا۶، خزائن ج۷ ص۴۸)
’’متکبر مولویوں۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۲۴،۲۵، خزائن ج۷ ص۶۷)
’’مضل۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۲۷، خزائن ج۷ ص۶۹)
’’مزور۔‘‘ (کرامات الصادقین ص و، خزائن ج۷ ص۲۷)
’’مگس طینت مولویوں۔‘‘ (آسمانی فیصلہ ص۱۹، خزائن ج۴ ص۳۴۲)
’’لادوٹٹوؤں۔‘‘ (الہدیٰ والتبصرہ ص۱۶، خزائن ج۱۸ ص۲۶۱)
’’مخبط الحواس۔‘‘ (استفتاء اردو ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۱۲۸)
’’مردہ پرست۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳)
’’مردار۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳)
’’مکار۔‘‘ (نورالحق ج۱ ص۹۲، خزائن ج۸ ص۱۲۴)
’’معذول۔‘‘ (نورالحق ج۱ ص۱۰۱، خزائن ج۸ ص۱۳۴)
’’ناقص الفہم۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۳، خزائن ج۷ ص۴۵)
’’ناحق شناس۔‘‘ (ست بچن ص۸، خزائن ج۱۰ ص۱۲۰)
’’موٹی سمجھ۔‘‘ (ست بچن ص۹، خزائن ج۱۰ ص۱۲۱)
’’مولوی تمام روئے زمین کے انسانوں سے بدتر اور پلید تر۔‘‘
(ایام الصلح ص۱۶۶، خزائن ج۱۴ ص۴۱۳)

’’مخالفوں کی ذلت۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۱۲)
’’مولویوں کی ذلت۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۱۲)
’’مولوی سخت ذلیل۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۴)
’’مکذبوں۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۲۴، خزائن ج۱۱ص۲۲۴)
’’منحوس۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، خزائن ج۲۲ص۴۴۵)
’’مغرور۔‘‘	(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۱۵، خزائن ج۲۲ص۵۵۱)
’’معمولی انسان۔‘‘	(ازالہ اوہام ج۲ص۹۶، خزائن ج۳ص۴۲۲)
’’مجنون درندہ۔‘‘	(آسمانی فیصلہ ص۱۰، خزائن ج۴ص۳۲۴)
’’محجوب مولوی۔‘‘	(آسمانی فیصلہ ص۱۹، خزائن ج۴ص۳۴۱)

ن

’’نادان علماء۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۱۷، خزائن ج۱۴ص۳۵۵)
’’ناپاک طبع۔‘‘	(ایام الصلح ص۱۶۵، خزائن ج۱۴ص۴۱۳)
’’نااہل۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۵)
’’ناسمجھ۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۳، خزائن ج۱۱ص۳۱۷)
’’نابکار۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ص۳۳۴)
’’نادان۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص۳۳۷)
’’نابینا علماء۔‘‘	(ضمیمہ انجام آتھم ص۶۱، خزائن ج۱۱ص۳۴۵)
’’نادان بطالوی۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۰)
’’نالائق۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۴)
’’نفاق زدہ۔‘‘	(انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۴)
’’نالائق نذیر حسین۔‘‘	(انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ص۴۵)
’’نیم ملا۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۰، خزائن ج۵ص۶۰۰)
’’ننگ اسلام۔‘‘	(آئینہ کمالات اسلام ص د، خزائن ج۵ص۶۰۸)
’’نجاست خور۔‘‘	(نزول المسیح ص۸، خزائن ج۱۸ص۳۸۶)

''نفسانی مولویو۔''	(ازالہ اوہام ج۱ص۵،خزائن ج۳ص۱۰۵)
''ناواقف۔''	(مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب،خزائن ج۲۰ص۳۳۵)
''نادانو۔''	(مقدمہ چشمہ مسیحی ص۷۵،خزائن ج۲۰ص۳۸۹)
''نابکاروں۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۸)
''نیم عیسائیو۔''	(اشتہار انعامی تین ہزار ص۵ حاشیہ،مجموعہ اشتہارات ج۲ص۶۹)
''ناخداترس۔''	(تبلیغ رسالت ج۱ص۸۴،مجموعہ اشتہارات ج۱ص۱۲۵)
''نادان ہندوزادہ۔''	(انوار اسلام ص۲۶ حاشیہ،خزائن ج۹ص۲۷)
''نہایت پلید طبع۔''	(ضیاء الحق ص۳۶،خزائن ج۹ص۲۹۸)
''ناسعادت مند شاگرد محمد حسین۔''	(انجام آتھم ص۴۵،خزائن ج۱۱ص۴۵)
''نابینا۔''	(ست بچن ص۱۹،خزائن ج۱۰ص۱۳۱)
''نذیر حسین خشک معلم۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص ز،خزائن ج۵ص۶۱۱)
''نادان صحابی۔''	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۰،خزائن ج۲۱ص۲۸۵)
''نادان قوم۔''	(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۵،خزائن ج۲۱ص۳۱۳)
''ناقص العقل چیلوں۔''	(انوار الاسلام ص۴۸،خزائن ج۹ص۵۰)
''نالائق چیلوں۔''	(ضیاء الحق ص۲۷،خزائن ج۹ص۲۸۵)
''نادان غبی۔''	(اتمام الحجۃ ص۲۲،خزائن ج۸ص۳۰۱)
''ناپاک فرقہ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۳۰۷)
''نادان پادریوں۔''	(انجام آتھم ص۲،خزائن ج۱۱ص۲)
''نالائق متعصب۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۴۳،خزائن ج۵ص۴۳)

وہ

''وہ گندے اخبار نویس۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹)
''وہ گدھا ہے نہ انسان۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۷،خزائن ج۱۱ص۳۳۱)
[2478]''وحشی۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹،خزائن ج۱۱ص۳۳۳)
''وہ بدذات۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰،خزائن ج۱۱ص۳۳۴)

''ہامان۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶، خزائن ج۱۱ص۳۴۰)
''ہندوزادہ۔''	(انجام آتھم ص۵۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۵۹)
''ہواوہوس کا بیٹا۔''	(اعجاز احمدی ص۴۳، خزائن ج۱۹ص۱۵۴)
''واشی۔''	(نورالحق ج۱ص۷۲، خزائن ج۸ص۹۶)
''والغبی المعزول۔''	(نورالحق ج۱ص۱۰۱، خزائن ج۸ص۱۳۴)
''ولدالحرام۔''	(انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ص۳۱)
''ہزار لعنت کا رسہ۔''	(اشتہار انعامی تین ہزار ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۷)
''ولدالحلال نہیں۔''	(انوارالاسلام ص۲۹، خزائن ج۹ص۳۱)
''واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی۔''	(انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ص۴۰)
''ہٹ دھرم۔''	(اشتہار انعامی تین ہزار ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۶)
''نالائق متعصب۔''	(آئینہ کمالات اسلام ص۴۳، خزائن ج۵ص۴۳)
''والدجال البطال۔''	(انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ص۲۵۱)
''آنکھوں کے اندھے۔''	(اشتہار انعامی چار ہزار ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۶)
''ہیچو گرگ۔''	(مواہب الرحمٰن ص۱۳۱، خزائن ج۱۹ص۳۵۲)
''ہیچو جنین۔''	(مواہب الرحمٰن ص۱۳۸، خزائن ج۱۹ص۳۵۹)

ی،ے

''یہودی صفت۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۳، خزائن ج۱۱ص۲۸۷)
''یاوہ گوہ۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۰۳)
''یہودی سیرت۔''	(انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۴)
''یہ شخص منافق۔''	(شہادۃ القرآن ص و، خزائن ج۶ص۳۸۳)
''یہ نادان خون پسند۔''	(شہادۃ القرآن ص و، خزائن ج۶ص۳۸۱)
''یہ لوگ حیوانات۔''	(اعجاز احمدی ص۲۲، خزائن ج۱۹ص۱۳۱)
''یہودی۔''	(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ص۳۲۹)
''یا شیخ الضلالۃ۔''	(اعجاز احمدی ص۷۶، خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

’’یک چشم۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴ حاشیہ،خزائن ج۱۱ ص۳۰۸)

’’یاجوج ماجوج اور دجال ہونے کی یورپین قومیں۔‘‘

(چشمہ معرفت ج۱ ص۸۷ حاشیہ،خزائن ج۲۳ ص۸۶)

’’یہ جہلاء۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸ حاشیہ،خزائن ج۱۱ ص۳۰۲)

’’یہودیت کا خمیر۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ،خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)

’’یہ دل کے مجذوم۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ،خزائن ج۱۱ ص۳۰۵)

’’یہ سب مولوی جاہل۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶،خزائن ج۱۱ ص۳۱۰)

’’یہ شریر۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷،خزائن ج۱۱ ص۳۴۱)

’’یہ سیاہ دل۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ ص۳۴۲)

’’یہ جاہل۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،خزائن ج۱۱ ص۳۴۲)

’’یہ منافق۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۹،خزائن ج۱۱ ص۴۹)

’’یاغول البراری۔‘‘ (کرامات الصادقین ص د(۴)،خزائن ج۷ ص۱۵۲)

[2479]جہاد اور مرزا جی کے کفریہ خیالات

[2480]جہاد حرام ہے

۱......

’’اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷،خزائن ج۱۷ ص۷۷)

دین کے لئے جنگ ختم ہے

۲......

’’اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷،خزائن ج۱۷ ص۷۷)

جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۳......

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷، خزائن ج۱۷ص۷۷)

جہاد کرنے والا خدا کا دشمن ہے

۴......

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷، خزائن ج۱۷ص۷۸)

تلوار کا جہاد سراسر غلط اور نہایت خطرناک ہے

۵...... ’’مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔‘‘ (ستارہ قیصرص۸، خزائن ج۱۵ص۱۲۰)

قرآن میں جہاد کی ممانعت ہے

۶...... ’’قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ۔‘‘
(ستارہ قیصرص۸، خزائن ج۱۵ص۱۲۰)

[2481] میں جہاد کو ختم کرنے آیا ہوں

۷...... ’’میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب اس تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔‘‘
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۵، خزائن ج۱۷ص۱۵)

میرا آنا دینی جنگوں کے خاتمہ کے لئے ہے

۸...... ’’صحیح بخاری کی ایک حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع

الحرب یعنی جب مسیح آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔‘‘
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۱۵)

جہاد قبیح اور حرام ہے

۹......

’’لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے‘‘
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۹، خزائن ج۱۷ ص۸۰)

جہاد کی شدت کم ہوتے ہوتے مرزا جی کے وقت قطعاً موقوف ہو گیا

۱۰...... ’’جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔‘‘
(حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

[2482] ان عبارات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی نے قرآن وحدیث کا ایک حکم منسوخ کیا۔ جب کہ حدیث میں ہے۔ الجہاد ماض الیٰ یوم القیامۃ! جہاد قیامت تک باقی رہے گا۔

مرزا جی نے بخاری سے بھی استدلال کیا ہے۔ جہاں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کے لئے فرمایا۔ ویضع الحرب بعض میں ویضع الجزیۃ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مغلوب ہو جائیں گے اور جو باقی ہوں گے وہ بھی مسلمان ہو جائیں گے۔ جیسے کہ حدیث میں ہے تو جزیہ کا فر رعایا سے لیا جاتا ہے۔ اب جب سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو جزیہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح جب اہل عالم مسلمان ہو جائیں گے تو لڑائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ مرزا جی نے شریعت کا حکم منسوخ کر دینے کا معنی سمجھا۔ یا جان بوجھ کر دھوکہ دیا۔

۱...... مرزا جی نے اپنے نزول کا وقت برطانوی عہد قرار دیا ہے اور وہ بھی قادیان میں۔ مگر مرزا جی کو خبر نہیں کہ آخری زمانہ میں دمشق میں زبردست جنگیں ہوں گی۔ جس کی تیاری مہدی علیہ السلام کر رہے ہوں گے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں

گے۔ ہر درخت آواز دے گا کہ یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ جب تمام مخالف ایمان لے آئیں گے تو لڑائی بند ہو جائے گی اور جزیہ بھی نہ رہے گا۔

۲...... مرزا قادیانی نے جابجا خونی مہدی اور خونی مسیح لکھ کر مسلمانوں کو پریشان کیا ہے اور کیا جہاد پہلے سے شائع نہ تھا۔ کیا خود مرزا جی نے حوالہ نمبر ۷ میں نہیں کہا کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ گویا پہلے تھا۔ اب یہ پیغام لے کر مرزا جی منسوخ کرنے آئے ہیں۔

[2483] اور حوالہ نمبر ا کے مطابق ’’نزول مسیح کا وقت ہے۔ اب جنگوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ گویا پہلے سے جنگیں جاری تھیں۔ اب مسیح نے آ کر بند کرا دیں۔‘‘ ان حوالوں میں ایک طرح اقرار ہے کہ جہاد پہلے صحیح اور جاری تھا۔ مگر افسوس کہ جابجا مرزا جی نے لکھا ہے کہ ’’دین کے لئے تلوار اٹھانا غلط ہے۔ اسلام کو پھیلانے کے لئے جہاد کرنا خطا ہے اور سرحدی و کوہستانی علاقوں میں علماء جہالت سے لوگوں کو ان غلط کاموں میں لگاتے ہیں۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے اور حضورﷺ نے جو تلوار اٹھائی تھی وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں اٹھائی تھی۔ جنہوں نے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم روا رکھا تھا۔ ورنہ اسلام میں تلوار کا جہاد نہیں ہے۔‘‘

حالانکہ یہ صدیوں پہلے کے مسلمانوں کے دین وفہم پر بڑا حملہ ہے اور تاریخی لحاظ سے بھی غلط ہے۔ قریش نے ہمیشہ پہل کی اور اسلام اور مسلمانوں کے استحصال کے درپے رہے۔ پھر روم وایران نے مسلمانوں کو پریشان کیا۔ سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے وقت یورپ ترکی کے خلاف نبرد آزما تھا اور ترکی کی حکومت کو وہ مرد بیمار کہتے رہے۔ یہاں تک کہ طرابلس اور بلقان کی ریاستیں مسلمانوں سے چھین لیں۔

آخر میں انگریز نے ہندوستان کی مسلم حکومت کو دجل وفریب اور خاص چالبازیوں سے تباہ کیا۔ حتیٰ کہ قبائلی علاقوں تک جا پہنچا۔ قبائل اور پہاڑی علاقے کے لوگ کیا کرتے وہ جانتے تھے کہ نرمی اختیار کرنے سے انگریز سب کو ہڑپ کر جائے گا۔ وہ بھی جنگ کے لئے مجبور تھے۔ مرزا جی کو معلوم ہے کہ مدافعانہ جنگ کیا ہوتی ہے؟

ا...... دفاعی جنگ ایک تو وہ ہوتی ہے کہ دشمن حملہ کر دے اور ہم اس کا جواب دیں۔

۲...... [2484] حملہ تو نہیں کیا لیکن وہ طاقت اور قوت بنا رہا ہے تاکہ موقعہ ملتے ہی مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیں۔ اس وقت بھی ان کی قوت کو توڑنا اور ان کو پہل کر کے کمزور کرنا دفاعی جنگ ہے۔

۳...... جب دو حکومتوں میں کوئی معاہدہ نہ ہو اور مسلمان خطرہ محسوس کریں تو بھی یہ دونوں فریق جنگ میں ہیں۔

۴...... اگر دو حکومتوں میں معاہدہ ہے تو اگر مسلمان اس کو مضر سمجھتے ہیں اور خطرہ محسوس کرتے ہیں تو معاہدہ کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ اس دشمن کو معاہدہ کی منسوخی کی اطلاع کر دینی چاہئے۔ پھر دونوں حکومتیں ہوشیار رہیں گی۔ اگر مسلمان اپنی بقاء اور اسلامی تبلیغ کی حریت وآزادی کے لئے ضروری تصور کریں تو بے شک اعلان جنگ کر دیں۔ مگر پہلے فسخ کا معاہدہ کرنا ہوگا۔ یہ تمام باتیں دراصل اپنا دفاع ہیں اور کافر، اسلام کی قدرتی کشش اور روزافزوں پھیلاؤ دیکھ کر حسد یا ڈر سے مسلمانوں کی بیخ کنی کے درپے ہوتے تھے۔ مگر مدینہ منورہ کا کرنٹ جب تک باقی تھا اور مسلمان اپنی جانیں محض خدا کے لئے قربان کرتے تھے۔ اس وقت تک اسلام آگے ہی کو جاتا رہا۔ مگر جب معاملہ برعکس ہوا۔ دوسری طرف ملک کی توسیع ہوئی تو قدرتاً مخالفین نے حملے شروع کئے۔ تمام صلیبی لڑائیاں اسی طرح ہوئیں ربع مسکون کا بڑا حصہ جو مسلمانوں کے زیرنگین تھا۔ اسی طرح دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ خدا خدا کر کے اب دوبارہ انفرادی طور سے سہی مگر پھر بھی مسلمانوں نے کروٹ لی ہے اور تقریباً سارے ملک آزاد ہوگئے ہیں۔ خدا کرے اگر ایک خلافت قائم نہیں ہوتی تو نہ سہی۔ مگر سب کا آپس میں معاہدہ اور تعاون رہے تو پھر بھی غنیمت ہوگا۔

[2485] یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے تلوار اٹھائی یا کسی کو جبراً مسلمان کیا۔ لیکن ضروری دفاع اور اپنی بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ نے کسی حیوان کو پنجے دیئے، تو کسی کو سینگ، کسی کو ڈاڑھیں، کسی کو لاتیں لمبی دے دیئے ہیں۔ اگر مرزائی یہ چاہیں کہ مسلمان خرگوش بن کر بھاگتے ہی رہیں تو یہ مذہب ان کو مبارک ہو۔ ہم جہاد اور جہادی قوۃ کو اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور یہی اسلام کا حکم ہے۔

مرزائی وہم کا جواب

اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ دراصل جہاد کی ضرورت نہ تھی اس لئے مرزا جی نے اس کو حرام کیا۔ تو یہ قطعاً غلط ہے۔ مرزا جی نے انگریز کی اس قدر تعریفیں اور خوشامدیں کیں کہ اس سے بڑھ کر کوئی ٹوڈی نہیں کر سکتا۔ مگر یہ سب تعریف وتوصیف اور وفاداری محض اس لئے تھی کہ انگریزوں کی سرپرستی اور پہرے میں مرزا جی اپنی کفریات خوب پھیلاتے اور روپیہ کماتے رہے۔ ورنہ کیا انگریز کے زمانہ میں کسی کو یہ طاقت تھی کہ زنا یا چوری کی شرعی سزا جاری کرتا اور کیا انگریزی حکومت باقی دنیا کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ نہیں توڑ رہی تھی؟ اور کیا فارورڈ پالیسی کے تحت سرحد کی مسجدیں اور عورتوں، بچوں کو شہید نہیں کر رہی تھی؟ کیا جب تم پر انگریز نے احسان کیا تو اس کو

اجازت ہونی چاہئے کہ وہ قسطنطنیہ میں داخل ہوکر عراق پر قبضہ کرے؟ وہ پارس کے حلیف مسلمان بچوں اور عورتوں کو قتل کرے اور اس کے حلیف یونانی سمبرنا میں مسلمان عورتوں کی چھاتیاں کاٹیں اور عسکی شہر پر قبضہ کر کے انقرہ پر چڑھائی کی تیاریاں کریں تاکہ ترکوں کو بالکل ختم کر دیا جائے؟ کیا انگریزوں کو مرزاجی پر احسان کرنے کے عوض ہم اجازت دیں کہ وہ دنیا بھر سے یہود کو جمع کر کے فلسطین میں بسائے اور عربوں کے سینے پر مونگ دلے؟ کیا عدن ویمن کی [2486] جنگ آزادی ظلم تھا؟ کیا نہر سویز کو واپس لینا ظلم تھا؟ کیا موپلہ قوم کو انگریزوں نے زمانہ خلافت میں سارے ہندوستان کی جیلوں میں تقسیم کر کے پھانسیاں دے کر ظلم نہیں کیا؟

دوسرا وہم

مرزائی دوسرا وہم یہ پیش کرتے ہیں کہ بعض دوسروں نے بھی جہاد کے بارے میں یا انگریز سے جنگ نہ کرنے کے بارے میں یوں کہا......

۱...... اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ کسی کا انفرادی قول ہوسکتا ہے۔ مستقل کسی مسلمان فرقے نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔

۲...... دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر کسی نے ''الا ان تتقوا منھم تقٰۃ'' کے تحت صرف اپنے بچاؤ کے لئے کیا ہے تو اس کی حیثیت اور ہے اور مرزاجی نے بحوالہ عبارت نمبر۱۰ صاف صاف نہیں لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جہاد میں بڑی شدت تھی۔ سرور عالم ﷺ نے اس میں بہت سی نرمی کی، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے قتل سے روک دیا اور مسیح (یعنی مرزاجی) کے وقت بالکل ہی موقوف ہوگیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجی انگریز کے لئے اسلام کا مسئلہ جہاد بالکل ختم کرنا چاہتے تھے۔ جو فرض ہے کبھی تو فرض عین اور کبھی فرض کفایہ۔

۳...... مرزا قادیانی نے انگریزی نبی بن کر فتویٰ دیا۔ نبوت کے نام سے بلکہ عیسیٰ ابن مریم کے نام سے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے کو دوسروں پر قیاس کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

۴...... بعض فتوے جو انگریز سے جہاد کرنے کے خلاف ہیں وہ کوئی اتھارٹی نہیں ہیں۔ ان کی مثال مرزا قادیانی اور چوہدری ظفر اللہ ہیں۔

۵...... پھر فتویٰ دینے والوں نے صرف مسلط حکومت کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔ جہاد کو حرام یا موقوف نہیں کیا۔ (ان میں بڑا فرق ہے)

[2487]ایک خاص دجل

مرزائیوں اوران کے نمائندوں نے مسئلہ جہاد اور اسلام بالجبر کو ملا کر غلط طور پر خلط مبحث کیا ہے۔کیا آج یہود اور شام کی جنگ جہاد نہیں؟ کیا اس میں مسلمان ظلم کررہے ہیں۔کیا خدانخواستہ اگر دمشق میں عظیم نقصان ہوجائے اور مسلمانوں کی باگ ڈور کوئی اللہ والا سنبھال کر تمام مشرق وسطیٰ کو دوبارہ منظم کردے۔پھر یہودی کوئی بڑی طاقت مقابلہ کے لئے آجائے تو یہ غلط ہوگا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام ہمارے اجماعی عقیدے کے مطابق نازل ہوکر اس یہودی طاقت کو تہس نہس کردیں؟

کیا حالیہ عرب واسرائیل جنگ میں عرب لیڈروں کو خونی لیڈر کہہ سکتے ہیں

کیا یہ جنگ عرب اس لئے لڑرہے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کو جبراً مسلمان کردیں۔اگر یہ جنگ جائز ہے تو اس کی امداد بھی جائز ہے اور کمزوری کی صورت میں فرض ہے۔کیا مرزائی ابھی تک نہیں سمجھے کہ مشرق وسطیٰ میں یہود نے مسلمان مردوں،عورتوں اور بچوں پر کتنے انسانیت سوز مظالم ڈھائے ہیں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.]

(اس موقع پر مسٹر چیئرمین نے صدارت چھوڑ دی اور ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لی)

[2488]مولانا عبدالحکیم:

[2489]سرکار انگریز سے وفاداری

عنوان بالا کے تحت مرزا صاحب کی بارگاہ ملکہ وسرکار انگریز میں عاجزی وانکساری کے چندحوالے ملاحظہ کئے جائیں۔کیا یہ شان نبوت ہے؟

عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظّمہ دام اقبالہا

’’اور یہ نوشتہ ایک ہدیہ شکر گزاری ہے کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظّمہ والی انگلستان ہند دام اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوبلی شست سالہ بطور مبارکباد پیش کیا گیا۔ مبارک، مبارک، مبارک۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۱، خزائن ج۱۲ ص۲۵۳)

میری جماعت کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے

’’بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۱۲، خزائن ج۱۲ ص۲۶۴)

اے ہماری ملکہ! تجھ پر بے شمار برکتیں نازل ہوں

’’اے ہماری ملکہ معظّمہ! تیرے پر بے شمار برکتیں نازل ہوں۔ خدا تیرے وہ تمام فکر دور کرے جو دل میں ہیں۔ جس طرح ہو سکے اس سفارت کو قبول کر۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص۲۵، خزائن ج۱۲ ص۲۷۷)

ہماری قیصرۂ ہند دام اقبالہا[2490]

’’ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرۂ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ......‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۲۷، خزائن ج۱۲ ص۲۷۹)

اے قادر و کریم ہماری ملکہ کو خوش رکھ

’’اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظّمہ کو خوش رکھ۔ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں۔‘‘ (قیصرۂ ہند ص۳۲، خزائن ج۱۲ ص۲۸۴)

میرے والد انگریزی سرکار کے دل سے خیر خواہ تھے

’’اور میرے والد مرزا غلام مرتضےٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء (یعنی جہاد آزادی) میں

پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگ جو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۸، خزائن ج۱۲ ص۲۷۰)

خدا کا حکم ہے کہ اس گورنمنٹ کے لئے دعا میں مشغول رہوں

''بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گورنمنٹ کے سایۂ عطوفت کے نیچے میں امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ اس کے لئے دعا میں مشغول رہوں اور اس کے احسانات کا شکر کروں اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھوں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۲۶۶)

ملکہ کے لئے دل اور وجود کے ذرہ ذرہ سے دعا[2491]

''اس موقعہ جوبلی پر جناب ملکہ معظّمہ کے ان متواتر احسانات کو یاد کر کے جو ہماری جان و مال اور آبرو کے شامل حال ہیں ہدیہ شکرگزاری پیش کرتا ہوں اور وہ ہدیہ دعائے سلامتی و اقبال ملکہ ممدوحہ ہے جو دل سے اور وجود کے ذرہ ذرہ سے نکلتی ہے۔''

(تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۲۶۶)

ملکہ معظّمہ کی اقبال و سلامتی کے لئے ہماری روحیں سجدہ کرتی ہیں

''ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۲۶۶)

ملکہ کا وجود ملک کے لئے خدا کا بڑا فضل ہے

''خدا تجھے ان نیکیوں کی بہت بہت جزا دے جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہے۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لئے خدا کا بڑا فضل سمجھتے ہیں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۲۶۶)

شکریہ کے لئے الفاظ نہ ملنے پر ہمیں شرمندگی ہے

''اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں جن سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکرگزار تیرے لئے کر سکتا ہے۔ ہماری طرف سے تیرے حق میں قبول ہو۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۲۶۶)

[2492] خدا نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ

محسن گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اطاعت کی جائے

''سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکرگزاری کی جائے۔''

(تحفہ قیصریہ ص۱۱، خزائن ج۱۲ ص۲۶۳)

گورنمنٹ کی سچی اطاعت کے لئے تصانیف

''سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عملدرآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کیں۔''

(تحفہ قیصریہ ص۱۱، خزائن ج۱۲ ص۲۶۳)

گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت خیال جہاد بھی ظلم اور بغاوت ہے

''پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔'' (تحفہ قیصریہ ص۱۲، خزائن ج۱۲ ص۲۶۴)

ملکہ سے وفاداری پر عظیم الشان خوشی

''اس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند وانگلستان کی شست سالہ جوبلی کو دیکھا۔ جس قدر اس دن کے آنے سے مسرت ہوئی۔ کون اس کا اندازہ کر سکتا ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری [2493] طرف سے خوشی اور شکر سے بھری ہوئی مبارکباد پہنچے۔ خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے۔''

(تحفہ قیصریہ ص۲، خزائن ج۱۲ ص۲۵۴)

مرزا جی! کی کلمہ شاہانہ کے لئے تڑپ اور

دربار انگریزیہ میں انتہائی عاجزانہ وفاداری

''مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا اور میرا کانشنز ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش

ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقیناً کوئی اور باعث ہے۔ جس میں جناب ملکہ معظّمہ قیصر ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں۔ لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں۔ دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔ اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کر رہا ہوں۔" (ستارہ قیصریہ ص۲، خزائن ج۱۵ ص۱۱۲)

حکومت انگریزی کے قیام سے میرے والد کو جواہرات کا خزانہ مل گیا

"اور پھر جب گورنمنٹ انگریزی کا اس ملک پر دخل ہو گیا تو وہ اس نعمت یعنی انگریزی حکومت کی قائمی سے ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کو ایک جواہرات کا خزانہ مل گیا۔"
(ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۱۳)

میرے والد سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جانثار تھے[2494]

"اور وہ سرکار انگریزی کے بڑے خیر خواہ جانثار تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے ایام غدر ۱۸۵۷ء (یعنی جہاد آزادی) میں پچاس گھوڑے معہ سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیئے تھے اور وہ بعد اس کے بھی ہمیشہ اس بات کے لئے مستعد رہے کہ اگر پھر بھی کسی وقت انکی مدد کی ضرورت ہو تو بہ دل و جان اس گورنمنٹ (برطانیہ) کو مدد دیں۔"
(ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۱۳)

مرزا جی! نے سرکار انگریز کی خدمت کے لئے پچاس ہزار کے قریب کتابیں، رسائل اور اشتہارات لکھے

"اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔"
(ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۱۴)

گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اطاعت ہر مسلمان کا فرض ہے

"لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کی سچی اطاعت

کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے۔‘‘ (ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ص۱۱۴)

ممالک اسلامیہ میں انگریزی وفاداری کی اشاعت

’’اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔‘‘ (ستارہ قیصریہ ص۳، خزائن ج۱۵ص۱۱۴)

[2495] میری کوشش سے لاکھوں مسلمانوں نے جہاد کے غلط خیالات چھوڑ دیئے

’’جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پہ فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہ سکا۔‘‘ (ستارہ قیصرہ ص۴، خزائن ج۱۵ص۱۱۴)

دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں

’’میں معہ اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔‘‘

(ستارہ قیصریہ ص۴، خزائن ج۱۵ص۱۱۴)

عالی شان جناب ملکہ معظّمہ کی عالی خدمت میں

’’اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مأمور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اور زمین کے اسباب سے خدا تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے۔‘‘ (ستارہ قیصریہ ص۴، خزائن ج۱۵ص۱۱۵)

غیب سے، آسمان سے، روحانی انتظام

’’اس نے آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ قیصرہ ہند کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو عدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیانہ حالتوں کا دور کرنا ہے۔ [2496] اس کے عہد مبارک میں اپنی طرف سے اور غیب سے اور

آسمان سے کوئی ایسا روحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظّمہ کے دلی اغراض کو مدد دے اور جس امن اور عافیت اور صلح کاری کے باغ کو آپ لگانا چاہتی ہیں۔ آسمانی آبپاشی سے اس میں امداد فرماوے۔'' (ستارہ قیصریہ ص۵، خزائن ج۱۵ ص۱۱۵،۱۱۶)

مرزاجی کے مسیح موعود بننے کا مقصد

''سواس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا، اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظّمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اس نے مجھے بے انتہاء برکتوں کے ساتھ چھواء اور اپنا مسیح بنایا۔ وہ ملکہ معظّمہ کے پاک اغراض کو خدا آسمان سے مدد دے۔'' (ستارہ قیصریہ ص۵، خزائن ج۱۵ ص۱۱۶)

ملکہ کے نور کی کشش

''سوخدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔ اے مبارک اور باقبال ملکہ زمان جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے ان کتابوں میں صریح تیرے پرامن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔'' (ستارہ قیصریہ ص۶، خزائن ج۱۵ ص۱۱۷)

ہماری پیاری قیصرہ ہند

''سوائے ہماری پیاری قیصرہ ہند خدا تجھے دیر گاہ تک سلامت رکھے۔ تیری نیک نیتی اور رعایا کی سچی ہمدردی قیصر روم سے کم نہیں۔ ملکہ ہم زور سے کہتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے۔'' (ستارہ قیصریہ ص۷، خزائن ج۱۵ ص۱۱۸)

[2497] مرزاجی کی بعثت ملکہ وکٹوریہ کی برکت سے ہوئی

''سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔'' (ستارہ قیصریہ ص۷، خزائن ج۱۵ ص۱۱۸)

خدا کا ہاتھ ملکہ وکٹوریہ کی تائید کر رہا ہے

''تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر

رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔''
(ستارہ قیصریہ ص۷، خزائن ج۱۵ ص۱۱۹)

تیری سلطنت کے ناقدر شریر اور بدذات ہیں

''تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا تمام ملک کو رشک بہار بنادیں۔ شریر ہیں وہ انسان جو تیری عہد سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گزار نہیں۔'' (ستارہ قیصریہ ص۷، خزائن ج۱۵ ص۱۱۹)

مرزاجی کی ملکہ وکٹوریہ سے دلی محبت

''چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لئے آب رواں کی طرح جاری ہیں۔'' (ستارہ قیصریہ ص۷، خزائن ج۱۵ ص۱۱۹)

اے بابرکت قیصرۂ ہند جس ملک پر تیری نگاہ اس پر خدا کی نگاہ

''اے بابرکت قیصرۂ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔'' (ستارۂ قیصرۂ ہند ص۷،۸، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰)

[2498] خدا نے مرزا کو ملکہ کی پاک نیتوں کی تحریک سے بھیجا ہے

''تیری ہی (ملکہ ہند) پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا کہ پرہیز گاری اور نیک اخلاقی اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔''
(ستارۂ قیصرہ ص۸، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰)

ملکہ کی خدمت پورے طور سے اخلاص،
اطاعت اور شکر گزاری کے جوش کو ادا نہیں کر سکے

''اب میں مناسب نہیں دیکھتا کہ اس عریضہ نیاز کو طول دوں۔ گو میں جانتا ہوں کہ جس

قدر میرے دل میں یہ جوش تھا کہ میں اپنے اخلاص اور اطاعت اور شکر گزاری کو حضور قیصرۂ ہند دام ملکہا میں عرض کروں۔ پورے طور پر میں اس جوش کو ادا نہیں کر سکا۔ بلکہ ناچار دعا سے ختم کرتا ہوں...... وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان پر سے اس محسنہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو ہماری طرف سے نیک جزاء دے۔'' (ستارۂ قیصرہ ص۱۲، خزائن ج۱۵ ص۱۲۵)

گورنمنٹ برطانیہ کے مخالف، چور، قزاق اور حرامی ہیں

''ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۲۴۷، خزائن ج۳ ص۴۹۰)

گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن (گورنمنٹ برطانیہ) کی بدخواہی کرنا حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔'' (شہادۃ القرآن، گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۳، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

[2499]اسلام کے دو حصے ہیں دوسرا حصہ گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت

''میں جو بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خداتعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''
(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۳، ملحقہ شہادۃ القرآن، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

میں نے ابتداء سے آج تک گورنمنٹ برطانیہ کی بے نظیر خدمت کی ہے

''میں نے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ابتداء سے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی۔'' (انجام آتھم ص۶۸، خزائن ج۱۱ ص۶۸)

گورنمنٹ برطانیہ کی مخالفت سخت بدذاتی ہے

''اور میں نے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہئے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل میں لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے۔'' (انجام آتھم ص۶۸، خزائن ج۱۱ ص۶۸)

مرزا قادیانی اور ملکہ انگلستان

آپ حوالہ جات مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور انصاف سے کہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی پوری روحانیت مجھ میں اتر آئی ہے اور کبھی کہتا ہے میں عین محمد (ﷺ) ہوں، میں نبی اور رسول ہوں۔ پھر یہ کافر حکومت کی تعریف میں [2500] زمین آسمان کے قلابے ملائے اور بار بار ملکہ لنڈن کے لئے دعائیں کرے اور دام اقبالہا کہہ کہہ کر اس کی زبان خشک ہو جائے اور آرزو کرے کہ ایک لفظ شاہانہ ہی ملکہ اس کو لکھ کر بھیج دے۔ اپنے نور کے نزول کو ملکہ کے نورانی عہد کی کشش قرار دے انگریز کی حکومت کو خدا کی رحمت کہے اور تمام ملکوں میں اس کی خیرخواہی کے لئے اشتہارات بھیجے۔ کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ ایسے آدمی کو عام لوگ انگیز کا ٹوڈی کہتے ہیں۔ کاش کہ یہ اپنے کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو ذلیل ورسوا نہ کرتا۔ ناظرین ان عبارتوں کو پڑھ کر خود سوچیں اور عبرت حاصل کریں۔ کیا خدا کے پیغمبر ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟

مولانا عبدالحکیم: جناب والا! مجھے بلڈ پریشر کی تکلیف ہورہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کچھ وقفہ کریں تا کہ میں کچھ دوائی کھالوں۔

جناب قائمقام چیئرمین: آپ پانچ منٹ یہاں بیٹھے رہیں۔

مولانا عبدالحکیم: بیٹھ کر پڑھ لوں؟

جناب قائمقام چیئرمین: ہاؤس کی اجازت سے آپ بیٹھ کر پڑھ لیں۔

آوازیں: بیٹھ کر پڑھ لیں۔

(اس مرحلے پر مولانا عبدالحکیم بیٹھ گئے اور پڑھنا شروع کیا)

[2501] مولانا عبدالحکیم: پہلا مسئلہ!

حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[2502] ناظرین کرام جیسا کہ ہم نے ''دو مسئلے'' کے زیر عنوان لکھا تھا کہ مرزا ناصر احمد صاحب کے بیان کے بعد اب ساری بحث ان دو مسئلوں پر ہوگی۔

۱...... آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے۔

۲...... اگر بالفرض وہ فوت ہو چکے ہیں تو کیا مرزاغلام احمد قادیانی وہی آنے والا مسیح ابن مریم ہوسکتا ہے۔جس کی خبر سینکڑوں حدیثوں میں موجود ہے؟

چنانچہ مسئلہ نمبر۲ پر کافی بحث کر دی گئی۔جس سے یہ ثابت ہوگیا کہ مرزاغلام احمد قادیانی قطعاً آنے والا مسیح ہی نہیں بلکہ وہ مسلمان بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔اب ہم مسئلہ نمبر ا یعنی حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بحث کرتے ہیں۔

اسلامی عقائد اور موجودہ سائنس

پہلے پہل جو سائنس کا چرچا ہوا اور انگریزوں کی غلامی کا طوق بھی گردنوں میں تھا اور ہر ایرے غیرے کو سائنس کے نام سے اسلامی عقائد پر اعتراض کر کے اپنے کو روشن خیال ثابت کرنے کا شوق تھا۔اس وقت قیامت کے دن ہاتھ پاؤں کی گواہی بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی تھی۔دور سے سننا بھی سمجھ نہ آتا تھا۔وزن اعمال پر بھی بحث تھی۔جسم کے ساتھ معراج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے انکار تھا اور ان کے معجزات،مردوں کو زندہ اور بیماروں کو اچھا کرنے پر بھی اعتراض تھا۔حتیٰ کہ آسمانوں اور فرشتوں کا وجود بھی محل نظر سمجھا جاتا تھا۔مگر جوں جوں جدید فلسفے نے ترقی کی تمام شبہات خود بخود دور ہوتے چلے گئے۔

گراموفون کی سوئی اور پلیٹ نے جو انسانی دماغ کی ترجمانی کرتے ہیں۔ہاتھ پاؤں کی گواہی کو سمجھا دیا جس کا لوہے کی سوئی سے زیادہ انسانی دماغ سے تعلق ہے۔ریڈیو کی ایجاد نے بھی بہت سے مسائل حل کر دیئے۔فلموں نے تمام انسانی اعمال کے [2503] محفوظ ہونے کا مسئلہ بھی سمجھا دیا۔ڈاکٹروں نے مردہ مینڈک کو زندہ کر کے بھی اپنا کمال دکھایا۔چاند پر جانے اور مریخ کو راکٹ پہنچانے نے،اوپر جانے کی بات بھی سمجھا دی۔

ایسے ایسے اجرام (جسموں) کے ثبوت نے جو ہم سے اربوں کھربوں میل سے بھی زیادہ دور ہیں اور تمام کے تمام باقاعدہ حرکت کرتے اور مقررہ راستوں پر چلتے اور باہم ٹکراتے بھی نہیں، نے تمام ان باتوں کو معقول ثابت کر دیا جو غیر معقول معلوم ہو رہی تھیں اور ذرۂ بے مقدار کے تجربے سے روشنی،کڑک اور حرارت کی زبردست پیدائش نے تو طاقت کا معیار ہی بدل دیا۔ ہوائی جہاز کی اڑان نے تخت سلیمانی علیہ السلام کا مسئلہ بھی حل کر دیا۔اس دریافت نے کہ درخت ہوا میں سے صرف اکسیجن جدا کر کے اپنی غذا بناتے ہیں۔ہواؤں اور عناصر کے جدا کرنے اور ملانے کا فلسفہ بلکہ تجربہ بھی بتا دیا۔غرضیکہ ایک ناچیز انسان کی مادی توجہات سے وہ کام دیکھے گئے جن کو سو سال پہلے کوئی نہ مانتا۔حالانکہ یہ تمام امور مادیات سے تعلق رکھتے ہیں اور مادیات سے

تعلق رکھنے والی بجلی کا یہ عالم ہے کہ لوہے کی بیس ہزار میل موٹی چادر سے وہ آن کی آن میں گزر سکتی ہے اور روشنی جو اجسام سے تعلق رکھتی ہے وہ منٹوں میں کروڑوں میل کی رفتار سے چلتی ہے۔ اب آپ اس خدائے برتر کی طاقت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جس نے ان سب میں یہ یہ قوتیں رکھی ہیں۔ پھر ان قوتوں کو صرف دریافت کیا گیا ہے۔ ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں ہوسکتی۔ پھر جو رسول اسی خدائے برتر سے سن کر اور معلوم کر کے فرماتے ہیں ان کی بات میں شبہ کرنا کسی صحیح الفطرۃ آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔

دراصل پہلے کسی کام کا امکان دیکھا جائے آیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ گر ممکن ہے تو پھر پاک اور سچے پیغمبروں کی اطلاع پر یقین کیوں نہ کیا جائے جو لاکھ سے زیادہ ہوکر بھی سب متفق ہیں؟

بحث حیات مسیح علیہ السلام کی حیثیت[2504]

لہٰذا اب بحث صرف اس بات پر کرنی ہے کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ نے اس بارے میں کیا فرمایا۔ اس میں تو بحث نہیں رہی کہ ایسا ہوسکتا ہے یا نہیں اور ہم کو بحیثیت مسلمان ہونے کے اس بات کو دیکھنا ہے کہ آیا قرآن وحدیث نے یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی سولی دے رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھا کر آسمان پر لے جا کر بچا لیا اور قرب قیامت کو پھر نازل کر کے یہود ونصاریٰ کو راہ راست پر لائیں گے اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں گے۔ اگر قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر بحیثیت مسلمان کے ہم کو انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹے لوگ جو مسیح کے نام سے آتے ہیں یا آئے ہیں۔ سب کذاب اور جھوٹے ثابت ہو جائیں گے۔

مسئلہ کے دو پہلو

اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح بن مریم آسمان کو اٹھائے گئے، دوسرا یہ کہ وہ نازل ہونے والے ہیں۔ نزول، رفع جسمانی کی فرع ہے اگر نزول ثابت ہو جائے تو یہ بات خود بخود ثابت ہو جائے گی کہ وہ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور رفع ثابت ہو جائے تو نزول وصعود بالمقابل زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔

قرآن پاک کی تفسیر کے چند اصول، مسلمہ قادیانی

ا...... ’’قرآن شریف کے وہ معانی ومطالب سب سے زیادہ قابل قبول ہوں گے جن کی

تائیدقرآن شریف ہی (گویا شواہدقرآنی) میں دوسری آیات سے ہوتی ہے۔‘‘
(برکات الدعاص۱۷،۱۸،خزائن ج۶ص۱۷،۱۸)

۲...... رسول اللہﷺ[2505] کی کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو پھر اس کا نمبر ہے۔ اس لئے کہ قرآن پاک آپﷺ پر نازل ہوا اور آپﷺ ہی اس کے معانی بہتر جانتے ہیں۔ مرزاجی نے بھی (برکات الدعاص۱۸،خزائن ج۶ص۱۸) میں اس کو تسلیم کیا ہے۔

۳...... تیسرے نمبر پر صحابہ کرامؓ کی تفسیر ہے کیونکہ یہ حضرات علم نبوت کے پہلے وارث تھے۔ اس کو بھی مرزاجی نے (برکات الدعاص۱۸،خزائن ج۶ص۱۸) میں تسلیم کیا ہے۔

۴...... ’’پاک آدمی کا دل یعنی خود اپنا نفس مطہرہ بھی سچائی کی پرکھ کے لئے اچھا معیار ہوتا ہے۔‘‘ (برکات الدعاص۱۸،خزائن ج۶ص۱۸)

۵...... اس کی تائید مرزاغلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل اقوال سے بھی ہوتی ہے:

(۱)...... ’’ہر صدی کے سر پر خداتعالیٰ ایک ایسے بندے کو پیدا کرتا رہے گا کہ اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘ (فتح الاسلام ص۸،خزائن ج۳ص۶)

(۲)...... ’’مجدد لوگ دین میں کچھ کمی وبیشی نہیں کرتے۔ ہاں گم شدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۴۸،خزائن ج۶ص۳۴۴)

اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کیا جائے۔ اس کو مرزاجی نے ازالہ اوہام حصہ اوّل میں تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۴۱،خزائن ج۳ص۳۹۰)

۶...... جس حدیث میں قسم ہو اس میں تاویل اور استثناء ناجائز ہے۔ مرزاجی بھی (حمامۃ البشریٰ ص۱۴،خزائن ج۷ص۱۹۲) میں لکھتے ہیں۔

’’والقسم یدل علیٰ ان الخبر محمول علی الظاهر لاتاویل فیه ولااستثناء والّافای فائدة فی القسم‘‘[2506] اور قسم کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کے ظاہری معنی ہی قابل قبول ہیں۔ کوئی تاویل اور استثناء نہیں ہوتی ورنہ قسم کھانے میں کیا فائدہ تھا۔

۷...... ’’مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔‘‘
(ازالہ حصہ اوّل ص۳۲۸،خزائن ج۳ص۲۶۷)

یہ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ جس نے قرآن پاک میں اپنی رائے کو دخل دیا تو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور بعض روایات میں ہے کہ اس نے صحیح بھی کیا تو بھی غلطی کی۔ (اوکما قال)
بہرحال قرآن پاک کی تفسیر وہی معتبر ہوگی جو خود قرآن کی کسی دوسری آیت سے ہو

پھر وہ تفسیر قابل اعتماد ہوگی۔ جو خود سرور کائنات ﷺ نے بیان فرمائی ہو۔ تیسرا نمبر صحابہؓ کا ہے جنہوں نے اپنے علوم سرور عالم ﷺ سے حاصل کئے ہیں۔ اس کے بعد ان حضرات کی تفسیر کا نمبر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کے تازہ کرنے کے لئے، ہر صدی میں پیدا کیا ہے۔ ان چار باتوں کے سوا جو تفسیر اپنی رائے سے کی جائے گی۔ یہ قطعاً جائز نہیں نہ مؤمن کا کام ہے۔

اور اگر کسی آیت یا حدیث میں قسم کے لفظ ہوں تو ان کو تاویل واستثناء کے بغیر ظاہری معنوں پر حمل کیا جائے گا۔

۸...... ''انجیل برنباس نہایت معتبر انجیل ہے۔'' (سرمہ چشم آریہ ص ۲۴۰، خزائن ج ۲ ص ۲۸۸)

ان اصولوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ ان کو مرزا جی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ جس کے حوالے ہم نے بتادیئے ہیں۔

تیرہ صدیوں کے مجددین کی مسلمہ فہرست

ایک کتاب ہے ''عسل مصفّٰی''، جس کو خدا بخش صاحب (مرزائی) نے لکھا ہے۔ یہ کتاب مرزا جی کو سنائی گئی۔ اس پر مرزائیوں کے خلیفہ دوم اور مولوی محمد علی کی تصدیق وتقریظ درج ہے۔[2507] اس نے تیرہ صدیوں کے مجددین شمار کئے ہیں۔ جو تقریباً اسی (۸۰) ہیں۔ ہم ان میں سے مشہور تیس حضرات کے نام لکھتے ہیں:

۱...... امام شافعیؒ مجدد صدی دوم۔
۲...... امام احمد بن حنبلؒ مجدد صدی دوم۔
۳...... ابوجعفرؒ مجدد صدی سوم۔
۴...... ابوعبدالرحمٰن نسائیؒ مجدد صدی سوم۔
۵...... حافظ ابونعیمؒ مجدد صدی سوم۔
۶...... امام حاکم نیشاپوریؒ مجدد صدی چہارم۔
۷...... امام بیہقیؒ مجدد صدی چہارم۔
۸...... امام غزالیؒ مجدد صدی پنجم۔
۹...... امام فخرالدین رازیؒ مجدد صدی ششم۔
۱۰...... امام مفسر ابن کثیرؒ مجدد صدی ششم۔
۱۱...... حضرت شہاب الدین سہروردیؒ مجدد صدی ششم۔
۱۲...... امام ابن جوزیؒ مجدد صدی ششم۔

۱۳...... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مجدد صدی ششم۔
۱۴...... امام ابن تیمیہ حنبلیؒ مجدد صدی ہفتم۔
۱۵...... حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ مجدد صدی ہفتم۔
۱۶...... حافظ ابن قیم جوزیؒ مجدد صدی ہفتم۔
۱۷...... حافظ ابن حجر عسقلانیؒ مجدد صدی ہشتم۔
۱۸...... امام جلال الدین سیوطیؒ مجدد صدی نہم۔
۱۹...... [2508] ملا علی قاریؒ مجدد صدی دہم۔
۲۰...... محمد طاہر گجراتی مجدد صدی دہم۔
۲۱...... عالمگیر اورنگزیبؒ مجدد صدی یازدہم۔
۲۲...... شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ مجدد صدی یازدہم۔
۲۳...... مرزا مظہر جان جاناں دہلویؒ مجدد صدی دوازدہم۔
۲۴...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مجدد صدی دوازدہم۔
۲۵...... امام شوکانیؒ مجدد صدی دوازدہم۔
۲۶...... شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ مجدد صدی دوازدہم۔
۲۷...... شاہ رفیع الدینؒ مجدد صدی دوازدہم۔
۲۸...... مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ مجدد صدی سیزدہم۔
۲۹...... شاہ عبدالقادر صاحبؒ مجددی مجدد صدی سیزدہم۔
۳۰...... سید احمد بریلویؒ مجدد صدی سیزدہم۔ (عسل مصفّٰی ج۱ ص۱۶۲ تا ۱۶۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں عقائد

یہودیوں کا عقیدہ

یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کو سولی دے کر قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی۔ پھر بادشاہ سے کہہ کر ان کے خلاف حکم جاری کرایا اور پولیس کے ذریعے ان کو اپنے خیال کے مطابق سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ قرآن پاک نے اس کی سختی سے تردید کی۔ بلکہ ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ ان پر لعنت کی اور ظاہر ہے کہ یہود کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم نے سولی کے ذریعے ان کو قتل کر دیا ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ[2509]

عیسائیوں نے خود تو دیکھا نہ تھا۔ حواریین موقعہ پر موجود نہ تھے۔ یہودیوں کے کہنے سے انہوں نے بھی یہ مان لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل کر ڈالا۔ پھر کفارے کا عقیدہ گھڑ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری امت اور مخلوق کی نجات کے لئے اپنی قربانی دے دی۔ سب کی طرف سے وہی کفارہ ہوگئے۔

بعض عیسائی کہتے ہیں

البتہ بعض عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر زندہ ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے۔

مسلمانوں کا عقیدہ

اس سلسلہ میں مسلمانوں کا عقیدہ وہی ہے جو قرآن پاک نے بیان کیا ہے۔ قرآن پاک اپنے پاک پیغمبروں کے بارہ میں تہمتوں اور غلط بیانیوں کی اصلاح فرمادیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کی تردید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے خدا ہونے کی تردید فرمادی۔ عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث (تین خدا مل کر ایک خدا ہونے) کی تردید بھی کردی اور حضرت مریم علیہا السلام کو صدیقہ کہہ کر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ بیان کر کے کہ یہ فرشتے کی پھونک مارنے سے، بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت مریم علیہا السلام کی صفائی بھی بیان کی ہے۔ قرآن جو صحیح فیصلے کرنے اور اختلافات میں حق کا اعلان کرنے آیا تھا۔ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود ونصاریٰ کے عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے قتل اور سولی کی نفی کردی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لینے کا اعلان فرمادیا اور یہ بھی اعلان کردیا کہ تمام یہودیوں اور نصرانیوں کو[2510] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لانا ہوگا اور یہ بھی اعلان کردیا کہ یہود نے بھی ایک تدبیر کی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے کر قتل کرادیں اور ہم نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب مدبروں سے بڑھ کر بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔ یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ ساڑھے تیرہ سو برس سے مسلمان یہی کہتے، لکھتے اور مانتے چلے آئے ہیں کہ یہود نے سولی دینی چاہی۔ مگر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتوں کے ذریعے آسمان پر اٹھالے گئے اور حضرت عیسیٰ کی

شکل پر یعنی باتوں اور صورت میں ایک ایسے شخص کو کر ڈالا جس نے حواری ہو کر غداری کی اور اپنی طرف سے پولیس کو لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوانا چاہا۔ جب پولیس آئی تو اس شخص کو گرفتار کر کے سولی دے دی۔ جس کی شکل وصورت اور باتیں ہو بہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو چکی تھیں۔ اس طرح یہودیوں کی تدبیر دھری کی دھری رہ گئی۔ غدار کو بھی سزا مل گئی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب آئی۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے درمیان سے اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ یہی فیصلہ قرآن پاک نے دیا اور اسی پر مسلمانوں کا ایمان ہے اور سینکڑوں حدیثوں میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دوبارہ زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور اسی وجہ سے لڑائی ختم ہو جائے گی اور اسی وجہ سے کسی سے جزیہ (غیر مسلموں کا ٹیکس) نہ لیا جائے گا۔ ۴۰ برس تک وہ رہیں گے۔ حج کریں گے۔ شادی کریں گے۔ پھر وفات ہو گی اور حضور ﷺ کے روضہ پاک میں دفن ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ

مرزا قادیانی نے نہ مسلمانوں کے عقیدے کو صحیح قرار دیا نہ یہود ونصاریٰ کی بات کو درست مانا۔ بلکہ اس نے چونکہ خود آنے والا مسیح ابن مریم بننا تھا۔ اس لئے پہلے تو یہ کہا کہ اصل عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ کوئی آدمی دنیا میں دوبارہ نہیں [2511] آ سکتا۔ اس لئے آنے والا مسیح بن مریم میں ہوں اور اپنی طرف سے مسیح موعود کی اصطلاح گھڑ لی۔ حالانکہ تمام پرانی کتابوں میں مسیح ابن مریم علیہما السلام یا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مذکور ہے۔ مسیح موعود کا لفظ کہیں نہیں ہے۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ یہودی قتل تو نہیں کر سکے مگر سولی پر عیسیٰ علیہ السلام کو ضرور چڑھایا۔ ان کو گرفتار کیا۔ ان کے منہ پر تھوکا، ان کے منہ پر طمانچے مارے، ان کا مذاق اڑایا اور سولی پر چڑھایا۔ ان کے جسم میں میخیں ٹھونکیں اور ان کو مار کر اپنی طرف سے مرا ہوا سمجھ کر سولی سے اتار لیا۔ مگر دراصل اس میں ابھی رمق باقی تھی۔ مرہم لگائے گئے۔ خفیہ علاج کیا گیا اور اچھا ہو کر وہ وہاں سے چپکے سے نکل گئے اور ماں سمیت کہیں چلے گئے۔ جاتے جاتے وہ افغانستان پہنچے۔ وہاں سے پنجاب آئے۔ پھر کشمیر چلے گئے اور سری نگر میں دن گزارے۔ وہیں مر گئے۔ ان کی قبر بھی وہیں ہے۔

اور آنے والا مسیح ابن مریم میں ہوں اور آ گیا ہوں۔ مجھ پر ایمان لے آؤ۔ میں کہتا ہوں انگریز سے جہاد حرام ہے۔ اس کی اطاعت آدھا اسلام ہے۔ ۱۸۵۷ء کا جہاد غنڈوں کا کام تھا۔ میرے سارے خاندان نے انگریزی خدمات بجالائیں۔ میں فقیر تھا اور کچھ نہ ہوا تو ممانعت

جہاد کی کتابیں لکھ لکھ کر سارے مسلمان ملکوں تک پہنچا دیں۔ خدا قیصرۂ لنڈن کا اقبال ہمیشہ قائم رکھے۔ اس کی سلطنت میں ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ آنے والے مسیح تو پہلے زمانے میں نبی تھے اور اب بھی ان کی شان نبوت اسی طرح رہے گی۔ وہ امت محمدیہ کی خدمت اسی شریعت کی رو سے کر کے اس کو غالب بنائیں گے۔ تو مرزا جی نے کہا میں بھی نبی ہوں اور بے شک نبوت ختم ہوگئی ہے۔ مگر میں فنا فی الرسول ہو کر نبی بنا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت پیران پیرؒ، حضرت خواجہ اجمیریؒ، امام ربانیؒ اور شیخ اکبرؒ کوئی بھی میرے برابر درجہ حاصل نہیں کر سکا۔ نبوت کا نام صرف مجھے ملا ہے۔ قیامت [2512] تک اور بھی امت میں سے کوئی نبی نہ ہوگا۔ میری شان اس پرانے عیسیٰ بن مریم سے ہر طرح بلند ہے۔ بلکہ میرے معجزات اتنے ہیں کہ ایک ہزار پیغمبروں کی پیغمبری ان سے ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور یہ ہے اس کا عقیدہ۔ اب ہم قرآن وحدیث سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ آپ تمہید میں بیان کئے ہوئے اصول کو پھر پڑھیں اور پیش نظر رکھیں۔ نیز مجددوں کی تفسیر کی اہمیت بھی سمجھ رکھیں۔

قرآنی آیات سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

پہلی آیت: ’’واذ قالت الملائکة یٰمریم ان اللّٰه یبشرك بکلمة منه اسمه المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیها فی الدنیا والآخرة (آل عمران:٤٥)‘‘ ﴿اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ تم کو خوشخبری سناتا ہے۔ اپنے ایک کلمہ کی (یعنی بچے کی) اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جو دنیا میں بھی صاحب عزت ووجاہت ہے اور آخرت میں بھی۔﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیوی وجاہت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کی خوشخبری دی۔ اب یہ وجاہت وہ وجاہت وعزت تو ہے نہیں جو دنیاداروں کو عام طور پر حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ اس کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خاص کر ذکر انعام واکرام کے موقعہ پر؟

روحانی وجاہت بھی مراد نہیں ہے۔ وہ تو حضرت مریم علیہا السلام کو لفظ کلمہ سے اور اُخروی وجاہت سے معلوم ہوسکتا تھا۔ وجیہاً فی الدنیا کے بیان کا کیا مقصد ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عزت ووجاہت معمولی عزت ووجاہت بھی نہیں ہوسکتی جو خاص طور پر بطور نعمت وبشارت کے ہو۔

[2513] اب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلی عمر میں دنیوی وجاہت تو حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ یہود کی مخالفت نے جو گل کھلائے وہ سب کے سامنے ہیں۔ لازماً اس سے وہی وجاہت مراد ہے جو نزول کے بعد ہوگی۔ اس وقت تمام اہل کتاب بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ ساری دنیا مسلمان ہوجائے گی۔ وہ چالیس سال تک دنیا بھر میں شریعت محمدیہ کی روشنی میں دین کی خدمت کریں گے۔ بیوی اور اولاد بھی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر دنیوی وجاہت کیا ہوسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں مرزائی حوالہ جات بھی ملاحظہ ہوں۔

۱...... رسالہ (مسیح ہندوستان میں ص۵۱، خزائن ج۱۵ ص۵۳) میں مرزاجی کہتے ہیں:

''دنیا میں مسیح علیہ السلام کو اس زندگی میں وجاہت، عزت، مرتبہ، عظمت وبزرگی ملے گی اور آخرت میں بھی، اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے ہیرودیس کے علاقہ میں کوئی عزت نہیں پائی۔ بلکہ غایت درجہ تحقیر کی گئی۔''

۲...... مولوی محمد علی لاہوری (امیر جماعت لاہوری مرزائی) نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود بیت المقدس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔''

(تفسیر بیان القرآن جلد نمبر۱ ص۲۱۱)

۳...... مرزاجی کو جب تک خود عیسیٰ ابن مریم بننے کا شوق نہیں چرایا تھا تو خود انہوں نے بھی (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) میں لکھا:

''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے دوبارہ آنے سے ظہور میں آئے گا۔''

پس مسلمانوں کے اس معنی کو مانے بغیر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آکر دنیوی جاہ وجلال کے مالک ہوں گے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس کے سوا سری نگر میں کسی [2514] وجاہت کی بات کسی مفسر یا مجدد کے قول سے مرزائی ثابت نہیں کرسکتے۔

دوسری آیت: ''فلما احسّ عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الیٰ اللّٰہ قال الحواریّون نحن انصار اللّٰہ آمنا باللّٰہ واشھد بانا مسلمون ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ومکروا ومکراللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۲تا۵۴)'' ﴿پھر جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کی طرف سے انکار محسوس کیا فرمایا کون کون اللہ کی راہ میں میرے مددگار ہوں گے۔ حواریین نے کہا ہم اللہ کے دین کی مدد کریں

گے۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو آپ نے نازل کیا اور پیغمبر کی ہم نے اطاعت کی تو ہم کو گواہوں میں لکھ دے اور انہوں (یہودیوں) نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ (تمام مدبروں سے بڑھ کر)﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہودیوں نے تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی اور ہماری تدبیر سے کس کی تدبیر بہتر ہوسکتی ہے؟

یہودیوں کی تدبیر یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرا کر سولی پر چڑھا دیں کہ بقول مرزا جی تورات کی تعلیم کے مطابق (معاذ اللہ) وہ لعنتی ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ کی تدبیر یہ تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتے کے ذریعے آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی شکل وصورت کے مشابہ ایک اور آدمی کو کردیا کہ جس نے جاسوسی کرکے آپ کو پکڑوا کر سولی دلانی تھی۔

چنانچہ وہی (جاسوس) سولی پر چڑھایا گیا۔ اس کا سارا واویلا فضول گیا۔ سب نے اس کو مسیح ابن مریم ہی سمجھا۔ وہ لوگوں کو پاگل سمجھ رہا تھا کہ مجھ بے گناہ کو کیوں قتل کر [2515] رہے ہیں اور لوگ اس کو پاگل سمجھتے اور کہتے تھے کہ اب موت سے بچنے کے لئے یہ پاگل بنتا ہے۔ اب آپ مرزا جی کی قابلیت کی داد دیں کہ تورات کی تعلیم یہ تھی کہ جو سولی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ کیا کوئی بے گناہ سولی پر لٹکائے جانے سے خدا کے ہاں لعنتی ہوسکتا ہے؟ تورات میں بھی گنہگار اور مجرم آدمی کا ذکر ہے۔ بے گناہ تو کتنے پیغمبر خود قرآن کے ارشادات کے مطابق قتل کئے گئے جو شہید ہوئے۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali)]

(اس موقع پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے صدارت چھوڑ دی۔ جسے مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

مولانا عبدالحکیم: مرزا جی کی دوسری قابلیت کی بھی داد دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گرفتار ہوئے۔ ان کے منہ پر (معاذ اللہ) تھوکا گیا۔ طمانچے مارے گئے۔ سولی پر چڑھائے

گئے۔میخیں ٹھوکی گئیں۔خوب مذاق اڑایا گیا اور وہ چیخ چیخ کر خدا کو پکارتے رہے اور آخرکار ان کو مقتول سمجھ کر اتار دیا گیا۔ بھلا یہ خدا کی تدبیر تھی! جو بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔اس طرح تو یہود کی تدبیر کامیاب ہوئی اور بقول مرزا جی کے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہر طرح ذلیل کیا گیا اور جو یہودی چاہتے تھے وہ کر گزرے۔حتیٰ کہ نصرانیوں کو بھی یقین دلا دیا کہ ہم نے یسوع مسیح کو قتل کر دیا۔مرزا جی کہتے ہیں کہ خدا کی تدبیر یہ ہوئی کہ جان نہیں نکلنے دی۔

کیا یہی وہ تدبیر تھی کہ جس کو قیامت میں اللہ تعالیٰ بطور احسان کے جتلائیں گے؟ پس معلوم ہوا کہ جو مسلمان سمجھے ہیں وہ حق ہے۔

اس آیت کریمہ کے ضمن میں مجددینؒ نے کیا لکھا ہے وہ سن لیجئے۔

۱...... حضرت مجدد صدی ششم امام فخر الدین رازیؒ نے (تفسیر کبیر ص۶۹،۷۰، ج۴ جز نمبر۸، آل عمران:۵۴) میں لکھا ہے کہ یہود کی تدبیر تو قتل کی تیاری تھی اور خدا کی تدبیر یہ تھی کہ جبرائیل [2516] علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مکان کے روزن سے آسمان کو اٹھا لے گئے اور ایک اور شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل پر کر دیا۔جس کو یہودیوں نے سولی پر چڑھا دیا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہود کا شر ان تک نہ پہنچنے دیا۔

مجدد صدی ششم حضرت حافظ ابن کثیرؒ کی تفسیر

۲...... (ابن کثیر ص۳۶۵، آل عمران:۵۴) میں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے جایا گیا اور ان کی جگہ اس غدار شخص کو سولی دی گئی۔جس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کر دی گئی تھی۔

۳...... حضرت مجدد صدی نہم امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لئے انتظام کیا۔مگر اللہ تعالیٰ نے یہ تدبیر کی کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا اور ایک اور آدمی کو ان کی شکل پر کر دیا۔جس کو سولی دے دی گئی۔ (جلالین ص۵۲، آل عمران:۵۴)

۴...... یہی تفسیر مجدد صدی دوازدہم حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ نے کی اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے آسمان کی طرف اٹھا لیا اور دوسرے آدمی کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر قتل کر دیا گیا۔اب ان مجددین کی تفسیر کو صحیح نہ ماننے والا کیسے مسلمان ہوگا؟

آیت نمبر۳: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کی تفصیل بتا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اطمینان دلایا۔

’’واذ قال اللّٰہ یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ومطهرك من الذین كفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الیٰ یوم القیامة ثم الیّ مرجعكم فاحكم بینكم فیما كنتم فیه تختلفون (آل عمران:۵۵)‘‘ ﴿جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ علیہ السلام میں تم کو پوری طرح اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کافروں سے پاک کردوں گا اور تمہارے متبعین کو کافروں پر (قرب) یوم قیامت تک [2517] غالب رکھوں گا۔ پھر میرے پاس آؤ گے اور میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔﴾

یہاں بھی مرزا قادیانی کی جہالت آپ پر خوب واضح ہو جائے گی۔ کیونکہ مرزاجی نے متوفیک کا معنی کیا ہے۔’’میں تجھے موت دوں گا۔‘‘

بھلا یہ بھی کوئی تسلی ہے کہ یہودی تو کہیں ہم اس کو قتل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تسلی دیتے ہیں کہ میں موت دوں گا۔ یوں تو اور ڈرانا اور پریشان کرنا ہے۔ متوفیک کے معنی میں ان مجددین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں کہ جو مرزائیوں کے ہاں بھی مسلمہ مجدد ہیں۔

ایک مجدد کی تفسیر

اس آیت کا معنی اور مطلب مجدد صدی ششم امام رازیؒ (تفسیر کبیر ج۴ جز۸ ص۷۱،۷۲، آل عمران:۵۵) میں وہی لکھتے ہیں جو ہم نے یہاں بیان کیا۔ فرماتے ہیں توفی کے معنی ہیں’’اخذ الشیٔ وافیاً‘‘یعنی کسی چیز کو ہر لحاظ سے اپنے قابو میں کر لینا۔ اے عیسیٰ میں تیری عمر پوری کروں گا اور پھر تجھے وفات دوں گا میں ان یہود کو تیرے قتل کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ تجھے آسمان کی طرف اٹھا لوں گا اور تجھ کو ان کے قابو میں آنے سے بچا لوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ بعض لوگ خیال کریں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم نہیں بلکہ روح اٹھائی گئی تھی۔ اس لئے متوفیک فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ روح اور جسد دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اگر کہا جائے کہ جب توفی کے معنی پوری طرح قابو کر لینا ہے تو پھر اس کے بعد رافعک کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پوری طرح قابو کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک توفی موت کے ذریعے ہوتی ہے۔ ایک بمعہ جسم آسمان کی طرف اٹھا لینے سے، ورافعک نے دوسرے معنی کو متعین کر دیا۔ (یہ سارا بیان حضرت امام رازیؒ کا تھا)

[2518] دوسرے مجدد کی تفسیر

امام جلال الدین سیوطیؒ’’جو قادیانی، لاہوری دونوں کے ہاں مجدد صدی نہم ہیں اور ان

کو اس وجہ کا آدمی سمجھتے ہیں کہ وہ متنازعہ فیہ مسائل میں آنحضرت ﷺ سے بالمشافہ پوچھ لیتے تھے۔(ازالہ اوہام ص ۱۵۱، خزائن ج ۳ ص ۱۷۷) وہ فرماتے ہیں: ''یا عیسیٰ انی متوفیك (قابضك) ورافعك الیّ (من الدنیا من غیر موت) (تفسیر جلالین ص ۵۲، آل عمران ۵۵)''

ہم نے قرآن پاک کے وہ معانی کئے جن کی تائید دوسری آیات بھی کرتی ہیں۔ پھر حضور ﷺ قسم کھا کر نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر کرتے ہیں جو بلحاظ اصول مذکورہ ظاہر پر محمول ہے۔ پھر صحابہؓ نے یہی فرمایا اور دو مجددوں کی تفسیر بھی آپ کے سامنے ہے۔ مگر مرزائی ایک ہی رٹ لگاتے چلے جاتے ہیں اور اس مقولے پر عمل کئے ہوئے ہیں کہ جھوٹ اتنا بولو کہ اس کے سچ ہونے کا گمان ہونے لگے۔ مرزائی ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بننے کی کوشش کرتے ہیں اور خاص کر ابن عباسؓ کے معنی کو لے کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ توفی کے معنی اور حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر پر ذرا تفصیلی روشنی ڈالیں۔

لفظ توفی کی تحقیق

توفی کا لغوی معنی اخذ الشیئ وافیاً۔ یعنی کسی چیز کو پورا پورا قابو کر لینا یا پورا پورا لے لینا۔ یہ وفاء سے ہے فوت سے نہیں۔ اس کا اصلی معنی وہی ہے جو دو مجددین نے بیان کر دیا۔

اب ان مجددین کے مقابلہ میں ہم انگریز کے خاص وفادار مرزا قادیانی کی بات کیسے مان سکتے ہیں؟

[2519] تیسرے مجدد کی تفسیر

امام ابن تیمیہؒ مجدد صدی ہفتم اپنی کتاب (الجواب الصحیح لمن بدّل دین المسیح جلد نمبر ۲ ص ۲۸۰) پر لکھتے ہیں: ''لفظ التوفی فی لغة العرب معناه الاستیفاء والقبض وذالك ثلثة انواع احدها توفی النوم والثانی توفی الموت والثالث توفی الروح والبدن جمیعاً فانه بذالك خرج عن حال اهل الارض'' ﴿توفی کا معنی لغت عرب میں استیفاء اور قبض (یعنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا اور اس کو اپنے قابو میں کر لینا ہے) اس کی پھر تین قسمیں ہیں۔ ایک نیند کی توفی ایک موت کی توفی اور ایک جسم اور روح دونوں کی توفی اور عیسیٰ علیہ السلام اسی تیسرے طریقہ سے اہل زمین سے جدا ہو گئے ہیں۔﴾

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! دو منٹ کے لئے ریسٹ کر لیں۔ باقی تقریباً ۸۰ صفحے رہتے ہیں۔ دو گھنٹے میں ختم ہو جائیں گے۔ (وقفہ)

مولانا عبدالحکیم: جناب! اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: پھر دو بجے تک جاری رکھیں۔ شام کو ایک گھنٹہ میں ختم ہو جائے گا۔

مولانا عبدالحکیم: جناب اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ پھر ہم ڈیڑھ بجے تک جاری رکھتے ہیں، پھر شام کو ساڑھے پانچ بجے دوبارہ شروع کریں گے اور نماز مغرب تک ختم کر دیں گے۔

[2520] **میاں محمد عطاء اللہ:** جناب والا! میری رائے میں جو میٹریل اب باقی رہ گیا ہے وہ ایک گھنٹہ میں آسانی سے مولانا صاحب پڑھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آدھ گھنٹہ ٹھیک ہے۔ پھر اس کے بعد ریویو کریں گے۔

مولانا عبدالحکیم: جناب اجازت ہے؟

ترجمہ: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی دلیل یہ آیت ہے۔ ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای حین ینزل...... اور حق یہ ہے کہ وہ جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس بات پر ایمان لانا واجب ہے۔''

۲...... مجدد صدی ہفتم امام ابن تیمیہؒ اپنی کتاب (الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح جلد دوم ص ۲۸۱) میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''الا لیؤمننّ بہ میں ایمان نافع مراد ہے جو قبل از موت ہے۔ موت کے وقت غرغرے اور نزع کے وقت کا ایمان نہیں ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں اور تمام کافروں کے لئے ہے اور تمام باتوں کے مان لینے کے لئے ہے۔ جس سے بھی انکار کرتے تھے۔ اس میں حضرت مسیح کو کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ لیؤمننّ مستقبل ہی میں مستعمل ہوتا ہے اور سب اہل کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان لے آئیں گے۔''

۳...... حضرت ابو ہریرہؓ جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہوں نے ایک حدیث بیان کر کے یہ آیت کریمہ پڑھی اور بتایا کہ اس آیت کریمہ میں اسی مسیح علیہ السلام کی زندگی کا ذکر کیا ہے جن کے نزول کی خبر سرور عالم ﷺ نے دی ہے۔ ہزاروں صحابہؓ میں سے کسی نے انکار نہیں کیا اور اس طرح اس مسئلہ پر اجماع صحابہؓ منعقد ہو گیا۔

[2521] جناب چیئرمین: ڈیڑھ بج گیا ہے۔ آپ کا کتنا Stamina (قوت برداشت) ہے؟

مولانا عبدالحکیم: ہیجان ہو گیا ہوں بالکل۔

جناب چیئرمین: کیا رائے ہے آپ کی؟

Members: Monday. (ممبران: بروز پیر)

جناب چیئرمین: منڈے نہیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کل صبح نہیں، آج شام کو ایک گھنٹہ لگے گا۔ ساڑھے پانچ بجے۔ اس کے بعد اگر کوئی ممبر صاحبان مختصر بحث کرنا چاہیں تو بیشک شام تک کرلیں۔ اس کے بعد جب کتاب ختم ہو جائے گی تو پھر جنرل ڈیبیٹ منڈے مارننگ سے شروع ہو گی۔

The Committee of the whole House is adjourned to meet at 5:30 pm. today.

(کل ارکان پارلیمنٹ پر مشتمل کمیٹی کا اجلاس شام ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کر دیا گیا)

The Special Committee adjourned for lunch break to re-assemble at 5:30 pm.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے لئے شام ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کر دیا گیا)

The Special Committee re-assemble after lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ مسٹر چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) صدارت کر رہے ہیں)

Mr. Chairman: Yes, Maulana Abdul Hakim.

(جناب چیئرمین: ہاں جی! مولانا عبدالحکیم صاحب)

جناب چیئرمین: ہاں جی! شروع کریں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was accupied by Dr. Mrs Ashraf Khatoon Abbasi.]

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے اجلاس کی صدارت چھوڑ دی جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

قرآن پاک اور لفظ توفی[2522]

مولانا عبدالحکیم: قرآن پاک میں لفظ توفی بائیس مقامات پر آیا ہے۔ اگر توفی کا حقیقی معنی بقول مرزا جی کے موت دینے کے مانے جائیں تو بعض مقامات پر معنی ہی نہیں بنتا۔

۱...... ’’اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسك التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الیٰ اجل مسمّٰی (الزمر:۴۲)‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ قابو کر لیتا ہے روحوں کو ان کی موت کے وقت جو مری نہیں ان کو قابو کر لیتا ہے نیند میں، پھر جن کا فیصلہ موت کا کیا اس کو روک دیتے ہیں اور دوسری روحوں کو واپس کر دیتے ہیں معیّن میعاد تک۔﴾ اگر موت دینا مراد لیں تو معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ روحوں کو موت دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روحوں کو قابو کر لیتے ہیں موت کے وقت بھی اور نیند کے وقت بھی۔

۲...... ’’وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ماجر حتم بالنھار (آل عمران:۶۰)‘‘ ﴿خدا وہ ہے جو تم کو رات کے وقت قابو کر لیتا ہے اور جو تم دن کو کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔﴾

یہاں بھی توفی سے مراد نیند ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ رات کو سارے لوگ مر جایا کریں۔

۳...... ’’والذین یتوفون منکم (بقرہ:۲۳۴)‘‘ ﴿اور وہ لوگ جو تم میں سے اپنی عمر پوری کر لیتے ہیں۔﴾

جب قرأت زبر کے ساتھ ہو تو پھر یہاں موت دینے کے معنی بن ہی نہیں سکتے ورنہ معنی یہ ہوگا جو لوگ اپنے کو موت دیتے ہیں۔

توفی[2523] کا اصلی اور لغوی معنی تو یہ ہوا اور چونکہ موت میں بھی روح قابو (قبض) کی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو توفی کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح نیند میں بھی روح کو ایک طرح قبض کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو بھی توفی کہہ دیا جاتا ہے۔ مگر اصلی معنی کے سوا باقی معانی کے لئے قرینے

اور دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے قرآن پاک کی بعض دوسری آیات میں قرینے موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے وہاں موت کا معنی ہوتا ہے۔

ایک مسئلہ

باقی رہا یہ مسئلہ کہ کسی لفظ کا استعمال زیادہ تر اس کے اصل معنی کی بجائے شرعی معنی یا عرفی معنی میں ہونے لگے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اب اصلی معنی میں یہ لفظ کبھی استعمال نہ ہوگا۔ یہ قطعاً غلط ہے۔

پہلی مثال

مثلاً صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں۔ مگر شرعی اصطلاح میں صلوٰۃ ایک خاص عبادت ہے جس میں رکوع اور سجدے وغیرہ ہوتے ہیں اور قرآن پاک میں اس اصطلاحی معنی میں سینکڑوں جگہ صلوٰۃ کا استعمال ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً قرآن پاک میں ہے۔

''وصلّ علیہم ان صلوتك سکن لھم (التوبہ:۱۰۳)'' ﴿اور آپ ان کے لئے دعا کریں۔ اس لئے کہ آپ کی دعا ان کے لئے باعث سکون ہے۔﴾

دوسری مثال

اسی طرح زکوٰۃ کا لفظ ایک خاص معنی میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی مالی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ۔ مگر اصلی معنی میں بھی بلا روک ٹوک استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: ''وحناناً من لدنا وزکوٰۃ وکان تقیاً (مریم:۱۳)'' ﴿اور یحییٰ علیہ السلام کو ہم نے اپنی طرف سے شوق دیا اور ستھرائی اور تھا پرہیزگار۔﴾

یہاں زکوٰۃ اپنے اصلی معنی پاکی میں مستعمل ہوا۔ یعنی ستھرائی اور پاکیزگی۔ اسی [2524] طرح توفی کا لفظ ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال روح کو قبض کرنے میں ہوتا ہے۔ چاہے نیند کی صورت میں ہو یا موت کی صورت میں۔ لیکن کبھی اس کا استعمال روح اور جسم دونوں کے قبض کرنے میں بھی ہوتا ہے اور یہی اس کے اصل معنی ہیں۔ یعنی: ''اخذ الشیٔ وافیا'' ﴿کسی چیز کو پوری طرح تو قابو کر لینا۔﴾ جیسے کہ اہل لغت اور مجددین نے کہا ہے۔

ایک مرزائی ڈھکوسلہ اور اس کا جواب

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو کہہ دیا کرتے ہیں کہ توفی کا فاعل خدا ہو اور مفعول کوئی ذی

روح ہوتو اس کا معنی قبض روح اور موت ہی کے ہوتے ہیں۔ یہ ایک دھوکہ یا ڈھکوسلہ ہے۔ ہم کہتے ہیں توفی کا فاعل خدا ہو مفعول ذی روح ہو اور اس کے بعد رفع کا ذکر ہو تو توفی کا معنی جسم وروح دونوں کا اٹھایا جانا مراد ہوتا ہے۔

ایک اور دھوکہ

مرزائیوں بلکہ خود مرزاجی نے حضرت ابن عباسؓ کے اس قول سے مسلمانوں کو بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے بخاری میں ''متوفیك'' کا معنی ''ممیتك'' کیا ہے کہ میں تجھے موت دینے والا ہوں...... گویا وہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ یہ قطعاً دھوکہ اور غلط ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ''متوفیك'' کا معنی ''ممیتك'' کیا ہے۔ یہ تو تسلی اور وعدہ ہے کہ میں تجھے توفی کر کے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اب یہ بات کہ یہ وعدہ کب خدا نے پورا کیا ہم کہتے ہیں کہ جب وہ سولی پر چڑھانے کا ارادہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق ان کو پوری طرح قبض کر کے آسمان کی طرف اٹھالیا۔ مرزائی کہتے ہیں کہ پوری پوری تکلیف اور ایذاؤں کے بعد سال گزار کر موت دی۔ موت تو ہر شخص کو دی جاتی ہے یہ کیا وعدہ تھا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے شایان شان یہی تھا؟

[2525] ''مگر اماتت کا معنی صرف موت دینا نہیں بلکہ سلانا اور بے ہوش کرنا بھی ہے۔''

(دیکھو مرزاجی کی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم ص۹۴۳، خزائن ج۳ ص۲۶۱)

تو معنی یہ ہوا کہ اے عیسیٰ میں تجھے سلا کر یا بے ہوش کر کے آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں۔ تو اب تمام آیات اور تفسیریں ایک طرح ہوگئیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ''ممیتك'' کا معنی وہی موت دینے کے لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے موت دوں گا یہ نہیں دے سکتے، اور فی الحال آسمان کی طرف اٹھاتا ہوں اور ان لوگوں سے تم کو پاک کرتا ہوں۔ گویا آیت میں وہ تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں کہ موت میں دوں گا۔ لیکن بعد میں، اور فی الحال تم کو اٹھاتا ہوں۔

یہ معنی ہم اپنی طرف سے، مرزائیوں کی طرح نہیں کرتے۔ بلکہ مجدد صدی نہم امام جلال الدین سیوطیؒ نے خود حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ تابعی ضحاکؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مراد اس جگہ یہ ہے کہ میں تجھے اٹھاؤں گا اور پھر آخری زمانہ میں فوت کروں گا۔ (درمنثور)

اسی طرح مجدد صدی دہم حضرت علامہ محمد طاہر گجراتی مصنف مجمع البحار نے فرمایا کہ:
''انی متوفیك ورافعك الیّ علی التقدیم والتاخیر ویجیئ فی اٰخرالزمان لتواتر خبر النزول'' ﴿یہ متوفیك اور رافعك الیّ تقدیم وتاخیر کے ساتھ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آئیں گے۔ کیونکہ ان کے نزول کی خبر متواتر ہے۔﴾

امام رازیؒ نے ''تفسیر کبیر جلد دوم سورۃ آل عمران'' میں لکھا ہے کہ یہاں واؤ سے ترتیب ثابت نہیں ہوتی کہ پہلے وفات ہو پھر رفع۔ بلکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ[2526] یہ کام کریں گے۔ باقی کب کریں گے؟ کس طرح کریں گے؟ تو یہ بات دلیل پر موقوف ہے اور دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور حضور ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ پھر ان کو اللہ تعالیٰ اس کے بعد وفات دیں گے اور یہ تقدیم وتاخیر قرآن میں بہت ہے۔ مثلاً:

۱...... ''یامریم اقنتی لربك واسجدی وارکعی (آل عمران:۴۳)'' ﴿اے مریم اپنے رب کی عبادت کر اور سجدہ اور رکوع کر۔﴾ تو یہاں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رکوع سے سجدہ پہلے کرے۔ کیونکہ سجدے کا ذکر پہلے آ گیا ہے۔

۲...... اسی طرح ''واوحینا الیٰ ابراھیم واسماعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون وآتینا داؤد زبورا (نساء:۱۶۳)''

اس آیت میں بھی واؤ سے ترتیب ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذکور باقی انبیاء علیہم السلام سے بعد میں آئے ہیں۔ مگر آیت میں ان کا ذکر پہلے ہے۔

۳...... اگر ہم کہیں کہ یہاں زید، عمر، بکر اور خالد آئے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ پہلے زید آیا پھر عمر آیا پھر بکر اور آخر میں خالد آیا۔ واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سب حضرات آئے۔ باقی کس طرح اور کس ترتیب سے آئے اس کا ذکر نہیں ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابن عباسؓ کے لفظوں کا معنی موت دینا ہی لے لیں تو بھی وہ حیات مسیح کے قائل ہیں اور آیت میں تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں۔

چند نکات اور سوالات

۱...... جب توفی کے بعد رفع ہو اور رفع کا وقوع بھی بعد میں ہو تو اس کا معنی یقیناً موت نہ ہوں گے۔ ایسی کوئی مثال (اس کے خلاف) نہیں ہے۔

۲...... [2527] اس سے پہلے کی آیت میں ہے کہ یہودیوں نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی طرح کون بہتر تدبیر کرسکتا ہے۔ اب آپ فرمائیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر مان لیں اور متوفیک کا مفہوم ہم تیرہ سو برسوں کے مجددین ومحدثین کے مطابق نہ لیں تو پھر کس کی تدبیر غالب آئی۔ یہود کی یا خدا تعالیٰ کی۔ بقول مرزاجی کے یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوایا، مذاق اڑایا، منہ پر تھوکا، منہ پر طمانچے مارے، سولی پر چڑھایا، ان کے اعضاء میں میخیں ٹھونکیں اور جو کچھ کر سکتے تھے کیا۔ آخر کار مرا ہوا سمجھ کر سولی سے اتارا۔ حالانکہ ان میں ابھی جان تھی۔ خفیہ علاج کیا گیا وہ بچ گئے اور زخم اچھے ہونے کے بعد ماں سمیت وہاں سے چلے گئے اور دو ہزار سال پہلے کے جنگلوں، صحراؤں، دریاؤں، بیابانوں کو طے کرتے کرتے افغانستان پہنچے۔ خدا جانے کس طرح پھر پنجاب آئے۔ کسی نہ کسی طرح سری نگر جا پہنچے وہاں ساری عمر گمنامی میں گزاری اور مر گئے۔ یہودیوں نے اپنی طرف سے قتل کر کے ان کو لعنتی قرار دے دیا، عیسائیوں کو جو موقع پر موجود نہ تھے یقین دلا دیا۔ جنہوں نے کفارہ کا عقیدہ گھڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ اتنا ہی کر سکے کہ سولی پر جان نہ نکلنے دی۔

کیا یہ خدا تعالیٰ کی بہترین تدبیر تھی۔ پھر اسی تدبیر کا قیامت کے دن احسان جتائیں گے کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکے رکھا کیا یہی روکنا تھا؟

۳...... کیا موت کے بعد اوروں کا رفع روحانی نہیں ہوتا۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کون سی تخصیص ہے؟

۴...... اگر متوفیک کا معنی موت دینا ہے اور رافعک کا معنی بھی روح کا اٹھانا ہے تو پھر رافعک کا لفظ زائد اور بے سود ہو جاتا ہے۔ جس سے قرآن کی بلاغت [2528] قائم نہیں رہتی۔ جس کی شان سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ اور نہ عربی میں ایسا ہوتا ہے۔

۵...... خدا تعالیٰ کی یہ تدبیر تو فتنہ صلیب کے وقت کے لئے تھی۔ اسی وقت کی تسلی کے لئے انی متوفیک فرمایا گیا۔ مرزاجی کے مطابق یہ رفع روحانی اس وقت ہوا اور موت اس وقت واقع ہوئی جب کہ تمام طرح کی تکالیف گزر چکی تھیں۔ اچھی تسلی دی گئی؟

آیت نمبر۴: ’’وبکفرهم وقولهم علی مریم بهتانا عظیماً وقولهم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللّٰه وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفوا فیه لفی شك منه مالهم به من علم الاتباع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعه اللّٰه الیه وکان اللّٰه عزیزاً حکیما (نساء:۱۵۷،۱۵۸)‘‘ ﴿(اور ہم نے ان یہود پر لعنت کی) ان

کے کفر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے کی وجہ سے اور کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر ڈالا ہے جو اللہ کے رسول ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کو نہ قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا۔ البتہ ان کے لئے (ایک آدمی) مشابہ کر دیا گیا اور اس میں اختلاف کرنے والے (خود) شک کے اندر ہیں۔ ان کو اس واقعہ کا کوئی قطعی علم نہیں ہے۔ صرف ظن (تخمین) کی پیروی ہے اور انہوں نے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑے غالب اور حکمت والے ہیں۔﴾

اس آیت کریمہ نے اصل مسئلے کا بالکل فیصلہ کر دیا کہ نہ تو یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ ہی سولی چڑھایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ [2529] مرزاجی کبھی کہتے ہیں کہ روح کو اٹھایا کبھی کہتے ہیں اٹھانا بمعنی عزت دی۔ بھلا آپ خود غور کریں۔

۱...... کہ قرآن پاک میں اسی ذات کے اٹھانے کا ذکر ہے جس کے قتل کا یہودی دعویٰ کرتے تھے تو کیا وہ روح کو قتل کرتے تھے۔ یا جسم اور روح دونوں پر قتل کا فعل واقع ہونا تھا۔ اس سے صاف وصریح معلوم ہوا کہ رفع اس کا ہوا جس کو وہ قتل کرنا یا سولی پر چڑھانا چاہتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم اور روح دونوں تھے۔ صرف روح نہ تھی۔

۲...... ''وما قتلوه وما صلبوه'' اور پھر ''وما قتلوه'' میں جب تمام ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں تو پھر رفعہ اللہ کی ضمیر کیوں ان کی طرف راجع نہیں؟

۳...... بات یہ بھی قابل غور ہے کہ رفع کا ذکر اسی وقت کا ہے جس وقت وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ مرزاجی روح کا رفع مراد لے کر ۸۷سال بعد کشمیر میں رفع روحانی کہتے ہیں۔

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

۴...... یہود مطلق قتل کے قائل نہ تھے۔ بلکہ وہ سولی پر چڑھا کر سولی کے ذریعے قتل کے قائل تھے تو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وما قتلوه وما صلبوه'' تو اس کا معنی یہ ہوا کہ ان یہودیوں نے ان کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا۔ مرزاجی کا ترجمہ یوں ہے کہ نہ ان کو قتل کیا نہ سولی پر قتل کیا۔ (کتنا بھدا ترجمہ ہے)

۵...... آیت میں ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ ہر عقلمند جانتا ہے کہ بل کے بعد والی بات، بل سے پہلے والی بات کی ضد ہوتی ہے۔ جیسے کہا جائے کہ زید لاہور نہیں گیا، [2530] بلکہ سیالکوٹ گیا۔ یا یوں کہیں زید مسلمان نہیں بلکہ مرزائی ہے تو اس کا یہی معنی ہے کہ دوسری بات پہلی بات کے خلاف ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ان کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ میں نے اپنی طرف اٹھا لیا تو یہ تب ہی صحیح ہوسکتا ہے کہ رفع جسمانی مراد ہو۔ ورنہ مرزاجی کا معنی یہ ہوگا کہ انہوں نے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو موت دے دی تو قتل اور موت میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ قتل میں بھی موت ہوتی ہے۔

اس ''بل'' نے بھی مرزائیوں کا بل نکال دیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ قتل میں بھی موت خدا ہی دیا کرتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہوا کہ انہوں نے قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے موت دے دی۔ (معاذ اللہ)

۶...... آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل کے ارادے کے وقت خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا کر بچا لیا اور مرزاجی کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے ۸۷سال بعد سری نگر میں گمنامی کی موت مرے۔ (معاذ اللہ)

مجددین امت کے بیانات

۱...... اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مجدد صدی نہم امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ ''اور نہ قتل کر سکے یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور نہ پھانسی پر ہی لٹکا سکے۔ بلکہ بات یوں ہوئی کہ یہود کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہ بنادی گئی اور وہی قتل کیا گیا اور سولی دیا گیا۔''

(تفسیر جلالین ص۹۱، زیر آیت کریمہ)

۲...... مجدد صدی سیزدہم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ اپنے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ: ''نہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی چڑھایا۔'' (ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ)

۳...... [2531]''وکان اللہ عزیزاً حکیما ''اس پر آیت ختم کردی گئی کہ اللہ تعالیٰ کو کمال قدرت اور کمال علم حاصل ہے تو اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا سے آسمانوں کی طرف اٹھانا اگرچہ آدمیوں کے لئے تعذر رکھتا ہے۔ مگر میری قدرت وحکمت کے لحاظ سے اس میں کوئی تعذر نہیں ہے۔ یہ تفسیر حضرت امام رازی صاحبؒ مجدد صدی ششم نے بیان فرمائی ہے۔

پہلی بات

یہاں پانچ باتیں ہیں۔ اگر صلیب کا معنی سولی پر قتل کرنا ہے تو سولی پر چڑھانے کے لئے عرب میں کون سا لفظ ہے؟

دوسری بات

یہ ہے کہ اگر سولی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چڑھایا تھا تو بجائے اس کے کہ لعنت کی وجہ ان کے قتل کا قول بتاتے۔ یوں فرماتے ''و بصلبھم'' یعنی ان پر لعنت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صولی پر چڑھانے کی وجہ سے ہوئی۔

تیسری بات

یہ ہے کہ یہودی تو قائل ہی اس بات کے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے کر قتل کیا ہے۔ تو پھر وہ ماقتلوہ کافی تھا۔ ماصلبوہ کی کیا ضرورت تھی؟ معلوم ہوا کہ صرف سولی پر چڑھانے کو صلیب کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مکمل طور پر حقیقت آشکار کرنا چاہتے تھے۔

چوتھی بات

یہ ہے کہ واقعہ صلیب کا ضرور ہوا تھا۔ لاکھوں لوگوں کو علم تھا۔ ایک آدمی کو سولی دی گئی تھی اور مشہور کیا گیا تھا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام تھے [2532] تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ سولی دی گئی تھی۔ اگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تھے تو پھر کون تھا؟ اس کا جواب قرآن پاک نے دیا ''بل شبہ لھم'' کہ ایک شخص پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی گئی (یہی غدار یہودا تھا) اس کو سولی پر لٹکا کر کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا۔

پانچویں بات

یہ ہے کہ پھر مسیح علیہ السلام کدھر گئے۔ اس کا جواب دیا گیا کہ ''بل رفعہ اللّٰہ الیہ (النساء:۱۵۹)'' کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔
آخر میں ''عزیزاً حکیما'' فرما کر مسلمانوں کے عقیدے کو مضبوط سے مضبوط فرما دیا۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس موقع پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے اجلاس کی صدارت چھوڑ دی جسے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے سنبھال لیا)

مولانا عبدالحکیم:

آیت نمبر۵: ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمننّ بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا (النساء:۱۵۹)'' ﴿جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لاویں گے اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔﴾

مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب سارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے پہل ایمان لے آئیں گے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس آیت کریمہ نے تو بہت ہی صفائی سے اعلان کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ ان کے مرنے سے پہلے یہود ونصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے۔ گویا وہ بیسیوں حدیثیں اس آیت کی [2533] شرح ہیں۔ جن میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عادل، حاکم (فیصلے کرنے والے) ہوکر نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ اس وقت اسلام تمام اکناف عالم میں پھیل جائے گا اور جو یہود ونصاریٰ بچیں گے سب ان پر ایمان لے آئیں گے اور ایسے معجزات اور فتوحات دیکھنے کے بعد جو اسلامی روایات کے عین مطابق ظہور پذیر ہوں گے کیوں ایمان نہ لائیں گے۔ اب آپ ذرا چوتھی اور پانچویں آیت کا ترجمہ ملا کر پھر پڑھیں۔

۱...... مرزاجی اس آیت کے ترجمے اور مطلب میں بری طرح پھنسے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ تو قیامت تک باقی رہیں گے۔ حالانکہ صور پھونکنے (بگل بجانے) کے بعد کون زندہ رہے گا۔ ایسی تمام آیتوں میں مراد قرب قیامت ہوتی ہے۔ ورنہ عام محاورہ ہے۔ مثلاً یہ کہیں کہ مرزائی قیامت تک مرزاغلام احمد کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارا مناظرہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲...... کبھی مرزاجی کہتا ہے کہ مرنے سے پہلے سارے یہود ونصاریٰ صحیح بات پر ایمان لے آتے ہیں۔ کیونکہ موت کے وقت ان کو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ ان باتوں سے مرزاجی اپنے مریدوں کو قابو رکھنے اور سادہ لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ورنہ سب سمجھ سکتے ہیں کہ آیت کریمہ میں ''لیؤمننّ'' کے صیغے نے اس بات کو مستقبل کے ساتھ خاص کر لیا ہے کہ آئندہ ایسا ہوگا کہ وہ ضرور ایمان لائیں گے۔ مگر مرزاجی اس کا معنی لیؤمنن کہ جگہ لیؤمن کرتے ہیں کہ تمام اہل کتاب ایمان لے آتے ہیں۔ حالانکہ یہ گرائمر (صرف نحو کے) قواعد کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

۳...... [2534]پھر مرزاجی یہاں ایمان کا معنی وہ ایمان کرتے ہیں جو آخری وقت (غرغرہ اور نزع کے وقت) کا ایمان ہے جو ایمان مقبول نہیں جیسے فرعون کا ایمان ڈوبتے وقت کا نامنظور تھا۔ حالانکہ قرآن پاک میں صرف ایک سورۃ بقرہ میں ایمان یا اس کے مشتقات تقریباً پچاس جگہ ذکر ہوئے ہیں۔ ان سب مقامات پر بلکہ قرآن پاک کی دوسری سینکڑوں جگہوں پر ایمان سے مراد ایمان مقبول ہے۔

جب مرزاجی کسی آیت کے معنی میں دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو لکھ مارتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن میں اتنی جگہ اس معنی میں استعمال ہوا ہے مگر یہاں سینکڑوں مقامات پر ایمان کے معنی ایمان مقبول سے گریز کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۴...... اگر ایمان سے، ایمان مردود اور نامقبول ہی مراد ہوتا ہے تو پھر لیؤمنن بہ قبل موتہ نہ کہا جاتا۔ کیونکہ مرنے سے پہلے کا ایمان تو مقبول ومنظور ہے۔ وہاں موت کے وقت یعنی غرغرے کا ایمان مقبول نہیں ہوتا تو قبل موتہ کی جگہ عند موتہ ہونا چاہئے تھا کہ ان اہل کتاب کو موت کے وقت حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک جیسی فصیح وبلیغ کتاب عند موتہ نہیں فرماتی بلکہ قبل موتہ فرماتی ہے۔

۵...... کبھی مرزائی آڑ لیتے ہیں کہ قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع نہیں ہے اور ایک شاذ قرأت کا سہارا لیتے ہیں۔ جس میں قبل موتہ کی جگہ قبل موتہم آیا ہے۔ حالانکہ پہلے تو قرأت متواترہ کے مقابلہ میں قرأت شاذہ کا کیا اعتبار ہے۔ جب کہ وہ کمزور ہے؟ پھر اگر مان لیا جائے تو اس صورت میں معنی اس طرح کریں گے جو قرأت متواترہ کے مطابق ہوں۔ اس طرح معنی [2535]یوں ہوں گے کہ جب (عیسیٰ علیہ السلام) دوبارہ آئیں گے تو اس وقت کے بچے ہوئے سارے اہل کتاب اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور یہ معنی ان بیسیوں حدیثوں کے عین مطابق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔

۶...... اب آیت نمبر۴ اور آیت نمبر۵ کو ملا کر پھر پڑھیں۔ یہاں ذکر ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ ان کو قتل نہیں کیا۔ ان کو سولی نہیں دی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ ان پر ان کے مرنے سے پہلے تمام اہل کتاب کو ایمان لانا ہوگا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ تمام ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ انہیں کا ذکر ہے۔ اس کے سوا کوئی اور معنی کرنا قرآن پاک سے مذاق کرنے کے مترادف ہے۔ قرآن پاک کا فیصلہ بالکل صاف ہے۔

۷...... اب آپ مرزا قادیانی کا ترجمہ دیکھ کر ذرا لطف اٹھائیں۔ وہ اس کا معنی (ازالہ اوہام ص۳۷۲، خزائن ج۳ ص۲۹۱) میں یوں لکھتے ہیں: ’’کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو ہمارے اس بیان مذکورہ پر جو ہم نے (خدا نے) اہل کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کئے ہیں۔ ایمان نہ رکھتا ہو۔ قبل اس کے جو وہ اس حقیقت پر ایمان لاوے۔ جو مسیح اپنی طبعی موت سے مر گیا۔‘‘

پہلے تو مرزا جی کے اس ترجمے کا مطلب ہی کوئی نہ سمجھے گا اگر سمجھ بھی جائے تو مرزا ناصر احمد اور سارے مرزائی بتائیں کہ یہ الفاظ جو مرزا جی نے ترجمہ میں گھسیٹے ہیں۔ قرآن پاک کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟ ورنہ پھر حدیث رسول ﷺ کے مطابق جہنم کے لئے تیار رہیں۔ خود مرزا جی نے لکھا ہے کہ [2536] ’’مؤمن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۳۲۸، خزائن ج۳ ص۲۶۷)

اگر ایمان ہے تو تیرہ سو سال کے مجددین یا کسی حدیث سے یہ معنی ثابت کریں۔ اس آیت کریمہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مزید وضاحت یا تائید کے لئے بعض بزرگان سلف کے ارشادات بیان کر دیئے جائیں۔

(امام شعرانی الیواقیت والجواہر جلد نمبر۲ ص۱۴۶) میں لکھتے ہیں: ’’الدلیل علیٰ نزوله قوله تعالیٰ وان من اهل الکتب الا لیؤمننّ به قبل موته ای حین ینزل...... والحق انه رفع بجسده الی السماء والایمان به واجب‘‘

ایک چیلنج

مولانا عبدالحکیم: مسلمانوں کے معنی کے لحاظ سے لکھیں تو معنی ظاہر ہیں مگر مرزائی بتائیں کہ ’’یوم القیامة یکون علیهم شهیدا‘‘ کا کیا معنی ہے وہ کس بات کے گواہ ہوں گے؟ حق و ناحق کو تو تمام کافر موت کے وقت پہچان لیں گے۔ تو وہ کس پر گواہی دیں گے اور کس بات کی دیں گے؟

دوسرا چیلنج

کیا کسی ایک محدث، مفسر اور مجدد کا نام لیا جا سکتا ہے جس نے اس آیت کا وہ معنی کیا ہو جو مرزا جی نے کیا ہے۔ اگر یہ من گھڑت معنی ہے تو مرزا جی کے اس قول کو یاد رکھیں کہ ’’ایک نیا معنی اپنی طرف سے گھڑنا الحاد و زندقہ ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۴۵، خزائن ج۳ ص۵۰۱)

آیت نمبر۶: ’’اذ قال اللّٰه یا عیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیك وعلیٰ

والدتك اذ ایدّتك بروح القدس تکلم الناس فی المهد و کهلا واذ علمتك الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل واذ تخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی[2537] فتنفخ فیها فتکون طیراً باذنی واتبرئی الاکمه والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتهم بالبینات فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین (مائده:۱۱۰)'' ﴿اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے میری مہربانی یاد کر جو تم پر اور تمہاری والدہ پر میں نے کی۔ جب میں نے تمہاری مدد روح القدس سے کی۔ تم گود میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی اور جب تم گارے سے پرندے کی طرح شکل میرے حکم سے بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے تو وہ پرندہ ہو جاتا میرے حکم سے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو روکے رکھا تم سے۔ جب تم ان کے پاس کھلے دلائل لائے تو کافروں نے ان میں سے کہا یہ تو بس صاف صاف جادو ہے۔﴾

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ اور احسانات کے یہ بھی فرمائیں گے کہ میں نے ان کو تم سے روکے رکھا۔ یعنی دست درازی اور ہاتھوں کو روکنا تو درکنار ہم نے ان کو آپ تک پہنچنے بھی نہ دیا۔ اس میں کمال حفاظت کی نعمت کا ذکر ہے اور اسی صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور احسان ہے۔ ورنہ جس طرح مرزا قادیانی نے بیان کیا۔ وہ ایک مذاق ہی ہے۔

یہاں مرزائیوں نے اعتراض کیا ہے کہ وعدۂ عصمت کے بعد رسول اللہ ﷺ کو جنگ احد میں تکلیف پہنچی۔[2538] پہلے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عصمت اور بچانا اور چیز ہے اور کف بمعنی روکے رکھنا اور چیز ہے۔

پھر یہ آیت کریمہ سورۂ مائدہ کی ہے جو ۵ھ اور ۷ھ کے درمیان نازل ہوئی۔ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی تفسیر (بیان القرآن مطبوعہ ۱۳۴۰ھ ص۵۸۸) میں اس بات کا اقرار کیا ہے اور خاص کر یہ آیت کریمہ ''واللّٰه یعصمك من الناس'' دوران سفر ذات الرقاع غزوۂ انمار میں نازل ہوئی تھی۔ جو ۵ھ میں واقع ہوا۔ یہ بات مرزائیوں کے مسلمہ مجدد صدی نہم امام سیوطیؒ نے (تفسیر اتقان جز واوّل ص۳۲) میں لکھی ہے۔ پس (نزول المسیح ص۱۵۱، خزائن ج۱۸ ص۵۲۹) میں مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ ''وعدہ عصمت کے بعد حضور کو جنگ احد میں تکلیف پہنچی تھی۔'' بالکل جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اب مجددین کی رائے ملاحظہ ہوں۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات میں صفائی سے یہ بیان کیا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تم سے روکے رکھا۔ جب کہ مرزا جی کے ہاں تو خدا تعالیٰ نے ان یہود کو اس طرح روکے رکھا کہ وہ پکڑ کر لے گئے۔ منہ پر تھوکا، طمانچے مارے۔ مذاق اڑایا۔ سولی پر چڑھایا اعضاء میں میخیں ٹھونکیں۔ وہ چیختا رہا کہ اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر یہودیوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اتار دیا۔ خفیہ علاج ہوا۔ مرہم رکھتے رہے آخر اچھا ہو کر وہ وہاں سے بھاگے اور پہاڑوں، دریاؤں، بیابانوں کو طے کرتے ہوئے سرحد پنجاب پہنچے۔ پھر کسی طرح کشمیر پہنچ گئے اور سری نگر میں (توبہ کرکے) خاموش زندگی گزادی اور وہیں مر گئے۔ مرزائیوں کے ہاں یہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب تدبیر تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہود کو عیسیٰ علیہ السلام تک نہیں پہنچنے دیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

کف کا معنی

کف کا معنی عربی میں روکے رکھنے کے ہیں قرآن پاک میں ہے۔

[2539] ''یکفوا ایدیھم (نساء:۹۱)''

''فکف ایدیھم عنکم (نساء:۱۱)''

''کفوا ایدیھم (نساء:۷۷)''

''وکف ایدی الناس عنکم (فتح:۲۰)''

''الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم (فتح:۲٤)''

ان تمام مقامات میں قرآن پاک نے اسی کف کو روکے رکھنے کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

قرآن پاک کا اعجاز

چونکہ ان جگہوں میں ایک دوسرے کا سامنا ہوا یا مقابلہ کی شکل بنی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایک کے ہاتھ دوسرے تک پہنچنے سے روکے رکھے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں یہود اور پولیس سے مقابلے اور آمنے سامنے ہونے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ اس لئے ایدی نہیں فرمایا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو آپ سے روکے رکھا۔ نہ تو وہ آپ تک پہنچنے پائے اور نہ ہی مقابلے کی صورت پیدا ہوئی۔ ایک صورت اعجاز کی یہ بھی ہے۔ اب آپ مجددین کی رائے ملاحظہ فرمائیں:

۱...... مجدد صدی نہم امام جلال الدین سیوطیؒ تفسیر جلالین زیر بحث آیت میں فرماتے ہیں۔

''وکھلاً یفید نزولہ قبل الساعۃ لانہ، رفع قبل الکھولۃ کما سبق فی (آل

عمران) ’’﴿وکہلاً سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے اس لئے کہ وہ کہولت سے پہلے ہی اٹھا لئے گئے تھے۔﴾

۲...... مجدد صدی ششم امام فخر الدین رازیؒ (تفسیر کبیر ج۸ ج۴ ص۵۵) میں فرماتے ہیں:[2540]
’’نقل ان عمر عیسیٰ علیہ السلام الیٰ ان رفع کان ثلاثاً وثلاثین سنة وستة اشهر وعلیٰ هذا التقدیر فهو مابلغ الکهولة والجواب من وجهین...... والثانی قول الحسین بن الفضل ان المراد بقوله وکهلاً ان یکون کهلا بعد ان ینزل من السماء فی آخر الزمان ویکلم الناس ویقتل الدجال قال الحسین بن الفضل وفی هذه الایة نص علیٰ انه علیه السلام سینزل الی الارض ‘‘﴿نقل ہے جب عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے ان کی عمر ساڑھے تینتیس برس تھی۔ (گویا انہوں نے ادھیڑ عمر میں لوگوں سے باتیں نہیں کیں) حضرت حسین بن الفضل فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نزول کے بعد کہولت کے زمانہ میں وہ باتیں کریں گے۔ ہزارہا سال کے بعد بوڑھا نہ ہونا پھر ادھیڑ ہوکر باتیں کرنا یہ وہ نعمت ہے جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جتائیں گے۔ حضرت حسین بن فضل فرماتے ہیں کہ آیت میں تصریح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عنقریب زمین پر اتریں گے۔﴾

باقی دوسرا احسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پنگھوڑے میں باتیں کرنا یہ کیا مشکل ہے۔ جب جبرائیل علیہ السلام کے پاؤں کے نیچے کی مٹی سے سامری کا بچھڑا جو دھات سے بنا تھا بول اٹھا، تو جو بزرگ پیدا ہی جبرائیل علیہ السلام کی پھونک سے ہوئے تھے۔ ان کا بچپن میں باتیں کرنا کیوں تعجب خیز ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو لکھا ہے کہ ’’میرے اس لڑکے نے دوبارہ ماں کے پیٹ میں باتیں کیں۔‘‘ خدا جانے کہاں کان رکھ کر یہ باتیں سنی گئیں؟ بہرحال یہ اس سے زیادہ مشکل ہے۔

آیت نمبر۷: ’’واذ قال الله یا عیسی ابن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من دون الله قال سبحنك ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق، ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم مافی نفسك انك انت علام الغیوب ما قلت لهم الا ما[2541] امرتنی به ان اعبدو الله ربی وربکم، وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علیٰ کل شئ شهید ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم (مائدہ:۱۱۵تا۱۱۸)‘‘﴿اور جب کہیں گے اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا تعالیٰ کے سوا معبود

بنالو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے اللہ آپ برتر (اور شرک سے) پاک ہیں۔ یہ میرے لئے کیسے ممکن ہے کہ وہ بات کہوں جس کا کسی طرح مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے کہا تھا تو آپ اس کو جانتے ہیں۔ آپ میرے دل کی بات جانتے ہیں۔ میں آپ کی بات نہیں جانتا۔ آپ بے شک غیب کی باتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں نے ان کو وہی بات کہی ہے جس کا آپ نے حکم دیا کہ میرے اور اپنے مالک کی عبادت کرو اور میں ان کا نگہبان (یا گواہ) تھا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب آپ نے مجھے اٹھالیا۔ آپ خود ہی نگہبان (یا گواہ) تھے اور آپ ہر بات کے گواہ (اور واقف) ہیں اگر آپ ان کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں۔ (آپ کو حق حاصل ہے) اور اگر آپ ان کو بخشش دیں تو آپ (پوری طرح) غالب اور حکمتوں والے ہیں (سب کچھ) کر سکتے ہیں۔﴾

یہاں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کا ذکر فرماتے ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتے نہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ ملزم ہیں۔ بلکہ اہل کتاب کو ذلیل ورسوا اور لاجواب کرنے کے لئے پوچھا جائے گا۔ کیونکہ عیسائی ان کو خدا اسی لئے بناتے تھے کہ [2542] ان کا خیال تھا یا جان بوجھ کر جھوٹ گھڑ لیا تھا کہ یہ تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہی کچھ کہیں گے جو ایک پیغمبر کی شایان شان ہے۔ آخر میں فرمائیں گے جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران تھا۔ مگر جب آپ نے مجھے اٹھالیا پھر آپ خود ہی نگران اور گواہ تھے۔ مرزاجی نے یہاں بھی ”توفیتنی“ کا معنی غلط کیا ہے کہ ”جب آپ نے مجھے وفات دی۔“ مگر صریحاً غلط ہے کیونکہ مرزاجی تو ستاسی سال واقعہ صلیب کے بعد سری نگر میں ان کو مارتے ہیں اور اس وقت تک بقول ان کے وہ زندہ تھے اور عیسائی ان سے پہلے ہی بگڑ چکے تھے۔

چنانچہ (چشمہ معرفت ص۲۵۴، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶) پر لکھتے ہیں: ”انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ خدا کی جگہ عاجز انسان کی پرستش نے لے لی۔“

اس طرح بقول مرزاجی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے اسی نوے سال پہلے عیسائی بگڑ چکے تھے تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرنے سے پہلے میں گواہ تھا۔ وہ تو دروں، پہاڑوں، دریاؤں اور بیابانوں میں پریشان پھرتے پھراتے سری نگر پہنچے جب کہ اس زمانہ میں وہاں بغیر لشکر کے پہنچنا اور اپنی قوم کے حالات سے واقف ہونا مشکل تھا۔ نیز آیت کریمہ سے مرزائی ترجمہ کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علیحدگی ان لوگوں سے موت کے ذریعے ہوئی تھی۔ حالانکہ بقول مرزاجی علیحدگی عرصہ دراز پہلے ہوئی اور موت بعد میں۔

اب آپ آیت کریمہ کا اعجاز ملاحظہ کریں کہ ”مادمت فیھم“ فرمایا ہے۔ ”مادمت

حیا ’’نہیں فرمایا کہ جب تک میں زندہ رہا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ جب تک میں ان میں رہا۔ مطلب صاف ہے کہ جب آپ آسمان کی طرف لے جائے گئے تو آپ کی ذمہ داری یا نگرانی کیسے باقی رہی؟

[2543] مرزاجی لوگوں کو احمق بنانے کے لئے کہتے ہیں کہ جب ان کو دوبارہ آنا ہے تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مجھے کوئی علم نہیں۔

۱...... حالانکہ قرآن پاک میں ایسا نہیں ہے اور اگر یہی مطلب ہو تو سارے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مرزاجی کا کیا خیال ہے جب ان سے قیامت میں پوچھا جائے گا۔ ’’ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا‘‘ ﴿تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ عرض کریں گے ہمیں کوئی علم نہیں۔﴾

مرزاجی! جو جواب یہاں دیں وہی جواب ہمارا بھی سمجھ لیں۔

۲...... دوسرے مرزاجی خود تسلیم کرتے ہیں کہ آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی امت کی بے راہ روی کا علم ہوا تو انہوں نے زمین پر اپنا مثیل اور صفاتی رنگ میں اپنا بروز چاہا۔ جب مرزاجی کو بروزی مسیح بننے کی ضرورت ہوئی تو یہاں تک مان لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں ان کی امت کی برائیوں کا علم ہوا اور جب مسلمانوں کو دھوکا دینا ہو تو یوں گویا ہوتے ہیں کہ لاعلمی ظاہر کریں گے؟ حالانکہ آنے سے پہلے ہی ان کو اللہ تعالیٰ نے سب باتوں کا علم دے دیا ہوتا ہے اور غیاب کے زمانہ کی کوئی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی نہ وہ نگران ہوتے ہیں۔ باقی انہوں نے علم سے انکار نہیں کیا ہے۔

’’کنت انت الرقیب علیھم ‘‘میں شہید کے مقابلہ میں رقیب استعمال کر کے صاف بتادیا کہ یہاں علم کا سوال ہی نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے ان غلط باتوں کا نہیں کہا اور جب تک میں ان میں رہا میں نگران تھا۔ میرے اٹھائے جانے کے بعد آپ خود ہی نگران تھے۔

[2544] آیت نمبر۸: ’’وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ھذا صراط مستقیم (الزخرف:٦١)‘‘ ﴿اور یقیناً وہ (عیسیٰ علیہ السلام) یقینی نشانی ہیں قیامت کی، سو شک نہ کرو اس میں، اور میری تابعداری کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔﴾

اس آیت میں صاف صاف بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دوبارہ تشریف لانا قیامت کی دلیل ہے۔ جس کا ذکر ہم عنقریب کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

۱...... قرآن پاک کی آیات کی تصریحات کے بعد اس میں کیا شک رہ سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔

۲...... احادیث بھی آگے چل کر آپ پڑھیں گے۔لیکن یہاں خاص مناسبت کی وجہ سے ایک اور روایت درج کرتے ہیں۔حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ’’جس رات حضورﷺ کو معراج ہوئی اس رات سرور عالمﷺ کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔قیامت کا تذکرہ چلا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے علم سے انکار کر دیا۔اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی انکار کر دیا۔جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمبر آیا انہوں نے فرمایا کہ وقوع قیامت کا علم تو سوائے خدا کے کسی کو نہیں اور جو عہد میرے ساتھ ہے وہ اتنا ہے کہ قرب قیامت میں دجال خارج ہوگا۔میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں گا۔‘‘ (ابن ماجہ،مسند احمد،حاکم،ابن جریر اور بیہقی بحوالہ درمنثور)

۳...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے درمنثور میں روایت ہے کہ وہ علم للساعۃ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے تشریف لانا مراد لیتے ہیں۔

۴...... امام حافظ (ابن کثیرؒ ج۷ص۴۰۶) نے اپنی تفسیر میں اور امام فخرالدین رازیؒ مجدد صدی ششم نے (تفسیر کبیر جلد نمبر۱۴ جز۷۱ص۲۲۲) میں اس آیت کریمہ کے تحت انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی اوران کے نزول کو قرب قیامت کی نشانی قرار دیا۔[2545]

تصدیق از انجیل

انجیل متی باب نمبر۲۴،انجیل مرقس باب نمبر۱۳اور انجیل لوقا میں ہے کہ:’’میرے نام سے بہتیرے آئیں گے یقین نہ کرنا۔یسوع سے پوچھا گیا کہ دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے اور یہ باتیں کب ہوں گی۔جب کہ وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔اس نے کہا جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح تم کو گمراہ نہ کریں کسی کی بات نہ ماننا،جیسے بجلی کوند کر پورب سے پچھّم کو جاتی ہے۔اسی طرح ابن مریم آئے گا قدرت اور جلال کے ساتھ۔‘‘

اس سے یہ نتائج برآمد ہوئے۔

۱...... وہ اپنے تمام مثیلوں سے بچنے کی ہدایت کر رہے ہیں۔
۲...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا قیامت کی نشانی ہے۔
۳...... حضرت مسیح علیہ السلام اچانک (آسمان) سے آئیں گے۔
۴...... وہ بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آئیں گے۔

یہی مضمون قرآن وحدیث میں بھی موجود ہے......مرزائیوں کو چاہئے کہ اس پر ایمان لاکر مسلمان ہو جائیں۔

آیت نمبر۹: ''ویکلم الناس فی المھد و کھلا (آل عمران:٤٦)''
یہ دراصل وہی پہلی آیت ہے، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہاں اس طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر زمانہ ''کہولت'' (ادھیڑ عمر) میں باتیں کرنے کا ذکر فرماتے ہیں۔ پھر قیامت کے دن اپنے احسانات میں بھی زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کا ارشاد ہوتا ہے۔

[2546] حالانکہ بڑی عمر میں باتیں کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں ہے کہ ان پر احسان جتایا جائے۔ یہ تو سب انسانوں کو حاصل ہے۔ بات یہی ہے کہ چونکہ بڑی عمر میں باتیں کرنے کا موقع نہیں ملا۔ کیونکہ وہ آسمان پر اٹھالئے گئے تھے۔ اس لئے جب دوبارہ آئیں گے تو وہ زمانہ کہولت میں لوگوں سے باتیں کریں گے۔ یہ خاص اور معجزانہ انداز کی باتیں ہوں گے۔

مرزاجی کی تصدیق

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ آئیں گے تو چونکہ پہلے ان کی شادی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے وہ شادی بھی کریں گے۔ اس ضمن میں مرزاجی لکھتے ہیں:
''شادی تو ہر شخص کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

اس مقام پر مرزاجی نے محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کے بارہ میں سرور عالم ﷺ کو بھی ملوث کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اگر حضور ﷺ نے تیرہ سو برس پہلے فرمایا تھا کہ محمدی بیگم سے مرزاجی کی شادی ہوگی اور اس ارشاد کا معنی وفات شریف تک آپ ﷺ پر نہ کھلا تو آپ ﷺ پیغمبر کیسے ہوئے۔ العیاذ باللہ!

اس طرح جو کہتے ہیں ادھیڑ عمر میں باتیں کرنا کون سا کمال ہے کہ پیدائش کے ذکر میں بھی اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہیں اور قیامت میں بھی احسان جتلائیں گے۔ معلوم ہوا کہ یہ کہولت معجزانہ کہولت ہے جو ہزارہا سال گزرنے کے بعد کی ہے۔

[2547] انجیل کا فیصلہ

قرآن کریم کے فیصلے کے ساتھ انجیل کا فیصلہ بھی ملاحظہ کریں۔
انجیل برنباس جس کو مرزاجی نے اپنی کتاب (سرمہ چشم آریہ ص۲۴۰، خزائن ج۲ ص۲۸۸) میں نہایت معتبر قرار دیا ہے کے فصل نمبر۲۱۴ تا ۲۱۷۔ اسی طرح فصل ص۲۲۲ تا ۲۳۲ میں حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے حواری برنباس نے تفصیل سے لکھا ہے کہ جب یہود نے حضرت یسوع مسیح کو پکڑ کر سولی کے ذریعے قتل کرنا چاہا اور جاسوسی کا کام یہودا اسخر یوطی سے لیا تو اللہ نے یہودا کی شکل وصورت اور آواز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح بنا ڈالی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتے کے ذریعے چھت کے روزن سے آسمان پر (زندہ جسم سمیت) اٹھا لیا۔ یہودا ہر چند چیخا چلایا مگر سب نے اس کو مسیح ابن مریم ہی سمجھا اور بڑی ذلت سے لے جا کر اس کو سولی پر چڑھایا۔ میخیں ٹھونکیں اور قتل کے بعد لاش کو اتار دیا۔ برنباس کہتا ہے کہ میں اور حضرت یسوع مسیح کی ماں سب یہودا کو اس کی آواز اور صورت وشکل کی وجہ سے مسیح ہی سمجھ رہے تھے۔ اس وقت ہم سولی کے قریب تک گئے وہ تکلیف اور غم بیان سے باہر ہے۔ بعد میں اصل حقیقت کھلی۔ مگر یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے ان کو قتل کر ڈالا۔ حواری بھاگ گئے تھے اور کوئی موجود نہ تھا۔ بعض عیسائیوں نے تین دن کے بعد آسمان پر زندہ کر کے اٹھانے کا عقیدہ گھڑا حق چھپ گیا اور باطل نے اس کو دبا لیا۔ انجیل برنباس کا یہ بیان قرآن پاک کے بالکل مطابق ہے۔

عقل ودانش کا تقاضا

جب قرآن پاک اصلاح کے لئے نازل ہوا ہے اور اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کے غلط عقیدوں کی تردید کر دی ہے تو پھر جب عیسائیوں کی اکثریت ان کے آسمان پر [2548] زندہ ہونے کا عقیدہ رکھتی تھی تو قرآن پاک نے ''رافعك'' اور ''بل رفعه الله اليه'' فرما کر کیوں ان کے غلط عقیدے پر مہر تصدیق ثبت کی؟ قرآن کریم نے تو اس کو اس طرح صاف وصریح بیان کیا کہ تمام صحابہؓ اور تیرہ سو سال کے مجددین ومحدثین نے یہی سمجھا کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں۔ اگر واقعی وہ زندہ جسم سمیت آسمان پر نہ اٹھائے گئے ہوتے تو پہلے تو قرآن پاک واضح طور سے ان کی تردید کرتا۔ ورنہ ایسے الفاظ تو قطعاً استعمال نہ کرتا کہ جس سے ان کی تائید ہوسکتی۔

سرور عالم ﷺ کی تفسیر

قرآن کے معانی حضور ﷺ سے بڑھ کر کون سمجھ سکتا ہے۔ اب ہم آپ کو حضور ﷺ کے بیان کردہ معانی بتاتے ہیں۔

حدیث نمبر۱: ''عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتىٰ لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا

وما فیها ثم یقول ابوھریرۃؓ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتب الا لیؤمننّ بہ قبل موتہ (بخاری ج۱ ص۴۹۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، مسلم ج۱ ص۷۸، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق ضرور آئیں گے تم میں ابن مریم حاکم وعادل ہوکر، پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھادیں گے۔ ان کے زمانہ میں مال اس قدر رہوگا کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔ اگر تم چاہو تو (قرآن کی یہ آیت) پڑھو ’’وان من اھل الکتاب الا لیؤمننّ بہ قبل موتہ‘‘﴾

[2549] اس ارشاد میں سرور عالم ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے اور مرزاجی کے کہنے کے مطابق قسم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کلام میں کوئی تاویل یا استثناء نہیں ہے۔ ورنہ قسم بے فائدہ ہوجاتا ہے۔ پس یقینی ثابت ہوگیا کہ:

۱…… کہ نازل ہونے والے مریم کے بیٹے ہیں۔ (نہ کہ چراغ بی بی کے)

۲…… وہ حاکم اور فیصلے کرنے والے ہوں گے۔ (مرزاجی تو انگریزی عدالتوں میں دھکے کھاتے رہے)

۳…… وہ عادل ہوں گے۔ (مرزاجی نے تو محمدی بیگم کے غصہ میں خود اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اور اپنے ایک لڑکے کو عاق اور وراثت سے محروم کر دیا تھا اور دوسرے سے بیوی طلاق کروائی تھی)

۴…… وہ صلیب توڑیں گے۔ (مرزاجی نے نہ تو صلیب توڑا اور نہ ہی صلیب پرستی میں کمی آئی)

۵…… وہ خنزیر کو قتل کریں گے۔ (تاکہ لوگوں کو اس سے نفرت ہوجائے)

۶…… جزیہ موقوف کریں گے۔ (ساری دنیا مسلمان ہوجائے گی پھر جزیہ کس سے لیں گے)

۷…… اس قدر مال دیں گے کہ کوئی قبول کرنے والے نہ ہوگا۔ (مرزاجی تو کبھی کتابوں، مہمانوں اور کبھی منارۃ المسیح کے لئے چندے کی اپیلیں کرتے کرتے تھک گئے تھے)

۸…… اس وقت ایک سجدہ دنیا بھر سے بہتر ہوگا۔ (مرزاجی کے آنے کے بعد تو نمازوں اور سجدوں میں نمایاں کمی آگئی۔ پھر جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھلو) [2550] ’’وان من اھل الکتاب الا لیؤمننّ بہ قبل موتہ‘‘ ﴿اور کوئی اہل کتاب نہیں رہے گا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لائے گا۔﴾

آنے والے کو قرآن کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار دیتے اور ان کی زندگی کا اعلان کرتے ہیں۔ باقی ہزاروں کی تعداد میں صحابہؓ موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی تردید نہیں کی اور حدیث ہے بھی بخاری اور مسلم شریف کی۔ ان الفاظ نے تو آیت کا معنی متعین کر کے معاملہ ہی صاف کر دیا۔

بڑی بات

یہ ہے کہ حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے قسم کھائی ہے اور مرزا جی کے مسلّم اصول کے تحت اس میں کوئی تاویل واستثناء نہیں ہوسکتی۔ ورنہ قسم میں فائدہ ہی کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ اس حدیث شریف سے مریم علیہا السلام کے بیٹے کا نزول مراد ہے یا چراغ بی بی کے بیٹے کا اور حدیث میں بیان کی گئیں باقی باتیں بھی مرزا غلام احمد قادیانی پر منطبق ہوتی ہیں؟

حدیث نمبر۲: ''عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ قال الانبیاء اخوۃ لعلّات امھاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران رأسہ یقطرو ان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس الی الاسلام فتھلك فی زمانھا کلھا الا الاسلام وترتع الا سود مع الا بل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم وتلعب الصبیان بالحیات فلا تضرھم فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون (رواہ ابوداؤد ج۲ ص۱۳۵، مسند احمد ج۲ ص۴۰۶) '' ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام پدری بھائی ہیں۔ ان کی مائیں جدا جدا ہیں اور دین ایک ہے اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں۔ اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ نازل ہوگا۔ بس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو وہ درمیانہ قامت، سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ، زرد رنگ کے کپڑے لئے ہوئے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ گو سر پر پانی نہ ڈالا ہو وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ ترک کر دے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اس کے زمانے میں سارے مذاہب ہلاک ہو جائیں گے سوائے اسلام کے، اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ پس عیسیٰ ابن مریم

چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ﴾ (ہم نے اس روایت کو مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب (حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص۱۹۲) سے انہی کے ترجمہ کے ساتھ نقل کیا ہے)

اس حدیث کی صحت تو فریقین کے ہاں مسلم ہے۔ اس میں حضورﷺ کا ارشاد صاف وصریح ہے کہ میں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

مرزائی خیانت

''لم یکن بینی و بینہ'' کا معنی مرزا محمود نے یہ کیا کہ اس کے اور میرے درمیان نبی نہیں۔ حالانکہ لفظ لم یکن کا معنی ہے کوئی نبی نہیں ہوا۔ یہ ماضی کا بیان ہے جس کو خلیفہ محمود [2552] نے چھپایا۔ پھر آپﷺ نے فرمایا کہ وہی عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو معلوم ہوا کہ انہی کا رفع ہوا ہے اور وہ زندہ آسمان میں موجود ہیں۔ کیونکہ بقول مرزاجی ''نزول فرع ہے صعود کی۔'' ملاحظہ ہو (انجام آتھم ص۱۶۸، خزائن ج۱۱ ص۱۶۸) اس حدیث پاک نے بھی مرزائی تاویلات کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔

دوسری خیانت

مرزا محمود صاحب نے دوسری خیانت یہ کی کہ ابوداؤد شریف میں مذکور حدیث کے الفاظ ''ویقاتل الناس علی الاسلام'' کو سرے سے کھا گئے۔ کیونکہ مرزاجی نے مقاتلہ نہ کبھی کیا نہ اس کے حق میں تھے۔ وہ تو صرف انگریزوں کے لئے دعائیں کرنا جانتے تھے۔

حدیث نمبر۳: ''عن عبداللہ بن عمرو ابن العاصؓ قال قال رسول اللہﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبرو احد بین ابی بکر وعمر'' ﴿حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے۔ یہاں شادی کریں گے۔ ان کی اولاد بھی ہوگی اور زمین میں ۴۵ سال رہ کر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ گنبد خضریٰ میں دفن ہوں گے۔﴾

(رواہ ابن جوزی فی الوفا باحوال المصطفیٰ، مشکوٰۃ ص۴۸۰، باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

اس روایت کو مرزا قادیانی نے نقل کر کے ''فیتزوج ویولد لہ'' کے حصہ سے محمدی بیگم

کے اپنے نکاح میں آنے کی خوشخبری پر محمول کیا ہے اور ''یدفن معی فی قبری '' سے اپنا فنافی الرسول ہونا ثابت کیا ہے۔ بہر حال حدیث کو صحیح تسلیم کر گیا ہے۔

یہ حدیث امام ابن جوزیؒ نے نقل فرمائی ہے جو مرزائیوں کے مسلم مجدد صدی ششم ہیں۔ گویا صحت حدیث سے انکار ہی نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ:

۱...... [2553] حدیث میں ''الـــــی الارض '' کے لفظ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ زمین پر پہلے سے (یعنی اس وقت) نہیں ہیں۔

۲...... چونکہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہ کی تھی۔ اس لئے اب ان کی شادی کرنے کا ذکر بھی کر دیا۔

۳...... اور یہ تصریح بھی فرمادی گئی کہ قیامت کے دن حضور ﷺ ایک ہی مقبرے سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان بمعہ عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔

مرزائی وہم

یہاں مرزائی یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کی قبر میں کیسے دفن ہوں گے۔ مگر مرزا جی نے خود (نزول المسیح ص ۴۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۵) پر لکھا ہے کہ ''ان (یعنی حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ) کو یہ مرتبہ ملا کہ آنحضرت ﷺ سے ایسے ملحق دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔'' یہی مطلب مرقاۃ میں مرزائیوں کے مسلم مجدد حضرت ملا علی قاریؒ نے بیان فرمایا ہے۔

۴...... اس کے ساتھ وہ روایت بھی ملا دیجئے کہ حضرت عائشہؓ نے حضور کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ میں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہاں تو جگہ نہیں ہے۔ صرف ایک قبر کی جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔ ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ اس روایت نے بھی مرزائیوں کی تمام تاویلی خرافات کو ختم کر کے رکھ دیا۔

حدیث نمبر۴: ''ان روح اللّٰہ عیسیٰ نازل فیکم فاذا رأیتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون (رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃؓ فی المستدرک ص ۴۹۰)''

[2554] یہ حدیث مرزائیوں کے امام اور مجدد صدی چہارم نے روایت کی ہے۔ اس لئے اس کی صحت میں تو شک ہو ہی نہیں سکتا۔ اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے قرآنی لقب ''یعنی روح اللہ'' سے یاد فرمایا۔ تمام باتوں کا ذکر کر کے فرمایا جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔

حدیث نمبر۵: ’’عن ابی هریرةؓ انه قال قال رسول اللهﷺ کیف انتم اذنزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم (کتاب الاسماء والصفات البیهقی ص۴۲۴)‘‘ ﴿حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالمﷺ نے فرمایا اس وقت (مارے خوشی کے) تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (نماز کا) تمہیں میں سے ہوگا۔﴾ روایات میں آتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نماز پڑھانے کے لئے تیار ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے۔ وہ ان سے نماز پڑھانے کا کہیں گے وہ انکار کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ اس نماز کی اقامت آپ کے لئے کی گئی ہے۔ (آپ ہی پڑھائیں گے)

اور بعض روایات میں ہے کہ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے۔ بہرحال وہ نماز خود حضرت مہدی علیہ السلام ہی پڑھائیں گے۔ اس حدیث میں من السماء کا صاف لفظ موجود ہے اور اس کو مرزائیوں کے مسلم مجدد صدی چہارم امام بیہقیؒ نے روایت کیا ہے۔ اس لئے اور زیادہ معتبر ہے۔

[2555] **حدیث نمبر۶:** ’’عن ابن عباسؓ (فی حدیث طویل) قال رسول اللهﷺ فعند ذالك ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء علی جبل افیق اماماً هادیاً حکماً عادلاً (کنزالعمال ج۱۲ ص۶۱۹، حدیث نمبر۳۹۷۲۶)‘‘

۱...... اس حدیث میں سرور عالمﷺ نے من السماء کا لفظ اضافہ کرکے مرزا قادیانی کا منہ بند کردیا ہے۔

۲...... اس میں اخی (میرا بھائی) فرماکر عیسیٰ علیہ السلام جو پیغمبر ہیں۔ وہی میرے بھائی ہیں۔ (کوئی چراغ بی بی کا بیٹا حضورﷺ کا مصنوعی بھائی نہیں ہے)

اس حدیث کو مرزاجی نے (حمامۃ البشریٰ ص۱۸، خزائن ج۷ص۱۹۷) میں نقل کیا۔ مگر خیانت کرکے ’’من السماء‘‘ کا لفظ کھا گیا۔

حدیث نمبر۷: ’’عن عبدالله بن عمروؓ (فی حدیث طویل) قال قال رسول اللهﷺ فیبعث الله عیسیٰ ابن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه (رواه مسلم بحواله مشکوٰة باب لا تقوم الساعة ص۴۸۱)‘‘

سرور عالمﷺ نے جیسے کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے معراج کے ذکر میں آسمان پر حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کے ذکر میں فرمایا کہ: ’’فاذا اقرب من رأیت به شبیهاً عروة بن مسعود (مشکوٰة ص۵۰۸، باب بدالخلق) ‘‘ ﴿حضرت عیسیٰ کی مشابہت زیادہ تر عروۃ بن مسعودؓ سے تھی۔﴾

اب آپ خود ہی فرمائیں جس عروۃ بن مسعودؓ کے مشابہ ہستی کو آسمان میں دیکھا۔ حدیث نمبر۷ میں انہی کے نزول کا ذکر فرماتے اور پھر حضرت عروہ بن مسعودؓ سے تشبیہ [2556] دے کر ارشاد کرتے ہیں کہ یہ دجال کا پیچھا کر کے اس کو ہلاک کریں گے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے خردماغ انسانوں کو بھی بتادیا کہ نازل ہونے والے وہی عیسیٰ ابن مریم ہیں جو حضرت عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہیں۔ جن کو آسمان میں دیکھا تھا۔

حدیث نمبر۸: ’’عن نواس بن سمعانؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فبینما هو كذالك اذبعث اللّٰه المسيح ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهروزتين واضعاً كفيه علىٰ اجنحة ملكين اذاطأطأ رأسه قطرو اذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلايحل لكا فريجد ريح نفسه الامات و نفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله (مسلم ج۲ ص۴۰۱)‘‘

مرزا نے (ازالۃ الاوہام ص۲۰۲ تا ۲۰۶، خزائن ج۳ ص۱۹۹ تا ۲۰۱) پر یہ حدیث نقل کی ہے۔ مسلم شریف کی اس حدیث نے بھی مرزا غلام احمد کی نیند حرام کر رکھی۔ کبھی کہتا ہے یہ خواب یا کشف تھا۔ حالانکہ اس طویل حدیث کے الفاظ میں ہے۔ ’’ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجة لكم ‘‘ اگر وہ خروج کرلے جب کہ میں تم میں ہوں تو میں اس سے جھگڑلوں گا۔ کوئی بھی عقل منداس کو خواب یا کشف نہیں کہہ سکتا۔ کبھی کہتا ہے امام بخاریؒ نے اس کو ضعیف سمجھ کر روایت نہیں کیا۔ حالانکہ امام بخاریؒ کا کسی حدیث کو نقل نہ کرنا ضعف کی دلیل نہیں۔ ورنہ حدیث مجدد، کسوف وخسوف کی حدیث ان لمہدینا آیتین اور حدیث ابن ماجہ لا مہدی الا عیسیٰ بخاری میں نہیں ہیں۔ جن پر مرزا نے اپنی (فرضی) مسیحیت کی (فرضی) بنیاد رکھی ہے۔ اس حدیث اور تمام احادیث نزول مسیح سے مراد نزول من السماء ہے۔ خود اسی حدیث کو نواس بن سمعان کے بارے میں (ازالۃ الاوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲) پر لکھا ہے:

’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود [2557] ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘ (جادووہ جوسر پر چڑھ کر بولے)

حدیث نمبر۹: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیشنّینھما (رواہ مسلم فی صحیحہ ج۱ ص۴۰۸) ''﴿مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔﴾''ابن مریم فج روحاء''میں حج کے لئے لبیک کہیں گے یا عمرے کے لئے یا دونوں کی نیت کر کے۔

اس حدیث میں بھی سرور عالم ﷺ نے قسم کھائی ہے۔اس لئے تمام الفاظ حدیث کو ظاہر پر ہی محمول کرنا ہوگا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود حج کریں گے۔(کوئی اور ان کی طرف سے نہیں کرے گا)اور فج روحاء سے مراد وہی روحاء کی گھاٹی ہوگی۔نزول سے مراد نیچے اترنا ہی ہوگا۔

حدیث نمبر۱۰: حضرت ربیع سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ نصاریٰ حضور ﷺ کے پاس آئے اور جھگڑنے لگے عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں''وقالوا له من ابوه وقالوا علی الله الکذب والبهتان فقال لهم النبی ﷺ الستم تعلمون انه لا یکون ولد الا وهو یشبهه اباه قالوا بلیٰ قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یأتی علیه الفناء فقالوا بلیٰ (درمنثور ج۲ ص۳) ''ربیع کہتے ہیں کہ نجران کے عیسائی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے [2558] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کون ہے۔(مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹے میں باپ کی مشابہت ہوتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا رب زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام پر یقیناً موت آئے گی تو انہوں نے کہا کیوں نہیں۔اگر عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے تھے تو یہاں پر بہت آسان تھا کہ آپ ﷺ الوہیت مسیح کے ابطال کے لئے فرمادیتے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو مر گئے وہ کیسے خدا ہوسکتے ہیں۔یہ بات ابطال الوہیت اور ابنیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا یوں ہی فرمادیتے کہ تمہارے خیال میں تو وہ مر گئے ہیں تو پھر خدا یا خدا کے بیٹے کس طرح ہوسکتے ہیں۔پھر بھی بہترین دلیل تھی۔مگر ممکن تھا کہ کوئی مرزائی چودھویں صدی میں اپنی کورچشمی سے اس سے موت مسیح ثابت کردیتا۔سرور عالم ﷺ نے نہایت صفائی سے حق اور صرف حق فرمایا کہ خداتعالیٰ حی ہیں جو کبھی نہیں مرتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آئے گی۔یعنی بجائے ماضی کے مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا۔اگر عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے ہوتے تو یقیناً اس بحث میں یہی بہتر تھا کہ ان ''عیسیٰ قداتیٰ علیه الفناء''فرمادیتے۔

حدیث نمبر۱۱: ’’عن الحسنؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لـلیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ (درمنثور جلد دوم ص۳۶)‘‘

یہ راوی حضرت حسن بصریؒ ہیں جو سرتاج اولیاء ہیں اور جو تابعی ہوکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گویا یقیناً انہوں نے حدیث کسی صحابی سے حاصل فرمائی۔ یوں بھی مرسل حدیث کو جو کسی صحابیؓ کے توسط کے بغیر حضور ﷺ کی طرف منسوب ہوگئی۔ حضرت ملاعلی قاریؒ نے فرمایا کہ حجت ہے (شرح نخبہ) حضرت ملاعلی قاریؒ صدی دہم کے مسلم مجدد تھے۔ ان کا قول کون رد[2559] کرسکتا ہے۔ بہرحال اس حدیث نے تصریح کردی کہ ’’ان عیسیٰ لم یمت‘‘ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ لوٹ کر دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

لفظ لم یمت بھی ہے اور راجع بھی۔

حدیث نمبر۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں روایت ہے کہ: ’’لما کانت لیلۃ اسری برسول اللّٰہ ﷺ لقی ابراھیم علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام فتذاکرو الساعۃ فبدؤا ابا ابراھیم فسئلوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سألوا موسیٰ فلم یکن عندہ علم فرد الحدیث الیٰ عیسی بن مریم فقال قد عھد الیٰ فیما دون اوجبتھا فاما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللّٰہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ (ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم ص۲۹۹)‘‘

﴿حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی فرماتے ہیں کہ معراج کی رات رسول کریم ﷺ نے ملاقات کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے۔ پس انہوں نے قیامت کا ذکر چھیڑا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی جواب دیا۔ آخرالامر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے ساتھ قرب قیامت کا ایک وعدہ کیا گیا تھا۔ اس کا ٹھیک وقت سوائے خداعزوجل کسی کو معلوم نہیں۔ پس انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔ (آخر تک)﴾

یہ حدیث امام احمد نے مرفوعاً بیان فرمائی ہے کہ یہ تمام الفاظ گویا خود حضور ﷺ کے ہیں۔ امام احمد صدی دوم کے مسلّم مجدد ہیں۔ اس لئے حدیث کی صحت میں بحث ہی[2560] نہیں ہوسکتی۔ جیسے کہ اصول تفسیر میں لکھا جاچکا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ دجال کا ایک شخص کا

نام ہے۔ پادریوں کے گروہ کا نام نہیں جیسے مرزا نے کہا ہے۔اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں وہی اتر کر دجال کو قتل کریں گے۔قتل دجال نے بھی ’’دلائل‘‘ وغیرہ سے قتل کی نفی کردی۔ جیسے کہ مرزائی ہرزہ سرائی ہے۔کیا معراج کی رات میں مرزا قادیانی نے اپنے نزول کا ذکر کیا تھا؟ کیا یہی مرزا قادیانی اس آسمان سے اترے ہیں؟ کیا انہوں نے ہی دجال کو قتل کیا ہے؟

حدیث نمبر۱۳: ’’عن جابرؓ قال رسول اللہ ﷺ...... فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول امیرھم تعال صلّ لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللّٰہ ھذہ الامة (مشکوٰة ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)‘‘

مرزاجی ’’وامامکم منکم‘‘ سے ثابت کرتے ہیں کہ نماز بھی یہی پڑھائیں گے۔یہ امت محمدیہ میں سے ہوں گے۔حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔’’وامامکم منکم‘‘ کا معنی اگر مرزاجی کے بیان کے مطابق لیں تو یہ عطف بیان ہوگا۔جس کے لئے واؤ نہیں لائی جاتی جو یہاں موجود ہے۔یہ تو عربی قواعد کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔حدیث مذکور نے صاف کردیا ہے کہ امیر قوم (یعنی مہدی علیہ السلام) کہیں گے آؤ آگے ہوکر نماز پڑھاؤ۔وہ انکار کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ اللہ نے اس امت کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔اب مرزائی اگر ایمان چاہتے ہیں تو ان کو مرزا کے معنوں کی بجائے سرورعالم ﷺ کے بیان کردہ معنوں کو قبول کرلینا چاہئے۔

[2561] حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد اور حضرت حسن بصریؒ کی قسم

(فتح الباری ج۶ ص۴۹۳، مطبوعہ دہلی) میں ہے کہ امام ابن جریرؒ نے اسناد صحیح کے ساتھ سعید بن جبیرؓ سے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس پر جزم فرمایا ہے کہ لیؤمنن بہ قبل موتہ میں دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان لے آئیں گے اور اسی کتاب میں اسی صفحہ پر حضرت حسن بصریؒ سے جو اولیاء کے سرتاج ہیں نقل کیا ہے کہ انہوں نے بھی قبل موتہ کا معنی قبل موت عیسیٰ کیا پھر قسم کھائی اور کہا:

’’واللّٰہ انہ الأن لحی ولکن اذا انزل آمنوا بہ اجمعین‘‘ ﴿خدا کی قسم کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ موجود ہیں۔ جب نازل ہوں گے وہ سب ان پر ایمان لے آئیں گے۔﴾ یہاں تک آپ کو احادیث سے تفسیر کا علم ہوا جس کا انکار ایک صحابی نے بھی نہیں کیا۔

نزول مسیح ابن مریم علیہ السلام کی نشانیاں

پیغمبر اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام بے ضرورت بات نہیں فرماتے تھے۔ جو بات فرماتے تو وہ مختصراً مگر جامع اور تمام امور کو صاف کرنے والی ہوتی تھی۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے سلسلے میں آپ ﷺ نے نشانات کا اتنا اہتمام فرمایا کہ اس سے بڑھ کر مشکل ہے تا کہ کوئی نادان مسیحیت کا جھوٹا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ نہ کرے۔ [2562] آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱...... آخری زمانہ میں مسیح نازل ہوں گے۔ (مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ نزول صعود کی فرع ہے۔ جب نزول تواتر سے ثابت ہوگیا تو صعود وعروج خود ہی ثابت ہوگیا)

۲...... آپ نے بیہودہ اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کرنے کے لئے رجوع کا لفظ بھی استعمال فرمایا۔ راجع الیکم کہ وہ تمہارے پاس دوبارہ آئیں گے۔

۳...... آپ ﷺ نے تمام وسوسوں کو دور کرنے کے لئے یہ بھی فرمادیا کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔

۴...... آپ ﷺ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ زمین کی طرف آئیں گے اور زمین کی طرف وہی آتا ہے جو پہلے زمین پر نہ ہو۔

۵...... آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنے والے کا نام عیسیٰ ہوگا۔

۶...... کہیں آپ ﷺ نے مسیح فرمایا۔

۷...... ان کی والدہ کا نام مریم ہوگا۔ (چراغ بی بی نہ ہوگا)

۸...... بار بار ماں کا نام لے کر بتادیا کہ کسی مرد۔ حکیم غلام مرتضیٰ کا بیٹا نہ ہوگا۔ بلکہ وہی عیسیٰ ہوگا جو بن باپ پیدا ہوا اور قرآن نے ان کو ماں ہی کے نام سے پکارا۔

۹...... وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

۱۰...... وہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔ کلمۃ اللہ تھے۔ روح اللہ تھے۔ وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ تھے۔ نفخ جبرائیل سے پیدا ہوئے تھے۔ ان کو زبردست معجزات دیئے گئے تھے۔ بنی اسرائیل نے پھر بھی نہ مانا تو وہ آ کر بنی اسرائیل اور ان کے دجال سے جنگ کریں گے۔ [2563] دجال کو قتل کریں گے اور تمام اہل کتاب مسلمان ہو جائیں گے۔ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور ان کے شایان شان تمام باتیں ہوجائیں گی جو پہلے نہ ہوئی تھیں۔

۱۱...... اوروں کی ہجرت ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت ساری زمین سے تھی۔ اس لئے وہ واپس زمین میں آ کر ساری زمین میں عادلانہ نظام قائم فرمائیں گے۔

۱۲...... وہ دمشق میں اتریں گے۔

۱۳...... دمشق کے مشرق کی طرف منارہ کے پاس۔

۱۴...... ان پر دو زرد چادریں ہوں گی۔

۱۵...... ان کے سر سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکے گا۔

۱۶...... فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نازل ہوں گے۔

۱۷...... اس وقت صبح کی نماز کے لئے اقامت ہوگئی ہوگی۔

۱۸...... وہ اس وقت پہلے ہی امام کو نماز پڑھانے کا کہیں گے۔

۱۹...... فارغ ہو کر وہ دجال سے لڑیں گے۔ اس کو قتل کر دیں گے۔

۲۰...... یہودیوں کو شکست فاش ہو جائے گی۔

۲۱...... اگر کسی درخت یا پتھر کے پیچھے کوئی یہودی چھپا ہوگا وہ بھی مسلمانوں کو اطلاع دیں گے تاکہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

۲۲...... پھر باقی تمام یہود اور عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔ دنیا بھر میں اسلام پھیل جائے گا۔

۲۳...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگ بند کر دیں گے۔ کیونکہ ساری دنیا اسلام کے تابع ہوگئی ہوگی۔

۲۴...... [2564] وہ غیر مسلموں سے جزیہ (ٹیکس) لینا بند کر دیں گے۔ دو وجہ سے ایک تو غیر مسلم ہی نہ رہیں گے۔ دوسرے مال کی سخت بہتات ہوگی۔

۲۵...... مال کثرت سے لوگوں کو دیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

۲۶...... اس وقت ایک سجدہ ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہوگا۔

۲۷...... یہ نازل ہونے والا وہی عیسیٰ علیہ السلام ہوگا جن سے معراج میں قیامت کی باتیں ہوئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ میں اتر کر دجال کو قتل کر دوں گا۔

۲۸...... وہ ضرور فوت ہوں گے۔ مگر ابھی تک ان پر فنا نہیں آئی۔

۲۹...... وہ چالیس سال دنیا میں زندہ رہیں گے۔

۳۰...... وہ حج کریں گے۔

۳۱...... فج روحا کی گھاٹی سے لبیک کہیں گے۔

۳۲...... پہلے شادی نہ ہوئی تھی اب شادی کریں گے۔
۳۳...... وہ پرانے اور اپنے وقت کے رسول تھے اور اب شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پرعمل کریں گے اور کرائیں گے۔
۳۴...... جب ان کی وفات ہوگی۔ مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔
۳۵...... وہ حضورﷺ کے روضہ مبارک میں دفن ہوں گے۔
۳۶...... جب وہ نازل ہوں گے ایک حربہ (ہتھیار) لے کر دجال کو قتل کریں گے۔
۳۷...... ان کے زمانہ میں اتنا عدل ہوگا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے۔
۳۸...... یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جو حضورﷺ سے چند صدیاں پہلے تھے اور ان کے اور حضورﷺ کے درمیان کوئی پیغمبر نہ تھا۔
۳۹...... [2565] یہ وہی ہوں گے جن کا نام روح اللہ بھی تھا۔
۴۰...... ان سے پہلے مرد صالح ہوں گے جو نماز پڑھائیں گے۔ وہی مہدی ہوں گے۔
۴۱...... وہ اہل بیت سے ہوں گے۔
۴۲...... ان کا نام حضورﷺ کے نام کے مطابق ہوگا اور ان کے والد کا نام حضورﷺ کے والد کے نام کی طرح ہوگا۔
۴۳...... وہ جس دجال کو قتل کریں گے وہ کانا ہوگا۔ اس کے ماتھے پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا۔ یعنی کافر۔
۴۴...... وہ بھی طرح طرح کے عجائبات دکھائے گا۔ جس سے لوگوں کے کفر اور ایمانی پختگی کا پتہ لگے گا۔
۴۵...... وہ ساری دنیا کا چکر لگائے گا۔ مگر اس دن مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر فرشتوں کے پہرے ہوں گے ان دوشہروں میں داخل نہ ہوسکے گا۔
۴۶...... یہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کر کے اس کو باب لد میں قتل کریں گے۔
۴۷...... ان کے زمانے میں یاجوج وماجوج خروج کریں گے۔ لوگ بڑے تنگ ہوں گے۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بددعا فرمائیں گے اور لڑ بھڑ کر مرجائیں گے۔
۴۸...... عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں جہاں نازل ہوں گے وہ افیق نام کا ٹیلہ ہوگا۔
۴۹...... ان کی آمد معلوم کر کے مسلمان مارے خوشی کے پھولے نہ سمائیں گے۔ جس کی طرف حضورﷺ نے کیف انتم سے اشارہ فرمایا ہے۔

۵۰...... وہ روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر سلام پیش کریں گے۔ حضور ﷺ ان کا جواب دیں گے۔

۵۱...... [2566] آپ ﷺ نے حلف اٹھا کر حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی خبر دی۔

۵۲...... ان کا نزول قیامت کی (بڑی) نشانی ہوگی۔

۵۳...... وہ حاکم (حکم) ہوں گے۔

۵۴...... عادل اور مقسط ہوں گے۔

۵۵...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عروہ بن مسعودؓ کی طرح ہوں گے۔

۵۶...... ان کا رنگ سفیدی وسرخی کی طرف مائل ہوگا۔

۵۷...... وہ صلیب کو توڑ دیں گے جس کی پوجا ہوتی تھی یا جو پجاریوں کی نشانی تھی۔

۵۸...... خنزیر کو قتل کریں گے۔ یہ نجس العین ہے اور عیسائی اس کو شیر مادر سمجھ کر کھاتے ہیں۔ نفرت دلانے کے لئے ایسا کیا جائے گا۔ آج کل بھی یہ فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو لوگ جمع ہوکر ان کے قتل کا انتظام کرتے ہیں۔

۵۹...... دجال کے پاس اس وقت ستر ہزار یہودی لشکر ہوگا۔

۶۰...... یاجوج ماجوج کے باہمی مقاتلے اور مرنے سے بدبو ہوگی۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر پہاڑ پر چڑھیں گے۔ پھر دعا فرمائیں گے۔ بارش ہوگی وہ بدبو دور کر دی جائے گی۔ (اوکما قال)

کیا سرور عالم ﷺ جیسی ہستی نے کسی اور بات کے لئے بھی اتنا اہتمام فرمایا ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ کوئی اور دجال مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہ کر بیٹھے۔

اب اگر ایک احمق

کہے کہ عیسیٰ سے مراد...... غلام احمد ہے۔
مریم سے مراد...... چراغ بی بی ہے۔
[2567] دمشق سے مراد...... قادیان ہے۔
باب لد سے مراد...... لدھیانہ ہے۔
قتل سے مراد...... مباحثہ میں غالب آنا ہے۔
مسیح سے مراد...... مثیل مسیح ہے۔
زرد چادروں سے مراد...... میری دو بیماریاں ہیں۔

دجال سے مراد...... پادری ہیں۔
خردجال سے مراد...... ریل ہے۔جس پر وہ خود بھی سوار ہوا ہے۔
مہدی سے مراد...... بھی غلام احمد ہے۔
حارث سے مراد...... بھی غلام احمد ہے۔
رجل فارس سے مراد...... بھی غلام احمد ہے۔
منارۃ سے مراد...... قادیان کا منارہ ہے جو بعد میں مرزاجی نے بنایا۔
نزول سے مراد...... سفر کر کے کہیں اترنا ہے۔
آسمان سے مراد...... آسمانی ہدایتیں ہیں۔
عیسیٰ بن مریم سے مراد...... غلام احمد قادیانی ہے۔
غلام احمد عیسیٰ علیہ السلام سے متحد ہے۔
غلام احمد عین محمد ہے۔
غلام احمد آنے والا کرشن اوتار ہے۔
غلام احمد، حضور ﷺ ہی کی بعثت ثانیہ ہے۔
غلام احمد کے زمانہ میں وہ عالمگیر غلبۂ اسلام ہوا۔ جو حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو سکا۔
نماز میں جو دعا مانگی گئی ہے۔ (غیر المغضوب علیہم) اس میں مرزا قادیانی کو دکھ دینے والوں سے علیحدگی کی دعا ہے۔
[2568] میری وحی قرآن کے برابر ہے۔
مجھ میں تمام پیغمبروں کے کمالات جمع ہیں۔
میں حضرت حسینؓ سے واقعی افضل ہوں۔ وہ کیا ہیں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔ ان کا بروز اور مثیل ہو کر بھی ان سے آگے نکل گیا ہوں۔
بلکہ تمام انبیاء سے میرے معجزے زیادہ ہیں اور میں معرفت میں کسی پیغمبر سے کم نہیں ہوں۔ پھر وہ اپنے بیٹے کو کہے یہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا ہے اور وہ بیٹا کہنے لگے۔ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔
اور اس کے چیلے اکمل کے اشعار ذیل کے مطابق حضور ﷺ سے افضل ہے۔ (معاذ اللہ)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

پھران شعروں کومرزاجی سن کرتحسین کریں اور جزاک اللہ کہیں۔
اب آپ خودہی فیصلہ کریں کہ یہ شخص اوراس کومسلمان جاننے والے کیسے مسلمان رہ سکتے ہیں؟

متفرقات[2569]

خودکاشتہ پودا[2570]

مرزائی نمائندہ (امام جماعت مرزائیہ) مرزاناصراحمدصاحب نے خودکاشتہ پودے کے بارے میں کہا کہ خاندان کوکہا گیاہے۔مگراٹارنی جنرل صاحب نے (ان کے مرید قادیانی) ممبروں کی لکھی ہوئی فہرست بتائی جومرزاجی نے وہیں لکھی ہے۔گویامرزاجی اس فرقہ کوخودکاشتہ پودا کہہ رہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں چلومرزاجی کا خاندان ہی انگریز کا خودکاشتہ پوداہواتومرزاجی اسی انگریزی پودے کی شاخ ہوئے۔اگروہ پوداپلید ہےتوپودے کی شاخیں کس طرح پاک ہوسکتی ہیں؟

اتمام حجت

مرزاناصراحمدصاحب نے عام مسلمانون کوبڑاکافرکہنے سے گریزکرکے چھوٹاکافرقرار دیاہےاوراس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ان پراتمام حجت نہیں ہوئی۔کیونکہ مرزاناصراحمدصاحب کے ہاں اتمام حجت کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے کادل یہ مان جائے کہ بات توسچی ہے پھرانکار کرے تودنیاکے سترکروڑمسلمان تومرزاجی کوکاذب ومفتری سمجھتے ہیں۔ان پران کے ہاں اتمام حجت نہیں ہوئی۔اس لئے یہ ملت اسلامیہ سے خارج یعنی بڑے کافرنہیں ہیں۔

لیکن خودکاشتہ پودانے بڑی احتیاط سیکھی تھی۔ پہلے (ازالۃ الاوہام ص۱۹۰،خزائن ج۳ ص۱۹۲) پرلکھ دیاکہ:’’میں مثیل مسیح موعودہوں۔کم فہم لوگ مجھے مسیح موعودخیال کرکے بیٹھے ہیں۔‘‘ پھربعدمیں بڑے زورشورسے خودہی مسیح موعودبن گئےاورجب دیکھاکہ علماءکرام کے سامنے دال نہیں گلتی توفنافی الرسول کی آڑلی اورعین محمدہونے کادعویٰ کرڈالا۔

[2571]زبردست اورلاجواب چیلنج

ہم تمام امت مرزائی کوچیلنج کرتے ہیں کہ تیرہ سوسال کے کسی مجدد، محدث، صحابیؓ اور ولی کے کلام سے یہ ثابت کردو کہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں۔ مسیح ابن مریم یا عیسیٰ ابن مریم سے مرادکوئی ان کا مثیل مراد ہے۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے۔ یا ان سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی ہے۔ اگر تم سچے ہوتو تیرہ سوسال کے کسی محدث یا مجدد کا قول پیش کرو۔

دوسرا چیلنج

تیرہ سوسال کے اندر کسی زمانہ کے بارہ میں یہ ثابت کروکہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو۔ یا کسی نے کسی مدعی نبوت سے یہ دریافت کیا ہے کہ تمہارا دعویٰ تشریعی نبوت کا ہے یا غیر تشریعی کا، بروزی اور ظلی کا یا مستقل کا، تو اس طرح آپ ڈبل کافر ہوجاتے ہیں۔

ایک اور ڈھونگ

مرزا اور مرزائیوں نے دنیا بھر میں یہ ڈھونگ رچایا ہے کہ نبوت بند ہوگئی یا نبی آسکتے ہیں؟ حالانکہ خودان کے ہاں نہ مرزا قادیانی سے پہلے کوئی نبی آیا نہ بعد میں قیامت تک آئے گا۔ تو یہ ساری بحث صرف امت کو الجھانے کے لئے ہے۔ بات یہ کروکہ مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام بن سکتے ہیں یا آنے والا وہی ہے جس کو تیرہ سوسال کے تمام محدثین، صحابہ کرامؓ اور مجددین نے مسیح ابن مریم قرار دیا ہے کہ وہی آئیں گے۔

مرزاجی کی پریشانی

اس سلسلہ میں مرزاجی کی پریشانی کا یہ عالم ہے کہ مسیح کے آنے کی پیش گوئی کو مشہور ومعروف اور متواتر بھی قرار دیا اور (ازالۃ الاوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰) پرصاف لکھ دیا کہ: ''یہ اوّل درجہ کی [2572]پیش گوئی ہے۔ اس کو تواتر کا اوّل درجہ حاصل ہے۔''

مگر یہ لکھ مارا کہ ''خدا نے قرآن کے معنے لوگوں سے چھپا دیئے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۴۲۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

حتیٰ کہ مرزاجی کو مامور ومجدد بنا کر ان پر دس سال تک نہ کھولے اور یہ بھی لکھ مارا کہ ''حیات مسیح کا عقیدہ شرک عظیم ہے۔''

اور بچنے کے لئے پرانے اولیاء صلحاء اور صحابہؓ کو معذور قرار دے دیا کہ ان سے اجتہادی غلطی ہوئی۔ پھر کبھی یہ کہا کہ پہلا اجماع وفات مسیح پر ہوا تو پھر مسئلہ مسلمانوں سے کیسے چھپا رہا؟ کبھی شرک عظیم کہہ کر خود بھی مشرک بنے رہے اور کبھی اپنی ضرورت کے لئے تیرہ سو سال بعد قرآن دانی کا دعویٰ کر کے خود مسیح ابن مریم بن بیٹھے۔ بھلا جو چیز شرک عظیم ہے جس کے ماننے سے آدمی مشرک اعظم بنتا ہے۔ خدا ایسے قرآنی مسئلے کو لوگوں سے چھپا سکتا ہے۔ پھر قرآن کے نزول کا فائدہ کیا ہوا۔

تیسرا چیلنج

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ خداتعالیٰ قرآن کے بعض معانی قرون اولیٰ سے چھپا دیں اور صدیوں کے مجددین، اولیاء کرام اور علماء کرام مشرکانہ معنی پر جمے رہیں۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی مجدد و مامور ہو کر بھی دس سال تک عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے رہے اور کیا شرک عظیم کو اجتہاد کی وجہ سے برداشت کیا جاسکتا ہے؟

کیا خود قرآن پاک نے ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ‘‘نہیں فرمایا کہ ہم ہی نے قرآن (ذکر) اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ کیا حفاظت کا یہ مطلب ہے کہ اس کے معانی کو صدیوں تک بہترین حضرات کی آنکھوں سے خود خدا اوجھل کر دے۔ حالانکہ خود مرزا نے بھی کہا کہ ’’قرآن پاک ذکر ہے اور ذاکر قیامت تک رہیں گے۔ اس کا مفہوم دلوں میں رہے گا۔ اس کے مقاصد و مطالب کی حفاظت اصل کام ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن ص۵۴،۵۵، خزائن ج۶ ص۳۵۱)

[2573] چوتھا چیلنج

کیا کسی نبی نے کافر حکومت کی اتنی خوشامد کی ہے اور اتنی دعائیں دی ہیں اور اتنی خدمت کی ہے جو مرزا جی نے انگریزی حکومت کی کی ہے؟

پانچواں چیلنج

اگر کوئی ایسا نبی آنا تھا جس کا انکار کر کے ساری امت کافر ہوجاتی تو کیا سرور عالم ﷺ نے جہاں اور خبریں مستقبل کی دیں۔ وہاں یہ ضروری نہ تھا کہ ستر کروڑ آدمیوں کی امت کو کفر سے بچانے کے لئے کچھ فرما دیتے؟

کیالانبی بعدی فرما کراور عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا ذکر کر کے اور مریم کے بیٹے کے نازل ہونے اور دوبارہ آنے کی متواتر خبریں دے کر خود آپ ﷺ نے امت کے لئے سامان کفر العیاذ باللہ تجویز نہیں کیا؟

مرزا ناصر صاحب نے اتمام حجت کے ساتھ دل سے صحیح مان لینے کی دم لگا کر ایجاد بندہ کا کام کیا ہے۔ خود مرزا کا قول ہے۔ ''اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کہ کوئی قبول کرے چاہے نہ کرے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ص۵۷۴)

دیکھئے اس عبارت میں مرزا جی نے بھی اتمام حجت کے ساتھ دل سے سچا سمجھ کر انکار کرنے کی دم نہیں لگائی۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگلا مانے یا نہ مانے سمجھے یا نہ سمجھے جب اس کے سامنے دلیل سے بات ہوگئی۔ دعوت حق پہنچ گئی اب اس پر اتمام حجت ہو گیا چاہے مانے چاہے نہ مانے۔

[2574] اگر اس طرح نہ کیا جائے تو دنیا کے زیادہ تر کافر جو حضور ﷺ کو نبی نہیں سمجھتے ان کے انکار سے وہ کیوں بڑے کافر ہوئے؟

مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی کے انکار سے خدا آخرت میں سزا دے گا۔ دنیا میں یہ مسلمانوں ہی میں شمار ہیں اور ان سے ملکی وسیاسی سلوک مسلمانوں کی طرح ہوگا۔ اس طرح وہ اپنی تکفیر پر پردہ ڈالتے ہیں۔ مگر ان کو معلوم ہو کہ دل کی بات خدا جانتا ہے۔ یہاں قاضی اور عدالت بھی ظاہر پر فیصلہ کریں گے۔ اگر مرزا نبی ہے تو اس کا انکار کفر ہے۔ پھر کوئی آدمی جو مرزا جی کو نہ مانے مسلمان نہیں رہ سکتا اور اگر نبوت ختم ہے تو مرزا جی اور اس کے ماننے والے سب قطعی کافر ہیں۔

دوسری طرح سنئے قرآن پاک میں ہے۔ ''ماکنّا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً''
﴿ کہ ہم جب تک رسول نہ بھیج دیں عذاب نہیں دیتے۔﴾

یہاں صرف رسول کے بھیجنے کا ذکر ہے۔ اس کو دل سے سچا سمجھ کر انکار کا ذکر نہیں ہے اور رسول بھیجنے کے بعد منکر رسول کو صرف عذاب اخروی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ وہ مسلمان بھی نہیں سمجھا جاتا۔ پھر قرآن نے صرف یہ بتایا ہے کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ''ماجاء نا من نذیر'' کہ ہمارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا۔ اس میں سمجھنے نہ سمجھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ایجاد مرزا ہے۔ ہاں بعض کافر ایسے بھی ہیں جو دل سے سچا سمجھنے کے باوجود انکار کرتے ہیں۔ مگر بعض دوسرے بھی ہیں۔

تکفیر کو چھپانے کا نیا ڈھونگ

مرزا جی اور اس کے متبعین نے عام مسلمانوں کو کافر کہا۔ لیکن اپنی اس تکفیر کو عجیب طریقہ سے چھپایا کہ چونکہ دوسروں نے مجھے کافر کہا اور مسلمان کو کافر کہنے سے وہ خود ہی کافر ہوگئے۔ یا انہوں نے قرآن وحدیث کے بیان کردہ مسیح موعود کا انکار کیا اس لئے وہ خود ہی کافر ہوگئے۔

[2575] واہ جی مرزا صاحب واہ جی! آپ اگر خدا بن بیٹھیں تو آپ کو لوگ گلے لگائیں گے یا کافر مطلق کہیں گے؟ پھر آپ کہیں گے کیا کروں یہ لوگ مجھے کافر کہنے کی وجہ سے خود کافر ہو گئے؟ آپ نبی بنیں، پیغمبروں کی توہین کریں، مسلمان مجبوراً آپ کو کافر کہیں گے۔ پس آپ کے لئے یہ بہانہ کافی ہے کہ یہ لوگ مجھے کافر کہنے سے کافر ہوگئے۔

اور سچ پوچھیں تو آپ ڈبل کافر ہو جاتے ہیں۔ ایک غلط دعوؤں کی وجہ سے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنی منطق کے لحاظ سے کافر بن جانے کا سبب بننے سے۔

چھٹا چیلنج

کیا قتل کا واقعہ شام میں ہوا اور گواہ لدھیانہ کا کہے! وہ گواہ مردود نہ ہوگا؟

کیا دعویٰ زید بن عمر پر ہو تو اس کی جگہ خالد بن سلیم کو پکڑا جا سکتا ہے؟

کیا واقعہ لاہور کا ہو اور ہم لاہور کا معنی تاویلیں کر کے راولپنڈی کریں تو اس طرح دنیا کے کام چل سکتے ہیں؟

کیا نکاح احمد خان ساکن ہری پور کا ہو اور عورت کے پاس غلام احمد ساکن کراچی آ دھمکے اور کہے کہ احمد خان سے مراد غلام احمد خان ہی ہے اور ہری پور سے کراچی ہی مراد ہے؟

کیا اس قسم کی باتیں مان لی جائیں تو نظام عالم درہم برہم نہ ہو جائے گا؟

کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے اور مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود نے (حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص۱۸۸) پر یہ نہیں لکھا کہ: ''قرآن میں ''ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' میں مرزا قادیانی ہی کو رسول کہا گیا ہے۔''

اور کیا اس طرح وہ احمد کا بھی مصداق نہ ہو جائے گا؟

کیا یہ قرآن پاک سے تلعب اور مذاق نہیں ہے؟

[2576] ساتواں چیلنج

کیامرزا قادیانی کے سامنے یہ اشعار نہیں پڑھے گئے اور اس نے تحسین نہیں کی تھی۔
(اخبار البدر قادیان مورخہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء، الفضل قادیان مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۴۴ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

جناب چیئرمین: یہ تین دفعہ پڑھ چکے ہیں۔ دوبارہ نہ پڑھیں[1]۔
مولانا عبدالحکیم: میں سمجھا نہیں۔
جناب چیئرمین: آپ تین دفعہ یہ اشعار پڑھ چکے ہیں۔
مولانا عبدالحکیم: کتاب میں چھپا ہوا ہے وہ تو پڑھنا ہی ہے۔
مرزا ناصر احمد نے اس کے جواب میں کہا کہ ان کے بعد والا شعر اس کا جواب ہے۔
شعر یہ ہے۔

غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

خوب، غلام، غلام کہہ کر عیسیٰ علیہ السلام سے افضل بنو، حضور ﷺ سے اپنی شان بڑھالو، غلام بن کر حضور ﷺ کی ۷۰ کروڑ امت کو کافر کر ڈالو، نسخہ اچھا ہے۔ مرزا ناصر احمد صاحب یہ شعر سن کر پہلے تو بڑے پریشان ہوئے اور پھر اس کے بعد (جب اخبارات پیش ہوئے) یہ جواب گھڑ لیا۔ کیا مرزا ناصر صاحب اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی دو بعثتیں مانی ہیں اور دوسری بعثت کو پہلی سے اکمل بتایا ہے۔

[2577] آٹھواں چیلنج

مرزائی فرقہ کے لوگوں اور مرزا ناصر احمد صاحب نے کوشش کی ہے کہ شیخ اکبرؒ کے نام

[1] (قادیانی کرم فرما توجہ کریں کہ قادیانی کفریات جو بھی سنتا ہے وہ سراپا احتجاج بن جاتا ہے۔ اے کاش قادیانی بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔

سے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے کہ وہ غیر تشریعی نبوت کو باقی سمجھتے تھے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ شیخ اکبرؒ اور بعض دوسرے اولیاء نے جو کہا ہے کہ غیر تشریعی نبوت باقی ہے وہ صرف مکالمات ومبشرات (سچی خوابیں) اور ولایت ہے۔ نبی تشریعی مستقل صاحب کتاب جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام انبیاء غیر تشریعی جیسے دوسرے انبیاء بنی اسرائیل اس سے ان کے کلام کا تعلق ہی نہیں ان دونوں کو وہ شرعی نبوت کہتے ہیں جس میں کسی کو نبی کہا جائے یا نبوت کا دعویٰ کیا جائے وہ جانتے ہیں کہ منصب نبوت، ولایت، قابلیت اور روحانی ارتقاء سے نہیں ملتا۔ یہ خدا کی دین ہے۔ ورنہ تیرہ سو سال میں کوئی صحابیؓ، مجدد، محدث اور ولی بھی دعویٰ نبوت نہ کرتا یا نبی نہ کہلاتا؟

دوسرے ان کے پیش نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا تھا کہ ان کی حیات اور آمد ثانی سے انکار کر کے کوئی کافر نہ ہو جائے۔ اس لئے وہ لکھتے رہے کہ وہ جب آئیں گے تو نہ اپنی پرانی شریعت پر عمل کریں گے نہ کوئی نئی شریعت لائیں گے۔ بلکہ شریعت محمدیہ پر ہی عمل کریں گے۔ کرائیں گے، یہی مقصد شیخ اکبر کا اور یہی مقصد ملا علی قاریؒ اور دوسرے حضرات کا ہے۔

حضرت شیخ اکبرؒ کا کلام

۱...... امام ابن عربی شیخ اکبرؒ نے حدیث معراج کے ضمن میں فرمایا۔

ترجمہ: ''جب سرور عالم ﷺ دوسرے آسمان میں داخل ہوئے۔ وہاں عیسیٰ علیہ السلام بعینہ جسم وجسد کے ساتھ موجود تھے۔ اس لئے کہ وہ ابھی تک [2578] فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس آسمان تک اٹھا کر وہاں سکونت بخشی۔'' (فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۴۱)

مولانا عبدالحکیم: نماز پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں آپ پڑھتے جائیں۔ تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ چند چیزیں ہیں وہ رہ سکتی ہیں۔ عدالتوں کے حوالے ہیں وہ رہ سکتے ہیں۔

مولانا عبدالحکیم: ابھی کافی صفحے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ کی بات ہے، ختم کر دیں۔

مولانا نے پڑھنا شروع کیا اور پھر اسی دوران۔

مولانا عبدالحکیم: صاحب نماز پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: آگے عدالتوں کے حوالے ہیں، وہ آگے آچکے ہیں۔ ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا عبدالحکیم: صاحب! آپ چائے پی لیں، ہم نماز پڑھ لیں گے اور پھر یہ ہے کہ وہ پروپیگنڈا کریں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! میں التماس کرتا ہوں آپ اسے ختم کریں۔

مولانا عبدالحکیم:

دوسری عبارت کا اردو ترجمہ

۲...... اور یہی مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے اس فرمان کا کہ رسالت ونبوت ختم ہوگئی ہے۔ نہ میرے بعد کوئی نبی آئے گا نہ رسول جو میری شریعت کے خلاف شریعت جاری کرے۔ [2579] (اس کے بعد لکھا ہے) اس لئے کہ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (یہ اجماعی عقیدہ ہے) کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں اور یہ بھی امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ آخر زمانے میں نازل ہوں گے۔ بڑے عدل وانصاف سے ہماری شریعت محمدی پر عمل کریں گے اور کرائیں گے۔ کسی دوسری شریعت اور اپنی سابق شریعت پر بھی عمل نہ کریں گے۔ (فتوحات مکیہ ج۲ ص۳)

۳...... مرزا محمود نے اپنی کتاب (حقیقت النبوۃ ص۲۴۸) میں لکھا ہے کہ ابن عربی نے مسیح موعود کے بارے میں لکھا ہے پھر ان کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

’’مسیح موعود کے قیامت کے دن دو حشر ہوں گے۔ ایک رسولوں کے ساتھ بحیثیت رسولوں کے اور ایک ہمارے ساتھ بحیثیت ولی کے جو تابع ہوگا محمد ﷺ کے۔‘‘ اس طویل عبارت میں شیخ اکبرؒ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور پھر قیامت میں ان کے علیحدہ جھنڈے اور رسول اللہ ﷺ کے عام جھنڈے جس کے نیچے سارے پیغمبر ہوں گے۔ پھر حضور ﷺ کے خاص جھنڈے جس کے نیچے امت اور امت کے اولیاء ہوں گے۔ اب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اس جھنڈے کے نیچے بھی ان کا حشر ہوگا۔ جس میں وہ تمام اولیاء امت کے سردار ہوں گے اور اپنا علیحدہ جھنڈا بھی ہوگا۔ جس کے نیچے ان کے امتی ہوں گے۔

یہاں مرزے کا کون سا ذکر ہے؟ مگر مرزا محمود نے مسیح موعود کا لفظ ترجمہ میں بڑھا کر خیانت کی ہے۔

عبارات حضرت ملا علی قاریؒ مجدد اسلام

۱...... امام ملا علی قاریؒ (مرقات ج۱۰ ص۱۸۴) میں تحریر فرماتے ہیں: [2580] ’’روی انسؓ مرفوعا ینزل عیسیٰ ابن مریم علے المنارۃ البیضاء شرقی دمشق‘‘ ﴿حضرت انسؓ نے

مرفوع روایت کی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ پر نازل ہوں گے۔﴾

۲...... اور (مرقات ج۱۰ص۱۸۴) میں لکھتے ہیں: ''فینزل عیسیٰ بن مریم من السماء علیٰ منارة مسجد دمشق ثم یأتی القدس'' ﴿پھر عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے آسمان سے دمشق کی مسجد کے مینار پر اتریں گے۔ پھر قدس تشریف لے جائیں گے۔﴾

۳...... (مرقات ج۱۰ص۲۳۱) میں لکھا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ صحابیؓ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں۔ علامہ طیبیؒ نے ارشاد فرمایا کہ آیت کریمہ: ''وان من اهل الکتٰب الا لیؤمنن به قبل موته'' سے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر استدلال فرمایا ہے۔

۴...... عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔

اور بھی بہت سی عبارات ہیں جن کو اختصار کے خیال سے ترک کرتے ہیں۔

کیا مرزائی بتائیں گے کہ ان میں سے کسی بزرگ نے نبوت یا وحی نبوت کے دعویٰ کی اجازت دی ہے یا کسی مدعی کو مانا ہے۔ بلکہ ان کے سامنے صرف حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام تھے۔

نواں چیلنج

کیا کوئی مرزائی کسی ولی، شیخ اکبرؒ، امام ربانی مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، امام رازیؒ یا کسی مجدد ومحدث کا قول پیش کر سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور آخری زمانہ [2581] میں آنے والے وہ نہ ہوں گے؟ بلکہ کوئی مثیل یا دوسری قسم کا مدعی بن کر آئے گا اور شریعت میں مستعمل ہونے والے تمام الفاظ کے معانی بدل کے رکھے گا۔ اگر کوئی مرزائی صداقت کی رتی رکھتا ہے تو تیرہ صدیوں کے مجددین میں سے کسی ایک مجدد کا عقیدہ یا قول بتادے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور اب ان کی جگہ کوئی اور آئے گا۔ اگر نہیں ہے تو توبہ کرو۔ جہنم سے بچو۔ تم اور تمہارا مرزا قادیانی تیرہ صدیوں کے مجددین، محدثین، علماء وصلحاء اور اولیاء کرام سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ نہ زیادہ شریعت کو جانتے ہیں۔ اگر یہ دعویٰ ہے تو یہ دعویٰ شیطان کر کے تباہ ہوا ہے۔ جس نے کہا ''انا خیر منه'' میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

مرزا صاحب کے خلاف عدالتی فیصلے

آج کل عدالتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے اور بڑی حد تک وہ تحقیق بھی کرتے ہیں۔ مرزائی تو بہت ہی جلد ان عدالتوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اب آپ ان عدالتوں کے فیصلے ہی سن لیں۔

ایک فیصلہ

ڈسٹرکٹ جج بہاولنگر (بہاولپور) کا فیصلہ ہے جس میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے بڑوں نے پورا پورا زور صرف کر دیا تھا۔ عدالت نے جو فیصلہ لکھا وہ تاریخی ہے اور ریاست بہاولپور کا بڑا کارنامہ ہے۔ اگر کوئی منصف مزاج ہے تو اسی فیصلے سے اس کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اس فیصلے میں فاضل جج نے صرف مرزا جی کا دعویٰ نبوت ہی ذکر نہیں کیا۔ اس کا دعویٰ وحی جو قرآن کے برابر ہے اس کی توہین انبیاء علیہم السلام وغیرہ سب [2582] کفریات لکھے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہترین تحقیق کی ہے اور اس میں حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحبؒ صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند جیسی شخصیتوں کی شہادتیں ہیں اور قادیانیوں کے چوٹی کے ملازم مولوی بھی شریک تھے۔ یہ مقدمہ ۷؍فروری ۱۹۳۵ء بمطابق ۳؍ذی القعد ۱۳۵۳ھ کو ہوا۔

دوسرا فیصلہ

دوسرا فیصلہ ڈسٹرکٹ جج ضلع کیمل پور (اٹک) شیخ محمد اکبر صاحب کا ہے۔ جو ۳؍جون ۱۹۵۵ء کو بمقام راولپنڈی ہوا۔ اس میں تمام امت مرزائیہ کے کفر کی تصدیق کی گئی۔

تیسرا فیصلہ

شیخ محمد رفیق صاحب گوریجہ جج سول اور فیملی کورٹ جیمس آباد (سندھ) کا ہے۔ اس میں بھی مسلمان عورت کا نکاح مرزائی سے ناجائز اور مرزائی کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

چوتھا فیصلہ

مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے خلاف کیس کے بارہ میں ہوا اور عدالت نے حضرت شاہ صاحبؒ کو تا برخواست عدالت سزا دے دی تھی۔ اس تقریر میں حضرت شاہ صاحبؒ نے مرزائیوں کو ''دم کٹے سگان برطانیہ'' کہا تھا اور بھی بہت سی باتیں تھیں۔ اس فیصلے میں عدالت نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی لاہور کی پلومر کی دکان سے ٹانک وائن (شراب) منگاتا تھا اور مرزا جی کے بیٹے مرزا محمود نے تسلیم کیا کہ مرزا جی نے ایک بار کسی مرض کی وجہ سے شراب پی تھی۔

بہر حال اس مقدمہ میں مرزا جی کی خوراک کی تفصیل بھی پیش کی گئی تھی۔ جس میں یاقوتیاں وغیرہ مقویات اور قیمتی غذائیں درج ہیں۔

[2583] مرزائیوں سے سوال

لیکن مرزائیوں نے پہلے کے مقدمات کی اپیل کیوں نہیں کی۔ کیوں سکوت کر کے اپنے اوپر کفر کی مہر کی تصدیق کر دی؟ وہ جانتے تھے کہ اگر ہائیکورٹ نے بھی ماتحت عدالت کے فیصلے کی توثیق کر دی تو یہ قانون بن جائے گا۔ پھر مفر کی راہ ہی بند ہو جائے گی۔

فتاویٰ

مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے خلاف تمام فرقوں اور علماء کرام کے فتاویٰ بیان کئے ہیں۔ ہم ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ کلکتہ سے دیو بند تک کے علماء کرام نے اور عرب ممالک نے بھی مرزائیوں پر کفر کے فتوے دیئے اور یہ آج کے فتوے نہیں ہیں۔ یہ انگریز کے زمانہ کے فتاوے ہیں اور پرانے ہیں۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد کو نبی یا مجدد یا مسلمان سمجھنے والے اس کی کفریات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس لئے قطعی کافر ہیں۔ یہی فیصلہ ماضی قریب میں مکہ معظمہ کے اور تمام عالم اسلام کے نمائندوں نے جمع ہو کر کیا۔

علامہ اقبال مرحوم اور مرزائی

مرزائیوں نے اپنے حق میں بہت سے مشہور حضرات کے نام بھی پیش کئے ہیں اور نہایت ڈھٹائی سے علامہ اقبال مرحوم کا نام نامی بھی لیا ہے۔ مگر مسلمان قوم اب کسی نام سے دھوکہ نہیں کھاتی۔ جب تک کسی کو مرزا جی کے عقائد، مرزائی خیالات معلوم نہ تھے۔ اس وقت ان کی تحریرات کو پیش کرنا دجل وفریب ہے۔

کیا دنیا کو معلوم نہیں ہے کہ علامہ محمد اقبال مرحوم نے مرزائیوں کو انجمن حمایت الاسلام لاہور سے خارج کر دیا تھا۔ کیا ان کو علامہ مرحوم کے مندرجہ ذیل خیالات کا علم نہیں ہے:

۞…… [2584] قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

(مرزائیت) گویا یہودیت کی طرف رجوع ہے۔

۞…… قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے۔

مرزا غلام احمد کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے۔

مرزائیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔

۞…… ظل بروز حلول مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔

شریعت میں ختم نبوت کے بعد مدعی نبوت کاذب اور واجب القتل ہے۔

ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت...... بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک (مرزائیت) کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون''

۞...... مسلمان قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے میں حق بجانب ہیں۔

حکومت کو مشورہ

علامہ محمد اقبال مرحوم نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ (یہ تمام حوالہ جات حرف اقبال کے مجموعہ مؤلف لطیف اکبر صاحب شیروانی ایم اے سے لئے گئے ہیں)

(اب آپ خود مرزا ناصر احمد صاحب کے دعوؤں کا اندازہ لگائیں) بعض دوسرے حضرات کا بھی یہی حال ہے اور جب مرزا قادیانی کے جھوٹ ثابت ہیں تو ہم کیوں اس کی امت کو جھوٹ کی طرف منسوب نہ کریں؟

[2585] انہوں نے مختلف اکابر امت کی طرف غلط بات منسوب کی کہ وہ بھی غیر تشریعی نبوت کے بقاء کے حق میں تھے۔ جن میں سے شیخ اکبرؒ اور علامہ ملا علی قاریؒ کی عبارتیں ہم نے پیش کر کے جھوٹ کی قلعی کھول کر ان کے اصلی مطلب کو واضح کر دیا ہے۔

آخر میں ہم محترم ممبران قومی اسمبلی کی توجہ اپنے اس بل کی طرف مبذول کراتے ہیں جو ہم نے رہبر کمیٹی قومی اسمبلی پاکستان کے سامنے پیش کیا ہے۔

ضمیمہ نمبر:۱ ...... متن بل

ہرگاہ کہ:

۱...... مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

''سرور عالم ﷺ کے اتباع سے یہ مقام پایا ہے اور وحی نے مجھے صریح نبی کا لقب دیا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۲...... مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح موعود بن بیٹھا ہے اور حیات مسیح کا اس لئے انکار کیا ہے۔ جب کہ براہین احمد یہ لکھنے تک اس کا عقیدہ یہ تھا کہ:''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ

موجود ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۴۹، خزائن ج۲۲ص۱۵۳)

۳…… مرزا قادیانی نے سرور عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ قرآن وحدیث اورامت کا فیصلہ ہے کہ آپ کو جاگتے ہوئے جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی۔

۴…… مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کا انکار کیا ہے اور انگریز کی اطاعت فرض قرار دی ہے۔ اس کا اپنا شعر یہ ہے۔

[2586] اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷، خزائن ج۱۷ص۷۷)

۵…… مرزا قادیانی نے وحی اور مکالمات الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن پاک کی طرح کہا ہے۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

اور اس سلسلہ میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ پر جھوٹ بولا اور بہتان باندھا ہے کہ:
’’جب مکالمات الٰہیہ کی کثرت ہوجائے تو اس آدمی کو نبی کہتے ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ص۴۰۶)

حالانکہ انہوں نے محدث لکھا ہے نبی قطعاً نہیں لکھا۔

۶…… مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل قرار دیا ہے۔
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تابنہد پابمنبرم

(ازالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ص۱۸۰)

۷...... مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی لکھا ہے۔
(کشتی نوح ص۶۶ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۷۱)

اور پیغمبروں کی بھی توہین کی ہے۔ اس کے اشعار یہ ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ دادست ہر نبی راجام
داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

۸...... [2587] مرزا قادیانی نے کافر کے جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا انکار، اور آخر کار ان کے نکلنے کا قول کیا ہے جو قرآن پاک کی نصوص کے قطعاً خلاف ہے اور ہرگاہ کہ یہ تمام امور کفریہ ہیں۔ ان کے کہنے اور ماننے سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۹...... مرزا قادیانی نے اپنے کو مسیح موعود نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو اسی طرح کافر کہا ہے۔ جیسے قرآن اور حدیث کا انکار کرنے والوں کو۔

۱۰...... اور عام مسلمانوں سے شادی کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا ہے۔

۱۱...... اور ہرگاہ کہ دنیا بھر کی تمام نمائندہ جماعتوں نے مکہ معظمہ میں جمع ہو کر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور اس مسئلہ میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو چاہے اس کو نبی مانیں یا مجدد اور یا مسیح موعود اسلام سے خارج ہیں۔

اور ہرگاہ کہ پاکستان کی عوام تمام مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بنابریں پاکستان قومی اسمبلی کے اس اجلاس میں ہم یہ بل پیش کرتے ہیں:

۱...... کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کو چاہے وہ مرزا کو نبی مانیں یا مجدد و مسیح موعود چاہے وہ قادیانی کہلائیں یا لاہوری یا احمدی۔ سب کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۲...... ان سب کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر دیا جائے اور آئندہ ان کو ان آسامیوں پر متعین نہ کیا جائے۔

۳...... اور ان کا کوئی مخصوص شہر نہ ہو۔ جہاں بیٹھ کر وہ ملک کے خلاف ہر طرح کی سازشیں کر سکیں۔

[2588] یہ بل پاس ہوتے ہی سارے پاکستان میں نافذ ہوگا اوراس بل کا نام ''غیرمسلم اقلیت بل'' ہوگا۔

دستخط: غلام غوث ہزاروی (ایم.این.اے)
دستخط: عبدالحکیم (ایم.این.اے)
دستخط: عبدالحق(بلوچستان) (ایم.این.اے)

[2589] ضمیمہ نمبر:۲

لاہوری مرزائیوں کے محضر نامہ کا جواب

لاہوری اورقادیانی مرزائی دونوں ایک ہی ہیں

برائے مطالعہ: خصوصی کمیٹی قومی اسمبلی پاکستان

منجانب: غلام غوث ہزاروی (ایم.این.اے)
مرکزی سربراہ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام ہزاروی گروپ۔
مولانا عبدالحق بلوچستانی (ایم.این.اے)
مولانا عبدالحکیم (ایم.این.اے)

[2590] تمہید

ہم نے جماعت مرزائیہ ربوہ کے ''محضرنامے'' کا جواب لکھ کر قومی اسمبلی کی کمیٹی میں پیش کردیا ہے۔ یہ محضرنامہ مرزائیوں کے امام مرزاناصراحمد نے پڑھ کر سنایا تھا۔ہم نے اس کے جواب میں مسئلہ حیات مسیح ابن مریم علیہ السلام کو قرآن پاک، ارشادرسول ﷺ، تشریح صحابہ کرامؓ، تیرہ سوسال کے مجددین کی تفسیروں اوراجماع امت سے ثابت کردیا ہے۔ اگرلاہوری مرزائی اس کتاب کو بنظرانصاف دیکھیں گے تو مرزا کو کذاب ودجال کہنے لگ جائیں گے۔اس کتاب میں ہم نے خودمرزاغلام احمد قادیانی کا کچا چٹھا بھی کھول دیا ہے اوراس کا انگریزوں کا ٹوڈی ہونا، ملکہ قیصرہ ہند کی انتہائی خوشامد کرنا اورمسئلہ جہاد کو بھی واضح کردیا ہے۔کیا ایسا شخص عین محمد ہونے کا

دعویٰ کرسکتا ہے؟ اب اس مختصر رسالے میں لاہوری مرزائیوں سے خطاب کر کے بقیہ باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

[2591] مرزاغلام احمد کا دعویٰ نبوت اور مرزا ناصر احمد صاحب کی حرکات مذبوحی

لاہوری مرزائیوں کی قابل رحم حالت

۱...... مرزاجی پہلے مبلغ بنے۔ ''پھر مثیل مسیح بنے اور مسیح موعود ہونے سے انکار کیا۔''

(ازالۃ الاوہام حصہ اوّل ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

پھر مسیح موعود بنے پھر نبی بھی بن گئے اور آخرکار عین محمد بنے۔ مرزا ناصر احمد صاحب ان کو نبی ورسول بھی کہتے ہیں۔ مگر سوال جواب میں پریشان ہوکر کہہ دیتے ہیں وہ تو غلام ہیں۔ وہ ہیں ہی نہیں۔ جو کچھ ہے خود حضرت محمد ﷺ ہیں۔ لاہوری بیچارے نبی کہنے سے بھی گھبراتے ہیں۔ لغوی، بروز وعکس، فنافی الرسول اور ظل کے الفاظ میں چھپ کر مرزاجی کی نبوت کا انکار بھی نہیں کر سکتے۔ دراصل مرزاجی نے دونوں طرح کی باتیں لکھی ہیں تاکہ عندالضرورت کام دے سکیں۔ جب اونٹوں کو بیگار میں پکڑا جانے لگا تو شترمرغ نے کہہ دیا کہ میں تو مرغ ہوں، جب پرندوں کی باری آئی کہہ دیا کہ میں اونٹ ہوں۔

اسی طرح مرزاجی کی پٹاری میں دعویٰ نبوت اور انکار نبوت دونوں آپ کو ملیں گے اور یہ اس نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ ورنہ حضور ﷺ کیوں یوں فرماتے کہ میری امت میں سے تیس بڑے جھوٹے اور فریبی آئیں گے۔ اب ہم اختصار سے مرزاجی کا دعویٰ نبوت ذکر کرتے ہیں:

۱...... اس نے اپنے اوپر وحی اتاری جس کا اس نے اسی طرح ایمان اور یقین کیا۔ جیسے تورات انجیل اور قرآن پر اور انہی کتابوں کی طرح سمجھا۔ جیسے کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

۲...... [2592] اس نے معجزات کا دعویٰ کیا اور اپنے معجزات اتنے بتائے کہ ان سے ہزار پیغمبروں کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔

۳...... اس نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہا۔ جیسے کہ حقیقت الوحی کے حوالے سے آپ پڑھ چکے ہیں۔

۴...... مرزاجی نے اعجاز احمدی میں لکھا ہے مجھے بتایا گیا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق

ليظهره على الدين كله‘‘ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

ترجمہ: ’’خداوہ ہے جس نے اپنا رسول بھیجا۔ ہدایت اور دین الحق دے کر۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔‘‘ یہ قرآن کی آیت ہے اور مرزا کہتا ہے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔

۵...... ’’اس طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی......‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۴۹،۱۵۰، خزائن ج۲۲ص۱۵۲تا۱۵۴)

۶...... ’’میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا[2593] کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں......اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے میں کیا کروں کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں......خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں......میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا......پس خدا دکھاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ص۱۵۴،۱۵۵)

۷...... ’’یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرتﷺ کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرتﷺ کی ظل ہے۔ نہ اصلی نبوت، اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام

امتی بھی رکھا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ [2594] ہر کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کے اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۸...... ''جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈال دیتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تو تمام برکت محمد ﷺ سے ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ ص۹۹)

۹...... ''جاءنی آئل واختار وادار اصبعہ واشار ان وعد اللّٰہ اتی فطوبی لمن وجدو رأی'' (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۶، عربی حصہ الہامات)

ترجمہ: ''میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ (حاشیہ پر ہے) اس جگہ آئل خداتعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔''

۱۰...... ''اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خداتعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خداتعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل میں کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ [2595] صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے مخاطبہ حاصل ہے سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔'' ولکل ان یصطلح!''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

۱۱...... ''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

۱۲...... ''اور جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید

شریعت کے اس طور پر نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سواب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں[2596] کرتا اور میرا یہ قول کہ ''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ''اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں...... یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے۔ جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی محمد ﷺ۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں سے ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النّبیین کی مہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی محض اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کر کیوں خدا نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔''

(حاشیہ)......''اس طریق سے نہ تو خاتم النّبیین کی پیش گوئی کی مہر ٹوٹی۔ نہ امت کے کل افراد مفہوم نبوت سے جو ''لا یظھر علیٰ غیبہ'' کے مطابق ہے محروم رہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰،۲۱۱)

۱۳...... ''یعنی جب میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

۱۴......[2597] ''جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود (مہدی) کو حسنؓ کی اولاد کبھی حسینؓ کی اولاد اور کبھی عباسؓ کی اولاد بنایا۔ مگر آنحضرت ﷺ کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا، خلق کا، علم کا اور روحانیت کا وارث ہوگا...... پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا۔ اس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۴)

۱۵...... ''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے...... یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعے سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔''

(حاشیہ)......''اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے۔ پس من جملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشین گوئیاں ہیں جن کے رو

سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی، بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسے کہ آیت ''فلا یظهر علیٰ غیبه احداً الا من ارتضٰی من رسول'' سے ظاہر ہے۔ پس مصفی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفی [2598] غیب حسب منطوق آیت نبوت ورسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۳ حاشیہ، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

۱۶...... ''اور جب کہ خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

۱۷...... مرزاجی پر بقول اس کے چند وحیاں نازل ہوئیں جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۱۸...... ''وما ارسلنك الا رحمة للعالمین'' (حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۵)

اور ہم نے آپ کو عالمین پر رحمت کے لئے بھیجا۔

۱۹...... ''لا تخف انه لا یخاف لدی المرسلون'' (حقیقت الوحی ص۹۱، خزائن ج۲۲ ص۹۴)

نہ ڈرو میرے ہاں رسول نہیں ڈرا کرتے۔

۲۰...... ''انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً''

(حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

ہم نے آپ کی طرف پیغمبر بھیجا جو تم پر گواہ ہے۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۲۱...... ''انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب''

(حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۶)

میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔

۲۲...... [2599] ''انی مع الرسول اقوم افطر واصوم'' (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۷)

میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔

۲۳...... ''یأتی قمر الانبیاء'' (حقیقت الوحی ص۱۰۶، خزائن ج۲۲ ص۱۰۹) نبیوں کا چاند آئے گا۔

۲۴...... ’’هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله‘‘
(حقیقت الوحی ص۷۱، خزائن ج۲۲ص۱۰۹)
﴿وہ خدا جس نے اپنا رسول دین حق اور ہدایت دے کر بھیجا تا کہ اس کو ہر دین پر غالب کر دے۔﴾

۲۵...... ’’واتل علیهم مااوحی الیك من ربك‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ص۷۴)
اوران پر پڑھ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے وحی کی گئی ہے۔

۲۶...... ’’ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم‘‘
(حقیقت الوحی ص۸۰، خزائن ج۲۲ص۸۳)
جولوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جوان کے ہاتھوں پر ہے۔

۲۷...... ’’مسیلمہ کذاب آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں، یہودا اسکر یوطی مرتد عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اور چراغ دین جموں والاعبدالحکیم خان ہمارے اس زمانہ میں مرتد ہوئے۔‘‘
(حقیقت الوحی ص۱۵۹، خزائن ج۲۲ص۱۶۳)

۲۸...... (تبلیغ رسالت ج۱۰ص۱۲۴، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۸۴) میں لکھتا ہے: [2600]’’ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہرا چکے ہو۔‘‘

۲۹...... (تبلیغ رسالت ج۱۰ص۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۹۷) میں ہے: ’’میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔‘‘ (اخبار عام مورخہ ۲۳رمئی ۱۹۰۸ء)

۳۰...... ’’قادیان کا نام قرآن میں ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے۔‘‘
(تبلیغ رسالت ج۹ص۳۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۸۸ حاشیہ)

لاہوریوں کو دھوکہ اوران کی قابلیت

۱...... لاہوری بے چارے مرزاغلام احمد کو کیا سمجھیں، جس شخص کو سرور عالم ﷺ کذاب ودجال فرمائیں یہ سادہ تبلیغ تبلیغ کا شور مچانے والے ان پر اس کو کہاں تک پرکھ سکتے ہیں۔

ان کی علمی قابلیت کے لئے دو ہی باتوں کا بیان ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ جب لاہوری مرزائی اپنا مطبوعہ بیان خصوصی کمیٹی (قومی اسمبلی) کے سامنے پڑھ چکے تو میں نے توجہ دلائی کہ فلاں صفحہ کی سطر فلاں میں کوئی غلطی تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر اچھی طرح دیکھو، انہوں نے خوب دیکھا اور بتایا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس سے ان کی عربی قابلیت کا پتہ لگ گیا۔

اس سطر میں حدیث کی یہ عبارت نقل کی گئی تھی۔ ''لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ''
(کہ نبوت کے اجزاء میں سے صرف خوابیں باقی رہ گئی ہیں) اس میں لفظ لم آیا ہے۔ جس کی وجہ سے یبقیٰ کا حرف علّت (آخر کا الف) گر جاتا ہے۔ مگر ان مبلغوں نے یبقیٰ الف کے ساتھ لکھا اور توجہ دلانے پر بھی اس کو صحیح کہا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ان حضرات کو جرح کے لئے بلایا گیا تو یہی بیان پڑھنے والے بار بار کہتے تھے واللہ العظیم! (خدا عظیم کی قسم) ہا کی پیش کے ساتھ جس سے [2601] ہم کو کوفت ہوئی اور احقر ہزاروی نے کھڑے ہوکر صدر کمیٹی کو متوجہ کیا کہ ان حضرات سے فرمائیں کم ازکم عبارت تو صحیح پڑھیں۔ واوحرف جار ہے جو مدخول کو جر دیتا ہے۔ دراصل لفظ یوں ہے واللہ العظیم ہاء کے زیر کے ساتھ مگر یہ لائق مبلغ واللہ العظیم پڑھتے رہے۔ اس سے ان کی قابلیت کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ گیا۔

۲...... لاہوری جماعت احمد یہ یہ کہتی ہے کہ ہم تو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے نہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اس طرح ان کی اس بات سے مسلمانوں کو دھوکہ ہوسکتا ہے کہ پھر ان کو کیوں کافر کہا جائے۔ یہ تو مرزا جی کو نبی نہیں مانتے نہ بقاء کے قائل ہیں۔ یہ بھی سراسر دھوکہ ہے۔

(۱)...... پہلے تو مرزا جی نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے۔

(۲)...... پھر یہ بھی کسی نہ کسی درجے میں اسکو نبی کہتے یا اس کے دعوؤں کی تاویلیں کرتے ہیں۔ لیکن قطعیات دین میں کوئی تاویل مسموع اور قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ مثلاً توحید کا انکار کر کے کہے کہ توحید کا معنی قوم کا اتحاد ہے۔ وحدت قومی کے بغیر توحید کا دعویٰ غلط ہے۔ شرک کا معنی اختلاف ہے۔ اگر قوم میں اتحاد ہے تو ظاہری طور پر بتوں کو سجدہ کرنے سے آدمی مشرک نہیں ہوتا۔ نماز کی فرضیت سے انکار کرتے ہوئے کہے کہ صلوٰۃ کا معنی دعا ہے۔ یہ مشہور نماز مراد نہیں۔ یہ سب تاویلیں اس شخص کو کفر سے نہیں بچاسکتیں۔ اسی طرح دعویٰ نبوت کا کر کے بروز ظلیت انعکاس اور فنا فی الرسول کے الفاظ سے اس کی تاویل کرنے سے آدمی بچ نہیں سکتا۔ نہ مرزا جی بچ سکتے ہیں نہ لاہوری مرزائی۔

۳...... لاہوری مرزائیوں پر رحم کر کے اور ان کے اسلام قبول کرنے کی غرض کی وجہ سے چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

الف...... مرزا جی نے کہا میں نبی اور رسول ہوں۔

ب...... میرا یہ نام خدا نے رکھا ہے۔

ج...... [2602] میں نے مقام نبوت کو پالیا ہے۔

د...... میں نے منصب نبوت کو پالیا ہے۔

ھ...... مجھے نبی کا لقب دیا گیا ہے۔

و...... اس نام کا مستحق صرف میں ہوں۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر خواجہ اجمیریؒ تک۔ تمام اولیاء امتؒ، اہل بیتؓ، علماء، صلحاء، مجددین، محدثین، مجتہدین اور ائمہ کرام اس نام کے مستحق نہ تھے)

ز...... میرے پاس جبرائیل آئے (اور وہ بار بار رجوع کرتے ہیں) اور انہوں نے انگلی کو گردش دی اور وعدہ آ جانے کا اعلان کیا۔

ح...... اگر مجھ جیسے آدمی کو نبی نہ کہا جائے تو پھر اس کا کیا نام رکھا جائے۔ محدث بھی تو اس کو نہیں کہہ سکتے۔

ط...... میرے انکار سے چراغ دین جموں والا اور عبدالحکیم مرتد ہوئے اور حضور ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب مرتد کہلایا اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودا اسکر یوطی مرتد تھا۔

اس مضمون سے ثابت ہے کہ مرزاجی اپنے نہ ماننے والوں کو مسیلمہ کذاب اور یہودا اسکر یوطی کی طرح کافر مرتد سمجھتے تھے۔ حالانکہ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ مرزاجی کے دعوؤں میں ان کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔

پھر مرزاجی نے قرآن پاک کے وہ تمام کلمات اپنے اوپر اتارے جو صرف حضور ﷺ کے لئے تھے اور ان میں نبوت کی بات تھی۔

ی...... لاہوری جماعت نے اپنے بیان کے (ص۷، ۸، سطر۷) پر لکھا ہے کہ ''یہ حق و باطل کی امتیازی شان ہے کہ حق ہمیشہ ایک ہی مسلک پر قائم رہتا ہے اور باطل اپنا پینترا بدلتا رہتا ہے۔'' اسی طرح لاہوریوں نے مرزاجی کے نہ بدلنے پر شہادت بھی پیش کی ہے۔ [2603] مگر اب آپ خود غور کر لیں اور ہمارے دو نمبر پڑھیں۔ نمبر۵ اور نمبر۶ کہ مرزاجی پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی کلی فضیلت نہیں مانتے تھے۔ اس لئے کہ وہ پیغمبر تھے۔ مگر وحی بارش کی طرح برسی اور آخرکار وہ بدل گئے اور پھر اس بدلنے کی ذمہ داری خدا پر ڈالتے ہیں۔ جس نے اس کو صریحی نبی کا نام دیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ لکھنے تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان میں مانا۔ پھر بدل گئے اور خود ہی عیسیٰ بن بیٹھے۔ اسی طرح پہلے مسلمان کو کافر نہیں کہتے تھے۔ اب کہنے لگ گئے۔

ک...... مرزاجی نے اپنے کوسینکڑوں بار نبی اوررسول کہا۔ بلکہ ’’ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد ‘‘(جوحضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی قرآن میں درج ہے) کا مصداق اپنے کوقرار دیا۔

اسی طرح ’’ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله‘‘ کا مصداق اپنے کوقرار دیا۔

پھر ’’فلا یظهر علیٰ غیبه احداً الا من ارتضیٰ من رسول ‘‘ سے اپنا رسول ہونا ثابت کیا۔

کیا یہ کرتوتیں ایسے شخص کی ہوسکتی ہیں جو دل سے نبی کہلانے کا شوق نہ رکھتا ہو۔

ل...... پھر مرزاجی کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے۔ ہمارا نمبر۱۲ پڑھیں۔ اس نے کھینچ تان کر تین واسطوں سے اپنی نبوت ثابت کی۔ ایک جملہ یہ ہے (میں نے اپنے رسول مقتدیٰ سے باطنی فیوض حاصل کر کے) دوسرا جملہ یہ ہے (اور اپنے لئے اس کا نام پاکر) تیسرا جملہ یہ ہے [2604] (اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے) رسول اور نبی ہوں۔ دیکھئے کس مصیبت سے نبی بننا پڑا۔ اسی لئے لوگ اس کو ’’کھینچواں نبی‘‘ کہتے ہیں۔

م...... ہماری عبارت نمبر۱۳ پڑھیں۔ (بروزی رنگ میں تمام کمالات محمد مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں) دیکھا آپ نے نبوت محمدیہ بھی مرزاجی کے آئینے میں آگئی ہے۔ حالانکہ آئینے میں صرف سامنے کی ایک صورت آتی ہے۔ اندر کی چیزیں اور خصائل واخلاق نہیں آیا کرتے۔ لیکن اگر مرزاجی کا دعویٰ مان لیا جائے کہ نبوت محمدیہ کا عکس بھی آگیا تو حضورﷺ کی نبوت تو مستقل نبوت اور باشریعت تھی تو آپ مرزاجی کو بروزی طور پر مستقل صاحب شریعت نبی کیوں نہیں کہتے؟

ن...... پھر آپ نے یہ بروز کا مسئلہ کہاں سے شریعت میں گھسیڑا۔ کوئی جرأت کر کے ہم کو بروز محمد ہونے کا معنی سمجھائے۔ یہ تو ہونہیں سکتا کہ دونوں مل کر ایک ہی آدمی بن گئے۔ یہ تو بکواس اور ظاہر کے خلاف ہے۔ دو ہوں تو ختم نبوت کی مہر ٹوٹ گئی۔ اگر حضور کی روح مرزاجی میں آئی تو یہ ہندوؤں کا مسئلہ تناسخ ہے۔ جو قطعاً غلط اور باطل ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزاجی کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، عادات وعبادات، اخلاق، اعتقادات، چال چلن، معاشرہ، تمدن، سیاست، حقوق اللہ، حقوق العباد، معاملات، انسانی مساوات، شفقت اور درد

تبلیغ، تواضع وانکسار، زہد وتقویٰ، کمزوری کے وقت قوت کا اظہار اور قوت میں تواضع کا اظہار۔ اسلامی اخوت اور کفر سے مخالفت اور کافر بادشاہوں سے خطاب۔ غرض یہ کہ ہر بات میں مرزاجی سرور عالم ﷺ ہی کی طرح تھے۔ یہ دعویٰ دنیا میں صحابہؓ سے لے کر آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ نہ اس طرح ہوسکتا ہے تو مرزا[2605] جی جن کے حالات ہم نے ربوہ پارٹی کے محضر نامہ کے جواب میں لکھے ہیں۔ کس طرح عین محمد ہوسکتے ہیں؟ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) آپ بروز، ظل، عکس وغیرہ الفاظ سے لوگوں کو دھوکہ ہی دھوکہ دیتے ہیں۔

س...... جب نبوت ختم ہے اور آپ بھی مانتے ہیں تو ہیر پھیر کر کے کیوں مرزاجی کو مسلمان ثابت کرتے ہیں۔ مرزاجی نے صرف آنے والے عیسیٰ ابن مریم بن کر اپنا کاروبار چلانے کی کوشش کی ہے۔

مگر آپ ربوہ جماعت کے محضر نامہ کے جواب میں ہماری کتاب دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آنے والے مسیح ابن مریم وہی اصلی عیسیٰ ابن مریم ہیں کوئی بناوٹی مسیح نہیں ہے۔ دلائل سے بھی اور نشانیوں سے بھی اور مرزاجی کے حالات سے بھی۔

ع...... آپ ہمارا نمبر ۱۵ کا حاشیہ پڑھیں۔ کس مصیبت سے مرزاجی نے اپنے لئے اطلاع علی الغیب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قادیانیوں نے بلکہ خود مرزاجی نے آیت پوری نقل نہ کر کے دھوکہ دیا ہے۔ پوری آیت یوں ہے: ''عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً''

ترجمہ: ''خدا عالم الغیب ہے وہ اپنے بھید (غیب اور وحی) پر کسی کو (پوری طرح) مطلع نہیں کرتا۔ مگر جس کو رسول چن لے۔ پھر یقیناً اس کے آگے پیچھے وہ پہرہ لگا دیتے ہیں۔''

یہ اس وحی، بھید اور غیب کا ذکر ہے جس کو لے کر فرشتے پیغمبر کے پاس پہروں کے اندر آتے ہیں۔ اس غیب اور وحی میں اسی لئے کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ یہ وحی پیغمبروں کے پاس آتی ہے۔ اس میں مرزاجی شریک ہو کر پیغمبر بنتے ہیں۔ کہتے ہیں کیا کروں۔ ایسا مصفی غیب بغیر پیغمبر بنے ملتا نہیں۔ چار و ناچار حضور کا بروز بن کر ہی کچھ بننا پڑتا ہے۔

ف...... [2606] مرزاجی نے آخری مضمون جو زندگی کے آخری دن میں اخبار عام کو دیا اس میں بھی اپنی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹا تو لاہوریو! بتاؤ! اگر اس نے نبی کے لفظ سے روکا تھا یا انکار کیا تھا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ مرتے مرتے بھی اپنے کو نبی کہہ کر اپنی اولاد کو تباہ و برباد کر ڈالا اور آپ جیسے

سادہ لوح آدمیوں کو بھی۔(یہ مضمون جو مرزا جی نے اخبار عام کو بھیجا یہ (تبلیغ رسالت حصہ دہم ص۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۹۷) پر درج ہے)

لاہوری مرزائی

اٹارنی جنرل کے سوال پر کہ مرزا جی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔آئیں بائیں شائیں کی ہے۔''کفر دون کفر'' کی آڑ لی ہے اور مرزا ناصر احمد صاحب کی تقلید ہی میں چھٹکارا سمجھا ہے۔حالانکہ ایک زکوٰۃ کے انکار سے انصار ومہاجرین نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں ان سے جہاد کیا۔ان کو یہ کہہ کر کہ یہ ملت سے خارج نہیں ہیں۔معاف نہیں کیا اور''کفر دون کفر'' کا فائدہ دے کر ان کو زندہ نہیں رہنے دیا گیا۔یہ ڈھکوسلہ ہے۔آپ کسی کافرانہ اور خلاف شریعت فعل وعمل کو کافرانہ فعل نہیں کہہ سکتے ہیں۔کیونکہ خدا کے حکم کی تعمیل نہ کرنا دراصل انکار ہی کا تقاضا ہے۔مگر آپ کسی مسلمان کو ایسی عملی کمزوری سے اس کو اسلام سے خارج مرتد اور کافر قرار نہیں دے سکتے۔اس طرح کی بات والے کو''کفر دون کفر'' کا مصداق بنایا جاسکتا ہے۔لیکن مدعی نبوت، مدعی وحی قطعی، انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والے۔معراج جسمانی کے منکر، حیات مسیح اور نزول مسیح ابن مریم کے منکر اور قطعیات اسلام کے منکر اور قرآن وحدیث کے معانی بدلنے والے کو نہ آپ کسی درجے کا مسلمان کہہ سکتے ہیں نہ اس کو''کفر دون کفر'' کا مصداق بنا سکتے ہیں۔نہ کسی بزرگ، صحابی، محدث، فقیہ یا مجدد نے ایسا کیا ہے۔

مرزا جی اپنے انکار کو خدا اور سول کا انکار قرار دیتے ہیں۔بھلا خدا اور سول کے انکار سے کوئی کسی درجے میں بھی مسلمان رہ سکتا ہے۔

[2607] لاہوری مرزائیو! اب ہم آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی چند باتیں نقل کرتے ہیں۔کیا اس قسم کا جھوٹا آدمی مجدد، محدث یا مسیح بن سکتا ہے؟

اور یہ باتیں اس لئے نقل کرتے ہیں کہ لاہوری مرزائی تبلیغ شوق میں اس غلط کار آدمی کی پیروی کر کے خواہ مخواہ گندے نہ ہوں اور سیدھے سادے مسلمان بن کر تبلیغ کریں اور دونوں جہاں کی سرخروئی حاصل کریں۔

۱...... مرزا جی کو جب تک نبی بننے کا شوق نہ چرایا تھا انہوں نے (ازالہ اوہام ص۹۱۵، خزائن ج۳ ص۶۰۰) میں لکھ دیا کہ:''حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندیؒ نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ جس شخص سے مکالمات الٰہیہ زیادہ ہوجائیں وہ محدث کہلاتا ہے۔''

لیکن جب خوشامدی مریدوں کی مہربانی سے نبوت کا شوق چرایا تو اسی مکتوب کے حوالے سے لکھ دیا کہ: ''ایسے شخص کو نبی کہا جاسکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) اور چالاکی کر کے یہاں مکتوب کا نمبر نہیں دیا تاکہ راز فاش نہ ہو۔

۲...... جب تک مسیح موعود بننے کے راستے میں کچھ کانٹے نظر آئے تو (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) میں لکھ دیا کہ ''میرا دعویٰ مثیل مسیح کا ہے۔ کم فہم لوگ اس کو مسیح موعود سمجھ بیٹھے ہیں۔'' گویا مسیح موعود کہنے والے کو کم فہم کا لقب دیا اور اپنے کو صرف مثیل کہا۔ مگر جب دیکھا کہ چیلے چانٹے مانتے ہی چلے جاتے ہیں تو اسی کتاب میں اور پھر تمام تحریروں میں کھلم کھلا اپنے کو مسیح موعود لکھنا شروع کر دیا۔

۳...... اپنی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اس نے جھوٹ کہا کہ ''بخاری شریف میں جو قرآن کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح ہے یہ حدیث موجود ہے کہ مہدی کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ خدا کا خلیفہ ہے۔ اس حدیث کو دیکھو کہ کس پائے کی ہے اور کتنی معتبر کتاب میں درج ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

(حالانکہ یہ حدیث بخاری شریف میں قطعاً نہیں ہے)

۴...... [2608] سرور عالمﷺ پر جھوٹ بول دیا کہ ''آپ نے دس ہزار یہودی ایک دن میں قتل کرائے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۷، خزائن ج۲۲ ص۱۶۱)

پھر اسی کتاب کے (ص۱۱۱، خزائن ج۲۲ ص۱۱۴) پر لکھ دیا ''کئی ہزار یہودی قتل کرائے'' یہ قطعاً جھوٹ ہے۔ صرف بنوقریظہ کا ایک واقعہ ہے جس میں چار سے چھ سو تک یہودی قتل کئے گئے تھے۔ لیکن وہ ان کے اپنے تجویز کردہ ثالث کے فیصلے سے قتل ہوئے اور تورات کے عین مطابق ہوئے اور یہ بھی وہ یہودی تھے۔ جنہوں نے غزوہ خندق کے نازک موقع پر ۲۴ ہزار لشکر کفار سے مل کر مسلمانان مدینہ کے قتل عام کا انتظام کر دیا تھا۔ بلکہ نفس اسلام کے استیصال پر کمر باندھ رکھی تھی۔

۵...... مرزاجی نے قرآن پاک پر جھوٹ بولا کہ ''آخری زمانے میں طاعون اور زلزلوں کے حوادث عیسیٰ پرستی کی وجہ سے ظاہر ہوں گے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ ص۴۹۹)

مرزائیو! قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے؟

۶...... مرزاجی نے اپنی کتاب (اربعین حاشیہ نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳) پر لکھا ہے کہ ''بخاری شریف مسلم شریف اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔''

مرزائیو! مسلم شریف میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے ذکر میں ان کو نبی کہا گیا ہے۔ مگر یہ تو اس بات کی دلیل ہے کہ آنے والے وہی ابن مریم پیغمبر ہوں گے۔ کوئی بناوٹی مسیح نہ ہوں گے۔ مگر ہم بحث مختصر کرنے کے لئے پوچھتے ہیں کہ بخاری شریف اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں کہاں مرزاجی کو نبی کہا گیا ہے؟ ذرا اپنے مرشد کو سچا تو ثابت کریں۔ پھر کہتے ہیں کہ ان سب کتابوں میں میرا ذکر ہے۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔

۷...... مرزاجی نے اپنی کتاب (اربعین حصہ سوم ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴) پر لکھا ہے کہ: ''ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ [2609] مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔''

(مرزائیو! مل کر قرآن شریف میں سے کوئی آیت ایسی نکالو جس میں یہ لکھا ہو ورنہ چھوڑ و اس جھوٹے کو) پھر قرآن اور حدیث میں سے کسی کتاب میں مسیح موعود کا لفظ بتادو اور انعام حاصل کرو۔

۸...... جب مرزاجی کو محمدی بیگم سے شادی رچانے کا شوق چرایا جو نابالغ لڑکی تھی اور مرزاجی ادھیڑ تھے تو اپنے اوپر وحی اتاردی کہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے (زوّجنا کھا) کہ ہم نے اس محمدی بیگم کا نکاح تم سے کر دیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر صریح جھوٹ تھا۔ اگر خدا نے نکاح کیا تھا تو پھر وہ دلا کیوں نہ سکا اور اگر رکاوٹیں بہت تھیں جن کو خدا دور نہ کر سکتا تھا تو نکاح کیوں کر ڈالا؟ اور مرزاجی کا خدا اتنا بھی نہ سمجھا کہ بیس سال کی مسلسل کوشش کے بعد یہ لڑکی نہ مل سکے گی۔ خواہ مخواہ نکاح کر ڈالا۔

(مرزاجی کی اس پیش گوئی کو آپ اس کی بہت ساری کتابوں میں پائیں گے)

۹...... مرزاجی نے فتویٰ دیا کہ: ''ایسے مردوں کے سوا جن سے نکاح جائز نہیں باقی سب مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۰)

پھر بانو نام کی عورت سے مٹھیاں بھروائیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۰، روایت نمبر۷۸۰)

اور اندھیری راتوں میں اپنے پہرہ پر مائی فجو منشیانی اور مائی رسول بی بی مقرر کی۔ ایک جوان لڑکی زینب تمام رات خدمت کرتی پنکھا ہلاتی۔ صبح تک خوشی اور سرور حاصل ہوتا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۳، روایت نمبر۷۸۶)

آپ بتائیں کہ فتویٰ صحیح ہے یا ان غیر محرم عورتوں کی یہ کارروائی؟

۱۰...... [2610] مرزاجی نے محمدی بیگم کے نکاح کی طرف سرور عالمﷺ کا ارشاد یا اشارہ بھی لکھا۔ (کہ اے بے وقوفو! یہ ہوکر رہے گا۔ حضورﷺ نے بھی اشارہ فرمایا ہے) حالانکہ یہ محض جھوٹ تھا۔ صرف عشق محمدی بیگم نے مرزاجی کو اندھا، بہرا کر رکھا تھا۔ جسے بھوکے نے دو تے دو چار کا معنی چار روٹیاں بتایا تھا۔ بھلا رسول اللہﷺ کو مرزاجی اور محمدی بیگم کی شادی کی غلط اطلاع ہوسکتی تھی تو صحیح اطلاع کیوں نہ ہوسکتی تھی کہ یہ شادی نہ ہوگی اور مرزا قادیانی کی ناک کٹ جائے گی۔

۱۱...... مرزاجی نے لکھا کہ معراج والی آیت ''من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ میں مسجد اقصیٰ سے مراد میری یہی مسجد قادیان ہے۔ اسی کو برکت دی گئی ہے۔''

(تبلیغ رسالت حصہ نہم ص۳۷،۳۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۸)

اور لکھا ہے کہ ''مسجد اقصیٰ سے مراد یوروشلم کی مسجد نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج۹ ص۳۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۹)

(خیال کریں کہ کس طرح لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی سعی کی ہے)

پھر کہا کہ ''قادیان کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔''

(تبلیغ رسالت حصہ نہم ص۳۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۸)

۱۲...... مرزاجی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہا۔ مگر خود مرزاجی کا بڑا بیٹا مرزا افضل احمد مرزاجی پر ایمان نہ لایا اور وہ مرگیا تو مرزاجی نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو کیا وہ بھی کنجری کا بیٹا ہوگیا؟ اور اگر اس کی والدہ مرزاجی کی بیوی ایسی تھی تو پھر جس پاک گھر میں ایسی عورتیں اور لڑکے ہوں وہ کتنا پاک گھر ہوا؟ (یہ سب اس بکواس کی سزا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزاجی نے کی ہے) اور اس عورت کے خاوند کا کیا حال ہوا۔

۱۳...... [2611] مرزاجی نے وہ منارہ جو دمشق کے مشرق کو ہوگا، جس کے پاس حضرت مسیح نازل ہوں گے، اپنے قادیانی منارے کے متعلق بتایا اور کہا کہ وہ منارہ یہی ہے۔

(تبلیغ رسالت ج۹ ص۳۷ تا ۳۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۶ تا ۲۸۸)

گویا منارہ سے مراد منارہ ہی ہے۔ لیکن دمشق سے مراد قادیان ہے۔ (ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند) مرزاجی ذرا سوچا تو ہوتا کہ مسیح علیہ السلام اس منارے کے پاس نازل ہوں گے۔ گویا منارہ پہلے سے موجود ہوگا۔ مگر آپ نے چندہ کر کے اپنی ولادت شریفہ یا نزول کے بعد یہ منارہ بنایا۔ یہاں اگر ایک افیونی کا قصہ ذکر کردیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ وہ جب پاخانے

جاتا تو پانی کا لوٹا بھرلے جاتا۔ مگرافیونی تھا۔ اس کو قبض رہتی تھی اور لوٹے میں سوراخ تھا جب تک وہ فارغ ہوتا پانی لوٹے سے ختم ہو جاتا۔ ایک دن اس کو غصہ آیا اور پاخانے میں جاتے ہی پہلے استنجا کر ڈالا بعد میں پاخانہ کرنے لگا اور کہا کہ سسرے اب دیکھوں کیسے تو ختم ہوتا ہے؟

۱۴...... مرزاجی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو بغیر باپ کے لکھا۔ دیکھو (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۴۹، خزائن ج۲۲ ص۶۷۲)

پھر لکھ مارا کہ ''قرآن اس کی بن باپ کی پیدائش کو رد کرتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۴۱، خزائن ج۲۲ ص۴۳)

(دیکھو یہ ہے مرزاجی کی قرآن دانی) اب دو باتوں میں سے ایک تو ضرور جھوٹی ہوگی جو مرزاجی کو کذاب ثابت کر کے حدیث کی تصدیق کرے گی۔

۱۵...... لاہوری مرزائیو! ذرا سوچو آپ کس فریب میں مبتلا ہیں کہ مرزاجی حضورﷺ کے کامل اتباع اور فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے عین محمد بنے اور اس طرح نبی کہلائے۔

[2612] دیکھئے! اور یقین کر لیجئے! کہ نبوت محض موہبت اور خداتعالیٰ کی بخشش ہے۔ یہ کسی عمل یا کسب یا اتباع سے نہیں ملتی۔ بلکہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہیں نبوت دے دیں۔ اس نے پہلے سے ان کا ظرف ہی ایسا بنایا ہوتا ہے اور وہی بہتر سمجھتے ہیں کہ کس کو پیغمبر بنائیں۔ ''اللہ اعلم حیث یجعل رسالته'' اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اپنی پیغمبری کس کو دیں۔ خود مرزاجی نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱) میں لکھتے ہیں: ''لاشك ان التحديث موهبة مجردة لا تنال بكسب البتة كما هو شان النبوة'' اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ محدث ہونا محض خدا کی بخشش ہے۔ یہ کسی کسب اور عمل سے نہیں ملتی جیسے نبوت کا حال ہے۔

پس فنافی الرسول ہونا۔ کثرت اتباع سے امتی نبی ہونا یہ سب ڈھونگ ہے۔ ورنہ حضورﷺ نے یہی ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے کذاب ودجال پیدا ہوں گے۔ ہر ایک کہے گا میں نبی ہوں۔

اس ارشاد میں اس کی نشانی یہ بتائی گئی کہ وہ امت میں سے ہوگا اور اس کے دجل وفریب کا ذکر کر کے مرزاقسم کے ان تمام لوگوں کے دھوکوں اور دجل وفریب کی طرف اشارہ کیا گیا۔ جو مرزاجی کے حالات میں ہم نے ربوہ پارٹی کے محضرنامے کے جواب میں بیان کئے۔

لاہوری مرزائی[2613]

۱...... لاہوری مرزائی اس دھوکے میں ہیں کہ ہم تو مرزا جی کو نبی نہیں مانتے۔ مہربانو! پہلے تو آپ ان سینکڑوں اقوال کو رد نہیں کر سکتے جو مرزا جی نے نبوت کے لئے کئے۔

۲...... پھر آپ یقین مانیں کہ مرزا جی نے دو قسم کی باتیں اس لئے جان بوجھ کر کہیں کہ ہر موقع پر کام آسکیں۔ یہی دجل ہے۔

۳...... تیسرے اس کے ماننے سے آپ کو اسے مسیح بن مریم ماننا پڑتا ہے جو تیرہ سو سال کے عقیدے کے خلاف ہے اور اس طرح آپ اور قادیانی گروہ دونوں اس کو مسیح موعود کہہ کر ایک ہی ہو جاتے ہیں اور نبی بھی اس لئے کہتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ذکر میں نبی کا لفظ آ گیا ہے تو کیا حضور ﷺ نے بھی نبی لغوی ہی استعمال کیا؟ آپ نے بروز استعارہ اور لغت کو ایسا عام کر دیا ہے کہ سب جگہ استعارہ ہی استعارہ ہو گیا ہے۔

۴...... پھر آپ کو بیسیوں آیات قرآنیہ کا انکار کرنا پڑتا ہے۔

۵...... آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین میں مرزا جی کی بات ماننی پڑتی ہے۔

۶...... آپ اسی کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے جسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں۔

۷...... آپ مرزا جی کے اتباع میں مرزا جی کی وحی کو قرآن وتورات کی طرح قطعی اور پاک سمجھتے ہیں۔

۸...... آپ کافروں کے ہمیشہ جہنم کے اندر رہنے کے منکر ہو گئے ہیں۔

۹...... آپ ایک ایسے شخص کو مجدد مانتے ہیں اور صحیح مسلمان کہتے ہیں جس کے عقائد کفریہ ہیں۔

۱۰...... [2614]آپ مرزا کے ان تمام اقوال کو صحیح مانتے ہیں۔ جن میں انگریز کی اطاعت فرض اور جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔

۱۱...... آپ مرزا جی کے ٹوڈیانہ خیالات کی تصدیق اور قطعیات دین کا انکار کرتے ہیں۔

۱۲...... آپ ایک غیر نبی کو نبی پر فضیلت دیتے ہیں۔

۱۳...... آپ مرزا جی کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مسمریزم تھے۔ (اور خود مرزا جی بھی ایسا کر سکتا تھا) اور حضور ﷺ کا معراج روحانی تھا۔ (اور خود مرزا کو بھی اس طرح کے معراج ہوئے)

۱۴...... آپ جو تبلیغ کرتے ہیں اس میں آپ حضورﷺ کے بعد ختم نبوت کی آڑ لے کر نئے اور پرانے پیغمبروں کی نفی کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا انکار کرتے ہیں جو متواتر ہے اور جس کا انکار کفر ہے۔

۱۵...... آپ مرزاجی کے اس کلام کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک کے اصلی معانی جن میں عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا ذکر تھا۔ قرون اولیٰ سے چھپا رکھے تھے۔ حتیٰ کہ خود مجدد بننے تک مرزاجی بھی نہ سمجھے۔

۱۶...... ہم کسی وحی، کسی کشف، کسی الہام اور کسی بھی بات کا حسن وقبح اور حق وباطل ہونا قرآن وحدیث سے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ مگر قرآن پاک کو خود خدا تعالیٰ نظروں سے اوجھل کر دے اور حدیثوں کے جس ڈھیر کو مرزاجی اپنی وحی کے خلاف سمجھیں رد کر دیں تو ہمارے ہاتھ میں کون سی کسوٹی رہ گئی؟

۱۷...... لاہوری مرزائیو! ذرا غور کرو کس قسم کے آدمی کو آپ مسیح موعود اور مجدد بنا بیٹھے ہیں۔ مرزاجی (براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹) میں لکھا کہ:

''پہلے پچاس حصے [2615] (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔''

مرزائیو! سچ کہو پچاس ہزار قرضہ ہو تو پانچ ہزار دے کر تم جان چھڑا سکتے ہو؟ یا پانچ لاکھ کا مال منگایا۔ کیا تم پچاس ہزار دے کر عہدہ برآ ہوسکتے ہو؟ اگر مرزاجی کی یہ منطق مان لی جائے تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہوجائے۔

کیوں اس عجیب وغریب آدمی کی پیروی کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو؟

لاہوریوں سے اپیل

ہم آخر میں لاہوری مرزائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں نے تو باپ دادا کی گدی بنا ڈالی۔ کروڑوں روپے کما لئے۔ ان پر عصبیت غالب ہوسکتی ہے۔ مگر آپ اب اس غلطی سے باہر آکر سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی ساری کی ساری قدرتوں اور پرانے دین کو مان کر مسلمانوں میں مل جائیں تاکہ آپ کی دین ودنیا بہتر ہوجائے۔ آپ تبلیغ کریں مسلمان آپ پر فدا

ہوں گے۔ ورنہ مرزا جی کا اتباع ستر کروڑ مسلمانوں کے عقیدے میں غلط اور قرآن وحدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

ان سطور کے بعد ہم اس بل کی حمایت کرتے ہیں جو ہم نے پیش کیا ہے۔ جس میں مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں قادیانی اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے محروم کرنے کا ذکر ہے۔

غلام غوث ہزاروی (ایم.این.اے)

عبدالحکیم (ایم.این.اے)

عبدالحق بلوچستانی (ایم.این(اے)

[2616] جناب چیئر مین: بس جی! اس سے آگے کا چھوڑ دیں۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ یہ بل ہمارے پاس ہے۔

مولانا عبدالحکیم: جب مطلب کی چیز آئی ہے تو اس کو چھوڑ دیں۔

جناب چیئر مین: یہ سرکولیٹ ہو چکا ہے۔ یہ قراردادیں ان کی طرف سے بھی نہیں پڑھی گئی ہیں اور نہ آپ پڑھیں۔ کیونکہ یہ سرکولیٹ ہو چکی ہیں۔ یہ کاپی ہمارے پاس ہے۔

مولانا عبدالحکیم: یہ بل؟

جناب چیئر مین: یہ بل ممبروں کے پاس ہے۔

مولانا عبدالحکیم: اچھا! باقی پرسوں کرلیں گے۔

جناب چیئر مین: اناللہ وانا الیہ راجعون! آٹھ گھنٹے آپ نے لئے ہیں۔ کوئی صبر کی بھی حد ہوتی ہے۔ ان ممبران کا کیا قصور ہے جو دو مہینوں سے بیٹھے سن رہے ہیں؟ ان بے چاروں کا کیا قصور ہے؟

میاں محمد عطاء اللہ: مولوی مفتی محمود صاحب جب پڑھ رہے تھے اس وقت اعتراض نہیں کیا گیا۔

جناب چیئر مین: آپ چھوڑیں اس بات کو۔ ان دونوں سے درخواست کی تھی۔ ان کی کتاب کے ۲۶۰ صفحے ہیں اور ان کی کتاب کے ۲۰۰ صفحے تھے۔ (مداخلت)

جناب چیئر مین: آپ کو نہیں پتہ، یہ شرارتیں کرتے رہے ہیں میاں اسلم اور میاں عطاء اللہ آپ کی ساری تقریر میں ہنستے رہے ہیں۔

اچھا! کوئی ممبر نماز کے بعد تقریر کرنا چاہتا ہے؟ آوازیں؟ کوئی بھی نہیں۔ کورم پورا نہیں ہوگا؟

[2617] مولانا عبدالحکیم: پرسوں اجلاس ہوگا تو پھر کریں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کی نصف تقریر کے حوالے مفتی شفیع صاحبؒ کی کتاب سے لئے گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے صرف دو کتابیں دی ہیں۔ اگر مجھے ۵۰، ۶۰ کتابیں دی جاتیں تو میں ممبروں کو تقسیم کر دیتا۔

مولانا عبدالحکیم: ہم نے کوئی ختم نبوت کا چندہ اکٹھا نہیں کیا کہ مفت کتابیں دے دیں۔

جناب چیئرمین: کوئی اور صاحب تقریر کریں گے؟ اچھا! پھر سوموار کو اجلاس رکھتے ہیں۔

ایک رکن: سوموار کو شب برأت ہے، چھٹی ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: یہ پرائمری سکول نہیں ہے کہ اپنی مرضی سے جب چاہیں چھٹی کر لیں۔ پرسوں دس بجے اجلاس رکھتے ہیں اور سوموار کو دو اجلاس ہوں گے۔ دو اور تین تاریخ تک ڈیٹیل سے بحث کر لیں گے۔ چار تاریخ کو اٹارنی جنرل تقریر کریں گے۔ پانچ تاریخ کو شام کو جوائنٹ سٹنگ ہے۔

Now the House is adjourned to meet on Monday, the 2nd at 10am. Thank you very much. I very much appreciate the patience of the honourable members.

(اب ہاؤس کو ۲؍تاریخ بروز پیر صبح دس بجے تک کے لئے برخاست کیا جاتا ہے۔ بہت بہت شکریہ! میں معزز ممبران کے حوصلہ کی داد دیتا ہوں)

[The Special Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Monday, the 2nd September, 1974.]

(کل ارکان پر مشتمل کمیٹی کا اجلاس ۲؍ستمبر ۱۹۷۴ء بروز پیر صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

No. 17

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 2nd September, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 18

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Monday, the 2nd September, 1974

(Contains No. 1 – 21)

[2699] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Monday, the 2nd September. 1974.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۲؍ستمبر ۱۹۷۴ء، بروز سوموار)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح دس بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

Mr. Chairman: *I would like to know as to who would like to speak. You wanted some time.*

(جناب چیئرمین: میں جاننا چاہتا ہوں کہ اب کون بات کرے گا۔ آپ کچھ وقت چاہتے تھے)

آپ کی طرف سے آ چکا ہے۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو مختصر طور پر کہہ لیں۔ کیونکہ مفتی محمود اور پروفیسر غفور احمد نے ۳۷ ممبروں کے نام لکھ کر دے دیئے ہیں۔

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *I wanted to say a few words.* (سردار مولا بخش سومرو: میں مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں)

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Soomro.*

(جناب چیئرمین: جی! مسٹر سومرو)

[2700]***Sardar Moula Bakhsh Soomro:*** *Sir, every point in connection with Ahmediat has been fully expressed in its entirety and I only associate myself with sanctity and piety of the proposal and I would only express a few words.*

Sir, it is now crystal clear that this was a plot and the plot with all its ramifications has been discussed here and after that there can be no two opinions that according to Muslim conception they are nothing but "Kafir". That being quite clear, then the conclusion or the step that would be taken after clarification is to have them declared not only as non- Muslims but even their publications and literature should be banned if it is meant that hereafter such religious flare ups should be ended for ever.

Sir, their expressions are clear; their only target is the 'Shaan' of Hazrat Muhammad (peace be upon him) and

they want that 'Shaan' and they feel this the only object to be achieved. So, Sir, their publications should be banned. Sir, sometimes he speaks that "I am Ghulam-i-Ahmad, I am the slave, a humle slave" and in the same breath he again says that he is Muhammad (peace be upon him) personified and speaks so disparagingly even of As'hab Sidikah, calling himself sometimes personified Hazrat (peace be upon him), and sometimes he puts himself even above all Nabis in the past. About the status of As'hab Sidikah and the Panjtan and Hussain (peace be upon him) he calls them as below himself and call them non- entities. He calls Hazrat Ali (peace be upon him) "murda, mara howa tera Ali". All these things really, Sir, agitate the minds of Muslims. Even during the discussion that went on there in this August House, one had to control and exercise restraint over one-self to see them being spoken so disparagingly and in such a humiliating manner, over whom, our families, our children be "qurban". Therefore, in future such literature should be banned if it is meant really that hereafter there be no religious feuds in this country.

According to their own faith they did not offer prayers of Janaza, even of Quaid-i-Azam, and with open mind said that "he is 'Kafir' or we are 'Kafir', according to their way of faith. Therefore, Sir, just to have the end and termination of this propaganda, the only thing lies that they should be drclared as non- Muslim. Government should

now declare their Rabwa to be an open city [2701] *and their propaganda should be banned hereafter. Not only that. Sir, but as per information recieved, land surrounding Rabwa in their name should not be given to Ahmadias. I think restriction should be imposed hereafter. Any land surrounding Rabwa should not be given to Ahmadis; it should also be banned. If such steps are taken, I feel that as provided in the Constitution that the religion of this country is Islam, then it will be a proof and they will believe that Islam is the religion of this country.*

With these few words I just expressed, I thank you very much.

(جناب سردار مولا بخش سومرو کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

(سردار مولا بخش سومرو: جناب عالیٰ! احمدیت سے متعلقہ ہر نقطہ مکمل طور سے بیان کر دیا گیا ہے اور میں صرف اس تجویز کے احترام اور تقدس کے پیش نظر اس میں حصہ لے رہا ہوں اور میں صرف چند الفاظ میں اظہار خیال کروں گا۔

جناب عالیٰ! اب یہ بات مکمل طور پر واضح ہو چکی ہے کہ یہ ایک سازش تھی اور یہ سازش اپنی تمام منفی نتائج کے ساتھ یہاں زیر بحث آ چکی ہے۔ بعد ازاں اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ مسلمانوں کے تصورات کے مطابق وہ یقیناً کافر ہیں۔ یہ بات بہت واضح ہو چکی ہے۔ اب نتیجہ یا اگلا قدم یہ ہونا چاہئے۔ اس وضاحت کے بعد انہیں صرف غیر مسلم قرار نہ دیا جائے۔ بلکہ ان کی مطبوعات اور کتابوں پر بھی پابندی لگا دی جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد اس قسم کے مذہبی تصادم ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے چاہئیں۔

جناب عالیٰ! ان کے خیالات واضح ہیں اور ان کا ہدف صرف حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس ہے اور یہ شان وہ خود حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنے خیال میں وہ اس شان اور مقام کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جناب عالیٰ! ان کی مطبوعات پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ جناب عالیٰ! کبھی وہ کہتا ہے کہ میں غلام احمد ہوں۔ میں تو غلام ہوں۔ ایک عاجز غلام اور اسی سانس میں وہ

دوبارہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہے۔ یعنی ان کا عکس ہے اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں مضحکہ خیز باتیں کرتا ہے۔ کبھی وہ اپنے آپ کو حضور ﷺ کا ظل قرار دیتا ہے اور کبھی اپنے آپ کو گزشتہ تمام پیغمبروں سے افضل قرار دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ، پنجتن پاک کو وہ اپنے آپ سے کمتر قرار دیتا ہے۔ وہ حضرت علیؓ کو مردہ ''مرا ہوا تیرا علی'' سے خطاب کرتا ہے۔ جناب والا! یہ سب چیزیں مسلمانوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرتی ہیں۔ اس معزز ایوان میں بحث کے دوران سب کو اپنے آپ کو قابو میں رکھنا پڑا۔ جب ہم نے ان ہستیوں کے بارے میں ان کی توہین آمیز گفتگو سنی۔ جن پر ہمارے خاندان اور اولاد قربان ہو۔ لہٰذا مستقبل میں ایسے لٹریچر پر پابندی لگائی جائے اور مستقبل میں اس قسم کی مذہبی عداوتوں کی اس ملک میں گنجائش نہیں ہونی چاہئیں۔

اپنے عقیدہ کے مطابق وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ حتیٰ کہ قائداعظم کا جنازہ بھی نہیں پڑھا اور واضح طور کہا کہ یا وہ کافر ہیں یا ہم کافر ہیں۔ لہٰذا جناب والا، ان کے پروپیگنڈا کو ختم کرنے کے لئے یہی قدم اٹھانا چاہئے کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ حکومت ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دے اور آئندہ ان کے پروپیگنڈے پر پابندی لگائی جائے۔ جناب والا! صرف اس قدر ہی نہیں بلکہ موصولہ اطلاعات کے مطابق ربوہ کے نواحی علاقوں میں ان کو موجود اراضی بھی انہیں نہ دی جائے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ پابندی لگا دی جائے اور ربوہ کے گردونواح کی کوئی زمین احمدیوں کو نہ دی جائے۔ اس پر پابندی ہونی چاہئے۔ اگر ایسے اقدامات اٹھا لئے جائیں اور جیسا کہ آئین میں درج ہے کہ اس ملک کا مذہب اسلام ہے تو یہ اس کا ایک ثبوت ہوگا اور یہ لوگ بھی مان لیں گے کہ اس ملک کا مذہب اسلام ہے۔ انہی مختصر الفاظ کے ساتھ میں نے اپنا مدعا بیان کر دیا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

جناب چیئرمین: شہزادہ سعید الرشید عباسی!

(جناب شہزادہ سعید الرشید عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

شہزادہ سعید الرشید عباسی: جناب والا! میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ جسے پاکستان بننے سے پہلے اور ون یونٹ کے وقت ''ریاست بہاولپور'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ریاست بہاولپور پنجاب کی سب سے بڑی اسلامی ریاست تھی۔ یہاں اسلام کا بول بالا تھا اور اسلامی قانون نافذ تھے۔ چنانچہ اس سرزمین پر نواب الحاج صادق محمد خان عباسی کے دور میں ایک بڑا اہم واقعہ پیش آیا۔ یہ ایک مقدمہ تھا۔ جو ۱۹۲۶ء میں دائر ہوا اور جو بعد میں ''فیصلہ بہاولپور'' کے نام سے مشہور ہوا۔ مفتی محمود صاحب نے اس فیصلے کا ایک کتابچہ سب ممبر صاحبان کو دیا ہے۔ میں

امید رکھتا ہوں کہ سب صاحبان نے اس کو دیکھ لیا ہوگا۔ جناب والا! فیصلہ بڑا اہم تھا اور یہ فیصلہ اس وقت ہوا جب ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت نہیں تھی۔ بلکہ انگریزوں کی حکومت تھی اور اس وقت یہ فیصلہ ایک مسلمان ریاست میں ہوا اور یہ مقدمہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ آخر سات فروری ۱۹۳۵ء کو منشی اکبر خان نے جو اس وقت ڈسٹرکٹ جج تھے، اس کا فیصلہ سنایا۔ فیصلہ کیونکہ بڑا طویل ہے میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ون یونٹ بننے کے بعد ریاست بہاولپور ختم ہوگئی اور ہمارے ساتھ ناانصافی محض اس لئے ہوئی کیونکہ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ بہاولپور کے عوام نے یہ فیصلہ کیا تھا اور اس دن سے [2702] ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ وہاں ترقی بند ہوگئی۔ ہم پر ظلم ڈھائے گئے۔ جن صاحبان نے یہ سب کچھ کیا میں ان کے نام یہاں لینا مناسب نہیں سمجھتا۔ بہرحال بہاولپور کے عوام بخوبی جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا۔ جب یحییٰ خان کی حکومت تھی تو یہ افسران جو اس وقت یہاں موجود تھے انہوں نے فرید گیٹ کے پرامن جلوس کے اوپر گولی چلائی۔ وہ صاحبان بخوبی جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا تھا؟ یہ فیصلہ بہاولپور کے مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف کیا اور اس کی سزا آج تک ہمیں مل رہی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت اس بات کو مدنظر رکھے گی۔ ہمارے ساتھ جو کچھ زیادتیاں ہوئیں اور اس فیصلے کے بعد جو سلوک ہوا اور ہمیں جو سزا ملی اور اب میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ بہتر سلوک ہوگا۔ ہماری سزا ختم ہوگی۔ پاکستان بننے کے ۲۷ سال بعد آج اس ہاؤس میں یہ فیصلہ ہو رہا ہے اور جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے اور جہاں تک بہاولپور کے عوام کا تعلق ہے۔ ہمارے لئے یہ فیصلہ آج سے ۴۰ سال پہلے ہو چکا ہے اور میرا ایمان ہے کہ جو فیصلہ ہوا ہے وہ صحیح ہوا ہے اور میں آج بھی اس پر قائم ہوں اور میں اس کی پوری حمایت کرتا ہوں۔ اس کی پوری تائید کرتا ہوں اور حضور ﷺ کا ایک ادنیٰ خادم ہوتے ہوئے آج تک اس پر قائم ہوں اور تادم مرگ قائم رہوں گا۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب! ایک گزارش کردوں، اس دن بھی عرض کیا تھا کہ ہم **Close door** (بند کمرے میں) سیشن کر رہے ہیں اس میں ایک چیز لازمی ہے کہ ہر چیز کا **Solution** (حل) بتائیے کہ اقلیت قرار دینے سے کیا فائدہ ہوگا، کیا نقصان ہوگا۔ اگر نہ دیں تو کیا نقصان ہوگا، کیا فائدہ ہوگا، کیونکہ ہم یہاں ***With realistic approach*** (حقیقت پسندانہ نقطۂ نظر) سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نے دونوں سائیڈ پر کہ کون سا ریزولیوشن **Adopt** (اختیار) کریں جو کہ کافی ہو، ملک جعفر کا کریں یا کوئی اور یا کوئی نئی ***Proposal*** (تجویز) دیں۔

[2703] ***Now the discussion should be in the form of some proposals, suggestions and solutions---- We have heard much about everything---- in order to lessen the burden on the Steering Committee, which will meet on 4th or 5th to finalise the recommendations in the light of the debate that has taken place. So, I will request the honourable members to come forward with concrete proposals, and they must look towards all the aspects that in case they are declared as a minority, what would be the consequences, and in case they are not declared as a minority, what would be the result and consequences. This should be kept in view.***

(اب ہماری اس بحث کو تجاویز مشوروں اور حل کی شکل اختیار کرنی چاہئے۔ ہم نے ہر چیز کے متعلق تفصیل سے سنا ہے۔ لہٰذا سٹیرنگ کمیٹی کے ۴ یا ۵ ستمبر کو ہونے والے اجلاس کے دوران اس کے اوپر بوجھ کم کرنے کی غرض سے یہاں ہونے والی بحث کی روشنی میں، میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ ذرا آگے کی طرف قدم بڑھائیں اور انہیں (احمدیوں) کو اقلیت قرار دینے سے متعلق تمام پہلوؤں پر نظر رکھیں کہ اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے اور انہیں اقلیت قرار نہ دینے کی صورت میں کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ اب اس معاملے پر نظر رکھنی چاہئے)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: Point of information. As you just said that those who speak should suggest remedial measures or consequential result after such steps, if this is the object which I have been able to understand, in that case you will allow me a few minutes more to express my views on that line. I will just, in my humble way, suggest a few things as desired by you, Sir.

(سردار مولا بخش سومرو: پوائنٹ آف انفارمیشن! جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ جو لوگ گفتگو کرنا چاہتے ہیں وہ اصلاحی اقدامات یا ان اقدامات کے مسلسل نتائج پر بھی گفتگو کریں اگر

آپ کا یہی مقصد ہے تو میں اس ضمن میں اظہار خیال کرنے کے لئے کچھ وقت چاہتا ہوں اور آپ کی خواہش کے مطابق چند عاجزانہ مشورے دینا چاہوں گا)

Mr. Chairman: Sahibzada Safiullah.

(جناب چیئرمین: صاحبزادہ صفی اللہ!)

Dr. S. Mahmood Abbas Bokhari: Point of information. **(ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: پوائنٹ آف انفارمیشن)**

Mr. Chairman: Just a minute, I have given the floor to Sahibzada Safiullah.

(جناب چیئرمین: صرف ایک منٹ، میں نے فلور صاحبزادہ صفی اللہ کو دے دیا ہے)

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اگر اس پر ممبران صاحبان تحریری طور پر تجاویز دیں تو یہ زیادہ موزوں ہوگا۔ کیونکہ زبانی طور پر کئی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو کہ انسان کے ذہن سے نکل جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: لازماً تحریری طور پر...... کیونکہ یہ ایک نیشنل پرابلم ہے۔ لیکن ایسی باتیں جو کہ ان کتابوں کا حصہ نہ ہوں ان کو یہاں زبانی طور پر پیش کیا جاسکتا ہے اور اگر ممبر صاحبان لکھ کر دینا چاہیں تو وہ لکھ کر بھی دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتاب وسنت کی رو سے بعض چیزیں رہ گئی ہیں جو کہ بحث میں شامل نہ ہوسکیں، بالخصوص [2704] مقام نبوت ہے کہ نبی کی Qualification (قابلیت) کیا ہوتی ہے۔ کتاب الہدیٰ میں نبی کا مقام کیا ہے؟ آیا کوئی آدمی اس مقام کو پاسکتا ہے یا نہیں پاسکتا؟ یہ ایک بنیادی نکتہ ہے جو اس بحث میں نہیں آیا۔ جناب والا! کیا میں اس موضوع پر چند ایک باتیں عرض کرسکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: کس نے آپ کو روکا ہے؟ اڑھائی مہینے سے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ تمام لوگوں کو پوری آزادی ہوگی، وہ اپنی رائے کا اظہار تحریری طور پر یا زبانی طور پر کسی بھی طریقے سے کرسکتے ہیں۔ میں نے تو صرف Suggestion (تجویز) پیش کی ہے۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: شکریہ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: صدر گرامی! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلہ پر بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ میری طبیعت ٹھیک

نہیں ہے۔لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ضمن میں میں اپنے خیالات جو اتنی لمبی کارروائی سننے کے بعد میں نے جمع کئے ہیں، میں انہیں ظاہر نہ کروں...... جناب والا! مناسب تو یہ تھا کہ میں اس ضمن میں ایک طویل کتاب......

جناب چیئرمین: اس گھڑی کا کچھ کریں۔اسے Table (میز) سے اٹھالیں۔

It always creats disturbance in the House.

(یہ ہمیشہ ایوان میں خلل ڈالتی ہے)

(سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: ......آپ کے سامنے پڑھ کر اس ہاؤس میں پیش کرتا۔لیکن جناب والا! میں وہی معروضات پیش کروں گا جو کہ میں نے اس ہاؤس کی طویل کارروائی سننے کے بعد اپنی رائے قائم کی ہے۔حالانکہ جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب جو کہ ختم نبوت کے سلسلے میں بڑے پرانے مجاہد ہیں اور انہوں نے اس ضمن میں تحریری اور زبانی طور پر جو خدمات انجام دی ہیں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ان کے ارشادات اس ضمن میں، میں آخری اور کافی سمجھتا ہوں۔لیکن میں اپنے طور پر یہ محسوس کرتا ہوں کہ جناب والا! اب یہ کوئی جھگڑا ہی نہیں رہا کہ احمدی نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں یا[2705] نہیں؟ کیونکہ ان کے ان طویل بیانات میں جو فاضل جرح اٹارنی جنرل صاحب نے ان پر فرمائی ہے۔ان کے جوابات میں انہوں نے کسی جگہ بھی یہ نہیں کہا کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ایک عجیب بات ہے کہ لاہوری جماعت جو ان کا ایک حصاری فرقہ ہے۔جن کے متعلق میرا اپنا ذاتی خیال تھا کہ وہ مرزا صاحب کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مانتے ہیں۔یا جو کچھ سمجھ لیجئے یا نبی سے کم درجہ والے۔لیکن جرح کے دوران میں حیران ہوا کہ کیسی صفائی اور کیسے عجیب وغریب انداز سے انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ مرزا صاحب یقیناً (معاذ اللہ) نبی ہیں۔

دراصل ان دونوں کا آپس میں جھگڑا یا مخالفت کہ لاہوری اور ربوہ گروپ یا فرقہ، ان کا آپس میں جھگڑا نہیں ہے کہ مرزا صاحب نبی یا محدث ہیں۔مولانا محمد علی صاحب (لاہوری) جو کہ مرزا صاحب کے بڑے قریبی دوست اور ساتھی تھے اور وہ صرف اپنے آپ کو ہی صحیح جانشین سمجھتے تھے۔جب جانشین کا سوال پیدا ہوا تو بشیر الدین صاحب کہ جو اس وقت سولہ، سترہ یا اٹھارہ برس کے تھے۔انہیں صرف اس بناء پر کہ وہ مرزا صاحب کے لڑکے ہیں۔جانشین کر دیا تو مولانا محمد علی

صاحب (لاہوری) نے اپنے ہم خیال لوگوں کو علیحدہ کر دیا کیونکہ یہ ان کی طبیعت کے خلاف تھا۔

جناب! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔ قرآن کہتا ہے، خدا کہتا ہے اور خود نبی کریم ﷺ کا اپنا ارشاد ہے کہ وہ ہر طریقے سے آخری نبی ہیں۔ جناب والا! کسی کا باپ ہوتا ہے۔ یہ عجوبہ بات ہے کہ باپ کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک دوسرا باپ اور ایک تیسری قسم کا باپ؟ اور اگر نبی کے متعلق یہ تاویل لی جا سکتی ہے کہ نبوت کی کئی قسمیں ہیں اور کئی درجے ہیں (معاذ اللہ) خدا کے بھی کئی روپ ہوں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق، تو پھر ہم کس طرح اس بات کو تسلیم کریں کہ خدا وحدہ لاشریک ہے۔ اس کی کوئی قسم تو نہیں ہوسکتی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ وہ کون سی نبوت کی قسمیں ہیں۔ مجازی نبی، حقیقی نبی، شرعی نبی اور غیر شرعی نبی۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ یہ کسی جانور کو کھانا چاہیں [2706] تو اس کے لئے ایک تاویل پیدا کر کے اسے حلال کر کے کھا جائیں۔ تو جناب والا! میں اپنے طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں کوئی جھگڑا نہیں ہے کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا تھا (ان کے عقائد کے مطابق) جو کچھ میں سمجھتا ہوں وہ تو روز روشن کی طرح واضح ہے اور اس بات میں کوئی تضاد ہے ہی نہیں۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ خدا جا کے فیصلہ کرے گا کہ وہ نبوت صحیح تھی۔ معیار کے مطابق تھی یا نہیں تھی۔ لیکن ہم اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کو کسی بھی صورت اور کسی بھی طریقہ سے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہے کہ میں نبی ہوں۔ وحی ان پر نازل ہوتی ہے، عجیب بات ہے۔ کتاب میں وہ ترمیم کرتے ہیں بلکہ ایک قرآن کریم کی آیت جس میں ارشاد ہے...... غالباً حدیث شریف یا قرآن کریم کی آیت تھی جو دوران جرح واضح کی گئی تھی۔ جس میں ''میرے پہلے اور میرے بعد'' کے الفاظ ہیں۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ حدیث شریف کے ہیں یا قرآن مجید کی آیت ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے ''نہ میرے پہلے اور نہ میرے بعد۔ نبوت کا جو سلسلہ ہے وہ ختم ہے۔'' بعد والی چیز حذف کر دی گئی ہے۔ وہ کتاب میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح جناب والا! ایک اور طریقہ بھی دیکھیں۔ ایک مسجد ان لوگوں نے تعمیر کی ہے اور اس پر لکھ دیا ہے لاالٰہ الااللّٰہ احمد رسول اللّٰہ ۔ ہم خوش تھے کہ ہم نے ان کی کمزوری پکڑ لی۔ جب ان پر جرح کی گئی تو غالباً وہ فرمانے لگے کہ یہ کوفی رسم الخط ہے۔ میں حیران ہوں جب تمام دنیا میں کلمے کا ایک ہی رسم الخط جاری ہے اور وہ یہ ہے لاالٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تو کیوں خصوصیت کے ساتھ انہوں نے ایک کوفی رسم الخط استعمال کیا؟ تو یہ تمام باتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ان نیت میں فتور یقیناً موجود ہے۔ آپ بتائیں اگر وہی مسجد قائم رہے اور جو

دین میں آج کل ترقی ہورہی ہے۔ وہ آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ لوگ خدا سے مذاق کرتے ہیں۔ لوگ [2707] رسول سے مذاق کرتے ہیں۔ لوگ اپنے طریقہ عبادت میں اس دور میں بھی میں سمجھتا ہوں اتنے مکمل اور کامل نہیں ہیں جتنا انہیں ہونا چاہئے۔ پچاس ساٹھ سال کے بعد وہی ایک مسجد ایک عظیم فتنے کی بنیاد بن جائے گی۔

اسی طریقے سے جناب والا! مجھے اس امر کا کامل یقین ہے۔ میں اس خطرے سے بھی اس معزز ہاؤس کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس آنریبل کمیٹی کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اسرائیلیوں کی طرح احمدیت بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جس وقت انگریز نے اس فتنہ کی ابتداء کی۔ ہم نہیں کہتے کہ مرزا صاحب یا ناصر صاحب کی علمیت کسی طریقے سے کم ہے۔ عالم لوگ ہی پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ جن لوگوں کو کتاب کا علم اور عبور ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہی اس قسم کی ہیرا پھیری کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے یہ جو طریقہ کار جس کی ابتداء جس وقت جن ذہنوں کی کاوش کے نتیجہ کے طور پر ہوئی۔ ان کا اس میں بنیادی مقصد صرف ایک تھا کہ مسلمانوں میں ایک فتنہ پیدا کیا جائے۔ ایک فتنہ کھڑا کیا جائے۔ انہوں نے جو آج اسرائیل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں، یہ یاد رکھیں، یہ غور طلب بات ہے اور سوچنے کا مقام ہے۔ آج آپ اسرائیل کو تاریخ سے نہیں مٹا سکتے۔ تمام عالم اسلام ایک طرف ہے۔ آپ دیکھئے تمام عرب ایک طرف ہے۔ اسرائیل کے خلاف صف آراء ہیں۔ لیکن آج وہ اسرائیل کو نہیں مٹا سکتے۔ جب اسرائیل کا فتنہ کھڑا ہوا تھا۔ اس وقت بھی یہی نوعیت تھی۔ اس کا بھی یہ یہی مقام تھا۔ ان کے پاس کوئی جگہ نہیں تھی۔ یہی حیثیت آج ربوہ اختیار کر چکا ہے۔ آپ جگہ دیکھیں کہ کسی وقت اسرائیلیوں نے اپنی ریاست کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کی ابتدائی شکل، ابتداء کی صورت صرف یہی تھی اور صرف یہی تھی۔

وہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے بڑے طویل بیانات اور بڑی طویل جرح کر چکے ہیں۔ میں اس میں اور اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ ان کو علیحدہ کرنے کے لئے، ان کو نمایاں کرنے کے لئے، ہمارے پاس [2708] صرف ایک طریقہ کار ہے کہ ہم آئین میں ترمیم کریں۔ ترمیم صرف اور صرف ان الفاظ میں کریں کہ احمدی فرقہ کے متعلق جتنے بھی لوگ ہیں یا وہ لوگ جو مرزا غلام احمد کو نبی کسی بھی رنگ میں مانتے ہیں۔ کسی بھی رنگ میں وہ لوگ مرزا کو نبی کی حیثیت دیتے ہیں۔ وہ غیر مسلم ہیں۔ وہ مسلمان نہیں۔ ان کو مسلمانوں کا مقام دینا نہیں چاہئے۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا، اس میں شک نہیں

ہے اس کے مضر اثرات بھی ہوں گے۔ ایک اتنا بڑا منظّم آرگنائزڈ فرقہ جس کو ہم علیحدہ کر کے ایک ٹولے کا رنگ دیں گے۔ وہ کھلم کھلا ہمارے ملک کے خلاف کام کریں گے۔ یہ ٹھیک بات ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ اس بات پر غور کریں کہ کس تیزی سے یہ مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ دنیا میں جا کر دیکھیں جتنے بھی اسلام کے نام پر مشن موجود ہیں۔ آپ دنیا کے کسی بھی حصے میں جا کر دیکھیں۔ اسلام کے نام پر جتنے بھی مشن موجود ہیں۔ وہ احمدیوں اور مرزائیوں کے ہیں۔ یہ لوگ وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ ملک کے اندر، ملک کے باہر، آپ اگر یہی رفتار ان کی جاری رہی (خداوند عالم اس بات کو جھوٹ کرے) تو مجھے یہ خدشہ ہے کہ بہت ہی قریب مستقبل میں میری قسم کے ضعیف الاعتقاد مسلمان جو اپنے دین سے پوری طرح باخبر اور واقف نہیں، ہوسکتا ہے کہ ان کے دین سے ہٹنے سے ایک وقت ایسا آئے اور آج جتنی بڑی اکثریت ہماری ہے۔ اس سے دو چند، سہ چند اکثریت ان لوگوں کی ہو جائے تو جناب والا! اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے آئین میں اس قسم کی ترمیم انتہائی ضروری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے[1]۔

ایک اور بات بھی آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔ میں یہ چاہتا تھا کہ مولانا مفتی محمود صاحب یہاں پر تشریف رکھتے تو میں ان کے سامنے یہ گزارش کرتا اور ان [2709] سے پوچھتا۔ خدا کے لئے مرزائیوں کا مسئلہ جو ہے، وہ بالکل واضح طور پر سامنے ہے۔ اس کے لئے خود اس امر کا اعتراف کرنے کے بعد ان سے بحث کرنا یا یہ کہنا کہ اب اس کی گنجائش ہے یا نہیں، اس کو چھوڑیے۔ لیکن جو مواد انہوں نے اس ہاؤس کے سامنے رکھا۔ ہمارے علماء پر بہت بڑا دھبہ ہے۔ ایک اتنا بڑا چارج ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس چارج سے اس دھبہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنے عوام کے سامنے آنا چاہئے۔ آپ کے یعنی مفتی صاحب کے جوابات میں نے پڑھے۔ طویل ڈکشنری جس میں انہوں نے ایک اپنے تمام علم کا ذخیرہ اکٹھا کر دیا تھا، سب میں نے دیکھا، میں نے پڑھا۔ لیکن کہیں ایک جھلک ان چارجز کی، ان کے حقائق کی، جو انہوں نے یہاں پیش کئے۔ خدا جانے وہ سچے ہیں یا جھوٹے ہیں؟ اگر وہ جھوٹے بھی ہوں تو عقلی طور پر میں تسلیم کرتا ہوں۔ اب آپ نے اس کی تردید نہیں کی۔ تو میرے پاس کیا جواب ہے۔ میں یہ کہوں کہ ان کے جو دلائل ہیں، غلط ہیں۔ جو کہ آپ کے اندرونی فرقوں کے متعلق ہیں۔

[1] کاش! سردار عنایت الرحمٰن عباسی آج قادیانیت کی زبوں حالی دیکھتے کہ دنیا میں منہ چھپانے کے لئے انہیں جگہ نہیں مل رہی۔

کتنی بڑی بات ہے کہ ۶۶۰ علماء کرام، جو دیو بندیوں کے متعلق مرزائیوں نے یہ اپنے بیانات اور جرح میں کہا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے برگزیدہ امتی جن میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، جن میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ، جن میں حضرت جنید بغداری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، نبوت کے بعد اگر اس ملک میں[ل]......

صاحبزادہ صفی اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ایسی باتیں کریں۔ کمیٹی کے سامنے وہ قرارداد یں ہیں اور مرزا ناصر احمد کا محضر نامہ یہ ہے۔ گفتگو اسی پر ہونی چاہئے نہ کہ ہماری طرف سے جو بیان مولانا مفتی محمود صاحب نے پڑھا ہے، اس پر گفتگو شروع ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ان بیانات کا مقصد فوت ہو جائے گا اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔

[2710] سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: نہیں، نہیں۔ دھراتا نہیں۔ میں اپنے فرائض کی ادائیگی کر رہا ہوں۔ اصل بات میں نے کہہ دی ہے، مجھے کہنے دیں۔ یہ ریکارڈ پر آئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں......

صاحبزادہ صفی اللہ: اس میں فائدہ نہیں ہے، نہ یہ موضوع زیر بحث ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک ممبر اٹھ کھڑا ہو کہ تمہارے بیان میں یہ خامی ہے، وہ خامی ہے۔ یہ غیر متعلقہ بحث ہے۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: اس میں بہت فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین: یہاں آپ کا مناظرہ نہیں شروع ہو جاتا۔ یہ کہ ان کا جواب وہ دیں گے۔ ان کا جواب آپ دیں گے۔ ان کا جواب یہ دیں گے۔

Our discussion should be confined to the Resolution before us, not that one is Sunni and one as Shia. We should not talk against any sect. That is not relevant.

(ہماری بحث ہماری سامنے موجود قرارداد تک محدود رہنی چاہئے۔ اس پر نہیں کہ فلاں سنی ہے اور فلاں شیعہ۔ ہمیں کسی فرقے کے خلاف بات نہیں کرنی چاہئے۔ یہ متعلقہ گفتگو نہیں ہے)

ل عنایت الرحمٰن عباسی سردار صاحب نے قادیانی محضر نامہ میں ان باہمی فتویٰ جات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کا جواب مولانا مفتی محمود صاحب کے پیش کردہ جواب محضر نامہ میں موجود ہے جو ج ۱۵، ۱۶ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

چوہدری جہانگیر علی: جناب والا! اس کا مطلب ہے کہ مسلمان صف آراء ہوں......

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے یہی بات کی ہے۔

I am sorry This is not relevant.

(میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ متعلقہ بات نہیں ہے)

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: مسٹر چیئرمین! جناب والا! میری بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: میں بات نہیں سنتا۔ ***We are not here to throw mud at each other. the only thing to debate is of declare them a minority.*** (ہم یہاں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔ صرف انہیں اقلیت قرار دینے کے لئے گفتگو کرنا چاہتے ہیں)

Ch.Jahangir Ali: Sir, this is not throwing to mud.

(چوہدری جہانگیر علی: یہ کوئی کیچڑ نہیں اچھال رہا)

Mr. Chirman: This is not relevant.

(مسٹر چیئرمین: یہ متعلقہ بات نہیں ہے)

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: یہ ریکارڈ پر موجود ہے۔

Mr. Chirman: I cannot agree......

(مسٹر چیئرمین: میں اتفاق نہیں کرسکتا)

[2711] سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں یہ چھوڑ دیتا ہوں۔

Mr. Chirman: I cannot agree to this principle.

(مسٹر چیئرمین: میں اس اصول سے اتفاق نہیں کرسکتا)

چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! اس کمیٹی کے سامنے جو کچھ شہادت پیش ہوئی ہے۔ دراصل بحث کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس شہادت پر جو اس ہاؤس کے سامنے آئی ہے۔ زیر بحث قراردادوں کی روشنی میں ممبر صاحبان اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ لیکن جو چیز ریکارڈ پر آچکی ہے۔ اگر کوئی فاضل ممبر اس پر اظہار خیال کرنا چاہے تو میرے خیال میں دوسرے ممبر کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس پر اعتراض کرے۔

Mr.Chairman: I cannot agree to this principle.

(مسٹر چیئرمین: میں اس اصول سے اتفاق نہیں کرسکتا)

چوہدری جہانگیر علی: صاحبزادہ صفی اللہ صاحب کا یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ جس وقت اسی قسم کے الزامات مرزا ناصر احمد لگا رہے تھے۔ کیا اس وقت انہوں نے اس قسم کا پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا؟

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: میں نہیں کہتا ہوں۔

چوہدری جہانگیر علی: جناب! ہم نہیں چاہتے تھے کہ اس قسم کا میٹریل ریکارڈ پر آئے۔ ہم بہت صبر کے ساتھ اور جذبات کے ساتھ قابو پا کر یہاں بیٹھے رہے اور مرزا ناصر احمد اور عبدالمنان عمر کی یہ باتیں سنتے رہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ اس ہاؤس میں اس قسم کی بات ہو جو انتشار کا موجب بنے۔ بہرحال اگر کوئی فاضل ممبران گواہان کے بیانات کا اپنی تقریر کے اندر حوالہ دینا چاہیں تو میرا خیال ہے اس پر اس قسم کی پابندی نہیں لگنی چاہئے۔

***Mr.Chairman:** I am not in position to agree.*

(مسٹر چیئرمین: میں اتفاق کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں)

[2712] **سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی:** چلو، رولنگ ہے، سپیکر صاحب کی ہے۔ میں صرف اس ضمن میں کہوں گا۔ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ہوں۔ ہم جو مسلمان ہیں۔ ہم دین سے واقف ہیں۔ جو مناسب جواب ہے۔ اس ہاؤس کے سامنے ہمارے علماء ایک پمفلٹ کی شکل میں لائیں اور ہماری رہنمائی فرمائیں۔

کرنل حبیب احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو تقریریں ہوئی ہیں اور جو حضرات اپنا مؤقف بیان کر رہے ہیں۔ وہ اب تمام کی تمام کتابوں کی شکل میں باہر آجائیں گی اور اس کا زبردست تمام دنیا میں پراپیگنڈہ ہوگا اور ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اس کو پڑھیں گی۔ یہ ایک مثبت ریکارڈ ہے اور تاقیامت رہے گا اور اس کو تاریخ اور دنیا کی کوئی چیز مٹا نہیں سکے گی اور ہم بھی یہ توقع کر رہے تھے کہ چوہدری صاحب اور دوسرے کئی دوستوں نے یہاں پوائنٹ آؤٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہمارے علماء کرام جو یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ مولانا صاحبان جو ہم سے بہت زیادہ اسلامی تعلیم رکھتے ہیں۔ ہم اس بات کو **Admit** (تسلیم) کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن کسی نے یہاں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں کیا۔ یا دوسری صورت میں پوائنٹ آف آؤٹ نہیں کیا۔ میں نے اپنی کم عقلی کے باوجود پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ انہوں نے یہاں فرمایا تھا کہ اگر یہاں کوئی عالم بیٹھا ہے جو عربی جانتا ہے۔ وہ یہ سمجھے گا کہ عربی میں زیر، زبر، پیش سے کیا مطلب ہوتا ہے اور کیسے مفہوم تبدیل ہو سکتا ہے؟ ہمارے یہ علماء کے لئے اتنا بڑا چیلنج تھا۔ لیکن ان میں سے

کوئی بھی نہیں اٹھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے جواب میں......

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر پیش کرلیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

کرنل حبیب احمد: عباسی صاحب جو تقریر فرمارہے ہیں۔ وہ نہایت مدلل اور Convincing (معقول) ہے۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ریکارڈ پر بھی آئے گی۔ یہ تاریخ ہے اور [2713] ایک اسلامی تاریخ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ انہوں نے جو جواب یہاں دیئے۔ ان دلائل کو زیر بحث نہ لایا گیا۔ ان کے مؤقف کو جو نہایت خطرناک تھا۔ ان کے جوابات کتاب کی شکل میں کیوں نہیں آئے۔ چونکہ میرا بیٹا اور اس کا بیٹا، ہماری نسلوں کی نسلیں بھی ان کو پڑھیں گی۔ ہمارے علماء کے بیانات پڑھیں گے۔ تو وہ اپنے ذہن میں کیا تصور پیش کریں گے۔ مثلاً میں یہ کہتا ہوں کہ جو عباسی صاحب نے فرمایا وہ درست فرمایا ہے۔ ہمارے کئی دوست اس طرف بیٹھے ہیں۔ اس وقت یہ پوائنٹ آؤٹ کیا۔ لیکن کوئی بات نہیں بنی اور ہمارے ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے ایک ایسی معیاری ایڈووکیسی کی کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ میرے نزدیک وہ بھی مجھ سے زیادہ عالم ہوں گے۔ لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ ہمارے علماء میں اس قسم کا کوئی مذاکرہ ہوتا تاکہ ہم کو بھی پتہ ہوتا۔ میں سنی ہوں۔ لیکن خدا گواہ ہے اگر ہم سنی ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم سنی ہیں۔ یہ میری اپنی بات ہے[1]۔

جناب چیئرمین: کرنل صاحب! ذرا مجھے عرض کرنے دیں۔ میری بات بھی سن لیں۔ یہ بات اس وقت ریلیونٹ ہوگی کہ مولانا مفتی محمود صاحب اور کسی اور آنریبل ممبر کے دو عقائد ہوں۔ ایک ان کا سیاسی عقیدہ ہے اور ایک ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ جب مذہبی عقائد کے متعلق ریزرویشن لائیں گے کہ مولانا مفتی محمود کے مذہبی عقائد ٹھیک نہیں ہیں۔ تب یہ ٹھیک تھا اور اس وقت یہ بحث ریلیونٹ ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپس میں یہ لڑتے ہیں کہ شیعہ نے سنی کے متعلق یہ لکھا اور سنی نے شیعہ کے متعلق یہ لکھا۔

It appears that discussion is not relevant. They should not try to prove Shia and Sunni. They just want to prove their case.That is the evidence which they adduce in

---

[1] یہ تمام بحث جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ شیعہ، سنی تناظر میں کی گئی جو مرزا ناصر احمد کا عین مدعا تھا۔ تاہم بالغ نظری سے سپیکر نے اس کو ختم کرادیا۔ تفصیل نہ محضر نامے پیش کردہ مولانا مفتی محمود میں پڑھ لیں جو گذر چکا۔

respect of their claim. All the sects are unanimous so far as the Qadianies are concerned. This is on record. All the schools of thought are unanimous. We are sitting here to determine the status of Qadianies, not to talk either against the Shia or any other sect..

(یہ بحث غیر متعلق دکھائی دیتی ہے۔انہیں شیعہ اورسنی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔وہ صرف اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے دعوے کے ثبوت میں وہ یہ شہادت پیش کررہے ہیں۔قادیانیوں سے متعلق تمام فرقے متفق ہیں۔یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ تمام مکاتب فکر متفق ہیں۔ہم یہاں قادیانیوں کی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔شیعہ،سنی یا کسی اور فرقہ کے خلاف گفتگو کرنے کے لئے نہیں)

[2714] **صاحبزادہ صفی اللہ:** میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات کرنل صاحب نے جو فرمائی کہ اس کا کسی نے جواب نہیں دیا۔اصل میں کرنل صاحب کو شاید یاد نہیں ہے کہ چیئرمین صاحب نے فیصلہ سنایا تھا کہ گواہوں پر جرح کے دوران سوائے اٹارنی جنرل صاحب کے،کوئی جواب یا تقریر نہ کرے۔

جناب چیئرمین: میں جواب دے رہا ہوں کہ وہ ختم ہوگئی۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب والا!میں عرض کروں گا کہ......

جناب چیئرمین: وہ ختم ہوگئی۔عباسی صاحب!شروع کریں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب والا!یہ ریکارڈ میں آئے گا کہ علماء نے ناصر احمد کا جواب نہیں دیا۔ناصر احمد نے قطعیات کا انکار کیا۔ناصر احمد نے ہر بات کو ٹالا اور یہاں یہ طے شدہ تھا کہ صرف سوالات اے.جی صاحب کریں گے اور یہ بھی طے شدہ تھا کہ اے.جی صاحب کے سوا کوئی سوالات نہیں کرے گا۔لیکن ناصر نے جو کچھ کہا،وہ سب غلط کہا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی تردید ۲۶۰ صفحات کی آگئی ہے۔عباسی صاحب!آپ تقریر کریں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: آپ نے تو خود علماء کو پابند کیا۔سب ممبران کو پابند کیا ہے کہ اے.جی صاحب کے سوا کوئی سوال نہیں پوچھے گا۔(مداخلت)

اب یہ کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں ریکارڈ جائے گا اور وہاں یہ ہوگا کہ علماء جواب نہیں

دے سکے۔ ناصر احمد سب غلط ہے اور ناصر احمد نے سب باتوں سے انکار کیا ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! تشریف رکھیں۔

Maulana Sahib, I do not want to make it a controversy. We are sitting here as a special Committee. Nobody will be allowed to make political profit out of it. We are not here. کچھ تو آپ سوچیں۔ *This is not relevant.* بہتر فرقے ہیں وہ [2715] *To debate Brelvi and Wahabi. We should not take the debate on that side that Maulana Mufti being hit or Dr. Bokhari. Certain members do not like it.*

(مولانا صاحب! میں اس معاملہ کو متنازعہ نہیں بنانا چاہتا۔ ہم یہاں سپیشل کمیٹی کی حیثیت سے بیٹھے ہیں۔ کسی کو اس معاملہ سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ غیر متعلقہ بات ہے۔ ہم یہاں بریلوی اور وہابی پر بحث کرنے کے لئے بیٹھے؟ ہمیں مفتی صاحب یا بخاری صاحب کو ہٹ کرنے کے لئے اس پر گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ کچھ ارکان ممبر اسے پسند نہیں کرتا)

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: وہ ختم ہو گیا ہے اور آپ نے رولنگ دے دی ہے۔ رولنگ میں اب بات ختم ہو گئی ہے۔ بار بار نہ دھرائیں۔

Mr.Chairman: This is not relevnt. Please continue.

(مسٹر چیئرمین: یہ متعلقہ گفتگو نہیں ہے۔ برائے مہربانی جاری رکھیں)

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی: جناب والا! یہ بات اب ختم ہو گئی۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ میں یہ بات زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ دونوں فرقے ذاتی طور پر اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں اور ان کے تسلیم کرنے کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس فتنہ کے لئے ریزولیشن ڈرافٹ کرنا چاہئے جس میں احمدیوں کو چاہے وہ کسی فرقہ میں ہو۔ جو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی صورت میں نبی آ سکتا ہے۔ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: راؤ خورشید علی خان صاحب! راؤ صاحب کے بھی دستخط ۳۷ ممبران میں ہیں۔ میں چیک نہیں کر رہا ہوں۔ اب وقت کم ملے گا۔

راؤ خورشید علی خان: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ اس کے باوجود ۳۷ ممبران کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے......

***Miangul Aurangzeb:** On a point of order Sir. The honourable member has the ear-phones on. He cannot hear. He should take it off.*

(میاں گل اورنگزیب: جناب عالی! پوائنٹ آف آرڈر۔ معزز ممبر نے اپنا ایئرفون آن کر دیا ہے۔ وہ نہیں سن سکتے۔ انہیں ایئرفون بند کر دینا چاہئے)

***Rao Khurshid Ali Khan:** All right.*

(راؤ خورشید علی خان: بہت اچھا)

***Mr.Chairman:** The point of order is upheld. It is a valid Point of Order. You may take it off.*

(مسٹر چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر درست ہے۔ آپ کو اسے بند کر دینا چاہئے)

***Rao Khurshid:** Yes.* (راؤ خورشید: ٹھیک ہے)

[2716] راؤ خورشید علی خان: بات یہ ہے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اپنی کہتا رہوں اور دوسروں کی نہ سنوں۔

جناب چیئرمین: ان کا یہ پوائنٹ ٹھیک ہے۔ آپ اپنی تقریر سن نہیں سکتے۔

(جناب راؤ خورشید علی خان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

راؤ خورشید علی خان: آپ جو حکم دیں گے وہ مجھے سنائی نہیں دے گا۔ بہرحال حکم حاکم مرگ مفاجات۔ بہرحال میں عرض کر رہا تھا اس مسئلہ پر جو قادیانی حضرات نے اور لاہوری پارٹی نے اور اس کے علاوہ ہمارے محترم علماء حضرات کی طرف سے مولانا ہزاروی کی طرف سے مولوی مفتی محمود کی طرف سے پیش کیا گیا۔ اس کو پورے غور سے سنا ہے۔ جو باتیں ہوئی ہیں ہم نے بڑے غور سے سنی ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ میں ہر روز بالکل وقت پر آتا رہا ہوں۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ میں نے مکمل ناغہ کوئی نہیں کیا۔ بعض دن تاخیر سے آتا رہا ہوں۔ لیکن میں نے ہر روز بلاناغہ ایک ایک بات کو سنا اور پہلے سے جو معلومات ہیں۔ ان کی روشنی میں جو کچھ عرض کروں گا۔ وہ بھی اس میں شامل ہوں گی۔

یہ مسئلہ بہت ہی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ اس کا تعلق ہمارے دین سے ہے۔ ہمارے ملک کی سلامتی سے ہے۔ بلکہ میں اگر یہ کہوں تو بے جانہ ہوگا کہ اس ملک کی بقاء سے بھی اس کا تعلق ہے۔ اس کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اگر ہم نے اس معاملے میں اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ تو نہ صرف یہ کہ اللہ میاں ہمیں معاف نہیں کریں گے۔ بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ ہمیں بڑی سوجھ بوجھ کا ثبوت دینا چاہئے۔ پورے غور و خوض کے ساتھ، کسی ڈر اور لالچ کے بغیر، خدا کو حاضر ناظر جان کر خالصتاً اسلامی نقطۂ نظر سے اور ملک کی سلامتی اور بقاء کے نقطۂ نظر سے اس پر غور کرنا چاہئے۔ ورنہ مجھے ڈر ہے جناب چیئرمین! کہ آخرت کی بات [2717] میں تو شاید کچھ عرصہ لگے۔ گو اس کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ اگلے لمحے ہمارے ساتھ خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آ جائے۔ ابھی میں پچھلے دنوں اپنے حلقہ نیابت کا مختصر سا دورہ لگا کر آیا ہوں۔ میری ان معروضات میں وہ اطلاع بھی شامل ہے۔ جو میں نے براہ راست اپنے حلقے میں ایک چھوٹا سا دورہ لگا کر حاصل کی ہے۔

جناب والا! اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان قادیانی حضرات اور لاہوری پارٹی نے ختم نبوت کے سلسلے میں جو رویہ اختیار کیا ہے اور ایک جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے امت کے اندر اتنی بڑی خلیج اور اتنا بڑا انتشار پیدا کر دیا ہے کہ اگر اس قسم کا انتشار پیدا نہ کیا جاتا تو بہت ممکن ہے کہ امت میں آج جو جو ایک انتشار نظر آتا ہے۔ اس میں بہت حد تک کمی ہوتی اور ساری دنیا کا مقابلہ ہم احسن طریقے پر کر سکتے تھے اور اس ملک کی جہاں تک بات ہے۔ یہ تو اب بحرانوں کی سرزمین بن کر رہ گیا ہے۔ پہلے ہی بحرانوں سے دوچار تھا۔ اب مزید یہ بحران پیدا کیا گیا ہے اور اس وقت **Immediate cause** (فوری مسئلہ) جو ہے۔ وہ بھی ان فتنہ گروں کا پیدا کیا ہوا ہے۔ غضب خدا کا، ایک اتنی قلیل اقلیت اور اس کو یہ حوصلہ ہوا کہ اس نے ہمارے طلباء کے اوپر حملہ کیا۔ ظاہر بات ہے کہ اتنی قلیل اقلیت کو از خود یہ حوصلہ اور ہمت نہیں ہو سکتی۔ یہ کسی کی شہ پر کیا گیا ہے۔ یہ ملک کے خلاف سازش ہے اور جناب بھٹو نے میرے خیال میں یہ بات صحیح کہی کہ یہ بین الاقوامی سازش کا کوئی حصہ معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی بڑی اہمیت ہے اور ہمیں پورے غور و خوض کے ساتھ اس کا جائزہ لینا چاہئے۔

جناب والا! اس سلسلے میں اس کا تھوڑا سا پس منظر میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے مجھے پورا یقین آیا اور باتوں کے علاوہ کہ یہ کیوں غلط کار لوگ ہیں اور ان کا نبوت کا دعویٰ کیوں جھوٹا

ہے اور ختم نبوت کے انہوں نے جو معنی پہنائے ہیں، یہ کیوں غلط ہے؟

[2718] جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں جب مغلوں کی حکومت ختم ہوئی۔ اس میں جب زوال آیا۔ انگریزوں نے قبضہ کیا تو اس وقت یہ جو ایک مرحلہ تھا۔ یہ ایک نازک مرحلہ تھا۔ جو علماء حق ہیں۔ انہوں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی ہے۔ ایک کافروں کی حکومت برسر اقتدار آ گئی ہے۔ اسلام چونکہ مکمل دین اور ہر چیز کا اس میں انتظام ہے اور اس میں جذبہ جہاد پر اتنا بڑا زور دیا گیا ہے کہ اگر ہم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیں تو مسلمان غلام نہیں ہوسکتا۔

اس وقت اس تحریک کے جو بانی مبانی تھے۔ سید احمد شہید بریلویؒ اور دیگر حضرات، جنہوں نے اس تحریک کی رہنمائی کی۔ انہوں نے اس تحریک کو اس قدر منظم کیا کہ بنگال سے لے کر سرحد تک اور باقی قبائلی علاقے تک اس تحریک کو چلایا اور بنگال کے اور پٹنہ اور بہار کے لوگ جا کر وہاں لڑے ہیں۔ یہاں سکھوں کے ساتھ پشاور میں، اور دوسرے علاقوں میں اور اس طریقے سے انہوں نے اس تحریک کی آبیاری کی ہے۔ تمام تر زور اس بات پر تھا کہ مسلمان محکوم نہیں ہوسکتا۔ مسلمان غلام نہیں ہوسکتا، اور اگر مسلمان غلامی سے دوچار ہو تو اسے جذبہ جہاد کے تحت تن، من، دھن سب کچھ قربان کر دینا چاہئے اور اس کو ایک آزاد منش آدمی کی سی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ غلامی اس کے لئے لعنت ہے۔ غلام کی حیثیت میں مسلمان، مسلمان نہیں رہتا اور وہ اسلام کے فرائض کو پورا نہیں کرسکتا۔

یہ اتنا بڑا مسئلہ تھا کہ انگریز کے لئے یہ ایک بڑا معمہ بن گیا۔ انگریز اپنی حکومت کو مستحکم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن دوسری طرف اس قسم کے، میں کہوں گا، نہتے لوگ، جن کے پاس کوئی جائیدادیں نہ تھیں۔ کوئی ذرائع نہ تھے، مخصوص قسم کے۔ بلکہ جو متمول لوگ تھے۔ وہ تاریخ میں آیا ہے کہ ان کے لئے باطل پرست، خود پرست، مفاد پرست قسم کے علماء سے مکے، مدینے تک سے فتوے منگوائے گئے۔ یہاں سے بھی غلط قسم کے علماء سوٴ سے انہوں نے فتوے لے لئے جہاد کے خلاف، اور اس بات کے حق میں کہ اس حکومت کے دوران امن قائم ہوگیا۔ اس [2719] کی اطاعت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود تحریک چلانے والے لوگ ان فتوؤں سے متأثر نہ ہوئے۔ لیکن کچھ متمول لوگ ان غلط فتاویٰ کے بھرے میں آ گئے اور انہوں نے ایک حد تک انگریزی حکومت کو قبول کرلیا۔ لیکن عام لوگ، بھوکے ننگے قسم کے لوگ جذبہ جہاد سے سرشار تھے۔ انہوں نے اپنا پیٹ کاٹ کر اس تحریک کی آبیاری کی اور اس کو روپیہ فراہم کیا اور اس کو ٹوٹے

پھوٹے ہتھیار فراہم کئے اور اس طریقے سے انگریز کا ناطقہ بند کر دیا۔

میں مزید تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مرحلہ وہ تھا کہ جس وقت انگریز کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا شخص ہاتھ لگے کہ جو یہ جہاد والی بات کو منسوخ قرار دے دے۔ کیونکہ اس نے ہمارا ناطقہ بند کر دیا ہے اور یہ ہماری حکومت کے اندر استحکام پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اس وقت ایسی شخصیت کی ضرورت پڑی کہ جو اس جہاد کو حرام قرار دے دے اور جہاد جب حرام قرار دے دے تو بس، مسلمان پھر عیاشی کے اندر پڑ جائے گا۔ وہ نہ اسلام کے لئے لڑے گا اور نہ ملک وملت کے لئے قربانی دے گا۔ پھر کوئی کافر، بے دین جو بھی چاہے اگر اس پر حکمرانی کرے۔ جائیدادیں دے۔ بس وہ حکمرانی کرتا رہے۔ تو گویا یہ شکل جب پیدا ہوئی تو اس وقت پھر مرزا قادیان پر ان کی نظر پڑی۔

ہنٹر بڑی مشہور شخصیت سول سروس کی ہے۔ سب حضرات کو علم ہے اس نے ایک کتاب لکھی ہے ''انڈین مسلمان۔'' اس کے اندر ان تمام چیزوں کی تفاصیل آئی ہیں۔ اس نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہوئی تو ہنٹر صاحب نے خود اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ جو ہم نے علماء سے فیصلے لئے تھے، یہ سب ناکام ہو گئے۔ شاہ ولی اللہ صاحب یا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، جنہوں نے اس جہاد میں حصہ لیا اور اس طرح سے تحریک کو آگے بڑھایا، تو ان کو ہنٹر صاحب نے خود ''نبی'' کے لفظ سے یاد کیا[2720] ہے تاکہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جائے کہ بڑا قسم کا عالم جو ہے وہ نبی بھی بن سکتا ہے۔ اس طریقے سے مرزا قادیان نے رفتہ رفتہ جس کی تمام تفاصیل آپ کے سامنے آ چکی ہے۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے چھوٹی اسٹیج سے آخر نبوت کا اس نے دعویٰ کر دیا اور سب سے بڑی دو باتیں اس نے کیں۔ ایک جہاد کی منسوخی اور ایک یہ آیت کہ ''اولیٰ الامر منکم'' اس کی غلط تعبیر کہ اطاعت کرو خدا کی اور رسول ﷺ کی اور ''اولیٰ الامر منکم'' کی، جو تم میں سے ہو۔ تو یہ قادیانی لوگ جو تحریف کے استاد ہیں۔ (جیسا کہ مولانا ہزاروی صاحب نے بھی اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے) تو وہ ''منکم'' کو تو ہڑپ کر گئے اور اس آیت کے غلط معنی کئے کہ بس جو بھی حاکم ہو، چاہے کافر ہو، اس کی اطاعت کرو۔

ان دو چیزوں پر انہوں نے سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اب اس معاملے کے اندر ظاہر بات ہے کہ مسلمان کے پاس ایک ایسی کتاب ہے قرآن کریم کی شکل میں کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کر سکتا۔ جو تحریف کرتا ہے وہ پکڑا جاتا ہے۔ مارا جاتا ہے اور قرآن کریم قیامت تک

کے لئے محفوظ ہے اور اللہ میاں نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اس کی موجودگی میں اور احادیث صحیحہ کی موجودگی میں مسلمانوں کو اس بات کا قائل نہیں کیا جا سکتا کہ جہاد منسوخ ہوسکتا ہے یا وہ ''اولیٰ الامر منکم'' میں سے ''منکم'' کو نکال کر ہر کافر اور بے دین حکومت کے وہ غلام رہ سکتے ہیں۔

اس کے بعد جناب والا! اب آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو معروضات پیش کی ہیں۔ ان سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ سامراج کی خدمت کے لئے سامراج نے یہ پودا خود کاشت کیا تاکہ امت مسلمہ میں تفریق پیدا کی جائے اور امت مسلمہ کے اتحاد اور اتفاق کو ختم کیا جائے۔ اسلام کی یکجہتی کو ضرب کاری لگائی جائے۔

اب آخر میں جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے کوئی تجویز پیش کرنی چاہئے تو تجویز جناب! یہ ہے کہ جب تک ان قادیانیوں کے دونوں گروہ،[2721] ربوہ والے اور لاہور والے، ان کو غیر مسلم اقلیت اگر قرار نہ دیا گیا تو مسئلہ حل نہ ہوگا۔ بلکہ خدانخواستہ، خدا نخواستہ، خدانخواستہ اس ملک کے اندر ایسا بحران پیدا ہوسکتا ہے کہ اس کو قابو میں لانا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ ہم پہلے ہی بہت سے بحرانوں سے دوچار ہیں اور اب ہمیں کسی نئے بحران کو دعوت نہیں دینی چاہئے ورنہ ہم خود پھر اپنے ساتھ دشمنی کریں گے۔ اس میں مذہبی طور پر تو جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ جو امت کا اتحاد ہے۔ وہ قائم رہے گا۔ تفریق وانتشار ختم ہو جائے گا اور سیاسی طور پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے اب یہ قادیانی مسلمانوں کے نام پر جو کلیدی اسامیوں پر قابض ہیں اور جو قبضہ جمائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان سے ان کو ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ ان سے یہ محروم ہوں گے اور اب یہ جو اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس ملک کی سلامتی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کو خدانخواستہ توڑنا چاہتے ہیں۔ تو پھر وہاں قادیان کو لوٹنا چاہتے ہیں تو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے یہ دونوں مقاصد حل ہو سکتے ہیں اور یہی میری تجویز ہے اور میں یہ التجا کرتا ہوں تمام ہاؤس سے جناب چیئرمین! آپ کے ذریعے کہ ان کو ضرور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسی میں ملک وملت کا فائدہ ہے۔ پاکستان کا فائدہ ہے۔ تمام امت مسلمہ کا فائدہ ہے اور ہم ایک مزید بحران سے بچ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمود عباس بخاری۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونستعینہ وصلی اللّٰہ علی اشرف الانبیاء و خاتم النّبیین

ابو القاسم محمدبه آله الطاهرين و اصحابه المخلصين۔

جناب سپیکر! آج کا عنوان بڑا ہی نازک عنوان ہے اور میں پوری کوشش کروں گا کہ کہیں پر بھی اپنی حدود سے تجاوز نہ کروں۔ لیکن دل خون ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ضرب کاری لگانے والوں نے اور جنون کا تیشہ چلانے والوں نے جو نخل چنا ہے، جس درخت پر یہ......

[2722]***Mr.Chairman:*** ***I would request the honourable speaker that, instead of words it should be matter, because we are concerned with the matter, the substance.***

(جناب چیئرمین: میری معزز مقرر سے گزارش ہے کہ الفاظ کے بجائے مواد پیش کریں۔ اس لئے کہ ہمیں مواد کو مدنظر رکھنا ہے) یہ جو الفاظ ہیں ناں خوبصورت الفاظ، یہ کل بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ پرسوں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ ***Today it should be matter*** آج صرف مواد ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: سر! میں آ رہا ہوں۔ گندے الفاظ کہاں سے لاؤں؟ میرے الفاظ تو شاید آپ کو پسند نہیں۔ لیکن کیا کروں زبان کی خامی سمجھ لیجئے میری۔

Mr.Chairman: ***Everybody can understand.***

(جناب چیئرمین: ہر شخص سمجھ سکتا ہے)

Dr. S. Mahmood Abbas Bokhari: ***May I be permitted to continue?***

(ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: میں اپنی بات جاری رکھ سکتا ہوں؟)

Mr.Chairman: ***You are permitted to continue. Come with proposals.***

(جناب چیئرمین: آپ کو اپنی بات جاری رکھنے کی اجازت ہے۔ تجاویز پیش کریں)

[At this stage Mr.Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf khatoo Abbasi)]

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نے کرسی چھوڑ دی۔ جسے ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے سنبھال لیا)

Dr. S. Mahmood Abbas Bokhari: ***Madam***

Deputy Speaker, with your permission.

(ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ! آپ کی اجازت سے)

Madam Acting Chairman: *Yes, you can continue.*

(محترمہ قائم مقام چیئرمین صاحبہ: ہاں، آپ جاری رکھ سکتے ہیں)

(ڈاکٹر ایس محمود عباسی بخاری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

ڈاکٹر ایس محمود عباسی بخاری: تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ تیشہ چلانے والوں نے، کلہاڑی چلانے والوں نے جس چیز پر کلہاڑی چلائی، جس چیز پر اپنی منافقت کا تیشہ چلایا۔ وہ بذات خود نخل رسول ﷺ تھا۔ جس کے بارے میں قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے میرے محبوب! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو یہ کائنات پیدا نہ کرتا۔'' جس دریدہ ذہنی سے اور جس ڈھٹائی سے ناموس رسالت ﷺ پر حملے کئے گئے ہیں۔ میڈم سپیکر! میں تھوڑی سی [2723] اجمالاً اس پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے شاید میرا نقطہ نظر غلط ہو۔ جس پہلو سے آئمہ قرآنی اور معرفت ربانی میں جس پہلو سے اس کو نمایاں کرنا چاہئے تھا، شاید ابھی تک اسمبلی کی بحث میں مقام رسالت ﷺ کو اور ناموس رسالت ﷺ کو نمایاں نہیں کیا گیا۔ جب تک یہ بتایا نہ جائے کہ مقام ختم المرسلین ﷺ کیا ہے۔ مقام نبوت کیا ہے۔ مقام رسالت کیا ہے۔ جناب سپیکر! یہ ناممکن ہے کہ تعین کیا جاسکے کہ جھوٹا نبی کیا ہے اور اس کا مقام کیا ہے؟

مولانا غلام غوث ہزاروی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ محترم عباسی صاحب بڑی اچھی تقریر فرمارہے ہیں۔ لیکن اس ایک جملے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں ہے کہ ''اے پیغمبر! تم کو میں پیدا نہ کرتا تو میں یہ ساری کائنات پیدا نہ کرتا۔'' یہ قرآن میں نہیں۔ ''لولاك لما خلقت الافلاك'' روایت میں بھی ضعف ہے۔ لیکن مفہوم صحیح ہے۔ قرآن میں نہیں ہے۔ یہ میں نے اس لئے عرض کر دی کہ کوئی اعتراض نہ کرے۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری:

قلندر جز دو حرف لاالہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہ شہر قارون ہے لغت ہائے حجازی کا
الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا
غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گوہر سے

جناب سپیکر! میں آگے بڑھتا ہوں۔اس پوائنٹ آف آرڈر کی دلدل سے نکل کر۔

محترمہ قائم مقام چیئر مین: لیکن انہوں نے تو آپ کی تصحیح کی ہے۔وہ تو آپ مان لیں ناں۔

ڈاکٹر ایس محمود عباسی بخاری: اچھا جی، میں آگے بڑھتا ہوں۔تو بات مقام رسالت ﷺ کی میں کر رہا تھا۔میرا یہ مقام نہیں کہ میں مقام رسالت ﷺ کا تعیّن کروں۔نہ میرے پاس اتنا علم ہے۔

نہ میں عارف، نہ مجدد، نہ محدث، نہ فقیہ ہوں
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام

[2724]لیکن اپنی ادنیٰ سمجھ سے جو آیات قرآنی کے آئینے میں جناب سپیکر! میں نے مقام رسالت ﷺ دیکھا ہے۔میں اس ایوان میں وہ پیش کروں گا۔ضمناً یہ عرض کر دوں کہ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا مسلمانوں کی میراث پر ضرب کاری لگانا چاہتا تھا، دو جہت سے۔ایک جہت تھی جہاد، جسے قرآن میں قتال کا نام دیا گیا ہے اور جس سے انگریز بہادر ہمیشہ خائف رہا اور دوسری جہت تھی حب رسول ﷺ۔انگریز جانتا تھا کہ حب رسول ﷺ ایک ایسا پیمانہ ہے، ایک ایسا مرکز ہے، ایک ایسا مرکز ثقل ہے کہ اگر یہ مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے تو مسلمان ہمیشہ ایک مضبوط اور قائم امت کی صورت میں اس صفحۂ ہستی پر برقرار رہیں گے۔اس نے چاہا کہ اپنی اس مملکت کی حفاظت کے لئے جس میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔مشرق سے مغرب تک تھی۔انگریز کا یہ ارادہ ہوا۔اس نے یہ پالیسی بنائی اور اس وقت کی جو *Condition* (صورت حال) تھی، جو حالات تھے۔اس وقت جو سیاسی حالات تھے۔ان کے مطابق انگریز نے اپنی سوچ میں صحیح سوچا۔

اس کے علاوہ جناب سپیکر! ایک اور بات آئی۔مہدی سوڈانی، حضور مقبول ﷺ کا نام لے کر اٹھے اور انہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کیا۔اسی صدی میں چودھویں صدی کے آخر میں انگریز کو خدشہ لاحق ہو گیا کہ سواد اعظم کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی موعود آئیں گے۔لہٰذا شاید اصلی مہدی بھی آ جائے۔اس نے پیش گوئی کے طور پر اپنا ایک نقلی مہدی تیار کیا۔جیسا کہ میں ابھی اپنی بحث سے ثابت کروں گا کہ یہ مہدی کیونکر نقلی تھا۔جس طریقے سے شان رسالت مآب ﷺ پر ان لوگوں نے حملے کئے ہیں۔وہ ناقابل برداشت ہیں۔کوئی بھی مسلمان جس میں حمیّت ہے۔جس میں غیرت ہے۔جس میں اخلاص کے ایک لہو کا ایک بھی جائز قطرہ باقی ہے۔وہ ان کے اس لاف و گزاف کو برداشت نہیں کر سکتا۔

[2725] خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیغمبری کا ہے
بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

ان جعلی نبیوں نے کیا فرمایا ہے؟ اور یہ فرمانے سے پہلے یہ اپنے مقام کو بھی جانتے تھے کہ ہم کتنے پانی میں ہیں۔ ہمارا سیاق وسباق کیا ہے۔ لہٰذا فلسفہ یہ تراشا گیا کہ شان رسالت کو گھٹایا جائے تا کہ جعلی نبوت کی شان جو ہے وہ بڑھ جائے۔ حتیٰ کہ یہ برابر آ جائے، معجزات سے ارتقاء کریں۔ شان عیسیٰ علیہ السلام کو کم کیا گیا۔ یہاں تک کہ افتراء پردازوں نے ان پر افتراء پردازی کی۔ نعوذ باللہ زبان اس کی اجازت نہیں دیتی کہ ان کی نانیاں اور دادیاں ایسی تھیں اور ایسا بھی یہ کیوں کیا گیا؟ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں مجہول النسب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی؟

جناب سپیکر! قرآن کریم اللہ کا ایک قانون ہے جو یونیورسل لاء ہے۔ جو کہ آفاقی اور ابدی قانون ہے۔ ازلی قانون ہے۔ جس کو کبھی موت نہیں آ سکتی۔ وہ قانون ہے کہ نبی کبھی مجہول النسب نہیں ہوتا۔ نبی کا جو سلسلہ نسب ہے وہ ہمیشہ واضح ہوتا ہے اور دنیا میں جو بھی نسلیں انسان کی بستی ہیں۔ نبی ان میں ارفع ترین خون، ارفع ترین روایت، پاکیزہ ترین خون، پاکیزہ ترین خاندان کا فرد ہوتا ہے تو اسے یہ انعام ملتا ہے۔ اسے اس قابل سمجھا جاتا ہے۔ سلسلہ نسب کی بلندی۔ جناب سپیکر! یہ بھی دلیل ہے اور یہ بھی ایک انعام ہے۔ مجہول النسب لوگوں پر یہ انعام آ ہی نہیں سکتا۔

جیسا کہ میں ابھی قرآن کریم کی آیت سے ثابت کروں گا۔ ان لوگوں نے اپنے جعلی نبی کو سہارا دینے کے لئے تیشہ چلایا۔ وہ نسب پر چلا۔ اس لئے کہ ان کے پاس اپنا نسب نہیں تھا۔ دیکھئے براہین احمدیہ (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۴۵، خزائن ج۱۳ ص۱۶۳، اربعین نمبر۲ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۳۶۵) میں لکھتے ہیں: ”مجھے الہام ہوا ہے کہ میں پارسی النسب ہوں۔“ یعنی ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ پارسی النسب ہیں یا نہیں؟ حتیٰ کہ پارسی سے اپنے [2726] خون کا رشتہ جوڑنے کے لئے انہوں نے الہام کا سہارا لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ منگول نسل تھی۔ یہ تاتار کی نسل تھی۔ یہ صحرائے گوبی کے لوٹ مار کرنے والوں کی نسل تھی۔ یہ آوارہ ترکوں کی نسل تھی۔ یہ بالکل نہ پارسی النسب تھے، نہ یہ عربی النسل تھے۔ یہ جانتے تھے کہ میں خاندان سادات میں سے نہیں ہوں۔ میں خون بنو فاطمہ نہیں ہوں۔ اس لئے انہوں نے بڑے الہامات کا سہارا لیا۔

اب ذرا ان کے خرافات سنئے جن پر میں اپنی تمام بحث کا دارومدار کر رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ کیونکہ اس زمانے میں بہت ترقی ہوئی اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر تھی۔'' اس کے بعد فرماتے ہیں ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ حضور پاک ﷺ سے بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔'' یہ ہے (ڈائری خلیفہ قادیان، الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء) اور اس کے بعد فرماتے ہیں ''ظلی نبوت کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا۔'' بلکہ بعض حسنات میں اور بھی آگے بڑھا دیا۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۳، مصنف بشیر احمد ایم.اے)

جناب سپیکر! میں اس بحث میں نہیں پڑوں گا کہ بروزی نبی کیا ہے اور ظلی نبی کیا ہے اور اس کا سایہ کیا چیز ہے؟ میں تو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اپنی نبوت کا دارومدار تمام تر اس بات پر رکھا کہ ہر انسان، ہر خاطی اور ہر ناقص اور ہر مجہول العقل انسان جب چاہے، جس وقت چاہے، اپنے زہد، اپنے علم، جو کہ بڑا محدود ہے، اس کی بناء پر ترقی کر سکتا ہے۔ ترقی کرتا کرتا مجدد بن سکتا ہے۔ محدث بن سکتا ہے۔ مولوی تو خیر ہر کوئی بن سکتا ہے۔ وہ محدث جو حدیث نہیں بلکہ کلمات الٰہیہ سے سرفراز ہوتا ہے، وہ بھی بن سکتا ہے۔ قطب بن سکتا ہے، غوث بن سکتا ہے، ابدال بن سکتا ہے۔ یہ خود ان کی اپنی [2727] کوشش تھی۔ ٹھیک۔

جناب! اس کے بعد فرماتے ہیں ''بڑھتے بڑھتے ترقی کرتے کرتے وہ انبیاء علیہم السلام میں قدم بھی رکھ سکتا ہے۔ مسیح موعود بھی بن سکتا ہے اور اس کے بعد آگے بڑھ کر وہ انبیاء سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔ حتیٰ کہ شان رسالت ﷺ خاتم النّبیین سے دو چار، دس قدم بہت آگے جا سکتا ہے۔ حضور والا! قرآن کی رو سے یہ ایک فاتر العقل انسان کا عقیدہ ہے۔ قرآن اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس لئے قرآن کریم میں ایک آیت ہے جس کا میں ترجمہ کروں گا اور مولانا ہزاروی صاحب مجھے معافی دیں گے اگر کہیں میں لغزش کر جاؤں۔ میں مفہوم بتاتا ہوں کہ ہم نے میثاق ازل لیا انبیاء کی ارواح سے اور اے پیغمبر ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو ان پر شاہد مقرر کیا، ان پر گواہ مقرر کیا۔ اس کے لئے جو قرآن میں الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ وہ میثاق غیظ ہے۔ ہم نے بڑا زبردست عہد لیا۔

حضور مرزا صاحب! آپ کی روح پرفتن سے پوری معافی مانگتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آپ اس میثاق میں شریک تھے۔ کیا خداوند کریم کے عہد ایسے ہوتے ہیں کہ مجہول ہو جاتا ہے؟

وعدہ لیا خداوند کریم نے وعدہ لینے والا۔ جناب اسپیکر! خداوند کریم کو وعدہ دینے والی ارواح مقدسہ سے پیمان ازل ہوا جب مخلوقات کی بھی پیدائش نہ ہوئی۔ ابھی آدم آب وطین کی کیفیت میں ہے۔ مٹی اور پانی کی کیفیت میں ہے۔ اس وقت وعدہ لیا جارہا ہے۔ کون لے رہا ہے قسام ازل، معیشت کو پیدا کرنے والا پروردگار، سبوح وقدوس، خدائے حمید ولایزال، معیشت کو پیدا کرنے والا، وہ دینے والا، روحیں گواہ حضور رسالت مآب ﷺ۔ یہ مجہول کہاں سے ٹپک پڑے؟ کہ جن کو چالیس، پینتالیس اور پچاس برس تک یہ بھی خبر نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے۔ یہ مقام انسانیت میں بھی ہیں یا نہیں۔ ان کو یہ بھی خبر نہیں تھی۔ کہاں تھے یہ میثاق کے وقت یا کہہ دیجئے کہ قرآن غلط؟ کہہ دیجئے یہ لوگ مفتری۔ ہم آگے بڑھتے ہیں کہ انبیاء کے تعیّن میں اور انبیاء کی بعثت میں اللہ کریم کا طریقہ کیا ہے اور بالکل یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ اللہ کریم اپنی سنت کو تبدیل نہیں [2728] کرتا۔ جناب سپیکر! اللہ کریم کی سنت میں تغیر وتبدل نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس لئے ''ان اللّٰہ لا یخلف المیعاد '' اللہ اپنے وعدوں کی بھی مخالفت نہیں کرتا۔ خلاف وعدہ کبھی نہیں کرتے۔ آیئے! ہم کتاب ربانی اور اس کے آئینہ کمالات میں اسی کا جائزہ لیں۔ سورۂ مریم میں ہم دیکھیں کیسے پیغمبر آتے ہیں۔ پیغمبروں کا ذہن کیا ہوتا ہے۔ پیغمبروں کی نفسیات کیا ہوتی ہے۔ پیغمبر دعا کیسے مانگتے ہیں۔ پیغمبروں کے وعدے کیسے ہوتے ہیں۔ پیغمبر مبعوث کیسے ہوتے ہیں۔ کیوں نہیں ہم قرآن کو دیکھتے ہیں۔ کتاب موجود ہے۔ سنئے سورۂ مریم۔ میں صرف ترجمہ پڑھوں گا۔ ''جناب زکریا نے دعا مانگی کہ پروردگار! مجھے اپنے پاس سے وارث دے جو میرا بھی وارث بنے اور اولاد یعقوب کا وارث بنے۔'' جناب محترمہ! یہ ہے پیغمبر مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں۔ آنے والی نسلوں پر ان کی نظر ہوتی ہے اور وہ واضح ہوتے ہیں نہ وہ مجہول العقل ہوتے ہیں۔ نہ مبہم ہوتے ہیں۔ نہ ان کا ذہن دھندلایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ تو خداوند کریم کے نور سے روشن ہوتا ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل، یہ کیفیات پیغمبروں کے سامنے ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اور اس طرح جس طرح درہم ہتھیلی پر ہوتا ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں اے زکریا! ہم تمہیں بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی، جس کا نام یحیٰی ہوگا اور ہم نے اس سے قبل کسی کو اس کا ہم نام نہیں بتایا۔

ذرا التزام نبوت دیکھئے۔ نام حافظۂ آدم سے، آدمی کی نسل سے نام کو قدرت نے چھپا لیا کہ ایک اپنے نبی کو میں نے یہ نام دینا ہے۔ یہ قرآن فرمارہا ہے۔ اے پروردگار! جناب زکریا فرماتے ہیں کہ میرے لڑکا کیسے ہوگا درآں حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہاء

پڑھوں۔ فرمایا اس طرح کہ تمہارے پروردگار کے لئے یہ آسان ہے۔ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوط پکڑو اور ہم نے ان کو لڑکپن میں ہی سمجھ دے رکھی تھی۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر بچپن میں ہی سمجھ لے کر آتا ہے۔ پچاس برس تک مجہول نہیں رہتا۔ پچاس برس تک اپنے مقام سے غافل نہیں رہتا اور خاص آگے فرماتے ہیں [2729] کتاب خدا خاص اپنے پاس سے رقت قلب اور پاکیزگی عطاء کی اور جناب یحییٰ بڑے پرہیزگار تھے اور نیکی کرنے والے تھے اپنے والدین کے ساتھ، اور سرکش اور نافرمان نہ تھے۔

آگے سنئے، جناب سپیکر! قرآن کی زبان میں پیغمبر کا کیا مقام ہے۔ ابھی یحییٰ پیدا نہیں ہوئے اور کلام ربانی کیا آ رہا ہے۔ انہیں سلام پہنچے جس دن کہ وہ پیدا ہوں اور جس دن کہ وہ وفات پائیں گے اور جس دن کہ وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔ کائنات، خلق کائنات بعثت پیغمبر کو سلام دیتی ہے۔ اس کے مولود پر بھی اور اس کے دنیا سے رخصت ہونے پر بھی۔ اب ذرا جناب اسپیکر! اندازہ کیجئے کہ جناب زکریا علیہ السلام مانگ کر بڑھاپے میں بچہ لیتے ہیں۔ ایک خارق عادت طریقے سے بچہ آتا ہے۔ کیوں آتا ہے خارق عادت طریقہ سے؟ کیا دنیا میں کوئی اور نہیں تھا جو پہلے مولوی بنتا، محدث بنتا، مجدد بنتا، فقیہہ بنتا، ترقی کرتا، نبوت پاتا۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا روئے ارض پر باقی نہ تھا؟ جناب سپیکر! میری اس بحث کو تقویت پہنچتی ہے۔ فطرت نسب کی حفاظت کرتی ہے۔ پیغمبر بغیر نسب کے التزام کے آ ہی نہیں سکتا۔

اب ذرا التزام قدرت ملاحظہ فرمایئے۔ جناب مریم کے تقدس کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن حکیم میں سورۂ مریم میں ارشاد ہے کہ فرشتہ مریم مقدس کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا میں پروردگار کا ایلچی ہوں تا کہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ وہ بولی میرے لڑکا کیسے ہوگا درآں حالیکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدچلن ہوں۔ فرشتہ کہتا ہے جناب اسپیکر! کہا یونہی ہوگا، تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان بنادیں اور اپنی طرف سے سبب رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

جناب سپیکر! آگے کتاب خدا تعالیٰ ارشاد فرماتی ہے، یہ قرآن کریم کا ترجمہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا ہے ''اور پھر وہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں اور وہ لوگ بولے [2730] اے مریم! تو نے بڑے غضب کی حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن! نہ تمہارے والد ہی برے آدمی تھے اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھی۔ اس پر مریم نے اس بچہ کی طرف اشارہ کیا۔'' جناب سپیکر! اب وہ بچہ بولتا ہے۔ میں اپنی بحث کو اس نکتہ کی طرف لانا چاہتا تھا کہ ماں

کی گود یا پنگھوڑے میں بچہ کیسے بولتا ہے۔ بچہ کی طرف اشارہ کیا۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام بولے اپنے پنگھوڑے سے۔ نہیں، پہلے وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم اس بچے سے کیسے بات چیت کریں جو ابھی گہوارہ میں پڑا ہوا نومولود بچہ ہے۔ اس پر جناب عیسیٰ علیہ السلام بولے میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور اس نے مجھے بابرکت بنایا جہاں کہیں بھی ہوں، اور اسی نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ رہوں، مجھے سرکش و بدبخت نہیں بنایا اور میرے اوپر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

جناب سپیکر! یہ آیات غور وفکر کے لئے ہیں۔ قرآن کریم دعوت فکر دیتا ہے۔ دعوت تفکر دیتا ہے قرآن کریم ہر قدم پر بتایئے کہ قدرت کو کیا ضرورت تھی خالق فطرت کو کہ پنگھوڑے میں بچے کی گفتگو کا انتظام کرے؟ ماں جواب نہ دے اور بچہ جواب دے۔ حضور والا! ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے، فرما رہے ہیں کہ کتاب لے کر آیا ہوں۔ رسالت لے کر آیا ہوں۔ معلوم ہوا نبی جب پیدا ہوتا ہے رسالت سے سرفراز ہوتا ہے۔ وہ جہالت کی ٹھوکریں کھانے کے لئے نہیں ہوتا۔ قسام ازل، تقدیر ازلی، قاضی تقدیر اس کو ماں کے پیٹ سے بلکہ روز ازل سے اس کو نبوت سے سرفراز کر کے بھیجتے ہیں۔ یہ روحیں ہی اور ہیں، یہ اجناس ہی اور ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں جو سیڑھیاں چڑھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں جو مدرسوں سے تعلیم پاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں جو پندرہ روپے کی کلرکی سے ڈسمس ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں جو قیصرائے ہند کو لکھتے ہیں ''اے میرے جان و مال کی مالک۔'' یہ وہ لوگ نہیں جو غیروں کے وظیفوں پر پلتے ہیں۔ پیغمبر کو پالنے والا خداوند کریم ہے۔ اس کی حفاظت مشیت خود کرتی ہے۔

متعدد اراکین[2731]: بہت اچھے، بہت اچھے۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب سپیکر! اس ضمن میں میں آگے عرض کروں گا کہ یہ سنت الٰہی ہے کہ نبی کتاب لے کر آتا ہے۔ نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے۔ یہاں ایک سوال پوچھتا ہوں ان دوستوں سے جو کہتے ہیں، نعوذ باللہ، جو کہتے ہیں رسالت مآب ﷺ چالیس برس تک، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نبی نہیں تھے۔ حالانکہ حدیث شریف میں انا اول العابدین میں سب سے پہلا عبادت گزار ہوں۔ یہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ کیسے عبادت گزار ہوں۔ جناب اسپیکر! قرآن کی طرف آیئے۔ پہاڑ عبادت کرتے ہیں۔ درخت عبادت کرتے ہیں۔ کائنات عبادت کرتی ہے تو اول العابدین کا مطلب یہ ہوا کہ رسالت مآب نے اس وقت بھی عبادت کی جب

کوئی موجودات، موجود نہ تھی۔ نبی اس وقت نبی ہوتا ہے جب موجودات نہیں ہوتی۔ ایک قدم آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

[At this stage Dr.Mrs.Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr.Chairman(Sahibzada Farooq Ali).]

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر مسز اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت چھوڑ دی۔ جسے جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی نے سنبھال لیا)

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: اجازت ہے جناب!

جناب اسپیکر! جناب ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں ارشاد خداوندی سنئے: ''تو ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا اور ان سب کو اپنی رحمت عطاء کی۔'' جناب موسیٰ علیہ السلام سے ایک ہی قانون قدرت چلا آ رہا ہے۔ قانون خداوندی ایک ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے: ''اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی کی حیثیت عطا کی۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام عطا کئے اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا اور لوط علیہ السلام کو ہم نے علم اور حکمت دی اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کر دیا اور پرندے ان کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے۔ اسماعیل علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا۔ بیشک وہ بڑے صالح لوگوں میں سے تھے۔''

[2732] جناب اسپیکر! اسی طرح سورۂ احزاب میں یہ بات نوشتۂ الٰہی میں لکھی جا چکی تھی: ''اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے تمام پیغمبروں یعنی نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے بھی، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ ابن مریم سے بھی، اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔ میثاق غلیظ (پختہ) لیا تاکہ ان سچوں سے ان کے سچ کی بابت سوال کیا جائے۔ جناب سپیکر! قرآن کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی روز ازل سے پیدا ہوتے ہیں۔ نبی روز ازل بنائے جاتے ہیں۔ نبی عالم ارواح میں بنائے جاتے ہیں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: پوائنٹ آف آرڈر، جناب! یہ بار بار ''جناب اسپیکر، جناب اسپیکر!، جناب اسپیکر!'' فرمار ہے ہیں۔ میرے خیال میں اس وقت ''جناب چیئرمین زیادہ مناسب ہوگا۔

متعدد اراکین: سنا نہیں گیا۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: میں کہہ رہا ہوں کہ بار بار، ہمارے بخاری صاحب ''جناب اسپیکر، جناب اسپیکر'' فرما رہے ہیں۔ ان کو یہ فرمانا چاہئے کہ ''جناب چیئرمین۔'' یہ مناسب ہے۔ ویسے یہ اسپیکر ہیں لیکن اس وقت ''چیئرمین'' ہیں اور ویسے بھی ''جناب چیئرمین'' کہنا مناسب ہے۔

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: مہربانی۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ سورۂ شوریٰ میں ارشاد خداوندی ہے: ''اللہ نے تمہارے لئے وہی دن مقرر کیا جس کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا، اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کیا ہے۔ جس کا ہم نے ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حکم دیا تھا۔ یعنی کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔'' اور اس کے بعد سورۂ آل عمران میں ہے: ''ہم نے فضیلت دی آل ابراہیم اور آل عمران کو جہانوں پر۔''

حضور والا! یہ قاعدہ ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے، یہ سنت الٰہی ہے۔ خاندان کبھی مجہول نہیں ہوتا پیغمبر کا۔ نسب کبھی پیغمبر کا مجہول نہیں ہوتا۔ جن مجہول النسب لوگوں نے اس [2733] کے بعد جھوٹی نبوت کے دعوے کئے۔ یہ دلیل ہے ان کے جھوٹے ہونے کی۔ میں ایک بات یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں، جناب! اگر ہم یہ تسلیم کریں ایک لحمہ کے لئے بھی، جہالت کسی لمحے پر وارد ہوتی ہے، تو جناب! جہالت ظلم ہے، اور کوئی نبی ظلم کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ میرا عہد ظالمین کو نہیں پہنچا۔ بالکل نہیں پہنچ سکتا۔ یہ تو دو انعام ہیں۔ عہد اور انعام ایک ہی چیز ہے۔ انعام کا عہد ہے۔ یہ ظالمین کو پہنچ نہیں سکتا۔ نبی نہ جھوٹ بول سکتا ہے، نہ ہی مجہول ہو سکتا ہے، نہ نبی فاتر العقل ہو سکتا ہے۔ نہ نبی اپنے مقام سے گم کردہ راہ ہو سکتا ہے۔ نہ نبی کوئی گناہ کر سکتا بڑا یا چھوٹا۔ اس لئے جناب! کیونکہ اگر نبی یہ کرے گا تو کسی کو ہدایت کیوں کر دے گا۔

خضر کیوں کر بتائے راہ اگر
ماہی کہے دریا کہاں ہے

اگر نبی کہے ہدایت کہاں ہے۔ فلاں وقت ہدایت کے بغیر تھا۔ فلاں وقت میری ہدایت سمیت ہے۔ یہ بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔

چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بیزار ہو اپنی کرن سے

نبی کبھی اپنی کرن سے بیزار نہیں ہوتا۔ وہ نور خداوندی کا امین ہوتا ہے۔ وہ آئینہ کمالات خداوندی ہوتا ہے۔ حضوروالا! اب ہم بات کرتے ہیں اپنے آقائے کائنات جناب سرور رسالت مآب ﷺ کی۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضاداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہاداری

جناب والا! نبوت کسبی شے نہیں ہے، یہ وہبی چیز ہے۔ یہ عنایت ہوتی ہے۔ یہ میدان گھوڑ دوڑ کی دوڑ میں جیتی نہیں جاتی۔ خدانخواستہ، نعوذ باللہ، خاکم بدہن، یہ ریس کا کپ نہیں ہے جسے مرزا قادیانی کی طرح جیت لیں۔ یہ جیتی نہیں جاسکتی، یہ عطا ہوتی ہے۔

[2734] جناب والا! اسی ضمن میں ایک میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واضح کیا گیا۔ مہدی کا جھگڑا ہے۔ میں اپنی بات کو اجمالاً ختم کرنا چاہتا ہوں۔ بحث بڑی طویل ہو جائے گی۔ اتنا کچھ آثار مہدی میں اور کتابوں میں، جو کتابیں آج بھی ہمیں روشنی دے رہی ہیں۔ سواداعظم کی متفقہ کتابیں، ان میں حضوروالا! بالکل واضح طور پر مہدی کے خواص لکھے ہیں اور ان میں ان کی صرف ایک خاصیت بیان کرنا چاہتا ہوں اور اس پر میں اپنی بحث کا انجام کرنا چاہتا ہوں۔ ابوداؤد، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مہدی اولاد فاطمہؓ سے ہوگا اور حضور پاک ﷺ کی عترت میں سے ہوگا۔ ایک بڑی مستند کتاب جس کا میں نے نام لیا ہے، عبداللہ ابن مسعودؓ، دریائے علم۔ ترمذی میں اور ابوداؤد میں روایت ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں کہ مہدی میرا ہم نام ہوگا اور تحقیق وہ میری عترت میں سے ہوگا۔ وہ میری آل میں سے ہوگا۔ جب وہ آئے گا، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس کے بعد پھر ابی اسحاق کی روایت ہے: ''تحقیق مہدی اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا اور اخلاق وعادات اور صورت میں حضور پاک ﷺ کے مشابہ ہوگا۔''

جناب والا! اس قسم کے بے شمار حوالے موجود ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی بھی مجہول النسب نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ ایک آدمی آج تک اپنا خاندان نہیں ثابت کر سکا کہ وہ فارسی ہے، ایرانی ہے، ترک ہے یا منگول ہے۔ کہاں سے ٹپکے، کہاں سے آئے۔ کس سیارے سے ان کو کس راکٹ میں بٹھا کر یہاں پر لے آئے۔ ان کو اپنا علم نہیں ہے۔ دوسروں کو ان کا علم کیا بتائیں گے؟

جناب والا! یہاں پر میں ایک حدیث پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو تمام جھگڑوں کو بڑی واضح کر دیتی ہے۔ میں اس حدیث کے حوالہ جات بھی لے آیا ہوں۔ اگر علماء کرام ان حوالہ جات

کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں انشاءاللہ ان کو بھی دے دوں گا۔ اسمبلی کو پیش کر دوں گا۔ حوالے بڑے لمبے ہیں۔ ممکن نہیں ہے کہ میں ان سب کو یہاں دہرا سکوں۔

حدیث ثقلین[2735] یہ ہے، اس کے بے شمار راوی ہیں۔ اس کو تقریباً چار سو صحابہؓ نے روایت کیا ہے۔ سواد اعظم کی تقریباً ساڑھے سات سو ایسی کتابوں میں اس حدیث کا ذکر ہے۔ یہ تواتر کے دور سے بھی نکل چکی ہے۔ غالباً اتنی مستند اور اتنی ثقہ حدیث بہت کم نظروں سے گزری ہوگی۔ ان تمام لوگوں نے جنہوں نے اس کو مروی کیا ہے۔ جناب علیؓ، دو، تین، چار سن ہجری سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں حدیث کا ترجمہ کرتا ہوں:

''میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ یعنی کتاب اللہ اور اپنی آل۔ عترت اور اپنے اہل بیت۔ اگر ان سے تمسک کرو گے تو قیامت تک گمراہ نہیں ہوگے۔ بیشک یہ دونوں اکٹھے رہیں گے۔ حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس اکٹھے وارد ہوں۔'' حضور والا! جیسا کہ میں نے پہلے حوالوں سے پڑھا ہے کہ مہدی عترت رسول میں سے ہوگا۔ یہ حدیث ثقلین عترت رسول ﷺ کو واضح کرتی ہے۔

میں بات مختصر کرتے ہوئے دو چار حوالے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا اور یہ سوال پوچھوں گا کہ اگر عترت رسول ﷺ میں سے (مرزا صاحب) نہیں تھے؟ اگر مجہول النسب تھے؟ تو ان کی نبوت کی وہ بنیاد ہی......

***Mr. Chairman:* Short Break for fifteen minutes for tea. We will reassemble at 12:15 p.m.**

(مسٹر چیئرمین: چائے کے لئے پندرہ منٹ کا مختصر وقفہ۔ ہم سوا بارہ بجے دوبارہ اجلاس شروع کریں گے)

The special Committee adjourned for tea break to reassemble at 12:15 p.m.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے دوپہر سوا بارہ بجے تک ملتوی کر دیا گیا)

The special Committee ressembled after tea break. Mr.Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری!

[2736] ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب چیئرمین! میں حدیث ثقلین کی بات کر رہا تھا۔ جس میں میں نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا کہ کوئی نبی یا مہدی نہیں آ سکتا جب تک کہ وہ عترت رسول ﷺ نہ ہو اور حدیث ثقلین اس پر وارد نہ ہوتی ہو۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ بہت سے حوالہ جات بھی لایا تا کہ میں اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کر سکوں اور جناب والا! میں قدرے فخر سے یہ حوالہ جات پیش کروں گا کہ غالباً اتنے حوالہ جات کسی ایک حدیث کے لئے بہت کم اکٹھے ہوئے ہوں گے۔ چار، پانچ حوالے پڑھنے کے بعد یہ حوالہ جات کا دفتر میں آپ کی خدمت میں جمع کرا دوں گا تا کہ یہ بھی یہاں پر ریکارڈ رہے اور وہ دوست جو حدیث ثقلین کی سند دیکھنا چاہیں۔ وہ اپنے ذوق کی تسکین کر سکیں اور میری بات پایۂ ثبوت تک پہنچ سکے۔

مخرجین حدیث ثقلین۔ سید بن مسروق اسعی سن وفات ۱۲۶ھ۔ جو راوی صحابی ہیں۔ وہ زید بن ارقم ہیں۔ حوالہ جات صحیح مسلم رکن بن زبیع بن العمیلہ، سن وفات ۱۳۱ھ، صحابی زید بن ثابت۔ حوالہ مسلم، احمد حنبل، ابوھیان یحییٰ بن سعید بن ہیان۔ سن وفات ۱۴۵ھ۔ حوالہ مسلم، احمد حنبل۔ صحیح مسلم عبدالملک بن ابی سلطان سن ۱۴۵ھ، صحابی راوی ابوسعید الخذری، مسلم، احمد، حنبل۔ محمد بن اسحاق بن لسا المدنی۔ اسرائیل بن یونس ابو یوسف الکونی۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود الکفی۔ محمد بن طلحہٰ بن معارف العانی الکونی۔ ابوغبانہ وذاہب بن عبداللہ والعشر ی۔ شریک بن عبداللہ والقاض۔ علی هذا القیاس!

جناب چیئرمین! بے شمار حوالہ جات ہیں۔ اس میں کم سے کم چار سو صحابہ کرامؓ کے نام درج ہیں۔ پانچ سو، چھ سو کتابوں کے حوالہ جات ہیں۔ جناب والا! اس سے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنی تمام بحث کو سمیٹتا ہوں، **Conclude** کرتا ہوں۔ بحوالہ آیات قرآنی ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں جناب والا! کہ:

۱...... نبی نجیب الطرفین ہوتا ہے۔

۲...... [2737] نبی کا سلسلہ نسب واضح ہوتا ہے۔

۳...... نبی پر کبھی بھی جہالت وارد نہیں ہوتی۔

۴...... یہ لازمی ہے کہ نبی کی حفاظت اور اطاعت فطرت خود کرے۔

۵...... بطن مادر میں اور صلب پدر میں نبی ہوتا ہے۔

۶...... نبوت وہبی ہوتی ہے، کبھی بھی کسبی نہیں ہوتی۔

۷...... ایک اور بات کی حضور والا! یہاں صراحت کرتا جاؤں، قرآن کریم میں ارشاد ہے: ’’وما ینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحیی یوحی‘‘ ﴿نہیں بولتے نبی کریم اپنی خواہش سے، سوائے وحی الٰہی کے۔﴾

حضور! نطق اور کلام میں فرق ہے۔ کلام وہ چیز ہوتی ہے جس میں زبان الفاظ کو کسی مفہوم یا کسی تواتر کے ساتھ ادا کرتی ہے۔ لیکن حضور والا! نطق اسے کہتے ہیں جو بے معنی بھی ہو۔ مثلاً میں کہتا ہوں کہ روٹی ووٹی، پانی وانی، جانا وانا، تو اس میں جو مہملات ہیں۔ وہ بھی ینطق میں شامل ہیں۔ حتیٰ کہ علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ جناب والا! سوتے ہوئے خراٹے لینا بھی ینطق ہے۔ نبی کا بروئے قرآن ینطق بھی جو ہے حضور والا! قرآن حکیم نے اس کو وحی الٰہی قرار دیا ہے۔ اس سیاق وسباق کو اگر ہم اس نبی کے سیاق وسباق سے لگائیں جس نے اس دور میں آ کر مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کیا اور جھوٹے الہامات اور رویائے کاذبہ کو رویائے صادقہ کے روپ میں پیش کر کے جو مس گائیڈنس یا گمراہی پھیلائی۔ اسی پیمانے سے ہم اس کو ماپ سکتے ہیں۔ تو حضور والا! پتہ چلتا ہے کہ حق کہاں ہے اور باطل کہاں ہے۔ یعنی حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ یقیناً باطل ہے بھی جانے والی شے۔

اس کے بعد جناب والا! آٹھویں نشانی! نبوت کی یہ ہے کہ نبی مجہول ومبہم کبھی نہیں ہوتے۔ نویں نشانی! اس کی یہ ہے کہ پیدائش اور موت نبی کریم کی، یا کوئی بھی نبی ہو، [2738] ہمیشہ مسعود ومبارک ہوتی ہے۔ دسویں! اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کا سلسلہ نسب عارفین وانعام یافتگان سے ہوتا ہے۔ اگر باپ نبی ہے، یا دادا نبی ہے، یا نانا نبی ہے، یا ماں صدیقہ ہے، یا دادی صدیقہ ہے، یعنی طاہرین کا، معصومین کا اور انعام یافتگان کا ایک سلسلہ ہوتا ہے حضور والا! جو کہ چلتا ہے۔

اس کے بنا نبی نہیں آتا۔ یہ قانون قرآن کے خلاف ہے، یہ قانون فطرت کے خلاف ہے۔ ایک اور دلچسپ بات میں عرض کرتا جاؤں ضمناً وہ بھی نبی کی پہچان ہے کہ اگر کسی بھی نبی کے جسم کی ہڈی آسمان کے نیچے ننگی ہو جائے تو اس وقت بادل آ جاتے ہیں، بارش برستی ہے۔ اس کے لئے بھی میں ۲،۳ سو حوالے پیش کروں گا۔ جب کسی نبی کی ہڈی ننگی ہوئی اور ہڈی اس کی باہر برآمد ہوگئی۔ بارش آئی، طوفان آیا، حتیٰ کہ وہ ہڈی پھر کوّر ہو گئی۔ قدرت کاملہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے پاک وجود کی ہڈی کی بے حرمتی ہو۔ اس کو ہمیشہ باران رحمت چھپا لیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی کاذب نبی کی ہڈی نکالی جائے اور باران رحمت کا تماشہ دیکھا جائے۔ لیکن میں ثبوت میں پیش کر سکتا ہوں۔

اس کے بعد نبوت کے سلسلے میں، میں عرض کروں گا کہ یہ بھی قرآنی تصریح ہے کہ نبی کی بشارت بہت پہلے مل جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں ہزاروں برس پہلے جناب ناموس موسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔ جناب عیسیٰ عمران کی بشارت دی گئی اور حضور رسالت مآب ﷺ کی بشارت دی گئی۔

جناب والا! ایک اور بات جوازروئے قرآن ہم سے ثابت ہوتی ہے کہ نبی کو اس کی موت کے بعد کاذب نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ یا نبی کو اس کی اتمام حجت کے بعد کاذب نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اگر کاذب ٹھہرائیں گے اور وہ فی الحقیقت نبی ہے تو عذاب آ کر رہے گا۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا آیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کا آیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کا آیا۔ حضرت ہود علیہ السلام کا آیا۔ یا اسے ماننا پڑے گا یا عذاب آئے گا۔ اگر یہ سچے [2739] نبی تھے۔ جو کہتے تھے کسی زمانے میں کہ ''چھوڑو، مردہ علی کی بات نہ کرو، چھوڑو، مردہ حسین کی بات نہ کرو۔'' کیا ہم یہ تصریح نہ لائیں، یہ دلیل نہ لائیں کہ ''چھوڑو، مردہ مرزا صاحب کی بات نہ کرو۔ وہ بھی پرانے مردے ہو گئے۔ ان کا کیا ذکر کرنا۔'' نہ عذاب آیا، نہ ہدایت آئی، یہ کیسے نبی ہیں؟

جناب والا! بہرحال یہاں پر ایک اور بات قرآنی لحاظ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور بات ضمناً عرض کردوں کہ مشکوٰۃ شریف اور ابوداؤد اور ترمذی کا ایک اور حوالہ میرے ہاتھ آیا ہے کہ بتحقیق رسالت مآب علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی ہر حال میں آل رسول اور بنو فاطمہ میں سے ہوں گے اور اس کے بعد اگلی روایت ہے، حدیث سے کہ عیسیٰ بہ نصرت مہدی آئیں گے۔ مہدی سات برس حکمرانی، عالمی حکمرانی کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ کوئی حاجت منداور مظلوم نہیں رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس رہیں گے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں نبوت کے ان دعویداروں سے کہ زمین پر کوئی حاجت مند نہیں رہا؟ کیا انسانی مسائل ختم ہوئے ہیں؟ کیا عدل ہورہا ہے؟ کیا لڑائیاں نہیں ہورہی ہیں؟ کیا ان کی بعثت کے وقت کے بعد سے عالمی جنگیں نہیں لڑی گئیں؟ یہ کہتے تھے کہ جہاد بند کردو۔ مجھے بتائیں کہ کیا فلسطین نہیں لٹا؟ کیا بیت المقدس نہیں برباد ہوا؟ کیا کیا کچھ نہیں ہوا ہے۔ عالم اسلام پر کیا کیا چرکے نہ چل گئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد ضروری نہیں ہے تو جہاد کب کریں گے؟ کیا قبروں میں جانے کے بعد کریں گے؟ عدل کہاں آیا ہے؟ عالمی حکمرانی کہاں آئی ہے؟ کہاں زمین انصاف سے بھر گئی ہے؟ حضور والا! یہ بات بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس چیز سے بھی ثابت ہوا ہے حدیث کی رو سے بھی کہ یہ نبی جو تھے چاہے بروزی اور ظلی تھے، جو بھی چیز تھے۔ کاذب نبی تھے۔

[2740] اس کے بعد حضور والا! علامہ محمود الصارم، مصر کا ایک حوالہ عرض کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بروزی اور ظلی نبوت کوئی شے نہیں۔ نہ کبھی کوئی بروزی نبی آیا ہے اور نہ کبھی کوئی بروزی نبی آئے گا۔ نہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا کوئی بروز آیا اور نہ آل ابراہیم کا کوئی بروز آیا۔ نہ کوئی بروز علیؓ کا آیا نہ کوئی بروز حسینؓ کا آیا۔ نہ کوئی بروز جناب صدیقؓ کا پیدا ہوا اور نہ کوئی بروز جناب عمر فاروقؓ کا پیدا ہوا اور بروز کون سا آئے گا۔ یہ زرتشتی کا عقیدہ ہے، یہ ہندو آنہ طریقہ ہے۔ آواگواون کا یہ مسئلہ ہے، تناسخ کا مسئلہ ہے، اور یہ وہی آدمی پیش کر سکتا ہے جو مجہول الذہن ہو، مجہول الفہم ہو۔

اور ایک بات عرض کروں گا یہاں پر جس کو ابھی تک بحث میں نہیں لیا گیا۔ اس نبی، اس بیسویں صدی کے نبی نے فرمایا کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں اس (کی) شخصیت میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حضور! تواتر سے ثابت ہے۔ متواترات سے ثابت ہے کہ مہدی کی اور شخصیت ہے، جناب عیسیٰ علیہ السلام کی اور شخصیت ہے۔ یہ دو الگ شخصیتیں ہوں گی۔ ان کے نشانات علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو آسمان سے نازل ہوں گے۔ دمشق میں اتریں گے۔ فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ہوں گے۔ دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔ سرخ وسفید رنگ کے ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ نماز صبح کی اقامت کریں گے۔ یہودیوں کو شکست دیں گے۔ جزیہ بند کریں گے۔ حج کریں گے۔ آدمی کی گھاٹی سے لبیک کریں گے۔ شادی کریں گے۔ مسلمان ان کے جنازہ میں شرکت کریں گے۔ روضہ نبی ﷺ میں مدفون ہوں گے۔ عیسیٰ ابن مریم روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ کیا خنزیر قتل ہو گیا؟ کیا صلیب ٹوٹ گئی ہے۔ کیا یہ کلمۃ اللہ تھے؟ کیا یہ روضہ نبی ﷺ میں مدفون ہو گئے؟

حضور والا! یہ بگڑی ہوئی نفسیات ہے۔ یہ ایک ایسی نفسیات ہے جس نفسیات کو اللہ ہی سنبھالے۔ یہ ایک بہت بڑا انتشار تھا۔ یہ ایک بہت بڑی عالم اسلام کے ساتھ سازش تھی۔ ناموس پیغمبر کے ساتھ یہ [2741] بہت بڑا گھناؤنا کھیل تھا۔

(قادیانیوں سے مباہلہ کا چیلنج)

میں یقین سے کہتا ہوں، انشاء اللہ، میں اس ایوان میں کہتا ہوں کہ میں اس ایوان میں مباہلے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تمام مرزائیوں سے کہ آؤ، ہم ایک دوسرے پر لعنت کریں۔ لے آؤ تم اپنے بیٹوں کو، لے آتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو۔ لے آؤ تم اپنے نفسوں کو، لے آتے ہیں ہم

اپنے نفسوں کو۔ لے آؤ تم اپنی عورتوں کو، لے آتے ہیں ہم اپنی عورتوں کو اور ایک دوسرے پر لعنت کریں۔ میں اس مباہلے کے لئے تیار ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

***Mr. Chairman:** This is not within the jurisdiction of the Assembly.*

(جناب چیئرمین: یہ اسمبلی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے)

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: حضوروالا! میں اپنی بات کو کنکلوڈ کرتے ہوئے......

***Mr. Chairman:** The honourable members may clap their desks. but this is not right to have Mubahala.*

(جناب چیئرمین: معزز ممبران اپنے ڈیسک بجا سکتے ہیں۔ لیکن مباہلہ کرنا ٹھیک نہیں ہے)

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: میں ایک حدیث کا حوالہ دوں گا۔

***Mr. Chairman:** I think, now you should conclude.*

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے، آپ کو اپنی بات مکمل کر دینی چاہئے)

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: ختم نبوت کامل میں سے......

***Mr.Chairman:** You need not go into this because the Assembly is unanimous that the Holy Prophet was last of the Prophets, because almost House has given its verdict on that. We are here to determine the status of Qadianis. That is all. What ever you have said, there was no need of saying that.*

(جناب چیئرمین: آپ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر تھے۔ اسمبلی اس معاملہ پر اپنا فیصلہ دے چکی ہے۔ ہم قادیانیوں کی حیثیت کا تعیّن کرنے کے لئے موجود ہیں۔ جو کچھ آپ نے کہا اس کی کوئی ضرورت نہ تھی)

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آخر

میں شاید میرا موضوع تلخ ہوگیا ہے۔اس تلخی کو کم کرنے کے لئے حضور! آپ کو ایک فرضی نبی کا قصہ سناتا جاؤں۔

بابر کے دربار میں ایک نبی آیا۔انہوں نے کہا میں نبی اللہ ہوں۔مجھ پر ایمان لاؤ۔[2742] بابر نے کہا کہ اچھا بھائی! ایمان لے آتے ہیں۔ بتاؤ تمہارا معجزہ کون سا ہے؟ کہنے لگا ابھی بتاتا ہوں۔بابر نے کہا کہ ابراہیم خلیل اللہ والا معجزہ دکھاؤ۔تمہیں ہم آتش نمرود میں ڈالتے ہیں۔آگ کے تنور میں ڈالتے ہیں۔بچ گئے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔انہوں نے کہا کہ حضور! وہ پرانے وقتوں کے نبی تھے۔کیا آپ دقیانوسی باتیں کرتے ہیں۔یہ معجزہ پرانا ہوگیا ہے۔کوئی تازہ معجزہ طلب کیجئے۔بابر نے کہا اچھا بھائی! ٹھیک ہے۔عصائے موسوی لاؤ۔ید بیضا لاؤ۔انہوں نے کہا جناب! یہ باتیں بڑی پرانی ہوگئی ہیں۔چھوڑیئے،کوئی نیا معجزہ طلب کیجئے۔انہوں نے کہا کہ چلو،جناب عیسیٰ علیہ السلام والا معجزہ دکھاتا ہوں۔جی ابھی دکھاتا ہوں۔ابھی وزیر اعظم کی گردن اتارتا ہوں اور ابھی جوڑ دیتا ہوں۔وزیر اعظم بابر سے بولے کہ حضور! میں اس نبی پر بغیر گردن اتروائے ایمان لے آیا۔"

جناب والا! یہ نبوت بڑی آسان ہے۔حضور والا! ان لوگوں کی نبوت یہ ہے۔ان کی منطق یہ ہے کہ شان رسالت مآب ﷺ گھٹادو۔وہ ایک لطیفہ سنتے آئے ہیں......

Mr. Chairman: That is all.

(جناب چیئرمین: یہ بہت ہے آپ بس کریں)

ہم لطیفوں کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔آپ چسکے لیتے ہیں۔میاں محمد عطاءاللہ! آپ بھی تقریر کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری: جناب والا! میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا تھا۔اپنی تجویز پیش کر کے ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کہیں،کہیں۔جو کچھ کہنا ہے۔

جناب ایس محمود عباس بخاری: جناب چیئرمین! میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ان تمام دلائل و براہین کے پیش نظر،اگرچہ میں نے یہ باتیں اجمالاً کی ہیں۔میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ان کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔ان کی تبلیغ جو کہ[2743] انتشار و ضلالت پھیلا رہی ہے،اس کو بند کیا جائے۔جو قرآن و سنت کے منافی ہے۔ہر طرح سے اس فرقے کے گمراہ کن افتراق و انتشار کو روکا جائے اور رسالت مآب ﷺ کی دعائیں لی جائیں۔

بمصطفیٰ برسید خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بااونہ رسیدی تمام بولہبی است

جناب! بہت بولہبی ہو جائے گی۔ اگر ہم نے ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت نہ کی۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: میاں محمد عطاء اللہ۔

میاں محمد عطاء اللہ: جناب چیئرمین صاحب۔

Mr. Chairman: ***Correct, proposals, that will be appreciated.***

(**جناب چیئرمین:** بالکل درست، تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا)

(جناب میاں محمد عطاء اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

میاں محمد عطاء اللہ: اس وقت جو مسئلہ اسپیشل کمیٹی کے سامنے زیر بحث ہے۔ وہ تقریباً دو ماہ سے زیر غور ہے۔ مختلف ***proposals*** اور تحریکیں بھی پیش کی گئی ہیں کہ ربوہ کا قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ مرزا غلام احمد کو چاہے وہ نبی کی حیثیت سے مانے یا مسیح موعود کی حیثیت سے مانے یا محدث کی حیثیت سے مانے، اس سلسلے میں ان پر تفصیلی جرح بھی ہوئی۔ انہوں نے اسپیشل کمیٹی کے سامنے محضر نامے پڑھ کر سنائے اور ممبران صاحبان نے تقریباً تین چار سو سے زائد سوال ان سے پوچھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ان کے عقائد کا سوال ہے اور جہاں تک ان کے دوسرے مسلمانوں کے متعلق عقیدے کا سوال ہے۔ جہاں تک ان کے سیاسی عزائم کا سوال ہے اور جہاں تک مرزا غلام احمد کے اس دعویٰ کا سوال ہے کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیوں کیا۔ میں سمجھتا ہوں [2744] کہ تمام ممبر صاحبان کو واضح طور پر اب تک معلوم ہو جانا چاہئے اور معلوم ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے تمام لوگ اور تمام مسلمان متفقہ طور پر اس چیز کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ جماعت جو ہم سب کو یقینی طور پر دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور جس جماعت کا یہ مؤقف ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر نبی کی حیثیت سے یا مسیح موعود کی حیثیت سے یا مجدد کی حیثیت سے یا محدث کی حیثیت سے اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا منکر ہے۔ وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب پاکستان میں بسنے والے تمام مسلمان اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس جماعت کو کافر قرار دیا جائے۔ ان کو دائرہ

اسلام سے خارج تصور کیا جائے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک ابتدائی چیز ہے اور تمام پیچیدگیوں کو چھوڑتے ہوئے آپ کسی پیچیدگی میں نہ جائیں۔ صرف ایک چیز، ایک دلیل ان کو کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے کہ وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں اور وہ ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو جو امت رسول اللہ ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہے وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواہ دیوبندی ہوں، بریلوی ہوں، اہل حدیث ہوں، شیعہ ہوں یا کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، وہ متفقہ طور پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ طے شدہ ہے۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ یہ ممبران کمیٹی بھی جانتے ہیں کہ ایک جماعت انہیں کافر قرار دیتی ہے اور یہ اپنی اپنی سوچ پر منحصر ہے۔ اپنا اپنا فیصلہ کرنے کا علیحدہ طریقہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس مسئلے کا موجودہ صورت میں کیا حل ہے اور موجودہ صورت سے کس طرح نکلا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس جماعت کے سیاسی عزائم کا سوال ہے۔ تمام ممبران کو واضح طور پر معلوم ہے کہ یہ جماعت انگریزوں نے بنائی اور اس واسطے بنائی کہ انگریزوں نے یہاں آنے کے بعد یہ دیکھا کہ جب تک مسلمانوں کے اندر سے [2745] جذبہ جہاد نہیں نکلتا، انگریز یہاں چین سے حکومت نہیں کر سکتے۔ اس واسطے انہوں نے مسلمانوں کو اس مسئلے سے نکالنے کا ایک طریقہ سوچا کہ ایک جھوٹا نبی بنایا جائے جو اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ حکم آیا ہے کہ آپ جہاد بند کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک واضح حکم حدیث میں اور قرآن کریم میں واضح طور پر موجود تھا اور نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی خود مختاری پر کوئی حملہ کرے تو جہاد واجب اور فرض ہے اور چونکہ انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی خود مختاری پر حملہ کیا تھا اور وہ یہاں پر قابض ہوئے۔ اس واسطے تمام علماء کا، تمام مسلمانان ہند کا یہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ تھا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کیا جائے اور انہیں ہندوستان سے نکالا جائے۔ تو اس مسئلے کو ختم کرنے کے لئے ایک سیاسی طرز کی جماعت بنائی جسے دینی رنگ دیا۔

اس کے بعد پاکستان بننے کا سوال آیا تو وہ عقائد تمام ممبران کے سامنے پیش ہو چکے ہیں کہ ہم اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ اگر پاکستان بنا بھی تو عارضی ہوگا اور ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم پاکستان کو دوبارہ ہندوستان میں ملائیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ جس جماعت کو ہندوستان کی مضبوط *Base* مل جائے تو اسے دنیا میں قابض ہونے کے لئے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور پھر ان کے دوسرے جو عقائد ہیں۔ مجھے اس وقت علم نہیں تھا کہ مجھے تقریر کرنے کے لئے کہا جائے

گا۔ورنہ میں وہ کتابیں لے کرآتا اورآپ کے سامنے پیش کر دیتا۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو اس وقت ٹائم دیا ہے جب آپ تجاویز پیش کریں،تقریر نہ کریں۔

میاں محمد عطاء اللہ: میں تجویزیں پیش کر دیتا ہوں۔ان عقائد سے واضح ہے کہ مرزا محمود احمد نے یہ کہا کہ اگر ہم میں طاقت ہوتی یا ہمارے پاس حکومت ہوتی تو ہم ہٹلر اور [2746] مسولینی سے زیادہ سختی کر کے تمام لوگوں کو اپنے عقائد پر لے آتے۔یہ واضح طور پر انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ اس پر کاربند ہیں۔اب آپ یہ سوچ لیں کہ ہم نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں یہ کہا ہے کہ کوئی مسلمان ہو یا کافر ہو، ہندو ہو، سکھ ہو،عیسائی ہو یا کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو،اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قرآن وسنت ہمیں جبر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔تبلیغ کی اجازت ہے کہ تبلیغ کرو اور لوگوں کو سمجھاؤ۔اگر وہ ان عقائد پر آجائیں تو صحیح ہے۔مگر اس جماعت کا جس کا ایمان اس چیز پر ہے کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو لوگوں کو جبراً اپنے عقائد پر لائیں گے۔وہ اسمبلی میں آتے ہیں اور اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ ہم سیاسی جماعت نہیں،ہم تو ایک دینی فرقہ ہیں۔ہمارا تو مذہب سے تعلق ہے۔سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورت میں اس فتنے کو روکنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اس جماعت کو سیاسی جماعت قرار دیا جائے۔اس کو بین کیا جائے اور اس کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔کیونکہ ایک سیاسی جماعت جو اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے دین کو استعمال کر رہی ہے اور دین میں رخنہ ڈالنے کی کوششیں کر رہی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے رہی ہے۔ان کو خالی کافر قرار دینے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔کیونکہ وہ پھر اسی طرح اپنے مقاصد حاصل کرنے کی پوری کوششیں کرتے رہیں گے۔

ایک چیز جو میں سمجھتا ہوں وہ واضح طور پر ہماری اسپیشل کمیٹی کے سامنے آئی ہے کہ اس وقت وہ باہر جا کر بڑا غلط قسم کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ چیئرمین صاحب جن چیزوں کا فیصلہ کریں وہ فوری طور پر فیصلہ کرنے کے بعد پبلش کی جائیں تاکہ انہوں نے یہاں جو جواب دیئے ہیں اور جن چیزوں میں وہ واضح طور پر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔وہ ساری قوم کے سامنے آئیں اور ساری دنیا کو ان چیزوں کا علم ہو۔ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

[2747] آخر میں صرف اتنی عرض کروں گا کہ میری رائے میں ہماری کمیٹی کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور

میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کا نام لے کر کہنا چاہئے کہ جس شخص نے ہندوستان میں ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ کافر ہے اور اس کو کسی لحاظ سے ماننے والے کافر ہیں اور جو جماعت اس نے بنائی ہے۔ اس جماعت کو سیاسی جماعت Declare (قرار دینا) کیا جائے۔ ان کا لٹریچر ضبط کیا جائے۔ انہوں نے جو جائیدادیں یہاں بنائی ہیں۔ اس کو اوقاف کا محکمہ لے اور وہ حکومت کی تحویل میں جانی چاہئیں۔

جناب چیئرمین: چوہدری جہانگیر علی۔

Ch. Jahangir Ali: ***Mr. Chiarman, Sir, I will like to speak tomorrow.***

(چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین! جناب عالی! میں آئندہ کل بات کرنا چاہوں گا)

جناب چیئرمین: *In the evening* یہ تو آپ شب برأت سے زیادہ خدمت کر رہے ہیں۔ اگر دو تین گھنٹے شام کو دے دیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ کیونکہ ایک دن ہم شاید Meet (مکمل) نہ کر سکیں۔ 4th (چار تاریخ) کو گیارہ بجے سیلون کی پرائم منسٹر آ رہی ہیں۔ اس لئے شام کو ممبر صاحبان انہیں Recieve (استقبال) کرنے کے لئے ایئرپورٹ جائیں گے۔ پھر پانچ تاریخ کو وہ جوائنٹ سیشن میں ایڈریس کر رہی ہیں۔ کل شام کو پریذیڈنٹ صاحب کے لڑکے کا ولیمہ ہے۔ وہاں بھی کافی ممبر صاحبان نے جانا ہے۔ چار کو پھر اسٹیئرنگ کمیٹی ہے۔

Attorney- General will address on the 5th morning. Every thing should be completed. That is why I have made a request.

(اٹارنی جنرل پانچ تاریخ کی صبح خطاب کریں گے۔ سب کچھ مکمل ہونا چاہئے۔ اس لئے میں نے درخواست کی ہے)

چوہدری جہانگیر علی: سر! میں بہت مختصر سا وقت لوں گا۔

Mr. Chairman: ***I request for the evening.***

(جناب چیئرمین: میں شام کے لئے گذارش کرتا ہوں)

مجھے دو تین اور صاحبان نے بھی کہا ہے۔

Mr.Abbas Hussain Gardezi will be addressing in the

evening. (جناب عباس حسین گردیزی شام کو خطاب کر رہے ہیں)

چوہدری جہانگیر علی:[2748] سر! میں کل تقریر کرلوں گا۔

Mr. Chairman: ***Dr. Muhammad Shafi, Mr. Ali Ahmed Talpur, nothing to add?***

(مسٹر چیئرمین: ڈاکٹر محمد شفیع، جناب علی محمد تالپور، مزید کوئی بات نہیں؟)

آپ نے دستخط کر دیئے ہیں۔ رندھاوا صاحب شام کو، چوہدری برکت اللہ صاحب! ملک سلیمان صاحب! شام کو ٹھیک ہے۔ غلام فاروق،

Nothing. Sardar Aleem is the which, he will speak last of all. (کچھ نہیں، سردار علیم سب سے آخر میں گفتگو کریں گے)

Yes, Begum Nasim jahan.

جی، بیگم نسیم جہاں۔ جناب والا! میرے صبر کی داد دیں۔

Mr. Chairman: ***Dr. Bokhari wanted to prove that Masih, when he will come, will be a Syed. You should try to prove that he will be a woman.***

(مسٹر چیئرمین: ڈاکٹر بخاری نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ سیّد ہوں گے۔ آپ کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) عورت ہوں گے)

Begum Nasim jahan: ***Yes i know.***

(محترمہ بیگم نسیم جہاں کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

بیگم نسیم جہاں: آپ میرے صبر کی داد دیں۔ ریکارڈ میں خواتین کو اس قدر گالیاں دی گئیں۔ ان کی بابت اس قدر بری باتیں کہی گئیں۔ لیکن چونکہ میجارٹی نے فیصلہ کیا کہ ہم ایک لفظ نہ بولیں۔ اٹارنی جنرل کے **Through** (ذریعہ) بولیں۔ میں چپ کر کے بیٹھی رہی، کھڑی نہیں ہوئی۔ میں نے جو سوالات اٹارنی جنرل صاحب کو دیئے۔ وہ سوالات بھی کمیٹی نے نامنظور کئے۔ اس کے بعد جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ اعتراض اٹھایا کہ کوئسچن کمیٹی (سوالات کمیٹی) میں کوئی خواتین ممبر نہیں ہیں تو وہ بھی ماننا ٹھیک نہ سمجھا گیا۔ عورتوں کو اس

قدر گالیاں پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین: بیگم شیریں وہاب ممبر تھیں۔

بیگم نسیم جہاں: نہیں، جناب! بیگم شیریں وہاب اسٹیرنگ کمیٹی کی ممبر تھیں۔ وہ کوئسچن کمیٹی کی ممبر نہیں تھیں۔

[2749] جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

میاں محمد عطاء اللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں بیگم صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں۔ چونکہ میں بھی اتفاق سے کوئسچن کمیٹی کا ممبر ہوں۔ وہاں دوسرے ممبر صاحبان بھی موجود تھے۔ وہ بھی اس بات کی گواہی دیں گے کہ خواتین کی بالکل کوئی بے عزتی نہیں کی گئی۔ کوئی گالی نہیں دی گئی۔ قطعاً کوئی نازیبا لفظ عورتوں کی نسبت استعمال نہیں کیا گیا۔

بیگم نسیم جہاں: مجھے تو اپنی بات ختم کرنے دیں۔ جناب والا! میں نے چار، پانچ سوالات عورتوں کی بابت کئے۔ وہ بھی کوئسچن کمیٹی نے مناسب نہ سمجھے اور رد کر دیئے گئے۔ میں اب اپنا یہ اعتراض ریکارڈ میں لانا چاہتی ہوں کہ یہ سوالات کوئسچن کمیٹی نے رد کرنے تھے اور وہ سوالات کمیٹی کو کسی صورت میں پسند نہ تھے۔ عورتیں آپ کی بہنیں ہیں۔ بیویاں ہیں، مائیں ہیں، دادیاں ہیں، نانیاں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ میرے صبر کی داد دیں۔ میں نے اپنے منہ سے ایک لفظ نہ بولا، اور اب بھی آپ نے بلایا ہے اس لئے کھڑی ہوئی ہوں۔ میں اپنے اس اعتراض کو بالکل جائز سمجھتے ہوئے کہتی ہوں کہ عورتوں کی جو بے عزتی ہوئی ہے۔ اگر اس کا ریکارڈ کبھی باہر نکلا تو کوئی عورت بھی اسے برداشت نہیں کرے گی۔ اس اعتراض کے ساتھ میں بیٹھ جاتی ہوں۔

Mr. Chairman: ***Thank you very much.***

(جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ)

پروفیسر غفور احمد: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن ممبران کے سوالات شامل نہیں کئے گئے تھے۔ ان کو رہبر کمیٹی میں **Invite** (مدعو) کیا گیا تھا تاکہ وہ اپنا اطمینان کر لیں۔ اگر محترمہ بیگم نسیم جہاں صاحبہ کو عورتوں کے ساتھ اتنی ہی ہمدردی تھی تو پھر کمیٹی میں حاضر کیوں نہ ہوئیں؟ میں کمیٹی میں موجود تھا۔ چیئرمین راہبر کمیٹی نے کئی مرتبہ ان کا نام پکارا۔ لیکن وہ وہاں موجود نہ تھیں۔ اس لئے اب ان کی شکایت جائز نہیں۔

[2750] دوسری بات جناب والا! یہ ہے کوئسچن کمیٹی راہبر کمیٹی نے ہی ایلیکٹ کی، جس میں خواتین کی نمائندگی تھی۔

تیسری بات یہ ہے کہ میں یہاں کمیٹی میں موجود رہا ہوں۔ یہاں خواتین کی کوئی بے عزتی نہیں کی گئی۔ بلکہ ان کی عزت کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی۔ انہیں جس نے بتایا ہے غلط بتایا ہے اور بیگم صاحبہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ممبران کمیٹی نے ہر موقع پر خواتین کی عزت کو ملحوظ رکھا ہے۔

بیگم نسیم جہاں: جناب والا!

جناب چیئرمین: ایک منٹ ٹھہریں۔

پروفیسر غفور احمد: آپ اتنی پریشان کیوں ہیں؟ راہبر کمیٹی میں عورتوں کی نمائندگی تھی۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عورتوں کی عزت کریں۔ عورتیں ہماری بہنیں ہیں، مائیں ہیں۔

(محترمہ نے اپنے زور کلام میں بیویاں بھی کہہ دیا)

بیگم نسیم جہاں: جناب والا! مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔ مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ کوئسچن کمیٹی اور راہبر کمیٹی میں کوئی فرق ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اس لئے میں نے یہ سمجھا کہ وہاں راہبر کمیٹی میں بیگم شیریں وہاب موجود ہیں، وہ نمائندگی کر رہی ہیں۔ انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ جناب چیئرمین! میرا ریکارڈ شاہد ہے کہ میں نے پورے ہاؤس میں یہ احتجاج کیا کہ کوئسچن کمیٹی میں ہمارے سوالات کو رد کر دیا گیا ہے۔ اس بات کا ریکارڈ شاہد ہے کہ میں نے روزانہ اس اسپیشل کمیٹی میں شرکت کی اور پوری توجہ سے ایک ایک بات کو سنتی رہی۔ آج بھی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے بخار ہے۔ ڈاکٹر نے مجھے ریسٹ کرنے کو کہا ہے۔ لیکن میں اپنے بھائیوں کی باتیں سننے کے لئے آئی ہوں۔ پروفیسر غفور احمد صاحب میرے آئینی کمیٹی میں پرانے کولیگ تھے۔ اب اسمبلی میں بھی اکٹھے ہیں۔ مجھے ان کا بڑا احترام ہے۔ میں نے وہ چار سوالات دیئے تھے [2751] مگر رد کر دیئے گئے۔ کمیٹی میں جو گواہ (قادیانی و لاہوری) آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے عورتوں کے متعلق جو بھی بری باتیں کی تھیں۔ یہ تو اٹارنی جنرل صاحب کو چاہئے تھا کہ انہیں روک دیتے۔ میں تو ان سے پروٹسٹ نہیں کر سکتی تھی۔ یہ تو آپ لوگوں نے یعنی میجارٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم چپ رہیں۔ میں کوئی نکتہ اعتراض نہیں اٹھا سکتی تھی۔ لیکن جو میرے بھائی کوئسچن کمیٹی کے ممبر تھے۔ ان کا فرض تھا کہ اگر وہ عورتوں کی بے عزتی نہیں چاہتے تھے تو وہ اعتراض کرتے۔ ایک دفعہ پھر میں یہ کہتی ہوں کہ عورتیں آپ کی بیٹیاں بھی ہیں۔ آپ کی مائیں بھی ہیں۔ آپ کی بیویاں بھی ہیں اور عورت کا جو رتبہ ماں کی حیثیت سے ہے۔ وہ مردوں سے بھی اونچا رتبہ ہے۔ کیونکہ ان کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اس لئے ان ممبروں کا فرض تھا جو کہ ہمارے محترم نمائندے تھے۔ جو کہ کوئسچن کمیٹی کے ممبر تھے کہ یہ کوئسچن باہر نکال دیتے لیکن پھر بھی میں جناب

سپیکر! چپ کر کے رات کے دس بجے تک بیٹھی رہی ہوں۔ بالکل منہ بند کئے ہوئے۔ اٹھی بھی نہیں۔ لیکن میرے بھائیوں نے کئی دفعہ اعتراض کیا ہے۔ محترم پروفیسر غفور احمد نے بھی ایک اعتراض اٹھایا ہے اور محترم بھائیوں نے بھی اعتراض اٹھایا ہے۔ لیکن میں نے نہیں اٹھایا۔ میں وقت پر بات کرتی ہوں۔ آج آپ نے مجھے بلایا تو میں نے بات کی۔ لیکن اب بھی کہتی ہوں کہ میں اپنا نکتہ اعتراض ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں اور انشاء اللہ آپ کی وساطت سے ریکارڈ پر آ گیا ہے۔

(قادیانیوں سے گالیاں پڑتی رہیں؟)

جناب چیئرمین: بیگم صاحبہ! تشریف رکھیں۔ میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ عورتوں کو ***Representation*** (نمائندگی) نہیں مل سکی۔ لیکن بات یہ ہے کہ کونسچن کمیٹی کے صرف پانچ ممبر تھے ***Out of twenty*** (بیس میں سے) اسٹیرنگ کمیٹی میں عورتوں کی نمائندگی تھی اور وہ نمائندگی بیگم شیریں وہاب کر رہی تھیں۔ تو باقی جو سوال گالیوں کا رہ گیا وہ تو سب نے کھائیں۔ عورتیں ہماری عزت ہیں، ہماری بیٹیاں، بہنیں ہیں۔ لیکن گالیاں تو یہاں سب کھاتے رہے۔ ***If you separate yourself from the general body of Muslims***[2752] (اگر آپ اپنے آپ کو عام مسلمانوں سے الگ سمجھتی ہیں تو پھر آپ کی ***Complaint*** شکایت جائز ہے) لیکن جب سب کو بے نقط گالیاں پڑتی رہی ہیں تو ***you are not separate from us. If you are part and parcel of us, you should also have the patience of hearng the abuses.*** (آپ ہم سے الگ نہیں ہیں۔ اگر آپ ہمارا حصہ ہیں تو آپ کو گالیاں سنتے وقت حوصلہ رکھنا چاہئے) دیکھئے میری بات سنئے......

بیگم نسیم جہاں: جناب والا! ہم بھی ملت اسلامیہ کا حصہ ہیں۔

Mr. Chairman: If you want to be separate from the general body of Muslims you complaint is justified.

(جناب چیئرمین: اگر آپ مسلمانوں سے اپنے آپ کو الگ سمجھتی ہیں تو آپ کی شکایت جائز ہے)

بیگم نسیم جہاں: جناب سپیکر! میں آپ کا احترام کرتی ہوں۔ خدانخواستہ میری زبان

سے کبھی ناشائستہ الفاظ نکلیں۔ میں وہ دن نہیں دیکھنا چاہتی۔ میں آپ کو کہتی ہوں کہ ہم نے تو اپنے آپ کو علیحدہ نہیں سمجھا۔ عورتوں کی بابت علیحدہ سوالات کئے بھی گئے ہیں اور سنے بھی گئے ہیں۔ میں یہ سوالات آپ کو بتا بھی سکتی ہوں اور جواب بھی بتا سکتی ہوں۔ محضر نامہ بھی دکھا سکتی ہوں کہ کس جگہ حوالے سے ہمارا ذکر آیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اتنے ریفرنس پیش کر سکتی ہوں جہاں عورتوں کو علیحدہ کیا گیا ہے اور ان کو گالیاں دی گئی ہیں۔

Mr. Chairman: *No, no, The ladies are part and parcel of us.* (جناب چیئرمین: نہیں نہیں، عورتیں بھی ہمارا ہی حصہ ہیں)

بیگم نسیم جہاں: ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم *part and parcel* (لازمی حصہ) ہیں۔ ہم ملت اسلامیہ کا حصہ ہیں۔ لیکن آپ ہم کو ان سوالوں کی بناء پر علیحدہ کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: *No,They are part and parcel.*

(جناب چیئرمین: نہیں وہ بھی ہم میں شامل ہیں)

شہزادہ سعید الرشید عباسی: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے یہاں فیصلہ کیا تھا......

[2753]***Mr. Chairman:*** *That is all. I am sorry for anything.*

(جناب چیئرمین: یہ مکمل ہوا۔ میں کسی بھی چیز کے لئے معذرت خواہ ہوں)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: *Sir, It should be decided which section has abused the lady. If those people who came here as witnesses, they have abused our mothers also, that this was not Qadiani, this was no Ahmedi, so and so.*

(سردار مولا بخش سومرو: جناب والا! اس کا فیصلہ ہونا چاہئے کہ کس گروہ نے عورت کو گالی دی ہے۔ اگر وہ لوگ جو یہاں بطور گواہ کے آئے تھے تو انہوں نے ہماری ماؤں کو بھی گالیاں دی ہیں۔ کیونکہ وہ قادیانی اور احمدی نہیں ہیں)

Mr. Chairman: *We are all part and parcel of the same body.* (جناب چیئرمین: ہم سب جسد واحد کا حصہ ہیں)

Sardar Moula Bakhsh Soomro: ***But I want to know from Begum Sahiba to whom she refers.***

(سردار مولا بخش سومرو: لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کن کا حوالہ دے رہی ہیں)

Mr. Chairman: ***She is just raising her resentment. That is all.***

(مسٹر چیئرمین: وہ صرف اپنی آزردگی کا اظہار کر رہی ہیں۔بس!)

Mian Muhammad Ataullah: ***I want to bring one thing on record that as a member it is my duty......***

(میاں محمد عطاءاللہ: میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ بطور ممبر میرا فرض ہے کہ......)

جناب چیئرمین: کوئی ضرورت نہیں ریکارڈ پر لانے کی۔

Mian Muhammad Ataullah: ***......To infrom Begum Sahiba, through you, that we disallowed all question concerning Muhammadi Begum and the Attorney-General did not put that question. only in the Mahzar Nama of Maulana Abdul Hakim he brought out this matter and he dealt with it at lenght.***

(میاں محمد عطاءاللہ: میں آپ کی وساطت سے بیگم صاحبہ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم محمدی بیگم سے متعلق سوالات کی اجازت نہیں دی اور اٹارنی جنرل نے یہ سوالات نہیں کئے۔ صرف مولانا عبدالحکیم نے اپنے محضرنامہ میں یہ مواد پیش کیا اور اس پر تفصیلی بات کی)

Begum Nasim Jahan: ***Mr. Chairman, Sir, my question did not concern Muhammadi Begum, Now I am forced that my revered collegue does not know what question I asked.***

(بیگم نسیم جہاں: جناب چیئرمین! میرا سوال محمدی بیگم سے متعلق نہیں ہے اور

میرے محترم ساتھی کو یہ تک پتہ نہیں کہ میں نے کیا سوال کیا)

Mr.Chairman: *I am sorry, I appologise.*

(مسٹر چیئرمین: میں معذرت خواہ ہوں۔ میں معافی چاہتا ہوں)

Begum Nasim Jahan: *Sir, let us clarify this point. My question concern did not Muhammadi Begum. I will now tell you what my question was. Sir,before you, I raised the question that the witness......and this answers our friend on the other side......raised the important point.*

(بیگم نسیم جہاں: جناب والا! ہمیں اس نکتہ کی وضاحت کر لینی چاہئے۔ میرے سوال کا محمدی بیگم سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بتاتی ہوں کہ میرا سوال کیا تھا۔ جناب والا! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ گواہ اور دوسری طرف میرے دوست کے جواب سے ایک اہم نکتہ پیدا ہوا تھا)

میں اردو بولتی ہوں۔ Witness (گواہ) کا مؤقف یہ تھا کہ چونکہ آنحضرت ﷺ کی مرد اولاد نہیں تھی اور عورت اولاد تھی۔ روحانی طور پر عورت اولاد ان کا [2754] پیغام بقاء کے لئے نہیں بن سکتی۔ اس لئے ہمیں ایک مرد روحانی پیغمبر کی ضرورت تھی۔ اس پر میں نے چار پانچ سوالات کئے تھے۔ پانچ سوالات کئے تھے کہ کیا آپ کے فرقے کے ممبر مولانا محمد علی تھے۔ انہوں نے یہ نہیں مانا کہ عورت پر بھی وحی آتی تھی۔ میں نے آیات قرآن کریم پیش کی تھیں اس سلسلے میں۔ میں نے یہ کوئسچن کئے تھے۔ چونکہ ان کی بنیاد یہی ہے اور وہ شروع سے عورتوں کو ان کا مقام نہیں دیتے اور *U.N. Human right* (اقوام متحدہ کے انسانی حقوق) کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہتے اس میں عورتوں کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ خدانخواستہ، خدانخواستہ (نعوذ باللہ من ذالك) رسول ﷺ کی چونکہ عورت اولاد تھی۔ اس لئے روحانی مقام نہیں حاصل کر سکی۔ اسی *Base* (بنیاد) پر میں نے کوئسچن کئے تھے۔ ان سوالوں میں محمدی بیگم کا ذکر نہیں تھا۔ میں ایسی انسان نہیں ہوں کہ ان چیزوں میں پڑ جاؤں کیونکہ مجھے *Basic* (بنیادی) چیز سے اختلاف ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کی رو سے مرد اور عورت مساوی حقوق رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں عطاء اللہ صاحب اور کچھ کہنا ہے تو کہہ لیں۔

Yes, if there is any other point, any other clarification, you can say it.

(ہاں، اگر کوئی اور نکتہ ہے یا کوئی وضاحت ہے تو آپ بات کر سکتے ہیں)

Mian Muhammad Attaullah: *One word will make half an hour speech, Sir.*

(میاں محمد عطاءاللہ: ایک لفظ آدھ گھنٹہ کی تقریر بن جائے گا)

Mr. Chairman: *You can clarify your position.*

(مسٹر چیئرمین: آپ اپنی پوزیشن واضح کر سکتے ہیں)

خواجہ غلام سلیمان تونسوی صاحب! آپ نے اس موضوع پر کہنا ہے؟

خواجہ غلام سلیمان: جناب والا! میں لکھ کر دوں گا۔ کافی سارا لکھا ہوا ہے۔ اس پر وقت ضائع ہوگا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ کل تک دے دیں۔

So nobody is prepared now, So, we will meet at 5:30 in the evening. Thank you very much.

(اس وقت کوئی تیار نہیں ہے۔ لہٰذا شام ساڑھے پانچ بجے ملیں گے۔ بہت بہت شکریہ!)

[2755] *[The Special Committee adjourned for lunch break to meet at 5:30 p.m.]*

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے لئے شام ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کر دیا گیا)

[The Special Committee met after lunc break. Mr.Chairman (SaHibzada Farooq Ali)in the Chair.]

(دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد خصوصی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جناب چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں)

Mr. Chairman: *Should we start?*

(جناب چیئرمین: ہم شروع کریں؟)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری! آپ کی وہ ۳۷ دستخطوں والی کتاب ہے میرے پاس۔ جن کے دستخط ہیں ناں جی، وہ ممبران صرف پانچ دس منٹ تقریر فرمائیں گے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: بہت اچھا جی۔

جناب چیئرمین: یہ ممبران جنہوں نے دستخط کئے ہیں۔ یہ پابند ہیں دو ***Choices*** (اختیار) تھے۔ یا تو لکھ کر دے دیں یا زبانی۔ جو زبانی کہیں گے ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اچھا جی، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب! ***I will request the honourable members to be attentive.*** (میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ متوجہ ہوجائیں)

(مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: محترم چیئرمین صاحب! یہ بحث جس سلسلہ میں چل رہی ہے۔ آج تک اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین بمعنی آخری نبی میں کوئی اشتباہ کبھی نہیں رہا اور امت مسلمہ اس مسئلہ کو یقینی طور سے ہمیشہ ہمیشہ سے جانتی ہے۔ لیکن یہاں چند دنوں تک مرزائیوں نے جو اپنے محضرات اور اپنے مضامین پیش کئے۔ ان میں اور جرح کے دوران بار بار یہ بات آئی کہ مرزا صاحب پر وحی ہوتی تھی اور پھر اس کے بعد یہ بھی کہتے تھے کہ وہ نبی تھے۔ رسول بھی تھے۔ لیکن امتی نبی تھے۔ اس قسم کی باتیں آتی رہیں۔ اس سلسلہ میں تین چار موضوعات پر گفتگو کروں گا۔

[2756] پہلی بات یہ ہے کہ وحی کا لفظ قرآن کریم میں کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ وحی کے اصل معنی عربی زبان میں خفیہ اشارہ کے ہوتے ہیں۔ پوشیدہ اشارہ کے ہوتے ہیں اور اس اعتبار سے یہ لفظ عربی زبان کے اعتبار سے قرآن مجید میں اس معنی میں مستعمل ہے۔ اشارے کے معنی میں، جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ انہوں نے باہر نکل کر اپنی قوم سے یہ کہا۔ ''فخرج علیٰ قومه من المحراب فاوحیٰ الیهم ان سبحوا بکرة وعشیا (مریم:۱۱)''

کہ تم صبح شام تسبیح الٰہی کرو۔ یہ اشارہ کیا انہوں نے۔ اس طریقے سے سورۂ مریم میں ہے۔ ''فاوحیٰ الیهم ان سبحوا بکرة وعیشیا (مریم:۱۱)''

کہ انہوں نے اشارہ کیا۔ کبھی کبھی وحی کا لفظ بمعنی دل میں القاء کے بھی آتا ہے۔ جیسے کہ ''واوحینا الیٰ ام موسیٰ (قصص:۷)''

کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف ہم نے وحی کی۔ حالانکہ خود قرآن حکیم میں یہ بتا چکے ہیں کہ کوئی عورت جو ہے، وہ نبی نہیں ہوسکتی۔ یہ قرآن مجید ہی نے بتایا۔ باوجود اس کے اس کا تذکرہ کیا۔ اسی طریقے سے وحی کے معنی کسی چیز کے دل میں کسی چیز کو ڈال دینا ہے۔ جیسا

کہ ’’واوحیٰ ربك الی النحل (نحل:٦٨)‘‘
شہد کی مکھی کو اللہ نے وحی کی۔ بلکہ آسمان وزمین کے اوپر بھی وحی الٰہی کا تذکرہ ہے۔ لیکن تمام چیزیں لغوی معنوں کے اعتبار سے وحی کہلاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے بھی لغت شروع کر دی! یہاں سے بڑی مشکل سے جان چھڑائی ہے۔ایک سوال ان سے پوچھا تھا۔اب لغت کو جانے دیں۔ایک مسلمان کے جو عام تاثرات ہیں وہ بتائیں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: یہ علمی بات ہے۔

جناب چیئرمین: یہ علمی بات اس میں آنی چاہئے تھی۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: اس انداز میں سن لیں۔

[2757] جناب چیئرمین: نہیں جی، میں اسی انداز میں سنوں گا جو کتاب ہے۔ جو دستخط کی ہوئی کتاب ہے۔ورنہ آپ کے دستخط کاٹ دیئے جائیں گے۔ جو وضاحت ہے اس میں کر دی ہے۔اب آپ ان ریزولیوشن کے متعلق بات کریں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک وحی نبوت اور رسالت کا تعلق ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو اس کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔اللہ فرماتا ہے۔’’اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام:١٢٤)‘‘
اللہ ہی جانتا ہے وہ کس کو رسول بناتا ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی جیسے کہ نوح علیہ السلام اور ان نبیوں کی طرف وحی بھیجی جو ان کے بعد ہیں۔ اسی طریقے سے قرآن کریم میں فرمایا گیا مسلمانوں کے لئے:’’یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (البقرہ)‘‘
کہ مسلمان وہ ہیں جو ایمان ایک بار لاتے ہیں۔ جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس پر جو پہلے نازل کیا گیا۔معلوم یہ ہوا کہ اللہ کے حبیب محمد ﷺ کے بعد اب وحی کے نزول کا کوئی سلسلہ نہیں اور اس چیز کو قرآن کریم کی بے شمار آیات نے بتایا ہے۔ جیسے کہ پہلے کتاب میں لکھ کر دیا جا چکا ہے۔ بہت سی آیتیں ہیں جو اس موضوع کو بیان کرتی ہیں۔ تو اس لئے وحی نبوت ہے گویا وہ صرف نبی کو آسکتی ہے۔غیر نبی کو نہیں آسکتی۔البتہ علماء کرام نے یہ بتایا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ چونکہ پہلے نبی ہو چکے ہیں۔ سارے مسلمان اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ نبوت کبھی منسوخ نہیں ہوتی۔ وہ دنیا میں جب تشریف لائیں گے، آسمان سے

جب اتریں گے تو ان کی نبوت منسوخ نہیں ہوگی۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں آنے کے وقت وہ نبی غیر تشریعی ہوں گے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ جو عمل [2758] کریں گے۔ وہ شریعت محمد ﷺ پر عمل کریں گے۔ جیسے کہ دوسری حدیث میں فرمایا: ''اگر موسیٰ زندہ ہوتے ''

''لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی (الحدیث)''

ان کو سوا میرا اتباع کرنے کے کوئی چارہ نہیں تھا۔ تو یہ معنی علماء لیتے ہیں غیر تشریعی نبی کا۔ تو یہ نہیں کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں غیر تشریعی۔ یہ مرزا صاحب اور مرزا صاحب کو نبی ماننے والوں کا ایک دھوکہ ہے۔ اب بھی مسلمان اس بات کے قائل نہیں ہو سکے اور نہ ہو سکتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کسی کو دی جائے۔

جناب چیئرمین: باقی انشاءاللہ آئندہ نشست میں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: میری عرض سنیں۔ آپ گھبرا کیوں گئے ہیں؟ آخر سارا دن پڑا ہوا ہے۔ کل بھی کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، آپ لکھ کر بھی دے چکے ہیں۔ آپ میں اور دوسروں میں فرق ہے۔ آپ تو سارے دلائل لکھ کر دے چکے ہیں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: وہ تو لکھ کر دیئے۔

جناب چیئرمین: وہ، یہ کی بات نہیں ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: ایک مثال یہ تھی کہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: مثالوں کا جواب دیں گے تو دس دن لگیں گے۔ دس دن میں نئے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ اس ریزولیوشن کے متعلق بات کریں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: اسی ریزولیوشن کے متعلق ہی عرض کروں گا۔ ہم نے ریزولیوشن میں یہ کہا ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں وہ کافر ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی سلسلے میں کئی دفعہ یہاں پر ناصر نے بھی اور اس کے بعد آنے والوں نے بھی یہ بتایا کہ [2759] نہیں، ہم مسلمان ہیں۔ ہم کسی صورت میں کافر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ جب ایک شخص مسلمان ہو گیا تو اس پر اب کفر نہیں آ سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن مجید کی بعض آیات اور احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ قرآن کریم کی یہ آیت ہے کہ اگر کوئی شخص تمہیں مل جائے اور تمہیں السلام علیکم کہے تو اسے کافر نہیں کہنا چاہئے۔ اصل میں ناصر نے یہاں دھوکہ دیا ہے۔ اصل آیت یہ نہیں ہے جو انہوں نے پیش کی ہے۔ بلکہ اصل آیت پیش کرتا ہوں تا کہ یہ مسئلہ بالکل واضح ہو

جائے۔ میں اس کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آیت یہ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کرو تو غور کرو اور نہ کہو ان کو جو تمہیں سلام کہے کہ تم مومن نہیں ہو۔ تمہارا مقصد ان سے دنیاوی مال لینا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ آخر میں فرمایا کہ پہلے تم اس قسم کے لوگ تھے کہ لوگوں کو مال لوٹنے کے لئے لوگوں کو قتل کر دیتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ جائز نہیں ''فتبینوا'' اس آیت میں دو جگہ یہ فرمایا گیا۔ یہ ہوا تھا کہ ایک بدو چلا جا رہا تھا۔ اس کے پاس بکریاں تھیں۔ مسلمانوں کے سامنے سے گزرا تو اس نے کہا السلام علیکم۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ کافر ہے، خواہ مخواہ سلام کر کے اپنی بکریاں بچانا چاہتا ہے۔ اس کو قتل کر کے بکریاں چھین کر لے آئے۔ اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ راستے میں اگر کوئی سلام کہے تو اسے کافر مت سمجھو۔ بلکہ اس پر اچھی طرح غور وخوض کر لو اور ایسا نہ ہو کہ مال کے لالچ میں ایک آدمی کو کافر کہہ کر قتل کر دو۔ حالانکہ وہ مومن ہو۔ یہاں پر یہ نہیں کہا کہ جو السلام علیکم کہے وہ مومن ہے۔ بلکہ فرمایا گیا کہ اس معاملے میں غور وخوض کر لو اور سوچو۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ محض یہ بات نہیں کہ جو آدمی السلام علیکم کہے، وہ مومن ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے بارے میں حالات پر غور کرنا پڑے گا اور مرزائیوں کے حالات پر تمام پوری کتابوں پر غور کرنے کے بعد یہ پتہ چلا کہ وہ حضور ﷺ کے بعد نئی نبوت کے قائل ہیں۔ اس لئے وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔

[2760] دوسری بات انہوں نے ایک حدیث پیش کی ہے جو مرزا ناصر احمد نے غلط پیش کی ہے۔ آپ ان کے الفاظ دیکھ لیں۔ اس میں یہ ہے کہ کسی نے کسی کو کافر کہا وہ کافر ہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ حدیث یوں نہیں ہے۔ بلکہ مسلم شریف کے الفاظ اور اس کا مفہوم یہ ہے: (عربی)

''جس نے کسی دوسرے کو کافر کہا ان دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔'' اسی مسلم شریف کی ایک دوسری روایت یہ ہے کہ: (عربی)

''اگر وہ شخص جس نے دوسرے کو کافر کہا، اگر وہ واقعی کافر ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ کر آئے گا۔ یہ یقینی ہے۔''

اس لئے علماء بھی صلحاء بھی انبیاء اور خود سید الانبیاء بلکہ قرآن کریم نے یہ بات فرمائی ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو پہلے مسلمان ہوئے، پھر کافر ہو گئے۔ اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں۔ یہاں پر میں نے صرف گیارہ آیتیں لکھی ہیں۔ (عربی)

''بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم یوم آخرت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ وہ مومن نہیں۔ محض کسی کا کہہ دینا کہ میں مومن ہوں، اس سے وہ مومن نہیں ہوجاتا۔"
بلکہ یہاں فرمایا گیا: (عربی)
"پہلے وہ مسلمان تھے، پھر انہوں نے کفر کیا۔" (عربی)
"اگر پھر کفر بڑھتا ہی رہے تو ان کی توبہ قبول نہیں ہے۔" اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں۔ جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک آدمی پہلے مسلمان ہوتا ہے، پھر کافر ہوجاتا ہے۔ (عربی)
[2761] ان لوگوں نے زبان سے کلمہ کفر بکا۔ پہلے مومن تھے پھر کافر ہوگئے۔ جو آدمی اپنی زبان سے کلمہ کفر ادا کرتا ہے۔ اگر وہ اس سے توبہ نہ کرے تو یقیناً کافر ہوجاتا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان اس کے قائل ہیں۔ حتیٰ کہ خود مرزائیوں نے کہا، اگرچہ وہ غلط بات کہی تھی۔ لیکن یہ کہا کہ اگر کسی پر حجت تمام ہوجائے اور پھر وہ نہ مانے تو کافر ہوجاتا ہے۔ حالانکہ ہم سب مسلمان تھے۔ ظاہر ہے یہ بات انہوں نے نہیں کہی۔ اتمام حجت کا مطلب انہوں نے کیا لیا ہے؟

Sardar Moula Bakhsh Soomro: ***It was said here by the delegation that if anybody recites 99 times "Kufr" and there is only one ingredient of Islam. he is not a "Kafir", if he has said anything which is Un-Islamic. But it was said here if 99 times he does anything contrary to Islam, But one ingredient indicated that he is Muslim, "Kufr" does not in any way come on him. I will request this also be explained for me.***

(سردار مولا بخش سومرو: یہاں ان کے (احمدیوں) کے نمائندگان کی جانب سے کہا جا رہا تھا کہ اگر کوئی شخص ننانوے مرتبہ کفریہ بات کہتا ہے اور اس میں اسلام کا صرف ایک حصہ ہے۔ تو وہ کافر نہیں ہے۔ اگر اس نے کوئی غیر اسلامی بات کہی ہے۔ لیکن یہاں کہا جا رہا تھا کہ اگر کوئی ننانوے مرتبہ اسلام مخالف بات کرتا ہے۔ صرف ایک بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ تو پھر اس پر کفر کا اطلاق نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہوگی کہ اس کی وضاحت کر دی جائے)

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: بہت اچھا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ جس پر اتمام حجت ہوجائے، مفہوم جو بھی لیا ہے انہوں نے، وہ ہے، پھر انکار کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا! باقی تقریر لال مسجد میں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: سومرو صاحب نے ایک بات کہی وہ میں نے بتادی۔

جناب چیئرمین: یہ سلسلہ تو پھر ختم ہی نہیں ہوگا۔ بھٹی صاحب اعتراض کریں گے۔ پھر حاجی صاحب کوئی اور بات پوچھ لیں گے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: ایک آدمی کی اگر ۹۹ وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ ایمان کی ہو، وہ مسلمان ہو، یہ فقہاء نے نہیں لکھا۔ یہ کہیں بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ قوم کہ کسی شخص نے ایک بات کہی۔ اس بات میں ۹۹ وجوہ کفر کی نکلی ہیں۔ ایک وجہ اسلام کی نکلتی [2762] ہے، ایک گفتگو ہے۔ اگر اس کے بعد ۹۹ تفاسیر کی جائیں تو وہ سب کفر ہوں گی۔ ایک کفر ایسا ہے جس میں اسلام ہو۔ اس قول کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ یہ مفہوم ہے۔ گفتگو میں یہ نہیں کہ کوئی آدمی ایک دفعہ مسلمان ہوگیا تو وہ لوہے اور پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوگیا۔ کتنا ہی کفر کیوں نہ کرے، اللہ اور رسول ﷺ کو گالیاں دیتا رہے۔ یہ مفہوم نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہی رہے گا۔ چونکہ صدر صاحب میری تقریر سے زیادہ محظوظ نہیں ہو رہے۔ اس لئے میں تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں نے اسی واسطے عرض کیا ہے کہ باقی لال مسجد میں۔ وہاں سب جا سکتے ہیں۔ یہاں میں ان سے پہلے سنوں گا جو لال مسجد نہیں جا سکتے۔ سید حیدر عباس گردیزی۔ ***We are not entering into these intricacies.*** (ہم ان پیچیدگیوں میں نہیں پڑنا چاہتے)

شہزادہ سعید الرشید عباسی: جناب والا! صبح انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ آپ کو چیئرمین ایڈریس نہیں کیا جاتا۔ اب خود صدر کہہ رہے ہیں۔

***Mr. Chairman:** There are certain admitted facts.*

(مسٹر چیئرمین: کچھ مسلمہ حقائق ہیں)

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! ان کے بعد۔

سید عباس حسین گردیزی: جناب والا! میری تقریر دس صفحوں کی ہے۔ اس لئے اگر مجھے ٹوکا نہ جائے تو تسلسل قائم رہے گا۔

جناب چیئرمین: آپ شروع کریں انشاءاللہ دس کے دو صفحے ہی رہ جائیں گے۔ اب ایک صفحہ پڑھ دیں۔ باقی انسائیکلو اسٹائل کرا لیں گے۔

(سیدعباس حسین گردیزی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

[2763] سیدعباس حسین گردیزی:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم!

’’الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و نبینا ورسولنا المطلق وھادینا الی طریق الحق وشفیعنا یوم القیامۃ ابی القاسم محمدن المصطفیٰ و الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الاخیار المکرمین۔ اما بعد۔ فقد قال اللّٰہ تبارك وتعالیٰ وقولہ الحق۔یاایھاالذین امنو اتقواللّٰہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون (آل عمران:۱۰۲)‘‘

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام اہل ایمان سے فرمایا ہے کہ ایمان لانے کے بعد پوری طرح تقویٰ اختیار کرو اور مرنے سے پہلے یقین کرلو کہ تم مسلمان ہو؟ حکم باری کا لفظی ترجمہ یہ ہے ’’اے لوگو! جو ایمان لاچکے ہو اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جو حق ہے تقویٰ الٰہی کا اور ہرگز نہ مرنا تم مگر مسلمان۔‘‘ ...... یہ پیغام ہم سب کے لئے ہے۔ جو قرآن مجید کو آخری آسمانی کتاب مانتے ہیں۔ اس پیغام کا لانے والا وہ صادق وامین رسول (ﷺ) جس کا نام نامی خدا تعالیٰ نے یوں لیا۔ ’’وما محمد الا رسول ‘‘اور محمد ﷺ نہیں ہیں مگر رسول ﷺ، اور دوسری جگہ ارشاد ہوا:

[2764]’’ما کان محمد اباا حد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین و کان اللّٰہ بکل شیء علیما (الاحزاب:۴۰)‘‘

﴿اور نہیں تھے محمد ﷺ باپ تمہارے مردوں میں سے کسی کے لیکن وہ تو اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا پہلے ہی سے اچھی طرح علم رکھنے والا ہے۔﴾

پہلی آیت میں آنحضرت ﷺ کی حیثیت متعین کی گئی ہے اور معجز نما طریقے سے کہا گیا ہے کہ ’’محمد مصطفیٰ ﷺ تو صرف رسول ہیں۔‘‘ اور دوسری آیت میں اس بات کو پھر دھرایا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت ختم ہے۔ آپ رسول اللہ اور خاتم النّبیین ہیں...... اسی کے ساتھ ارشاد ہوا اور اللہ ہمیشہ سے ہر نکتے ہر بات، ہر مسئلے کا علیم ہے......

اسے انسان کے ماضی اور حال اور مستقبل کے تمام معاملات ومسائل کا علم تھا اور اب بھی ہے۔ اس نے یہ فیصلہ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کیا۔ اس نے اپنے رسول کو وحی کے ذریعے ’’قرآن مجید‘‘ عطاء کر کے آخری کتاب نازل کی۔ جس میں ہر خشک وتر کا علم ہے اور ہم سے کہا کہ میرا نبی اپنے ارادہ وخواہش سے کچھ نہیں بولتا۔ جب وہ بولتا ہے تو میری وحی اور میرے

اشارے سے بولتا ہے۔ ’’والنجم اذاھوی ماضل صاحبکم وماغویٰ‘‘ ﴿قسم ہے ستارے کی، جب وہ جھکا تمہارا آقا، تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا نہ بہکا۔﴾

’’ما ینطق عن الھویٰ‘‘ ﴿اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے کچھ بولتا ہی نہیں۔﴾ ’’ان ھو الا وحی یوحی‘‘ ﴿وہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو انہیں کی گئی ہے۔﴾ اس معصوم اور بلند مرتبہ رسول پاک ﷺ نے اللہ کے تمام احکام بلاکم وکاست انسانوں تک پہنچائے اور تمام اوامر پر کامل ومکمل عمل کیا۔ ایسا عمل جس کی سند میں قرآن مجید نے فرمایا: ’’ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ‘‘ ﴿رسول اللہ کی سیرت اسوۂ حسنہ ہے﴾ اور آنحضرت کامل ومکمل نظام زندگی لا چکے اور انسان کے فلاح وبہبود کا قانون پہنچا چکے تو آیت اتری: [2765]

’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا‘‘ ﴿میں نے آج تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو پسند کر لیا۔﴾

قرآن مجید کی ان آیات سے ثابت ہوا۔

۱...... دین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں کامل ومکمل ہوگیا۔ اللہ کی نعمتیں تمام ہوگئیں اور اسلام بحیثیت دین کے اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔

۲...... ہمیں حکم ہے کہ ہم دین اسلام پر ہی زندہ رہیں اور اسی دین پر دنیا سے اٹھیں۔

۳...... اللہ کا آخری رسول اور نبیوں میں آخری نبی ایک ہی ہے جس کا نام اور اسم گرامی محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔

۴...... آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی قابل اتباع ہے اور اس کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے سوا کسی غیر کو مقتدا مانتا ہے اور اس کے طریقہ کو اسوۂ حسنہ پیغمبر سے بہتر جانتا ہے تو وہ مذکورہ بالا حقائق کا منکر ہے۔ اس کے نزدیک نہ محمد مصطفیٰ ﷺ آخری رسول ہیں، نہ قرآن مجید آخری کتاب۔ نہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین اسلام کامل ومکمل دین ہے، نہ وہ اس دین پر مرنا چاہتا ہے۔ اس شخص کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین، قرآن مجید کی توہین اور رسول پاک ﷺ، خاتم النّبیین، خاتم المرسلین کی توہین ہے۔ اس بناء پر علماء اسلام نے ایسے شخص کو کافر کہا ہے اور ہمارے نزدیک جو بھی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانے اور کسی کتاب کو کتاب وحی خدا جانے۔ وہ اس طرح کافر ونجس ہے۔ جس طرح دوسرے مشرک اور کافر نجس ہیں۔ نہ اس کے ہاتھ پاک، نہ ان سے رشتہ جائز، نہ ان سے معاشرت درست ہے۔ ہمارے مجتہدین کا اس پر اتفاق

ہے۔حضرت شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری نے ’’احقاق الحق ‘‘عقیدۂ نبوت کا آغاز ہی ان لفظوں میں کیا ہے:[2766] ’’الاول فی نبوۃ محمد ﷺ اعلم ان ھذا اصل عظیم فی الدین وبه یقع الفرق بین المسلم والکافر‘‘ (احقاق الحق جلد دوم ص۱۹۰ طبع ۱۳۸۸ھ)

مسئلہ نبوت کے مباحث میں پہلی بحث نبوت حضرت محمد ﷺ پر گفتگو ہے۔ یاد رہے کہ دین کی یہ اصل عظیم ہے۔ اسی بنیاد پر مسلم اور کافر میں فرق قائم ہوتا ہے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی و رسول ماننے کا مطلب یہ ہے کہ بالفاظ قرآن کریم: ’’ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا‘‘ ﴿جو تمہیں رسول حکم دیں اسے قبول کرو اور جس سے رسول روک دیں اس سے باز آجاؤ۔﴾

اسی بناء پر مسلمان کا اعلان اور اس کا پہلا کلمہ ہے: ’’لاالٰه الا الله محمد رسول الله‘‘ ہم اس میں مزید کسی دعوے دار نبی و رسول کے لئے راستہ بند کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ’’علی ولی الله ووصی رسول الله‘‘

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں کہ باقی سائیکلوسٹائل کرا کے ہم تقسیم کرا دیں گے۔

سید عباس حسین گردیزی: میرے خیال میں جناب! مجھے پڑھنے دیں۔

جناب چیئرمین: ابھی ایک صفحہ پڑھا گیا ہے۔

سید عباس حسین گردیزی: تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ میں کتنا جلدی پڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: ہمارا ایمان بہت مضبوط ہے۔ یہ کمزور ایمان والوں کے لئے ہے۔

سید عباس حسین گردیزی: آگے بڑی اہم چیزیں ہیں۔ مجھے پڑھنے دیں۔ میں نے بڑی محنت کی ہے اور دیکھئے اس نے ہمارے فرقے پر جتنے Attack (حملے) کئے ہیں۔ ان کا جواب لازمی ہے۔

[2767] ہم رسول اور نبی کو معصوم مانتے اور عصمت کو شرط نبوت مانتے ہیں۔ ہمارے علماء نے بالتفصیل لکھا ہے کہ نبی ہو یا رسول وہ آغاز عمر سے آخر زندگانی تک کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ نہیں کرتا۔ سہو و نسیان، بھول چوک، غفلت اور جھوٹ، بلکہ کوئی اخلاقی یا کردار کی گراوٹ بھی اس کی ذات اس کے عمل اس کی ضمیر اس کی نیت اور ارادے سے دور رہتی ہے۔ (دیکھئے سید مرتضیٰ علم الھدیٰ کی کتاب تنزیہہ الانبیاء کا مقدمہ ص۱) وہ ہر اعتبار سے سچا وہ ہر پہلو سے صادق ہوتا ہے اور ہر قسم کے جھوٹے سے مباہلہ کے لئے یہ کہہ سکتا ہے کہ: ’’فنجعل لعنة الله علی الکاذبین‘‘ یعنی دعوت و دین، عقیدہ و عمل جو بھی جھوٹا ہو اس پر ہم اللہ کی لعنت سے دعا کریں۔

واقعہ مباہلہ سے ثابت ہے کہ رسول مقبول ﷺ ہر لحاظ سے طیب وطاہر، پاک و پاکیزہ اور معصوم تھے۔ اگر نبی معصوم نہ ہو، اگر وہ کفار کا حلیف ہو، اگر وہ دشمنان دین کا معاون ہو۔ اگر نبی ورسول اسلام کے مخالفوں سے مفاہمت کر لے، اگر اس کا کردار داغی ہو تو اس کی وحی پر بھروسہ اور اس کے قول پر اعتماد نہ رہے گا اور اس کا پیغام غلط ومشتبہ ہو جائے گا۔ تاریخی شواہد اور دوست دشمن اور معاصر گواہوں نے بلکہ مکے کے پورے معاشرے نے گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ ﷺ صادق وامین تھے۔ میں ان گواہیوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو طالب کا نام لیتا ہوں کہ وہ خاتم المرسلین ﷺ کے پہلے محافظ اور آنحضرت ﷺ کے مربی تھے۔ حضرت ابوطالب کا شعر ہے:

لقد علموا ان ابننا لا مکذب

لدیهم، ولا یعنی بقول الا باطل

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Dr.Mrs.Ashraf Khatoon Abassi.]

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین کی جگہ ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

[2768] **سید عباس حسین گردیزی:** ان سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارا فرزند (محمد ﷺ) جھوٹا نہیں ہے، نہ غلط باتوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ (دیوان شیخ الابطح ص۱۱)

اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے: ''اللہ نے پیغمبروں کو بہترین سونپے جانے کی بہترین جگہوں میں رکھا اور بہترین ٹھکانوں میں ٹھہرایا۔ وہ بلند مرتبہ صلبوں سے پاکیزہ شکموں کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ جب ان میں سے کوئی گزرنے والا چلا گیا تو دین خدا کو دوسرا لے کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ اللہ کا اعزاز محمد ﷺ تک پہنچا جنہیں پھلنے پھولنے کے اعتبار سے بہترین معدن اور نشو ونما کے لحاظ سے بہت باوقار اصولوں سے پیدا کیا۔ اسی شجرہ سے جس سے سب نبی پیدا کئے اور انہی میں سے اپنے امین منتخب فرمائے۔ آپ ﷺ کی عترت سب سے بہتر عترت اور قبیلہ اور شجرہ بہترین شجرہ، جو سرزمین حرم میں ابھرا۔ بزرگی کے سایے میں بڑھا، جس کی شاخیں لمبی اور پھل لوگوں کی دسترس سے باہر۔ آپ ﷺ متقی لوگوں کے امام اور ہدایت حاصل کرنے والے کے لئے بصیرت۔ وہ چراغ جس کی لوضوفشاں اور ایسا ستارہ جس کی روشنی چھائی ہوئی ہے۔ ایسی چقماق جس کا شعلہ لپکتا ہوا۔ آپ کا کردار معتدل، آپ کا راستہ ہدایت۔''

(نہج البلاغہ خطبہ۹۳ حاشیہ محمد عبدہ طبع مصر ص۲۰۱)

حضرت علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے لئے اصل لفظیں یہ فرمائی تھیں ''سیرته القصد '' قصد کے معنی ہیں افراط تفریط سے بچا ہوا راستہ۔ اس سے مراد ''عصمت'' ہے کہ اس میں نہ گناہ اور نہ لغزش کی افراط ہے، نہ بے عملی اور کاہلی کی تفریط۔ اسی اخلاق معتدل اور عصمت حقیقی کو قرآن مجید نے ''خلق عظیم'' سے یاد کیا ہے۔ ''وانك لعلیٰ خلق عظیم '' اور بیشک آپ عظیم اخلاقی قدروں کے [2769] مالک ہیں۔ آئمہ اہل بیت علیہم السلام نے اسی عظمت کردار کو ''عصمت'' سے یاد کیا ہے اور علماء حدیث وعقائد نے نبی کے لئے عصمت کو شرط مانا ہے۔ مولانا دلدار علی لکھنوی کی ''عماد الاسلام'' جلد سوم میں اس مسئلے پر سب سے زیادہ تفصیل سے بحث ہے اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ''تنزیھہ الانبیاء'' اسی مسئلہ پر لکھی ہے۔ علم کلام کی سینکڑوں کتابوں میں ہمارے علماء نے اس پر بحث کی ہے اور انبیاء کی عصمت ثابت کر کے مضبوط عقیدے کی بنیاد استوار کی ہے۔ اس لئے ایک شخص کو نبی ماننا جو غلطی در غلطی کرتا ہو۔ اصول اسلام سے انحراف اور سنت اللہ کی تردید ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ پر نبوت ورسالت اس لئے ختم ہے کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب ''قرآن مجید'' کی تعلیم میں کوئی اضافہ ممکن نہیں ہوسکا۔ آپ ﷺ کی شریعت سے زیادہ جامع شریعت پیش نہ ہوسکی۔ آپ کی تعلیم میں کسی بات کو دلیل سے باطل نہ کیا جاسکا۔ بلا دلیل معقول اور نافہمی سے کسی بات کا انکار دراصل ضد اور ''ما اتاکم الرسول فخذوه '' کی مخالفت ہے اور اسی غلط مخالفت کا نام کفر ہے۔ مثلاً کوئی نماز کی فرضیت کا انکار کر دے، کفر ہے۔ کوئی روزے کے وجود کو نہ مانے کفر ہے اور کوئی جہاد کو فرض وواجب ماننے سے سرتابی کرے، کفر کا مرتکب ہوگا۔

قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ کا زندہ معجزہ اور آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ﷺ ہونے کی دلیل محکم ہے۔ یہ مقدس کتاب وحی کا معیار معیّن کرتی ہے۔ اس کی فصاحت وبلاغت اس کا علمی مرتبہ، اس کی دعوت کا اسلوب لاجواب ہے اور اس کی وحی کے بعد وحی کا دعویٰ، قرآن مجید کا تمسخر ہے۔ لطف یہ ہے کہ قرآن مجید نے انبیاء کے لئے ایک اصول بتایا ہے۔ ''وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه'' اور ہم نے نہیں بھیجا کسی رسول کو مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا۔

سورہ ابراہیم کی اس آیت میں ''بلسان قومه'' کہہ کر ہمیں ایک ضابطہ دے دیا گیا ہے۔ اگر [2770] اب سے تقریباً سو برس پہلے پنجاب میں مرزا غلام احمد نے جو وحی کا دعویٰ کیا اور بقول اس کے یکے بعد دیگرے کتابیں آئیں تو انہیں پنجابی میں آنا چاہئے تھا۔ یہ بات کیا ہے کہ وہ

کتابیں اردو میں آتی ہیں۔ عربی وفارسی میں آتی ہیں اور کبھی انگریزی میں اللہ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک ہندولڑکے سے سمجھنے کے لئے مدد لیتا ہے اور اگر اس کی قومی زبان اس وقت بھی اردو تھی تو پھر وحی کا معیار کم ازکم میرامن کی ''باغ وبہار'' یا رجب علی بیگ کے ''فسانہ عجائب'' اور مرزا غالب کے خطوط کی زبان سے تو کمتر نہ ہوتا......

کتنی عجیب بات ہے کہ قوم کی زبان نبی کی زبان سے بہتر ہے اور نبی صاحب کی زبان کا کوئی معیار ہی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مدعی نے اردو میں اپنے خیالات لکھ کر خود اپنے دعوے کا بھرم کھودیا اور عقل مندوں کے لئے خدا کی حجت تمام ہوگئی کہ جو شخص بات کا سلیقہ اور ادب کا رشتہ نہ رکھتا ہو اس کی بات کا اعتبار کیا اور جس کی بات بے وقار ہو اس کا دعویٰ جھوٹ کے سوا کیا ہوگا اور جو اتنا بڑا جھوٹ بولے، جو اللہ اور رسول ﷺ پر زندگی بھر افتراء کرتا رہے۔ جو اپنی گڑھنت کو خدا کی طرف منسوب کرے۔ اس کی سزا کم ازکم یہ ہے کہ اللہ کے ماننے والوں کے زمرے میں اس کا شمار جرم قرار دیا جائے۔

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ نبوت ایک الٰہی منصب ہے۔ جسے خدا ہر ایک کے حوالے نہیں کرتا۔ قرآن مجید نے صاف صاف کہا ہے اور قیامت تک کے لئے اعلان فرمادیا ہے کہ: ''لا ینال عهدی الظالمین '' میرا عہد ظالموں کے ہاتھ نہیں آسکتا اور ظالم کون ہے، قرآن مجید نے فرمایا ہے: ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰه کذبا اوقال اوحی الی ولم یوح الیه شی ومن قال سانزل مثل ما انزل اللّٰه، ولو تری اذاالظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجو انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون بما کنتم تقولون علی اللّٰه غیر الحق و کنتم عن ایاته تستکبرون (الانعام:۹۳)''

[2771] ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جو خدا پر جھوٹ موٹ افتراء کرے یا کہے مجھ پر وحی ہوتی ہے۔ حالانکہ اس پر وحی ذرا سی بھی نہ آئی ہو اور وہ جو کہے مجھ پر ویسی ہی کتاب نازل کئے دیتے ہوں جیسے اللہ نازل کر چکا ہے۔ کاش تم دیکھتے یہ ظالم موت کی سختیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے ان کی طرف جان نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور نکالو، اپنی جانیں، آج تم کو ذلیل کن عذاب کا بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تم کہتے تھے اللہ پر خلاف حق اور تم اس کی آیتوں سے اکڑا کرتے تھے۔''

غور کیجئے مرزاجی اپنے آپ کو کبھی مریم کہتا ہے۔ پھر وہی اپنے آپ کو ابن مریم کہتا ہے اور وہی ''اسے شراب خور بتاتا ہے۔'' (کشتی نوح ص۶۶، خزائن ج۱۹ص۷۱ حاشیہ) انصاف کیجئے

کہ ایسے افتراء پرداز اور اللہ جیسی عظیم واکبر ذات پر اس قدر بہتان باندھنے والے کی سزا کتنی سخت ہونا چاہئے۔ شریعت کی اصطلاح میں اسی کو ارتداد کہتے ہیں اور مرتد کو قتل کرنے کا حکم ہے۔

جناب عالی! اسی ماہ شعبان یعنی اگست ۱۹۷۴ء کے ''کویتی ماہ نامہ الداعی الاسلامی'' میں ص ۱۰۶ پر، وزارت اوقاف وشؤن اسلامیہ کویت کے ترجمان نے مرزا غلام احمد کے دعویٰ ''مسیح منتظر''......روح مسیح اس میں اتر آئی ہے۔''......''اس پر وحی ہوتی ہے۔''ان جیسے چند نکتوں کو پیش نظر رکھ کر ''نفی جہاد'' اور ''انگریزوں کی غیر مشروط حمایت'' کے پس منظر میں اس شخص اور اس کی جماعت کو اسلام کے خلاف منظّم سازش اور اسلام کی جگہ ایک دین جدید بتایا گیا ہے اور یقیناً ہر صاحب عقل وہوش اس سازش کا قلع قمع کرنا چاہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان، علماء اسلام کے اس متفق علیہ فیصلے کو نافذ العمل قرار دے گا کہ قادیانیوں اور لاہوریوں کے دونوں گروہ جو مرزا غلام احمد کو صاحب وحی مانتے ہیں، اپنے اس عقیدے میں باطل پر ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے اس عقیدے کو صحیح مانتے ہیں۔ تو بقول علماء یہ سب کافر ہیں اور ایک ایسے دین کے پرستار ہیں جن کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں...... یہ ایک اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں جیسے اور اقلیتیں ہمارے ملک میں رہتی ہیں یہ بھی ایک اقلیت ہے اور ملک میں رہتی ہے۔

نبی اور رسول ہونے کا یہ دعویٰ دار اور اس کی جماعت واضح طور پر اپنے ملفوظات، اپنے عقائد، اپنے اعمال، اپنے خودساختہ نظام میں خود ہی ہم سے الگ ہے اور ہمیں کافر سمجھتی ہے اور حقیقی مسلمان نہیں جانتی۔ یہ لوگ کبھی رسولوں کی توہین کرتے ہیں۔ کبھی بزرگان دین کو سبک کرتے ہیں۔ ان کی مسلسل یہی کوشش ہے کہ کسی طرح مسلمان ذلیل ہوجائیں۔ مسلمان مشتعل ہوکر یا ان سے دست وگریبان ہوں یا آپس میں کٹ مریں۔ شیعہ سنی اختلاف ہو، شیعہ ہوں یا دیوبندی اور بریلوی، اہل حدیث ہوں یا حنفی۔ ایک گھر کے افراد، ایک سماج کے رکن، ایک دین کے پرستار ہیں۔ یہ فرزندان اسلام ناموس توحید ورسالت پر جان نثار کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ سب توحید ورسالت وقرآن پر یکساں عقیدہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کے مقابلے میں کبھی کسی کتاب کو رکھنے کی جسارت نہیں کی۔ انہوں نے نبی کے برابر کسی کو نہیں مانا۔ ان کا ملجاؤ ماویٰ ایک، ان کا مرنا جینا ایک، ان کا دستور ایک، یہ دونوں اسلام کی قدیم ترین تشریحیں ہیں۔ یہ دونوں دین اسلام کے دفتر کے دو صفحے ہیں۔ ان دونوں نے ہمیشہ دین پر جان قربان کی ہے۔ یہ دونوں ایک ساتھ مرے ہیں۔ انہوں نے اپنی موت گوارہ کی ہے۔ مگر ایک دوسرے کو موت سے بچایا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، رسول پاک ﷺ کے بھائی ہیں اور پروردۂ آغوش بھی، داماد بھی ہیں اور جاں نثار بھی۔ ان کے والد بزرگوار نے سب سے پہلے اللہ کے آخری رسول ﷺ اور ان کے منصب کی حفاظت میں غیر معمولی جان فروشی اور بے مثال قربانی دے کر مسلمانوں کو سبق دیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان اور آبرو، پیغام اور حقانیت پر آنچ نہ آنے دینا۔ مکے میں [2773] جب تک ابوطالب زندہ رہے، آنحضرت ﷺ پر آنچ نہ آنے پائی۔ جب دیکھا کہ قریش نہیں مانتے تو اللہ کے آخری نبی ﷺ کو اپنے قلعے میں لے کر چلے گئے اور ''شعب'' میں اتنی سختیاں اٹھائیں کہ جب محاصرہ ختم ہوا اور اس کے دروازے کھلے تو ابوطالب فاقوں کی زیادتی اور غموں کی فراوانی سے اتنے کمزور و ناتواں، ضعیف و نیم جاں ہو چکے تھے کہ زیادہ دن دنیا میں نہ رہ سکے اور چند دنوں میں سفرِ آخرت فرما گئے۔

علیؓ اس عظیم باپ کے فرزند تھے۔ آپ نے شب ہجرت سے لے کر احد و بدر و حنین، خیبر و خندق بلکہ مباہلے تک ہر معرکے میں حق خدمت کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اسی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے دعوت ذوالعشیرہ سے حجتہ الوداع تک ہر موقع پر اپنا بھائی اور امت کا مولا کہا۔ حد یہ ہے کہ خود سرورِ عالم خاتم النّبیین ﷺ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تشبیہ حضرت ہارون نبی سے یوں دی ''انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ'' ﴿تم مجھ سے وہی نسبت رشتہ اور وہی درجہ رکھتے ہو، تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون تھے۔﴾ میں قربان ہوں حکمت و نگاہ نبوت پر۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جملہ اس پر تمام نہیں کیا بلکہ فرمایا: ''الا انہ لا نبی بعدی'' ﴿مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾ اس لئے کہ کوئی علیؓ کو نبی نہ مان لے۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ہم مسلمان کسی ایسے شخص کو مسلمان نہیں مانتے جو علیؓ کو نعوذ باللہ من ذالک، اللہ یا اللہ کے برابر مانتا ہو۔ یا جو شخص بھی حضرت علی علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کا حریف یا ہم منصب و ہم رتبہ سمجھتا ہو۔ وہ لوگ مشرک و کافر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ، معاذ اللہ! ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ اب تک نہج البلاغہ یعنی حضرت کے خطبوں سے کا مجموعہ بڑے بڑے عربوں کو حیران کئے ہوئے ہے اور صدیاں گزر گئی ہیں۔ مگر وہ خطبے ادب و فکر و فلسفہ اسلام میں اپنا جواب دیکھنے سے محروم ہیں۔ صدیوں سے پڑھنے والے پڑھتے اور شرحیں لکھتے چلے آئے ہیں۔ [2774] مگر کسی نے کہیں نہ سنا نہ پڑھا کہ امیر المومنین یا ان کے ماننے والے اثنا عشری آپ کو صاحب وحی مانتے ہوں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: گردیزی صاحب کتنے *Pages* (صفحات) اور ہیں؟

سیدعباس حسن گردیزی: بس جناب تین Pages (صفحات) اور ہیں۔
محترمہ قائم مقام چیئرمین: تو پھر آپ نماز کے بعد پڑھنا۔نماز کا ٹائم ہورہا ہے۔

We break for Maghrib Prayers and then we will meet at 7:20 p.m. again.

(ہم نماز مغرب کے لئے وقفہ کرتے ہیں۔سات بج کر بیس منٹ پر دوبارہ ملیں گے)

[The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to meet at 7:20 p.m.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس نماز مغرب کے لئے سات بج کر بیس منٹ تک کے لئے ملتوی کردیا گیا)

[The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers, Mr.Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس نماز مغرب کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔مسٹر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی صدارت کررہے ہیں)

جناب چیئرمین: کتنے صفحے باقی رہ گئے ہیں؟
سیدعباس حسین گردیزی: جناب کوئی چار صفحے باقی ہیں۔
جناب چیئرمین: چار صفحے باقی ہیں،یعنی آدھا گھنٹہ لگے گا۔

Sayed Abbas Hussain Gardezi: *It is a matter of little more than ten minutes.*

(سیدعباس حسین گردیزی: یہ دس منٹ سے کم کا مواد ہے)

Dr. Muhammad Shafi: *We all agree that he should be given time.*

(ڈاکٹر محمد شفیع: ہم سب متفق ہیں کہ انہیں وقت ملنا چاہئے)

Mr. Chairman: *I will agree to what you agree.*

(جناب چیئرمین: جس پر آپ متفق ہیں۔میں بھی اس سے اتفاق کروں گا) میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتنے صفحے باقی رہ گئے ہیں۔

Dr. Muhammad Shafi: ***Thank you very much.***

(ڈاکٹر محمد شفیع: بہت بہت شکریہ!)

[2775] **مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری:** جناب والا! ہم سب لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ یہ باقاعدہ پورا پڑھیں۔

جناب چیئرمین: اچھا، آپ کو ایک موقع اور ملے گا۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: ضرور دیں۔

جناب چیئرمین: لازماً۔ آپ تو موجود نہیں تھے جب میری اور ان کی......

مولانا شاہ احمد نورانی: جناب والا! دیکھئے، بات یہ ہے کہ آپ ہمارے حقوق کے کسٹوڈین ہیں۔ ہمارے ساتھ اس ملک میں بڑی زیادتیاں ہوتی ہیں۔ بخدا میں نماز پڑھ کر آ رہا ہوں اور صحیح عرض کرتا ہوں کہ ہم نے رات دو گھنٹے تک پی آئی اے آفس میں مسلسل کوشش کی کہ صبح ساڑھے آٹھ بجے والی فلائٹ پر ہمیں سیٹ مل جائے۔

جناب چیئرمین: آپ نے مجھ سے کیوں نہیں بات کی۔ آپ ٹیلی فون کرتے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ ایسا ہوتا۔

مولانا شاہ احمد نورانی: مولانا ظفر احمد انصاری کو اور مجھ کو دونوں کو انہوں نے آج صبح کی سیٹ نہیں دی اور ہم نے کہا کہ صاحب، ہمیں ایم این اے کے کوٹہ میں سے سیٹ دے دیں تو انہوں نے کوٹہ سے سیٹ نہ دی۔ بارہ بجے کی فلائٹ پر انہوں نے سیٹ دی۔ اگر سیشن جاری ہو تو تمام سیٹیں کینسل کر کے ایم این اے کو پہلے سیٹ دینی چاہیئے۔ مولانا انصاری صاحب کو بھی سیٹ نہیں دی آٹھ بج کر بیس منٹ کے **plane** (جہاز) پر اور مجھ کو بھی نہیں دی اور سوا بارہ بجے سیٹ دی۔

جناب چیئرمین: میری بات سنیں کہ کوٹے کے علاوہ ***M.N.A.'s should be given preference.*** (ممبران قومی اسمبلی کو ترجیح دینی چاہیئے)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: صبح کی 8:20 کے ***Plane*** (طیارہ) کی سیٹیں خالی تھیں۔ لیکن ہمیں سیٹ نہیں دی گئی۔

[2776] **جناب چیئرمین:** آپ مجھے لکھ کر دیں۔ میں باقاعدہ شکایت کرتا ہوں۔ ***You should have contacted me.***

دوسری بات یہ ہے کہ رول یہ ہے کہ ***M.N.A's should be given***

preference while going to attend the session. (دوران اجلاس ممبران قومی اسمبلی کوترجیح دینی چاہئے)

Maulana Shah Ahmad Noorani Sdiddiqi: *Yes, during the session.*

(مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ہاں، دوران اجلاس)

Mr. Chairman: *That I will do.*

(جناب چیئرمین: یہ میں کروں گا)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب والا! میں ابھی لکھ کر دیتا ہوں۔ اس لئے تاخیر ہوگئی کہ......

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ *I am sorry* (میں معذرت خواہ ہوں) مولانا سے میں نے یہی عرض کیا تھا۔ یہ تقریر کررہے تھے تو میں نے کہا کہ آپ نے یہ سب کچھ لکھ کر دیا ہوا ہے۔ ۳۷ کہیں اور جنہوں نے لکھ کر نہیں دیا ان کو زیادہ موقع ملنا چاہئے۔ یہ ایک اصولی بات ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: دوچار باتیں جو اس نے بعد میں اٹھائیں...... یہ ذرا پہلے تیار ہوگیا تھا...... اس کی وضاحت علامہ صاحب فرمانا چاہتے تھے۔ ویسے یہ بیان متفقہ ہے۔

جناب چیئرمین: باقی میں نے کہا کہ کچھ فرمادیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: دوتین وضاحتیں رہ گئی تھیں، جو مرزا ناصر احمد نے جرح میں کیں۔ وہ باتیں اس میں آنہ سکیں۔ کیونکہ یہ ذرا پہلے تیار ہوگیا تھا۔

جناب چیئرمین: میں نے عرض کیا تھا کہ کچھ یہ بیان فرمادیں۔ باقی لال مسجد میں ہم سن لیں گے۔ یہی بات میں نے کی تھی۔ سید عباس حسین گردیزی!

سید عباس حسین گردیزی: جناب والا! مجھے ہدایت ہوئی ہے ممبر صاحبان کی طرف سے کہ میں ذرا آہستہ آہستہ پڑھوں۔

[2777] **جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں۔ یہ ہدایت بالکل غلط ہے۔ آپ تیزی سے پڑھیں۔

سید عباس حسین گردیزی: اصول دین وعقائد امامیہ کا طویل وضخیم دفتر اس عقیدے سے خالی اور تمام شیعہ اس عقیدے سے بری ہیں۔ دراصل یہ الزامی جواب اور ڈوبتے میں تنکے کا سہارا ان لوگوں کی طرف سے ہے۔ جن کے دینی رہنماء نے اپنی تالیف (آئینہ کمالات

اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴) پر لکھا ہے: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(حقیقت الوحی ص۱۵۴، خزائن ج۲۲ ص۱۵۸) پر لکھا ہے: ''ھل ینظرون الّا ان یاتیھم اللّٰہ فی ظلل من الغمام'' یعنی ''اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔'' یعنی انسانی مظہر (مرزا) کے ذریعے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔ اور (حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸) کی یہ بات: ''انما امرك اذ اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون'' یعنی ''اے مرزا، تیری یہ شان ہے کہ تو جس چیز کو ''کن'' کہہ دے وہ فوراً ہو جاتی ہے۔''

حضرت علی علیہ السلام کے خطبات کا مجموعہ ''نہج البلاغۃ'' امام زین العابدین کی دعاؤں کا مجموعہ ''صحیفہ کاملہ'' امام علی رضا علیہ السلام کی ''فقہ الرضا'' اور بعض آئمہ کی طرف سے منسوب کتابیں موجود ہیں۔ ان کے مطالعے سے اسلامی عقائد اور مسلمہ مسائل دین کے علاوہ، اللہ کی عظمت، توحید کی جلالت اور حقیقت عبدیت و کمال بندگی کے سوا کوئی بات ثابت نہیں کی جا سکتی۔ یہ کتابیں تعلیمات رسول ﷺ کی ترجمان اور آنحضرت ﷺ کے دین حق کا اثبات ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی عظمت یہ ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور آپ کی ان قربانیوں پر قائم ہے جس پر طنز کرنے والا اسلام کا مذاق اڑاتا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ ج۲ ص۱۴۲ طبع ربوہ ۱۹۶۰ء) کا یہ جملہ کس قدر [2778] مجرمانہ ہے: ''اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علیؓ (مرزا) تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔'' یہ دریدہ ذہنی اس علی علیہ السلام کے بارے میں ہے جس کے لئے رسول ﷺ نے فرمایا ''من کنت مولاہ، فھذا علی مولاہ'' جس کا مولا میں ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔

مرزا ناصر احمد نے اپنے محضر نامے میں جن غیر مستند اور بعض غیر شیعہ اثناء عشری کتابوں کے حوالے دے کر شیعہ سنی اختلاف کو ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ وہ دراصل اسلام کو بدنام کرنے کی سازش کا ایک حصہ ہے۔ ان کے حوالے ناقص و غلط ہیں۔ ''تذکرۃ الائمہ'' نامی بے شمار کتابیں ہیں۔ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے محضر نامے کے صفحہ ۱۸۳ پر حوالہ در حوالہ جن کتابوں کو استعمال کیا ہے۔ نہ ان کے مؤلف کا نام ہے۔ نہ کتابوں کے صحیح نام۔ نیز ان میں سے کوئی کتاب نہ وحی ہے، نہ الہام، نہ شیعوں پر ان کتابوں پر ایمان لانا واجب ہے، نہ ان کی مندرجات کو صحاح کا درجہ اور نعوذ باللہ قرآن مجید کا مقابل تصور کیا گیا ہے۔ امام کی ذات و صفات کی شرطیں سخت اور بالکل واضح ہیں۔

علم وعصمت کی شرط پر نبوت کے دعوے یا اس کی مماثلت کا شبہ کرنا ہی بے معنی ہے۔
حسن مجتبیٰ جنہوں نے حکومت پر اس لئے ٹھوکر ماری کہ نانا کا دین ان کی جنگ و جہاد سے کمزور نہ ہو جائے۔ جن کا فیصلہ تھا کہ میں رہوں یا نہ رہوں، رسول ﷺ اللہ کا نام تو رہ جائے۔ جانشینی رسول ﷺ کا تقاضا ہی یہ تھا کہ حضرت امام حسنؓ ذاتی مسئلہ کو نظرانداز کر کے اسلام اور رسول اسلام کے مفادات کو وسیع تر معیار سے دیکھتے۔ امام حسن علیہ السلام کے بعد امام حسین علیہ السلام امام ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے جانشینی کا تاج امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک پر ضوفگن ہوا۔

[2779]

آں امام عاشقاں پور بتول	سرو آزادے زبستان رسول
اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر	معنی ذبح عظیم آمد پسر
زندہ حق از قوت شبیری است	باطل آخر داغ حسرت میری ست
بہر حق در خاک و خون غلطیدہ ست	پس بنائے لا الہ گردیدہ است
خون او تفسیر ایں اسرار کرد	ملت خوابیدہ را بیدار کرد
تیغ لاچوں از میاں بیرون کشید	از رگ ارباب باطل خوں چکید
نقش الا اللہ برصحرا نوشت	سطر عنوان نجات ما نوشت
رمز قرآن از حسین آموختیم	زآتش او شعلہ ھا اندوختیم
تارما زخمہ از اش لرزاں ھنوز	تازہ از تکبیر او ایمان ہنوز

سید سرداران جنت، سید الشہداء علیہ السلام جن کے احسان سے مسلمانوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین

اس عظیم امام کے لئے یہ مصرع کس قدر توہین خیز ہے کہ:

کربلا ئیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم
(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

رسول آخرالزمان ﷺ تو فرمائیں ”حسین منی وانا من الحسین“ ﴿حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔﴾
”احب اللہ من احب حسینا وابغض اللہ من ابغض حسینا“ ﴿اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے جو حسین سے بغض رکھے۔﴾

اس کے بعد مرزا غلام احمد کی جسارت دیکھئے۔ دراصل ان کو اپنا منہ دیکھنے کے لئے گریبان کا رخ کرنا چاہئے۔

[2780] بات پنجتن تک آ پہنچی ہے تو مرزا غلام احمد نے گل سرسبد، چمن رسالت، نور چشم ختمی مرتبت حضرت سیدہ کبریٰ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں جو ہرزہ سرائی کی ہے۔ وہ ہر مسلمان کے لئے دل آزار ہے اور اسی گستاخی کی وجہ سے خدا نے مرزا جی کو بدترین موت دی۔ محترم حضرات! قادیانی اور لاہوری حضرات نے اپنے بیانات میں اقرار کیا ہے۔ دونوں کا اظہار ہے کہ غلام احمد پر وحی ہوتی تھی۔ ان کی بہت سی کتابیں آسمانی مانی جاتی ہیں۔ اس سے صاف صاف عیاں ہے کہ قادیانی اور لاہوری صاحبان براہ راست ایک ایسے شخص کی امت میں ہیں جو صاحب وحی ہے اور صاحب رسالت کبریٰ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مجبوری کے طور پر یا ضمنی حیثیت سے جو بھی مانتے ہیں، وہ مانتے ہیں۔ ورنہ مرزا صاحب تو بقول خود نعوذ باللہ مسیح زماں، کلیم خدا اور نقل کفر کفر نباشد۔ محمد و احمد تک بن بیٹھے ہیں۔ شاید موصوف کو ہندوؤں کا فلسفہ تناسخ یا آواگون کا یقین ہو گیا تھا۔ جبھی تو کہا ہے:

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

اور تو اور مرزا غلام احمد تو اپنے جھوٹ پر یہاں تک دلیری کر چکا ہے کہ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱) میں کہہ دیا ہے: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

شاید ایسے ہی موقع کے لئے یہ محاورہ ہے ''ایاز قدر خود بشناس'' میں اب زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ صرف دو باتوں کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

ا...... [2781] قرآن مجید کا حکم ہے: ''واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا'' ﴿اللہ کی رسی سے وابستہ ہو جائیے اور انتشار سے بچئے﴾ دشمنان اسلام مسلمانوں کو خانہ جنگی، اندرونی اختلاف اور فکری پریشانیوں میں الجھا کر ہم سے ایمان کی دولت چھیننا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ہمارا رشتہ توڑنے کی فکر میں ہیں۔ ہماری قوت کا سرچشمہ توحید و نبوت ہے۔ ہمارا امرکز اتحاد قرآن ہے۔ ہمارا معاشرہ اسلام پر مبنی ہے۔ ہم نے ان مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں بچشم خود دیکھ لی ہیں۔ جو قادیان سے کشمیر اور انڈونیشیا سے افریقہ تک اپنا نظام فکر وعمل پھیلا چکے ہیں۔ جو ہندوستان اور فلسطین میں منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ ہم ان سے محتاط رہیں اور اسلام کے قلعے

میں کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دیں۔ کافر کو کافر کہتے نہ ڈریں اور برطانوی استعمار کے سیاسی ہتھکنڈوں سے اپنا پیچھا چھڑائیں۔ آپس کی لڑائیوں کا نتیجہ سب نے دیکھ لیا۔ ''دشمن رانتواں حقیر و بے چارشمرد۔''

شیعہ سنی اپنے گھر میں لڑے، باہر والوں نے دونوں کی باتوں کو ریکارڈ کر کے ہماری تاریخ، ہمارے روابط، ہمارے معاملات سمجھے بغیر ہم دونوں کو غیر مسلم کہہ کر اسلام کے نام پر دعویٰ کر دیا۔ اگر اس دعوے کے فیصلے میں ذرا بھی غلطی ہوئی۔ اگر ہم نے اب بھی ہوش سے کام نہ لیا۔ اگر خدانخواستہ پیر لڑکھڑا گئے تو کل تاریخ کہے گی:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آپ کے لئے مسئلہ صاف ہے۔ آپ نے دودھ میں پانی کی آمیزش دیکھ لی۔ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ ''برعکس نہند نام زنگی کافور۔''

آپ نے تمام دنیا کے بڑے بڑے علماء کے فتوے پڑھ لئے۔ تمام مسلمانوں کے عقائد سمجھ لئے۔ آپ نے مرزا غلام احمد اور اب مرزا ناصر احمد اور ان کے ساتھیوں کے دعوے اور دلیل کا وزن پرکھ لیا۔ آپ نے ملک کے عوام کا مطالبہ سن لیا۔ اب دیر نہ کیجئے۔ مسلمانوں کو ان کے عقیدے اور ان کے دین سے محروم کرنے یا اس میں دخل دینے کے [2782] بجائے، قادیانی یا بقول غلام احمد ''احمدی'' جماعت یا جماعتوں کو خارج از اسلام ماننے کا اعلان کر دیں۔

۲...... عالم اسلام اور مسلمان مملکتوں سے اتحاد، مسلمان عوام سے برادرانہ تعلقات کو فروغ دینا ہماری خارجہ سیاست کی اساس ہے۔ ہماری حکومت کسی پاکستانی شہری کو اس کے حقوق سے محروم نہیں کرتی۔ نہ ہمارے عوام کسی پاکستانی شہری کو دکھ پہنچانے یا پریشان کرنے کے خواہش مند ہیں۔ ان حالات میں اگر قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے تو آئین پاکستان اور نظریہ پاکستان کے عین مطابق ہوگا اور ہمارا ایوان اپنے ایک فرض کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔ اس سلسلے میں شیعہ علماء وفقہاء کے فتوے حاضر ہیں:

مسئلہ ختم نبوت اور شیعہ

حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا قرآن اور سنت اجماع وعقل سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور ﷺ کو خاتم النّبیین یعنی آخری نبی فرمایا ہے۔ خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال آئیں گے۔ وہ دجال اس لئے ہوں گے کہ ان میں

سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (حدیث متفق علیہ)

حضور ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ مولائے کائنات حیدر کرار علیہ السلام پرنم آنکھوں سے آپ کو غسل دے رہے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی وفات سے کچھ ایسی چیزیں منقطع ہو گئی ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کی وفات سے منقطع نہیں ہوئی تھیں۔ یعنی نبوت، احکام الٰہی اور اخبار آسمانی۔'' (نہج البلاغت)

[2783] حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے نہ قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب بھیجی کیونکہ اس نے قرآن پاک کو آخری کتاب قرار دیا اور نہ ہی کوئی نبی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی فرمایا۔ (اصول کافی)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شاگرد کو شیعی عقائد تعلیم فرمائے۔ نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ (صفات الشیعہ صدوق)

ہر دور میں شیعہ علماء کا اس بات پر اجماع رہا کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین یعنی آخری نبی ہیں اور یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو واجب القتل۔ چنانچہ حضرت مولانا شیخ محمد حسین نجفی مرحوم جو اس صدی کے شیعہ علماء میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ اپنی کتاب اصل واصول شیعہ جس کا ترجمہ علامہ ابن حسن صاحب نجفی نے کیا ہے۔ رضا کار بکڈپو لاہور سے شائع کیا ہے۔ صفحہ۷۲ پر نبوت کے بیان میں فرماتے ہیں: ''شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ راسخہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت یا نزول وحی کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور واجب القتل۔''

ادارہ تبلیغ شیعہ راولپنڈی اور اسلام آباد نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے فوراً بعد مختلف شیعہ علماء سے ان لوگوں کے بارے میں جو رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانیں کے بارے استفسار کیا۔ ان میں سے بعض کے بیانات درج ذیل ہیں:

حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروی (پشاور) جو اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر ہیں اور اس کونسل میں شیعوں کے نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں: [2784] ''نبوت اصول دین کا جز ہے۔ ختم نبوت ضروریات دین میں داخل ہے۔ ضروریات دین کا منکر مرتد یا کافر ہے۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو وہ کافر ہے اور کافر کی نجاست مسلم ہے۔ اسی طرح جو لوگ کسی شخص کو نبی مانتے ہیں حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ اس

زمرہ میں مدعی نبوت بھی ہے۔‘‘

نوٹ از ادارہ...... سابق مجتہد اعظم حضرت آقائے محسن الحکیم توضیح المسائل مفید صفحہ ۴۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں:’’وہ مسلمان جو اللہ یا پیغمبر خاتم النّبیین کا انکار کردے یا ایسے حکم کا جس کو تمام مسلمان دین کا جز سمجھتے ہوں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ حکم ضروری نہیں ہے، انکار کردے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔‘‘

حضرت مولانا شیخ محمد حسین صاحب فاضل عراق (سرگودھا) جواب میں تحریر فرماتے ہیں:’’جو شخص ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار کرے وہ بالاتفاق دائرہ دین سے خارج متصور ہوتا ہے۔ ضروریات دین سے مراد وہ امور ہیں جن پر اس دین کے پیروؤں کا باوجود اپنے کئی ایک داخلی اختلافات کے اتفاق و اجماع ہو اور منجملہ ان ضروریات کے ایک یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ لہٰذا جو شخص ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا جو شخص ایسے مدعی کی تصدیق کرے اس کے لئے دین اسلام کے دائرہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔‘‘

حضرت مولانا حسین بخش صاحب قبلہ فاضل عراق پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں:’’حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور کاذب نبی کو نبی ماننا بھی کفر ہے۔‘‘

[2785] حضرت مولانا ملک اعجاز حسین صاحب قبلہ فاضل عراق پرنسپل دارالعلوم جعفریہ خوشاب تحریر فرماتے ہیں:’’بالاتفاق مسلمین کاذب دعویٰ نبوت کرنے والا اور اس کو برحق نبی ماننے والا کافر ہے۔ کیونکہ معیار کفر فقط اللہ اور اس کے رسول کا انکار ہی نہیں بلکہ ضروریات دین کا انکار بھی کفر ہے۔ اسی طرح چونکہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔ یعنی اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ لہٰذا اس کا منکر اور حضور ختمی مرتبت ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے والا کافر ہے۔ مذکورہ حکم پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔‘‘

حضرت مولانا محمد جعفر صاحب خطیب مسجد شیعہ اور مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل لاہور تحریر فرماتے ہیں:’’چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار از روئے قرآن وحدیث ضروریات دین اور ارکان اسلام میں سے ہے۔ لہٰذا آنحضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر اپنی نبوت کا مدعی نہ بھی ہو، کافر ونجس العین ہے۔ چہ جائیکہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے انکار کے ساتھ کوئی اپنی نبوت کا مدعی ہو۔ شیطان نے محض انکار نبوت کیا تھا۔ قدرت نے اس کو

ملعون و کافر قرار دیا۔ حالانکہ اس نے انکار نبوت کے ساتھ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے جب آنحضور ﷺ پر ختم نبوت کا صریحی اعلان کر دیا تو ختم نبوت کا انکار حقیقتاً آنحضور ﷺ کی نبوت اور صداقت کا انکار ہے۔''

حضرت مولانا مرزا یوسف حسین صاحب (میانوالی) تحریر فرماتے ہیں: ''جمہور مسلمین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص اصول دین یا ضروریات دین میں سے کسی جز کا منکر ہو وہ اسلام سے خارج ہے۔ آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا اور آخری پیغمبر ہونا متفق علیہ ہے اور ضروریات دین سے ہے۔ اس لئے [2786] جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے کسی کاذب مدعی نبوت کو مدعی تسلیم کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔''

حضرت مولانا سید گلاب حسین شاہ صاحب نقوی، پرنسپل مدرسہ مخزن العلوم الجعفر یہ ملتان تحریر فرماتے ہیں: ''نزد علمائے شیعہ امامیہ جھوٹا نبی کافر ہے اور اس کی نبوت پر ایمان رکھنے والا بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔''

مولانا محمد بشیر صاحب انصاری فرماتے ہیں: ''بعد حضرت ختمی مرتبت کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔''

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کل صبح۔ عبدالعزیز بھٹی۔

(جناب عبدالعزیز بھٹی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب عبدالعزیز بھٹی: جناب چیئرمین! اس معزز ایوان کی اسپیشل کمیٹی کے سامنے جو قراردادیں زیر غور ہیں۔ ان میں جو خاص بات زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ پاکستان میں پاکستان کے شہری ہیں اور وہ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین نہیں رکھتے، ان کا اسلام میں کیا مقام ہے۔ یہ مسئلہ زیر غور ہے۔ اس ضمن میں جو شہادت یہاں مرزا ناصر احمد صاحب نے دی اور اس کے بعد لاہوری جماعت کے صدر مولانا صدرالدین صاحب نے دی اور ان پر جرح ہوئی۔ بہت سے ایسے مقامات پر انہیں ہر طرح کا موقع دیا گیا کہ وہ اپنا پوائنٹ آف ویو پیش کریں۔ اس تمام جرح اور ان کے بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کچھ گزارشات کروں گا۔

میں لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا۔ پہلی بات جو انہوں نے اعتراض کیا ہے وہ یہ تھا کہ اس اسمبلی کو ان قراردادوں پر غور کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس ضمن میں، میں ایک دو باتیں آئین کے حوالے سے عرض کروں گا۔ وہ یہ ہیں کہ جہاں تک پاکستان کے آئین کا تعلق ہے، اس میں

آرٹیکل ۲ اس طرح کا ہے:

[2787] *"Islam shall be the state relegion of Pakistan."*

(اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا)

جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک ایسی اسٹیٹ ہے۔ جو مذہبی نظریات پر مبنی ہے۔ نہ کہ یہ کوئی غیر مذہبی سٹیٹ ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی یہ ذمہ داری ہے اور یہ فرض بنتا ہے فیڈرل گورنمنٹ کا کہ وہ اسلام کے بارے میں، اسلام کی **protection** (حفاظت) کے لئے، اسلام کی ان متعین حدود کے لئے، اسلام کی بھلائی کے لئے، اسلام کو برقرار رکھنے کے لئے وہ ہر طرح کا قانون بنائے اور اس کی نگہبانی کرے اور اس ضمن میں اگر کوئی فرقہ کوئی جماعت، کوئی مذہب پاکستان کے اندر یا پاکستان کے باہر مذہب اسلام کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات کرے، تو میں سمجھتا ہوں اس کا چیلنج اسے قبول کرنا چاہئے اور اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں یہ ایک ذمہ داری بنتی ہے پاکستان کی حکومت پر۔

نمبر دو اس میں آرٹیکل ہے ۲۰۔ اس میں ہے:

"Subject to law, public order and morality,

(اگر قانون، امن عامہ اور اخلاقیات اجازت دیں)

(a) ***every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion, and***

(a) ہر شہری کو اپنے مذہب کو ظاہر کرنے، عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہوگا اور......

(b) ***every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions.***

(b) ہر مذہبی گروہ اور فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، انہیں برقرار رکھنے اور انتظام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

جہاں تک اس آرٹیکل کا تعلق ہے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حکومت کو اور حکومت کی اتھارٹی جیسا کہ یہ ہاؤس ہے۔ لیجسلیٹیو باڈی کو یہ مکمل طور پر اختیار ہے کہ وہ کچھ کسی حد تک قانون یہ بنائے کہ جس میں ***Public order and morality*** (امن عامہ اور اخلاقیات) جو ہے۔ وہ قائم ہو سکے اور اس ضمن میں یہ اسمبلی اگر کوئی قانون بنانا چاہے تو اسے پورا اختیار ہو۔

سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا پاکستان کے لوگوں کو جو مسلمان ہیں وہ اگر یہ محسوس کرتے ہیں [2788] کہ ان کے مذہب پر، ان کے Faith (عقیدہ) پر، ان کے ایمان، پر ایک ایسا فرقہ یا کچھ لوگ اس ملک کے اندر اس طرح سازشیں کر رہے ہیں جس سے ان کے مذہب کو، ان کے بنیادی حقوق کو، ان کے اپنے Faith (عقیدہ) کو، ان کے ایمان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا اس اسمبلی کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس طرح کا کوئی قانون بنائے کہ ان کے حقوق پر، ان کے Faith (عقیدہ) ایمان پر کوئی آنچ نہ آئے؟ ان کے Faith (عقیدہ) ایمان کا کوئی نقصان نہ ہو۔ یہ بات درست ہے کہ Fundamental rights (بنیادی حقوق) میں ہر کسی کو یہ حق ہے کہ اس کے معاملات ذاتی جو ہیں۔ اس طرح کے اس میں کوئی دخل نہ دے۔ لیکن یہ حق دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اور یہ حق دوسرے کو بھی دینا چاہئے کہ انہیں کوئی حق نہیں۔

میں اس میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ اگر مرزائیت کے لوگ مرزائی جو ہیں یا قادیانی جو ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اپنے اس طرح کے Faith (عقیدہ) میں کوئی دخل اندازی نہ کرے تو انہیں بھی یہ حق دینا چاہئے ہم لوگوں کو یا دوسرے لوگوں کو، مسلمانوں کو، کہ ان کا جو حق ہے، ان کی جو سوچ ہے، ان کا جو faith (عقیدہ) ہے، وہ ان میں دخل اندازی نہ کریں۔ اسے خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسے خلط ملط کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مذہب اسلام مرزا صاحب کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ مذہب اسلام کی جو حدود ہیں۔ یہ جو کچھ اس کے اصول ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے متعین کئے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کا تعین کیا گیا ہے۔ اس میں اگر کوئی تبدیلی کرے گا تو یہاں جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ اسے چیلنج کریں کہ یہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہو اور یہ ذمہ داری ہے اس حکومت کی، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ اعتراض جو ہے وہ قابل قبول نہیں اور اس اسمبلی کو یہ اختیار ہے کہ وہ اسے چیلنج کرے۔

پھر ایک آرٹیکل ۳۱ جس میں یہ حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ:

(1) [2789] ***Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to***

the Holy Quran and Sunnah."

(ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ پاکستانی مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے بنیادی تصورات اور بنیادی اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی کے معنی سمجھ سکیں)

اس سے بھی مطلب بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یہاں کے لوگوں کو جو مسلمان ہیں، انہیں اس طرح کی ***Facilities provide*** (سہولیات فراہم) کی جائیں، خواہ وہ قانون بنانے سے ہوں، خواہ کسی اور طریقے سے ہوں کہ وہ اس طرح کے حالات پیدا کریں کہ لوگ صحیح اسلام کو اپنائیں اور صحیح اسلامی زندگی جو ہے، اسے اپنا کر اپنی منزل تک پہنچیں۔ نہ کہ اس طرح کے لوگوں کو اجازت دیں کہ جو مرضی ہے وہ چاہے اسلام کو بگاڑیں۔ طرح طرح کی تاویلیں کریں، طرح طرح کے معانی اور طرح طرح کی قرآن مجید کی وہ تاویلیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔ تو اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اس طرح کی بات کرنے کی کوشش کرے تو یہ اسمبلی دخل اندازی کر سکتی ہے، قانون بنا سکتی ہے۔ انہیں منع کرنا چاہئے۔ جو کچھ بھی ***Merit*** (میرٹ) پر فیصلہ ہوگا، وہ انہیں اپنانا چاہئے۔

ایک اور بات، انہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی جو فیڈرل لسٹ ہے۔ یہاں کانسٹی ٹیوشن نے دی ہے اس میں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کوئی قانون بنائے یا اگر یہ کوئی سبجیکٹ تھا تو یا تو یہ اس صورت میں ***Residuary powers*** (باقی ماندہ اختیارات) میں آنا چاہئے اور وہ صوبائی حکومتوں کا ہے۔ میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ فیڈرل لسٹ میں سیریل نمبر ۵۸ پر یہ فیڈرل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وہ ایسی کوئی چیز جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہو، اس ضمن میں قانون بنائے۔ میں یہ اس لئے ریفر کر رہا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دستور کو ***Amend*** (ترمیم) کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر (معیارات) ***Merits***[2790] پر کوئی فیصلہ ہو تو اس میں دستور کو ***Amend*** (ترمیم) کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ***Simple*** (سادہ) یہ نیشنل اسمبلی یا پارلیمنٹ جوائنٹ سیشن میں یہ کسی طریقے سے قانون بن سکتا ہے اور وہ یہ ہے:

Serial No.58 of the Federal legislative list.

(وفاقی قانون سازی فہرست کا سیریل نمبر ۵۸)

"Matters which under the Consitution are within the

legislative competence of Parliament or relate to the Federation.

(ایسے معاملات جو آئین کے تحت پارلیمنٹ کی قانون سازی کے اختیار یا وفاق سے متعلق ہوں)

تو آرٹیکل ۲ اور ۲۰ اور ۳۱ کے تحت یہ مسئلہ جو ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔ اس لحاظ سے اس فیڈرل لسٹ کے اس سیکشن ۵۸ کے تحت یہ قانون بنایا جا سکتا ہے۔ اور آخری بات کہ آیا یہ اسمبلی مجاز ہے یا نہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے قانون کے مطابق چونکہ انہوں نے خود نیشنل اسمبلی کو، سپیکر نیشنل اسمبلی کو یہ لکھا کہ ہمیں بلایا جائے، ہمیں سنا جائے۔ انہوں نے **By conduct surrender** (عملی طور پر تسلیم کرنا) کیا ہے۔ یہاں آ کر انہوں نے سٹیٹمنٹ دی ہے اور انہوں نے اس بات کی ذمہ داری قبول کی ہے کہ یہ اسمبلی مجاز ہے تو اب وہ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے کہ اس اسمبلی کو اختیار نہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ان کے اس اعتراض کا تعلق تھا یہ رد ہوتا ہے۔

اس رہا مسئلہ **Merit** (معیار) پر کہ آیا وہ لوگ عقیدے کے لحاظ سے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں، ان کا مذہب کیا ہے۔ ان کا ایمان کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں بے شمار اس پر تقریریں بھی ہوئیں، شہادت بھی لی گئی ہے۔ جرح بھی ہوئی ہے اور معزز ایوان کے بے شمار ممبران نے طرح طرح کے حوالے بھی یہاں ہاؤس میں پیش کئے ہیں۔ تو ایک بات میں بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا وہ بھی انکار نہیں کرتے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔ کس طرح کا نبی مانتے ہیں یہ ایک تاویل کی بات ہے۔ یہ ایک ان کے اپنے مطلب کی بات ہے۔ کبھی ظلی کہتے ہیں، کبھی بروزی [2791] کہتے ہیں۔ کبھی چھوٹا کہتے ہیں، کبھی بڑا کہتے ہیں۔ بہر حال یہ بات طے شدہ ہے اور جب خود انہوں نے مانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاؤس کے ممبران کو اس طرح کے حوالے پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ نبی مانتے ہیں یا نہیں مانتے۔ یہ انہوں نے بڑے واضح الفاظ میں مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی جرح کے دوران یہ بات کہی ہے کہ ہم انہیں نبی مانتے ہیں۔ لیکن کیا کہتے ہیں کہ وہ چھوٹے قسم کے، کبھی کہتے ہیں ظلی ہیں، کبھی کہتے ہیں بروزی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہمارے آئین کے تحت آرٹیکل (۴۲) اور (۴)۹۱ کے تحت ایک بات یہ مکمل طور پر اس ملک کا بڑا ادارہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہے کہ اس ملک کے لوگوں کا،

مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ کسی قسم کا کوئی نبی اور نہیں آئے گا۔ آخری نبی ہمارے رسول مقبول ﷺ ہیں۔ اگر یہ بات فیصلہ شدہ ہے۔ ہم اس طرح کی بات کر چکے ہیں۔ تو اس پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بالکل وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اور کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔ یہ صحیح بات ہے، یقینی بات ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے۔ کم از کم اس ملک کے لوگوں کا یقیناً ایمان ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہوا ہے تو اس پر مزید دیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نبی مانتے ہیں تو اس بارے میں کیا ہمیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ نبی کہتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان میں یہ کہا کہ مانتے ہیں، تو آیا کسی اور کو نبی کہنے سے ان کا **Status** (مقام) کیا رہتا ہے۔ سیدھی بات جو ہے وہ یہ ہے، اس پر ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔ یقیناً یہ بات درست ہے کہ بعض مسلمان...... شاید اس میں میں بھی شامل ہوں...... کہ کئی ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، گناہ گار ہیں۔ اسلام کی ساری چیزیں تو شاید ہم سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بعض **Fundamentals** (بنیادی باتیں) ایسے ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی خلاف ورزی، جن سے انکار کرنا جو ہے وہ اتنا بڑا کفر ہے کہ وہ آدمی دائرہ اسلام اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ جو انہوں نے [2792] تاویلیں کی ہیں۔ یہ ساری کی ساری جو ان کی غلط نیت ہے، میں سمجھتا ہوں اس کو چھپانے کی وہ کوشش کر رہے تھے۔ لیکن موٹی بات یہ ہے کہ **Fundamental principles** (بنیادی اصول) کچھ ایسے ہیں جنہیں نہ مانا جائے تو یقیناً جو مسلمان ہیں وہ مسلمان نہیں رہتے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو **Fundamentals** (بنیادی امور) میں شامل ہے۔ جس طرح کہ مولانا ہزاروی صاحب نے اور مولانا مفتی محمود صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اگر اس بات کی اجازت دی جائے کہ چھوٹے پیغمبر بھی آ سکتے ہیں تو پھر وہ اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ چھوٹے خدا بھی آ سکتے ہیں۔ اگر اس طرح کی تعبیروں کی اجازت دی جائے تو یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کا جو شیرازہ ہے، وہ بکھر جائے گا اور ہم لوگ بڑے قصوروار ہوں گے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی اس اسمبلی کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ ہمیں یہ موقع ملا ہے کہ اتنے بڑے مسئلے کو جس کو نوے سال پہلے کوئی حل نہیں کر سکا۔ اس کو ہم حل کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور یقیناً ہم اس کو حل کر کے اٹھیں گے (انشاءاللہ)۔ تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کا یہ **Faith** (عقیدہ) ہے کہ وہ چھوٹا نبی یا جس طرح کا وہ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں ان کا یہ ایک رسول پاک ﷺ کے اس **Status** (مقام) کا کہ وہ آخری نبی ہیں، اس

کا منکر ہونا، اس کے خلاف جانا اس بات کی دلیل ہے۔ یہ واضح بات ہے کہ وہ دائرہ اسلام میں نہیں رہے۔ ملت اسلامیہ بھی اسے کہیں یا دائرہ اسلام دونوں سے یقیناً خارج ہیں۔

تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور ایک بات اور ہے۔ اس ضمن میں بے شمار **Quotations** (اقتباسات) ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات اتنی نہیں ہے کہ وہ انہوں نے ظلی، بروزی کی باتیں کیں۔ بے شمار ایسی چیزیں جو میرا خیال ہے کہ عام آدمی تک نہیں پہنچتیں۔ میں یہ بھی وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اس فرقے سے منسلک ہیں۔ وہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ صرف وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو سچی باتیں نہیں ہوتی [2793] ہیں۔ کیونکہ آج صحیح طریقہ سے ان لوگوں کو باہر کسی نے ***Expose*** (واضح) نہیں کیا تھا۔ ایک دو اور **Quotations** (اقتباسات) ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کر دوں گا۔

وہ یہ ہے کہ ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' یقیناً وہ مرزا غلام احمد کے لئے۔ اب رہا سوال کہ نہیں، مطلب یہ تھا، اس کا مطلب وہ تھا۔ خدا کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تو بڑے سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ ان کے ایمان سے کھیلنا لفظوں کی ہیرا پھیری سے یہ ایک ان کا طریقہ کار ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیونکہ ہم نے یہاں آ کر طرح طرح کی ان کی تاویلیں دیکھیں۔ کفر کا، کبھی منکر کا، کبھی چھوٹا کفر، کبھی بڑا کفر، دائرہ اسلام میں، کبھی ملت اسلام میں، اس طرح کی باتیں تھیں۔ یہ کیا بات ہے۔ میں تو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ساری باتیں مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرنے کی تھیں اور یہ محض انگریزوں کے اشارے پر، انگریزوں کے کہنے پر یہ سب کچھ شروع کیا گیا۔ وہ چاہتے تھے کہ کوئی مسلمان کے جذبے کو صرف وہی ختم کر سکتا ہے۔ جو ان کے سامنے ایک پیغمبر کی صورت میں آئے۔ کیونکہ یہ پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے لئے واضح ثبوت ہیں جو کہ انہیں پیش کئے گئے تھے۔ مرزا ناصر احمد کو ***Confront*** کیا گیا۔ وہ اس کا جواب نہیں دے سکے۔ ***Throughout*** (مسلسل) انہوں نے کوشش کی جہاں بھی انہیں جواب نہیں ملتا تھا تو انہوں نے پس و پیش کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کنڈکٹ اپنا، ان کا طریقہ کار اپنا۔ ان کا جواب کو ٹالنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کا اپنا جو کیس ہے، وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے ایک بات تو یہ آ جاتی ہے کہ ***Fundamentals Important*** ہیں، وہ اس کے منکر ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے جو فیصلہ کیا وہ پہلے ہی اس آئین کے تحت جو رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتے ہم انہیں مسلمان نہیں مانتے۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ چونکہ وہ نہیں مانتے، میں سمجھتا ہوں کہ انہیں دائرہ اسلام میں اس لحاظ سے تصور نہیں کرنا چاہئے۔

[2794] جو دوسری بات ایک تحریک تھی مفتی صاحب اور باقی چند ممبران کی طرف سے اور کچھ اس طرف سے شاید اس میں شامل تھے۔ جنہوں نے پیش کی تھی۔ اس میں چند اور باتیں بھی تھیں۔ ایک یہ کہ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جو خاص خاص posts (عہدوں) پر ہیں۔ ان سے ہٹایا جائے۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کروں گا کہ پاکستانی ہیں، وہ کہتے ہیں پاکستانی، پاکستان میں وہ رہ رہے ہیں۔ اس لئے اگر یہ اسمبلی فیصلہ کرے کہ اس طرح انہیں یہ حق نہیں دینا چاہئے تو اس صورت میں ہمیں دستور میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ جو میں سمجھتا ہوں ممکن ہے کچھ دوست مجھ سے اس بات پر ناراض ہوں۔ لیکن یہ قانونی ایک بات ایسی ہے کہ جس میں ہمیں دشواری ضرور ہوگی۔ جہاں تک اس دوسری بات کا تعلق ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس میں وہ بیشک ساری دنیا میں جا کر کچھ بھی کہیں، اس میں ہمارا کیس اتنا سٹرانگ ہے، مسلمانوں کا کیس اتنا سٹرانگ ہے کہ ہم پورے طریقے سے **Defend** (دفاع) کر سکتے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلط بات کہتے ہیں۔

لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہیں **posts** (عہدے) نہ دیئے جائیں۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی پالیسی کا مسئلہ ہے۔ وہ بعد کی باتیں ہیں۔ اگر حکومت کے ذمہ دار لوگ چاہیں تو وہ کسی مقام پر کسی کو رکھ سکتے ہیں۔ کسی مقام پر نہ چاہیں تو نہ رکھیں۔ لیکن اس ضمن میں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پاکستان کی بدنامی ہے۔ اس ضمن میں میں اپنے معزز ممبران اسپیشل کمیٹی سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ یہ باتیں اپنے ذہن میں ضرور رکھیں۔

ساتھ بات ایک اور بھی ہے کہ اگر انہیں مائینارٹی **Declare** (اقلیت قرار دینا) کیا جائے۔ غیر مسلم **Declare** (قرار دینا) کیا جائے۔ تو یقیناً پاکستان کے لئے خطرات بھی ہیں۔ یہاں جو دوست اور معزز ممبران بیٹھے ہیں، سارے کے سارے، میرا ایمان ہے کہ وہ پاکستان کو قائم اور دائم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان برقرار رہے اور پاکستان کی آزادی پر کوئی آنچ نہ آئے اور جو خطرات انہیں منیارٹی **Declare** (قرار دینا) کرنے میں ہمیں درپیش ہوں گے۔ انہیں بھی [2795] مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ ان کے نظریات کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ اگر صرف یہ بات ہو کہ ہم مائینارٹی **Declare** (اقلیت قرار دینا) کر دیں، قانون بنا دیں گے اور اس کے بعد اپنی سیاسی مصلحتیں سامنے رکھ کر جو بھٹو صاحب کی پارٹی کے مخالف ہیں۔ وہ نعرہ بازی کریں کہ ٹھیک ہے کہ اب داؤ پر لگا ہوا ہے۔ حالات خراب ہیں۔ ہم تو تماشائی بن کر بیٹھیں یا جو اپنے اپنے سیاسی مفادات کی خاطر کچھ اس

طرح کے طریق کار کو اختیار کریں تو یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو اتنا بڑا نقصان ہوگا اور جس مقصد کو ہم یہاں لے کر بیٹھے ہیں، شاید وہ بھی ضائع ہو جائے۔ شاید وہ حقیقی مسلمان جس کے لئے آج آپ جن کے حقوق کی خاطر یہاں بیٹھ کر سوچ بچار کر رہے ہیں شاید ان کی وہ بات بھی نہ بن سکے۔ اس لئے اس بات کو بھی ہمیں مدنظر رکھنا ہوگا اور ساتھ ساتھ یہ بھی اگر تصور کر لینا کہ جتنے احمدی ہیں سارے کے سارے وہ اچھے پاکستانی نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ بات غلط ہے۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ، جس طرح میں نے پہلے کہا ہے کہ انہیں صحیح طریقے سے علم نہیں تھا، انہیں حالات سے صحیح واقفیت نہیں تھی، ان کے لئے مجبوریاں تھیں۔

میں اپنے حلقہ انتخاب کا ایک واقعہ آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک گاؤں کے سارے کے سارے لوگ قادیانی تھے۔ سوائے ایک گھر کے باقی قادیانی تھے۔ لیکن سوائے ایک گھر باقی سارے کے سارے مسجدوں میں جا کر جمعہ کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور وہ اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ یہ ان سے گناہ ہوا ہے، بھول ہوئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اسٹیج اس طرح کی آ سکتی ہے کہ ان لوگوں سے بھی کوئی طریقہ کار ایسا Adopt (اختیار) کیا جائے۔ کسی ایسی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے جس سے ان لوگوں کو جو واپس آنا چاہتے ہیں، انہیں بھی موقع ملنا چاہئے۔ تو ایسا کوئی قانون نہیں ہونا چاہئے جس سے یہ دروازے بند ہو جائیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگ جو بھول سے یا کسی غلط [2796] فہمی کی بدولت یا کسی ذاتی لالچ کی بدولت ان سے اس طرح کا گناہ ہو گیا ہے۔ وہ ممکن ہے کہ وہ واپس آ جائیں۔

اور آخری بات جو میں آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آئین بھی ہم نے بنا دیا۔ وہاں بھی ہم نے لکھ دیا اسلامک ریپبلک آف پاکستان، لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ اسلام کو Defend (دفاع) کرنے کے لئے، اسلام کو کامیاب کرنے کے لئے، اسلامی نظریات کو بڑھانے کے لئے آج تک اس ملک کے لوگوں میں ایک یک جہتی پیدا نہ ہو سکی۔ کوئی تو نعرے لگاتے ہیں اسلام کے، کوئی نعرے لگاتے ہیں کسی اور قسم کے، اور کچھ لوگ محض تو اس قسم کے نعرے لگاتے ہیں کہ اپنے ذاتی مفادات کو اپنے ذاتی نقصان کو، اپنے ذاتی کسی وقار کو سامنے رکھ کر جب یہ سمجھتے ہیں کہ شاید انہیں نقصان ہو رہا ہے، تو یہ جس طرف کی بھی ہوا کو دیکھتے ہیں، اس طرح کے نعرے لگاتے ہیں۔ جیسا کہ میری ذات کو نقصان پہنچا تو کوئی تو بن جاتا ہے بابائے سوشلزم اور کوئی بن جاتا ہے کسی اور قسم کا بابا۔ تو ایسی باتیں جب تک اس قوم میں رہیں گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان......

Mr. Chairman: *This is not relevant.*

(مسٹر چیئرمین: یہ مکمل طور پر غیر متعلقہ باتیں ہیں)

جناب عبدالعزیز بھٹی: ......اور اسلام کو نقصان پہنچتا رہے گا۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک راستہ تعین کر دیا جائے تاکہ ہم صحیح منزل کی طرف چل سکیں۔

Mr. Chairman: *This is totally irrelevant.*

(جناب چیئرمین: یہ غیر متعلقہ باتیں ہیں)

یہ تو لازم ہے کہ تقریر کا اختتام ***Personal basis*** (ذاتی بنیادوں) پر ہوتا ہے۔ جب پہلی دفعہ ***Clapping*** (تالیاں بجانا) ہوئی تھیں تو آپ کو بیٹھ جانا چاہئے تھا۔

چوہدری غلام رسول تارڑ: یہ پرسنل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسے آدمی نہیں ہونے چاہئیں۔

[2797] **جناب عبدالعزیز بھٹی:** جو نیک نیت ہیں، ان پر کوئی شبہ نہیں کرتا۔ لیکن کوئی آدمی ایسا جو بدنیت ہے......

جناب چیئرمین: سات تاریخ کو پھر ***Open*** (کھلا) ہو رہا ہے۔ اس کے بعد چوہدری ممتاز صاحب! آپ پہلے تقریر کریں گے یا رندھاوا صاحب؟ رندھاوا صاحب! اگر آپ چوہدری ممتاز صاحب کے خیال سے مستفید ہوں تو اچھا ہے۔ اس کے بعد آپ اچھی تقریر کریں گے۔ اچھا، چلئے، محمد افضل رندھاوا صاحب تقریر فرمائیے۔

(جناب محمد افضل رندھاوا کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب چیئرمین! یہ فتنہ قادیان کے مسئلہ پر گذشتہ دنوں جو بیان اور ***Cross examination*** (جرح) اور جو تقاریر ہوئیں۔ وہ جناب والا! ہمارے سامنے ہیں اور جناب! میں تو ایک سیدھا سادہ سا مسلمان ہوں۔ جو شاید صرف اس لئے مسلمان ہے کہ مسلمان کی اولاد ہے۔ میں تو زیادہ آئینی یا مذہبی تاویلیں نہیں جانتا۔

متعدد اراکین: آواز نہیں آرہی۔ (مداخلت)

جناب محمد افضل رندھاوا: تو جناب والا! اس سلسلہ میں دو چار موٹی موٹی گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک آئینی موشگافیوں کا ذکر اور واسطہ ہے۔ جناب! اس ملک میں کہ جسے اسلام کے نام پر لیا گیا اور جب یہ ملک لیا گیا تو اس کے لئے جو سب سے بڑا اسلوگن تھا

وہ یہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ۔ تو جناب! ایک ایسے ملک میں کہ جسے اسلام کے نام پر لیا گیا ہے۔ اس طرح کا فتنہ اور تمام عالم اسلام کے ساتھ گذشتہ اسی (۸۰) یا نوے (۹۰) سال سے ایک حادثہ ایک سانحہ ہوا ہے اور جس کو مضبوط سے مضبوط تر ایک گروپ کر رہا ہے۔ اس فتنہ کے لئے کم سے کم مجھے کسی آئینی موشگافیوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا بنیادی آئین وہ ہے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے آیا جس پر ہمارا ایمان ہے اور اسی میں سب کچھ ہے اور جناب والا! اس ضمن میں موجودہ ملکی آئین کو نہ پچھلے آئینوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جناب والا! جو کچھ ہے سامنے ہے اور یہ دیوار پر لکھا ہوا ہے۔

[2798] تو جناب والا! اس مسئلے کے جو دو پہلو میری سمجھ میں آتے ہیں، سیاسی اور مذہبی۔ سیاسی طور پر یہ عالم اسلام کو کمزور کرنے کی سامراجی سازش تھی۔ جس کی طرف راؤ خورشید علی خان نے ارشاد فرمایا۔ جناب والا! اس کی شہادت ہمیں اس سے بھی ملتی ہے۔ خلیفہ سوم جناب مرزا ناصر احمد مسلمانوں کی اس براعظم میں سب سے پہلی جنگ آزادی یعنی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کو ''غدر'' کہتے ہیں۔ تو جناب فتنہ قادیان ایک سازش تھی جو مسلمانوں کے شعور کو سیاسی طور پر ختم کرنے کے لئے کی گئی۔ جناب والا! انگریزوں نے اس وقت اس بوٹے کو لگایا اور اس کو سینچا اور پھر ایک ایسا خنجر جیسا کہ انگریزوں نے عرب عالم کے سینے میں اسرائیل کی ریاست کی صورت میں ٹھونکا ہوا تھا۔ اس طرح کا ایک خنجر براعظم کے مسلمانوں کی چھاتی میں قادیانیوں کے نام پر ٹھونک دیا گیا۔

جناب والا! مذہبی طور پر تاویلیں لکھی ہیں۔ ایک مصرع ہے:

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے

[At this stage Mr.Chairman vacated the Chair which was occupied by prof.Ghafoor Ahmad.]

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین کی جگہ پروفیسر غفور احمد نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب! میری اس سے پہلے تو خوش قسمتی رہی کہ میں نے نہ قادیانیوں کی کوئی کتاب پڑھی، نہ میرے حلقہ احباب میں اس طرح کا کوئی بزرگ تھا جس سے واقفیت حاصل ہوتی۔ لیکن یہاں جو کچھ عقل نے دیکھا، عقل شرمسار ہے، عقل شرمندہ ہے۔ کس طرح ایک غلط بات کی تاویلیں، پھر تاویلیں اور تاویلوں میں سے ایک تاویل۔ کس طرح ایک جھوٹ چھپانے کے لئے ہزارہا جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ جناب والا! جب گواہ (مرزا ناصر

اور لاہوری گروپ) پر ***Cross examination*** (جرح) کیا جاتا ہے تو صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس نے جواب میں کیا کہا ہے۔[2799]

لیکن جناب والا! یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اور یہ انتہائی اہم ہوتا ہے کہ گواہ کس طرح سے جواب دے رہا ہے۔ کیا وہ اس طرح کی گواہی دے رہا ہے۔ جیسے ایک سچا آدمی دیتا ہے، یا وہ اس طرح کی گواہی دیتا ہے جس طرح ایک جھوٹا آدمی گواہی دیتا ہے۔ جناب! ہم سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں۔ میں تمام فاضل ممبران کو اپنے آپ سے زیادہ افضل علم میں اور رتبہ میں بڑا سمجھتا ہوں۔ جناب! میری ناقص سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ یہ جھوٹ ایک فراڈ ہے جس کو یہ مرزائی ادھر ادھر سے سچا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک ایسی بات ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس پر تمام عالم اسلام نہ صرف یہ کہ عالم دین حضرات بلکہ لچے لفنگے، چور، اٹھائی گیرے حتیٰ کہ دنیا میں سب سے برے مسلمان بھی نام رسول ﷺ اور نام رسالت پر قربان ہونا سب سے بڑا فخر سمجھتے ہیں، اور وہ ہمیں اس بارے میں تاویلیں سنا رہے ہیں۔

میں لمبی باتوں میں نہیں جاؤں گا۔ میرا تو سیدھا سادہ سا یہ مطلب ہے کہ ایک بات ہے جس میں میں جناب عبدالعزیز بھٹی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم گناہ گاروں کو یہ عظیم سعادت ملی ہے کہ ہم ناموس رسول ﷺ کی حفاظت کریں اور یہ ہمارے ہاتھ سے مسئلہ حل ہو جائے اور میرا بالکل پختہ ایمان ہے کہ دنیاوی دولت، دنیاوی حشمت یا عہدے یا رتبے یا ممبریاں، یہ حضور پاک خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے خادموں کے خادموں کے پاؤں کی جوتی ہے۔ یہ اس سے بھی کم رتبہ ہیں۔ اس کے لئے ممبریاں جائیں، عہدے چلے جائیں، بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ بھی قربان ہوں، ہم خود بھی رسالت پر قربان ہوں۔ ہمارے بچے بھی قربان ہوں، ہم اس سے بڑا اور کوئی فخر نہیں سمجھتے۔

تو جناب! بڑی سیدھی بات ہے۔ سیاسی طور پر تو یہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ فوری طور پر اس پر ایک سخت قسم کی پابندی لگائی جائے اور ان کا محاسبہ کیا جائے اور[2800] دوسری بات یہ ہے کہ ان کے جتنے فنڈز ہیں۔ مختلف ذرائع سے خواہ وہ اسرائیل سے ملے یا وہ یہاں سے ملے۔ ان کا حساب کیا جائے اور ضبط کریں اور تیسرے جناب والا! شہر ربوہ ہے۔ جس کو وہ شہر ظلی کہتے ہیں۔ اس کو ***Open city*** (کھلا شہر) قرار دیا جائے۔ جہاں لوگ آ جا سکیں۔ ان کی ریشہ دوانیاں عوام کے سامنے آنی چاہئیں۔

کلیدی اسامیوں سے نکالنے کے بارے میں میں اپنے فاضل دوست جناب

عبدالعزیز بھٹی صاحب سے اختلاف کروں گا۔ جناب والا! اگر اس ملک کا آئین اور ملت اسلامیہ انہیں اقلیت قرار دیتی ہے اور یہ اسلام کا حکم ہے جس سے روگردانی کسی طور پر ممکن نہیں۔ ایسے لوگوں کو کلیدی اسامیوں سے نکال دینے میں کیا حرج ہے؟ اور پھر یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ ''اچھے مسلمان نہ سہی اچھے پاکستانی ہوسکتے ہیں۔'' جس طرح کہ جناب والا! وہ اچھے مسلمان نہیں، تو اچھے پاکستانی کیسے ہوسکتے ہیں؟

ملک کی بدنامی سے زیادہ ہمیں ملک کی سلامتی کی ضرورت ہے۔ بدنامی تو ایسی چیز ہے جس کی وضاحت ہوسکتی ہے۔ ہم جس کی وضاحت کرسکتے ہیں۔ بدنامی کے داغوں کو صاف کرسکتے ہیں۔ لیکن جناب والا! یہاں تو ملک کی سلامتی کا سوال ہے۔ ہم کسی طرح ملک کو اس قسم کے لوگوں کے ہاتھوں میں دینے کے بالکل قائل نہیں ہیں۔ اگر ان کو اقلیت قرار دیا جاتا ہے تو یقینی طور پر ان کو کلیدی نوکریوں سے بھی نکالا جاسکتا ہے۔ اگر ایک آدمی اچھا مسلمان نہیں ہے تو میرے نقطہ نظر سے وہ کبھی اچھا پاکستانی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس ملک کا بنیادی فلسفہ جس کے تحت اس ملک کو ہم نے حاصل کیا ہے، وہ اسلام ہے۔

دوسرا پہلو جناب والا! مذہبی پہلو ہے اور اس سلسلے میں میں یہ مطالبہ کروں گا۔ جیسا کہ میرے دوست فاضل ممبران مطالبہ کرچکے ہیں کہ ان کو آپ کافر کہیں، ان کو اقلیت قرار دیں، ان کو مرتد کہیں، ان کو جھوٹا کہیں، جتنے الفاظ ڈکشنری میں ہوں، جن کے بارے میں وہ حضرت خلیفہ صاحب فرماتے رہے ہیں کہ ہر لفظ کے پندرہ معانی نکلتے ہیں۔ اگر [2801] ایک لفظ کے دوسو معانی نکلتے ہیں تو میں تمام کے تمام ایسے معانی ان کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (پروفیسر غفور احمد): چوہدری ممتاز احمد!

(جناب چوہدری ممتاز احمد کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

چوہدری ممتاز احمد: جناب چیئرمین! قادیانیوں کا یہ پرانا مسئلہ ہے اس ہاؤس کے سامنے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تاریخی موقع ہے۔ جب مسلمانوں کے منتخب نمائندے جو اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ ان کو موقع ملا ہے کہ وہ اسلام کو **Purify** (خالص) کریں اور وہ، جو مذہب کے نام پر، میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں فراڈ بنے ہوئے ہیں اور جنہوں نے بزنس کے اڈے بنائے ہوئے ہیں، ان کو ختم کیا جائے۔ میں کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

میں بالکل سیدھا سادہ مسلمان ہوں اور غیر مذہبی آدمی ہوں۔ میرا صرف دین اسلام پر ایمان ہے۔ میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ اگر میں بات کرتے ہوئے، چونکہ میں غیر مذہبی آدمی ہوں، کوئی ایسی بات کہہ دوں تو میں اپنی گستاخی کی معافی چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: غیر مذہبی تو نہ کہیں۔

چوہدری ممتاز احمد: یہ میرا اپنا خیال ہے۔ میں دین اور اسلام پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایک خدا، ایک رسول ﷺ یہ میرا ایمان ہے۔ بہر حال ہمیں یہ کہا گیا کہ آپ پہلے سب نبیوں پر ایمان لائیں، کتابوں پر ایمان لائیں، فرشتوں پر ایمان لائیں اور جتنی بھی باتیں ہیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، ان سب کا مقصد یہ تھا کہ دنیا میں اسلام بڑھے اور لوگوں اور انسانیت کی بھلائی ہو اور یہی وجہ تھی کہ علامہ اقبال نے یہ فرمایا تھا کہ اسلام کی جتنی بھی تعلیم و تبلیغ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ نیک ہوں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں اور پھر جو معاشرہ پیدا ہو وہ:

2802
درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اور پھر اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے ایسا معاشرہ بنا جس میں اسلام چمکتا رہا اور بڑھتا رہا اور آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تمام دوسرے مذاہب کے لوگوں سے زیادہ ہے اور جتنے بھی ہیں وہ اپنے مسلک پر قائم ہیں۔ لیکن پھر جب اسلامی گرفت کمزور ہونے لگی۔ لوگوں کے عقائد کمزور پڑ گئے اور مادیت کا دور آ گیا۔ جب بادشاہت کا دور آ گیا۔ لوگوں نے بیچ میں اپنے اپنے قصے کھڑے کرنے شروع کر دیئے۔ جعلی پیغمبر بھی بنے۔ اس کے علاوہ علماء حق کو چھوڑ کر صحیح تعلیم و تبلیغ کرنے والے لوگوں نے تعلیم و تبلیغ چھوڑ کر پیسہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ لوگوں کو انہوں نے اسلام سے دور کیا۔ اسی طرح بنتے بنتے میری رائے کے مطابق ۷۲ فرقے اسلام میں بن گئے۔ پھر ان کے آپس میں مباحثے اور مناظرے ہونے لگے اور وہ بھی فروعی باتوں پر۔ اصل چیز اسلام کو دنیا میں صحیح شکل میں قائم رکھنا تھا۔ وہ اس کو بھول گئے اور اس طرح مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچا۔ مسلمانوں کا زوال شروع ہوا۔ جب سائنس نے ترقی کی اور دوسری قومیں اٹھیں تو انہوں نے اپنے مذہب کو بھی مد نظر رکھا اور اسلام پر ہر طرح کے حملے کئے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے۔ جیسے جیسے مسلمانوں میں نفاق بڑھتا گیا ویسے ویسے فرقے بنتے گئے۔ اس طرح اسلام کمزور ہوتا گیا۔

اب چونکہ قادیانی ہندوستان میں سے تھے۔ اس لئے اب میں اس طرف آ رہا ہوں۔

یہاں بھی چونکہ غیر ملکی حکومت تھی اور پھر مسلمانوں کی حکومت رہی تھی۔ چنانچہ ان کو خطرہ تھا۔ انہوں نے سوچا کہ مسلمانوں میں نفاق ڈالو۔ مسلمان خطرناک ہیں۔ چونکہ ان کے پاس جہاد کا جذبہ ہے۔ انہوں نے مسلمانوں میں فسادات اور فرقہ بندی کرانا شروع کر دی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا شوشہ چھوڑا جائے جس سے ملت اسلامیہ کمزور ہو جائے۔ [2803] لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انگریز نے ایک آدمی کو جو کہ میرے علم کے مطابق، کیونکہ میں بھی ضلع امرتسر کا رہنے والا ہوں، مرزا صاحب کا دین وہاں سے چلا۔ وہ پٹی کے رہنے والے تھے۔ مرزا صاحب کا دین وہاں سے نکلا۔ یہ پٹی کے رہنے والے تھے۔ پٹی ایک قصبہ ہے اور یہ وہاں کے مغل تھے۔ چونکہ مغل تھے اس لئے حکومت کرنے کا جذبہ تھا۔ میری ان سے ذاتی واقفیت بھی ہے۔ یہ ***Intelligent*** (ذہین) آدمی تھے۔

دین کے معاملے میں انہوں نے عیسائیوں سے مباحثے کئے اور سنا ہے کہ عیسائیوں کو کافی شکست ہوئی۔ انگریز نے سوچا کہ کسی طرح سے ان کو قابو کرو۔ تو ہم نے سنا ہے کہ ان کو قابو کیا گیا اور انہوں نے رضا مندی ظاہر کر دی اور ان کے جو پہلے خلیفہ تھے نورالدین، ان کے ساتھ مل کر یہ داغ بیل ڈالی کہ چلو، ایک نیا فرقہ بناتے ہیں۔ پھر اس فرقے کے بنتے بنتے انہوں نے کہا کہ پہلے ۷۲ فرقے ہیں، ۷۳ سہی۔ پھر انہوں نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ یہ سب انوکھی چیزیں ہیں۔ جب سے اسلام آیا کسی نے اس کے بعد دعویٰ نبوت نہیں کیا تھا۔ انہوں نے آہستہ آہستہ تبلیغ شروع کر دی۔ ہم تو اس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ جب وہ فوت ہو گئے ہیں۔

اب جو کچھ ***Cross examination*** (جرح) ہوا ہے۔ دونوں فرقوں کے جواب آئے ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اس بات کو صاف طور پر مانا ہے کہ مرزا صاحب پیغمبر تھے۔ جب ان سے کہا گیا کہ کیا ثبوت ہے کہ وہ پیغمبر تھے۔ تو یہ کہا گیا کہ خدا سے پوچھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے۔ فیصلہ تو واقعی قیامت کے دن خدا نے ہی کرنا ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ دنیا میں شاید یہ فیصلہ نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ استحصال کی تمام شکلیں ختم کرنے کا نعرہ تھا۔ جیسا کہ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں فیصلہ ہوا۔ اسی طرح مذہب میں بھی استحصال کی شکلیں ہیں۔ ان کو ***Purify*** ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۷۲ فرقے بنے ہوئے تھے۔ ان کو حوصلہ ہوا کہ ایک نئی دکان کھولیں۔

انہوں نے پھر [2804] اضافہ یہ کیا کہ پیغمبری کا دعویٰ کر دیا۔ تو اب انہوں نے کہا کہ خدا سے پوچھیں۔ خدا کا فیصلہ تو قیامت کے روز ہو گا۔ لوگ آج چاہتے ہیں کہ فیصلہ ہو۔ میری

ایمانداری سے رائے ہے کہ پاکستان کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا فیصلہ ہونا چاہئے۔عوام یہ چاہتے ہیں کہ دین Purify (خالص) ہو۔ایسے ہر آدمی کو جو صرف اپنے آپ کو بڑھانے کے لئے اسلام کا نام لیتا ہے یا اس سے فرقہ بنایا ہوا ہے یا اس نے جماعت بنائی ہوئی ہے۔پیسے اکٹھے کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے، یا باہر سے Aid (امداد) لیتا ہے۔یا پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کو صحیح معنوں میں Purify (خالص) کیا جانا چاہئے۔میری رائے کے مطابق جتنی بھی دکانداریاں اور جتنے بھی فراڈ ذاتی ناموں سے اور فرقوں کے ناموں سے بنے ہوئے ہیں۔ان سب کو ختم کرنے سے پہلے جو جعلی نبی کا فراڈ ہے۔اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔

جناب والا! میں اس بارے میں زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا۔چونکہ میرے دوستوں نے کافی کچھ کہا ہے۔ہم نے قرآن پاک کو جو پڑھا ہے اور انبیاء کی زندگیوں کا مطالعہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ انہوں نے کس طرح دین کو پھیلایا۔تاریخ بتاتی ہے کہ جب کوئی ریفارمر آیا۔جس علاقے میں بھی وہ پیدا ہوا۔اس نے عوام میں جا کر اس کی تبلیغ کی۔یہ پیغمبری شان ہوتی ہے۔انہوں نے بڑوں بڑوں کو نہیں دیکھا۔لیکن یہاں میں دیکھتا ہوں کہ جو بھی جماعت بنی ہے اور جو بھی فرقہ بنا ہے وہ صرف بڑوں بڑوں کو تبلیغ کرتا ہے۔بڑوں پر جال ڈالتا ہے۔بڑے افسروں، فوجیوں، صنعت کاروں، تاجروں اور لیڈروں کو اپنے فرقے میں شامل کرتا ہے۔عوام کی طرف کوئی نہیں جاتا۔بڑوں بڑوں پر جال ڈالتے ہیں۔موجودہ دور کے جو فرقے ہم نے دیکھے ہیں۔شاید وہ دین کی خدمت کرنے میں سچے نہیں ہیں۔کیونکہ اگر دین کی خدمت کرنے میں سچے ہوں تو ہمارے نبی کریم ﷺ جن پر ہمارا ایمان ہے کہ وہ آخری پیغمبر ہیں۔ان کے بعد کوئی اور کسی قسم کا سوال ہی پیدا نہیں [2805] ہوتا آنے کا۔انہوں نے تو عوام میں جا کر تبلیغ کی اور تبلیغ کے صلے میں پتھر بھی کھائے۔

تو اب اس دور میں جس کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا یا کوئی دعویٰ کر کے بیٹھا ہے اور وہ اپنے آپ مجدد بنا بیٹھا ہے۔حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ پیغمبری تو صرف خدا کی طرف سے ملتی ہے اور پیغمبر اعلان کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔دوسرا کوئی اعلان نہیں کرتا۔لوگ اس کو خطاب دیتے ہیں کہ یہ ولی ہیں، یہ مجدد ہیں، یہ نیک آدمی ہیں، یہ عالم ہیں، یہ پیر ہیں، اور کوئی اپنے آپ نہیں بنتا۔لیکن یہاں تو ہم نے اپنے آپ ہی بنتے دیکھے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ جو اپنے آپ بنتا ہے وہ جھوٹا ہے۔جس کو مخلوق خدا کہتی ہے، جس کو خدائی کہتی ہے یہ ہے، وہ سچا ہے۔

تو اب ساری مخلوق کہہ رہی ہے کہ یہ جو نبی والی بات ہے یہ غلط ہے۔ ہم اس کو نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ ایسی بات نہیں۔ انہوں نے خود بھی کراس ایگزامینیشن میں صاف صاف کہا ہے کہ جو مرزا صاحب کو اتمام حجت کے باوجود نبی نہیں مانتا، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فیصلہ تو انہوں نے خود کر دیا ہے۔ اب تو فیصلہ اسمبلی کو کرنا ہے اور میں اپنی طرف سے کوئی رائے نہیں دوں گا۔ لیکن چند ایک باتیں ضرور عرض کروں گا۔ انہوں نے عوام میں تبلیغ نہیں کی۔ اس لئے میرے خیال کے مطابق وہ سچے نبی نہیں ہیں اور دوسرے یہ کہ خدا فیصلہ کرے گا کہ انہوں نے تو یہاں کہہ دیا ہے کہ وہ نہیں مانتے ہیں وہ کافر ہیں۔ اب وہ دوزخ میں جائیں گے۔ ٹھیک ہے پھر جب خدا کے پاس جائیں گے۔ اگر سارے دوزخ میں جائیں گے تو ہم بھی چلے جائیں گے۔ اگر وہ سچے ہوں گے تو تھوڑے سے رہ جائیں گے جنت میں۔ اس پر ہمیں کوئی گلے والی بات نہیں ہے۔ ہم وہ نہیں بننا چاہتے کسی صورت میں۔

جناب والا! اب ہے کہ ان کو کیا قرار دیا جائے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے معزز ممبران جو بیٹھے ہیں، وہ عوام کے نمائندے ہیں۔ ان میں عالم بھی ہیں، فاضل بھی [2806] ہیں، پیر حضرات بھی ہیں اور ہمیں اب مذہب پر کافی عبور ہو گیا ہے۔ جیسے مرزا صاحب کا کراس ایگزامینیشن ہوا۔ دوسرے صاحبان نے بھی اپنے اپنے محضرنامے پڑھے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ بنیادی طور پر مسلمان ہیں۔ تھوڑا بہت تو سب کو پتہ ہوتا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول کیا ہیں۔ تو اس پر جو رائے سب دوستوں کی ہوگی۔ میری بھی وہی ہوگی۔ جو پبلک کی رائے ہوگی اس پر ہمیں چلنا پڑے گا۔ کیونکہ اب پاکستان کی سیاست عوام کے ہاتھ میں ہے اور جو فیصلہ عوام چاہیں گے، وہی ہوگا۔ کوئی اس سے روگردانی نہیں کرے گا اور میں اس بارے میں پورا پر یقین ہوں کہ ہمارے ملک کے سربراہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو بھی عوام کی رائے پر یقین رکھیں گے۔ عوام کی رائے کے مطابق اس کے متعلق سب دوست مل کر فیصلہ کریں گے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی آخری طور پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ بہتر اسلام کی خدمت، اگر ہم نے صحیح اسلامی نظام اس ملک میں لانا ہے تو کس طرح کی جائے۔ جناب! میں یہ صاف کہوں گا کہ پھر اس کے بعد کسی قسم کی فرقہ بندی کا جھگڑا نہیں رہنا چاہئے۔ جو بنیادی چیز ہے۔ اس پر سب متفق ہیں تو پھر جھگڑا کس بات کا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس کے بعد میں اپنے علماء کرام کی خدمت میں عرض کروں گا اور عام مسلمانوں کو بھی یہ کہوں گا کہ پھر اس کے بعد ہم فروعی جھگڑوں میں رہے تو پھر جو یہ موقع ہاتھ آیا ہے دین اسلام کو *purify*

(خالص) کرنے کا، اس کو ترقی اور عروج پر لے جانے کا، وہ جاتا رہے گا اور قیامت کے دن پھر جو غریب مسلمان ہیں، وہ آپ کو پکڑیں گے اور یہاں بھی پکڑیں گے۔ میں یہ بھی کہوں گا کیونکہ اسلام میں ہر پہلو ہے۔ اسلام میں ترقی پسند پہلو بھی ہے۔ سوشلزم کا لفظ اس دور میں بنا ہے اور کہتے ہیں کہ اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے لوگوں کو Socialise (اشتراکیت کا تصور دیا) شروع کر دیا تھا اور اگر ہم اس پر صحیح عمل کریں تو کوئی شخص بھوکا نہیں رہ سکتا۔ کوئی شخص ننگا نہیں رہ سکتا، کوئی شخص بے عزت نہیں ہوسکتا اور [2807] انصاف ملے گا اور جو محنت کرے گا، اسے اس کا معاوضہ ملے گا اور اسلام نے تو بنیاد قرار دیا ہے محنت کی کمائی کو کہ رزق حلال صرف محنت کی کمائی ہے۔ صرف محنت کی کمائی ہے۔ لیکن اب ایسے حضرات بھی ہیں جو اسلام کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کیپٹلسٹ سسٹم ٹھیک ہے کیونکہ اس میں سودخوری ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ممتاز صاحب! یہ بات زیر بحث نہیں ہے۔

چوہدری ممتاز احمد: میں نے تھوڑا ساضمناً ذکر کیا ہے۔

تو جناب! آخر میں میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اب جو مسجدوں کی ویرانی ہے۔ اب جو اسلام سے نوجوان نسل دور ہے۔ اب جو اسلام پر عمل کم ہو رہا ہے۔ اگرچہ انکار نہیں کرتے ہیں، لیکن عمل کم ہو رہا ہے۔ اگر اس کو آپ نے صحیح رکھنا ہے تو اس میں زیادہ ذمہ داری ہمارے دینی سربراہوں کی ہے اور میں یہ کہوں گا، مجھے شک ہے، مجھے شبہ ہے کہ پھر آپس میں جھگڑے ہوں گے۔ رات بادشاہی مسجد میں، میں ذکر تو نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن سنا ہے وہاں مخالفانہ شخصیتوں پر نعرے لگے۔ اسلام کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے۔ اسلام کسی جماعت کی جاگیر نہیں ہے۔ اسلام کسی فرقے کی جاگیر نہیں ہے۔ اسلام، اسلام اور صرف اسلام جاگیر ہے تو صرف خدا کی ہے۔ خدا کے رسول ﷺ کی ہے۔ قرآن کی ہے اور سب مسلمین کی۔ خدارا ان دکانداریوں کو چھوڑ دو۔ ان ذاتی بتوں کو ڈھادو۔ اگر ایک خدا کو ماننا ہے، ایک رسول ﷺ کو ماننا ہے تو پھر سب جعلی دکانداریاں ختم کرو۔ جعلی نبی والیاں بھی ختم کرو اور یہ جو جعلی مجدد بنے بیٹھے ہیں ان سب کو ختم کر کے صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر یقین رکھ کر اور قرآن پر یقین رکھ کر اور قیامت پر ایمان لا کر نیک کام کرو۔ غریبوں کی خدمت کرو، ملک کی ترقی کرو، اسلام کی ترقی کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی سرخرو ہوں گے اور دنیا میں بھی سرخرو ہوں گے۔

[2808] **جناب قائم مقام چیئرمین:** جناب غلام نبی چوہدری! صبح 9 بجے شروع کریں گے اور اس کے بعد بھی کوئی صاحب اور بولنا چاہیں گے؟ اس لئے کہ کل شاید شام میں کوئی سیشن نہ ہوں۔

No reply (کوئی جواب نہیں)

(جناب چوہدری غلام نبی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب غلام نبی چوہدری: جناب چیئرمین! آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے ختم نبوت کے مسئلہ کے متعلق جو تحاریک اس خصوصی کمیٹی میں پیش ہوئی ہیں۔ ان پر مجھے اپنے افکار اور اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کے افکار کو پیش کرنے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔ جناب والا! میں ایک سیدھا سادہ سا مسلمان ہوں۔ کوئی مذہبی رہنما نہیں ہوں۔ لہٰذا میں اس مسئلے کے عام پہلوؤں تک اپنی بات محدود کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب والا! قادیانی تحریک نہایت منظم تحریک تھی اور اس کو آگے بڑھانے والے لوگ بہت بااثر رہے ہیں۔ اس وقت انگریز حکومت نے اس کی بہت پذیرائی کی اور اس پودے کو اس ملک کی سرزمین میں، بالخصوص پنجاب میں بڑھنے اور پھولنے کے مواقع انگریز حکومت نے بہم پہنچائے۔

جناب والا! قادیان کے مقام سے میرا آبائی گاؤں بہت نزدیک فاصلہ پر ہے۔ لہٰذا مجھے اس تحریک کو ۱۹۵۵ء سے پھلنے پھولنے اور بڑھنے کا جس انداز سے دیکھنے کا اور مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس تحریک سے جہاں عالم اسلام کو بیشتر نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہاں پنجاب کی سرزمین کو اور پنجاب کے عوام کو جنہیں آزادی کے متوالے ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ان کو اس تحریک سے سب سے زیادہ نقصانات پہنچے ہیں۔ اس تحریک سے پنجاب کے گھر گھر میں دشمنیاں، رشتہ داروں میں بغاوت، عزیزوں میں دشمنیاں، فسادات اور ایک صدی سے بیشتر مرتبہ معصوم جانیں فسادات کی نذر ہوتی رہی ہیں اور ایک صدی سے پنجاب اس تباہ کن تحریک کی آگ میں جل رہا ہے۔

جناب والا! [2809] گورداس پور ضلع کی تقسیم کا مسئلہ اس وجہ سے پیدا ہوا کہ ان لوگوں نے جیسے اس ایوان میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے اپنی اقلیت ہونے کے متعلق برٹش گورنمنٹ کو لکھا ہے جس انداز میں ہم ایک پارسی کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے گورداس پور کا وہ ضلع جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ ان (قادیانیوں) کے نکل جانے کی وجہ سے وہ اقلیت میں تبدیل ہو گئے اور ضلع گورداس پور کی تقسیم ہوئی۔ جس کے نتیجے میں برصغیر کو مسئلہ کشمیر ملا اور اس مسئلے کے نتیجے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تقسیم ہوئی اور ہندوستان کے ساتھ برابر جنگیں ہوئیں۔ جس سے اتنے خون اور اتنے نقصانات معاشی طور پر

دونوں ملکوں کو برداشت کرنے پڑے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی ڈائریکٹ ذمہ داری جو ہے، وہ اس تحریک (قادیانیوں) پر عائد ہوتی ہے۔ جس نے ضلع گورداس پور کی تقسیم کے مواقع بہم پہنچائے اور ۵۲ فیصد مسلمانوں کو ۴۹ یا ۴۸ فیصد میں تبدیل کر دیا۔ جس سے ریڈکلف کمیشن کو گورداس پور کے ضلع کو تقسیم کرنے اور ہندوستان کے لئے گیٹ وے مہیا کرنے کا موقع ملا۔ تو یہ خدمات ہیں اس تحریک (قادیانی) کی برصغیر کے لئے اور بالخصوص اس ملک کے لئے، پاکستان کے لئے کہ کس انداز میں اس تحریک نے اگر ایک جانب جہاں اس کی روح کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کیا تو دوسری جانب اس ملک کے لئے بار بار جنگ کی آگ کو آگے بھڑکانے کی ذمہ دار یہ تحریک ہے۔

جناب والا! پھر دنیائے اسلام کو اس تحریک سے جو نقصانات ہوئے، جب کبھی بیت المقدس کا **Fall** (سقوط) ہوا۔ قسطنطنیہ میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ بغداد میں کوئی **Fall** (سقوط) ہوا تو اس تحریک کے دعوے داروں نے چراغاں کیا۔ خوشیاں کیں کہ عالم اسلام جو ہے وہ کمزور ہو رہا ہے اور عالم اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے اور مسلمانان عالم کو شکست ہو رہی ہے۔ یہ اس انداز میں اس تحریک کے حامل لوگوں کا جو کردار ہے۔ ان کی جو اسلام دشمنی ہے، وہ کھل کر سامنے آ چکی ہے اور اس امر کا پورے طور پر اندازہ ہو چکا ہے کہ ان لوگوں کو [2810] اسلام سے کتنی محبت ہے یا کس حد تک وہ پورے عالم اسلام اور ملت اسلامیہ سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔

جناب والا! پاکستان میں انہوں نے جس انداز میں کلیدی اسامیوں پر قبضہ کیا۔ معیشت کو نقصان پہنچایا۔ ***State within a state*** (ریاست کے اندر ریاست) کے تصور کو جس انداز میں ہوا دی اور ربوہ کے شہر کو جس انداز میں پاکستان کے دوسرے لوگوں پر بند کر کے پاکستان میں ایک اسٹیٹ قائم کی، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اور یہ باتیں اس ایوان میں کھل کر تسلیم کی جا چکی ہیں۔ پھر خویش پروری اور کنبہ پروری کی بدترین مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ اس سے آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ پاکستان کی ایڈمنسٹریشن کو اس تحریک سے کس حد تک نقصانات اٹھانے پڑے ہیں۔ سابقہ حکومتیں اس طاقت کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں اور یہ شرف اور یہ سعادت عوامی حکومت اور اس قومی اسمبلی کو میسر آئی کہ انہوں نے اتنا جرأت مندانہ اقدام اٹھا کر جب یہ آئین کی تیاری کر رہے تھے تو مسئلہ ختم نبوت کی جانب صدر اور وزیراعظم کے لئے جو عہد تھا۔ اس میں اس بات کی ضمانت مہیا کر دی کہ جو لوگ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ نہ اس ملک کے صدر بن سکتے ہیں اور نہ اس ملک کے وزیراعظم بن سکتے ہیں اور جب تک یہ دنیا قائم رہے گی

اس اسمبلی کے ممبروں کو اور بالخصوص عوامی حکومت کو اس بات کا شرف اور اس بات کی سعادت جو ہے، وہ ان کے لئے برقرار رہے گی کہ انہوں نے پہلی مرتبہ اس ملک کی تاریخ میں جرأت مندانہ اقدام کیا کہ جو لوگ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے، ان لوگوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی۔

جناب والا! میری دانست کے مطابق اور میرے حلقہ انتخاب کے لوگوں کی نصائح کے مطابق جو انہوں نے مجھے بلا کر ذہن نشین کرائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کو بچانا ہے، اگر اس ملک کی فوج کو نت نئی سازشوں سے بچانا ہے، اگر اس ملک میں ایک غیر جانبدار ایڈمنسٹریشن قائم کرنی ہے، کنبہ پروری سے بچانا ہے اور اس ملک کے [2811] دفاتر میں اور اس ملک کی فیکٹریوں میں پرسکون ماحول قائم کرنا ہے۔ اس ملک کی معیشت کو مضبوط کرنا ہے اور جائیدادوں کو، مکانوں کو، دکانوں کو، محلوں کو، بازاروں کو اگر آگ کے شعلوں سے بچانا ہے اور پنجاب کے سادہ لوح مسلمانوں کو اگر خون کی ہولی سے بچانا ہے۔ جنرل اعظم کے زمانے کی ۱۹۵۳ء کی تاریخ کو دہرانے سے اجتناب کرنا ہے تو ہمیں اس مسئلے کا صحیح اور مستقل حل تلاش کرنا ہوگا۔ اس میں عالم اسلام کی بہتری ہے۔ اس میں پاکستان کی بہتری ہے۔

[At this stage Prof.Ghafoor Ahmad vacated the Chair which was occupied by Mr.Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس مرحلہ پر پروفیسر غفور احمد کی جگہ جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

جناب غلام نبی چوہدری: اس میں پاکستان کی بہتری ہے اور بالخصوص اس مسئلے کے مستقل حل میں پنجاب جو ہے، اس کی بہتری ہے۔ اس کو امن کا مسئلہ درپیش ہے۔

جناب والا! یہ سعادت خدائے عزوجل کی جانب سے اس خصوصی کمیٹی کو اور اس ملک کی قومی اسمبلی کے ممبروں کو میسر آئی ہے کہ وہ جرأت کے ساتھ، سچائی کے ساتھ اور ایک مومن کی فراست کے ساتھ اس مسئلے کا یک بارگی حل تلاش کریں۔ اس ملک میں جو فضا اس وقت اس نازک مسئلے کے متعلق پائی جاتی ہے، وہ نہ حکومت سے ڈھکی چھپی ہے اور نہ اس ایوان کے ممبروں سے وہ مسئلہ اور وہ بات ڈھکی چھپی ہے۔ اس ملک کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو یک بارگی

حل کر دیا جائے۔ جس مسئلے کی وجہ سے بار بار اس ملک میں فسادات، جنگیں، آگ، گولیاں، چھرے اور سب کچھ چلتا ہے۔ اس مسئلے کو یہ اسمبلی، یہ خصوصی کمیٹی جو ہے وہ یک بارگی حل کرے۔

آپ کے توسط سے اس کمیٹی کے معزز ممبران سے میری استدعا ہے کہ جس بات کو سو سال اور پوری صدی سے برصغیر کے مسلمان اور علماء اپنی تمام آٹھ، آٹھ، بارہ بارہ گھنٹوں [2812] کی تقریروں کے بعد حل نہ کر سکے۔ اس کو حل کرنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس انداز میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ کس انداز میں اس ملک کے عوام اور عالم اسلام پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے اہل ہیں کہ اس نازک مسئلے کو جو کہ عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کو گھن کی طرح لگا ہوا ہے۔ اس مسئلے کو کس بہتر انداز میں حل کرتے ہیں جس سے صرف اس ملک کے لوگوں کو ہی ***Pacify*** (نرم) نہ کیا جاسکے۔ بلکہ گلوب پر بسنے والے دوسرے ممالک جو ہیں، وہ بھی یہ محسوس نہ کریں کہ اس ملک میں کوئی تنگ نظری ہے اور اس ملک میں کوئی ایسے لوگ ہیں جو مسائل کو بہت تنگ نظری کے ساتھ حل کرتے ہیں۔

جناب والا! میری یہ استدعا ہے کہ ہمیں اس بات کا فیصلہ، ایک مسلمان کی ***Definition*** (تعریف) کا فیصلہ جو ہمارے ذمہ ہوا ہے۔ اس کو ہم انشاءاللہ نہایت بہتر اور اس انداز میں اس کمیٹی سے اس ایوان سے کر کے اٹھیں گے جس انداز میں ہم نے اس ملک کے کروڑوں عوام کو مشترکہ طور پر، متحدہ طور پر ایک کانسٹی ٹیوشن دیا ہے۔ اسی سپرٹ کے ساتھ اس ختم نبوت کے مسئلے کو بھی حل کرنے میں انشاءاللہ ہم کامیاب ہوں گے۔ میری یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ ہمیں طاقت بخشے اور ہماری روحوں کو مضبوط کرے۔ ہمارے دلوں کو مضبوط کرے۔ ہماری فراست جو ہے، ہمیں وہ فراست دے جس سے ہم آئندہ آنے والے ۲، ۳ روز میں اس مسئلے کو بہتر انداز میں حل کر سکیں۔

Mr. Chairman: ***Thank you very much. Malik Karam Bakhsh Awan.***

(جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ، ملک کرم بخش اعوان)

ملک کرم بخش اعوان: جناب! مجھے صبح ٹائم دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ابھی تقریر کر لیتے تو ٹھیک تھا۔ ویسے آپ دستخطی ممبر ہیں۔ آپ کو تھوڑا ٹائم ملے گا۔ آپ کے دستخط ہیں اس پر۔

[2813] **جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ:** ہم سب کو ٹائم ملنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: آپ تقریر کرلیں۔آپ بھی دستخطی ممبر ہیں۔جو دستخطی ممبر ہیں،ان کو پانچ پانچ منٹ ٹائم ملے گا۔

جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ: جناب والا!پانچ منٹ تو بہت کم ہیں۔

جناب چیئرمین: یہاں پرآپ کا نام ڈھانڈلہ غلط پرنٹ کردیا ہے۔

جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ: جناب اب تو اسے درست کردیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے نہیں لکھا،مولانا شاہ احمد نورانی نے لکھا ہے۔

(جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ: جناب چیئرمین!اس ایوان میں بہت تقریریں کی جاچکی ہیں۔کتابوں کے حوالے بھی بہت دیئے جاچکے ہیں۔حدیثوں کے حوالے بھی بہت پیش کئے جاچکے ہیں۔قرآن کی آیتیں بھی بہت پیش کی جاچکی ہیں۔ہم اپنی طرف سے تحریری بیان بھی داخل کرچکے ہیں جس پر میرے دستخط موجود ہیں۔اس بیان کے بعد تقریر کی کوئی خاص ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ہم نے اپنی رائے تحریری بیان میں درج کردی ہے۔بہرحال میں اپنے تحریری بیان کی تائید میں عرض کروں گا کہ مرزائیوں کے دونوں گروہوں،لاہوری اور ربوہ والوں کے بیانات سے ثابت ہوگیا ہے کہ مرزاغلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور جو شخص محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ہم مسلمانوں کے نزدیک وہ کافر ہے۔جناب والا!اس لحاظ سے میری رائے ہے کہ مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے اور آئین میں اس کی ترمیم کی جائے۔آئین میں اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ مرزائی دونوں قسم کے جو ہیں وہ غیرمسلم اقلیت قرار دیئے جائیں۔ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔یہ میری رائے ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تقریریں نہیں کرنی چاہئیں۔تقریریں بہت سن بھی چکے ہیں اور کر بھی چکے ہیں۔یہ میری اپنی رائے ہے کہ مرزائی کافر ہیں ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

[2814] **جناب چیئرمین:** بس،مخدوم نور محمد صاحب! کاش ڈھانڈلہ صاحب! آپ نے پہلے تقریر کی ہوتی۔شاید جیسا کہ ڈاکٹر بخاری صاحب اور دوسرے ممبروں نے لمبی لمبی تقریریں کی ہیں،آپ سے بھی کوئی سبق سیکھ سکتے۔

(جناب مخدوم نور محمد کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب مخدوم نور محمد: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ قادیانی اور مرزائی گروہ کے اعتقادات کا تعین کرنے کے لئے اس معزز ایوان کو، قومی اسمبلی کو ایک کمیٹی میں تشکیل کیا گیا ہے۔ واقعات اور اسباب جو ابھی ہمارے سامنے آئے ہیں، وہ ہم پر واضح ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے اعتقادات کا پیدائشی طور پر علم ہوتا ہے۔ اسلام دین اور دنیا آخرت کا نظام خداوندی ہے۔ اس میں تحریف اور تبدیلی اسلام کے بنیادی ارشادات کے صریحاً منافی ہے۔ یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ مسلمان اپنے اعتقادات سے محض اس لئے بھٹک سکتے تھے۔ اس قسم کے فتنے جو سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے، سامراجی سرمائے پر ایک مصدقہ اور مسلمہ دین میں رخنہ اندازی کرنے کے لئے، امت اسلامیہ میں افتراق پیدا کرنے کے لئے ایک تنظیم چلائی جاتی ہے۔ جو کہ سامراجیت اور حکومتوں کا ایک بڑا پرانا فعل ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں ایک انتہائی اہم ترین مسئلہ سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ جس کے بارے میں ہمیں یہ فیصلہ دینا ہوگا کہ اس تحریک کا مقصد، اس جماعت کا مقصد زیر زمین سازش ہے۔ اس کی وجہ جواز کیا ہے۔ جناب والا! میرے ناقص ذہن کی روشنی میں یا انتہائی قلیل مطالعہ کے مطابق تاج برطانیہ کا محکمہ جاسوسی، صیہونی لابی، اس صیہونی گروپ کی ایک تخلیق شدہ جماعت ہے۔ جس کے بارے میں جناب! آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ برٹش ایمپائر کا سب سے بڑا فلسفہ کیا ہوتا ہے ''ڈیوائڈ اینڈ رول۔'' اس کے بعد اس کے آگے ایک خوفناک حربہ تھا۔ وہ:

"How to sow dragn's teeth."

(اژدھے کے دانتوں کو کیسے بویا جائے)

[2815] وہ اپنے استحکام کے لئے، اپنی تجارت کے لئے، اپنی ثقافت کے لئے غریب اقوام پر جبری ٹھونستے ہیں۔ ان پر مسلط کرنے کے لئے باقی حربے بھی ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت تاریخی اور ایسی مصدقہ بات ہے کہ اس حقیقت سے انکار کیونکر کیا جائے؟ تاج برطانیہ کے محکمہ جاسوسی نے ان دونوں فرقوں کو تخلیق کیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے۔ ہندوؤں کو آریہ سماج کی تحریک کی شکل میں جنم دیا ہے۔ میں آپ کو مختصر سمجھاؤں۔ اسلام وہ پاک مذہب ہے، وہ آخری مذہب ہے، جس میں نبی کریم ﷺ خاتم المرسلین ہیں۔ یہ خداوند کریم کا آخری فیصلہ ہے۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن پاک کی ہر چیز مصدقہ، پاکیزہ ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ختم

نبوت ہے۔ یہ ایک برحق جزو اعظم اسلام کا ہے۔

جناب! آپ جانتے ہیں جیسے اصنام پرستی ہے۔ وہ ایک ہزاروں برس سے دنیا کا سب سے پرانا مذہب ہے اہل ہنود کا۔ ہزاروں برس سے اصنام پرستی ان کے رگ و پے میں داخل ہے۔ آریہ سماج کا نعرہ یہ تھا کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ بھگوان اکیلا ہے، مورتی پوجا حرام ہے۔ گویا ان کے مذہب میں بھی مداخلت کی، جیسے ہم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے انہوں نے ایک ڈھونگ رچایا۔ ان دونوں جماعتوں کا پاکستانی قوم سے فقط ان کا رول، ان کا فقط کردار، عالم اسلام میں افتراق پیدا کرنا ہے۔ عالم اسلام کی بڑھتی ہوئی آبادی، بڑھتی ہوئی تجارت، بڑھتی ہوئی دولت کے پیش نظر، کہ کہیں یہ ملک متمول نہ بن جائیں۔ اسلام کے قلعے میں شگاف ڈالنے کی سب سے بڑی زیرزمین سازش ہے جو کہ خاص طور پر سامراجیت، صیہونیت، چاہے وہ دنیا کے کسی خطے میں کیوں نہ ہو۔

جناب! آپ جانتے ہیں، میں اس حقیقی منطق سے آپ کو روشناس کراتا ہوں کہ اس مضبوط و مربوط، اس پرانے فتنے کو انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے پڑھا ہے ''ٹائم میگزین'' میں۔ ہوسکتا ہے سات برس پیشتر کی مجھے تاریخ[2816] صحیح یاد نہ ہو۔ تو اس میں جناب والا! امریکہ میں اہل ہنود کا ادارہ ہے۔ ''ٹائم میگزین'' میں امریکہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ امریکی عنصر لکھتے ہیں کہ امریکہ ***American CIA is the illegitimate child of British Home Department.*** (امریکی سی آئی اے، برطانوی وزارت داخلہ کا ناجائز بچہ ہے۔) تو جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ برطانیہ نے اپنی حکومت چلانے کے لئے، اپنی حکمرانی پھیلانے کے لئے، کس طرح ایک وسیع وعریض قوت کو ایک تنظیم کا سہارا لینا پڑا۔

جناب والا! آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ جس وقت برطانیہ کا اقتدار ختم ہوا۔ جب برطانیہ روبہ تنزل ہوا، جب برطانیہ کی قوت جو تھی، وہ اپنی کالونی سے، اپنے مقبوضہ جات سے نکل کر صرف جزائر برطانیہ میں آنا شروع ہوئی۔ تو اس وقت ان میں یہ قوت باقی نہیں رہی تھی کہ دنیا کا وہ نظام ہوم ڈیپارٹمنٹ جس نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ اس کو قائم رکھتے اور اس کو چلاتے۔ بالآخر وہ نظام امریکہ کی سی آئی اے کو منتقل ہوا۔ دنیا کا جو انضمام تھا، سیاسی مغربیت اور مغربی یورپ کی اور مغربی ممالک کی اور ***Westren Hemisphere*** (مغربی نصف کرۂ ارض) کی بالادستی کو کنٹرول کرنے کے لئے وہ طاقتیں جو تھیں، وہ ازخود برطانیہ سے

امریکن سی آئی اے کو منتقل ہوگئیں۔

جناب! اب آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ تاج برطانیہ کا لگایا ہوا پودا جو ہے۔ اس کی آبیاری بھی اسی طرح سی آئی اے کو منتقل ہو چکی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ سے زیادہ قابل لوگ بھی پاکستان میں موجود تھے۔

جناب والا! میں منطق کی بات کہوں گا۔ دین کے مسئلے میں علماء کرام نے تشریحاً اپنے معتقدات، اپنے تجربات اور اپنی بصیرت سے تشریح فرما دی ہے۔ میں فقط یہ عرض کروں گا کہ چوہدری ظفر اللہ اور ایم ایم احمد یا ان کے باقی جو گروپ ہیں۔ یہ اوسط ذہن سے کم لوگ تھے۔ انہیں اوپر اٹھایا گیا۔ ان کے مقام کو دانستہ اجاگر کیا گیا۔ جناب والا! بین الاقوامی عدالت کا جج بننے کے لئے سید حسین شہید سہروردی اور اے۔ کے بروہی کی [2817] شخصیت کیا کچھ کم تھی؟ مگر وہ سامراج کے ایجنٹ نہیں تھے۔ لہٰذا ان کی تعیناتی جو تھی، وہ مغربی طاقتوں کے ارادوں میں حائل تھی اور ان عظیم شخصیتوں کو لینا انہوں نے قبول نہ کیا۔ بعینہ اسی طرح جناب والا! اگر آپ دیکھیں، ایم ایم احمد جو پاکستان کو توڑنے کے بعد عالمی بینک میں بیٹھا ہوا ہے، وہ سازشیں اور مکاریاں کرتا رہا ہے۔

یہ پہلے اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ جس نے تقسیم کے وقت جب ہندوؤں کا انخلاء سیالکوٹ سے ہوا اور تارکین کی جو جائیداد ہاتھ آئی، انہوں نے فوراً اٹھا کر گورداس پور کے قادیانیوں میں شامل کر دی۔ جناب والا! ان کی محبت بھی پاکستان سے کسی تلخ حقائق کی وجہ سے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے مسلم پنجاب کے علاقے جو تھے، انہوں نے ریڈکلف ایوارڈ سے مل کر اور ماؤنٹ بیٹن سے مل کر، کانگریس سے مل کر، بقول جناب چوہدری غلام نبی صاحب، انہوں نے ہمارے علاقے کٹوائے اور بھارت میں شامل کرائے۔ معزز ممبران اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے۔ اس کے بعد جب مغربی پاکستان سے، مغربی پنجاب سے سکھ بھاگے، انہوں نے انہیں دھکے دے کر وہاں سے باہر نکال دیا اور پنڈت نہرو کے جو وعدے تھے وہ ہوا میں معلق رہے اور انہوں نے آ کر ہمیں تاراج کر کے ہمارے مسلم پنجاب کے علاقے کٹا کر، ہمارے لوگوں کو مہاجر بنا کر انہوں نے اپنا مقام یہاں آ کر ربوہ میں حاصل کیا۔ جس کو وہ اب ایک خود مختار چھوٹی سی اسٹیٹ بنا کر بیٹھے ہیں۔ وہ میونسپلٹی ہے، جو کچھ بھی ہے، وہ تو ان کے عزائم کی تشریح ہو چکی ہے۔

جناب والا! یہ ماسوائے اس کے ہرگز ہرگز ان کی کوئی تشریح نہیں ہے کہ یہ عالم اسلام

کی یکجہتی کے خلاف سامراج کا ایک گڑھ ہے۔ یہ کوئی دین نہیں ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک، یہ کوئی فرقہ نہیں ہے۔ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ زیرِ زمین چھپے ہوئے ہیں اور یہ چھپی ہوئی سازشیں ہیں۔ یہ ایک سیاسی تحریک ہے جو عالم اسلام کو خاکم بدہن تاراج کرنے پر مامور ہے۔

[2818] جناب والا! اب میں ایک نہایت ہی اپنی ناقص عقل کا یہاں اظہار کروں گا جو کہ ایک انسان کی حیثیت سے ہر انسان کے ذہن میں گردش کرتی ہے۔ یہ بات کہ وہ مسیح موعود تھے۔ انہوں نے آخری دور میں آنا تھا اور انہوں نے معاشرے کی اصلاح کرنی تھی، جزاک اللہ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر منطقی طور پر دیکھا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ ماؤزے تنگ نے ۷۰ سے ۷۵ کروڑ انسانوں کو مارکسزم کا فلسفہ دیا۔ لینن تھا، اس کی بھی اپنی ایک فکر تھی۔ جناب والا! سب سے پہلے میں اپنی اس مقدس سرزمین کی اس حقیقت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ انہوں نے مسلم لیگ اور برصغیر کے مسلمانوں کو ایک فلسفہ دیا اور ہم نے وطن حاصل کیا۔ قائداعظم نے وطن حاصل کیا، پاکستان حاصل کیا۔ ظاہر ہے کہ ایک فلسفہ تھا، ایک فکر تھی، جس کے نتیجے میں ہمیں پاکستان ملا۔ چلئے، ہمارے دشمن ہی سہی، گاندھی جی مہاراج جو مسلمانوں کو کہتے تھے:

"A band of converts cannot be a nation."

(مذہب بدلنے والوں کا ایک گروہ ایک قوم نہیں بن سکتا)

چھوڑیئے مگر تلخ حقائق ہی سہی۔ انہوں نے تحریک آزادی لڑی۔ تحریک خلافت بھی رہی ہے۔ انہوں نے بھارت کو آزادی دی۔ گاندھی جی اپنی قوم کے لئے ایک بہت بڑی چیز تھے اور دنیا کے نامور لیڈروں میں سے تھے۔ جناب والا! جمال عبدالناصر تھے، انہوں نے عرب دنیا کو اتحاد کا درس دیا تھا۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ افریقہ میں کئی ایسی شخصیات آئی ہیں۔ لہٰذا اس دور میں اگر اس جماعت کا تجزیہ کریں تو اس نے نہ تو اسلام کی اور نہ سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ اگر دوسری طرف ان کا فکر دیکھئے کہ آپ نے مذہب کے لئے کیا کیا ہے؟ وہ کتابیں ''انجام آتھم'' اور ''کشتی نوح'' اور اس کے علاوہ پتہ نہیں کیا کیا تھا اور جو نام خاص طور پر مجھے ذہنی فکر کا سب سے اوپر نظر آیا وہ [2819] ''ست بچن'' ہے۔ اس نام کو بتا سکتے ہیں کہ یہ جو نام ہے یہ کیا فکر رسا سے معمور نام ہے؟

(اسلام دشمن ٹولہ)

جناب والا! بحیثیت ایک مسلمان کے مجھ پر واجب ہے کہ میں اپنے دین کے معاملے

میں عصبیت رکھوں۔ ایک شخص، ایک گروہ جو سرمایے کے زور پر عالم اسلام کو تاراج کر رہا ہے، ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اس کی صحیح کیفیت جو ہے اس کو بے نقاب کریں۔ جناب والا! ہم نے ان تلخ حقائق کا جائزہ لیا ہے کہ حیفہ اور تل ابیب کے فنڈ پر پلنے والا یہ ٹولہ اسلام دشمن ہی نہیں ہے، یہ پاکستان دشمن پہلے ہے اور عالم اسلام کا سب سے بدترین (دشمن) ٹولہ ہے۔ کیونکہ اہل یہود کھلے ہیں، اہل ہنود کھلے ہیں۔ باقی جتنی سوشلسٹ قوتیں ہیں، جو آپ کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی خواہاں ہیں، اور آپ کے سامنے آپ کا اگر کوئی زیرزمین دشمن ہے تو وہ فقط یہی ٹولہ ہے جس کی پہچان میں ہر بار ہر وقت آپ کو تکلیف ہوئی ہے۔

(قادیانیت انسانی ذہنیت کا بیت الخلاء؟)

جناب! آپ خود جانتے ہیں کہ ہم نے کیا تاثر لیا ہے جو دین پر انہوں نے حملے کئے ہیں۔ آپ مسلمان ہیں، معزز ایوان مسلمان ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ انہوں نے دین پر کس قسم کے بے رحمانہ حملے کئے۔ یہ انسانیت سے معذور ہیں۔ جو لوگ انسانی ذہنیت سے معذور ہوں، جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلام دشمن پلندہ تھا۔ کیا یہ پیغمبرانہ صفات ہیں۔ نعوذ باللہ، خاکم بدہن، میں تو کہتا ہوں کہ یہ انسانی ذہن کا بیت الخلاء تھا۔ انہوں نے جس طریقے سے عالم اسلام کی دل آزاری کی ہے۔

(ملک توڑنے کے ذمہ دار؟)

جناب والا! ہم نے ان کے خزاں رسیدہ جذبات اور اجل رسیدہ افکار کا جائزہ لیا ہے۔ جناب والا! ہم نے ان کی تمام مکاریوں کو تولا ہے۔ ہم نے اسے سیاسی ترازو میں نہیں تولنا ہے۔ یہ ہمارے دین کا معاملہ ہے۔ میرے تمام بھائیوں کے دین کا معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ملک میں اس مسئلے پر طوفان کھڑا ہوا ہے۔ ہماری زندگی [2820] قیمتی نہیں ہے۔ ہمارا ملک قیمتی ہے۔ ہماری قوم قیمتی ہے اور پھر وہ ملک اور قوم محض اسی فلسفے کی مرہون منت ہے، جس کی حفاظت کے لئے قدرت نے اسے مامور کیا ہے۔ آپ کو یہ جائزہ لینا ہے کہ آپ کا ملک کیسے ٹوٹا۔ کس نے توڑا اور اس میں سب سے بدترین سازش انہی کی تھی۔ اگر آپ مجھے اجازت فرمائیں تو میں شیخ مجیب الرحمٰن کے وہ جملے جو پہلے پہلے سنے تھے، وہ اس معزز ایوان تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

(جناب مجیب الرحمٰن اور قادیانی)

"This syndicate of Qadyani Generals and the ruling

bureaucratic clique......this clique of pythons...... is not going to transfer this power to me. They want to put me behind the bar. They would like to fight the aimless battle and ultimately they will surrender before the enemy and not before their majority."

(قادیانی جنرلوں اور افسر شاہی کا گروہ جو کہ درحقیقت زہریلے سانپوں کا ایک جتھا ہے۔ مجھے اختیار منتقل نہیں کر رہا۔ یہ مجھے سلاخوں کے پیچھے بھیجنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک بے مقصد جنگ لڑیں گے اور آخرکار دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے۔ لیکن اپنے ملک کی اکثریتی عوام کے سامنے نہیں جھکیں گے)

تو جناب والا! یہ آخر کیا سازش تھی؟ اس سے ہمارے مشرقی پاکستان کے بھائی مکمل طور پر آگاہ تھے۔ مگر ہم بدنصیب اس خطے کے لوگ سمجھ نہیں آئی کہ ہم اپنے تنخواہ خوار ملازموں سے اتنی تذلیل اٹھانے والے ہیں۔ ہم نے اس کا جائزہ تک نہیں لیا کہ جن لوگوں کو آپ تنخواہ دیتے ہیں۔ ایک قوم کی حیثیت سے خزانہ آپ کا ہے۔ مملکت آپ کی ہے۔ کماتے آپ ہیں۔ خزانہ بھی اپنا آپ بھرتے ہیں۔ اس سے زیادہ تذلیل ہماری کیا ہوگی؟ ہم بدنصیب لوگوں کی، کہ ہمارے تنخواہ خوار ملازمین ہماری تذلیل کر کے، ہمیں دھکے دے کر ہمیں ملک بدر کر دیں کہ ہمیں انڈیا کا سیٹلائٹ بنا دیں۔

جناب والا! میں آپ سے مزید گزارش کروں گا اس سلسلے میں کہ اس وقت جو سازش زیر غور ہے اس میں بھارت جیسا منافق دشمن سب سے آگے شریک ہے۔ خدانخواستہ یہ مغربی پاکستان کو بھی تاراج کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ وہ عرب ممالک اور ایران کے سر پر پہنچ جائیں تاکہ وہ عرب ممالک کو کہیں کہ بابا! یہ ڈالر اٹھا کے اب انڈیا کے بنکوں میں رکھو، اب ایشیاء اور افریقہ کے لیڈر ہم ہیں۔ بڑی نیوی بھی [2821] ہم بنائیں گے، بڑی افواج بھی ہم بنائیں گے۔ آپ کا تحفظ اب ایک بہت بڑی سیکولر پاور کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ جناب والا! یہی عالم اسلام میں وہ قلعہ ہے جو ان کے عزائم میں سدراہ ہے۔ یہی وہ پاکستان تھا جو مشرق و مغرب سے بھارت کی فسطائیت کے پنجے کو بلاد اسلام تک پہنچنے سے روکے رہا۔ یہی وہ پاکستان ہے جس میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہی وہ بچا کھچا پاکستان ہے جو ان بدکرداروں کے نتیجہ میں یہی بچا کھچا پاکستان رہ گیا ہے۔

جناب والا! اسرائیل کے پرائم منسٹر کی تقریر آپ سن چکے ہوں گے کہ ''مغربی پاکستان

میں راہیں ہموار ہوسکتی ہیں۔'' یہ پیرس کے قرب میں کوئی شہر تھا، ۱۹۶۷ء کی تقریر ہے ڈیوڈ بن گورین کی۔ وہ کم بخت مر گیا۔ یہ اس کی تقریر ہے۔ اس نے یہ اظہار خیال کیا کہ بھارت جیسا سیکولر ملک جو پاکستان جیسے مذہبی اور جنونی کا بدترین مخالف ہو، وہ ہمارے لئے اس قدر زرخیز زمین ہے کہ ہم پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے سب سے پہلا جو اسٹینڈ ہے، ہمارے اڈے وہیں قائم ہوں گے۔

(بھارت، اسرائیل نچوڑ؟)

جناب والا! بھارت اسرائیل کا نچوڑ قادیان اور ربوہ ہے۔ حیفہ اور تل ابیب کا مظہر۔ یہ جس ذہانت کا اور جس علم و عرفان کا تذکرہ کر چکے ہیں، ہم نے دیکھا ہے۔ بڑی آسانی سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مصدقہ جہالت کا مظہر اور مستند حماقت کا مجسمہ تھے۔ ہم نے غور وفکر کیا ہے۔ ان کا علم اور ذہانت کچھ نہیں ہے۔ یہ بھارت اور اسرائیل کا نچوڑ ہے اور وہیں سے انہیں پیسے ملتے ہیں اور یہیں سے ان کا یہ سارا کاروبار چلتا ہے۔ ان کا نظام حیات کہیے یا نظام کار کہیے، ان کا سارا انحصار غیر ملکی سرمائے پر ہے۔

اب میں جناب سے یہ مختصر گزارش کروں گا...... میں معذرت خواہ ہوں، اگر میری معروضات میں طوالت ہوگئی ہے...... تو جناب والا! اب اس وقت آپ اپنے ملک کے اندرونی و بیرونی حالات کا جائزہ لیں۔ ہم نے ان کے واقعات سنے، ہم نے ان کو بحیثیت مذہب کے بھی دیکھا اور بحیثیت دشمن کے بھی دیکھا۔ جناب والا! اس میں کوئی [2822] کلام نہیں کہ ہم پہلے اپنے دستخط شدہ ان کے محضر نامے کا جواب دے چکے ہیں۔ میرے اس طرف کے بھائیوں نے بھی دلائل دیئے ہیں اور معزز اراکین بھی تقاریر فرمائیں گے اور ہوسکتا ہے کہ میں اپنی معروضات کا اظہار پوری طرح نہ کر سکا ہوں اور اتفاق سے کافی باتوں کا اظہار نہیں کر سکا جو کہ ذہن سے سلپ ہو گئی ہیں۔ تو میں اتنی گزارش کروں گا کہ نوے (۹۰) برس سے چلنے والی اس سازش کو میں گورنمنٹ پارٹی کو نہایت ہی انکساری سے اپیل کروں گا کہ یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ یہ ہم سب کی میراث ہے، مشترکہ میراث ہے۔

اسلام کا وارث ہر مسلمان ہے۔ یہ ہم سب کی وراثت ہے۔ یہ فرقہ جو اعلانیہ فرقہ ہے۔ یہ فرقہ جس کی کارکردگی بھی اعلانیہ ہے۔ اگر زیرِ زمین تھی تو سامنے آ گئی ہے۔ میں اتنی گزارش کروں گا کہ اس کا فیصلہ دیتے وقت اس معزز ایوان کو فیصلہ مبہم نہیں دینا چاہئے۔ وہ دھندلا

فیصلہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ باہر ہمارے مضطرب بھائیوں کی تکلیف اور بڑھ جائے گی۔ ہمارے ملک کا امن عامہ درہم برہم ہو جائے گا۔ ہمارے ملک میں کشت وخون ناگزیر ہو جائے گا۔ ان تمام چیزوں کو سمجھنے کے لئے، ان تمام نزاکتوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ہمیں ان مثبت نتائج کی طرف جانا چاہئے کہ ہمارا فیصلہ مثبت ہو، مدلل فیصلہ ہو۔ اس میں ان کا نام آنا چاہئے۔ اس میں عقائد آنے چاہئیں۔ اس میں تحریک کی تشریح آنی چاہئے اور پھر عقائد کی تشریح ہونی چاہئے تاکہ وہ مبہم فیصلہ عوام میں کسی بدگمانی کو جنم نہ دے سکے۔ لہٰذا میں اس معزز ایوان سے گزارش کروں گا کہ یہ چیزیں آپ سماعت کر چکے ہیں۔ ہم نے بہت تلخی سے اور اپنے ڈیکورم کے تابع اور اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے نام پر کسی اقلیت کو بھی انصاف دیا جائے۔ اس کی بھی سماعت کر لیں۔ اس کے بھی نظریات سن لیں۔ تو ہم نے جناب والا! طوعاً وکرہاً، بادل نخواستہ وہ تمام چیزیں برداشت کیں اور واقعات آپ کے سامنے ہیں۔

(مگرمچھ، اژدھا!)

اب گزارش یہ ہے کہ اس انتہائی پیچیدہ مسئلے کو، جو بظاہر پیچیدہ ہے، مگر جس وقت آپ نے [2823] انشاءاللہ کا اس کو حل کر دیا تو آپ دیکھیں گے کہ عالم اسلام میں جہاں جہاں ان کے بورڈ لگے ہوئے ہیں یا کینیڈا اور امریکہ تک آپ کے مدلل فیصلہ جات گئے تو آپ کی آواز سن کر وہ اندازہ کریں گے کہ آپ نے ایک بہت بڑے مگرمچھ، ایک بہت بڑے اژدھے کو مارا ہے۔ تو وہ اس قسم کا فیصلہ ہونا چاہئے کہ بیرون پاکستان اسلامی ممالک میں بھی اور باقی دنیا میں بھی ہماری اس صحیح حقیقت کو کہ کس بات کے پیش نظر اور کن واقعات کے پیش نظر ہم نے ایک دشمن کو کچلا ہے، ہم کوئی اقلیتوں کے قاتل نہیں ہیں، نعوذ باللہ۔ اسلام میں تو حکم ہے کہ ان کے حقوق کا تحفظ کرو۔ اگر وہ جزیہ دیتے ہیں تو ان کی جان و مال اور عزت کا تحفظ کرو۔ آپ ان کا تحفظ ضرور کیجئے، مگر یہ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد۔ ہماری وزارت خارجہ کے جو ہمارے سفارتخانے ہیں۔ یہ ان کا بھی کام ہوگا کہ وہ وہاں کی پریس سے ان تمام واقعات کی نشر واشاعت ایک صحیح صورت میں دیں تاکہ دنیا ہمیں یہ نہ کہے کہ ہم کوئی قاتل ہیں یا ہم نے کوئی انسانی حقوق سلب کئے ہیں یا ہم نے کوئی یونائیٹڈ نیشنز کے یا بین الاقوامی نظام کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔

اس کے پیش نظر جو کہ آپ حضرات دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے خلاف مختلف خطوط مختلف سمت سے آ رہے ہیں۔ یہ انہی کی تنظیم بھجوا رہی ہے۔ انہی کے ہر جگہ دفاتر ہیں اور تنظیمیں ہیں۔ تو

جب بلاد اسلامیہ میں بھی ان کے متعلق بتایا جائے گا کہ یہ تو وہ ٹولہ ہے کہ جس نے اسرائیل میں بیٹھ کر عرب دنیا کے راز اسرائیل کو دیئے۔ انڈونیشیا کو سبوتاژ کیا۔ پاکستان کو سبوتاژ کیا۔ ہر جگہ بیٹھ کر عالم اسلام کے خلاف اپنے معاندانہ، مکارانہ اور عیارانہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ہماری صورت حال خاصی میلی ہو چکی ہے۔ باہر چونکہ کسی کو علم نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم یکطرفہ کارروائی کر کے ظلم کر رہے ہیں۔ تو لہٰذا جناب والا! ہمارا فیصلہ ایک مثبت اور مضبوط فیصلہ ہو کہ ہماری قوم خوش ہو جائے۔ اس کے بعد بیرون ملک ہماری قوم کا وقار بلند ہو۔ وہ کہیں کسی غیر ملکی پراپیگنڈے یا ان کے پراپیگنڈے سے گرنے نہ پائے۔ میں ان معروضات کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

[2824] جناب چیئرمین: ملک کرم بخش اعوان!

جناب کرم بخش اعوان: جناب! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں کل کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ شروع تو کریں۔

جناب کرم بخش اعوان: نہیں، جناب! آپ مہربانی فرمائیں، میں کل بول لوں گا۔

جناب چیئرمین: کل پھر ٹائم تھوڑا ہوگا۔

Any honourable member who would like to say something? None, So we shall meet tomorrow at 9:00 a.m. and shall continue up to 1:30 p.m.

(کوئی معزز ممبر کچھ کہنا چاہے گا؟ کوئی نہیں؟ تو پھر کل صبح ۹ بجے ملیں گے اور ڈیڑھ بجے تک جاری رکھیں گے)

[The Special committe of the whole House adjourned to meet at nine of the clock, in the morning, on Tuesday, the 3rd September 1974.]

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۳؍ستمبر ۱۹۷۴ء بروز منگل صبح ۹ بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 3rd September, 1974

(Contain Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 19 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 3rd September, 1974

Contain Nos. 1—21)

[2827]*THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the 3nd September. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۳ر ستمبر ۱۹۷۴ء، بروز منگل)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at nine of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح نو بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

(قادیانی مسئلہ......عمومی بحث)

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سامنے جو ڈبیٹ اور رپورٹ آئی ہے اس کی رپورٹنگ میں غلطیاں ہوگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس کی ایک کاپی اٹارنی جنرل صاحب خود تصحیح کر کے واپس کر دیں تو وہ چھپائی کے لئے سند رہے گی اور بہت اچھا ہوگا۔

جناب چیئرمین: وہ پانچ کاپیاں تیار کر رہے ہیں۔ جو آپ کو کاپیاں دی گئی ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں پانچ کاپیاں تیار کر رہے ہیں۔ ان کی بھی اٹارنی جنرل سے درستی ہو جائے گی۔

صاحبزادہ صفی اللہ: اٹارنی جنرل صاحب اگر خود کریں تو اچھا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے تو بڑی کوشش کی کہ ممبران وقت پر آئیں۔ مگر ایسا ہوا نہیں۔

جناب کرم بخش اعوان: میں آپ کی مہربانی کا بے حد ممنون ہوں۔ میں اپنے وعدے کے مطابق سویرے آ گیا تھا۔ اس بات کے گواہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ہیں۔

[2828] **جناب چیئرمین:** مجھے پتہ ہے۔ نو بجے تھے۔ میں انتظار کر رہا تھا کہ کم سے کم بیس ممبر ہو جائیں۔ یہ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں یہ تو بیچارے تب بھی آ جاتے اگر آپ تقریر نہ بھی کرتے۔ (مداخلت)

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! میں تو سمجھتا ہوں کہ وقت ہی ضائع ہو رہا ہے۔ ریزولیوشن آپ ممبران سے پاس کروا کر بھیج دیتے تو فیصلہ ہو جاتا۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ہر ممبر کو حق ہے کہ اپنی رائے دے۔، ہم بالکل بند نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے ایک مہینہ ان کی بات سنی اور دو کتابیں لکھی ہوئی پڑھ دیں۔ ملک کرم بخش اعوان!

(جناب کرم بخش اعوان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب کرم بخش اعوان: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم! جناب والا! مرزا ناصر احمد امام مرزائی امت ربوہ کی طرف سے دیئے گئے محضر نامہ کو میں نے غور سے پڑھا ہے اور انہوں نے دس دن کی جرح کے دوران جو لغوی معنے اور جو تاویلیں کی ہیں وہ بھی بڑے غور سے

سنی ہیں۔ اسی طرح لاہوری پارٹی کا وضاحتی بیان بھی پڑھا اور ان کے بھی لغوی معنی اور تاویلیں اچھی طرح سے سنی ہیں۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں ان کا مقصد یہ ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھا جائے اور جس طرح وہ نوے(۹۰) سال سے مسلمان قوم کا شکار کر رہے ہیں اسی طرح اسلام کے نام پر اپیلیں کرتے رہیں اور قرآن وحدیث کا اسلحہ استعمال کر کے مسلمانوں کو تہ تیغ کرتے رہیں۔ یہ ایک سیاسی تنظیم ہے اور انگریزوں کی پیداوار ہے۔ انگریزوں کو یہ پودا لگانے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی؟ یہ ولیم ہنٹر کی کتاب ''دی انڈین مسلمان'' پڑھی جائے تو اس سے سمجھ پڑتی ہے کہ انگریز کو یہ پودا لگانے کی کیوں ضرورت پیش آئی اور اس وقت کیا تکلیف تھی۔ یہ کتاب ۱۸۷۱ء میں لکھی گئی تھی۔

حضرت سید احمد بریلویؒ نے جنہوں نے مغلیہ خاندان کے زوال کے بعد تحریک چلا رکھی تھی، وہ تحریک تو کمزور ہوگئی تھی۔ لیکن اب تک اس کے آثار باقی تھے۔ ان مجاہدین نے انگریزوں کے [2829] ساتھ ۱۸۶۳ء میں اور ۱۸۶۸ء میں جنگیں لڑیں۔ جن میں ہزاروں انگریز مارے گئے اور ۱۸۵۷ء کے غدر کا بھی مسلمانوں کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ یہ کتاب دراصل ایک رپورٹ تھی جس میں مسلمانوں کے خلاف کی گئی بغاوت کے مقدمات اور مسلمانوں کے جہاد کی جنگوں کا تذکرہ اس میں درج ہے۔ ہنٹر کو یہ فکر تھی کہ گو یہ تحریک دب گئی ہے۔ لیکن آزادی کے مجاہدین کسی وقت بھی جہاد کا نعرہ لگا کر پھر جنگ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہندوستان کو دارالحرب سمجھا ہوا ہے۔ جب تک اس کا کوئی تدارک نہ کیا جائے کہ مسلمانوں کو جہاد سے ہٹا دیا جائے۔ تب تک ہمیں آرام نصیب نہیں ہوسکتا۔ مسلمان قوم کو قرآن یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ کسی کی غلام نہیں رہ سکتی۔ اس لئے کوئی ایسا تدارک ضرور ہو جائے کہ مسلمانوں کو جہاد سے ہٹا دیا جائے۔ انہیں ایام میں مرزا غلام احمد نے دو باتوں کا اعلان کر دیا۔

۱...... جہاد کو منسوخ کر دو۔

۲...... اولی الامر کی اتباع کا اعلان کر دیا۔ (یعنی انگریزوں کی تابعداری کی جائے) اس میں ''منکم'' کی شرط ہٹا دی۔ لیکن قرآن کریم میں جو حکم ہے وہ ہے۔

''فاقتلوھم حتیٰ لا تکون فتنة ویکون الدین للّٰہ فان انتھوا فلا عدوان الّا علی الظلمین (البقرة:۱۹۳)'' ﴿تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔﴾

دوسری آیت سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:’’ان اللّٰہ شتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقاً فی التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفیٰ بعھدہ من اللّٰہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلك ھوا الفوز العظیم (التوبہ)‘‘[2830] ﴿اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے نفس اور مال خرید لئے ہیں۔(یعنی سودا کر لیا ہے) بعوض جنت کے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ یہ اللہ کا عہد ایک پختہ عہد ہے۔تورات میں، انجیل میں، قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر عہد کا پورا کرنے والا ہے۔خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو آپ نے اللہ سے چکا لیا ہے۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔﴾

یعنی قرآن کریم کی رو سے جس طرح ہم پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح جہاد بھی فرض ہے اور جہاد کے متعلق منسوخی کا حکم لگا کر انہوں نے گمراہی کا ارتکاب کیا ہے۔

’’یایھا الذین اٰمنوا اطیعو اللّٰہ واطیعوالرسول و اولیٰ الامرمنکم ۰ فان تنازعتم فی شئ فردّوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر ۰ ذالك خیروا احسن تاویلا‘‘ ﴿اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔یہ صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر۔﴾

’’منکم‘‘ کی شرط ہے۔ان کا اتباع کرو جو تم میں سے ہیں۔یعنی جو مسلمان ہیں ان کا اتباع کرو۔یہ نہیں کہ کوئی سکھ ہو یا کوئی انگریز ہو یا کوئی یہودی ہو یا کوئی بھی ہو تو اس کا اتباع کرو۔یہ اس میں حکم نہیں ہے۔اس میں یہ ہے کہ ان کا اتباع کرو جو تم میں سے ہیں تو اس طرح قرآن کریم میں اور بھی کئی جگہ مرزا غلام احمد نے تنسیخ اور ترمیم کی ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے تحریف کی گئی ہے جو یہاں جرح میں ان سے پوچھا گیا۔

(جھوٹا گواہ؟)

تو جناب والا! میں آپ کی توجہ صرف اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ چونکہ یہ ہم نے رپورٹ پیش کرنی ہے۔ان گواہوں کا جو طریقہ اور جو طرز تھا وہ اراکین اسمبلی نے اچھی طرح سے ملاحظہ کیا ہے کہ وہ جھوٹے گواہ کی طرح کس طرح سے تاویلیں کیا کرتے تھے۔لہٰذا میں نے پہلے

بھی جو [2831] بیان دیا ہے اس کے اوپر میرے دستخط ہیں۔ اس لئے میں اپنی تقریر کو زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہتا۔ یہ دو تین حوالے اس کی سپورٹ میں میں نے پیش کر دیئے ہیں۔

۱...... لہٰذا یہ گمراہ ہیں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲...... کلیدی آسامیوں سے انہیں فوراً ہٹا دیا جائے ورنہ نقصان ہوگا، اور

۳...... ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ جیسے انہوں نے اپنی ریاستیں بنائی ہوئی ہیں۔ وہ حق ان کو استعمال نہ کرنے دیا جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: مولانا غلام غوث ہزاروی!

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب! میں نے بھی پانچ منٹ تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر غفور صاحب آ جائیں، میری ان سے بات ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پانچ منٹ لینے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میرے بعد میری پارٹی سے اور کوئی نہیں بولے گا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی!

(جناب مولانا غلام غوث ہزاروی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! مرزائیوں کے سلسلہ میں بہت سی تقاریر ہوگئی ہیں، کافی ہوگئی ہیں اور کوئی معزز ممبر ایسا معلوم نہیں ہوتا جس کی رائے مرزائیوں کے حق میں ہو۔ بہرشکل ہم نے ایک بل پیش کیا ہے۔ جس بل میں ہم نے تحریک کی ہے کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ان کو کلیدی آسامیوں سے دور کیا جائے۔ اس بل کی اہمیت میں ہم نے ایک کتاب پیش کی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مرزائیت کا کچا چٹھہ سب کو معلوم ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں یہ ہے کہ:

میرے نزدیک دنیا میں اتنا برا کوئی شخص بھی نہیں ہوسکتا جتنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو ملکہ قیصرائے ہند کو خط لکھتا ہے اور اس نے التجا کی کہ آپ مجھے ایک لفظ شاہانہ لکھ دیں۔ دعویٰ نبوت، دعویٰ مسیح موعود، دعویٰ مجدد اور سارے دعوے، [2832] میں کہتا ہوں کہ ایسا کوئی شخص نہیں جس کے آنے کی خبر کسی کتاب میں ہو اور مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ شخص بننے کی کوشش نہ کی ہو۔ مہدی کے بارے میں روایات ہیں اور صحیح روایات متواترات ہیں۔ ہمارے عقائد کتابوں میں لکھے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں، میں نے قرآن کی نو آیات پیش کی ہیں۔ قرآن کی تفسیر قرآن سے کی ہے۔ حضور ﷺ اور صحابہؓ نے ان کی وہی تعبیر

فرمائی ہے۔ بارہ سو سال کے مجددین نے ان کے وہی معنی فرمائے۔ وہ ان کا جواب دیں۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں۔ کرشن کی خبر تھی۔ حارث پیدا ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ برہمن وہ بھی میں ہوں۔ جس شخص کا کسی کتاب میں ذکر تھا۔ اس نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ لوگوں کی جہالت سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ بہرشکل اس نے انگریز کی خوشامد کی۔ ملکہ قیصرہ ہند کو جو خط لکھا اس کو کوئی خوددار شریف انسان نہیں لکھ سکتا۔ چہ جائیکہ ایک مسلمان ہو۔

ایک بادشاہ کا ذکر آتا ہے کہ ایک بہروپیے نے ایک بادشاہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اس نے دو تین میل کے فاصلے پر فقیری شروع کر دی۔ اسکو مرید بھی مل گئے۔ لاہور میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا۔ وہ رب لاہور بن گیا تھا۔ اس کی بیوی ربنی بن گئی تھی۔ لوگوں نے اسے مان لیا تھا۔ اس ملک میں کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے اس کو کچھ نہ کچھ آدمی مان ہی لیتے ہیں۔ یہ صرف جہالت کا نتیجہ ہے۔ یہ صرف نادانی کا نتیجہ ہے۔ بہرشکل وہ شخص فقیر بن گیا۔ ہوتے ہوتے اسے شہرت مل گئی، بادشاہ کو خبر ہوئی۔ یہ بادشاہ لوگ دعاؤں کے بڑے پیاسے ہوتے ہیں کہ اقتدار قائم رہے۔ بادشاہ اس کے پاس گیا۔ اس نے اشرفیوں کی تھیلی پیش کی۔ فقیر نے انکار کر دیا۔ بادشاہ واپس آ گیا۔ وہ اپنا جامہ بدل کر بادشاہ کے پاس آ گیا اور اسے کہا کہ دیکھو جس نے تمہیں دھوکہ دے دیا ہے۔ چنانچہ اس نے انعام مانگا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں خود اشرفیوں کی تھیلی لے کر تمہارے پاس پہنچا تھا لیکن تم نے نہ لی۔ اب انعام کیا دوں گا۔ اس نے کہا کہ میں جس جامہ میں تھا اس بھیس میں یہ تھیلی سجتی نہیں تھی۔

[2833] اب یہ جھوٹا دعویٰ اس نے کیا ہے۔ اس کے سارے دعوے جھوٹے تھے۔ لیکن اس جھوٹے لباس کو بھی اس نے نہیں نبھایا۔

اس کے بعد جہاد کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اور یہ سب تاویلیں جو ناصر احمد اور دوسروں نے کی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ اس نے کہا کہ موسیٰ کے زمانے میں جہاد سخت تھا۔ حضور ﷺ کے زمانے میں جہاد میں سختی نہ رہی اور کچھ نرمی ہوگئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں بالکل موقوف ہوگیا۔ دراصل وہ اپنے تک پہنچ کر اس کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ یہ جو بہت خوشامدی تھا اس نے ملکہ قیصرہ ہند کو لکھا۔ اس سے بڑھ کر میں نے آج تک کوئی ٹوڈیانہ خط نہ دیکھا، نہ پڑھا۔ میں ایک پیغمبرانہ خط آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت سلیمان نے بلقیس کو ایک خط لکھا۔ اس میں لکھا۔ قرآن میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔ ''الّا تعلوا علیّ واتونی مسلمین''

یہ پیغمبرانہ خط ہے۔ ''میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور طابع ہو کر آ جاؤ۔''

پہلے صرف یہ کہ: ''انه من سلیمان وانه بسم اللّٰه الرحمن الرحیم''
اس کے بعد صرف اتنا لکھا کہ: ''الّا تعلوا علیّ واتونی مسلمین''
یہ (مرزا صاحب) ۲۶ صفحوں کا خط لکھتے ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل، صاحب بہادر، دام اقبالہ، اسی ''دام اقبالہ'' نے اس کی نبوت کی لٹیا ڈبودی۔ کوئی بیس تیس دفعہ اس نے یہ لکھا ہے یہاں تک لکھا کہ: ''آپ ایک دفعہ ایک شاہانہ لفظ میرے لئے لکھ دیں۔''

استدعا کی ہے۔ یہ ایک صیہونی فرقہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے زہریلا ہے۔ یہودیوں سے بڑھ کر ہے۔ یہ تو مار آستین ہے۔ یہودی تو صاف کافر ہیں۔ ہمارے دشمن ہیں۔ لیکن یہ چھپے ہوئے ہیں۔ سانپ ہیں۔ انگریزوں کے زمانے میں [2834] انہوں نے عراق، بغداد جانے کے بعد چراغاں کیا۔ مسلمان ملکوں کے خلاف اظہار خیال کیا اور جب پاکستان بنا تو اس وقت بھی انہوں نے نقصان پہنچایا۔ کمیشن میں مرزا ناصر احمد نے کہا کہ مسلم لیگ کی درخواست پر میں شریک ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں کے وقت میں سے تم (نے ان قادیانیوں) کو وقت کیوں دیا۔ اس میں خود ظفر اللہ تھا۔ منیر کمیشن میں اس نے کہا کہ جب لیاقت علی دورہ پہ جاتا تھا تو وزارت عظمیٰ میرے پاس ہوتی تھی۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ تو بہرحال یہ تو مدعی ہے اور چھوٹے چھوٹے کاموں تک پہنچتا تھا۔ مجھے علم ہے کہ ایک آدمی قتل ہوا مانسہرہ میں، میں اور ماسٹر تاج الدین صاحب گورنر سرحد شہاب الدین کے پاس پشاور گئے جو نظام الدین کا بھائی تھا۔ ہم نے اس قاتل کے بارے میں کچھ نرمی اختیار کرنے کی بات کی۔ مقتول اصل میں مرزائی تھے۔ اس نے ظفر اللہ خان کی تعریفیں شروع کر دیں۔ ہمارے سامنے گورنر سرحد اور تعریفیں ظفر اللہ خان کی۔ ظفر اللہ خان چھایا ہوا تھا۔ اس کے خلاف کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ ظفر اللہ خان کی مہربانی ہے کہ باؤنڈری کمیشن میں یہ گئے تو جو کچھ کردار انہوں نے ادا کیا اس سے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضور ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں یہ جو امتی نبی کہتے ہیں وہ یہی حضور ﷺ نے پہلے فرما دیا میری امت میں سے ہو کر نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ یہ امتی نبی کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ کذاب دجال ہوں گے۔ تو یہ وہاں گئے۔ انہوں نے جو بیان دیا وہ اس کی تصدیق ہے کہ حضور ﷺ نے کتنا سچ فرمایا اور کتنے صحیح صادق ومصدوق پیغمبر تھے۔ کذاب تو اس لئے ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مسلمان کافر ہیں۔ ہم اور یہ بالکل، علیحدہ ہیں۔ یہ دعویٰ دیا گرداسپور ضلع میں کہ عام مسلمان ہم سے علیحدہ ہیں۔ ہم اور یہ ایک قوم نہیں، اس پر زور دیا اور دجل وفریب کیا۔ دجال ہونے کا مظاہرہ کیسے کیا اور آخر میں لکھ دیا۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ الحاق

ہو۔ یہ آخر میں دجل کیلئے لکھا، فریب کے لئے لکھا۔ کمیشن کو یہ دے [2835] دیا کہ ہم علیحدہ ہیں اور مسلمانوں کی تعداد اس ضلع میں کم ہے۔ یہ پاکستان بننے کے بعد انہوں نے ڈنگ دیا۔ پاکستان بناتے وقت انہوں نے یہ ڈنگ دیا اور یہ نتیجہ ہے کشمیر کی تمام جنگوں کا، بھارت سے مستقل مقابلہ کا یہی سبب تھا۔ حقیقتاً یہ ایجنٹ ہیں۔

میں ایک بات عرض کروں گا، شاید وہ بعضوں کو معلوم نہ ہو۔ ۳۱۳ درویش کے نام سے قادیان میں مرزائی جاتے ہیں۔ مرزے کی قبر کی حفاظت کے لئے، اور اس کے مقابلہ میں ۳۱۳ سکھ آتے ہیں گوردوارے کی حفاظت کے لئے جو ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ ۳۱۳ مرزائی رہتے ہیں مرزے کی قبر کی حفاظت کے لئے۔ نہ مسلمان رہتے ہیں وہاں، نہ اجمیر کے لئے جاتے ہیں، نہ کسی اور مقدس مقام کے لئے جاتے ہیں تو مرزے کی قبر اور ہڈیوں کی حفاظت کے لئے جاتے ہیں۔ یہ کیا چیز ہے۔ ہمارے یہاں کہتے ہیں زیارت لگتی ہے۔ بعض اولیاء کے مزاروں پر لوگ جاتے ہیں اور ان کی حاجت پوری ہوتی رہتی ہے تو اس کو کہتے ہیں ان کی زیارت لگتی ہے تو ان مرزائیوں کی زیارت لگتی ہے۔ مرزا کی ہڈیوں کی حفاظت کے لئے۔ ۳۱۳ سکھ یہاں آئیں اور ان کا تبادلہ ہوا کرتا ہے باقاعدہ۔ یہ بات اگر نہیں معلوم تو میں کہنا چاہتا ہوں اور اگر اب تک ہے تو اس کو ختم کرنا چاہئے۔ یہ تو ایجنٹ ہیں اور جو لوگ ۳۱۳ آئیں جائیں، آئیں جائیں تو آپ کے ملک کی کون سی بات خفیہ رہ سکتی ہے؟ یہ تو جاسوس ہیں سارے کے سارے۔ وہاں جانے والے روز تبدیل ہوتے ہیں۔ یہ جاسوس ہیں۔ وہاں کے آنے والے جاسوس ہیں۔ یہاں کے جانے والے جاسوس ہیں۔ تو انہوں نے کسی وقت بھی مسلمانوں کی بھلائی نہیں کی۔ یہ مسلمان کے نام سے مسلمانوں کے اندر ایک خطرناک فرقہ ہے۔ اس پر کوئی مسلمان بھروسہ کرے گا؟ اس پر کوئی قوم بھروسہ کرے گی؟ اس پر کوئی فرد بھروسہ کرے گا؟ حکومت بھروسہ کرے گی تو منہ کی کھائے گی۔ یہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور سب کے سامنے کہنے کو تیار ہوں۔

[2836] اس وقت ہم ایک ایسے مرحلے پر پہنچے ہیں کہ دنیا کی نگاہیں ہماری طرف، مسلم ممالک کی نگاہیں ہماری طرف، تمام مسلمان حکومتیں، عرب حکومتیں ہم کو دیکھ رہی ہیں اور ہمارے فیصلے کی انتظار میں ہیں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ہماری قوم سمجھدار ہے۔ وہ اس طریقے سے کوئی بات نہیں کرے گی کہ جس سے ملک کو نقصان پہنچے۔ لیکن باوجود اس کے ساری کی ساری قوم یہ چاہتی ہے کہ اس آستین کے سانپ کا سر کچلا جائے اور کیسے نہ کچلا جائے۔ ہم یہ بات حکومت کے حوالے کرتے ہیں۔ لیکن یہ ساتھ کہتا ہوں کہ جب وہ ہم کو کافر کہتے ہیں اور ہم ان کو کافر کہتے ہیں اور یہ

بات مرزاغلام احمد نے لکھی ہے کہ:''دنیا کی مسلمان بادشاہتوں میں سے،حکومتوں میں سے کوئی حکومت نہیں ہے جو ہم کو کافر نہ کہے۔''

یہ مرزا نے لکھا اور یہ ۱۹۰۸ء سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔مرزا نے یہ کہا ہے کہ:''تمام مسلمان حکومتیں ہمارے خون کی پیاسی ہیں۔ہم کسی جگہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔اپنا عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔وہ ہم کو کافر سمجھتے ہیں۔''

یہ مرزا نے خود لکھا اور جو ناصر احمد نے اپنے خلاف باتیں پیش کیں کہ مسلمانوں نے ہم پر کیا کیا فتوے لگائے کفر کے۔اس موقع پر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک ڈھونگ آپ کو بتادوں۔انہوں نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا اور پھر چھپایا اس طرح کہ انہوں نے پہلے کافر کہا تو جو مسلمان کو کافر کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔عجیب ڈھونگ اپنا بنایا۔آپ خدائی کا دعویٰ کریں۔آپ کو ہر شخص کافر کہے گا۔جب آپ کو کافر کہیں تو آپ کہیں جی ہم نے تو ان کو کافر نہیں کہا نہ، ہم کو کافر کہنے سے خود ہی کافر ہوگئے۔یہ آپ نے عجیب ڈھونگ اور ڈھنگ نکالا ہے مسلمانوں کو کافر بنانے کا۔آپ کافر اس لئے بنائیں کہ وہ آپ کی رسالت کو نہیں مانتے۔آپ کی پیغمبری کو نہیں مانتے۔آپ کو مسیح موعود نہیں مانتے۔آپ کو کذاب ودجال سمجھتے ہیں۔آپ کہتے ہیں کہ چونکہ مجھے کافر کہا اس لئے وہ خود کافر ہوگیا۔تم خدائی کا دعویٰ کرو،پیغمبری کا دعویٰ کرو،ساری دنیا سے بہتر بنو،تم مسلمانوں کو دھوکہ دو، پھر لوگ تمہیں کافر نہ کہیں؟اگر کوئی کہے تو کہو کہ انہوں نے مجھے کافر کہا ہے۔اس لئے کافر ہوگیا۔تو تمہیں کوئی کافر نہ کہے گا؟

[2837] میرا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے جو باتیں یہاں پیش کی ہیں،جھوٹ بولنے کے حیلے پیش کئے،بات کو چھپایا۔اب ساری دنیا کو معلوم ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے زمانے والوں کو قطعی کافر کہا تو جب کافر کہا اور یہ لکھا کہ میرا نہ ماننا قرآن وحدیث کا نہ ماننا ہے۔میرا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے۔میرا انکار خدا اور رسول ﷺ کا انکار ہے،تو اب میں ناصر احمد سے پوچھتا ہوں کہ جو خدا کا انکار کرے وہ کس کھاتے میں ہے؟آپ کے اس چھوٹے کفر میں ہے یا بڑے کفر میں ہے؟اب ناصر احمد نے تاویل کی ہے کہ ہم مسلمانوں کو تو کافر کہتے ہیں۔لیکن چھوٹا کافر کہتے ہیں۔بڑا کافر نہیں کہتے اور دجل وفریب یہ کیا ہے۔آج تک جو معنی سمجھتے تھے کہ فلاں شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے معنی یہ تھے کہ اسلام ایک دائرہ ہے۔اس کی حدود ہیں۔جو ان حدود کو پھلانگے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔بات صاف تھی۔اس نے کہہ دیا کہ ایک چھوٹا حلقہ ہے۔اس سے خارج ہوگیا۔یہ اس نے تاویل کی اور نیا معنی گھڑا۔نیا معنی گھڑنے میں

ان کوکمال حاصل تھا۔اس نے جو’’اتمام حجت‘‘ کامعنی کیا ہے بالکل غلط کیا ہے۔مرزا ناصر احمد نے اتمام حجت کا جو معنی کیا ہے وہ یہ ہے کہ دلائل سے اپنی بات پیش کرو۔دعوت دو۔توحید رسالت کی یا حق کی دعوت دو اور دلائل دو۔اس کا دل مان لے کہ تم حق پر ہو۔تم کو سچا سمجھ کر پھر انکار کرے تو یہ ملت سے خارج ہے۔ یہ اتمام حجت تھا۔ حالانکہ قرآن مجید نے اتمام حجت کا یہ معنی نہیں کیا۔ قرآن مجید نے کہا ہم نے پیغمبر اس لئے بھیجے کہ یہ کوئی نہ کہہ سکے۔’’ماجاءنا من نذیر‘‘

کہ ہمارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا۔ ڈرانے والا کافی ہے اتمام حجت کے لئے۔ پیغمبر کا آنا اور دعوت دے دینا کافی ہے اتمام حجت کے لئے۔دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔’’لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجة بعد الرسل‘‘

کہ ہم نے پیغمبر بھیجے۔پیغمبروں کے نام پہلی آیت میں آئے ہیں۔ڈرانے والا، ڈر سنانے والا، خوشخبری دینے والا، تاکہ اتمام حجت ہو جائے لوگوں پر۔لوگوں پر خدا کی حجت قائم ہو جائے۔ [2838] اس لئے بھیجا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ پیغمبر کو سچا سمجھ کر انکار کرے۔ ہاں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو سچا بھی سمجھیں پھر بھی نہ مانیں، تعصب سے نہ مانیں، ہٹ دھرمی سے نہ مانیں، ضد سے نہ مانیں۔ایسے لوگ ہو سکتے ہیں۔لیکن اتمام حجت کے معنی میں یہ چیز داخل نہیں ہے۔ یہ ناصر احمد نے قوم کو دھوکہ دیا ہے۔

تو بہر شکل میں اسے مانتا ہوں کہ تم عربی پڑھے ہوئے ہو۔اس کو مانتا ہوں کہ تم انگریزی پڑھے ہوئے ہو۔لیکن تم دین کو چھپاتے ہو اور تم اپنے دادا کی بات کو نبھاتے ہو۔اتنے کروڑوں روپے کمالئے۔ ربوہ کی زمین انجمن احمدیہ کے نام وقف ہے۔ وہ تم ذاتی طور پر استعمال کر رہے ہو اور اس کی رجسٹریاں نہیں کرتے اور لوگوں سے روپیہ لے کر وہ زمینیں ہی بیچتے ہو؟ بہشتی مقبرے بھی بنالئے، پیغمبرانہ کاروبار شروع کر دیا اور تم کروڑ پتی بن گئے۔ میں کہتا ہوں کہ سودا تمہارے نفع کا نہیں ہے۔تم نے اپنی ساری نسل کو قیامت تک تباہ و برباد کر دیا ہے۔ چند کوڑیوں کے عوض تو بہر شکل میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ میں اس کو مانتا ہوں کہ تم پڑھے لکھے ہو۔

یہ جو بیچارے لاہوری آئے، یہ تو بالکل کورے تھے۔علم سے اس وقت انہوں نے اپنے اس بیان میں لکھا بھی شفا اور پڑھا بھی شفا زبر کے ساتھ۔ حالانکہ یہ لفظ ہے عربی میں شفاء، جیسے قتال ہوتا ہے جیسے کبال ہوتا ہے، جیسے مواجبات الرجاء ہوتا ہے۔ جیسے مقابلہ اور ارتبال ہوتا ہے۔اسی شفا اور مشافحہ کا لفظ ہے۔انہوں نے شفا لکھا بھی اور شفا پڑھا بھی۔اس ہاؤس کے سامنے میں نے ان کی توجہ دلائی کہ فلاں سطر میں آپ نے جو لکھا ہے یا فلاں صفحے میں جو آپ نے

لکھا ہے تیرھویں میں، اس کو پھر پڑھیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔ جگہ کا نام میں نے نہیں لیا اور نہ لفظ میں نے بتایا۔ اسی سطر کو انہوں نے نکالا، پھر پڑھا اور کہا کہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ اچھی طرح پڑھیں تیرھویں صفحے میں فلاں سطر ہے۔ آیا یہ ٹھیک لکھی ہوئی ہے یا کوئی غلطی ہے۔ اس میں قطعاً غلطی تھی۔ (عربی)

کہ[2839] نبوت کا چالیسواں حصہ یعنی صرف نیک خواب ہیں۔ باقی نبوت کیا چیز ہے؟ نبوت بہت اونچا مقام ہے۔ خالق ومخلوق کا تعلق وہاں عیاں ہوتا ہے۔ تقدیر کا مسئلہ کھلتا ہے۔ وہاں معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے۔ عرفان کے مدارج طے ہوتے ہیں۔ وہ نبوت عوام کو خدا کی طرف بلانے والی چیز ہوتی ہے۔ وہ مکالمہ کیا چیز ہے؟ وہ خدا سے باتیں کسی طرح ہوتی ہیں؟ وہ نبوت بہت اعلیٰ مقام ہے جو ہماری فہم وادراک سے بہت اونچا ہے تو اس کا چھیالیسواں حصہ رویائے صالحہ، خواب صالحہ ہوتے ہیں۔ اب جب حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ مبشرات کے کیا معنی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک اچھا خواب جو مسلمان دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے یہ حضور ﷺ کا ترجمہ ہے جو ترجمہ ابوالعطاء نے کیا مبشرات کا مبشرین جو جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔ یعنی ترجمہ وہ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے ترجمے کے خلاف ہے۔ یہ ابوالعطاء جو یہاں آیا کرتا تھا وفد کے ساتھ اور اس کی ایک کتاب انہوں نے ختم نبوت کے جواب میں ضمیمے کے طور پر پیش کی۔ اس میں بھی بہت سی باتیں غلط ہیں وہ سلطان الاغلاط ہے۔

بہرشکل میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے یہاں پر بار بار پڑھا۔ واللہُ العظیم! یہ لاہوری پارٹی نے پڑھا۔ حالانکہ یہ لفظ واللہِ العظیم! ہے۔ 'و' حرف جار ہے، ہر قسم کے لئے آتا ہے یہ مفعول کو مجہول کر دیتا ہے۔ جیسے واللہ، باللہ، تاللہ، زیر پڑھی جاتی ہے۔ اس نے واللہُ العظیم پڑھا۔ آخر میں نے اٹھ کر جناب صدر سے عرض کیا کہ ہمارے سر میں درد ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ یہ غلط پڑھتے ہیں۔ ان کو آپ صحیح پڑھنے کی ہدایت کریں کہ ظفر اللہ کے زمانے میں ظفر اللہ ہی کی حکومت تھی۔ اسی طرح بیرونی طاقتوں نے ان سے بات کی۔ اس وقت ہماری خارجہ سیاست یہ نہ تھی جو اس وقت ہے۔ ناظم الدین کے یہ الفاظ ہیں کہ اگر ظفر اللہ کو نکال دوں تو امریکہ[2840] پاکستانیوں کو گیہوں دینا بند کر دے گا۔ گویا گیہوں ظفر اللہ کو ملتے تھے اور پاکستان کو نہیں۔ لہٰذا میں ظفر اللہ کو کیسے برخواست کر دوں۔ لاہور اور چنیوٹ کے درمیان جو جنکشن ہے اس وقت مجھے اس کا نام یاد نہیں آ رہا۔ وہاں چار مسلمان قتل ہوئے۔ ظفر اللہ نے آخر مرزائیوں کو رہا کرایا۔ مسلمانوں کے قاتلوں کو رہائی دی۔ یہ اتنا بڑا ابلیس ہے لیکن ان کا قصور نہیں تھا، ان کا علم ہی اتنا تھا اور یہ بنے ہوئے تھے

مبلغ۔ یہ تبلیغ کرتے ہیں یورپ میں، اسلام کی، اور ان کے منہ سے نکل گیا کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں، ختم نبوت کا ذکر کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ حضور ﷺ کی تعلیم کا دراصل معنی یہ ہے کہ کوئی نیا پرانا نبی نہیں آ سکتا۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ ان کی جگہ آنے والا مرزا غلام احمد۔ یہ ہے ساری تبلیغ۔ یہ ساٹھ سال تک تبلیغ کرتے رہے، کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: مولانا! آپ ختم کرنے کی کوشش کریں، اس واسطے کہ ہم نے ۲۷۰ صفحے کی کتاب بھی پہلے سن لی ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: میں مختصر کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جو کتابوں والے ہیں ان کو تھوڑا ٹائم دیا گیا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: نہیں میری ایک کتاب باقی ہے جو لاہوری پارٹی کے جواب میں ہے۔ وہ پریس میں دی ہوئی ہے۔ آج شاید چھپ جائے۔ اس کے بارے میں میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی، ورنہ اس کتاب......

جناب چیئرمین: وہ اگلی اسمبلی کے لئے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: بہرحال میں مختصر کر دیتا ہوں۔ جیسے آپ فرمائیں تو میرا مطلب یہ ہے......

[2841] **جناب چیئرمین:** وہ کتاب چھ سو صفحے کی ہے؟

مولانا غلام غوث ہزاروی: نہیں، وہ مختصر ہے۔ (قہقہے) وہ میں پڑھ سکتا ہوں۔ وہ میرے خیال میں چھ، سات صفحے کی ہوگی۔ تھوڑی ہے۔ وہ اتنی ہے جتنی ان کی کم ہے۔ بہرحال میں اس میں بھی ذکر کروں گا۔

لاہوری مرزائیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم مرزے کو نبی نہیں مانتے۔ مرزے نے اپنے کو نبی نہیں کہا۔ یہ میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ یہ سب کے لئے ضروری چیز ہے کہ مرزے نے کہا کہ میں نبی ہوں۔ مرزے نے کہا میں رسول ہوں۔ مرزے نے کہا خدا نے قادیان میں پیغمبر بھیجا۔ خدا نے میرا یہ نام رکھا نبی۔ مرزے نے کہا مجھے خدا نے لقب دیا۔ مرزے نے کہا مجھے یہ منصب عطاء ہوا۔ مرزے نے کہا خدا نبی اور رسول کہہ کر مجھے ۲۳ سال تک پکارتا رہا۔ مرزے نے کہا میرے پاس جبرائیل آیا۔

''جاءنی آئیل'' یہ حقیقت الوحی کی عبارت ہے۔ میرے پاس جبرائیل آیا۔ اس نے اشارہ کیا، اس نے بات کی۔ پھر مجھے منصب نبوت دیا گیا۔ مجھے لقب نبوت دیا گیا۔ مجھ خطاب

نبوت دیا گیا۔ میرا یہ نام نبی خدا نے رکھا۔ میں نبی ہوں۔ میں رسول ہوں۔ آپ فرمایئے کہ کسی بڑے پیغمبر کو ہم نبی اور رسول کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ رسالت ونبوت کا دعویٰ کن الفاظ میں کرے گا؟ جو الفاظ مرزے نے ذکر کئے ہیں۔ سوائے ان کے اور کوئی لفظ نہیں ہے جن سے کوئی پیغمبر دعویٰ نبوت کا کرے، حقیقتاً نبوت کا دعویٰ کرے اور میں اس میں راز بتا دیتا ہوں۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ یہ دونوں مرزے کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ عیسیٰ مر گئے۔ میں عیسیٰ، میں فرض کرتا ہوں ایک سیکنڈ کے لئے۔ پہلی ہم نے جو کتاب پیش کی ہے اس کو پڑھ لیجئے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مرزائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس میں ۹ آیتیں پیش کی ہیں اور تیرہ، چودہ حدیثیں پیش کی ہیں کہ حضور ﷺ[2842] نے کیا معنی کئے۔ قرآن کی آیتوں کی کیا تفسیر کی۔ صحابہؓ نے کیا معنی کئے۔ بارہ صدیوں کے مجددین نے کیا معنی کئے۔ آج کل آپ عدالت کے فیصلے کو دلیل میں نہیں پیش کرتے۔ لیکن ہائیکورٹ کا فیصلہ باقاعدہ قانون بن جاتا ہے۔ لیکن تیرہ صدیوں کے مجددین، تیرھویں صدی، چودھویں صدی کا مجدد بنا ہے۔ مرزا تیرہ صدیوں کے مجدد جوان کے مانے ہوئے مجدد ہیں جن کی فہرست انہوں نے اپنی کتاب میں لکھ کر دی۔ ہم نے کتاب میں سب کچھ لکھ دیا ہے۔ ان مجددین کا حوالہ دیا ہے۔ ہم نے کہا کہ انہوں نے کیا معنی کئے ان آیتوں کے تو ہائیکورٹ معنوں کے بعد قانون کی تشریح ختم ہو جاتی ہے۔ قانون کی کوئی اور تشریح نہیں ہوسکتی۔ لیکن میں ایک منٹ کے لئے مانتا ہوں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے، نبوت فرض کیجئے کہ جاری ہے۔ ہرایرا غیرا، نتھو خیرا، گاما گھسیٹا، اٹھ کر کہے کہ میں پھر نبی ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ بھلا آپ خیال تو کریں۔ جو ہم نے لکھا ہے مرزاجی کی صرف ٹوڈیانہ حرکات کو دیکھ لیجئے۔ ایک خط میں نے پڑھا حضرت سلیمان علیہ السلام کا۔ ایک خط میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کا پڑھ کر سنا دوں جو بخاری میں ہے کیا ستم ہے۔ ہرقل شاہ روم کو آپ ﷺ نے لکھا (عربی) یہ عنوان ہے۔ آگے خط میں لکھا ہے: ''اسلم، تسلم''

مسلمان ہو جاؤ، بچ جاؤ گے۔ ورنہ تم پر تمہارا بھی وبال ہوگا اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کا بھی یہ ہے جلالی خط۔ یہ ہے پیغمبرانہ خط۔ شیطان کی آنت کے برابر دام اقبال، دام اقبال، دام اقبالہا، دام اقبالہا۔ خط لکھا۔ میرے ابا جان نے ۵۰ گھوڑی دی ہے۔ میرے بھائی جان نے فتنہ، مفسدۂ سکھ کے زمانے میں بڑی امدادی ہے۔ میں فقیر تھا۔ میں غریب تھا۔ مجھ سے اور کوئی خدمت نہ ہوسکی۔ میں نے ۵۰ الماریاں کتابوں کی لکھی اور تمام اسلامی ممالک میں بھیج دیں۔ انگریزوں سے لڑنا حرام ہے، جہاد حرام ہے۔ میں یہی خدمت کرسکا اور میں دعوے سے کہتا

ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر اور میرے خاندان سے بڑھ کر خیرخواہ اس گورنمنٹ کا نہیں۔ یہ ایک ہی سچی بات مرزے نے لکھی ہے کہ اس سے بڑھ کر انگریز کا وفادار کوئی نہیں ہوسکتا۔

[2843] تو میرا مطلب یہ ہے۔ یہ عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہیں، مسیح موعود مانتے ہیں۔ لاہوری بھی اور قادیانی بھی اور پھر یہ جسمانی معراج کے منکر ہیں۔ لاہوری بھی جس طرح قادیانی منکر ہیں۔ جس طرح مرزا منکر ہے۔ مرزے نے لکھا ہے مسجد اقصیٰ یہ میری مسجد ہے قادیان کی۔ جو قرآن میں ہے۔''سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ''

مرزے نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ میری ہے۔ یہ تبلیغ رسالت جلد نہم میں درج ہے۔ مرزے کا یہ قول اور اس میں اس نے لکھا ہے کہ یہ مسجد اقصیٰ یہی میری مسجد ہے اور وہ جو منارہ ہے جس کے پاس عیسیٰ علیہ السلام، وہ یہی منارہ ہے۔ منارۃ المسیح ہے جو میں نے بنایا ہے۔

یہاں آپ مجھے ذرا اسی اجازت دیجئے۔ ایک افیمی تھا وہ استنجا کرنے جاتا تھا۔ بیت الخلاء میں تو وہ پانی کا لوٹا لے جاتا تھا۔ افیمی کو اکثر قبض رہتا ہے۔ لوٹے میں سوراخ تھا تو جب تک وہ فارغ ہوتا لوٹے سے پانی ٹپک ٹپک کر ختم ہو جاتا۔ افیمی کو بڑا غصہ آتا تو اس نے ایک دن لوٹا پانی کا بھرا، اندر گیا۔ پہلے استنجا کر کے اس کے بعد ہگنے لگا۔ کہا کہ سرا کہیں کا اب ٹپک تو دیکھوں گا میں (قہقہے) تو پہلے استنجا کر گیا اور بیت الخلاء میں بعد میں انتظام کرنے لگا۔ یہ مرزا پہلے نازل ہوا چراغ بی بی سے یا قادیان میں......

جناب چیئرمین: میرے خیال میں کافی ہو گیا ہے، آپ بیت الخلاء تک تو پہنچ گئے ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: تو منارہ بعد میں بنایا۔ منارے کے لفظ کا کوئی معنی نہیں۔ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ منارے سے مراد منارۃ المسیح ہے۔ باب لد سے مراد لدھیانہ ہے اور عیسیٰ علیہ السلام سے مراد غلام احمد ہے مریم سے مراد......

جناب چیئرمین: اس میں لکھا ہوا ہے، اس کے اندر ہے۔

[2844] مولانا غلام غوث ہزاروی: ہاں! اس کے اندر لکھا ہوا ہے۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں اور ختم کرتا ہوں اور تحریک پیش کرتا ہوں۔ اپنے بل کے حق میں کہ لاہوری مرزائیوں اور قادیانیوں دونوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کوئی کمزور نتیجہ نہ آئے۔ میں آپ کو سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام عالم اسلام آپ کے اس فیصلے کا منتظر ہے۔ تمام رعایا آپ کے اس فیصلے کا انتظار کرتی ہے۔ تمام ممالک پر اس کا اثر پڑے گا۔ میں عرض کر دوں، میں نے ایک بڑی

شخصیت سے عرض کیا ہے کہ ان کا پروپیگنڈہ باہر اسلام کے نام سے ہے۔ آج اگر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تو ان کا پروپیگنڈہ دو فیصد بھی نہیں رہے گا۔ یہ سارا ختم ہو جائے گا۔ ان کا پروپیگنڈہ اسلام کے نام سے ہے۔ پھر مسلمان ممالک سمجھتے ہیں۔ بلکہ مسلمان ہی نہیں کہ آپ کے خلاف کیا پروپیگنڈہ ہوگا۔ روس اور امریکہ کی جو پالیسی ہوگی وہ ان کی پرانی پالیسی ہوگی۔ چین کی جو پالیسی ہوگی وہ ان کی پرانی پالیسی ہوگی۔ یہ آج اپنے آدمیوں کو تاریں دلواتے ہیں۔ ان کا دجل ہے۔ یہ تو آپ کو متاثر کرتے ہیں۔ آپ کو قوت کے ساتھ، بہادری کے ساتھ، نڈر ہوکر اسمبلی نے آپ کو یہی حکم دیا ہے کہ آپ خدا کے امین ہیں، آپ قوم کے امین ہیں۔ آپ کو باقاعدہ طور پر حکومت نے، بلکہ پرائم منسٹر نے یہ بات آپ کے حوالے کی کہ اسمبلی کیا فیصلہ کرتی ہے۔ آپ اسلام کی روشنی میں فیصلہ کریں۔ آپ کی قوم چاہتی ہے۔ جس قوم کے آپ نمائندے ہیں۔ یہ قوم چاہتی ہے، عالم اسلام چاہتا ہے، تمام دنیا دیکھتی ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی نرمی نہ کریں۔ یہ نرمی آپ کو مہنگی پڑے گی۔ میں آخر میں اس بل کی حمایت وتائید کرتا ہوں۔ (عربی)

جناب چیئرمین: شکریہ! پروفیسر غفور احمد! بالکل، آپ ہی فرمائیں گے جنہوں نے اڑھائی سو صفحے کی کتابیں لکھی ہیں انہوں نے ایک ایک گھنٹہ تقریریں کی ہیں۔

(جناب پروفیسر غفور احمد کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

[2845] پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! اس اسمبلی کی تقریباً ۳۰ ماہ کی مدت میں یہ دوسرا زبردست چیلنج ہے جو آج ہمیں درپیش ہے۔ اس معزز ایوان کے سامنے پہلا چیلنج ملک کے لئے ایک مستقل دستور کی تدوین تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک چوتھائی صدی گزرنے کے باوجود ہمارا ملک دستور سے محروم تھا۔ یہ کام اس اسمبلی کے سپرد ہوا کہ اس ملک کے لئے مستقل دستور بنایا جائے۔ آپ کو جناب چیئرمین! یاد ہوگا کہ اس زمانے میں حکمران جماعت اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان بعض بنیادی اصولوں پر شدید اختلافات تھے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے اس بات کی توفیق عطاء فرمائی کہ ہم اپنے اختلافات کو ختم کر کے ملک کے لئے ایک مستقل دستور مدون کرنے اور مکمل اتحاد کے ساتھ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس طریقے سے ہم نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اس کے بعد اس کام پر پورے اترے۔ مجھے توقع ہے کہ انشاءاللہ! یہ دستور جو ہم نے پاس کیا ہے۔ عملاً اپنی سپرٹ کے لحاظ سے ایک دن ضرور اس ملک میں نافذ ہوگا۔

جناب والا! دوسرا چیلنج آج ہمارے لئے ختم نبوت کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ کوئی نیا کام نہیں ہے۔ دراصل یہ دستور سازی کے کام ہی کی ایک اہم کڑی ہے جس کی تکمیل باقی ہے۔ دستور کے کام میں اور اس کام میں ایک خوش آئند فرق یہ ہے کہ آج ایوان کی پوری کمیٹی یک جان اور پوری یکجہتی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ آج یہاں جماعتیں نہیں، آج یہاں اپوزیشن اور حکمران جماعتیں نہیں بیٹھی ہیں۔ بلکہ ایک کمیٹی کے تمام ممبران مکمل اتحاد اور اتفاق کے ساتھ اس کام کو کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بات میں کہوں تو شاید لوگوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کروں گا کہ جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کسی ممبر کو اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ حکمران پارٹی کے لوگ کسی طرح بھی کسی دوسرے ممبر سے کم سرگرم عمل نہیں ہیں۔

[2846] اس تین مہینے کی پچھلی مدت میں اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر، خواہ وہ مذہبی ہوں، اقتصادی ہوں، معاشی ہوں، ان پر بھرپور روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ہم نے گواہان کے بھی بیانات سنے ہیں۔ ہم نے ان کے جوابات کو بھی دیکھا ہے۔ اس کے بعد جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کو چار سوالات کے حل تلاش کرنا ہیں۔ اوّلاً! یہ کہ کیا ربوہ اور لاہوری جماعت میں عقیدے کے لحاظ سے کوئی فرق ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ ثانیاً! یہ کہ دستور میں ایسی کیا ترامیم کی جائیں۔ جس سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے بہتر طریقے پر حل ہو جائے۔ ثالثاً! یہ کہ دستور میں ترمیم کی روشنی میں کیا کوئی قانون سازی ضروری ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ رابعاً! یہ کہ معاملات کو درست نہج پر ڈالنے کے لئے ایسے کون سے انتظامی اقدامات ہیں جو ہمیں فوراً یا تدریج کے ساتھ کرنے چاہئیں۔

(لاہوری، قادیانی کوئی فرق نہیں)

جہاں تک پہلے معاملے کا تعلق ہے۔ یعنی ربوہ اور لاہوری جماعت کا فرق۔ ان دونوں فریقوں کے فراہم کئے ہوئے لٹریچر سے، ان کے جوابات سے یہ بات بالکل ثابت ہو گئی ہے۔ بغیر کسی شک وشبہ کے کہ عقیدے کے معاملے میں ان دونوں میں کوئی فرق مطلقاً موجود نہیں ہے۔ دونوں مرزا کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ دونوں مرزا کو نبی مانتے ہیں۔ خواہ کسی معنی میں مانتے ہوں۔ دونوں یہ بات کہتے ہیں کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں۔ خواہ کسی درجے کے کافر ہوں۔ دونوں اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایسے کافر حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں یہ سمجھنے میں بالکل حق بجانب ہوں گا کہ معاملہ عقیدے کے اختلاف کا نہیں بلکہ معاملہ گدی کے حصول کا ہے۔ دنیاوی مفادات کو حاصل کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بات نظر نہیں آتی۔

لاہوری جماعت گو تعداد میں بہت تھوڑی ہے۔ لیکن جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے وہ زیادہ دھوکہ دیتے ہیں جس طریقے سے وہ مسلمان کے ساتھ زیادہ گھول میل رکھتے ہیں، وہ ربوہ کی جماعت کے مقابلے میں مسلمانوں کے لئے خطرناک تر ہیں۔ ظاہر میں وہ اپنے عقیدے[2847] کو چھپا کر، شکر میں لپیٹ کر قوم کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ کمیٹی بھی مجھ سے اتفاق کرے گی کہ عقیدے کا معاملہ دونوں کا بالکل یکساں ہے۔ ***Promised Masiah*** (مسیح موعود) کا تصور دونوں جماعتیں پیش کرتی ہیں۔ اسلامی لٹریچر میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ یہ تصور بھی انہوں نے نصرانیت سے مستعار لیا ہے اور نصرانیت نے، جس نے اس پودے کو لگایا تھا۔ تناور درخت تک اس کی آبیاری کی ہے۔

(قادیانیوں کی تعداد کا مسئلہ)

دوسرا معاملہ جناب! پھر ترامیم کا آتا ہے۔ تقریباً تین ماہ اس کام کو کرنے کے بعد، ختم نبوت کی مضحکہ خیز تاویلات سننے کے بعد، اب اس ملک کا کوئی آدمی اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ دستور میں ختم نبوت کے عقیدے کو مزید توضیح کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔ میرے خیال میں یہ بات ہرگز ہرگز کافی نہیں ہوسکتی۔ تین مہینے کی اس تمام انتھک جدوجہد کے بعد قوم کا یہ خیال ہے کہ یہ بات بالکل ناگزیر ہے کہ دستور میں ایک ترمیم کے ذریعہ صراحت کے ساتھ یہ درج کیا جائے کہ مرزا کو ماننے والے خواہ وہ اسے کسی صورت میں مانتے ہوں۔ یعنی چاہے اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہوں، مسیح موعود مانتے ہوں، مجدد مانتے ہوں، محدث مانتے ہوں یا کچھ بھی مانتے ہوں۔ ایسے لوگ غیر مسلم ہیں اور وہ مسلمان نہیں۔ اس لئے کہ مرزا پر ایمان نہ لانے کے باعث وہ ہمیں خود کافر کہتے ہیں۔ اس بناء پر میرا خیال یہ ہے کہ نام لئے بغیر اگر محض تعریف کرنے کی کوشش کی گئی کہ ایسے ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں تو شاید معاملہ مزید پیچیدہ اور سنگین بن جائے گا اور نہ اس سے قوم مطمئن ہوگی۔ تیسرے یہ کہ ملک کے دستور میں ترمیم کے بعد ضروری قانون سازی کی جائے اور دیکھا جائے کہ کس کس قانون میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ اسمبلی کی رہبر کمیٹی بھی اس معاملہ میں رہنمائی کرے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اس کے بعد متعدد قوانین میں ترمیم کی ضرورت پیش آئے گی اور دستور میں ترمیم کے[2848] بعد اس بات کا فوری بندوبست کرنا لازمی ہے کہ ان کی مردم شماری کی جائے اور بلا تاخیر کی جائے۔ کیونکہ لاہوری جماعت اور ربوہ والے دونوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہیں اپنے

پیروکاروں کی تعداد کا صحیح علم نہیں۔ گو یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی منظم جماعت کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے پیروکار کتنے ہیں۔ گو ان کا کہنا ہے کہ ان کے اندازے کے مطابق ان کی تعداد پاکستان میں پینتیس یا چالیس لاکھ ہے اور پوری دنیا میں ایک کروڑ کے لگ بھگ۔ جناب والا! گروہ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں تیس چالیس لاکھ ہیں اور دنیا میں ایک کروڑ ہیں تو دنیا سے تو ہمیں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ بات ضرور جاننا چاہیں گے کہ پاکستان میں ان کی صحیح تعداد کیا ہے؟ اس مقصد کے لئے ان کی مردم شماری کی جائے اور یہ بغیر کسی تاخیر کے کی جائے۔ یہ بنیادی چیز ہے جو بغیر کسی پس و پیش کے ہونی چاہئے۔

جناب والا! چوتھا مرحلہ انتظامی معاملات کا ہے جو حکومت کو حل کرنا ہوگا۔ میں یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ ہمارا مقصد ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم مرزا کے ماننے والوں کے جائز حقوق چھیننا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ آج پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ بلین آف ڈالرز کی وہ جائیدادیں جو پاکستان میں انہوں نے کمائی ہیں۔ وہ پاکستان کے مسلمان ان سے چھین لینا چاہتے ہیں۔ ان کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان کا کوئی مسلمان یہ نہیں چاہتا کہ وہ ان کی املاک بغیر کسی حق کے چھینے۔ پاکستان کے دستور کا مطالعہ دنیا کا ہر انسان کر سکتا ہے اور میں یہ بات بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ دستور پاکستان نے اقلیتوں کی حفاظت کے لئے ان کو قانون کے سامنے یکساں قرار دیا ہے۔ ان کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے ہم نے جو آرٹیکل اور جو پروویژن دستور میں رکھے ہیں اس میں دنیا کی متمدن ترین ملک کا دستور بھی ہمارے دستور کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور پھر جناب والا! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں [2849] کہ دستور میں کسی چیز کے لکھنے ہی کا معاملہ نہیں ہے۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے تمام غیر مسلم اقلیتیں اس بات کی شہادت دینے پر مجبور ہوں گی کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ صرف منصفانہ ہی نہیں بلکہ فیاضانہ سلوک کیا جا رہا ہے اور کیا جاتا رہے گا۔ اس لئے کہ ہمارا دین ہمیں یہی بات سکھاتا ہے کہ ہم اقلیتوں کی حفاظت کریں اور ان کے ساتھ فیاّضانہ سلوک کریں۔

اصل میں ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ مرزا کے ماننے والوں نے ماضی میں اپنے حقوق سے بڑھ کر جو چیزیں حاصل کی ہیں اور جس طریقے سے انہوں نے مستحقین کے حقوق کو پامال کیا ہے اس کی پورے طریقے سے چھان بین کی جائے اور جو چیزیں ان کے پاس بغیر کسی حق کے موجود ہیں مکمل تحقیقات کرنے کے بعد حکومت ان سے ایسی چیزوں کو واپس لے لے۔ اس لئے کہ ان کا ان پر کوئی حق نہیں بنتا۔ اصل میں یہ گروہ یہ چاہتا تھا کہ وہ بادشاہ

گر بن جائے اور ان کی خواہش یہ تھی کہ ان کے اوپر قانون لاگو نہ ہو۔

جناب والا! ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ زرعی اصلاحات کا قانون پاس ہونے کے بعد چونکہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا تھا۔ لہٰذا پاکستان پیپلز پارٹی سے انہوں نے مطالبہ کیا کہ زرعی اصلاحات کا قانون ان کی زمینوں کے اوپر جاری نہ کیا جائے اور اسی طرح کا ایک اور مطالبہ کیا کہ تعلیمی اداروں کو جس طریقے سے قومیایا گیا ہے اور ان میں اصلاحات کی گئی ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کے مدارس کو سکولوں کو، کالجوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور وہ یہ چاہتے تھے کہ ربوہ کے اندر ان کی ریاست در ریاست موجود رہے۔ بلکہ پاکستان میں جس جگہ بھی مرزا کے ماننے والے موجود ہوں ان کو اچھی پوزیشن حاصل ہو اور ملک کے جو عام قوانین ہیں ان کے اوپر جاری نہ ہوں۔ جناب والا! اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو ان کو استحقاقی پوزیشن حاصل ہے یہ غلط طریقے سے حاصل ہے۔ اس کو ختم کیا جائے۔ اس پوزیشن کو ختم کرنے کے لئے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ملازمتوں میں ان کو اتنا حصہ دیا جائے جتنی ان کی آبادی کا تناسب تقاضا کرتا ہے۔

[2850] آخر میں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بصیرت دے اور اس بات کی ہمت دے کہ اس معاملے کو اس طریقے سے پورا کر سکیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی سرخرو ہو سکیں اور قوم بھی مطمئن ہو جائے۔ شکریہ!

Mr. Chairman: ***Thank you very much.***

(جناب چیئرمین: آپ کا بے حد شکریہ!)

ڈاکٹر محمد شفیع: مولانا! آپ کی باری بھی آ جائے گی۔ آپ نے کتاب سے پڑھنا ہے اور یہ بغیر کتاب کے ہیں اور بغیر کتاب کے جو ہیں ان کو زیادہ ٹائم ملے گا۔ چوہدری جہانگیر علی صاحب! آپ بھی آج بولیں گے کارڈر کی بنیاد پر یا ویسے ہی؟

چوہدری جہانگیر علی: جناب! کارڈر کی بنیاد پر۔

Mr. Chairman: ***Thank you very much. Dr. Mohammad Shafi.***

(جناب چیئرمین: آپ کا بے حد شکریہ! ڈاکٹر محمد شفیع)

Dr. Mohammad Shafi: ***Mr. Chairman, Sir, the issue started as "Khatm-i-Nabuwwat" but during our***

deliberations I think we have surveyed whole of the Mirzaiyat vis-a-vis Islam, and I being by nature inclined towards religion, have attended these meetings regularly and I have listened to them very attentively and I have drawn my own conclusions which may not be acceptable to other members. I do not know. In my opinion, they do not believe that Muhammad (Peace be upon him) is the last and the greatest Prophet. Both the groups believe Ghulam Ahmad as the last and the greatest prophet. This is my own reading. And, therefore, they do not take the life of Muhammad (Peace be upon him) as the model for them; they take the life of Ghulam Ahmad as the model for them. That means that they have got their own Sunnah which has nothing to do with our Sunnah. The story does not end there. They have got their own "Kalima", their own "Darood", their own Masjid-i-Aqsa and therefore their own "Qibla", and they have got their own site for Haj, and everything is different from us. They do not join us in the prayers; they do not join us even in "Janaza" prayers; they do not like to offer their daughters for marriage to us, although very cleverly they accept our daughters for their marriage. [2851]*Now what is the end result of that: That clearly means that they have themselves dissociated from the Muslims since the last 75years, and it is a reality which already exists and we only have to recognize it. And you know, Sir, we all are very fond of recognizing the realities and let us*

recognize this reality also.

Now, this is one aspect of the issue. The other is that they do not stop there. They have got a parallel Government running in Rabwa which in my opinion is virtually Vatican. They have got their own Ministries under the name of I think "Nazirs" or some such thing -Nazir-i-Umoor -i-Kharja and -Nazir-i-Umoor -i-Dakhila and such like things. They call themselve Nazirs. Now this thing is being helped by thier hidden employees which we do not know in most cases. They are helped by the Qadiyanis who serve in our Departments. All the statistics and all the data are provided by them to that Government.

[At this stage Mr. Speaker vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi).]

Dr. Mohammad Shafi: ***They have boasted that they are serving Islam in foreign countries. One example that they have given for that is that they saved the Muslims in Israel when the Israelis captured that territory. Well that may be so that they saved the Muslims there. But the question arises: who saved the Qadiyanis there? Well, somebody must have saved them. If the Jews have saved them, even they must have done so with certain motives, and those motives are to be judged by us.***

Having drawn these conclusions, what is the solution for that? The solution is, in which the whole House is unanimous, that we recognize the reality which is already existing they have dissociated themselves from us, and we only have to declare it to be so. But, In this case, I would leave it to the Government to take the national and international factors into consideration and then take the appopriate steps. Thank you.

(جناب ڈاکٹر محمد شفیع کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

(ترجمہ)

(**ڈاکٹر محمد شفیع**: جناب چیئرمین صاحب! مسئلہ ختم نبوت کے عنوان سے شروع ہوا تھا۔ تاہم بحث مباحثے کے دوران ہم نے پوری مرزائیت بمقابلہ اسلام کا مطالعہ کرلیا ہے اور میں نے طبعی طور پر مذہبی ہونے کی وجہ سے ان اجلاسات میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کی ہے۔ بہت غور سے تمام بحث کو سنا ہے اور میں نے اپنے کچھ نتائج بھی مرتب کئے ہیں جو میں نہیں جانتا باقی ارکان کے لئے قابل قبول ہوں یا نہ ہوں۔ میرے رائے میں وہ (قادیانی) حضرت محمد ﷺ کو آخری اور عظیم ترین پیغمبر تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے دونوں گروہ (قادیانی اور لاہوری) مرزاغلام احمد کو آخری اور عظیم ترین پیغمبر مانتے ہیں۔ یہ نتیجہ میں نے خود اخذ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ نہیں لیتے۔ بلکہ مرزاغلام احمد کی زندگی میں اپنے لئے نمونہ تلاش کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کی اپنی ایک سنت ہے۔ جس کا ہماری سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ کہانی یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ ان کا اپنا ایک الگ ''کلمہ'' ہے۔ ایک الگ ''درود'' ہے۔ ایک الگ ''مسجد اقصیٰ'' ہے اور اس طرح اپنا ایک ''قبلہ'' ہے۔ ان کی حج کی اپنی الگ جگہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی ہر شے ہم سے علیحدہ ہے۔ وہ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ ہمارے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے۔ شادی بیاہ کے رشتوں میں وہ اپنی بیٹیاں ہمیں دینا پسند نہیں کرتے۔ اگرچہ بڑی چالاکی کے ساتھ ہماری بیٹیاں لے لیتے ہیں۔ اس ساری بات سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ گزشتہ ۷۵ سالوں میں انہوں نے خود اپنے

آپ کو مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو پہلے سے موجود ہے۔ ہمیں صرف اس کا اعتراف کرنا ہے۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ ہم حقائق کو تسلیم کرنے سے کبھی جی نہیں چراتے تو آیئے اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیں۔

(ربوہ کی متوازی حکومت؟)

یہ معاملے کا صرف ایک رخ ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ اسی پر بس نہیں کرتے۔ وہ ربوہ میں ایک متوازی حکومت چلا رہے ہیں جو میری رائے میں ویٹی کن کی مانند ہے۔ وہاں ان کی اپنی وزارتیں ہیں جنہیں وہ ''ناظر'' کا نام دیتے ہیں۔ جیسے ''ناظر امور خارجہ''، ''ناظر امور داخلہ'' وغیرہ۔ وہ اپنے آپ کو ناظر کہتے ہیں۔ یہ معاملہ ان کے خفیہ اہلکاروں کی مدد سے چل رہا ہے اور ہم اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتے۔ ہمارے محکموں میں کام کرنے والے قادیانی بھی ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ اپنی حکومت کو تمام معلومات اور اعداد و شمار فراہم کرتے ہیں)

(یہاں جناب اسپیکر نے اپنی کرسی کو چھوڑا۔ ان کی جگہ محترمہ ڈپٹی اسپیکر صاحبہ (ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

(ڈاکٹر محمد شفیع: وہ (قادیانی) بڑے فخریہ انداز میں اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ بیرونی ممالک میں اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کی ایک مثال وہ یہ دیتے ہیں کہ انہوں نے اسرائیل میں مسلمانوں کو اس وقت بچایا جب اسرائیل علاقے پر قبضہ کر رہا تھا۔ چلئے مان لیتے ہیں کہ انہوں نے وہاں مسلمانوں کو بچایا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں قادیانیوں کی حفاظت کس نے کی ہے؟ یقیناً کسی نے وہاں ان کی حفاظت کی ہے۔ اگر یہودیوں نے ان کی حفاظت کی ہے تو ایسا کرنے میں ان کے کچھ محرکات ہوں گے اور ہمیں ان محرکات کا جائزہ لینا ہے۔

ان نتائج کو اخذ کرنے کے بعد سوال یہ ہے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ حل یہ ہے اور اس پر پورا ایوان متفق ہے کہ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے جو پہلے سے موجود ہے۔ وہ ہم سے پہلے ہی تعلق توڑ چکے ہیں۔ ہمیں اس امر کا صرف اعلان کرنا ہے۔ تاہم اس معاملے کو میں حکومت پر چھوڑتا ہوں کہ وہ قومی اور بین الاقوامی عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب اقدام کرے۔

آپ کا شکریہ!)

[2852]محترمہ قائمقام چیئرمین: چوہدری جہانگیر علی! آپ بولیں گے؟

چوہدری جہانگیر علی: جی ہاں! میں بولوں گا۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: بولیں۔

(جناب چوہدری جہانگیر علی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

چوہدری جہانگیر علی: جناب ڈپٹی چیئرمین صاحبہ! موجودہ مسئلہ جو اس خصوصی کمیٹی کے سامنے درپیش ہے۔ یہ مذہبی اہمیت کا بھی حامل ہے اور سیاسی نتائج بھی اس سے منسلک ہیں۔ اس مسئلے نے ۲۹رمئی ۱۹۷۴ء کے بعد اس ملک میں جو صورتحال پیدا کی اس کے متعلق ۱۳رجون ۱۹۷۴ء کو جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب وزیراعظم اپنے نقطۂ نظر کا اظہار فرما چکے ہیں اور انہوں نے ملک وقوم کے مفاد کے پیش نظر اس مسئلے کو اس ملک کے سب سے بڑے ادارے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کیا اور قومی اسمبلی نے خود فیصلہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک سپیشل کمیٹی میں تبدیل کیا اور تقریباً دو ماہ ہوئے کہ اس مسئلہ کے اوپر اس ہاؤس کے اندر شہادتیں بھی پیش ہوئیں۔ بیان بھی ہوئے اور جرح بھی ہوئی۔ میں واضح کرنے کی کوشش کروں گا کہ جو شہادت ریکارڈ پر آئی ہے اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ کیا فریقین اپنے اپنے کیس کو ثابت کرنے میں کامیاب رہے ہیں؟ کیا احمدی جماعت کے لیڈر اپنے کیس اس ایوان کے سامنے ثابت کر چکے ہیں؟ انہوں نے حزب اختلاف یعنی غیر احمدی مسلمانوں کا کیس ناکام کر دیا ہے؟ یا غیر احمدی مسلمانوں کے دعوے کو وہ رد نہیں کر سکے؟ اور اپنے دعوے کی بھی صحیح طرح پر تصدیق نہیں کر سکے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین! مجھے ۱۹۷۰ء کا وہ ماحول یاد ہے جب جناب ذوالفقار علی شہر شہر اور قریہ قریہ اپنی پارٹی کا منشور بیان کرنے کے لئے، اور غریب عوام کو سیاست سے روشناس کرانے کے لئے، ان میں سیاسی تدبر پیدا کرنے کے لئے دورے کیا کرتے تھے۔ میں نے اکثر مقامات پر دیکھا کہ جناب بھٹو سے مذہب کے متعلق اکثر سوال کئے جاتے تھے اور ختم نبوت کے متعلق آپ سے استفسار کیا جاتا تھا۔[2853] خود میرے شہر سرگودھا میں لوگوں نے جناب بھٹو کے سر پر قرآن رکھ کر یہ پوچھا تھا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے واشگاف الفاظ میں فرمایا تھا کہ جو آدمی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا اور میں خود ایسا مسلمان ہوں جس کا ختم نبوت کے اوپر اعتقاد ہے۔

(صدارت، وزارت عظمیٰ اور ختم نبوت)

جناب ڈپٹی چیئرمین! جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو معلوم تھا کہ اس ملک کے اندر آئینی بحران ہے اور سالہا سال سے ملک بغیر کسی آئین کے چل رہا ہے۔ جناب بھٹو نے عوام سے وعدہ کیا کہ وہ نہ صرف ان کو عوامی دستور دیں گے بلکہ ان کو اسلامی دستور دیں گے۔ ان کو یہ بھی یقین تھا کہ اسلامی دستور بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ممبران قومی اسمبلی اگر مسلمان ہوں اور صحیح عقیدے کے مسلمان ہوں تو پھر ہم اتفاق رائے سے غیر متنازعہ قسم کا اسلامی دستور اس ملک کو دے سکیں گے۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! شاید یہی وجہ تھی کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کے لئے اپنی پارٹی کا ٹکٹ کسی احمدی یا قادیانی کو نہیں دیا اور آج ہم یہ بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اس ہاؤس کے سو فیصد ممبران کا عقیدہ ختم نبوت پر ہے اور وہ اس کے اوپر ایمان رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اتفاق رائے سے اس ملک کو ایک عوامی اور اسلامی دستور دے چکے ہیں اور اس اسلامی دستور میں ہم نے نظریہ ختم نبوت کو بھی تحفظ دیا ہے اور اگر میں آپ کے سامنے دستور کے تھرڈ شیڈول کی عبارت پڑھ کر سناؤں تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے اندر واشگاف الفاظ میں ختم نبوت کو تحفظ دیا گیا ہے اور جو آدمی ختم نبوت کے اوپر ایمان کا اور اعتقاد کا حلف نہیں اٹھاتا وہ اپنے آپ کو نہ مسلمان کہلوا سکتا ہے نہ کرسی صدارت پر بیٹھ سکتا ہے اور نہ ہی وزارت عظمیٰ کی کرسی پر متمکن ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! جہاں تک مذہبی عقیدے کا تعلق ہے اس پر بہت سارا لٹریچر اس کارروائی کے دوران مختلف اسلامی اور احمدی عقیدہ رکھنے والوں کی جانب سے ممبران قومی اسمبلی [2854] کے پاس آیا اور ہم نے ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے علاوہ فاضل ممبران قومی اسمبلی مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب نے جو اسلامی عقیدے کا بیان اس کمیٹی کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے۔ عقیدے کے لحاظ سے میں ان دونوں کے بیانات سے سو فیصد متفق ہوں۔ لیکن اگر ہم نے صرف اپنے علمائے کرام کے بیانات پر اور ان کے وعظ و نصیحت پر ہی فیصلہ کرنا تھا تو پھر اسمبلی کے سامنے لاہوری جماعت اور ربوہ جماعت کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی اجازت دینے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ وعظ و نصیحت سن کر ہی ہم اسی وقت فیصلہ دے سکتے تھے کہ یہ لوگ مسلمان ہیں یا غیر مسلم ہیں؟ مگر چونکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی دوسرے فریق کے خلاف فیصلہ دینے سے پہلے آپ اس کو ضرور سماعت کر لیں اور اس کے عذرات سن لیں۔ یہی نیچرل جسٹس اور Good Conscience (روشن ضمیری)

کا تقاضا ہے۔ جناب ڈپٹی چیئر مین! یہی وجہ ہے کہ قادیانی لیڈروں کو اپنا نقطۂ نظر اس اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔ بلکہ انہوں نے خود اس کا مطالبہ کیا تھا کہ فیصلہ دینے سے پہلے ہمیں اسمبلی کے سامنے پیش ہو کر اپنی پوزیشن اور اپنا عقیدہ واضح کرنے کی اجازت دی جائے۔ ان کے بیانات پر جرح کے دوران میں نے کوشش کی کہ میں زیادہ سے زیادہ عرصہ کارروائی کے دوران حاضر رہوں اور میں نے یہ کوشش بھی کی کہ اگر وہ کوئی اس قسم کے دلائل پیش کر سکیں یا ثبوت دے سکیں کہ ان کا عقیدہ سچا ہے اور وہ مجھے قائل کر سکیں تو شاید میں ان کے عقیدے پر ایمان لے آؤں۔ اسی نظریہ سے میں نے ان کے تمام دلائل سنے۔ وہ شہادت جو اس اسمبلی کے ریکارڈ پر آئی ہے اگر میں اس کا آپ کے سامنے اور فاضل ممبران اسمبلی کے سامنے جائزہ لوں تو ہم یہ دیکھ لیں گے کہ کیا ان کا نظریہ اس قابل ہے کہ میں اس پر ایمان لے آتا، یا ان کا نظریہ اس قسم کا ہے کہ میں اس کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتا؟

(مرزا ناصر کا بیان تضادات کا مجموعہ)

[2855] جناب ڈپٹی چیئر مین! ان تحریری بیانات کا جو انہوں نے داخل کئے ہیں اور اس مؤقف کا جو جرح میں ان سے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کرنے کے بعد ہمیں ایک صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ نکات زیر غور لانے ہوں گے کہ گواہ کا ***Status*** (منصب) کیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ وہ فارسی دان ہے۔ وہ عربی میں مولوی فاضل ہے۔ اس نے آکسفورڈ سے گریجوایشن کی اور وہیں سے ایم.اے کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان اور ہندوستان میں ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک ایک کالج کا پرنسپل رہا۔ جناب ڈپٹی چیئر مین! یہی نہیں بلکہ جس شخص کو یہ کہتے ہیں کہ وہ امتی یا تشریعی یا آخری نبی ہے۔ اس کا یہ پوتا ہے اور خلیفہ ثانی کا لڑکا ہے۔ یہ اس گواہ کا ***Status*** (منصب) ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا اس گواہ نے اپنے ***Status*** (منصب) کے مطابق صحیح بیان دیا یا ہیرا پھیری کی ہے؟ اس نے جھوٹ بولا ہے یا اس نے حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے؟ اس نے سوالات سے کترانے کی کوشش کی ہے، اس کا رویہ اس ہاؤس میں ***Hostile*** (جارحانہ) رہا ہے یا نہیں؟ اس نے عدم تعاون کا ثبوت تو نہیں دیا یا حقائق کو چھپانے کی کوشش تو نہیں کی؟ کیا وہ اپنے کیس کو ثابت کرنے کے لئے اپنے مخالف دلائل کو رد کر سکا ہے؟ یا وہ اپنے کیس کو ثابت کرنے کے لئے دوسرے کے کیس کو جھوٹا ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئر مین! میں چند نکات لے کر بیانات کی روشنی میں ان نکات پر اس گواہ کے کردار اور اس کے کریکٹر اور اس کے عقیدے کا آپ کے سامنے تجزیہ کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں یہ پوائنٹ لوں گا کہ اس نے اپنے خلیفہ ثالث منتخب ہونے کے متعلق اس ہاؤس میں کیا کہا؟ کیا یہ ایسے دلائل ہیں جن سے ہم تسلیم کر لیں کہ جس شخص کا (نبی کا) یہ تیسرا خلیفہ ہے وہ بھی برحق تھا یا اور یہ اس کا تیسرا خلیفہ بھی برحق ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی چیئر مین! اگر ہم کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دیں تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ، آپ ﷺ کی تعلیمات اس کے سامنے بیان کریں اور ان کو سپورٹ [2856] کرنے کے لئے آپ ﷺ کے خلفاء راشدین کے کردار کا، ان کی قربانیوں کا، ان کی راست بازی کا بھی ہم جائزہ لیں۔ جس شخص کے خلیفہ کا کردار شک وشبہ سے بالاتر ہوگا یقیناً اس کی نبوت بھی سچی اور واجب القبول ہوگی۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ خلفاء راشدین کے کردار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کو، آپ کی نبوت کو اور آپ کے کردار کو اپنے عمل سے، اپنے قول وفعل سے کس حد تک برحق اور سچا ثابت کرنے کی کوشش کی، کس حد تک بلند رکھا، کس حد تک سپورٹ کیا۔ اسی طرح ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس تیسرے خلیفہ نے اپنے نبی کے کردار کو کس حد تک سپورٹ کیا ہے۔ کیا اس کا کردار ایسا ہے جس سے ثابت ہو کہ یہ واقعی ایک نبی کا تیسرا خلیفہ ہے۔ اگر اس کا کردار ایک خلیفہ کے کردار کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ نبی بھی اس قابل نہیں ہے کہ ہم اس کو نبی تسلیم کریں؟

(ممبران کی لسٹ موجود نہیں؟)

اپنے انتخاب کے متعلق اس نے کہا ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعے اپنا امام بنایا ہے۔ مجھے الیکٹورل کالج کے ذریعے منتخب کیا گیا۔ اس کالج کے ممبران کی تعداد تقریباً پانچ سو ہے۔ اس میں تبلیغی مشن کے کچھ لوگ جماعت کے اندرونی مبلغین، ذمہ دار وعہدیداران وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ کچھ ممبروں کو ضلع کی تنظیم نے نامزد کیا ہے اور جب ہم نے اس سے یہ پوچھا کہ کیا آپ کے الیکٹورل کالج کے ممبران کی کوئی آخری لسٹ آپ کے پاس ہے؟ تو اس نے کہا ہمارے پاس کوئی آخری لسٹ موجود نہیں ہے۔ اس نے کہا انتخاب بلا مقابلہ ہوتا ہے۔ اسے *Contest* نہیں کیا جاتا۔ کوئی دیگر شخص اپنا نام پیش نہیں کر سکتا۔ الیکشن کے قواعد ہمارے پاس نہیں ہیں۔ صرف روایات ہیں۔ خلیفہ کو سبکدوش کرنے کا کوئی طریقہ کار باقاعدہ نہیں ہے۔ اسے

اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ الیکٹورل کالج کے ممبران کے ذہن پر اللہ تعالیٰ کا اثر ہے۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی ان کا خلیفہ بھی چاہے تو وہ بھی نبوت کا دعویٰ کر سکتا[2857] ہے) خلیفہ کو کوئی ذہنی یا جسمانی مرض لاحق نہیں ہوسکتا۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ یہ عقیدہ کس حد تک صحیح ہے۔ ''کل نفس ذائقة الموت'' یہ ہمارا ایمان ہے اور ان کا خلیفہ ایسا ہے کہ شاید موت کا ذائقہ بھی ان کے عقیدہ کے مطابق نہ چکھتا ہو، تاوقتیکہ وہ خود ہی مرنا نہ چاہے۔ خلیفہ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ ایسی کوئی باڈی نہیں جو خلیفہ کے فیصلے کو Over-rule (رد) کر سکے۔ خلیفہ مجلس شوریٰ کے فیصلے میں ردوبدل نہیں کرتا۔ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس سے استعفاء نہیں لیا جاسکتا۔ مرزا ناصر احمد کے اس بیان میں تضاد ہے۔ ایک طرف وہ کہتا ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ دوسری طرف وہ کہتا ہے کہ الیکٹورل کالج خلیفہ کو منتخب کرتا ہے۔ جس کی کوئی حتمی فہرست یا کوئی ریکارڈ ان کے پاس نہیں ہے۔

(مرزا قادیانی کی فیملی؟)

جناب ڈپٹی چیئرمین! ان کے نبی کی یعنی مرزا غلام احمد صاحب کی فیملی کے متعلق جب اس سے پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی فیملی کن اصحاب پر مشتمل ہے تو دیکھئے کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ اس کا استدلال قدرتی ہے یا بناوٹی ہے یا اس میں کسی دجل سے کام لیا جارہا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی فیملی سے مراد ان کے صرف تین بیٹے ہیں۔ ان کی دیگر اولاد فیملی میں شامل نہیں۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! عام عقیدہ یہ ہے کہ ایک شخص کے نطفے سے جتنے بھی افراد ہوں گے وہ اس کے افراد کنبہ ہوں گے۔ ہمیں نہیں پتہ کہ کیا اس کی اولاد میں سے صرف تین ہی افراد ان کے نطفے سے تھے؟

(مرزا ناصر امیر المؤمنین؟)

اس کے بعد مرزا ناصر احمد گواہ، امیر المؤمنین ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور امیر المؤمنین کا جو وہ مطلب بیان کرتا ہے اب آپ یہ دیکھئے کہ کیا وہ ہمارا بھی امیر ہوسکتا ہے۔ کیا اس کی نظر میں کیا اس کے عقیدہ کے لحاظ سے ہم بھی مؤمنین کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں؟ وہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کا امیر جو ہمارے نظریئے سے متفق ہوں امیر المؤمنین کہلاتا ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ ان کے نظریئے سے متفق نہیں ہیں وہ مؤمنین نہیں ہیں[2858]۔ مؤمن صرف وہ لوگ ہیں جو ان کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ گواہ نے وضاحت کی کہ میں تمام مسلمانوں کا امیر یا خلیفہ نہیں ہوں۔ اگر وہ اپنے آپ

کوتمام مسلمانوں کا خلیفہ ثابت کرتا تو یقیناً ہم اس کو مان لیتے۔ بشرطیکہ اس کا ثبوت ناقابل تردید معیار کا ہوتا۔

اس نے مزید کہا ہے کہ ہماری جماعت کے اغراض ومقاصد حقیقی اسلام قائم کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ سیاسی مفادات حاصل کرنا، سیاست میں حصہ لینا، سیاست سے فائدہ اٹھانا ہمارا نقطۂ نظر نہیں ہے۔ سیاست ہمارے اغراض ومقاصد میں شامل ہی نہیں ہے۔ آگے چل کر جناب ڈپٹی چیئرمین! میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ جب یہ مسلمان اور غیرمسلمان کی تعریف کرتے ہیں وہاں بھی سیاسی مسلمان اور غیرسیاسی مسلمان کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جب یہ کافر کی تعبیر کرتے ہیں تو اس میں بھی سیاسی کافر اور غیرسیاسی کافر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

(قادیانی جماعت کی تعداد؟)

جماعت احمدیہ کی نفری یا تعداد کے متعلق جب ان سے پوچھا گیا تو آپ دیکھئے کہ ان کا کیا سٹینڈ ہے اور انہوں نے اپنا مؤقف کیا اختیار کیا ہوا ہے؟ جواب میں مرزاناصراحمد نے کہا ہے کہ اس کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس نہیں ہے کہ پاکستان میں گزشتہ بیس سال سے کتنے احمدی **Convert** (تبدیل) ہوئے ہیں یا جماعت میں کتنے لوگ شامل ہوئے ہیں؟ ہم کوئی ایسا ریکارڈ نہیں رکھتے۔ جب پوچھا گیا کہ بیعت کے رجسٹر کی گنتی کی جاتی ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب ہے کہ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ یہ گواہ امیر جماعت احمدیہ ہے۔ خلیفہ (ثالث) ہے اور امیرالمؤمنین ہے اور اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی جماعت کی کل نفری کتنی ہے۔ نہ اس نے ریکارڈ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہ اس کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ریکارڈ موجود ہے یا نہیں ہے؟ پھر آگے چل کر پلٹتا ہے اور کہتا ہے [2859] کہ میرے اندازے کے مطابق پاکستان میں پینتیس، چالیس لاکھ احمدی ہیں۔ دنیا میں ایک کروڑ ہیں۔ مرزاغلام احمد صاحب کی وفات کے وقت چار لاکھ احمدی تھے۔ ۱۹۵۴ء کی مردم شماری میں اگر تعداد چند ہزار درج ہے تو وہ غلط ہے۔ مردم شماری کے اعداد وشمار کبھی درست نہیں ہوتے۔ مجھے علم نہیں کہ منیر کمیشن کے سامنے جماعت احمدیہ میں سے کس نے جماعت کی تعداد دو لاکھ بتائی تھی؟ یہ تعداد غلط ہے۔ ''انسائیکلوپیڈیا آف اسلام'' میں بھی ہماری تعداد غلط تحریر ہے۔ اگر آپ کہیں کہ احمدیوں کی تعداد دو لاکھ ہے تو میں کسی دستاویز سے اس کی تردید نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر آپ کسی ریکارڈ یا سرکاری دستاویز سے ثابت کر دیں تو میں تردید نہیں کروں گا۔ کوئی حتمی مردم شماری نہیں کی گئی۔ اس لئے تعداد اندازے سے بتائی گئی ہے۔ اب تعداد پینتیس، چالیس لاکھ ہے۔ بوقت تقسیم ملک چار لاکھ تھی۔ اس وقت تیس پینتیس ہزار ہندوستان میں رہ گئے تھے۔

(اسمبلی کے اختیارات کو چیلنج)

اس کے بعد گواہ اسمبلی کے اختیارات کو چیلنج کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسمبلی کو کسی کو کافر قرار دینے کا اختیار نہیں ہے۔ میں اس کے بیان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس اسمبلی کو یہ تعین کرنے کا حق حاصل ہے کہ یہ اسمبلی جس نے اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا ہے کسی فرقے کے متعلق یہ بھی فیصلہ دے سکتی ہے اور قانون اور دستور میں یہ ترمیم کر سکتی ہے کہ کون صحیح عقیدے کا مسلمان ہے اور کون نہیں ہے۔ اس نے اسمبلی کے اختیارات کو چیلنج کرتے ہوئے اپنی جرح میں کہا ہے کہ مذہبی آزادی ہر شخص کو ہونی چاہئے۔ میرا کہنا ہے کہ کوئی بے وقوف ہی اس کی تردید کرے گا۔ میں نے دستور کی دفعہ آٹھ اور بیس کے تحت اسمبلی کے اختیار کو چیلنج کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسمبلی جو کہ سپریم باڈی ہے ان دفعات کی ترمیم کر سکتی ہے۔ میں نے اپنے تحریری بیان یعنی محضرنامے میں یہ بات کہی ہے کہ صرف مسٹر بھٹو، مفتی محمود اور مولانا مودودی کو ہی نہیں بلکہ دستور ہر پاکستانی کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ جب [2860] کوئی اپنے مذہب کا اعلان یا اقرار کرے تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اس میں اعتراض یا مخالفت کرے۔ اگر کوئی دنیاوی فائدے اور لالچ کے لئے مذہب کا اعلان کرے تو قرآن پاک کہتا ہے کہ اس میں مداخلت نہ کی جائے۔ البتہ اگر کوئی دھوکہ دہی کے لئے مذہب کی آڑ لے تو میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ جو مسلمان نہیں، اسے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ چونکہ یہ غیر مسلم ہیں اس لئے ان کو مسلمانی کا دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ جب آپ ایک غیر احمدی کو کافر کہتے ہیں، اگر اسمبلی یہ قرارداد پاس کر دے کہ آپ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟ اس کا وہ جواب دیتے ہیں کہ پھر جملہ غیر احمدی فرقوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جائے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس اسمبلی کو یہ تو اختیار ہے کہ جملہ غیر احمدی فرقوں کو غیر مسلم قرار دے دے، مگر اس اسمبلی کو یہ اختیار نہیں کہ ایک احمدی فرقے کو غیر مسلم قرار دے سکے۔ آگے چل کر پھر اس سوال کے جواب میں کہ مسلمان کون ہیں۔ اس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے جسے مسلمان کہا ہے وہ مسلمان ہے اور اس میں وہ چار حدیثوں کا حوالہ دیتا ہے جو اس نے اپنے محضرنامے میں بیان کی ہیں۔ اس پر مفتی محمود صاحب کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔

اب ان کو اقلیت قرار دیئے جانے یا نہ دیئے جانے کے موضوع پر اس کے بیانات کا آپ کے سامنے جائزہ لیتا ہوں۔ گواہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ اپنے فرقے کو اقلیت قرار دینے

سے ہم مرزا صاحب کو روحانی پیشوا تصور کرنے میں اس طور پر پابندی محسوس کریں گے کہ اس سے ان لوگوں کی عزت نفس پر ہاتھ ڈالا جائے گا جو ہماری جماعت میں شامل ہوں گے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اقلیت قرار دینے سے مداخلت نہیں بلکہ ہمارا تحفظ ہوگا تو ہمیں ایسے تحفظ کی ضرورت نہیں ہے۔

[2861] جناب ڈپٹی چیئرمین! ان کے خیالات ملاحظہ فرمائیں۔ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی فرد ان کو غیر مسلم کہے تو ان کے حقوق میں مداخلت نہیں ہوتی۔ البتہ اگر حکومت ان کو غیر مسلم کہے تو مداخلت ہوتی ہے۔ گواہ کا مؤقف یہ ہے کہ ان تین احادیث کی رو سے جو محضر نامے میں درج ہیں کسی حکومت کو حق نہیں کہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ اس نے کہا یہ درست ہے کہ جب میں یہ کہوں کہ مفتی محمود کو کوئی حق نہیں کہ ہمیں غیر مسلم کہے تو ہمیں بھی حق نہیں کہ ہم کہیں کہ مفتی محمود مسلمان نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! امتی نبی کے متعلق مختصر سا جائزہ لیتے ہوئے اس گواہ کے خیالات اور بیانات کے میں آپ کے سامنے مختصر حوالے پیش کرتا ہوں۔ اپنے اس اعتقاد پر کہ مرزا صاحب امتی نبی ہیں۔ ان کی ربوہ والی جماعت کا اور نہ لاہوری جماعت کا موقف غیر متزلزل نہیں ہے۔ ان کے قدم ڈگمگاتے ہیں۔ کبھی ایک پوزیشن اختیار کرتے ہیں کبھی دوسری اور کبھی تیسری پوزیشن اختیار کرتے ہیں۔ بیانات اور جرح کے دوران ان کا سارا استدلال یہ رہا کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔ اگر آپ اس پر اعتراض کرتے ہیں، چلئے ہم ان کو مسیح موعود مان لیتے ہیں۔ اگر آپ مسیح موعود بھی نہیں مانتے تو ہم ان کو مہدی موعود مان لیتے ہیں اور اگر آپ ان کو مہدی موعود بھی نہیں تسلیم کرتے تو چلئے ان کو آنحضرت ﷺ کا ظل، ان کا سایہ کہہ لیں اور اس طرح وہ امتی نبی ہیں، بروزی نبی ہیں۔ ان کا یہ مؤقف بھی ان کے اپنے بیان سے منتشر ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امتی نبی وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کے عشق اور محبت میں اپنی زندگی گزارے اور تسلیم کیا کہ یہ درست ہے کہ دوسرے فرقوں کے لوگ مرزا صاحب کو امتی نبی نہیں سمجھتے۔ ایک جگہ جا کر وہ یہ بھی تسلیم کر گئے ہیں، درست ہے کہ ان کی کتاب ''حقیقت النبوۃ'' (ص۱۸۳) میں درج ہے کہ مرزا صاحب امتی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! آپ دیکھئے اگر وہ شخص آنحضرت ﷺ [2862] کے بعد حقیقی نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے خلیفہ اس بات کا پرچار کریں تو یہ یقیناً اسلام کو نہ صرف مسخ کرنے والی بات ہے بلکہ وہ لوگ اس ملک کے اندر ایک نیا اسلام، ایک نیا نبی اور ایک نئی امت قائم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! سب سے بڑا پوائنٹ جو اس ہاؤس میں زیر بحث آیا۔ جس پر اٹارنی جنرل صاحب نے ان پر بہت زیادہ سوالات کئے۔ یہی ہے کہ کیا مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والا کافر ہے اور کیا غیر احمدی مسلمان ہے یا نہیں؟ اپنے بیانات میں مرزا ناصر احمد گواہ نے جو باتیں کہی ہیں وہ یہ ہیں: ’’کفر کے لغوی معنی انکار کرنے والے کے ہیں۔ جو لوگ بانی سلسلہ احمدیہ کے منکر ہیں وہ کافر ہیں۔ لغوی معنوں میں اور اصلی معنوں میں کیا فرق ہے، وہ آپ یہاں دیکھیں کہ انہوں نے کیا حیرت انگیز فرق ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ منکر خدا تعالیٰ کے سامنے قابل مواخذہ ہے۔ کفر کے دو معنی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ دوسرے سیاسی کافر ہیں۔ ویسے یہ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ دیوبندی، اہل حدیث، بریلوی یہ سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر حقیقت میں یہ مسلمان نہیں، بلکہ سیاسی مسلمان ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کافر کے معنی تمام لوگوں میں......‘‘

Madam Acting Chairman: ***May I request the honourable members to keep their tone low please. Thank you.***

(**قائمقام چیئرمین صاحبہ:** میں معزز اراکین سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی آواز کو مدہم رکھیں۔ شکریہ!)

(مرزا ناصر کا شرارتی جواب)

چوہدری جہانگیر علی: جناب ڈپٹی چیئرمین! جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا کافر کے معنی عام لوگوں کے نزدیک یہ نہیں کہ وہ غیر مسلم ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ وہ کس قسم کا کترانے والا اور کس قسم کا شرارتی جواب دیتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ یہ تو عام آدمی ہی بتا سکتا ہے کہ عام آدمی [2863] کے نزدیک اس کے کیا معنی ہیں۔ میں اس کے متعلق کیا جواب دے سکتا ہوں۔ گواہ نے مزید کہا کہ جسے ہم کافر کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے سامنے قابل مواخذہ ہے۔ ایک *Sense* میں وہ مسلمان ہے ایک *Sense* میں وہ کافر ہے جو قرآن کے مطابق تمام نبیوں پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں اور میرے نزدیک اس حد تک خارج از دائرہ اسلام ہے کہ آخرت میں قابل مواخذہ ہے جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ گنہگار اور کافر ہے۔ کلمہ طیبہ سے انکار ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ مرزا صاحب سے انکار ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ دائرہ اسلام سے

خارج کر دیتا ہے۔جسٹس منیر نے ہماری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ وہ ہمارا مؤقف تسلیم کرنے کے موڈ میں نہیں تھے۔کسی عدالت یا کسی ٹریبونل کے فیصلے سے بچ نکلنے کا اور کترا جانے کا انہوں نے عجیب بہانہ تراشا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فلاں اتھارٹی، فلاں جج، فلاں عدالت چونکہ ہمارا مؤقف تسلیم کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔اس لئے اس نے ہمارے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ مرزا بشیر صاحب نے کہا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو مانے اور عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانے یا جو عیسیٰ علیہ السلام کو مانے، نبی کریم ﷺ کو نہ مانے وہ کافر، پکا کافر ہے تو اس کا جواب دیا کہ وہ سیاسی طور پر ایمان سے خارج ہے۔ وہ شخص جو عدم علم کی بناء پر مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہ کرے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں، گو دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر ان کے نبی ہونے کا علم رکھتا ہو اور پھر نہ مانے، وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ گواہ نے کہا کہ ہم ان دونوں قسم کے لوگوں کو رشتہ نہیں دیتے۔ قرآن پاک میں دائرہ اسلام کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ ملت اسلامیہ کا ذکر ہے۔ ہر وہ شخص جو ملت اسلامیہ کا فرد ہے وہ دائرہ اسلامیہ میں بھی ہے جو دائرہ اسلام میں نہیں ہے وہ ملت اسلامیہ کا بھی فرد نہیں ہے اس نے مزید بیان کیا کہ میرے نزدیک مرتد وہ ہے جو کہے کہ اسلام سے میرا تعلق نہیں رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اگر کوئی احمدی احمدیت ترک کر دے تو وہ لغوی معنوں میں مرتد ہو گیا۔ قرآنی معنوں میں نہیں۔

[2864] محترمہ قائمقام چیئرمین: آپ کتنا وقت لیں گے؟

چوہدری جہانگیر علی: جتنا وقت لے چکا ہوں اتنا اور لوں گا۔ میں ان کے بیانات کا جائزہ لے رہا ہوں اور یہ ایسی بات ہے جو اس سے پہلے اس ہاؤس میں زیر بحث نہیں آئی۔

اس نے یہ کہا کہ اگر کوئی مسلمان نیک نیتی سے غور کرے اور پھر مرزا صاحب کو نبی نہ مانے تو وہ گنہگار بمنزلہ کافر ہے۔ ’’جو شخص مرزا صاحب کے دعاوی کو اتمام حجت کے بعد بھی نبی نہیں مانتا آپ کے خیال میں وہ کس قسم کا کافر ہے؟‘‘ اٹارنی جنرل صاحب کے اس سوال کا اس نے جواب دیا کہ ایسا شخص بالکل کافر ہے اور جب اٹارنی جنرل صاحب نے یہ پوچھا کہ یہ تمام اسمبلی ان کے تمام دعاوی کو آپ کی تمام دلیلوں کے سننے سے باوجود اگر یہ کہے کہ وہ نبی نہیں ہے تو ان ممبران اسمبلی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہوگا؟ تو اس کا جواب دینے سے وہ کترا گیا۔

(مرزا ناصر احمد کا چکر)

غیر احمدیوں کو رشتہ نہ دینے کے متعلق آپ اس کے استدلال سنیں۔ اس نے کہا

مسلمان ایک وہ ہیں جوملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم دونوں قسم کے مسلمانوں کو اپنی لڑکیوں کا رشتہ نہیں دیتے۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ عقیدے اور دین میں اور اپنے دعاوی کو ثابت کرنے میں اور ہمارے دعاوی کی تردید کرنے میں اس نے چکر ڈالنے کی کوشش کی۔ کہیں ایک چکر ڈالا، کہیں دوسرا چکر ڈالا، کہیں سیاسی چکر ڈالا، کہیں مومن کا چکر ڈالا ہے۔ کہیں مذہبی چکر ڈالا ہے، کہیں کافر کا چکر ڈالا ہے۔ وہ کہتا ہے ہم دونوں قسم کے مسلمانوں کو اپنی لڑکیوں کا رشتہ نہیں دیتے۔ پھر اس کی وجہ جواز دیکھئے! ایک مذہبی پیشوا ہے اور اپنے آپ کو ایک نبی کا تیسرا خلیفہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور وضاحت کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ یہ شرعی فتویٰ تو نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہمیں توقع نہیں ہے کہ غیر احمدی مسلمان احمدی بیوی کے حقوق پورے کرے گا۔ احمدی سے اگر غیر احمدی لڑکی کی شادی ہو تو ہمیں امید ہے کہ احمدی نوجوان [2865] ہماری توقع کے مطابق اپنی بیوی کے حقوق پورا کرے گا۔ یہ کتنی بودی دلیل ہے اور کتنا کمزور استدلال ہے۔ گواہ نے مزید کہا کہ مرزا بشیر الدین صاحب نے مسلمانوں سے رشتے ناتے کرنے کو اسی لئے ناجائز اور حرام کیا ہے کہ جو چیز فساد پیدا کرتی ہو وہ ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے وہ جواز پیش کرتے ہیں کہ ہم غیر احمدیوں میں اپنی لڑکیوں کا رشتہ نہیں کرتے۔ یہاں بالکل جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ غیر احمدی کو کافر تصور کرتے ہیں۔ اس لئے اپنی لڑکیوں کے رشتے نہیں دیتے اور غیر احمدیوں کی لڑکیوں کے رشتے وہ اس لئے لے لیتے ہیں تاکہ اپنے عقیدہ کے مطابق انہیں اپنے فرقے میں شامل کر سکیں۔

غیر احمدیوں کی نماز جنازہ یہ لوگ کیوں نہیں پڑھتے؟ ان کی کتابوں میں جو کچھ تحریر ہے اس گواہ نے اس ہاؤس میں پیش ہو کر اس کا جواب پیش کرنے کی کوشس کی ہے اور ہم لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ تمام عالم اسلام کو اور ان بیانات کو اور اس شہادت کو پڑھنے والوں کو قائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم غیر احمدیوں کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ دیکھئے اگر ایک عام فہم وفراست کا آدمی بھی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تو ان کا یہ دعویٰ بالکل غلط اور جھوٹا ہے۔ اس نے کہا کہ تمام غیر احمدی فرقوں نے ہم کو کافر کہا ہے۔ اس لئے ہم غیر احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ ہم نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ گو انہوں نے ہماری تکفیر نہیں کی تھی۔ مگر وہ شیعہ تھے اور شیعہ حضرات کے ہمارے خلاف کفر کے فتوے سن چکے تھے۔ مگر اپنی زندگی میں ان فتوؤں کو رد نہیں کیا تھا۔ ہم غیر احمدی بچوں کا جنازہ بھی اسی لئے نہیں پڑھتے کہ ان کے والدین نے ہمارے خلاف کفر کے فتوے دیئے یا سنے اور انہیں رد نہیں کیا۔ البتہ وہ بچہ جو جوان ہو کر اپنے والدین

کے مذہب کورد کردے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مذہب سے منحرف ہوکر مرتد ہو جائے۔ پھراس کا جنازہ پڑھ لیں گے۔ویسے جنازہ نہ پڑھنا کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ تو فرض کفایہ ہے۔اگر [2866] ملت میں سے بیس افراد یہ فرض ادا کردیں تو سب کی جانب سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔

(ٹال مٹول پر مبنی جوابات)

جناب ڈپٹی چیئرمین! اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر غیر احمدی مسلمان مرجائے تو فرض کفایہ صرف غیر احمدی مسلمان ہی ادا کریں گے تو اگر کوئی احمدی مرجائے تو اس کا یہ فرض کفایہ احمدی ادا کریں گے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا مذہب الگ ہے ہمارا مذہب الگ ہے۔ان کا دین اور ہے ہمارا دین اور ہے۔گواہ نے مزید کہا کہ لاہوری احمدیوں کی ہم نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے خلاف کفر کے فتوے نہیں دیئے تھے۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ مرزا بشیرالدین نے کیوں غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب دیا کہ میں مرزا بشیرالدین کے فتوے کی نہ تصدیق کرتا ہوں نہ تائید کرتا ہوں۔ جب تک مجھے اصل عبارت نہ دکھائی جائے۔ یہ شخص اپنے مذہب کا سب سے بڑا سکالر ہے اور اپنی کتابیں اسے ازبریاد ہیں۔آپ دیکھ لیں کہ وہ کس نیک نیتی سے جواب دے رہا ہے؟

کیا اس نے ***Evasive replies*** (ٹال مٹول پر مبنی جوابات) دیئے۔کیا اس نے جان بوجھ کر ان سوالوں کا جواب دینے سے کترانے کی کوشش کی جو کہ اس کے کیس کے جڑوں میں بیٹھتے تھے، یا اس کے مؤقف کی بیخ کنی کرتے تھے۔اس کے متعلق جو اس نے کہا ہے وہ ذرا ملاحظہ فرمائیے۔اس نے کہا ہے کہ غیر احمدی بچے کے جنازے کے متعلق مرزا بشیرالدین نے جو کہا ہے میں نہ اس کی تصدیق کرتا ہوں نہ اس کی تائید کرتا ہوں۔دوسری جگہ اس نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ تمام دنیا میں احمدیوں نے کسی غیر احمدی کی نماز جنازہ یا غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہو۔

پھر کہتا ہے کہ اگر کوئی احمدی احمدیت ترک کردے تو لغوی معنوں سے مرتد ہو گیا۔ قرآنی معنوں سے نہیں مرتد ہوا۔پھر کہا کہ نہج المصلیٰ گو ہماری جماعت کی کتاب ہے۔مگر ہمارے لئے اتھارٹی نہیں ہے۔پھر کہا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ اور ہے اور غیر احمدیوں کا کلمہ اور ہے تو [2867] ہمارا لا الہ اور ہے اور غیر احمدیوں کا لا الہ اور۔اسی طرح ہمارا محمد رسول اللہ اور ہے دوسرے فرقوں کا محمد رسول اللہ اور ہے اور یہ اختلاف معنوی لحاظ سے ہے۔(جب ہمارے اور ان کے کلمے میں معنوی لحاظ سے بھی اختلاف ہوا تو پھر جناب ڈپٹی چیئرمین! وہ کیسے ہمارے اسلام کا جزو ہو

سکتے ہیں؟ وہ کیسے ہمارا عقیدہ رکھ سکتے ہیں؟) پھر اس نے کہا کہ اسی طرح دیگر ارکان اسلام میں بھی معنوی فرق ہے۔ دیگر ارکان اسلام میں کلمہ بھی ہے، نماز بھی ہے، زکوٰۃ بھی ہے۔، حج بھی ہے اور روزہ بھی۔ جب ان کے روزے کے معنی اور ہیں اور ہمارے روزے کے اور، جب ان کی زکوٰۃ کے معنے اور ہیں اور ہماری زکوٰۃ اور۔ جب ان کے حج کے معنے اور ہیں اور ہمارے حج کے اور، تو پھر یا وہ مسلمان نہیں ہیں، یا ہم نہیں، پھر دونوں فرقوں کا عقیدہ ایک نہیں ہوسکتا۔

مرزا غلام احمد نے کہا کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

جب گواہ سے اس کا مطلب پوچھا تو اس نے کہا کہ: ''اس کا مطلب ہے کہ قرآن پاک کی امر و نہی کی اشاعت کی جائے، یعنی اس کی تجدید کی جائے۔''

تجدید اس کی ہوتی ہے جو اپنی اصل حقیقت، اپنی اصل حیثیت اور اپنا اصل اثر زائل کر دے۔ اگر ہمارا اسلام پرانا ہوگیا ہے، اگر ہمارا قرآن بوسیدہ ہوگیا ہے، اگر ہماری نبوت ہی بے اثر ہوگئی ہے تو جبھی تو ان کو اس کی تجدید کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اگر وہ ہمارے عقیدے کے مطابق ہمارے ایمان کو بھی برحق سمجھیں، ہمارے قرآن کو بھی برحق سمجھیں، ہمارے نبی کو بھی برحق سمجھیں تو جناب ڈپٹی چیئرمین! پھر اس ایمان کی یا اس قرآن کی یا اس اسلام کی تجدید کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

(آنحضرت ﷺ کی اہانت، معاذ اللہ)

اس کے بعد اور جگہ بھی اس نے ہیرا پھیری سے کام لیا ہے۔ وہ سنئے! اکمل کی نظم۔

''غلام احمد کو دیکھئے قادیان میں''

اس کے متعلق جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ۱۹۳۴ء میں اس کی تردید آ گئی تھی۔ ویسے اکمل ہمارے لئے اتھارٹی نہیں ہے اور جب یہ پوچھا گیا کہ کیا [2868] تردید آئی تھی؟ تو اس کا جواب دیا کہ وضاحتاً تردید میں کہا گیا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد رتبے میں بڑے ہیں تو پھر تو غلط ہے اور اگر یہ خیال لیا جائے کہ اشاعت اسلام مرزا غلام احمد کے زمانے میں زیادہ ہوئی تو پھر معنوی لحاظ سے یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ) نبی اکرم ﷺ سے بہت بڑے تھے۔ نزول مسیح میں تحریر ہے کہ: ''اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام بھی عیسائی، یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

اس نے کہا کہ یہ بات تسلیم ہے، ہم نے کہا کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ مرزا صاحب نے تو نام نہیں رکھا۔ بلکہ رکھنے والے نے نام رکھا۔ جو حوالہ ''انوار اللغات'' ڈکشنری

سے پڑھ کر اس کو سنایا گیا تو اس نے کہا کہ میں اسے تسلیم نہیں کرتا۔ یہ معیاری لغت نہیں ہے اور دوسری جگہ وہ کہتے ہیں کہ: ''کل مسلمانوں نے مجھے تسلیم کر لیا ہے۔ مگر انہوں نے نہیں کیا جو کنجریوں کی اولاد ہیں۔''

مرزا ناصر احمد نے جواب دیا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ کل مسلمان مجھے تسلیم کر لیں گے۔ سوائے ان کے جو باغیوں، شر پسندوں کی اولاد ہیں۔ یہ فعل حال نہیں فعل مضارع ہے۔ اب اس نے اس چکر میں ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ یہ حال کے معنی دے گا یا ماضی کے یا مستقبل کے معنی دے گا۔ مرزا بشیر احمد کی تحریر کہ: ''کہیں کہیں میری تحریروں میں مسلمان کا لفظ بھی آیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔''

اس کو مرزا ناصر احمد نے تسلیم کیا ہے اور کہا ہے کہ لفظی معنی تسلیم ہیں۔ مگر معنوی لحاظ سے اس کا یہ مطلب نہیں۔

''ولد الزنا''، ''ذریۃ البغایا'' کا ترجمہ اس نے کیا ہے کہ ولد الزنا نہیں بلکہ اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ یعنی باغیوں کی اولاد ہے۔ الفضل مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۴۴ء میں جب اکمل کا قصیدہ دوبارہ چھپا جس کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ ۱۹۳۴ء میں اس کی تردید ہوگئی اور تفصیل از قلم اکمل اور اس کی اصل نظم انصاری صاحب نے اس ہاؤس میں پڑھ کر سنائی تو مرزا ناصر کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! اگر گواہ سے یہ پوچھا جاتا کہ آپ کے ہاتھوں کے [2869] طوطے واقعی اڑ گئے تو وہ کہتا کہ میرے ہاتھوں میں تو طوطے نہیں تھے اور اس ایوان کی چھت میں لے اڑ کر وہ کہیں جا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ تو طوطے ہی نہیں تھے۔ یہ اس قسم کا استدلال ہے جو بالکل بودا اور بے معنی ہے۔

جب ہم نے یہ پوچھا کہ اگر آپ اپنا عقیدہ رکھنے کے باوجود بھی ملت اسلامیہ کے فرد رہ سکتے ہیں تو پھر آپ نے علیحدگی علیحدگی کی رٹ کیوں لگا رکھی ہے تو اس نے کہا کہ گو نہج المصلیٰ میں کہا گیا ہے کہ غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ تاہم یہ کتاب ہماری جماعت کے لئے اتھارٹی نہیں ہے۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ جب آپ اپنے آپ کو علیحدہ قوم جتلاتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے تو اس نے کہا کہ ہم علیحدہ قوم بھی ہیں۔ دوسروں میں رشتے ناتے نہیں کرتے۔ تاہم ہم دوسروں کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ وہ دوسروں کا ذبیحہ کھانے سے اگر ملت اسلامیہ میں اپنے آپ کو رکھ کر ہمارے مذہب میں بھی اپنی مداخلت جاری رکھنا چاہیں تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہم اہل کتاب کا ذبیحہ کھا لیتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب

نہیں کہ ہمارا ایمان بھی وہی ہے جو غیر مسلم اہل کتاب کا ایمان ہے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: چوہدری صاحب! پونہ گھنٹہ ہوگیا ہے۔

چوہدری جہانگیر علی: میں جلدی ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں بعض حوالے چھوڑ دوں گا۔

جب یہ سوال کیا گیا کہ مرزا بشیر الدین احمد نے کیوں کہا کہ جب مسیح ناصری نے اپنے پیروکاروں کو الگ کر دیا تھا۔ سو اگر مرزا صاحب نے بھی کر دیا تو کیا ہرج ہے؟ جواب اس نے یہ دیا کہ اس سے مطلب یہ ہے کہ احمدیوں کو غیر احمدیوں کے اثر سے بچایا جائے اس لئے احمدیوں کو غیر احمدیوں کے اثر سے بچانے کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے کہ ان کو غیر مسلم اقلیتی فرقہ قرار دے دیا جائے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ درست ہے کہ حقیقت النبوت میں مرزا صاحب کو امتی نبی [2870] نہیں بلکہ حقیقی نبی کہا گیا ہے۔ اس کے بعد علمائے کرام اور انبیاء علیہم السلام کی انہوں نے جو تکفیر کی ہے اور مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ بننے کی کوشش کی ہے اور جو دشنام طرازی کی ہے اس کے اوپر کافی بحث ہو چکی ہے اور اس میں مزید جانے کی ضرورت نہیں۔

(مسلمانوں سے ہر چیز الگ)

جناب ڈپٹی چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ان لوگوں نے مذہب کے علاوہ معاشرت میں بھی، سوسائٹی میں بھی اپنا ایک الگ خول بنالیا، جب وہ ہمارے معاشرے میں مل جل کر نہیں رہنا چاہتے، جب رشتے ناطے ہمارے ساتھ نہیں کرتے، جب وہ ہماری عبادت میں شریک نہیں ہوتے تو پھر ان کا ہمارے مذہب کے ساتھ منسلک رہنے کا کیا مطلب ہے۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! جب انہوں نے اپنا عدالتی نظام الگ کر لیا، جب انہوں نے اپنی مسجد اقصیٰ الگ بنالی، جب انہوں نے اپنی جنت البقیع الگ بنالی، جب انہوں نے اپنا قصر خلافت الگ تعمیر کر لیا، تو پھر وہ کہاں کے مسلمان ہیں۔ ان کے فرقے کا پھر ہمارے فرقے سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! انہوں نے ایک متوازی گورنمنٹ بھی ربوہ کے اندر قائم کی ہوئی ہے۔ ربوہ شہر کو انہوں نے *Closed City* (بند شہر) بنایا ہوا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو وہاں کاروبار کرنے کی اجازت نہیں، نہ ملازمت کرنے کی اور نہ جائیداد حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ ان لوگوں نے اپنے طرز عمل، اپنے عقیدے اور اپنے سیاسی نظریات سے اپنے آپ کو خود ہم سے الگ ایک اقلیت قرار دے لیا ہے۔ اگر ان دونوں فرقوں کے اس اقدام کو ہم ایک آئینی اور قانونی شکل دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی......

Madam Deputy Chairman: *Try to conclude.*

(محترمہ ڈپٹی چیئر مین: ختم کرنے کی کوشش کریں)

چوہدری جہانگیر علی: ......اور قومی اسمبلی اپنے اختیارات سے قطعاً تجاوز نہیں کرے گی۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! کل چیئرمین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اپنی تقریر کے علاوہ فاضل [2871]ممبران کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ یہ تجویز پیش کریں کہ اس کا حل ان کی نظر میں کیا ہے۔ مختلف قراردادیں اس ہاؤس میں پیش ہوئی ہیں۔ کسی قرارداد سے میرا اختلاف نہیں ہے۔ بنیادی اور اصولی طور پر تمام قراردادوں کی روح صرف ایک ہے۔ صرف ان کے فروعات میں یا تفاصیل میں جا کر کچھ تھوڑا سا فرق پڑ جاتا ہے۔ تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کا راستہ اختیار کرنا چاہئے جس سے نبی سازی کی بدعت کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جائے۔ چاہے کوئی قادیانی ہو، چاہے کوئی مرزائی ہو، چاہے کوئی لاہوری ہو، چاہے کوئی ربوی ہو اور چاہے کوئی آنے والا ایسا فریق ہو جو خدانخواستہ آنے والے کل کو اپنی ایک الگ نبوت کا اعلان کر دے۔ تو ان سب باتوں کا اس ایک فیصلے سے سدباب اور علاج کر دینا چاہئے۔ اگر آج ہم مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیتی فرقہ قرار دے دیتے ہیں تو اگر کل کو مرزا ناصر احمد نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ پھر ملک میں خون خرابہ ہوگا، پھر یہاں پر بحرانی صورت پیدا ہوگی۔ پھر یہ اسمبلی بیٹھے گی، مہینوں لاکھوں روپیہ اس بات پر صرف کر دے گی اور از سر نو اس بات کا جائزہ لے گی کہ کیا آنے والا نبی اور اس کے پیروکار بھی مسلمان ہیں یا نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اتمام حجت کر دینا چاہئے اور اس قسم کی گنجائش نہیں چھوڑنی چاہئے کہ آئندہ آنے والا کوئی فرضی جعلی نبی پر اس قسم کا شوشہ دین اسلام میں چھوڑے۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! قادیانی لاہوری اور ربوی فرقوں کے لوگ جس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اس قسم کی نبوت کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے امت میں آنے والے سالوں میں اور صدیوں میں کم از کم تیس کذاب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہوں گے۔

آوازیں: تیس، تیس۔

چوہدری جہانگیر علی: تیس، میں تیس ہی کہہ رہا ہوں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: یہ تو ہو گیا ہے۔

[2872]**چوہدری جہانگیر علی:** میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر ہم جائزہ لیں تو ابھی تک تو

پندرہ بھی پیدا نہیں ہوئے اور اگر آنے والے زمانے میں پندرہ اور کذاب پیدا ہوں تو ہمیں آج ہی ان کا حتمی فیصلہ کر دینا چاہئے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: جی شکریہ!

چوہدری جہانگیر علی: اس لئے میں گزارش کروں گا کہ میں یہ تجویز کرتا ہوں، جیسا کہ کل چیئرمین صاحب نے حکم دیا تھا۔ میں چھ منٹ اور لوں گا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: ایک گھنٹہ تو ہو گیا ہے۔

چوہدری جہانگیر علی: میں دستور میں ترمیم کی مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتا ہوں:

"In order to determine the status of Quadianis, Ahmadis and those who are non- believers in the faith of Khatam-i-Nabuwwat, the Constitution be amended in the following manner, namely:

1- That in the Third Schedule of the Constitution, in para 1, the words "of any kind" be added at the end of fifth line after the word Prophet."

(قادیانیوں، احمدیوں اور دوسرے لوگوں جو عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے، کی حیثیت کو متعین کرنے کے لئے آئین میں درج ذیل طریقے سے ترمیم کی جائے، یعنی:

ا...... دستور پاکستان کے تیسرے شیڈول کے پیرا نمبر ا میں الفاظ کسی ''قسم کا'' پانچویں سطر کے آخر پر لفظ ''نبی'' کے بعد اضافہ کر دیا جائے)

اور میری اس ترمیم کے بعد اس کا مطلب یہ ہو جائے گا۔

"I.... do solemnly swear that I am a Muslim and believe in the Unity and Oneness of Almighty Allah, the Books of Allah, the Holy Quran being the last of them, the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as the last of the Prophets and that there can be no Prophet of any kind after him, the day of Judgement, and all the requirements

and teachings of the Holy Quran and Sunnah."

(میں...... سچے دل سے قسم اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہوں اور اللہ کی کتابوں پر، قرآن پاک کے آخری کتاب ہونے پر، حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اور اس پر کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن پر، اور قرآن پاک اور سنت کی تمام تعلیمات اور ضروریات پر ایمان رکھتا ہوں)

اور اس کے بعد میری دوسری گزارش یہ ہے کہ:

2- [2873] In Article 2 of the Constitution of Pakistan, the existing clause may be numbered as clause (1) and the following be added as clause (2):

(۲...... دستور پاکستان کے آرٹیکل نمبر۲ میں موجودہ شق کو شق نمبر۱ شمار کیا جائے اور مندرجہ ذیل کا شق نمبر۲ کے طور پر اضافہ کیا جائے)

کلاز نمبر۱ یہ ہے:

"Islam shall be the State religion of Pakistan."

(اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا)

اس کے بعد پھر یہ کہا جائے:

"A person who has a faith different from that laid down in the Third Schedule of this Constitution made for the oath of the President and the Prime Minister of Pakistan shall be, considered a non- Mulslim, and the rights and obligations of the non-Muslims shall be determined by law."

(ایک شخص جو دستور کے تیسرے شیڈول، جو پاکستان کے صدر مملکت اور وزیراعظم کے حلف کے لئے تشکیل دیا گیا ہے، میں درج عقیدے سے مختلف عقیدہ رکھتا ہے، غیر مسلم سمجھا جائے گا اور غیر مسلموں کے حقوق وفرائض قانون سے متعین ہوں گے)

اور تیسری بات یہ ہوگی کہ:

3- In Clause (3) of Article 106 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, in the Sixth line, the word "and" be substituted by a comma, and the following be added between the words "Parsi" and "communities", "and other minorities."

(۳...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل نمبر۱۰۶ کی شق نمبر۳ میں چھٹی سطر پر لفظ ’’اور‘‘ کی جگہ سکتہ (،) ڈال دیا جائے اور الفاظ ’’پارسی‘‘ اور ’’گروہوں‘‘ کے درمیان میں الفاظ ’’اور دیگر گروہ‘‘ کا اضافہ کردیا جائے)

ان خیالات کے ساتھ......

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس موقع پر ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت کو چھوڑا اور چیئرمین (جناب صاحبزادہ فاروق علی) نے ان کی جگہ لی)

چوہدری جہانگیر علی: جناب سپیکر! میں جناب چیئرمین صاحب کا جنہوں نے کمیٹی کی کارروائی کے دوران اس ہاؤس کے ڈیکورم کو بہت اچھی طرح سے نبھانے کی کوشش کی، اور [2874] جناب اٹارنی جنرل کا جنہوں نے اتنی اچھی طرح سے گواہوں کو اپنی گرفت میں رکھا کہ جو بات وہ بتانا نہیں چاہتے تھے وہ بھی ان سے اگلوا کر چھوڑی، مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں آخر میں پھر اپنے اس دعوے کو دہراتا ہوں کہ یہ فرقہ احمدیت قطعاً مسلمان نہیں ہے۔ اس کی دونوں جماعتوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور جیسا کہ میں نے دستور میں ترمیم کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ اس کو منظور فرمایا جائے اور غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق اور ان کی ذمہ داریوں کو، ان کے *Rights and Obligations* (حقوق وفرائض) کو متعین کرنے کے لئے ایک الگ مرکزی قانون بنایا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! مولانا ظفر احمد انصاری۔

(جناب مولانا ظفر احمد انصاری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ میرے بہت سے کاغذات کسی اور صاحب کے پاس رہ گئے اور میں جس طرح اس کو پیش کرنا چاہتا تھا۔ اس میں تھوڑی دشواری ہوگی۔ تاہم چونکہ سابقہ بیانات اور تقریروں میں بہت سی باتیں کافی حد تک واضح ہوگئی ہیں۔ خصوصاً جو مشترکہ بیان ہے۔ بہت سے آدمیوں کے دستخط سے، اس میں دینی پہلو اس مسئلے کا میرے نزدیک پوری طرح واضح ہوگیا ہے۔ اگرچہ مجھے مصروفیت اور طبیعت کی خرابی کے باعث ایک ایک لفظ پڑھنے کا موقع یا اس کے حوالہ جات کو چیک کرنے کا موقع نہیں ملا تاہم یہ دینی حصہ میں نے دیکھا ہے، میرے خیال میں یہ کافی ہے۔ اب میں اس مسئلے کی نوعیت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(مرزا قادیانی کو اختیار ہے، مگر قومی اسمبلی کو نہیں؟)

محضر نامے میں دونوں طرف سے اس طرح کے سوال کئے گئے ہیں کہ کیا پاکستان کی نیشنل اسمبلی کو یہ اختیار ہے یا نہیں ہے۔ یہ نہایت اہانت آمیز اور اشتعال انگیز سوال ہے، خصوصاً ایسے لوگوں کی طرف سے کہ جن کے نزدیک...... میں یہ الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا...... لیکن انگریزوں کا ایک خود کاشتہ پودا جو خود اقبالی طور پر انگریزوں کی مخبری کرتا رہا۔ ایک کچہری کا اہلمد، [2875] اس کو تو یہ اختیار ہے کہ وہ ۷۵ کروڑ آدمیوں کو کافر قرار دے دے، اس کے بیٹے کو یہ اختیار ہے کہ وہ دنیا کے ۷۵ کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دے دے، اور یہ چھ کروڑ مسلمانان پاکستان کی نمائندہ اسمبلی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے رائے دہندگان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اسے قانونی شکل دے دے۔ میرے پاس، شاید اور ممبران کے پاس بھی بہت سے خطوط ایسے آئے ہوں گے۔ جن میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ آپ اسمبلی کو دینی معاملات میں فیصلہ کرنے کا حق دیتے ہیں کہ کون مسلمان ہے، کون مسلمان نہیں ہے؟ کل وہ کہیں گے سود جائز ہے، نہیں ہے جائز۔ حالانکہ میرے نزدیک مسئلے کی نوعیت یہ نہیں ہے۔ میں بھی اسمبلی کو دارالافتاء کی حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ یہ اسمبلی ایسے ارکان پر مشتمل ہے کہ جنہیں فتویٰ دینے کا مجاز ٹھہرایا جائے۔ لیکن یہاں فتویٰ دینے کی بات نہیں ہے۔ ہمارے فتویٰ دینے نہ دینے سے اس مسئلے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر آج ہم کہہ دیں ہم آج کہہ رہے ہیں کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آج تک وہ غیر مسلم نہیں تھے، مسلمان تھے۔ پاکستان

کے سارے مسلمان انہیں غیر مسلم سمجھتے رہے۔ وہ ہم کو غیر مسلم سمجھتے رہے اور عالم اسلام جیسے جیسے باخبر ہوتا جارہا ہے وہ ان کو غیر مسلم سمجھ رہا ہے، اور یہ تو پہلے ہی دن سے سب کو غیر مسلم سمجھ رہے تھے۔ بات صرف اتنی ہے کہ عوام جس چیز کو اپنے ایمان کا جزو سمجھتے تھے۔ حالات نے اس کو اتنی اہمیت دے دی کہ وہ اپنے نمائندوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو دستوری اور قانونی شکل دے دی جائے۔ صرف اتنی بات ہے۔ اپنے دستور میں، قرارداد مقاصد میں ہم نے یہ کہا کہ دنیا کی حاکمیت صرف اللہ وحدہ، کے لئے ہے تو ایسا نہیں ہے کہ ہم نے وہ حاکمیت دی ہے۔ نعوذ باللہ! وہ تو تھی ہی، لیکن ہم نے ایک نظریاتی مملکت کی حیثیت سے اسے مناسب سمجھا، ضروری سمجھا کہ ہم اس کو اپنے دستور میں بہت ہی نمایاں طور پر جگہ دیں۔ تو ہم یہاں کوئی فتویٰ [2876] دے رہے ہیں۔ بلکہ ایک مسلمہ اور ثابت شدہ حیثیت جو مسلمانان پاکستان اور مسلمانان عالم کے نزدیک بالکل معین ہے۔ قطعی ہے اور اس کا اس لئے قانونی اور دستوری طور پر اعتراف کرنا ہے اور وہ حالات نے اس لئے ناگزیر کر دیا ہے کہ رفتہ رفتہ پیچیدگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ خود ملک کی سالمیت کو اور اس کے مفادات کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

اس مسئلے کا جو حل عام طور پر اس ہاؤس میں تمام لوگوں نے اور اس ریزولیوشن میں جس میں میرے بھی دستخط ہیں۔ ہم نے تجویز کیا ہے وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے...... جیسے یہ مسئلہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے تاریخ میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں اس طرح کا مسئلہ اس ماحول میں کبھی عالم اسلام میں پیش نہیں آیا۔ یہ نہیں ہے کہ کذاب نہیں اٹھے۔ وہ تو شروع ہی سے آتے رہے ہیں۔ لیکن ہوا یہ کہ جیسے ہی اس طرح کا کوئی فتنہ نمودار ہوا اسے پنپنے نہیں دیا گیا۔ یہاں یہ صورت ہوئی کہ مسلمانوں کی عین بیچارگی اور محکومی کے زمانے میں انگریزوں نے یہ خود کاشتہ پودا لگایا۔ مسلمان اس پر قادر نہیں تھے کہ اس فتنے کو اسی وقت ختم کر سکتے۔ وہ اس کی آبیاری کرتے رہے اور یہ پودا بڑھتا رہا۔ پھلتا رہا، پھولتا رہا۔ پاکستان بننے کے بعد اس کی مسلسل کوشش رہیں، لیکن چونکہ انگریزوں کے زمانے میں وہ اس حد تک قابو یافتہ ہو چکے تھے اور پاکستان بننے کے بعد اس مملکت کو شاید ایک دن بھی چین سے رہنا نصیب نہیں ہوا۔ مسائل پہ مسائل آتے رہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے متعدد بار اس کی کوشش کی۔ اب یہ فتنہ اس طرح نمایاں ہو کر ابھرا ہے کہ بہرحال حل کرنا ہے۔ اس کا منفرد ہونا اس اعتبار سے کہ ویسے تو مسیلمہ کذاب کے وقت سے لے کر اور بڑے بڑے کذابین جو تھے ان میں پچھلے دور میں بھی پچھلی صدی میں انہی کے تقریباً ہم عصروں میں علی محمد باب اور بہاء اللہ بھی ابھرے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد انہوں نے اتنی

دیانتداری کا ثبوت دیا کہ وہ اپنے سارے خدائی کے، پیغمبری کے، سارے دعوے کرنے کے بعد انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ان سے ایک طرح کا جھگڑا ختم ہو گیا۔ [2877] ہمارے یہاں یہ مصیبت ہے کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے قلعے میں نقب زنی کی کوشش کی جارہی ہے اور وہ مسلسل ہوتی جارہی ہے۔

تو اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہے اور اس مسئلہ کا حل بھی جو ہم نے تجویز کیا ہے اور ہاؤس کا سنس (Sense) بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی اپنے اندر ایک انفرادیت رکھتا ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو وہ فیاضی کی جانب غلطی ہے، رواداری کی جانب غلطی ہو سکتی ہے۔ کوئی ملت، کوئی قوم، کوئی امت اس کو برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے نبی کا، اس کے پیشوا کا اس طرح استخفاف کیا جائے اور اس طرح کی تذلیل کی جائے، نعوذ باللہ! توہین کی جائے اور ایک ایسی مملکت جو کروڑوں انسانوں کی قربانی کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ اس میں وہ سرنگ لگاتے رہے، اس کو نیست ونابود کرنے کی فکر کرتے رہے اور ہم صرف یہ تجویز کریں کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ جس کا مطالبہ یہ خود کرتے رہے اور اپنے طرزِ عمل سے، جیسے ابھی میرے پہلے فاضل مقرر نے فرمایا ہے۔ وہ خود اپنے طرزِ عمل سے یہ ثابت کرتے رہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں ہے۔ لیکن پھر کیوں یہ سیاسی حیثیت سے ایک یونٹ ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اس کی ایک توضیح علامہ اقبال نے اپنے معرکۃ الآراء مضمون میں یہ کی تھی کہ ابھی ان کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ یہ اپنے عزائم کو پورا کر سکیں۔ یہ ۱۹۳۴ء کی بات ہے۔ ابھی ان کی اتنی تعداد نہیں کہ یہ اسمبلی میں ایک سیٹ حاصل کر سکیں۔ اس لئے یہ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور اس دوران میں رفتہ رفتہ ...... انگریز کا مفاد تو تھا ہی کہ عالم اسلام کو پارہ پارہ کیا جائے۔ جیسے جیسے ہندوستان کی آزادی کی تحریک آگے بڑھتی گئی اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی آویزش سامنے آتی گئی، ہندوؤں کا مفاد بھی اسی سے وابستہ ہو گیا کہ مسلمانوں کا ذہن اس مرکزیت کی طرف سے ہٹا دیا جائے اور یہاں جو ایک نیا کعبہ بن رہا ہے۔ نیا مکہ مدینہ بن رہا ہے۔ اس پر مرکوز کر دی جائے مسلمانوں کی نظر، تاکہ عرب سے، عالم اسلام سے، مکہ مدینہ سے، پوری [2878] برادری سے ان کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ چنانچہ جیسا کہ اس متفقہ جواب میں ڈاکٹر شنکر داس کا مضمون شائع ہوا ہے اور اس کو میں دہرانا نہیں چاہتا۔ لیکن اس کا ماحصل یہ ہے کہ غیر منقسم ہندوستان کے دور میں وہ لکھا گیا تھا کہ یہاں مسلمانوں کو ٹھیک کرنے کی ایک ہی شکل ہے، اور وہ

یہ ہے کہ مرزائیت کوفروغ دیا جائے۔ جیسے جیسے اسے فروغ حاصل ہوگا۔مسلمانوں کے اندروہ بین الاسلامی اور بین الملّی ذہنیت ختم ہوتی جائے گی اور وہ یہ تصور کرنے لگیں گے کہ ہمارا مکہ مدینہ، ہمارا کعبہ سب کچھ یہیں ہے،اور اسی رخ پر کام ہوتا رہا۔

اب صورتحال یہ ہے اور اس کا انہوں نے خود اعتراف کیا ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے، اور یہ اقتباسات چونکہ آ گئے ہیں اس لئے میں ان کو دھرانا نہیں چاہتا کہ: ''ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان'' اور غیر احمدیوں سے مراد غیر مسلم ہوتے ہیں ان کے ہاں، کوئی فروعی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا خدا، ہمارا رسول، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا حج، ہر چیز جدا ہے۔ شادی، غمی، کسی چیز میں ہمیں شرکت نہیں کرنی ہے۔ یہ اقتباسات چونکہ بہت سے دوستوں کی تقریروں اور بیانات میں بھی آ گئے ہیں اور سوال وجواب کے دوران میں بھی آ گئے ہیں۔اس لئے میں ان اقتباسات کو نہیں پڑھتا۔تو یہ صورت چل رہی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں اللہ کا تصور تو بہرحال ہمارے ہاں جو ہے اس کے ہوتے ہوئے نہ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں عین خدا ہوگیا اور میں نے قضا وقدر کے احکام پر دستخط کر دیئے۔ یا یہ کہ خدا مجھ سے ہے۔ میں خدا سے ہوں، میں خدا کا بیٹا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی چیزیں ہیں۔رسول کا جہاں تک تعلق ہے یہ اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ وحی منقطع ہوگئی۔ جبرائیل کا آنا ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔لیکن انکے نزدیک جو رسول کا تصور ہے وہ ان تمام سوال وجواب کے دوران آ چکا ہے اور اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔مسلمانوں کے تصور نبی اور تصور رسول سے۔ جہاں تک خدا کا تصور ہے سارے مذاہب اس میں مشترک ہیں۔لیکن امت کی تشکیل ہوتی ہے نبی [2879] کے گرد۔ جتنے نبی ہیں اتنی امتیں ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کی الگ امت ہے۔مرزا غلام احمد کی ایک الگ امت ہے اور ایک عرصہ تک وہ اسے چھپاتے رہے۔لیکن پھر انہوں نے اس کا اپنی تحریروں میں اظہار بھی شروع کر دیا کہ جو شخص اپنی امت کو کچھ قوانین دے، اوامر ونواہی دے، تو کئی اقتباسات ایسے ہیں جو اس میں شامل ہو چکے ہیں۔جس میں انہوں نے اپنے آپ کو ایک الگ امت قرار دیا۔

اس طرح مسلک اور مکتب فکر کا اختلاف تو مسلمان امت میں ہے۔لیکن جہاں تک دین کا تعلق ہے دین سب کے نزدیک ایک ہے اور وہ اسلام ہے اور قرآن کریم کی آیت کی رو سے''ان الدین عند اللہ الاسلام ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین جو ہے وہ اسلام ہے۔لیکن مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ جو وہ دین لے کر آئے ہیں۔''دین'' کا لفظ استعمال کیا...... جو

دین وہ لے کر آئے ہیں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو فروغ دے گا۔ اس طرح قرآن کریم کے متعلق، دین کے متعلق، ان کا اقتباس یہ ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانے میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو فارسی النسل ہیں اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا۔ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ زور آور حملہ اوروں سے تیری تائید کراؤں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا'' یہ تو دین ہے۔، پھر آگے فرماتے ہیں۔ ''پہلا مسیح صرف مسیح تھا۔ اس لئے اس کی امت گمراہ ہوگئی اور موسوی سلسلے کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا۔ لیکن میں مہدی اور محمد ﷺ کا بروز بھی ہوں۔ اس لئے میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے وہ تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو مہدوی رنگ اختیار کریں گے۔'' تو گویا اس طرح کئی جگہ اپنے آپ کو ایک الگ امت قرار دیا ہے۔ ایک الگ دین، [2880] ایک الگ امت، خدا کا الگ تصور، رسول کا الگ تصور۔ قرآن کے بارے میں ان کے صاحبزادے جانشین میاں بشیر محمود صاحب فرماتے ہیں کہ ''نبی شرعی ہو یا غیر شرعی ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا۔ ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا جو شریعت نہ لائے۔ ہاں بعض نئی شریعت لاتے ہیں اور بعض پہلی شریعت کو ہی دوبارہ لاتے ہیں اور شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے اور رسول اللہ ﷺ تشریعی نبی ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ قرآن پہلے لائے اور حضرت مسیح موعود غیر تشریعی نبی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے...... اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن تو آپ بھی لائے۔ اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا۔''

اس کے بعد ان پر جو وحی آتی تھی اسے ان کے پیروؤں نے ''کتاب المبین'' کے نام سے مدون کیا۔ جیسے کہ قرآنی آیات جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتی تھی اس کے مجموعے کا نام قرآن ہوا، اسی طرح سے جو آیات مرزا غلام احمد صاحب کے اوپر نازل ہوتی تھی ان کے مجموعے کا نام کتاب المبین ہوا[1]۔ اب قرآن کے بعد حدیث کا درجہ ہے۔ حدیث کا درجہ ہمارے تمام

[1] قادیانیوں نے اپنے خانہ زاد نبی مرزا قادیانی کی وحی کے مجموعہ کو ''تذکرہ'' کے نام سے شائع کیا اور اب بھی اسی نام سے متواتر شائع کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سب سے زیادہ قوی حجت، سب سے زیادہ معتبر چیز حدیث ہے۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک حدیث کا تصور یہ ہے۔ ''جو حدیث ان کی وحی سے نہ ٹکراتی ہو اس کو چاہیں تو وہ لے لیں اور اس کو صحیح قرار دے دیں اور جو ان کو نہ پسند ہو تو اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔'' یہ ان کے الفاظ ہیں۔ یہ اقتباس میرے خیال میں آ چکا ہے۔ اس لئے میں اسے طوالت نہیں دینا چاہتا۔ وحی کے متعلق یہ صورت ہے دونوں جماعتیں قادیانیوں کی برابر مرزا صاحب پر جو کچھ بھی نازل ہوتا رہا اسے وحی کہتی رہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے [2881] کہ وحی رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ وحی ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ جس کے انگریزی ڈکشنریوں میں بھی معنی مل جاتے ہیں، عربی میں بھی مل جاتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ اللہ کا وہ کلام جو وہ اپنے نبیوں پر نازل کرتا ہے تو وحی کا تصور بھی ہمارا اور ان کا مختلف ہے۔ صحابہؓ کی تعریف ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جن لوگوں نے حالت ایمان میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے مرزا غلام احمد کو دیکھا۔ ہم ام المؤمنین صرف آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کو کہتے ہیں۔ وہ مرزا غلام احمد کی بیویوں کو بھی ام المؤمنین کہتے ہیں۔ جو ایک دل آزار قسم کی اہانت ہے مسلمانوں کے لئے جس کو برداشت کرنا مشکل ہے۔ اس کے بعد ہمارے عام مسلمانوں میں مسیح کا تصور اور ہے، مہدی کا تصور اور ہے۔ یہ دونوں الگ شخصیتیں ہیں۔ حضرت مسیح کے نزول کے وقت امام مہدی جو امت محمدی میں سے ہوں گے وہ پہلے نماز کی امامت کریں گے۔ لیکن یہاں انہوں نے دونوں حیثیتوں کو یکجا کر لیا ہے اور یہ ان کے ڈانڈے بابیوں سے مل جاتے ہیں۔ علی محمد باب نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ مجھ سے پہلے آنحضرت ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الگ شخصیتیں تھیں۔ میں ان دونوں کا جامع ہوں، تو اسی طرح سے یہ ہے۔ خیر، یہ تو سارے پیغمبروں کی حیثیات کا جامع ہیں اور رفتہ رفتہ پھر خود رسول اللہ ﷺ کے بروز بن کر کے اٹھے اس طرح اصحاب صفہ ہمارے ہاں مستقل اصطلاح ہے اور رسول اللہ ﷺ کے وہ جان نثار ساتھی جو شب و روز دین کی تبلیغ کے لئے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر اور بھوکے پیاسے رہ کر دین کی خدمت کے لئے آپ کے پاس حاضر رہتے تھے۔ ان کے ہاں اصحاب صفہ وہ ہیں جو اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ حج کے متعلق کافی کچھ آ چکا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہاں ظلی حج ہوتا رہے گا۔ درود کے متعلق سوال جواب کے دوران میں نے رسالے کی فوٹوسٹیٹ کاپی شامل کی۔ اس پر انہوں نے انکار کیا۔

بہرحال یہ وہی درود [2882] نہیں ہے۔ بلکہ ابھی مرزاغلام احمد کی ''البشریٰ'' کے نام سے جو شائع ہوئی ہے اس میں بھی اور دوسرے بیانوں میں بھی وہ درود اس طرح ہے:

''اللھم محمد و احمد......'' بہرحال یہ انکا درود ہے۔

(قادیانیت ایک متوازی کیمپ)

پنجتن کے متعلق جو مسلمانوں کا تصور ہے وہ اس روز آ چکا ہے۔ یہ بھی نہایت دل آزار اور اہانت آمیز تصور ہے جو انہوں نے تصور قائم کیا ہے۔ پنجتن کا تصور جو مسلمانوں میں ہے وہ حضور اکرم ﷺ اور ان کے اہل بیت پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے یہاں مرزاغلام احمد اور ان کے خاندان والوں کو مشتمل کیا ہے۔ اس طرح ایک ایک چیز میں اپنے آپ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی...... ہمارے نزدیک مسجد اقصیٰ وہ ہے جو دمشق میں ہے۔ ان کے نزدیک مسجد اقصیٰ یہاں آ گئی ہے۔ ہمارے نزدیک وہ مقام کہ جہاں آدمی داخل ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن کا وعدہ ہے وہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ ان کے نزدیک وہ چوبارہ ہے جہاں مرزاغلام احمد بیٹھ کر کے فکر کیا کرتے تھے اور تحریر کیا کرتے تھے۔ یعنی کہیں ان کے اور ہمارے ڈانڈے کسی تصور میں نہیں ملتے، نہ معاشرت میں، نہ معیشت میں، نہ عقائد میں، نہ دین کے تصور میں۔ یہ سب انہیں کی طرف سے ہوتا رہا۔ مختصر یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں نبوت کا ایک متوازی کیمپ قائم کیا ہے۔ کیمپ کی حفاظت اور اس کے فروغ کی ذمہ داری انگریزوں نے لی اور وہ اس طرح کرتے رہے۔ ہمارے ہاں بہت سے لوگوں کے اندر بغیر مسئلے کو سوچے ہوئے، اس کا مطالعہ کئے بغیر، بغیر متعلقہ مواد کے پڑھے ہوئے ایک تصور ذہن پر یہ غالب رہا کہ یہ فرقہ وارانہ بات ہے۔ یہ بات فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ دو الگ الگ مذہب، دو الگ الگ دین، دو الگ الگ امتیں، دو الگ الگ تمدنوں کی جن میں کہیں کوئی مماثلت سوائے اس کے نہیں پائی جاتی کہ اسلام [2883] کا لبادہ انہوں نے اوڑھ لیا ہے۔ اگر یہ نہ اوڑھتے تو لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکتے تھے۔

(گلابی وعنابی)

اس ضمن میں میں یہ عرض بھی کر دوں کہ وہ دوسری شاخ جو ان کی پھوٹی، وہ ظاہر ہے کہ گدی نشینی کے جھگڑے پر پھوٹی۔ جیسے علامہ اقبال نے کہا ہے کہ خواہ مصلحتاً یا جس بنا پر کیا ہو، انہوں نے ذرا اس کا رنگ ہلکا کر دیا اور گہرا عنابی کی بجائے ذرا گلابی رنگ کر دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو دھوکہ

دینے میں آسانی ہو۔ایک شخص کو مسلمانوں ایک شخص کے نام،اس کے کارنامے کو کسی نہ کسی درجے میں مقبول کرایا جائے۔اس کے بعد پھر فضا تیار ہوتی رہی۔اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔دونوں میں مرزا غلام احمد کی ساری تحریریں،حکیم نورالدین کی ساری تحریریں اس بات کے لئے ایک کھلا ہوا ثبوت ہیں۔یعنی دنیا میں کوئی فاتر العقل ہوگا جو اس سے انکار کرے گا کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔مگر اتنی تحریریں ہیں کہ کسی تاویل اور کسی تشویش سے بھی اس سے مفر نہیں ہے۔بعض وقت مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے یہ لکھا......شاید یہ چیز Quote بھی کی ہے۔ محضر نامہ میں بھی اور اپنے جواب میں بھی......مرزا صاحب نے یہ لکھ کر دیا تھا۔اگر لوگوں کو نبی کے لفظ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو جہاں جہاں میں نے نبی لکھا ہے اس کو کاٹ کر محدث بنا دیا جائے۔ یہ تحریر ہے ان کی۔اسی کے تھوڑے دن کے بعد ایک اور تحریر ملتی ہے اور وہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت کفار مکہ نے کہا کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کو رسول نہیں مانتے۔حضور ﷺ کے یہ جو نام کے ساتھ رسول اللہ ہے یہ کاٹ دیا جائے۔خیر!اس پر صحابہؓ کو غصہ آیا۔لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا۔تو یہاں سے مثال یہ لی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے اگر اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ آپ کی رسالت ختم ہوگی۔وہ حقیقت اپنی جگہ ہے۔یعنی اگر کوئی محدث ہو اور نبی کا لفظ کاٹ دے،ان کے کہنے کے مطابق،تو بھی ان کی نبوت باقی رہے گی۔

(تبدیلی مذہب کا سوال نہیں)

[2884] تو یہ دجل وفریب کا ایک ایسا جال ہے کہ جس سے ایک ایسا غیر طبعی مادہ ملت کے جسم کے اندر اسی(۸۰)،نوے(۹۰) سال سے پرورش پا رہا ہے۔جس کی وجہ سے اس ملت کو چین نصیب نہیں ہوا اور اب اس کے پنجے باہر بھی بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ کسی حکومت کو،کسی اسمبلی کو،یہ حق نہیں ہے کہ وہ زبردستی کسی کا مذہب تبدیل کرائے۔یہ باہر کے لئے پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے نہایت مکروہ اور گھناؤنا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔یعنی کہیں یہ بات نہیں آئی کہ جبراً ان کا مذہب بدل دیا جائے۔ان کے عقائد بدل دیئے جائیں۔اس سے زیادہ فیاضی اور رواداری انہ بات کیا ہو سکتی ہے۔کہا جاتا ہے کہ تمہارے جو معتقدات ہیں تم ان کی رو سے مسلمان نہیں ہو۔اگر تم مسلمان ہو تو ہم مسلمان نہیں ہیں۔اگر ہم اپنے آپ کو دستور میں یہ لکھ دیں کہ ہم سب کافر ہیں یا پھر ان کے لئے لکھنا ہوگا۔اس میں تبدیلی مذہب کا سوال ہی نہیں ہے۔

بلکہ دو الگ الگ امتیں ہیں، ان کا تعین کرنا ہے۔ یہ صرف پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے دنیا میں پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ قرآن کی آیت پیش کی جاتی ہے۔ ''لا اکرہ فی الدین'' کون جبر کر رہا ہے؟ اس سے زیادہ فضول قسم کا عقیدہ بھی کوئی رکھتا ہے؟

باقی مملکت پاکستان کا معاملہ ہے۔ ہر مملکت کو اپنی جغرافیائی حدود کے تحفظ کا پورا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ ہماری مملکت ایک نظریاتی مملکت ہے۔ ہمارا یہ حق ہی نہیں بلکہ فرض ہو جاتا ہے کہ اپنی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کریں۔ اگر اس فرض میں کوئی کوتاہی کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ملک کے ساتھ غداری کرتا ہے۔ لہٰذا اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اس کا نہ صرف اختیار ہے بلکہ یہ بنیادی فرائض میں ہے۔ اگر کوتاہی کرے تو وہ اپنے فرائض سے غداری برت رہا ہے۔

(قادیانیوں کی اجتماعی مسائل میں زیادتی)

اب ان کا کہنا یہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے سلسلے میں مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کی [2885] انہوں نے بڑی لمبی چوڑی فہرست دی۔ میں نے نوٹ کی تھی۔ ۱۸۹۳ء سے لے کر قیام پاکستان تک اور اس کے بعد تک مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کے لئے نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو اس پر ابھارتے رہے۔ یہ بنیادی طور پر بڑی غلط بیانی ہے۔ شاید اسی طرح کی غلط بیانی انہوں نے اپنی آبادی کے متعلق کی ہے، جو سوال وجواب میں پوری طرح واضح ہو چکی ہے۔

ان کا دور، ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء کی پیدائش ہے۔ غدر کے زمانے میں یہ تقریباً جوان ہوں گے یا جنگ آزادی کے ہنگاموں کے زمانوں میں جوان ہوں گے۔ اس کے بعد کے جو کارنامے ہیں وہ خود ان کی کتابوں سے روشن ہیں۔ اس کے بعد جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو کچہری میں ملازمت کر لی۔ پھر کوئی اعلیٰ خدمت سپرد ہوئی۔ وہاں سے استعفیٰ دے کر آ گئے اور عیسائیوں اور ہندوؤں کے خلاف مناظرے شروع ہو گئے۔ یہ انہوں نے کیوں کیا؟ اس سلسلے میں ان کی کتابوں سے اقتباس سوال وجواب میں آ چکے۔ اور وہ میں نہیں دہراؤں گا۔ چونکہ جہاد کو حرام کرنا ہے۔ اس لئے ایسی کتابیں لکھی جائیں کہ مسلمانوں کا اشتعال ختم ہو اور ان کا بہی خواہ بن کر اپنے مقاصد حاصل کئے جائیں اور ان کے دل سے جہاد کا مسئلہ نکالا جائے۔

(مسئلہ جہاد پر قادیانی غلط بیانی)

پھر انہوں نے اس جسارت سے کام لیا کہ سوال و جواب کے دوران انہوں نے کہا کہ یہ وہ زمانہ تھا کہ نہ مسلمان علماء نے جہاد کا فتویٰ دیا، نہ کسی مسلمان عالم نے جہاد کیا۔ یہ ایک ایسی غلط بیانی ہے جس پر ماتم ہی کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک فتوے کا تعلق ہے، انگریزوں کے تسلط کے بعد سے اسی طرح کے فتوے بار بار علماء کی طرف سے آتے رہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ مسائل بعض بعض دفعہ نزاعی رہے ہیں کہ اب حالات و شرائط جہاد ہیں یا نہیں ہیں۔ اس میں رائیوں کا اختلاف ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ نہیں شرائط پوری نہیں ہوئیں۔ بعض نے کہا کہ لڑائی کا وقت ہے۔ بعض نے کہا کہ وقت لڑائی کا نہیں ہے۔ [2886] ایسے لوگوں کی تعداد بھی کم تھی۔ ان (مرزا) کی پیدائش کے زمانے میں جوانی کے زمانے میں بھی، ان کی وفات تک مسلسل جہاد ہوتا رہا۔ ان کی وفات کے بعد بھی جہاد جاری رہا۔ ان علماء کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے جہاد کیا اور جن کو کالا پانی بھیج دیا گیا۔ میں آپ کی اجازت سے چند نام پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: ***Short break for ten minutes: we will meet at 12:15 pm.***

(جناب چیئرمین: ۱۰ منٹ کے لئے مختصر وقفہ۔ ہم بارہ بج کر پندرہ منٹ پر دوبارہ ملیں گے)

[The Special Committee adjourned for ten minutes to re-assemble at 12:15 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۱۰ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تاکہ دوپہر بارہ بج کر پندرہ منٹ پر دوبارہ شروع کیا جاسکے)

[The Special Committee re-assembled after short break Mr. Speaker (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(مختصر وقفے کے بعد خصوصی کمیٹی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ جناب اسپیکر (صاحبزادہ فاروق علی صاحب) نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب چیئرمین: مولانا محمد ظفر احمد انصاری!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! قبل اس کے کہ میں اپنی گزارشات شروع کروں، آپ سے ایک درخواست یہ ہے کہ مجھے یہ ڈر معلوم ہو رہا ہے کہ میری بات بالکل ہی نامکمل رہے گی۔ میں بہت مختصر کر رہا ہوں کہ آپ گھنٹی بجا دیں گے اور قصہ ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: میں نے ابھی تک گھنٹی تو نہیں بجائی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اگر آپ کوئی ایسی صورت کر سکیں کہ مجھے جس دن اٹارنی جنرل صاحب تقریر کریں گے اس روز کوئی آدھ گھنٹہ آپ دے دیں۔ ورنہ بات بالکل نامکمل رہ جائے گی۔ اس وقت بھی زیادہ ربط تو نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اٹارنی جنرل صاحب نے پرسوں اپنے *Arguments Sum up* (دلائل مکمل) کرنے ہیں۔ اس کے بعد اگر آپ مناسب سمجھیں کہ کوئی چیز رہ گئی ہے تو *It is open for the members, they can again speak* (اراکین اگر چاہیں تو دوبارہ بات کر سکتے ہیں)[2887] تو ٹھیک ہے، اٹارنی جنرل صاحب کے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ان سے گفتگو کر لیں۔ اگر وہ تھوڑا سا وقت پہلے دے دیں تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آج اٹارنی جنرل صاحب آ جائیں گے۔ آپ ان سے کل *Consult* کر لیں تو پانچ تاریخ کو سہی۔

مولانا محمد ظفر انصاری: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کتنا غلط دعویٰ کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ آج اندازاً کتنی دیر لیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک گھنٹہ تو دے دیجئے۔

جناب چیئرمین: ایک گھنٹہ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مطلب یہ ہے کہ یا تو پھر یہ اجازت ہو کہ میں تحریری طور پر اسے......

جناب چیئرمین: تحریری طور پر بھی آپ دے دیں۔ وہ اگر آپ کل دے دیں گے تو وہ ہم سائیکلوسٹائل کرا کے ممبروں میں سرکولیٹ کرا دیں گے۔

جناب محمد حنیف خان: اگر یہ تحریری طور پر دے دیں تو ان کی وہ تحریر ایک تو علم پر مبنی ہوگی۔ دوسرے ہم بھی جن کا علم کوتاہ ہے۔ کم ہے، دو، چار جملے کہنے کے قابل ہو جائیں گے۔

Mr. Chairman: ***He was almost neck deep in it; he knows this subject much more than any body else.***

(وہ پوری گہرائی کے ساتھ اس مسئلے میں تھے۔ وہ اس موضوع کو کسی اور کی نسبت بہت زیادہ جانتے ہیں)

جناب محمد حنیف خان: میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس طرح آپ نے اتفاق کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ تحریری طور پر دے دیں تو وہ لوگ جن کا علم اس مسئلے میں کم ہے۔ وہ بھی وہ [2888] پڑھ کر اپنے کچھ *Views* اس کی تائید میں کہہ دیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو اس میں تو کچھ وقت لگے گا۔

جناب چیئرمین: پانچ تاریخ تک دے دیں۔ اگر آپ ہمیں کل دے دیں تو ہم پرسوں سائیکلوسٹائل کرا کے ممبروں میں چھ کی صبح کو تقسیم کرا دیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جتنا میں کہہ سکوں گا کہہ دوں گا اور اس کے بعد جو رہ جائے گا وہ تحریری طور پر دے دوں گا۔

Mr. Chairman: ***Prince (Mian Gul Aurangzeb), I would like to have your views also after Maulana has finished.***

(**جناب چیئرمین:** پرنس (میاں گل اورنگزیب) میں چاہوں گا کہ مولانا کی بات ختم ہونے پر آپ بھی اپنے خیالات پیش کریں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو اس کی معذرت کرتے ہوئے کہ شاید اب میری تقریر میں بہت ربط نہیں رہے گا۔ کوشش کروں گا کہ جو زیادہ اہم چیزیں ہیں وہ آ جائیں۔

(مسئلہ جہاد اور مرزا صاحب)

تو علماء کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ یہ وہ دور تھا کہ علماء نہ جہاد کا فتویٰ دیتے تھے اور نہ علماء جہاد کرتے تھے اور یہی روش انہوں نے اختیار کی۔ میں اس میں صرف چند مثالیں دوں گا۔ آپ کو ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں پر جو افتاد پڑی اور جس طرح مسلمانوں کی سیاسی قوت پارہ پارہ

ہوئی اوراس کے جو یاس اورمحرومی کی کیفیت پیدا ہوئی، اس کے باوجود ایسے جاندار لوگ موجود تھے جنہوں نے جہاد کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا، فتوے دیتے رہے اور بنگال سے لیکر آسام سے لے کر صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کی آخری حدوں تک کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں یہ کام نہ ہورہا ہو، اور انہوں نے نہایت ہوشیاری سے اس کام کو کیا۔ اس زمانے میں انگریزوں نے نیل کے کارخانے قائم کئے تھے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ جہاد کا قصہ ہی ختم ہوگیا تھا۔ اس زمانے میں مسلمانوں نے نہایت ہوشیاری سے انگریزوں کو یہ یقین دلایا کہ جہاد جو ہے وہ اسی طرح ہمارا ایک فریضہ ہے جس طرح روزہ، نماز، جمعہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔[2889] لہٰذا جہاد کے لئے ہمیں سرکاری طور پر چھٹی دی جایا کرے۔ تو نیل کے کارخانوں سے انہیں چھٹی ملتی تھی اور وہ اس وقت سکھوں سے جہاد کررہے تھے۔ پیش نظر یہ تھا کہ ایک علاقہ قبضے میں آجائے اور اب تمام تحریریں شائع ہوگئی ہیں۔ وہ خطوط اس زمانے کے شائع ہوگئے ہیں۔ جس سے پوری طرح یہ بات ثابت ہے کہ حضرت سید احمد شہید، اور دوسرے علماء، ان کا پروگرام یہ تھا کہ پہلے اس علاقے کو جو مسلم اکثریت کا علاقہ تھا۔ اس میں مسلم حکومت قائم کرلیں۔ تو پھر انگریزوں سے نمٹیں گے۔ تو انگریز انہیں نیل کے کارخانوں سے چھٹی دیا کرتے تھے۔ گویا جہاد کے قصے کو عوام تک پہنچا دیا تھا نہ کہ یہ کہا جارہا ہے کہ اس زمانے میں جہاد کا نام نہیں لیا جارہا تھا۔ اس میں ہر مکتب خیال کے علماء تھے۔ جس زمانے میں مرزا غلام احمد، بقول اپنے مخبری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ وہ زمانہ تھا کہ حضرت سید احمد صاحب شہید کے ماننے والے پیروکار منتشر ہوگئے تھے۔ انہوں نے پٹنہ میں پھر اپنا مرکز بنایا تھا۔ مسلسل مقدمات چلتے رہے۔ ایذائیں دی جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ آخر میں صادق پور کا پورے کا پورا محلّہ جو کہ ان کی حویلی میں تھا۔ اسے گروا کر وہاں ہل چلوائے گئے۔ تاکہ بہت سے زمانوں تک یہاں کسی بستی کا نام ونشان نہ رہے۔ جو لوگ تھے ان کو یا تو پھانسیاں دی گئیں یا کالے پانی بھیج دیا گیا۔ ان کے خاندان اور افراد کے نام برٹش گورنمنٹ کے ریکارڈ میں قیام پاکستان تک لکھے جاتے تھے۔ ان کی اولاد در اولاد کے نام۔ اس طرح وہی زمانہ تھا جب مولانا فضل حق خیر آبادی صاحب، مفتی صدرالدین صاحب، مولانا عنایت احمد صاحب رام پوری، ان تمام کے فتاویٰ شائع شدہ موجود ہیں۔ سرحد میں مولانا عبدالغفور اخوند، انہوں نے جہاد کا اعلان کیا۔ اس کے بعد مولانا عبداللہ ان کی جگہ آئے۔ ان کا ۱۹۰۲ء میں انتقال ہوا۔ پھر مولانا عبدالکریم ۱۹۱۵ء تک وہ رہے ہیں۔ اس کے بعد مولانا عبدالرحیم، استھتحھانہ اور چمرکنڈ[2890] وغیرہ میں ان کے مراکز قائم ہیں اور بار بار انگریزوں سے نبرد آزما ہوتے رہے۔ بنگالی حاجی شریعت اللہ تیتو میر، یہ

نام اب تک وہاں کے بچوں کی زبان پر جاری ہیں۔ ریشمی رومال کا قصہ، ترکوں سے مل کر ہندوستان کوانگریزوں کی لعنت سے پاک کرنے کا قصہ، وہ مولانا عبیداللہ سندھی صاحب، شیخ الہند محمودالحسن صاحب، سب لوگ اس فہرست میں آتے ہیں۔یعنی پورادور ایسا ہے کہ کسی میں جہاد نہ کرنے کی کمی نہیں ہےاور مرزا صاحب یہ کہتے تھے۔انہوں نے مخبری میں ایک پہچان بنالی تھی کہ جو لوگ یہاں دارالحرب یعنی انگریزوں کے خلاف لڑائی کرنا چاہتے ہیں جہاد کرنا چاہتے ہیں وہ جمعہ اورعیدین کی نماز کو جائز نہیں سمجھتے۔لیکن پتہ لگاتے تھے کہ کون کون سے علماء ہیں، کون کون سے لوگ ہیں جو جمعہ کو حرب ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھتے۔اس طرح وہ ان کی مخبری کا کام کرتے تھے۔ چونکہ وہاں پر پہلے نہیں آیا، میں اس کا اقتباس پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔یعنی کسی معاشرے میں یہ تصور نہیں کیا جاتا کہ اس معاشرے میں کوئی شریعت انسان اس حالت میں جب کہ قوم غیروں کے پنجہ استعمار میں گرفتار ہوتو کوئی شخص مخبری کرےاور قوم میں اس کا کوئی وقار ہو۔ نہ کہ مجدد، مصلح، پیغمبر، خدا جانے کیا کیا کہا گیا۔

(مرزا قادیانی انگریزوں کا بڑا جاسوس)

اب یہ (تبلیغ رسالت ج۵ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۲۲۷) سے ایک اقتباس سناتا ہوں۔ یہ مرزاغلام احمد کا بیان ہے:''چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکارانگریز کی خیرخواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جودر پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں......لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز کیا گیا۔تا اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں۔ جوایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے......مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہوسکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے [2891]گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔اس لئے ہم نے محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیرخواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر چاہا کہ جہاں تک ممکن ہوان شریرلوگوں کے نام ضبط کئے جائیں۔(یعنی ان کے نام ریکارڈ کئے جائیں) جواپنے عقائد سے مفسدانہ حالتوں کوثابت کرتے ہیں......لیکن ہم گورنمنٹ کو باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے۔ جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرلے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ، حکیم مزاج کی طرح ان نقشوں کوملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔''

گویا چیف انفارمر کے فرائض جوصاحب دے رہے تھے یہ انکا کارنامہ تھااور یہ اس وقت جب مسلمانوں کی بڑی تعداد کالے پانی جارہی تھی یا پھانسیوں کے تختوں پر ڈال رہے تھے۔

انہوں نے یہ بھی لمبی فہرست دی ہے کہ ۱۸۹۳ء سے لے کر قیام پاکستان تک وہ مسلمانوں کے ہر دردودکھ میں نہ صرف شریک رہے بلکہ پیش پیش رہے۔۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کی عمر کافی ہوگئی تھی۔لیکن اس کے متعلق جو کچھ کام رہا وہاں اس میں ان کی شرکت کی بات یہ ہے کہ جو مصیبتیں اس ملک میں مسلمانوں پر آئیں، یعنی جہاد کے سلسلے میں وہ اپنی جگہ ہیں یہ خود سوال ہی نہیں تھا۔تاہم ان کا اس میں کام صرف مخبری کرنا تھا۔یا انگریزوں کو سپاہی مہیا کرنا تھا۔لیکن اس کے علاوہ جو تعمیری کام ہوا، مثلاً علی گڑھ قائم ہوا۔دوسرے مدارس قائم ہوئے۔انجمن حمایت اسلام لاہور قائم ہوئی۔اس کے متعلق مجھے مجبوراً اقتباس سے گریز کرنا پڑے گا۔اس میں انہوں نے کہا کہ سرسید نے بڑی جان توڑ کوشش کی اور کہا کہ ایک روپیہ دے دو چندہ۔انہوں نے کہا کہ نہ، یہ نہیں ہوسکتا۔مرزا بشیرالدین نے لکھا ہے کہ آپ کیوں......یعنی اس میں انہوں نے لکھا، اپنی جماعت کے لوگوں کو کہا کہ آپ دوسروں میں کیوں شامل ہونا چاہتے ہیں۔مرزا صاحب کا ہمیشہ یہی [2892] معمول رہا ہے کہ وہ لوگ کسی نام سے آئیں، نہ کسی دوسری انجمن کے ممبر بنیں۔

(مرزا قادیانی کو صاحب نہ کہیں)

خواجہ جمال محمد کوریجہ: جناب چیئرمین! انصاری صاحب باربار مرزا کو مرزا صاحب کے نام سے پکار رہے ہیں۔اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔، ان کو مرزا صاحب کے نام سے نہ پکارا جائے۔

جناب چیئرمین: جب آپ کی باری آئے تو آپ جیسے چاہیں پکاریں۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: جناب! اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔وہ ولد الحرام ہے اس کو اس نام سے پکارا جائے۔

جناب چیئرمین: کسی کی تقریر میں آپ کوئی رائے نہیں دے سکتے۔یس، انصاری صاحب!

(قادیانیوں کی دروغ گوئی)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: چنانچہ انہوں نے کسی انجمن میں جو تعمیری کام کر رہی تھی یا انگریزوں کے خلاف لڑنے، یا جہاد، یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو مسلمانوں کے اجتماعی مسائل سے متعلقہ ہیں، انہوں نے اس میں دلچسپی نہ لی۔

جس زمانے میں مسلمانوں پر مصیبتیں آئیں ان میں نمایاں مصیبتیں بیسیویں صدی کے شروع میں آئی تھیں۔ جنگ طرابلس شروع ہوئی۔ جنگ بلغان شروع ہوئی۔ اس کے بعد ترکوں کے خلاف انگریزوں نے جنگ شروع کی۔ اس عرصے میں مقامی مسجد کان پور میں ایک واقعہ ہوا جس سے پورے ہندوستان میں اشتعال پیدا ہوا اور بہت سے مسلمان اس میں شہید ہوئے۔ پھر خلافت کی جنگ شروع ہوئی۔ پھر جلیانوالہ باغ کا قصہ شروع ہوا۔ جس میں مسلمان اور ہندو سبھی شریک تھے۔ ترکوں کی سلطنت کو ختم کیا گیا۔ اس پر قادیان میں چراغاں ہوا اور یہ انتہائی جسارت کے ساتھ غلط بیانی کی گئی کہ سارے مسلمان چراغاں کر رہے تھے۔ ہم نے بھی چند دیئے [2893] روشن کر دیئے۔ یہ ایک ایسی دروغ بیانی ہے میں اسے کیا کہوں۔ میں اس زمانے میں طالبعلم تھا۔ مگر یہ منظر پوری طرح یاد ہے۔ میں سکول میں پڑھتا تھا۔ یہ میں جانتا ہوں کہ پوری ہڑتال ہوئی۔ جگہ جگہ اتنی گرفتاریاں ہوئیں اس روز، صرف اس بات پر کہ چراغاں کرو، شیرینی تقسیم کرو۔ بہر حال شہر میں ایسے لوگ تھے جو خوشامدی تھے اور ان کی اغراض وابستہ تھیں۔ جگہ جگہ ایسا ہوا بھی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس روز ہڑتال ہی کی اور اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا۔

پھر ۱۹۲۲ء میں ترکوں کو، یونانیوں کے مقابلے میں سمرنہ میں فتح ہوئی تو مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ کچھ لوگوں نے انہی کے مریدوں نے کہا کہ ہم بھی چراغاں کریں۔ تو انہوں نے کہا کہ اس موقعہ پر چراغاں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد دو چیزیں ایسی ہیں جن میں انہوں نے شرکت کی۔ ایک شدھی اور سنگھٹن تحریک جو کہ اس شخص نے شروع کی تھی جس نے آزادی کی جنگ میں بڑا نمایاں مقام حاصل کیا ہے اور مسلمان اس کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ بعد میں وہ جیل میں گیا اور جیل میں جانے کے بعد حکومت نے اس سے کچھ معاملہ طے کیا اور جیل سے نکلنے کے بعد اس نے شدھی کی تحریک (دیانند) شروع کی۔ اس میں یہ ضرور گئے۔ لیکن وہاں کیا تھا؟ وہ ایک بڑی اچھی شکارگاہ تھی جہاں پر یہ اپنی جماعت کے لئے آدمی لے سکتے تھے۔ اس میں یہ بے شک گئے۔

دوسرا بڑا کارنامہ جو وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے کشمیر کمیٹی میں شرکت کی اور کشمیر کمیٹی میں ان کی شرکت کا جو حال ہے وہ یہ ہے۔ اس میں علامہ اقبال بھی شامل تھے اور بھی بہت سے اکابرین تھے۔ اس کے بارے میں ''مسئلہ کشمیر'' مصنفہ ممتاز احمد کا ایک اقتباس آپ کی اجازت سے پیش کرتا ہوں۔

''۱۹۳۱ء میں جب ریاست میں تحریک حریت کا آغاز ہوا اور ریاستی مسلمانوں نے سیاسی آزادی کے حصول کے لئے جب باقاعدہ طور پر جدوجہد کا آغاز کیا تھا...... یہ الفضل کا (اقتباس) **Quotation** [2894] ہے تو حضرت امام جماعت احمدیہ (عربی) جو پہلے ہی مناسب موقعہ کی انتظار میں تھے، یکا یک میدان عمل میں آ گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ ۲۵؍جولائی کو شملہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ علامہ اقبال بھی اس میں شامل تھے۔ لیکن صدارت مرزابشیرالدین محمود کے سپرد کی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کشمیر کمیٹی کا منصوبہ بنانے والے بھی دراصل مرزابشیر محمود صاحب ہی تھے اور جو افراد شملہ میں جمع ہوئے تھے ان میں اکثریت احمدیوں ہی کی تھی۔ کمیٹی کے پیش نظر جسے ابتداء میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ریاستی مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلانا اور قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے والے مسلمانوں کو قانونی امداد مہیا کرنا تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام کشمیری لیڈروں سے براہ راست روابط قائم کئے گئے۔ قادیانی زعماء کو بڑی تعداد میں ریاست میں بھیجا گیا۔ جہاں انہوں نے لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور مسلمانوں کی مالی امداد کر کے اپنا ممنون احسان بنانے کی کوشش کی گئی اور اس دوران سینکڑوں کی تعداد میں مبلغین بھی بھیجے گئے جو ریاست کے چپے چپے کا دورہ کر کے قادیانی عقائد کی تبلیغ کرنے لگے۔ اس ریاست میں تحریک آزادی کے مظلومین کی امداد کے لئے اکثر رقوم شیخ محمد عبداللہ کی معرفت دی گئیں۔ چوہدری عباس کے مقابلے میں قادیانیوں کی تمام ہمدردیاں شیخ عبداللہ کے ساتھ تھیں اور شیخ صاحب کے جماعت سے تعلقات انتہائی قریب ہو رہے تھے اور لاہور میں اس افسوس ناک افواہ نے کافی تقویت پکڑ لی کہ شیر کشمیر شیخ عبداللہ مرزائی ہیں۔ پھر شیخ صاحب نے خود لاہور آ کر ایک جلسہ میں اس کی تردید کی، کشمیر کمیٹی اسی طرح کام کرتی رہی۔ لیکن ابھی اس کا دستور نہیں بنا تھا اور اس کے سیاسی مقاصد لوگوں کے سامنے واضح ہونے لگے تو انہوں نے یہ کوشش کی کہ اس کا دستور بن جائے۔ لیکن یہ بات مرزابشیرالدین کو ناگوار تھی۔ کیونکہ وہ اس میں ڈکٹیٹر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اور جب دستور بنانے کے لئے اصرار کیا گیا تو مرزابشیرالدین محمود نے بطور احتجاج کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور پھر علامہ اقبال کمیٹی کے نئے صدر منتخب ہو گئے۔[2895] لیکن ان کا (مرزابشیرالدین) کا استعفیٰ دینا تھا کہ تمام قادیانی حضرات نے کمیٹی کے کاموں میں دلچسپی لینا بند کر دی اور عملاً کمیٹی کا بائیکاٹ کر دیا۔ حتیٰ کہ قادیانی وکلاء جو ریاست میں مسلمانوں کے مقدمات لڑ رہے تھے وہ مقدمات ادھورے چھوڑ کر واپس آ گئے اور جب کمیٹی کے کاموں میں تعطل پیدا ہوا تو علامہ اقبال بھی قادیانیوں کے رویہ سے بددل ہو کر صدارت سے مستعفی ہو گئے اور خود اس پر علامہ

اقبال کے جو ریمارکس ہیں وہ چند جملے بیان کر دیتا ہوں:

"Unfortunately there are members in the Committee who recognise no loyalty except to the head of their particular religious sect. This was made clear by a public statement recently made by one of the Ahmadi pleaders who had beeen conducting the Mirpur cases. He plainly admitted that he recognises on Kashmir Committee, and admits that whatever he and his colleagues did was done in obedience to the commands of their religious leader. I confess that I interpreted this statement as a general indication of the Ahmadi's attitude of mind of felt doubts about the Kashmir Committee. I do not mean to stigmatise anybody. A man is free to develop any attitude intellectually and spiritually to suit his mind best. Indeed I have every sympathy for a man who needs a spiritual probe and finds one in the shrine of by- gone saint or any living priest. As far as I am aware, there are no differences of opinion among members of the Kashmir Committee regarding the General Committee's policy to the formation of a party on the ground of differneces in policy. Nobody can object, but according to my view of the situation the differences in the Kashmir Committee are based on considerations which I believe are utterly irrelevant. I do not believe that a smooth working is possible and feel that in the best interests of all concerned the present Kashmir Committee should cease to exist."

(بدقسمتی سے اس کمیٹی میں ایسے ارکان بھی ہیں جو اپنے مخصوص مذہبی فرقے کے قائد

سے وفاداری کے سوا کسی اور وفاداری کو نہیں جانتے۔اس بات کا واضح اعلان ان احمدی وکلاء میں سے ایک وکیل نے حال ہی میں کیا ہے جو میر پور مقدمات کی پیروی کر رہے تھے۔اس نے صاف صاف اعتراض کیا کہ وہ کسی کشمیر کمیٹی کو نہیں جانتا اور اس نے اور اس کے رفقاء نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنے مذہبی امام کے احکامات کی اطاعت میں کیا ہے۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے اس بیان سے احمدیوں کے کشمیر کمیٹی سے متعلق شکوک وشبہات اور ان کے ذہنی رویے کے ایک عمومی مفہوم کو اخذ کیا ہے۔میں کسی شخص کو بدنام نہیں کرنا چاہتا۔ہر شخص آزاد ہے کہ اپنی طبع کے مطابق کوئی بھی ذہنی اور روحانی رویہ اپنائے۔حقیقت یہ ہے کہ مجھے ایسے شخص سے بھرپور ہمدردی ہے جسے روحانی علاج کی ضرورت ہے اور وہ اسے کسی گذشتہ بزرگ کے مزار یا کسی زندہ مذہبی پیشوا سے حاصل کر لیتا ہے۔جہاں تک میں جانتا ہوں کشمیر کمیٹی کے ارکان میں پالیسی میں اختلافات کی بنیاد پر ایک پارٹی کی تشکیل میں عمومی کمیٹی کی پالیسی کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔کوئی شخص اختلاف نہیں کرسکتا۔لیکن موجودہ صورتحال سے متعلق میرا تجزیہ یہ ہے کہ کشمیر کمیٹی میں اختلافات کا تعلق ایسے عوامل سے ہے جو میرے خیال میں بالکل غیر متعلق ہیں۔میں نہیں سمجھتا کہ ہموار طریقے سے کام کرنا ممکن ہے اور تمام متعلقہ لوگوں کے بہترین مفادات میں محسوس کرتا ہوں کہ موجودہ کشمیر کمیٹی کو کالعدم ہوجانا چاہئے)

بہرحال انہوں نے یہ حالت پیدا کر دی کہ اگر کشمیر کمیٹی کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال نہیں کرنے دیا جاتا تو پھر اس سے علیحدہ ہوجاؤ۔یہ کشمیر کمیٹی کا حال تھا۔ [2896] قیام پاکستان کے سلسلے میں انہوں نے جس احسان کا ذکر کیا ہے اس کے بارے میں یہ صورت ہے کہ علامہ اقبال کے اس مضمون کے بعد جب ان کا بھید لوگوں پر کھلنے لگا اور پنجاب میں کیونکہ یہ زیادہ تھے اس لئے پنجاب مسلم لیگ نے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ کوئی قادیانی مسلم لیگ کا ممبر نہیں ہوسکتا اور یہ ریزولیوشن ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی بار پیش ہوا۔میں ان کی اس وقت کی ذہنیت کے سلسلے میں چند جملے آپ کو سناتا ہوں۔یہ ۱۹۱۹ء کا اخبار ''الفضل'' ہے: ''ہمیں یاد رہے کہ مسلمانوں کے مصلح دنیا کے ہادی، حضرت مسیح موعود، مہدی آخرالزمان علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے حضور جب مسلم لیگ کا ذکر آیا تو حضور مرزا نے اس کے متعلق ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تھی۔تو کیا ایسا کام جسے خدا کا برگزیدہ مامور ناپسند فرمائے وہ مسلمانوں کے حق میں سازگار بابرکت ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔آپ لوگوں کو روکتے رہیں کہ سیاست میں کسی طرح شریک نہ ہوں اور جہاں تک مسلم لیگ کا تعلق ہے۔''

یہ پیغام صلح ۱۹۸۰ء کا **Quotation** (اقتباس) ہے: ''اب تو مسلم لیگ نے بھی جس کے ممبر آزاد خیال اور روادار سمجھے جاتے ہیں اور ہندوستان کی ذہنی روح تصور کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک حلف نامہ تیار کیا ہے کہ ان کی طرف سے اسمبلی کے لئے جو امیدوار کھڑا ہوگا وہ یہ حلف اٹھائے گا کہ اسمبلی میں جا کر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کرانے کی کوشش کرے گا۔''

یہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۶ء کا الفضل ہے۔ اب یہ ۱۹۳۷ء کا ہے: ''اس کے بعد حضور میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ملکی سیاست کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور اس سوال پر روشنی ڈالی ہے کہ جماعت احمدیہ کو کانگریس میں شرکت کرنی چاہئے یا مسلم لیگ میں۔''

یہ ۱۹۳۷ء کی بات ہے: ''حضور نے فرمایا کہ ابھی تک اس بارے میں ہم نے کوئی رائے قائم نہیں کی اور نہ ابھی کوئی دوست رائے قائم کرے۔ بلکہ کانگریس جب علی الاعلان بغیر کسی پیچ کے اور بغیر کسی شک وشبہ کے یہ اعلان نہیں کرتی کہ تبلیغ مذہب اور تبدیلی مذہب پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں [2897] ہوگی۔ اس وقت تک ہم کانگریس میں نہیں مل سکتے اور اس طرح مسلم لیگ یہ کہہ چکی ہے کہ کوئی احمدی اس کا ممبر نہیں ہوسکتا۔ پھر کون بے غیرت احمدی ہے جو اس میں شامل ہو، جب تک کہ لیگ صاف طور پر یہ اعلان نہ کر دے کہ احمدی مسلم لیگ کے ممبر ہوسکتے ہیں۔ مسلمانوں کے حلقوں سے امیدوار کھڑے کر سکتے ہیں۔''

اسی طرح بہت سی **Quotations** ہیں۔ لیکن میں اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ البتہ اس روز انہوں نے ایک فوٹوسٹیٹ کاپی ۱۹۴۴ء کے ریزولیوشن کی پیش کی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت مولانا عبدالحامد بدیوانی مرحوم مغفور نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ احمدیوں کو، مرزائیوں کو، جنہیں تمام امت نے متفقہ طور پر کافر قرار دیا ہے۔ ان کو مسلم لیگ کا ممبر نہیں بننا چاہئے اور انہیں مسلم لیگ میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور قائداعظم نے ان سے کہہ کر واپس کروادی۔ یہ کونسل کا وہ اجلاس ہے جس میں شریک ہونے والے بہت سے لوگ ابھی ہوں گے اور میں اس وقت اس کا اسٹیٹ سیکرٹری تھا۔ محمد علی برکت علی ہال میں جو جلسہ ہوا تھا وہ ریزولیوشن مولانا صاحب میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے مشورہ کیا۔ میں نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور ریزولیوشن ایجنڈا میں شامل ہوا۔ جب اس کا وقت آیا تو قائداعظم نے یہ کہا کہ کون احمدی ہے۔ پنجاب میں کچھ لوگ ہوں گے وہ تو پہلے ہی پاس کر چکے ہیں تو غیر متعلق مسئلہ آپ کیوں لاتے ہیں۔ صرف اتنی بات تھی اور یہ ان کا مزاج تھا کہ وہ جدوجہد کے دوران چاہتے تھے کہ کوئی

Irrelevant (غیر متعلق) چیز سامنے نہ آئے۔ صرف اتنی بات انہوں نے کہی اور مولانا نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ یہ فیصلہ تو پہلے ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ میں بھی یہ فیصلہ موجود ہے اور کون احمدی ہے جو آتا ہے۔ لہٰذا وہ ریزولیوشن اس طرح ڈراپ ہوا ہے جس کو کہا جاتا ہے کہ قائداعظم نے ریزولیوشن کو مسترد کر دیا۔ یہ گویا دروغ گوئی کی انتہاء ہے۔ مسلم لیگ نے اور پوری ملت اسلامیہ نے اسے جسم ملت کے لئے ایک ناسور سمجھا۔ ایک بدگوش سمجھا، سیاسی اور شرعی دونوں حیثیتوں سے، مسلمان ان لوگوں میں سکون محسوس نہیں کرتے تھے۔ البتہ ۱۹۳۶ء میں یہ ہوا کہ جواہر لال نہرو لاہور تشریف [2898] لائے۔ ۲۹رمئی کو تو جیسے ظلی حج ہوتا ہے، ظلی نبی ہوتا ہے اور ظلی قرآن ہے، تو وہاں ایک جیسے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تو وہاں ایک انڈین نیشنل لیگ بنائی گئی قادیان میں، اور جب جواہر لال نہرو تشریف لائے تو قادیان میں ۵۰۰ والنٹیئر آئے اور ان کے بڑے مانے ہوئے وکیل چوہدری نصراللہ صاحب کو قائداعظم کا خطاب دیا گیا تو ایک ظلی قائداعظم بھی بن گیا اور انہوں نے سلامی لی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے بڑے بڑے بینرز لگے۔ بلے کارڈس لگے۔ اس کے بعد لوگوں نے اعتراض کیا وہ جواب پھر میں وقت کی تنگی کی وجہ سے اس اقتباس کو چھوڑتا ہوں۔ مرزا بشیر محمود کا بیان ہے کہ لوگوں کو کیوں اعتراض ہے۔ جواہر لال نہرو نے علامہ اقبال کی مخالفت میں میری حمایت کی تھی۔ جو علامہ اقبال کی قرارداد تھی کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دو تو انہوں نے ہماری حمایت کی وہ آئے ہیں تو ایک سیاسی انجمن کی طرف سے ان کا استقبال کیا گیا۔ ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ ان کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ تو اس میں حمایت کی کیا بات ہے۔ اب وہاں سیاسی انجمن بھی بنائی گئی۔ وہ تو یہ مختصراً مسلمانوں کے کاموں میں شرکت کا حال ہے اور ۵ار اپریل کو یعنی جب پاکستان بننے کا زمانہ قریب آنے لگا، ان کے تعلقات دونوں طرف تھے۔ یہ کوشش کر رہے تھے کہ ۱۹۴۶ء میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو نے چوہدری ظفر اللہ صاحب کا نام **Recommend** (تجویز) کیا جو ان کی کتاب تحدیث نعمت میں موجود ہے اور یہ ۱۹۴۶ء کا وہ زمانہ تھا جب کانگریس اور مسلم لیگ یا ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان **Feelings** بہت شدت پر تھیں۔ اس وقت ان کے یہ تعلقات تھے کہ پورے ہندوستان میں جتنے بڑے وکیل تھے وہاں سے جواہر لال نہرو نے ان کے نام **Recommend** (تجویز) کئے۔ اس وقت یہ کامیاب نہ ہوئے۔

وہاں الیکشن میں یہ الگ بات ہے کہ ۱۵ر اپریل ۱۹۴۷ء کو انہوں نے بیان دیا جو یہاں

فائل بھی ہو چکا ہے کہ ہم بہر حال اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں اور ہماری کوششوں اور خواہشوں کے علی الرغم اگر پاکستان بن گیا تو پھر ہماری کوشش یہ جاری رہے گی کہ کسی نہ کسی طرح اکھنڈ بھارت بن جائے۔ یہ بہت مشہور ان کا وہ ہے اور اس کا وہ اقتباس بلکہ فوٹوسٹیٹ یہاں داخل[2899] کیا جا چکا ہے۔ ۵/اپریل کو یہ بات انہوں نے کہی اور ۱۲/اپریل کو ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا۔ سوال کسی نامہ نگار کا تھا کہ کیا پاکستان عملاً ممکن ہے؟ یہ سوال جواب (ریویو آف ریلیجنز ج ۱۸ نمبر۲) میں شائع ہوا۔

سوال تھا کہ کیا پاکستان عملاً ممکن ہے؟

جواب: سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان ممکن ہے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ملک کے حصے بخرے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج دنیا کی کامیابی کا راز اتحاد میں مضمر ہے۔ دوسرے ذرائع مواصلات بھی ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں ضرورتاً ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر ہونا چاہئے اور اتحاد کی کوشش کرنی چاہئے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس موقع پر ہندوستان دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں بٹ جائے اور ہندوستان کی بڑی قومیں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ یہ ۱۲/اپریل کا تھا۔ پھر اسی طرح ۱۳/جون کا اسی مضمون کا ایک بیان ہے۔ پھر ۱۷/جون کا ہے۔ اس کے بعد ۱۸/اگست ۱۹۴۷ء کا ایک بیان ہے۔ یعنی پاکستان بننے کے بعد اور ایک ۲۸/دسمبر کا ہے تو تقسیم کے موقع پر امام جماعت احمدیہ کو یہ الہام ہوا کہ (عربی)......

''یعنی تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تمہیں ایک جگہ اکٹھا کر دے گا۔ اس الہام میں تبشیر کا پہلو بھی ہے اور انداز کا بھی توقع تو پہلے ایک رنگ میں ہو چکی ہے۔ یعنی ہماری کچھ جماعتیں پاکستان کی طرف چلی گئی ہیں اور کچھ ہندوستان کی طرف۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اکٹھا کرنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔'' یہ اکٹھا ہونا دونوں کا، یہ بہر حال مسلسل چل رہا ہے۔ ۱۳/دسمبر کے ''حالات کی وجہ سے لوگ گھبرا کر قادیان کی خرید کردہ زمینوں کو ضائع شدہ خیال کرنے لگے ہیں اور اپنی ادا کردہ قیمت کو امانت قرار دے کر اس کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے نوٹس میں بتایا تھا کہ ایسا مطالبہ نہ صرف کاروباری اصول کے مطابق غلط اور ناجائز ہے۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی [2900] ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ کیونکہ دراصل اس مطالبے میں یہ شبہ مخفی ہے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک قادیان کی (واپسی) مشکوک ہے۔ حالانکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہمیں قادیان انشاء اللہ! ضرور واپس ملے گا وغیرہ، وغیرہ۔'' اب یہ کیسے ملے گا؟ اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو ہم قادیان فتح کر لیں یا خدانخواستہ وہ اکھنڈ بھارت کا ان کا جو منصوبہ ہے وہ مکمل ہو

جائے۔تو قادیان کو فتح کرنے کا جہاں تک سوال ہے پاکستان کی حکومت نے ہی اس کا فیصلہ کرنا ہے اور آج ۲۷ سال میں پاکستان حکومت کی طرف سے ہمیشہ یہ اعلان ہوتا رہا ہے کہ ہمیں کسی دوسرے ملک کی سرحدات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ہم کسی کے خلاف جارحیت نہیں کریں گے۔ یہ کس نسخے سے اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا کوئی ایسا چکر دے کر کہ پاکستان اور ہندوستان کی لڑائی کرا کر اس کی صورت پیدا کرنا چاہتے ہیں یا بہر حال کیا ہے، میں نہیں جانتا۔

اب اس کے بعد ۲۸ ردسمبر کی بات ہے۔''مومن وہ ہے جو محض سن کر خدا پر ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ جس کا ایمان پورے یقین اور وثوق پر مبنی ہے وہ جانتا ہے اور خوب جانتا ہے کہ یہ تقسیم ایک عارضی تقسیم ہے۔اسے خوب معلوم ہے کہ قادیان ہماری چیز ہے۔ وہ ہمارا ہی ہے کیونکہ خدا نے وہ مجھے دی ہے۔گو آج ہم قادیان نہیں جاسکتے۔مگر آج ہم محروم کردیئے گئے ہیں۔لیکن ہمارا ایمان اور یقین ہمیں بار بار کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے۔وہ احمدیت کا مرکز ہے۔ ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا۔ وہ انشاءاللہ! حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتی۔ اگر یہ زمین ہمیں قادیان لے کر نہیں دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔اس راہ میں جو بھی طاقت حائل ہوگی وہ پارہ پارہ کردی جائے گی۔ وہ نیست و نابود کردی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔'' یہ گویا ان کے عزائم ہیں۔

[2901] اس کے ساتھ ان کے ہاں جانبازوں کا نظام ہے جن سے یہ عہد نامہ لیا جاتا ہے کہ ''ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز فرمایا ہے۔ میں اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور اپنے نفس کو، اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیّت یہی ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا کہ وہ قادیان کے حصول پر ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کے لئے تیار رہے۔اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطاء فرما۔''

اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ قادیان کا قصہ جو کچھ ہوگا تو جیسا پہلے میں نے عرض کیا اس کا فیصلہ قادیان ہو یا اور ہو، بہر حال ہمارے بس میں ہو تو ہم چاہیں گے کہ سارا پاکستان ہی بن جائے۔لیکن یہ کہ یہ فیصلہ مرزائیوں کو کرنا ہے یا پاکستان گورنمنٹ کو کرنا ہے۔ پاکستان کی گورنمنٹ کو کرنا ہے۔اس کا کھلا ہوا اعلان ہے کہ ہمیں کسی کے علاقے میں جارحیت نہیں کرنی

ہے۔اب پاکستان بن جانے کے بعد ان کے جو عزائم ہیں وہ بار بار ان تحریروں میں آئے ہیں کہ ہمیں اسے اکھنڈ بھارت بنانا ہے، اکٹھا کرنا ہے۔

اس کے بعد ایک دیرینہ ان کی حسرت یہ رہی کہ افسوس ہمارے پاس کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں سوائے احمدیوں کے کوئی نہ ہو۔اب اس کی کوئی ضرورت تھی کہ وہاں احمدی کے علاوہ کوئی نہیں رہے۔ بہرحال وہ حسرت انہوں نے یہاں پوری کر لی۔ پہلے قادیان کو تقریباً ایسے ہی بنایا تھا۔ وہاں تو جو مسلمان رہتے تھے ان کی زندگی اجیرن کر دی تھی انہوں نے، یہاں تک کہ ان دکانداروں سے ایک طرح کا ٹیکس لیا جاتا تھا۔ جیسے یہ جماعتوں میں غیر مسلموں سے جزیہ کے عنوان سے کہتے تھے۔ان غریب دکانداروں سے ٹیکس لیا جاتا تھا اور ان سے معاہدہ ہوتا تھا کہ جو [2902] ہمارے مخالف ہیں ان سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھیں گے اور کسی کو پایا گیا تو اسے ایسی سزا دی جاتی کہ پھر وہ ربوہ نہیں جاسکتا تھا۔ قتل وغارت بھی ہوتی تھی، مکانات بھی جلائے جاتے تھے۔ سبھی کچھ ہوتا تھا۔

اب اس کے بعد یہ منصوبہ بنا کہ پہلے بلوچستان پر قبضہ ہونا چاہئے اور وہ اقتباس، چونکہ میرے خیال میں پہلے موجود ہے، دس لاکھ، بارہ لاکھ کی آبادی ہے۔ اگر ہم پوری کوشش کریں، پورا پاکستان نہ سہی ایک صوبہ تو ہمارا اپنا ہوسکتا ہے۔ وہ آرزو پوری نہیں ہوتی اور مرزا صاحب کے آخری الہاموں میں ایک الہام یہ بھی تھا۔ ''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ'' پوری نہیں ہوئی۔ لیکن ان کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ پاکستان میں حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے ان کا وہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ہمارے ملک میں پہلی بار فوجی انقلاب کے ذریعے حکومت کو بدلنے کی کوشش ہوئی۔ اس میں جو لوگ شامل تھے وہ نام کوئی چھپے ہوئے نہیں ہیں۔اس کے بعد سے مسلسل یہ کوشش ہوتی رہی، یہاں تک کہ ایک آخری دور میں...... یہ بیچ کی چیزیں میں نظرانداز کرتے ہوئے آتا ہوں۔ مشرقی پاکستان کا حصہ گیا۔ حالات اتنے خراب ہوگئے کہ تمام سیاسی جماعتیں اس کی کوشش کرنے لگیں۔ کسی نے کہا کہ مجیب الرحمٰن سے کوئی سیاسی مفاہمت ہوجائے تاکہ پاکستان دو ٹکڑوں میں نہ بٹے۔ یہ حالات جب بہت بگڑ گئے پھر بھی یہ کوشش ہوتی رہی۔ یہاں سے مختلف پارٹیوں کے لوگ وہاں گئے، مذاکرات کئے، ظفر اللہ خان قادیانی کا خط عین اس زمانے میں سر ظفر اللہ نے آٹھ مارچ کو اسلام آباد میں اپنے کسی دوست (ایم.ایم احمد) کو خط لکھا۔ اس دوست کا نام ظاہر نہیں کیا۔ لیکن یہ کہا کہ وہ ایسے دوست ہیں کہ وہ مغربی پاکستان کے سیاسی لیڈروں سے بہت قریب ہیں اور گویا بہت بااثر ہیں۔ یہ خط انہوں نے اردو میں بھیجا۔ ***By Process of elimination***

آدمی اندازہ کرسکتا ہے کہ جولوگ اس وقت **Count** کرتے تھے۔ ان میں یہ خط کس کے نام ہوگا۔ زبان بھی اس کی [2903] بڑی مذہبی ہے جو ایک خاص طبقے کے اندر زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں، میں وہ خط سنا دیتا ہوں۔ ماحصل اس کا یہ ہے اور وہ یقین دلاتے ہیں کہ ''مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے ایک رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ بات دل سے بھلا دو۔ اب یہ ہے کہ فوج کشی نہ کرو اور صلح صفائی کے ساتھ الگ کردو۔''

یہ گویا لوگوں کے ذہن پر اپنے سارے عمر بھر کے بین الاقوامی تجربے اور اس کا زور ڈال کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے کسی بہت بااثر دوست کو لکھا ہے اور لوگ اپنی جگہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اس زمانے میں یحییٰ صاحب کے قریب ان کے بااثر دوستوں میں کون ہوگا۔ خط یہ ہے کہ: ''ان آثار وقرائن کی بناء پر جن کا ذکر جرائد میں آتا ہے۔'' واللہ اعلم بالصواب '' خاکسار کے ذہن میں جو افکار چکر لگاتے ہیں وہ گزارش خدمت ہیں۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو باہم جکڑنے والی زنجیر ''مخلصین له الدین '' ہی ہوسکتی تھی۔ ورنہ آب وہوا، زبان، خوراک، رنگ روپ، خدوخال، لباس، حتیٰ کہ عبادت کو چھوڑ کر معاشرے کا خاکہ اور ذہنی افکار سب مختلف ہیں۔ اب اعتماد مفقود اور دین کی نسبت جذبات پر قومیت کا غلبہ ہے۔ ادھر سارے عالم میں حق خود ارادیت کی پرستش۔ مشرق ومغرب میں آبادی کی نسبت سات اور چھ اور رقبے کی نسبت نو اور اکیاون ہے۔ مشرق عملاً علیحدگی پر مصر ہے۔ مغرب کے پاس کوئی قاطع برہان اس کے خلاف نہیں۔ ہو بھی تو مشرق سننے اور غور کرنے پر آمادہ نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جبر نہ ہی حرف لاحاصل ہے۔ بلکہ خودکشی کے مترادف ہے۔ اگر خون کی خلیج خدانخواستہ حائل ہوگئی تو پاٹی نہ جاسکے گی اور نقصان مایہ کی تلافی کی صورت ہوسکتی ہے۔ نقصان جان تلافی نہیں ہوسکتی اور شماتت ہمسایہ کی تلخی تو بہرصورت لازم ہے۔ پھر جبر سے اگر کچھ دن برا بھلا گزارہ ہو بھی تو باہمی ربط بڑھنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس لئے خواستہ یا نخواستہ صراحاً جمیلہ ہی کا طریقہ کام آسکتا ہے۔ اس کے رستے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ آج تو شاید [2904] باہمی مفاہمت سے نپٹ سکیں۔ چند دن بعد شاید یہ امکان بھی جاتا رہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ موجودہ صورت میں امساک بالمعروف ممکن نہیں اور تصریح بالاحسان کا ہی رستہ کھلا ہے۔ (یہ گویا میاں بیوی میں اگر کوئی نزاع ہو جائے تو قرآن کریم کی رو سے دو راستے ہیں یا تو خوش دلی سے اس نزاع کو ختم کر کے اچھے طریقے پر رہو۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر خوش دلی کے ساتھ اچھے انداز میں قطع تعلق کرلو۔ تو یہ کہتے ہیں کہ ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ قطع تعلق کرو) دونوں کو مشکلات کا سامنا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں تو

''يغنى هما بفضله'' پر قادر ہے۔ اگر اس وقت کدورت نہ بڑھائی جائے تو شاید کل کو اپنے اپنے گھر کا جائزہ لینے کے بعد کوئی طریق سے دوستانہ تعاون برادرانہ امداد پیدا ہوتی ہے۔ موجودہ صورت بہت سے خطرات کا موجب ہے اور جگ ہنسائی اور شماتت کا سامنا ہے۔''

یہ ہے خط جس میں اپنے بااثر دوست کو اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی کہ احسان بالمعروف یعنی دونوں بازوؤں کا ایک جگہ ایک ملک کی صورت میں رہنا یہ ناممکن ہے اور اس کے لئے کوئی کوشش اب نہیں کرنی چاہئے۔ ایک راستہ گویا علیحدگی کا صراحاً جمیلہ کا دیکھنا چاہئے۔ یہ ہے پاکستان کی وحدت وسالمیت کے تحفظ کے سلسلے میں اس جماعت کا **Contribution** (کردار) اب اس کے علاوہ جو آگے عزائم اور تیاریاں ہیں میں ان کی بعض ہلکی سی جھلک اقتباسات کے ذریعے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں تو آج جس کام کے لئے مصروف ہیں اس کے متعلق کشمیر کمیٹی کا ایک فیصلہ پچھلے سال ہوا تھا۔ اس پر تبصرہ ہوا، وہ بہت معنی خیز ہے۔ ایک جملہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ''ہاں! اس سے پہلے ۲۶ تا۲۸ کے سالانہ جلسہ ۱۹۴۷ء کا اس میں خطبہ جمعہ میں مرزا بشیرالدین صاحب کا اعلان یہ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اصل جلسہ تو وہی سمجھا جائے گا جو قادیان میں مقیم احمدی وہاں منعقد کرتے ہیں۔ لاہور کا جلسہ اس کا ظل ہے۔ یعنی یہ ظلی جلسہ ہے اور اس کی تائید میں سمجھا جائے گا اور اس امر کے [2905] خلاف بطور احتجاج منعقد کیا جائے گا کہ اس جماعت کو اس کے مقدس مذہبی مرکز سے محروم کر دیا گیا جو ہمیشہ حکومت وقت کی وفادار اور پرامن رہی ہے۔'' پہلے کشمیر میں اس طرح کا ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔ اس پر ان کے موجودہ خلیفہ کا تبصرہ ہوا ہے: ''پس نو یا بارہ آدمیوں نے اس قسم کی قرارداد پاس کر دی تو خدا کی قائم کردہ جماعت پر اس کا کیا اثر ہوسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو خرابیاں پیدا ہوسکتیں ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی۔ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اس کو کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی فکر نہیں۔ ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ اگر یہ خرابی خدانخواستہ انتہاء تک پہنچ گی تو اس قسم کے فتنہ فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔'' گویا یہ وارننگ ہے جو انہوں نے اس وقت دی تھی۔ پاکستان قائم نہ رہنے کے لئے کیا انتظامات ہیں وہ تو زیادہ تفصیل سے میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

''لیکن یہ خدام الاحمدیہ بڑی ذمہ داریوں کا حامل ہے۔ ہماری ایک مجلس ہے، ہماری نوجوان نسل جس نے اس رنگ میں تربیت حاصل کر لی ہے جو بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں اور بڑھتے ہوئے بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ انسانی جسم پر بنیادی طور پر دو قسم کے بوجھ

پڑتے ہیں۔ایک وہ بوجھ جو براہ راست اس کے جسمانی اور ذہنی قواء پر پڑتا ہے۔ایک وہ بوجھ ہے جو بالواسطہ اس کے جسمانی اور ذہنی قواء پر پڑتا ہے۔اس کے لئے جو تربیت یہ جماعت اپنے پیارے بچوں کو دینا چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی جسمانی قوتوں کو نشو ونما اس رنگ میں پہنچائیں کہ دوہری ذمہ داریاں نبھانے کے بوجھ کو برداشت کر سکیں۔ان میں سے ایک طریق جو ماضی قریب میں جاری کیا گیا وہ سائیکل کا استعمال ہے۔جب اخبار میں یہ تحریک کی تو مختصراً اشارہ کیا تھا کہ اپنی صحتوں کو برقرار رکھنے کے لئے سائیکل کی طرف متوجہ ہوں۔اس وقت جو تعداد میرے علم میں آئی ہے وہ ۶۶۲ ہے۔لیکن اس میں جنہوں نے نام ابھی تک رجسٹر نہیں کرائے توقع ہے کہ کچھ آج پہنچ جائیں گے۔[2906] ان میں سے وہ ہیں جو کراچی سے سائیکل پر تقریباً نوے اور سو میل روزانہ طے کر کے تھرپارکر سندھ وغیرہ سے آسکتے ہیں۔انہوں نے یہ کہا ہے۔میں نے بتایا تھا آج دہراتا ہوں۔مجھے بڑی جلدی ایک لاکھ احمدی سائیکل چاہیں، احمدی سائیکل وہ ہیں جو احمدی چلاتے ہیں اور ایک لاکھ ایسے احمدی چاہتے ہیں جنہیں روزانہ سو میل چلنے کی عادت ہو۔سو میل روزانہ چلنے ایک دن میں ہمارا احمدی ایک کروڑ میل کا سفر کر رہا ہوگا۔یہ بڑی حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے۔ہم نے تجربہ کیا تو ہر شخص نے الا ماشاء اللہ اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ایک لاکھ سائیکل سوار چاہیں کیوں۔میں آپ لوگوں کے سامنے ایک بڑا منصوبہ پیش کرنے والا ہوں۔اس کے لئے بھی تیاری کر رہا ہوں۔آپ کے ذہنوں کو بھی اس کے لئے تیار کر رہا ہوں۔پس یہ جسمانی قوت کو مضبوط کرنے کے لئے ایک پروگرام ہے۔ہلاکو خان، چنگیز خان جو دنیا فتح کرنے کے لئے اپنے ملک سے نکلے تھے اور دنیا کو فتح کیا تھا ان کے پاس ایسے گھوڑے تھے جن کو سات آٹھ سو میل تک گھوڑے سے اترنے کی اجازت نہیں تھی۔''ہلاکو خان، چنگیز خان موٹی سرخیوں سے لکھا ہوا ہے۔ذہن ادھر مائل کیا جا رہا ہے۔اب وہ اس کے ساتھ دس ہزار گھوڑوں کی فرمائش کہ دس ہزار گھوڑے تیار ہوں اور وہ دس ہزار گھوڑے احمدیوں کے ہوں اور ان سواروں کو نیزہ بازی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔اب میں اقتباس پڑھ رہا ہوں۔''اس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کسے کہا گیا ہے۔خادم کی علامت کے طور پر ایک رومال تجویز کیا گیا ہے۔کیونکہ وقت کم تھا یہ صرف پانچ سو کے قریب تیار ہو سکے۔کچھ نے خرید بھی لئے ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا میں خادم اسلام کے پاس یہ رومال ہونا چاہئے۔اس رومال میں ایک چھلہ پڑتا ہے...... یہودی بڑی ہوشیار قوم ہے۔وہ دنیا میں ہر محاذ پر اپنی بڑائی پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔چنانچہ مجھے اس رومال اور چھلے کا خیال آیا تو میں نے سوچا کہ ہمیں اپنے لئے رنگ

(**Ring**) خودتجویز کرنے[2907] چاہیں الحمرا کی دیواروں پر مجھے چار فقرے نظر آئے:

۱...... لا غالب الا اللّٰہ۔ ۲...... القدرت للّٰہ۔

۳...... الحکم للّٰہ۔ ۴...... العزت للّٰہ۔

ان سے فائدہ اٹھا کر یہ تجویز کی ہے۔ عام اطفال اور خدام یعنی ہر رکن کے لئے القدرت للہ کا چھلہ اور جو عہدیدار ہیں ان کے لئے العزت للہ کا یہی لجنہ اماء اللّٰہ کا نشان ہے۔ البتہ ان کے رومال کا رنگ مختلف ہے۔ ویسے جھنڈوں کے لئے عام طور پر سبز رنگ ہوتا ہے۔ صرف جھنڈے کا ذکر ہے۔ اب اس کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اگر رومال ایک گز سے چھوٹا رہ جائے تو اس کے ذریعے جو دوسرے فوائد ہمارے مدنظر ہیں۔''

وہ رومال کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ بہرحال سکاؤٹس میں بھی چھلہ اور رومال ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی بہت بڑے کام کے لئے ہے اور اس کو پڑھنے کے بعد مجھے ڈلہوزی کے زمانے کا چھلہ اور رومال جو ٹھگ استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کے پاس رومال ہوتا تھا اور ایک چھلہ ہوتا تھا اور اس کے ذریعے وہ آدمیوں کی گردن پھنسا کر فوری طور پر ختم کر دیتے تھے۔ اب یہ ایک لاکھ سائیکل سوار، دس ہزار گھوڑے اور نیزہ باز، یہ سب کس کی تیاری ہے؟ کیا قادیان واپس لینے کی تیاری ہے یا یہ جس طرح بہت دفعہ انہوں نے کہا، ہمیں اپنی حکومت قائم کرنی ہے۔ اس کی تیاری کرنی ہے۔ بہرحال یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہم صرف نظر نہیں کر سکتے۔ یہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں پوری تیاری سے اس مسئلہ کو نمٹانا چاہئے۔ ایک چیز اور عرض کروں گا جس وقت یہ باؤنڈری کمیشن کا واقعہ آیا ہے اور آپ نے دیکھا ۵؍اپریل سے اگست ۱۹۴۷ء بلکہ دسمبر ۱۹۴۷ء کے اقتباسات میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ جس میں ہر جگہ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان کے قیام سے یہ اپنا ذہن ہم آہنگ نہیں کر سکے۔ لیکن جب باؤنڈری کمیشن کا وقت آیا ہے تو خود چوہدری ظفر اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ یہ بہت دلچسپ اقتباس ہے۔ اس لئے کہ کہاں تو مرزا بشیر محمود صاحب ایک طرف یہ لکھ[2908] رہے ہیں کہ ہمیں اکھنڈ بھارت بنانا ہے اور ہمیں کوشش جاری رکھنی ہے۔ لیکن باؤنڈری کمیشن کا تقرر ہوتے ہی ان کو مسلم لیگ کے کیس سے اتنی دلچسپی ہوئی کہ اتنی مسلم لیگ کے لیڈروں کو بھی نہ تھی۔ مجھے وہ انگریزی کی مثل یاد آتی ہے:

"A woman that loves a child more than its mother does, must be a witch."

(ایسی عورت جو کسی بچے کو اس کی ماں سے زیادہ پیار کرتی ہے۔ یقیناً ڈائن ہے)

تو یہ مختصر سا اقتباس ہے۔ ''تحدیث نعمت'' مصنفہ چوہدری ظفراللہ صاحب، ص ۵۲۶
''حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ان دنوں لاہور ہی میں تشریف فرما تھے۔ بدھ کی سہ پہر کو مولانا عبدالرحیم درد صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ حضرت صاحب نے یہ دریافت کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے کہ حضور کسی وقت تشریف لاکر تمہیں تقسیم کے متعلق بعض پہلوؤں کے متعلق معلومات بہم پہنچادیں۔ خاکسار نے (یعنی ظفراللہ نے) گزارش کی کہ جس وقت حضور کا ارشاد ہو، خاکسار، حضور کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ درد صاحب نے فرمایا حضور کا ارشاد ہے کہ تم نہایت اہم قومی فرض کی سرانجام دہی میں مصروف ہو۔ تمہارا وقت بہت قیمتی ہے۔ تم اپنے کام میں لگے رہو۔ ہم وہیں تشریف لائیں گے۔ موجودہ حالات میں یہ مناسب ہے۔ چنانچہ حضور تشریف لائے اور بٹوارے کے اصولوں کے متعلق بعض نہایت مفید حوالوں کی نقول خاکسار کو عطا کیں، اور فرمایا کہ اصل کتب کے منگوانے کے لئے ہم نے انگلستان فرمائش بھیجی ہوئی ہے۔ اگر وہ کتب بروقت پہنچ گئیں تو وہ بھی تمہیں بھیج دی جائیں گی۔ نیز ارشاد فرمایا کہ ہم نے اپنے خرچ کے دفاع کے ہر ماہر پروفیسر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ وہ لاہور پہنچ چکے ہیں اور نقشہ جات وغیرہ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ تم تحریری بیان تیار کر لینے کے بعد ان کے ساتھ مشورے کے لئے وقت نکال لینا۔ وہ یہاں آ کر تمہیں یہ پہلو سمجھا دیں گے۔ چنانچہ متعلقہ کتب انگلستان سے قادیان [2909] پہنچیں اور وہاں سے ایک موٹر سائیکل سوار انہیں سائڈ کار میں رکھ کر لاہور لے آیا اور دوران بحث وہ ہمیں میسر آ گئیں۔ ان سے ہمیں بہت مدد ملی۔''

جو پروفیسر آئے تھے ان کا نام تھا پروفیسر سپیٹ۔ پروفیسر سپیٹ نے مجھے دفاعی پہلو خوب سمجھا دیا۔ وغیرہ وغیرہ! اب دفاعی پہلو کیا سمجھایا؟ میں نے آپ کے توسط سے انہیں خط لکھا تھا کہ پروفیسر سپیٹ کی ***Observations, Recommendations*** جو ہوں، ان کی ایک کتاب ہمیں نہ بھیج دیں۔ وہ انہوں نے نہ بھیجیں کہ دفاعی پہلو اسے کیا سمجھایا گیا کہ پاکستان کس طرح بنایا جائے اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ دلچسپی مرزا صاحب کو تھی۔ وہ چیز تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ لیکن جو پہلے کے عزائم سامنے آ رہے ہیں اور اس کے بعد جو نقشہ بن رہا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کیا کچھ ہوگا۔

Mr. Chairman: ***Sir, how long will you take?***

(جناب چیئرمین: جناب آپ ابھی کتنا وقت لیں گے؟)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ جس وقت کہیں گے۔

جناب چیئرمین: میں بالکل نہیں کہوں گا۔ *You have already taken One and half hour.* (آپ پہلے ہی ایک سے دو گھنٹے لے چکے ہیں)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا جی! (مداخلت)

جناب چیئرمین: میں روک نہیں رہا، میں نے ویسے پوچھا تھا۔

Why do you feel ill when I ask how long you will take? I am sorry.

(آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں جب میں پوچھتا ہوں کہ آپ کتنا وقت لیں گے؟ میں معذرت خواہ ہوں)

[2910] میں نے صرف اس لئے پوچھا تھا کہ میں صرف ایڈجسٹ کر سکوں۔ *Members are becoming restive* (اراکین بے چین ہورہے ہیں) کچھ لیڈی حضرات جا چکی ہیں اور باقی سارے گھڑیوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کوئی مجھے کہہ رہے ہیں کہ روٹی کھانی ہے۔ اس لئے میں نے پوچھا تھا تا کہ میں ایڈجسٹ کرسکوں۔

I am not saying that he is not saying useful word. You think that you believe that these are useful words and I do not believe that these are useful words?

(میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ کوئی مفید گفتگو نہیں کررہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ صرف آپ ہی ان الفاظ کو مفید سمجھتے ہیں اور میں انہیں مفید نہیں سمجھتا؟)

میں غلطی کر بیٹھا ہوں کہ آپ کو کہہ بیٹھا ہوں کہ تیزی سے نہ پڑھیں۔ *I am sorry for that. I apologize before the whole House.* (میں پورے ایوان کے سامنے معذرت خواہ ہوں) صرف اس واسطے میں نے کہا کہ سائیکلوسٹائل کروا کے دے دیں۔

That will be useful; and give oral arguments, that would be better. How long will you take?

(یہ فائدہ مند ہوگا، اور زبانی دلائل دیں تو وہ بہتر ہے۔ آپ کتنا وقت لیں گے؟)

میں نے صرف ایڈجسٹ کرنا ہے۔ *That is all.*

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرے خیال میں میں نے جو گزارش کی تھی اگر وہ آپ منظور کرتے ہیں......

جناب چیئرمین: وہ میں نے کب انکار کیا ہے؟ اس وقت حنیف خان صاحب نے کہا تھا کہ تحریری طور پر دے دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میری گزارش یہ ہے کہ میں بھی یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ممبر صاحبان کافی تھک گئے ہوں گے۔

***Mr. Chairman:** From their expressions; that is why I cut it short.*

(**جناب چیئرمین:** ان کے چہروں سے یہ واضح ہے۔ اسی لئے میں مختصر کرنے کو کہہ رہا تھا)

[2911] **مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** میں اس کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ اگر آپ مجھے آدھ گھنٹہ اس روز دے دیں تو میں کوشش کروں گا......

جناب چیئرمین: اگر آپ مناسب سمجھیں تو اٹارنی جنرل صاحب کے بعد جیسے بھی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں! اتنا وقت تو کوئی ایسا نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: اگر ضرورت سمجھیں۔ یہ میں نے اس واسطے کہا کہ ڈیڑھ بج گیا ہے اور آپ نے فرمایا تھا کہ ایک گھنٹہ لیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے ڈیڑھ گھنٹہ کہا تھا۔

جناب چیئرمین: آدھ گھنٹہ پہلے ہوگیا ہے۔ بریک سے پہلے ساڑھے گیارہ بجے آپ نے سٹارٹ کیا۔ بارہ بجے بریک ہوئی۔ *12:25* پر پھر ہم نے سٹارٹ کیا تھا۔ *1:35* ہوگیا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ پھر اس روز کے لئے رکھیں۔ اگر وہ تیار ہوگئے تو آدھ گھنٹہ شروع کا مجھے دے دیں۔ یعنی آنے میں بھی تو کچھ دیر ہوتی ہے۔ میں اس وقت کرلوں گا۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے جی۔ ***Thank you.***

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اگر میں کچھ لکھ سکا، جس کی زیادہ امید نہیں ہے تو پھر وہ بھی کرلوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ***Thank you very much.***

مسٹر جمال کوریجہ! آپ اندازاً کتنا وقت لیں گے؟

خواجہ جمال محمد کوریجہ: دومنٹ، جناب۔

(جناب خواجہ جمال محمد کوریجہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب والا! کوئی ڈیڑھ مہینے سے مرزائیت کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ بحث صرف اس مسئلے پر کی جارہی ہے کہ مرزا غلام احمد نبی ہے یا نہیں۔ افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان دنیا کی [2912]عظیم اسلامی مملکت شمار ہوتا تھا۔ دنیا کی نظر میں یہ ایک بہت بڑا اسلامی ملک کہا جاتا تھا۔ لیکن آج تمام ملکوں کے اندر ہم بدنام ہو چکے ہیں۔ ایک مسئلہ جو متنازع مسئلہ نہیں ہے۔ اس مسئلے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حل فرمادیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، نہ آ سکتا ہے۔ میں نے دین کو ان کے اوپر مکمل کر دیا ہے۔ جواب اس کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہے، وہ مرتد ہے، وہ واجب القتل ہے۔ پھر مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ انگریز نے اس کی پرورش کی جس طریقے سے اس کی پرورش ہوتی رہی۔ پھر مسلمان کا دور آیا۔ ستائیس سال گزر گئے ہیں۔ ہماری حکومتوں نے پھر اس کو انگریز کی سرپرستی سے بھی زیادہ سرپرستی دی۔ تو ہم لوگ آج کسی اسلامی ملک کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان تو ان لوگوں کا تھا جنہوں نے دعویدار کو چند لمحے بھی اس دنیا میں رہنے کی اجازت یا مہلت نہ دی اور ان کے خلاف جہاد کیا اور ان کو فی النار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمادیا کہ اگر میرے بعد نبی آتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کو ثابت کر دیا کہ واقعی حضور کا فرمان صحیح ہے، اللہ کا فرمان صحیح ہے۔ مسیلمہ کذاب نے دعویٰ کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس کے خلاف جہاد کر کے اس کو ختم کر دیا۔ اسی طرح کے بیس بائیس اور بھی گزرے ہیں۔ جنہوں نے (نبوت کے) دعوے کئے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ لیکن یہ واحد ایک مملکت آئی ہے جو ڈیڑھ مہینے سے ایک ولد الحرام فرقے کو یہاں بٹھا کر ان سے یہ دلائل پوچھے جارہے ہیں کہ تم اپنی نبوت کے دلائل پیش کرو کہ تم صحیح ہو یا غلط ہو۔ کون سی گنجائش ہے کہ حضور ﷺ خاتم النّبیین نہیں ہیں؟ کون اس کے اوپر تھوڑی سی گنجائش کرتا ہے کہ حضور ﷺ خاتم النّبیین نہ تھے؟ اگر کوئی آدمی تھوڑا سا خیال بھی کر لیتا ہے۔ تھوڑا سا وہم بھی اس کے اندر آ جاتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اس کا ایمان نہیں رہتا۔ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ نبوت کا ایک [2913] دعویٰ کرتا ہے تو ہم اس کے ساتھ کیسے پیش آئیں گے تو حضور نے کہا اس کے خلاف جہاد کرو۔ اگر تم نے اس سے صرف یہ پوچھ لیا کہ تم معجزہ دکھاؤ تو تم بھی اسی طریقے سے مجرم ہو جاؤ گے۔ جیسے کہ وہ مجرم ہے۔ یعنی معجزہ طلب کرنا بھی شرک ہے اور ہم ڈیڑھ مہینے سے یہ بحث

وتحیص کررہے ہیں کہ آیا یہ کافر ہیں یا نہیں۔ یہ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

جناب چیئر مین: معاف کریں، یہ ہم بحث نہیں کررہے۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: بالکل یہی کررہے ہیں۔

جناب چیئر مین: نہیں، سوری۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: بالکل یہی بحث ہورہی ہے۔

جناب چیئر مین: نہ، نہ آپ نے ریزولیوشن پڑھے ہیں نہ آپ نے بحث سنی ہے۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: مجھے بتائیں کہ وہ یہاں کس لئے آئے؟ مرزا ناصر کیوں آیا؟

جناب چیئر مین: میں آپ سے بحث میں نہیں الجھنا چاہتا۔ یہ تھا کہ ایک ریزولیوشن آیا تھا۔ ***To Detrmine the status of the Ahmedis.*** (کہ احمدیوں کی حیثیت کا تعین کیا جائے)

خواجہ جمال محمد کوریجہ: (اپنی بولی میں، اپنی زبان میں)

جناب چیئر مین: کہ یہ واضح کیا جائے گا کہ قادیانیوں کا، احمدیوں کا کیا مقام ہے۔ ایک ریزولیوشن آپ کی طرف سے آیا تھا کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ باقی دو تین ریزولیوشن اور آئے ہیں اور ان میں کسی ایک نے بھی ایسا کوئی ریزولیوشن پیش نہیں کیا کہ وہ مسلمان ہیں یا کافر ہیں۔ اس واسطے یہ بحث بالکل نہیں رہی وہ ایک ***Clarification*** (وضاحت) تھی جس کے واسطے ان کو بلایا گیا تھا۔ جس کے واسطے ان پر جرح کی گئی تھی اور سوال پوچھے گئے تھے اور یہ سوال بھی ممبران نے دیئے تھے کوئی باہر سے نہیں آئے تھے۔

[2914] **خواجہ جمال محمد کوریجہ:** تو جناب والا! ان کو اقلیت قرار دینے سے اور کیا ثابت ہورہا ہے؟

جناب چیئر مین: آپ اس طرح ممبر صاحبان کی توہین نہ کریں۔ یہ سب انہوں نے خود سوال مرتب کئے تھے۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: کسی ممبر کی میں توہین نہیں کررہا۔ میں اپنا ایمان اور میرا جو عقیدہ ہے وہ بیان کررہا ہوں کہ یہ لوگ......

جناب چیئر مین: نہ، آپ کیوں اسمبلی کی ایسی تیسی کررہے ہیں؟

خواجہ جمال محمد کوریجہ: میں تو جناب! دومنٹ میں ختم کردیتا ہوں، آپ نے خواہ مخواہ اتنا ٹائم لے لیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ آپ نے غلط کہا ہے۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: میں بحث نہیں کرسکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: اسمبلی کے ممبران کا ایمان مضبوط ہے۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ: لیکن میرا ایمان مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اس کے اوپر بحث کروں۔ جیسے لوگوں نے بڑے بڑے دلائل دیئے ہیں کہ وہ اس لئے خراب تھا کہ وہ انگریز کا وفادار تھا۔ وہ اس لئے خراب تھا کہ اس نے ساری زندگی انگریزوں کے ساتھ مل کر گزاری، اس نے ان کی وفاداری کی، اس کا وظیفہ خوار تھا۔ اگر ایک آدمی ان تمام عیوب سے پاک ہو اور وہ نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر ہمیں اسے تسلیم کر لینا چاہئے؟ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ وہ وفادار تھا یا نہیں تھا میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا بڑا جرم جو ہے وہ یہ ہے کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا وہ واجب القتل ہے۔ وہ مرتد اور ہمارے مسلم معاشرے کے اندر اس کا رہنا، اس کا رہن سہن جو ہے وہ اسلام کے خلاف ہے۔ میں گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کروں گا کہ مرزا غلام احمد جو [2915] ولد الحرام ہے جو ولد الحرام تھا اس کی جماعت جو ہے وہ بھی ولد الحرام ہے۔ مرتد ہے، مشرک ہے جو ان کو پناہ دیتے ہیں وہ بھی کافر اور مرتد ہیں۔ جو ان کے ساتھ لین دین رکھتے ہیں وہ بھی مشرک ہیں۔ لہٰذا ان کو فوراً اس پاک سرزمین سے نکال کر اس ملک کو پاک کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) آپ کتنا ٹائم لیں گے؟

مولانا عبدالحق: جتنا آپ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ویسے دستخطی ہیں، ان کو ٹائم تھوڑا مل رہا ہے۔ جنہوں نے دستخط کئے ہیں اور دو سو صفحے کی کتاب لکھی ہے، انہیں کم ٹائم دیا جارہا ہے۔

مولوی مفتی محمود: اس میں پانچ منٹ میں بھی لوں گا۔ کچھ تجاویز ہیں میری۔

جناب چیئرمین: پھر آپ پرسوں صبح لے لیں۔

مولوی مفتی محمود: جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب چیئرمین: جی ہاں! مولانا عبدالحق صاحب! کتنا ٹائم آپ لیں گے؟

مولانا عبدالحق: پانچ دس منٹ۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ میں ختم کر دیں۔

مولانا عبدالحق: اچھا جی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، شروع کر دیں...... وہ تقریر کر کے جارہے ہیں۔ بس

یہی ہے کہ اپنا جوش نکالا، تقریر کی اور گئے۔ پانچ منٹ آپ نے لیں، پھر پرسوں کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔

چوہدری ممتاز احمد: جناب والا! کوریجہ صاحب اب جارہے ہیں۔

[2916] **جناب چیئرمین:** بالکل! اپنا جوش ٹھنڈا کیا، کسی نے کسی کو گالی نکالی، کسی نے کسی کو، اس کے بعد باہر۔

ایک رکن: ڈیڑھ بج گیا ہے۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ انہوں نے لینے ہیں، پھر مفتی صاحب نے لینے ہیں۔

Then we will adjourn the House. Then all the members are satisfied. (پھر ہم اجلاس ملتوی کریں گے اور پھر تم ارکان مطمئن ہوں گے)

مولانا عبدالحق: جناب چیئرمین! پانچ منٹ ہیں۔ اس لئے دو تین باتیں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ہاں! بس تجاویز دیں۔ باقی تو سب کچھ آ چکا ہے اس تحریر میں۔

مولانا عبدالحق: اصل میں دو مسئلے ہیں۔ ایک مسئلہ تو ہے ختم نبوت کا کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النّبیین اور آخری نبی ہیں اور ایک مسئلہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو ماننے والے غیر مسلم ہیں یا مسلمان۔ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ گزشتہ سال جیسے کے آئین کو ہم نے پاس کیا اور منظور کیا......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: شاید مولانا صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم۔ یہ مسئلہ ہے ہی نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ان کی دستوری اور قانونی حیثیت کو کس طریقے سے واضح کریں۔

جناب چیئرمین: یہی تو میں نے کوریجہ صاحب کو کہا تھا کہ ان کی قانونی حیثیت کیا ہے اور کیا کچھ ہم کر سکتے ہیں، کیا ہمیں سفارش کرنی چاہئے۔

(جناب مولانا عبدالحق کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا عبدالحق: اچھا جی! تو گزارش میری یہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ جو ہے یہ مسئلہ تو ہمارے آئین میں طے شدہ ہے کہ مسلمان وہ ہوسکتا ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور اس کے بعد کوئی بروزی یا ظلی نبی نہیں آ سکتا تو اس وقت صورتحال یہ ہے [2917] کہ یہ مسئلہ تو آئین کے لحاظ سے طے شدہ ہے۔ اب یہ دوسرا مسئلہ مرزا غلام احمد کے متعلق ہے

تو اس کے متعلق یہاں پر کتابوں اور حوالوں سے اور مرزا ناصر اور صدر الدین کی تسلیم سے یہ چیز انہوں نے مان لی ہے کہ مرزا غلام احمد نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں اور اس کی جتنی تاویلیں انہوں نے کیں ان تمام تاویلوں کے بعد انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ مرزا غلام احمد کو ہم نبی جانتے ہیں اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لاہوری پارٹی نے بھی یہی کہا کہ ہم اس کو مجدد یا ملہم یا مکلم کہتے ہیں۔ لیکن اٹارنی جنرل صاحب کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہاں، انہیں نبی بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''ینزل نبی اللّٰہ عیسیٰ بن مریم'' تو ہمارے اٹارنی جنرل صاحب نے فرمایا۔ انہیں۔ (لاہوری پارٹی سے) کہ جب حضور اکرم ﷺ کی حدیث سے تم نبوت کا اطلاق کرنا چاہتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم اس کو نبی مانتے ہو۔ تو دونوں جماعتوں نے اس کو نبی تسلیم کر لیا۔

اب یہ ہے کہ آئین کے مطابق جو رسول کریم ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں جانتا وہ آئین کے مطابق مسلمان نہیں ہے۔ وہ غیر مسلم ہے تو اس صورت میں ان کے غیر مسلم ہونے کا (جیسا کہ نفس الامر میں ہے اور شریعت میں ہے اسی طریقے سے) آئین کی بناء پر بھی وہ غیر مسلم ہی ہوئے۔

اب رہی دوسری بات کہ وہ ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہو، تو ہماری جانب سے یہ کہا گیا کہ تم غیر احمدی کو یعنی مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہو یا دائرہ اسلام سے خارج؟ تو دونوں جماعتوں نے یہ تسلیم کر لیا، لاہوریوں نے کہا کہ غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں ہے اور ربوہ والوں نے کہا کہ دائرہ اسلام سے غیر احمدی خارج ہیں اور کافر ہیں اور پکے کافر ہیں۔ یہ بات انہوں نے تسلیم کر لی۔ اب یہاں پر جب کہ وہ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں، پکے [2918] کافر کہتے ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان حقیقت میں الحمدللہ امتیاز ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن اگر ان کی نظر میں ہم غیر مسلم اکثریت ہیں۔ تم چاہے اپنے آپ کو مسلمان کہو یا جو بھی کہو، لیکن انہیں یہ ماننا پڑے گا کہ جمہور مسلمین کے یعنی غیر مرزائی مسلمان جو ہیں ان کے مقابلے میں وہ یقیناً الگ فرقہ ہیں۔ اس کو تسلیم کرنا ہوگا یا ہمیں یہ کہہ دو کہ چلو بھئی تم غیر مسلم اکثریت ہو اور اپنے آپ کو یہ مان لو کہ ہم مسلمان اقلیت ہیں، یا یہ کہ ہم مسلمان اکثریت ہیں۔ (الحمدللہ) تو تم اس کے مقابلے میں غیر مسلم اقلیت ہو۔ جیسا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں تھے، ہندو اکثریت میں تھے۔ ہمارے نزدیک ہندو کافر تھے، اب بھی کافر، پہلے بھی کافر، تو ہم نے کسی وقت یہ مطالبہ نہیں کیا کہ چونکہ ہم اقلیت میں ہیں۔ اس لئے ہمیں سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے نعوذ باللہ (کسی مسلمان کے دماغ

میں نہیں آیا) ہندوؤں میں شامل ہو جائیں۔ حقیقت میں مرزائی یہ چاہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کا استحصال کریں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے آپ کو غیر احمدی اکثریت *Declare* (ڈیکلیر) کروالیں۔ اگر ویسے مسئلہ حل نہیں ہوتا، ایسے ہی ہو جائے۔

مولانا عبدالحق: بات یہ ہے......

جناب چیئرمین: اچھا جی! مولانا مفتی محمود! مولانا! ان چیزوں پر تقریباً بحث ہو چکی ہے۔ میں یہ عرض کروں کہ......(مداخلت)

جناب چیئرمین: ممتاز صاحب! چھوڑیں۔ ان چیزوں پر بحث ہو چکی ہے۔

مولانا عبدالحق: اچھا!

[2919] **جناب چیئرمین:** بالکل! ایمان سب کا مضبوط ہے اور تقریباً ہاؤس کی رائے بھی یہی ہے۔

مولانا عبدالحق: ایک تیسری بات میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب مولانا مفتی محمود صاحب نے تقریر کرنی ہے۔ یہ تجاویز کا وقت ہے۔ اکثر لوگ......

مولانا عبدالحق: بہت بہتر! یعنی مرزائی جو ہیں ان کے ساتھ ہم مسلمانوں کی منافرت یا عداوت اب کھلی ہے۔ اس سے پہلے وہ زمین دوز طریقے پر کس قدر مسلمانوں کی تباہی کر چکے ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ چونکہ ہمارے اور ان کے درمیان پوری منافرت ظاہر ہو چکی ہے۔ اب اگر وہ ہماری کلیدی آسامیوں پر فائز رہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کیا وہ پاکستان اور مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں؟ جب کہ ہم اس وقت یہ فیصلہ کر دیں اور خدا ہمیں یعنی اس مجموعی اسمبلی کو توفیق دے کہ یہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اس کے بعد وہ اگر کلیدی آسامیوں پر فائز رہیں تو یقیناً وہ ہمیں اور تباہ کریں گے۔ مسلمانوں کے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر کمیٹی فیصلہ دے کہ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر ایسے لوگوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے تو ملک کا انتظام کس طریقے سے چلے گا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ نظام اللہ چلائے گا۔ اس سے پہلے ہمارے وزیر اعظم صاحب نے بڑی بہادری کی کہ تیرہ سو ناپسندیدہ افسروں کو نکال دیا۔ اس وقت بھی تو اللہ نے نظام چلایا۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو کلیدی آسامیوں پر سے ضرور ہٹایا جائے۔ ورنہ صرف غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے وہ

مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ! مولانا مفتی صاحب! آپ فرمائیں۔

(جناب مولانا مفتی محمود کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولوی مفتی محمود:[2920] جناب چیئرمین! جہاں تک مرزائیوں کے غیر مسلم ہونے کا تعلق تھا اس پر تفصیل کے ساتھ بحث آ چکی ہے۔ اس میں مزید اضافے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس مسئلہ کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے گزارش تو یہ ہے کہ یہاں پر ہمیں اس ہاؤس میں سیاسی جماعتوں کی حیثیت سے نہیں، بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے سوچنا ہوگا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو کسی سیاسی جماعت کی برتری کے لئے، کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے قطعاً استعمال نہ کیا جائے اور اس کو خالص دینی اور مذہبی حدود میں رہ کر حل کیا جائے۔ تاکہ کوئی بھی شخص کل اس کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کرے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ ان کے پاس آ کر بیٹھیں، پھر ان کی باتیں سنیں۔ جب یہ تقریر ختم کر لیں گے تو پھر بات کرنا۔

He is an honourable member of the House; he is making the proposals.

(وہ ایوان کے ایک معزز رکن ہیں۔ وہ تجاویز دے رہے ہیں)

ہر روز تو یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

Ch. Mumtaz Ahmad: ***I am sorry.***

(**چوہدری ممتاز احمد:** میں معذرت خواہ ہوں)

مولوی مفتی محمود: جناب والا! یہاں پر ہمیں اس مسئلہ کو دستوری......

Mr. Chairman: ***Do you like, to be interrupted when you are speaking? Do you like anybody else to hoot you?***

(**جناب چیئرمین:** کیا آپ پسند کریں گے کہ کوئی آپ کی گفتگو کے دوران قطع کلامی کرے؟ کیا آپ چاہیں گے کہ کوئی آپ پر آوازیں کسے؟)

چوہدری ممتاز احمد: سنتے نہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہاہے،آپ بھی کرلیں۔

[2921] ***When the time arises. When you are speaking in the Committee with good spirit, independent of any political consideratioin, the House Committee will decide this matter in the best interest of the nation. If you are making a political threatre, then go ahead will it. Yes, Molvi Mufti Mehmood.***

(جب اس کا وقت آئے گا جب آپ سیاسی مفادات سے بالاتر ہوکر نیک نیتی سے بات کریں گےتو ایوان کی یہ کمیٹی قوم کے بہترین مفاد میں مسئلے کا تصفیہ کرے گی)

مولانا مفتی محمود: اس مسئلہ کو ہم نے دستوری حیثیت سے حل کرنا ہوگا اور دستور میں ہمیں مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ کرنا ہوگا۔خواہ دستور میں کسی دفعہ کا اضافہ کیا جائے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دفعہ ۱۰۶ میں جہاں پرصوبائی اسمبلیوں میں غیرمسلم اقلیتوں کونمائندگی دی گئی ہے وہاں پرعیسائیوں کا ذکر ہے، یہودیوں کا ذکر ہے۔اس میں سکھوں کا، ہندوؤں کا، بدھ مت کا، جین کا بھی ذکر ہے۔ وہاں پر ان تمام جماعتوں کے ساتھ مرزائیوں کا بھی اضافہ کر دیا جائے اوراس کے بعد اس کی تعریف کی جائے۔تعریف میں بالکل واضح بات ہے کہ مرزائیوں کی بالکل کھلی واضح تعریف ہے کہ جو شخص بھی مذہبی حیثیت سے مرزا غلام احمد کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس کو پیشوا تسلیم کرے، خواہ مجدد کی حیثیت سے، مسیح موعود کی حیثیت سے، مہدی موعود کی حیثیت سے، نبی کی حیثیت سے، تشریعی نبی کی حیثیت سے، یا غیرتشریعی نبی کی حیثیت سے، امتی نبی کی حیثیت سے، ظلی یا بروزی یا مجازی یا لغوی نبی کی حیثیت سے، کسی بھی حیثیت سے اسے مذہبی پیشوا تسلیم کیا جائے۔ وہ لوگ مرزائی کہلوائیں گے۔تعریف بالکل یہاں پر واضح ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ دستور میں کسی شخص کا نام نہیں لینا چاہئے۔مثلاً ہم یہ کہیں کہ مرزاغلام احمد کو مذہبی پیشوا ماننے والے مرزائی ہیں۔ان کا نام نہیں لینا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آخر اسی دستور میں ہم نے جہاں پر صدر اور وزیراعظم کے حلف کے الفاظ دیئے ہیں۔ وہاں جناب نبی کریم ﷺ خاتم النّبیین ﷺ کا اسم گرامی بھی ہے۔ایک مسلمان کی تشخیص کے لئے وہاں اسکا ذکر کیا ہے۔اس لئے اگر مرزا جو دعویٰ نبوت کر چکے ہیں، ان کے معتقدین کی تعریف کے سلسلے میں بھی ان کا نام لے لیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

[2922] اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ صرف مرزائیوں کی تعریف نہ کی جائے۔ بلکہ عیسائیوں کی تعریف کر دی جائے۔ یہودی کی تعریف کی جائے۔ اس میں ہندو کی تعریف کر دی جائے۔ وہاں مرزائی کی تعریف بھی ہو جائے تو یہ سب کی تعریف کے ضمن میں یہ ایک بات آ جائے گی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی برا محسوس نہیں کرے گا کہ بین الصوبائی سطح پر اس کا ذکر ہو تو معترض نہیں ہوگا۔

اس کے علاوہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں، جیسا کہ بعض چیزیں ہمارے سامنے آئی ہیں کہ دستور میں مسلمان کی تعریف کی جائے، تعریف جامع اور بامعنی ہو جائے گی تو وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح مرزائی مسلمان کی تعریف میں جب شامل نہیں ہوگا تو خود بخود غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ غیر مسلم کی تعریف کی جائے اور غیر مسلم کی تعریف میں اس کی تعریف ایسی نہیں بلکہ اس میں یہ فرقہ بھی آ جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج مسلمانوں کا مطالبہ جو ہے اور یہ پورے ملک کا مطالبہ ہے۔ وہ مسلمان کی تعریف کا مطالبہ نہیں بلکہ ایک شخص اور معیّن گروہ جو اس ملک میں موجود ہے اور جس کے مذہبی عقائد بھی ہمارے سامنے ہیں، ان کے سیاسی عزائم اور مقاصد بھی ہمارے سامنے ہیں، اس فرقے کے متعلق دستور میں فیصلہ کرنے کا لوگوں کا مطالبہ ہے۔ صرف تعریف سے میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کا مطالبہ جو ہے وہ پورا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد پھر ہمیں لازماً کورٹ میں جانا ہوگا اور کورٹ سے، فیصلہ کرانا ہوگا۔ اس لئے ہم ہر اس تجویز پر متفق ہو سکتے ہیں کہ جس چیز کے ذریعے سے ہمارے قانون دان حضرات یا جو لوگ دستور کے ماہر ہیں وہ یہ کہہ دیں کہ اب اس صورتحال میں اس ترمیم کے بعد یہ فرقہ جو ملک میں موجود ہے۔ غیر مسلم قرار دے دیا گیا تو ہم مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب والا! ہمیں ایک قانون بھی بنانا ہوگا۔ جس میں ہم اس فرقے کے حقوق یا غیر مسلم فرقوں کے حقوق اور آبادی کے تناسب سے اس فرقے کو ملازمتیں وغیرہ دینا، اس کے بارے [2923] میں ہمیں ایک قانون بھی بنانا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے انتظامیہ کی اصلاح بھی ہو سکے گی۔ اس قانون کے ذریعہ سے۔ اس قانون میں تعریف بھی مکمل آ سکتی ہے۔ وہ دستور کا حصہ تو نہیں ہوگی۔ وہ قانون ہوگا۔ قانون میں میں سمجھتا ہوں ان کی تعریف آنا ضروری ہے۔ بہرحال اس مسئلے کو ہم اس طرح حل کریں کہ تمام مسلمان مطمئن ہو جائیں۔ جمہوریت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ ہمیں اس وقت اس انداز سے فیصلہ کرنا ہوگا کہ سیاسی گروہ بندی نہ ہو۔ یہی گزارشات تھیں جو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Chairman: ***Thank you very much.Now the special Committee of the Whole House will meet day after tomorrow on 5th at 9:00 am, not tomorrow. Tomorrow there is no convenient time. The Prime Minister of Sri Lanka has to come tomorrow at about 11:00 am. If we could meet in the morning; but we cannot. The Attorney- General has also asked me to fix it on 5th. Before that, I think, almost all the members will have expressed their views. If any member is left out, he can speak on the 5th or 6th. So, on 5th, we will meet at 9:00 am, and Attorney- General will sum up his arguments.***

Yes, Ch. Jahangir Ali, what do you want?

(**جناب چیئرمین:** آپ کا بہت شکریہ!اب مکمل ایوان کی اس خصوصی کمیٹی کا اجلاس پرسوں پانچ تاریخ (۵؍ستمبر) کو صبح نو بجے ہوگا۔کل نہیں ہوگا۔کل کوئی مناسب وقت نہیں ہے۔کل ۱۱بجے کے قریب سری لنکا کے وزیراعظم آ رہے ہیں۔صبح کے وقت ملنا مشکل ہوگا۔اٹارنی جنرل نے بھی مجھے پانچ تاریخ مقرر کرنے کا کہا ہے۔میرا خیال اس سے پہلے پہلے کم وبیش تمام ارکان اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہوں گے۔اگر کوئی رکن رہ جائیں تو وہ پانچ یا چھ تاریخ کو گفتگو کر سکتے ہیں۔لہٰذا اب ہم پانچ تاریخ کو صبح نو بجے ملیں گے اور اٹارنی جنرل اپنے دلائل مکمل کریں گے۔

جی!چوہدری جہانگیرعلی!آپ کیا چاہتے ہیں؟)

چوہدری جہانگیرعلی: جناب چیئرمین!میں نے گزارش کرنی تھی کہ جس وقت میں نے اپنی تقریر کو ***Conclude*** کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اس فرقے کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔اس سے میرا مطلب لاہوری فرقہ اور ربوہ والا فرقہ دونوں مراد ہیں۔کیونکہ لاہوری فرقہ بھی مرزاغلام احمد کو نبی ہی مانتا ہے۔یہ ان کے بیانات سے ثابت ہو چکا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: سیکرٹری صاحب نیشنل اسمبلی نے ایک لیٹر بھیجا ہے ممبران کے نام۔اس میں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جوائنٹ سیٹنگ پونے چھ بجے شروع ہوگی۔ممبران سے فرمایا گیا ہے کہ سوا پانچ بجے یہاں حاضر ہو جائیں۔

[2924] جناب چیئرمین: ایک لیٹر آج میں نے لکھوایا ہے۔ وہ آج شام تک آپ کو پہنچ جائے گا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: لیٹر ایشو ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے اپنے نام سے ایک خط لکھوایا ہے آج، وہ آج شام تک پہنچ جائے گا۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: میں تو یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ لکھا ہے کہ سوا پانچ بجے ممبران حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: دوسرا لیٹر ہے۔ جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ دس پندرہ منٹ پہلے آپ یہاں آ جائیں۔ آپ میری بات تو سن لیں وہ لیٹر *Under my own signatures* (میرے دستخط سے) ایشو ہوا ہے۔ جس میں ساری کی ساری *Instructions* (ہدایات) ہیں، وہ آج شام تک پہنچ جائے گا اور باقی تفصیلات طے ہو رہی ہیں۔ وہ طے کرنے کے بعد میں ہاؤس میں اناؤنس کر دوں گا۔

The Prime Minister of Sri Lanka will address the joint Session at 5:15 pm. the members may come ten minutes earlier.

Thank you very much.

(سری لنکا کے وزیراعظم شام سوا پانچ بجے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے۔ اراکین ۱۰ منٹ پہلے ہی تشریف لے آئیں۔
آپ کا بہت شکریہ)

The Special Committee of the Whole House adjourned to meet at nine of the clock, in the morning, on Thursday, the 5th September, 1974.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۵ر ستمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 5th September, 1974

(Contains No. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 19

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA
TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 5th September, 1974

(Contains No. 1-21)

[2621] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 5th September. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۵؍ستمبر ۱۹۷۴ء، بروز جمعرات)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at nine of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح نو بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

(قادیانی مسئلہ......عمومی بحث)

جناب چیئرمین: جناب محمد حنیف خان!

(جناب محمد حنیف خان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب محمد حنیف خان: جناب سپیکر! اس معزز اسمبلی کے سامنے جو مسئلہ پیش ہے اس مسئلے کو اس تمام ایوان کی کمیٹی کے سامنے اس لئے پیش کیا گیا ہے کہ کمیٹی ہر دو لاہوری اور قادیانی مکتب نظر سے اپنے آپ کو آگاہ کرنے اور ان کے مؤقف کے مطابق ایسا فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکے کہ آیا جو محرکات ہمارے اس ملک میں ربوہ کے واقعہ سے پیش ہوئے ہیں یہ معزز اسمبلی اور نیشنل اسمبلی کے معزز ممبران اس کے متعلق اپنا کچھ نظریہ یا مؤقف بیان کرنے کے قابل ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میرے معزز اراکین اسمبلی نے اس مسئلے پر سیر حاصل تقریریں بھی یہاں کی ہیں اور اٹارنی جنرل صاحب بھی اس شہادت کی روشنی میں جو اس کمیٹی کے سامنے گذر چکی ہے اپنے اس تمام [2622] مقدمے کا ماحصل اس کمیٹی کے سامنے ابھی تھوڑی دیر کے بعد پیش کریں گے۔ لیکن میں اپنی بات کو ضرور ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق ایک انفرادی حیثیت سے انفرادی ممبر اور اپنے متعلق میں یہ کہوں گا کہ میرے کیا تأثرات ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس بات میں بھی نہیں جاؤں گا کہ یہ بانی سلسلہ کس دور سے تعلق رکھتے تھے، کب پیدا ہوئے اور وہ وقت مسلمانوں کی تاریخ میں کیا تھا۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ اس وقت خلافت عثمانی جو تھی اپنے آخری دور میں تھی اور خلافت عثمانی کے خلاف تمام یورپ، روس اور یورپ کی تمام وہ طاقتیں جو مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے تھیں اور اسلام کا شیرازہ بکھیرنا انہوں نے اپنا مقصد سمجھ لیا تھا اور ان کا منتہائے مقصود تھا، انہوں نے بین الاقوامی طور پر کیا سازشیں کیں اور میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ اس وقت یہ عین موزوں اور مناسب تھا کہ ان طاقتوں کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار کسی طرف سے آجائے کہ مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو وہ مفقود یا سراسر سرد کر سکیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ انہوں نے وہ مقصد کس طرح پیدا کیا۔ یہ ان کی شہادت سے بھی عیاں ہے اور یہاں ہمارے معزز اراکین اسمبلی بھی بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے کتنی کتب جہاد کے فلسفہ کو تبدیل کرنے کے لئے یا ان کے قول یا عقیدے کے مطابق مسیح موعود کی آمد پر اس جہاد کی تاویل کو تبدیل کرنے میں کتنا مؤثر کردار ادا کیا۔

جناب والا! مذہبی لوگ اور علماء یہاں بیٹھے ہیں۔ میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ کسی قرآن کی آیت کا ترجمہ جو ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں اور ہمارے آباؤاجداد اور اسلاف جو ہیں ہمیں جس کی تلقین کرتے آئے، ان کے نزدیک ایک نئی صورت میں ایک نئے ترجمے میں اب پیش کیا جارہا ہے۔ یہ تو میں نہیں کہوں گا کہ یہ ان کا ترجمہ درست ہے یا غلط ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک تو ضرور درست ہے۔ لیکن باقی عامتہ المسلمین کے لئے [2623] نہ پہلے درست رہا ہے اور نہ اب وہ اسے درست سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ حضرت مسیح یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان کے عقیدے سے بالکل مختلف ہے۔ ہم حضرت مریم کو پاک معصوم اور ہر گناہ سے مبرّا قرآن کی بشارت سے سمجھتے آئے ہیں اور انشاء اللہ! سمجھتے رہیں گے۔ ہمیں نعوذ باللہ! قطعاً یہ کبھی شک پیدا نہیں ہوسکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاک روح نہیں تھے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ پاک روح تھے اور اسی پاکیزگی کی بدولت انہیں صلیب نہیں دیا گیا۔ انہیں آسمان پر اٹھایا گیا اور ہمارے عقیدے کے مطابق وہ دنیا میں اس وقت آئیں گے جب کہ کفر کا غلبہ ہوگا۔

میں یہاں ایک یہ بات واضح کردوں، میں موجود نہیں تھا، شاید علماء صاحبان نے یہ واضح کیا ہے یا نہیں، ان کی یہ دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود اگر زندہ ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ آخری پیغمبر نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ کیونکہ ایک زندہ پیغمبر اگر موجود ہو، ایک زندہ نبی موجود ہو اور وہ آخری پیغمبر جس پر ہمارا عقیدہ ہے اس کے بعد اگر اس دنیا میں آئے گا تو اس کی تکمیل، اس کا ختم ہونا یا خاتم ہو وہ رد ہو جائے گا، اور بعد میں آنے والا خاتم سمجھا جائے گا۔ لیکن ہمارے عقیدے کے مطابق یہ ہے کہ وہ اگر آئے گا تو وہ نبی کی حیثیت سے عیسائیت کی رد میں نہیں آئے گا بلکہ مسلمانوں کے امام مہدی کے آگے وہ بحیثیت امتی ہو کر آئے گا اور اس کے لئے یہ فخر ہوگا کہ وہ ہمارے محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین پر قائم ہونے کا اقرار اور اعلان کرے گا اور اس پر وہ فخر محسوس کرے گا۔

دوسری بات جو میں معزز اراکین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ باتیں بہت سی کی جاچکی ہیں۔ جس طرح کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ جہاد کے جذبے کو سرد کیا جائے تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ان کی شہادت سے، ان کی کتب ہائے سے، یہ تاثر ملتا ہے کہ اس وقت جہاد کے لئے ایک مکتبہ فکر کو آگے کیا گیا اور [2624] اس کے بعد جس وقت یہ دیکھا گیا کہ لوگ اس کو کلی طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اس میں ایک دوسرا فرقہ سامنے آیا جو اپنے آپ کو لاہوری ظاہر کرتا تھا۔ لاہوری فرقہ میں بھی سوائے اس کے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا، جس طرح اس دن میں نے لاہوری فرقہ کے موجودہ عقائد کی شہادت سے اور اٹارنی جنرل کی ان

پر جرح ہائے سے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ’’کفر دون کفر‘‘ کا جو وہ مقصد بیان کرتے ہیں وہ اپنے لئے لگاتے ہیں۔لیکن مسلمانوں نے ’’کفر دون کفر‘‘ کا یہ مقصد قطعاً کسی وقت بھی نہیں لیا اور نہ یہ معنی کیا گیا ہے کہ ایک نبی کی نبوت کو کوئی اگر چیلنج کرے اور مذہبی نبوت جو ہے اس کو وہ اگر نبی نہ مانے اور اس کو مجدد مانے یا برگزیدہ مانے یا کسی صورت سے بھی اسلام کے ساتھ متعلقہ مانے تو وہ دون کفر نہیں ہے۔ بلکہ وہ کفر کی تکمیل ہوتی ہے اور وہ مکمل کافر ہوتا ہے۔

میں نے ایک سوال میں پوچھا تھا اور آپ کو یاد ہوگا اور وہ سوال یہ تھا کہ کفر کی اصطلاح قرآن پاک میں کس معنی میں استعمال کی گئی ہے اور کس معنی میں لی گئی ہے۔تو ناصر محمود صاحب (مرزا ناصر احمد) خلیفہ ثالث نے بڑی جرأت سے یہ کہا تھا کہ قرآن میں کفر کی اصطلاح جو ہے وہ صرف ملت اسلامیہ کی اور کفر کی تکمیل کے لئے استعمال کی گئی ہے اور دوسری اصطلاح جو انہوں نے یہاں ہمیں سنائی ہے اور رائج کی کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو تو ملت اسلامیہ میں بھی رہ سکتا ہے۔انہوں نے یہ فرمایا کہ کفر یا کافر کا لفظ جو اسلام میں، جو قرآن میں مذہبی سلسلہ میں مذہبی واسطہ سے استعمال ہوا ہے وہ دائرہ اسلام اور ملت اسلام دونوں کی تکمیل کرتا ہے اور وہ لفظ جس وقت استعمال ہوگا قرآن میں اس سے یہ مقصد لیا جائے گا کہ وہ دونوں سے خارج ہو گیا۔

جناب والا! سمجھ میں نہیں آ تا، میں ایک بات عرض کروں کہ میں اپنے علماء صاحبان سے بھی نہایت ادب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ بھی اس بات کو سامنے ضرور رکھیں۔ہمارے سامنے مسئلہ اکثریت اور اقلیت کا [2625] ہے۔میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا اور جو باتیں میں نے کہیں وہ اس لئے کہیں۔کیونکہ اٹارنی جنرل صاحب تشریف نہیں لائے تھے۔اب وہ تشریف لا چکے ہیں اور وہ زیادہ تفصیل سے باتیں کریں گے۔

آخر میں ایک بات کہوں گا کہ ہمارے سامنے ایک سوال ہے اور اس سوال کا میں اپنی دانست اور بساط کے مطابق ایک جواب دینا چاہتا ہوں۔سوال یہ ہے کہ اقلیت کون ہے۔آیا وہ اقلیت ہیں یا نہیں۔آیا وہ غیر مسلم اقلیت ہیں یا مسلم اقلیت ہیں۔

جناب والا! وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ہم لوگوں کو یا جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ مانے یا وہ جیسا عقیدہ ان کا ہے وہ نہ مانے تو وہ جو کہتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جناب والا! اگر ہم لوگ ان کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں تو جزاک اللہ! یہاں اس پاکستان میں وہ لوگ ۹ء۹۹ فیصد اکثریت سے بستے ہیں جو ان کے دائرہ سے خارج ہیں اور اگر انہی کی بات کو لیا جائے اور انہی کی بات پر بھروسہ کیا جائے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ

وہ اپنی اس بات سے ہی اپنے آپ کو اقلیت ثابت کر چکے ہیں۔ کیونکہ ان کے قول کے مطابق ۹ء۹۹ فیصد جو ہیں، وہ اکثریت جو ہے وہ ان کے دائرہ سے الگ ہے، ان کی شادی ان سے الگ ہے، ان کی عبادت ان سے الگ ہے، ان کا رہنا سہنا ان سے الگ ہے، ان کا پیغمبر ان سے الگ ہے، ان کا عقیدہ ان سے الگ ہے، ان کی آیات کا ترجمہ ان کے قرآن کی آیات سے علیحدہ ہے۔ تو اس لئے جناب والا! جس وقت پاکستان بنایا گیا تھا اس وقت ہم نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں، ہماری تہذیب الگ ہے، ہماری عبادت الگ ہے، ہمارا مذہب الگ ہے، ہمارا خدا الگ ہے، ہمارا ان بتوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہندو جن کی پوجا کرتے ہیں تو اس صورت میں ہمیں ایک علیحدہ وطن ملا تھا اور اٹارنی جنرل نے نہایت [2626] قابلیت اور اہلیت سے اس بات کو ان کے منہ سے کہلوایا اور ثابت کیا۔ اس ہاؤس کے سامنے کہ جس وقت باؤنڈری کمیشن ریڈکلف ایوارڈ دے رہا تھا یا پاکستان کا فیصلہ کر رہا تھا...... (مداخلت)

جناب سپیکر! مجھے ایسا احتجاج اس بات پر ہے کہ اگر ہم داڑھی منے یا جن کو غیر متشرع سمجھا جاتا ہے، ایسی تقریر میں جو دین کے متعلق ہو، جو اسلام کے متعلق ہو، جو قرآن کے متعلق ہو، وہ کی جائے تو حکم نہیں ہے کہ اس طرح سے چلا پھرا جائے۔ میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ دو عالم جو اپنے آپ کو عالم بھی سمجھتے ہیں اور دین کے نہایت ماہر بھی اپنے آپ کو سمجھتے ہیں، ایک شریف معزز رکن تقریر کر رہا ہے اور یہ اس طرح آتے جاتے ہیں جس طرح کوئی بات نہیں ہو رہی۔ تو یہ بات نہیں ہونی چاہئے۔ اگر کوئی سنجیدہ بات ہو تو اس میں ایک عالم کو کم از کم نہایت سنجیدہ ہونا چاہئے اور کسی تقریر میں اس طرح کا تاثر پیدا نہ ہو۔ وہ عالم ہے، وہ اس معزز رکن سے زیادہ سمجھتا ہے اور جو باتیں معزز رکن کر رہا ہے، وہ کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس وقت پاکستان بن رہا تھا اس وقت ہم نے ایک مؤقف اختیار کیا تھا کہ ہم ہندوؤں سے کیوں علیحدہ ہیں۔ میں اس لئے اقلیت اور اکثریت کی بات کرتا ہوں کہ اس وقت مسلمانوں نے خود کہا کہ ہم اقلیت ہیں اس لئے ہم علیحدہ قوم ہیں۔ ہماری عبادت الگ ہے، ہماری عام عبادت کا قاعدہ الگ ہے، ہمارا جنازہ جو ہے وہ الگ ہے، ہم دفن کرتے ہیں۔ زمین میں اور نماز جنازہ کرتے ہیں اور ہندو جو ہیں وہ اس کو جلاتے ہیں اور وہ اس پر ڈھول اور ساز بجاتے ہیں۔ ہم نے یہ کہا تھا کہ ہم ان کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ ہمارے لئے تو حرام ضرور ہے۔ لیکن ہندو بھی یہ سمجھتا ہے کہ مسلمان جو ہے اس کے ساتھ وہ کھانا نہیں کھا سکتا۔ ہماری مجلسی زندگی، ہماری مذہبی زندگی ہندوؤں سے چونکہ الگ تھی۔ اس لئے ہمیں علیحدہ مذہب، علیحدہ قوم [2627] قرار دیا

گیا۔ تو ہم نے یہ دیکھا اس ایوان میں، جناب! آپ نے بھی اس ایوان میں دیکھا، شاید میں پہلا آدمی ہوتا اگر وہ یہاں اس ایوان میں اتنا بھی کہہ دیتے کہ ہم تو مسلمان ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کو جو نہیں مانتا اور مسلمان خدا اور رسول کو اور کتاب وسنت کو مانتا ہے۔ ہم اسے غیر مسلم نہیں کہتے۔ تو پھر بھی کچھ گنجائش نکل آتی۔ لیکن کتنی ستم ظریفی ہوگی کہ اگر ایک گواہ یہاں پیش ہوکر مجھے یہ کہے کہ آپ کو میں کافر سمجھتا ہوں، آپ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور مجھے یہ بھی کہنے کی اجازت نہ ہو یا میں اتنی بھی جرأت نہ کرسکوں یا میں یہ بھی نہ کہہ سکوں کہ بھائی! آپ کے دائرہ اسلام سے اگر ہم خارج ہیں تو ہم آپ کو اپنے دائرہ اسلام سے بھی خارج سمجھتے ہیں۔

جناب عالی! یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ انہوں نے کہا ہے۔ انہوں نے چونکہ ہمیں خارج کیا۔ ’’امنا و صدقنا ‘‘ ہم نے ان کا یہ کہنا قبول کیا۔ میرا خیال ہے تمام معزز ممبران ان کے اس کہنے پر تائید کریں گے کہ ان کے دائرے سے، ماشاء اللہ! خداتعالیٰ نے ہم پر اپنی رحمت اور عنایت کی کہ ہم خارج ہوئے۔ لہٰذا ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ اگر ہم یہ نہ کہیں کہ وہ ہمارے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

جناب عالی! میں نہایت معذرت کے ساتھ عرض کروں کہ آخر میں طریق کار کی بات رہ جاتی ہے۔ ہم نے ان کو کوئی قرار نہیں دیا، ہم نے ان کو اقلیت قرار نہیں دیا ہے اب تک۔ نہ ہم نے ان کے مذہب کو علیحدہ کیا ہے اب تک اپنے ساتھ سے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ ہم آپ سے علیحدہ ہیں، آپ ہمارے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو میں نے نکتے ان سے لئے۔ ہم آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے، ہم آپ کے ساتھ شادی نہیں کرتے، ہم آپ کے جنازے میں شریک نہیں ہوتے، ہماری مسجد اقصیٰ الگ، ہماری مسجد اقصیٰ کا مینارا لگ، اگر کسی کو حج کی توفیق نہ ہو تو وہ چھوٹا حج یہاں (قادیان میں) ادا کرنے کے قابل ہو [2628] تو اس کا حج قبول۔ اگر وہ فرضی حج کرتا ہوا اس کے بعد وہاں مسجد اقصیٰ میں اگر جاتا ہو تو اس کا چھوٹا حج قبول۔ تو یہ چونکہ انہوں نے خود کہا ہے، جزاک اللہ! ہم کہتے ہیں کہ ان کو یہ خیالات مبارک ہوں، خدا ہمارے خیالات ہم کو مبارک کرے۔

لیکن آخر میں میں یہ کہوں گا کہ ہمیں اس مسئلے کو اچھی طرح حل کرنا چاہئے۔ ہمیں اس مسئلے کو نہ کوئی سیاسی رنگ دینا چاہئے اور نہ انفرادی اہمیت سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ جس آدمی نے بھی ختم نبوت کے مسئلہ کو اپنے سیاسی عروج کا ذریعہ بنایا تو وہ حضرت محمد ﷺ کی برکت سے اس دنیا میں ذلیل ہوا ہے اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو میرا پکا ایمان اور پکا یقین ہے اور عقیدہ ہے کہ پھر بھی وہ ذلیل ہوگا۔ میں نہایت ادب سے معزز

ممبران سے یہ استدعا کروں گا کہ بڑے اچھے طریقے سے اور خوش اسلوبی سے اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔ تا کہ ملک انتشار سے بچ جائے۔ اگر ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا نام لیوا کہتے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کو خدا کی طرف سے یہ حکم نہیں ہے کہ وہ تبلیغ کرتے وقت اگر ان کی تبلیغ پر کوئی ''امنا و صدقنا'' نہ کرے تو اس پر نہ ہی ان کو غصہ کرنے کی اجازت خدا نے دی ہے، نہ اس پر ان کو کوئی ایسی بات کرنے کی اجازت دی ہے کہ خدانخواستہ یہ ظاہر ہو سکے کہ کسی قسم کا جبر یا استبداد استعمال کیا گیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے بحیثیت مسلمان کے کہ ہر اس آدمی کی جو اس وقت ہمارے وطن عزیز میں رہتا ہے۔ خواہ وہ غیر مسلم پارسی ہے، سکھ ہے، عیسائی ہے، مرزائی قادیانی ہے یا لاہوری ہے، ان کی جان و مال کی حفاظت، عزت و آبرو، عبادت اور عبادت گاہ، ہم تمام کے اوپر ان کی حفاظت لازم آتی ہے۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں۔ میں نہایت ادب سے یہ کہوں گا کہ ہمارے بائیں [2629] ہاتھ کی طرف دو تین آدمی بہت بڑے عالم بیٹھے ہیں جن کی تقریر کا شاید ایک فقرہ پڑھا یا دو فقرے پڑھے۔ مجھے پہلے بھی اعتراض رہا ہے۔ ان کو میں نے پہلے کہا بھی ہے۔ نام نہیں لیتا۔ میں ان سے بھی کہوں گا کہ اشتعال انگیز تقریر نہ ملک کے مفاد میں ہے، نہ ہی مذہب کے مفاد میں ہے اور نہ ہی سیاست اس کی اجازت دیتی ہے اور نہ مذہب اس کی اجازت دیتا ہے۔

جناب والا! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

Mr. Chairman: ***Thank you. Before I give floor to Malik Jafar,....***

(جناب چیئرمین: شکریہ! اس سے پہلے کہ میں ملک جعفر صاحب کو دعوت دوں......)

(Interruption) (مداخلت)

جناب چیئرمین: سب سے پہلے میں مولانا عبدالحکیم صاحب کا بہت ہی مشکور ہوں ہاؤس کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے یہ حکم کیا کہ یہ جو کتاب انہوں نے ابھی بجھوائی ہے یہ تقسیم کر دی جائے، یعنی پڑھی نہ جائے اور تقسیم کر دی جائے۔ ممبر صاحبان خود پڑھ لیں گے۔ ***This may be distributed at once. Before I give floor to Malik Mohammad Jafar,*** (اس کتاب کو فوری طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ اس سے پہلے کہ میں ملک محمد جعفر کو دعوت دوں) میں دو امور کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک سیکورٹی

Arrangements (انتظامات) کے متعلق میں آپ کے ساتھ کچھ بات کرنا چاہتا ہوں تا کہ ہم ***In future*** (مستقبل میں) سیکورٹی ***Arrangements*** (انتظامات) کچھ اس طرح سے کریں کیونکہ صرف میری ہی ذمہ داری نہیں ہے، یہ ہم سب کی ***Collective*** (اجتماعی) ذمہ داری ہے تو اس لئے ***Before I give the floor to Malik Jafar, I would like to state that in future security arrangements are our responsibility. We find so many unwanted people who come in the canteen and other areas of the Assembly premises. Some of them bring with them cameras. People are bringing their friends. These things must come to an end. I am going to totally stop such things.*** (اس سے پہلے کہ میں ملک جعفر کو دعوت دوں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مستقبل میں سیکورٹی کے انتظامات ہماری ذمہ داری ہیں۔ بہت سے غیر متعلقہ لوگ کینٹین اور اسمبلی کے گردونواح میں دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اپنے ساتھ کیمرہ لئے پھرتے ہیں۔ لوگ اپنے دوستوں کو ساتھ لے آتے ہیں۔ اس صورتحال کا خاتمہ ضروری ہے۔ میں ان سب چیزوں کو ختم کرنے لگا ہوں)

[2630] ***A Member: What about galleries?***

جناب چیئرمین: گیلری والے کارڈ تو علیحدہ ہوتے ہیں۔ اسمبلی ***Premises*** (کی عمارت) میں داخل ہونے کے لئے کارڈ جو ہیں۔ اس لئے کہ پتہ نہیں کیا ہو جائے۔ ***You know what is happening*** (آپ کو پتا ہے کیا ہو رہا ہے) اب تو ضروری ہو گیا ہے۔ اس کے لئے ***I need your cooperation*** (مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے) پہلے اڑھائی مہینے میں میں آپ کا مشکور ہوں۔ یہ صرف آپ کی بقاء نہیں ہے، یہ ملک کی بقاء کا بھی سوال ہے۔ اس میں مجھے یاد ہے کہ کیمرہ والے ساتھ تھے۔ اس لئے اندر آ گئے۔ ***People are bringing their friends*** (لوگ اپنے دوستوں کو ساتھ لا رہے ہیں) ہینڈ بیگ اور اس طرح کی جو چیزیں ہوں گی ***I am going to totally stop them. I am going to stop unwanted people coming through gate nos.3 and 4.*** (میں ان چیزوں کو مکمل طور پر روکنے لگا ہوں۔ میں گیٹ نمبر ۳ اور ۴ سے غیر متعلقہ لوگوں کا داخلہ بند کرنے لگا ہوں)

A Member: ***What about members?***

(ایک رکن: اراکین سے متعلق کیا ہے؟)

Mr. Chairman: ***We trust our honourable members. People are bringing their friends.***

(جناب چیئرمین: ہم اپنے معزز اراکین پر اعتماد کرتے ہیں۔لوگ اپنے دوستوں کولا رہے ہیں)

ممبر صاحبان چاہے بستر بند لے آئیں، جو چاہیں لے آئیں اس میں ناراضگی کی بات نہیں ہے۔یہ سب کچھ آپ کی ***Cooperation*** (کے تعاون) سے ہوگا۔ ***I want your cooperation.*** (مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے)

میر دریا خان کھوسو: کاروں کے ڈرائیوروں کے لئے آپ گنجائش رکھیں گے؟

Mr. Chairman: ***Of course, drivers will come. We have to come to certain decisions which are going to affect certain persons. I want your cooperation. After open 7th of September, we are going to open it. We have even to fill these galleries. As for sitting in the cafetaria, we have to regulate it.*** ایک دوسری چیز جس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ شام کو جوائنٹ سیشن ہے۔ ***The Prime Minister of Sri Lanka is adderessing the Joint*** [2631] ***Session today. Before her arrival, I request that all the honourable members be seated in their seats by 5:55 pm. I will first welcome the Prime Minister of Sri Lanka. It will not take more than an hour. The House Committee will continue tomorrow.***

(جناب چیئرمین: ظاہر ہے، ڈرائیور تو آئیں گے۔ہمیں بہرحال کچھ فیصلے کرنا ہوں گے جو چند لوگوں پر اثر انداز ہوں گے۔جب اوپن کریں گے تو اس وقت یہ ہوگا۔مجھے آپ کا تعاون چاہئے۔۷ر ستمبر کے بعد ہم اسے اوپن کردیں گے۔ہمیں یہ گیلریاں بھی بھرنا ہوں گی۔کیفے میں بیٹھنے والوں کو بھی ہمیں کنٹرول کرنا ہوگا۔ایک دوسری چیز جس کے متعلق میں عرض کرنا

چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ شام کو جوائنٹ سیشن ہے۔ سری لنکا کے وزیراعظم آج پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے۔ ان کی آمد سے پہلے، میں تمام معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ شام ۵ ربج کر ۵۵ منٹ تک اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ میں پہلے سری لنکا کی وزیراعظم کو خوش آمدید کہوں گا۔ اس میں تقریباً ایک گھنٹہ لگے گا۔ ہاؤس کمیٹی کا یہ اجلاس کل جاری رہے گا)

وہ پہلا سوا پانچ والا لیٹر غلط تھا۔ ہم نے کیٹگری والوں کو ساڑھے پانچ کا ٹائم دیا ہے۔ لیکن ممبر صاحبان پونے چھ بجے تک ہوں۔ پانچ بج کر پچپن منٹ پر انہوں نے آنا ہے تو کم از کم دس منٹ پہلے ممبر صاحبان کو آجانا چاہئے۔ نماز مغرب سے پہلے ہم ختم کر دیں گے۔ اس ہاؤس کمیٹی کا جو سیشن ہے یہ کل Continue (جاری) کرے گا۔ پارلیمنٹ کا اجلاس ایک گھنٹہ چلے گا، ایک ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھیں گے، جیسے بھی آپ مناسب سمجھیں۔

پروفیسر غفور احمد: کل پانچ بجے ہے؟

جناب چیئرمین: پیرزادہ صاحب آرہے ہیں۔

Mr. Pirzada has come; and I met him in the morning. I think, I am sure much positive result will come and unanimous decision will be taken. And with these words, I am thankful to honourable members. I give the floor to Malik Jafar, and for five minutes I would speak with AG. I am leaving the House and the Deputy Speaker will take the chair.

(جناب چیئرمین: پیرزادہ صاحب آچکے ہیں اور میں انہیں صبح ملا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ کافی مثبت نتیجہ نکلے گا اور اتفاق رائے سے فیصلہ ہوگا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ملک جعفر کو دعوت دیتا ہوں اور پانچ منٹ کے لئے میں اٹارنی جنرل سے بات کروں گا۔ میں ایوان چھوڑ رہا ہوں اور ڈپٹی سپیکر کرسی، صدارت سنبھالیں گے)

خان ارشاد احمد خان: جناب چیئرمین صاحب! میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کو بھی اجازت مل جائے گی۔ آپ کہاں رہے ہیں؟

ملک محمد جعفر: جناب چیئرمین! یہ پانچ منٹ کی بات ہے۔ میں اس بات کا بڑا خواہشمند تھا کہ اٹارنی جنرل صاحب موجود ہوتے اور میری گزارشات کو سنتے۔

جناب چیئرمین: صرف پانچ منٹ۔ ارشاد احمد خان صاحب کو پانچ منٹ دے دیتے ہیں۔ *Then we will come back within 5 minutes* (پھر ہم پانچ منٹ میں واپس آ جائیں گے)

[2632] **مولانا عبدالحکیم:** جناب چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: جی نہیں پڑھ سکتے آپ۔

مولانا عبدالحکیم: کتاب تو نہیں پڑھوں گا لیکن دو چار لفظ تو کہہ دوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، *On behalf of the House* (ہاؤس کی طرف سے) ہاؤس *Agree* (اتفاق) کرتا ہے نا؟

مولانا عبدالحکیم: پرسوں آپ نے خود فرمایا تھا کہ آپ بولنا چاہیں تو بول سکتے ہیں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi).]

(اس موقع پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی جو (ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی) نے سنبھالی)

محترمہ قائمقام چیئرمین: مسٹر ارشاد احمد خان!

(جناب ارشاد احمد خان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب ارشاد احمد خان: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مذہبی معاملہ ایوان کے سامنے ہے۔ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' یعنی جو لوگ اور جو فرقے رسول پاک ﷺ کو مانتے ہیں وہ کسی دوسرے رسول کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ قادیانی ایسا فرقہ ہے جنہوں نے اپنا نیا نبی تیار کر لیا ہے۔ لہٰذا ہم اس نبی کو تسلیم کرنے کے واسطے بالکل تیار نہیں ہیں۔ ہم اپنے رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم مسلمان ہیں اور جو ہمارے رسول پاک ﷺ کو تسلیم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ اقلیت میں رہیں گے۔ جیسا کہ اور فرقے ہریجن، عیسائی اور دوسرے فرقے ہیں۔ اسی طرح سے قادیانی بھی رہ سکتے ہیں اور ان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں

کہ جو شخص غلام احمد کو نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا ہم بھی اس کو مسلمان تسلیم نہیں کرتے، اوران کے نبی کو نبی تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارا نبی وہ ہے جس کے واسطے اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' ہم اس[2633] نبی کے پیروکار ہیں۔ وہ نبی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ ہم اس کی امت ہیں۔ آئندہ کبھی بھی کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں عوام سے بھی استدعا کروں گا کہ ان لوگوں کو اقلیت قرار دینے کے واسطے ووٹ دیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: ملک محمد سلیمان!

(جناب ملک محمد سلیمان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

ملک محمد سلیمان: جناب چیئرمین! جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے۔ یہ ایک ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جب انگریزوں نے یہ دیکھا کہ ہر قسم کی تکفیر کے باوجود جب نعرۂ تکبیر بلند کیا جاتا ہے تو تمام مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہ جذبۂ جہاد ہے جو انہیں اکٹھا کرتا ہے۔ چنانچہ انگریزوں نے ایک منصوبہ بنایا کہ کسی طریقہ سے مسلمانوں کے دل ودماغ سے جہاد کا جذبہ خارج کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے گورداسپور کی زرخیز زمین کو چنا۔ وہاں سے سیالکوٹ کے ایک مراقی اہلمد اور عرضی نویس کو محدث، مجدد، مسیح الموعود اور بالآخر نبی تسلیم کرانے کی کوشش کی۔ یہ ان کا منصوبہ تھا۔ وہ مسلمانوں کے دل ودماغ سے جذبۂ جہاد نکالنا چاہتے تھے۔ یہ انگریزوں کی یکطرفہ کوشش نہ تھی۔ یہ کوشش ہوتی رہی کہ مسلمانوں کا زور جہاد ختم کیا جائے اور انگریز مستقل طور پر اس ملک پر قابض رہیں۔ چنانچہ انہوں نے نئی نبوت اور نئی امت بنائی۔ نئی امت کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ انگریز کو اپنا حاکم تصور کریں گے۔

(مرزا کہاں مرا؟)

جناب والا! چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ لہٰذا میں مختصراً عرض کروں گا۔ جہاں تک مرزا غلام احمد کی نبوت کا تعلق ہے انہوں نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے بہت سی باتیں کہی ہیں وہ نبی بھی ہیں، مجدد بھی، مسیح الموعود بھی، اپنے آپ کو انہوں نے محدث بھی کہا، خدا کہا، مریم کہا، ابن مریم کہا، عیسیٰ اور موسیٰ کہا، خدا اور محمد کہا، خدا جانے کیا کچھ نہیں کہا۔ اپنی سچائی میں انہوں نے کہا کہ میرا نکاح محمدی بیگم، ایک معصوم بچی سے عرش معلی پر ہوا[2634] تھا۔ لیکن ٹٹی میں مرتے دم تک ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ اسی طرح یہ نبی جو انگریز کے نبی تھے، جو انگریزی نبی تھے، اس (کے

پیروکاروں) نے، جب قسطنطنیہ اور بغداد پر قبضہ ہوا تو، یہاں قادیان میں چراغاں کرایا۔ یہ وہ طریقہ تھا جس سے انگریز ہندوستان پر قابض رہنا چاہتے تھے۔

اس کے علاوہ بھی ہندوستان میں انگریزوں نے اور بھی کارنامے کئے۔ چنانچہ جب تقسیم ملک کا وقت آیا تو اس وقت بھی انگریز نے بہت سے حربے استعمال کئے۔ ہمارے بعض مولویوں کو جو اپنے آپ کو اسلام کا دعویدار کہتے ہیں، ان کو خریدا گیا اور جب پاکستان کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا، جو کہ ایک عظیم جہاد تھا۔ جس میں برصغیر کے مسلمانوں نے قربانیاں دیں۔ انہوں نے جہاد کیا تھا کہ ہم ایک علیحدہ معاشرہ رکھتے ہیں اور اسلام اور قرآن کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کے لئے وطن چاہتے ہیں۔ اس وقت جو لوگ اس جہاد سے منکر ہوئے انہوں نے بھی انگریز کا ساتھ دیا۔ آج بھی ان میں سے بعض ہمارے سامنے بیٹھے ہیں۔ انگریز کے نبی کی یہ اس وقت تائید کرتے رہے۔ لیکن افسوس کہ وہ وقت جب پاکستان بنا تو ان لوگوں کو بھی پاکستان آنا پڑا اور گورداسپور کے دوسرے خطوں مثلاً تحصیل پٹھانکوٹ میں بھی انگریز نے بہت کچھ کیا۔ وہاں بھی نرم زبان کا جہاد اور جہاد بالقلم تھا، جہاد بالسیف نہیں تھا۔ عدم تشدد اور گاندھی کی پیروکاری کا سلسلہ چلتا رہا۔

(احمدی نہیں قادیانی)

یہ سب باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی جاچکی ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اس مسئلہ میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ جناب والا! ہمارے دوستوں نے مرزائیوں یعنی قادیانیوں کے لئے ''احمدی'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مفتی محمود صاحب نے بھی بار بار ان کو احمدی کہا ہے۔ ہمیں اس پر سخت اعتراض ہے۔ وہ احمدی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمیں [2635] احمد مصطفیٰ ﷺ سے نفرت سکھائی جاتی ہے۔ میں نے بار بار یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ احمدی ایشو نہیں ہے، یہ قادیانی ایشو ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ہم غلبہ کے بعد پھر قادیان جائیں گے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ یہ صحیح پاکستانی بھی نہیں ہوئے۔ ان کا مقصد ایسا ہی ہے جیسا اسرائیل کا مقصد ہے۔ اسرائیلی بھی ایسا ہی کرتے تھے اور یہ دوبارہ کوئی نیا ملک بنانا چاہتے ہیں۔

جہاں تک ان کی آبادی کا تعلق ہے وہ اپنے قیاس کے مطابق کہتے ہیں کہ پاکستان میں ہماری آبادی چالیس لاکھ ہے اور پاکستان کے باہر ایک کروڑ کے قریب آبادی ہے۔ اگر ان کی فگرز کو درست تسلیم کرلیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے۔ جب ان کو کوئی ایسا خطہ زمین مل جائے گا جہاں وہ اپنی حکومت قائم کرسکیں اور جس طرح اسرائیل نے

صیہونی نظام کو چلانے کے لئے تحریک شروع کی ہے۔ اس طرح یہ جو اپنے آپ کو نیا فرقہ، نئی جماعت اور نئے مذہب کے نام سے پکارتے ہیں، تو یہ شروع کریں۔ تو اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا قرآن حکیم اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اسلام کے بعد کسی نئے مذہب کو تسلیم کریں۔ ہم اسے سرے سے کوئی مذہب تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نہ ہمیں اس کی اجازت ہے کہ ہم اس کو نیا مذہب تسلیم کریں، یہ کوئی مذہب نہیں ہے۔ اگر ان کی ساری تنظیم کو دیکھا جائے تو تنظیم ہی جو خطرناک ہے، مذہب تو ان کا تعبیری ہے۔ کوئی مذہب نہیں ہے۔ تو تنظیم اس طرح کی ہے جس طرح صیہونیوں کی تنظیم ہے تو یہ تنظیم جو ہے یہ خطرناک ہے۔ چنانچہ انگریزوں نے پاکستان بننے سے پہلے ان کو مختلف محکموں میں بے پناہ اعلیٰ قسم کے عہدے دیئے اور آج بھی اس پاکستان گورنمنٹ میں تمام فنانس ڈیپارٹمنٹ، ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بینک اور فنانس کے دوسرے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں اور ہمارا فارن آفس اور فوج یہ تمام ان کی [2636] اکثریت سے بھرے پڑے ہیں اور وہ اس قدر متعصب ہیں کہ وہ کسی کو پھٹکنے نہیں دیتے، جو بھی جگہ نکلتی ہے اپنے ہی لوگوں کو رکھ لیتے ہیں تو اس لئے جہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ اس مذہب کو تسلیم کرو تو کیا یہ وہی بات نہیں ہے جس طرح عربوں کو کہا جائے کہ اسرائیل کو تسلیم کرو۔ تو ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور ہمیں کسی طرح سے بھی ان کا مذہب تسلیم نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ایک سیاسی جماعت ہے جو اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ ''تحریک جدید'' ان کی ایک کتاب ہے۔ اس میں وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک Separate (علیحدہ) جماعت ہیں۔ یہ ان کا عقیدہ ہے وہ لکھتے ہیں:

"You may ask why then we have organised ourselves into a separate Jamaat."

(آپ پوچھ سکتے ہیں کہ ہم نے ایک علیحدہ جماعت کے طور پر اپنے آپ کو کیوں منظّم کیا ہے؟)

A Tabshir publication under the یہ ''تحریک جدید'' *guidance of Mirza Mubarak Ahmad. It has nothing to do with Islam.* (مرزا مبارک کی راہنمائی میں تبشیر پبلی کیشنز نے چھاپی ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں)

جو انہوں نے بیعت نامہ اس میں صفحہ ۹۷ پر شائع کیا ہے۔ آپ اس کو پڑھیں۔ اس میں بھی ہیرا پھیری ہے۔ اس میں کہیں مرزا صاحب کا نام درج نہیں ہے، نہ کسی اور کا درج ہے۔

اس میں دس شرائط ہیں، دسویں یہ ہے:

"Tenthly, that he will establish a brother- hood with me, i.e. the promised massiah, on the condition of obeying me in everything good and keep it up to the day of his death and this relationship will be of such a high order that its example will not be found in any worldly relationship either of blood relations or of servant and master."

(اور نمبر دس یہ کہ وہ میرے ساتھ یعنی مسیح موعود کے ساتھ ایک برادرانہ تعلق قائم کرے گا اور اس تعلق کی شرط یہ ہوگی کہ وہ ہر اچھی چیز میں میری اطاعت کرے گا اور مرتے دم تک اس رشتے کو نبھائے گا اور یہ تعلق اتنا اعلیٰ وارفع ہوگا کہ اس کی مثال دنیوی رشتوں میں بھی نہیں ملے گی۔ خواہ وہ خونی رشتے ہوں یا مالک اور خادم کے تعلقات ہوں)

تو یہ وہ دھوکہ ہے جو بیرونی دنیا کو بھی یہ دیتے ہیں۔ کسی کو کوئی نام نہیں بتاتے، صرف اسلام کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو جناب والا! یہ وہ بات ہے کہ جس سے یہ اسلام کے نام پر دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں اور جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ آئین [2637] میں ان کو ایک اقلیتی فرقے کی حیثیت سے شامل کیا جائے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ظلم ہوگا۔ اسلام کے ساتھ اور اس پاکستان کے ساتھ، کیونکہ اقلیت کا مطلب اگر آپ آئین کو پڑھیں تو اس میں آرٹیکل ۱۰۶ سب کلاز (۳) ہے:

"In addition to the seats in the Provincial Assemblies for the Provinces of Balochistan, the Punjab, the North- West Frontier and Sindh specified in clause (1), there shall be in those Assemblies the number of additional seats here in after specified reserved for persons belonging to the Christian, Hindu, Sikh, Budhist and Parsi communities or the scheduled castes:

Balochistan	.....	*1*
The North West Frontier Province	.....	*1*

The Punjab	.....	*3*
Sindh	.....	*2"*

(بلوچستان، پنجاب، شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی صوبائی اسمبلیوں میں، شق نمبرا میں بیان کردہ نشستوں کے علاوہ، ان اسمبلیوں میں اضافی نشستیں ہوں گی۔ جن کی تعداد حسب ذیل میں بیان کی گئی ہے اور یہ نشستیں ان لوگوں کے لئے مختص ہوں گی جن کا تعلق عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ اور پارسی یا شیڈیولڈ کاسٹ سے ہے:

بلوچستان	......	۱
شمالی مغربی سرحدی صوبہ	......	۱
پنجاب		۳
سندھ	......	۲)

تو یہ اسمبلیز میں مینارٹیز کو نمائندگی دی گئی ہے۔ تعداد اس طرح مینارٹی رائٹس محفوظ کئے گئے ہیں۔ آرٹیکل ۳۶ میں ہے:

"The State shall safeguard the legitimate rights and interests of minorities, including their due representation in the Federal and Provincial services."

(ریاست اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات، بشمول وفاقی اور صوبائی سروسز میں ان کی مناسب نمائندگی کا تحفظ کرے گی)

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman.]

(اس موقع پر ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت کو چھوڑا جس پر جناب چیئرمین متمکن ہوئے)

ملک محمد سلیمان:[2638] اس کے بعد آرٹیکل ۲۰ میں یہ درج ہے کہ:

"Subject to law, public order and morality:

(a) every citizen shall have the right to profess, practise

and propagate his religion; and

(بشرط قانون، امن عامہ اور اخلاقیات:

الف...... ہر شہری کو اپنے مذہب کا اعلان کرنے، عمل کرنے اور اشاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا: اور)

(b) every religious denomination and every sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions."

(ب...... ہر مذہب مسلک اور فرقے کو اپنے مذہبی ادارے بنانے، چلانے اور ان کے معاملات سنبھالنے کا حق حاصل ہوگا)

اب اس آرٹیکل کے تحت جہاں ہر شہری کو یہ رائٹ ہے کہ وہ اپنا مذہب اپنائے، *Profess* کرے اور پریکٹس کرے اور اس کو *Propagate* کرے، اگر آپ ان کا ایک مذہب تسلیم کرتے ہیں تو پھر ان کے پاس سرمایہ ہے، دولت ہے، وہ ہر آپ کی بڑی مسجد کے سامنے بڑی مسجد بنائیں گے اور وہاں یہ پروپیگنڈہ کریں گے کہ یہ ہمارا نبی ہے اور یہ جو سامنے والے نہیں مانتے یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ سب مسلمان کافر ہیں۔ صرف پاکستان کے مسلمان ہی کافر نہیں۔ بلکہ سارے عالم اسلام کے ۷۵ کروڑ مسلمان کافر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ ان کا مذہب تسلیم کرتے ہیں اور ان کو *Separate entity* (الگ وجود) یا کوئی اور نام دیتے ہیں تو اس سے آپ ان کو کانسٹیٹیوشنل تحفظ دیں گے۔ جس سے وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکیں گے۔ لیکن یہ آرٹیکل ۲ ہے، اس میں لکھا ہوا ہے:

"Islam shall be the state religion of Pakistan."

(اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا)

تو ہمارے پاکستان کا سٹیٹ ریلجن اسلام ہے۔ تو آپ اس میں انٹی اسلامک پروپیگنڈے یا تبلیغ کی کیسے اجازت دے سکتے ہیں؟ اب اس کے بعد آئین کے آرٹیکل ۵ ہے، اس میں لکھا ہوا ہے:

"(1) [2639] Loyalty to the State is the basic duty of every citizen.

(2) Obedience to the Constitution and law is the basic obligation of every citizen wherever he may be and of every

other person for the time being within Pakistan."

(''۱...... ریاست سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔
۲...... آئین اور قانون کی اطاعت ہر شہری کی خواہ وہ کہیں بھی ہو، اور ہر اس شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو بنیادی ذمہ داری ہے۔'')

(قادیانیوں کو خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے)

تو ہر پاکستانی شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ سٹیٹ کا *Loyal* ہوا۔ تو سٹیٹ کی تعریف آئین کے آرٹیکل ۷ میں کی گئی ہے۔ جس میں فیڈرل گورنمنٹ، پراونشل گورنمنٹ، اسمبلیز وغیرہ موجود ہیں۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کسی قادیانی کو اگر کوئی گورنمنٹ یعنی اسٹیٹ کا فرد جو بڑے سے بڑے عہدے پر فائز ہو حکم دے اور دوسری طرف سے ان کا اپنا ہیڈ اس کو کوئی حکم دے تو کس کے حکم کی تابعداری وہ کرتا ہے؟ یقیناً وہ اپنے ہیڈ کی بموجب شق ۱۰ بیعت نامہ، تابعداری کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لئے ان کو ایک خلاف آئین جماعت قرار دیا جائے اور آئین کی خلاف ورزی کے لئے آپ نے ایک شق نمبر ۶ رکھی ہے کہ وہ *High Treason* (ریاست سے غداری) کا مرتکب ہوتا ہے اور جب آرٹیکل ۶ کے تحت وہ *High Treason* (ریاست سے غداری) کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے لئے آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی سزا *Death* (موت) ہوگی۔ تو اس لئے جناب! یہ مسئلہ جو ہے......

Mr. Chairman: *Just to interrupt the honourable speaker, another information I would like to give to the honourable members.*

(جناب چیئرمین: معزز مقرر کی بات میں مداخلت کرتے ہوئے، میں معزز اراکین کو ایک بات بتانا چاہوں گا)

ایک منٹ، ملک صاحب! جن ممبر صاحبان نے پاس بنوانے کے لئے کہا تھا آج شام تک کے جائنٹ سیشن کے لئے، وہ ڈیڑھ بجے اسسٹنٹ سیکرٹری سے *Collect* (اکٹھا) کر سکتے ہیں۔

It is a privilege which should go to the M.N.A's close relatives and family members. My gallery will be occupied

by the entourage. We are having 45 diplomatic cards; then there is the [2640] Press. This part of DVG is reserved for M.N.A's family members and their close relatives; and if we issue one card for one, that means about 200 cards; but we have got only 78 seats.

(یہ ایک مراعات ہے جو ایم.این.اےؑز کے قریبی رشتہ داروں اور گھر کے افراد کو ملنی چاہئے۔ میری گیلری میں عملے کے افراد ہوں گے۔ ہمارے پاس ۴۵ ڈپلومیٹک کارڈ ہیں اور پھر پریس بھی ہے۔ DVG کا یہ حصہ ایم.این.اےؑز کے گھر کے افراد اور ان کے قریبی رشتہ دار کے لئے مختص ہوگا اور اگر ہم ایک شخص کے لئے ایک کارڈ جاری کریں تو اس کا مطلب ہوگا تقریباً ۲۰۰ کارڈ۔ لیکن ہمارے پاس صرف ۷۸ نشستیں ہیں)

تو اس کے لئے یہ ہے کہ باقی پھر ذرا پیچھے بیٹھیں گے۔ مثلاً اگر ہمارے پاس چالیس Requisitions (ریکویزیشنز) آتی ہیں تو جو ہمارے پاس سیٹیں بچ جائیں گی وہ دو بھی ہوسکیں گی، تین بھی ہوسکیں گی۔ لیکن سب سے پہلے Preference (ترجیح) ہوگی ایک کارڈ Per Honourable member (ہر معزز رکن کے لئے) میں جا کر کارڈوں پر Tick Mark (ٹک مارک) کردوں گا۔ Between 12:00 and 1:00, the cards can be collected (۱۲ اور ا بجے کے درمیان کارڈ لئے جاسکتے ہیں) چاہے مجھ سے لے لیں، میرے آفس سے لے لیں، اسسٹنٹ سیکرٹری کو میں وہاں بٹھا دوں گا۔ چاہے وہاں سے آپ کارڈ لے لیں۔

جناب عبدالحمید جتوئی: جناب والا! ایک تجویز ہے کہ یہ جو اس مسئلے پر ہمارے ممبر صاحبان کی تقاریر ہوئی ہیں، اگر آپ کی عنایت ہو تو ان کی نقلیں ہمیں مل جائیں تا کہ......

جناب چیئرمین: یہ سب ملیں گی۔

جناب عبدالحمید جتوئی: ......بوقت ضرورت جیب میں لے کر پھریں تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: نہ جی نہ! اور یہ اخباروں میں آئیں گی۔ یہ تو ریکارڈ ہم نے پبلش کرنا ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: جناب والا! گزارش ہے کہ کمیٹی میں کوئی قید نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جتنا کمیٹی میں جہاں مرضی ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری: تو ٹھیک ہے۔کل میں نے کارڈ بنوا کے منگوالئے تھے۔توان کو دوبارہ واپس کرنا پڑے گا؟

جناب چیئرمین: آپ نے غلط کیا ہے۔

جناب عبدالمصطفیٰ الازہری:[2641] کیوں؟

جناب چیئرمین: کیونکہ سب کے لئے ایک ہی اصول ہونا چاہئے۔ میں نے پوچھا،انہوں نے کہا دو تین حضرات مجھ سے کارڈ لے گئے ہیں۔ٹھیک ہے،وہ *Valid* (صحیح) ہے۔اگر یہ سارے *Collectively* (اجتماعی طور پر) کریں گے۔ جی، ملک محمد سلیمان! آپ کتنا وقت لیں گے؟

ملک محمد سلیمان: جتنا ٹائم کہیں۔

جناب چیئرمین: جتنا ٹائم آپ مناسب سمجھیں۔

ملک محمد سلیمان: بس تھوڑا ہی،تو جہاں ہر شہری کو آرٹیکل ۲۰ کے تحت یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کو *Profess* (کا اعلان کرے) کرے، *Propagate* (اشاعت) کرے،وہاں آرٹیکل ۱۹ ہے۔جس میں یہ درج ہے کہ:

"Every citizen shall have the right of freedom of speech and expression and there shall be freedom of the press subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam."

(''ہر شہری کو آزادیٔ تقریر واظہار کا حق حاصل ہوگا اور پریس اس شرط کے ساتھ آزاد ہوگا کہ قانون،اسلام کی عظمت کے مفاد میں اس پر مناسب پابندیاں عائد کر سکے۔'')

تو جہاں یہ *Freedom of speech* اور *Expression* (آزادیٔ تقریر واظہار) دی گئی ہے وہاں جب *Glory of Islam* (اسلام کی عظمت) کے خلاف کوئی بات کی جائے گی تو اس پر پابندی لگانے کا اختیار حاصل ہے۔تو جناب والا! جب خاتم النّبیین ﷺ کے بعد کوئی آدمی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس لٹریچر کا وہ پراپیگنڈہ کرتا ہے، اس *Religion* (مذہب) کو *Profess* (اعلان) کرتا ہے،تو اس پر پابندی لگانا یہ ہمارے دائرہ اختیار میں ہے،ہم لگا سکتے ہیں۔یہ آئینی حق اس ملک کے لوگوں کو حاصل ہے،اوران لوگوں پر یہ دعویٰ کرتے ہیں پابندی لگادی جائے۔تو آئندہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا لٹریچر جو اس وقت تک

موجود ہے وہ چونکہ Glory of Islam (عظمت اسلام) کے خلاف ہے، وہ اسلام کی روح کے خلاف ہے، اس کو ضبط کیا جاسکتا ہے اور 2642 ضبط کرنا چاہئے اور آئندہ اس قسم کا کوئی لٹریچر شائع نہیں ہوسکتا۔ پاکستان میں چونکہ ہمارا مذہب (اسٹیٹ کا) اسلام ہے تو اس طریقے سے ہم ان کا تمام ایسا لٹریچر ضبط کر سکتے ہیں اور انہوں نے جو جائیداد پیدا کی ہے اور اسی پاکستان میں ہے اور وہ پاکستان میں اسلام کے نام کو Exploit (کا استحصال) کر کے پیدا کی ہے، اسلام کے نام پر حاصل کی ہے۔ جب ہر مسجد کی جائیداد وقف کو چلی گئی ہے تو یہ کیوں نہیں جاسکتی۔ یہ محکمہ اوقاف کو کیوں نہیں جاسکتی۔ تو تمام جائیداد جو ہے یہ محکمہ اوقاف کو منتقل کر دی جائے۔ جہاں تک بیعت کا تعلق ہے، بیعت جو ہے یہ نہیں ہوسکتی۔ یہ خلاف شرع اور آئین ہے تو یہ بیعت منسوخ فرما دی جائے اور اس قسم کی بیعت کا اس ملک میں کسی شخص کو بھی یہ حق حاصل نہ ہو کہ کسی موہوم مسیح الموعود کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر کے بیعت حاصل کرے۔ کیونکہ اس میں جو بیعت کا فارم ہمارے سامنے پیش ہوا ہے وہ موہوم ہے۔ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ ایک جھوٹ ہے، ایک فراڈ ہے۔

تو جناب عالی! اب ایسی باتیں جن کے متعلق میں اظہار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ واقعہ ربوہ جو ہے یہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو ہوا۔ میری اطلاع کے مطابق بیشتر متمول قادیانیوں نے اپنی بڑی بڑی جائیدادوں کے ۲۹ سے پہلے بیعے کرائے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ اپنی گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بات کس حد تک درست ہے؟ اس کی چھان بین کی جائے اور اس کی رپورٹ اس معزز ایوان کے سامنے لائی جائے۔

جناب چیئرمین: اس کمیٹی میں گورنمنٹ کوئی نہیں ہے۔ یہ نیشنل اسمبلی میں پوچھیں۔

ملک محمد سلیمان: تو اس کے بعد دوسری بات یہ ہے میری اطلاع یہ بھی ہے اور میرے علم میں لایا گیا ہے کہ یہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں جتنے ہمارے فوجی P.O.W (جنگی قیدی) ہوئے، 2643 یہ بتایا جائے کہ کتنے قادیانی P.O.W (جنگی قیدی) ہوئے۔ کیونکہ یہ ہمارے علم میں لایا گیا ہے...... ہوسکتا ہے سچ ہو یا غلط ہو، اس کی تصحیح چاہتا ہوں...... کہ کوئی قادیانی P.O.W (جنگی قیدی) نہیں ہوا تو یہ راز بھی فاش کیا جائے تا کہ جو ہمارے ساتھ ہوا ہے یا آئندہ یہ منصوبے بنائیں تو اس کے متعلق ہمیں علم ہو جائے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ تو جناب عالی!......

جناب چیئرمین: بس جی۔

ملک محمد سلیمان: نہیں جناب!

جناب چیئرمین: آج ٹائم تھوڑا ہے۔

ملک محمد سلیمان: یہ ہمارا شیڈول نمبر۳ آئین کا ہے۔ جس میں ہم نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ بڑے بڑے عہدے مثلاً پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے، وہ مسلمان کے حصہ میں آئیں گے۔ تو اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہئے۔ اس میں تمام فیڈرل منسٹرز جو ہیں، اسٹیٹ منسٹرز جو ہیں ان کا اوتھ بھی وہی ہو جو پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کا ہے۔ اس میں صوبے کے وزراء کے حلف کی ضرورت نہیں۔ صوبے میں مینارٹی کو Representation (نمائندگی) ملے گی تو اس میں ضرورت نہیں۔ *Speaker of the National Assembly and the Deputy Speaker of the National Assembly....* (قومی اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر......)

Mr. Chairman: *.... and all the members of the National Assembly.*

(جناب چیئرمین: ......اور قومی اسمبلی کے تمام اراکین)

ملک محمد سلیمان: جناب عالی! ممبران کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا وہی حلف ہونا چاہئے جو ایک مسلمان کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس میں گورنر، یہ چاروں سارے صوبوں کے گورنر جو ہیں، چیف منسٹر...... میں پراونشل منسٹروں کی بات نہیں کر رہا، صرف چیف منسٹروں کی بات کروں گا...... گورنر، چیف منسٹر، *Chief Justices of* [2644] *Supreme Court and the High Courts. I am not talking of the other Justices.* (ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، میں دوسرے جسٹسز کی بات نہیں کر رہا) چیف الیکشن کمشنر کا وہی حلف ہو جو ایک مسلمان کا ہوتا ہے۔ *Chief of the Armed Froces* (چیف آف آرمڈ فورسز)، (اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین) اس میں آرمی، ایئر فورس اور نیوی کے چیف آف سٹاف شامل ہوں گے۔ ان کا حلف وہی ہو گا جو ایک مسلمان کا ہوتا ہے تو میں ان گزارشات کے ساتھ آپ کی وساطت سے تمام ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ ان گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور صحیح فیصلہ صادر فرمائیں۔ (اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین) (مداخلت)

Mr. Chairman: *(To Malik Mohammad Jafar), How long will you take?*

(جناب چیئر مین: (ملک محمد جعفر سے) آپ کتنا وقت لیں گے؟)
ملک محمد جعفر: تھوڑا سا۔
جناب چیئر مین: اندازاً کتنا؟
ملک محمد جعفر: نہیں، میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کروں گا۔
جناب چیئر مین: میں نے کب کہا ہے۔
ملک محمد جعفر: میں عرض کرتا ہوں یہ نہیں کہہ سکتا، لیکن ہوسکتا ہے بیس تیس منٹ لگ جائیں۔ میرا خیال ہے کہ آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

(جناب ملک محمد جعفر کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب عالی! اس وقت جب کہ آج پانچ تاریخ ہوگئی ہے اور اس مہینے کی سات تاریخ کو ہماری طرف سے عوام کے سامنے عہد ہے ***Commitment*** (کمٹمنٹ) ہے کہ اس مسئلے کا فیصلہ اس تاریخ تک ہو جائے گا، میں نہایت ادب سے گزارش اپنے معزز اراکین سے کرتا ہوں کہ مجھے تو بہت احساس ہے۔ لیکن جس طریقے پر جو ممبر صاحب تقریر کر رہے تھے، ہم [2645] اس کو سن رہے تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت کو وہ احساس نہیں ہے کہ عوام اس ہاؤس کے باہر کس بے چینی اور اضطراب سے آپ کے اس فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ اس مرحلے پر پہنچے ہوئے ہیں کہ آپ نے ایک دو دن میں فیصلہ کرنا ہے۔ اس حالت میں یہ طریقہ کم از کم نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا سنجیدہ مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کئی پہلوؤں سے شاید یہ آئین سے بھی زیادہ سنگین مسئلہ ہے۔ ہمارے سامنے ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ کیونکہ آئین میں تو ردوبدل ہوسکتا تھا لیکن اس وقت پاکستان میں میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ جس کا آپ نے فیصلہ کرنا ہے اور جو آپ نے دو دن کے اندر فیصلہ کرنا ہے۔ اس ذمہ داری کو سامنے رکھتے ہوئے گزارش کروں گا کہ آپ کے سامنے جو قراردادیں ہیں ان پر نہایت سنجیدگی سے غور کیجئے۔ ہمیں جو انفارمیشن، شہادت جرح میں پیش ہوئی ہے، حاصل ہوئی ہے، اس پر غور کریں اور جو مسائل اس مسئلے سے متعلق ہیں اور اس سے پیدا ہوسکتے ہیں ان پر غور کیجئے۔ میں چند معروضات کروں گا اس خیال سے شاید اس سے فیصلہ کرنے میں امداد ہو جائے۔ مجھ سے بہت بڑے بڑے عالم اس دینی مسئلے کے متعلق زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن اس میں سیاسی اور قانونی پہلو بھی ہیں۔ اس لئے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تمہید کے طور پر میں یہ گزارش کروں گا کہ جب یہاں بحث چل رہی تھی،

بیان ہورہے تھے، جرح ہورہی تھی، تو ہم ممبر صاحبان میں بھی اور باہر بھی بڑا پروپیگنڈہ ہورہا تھا اور مختلف پروپیگنڈے کے طریقے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے اور وکلاء سے لاہور میں ملتا رہا ہوں۔ اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس نوعیت کے پروپیگنڈے سے آئین کو اور پاکستان کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کے متعلق بہت سے خطوط باہر سے آئے ہیں جن میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

[2646] سب سے پہلے ایک سوال اٹھایا گیا اور بیان میں بھی یہ بات آئی ہے، دوسرا پروپیگنڈہ بھی ہورہا ہے۔ کسی ملک کی پارلیمنٹ دینی مسئلہ کے متعلق پہلے تو یہ کہا گیا کہ قانونی طور پر ہم مجاز نہیں کہ فیصلہ کریں۔ اٹارنی جنرل صاحب کے سوال سے صاف واضح تھا کہ قانون ہم بنا سکتے ہیں۔ جس آرٹیکل پر ہم انحصار کرتے ہیں اس میں لکھا ہے آزادی مذہب اور مذہب کے پھیلانے کے لئے مذہبی ادارے بنانے کی، وہ قانون کے تابع ہیں۔ قانون پارلیمنٹ بنا سکتی ہے۔ یہ محدود قانونی پہلو ہے۔ لیکن جس بات پر زور دیا جارہا ہے وہ یہ ہے اور اخلاقی لحاظ سے اور جو مسلمہ اخلاقی اقدار مہذب دنیا میں ہیں، ان کی موجودگی میں کیا ایک قومی اسمبلی کو جو منتخب ہوئی ہے ملک کا کاروبار چلانے کے لئے، تمام قانون بنانے کے لئے یہ حق اخلاقاً پہنچتا ہے کہ مذہبی معاملات کا فیصلہ کرے؟ اس کے ساتھ اس بات پر بھی بڑا زور دیا جارہا ہے کہ ایسا نہ کیجئے۔ آپ ایسا فیصلہ نہ کریں جس سے آپ مہذب دنیا میں بدنام ہو جائیں اور باقی اقوام کیا کہیں گی، لوگ کیا کہیں گے۔ یہ کتنے ***Reactionary*** (رجعت پسند) ہیں اور کتنی صدیاں پہلے کے سوچ والے یہ پاکستانی عوام ہیں، یہ کیا کررہے ہیں، یہ لوگوں کے مذہب کا فیصلہ کررہے ہیں۔ میرے نزدیک اس قسم کے پروپیگنڈے کا مقصد یہ ہے کہ ممبران کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اس معاملے کا فیصلہ کرنے سے باز رہیں۔ یا فیصلہ اگر کریں تو وہ اس طرح کا ہو جس پر ہمارے عوام تو مطمئن نہیں ہوتے۔ لیکن شاید باہر کی دنیا کے لوگ مطمئن ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس پروپیگنڈے کی میرے نزدیک اس لئے قطعاً کوئی وقعت نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ملک کے اپنے حالات ہوتے ہیں۔ ہماری اپنی ایک تاریخ ہے۔ اس میں بہت سے عوامل ہیں۔ اس لئے ہمیں بہت سے ایسے کام کرنا پڑتے ہیں۔ ہمارا آئین اور قانون درست ہے۔ لیکن مغربی ممالک کے لوگوں کی سمجھ میں شاید نہ آئیں۔ اگر یہ بات [2647] اب تک مغربی ممالک کے لوگوں اور مفکروں کی سمجھ میں نہیں آئی کہ کس طرح ملک کی اساس مذہب ہو سکتی ہے۔ لیکن کیا ہم ان کے اس مؤقف کے باعث یا ان کو خوش کرنے کے لئے اپنا مہذب ہونا ان کے سامنے ثابت کرنے کے

لئے یہ بات چھوڑ دیں کہ ہمارے ملک کی بنیاد، ہماری ریاست کی بنیاد مذہب ہے۔ وہ تو ہم نے اپنے آئین میں لکھا ہوا ہے اور پھر یہ کہ ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ہم نے آئین میں پہلے تو یہ فیصلہ کم از کم دو عہدوں کے متعلق ایک اصول قائم کیا ہے۔ ان میں سے ایک کم از کم ایک پہلو سے، دوسرا دوسرے پہلو سے بہت اہم ہیں۔ صدر کا تو اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک مملکت کا سمبل ہے۔ کیونکہ اسلامی مملکت ہے۔ اس لئے صدر کو مسلمان ہونا چاہئے اور وزیراعظم کا میرے خیال میں اتنا بااختیار عہدہ ہے، پاکستان میں تو کوئی نہیں، اور ممالک کی جمہوریت سے بہت زیادہ بااختیار عہدہ وزیراعظم کا ہوتا ہے اور ان کو اتنے اختیارات دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی مسلمان ہونا چاہئے۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi).]

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت کو چھوڑا جسے ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے سنبھالا)

(مدعی نبوت...... بدقسمت)

ملک محمد جعفر: تو میں جناب والا! عرض کر رہا تھا کہ دو عہدوں کے متعلق ہم نے آئین میں فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ تھی ہم نے یہ کافی آئین میں نہیں سمجھا کہ صدر اور وزیراعظم لازماً مسلمان ہوں گے۔ مسلمان تو ایک معروف لفظ ہے۔ یہ ہر کوئی جانتا ہے۔ لیکن آئین سازی کے وقت ہمیں یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ ان کے لئے خاص حلف مقرر کریں، پاکستان کے اپنے حالات کے پیش نظر، اور اس میں واضح طور پر ختم نبوت کا تصور لائے اور ختم نبوت پر ایمان ہو، تو پھر یہ بھی کافی نہیں سمجھا گیا۔ اس [2648] کی مزید وضاحت کے لئے ساتھ یہ الفاظ بھی شامل کئے گئے ہیں کہ وہ شخص حلف اٹھائے کہ میں ختم نبوت پر یقین رکھتا ہوں۔ Finality of Prophethood پر، اور یہ کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اب ہم فرانس اور انگلینڈ کے لوگوں کو یہ سمجھانے جائیں کہ وہ مسلمان کیوں رکھا ہے، ختم نبوت کو کیوں لائے ہیں کہ

ان کے بعد نبی نہیں آئے گا۔اس لئے کہ بد قسمتی سے وہ مدعی نبوت ہمارے پاکستان کے ایک حصہ میں پیدا ہوا۔اس کی جماعت یہاں موجود ہے۔نہ یہ فرانس میں ہے اور نہ انگلینڈ میں، نہ ان لوگوں کے مسائل ہیں۔تو میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ فیصلہ کرتے ہوئے ہمیں قطعاً اس بات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے ہمارے فیصلے۔بیرونی رائے عامہ کا احترام کرتا ہوں، وہ ضروری ہے، لیکن وہ اس مسئلے کو نہیں سمجھ سکتے۔ان کے مسائل یہ نہیں۔ہمارا اپنا مسئلہ ہے۔ہمیں اس بات سے قطعاً خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔پہلی بات تو یہ ہے۔

(قادیانی انتہاء پسند)

دوسری گزارش یہ ہے کہ ایک اور پروپیگنڈہ یہ ہے کہ اگر احمدیوں کے خلاف...... میں یہاں وضاحت کردوں میں ان کو ''احمدی'' کہوں گا۔یہاں اعتراض کیا گیا کہ مفتی صاحب نے ''احمدی'' کا لفظ استعمال کیا تھا۔جو کسی جماعت یا کسی کا نام ہو، وہ ضروری نہیں کہ ہم ان کا وہ مقام سمجھیں۔مثلاً یہود جو ہیں صحیح یہود نہیں۔عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر نہیں۔وہ چونکہ اپنے آپ کو ''احمدی'' کہتے ہیں، میں ان کو ''احمدی'' کہوں گا......ایک یہ خطرہ پیش کیا جارہا ہے کہ اگر ہم نے کوئی ایسی کارروائی احمدیہ جماعت کے خلاف کی، ایک فرقے کے خلاف یا دونوں کے خلاف، تو یہ بہت طاقتور ہیں۔ایک تو ملک میں تخریبی کارروائی ہوگی۔کیونکہ وہ ***Organised*** (منظّم) ہیں۔ان کے پاس پیسہ ہے، ان کی بڑی تنظیم ہے اور ***Fanaticism*** (شدت پسندی) میں کسی سے ملک کے اندر کم نہیں۔ملک کے اندر خطرات ہیں، تخریب کاری ہے۔اب یہ سمجھیں گے کہ ہمارا اس ملک میں کوئی مقام نہیں، ہمیں تو انہوں نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور پھر باہر کے ممالک میں [2649] جہاں ان کی جماعتیں ہیں وہاں ہمارے خلاف خطرناک قسم کا ردعمل ہوگا۔میں نے عرض کیا تھا کہ جو پہلے تحریک ہے۔اس سے ہمیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔لیکن یہ جو دوسری بات بیان کی جارہی ہے کہ یہ میرے نزدیک ایسی ہے کہ جس کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔لیکن اسی ضمن میں، میں اب جب ذکر کروں گا اپنی قرارداد کا تو پھر میں گزارش یہ کروں گا کہ میں نے اپنی قرارداد میں جو بنیادی بات بیان کی ہے اور جس کا اب یہاں ایک ممبر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ان کی تنظیم کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔تمام خطرات جو ہیں، وہ اس بات پر مبنی ہیں کہ منظّم جماعت ہے اور اس کی خلاف ہے اور اس کے حکم کے وہ پابند ہیں، اس کے اشارے پر وہ چلتے ہیں۔اس کے متعلق غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کیسے چل رہے ہیں۔وہ

قیادت اس کی جائیداد پر ہے تو اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ اگر آپ میری وہ تجویز منظور کریں، یا کچھ تبدیلی کے ساتھ، تو پھر یہ جو دوسرا خدشہ بیان کیا جارہا ہے، میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ یہ ختم ہو جاتا ہے، لیکن کم سے کم رہ جائے گا۔ یہ جناب! میں نے تمہیداً عرض کیا تھا۔ میں نے گزارش یہ کی ہے کہ نہایت سنجیدگی سے ان امور پر غور کریں اور دوسرا یہ ہے کہ اس پروپیگنڈہ سے قطعاً متاثر نہ ہوں۔ کیونکہ ہم اگر فیصلہ کرنے والے ہیں تو اس کا باہر کی دنیا میں کیا اثر ہوگا۔ وہ ہمیں مہذب سمجھیں گے یا نہیں۔ میں نے جیسا کہ عرض کیا وہ تو ہمیں اس لئے بھی مہذب نہیں سمجھتے کہ ہم نے مذہب کی بنیاد پر ملک بنایا ہے۔ ان باتوں کو ذہن سے نکال کر آیئے۔

(اجماع)

اب میں قراردادوں پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بات پر تو اب اجماع (Consensus) ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو آدمی کسی نبوت پر ایمان رکھتا ہو، کسی آدمی کو نبی مانتا ہو، وہ مسلمان نہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ اب [2650] اجماع نہیں ہوا، بلکہ یہ آئین میں ہی ہو چکا تھا۔ کیونکہ آئین میں صرف دو عہدوں کے لئے ہم نے کہا ہے کہ ان کے لئے مسلمان ہونا لازمی ہے، اور ان دونوں عہدوں کے لئے حلف وہ تجویز کیا ہے جس میں یہ وضاحت ہوگئی ہے۔ وہ حلف اٹھا کر کہے کہ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ گویا براہ راست نہیں تو بالواسطہ (Indirectly) ہم نے مسلمان کی تعریف پہلے ہی آئین میں دی ہوئی ہے۔ اب صرف یہ ہے کہ جو فیصلہ ہم آئین میں کر چکے ہیں اس کی مزید وضاحت کر دی جائے، جب کہ ابھی وہ دو عہدوں کے متعلق ہے، اس کو عمومی شکل دے دی جائے کہ جہاں کہیں ''مسلمان'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور آئین میں تو خیر کسی عہدے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ لیکن اور عام قوانین میں، مثلاً مسلم فیملی لاز آرڈیننس ہے، وراثت کا عام قانون ہے، بلکہ اگر فقہ کو توسیع دینی ہے، تو اس میں شفعہ کا قانون بھی آئے گا، یہ سارے آئیں گے۔ کیونکہ اسلامی قانون میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق میں ایک امتیاز رکھا گیا ہے۔ ان کے باہمی تنازعات میں خاص قواعد مقرر ہیں۔ اگر ان کو جب نافذ کرنا ہوگا تو پہلے یہ فیصلہ کیا جائے کہ کوئی شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اب یہ کہ ایک شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو کیوں اس کو مسلمان نہ سمجھا جائے۔ بظاہر یہ بات بھی ہمارے تعلیم یافتہ بعض آدمیوں کو بڑی اپیل کرتی ہے کہ ٹھیک ہے صاحب! گزارش اس میں یہ ہے کہ ہماری کوئی تعریف ایسی نہیں کہ کوئی آدمی کہتا

ہے کہ میں مسلمان ہوں تو ہم اس کو اس بات سے روکیں کہ وہ یہ نہ کہہ سکے کہ میں مسلمان ہوں۔
لیکن سوال یہ ہے کہ ایک شخص مثلاً زید کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کا بکر کے ساتھ ایک تنازعہ ہے، مثلاً وراثت کا تنازعہ ہے۔ بکر انکار کرتا ہے۔ زید کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کو مانتا ہے۔ اس لئے مسلمان نہیں ہے۔ اب یہ زید کا تنہا ذاتی معاملہ نہیں، یہ [2651] دوسرے کے ساتھ تنازعہ کا معاملہ ہے۔ وراثت کا معاملہ ہے۔ شفعہ کا معاملہ ہے اور قوانین کے متعلق معاملہ ہے۔ اس میں پھر اس آدمی کا فیصلہ قطعی نہیں ہوتا۔ معاملہ عام طور پر عدالتوں میں جاتا تھا۔ لیکن ہم عدالتوں میں لے جانے کی بجائے قانون میں یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ عدالتیں تو قانون کی تعبیر کرتی ہیں۔ اس لئے قرارداد میں ایک تجویز، جو میں پڑھ کر سناتا ہوں، یہ ہے کہ آئین میں جس اصول کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ اس کی وضاحت کر دی جائے اور اس کو وسعت دے دی جائے، اپنے اطلاق کے لحاظ سے، اور وہ تمام قوانین پر حاوی ہو کہ جہاں کہیں ''مسلمان'' کا لفظ، اب استعمال ہوا ہے یا آئندہ جو قوانین ہم بنائیں گے، کیونکہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ فقہ کے اثر کی توسیع کرنی ہے، زیادہ سے زیادہ معاملات پر حاوی کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ زیادہ قوانین میں مسلمان کی وہ شرط آئے گی۔ تو ہر جگہ یہ سمجھا جائے کہ جو آدمی ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا، وہ مسلمان نہیں ہے۔ لیکن یہاں جناب! اب ایک اور معاملہ پیش آ گیا ہے۔ پھر یہ پیچیدگی حاصل کر گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے کہا حلف، اور تجویز اب یہ ہے کہ حلف کے مطابق ہی عام ***Definition*** (تعریف) کر دی جائے۔ لیکن حلف میں یہ لکھا ہے کہ وہ شخص جو ختم نبوت پر یقین رکھتا ہو اور یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو یہاں ایک تو آپ کے سامنے شہادت آئی ہے، بیان آئے ہیں۔ اس سے یہ بات نکلی کہ کم از کم لاہوری جماعت والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس حد تک کہا ہے کہ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ لعنتی ہے۔ تو اس حلف کے مطابق بھی لاہوری جماعت والے تو پھر دائرہ اسلام سے خارج متصور نہیں ہوتے، وہ مسلمان ہی سمجھے جائیں گے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی نہیں مانتے اور خود ربوہ والوں کا معاملہ بھی اب پیچیدہ صورت میں ہے۔ کیونکہ اگر الفاظ یہ ہیں کہ ختم نبوت [2652] میں ایمان رکھتا ہوں اور یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی نہیں آئے گا۔ اب ذہنی تحفظ کے ساتھ، ***Mental reservation*** (ذہنی تحفظ) جو ہوتی ہے، وہ ہو سکتا ہے کہ ربوہ والا احمدی بھی حلف اٹھا لے، یا عدالت میں معاملہ جائے تو وہ کہے

کہ جناب! یہاں لکھا ہے کہ نبی نہیں آ سکتا، تو اس سے تو مراد، جو حوالے سارے پیش ہوئے ہیں، نبی سے مراد تو ہمیشہ نیا نبی ہوتا ہے۔ جدید شریعت والا نبی ہوتا ہے۔ جو مستقل نبی ہو وہ ہوتا ہے۔ تو پھر بھی معاملہ تشریح طلب رہ جاتا ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ گو میری اپنی قرارداد میں یہ بات نہیں تھی۔ لیکن یہاں جو بیان ہوا ہے اور جرح ہوئی ہے، اس سے میں نے یہ تاثر لیا ہے کہ غالباً جو اپوزیشن کے بعض ممبروں کی طرف سے قرارداد میں یہ بات آئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق واضح طور پر یہ کہہ دیا جائے کہ ان کے ماننے والے مسلمان نہیں ہیں۔ ویسے یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ ہم ایک شخص کا نام لکھیں۔ لیکن پھر کیا کریں۔ ہمارا مسئلہ ہی ایسا ہے کہ یہاں ایک شخص نے دعویٰ کیا، کچھ دعویٰ کیا اور صورت یہ پیدا ہوئی کہ اس دعویٰ کے بعد پچاس ساٹھ سال گزرنے کے باوجود اس کے ماننے والے اب تک یہ طے نہیں کر سکے کہ ان کا دعویٰ کیا تھا۔ بلکہ اس ضمن میں علامہ اقبال کا ردعمل بڑا مناسب ہوگا۔ انہوں نے پہلی دفعہ کہا تھا، یہاں بیان بھی کیا گیا ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کی تعریف کی تھی۔ وہ ٹھیک ہے۔ ۱۹۱۱ء میں انہوں نے کہا تھا۔ بعد میں شدید مخالف ہو گئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ پنڈت نہرو سے ان کا ایک مناظرہ چل نکلا۔ انہوں نے دو تین مضامین لکھے۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ آپ نے پہلے تو ان کی اتنی تعریف کی تھی اور اب آپ ان کے مخالف ہو گئے ہیں۔ ویسے انہوں نے بہت مفصل جواب دیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کے لئے انہوں نے یہ جواب دیا تھا کہ بھائی دیکھو! میں انسان ہوں۔ میں اپنی [2653] رائے تبدیل کر سکتا ہوں، اور اس تحریک کے جو نتائج ہونے تھے اور اس کے بانی کے جو دعاوی تھے، اس وقت اس کے متعلق میرا پورا علم نہ تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ دیکھو! میں ایک ***Outsider*** (جماعت احمدیہ سے باہر ایک فرد) ہوں۔ تو مجھے کیسے پتا چل سکتا تھا۔ جب کہ خود ان کے ماننے والے آج تک جھگڑ رہے ہیں کہ انہوں نے (کیا) دعویٰ کیا تھا۔ لیکن اب ہمارے سامنے بہت میٹریل آ چکا ہے اور اس میٹریل کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں، یعنی اس کا فیصلہ کرنے کے قابل ہیں کہ خواہ یہ کچھ دعویٰ کرتے رہیں، لاہوری جماعت والے اور ربوہ والے، لیکن اتنی بات واضح ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ ضرور کیا ہے اور اب اس کی کوئی تاویل کر دی جائے، خواہ نبوت کسی تاویل کے ساتھ ہو، خواہ کسی رنگ میں ہو، خواہ وہ ظلی ہو، بروزی ہو، غیر مستقل ہو، غیر تشریعی ہو، جس طرح بھی ہو، امتی ہو، اس کو عقیدۂ ختم نبوت کے منافی سمجھتے ہیں اور ہم ہیں عوام کے نمائندے۔ پاکستان کے عوام اس بات

میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ وہ اس بات کو سوچنے کے لئے تیار نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب محدث تھے اور محدث ہیں تو جائز ہیں یا مجدد تھے۔ کیونکہ آپ کے سامنے تو سارا میٹریل آچکا ہے۔ اصل بات یہ ہے، میں نے تو کچھ مطالعہ بھی کیا ہوا ہے، وہ ٹھیک ہے، انکار بھی کرتے رہے ہیں نبوت سے اور پھر دعویٰ بھی کرتے رہے ہیں۔ مقاصد ان کے سامنے دو تھے اور وہ ایک دوسرے کی ضد تھے۔ ایک طرف وہ چاہتے تھے کہ مستقل بنیاد پر اپنی ایک جماعت قائم کرلیں، اور جس مشن کو مرزا محمود احمد نے بہت آگے بڑھایا، علیحدہ جماعت قائم کردیں۔ جس کا تعلق ان کے مریدوں کا ان کے ساتھ ایسا ہو کہ جو نبی کے ساتھ ان کے پیروؤں کا ہوتا ہے۔ ایک طرف وہ یہ چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا، بار بار کیا۔ لیکن پھر ساتھ ہی عوام میں مخالفت بڑھ گئی۔ علماء سارے ان کے خلاف ہو گئے۔ کہیں جا نہیں سکتے تھے۔ سفر نہیں کر سکتے تھے تو پھر لوگوں سے ڈر [2654] کر انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں یہ لفظ آیا ہے اسے محدث سمجھ لیں۔ یہ نہیں کہ اس کو کاٹ کر وہ کردیں۔ اس کو کٹا ہوا سمجھیں۔ یعنی رہے وہی کتاب میں، نبی رہے، لیکن سمجھا جائے کہ محدث ہے۔ لیکن اس کے بعد پھر نبی کا دعویٰ کیا، پھر نبی اپنے متعلق لکھا۔ تو دو مقاصد تھے اور ویسے عجیب بات ہے مسلمانوں کی اس کم علمی کی کہ وہ ان دونوں مقاصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے اور اس ضمن میں بڑی دلچسپ بات میرے خیال میں وہ میاں عبدالمنان صاحب نے کہی کہ وہ بعض لوگوں کو غلط فہمی لگتی تھی، بعض کو نہیں لگتی تھی۔ تو انہوں نے دونوں کو تسلی دینے کے لئے جن کو غلط فہمی ہوتی تھی ان کو کہا کہ ان کو سمجھا جائے کہ وہ نبی نہیں ہیں، جن کو نہیں ہوتی وہ نبی سمجھتے رہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں یہ تو ایک مناظرہ ہے ان کے درمیان۔ ہمارے پاس میں سمجھتا ہوں جتنا مواد آچکا ہے اور بات اتنی واضح ہو گئی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کے عام مسلمان ان میں کوئی تفریق نہیں کرتے، لاہوری جماعت اور ربوہ والی جماعت میں، تو اس مواد کی بنیاد پر جو ہمارے سامنے پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے عام مسلمان درست کہتے ہیں۔ لیکن اب اس کو ہم کیسے کہیں کہ لاہوری جماعت سے تعلق ہے تو اس کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ چیز آرہی ہے ان قراردادوں میں کہ میں کسی نبی کو نہیں مانتا تو ایک مرزا غلام احمد صاحب کا نام بھی لکھا جا سکتا ہے۔ اب بات اس میں بڑی اصل میں سنگین ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک کوئی ولی اللہ یا پیر ہونے کا مدعی ہو تو ٹھیک ہے، کوئی اس کو مان لیتا ہے، کوئی اس کو نہیں مانتا۔ لیکن جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ایک بہت سنگین، شدید معاملہ ہے۔

اس ضمن میں جناب! میں ایک اور بات عرض کروں گا۔ وہ میرے ذہن میں تھی ابتداء میں کہنے کی، لیکن پھر بھول گیا ہوں کہ ایک پروپیگنڈہ یہ بھی ہورہا ہے کہ اگر اس [2655] طریقے پر آپ مذہبی امور کے فیصلے کرنے شروع کردیں گے تو ایک فتنے کے بہت سے دروازے کھول دیں گے۔ مثلاً کہا جارہا ہے کہ اگر احمدیوں کے خلاف یہ کارروائی کی گئی تو پھر مثلاً شیعہ جو ہیں، یہاں اقلیت میں ہیں۔ پھر ان کے خلاف ہوگا۔ اہل حدیث کے خلاف ہوگا۔ یہاں کچھ اہل قرآن بھی ہیں اور احمدیہ جماعت کی طرح سے خاص طور پر اسماعیلی فرقے والے ہیں۔ ان کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے بہت ہی دل آزار قسم کا...... میرا دل تو بہت ہی دکھا ہے کہ انہوں نے وہ حوالے پیش کئے ہیں کہ جناب فلاں شیعہ عالم نے سنیوں کے متعلق یہ لکھا ہے، سنیوں نے شیعوں کے متعلق یہ لکھا ہے۔ اہل حدیث نے دوسروں کے متعلق یہ لکھا ہے۔ وہ یہاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہاں مختلف مکتب فکر کے لوگ موجود ہیں۔ لیکن ان کا پوائنٹ یہ تھا کہ ایک تو یہ کہ یہ اختلافات تو موجود ہیں۔ پہلے تو، ہمارا بھی ایک اختلاف ہے اور دوسرا ایک اور خوف پیدا کرنا چاہتے تھے ملک میں، کہ اگر ایک دفعہ احمدیوں کے خلاف یہ کارروائی ہوئی تو پھر کسی کو اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے۔ پھر دوسرے ہر فرقے کے خلاف ہوگا تو اس ضمن میں جناب! یہ گزارش کروں گا کہ یہ بات بھی غلط ہے۔ آخر دیکھئے کہ کیا وجہ ہے کہ کہتے ہیں ۷۲ فرقے ہیں۔ میں نہیں جانتا ۷۲ ہیں۔ شاید کم ہوں یا زیادہ ہوں۔ لیکن یہ اختلاف کی صورت جو احمدی جماعت کے متعلق پاکستان میں مسلمانوں کی باہمی ایک ایسی صورت ہے کہ جس میں ***Co-Exist*** (وہ اکٹھے نہیں رہ سکتے) نہیں کرسکتے۔ پولیٹکلی اور مذہبی یا اور لوگوں کے درمیان کیوں پیدا نہیں ہوئی، شیعوں کی اور سنیوں کی کیوں پیدا نہیں ہوئی باوجود بہت بڑے اختلاف کے اور یہاں جناب! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ظاہری چیز کو دیکھا جائے تو اس میں اب جناب! احمدی ہیں۔ یہ حنفی فقہ کو اپناتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم حنفی فقہ کو مانتے ہیں۔ نماز حنفی طریقے سے پڑھتے ہیں، [2656] روزہ بھی اسی طریقے پر، زکوٰۃ کے اسی طریقے پر قائل ہیں، حج بھی کرتے ہیں بعض، چلئے ٹھیک ہے۔ تو شیعوں کے بہت اختلافات ہیں۔ نماز کے طریقے میں۔ بلکہ مجھے تجربہ ہوا کہ روزہ بھی وہ کچھ درمیان میں وقت کا فرق ہے، بعد میں افطار کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ بہت اختلاف ہیں خلافت کے متعلق۔ تو یہ کیا وجہ ہے۔ جناب! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے اختلاف کو سارے عرصے میں ۱۴سو سال میں ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے، اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں دوسرے اختلافات سے، اس لئے کہ نبی اور نبوت یہ مذہبی اصطلاح کا لفظ ہے، یہاں لغت کا معنی نہیں ہے

جیسے کہ یہاں کہا گیا۔ جناب! کہ مولانا روم نے یہ کہا کہ اس کے لغوی معنی یہ ہیں۔ وہ نہیں ہے۔ یہ ٹیکنیکل، اصطلاحی چیز ہے۔ مذہبی اصطلاح میں، اور اہل کتاب جو ہیں ان کا جہاں نبوت کا ذکر ہے نبوت سے ہمیشہ یہ مراد لی گئی کہ کوئی آدمی جب ایک دعویٰ کرتا ہے وحی کا، لیکن وہ تنہا وحی کا دعویٰ نہیں، اس وحی کے دعوے کی بنیاد پر اس کی علیحدہ جماعت قائم ہو جاتی ہے۔ اس کو ہمیشہ نبی کی امت کہا گیا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے جتنے اختلافات ہیں وہ اور نوعیت کے ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں جناب! کہ اس میں بالکل ڈرنا نہیں چاہئے۔ یہ خوف بھی نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ایک فتنے کا دروازہ کھل جائے گا۔ نبوت کا مسئلہ ہی اور ہے، اور وہ اختلافات جو ہیں وہ بالکل علیحدہ ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی سوسائٹی بڑی لبرل سوسائٹی ہے۔ مسلمان بہت لبرل ہیں۔ انہوں نے یہ تمام اختلافات دیکھے۔ ۱۴سو سال میں کون کون سا فرقہ پیدا نہیں ہوا۔ اب ان کے جو اختلافات ہیں ان میں میں نہیں جاتا۔ لیکن اتنے شدید اختلافات ہوئے اور فرقے پیدا ہوئے۔ لیکن کہیں یہ تحریک نہیں چلی کسی سوسائٹی میں کہ فلاں جو ہیں ان کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ ان کو کیوں غیر مسلم قرار دے دیں؟ وہی نبوت کا معاملہ ہے۔ اگر [2657] نبوت کا دعویٰ نہ ہوتا مرزا غلام احمد صاحب کا اور وہ مذہبی راہنما ہوتے اور بہت اختلافات ان کے پیدا ہو جاتے، نماز، روزے میں بھی ہوتے۔ سب چیزوں میں بھی ہوتے، پھر یہ صورت پیدا نہ ہوتی۔ مثلاً جناب! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی ***Reactionary*** (رجعت پسند) بات ہے۔ عیسائیوں کی مثال آپ دیکھیں، عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دوبارہ آنا ہے۔ یہ مشترکہ ہے مسلمانوں کا اور عیسائیوں کا کہ انہوں نے دوبارہ آنا ہے۔ فرض کیجئے اور اختلافات عیسائیوں میں بھی ہیں۔ بہت فرقے ہیں۔ بڑے جو مشہور ہیں رومن کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ کو تو آپ لوگ جانتے ہیں اور بھی بہت سے ہیں۔ لیکن کوئی یہ نہیں کہتا دوسرے فرقے کے متعلق کہ یہ عیسائی نہیں ہیں۔ لیکن فرض کیجئے کہ ایک شخص اٹھتا ہے، پیدا ہوتا ہے عیسائیوں میں اور عیسائیوں کا جو عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دوبارہ آنا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں آ گیا ہوں، میں وہی عیسیٰ ہوں اور عیسائیوں میں ایک آدمی اس کو مان لیتا ہے اور مجھے یقین ہے جناب! کہ وہ بڑے لبرل ہونے کے باوجود تمام دنیا کے عیسائی اس بات پر متحد ہو جائیں گے کہ جو لوگ اس کو مانتے ہیں حضرت عیسیٰ۔ وہ عیسائی نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ جو اس کو ماننے والے ہوں گے اس حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد پر ایمان رکھتے ہوں گے اور سمجھتے ہیں کہ وہ وہی عیسیٰ ہے وہ دوسرے عیسائیوں کو عیسائی نہیں سمجھیں گے۔ یعنی جو یہاں کہا گیا ہے جناب! کہ احمدی ہمیں کافر سمجھتے ہیں تو اس میں تو میں سمجھتا ہوں بالکل انصاف کی بات

ہے، معقولیت کی بات ہے، کہ اگر واقعی نبی آ گیا ہے، مسیح موعود آ گئے ہیں، مہدی جو ہیں ان کا ظہور ہو گیا ہے، اور وہ مرزا غلام احمد کی ذات میں ہے تو جو لوگ ان کو مانتے ہیں تو پھر وہی مسلمان ہو سکتے ہیں۔ باقی کیسے مسلمان ہوں گے؟ ایک نبی آ گیا ہے، پہلے سے اس کی بشارت موجود ہے، قرآن وحدیث اس کی تائید کرتے ہیں، مسلمانوں کا [2658] اجماع ہے اور پھر جو نبی کو نہیں مانتے وہ تو ظاہر ہے مسلمان نہیں ہوں گے تو یہ اختلاف جو ہے میں نے عرض یہ کیا ہے کہ اختلاف جو ہے یہ اپنی نوعیت کا ہے اور اس کا مقابلہ دوسرے اختلاف سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جناب! اگر ہم اس کا فیصلہ کریں گے، احمدیوں کا فیصلہ کریں گے، تو باقی فرقوں کے متعلق بھی ہوگا۔ مجھے یقین ہے کوئی مطالبہ پاکستان میں کسی فرقے کے خلاف پیدا نہیں ہوگا۔

تو اب جناب! میں چند الفاظ عرض کرتا ہوں۔ ایک یہ پہلا ریزولیوشن، قرارداد ہے جناب! جس پر ۳۷ اراکین کے دستخط ہیں۔ تو تمہید میں تو خیر مرزا غلام احمد کے متعلق وہ ساری بات ٹھیک ہے۔ ***"Where as this is established...."*** (''اب جب کہ یہ بات طے ہو چکی ہے......'') لیکن آخر میں جو تجویز ہے معین وہ یہ ہے کہ: ***"Now this Assembly do proceed to that the followers of Mirza Ghulam Ahmad by whatever name they are called are not Muslims and that an official Bill be moved in the National Assembly to make necessary amendmentl."*** (''اب اسی اسمبلی کے مطابق مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ وہ کسی بھی نام سے پکارے جاتے ہوں مسلمان نہیں ہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں باضابطہ طور پر ایک بل پیش کیا جائے تا کہ ضروری ترمیم کی جا سکے۔'')

تو مطلب یہ جناب! کہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں یہ وضاحت چاہتے ہیں۔ یعنی ایک وضاحت تو ہوتی ہے اصولی لحاظ سے، بلکہ آج ہی میں ایک دوست سے بات کر رہا تھا تو وہ کہتا تھا کہ اس میں نام کیوں لیتے ہیں اور نبی بھی پیدا ہوں گے۔ میں نے کہا کہ اس کا خطرہ نہ کرو۔ ایک ممبر صاحب ہی کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ چودہ سو سال میں کتنے نبی پیدا ہوئے ہیں۔ نبوت کے مدعی؟ ہم نے تو ایک ان کا نام سنا ہے اور ایک ذکر کیا تھا مسیلمہ کذاب کا، انہوں نے کہا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں اب بہر حال مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ سے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کوئی نہیں کرے گا۔ بہر حال یہ

تو ڈرافٹنگ کا[2659] معاملہ علیحدہ ہے۔ کس چیز میں کیا جائے۔ آئین میں آئے، کسی قانون میں آئے، وہ اور معاملے ہیں۔ وہ ٹیکنیکل باتیں ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اصولاً اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کسی نہ کسی شکل میں ہمیں یہ بات واضح طور پر کرنی چاہیئے اور معاملہ ادھورا نہیں چھوڑنا چاہیئے اور وہ واضح طور پر اس طرح ہوسکتا ہے کہ یہ وضاحت قانون کے ذریعہ کردی جائے کہ بہرحال جو نبی کو مانتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے، کسی دوسرے نبی کو۔ لیکن مرزاغلام احمد نے بہرحال نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اس کے دعوے کو غلط سمجھ کر یا غلط اس کی تاویل کر کے دانستہ یا نادانستہ کوئی ان کو مانتا ہے کسی منصب پر تو وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔

اس کے بعد جناب! یہ سردار شوکت حیات صاحب کا ایک تھا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ Intrepreation (تعبیر) شامل کی جائے کانسٹیٹیوشن میں:

"Any person or sect that does not subscribe to and believe in the Unity and Oneness of Almighty, the Books of Allah, the Holy Quran being the last of them, Prophethood of Mohammad (peace be upon him) as the last of the Prophets and that there can be no Prophet after him, the Day of Judgement, and the requirements and teachings of the Holy Quran and Sunnah, shall be considered to fall outside the pale of Islam and shall be considered to be a member of a minority community."

(''ہر وہ شخص یا گروہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید بطور آخری الہامی کتاب، حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، قیامت کے دن قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات اور ضروریات پر ایمان نہیں رکھتے۔ دائرہ اسلام سے خارج اور اقلیتی کمیونٹی کا فرد سمجھا جائے گا۔'')

تو دائرہ اسلام سے خارج ہے تو اس کے متعلق میں وہی عرض کروں گا کہ اصولی طور پر بات وہی ہے جو حلف میں آئی ہے۔ لیکن پھر جھگڑا رہ جاتا ہے اس میں۔ ایک تو میں نے لاہوری جماعت والا ذکر کیا ہے۔ وہ تو بہرحال اس میں نہیں آتے، اور ربوہ والے بھی۔ پھر اس میں مقدمہ

بازی ہوگی اور ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ تک جائیں گے کہ جناب! یہ جو ***Definition*** (تعریف) کی ہے۔ ہم بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیسے ایمان رکھتے ہو اور وہ جونو (۹) دن اٹارنی جنرل صاحب کے سوالوں کے جواب آئے ہیں، پتہ نہیں دو مہینے [2660] ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن میں وہ جرح ہوتی رہے گی۔ تمام کتابیں ''براہین احمدیہ'' سے لے کر ''انجام آتھم'' تک پھر وہ وہاں پڑھی جائیں گی عدالتوں میں۔ جب ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے سامنے سب چیز ہے تو اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔ دیکھئے! اب جب بات سامنے آگئی اور یہ واضح ہوگیا کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اب جو ان کو مانتے ہیں۔ ٹھیک ہے، وہ مسلمان نہیں ہیں خواہ وہ ان کو مجدد مانیں۔ یہ تو سردار شوکت حیات صاحب کے متعلق صرف یہ عرض ہے کہ اس میں صرف وہ چیز نہیں آئی جس کا یہ خدشہ ہے کہ بعد میں جھگڑا پیدا ہوگا۔ وہ میں عرض کر چکا ہوں۔

اس کے بعد جناب! میں تھوڑا سا وقت لوں گا۔ کیونکہ چند باتوں کا ذکر کرنا ہے جو میرے ریزولیوشن میں ہے۔ اس میں پہلے تو یہی ہے کہ جناب! امنڈمنٹ آف کانسٹیٹیوشن اس میں میں نے لکھا ہے کہ امنڈمنٹ آف دی کانسٹیٹیوشن۔ یہ آرٹیکل نمبر۲ ہے جناب! سٹیٹ ریلجن:

After Article:2, the following explanation should be added:

"Explanation: 'Islam' in this Article and where ever this word is used in the Constitution means the religion which comprises the following essential ingredients and article of belief, namely, Unity and Oneness of Almighty Allah, the Books of Allah, Holy Quran being the last of them, the Prophethood of Mohammad (peace be upon him) as the last of the Prophets, and that there can be no Prophet after him, the Day of Judgement, and the requirements and teachings of the Holy Quran and Sunnah."

(آرٹیکل نمبر۲ کے بعد حسب ذیل وضاحت کا اضافہ کر دیا جائے: ''وضاحت: اس آرٹیکل میں اور آئین میں جہاں کہیں بھی لفظ 'اسلام' استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ مذہب

ہے جو مندرجہ ذیل لازمی اجزاء اور عقائد پر مشتمل ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور توحید، اللہ کی کتابوں پر ایمان، قرآن پاک پر بطور آخری الہامی کتاب کے ایمان، حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور ان کے آخری نبی ہونے پر ایمان اور اس پر ایمان کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ قیامت کے دن پر ایمان اور قرآن پاک اور سنت کی تعلیمات وضروریات پر ایمان۔‘‘)

یہ دوسرا اس کا حصہ ہے:

"Definition of the word 'Muslim' should be included in Article 260. This definition should be in terms contained in the relevant part of the oath of office in respect of the President and the Prime Minister."

(’’آرٹیکل ۲۶۰ میں لفظ ’مسلمان‘ کی تعریف شامل کی جانی چاہئے۔ یہ تعریف صدر اور وزیراعظم کے عہدوں کے حلف کے متعلقہ حصوں کے مطابق ہونی چاہئے۔‘‘)

[2661] آرٹیکل نمبر ۲۶۰ ہے، اس میں عام *Definitions* (تعریفات) ہیں۔ یہ میں نے اس میں لکھا ہے۔ لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں سوچتا رہا ہوں۔ اس میں وہ ذکر نہیں ہے جو میں کہہ چکا ہوں۔ لیکن یہ آخر ساری کارروائی ہوتی رہی۔ اس سے بھی ہم نے استفادہ کرنا تھا تو اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناکافی ہے اور وہ چیز لازماً اس میں نہیں آتی تو کسی اور قانون میں کسی اور شکل میں، لیکن وہ آجانی چاہئے لازماً۔ تاکہ معاملہ کی وضاحت ہو جائے جو میں نے تجویز کیا ہے۔ اس سے وضاحت نہیں ہوتی۔ اس طرح دوسری چیز ہے امنڈمنٹ آف جنرل کلازا یکٹ تو اس میں بھی یہ ہے کہ لفظ ’’اسلام‘‘ اور ’’مسلم‘‘ کے متعلق جنرل کلازا یکٹ میں لکھ دیا جائے کہ:

In the General Clauses Act, wherever these words are used, they should have the meaning as written in this Article of the Constitution.

(جنرل کلازا یکٹ میں، جب یہ الفاظ استعمال کئے جائیں تو ان کا مفہوم وہ ہوگا جو آئین کے اس آرٹیکل میں تحریر ہے)

’’مسلمان‘‘ کا لفظ بھی آیا ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ بات نہیں۔ میرے خیال میں *Muslim Waqf Validating Act* (مسلم وقف ویلیڈیٹنگ ایکٹ) میں۔ اس طرح کے بہرحال الفاظ ہیں۔ اب میں آتا ہوں میرے نزدیک جس کو بنیادی حیثیت

حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ تجویز آپ منظور کر لیں تو شاید بہت سی اور تجویزیں غیرضروری ہوجائیں۔ بہرحال ان کی اہمیت بہت کم رہ جائے اور وہ ہے، میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں، وہ تیسری تجویز ہے:

"The Property and assets of these organizations, that is, the Rabwa and the Lahori group- the two sects- should be taken over by the Auqaf Department. If it is necessary for this purpose, the enactment dealing with the subject can be amended or new legislative measure can be taken. It is further proposed that this trust should be managed by a serving or a retired judge of the Supreme Court, who should be assisted by the Advisory Committee in which both the groups of the [2662] *Ahmedia community should be given representation."*

(''اوقاف کو ان تنظیموں یعنی ربوہ اور لاہوری گروپ، دونوں گروہوں کی جائیداد اور اثاثہ جات کو اپنی تحویل میں لے لینا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ متعلقہ قانون میں ترمیم کی جائے یا نئے قانونی اقدامات کئے جائیں۔ مزید برآں یہ بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ اس ٹرسٹ کا انتظام سپریم کورٹ کے ایک حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج چلائیں اور ایک مشاورتی کمیٹی جس میں احمدیہ کمیونٹی کے دونوں گروہوں کی نمائندگی ہو، اس جج کی معاونت کرے۔'')

(قادیانی قیادت کے ہاتھوں قادیانی عوام کا استحصال)

تو اس میں جناب! ایسی بات ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ان کا مؤقف مانا جائے، احمدیوں کا مؤقف، کیا کہتے ہیں کہ مقصد کیا ہے۔ مقصد کہتے ہیں اسلام کی تبلیغ، اب ہماری یہ اسلامی مملکت ہے۔ یعنی ان کا مؤقف اگر مان بھی لیا جائے، اسلامی مملکت ہے، تبلیغ کا جو فریضہ ہے یہ بھی مملکت اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ بہت سے مذہبی امور مملکت نے اپنے اختیار میں لے لئے ہیں۔ بہت بڑا ادارہ ہے۔ کئی بڑے بڑے وقف جو پراپرٹی کے ہیں۔ وہ گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لئے ہیں۔ تو یہ کیوں کیا ہے اور ان سے یہ بہت تھوڑے مقاصد حاصل ہوئے ہیں مقابلتاً۔ یہ ایک بہت بڑا مقصد جو اس وقت پیش نظر ہے وہ تو یہ ہے کہ چلئے، اس کا انتظام پہلے

سے بہت ہو گیا وقف کا۔لیکن یہاں جو ٹرسٹ ہیں ان ٹرسٹوں کی بنیاد پر تو ایک ایسی تنظیم قائم ہے جس کے متعلق پاکستان کے عوام کا خیال یہ ہے کہ لوگوں کا ہے اور اس میں اس کے شواہد بھی ہیں اس کی تائید میں کہ وہ خطرناک تنظیم ہے۔ یہاں کسی کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا جا رہا ہے۔ یہ نہیں کہا جا رہا ہے کہ کوئی شخص احمدی نہ ہو سکے یا احمدی نہ کہلوائے یا مرزا غلام احمد کو جو چاہتا ہے مان لے لیکن ہم ذکر کر رہے ہیں ایک تنظیم کا، اور اس تنظیم کے اثاثے ہیں، اس کی پراپرٹی ہے۔اس کی قیادت قائم ہے اور جناب میں یہ عرض کروں کہ آپ کو ہمیشہ ملحوظ رکھنی چاہئے یہ بات، عام احمدی کا معاملہ، اور جس کو کہتے ہیں وہ خاندان نبوت، اور اس کی قیادت، وہ معاملہ اور ہے۔وہ استحصال کر رہے ہیں۔جس کو کہتے ہیں عام احمدی، عوام کا، ان کو گمراہ کر کے اپنی تنظیم کے شکنجے میں پھنسا کر اور سارا پیسہ جو ہے وہ بیشتر جو ہے وہ اپنے پر خرچ کر رہے ہیں۔لیکن ظاہر ہے کہ انہیں باہر مشنوں پر خرچ کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ رپورٹ وغیرہ پیش کر سکیں۔لوگوں کے سامنے اور چندہ لیں۔تو تجویز اس میں ہے۔ اس میں کسی کے ساتھ ظلم نہیں، کیونکہ یہ اور وقف کے متعلق بھی ہو چکی ہے۔ہم اس پر عمل کر چکے ہیں۔مسلمانوں کے وقف بھی اور غیر مسلم بھی اور بالفرض اگر کوئی قانون موجود نہیں ہے تو قانون تو بن سکتا ہے۔خاص اس کے لئے بن سکتا ہے۔ایک ایک نہر کے لئے اور اس کے لئے قانون بنے۔ایک ایک ادارے کے لئے انگلینڈ میں بھی ایسے قانون بنے ہیں جو ایک خاص ادارے کے لئے ہیں اور یہاں بہت بڑا ملک کا مفاد جو ہے اس سے وابستہ ہے۔لیکن یہ عرض کرتا ہوں، اگر آپ یہ کر دیں تو پھر بہت سے اور آپ کو خدشات ہیں کہ وفاداری اعلیٰ ملازمین کی جو ہیں وہ مخدوش ہے۔وہ کیوں مخدوش ہے۔اس لئے وہ مخدوش ہے کہ وہ اعلیٰ افسر ایک طرف تو اسٹیٹ کے ساتھ اس کی وفاداری ہے اور جو عہدہ اس کے سپرد ہے اس کے ساتھ وفاداری ہے۔اس کے فرائض ہیں اور دوسری طرف خلیفہ سے اس کو ایسی عقیدت اور وہ تعلق ہے کہ مملکت کا کوئی راز بھی جو ہے وہ اس سے خفیہ نہیں رہ سکتا۔اس بنیاد پر وہ دوسرے کی ناجائز رعایت کرتا ہے، اپنے فرقے کے لوگوں کی، یا اپنے مذہب کے ماننے والے لوگوں کی۔جو مخالف ہیں ان سے ناجائز سلوک کرتا ہے۔ساری چیز کی بنیاد جو ہے وہ وہاں کی قیادت ہے۔قیادت کیونکر چل رہی ہے۔لوگوں کے چندے پر جس سے جائیداد بنی ہے۔جائیداد کو ختم کیجئے تو قیادت ختم ہو جائے گی۔اس میں کوئی خطرہ نہ کریں کہ لوگ باہر کے کیا کہیں گے، کیونکہ یہ تو ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔باہر ملکوں میں ٹرسٹ گورنمنٹ *Manage* (سنبھالتی ہے) کرتی ہے۔کئی ملک کر رہے ہیں، ہم خود کر رہے ہیں۔ میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کیا

جائے اور اگر اس پر عمل کیا جائے تو بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

دوسری تجویز *Foreign Influence* (غیر ملکی دباؤ) کے متعلق ہے۔

Foreign Influence: "Appropriate legislative and executive measures should be taken so that the danger of foreign 2664 influence adversely affecting the interest of the State of Pakistan, arising out of the organization and membership of Ahmadia Missions in foreign countries, would be effectively safeguarded against."

(غیر ملکی دباؤ: ''بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنز کی تنظیم اور ممبر شپ سے پیدا ہونے والی غیر ملکی مداخلت سے جو پاکستان کی ریاست کے مفادات پر منفی انداز میں نظر انداز ہو رہی ہے، مؤثر طریق پر نمٹنے کے لئے مناسب قانونی اور انتظامی اقدامات کئے جائیں۔'')

اس میں آسان ہو جائے گا۔ آپ نے ایک *Recommendation* (تجویز دینی ہے) کرنی ہے۔ اقدام کیا کئے جائیں، وہ پھر سوچا جاتا ہے۔ مثلاً ایک واضح بات ہے کہ ذکر آیا ہے اسرائیل کے متعلق۔ تو وہ ممنوع ہونا چاہئے جو وہاں پر پیسہ ہے وہ بالواسطہ طور پر ان ممالک میں نہیں پہنچنا چاہئے جو ہمارے خلاف ہے۔ ہندوستان میں جیسے قادیان میں جماعت ہے اور یہ ربوہ والی جماعت ہے۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس میں پابندی ہونی چاہئے اور چھان بین کرنی چاہئے کہ کس کس جگہ روپیہ اکٹھا ہوتا ہے۔ پھر کہاں پہنچتا ہے۔ پھر کن کن ذرائع سے دوسرے ملکوں میں پہنچتا ہے، اور کن چیزوں پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ میں نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

دوسری ہے:

Provacative Literature: "Literature of the Ahmadia Movement which is of a provocative nature, or which is calculated to injure the basic religious beliefs and sentiments of Muslims or Christians should be proscribed the possession of such literature, its bringing into Pakistan and its circulation, whether it is an original writing or is

quoted in any other published matter, should be made an offence.

To avoid chances of any unjust or unreasonable action, it is proposed that an appeal to the Supreme Court should be provided against any order of the Government made in this behalf."

(اشتعال انگیز لٹریچر: ’’احمدیہ تحریک کا ایسا لٹریچر ممنوع قرار دیا جائے جو اشتعال انگیز یا جو مسلمانوں یا عیسائیوں کے بنیادی مذہبی عقائد اور جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہو۔ ایسے لٹریچر کو رکھنا، اسے پاکستان لانا اور اسے پھیلانا خواہ یہ اصل تحریر میں ہو یا کسی اور شائع کردہ مواد میں اسے شامل کرنا، ان سب کو ایک جرم قرار دیا جائے۔

ناانصافی یا کسی غیر مناسب اقدام کے امکانات سے بچنے کے لئے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ حکومت کے اس سلسلے میں کسی بھی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کا حق فراہم کیا جائے۔‘‘)

(قادیانی تعلیمات اشتعال انگیز ہیں)

اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب! کے سامنے ممبران نے سن لیا ہے۔ کس قسم کی چیزیں ہیں وہاں۔ یعنی مخالفین کے متعلق ولد الحرام اور کنجریوں کی اولاد وغیرہ۔ پھر یہاں یہ بات بھی دلچسپی کی ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب نے سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں [2665] وضاحت کی کہ یہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ یہ بڑا اچھا وصف ہے مدعی نبوت کے لئے کہ وہ گالیاں دیں عیسائیوں کو۔ لیکن ہمارے ہاں مصیبت یہ ہے کہ بہت سے مسلمان خوش ہوجاتے تھے کہ عیسائیوں کو مرزا صاحب گالیاں دے رہے ہیں۔ وہ گالیاں بہت دیتے تھے عیسائیوں کو بھی۔ یہ مسلمانوں کی بات ہے۔ اس طرح کا لٹریچر جو ہے تو خیر تجویز یہ ہے۔

اور دوسری چیز جناب ہے کہ بعض الفاظ ایسے ہیں جن کو مسلمان پسند نہیں کرتے کہ وہ دوسرے لوگوں کے متعلق استعمال کئے جائیں۔ مثلاً صحابہ، وہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری صحابہ سے کیا مراد ہے۔ ام المؤمنین، امہاۃ المؤمنین، امیر المؤمنین۔ یہ الفاظ ہیں۔ یہ بہت دل آزاری کے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ایسے کہتے ہیں اور بڑے بڑے نام ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیوں ضروری ہے کہ اصطلاحی نام استعمال کئے جائیں جو تمام مسلمان اپنے بزرگوں کے لئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ ہاں!

اسی طرح امام حسین کے متعلق جو ہے میں نے اس میں سارا کچھ تجویز کیا ہے۔ یہی بات نہیں کہ یک طرفہ بات کی جائے۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے۔ اگر کوئی اس اقدام کے خلاف ہو تو وہ اپیل کر سکتا ہے۔ اس میں دل آزاری کی بات نہیں ہے۔ کیوں کیا ہے زبردستی۔

میری چھٹی تجویز ہے جی سپیشل اوتھ۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ یہ جو ایک ***Loyality*** (وفاداری) میں آ سکتا ہے۔ ***Conflict*** (تضاد) جس کا میں نے ذکر کیا ہے، خاص خاص عہدوں کے متعلق ایسا حلف مقرر کیا جائے جو کہ آدمی لے کہ جس حد تک میرے عہدے کی ذمہ داری ہے۔ اس کے متعلق میرا کسی فرقے سے تعلق ہے، کسی ***Cast*** (ذات) سے، تو میں وہ نظرانداز کروں گا۔

Special Oath: "I do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan and that, in the discharge of my duties as a public servant, I will keep the interest...."

(خصوصی حلف: ''میں سچے دل سے قسم اٹھاتا ہوں کہ میں پاکستان سے مخلص اور وفادار رہوں گا اور ایک پبلک سرونٹ کے طور پر اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے میں......'')

[2666] **جناب عبدالعزیز بھٹی:** پوائنٹ آف آرڈر، جناب! میری گزارش یہ تھی کہ سپیشل کمیٹی کی پروسیڈنگز سیکرٹ ہیں۔ سپیچز (**Speaches**) جو ہیں ان کے لئے یہ تھا کہ یہ باہر اناؤنس نہیں ہوں گی۔ لیکن باہر ہاؤس میں ساری سپیچز (**Speaches**) سنی جارہی ہیں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: وہ سینٹ کی سنی جارہی ہیں، یہاں کی نہیں ہو رہی ہیں، وہ سینٹ کی ہیں۔

ملک محمد جعفر: میں نے یہ کہا تھا کہ یہ اوتھ جو ہے ہر کسی کے لئے ضروری نہیں ہے۔

Special Oath for public Servants: "The Federal Government and the Provincial Governments should be given authority, within their respective jurisdictions, to prescribe a special oath for persons in the service of Pakistan holding specified posts, which are considered by the Government concerned to be of a very high national

importance."

(پبلک سروئنٹس کے لئے خصوصی حلف: ''وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو اپنے اپنے دائرہ کار میں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے لئے ایک خصوصی حلف وضع کر سکیں جو پاکستان کی سروس میں ایسے خاص عہدوں پر فائز ہیں جو حکومت کے نزدیک بہت زیادہ قومی اہمیت کے حامل ہیں۔'')

تو یہ اوتھ میں نے اس میں لکھی تھی:

"I do solemnly swear that I will bear true faith and allegiance to Pakistan and that, in the discharge of my duties as a public servant, I will keep the interest of the State of Pakistan above all considerations arising out of, or connected with, my being a member of any communal, sectarian or spiritual group, organization or cult whatsoever."

(''میں سچے دل سے قسم اٹھاتا ہوں کہ میں پاکستان سے مخلص اور وفادار رہوں گا اور ایک پبلک سرونٹ کے طور پر اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے میں پاکستان کی ریاست کے مفاد کو ان تمام مفادات پر مقدم رکھوں گا جو میرے کسی مذہبی، فرقہ وارانہ یا روحانی گروہ، تنظیم یا مسلک وغیرہ میں شمولیت کا نتیجہ ہوں یا اس سے منسلک ہوں۔'')

میرا خیال ہے اس میں تو کسی پبلک سرونٹ کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے، اس طرح کا حلف کرنے کے لئے۔

میری آخری تجویز تبلیغ کے متعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب! کہ یہ بہت بڑی کوتاہی ہے ہمارے علماء کی۔ ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے اور اس کمزوری کو ماننا چاہئے۔ یعنی جس کو ہم کہتے ہیں ختم نبوت، یہ ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے عقیدۂ اسلام میں۔ تو یہ کیونکر ہوا۔ ایک اسلامی معاشرہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ [2667] کیا اور دعویٰ میں اتنا تضاد، اور اپنے باقی کاروبار بھی، عورتوں کے متعلق بھی، سب چیزوں میں اتنی خرابیاں اور الہام جو ہیں بالکل بے معنی اور بے ربط ہیں۔ ان ساری چیزوں کے باوجود اسلامی معاشرے میں پڑھے لکھے لوگ، عالم، سیدوں کے خاندان کے، مولوی نورالدین جیسے لوگ، اور مولوی محمد علی، یہ لوگ کیوں اس جماعت

میں شامل ہوگئے۔ اگر ہمارے علماء جن کے متعلق قرآن کریم میں یہ حکم ہے مسلمانوں کو، کہ تم میں سے اگر گروہ ایسا ہونا چاہئے ''ولتکن منکم امة یدعون الیٰ الخیر '' یہ علماء کے متعلق ہے...... جو لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائے پھر علماء کے متعلق حدیث یہاں بیان ہوئی ہے۔ ''علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل''

میری امت کے علماء جو ہیں بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ان کا مقام ہے۔ اتنا بڑا مقام۔ ایک غلط مدعی نبوت اسلامی معاشرہ میں پیدا ہوا اور اس کی جماعت ترقی کرتی جائے اور اس حد تک ترقی کر جائے۔ یہ تبلیغ کا فریضہ ہمارے علماء اور باقی لوگوں کو بھی ادا کرنا چاہئے۔ لیکن ہم نے ادا نہیں کیا۔ ہم نے جب دیکھا کہ وہ بہت بڑے منظّم ہوگئے ہیں، طاقتور ہوگئے ہیں، خاصی جمعیت ہوگئی ہے تو یہ شروع ہوگئی تحریک۔ لیکن ساتھ تبلیغ ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہمارے معاشرے میں سے گمراہ ہوگئے۔ یہ خود بھی نہیں ہوئے بیچارے۔ بیشتر ایسے ہیں، میرے خیال میں ایک فیصد بھی نہ رہے ہیں۔ جو اس وقت شامل ہوئے تھے۔ اب ان کے بیٹے پوتے وغیرہ ہیں۔ ان کو تو پتہ بھی نہیں ہے۔ ہم اگر تبلیغ کا کام کریں صحیح طریقے پر تو کوئی وجہ نہیں، کیونکہ ہمارے پاس حق ہے اور اس طرف باطل ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ حق باطل پر غالب نہ آجائے۔

Tabligh: "Government should set up an organization whose duty it should be to propagate the basic articles of the faith of Islam, particularly the concept of Finality of Prophethood."

(تبلیغ: ''حکومت کو چاہئے کہ ایک ایسا ادارہ قائم کرے جس کے ذمہ اسلام کے بنیادی عقائد اور خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ واشاعت ہو۔'')

[2668] آخر میں پڑھ دیتا ہوں۔ اس کا جناب! میں نے یہ لکھا ہے۔ اب میں صرف پیراگراف پڑھ دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اس ضمن میں وضاحت کی ہے:

"Recommendation No.7 is based on a hope that if the propagation of the basic principles of Islamic creed particularly the concept of Finality of Prophethood is taken seriously in hand by those competent to do so, the heresy involved in the Ahmadia Movenemt, whether it be of the

Rabwah or Lahori pattern, whould be abandoned by a fairly large number of Ahmadis, provided the mission is carried on in a rational and scientific manner and with sympathy and compassion rather that ill- will."

(’’تجویز نمبر۷ اس امید کی بنا پر دی جارہی ہے کہ اگر اسلام کے بنیادی عقائد اور خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ کے کام کو وہ لوگ سنجیدگی سے لیں۔ جن میں اس کام کو کرنے کی اہلیت ہے تو احمدی حضرات کی کثیر تعداد تحریک احمدیہ خواہ وہ ربوہ گروپ سے ہوں یا لاہوری گروپ سے، کفریہ عقائد کو چھوڑ دیں گے۔ بشرط کہ تبلیغ کا یہ کام معقول اور سائنسی انداز سے کیا جائے اور بغض کی جگہ ہمدردی اور رحمدلی ہو۔‘‘)

تو میں جناب! سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا موقعہ ہے آپ کے لئے۔ یہ پرا پرٹی کی میں نے تجویز کی ہے۔تبلیغ کی بھی۔ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے۔ وہ لوگ اس وقت ایک غلامی میں ہیں، ذہنی اور روحانی غلامی میں، جو مرید ہیں ان دونوں جماعتوں کے سب، تو آپ ایک بہت بڑا کام کریں گے تاریخ میں۔ یہ ایک تحریک چلی ہے تو یہ علیحدہ بات ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کو نجات دلائیں گے اس استحصالی نظام سے، جو روحانیت اور مذہب کی بنیاد پر استحصالی نظام قائم کیا ہوا ہے ربوہ والوں نے، اور ان سے پھر بھی کچھ کم، لیکن ہے پھر بھی استحصالی، لاہور والوں نے۔ جناب! شکریہ، یہ میری معروضات ہیں۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: ڈاکٹر غلام حسین!

(جناب ڈاکٹر غلام حسین کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

ڈاکٹر غلام حسین: جناب چیئرمین صاحبہ! قادیانی مسئلے کے متعلق بہت کچھ کہا جاچکا ہے اور ہمارے سامنے بیشار حقائق اور مواد ہے جس کی روشنی میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقت حال کیا ہے۔ جناب والا! ہم مسلمانوں کو جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کا ورثہ اور اسلام کی دولت ملی ہے وہ رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ ملی ہے [2669] اور قرآن پاک نے خود فرمایا ہے کہ وہ نبی آخرالزمان ﷺ ہیں۔ ان پر دین مکمل ہوچکا ہے۔ اس کے بعد نبی کا لفظ تاویلوں میں بات کو الجھا کر ایک سیاسی جماعت نے، ایک تخریبی جماعت نے، انگریزوں کی ایک ایجنٹ جماعت نے اس کو کئی کئی معنی پہنائے ہیں۔ نبی کا مطلب جو پاکستان میں ہم سمجھتے ہیں اور

ہماری نسلیں سمجھتی آئی ہیں وہ پیغمبر اور رسول خدا کے معنی ہیں۔ جس طرح ہم نماز کو عربی کے لفظ صلوٰۃ کے معنوں میں لیتے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہم مسجد میں صلوٰۃ کے لئے جارہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنے کے لئے جارہے ہیں۔ نماز کا لفظی مطلب پرستش ہے۔ پرستش آگ کی بھی ہوتی ہے۔ ہم آگ کی پرستش کرنے نہیں جاتے۔ جو رائج الوقت اصطلاح ہے اس کے معنی عام لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد ایک جگہ نہیں ہزاروں جگہ لکھتے ہیں۔ ان کے معتقدین جو یہاں تشریف لائے تھے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتے تھے۔ یہ لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ نبی تھے۔ ایک **Parallel** (متوازی) نبوت یا **Parallel Prophethood** (متوازی نبوت) جو نبی اس کا تسلیم کر لینا ہے ہمارے لئے کافی ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ وہ ذات جس نے پاکستان بنایا وہ قائداعظم کی ذات گرامی تھی۔ قائداعظم کو بھی مسلمان نہ سمجھنا اور باقی اکثریت کو بھی مسلمان نہ سمجھنا اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا، ڈھٹائی سے اپنے غلام احمد کو نبی بنانا اور قائداعظم کے جنازہ میں نہ شرکت کرنا، یہاں تک کہ غائبانہ نماز جنازہ تک بھی نہ پڑھنا اور جہاد کو حرام قرار دینا، اس سے بڑی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ وہ نہ پاکستان کے حامی ہیں اور نہ اسلام کے حامی ہیں۔

[2670] اس کے علاوہ، آپ جانتی ہیں کہ ڈاکٹر اقبالؒ نے ہمیں پاکستان کا تصور دیا تھا۔ انہوں نے شروع شروع میں تو ان کی باتوں میں آکر ان کی کچھ تعریف کی۔ لیکن جب حقیقت حال ان کو پتہ چلی تو انہوں نے واضح طور پر ان کی مخالفت کی اور **Declare** (اعلان) کیا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ یہی مطالبہ کیا جو آج یہاں دہرایا جارہا ہے۔ اس اسمبلی کے باہر ساری قوم یہ مطالبہ کررہی ہے کہ ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ایک تو ان کی جھوٹی نبوت اور دوسرے ہماری اس قوم کے باپ کے خلاف ان کی باتیں اور اس شخص کے بارے میں یہ باتیں جس نے پاکستان کا تصور دیا، ایک گائیڈ لائن دی، یہ قابل افسوس اور سخت مذمت کے قابل ہیں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر و مرتد ہے اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

اس کے علاوہ مکہ مکرمہ کو لیجئے! وہ چودہ سو سال سے ہمارا مرکز اور سنٹر ہے۔ وہاں کے بادشاہ شاہ فیصل نے سعودی عرب شریف میں ان کی **Entry** (داخلہ) بالکل **Ban** (بند) کردی ہے۔ عالم اسلام نے اپنے **Forum** (فورم) سے ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ جب انہوں نے **Declare** (اعلان) کردیا ہے تو پھر ہم کیوں نہیں سمجھتے کہ مرزا غلام احمد کا رول وہی

ہے ''جولارنس آف عریبیہ'' کا رول تھا۔اس نے وہاں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر انگریزوں کی ایجنٹی کی تھی اور اب وہی رول یہ ادا کر رہے ہیں۔

باقی جہاں تک ان کے منظّم ہونے کا سوال ہے تو یہ سیاسی اور کاروباری لوگ بڑے منظّم ہوا کرتے ہیں۔اسرائیل کو بھی ایک منظّم قوم سمجھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اور جتنی غیر مسلم اقوام ہیں ان میں سے بیشتر منظّم ہیں۔حالانکہ ان کی اپروچ مذہب کے متعلق غلط ہے۔جیسا کہ ملک جعفر صاحب نے فرمایا ہے کہ تنظیم کی کمی اور علماء کرام میں اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے سائنٹفک اپروچ اور *Objective Conditions* (معروضی حالات) کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اور آپس کے جھگڑوں اور لڑائیوں کی وجہ سے عالم اسلام کا اتحاد کمزور پڑ گیا ہے۔اس سے ہمیں بہت نقصان ہوا ہے۔

(قادیانی سربراہ کا جھوٹ)

[2671] جناب والا! یہاں مرزا ناصر احمد تشریف لائے۔میں دینی معاملات کا ماہر نہیں، میں سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ ایک شخص ہمارے سامنے، ان ممبر صاحبان کے سامنے جو ساری قوم سے ایلیکٹ ہو کر یہاں آئے ہیں، ان کا حافظہ اتنا کمزور نہیں کہ تین چار سال پہلے کی بات بھول جائیں۔ان سے جب سوال ہوا تھا کہ کیا آپ سیاست میں حصہ لیتے ہیں، کیا آپ سیاسی جماعت ہیں، تو انہوں نے بڑے *Confidence* (اعتماد) سے فرمایا تھا کہ نہ ہم نے کبھی پہلے سیاست میں حصہ لیا نہ اب لے رہے ہیں اور کبھی نہیں لیں گے۔میں خود کہہ سکتا ہوں اور میرے بھائی اس بات کو تسلیم کریں گے کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کو پوری طرح سپورٹ کیا ہے۔ان کے افراد نے ہر طریقہ سے ان کی پوری مدد کی۔ان کے ہیڈ کوارٹر اور ان کے خلیفہ کی طرف سے ہدایات تھیں کہ ان کی بھرپور حمایت کی جائے۔واضح طور پر انہوں نے ہمارا ساتھ دیا تھا۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Faroon Ali).]

(اس موقع پر ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت کو چھوڑا جو جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے سنبھال لی)

ڈاکٹر غلام حسین: ان کا سیاسی نکتۂ نظر کچھ بھی سہی، لیکن یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے الیکشن میں حصہ لیا۔ انہوں نے یہاں ممبر صاحبان کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

(تعداد کے بارہ میں مرزا ناصر کا جھوٹ)

ان کی تعداد کے بارے میں بار بار سوال کیا گیا کہ آپ کی پاکستان میں کتنی ہے تو انہوں نے آئیں بائیں شائیں میں جواب دینے کی کوشش کی۔ کبھی کہتے ہیں کہ ۳۰ لاکھ، کبھی کہتے ہیں ۳۵ لاکھ، کبھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ان کے پاس ایک ایک فرد کا ریکارڈ موجود ہے۔ جو کوئی نیا شخص ان کے فرقے میں داخل ہوتا ہے وہ ابتدائی فارم کے ذریعہ اپنا شجرہ نسب اور تمام تفصیلات دیتا ہے۔ آپ یہ [2672] بھی جانتے ہیں کہ وہ ایک منظم جماعت ہے۔ ان کا ہر شخص اپنی آمدنی کا دس فیصد بیت المال ان کا جو *So- Called* (نام نہاد) بیت المال ہے، جو انہوں نے بزنس کا ذریعہ بنا رکھا ہے، جیسے مالیہ وصول کرتے ہیں اسی طرح یہ مالیہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے پاس ریکارڈ کیسے نہ ہو۔ پھر یہ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ تعداد بتانے میں حرج ہی کیا ہے؟

تیسری بات انہوں نے جو کہی ہے وہ میں ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے بتاؤں گا کہ بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسکتی ہے اور کسی شخص کو کوئی بیماری لگ سکتی ہے۔ اس میں بے عزتی کیا ہے؟ لیکن یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو ہیضہ نہیں ہوا تھا اور یہ کہ ان کو *Gastro- entritis* ہوئی تھی۔ *Acute Gastro- entritis* ہیضے کا انگریزی ترجمہ ہے۔ ہیضے کا انگریزی ترجمہ کر کے جھوٹ بولنے کی کوئی تک نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک جھوٹ بول سکتا ہے تو اس کے ساتھ ہزاروں جھوٹ بھی بولے جا سکتے ہیں۔ چاولوں کی دیگ سے چند دانے ٹٹولے جاتے ہیں نہ کہ تمام دیگ۔ لہٰذا یہ لوگ نہایت خوبصورتی سے جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹے ہیں۔

Mr. Chairman: *Thank you very much.*

(ڈاکٹر غلام حسین: صرف ایک منٹ جناب والا!

Mr. Chairman: *Sir, we have been sitting for ten days and most of the....*

ڈاکٹر غلام حسین: جناب والا! صرف ایک منٹ کے بعد ختم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: میری بات تو سن لیں۔

I am not stopping you. We have been sitting for open debate for the last ten days and most of the honourable members present today were absent; and I have been requesting them that today we have got full opportunity, a member can speak for two hours or three hours. And 5th was fixed for Attorney- General. The time schedule has been announced also, and if today everybody wants to consume the maximum time, it cannot be allowed. I am sorry. You may speak and try to wind up.

(میں آپ کو روک نہیں رہا۔ہم گزشتہ دس دنوں سے کھلی بحث کے لئے بیٹھتے رہے ہیں اور بہت سے معزز اراکین جو آج موجود ہیں گزشتہ دنوں میں غیر حاضر رہے ہیں اور میں ان سے گزارش کرتا رہا ہوں کہ آج ہمارے پاس پورا موقع ہے۔آپ دو گھنٹے یا تین گھنٹے بھی بات کر سکتے ہیں اور پانچ تاریخ اٹارنی جنرل کے لئے متعین تھی۔ٹائم شیڈول کا پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے اور اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ آج ہر شخص زیادہ ٹائم لینا چاہے۔میں معذرت خواہ ہوں آپ بات کیجئے اور اسے جلد مکمل کرنے کی کوشش کیجئے)

[2673] ڈاکٹر غلام حسین: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے وقت دیا۔میری آخری گزارش یہ ہے کہ یہ دینی مسئلہ ہے۔اگر اس کو صحیح معنوں میں حل کرنا ہے اور *Once for all* (ہمیشہ کے لئے) حل کرنا ہے تو جیسے ہماری تجویزیں آئی ہیں، ریزولیوشنز آئے ہیں، پہلے جس طرح سمٹ کانفرنس بلائی گئی تھی اسی طریقے سے ہمیں ساری دنیا کے علماء کرام کی ایک سمٹ کانفرنس بلانی چاہئے اور ان میں سے *Fundamental Truths* (بنیادی سچائیاں) نکال کر ایک واحد پلیٹ فارم بنا کر پھر آگے چلنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے آپس کے اختلافات ختم کرنے چاہیں اور یہ ہمارے اسلام کی اور اسلامی برادری کے اتحاد کی علامت اور ضمانت ہوگی۔

آخر میں میرا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو نہ صرف غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ بلکہ بیرونی ملکوں میں ان کے پروپیگنڈے کو *Counter* (رد) کرنے کے لئے حکومتی سطح پر مشن

قائم کئے جائیں جو''احمدیت'' کی بجائے صحیح اسلام کو متعارف کراسکیں۔شکریہ!

***Mr. Chairman:** Dr. Mrs. Abbasi. Two minutes by watch.*

(جناب چیئرمین: ڈاکٹر بیگم عباسی، گھڑی دیکھ کر دومنٹ)

***Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi:** Mr. Chairman, Sir, I want to associate myself, on behalf of the lady members of this House, with this important issue under discussion in this Special Committee. The importance of the issue is evident because it is being discussed in this august Committee of the whole House. We just cannot overlook the complications of this issue because this has stood unsolved for ninety long years. But, Sir, after hearing the discussions and the speeches of the honourable members and the 'Mahzarnamas' that have been produced in this august Special Committee, and the cross- examination of two leaders of Ahmadi Jamaat, has crystalised and there is no doubt that these Ahmadis and Quadianis or whatever you call them are not amongst us. They are not one with us, the Muslims as we are, I want to emphasise that the women population of Pakistan are as much concerned about this issue as the male population of Pakisatan.*

[2674] *We know, Sir, that the issue has crystalised and we are going to pass certain laws to solve this issue once for all. After this issue is solved, we will have to combat after-effects of the solution. Sir, I want to bring to the notice of the honourable members that when they solve this issue, they must also go in the public and let them understand the*

complications and what should be the solution of these complications because, after all, when you speak face to face and when you tell the people how they have to behave, they understand promptly. The modesty of the women is not molested. The other things, i.e. the international and national implications will be solved, Insha Allah, if we put our shoulder to it.

Thank you very much.

(ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

(ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی: جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی خواتین ارکان کی طرف سے خصوصی کمیٹی میں زیر بحث اس مسئلے میں شرکت کرنا چاہوں گی۔ مسئلے کی اہمیت اسی بات سے واضح ہے کہ یہ پورے ایوان کی اس معزز کمیٹی میں زیر بحث ہے۔ ہم اس مسئلے کی پیچیدگیوں کو صرف اس لئے نظرانداز نہیں کر سکتے کہ انہیں پچھلے ۹۰ سالوں سے حل نہیں کیا گیا۔ لیکن جناب معزز ارکان کی تقریروں اور بحثوں کو سننے اور اس معزز خصوصی کمیٹی میں پیش کردہ 'محضر ناموں' کو پڑھ کر اور احمدی جماعت کے دو لیڈروں پر بحث کو سن کر اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ یہ احمدی اور قادیانی یا آپ انہیں کچھ بھی کہیں، ہم میں سے نہیں ہیں۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ میں یہ بات زور دے کر کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان کی خواتین بھی اس مسئلے میں اسی طرح شریک ہیں جیسے پاکستان کے مرد۔

جناب والا! ہم جانتے ہیں کہ بات واضح ہو چکی ہے اور ہم ہمیشہ کے لئے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے چند قوانین منظور کرنے والے ہیں۔ جب یہ مسئلہ حل ہو جائے گا تو ہمیں اس حل کے نتیجے میں پیش آنے والی مشکلات سے بھی نمٹنا ہوگا۔ جناب! میں معزز اراکین کو توجہ دلانا چاہوں گی کہ اس مسئلے کے حل کے بعد وہ عوام کے پاس جائیں اور انہیں مسئلے کی پیچیدگیوں اور ان کے حل کے متعلق انہیں بتائیں۔ کیونکہ بہرحال جب آپ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر ان سے بات کرتے ہیں اور انہیں بتاتے ہیں کہ انہیں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے تو وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ لوگوں کے اس رویے میں خواتین کی شرافت کا لحاظ ہمیشہ رکھا جائے۔ دوسری باتیں مسائل جیسے

اس فیصلے کے قومی اور بین الاقوامی نتائج، انشاءاللہ تعالیٰ! جلد حل ہو جائیں گے۔ اگر ہم سب شانہ بشانہ چلیں۔ آپ کا بہت شکریہ!)

(چوہدری غلام رسول تارڑ کھڑے ہوئے)

جناب چیئرمین: آپ تقریر کل کر لیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ ہم ۱۵ دن آپ کا انتظار کرتے رہے۔

چوہدری غلام رسول تارڑ: میں نے اٹھ کر بھی کہا تھا، آپ کو یاد ہوگا۔ (پنجابی)

جناب چیئرمین: ڈیڑھ بجے ہم نے *Wind up* (ختم) کرنا ہے۔ *The Attorney- General must speak today for one hour. Mr. Ahmad Raza Khan Qasuri.* (اٹارنی جنرل نے آج ایک گھنٹے کے لئے ضروری بات کرنی ہے۔ جناب احمد رضا خان قصوری) جنہوں نے دستخط کئے ہیں ان کو تھوڑا ٹائم ملے گا۔

جناب احمد رضا خان قصوری: جناب چیئرمین!......

جناب چیئرمین: آپ کل نہیں بولیں گے؟ *Mr. Randhawa is a witness to it, Mr. Ahmad Raza Khan, I requested you to speak twenty times.* (رندھاوا صاحب اس کے گواہ ہیں۔ احمد رضا خان صاحب میں نے ۲۰ مرتبہ آپ سے بولنے کی درخواست کی) رضا صاحب! آپ بھی کل بول لیں۔

جناب احمد رضا خان قصوری: میں جلدی ختم کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کل ہی بول لیں۔

[2675] جناب احمد رضا خان قصوری: جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

Mr. Chairman: *Mr. Attorney- General.*

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل صاحب!)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney- Genral of Pakistan): *Do you want me to address now or after the break?*

(جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل آف پاکستان): کیا آپ حضرات مجھے خطاب کے لئے ابھی یا وقفہ کے بعد کا آپ فرمائیں گے)

Mr. Chairman: *We can break for ten minutes.*

And those honourable members who want to speak tomorrow, they can get so many points from the speech of the Attorney- General, and if certain points are covered by the Attorney- General, those points need not be repeated. So, we will meet at 12:15 p.m sharp.

(**جناب چیئرمین:** ہم دس منٹ کا وقفہ کر سکتے ہیں اور وہ قابل احترام ممبر جو کل گفتگو کرنا پسند کریں گے ان کو اٹارنی جنرل صاحب کی گفتگو سے بہت سارے نکات مل جائیں گے اور جن طے شدہ نکات پر اٹارنی جنرل گفتگو مکمل کر لیں گے ان کو دہرانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ چنانچہ ۱۲ بج کر ۱۵ منٹ شام کو ملیں گے)

(The Special Committee adjourned for tea break to re-assemble at 12:15 pm.)

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے ملتوی ہوا۔ سوا بارہ بجے دوبارہ ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after tea break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا۔ جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے صدارت کی)

Mr. Chairman: *Yes Mr. Attorney- General.*

(**جناب چیئرمین:** جی! جناب اٹارنی جنرل صاحب)

(جناب یحییٰ بختیار کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mr. Chairman, Sir, in the first place, I express my apology for absence from the House for about a week and, therefore, I was not in a position to*

hear some of the speeches delivered by the honourable members. I understand that some very valid points were made and cogent reasons were given and many interesting points were brought out. I really do not know whether I would be repeating some of the speeches already delivered, but it was a call of duty which compelled me to go to Karachi.

Another thing, Sir, which I want to clarify and, I hope, the honourable members will appreciate, is my position as [2676] *Attorney- General. I have limitations and short comings which, I hope, the honourable members will appreciate. First of all, in this subject, my shortcomings were obvious as for the language was concerned or the languages were concerned and the subject matter itself. But I did my best according to the instructions of this House and I am grateful to the honourable members for the confidence that they have reposed in me and for the cooperation that they have extended.*

Sir, I did my best, to the best of my ability. I did my duty in accordance with the wishes of the honourable members, and I think that the questions which were supplied to me were properly formulated by me.

Secondly, Sir, as far as the evidence is concerned, it will be my duty to bring it to the attention of the House as to what has come on record and to sum it up. But, as Attorney-General, I am not a member of the House and I cannot give

findings as the Judges do, and I cannot express any opinion also. I feel, it is my duty to assist the honourable House in an impartial manner. We must realise and we must see that I am not here just to plead the cause of one party against another, but it will be my duty, as you are the Judges, to bring to your notice both the points of view so that nobody should feel and nobody should say that this was a one- sided show or that the Attorney- General, taking advantage of his position or abusing his position, tried to influence the decision one way or the other. So, I hope, that, with these limitations of mine in mind, the honourable members will appreciate if I also put forward the other point of view, or, in other words, both points of view.

As far as the decision is concerned, Sir, that is for the members to take, and I am sure, and I am hopeful that this is going to be a fair decision, a just decision, in accordance with the sentiments and feelings of the people of this country. We should have in mind the interests of Islam and the interests of the country, and I have not the slightest doubt that the patriotic sentiments and sentiments of love for Islam and for the love of the country are there and, therefore, I have no doubt that the members will take the right decision.

[2677] *I had the honour and privilege of discussing this matter with the Prime Minister, who is also very anxious and is worried man, because this is going to be a very*

important decision. He thinks just as any other Muslim thinks, and he has the sentiments like those of any other Muslim but he is also the Prime Minister of the country, and he has got the responsibility to see that nobody is deprived of his rights and nobody is deprived of his life, liberty, honour and reputation in any manner except in accordance with law so, Sir, I hope and I understand that the leaders in this House have put thier heads together and they are trying to come to a decision which would be a fair decision and a just decision. You will recall, Sir, that in the course of the cross-examination also I tried to impress upon the leader of the Ahmadiya Jamaat, Rabwah, that this House do not want to harm anybody or hurt anybody; this House wanted to give a just and fair decision. Keeping that in mind, I will make my submission and recapitulate the circumastances very briefly which brought us to this day, to these proceedings.

Sir, before the House, there is a resolution and a motion. There is a motion, which was moved by the honourable the law Minister, which is as follows:

"I hereby give notice, under rule 205 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, of my intention to make the following motion.

That this House do appoint a Special Committee comprising the whole House, including persons who have the right to speak and otherwise take part in the proceedings

of the House, with the Speaker as its Chairman, performing the following functions:

1- To discuss the question of the status in Islam of persons who do not believe in the finality of Prophethood of Muhammad (peace be upon him).

2- To receive and consider proposals, suggestions, resolutions, etc. from its members within a period to be specified by the Committee.

3- to make recommendations for the determination of the above issue as a result of its deliberations, [2678] examination of witnesses and perusal of documents, if any.

The quorum of the Committee shall be forty, out of which ten will be from the parties opposed to the Government in the National Assembly."

Then Sir, there is also a resolution, which was moved by thirty- seven honourable members of this House.

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi).]

Mr. Yahya Bakhtiar: *This reads, Sir, as follows:*

"We beg to move the following:

Whereas it is a fully established fact that Mirza Ghulam Ahmed of Qadian clamied to be a prophet after the last Prophet MUHAMMAD (peace be upon him);

And whereas his false declaration to be a prophet, his attempts to falsify numerous Quranic texts and to abolish Jihad were treacherous to the main issues of Islam;

And whereas he was a creation of imperialism for the sole purpose of destroying Muslim solidarity and falsifying Islam;

And whereas there is a consensus of the entire Muslim Ummah that Mirza Ghulam Ahmed's followers, whether they believe in the prophethood of the said Mirza Ghulam Ahmed or consider him as their reformer or religious leader in any from whatsoever, are outside the pale of Islam;

[2679] *And whereas his followers, by whatever name they are called, are indulging in subversive activities internally and externally by mixing with Muslims and pretending to be a sect of Islam;*

And whereas in the Conference of the World Muslim Organization held in the holy city of Mecca- Al- Mukarrama between the 6th and 10th April, 1974, under the auspices of Al- Rabita Al- Alam- Al- Islami wherein delegations from one hundred and forty Muslim Organizations and institutions from all parts of the world participated, it has been unanimously held that Qadianism is a subversive movement against Islam and Muslim World which falsely and deceitfully claims to be an Islamic sect.

Now this assembly do proceed to declare that the

followers of Mirza Ghulam Ahmed, by whatever name they are called, are not Muslims and that an official Bill be moved in the National Assembly to make adequate and necessary amendments in the Constitution to give effect to such declaration and to provide for the safeguard for their legitimate rights and interests as a non- Muslim minority of the Islamic Republic of Pakistan."

Sir, these are the two motions; a resolution and a motion. Apart from that, some other resolutions are also pending before the House, but they mostly deal with proposals for amending the Constitution, and I will respectfully submit that I will not say anything about them for two reasons. Firstly, only these two documents, were published in the press and on the basis of these two documents the communities affected or likely to be affected filed their written statements or memorials. On the basis of these documents they were examined. Therefore, it will not be fair to say anything with regard to the other resolutions. The Committee is authorised and competent to deal with them at any stage, but I will confine myself to these two documents and I shall make brief comments before I go into the procedure adopted for considering these documents. I hope I am not misunderstood if I am very frank in my comments on these two documents.

[2680] *To begin with, first the motion by the honourable Law Minister, Now, Sir, here it says "to discuss the question*

of the status in Islam of persons who do not believe in the finality of Prophethood of Muhammad (peace be upon him)". Let us take the expression "To discuss the question of the status in Islam". If the House is of the view that people who do not believe in the finality of the Prophedhood of Hazrat Muhammad (peace be upon him) are not Muslims, then they have no status in Islam. They have nothing to do with Islam. The motion is a contradiction in terms. If it were said: "to discuss the question of the status in Islam or in relation to Islam", I could understand that; but to say "the status in Islam" is presuming that they are Muslims. I think, it is a contradiction which may not be of importance but it was my duty to bring it to the notice of the House. You cannot say what is their status in Islam, "in relation to Islam", yes.

Again, Sir, with all respect, the resolution moved by thirty- seven members is, in my opinion, in some parts contradictory. I will not go in great details, but the honourable members will take notice of the fact that it says in one place that whereas Mirza Ghulam Ahmad "was the creation of imperialism for the sole purpose of destroying Muslim solidarity and falsifying Islam", then it says "Whereas there is consensus of the Muslim Umma that these followers of Mirza Ghulam Ahmad are outside the pale of Islam." Then it further said that the followers by whatever name they are called, are indulging in subversive

activities internally and externally by mixing with Muslims and pretending to be a sect of Islam. This is all very well. Then later they say: declare them as a minority, a non-Muslim religious community and amend the Constitution, provide for the safeguards subversion: Do you want to perpetuate the things which you condemn in the preamble of this resolution: This is the contradiction to which I wanted to draw your attention. On the one hand you say: declare them a minority, declare them a separate entity; and once you declare them as such, then you have to protect their rights. There is no alternative; and this is a very good part of this resolution. I appreciate it, I commend it, when they say that their legitimate rights and interests should be protected, but what are those rights? On the one hand they say they are a subversive movement, they indulge in subversion inside and outside. What is [2681] *that subversion: Propagating their religion, practising their religion, whatever they may be? You want to safeguard their rights and at the same time condemn them. You cannot have both. This is something which is obvious. I am not criticising. I have no right to criticise, but it is my duty do draw the attention of the honourable members of the House that if you declare a section of population as a separate religious community, then not only the Constitution but even your religion enjoins upon you to respect their right to profess and paractise their religion and to propagate it. I don't want to say anything*

more because I am fully conscious of the fact that there is very limited time at my disposal.

Now, in view of these two documents, the motion as well as the resolution, the honourable House has to determine certain points or issues. I shall formulate and read these out:

1- Whether Mirza Ghulam Ahmed of Qadiyan claimed to be a prophet?

2- What is the effect of such a claim of prophethood in Islam or in relation to Islam? I had to mention both "in Islam" and "in relation to Islam".

3- What is the meaning of the concept of Khatam-i-Nabuwwat; when we say "Khatim-un- Nabieen" what does it mean?

4- Whether there is a consensus of the Muslim world that followers of Mirza Ghulam Ahmad of Qadiyan, who consider him as a prophet or promised Massiha, or both, are outside the pale of Islam?

5- Whether Mirza Ghulam Ahmad and his followers consider Muslims who deny his claim to be a prophet or the promised Massiha as Kafirs and outside the pale of Islam?

6- Whether Mirza Ghulam Ahmad founded a separate religious community outside the pale of Islam or he merely started a new sect within its fold?

7- If he founded a seperate religious community, what would be its status in relation to Islam and what rights it

will have under the Constitution of Pakistan?

[2682]*Next, I will very briefly recapitulate some of the circumstances from the day the motion and the resolution were moved. These were moved on the 30th June, 1974. After they were published, two memorials were filed by the two Groups who follow Mirza Ghulam Ahmed. Then represntatives of both the Groups were invited to read, on oath, their statements and memorials, and I understand that they expressed a desire to be heard, so that they might further clarify and elaborate their points of view. In these documents which they filed, they refuted all the allegations made against them in the resolution.*

It was decided by the House Committee to appoint a Steering Committee to receive questions and to examine them. For that prupose the Committee directed that I should be here in Islamabad with efect from 25th july, 1974. I compliance with that direction I was here on 21st july. The Steering Committee took about a week to scrutinise these questions which came in hundreds.

The delegation of Ahmadiya Community of Rabwa headed by their Imam or leader, Mirza Nasir Ahmad, was examined from 5th to 10th August and then there was a break of ten days. He was again examined from 20th August to 24th August. In all, the examination lasted for 11 days. Thereafter the other section of this Community, headed by Maulana Sadruddin, who spoke through Mian Abdul

Mannan Omar because he is an old man and cannot hear properly, was examined. They were examined for two days. The reason was not that the House was discriminating between the two or attached more importance to one and not to the other, but for the simple reason that most of the facts about, and documents and writings of, Mirza Ghulam Ahmad had come on the record through the first Group and there was no need to go further into these details as far as the second Group was concerned.

As for the first issue whether Mirza Ghulam Ahmad claimed to be a prophet, I think it will be appropriate to say somthing briefly about his life and works and the Ahmadyia Movement. While dealing with this, I will be, in a way, dealing with the first issue itself. Mirza Nasir Ahmad has filed a brief biodata of Mirza Ghulam Ahmad. It is a follows:

[2683] ''آپ ۱۳رفروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے[۱]۔ آپ کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضٰی صاحب تھا۔

آپ کی ابتدائی تعلیم چند استادوں کے ذریعے سے گھر پر ہی ہوئی۔ آپ کے اساتذہ کے نام فضل الٰہی، فضل احمد اور گل محمد تھے۔ جن سے آپ نے فارسی، عربی اور دینیات کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علم طب اپنے والد صاحب سے پڑھا۔ آپ شروع سے ہی اسلام کا درد رکھتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔ آپ کا ایک شعر ہے ؎

[۱] یہاں قادیانیوں کی مہیا کردہ مرزا کی تاریخ پیدائش بیان ہوئی جو غلط اور دجل ہے۔ خود مرزا قادیانی نے کتاب البریہ اور دیگر کتابوں میں بیسیوں جگہ لکھا ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ۱۸۷۶ء کے قریب اسلام کی طرف سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور ۱۸۸۴ء میں اپنی شہرہ آفاق کتاب ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کی جو قرآن کریم، آنحضرت ﷺ اور اسلام کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب مانی گئی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے باذن الٰہی سلسلہ بیعت کا آغاز کیا اور ۱۸۹۱ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

آپ کی تمام عمر اسلام کی خدمت میں گزری اور آپ نے ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جو عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں اور ان تینوں زبانوں میں آپ کا منظوم کلام بھی ملتا ہے۔

[2684] آپ کا اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھا اور ہے۔ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ملک کے اخباروں رسالوں نے آپ کی اسلامی خدمات کا پرزور الفاظ میں اعتراف کیا۔

آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔''

Now, Madam, I have some more details of Mirza's life wich I could collect from the material placed at my disposal. I shall relate these details.

He belonged to an important and respectful Mughal family of the Punjab which had migrated from Samerkand to India at the time of Mughal Emperor Baber. The first ancestor of Mirza Ghulam Ahmad to come to India was Mirza Hadi Beg. Laquel Griffin, in his book "The Punjab Chiefs" says as follows, and I quote:

"Mirza Hadi Beg was appointed Qazi or Magistrate over seventy villages in the neighbourhood of Qadian, which

town he is said to have founded and named it 'Islampuwr Qazi- Qazi', from which Qadian by natural change has arisen. For several generations the family hold offices under the Imperial Government and it was only when the Sikhs became powerful that it fell into poverty."

Thereafter, I will read a portion from the Enquiry Committee- Court of Enquiry- presided over by Mr. Justice Mohammad Munir in 1953-54. About Mirza Ghulam Ahmad the Court says, and I quote:

The grand son Mirza Ghulam Murtaza, who was a General in the Sikh Durbar; he learnt Persian and Arabic languages at home but does not appear to have received any Western education. IN 1864 he got some employment in the District Court, Sialkot, where he served for four years. On his father's death he devoted himself whole- heartedly to study religious literature and between 1880-84 wrote his famous 'Baraheen-i-Ahmadiya' in four volumes and later [2685] *wrote some more books. Acute religious countroversies were going on in those days. There were repeated attacks on Islam, not only by Christian missionaries but also preachers of Arya Samaj a liberal Hindu movement, which was becoming very popular.*

Here I believe Mr. Justice Munir is not correct in describing Mirza Sahib as grandson of Mirza Ghulam Murtaza because Mirza Nasir Ahmad in his paper says that, that was his father's name.

According to the statement of Mirza Nasir Ahmad before the House, between the years 1860-1880, the British brought with them, what he called, an army of Padris- about 70 in number, as he mentioned and fierce religious controversies started, as these Padris, according to him, had declared that they would convert Muslims in India to Christianity. And Mirza Nasir Ahmad said with regard to these padris and their attack on Islam and on Holy Prophet Mohammad (peace be upon him) that-

حکومت کے بل بوتے پہ انہوں نے یہ کیا اور کر رہے تھے۔

At that stage, according to Mirza Nasir Ahmad, some Ulema and other leaders of Muslims religious thought came forward to reply to these Christian attacks and to repulse these attacks, and these included Nawab Sadiq Hasan Khan, Maulvi Aley Hasan, Maulvi Rahmatullah Mohajir Delhvi, Ahmad Raza Sahib and Mirza Ghulam Ahmad, and he said- I do not know about all of them- but I believe about all of them and not just Mirza Ghulam Ahmad: ''اللہ نے فراست دی تھی اور اسلام کا پیار دیا تھا۔''

And that was the reason why they came forward to repulse these attaks on Islam and the Holy Prophet (peace be upon him). These controversies, these Munazeras, naturally made all those Muslims, including Mirza Ghulam Ahmad, very popular amongst Muslims. They became their heroes and it seems that Mirza Ghulam Ahmad was leading them in popularity among Muslims for repulsing these

attacks on Islam, although, as it has become apparent from the record, that some of the methods adopted by him and may be by others in repulsing these attacks, were not desirable and were rather [2686] *objectionable- the way Jesus Christ was attacked or insulted, is not only objectionable today but even at that time Muslims had objected to that. Even at that time Mirza Ghulam Ahmad had to come out with explanation after explanation. But I will not go into that detail. Because of this popularity and because they were Muslims who treated him as hero, in 1889 we find that Mirza Ghulam Ahmed decided at the age of 54 that he should accept the oath of discipleship from his followers or those who respected him or who were willing to accept him as their religious leader. Now here we find that in Baraheen-i-Ahmadiya he had already mentioned that he received some divine messages or was in communication with Allah; that was known; but in 1889, actually in December 1889, according to his son, Second Khalifa of Ahmadiya Jamaat, Rabwah or Qadian, he actually founded this movement in March 1889, and the foundation of the movement does not refer to his claim to prophethood or of Massih-e- Mauood but to the effect that he started receiving oath of descipleship from his followers. There is no doubt that at that stage he got followers because the writings which we have seen leave no doubt that he had a very forceful pen, very eloquent pen, and he was undoubtedly a*

very capable person. He wrote eloquently in Arabic, Persian and Urdu. But one fact must be kept in Mind that, in 1889, and there is some confusion on the point- in one place I read that in December 1889, he received a message that he was Messih-e- Mauood, but he did not announce it and did not proclaim it. He only went to Ludhiana from Qadian to receive the oath of discipleship. Why? Why he did not announce it there in Qadian is for you to judge. But I find from the book of Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, the book called "Ahmadiyat or True Islam", that he went to Ludhiana to receive it, this oath of discipleship, and his other book, a small biography. In some other literature I read that according to Muslim religious literature, the Messiah was to come in a place, not come in a place but announce and proclaim his being Messiah in a place called 'Lud'. Probably keeping this in view he thought it appropriate to go to Ludhiana for the purpose or to receive oath of discipleship. He did not begin it in Qadian. This is what I want to point out. I shall go in greater detail about these controversies with Christians at a later stage.

Here it is also my duty to bring to the notice of the House that it was seriously alleged that his prophethood and Ahmadi movement were inspired and nurtured by the British Imperialism. This is not only mentioned in the resolution but also in a lot of [2687] *other literature that it was done at a time when the call for Jehad was raised against*

these foreign imparialists, from Sudan to Samatra. It was felt, they say by the British, to stop this call for Jehad, and for that purpose they utilised Mirza Sahib's services. This is an aspect also to which I draw your attention. It is also alleged that the followers of Mirza Ghulam Ahmad, because of the oath of discipleship, which contained a caluse, or that was part of his faith, should be loyal to the British Government, or that loyalty to the British Government was made an article of faith- a very servious factor- which was very much resented by the Muslims who wanted to get rid of the foreign imperialists who had usurped their Government and their authority in this sub- continent. In this way, it is alleged that because of that faith or part of that faith- loyalty to the British Government. The Ahmadi's or the followers of Mirza Ghulam Ahmad provided very good and excellent spies to the British Government. We find a reference that in 1925 there was one Mulla Abdul Hakim and another Mulla Noor Ali; two Ahmadis who in Afghanistan were declared 'Murtad' and Killed, not because they were Murtad, not only for that reason, but according to the statements of those days, and I understand 'Al-Fazil' of 3rd March, 1925 also, confirmed this fact that they were found in possession of some documents indication that they were agents of the British Government and that they wanted to overthrow the Government. I have to bring it to the notice of the House that these are the facts which have been mentioned. I do not

say they are correct.

As regards Mirza Sahib's interpretation of, or his approach to, the Holy Quran, as far as I understand, his approach was similar to that of Sir Syed Ahmad Khan, except for a few Ayyats which according to him concern Messiah or his own Prophethood. He had a rationalistic interpretation of the Holy Quran. The most spectacular weapon that he used to overcome and over- awe Muslims and others was his prophesies, I should say his reckless prodictions about the persons who opposed him that they would come to sad end within a limited period or suffer miserably.

Madam, in 1981, Mirza Sahib claimed to be the Promised Messiah and later on he also claimed to be a prophet. I will deal with as to what kind of prophet he claimed he was, later on. According to his son, Mirza Bashir -ud-Din Mahmud Ahmad, and I quote from his book "Ahmadiyyat or the True Islam".

[2688] ***"His task was to sift all errors and mis interpretations which may have crept into an existing religious system owing to laps of time; but he had a much higher mission to perform. He had to discover in it new and limitless treasures or eternal truths and hidden powers.***

By pointing out this miracle of the Holy Quran, the Promised Messiah has effected a revolation in spiritual matters. The Muslims certainly believed that the Holy

Quran was perfect, but during the last thirteen hundred yerars nobody had imagined that not only was it perfect but that it was an inexhaustible store house in which the needs of all future ages had been provided for, and that on investigation and research it would yield far richer treasures of spiritual knowledge than the material treasures which nature is capable of yielding. The Holy Founder of the Ahmadiyya Movement has, by presenting to the world this miraculous aspect of the Holy Quran, thrown open the door to a far wider field of discovery and research in spiritual matters, than any scientific discovery has ever done in the realm of physical science. He not only purified Islam of all extraneous errors and presented it to the world but also presented the Holy Quran to the world in a light which served at once to satisfy all the intellectual needs of mankind which the rapidly changing conditions of the world had brought into existence and to furnish a key to the solution of all future difficulties."

Now, Madam, I shall briefly say one or two things on this point, namely, that he discovered hidden treasures in the Holy Quran which for thirteen hundred years no other Muslim had been able to discover. Nobody doubts that the Holy Quran has a wealth or treasure that mankind will discover; nobody can deny that. it is full of wisdom. As man progresses, as we go deep into it, we find new meanings and new discoveries. But when I pointedly asked Mirza Nasir

Ahmad as to what the discoveries were which except Mirza Sahib no Muslim knew before, apart from his interpretation of 'Khatim-un- Nabiyyeen', or about the life of Hazrat Essa whether he is alive or not, he pointed out that there was his commentary on "Surah Fateha" in which 70 percent of his interpretation and commentary was new. That is for the learned Ulama of the House to judge and comment on. I have nothing to [2689] say; but I know of only Allama Iqbal's opinion about his discoveries in the Holy Quran, namely:

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
آن کہ در قرآں بجز از خود ندید

(Our age has also produced a porphet, who in the Quran could see nothing but himself.)

And I think it is a very fair assessment. As far as we could understand, Mirza Sahib interpreted or re- interpreted those provisions which interested him.

Now, Madam, while dealing with his life and religious career, I will draw the attention of the House to three defferent stages in his life, and in this career, as already mentioned, the first stage was when he was a religious leader like other Muslim religious leaders having the same faith, the same views, the same notions, and he crossed swords with Christians and Arya Samajes. To indicate his view at this stage, say from 1875-76 to 1888-1889, I will first read a quotation. It is a translation from Arabic from 'Roohani Khazain', volume:7, page:220,

by Mirza Ghulam Ahmad Quadiani, Here he says:

’’کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم وصاحب فضل نے ہمارے نبی ﷺ کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النّبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی کے بغیر کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ درآں حالیکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔‘‘

This was in clear terms. He expressed his views on the subject of "Khatim-un- Nabiyyeen". Then he further said:

[2690]’’آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث ’’لانبی بعدی ‘‘ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا اور قرآن شریف کا ہر لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیات ’’ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین ‘‘اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔‘‘

This was from 'Kitabul Bariya', volume:13, Roohani Khazain, Hashia:217-218.

Again he says his ’’ازالہ اوہام‘‘ *appearing in* ’’روحانی خزائن‘‘ *volume:3, page:412, I quote:*

’’ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النّبیین میں وعدہ کیا گیا ہے جو جو حدیثوں میں بہ تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور سچ ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔‘‘

Then three is quotation from an اشتہار *of Mirza Sahib published on the 20th of Shaban in Tabligh of Mirza Sahib Resalat. Here he says and I quote:*

’’ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے قائل

ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

This was the first stage of his religious carreer.

The second stage starts somewhere 1888 when the oath of discipleship was taken from his followers. I will read about the oath of discipleship from the book of Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad, page:30. It says:

[2691] *"In short the effect of the book began (he is talking of "براہین احمدیہ") gradually to spread and many a people wrote to the promised Messiah praying that he might accept from them the oath of discipleship. But he always declined and replied that all his actions depended upon Divine guidance till the month of December, 1888, when the revelation came to him that he should accept from people the oath of descipleship. Accordingly, the first oath took place in the year 1889 at Lodhiana (as I have already mentioned) in the house of one sincere followers named Mian Ahmad Jan and the first to take the oath was Maulana Moulvi Nooruddin (May God be pleased with him). The same day altogether 40 persons took the oath."*

As already mentioned by him, at this stage he had not proclaimed that he was a promised Messiah or prophet. He had only mentioned that he was receiving divine revelation and was in communication with God.

Then, Madam, we go to the second stage of his career and how he starts the beginning. I may be wrong, but as far as I could understand, he moved very cautiously, very

carefully, to change the position which he had taken before. The lecture in Sialkot, and 'Mubahsa' in Rawalpindi, at these places, he made some utterances which are interesting. He does not claim that he is a prophet. But he says, and I quote:

''تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے وہ نعمتیں کیوں کر پا سکتے ہو۔لہٰذا ضروری ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔اب کیا تم خداتعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور ان کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔''

Then the next step we find is this which I have just read from his 'Roohani Khazain', volume:20, page:327. Then 'Tajaliat-i- Ilahia'. Again, I quote from 'Roohani Khazin', volue 20,page 412, here he says:

[2692]''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت نبی ہوسکتا ہے۔مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔''

So now he has claimed to be a prophet or a 'Nabi' of a sub-ordinate nature. He is not a full- fledged prophet. He says he belongs to the 'Umat' of the holy Prophet of Islam and through his benedication and blessing he has acquired that status. And when he is asked to define, then in 'Tajilliat-i- Ilahia', 'Mubahasa Rawalpindi' again in 'Roohani Khazain', volume:20, page:412, he says:

''میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہو جو غائب پر مشتمل ہو۔اس لئے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔''

The next step or argument advanced by him is in 'Haqiaqt-ul- Wahi', published in 'Roohani Khazin',

volume:22, page:99-100. Here he says and clearly says:

''خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی ہے۔''

Then he says in 'Nazool Masih', 'Hashia Az Mubahsa Rawalpindi', in 'Roohani Khazain', volume:18, page:381:

''میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔''

I will not take more of the honourable House's time but I will read at this stage only one or two small quotations. He says in "Haqiqat-ul- Wahi' again from 'Roohani Khazain', volume:22, page:100:

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرایا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی ہے۔''

[2693]*[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]*

Mr. Yahya Bakhtiar: *After that we reach the third stage of his carrer, but before I come to that, Sir, there are one or two references to which I will draw your attention. They are about their interpretation of* ''خاتم النّبیین'' *and why there was need for a Prophet according to the*

Qadianis or Mirza Ghulam Ahmaed himself or his followers. This reason is given in ''کلمۃ الفصل'' which is published in the Review of Religions, volume:XIV, No.3, March and April 1915 issue. I find it interesting and pathetic, and I do not have to say why, but the background and the reasons why Mirza Sahib had to claim or was sent as Massih-e-Mouood is given here on page:101. I will just read some portions of it. It is written- narration- he says:

''دجال نے پورے زور کے ساتھ خروج کیا تھا یاجوج ماجوج کی فوجیں ہر ایک اونچی جگہ سے اُمڈی چلی آتی تھیں۔ اسلام عیسائیت کے پاؤں پر جان کنی کی حالت میں پڑا تھا اور دہریت اپنے آپ کو ایک خوبصورت شکل میں پیش کر رہی تھی۔ مگر اس پر بھی مسلمانوں کے کانوں پر جوں تلک نہ رینگی اور وہ خواب غفلت میں سویا کیے حتیٰ کہ وقت آیا جب محمد ﷺ کی روح اپنی امت کی حالت زار کو دیکھ کر تڑپتی ہوئی آستانہ الٰہی پر گری اور عرض کیا کہ اے بادشاہوں کے بادشاہ! اے غریبوں کی مدد کرنے والے! میری کشتی ایک خطرناک طوفان میں گھر گئی ہے۔ میری بھیڑوں پر بھیڑیے ٹوٹ پڑے ہیں۔ میری امت شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے تو خود میری مدد فرما اور میری بھیڑوں کے لئے کسی چرواہے کو بھیج۔ تب یکا یک آسمان پر سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا، تا کہ دنیا کو اس طوفان عظیم سے بچائے اور امت محمدیہ کی گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال لے۔''

Then further he says:

[2694]''وہ جو دنیا کا آخری نجات دینے والا بن کر آسمان پر سے دنیا کی مصیبت کے وقت زمین پر اترا وہ جو امت محمدیہ کی بھیڑوں پر حملہ کرنے والے بھیڑیوں کو ہلاک کرنے کے لئے آیا وہ جو اسلام کی کشتی کو طوفان میں گھرے ہوئے دیکھ کر اٹھا تا اسے کنارہ پر لگائے۔ وہ جو خیر الامم کو شیطان کے پنجہ میں گرفتار پاکر شیطان پر حملہ آور ہوا وہ جو دجال کو زوروں پر دیکھ کر اس کے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ وہ جو یاجوج ماجوج کی فوجوں کے سامنے اکیلا سینہ سپر ہوا وہ جو مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے امن کا شہزادہ بن کر زمین پر آیا وہ جو دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا پاکر آسمان پر سے نور کو لایا ہاں وہ محمد ﷺ کا اکلوتا بیٹا جس کے زمانہ پر رسولوں

نے ناز کیا تھا۔ جب وہ زمین پر اترا تو امت محمدیہ کی بھیڑیں اس کے لئے بھیڑیے بن گئیں۔ اس پر پتھر برسائے گئے۔ اس کو مقدمات میں گھسیٹا گیا۔ اس کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ اس پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ اس کو اسلام کا دشمن قرار دیا۔ اس کے پاس جانے سے لوگوں کو روکا گیا اس کے متبعین کو طرح طرح سے تکلیفیں دی گئی......''

I do not have to comment on this, Sir. On the one hand it has been eloquently said on behalf of Ahmedis or Qadianis that Messiah will not come from heaven above as the other Muslims believe. Here they depict that picture showing him descending physically and that is being emphasised. Then the pathetic part is that on the one hand it is said that how much this man was needed and how much he did and what was his cause, what was his aim, what was his purpose to help Muslamans, to save them, and yet as he says: ''بھیڑیں بھیڑیے بن گئیں۔''

Why? Why this reaction? Why this sharp, violent, hostile reaction against a person who is a hero, who is a friend, who has been helping them? This we have to consider and this is simple because he had struck at the roots of one of the cardinal principles of our [2695] *faith, the faith of Musalmans, the concept of* خاتم النّبیین*, There was not other reason why Muslims sould attack a person and be so hostile to him as his own son describes.*

Again, Sir, the reason why Mirza Sahib came into this world as a Nabi or Messiah and what was the need for it and the interpretation of his followers and Mirza Sahib himself about the concept of ختم نبوت *is given in Mirza*

Bashiruddin Mahmood Ahmed's book 'Ahmadiyyat or True Islam', page:10 and 11. I will read from there. It is 1937 edition. I quote:

"We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has existed in the past, for reason repudiates any permanent cessation of this system. If this world is to continue to pass through ages of spiritual darkness, aged in which men will wander away from their Maker; if from time to time men are to be liable to go astray from the right path and to grope in the thick darkness of doubt and despair in their efforts to regain it; if they are to continue their search after the light in all such ages and times, it is impossible to believe that Divine Torch- bearers and Guides should cease to appear; for it is inconsistent with رحمانیت *(Rahmaniyyat), the Mercy of God, that he should permit the ill but should not provide the remedy, that he should create the yearning but should abolish the means of satisfying it. To imagine so would be to offer an insult to the Fountain- head of mercy and compassion, and to betray one's spiritual blindness... If the world was ever in need of a Prophet, it is much more in need of one today, when religion has become hollow and Truth is, as it were, dead."*

Now, Sir, this is a rationalistic approach. They say that, well, after all, the world is a new place; different people will come and from time to time, as Allah sent his Prophets before, he will continue to send his Prophets. This sounds

reasonable, it seems sensible. He says that this process should not stop. Mankind will need revelation from Allah or somebody to come and interpret the revelation which has already come. This is their rational approach. They have published the book in England for English people. When I asked Mirza Nasir Ahmed whether any prophet had come [2696] *after the Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him) and before Mirza Ghulam Ahmad, he said, 'No'; when I asked whether any prophet has come or is likely to come after him, he said 'No'. So, all this reasoning and rationalism disappeared in fog and mist; and what does it actually mean: It simply means that he is* خاتم النّبیین*, Mirza Ghulam Ahmad is the last of all prophets. They come to that conclusion.*

Mr. Chairman: *I think, the rest we will take up tomorrow. So, tomorrow, we meet at 9:30 am. as the Committee of the whole House.*

Thank you very much.

(The Special Committee of the whole House adjourned to meet at half past nine of the colck, in the morning, on Friday, the 6th September, 1974)

(جناب چیئرمین: مسٹر اٹارنی جنرل)
(جناب یحییٰ بختیار: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسی وقت اپنے دلائل پیش کروں یا کچھ وقت کے بعد)

(جناب چیئرمین: ہم دس منٹ کے لئے وقفہ کریں گے جو معزز ممبران کل تقریر کرنا چاہتے ہوں۔انہیں اٹارنی جنرل کے خطاب سے بہت سے نکات حاصل ہوسکیں گے۔اسی طرح جو نکات اٹارنی جنرل کے خطاب میں حل ہو جائیں۔انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ چنانچہ ہم سوا بارہ بجے اجلاس کریں گے)

(کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے لئے پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہوا)

(کمیٹی کا اجلاس چائے کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوا)

(جناب چیئرمین: جی!اٹارنی جنرل صاحب)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں ایوان سے اپنی ایک ہفتے کی غیر حاضری کے لئے معذرت خواہ ہوں۔جس کے باعث میں چند ایک معزز اراکین کی تقاریر نہ سن سکا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تقاریر کے دوران بہت قوی اور معقول دلائل دیئے گئے اور بہت سارے دلچسپ نکات سامنے لائے گئے۔میں نہیں کہہ سکتا کہ میں انہی دلائل یا نکات کا اعادہ کروں گا یا نہیں۔لیکن مجھے ادائیگی فرض کے سلسلے میں کراچی جانا پڑا۔

دوسری بات جو جناب والا! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور جس کا پورا احساس معزز اراکین کریں گے وہ میری سرکاری حیثیت بطور اٹارنی جنرل کے لئے۔میری کچھ قیود اور مجبوریاں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ معزز اراکین ان کو بھی مدنظر رکھیں گے۔سب سے پہلے تو موضوع کے حوالے سے میری زبان دانی کی مجبوری تھی۔تاہم میں نے ہاؤس کی ہدایات کے مطابق حتیٰ المقدور بہترین طریقے سے فرض کو نبھانے کی کوشش کی اور اس کے لئے معزز اراکین نے مجھ پر جو اعتماد کیا اس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں اور اس تعاون کے لئے بھی جو مجھے معزز اراکین کی طرف سے دیا گیا۔

جناب والا! میں نے اپنی اہلیت کے مطابق اپنا فرض نبھانے کی پوری کوشش کی اور ادائیگی فرض کو معزز اراکین کی خواہشات کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کی۔میں سمجھتا ہوں کہ جو سوالات مجھے دیئے گئے تھے ان کو میں نے مناسب انداز میں پیش کیا۔

دوسری بات جناب والا! جہاں تک شہادت کا تعلق ہے۔میری کوشش ہوگی جو کچھ

ریکارڈ پر شہادت موجود ہے۔ اسے مختصر طور پر پیش کروں۔ لیکن بحیثیت اٹارنی جنرل میں ایوان کا رکن نہیں ہوں۔ اس لئے نہ تو میں کوئی فیصلہ جج کی طرح دے سکتا ہوں اور نہ ہی اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا فرض ہے کہ میں غیر جانبدارانہ طور پر اس ایوان کی امداد کروں۔ ہم سب کو احساس ہوگا کہ میں یہاں پر صرف ایک فریق کی نمائندگی یا دوسرے فریق کی مخالفت نہیں کرتا۔ آپ اس معاملہ میں بحیثیت منصف کے ہیں۔ اس لئے میرا فرض منصبی ہے کہ میں معاملہ کے دونوں پہلو آپ کے سامنے پیش کروں تاکہ نہ تو کوئی یہ محسوس کرے اور نہ ہی کہہ سکے کہ یہ یکطرفہ کاروائی تھی اور اٹارنی جنرل نے اپنی حیثیت کا جائز یا ناجائز استعمال کرتے ہوئے فیصلہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ میری ان مجبوریوں کے مدنظر اگر میں دونوں فریقوں کے نقطہ نظر یا دوسرے فریق کے نقطۂ نظر کو بھی پیش کروں تو اسے صحیح انداز میں ہی سمجھا جائے گا۔

جناب والا! جہاں تک فیصلہ کا تعلق ہے وہ تو معزز اراکین نے ہی کرنا ہے اور مجھے یقین واثق ہے کہ یہ ایک بہت ہی منصفانہ فیصلہ ہوگا۔ صحیح فیصلہ ہوگا۔ جو کہ ملک کے عوام کی خواہشات اور احساسات کے مطابق ہوگا۔ ہمیں اسلام اور ملک کے مفادات کو ذہن نشین رکھنا چاہئے اور مجھے ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ حب الوطنی اور اسلام کے ساتھ محبت کے احساسات ہر لمحہ موجود ہیں اور اس لئے مجھے اس بارے میں بھی قطعاً کوئی شبہ نہیں کہ معزز اراکین بالکل درست فیصلہ کریں گے۔

مجھے اس موضوع پر وزیراعظم کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ وزیراعظم صاحب اس معاملے کے متعلق بہت بیتاب ہیں۔ کیونکہ اس کا فیصلہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ وزیراعظم کی سوچ ایک عام مسلمان کی سوچ کی مانند ہے اور ان کے جذبات ایک عام مسلمان کے جذبات ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ وزیراعظم بھی ہیں۔ اس لئے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ کوئی شخص اپنے حقوق سے محروم نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کو بلا قانونی جواز اپنی زندگی، آزادی عزت اور شہرت سے محروم کیا جائے۔ جناب والا! میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس ایوان کے اندر جو رہنما موجود ہیں انہوں نے کافی سوچ بچار کیا ہے اور ان کی انتہائی کوشش ہے کہ اس معاملہ کا ایک نہایت ہی مناسب اور منصفانہ فیصلہ ہو۔ جناب والا! آپ کو یاد ہوگا کہ جرح کے دوران میں نے امیر جماعت احمدیہ ربوہ پر واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ یہ ایوان نہ تو کسی کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری کرنا چاہتا ہے۔ یہ ایوان ایک منصفانہ فیصلہ کرنا

چاہتا ہے۔ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اپنی گزارشات کروں گا اور تمام حقائق اور واقعات کو اختصار کے ساتھ پیش کروں گا)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! ایوان کے سامنے ایک ریزولیوشن اور ایک تحریک ہے۔تحریک جو کہ معزز وزیر قانون نے پیش کی تھی کا متن حسب ذیل ہے: ''رولز آف بزنس کے قاعدہ نمبر ۲۰۵ کے تحت میں مندرجہ ذیل تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں۔ یہ کہ یہ ایوان ایک ایسی خصوصی کمیٹی کی تشکیل کرے جو کہ پورے ایوان پر مشتمل ہو،اس کمیٹی میں وہ تمام اشخاص شامل ہوں جو ایوان کو خطاب کرنے کا حق رکھتے ہوں۔ نیز ایوان کی کاروائی میں حصہ لینے کا استحقاق رکھتے ہوں۔سپیکر صاحب! اس خصوصی کمیٹی کے چیئرمین ہوں اور یہ کمیٹی مندرجہ ذیل امور سرانجام دے:

۱...... دین اسلام کے اندر ایسے شخص کی حیثیت یا حقیقت پر بحث کرنا جو حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ﷺ ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

۲...... کمیٹی کی جانب سے متعین کردہ میعاد کے اندر اراکین سے تجاویز، مشورے، ریزولیوشن وصول کرنا اور ان پر غور کرنا۔

۳...... مندرجہ بالا متنازعہ امور کے بارے میں شہادت لینے کے بعد اور ضروری دستاویزات پر غور کرنے کے بعد سفارشات پیش کرنا۔

کمیٹی کی کاروائی کے لئے ''کورم'' چالیس اشخاص کا ہوگا۔جن میں سے دس کا تعلق ان پارٹیوں سے ہوگا جو کہ قومی اسمبلی کے اندر حکومت کی مخالف ہیں یعنی حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں۔''

جناب والا! ایک دوسرا ریزولیوشن ہے۔ جو کہ اس ایوان کے سینتیس (۳۷) معزز اراکین نے پیش کیا تھا)

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر نے کرسی صدارت سنبھالی اور چیئرمین صاحب نے کرسی صدارت چھوڑ دی)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! اس ریزولیوشن کا متن یہ ہے:

ہم مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کی التماس کرتے ہیں۔ ہرگاہ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ہرگاہ مرزا غلام احمد کا جھوٹا دعویٰ نبوت کئی ایک قرآنی آیات کی غلط تاویل کرنے کی

کوشش اور جہاد کو منسوخ کرنے کی کوشش۔ یہ سب باتیں اسلام کے بنیادی اصولوں کے ساتھ دغا اور فریب ہیں۔

اور ہرگاہ وہ (مرزا غلام احمد قادیانی) سراسر سامراج کا پیدا کردہ تھا۔ جس کا واحد مقصد اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنا اور اسلام کو بدنام کرنا تھا۔

اور ہرگاہ تمام ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، خواہ وہ اسے نبی مانتے ہوں یا اسے کسی شکل میں بھی مذہبی رہنما یا مصلح متصور کرتے ہوں۔ تمام کے تمام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور ہرگاہ اس کے پیروکار خواہ وہ کسی بھی نام سے جانے جاتے ہوں۔ سب کے سب اپنے آپ کو اسلام کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہوئے ملک کے اندر اور ملک سے باہر تخریب کاری میں ملوث ہو رہے ہیں۔

اور ہرگاہ ۶/اپریل تا ۱۰/اپریل ۱۹۷۴ء کو مکہ المکرّمہ میں ورلڈ مسلم آرگنائزیشن کی کانفرنس جو کہ رابطہ عالم اسلامی کے تحت منعقد ہوئی اور جس میں تمام دنیا کی ۱۴۰ تنظیموں نے حصہ لیا۔ اس کانفرنس نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ قادیانیت، اسلام اور تمام عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو کہ محض جھوٹ اور فریب سے اپنے کو اسلام کا ایک فرقہ ظاہر کرتی ہے۔

چنانچہ یہ اسمبلی یہ اعلان کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، خواہ وہ کسی نام سے بھی پکارے جاتے ہوں۔ مسلمان نہیں ہیں اور یہ کہ اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے۔ تاکہ اس اعلان کو قانونی طور پر نافذ کرنے کے لئے آئین میں ضروری ترمیم کی جاسکیں اور ان کے جائز قانونی حقوق کو بطور غیر مسلم اقلیت کے تحفظ دیا جاسکے۔

جناب والا! یہ دو تحاریک ہیں۔ ایک ریزولیوشن ہے اور ایک تحریک، ان کے علاوہ کچھ اور ریزولیوشن بھی ہیں جو کہ اس ایوان کے زیر غور ہیں۔ لیکن ان کا زیادہ تر تعلق آئینی ترامیم کی تجاویز کے بارے میں ہے۔ دو وجوہات کے باعث میں ان کے متعلق کچھ گذارش پیش کروں گا۔ نمبر ایک صرف یہی دو دستاویزات اخباروں میں شائع ہوئی تھیں اور ان دستاویزات کی بنیاد پر متعلقہ جماعت (احمدیہ) نے اپنے اپنے جوابات اور عرض داشتیں پیش کی تھیں۔ ان کے بیانات بھی ان ہی دستاویزات کی بنیاد پر لئے گئے تھے۔ اس لئے دوسرے ریزولیوشن کے بارے میں کچھ کہنا قرین انصاف نہ ہوگا۔ کمیٹی کو ان کے بارے میں کاروائی کرنے کا پورا اختیار ہے۔ جسے کسی مرحلہ پر استعمال کرنے کی مجاز ہے۔ تاہم میں اپنی گذارشات کو ان دو دستاویزات تک محدود رکھوں

گا اور مختصر تبصرہ کروں گا۔ پیشتر ازیں کہ اس ضابطہ پر بات کروں جو کہ ان دستاویزات پر غور کرنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ اگر میں بے باکی سے اپنی گذارشات پیش کروں تو اس کا غلط مطلب نہیں لیا جائے گا۔

آغاز میں پہلے وہ تحریک جو کہ عزت مآب وزیر قانون نے پیش کی تھی۔ جناب والا! تحریک کے الفاظ ہیں: ''دین اسلام کے اندر ایسے شخص کی حیثیت یا حقیقت پر بحث کرنا جو حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو۔''

آیئے! پہلے اس جملہ یا ترکیب کو لیں۔ ''اسلام کے اندر حیثیت یا حقیقت پر بحث کرنا'' اگر ایوان کی یہ رائے ہو کہ جو لوگ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو پھر ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی مقام نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ تحریک بذات خود اپنے اندر تضاد رکھتی ہے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ ''اسلام میں یا اسلام کے حوالہ سے بحث کرنا'' تو پھر بات سمجھ میں آ سکتی تھی۔ لیکن یہ کہنا کہ اسلام میں حیثیت یا مقام اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تضاد ہے جو زیادہ اہم نہ بھی ہو۔ لیکن یہ تضاد ایوان کے نوٹس میں لانا میرا فرض تھا۔ یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ اسلام میں ان کی حیثیت کیا ہے۔ ہاں! یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے حوالے سے ان کی حیثیت کیا ہے۔ جناب والا! جو ریزولیوشن سینتیس (۳۷) اراکین نے پیش کی ہے میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ اس میں بھی کچھ تضاد ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا۔ تاہم معزز اراکین اس بات کو نوٹ کریں کہ ایک جگہ کہا گیا ہے کہ: ''ہرگاہ مرزا غلام احمد سامراج کا پیدا کردہ تھا جس کا واحد مقصد اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنا اور اسلام کو بدنام کرنا تھا۔''

پھر آگے چل کر کہا گیا: ''ہرگاہ ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے ماننے والے خواہ وہ اسے نبی مانتے ہوں یا مذہبی رہنما یا مصلح تصور کرتے ہوں۔ اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔''

پھر آگے چل کر: ''(مرزا غلام احمد کے) پیروکار خواہ وہ کسی نام سے پکارے جاتے ہوں۔ سب کے سب اپنے آپ کو اسلام کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہوئے ملک کے اندر اور ملک کے باہر تخریب کاری میں ملوث ہو رہے ہیں۔''

یہ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے بعد مطالبہ ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ یعنی غیر مسلم مذہبی اقلیت اور آئین میں ترمیم کرو اور ان کے جائز قانونی حقوق کا تحفظ کرو۔ کیا آپ

تخریب کاری کو دوام دینا چاہتے ہیں۔ کیا آپ ان چیزوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں جن کا ذکر دیباچہ میں کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا تضاد ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا تھا۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ انہیں ایک اقلیت قرار دو۔ ایک الگ اکائی بناؤ اور جب آپ ایسے کرتے ہیں تو آپ کو ان کے حقوق کا تحفظ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور یہ ریزولیوشن کا ایک بہت ہی عمدہ جزو ہے۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے جائز حقوق کا قانونی تحفظ کیا جائے تو اس کی تعریف کرتا ہوں۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ (جماعت احمدیہ) ایک تخریبی تحریک ہے۔ وہ ملک کے اندر اور ملک کے باہر تخریب کاری میں ملوث ہیں۔ وہ تخریب کاری کیا ہے۔ ان کے اپنے مذہب (یا عقیدے) کا پرچار۔ ان کے (اپنے عقیدے کے مطابق) مذہب پر عمل درآمد، آپ ان کے حقوق کا تحفظ بھی چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی مذمت بھی کرتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں یک جا نہیں ہوسکتیں۔ یہ تو بالکل صاف بات ہے۔ میں کوئی تنقید نہیں کر رہا۔ مجھے تنقید کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن میرا فرض ہے کہ میں معزز اراکین کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں کہ اگر آپ شہری آبادی کے کسی حصے کو ایک الگ مذہبی جماعت قرار دیتے ہیں تو پھر نہ صرف ملک کا آئین بلکہ آپ کا مذہب تقاضا کرتا ہے کہ آپ ان کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ان کو اپنے مذہب کے پرچار اور عمل کا حق دیں۔ اس سے زیادہ میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتا۔ کیونکہ مجھے پورا احساس ہے کہ میرے پاس وقت بہت ہی محدود ہے۔

چنانچہ ان دو دستاویزات کی روشنی میں (تحریک اور ریزولیوشن) اس معزز ایوان نے کچھ متنازعہ امور کا فیصلہ کرنا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱...... کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

۲...... اس دعوے کا اسلام میں یا اسلام کے حوالے سے کیا مضمرات ہیں۔ میں نے اسلام میں اور اسلام کے حوالے سے دونوں کا ذکر کیا ہے۔

۳...... ختم نبوت کا مطلب یا تصور کیا ہے۔ جب ہم خاتم النّبیین کہتے ہیں تو ہمارا کیا مطلب ہوتا ہے۔

۴...... کیا ملت اسلامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار جو اسے نبی یا مسیح موعود مانتے ہیں یا دونوں حیثیتوں سے مانتے ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۵...... کیا مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار ایسے مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد کو نبی یا مسیح موعود نہیں مانتے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔

۶...... کیا مرزا غلام احمد نے ایک علیحدہ مذہبی جماعت کی بنیاد رکھی جو کہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ یا کہ اس نے اسلام کے اندر ہی نئے فرقے کا آغاز کیا۔

۷...... اگر اس نے الگ مذہبی جماعت کی بنیاد رکھی تو ایسی جماعت کا اسلام کے حوالے سے کیا مقام یا حیثیت ہوگی اور آئین کے مطابق اس جماعت کے حقوق کیا ہوں گے۔

(قادیانیوں اور لاہوریوں کی اسمبلی میں پیش ہونے کی درخواست)

اب میں مختصر طور پر ان واقعات کا ذکر کروں گا جو ریزولیشن اور تحریک کے پیش ہونے کے دن سے رونما ہوئے۔ یہ (ریزولیشن اور تحریک) ۳۰؍جون ۱۹۷۴ء کو پیش کئے گئے تھے۔ ان کے شائع ہونے کے بعد مرزا غلام احمد کے ماننے والے دو گروپوں کی طرف سے دو یادداشتیں داخل کی گئی تھیں۔ اس کے بعد دونوں گروپوں کے نمائندوں کو بلایا گیا تھا کہ وہ حلف لینے کے بعد اپنے بیانات اور یادداشتوں کو پڑھ کر سنائیں۔ مجھے یاد ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے زبانی بیان دینے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تا کہ وہ اپنا نقطۂ نظر زیادہ طور پر واضح کر سکیں۔ جو دستاویزات انہوں نے داخل کیں۔ ان میں ریزولیشن میں عائد کردہ تمام الزامات سے انکار کیا گیا۔ ایوان کی کمیٹی نے ایک سٹیرنگ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا تا کہ وہ سوالات کو وصول کرے اور ان کا تجزیہ کرے۔ اس مقصد کے لئے کمیٹی نے مجھے ہدایت کی ہے۔ ۲۵؍جولائی ۱۹۷۴ء سے اسلام آباد میں موجود رہوں۔ اسی ہدایت کے مطابق میں ۲۱؍جولائی کو اسلام آباد آ گیا تھا۔ سٹیرینگ کمیٹی نے سوالات کی جانچ پڑتال ایک ہفتہ میں کر لی۔ حالانکہ سوالات سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔ مرزا ناصر احمد کی سربراہی میں احمدیہ جماعت ربوہ کا بیان ۵؍اگست تا ۱۰؍اگست کو ہوا۔ اس کے بعد دس یوم کا وقفہ رہا۔ مرزا ناصر احمد کا مزید بیان ۲۰؍اگست تا ۲۴؍اگست ہوا۔ کل گیارہ روز تک بیان ہوتا رہا۔ اس کے بعد احمدیہ جماعت کے دوسرے گروہ کا بیان ہوا۔ جس کے سربراہ مولانا صدرالدین تھے۔ چونکہ مولانا صدرالدین کافی بوڑھے ہیں اور اچھی طرح بات سننے کی قوت نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کا بیان میاں عبدالمنان عمر کے وسیلہ سے ہوا۔ ان کا بیان دو دن میں ہوا۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ ایوان کسی قسم کا امتیاز برت رہا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ بہت سے حقائق، دستاویزات اور مرزا غلام احمد کی تحریریں پہلے گروپ کے بیانات میں ریکارڈ پر آ چکے تھے اور جہاں تک دوسرے گروہ کا تعلق ہے۔ مزید تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہ تھی۔

(مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت)

جہاں تک پہلے متنازعہ امر کا تعلق ہے۔یعنی کیا مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا یا نہیں۔اس سلسلے میں مرزا غلام احمد کی زندگی،تصانیف اور احمدیہ تحریک کے بارے میں اختصار کے ساتھ ذکر کرنا سودمند ہوگا۔اس طرح حقیقت میں میں دراصل پہلے متنازعہ امر کا احاطہ ہی کروں گا۔مرزا ناصر احمد نے مرزا غلام احمد کے زندگی کے مختصراً حالات اس طرح بیان کئے: ''آپ ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے[1]۔آپ کے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی صاحب تھا۔آپ کی ابتدائی تعلیم چند استادوں کے ذریعے سے گھر پر ہی ہوئی۔آپ کے اساتذہ کے نام فضل الٰہی،فضل احمد اور گل محمد تھے۔جن سے آپ نے فارسی،عربی اور دینیات کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور علم طب اپنے والد صاحب سے پڑھا۔

آپ شروع سے ہی اسلام کا درد رکھتے تھے اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔آپ کا ایک شعر ہے۔

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ۱۸۷۶ء کے قریب اسلام کی طرف سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور ۱۸۸۴ء میں اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کی۔جو قرآن کریم آنحضرتﷺ اور اسلام کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب مانی گئی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے باذن الٰہی سلسلہ بیعت کا آغاز کیا اور ۱۸۹۱ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر ''مسیح موعود'' ہونے کا دعویٰ کیا۔

آپ کی تمام عمر اسلام کی خدمت میں گذری اور آپ نے ۸۰ کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں جو عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں اور ان تینوں زبانوں میں آپ کا منظوم کلام بھی ملتا ہے۔آپ کا اور آپ کی جماعت کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھا اور ہے۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ملک کے اخباروں، رسالوں نے آپ کی اسلامی خدمات کا پرزور الفاظ میں اعتراف کیا۔

[1] مرزا ناصر احمد کا کذب محض اور خالص دجل ہے۔مرزا قادیانی ۱۹۳۵ء میں نہیں بلکہ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔جیسا کہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریرات اس پر گواہ ہیں۔تفصیل گذر چکی ہے۔

آپ کی وفات کے وقت آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور اس وقت آپ کے خاندان کے افراد کی تعداد دوسو کے قریب ہے۔''

محترم! مرزا غلام احمد کی زندگی کے بارے میں میں کچھ مزید تفصیلات بیان کروں گا جو کہ مجھے ان دستاویزات سے حاصل ہوئی ہیں جو مجھے دیکھنے کا موقع ملا۔

مرزا غلام احمد کا تعلق پنجاب کے معروف اور معزز ''مغل خاندان'' سے تھا جو کہ مغل بادشاہ بابر کے زمانے میں سمرقند سے ہندوستان نقل مکانی کر کے آیا تھا۔ مرزا غلام احمد کے اجداد میں سے ہندوستان آنے والے پہلے شخص کا نام مرزا ہادی بیگ تھا۔ *Laquel Griffin* ''لیکل گرفن'' نے اپنی کتاب ''پنجاب چیف'' میں لکھا ہے کہ: ''مرزا ہادی بیگ کو قادیان کے گردو پیش ستر (۷۰) دیہاتوں پر قاضی یا مجسٹریٹ تعینات کیا گیا تھا۔ قادیان جسے مرزا ہادی بیگ نے آباد کیا، کا پہلا نام ''اسلام پور قاضی'' تھا۔ جو بعد میں بدلتے بدلتے قادیان بن گیا۔ کئی نسلوں تک یہ خاندان سرکاری عہدوں پر فائز رہا۔ جب سکھ اقتدار میں آئے تو یہ خاندان کسمپرسی اور غربت کا شکار ہو گیا۔''

اس کے بعد میں جسٹس منیر احمد (مرحوم) کی انکوائری کمیٹی ۵۴۔۱۹۵۳ء کی رپورٹ سے اقتباس عرض کروں گا۔ مرزا غلام احمد کے متعلق کورٹ آف انکوائری رپورٹ میں درج ذیل ہے: ''مرزا غلام مرتضیٰ جو کہ سکھ دربار کا جرنیل تھا، کا پوتا تھا۔ اس نے فارسی اور عربی زبان کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ مگر کوئی مغربی تعلیم حاصل نہ کی۔ ۱۸۶۴ء میں اس نے ضلع کچہری سیالکوٹ میں کوئی ملازمت حاصل کی اور چار سال ملازمت میں گذارے۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد وہ دل وجان سے مذہبی ادب کی طرف متوجہ ہوا اور ۸۴۔۱۸۸۰ء کے درمیان مشہور زمانہ کتاب ''براہین احمدیہ'' چار جلدوں میں تصنیف کی۔ اس کے بعد اور کتابیں تصنیف کیں۔ اس زمانے میں شدید مذہبی تکرار اور مناظرے ہو رہے تھے۔ اسلام پر نہ صرف عیسائیوں بلکہ آریہ سماج کی طرف سے بار بار حملے ہو رہے تھے۔ آریہ سماج ایک ہندو تحریک تھی جو کہ ان دنوں ہر دلعزیز بنتی جارہی تھی۔''

میرے خیال میں جسٹس منیر احمد کا یہ کہنا درست نہیں کہ مرزا غلام احمد، مرزا غلام مرتضیٰ کا پوتا تھا۔ اسی کی وجہ یہ ہے کہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ مرزا غلام مرتضیٰ، مرزا غلام احمد کے والد کا نام ہے۔ (نہ کہ دادا کا) ایوان میں مرزا ناصر احمد کے بیان کے مطابق ۸۰۔۱۸۶۰ء کے درمیان انگریز اپنے ساتھ پادریوں کی ایک فوج ظفر موج لائے تھے۔ جن کی تعداد کوئی ستر کے لگ بھگ تھی۔ جس کے باعث شدید قسم کے مذہبی مناظرے شروع ہو گئے۔ ان پادریوں نے اعلان کر دیا تھا کہ وہ

ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنا دیں گے۔ان پادریوں کے اسلام اور حضرت محمد ﷺ پر حملوں کے بارے میں مرزا ناصر احمد نے کہا: ”حکومت کے بل بوتے پر انہوں نے یہ کیا اور کر رہے تھے۔“

مرزا ناصر احمد کے مطابق چند علماء اور اسلام کا درد رکھنے والے رہنما عیسائیوں کے حملوں کو روکنے کے لئے آگے بڑھے ایسے لوگوں میں نواب صادق (صدیق) حسن خان، مولوی آل حسن، مولوی رحمت اللہ مہاجر دہلوی، احمد رضا صاحب اور مرزا غلام احمد شامل تھے۔مرزا ناصر احمد نے کہا کہ میں ان سب کو تو نہیں جانتا تاہم میرا ایمان صرف مرزا غلام احمد پر ہی نہیں ان سب پر ہے۔”اللہ نے فراست دی تھی، اسلام کا پیار دیا تھا۔“

(مرزا غلام احمد قادیانی کے نامناسب رویے)

اور یہی وجہ تھی جس کی وجہ سے وہ عیسائیوں کے اسلام اور حضرت محمد ﷺ پر حملوں کو پسپا کرنے کے لئے میدان میں آئے۔ یہی مباحثے اور مناظرے مرزا غلام احمد سمیت ان تمام مسلمانوں کی ہردلعزیزی کا باعث بنے۔وہ مسلمانوں کے ہیرو بن گئے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کے خلاف حملوں کی پسپائی میں مرزا غلام احمد ہردلعزیزی میں سرفہرست تھا۔گویہ بات شہادت سے بالکل عیاں ہوتی ہے کہ ان حملوں کی پسپائی کے لئے جو طریقے اختیار کئے گئے۔ان میں سے چند ایک نامناسب بلکہ قابل اعتراض تھے۔مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس طرح توہین کی گئی۔ یہ نہ صرف آج بھی قابل اعتراض ہے۔ بلکہ اس دور میں مسلمانوں نے اس پر اعتراضات کئے تھے۔اس دور میں بھی مرزا غلام احمد کو بار بار وضاحتیں کرنا پڑتی تھیں۔ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ غالباً اس ہردلعزیزی کا ہی نتیجہ تھا کہ ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد نے ۵۴ سال کی عمر میں اپنے پیروکاروں اور معتقدین سے بیعت لینے کا فیصلہ کیا۔ پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے ”براہین احمدیہ“ میں پہلے ہی ذکر کر دیا ہوا تھا کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہے اور اسے الہامی پیغامات موصول ہوتے ہیں۔ یہ سب کو معلوم تھا۔دسمبر ۱۸۸۹ء میں مرزا غلام احمد کے بیٹے یعنی خلیفہ دوئم جماعت احمدیہ ربوہ یا قادیان کے مطابق۔مرزا غلام احمد نے اس تحریک کی بنیاد رکھی۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں حقیقتاً اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔تحریک کی ابتداء میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے نبی یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔تاہم یہ ذکر ملتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروکاروں سے بیعت لینا شروع کر دیا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو پیروکار ملتے رہے۔وجہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد ایک قابل انسان تھا۔جس کی تحریروں میں بلا کی روانی اور طاقت تھی۔وہ روانی کے ساتھ عربی، فارسی اور اردو میں لکھتا تھا۔ ہاں! ایک حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ ۱۸۸۹ء میں

اس بارے میں کچھ شبہ ہے۔ ایک جگہ دسمبر ۱۸۸۹ء کا ذکر ہے۔ مرزا غلام احمد کو الہام ہوا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ کہیں اس نے اس کا اظہار یا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ وہ قادیان سے لدھیانہ گیا اور اپنے پیروکاروں سے بیعت لی۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس نے اس کا اعلان قادیان میں کیوں نہ کر دیا۔ اس کا فیصلہ آپ پر منحصر ہے۔ مرزا بشیرالدین محمود احمد کی کتاب ''احمدیت اور سچا اسلام'' (ص۱۰) سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں بیعت لینے گیا تھا۔ دوسری جگہ کسی اور اسلامی ادب میں میں نے پڑھا ہے کہ مسیح موعود اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان ''لد'' نامی جگہ پر کرے گا۔ غالباً اس کے پیش نظر مرزا غلام احمد نے ''لدھیانہ'' جانا مناسب خیال کیا کہ وہاں جا کر ہی بیعت لینا چاہئے۔ اس نے اس کا آغاز قادیان سے نہیں کیا۔ یہ بات میں آپ کو خصوصی طور پر گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ عیسائیوں کے ساتھ مناظروں کے بارے میں میں مزید تفصیلات بعد میں عرض کروں گا۔

(قادیانی انگریز کے جاسوس)

ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایک سنگین اعتراض یہ عائد کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت اور احمدیہ تحریک انگریز کی ایماء اور مشورے کی مرہون منت ہے۔ اس بات کا ذکر صرف ریزولیوشن میں ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ بہت سے علمی ادب پاروں میں بھی ذکر ملتا ہے کہ (مرزا غلام احمد کی نبوت اور احمدیہ تحریک) کا شوشہ اس وقت پیدا کیا گیا جب سوڈان سے لے کر سماٹرا تک بیرونی سامراجیت کے خلاف اعلان جہاد ہوا۔ یہ سب انگریزوں نے جہاد کو روکنے کے لئے کیا اور مرزا غلام احمد کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ یہ بھی ایک پہلو ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ بھی کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے لئے انگریزوں سے مکمل وفاداری جزو ایمان ہے۔ اس کا عہد وہ بیعت کے وقت کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی اہم بات ہے۔ کیونکہ انگریزوں سے وفاداری کی شرط کی مسلمان بہت مخالفت کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ بیرونی سامراجیت جس نے ان کی حکومت اور اختیارات کو غصب کر رکھا تھا، سے نجات حاصل کی جائے۔ انگریزوں سے وفاداری کی شرط ایمان ہونے کی وجہ سے احمدی یا مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی شکل میں انگریزوں کو بہت ہی اعلیٰ قسم کے جاسوس مل گئے تھے۔

(افغانستان میں دو قادیانیوں کا قتل)

ہمیں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ ۱۹۲۵ء میں افغانستان میں دو مرزائیوں/احمدیوں کو قتل کر دیا گیا نہ محض اس وجہ سے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ بلکہ ان کے قبضہ سے ایسی دستاویزات برآمد ہوئی

تھیں جن سے پتہ چلا کہ وہ انگریز حکومت کے جاسوس تھے اور وہ افغان حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ایوان کے نوٹس میں میں یہ حقائق لانا چاہتا ہوں۔میں یہ نہیں کہتا کہ یہ درست یا سچ ہیں۔

جہاں تک مرزا صاحب کی قرآن کے فہم یا سوچ کا تعلق ہے۔میں سمجھتا ہوں وہ کم وبیش سرسید احمد خان جیسی ہی ہے۔ماسوائے چند آیات کے جن کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ملے یا جن کا تعلق مرزا صاحب کی اپنی نبوت کے بارے میں ہے۔وہ قرآن کے فہم کا ادراک رکھتا تھا۔اپنے مخالفین کو ڈرانے دھمکانے کے لئے اس کا نمایاں ہتھیار اس کی وہ پیش گوئیاں تھیں جن کے ذریعہ وہ محدود مدت کے اندر اندر مخالفین کی موت یا تذلیل کا دعویٰ کیا کرتا تھا۔

محترم! ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب نے پہلے مسیح موعود ہونے کا اعلان اور بعد میں نبی ہونے کا اعلان کیا۔اس نے کس قسم کی نبوت کا اعلان کیا۔اس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنی کتاب ''احمدی یا سچا اسلام'' میں لکھتے ہیں: ''اس کا کام ان غلطیوں اور غلط توجیہات کا ازالہ کرنا تھا جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دین کے اندر سرایت کر گئی تھیں۔ بلکہ اس کو اس سے بھی اعلیٰ مقصد کی تکمیل کرنا تھی۔اس ضمن میں اس کو لامحدود خزانے، اٹل سچائیاں اور پوشیدہ قوتیں تلاش کرنا تھیں۔قرآن کے اس معجزے کا اعلان کرتے ہوئے مسیح موعود نے ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا۔مسلمانوں کا یہ تو پختہ ایمان تھا کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔لیکن گذشتہ پندرہ سو سالوں میں کسی نے یہ خیال نہیں کیا تھا کہ قرآن کریم نہ صرف مکمل کتاب ہے۔ بلکہ اس میں مستقبل کی ضروریات کے لئے ایک کبھی نہ ختم ہونے والا ذخیرہ موجود ہے۔جس کی تفتیش اور تحقیق سے روحانیت کے انمول خزانے رونما ہوں گے۔دنیا کے سامنے قرآن کے اس اعجاز کو نمایاں کر کے بانی سلسلہ احمدیہ نے روحانیت کی تفتیش اور تحقیق کے راستے کھول دیئے۔ یہ دنیاوی سائنس کے مقابلہ میں بہت ہی اعلیٰ اقدام ہے۔مرزا غلام احمد نے نہ صرف اسلام کو تمام غلطیوں سے پاک کر دیا۔ بلکہ قرآن کریم پر ایسی روشنی ڈالی جس سے دنیا اور انسانیت کے سامنے عقل ودانش کی تسکین کا سامان بہم پہنچایا۔گویا مستقبل کی تمام مشکلات کو حل کرنے کی کلید پیش کر دی۔''

(مرزا قادیانی کی ذاتی اغراض)

محترم! اس بارے میں صرف ایک دو باتیں کروں گا۔یعنی یہ کہ مرزا غلام احمد نے ان پوشیدہ خزانوں کا پتہ لگا لیا۔جن تک گذشتہ تیرہ سو سالوں میں کوئی مسلمان نہیں پہنچ سکا تھا۔اس میں کسی شک وشبہ یا تردید کی گنجائش نہیں کہ قرآن کریم خزائن کا مجموعہ ہے۔ یہ عقل وحکمت کا منبع

ہے۔ جوں جوں انسان ترقی کرے گا اور قرآن کے اندر گہرا تدبر کرے گا۔ عقل و دانش کے اسرار ورموز اس پر عیاں ہوتے چلے جائیں گے۔ میں نے مرزا ناصر احمد سے خصوصی طور پر سوال کیا کہ وہ کون سے انکشافات تھے جو مرزا غلام احمد سے قبل کسی اور مسلمان پر ظاہر نہ ہوئے۔ ماسوائے ختم نبوت کے مطلب کے بارے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں کہ آیا وہ زندہ ہے یا نہیں۔ میرے اس سوال کے جواب میں مرزا ناصر احمد نے کہا کہ مرزا غلام احمد کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس تفسیر کا ستر فیصد حصہ نیا ہے۔ اس بارے میں فیصلہ کرنا یا کوئی رائے دینا اس ایوان کے فاضل علماء کا کام ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔ مجھے تو صرف علامہ اقبالؒ کا وہ قول یاد ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ؎

عصر من پیغمبرے ہم آفرید
آن کہ در قرآن بجز از خود ندید

یعنی ہمارے دور میں ایک ایسا نبی پیدا ہوا جس کو قرآن میں اپنے سوا کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ میرا خیال ہے یہ ایک نہایت ہی مناسب تبصرہ ہے۔ جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں۔ مرزا صاحب نے قرآن مجید کی صرف انہی حصوں کی تفسیر کی جس میں ان کو ذاتی دلچسپی تھی۔

محترم! اب میں مرزا غلام احمد کی زندگی اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے تین مراحل کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ شروع میں مرزا غلام احمد بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک دینی رہنما تھا اور انہی جیسے عقائد رکھتا تھا۔ اس نے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا مقابلہ کیا۔ یہ ۷۶-۱۸۷۵ء تا ۸۹-۱۸۸۸ء کا دور تھا۔ مرزا غلام احمد کے اس دور کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے میں اس کی اپنی کتاب ''حمامتہ البشریٰ روحانی خزائن'' جلد ۷ ص ۲۰۰ کا ترجمہ پیش کروں گا۔

''کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم وصاحب فضل نے ہمارے نبی ﷺ کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النّبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی کے بغیر کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہوجانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کیونکر آسکتا ہے۔ درآں حالیکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔''

یہ بالکل واضح بات تھی۔ اس (مرزا غلام احمد) نے خاتم النّبیین کے بارے میں اپنے

عقیدے کا اظہار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مزید کہا: ''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث ''لانبی بعدی'' ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا اور قرآن شریف کا ہر لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیات ''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین'' اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

یہ اقتباس ''کتاب البریہ'' جلد:۱۳، ''روحانی خزائن'' حاشیہ ص۲۱۷، ۲۱۸ سے تھا۔ پھر وہ اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' جو کہ ''روحانی خزائن'' جلد۳ ص۴۱۲ میں شائع ہوئی۔ کہتا ہے: ''ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النّبیین میں وعدہ کیا گیا ہے جو حدیثوں میں بہ تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور سچ ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔''

اس کے بعد یہ مرزا صاحب کے ایک اشتہار کی عبارت کا حوالہ ہے۔ جو ۲۰؍شعبان کو رسالہ ''تبلیغ'' میں شائع ہوا: ''ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے قائل ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

یہ اس کی (مرزا غلام احمد کی) ذہنی زندگی کا پہلا دور تھا۔ دوسرے دور کا آغاز ۱۸۸۸ء کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ جب اس نے اپنے پیروکاروں سے بیعت لینا شروع کی۔ میں حلف بیعت کے متعلق مرزا بشیرالدین محمود کی کتاب کے ص۳۰ کو پڑھتا ہوں: ''المختصر کتاب کا اثر (براہین احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے) آہستہ آہستہ پھیلنا شروع ہوا اور مسیح موعود کو کئی لوگوں نے تحریری خطوط لکھے کہ وہ ان سے بیعت لیں۔ لیکن مرزا غلام احمد نے نہ مانا اور جواب دیا کہ اس کے تمام اعمال الہامی ہدایت کے تابع ہیں۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں مرزا غلام احمد کو الہام ہوا کہ وہ اپنے پیروکاروں سے بیعت لیں۔ سب سے پہلی بیعت لدھیانہ میں ۱۸۸۹ء میں لی گئی (جس کا ذکر میں نے پہلے کیا) یہ بیعت میاں احمد جان کے گھر میں لی گئی اور سب سے اوّل بیعت کرنے والا مولوی نوردین تھا۔ اس روز کل چالیس آدمیوں نے بیعت کی۔ اس وقت تک اس نے مسیح موعود یا نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس وقت تک وہ یہی کہتا تھا کہ اس کا خدا سے رابطہ ہے اور اسے الہامی پیغامات وصول ہوتے ہیں۔''

محترم! اب ہم اس کی زندگی کے دوسرے دور کی طرف جاتے ہیں کہ اس کا آغاز اس نے کیسے کیا۔ میں غلطی کر سکتا ہوں۔ مگر جہاں تک میں سمجھا ہوں کہ مرزا غلام احمد نے پہلے جو

پوزیشن اختیار کی تھی اس کو تبدیل کرتے ہوئے اس نے بڑی احتیاط سے کام لیا۔ سیالکوٹ کے لیکچر اور راولپنڈی کے مباحثہ میں مرزاغلام احمد نے چند ایک دلچسپ انکشافات کئے۔ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اس نے کہا: ''تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے وہ نعمتیں کیوں کر پاسکتے ہو۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خداتعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور ان کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔''

یہ اگلا قدم ہے جو کہ میں نے ''روحانی خزائن'' جلد۲۰ ص۲۲۷ سے پڑھا ہے۔ پھر ''تجلیات الٰہیہ''، ''روحانی خزائن'' جلد۲۰ ص۴۱۲ پر مرزاغلام احمد کہتا ہے: ''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہوسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔''

چنانچہ اب اس نے نبی یا ایک ذیلی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ وہ مکمل نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا وہ کہتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہے اور ان (ﷺ) کے وسیلہ سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ''تجلیات الٰہیہ'' ص۲۰، ''مباحثہ راولپنڈی'' اور ''روحانی خزائن'' جلد۲۰ ص۴۱۲ پر رقمطراز ہے: ''میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہو جو غائب پر مشتمل ہو۔ اس لئے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔''

اگلا قدم یا دلیل مرزاغلام احمد نے ''حقیقت الوحی'' جو کہ ''روحانی خزائن'' کی جلد۲۲ کے صفحہ۹۹،۱۰۰ پر شائع ہوئی ہے۔ جس میں وہ کہتا ہے: ''خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ پر پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی ہے۔''

پھر وہ ''نزول مسیح'' حاشیہ از ''مباحثہ راولپنڈی''، ''روحانی خزائن'' جلد۱۸ ص۳۸۱ پر کہتا ہے: ''میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔''

میں معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ صرف ایک یا دو اقتباسات پڑھوں گا۔ ''حقیقت الوحی''، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۱۰۰ پر کہتا ہے: ''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس

وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرایا۔یعنی آپ کی پیروی ''کمالات نبوت'' بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی ''نبی تراش'' ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی ہے۔''

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین کرسی صدارت پر تشریف لائے)

(جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد ہم اس (مرزاغلام احمد) کی زندگی کے تیسرے دور کی طرف آتے ہیں۔لیکن اس کا ذکر کرنے سے بیشتر میں ایوان کی توجہ ایک دوحوالہ جات کی طرف مبذول کراؤں گا۔ یہ ان کے مطابق لفظ ''خاتم النّبیین'' کے معنی کے بارے میں ہیں۔ تاکہ معلوم ہوسکے کہ قادیانیوں یا مرزاغلام احمد یا اس کے پیروکاروں کے عقیدے کی رو سے نبی کی ضرورت کیوں تھی۔ اس دلیل کا ذکر ''کلمۃ الفصل'' جو ریویو آف ریلجن (***Review of Religin***) کی جلد۱۴ کے شمارے نمبر۳،۴، مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء میں ملتا ہے۔ یہ دلچسپ ہونے کے ساتھ جگرسوز بھی ہے۔ ایسا کیوں ہے میں نہیں جانتا۔مگر مرزاغلام احمد کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے کا پس منظر ص۱۰۱ پر اس طرح درج ہے:''دجال نے پورے زور کے ساتھ خروج کیا تھا یاجوج ماجوج کی فوجیں ہر ایک اونچی جگہ سے اڈی چلی آتی تھیں۔اسلام عیسائیت کے پاؤں پر جان کنی کی حالت میں پڑا تھا اور دہریت اپنے آپ کو ایک خوبصورت شکل میں پیش کررہی تھی۔ مگر اس پر بھی مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور وہ خواب غفلت میں سویا کیے۔حتیٰ کہ وقت آیا جب محمد ﷺ کی روح اپنی امت کی حالت زار کو دیکھ کر تڑپتی ہوئی آستانہ الٰہی پر گری اور عرض کیا کہ اے بادشاہوں کے بادشاہ!اے غریبوں کی مدد کرنے والے!میری کشتی ایک خطرناک طوفان میں گھر گئی ہے۔میری بھیڑوں پر بھیڑیے ٹوٹ پڑے ہیں۔میری امت شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے تو خود میری مدد فرما اور میری بھیڑوں کے لئے کسی چرواہے کو بھیج۔تب یکا یک آسمان پر سے ظلمت کا پردہ پھٹا اور خدا کا ایک نبی فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اترا تاکہ دنیا کو اس طوفان عظیم سے بچائے اور امت محمدیہ کی گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال لے۔''

مزید وہ کہتا ہے:''وہ جو دنیا کا آخری نجات دینے والا بن کر آسمان پر سے دنیا کی مصیبت کے وقت زمین پر اترا وہ جو امت محمدیہ کی بھیڑوں پر حملہ کرنے والے بھیڑیوں کو ہلاک کرنے کے لئے آیا وہ جو اسلام کی کشتی کو طوفان میں گھرے ہوئے دیکھ کر اٹھا تا اسے کنارہ پر لگائے۔وہ جو خیرالامم کو شیطان کے پنجہ میں گرفتار پاکر شیطان پر حملہ آور ہوا وہ جو دجال کو زوروں

پر دیکھ کراس کے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ وہ جو یاجوج ماجوج کی فوجوں کے سامنے اکیلا سینہ سپر ہوا وہ جو مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے امن کا شہزادہ بن کر زمین پر آیا وہ جو دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا پا کر آسمان پر سے نور کو لایا ہاں وہ محمد ﷺ کا اکلوتا بیٹا جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا تھا۔ جب وہ زمین پر اترا تو امت محمدیہ کی بھیڑیں اس کے لئے بھیڑیے بن گئیں۔ اس پر پتھر برسائے گئے۔ اس کو مقدمات میں گھسیٹا گیا۔ اس کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ اس پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ اس کو اسلام کا دشمن قرار دیا۔ اس کے پاس جانے سے لوگوں کو روکا گیا اس کے متبعین کو طرح طرح سے تکلیفیں دی گئی......''

جناب والا! مجھے اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک طرف تو احمدیوں یا قادیانیوں کی طرف سے بڑے طمطراق سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے نہیں ہوگا۔ (جب کہ دوسرے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے) لیکن اس اقتباس میں پرزور طریقے سے ایسی تصویر پیش کی گئی ہے۔ گویا وہ جسمانی طور پر آسمان سے اتر رہے ہیں۔ اس سارے قصہ کا جگر سوز پہلو یہ ہے کہ ایک طرف بتایا جارہا ہے کہ اس (مرزا غلام احمد) کی کس قدر شدید ضرورت تھی۔ اس نے کیا کیا۔ کارنامے انجام دیتا تھے اور مسلمانوں کی مدد کے لئے اس کے کیا کیا مقاصد تھے۔ لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ: ''بھیڑیں بھیڑیے بن گئیں۔''

یہ ردعمل کیوں ہوا۔ ایک اپنے آدمی کے خلاف جو ایک دوست تھا۔ ہیرو تھا۔ امداد کر رہا تھا۔ اس قدر شدید مخالفت کیوں ہوئی۔ اس پر ہمیں غور کرنا ہے اور اس کا جواب بالکل سادہ ہے۔ وہ یہ کہ اس نے مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ ایمان پر حملہ کیا تھا۔ میرا مطلب مسلمانوں کے ''خاتم النّبیین'' کے ایمانی تصور سے ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان اس کی اس قدر شدید مخالفت کرتے۔

جناب والا! مرزا غلام احمد نبی اور مسیح موعود کیوں بنا۔ اس کی ضرورت کیا تھی۔ مرزا غلام احمد کے اور اس کے پیروکاروں کے ختم نبوت کے متعلق کیا تصورات ہیں۔ ان سب سوالوں کا جواب مرزا بشیر الدین محمود احمد کی کتاب ''احمدیت یا سچا اسلام'' ۱۹۳۷ء ایڈیشن ص۱۰،۱۱ پر ملتا ہے۔ جسے میں پیش کرتا ہوں: ''ہمارا ایمان ہے کہ ماضی کی طرح مستقبل میں بھی بنیاد کی جانشینی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ عقل اس سلسلہ کے دائمی طور پر موقوف ہونے کو تسلیم نہیں کرتی۔ جب تک دنیا میں نفسیاتی تاریکیوں کے دور آتے رہیں گے جب تک انسان اپنے خالق سے دور ہوتا

رہے گا۔ جب تک لوگ صراط مستقیم سے بھٹکتے رہیں گے اور یاس وناامیدی کے اندھیروں میں گم ہوتے رہیں گے......اور جب تک حسن کے متلاشی سچائی کی تلاش کے لئے کوشاں رہیں گے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ حق کا راستہ دکھانے والے نورانی رہبروں کا ظہور موقوف ہو جائے۔ کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی صفت ''رحمانیت'' سے مطابقت نہیں رکھتی۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ علاج کی اجازت تو دے مگر اس کا علاج پیدا نہ کرے۔ وہ دلوں میں حق کی جستجو کی خواہش تو پیدا کرے مگر اس خواہش کی تکمیل کرنے والوں کی آمد کا سلسلہ بند کر دے۔ ایسا خیال کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ''رحمانیت'' کی توہین ہے اور ایسا خیال روحانی اندھا پن ہے۔ اگر دنیا میں کبھی بھی کسی نبی کی ضرورت تھی تو آج یہ ضرورت سب سے زیادہ ہے۔ کیونکہ مذہب اور سچائی کھو کھلے ہو چکے ہیں۔''

(مرزا خاتم النّبیین؟)

جناب والا! یہ ایک مدلل بات معلوم ہوتی ہے۔ ان کے مطابق یہ دنیا کا سلسلہ ہے کہ اس میں ہر قسم کے لوگ پیدا ہوں گے اور جس طرح اللہ تعالیٰ پہلے انبیاء بھیجتا رہا ہے۔ آئندہ بھی نبی آتے رہیں گے۔ بظاہر یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ سلسلہ بند نہیں ہونا چاہئے۔ انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی ضرورت رہے گی اور اسی طرح کسی ایسی ہستی کی بھی جو ''وحی'' کی ترجمانی کر سکے۔ یہ ان کی طرف سے ایک عقلی سی بات ہے۔ انہوں نے یہ کتاب انگلینڈ میں انگریزوں کے لئے شائع کی ہے۔ جب میں نے مرزا ناصر احمد سے سوال کیا کہ کیا حضرت محمد ﷺ کے بعد اور مرزا غلام احمد سے پہلے کوئی نبی آیا۔ تو مرزا ناصر احمد نے نفی میں جواب دیا۔ پھر میں نے پوچھا کیا مرزا غلام احمد کے بعد کوئی نبی آیا یا کسی اور نبی کے آنے کا امکان ہے۔ تو پھر بھی مرزا ناصر احمد نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ یہ تمام دلائل دھند اور دھوئیں کی طرح مٹ گئے تو اس کا پھر آخر مطلب کیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نعوذ باللہ خاتم النّبیین مانتے ہیں۔ یہی ان کا مقصد ہے۔

(جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ باقی کل کر لیں گے۔ کل ساڑھے نو بجے صبح اجلاس ہوگا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!)

(پورے ایوان پر مشتمل کمیٹی کا اجلاس ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء صبح ساڑھے نو بجے تک ملتوی ہوا)

No. 20

THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 6th September, 1974

(Contain Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 20

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Friday, the 6th September, 1974

(Contain Nos. 1—21)

[2927] ***THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN***

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Friday, the 6th September. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۶رستمبر۱۹۷۴ء، بروز جمعہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past nine of the clock, in the morning. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں صبح ساڑھے نو بجے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیر صدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

جناب چیئرمین: کل میرے نوٹس میں آیا ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبر صاحبان اور سینیٹرز کو باہر روک دیا گیا تھا اور ان کی گاڑیوں کو اسمبلی کے اندر نہیں آنے دیا گیا تھا۔ اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ بالکل غلط کیا گیا ہے۔ کسی اتھارٹی کو کوئی اختیار نہیں کہ اسمبلی کے اندر کسی *M.N.A* کی گاڑی کو روکے۔ کیونکہ یہ اسمبلی *Permises* اور *M.N.A's* سینیٹرز کی ہے۔ اس کے لئے میں معافی کا خواستگار ہوں۔ سوا پانچ بجے میرے نوٹس میں لایا گیا۔

I took action. In future, this shall not be repeated; and I am very sorry. Again I will repeat that if it had been brought to my notice, I would have regulated it. M.N.A's have a right to come to the Assembly. For that, I think, the honourable members will take necessary....

(ا...... میں نے ایکشن لیا۔ آئندہ یہ دوبارہ نہیں ہوگا اور میں معذرت خواہ ہوں۔ میں دوبارہ کہوں گا کہ اگر یہ میرے نوٹس میں آجاتا تو میں اس مسئلے کو حل کر لیتا۔ *M.N.A's* کو اسمبلی میں آنے کا حق حاصل ہے۔ اس مقصد کے لئے میرا خیال ہے۔ معزز اراکین ضروری......)

میاں مسعود احمد:[2928] جناب والا! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ یہ سب کچھ اس واسطے ہوتا ہے کہ روز یہاں نئے آدمی ڈیوٹی تبدیل کر کے لگائے جاتے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ یہاں ایک مستقل اسٹاف ہو جس کو پتہ ہو کہ یہ *M.N.A* ہیں اور شاید وہ غلط فہمی کی بناء پر بھی کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! کیا کریں، ہم یہ بات سوچ رہے ہیں، لیکن کیا کریں، ہمیں اسمبلی کی پروسیڈنگ سے ہی فرصت نہیں ملتی ورنہ ہم یہ سوچ رہے ہیں۔

to have our own everything, our own police, our own everything. Maulana Mufti Mahmood.

(کہ ہر چیز ہماری ہو، ہماری اپنی پولیس ہو اور ہر چیز ہماری ہو۔ مولانا مفتی محمود!)

مولانا مفتی محمود: جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا یا ہمارے سیکرٹری صاحب کا، ان لوگوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اس لئے آپ کی جو معذرت ہے وہ تو ہماری ہی معذرت ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے ایسا

کیا ہے، غلام فاروق صاحب نے خود بتایا تھا کہ ان کو روک دیا گیا تھا......

جناب چیئرمین: وہی میرے نوٹس میں لائے ہیں۔

مولوی مفتی محمود: وہ جانتے تھے کہ یہ *M.N.A* ہیں، اس کے باوجود روکتے تھے۔ *M.N.A* کو یہاں پر ہاؤس سے روکنا، یہ اتنا بڑا جرم ہے آپ ان سے جواب طلبی کریں، ان کا مواخذہ کریں۔

جناب چیئرمین: یہ مولانا! ان کو لیٹر لکھ رہے ہیں۔ جتنی اتھارٹیز، ایجنسیز ہیں کہ اسمبلی ***permises*** کے اندر کوئی وہ ریگولیٹ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اسمبلی اسپیکر کے ساتھ، سیکرٹری کے ساتھ مشورہ نہ کریں۔ گیٹ نمبر ۳،۴ کے اندر کسی قسم کا کسی کا اختیار نہیں چل سکتا، سوائے قومی اسمبلی کے سیکرٹری کے۔

[2929] **میاں محمد عطاء اللہ:** صاحب! وہ ہمیں روک رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس طرف سے صرف فلیگ کاریں آئیں گی، *M.N.A's* کی کار نہیں آئے گی۔

جناب چیئرمین: سوا پانچ بجے غلام فاروق صاحب میرے نوٹس میں لائے ہیں۔

For that, I am very sorry. No authority has a right to regulate anything within the Assembly premises. This is the Assembly, it will exercise its powers through the Speaker or through it self; and for that I am sorry.

(اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ کسی اتھارٹی کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسمبلی کے حدود اربعہ میں کوئی چیز کنٹرول کرے۔ یہ اسمبلی ہے۔ یہ اپنے اختیارات کو سپیکر کے ذریعے یا اپنے ہی ذریعے استعمال کرے گی، اور اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں)

اس میں ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ *M.N.A's* صاحب بھی اپنے اوپر پابندی لگائیں، کیونکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ***Unwanted*** (غیر ضروری) آدمی، وہ بھی نہ لے کر آئیں۔ یہ ریکوئسٹ ہے۔

چوہدری جہانگیر علی: ویسے جناب چیئرمین! ہمیں جب گیٹ کے اوپر روکا گیا اور ہم نے ***Identity disclose*** کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ سپیکر صاحب کا حکم ہے کہ کسی *M.N.A* کی گاڑی بھی اندر نہیں جائے گی۔ وہ آپ کی اتھارٹی کا حوالہ دے رہے تھے، جناب والا!

Mr. Chairman: *They have wrongly quoted, for that Mr. Ghulam Faruq is a witness. Yes, that is wrong, because they cannot say that SP has stopped or DIG stopped or anybody else has stopped.*

(جناب چیئرمین: انہوں نے غلط حوالہ دیا اور اس کے لئے جناب غلام فاروق گواہ ہیں۔ یقیناً یہ غلط ہے۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں SP نے روکا ہے یا DIG نے روکا ہے یا کسی اور نے روکا ہے)

چوہدری جہانگیر علی: میں نے ایک دوسری گزارش عرض کرنی تھی، جناب!

جناب چیئرمین: یہ غلطی انہوں نے کی۔

چوہدری جہانگیر علی: میرے پاس کلاسیکی آرٹس کا ایک نمونہ سرگودھا سے آیا تھا۔ وہ جناب کی خدمت میں پیش ہوا تھا۔ وہ واپس مجھے نہیں ملا۔

جناب چیئرمین: وہ میں بات کرتا ہوں۔ اٹارنی جنرل صاحب! اٹارنی جنرل صاحب دس منٹ بولیں گے، اس کے بعد چلے جائیں گے۔

[2930]***Mr. Ghulam Faruq:*** *Sir, firstly, I apologize to you for all the trouble that I caused you. I think, I came to you in a bit of temper because I had a little argument at the gate and I tried to explain to them that I was sure that the Speaker had not issued this order to the military Police. I do not want to pursue it further. I also feel thankful for the very propmt action that you took and I am a witness to what you did, and I may also tell the honourable members of the House that you were not aware a bit until I brought the matter to your notice.*

(جناب غلام فاروق: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں معذرت طلب کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میری وجہ سے آپ کو پریشانی اٹھانا پڑی۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ذرا غصے میں آپ سے بات کی۔ کیونکہ گیٹ پر میرا چھوٹا سا جھگڑا ہو گیا تھا اور میں انہیں واضح کرنے کی کوشش

کررہا تھا کہ سپیکر صاحب نے یقینی طور پر ملٹری پولیس کو یہ حکم جاری نہیں کیا ہے۔ میں اس پر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس فوری ایکشن کے لئے جو آپ نے لیا اور میں گواہ ہوں جو آپ نے کیا اور میں معزز اراکین ایوان کو یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جب تک میں نے آپ کو بتا نہیں دیا یہ معاملہ ذرا بھی آپ کے علم میں نہیں تھا)

Mr. Chairman: ***Mr. Ghulam Faruq, I have taken a very strong note of it and I will pursue this matter and see that in future these things are not repeated. Thank you.***

(جناب چیئرمین: جناب غلام فاروق! میں نے یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لی ہے اور میں معاملے کی پوری چھان بین کروں گا اور اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔ آپ کا شکریہ!)

Mr. Ghulam Faruq: ***Thank you very much.***

(جناب غلام فاروق: آپ کا بہت بہت شکریہ!)

Col. Habib Ahmad: ***Mr. Chairman, Sir, you have earlier said that the members should be careful not to bring unwanted people in the premises of the Assembly. Well, that will be all right and I think we will take care of that, that we do not bring in undesirable or unwanted people inside, because this is a very big responsibility; just as it is yours, it is ours. But, at the same time, I would like to point out one thing more for your consideration. It is this, that whenever we go into the lobbies or whenever we go into the canteen cafeteria, we recognize every M.N.A, we recognize every M.P.A, we recognize every Senator, because we have been living for 2-1/2 years together, we know each other; but at the same time, my worthy friends will support me when I say that we see there quite a number of people who are not***

known to us. They are not familiar; their faces are not familiar. What they are doing there, I do not know myself, whether they should be there or they should not be, but if they have to be there from your point of view or from the point of view of others, then I would like them to have some identity card or something in their possession so that we should know that they are authorised to sit down there; otherwise we always feel that we are being harassed and we feel...

(**کرنل حبیب احمد:** جناب چیئرمین! آپ نے پہلے کہا تھا کہ اراکین کو اسمبلی کے حدود اربعہ میں غیر ضروری لوگوں کو نہیں لانا چاہئے۔ یہ بالکل صحیح بات ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ناپسندیدہ یا غیر ضروری افراد اندر نہ آئیں۔ کیونکہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور جیسے یہ آپ کی ذمہ داری ہے ویسے ہی ہماری ذمہ داری ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں ایک اور چیز پر آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا اور وہ یہ کہ ہم جب بھی لوبی میں کینٹین کیفی ٹیریا میں جاتے ہیں ہم ہر ایم.این.اے کو پہچانتے ہیں۔ ہم ہر ایم.پی.اے کو پہچانتے ہیں۔ ہم ہر سینیٹر کو پہچانتے ہیں۔ کیونکہ ہم اڑھائی سال سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی، میرے معزز دوست میری تائید کریں گے کہ جب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم ان جگہوں پر بہت سے ایسے لوگ دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ وہ اور ان کے چہرے ہمارے لئے اجنبی ہوتے ہیں وہ وہاں کیا کر رہے ہوتے ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ انہیں وہاں ہونا چاہئے یا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر انہیں آپ کے یا دوسروں کے نکتہ نظر سے ہونا چاہئے تو میں چاہوں گا کہ ان کے پاس کوئی شناختی کارڈ ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس سے ہم یہ جان سکیں کہ انہیں وہاں بیٹھنے کی اجازت ہے۔ ورنہ ہمیں ہمیشہ یہ لگے گا کہ ہمیں پریشان کیا جا رہا ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں)

Mr. Chairman: ***Col. sahib, I think, day before yesterday, I told the House that I was thinking of introducing two types of cards- one for the gallery and one for entry into the premises; and if it is left to myself, if I***

have to regulate something, I would like to [2931] *have this cafeteria only for M.N.A's and for Senators, so that they can relax, they can talk, they can freely move; only if it is left to myself. But if an M.N.A is accompanied by four of his friends, then we cannot stop it. You have to impose restrictions on yourselves: if you impose, the rest will be from us.*

(**جناب چیئرمین:** کرنل صاحب! میرا خیال ہے پرسوں میں نے ایوان کو بتایا تھا کہ میں دو قسم کے کارڈ جاری کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ ایک گیلری کے لئے اور دوسرا اسمبلی کے حدود اربعہ میں داخلے کے لئے اور اگر یہ مجھ پر چھوڑ دیا جائے اور اگر مجھے اس کا بندوبست کرنا ہو تو میں چاہوں گا کہ کیفی ٹیریا صرف ایم.این.اے اور سینیٹر حضرات کے لئے مخصوص ہوتا کہ وہ آرام کر سکیں، بات چیت کر سکیں اور آزادانہ چل پھر سکیں۔ لیکن اگر ایک ایم.این.اے کے ساتھ چار دوست ہوں تو ہم اسے نہیں روک سکتے۔ آپ کو اپنے اوپر پابندیاں عائد کرنا ہوں گی۔ اگر آپ یہ پابندیاں عائد کر لیں تو باقی ذمہ داری ہماری ہے)

Dr. Mohammad Shafi: *Sir, why not have two types of cafeteria_ one for the M.N.A's and one for the guests?*

(**ڈاکٹر محمد شفیع:** جناب والا! کیوں نہ دو طرح کے کیفی ٹیریا بنائے جائیں۔ ایک ایم.این.اے ز کے لئے اور ایک مہمانوں کے لئے؟)

Mr. Chairman: *We cannot have it, we have lack of space, already it is divided, in one portion the Senate is accommodated.*

(**جناب چیئرمین:** جگہ کی کمی کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں۔ پہلے ہی یہ دو حصوں میں ہے۔ ایک حصہ سینیٹ کو دیا گیا ہے)

Dr. Mohammad Shafi: *All right, let us expect that you will have it in the near future.*

(ڈاکٹر محمد شفیع: ٹھیک ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں آپ یہ بندوبست کرلیں گے)

Mr. Chairman: *Insha- Allah. Now we proceed on.*

(جناب چیئرمین: انشاءاللہ! اب ہم آغاز کرتے ہیں)

FATEHA KHAWANI FOR MARTYRS OF 1965 WAR

(۱۹۶۵ء کی جنگ کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی)

Malik Muhammad Akhtar: *Mr. Chairman, Sir, before you permit the conducting of the proceedings, this is the 6th of September, the great day in the history of Pakistan when our valiant warriors fought and laid down their lives, so I would request you and through you the House that we should offer Fateha for those Shaheeds, and then we can proceed on.*

(ملک محمد اختر: جناب چیئرمین! اس سے قبل کہ آپ کارروائی کے آغاز کی اجازت دیں، آج ۶ ستمبر ہے، تاریخ پاکستان کا وہ عظیم دن جب ہمارے بہادر فوجی لڑے اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ لہٰذا میں آپ سے اور آپ کے ذریعے ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں ان شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کرنی چاہئے اور پھر کارروائی شروع کرنی چاہئے)

Mr. Chairman: *Yes. this will be released to the Press that the House Committee offered Fateha.*

(جناب چیئرمین: بالکل! اور پریس ریلیز جاری کیا جائے کہ ہاؤس کمیٹی نے فاتحہ خوانی کی)

(Fateha Khawani was held)

(فاتحہ خوانی کی گئی)

QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

(قادیانی مسئلہ،عمومی بحث)

Mr. Chairman: ***Yes, Mr. Attorney- General.***

(جناب چیئرمین: جی، جناب اٹارنی جنرل!)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney- Genral of Pakistan): ***Mr. Chairman, Sir, I have just received a message that the Prime Minister wants me now. I think, I hope I will be permitted to continue this evening, or if I could come back earlier, but I don't think it will be possible.***

(جناب یحییٰ بختیار(اٹارنی جنرل آف پاکستان): جناب چیئرمین! مجھے ابھی پیغام موصول ہوا ہے کہ وزیراعظم مجھے ابھی طلب کررہے ہیں۔ میرا خیال ہے مجھے امید ہے کہ مجھے اس شام بات جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی یا اگر میں پہلے واپس آسکا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ یہ ممکن ہوگا)

[2932]***Mr. Chairman:*** ***No, it is Friday, we have to close by 12:30.***

(جناب چیئرمین: نہیں، آج جمعہ ہے اور ہم نے ساڑھے بارہ بجے تک اجلاس ختم کرنا ہے)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***In the meantime other members will continue. I have to cover a lot of ground, so in the evening...***

(جناب یحییٰ بختیار: اس دوران دیگر ارکان اپنی بات جاری رکھیں۔ مجھے لمبی بات کرنی ہے لہٰذا شام کو......)

Mr. Chairman: ***Yes, at what time you have to leave?*** (جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کو کس وقت جانا ہے؟)

Mr. Yahya Bakhtiar: ***Just now.***

(جناب یحییٰ بختیار: ابھی)

Mr. Chairman: ***Then we will make an exception, and you are permitted to leave and resume your summing up of the arguments. And, in the meantime, I will request the honourable members who wanted to participate in the debate. Moulvi Niamatullah.***

(**جناب چیئرمین:** ایسی صورت میں آپ کو جانے کی اجازت ہے۔آپ واپس آ کرتمام دلائل کا خلاصہ اور حاصل بیان کریں گے اوراس دوران میں معزز اراکین سے بحث میں شمولیت کی درخواست کروں گا۔مولوی نعمت اللہ!)

مولوی نعمت اللہ: جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اچھا ہوا کہ کوٹ پتلون والوں کو بھی آج سپاہیوں نے روک لیا اور وہ بھی ہمارے برابر ہو گئے۔ہم تو روزانہ شکایت کرتے تھے کہ وہ ہمیں روکتے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔لیکن اب یہ اچھا ہوا کہ کوٹ پتلون والوں کو بھی روک لیا گیا اور آپ کی توجہ ان کی طرف ہوئی کہ کوٹ پتلون والے کیوں روک لئے گئے۔

جناب چیئرمین: عزت سب کی برابر ہے۔شلوار قمیص والوں کی زیادہ ہے۔کیونکہ یہ ہمارا قومی لباس ہے۔

مولوی نعمت اللہ: جناب! حقیقت یہ ہے کہ میں اگر پاکستان کا نام لوں تو بجا نہ ہوگا۔یہاں پر یعنی اسمبلی کے ممبران کی کوئی وقعت نہیں ہے۔کوئی طریقہ نہیں ہے۔سرحد کے سیکرٹریٹ کو ہم نہیں جاسکتے۔کیونکہ وہاں سپاہی کھڑے ہوئے ہیں۔ہم کارڈ نکال کر ان کو دکھاتے ہیں۔ہمارے پاس کارڈ ہے۔میں ممبر ہوں۔کہتے ہیں کہ نہیں کارڈ پھینکو۔کارڈ کو یہ نہیں جانتے۔یہاں پر اجازت نہیں ہے۔تو میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم یہ کسی کو کوئی قانونی یا کوئی طریقہ ظاہر کرلیں کہ بھائی یہ نیشنل اسمبلی کا ممبر ہے، یہ تمام پاکستان کے زبردست ایوان کا ممبر ہے۔اس کے ممبران کی کچھ تو حیثیت [2933] ہونی چاہئے تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ یہ ممبر ہے۔لیکن ایک سپاہی کو ہم جواب نہیں دے سکتے۔ایک تھانیدار کو جواب نہیں دے سکتے۔ڈی سی کے پاس ایک سرمایہ دار شخص جو بی۔ڈی ممبر نہیں ہوتا تھا وہ براہ راست جاسکتا ہے۔لیکن ممبر نیشنل اسمبلی ڈی سی کے پاس نہیں جاسکتا۔

جناب چیئرمین: آپ میں اور سپاہی میں بڑا فرق ہے۔سپاہی کے پاس اختیار ہے اور آپ کے پاس خدمت ہے۔آپ خدمت کرنے کے لئے آتے ہیں اور وہ اختیار استعمال

کرنے کے لئے۔ آپ اپنے میں اوراس میں فرق جانیں۔ ملک کرم بخش اعوان!

جناب کرم بخش اعوان: جناب والا! میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو کاروں کے ساتھ ایم.این.اے کے بورڈ لگے ہوئے ہیں ان کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی کسی پل پر سے گزریں تو رک کر ضرور اس کی ***Payment*** (ادائیگی) کر کے پل کے پار جانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: اس کے متعلق میں نے لیٹرز پروانشل گورنمنٹ کو لکھے ہیں۔ میں نے خود لکھے ہیں، سیکرٹریٹ سے لکھوائے ہیں۔ میں دستی پروانے دے دیتا ہوں۔

جناب کرم بخش اعوان: جناب والا! میں ۳۱ر جولائی کو مری گیا تھا تو وہاں پر جو چیک پوسٹ ہے اس پر مجھے روک لیا گیا، حالانکہ کار کے ساتھ ایم.این.اے کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ تو سپاہی کو یہ تو بتائیں کہ ایم.این.اے، وی.آئی.پی ہوتے ہیں۔ اس نے کہا یہاں سے ولی خان اور مفتی صاحب جیسے آدمی تو جا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے لئے نہیں، کیونکہ اے.سی کو پوچھنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ پارٹی لیڈر ہیں۔

جناب کرم بخش اعوان: تو ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ ایم.این.اے بھی وی.آئی.پی ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ دونوں بورڈ لگا لیں یعنی دو ایم.این.اے کے۔

[2934] **جناب کرم بخش اعوان:** نہیں، اگر ہمیں یہ بھی اجازت نہیں ہے کہ ہم کہیں آگے جا سکتے ہیں کسی جگہ جہاں وی.آئی.پی جا سکتے ہیں تو پھر کسی بورڈ کی ضرورت کیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، انشاءاللہ! اس کے متعلق ضرور کچھ کریں گے۔ چوہدری غلام رسول تارڑ صاحب! آپ نے تقریر کرنی ہے۔

چوہدری جہانگیر علی: جناب والا! ملک کرم بخش اعوان صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے اس کے متعلق میں نے آج سے سات آٹھ مہینے پہلے اپ کو چٹھی لکھی تھی اور وہ یہ تھی کہ ہر پل پر اور ہر ٹول ٹیکس، بیریر پر ممبران کو روکتے ہیں اور انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ ٹول ٹیکس دیں۔ جناب! یہ ایک دو روپے کی بات نہیں ہے۔ ***It is a question of the prestige and the privelege of the members of the National Assembly*** (یہ قومی اسمبلی کے ممبران کے وقار اور عزت کا معاملہ ہے) جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ یہ سب سے بڑا ہاؤس ہے اور جناب کی کرسی سب سے بڑی کرسی ہے تو جس وقت ہمارے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہے تو جناب فرما دیتے ہیں کہ آپ کے پاس اختیارات نہیں ہیں، آپ کے پاس صرف خدمت ہے۔

تو میں یہ گزارش کروں گا کہ میری چٹھی کا جناب نے یہ جواب دیا تھا’’ کہ آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ بے فکر رہیں۔ انصاف کیا جائے گا۔‘‘ یعنی میرا خط کیا تھا اور آپ کا جواب کیا تھا اور آج اس ہاؤس میں مختلف اطراف سے وہی آواز سنی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں تو کم از کم آپ کے پاس تو اختیارات ہیں، اور آپ کے ہی اختیارات کو ہم اپنے اختیارات سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

[2935] چوہدری جہانگیر علی: جناب والا! آپ ایگزیکٹو اتھارٹی نہیں ہیں۔ مگر ہمارے حقوق کے کسٹوڈین تو ہیں، ہمارے پریویلج کے کسٹوڈین ہیں۔ ***Justice delayed is Justice denied*** (انصاف میں تاخیر انصاف کا انکار ہے) جناب والا! آپ نے فرمایا انصاف کیا جائے گا، مگر ہمارے ساتھ اس سلسلے میں انصاف نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: نہیں، سب کو لیٹرز لکھے ہوئے ہیں۔

کرنل حبیب احمد: جناب! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں چوہدری جہانگیر علی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں، نہ صرف ان سے بلکہ جتنے بھی ہمارے معزز اراکین یہاں تشریف رکھتے ہیں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ کس بات پر؟ اس بات پر کہ جو لوگ ہم سے پہلے ایم۔این۔اے یا ایم۔ایل۔اے یا پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، جب ان کے پاس ہم نئے لوگ بیٹھتے ہیں تو وہ اپنے زمانے کی باتیں کرتے ہیں۔ اس زمانے کی باتوں سے ایک چیز بڑی عیاں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس وقت اسمبلی میں منتخب ہو کر آتے تھے ان کی بڑی عزت ہوتی تھی۔ ہر جگہ ان کی عزت ہوتی تھی، ہر دفتر میں ان کی عزت ہوتی تھی، ہر محکمہ میں ان کی عزت ہوتی تھی۔ لیکن آج کل کسی جگہ عزت نہیں ہوتی، پٹواری کے دفتر سے لے کر کمشنر کے دفتر تک۔

Mr. Chairman: ***That is provincial subject.***

(جناب چیئرمین: وہ صوبائی معاملہ ہے)

کرنل حبیب احمد: مجھے معلوم ہے، لیکن آپ میری بات سن لیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے پاس ایگزیکٹو پاور نہیں۔ لیکن آپ اتنا ضرور کریں کہ ہمیں سن لیں۔ آپ جس سیکرٹریٹ میں تشریف رکھتے ہیں، یہی سیکرٹری ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ ایم۔این۔اے سے جونیئر ہیں۔ یہ ہم کو بتایا گیا۔ اگر وہ نہ بتاتے تو ہم یہ سمجھتے کہ ہم چپڑاسی سے بھی کم ہیں اور یہ ہمارے لئے اعزاز ہے۔ لیکن ہمیں یہ بتایا گیا ہے۔ وہ اپنی کاروں پر جھنڈے [2936] لگاتے ہیں اور ہمیں اتنی

عزت کیوں نہیں ملتی۔ جس کا ہمیں حق ہے۔ عوامی نمائندے ہونے کی حیثیت سے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ میرے تمام دوست جو یہاں بیٹھے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوں گے کہ ہماری وہ عزت جو تصور ہمارے دماغوں میں تھا وہ نہیں ہے۔ نہ پولیس کے محکمے میں، نہ انتظامیہ کے محکمے میں، نہ سینٹر کے، نہ صوبے کے، نہ کسی انتظامیہ میں، ہماری عزت ہے اور ہمارے تحفظ کے لئے کیا اتھارٹی ہے؟

سردار شیر باز خان مزاری: جناب والا!

Mr. Chairman: *You want to speak?*

(جناب چیئرمین: کیا آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟)

سردار شیر باز خان مزاری: جی، میں نے ایک عرض کرنا تھی۔

Mr. Chairman: *In this connection or in connection with the issue?*

سردار شیر باز خان مزاری: آپ نے جناب والا کہا ہے کہ ہم خدمت گار ہیں۔ وہ ٹھیک ہے۔ مگر جب سپاہی اور کمشنر کی بات کرتے ہیں تو وہ ہمارے *Tax payee* ہیں۔ وہ اس قوم کے نوکر ہیں۔

I feel, Sir, that because of your unassuming manner and modesty, you happen to think that you have no importance. I am sorry, I do not agree, with due respect, with your views about yourself. You are here to protect the interests and rights of the House. Surely you can protect the interests of this House. They are paid to do this job. We happen to represent at least the masses. Day in and day out, we are told that masses are sovereign. If we represent the sovereign people of Pakistan, our status is no less than anyone else in the executive post. I appeal to you that whatever problems have been placed before you, they are genuine, and there is no party basis for this. It is not a

question of privileges; they are to pay due honour and respect to the masses of pakistan whom we represent.

ایک یا دو روپے کے ٹول ٹیکس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔

[2937]*It is a question of dignity of this sovereign body which is supposed to be the highest body in the country.* آپ آپ چپڑاسی کی بات کرتے ہیں۔ *With due respect, I submit that this matter may be taken up with those who are at the helm of affairs, those who hold responsible position in Government, to ensure that the dignity and privilege of the representatives of the people of Pakistan are maintained. Thank you.*

(جناب والا! میرا خیال ہے کہ اپنی سادگی اور عاجزی کی وجہ سے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ معذرت کے ساتھ اور احترام کے ساتھ میں آپ کے خیالات سے اتفاق نہیں کرتا۔ آپ کا کام ایوان کے مفادات اور حقوق کا تحفظ ہے اور یقیناً آپ اس ایوان کے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ جب کہ ان لوگوں کو اس کام کی تنخواہ ملتی ہے۔ ہم کم از کم عوام کی نمائندگی تو کر رہے ہیں۔ دن رات ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہے۔ اگر ہم پاکستان کے مقتدر عوام کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہمارا منصب انتظامی عہدے پر فائز کسی شخص سے کم نہیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ جو مسائل آپ کے سامنے پیش ہوئے ہیں وہ بالکل درست ہیں اور ان کی بنیاد پارٹی بازی پر نہیں ہے۔ یہ مراعات کا معاملہ نہیں ہے۔ لیکن انہیں پاکستان کے عوام کو جن کی ہم نمائندگی کرتے ہیں وہ عزت واحترام دینا چاہئے جس کے وہ مستحق ہیں۔ یہ اس مقتدر ادارے کے وقار کا سوال ہے جو اس ملک کا بلند ترین ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ بجا احترام کے ساتھ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے کو حکومت کے انتظامی معاملات کے سربراہوں کے سامنے اٹھایا جائے تاکہ پاکستان کے عوام کے نمائندوں کے وقار کو یقینی بنایا جاسکے۔ آپ کا شکریہ!)

ڈاکٹر محمد شفیع: جناب والا ایک بات کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: کل پرسوں بات کرلیں گے۔

I agree with the sentiments of the honourable

members. Honourable members of the National Assembly are entitled to the highest respect and regard, leaving aside the placing in the Warrant of Precedence, leaving aside other matters. They are the persons in whom, the people of this country, who have a right to rule this country, have reposed their confidence; they are entitled to it as such. These things, whenever they happen, whenever they come to my notice, I am always prompted to take action. I always write, I always take action through whatever channels are available to me, and on all the complaints I have always taken action. It is my duty to maintain the dignity of the House and I shall maintain the dignity of the House inside the House. I will see that all honourable members of the National Assembly are safeguarded outsid. That is my duty. Ch. Ghulam Rasul Tarar.

(میں معزز اراکین کے احساسات سے متفق ہوں۔قومی اسمبلی کے معزز اراکین سب سے زیادہ عزت واحترام کے مستحق ہیں۔اس بات سے قطع نظر کہ وارنٹ آف پریسی ڈنس (**Warrant of Precedence**) میں وہ کہاں پر ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن پر ملک کے عوام نے، جو حکومت کرنے کے اصل حق دار ہیں، اعتماد کا اظہار کیا۔لہٰذا اس قسم کے واقعات جب بھی ہوں اور جب بھی میرے نوٹس میں آئیں تو میں فوری ایکشن لیتا ہوں۔ میں تحریراً اور تمام موجود چینلز کے ذریعے کارروائی کرتا ہوں اور اب تک جتنی بھی شکایات مجھے ملی ہیں میں نے ان سب پر کارروائی کی ہے۔ایوان کے وقار کو تحفظ دینا میرا فرض ہے اور میں ایوان کے اندر ایوان کا وقار برقرار رکھوں گا۔میں اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ قومی اسمبلی کے معزز اراکین کو باہر تحفظ حاصل ہو۔ یہ میرا فرض ہے۔چوہدری غلام رسول تارڑ!)

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر کرنے سے پہلے گزارش کروں گا کہ ہمارے اٹارنی جنرل صاحب......

***Mr. Chairman:** Just a minute. The Attorney-General had to come today. He could not resume his address. He will not be able to come back by 12:30, so, up to 12:30, I request that honourable members, whosoever wants to speak can speak. After they have finished, I have reserved time for the Attorney- General, who will take about two to three hours. Attorney- General's summing up of evidence is a must; that must come on record. He is just conversant with the evidence. If at all they want to speak, I will request the honourable members to be brief so that we may finish by 12:30. Tomorrow is the last date. Tomorrow, we have to finalize the recommendations by 7th.*

(**جناب چیئرمین:** صرف ایک منٹ، اٹارنی جنرل نے آج آنا تھا۔ وہ اپنا خطاب شروع نہ کر سکے، وہ ساڑھے بارہ بجے تک واپس نہ آ سکیں گے۔ لہٰذا میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ساڑھے بارہ بجے تک جو بھی بات کرنا چاہے وہ بات کر سکتا ہے۔ اس کے بعد کا وقت میں نے اٹارنی جنرل کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ جو تقریباً دو تین گھنٹے لیں گے۔ اٹارنی جنرل کی طرف سے شہادت کا خلاصہ بیان کرنا نہایت ضروری ہے اور یہ ریکارڈ کا حصہ ضرور بننا چاہئے۔ وہ شہادت سے خوب واقف ہیں۔ جو معزز اراکین بات کرنا چاہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بیانات کو مختصر رکھیں تا کہ ہم ساڑھے بارہ بجے تک ختم کر سکیں۔ کل آخری تاریخ ہے۔ کل ہمیں سات بجے تک اپنی تجاویز کو حتمی شکل دینی ہے)

[2938] **شہزادہ سعید الرشید عباسی:** میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ پوچھ لیں کہ کتنے بولنے والے ہیں اس کے حساب سے وقت دیا جائے۔

***Mr. Chairman:** Yes, I will request the honourable members who want to speak on this issue may please rise in their seats.*

(**جناب چیئرمین:** ٹھیک ہے، میں معزز اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اس

مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ براہ کرم اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں)
جو بول چکے ہیں وہ نہیں بولیں گے۔ ان کے بولنے کے بعد آپ بولیں گے۔
چوہدری جہانگیر علی: مولانا عبدالحکیم صاحب کافی تقریر کر چکے ہیں۔
جناب چیئرمین: غلام رسول تارڑ صاحب کے بعد احمد رضا قصوری اور مولوی ذاکر صاحب بولیں گے۔ دس (۱۰) سے پندرہ منٹ تک بہت ہیں۔ چوہدری غلام رسول تارڑ!

(جناب چوہدری غلام رسول تارڑ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

چوہدری غلام رسول تارڑ: جناب چیئرمین! اٹارنی جنرل صاحب نے بلکہ ساری خصوصی کمیٹی نے اسی نوے سالہ مسئلہ کو صاف کر کے کمیٹی کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ساتھ ہی میں مرزا ناصر کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ وہ آپ کی اس کمیٹی کے سامنے اپنا مؤقف بیان کریں۔ جب ساری باتیں ہوئی تھیں وہ کہتے تھے کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور مرزا صاحب کو پیغمبر نہیں سمجھتے اور ہماری ایسی جماعت ہے جیسے دیوبندی، بریلوی وغیرہ۔ اتنا ہمارے دل میں خیال نہیں تھا جو ان کے مؤقف سے یہاں ظاہر ہوا ہے۔ بلکہ انہوں نے ہمارے بھائی بننے کا جو بتایا ہے آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں۔ مرزا صاحب کی اپنی تحریروں میں یہ لکھا ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے جو نہیں ہوں گے وہ ولدالحرام، کنجریوں کی اولاد ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا اشارہ، اپنے آپ کو کہنا نہیں چاہتے، سب مسلمانوں میں تو میں بھی ہوں۔ یہ تو ہمارے ساتھ بھائی بندی کا تعلق رکھنا چاہتے تھے؟ لیکن انہوں نے صاف یہ کہہ دیا کہ ہم آپ کو یہ سمجھتے ہیں۔[2939] اس لئے ان کے ساتھ بھائی بندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرزا غلام احمد کو انہوں نے پیغمبر تسلیم کیا اور کہا کہ مرزا غلام احمد نبی تھے۔ میں اس لئے حیران ہوں کہ ان کا نبی ہونا یا نبی ماننا اور لوگ اس کو کس طرح نبی مان رہے ہیں۔ جب کہ وہ اپنے آپ کو یہ کہتے ہیں کہ میں انگریز کا وفادار ہوں، میرا خاندان انگریز کا وفادار ہے اور ہر قیمت پر اس کی مرضی کے مطابق چلیں گے۔ اس کے بعد آج تک کوئی بتائے، میرے علمائے کرام یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی یہ بتا سکتے ہیں کہ کسی بھی تاریخ میں یہ موجود نہیں ہے کہ پیغمبر تو پیغمبر، کوئی ولی یا محدث کسی بادشاہ کے پاس چل کر گیا ہو یا وقت کے حکمران کے پاس گیا ہو یا کسی سے مدد کے لئے استدعا کی ہو، بلکہ مثالیں موجود ہیں کہ کافر بادشاہ مسلمان ولیوں کے پاس اپنی آرزوئیں لے کر ان کے قدموں میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مسلمان تو مسلمان، کافر بھی اپنی آرزوئیں لے کر وہاں حاضر ہوا کرتے

تھے۔ یہ شخص جو اپنے آپ کو پیغمبر کہلاتا ہے، کس سے مانگتا ہے؟ ایک غیر مسلم حکومت سے مدد مانگتا ہے جو مسلمان بھی نہیں ہے۔

(مرزا غلام احمد انگریز کا ایجنٹ تھا)

ان کے مؤقف سے مجھے یہی ثابت ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد انگریز کا ایجنٹ تھا اور جو مثالیں مرزا غلام احمد نے یہاں دی ہیں کہ انہوں نے پادریوں کے ساتھ مباحثے کئے اور رسول اکرم ﷺ کی شان کے خلاف جو لکھا گیا، انہوں نے اس کا جواب دیا، وہ ان کا جواب نہ تھا۔ وہ صرف اس لئے تھا کہ انگریز کے ساتھ اس نے بات کی تھی کہ میں مسلمانوں کی ہمدردی اس طرح ہی حاصل کر سکتا ہوں کہ میں مباحثوں میں حصہ لوں۔ جیسا کہ جاسوس لوگ آتے ہیں۔ سکھ ہوتے ہیں تو مسجد میں بیٹھ کر وہ لوگوں پر یہ ثابت کرنے کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن اصل میں وہ اس حکومت کے جاسوس ہوتے ہیں۔ اس طرح مرزا غلام احمد اس حکومت کا جاسوس اور ایجنٹ تھا۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi.]

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت کو چھوڑا جسے ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے سنبھالا)

[2940] چوہدری غلام رسول تارڑ: چونکہ عیسائیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہیں مسلمان سے خطرہ تھا۔ ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ ہم مجاہد بنتے ہیں۔ تب بھی جہاد سے، اور شہید بنتے ہیں تب بھی جہاد سے۔ ہمارے اس جہاد کے ایمان کو زائل کرنے کے لئے مرزا غلام احمد کو مقرر کیا گیا اور اس کی مالی امداد اس طرح کی گئی کہ جتنا روپیہ وہ باہر مشنوں پر خرچ کرنا چاہے، اتنا خرچ کرے تاکہ مسلمان اپنے ایمان کو اس طرح سمجھیں کہ جہاد کرنا جائز نہیں۔

اس کے بعد انہوں نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ ہم مسلمان ہیں اور قرآن پر ہمارا ایمان ہے۔ قرآن اور حدیث کے مطابق رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی، ظلی، شرعی یا غیر شرعی، آ ہی نہیں سکتا۔ جب کہ اس نے اپنے آپ کو نبی کہا تھا۔ آج ہمارے سامنے انہوں نے اس کو تسلیم

کیا ہے۔ان کی کتب سے یہ تسلیم ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو نبی کہلائے، وہ اور اس کو نبی ماننے والے، سب مرتد ہیں۔

جناب چیئر مین صاحب! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، جب کہ کل ایک نئی بات نکلی ہے کہ حضورﷺ نے خداوند تعالیٰ کی جناب میں یہ استدعا کی تھی کہ میری امت جو ہے، وہ بھیڑوں کو بھیڑیے کھا رہے ہیں، تو مرزا غلام احمد کو وہاں بھیجا جائے کہ انہیں بچائے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب رسول اکرمﷺ نے ذات باری تعالیٰ کی خدمت میں یہ استدعا کی تھی کہ مرزا غلام احمد کو بھیجا جائے تاکہ میری امت کو بچائے، تو بجائے اس شخص سے بچایا جائے تو وہ ویسے بھی خداوند کریم کو طاقت ہے ہر چیز بچانے کی، وہ بچا سکتا ہے۔ یہ مرزا غلام احمد ہی ہمارے بچانے کے لئے یہاں آیا تھا! ان حالات میں یہ اقلیت تو نہیں۔

(علماء کرام کی خدمات)

دائرہ اسلام کے ساتھ ایک دوسرا لفظ انہوں نے استعمال کیا، میں نے تو آج تک وہ سنا نہیں تھا، جو دائرہ اسلام سے خارج ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی مسلمان نہیں۔ دوسرا [2941] لفظ بھی ساتھ ملاتا ہوں، ملت اسلامیہ سے بھی انہیں خارج کرنا چاہئے۔ تاکہ مسلمان قوم اور عظیم اسلامی دنیا کو بچایا جائے جس کو تباہ کرنے کے وہ درپے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید یہ سخت کلمہ ہوگا۔ میں بھی ان میں سے ایک داڑھی والا ہی ہوں۔ لیکن آج تک تو یہ کہا جاتا رہا ہے کہ پیپلز پارٹی کیا کرے گی؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صرف انگریز کی پیدائش نہیں، سابقہ حکومتوں کی چشم پوشی کی وجہ سے بھی انہوں نے اتنی ترقی کی ہے۔ ورنہ اگر سر ظفر اللہ نہ ہوتا تو میرے خیال میں باہر کی دنیا میں ایک احمدی بھی نہ ہوتا۔ یہ سارے مشن ان کی چشم پوشی کا نتیجہ تھے۔ مولویوں نے بے شک کوشش کی ہے۔ مولوی ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن مولویوں کے پاس کیا تھا؟ حکومت ان کے ساتھ تھی۔ جس کے ساتھ حکومت ہو ان کے مقابلے میں کون کچھ کر سکتا ہے؟ اس لئے میں تو اتفاق نہیں کرتا کہ مولویوں نے کچھ نہیں کیا۔ مولویوں نے بڑا کچھ کیا ہے۔ مولویوں نے یہاں تک کیا ہے کہ اس مسئلے کو کھڑا کئے رکھا ہے۔ اگر مولوی یہ محنت نہ کرتے تو آج تک یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہوتا۔ مولویوں کا کام یہ تھا کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر اپنی روٹی کے لئے کوشش کرتے ہیں، وہ کیا کر سکتے ہیں؟ وہ باہر مشن کا مقابلہ کیا کر سکتے تھے؟ ان کے تو مشن ہیں، جیسے عیسائیوں کے مشن آ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان کو گمراہ کرنے کے لئے پیسے دیئے جاتے

تھے،حکومت کی مدد دی جاتی تھی،ان کو عہدے دیئے جاتے تھے۔ بلکہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں مولوی اور فلاں عالم اس مذہب میں آ گیا ہے۔ محمد علی آ گیا ہے۔ کمال الدین آ گیا ہے۔ فلاں آ گیا ہے اور یہ ہو گیا ہے اور وہ ہو گیا ہے، وہ سب لوگ عہدوں کے لالچ میں اس مذہب میں آئے، ورنہ یہ کوئی مذہب نہیں ہے اور نہ ہی دنیا میں اس مذہب کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے معزز دوست ملک جعفر صاحب نے کل فرمایا تھا، اس سے مجھے تھوڑا سا اتفاق نہیں، انہوں نے کہا تھا کہ مولویوں نے کچھ [2942] نہیں کیا۔ وہ تو میں نے بتایا ہے کہ مولویوں نے جو کچھ کرنا تھا، وہ کرتے رہے۔ اب میں عرض کروں جیسے اللہ کے فضل سے پیپلز پارٹی کو ان کافروں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے اور مرتد قرار دینے کا شرف حاصل ہو گا، اس کے ساتھ اس ریزولیوشن کے متعلق میں بھی آپ کی اجازت سے ایک اضافہ کرانا چاہتا ہوں۔ جب ان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا جائے تو اس کے بعد سونے کا مقام نہیں ہے، کیونکہ دنیا میں جو نئی ریاستیں آزاد ہوئی تھیں، ان میں سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے مشنوں نے یہ کہہ کر کہ ہم خاتم النّبیین پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان ہے، اس کے بعد ان کو پتہ نہ تھا، ان کو غلط فہمی میں ڈال کر انہوں نے مرزا غلام احمد کو مجدد یا جو کچھ بنانے کے لئے کہا ہے، اور انہیں گمراہ کیا ہے۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی بلکہ جو بھی اسلامی حکومت ہو اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اسلام میں ایسے مرتد اور ناسور جو لوگ ہیں انہوں نے باہر مشنوں میں جو کام کیا ہے، ان لوگوں کی اصلاح کے لئے مشن بھیجے جائیں۔ گورنمنٹ اگر حج کا اور باہر وفدوں کا انتظام کر سکتی ہے، اور لوگوں کو باہر بھیج سکتی ہے تو علماء دین کے وفدوں کو ان ریاستوں میں بھیجیں اور وہ ان لوگوں کو صحیح راستے پر لائیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں، وہ صحیح مسلمان ہیں۔ وہ سادہ لوح تھے۔ انہیں پوری واقفیت نہ تھی۔ چونکہ ان لوگوں کو موقع ملا اور انہوں نے جا کر اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ان کو گمراہ کیا۔ ان کے لئے گورنمنٹ وفد بنا کر باہر بھیجے تاکہ یہ ناسور ختم ہو جائے اور اسلام اسی طرح ہو جیسے رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے وقت اسلام نے ترقی کی۔ مٹھی بھر مسلمانوں کو کوئی ختم نہیں کر سکتا تھا۔ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ عیسائیوں کی پانچ پانچ لاکھ فوجوں نے چالیس ہزار مسلمانوں کا مقابلہ کیا ہے......

محترمہ قائم مقام چیئرمین: ذرا ختم کرنے کی کوشش کریں۔ دس پندرہ منٹ ہیں۔

[2943] **چوہدری غلام رسول تارڑ:** بالکل ٹھیک ہے۔ ایسے مشن کو بھی بھیجا جائے۔ ان کے لئے پیپلز گورنمنٹ جیسا کہ ان کو ڈیکلیئر کرنے کی امید ہے کہ اللہ کے فضل سے کر دے گی،

اس کے بعد ان کے جو بیت المال وغیرہ ہیں، ان کی جو جائیدادیں ہیں، جو ہم سے دس فیصد لے کر بنائی گئی ہیں، ہمارے بھائیوں سے، وہ میرے ہی بھائی ہیں، جن کی دس روپے کی آمدنی ہو، وہ روپیہ ضرور دیں گے، چاہے خود بھوکے رہیں۔ وہ سب ضبط کر کے انہی مشنوں پر خرچ کرنی چاہئے۔ اوقاف کی رقم بھی انہیں مشنوں پر خرچ کرنی چاہئے۔ یہ اسلام کی خدمت ہے اور ایسا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: مسٹر محمود اعظم فاروقی! دس منٹ ہیں۔

(جناب محمود اعظم فاروقی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب محمود اعظم فاروقی: بہت ہیں دس منٹ۔ محترمہ! یہ مسئلہ کہ مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والے مسلمان ہیں یا نہیں، ہماری ملت کا اتنا قدیم مسئلہ ہے اور اس ایوان میں اس پر اتنی سیر حاصل گفتگو پچھلے ایک مہینے سے ہوتی رہی ہے کہ اس میں کسی مزید اضافے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ دو ایک باتوں کا چند منٹ میں ذکر کر دوں۔

(زبان سے نہیں بلکہ دل سے)

سب سے پہلے تو میں مرزا غلام احمد کو ماننے والی اس نسل کے نوجوانوں کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ربوہ میں ہمارے طلبہ پر حملہ کر کے اس مسئلے کو جو مسائل کے انبار میں دفن ہو گیا تھا، ایک بار پھر زندہ کر کے قوم کے سامنے پیش کر دیا ہے، اور قوم اس مسئلے پر اتنی منظم ہو کر سامنے آئی کہ یہ ایوان بھی اس بات پر مجبور ہوا کہ اس پر صحیح سمت میں کوئی قدم اٹھائے اور میں اس بات پر بھی ان کا مشکور ہوں کہ اس مسئلے کو زندہ کر کے انہوں نے اس ایوان میں ایک یک جہتی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے ڈھائی سال کے عرصے میں جب سے کہ یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے۔ یہ پہلا مسئلہ ہے جس میں [2944] ایوان کے دونوں طرف کے لوگ زبانی نہیں دل سے متفق ہوئے۔ ہم پہلے بھی کئی باتوں پر اتفاق کر چکے ہیں۔ لیکن کبھی مصلحتیں پیش نظر تھیں، کبھی کوئی دوسری چیزیں پیش نظر تھیں۔ لیکن یہ وہ مسئلہ ہے جس میں کہ ہم دونوں طرف کے بیٹھنے والے ساتھی شرح صدر کے ساتھ زبان سے بھی اور دل سے بھی اس مسئلے پر متفق ہیں، اور اس اتفاق کا جو اظہار پچھلے دنوں میں ہوتا رہا ہے، میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں انشاء اللہ! یہ اسمبلی اس مسئلے کا ایسا فیصلہ کرے گی جو خدا کے نزدیک بھی مقبول ہو اور عوام کے نزدیک بھی قابل قبول ہوگا۔

جناب والا! میں ایک بہت اہم بات آپ کے توسط سے اپنے بائیں طرف بیٹھنے

والے ساتھیوں کی اور بالخصوص حکومت کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا اور وہ یہ ہے کہ اس مسئلے کے دو پہلو ہیں۔ ایک قانونی پہلو ہے دوسرا انتظامی پہلو۔ قانونی پہلو یہ کہ اسمبلی دستور میں ترمیم کر کے یا قوانین نئے لاکر رسول کریم ﷺ کی نبوت کو آخری نبوت نہ ماننے والوں کو غیر مسلم قرار دے دے اور اس کے نتیجے میں غلام احمد کے متبعین غیر مسلم قرار پا جائیں۔ یہ ایک قانونی حیثیت ہے اس کی۔ لیکن اس سے ایک بڑا مسئلہ اس کی انتظامی حیثیت ہے۔ جیسا کہ تارڑ صاحب نے صحیح فرمایا کہ گذشتہ حکومتوں کی چشم پوشی کے نتیجے میں پچھلے ۲۵ سال میں یہ لوگ مختلف محکموں میں داخل ہوئے، مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر، مسلمانوں کے نام سے، اور اپنے فرقے کے دوسرے افراد کے تعاون سے اور اپنے بڑے بڑے افسران کی مدد سے یہ کلیدی مناصب پر پہنچتے رہے۔ آپ اچھی طرح جانتی ہیں اس بات کو، کہ اس وقت فوج میں اور سول سروسز میں بہت اہم مناصب پر یہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔ جب یہ بات طے ہوگئی کہ یہ نہ مسلمان ہیں اور نہ محبِ وطن تو ان کو کلیدی مناصب پر رکھنا صرف مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والی بات ہی نہیں ہے بلکہ خود اس ملک کی سلامتی کے منافی ہے، اور میں یہ کہوں گا کہ پیپلز پارٹی کی [2945] حکومت کے حق میں بھی یہ بات ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں کو ان مناصب سے ہٹائے۔ ان مناصب سے ہٹانے کا مسئلہ خالصتاً انتظامی مسئلہ ہے، ایوان اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں غالباً ایوان کے جذبات کی نمائندگی کروں گا اگر میں حکومت سے یہ مطالبہ کروں کہ وہ ان کو ان انتظامی مناصب سے، کلیدی مناصب سے ہٹانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ میں یہ بات جانتا ہوں اور یہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس سارے لوگوں کو سارے کلیدی مناصب سے بیک وقت نہیں ہٹایا جا سکتا۔ اس سے انتظامی خلا بھی پیدا ہو سکتا ہے اور ملک کے دوسرے مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر حکومت کے سامنے یہ مسئلہ موجود ہو کہ ان کو ہٹانا ہے تو وہ ہٹائے جا سکتے ہیں۔

اسی سلسلے میں ایک اور بات ہے بلکہ ایک مشکل یہ سامنے آنے کا امکان ہے کہ اس انتظامیہ کے بہت سے وہ لوگ اور بہت سے وہ افراد جو کہ کلیدی مناصب پر ہیں اور وہ جو غلام احمد کے متبعین میں سے بھی ہیں، وہ شاید یہ کہنا شروع کر دیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور ہم ختم نبوت کے عقیدے کو مانتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ حکومت کے پاس انٹیلی جنس اور دوسری بھی ایسی مشینری موجود ہے کہ جو ان کو یہ صحیح اطلاع دے سکتی ہے کہ کون سے وہ لوگ ہیں جو اس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ملک وملت کے لئے جن کا طرزِ عمل منافی ہو سکتا ہے، ان کو ہٹایا جانا چاہئے۔ اس لئے اس مشینری کو عمل میں لائے۔ اس کو حرکت میں لائے اور ایسے لوگوں کا پتہ لگائے اور ان کو

مناسب طور پر ان کی تعداد کے لحاظ سے صحیح مقام پر رکھے۔

پھر دوسری بات میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے یہ فیصلہ اسمبلی میں کر دیا، انشاءاللہ! عوام کے مطالبے کے مطابق، تو اس کا امکان میں پوری شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ ملک میں خود یہ حضرات کوئی گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، یعنی وہ جو کہ غلام احمد کے ماننے والے لوگ ہیں، تاکہ پاکستان دنیا کی نظروں میں بدنام ہو [2946] اور لوگ یہ سمجھیں کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ایک فرقے کے لوگوں کو یا جو مسلمان نہیں ہیں ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا۔ دلیل کی بنیاد پر یہ بات جانتا ہوں کہ اس بات کی تیاریاں ہورہی ہیں کہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کہیں اکے دکے حملے کر کے، کہیں اور ایسی حرکت کر کے مسلمانوں کو مشتعل کیا جائے تاکہ کوئی اس قسم کے فسادات کی صورت پیدا ہو سکے۔ میں جانتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں بے شک چوکس ہے اور وہ ایسے اقدامات کر رہی ہے کہ ایسی صورت پیدا نہ ہو، لیکن اس ایوان کے لوگوں کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ ہم سب کی جو کہ اپوزیشن میں ہیں یا حزب اقتدار میں ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہو تو ہمیں خود میدان میں آنا چاہئے اور غلام احمد کے متبعین کے جان و مال کے تحفظ کے لئے ہم خود جدوجہد کریں، کیونکہ ایک دفعہ ان کو اقلیت قرار دے دینے کے بعد یہ مسلمان حکومت اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے جان و مال کا تحفظ کریں اور یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ انشاءاللہ! ملک میں ہماری یہ ذمہ داری ہوگی کہ ہم کسی فساد کو یا کسی ناخوشگوار صورتحال کو پیدا ہونے سے روکنے کے لئے جدوجہد کریں۔

آخری بات میں یہ عرض کروں گا کہ اٹارنی جنرل صاحب نے اپنی کل کی تقریر میں اس قرارداد پر ایک تبصرہ کیا تھا جو ہم نے تجویز کی تھی۔ یہاں ۳۷ حزب اختلاف کے ممبران نے جو قرارداد پیش کی تھی اس پر انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے ایک بات کی طرف اشارہ کیا تھا جو میں سمجھتا ہوں کہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کی وضاحت ہو جانی چاہئے۔ تاکہ اس کمیٹی کا ریکارڈ صاف رہے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ اس قرارداد میں متضاد باتیں کی گئی ہیں۔ یعنی ایک طرف اس قرارداد میں یہ کہا گیا ہے قادیانیوں کو کہ وہ ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث ہیں اور دوسری طرف یہ کہا گیا ہے کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ تو اگر وہ ملک دشمن کارروائیوں میں ملوث ہیں تو ان کے حقوق کے تحفظ کے [2947] معنی انہوں نے یہ لئے کہ ہم ان کو کھلی چھٹی دے دیں کہ وہ ملک دشمن کارروائیوں کو جاری رکھیں۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے جب یہ قرارداد پیش کی تو ہم نے ان دونوں حقائق کو سامنے رکھا تھا۔ ایک حقیقت یہ ہے اور ہم اپنے علم کی بناء پر یہ جانتے ہیں کہ غلام

احمد قادیانی کو ماننے والے لوگ اس ملک وملت اسلامیہ کے خلاف تگ ودو کررہے ہیں اور وہ اس قسم کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایک مجرم کو بھی یہ حق ہے کہ وہ زندہ رہے۔ اس کے جان ومال کا تحفظ کیا جائے۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ انہیں ان کارروائیوں کو جاری رکھنے کی اجازت تو نہیں دی جائے گی، مسلمان تو نہیں سمجھا جائے گا، لیکن ان کو اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے جو جان ومال کے تحفظ کا حق ہے، وہ حق ان کو دینا قانون کے ذریعے سے بھی اور انتظامیہ کے ذریعے سے بھی ہماری ذمہ داری ہے تو اس لئے اس قرارداد میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ بالکل ایک حقیقت کو بیان کر کے یہ کہا گیا ہے کہ ان کو ان کاروائیوں سے روک کر ان کے جائز حقوق کا ہمیں تحفظ کرنا چاہئے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے تو یہ چند باتیں تھیں جو میں آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا تھا۔

محترمہ قائم مقام چیئرمین: مولانا محمد علی!

مولانا سید محمد علی رضوی: پہلے مولانا محمد ذاکر صاحب کو موقع دے دیجئے۔

محترمہ قائمقام چیئرمین: اچھا، مولانا محمد ذاکر!

(جناب مولانا محمد ذاکر کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا محمد ذاکر: جناب والا! ایوان کا کافی وقت اس پر صرف ہو چکا ہے، اس میں مزید وضاحت کی حاجت نہیں۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ اس مسئلے کو اس رنگ میں کیسے زیر بحث لایا گیا، حالانکہ یہ مسئلہ اتنا واضح ہے، اتنی مسلمہ حقیقت ہے کہ اس پر کسی اظہار خیال کی حاجت نہیں تھی۔ اس میں مخالفین کو موقع دیا گیا اور اس کا جواب الجواب شائع کیا گیا۔ [2948] اور اس پر بحثیں ہوئیں اور اٹارنی جنرل کو تکلیف دی گئی۔ یہ سب باتیں ہوئیں۔ لیکن ایک اسلامی مملکت میں اس مسئلے کو اس وقت زیر بحث لانے کی حاجت ہی کیا تھی؟ یہ اتنی واضح چیز ہے جیسے دن چڑھا ہوا ہو، جیسے اظہر من الشمس کہتے ہیں۔ اس پر بحث ہوئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس میں مزید بولنا، مزید وضاحت کرنا، میں تو اس کو سوء ادب سمجھتا ہوں، یہ بے ادبی ہے۔ کوئی یہ ایسی غیر اسلامی حکومت نہ تھی کہ جس میں اس وضاحت کی ضرورت ہوتی۔ جب یہ ہمارا دعویٰ ہے اور ہمارا اعلان ہے کہ یہ اسلامی حکومت ہے، پھر اسلامی حکومت میں ایک ایسے مسئلے کو جو مسلمہ حقیقت ہے، اس کو اس طرح زیر بحث لانا ایک تعجب کی بات ہے۔ کیونکر تعجب ہوا کہ اس کو زیر بحث لایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں اس کو زیر بحث لانا نہایت بے ادبی ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی شان باعظمت میں گستاخی ہے۔ ہم کون

ہیں، ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس پر بحث کریں۔ جب خالق کائنات نے اس کا فیصلہ فرمادیا۔ اس بارے میں واضح احکامات پہلے سے موجود ہیں۔اس میں اب کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں تھی کہ پھر ہم اس کو از سرنو زیر بحث لائیں۔ یہ ایک بڑا تعجب خیز معاملہ ہے جو ایک حد تک ٹھیک ہے، ہوگیا۔لیکن مزید اس میں کسی قسم کے انتظار کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔ دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان کے اندرون سواداعظم نہایت بے تابی سے آپ کا انتظار کر رہا ہے، اور بیرونی ممالک میں بھی دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کی غیرت، ملی غیرت، ایمانی غیرت کیا ہے۔اس لئے اس مسئلے میں مزید بحث کی حاجت نہیں پھر اٹارنی جنرل کی بحث کے دوران کافی کارروائی ہوچکی ہے اور اب اس میں دوٹوک فیصلہ ہونا چاہئے۔ دوٹوک فیصلہ کے سوااور کوئی صورت کار نہیں۔اگر ہمارا حسب اقتدار مزید شک وشبہ میں پڑا رہے تو یہ مزید نقصان کا باعث ہوگا۔

[2949] میں اس مسئلے میں مزید کچھ کہنا سوءِادبی سمجھتا ہوں۔ میں پھر توجہ دلاؤں گا کہ اس کی اہمیت کے مطابق، اس کی حیثیت کے مطابق، اس کی شایان شان ہمارا ایک اندازفکر ہونا چاہئے اور اسی میں ہماری نجات ہے۔

آپ کو یہ علم ہی ہے اور سب پر واضح ہے کہ یہ فتنہ برطانوی سامراج کی یادگار ہے اور برطانوی سامراج نے اس کو پروان چڑھنے کے مواقع دیئے، ورنہ کب کا ختم ہوچکا ہوتا۔ پھر کسی اسلامی ملک میں ایسی کوئی چیز برداشت نہیں ہوتی۔ جب سے یہ پاکستان بنا، اس کے بننے کے بعد کافی وقت ضائع ہوا، کئی تحریکیں اٹھیں جو نتیجہ خیز ثابت نہ ہوسکیں اور جن لوگوں نے اس مسئلہ کو اٹھایا اور لاپرواہی سے کام لیا وہ پچک گئے اور وہ آج تک مارے مارے پھرتے ہیں۔ میرے دوست چوہدری غلام رسول تارڑ صاحب نے خوب کہا کہ موجودہ حکومت کی خوش قسمتی ہوگی کہ اگر اس میں واضح طور پر اپنی جرأت ایمانی سے کام لیں۔ میں قومی توقعات کے ساتھ عوام کے ترجمان کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اس فیصلہ کے لئے مزید شک وشبہ میں نہیں پڑے رہنا چاہئے۔مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک بالکل اٹل چیز ہے۔اسلام کا فیصلہ کن معاملہ ہے۔اس میں جرأت ایمانی سے کام لینا چاہئے۔اگر حکومت نے ذرا سستی کی، ذرا لاپرواہی کی اور کسی سیاسی مسئلے میں گرفتار ہوکر اس میں واضح پالیسی اختیار نہیں کر سکے گی تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ وہ نتائج ظاہر ہیں۔تمام کے ذہن نہایت بے تابی کے ساتھ تڑپ تڑپ کر پوچھ رہے ہیں، دریافت کر رہے ہیں۔ خاص طور پر یہ کام قومی اسمبلی کے ذمے کیا گیا۔قومی اسمبلی کی بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ یہ ملک کی نمائندہ جماعت ہے۔ میرے خیال

میں جہاں تک میں اس وقت پہنچا ہوں، مجھے یاد نہیں کہ شاید ہی کسی ممبر نے اس کے خلاف تقریر کی ہو تقریباً سبھی نے تائید کی ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ مسئلہ سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق حل نہ ہو۔ کیونکہ [2950] قومی اسمبلی تقریباً اپنا صحیح فرض ادا کر چکی ہے۔ اس میں اب حکومت کی جرأت کی ضرورت ہے۔ حکومت نے اگر اندرونی اور بیرونی حمایت کا صحیح جائزہ لیتے ہوئے، صحیح جرأت ایمانی سے کام لے لیا تو یقیناً کامیابی ہوگی۔

(قادیانی داخلی وخارجی فتنہ)

صرف یہ نہ سمجھئے کہ یہ فتنہ صرف داخلی ہے، بلکہ یہ فتنہ بیرونی ممالک میں بھی ہے۔ یہ بھارت کے وفادار ہیں۔ قادیان میں اس قسم کے آدمی بیٹھے ہیں، ۳۱۳ آدمیوں کی یعنی کافروں کو وہاں بٹھایا ہوا ہے۔ وہ دو کشتیوں پر پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں بھی نظریہ پاکستان کے خلاف کام شروع کر رکھا ہے اور بھارت میں بھی۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک اور خاص طور پر عرب ممالک کو انہوں نے بڑا پریشان کر رکھا ہے۔ اسرائیل سے ان کی سازباز ہے۔ اسرائیل اور ان کا پروپیگنڈا ایک ہے۔ ایک ہی پروگرام ہے اسرائیل کا اور ان کا۔ یہودیوں کے نظریات اور ان کے نظریات بالکل ملتے جلتے ہیں۔ ایک ہی ان کا پروگرام ہے۔ بہرحال پاکستان کے اندر اور پاکستان سے باہر اسلام کے پردے میں اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، اور ان سب سازشوں سے بچنا چاہئے۔ ہم پہلے بڑا وقت انتظار کر چکے ہیں۔ پھر ہماری خارجہ پالیسی کمزور رہی ہے۔ صرف چوہدری ظفر اللہ کی وجہ سے خارجہ پالیسی کو اتنا بڑا نقصان پہنچا جو ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جہاں بھی یہ لوگ رہے۔ انہوں نے پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

جیسا کہ فاروقی صاحب نے کہا ہے کہ ان کی تشخیص کے لئے ایک بورڈ قائم ہونا چاہئے تا کہ پتہ چل سکے کہ یہ قادیانی ہے اور یہ غیر قادیانی ہے۔ جب تک ہم اس قسم کی تشخیص نہیں کر سکیں گے یہ طبقہ نقصان پہنچاتا رہے گا۔ فوج میں جہاں کہیں یہ بڑے عہدوں پر ہیں یا چھوٹی ملازمتوں میں ہیں، ان کی تشخیص کے لئے کمیٹی ہونی چاہئے اور خاص طور پر مردم شماری میں ان کی وضاحت ہونی چاہئے۔ ہمیں اس میں کوئی اعتراض [2951] نہیں۔ ان کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی پاکستان پر ذمہ داری آجاتی ہے کہ ان کے مال وجان کی حفاظت کی جائے۔ یہ درست ہے۔ اسلام میں تنگ نظری نہیں ہے۔ اسلام میں بڑی فراخ دلی ہے۔ اسلام نے صرف رواداری کو فروغ دیا ہے۔ مگر

یہ رواداری ایسی نہیں ہے جو برداشت کی جاسکتی ہو کہ وہ اپنی سازشیں بحال رکھیں اور اسلام کو نقصان پہنچائیں۔ اس لئے مردم شماری میں بھی ان کی خاص طور پر وضاحت ہونی چاہئے اور تمام ملازمتوں میں، تجارت میں، ہر معاملہ میں اپنے تناسب آبادی سے بڑی خوشی سے ان کو حقوق دئے جائیں۔ لیکن یہ دھوکہ نہیں دیا جاسکتا، یہ برداشت نہیں ہوسکتا کہ یہ اسلام کے پردے میں پاکستان کے اندر رہ کر یہ عرب ممالک میں، نائیجیریا میں، امریکہ میں، مختلف ممالک میں رہ کر پاکستان کو نقصان پہنچائیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

میں دوبارہ یہ عرض کروں گا کہ اس کارروائی کو مزید طول دینے کی قطعاً حاجت نہیں۔ یہ واضح مسئلہ ہے بلکہ یہ ایک اظہر من الشّمس چیز ہے۔ اس میں صرف جرأت ایمانی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے اس نازک موقع پر صحیح طریقہ اختیار کیا تو یقیناً نجات ہوگی۔ شکریہ!

محترمہ قائمقام چیئرمین: مولانا محمد علی رضوی! آپ نے دس منٹ تک تقریر کرنی ہے۔

(جناب مولانا سید محمد علی رضوی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا سید محمد علی رضوی: نحمدہ و نصلی علیٰ رسوله الکریم! آج ہمارے ہاں اس ایوان میں تین مہینے سے جس مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے، ویسے تو یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں کسی کو کوئی اختلاف ہو، البتہ معلومات کی کمی ضرور تھی، علم کی کمی ضرور تھی۔ بہت سے لوگ تھے جنہیں یہ پتہ نہیں کہ مرزائیت کیا چیز ہے، قادیانیت کیا چیز ہے، ان کے عزائم کیا ہیں، ان کے ارادے کیا ہیں، یہ چاہتے کیا ہیں۔ یہ مذہبی فرقہ ہے یا کوئی سیاسی فرقہ ہے۔ اب ہر اعتبار سے ہمارے سامنے اس جماعت کو واضح کر دیا گیا کہ ان کے عزائم کیا ہیں۔ یہ کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے، یہ تو اسلام دشمنوں کا آلہ کار فرقہ ہے۔

[2952] دراصل اٹھارویں صدی جہاں سے مسلمانوں کا انحطاط شروع ہوتا ہے، اس وقت ہندوستان میں بھی انگریز آئے اور ایشیاء میں دوسرے مقامات پر بھی انگریز کا تسلط ہوا۔ اس وقت یہ تین شخص ہیں۔ ایک تو مہدی سوڈانی، دوسرے شیخ سیناسی اور تیسرے فضل حق خیر آبادی اور مولوی عنایت احمد کا کاروی، مفتی صدرالدین صاحب! ان حضرات نے جہاد کا فتویٰ دیا۔ انگریزوں کے خلاف، اور جگہ جگہ مقابلے میں ہوئے۔ چنانچہ فضل خیر آبادیؒ اور مولانا عنایت احمد کا کاروی کو، ان کے ساتھ بھی پانچ سو علماء کے قریب تھے، جنہیں تمام کو دریائے شور کی سزا دی گئی، کالے پانی بھیجا گیا اور ان حضرات کا انتقال بھی وہیں ہوا۔

اس جہاد کے فتوے کے اثر کو ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو آلہ کار بنایا گیا۔ اس نے شروع میں تو مسلمانوں کے دلوں میں جگہ کرنے کا ایک طریقہ اختیار کیا۔ وہ مناظر بن گیا اسلام کا۔ عیسائیوں سے مناظرہ کرتا ہے، کہیں آریوں سے مناظرہ کرتا ہے۔ جب اس نے مسلمانوں میں اپنی جگہ اور اپنا مقام حاصل کر لیا، اس کے بعد اس نے دعویٰ نبوت کیا۔ ہمیں اب یہ چیز تو پوری طرح واضح ہوگئی ہے۔ لیکن علمائے کرام شروع ہی سے اس کے خلاف تھے۔ علماء حق نے شروع ہی سے اس کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے پاس یا علماء کے پاس نہ تو اختیار تھا نہ اقتدار نہ کسی طاقت کی سرپرستی تھی۔ اس کے ساتھ تو جناب! پوری حکومت تھی قادیان میں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد بھی اور اس کے زمانے میں بھی، جو بھی اس کے خلاف ہوتا تھا وہیں اس کو قتل بھی کیا گیا۔ چنانچہ ایک مشہور واقعہ ہے محمد حسین کو قتل کیا گیا۔ سلطان احمد ملتانی[1] کو قتل کیا گیا، عبدالرحمٰن مصری کے ساتھ انہوں نے جو کچھ کیا اس کا مکان جلایا گیا، اس کو قادیان سے باہر نکلوایا۔ لیکن چونکہ حکومت کی سرپرستی، انگریزوں کی سرپرستی تھی، برطانیہ کی حمایت حاصل تھی، اس لئے مقدمے بھی چلے تو کچھ نہیں ہوا۔ قادیان میں تو کسی کو ان کے خلاف [2953] آواز اٹھانے کی ہمت ہی نہیں تھی۔ ذرا بھی اگر کوئی شخص بولتا تھا تو اس کے ساتھ وہ زیادتیاں کی جاتی تھیں کہ کتابیں بھری پڑی ہیں اس کی زیادتیوں کی۔

اس کے بعد پاکستان بن گیا۔ پاکستان میں آپ دیکھتے ہیں انہوں نے ربوہ (اب چناب نگر) میں زمین حاصل کر کے پاکستان کے قلب میں اپنی ایک متوازی حکومت قائم کی اور وہاں بھی وہ اپنے مقدمات، چاہے وہ دیوانی کے ہوں، فوجداری کے ہوں، خود ہی طے کرتے تھے اور یہاں ہم کہتے تھے کہ یہ مرزائی کسی وقت اس ملک کو ختم کرانے والے ہوں گے۔ ہم نے دیکھا کہ اس مرزائی نے جس کو آپ نے وزیر خارجہ بنایا، اس نے ہمارے ملک کی دوستی، ہماری دوستی ہر ایک سے کرائی، لیکن ایک ملک ایسا تھا جس سے نہ کروائی۔ لیکن کیا وہ کافر تھا؟ کیا وہ بے دین تھا؟ کیا اختلاف تھا؟ کیونکہ شروع سے بنیاد ہی ایسی رکھی گئی تھی اس لئے افغانستان سے جس سے ہمارے عقائد میں اتحاد، ہمارے معاشرے میں بھی اتحاد، ہمارے دین میں بھی اتحاد تھا۔ وہاں اس نے دوستی نہ ہونے دی۔ کیونکہ یہ وزیر خارجہ قادیانی تھا۔ افغانستان میں جو بھی قادیانی گیا ہے وہاں مارا گیا ہے۔ قتل کیا گیا ہے۔

---

[1] یہ سلطان احمد ملتانی نہ تھے بلکہ فخرالدین ملتانی تھے۔ قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اختلاف رائے کی بنیاد پر مرزا محمود نے ان کو قادیان میں قتل کرادیا۔ مرتب!

ان کے عزائم اب آپ کے سامنے آ چکے ہیں۔ان کے پاس فوجی قوت بھی ہے۔کہیں الفرقان فورس ہے، کہیں احمدی فورس ہے۔آخر کوئی ایسی مذہبی جماعت ہمارے ہاں پاکستان میں نہیں جس کے پاس فورسز ہوں، جس کے پاس طاقت ہو جس کے پاس لڑنے والے رضا کار ہوں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس کے پاس لڑنے والے، جنگ کرنے والے رضا کار بھی موجود ہیں۔ یہ جماعت مذہبی نہیں ہے۔ مگر یہ جماعت تو چاہتی ہے کہ جب بھی موقع ملے اس پورے ملک پر قبضہ کیا جائے اور پھر ان کے عزائم کتابوں سے واضح ہو گئے کہ وہ غیر احمدی کو دیکھنا نہیں چاہتے، غیر احمدی کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ وہ انہیں قطعاً اس ملک میں ایک لحہ کے لئے نہیں دیکھنا چاہتے۔مگر بیوقوفی ان سے ہوگئی ربوہ اسٹیشن پر۔اللہ تعالیٰ کو منظور یہ تھا ابھی ہی فرقے کو ختم کر دیا جائے جو [2954] اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے ڈاکو ہوں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے، تیرہ سو برسوں سے یہ چیز ہے، مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ حضور ﷺ کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری جو ہے وہ نبوت کی حیثیت سے نہیں ہے۔وہ آ کر ہم سے یہ نہیں کہیں گے کہ میں نبی ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ وقت تھا جوان کا گیا۔وہ آئے، انہوں نے اعلان کیا میں نبی ہوں۔ ایمان لائے لوگ۔اب وہ آئیں گے تو صرف مبشرات کی صورت میں آئیں گے، بشارت کو پورا کرنے کے لئے آئیں گے۔اسی بشارت کو مٹانے کے لئے مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں بنائی۔ چونکہ انگریزوں کی سرپرستی تھی اس لئے انہیں کوئی روکنے والا نہیں تھا۔

لہٰذا میں عرض کروں گا کہ ان کی ہر چیز پر پابندی لگنی چاہیے۔ان کو تبلیغ کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہیے اور اس جماعت کو مذہبی جماعت نہیں بلکہ سیاسی جماعت قرار دیا جائے تا کہ اس کے حساب و کتاب پر بھی پوری طرح سے نظر رکھ سکیں اور محدود طریقے سے وہ رہیں۔ان کے حقوق جو ذمیوں کے اسلام میں ہیں ان سے انکار نہیں۔ہم ان کے جان و مال کی حفاظت کریں گے اس وقت جب کہ وہ قانون کے دائرے میں آ جائیں۔قانون کے دائرے میں آنے سے پہلے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔اگر اقلیت ان کو قرار دے دیا گیا جس طرح سے عوام کا مطالبہ ہے اور اگر اس میں ذرا بھی کسی قسم کی ہیر پھیر کی گئی، ذرا بھی کوئی کمزوری یا لچک رکھی گئی تو اس وقت جو عوام میں جوش پھیلا ہوا ہے اس جوش کو فرو کرنے کی، اس جوش و خروش کو دور کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

لہٰذا میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس جماعت کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ان کے لئے ان

کو تبلیغ کی آزادی، آمدورفت کی آزادی، ہر چیز پر پوری پوری نظر کی جائے اور اس کے بعد مسلمان قطعاً مطمئن ہوں گے۔

[2955] محترمہ قائمقام چیئرمین: راؤ ہاشم خان! صرف دس منٹ۔

(جناب راؤ ہاشم کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب ایم ہاشم خان: جناب والا! جس مسئلہ سے یہ اسپیشل کمیٹی گذشتہ تین ماہ سے دوچار ہے، یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ اس ملک کے مسلمانوں کو یہ مسئلہ گذشتہ تقریباً ایک صدی سے درپیش ہے۔ مختلف موقعوں پر اسلامیان ہند نے یہ کوشش کی کہ ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۱۹۴۷ء تک تو وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکے، اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں ایک بہت بڑی عظیم طاقت کی سرپرستی حاصل رہی اور ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی مرتبہ ۱۹۵۳ء میں جب یہ جدوجہد شروع ہوئی کہ احمدیوں کو غیرمسلم قرار دیا جائے، اس وقت تو میں یہ کہوں گا کہ ہر تحریک جو تشدد اختیار کر جائے اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں چونکہ تشدد شروع ہوگیا اور تشدد کا ہمیشہ جواب تشدد سے دیا جاتا ہے اور جب تشدد ناکام ہوجائے تو پھر وہ تحریک بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ یہی صورتحال ۱۹۵۳ء میں ہوئی۔ اس وقت کے جو زعماء لیڈران اس تحریک کے تھے انہوں نے تشدد کا طریقہ اختیار کیا[1]۔ عدم تشدد کا رستہ چھوڑ دیا اس لئے سارے ملک کے سامنے اور ساری قوم کے دیکھتے دیکھتے ایک ایسا مسئلہ جو تھا یہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا، اب یہ کبھی سر نہ اٹھا سکے گا۔ تو اب بھی وہی بات تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قسم کی تائید غیبی تھی کہ ۱۹۵۳ء کے بعد اس مسئلہ پر کبھی کسی نے سنجیدگی سے غور نہیں کیا کہ کس طریقے سے اس جماعت کے لوگ منظم ہوتے جارہے ہیں اور کس طریقے سے وہ اپنے آپ کو اس ملک میں اہم عہدوں پر فائز کر کے ہر چیز پر قابض ہوگئے ہیں جن کا سیاست میں اور دنیاوی کاموں میں کافی اثر ہوتا ہے۔

جناب والا! آپ یہ دیکھیں گے کہ اس فرقہ کے لوگوں نے سب سے پہلے یہ کوشش کی کہ *Open Competition* (آزاد مقابلہ) میں تو چونکہ بہت ساری چیزیں آجاتی ہیں،

---

[1] تحریک کے زعماء نے پرامن تحریک چلائی۔ حکومت نے ان کو گرفتار کرلیا۔ ایجنسیوں نے تشدد کے راستہ پر تحریک کو ڈال دیا۔ حکومت نے بدترین تشدد سے تحریک کو کچل دیا۔ اس میں زعماء تحریک کا کوئی قصور نہیں۔

ہمارے ہاں سی.ایس.پی، پی.سی.ایس کے امتحانات ہوتے تھے۔ اس میں ***Open Competition*** (آزادمقابلہ) ہوتے [2956] تھے، وہاں پر زیادہ کارگر نہیں ہوسکے۔ وہاں تو یہ تھا کہ سو(۱۰۰) میں سے ایک آدمی آ گیا تو ***Open Competition*** (آزادمقابلہ) میں تو چلے گئے۔ ان لوگوں کے جو سینئر آفیسر تھے انہوں نے اس ملک میں کارپوریشنوں پر قبضہ کرنے کی سب سے زیادہ کوشش کی۔ آپ دیکھیں گے کہ اس ملک میں جتنی بھی کارپوریشنیں موجود ہیں ان میں اہم ترین عہدے ان کے پاس ہیں۔ اس کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو پی.آئی.ڈی.سی کا چیئرمین مقرر کرادیا۔ فرض کیجئے مجھے انہوں نے چیئرمین بنوادیا۔ اب میں چونکہ چیئرمین ہوگیا ہوں، میں ایک بڑے افسر کا ممنون احسان ہوگیا۔ وہ افسر احمدی تھا۔ انہوں نے دو چار دن کے بعد مجھے کہا کہ میں نے آپ کو چیئرمین مقرر کرایا ہے، آپ پرسائل آفیسر فلاں آدمی کو لگادیں۔ میں اس احسان تلے دبا ہوا تھا، لہٰذا میں نے ان کی مرضی کے مطابق ایک ایسے آدمی کو آفیسر بھرتی کرادیا۔ جس کا کام یہ تھا کہ وہ بھرتی کرے۔ لہٰذا اس آدمی نے اس ادارے میں ۹۹ فیصد احمدیوں کو ملازمت دی۔ پی.آئی.ڈی.سی بینک اور انشورنس کمپنیاں، جہاں بھی یہ لوگ گئے ان کی اکثریت رہی۔ اس طریقہ سے یہ ہماری اقتصادیات پر حاوی ہوتے چلے گئے۔ جس کے پاس پیسہ ہو آواز بھی اس کی ہوتی ہے۔ آج یہ لوگ منظم اس لئے ہیں کہ ان کے پاس پیسے اور وسائل ہیں۔ یہ ایک دو فیصد ہوتے ہوئے بھی اسی لئے ہمارا مقابلہ بڑی سختی کے ساتھ کرتے ہیں۔

[At this stage Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali).]

(اس مرحلے پر ڈاکٹر بیگم اشرف خاتون عباسی نے کرسی صدارت کو چھوڑا جسے جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) نے سنبھالا)

جناب ایم ہاشم خان: تو میں یہ عرض کررہا ہوں کہ ۱۹۵۳ء کے بعد پہلی مرتبہ انہوں نے اس مسئلے کو جگادیا۔ اگر ربوہ کا واقعہ نہ ہوتا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ قوم اس طرف دھیان دینے کے لئے تیار نہیں تھی۔

[2957] جناب والا! میں ایک بات ضرور عرض کروں گا کہ اس موجودہ حکومت کو بہت سے

مسائل درپیش ہیں۔ اس قسم کے مسائل ہیں کہ آج تک اس قوم کو اس قسم کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ۲۵ سال سے آج تک ہم ایسے وسائل سے دوچار نہیں ہوئے۔ سب سے بڑا مسئلہ جو آج تک حل نہیں ہو سکا وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اس چیز کو جو کہ گزشتہ سو (۱۰۰) سوسال سے حل نہیں کی جاسکی اس کو ہم نے بڑی خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب والا! یہاں پر ناصر احمد نے یہ کہا کہ یہ ہمارا اختیار نہیں ہے۔ اس اسمبلی کو انہوں نے چیلنج کیا ہے کہ اسمبلی کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ اس پر فیصلہ **(Adjudicate)** دے سکے اور کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اس ملک میں ایک با اختیار ایوان ہے۔ اس سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے۔ اگر یہ ایوان کسی کے بارے میں فیصلہ نہیں دے سکتا تو پھر وہ کون سا ایوان ہے جو یہ فیصلہ کر سکتا ہے؟ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ایوان کو اس الجھن میں نہ ڈالا جائے۔ بہرحال یہ کہنا کہ اس ایوان کو اس مسئلے کو حل کرنے کا اختیار نہیں ہے یہ غلط ہے۔ اس ایوان کو کلی طور پر اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی جماعت اور کسی فرقے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔ ہم یہاں ہر قسم کی قانون سازی کر سکتے ہیں۔ ہمارے اوپر ایک حق ضرور عائد ہوتا ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جو اسلام کی روح کے خلاف ہو، جو آئین کے خلاف ہو اور ہم اس قسم کی قانون سازی کے مجاز نہیں ہیں۔ دنیا کی بہت سی پارلیمنٹس ہیں جن میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ ہر چیز کر سکتی ہیں لیکن اس ملک میں پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں کہ وہ حلال اور جائز کو ناجائز قرار دے۔ اس کے علاوہ تمام قسم کی دنیاوی قانون سازی کر سکتی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ مذہب ایک ذاتی مسئلہ ہے، اس پر ہم ***Finding*** **(فیصلہ)** نہیں دے سکتے ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مذہب صرف اس وقت تک ذاتی مسئلہ رہتا ہے۔[2958] جب تک وہ کسی شخص کی ذات تک محدود رہے۔ اگر میں دل میں کوئی خیال رکھتا ہوں اور اپنی عبادت میں مشغول رہتا ہوں تو یہ ذاتی مسئلہ ہوگا۔ لیکن جب باہر آ کر علی الاعلان ہم ایسی باتیں کریں جن سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوں، ان کے جذبات مجروح ہوں، تو پھر یہ ذاتی مسئلہ نہیں رہتا۔ اس ملک کے اندر جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ رسول کریم ﷺ کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے تو یہ ہمارے جذبات کے ساتھ بہت زیادتی ہوگی۔

ایک بات دیکھنے میں آئی ہے اور مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ کالج سے لے کر اب تک جو احمدی بھی میرے ساتھ رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ جرح کرتے تھے اور بڑے سخت الفاظ استعمال

کر جاتے تھے، لیکن وہ ہنس کر ٹال دیتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلی بار انہوں نے تشدد شروع کر دیا جو ملک خداداد اور رسول اللہ ﷺ کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس میں اقلیت کو تشدد کی جرأت کیسے ہوئی؟ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس سے باخبر رہنا چاہئے۔ ان کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ انہوں نے ٹرین پر حملہ کیا اور مسلمانوں پر تشدد کیا، ان لوگوں پر زیادتی کی جو کل آبادی کا ۹۹ فیصد ہیں۔

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اس اسمبلی کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ یا ہمیں یعنی اکثریت کو (خدانخواستہ) غیر مسلم قرار دے یا انہیں غیر مسلم قرار دے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں آپ کے سامنے کہا کہ وہ ان کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ اس ملک کی ۹۹ فیصد آبادی ہرگز مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم نہیں کرتی۔

(قادیانی خود تشدد پیدا کریں گے)

جناب والا! یہ ضروری ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس پر بڑا پریشر ہے۔ یہ بین الاقوامی معاملہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مفاد اور عوام کا مفاد اور بھلائی بھی اسی میں ہے کہ عوام کے نمائندے اس مسئلے کا حل تلاش کریں۔ عوام ان کو [2959] غیر مسلم سمجھتے ہیں اور میرا اپنا ایمان بھی یہی ہے۔ انہیں غیر مسلم قرار دینے کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ تحریک تشدد کی طرف گئی، اگر آپ نے ان کے اوپر اور کچھ کرنے کی کوشش کی تو میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ تشدد ہمیشہ ناکام رہے گا۔ اس تحریک کو آج تک جس طریقہ سے پرامن رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر اس کی بجائے تشدد آ گیا تو اس سے ہمیں نقصان ہوگا اور ان کو فائدہ پہنچے گا۔ وہ کوشش کریں گے کہ کہیں نہ کہیں تشدد پیدا کر کے اس تحریک کو تشدد کی طرف لے جایا جائے۔ یہ ہمارا سب کا فرض ہے کہ اسمبلی ان کے بارے میں فیصلہ کرے۔ ان کو غیر مسلم قرار دینا چاہئے، اور پھر اس کے بعد ان کی جان و مال کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فرض ہوگا۔ ان کے ساتھ تشدد کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ تشدد ہوتا ہے اور ہم چیخ پڑتے ہیں۔ ہم اگر اپنی اقلیت کی حفاظت نہ کریں گے تو دوسروں سے کیا امید رکھیں گے۔ اس لئے کسی فیصلہ کے بعد ان کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے نوجوانوں، بچوں اور بوڑھوں، سب کو اس مسئلے کا حل اور علاج تشدد سے نہیں کرنا چاہئے۔

Mr. Chairman: *Thank you.*

(جناب چیئرمین: شکریہ!)

(قادیانی سیکولر)

جناب ایم ہاشم خان: ایک منٹ! میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے بنگلہ دیش جانے کا اتفاق ہوا۔ بازار میں ایک احمدی نمائندہ مجھے ملا اور مجھے ایک پمفلٹ دیا اور کہنے لگا کہ یہاں مجیب نے اس ملک کو سیکولر اسٹیٹ قرار دیا ہے۔ آپ بھی ویسا ہی کر دیں۔ یہ لوگ سیکولرازم کے حامی ہیں۔ اگر یہ مسلمان ہوتے تو ایسی باتیں نہ کرتے۔ میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں انہیں غیر مسلم قرار دینا چاہئے اور اس تحریک کے کامیاب ہونے کے بعد یہ ہمارا فرض ہوگا کہ اس مسئلے کو کامیابی کے ساتھ حل کریں۔

[2960] **جناب چیئرمین:** صاحبزادہ صفی اللہ! بعد میں دوسروں کی باری آئے گی۔ ایک منٹ کے لئے اٹھتے ہیں اور پھر پندرہ منٹ لگاتے ہیں۔ لیکن جب کہتے ہیں کہ پندرہ منٹ تو دس منٹ ہی میں ختم کر دیتے ہیں۔

(جناب صاحبزادہ صفی اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! جو قراردادیں اس وقت اسپیشل کمیٹی کے سامنے ہیں ان کے حق میں ہماری طرف سے ایک مفصل بیان ''ملت اسلامیہ'' کے نام سے آچکا ہے۔ جس کو مولانا مفتی محمود صاحب نے ہم سب کی طرف سے پڑھا ہے اور اس کے بعد اور بھی معزز اراکین نے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس میں اب کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا جو تشنۂ گفتگو ہو۔ جناب والا! ہم نے مرزا ناصر احمد کو اور لاہوری جماعت کے سربراہ کو یہ موقع دیا تھا کہ وہ اسپیشل کمیٹی کے سامنے اپنے مؤقف کو پیش کریں۔ اس میں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ ہم اپنا اطمینان کرنا چاہتے تھے یا یہ کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ تھا۔ جس کا تصفیہ نہیں ہوا تھا اور ہم اب تصفیہ کرنے بیٹھے تھے۔ اس کا فیصلہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے علاوہ قرآن کریم کی بے شمار آیات اس سلسلہ میں وارد ہیں اور ان میں سے ایک جو اس بارے میں اجماع امت ہے اس پر کہ وہ ختم نبوت کے بارے میں قطعی ہے وہ سورۃ احزاب کے پانچویں رکوع کی آیت ہے اور اس کو میں پڑھتا ہوں: ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ۰ وکان اللہ بکل شئ علیما''

یعنی اے لوگو! محمد ﷺ آپ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے

رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کا علم ہے کہ اس کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجنا ہے اور یہ آخری نبی ہیں اور اس پر امت کا فیصلہ ہے، امت کا [2961] اجماع ہے کہ یہ اس بارے میں قطعی ہے۔ یعنی ہم یہاں اس لئے نہیں بیٹھتے تھے کہ ہم یہ فیصلہ کریں یا اس کے لئے کوئی اور دلیل طلب کریں۔ اپنے اطمینان کے لئے، بلکہ انہوں نے درخواست کی تھی کہ ہم اپنا مؤقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے ان کو موقع دیا۔

(قادیانی اور اشتعال انگیزی)

جناب والا! آپ کی ہدایت تھی کہ ہم بڑے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کریں اور ہم نے جس صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا ہے، یہ تو اللہ شاہد ہے کہ ان کی ان دل آزار باتوں سے اور ان کی کفریات سے ہم کو کتنا صدمہ پہنچا تھا۔ لیکن ہم نے باوجود اس کے نظم وضبط کو بحال رکھا اور ان سب باتوں کو سنا اور اس جرح کے دوران میں اٹارنی جنرل صاحب نے ان خفیہ باتوں کو ان کے دلوں سے نکلوایا جو کہ وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ان کے بیانات سے یہ بات روز روشن کی طرح اب عیاں ہے اور ہاؤس کا ہر ایک معزز رکن اپنے اطمینان کے ساتھ اب انشاء اللہ فیصلہ دے گا اور ان سب پر عیاں ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد نے کتنی ڈھٹائی کے ساتھ اپنی جعلی نبوت کا کیس دنیا کے سامنے پیش کیا۔

جناب والا! یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ انگریزوں نے اپنے اس خود کاشتہ پودے کو کس طرح پھلنے پھولنے کا موقع دیا اور تنا آور کیا۔ لیکن ہمیں انگریزوں سے شکایت نہیں ہے، وہ تو ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ہمیشہ یہی حربے استعمال کرتے رہتے تھے۔ ہمیں جو شکایت ہے تو اپنے حکمرانوں سے ہے۔ جناب والا! پاکستان بن جانے کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ ان کو بلاتے، سمجھاتے کہ بھائی! اب یہ جعلی نبوت نہیں چلے گی، اب اس قصے کو چھوڑ دو، اور اگر نہیں چھوڑتے ہو تو پاکستان کی سرزمین میں ایک غیر مسلم اقلیت بن کر رہو۔ لیکن ہوا کیا کہ انگریزوں سے زیادہ ہمارے حکمرانوں نے ان کو موقع دیا اور مسلمانوں کے سروں پر سوار کیا اور اب پاکستان میں زندگی کے کسی شعبے میں اگر آپ تلاش کریں تو وہاں ایک قادیانی آفیسر بن کر بیٹھا ہوگا اور پاکستانی حکومت کا کوئی راز ان سے اب چھپا ہوا نہیں ہے۔

(قادیانی کرتوت)

[2962] جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ بات اب عیاں ہے کہ ان لوگوں کی وجہ سے سارے عالم اسلام کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب ہو گئے ہیں، سارے برادر ملکوں سے

ہمارے تعلقات خراب ہوگئے ہیں۔ افغانستان سے تعلقات خراب کرنے میں ان ہی لوگوں کا ہاتھ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۵۶ء میں عرب اسرائیل جنگ کے دوران ہماری حکومت کے ایک قادیانی آفیسر نے ایک بیان دیا عربوں کے خلاف، اور اس کا ردعمل یہ ہوا کہ سارا عالم عرب ابھی تک پاکستان کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتا ہے اور جس وقت کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا تو بہت سے عرب ممالک نے صرف اس ایک بیان کی وجہ سے ہمارے حق میں رائے نہیں دی۔ بلکہ ہندوستان کے مؤقف کی حمایت کی۔ یہ ان لوگوں کے کرتوتوں کا نتیجہ ہم بھگت رہے ہیں۔

(قادیانی قیادت کی ستم رانیاں)

جناب والا! اس قصے کو اب میں مختصر کرتا ہوں اور کیونکہ جو وقت مجھے دیا گیا ہے وہ بہت کم ہے۔ ایک بات کی طرف میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ بڑی حیران کن بات ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان کے اندر جتنی بھی ریاستیں تھیں ان کو حکومت پاکستان نے ختم کر دیا۔ مثلاً ریاست بہاولپور جو ایک علم دوست ریاست تھی اور سب سے پہلے وہاں سے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ سنایا گیا تھا۔ لیکن بہاولپور کو ختم کیا جاتا ہے۔ دیر، سوات اور چترال کو ختم کیا جاتا ہے، اور ربوہ جو ریاست کے اندر ایک ریاست ہے اور جس کا ہیڈ مرزا ناصر ہے وہ ابھی تک قائم ہے اور اب ہمیں معلوم ہوا ہے اور ہمارے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ مرزا ناصر جو خود ساختہ خلیفہ ہے، اس کے خاندان کے لوگوں سے قادیانیوں کی خواتین کی عصمتیں محفوظ نہیں ہیں اور ان کی فریاد کی شنوائی نہیں ہوتی ہے اور وہ بے چارے مجبور ہیں۔ وہ جو وہاں کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ تو اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ ربوہ کو بالکل ختم کرنا چاہئے، اس کی ریاست اندر ریاست کی حیثیت کو ختم [2963] کرنا چاہئے اور اس کو ایک کھلا شہر قرار دینا چاہئے اور وہاں سرکاری عمارات کی تعمیر ہونی چاہئے۔ مثلاً تحصیل، تھانہ وغیرہ۔

دوسری بات جناب! یہ ہے کہ دستور کی دفعہ ۲۵۶ کے تحت ان کی جو فوجی تنظیمیں ہیں ان کو ختم کرنا چاہئے اور ان پر پابندی لگانی چاہئے، ورنہ یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے رہے گا اور پاکستان کی سلامتی اور بقاء کی کوئی مؤثر ضمانت بغیر ان کو ختم کئے نہیں ہوگی۔

جناب والا! یہ بات بہت عجیب ہے کہ اس ملک کے اندر ایک آدمی پولیس کی وردی کا استعمال نہیں کر سکتا، ڈی۔ایس۔ پی کی وردی کا استعمال نہیں کر سکتا۔ اس ملک میں ایک آدمی کے متعلق اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کرنسی نوٹ چھاپتا ہے اور اس کا کاروبار کرتا ہے تو اس کو حکومت

پکڑتی ہے اور سزا دیتی ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس ملک کے اندر ۲۷ سال سے اب تک جعلی نبوت کا کاروبار ہوتا رہتا ہے اور ان کو کھلی چھٹی ہے کہ جس طرح چاہیں وہ کریں اور اس پر ان کو کوئی سزا نہیں ہے۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے اور یہ اسلامیان پاکستان کی غیرت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے اور اگر اس موقع کو بھی ضائع کیا گیا تو پھر مسلمانان پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

جناب والا! آپ مجھے بار بار دیکھتے ہیں۔ میں نے تو ابھی پانچ منٹ لئے ہیں۔

جناب چیئرمین: دس منٹ ہوگئے ہیں۔

صاحبزادہ صفی اللہ: میں تو صرف پوائنٹس تک اپنی تقریر محدود رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ اور لے لیں۔ آپ نے 11:20 پر تقریر شروع کی ہے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: دو، چار منٹ اور۔

جناب چیئرمین: یہ سارا ہاؤس گواہ ہے میں نے اپنی زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

[2964] **صاحبزادہ صفی اللہ:** دو، چار منٹ اور۔

جناب چیئرمین: آپ پانچ منٹ لے لیں۔

صاحبزادہ صفی اللہ: اچھا جی، جناب والا!

جناب چیئرمین: ریکارڈ کے مطابق 11:17 ہے، میرے خیال کے مطابق 11:20 ہے۔ باقی رہ جائیں گے بیچارے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: میں عرض کر رہا تھا کہ اس ملک میں جب جعلی نبوت کا کاروبار ہوتا ہے تو ہم کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں اور ہمیں آزادی ملی ہے اور ہم اس آزادی پر کس طرح فخر کر سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے رسول اللہ ﷺ کے ناموس کی حفاظت کرنے میں اب تک ناکام رہے ہیں تو ہم کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں اور ہمیں ایک آزاد ملک ملا ہے۔

(مرزا کا ناپسندیدہ نام)

جناب والا! میں نے بہت سے پوائنٹ چھوڑ دیئے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت ملک کی جو حالت ہے وہ یہ ہے کہ عوام کی نگاہیں اس کمیٹی پر مرکوز ہیں۔ ڈھائی مہینہ ہم نے مسلسل کام کیا ہے اور اب لوگ دیکھتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ لیکن ہماری ساری تگ ودو اور جدوجہد کا ثمرہ ہمیں اس وقت مل سکتا ہے جب کہ ہم دستور میں ایسی ترامیم لانے میں کامیاب ہو

جائیں، جو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ اور امت مسلمہ کے لئے قابل قبول ہوں۔ ہم ڈرتے کیوں ہیں، یعنی ہم کیوں اس طرح احساس کمتری کا شکار ہیں۔ میں نے بہت سے دانشور صاحبان سے سنا ہے کہ یہ مرزاغلام احمد کا ناپسندیدہ نام ہمارے دستور میں نہ آئے۔ جناب والا! ٹھیک ہے، لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دستور سے جو مقدس کتاب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، لیکن ضرورت کے مطابق جہاں یہ باتیں ناگزیر تھیں تو اس میں بھی ہامان اور قارون اور ابی لہب کے نام لئے گئے ہیں اور ابلیس کا نام لیا گیا ہے۔ تو اگر ہمارے [2965] دستور میں مرزاغلام احمد کا نام آیا تو اس میں کیا قباحت ہے؟ یعنی ہم جب اپنے مسائل کو دوسروں کے زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس پر پرکھتے ہیں اور اس سے اندازہ لگاتے ہیں تو یہ اچھی بات نہیں۔ یہ تو ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کیا کریں، ہم اس سے دوچار ہیں، ہم اس میں پھنس گئے ہیں۔ اب اگر دستور میں اس کا یعنی مرزاغلام احمد کا نام، ناپاک نام نہ لیں تو ہم مجبور ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، ہم نہیں پھنسے۔ ہم انشاءاللہ! نکلیں گے اس سے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! میں نے بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ ہمارے دستور میں جو کچھ......

جناب چیئرمین: آپ فرمائیں، میں ''میں مودودی شاہ پارے'' تلاش کررہا ہوں۔

صاحبزادہ صفی اللہ: انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کلام سے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث مقدسہ کے ساتھ اور اس کے بعد ابن عربی اور امام غزالی اور حضرت عبدالقادر جیلانیؒ اور سب کے کلام کے ساتھ جو کچھ کیا ہے تو اگر مولانا مودودی کے کلام کے ساتھ کریں تو پھر کیا حیرانی ہے۔ خدا تعالیٰ جل شانہ کے کلام کے ساتھ انہوں نے کیا ہے۔ جناب والا! میں عرض کررہا تھا کہ اگر دستور......

جناب چیئرمین: ''چڑیا گھر، جو موجودہ مسلمانوں کی نام نہاد سوسائٹی جس میں چیل، گدھ، بٹیر، تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں۔'' سیاسی کشمکش، حصہ سوم۔

صاحبزادہ صفی اللہ: میں نے تو پہلے عرض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کلام کے ساتھ انہوں نے کیا ہے۔ میں عرض کررہا تھا کہ اگر دستور کی دفعہ ۱۰۶ جہاں وہ دوسری اقلیتیں ہیں، ان میں مرزاغلام احمد اور اس کے متبعین اور پیروکار جو ہیں ان کا نام ہم شامل کریں اور ان کو ایک غیرمسلم اقلیت شمار کریں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ اور اس [2966] کے بعد جو قانون سازی ہوگی تو اور بھی اس پر علماء کرام کے مشوروں سے اضافہ ہوجائے گا۔

دوسری بات جو ہے وہ کلیدی اسامیوں کی بات ہے۔ میں اس میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہمیں علم ہے یہ تو اس وقت کی بات ہوگی، یہ قانونی بات ہوگی کہ اسلام دارالسلطنت میں غیر مسلم اقلیتیں جو ہیں، ذمی وغیرہ، وہ کن کن عہدوں پر فائز رہ سکتے ہیں اور کن پر نہیں رہ سکتے۔ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ اسلامی قانون کی رو سے یہ دفاع کا محکمہ جو ہے فوجوں وغیرہ کا، تو غیر مسلموں کو فوجی خدمات سے اسلام نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ یعنی وہ کسی ایسے عہدے پر نہیں رہ سکتے جس سے ملکی دفاع مقصود ہو اور یہ ٹھیک بھی ہے۔ جناب والا! کہ ایک اصولی ریاست ہے۔ جس اصول پر وہ ریاست قائم ہے تو اس ریاست کی حفاظت، اس ملک کی حفاظت اور اسے دشمنوں سے بچانے کے طریقے اور اس کے لئے لڑنا اور مرنا ان لوگوں کے ذمہ ہے جو اس اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن وہ افراد کس طرح لڑیں گے جن کے دماغ پر ہمیشہ اپنے نبی کی وحی سوار ہو کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر ہے نبی کا جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷، خزائن ج۷ ص۷۷)

تو وہ ملک کی حفاظت کس طرح کر سکیں گے؟ اور ہم نے دیکھ نہیں لیا کہ ۱۹۷۱ء میں کیا ہوا ہمارے ساتھ۔

جناب چیئرمین: چھوڑیں جی!

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! آخر میں معزز ممبران کی خدمت میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر ایک بہت بڑی [2967] آزمائش ہے اور ہم اس وقت صرف اپنے حلقۂ انتخاب کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں، نہ پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں، بلکہ اس وقت ہم پورے عالم اسلام اور امت مسلمہ کی نمائندگی کرنے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں جو بھی ہم سے کوتاہی ہوئی اس سے عالم اسلام اور امت مسلمہ کو نقصان پہنچائیں گے اور اگر ہم نے صحیح فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے لئے قابل قبول ہوا تو ہم سرخرو ہو کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حضور بھی اپنے گناہوں کی معافی چاہیں گے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اپنی شفاعت کی امید رکھ سکیں گے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: اس کا جواب انہوں نے ابھی نہیں دیا۔ اس کا جواب محمود اعظم فاروقی صاحب دیں گے۔ یہ ’’انتخابی مہم میں شکاری کتوں کی دوڑ۔ جمہوری اسمبلیاں، ان کی رکنیت بھی حرام، ان کو ووٹ دینا بھی حرام۔‘‘

جناب محمود اعظم فاروقی: میں اور بھی بہت سے جواب دے سکتا ہوں، آپ سننے کے لئے تیار ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، اس کا۔

جناب محمود اعظم فاروقی: آپ اس کا جواب سننے کے لئے تیار ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری۔

(صاحبزادہ احمد رضا قصوری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب سپیکر! گرامی قدر! رسول عربی محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور عقیدت کا اندازہ آپ حضرت علامہ اقبال کے اس شعر سے لگا سکتے ہیں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

[2968] جناب سپیکر! رسول عربی حضرت محمد ﷺ کی محبت ایک مسلمان کے لئے اس کے ایمان کا ایک دریا ہے، اس کی عقیدت کا دریا ہے، اس کی محبت کا دریا ہے، اور ایک مسلمان اس دریا کا ایک حقیر قطرہ ہے اور اسی لئے کہا جاتا ہے۔

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

ایک مسلمان کے لئے رسول عربی ﷺ کی محبت میں فنا ہو جانا، رسول عربی ﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو ختم کر دینا اس کی عشرت کی انتہاء ہے، اس کے لئے اس کی عقیدت کی ایک معراج ہے، اس کے لئے محبت کا ایک بہترین جذبہ ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ اس اسمبلی نے پاکستان کے مسلمانوں کی عقیدت کے مطابق اور عاشقان رسول ﷺ کی محبت کے مطابق اس کا فیصلہ نہ کیا تو میں یہاں رجسٹر کرانا چاہتا ہوں یہ الفاظ کہ پاکستان کے مسلمان رسول عربی ﷺ کی محبت میں پروانوں کی طرح مر جائیں گے۔ شاید جو آپ فیصلہ کریں گے وہ فیصلہ شاید قلم اور سیاہی سے لکھا جائے۔ اگر آپ نے قلم اور سیاہی سے فیصلہ پاکستان کے عوام کی خواہشات، جذبات، ان کی عاشقانہ محبت رسول کے ساتھ نہ کیا تو پھر پاکستان کے مسلمان تلوار اور

خون سے فیصلہ لکھیں گے۔ یہ فیصلہ رسول عربی ﷺ کی محبت کے اندر ڈوبا ہوا ہوگا۔ لیکن میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں آپ نے ایسا فیصلہ کرنا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ پاکستان کے عوام کو غلط فیصلہ کر کے فیڈرل سیکورٹی فورس یا فوج سے ڈرا یا دھمکا کر ختم کر سکتے ہیں تو یہ بالکل جھوٹ ہے۔ لوگوں نے رسول عربی ﷺ کی محبت کے لئے......

***Mr. Chairman:* Decision has not yet come. If the decision is as you are arguing, then you can argue like this. We have kept the atmosphere calm for 2-1/2 months in the Government Benches and the opposition. I will not allow this speech come what may. I am grateful to honourable members for their cooperation. Till the decision is taken, you will please not speak in this way.**

(**جناب چیئرمین:** ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ اگر ایسا فیصلہ ہو چکا ہے جو آپ کہہ رہے ہیں تو پھر آپ اس طرح کی باتیں کر سکتے ہیں۔ ہم نے حکومت اور حزب اختلاف کے مابین ماحول اڑھائی ماہ سے پرامن بنا رکھا ہے۔ میں کسی بھی قیمت پر اس طرح کی تقریر کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں معزز اراکین کا ان کے تعاون کے لئے شکرگزار ہوں۔ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے آپ براہ کرم اس انداز میں بات نہ کیجئے)

[2969] **چوہدری جہانگیر علی:** جناب والا! ان کے یہ الفاظ کہ کمیٹی کے ممبروں کو دھمکا کر فیصلہ اسٹارٹ کیا جائے، کیا مطلب ہے ایسی تقریر کا؟

جناب چیئرمین: نہیں، یہ غلط ہے۔ میں نے کہا ہے۔ آپ بالکل بے فکر رہیں۔

I have taken note of it and I have warned the speaker.

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں......

جناب چیئرمین: لال مسجد کے لئے یہ بڑی اچھی تقریر ہے۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب والا! یہ تقریر تو سارے ملک میں چلے گی۔

جناب چیئرمین: نہیں جی چلے گی۔ لیکن خدا کے لئے ایک دن تو ہمیں دے دیں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب والا! ہماری سیاست کا منبع مسجدیں ہیں۔

(قہقہے) رسول عربیﷺ کی سیاست مسجد سے تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنی تمام جنگیں مسجدوں میں لڑی ہیں۔ آپ نے مسجد کی بےحرمتی کی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔

You do not know the context as you have come after 20 days or a month; all the Maulanas in this House can understand very well.

(چونکہ آپ بیس روز یا ایک ماہ کے بعد آئے ہیں اس لئے آپ کو سیاق وسباق کا اندازہ نہیں ہے۔ اس ایوان میں تمام مولانا حضرات اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں) ان سے پوچھ لیں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب! آپ کے مذاق کا مجھے پتہ نہیں تھا۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، ہم تو روز کرتے ہیں۔

If you come after a month and make a firex public speech, we cannot be a party. The entire House is not a party to it.

(اگر آپ ایک مہینے کے بعد آئیں اور ایک پرجوش عوامی خطاب فرمائیں تو ہم اس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ یہ ایوان اس میں شریک نہیں ہوسکتا)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: اس لئے میں عرض کرتا ہوں میں اس مسئلے پر آ رہا ہوں۔ اب جناب والا! میں عرض کروں گا کہ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقتاً اس مسئلے کو اسمبلی میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ کیونکہ جب ہم کسی چیز کو کہتے ہیں مسئلہ تو مسئلے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دو رائیں ہوں۔ آپ کسی چیز کو عدالت میں لے کر جاتے ہیں جب دو رائیں ہوں۔ [2970] آپ کسی چیز کو اسمبلی میں لے کر آتے ہیں جب دو رائیں ہوں۔ یہ تو مسئلہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو ایمان ہے۔ یہ ہماری عقیدت ہے۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آج سے ۱۴سو سال پہلے طے کر دیا تھا، جس کو قرآن مجید، فرقان حمید نے اپنی آیات کے ساتھ ۱۴سو سال پہلے ختم کر دیا، ہم اس کو مسئلے کا رنگ رکھا ہی نہیں، اور ہم کس افلاطون کی اولاد ہیں جو آج ۱۴سو سال بعد آج اس زمانے میں بیٹھیں اور فیصلہ کریں کہ آیا رسول عربیﷺ آخری نبی تھے۔

جناب چیئرمین: یہ بھی فیصلہ اسمبلی کے پاس نہیں ہے۔ یہ بھی نہیں ہے۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: تو جناب والا......

جناب چیئرمین: یہ بھی نہیں ہے۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: اس مسئلے کو......

جناب چیئرمین: اس پر اسمبلی کا ایمان آپ سے زیادہ مضبوط ہے۔ (قہقہے) اس پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ ریلیونٹ نہیں ہے۔ اس پر کسی کو گنجائش ہی نہیں بات کرنے کی۔ آپ یہاں تک بات کرتے ہیں۔ یہاں تک بھی کسی ممبر کو گنجائش نہیں ہے۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جی۔

جناب چیئرمین: بات یہاں یہ ہے کہ ان لوگوں کا اسٹیٹس ڈیٹرمن کیا جائے۔

(چوہدری ممتاز احمد کی طرف سے مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ خواہ مخواہ ایسی بات کر دیتے ہیں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: میں جناب! اس کا جواب دوں؟

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں۔ آپ تقریر میں کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں؟

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: یا اسے حذف کرا دیں یا میرا جواب آنے والا ہے۔

[2971] **جناب چیئرمین:** آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں؟

You are provoking the entire House.

(آپ پورے ایوان کو اشتعال دلا رہے ہیں؟)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: یہ جناب! اپنے لیڈر کی بے عزتی کرانا چاہتے ہیں مجھ سے۔ میں دو، چار جملے کہہ دوں گا۔ جناب والا! انگریزوں نے ہندوستان میں دو فرقے انٹروڈیوس کئے۔ کیونکہ انگریزوں کی پالیسی ہندوستان میں "تقسیم کرو، راج کرو" کی تھی۔ ہندوؤں کے اندر انگریزوں نے آریہ سماج کا فرقہ انٹروڈیوس کیا اور مسلمانوں کے اندر قادیانیت کا فرقہ۔ آپ دیکھئے! ان کا کتنا خوبصورت انداز فکر تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہندو بہت سارے خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے اندر ایک ایسا فرقہ انٹروڈیوس کیا گیا جو کہ وحدت پر یقین رکھتا تھا...... آریہ سماج اور مسلمان جن کا یہ ایمان تھا کہ رسول عربی ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے اندر ایک ایسا فرقہ انٹروڈیوس کیا گیا جو کہتے ہیں کہ نبی آئے گا اور یہ انگریزوں کی چالاکی اور شاطرانہ پالیسی تھی۔ ہندوستان میں ۲ کمیونٹیز جو کہ متحد ہو کر جدوجہد کر رہے تھے آزادی کے لئے، انگریزوں

کو نکالنے کے لئے، ان کے اندر تفرقہ پیدا کرنے کے لئے ہندوؤں میں آریہ سماج اور مسلمانوں کے اندر قادیانیوں کا فرقہ انٹروڈیوس کیا گیا۔

Mr. Chairman: *This has been thoroughly discussed in this House.*

(جناب چیئرمین: اس پر ایوان میں تفصیل سے بات ہو چکی ہے)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: مجھے آپ سے شکایت ہے، مجھے آپ سے یہ اعتراض ہے کہ مجھ سے آپ کو یا تو بغض ہے......

جناب چیئرمین: آپ اسٹارٹ ہی غلط لیتے ہیں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: بغض معاویہؓ تو نہیں مجھ سے؟

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔

2972 **صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری:** حب علیؓ بھی رکھا کریں۔

جناب چیئرمین: دیکھئے ناں! یہ پوائنٹ دس دفعہ آیا ہے ہاؤس میں، اور بیشتر ممبران نے......

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: نئے پوائنٹ تو کسی نے بھی نہیں کہے۔ محراب و منبر پر ساری باتیں ہو چکی ہیں۔ نوے برسوں سے یہی باتیں ہو رہی ہیں۔ نئی باتیں تو کسی نے بھی نہیں کیں۔ یہ مجھ پر اتنی قدغن لگا دی ہے۔ کچھ تو رحم کیجئے۔

جناب چیئرمین: میں ہاؤس سے پوچھ رہا ہوں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: آپ نے دوسروں کے بارے میں ہاؤس سے پوچھا نہیں۔

جناب چیئرمین: ہاؤس سے اگر میں پوچھوں تو میں آپ کو ایک بات نہ کرنے دوں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: دیکھئے ناں! آپ نے کہا کہ یہ غلط بات ہے، میں نے کہا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: اب ٹائم ***Proposals*** (تجاویز) کے متعلق ہے، ***Suggestions*** (تجاویز) کے متعلق ہے۔ ***These Points have been sufficiently dealt with for two months.*** (ان نکات پر دو ماہ میں اچھی طرح بات ہو چکی ہے)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: میں تجویز پیش کرتا ہوں اگر مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: بولیں، تجویز پیش کریں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: میں ایک ***Thesis*** (تھیسس) لا رہا ہوں علیحدہ قسم کا۔ میں بحث کر رہا ہوں بالکل تاریخی محرکات پر۔ میں سمجھتا ہوں اس مسئلے کو محراب و منبر سے چھیڑا ہوا ہے۔ میں افلاطون یا کوئی مفتی نہیں ہوں، میں اس مسئلے کا سیاسی رخ دے رہا ہوں۔

[2973] **جناب چیئرمین:** ***Just a minute*** صرف دو آدمیوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس اسمبلی کو اختیار نہیں ہے۔ ایک مرزا ناصر احمد اور ایک آپ کر رہے ہیں۔

Only two persons. No body else has objected. And I can tell with all the authority that this Assembly is not only competent but the only forum to determine the status of Ahmedis. Now the Assembly is getting into it.

(صرف دو آدمیوں نے۔ کسی اور نے یہ اعتراض نہیں کیا اور میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی نہ صرف یہ کہ مسئلے کے حل کی اتھارٹی رکھتی ہے بلکہ یہ احمدیوں کی حیثیت کے تعین کا واحد فورم ہے۔ اب یہ معاملہ اسمبلی میں ہے)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: مرزا صاحب کی جان بچ رہی ہے۔ آپ اس کی جان نہ بچائیں۔ میں نے یہ اعتراض کیا ہے۔ جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ پاکستان بن گیا۔ جناب والا! پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی بنیاد لسانی قومیت نہیں، جغرافیائی قومیت نہیں اور نہ اس کی بنیاد ثقافتی قومیت ہے۔ اس کی بنیاد لسانی، جغرافیائی یا ثقافتی ہوتی تو پھر پنجاب اور بنگال تقسیم نہ ہوتے۔ لیکن پاکستانی تاریخ میں پنجاب تقسیم ہوا، بنگال تقسیم ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی کچھ اور بنیاد ہے۔ پاکستان کی بنیاد مسلم قومیت ہے۔ جب پاکستان بن رہا تھا اس میں ہمارے لیڈران کرام تمام ہندوستان میں گلی گلی، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں گئے اور بتایا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ! جب ہمارا ملک لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے کلمہ سے ہے تو اس ملک کو صرف قرآن و حدیث کے مطابق ہی مضبوط کیا جا سکتا ہے، اس ملک کی عمارت کو مضبوط اور خوبصورت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا کیا ہے؟ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ نظریاتی ملک کو جناب! توپوں اور ٹینکوں سے نہیں توڑا جا سکتا۔ توپوں اور ٹینکوں سے اس کی جغرافیائی حدوں کو توڑ سکتے ہیں۔ آپ کسی ملک کی ملوں کو تباہ کر سکتے ہیں۔ آپ کسی ملک کی آبادی کو تباہ کر سکتے

ہیں۔لیکن اس نظریے کو تباہ نہیں کر سکتے جوان کے ذہنوں میں بھرا ہوا ہے۔ ہمارے ملک کا نظریہ مسلمانوں کے ذہنوں میں بھرا ہوا ہے۔اس کی عمارت، اس کی بنیاد ہمارے ذہنوں میں ہے۔ ہمارے ایمان میں ہے، ہماری عقیدت میں ہے اور یہ ملک عاشقان رسول نے بنایا ہے۔ یہ ملک [2974] رسول عربی ﷺ کی محبت میں بنایا گیا ہے۔ وہ ملک جو رسول اللہ ﷺ کی محبت سے بنایا گیا ہو اس کے اندر ایک باطل نظریہ پیدا کیا جائے، کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ایک نظریاتی ملک کو آپ باطل نظریے سے تباہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ باطل نظریہ جب اندر ذہنوں میں جا کر خلل پیدا کرتا ہے، انتشار پیدا کرتا ہے، اس انتشار سے بڑے بڑے حوادث پیدا ہوتے ہیں۔

(قادیانیت باطل نظریہ)

میرے محترم صدر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کو آپ نہیں برباد کر سکتے، لیکن انتشار سے برباد کر سکتے ہیں، اور اس انتشار کے لئے ایک باطل نظریہ پیدا کیا گیا، اور وہ قادیانیت کا نظریہ تھا اور میرے صدر محترم! بات یہ ہے کہ ہم کو جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ شریف سے محبت ہے، مدینہ منورہ سے ہمیں عقیدت ہے، اسی طرح نعوذ باللہ، نعوذ باللہ! قادیانیوں کا مکہ معظمہ اور مدینہ تو قادیان ہے، اور قادیان میں زیارت کے لئے اس وقت تک نہیں جا سکتے۔ جب تک پاکستان ہے اور پاکستان کی ہندوستان کے ساتھ جو ***Confrontation*** (تصادم) ہے، جو تصادم ہے نظریات کا، حقائق کا، وہ جب تک ***Resolve*** (حل) نہیں ہوتا وہ اپنے، نعوذ باللہ! مکہ یعنی قادیان میں نہیں جا سکتے۔ لہٰذا ان کی تمام تھیوری یہ ہے کہ پاکستان کو ختم کر دیا جائے۔ اگر آپ ان کی کتابوں میں دیکھیں تو وہ اس چیز کی بشارت کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ! ایک زمانہ آئے گا جب پاکستان ختم ہو جائے گا۔ تو پھر ہم قادیان جائیں گے۔ تو جناب عالی! مشرقی پاکستان کو توڑنا بھی اسی سازش کا ایک ہاتھ تھا کہ پاکستان کو ***Brick by Brick*** (کی ہر ایک اینٹ کو) توڑا جائے، ایک ایک اینٹ اس کی بنیاد سے نکالی جائے۔ اس کی نظریاتی بنیادوں سے نظریاتی اینٹیں نکالی جائیں اور اس میں وہ لگے ہوئے ہیں اور اس میں صرف وہی نہیں لگے ہوئے، سپیکر محترم! بلکہ باہر کی دنیا بھی ہے۔ میرے پاس بان گورین کا وہ خطبہ ہے جو اس نے ۱۹۶۷ء میں سوربان یونیورسٹی میں انٹرنیشنل جیوری کو ایڈریس کرتے ہوئے دیا۔ اس نے کہا کہ دنیا میں دو نظریاتی ملک [2975] ہیں۔ ایک اسرائیل اور دوسرا پاکستان اور اگر کسی وقت اسرائیل کو خطرہ ہوا، بین الاقوامی دنیا میں اگر کسی ملک نے شدت سے اسرائیل کی مخالفت کی تو وہ پاکستان ہوگا۔ لہٰذا

پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ہندوستان کا پلیٹ فارم استعمال کیا اور آپ نے دیکھا مشرقی پاکستان کے ٹوٹنے میں جو جیولیشن انٹرنیشنل پریس نے، ٹائم میگزین، نیوز ویک، ان اخبارات نے جورول پلے کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جس طرح یہ پاکستان کو بدنام کیا گیا، جس طرح پاکستان کی افواج کا ستیاناس کیا گیا، یہ تمام آپ کے سامنے ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ مرزائیوں کا سنٹر تل ابیب میں ہے۔ مرزائیوں کا تل ابیب میں سنٹر ہونا، بن گورین کی تقریر ۱۹۶۷ء میں سوربان میں کہ اسرائیل کو سب سے زیادہ خطرہ پاکستان سے ہوسکتا ہے اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے ہندوستان کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا جائے اور اس کے اندر پھر قادیانی جرنیلوں کی مغربی پاکستان کے فرنٹ پر پرفارمنس یہ سب آپ کے سامنے ہے۔

صدر محترم! ایک بہت بڑی سپر پاور جس کی پندرہ ریاستوں میں پانچ مسلمان ریاستیں ہیں، انہوں نے ان پانچ مسلمان ریاستوں کا زور توڑنے کے لئے وہاں کیا تھیوری انٹروڈیوس کی ہے؟ لسانیت قومیت، کلچرل قومیت تا کہ ازبک اور دوسرے آپس میں ملیں نہ، کیونکہ ان کا فوکل پوائنٹ اسلام ہے اور بڑی قوم اور بڑا ملک جانتا ہے کہ اسی ہندوستان سے ہم نے فلسفی پیدا کئے ہیں شاہ ولی اللہ جیسے۔

Mr. Chairman: *I will request you now to finish.*

(جناب چیئرمین: میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اب بس کریں)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: میں جناب! پانچ منٹ لوں گا زیادہ سے زیادہ۔

جناب چیئرمین: نہیں، پانچ منٹ نہیں لیں گے۔

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: ***Just five minutes.***

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: صرف پانچ منٹ)

[2976] جناب چیئرمین: نہیں، جناب! ساڑھے بارہ بجے تک۔ آج جمعہ ہے۔ آٹھ ممبر باقی ہیں۔ ***Do not be cruel to other members.***

(دوسرے ممبران پر ظلم نہ کریں)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: ***I will just take five minutes.***

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: میں صرف پانچ منٹ لوں گا) میں ختم کرنے

والا ہوں۔ یہ میرا پوائنٹ ادھورا رہ جائے گا۔ میں اس کو ختم کرلوں۔

Mr. Chairman: *This has absolutely no bearing on the point at issue.*

(جناب چیئرمین: اس کا زیر بحث مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: تو جناب والا! میں عرض کررہا ہوں کہ ہم نے شاہ ولی اللہ پیدا کئے ہیں، یہاں سے ہم نے پیدا کئے ہیں محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی، یہاں سے ہم نے مولانا حسرت موہانی پیدا کیا ہے، یہاں سے ہم نے علامہ اقبال پیدا کئے ہیں جن کا فلسفہ یہ ہے کہ۔

ہر ملک ملک ما است کہ ملک خدائے ما است

ان کا فلسفہ جغرافیائی قومیت کا نہیں، انکا فلسفہ لسانی قومیت کا نہیں، ان کا فلسفہ ثقافتی قومیت کا نہیں، ان کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم عاشقان رسول ﷺ ہیں اور جہاں بھی عاشقان رسول ﷺ ہیں وہ ہمارا ملک ہے۔ اب اس بڑی قومیت کو، روس کو یہ ڈر ہے کہ ہمارے اندر یہ جو پانچ ریاستیں ہیں وہ مسلمان ریاستیں ہیں۔ یہ ان پانچ ریاستوں کی تلوار تھی جس نے ان کو آزادی زار سے دلوائی۔ لیکن آج اگر آپ روس میں دیکھیں ان کی جو سیاسی لیڈر شپ ہے، ان کی جو ملٹری لیڈر شپ ہے، ان کی جو سائنس کی لیڈر شپ ہے، ان کی جو انڈسٹری کی لیڈر شپ ہے، وہ ان پانچ ریاستوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ وائٹ رشینز کے پاس ہے۔

جناب والا! خیالات کے اوپر کسٹم بیریر نہیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ پاکستان [2977] سے جو خیال نکلے گا طورخم کے اندر کسٹم بیریر پر رک جائے گا۔ خیالات کے لئے کوئی کسٹم بیریر نہیں ہوتے۔ خیالات کی پرواز ہوتی ہے اور خیالات جنگ سے زیادہ جرنیٹ کرتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ ان لوگوں میں ایک فلاسفی ہے، ان لوگوں میں ایک تھیوری ہے، اور اگر ان میں صحیح قسم کی قیادت آگئی، ایسی قیادت جس کے اندر خدا کا خوف ہو اور رسول عربی ﷺ کی محبت سے ان کا دل سرشار ہو تو اس ملک سے ایک ایسی لیڈر شپ پیدا ہوسکتی ہے جو صرف اس ملک میں نہیں بلکہ مڈل ایسٹ **Contiguous** ایریا جو مسلمان علاقہ ہے، یہاں آئل انٹرنیشنل ڈپلومیسی نے یورپ کے بڑے بڑے رنگین شاندار چمکتے ہوئے شہروں کو اندھیرے میں تبدیل کر دیا، بڑی بڑی گورنمنٹیں گر گئیں۔ وہ لوگ وہاں سے صدر محترم! وہاں سیاستدان نہیں ہیں۔ وہاں مفکر بیٹھے ہیں ان کے فارن آفس میں۔ ان کو پتہ ہے کہ آئندہ سو سال میں کس قسم کے خیالات ابھر سکتے ہیں،

کس قسم کے حالات پیدا ہو سکتے ہیں، کیونکہ جغرافیہ مستقل نہیں ہوتا۔ میں تاریخ کا طالب علم ہوں۔ میں نے بڑے بڑے ملکوں کا جغرافیہ بدلتے ہوئے دیکھا ہے۔ انکو پتہ ہے کہ یہاں سے اگر صحیح قسم کی قیادت اٹھ پڑی۔ ایسی قیادت جس کے اندر خدا کا خوف ہو، جس کے اندر رسول عربی ﷺ کی محبت ہو، تو یہ ملک ایک بہت بڑا ملک بن سکتا ہے، یہ ملک مڈل ایسٹ کی بھی قیادت لے سکتا ہے، لہٰذا ان تمام باتوں کا سدباب کرنے کے لئے......

Mr. Chairman: *Thank you very much. Yes, Ch. Barkatullah, ten minutes.*

(جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ! جی، چوہدری برکت اللہ ۱۰ منٹ)

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: انہوں نے آپ کے اندر انتشار پیدا کیا ہے۔ ثقافتی قومیت کا، لسانی قومیت کا......

جناب چیئرمین: چوہدری برکت اللہ!

[2978] **صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری:** آخر میں ایک تجویز پیش کروں گا، جناب والا! اور میں آپ سے رخصت لوں گا۔

جناب چیئرمین: رخصت آپ بے شک نہ لیں۔

صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: جناب! ہم اپنی پی۔ پی۔ سی میں ایک تجویز پیدا کریں، پاکستان پینل کوڈ میں۔

Mr. Chairman: *Section 295-A.*

(جناب چیئرمین: دفعہ ۲۹۵۔اے)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *Section 295-B: "Whoever professes to be a Muslim...."*

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: دفعہ ۲۹۵۔بی: ''جو شخص مسلمان ہونے کا اظہار کرتا ہے......'')

Mr. Chairman: *...Shall be guilty of high treason.*

(جناب چیئرمین: ......ملک سے بغاوت کا مرتکب ہوگا)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *.... and express by word of mouth derogating from the finality of the*

Prophethood of Muhammad (Peace be upon him)....

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: ......اور اپنے منہ سے ایسی بات کرتا ہے جو ختم نبوتؐ کے منافی ہے......)

Mr. Chairman: *I know the source.*

(جناب چیئرمین: میں اس کے مصدر سے واقف ہوں)

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: *... as expressed in the Holy Quran and Sunnah, shall be punished with death.*

Explanation: For the purpose of Section 295-B, finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as expressed in the Holy Quran and Sunnah means that the door of the Prophethood has been closed after the Holy Prophet Mohammad (peace be upon him) and there will be no Prophet, Nabi, Rasul, Zilli or Ummati after the Prophet.

(صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری: ......جیسا کہ قرآن مجید اور سنت میں صراحت ہے، کو سزائے موت دی جائے گی۔

وضاحت: دفعہ ۲۹۵۔بی کے مقاصد کے لئے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت جیسا کہ قرآن وسنت میں وضاحت کی گئی ہے، سے مراد کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر، نبی، رسول، ظلی یا امتی نہیں آئے گا)

جناب چیئرمین: آپ ڈور کی فکر کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ کھڑکی کھلی ہے۔ چوہدری برکت اللہ!

[2979] چوہدری برکت اللہ: جناب چیئرمین! اس مسئلہ پر کافی کچھ کہا جا چکا ہے۔ میں صرف دو تین منٹ جناب کے لوں گا اور اس سے زیادہ میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتا۔

Mr. Chairman: *I will request the honourable members to be very brief because about eight members are*

left and the two Sahibzadas have taken 40 minutes.

(جناب چیئرمین: میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ مختصر بات کریں۔ کیونکہ ابھی آٹھ ارکان باقی ہیں اور دو صاحبزادوں نے چالیس منٹ لے لئے ہیں)

(جناب چوہدری برکت اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

چوہدری برکت اللہ: جناب والا! یہ بات جو اس ہاؤس میں پیش ہوئی ہے، ایک چیز تو بالکل ثابت ہوچکی ہے کہ یہ جو مرزائی یہاں آئے، جو قادیانی تھے، چاہے وہ لاہوری پارٹی تھی چاہے وہ دوسرے تھے۔

(قادیانیوں کے اپنے مؤقف سے ثابت ہو کہ وہ علیحدہ ہیں)

تو انہوں نے خود ہی ایسا مؤقف اختیار کیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو سواداعظم سے ایک دوسرا جو فرقہ ہے وہ انہوں نے قرار دیا۔ تو یہ کوئی لمبی چوڑی بحث نہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ! دوسرے جو ممبر صاحبان ہیں ان کے بھی خیالات یہی ہیں، اور لازمی طور پر جو کچھ فیصلہ ہوگا وہ سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق ہوگا، اور انشاء اللہ وہ آج کل سارا ظاہر ہونے والا ہے۔

(قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا)

دوسری بات جو جناب! میں عرض کرنا چاہتا ہوں، یہ دوسری چیز بھی ثابت ہوچکی ہے کہ یہ جو قادیانی ہیں، ان کا فرقہ جیسے بنا، جن حالات میں بنا، تو یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بھی انگریزوں کا ایک خودکاشتہ پودا ہے۔ ان لوگوں کو مذہب سے، اسلام سے کوئی پیار کوئی محبت نہیں، اور یہ یقینی طور پر انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ ساری دنیا میں ان کا کام یہ ہے کہ جہاں بھی اسلام کو نقصان پہنچایا جاسکے، یہ کوئی اس میں اپنی کمی نہیں کریں گے۔

اب جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ اسپیشل کمیٹی جو ہے، ہماری اسمبلی ان کو اقلیت قرار دے دیتی ہے، غیرمسلم قرار دے دیتی ہے، تو اس وقت ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ ان کا ردعمل کیا ہوگا۔ یہ ایک پاگل آدمی کی طرح ہم سے خاص کر پاکستانیوں سے، مسلمانوں سے انتقام لینے کی سوچیں گے اور جیسا کہ میرے دوسرے دوستوں نے کہا ہے اور یہ حقیقت ہے یہ جو قادیانی ہیں مرزائی، ان کی تعیناتی ہر محکمہ اور [2980] ہر شعبے میں تقریباً کلیدی اسامیوں پر ہے اور خاص کر فوج میں۔ تو ہماری حکومت کے لئے اور ہم سب مسلمانوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہوگا کہ ان لوگوں

کوان کلیدی اسامیوں سے، خاص کر ڈیفنس سے، فنانس سے اور فارن آفس سے ان لوگوں کو نکالا جائے۔ اگر ہم صرف ان کو اقلیت قرار دے دیتے ہیں تو ہم پر یہ ذمہ داری آ جاتی ہے کہ ان کے حقوق کا ہم تحفظ کریں، ان کی جان و مال، یہ سارا کچھ کریں۔ لیکن جب تک ان لوگوں کو کلیدی اسامیوں سے علیحدہ نہیں کیا جاتا، یہ پاکستان کو خدانخواستہ بہت زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اس میں سب سے بڑا خدشہ ایک یہ ہے کہ جس وقت یہ تحریک شروع ہوئی، ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر محلے میں لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے محلے میں کون مرزائی ہے۔ گاؤں والوں کو پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے گاؤں میں کون مرزائی ہے، لاہوری ہے یا قادیان کا ہے۔ لیکن جس وقت یہ تحریک شروع ہوئی، وہ مرزائی جو کہ بڑے مستند مرزائی تھے، دنیا ساری ان کو جانتی تھی، انہوں نے جھوٹ بول دیا کہ ہم تو مرزائی نہیں ہیں۔ یہاں اسمبلی میں بھی ہوا کہ ہمارا کوئی بڑا افسر تھا، یہاں ہمارے ایک معزز ممبر نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ وہ مرزائی ہے، تو ان کی طرف سے ان کے وزیر صاحب نے بھی صفائی دے دی کہ وہ مرزائی نہیں ہے۔

میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ اس نے الیکشن میں ایک ایم.این.اے کو جس کو ہماری پارٹی کا ٹکٹ ملا ہوا تھا، وہ الیکشن لڑ رہا تھا۔ تو لوگوں نے کہا یہ تو مرزائی ہے۔ ہم اس کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اس نے قرآن اٹھایا کہ میں مرزائی نہیں ہوں، میں بالکل مرزائی نہیں ہوں۔ بہرحال وہ الیکشن جیت گیا۔ اس کے بعد مرزا ناصر کے پاس اس کی بات ہوئی تو اس نے کہا یا حضرت! اس طرح میں نے جھوٹا قرآن اٹھا لیا تھا۔ اس نے کہا جان بچانے کے لئے اور مقصد حاصل کرنے کے لئے جائز ہے۔ دوبارہ بیعت کر لو۔ تو ان حالات میں وہ سب قادیانی مرزائی مکر رہے ہیں، انکار کر رہے ہیں، اور جب آپ [2981] ان کو غیر مسلم قرار دیں گے تو وہ کبھی آپ سے ہمدردی کی نہیں سوچیں گے۔ آپ کے وہ بدترین دشمن ہوں گے اور وہ مسلمان بن کے اور انکار کر کے کہ ہم مرزائی نہیں ہیں، آپ کی صفوں میں گھسیں گے، فوج میں، ڈیفنس میں، فارن افیئرز میں اور ہر قسم کی سازش کریں گے تا کہ یہ ختم ہو جائے تو اس طرح سے......

متعدد اراکین: نام بتائیں، نام بتائیں۔

چوہدری برکت اللہ: چھوڑیں جی نام کو۔ تو جناب! میری گزارش یہ ہے کہ ان لوگوں کو سب کو پتہ ہے، گورنمنٹ کو بھی پتہ ہے، لوگوں کو پتہ ہے کہ کون کون مرزائی ہیں۔ انہیں کلیدی اسامیوں پر سے فوراً نکالا جائے، ورنہ ان کو اقلیت قرار دینے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ نمبر (۲) جناب! جیسا کہ آئین میں ہے......

ایک رکن: انہوں نے جوممبر کی بات کی ہے وہ تو ضرور بتانا چاہئے، پھر تو یہ شبہ کی بات ہوجائے گی۔

میاں محمد عطاء اللہ: یہ تو ہمارے استحقاق کی بات ہے، ایسے تو سب مشکوک ہوگئے ہیں۔ برکت اللہ صاحب ان کا نام بتائیں۔

چوہدری برکت اللہ: اس ہال میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ میرے خیال میں جتنے معزز ممبر صاحبان یہاں موجود ہیں ان میں سے کوئی نہیں ہے۔

ایک رکن: پھر جناب! اس کا نام بتادیجئے۔

چوہدری جہانگیر علی: یا تو ان کو واضح کرنا چاہئے یا یہ فقرے ایکسپنج کردینے چاہئیں۔

Mr. Chairman: ***I will request the honourable members to refrain from this personal matter.***

(جناب چیئرمین: میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ذاتی مسئلے سے اجتناب کریں)

چوہدری برکت اللہ: دوسری بات جیسا کہ آئین میں ہے کہ جب ہم ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں گے تو ان کو آزادی ہوگی اپنے مذہب کو پھیلانے کی۔ لیکن جناب! [2982] میں یہ گزارش کروں گا کہ پاکستان جو اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے وہ نظریاتی ریاست ہے، اسلام کے نام پر لی گئی ہے۔ اس ملک میں عیسائی، سکھ، ہندو، بدھ ہیں۔ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک ایسا فرقہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہے اور پھر اسلام کے وہ متوازی تبلیغ کرے، اس پر یہ صادر نہیں ہوتا اور اس کی بھی ان کو ممانعت ہونی چاہئے کہ اس ملک میں اقلیت قرار دے جانے کے بعد یہ اس ملک میں مذہب کی بالکل تبلیغ نہ کرسکیں۔ تب جناب! اس سے کچھ حاصل ہوگا، ورنہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(مرزاغلام احمد بالکل جھوٹا تھا)

اس کے ساتھ ساتھ باقی میرے بھائیوں نے سارا کچھ کہا ہے کہ ربوہ (اب چناب نگر) میں انہوں نے جو ریاست در ریاست بنائی ہوئی ہے، میرے بھائی صفی اللہ صاحب نے کہا تھا، بڑا ٹھیک انہوں نے کہا ہے واقعی وہ ریاست در ریاست ہے۔ اس کو کھلا شہر قرار دیا جائے، ربوہ کو۔ جب وہ کھلا شہر قرار دیا گیا تو باقی جو ان کی تنظیمیں ہیں الفرقان وغیرہ، وہ بھی خود بخود ختم ہوجائیں گی۔

میں جناب! یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ مرزاغلام احمد بالکل جھوٹا تھا۔ اس

نے انگریز کی وجہ سے جھوٹ بولا تھا اسلام کو، جہاد کو ختم کرنے کے لئے۔ اب یہ کہا جائے، کئی میرے دوستوں نے کہا کہ وہ جی لاہوری ذرا اچھے ہیں، وہ اسے نبی نہیں مانتے۔ جب وہ خود ہی جھوٹا ہے تو ان کا جو پودا ہے، جو پیڑ ہے، اس کی شاخوں پر کس طرح جائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ دونوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر لاہوری کو رہنے دیا گیا تو پھر یہ نیا شوشہ ہوگا، پھر وہ ادھر آجائیں گے۔ کوئی مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ شکریہ، جناب والا!

جناب چیئرمین: جناب محمد خان چوہدری!

(جناب محمد خان چوہدری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب محمد خان چوہدری: جناب چیئرمین! میرے معزز دوستوں نے بہت کچھ قادیانی مسئلے پر کہہ دیا ہے۔ میں زیادہ اور کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اب [2983] ان کو عوام کی خواہشات کے مطابق فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: احمد رضا خان قصوری کو کیا قرار دیا جائے؟

جناب محمد خان چوہدری: ان کو بھی خدا ہدایت دے۔ (قہقہے) میں تو صرف دعا کر سکتا ہوں کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے۔ باقی رہا قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد اگر ان کو ان اسامیوں پر رکھا جائے جو کہ کلیدی اسامیاں ہیں تو اور گڑبڑ بڑھے گی۔ کیونکہ اسلام کو ان لوگوں نے بہت زک پہنچائی ہے اور جتنا نقصان اسلام کو انہوں نے پہنچایا ہے آج تک کسی نے نہیں پہنچایا اور میں یہ بھی کہوں گا کہ اگر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو ہم لوگ جو اس ہال میں موجود ہیں تو ہم بھی اسلام کو نقصان پہنچانے میں برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ لہٰذا اب میں معزز ہاؤس کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور یہ کہوں گا...... (قہقہے) لیکن اتنی میں گزارش ضرور کروں گا کہ ان کو آئین میں جو کہ ہمارے کئی حضرات کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کا نام لینا ٹھیک نہیں ہوگا، یہ کوئی عجب بات نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں شیطان کا نام بھی آیا ہے۔ اگر ان کا نام آئین میں دے دیا جائے اور ان کو اقلیت قرار دے دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

Mr. Chairman: *Thank you very much.*

(جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ!)

جناب محمد خان چوہدری: لہٰذا میری تجویز یہ ہے کہ ان کو فوری طور پر عوام (مسلمانوں) کی خواہشات کے مطابق اقلیت قرار دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اسمبلی کے اختیار سماعت کو جو چیلنج کیا گیا ہے اس کے متعلق کیا خیال ہے؟

جناب محمد خان چوہدری: وہ تو کئی معزز ممبران نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ میں تو ایک سچا مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ کہوں گا کہ رسول عربی ﷺ کو چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ آپ خاتم النّبیین ہیں۔ قرآن کریم کے کہنے [2984] کے مطابق ان کے بعد کوئی بھی نیا نبی یا کسی قسم کی بھی نبوت کا کوئی بھی دعویٰ کرتا ہے تو اس کو ہم نہیں مانیں گے اور انشاء اللہ! مجھے امید ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والا اسمبلی کا فیصلہ وقت آنے پر بتائے گا کہ یہ اس اسمبلی کا ایک ناطق فیصلہ تھا۔ میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ آمین!

جناب چیئرمین: ملک نعمت اللہ خان شنواری!

(جناب ملک نعمت خان شنواری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب نعمت اللہ خان شنواری: جناب چیئرمین صاحب! موضوع زیر بحث پر میرے بہت سے محترم دوستوں نے مجھ سے پہلے تقاریر کی ہیں۔ میں نے بہت سے دوستوں کی پوری تقاریر نہیں سنیں، اس لئے جو کچھ اب میں کہہ رہا ہوں ہوسکتا ہے کہ وہ بھی پہلے میرے دوست کہہ چکے ہوں۔ بہرحال قبائلی اراکین اسمبلی ستر لاکھ قبائلیوں کی طرف سے آپ کی وساطت سے میں بتانا چاہتا ہوں......

جناب چیئرمین: ستر لاکھ والے آج نہیں ہیں۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: وہ آئے ہیں، ابھی چلے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کو مایوسی ہوئی ہے کہ آپ ان کو موقع نہیں دے رہے۔ وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ بہرحال میں اور قومی اسمبلی کے قبائلی اراکین ستر لاکھ قبائلیوں کی طرف سے آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ممبران کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ سے پورے پاکستان اور دنیا کے اسی کروڑ مسلمانوں کو جتنی تشویش ہے اتنی ہی قبائلی عوام کو اس مسئلہ سے تشویش ہے۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں اس مسئلہ سے ان سے زیادہ تشویش ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

جناب چیئرمین صاحب! قادیانیوں کا مسئلہ پورے عالم اسلام کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے تمام مسلمانوں کے لئے اس وقت ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور تمام دنیا کی آنکھیں اس وقت پاکستان کی قومی اسمبلی پر لگی ہوئی ہیں۔ جوں

جوں بحث کے ختم ہونے کا وقت [2985] قریب آ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ آج بحث کا آخری دن ہے۔ توں توں لوگوں کی تشویش بڑھ رہی ہے۔ وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس سرزمین کے عوامی نمائندے، جس سرزمین پر ایک شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا، اسی سرزمین پر رہنے والے غیور مسلمانوں کی عوامی نمائندہ اسمبلی اس مسئلہ کے لئے کیا حل نکالتی ہے اور کیا فیصلہ کرتی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! یہ مسئلہ اگرچہ نوے(۹۰) سال پرانا ہے۔ لیکن اس کی قدامت ہماری شرمندگی میں مزید اضافہ کر دے گی۔ اگر آج بھی ہم نے یہ موقع ضائع کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور اگر آج ہم اپنی شرمندگی اور کلنک کا یہ ٹیکہ دھونے میں کامیاب ہو گئے اور پیشانی سے کلنک کا ٹیکہ دھو سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس خودمختار ادارے اور اس قومی حکومت کا یہ کارنامہ ان تمام کارناموں سے سرفہرست ہوگا۔ جو اس سے پہلے یہ قومی اسمبلی اور یہ حکومت کر چکی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! اگر آج بھی ہم نے یہ موقع کھو دیا اور ہم اس مسئلہ کے متعلق کوئی واضح فیصلہ نہ کر سکے تو نہ صرف آنے والی نسلیں ہم پر ملامت کریں گی اور ہم ان کے قہر وعذاب سے محفوظ رہ سکیں گے۔ بلکہ ہم ایک بہت بڑے گناہ کے مرتکب بھی ہوں گے اور اگر ہم نے یہ فیصلہ نہ کیا تو آئندہ ایک سال میں اتنے لوگ قادیانی ہو جائیں گے جتنے ہمارے مسلمان سادہ لوح عوام پچھلے نوے(۹۰) برس میں نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھ جائیں گے کہ شاید قادیانی حق پر تھے اور قومی اسمبلی میں انہوں نے اپنا مؤقف جو بیان کیا وہ صداقت پر تھا، وہ صحیح مسلمان ہیں تو اس لحاظ سے پچھلے نوے(۹۰) سال میں اتنے مسلمان قادیانی نہیں ہوئے ہوں گے جتنے ایک برس میں ہو جائیں گے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کو اس مسئلہ پر بالکل واضح طور پر دوٹوک فیصلہ کرنا چاہئے۔

[2986] جناب والا! قبائلی عوام کی تین خصوصی روایات ہیں جنہیں تمام دنیا اچھی طرح جانتی ہے۔

۱...... اسلام سے بے پناہ محبت، اسلام پر مر مٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا۔

۲...... انگریزوں سے کلی نفرت۔ قبائلی عوام نے ایک لمحے کے لئے بھی انگریزوں کی اطاعت قبول نہیں کی، جب کہ مرزاغلام احمد نے ہمیں بار بار اپنی تحریروں میں انگریزوں کی اطاعت قبول کرنے کی تلقین کی ہے۔

۳...... قبائلی جہاد سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ قبائلیوں نے ہمیشہ ہر دور میں اسلام کے

لئے جہاد کیا ہے۔ سید احمد بریلوی، شاہ اسماعیل سکھوں کے خلاف جہاد اور قبائیلیوں کی اکثریت ثابت ہوچکی ہے۔ ان کی مزاروں کے آس پاس کئی قبائیلیوں کی قبریں ہیں جن پر ان کے کتبے لگے ہوئے ہیں۔

سو جناب چیئرمین صاحب! قبائلی جب مرزا غلام احمد کی تحریروں میں انگریز دوستی اور جہاد دشمنی کی تحریریں پڑھتے ہیں تو ان کا یہ مطالبہ بجا ہے کہ انہیں قادیانیوں کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت دی جائے۔ قبائیلیوں نے اس سے پہلے بھی ۱۹۵۳ء کے دوران یہ اعلان کیا تھا کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم ان کافروں کے خلاف جہاد کریں اور اب بھی ہمارے عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ قبائیلیوں کو قادیانیوں کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت دیجائے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام اور قبائیلیوں کی قومی خصوصیات کی توہین کی ہے۔

جناب والا! ویسے تو مرزا ناصر احمد نے جرح کے دوران کلام پاک کی کئی آیات کا ترجمہ غلط پڑھا اور ہمیں سننا پڑا۔ بہرحال، لیکن میں دو باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کلام پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا اور انہیں اپنے پاس بلالیا ہے۔ وہ پھر دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ جس وقت دنیا میں دجال پیدا ہوگا۔ حالانکہ قادیانی حضرات ہمیں بتارہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور وہ کشمیر میں [2987] دفن ہیں۔ یعنی دنیا بھر کے عیسائیوں کو معلوم نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ لیکن مرزا غلام احمد اور مرزا ناصر احمد کو معلوم ہے کہ وہ کشمیر میں دفن ہیں، فلاں جگہ پر دفن ہیں۔

دوسری واضح بات جو مرزا ناصر احمد نے جرح کے جواب میں کی وہ ان کو کافر کرنے کے لئے کافی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ شاید بحث کے آخری دن ہیں۔ میرے خیال میں مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کے سوالات پر اٹارنی جنرل کے ضمنی سوال میں انہوں نے ثابت کردیا کہ وہ بالکل کافر ہیں جب کہ مولانا صاحب نے قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں اور بتایا کہ مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ یہ آیات مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں جس طرح وہ بار بار نبی کی دو تین تشریحیں کرلیتے تھے اور ایک آیت کے قسم قسم کے ترجمے کرلیتے تھے، میرا خیال تھا کہ اس وقت بھی وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے اور یہ کہہ دیں گے کہ انہوں نے اس طریقے سے نہیں کہا اور اس طریقے سے کہا۔ لیکن مرزا ناصر احمد نے بالکل صاف طور پر کہہ دیا کہ ہاں، یہ آیتیں مرزا غلام احمد پر نازل ہوئی تھیں اور اس قسم کی دوسری آیات بھی اس پر نازل ہوئی ہیں۔

(لاہوری وقادیانی دونوں گروہ خود کافر ثابت ہوگئے)

ہمیں اسمبلی سیکرٹریٹ سے جو کاغذات ملے ہیں ان میں صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۷ پر جو سوالات اور جوابات درج ہیں اگر آپ ان کو غور سے پڑھیں تو صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی یہ چاہتے ہیں کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ جب ان کی یہ مرضی ہے تو کیوں نہ ہم ان کو اقلیت قرار دیں۔

اس کے علاوہ لاہوری پارٹی کے لئے اب میرا خیال ہے کچھ عرض کرنا بے کار ہے۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ بالکل اسی طرح مرزاغلام احمد کو مانتے ہیں۔ جس طرح دوسرے قادیانی لوگ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے لیڈر محمد علی کو جب ۱۹۱۴ء میں خلیفہ نہ بنایا گیا تو انہوں نے اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالی، بالکل اسی طرح جس طرح [2988] سیاسی لیڈر کو کسی پارٹی کی صدارت نہیں ملتی اور وہ اپنی علیحدہ سیاسی پارٹی بنالیتا ہے۔ فرق اس میں بالکل نہیں ہے۔ وہ بھی مرزاغلام احمد کو مانتے ہیں۔ اگر ہم کسی شخص کو مسلمان ہی نہیں مانتے تو ظاہر ہے کہ جو شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مسلمان تو نہیں ہوسکتا۔ تو پھر ہم اسے مجدد، بزرگ، ولی یا دوسرا درجہ کہاں سے دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ لاہوری پارٹی اور ربوہ قادیانی پارٹی میں کوئی خاص فرق نہیں؟ یہ سب اس شخص کے امتی ہیں جس کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ مرزاغلام احمد ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے، اور کذاب کے امتی مسلمان نہیں ہوسکتے۔

اس طرح کی بہت سی چیزیں اس میں کچھ چیزیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔ کیونکہ وقت کم ہے۔ میں کچھ تجاویز پیش کرتا ہوں۔ قادیانی مع لاہوری پارٹی کو غیرمسلم قرار دیا جائے۔ آئین میں واضح تشریح کی جائے اور ان کی جائیداد اوقاف کی تحویل میں دی جائے۔ ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ربوہ شہر کے آس پاس کی آبادی میں دس ہزار قبائلیوں کو آباد کیا جائے۔ ہمیں وہاں پر زمین دی جائے۔ ہم یہ مفت نہیں مانگتے اور نہ ہی ہم اس قیمت پر خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ جیسے سرظفراللہ خان اور ایم۔ایم۔احمد کی وجہ سے پانچ روپے فی ایکڑ کے حساب سے دی گئی ہے۔ ہمیں آپ مناسب قیمت پر وہ زمین دیں۔

جناب چیئرمین: اس کے ساتھ پہلی تجویز کہ جہاد کی اجازت دی جائے بھی مان لی جائے۔

جناب نعمت اللہ خان شنواری: غیرمسلم قرار دیں تو جہاد کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم وہاں پر رہنا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ قادیانی کوئی شرارت نہ کرسکیں۔ اس لئے ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

جناب چیئرمین: مہر غلام حیدر بھروانہ!

(جناب مہر غلام حیدر بھروانہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

[2989] مہر غلام حیدر بھروانہ: جناب والا! اس مسئلے پر بہت کافی دنوں سے بحث ہو رہی ہے اور شہادتیں بھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ اس پر اتنی ضرورت نہیں تھی۔ ہر وہ مسئلہ جو قرآن شریف اور حدیث شریف میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر مزید سوچنے کے لئے ایک مسلمان کو ضرورت نہیں ہے۔ قرآن شریف اور حدیث شریف میں واضح طور پر حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہاں ان کی کتابوں سے صاف واضح ہے۔ مرزا غلام احمد کی کئی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ ہر وہ آدمی خواہ غلام احمد ہو یا کوئی اور جو ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ کافر اور مرتد ہے۔ اس کے متعلق مزید سوچنے کی بھی ضرورت نہیں ہے؟ اس کے پیروکار اور ماننے والے بھی کافر ہیں، مرتد ہیں۔ لہٰذا اس پر مزید سوچنے کے علاوہ ہم ۳۷ آدمیوں نے قرارداد پیش کی ہیں۔ میں اس ایوان سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ وہ اسے متفقہ طور پر منظور کرلیں۔

جناب چیئرمین: مولوی نعمت اللہ!

(جناب مولانا نعمت اللہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولوی نعمت اللہ: جناب سپیکر صاحب! پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور اسلامی نظریے کے ذریعے اس کی ایجاد ہوئی تھی۔ پاکستان کے تمام فرقے اس بات سے متفق ہیں کہ قیام پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ! آپ کے سامنے اور اس ایوان میں اس طرف بیٹھے ہوئے بھی اور اس طرف بیٹھے ہوئے بھی علماء پر اعتراضات ہوئے کہ یہ آپس میں مختلف ہیں، اسلام کے معنی صحیح طریقے سے پیش نہیں کرتے۔ خدا کے بندو! کیا کر رہے ہو۔ مسلمان متفق ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے۔ جن حضرات نے پاکستان بنایا ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ علیحدگی پسند ہیں، ان پر مقدمے چلائے جائیں۔ ان کے متعلق کوئی شخص کئے کہ کیا وہ علیحدگی پسند تھے تو لوگ جوش میں آجاتے ہیں۔

[2990] میں یہ پوچھتا ہوں اور معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جن حضرات نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا انہوں نے پاکستان کے کیا یہ معنی لئے تھے یا نہیں۔ اسلام کے کیا معنی ہیں۔ اسلام کی تفسیر وہ کیا کر رہے ہیں۔ وہ تو سرکردہ لوگ تھے، وہ تو ایم.اے اور قانون دان تھے۔ ان سرکردہ

لوگوں نے اس کا کیا مطلب کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ علماء عاجز ہیں، اس لئے ہر شخص اس پر اعتراض کرتا ہے۔ غلام رسول تارڑ صاحب نے کہا ہے کہ علماء تو پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ چور ہیں، ڈاکو ہیں، یہ مرتد ہیں، پاکستان کو خراب کرنے والے یہی ہیں، پاکستان کو تباہ کرنے والے یہی ہیں۔ لیکن یہ علماء کی بات نہیں سنتے تھے۔ اس ایوان میں صرف حاجی صاحب نے یہ بات کہی ہے اور حق کی بات کہی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علماء تو پہلے سے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ یہ ڈاکو ہیں، یہ چور ہیں، یہ مرتد ہیں، یہ پاکستان کو تباہ کرنے والے ہیں۔ مشرقی پاکستان کو حقیقت میں انہوں نے تباہ کیا ہے۔ ان کی وجہ سے جنگ میں مغربی پاکستان کا پانچ ہزار مربع میل حصہ لیا گیا تھا۔ ہم تمام دنیا میں بدنام ہوگئے اور یہ کہا گیا کہ پاکستان نے شکست کھائی۔ ہم قادیانیوں کی وجہ سے بدنام کئے گئے۔ اگر ہم قادیانی افسروں کو نہیں ہٹائیں گے، جرنیلوں کو نہیں ہٹائیں گے، قادیانی بڑے جاسوس ہیں، تو میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہندو پاکستان کو کبھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو ہم بدنام نہ ہوتے۔ ہم افغان لوگ بدنام ہوگئے ہیں۔ مسلمان کو ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ڈرنے کی کیا بات ہے۔ یہاں بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم نے قادیانی لوگوں کو کافر بنادیا یا اقلیت قرار دے دیا تو جناب عالی! یہ مشکلات پیش آئیں گی، بہت سی تکالیف پیش آئیں گی۔ مسلمان کو ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ (فارسی اشعار پڑھے گئے)

[2991] اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو زبردست طاقت دی ہے۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ برطانیہ ہمارے خلاف ہوجائے گا، روس خلاف ہوجائے گا۔ اس میں ڈرنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس ڈرنے نے تمہیں تباہ کردیا۔ اس ڈرنے نے ہلاک کردیا۔ خدا کے لئے یہ آخری موقع ہے۔

جناب والا! چوہدری فضل الٰہی جو سپیکر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ آخری وارننگ ہے جو مسلمان کو دی ہے۔ اس کرسی پر ہمارے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ دیکھو، ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے، اللہ کو منہ دکھانا ہے۔ یہ قانون الٰہی کی مخالفت ہے۔ کس طریقے سے خلاف ورزی ہورہی ہے۔ آج ہم اس اسمبلی میں دیکھ لیں چوہدری محمد اقبال نہیں ہیں، امیر محمد خان نہیں ہیں۔ وہ اللہ کے پاس چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ وہ وہاں جواب دہ ہوں گے کہ تم نے اپنی نمائندگی میں کیا کیا۔ آپ برا نہ مانئے، آپ سے بھی پوچھا جائے گا کہ آپ نے اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔

جناب والا! قادیانی کافر ہیں۔ اس نے خود کہا ہے، انہوں نے با قاعدہ غلام احمد کو بالکل رسول اور نبی کہا ہے اور غلام احمد کو باقاعدہ طور پر نبی مانتے ہیں۔ جو اس کی رسالت کے منکر ہیں۔ وہ ولدالحرام ہیں، حرامزادے ہیں۔

جناب چیئرمین: اسی واسطے ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ۹۰ سال میں اس مسئلے کو حل نہ کر سکے، اب اسمبلی حل کرے گی۔

مولوی نعمت اللہ: جناب والا! میرا مطلب یہ ہے کہ ۵۵ ہزار کی آبادی اتنی بڑی بہادر ہے، اتنی طاقتور ہے، اتنی قوت والے ہیں کہ وہ چھ کروڑ والی آبادی پر فتویٰ لگا سکتے ہیں۔ ہم چھ کروڑ کی آبادی والے ان پر فتویٰ نہیں لگا سکتے کہ وہ اقلیت ہیں، وہ کافر ہیں اور پاکستان میں جو ان کے پاس اسامیاں ہیں ان کو ان اسامیوں پر سے ختم کیا [2992] جائے۔ کیا ہم یہ نہیں کر سکتے۔ ان کو بڑی بڑی اسامیوں پر سے ختم کر دیں۔ ان کو بڑی بڑی اسامیوں پر سے ہٹادیں۔ جناب عالیٰ! ایک بات عرض کروں گا۔ ہمارے وزیراعظم اور ہماری حکومت نے ۲۲ سو افسران کو جن میں جرنیل اور کرنل اور بڑے بڑے افسران بھی تھے ان کو ہٹایا۔ انہوں نے پاکستان کا کیا بگاڑا ہے۔ کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ اس طریقے سے سرکردہ لوگوں کو ہم ہٹادیں تو یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور جناب نبی کریم ﷺ کی رحمت کاملہ ہمارے ساتھ ہو۔

میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں۔ خدا کے لئے، رسول کے لئے، دین کے لئے، اسلام کے لئے، آخرت کے لئے، یہ آخری باری ہے، یہ آخری موقع ہے۔ اس کو مرتد قرار دو، اس کو اقلیت قرار دو، اور اس سے گھبراؤ نہیں کہ قادیانی کا نام ہم کس طریقے سے لائیں۔ جناب والا! جب سکھ کا نام آئین میں لے سکتے ہو، جب عیسائی کا نام آئین میں لے سکتے ہو، جب بدھ کا نام آئین میں لے سکتے ہو، اگر اس کے ساتھ چھوٹا سا قادیانی لکھ دیا جائے تو کیا حرج ہے؟ اس لئے میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور میں جناب عالی! پرزور سفارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے اور ان کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ملک محمد صادق!

(جناب ملک محمد صادق کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

ملک محمد صادق: بسم اللہ الرحمن الرحیم! تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے اور درود وسلام محمد عربی ﷺ پر جو زمین پر رحمتہ اللعالمین بن کر آئے۔ جناب والا! اس وقت جب کہ

احمدی مسئلہ ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جو کچھ میں کہوں گا وہ اس لئے کہ یہ بات صحیح طور پر معلوم ہو جائے کہ مسلمان کیوں مطالبہ کرتے ہیں کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ مذہبی جنون کی بات نہیں بلکہ دلیل، منطق اور حالات کا یہ تقاضا ہے کہ ایسا کیا جائے۔ احمدی، لاہوری اور ربوہ جماعت کے نمائندوں نے نہایت عیاری [2993] سے کام لیتے ہوئے سب ایوان کے سامنے گول مول بیان دے کر ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر میں مرزا غلام احمد کی تحریروں کی روشنی میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب نے بارہا نبی ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنی تحریروں میں کیا کہا۔ اس کے پہلے کے خیالات سے آپ خود بھی اندازہ فرمالیں کہ مرزا صاحب حقیقت میں کیا تھے۔ وہ کہتے ہیں:

''کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے، ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔'' (انجام آتھم ص۲۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۷)

دوسرے وہ فرماتے ہیں: ''مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔'' (حمامتہ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

نمبر تین: ''اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ نہ کرو۔ اس خدا سے شرم کرو، جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔'' (آسمانی فیصلہ ص۱۵، خزائن ج۴ ص۳۳۵)

ان مندرجہ بالا تحریروں کے بعد مرزا صاحب نبی بن بیٹھے اور بقول ان کے دائرہ اسلام سے خارج ہوئے۔

جناب چیئرمین: اسمبلی میں یہ سب فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ خود نبی بنے۔ آگے چلیں۔

ملک محمد صادق: بہرکیف ***Re-Incarnation*** (تناسخ) کا مسئلہ انہوں نے پیش کیا۔ وہ مجوسیوں اور ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman: *All these matters have been decided. Almost the whole of the Assembly is of the unanimous view about all these matters.*

(**جناب چیئرمین:** یہ سب معاملات طے ہو چکے ہیں۔ تقریباً پوری اسمبلی ان باتوں پر متفق ہے)

[2994] **ملک محمد صادق:** جناب! اگر میں مختصر عرض کروں، تو میری دو تین آراء ہیں۔ احمدیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے، ان کے مذہب کا نام مرزائیت اور قادیانیت رکھا جائے تاکہ امت اسلامیہ سے ان کا کوئی تعلق نہ رہے اور دنیا کے مسلمان یہ جان سکیں کہ یہ ایک علیحدہ مذہب رکھتے ہیں۔ تیسرے، جماعت احمدیہ کے زیراہتمام تمام تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا جائے۔ چوتھے، مرزائیوں کے پاس کارڈوں، میں ترمیم کی جائے۔ انکو مذہب کے خانے میں مرزائی یا قادیانی لکھا جائے۔ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان کے تمام لٹریچر کی چھان بین کرے۔ جہاں بھی اسلام کے مخالف عقیدے پائے جاتے ہیں ان کو حذف کرے اور آئندہ ایسی غیراسلامی اشاعت کو ممنوع قرار دے۔

جناب والا! میں مختصراً کچھ آئین کے بارے میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس وقت آئین بن رہا تھا تو اس وقت پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی اوتھ کے بارے میں کچھ ترامیمات آئی تھیں۔ اس وقت کچھ حضرات نے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی اوتھ کے بارے میں کہا تھا کہ:

"Muhammad (Peace be upon him) is the last Prophet"

(حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں) کے بعد خاتم النّبیین درج کیا جائے، مگر اس ایوان نے اس ترمیم کو *Reject* (رد) کر دیا تھا۔ مگر اردو کا *Version* (ترجمہ) دیکھنے سے پتا چلا ہے کہ وہ ترمیم صحیح موجود ہے اور آئین میں خاتم النّبیین درج ہے تو اس پر بھی غور فرمایا جائے تاکہ مسلمانوں کا یہ مذہبی مسئلہ حل کیا جائے اور مسلمانوں کو چین اور امن سے رہنے دیا جائے۔

جناب والا! میں ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مولانا صدرالشہید!

ایک رکن: اور کتنا بیٹھیں گے؟

جناب چیئرمین: دس منٹ اور بیٹھیں گے، باقی شام کو کریں گے۔

[2995] ***We will take it up in the evening. Those members who have accepted some invitation for going somewhere may go, if they like, and they can come to the House, if they like, because today is the last evening and we have to finalize it. Under no circumstances can I say that.***

(ہم اس پر شام کو بات کریں گے۔ جوارا کین کہیں مدعو ہیں، اگر وہ چاہیں تو جا سکتے ہیں اور اگر وہ چاہیں تو ایوان آ سکتے ہیں۔ کیونکہ آج آخری شام ہے اور ہم نے اسے حتمی شکل دینی ہے۔ کسی بھی صورتحال میں میں یہ نہیں کہہ سکتا)

جناب! ہم شام کو سیشن نہیں کریں گے، اور چند ممبر صاحبان کہیں کہ ہمیں بولنے کی اجازت نہیں ملی نیز شام کو اٹارنی جنرل بولیں گے۔

I am grateful to you. This the last night and the last day. (میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج آخری رات ہے اور آخری دن ہے)

میاں محمد عطاءاللہ: پانچ بجے سیشن کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کہیں تو چار بجے کر لیتے ہیں۔ آپ کہیں تو جمعہ یہیں اسمبلی میں پڑھا جائے گا، آپ ***Lead*** (امامت) کریں۔ مولانا صدرالشہید!

ملک محمد اختر: ***Last Nitght*** (آخری رات) کر دیں، ***Last Dinner*** (آخری کھانا) نہ کریں۔ (قہقہے)

(جناب مولانا صدرالشہید کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا صدرالشہید: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ جو کہ ایوان کے سامنے ہے اس کے اوپر تقریباً ڈیڑھ مہینہ گزر چکا ہے اور یہ مسئلہ ہر پہلو سے، سیاسی پہلو سے بھی اور مذہبی لحاظ سے بھی، بالکل واضح اور صاف ہو گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ کچھ ایسے واقعات ایوان کے سامنے آپ کی وساطت سے پیش کر سکوں کہ وہ میرے خیال میں غالباً نئے ہوں گے اور رب العالمین ایوان کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ ذرا غور سے سن لے۔ میں کوشش کروں گا کہ مختصر وقت میں بہت سی معلومات لے آؤں۔

(اتحاد امت......شان محمد ﷺ کا ظہور)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ مسئلہ ہر پہلو سے، سیاسی لحاظ سے بھی اور مذہبی لحاظ سے بھی صاف اور واضح ہو گیا ہے، اور کیونکر نہ ہو، جس مسئلے کے اوپر ڈیڑھ مہینے سے ہم نے یہاں بیانات اور جرح اور ہر قسم کے دلائل قائم کرنے اور سننے کی کوشش کی ہے۔ میں ایک چیز سے متحیر ہوں اور اس تحیر کو آپ کے سامنے ظاہر کر رہا ہوں اور اس تحیر کا جو [2996] کچھ جواب میں نے اپنے ذہن سے تجویز کیا ہے وہ بھی پیش کر رہا ہوں۔ تحیر مجھے یہ ہو رہا ہے کہ ہم یہاں پر ایوان میں ڈیڑھ سال سے

بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس ایوان میں مذہبی مسائل بھی آئے۔ سیاسی مسائل بھی، ملکی مسائل بھی، قوم کے اتحاد کے مسائل بھی اور ملک کی ترقی کے مسائل بھی آئے۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، کسی مسئلے پر ایوان کے تمام ممبران کا، دونوں اطراف کے، دائیں اور بائیں کا اتفاق نہیں ہے، سوائے اس ایک مسئلے کے جو کہ اب حاضر ہے۔ اس اتفاق نے مجھے حیرت میں ڈالا ہے کہ اس طریقے سے اس مسئلے پر اس ایوان میں کیوں اتفاق ہوا؟ کسی نے بھی اس مسئلے کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ یہ عوام کا مسئلہ ہے اور عوامی خواہشات کے خلاف کسی نے یہاں پر آواز اٹھائی ہو، یہ کسی نے نہیں کیا۔ یہ چیز میرے لئے تحیر کا باعث بن گئی ہے اور اس نے مجھے تحیر میں ڈالا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اس کا جواب بھی سمجھ چکا ہوں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ کسی مسئلے کے اوپر ہم متفق نہیں ہوئے اور اس مسئلے کے اوپر تمام متفق ہیں۔ میں اس اتفاق کو صرف یہی سمجھتا ہوں کہ یہ شان محمد ﷺ ہے اور دین اسلام کا ایک معجزہ ہے جو تمام علوم میں وہ چکر لگا رہا ہے۔ حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا (عربی)۔ تمام بندوں کے قلوب، دل اللہ رب العالمین ورحمٰن کی دو انگلیوں میں ہیں۔ وہ لوٹاتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ اللہ رب العالمین کا فضل وکرم ہے۔ ہم بہت گنہگار ہیں۔ یہاں پر جو بیٹھے ہوئے ہیں، بہت بدکار، سیاہ کار ہیں، سب گنہگار ہیں۔ ہم مانتے ہیں، اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اللہ رب العالمین نے صرف ایک کلمے کی برکت سے جو ہم پڑھتے ہیں اور مانتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ! باوجودیکہ ہم کتنے گنہگار یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ رب العالمین نے صرف ایک کلمے کی برکت سے جو ہم کبھی کبھی پڑھتے ہیں کہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ! اور اس کے مطابق ہمارا عقیدہ ہے اور ایمان ہے، اللہ رب العالمین کے فضل وکرم نے جوش میں آ کر ہم میں اس ایک کلمے کی[2997] برکت شان محمد ﷺ کے متعلق، ناموس محمد ﷺ کے متعلق، ہم تمام کو ایک جگہ کے اور ایک پلیٹ فارم کے اوپر جمع کر دیا ہے۔ میں جہاں تک سمجھا ہوں اس اتفاق کی وجہ یہی ہے اور میں اس ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ لوگوں میں، میرا جہاں تک علم ہے، آپ لوگوں میں ایمان ہے۔ باوجود یہ کہ ہم گنہگار، سیاہ کار ہیں۔ لیکن انشاءاللہ! ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ رب العالمین ہمیں اس مسئلے کے اتحاد کی وجہ سے، میں یہ سمجھ چکا ہوں کہ ہم میں کچھ ایمان باقی ہے، ہم بے ایمان نہیں ہیں۔ الحمدللہ! اللہ اس ایمان کو محفوظ رکھے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں تمام ایوان سے آپ کے توسط سے التجاء کرتا ہوں اور التماس کرتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ اتفاق اپنے لئے اور بھی مسائل کے لئے کوئی ایک نظیر بنا لیجئے۔ اس

طرف سے بھی اپیل کرتا ہوں اور اس طرح سے بھی کہ قومی مسائل، ملک کے اتحاد، سالمیت اور ملک کی ترقی اور ملکی مسائل میں کم سے کم ہم کو اتفاق کے اسی طریقے سے مظاہرہ کرنا چاہئے جیسے ہم نے اس مسئلے میں کیا ہے۔

ایک مسئلے میں کچھ ایک شبہے کا میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ ہم تمام ممبران کی خدمت میں میرے خیال میں کچھ رسائل آئے ہوئے ہیں، کچھ کتابچے پہلے آئے ہوئے ہیں۔ ایک کتاب میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے ایک فتویٰ لگایا ہے اور وہ فتویٰ یہ لگایا ہے امام ابوحنیفہؒ نے کہ کسی آدمی نے اگر جناب محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو اگر کوئی دوسرا آدمی اس سے معجزہ طلب کر لے، دلائل طلب کر لے کہ اپنی نبوت کے بارے میں مجھے کوئی معجزہ دکھاؤ، تو یہ طالب جو ہے، طلب کرنے والا، یہ بھی گنہگار یا کافر بنتا ہے۔ خیر! یہ ایک مثال ہے، بالکل صحیح ہے۔ کتابوں میں یہاں پر آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا۔ یہاں پر بھی بعض حضرات نے، بعض صاحبان نے اس سے [2998] کچھ تاثر لے کر، جیسا کہ میں نے سنا ہے، اس طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی یہ مسئلہ یہاں پر آیا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ ہم اس کو حاضر کرتے اور اس سے سوال پوچھتے، اس کا بیان لیتے، اس کے اوپر جرح کرتے، یہاں ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں اپنے خیال سے اور اپنے علم کے مطابق جواب دے رہا ہوں کہ ہم نے ان سے دلائل نہیں پوچھے کہ آپ کی نبوت کے کیا دلائل ہیں۔ ہمارے سامنے تو نبی نہیں بیٹھا تھا۔ یہاں پر تو کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ ہم تو اس مرے ہوئے جو خدا جانے بیت الخلاء میں سنا گیا ہے مرا ہے، اس کے متعلق ہم نے ان کے عقائد معلوم کرنے تھے کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے۔ اس کے بارے میں ان کا دعویٰ کیا ہے اور ان کا عقیدہ کیا ہے۔ ہم نے ان کے دعوے اور عقیدے کے سچ ہونے کے لئے دلائل اور معجزات طلب نہیں کئے یہاں پر۔ لہٰذا ہم اس مسئلے میں نہیں آتے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ ہم نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا۔ اس وقت انہوں نے تسلیم کیا کہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ پوچھا ان لوگوں سے کہ آپ کا ان کے متعلق عقیدہ ہے۔ بعض نے یہ کہا صاف الفاظ میں کہ ہم اس کو نبی مانتے ہیں، امتی ہو یا بروزی ہو یا ظلی ہو۔ یہ تو تاویلات ہیں۔ ہر آدمی جب مجبور ہو جاتا ہے کسی حالت میں تو وہ تاویلات کرتا ہے۔ لیکن تمام ایوان ان سے یہ اثر لے چکا ہے۔ میرے خیال میں کہ یہ غلط بول رہا ہے، وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

اس کے بعد جب یہ ظاہر ہوا کہ انہوں نے خود تسلیم کیا، دونوں نے قریب قریب تسلیم کیا کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا ہے، اور یہ ان لوگوں کے اپنے عقیدے کا اظہار ہو چکا ہے۔ یہاں پر

ایوان میں کہ ان کے متعلق یعنی نبوت کا دعویٰ ہے، نبوت کا عقیدہ ہے، بروزی ہو یا لغوی ہو یا مجازی ہو یا امتی ہو، بہر حال عقیدہ نبوت کا ہے ان کے متعلق۔ تو ایوان کے سامنے یہ مسئلہ بالکل صاف ظاہر ہو گیا کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ [2999] کیا تھا اور یہ ان کو نبی مانتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ تو صاف ظاہر ہے تو دنیا کو ہم اس کے بعد کوئی دلیل پیش نہیں کرتے کہ اس کو دلیل کر لیں کہ وہ کافر ہیں یا نہیں اور وہ تو مسئلہ بالکل صاف ہے۔ ہم تو ان کے عقیدے کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتے تھے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ بھی بعض حضرات سے سنا گیا کہ علماء نے بہت سستی کی ہے، کچھ کام نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ چھوڑیں۔

مولانا صدرالشہید: نہیں، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے......

جناب چیئرمین: بالکل سستی نہیں ہوئی ہے۔

مولانا صدرالشہید: سستی تو ہوتی ہے۔ بہر حال، لیکن میں تو یہ دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ یہ علماء کی برکت ہے، یہ علماء کی برکت ہے، ان کی مساعی اور ان کی کوشش ہے کہ بغیر کسی پیسے کے، بغیر حکومت کے تعاون کے......

جناب چیئرمین: ورنہ ان میں رتی بھر ایمان نہیں ہے! (قہقہے)

مولانا صدرالشہید: نہیں، میں تو برادری کے ساتھ جواب دے رہا ہوں، یہ نہیں کہ کسی کو طعنہ دے رہا ہوں۔ انہوں نے محنت کی ہے اور محنت کا یہ نتیجہ انشاءاللہ! نکلا ہے اور نکلے گا۔

اب اس کے بعد آخر میں...... آپ کا وقت میں نے کچھ میرے خیال میں کافی لیا ہے...... آخر میں میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر اس مسئلے کو ہم اب بھی گول مول کر کے فیصلہ کر لیں تو میرے خیال میں یہ مسئلہ ہمارے لئے بھی اور اسلام کے لئے بھی اور ہماری نسل کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوگا۔ اب مسئلہ جب ایوان میں، آپ کے بڑے ایوان میں اس عدالت میں پیش ہوا ہے، اب بھی اگر یہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح نہ ہوا......

[3000] **جناب چیئرمین:** انشاءاللہ! فیصلہ ہوگا۔

مولانا صدرالشہید: ......تو یہ ہمارے ملک کے لئے بھی اور اسلام کے لئے بھی خطرناک ہوگا۔

اب میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میری یہ تجویز ہے اور میں ایوان سے پوچھ رہا

ہوں کہ آئین میں ۱۰۶ جو دفعہ ہے، اس میں یہ ذکر ہے شق نمبر (۳) میں کہ پاکستان میں اقلیتوں کے لئے صوبائی اسمبلیوں کے لئے جو نشستیں دی گئی ہیں، ایک صوبہ سرحد کے لئے، ایک بلوچستان کے لئے، تین پنجاب کے لئے، دو سندھ کے لئے، اس میں وہاں اقلیتوں کا ذکر ہے۔ ہندو ہے، سکھ ہے، پارسی ہے، بدھ ہے، فلاں فلاں! تو میری یہ تجویز ہے کہ اس اقلیت میں اس کا نام رکھا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی یا لاہوری پارٹی والے جو ہیں، یہ میں آپ کی وساطت سے تمام ایوان سے اس تجویز کے متعلق یہ ایک مسئلہ صاف ہو جائے گا، ان کی فہرست میں یہ بھی آ جائیں گے تو میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں اور ہاؤس سے منظوری لینا چاہتا ہوں کہ آپ کو میرے ساتھ اس میں اتفاق ہے یا نہیں ہے؟

آوازیں: ہاں!

مولانا صدرالشہید: اتفاق ہے، منظور ہے آپ کو؟

آوازیں: ہاں!

مولانا صدرالشہید: جزاک اللہ، جزاک اللہ!

جناب چیئرمین: یہ ووٹنگ کا طریقہ ہے جو ہے ناں، یہ نہیں ہے لکھا ہوا۔ (قہقہہ)

مولانا صدرالشہید: ہمیں تو اجر مل جائے گا۔

جناب چیئرمین: ووٹنگ بذریعہ سپیکر ہوتی ہے۔ (قہقہہ)
خود نہیں مجمع لگایا جا سکتا۔

[3001] **مولانا صدرالشہید:** شکریہ جی، شکریہ!

جناب چیئرمین: اچھا جی! ابھی تک لسٹ کے مطابق مسٹر محمود اعظم فاروقی اور مسٹر محمد سردار خان رہتے ہیں۔

ایک رکن: فاروقی صاحب بول چکے ہیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: اور بھی بولنا ہے، اگر آپ کہیں تو۔

جناب چیئرمین: اچھا، فاروقی صاحب بول چکے ہیں۔ باقی حکیم محمد سردار خان صاحب ہیں۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: میر صاحب! نہیں، اس مسئلے پر تو ظاہر ہے اور تو کوئی نہیں میرے خیال میں رہتا۔ شام کو اٹارنی جنرل صاحب کم از کم دو گھنٹے بولیں گے اور پھر مولانا ظفر احمد انصاری صاحب بولیں گے اور پھر وزیر قانون صاحب بھی شام کو اس مسئلے پر بولیں گے تو ہم اب شام کو

ساڑھے پانچ بجے دوبارہ ملیں گے اور نو دس گیارہ بارہ بجے تک کام کریں گے تاکہ بحث بھی مکمل ہوسکے اور جو سفارشات ہیں وہ بھی مرتب ہوسکیں۔ اس لئے آپ روٹی ساتھ لے کر آئیے گا!

[The Special Committee adjourned for lunch break to be re-assembled at 5:30 pm.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس لنچ بریک کے لئے ملتوی ہوا۔ دوبارہ اجلاس ساڑھے پانچ بجے شام کو ہوگا)

[The Special Committee re-assembled after lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.]

(خصوصی کمیٹی کا اجلاس لنچ بریک کے بعد جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کے زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: چوہدری شفاعت خان چوہان!

(چوہدری شفاعت خان چوہان کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

چوہدری شفاعت خان چوہان: جناب چیئرمین! یہ مرزائیت کا مسئلہ ایک صدی پرانا مسئلہ ہے۔

3002

جناب چیئرمین: آپ کو آج پتہ چلا ہے کہ ایک صدی پرانا مسئلہ ہے۔

چوہدری شفاعت خان چوہان: نہیں، مجھے بھی تقریباً پچاس سال سے اس کا پتہ ہے۔ پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر واقع ہوا تھا، عمل میں آیا تھا۔ مسلمانان ہند نے ووٹ دیئے تو پاکستان قائم ہوا، حالانکہ مسلم لیگی حکومت جس نے پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا تھا، وہ بھی اس مسئلہ کو حل کرنے سے قاصر رہی تھی۔ اس کے بعد مختلف جماعتیں اس ملک پر حکمرانی کرتی رہیں۔ ۱۹۵۸ء تک، لیکن وہ بھی اس مسئلہ کو حل کرنے سے قاصر رہی ہیں، حالانکہ تمام کے تمام ایسے ہی مسلمان تھے جیسے اب پاکستان میں بستے ہیں۔ اس کے بعد جس وقت آمریت کا دور آیا تو ان کے پاس زیادہ اختیارات بھی تھے۔ باوجود اس کے مارشل لاء دور میں بھی اس مسئلہ کو حل نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں جس وقت قائد عوام کی قیادت میں پیپلز پارٹی کی حکومت اس

ملک میں آئی تو بہت سے مسائل سامنے آئے جو ورثے میں ملے تھے۔ان میں سے جو سب سے پہلا کام قائدعوام نے اپنی اکثریتی پارٹی کے تعاون اور باقی ملک کے تعاون کے ساتھ کیا وہ یہ تھا کہ مسلمانان عالم کے کھوئے ہوئے اس وقار کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اسلامی ممالک میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے Summit بلائی جو ایک بہت بڑا کارنامہ اسلامی اتحاد کے سلسلہ میں ہے۔اس کے بعد یہ ایک صدی پرانا مسئلہ بھی قائدعوام،اس کی اکثریتی پارٹی،دوسری معاون پارٹیوں اوراس کے بعدعوام کے تعاون کے ساتھ اس مسئلہ کو بھی آج حل کیا جارہا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئےعوام کی خواہشات اور مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق حل ہوگا۔

(مرزا قادیانی جھوٹا تھا)

اس سلسلہ میں میں ایک عرض کرنا یہاں ضروری سمجھتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا جھوٹا نبی تھا اوراس ایوان میں یہ ثابت ہوگیا ہے۔اس کے ماننے والوں کو [3003] اقلیت قرار دینے کے لئے میرا خیال ہے کہ ہم فیصلہ کرسکیں گے۔لیکن میں اس سلسلہ میں ایک بات عرض کروں گا کہ وہ چند بلکہ ۱۱۳ نام نہاد فتوے جاری کرنے والے علماء جنہوں نے پیپلز پارٹی اوراس کے قائد کو ۱۹۷۰ء میں کافر قرار دیا تھا......

Mr. Chairman: ***Not allowed.***

(جناب چیئرمین: اس کی اجازت نہیں ہے)

چوہدری شفاعت خان چوہان: وہ بھی جھوٹے ہیں۔ بالکل نہیں۔

Mr. Chairman: ***Not allowed, not allowed.***

(جناب چیئرمین: اس کی اجازت نہیں ہے)

چوہدری شفاعت خان چوہان: کم سے کم ایک بات میں عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین: کم سے کم ایک دن ضرور خیال رکھیں۔یہ سیاست چلتی رہے گی۔

چوہدری شفاعت خان چوہان: اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ مسلمانوں میں جو آج اتحاد قائم ہے،کم سے کم فتوؤں کے سلسلے میں بھی آئین میں یہ پابندی لگادی جائے کہ کوئی مسلمان کسی فرقے کو کافر قرار نہ دے۔

جناب چیئرمین: اگر ایسی تقریریں ہوئیں تو پھر اتحاد نہیں رہے گا۔

چوہدری شفاعت خان چوہان: جہاں تک اس موجودہ مسئلے کا تعلق ہے......

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ! *That's all* (یہ مکمل ہوا) حکیم محمد سردار خان!

Not Present (موجود نہیں ہیں)

میاں محمد عطاءاللہ: سر! اٹارنی جنرل......

جناب چیئرمین: جی ابھی آ رہے ہیں۔ *Attorney- General will complete his arguments.* (اٹارنی جنرل اپنے دلائل مکمل کریں گے)

ایک رکن: کل کا پروگرام کیا ہے؟

جناب چیئرمین:[3004] کل کا پروگرام بھی بتاتے ہیں۔ آپ نے ریڈیو پر سنا ہے لیکن یہ ہے کہ جس وقت ہم نے ہاؤس ایڈجرن کیا، *The parleys are going on between the Prime Minister and the others. The meeting is going on in the chamber even now.* (وزیراعظم اور دوسرے لوگوں میں مذاکرات جاری ہیں۔ اس وقت بھی چیمبر میں میٹنگ جاری ہے)

ایک رکن: ریڈیو پر کیا تھا؟

جناب چیئرمین: ریڈیو پر یہ تھا کہ کل شام ڈھائی بجے اسپیشل کمیٹی *Meet* کرے گی، ساڑھے چار بجے اسمبلی ہوگی اور پھر سینٹ *Meet* کرے گی۔ *But we have to finalize it and then we will announce it in the House. Now I will request the Attorney- General to resume the arguments which were left over yesterday.* (لیکن پہلے ہم نے اسے حتمی شکل دینی ہے اور پھر ہم ایوان میں اس کا اعلان کریں گے۔ اب میں اٹارنی جنرل سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے دلائل شروع کریں جو وہ کل رہ گئے تھے) باقی تمام ممبر صاحبان بول چکے ہیں، صرف حکیم محمد سردار صاحب بولنا چاہتے تھے، وہ نہیں ہیں۔ *I will request the honourable members to be attentive now. I request those members who want to talk, they can go to the lobby.* (میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ اب متوجہ ہو جائیں۔ جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ لابی میں چلے جائیں)

(جناب یحییٰ بختیار کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر دوسرے دن خطاب)

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney- General of Pakistan): *Mr. Chairman, Sir, when I was making submissions yesterday on the evidence that has come before the Special Committee, I submitted, while discussing the career of Mirza Ghulam Ahmad, that there were three stages in his religious career. The first stage was when he was like all other Muslim leaders, a propagandist of Islam. His views on the concept of 'Khatm-e-Nabuwwat' were similar to those held by others. Then comes the next stage when he changed his views and founded an organisation and started receiving oath of discipleship and so on.*

It was in 1889 that the second stage comes. After that I was submitting that in the course of this stage what his views were, and why those views were expressed and a new interpretation of the concept of 'Khatm-e-Nabuwwat' was given, according to which many prophets will come from time to time as the world needs prophets to re-interpret the message of Allah given to Prophet Muhammad.

[3005] *(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Madam, at this stage, I submitted that the second Caliph of Ahmadis or Qadianis*

had given reasons for which this series of Prophets will not stop, and I have also submitted that although they ostensibly and apparently gave a very rational reason for this, but still when we ask them whether there was any other prophet before Mirza Ghulam Ahmad, they say 'No'; when questioned as to whether any other prophet is going to come after him, they say 'No'; and ultimately it comes to this that 'Khatimun Nabiyeen', according to them, is Mirza Ghulam Ahmad.

I will now go further and submit before the Committee as to what was the proof that Mirza Ghulam Ahmad was 'Masih-e-Mauood' according to the Ahmadis. They say that he was to appear in a period of history when the means of communications would change and there would be earthquakes, there would be wars, and so forth, the donkey and the camel would be replaced by more efficient means of communication, and they say all these signs which were mentioned in the old books, apply to the age of Mirza Ghulam Ahmad, and further they say, and I will read out from the book called "Ahmadiyyat or the True Islam" in support of their contention, that Mirza Ghulam Ahmad was that Promised Messiah. I quoted from this book, page:20

"Similarly, it was foretold that the Promised One would suffer from two maladies, one in the upper part of his body and the other in the lower, that the hair of his head would be straight, that he would be wheat coloured, that he

would slightly stammer in his speech, that he would belong to a family of farmers, that, while talking, he would occasionally strike his hand against his thigh, that he would appear in a village named Kada, and that he would combine in himself the offices of the Messiah and the Mahdi. And so it has turned out be. Ahmad, the Promised Messiah, suffered from vertigo and diabetes; he had straight hair, was wheat- coloured, and occasionally faltered in his speech. He had the habit of striking his hand against his thigh while giving a discourse, [3006] and belonged to a family of landowners. He was a native of Kadian or Kade as Qadian is popularly called. In short, when we consider all these prophecies collectively, we find that they apply to no age but to the present, and to no person but to person but to Ahmad (on whom be peace); and it appears that the present age is clearly the age of the advent of the Promised One whose apperance was foretold by the former prophets, and that Ahmad alone is the Promised One whose advent had been eagerly awaited for centuries."

This is the proof or the argument in support of his being a Messiah. I do not want to comment on this. The Committee can judge for itself whether, it applies only to him or could have applied to hundreds and thousands of people living in this age.

Now I come to the third stage of his religious career. Here he claims to be a full- fledged prophet, not a prophet of

a subordinate or a temporary kind. Then we find gradually in this period that from a full fledged prophet, although he goes on saying that he is an 'Umati' prophet, he claims superiority first over Hazrat Essa then over all other prophets and then he claims epuality with the Holy Prophet of Islam, (Peace be upon him) and ulimately he claims, nauzubillah, superiority over the Holy prophet of Islam as well. This is in short his religious career. I will now just very briefly draw the attention of the Committee to some of those citations in support of what I hav said just now.

I have already cited yesterday when he said: "without prophets you cannot do; you have to have a prophet." ’’بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ تم نعمتیں کیوں کر پا سکتے ہو۔‘‘

And then he says, and here also I think the basis for his claim to be there only Prophet after Prophet Mohammad (peace be upon him) is found:

’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال، اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

[3007] *So, this applies to past and future and this is again form "Haqiqatul Wahi" published in 'Roohani Khazain', volume:22, page:406 and 407. During this stage he also says:*

’’میں رسول اور نبی ہوں یعنی بہ اعتبار فضیلت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔‘‘

And then he says:

’’اللہ جل شانہ نے حضرت محمد ﷺ کو صاحب خاتم النّبیین بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرایا گیا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔‘‘

This is also the stage when he, as I have already submitted said: ’’سچا خداوہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

Now, the interesting stage comes when he claims to have the attributes of all the prophets in him and here he says, and this I quote again from 'Brahin Panjum', 'Roohani Khazain', volume:21, page:117-118:

’’اس زمانے میں خدانے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں تو وہ میں ہوں۔ اس طرح اس زمانے میں بدون کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہوں یا یہود ہوں۔ جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا۔ ابوجہل ہوں، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔‘‘

So, here he says that the best and the finest attributes of all the Prophets of Allah were combined and God wanted that they should be shown through one person and that he was that person. This is also the stage when he says:

’’میں خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کرسکتا ہوں۔ میں اسی کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘

[3008] *Again, Sir, this is from 'Roohani Khazain', 'Haqiqatul Wahi' volume:22, page:154, again he says:*

’’میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا تعالیٰ جل شانہ کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔‘‘

Now, Sir, this is a very big claim that he puts

forward at this stage. He says the revelation that he receives from Allah is of the same quality and purity as that which came to the Prophet of Islam. Whatever his revelations, they are similar in nature and character to those of the Holy Prophet of Islam. So whatever he has said is just as good, according to him, as has come in the Holy Quran. This is his claim. He starts claiming equality with the Prophet of Islam and at this stage he has composed those laudable verses in Persian in which he said:

”انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفان نہ کم ترم زکسے“

(I am better and Superior to all the prophets who have come:)

”آنچہ داداست ہر نبی را جام
داد آن جام دا مرا بہ تمام“

(He who gave the cup to every Nabi gave me the same cup to the fullest measure, brimful.)

Again he says he was better and superior to all the prophets that have come. But at the same time he does not claim superiority, till this stage over the Holy Prophet of Islam but only says that his Wahi and his status is similar because Vahi is similarly pure.

I pointed our, it was my duty to point it out to Mirza Nasir Ahmad, as to what this meant and he did not deny it. The Committee will remember when he said that they were equal in status because of the source. The source is Allah.

They considered [3009] them to be equal. Then, Sir, throughout this period, that we have covered so far, he says. "I am an 'Umati' Nabi; I am 'Ghair Sharai Nabi', but here he thought he has attained equality with the Prophet of Islam except that he was an 'Umati'. By this he naturally gets a subordinate position because he does not get revelation which brings new law. He said he has not got a law of his own, but here we find- now he further promotes himself and says, and I am again quoting from 'Roohani Khazain' volume:17, pages: 435 and 436.

’’ماسوااس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔‘‘

Here he says that, well, "in my وحی there is also the law the do's and donts which Moses law contained." Sir, these are the three stages, very briefly, because I have to cover some more grounds and I will not go in any further details, but here I would submit that it is now for this Committee to judge whether he claimed to be a Prophet; Prophet of what nature and character and kind. Now, Sir, after he claimed this, the question arises as to what is the effect of this claim? Why this agitation? Why were there sharp reactions against this claim? And that will take us to the concept of خاتم النّبیین; as to what it means, Why there was sharp reaction throughout the Muslim society, why those who considered him as, a hero, for after all Musalmans are

not ungrateful people, they respect their leaders, their ulema, and challenge a person as I submitted yesterday, who was their hero, and is attacked by them, as his own son says:

’’کہ اس کی بھیڑیں بھیڑیے بن گئیں۔‘‘

Why? To show that, Sir, I will seek leave to submit very humbly as to what is the meaning of the concept of ختم نبوت *and I hope that the learned friends here and he the Ulema will correct me if I make any mistake in explaining this concept according to my own dim light.*

[3010] *Now, Sir, literally* خاتم النّبیین *means the Seal of the Prophets. By the Seal of the Prophets, the Muslims generaly, throughout 1400 years, have meant that the Prophet of Islam was the last of the Prophets, the Message of Allah was delivered, finalised compeletely, finalized, seald and delivered, and therefore the Message was complete and he was the last prophet, and the wisdom that appeared is that as mankind had matured, as mankind has matured mentally as well as physically, Allah thought that the final Message should be given to them, the code of conduct should be given to them, which should be applicable to all ages because the basic human needs, problems, difficulties are the same although conditions change and their character changes. Allah delivered his final Message through His final Prophet. He said nobody can ever add anything to it or detract anything from it or modify it or change it now. This was the concept of* خاتم النّبیین *or* ختم نبوت*. It simply meant that, the doors*

of revelation are closed for future. Now, Sir, what is the philosophy, what is the wisdom of the concept, because we know what is meant when we say, خاتم النّبیین Muslims interpret it, but the authoritative interpretation for Muslims could only come from the Holy Prophet himself, he interpreted it by saying لا نبی بعدی (after me there shall be no Prophet) and that interpretation is binding on every Musalman, and no school of thought has disputed the authenticity of this Hadis that he was the last Prophet as he said himself. But, Sir, when you look at the wisdom, this becomes clearer when we find that during his last illness, the Holy Prophet told his followers that while he was with them, they should listen to him and obey him. After he was gone from this world, then they should, in his words, "Hold on fast to the Quran and whatever is forbidden there should be considered forbidden and whatever is permissible therein should be considered permissible for you". Sir, we have not appreciated the beauty and the wisdom of this lesson. As I submitted, mankind had matured, mentally man was mature, the Message was complete. Now, when the Holy Prophet uttered these words, what were the conditions in this world, what were the circumstances? Fourteen hundred years ago, we find rulers, kings, tribal chiefs, and that was the stage of society that whatever they said was law, the word of ruler was law, the word of king was law; there was no other law known to mankind. Here in this small Message,

for the first time, mankind has been given the concept of rule of law and the Prophet said; after him you do not have to obey anybody. You only obey Allah and his Message, Allah and his [3011] *Prophet. Hold on fast to Quran, whatever is forbidden therein that is forbidden for you, whatever is permissible therein that is permissible for you; and there lies the beauty that the concept of rule of law appeared for the first time. This is, in my humble opinion, emancipation proclamation for mankind that you will no longer be governed by knigs and their word, or by dictators or rulers. You will be governed by law, here is the law, and if you will carefully study the history, what do we find? We find that the moment Prophet passes away,* حضرت ابوبکر *is elected. What is his inaugural address? What does he say? Here is the message, he says, "Obey me so long as I obey Allah and his Prophet. If I revolt against Allah and his Prophet, you are not obliged to obey me." This is the rule of law; the concept of rule of law was there. That is why, I think, the Muslim society agitated when another person appeared and said that in future "I would give you rulings, I will receive divine messages and this shall be binding on you, my divine revelations". That was the main reason why Muslim society agitated.*

Another aspect, I hope, I am correct in explaining it, this was emancipation of thought. Muslims were free to think for themselves and interpret the Holy Quran for

themselves. Nobody can give them a binding ruling on any provision and say this is binding on you. As Allama Iqbal said, "After the Holy Prophet there shall be no surrender in spiritual matter to any other individual". So, this was meant to be a charter of freedom to think for your-self. There is no doubt, Sir, that we got the freedom of interpretation, of course, that freedom of interpretation was limited within the frontiers of the cardinal Principles of Islam. For instance, the first principle was of توحید that is, Unity and Oneness Allah. So, the interpretation cannot challenge that.

The second principle was the principle of finality of Prophet Muhammad (Peace be upon him). That could not be challenged; and so the other cardinal principles but within those forntiers you were free to interpret the way you like, the way you thought was correct. There was no doubt that because of this freedom of interpretation we go divided in many sects, in many 'Firqas' but that also leads to the synthetic character of Islam and that also shows the democratic process. In this regard I will respectfully draw your attention to what Allama Iqbal says about these 'Firqas' [3012] *and their calling each other 'Kafir'. Sir, I read; this comes from the controversy which was raised at the time when pandit Jawaharlal Nahru, who said something about Ahmadis and Allama Iqbal got into this controversy. So, I will read some passage from Allama Iqbal's reply and what he wrote to "The Statesman" paper. Here he says:*

"The idea of finality should not be taken to suggest that the ultimate fate of life is complete displacement of emotion by reason. Such a thing is neither possible nor desirable. The intellectual value of the idea is that it tends to create an independent critical attitude towards mystic experience by generating the belief that personal authority claiming a super- natural origin, has come to an end in the history of mankind. This kind of belief is a psychological force which inhibits the growth of such authority. The function of the idea is to open up fresh vistas of knowledge in the domain of man's inner experience."

Then, again, with reference to Mirza Ghulam Ahmad, Allama Iqbal continues to say:

"The opening sentence clearly shows that a saint in the psycholigical sense of the word or men of saintly character will always appear; whether Mirza Sahib belonged to this category or not is a separate question. Indeed as long as this spiritual capacity of mankind endures, they will rise among all nations and countries in order to show better the ideal of life to man. To hold otherwise would be to fly in the face of human experience. The only difference is that the modern man has a right to critical examination of their mystic experiences. The finality of prophethood means among other things that all personal authority in religious life, denial of which involves damnation, has come to an end."

So, in future, Sir, no one individual will come and say, "I have received divine revelation and this is the message of God and naturally binding on you." The only thing binding is what has already come in the Holy Quran. Then he further says, I quote Allama Iqbal:

[3013] *"The simple Faith of Muhammad (Peace be upon him) is based on two propositions that God is one and Muhammad is the last of the line of those holy men who have appeared from time to time in all countries and in all ages to guide mankind to the right ways of living. If, as some Christian writer thinks, a dogma must be defined as an ultra rational proposition which, for the purpose of securing religious solidarity must be assented to without any understanding of the meta- physical import, then these two simple propositions of Islam cannot be described even as dogmas; for both of them are supported by the experience of mankind and are fairly amenable to rational argument."*

Then Sir, as I submitted with regard to the allegations of 'Kufr' or heresy of different 'Firqas' against each other. He says: "The question of heresy which needs the verdict whether the author of it is within or without the fold, can arise in the case of religious society founded on such simple proposition, only when the heretic rejects both or either of these propositions."

One becomes a 'Kafir', according to Allama Iqbal, if he rejects either of these cardinal principles i.e. Tauheed or

the concept of Khatm-i-Nabuwwat and "Since the phenomenon of the kind of heresy which affects the boundaries on Islam has been rare in the history of Islam, the feelings of every Muslim are naturally intense when revolt of this kind arises. This is why the feelings of Muslims in Iran were so intense against the 'Bahais'. That is why the feelings of Indian Muslims are so intense against the Qadianis." I was just explaning why there was sharp reaction against Mirza Sahib's claim. Now, Sir, I will cite one more quotation from Allama Iqbal on this point and then I will proceed with my submissions. On the question of heresy, on the question of calling each other 'Kafir',.....

A Member: *It is time for Maghrib prayers.*

Mr. Yahya BAkhtiar: *I will just read this:*

"It is true that mutual accusations of heresy for differences in minor points of law of theology among Muslim religious sects [3014] *have been rather common. In this indiscriminate use of the word 'Kufr' both for minor theological points of differences as well as for the extreme cases of heresy which involve ex-communication of the heretic, some present- day educated Muslims who possess practically no Knowledge of the history of Muslim theological dispute see a sign of social and political disintegration of the Muslim community. This, however, is entirely wrong notion. The history of Muslim theology shows that mutual accusation of heresy on minor points of*

differences has, far from working as a disruptive force, actually given impetus to synthetic theological thought."

Then he quotes some European professor Hurgrounje and he says and I quote:

"When we read the history of development of Muhammadan law, we find that, on the one hand the doctors of every age, on the slightest stimulus, condemn one another to the point of mutual accusations of heresy and, on the other hand, the very same people with greater and greater unity of purpose try to reconcile similar quarrels of their predecessors."

The Allama continues: "The student of Muslim theology Knows that among Muslim legalists this kind of heresy is technically known as 'heresy below heresy', i.e. the kind of heresy which does not involve ex-communication of the culprit."

While on this point, Sir, if I am not taxing the Committee too much, I think it will be relevant to read yet another passage of Iqbal because it was stated by Mirza Nasir Ahmad that if you start any action against the Qadianis or Ahmadis, then next you will take action against Shias or the Agha Khanis and other sects. Pandit Jawaharlal Nahru had raised a similar issue. He said, "If you condemn Qadianis that they are not Muslims then you will have to condemn the Agha Khanis also." No better reply can be given by me but to quote Allama Iqbal. On this

point also, Sir, if you permit me I will read what he said. He says: [3015] "One word about His Highness the Agha Khan. What has led Pandit Jawaharlal Nahru to attack the Agha Khan, it is difficult for me to discover. Perhaps he thinks that the Qadianis and Ismailis fall under the same category. He is obviously not aware that however the theological interpretation of the Ismailis may err, they believe in the basic principles of Islam. It is true that they believe in a perpetual Imamate, but the Imam according to them is not the recipient of divine revelation. He is only the expounder of law. It is only the other day (vide the "Star" of Allahabad, March 12, 1934) His Highness the Agha Khan addressed his followers as follows: "Bear witness that Allah is One, Mohammad is the Prophet of Allah, Quran is the Book of Allah, Ka'aba is the Qibla of all. You are Muslims, and should live with Muslims, Greet Muslims with 'Assalam-o-Alaikum', Give your children Islamic names, pray with Muslim congregations in mosques, keep fast regularly, solemnize your marriages under the Islamic rule of 'Nikah'. Treat all Muslims as your brothers."

Then Allama adds: "It is for Pandit Nehru now to decide whether the Aga Khan represents the solidarity of Islam or not."

Sir, I will conclude this part now because I understand that they want to say....

Madam Acting Chairman: *Yes, it is time for*

Maghrib prayers.

Mr. Yahya Bakhtiar: *So I will resume after that.*

Madam Acting Chairman: *So we will meet at 7:15 pm. The House Committee stands adjourned for Maghrib prayers.*

(The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to meat at 7:15 pm.)

[3016] *(The Special Committee re-assembled after Maghrib Prayers. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.)*

Mr. Chairman: *Just two minutes; let the members come. If we are able to conclude this debate, Attorney- Generals arguments plus any honourable Member who wants to speak, then we will finish this night, otherwise we will meet tomorrow morning. If something is left over this night then we will meet at 2:30 pm, as Committee of the Whole House, and then at 4:30 pm, we will meet as National Assembly. That has been agreed, and that tomorrow we will decide. Just wait for less than 24 hours. Tomorrow we will assemble at 4:30 pm. as National Assembly.*

The passes shall be issued only to the family members of the MNA's because of the position. I hope the Members will not take it ill, and inside the Assembly

premises the entry will be regulated strictly, even in cafeteria and everywhere else. Inside Gates No.3 and 4, nobody will be allowed to enter unless he holds a valid pass which will be issued only to the family members and nobody else for tomorrow at 4:30. (Pause)

Mr. Chairman: *I am sorry for that. No authority has a right to regulate the entry of the members inside the premises. It was brought to my notice. I am sorry for that. The members will be allowed. Because of the precautionary measures we have to do it.*

Yes Mr. Attorney- General. Now we should start.

Mr. Yahya Bakhtiar: *Mr. Chairman Sir, ...*

Mr. Chairman: *I am sorry, I have been going there. I wanted to hear your arguments. For the first time I have closed my chamber also.*

Mr. Yahya Bakhtiar: *Well, Sir, I was making a submission about Muslim concept of Khatm-e-Nabuwwat or the meaning of Khatimun Nabiyean. And I was submitting that Mirza Ghulam Ahmad had claimed that he was a prophet first of the subordinate [3017] kind, i.e. Ummati, then he claimed to be a prophet with his own law, and I submitted that he said that in his revelations there were commandments, there was "Amar-o-Nahi". It is not only that he said it. But even his son Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad also said in his book 'Ahmadiyyat or True Islam' that Mirza Sahib had left a complete code of*

instructions for his followers. He says, I may read from page:26 of the book: "As I shall presently show he has left us such a complete code of instructions and rules of conduct, that all sensible persons will be bound to admit that by acting on them the objects of his advent, as above stated, can be easily and fully achieved."

Now, Sir, this was the thing. Every Musalman thought that complete code of conduct for life was the Holy Quran for them. Here is another prophet who comes, who appears and claims to be an Ummati Nabi without his own laws and then he leaves the code of conduct for his followers. As I submitted, Sir, then he goes on to claim superiority. I do not want to go into detail. The honourable members heard the evidence. I want just to refer to one or two things from the record. He said that at the time of the Holy Prophet, during that period, the condition of Islam was like moon of the first day; but in the period of Masih-e-Mauood I would be Badr-e- Kamil (full moon). I gave full opportunity, I should say on behalf of the House, to the witness, Mirza Nasir Ahmad, to explain this and, in my humble opinion, he could not. First he said that during the life time of the Holy Prophet, during his period, Islam was confined to Arabia only. Then he changed the posotion. He said, "every period is his period. It will last throughout the history." Then he said that during the life- time of Mirza Ghulam Ahmad Islam had sperad to various countries in

Europe. But I said that in the time of Masih-e- Mauood it should spread all over the world and there should be no non- Muslims left and that is what Masih-e- Mauood's period was meant to be. On this, he said, "No, that preiod will last for two to three hundred years. As far as the period of the Holy Prophet is concerned, that is confined to life-time and to Arabia only." These were the contradictions. But such claims were made.

There are other references also. The members have heard them. But one part of the evidence which requires mention was the [3018] *incident when that 'Qasida' or poem was read in praise of Mirza Ghulam Ahmad, which included the following couplet:*

’’محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں‘‘

This was, according to the author, read in the presence of Mirza Ghulam Ahmad. Mirza Nasir Ahmad first said it was not read. If he had heard it, he would have disapproved of it and he would have expelled the author of this poem from the Jamaat. Then it was pointed out to him that, in the Qadiani newspaper "Badar" of 1906, this poem had appeared and nobody would be live that Mirza Ghulam Ahmad did not read it. That was his own paper, and the none of his followers of close associates pointed it out to him. Mirza Nasir Ahmad said that in the book containing poems of Akmal, who wrote this, the said couplet was

deleted when this book was published in 1910. The Committee may take that into consideration. But we were concerned with the period of Mirza Ghulam Ahmad. In that period, we have no evidence to the effect that he disapproved of it. On the contrary, it was pointed out to him, although he said that, that was contradicted in 1934 in "Al-Fazal" .... that, in 1944, the author himself said that he had recited this in the presence of Mirza Ghulam Ahmad, that he had approved of it, and that he took it with him inside his house. I do not want to say anything more on this, but it shows, although he has tried to explain in a different way that there is another couplet in the poem also wherein he does not claim superiority but I don't want to say any thing more. These were the conditions, Sir, under which he claimed the prophethood and how he gradually end slowly promoted himself from one stage to another.

Now, Sir, I will briefly submit as to what Mirza Ghulam Ahmad's or the Qadianis concept of Khatm-e-Nabuwwat and the interpretation of 'Khatimun Nabiyyen' was. Generaly, Muslims thought that no more prophets would come after the holy Prophet of Islam but the Qadiani's concept is that Khatimun Nabiyyen means that no more prophets will come in any religion whatsoever except in Islam and the person who would be the prophet will be an 'Umati' and his authority of prophethood will bear the seal of the holy prophet of Islam. This is what they mean by "the

seal of prophets." He will not bring his own law. But, at this stage, it [3019] seems, they thought that not only one but many prophets would come and this is how the position is confused, because even Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, when he speaks on this point, says, and I quote- I read it out to Mirza Nasir Ahmad- this is from the Review of Religion, page:110:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں ضرور آسکتے ہیں۔''

This is "Anwar-i-Khilafat', pages:62 to 65. Then again he says:

''یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۸)

Then, again, he says in Anwar-i-Khilafat:

''انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی کیا، میں کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے۔''

On this, when it was pointed out to Mirza Nasir Ahmad, he said that this "is in the sense of possibilities that Allah can do anything." They did not mean that many Nabis would come, but only one Mirza Ghulam Ahmad. Another aspect which may not be directly relevant is that here is Mirza Ghulam Ahmad's son who says this and boldly says:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تم جھوٹے ہو، کذاب ہو۔ اس

کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔‘‘

(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Mohammad Haneef Khan)

[3020] ***Mr. Yahya Bakhtiar:*** *Sir, This is a very bold statement, a very courageous statement, by the son of a person who claimed to be a prophet. But when you compare it with the conduct of the prophet himself, one is amazed. In the District court of Gurdaspur, a complaint was filed against him i.e. Mirza Ghulam Ahmad. He had porphesied or predicted something against somebody who told the court that this man should be stopped from making such predictions, and he gave it in writing to the court that in future he would not make predictions, or disclose such revelations that he might receive. Now here is the prophet of God! He stopped the relevation under the orders of the District Magistrate, and his son says this.*

Now, Sir, we found the same thing in the annexure which was filed on behalf of Rabwa Jamaat, namely, that more prophets will come. And this is a book written by Maulvi Abu Ata Jalandhari, and I had read out page:8 from this end pointed out to Mirza Nasir Ahmad in which he said:

’’خاتمیت محمدیہ یا آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے والوں کے دو نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا

دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ ﷺ کی امت کو آپ ﷺ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم کو ملتے رہے ہیں۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی جو بنی اسرائیل اور پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔''

I pointed out this writing to him and he said that it had thing do with the prophets or their coming, although the book was written on the subject. But, in any case, on the one hand this stand is taken that more prophets will come, and they try to rationalise this by saying that this is a sensible idea, but on the other hand they say that Mirza Ghulam Ahmad was the only prophet who would come.

Sir, as I submitted, the second issue was the effect of Mirza Ghulam Ahmad's claim as a prophet in Islam or in relation to [3021] *Muslims. After he made this claim, there were naturally the Muslim's feelings; the Muslims thought that any person who claims to be Prophet after the Holy Prophet of Islam is an impostor. That was a natural reaction, the natural understanding, that he wanted to subvert their social and religious system. According to the Muslims, he had revolted against the cardinal principles of Islam, one of the most cardinal principles, that of He had struck at the root of that principle end there was* ختم نبوت *naturally a very sharp reaction.*

Now, Sir, before I go into the details of the effect, I will point out very briefly as to what happened when he claimed this and how he could go round and address

meetings. This will also show, Sir, another aspect of Mirza Sahib's claim about Prophethood, because there is some confusion. I said there were three stages, one stage, second stage, third stage, but sometimes we find that a statement appeared in the third stage which is similar to that which should have been in the first stage when he denies completely that he never made such a claim and that he meant this and not that. The reason, I believe, was that wherever the opposition was very strong and hostile, whenever he found himself to be in a tight corner, he changed the position. Later on, again he tried to rectify it in a very diplomatic and tactful way of proclaiming his religion and the Prophethood. So, Sir, in 1891, he goes to Delhi after he claimed to be a Prophet, and here I read from his son's (Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad's) book "Ahmad or the Messenger of the Later Days", pages:32,33 and 34. I just want to show, Sir, I will try to be as brief as possible, but it is important to show what happened to explain what I would be submitting later on:

"The Juma Mosque was fixed as the place of discussion. But all these arrangements were settled by the opponents themselves, and no information was given to Ahmad. When the time fixed for the discussion arrived, Hakim Abdul Mejid Khan of Delhi came with a carriage and requested the Promised Messiah to proceed to the mosque where the discussion was to be held. The Latter

answered that in the prevailing state of Public excitement there was likelihood of a breach of the peace, and that therefore he could not go unless police arrangements were made, and that more over he should have been previously consulted regarding the discussion, and [3022] *the conditions to be observed by the parties in the debate should have been previously settled. His non- appearance served to increase the public excitement. He, therefore, issued a declaration to the effect that if Moulvi Nazir Hussain of Delhi would take an oath publicly in the Juma Mosque stating that Jesus (peace be upon him), according to the version of the Holy Quran, was still alive and had not met with his death, and if within one year of taking the oath Divine punishment should overtake him, then the claimant should be proved a liar and should burn all his books. He also fixed a date for the oath- taking. The disciples of Moulvi Nazir Hussain were much perturbed at the proposal and began to set up obstacles in its way. But the populace were insistent. What harm was there, they asked, if Moulvi Nazir Hussain should hear the proposition of the claimant and swear that the same was false. A great crowd assembled in the Juma Mosque. People advised the Promised Messiah not to go to the Mosque as there was likelihood of a serious riot. But nevertheless he went there and with him there went twelve of his disciples. (Jesus of Nazareth had also His twelve disciples. The conincidence of number was itself a sign.)*

(Now mark, Sir, in the brackets, he says). The spacious edifice of the Juma Mosque was full of men both inside and out, and even the stairs were crowded. Through this sea of men who were mad with rage and looked at him with bloody eyes, the Promised Messiah and his little band made their way to the Mehrab and took their seats. For the order there had come the Superintendent of Police with other police Officers and nearly one hundred constables. Many of the crowd had stones concealed in their skirts and were prepared at the slightest hint to cast them at Ahmad and his party. Thus would the Second Messiah have been a prey to the wickedness of the Pharisees and Scribes the like unto his prototype of Nazareth. Instead of crucifixion the people were bent upon stoning the Second Messiah. They failed to carry their point in the verbal discussion which followed. They did not agree to discuss the question of the death of Jesus. None of them were prepared to take the proposed oath nor would they allow Moulvi Nazir Hussain to do so. At this stage Khawaja Mohammad Yousuff, a Pleader of Aligarh, got from the Promised Messiah a written statement of the articles of his faith, and prepared to read out [3023] *the same. But since the Moulvis had given out to the public that the claimant did neither believe in the Holy Quran nor in the angels, nor in the Holy Prophet, they apprehended that the recital of the articles would expose their deceit. They therefore incited the people. Immediately a great row was set*

up and Khawaja Yusuff was prevented from reading the statement. The officers of police, when they saw the gravity of the situation, ordered the constables to disperse the crowd, and announced that no discussion would be held. The gathering thereupon dispersed. The police made a ring round the Promised Messiah and led him out of the Mosque."

Now, Sir, my object in reading this in detail is two-fold, and I will be reading some more citations. First of all, what he said, what he gave in writing at that time when he was faced with the hostile crowd is in the following words. It is on October 23, 1891. I quote:

''ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا جامعہ مسجد دہلی میں کرتا ہوں اور میں خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

Now, Sir, the other aspect was that he could only preach or explain his stand as a Prophet under a heavy police guard and not otherwise. Again, Sir, I have been asking these questions. At one stage when with one abdul Hakim of Kalanor he discussed the matter about his claim and when he found that the Muslims were very much annoyed with him, he after that announced that he had through his simplicity (سادگی) written the word "Nabi" about himself. That actually he meant ''محدث'' and the Muslims, wherever they found this word in his writings, should amend

it, cancel it and substitute the word "محدث" for "نبی" and yet we find that after that he again went on writing the word 'Nabi' for himself, and no plausible explanation was given. I asked certain questions on this point from the Lahori Group because that was more relevant in their case. In that context, first of all, it was said that because people misunderstood, he did not mean to be a Nabi, he did not say that he was a Nabi in the real sense, he was a "Mohdis", as the Lahori group says, therefore, he issued this order that the word 'Nabi' [3024] *about him should be deemed to have been cancelled. And when I asked as to why did he again write 'Nabi' for himself and why did he use this word, the spokesman of the group said, some people were confused and for their sake he amended this but some had no doubt and for their sake he continued to write the word. Again I asked him that when he himself says that he is a Nabi, in whatever sense it is, why don't you call him Nabi in that particular sense, in which you mean that "Nabi" means a "Chair Nabi", as the Rabwah Jamaat was calling Nabi in some sense? I was really shocked to hear that the Lahori Group did not use the word 'Nabi' for him because the people got annoyed. So, it was expediency more than anything else. Why did they not use the word "Nabi", the Lahori Group, the reason is given. So, Sir, I was just saying that sometimes within these three stages, he is changing statements depending on circumstances.*

Now, I will come to one or two other instances of the meetings that he addressed. One meeting addressed by him was held in Lahore and, again, I am reading from his son's book, which I quoted just now. He says:

"During the days of his stay the, whole city was in an uproar. From morning till evening a great crowd waited outside the house in which the Promised Messiah had taken up his quarters, From time to time opponents used to come and abuse him and set up a row. Some of the more turbulent spirits even attmepted to force into the private apartments and had to be forcibly ejected. At the instance of the friends at Lahore a public lecture was arranged. The speech was printed and was read in a large Hall by Moulvi Abdul Karim, while the Promised Messiah sat by. There were from nine to ten thousand listeners. When the reading was over, the audience prayed that the Promised Messiah might address them a few words orally. In response he stood up at once and addressed the people for half an hour. Since it had been known by experience that wherever he went, people of every religion and sect displayed a keen animosity towards him, specially the so-called Mussalmans, the police authorities had, on the occasion, made very admirable arrangements for his safety. In addition to the Indian police, European soldiers had been put in requistion who were stationed sword in hand at short [3025] intervals. It had come to the knowledge of the police authorities that some of the

ignorant mob had resolved to create a disturbance outside the lecture hall. They had, therefore, taken special precautions to ensure the safety of the Promised Messiah on his return, journey from the lecture hall. First rode a number of mounted police. Then came the carriage bearing the Promised Messiah. This was followed by a number of policemen on foot. After them there rode again a number of mounted men, and thereafter walked another party of policemen. Thus was the Promised Messiah escorted back to his residence with the greatest possible care, and the mischief- makers were baulked of their designs. From Lahore the Promised Messiah returned to Qadian."

Then, a meeting at Amritsar, from the same book, page:70,71: "But the people, when once excited, could not be made to show restraint. The tumult went on increasing and inspite of the efforts of the police it could not be suppressed. At last it was thought advisable that the Promised Messiah should resume his seat and another man was called to give a political recitation. This quieted the audience. Then the Promised Messiah stood up to resume his lecture, but the Moulvis renewed their outcry. And when the Promised Messiah tried to continue with his speech, the Moulvis created a row and proceeded to attack the dais. The police tried to restrain the people, but thousands could not be checked by a few policemen. The mob rushed on like a sea wave and gradually gained ground. When the police saw

the futility of their efforts, they informed the Promised Messiah that they could do no more. (It was my opinion considering the then circumstances that the police had failed to fully discharge their duty. There was no European officer among them. All the officers present were Indians who being the fellow countrymen of the rioters and themselves possessed of religious animosity towards the Promised Messiah, were willing to see the lecture come to a close). Upon this the Promised Messiah discontinued his lecture. But this did not suffice to allay the excitement. The People persisted in their attmept to force themselves upon the dais and to commit assault. Thereupon the Inspector of Police requested [3026] ***the Promised Messiah to retire into an inner apartment, and sent a constable to fetch a carriage. Meanwhile the police restrained the people from entering, the apartments. The carriage was brought up to a side door of the apartment. The Promised Messiah started to occupy the same. Through the Grace of God none of us were injured. Only one stone passed through the window and then struck passed through the window and struck the hand of my younger brother Mirza Bashir Ahmad. Several of them struck the policemen who were surrounding the carriage. Upon this they struck at the mob and dispersed them from the neighbourhood. They palced themselves both before and behind the carriage, and some of them took their seat on the roof, and in this way they the drove the carriage***

quickly to the residence of the Promised Messiah. The people were so excited that in spite of the beating they received from the police, they pursued the carriage to a long distence. The following day the Promised Messiah left for Quadian."

Then, Sir, lastly, I will read a passage of what happened on the day of his death, when the news reached the people, from the same book, page:81: "Within half an hour of his death a gathering of the Lahore public assembled in front of the house where there still reposed his only remains and began to sing songs of triumph- thus giving evidence of the utter blackness of their hearts. Others indulged in fantastic masquerading and thus bore testimony to the baseness of their nature."

Sir, I am sorry, I have taken so much time in relating all this about the meetings that he addressed but of all the meeting that he addressed all this addressed except when he went to address a meeting on "Manazara" with the Christians, where he still continued to defend Islam, there was no hostile crowd, but whenever he wanted to preach his cause, his claim, there was hostile crowd and he could not address a single meeting anywhere without big police force to protect him, and mainly it consisted of European soldiers and policemen and officers; and when I submitted about songs of triumph on his death, I wanted to draw the attention of the honourable members to that prediction and

prayer which he had made about Moulvi Sanaullah; people thought that, well, that prayer had its effect on him.

[3027] *Now, Sir, what was the reaction, I have explained, and why we find that wherever he went, this hostile crowd went after him, and the reasons are obvious. The man had revolted against one of the basic concepts of Islam. Than, after that, we find that Mirza Sahib also becomes aggressive, and he used very offensive language, but I do not want to go into details. There are two aspects. First, when he proclaims that he is "Nabi", then naturally came the question of faith, because, according to the Muslim faith, if a person does not accept a true Prophet of God, he becomes a "Kafir". Every Muslim must accept all the prophets who are mentioned in the Holy Quran, and since he claims that he is also mentioned in the Holy- Quran, he is a prophet. Therefore, his stand was that those who do not accept him as such are "Kafirs" and the "Muslims" stand was that because he was an imposter and had put forward, this false claim, he was "Kazzaab" and "Dajjaal". Here starts the fierce controversy, attacks, counter- attacks, by Christians because he claims to be the Promised Messiah, by Muslims because he claims to be "Nabi" and Promised Messiah, so, he, Sir started saying:*

’’جوشخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تمہارا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘

And then he said:

’’کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔‘‘

This is from "Roohani Khazain", volume:5, page:547,548. Here I must say in fairness to Mirza Nasir Ahmad, who tried to explain that this is a translation from Arabic and he did not mean these words, but "baghay" meant one who revolts- a "baghi", and therefore, you can say اولاد of باغی not of بدکار weomen بدکاروں کی اولاد he says, this is not what he meant. Our Ulema here, they did not agree. They said that this word was used again and again by Mirza Sahib himself with reference to prostitutes and women of bad character. So I do not want to say anything more on this, but this is what he said. The next point which he did not deny was, when he said: ’’جوشخص میرا مخالف ہے......‘‘

Now, Sir, I am reading another quotation from "Roohani Khazain", page:53, volume:14:

[3028] ’’بلاشبہ ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔‘‘

Here he tried to explain that this was not with reference to Muslims, but with reference to Christians. Now, is this, with all the respect, the language which a prophet uses with regard to Christians or Hindus or anybody? I do not want to say anything more. This is no excuse, there is no justification for it whatsoever: Similarly, he says:

’’جوشخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔‘‘

This is again from "Roohani Khazain", volume:9,

page:31. This is really something which was highly offensive, provocative, inflammatory, to say with regard to his opponents whether they were Muslims or Christians or whoever it was, particularly coming from a person who claims to be عین محمد and better than Christ; all the wonderful attributes of prophets were shown through him by Allah, and this is the exhibition of those attributes! I need not say anything more on this.

Then, Sir, it was through this period, his annoyance or his angers or his complexes, that he started abusing the Christ, Hazrat Issa. First he claimed to be superior to Hazrat Issa and he says:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے''

The justification given by Mirza Nasir Ahmad was that he said that not about himself, but "Ghulam-e-Ahmad's" (slave of the Holy Prophet of Islam). Now, we are taught that all prophets have to be respected and they are equal in this respect, they are prophets of Allah, and here this man says that he was better then Issa and he justifies this on the ground that any slave of Muhammad was better than Issa. This is not the Muslim faith and there could be no excuse or justification for it. But he goes on further and says:

''خدا نے اس امت میں مسیح بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔''

[3029] ***This is from Religious Review, page:438, and "Roohani Khazain", Volume:22, Page:153, where he says again:***

’’مجھے قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ میں ظاہر ہورہے ہیں ہرگز نہ دکھلاسکتا۔‘‘

Well, if he claims superiority, it is bad enough, but he also composes a very laudable couplet- I should say, I hope I am not commiting a mistake- but in beautiful words, no doubt he is a very good poet, a very eloquent poet, he says:

’’اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا ست تابنہد پابمنبرم‘‘

Now, this man ascends to those heights that he is superior to Issa, and Issa is not worthy of stepping on his Pulpit. This is the position; but after that he goes further and criticises and attacks the grand mothers of Hazrat Issa, I do not know why. The justification given was that because those people, those Christians in those days attacked the Holy Prophet of Islam and Islam, this was a reply given by Mirza Ghulam Ahmad and other Muslim learned men of that period. But this is no justification; he was criticised for this even at that time. He says:

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

And then further he says that because his (Christ's)

grandmothers, maternal or paternal, were prostitutes, that is why, because of that association, he liked the company of prostitutes. Sir, this is how he said, and when I asked him (Mirza Nasir Ahmed) as to how could he be excused for these statements, he said this is not with reference to Hazrat Issa who appears in the Holy Quran, but is a reference to Yusu Massih (یسوع مسیح) who has claimed to be son of God, I asked him after all they are not two different persons but the same man, the same prophet, and asked whether the grand mothers of Yusu Massih were different from those of Hazrat Issa? He said that Holy Quran does not mention his grandmothers at all, nothing more than this.

[3030] *Then after that he (Mirza Ghulam Ahmad) also says:*

’’اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے کچھ نہیں تھا۔ ہاں گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی اور یہ بھی یاد رہے کہ کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

So these are statements which naturally offended not only the Musalmans, but also Christians. Muslims consider Jesus Christ as a true Prophet of Allah. They did not like the criticism and these remarks.

I asked him (Mirza Nasir Ahmad) it was all very well to say that Jesus Christ was one person and Hazrat Issa was a different person, one was mentioned in the Bible and the other was mentioned in, the Holy Quran, but how could he justify his criticism of Shias. And he tells them that "You forget about the dead Hazrat Ali, here the living Ali is

present amongst you." Again what he said about Hazrat Imam Hussain. How could he justify that he is perfumed and, Naooz-o-Billa, Hussain was a heap of turd: He (Mirza Nasir Ahmad) said here also it meant, Ali of Shia conception and Hussain of Shia conception. Not, I don't think there is any differnece between Muslims as far as conception of Ali or Hussain is concerned. In respect of admiration all Muslims hold the same opinion of them. But these were the things which, as I submitted, inflamed Muslims throughout this period and for this reason Mirza Ghulam Ahmad could not address meetings without police protections.

This brings me to another small aspect before I go to the next issue. All this, which I submitted before the House, was to show that he needed the British help to propagate his religion, for the security or his person, and the British provided that in abundance, and it was under these circumastances that some Mullahs, according to him, and some Ulema, according to us, had made life miserable for him and he writes to the Lt. Governor Punjab and I will now just briefly read from that letter. He writes, Sir:

”میں اس بات کا اقراری ہوں کہ جب بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریریں نہایت سخت ہوگئیں اور حد اعتدال سے بڑھ گئیں اور بالخصوص پرچہ [3031] نورالاسلام میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں تو مجھے ان اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں پر جو کہ جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات سے کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے کہا ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے

لئے حکمت عملی یہ ہے کہ ان تحریروں کا اسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا کہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی ایسی کتابیں لکھیں جن میں سختی تھی۔ کیونکہ میرے Conscience نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں ان کے غیض وغضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریقہ کافی ہوگا۔ تو مجھ سے پادریوں کے بالمقابل جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں اوّل درجے کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریز کا ہوں۔''

I had asked him (Mirza Nasir Ahmad) as to why he attacked the Christians, why he repulsed their attacks against Islam? Was it because of his zeal for Islam, love for Islam, or was it for some other reason, because he got angry and he said, no, it was just like Jehad, it was zeal for love of Islam and the Holy Prophet of Islam that he attacked them. Now here he says himself, a miserable conception, that just to serve the cause of British Government and not of Islam, he was writing all those things, attacking the Christians or those Christian Priests. Then we go to another part of his letter. He says:

''ان تمام تقریروں سے جن کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بہ دل وجان خیرخواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ کی اور ہمدردی [3032] بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہی وہ اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں ہمیشہ تعلیم کیا جاتا ہے۔ صفحہ چہارم میں ان باتوں کی تشریح ہے۔''

Now, as I find it, he says that this speech of mine is supported by those I have delivered during the seventeen years. What I mean to say is that I am devoted to the British

Government with all my heart, obedience to the Government and sympathy towards God's creatures, that is my principle and that is just the principle of the perscribed form, the religion makes that amply clear.

Again, he say, Sir, in a different place:

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح موعود مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرتا ہے۔''

"I believe", he said, "that the increase of my followers will reduce the number of believers in Jehad and to believe in me is to repudiate the doctrine of Jehad."

Then, Sir, again he says:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں، اشتہارات طبع کئے ہیں اور اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام عرب ممالک مصر وشام، کابل وروم تک پہنچایا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں۔ مہدی خونی، مسیح خونی کی بھی اصل روایتیں اور جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

In translation: it means: "By far the greater part of my life he been spent in preaching loyalty to the British Government. I have written so many books to denounce Jehad and preaching loyalty to the Government and I have published so many hand bills that they would fill fifty almirahs if put together."

[3033] *[At this stage Mr. Muhammad Haneef Khan vacated the Chair which was occupied by Mr. Chairman*

(Sahibzada Farooq Ali).]

Sir, before I read the next passage, please remember that author who wrote this beautiful Persian couplet:

”اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابہ نہد پابہ منبرم“

From that height, he goes down to this depth of degradation. Can you find anywhere sycophancy of this nature? This servility in a Prophet! Can this be the composition of a prophet? And I will say that if to deny the Prophethood of the author of this letter is KUFR, then I am the greatest Kafir:

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

Now, look at this man and look at this writing. Even an ordinary man, an ordinary human being, who has even the slightest regard for his own person, who has a little faith in God, who had a little confidence in himself will not say a thing like this. He claims to be a Prophet. We have that portrait of Quaid-i-Azam. (pointing to Quaid-i-Azam's portrait in the National Assembly Hall). He was an ordinary human being. What happened on the 2nd June 1947? You all know- it is mentioned in Campbell Johnson's book. He (the Quaid) reported on behalf of Muslim League whether they accept the well known Third June plan or not, whether the Muslim League accepted this sort of Pakistan which they were giving to the Muslims or not? Campbell Johnson

writes that the whole day the Viceroy was waiting for Mr. Jinnah and he arrived just a minute before midnight. The Viceroy asked, "What is your answer, Mr. Jinnah?" The reply by Mr. Jinnah was: "I do not agree with it but I accept it." "What is the difference?" said the Viceroy. The reply from Mr. Jinnah was very simple: "I do not like it therefore I do not agrees, but I have no other alternative- you divide my Punjab, you divide my bengal. How can I be happy? I have no alternative. That is why I accept it. I am only the head of the Party. This thing must be decided by the Muslim League Council and that will take two weeks and so on behalf of the Council I cannot guarantee, whether they will agree or not but I will advise them to [3034] *accept it because we have no alternative." Lord Mountbatten was furious. He said, "I cannot accept it. Tomorrow was to be announced. Congrees has agreed, on behalf or their Council or Committee. How can you not agree?" Mr. Jinnah replied, "Mine is a political organization based on democratic principles. I must go before my people and get their sanction." Lord Mount batten said, "Then look here Mr. Jinnah, if you on behalf of Muslim League do not give me an assurance that you accept this, then you will lose your Pakistan and for good." What was the reply of Mr. Jinnah? Here is a man who had spent his life- time in political wilderness; an old man of 70. He was to be the head of the promised home land. He was to be its master. But he did not*

cringe or crawl. He had faith in the Almighty Allah and he said- "What must be, must be", and walked away. This was the reply of a man who had faith, and a man who believed in God. The Viceroy had to rush after him and request him to come back. He said, "Mr. Jinnah, on behalf of the Muslim League I will give an assurance tomorrow morning that they will accept it- they will accept it because I know that they will accept your advice. You please only say that you have accepted it." Mr. Jinnah said: "Yes, I will say that", and that is how Pakistan was established. He could have lost Pakistan. He could have thought: here I am losing a country, let me agree on behalf of the whole nation. But, no, that man had fiath. We should not be comparing that person with this man who claimed to be a Prophet and writes this letter and cringes before earthly power in this fashion. This disappointed me. I should not have become sentimental. What Iqbal said:

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

This is exactly what it means.

Sir, then I go to the next passage. He says:

’’سرکار دولت مدار کو ایسے خاندان کی نسبت جس کے پچاس برس کے متواتر تجربے سے وفادار اور جانثار ثابت کرچکی ہے...... اس خود کاشتہ پودے سے نہایت ضروری احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت افسران کو ارشاد فرمائیں کہ وہ بھی اس [3035] خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور خدمات کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔‘‘

He respectfully submits to the Lt. Governor that this

family has been constantly tried during the last 50 years and found unflinchingly loyal, and pray that the Government be pleased to regard this sapling of their own planting with jealous care and unfailing interest and instruct its subordinate officers to protect, to accord him and his followers (Jamaat) preferential treatment in view of the loyalty of his family which had pledged or the cause of the Government.

Sir, I do not want to say anything more. Again I say: is this a prophet writing to the Let. Governor? What does he say: Please instruct your subordinate officers to accord him preferential treatment. The prophet does not come even to the level of Lt. Governor, asking, requestiong him, begging and praying: Please instruct your subordianate officers to treat me like this. And this man, I am sorry to say, I should have not said so much really, says that he is better than all other prophets:

”آنچہ داد است ہر نبی راجام داد آن جام را مرا بہ تمام“

”عیسیٰ کجا است تابہ نہد پابمنبرم“

The author of the said couplet asking Lt. Governor "to treat me very nicely through the subordinates and look after this sapling of their planting" What was that:

”آپ کا خود کاشتہ پودا۔“

I asked him (Mirza Nasir Ahmad) a lot to explain this. I do not want to be unfair to him. He said it was only meant for his family. Now a prophet begging the

Government to look after his family- the faith of an ordinary man can move heaven and earth- and here a prophet seeks protection and help from the earthly power and, cringes before it: 'protect my family, protect my Jamaat'. And then we are told, Sir, that "if you do not accept his Prophethood, you are Kafir and pucca Kafir". No wonder why Muslims revolted against his claim, if for nothing else, as I submitted, this is enough to put off any self- respecting man because he claims to be 'Ain-i-Mohammad' and we know what [3036]*Mohammad (peace be upon him) is for us- the perfect, most perfect human being that has ever walked on this earth, in kindness, in dignity and self respect and from every point of view. You look at his life when he goes to Makkah and vanquishes his enemies, he is kind, he is generous, and before the worst enemy and the greatest tyrants never stopped to say La- Ilaha- il- Allah. He did not give an application that in future "I will not disclose my revelations." I am sorry, I should not say because I have promised that I will try to plead their point of view also. I will make an attempt. But this is the thing you know, which we have to tell to show the other side. And in this country from that time this friction goes on. Now I will not comment more on this aspect because I do not have much time and I have plenty of ground to cover.*

Sir, I will now go to the next subject which was rather important because issues Nos. 4 and 5 I will take

together which are: The Effect of not accepting Mirza Sahib's claim as prophet- its effect and the reaction of Muslims. Before I go into that- because here I had a very difficult time in dealing with Mirza Nasir Ahmad and it is also I think appropriate that I should, in passing, refer to one or two other facts. Sir, after Mirza Ghulam Ahmad's death, Hakim Nooruddin was the first caliph of Mirza Ghula Ahmad. Hakim Nooruddin became the first caliph. Nothing more has come on the record about him. He seems to have been a very quiet man and hardly anything was said about him. But then after his death a split took place in the party or the Jamaat when they go into two groups, one Lahori group and the other Qadiani group or Rabwah school of thought. After Bashiruddin Mahmood Ahmad died, the next caliph, Mirza Nasir Ahmad took over. He appeared before the Committee. I asked a question about his own life. He related those things which are on the record. And apart from that what I have gathered something from the Qadiani literature, I will respectfully narrate this also. Mirza Nasir Ahmad succeeded his father, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, as third Caliph- Imam of Ahmadeya Jamaat in 1965 and as the present Head of the movement, Qadiani Rabwa section. He was born in 1909. He is highly educated and cultured man with very impressive personality. He is a Hafiz-i-Qur'an, M.A. (Oxford), a great scholar of Arabic, Persian and Urdu

religious literature. According to the literature of his Party- and I refer to 'Africa Speaks', a magazine brought out by them, he was Head of Youth Organization of Ahmadis called [3037] Khuddamul Ahmadia. He is the "promised grandson of the promised Messiah and Mehdi." His election as Caliph fulfils the prophecy whcih mentioned that "the throne of the Messiah, descending to his Grandson" They say it is given in the Bible that the Messiah, when he comes again, his grandson will sit on his throne, and then it says- elected for life, he is Voice- Articulate of the age, and in direct communication with God. Before his election as Head of the Qadiani Ahmadiya Community, he was also Principal of Talimul Islam College from 1944- 1965, an educational institution run by this Jamaat. He is also addressed as Amirul Momineen by his followers. According to his evidence, the Khalifa of Mirza Ghulam Ahmad is elected by an electoral college which at the time of his election was of about 500 representatives of various groups. He did not contest election as a candidate nor were the nominations or proposals filed at the time of election. Two names his and of another person belonging to Mirza Ghulam Ahmad's family, were suggested and he was elected unanimously. It is their belief that the Khalifa is elected through divine intervention and blessing. The question of his removal on grounds of mental or physical incapacity does not, therefore, arise. He is guided by Allah. He may fall ill or physically get

paralysed but mentally he can never get paralysed. The Jamaat has its branches all over the world and everywhere where the Ahmadis live. He says it is purely a religious organization. He is head of religious empire like the Pope. He has an advisory body whom he consults. The decisions are taken by him mostly with their consent and are generally unanimous but he has the final authority to overrule the body. In short, the belief of his followers is that he can do no wrong because of the divine guidance and blessing.

Now, Sir, when this august person appeared before the Committee, the question came- and I will not go into details of the citations- as to what Mirza Sahib said about those who do not accept his claim of prophethood- He said they were Kafirs- what is meant by that? He said 'Kafir' did not mean the person who is apostate, a person who is renegade in the sense that he has to be ex-communicated form Islam but it means a sort of 'Gunahgar', a sinner, a Kafir of a second category, because he believes in the Holy Prophet of Islam. Therefore, according to Mirza Nasir Ahmad, he remains within the Millat-i-Mohammadia but he is outside the Dairah of Islam or Circle of Islam. This was [3038] *all lost on me. I made a big effort to understand that a person when he becomes Kafir:*

''دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر ملت محمدیہ سے باہر نہیں۔''

What does it mean? We had very difficult time for many days. Ultimately, Sir, when he was confronted with the

citation from Kalama-tul-Fasal, I read from page:126. I read it to him and when I read it out, I asked him as to what it meant? Here is:

’’معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں۔ اس لئے کہیں کہیں بطور ازالہ غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ ’’وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔‘‘ جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو، اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔‘‘

Here I asked him as to what 'Haqiqi Musalman' meant. He has gone into great detail in Mehzarnama also to explain as to what is a true Muslim and he said, "there are many of them." I said, "Do they exist today? Because it is a very difficult definition." In the definition, there is no mention of accepting Mirza Ghulam Ahmad as prophet or not, and I said it is a very difficult definition. Do such people exist who are true Muslims in this sense? He said, "Yes, hundreds of them, thousands of them, Lakhs of them." I was amazed as to where those people were. Then, when I asked him he was avoiding this- direct answer. I said, "Can there be or is there a single 'Haqiqi Musalman' a true Musalman among non- Ahmadis?" He said, 'No'. That finished the matter; that concluded the controversy, because, according to them, Musalman is only a Musalman who is true Musalman; the others are only political Muslims, Muslims in name only or bogus Muslims, false Muslims; but true Muslim, good Muslim is only an Ahmadi or from among the Ahmadis and now here else. So, Sir, this is the

position that has to be considered. And then in the same book, Sir, Mirza Ghulam Ahmad's son Mirza Bashir Ahmad, says:

’’ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا، محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا کافر اور پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

[3039] *Now, in spite of this clear language, he said that when he says that anybody who does not accept Mirza Ghulam Ahmad as Prophet is outside the pale of Islam. He says, "No, no, this is not what we mean by* دائرہ اسلام سے خارج ہے *But it means that he still remainded in the Ummat of Holy Prophet or Islam." Sir, this is something which most of the time we were discussing with him and we tried to find a way so that they could accept the general Muslim body as Musalmans because it was not our effort and it is not our effort to save the situation. Of course, it is far from this Committee to decide what ultimately should be done. But I thought that if he said that we are Muslims and we will say that they are Muslims and ignore these Fatwas which have been going on for a long time, but he bluntly said that there was no* حقیقی مسلمان *among Non- Ahmadis. It was impossible for a non- Ahmadi to be a* حقیقی *Muslim.*

Now, Sir, he said many things also about prayers and marriage, but I will go to the next issue and shall try to deal with that part of his statement when I make submission on the next issue whether he founded an Ummat of his own or he only created a new sect in Islam, that is, their

separatist tendency about which a lot was said. I have little time, Sir, I am conscious of that. I do want that this thing should be brought on the record because this is ultimately going to be something which the members will have to take into consideration when they give a decision or make a recommendation. Here, Sir, I will take back the members to what I stated before about the claim of Mirza Ghulam Ahmad.

جناب محمود اعظم فاروقی: اگر اتنی دیر تک بیٹھنا ہے تو میں برف ہو جاؤں گا۔ مجھے ٹمپریچر بھی ہے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کی رضائی کا بندوبست کرنا ہے۔

میاں محمد عطاءاللہ: فاروقی صاحب ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ (مداخلت)

Mr. Yahya Bakhtiar: *Sir, as I said before that this is a very important aspect and it requires special considerations. After all, if a decision is adverse, it will affect that community. I understand* [3040] *that he claimed to be Massih-e-Maoud and then he said that Prophets are of two kinds, and I read from Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad's book "Ahmadiyat or the True Islam", page:28. He says I quote: "In short Prophets are of two kinds, those who are law- bearers like Moses (on whom be peace) and those who only restore and re-establish the Law after mankind forsaken it; as, for instance, Elijah, Issaiah, Ezekiel. Deniel and Jesus (on all whom be peace). The Promised Messiah (on whom be peace) also claimed to be a Prophet like the latter, and asserted that as Jesus was the last Khalifa*

(Successor) of the Mosaic dispensation, he was the last Khalifa of the Islamic dispensation. The Ahmadiyya Movement, therefore, occupies, with respect to the other sects of Islam, the same position which Christianity occupied with respect to the other sects of Judaism."

Here, Sir, you will find a parallel. He says that Jesus Christ was a Prophet without his own law. He belonged to the Jweish sects which followed the Law of Moses. Then he says that Mirza Ghulam Ahmad holds the same position with regard to the Prophet of Islam which Jesus Christ holds with regard to Moses. Now, Sir, in every religious society and a religious system, the followers of the disciples of a Prophet revolve round the personality or their Prophet. That is how the system works. In Judaism, we have Moses; in Christianity, we have Christ; and in Islam, we have the Holy Prophet of Islam Muhammad (peace be upon him) how, when Jesus Christ appeared in Jewish society, although he claimed and said, "Think not that I have come to destroy the law or the Prophets; I have not come to destroy but to fulfill." See the significance: "I have not come to destroy the law or the Prophets. I have come to fulfil." Mirza Ghulam Ahmad says: "I have not come to change even a dot of the Holy Quran. I want to re-establish it", the same parallel; and when Hazrat Issa started re-interpreting the Moses laws, he changed their shape, "an eye for an eye and a tooth for a tooth, changed into

"offering the other cheek", but the followers of Jesus Christ asserted that the basis for all this could be found in to Torah itself, in the teaching of Moses itself, exactly the same thing Mirza Ghulam Ahmad started, re-interpreted parts of the Holy Quran which got altogether new [3041] *meanings like the expression خاتم النّبیین or about the life or death of Hazrat Issa. So, Sir, this was the parallel which you will kindly see as to what happened in the case of Jewish society when Jesus Christ appeared. He changed the law. Some people within the same society, started revolving around him. Now if in any religious society, in a religious system, there is a pivot already and another pivot is added, another personality is added, and some people start revolving aroung him also, conflicts and frictions take place. Either the whole thing must get upset, get destroyed, or that one group must part company and start a religion of their own, as happened in the case of Christianity Vis-a-Vis Judaism.*

My own impression is that Mirza Ghulam Ahmad wanted to follow the line of Jesus Christ. After he got enough strength and support, he would announce and declare, "I have a seperate 'Umat' of my own." This line, I think, be followed and this is what he was aiming at. Now, for that, the Committee's members are well aware because we brought a lot of evidence on record and I have just, cited from that book, that Mirza Ghulam Ahmad left a code of conduct for his followers. Then, Sir, he issued the

injunctions to his followers with regard to marriage, I have quoted from the book 'Ahmad' before, and I quote again the injunctions to Ahmadis regarding marriage, page:54:

"The same year with a view to strengthen the bonds of community and preserve a distinctive feature he promulgated rules regarding marriage and social relations and forbade Ahmadis to give their daughters in marriage to non-Ahmadis."

Now, if you belong to the same 'Ummat' and are brothers, can you issue such an injunction and yet say I am an 'Ummati' and belong to the same faith? Then, Sir, he issued injunctions about prayers including Janaza prayers. I have a lot of citations but I will not take your time. The Committee heard this. There was a stand taken very firmly by Mirza Nasir Ahmad. He said, "We do not say prayers for the simple reason that all the sects of Muslims had given Fatwas against us. They called us Kafirs. The Fatwas boomeranged and made them Kafirs, and because of this position in Shariat. We cannot join them in the prayers." He insisted on that position and several days were actually wasted because I wanted him to be frank. If you have a certain faith, be frank about it, why evade [3042] questions. But he evaded, I am sorry, to say, he evaded again and again and insisted on this point that because of these Fatwas they do not pray with us.

About the Qaid-i-Azam's Janaza he said because

Maulana Shabbir Ahmad Usmani had given a Fatwa, therefore, Sir Zafrullah could not join that Janaza. Well, I asked him, why did not you offer 'Ghaibana Janaza' prayers anywhere behind your own 'Imam'? He said he had no idea whether anybody offered that or not. He evaded the question. I am sorry, this thing went on for quite a few days and the Committee is well aware what ultimately came out. They thought they would carry the day on that firm ground of Fatwa; nobody could dispute those and they cited so many Fatwas. But ultimately the real fact came out when I asked him that Mirza Ghulam Ahmad had a son, I believe, Fazal Ahmad, who had not become an Ahmadi. I asked him about him. He said: "Yes." I asked, "Did he die in his life time?" He said: "Yes." I said: "Did Mirza Sahib offer his Janaza prayers?" He said: "No." I said: "Did he offer or give any Fatwa against Mirza Sahib?" He said: "No." And then I said: "Was he annoyed with him?" Because Mirza Sahib said: بڑا فرمانبردار بیٹا تھا۔ اس نے کبھی شرارت نہیں کی and that "Once I was ill and when I opened my eyes", Mirza Ghulam Ahmad said: "This boy was standing and weeping", and still in spite of that he refused to say Janaza prayer for the simple reason that Mirza Sahib did not consider him to be a Muslim. Mirza Sahib considered him to be a Kafir. So all the stories about Fatwas were meaningless.

Same is the position with regard to marriage, Sir. He said that they did not do it "because the Muslim- by Muslim

I mean non- Ahmadi- do not look after the Qadianis girls well. They would not be able to perform their duties and obligations according to the injunctions of Islam." What an arrogant statement to make and how to insult the people on their face! The best and the finest human beings who know how to treat their wives are only amongst Ahmadis! But on the other hand he says, "Yes, a Muslim girl can marry an Ahmadi; but an Ahmadi girl cannot marry a Muslim. An Ahmadi girl will be unhappy with a Muslim and the Muslim girl will be happy with an Ahmadi." So, Sir, on this ground also his claim about happiness and unhappiness, I am sorry to say, is not correct because their own book, again I come to this second little book, I do not know how many times I have read it. This is [3043] *"Kalam-tul Fasal". Here is the explanation, Sir. This is by Mirza Bashir Ahmad, page:169. He says:*

’’غیراحمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ان کولڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔دوقسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔‘‘

That is the reason, Sir, that they considered us in the same position as the Christians consider Jews. They consider us in the same position as the Holy Prophet considered the Jews and the Christians with regard to the

Muslims. Ahmadis consider Muslims just like the Prophet of Islam considered Jews and the Christians as separate ummats and separate people. But their girls are allowed to Marry muslim males. Muslim girls are not allowed to marry them. The same policy has beed adopted.

Further, I asked him this, again and again, to explain about the separatist tendencies. The reason was that I wanted him to have the full opportunity to explain that there was no such tendency among the Ahmadis or Qadianis. But what we find is that there is a similar parallel as between the Christianity and Islam. There is a parallel between Ahmadiat and Islam. It goes on. On the same line Mirza Sahib is trying to find a separate Ummat of his own. There is another instance from the census report of 1901 when he directed his followers to register themselves as a separate sect, or course calling themselves as Ahmadi Muslim. Then, Sir, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad said, and it was cited before him (Mirza Nasir Ahmad), that "Our Allah, our Prophet, our Quran, our Nimaz, our Haj, our Roza, our Zakat, everything is different from the rest of the Muslims." I do not know what does that mean. He said this means "The way we interpreted them." He gave many explanations about their separatist tendencies and the Committee [3044] ***should take into consideration the fact that from time to time they have been supporting the Muslims and the Muslims cause in political field. He gave a long***

history. He related the services of Sir Zafrullah. He related the services of his own father, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, in the Kashmir committee. Of course, Dr. Iqbal ressigned from the Committee for the simple reason that the Qadianis were exploiting it for their own ends. But that apart, his point of view was that they always served the cause of Muslims and they joined hands with them. There is no doubt that in the newspaper of the 13th Novermber, 1946, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad says in his 'Khutba', which is reported there, that if the British Government took any action against the Muslim League, that would be considered an attack against the Muslim nation and they (Qadianis) will support the Muslim nation. There he definitely sides with the Muslims. But in the same issue we find that while he says this, he sent a messenger to the Viceroy and he tells him that just like the Christians and parsis got their representation and their interests were protected, "Protect our interests also", and the Btritish Viceroy or some High-up tells him or his representative, "You are Muslim sect and these are minorities, religious minorities." He replied that the Ahmadi's interests should also be respected in the same manner and protected in the same way: "If they can produce one Parsi, I can produce two Ahmadis for each parsi." That is the line he has taken himself. On this point, Sir, I will again quote from Dr. Iqbal. He says:

"Considering the separatist policy of the Qadianis, which they have consistently pursued in religious and social matters ever since the birth of the idea of building a new community on the foundation of a rival prophethood and the intensity of the Muslim feeling against this move, it was rather the duty of the Government to take administrative cognizance of such a fundamental difference between the Qadianis and the Muslims without waiting for a formal representation on behalf of the Muslim community of India. I was encouraged in this feeling by the Government's attitude in the matter of the sikh community which till 1919 was not administratively regarded as a separate political unit, but which was later treated as such without any formal refresentation on the part of the Sikhs, in spite of the Lahore High Court's finding that the Sikhs were Hindus."

[3045] *So, Sir, Allama Iqbal was of the view that Qadianis themselves have been insisting and wanting to be treaded as a separate religious community and here is also an answer to the objesction that the House has no authority or power or jurisdiction to declare them as such because the High Court in Lahore and the Privy Council had given the decision that Sikhs were part of Hindu community and the Parliament declared them to be a separate community. Parliament can do that. That is also the thing to be noted by the Committee.*

Again, Sir, about the Qadianis, Allama Iqbal says

and I quote: "According to our belief, Islam as a religion was revealed by God, but the existance of Islam as a society or nation depends entirely on the personality of the Holy Prophet. In my opinion, only two courses are open to the Qadianis, either frankly to follow the Bahais or to eschew their interpretations of the Idea of finality in Islam and to accept the Idea with all its implications. Their diplomatic interpretations are dictated merely by a desire to remain within the fold of Islam for obvious political advantages."

Again, Sir, Allama says: "Secondly, we must not froget the Qadiani's own policy and their attitude towards the world of Islam. The founder of the movement described the parent community as "Rotten Milk" and his own followers as "Fresh Milk", warning the latter against mixing with the former. Further, their denial of fundamentals, their giving themselves a new name (Ahmadis) as a community, their non-participation in the congregational prayers of Islam, their social boycott of Muslims in the matter of Matrimony, etc, and above all their declaration that the entire world of Islam is Kafir- all these things consitute an unmistakable declaration of separation by the Qadianis themselves. Indeed the facts mentioned above clearly show that they are far more distant from Islam than Sikhs from Hinduism, for the Sikhs at least intermarry with the Hindus, even though they do not worship in the Hindu temples."

So, Sir, these are the views of Allama Iqbal.

[3046] *What I was submitting and what we have seen here is that they do not consider us Muslims. I pointed out respectfully to Mirza Sahib that a resolution was passed in England by the Ahmadis after Rabwah incident, where they described themselves as "We, The Ahmadi Musalmans" and "Condemned" the "Non-Ahmadi Musalmans of Pakistan". They referred to them as Pakistanis. So, this is the position in which they have landed themselves.*

Then, Sir, we find that they have a parallel system of personalities to be respected in Islam: صحابہ، اہل بیت *Kept in highest regard. They started a parallel class:* امیرالمؤمنین،ام المؤمنین *and these differences created friction in the society a parallel system created by them. Then, Sir, when we are happy, they are not happy; when we are unhappy, they are happy. This is what the evidence has shown. Muslims were unhappy when the British conquered Iraq during the first War, and they had a* چراغاں *in Qadian. We cerated a separate State, with the help of God, because we thought and felt like one man that we shall remain together because we think and feel in the same manner; there is a subjective psychological feeling of belonging to one another, whether we are Baluchis or Pathans or Sindihis or Punjabis, and for this reason we feel and think very differently from them. That is also a factor which the Committee will take into consideration although, as I submitted, they have said*

things which could also be kept in mind that they will support the Muslims.

Now, Sir, I come to the last part. I have taken too much time and I am trying to rush through this constitutional position about Ahmadis. Whatever may be the decision, whatever stand the members of the Committee may take, please remember that they are Pakistanis and they are entitled to equal rights of citizenship, and there is no question of 'Zimmis' or of second class citizen in Pakistan. It is not possible. I will tell you why it is not possible. Please remember that Pakistan was not created through conquest, it was created through compromise and an agreement. It was signed on behalf of the Muslim nation and the agreement was based on Two-Nation Theory. We were a Muslim nation in India or in the Indian sub- continent and other nation was the Hindu nation and the rest were small sub-national group. Now, the creation of Pakistan divided the Pakistani nation and part of it was left in india and we [3047] *could not let them down because they made sacrifices for the creation of this promised land. So, the agreement was that they will have equal rights- political and civil rights- with other Hindus in India and we will give the Hindus and other minorities equal rights political and civil in Pakistan. This is what you will find the interpretation given in the book "Emergence of Pakistan" by Ch. Muhammad Ali. The Pakistani Constitutent Assembly met for the first time on the*

11th August, 1947, and the Quaid-i-Azam addressed it. Those were very very difficult days a lot of Muslims had lost their lives, sacrifices were made, people were butchered by Hindus in spite of this agreement and naturally there was reaction and retaliation in parts of Pakistan, and the Quaid-i-Azam made a passionate plea to the Muslims in Pakistan for toleration. He was reminding them of our commitment. He was reminding them of the duty of the government to look after the interests of the minorities. There he said, "You are free to go to your temples, you are free to go to your mosques", and then he said, in the course of time: "Hindus shall cease to be Hindus and Muslims shall cease to be Muslims, not in the religious sense, but in the political sense, i.e, political equality." Although this speech was misinterpreted and certain people said that he gave up the Two- Nation Theory, but this was not so. This was the commitment and the agreement that he was talking about. He talked of the Two- Nation theory after that and Chaudhri Mohammad Ali has explained this in detail in his book. But the idea was to remember that we are committed, as a nation, to treat all the minorities with equality and to see that they have all the rights under the Constitution, which include the right not only to enter services without discrimination, not only of equality before law and to have the equal protection of law, but also to preach, practise and propagate their religion, to manage and maintain their

religious institutions. This thing the Committee will kindly keep in mind. They have a right, whether you declare them a separate community or not, this is their right and this is guranted in the Constitution, and the honourable members of this House have taken oath to preserve and protect the Constitution and uphold its dignity.

Sir, there will be many complications if such a decision is taken, and I say this from the Qadiani's or Ahmadi's point of view. What does he say? The letters you have received, the letters I received, those should also be kept in mind. He says that look, you [3048] *will call me a non-Muslim, but in the outside world, I will be considered as a Muslims:*

’’زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

He says: "Look at the anamoly. I will be saying prayers, I will go on fast, I will be following all the rituals of Islam, and still you will call me "Kafir", and the Kafirs will think that I am a Muslim", and this will create complications and anamolies. But this is something which they say, and it is my duty to point out to the Committee their point of view.

Finally, Sir, I want to express my gratitude to you to begin with, and then to all the members who helped me in understanding this subject, particularly, I should not really single out anyone, but I am very much indebted to Maulana

Zafar Ahmad Ansari who helped me very much, and then Mr. Aziz Bhatti, M.N.A. Both of them were very helpful; but I am very grateful to every member. They really helped me to understand and to make my submissions; whatever I have said, I hope they will be of some help.

Thank you very much.

Mr. Chairman: *Thank you very much, Mr. Attorney- General. On my personal behalf and on behalf of the members of the House Committee, let it be placed on record the labour you have put in for these months, the pains you have taken, and really whatever you have done, you have done not only for the House but for the country for which we are grateful to you. Thank you very much.*

Now, I will request the honourable members if anyone of them would like to speak.

(جناب یحییٰ بختیار کی تقریر کا اردو ترجمہ)

(جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل آف پاکستان): جناب والا! مرزاغلام احمد کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے کل میں نے ایوان میں گزارش کیا تھا کہ اس کی مذہبی زندگی تین ادوار پر مشتمل تھی۔ اس کا پہلا دور عام مسلمانوں کی طرح ایک مبلغ جیسا تھا۔ ختم نبوت کے متعلق اس کا عقیدہ بھی عام مسلمانوں جیسا تھا۔ اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا۔ جب مرزاغلام احمد نے اپنے نظریات تبدیل کر لئے۔ اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور بیعت لینا شروع کیا۔

دوسرے دور کا آغاز ۱۸۸۹ء سے ہوا۔ اس دور میں مرزاغلام احمد نے ''ختم نبوت'' کو نیا تصور دیا اور نئے معنی پہنائے۔ جس کے مطابق اللہ نے جو پیغام حضرت محمد ﷺ کو دیا تھا اس کی وضاحت کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً نئے نبی آتے رہیں گے)

(مسٹر چیئرمین نے کرسی صدارت چھوڑ دی اور محترمہ ڈپٹی سپیکر نے کرسی صدارت سنبھالی)

(مرزا غلام احمد خاتم النّبیین تھے؟)

(جناب یحییٰ بختیار: محترمہ! میں نے گزارش کیا تھا کہ احمدیوں اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ نے انبیاء کا سلسلہ منقطع نہ ہونے کے بظاہر معقول دلائل دیئے تھے۔ لیکن جب ہم نے سوال کیا کہ کیا مرزا غلام احمد سے پہلے یا مرزا غلام احمد سے بعد کوئی نبی ہوا یا ہوگا تو انہوں نے جواب نفی میں دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو خاتم النّبیین مانتے ہیں۔

اب میں مزید آگے چلتا ہوں اور کمیٹی کی خدمت میں احمدیوں کے وہ ثبوت پیش کروں گا جس کے مطابق وہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ (مسیح موعود) تاریخ کے اس دور میں ظاہر ہوگا۔ جب رسل ورسائل کے ذرائع تبدیل ہو جائیں گے۔ زلزلے آئیں گے۔ جنگیں ہوں گی وغیرہ وغیرہ۔ گدھے اور اونٹ کی جگہ زیادہ مفید اور کارآمد ذرائع پیدا ہو جائیں گے۔ یہ تمام نشانیاں جن کا قدیم کتابوں میں ذکر ہے۔ مرزا غلام احمد کے زمانے پر صادق آتی ہیں اور مزید کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد ہی مسیح موعود تھا۔ اس سلسلہ میں میں ''احمدیت اور سچا اسلام'' کے ص۲۰ کا اقتباس پیش کرتا ہوں: ''اسی طرح یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ مسیح موعود دو عارضوں میں مبتلا ہوگا۔ جن میں سے ایک جسم کے اوپر والے حصہ میں اور دوسرا نیچے والے حصہ میں ہوگا۔ اس کے سر کے بال کھڑے ہوں گے۔ رنگ گندمی ہوگا اور زبان میں قدرے لکنت ہوگی۔ اس کا تعلق زمیندار گھرانے سے ہوگا اور بات کرتے ہوئے وہ کبھی کبھی اپنا ہاتھ ران پر مارا کرے گا۔ اس کا ظہور ''قادر'' نامی گاؤں میں ہوگا اور اس کی ذات مسیح موعود اور مہدی دونوں پر مشتمل ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احمد مسیح موعود کو ایک تو چکروں کا عارضہ تھا اور دوسرا ذیابیطس کا۔ اس کے بال کھڑے تھے۔ گندمی رنگ تھا اور گفتگو میں لکنت تھی۔ بات چیت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ ران پر مارنے کی عادت تھی۔ زمیندار خاندان سے تعلق تھا۔ قادیان یا کدعہ جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے، کا رہنے والا تھا۔ قصہ مختصر جب ہم ان سب پیش گوئیوں کو اجتماعی شکل میں دیکھتے ہیں، تو پتہ چلتا ہے کہ ان تمام کا تعلق اسی زمانے سے ہے اور مرزا غلام احمد کی ذات سے، یہی زمانہ مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جس کا ذکر گذشتہ انبیاء نے کیا تھا اور مرزا غلام احمد ہی وہ مسیح موعود ہے جس کا صدیوں سے انتظار تھا۔''

مرزا غلام احمد کے مسیح موعود ہونے کا یہی ثبوت اور دلیل ہے۔ میں اس پر تبصرہ نہیں

کروں گا۔ کمیٹی فیصلہ کر سکتی ہے۔ آیا یہ ثبوت اور دلیل صرف مرزا غلام احمد پر ہی صادق آتی ہیں، یا اس زمانے کے سینکڑوں ہزاروں لوگوں پر۔

اب میں اس کے تیسرے مذہبی دور پر آتا ہوں۔ یہاں وہ مکمل نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کسی ذیلی نبی یا عارضی نبی کا نہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امتی نبی کہتے ہوئے پورے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری کا دعویٰ کیا پھر تمام انبیاء پر برتری کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کے ساتھ برابری کا دعویٰ کیا اور آخرکار نبی آخرزمان ﷺ پر بھی (معاذ اللہ) برتری کا دعویٰ کیا۔ مجمل طور پر یہ اس کی مذہبی زندگی کا، خاکہ ہے۔ اب میں مختصر طور پر آپ کی توجہ ان حوالہ جات کی طرف دلاؤں گا جن سے میری گزارشات کی تائید ہوتی ہے: کل میں نے حوالہ دیا تھا جس میں وہ (مرزا غلام احمد) کہتا ہے: ''بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ تم نعمتیں کیوں کر پا سکتے ہو۔''

(تجلیات الٰہیہ ص۲۵، خزائن ج۲۰ ص۴۱۲)

پھر کہتا ہے: اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے دعویٰ کی بنیاد ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد صرف وہی (مرزا غلام احمد) نبی ہے: ''جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال، اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

یہ ماضی اور مستقبل پر یکساں لاگو ہے۔ یہ اقتباس ''روحانی خزائن'' میں شائع شدہ ''حقیقت الوحی'' جلد۲۲، ص۴۰۶، ۴۰۷ سے ہے۔ اس زمانے میں وہ مزید کہتا ہے: ''میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیّت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔'' (نزول المسیح ص۳، خزائن ج۱۸ ص۳۸۱)

اور پھر کہتا ہے: ''اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔'' (حقیقت الوحی ص۹۷ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰)

یہی وہی زمانہ ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی وہ کہتا ہے: ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

پھر دلچسپ دور آتا ہے۔ جس میں وہ (مرزا غلام احمد) اپنے اندر تمام انبیاء کی صفات کا

دعویٰ کرتا ہے۔ جس کے لئے میں ''روحانی خزائن، براہین احمد یہ پنجم'' جلد ۲۱، ص ۱۱۷، ۱۱۸ کا حوالہ پیش کرتا ہوں: ''اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں تو وہ میں ہوں۔ اس طرح اس زمانے میں بدون کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہوں یہود ہوں۔ جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا۔ ابوجہل ہوں، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔''

چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اللہ اپنے تمام نبیوں کی عمدہ اور بہترین صفات کو ایک شخص میں یکجا کرنا چاہتا تھا اور وہ واحد شخص میں ہوں۔ یہ وہی دور ہے جب وہ کہتا ہے: ''میں خدا کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔''

جناب والا! یہ اقتباس بھی ''روحانی خزائن، حقیقت الوحی'' جلد ۲۲، ص ۲۲۰ سے ہے۔ وہ کہتا ہے: ''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا تعالیٰ جل شانہ کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔''

(مرزا کی وحی قرآن کے برابر)

جناب والا! یہ ایک بہت ہی بڑا دعویٰ ہے جو کہ اس (مرزا غلام احمد) نے اس دور میں کیا۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو وحی اس کو آتی ہے وہ مرتبے اور تقدس میں پیغمبر اسلام ﷺ کی وحی کے برابر ہے۔ جیسی وحی اس پر آئی وہ پیغمبر اسلام کی وحی کے برابر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ مرزا غلام احمد نے کہا وہ (نعوذ باللہ) قرآن کریم کے برابر ہے۔ یہ اس کا دعویٰ ہے۔ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور اس زمانے میں اس نے مشہور زمانہ فارسی کے مشہور شعر کہے۔ جن میں کہتا ہے کہ:

''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفان نہ کم ترم زکسے''
(اگرچہ بے شمار نبی آئے ہیں۔ مگر میں کسی سے کم تر نہیں ہوں)
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آن جام دا مرا بہ تمام
(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

(اس (خدا) نے ہر نبی کو جام دیا ہے۔مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے)

یہاں وہ (مرزاغلام احمد) کہتا ہے کہ وہ تمام نبیوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔لیکن اس زمانے تک اس نے حضرت محمد ﷺ پر برتری کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور صرف یہ دعویٰ تھا کہ اس کی (مرزاغلام احمد کی) وحی اور جو وحی محمد ﷺ پر آتی تھی دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دونوں ہی مقدس ہیں۔

میں نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے مرزاناصر احمد کو (وحی کی برابری کے دعویٰ کی) نشاندہی کی اور اس نے انکار نہیں کیا۔ کمیٹی کو یاد ہوگا جب مرزاناصر احمد نے جواب دیا تھا کہ چونکہ دونوں وحیوں کا ماخذ ایک ہے۔اس لئے دونوں کا مرتبہ برابر ہے۔ ماخذ اللہ ہے۔ وہ دونوں کو برابر مانتے ہیں۔ جناب والا! اس تمام عرصے میں جس کا ذکر میں کر چکا ہوں مرزاغلام احمد کہتا ہے کہ ''میں ایک امتی نبی ہوں۔غیر شرعی نبی۔'' لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ سمجھتا تھا کہ اس نے حضرت محمد ﷺ کی برابری حاصل کر لی ہے۔ ماسوائے اس بات کہ وہ امتی ہے۔اس طرح اس نے ایک ذیلی حیثیت حاصل کر لی۔ کیونکہ اس کے پاس نئی شریعت نہیں تھی۔اس نے کہا کہ اس کی اپنی کوئی شریعت نہیں۔لیکن اپنا مرتبہ مزید بلند بھی کرتا ہے اور کہتا ہے۔ میں ایک بار پھر ''روحانی خزائن'' جلد۱۷،ص۴۳۵،۴۳۶ کا حوالہ دیتا ہوں: ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔''

یہاں وہ یہ کہتا ہے کہ اس کی وحی میں بھی احکام موجود ہیں۔ ''یہ کرو یہ نا کرو۔'' جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قانون میں تھا۔ جناب والا! یہ تین دور ہیں۔جن کا میں نے مختصر ذکر کیا ہے۔ چونکہ میں نے ابھی اور بہت سی باتوں کا ذکر کرنا ہے۔اس لئے مزید تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔تاہم اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اب یہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ کیا مرزاغلام احمد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کسی قسم کے نبی ہونے کا۔

جناب والا! جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس دعوے کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔ یہ بے چینی اور اضطراب کیوں پیدا ہوا۔اس دعوے کے خلاف اتنا شدید ردعمل کیوں ہوا۔ یہ سب حالات ہمیں ''خاتم النّبیین'' کے تصور کی طرف لے جاتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ تمام عالم اسلام میں پر شدید ردعمل کیوں؟ مسلمان احسان فراموش نہیں

ہوتے۔ وہ اپنے لیڈروں اور علماء کی عزت کرتے ہیں۔ آخر وہ ایک شخص کے خلاف کیوں ہوگئے۔ جسے وہ اپنا ہیرو مانتے تھے۔ مرزاغلام احمد کا اپنا بیٹا کہتا ہے کہ: ''کہ اس کی بھیڑیں بھیڑیے بن گئے۔''

ایسا کیوں ہوا؟ اس کا جواب دینے کے لئے اپنے محدود علم کے مطابق ایوان کی اجازت سے میں ''ختم نبوت'' کے تصور کا مطلب پیش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ اگر میں کہیں غلطی کروں تو ایوان کے اندر موجود میرے فاضل دوست اور علماء میری تصحیح فرمائیں گے۔

جناب والا! ''خاتم النّبیین'' کا لفظی معنی ''مہر نبوت'' ہے۔ گذشتہ چودہ سو سال میں عام طور پر مسلمانوں کے نزدیک مہر نبوت کا مطلب آخری نبی ﷺ ہیں۔ جن پر اللہ کا پیغام (وحی) نازل ہوا۔ بدرجہ اتم مکمل ہوا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ وہی آخری نبی ہیں اور جیسے جیسے انسانیت نے ارتقاء کی منزلیں طے کیں یا ذہنی اور جسمانی طور پر طے کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے اپنا آخری پیغام انسانیت کے لئے اتارا جو تا قیامت نافذ العمل ہے۔ کیونکہ ہر دور میں بنیادی انسانی ضروریات، مسائل، دشواریاں اور تکالیف ایک جیسی ہوتی ہیں۔ البتہ حالات کے تحت ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ اللہ کریم نے اپنا آخری پیغام اپنے آخری نبی ﷺ کے توسط سے نازل فرمایا اور حکم فرمایا کہ قیامت تک اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی اس میں کسی قسم کا ردوبدل کرسکتا ہے۔ یہی ''خاتم النّبیین'' یا ''ختم نبوت'' کا تصور ہے۔ عام الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ''وحی'' کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا ہے۔

جناب والا! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس تصور کی حکمت کیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ جب مسلمان ''خاتم النّبیین'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی سب سے زیادہ محکم اور مستند تعبیر خود نبی کریم ﷺ نے فرمادی ہے۔ انہوں نے فرمایا ''لا نبی بعدی'' (میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اس کا ماننا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس حدیث کی سند کو مسلمانوں کے کسی فرقہ نے کبھی بھی متنازعہ نہیں سمجھا۔ جناب والا! جب آپ اس حدیث میں پوشیدہ حکمت پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری علالت کے دوران اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ جب تک وہ ان کے درمیان موجود ہیں وہ ان کی باتیں سنیں اور ان پر عمل کریں جب وہ اس دنیا سے پردہ پوشی فرمالیں تو پھر وہ نبی کریم ﷺ کے الفاظ کے مطابق ''قرآن کو مضبوطی سے پکڑیں اور جس چیز سے قرآن نے منع کیا ہے اس سے باز رہیں اور جس چیز کی قرآن نے اجازت دی ہے اس کو جائز سمجھیں۔

جناب والا! ہم نے اس عالی شان سبق کی حکمت اور رعنائی کی قدر نہیں کی۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ انسانیت کی تکمیل ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام مکمل ہو چکا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ اس وقت دنیا کے کیا حالات تھے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے کے معاشرہ کا خیال کریں جب راجے، مہاراجے، بادشاہوں اور قبائلی سرداروں کا زمانہ تھا۔ ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ معاشرہ کسی اور قانون سے واقف ہی نہ تھا۔ دنیا میں پہلی بار نبی کریم ﷺ کی مندرجہ بالا سادہ سی حدیث مقدس میں قانون کی بالادستی کا تصور پیش کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ ان کے بعد تم پر کسی کی اطاعت واجب نہیں۔ صرف اللہ اور اس کے پیغام (قرآن کریم) اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ قرآن پر سختی سے عمل پیرا رہو۔ جو وہ حکم دے، کرو۔ جس سے منع کرے رک جاؤ۔ یہی اس حدیث مقدس کا حسن ہے کہ پہلی بار دنیا کو قانون کی بالادستی کا تصور دیا گیا۔ میری ناقص رائے میں پوری انسانیت کے لئے یہ اعلان آزادی تھا کہ آج کے بعد کوئی کسی بادشاہ، حاکم یا ڈکٹیٹر کا غلام نہیں۔ صرف قانون کی حکمرانی ہوگی اور وہ قانون (قرآن کریم) موجود ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جونہی نبی کریم ﷺ کا وصال شریف ہوتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلا خطبہ کیا دیا۔ وہ کیا فرماتے ہیں۔ ان کا پیغام ہے: ''جب تک میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو۔ اگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔''

یہ ہے قانون کی بالادستی اور اس کا صحیح تصور۔ میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مجھے الہام ہوتا ہے وحی آتی ہے۔ میں حکم دوں گا جس کا ماننا تم پر فرض ہوگا تو عالم اسلام میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ عالم اسلام میں بے چینی کی سب سے بڑی یہی وجہ تھی۔

ایک اور پہلو جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آزادی فکر کا پہلو ہے۔ تمام مسلمان قرآن میں تدبر کرنے اور معنی سمجھنے میں مکمل آزاد ہیں۔ کوئی کسی دوسرے پر اپنی تفسیر مسلط نہیں کر سکتا۔ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے کہ ''نبی کریم ﷺ کے سوائے کسی دوسرے کی بات حرف آخر نہیں ہو سکتی۔'' چنانچہ یہ ایک طرح کا اعلان آزادی ہے کہ آپ کی سوچ پر کوئی قدغن نہیں۔ جناب والا! اس میں شک نہیں کہ یہ آزادی فکر اسلام کے بنیادی اصولوں کے دائرہ تک محدود ہے۔ مثال کے طور پر توحید اور اللہ کی واحدنیت کا اصول۔ کوئی کسی قسم کی آزادی فکر اس اصول کو چیلنج نہیں کر سکتی۔ دوسرا بنیادی اصول حضرت محمد ﷺ کے خاتم النّبیین یا ختم نبوت کا ہے۔ اس اصول کو

بھی چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔اس کے علاوہ دیگر امور میں ان بنیادی اصولوں کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے آپ اپنی تعبیر کر سکتے ہیں اور جو راستہ آپ صحیح سمجھتے ہیں اختیار کر سکتے ہیں۔اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس آزادی فکر کی وجہ سے ہم بہت سے فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔گو یہ فرقہ بندی اسلام کا ایک طرہ امتیاز ہے اور جمہوریت نوازی کا مظہر ہے۔اب میں بڑے ادب کے ساتھ آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ مختلف فرقوں اور ان کے آپس میں کفر کے فتوؤں کے متعلق علامہ اقبال کیا کہتے ہیں۔یہ اقتباس اس مباحثہ سے ماخوذ ہے۔جب پنڈت جواہر لعل نہرو نے احمدیوں کے بارے میں کچھ کہا تو علامہ اقبال بھی اس مباحثہ میں شامل ہوگئے۔علامہ اقبال فرماتے ہیں:''ختمیت کے نظریہ سے یہ مطلب نہ اخذ کیا جائے کہ زندگی کے نوشتہ تقدیر کا انجام استدلال کے ہاتھوں جذباتیت کا مکمل انخلاء ہے۔ایسا وقوع پذیر ہونا نہ تو ممکن ہی ہے اور نہ پسندیدہ ہے۔کسی بھی نظریہ کی ذہنی قدر و منزلت اس میں ہے کہ کہاں تک وہ نظریہ عارفانہ واردات کے لئے ایک خودمختارانہ اور ناقدانہ نوعیت کے تحقیقی نقطۂ نگاہ کو جنم دینے میں معاون ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے اندر اس اعتقاد کی تخلیق بھی کرے کہ اگر کوئی مقتدر شخص ان واردات کی وجوہ پر اپنے اندر کوئی مافوق الفطرت بنیاد کا داعیہ پاتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ اس نوعیت کا داعیہ تاریخ انسانی کے لئے اب ختم ہو چکا ہے۔اس طرح ہر یہ اعتقاد ایک نفسیاتی طاقت بن جاتا ہے جو مقتدر شخص کے اختیاری دعویٰ کو نشو و نما پانے سے روکتا ہے۔ساتھ ہی اس تصور کا فعل یہ ہے کہ انسان کے لئے اس کے واردات قلبیہ کے میدان میں اس کے لئے علم کے نئے مناظر کھول دے۔''

پھر مرزا غلام احمد کے حوالے سے علامہ اقبال فرماتے ہیں:''افتتاحیہ جملے سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ولی اور اولیاء حضرات نفسانی طریق پر دنیا میں ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے۔اب اس زمرہ میں مرزا صاحب شامل ہیں یا نہیں۔یہ علیحدہ سوال ہے۔مگر بات اصل یہی ہے کہ بنی نوع انسان میں جب تک روحانیت کی صلاحیت قائم ہے ایسے حضرات مثالی زندگی پیش کر کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے تمام اقوام اور تمام ممالک میں پیدا ہوتے رہیں گے۔اگر کوئی شخص اس کے خلاف رائے رکھتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ اس نے بشری وقوعات سے روگردانی کی۔فرق صرف یہ ہے کہ آدمی کو فی زمانہ یہ حق ہے کہ ان حضرات کے واردات قلبیہ کا ناقدانہ طور پر تجزیہ کرے۔ختمیت انبیاء کا مطلب یہ ہے جہاں اور بھی کئی باتیں ہیں کہ دینی زندگی میں جس کا انکار عذاب اخروی کا ابتلاء ہے۔اس زندگی میں ذاتی نوعیت کا تحکم واقتدار اب معدوم ہو چکا ہے۔اس لئے جناب والا! آئندہ کوئی فرد یہ کہنے نہیں آئے گا کہ مجھے وحی الٰہی ہوتی ہے اور

یہ اللہ کا پیغام ہے۔ جس کو ماننا تم پر لازم ہے۔ لازم صرف وہی ہے جو قرآن پاک میں پہلے سے آچکا ہے۔'' آگے علامہ اقبال کہتے ہیں: ''محمد رسول اللہ ﷺ کا سیدھا سادھا ایمان دو اصولوں پر مبنی ہے کہ خدا ایک ہے اور دوئم کہ محمد ﷺ ان مقدسات حضرات کے سلسلہ کی آخری ہستی ہیں جو تمام ممالک میں وقتاً فوقتاً بنی نوع انسان کو معاشرتی زندگی کا صحیح طریقہ گزارنے کی راہ بتلانے آتے رہے ہیں۔ کسی عیسائی مصنف نے عقیدے کی یہ تعریف کی ہے کہ عقیدہ ایک مسئلہ ہے جو عقلیت سے ماوراء ہے اور جس کے مابعد الطبیعاتی مفہوم کو سمجھے پوچھے بغیر ماننا مذہبی یک جہتی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر یہ بات ہے تو اسلام کی ان دو سادہ سی تجاویز کو عقیدے کے نام نامی سے موسوم ہی نہیں کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ ان دونوں کی واقفیت کی دلیل واردات باطنیہ بشریہ پر مؤید ہے اور بوقت بحث معقولیت کی صلاحیت کافی حد تک رکھتی ہے۔''

جناب والا! جیسے میں نے کفر کے بارے میں گزارشات کیں اور مختلف فرقوں کے ایک دوسرے پر کفر کی الزام تراشی کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں محترم علامہ اقبالؒ کہتے ہیں: ''کفر کے مسئلہ پر فیصلہ صادر کرنا کہ فلاں مخترع شخص دائرہ کے اندر ہے یا باہر اور وہ بھی ایسے مذہبی معاشرے کے اندر جو اتنے سادہ مسائل پر مبنی ہو جب ہی ممکن ہے جب کہ منکر ان دونوں سے یا ان میں سے ایک سے انکار کر دے۔''

محترم جناب علامہ اقبال کے نقطۂ نظر سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ان دو اہم اصولوں میں سے کسی ایک کو بھی مسترد کرتا ہے۔ یعنی توحید اور ختم نبوت اور کفر کی قسم کا یہ مظہر چونکہ اسلام کی حدود پر خصوصیت سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام کی تاریخ میں ایسا وقوعہ شاذ و نادر ہی ہوا ہے۔ یہ اس وجہ پر مسلمان کے جذبات قدرتی طور پر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اگر اس نوعیت کی بغاوت رونما ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ ایران کے اندر ''بہائیوں'' کے خلاف مسلمانوں کے احساسات شدید ہو گئے اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے جذبات اتنے زیادہ شدید ہوئے۔

ہاں! تو میں اس بات کی وضاحت کر رہا تھا کہ کس وجہ سے مرزا صاحب کے دعویٰ کے خلاف شدید ردعمل ہوا۔ اب میں اس نکتہ پر محترم علامہ اقبالؒ کے ایک اور قول کے اقتباس کا حوالہ دوں گا اور اس کے بعد اپنی معروضات کو جاری رکھوں گا۔ کفر کے سوال پر ایک دوسرے کو کافر......)

(ایک ممبر: مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: بس میں صرف یہی پڑھ لوں گا۔ محترم علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں:

’’یہ بات درست ہے کہ مسلمان فرقوں کے مابین معمولی اختلافی نکات کی وجہ سے ایک دوسرے پر کفر کی الزام تراشی خاصی کچھ عام سی رہی ہے۔ لفظ کفر کے اس قدر بے شعوری استعمال پر خواہ وہ کوئی چھوٹا موٹا دینیاتی اختلافی مسئلہ ہو یا کوئی حد درجہ کا کفریہ معاملہ جو اس شخص کو حدود اسلام سے خارج کردے۔ بہرحال اس صورتحال پر ہمارے کچھ تعلیم یافتہ مسلمان جنہیں اسلامی فقہی اختلاف کی سرگذشت سے قطعاً کوئی واقفیت نہیں وہ اس مابین اختلاف میں امت مسلمہ کی سماجی اور سیاسی تار و پود کی ریخت کے آثار دیکھتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ مسلم فقہ کی تاریخ شاید ہے کہ چھوٹے اختلافی نکات کی بناء پر کفر کا الزام دینا کسی انتشاری نہیں بلکہ اتحادی قوت کا سبب بنی ہے۔ دینی ادراک کو واقعتاً مرکب بنا کر زور رفتاری فراہم کررہی ہے۔‘‘

پھر علامہ اقبال کسی یورپین پروفیسر ’’حرگرا ونجی‘‘ کا قول ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ:

’’محمدی قانون کی ترقی ہے جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر دوسرے فقہا انتہائی معمولی سی تحریک پر پرجوش ہو کر ایک دوسرے کو اتنا برا بھلا کہتے ہیں کہ کفر کے فتوے تک لگاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف یہی لوگ اپنے مقاصد کے زیادہ سے زیادہ اتحاد کئے لئے اپنے پیشروؤں کے باہمی تنازعات میں ہم آہنگی کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔‘‘

اس سے آگے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں: ’’فقہ کا طالبعلم جانتا ہے کہ آئمہ فقہ اس قسم کے کفر کو فنی اصطلاح میں کفر کمتر از کفر سے موسوم کرتے ہیں۔ کبھی اس طرح کا کفر مجرم کو دائرہ (اسلام) سے خارج نہیں کرتا۔‘‘

جناب والا! اگر میں کمیٹی کو زیادہ زیر بار نہیں کررہا تو اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے میں علامہ محمد اقبالؒ کا ایک اور حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ مرزا ناصر احمد نے کہا تھا کہ اگر آپ احمدیوں یا قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد بیشتر حضرات، آغا خانیوں اور دیگر فرقے کے لوگوں کے خلاف بھی کاروائی کرنا پڑے گی۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے بھی ایسا ہی سوال اٹھایا تھا۔ اس نے کہا تھا: ’’اگر آپ قادیانیوں کی مذمت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر آپ کو ایسی ہی مذمت آغا خانیوں کی کرنا ہوگی۔‘‘

محترم ڈاکٹر علامہ اقبال کا حوالہ دینے کے علاوہ اس سوال کا میرے پاس بہتر جواب نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جو کچھ ڈاکٹر علامہ اقبال نے کہا وہ پڑھتا ہوں: ’’ہر ہائی نس آغا خان کے متعلق ایک آدھ لفظ میں پنڈت جواہر لعل نہرو نے آغا خان پر جو حملہ کیا ہے اس کو سمجھنا میرے لئے مشکل ہے۔ شاید ان کا خیال ہے کہ قادیانی اور اسماعیلی دونوں ایک ہی زمرہ میں

آتے ہیں۔ شاید وہ نہیں جانتے کہ اسماعیلی دینی مسائل کی خواہ کچھ بھی تعبیر کریں اسلام کے بنیادی اصولوں پر انکا ایمان ہے۔ یہ درست ہے کہ وہ عقیدہ ''حاضر امام'' کے ماننے والے ہیں۔ لیکن ان کے امام پر وحی کا نزول نہیں ہوتا۔ وہ صرف اسلامی قانون کی شرح کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ صرف چند دنوں کی بات ہے۔ (حوالہ الہ آباد سے شائع ہونے والا ''سٹار'' مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۳۹ء) کہ ہر ہائی نس آغا خان نے اپنے پیروکاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا: ''گواہ رہو کہ اللہ ایک ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کعبہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ آپ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہیں۔ مسلمانوں کو السلام علیکم کہہ کر خوش آمدید کہیں۔ اپنے بچوں کے اسلامی نام رکھیں۔ مسلمانوں کے ساتھ مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کریں۔ روزے باقاعدگی سے رکھیں۔ اپنی شادی نکاح اسلامی قانون کے مطابق کریں۔ تمام مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھیں۔''

پھر علامہ اقبال فرماتے ہیں: ''اب یہ پنڈت نہرو فیصلہ کریں کہ آغا خان اسلامی یک جہتی کی نمائندگی کرتے ہیں یا نہیں۔''

جناب والا! اب اس قصہ بحث کو ختم کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ (مغرب کی نماز) پڑھنا چاہتے ہیں)

(محترمہ قائمقام چیئرمین: جی ہاں! اب مغرب کی نماز کا وقت ہے)

(جناب یحییٰ بختیار: میں مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ شروع کروں گا)

(محترمہ قائمقام چیئرمین: اجلاس سوا سات بجے شام ہوگا۔ ہاؤس کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے)

(کمیٹی کا اجلاس سوا سات بجے شام تک ملتوی ہوا)

(کمیٹی کا اجلاس مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوا)

(جناب چیئرمین: صرف دو منٹ! اراکین کو آلینے دیں۔ اگر اٹارنی جنرل صاحب کی بحث اور دیگر کوئی ممبر جو خطاب کرنا چاہے آج ختم ہو جائے تو پھر آج رات کو ہم کارروائی مکمل کر لیں گے۔ ورنہ کل صبح اجلاس ہوگا۔ اگر آج رات کوئی کام باقی رہ گیا تب ہم بطور

خصوصی کمیٹی اڑھائی بجے دن اجلاس کریں گے اور ساڑھے چار بجے بعد دوپہر بطور نیشنل اسمبلی اجلاس کریں گے۔ اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ کل فیصلہ کریں گے۔ بس صرف چوبیس گھنٹے انتظار کرلیں۔ کل ساڑھے چار بجے بعد دوپہر ہم بطور نیشنل اسمبلی اجلاس کریں گے۔

حالات کے مدنظر ایم۔این۔اے حضرات کے خاندان کے افراد ہی کو صرف پاس جاری کئے جائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ممبران کو ناگوار نہ ہوگا اور اسمبلی کے اندر داخلہ کے بارے میں قواعد پر سختی سے عمل ہوگا نہ صرف اسمبلی کے اندر بلکہ کیفے ٹیریا میں اور دوسری جگہوں پر بھی (ایسا ہی ہوگا) کل ساڑھے چار بجے بعد دوپہر گیٹ نمبر۳ اور۴ سے کسی شخص کو جب تک کہ اس کے ساتھ پاس نہ ہو داخلہ کی قطعاً اجازت نہیں ہوگی) (وقفہ)

(جناب چیئرمین: مجھے افسوس ہے کسی شخص کو بھی ممبران کے داخلے کے بارے میں قدغن لگانے کا اختیار نہیں۔ ممبران کو اجازت ہوگی یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے (کہ میں نے پہلے کچھ اور کہا) ممبران کو اجازت ہوگی۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر، ہمیں کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب ہمیں اب کاروائی شروع کرنا چاہئے)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا!)

(جناب چیئرمین: مجھے افسوس ہے۔ مجھے وہاں جانا پڑا۔ میں تو آپ کے دلائل سننا چاہتا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے اپنا چیمبر بھی بند کرنا پڑا)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں مسلمانوں کے ''ختم نبوت'' یا ''خاتم النّبیین'' کے تصور کے بارے میں معروضات پیش کر رہا تھا۔ مرزا غلام احمد نے پہلے امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا پھر اس نے دعویٰ کیا کہ وہ ایسا نبی ہے جس کا اپنا قانون (شریعت) ہے۔ ایک وحی کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا اس کے پاس خدائی احکامات ہیں۔ جن میں امر و نہی شامل ہیں۔ یہ بات صرف مرزا غلام احمد نے ہی نہیں کہی۔ بلکہ اس کا بیٹا بشیرالدین محمود احمد اپنی کتاب ''احمدیت یا سچا اسلام'' میں لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے ماننے والوں کے لئے ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے۔ کتاب کے ص۵۶ سے اقتباس میں پڑھتا ہوں: ''میں ابھی ابھی بتاؤں گا کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے۔ تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے۔''

تو جناب والا! بات یہ تھی۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ صرف قرآن ہی مکمل ضابطۂ

حیات ہے۔ مگر ایک اور نبی آ جاتا ہے۔ جو کہ بغیر شریعت امتی نبی ہونے کا دعویدار ہے اور اپنے پیروکاروں کے لئے مکمل ضابطہ حیات چھوڑ جاتا ہے۔

(مرزا ناصر ناکام رہا)

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ پھر وہ (مرزا غلام احمد) مزید بلندی اور بہتر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ معزز اراکین شہادت سماعت فرما چکے ہیں۔ بس میں ریکارڈ سے صرف ایک یا دو باتوں کا ذکر کروں گا۔ اس (مرزا غلام احمد) نے کہا نبی کریم ﷺ کے دور میں اسلام کی مثال پہلی کے، چاند کی مانند تھی۔ مگر مسیح موعود کے دور میں اس کی مثال بدر کامل جیسی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کی جانب سے میں نے مرزا ناصر احمد کو اس بات کی وضاحت کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔ لیکن میری ناقص رائے میں وہ بالکل ناکام رہا۔ شروع میں اس نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں اسلام صرف عرب تک محدود تھا۔ پھر اس نے پینترا بدلا اور کہا ہر دور نبی کریم ﷺ کا ہی دور ہے اور ابدالآباد تک رہے گا۔ اس کے بعد کہا کہ مرزا غلام احمد کے دور میں اسلام یورپ کے کئی ممالک تک پھیل گیا تھا۔ جب میں نے کہا کہ مسیح موعود کے زمانے میں تو اسلام کو تمام دنیا میں پھیلنا چاہئے تھا اور اس زمانے میں کوئی غیر مسلم نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مسیح موعود کے زمانے کا تو یہ مطلب ہے۔ اس پر مرزا ناصر احمد نے کہا کہ نہیں، یہ زمانہ دو تین سو سال تک حاوی ہے۔ جہاں تک حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے کا تعلق ہے۔ وہ ان کی حیات طیبہ تک اور عرب تک محدود ہے۔ یہ واضح تضادات ہیں۔ لیکن اس قسم کے دعوے کئے گئے اور بھی حوالے ہیں۔ جن کو ممبران سماعت فرما چکے ہیں۔ مگر وہ قصیدہ یا نظم جو مرزا غلام احمد کی مدح یا تعریف میں پڑھی گئی۔ ضرور قابل ذکر ہے۔ اس قصیدہ یا نظم کا ایک شعر ہے:

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بھی بڑھ کر ہیں اپنی شان میں"

یہ قصیدہ مصنف کے مطابق مرزا غلام احمد کی موجودگی میں پڑھا گیا۔ مرزا ناصر احمد نے پہلے کہا کہ یہ (مرزا غلام احمد کی موجودگی میں) نہیں پڑھا گیا۔ اگر وہ (مرزا غلام احمد) یہ سن لیتا تو وہ اس قصیدے کو ناپسند کرتا اور اس کے مصنف کو جماعت سے خارج کر دیتا۔ پھر مرزا ناصر احمد کو میں نے بتایا کہ ۱۹۰۶ء کے "بدر" نامی قادیانی اخبار میں یہ نظم شائع ہوئی تھی اور یہ بات ناقابل یقین ہے کہ مرزا غلام احمد نے اسے نہ پڑھا ہو۔ یہ اس کا اپنا اخبار تھا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ مرزا غلام احمد

کے پیروکاروں نے اسے اس نظم کے بارے میں نہ بتایا ہو۔اس پر مرزا ناصر احمد نے کہا کہ اکمل نے یہ نظم لکھی۔اس کی نظموں کا مجموعہ کتاب کی شکل ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔تو مندرجہ بالا شعر اس سے حذف کر دیا گیا تھا۔کمیٹی اس بات پر غور کر سکتی ہے۔لیکن ہمارا تعلق مرزا غلام احمد کے وقت سے ہے۔ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد نے اس وقت اس شعر کو ناپسند یا نامنظور کیا ہو۔بلکہ اس کے برعکس ۱۹۴۴ء میں مصنف نے بذات خود کہا تھا کہ اس نے یہ نظم اور شعر مرزا غلام احمد کی موجودگی میں پڑھی تھی اور مرزا غلام احمد نے اسے پسند کیا تھا اور وہ (مرزا غلام احمد)اس نظم کو اپنے ساتھ گھر لے گیا تھا۔تاہم مرزا ناصر احمد نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ اس کی تردید ۱۹۵۴ء اخبار الفضل میں کر دی گئی تھی۔اس موضوع پر میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔گو مرزا ناصر احمد نے اس بات کو ایک دوسرے طریقے سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ اسی نظم میں ایک اور شعر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد برتری کا دعویٰ نہیں کرتا۔لیکن میں کچھ اور گزارش نہیں کرنا چاہتا۔جناب والا! یہ حالات تھے جن کے تحت مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر مرحلہ وار اپنے مرتبے خود ہی بلند کرتا چلا گیا۔جناب والا! اب میں اختصار کے ساتھ مرزا غلام احمد یا قادیانیوں کے ''ختم نبوت'' اور ''خاتم النّبیین'' کے تصور کے بارے میں معروضات کروں گا۔عام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔مگر قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ ''خاتم النّبیین'' کا مطلب یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نبی نہیں آئے گا اور جو نبی ہوگا وہ امتی نبی ہوگا اور اس کی نبوت پر حضرت نبی کریم ﷺ کی مہر ہوگی۔مہر نبوت سے قادیانی یہی مطلب کہتے ہیں۔نیا نبی اپنی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔اس وقت تک ان کا عقیدہ تھا کہ نہ صرف ایک بلکہ کئی نبی آئیں گے اور اس طرح بات کو خلط ملط کرتے رہے۔اس موضوع پر مرزا البشیر احمد اپنی کتاب ''ریویو آف ریلجن'' ص ۱۱۰ پر لکھتا ہے۔(یہ میں نے مرزا ناصر احمد کو بھی پڑھ کر سنایا تھا)[۱]:

''اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں ضرور آسکتے ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۶۵)

۱؎ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مرزا البشیر الدین محمود کا حوالہ نیچے ہے۔''اگر میری گردن'' سے شروع ہو رہا ہے۔ریویو ریلیجنز کا حوالہ درج نہیں۔جب کہ ریویو مرزا محمود کا نہیں بلکہ بشیر ایم.اے کا ہے۔

پھر ’’انوار خلافت‘‘ ص۶۲ تا ۶۵ پر لکھتا ہے: ’’یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔‘‘ (حقیقت النبوہ ص۲۲۸)

پھر ’’انوار خلافت‘‘ میں لکھتا ہے: ’’انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی کیا، میں کہتا ہوں کہ ہزاروں نبی ہوں گے۔‘‘

یہ تحریر جب مرزا ناصر احمد کو بتائی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ امکانی صورت کے طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ کئی نبی آئیں گے۔ ماسوائے مرزا غلام احمد کے ایک اور پہلو جو غالباً براہ راست متعلق نہیں ہے۔ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کا بیٹا دیدہ دلیری سے کہتا ہے: ’’اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تم جھوٹے ہو، کذاب ہو۔ اس کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔‘‘)

(اس موقعہ پر جناب محمد حنیف خان صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

(ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر مرزا نے اپنی وحی کا اظہار روک دیا)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! یہ ایک بہت ہی بے باکی کی بات ہے۔ ایک ایسے شخص کے بیٹے کی طرف سے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن جب آپ اس کا موازنہ اس نبی کے اپنے ذاتی کردار کے ساتھ کریں تو انسان حیرت میں گم ہو جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد کے خلاف گورداسپور کی ضلع کچہری میں ایک استغاثہ دائر ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد نے مستغیث کے خلاف کوئی پیش گوئی کی تھی۔ جس پر مستغیث نے دعویٰ دائر کر کے عدالت سے درخواست کی کہ مرزا غلام احمد کو اس قسم کی پیش گوئیاں کرنے سے باز رکھا جائے۔ اس پر مرزا غلام احمد نے تحریری طور پر عدالت میں اقرار کیا کہ وہ آئندہ کسی کے خلاف اس کی موت یا تباہی کی پیش گوئی نہیں کیا کرے گا اور نہ ہی اس بارے میں موصول ہونے والی وحیوں کا اظہار کرے گا۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیں۔ یہ ہے خدا کا نبی جو ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے تحت خدا تعالیٰ سے موصول ہونے والی ’’وحی‘‘ کے ظاہر کرنے سے رک جاتا ہے اور اس کا بیٹا کیا کہتا ہے۔

جناب والا! یہی بات کہ کئی نبی آئیں گے۔ اس جدول میں بھی ملتی ہے جو جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے داخل کیا گیا ہے۔ مولوی ابوالعطاء جالندھری کی کتاب کے ص۸ (جس کا حوالہ مرزا ناصر احمد کو بھی دیا گیا تھا) پر لکھا ہے: ''خاتمیت محمدیہ یا آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے والوں کے دو نظریے ہیں۔ پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ ﷺ کی امت کو آپ ﷺ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے منعم علیہم کو ملتے رہے ہیں۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہوگئی جو بنی اسرائیل اور پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں۔''

یہ تحریر میں نے مرزا ناصر احمد کو بتائی تو اس نے جواب دیا کہ اس کا تعلق نبیوں یا ان کی آمد سے نہیں ہے۔ گو کہ کتاب کا موضوع یہی ہے تاہم کچھ بھی ہو۔ ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ اور نبی آئیں گے اور اسی نظریہ یا عقیدہ کو عقلمندی سمجھتے ہیں۔ مگر دوسری طرف کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد ہی وہ نبی ہے جس نے آنا تھا۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا اسلام پر یا مسلمانوں کے حوالے سے کیا اثرات ہوئے۔ جب اس نے یہ دعویٰ کیا تو قدرتی طور پر مسلمانوں میں احساس اور خیال پیدا ہوا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پیغمبر اسلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ یہ ایک قدرتی ردعمل تھا کہ ایسا شخص مسلمانوں کے مذہبی اور معاشرتی نظام کو تہ و بالا کرنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق اس شخص نے اسلام کے بنیادی تصور کے خلاف بغاوت کی تھی اور اسلام کی جڑ کاٹنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے فطری طور پر اس کا شدید ردعمل ہوا۔

(مرزا کی عیاری)

جناب والا! پیشتر ازیں کہ میں اس دعوے کے اثرات کی تفصیل میں جاؤں میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد کن حالات میں جلسوں وغیرہ کو خطاب کیا۔ جناب والا! اس سے مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا ایک اور پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ اس کی زندگی تین مراحل پر مشتمل ہے۔ پہلا، دوسرا، تیسرا! ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کی زندگی کے تیسرے مرحلے میں بھی ایک ایسا بیان ملتا ہے جس کی مثل پہلے مرحلہ میں

بھی موجود ہے۔جس میں وہ نبوت کے دعوے کا انکاری ہے اور کہتا ہے کہ اس کا مطلب یہ تھا اور یہ نہیں تھا۔وغیرہ، وغیرہ! میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بھی مرزاغلام احمد کی مخالفت شدت اختیار کر جاتی تھی یا جب بھی وہ اپنے آپ کو لاجواب پاتا تھا تو وہ اپنی بات تبدیل کر لیتا تھا۔لیکن بعد میں پھر نہایت ہوشیاری اور مکاری سے (بات کو بدل کر) اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا تھا۔

جناب والا! نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد ۱۸۹۱ء میں وہ دہلی جاتا ہے۔ یہاں میں مرزابشیرالدین احمد محمود کی کتاب ''احمد یا آخری دنوں کا پیغامبر'' کے ص۳۲ تا ۳۴ کا حوالہ دوں گا۔ ممکن حد تک میں اختصار سے کام لوں گا۔ تاہم عرض کرنا ضروری ہے کہ ایسے جلسوں میں کیا ہوتا رہا۔جس کی وضاحت میں بعد میں کروں گا: ''بحث مباحثہ کے لئے جامع مسجد بطور جائے مناظرہ مقرر کی گئی تھی۔ یہ تمام امور مخالفین نے خود طے کئے تھے اور احمد کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی۔ جب بحث مباحثہ کا وقت آیا، دہلی کا حکیم عبدالمجید خان گاڑی لے کر آیا اور مسیح موعود کو جامع مسجد جانے کی درخواست کی۔مگر مسیح موعود نے جواب دیا کہ لوگوں کے جوش اور ولولہ کے مدنظر نقص امن کا خطرہ ہے۔اس لئے جب تک پولیس انتظامات نہ کرلے وہ (مسیح موعود) وہاں نہیں جائے گا۔ مزید کہا کہ بحث مباحثہ کے متعلق اس سے پہلے مشورہ کیا جانا چاہئے تھا اور بحث مباحثہ کی شرائط پہلے طے ہونا فریقین کے مابین ضروری تھیں۔مرزاغلام احمد کی جامع مسجد سے غیرحاضری کے باعث عوام کا جوش وخروش اور زیادہ ہوگیا۔اس لئے مرزاغلام احمد نے اعلان کیا کہ اگر دہلی کے مولوی نذیرحسین جامع مسجد کے اندر قرآن پر حلف لے کر کہیں کہ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وفات نہیں ہوئی اور ایسی قسم لینے کے ایک سال کے اندر اندر مولوی نذیرحسین پر عذاب الٰہی نازل نہ ہوا۔تب مرزاغلام احمد جھوٹا قرار پائے گا اور وہ اپنی تمام کتابیں جلا دے گا۔اس نے حلف لینے کی تاریخ بھی مقرر کر دی۔مولوی نذیرحسین کے حمایتی اس تجویز سے بہت پریشان ہوگئے اور راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔لیکن عوام بضد تھے۔عوام کا کہنا تھا کہ مولوی نذیرحسین، مرزاغلام احمد کی تجویز سن لیں اور قسم لے لیں کہ وہ جھوٹا ہے۔جامع مسجد میں ایک جم غفیر جمع تھا۔لوگوں نے مسیح موعود کو مشورہ دیا کہ وہ مسجد میں نہ جائیں۔کیونکہ شدید ہنگاموں کا خطرہ موجود تھا۔تاہم وہ اپنے بارہ ''حواریوں'' کے ہمراہ وہاں گیا۔(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بارہ حواری تھے۔ یہ بارہ کی تعداد بذات خود ایک اشارہ تھا۔ جناب والا! اس کا نوٹس لیا جائے) جامع مسجد کی بہت بڑی عمارت اندر اور باہر سے آدمیوں سے بھری پڑی تھی۔حتیٰ کہ سیڑھیوں پر بھی عوام کا ہجوم تھا۔انسانوں کے اس سمندر سے جن کی آنکھوں میں غم وغصہ کے سبب

خون اترا ہوا تھا۔ مسیح موعود اور اس کی مختصر سی جماعت گذر کر محراب تک پہنچے اور اپنی جگہ سنبھال لی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر افسران بمعہ تقریباً ایک سو سپاہیوں کے امن قائم کرنے کی خاطر وہاں آئے ہوئے تھے۔ ہجوم کے اندر بہت سے لوگوں نے اپنی قمیصوں کے اندر پتھر چھپا رکھے تھے اور ذرا سے اشارہ پر یہ پتھر وہ احمد اور اس کے ساتھیوں کو مارنے کے لئے بالکل تیار بیٹھے تھے۔ اس طرح مسیح ثانی کو مکاری سے شکار کرنا مقصود تھا۔ وہ مسیحا ثانی کو سولی پر لٹکانے کی بجائے سنگسار کرنا چاہتے تھے۔ زبانی بحث مباحثہ میں جو اس کے بعد ہوا وہ ناکام رہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے مسئلے پر بحث کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ ان میں سے کوئی بھی مجوزہ حلف لینے کو تیار نہ تھا اور نہ ہی مولوی نذیر حسین کو حلف لینے کی اجازت دے رہے تھے۔ اس مرحلہ پر خواجہ محمد یوسف پلیڈر علیگڑھ نے مسیح موعود سے اس کے ایمانی عقائد کے بارے میں ایک تحریری بیان لیا اور (عوام کے سامنے) پڑھنے کے لئے تیار ہوا۔ لیکن چونکہ مولویوں نے عوام سے کہہ رکھا تھا کہ مسیح موعود نہ قرآن نہ فرشتوں اور نہ ہی نبی کریم ﷺ کو مانتا ہے۔ اس لئے ان کو خطرہ تھا کہ مذکورہ بالا تحریری بیان پڑھنے سے ان کا فریب ظاہر ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے عوام کو اکسایا۔ فوراً ہی ایک قطار بنا دی گئی اور اس طرح خواجہ یوسف کو بیان پڑھنے سے روک دیا گیا۔ افسران پولیس نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے سپاہیوں کو ہجوم منتشر کرنے کا حکم دے دیا اور اعلان کر دیا کہ کوئی بحث مباحثہ نہیں ہوگا۔ اس پر ہجوم منتشر ہو گیا۔ پولیس نے مسیح موعود کے گرد گھیرا ڈال دیا اور (حفاظت سے) اسے مسجد سے باہر نکالا۔"

جناب والا! یہ اقتباس تفصیل کے ساتھ پڑھنے کے میرے دو مقاصد ہیں۔ ابھی میں کچھ اور حوالہ جات بھی پڑھوں گا۔ سب سے پہلے یہ کہ اس (مسیح موعود) نے کیا کہا اور کیا لکھ کر دیا تھا۔ جب کہ اسے مخالف عوام کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء کا ذکر ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

"ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا ہے...... اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا جامعہ مسجد دہلی میں کرتا ہوں اور میں خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۵۵)

(لفظ نبی سے انکار پھر اسی لفظ کا استعمال)

جناب والا! دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ (مرزا غلام احمد) اپنی نبوت کا پرچار اور وضاحت

پولیس کی بھاری جمعیت کے نیچے ہی کر سکتا تھا۔ جناب والا! میں یہ سوالات پوچھتا رہا ہوں۔ایک مرتبہ جب وہ عبدالحکیم کلانور والے کے ساتھ مناظرہ کر رہا تھا اور جب دیکھا کہ مسلمان اس کی نبوت کے دعویٰ کے خلاف سخت غصہ میں ہیں تو اس (مرزا غلام احمد) نے اعلان کر دیا کہ اس نے سادگی میں اپنے بارے میں نبی کا لفظ لکھ دیا ہے۔ جب کہ اس کا مدعا محدث سے ہے۔اس لئے اس کی تحریروں میں مسلمانوں کو جہاں جہاں نبی کا لفظ ہے۔ وہ اس کو محدث سے تبدیل کر لیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے بعد بھی مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں نبی کا لفظ لکھنا شروع کر دیا اور اس کی کوئی معقول وضاحت بھی نہ کی۔اس کے متعلق میں نے لاہوری گروپ والوں سے متعدد سوالات کئے۔ کیونکہ اس نقطۂ سے ان کا زیادہ تعلق تھا۔اس ضمن میں سب سے پہلے یہ جواب دیا گیا کہ چونکہ عوام کو غلط فہمی ہو جاتی تھی۔اس لئے وہ (مرزا غلام احمد) نبی کہلوانا اس کا عندیہ نہیں تھا۔وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ حقیقی معنی میں وہ نبی ہے۔وہ ایک محدث تھا۔جیسا کہ لاہوری گروپ والے لکھتے ہیں۔اس لئے مرزا غلام احمد نے حکم دیا کہ اس کے بارے میں نبی کا لفظ منسوخ تصور کیا جائے۔ جب میں نے سوال کیا کہ مرزا غلام احمد نے پھر نبی کا لفظ استعمال کرنا کیوں شروع کر دیا۔تو لاہوری گروپ نے جواب دیا کہ کچھ لوگوں کو غلط فہمی تھی۔اس لئے ان کے لئے اس نے ترمیم کر دی۔اوروں کو، کوئی شک وشبہ نہیں تھا۔اس لئے اس نے (نبی) کے لفظ کا استعمال جاری رکھا۔پھر میں نے اس (لاہوری گروپ) سے پوچھا کہ جب مرزا غلام احمد خود اپنے کو نبی کہتا تھا۔خواہ کسی معنی میں سہی۔تو آپ اسے اسی مخصوص معنی میں نبی کیوں نہیں مانتے۔جس کے تحت آپ کہتے ہیں کہ نبی کا مطلب غیر نبی ہوتا ہے۔کیونکہ ربوہ والے مرزا غلام احمد کو کسی نہ کسی معنی میں نبی کہتے ہیں۔ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ لاہوری گروپ والے مرزا غلام احمد کو نبی محض اس وجہ سے نہیں کہتے کہ یہ کہنے سے لوگ طیش میں آ جاتے ہیں۔تو یہ کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ مصلحت کے تحت تھا۔لاہوری گروپ والے نبی کا لفظ کیوں استعمال نہیں کرتے؟ وجہ ظاہر ہے۔ جناب والا! ان تین ادوار میں مرزا غلام احمد حالات کے تحت بیان تبدیل کر دیا کرتا تھا۔

اب میں ایک یا دو دیگر جلسوں کا ذکر کروں گا جن کو مرزا غلام احمد نے خطاب کیا۔ان میں سے ایک جلسہ لاہور میں ہوا۔ایک مرتبہ پھر میں اس کے بیٹے کی کتاب کا حوالہ دوں گا۔وہ کہتا ہے:

’’اس کے قیام کے دوران سارے شہر میں شور وغوغا تھا۔صبح سے شام تک لوگوں کا ہجوم اس مکان کے باہر جس میں مسیح موعود قیام پذیر تھا۔منتظر رہتا تھا۔وقفہ، وقفہ سے مخالفین آتے اور اسے گالیاں دیتے۔ان میں جو زیادہ سرکش ہوتے وہ مرزا غلام احمد کے ذاتی کمرے کی طرف زبردستی جانے کی

کوشش کرتے۔ جنہیں طاقت کے استعمال سے باہر نکالنا پڑتا۔ دوستوں کے مشورہ پر لاہور میں ایک عوامی لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ یہ ایک لکھی ہوئی تقریر تھی جسے ایک بڑے ہال میں مولوی عبدالکریم نے پڑھا۔ مسیح موعود اس وقت پاس ہی موجود تھا۔ کوئی تو دس ہزار کے قریب سامعین تھے۔ جب تو یہ پڑھی جاچکی تو سامعین نے درخواست کی کہ اب مسیح موعود خود الفاظ زبانی بھی کہے۔ اس پر وہ یکدم کھڑا ہوگیا اور تقریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ چونکہ یہ بات تجربہ میں آچکی تھی کہ مسیح موعود جہاں بھی جاتا تھا تمام مذاہب اور فرقوں کے لوگ اس کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے تھے۔ خاص طور پر نام نہاد مسلمان۔ اس لئے پولیس نے مسیح موعود کی حفاظت کے لئے بہت عمدہ انتظامات کر رکھے تھے۔ ہندوستانی پولیس کے علاوہ یورپین سپاہی بھی تلواریں لئے موجود تھے۔ جو تھوڑے ہی فاصلے پر تھے۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ کچھ جاہل لوگ لیکچر ہال کے باہر گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مسیح موعود کی لیکچر ہال سے واپسی کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہوئے تھے۔ سب سے آگے گھوڑسوار پولیس کا دستہ تھا۔ اس کے پیچھے مسیح موعود کی بگھی تھی۔ بگھی کے پیچھے بہت سے پیادہ پولیس والے تھے۔ ان کے پیچھے پھر گھوڑسوار پولیس کا دستہ تھا اور اس کے پیچھے پیادہ پولیس والوں کا ایک اور دستہ تھا۔ اس طرح مسیح موعود کو پوری حفاظت کے ساتھ گھر واپس پہنچایا گیا اور شرپسندوں کے عزائم خاک میں ملا دیئے گئے۔ لاہور سے مسیح موعود قادیان واپس چلا گیا۔''

اسی کتاب کے ص۱۷۰،۱۷۱ کے حوالہ سے امرتسر کے جلسے کا حال اس طرح لکھا ہے:

''لیکن جب ایک دفعہ عوام کو اکسادیا گیا تو پھر ان کو روکا نہیں جاسکتا تھا۔ ہیجان بڑھتا ہی چلا گیا اور پولیس کی کوشش کے باوجود اسے دبایا نہ جاسکا۔ آخرکار یہی مناسب سمجھا گیا کہ مسیح موعود اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ایک دوسرے شخص کو نظم پڑھنے کے لئے بلایا گیا۔ اس پر سامعین خاموش ہوگئے۔ پھر مسیح موعود اپنی تقریر جاری رکھنے کے لئے دوبارہ کھڑا ہوا۔ لیکن مولویوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ جب مسیح موعود نے تقریر شروع کرنے کی کوشش کی تو مولویوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا اور ڈائس کی جانب حملہ آور ہوئے۔ پولیس نے لوگوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر ہزاروں کو روکنا چند پولیس والوں کے بس کی بات نہ تھی۔ عوام کے ہجوم نے جلسہ گاہ پر قبضہ کر لیا۔ جب پولیس کو اپنی بے بسی کا اندازہ ہوگیا تو انہوں نے مسیح موعود کو مطلع کر دیا کہ وہ اب اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ میری رائے ہے کہ پولیس والے اپنا فرض منصبی ادا کرنے سے قاصر رہے۔ ان میں کوئی یورپین پولیس والا نہیں تھا۔ تمام پولیس والے انڈین (ہندوستانی) تھے۔ یہ سب کے سب۔ بلوائیوں کے ساتھی تھے۔ مسیح موعود کے خلاف مذہبی نفرت رکھتے تھے اور اس کی تقریر کے خاتمہ کے خواہشمند

تھے۔اس پر مسیح موعود نے تقریر کو ادھورا چھوڑ دیا۔لیکن اس سے بھی لوگوں کا شور وغوغا کم نہ ہوا۔ لوگ بدستور جلسہ گاہ کے ڈائس کی طرف مسلسل بڑھتے رہے اور نقصان پہنچانے کی کوشش میں تھے۔اس پر انسپکٹر پولیس نے مسیح موعود سے درخواست کی کہ وہ پچھلے کمرہ میں چلا جائے اور ایک سپاہی کو بگھی لانے کے لئے بھیجا۔اس دوران پولیس والے لوگوں کو ان کمروں کی طرف جانے سے روکتے رہے۔بگھی کو کمرہ کے دروازے کے قریب لایا گیا اور مسیح موعود اس میں بیٹھا۔خدا کی مہربانی سے ہم میں سے کوئی بھی زخمی نہ ہوا۔صرف ایک پتھر کھڑکی سے ہوتا ہوا میرے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد کے ہاتھ پر لگا۔بہت سے پتھر ان پولیس والوں کو لگے جو بگھی کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے۔پھر پولیس والوں نے ہجوم کی پٹائی کی اور انہیں منتشر کر دیا۔پولیس والے بگھی کے آگے اور پیچھے ہو گئے۔کچھ چھت پر چڑھ گئے اور اس طرح تیزی میں بگھی کو مسیح موعود کی قیام گاہ تک پہنچایا۔لوگ اس قدر بپھرے ہوئے تھے کہ پولیس کی مار کٹائی کے باوجود وہ کافی دور تک بگھی کے تعاقب میں گئے۔دوسرے روز مسیح موعود قادیان روانہ ہو گیا۔‘‘

اب جناب والا! آخر میں اسی کتاب کے ص ۱۶ سے ایک پیراگراف پڑھوں گا کہ مرزا غلام احمد کی موت کے دن کیا واقعہ پیش آیا:

(مرزا کی موت کے دن کیا ہوا؟)

’’انتقال کے نصف گھنٹہ کے اندر لاہوری عوام کا ہجوم اس مکان کے سامنے جمع ہو گیا۔ جس میں اس کی میت رکھی ہوئی تھی اور خوشی کے ترانے گانے شروع کر دیئے۔اس طرح اپنے دلوں کی تاریکی کا مظاہرہ کیا۔کچھ لوگوں نے بھونڈے طور پر ناچنا شروع کر دیا۔جس سے ان کی فطری کمینگی ظاہر ہوتی ہے۔‘‘

جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ میں نے ان جلسوں کا جسے مرزا غلام احمد نے خطاب کیا۔ذکر کرنے میں کافی وقت لیا ہے۔سوائے ایک حد کے جس میں اس نے اسلام کے تحفظ کے لئے عیسائیوں سے مناظرہ کیا۔مرزا غلام احمد نے جب کبھی بھی اپنے دعویٰ نبوت کا پرچار کرنا چاہا یا کوشش کی تو اسے شدید مخالف قسم کے عوام کا سامنا کرنا پڑا اور وہ پولیس حفاظت کے بغیر ایک جلسہ کو بھی خطاب نہ کر سکا اور پولیس بھی وہ جو کہ یورپین افسروں اور جوانوں پر مشتمل ہوتی تھی۔جب میں نے مرزا غلام احمد کی موت کے موقع پر خوشی کے ترانوں کا ذکر کیا تو میرا مقصد معزز اراکین کی توجہ اس پیش گوئی کی طرف دلانا تھا۔جو مرزا غلام احمد نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق کی تھی۔لوگوں نے جان لیا کہ مرزا غلام احمد کی بددعا کا اثر اس کی اپنی ذات پر ہی ہوا۔

(مرزا قادیانی مفسد تھا)

جناب والا! ردعمل کیا ہوا؟ یہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں۔ ایسا کیوں ہوتا تھا کہ جہاں کہیں بھی وہ (مرزاغلام احمد) جاتا تھا۔ مخالف لوگوں کا ہجوم اس کا تعاقب کرتا تھا۔ وجوہات بالکل عیاں ہیں۔ اس شخص نے مسلمانوں کے بنیادی عقیدے کے خلاف بغاوت کی تھی۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد مرزاغلام احمد خود بھی فسادی بن گیا۔ وہ گالی گلوچ اور لعن طعن سے بھرپور زبان استعمال کرتا رہا۔ لیکن میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ پہلا یہ کہ جب اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو قدرتی طور پر اعتقاد اور ایمان کا سوال پیدا ہوا۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اگر کوئی شخص خدا کے سچے نبی کو نہ مانے تو وہ کافر قرار پاتا ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ان تمام نبیوں پر ایمان لائے جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ مرزاغلام احمد کا دعویٰ ہے کہ چونکہ اس کا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس لئے اس کا کہنا تھا کہ جو اس کو نبی نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ مسلمانوں کا کہنا تھا کہ چونکہ مرزاغلام احمد خود ساختہ جھوٹا نبی ہے۔ اس نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ وہ کذاب اور دجال ہے۔ یہ ہے وہ بات جس سے شدید قسم کی تکرار، حملے اور عیسائیوں کے جوابی حملے شروع ہوئے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسیح موعود کہتا تھا اور مسلمانوں کی طرف سے اس لئے کہ وہ نبی ہونے اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ تو جناب والا! اس نے کہنا شروع کر دیا: ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ تمہارا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵)

اور مزید کہا: ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔ مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

یہ اقتباس ''روحانی خزائن'' ج۵ ص۵۴۷، ۵۴۸ سے ہے۔ یہاں پر میں مرزاناصر احمد کے ساتھ پورا پورا انصاف کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے لفظ بغیہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتلایا کہ اس کا مطلب باغی ہے نہ کہ بدکار عورت، اس طرح اس کا ترجمہ باغی کی اولاد ہوگا نہ کہ بدکارہ کی اولاد اور مرزاناصر احمد کے مطابق مرزاغلام احمد کا یہی مدعا تھا۔ لیکن ہمارے علماء اس وضاحت کو نہیں مانتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس لفظ کو مرزاغلام احمد نے فاحشہ اور بدکار عورتوں کے حوالے سے بار بار خود استعمال کیا ہے۔ میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ دوسری بات جس

سے اس نے انکار نہیں کیا وہ یہ ہے۔ جب اس نے کہا: ''جو شخص میرا مخالف ہے......''

جناب والا! اب میں ''روحانی خزائن'' ج۱۶ص۵۳ سے ایک اور حوالہ پڑھ رہا ہوں:

''بلاشبہ تمہارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔''

(مرزا قادیانی کی بدزبانی)

یہاں اس (مرزا ناصر احمد) نے یہ بتانے کی کوشش کی کہ یہ مسلمانوں کے بارے میں نہیں کہا گیا۔ بلکہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ میں پورے احترام کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ایک نبی کی زبان ہوسکتی ہے؟ خواہ وہ عیسائیوں یا ہندوؤں کا کسی اور کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ میں مزید کچھ اور عرض نہیں کرنا چاہتا۔ ایسی زبان استعمال کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ بالکل نہیں۔ اسی طرح وہ (مرزا غلام احمد) کہتا ہے: ''جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔''

یہ حوالہ بھی ''روحانی خزائن'' ج۹ ص۳۱ سے ہے۔ درحقیقت یہی زیادہ نازیب، اشتعال انگیز اور فتنہ اٹھانے والی بات تھی کہ ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو عین محمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویدار ہو۔ وہ اپنے مخالفین خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی کے لئے ایسی زبان استعمال کرے۔ (مرزا غلام احمد کے دعوے کے مطابق) اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے تمام کمالات کا مظہر اس کی ذات کو بنایا تھا اور یہ ہیں وہ کمالات جن کا مظاہرہ مرزا غلام احمد نے کیا۔ مجھے اس موضوع پر مزید کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں۔

جناب والا! یہی دور تھا کہ مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کھلم کھلا توہین شروع کردی۔ پہلے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا:

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے''

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

مرزا ناصر احمد نے اس کے جواز میں یہ وضاحت کی کہ یہ بات مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں نہیں کی۔ بلکہ غلام احمد (یعنی حضرت محمد ﷺ کے غلام) کے بارے میں کی تھی۔ ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تمام انبیاء واجب الاحترام ہیں۔ اس ضمن میں تمام انبیاء برابر ہیں۔ کیونکہ وہ سب ہی اللہ کے رسول ہیں۔ لیکن ایک یہ شخص مرزا غلام احمد ہے۔ جو کہتا ہے کہ وہ (نعوذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہے اور جواز یہ دیتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا ہر غلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہے۔ یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسے عقیدے کا کوئی جواز ہوسکتا ہے۔لیکن مرزاغلام احمد آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے:

''خدا نے اس امت میں مسیح بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔''

یہ حوالہ (ریویو آف ریلجنس) ص۴۷۸، نیز حقیقت الوحی ص۱۵۲ اور اب ''روحانی خزائن'' ج۲۲ص۱۵۳ سے ہے۔ جہاں پر اور کہتا ہے:''مجھے قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ میں ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا۔''

چلئے! وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری کا دعویدار ہے۔ یہ بھی بہت بری بات ہے۔ لیکن اس نے (ادبی لحاظ سے) ایک عمدہ شوشہ بھی کیا ہے۔ مجھے امید ہے میں غلط نہیں کہہ رہا۔

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابنہد پابمنبرم''

(ازالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ص۱۸۰)

اب یہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری کی ان بلندیوں کو پہنچا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) اس کے ممبر کے پائے تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ حالت یہ ہے کہ اس کے بعد وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں پر تنقید کرتا ہے۔ مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ اس کا جواز یہ دیا گیا کہ اس زمانے میں چونکہ عیسائی حضرت محمد ﷺ پر حملے کرتے تھے تو اس کے مقابلے یہ جواب مرزاغلام احمد اور اس وقت کے دیگر مسلم علماء نے دیا۔ لیکن یہ کوئی جواز نہیں ہے۔ اس زمانے میں بھی ایسی باتیں کرنے پر مرزاغلام احمد پر تنقید کی گئی تھی۔ مرزاغلام احمد کہتا ہے:

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

وہ مزید کہتا ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں اور دادیاں کنجریاں تھیں۔ اس لئے جدی مناسبت ہے۔ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) فاحشہ عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) جناب والا! یہ ہے وہ کچھ جو کہ مرزاغلام احمد کہتا ہے۔ جب میں نے مرزاناصر احمد سے سوال کیا کہ وہ اس تحریر کو کس طرح درگزر کر سکتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ

یہ تحریر اس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ بلکہ یہ تحریر اس یسوع مسیح کے بارے میں ہے جو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ جب سب نے مرزا ناصر احمد سے کہا کہ یہ دو الگ الگ ہستیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی ہستی ہے جو نبی ہے اور اس سے پوچھا کہ کیا یسوع مسیح کی دادیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں سے مختلف تھیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مرزا ناصر احمد نے اس سوال کا کوئی اور جواب نہیں دیا۔

پھر مرزا غلام احمد کہتا ہے: ’’اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہیں تھا۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

’’ہاں گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی...... اور یہ بھی یاد رہے کہ کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

قدرتی طور پر یہ بیانات نہ صرف مسلمانوں بلکہ عیسائیوں کے لئے بھی تکلیف کا باعث تھے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے سچے پیغمبر تھے۔ انہیں مرزا غلام احمد کی تنقید بالکل ناپسند تھی۔ میں نے مرزا ناصر احمد سے سوال کیا کہ یہ کہنا شاید آسان ہے کہ یسوع مسیح اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو مختلف ہستیاں تھیں۔ ایک کا ذکر بائبل میں ہے اور دوسری کا قرآن میں۔ لیکن آپ کے پاس شیعوں پر تنقید کا کیا جواز ہے؟ مرزا غلام احمد کہتا ہے: ’’مردہ علی کو چھوڑ دو۔ یہاں تمہارے درمیان زندہ علی موجود ہے۔‘‘ (ملفوظات ج ۲ ص ۱۴۲)

پھر حضرت امام حسینؓ کے متعلق وہ (مرزا غلام احمد) کیا کہتا ہے۔ مرزا غلام احمد کے پاس یہ کہنے کا کیا جواز تھا کہ تو حید معطر ہے اور (نعوذ باللہ) ذکر امام حسینؓ گندگی کا ڈھیر۔ (اعجاز احمدی ص ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۴) اس (مرزا ناصر احمد) نے جواباً کہا کہ مرزا غلام احمد کا مطلب شیعہ تصور کے علی اور شیعہ تصور کے حسین سے تھا۔ میں نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں میں حضرت علیؓ اور امام حسینؓ کے تصور کے متعلق کوئی اختلاف ہے۔ سب مسلمان ان کے لئے محبت اور احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد کے یہی خیالات تھے۔ جن کی وجہ سے تمام مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو چکا تھا۔ یہی جذبات تھے جن کے باعث مرزا غلام احمد پولیس حفاظت کے بغیر کسی جلسہ کو بھی خطاب نہیں کر سکتا تھا۔

(انگریز کی مدد کے سہارے مرزا کے عقائد پروان چڑھے)

کسی دوسری بات کا ذکر کرنے سے پیشتر مجھے ایک اور پہلو کو اجاگر کرنا ہے۔ ایوان کے

سامنے میری معروضات سے یہ بتانا مقصود تھا کہ اپنے عقائد کا پرچار کرنے کے لئے مرزا غلام احمد کو انگریزوں کی امداد کی ضرورت تھی اور یہ امداد انگریزوں نے بھرپور طریقہ سے مہیا کی۔ یہ تھے وہ حالات جن کے تحت بقول مرزا غلام احمد ملاؤں نے اور ہمارے (مسلمانوں) کے مطابق علماء حق نے اس کی زندگی حرام کر دی تھی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو لکھتا ہے۔ (میں اس کے خط سے مختصر طور پر پڑھتا ہوں) وہ (مرزا غلام احمد) لکھتا ہے: ''میں اس بات کا اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئیں اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں...... تو مجھے ایسی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو کہ جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات سے کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریروں کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا کہ صریح الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے **Conscience** نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں ان کے غیض وغضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریقہ کافی ہوگا...... سو مجھ سے پادریوں کے بالمقابل جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں اوّل درجے کا خیرخواہ گورنمنٹ انگریز کا ہوں۔''

(تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۳ ص ب، ج، خزائن ج۱۵ ص۴۹۰،۴۹۱)

میں نے مرزا ناصر احمد سے سوال کیا کہ وہ (مرزا غلام احمد) عیسائیوں پر کیوں حملے کرتا تھا اور کیوں اسلام کے خلاف ان کے حملوں کا جواب دیا کرتا تھا۔ کیا اسلام سے محبت اور اسلام کے لئے جوش وخروش کی وجہ سے تھا یا اس کی کوئی وجوہات تھیں۔ میرا یہ سوال مرزا ناصر احمد کو ناگوار گزرا اور جواب دیا کہ نہیں۔ یہ (مرزا غلام احمد) کا جہاد تھا۔ یہ اسلام اور نبی کریم ﷺ سے محبت کے باعث تھا کہ مرزا غلام احمد نے عیسائیوں پر حملے کئے۔ لیکن مرزا غلام احمد خود اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے کہ وہ ایسا اسلام کے لئے نہیں بلکہ انگریزوں کے مفاد میں کر رہا تھا اور اسی مقصد کے تحت عیسائی پادریوں پر تنقید کر رہا تھا۔ اب ہم مرزا غلام احمد کے خط کے ایک دوسرے حصہ کو لیتے ہیں۔ وہ لکھتا

ہے: ’’ان تمام تقریروں سے جن کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بہ دل وجان خیرخواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ کی اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہی وہ اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں ہمیشہ تعلیم کیا جاتا ہے۔ صفحہ چہارم میں ان باتوں کی تشریح ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ص۴۶۵)

جیسا کہ میں اس کا مطلب سمجھتا ہوں۔ وہ (مرزاغلام احمد) کہتا ہے میری یہ تقریر پچھلے سترہ سالوں کی تقریروں کی تائید کرتی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں دل وجان سے برٹش گورنمنٹ کا وفادار ہوں۔ گورنمنٹ سے وفاداری اور لوگوں سے ہمدردی میری زندگی کا اصول ہے اور یہی اصول میرے مذہب کے مجوزہ فارم (بیعت نامہ) سے بھی پوری طرح مترشح ہوتا ہے۔

پھر جناب والا! ایک دوسری جگہ وہ (مرزاغلام احمد) کہتا ہے: ’’میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح موعود مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔‘‘

(اشتہار ملحقہ کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن ج۱۳ص۳۴۷)

میں سمجھتا ہوں اس نے یہ کہا ہے۔ میرے پیروکاروں کی تعداد کے بڑھنے سے جہاد پر ایمان رکھنے والوں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی اور مجھ پر ایمان لانا گویا جہاد سے انکار کرنا ہے۔

جناب والا! وہ مزید کہتا ہے: ’’میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں، اشتہارات طبع کئے ہیں اور اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام عرب ممالک مصر وشام، کابل وروم تک پہنچایا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں۔ مہدی خونی، مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ص۱۵۵،۱۵۶)

انگریزی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ میری زندگی کا اکثر وبیشتر حصہ برٹش گورنمنٹ کی وفاداری کا پرچار کرتے ہوئے گزرا ہے۔ جہاد کی مذمت میں اور گورنمنٹ کی وفاداری کے لئے میں نے اتنی کتابیں لکھی ہیں اور اس قدر اشتہارات چھپوائے ہیں کہ اگر ان

سب کو یکجا کیا جائے تو ان سے پچاس الماریاں بھر جائیں گی۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب والا! پیشتر ازیں کہ میں دوسرا پیراگراف پڑھوں۔ آپ اس شخص کو ذہن میں رکھیں جس نے یہ خوبصورت شعر کہا ہے۔

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابہ بنہد پابمنبرم''

(ازالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

(مرزا قادیانی کی کمینی خوشامد)

اتنی بلندی سے وہ (مرزا غلام احمد) اس قدر ذات کی گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ کیا آپ کو کہیں بھی اس قسم کی (گھٹیا) خوشامد مل سکتی ہے؟ ایک نام نہاد نبی کا یہ کمینہ پن! کیا کوئی نبی ایسی فطرت کا مالک ہوسکتا ہے؟ میں کہوں گا کہ اس قسم کے خط لکھنے والے نبی کی نبوت کا انکار اگر کفر ہے تو پھر میں خود سب سے بڑا کافر ہوں۔

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اب اس خط کو دیکھیں اور اس خط کے لکھنے والے کو دیکھیں۔ کوئی انسان ایک عام آدمی جسے اپنی عزت نفس کا ذرہ بھر بھی احساس ہے۔ جس کا اللہ پر تھوڑا سا بھی یقین ہے، جس کو اپنے آپ پر تھوڑا سا بھی اعتماد ہے۔ کبھی اس قسم کی بات نہیں کرے گا۔ وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہاں قائداعظم کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ (اسمبلی ہال کے اندر لگی ہوئی قائداعظم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ۲؍جون ۱۹۴۷ء کو کیا ہوا؟ آپ سب کو معلوم ہے۔ اس کا ذکر کیمبل جانسن کی کتاب میں موجود ہے۔ مسلم لیگ کی طرف سے قائداعظم نے اس بات کی رپوٹ کرنا تھی کہ انہیں ۳؍جون والا پلان قابل قبول ہے یا نہیں۔ کیا مسلم لیگ کو وہ پاکستان منظور تھا جسے وہ (برٹش گورنمنٹ) مسلمانوں کو دے رہے تھے۔ کیمبل جانسن لکھتا ہے کہ وائسرائے مسٹر جناح کے لئے سارا دن انتظار کرتا رہا۔ مسٹر جناح آدھی رات سے صرف ایک منٹ پہلے وہاں پہنچے، وائسرائے نے پوچھا۔ مسٹر جناح آپ کا ایک جواب ہے۔ مسٹر جناح کا جواب تھا'' میں اس کو مانتا تو نہیں۔ مگر قبول

کرتا ہوں۔''(ان دونوں میں) فرق کیا ہے۔ وائسرائے نے کہا۔ مسٹر جناح کا جواب بالکل سیدھا سادہ تھا۔ ''میں اس پلان کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے میں اس کو نہیں مانتا۔ مگر انہیں کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ آپ نے میرا پنجاب تقسیم کر دیا ہے۔ آپ نے میرا بنگال تقسیم کر دیا ہے۔ تو پھر میں خوش کیسے ہوسکتا ہوں۔ میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اسے قبول کر رہا ہوں۔ میں پارٹی کا صرف سربراہ ہوں۔ اس بات کا فیصلہ مسلم لیگ کونسل نے کرنا ہے۔ جس میں دو ہفتے لگیں گے۔ اس لئے میں مسلم لیگ کونسل کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں دے سکتا۔ معلوم نہیں کونسل منظور کرے گی یا نہیں۔ تاہم میں انہیں منظور کرنے کا مشورہ دوں گا۔ کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں۔ لارڈ مونٹ بیٹن بڑے غصہ میں تھا۔ اس نے کہا میں یہ بات نہیں مان سکتا۔ کل اس کا اعلان ہونا ہے۔ کانگریس اپنی کونسل یا کمیٹی کی طرف سے پلان منظور کر چکی ہے۔ تو پھر آپ کیسے منظور نہیں کر سکتے۔'' مسٹر جناح نے جواب دیا۔ ''میری جماعت ایک سیاسی جماعت ہے۔ جس کی بنیاد سیاسی اصولوں پر قائم ہے۔ اپنے عوام کی منظوری حاصل کرنے کے لئے مجھے ان کے پاس جانا ہوگا۔'' اس پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا۔ ''تو پھر مسٹر جناح اگر آپ مسلم لیگ کی طرف سے مجھے یقین دہانی نہیں کرا سکتے تو آپ کو پاکستان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونا ہوں گے۔'' مسٹر جناح کا کیا جواب تھا؟ یہ ستر سال کی عمر کا وہ بوڑھا شخص تھا جس نے اپنی زندگی دشت سیاست میں گزاری تھی۔ وہ مجوزہ ملک (پاکستان) کا سربراہ بننے والا تھا۔ وہ اس ملک کا مالک یا حاکم بننے والا تھا۔ اس کا اللہ پر بھروسہ اور ایمان تھا۔ اس نے کوئی کمزوری نہ دکھائی اور (باوقار طریقہ سے) جواباً کہا۔ ''جو ہو، سو ہو، کچھ بھی ہو۔'' اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ یہ ایک ایسے شخص کا جواب تھا۔ جس میں ایمان موجود تھا۔ جو اللہ پر یقین رکھتا تھا وائسرائے کو اس کے پیچھے بھاگنا پڑا تاکہ اس سے واپس آجانے کی درخواست کرے۔ وائسرائے نے کہا۔ ''مسٹر جناح مسلم لیگ کی طرف سے میں کل صبح یقین دہانی کرادوں گا کہ وہ (پلان کو) منظور کر لے گی۔ میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کا مشورہ ضرور مان لے گی۔ آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ آپ نے اس کو منظور کر لیا ہے۔'' مسٹر جناح نے کہا۔ ''ہاں! ٹھیک ہے۔ میں یہ کہہ دوں گا۔'' اور اس طرح پاکستان معرض وجود میں آیا۔ قائداعظم پاکستان گنوا سکتے تھے۔ انہیں یہ سوچ آسکتی تھی کہ ملک جا رہا ہے۔ میں قوم کی طرف سے منظوری کا اظہار کروں۔ لیکن ایسا نہیں تھا وہ شخص یقین کامل کا مالک تھا۔ ہمیں اس شخص (قائداعظم) کا موازنہ اس شخص (مرزا غلام احمد) سے نہیں کرنا چاہئے۔ جو نبی ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر اس قسم کے خط لکھ کر دنیاوی

قوت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ مرزاغلام احمد کے رویہ کی وجہ سے مجھے مایوسی ہوئی۔ مجھے جذبات کی رو میں نہیں بہہ جانا چاہئے تھا۔ علامہ اقبال نے کہا۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

اس کا بالکل یہی مطلب ہے۔

جناب والا! اب میں دوسرے پیراگراف کی طرف آتا ہوں۔ وہ (مرزاغلام احمد) کہتا ہے:

''سرکار دولت مدار کو ایسے خاندان کی نسبت جس کے پچاس برس کے متواتر تجربے سے وفادار اور جانثار ثابت کر چکی ہے...... اس خود کاشتہ پودے سے نہایت ضروری احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت افسران کو ارشاد فرمائیں کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور خدمات کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔''

(درخواست بحضور برٹش گورنمنٹ ملحقہ کتاب البریہ، مندرجہ خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

وہ (مرزاغلام احمد) بڑے ادب کے ساتھ لیفٹیننٹ گورنر بہادر کو التجا کرتا ہے کہ اس کا خاندان پچاس سالوں سے آزمایا جاتا رہا ہے اور بلاکم وکاست گورنمنٹ کا پورا پورا وفادار ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کرے۔ لیفٹیننٹ گورنر بہادر اس پر اور اس کے پیروکاروں (جماعت) پر مزید کرم نوازی کرے۔ انہیں پورا تحفظ دے اور اس کے خاندان کی وفاداری کے پیش نظر جو کہ گورنمنٹ کے مفاد کی خاطر کی جاتی رہی ہے۔ اس کے ساتھ اور اس کی جماعت کے ساتھ ترجیحانہ سلوک کرے۔

(نبی کی درخواست؟)

جناب والا! میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک نبی کی درخواست ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے نام نبی کیا درخواست کرتا ہے۔ حضور والا! اپنے ماتحت افسروں کو میرے ساتھ ترجیحانہ سلوک کرنے کا حکم دیں۔ یہ نبی تو لیفٹیننٹ گورنر کی سطح کے برابر بھی نہیں جو اس کی منتیں سماجتیں کر رہا ہے کہ وہ اپنے ماتحت افسروں کو ایسا ایسا سلوک کرنے کی ہدایات دے۔ شاید مجھے کہنا نہیں چاہئے۔ یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ وہ تمام نبیوں سے (نعوذ باللہ) بہتر ہے۔

آنچہ داد است ہر نبی راجام
داد آں جام را مرا بہ تمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

عیسیٰ کجا است تا بہ بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

ایسے شعروں کو تخلیق کرنے والا لیفٹیننٹ گورنر سے التماس کر رہا ہے وہ مجھ سے اچھا برتاؤ کریں۔ اس خود کاشتہ پودے کی حفاظت کے لئے اپنے ماتحت افسران کو ہدایات دیں۔ یہ کہا تھا: ''آپ کا خود کاشتہ پودا''

اس کی وضاحت کے لئے میں نے مرزا نصر احمد سے بہت سوالات کئے۔ میں اس کے ساتھ نامناسب نہیں ہونا چاہتا۔ مرزا ناصر احمد نے جواب دیا۔ اس سے صرف مرزا غلام احمد کا خاندان مقصود تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ایک نبی گورنمنٹ سے اپنے خاندان کے لئے منتیں کر رہا ہے۔ جب کہ ایک عام انسان کا انسان زمین وآسمان ہلا کر رکھ سکتا ہے اور یہ ایک نبی ہے کہ اپنے تحفظ اور امداد کے لئے دنیاوی قوت کے آگے گھٹنے ٹیک رہا ہے۔ منتیں کر رہا ہے۔ ''میرے خاندان کو تحفظ دیں۔ میری جماعت کو تحفظ دیں۔'' دوسری طرف اس میں کہا جاتا ہے۔ ''اگر آپ اس (مرزا غلام احمد) کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے تو آپ کافر ہیں۔ پکے کافر۔'' اگر مسلمانوں نے اس کے اس دعوے کے خلاف بغاوت کی تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں اور کوئی وجہ نہ بھی ہو تو صرف یہی ایک بات کہ وہ (مرزا غلام احمد) خود کو (نعوذ باللہ) عین محمدؐ کہنے کا مدعی تھا۔ ہر ذی وقار آدمی کے لئے اس کے خلاف بغاوت کے لئے کافی تھی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ ہمارے لئے کیا فضیلت رکھتے ہیں۔ وہ انسان کامل رحیم وکریم معظم ومکرم جو کہ ہر لحاظ سے اعلیٰ ترین ہستی ہیں کہ جس نے اس دنیا فانی پر کبھی بھی قدم رکھا۔ آپ ان کی مبارک زندگی پر ایک نظر ڈالیں۔ جب وہ (ﷺ) فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو سراپا رحیم ہیں۔ اپنے بدترین دشمنوں پر بھی حد درجہ مہربان ہیں اور بڑے سے بڑے ظالم کے سامنے لا الہ الا اللہ کہنے سے نہیں رکتے۔ انہوں نے کبھی یہ درخواست نہیں دی کہ ''آئندہ میں کبھی وحی کا اظہار نہیں کروں گا۔'' مجھے افسوس ہے مجھے یہ نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ میں نے وعدہ کر رکھا ہے کہ میں ان کا نقطۂ نظر بھی بیان کروں گا۔ میں اس کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ تصویر کا دوسرا رخ دکھانے کے لئے یہ کہنا پڑتا ہے۔ اس وقت سے اس ملک میں ناچاقی چلی آ رہی ہے۔ چونکہ میرے پاس وقت زیادہ نہیں اور ابھی میں نے بہت سی باتوں کا ذکر کرنا ہے۔ اس لئے میں اور اس بارے میں تبصرہ نہیں کروں گا۔

جناب والا! اب میں دوسرے موضوع کی طرف آتا ہوں جو زیادہ اہم ہے۔ میں

نکات نمبر۴،۵کو اکٹھا لوں گا۔ یہ نکات یہ ہیں: ''مرزا صاحب کے نبوت کے دعوے کو نہ ماننے کے اثرات اور اس دعویٰ کے مسلمانوں پر اثرات اور ان کا ردعمل۔''

(مرزا ناصر احمد)

اس موضوع پر معروضات پیش کرنے سے قبل میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مرزا ناصر احمد کے ساتھ مجھے خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں پر ایک دو واقعات کا میں سرسری طور پر ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ جناب والا! مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد حکیم نورالدین پہلا خلیفہ مقرر ہوا۔ سوائے اس بات کے وہ خلیفہ اوّل تھا اور کوئی چیز اس کے بارے میں ریکارڈ پر نہیں آئی۔ وہ ایک خاموش طبع آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا گیا۔ مگر حکیم نورالدین کی موت کے بعد جماعت کے اندر اختلاف پیدا ہوگیا اور دو گروپ لاہوری اور قادیانی یا ربوہ گروپ وجود میں آ گئے۔ جب بشیرالدین محمود احمد کا انتقال ہوا تو اس کے بعد مرزا ناصر احمد نے بطور خلیفہ عہدہ سنبھال لیا۔ وہ کمیٹی کے روبرو پیش ہوئے۔ میں نے ان کی اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں ایک سوال کیا۔ جواب میں انہوں نے جو کچھ کہا وہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ مجھے جو کچھ قادیانی لٹریچر سے مل سکا ہے۔ وہ بھی میں پورے احترام کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ مرزا ناصر احمد نے اپنے والد بشیرالدین محمود احمد کی جگہ بطور خلیفہ سوئم جماعت احمدیہ ۱۹۶۵ء میں عہدہ سنبھالا اور وہ قادیانی (ربوہ) گروپ کے سربراہ ہیں۔ وہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سلجھے ہوئے انسان ہیں۔ مؤثر شخصیت کے مالک ہیں۔ قرآن مجید کے حافظ ہیں۔ ایم.اے (آکسفورڈ) عربی، فارسی اور اردو کے بہت بڑے عالم ہیں۔ دینی معاملات پر گہری دسترس رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے رسالہ ''افریقہ بولتا ہے'' وہ احمدیوں کے نوجوانوں کی تنظیم ''خدام احمدیہ'' کے سربراہ رہے ہیں۔ وہ مسیح موعود کے موعود پوتا ہیں۔ ان کے خلیفہ سوئم کے تقرر سے اس پیش گوئی کی تکمیل ہوئی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مسیح موعود کے تخت کا وارث اس کا پوتا ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ بائبل میں یہ لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ ظہور ہوگا تو اس کا پوتا اس کے تخت (حکومت) کا وارث بنے گا۔ مرزا ناصر احمد تاحیات خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ ان کی دعوت احمدیہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ وہ براہ راست خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھتے ہیں۔ خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے مرزا ناصر احمد ۱۹۴۴ء تا ۱۹۶۵ء تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے ہیں۔ یہ کالج جماعت احمدیہ

چلاتی ہے۔ان کے پیروکار انہیں امیرالمؤمنین کہہ کر پکارتے ہیں۔مرزا ناصر احمد کے بیان کے مطابق مرزا غلام احمد کے خلیفہ کا انتخاب ایک انتخابی ادارہ کرتا ہے جو کہ مختلف گروپوں کی نمائندگی کرتا ہے۔مرزا ناصر احمد کے بطور خلیفہ انتخاب کے وقت یہ انتخابی ادارہ پانچ سونفوس پر مشتمل تھا۔ انہوں نے کوئی الیکشن نہیں لڑا اور نہ ہی اس مقصد کے لئے کوئی کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے۔(خلیفہ سوئم کے انتخاب کے وقت) دونام ایک مرزا ناصر احمد کا اور ایک اور مرزا غلام احمد کے خاندان میں سے تجویز ہوئے تھے۔تاہم مرزا ناصر احمد کا انتخاب متفقہ طور پر ہوا تھا۔ان کا عقیدہ ہے کہ خلیفہ کا انتخاب خدا کی قدرت اور مہربانی سے ہوتا ہے۔اس لئے اس (خلیفہ) کو کسی ذہنی یا جسمانی معذوری کے سبب ہٹائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اسے (خلیفہ) کو اللہ کی طرف سے رہنمائی ملتی ہے۔وہ جسمانی طور پر مفلوج یا بیمار ہوسکتا ہے۔مگر کبھی بھی ذہنی طور پر مفلوج نہیں ہوسکتا۔تمام دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہاں جماعت احمدیہ کی شاخیں موجود ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ ان کی جماعت خالصتاً مذہبی تنظیم ہے۔وہ (عیسائیوں کے) پوپ کی طرح اپنی مذہبی سلطنت کے سربراہ ہیں۔ان کی ایک مشاورتی کونسل ہے۔جس سے وہ مشورہ کرتا ہے۔تمام فیصلے مشاورتی کونسل سے مشورہ کے بعد کئے جاتے ہیں اور عام طور پر متفقہ ہوتے ہیں۔ تاہم وہ (خلیفہ) حرف آخر ہوتا ہے اور اسے اپنا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔وہ مشاورتی کونسل کے فیصلہ کو رد کر کے اپنا فیصلہ دے سکتا ہے۔مختصراً اس کے پیروکاروں کا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوسکتی۔کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور مہربانی حاصل ہوتی ہے۔

(مرزا ناصر کی بات نا قابل فہم)

جناب والا! جب یہ مقدس ہستی کمیٹی کے روبرو پیش ہوئی تو سوال پیدا ہوا۔بہرحال میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ جو مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مانتے۔ان کے بارے میں انہوں نے کیا کہا ہے۔مرزا صاحب نے کہا کہ ایسے لوگ کافر ہیں۔اس کا مطلب کیا ہے؟ اس (مرزا ناصر احمد) نے جواب دیا ''کافر'' سے مراد ایسا شخص نہیں جسے منحرف یا مرتد قرار دیا جائے۔ یا ایسا تارک الدین شخص جسے اسلام کے دائرے سے خارج کرنا پڑے۔بلکہ ایسے کافر سے مراد ایک قسم کا گنہگار ہے یا ثانوی درجے کا کافر۔کیونکہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ پر تو ایمان رکھتا ہے۔اس لئے مرزا ناصر احمد کے بقول ایسا شخص (جو مرزا غلام احمد کی نبوت کا انکار کرتا ہے) ملت محمدیہ کے اندر تو رہے گا مگر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں بالکل نہیں

سمجھ سکا۔ میں نے یہ بات سمجھنے کی انتہائی کوشش کی۔ جب ایک شخص کافر ہو جاتا ہے تو وہ کیسے:
''دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر ملت محمدیہ سے باہر نہیں۔''

آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ کئی روز تک ہم اس مشکل میں مبتلا رہے۔ جناب والا! آخرکار جب میں نے مرزا ناصر احمد کو کلمۃ الفصل سے ص۱۲۶ کا حوالہ پڑھ کر سنایا اور مندرجہ ذیل اقتباس کا مطلب دریافت کیا۔

''معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھا جائیں۔ اس لئے کہیں کہیں بطور ازالہ غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔'' جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو، اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان۔''

(سچے مسلمان صرف قادیانی؟)

اس موقع پر میں نے مرزا ناصر احمد سے پوچھا کہ حقیقی مسلمان سے کیا مراد ہے۔ اس نے اپنے محضر نامے میں بھی سچے مسلمان کی تعریف میں کافی زیادہ تفصیلات بیان کی ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ حقیقی مسلمان کئی ایک ہیں۔ میں نے پوچھا کیا آج بھی ایسے (حقیقی مسلمان) موجود ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بہت ہی مشکل تعریف ہے۔ مسلمان کی تعریف میں مرزا غلام احمد کو نبی ماننے یا نہ ماننے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے یہ خاص مشکل تعریف ہے۔ تو اس تعریف کے پیش نظر سچے مسلمانوں کا وجود اس زمانے میں ہے؟ مرزا ناصر احمد نے جواب دیا۔ ہاں! سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ میں خود حیران تھا کہ ایسے سچے مسلمان کہاں پر ہیں۔ جب میں نے سوال کیا تو وہ (مرزا ناصر احمد) سیدھا اور براہ راست جواب دینے سے ٹال مٹول کرنے لگا تو پھر میں نے پوچھا کہ: ''کیا غیر احمدیوں میں کوئی ایک بھی حقیقی مسلمان یا سچا مسلمان ہے۔'' تو اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس جواب پر بات ختم ہوگئی اور بحث اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ کیونکہ ان (احمدیوں) کے مطابق صرف وہی سچے مسلمان ہیں۔ باقی سب سیاسی مسلمان ہیں۔ بلکہ نام کے مسلمان، جعلی مسلمان، جھوٹے مسلمان۔ جب کہ سچا مسلمان۔ ایک اچھا مسلمان صرف ایک احمدی ہی ہوسکتا ہے یا احمدیوں میں سے ہی ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تو جناب والا! یہ ہے معاملہ جس پر غور ہونا ہے۔ پھر اسی کتاب میں مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

’’ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا، محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

(غیراحمدی حقیقی مسلمان نہیں ہوسکتا)

ان غیر مبہم الفاظ کے باوجود جن میں کہا گیا ہے کہ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا ناصر احمد کہتے ہیں۔ ’’نہیں، نہیں۔‘‘ جب وہ (مرزا بشیر احمد) کہتا ہے کہ ’’دائرہ اسلام‘‘ سے خارج ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ (مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والا) پیغمبر اسلام ﷺ کی امت میں رہتا ہے۔ یہ ایسا نقطہ ہے جو ہم کافی وقت تک مرزا ناصر احمد سے سمجھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تاکہ کوئی ایسی صورت نکل سکے کہ وہ تمام مسلمانوں کو مسلمان کے زمرہ میں شمار کریں۔ بالآخر کیا ہونا چاہئے۔ اس بات کا فیصلہ تو کمیٹی کو کرنا ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ اگر وہ یہ کہہ دیں کہ ہم (غیر احمدی) مسلمان ہیں اور ہم کہیں کہ وہ (احمدی) مسلمان ہیں تو ایک دوسرے کو کافر کہنے کی فتویٰ بازی سے صرف نظر ہو سکے گا۔ لیکن مرزا ناصر احمد نے بڑے اکھڑ پن سے کہا کہ غیر احمدیوں میں کوئی حقیقی مسلمان موجود نہیں۔ کوئی غیر احمدی شخص حقیقی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب والا! مرزا ناصر احمد نے نماز اور شادی بیاہ کے متعلق بھی بہت سی باتیں کیں۔ مگر اس وقت میں ایک دوسرے موضوع پر معروضات پیش کروں گا اور اس نقطۂ (نماز، شادی بیاہ وغیرہ) پر اس وقت گزارشات پیش کروں گا۔ جب میں اس موضوع پر آؤں گا کہ کیا مرزا غلام احمد نے اپنی الگ امت بنائی تھی یا اسلام کے اندر ہی ایک نئے فرقہ کا اضافہ کیا تھا۔ میرا مطلب ان کی علیحدگی پسندگی کی ذہنیت سے ہے۔ جس کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے۔ جناب والا! مجھے وقت کی کمی کا احساس ہے۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آخر کار اسی مسئلہ پر اراکین نے غور کرنے کے بعد فیصلہ دینا ہے اور سفارشات پیش کرنا ہیں۔ جناب والا! میں اراکین کو اسی بات کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جس کا میں پہلے ذکر کر رہا تھا۔ یعنی مرزا غلام احمد کا دعویٰ نبوت)

جناب محمود اعظم فاروقی: اگر اتنی دیر تک بیٹھنا ہے تو میں برف ہو جاؤں گا۔ مجھے ٹمپریچر بھی ہے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کی رضائی کا بندوبست کرنا ہے۔

میاں محمد عطاءاللہ: فاروقی صاحب ٹھنڈے ہورہے ہیں۔(مداخلت)

(جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں یہ ایک بہت ہی اہم پہلو ہے جو خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔اگر فیصلہ خلاف ہوتا ہے تو یہ اس جماعت پر اثر انداز ہوگا۔مرزاغلام احمد نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر کہا کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔میں مرزابشیرالدین محمود کی کتاب''احمدیت اور سچا اسلام''ص۲۸ کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔

''مختصراً، نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو صاحب شریعت ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے وہ جو بنی نوع انسان کے گمراہ ہوجانے کے بعد اللہ کا قانون دوبارہ نافذ کرتے ہیں۔جیسا کہ ایلیا،عیسیا،عیزائیل،دانیال اور یسوع علیہم السلام۔مسیح موعود نے بھی آخرالذکر نبیوں جیسا نبوت کا دعویٰ کیا اور وثوق کے ساتھ کہا کہ جس طرح یسوع علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے آخری خلیفہ تھے۔اسی طرح مسیح موعود اسلامی شریعت کے آخری خلیفہ ہیں۔تحریک احمدیہ کی اسلام کے دیگر فرقوں کے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو عیسائیت کی یہودیت کے مقابلہ میں ہے۔''

جناب والا! یہاں پر ایک موازنہ کیا گیا ہے۔وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر شریعت کے نبی تھا۔اس کا تعلق یہودی نسل سے تھا۔جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر کاربند تھا۔آگے کہتا ہے کہ مرزاغلام احمد کی پیغمبر اسلام ﷺ کے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں تھی۔جناب والا! ہر مذہبی معاشرہ اور مذہبی نظام کے مطابق کسی بھی نبی کے پیروکار اپنے نبی کی ذات کے گرد ہی گھومتے ہیں۔معاشرہ اسی طرح چلتا ہے۔یہودی مذہب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ذات ہے۔عیسائی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس ہے۔جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودی معاشرہ میں تشریف لائے تو فرمایا:''یہ خیال مت کرو کہ میں (سابقہ) قانون شریعت یا نبیوں کو رد کرنے کے لئے آیا ہوں۔میں ان کی تردید نہیں بلکہ تکمیل کرنے آیا ہوں۔''

اس فرمان کی اہمیت پر غور کریں۔''میں (سابقہ) قانون شریعت یا نبیوں کو رد کرنے نہیں آیا۔میں ان کی تردید نہیں بلکہ تکمیل کرنے آیا ہوں۔''مرزاغلام احمد کہتا ہے:''میں کسی تبدیلی کے لئے نہیں آیا۔قرآن کا ایک نقطہ تک بھی تبدیل کرنے نہیں آیا۔میں تو اس کا احیاء کرنا چاہتا ہوں۔''

یہ بالکل اسی طرح ہے جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے موسوی شریعت کی تعبیر کی اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کو، اپنا دوسرا رخسار پیش کرنے کا بدل بنا دیا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے کہا کہ یہ سب کچھ تو تورات میں پہلے سے موجود ہے۔ یہی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ہے۔ بالکل یہی کچھ مرزا غلام احمد نے شروع کیا۔ قرآن کریم کی تعبیر کرتے ہوئے الفاظ کو نئے معانی پہنائے۔ جیسا کہ خاتم النّبیین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور وفات سے متعلقہ آیات کے معانی اور مطالب۔

جناب والا! یہ ہے موازنہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد کی تعلیمات کا) آپ غور فرمائیں کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا تو یہودی معاشرے کا کیا بنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سابقہ شریعت کو بدل دیا۔ ان کے معاشرہ میں سے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گرد جمع ہوگئے۔ کسی بھی مذہبی معاشرے یا مذہبی نظام میں ایک محور ہوتا ہے۔ اس میں جب ایک اور محور کا اضافہ ہوگا کوئی اور ہستی آئے گی تو لازماً جھگڑے اور ناچاقیاں پیدا ہوں گی یا تو سارا نظام ہی تہ و بالا اور برباد ہو جائے گا۔ یا اس کا کچھ حصہ الگ ہوکر دنیا الگ مذہب بنا لیں گے۔ جیسا کہ عیسائیت اور یہودیت کے مابین ہوا۔

میرا ذاتی تأثر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روش اختیار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ جب وہ کافی طاقت اور حمایت حاصل کرے تو اعلان کرے: ''میری اپنی الگ امت ہے۔'' یہ روش اس نے اختیار کی اور میں سمجھتا ہوں یہی اس کا مقصد تھا۔ کمیٹی کے اراکین کو اچھی طرح علم ہے۔ اس بارے میں کافی شہادت ریکارڈ پر موجود ہے اور میں نے کتاب میں سے حوالہ دیا ہے۔ (جس میں لکھا ہے) کہ مرزا غلام احمد نے اپنے پیروکاروں کے لئے مکمل ضابطۂ حیات چھوڑا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے پیروکاروں کو شادی بیاہ کے متعلق احکام جاری کئے۔ میں نے احمد نامی کتاب سے حوالہ دیا ہے۔ جس کے ص ۵۴ پر مندرجہ شادی بیاہ سے متعلقہ احکامات کا میں اعادہ کرتا ہوں۔

''اسی سال جماعت کے سماجی رشتوں کی استواری اور جماعت کے مخصوص خدوخال کی نگہداشت کی خاطر اس نے شادی بیاہ اور سماجی تعلقات کے لئے احکامات جاری کئے اور احمدیوں کو اپنی بیٹیوں کی شادیاں غیر احمدیوں کے ساتھ کرنے کی ممانعت کر دی۔''

اگر آپ ایک ہی امت سے ہیں۔ بھائی بھائی ہیں تو پھر ایسے احکام دیئے جا سکتے تھے؟

اور یہ بھی کہتے ہیں: ''میں امتی ہوں۔'' اور وہی عقیدہ رکھتا ہوں۔ جناب والا! اس (مرزاغلام احمد) نے نماز اور نماز جنازہ کے متعلق بھی احکام جاری کئے۔ میرے پاس کئی ایک حوالہ جات ہیں۔ مگر میں آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ کمیٹی یہ حوالہ جات سماعت کر چکی ہے۔ مرزاناصراحمد نے بڑی شدت سے یہ اصرار کیا کہ: ''ہم غیراحمدیوں کی نماز جنازہ اس لئے نہیں پڑھتے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے ہمارے خلاف فتوے دیئے تھے۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ کفر کے ان فتوؤں کی گھن گرج میں ہم ان (مسلمانوں) کے جنازے میں شریک نہیں ہوسکتے۔''

(مرزاناصر کا ٹال مٹول)

وہ کئی روز تک اسی بات پر مصر رہے اور اس طرح کئی دن ضائع ہوگئے۔ درحقیقت میں چاہتا تھا کہ مرزاناصراحمد صاف گوئی سے کام لیں۔ اگر آپ کا کوئی عقیدہ ہے تو صاف گوئی سے کہیں۔ ٹال مٹول کیوں ہو۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا اور بار بار یہی اصرار کیا کہ وہ ان فتوؤں کی وجہ سے ہمارے (مسلمانوں) کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔

قائداعظم کی نماز جنازہ کے متعلق مرزاناصراحمد نے کہا کہ چونکہ مولانا علامہ شبیراحمد عثمانی نے ہمارے خلاف فتویٰ دے رکھا تھا۔ اس لئے سرظفراللہ نماز جنازہ میں شریک نہ ہوا۔ میں نے سوال کیا کہ چلیں ایسا ہی سہی۔ یہ بتائیں کہ آپ نے اپنے امام کے پیچھے کسی اور جگہ پر غائبانہ نماز جنازہ کیوں ادا نہ کی تو مرزاناصراحمد نے جواب دیا اسے معلوم نہیں کہ (احمدیوں میں سے) کسی نے (نماز جنازہ) پڑھی تھی یا نہیں۔ اس نے جواب کو ٹال دیا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہنا پڑتا ہے کہ یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا اور کمیٹی کو معلوم ہے کہ آخرکار کیا نتیجہ نکلا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ فتوؤں کے بہانے میدان مارلیں گے۔ کیوں ایسے بے شمار فتوؤں سے مصر ہیں۔ لیکن آخرکار میرے ایک سوال پر حقائق سامنے آہی گئے۔ میں نے سوال کیا کہ کیا مرزاغلام احمد کا ایک بیٹا فضل احمد نام کا تھا، جو احمدی نہیں ہوا تھا۔ مرزاناصراحمد نے کہا کہ یہ بات درست ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ فضل احمد مرزاصاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگیا تھا۔ جواب دیا کہ یہ بھی درست ہے۔ میں نے سوال کیا کہ کیا مرزاصاحب نے اپنے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ پڑھی۔ مرزاناصراحمد نے جواب دیا نہیں۔ میں نے سوال کیا۔ فضل احمد نے مرزاصاحب کے خلاف کوئی فتویٰ دیا تھا۔ مرزاناصراحمد نے جواب دیا۔ نہیں۔ پھر میں نے پوچھا کیا فضل احمد سے مرزاصاحب ناراض تو نہیں تھے۔ کیونکہ مرزاصاحب نے خود کہا تھا: ''کہ بڑا فرمان بردار بیٹا تھا اس نے کبھی شرارت

نہیں کی۔‘‘اور کہ:’’ایک دفعہ میں بیمار پڑ گیا۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو یہ بچہ (فضل احمد) کھڑا تھا اور رو رہا تھا۔‘‘

ان سب باتوں کے باوجود مرزا غلام احمد نے فضل احمد کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا کہ وہ اس کو مسلمان نہیں سمجھتا تھا۔ مرزا غلام احمد اس کو کافر سمجھتا تھا۔ چنانچہ فتوؤں کی تمام کہانیاں بے معنی ہو کر رہ گئیں۔

جناب والا! شادی بیاہ کا بھی یہی حال ہے۔ اس (مرزا ناصر احمد) نے کہا وہ ایسا اس لئے نہیں کرتے کہ مسلمان (مسلمان سے مراد غیر احمدی ہیں) قادیانی لڑکیوں سے اچھا سلوک روا نہیں رکھتے اور وہ یعنی احمدی لڑکیاں دینی فرائض اسلام کے احکامات کے مطابق ادا نہیں کر سکتیں۔ یہ کس قدر گستاخانہ اور توہین آمیز جواب ہے۔ اپنے اعتقادات کو سب سے بہتر طور پر سمجھنے والے انسان صرف احمدی ہی ہیں۔ دوسری جانب مرزا ناصر احمد کہتے ہیں۔ ہاں! مسلمان لڑکی کی شادی ایک احمدی سے ہو سکتی ہے۔ مگر احمدی لڑکی کی شادی کسی غیر احمدی سے نہیں ہو سکتی۔ احمدی لڑکی مسلمان خاوند کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ جب کہ مسلمان لڑکی احمدی خاوند کے ساتھ خوش رہ سکتی ہے۔

(مسلمان یہود و نصاریٰ جیسے؟)

جناب والا! ان کی طرف سے یہ خوشی اور ناخوشی کا دعویٰ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ان کی اپنی چھوٹی سی کتاب کلمۃ الفصل جسے نامعلوم میں کئی مرتبہ پڑھ چکا ہوں کہ ص۱۶۹ پر کتاب کے مصنف مرزا بشیر احمد نے ان الفاظ میں وضاحت کی ہے:’’غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔‘‘

جناب والا! یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیں (مسلمانوں) کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ عیسائی یہودیوں کو سمجھتے ہیں۔ وہ ہمیں وہی حیثیت دیتے ہیں جو نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے بارے میں یہودیوں اور نصاریٰ کو دیتے تھے۔ احمدی، مسلمانوں کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پیغمبر اسلام ﷺ یہودیوں اور عیسائیوں کو الگ امت اور الگ قوم سمجھتے تھے۔ لیکن ان کی لڑکیوں کو

مسلمان مردوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ مسلمان لڑکیوں کو ان (یہودیوں اور عیسائی مردوں) سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بالکل یہی پالیسی احمدیوں نے مسلمانوں کے لئے اختیار کی ہوئی ہے۔

(قادیانیوں میں علیحدگی پسندی کا رجحان)

مزید یہ کہ میں نے مرزا ناصر احمد سے علیحدگی پسندگی کا رجحان رکھنے کے متعلق بار بار سوال کیا۔ وجہ یہ تھی کہ میں اسے پورا پورا موقع دینا چاہتا تھا کہ وہ واضح کر چکے کہ احمدیوں یا قادیانیوں میں اس قسم کا کوئی رجحان نہیں ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیوں کے ہاں ایک متوازی نظام موجود ہے۔ بعینہ اسی طرح جیسا کہ عیسائیت اور اسلام میں ہے۔ احمدیت کا اسلام کے مقابلے میں متوازی نظام موجود ہے اور یہ ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ مرزا صاحب اپنی ایک الگ امت بنا رہے تھے۔ اس کی ایک اور مثال ہے۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا صاحب نے اپنے پیروکاروں کو مردم شماری میں ایک الگ فرقہ کے طور پر رجسٹر کروانے کا حکم دیا جو کہ اپنے آپ کو ''احمدی مسلم'' کہتے تھے۔ جناب والا! مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا تھا اور یہ بات میں نے مرزا ناصر احمد کو بطور حوالہ پیش کی تھی کہ: ''ہمارا اللہ! ہمارا نبی، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا حج، ہمارا روزہ، ہماری زکوٰۃ، غرض ہماری ہر چیز دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہے۔''

میں نہیں سمجھتا اس کا مطلب کیا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ ہم ان (اللہ، نبی، قرآن، نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ) کی خود تعبیر کرتے ہیں۔ اس نے (جماعت احمدیہ کی) علیحدگی پسندگی کے رجحانات کے متعلق بہت سی وضاحتیں کہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً سیاسی میدان میں مسلمانوں کے نقطۂ نظر کی حمایت کرتے رہے ہیں اور یہ بات کمیٹی کے زیر غور آنا چاہئے۔ اس (مرزا ناصر احمد) نے ایک طویل تاریخ بیان کی۔ سر ظفر اللہ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اپنے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد کی کشمیر کمیٹی میں خدمات کا ذکر کیا۔ یہ بات یاد رہے کہ ڈاکٹر اقبالؒ نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ کیونکہ قادیانی اس کمیٹی کو اپنے مفاد کی خاطر استعمال کرنا چاہتے تھے۔ تاہم اس کو نظر انداز کرتے ہوئے مرزا ناصر احمد کا زور اس بات پر تھا کہ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کام کیا ہے اور مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ایک خطبہ میں جو کہ ۱۳/نومبر ۱۹۴۶ء کے اخبار میں شائع ہوا تھا۔ کہا تھا کہ اگر برٹش گورنمنٹ نے مسلم لیگ کے خلاف کوئی کارروائی کی تو اسے مسلم قوم کے

خلاف حملہ تصور کیا جائے گا اور وہ (قادیانی) مسلم قوم کی حمایت کریں گے۔ یہ یقیناً مسلمانوں کی حمایت کے مترادف ہے۔ مگر اخبار کے اسی شمارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ یہ کہتا ہے تو اسی وقت اپنا ایک ایلچی وائسرائے کے پاس بھجوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں اور پارسیوں کو نمائندگی دی گئی ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''ہمارے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے۔'' اور برطانوی وائسرائے یا کوئی دوسرا اعلیٰ عہدیدار اس کو یا اس کے نمائندہ کو جواب دیتا ہے۔ ''آپ ایک مسلم فرقہ ہیں جو کہ اقلیت میں ہے۔ مذہبی اقلیت۔'' مرزا البشیرالدین محمود احمد نے جواب دیا کہ احمدیوں کے مفادات کا بھی اسی طرح تحفظ کیا جائے۔ ''اگر وہ ایک پارسی پیش کریں گے تو میں ہر ایک پارسی کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کر سکتا ہوں۔'' یہ استدلال انہوں نے خود اختیار کیا ہے۔ جناب والا! اس نقطہ پر میں پھر ڈاکٹر محمد اقبال کا حوالہ دوں گا۔ وہ فرماتے ہیں: ''قادیانیوں کی علیحدگی پسندی کے اس رجحان کے مدنظر جو کہ انہوں نے مذہبی اور سماجی معاملات میں تواتر کے ساتھ اس وقت سے اختیار کر رکھا ہے۔ جب سے (مرزا غلام احمد) کی نبوت کو ایک نئی جماعت کے جنم کی بنیاد بنایا ہے اور اس رجحان کے خلاف مسلمانوں کے شدید ردعمل کے پیش نظر یہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ازخود قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین اس بنیادی اختلاف کا نوٹس لے اور مسلمان قوم کی جانب سے کسی رسمی احتجاج کا انتظار نہ کرے۔ مجھے اس بارے میں حکومت کے سکھ قوم کے بارے میں کی گئی کاروائی سے حوصلہ ملا ہے۔ ۱۹۱۹ء تک سکھ قوم کو ایک الگ سیاسی اکائی نہیں مانا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں سکھ قوم کی طرف سے کسی رسمی احتجاج کے بغیر ہی انہیں یہ درجہ دے دیا گیا تھا۔ باوجود اس امر کے کہ لاہور ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ سکھ، ہندو ہیں۔''

جناب والا! علامہ محمد اقبال کی رائے میں قادیانی خود ہی اپنے کو ایک علیحدہ مذہبی جماعت قرار دیئے جانے پر اصرار کرتے رہے ہیں اور اس میں اس اعتراض کا بھی جواب ہے کہ ایوان کو انہیں علیحدہ مذہبی جماعت قرار دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ اس لئے کہ لاہور ہائی کورٹ اور پریوی کونسل نے فیصلہ دیا تھا کہ سکھ قوم ہندو قوم کا حصہ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے سکھوں کو الگ قوم قرار دے دیا تھا۔ پارلیمنٹ ایسا کرنے کی مجاز ہے۔ یہ بات بھی کمیٹی کے ذہن نشین رہنی چاہئے۔ جناب والا! قادیانیوں کے بارے میں علامہ محمد اقبال مزید فرماتے ہیں: ''ہمارے عقیدے کے مطابق اسلام اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے۔ لیکن اسلام کا وجود بطور ایک قوم اور

معاشرہ تمام تر نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کا مرہون منت ہے۔ میرے خیال میں قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ صاف صاف بہائیوں کا طریقہ اختیار کریں یا اسلام کے نبوت کے ختمیت کے نظریے کو ترک کر دیں اور اس سے پیدا ہونے والی الجھنوں کا مقابلہ کریں۔ ان (قادیانیوں) کی طرف سے شاطرانہ تعبیریں محض اس خواہش کے باعث کی جارہی ہیں کہ وہ اسلام کی گود میں بیٹھ کر سیاسی فوائد حاصل کریں۔''

جناب والا! علامہ محمد اقبالؒ آگے فرماتے ہیں: ''دوسری بات جسے ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ قادیانیوں کی اپنی پالیسی اور عالم اسلام کے بارے میں ان کا رویہ ہے۔ تحریک احمدیہ کے بانی نے مسلمان قوم کو ''سڑا ہوا دودھ'' اور اپنے پیروکاروں کو ''تازہ دودھ'' کے نام سے پکارا اور موخر الذکر کو اوّل الذکر کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع کیا۔ اس کے علاوہ ان کا بنیادی عقائد سے انکار۔ ان کا اپنے آپ کو نیا نام (احمدی) بطور جماعت دینا۔ ان کا عام مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شرکت نہ کرنا۔ مسلمانوں سے شادی بیاہ کے معاملات میں بائیکاٹ وغیرہ، وغیرہ! اور سب سے بڑھ کر ان کا اعلان کہ تمام عالم اسلام کافر ہے۔ یہ تمام باتیں بلاشبہ قادیانیوں کی (بطور قوم) اپنی علیحدگی کا اعلان ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا حقائق سے صاف ظاہر ہے کہ وہ (قادیانی) اسلام سے کہیں زیادہ دور ہیں۔ بہ نسبت سکھوں کے ہندوؤں سے دوری کے۔ سکھ کم از کم ہندوؤں سے شادی بیاہ تو کرتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مندروں میں عبادت نہیں کرتے۔''

جناب والا! تو علامہ اقبال کے یہ نظریات ہیں۔ میں یہ معروضات کر رہا ہوں کہ وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ میں نے پورے احترام کے ساتھ مرزا ناصر احمد کو اس ریزولیوشن کی طرف نشاندہی کی تھی جو انگلینڈ میں ربوہ کے واقعہ کے بعد احمدیوں نے پاس کیا تھا۔ جس میں انہوں نے اپنے آپ کو ''احمدی مسلمان'' کہا اور ''پاکستان کے غیر احمدی مسلمانوں'' کی مذمت کی۔ انہوں نے ان کا ذکر بطور پاکستانی کے کیا تو یہ ہیں وہ حالات جس میں انہوں نے خود کو مقید کر رکھا ہے۔

(اسلام کی مقدس شخصیتوں کے بارہ میں قادیانی متوازی نظام)

جناب والا! علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام میں مقدس ہستیوں کے مقابلے میں انہوں نے ایک متوازی نظام قائم کر رکھا ہے۔ صحابہ اور اہل بیت انتہائی واجب الاحترام ہستیاں ہیں۔ مثلاً امیر المؤمنین، ام المؤمنین۔ اس متوازی نظام سے انتشار پیدا ہوا۔ پھر جب ہم (مسلمان) خوش ہوتے ہیں۔ وہ (قادیانی) خوش نہیں ہوتے۔ جب ہم ناخوش ہوتے ہیں وہ

خوش ہوتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں جب انگریزوں نے عراق کو فتح کر لیا تو مسلمان ناخوش ہوئے۔لیکن انہوں نے قادیان میں چراغاں کیا۔ہم نے اللہ کے فضل سے ایک الگ ملک حاصل کیا۔کیونکہ ہماری سوچ ایک فردواحد کی سوچ کی مانند تھی۔ہم خواہ سندھی ہوں، بلوچ ہوں، پٹھان ہوں، پنجابی ہوں،نفسیاتی طور پر ہم ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا فہم اور ادراک ان سے بہت مختلف ہے۔ یہ مختصر بھی کمیٹی کے ذہن نشین رہنا چاہئے۔گو کہ جیسا میں کہہ چکا ہوں۔ان کی طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے۔اس پر بھی غور کیا جانا چاہئے۔انہوں نے کہا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کریں گے۔

جناب والا! اب میں اختتام کی طرف آتا ہوں۔ میں نے کافی وقت لیا ہے۔اب میں دستور کے مطابق احمدیوں کی حیثیت کے بارے میں گذارشات کروں گا۔ فیصلہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اراکین جو بھی راستہ اختیار کریں۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ وہ پاکستانی ہیں اور وہ شہریت کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔''ذمی'' یا دوسرے درجے کے شہری ہونے کا پاکستان میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے کہ پاکستان لڑ کر حاصل نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ مصالحت اور رضامندی سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہ ایک معاہدہ تھا جس کی بنیاد دوقومی نظریہ پر تھی۔ ہندوستان میں ایک مسلمان قوم تھی اور دوسرے ہندو قوم۔اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ذیلی قومی گروہ تھے۔ پاکستان کی تخلیق کے ساتھ مسلمان قوم بھی تقسیم ہوگئی اور اس کا ایک حصہ ہندوستان میں رہ گیا۔ہم ان کو بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ کیونکہ پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے قربانیاں دی تھیں۔چنانچہ یہ قرار پایا ان کے شہری اور سیاسی حقوق ہندوؤں کے حقوق کے برابر ہوں گے۔اسی طرح ہم پاکستان میں ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کو مساوی شہری اور سیاسی حقوق دیں گے۔اس بات کا ذکر آپ کو چوہدری محمد علی کی لکھی ہوئی کتاب''*Emergence of Pakistan*'' (ایمرجنس آف پاکستان) میں ملے گا۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۱راگست ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا۔ جسے قائداعظم نے خطاب کیا تھا۔وہ ایک نہایت مشکل دور تھا۔ بے شمار مسلمان شہید ہوگئے تھے۔قربانیاں دی گئی تھیں۔اس معاہدہ کے باوجود ہندو مسلمان کو ذبح کر رہے تھے۔ جس کا قدرتی طور پر پاکستان میں ردعمل ہوا۔قائداعظم نے مسلمانوں سے پرامن رہنے کی پرسوز اپیل کی۔ وہ ہمیں اپنے وعدے کا احساس دلا رہے تھے۔ وہ حکومت پاکستان کو اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ کی یاددہانی کرا رہے تھے۔انہوں نے فرمایا تھا:''آپ اپنے مندروں کو جانے میں آزاد ہیں۔اپنی مسجدوں میں جانے کو آزاد ہیں۔''

اورمزید فرمایا: ’’وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو، ہندو نہیں رہے گا اور مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی طور پر نہیں بلکہ سیاسی طور پر یعنی یہ کہ سب کے لئے سیاسی آزادی برابر ہوگی۔‘‘

گو اس تقریر کو غلط معنی پہنائے گئے اور کہا گیا کہ قائداعظم نے دوقومی نظریہ کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ وہ ایک وعدے اور معاہدے کی بات کہہ رہے تھے۔ اس کے بعد بھی قائداعظم نے دوقومی نظریہ کی وکالت کی۔ جس کی وضاحت چوہدری محمد علی نے اپنی کتاب میں کی ہے۔ نظریہ یہ تھا کہ ہم بحیثیت قوم اقلیتوں کے ساتھ مساوی سلوک کے قول کو یاد رکھیں اور دستور میں دیئے گئے حقوق کو یقینی بنائیں۔ جن میں نہ صرف بلاتخصیص ملازمت حاصل کرنے کے حقوق مساوی، قانونی حقوق، قانونی تحفظ کے حقوق شامل ہیں۔ بلکہ اپنے مذہب کے پرچار اور عمل کرنے کے حقوق اور مذہبی اداروں کے تحفظ کے حقوق بھی شامل ہیں۔ یہ بات کمیٹی ازراہ کرم اپنے ذہن میں رکھے گی۔ یہ ان کے حقوق ہیں۔ خواہ آپ انہیں الگ جماعت قرار دیں یا نہ دیں۔ یہ ان کے حقوق ہیں اور آئین ان حقوق کا تحفظ مہیا کرتا ہے اور آئین کے تحفظ اور سربلندی کا حلف معزز اراکین نے لے رکھا ہے۔

جناب والا! اگر اس قسم کا فیصلہ ہوا تو کئی الجھنیں پیدا ہوں گی۔ یہ بات میں قادیانیوں کے نقطۂ نظر سے کررہا ہوں۔ وہ کیا کہتا ہے خطوط جو آپ کو ملے ہیں۔ خطوط جو مجھے ملے ہیں۔ ان کو ذہن میں رکھئے۔ وہ کہتا ہے خبردار! آپ مجھے غیرمسلم کہہ دیں گے۔ لیکن بیرونی دنیا میں مجھے مسلمان ہی سمجھا جائے گا۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

وہ کہتا ہے اس گنجلک پر غور کریں۔ میں نمازیں پڑھوں گا۔ روزے رکھوں گا۔ میں اسلام کے تمام شعائر پر عمل کروں گا۔ پھر بھی آپ مجھے کافر کہیں گے اور کافر یہ سمجھیں گے کہ میں مسلمان ہوں اور اس سے مشکلات اور الجھنیں پیدا ہوں گی۔ یہ سب کچھ وہ ہے جو وہ (قادیانی) کہتے ہیں اور ان کا نقطۂ نظر پیش کرنا میرا فرض ہے۔

آخر میں جناب والا! میں اپنی طرف سے تشکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ (چیئرمین صاحب) کا اور پھر تمام اراکین کا، جنہوں نے میرا نقطۂ نظر سمجھنے میں میری امداد فرمائی۔ مجھے بالخصوص تو کسی کا ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم پھر بھی میں مولانا ظفر احمد انصاری

صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میری بہت امداد فرمائی اور جناب عزیز احمد بھٹی صاحب کا بھی۔ دونوں احباب نے میری بہت اعانت فرمائی۔ درحقیقت میں ہر رکن کا ہی شکرگزار ہوں۔ سب ہی میری معروضات سمجھنے میں میری امداد فرمائی۔ مجھے امید ہے کہ جو گزارشات میں نے پیش کی ہیں وہ کسی قدر کارآمد ہوں گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!)

(جناب چیئرمین: جناب اٹارنی جنرل! میں اپنی طرف سے اور ایوان کمیٹی کے اراکین کی طرف سے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات ریکارڈ پر رہے کہ آپ نے کس قدر محنت اور کاوش ان مہینوں میں کی ہے جو کہ نہ صرف کمیٹی کے لئے بلکہ پورے ملک کی خاطر تھی۔ ہم سب اس کے لئے شکرگزار ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ! اب میں معزز ین اراکین سے گذارش کرتا ہوں۔ اگر ان میں سے کوئی صاحب پوچھنا چاہیں)

مولانا عبدالحق صاحب! آپ تو تقریر کر چکے ہیں۔

مولانا عبدالحق: اٹارنی جنرل صاحب نے جس فہم وفراست سے اس مسئلے کی توضیح فرمائی ہے، اس کا اجر عظیم اللہ ان کو عطاء فرمائے۔ اس دینی خدمت کے لئے غیبی نصرت [3049] تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری ترجمانی یعنی کمیٹی کی ترجمانی کے لئے انہی کو منتخب فرمایا اور انہوں نے اپنے فریضے کو بہت ہی احسن طریقے سے انجام دیا ہے۔

***Mr. Chairman:** He has been true to his duties.*

میں نے سب ممبران کی طرف سے شکریہ ادا کر دیا ہے۔ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب!

(مولانا ظفر احمد انصاری کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! مجھے اس کا احساس ہے کہ میں پہلے خاصا وقت لے چکا ہوں اور اب دیر بھی ہوگئی ہے۔ ابھی میرے پاس بہت سی چیزیں تھیں جو جلد سے جلد میں کہنا چاہتا تھا۔ لیکن اٹارنی جنرل صاحب نے بہت سی چیزوں کی وضاحت کر دی ہے، اس لئے میں بہت مختصراً اس پر آؤں گا۔

مرزائیوں کے دونوں گروپوں کے نمائندوں نے، جو آئے تھے، بہت سے مغالطے پیدا کئے۔ بعض کو میں نے اس روز رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ چند ایک اور ہیں جن کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جہاد کے متعلق انہوں نے بہت سے اقتباسات مختلف علماء کے پیش کئے۔ لیکن اس میں بنیادی فرق، جو میں نے اس روز بتایا اور نام لے لے کر بتایا، وہ یہ ہے کہ کئی علماء نے

جہاد کا فتویٰ دیا اور جہاد کیا۔ دوسرے فاضل مقررین نے بھی بتایا۔ یقیناً ایسے علماء بھی تھے جن کا یہ موٴقف تھا کہ اس وقت جہاد کی شرائط نہیں ہیں، حالات سازگار نہیں ہیں، کامیابی کے امکانات نہیں ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جو ہمیشہ زیرغور آتی ہے۔ لیکن کسی کو یہ جرأت نہیں ہوسکی اور کبھی کسی مسلمان کو بھی جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ یہ کہے کہ جہاد ہمیشہ کے لئے منسوخ ہوگیا ہے۔ ایک فتویٰ بھی ایسا نہیں دکھایا جاسکتا جس میں یہ کہا گیا ہو کہ جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے اور جہاد کا حکم موقوف قرار دیا گیا ہے۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔ دین کے لئے آج سے زمینی جہاد کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ اس طرح کی چیزیں، جب کہ قرآن اور حدیث [3050] میں واضح احکام موجود ہیں اور بہت معروف حدیث ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ مغالطہ کہ کسی خاص وقت میں جہاد کے لئے شرائط پائی جاتی ہیں، حالات سازگار ہیں یا نہیں ہیں، یہ بالکل ایک چیز ہے اور یہ کہنا کہ جہاد منسوخ ہوگیا ہے، قطعاً بند ہوگیا ہے، یہ وہ چیز ہے جو اسلام کے بنیادی احکام کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

(علماء کے فتوؤں پر اعتراض کی وضاحت)

علماء کے فتوے کے سلسلے میں مشترکہ بیان میں کچھ وضاحت آ گئی ہے۔ لیکن ایک بنیادی فرق کی طرف میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ علمائے کرام جو فتوے دیتے ہیں، وہ اپنے علم کی بنیاد پر دیتے ہیں، دلائل شرعی کی بنیاد پر دیتے ہیں، اور اکثر فتوے جو ممتاز مفتی صاحبان دیتے ہیں، اس میں دلیل رکھ دیتے ہیں کہ قرآن کی فلاں آیت یا فلاں حدیث یا فلاں امام کا حکم ہے۔ اسی طرح سے وہ دیتے ہیں۔ یعنی وہ ان کے علم پر مبنی ہوتا ہے، جس قدر کسی کا علم ہو۔ اس میں کوئی الہامی کیفیت نہیں ہوتی۔ یعنی اس میں یہ دعویٰ نہیں ہوتا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔ بہت سی مثالیں ایسی ہوتی ہیں کہ ایک عالم فتویٰ دیتا ہے۔ کچھ دن کے بعد اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس میں کوئی بات رہ گئی تھی یا کسی حدیث پر اس کی نظر نہیں پڑی تھی، تو وہ خود اس فتوے کو واپس لیتا ہے۔ اس دور کے ایک بہت معروف عالم مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کوئی پونے دوسو صفحے کی کتاب ہے۔ پوری کتاب جس میں انہوں نے ان تمام فتوؤں کو جمع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ترمیم کی یا جن کو واپس لیا ہے۔ یہ کوئی اس طرح کا دعویٰ نہیں ہوتا۔ کہ یہ کوئی خطاؤں سے پاک ہے۔ پھر ایک مفتی نے فتویٰ دیا، اسی ملک کے دوسرے لوگ اس سے اختلاف بھی کرسکتے ہیں۔ اس لئے علماء کا فتویٰ اور مرزا صاحب یا ان کے صاحبزادے نے

جوفتویٰ دیا ہے یا اب جو دے رہے ہیں، ان دونوں میں بہت اختلاف ہے۔

[3051] عالم اسلام کے سلسلے میں بہت سی چیزیں جناب اٹارنی جنرل صاحب نے فرمادی ہیں، اس لئے ان پر مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال ایک دو چیزیں ہیں جن کی طرف میں خاص طور پر آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ پہلے وہ اقتباس آچکا ہے کہ ترکوں سے مذہباً ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پورے مسلمانان ہند نے ترکوں کی حمایت میں جس وقت ان پر حملہ ہوا۔ جنگ ہو رہی تھی، ان کو مٹایا جا رہا تھا تو شاید کم سے کم میری عمر کے لوگوں کی یاد میں اتنا زیادہ جوش وخروش مسلمانوں میں کبھی پیدا نہیں ہوا جتنا خلافت کی تحریک میں پیدا ہوا۔ اس کے بعد فلسطین کا قصہ ہے، اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مسلم لیگ کا کوئی اجلاس ایسا نہیں ہوتا تھا، ہم بڑی دشواریوں سے گزر رہے تھے، لیکن کوئی اجلاس ایسا نہ ہوتا تھا کونسل کا، کہ جہاں فلسطین کے لئے ہم نے ریزولیوشن پاس نہ کئے ہوں اور اس وقت سے لے کر اب تک یعنی حکومت بن جانے کے بعد بھی، اس سے پہلے بھی، فلسطین کے مسئلے میں ہم سو فیصدی پوری طرح عربوں کے حامی رہے ہیں اور آج بھی ہیں۔ لیکن ان کا قول میں آپ کو سناتا ہوں جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ''عرب فلسطین کے حکمران ہونے کے مستحق نہیں ہیں۔'' یعنی ہمیشہ کے لئے ان کا استحقاق ہی ختم کر دیا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ چونکہ وہاں کے مسلمان ایک نئے نبی کے منکر ہیں تو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی ہونے کے بعد یہودیوں سے وہ جگہ چھین لی گئی تو اب جو ایک نیا نبی آیا ہے اس کے چونکہ منکر ہیں اس لئے یہ اس کی تولیت کے، اس کے مالک ہونے کے، اس کے حکمران ہونے کے مستحق ہی نہیں ہیں۔ ہم جس دور سے گزر رہے ہیں ویسے بھی اور اب اس اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے بعد بہرحال ہمیں اپنی قومی اور اجتماعی زندگی میں ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھنا پڑے گا کہ دنیا کے کون سے ممالک نہ صرف مذہبی حیثیت سے بلکہ اور حیثیتوں سے ہمارے ساتھ ہیں تو اس سلسلے میں بھی ان کا مؤقف ہم سے کس قدر مختلف ہے وہ میں نے واضح کیا ہے۔

(کلمہ گو؟)

[3052] اب انہوں نے بار بار یہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اور بہت عرصے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ صاحب! ہم کلمہ گو ہیں، ہمیں کافر کیسے کہا جاتا ہے اور پھر یہ جو ہے کہ عربی، کہ جو کوئی تمہیں سلام کرے اسے کافر نہ کہو، اسے مؤمن سمجھو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس معیار کا سبق وہ

ہمیں دے رہے ہیں یا خود بھی اس پر عمل پیرا ہیں؟ کیا ۷۵ کروڑ مسلمان دنیا کے لا الــــــه الا اللہ محــمـد رسول الله کے قائل نہیں ہیں؟ کیا ان کے ہاں اسلام رائج نہیں ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ ان چیزوں کے معنے یہ نہیں لیتے۔ خود کو مسلمان کیوں توقع کرتے ہیں؟ جب وہ کسی کو احمدی بناتے ہیں تو کیا وہ صرف کلمہ پڑھا کر بناتے ہیں؟ وقت نہیں ہے ورنہ میں وہ سناتا۔ بہرحال وہ بیعت سب نے دیکھی ہوگی۔ جس میں ایک بیعت یہ ہے کہ ہم مرزا غلام احمد کے تمام دعوؤں کو صحیح جانتے ہیں اور خلیفہ وقت کی معروف میں پوری طرح اطاعت کریں گے۔ اس کے بغیر احمدی نہیں ہوسکتے اور جب احمدی نہ ہوا تو وہ مسلمان نہ ہوا۔ تو ان کے نزدیک تو مسلمان ہونے کا معیار یہ ہے، اور ہم سے وہ یہ کہتے ہیں کہ بس جو کوئی تم سے راہ چلتے سلام کرلے اس کو مسلمان سمجھو، تو معیار تو ایک ہی ہونا چاہئے اور مسلمانوں سے بیزاری کا عالم یہ ہے کہ یہ بھی فتویٰ ہے کہ غیر احمدیوں کا کفر بیّنات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت ہے۔ اس لئے ہم سب کا کفر جو ہے یہ بیّنات سے ثابت ہے ان کے نزدیک۔

(خدا تعالیٰ کے بارہ میں قادیانی تصور)

اب اس روز میں نے کچھ عرض کیا تھا کہ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ہماری ہر چیز علیحدہ، ہمارا خدا الگ، ہمارا رسول الگ اور سب چیزیں۔ کچھ چیزوں کی تفصیل اور دوستوں نے بیان کی تھی۔ بہرحال خدا کا جو تصور ان کا ہے ہمارا وہ تصور نہیں ہوسکتا۔ کبھی ہم خدا کے لئے یہ تصور نہیں کر سکتے کہ کوئی مسل لے جائے گا آدمی، اور اس کے اوپر وہ دستخط کرے گا، روشنائی چھڑکے گا اور اس کو چارپائی پر بٹھائے گا اور بیٹا کہے گا اور اس [3053] کے بعد نہایت ہی بیہودہ قسم کے تصورات بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرد بن گیا اور کیا قصہ ہے ان کے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بتایا کہ وہ عورت بن گئے اور وہ بہت خوبصورت عورت تھی اور پھر یہ کہ اب جنت میں تم میرے ساتھ رہو۔ تو بہرحال اس طرح کے بیہودہ تصور ہمارے ہاں نہیں ہیں۔

رسول کا تصور بھی ہمارا مختلف ہے۔ قرآن کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ ان کے ہاں! ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید، تورات اور انجیل کا ہے، اور بہرحال حدیث پر مقدم ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے اقوال پر مرزا غلام احمد کا الہام جو ہے وہ مقدم ہے۔ یہ اقتباس آچکا تھا، پہلے یہ۔ (منکرین خلافت کا انجام، ص۱۹)

(قادیانی ہر امر میں مسلمانوں سے علیحدہ تصور رکھتے ہیں)

اب آپ دیکھئے کہ ہماری دینی اصطلاح میں خدا، رسول، قرآن، حدیث، وحی اور الہام کی بھی یہ ہے کہ وحی ہمارے نزدیک منقطع ہوچکی ہے اور تمام دینی لغتوں میں اس کی تعریف جو انگریزی لغتوں میں بھی، انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنز میں بھی، اور وہ بھی یہ ہے کہ وحی وہ چیز ہے جو رسولوں پر، انبیاء پر جو کلام نازل ہوتا ہے۔ وحی اور الہام کا تصور ہمارے نزدیک مختلف ہے، اور عظمت انبیاء کا تصور بھی ہمارے نزدیک مختلف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نبی کا تعین کیا جائے تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ عظمت اہل بیت میں بھی یہی ہے اور ان کی جو رائے ہے وہ اقتباسات میں آچکا ہے۔ حج کے متعلق بھی دیکھا جائے کہ اب قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہے۔ جہاد کے بارے میں عرض کر چکا ہوں۔ درود کے متعلق میں نے بتایا تھا اور اس روز فوٹو اسٹیٹ بھی دیا تھا۔ اس کو انہوں نے قبول نہیں کیا۔ لیکن ایک دوسرا درود انہیں میں نے بتایا تھا ان کی کتابوں میں، جس کا فوٹو اسٹیٹ اب بھی موجود ہے اور چھپا ہوا کتاب میں بھی ہے۔ (عربی)

یہ درود ہے ان کا۔ صحابہ کے متعلق بھی ان کا تصور اور ہے [3054] اور ہمارا تصور اور ہے، بلکہ بالکل مختلف ہے۔ آئمہ کے متعلق جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ امہات المؤمنین کے متعلق بھی جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ مسجد اقصیٰ کا تصور مختلف ہے۔ اصحاب صفہ کا تصور مختلف ہے۔ مکہ اور بیت اللہ کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ وہ چوبارہ جہاں بیٹھ کر وہ (مرزا قادیانی) ذکر کیا کرتے تھے۔ اس کے لئے اللہ نے کہا ''من دخلہ کان آمنا '' کہ جو اس میں داخل ہوا وہ امن پا گیا۔ حالانکہ یہ آیت جو ہے وہ حرم شریف کے متعلق ہے۔ قادیان کے لئے انہوں نے لکھا ہے کہ ہم تو قادیان کو مکہ اور مدینہ دونوں سمجھتے ہیں۔ مگر لاہوری قادیان کو مکہ سمجھتے ہیں اور لاہور کو مدینہ سمجھتے ہیں۔ یہ گویا فرق ہے دونوں میں۔ یہ ہمارے ہاں طریقہ رائج ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم وفات پا جاتا ہے تو اسے مرحوم نہیں کہتے۔ ہم اس کو آنجہانی لکھتے ہیں۔ سرسید مرحوم کو جہاں ذکر کیا ہے انہوں نے ہر جگہ آنجہانی لکھا ہے، جیسے ہم ہندوؤں کے متعلق لکھتے ہیں یا عیسائیوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ پرسوں میں نے یہ اقتباس بھی پیش کیا تھا کہ مسلک اور مکتبہ فکر کا اختلاف تو مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ لیکن دین کے متعلق کسی نے نہیں کہا کہ ہمارا دین مختلف ہے۔ اس روز میں نے اقتباس سنایا

تھا کہ انہوں نے کہا کہ جس دین کو مرزا صاحب لے کر آئے ہیں، انہوں نے کہا کہ اللہ اس کا غلبہ کرے گا۔ امت کے متعلق اقتباس آچکا ہے، تو وہ ایک الگ امت ہیں۔

اب میں بہت مختصراً آپ کو ایک ایسے الفاظ سناتا ہوں، مسلمانوں کے عقیدے کے اعتبار سے اور جذباتی اعتبار سے، رسول کریم ﷺ سے جو تعلق ہے، اتنے عرصے تک ان کی ہر طرح کی اہانت آمیز باتیں برداشت کی ہیں۔ پوری مسلمان قوم کے لئے، صلحاء کے لئے، انبیاء کے لئے، خود رسول ﷺ کے متعلق اور ہمارے ہاں نعتیں رائج ہیں۔ جس سے انسان کے اندر ایک جذبہ ابھرتا ہے اور اس کی ایک تسکین ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عظمت میں نعت اور صلوٰۃ وسلام انہوں نے [3055] اپنے لئے الگ بنایا ہے۔ میں اس کے چند شعر سناتا ہوں۔ صلوٰۃ وسلام جگہ جگہ ہوتے ہیں۔ اب ان کے ہاں جو ہوتا ہے صلوٰۃ وسلام وہ یہ ہے:

”اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجیٰ سلام علیک
مہدی و عیسیٰ موعود احمد مجتبےٰ سلام علیک
مطلع قادیان پہ تو چکا ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے مظہر الانبیاء سلام علیک
سکت وحی محبت جبریل سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
مانتے ہیں تیری رسالت کو اے رسول خدا سلام علیک“

یہ الفضل میں یکم رجولائی ۱۹۲۰ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس سے زیادہ ایک اور دل آزار نظم ہے اور ہر جگہ گویا توازن قائم ہے ایک رسول ﷺ کے مقابلے میں، ہم رسول مدنی ﷺ کہتے ہیں اور اس پر ہماری بے شمار فارسی میں، اردو میں نعتیں ہیں۔ اب رسول مدنی ﷺ کے وزن پر انہوں نے قدنی بنایا ہے، وہ بھی اشعار ہیں:

(رسول قدنی)

”اے میرے پیارے ارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تیری کیا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ حمد تیری خدا کرتا ہے
ہم ناچیز ہیں کیا شان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تیری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ تیری شان رسول قدنی
پہلی بعثت میں تو محمد ہے اب احمد ہے[3056]
اس پر یہ اترا ہے قرآن رسول قدنی"

اب آگے ملاحظہ ہو:

"سرمۂ چشم تیری خاک قدم بنوا لے
روز عاصم شہہ جیلانی رسول قدنی"

(رواداری یا بے حمیتی)

اب یہ اشتعال انگیزی اور ایذا رسانی کی انتہاء ہوگئی۔ لیکن اتنا زمانہ مسلمانوں کو برداشت کرنا پڑا۔ یہ غلط تصور رواداری کا تھا، اور رواداری تو اسے نہیں کہہ سکتے۔ بے حمیتی کہہ سکتے ہیں یا جہالت کہہ سکتے ہیں۔ بہر حال ہم سب اس میں گرفتار رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔

اب اس کے لئے ہم جو حل پیش کرنا چاہتے ہیں جو پورے ایوان کا میلان معلوم ہوتا ہے، وہ حل کیا ہے؟ ہم اس مسئلہ کا وہ حل نہیں پیش کرنا چاہتے جو مذہبی اختلاف کی بناء پر جس طرح عیسائیوں نے یہودیوں کے مسئلے کو حل کیا۔ جس طرح فرانس میں، انگلستان میں، پرتگال میں، اسپین میں، اٹلی میں، جرمنی میں اور روس میں اس مذہبی اختلاف کی بناء پر جو کچھ کیا گیا ہم وہ حل نہیں پیش کرتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انکے سامنے یہ دو چیزیں ہیں، یا تو اپنے مذہب سے تائب ہو یا تم جلاوطن کئے جاؤ گے یا قتل کئے جاؤ گے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ حالانکہ ہماری دل آزاری انہوں نے اس سے زیادہ کی ہے۔ ہم وہ اس وقت نہیں کہتے۔ ہم اس قسم کا بھی کوئی حل پیش نہیں کرنا چاہتے جو دوسری نظریاتی مملکتیں کرتی ہیں۔ عذاب دینا، ایذا دینا، اس سے بھی نیچے اتر کر نسلی بنیادوں پر جہاں امتیازات ہیں، وہاں کے دستور میں جو چیزیں ہیں ہم وہ بھی نہیں کہتے۔ آسٹریلیا کے دستور میں مثلاً یہ چیز ہے کہ انتخابات کے موقع پر:

"Aborginial natives shall not be counted. No-

election law shall disqualify any person other than a native."

[3057] یا جنوبی افریقہ کی حکومت تھی اور جناب! امریکہ کے دستور میں ہے کہ:

"Excluding Indians, not taxed."

یعنی سب کو حق ہے، ان کو حق نہیں ہے۔ ہمارے سامنے اس طرح کا کوئی حل نہیں ہے۔ ہم جو حل پیش کرنا چاہتے ہیں اس کی حیثیت یہ ہے کہ ہم ان کی اس درخواست کو جو انہوں نے ۲۸ سال پہلے انگریزوں کے سامنے پیش کی تھی، جو ۱۳ر نومبر ۱۹۴۶ء کو شائع ہوئی ہے، ہم ان کی اس درخواست کو منظور کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں بھی عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح حقوق دیئے جائیں۔ ہم ان کے لئے وہی کرنا چاہتے ہیں، عین ان کی منشاء کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے دل میں فساد نہیں ہے تو انہیں خوش ہونا چاہئے کہ ان کی درخواست ۲۸ سال پہلے ان کے آقا منظور نہیں کر سکے تھے۔ آج ہم اس درخواست کو منظور کرتے ہیں تو اگر فساد کی نیت نہ ہو تو انہیں یہ سمجھنا چاہئے اور ہمارے اور ان کے درمیان صورت اب یہ ہوگئی ہے کہ:

ہم بھی خوش نہیں وفا کر کے
تم نے اچھا کیا نبھا نہ کی

ایک زمانہ گزرا ہر طرح کی چیزوں کو ہم برداشت کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے اپنی پالیسی کے مطابق ربوہ میں جو واقعہ کیا اس کے بعد ظاہر ہے کہ پوری قوم مشتعل ہوئی۔ انہوں نے یہ سمجھ کر نہیں کیا، اتنے نادان نہیں ہیں کہ وہ سمجھتے ہوں کہ اتنے بڑے واقعہ کے بعد قوم سوتی رہے گی۔ ان کا منشاء یہ تھا کہ اس طاقت کا مظاہرہ کر کے دیکھیں کہ کتنا ہمارا رعب پڑتا ہے۔ یہ ان کی تحریروں میں موجود ہے کہ فلاں وقت تک تم اتنی طاقت فراہم کرلو کہ دشمن تمہارے رعب سے مرعوب ہو جائے۔ بہرحال یہ اس انگریز نے بھی منظور نہیں کیا تھا جس کے یہ خود کاشتہ پودے تھے اور جس کے متعلق ایک جملہ ان کا سناتا ہوں، اس وقت نہیں آیا تھا کہ ''غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ ہے۔'' تو انہوں نے بھی اس درخواست کو نہیں مانا تھا۔ ہم [3058] ازراہ فیاضی اور ازراہ فراخ دلی اس درخواست کو مانتے ہیں، اور ان کی جان و مال کی حفاظت کا وعدہ کرتے ہیں، اس شرط کے ساتھ کہ اگر پاکستان کے ساتھ غداری اور اس کے ساتھ بے وفائی کا مظاہرہ نہ کیا گیا۔ یہ سب کچھ ہے اور اس سارے اعلان کے بعد

بہرحال ان کی نگرانی کرنی پڑے گی، دیکھنا پڑے گا کہ ان کی نقل وحرکت کیا ہے، ان کے جوعزائم ہیں اس کے متعلق یہ کیا کرتے ہیں۔

عالم اسلام کے سلسلے میں بہت سے لوگوں کا خیال ہے دوسری جگہوں پر کہ جہاں انہوں نے مراکز قائم کئے ہیں، بہت سے لوگوں کو مسلمان بنایا ہے، تو وہاں اس کے برے اثرات ہوں گے۔ ایک جگہ کا میں صرف آپ سے مثال کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ نائیجیریا میں ابھی وسط اپریل میں ایک کانفرنس ہوئی اور اس میں تمام مسلم مکاتب فکر اور مسلم تنظیموں کے لوگ بلائے گئے۔ ان کو دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اسی بناء پر نہیں دی گئی تھی کہ یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے۔ بہرحال جو لوگ ان کے دام فریب میں آچکے تھے جب ان کو یہ پتہ چلا انہوں نے کہا کہ ہمیں کیوں نہیں بلاتے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ کیونکہ آپ ایک دوسرے نبی کی امت ہیں، تو انہوں نے کہا کہ ہم کو غلط فہمی رہی۔ بہت بڑی تعداد وہاں سے تائب ہوگئی اور تائب ہونے کے بعد اس قدر بے زاری لوگوں میں پیدا ہوئی کہ انہوں نے اپنا مشن بند کیا۔ لیکن اب ایک دوسرے نام سے ''تحریک انوار اسلام'' سے وہاں کام کررہے ہیں۔

شام میں ۱۹۵۷ء میں وہاں کے مفتی اور ایک بہت عظیم شخصیت کے خاندان سے ابوالدین عابدین کے فتویٰ پر ۱۹۵۷ء میں وہاں کی انٹیریر گورنمنٹ نے ان کے خلاف تحقیقات کیں اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ جاسوسی کرتے ہیں، اسلام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ چنانچہ وہاں ان کو بین (Ban) کیا گیا۔ ان کے آفس اور پراپرٹی کو سیل کیا گیا۔ اسی طرح مصر میں جب معلوم ہوا کہ یہ اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتے ہیں، ان کا داخلہ ممنوع ہوا۔ سعودی عرب کا آپ لوگ جانتے ہیں۔

(قادیانیوں کا الگ شمار)

[3059] تو ایک درخواست آپ لوگوں نے ان کی منظور کرلی اور شاید کل اس پر پوری منظوری آجائے۔ ایک دوسری چیز یہ ہے کہ انہوں نے، مرزا غلام احمد نے ۱۹۰۱ء میں حکومت سے درخواست کی تھی کہ ہمارے ماننے والوں کو مردم شماری میں الگ لکھا جائے۔ وہ درخواست بہرحال انگریزوں نے منظور کرلی۔ لیکن ۱۹۳۱ء تک اس پر عمل درآمد ہوا، ۱۹۴۱ء میں نہیں ہوا۔ ایک میری گزارش ہے کہ اس درخواست پر ہم دوبارہ عملدرآمد شروع کریں اور ان کی مردم شماری الگ سے ہو۔

ایک مغالطہ انہوں نے...... یعنی اتنی صریح بہت سی غلط بیانیاں کی ہیں۔ لیکن بالکل واضح طور پر اٹارنی جنرل صاحب کے سوال کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ ہم سیاسی جماعت

نہیں ہیں۔اب میں اس سلسلے میں صرف چند اقتباسات آپ کو سنا دیتا ہوں۔(مداخلت)

جناب چیئر مین: میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ میں کسی معزز ممبر کو بند نہیں کروں گا، بالکل، جتنی مرضی ہے تقریر کریں جی، اب کوئی خیال نہیں ختم نبوت کا۔نو بجتے ہیں تو گھڑیاں دیکھنی شروع ہو جاتی ہیں۔نہیں جی! بالکل آج ساری رات بیٹھیں گے۔اب دین کے ساتھ محبت کہاں گئی ہے؟ مولانا صاحب! آپ تقریر کریں۔ٹھیک ہے جی! بیٹھیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں مختصراً اس چیز کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ سیاسی جماعت نہیں ہیں، یہ انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا۔یہ خالص سیاسی جماعت ہیں، اور ایسی سیاسی جماعت جو تشدد کے ذریعے، خون خرابے کے ذریعے حکومت پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔اس سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ چند اقتباسات پیش کروں۔کہتے ہیں: [3060] ''پس جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ نادان ہیں، وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں۔جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہوتی ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے۔اس کی کوئی بیعت نہیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے۔پس اس سیاست کے مسئلے کو اگر میں نے بار بار بیان نہیں کیا تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں نے اس سے جان بوجھ کر اجتناب کیا ہے۔آپ لوگوں کو یہ بات خوب سمجھ لینی چاہئے کہ خلافت کے ساتھ سیاست بھی ہے اور جو شخص یہ نہیں مانتا وہ جھوٹی بیعت کرتا ہے۔'' (الفضل،۱۳/اگست ۱۹۲۶ء)

پھر لکھتے ہیں، دوسرا قول ہے: ''غرض سیاست میں کوئی غیر دینی فعل نہیں۔بلکہ یہ دینی مقاصد میں شامل ہے۔اب پھر سیاسی بات آتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک احمدی یہ یقین رکھتا ہے کہ تھوڑے عرصے کے اندر ہی خواہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں یا نہ رہیں۔لیکن بہر حال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبا نہیں ہو سکتا، ہمیں تمام دنیا پر نہ صرف عملی برتری حاصل ہوگی بلکہ سیاسی اور مذہبی برتری بھی حاصل ہو جائے گی۔جب ہمارے سامنے بعض حکام آتے ہیں تو ہم اس یقین اور وثوق کے ساتھ ان سے ملاقات کرتے ہیں کہ کل یہ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ہم سے استمداد کر رہے ہوں گے۔'' (الفضل مورخہ ۲۷/اکتوبر ۱۹۳۹ء)

اس کے بعد ہے کہ: ''میرا خیال ہے کہ ہم حکومت سے صحیح تعاون کر کے جس قدر جلد حکومت پر قابض ہو سکتے ہیں عدم تعاون سے نہیں۔'' یہ ۱۹۳۵ء کا ہے، جب انگریزوں سے تعاون کی بات چل رہی تھی۔

[3061] **جناب چیئرمین:** چوہدری ممتاز صاحب، میاں مسعود احمد صاحب اور محمد اسلم صاحب واپس تشریف لے آئیں۔ شہزادہ صاحب! آپ بھی تشریف لے آئیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ کتابیں ہاتھ میں اٹھائیں اور دروازوں کی طرف چل دیئے۔ آپ فرمائیں جی! شہزادہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ دروازے بند کردیں، باہر سے لاک کردیں۔ چلیں جی، انصاری صاحب! فرمائیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ کہتا ہے کہ......

ملک محمد اختر: سر! میں جاسکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: ہاں! آپ جائیں وجہ معقول ہے، بڑی معقول وجہ ہے۔ دروازے بند کردیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''پس نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا (چارج) سپرد کیا جانا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے۔''

جناب چیئرمین: بیگم شیریں وہاب صاحبہ جاسکتی ہیں۔ صرف بیگم شیریں وہاب صاحبہ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے'' کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔

میاں محمد عطاء اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر! عورتوں کے ایک جیسے حقوق ہیں، پھر عورتیں بھی نہیں جاسکتیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، آپ تقریر کرنے دیں ان کو۔ ***There is reason for that.***

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ مارچ ۱۹۲۲ء کا ہے۔ تفصیل اس وقت نہیں رہی۔ اس کے بعد ۱۹۳۵ء کا ہے: [3062] ''اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کردی ہے۔ یاد رکھو سیاسیات، اقتصادیات اور تمدنی امور حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جب تک ہم اپنے نظام کو مضبوط نہ کریں اور تبلیغ و تعلیم کے ذریعے حکومتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں ہم اسلام کی ساری تعلیم جاری نہیں کرسکتے۔''

یعنی حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش سیاست سے علیحدگی کے باوجود۔ اب آگے لکھتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرے۔ ایک ایسی تبدیلی جو

ایک قلیل ترین عرصے میں اسے دوسری قوتوں پر غالب کردے۔''

یہ ۱۹۴۹ء کا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد اب یہاں کون سی قوتیں ہیں جن پر وہ غلبہ چاہتے ہیں، یہ ایوان کے معزز ممبران خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ پھر آگے ہدایت ہے کہ: ''پاکستان میں اگر ایک لاکھ احمدی سمجھ لیے جائیں تو نو ہزار (۹۰۰۰) احمدیوں کو فوج میں جانا چاہئے۔ فوجی تیاری نہایت اہم چیز ہے۔ جب تک آپ جنگی فنون نہیں سیکھیں گے کام کس طرح کریں گے۔''

یہ آپ لوگوں کے علم میں ہوگا کہ فرقان بٹالین جس کو لیاقت علی خان مرحوم نے Disband کیا تھا، اس کے متعلق بڑا پروپیگنڈا کیا گیا کہ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ تو اس کے لئے جو تمغے تقسیم ہوئے وہ ربوہ کے سیکرٹریٹ کے اندر ہوئے۔

آگے موجودہ خلیفہ جو ہیں ان کا ارشاد ہے: ''میں تمام جماعت کو جو یہاں موجود ہے اور پوری دنیا کو کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ آئندہ پچیس (۲۵)''تیس (۳۰) سال کے اندر دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہونے والا ہے۔ وہ دن قریب ہے جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام (یعنی قادیانیت) قبول کر چکی ہوگی۔ دنیا کی سب طاقتیں مل کر اس انقلاب کو نہیں روک سکیں گی۔''[3063]

بہرحال یہ بے شمار ہیں۔ آگے ظفر اللہ صاحب کی تقریر ہے......

جناب چیئرمین: آپ نے جو لکھ کر دینا تھا وہ نہیں دیا آپ نے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، جناب! اس کا کوئی وقت نہیں ہے۔ اب ظفر اللہ صاحب کی تقریر کہ: ''اگر احمدیہ جماعت برسر اقتدار آجائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں گے، دولت کو از سر نو تقسیم کیا جائے گا، سود پر پابندی لگادی جائے گی اور شراب نوشی ممنوع قرار دی جائے گی۔''

یہ بہرحال حکومت کا قصہ ہے۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ: ''حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ ان لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا میسولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکموں کی تعمیل نہ کرے اسے ملک سے نکال دیں اور جو ہماری باتیں سنے اور ان پر عمل کرنے پر تیار نہ ہو اسے عبرتناک سزا دیں۔ اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کر لیتے۔''

یہ تو بہرحال ہے۔ میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ جب حکومت آئے گی تو جو لوگ احمدیت سے باہر ہوں گے ان کی حیثیت چوہڑوں اور چماروں کی ہو

گی۔ بہرحال یہ حکومت آنا اور حکومت کی کوشش کرنا اور اس کے لئے تیاری کرنا، جیسا کہ میں نے اس روز کہا تھا کہ ''ایک لاکھ سائیکل سوار اور دس لاکھ گھوڑ سوار اور نیزہ باز اور اتنی عورتیں'' یہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

اس سب کے باوجود جو دنیا میں زیادہ سے زیادہ فیاضانہ سلوک ہوسکتا ہے اس راستے کو سوچ رہے ہیں ہم۔ لیکن اس کے ساتھ یہ لازمی ہے کہ ان کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جائے اور جب جو تجویزیں وہاں ہیں: [3064]''وہ لوگ جو واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے وہ سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے۔ صرف باقی ہم رہ جائیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آرہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق کہا گیا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ پس دوسری بادشاہتوں کو خطرہ ہے کہ وہ ٹوٹ جائیں گی۔ مگر ہمیں امید ہے کہ بادشاہت ہمیں دی جائے گی۔ حکمران ڈر رہے ہیں کہ ان کی حکومت جاتی رہے گی۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دی جائے گی۔'' (مداخلت)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو بہرحال! اس کو صرف ریکارڈ پر لانا پیش نظر تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ معزز ممبران کا بہت سا وقت میں نے لیا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ ان چیزوں کو پیش کرنے کا موقع دیا۔ شکریہ!

Mr. Chairman: *Thank you very much. Any honourable member who would like to speak?*

Member: *No.*

Mr. Chairman: *Any honourable member who wants to speak?*

اگر کسی نے اپنے کسی بیان میں کوئی تصحیح کرنی ہے یا دوبارہ کوئی **Add** کرنا ہے؟

جناب محمود اعظم فاروقی: میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ رہنے دیں۔ اگر آپ کریں گے تو پھر یہ ڈسکشن ہوگی اس پر، آپ رہنے دیں۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں۔

[3065]**مولانا محمد ظفر احمد انصاری:** جناب سپیکر صاحب! ایک گزارش مجھے کرنی ہے کہ یہ ساری چیز ریکارڈ میں آرہی ہے۔ میرے خیال میں یہ پوری کارروائی ہاؤس کمیٹی کے ریکارڈ میں آئے گی۔

جناب چیئرمین: ہم جب ریکارڈ *Complete* کریں گے تو یہ باتیں *Omitt* کردیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہی میں کہہ رہا تھا کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں......

جناب چیئرمین: نہیں، صرف وہ کریں گے، باقی جو یہ ہمارے ریمارکس ہیں آپ کے، یا اپنی ڈسکشن جو کراس ایگزامینیشن سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں ہوئی تھی، *That we shall not make part of the record.* یہ ریکارڈ ہم نے پبلیش کرنا ہے، اس کو اناؤنس کرنا ہے۔ *That will take some time until and unless we correct it, Sir.* کیونکہ یہ جو باتیں ہیں یہ پبلک میں نہیں جائیں گی۔

ایک رکن: نہیں جائیں گی؟

جناب چیئرمین: اسی واسطے انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ شاید یہ ریکارڈ پر نہ آجائیں۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب! مجھے ایک گھنٹہ بولنے کی اجازت دیں۔

Mr. Chairman: *Is the House prepared to grant him leave to speak for one hour?*

Members: *No, no.*

Dr. S. Mahmood Abbas Bokhari: *Sir, he can speak in the lobby, if he likes it.*

Mr. Chairman: *Before we rise for tomorrow, I want to place it again on the...*

[3066] **مولانا عبدالحق:** فرمائیں جی! فرمائیں۔

ایک رکن: جناب! بیٹھنے دیں ان کو، بیٹھ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: تو کل کے لئے میں عرض کروں، میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ ہماری *Almost last meeting* ہے اور آپ تمام دوستوں نے، حضرات نے، ممبران نے اس کو نہ صرف ایک ڈیوٹی سمجھ کے بلکہ اس کو اپنا ایک جزو ایمان سمجھ کے یہ فرض سرانجام دیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا نہ صرف مشکور ہوں۔ بلکہ آپ کو مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے ملک کے نام اور جمہوریت کی بقاء کے لئے اڑھائی مہینے بیٹھ کر خدمت کی ہے اور میں اس سے زیادہ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ **Recommendations** آپ کے سامنے آئی ہیں اور مجھے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے بلکہ مجھے پہلے دن سے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم اس میں ***Unanimously*** متفقہ طور پر کوئی نہ کوئی چیز ہاؤس کے سامنے لائیں گے۔ تو کل صبح سیشن نہیں ہوگا۔ اس واسطے کہ کسی ڈیبیٹ کی ضرورت نہیں۔ ڈیبیٹ ختم ہوچکا ہے۔ تمام ضروری مراحل طے ہو چکے ہیں۔ نیشنل اسمبلی کو **Recommendations** پیش ہوجائیں گی۔ آپ نے ان کا ***Explanation*** سن لیا، اٹارنی جنرل کی تقریر بھی سن لی، کتابوں کے حوالہ جات اور تمام **Formalities** پوری ہوچکی ہیں۔ اب کل قومی اسمبلی میں بل پیش ہوگا۔ کل ڈھائی بجے سیشن ہوگا۔ ممکن ہے اسٹنڈنگ کمیٹی کا اجلاس بھی ہو۔ ابھی ڈسکشن جاری ہیں۔ بل لیجسلیشن کی صورت میں آئے گا۔ ہم نے ریکارڈ بھی **Prepare** کرنا ہے۔ کل ڈھائی بجے اسپیشل کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

For legislation or whatever positive or nagative hes to be done. The Special Committee will last for about one hour or two hours for finalising recommendations; and then, at 4:30, recommendations shall be presented to the National Assembly which will hold an open session. The National Assembly meets always in open session. But because of the [3067] gravity of the situation and the prevailing political condition in the country, we would be strict in the admission not only to the galleries but to the premises of the Assembly even. Passes will be issued only to the family members of the M.N.A's or their relatives. This restriction will be only for tomorrow. This restriction will apply even to the admission in the cafeteria or inside Gate No.3 and 4.

Definitely there will be restrictions, and I am sorry for the inconvenience to the honourable members. They will be allowed to come in without any bag in hand. Such things will be avoided under all circumstances. It is for the information of the honourable members. Cards will be issued to them. I am again thankful and grateful to you. Thank you very much.

(قانون سازی کے لئے یا جو کچھ بھی اس میں تبدیل کرنا پڑے۔خصوصی کمیٹی ایک گھنٹے یا دو گھنٹوں تک برقرار رہے گی تا کہ تجاویز کو حتمی شکل دی جاسکے اور پھر ساڑھے چار بجے ان تجاویز کو قومی اسمبلی کے اوپن سیشن میں پیش کیا جائے گا۔اس میں تجاویز کو حتمی شکل دی جائے گی۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ہمیشہ اوپن سیشن ہوتا ہے۔لیکن صورتحال کی نزاکت اور ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال کے پیش نظر ہم نہ صرف گیلریوں میں بلکہ اسمبلی کے حدود اربعہ میں بھی داخلے پر سختی کریں گے۔ پاس صرف ایم.این.ایز کے اہل خانہ اور ان کے رشتہ داروں کو جاری کئے جائیں گے۔ یہ پابندی صرف کل کے لئے ہوگی۔اس پابندی کا اطلاق کیفے ٹیریا میں اور گیٹ نمبر۳،۴ میں داخلے پر بھی ہوگا۔یقیناً ان پابندیوں سے معزز اراکین کو پریشانی ہوگی۔جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔انہیں ہاتھ میں کسی بیگ وغیرہ کے بغیر آنا ہوگا۔ایسی چیزوں سے ہر صورت میں اجتناب کیا جائے گا۔یہ معزز اراکین کی معلومات کے لئے میں نے بتایا۔انہیں کارڈ جاری کئے جائیں گے۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ کا بے حد شکریہ!)

The Special Committee of the whole House adjourned to meet at half past two of the clock, in the afternoon, on Saturday, the 7th September, 1974.

(قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء ہفتہ اڑھائی بجے شام تک کے لئے ملتوی ہوا)

No. 21 400

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS

OF

THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 7th September, 1974

(Contain Nos. 1—21)

CONTENTS

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD

No. 21

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 7th September, 1974

(Contain Nos. 1—21)

[3071] *THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN*

(قومی اسمبلی پاکستان)

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE.

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 7th September. 1974.

(کل ایوانی خصوصی کمیٹی بند کمرے کی کارروائی)

(۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء، بروز ہفتہ)

The Special Committee of the Whole House met in Camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past two of the clock, in the afternoon. Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس اسمبلی چیمبر (سٹیٹ بینک بلڈنگ) اسلام آباد بند کمرے میں اڑھائی بجے دوپہر جناب چیئرمین (صاحبزادہ فاروق علی) کی زیرصدارت منعقد ہوا)

(Recition from the Holy Quran)

(تلاوت قرآن شریف)

[3072] QADIANI ISSUE- GENERAL DISCUSSION

Mr. Chairman: *It is very pleasant to find the House full after two and a half months. It was full on the 30th of June and credit to all those honourable members who have remained sitting here for two and a half months. There might be slight inconvience to those persons to whom cards have been issued because we will open the gates of the Assembly when we conclude this at 4:30. So they will have to wait outside, those persons to whom the cards have been issued, and I think we must have a tea break for about fifteen minutes. Then we will meet at about 3:20 pm.*

[The Special Committee adjourned for tea break to meet at 3:20 pm.]

[The Special Committee re-assembled at 3:40 pm., Sahibzada Farooq Ali in the Chair.]

Mr. Chairman: *Yes, Mr. Law Minister. I would request the honourable members to be attentive. One hundred and seventeen members are present.*

Mr. Abdul Hafeez Pirzada (Minister for Law and Parliamentary Affairs): *Mr. Chairman, three months of an ordeal before the Special, Committee of the National Assembly and 90 years of history, full of agony, of the Muslims of the Sub- continent is about to come to an*

end.

When this question arose soon after the 29th of May, no one could even have remotely imagined that this august body would be burdened with the onerous task of resolving a highly complicated and intricate issue involving religious sentiments of millions of Muslims in the Sub-continent and all over the world. Today, it is the victory of the democracy and the democratic institutions and democratic norms and traditions. That is why I say that an agonising chapter comes to an end. The issue with greater vengeance did arise in the Sub-Continent on previous occasions [3073] *also. There have been confrontations and 'munazras'. There have been killings. There have been serious riots and law and order situations, and at least on one occasion in the past democratic Governments were toppled and Martial Law was imposed in the country because of disturbances arising out of the same issue.*

Sir, this is not the occasion to make a long speech. We have sat here day in and day out, but I would be failing in my duty if I did not pay a tribute to the members of this august House. Never before in the history of parliamentary democracy in South-East Asia has a democratic institution like the Parliament or the National Assembly undergone such an experience. We have parliamentary democracy in the newly created State of Bangla Desh. We have parliamentary democracy in Sri Lanka. We have

parliamentary democracy in India. These, Sir, are countries in South-East Asia which have had parliamentary democracy in one from or other; even Bangla Desh when it was with us; but you shall not find a precedent of this nature in the parliamentary history of any of these countries. Under heavy odds, very provocative and offensive conditions, my colleagues, you the members of this august House, sat here patiently and objectively to arrive at a national decision, and the issue was referred to you so that you could arrive at a decision, not of an individual but a decision of the nation of Pakistan, whose representatives you are and whose mandate you hold, by virtue of which you call yourself the National Assmebly or the Special Committee of the National Assembly of Pakistan.

We have heard this matter for the last three months. I must confess my own ignorance from the point of view that I did not know about this issue as deeply as some other members. Having heard it at length, we can feel why a muslim had such a deep and emotional reaction to this issue. One thing that emerged as a result of our deliberations and sittings and discussions is that our concept as popularly understood by Muslims of the finality of Prophethood of Mohammad (peace be upon him) is a fundamental article of faith of all Muslims, and no matter what happens, this fundamental article of faith of the finality of Prophethood cannot be compromised by Muslims

in any sense. That is why I said, Sir, that this was not an issue of the Government, this was not an issue of the Opposition; we had to treat it as a national issue, and the nation could ill afford to divide itself on such a vital issue and therefore, [3074] *the effort of the Government, through the Government leader, the Prime Minister of Pakistan, as also all our friends who sit across the floor, was to look and search for a consensus so that the nation should not be divided on such a vital issue and the decision of the National Assembly should come unanimously and by consensus.*

It is my proud privilege on behalf of the majority party and my friends there who have authorised me to move a Resolution to state before this august Committee that such consensus and unanimity has been arrived at. Sir, in a few minutes, the members of this august House shall have before them a proposed resolution that I intend to move on behalf of my self, Maulana Mufti Mahmood, Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi, Prof. Ghafoor Ahmad, Mr. Ghulam Faruq, Ch. Zahur Ilahi and Sardar Moula Bakhsh Soomro. In this resolution, we have given the draft of recommendations that we would like to make. Now, Sir, this contains the recommendations. This has to be distributed along with the copy of the Consitution Amendment Bill.

Mr. Chairman: *That too is bieng circulated.*

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: *This should not be circulated separately. Sir, now I have got the original copy. I*

would like to place it for the purpose of record. Sir, what we propose for the consideration of the Committee and adoption by it, in the form of recommendation, is a resolution which contemplates constitutional measures, which contemplates legislative, administrative and procedural measures, and which also contains a reiteration of assurance of safety, security and safeguard of life, liberty, property, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan irrespective of the community that they belong to. Constitutional amendments I will explain and so also legislative and procedural amendments that we recommend. Before that, I would like to say that as soon as these recommendations are approved by this august House, which I am confident will be unanimous as would appear from the moving of this resolution, we will convert ourselves immediately thereafter into the National Assembly and I will take before the National Assembly the recommendations of the Committee, which, on approval, would entitle the moving of the Constitution Amendment Bill. We hope that in today's sitting we would pass the Constitution Amendment Bill and today it would be [3075] transmitted to the Senate and we hope that the Senate would also pass it today so that the Chapter should stand closed today.

Now, Sir, the constitutional amendments that I recommend on behalf of myself and my friends are two-fold, that the Constitution of Pakistan be amended to include a

definition of a person who is not a Muslim. This definition should come by an addition of a clause to Article 260. There are two clauses in Article 260 of the Constitution. This article deals with definition and we would like to add clause (3) to this Article to give the definition of a non-Muslim as under:

"(3) A person who does not believe in the absolute and unqualifed finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the Prophets, or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him), or recognizes such a claimant as a prophet or a religious reformer, is not a Muslim for the purposes of the Constitution or law."

Sir, the second amendment that we propose in the Constitution is related to Article 106, clause (3), which deals with reservation of seats in Provincial Assemblies for communities, over and above the general seats that have been prescribed, and the amendment that I propose in clause (3) of Article 106 is that at the end of the word or after the word 'communities', the following words be added:

"Communities and persons of the Qadiani Group or the Lahori Group who call themsleves Ahmadis."

This is second amendment.

Sir, let me make it absolutely clear that Article 20 of our Constitution gives fundamental right of freedom to

profess, propagate and practice one's own religion and every community shall be at liberty to do so, to profess, propagate and parctice their own religion, but, as I said, Muslims' Finality of Prophethood, as would be defined in article 260 of the Constitution, is an article which is fundamental in faith. Therefore, we propose to [3076] *recommend that the Pakistan penal Code should be amended in section 295 (a) by the addition of an Explanation. There is already a clause in the Pakistan Penal Code which prohibits people from propagating religion in a manner so as to be offensive to other religious beliefs. Therefore, all Muslims because we cannot stop others from practising or professing or propagating their own religion- but if a person is a Muslim, then we have to see that all Muslims who profess, practise of propagate against the concept of Finality of Prophethood Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 shall be punishable under the section.*

Sir, naturally, with these amendments, there will be consequential procedural amendments or changes in law or rules or forms or parctices, such as the National Registration act and the Electoral Rules, and it would also be a recommendation for consideration that such consequential amendments may be made by the Government at relevant time because there might be some laws where entries might have to be changed, giving entries of people etc, and of persons and so on and so forth.

Lastly, Sir, I would like to say that we have ourselves given the Constitution by consensus. In this Constitution, we have not only given fundamental rights to the citizens but we have also guaranteed these rights, and it is the responsibility of the nation as well as of the State, both combined, the State and the nation, to see to it that all rights, whether they relate to property, liberty, life and honour or whether they be fundamental rights, as given by the Constitution, are fully protected, irrespective of cast, creed or community that a person belongs to and, therefore, this also goes without saying that the controversy has come to an end, the nightmare is coming to an end. Therefore, we shall all recommend and also practise ourselves in a manner so as to safeguard, secure and fully protect those rights guaranteed to each and every citiszen. This is the sum total of our recommendation.

Thank you very much.

***Mr. Chairman:** The Committee of the Whole House appoves the resolution and the recommendations?*

***All Members:** Yes.*

[3077]RESOLUTION TO DECLARE THE QADIANI GROUP AND THE LAHORI GROUP AS NON-MUSLIMS

***Mr. Abdul Hafeez Pirzada:** Sir, I will now formally move it. Sir, I beg to move:*

Sir, I beg to move:

"That the Special Committee of the whole House approves and passes unanimously the following resolution:

"The Special Committee of the whole House of the National Assembly unanimously resolves that the following recomendations be sent to the National Assembly for consideration and adoption.

The Special Committee of the Whole House, assisted by its Steering Committee and Sub-Committee, having considered the resolutions before it or referred to it by the National Assembly and after perusal of the documents and examination of the witnesses, including the heads of Sadar Anjuman-i-Ahmadia, Rabwah, and Anjuman-i-Ahmadia Ishaat-i-Islam, Lahore, respectively unanimously makes the following recommendations to the National Assembly:

(A) That the Constitution of Pakistan be amended as follows:

(i) That in Article 106 (3) a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis');

(ii) That a non -Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

(B) That the following Explanation be added to section

295-A of the Pakistan Penal Code:

[3078] *"Explanation. A Muslim who professes, practises or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section."*

(C) That consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws, such as the National Registration Act, 1973, and the Electoral Rules, 1974.

(D) That the life, liberty, property, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded."

Sd/- Abdul Hafeez Pirzada,
Maulvi Mufti Mahmood,
Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi,
Prof. Ghafoor Ahmad,
Mr. Ghulam Faruq,
Ch. Zahur Elahi,
Sardar Moula Bukhsh Soomro."."

Mr. Chairman: *The motion moved is:*

"That the Special Committee of the whole House approves and passes unanimously the following resolution:

"The Special Committee of the Whole House of the National Assmebly unanimously resolves that the following

recomendations be sent to the National Assembly for consideration and adoption.

The Special Committee of the Whole House, assisted by its Steering Committee and Sub-Committee, having considered the resolutions before it or referred to it by the National Assembly and after perusel of the documents and examination of the witnesses, including the heads of Sadar Anjuman-i-Ahmadia, Rabwah, and Anjunam-i-Ahmadia Ishaat-i-Islam, Lahore, respectively unanimously makes the following recommendations to the National Assembly:

(A) [3079] That the Constitution of Pakistan be amended as follows:

(i) That in Article 106 (3) a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis');

(ii) That a non -Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

(B) That the following Explanation be added to section 295-A of the Pakistan Penal Code:

"Explanation. A Muslim who professes, practises or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be

punishable under this section."

(C) That consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws, such as the National Registration Act, 1973, and the Electoral Rules, 1974.

(D) That the life, liberty, property, honour and fundamental rights of all citizen of Pakistan, irrespective of the communities ot which they belong, shall be fully protected and safeguarded."

Sd/- Abdul Hafeez Pirzada,
Maulvi Mufti Mahmood,
Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi,
Prof. Ghafoor Ahmad,
Mr. Ghulam Faruq,
Ch. Zahur Elahi,
Sardar Moula Bukhsh Soomro."."

[3080]***Mr. Chairman:*** *The question is:*

"That the Special Committee of the whole House approves and passes unanimously the following resolution:

"The Special Committee of the Whole House of the National Assmebly unanimously resolves that the following recomendations be sent to the National Assembly for consideration and adoption.

The Special Committee of the Whole House, assisted by its Steering Committee and Sub-Committee, having considered the resolutions before it or referred to it by the

National Assembly and after perusel of the documents and examination of the witnesses, including the heads of Sadar Anjuman-i-Ahmadia, Rabwah, and Anjunam-i-Ahmadia Ishaat-i-Islam, Lahore, respectively unanimously makes the following recommendations to the National Assembly:

***(A)** That the Constitution of Pakistan be amended as follows:*

(i) That in Article 106 (3) a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis');

(ii) That a non -Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

(B) That the following Explanation be added to section 295-A of the Pakistan Penal Code:

"Explanation. A Muslim who professes, practises or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set [3081] out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section."

(C) That consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws, such as the National Registration Act, 1973, and the Electoral Rules, 1974.

(D) That the life, leberty, property, honour and fundamental rights of all citizen of Pakistan, irrespective of the Communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded."

Sd/- Abdul Hafeez Pirzada,
Maulvi Mufti Mahmood,
Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi,
Prof. Ghafoor Ahmad,
Mr. Ghulam Faruq,
Ch. Zahur Elahi,
Sardar Moula Bukhsh Soomro."."

The motion was adopted unanimously.

SECRECY OF THE PROCEEDINGS

***The Chairman:** Before I adjourn the Special Committee and convert itself into the National Assembly, I just want to remind the honourable members that they are in possession of the documents and the proceedings of the House Committee. All these papers are confidential and secret papers and shall not be published and shall not be leaked out or shall not be told about to any person unless and until the Assembly authorises the publication of such record as it deems fit.*

In the end I would also like to thank all the honourable members irrespective of which party they belong to.

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اب کیا ضرورت ہے اشاعت پر پابندی کی؟
3082
جناب چیئرمین: جب چیئرمین بول رہا ہو تو نہیں بولنا چاہئے کسی معزز ممبر کو۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: مولانا صاحب! میں آپ کو سمجھاؤں گا کہ ہم نے اس ہاؤس کمیٹی کی طرف سے رپورٹ پیش کرنی ہے تجاویز کے لئے جو ہم نے کارکردگی کی ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اس کے علاوہ کئی باتیں ہیں۔ مثلاً میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ بیت الخلاء کی باتیں کرتے رہے ہیں[1]۔ Corrections کریں گے تو پھر اس کے بعد کریں گے۔

***Dr. Mubashir Hasan (Minister for Finance, Planning and Development):** Sir, why should secret session proceedings be published unless the Assembly decides otherwise?*

***Mr. Chairman:** Yes, I may quote a precedent. These proceedings are just like the proceedings of the Constitution Committee, which have not been published and which have not been authorised to be published.*

So before we adjourn this Committee sine die and it becomes functus officio I would like to place on record my thanks to all the honourable members irrespective of which side they belong to, and my special thanks to the Attorney-General, the Law Minsister and all those persons.

***Mr. Abdul Hafeez Pirzada:** Sir, we are all thankful to the Attorney- General for the labour that he put in. I would like it to be placed on record unanimously.*

---

[1] سمجھنے میں غلطی لگی ورنہ مولانا غلام غوث ہزاروی نے بیت الخلاء میں بھنگی کے طرز عمل سے مرزا قادیانی کے طرز عمل کا موازنہ کرکے مرزا قادیانی کے چہرے پر اس کے کذب کو خوب واضح کیا تھا۔

***Mr. Chairman:** I would like to place it on record that I share the sentiments expressed by the Law Minister. Also, thanks are due to those members who have been regularly attending the Special Committee meetings. I want to specially place on record my thanks specially to those faces which I see today. I also thank them. We will meet at 4:30.*

***Mr. Abdul Hafeez Pirzada:** One thing more, Sir. I would now request the honourable members to be here punctually at [3083] 4:30 p.m. Because we are meeting as National Assembly, whereafter presentation of these recommendations which have been unanimously approved by the House Committee, I would be introducing straightaway the Constitution Amendment Bill and, therefore, every member will be needed for the passage of this Bill.*

***Mr. Chairman:** At 4:30 we meet as National Assembly. Thank you very much.*

[The Special Committee of the Whole House adjourned sine die.]

(قادیانی مسئلہ پر عمومی بحث)

جناب چیئرمین: یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اڑھائی ماہ بعد بھی ایوان بھرا ہوا ہے۔ ایوان ۳۰؍جون ۱۹۷۴ء کو بھرا ہوا تھا اور اس کا سہرا معزز اراکین کو جاتا ہے جو اڑھائی ماہ سے مسلسل ان اجلاسات میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ ان افراد کو تھوڑی دقت ضرور ہوئی ہوگی۔ جنہیں کارڈ

جاری کئے گئے ہیں، کیونکہ ہم اسمبلی کے گیٹ اسی وقت کھولیں گے جب ہم ساڑھے چار بجے اس اجلاس کو ختم کریں گے۔ لہٰذا جن لوگوں کو کارڈ جاری کئے گئے ہیں انہیں باہر انتظار کرنا ہوگا اور میرا خیال ہے کہ اب ہم تقریباً پندرہ منٹ کے لئے چائے کا وقفہ کرتے ہیں۔ پھر ہم سہ پہر تین بج کر بیس منٹ پر دوبارہ ملیں گے۔

چائے کا وقفہ، خصوصی کمیٹی دوبارہ تین بج کر بیس منٹ پر ملے گی۔

خصوصی کمیٹی کا اجلاس تین بج کر چالیس منٹ پر صاحبزادہ فاروق علی کی زیرصدارت شروع ہوا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب وزیرقانون! میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ متوجہ ہو جائیں۔ ایک سوسترہ اراکین موجود ہیں۔

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب)

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ (وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی تین ماہ سے جاری آزمائش اور برصغیر کے مسلمانوں کی ۹۰ سالہ تاریخ کا دورابتلاء ختم ہونے کو ہے۔

جب ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کے کچھ ہی عرصہ بعد یہ مسئلہ شروع ہوا اس وقت کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس عظیم ادارے پر ایک ایسے نہایت پیچیدہ اور گنجلک مسئلے کے حل کی ذمہ داری ڈال دی جائے گی۔ جس کا تعلق برصغیر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے ہے۔ آج جمہوریت، جمہوری اداروں اور جمہوری اقدار وروایات کی فتح کا دن ہے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ تاریخ کے ایک المناک باب کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ برصغیر میں یہ مسئلہ پہلے بھی کئی موقعوں پر انتقامی جذبات کی پوری شدت کے ساتھ ابھرا ہے۔ بہت سے تصادم اور مناظرے ہو چکے ہیں۔ بہت سے لوگ لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ کئی ہنگامے اور بلوے ہو چکے ہیں اور ایک مرتبہ تو اسی مسئلے سے پیدا شدہ امن وامان کی خراب صورتحال کی وجہ سے جمہوری حکومت کا تختہ الٹا دیا گیا اور مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔

جناب والا! یہ موقع نہیں ہے کہ کوئی طویل تقریر کی جائے۔ ہم یہاں دن رات بیٹھتے

رہےاور یہ میری کوتاہی ہوگی اگر میں اس معزز ایوان کے اراکین کوخراج تحسین پیش نہ کروں۔ جنوبی مشرقی ایشیاء کی پارلیمانی جمہوریت کی تاریخ میں کبھی پارلیمنٹ یا قومی اسمبلی جیسا کوئی جمہوری ادارہ اس طرح کے تجربے سے نہیں گزرا۔ بنگلہ دیش کی نوزائیدہ ریاست میں پارلیمانی جمہوری نظام ہے۔ سری لنکا میں بھی پارلیمانی جمہوریت ہے۔ انڈیا میں بھی پارلیمانی جمہوریت ہے۔ جناب والا! یہ جنوبی ایشیاء کے وہ ممالک ہیں جہاں پارلیمانی جمہوریت کسی نہ کسی صورت میں قائم ہے۔ حتیٰ کہ بنگلہ دیش میں بھی جو کبھی ہمارا حصہ تھا۔ لیکن آپ ان ممالک کی پارلیمانی تاریخ میں اسی طرح کی کوئی نظیر نہیں پائیں گے۔ بہت کٹھن حالات اور بہت اشتعال انگیز اور جارحانہ صورتحال میں میرے رفقائے کار اور اس معزز ایوان کے اراکین، آپ لوگ بہت تحمل اور غیر جانبداری سے بیٹھے تاکہ ایک قومی فیصلے تک پہنچا جا سکے۔ یہ مسئلہ آپ کو تفویض کیا گیا تاکہ آپ ایک فیصلہ کر سکیں۔ ایسا فیصلہ جو کسی فرد کا نہیں بلکہ پاکستانی قوم کا فیصلہ ہو جن کے نمائندے آپ ہیں اور جنہوں نے آپ کو اختیارات سونپے ہیں اور اسی وجہ سے آپ کا ادارہ ’’قومی اسمبلی‘‘ یا ’’قومی اسمبلی پاکستان کی خصوصی کمیٹی‘‘ کہلاتا ہے۔

(جذباتی ردعمل کی وجہ اب سمجھ آئی)

ہم گزشتہ تین ماہ سے اس موضوع پر بات کر رہے ہیں۔ مجھے اس نقطۂ نظر سے اپنے عدم علم کا اعتراف کرنا ہے کہ میں اس مسئلے کو اتنا گہرائی سے نہیں جانتا جتنا کچھ دوسرے ارکان جانتے ہیں۔ پوری تفصیل سے اس مسئلے کو سننے کے بعد اب ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ ایک مسلمان اس مسئلے سے متعلق اتنا گہرا اور جذباتی ردعمل کیوں ظاہر کرتا ہے۔ ہماری ان نشستوں، مباحث اور غور وفکر کا حاصل یہ ہے کہ ختم نبوت جیسا کہ جمہور مسلمانوں کا بھی عقیدہ ہے۔ تمام مسلمانوں کے ایمان کا بنیادی جز ہے اور خواہ کچھ بھی ہو جائے مسلمان کسی بھی حوالے سے ختم نبوت کے اس بنیادی عقیدے کے معاملے میں لچک کے روادار نہیں ہو سکتے۔ جناب والا! اس لئے میں نے کہا کہ یہ حکومت یا حزب مخالف کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اسے ایک قومی مسئلے کے طور پر لینا چاہیئے۔ قوم اس بات کی متحمل نہیں ہو سکتی کہ اتنے سنگین مسئلے پر تقسیم ہو جائے اور اس لئے قائد حکومت جناب وزیراعظم پاکستان کے ذریعے حکومت اور اس ایوان میں براجمان تمام رفقاء کی یہی کوشش رہی کہ اتفاق رائے تک پہنچا جائے۔ اتنے اہم مسئلے پر قوم تقسیم نہ ہو اور قومی اسمبلی کا ایک متفقہ فیصلہ سامنے آئے۔

یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے کہ میں اکثریتی پارٹی اور اپنے دوستوں جنہوں نے مجھے

یہ ذمہ داری سونپی ہے، کی جانب سے اس معزز کمیٹی کے سامنے یہ قرارداد پیش کروں کہ ہم اتفاق رائے تک پہنچ چکے ہیں۔ جناب والا! مجوزہ قرارداد جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں، ابھی چند ہی منٹوں میں اس معزز ایوان کے ارکان کے سامنے ہوگی۔

(متفقہ قرارداد چھ اراکین کی جانب سے)

یہ قرارداد میں اپنی طرف سے اور مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، جناب غلام فاروق، چوہدری ظہور الٰہی اور سردار مولا بخش سومرو کی جانب سے پیش کرتا ہوں۔ اس قرارداد میں ہماری تجاویز کا مسودہ موجود ہے۔ اب اس میں تجاویز موجود ہیں۔ اسے آئین میں ترمیمی بل کے ساتھ تقسیم کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اسے بھی تقسیم کیا جارہا ہے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: اسے علیحدہ طور پر تقسیم نہ کیا جائے۔ جناب! اب میرے پاس اصل نسخہ موجود ہے۔ میں اسے ریکارڈ کے مقصد کے لئے رکھنا چاہوں گا۔ جناب والا! ہم کمیٹی کے غور اور منظوری کے لئے سفارشات کی شکل میں ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں۔ جس میں آئینی، قانونی، انتظامی اور ضابطہ جاتی امور شامل ہیں اور اس میں پاکستان کے تمام شہریوں، قطع نظر اس بات سے کہ ان کا تعلق کس گروہ سے ہے، ان کی زندگی، آزادی، جائیداد، عزت اور بنیادی حقوق کے تحفظ کی یاددہانی موجود ہے۔ دستوری ترامیم کی میں وضاحت کروں گا اور ان کے ساتھ ساتھ قانونی اور ضابطہ جاتی ترامیم کی بھی جو ہم تجویز کر رہے ہیں۔ اس کارروائی سے قبل میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جیسے ہی یہ معزز ایوان ان تجاویز کو منظور کرتا ہے اور میں پر اعتماد ہوں کہ یہ منظوری اتفاق رائے سے ہوگی۔ جیسا کہ قرارداد پیش کرتے وقت ابھی ظاہر ہوجائے گا۔ ہم کمیٹی کی حیثیت کو فوراً قومی اسمبلی کی حیثیت سے بدل دیں گے اور میں کمیٹی کی سفارشات کو قومی اسمبلی کے سامنے پیش کروں گا۔ ان سفارشات کی قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد ہم دستور میں ترمیم کا بل لاسکیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ آج کی نشست میں دستور میں ترمیم کا بل منظور کرلیں گے اور اسے سینٹ بھیج دیا جائے گا اور ہمیں توقع ہے کہ سینٹ بھی اسے آج ہی منظور کر لے گا اور اس طرح آج یہ باب بند ہوجائے گا۔

اب جناب میں اپنی اور اپنے دوستوں کی جانب سے جن دستوری ترامیم کی سفارش کرتا ہوں، وہ دو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ دستوری ترمیم کے ذریعے اس شخص کی تعریف متعین کر دی جائے۔ جو مسلمان نہیں ہے یہ تعریف آرٹیکل ۲۶۰ میں ایک شق کے اضافے کی صورت میں ہوگی۔ آئین

کے آرٹیکل ۲۶۰ کی دوشقیں ہیں۔ یہ آرٹیکل تعریف سے متعلق ہے اور ہم اس آرٹیکل میں شق نمبر۳ کے اضافے کے ذریعے ''غیر مسلم'' کی حسب ذیل تعریف کا اضافہ کریں گے۔

''(۳) ایسا شخص جو خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی حتمی اور غیر مشروط ختم نبوت کو نہیں مانتا، یا لفظ کے کسی بھی مفہوم اور وضاحت میں حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یا ایسے دعویدار کو نبی یا مذہبی مصلح مانتا ہے، اس آئین یا قانون کے مقاصد کے لحاظ سے وہ مسلمان نہیں ہے۔''

جناب والا! ہماری تجویز کردہ دوسری ترمیم آئین کے آرٹیکل ۱۰۶ کی شق نمبر۳ میں ہے۔ اس کا تعلق صوبائی اسمبلیوں میں عمومی نشستوں کے علاوہ مختلف گروہوں کی مخصوص نشستوں سے ہے اور آرٹیکل ۱۰۶ کی شق نمبر۳ میں تجویز کردہ ترمیم یہ ہے کہ لفظ گروہ کے بعد یا اس کے آخر میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے: ''گروہ اور قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔'' یہ دوسری ترمیم ہے۔

جناب والا! مجھے یہاں بالکل واضح کر دینا چاہئے کہ ہمارے دستور کا آرٹیکل ۲۰ اپنے مذہب کا اعلان کرنے، تبلیغ کرنے اور عمل کرنے کی آزادی کا بنیادی حق دیتا ہے اور ہر مذہبی گروہ کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کا اعلان کرے، تبلیغ کرے اور اس پر عمل کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا مسلمانوں کا ختم نبوت کا عقیدہ، جس کی تعریف آئین کے آرٹیکل ۲۰ میں متعین ہوگی۔ بنیادی نوعیت کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ تعزیرات پاکستان میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ دفعہ ۲۹۵ (الف) میں ایک وضاحت کا اضافہ کیا جائے۔ تعزیرات پاکستان میں پہلے سے ایک شق موجود ہے جو مذہب کی اس انداز میں تبلیغ کی ممانعت کرتی ہے جو دوسروں کے مذہبی عقائد پر حملہ ہو۔ اس لئے تمام مسلمان...... کیونکہ ہم دوسروں کو ان کے اپنے مذہب کا اعلان کرنے، عمل کرنے اور تبلیغ کرنے سے نہیں روک سکتے۔ لیکن اگر کوئی شخص مسلمان ہے تو ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ تمام ایسے مسلمان، جو عقیدہ ختم نبوت، جیسا کہ آرٹیکل ۲۶۰ شق نمبر۳ میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے، کے خلاف اعلان، عمل یا تبلیغ کرتے ہیں تو وہ اس دفعہ کے زیر تحت واجب التعزیر ہوں گے۔

جناب والا! ان ترامیم کے نتیجے میں فطری طور پر متعلقہ ضابطوں، قوانین اور قانونی رواج میں تبدیلی کرنا ہوگی۔ مثلاً نیشنل رجسٹریشن ایکٹ اور الیکٹرول رولز وغیرہ اور ہم غور کے لئے تجویز کرتے ہیں کہ دستوری ترمیم کے نتیجے میں ہونے والی یہ قانونی تبدیلیاں حکومت مناسب

وقت پر کرتی رہے۔ کیونکہ ایسے قوانین بھی ہو سکتے ہیں۔ جن میں لوگوں کی طرف سے اندراج کی تبدیلی ہونا ہو اور آخر میں جناب میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ آئین ہمارے اتفاق رائے سے بنا ہے۔ اس آئین میں ہم نے شہریوں کو نہ صرف بنیادی حقوق دیئے ہیں بلکہ ہم نے ان حقوق کی گارنٹی دی ہے اور یہ قوم اور ریاست دونوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی شخص کی ذات، مذہب اور عقیدے سے قطع نظر اس کی جائیداد، آزادی، زندگی اور آبرو اور دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ لامحالہ اس تنازعے کا اختتام ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی بھیانک خواب بھی ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم سب شہریوں کو حاصل شدہ ان حقوق کے مکمل تحفظ کی تلقین بھی کریں اور ہمارا عمل بھی ان حقوق کی کامل پاسداری کرے گا۔ یہ تھی ہماری کل تجویز۔

آپ کا بہت شکریہ!

جناب چیئرمین: کیا مکمل ایوان کی یہ کمیٹی قرارداد اور سفارشات کو منظور کرتی ہے؟

تمام ارکان: جی ہاں!

(قادیانی گروہ اور لاہوری گروہ کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے قرارداد)

(جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب! اب میں باضابطہ طور پر قرارداد پیش کروں گا۔

جناب عالی! میں قرارداد پیش کرنے کے لئے درخواست گزار ہوں: ''کہ مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی حسب ذیل قرارداد منظور کرتی ہے اور اتفاق رائے سے قبول کرتی ہے۔

قومی اسمبلی کے مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی اتفاق رائے سے منظور کرتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات کو غور و فکر اور منظوری کے لئے قومی اسمبلی میں بھیج دیا جائے۔

مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی، سٹیرنگ کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی اعانت کے ساتھ، پیش کردہ یا قومی اسمبلی کی طرف سے سپرد کردہ قراردادوں پر غور وخوض اور دستاویزات کے مطالعے اور گواہان، جن میں انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام، لاہور شامل ہیں، کو سننے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کے سامنے حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے:

(الف) کہ دستور پاکستان میں درج ذیل طریق پر ترمیم کی جائے:

(i) کہ آرٹیکل (۳)۱۰۶ میں قادیانی گروہ اور لاہوری گروہ (جو خود کو ''احمدی'' کہتے ہیں) کے اشخاص کا حوالہ شامل کیا جائے۔

(ii) کہ آرٹیکل ۲۶۰ میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف کا تعین کیا جائے۔

ان سفارشات کو روبہ عمل میں لانے کے لئے، خصوصی کمیٹی کا متفقہ طور پر منظور شدہ ایک ڈرافٹ بل لف کر دیا گیا ہے۔

(ب) کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (الف) میں مندرجہ ذیل وضاحت کا اضافہ کر دیا جائے: ''وضاحت: ایک مسلمان جو عقیدۂ ختم نبوت جیسا کہ اس کی وضاحت آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کی شق (۳) میں کر دی گئی ہے، کے منافی کوئی اعلان کرتا ہے یا عمل کرتا ہے یا تبلیغ کرتا ہے، اس دفعہ کے زیر تحت قابل تعزیر ہوگا۔''

(ج) کہ اس دستوری ترمیم کے نتیجے میں ہونے والی قانونی اور ضابطہ جاتی ترامیم متعلقہ قوانین جیسے نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور الیکٹرول رولز ۱۹۷۴ء میں کی جاسکتی ہیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں کی زندگی، آزادی، جائیداد، عزت اور بنیادی حقوق کی بھرپور حفاظت بلا لحاظ اس کے کہ وہ کسی خاص گروہ بندی سے تعلق رکھتے ہیں، کی جائے گی۔

دستخط شد: عبدالحفیظ پیرزادہ،
مولوی مفتی محمود،
مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی،
پروفیسر غفور احمد،
جناب غلام فاروق،
چوہدری ظہور الٰہی،
سردار مولا بخش سومرو۔''

تحریک اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔

(کارروائی کا خفیہ رکھنا)

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ میں خصوصی کمیٹی کو ملتوی کروں اور اسے قومی اسمبلی میں تبدیل کروں، میں معزز اراکین کو یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس ایوان کی اس کمیٹی کی کارروائی اور دستاویزات موجود ہیں۔ یہ تمام کاغذات بصیغہ راز اور خفیہ ہیں اور انہیں شائع نہیں کیا جائے گا، نہ ہی لیک آؤٹ کیا جائے گا اور نہ ہی کسی شخص کو ان کے متعلق بتایا جائے گا، جب تک اسمبلی اس ریکارڈ میں سے جتنا وہ مناسب سمجھے، شائع کرنے کی اجازت نہ دے دے۔

آخر میں، میں تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا، قطع نظر اس کے کہ وہ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر مبشر حسن (منسٹر فار فائیننس پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): جناب والا! جب تک اسمبلی خود فیصلہ نہ کرے خفیہ اجلاس کی کارروائی کیوں شائع کی جائے؟

(جناب چیئرمین: جی ہاں! میں ایک نظیر پیش کرتا ہوں۔ یہ کارروائی بالکل دستور ساز کمیٹی کی کارروائی کی طرح ہے، جسے شائع نہیں کیا گیا ہے اور جسے شائع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس کمیٹی کو بلاتعین تاریخ ملتوی کریں اور یہ اپنا کردار ادا کرنے کے بعد از خود تحلیل ہوجائے، میں تمام معزز اراکین قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق کس سے ہے، کا شکریہ ریکارڈ پر لانا چاہوں گا۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: جناب ہم سب اٹارنی جنرل کے شکرگزار ہیں اس محنت کے لئے جو اس سلسلے میں انہوں نے کی۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہم سب کی طرف سے ریکارڈ پر آجائے۔

جناب چیئرمین: میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ میں بھی اس سلسلے میں وہی جذبات رکھتا ہوں جن کا اظہار وزیر قانون نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان اراکین کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جو خصوصی کمیٹی کے اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ میں خاص طور پر ان لوگوں کا شکریہ بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جن کے چہرے میں نے آج ہی دیکھے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم ساڑھے چار پر ملیں گے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ: ایک بات اور، میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ ٹھیک ساڑھے چار یہاں پہنچ جائیں۔ کیونکہ ہم قومی اسمبلی کے طور پر مل رہے ہیں۔ اس کے بعد ایوان کی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ سفارشات کو اس اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ میں سیدھا آئین میں ترمیمی بل پیش کروں گا۔ لہٰذا اس بل کی منظوری کے لئے ہر ممبر کی ضرورت ہوگی۔

جناب چیئرمین: ہم ساڑھے چار بجے قومی اسمبلی کے طور پر ملیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ!

(مکمل ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس بلاتعین تاریخ ملتوی ہوتا ہے)